THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۴ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱

ادبیات

پیامِ اُردو

از جناب محمد محسن حسنی صاحب رونق کانپوری

۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء کو آل انڈیا اُردو کانفرنس کانپور کے اجلاس میں افتتاحیہ کے وقت جو نظم پڑھی گئی تھی وہ حسب ذیل ہے:—

کانپور، آج ہے فردوس مکانِ اُردو — اور بھی بڑھ گئی اب شہرت و شانِ اُردو
وہ ستارے سمٹ آئے ہیں اب اس مرکز پر — جن کو ہے دل سے فقط پاسِ زبانِ اُردو
مری جانب سے مبارک ہو محبت والو — راہ پیمائیاں اے راہ روانِ اُردو
پھول اس طرح سے برساؤ تعاون کے یہاں — صحنِ گلزار سا بن جائے جہانِ اُردو
متحد ہو کے بڑھو جوشِ عمل کو لیکر — بامِ افلاک سے اونچا ہو نشانِ اُردو
ایشیا سارا اسی نغمہ کی لے سے گونجے — دل کو گرمائے اگر زورِ بیانِ اُردو
مرحبا۔ بیگم اعزاز و سر عبدالقادر — تم سے ہے گرم یہ بازار و دکانِ اُردو
کاش، سر تیج بہادر ہوں کئی اک پیدا — کہ زبان جسم ہے اور آپ ہیں جانِ اُردو

حبذا۔ آپ کو اے مولوی عبدالحق
آپ ہی اصل میں ہیں روحِ روانِ اُردو

دیکھنے آئے ہیں جو آج بہارِ اُردو — اُن کو پیغام سُنا جاکے نثارِ اُردو
دو کے ملنے سے نئی چیز کا ہوتا ہے وجود — ہے یہی فطرت انداز و شعارِ اُردو
عربی و فارسی، ہندی کہ زبانیں ساری — ہیں حقیقت میں یہ سب باجگذارِ اُردو
اتنی وسعت ہے کہاں اور زبانوں میں بھلا — بڑھتا جاتا ہے ابھی کیف و خمارِ اُردو
ساری دنیا کی زبانوں کے لئے اس میں جگہ — موج در موج ہے آغوش و کنارِ اُردو
اس میں ہیں تہذیب و نفاست کی کشش کا جوہر — کیسا بے خار ہے یہ باغ و بہارِ اُردو
میل و ملت کا اگر ساز ہے گلزارِ نسیم — نغمہ پیرا اسی زخمہ سے ہے تارِ اُردو

اس میں تہذیب دو ملت کے ہیں آثار تمام
کتنا آباد ہے اے دوست دیارِ اُردو

ایشیا کے بے نکتہ ہے کمالِ اُردو — شرق، اور غرب، جنوب اور شمالِ اُردو
ہندو و مسلم و عیسائی ہیں شیدا اس کے — مصحفی و کیفی و اقبال جمالِ اُردو
ہیں یہاں تلسی و فردوسی، فرزدق، ہومر — اک چمن زار ہے ہر شاخ و نہالِ اُردو
شاخ یہ لی ہے قلم ہم نے گلستانوں سے — اور جی دیکھے سنبھالے پر و بالِ اُردو
سوچ لیں سود و زیاں پر یہ اُلجھنے والے — قومیت کے لئے ہے موت زوالِ اُردو
اپنے ہی خون کی سینچی ہوئی کھیتی ہے یہ — اپنی ہی پونجی ہے سب مال و منالِ اُردو
آؤ، باہم کی یہ تفریق مٹا کر ساری — ایک قائم کریں مل جل کے مثالِ اُردو

ہو رواداری اگر اہلِ وطن میں رونق
کچھ بھی پیچیدہ نہیں پھر تو سوالِ اُردو

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

قاہرہ میں انگریزوں اور مصریوں کے دوستانہ تعلقات بڑھانے کی غرض سے برطانیہ کے دوستوں کی ایک مجلس کی تشکیل کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس مجلس کے بانیوں میں چار مصری سیاسی پارٹیوں کے لوگ اور کچھ مصری تاجر ہیں۔ پہلا اجلاس محمد الجمال بگ کے گھر پر ہوا تھا جو وفد پارٹی کے سربرآوردہ ارکان میں سے ہیں اور قاہرہ کے مصری ایوان تجارت کے ممبر ہیں۔

اس اجلاس میں بانیوں کی ایک کمیٹی بنی تھی۔

"ایجپشن میل" کے ایک نمایندے سے محمد الجمال بگ نے کہا کہ یہ تحریک خود مصریوں میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اس تحریک کا موجودہ مصری پارٹیوں سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے تحریک کو تمام پارٹیوں اور تمام عقاید کے لوگوں کی تائید حاصل ہوگی۔

وفد پارٹی کے اس سربرآوردہ رکن نے "ایجپشن میل" کے نمایندے سے کہا کہ تمام پارٹیوں کے لوگ یہ ضرورت محسوس کر رہے تھے کہ ان دونوں حلیفوں کے درمیان دوستانہ تعلقات زیادہ مستحکم کرنے کے لئے کچھ تدبیر کرنی چاہیئے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان دونوں قوموں میں جو معاہدہ اتحاد مصری و انگریز سے وابستہ ہیں تعلقات کشیدہ ہوگئے ہیں۔ لیکن اس مجلس کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری کاغذات میں جو کچھ ہے اس سے بڑھ کر کو نت ہونا چاہیئے۔

ہز ہائینس امیر عبداللہ نے عمان میں شرق اردن کی مجلس قانون ساز کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عرب ممالک سے رشتہ اتحاد مضبوط کرنے کے لئے شرق اردن کے قونصل خانے ایک مصر میں اور ایک عراق میں قایم کر دئے گئے ہیں۔

ہز ہائینس نے اپنے بڑے حلیف برطانیہ عظمیٰ کی تعریف کی کہ وہ حملوں کا اتنی ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہا ہے۔

انتخابات کے بعد سے مجلس قانون ساز کا یہ چوتھا اجلاس تھا۔ امیر موصوف نے تمام ارکان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ حکومت کی خدمت وفاداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔

فود پاشا الخطیب جو امیر شرق اردن کے ذاتی مشیر کے عہدے پر سالہا سال تک رہ کر حال میں مستعفی ہوئے ہیں عنقریب شام جانے والے ہیں اور وہاں مع اپنے اہل و عیال کے سکونت اختیار کرلیں گے۔

مصری اخبار "المصری" کا ایڈیٹر محمود عبدالفتح مغربی صحرا کی سیاحت سے واپسی پر لکھتا ہے۔

اطالوی کے لئے گذشتہ جولائی ہی میں صرف ایک موقع تھا جبکہ انہیں مصر پر حملہ کرنا چاہیئے تھا۔ اس وقت طاقتور فرانسیسی فوج جو خط مطروح پر ٹیونس میں پڑی ہوئی تھی اور وہاں لیبیا پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئی تھی وہاں سے جا چکی تھی۔ برطانوی فوجوں کے حکام نے مصری حدود کے تحفظ کے لئے کوئی انتظامات نہیں کئے تھے کیونکہ انہیں فرانسیسی فوجوں پر اعتماد تھا۔ جنرل گرازیانی نے یہ نادر موقع ہاتھ سے کھو دیا اور مصر پر حملہ بھی ایسا ہی خواب و خیال ہوگیا ہے جیسے کہ جزائر برطانیہ پر حملہ۔

ایڈیٹر کہتا ہے کہ یہ صرف میرا ہی خیال نہیں ہے بلکہ مصر میں برطانوی فوج کے سپہ سالار جنرل ولسن اور بہت سے دیگر اعلیٰ فوجی حکام اور مبصرین کی رائے ہے جن سے میں نے صحرائے مغربی میں اطالوی فوجوں کی حیثیت و حالت کے متعلق گفتگو کی ہے۔ مارشل گرازیانی نے مسولینی کے پاس جو تازہ ترین رپورٹ بھیجی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اطالوی جنرل بخوبی واقف ہے کہ اگر اس وقت حملہ کر دیا جائے تو اس کا کیا اثر ہوگا۔

محمود عبدالفتح لکھتا ہے کہ اگر اطالیہ اب حملہ کر دے تو اس کے معنی خودکشی ہوں گے۔

شرق اردن کے امیر نایف یعنی ہز ہائینس امیر عبداللہ کے دوسرے بیٹے کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ صاحب موصوف کی نسبت قاہرہ کے تازہ ترین سفر کے دوران میں ہوگئی تھی۔

سُنا گیا ہے کہ ترکی اور برطانیہ عظمیٰ نے ایک باہمی تجارتی عہدنامے پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے ترکی انگور اور انجیرین برطانوی مال کے عوض ..... ۵ پونڈ کی قیمت سے ..... ۵ پونڈ کی قیمت تک کی بھیجی جائیں گی۔

البانیہ کے یوم آزادی کے جشن کی خبر قاہرہ میں بڑے اشتیاق سے سنی گئی کیونکہ یہ پہلا موقع ہے کہ البانیہ پر اطالوی قبضے کے بعد اس قسم کا جشن منایا گیا ہے۔ البانیہ میں مسلمان آبادی کا بہت حصہ ہے اس لئے مشرقی مسلم ممالک کو البانیہ سے ہمدردی ہے

امریکہ والوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے جن کا یہ خیال ہے کہ امریکہ کو دو میں سے ایک راہ عمل اختیار کرلینی چاہیے یا تو جنگ میں برطانیہ عظمیٰ کا شریک بن کر داخل ہو جائے یا اس وقت کا انتظار کرنا ہے جب ہٹلر امریکہ پر حملہ آور ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق ہمدم مستقل میں رہیگا
زبان پہ بھی ہی ہو جو ہر سے دل میں ہیگا

ہفت روزہ

صداقت کانپور

جلد ۳۳	کانپور شنبہ ۴ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۱

اڈیٹوریل نوٹ

جرمن حملہ کا خطرہ

جرمن اخبار ایک بار پھر اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ برطانیہ پر جلد ہی حملہ ہونے والا ہے۔ جہاں تک ہوائی حملوں کا تعلق ہے جرمنی نے اب تک اپنا پورا زور لگا لیا ہے۔ لیکن کوئی لڑائی محض ہوائی حملوں سے نہیں جیتی جا سکتی البتہ تباہی ہو سکتی ہے۔ اس وقت نازیوں کو سب سے زیادہ مخالفت برطانیہ سے کیوں ہے اس کی وجہ ظاہر ہے اب تک جرمنی نے جن ملکوں پر حملے کئے وہ آسانی سے اس کے قبضہ میں آ گئے۔ بہت سے ملکوں میں تو لڑائی کی نوبت بھی نہیں آئی آسٹریلیا زیکوسلاویکیہ اور ڈنمارک اس کی مثال ہیں فرانس سے یہ امید تھی کہ وہ ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔ مگر وہ بھی ایک ماہ سے زیادہ مقابلہ کی تاب نہ لا سکا صرف برطانیہ ہے کہ جس نے اب تک بہادری کے ساتھ جرمنوں کا مقابلہ کیا ہے اور باوجود اس تباہی کے جو جرمن ہوائی جہازوں کی بدولت ہوئی ہے ابھی تک برطانیوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے ہیں امریکہ کی امداد کی وجہ سے برطانیوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں، خود صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزولٹ حال ہی میں فرما چکے ہیں کہ فتح برطانیہ کی ہی ہوگی ہر ہٹلر اور جرمن اخبارات امریکہ کو بھی طرح طرح کی دھمکیاں دے رہے ہیں مگر اس سے امریکہ کے رویہ میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ برطانیہ کے لئے امریکہ کی امداد روز بروز بڑھتی ہی جاتی ہے۔

ہندو مہاسبھا

۲۸ر دسمبر کو ہندو مہاسبھا کا اجلاس تین دن کی نشست کے بعد ختم ہو گیا۔ حسب معمول اس اجلاس کے اختتام پر متعدد مہاسبھائی لیڈروں نے یہ کہا کہ مدورا کا اجلاس تاریخی اجلاس ثابت ہوگا۔ کیونکہ ہندو مہاسبھا نے عملی پروگرام پیش کر کے ہندوؤں کی رہنمائی کی ہے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بار ہندو مہاسبھا کے اجلاس اس کے صدر کی تقریر اور تجویزوں میں جو بیشتر چیز نظر آئی وہ اس سے پہلے شاید ہی کبھی ظہور میں آئی ہو، ایک جانب تو پاکستان کی مخالفت میں زبردست نعرے لگائے گئے۔ دھواں دھار تقریریں کی گئیں۔ اور طویل رزولیوشن پاس ہوا۔ دوسری جانب ہندوؤں کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ہندو دکانداروں سے ہندوؤں کی بنائی ہوئی چیزیں خریدیں۔ ہمارے خیال میں تو ان حضرات نے نادانستہ طور پر پاکستان کی حمایت کی ہے۔ کانگریس کے مطالبوں سے تو ہمدردی کا اظہار کیا گیا لیکن عملی پروگرام کانگریس سے بالکل الٹا ہے۔

اینٹی پردہ کانفرنس

مارواڑ میں پردہ کا رواج بہت زیادہ ہے اس لئے جودھپور میں اینٹی پردہ کانفرنس منعقد کرنے کے لئے موزوں مقام منتخب کیا گیا۔ شریمتی ستیہ وتی جی نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پردہ مردوں کے غاصبانہ اور جابرانہ رویہ کی بدترین روایتوں میں سے ہے۔ پردہ کا جواز عام طور پر یہی بتایا جاتا ہے کہ اگر عورتیں بے پردہ نکلیں گی تو مردوں کی للچائی ہوئی نظریں ان پر پڑیں گی۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ قصوروار طبقہ کے بدلے معصوم طبقہ کو کیوں سزا دی جائے۔ دوسرے ملکوں میں جن میں اس صدی کے شروع تک پردہ کا بہت رواج تھا پردہ اٹھ چکا ہے۔ ترکی اور فارس میں پردہ خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے لیکن ہندوستان میں ابھی تک یہ قبیح رسم شرافت کا نشان بنی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں حکومت رجعت پسندی کو دور کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی ہے دراصل وہ اسی رجعت پسندی پر قایم ہے اس لئے اسٹیٹسمین جیسے سامراجی اخبار اس بات کے لئے حکومت برطانیہ کو داد دیتے ہیں کہ اس نے یہاں کے رسم و رواج میں کوئی دخل نہیں دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سوشل اور پولیٹیکل رجعت پسندی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

مجلس احرار کا فیصلہ

مجلس احرار کے بہت سے سرکردہ ممبر تو پہلے ہی کانگریس میں شامل تھے اب احرار نے بہ حیثیت مجموعی کانگریس میں شریک ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے مولانا ابوالکلام آزاد سے الہ آباد میں ملاقات کی تھی اور اس کے بعد وہ دوسرے احراری احباب سے ملنا چاہتے تھے۔ مگر اسی عرصہ میں انھیں گرفتار کر لیا گیا اب جب مولانا ابوالکلام آزاد لاہور تشریف لے گئے تو کئی احرار لیڈروں نے ان سے ملاقات کی اس کے بعد مولانا داؤد غزنوی نے بیان شایع کیا ہے کہ احرار کانگریس میں شامل ہو جائینگے۔ اس شرکت سے کانگریس کو بھی تقویت پہونچے گی اور احرار کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ جیسا مولانا داؤد غزنوی نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ انجمن کا مقصد مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس میں انھیں خاصی کامیابی ہوئی۔ اب جب کہ کانگریس کی تحریک چل رہی ہے احرار کا اپنی تحریک الگ جاری رکھنا مصلحتاً بھی مناسب نہ تھا۔

نواب اسمٰعیل خاں کا صدارتی ایڈریس

نواب اسمٰعیل خاں صاحب نے یوپی مسلم لیگ کانفرنس میں جو صدارتی ایڈریس پڑھا اس میں ہندوستان کے موجودہ سیاسی جمود کو دور کرنے کے لئے دو تدبیریں بتائی ہیں ایک تو یہ کہ موجودہ اسمبلیوں اور کونسلوں کو توڑ دیا جائے اور پھر سے انتخاب کئے جائیں دوسری تجویز یہ ہے کہ ہندوستان کا آئین از سر نو مرتب کیا جائے آخر میں نواب صاحب نے ہندوستان کے لیڈروں سے اتحاد کرنے کے لئے کہا ہے۔

میڈیکل کانفرنس کا صدارتی ایڈریس

وزیگاپٹم (مدراس) میں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا صدارتی ایڈریس ڈاکٹر کے ایس رائے نے پڑھا۔ اس ایڈریس میں بھی جا بجا اس بات کی شکایت پائی جاتی ہے کہ حکومت نے آل انڈیا میڈیکل ایسوسی ایشن کے ساتھ سوتیلے پن کا سا سلوک کیا ہے۔ برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کی جانبداری اور انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے بے رخی حکومت ہند کا شعار رہا ہے۔ ڈاکٹر بدھان چندر رائے کی بدولت حکومت کے رویہ میں تھوڑی سی تبدیلی پیدا ہوئی ہے پھر بھی ہندوستانی ڈاکٹروں کی اعلیٰ قابلیت کی سند لینے کے لئے باہر ہی جانا پڑتا ہے۔ ہندوستان میں انگریزی دواؤں کی تیاری کی جانب بھی حکومت نے مناسب توجہ نہیں کی محض دکھاوے کی کارروائی ہوئی ہے جس میں بہت کچھ روپیہ بیکار گیا کونین جیسی چیز بھی آج تک ہندوستان میں تیار نہ ہو سکی جس کے متعلق اس ایڈریس میں درج ہے کہ باہر سے آئی ہوئی کونین کی آدھی قیمت پر ہندوستان میں تیار ہو سکتی ہے۔

لوکل سلف گورنمنٹ کانفرنس

پٹنہ میں آل انڈیا لوکل سلف گورنمنٹ کانفرنس کا اجلاس ہوا جس کی صدارت مسٹر للتی رنجن سرکار نے فرمائی اپنی صدارتی تقریر میں مسٹر سرکار نے ہندوستان میں لوکل سلف گورنمنٹ کے سسٹم کی چند موجودہ خرابیاں بیان کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ صوبوں کی حکومتیں ضرورت سے زیادہ دخل دیتی ہیں دوسرے یہ کہ جو انتظامیہ افسر منتخب شدہ ممبروں کی ہدایتیں پر عمل کرنے کے لئے ہوتے ہیں وہی انکے مشیر بھی ہوتے ہیں، جہاں تک صوبائی حکومتوں کی دخل اندازی کا تعلق ہے وہ نہایت بے تکے طریقہ پر ہوتی ہے مثلاً کسی لیڈر کو ایڈریس دینا ہو تو صوبہ کی حکومت اس رقم کو نامنظور کر دیتی ہے لیکن گورنر کو ایڈریس دینا ہو تو رقم منظور ہو جاتی ہے کسی لیڈر کی تصویر لگانے کے لئے رقم نامنظور کر دی جاتی ہے لیکن جنگ میں چندہ وصول کر لیا جاتا ہے انتظامیہ افسروں کو صوبہ کی حکومت کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے اس لئے وہ منتخب شدہ ممبروں سے بے نیاز رہتے ہیں اور اکثر انکی مرضی کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں۔ جداگانہ انتخاب بھی لوکل سلف گورنمنٹ کی ترقی میں زبردست روڑا ہے۔

تعلیمی کانفرنس کا صدارتی ایڈریس

ڈاکٹر سر شاہ محمد سلیمان نے آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کی صدارت فرمائی اپنے صدارتی ایڈریس میں انھوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ موجودہ تعلیمی نظام اس وقت میں قایم ہوا تھا جب حالات اب سے مختلف تھے۔ اب اس میں تناسب زمانہ کے مطابق تبدیلی کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ تبدیلی یکایک نہیں کی جا سکتی اور پورے سوچ بچار کے بغیر کوئی قدم آگے نہ بڑھانا چاہئے۔ اس ایڈریس میں انھوں نے اسکول میں داخل ہونے سے پہلے کی تعلیم کا بھی ذکر کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جانب بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ایک غیر ملکی حکومت کو کسی محکوم قوم کی بہبودی کا چنداں خیال نہیں ہو سکتا اور دوسرے ملکوں میں تو بچوں کی تربیت کے لئے خاص طور پر انتظام ہوتا ہے، بالغوں کی تعلیم کا بھی ڈاکٹر سلیمان صاحب نے اپنے ایڈریس میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس بارے میں بھی حکومت نے روایتی سرد مہری سے کام لیا ہے۔ صوبوں میں قومی حکومتیں قایم ہونے کے بعد اس کام کو کچھ فروغ دیا گیا تھا مگر ملکی حالات نے کچھ ایسی صورت اختیار کی کہ ان میں سے بیشتر حکومتیں مستعفی ہو گئی ہیں۔

طوفان میل کا حادثہ

کانپور اور فتحپور کے درمیان یکم جنوری صبح ۳ ...

آئینہ کانپور

حضرت ماہر القادری حیدرآبادی

آل انڈیا اردو کانفرنس کے مشاعرہ کے سلسلہ میں حضرت ماہر القادری حیدرآبادی بھی کانپور تشریف لائے تھے آپ کا موجودہ دور کے بہترین شعرا میں شمار ہے، علم دوست حضرات کے اصرار کی وجہ سے آپکو کئی روز تک کانپور میں قیام کرنا پڑا، اور آپ ۳۱ر دسمبر کی صبح کو حیدرآباد تشریف لے گئے۔ اس درمیان میں متعدد حضرات کے یہاں نہایت دلچسپ ادبی صحبتیں ہوئیں۔

ہمارے مکرم دوست منشی دیا نرائن صاحب نگم اڈیٹر زمانہ کے یہاں بھی ایک پُر لطف صحبت ہوئی، اور ۲۹ر دسمبر کی رات کو نواب نورحسین صاحب رام نرائن بازار نے بھی ماہر القادری صاحب کے اعزاز میں ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

اس رات کو آئینہ ادب کے مشاعرے کے سلسلہ میں حضرت ماہر القادری صاحب نے شرکت فرمائی اور اپنے بہترین کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا

چلڈرن ایسوسی ایشن

۲۹ر دسمبر سنہ ۴۰ء کو کانپور چلڈرن ایسوسی ایشن کی شاخ تلک نگر کی طرف سے زراعتی کالج میں بچوں کا افتتاح ہوا، اور تقریباً ایک ہزار بچے جمع ہوئے تھے۔ لالہ لکشمی پت سنگھانیہ نے جلسہ کی صدارت کی اور انعامات تقسیم کئے۔

کانپور ڈسٹرکٹ ڈپرسڈ کلاس کا

ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یوپی ڈپرسڈ کلاس لیگ کا تیرہواں سالانہ جلسہ فروری کے دوسرے ہفتہ میں کانپور میں منعقد ہونا طے ہوا ہے۔ ایک دوسرے جلسہ میں جنگ میں برطانیہ کو پوری امداد دینے اور بورڈ کے ایگزیکٹو افسر کے تقرر کے متعلق میونسپل بورڈ کے فیصلہ کی تائید کی گئی ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن

مسلم فیڈریشن فیڈریشن کے سکریٹری نے کرائسٹ چرچ کالج کے قضیہ کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی کو ایک خط لکھا ہے جس میں پرنسپل چٹرجی کے خط کو حق بجانب بتلایا گیا ہے جس میں اقلیتوں کے حقوق مطالبات کے ہتھیار کی وکالت کی گئی ہے۔

خدمات کا اعتراف

مسٹر حمید خاں جنرل سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کے اعزاز میں پنڈت منگل دیو شرما نے ایک لنچ دیا جس میں آپ کی ۲۵ سالہ خدمات کا اعتراف کیا گیا۔

گرفتاری

مسٹر یادعلی سب انسپکٹر پولیس نے شیو نرائن ملازم نیا گنج ڈاک خانہ کو ڈاک کے ٹکٹ کی چوری کے شبہ میں گرفتار کیا ہے۔

منتقلی

مسٹر جھیل بہاری کنڈک اور مسٹر رام نرائن ترپاٹھی کو کانپور جیل سے فتح گڈھ جیل کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ۴ر جنوری سنہ ۴۱ء اور دوسرا جلسہ ۶ر جنوری سنہ ۴۱ء کو ہوگا۔ اس کے بعد بھی اگر ایجنڈا ختم نہ ہوا تو تا اختتام روزانہ ۶ بجے شام کو جلسے ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ بورڈ کا بہت سا کام باقی پڑا ہوا ہے۔

شفاء الملک مرحوم

۲۶ر دسمبر سنہ ۴۰ء کو مدرسہ تکمیل العلوم کانپور نے لکھنؤ کے مشہور و معروف حکیم و ڈاکٹر شفاء الملک حکیم عبدالحمید مرحوم کو ایصال ثواب پہونچانے کی غرض سے اپنے مدرسہ میں قرآن خوانی کرائی اور اپنے ایک جلسہ میں ماتمی رزولیوشن بھی منظور کیا ہے جس میں تحریر ہے کہ آپکی وفات سے فن طب کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے اور آپ کے خاندان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۴ر جنوری سنہ ۴۱ء کو ہوگا۔ جس میں بہت سے ضروری اور اہم مسائل پیش ہوں گے

عید الضحیٰ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک سال سے کانپور کے ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار اور عمدہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس دوران میں جس قدر بھی مذہبی تہوار ہوئے وہ نہایت خوش اسلوبی اور عمدگی کے ساتھ انجام پاگئے۔

عید الضحیٰ (بقرعید) ۹ جنوری کو ہوگی اس موقع پر ہم مسلمانوں سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنے مذہبی فرائض ادا کرتے ہوئے اپنے پڑوسیوں کے جذبات کا پورا پورا احترام کریں گے۔

ہم کو پولیس اور حکام سے بھی یہ پوری توقع ہے کہ وہ اپنے فرائض نہایت احتیاط اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دینگے تا کہ کسی فریق کو کوئی جائز شکایت پیدا نہ ہونے پائے۔

بہرحال ہم کو اہل شہر سے یہ پوری توقع ہے کہ وہ کوئی بات ایسی نہ ہونے دینگے جس سے شہر کی موجودہ خوشگوار فضا کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہونچے۔

باندہ لائن

پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی صدارت میں کانپور کے سوداگروں نے ایک جلسہ کر کے باندہ لائن کے توڑے جانے کے خلاف احتجاج کیا کیونکہ اس سے انکو زبردست نقصان ہوا ہے۔

سال نو کے خطابات

سال نو کے خطابات کی فہرست یکم جنوری کو شایع ہو گئی ہے جس میں شہر کے ہر دلعزیز کوتوال مسٹر جی۔ کے ہانڈو سٹی۔ ڈی۔ ایس۔ پی کو ایم بی۔ ای کا معزز خطاب عطا کیا گیا ہے۔ مسٹر اے۔ ای اینڈرسن ڈپٹی کلکٹر کو بھی ایم بی ای کا خطاب ملا ہے۔ صوبیدار روپ رام اگن ہوتری تحصیل بلہور کو رائے صاحب کا خطاب دیا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ٹیچر

یکم جنوری کو تلک ہال میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ٹیچروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ اگر ۳۰ر جنوری سنہ ۴۱ء تک انکی اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۴۰ء کی تنخواہیں بیباق نہ کر دی گئیں تو وہ ہڑتال کر دینگے۔

ستیہ گرہ

یکم جنوری کو کانگریس کے مقامی ستیہ گرہیوں کا ایک جلسہ تلک ہال میں ہوا جس میں یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر سیکریٹری نے حاضرین کو ستیہ گرہ کا پروگرام سمجھایا اور کہا کہ صرف وہی لوگ ستیہ گرہ کر سکتے ہیں جنہوں نے مقررہ فارم پر دستخط کر دیئے ہیں اور جو لوگ اس پر عمل نہ کرینگے ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائیگی، کہا جاتا ہے کہ کانپور کے ستیہ گرہیوں میں ایک سو نام ہیں جنکی منظوری ہو چکی ہے اور یہ لوگ ۱۶ر فروری تک ستیہ گرہ کر سکیں گے ان لوگوں میں سٹی اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیاں کی ایگزیکٹیو کمیٹیوں کے ممبر، میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے کانگریسی ممبر اور آنریری مجسٹریٹ بھی شامل ہیں۔ ستیہ گرہ غالباً ۱۰ر جنوری سے شروع ہوگا۔ ستیہ گرہیوں میں خاص خاص نام حسب ذیل ہیں:-

مسٹر حمید خاں۔ بینی سنگھ۔ جی۔ جی۔ جوگ۔ بیارے لال اگروال۔ گنگا سہائے چوبے۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ بدری نتھال ترپاٹھی۔ وجے کمار سنہا راجکمار سنہا۔ گوپی ناتھ سنگھ۔ شیو نرائن ٹنڈن۔

بورڈ میں مسلم لیگ پارٹی

سٹی مسلم لیگ نے میونسپل بورڈ کانپور میں مسلم لیگ پارٹی کا لیڈر مسٹر محمد وحید احمد کو بنایا ہے

مشاعرہ و مباحثہ

اولڈ بوائز حلیم مسلم کالج کانپور کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں ۱۱ر جنوری کو مشاعرہ ۱۲ر جنوری کو مولوی فضل الرحمٰن وکیل مرحوم کی تصویر کی نقاب کشائی ہوگی، ۱۳ر جنوری کو مباحثہ ہوگا۔ مصرعہ طرح یہ ہے کہ:-

"عجب انداز سے چھیڑا ہے سازِ زندگی میں نے"

اختر صاحبہ

نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی پریسیڈنٹ آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ بھی آل انڈیا ہما کمار اجتماع میں دہلی شرکت کے لئے تشریف لے گئی ہیں۔

ہڑتال

۳ جنوری کو مولانا ابوالکلام آزاد پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی کی گرفتاری کے سلسلہ میں شہر میں ہڑتال کی گئی، اور شام کو جلسہ ہوا

سبدِ گل

جانیے حضرت جانیے آپکا دور کچھ اچھا دور نہیں رہا۔ آپکے پیشرو نے تو جنگ کا آغاز کیا تھا آپ نے اس کی شدت بڑا اضافہ کر دیا، پہلے سال تو لوگ یہ کہتے تھے کہ لڑائی کیا ہورہی ہے مذاق ہورہا ہے مگر اب یہ شعر صادق آتا ہے کہ:-
پہلے آتی تھی حال دل پہ ہنسی ؛ اب کسی بات پر نہیں آتی۔

برطانیہ میں ہر چند جرمن اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوئے مگر آپکے دور میں یہی کیا کم ستم ہوا کہ ویسٹ منسٹر ایبے اور سینٹ پال کیتھڈرل جیسی متبرک و تاریخی جگہوں کو بھی محفوظ نہ رکھا گیا۔

اور جرمنی ہی میں کیا خیریت رہی، وہاں بھی برلن کا تحس نحس ہو گیا ہے تمام فوجی مقام ویران ہوگئے ہیں زمین دوز ریلیں تک محفوظ نہ رہیں، جرمن علاقوں پر بھی ایسی ہی مصیبتیں بیت رہی ہیں معاشی کیفیت ایسی بتائی جاتی ہے کہ لوگ کتوں تک کا گوشت کھانے لگے ہیں۔

فرانس کو تو آپ نے پیرا کر دیا۔ پیرس جیسا خوبصورت شہر جسے دنیا کی خوبصورتی کا مرکز سمجھا جاتا تھا آج ویران ہو گیا ہو ہونے کو تو کاروبار اب بھی ہوتا ہے مگر پہلی سی چہل پہل کہاں، وہ فرانس جو یورپ میں آزادی اور مساوات کا علمبردار سمجھا جاتا تھا آج ان اصولوں کو خیرباد کہہ چکا ہے اور اس کے مدبر صاف صاف مشتری کے ساتھ کہتے ہیں کہ اب یہ اصول ہمارے نہیں ہیں نام نہاد آزاد کانفرنس کا علاقہ بھی درحقیقت محکوم ہی ہے۔

آپ کے دور میں تو بس روس مزے لے رہا ہے کہ جلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا۔ ہاں آپ کے ابتدائی دور میں فنلینڈ سے تھوڑی بہت جھڑپ ہوگئی تھی مگر اور سب ملک تو یوں ہی چٹکیوں میں ہاتھ آگئے۔ لٹویا۔ لتھونیہ۔ رومانیہ پولینڈ۔ بسرابیہ سب کے سب مفت ہی ہاتھ آگئے۔

اٹلی تو آپکے دور میں بُری طرح پٹ گیا آپکے شباب کا زمانہ تھا، جب اٹلی بڑے دم خم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا تھا اور آج جبکہ آپ دم توڑ رہے ہیں تو اُس کا بُرا حال ہے۔ افریقہ میں برطانیہ نے البانیہ میں یونان جیسے چھوٹے ملک نے اس کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔

ترکی پر تو آپ نے آفت ارضی نازل کردی یعنی بیچارہ جنگ میں شریک نہیں ہوا تو زلزلہ آگیا اور اس میں اتنی زبردست تباہی ہوئی کہ چھوٹی موٹی لڑائی میں بھی نہ ہوتی اپنے ابتدائی دور میں تو آپ نے اس پر یہ مصیبت ڈھائی اور بعد کو طوفان بھیج دیا۔

آپ نے نہ جانے کتنے ملکوں کو غلام بنا دیا فرانس کا ذکر تو آ ہی چکا، بلجیم، ہالینڈ۔ ناروے۔ ڈنمارک سب ہی آپکے دور میں اپنی آزادی کھو بیٹھے۔

ایٹلی نے آپکے تھائی لینڈ اور انڈوچائنا کے درمیان لڑائی چھیڑ دی لڑائی بھی عجیب ہے کبھی حملہ ہو جاتا ہے کبھی صلح ہو جاتی ہے آجتک نہ معلوم ہوا کہ اصل حالت کیا ہے۔

چین اور جاپان کی جنگ میں آپکا کوئی قصور نہیں کیونکہ یہ تو آپ کے کئی پیشروؤں کا عطیہ ہے البتہ آپ کے ساتھ یہ بے انصافی ہوگی۔ اگر یہ نہ تسلیم کیا جائے کہ آپ کے دور میں چینیوں کے حوصلے پہلے سے کچھ بڑھ گئے ہیں۔

اور ہندوستان میں آپنے یہ کیا رنگ دکھایا کہ ایک سے ایک محب وطن جیلخانہ بھیجے جا رہے ہیں۔ ہندوستان کا ایک بین الاقوامی شہرت کا باشندہ تو اتنے عرصہ کے لئے قید کر دیا گیا ہے کہ آپ کے تین جانشینوں کے دور گزر جانے کے بعد بھی وہ وہیں ہوگا۔

آپ کے دور میں خشکی پر جنگیں ہوا میں اور نہ تری میں، آسمان سے جا بجا بم برسے خشکی پر توپوں سے اور زلزلوں سے غضب ڈھایا اور سمندروں کے پیٹ میں نہ جانے کتنے کروڑ کا سامان اور کتنے انسان پہنچ گئے۔

آخر میں آپکا شکریہ ادا کر دینا بھی ضروری ہے کہ آپ کے دور میں جنگ کے شعلے ہندوستان تک نہ پہنچے۔ اور یہی دعا ہے کہ آپ کے جانشین کے دور میں بھی یہ بیچارہ ملک محفوظ رہے اسے اپنی مصیبتیں یہی کیا کم ہیں جو کسی اور مصیبت کے نازل ہونیکی ضرورت ہو۔

کیا آپکا جانشین دنیا کی لڑتی ہوئی قوموں میں صلح کرائے گا، جی تو چاہتا ہے کہ یہی ہو مگر عقل اسے یقین کرنے کو تیار نہیں ہے۔

ادبِ لطیف

مہجورِ عید!

آج عید ہے دنیا کا ذرہ ذرہ مستیوں میں جھوم رہا ہے۔ ہر شخص کے دلی جذبات رنگین تخیلات حسین تصورات گہوارۂ راحت بنے ہوئے ہیں۔ ہر شے پیغام سکون و مسکن فردوس بنی ہوئی ہے گلشن کی مست سجود ہوائیں فضاؤں میں رہ رہ کر اترا رہی ہیں۔ کیاریوں کا صاف شفاف پانی رہ رہ کر مسکرا رہا ہے۔ ہنس راج خوش فعلیاں کر رہے ہیں، سُرخ مچھلیاں اُچھل اچھل کر دنیائے معشوق کو سور انبساط سے عیش و راحت بخش رہی ہیں۔

ہر بھولا بھٹکا انسان اپنے شوق دار مانوں کو اکٹھا کئے ہوئے اپنے محبوب اپنے رازدار اور اپنے حقیقی ہمسفر سے گلے مل رہا ہے ہر آرزو کاشانۂ عشرت بنی ہوئی ہے۔ ہر مسرت افسانۂ محبت بنی ہوئی ہے۔ ہر حسرت شوق کے دامن میں مسکرا رہی ہے دنیا کی حسین صحبتیں، رنگین دعوتیں، پُر کیف ملاقاتیں اور عیش میں ڈوبی ہوئی باتیں ہر سو دکھائی دیتی ہیں،

مگر آج ایک غم نصیب مجبور کی عید ہے اس کا ہر منظر۔ اس کا ہر لمحہ، اس کا ہر افسانہ، اس کا ہر خیال اس کا ہر تصور، اس کا ہر جذبہ مختلف ہے جلاہے اور درد و یاس کا مجسمہ، رنج و غم کا مسکن، آہ وزاری کا ایک درد آمیز منظر، جس کو ہر انصاف پسند دل دیکھ کر دو آنسو بہانے پر آج مجبور ہے۔

یاد ہے وہ عید بھی جبکہ ہر ارمان جوان تھا ہر حسرت خوش تھی اور ہر اُمید نوجوان، مگر آج میری نفس ماتم کدہ ہے ہر لمحہ غمزدہ ہے آخر کیوں؛ کیا معلوم ہے کہ یہ دل کیوں مضطرب ہے ہر سانس کیوں منتشر ہے اور ہر آواز کیوں درد میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اور زندگی کیوں آج مجھ پر ایک بار گراں ہے۔۔ صرف ایک تمہاری بے اعتنائی سے تمہاری جدائی سے "

" کیا تم میری خاطر کچھ قربان کر سکتی ہو؛

" بولو! خدا کے واسطے بولو! میں جاہ و حشمت کا خواہاں نہیں، مجھے عیش و عشرت کی ضرورت نہیں، مجھے شوق و راحت کی تمنا نہیں، مجھے شان و شوکت کی ضرورت نہیں، مجھے عزت کی خواہش نہیں، صرف ایک شے جس کے اندر میری زندگی کا راز پنہاں ہے جس کے اندر میری حیات کا ہر نغمہ گنگنا رہا ہے وہ کیا؛ صرف تمہاری نظر محبت! کیا تم کو منظور ہے کہ اپنے پجاری کو محبت کی بھیک دو!

ایک ہی وقت میں طلبا کی دو کانفرنسیں

ناگپور ۲۶ دسمبر۔ طالب علموں میں مفاہمت کرانے کی جو کوششیں کی جاری ہیں۔ وہ سب ناکامیاب رہیں۔ آج رات کو آل انڈیا اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے ڈیلیگیٹوں کی دو الگ الگ کانفرنسیں ہوئیں جن میں دو رزولیوشن پاس ہوئے ان رزولیوشنوں میں ظاہر کیا گیا کہ جنگ کے متعلق طلبا کا رویہ کیا ہو گیتا جنتی کے میدان میں جو کانفرنس ہوئی اس نے مسلم لیگ کے پاکستان اور ہندو مہاسبھا کے ہندو استھان کے نعرے کو رجعت پسندانہ اور تفرقہ انگیز قرار دیا۔ کانفرنس نے یہ بھی قرار دیا کہ انڈین نیشنل کانگریس کے موجودہ لیڈر مختلف فرقوں کو متحد کرنے میں ناکامیاب رہے۔ کانفرنس نے یہ رائے ظاہر کی کہ مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کے رجعت پسند لیڈروں کا اثر و رسوخ کم ہونا چاہئیے، اور علاقہ وار ریاستوں کا ایک فیڈریشن باہمی اعتماد کی بنیاد پر بنا چاہئیے۔

احرار لیڈر گرفتار

گجرانوالہ ۳۱ دسمبر۔ احرار لیڈر مسٹر فیض الحسن کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

عالمِ نسواں

بیٹی سمجھ لے کہ تو مر چکی

ذیل میں ہم ایک چینی زبان کی نظم کا ترجمہ شایع کر رہے ہیں، اس نظم کو چینی زبان کا شاہکار سمجھا جاتا ہے۔ یہ نظم اس وقت پڑھی جاتی ہے۔ جب دلہن باپ کے گھر سے وداع ہوتی ہے، یہ نظم نہ صرف جذبات سے پُر ہے بلکہ اس میں نئی دلہن کے لئے نصیحتیں بھی ہیں۔

اے میری بچی مجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے میرے گھر میں جنم لیا تھا۔ کیسا خوشگوار تھا وہ دن جب پہلی مرتبہ تو میرے گھر میں مسکرائی تھی، تیری مسکراہٹ نے میرے گھر کو منور کر دیا تھا۔ مگر مجھے یہ خبر نہ تھی کہ جس گھر کو تو نے اپنا سمجھ کر جنم لیا ہے۔ وہ تیرا گھر نہیں ہے بلکہ تیرے لئے ایک سرائے ہے۔

میری بچی تو اس گھر میں کھیلتی رہی، پلتی رہی، بڑھتی رہی، اور یہی سمجھتی رہی کہ یہ تیرا گھر ہے، تو نے اس گھر میں کسی کو باپ کے نام سے پکارا، کسی سے ماں سمجھ کر محبت کی، کسی کو بھائی سمجھتے ہوئے دل دیا، اور کسی کو بہن کے دھوکہ میں گلے سے لگایا مگر تو نے یہ نہ سمجھا کہ یہ سب تیرے چند روزہ ساتھی ہیں اور تو چند روزہ کے لئے اس گھر میں مہمان ہے۔

تو اس سرائے میں اپنے چند روزہ ساتھیوں کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزارتی رہی یہاں تک کہ تو جوان ہوگئی۔ تیری جوانی لہلہاتے ہوئے مست پودے کے مانند تھی لیکن مجھے یہ خبر تھی کہ تیری یہ جوانی نہیں ہے بلکہ قدرت کی طرف سے ایک پیغام ہے اور یہ پیغام تیری مست آنکھوں سے نمایاں ہو کر کہہ رہا تھا کہ اب اس سرائے کو چھوڑنا ہوگا۔ اب پرانے ساتھیوں کو خیرباد کہنا ہوگا۔

میری بچی آخر وہ دن آگیا جب مجھ کو ہمیشہ کے لئے تجھے رخصت کر دینا پڑا۔ میں نے ایک اجنبی کے ہاتھ میں تیرا ہاتھ دے دیا۔ میں نے قدرت کے فیصلہ کے مطابق تجھ کو اس گھر سے محروم کر دیا جسے تو غلطی سے اپنا گھر سمجھے ہوئے تھی۔ اور ان ساتھیوں سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔ جن کو تو غلطی سے جنم ساتھی سمجھے ہوئے تھی۔ اب یہ اجنبی ہے اور تو ہے، تجھے اس اجنبی کے ساتھ زندگی کی نئی شاہراہوں پر چلنا ہے، اور وہی راستہ اختیار کرنا ہے جو سیدھا اور سچا ہو، یہ اجنبی اب تیرا رہنما ہے۔ تجھ کو اس کی ہدایت پر آیندہ زندگی کا سفر طے کرنا ہے۔

تو رو رہی ہے میری بچی، ہاں تجھے رونا ہی چاہئیے کیونکہ جس گھر میں تو پیدا ہوئی تھی اس گھر سے آج تو مر چکی ہے، اب اس گھر کا دروازہ تیرے لئے ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا۔ اور اب وہ تیرے پرانے ساتھی جن کو تو باپ۔ ماں۔ بہن۔ بھائی کہتی تھی، ہمیشہ کے لئے کنارہ کر گئے۔ اب تجھے دوسری دنیا میں جا کر نئے باپ۔ ماں۔ بھائی اور بہن تلاش کرنے ہیں۔ اب تیرا باپ تیرا خسر ہوگا تیرا بھائی تیرا دیور ہوگا، تیری ماں تیری ساس ہوگی، اور تیری بہن تیری نند ہوگی، پرانے رشتوں کو بھول جا اور نئے رشتوں سے محبت کا ناتا جوڑ۔ اسی میں تیری فلاح ہے۔ اسی میں تیری بہبودی ہے۔ جا میری بچی جا خدا تجھے تیرے مقصد میں کامیاب کرے، اور تجھے روحانی مسرتیں حاصل ہوں۔

مولانا عبد الغفور کو تین سال قید سخت

دہلی یکم جنوری۔ ہز ایسی لینسی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجلس احرار کے دوسرے ڈکٹیٹر مولانا عبد الغفور کو جنہیں گزشتہ اتوار کو گرفتار کیا گیا تھا، تین سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ انھیں بی کلاس میں رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔

بچوں کی دنیا

پتھر کی گول بٹیا کی داستان

لڑکا دریا کی سیر کو جا رہا تھا اسے کنارے پر پتھر کی گول بٹیا ملی۔ لڑکے نے بٹیا سے کہا۔ بھئی تم دریا کے کنارے کس طرح آ گئیں۔ گول بٹیا زبان حال سے رو رو کر اپنی داستان بیان کرنے لگی، بٹیا بولی، کچھ نہ پوچھو، میری داستان عجیب ہے کبھو وقت تھا جبکہ میرے اوپر سمندر ٹھاٹیں مار رہا تھا میں پہاڑ کا حصہ تھی، سمندر کے اندر غرق تھی، اچانک ایک ایسا بھونچال آیا کہ سمندر بھونچال بن گیا اور پانی خشک ہو گیا۔ کئی جگہ پانی ہی پانی ہو گیا۔ کبھی آپ ہمالیہ پہاڑ پر جائیں اور خوردبین سے اس کی چیزوں کو دیکھیں تو اس میں ایسی چیزیں اور ایسے جانوروں کے نشان ملیں گے۔ جو سمندر کی تہ میں ملتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہاں کبھی سمندر موجزن تھا۔ غرضیکہ میں پہاڑ کا جز تھی، میرے ارد گرد بہت سی مٹی جمع تھی۔ بارش ہوئی۔ پانی مٹی میں جمع ہو گیا۔ نیچے چکنی مٹی میں پانی جذب نہ ہو سکا، وہاں سے چشمہ پھوٹ نکلا۔ خاصہ دریا بہہ کر بہنے لگا۔ ادھر سردی کے دن تھے۔ پہاڑ کی درازوں میں پانی بھر گیا۔ رات کو سردی کے مارے یخ جم گیا۔ یخ جم کر ایسے زور سے پھیلی کہ پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ یوں سردی سے سکڑنے اور دن کو گرمی سے پھیلنے کے سبب سے پہاڑ کمزور ہو بھی گیا تھا چشمہ کا پانی پہاڑ کے ٹکڑے کو بہا کر لے چلا میں بہت مغرور تھی، میرے کونے نکلے ہوئے تھے۔ چشمہ دریا بن کر مجھے بہا کر لے چلا۔ میں نے بہت مخالفت کی مگر دریا کے بہاؤ کے سامنے میری ایک پیش نہ گئی۔ میری اور بہنیں بھی ساتھ تھیں دریا ہم سب کو بہا کر لے چلا ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ خوب رگڑا۔ میرے کونے سب ٹوٹ کر چور ہو گئے۔ میں گول گول بن گئی۔ برسات میں دریا بڑھا ہمیں زور سے بہا کر لے آیا، جب دریا کا اتار ہوا تو میں دریا کے کنارے پر پڑی رہ گئی میری عمر بہت لمبی ہے۔ تم تو ابھی بچے ہو۔ میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جبکہ بھارت ورش آزاد تھا۔ جبکہ ملک آزاد تھا نہ کوئی جھوٹ بولتا تھا نہ شراب پیتا تھا۔ میں نے زمانہ دیکھا جبکہ ہر شخص در جیسے راجہ بھنگی کی ملازمت کر کے فخر کرتے تھے۔ کر کے فرض پورا کیا ہے۔ میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جبکہ ذات پات کی تمیز نہ تھی۔ اونچ نیچ کا نام نہ تھا جبکہ سب مل جل کر پریم کی زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ داستان سنکر میری ایک چیخ نکل گئی ہے ملک تو اتنی اونچی چوٹی پر تھا جبکہ تیرے بچے کو سبق سکھاتے تھے جبکہ دنیا پر تیرا راج تھا آج تو وہی ہندوستان ہے۔ جو دانہ دانہ کو محتاج ہے اور غلام بنا ہوا ہے۔ اے ملک کیا تیرا پرانا زمانہ پھر واپس آئے گا۔ اندر سے آواز آئی آئے گا اور ضرور آئے گا۔

پردۂ فلم

شمالی ہند میں سکندر اعظم کا شوٹنگ

مسٹر سہراب مودی پورے ایک سال تک یونانی اور ہندوستانی تہذیب کے مطالعہ کے بعد آجکل منروا اسٹوڈیو میں سکندر اعظم کی شوٹنگ میں معروف ہیں۔ تازہ ترین اطلاع ہے کہ مسٹر سہراب مودی اس تصویر کے بعض حصوں کا شوٹنگ کیونکہ شمالی ہند کے تاریخی مقامات پر کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ عنقریب شمالی ہند آنے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ ٹیکسلا لاہور، دہلی۔ آگرہ اور دوسری تاریخی مقامات پر اس تصویر کے بعض اہم حصوں کا شوٹنگ کرینگے۔

منروا موویٹون کے اس اہتمام اور تیاریوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ منروا کی یہ تصویر کس قدر شاندار ہوگی۔ منروا موویٹون نے پکار جیسی بلند پایہ تاریخی تصویر بنا کر فلمی دنیا کو یہ باور کرا دیا ہے کہ سہراب مودی تاریخی تصاویر کی تیاری میں ہندوستان کے تمام ڈائرکٹروں سے بلند ہے۔ سہراب مودی کے سابقہ شاہکار "پکار" کے بعد کسکو سکندر اعظم کی کامیابی میں شبہ ہو سکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس فلم کے لئے مسٹر سہراب مودی نے بہترین اداکاروں کو منتخب کیا ہے، چنانچہ دنیائے فلم کی حسین ساحرہ "ون مالا" اس تصویر میں ایک ایرانی حسینہ کے لباس میں دکھائی دیتی ہے۔

مسٹر سہراب مودی سکندر اعظم کے مکالموں پر اپنی پوری توجہ صرف کر رہے ہیں۔ چنانچہ بعض ذمہ دار حضرات کا بیان ہے کہ آپ سکندر اعظم کے مکالموں کے لکھوانے میں پکار کے مکالموں سے بھی کہیں زیادہ دردسری سے کام لے رہے ہیں۔ اس لئے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ سکندر اعظم لٹریری اعتبار سے بھی کافی بلند ہوگی۔

منروا کے بھروسہ کی دہلی میں نمائش

منروا کی مشہور سوشل تصویر بھروسہ حکومت ہند نے کی بہترین سوشل تصویر قرار دیا گیا ہے، ۳ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے ہیملٹ سینما دہلی میں دکھائی جائے گی۔ دہلی کے علاوہ شمالی ہند کے متعدد اسٹیشنوں پر جنوری کے پہلے ہفتہ سے اس تصویر کی نمائش شروع ہو جائیگی بھروسہ نے ہندوستان کے ہر حصہ میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کی ہے۔ چندر موہن سردار اختر، مظہر خان۔ شیلا، اور مایا نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔

بھروسہ کے علاوہ منروا کی مذاحیہ تصویر الٹی گنگا بھی نمائش کے لئے تیار ہے۔ الٹی گنگا ایک ایسے دلچسپ موضوع پر تیار کی گئی ہے کہ خیال ہے کہ یہ آمدنی اور مقبولیت کے لحاظ سے بیحد کامیاب ہوگی۔

اٹلی نے صلح کی تجویز کو مسترد کر دیا

روم ۲۹ دسمبر۔ یا تو فتح پائیں گے یا مٹ جائیں گے ان الفاظ میں اٹلی کے سرکاری اخبار لیونوڈی ایکیا نے ان تجویزوں کو مسترد کر دیا جو کہ امریکہ میں اٹلی اور برطانیہ کے درمیان صلح کے بارے میں شایع کی گئیں تھیں، اخبار مزید لکھتا ہے کہ امریکہ میں صلح کی بات چیت شروع کرنے کے بارے میں اس قسم کی جو تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ اٹلی اس پر یقین نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ "ولسن کی صلح" ہی تھی جس نے اس لڑائی کے لئے اشتعال دلایا۔ موجودہ لڑائی ایسی دو دنیاؤں کے درمیان لڑائی ہے جنھیں کبھی میل نہیں کہا جاسکتا۔ مصالحت کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اٹلی کے چار جہاز ڈبو دیئے

بلگریڈ ۳۱ دسمبر۔ یہاں سماچار ملا ہے کہ آج صبح برطانیہ کے ایک جنگی جہاز نے اٹلی کے چار سپلائی جہازوں کو ڈبو دیا۔

اقوال زریں

انسان کا گھمنڈ دوسری کی فحندیاں دیکھ لیتا ہے لیکن قریب کی بدبختی اسے نظر نہیں آتی (ابوالکلام)

ہر قوم کی تاریخ میں ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب اس کا ہر فرد حکومت کے نزدیک مجرم ہو جاتا ہے (ابوالکلام)

وقت کا خاموش کر جو بات بڑی دانائی کی دکھائی دیگی وہی سب سے زیادہ بیوقوفی کی نکلے گی (ابوالکلام)

قربانی استقامت اور نظم یہی تین شرطیں ہیں جن کو پورا کر کے ہم آخری منزل میں کامیاب ہو سکتے ہیں (ابوالکلام)

اصل یہ ہے کہ انسان جسم کو پارہ پارہ کر سکتا ہے پر دلوں کو نہیں بدل سکتا۔ (ابوالکلام)

اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت کو بے فائدہ مت ضایع کرو۔ زندگی وقت سے ہی بنتی ہے۔

جوانی ایک نادانی ہے درمیانی عمر ایک جدوجہد اور بڑھاپا ایک پشیمانی۔ (ابوالکلام)

دیو کی سی طاقت رکھنا اچھا ہے۔ لیکن اسے دیو کی مانند استعمال کرنا ظلم ہے۔ (ابوالکلام)

جوں جوں ہماری زندگی کا آفتاب ڈھلتا ہو توں توں ہماری خواہشات سایہ کی طرح بڑھتی جاتی ہیں۔ (ابوالکلام)

جتنا مشکل کام ہوگا اتنا ہی اس کا انجام دینا عظمت کا باعث ہوگا۔ (ابوالکلام)

حکیم و جاہل اور فرزانہ و بیوقوف میں مرئیات اور مشاہدات کا فرق نہیں ہے۔ بلکہ صرف چشم نظارہ اور دل فکر فرما کا۔ (ابوالکلام)

جہاں یہ ویران دل مطلوب ہوں وہاں آباد پُر رونق محفلوں کی ضرورت نہیں (ابوالکلام)

موج تبسم

میزبان:۔ معزز مہمانو! میں آج آپ کو ہر طریق پر خوش کرنا چاہتا ہوں۔ فرمائیے میں کیا کروں؟
ایک مہمان:۔ باہر تشریف لے جائیے۔

ماسٹر:۔ کیا تم جانتے ہو کہ جھوٹ بولنے والے لڑکوں کا کیا حال ہوتا ہے۔
شاگرد:۔ ہاں جناب! جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو کارخانہ انھیں ایجنٹ بنا کر باہر بھیج دیتا ہے۔

ایک بہرا آدمی:۔ (دوکاندار سے) اس چیز کے کیا دام ہیں؟
دوکاندار:۔ سات آنے جناب
بہرا آدمی:۔ ہیں! سترہ آنے۔ تیرہ آنے سے زیادہ نہ دونگا۔
دوکاندار:۔ (ایمانداری کے ساتھ بہرے سے) سات آنے۔ اس کی قیمت سات آنے ہے۔
اس پر بہرا خریدار جھٹ بول اٹھا "اور سات آنہ۔ تو میں پانچ آنہ دونگا۔

عاشق:۔ پیاری میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہاری خاطر جان دے دونگا۔
محبوبہ:۔ "نہیں پیارے میں اس ناکارہ چیز کا لیکر کیا کرونگی اگر تم کو کچھ دینا ہی ہے تو جان کے بجائے تمہارے پاس جتنا روپیہ ہے وہ دیدو؟

ایک ملاقاتی (کاشتکار قیدی سے) مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ تم جیل میں بوریا بنتے ہو"
قیدی:۔ "بوریہ نہیں بنتا ہوں بلکہ میں نے باہر جو فصل بوئی تھی اسے جیل میں بیٹھا ہوا کاٹ رہا ہوں۔

دلچسپ معلومات

ملکہ کے رخسار سے سگریٹ سُلگانے کی کوشش

بعض واقعات نہایت ہی پرلطف اور دلچسپ ہوتے ہیں چنانچہ اسی قسم کا ایک دلچسپ واقعہ ملکہ ہالینڈ کے ساتھ پیش آیا جبکہ ملکہ جوان تھی، اس دلچسپ واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے معاصر کارواں لکھتا ہے کہ ایک روز ملکہ ہالینڈ دریا کے کنارے گشت کر رہی تھیں راستہ میں ملکہ کو ایک ملاح ملا جو منہ میں سگریٹ لئے ہوئے تھا اور غالباً اسے سُلگانے کی فکر میں تھا۔ ملکہ جب ملاح کے قریب پہنچی تو ملاح نے ملکہ کے انگارہ جیسے سُرخ رخساروں کو دیکھکر کہا کہ اچھی بیگم عفو طلبی کے ساتھ گذارش کرتا ہوں کہ کیا میں آپ کے شعلہ رخسار سے اپنا سگریٹ سُلگا سکتا ہوں؟ ملکہ کچھ شرمائی، کچھ مسکرائی اور پھر بولی، تم نے میری جو عزت افزائی کی ہے، اس کا بہت بہت شکریہ! لیکن افسوس میرے رخسار کا شعلہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا۔

ناریل سے موتی!

عام طور سے سیپ سے موتی نکلتے ہیں لیکن ناریل سے بھی موتی نکلتے ہیں جزیرہ نما ملایا کے لوگ ان موتیوں کو بہت عزیز رکھتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ جس شخص کو ناریل کا موتی مل جائے وہ بڑا صاحب اقبال ہوتا ہے، ناریل کے سرے پر تین گول سوراخ ہوتے ہیں ان میں دو تو سخت لکڑی سے بند ہوتے ہیں لیکن تیسرے کی لکڑی نرم ہوتی ہے۔ ناریل کے اندر جو بیج ہوتا ہے وہ اس نرم سوراخ سے پھوٹ کر نکلتا ہے بعض ناریلوں کے تینوں سوراخ سخت لکڑی سے بند ہوتے ہیں ان کا بیج اندر ہی اندر موتی بن جاتا ہے۔ موتی رائی کے دانہ سے لے کر کبوتر کے دل کی برابر موٹا ہوتا ہے۔

انگلستان کے زندہ دل بوڑھے

انگلستان کے بوڑھوں کی زندہ دلی کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ انگلستان کے ان بوڑھوں نے جن کی عمر ستر سال یا ساٹھ سال سے اوپر ہے ایک ص

ص فٹ بال ٹیم بنائی ہے۔ انھوں نے چیلنج دیا ہو کہ ہماری ٹیم ہر ایسی ٹیم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے جس کے کھلاڑی ہماری عمر کے ہوں۔ ٹیم مذکور کے سب سے زیادہ سن رسیدہ ممبر کی عمر ۸۰ سال ہے۔ لیکن اس عمر کے باوجود وہ جوانوں کی طرح کھیلتا ہے۔

افسانہ

چار دن کی پریت

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

ذیل کا افسانہ۔ فن افسانہ نگاری کا ایک ایسا اعلیٰ شاہکار ہے۔ جسے ہم نہایت فخر کے ساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ افسانہ ہندوستان کے مایہ ناز افسانہ نگار جناب امین شرقپوری کا بہترین ادبی کارنامہ قرار دیا جا سکتا ہے:۔

وہ بارہ سال کا تھا اور ستو دس برس کی جب ستیل بائیسکل لے کر نکلتا تو ستو بھاگ کر پیچھے بیٹھ جاتی بڑے چوک میں دونوں گھومتے، ستیل اور ستو کی جوڑی یوں ہنستے کھیلتے گلیوں سے گزرتی تو سائیکل کی گھنٹی کی ٹن ٹن کی آواز بچوں کی تالیوں کے ساتھ مل کر مسرتوں کا نیا دروازہ کھول دیتی معصوم بچوں کی دنیا بھی کسقدر دلکش اور دل آویز ہوتی ہے ستو چلا کر کہتی " ہائے میں گری!" شریر ستیل سائیکل کو بہکا کرلے جاتا۔ دور سڑک پر نکل جاتا ستو کے چلانے کی آواز سنتا اور مسکرا دیتا۔ کھلکھلا کر کہتا: "ابھی تو اور تیز دوڑاؤنگا" ننھی ستو کا دل دھک سے رہ گیا۔

" مجھے اتار دو میں نہیں چلوں گی تمہارے ساتھ!" جھنجھلا کر بولی، ستو کی جھنجھلاہٹ ستیل کے لئے پرلطف تھی۔ انہایت پرلطف!

"ڈرو نہیں ستو میں تمہیں گراؤنگا نہیں، تم رامو تھوڑا ہی ہو جو بیچ سڑک کے دے مارونگا!"

"اس کا سر تو پھٹ گیا تھا" ستو بولی۔

"ہاں بہت شریر ہے وہ، جب سکول سے آتا ہوں تو بیچ سڑک کے کھڑا ہو جاتا ہے!"

"اب تو کھاٹ پر پڑا ہے بیچارہ!"

"بیچارہ!" جیسے اُسے ستو کا کہنا ناگوار گذرا تھا "اب کھیلنے بھی نہیں آتا"!

"نہیں آئے تو اچھا ہے بہت غل مچاتا ہے"۔

سائیکل ایک کھڈے میں گر کر زور سے اچھلی ستو ستیل سے چمٹ گئی:

"زور سے لے جا رہے ہو اور کہتے ہو گروگے نہیں؛ ہاں تو گری کہاں ہو یہ تو ستو! وہ رک گیا۔

"کیا کہا؟" وہ بولی

"یہی کہ تم نہیں گر سکتیں"۔

"ایسی بات ہے؟"

"ہاں ۔۔! جب میں بڑا ہو جاؤنگا ستو تو موٹر لونگا، بڑا صاحب بن کر چلونگا۔ تم نے دیکھا ہے نا بڑا صاحب ایتا جی نے چائے کی دعوت دی تھی، بازاروں میں جھنڈیاں لگائی تھیں خوب صفائی ہوئی تھی، وہی تو ہے بڑا صاحب جو میم کو لے کر آیا تھا۔ موٹر میں ۔۔!

"تم بھی بڑے صاحب ہوگے؟"

"کیوں نہیں؟" موٹر میں بیٹھونگا، ہیٹ لگا کر،

"مجھے بھی ساتھ بٹھاؤ گے!"

"میم بنوگی تو بٹھاؤنگا" مُسکرا کر بولا۔

"ہائے میم ۔! گوری گوری پنڈلیاں نکالکر مجھ سے ایسا نہیں ہوگا"۔

نہیں ہوگا تو موٹر میں نہیں بیٹھ سکوگی میرے ساتھ"

"میم کو بٹھاؤ گے؟"

"ہاں اپنی میم کو ۔۔!"

مجھے اتار دو پھر گھر جاؤنگی، اردو کو سائیکل؛

"اوہوں" وہ سر ہلا کر بولا۔ سائیکل تیزی سے جا رہی تھی۔

میں تمہاری میم نہیں ہوں کیا؟ اس کی کمر کو بھینچتے ہوئے بولی؟

کون کہتا ہے؟"

"ستیل"

نہیں ستو۔ ستیل تمھیں میم بنائے گا ۔۔! موٹر میں بٹھلائے گا ۔۔! مسکراتے ہوئے بولا "کتنی اچھی ہو ستو!" اور ستو کو ایسا محسوس ہوا جیسے

وہ سچ مچ ستیل کی میم بنکر موٹر میں بیٹھی ہوئی ہے۔ لبوں پر ایک مسکراہٹ ناچ رہی تھی اور ہاتھ ستیل کی کمر کے گرد لپٹے ہوئے تھے! اس وقت غریب ستو یہ بالکل بھول گئی کہ اس کا باپ ستیل کے باپ رائے صاحب کا نوکر ہے اور نوکر کی لڑکی کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ رائے زادہ کی میم بنے ۔!

قدرت کی یہ ستم ظریفی بھی کسقدر شوہان روح ہے ایک راجہ ہے، اور ادنے غلام، جوتیاں صاف کرنے والا، دونوں ایک سے انسان مگر تفاوت کی کتنی بڑی خلیج دونوں کے درمیان حائل ہے۔

اس روز ستو تمام دن میم کا خواب دیکھتی رہی مگر اسکی تعبیر کسقدر خوفناک ہوگی یہ معصوم ستو کیا جانے؛ اس کا نہ ستیل کو علم تھا اور نہ ستو ہی جانتی تھی ۔! دونوں خوش تھے۔ بیحد خوش۔

وقت نے کتاب زندگی کا نیا ورق الٹا، ستو ۱۴ برس کی تھی اور ستیل سولہ کا ۔۔ روز بگھی میں بیٹھکر اسکول جاتا۔ مگر اب ستو اس کے ساتھ نہ بیٹھتی تھی، اس نے کئی مرتبہ دیکھا ستیل بگھی میں بیٹھے ہوئے۔ اور ستیل کی نظریں بھی اس مجسمہ انتظار پر پڑتیں، آنکھیں چار ہوکر رہ جاتیں، اسے کئی مرتبہ محسوس ہوا کہ ستو کی معصوم آنکھیں اس سے کچھ کہہ رہی ہیں ستیل کا دل دھڑکتا، دل کی دھڑکن کہتی ۔!

"کیا اب سے ساتھ نہیں بٹھاؤ گے؛ اپنی میم کو ۔! ستیل ابھی سے بھول گئے ہو وہ باتیں، ستو تو یہی سمجھتی ہے جیسے وہ کل کی باتیں ہیں۔ تم سائیکل پر بٹھا کر لے جاتے تھے دور سڑک پر ۔! اور باتیں بھی ہوتی تھیں۔ میٹھی اور پیاری باتیں "ستو میں موٹر میں صاحب بن کر نکلوں گا ۔! اور تم بھی تو ساتھ ہی ہوگی نا ۔! بڑے صاحب کو دیکھا تھا میم اس کے ساتھ تھی دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چائے بھی ایک ساتھ پی تھی۔ پھر تم" بگھی دور نکل گئی۔ فضا میں چنگاریاں بکھیرتی ہوئی ۔ ستو جھانک جھانک کر دیکھ رہی تھی ستیل ہیٹ لگائے "صاحب" بنا ہوا تھا، اکیلا ہی بیٹھا تھا بگھی میں ۔ سہم کر پیچھے ہٹ گئی۔

"ہائے رام کیا وہ سُنا تھا ۔؟ کیا وہ ستیل کے ساتھ گھوما نہیں کرتی تھی۔ اس سڑک پر انھیں گلیوں میں ۔! اور ایک روز اسے معمولی چوٹ بھی آئی تھی ہاتھ میں ۔! اس نے ہتھیلی کو دیکھا جو ایک دفعہ سائیکل کے گرنے سے خون آلود ہو گئی تھی۔ کئی روز پٹی باندھے رہی، اب اس خراش کے نشانات بھی معدوم ہو گئے تھے۔ صرف ایک تڑپ رہ گئی تھی، جو ہتھیلی سے شروع ہو کر اس کے جسم کے ہر رگ و ریشہ میں دوڑ رہی تھی، ستیل نے اس روز اُس کے زخمی ہاتھ پر رومال بھی باندھا تھا ۔! اور کہا تھا "میں نہ کہتا تھا ستو مجھے مضبوطی سے پکڑے رہو۔ ہاتھ چھوڑ دیا جبھی تو گر پڑی، ہاتھ چھوڑنے سے آدمی گر پڑتا ہے!

"گر پڑتا ہے؟" وہ چونک کر بولی۔

"ستو لاؤ میں رومال باندھ دوں، خون بند ہو جائیگا ڈاکٹر سے دوائی لگوا لیتے ہیں ابھی ۔ اب ایسا نہ کرنا سمجھی؟ اس نے زخمی ہاتھ ستیل کے ہاتھ میں دے دیا۔ ستیل نے رومال باندھ دیا۔ ستو کو ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا آج بھی وہ گرہ اس کی ہتھیلی پر لگی ہوئی ہے۔ ہتھیلی کو گدگداتی ہوئی قلب و جگر کو گدگدا رہی ہے ۔! کیا وہ سپنا دیکھ رہی ہے؟" اس نے ص

ص جھانک کر دیکھا، بگھی آ رہی تھی۔ ستیل ایک تمکنت کے ساتھ ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھا تھا ستو کو دیکھکر منہ پھیر لیا جیسے وہ کہہ رہا تھا ۔"

"سپنا ہی تو ہے ستو اتنا بھی نہیں جانتی تھی، بچپن کی باتیں کسے یاد رہتی ہیں ۔؟" ستو کے دل میں ایک برچھی اتر گئی، تیورا کر اس طرح گر پڑی گویا سچ مچ کسی نے چھرا گھونپ دیا تھا۔

"کیا ہوا بیٹی؟" ماں نے چونک کر کہا۔

"سر میں چکر آ گیا تھا" اس نے کھڑی ہو کر کہا

"دروازے میں کیوں کھڑی تھی پھر؟"

وہ ماں سے کیونکر کہے کہ وہ کیوں کھڑی تھی۔ کلیجہ مسوستی ہوئی اندر چلی گئی۔ آج ستیل کو اس کی تکلیف کا ذرہ برابر بھی احساس نہ تھا!

وقت کس کا انتظار کرتا ہے، ایک برس اور گذر گیا۔ ستیہ وتی کی رامو کے ساتھ سگائی ہو گئی معمولی لکھا پڑھا تھا، رائے صاحب نے اُسے بطور نائب منشی اپنے ہاں ملازم رکھ لیا۔ ستیہ وتی کے ساتھ سگائی میں رائے صاحب کا ہاتھ تھا منشی گنشیام رضامند نہیں ہوتے تھے مگر رائے صاحب کے آگے چلتی بھی نہ تھی، ملازم تھے آقا کی بات ٹال نہیں سکتے تھے، پھر رامو کو اپنے ساتھ ملازم دیکھکر انھیں کسی قدر تسلی ہو گئی۔

ستیہ وتی نے جب دیکھا کہ ستیل اس کی شادی کے معاملہ میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں تو اُسے بہت دکھ ہوا ۔! ایک دن رامو انھیں ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ سائیکل سے ٹکر مار کر زخمی کر دیا تھا۔ آج اس کے زخموں پر مرہم لگا رہے تھے، ایک کا کلیجہ چھید کر ۔!

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳)

نازیوں سے کوئی صلح نہیں ہو سکتی

ہر قسم کے سامان سے برطانیہ کی پوری مدد کی جائیگی

پریذیڈنٹ روزویلٹ کا اعلان

واشنگٹن : ۳۰ دسمبر۔ کچھ امریکنوں کا خیال ہے کہ یورپ اور ایشیا کی لڑائیوں کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کا ہم سے گہرا تعلق ہے کہ یورپ اور ایشیا میں لڑائی چھیڑنے والوں کو ان سمندروں پر کنٹرول حاصل نہ ہو جائے جو اس کرۂ ارض تک پہونچتے ہیں۔ ان الفاظ میں پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا ان ملکوں کی قسمت جو کہ غیر جارحانہ معاہدہ ہونے کے باوجود کچل ڈالے گئے ہیں اور جن کو غلام بنالیا گیا ہے ہمیں بتلاتی ہے کہ ایسے مقام پر جو کہ نازی توپ کی مار کی زد میں ہو رہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ نازیوں نے ان ملکوں پر قبضہ کرنے کا جواز پیش کرنے کے لئے اس قسم کے ریاکارانہ بہانے پیش کئے کہ وہ ان پر امن بحال کرنے کے لئے قبضہ کر رہے ہیں یا ان کو دوسرے ملک کے حملہ سے بچانے کے لئے حملہ کر رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کیا وہ (نازی) جنوبی امریکہ کے کسی ملک پر قبضہ کرنے کے لئے یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس کریں گے۔ کہ ہم تم پر اس لئے قبضہ کر رہے ہیں کہ تمہیں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حملے سے بچائیں نہ بلجیم کو آج برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک اڈہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے برطانیہ اس وقت اپنی زندگی اور موت کی لڑائی میں لگا ہوا ہے۔ اگر جنوبی امریکہ کے کسی ملک پر نازیوں کا قبضہ ہو جائے تو وہ اس کرۂ ارض کے دوسرے ملکوں پر حملہ کرنے کے لئے اس کو اڈہ کے طور پر استعمال کریں گے۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ نے مزید کہا کہ اس قسم کا خیال کہ نازی مغربی کرۂ ارض (امریکہ وغیرہ) پر کبھی حملہ نہیں کریں گے ویسا ہی تمنائی اور خطرناک خیال ہے جس نے بہت سے ملکوں کی طاقت کے مقابلہ کو برباد کر دیا ہے نازی یہ کہہ چکے ہیں کہ تمام نسلیں ان سے کمتر ہیں اور اس لئے ان کو ان کا حکم ماننا چاہیئے اور کہ امریکہ کے وسیع وسائل اور مال و دولت پر تمام دنیا کی للچائی ہوئی نظریں پڑ رہی ہیں۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے مزید کہا کہ یہ ایک ناقابل تردید واقعہ ہے کہ وہ شیطانی طاقتیں جنہوں نے کئی ملکوں کو کچل ڈالا ہے وہ ہمارے پھاٹک کے اندر ہیں۔ ہمارے ہمارے پڑوسی ملکوں میں ان کے خفیہ جاسوس سرگرم ہیں۔ ان مفسدہ پردازوں کا صرف ایک مقصد ہے وہ یہ کہ ہمارے ملک کو مختلف لوگوں کے گروہ میں تقسیم کر دیں، ہمارے اتحاد کو تباہ کر دیں اور ملک کی حفاظت کرنے کے متعلق ہمارے ارادہ کو تباہ کر دیں۔ ایسے بھی امریکن ہیں جو ان جاسوسوں اور ایجنٹوں کی امداد کر رہے ہیں۔ اور وہ وہی کام کر رہے ہیں جو کہ نازی اس ملک میں چاہتے ہیں۔ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ نازیوں کو کوئی خوش نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص ایک شیر کو تھپک تھپک کر بھیگی بلی نہیں بنا سکتا۔ قومیں نازیوں کے ساتھ صرف ایک ہی قیمت پر صلح کر سکتی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ان کے رحم پر چھوڑ دیں۔

وہ ہم سے یہ نہیں کہتے کہ ہم ان کے لئے لڑیں، وہ ہم سے ہوائی جہاز۔ ٹینک۔ بندوق۔ جہاز اور توپیں مانگتے ہیں تاکہ وہ اپنی آزادی اور تحفظ کے لئے لڑ سکیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ان کو یہ تمام چیزیں بڑی تعداد میں اور بڑی تیزی کے ساتھ سپلائی کریں تاکہ ہمارے بچے لڑائی سے بچ جائیں۔ جن کا شکار تاج یورپ بنا ہوا ہے۔ ہم سے فوجوں کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا ہے۔ نہ ہی حکومت امریکہ کا کوئی ممبر یہاں فوج بھیجنے کا خواہشمند ہے۔ امریکہ کے کارخانے جہاں گھڑیاں، ٹائپ کی مشین۔ سیونگ کی مشین اور ریلوے انجن تیار کرتے تھے۔ اب لڑائی کا سامان تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں لیکن موجودہ کوشش کافی نہیں ہے۔ ہمیں زیادہ جہاز۔ توپیں اور ہوائی جہاز تیار کرنا چاہئیں۔ ہمیں جمہوریت کے لئے سامان جنگ کا ایک بڑا گودام بن جانا چاہیئے۔

یہ اعلان کرتے ہوئے کہ برطانیہ کی امداد کرنے میں ہمارے عزم میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ کوئی ڈکٹیٹر یا ڈکٹیٹروں کا گروہ اپنی دھمکیوں کے ذریعہ ہمارے عزم میں فرق نہیں ڈال سکتا۔ میرا یقین ہے کہ محوری طاقتیں اس لڑائی میں فتح نہیں پائیں گی اور میرا یقین تازہ ترین اور بہترین اطلاع پر مبنی ہے۔

صلح نہیں ہو سکتی

پریذیڈنٹ نے مزید کہا کہ نازی کئی بار یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ پہلے یورپ پر قبضہ کرینگے اور اس کے بعد تمام دنیا پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے جب تک نازیوں کا یہ مقصد ہے ان کے ساتھ صلح کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ برطانیہ اور اس کی سلطنت اس وقت نازیوں کا جس بہادری سے مقابلہ کر رہے ہیں اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ اگر برطانیہ لڑائی میں ہار گیا تو امریکہ خطرہ میں پڑ جائے گا۔ امریکہ کو اس وقت جتنا خطرہ ہے اتنا پہلے کبھی نہیں تھا۔

جرمنی اٹلی اور جاپان کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کا مقصد امریکہ کو دھمکانا تھا۔ لیکن امریکہ اس قسم کی دھمکیوں میں نہیں آسکتا۔

ہٹلر اپنی تقریر میں کہہ چکا ہے کہ نازیوں اور جمہوریت میں کبھی کوئی میل جول نہیں ہو سکتا۔ اس وقت یورپ میں برطانیہ اور یونان ڈکٹیٹروں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور چین میں جاپان کا مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

اگر یورپ۔ افریقہ۔ اسٹریلیا اور ایشیا پر ڈکٹیٹروں کا قبضہ ہو گیا تو امریکہ کس طرح حملہ سے بچ سکتا ہے منرو اصول کا ذکر کرتے ہوئے پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ ریاستہائے متحدہ اور جنوبی امریکہ میں اگر کوئی جھگڑا چھڑ جائے تو وہ پر امن بات چیت سے طے ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر نازی ہمارے پڑوسی بن جائیں تو پھر کیا حال ہو۔

برطانیہ کی امداد

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا آئندہ تحفظ ایک بڑی حد تک اسباب پر منحصر ہے کہ اس لڑائی کا برطانیہ کے حق میں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اہل امریکہ کی ایک بڑی اکثریت اس رائے سے اتفاق رکھتی ہے کہ جو راستہ میں نے اختیار کیا ہے اس میں اب کم سے کم خطرہ ہے مستقبل میں دنیا کے امن کے لئے زیادہ سے زیادہ امید ہے۔ یورپ میں اس وقت جو ملک لڑ رہے ہے

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں مسٹر فضل الحق کا صدارتی ایڈریس

پونہ ۔ ۲۸ دسمبر۔ آج میاں آنریبل مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال کی صدارت میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا آپ نے خطبۂ صدارت میں مسٹر فضل الحق نے جن باتوں کا ذکر کیا اس کا خلاصہ اس میں شائع کیا جاتا ہے رسمی شکریہ کے بعد آپ نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے وجود کا جواز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان جیسے مقام میں ایک ہی طریق تعلیم سب کے لئے موزوں نہیں ہو سکتا مسلمانوں کی تہذیب و معاشرت تمدن و مذہب امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ان کی تربیت میں یہ خصوصیات قائم رکھنے کی ضرورت ہے آپ نے ہندوستان کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں کس طریقہ پر مختلف قومیں آئیں اور آباد ہو گئیں مسلمان بھی آئے اور اپنے ساتھ اپنی تہذیب و تمدن لائے جن کی خصوصیات ابتک باقی ہیں۔ ہم مسلمان ہندوستانی ہیں مگر ہمارے اپنے جداگانہ مسئلے ہیں جن میں سے ایک تعلیم کا مسئلہ ہے۔ ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ بچوں کی ابتدائی تعلیم محض مادی قسم کی نہ ہو بلکہ اس میں اپنی تعلیم ضرور شامل ہو مثلاً ہر مسلمان چاہتا ہے کہ اس کے بچے قرآن پڑھے ہوئے ہوں وہ اس بات سے مطمئن نہیں ہے۔ کہ مدرسوں میں تو مادی تعلیم دیدی جائے اور مذہبی تعلیم کے لئے یہ کہہ دیا جائے کہ گھر پر حاصل کرو اسی لئے مسلمان بحیثیت مجموعی واردھا اسکیم اور ودیا مندر اسکیم کے خلاف ہیں۔

سکنڈری تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ برطانی حکومت نے اس ملک میں اپنی حکومت کی بنیاد فوقیت پر رکھی ہماری تعلیم کا خیال نہیں رکھا نہ تمدنی تعلیم کا خیال رکھا گیا۔ نہ پیشہ ورانہ تعلیم کا اور نہ میکنیکل تعلیم کا ہی معقول انتظام کیا گیا۔ ابتدائی اور سیکنڈری (ثانوی) تعلیم کے میدانوں میں یہ غفلت بہت نمایاں ہے۔

کالج کی تعلیم کے متعلق آپ نے کہا کہ اس میں چنداں امتیازی خصوصیات رکھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن حکومت کی توجہ کی ضرورت ضرور ہے۔ گورنر یونیورسٹیوں کے چانسلر ہوتے ہیں مگر وہ سال میں ایک بار کنووکیشن کے اجلاس میں شریک ہونے کے علاوہ اور کوئی دلچسپی نہیں لیتے صوبہ کی حکومتوں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ان کے پاس پیسہ کافی نہیں ہے، مسلمانوں کو تعلیم کے لئے فنڈ کی ضرورت ہے اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اوقاف کی جائداد پر قبضہ کر کے ان کی آمدنی اس نیک کام میں لگائی جائے۔

پیشہ ورانہ اور صنعتی تعلیم میں حکومت کی غفلت مجرمانہ ہے اس کی مذمت کے لئے میرے پاس الفاظ کافی نہیں ہیں جب صنعتی ترقی کا معاملہ آتا ہے تب تو کہہ دیا جاتا ہے کہ ہندوستانی اس کی صلاحیت نہیں رکھتے اور صلاحیت ان میں پیدا نہیں کی جاتی آخر میں آپ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہندوستان کے کئی صوبوں میں مسلم یونیورسٹیاں قائم کیجائیں۔

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس میں سر سلیمان کا صدارتی ایڈریس

اودے پور ۲۷ دسمبر آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس آج سہ پہر کو اودے پور میں آنریبل سر شاہ سلیمان جج فیڈرل کورٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ سر سلیمان نے اپنے ایڈریس میں فرمایا کہ نوجوان و بچوں کو تعلیم دینے کا مسئلہ ایک ملک میں دوسرے ملک سے مختلف ہوتا ہے آج زندگی زیادہ مکمل ہو چکی ہے۔ اور اس وقت سے بہت مختلف ہے۔ جب موجودہ تعلیمی پالیسی کی بنیاد رکھی گئی تھی وہ پرانا سسٹم ایک اور مقصد کیلئے تھا۔ وہ موجودہ ہندوستانی حالات کے مطابق نہیں ہے اس لئے اسکی جگہ قومی سسٹم کی تعلیم ہونی چاہئے۔ جو اس ملک کے باشندوں کے امتزاج کے لئے زیادہ موزوں ہو۔ لیکن ہندوستان میں تعلیمی پالیسی میں زبردست فوری تبدیلی کی ضرورت ہوتے ہوئے بھی یہ لازمی نہیں ہے کہ اس سسٹم میں ایک دم سے انقلاب کر دیا جائے بغیر پوری طرح سمجھے بوجھے کوئی قدم آگے نہ بڑھانا چاہئے۔ اسکول سے پہلے کے زمانہ کی تعلیم کا حوالہ دیتے ہوئے سر شاہ سلیمان نے کہا کہ تعلیم کی بنیاد حقیقت میں اور سچائی کے ساتھ اس وقت ہی پڑ جاتی ہے جبکہ بچے اسکول میں داخل نہیں ہوتے۔ والدین کا یہ بنیادی فرض ہے کہ اپنے بچوں کو صحت بخش ماحول میں اچھی عادات اور شریفانہ روایات میں پرورش دیں۔

سر سلیمان نے فرمایا کہ تعلیم کے لئے سسٹم میں صنعتی رجحان ہونا چاہئے لیکن ادبی اور صنعتی تعلیم کو ساتھ ساتھ چلنا چاہئے کیونکہ صنعتی تعلیم ادبی تعلیم کا نعم البدل نہیں ہو سکتی بنیادی تعلیم کا مسئلہ بالغوں کی تعلیم کے مسئلہ کو ساتھ ساتھ حل کئے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بھی اتنا ہی اہم ہے اور بنیادی تعلیم کی اسکیم کا جزو ہے بنیادی تعلیم ختم ہونے کے بعد سسٹم میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ صنعتی تعلیم سکنڈری مدارج میں بلاشبہ ضروری ہے۔ صنعتی اسکولوں میں اضافہ کی ضرورت بڑی طرح محسوس کی جا رہی ہے صنعتی ارزعی اور تجارتی تعلیم کی جانب زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہئے۔

یونیورسٹی کی تعلیم کے متعلق سر سلیمان نے کہا کہ اس کے مختلف پہلو ہیں جن پر بہت کچھ اختلاف رکھے ہے۔ ایک جانب تو یہ پر زور مطالبہ ہے کہ اعلیٰ پایہ کی تعلیم سب کے لئے مفت ہونی چاہئے دوسری جانب یہ تنبیہ کی جاتی ہے کہ ملک میں آبادی بہت زیادہ ہے۔ اس لئے یہ طریق قابل عمل نہیں ہے۔ میری تجویز ہے کہ ایسی تفریق کر لی جائے کہ کہاں تک حکومت کو پورا صرفہ برداشت کرنا چاہئے کس درجہ سے آدھا اور کس درجہ سے ایک چوتھائی خرچہ حکومت کو برداشت کرنا چاہئے۔

انڈین کرسچین کانفرنس

دراصل یہ کہنا مشکل ہے کہ اتحادیوں کی جیت سے ہندوستان کو کس حد تک فائدہ پہنچے گا۔ برطانیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ جمہوریت کے اصولوں کے لئے لڑ رہا ہے۔ یہ اصول یورپ کے ملکوں کے لئے تو ہو سکتے ہیں مگر سویز کے اس پار آتے ہی غائب ہوئے لگتے ہیں۔"

برطانیہ کو لازم ہے کہ اختیار اور اقتدار چھوڑ کر ہمیں حقیقی آزادی دیدے ...... ابتک برطانیہ نے ہمارے ساتھ برابر دغا کی ہے ...... یہ وہ خیالات ہیں جن کا انڈین کرسچین کانفرنس لکھنؤ کے پلیٹ فارم سے اظہار کیا گیا جبکہ ڈاکٹر راجن رراؤ نے اپنا ولولہ انگیز صدارتی ایڈریس پڑھا۔ ڈاکٹر صاحب نے پاکستان کی زبردست مخالفت کرتے ہوئے ہندوستان کی آزادی جمہوریت اور مشترکہ قومیت کی حمایت کی اور حکومت کی سخت گیر پالیسی کی مذمت کی۔

کنور سر مہاراج سنگھ نے استقبالیہ ایڈریس میں اعلان کیا کہ ہم ہندوستانی عیسائی۔ مضبوط متحد اور ناقابل تقسیم ہندوستان میں یقین رکھتے ہیں اور ہم اپنے دیش کو فرقہ وارانہ مفاد سے مقدم سمجھنے کو تیار ہیں۔

جنگی بیمہ کے متعلق اعلان

نئی دہلی ، ۲۷ دسمبر جنگی خطروں کے بیمہ مال کے متعلق پہلی جنوری ۱۹۴۱ء سے ایک نئی شرط یہ رکھی گئی ہے کہ جتنی رقم کا بیمہ ہوگا حکومت اس سے زیادہ کی ادائیگی کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہندوستان کے حاجی جہاز "اکبر" کے ذریعہ سے سفر کر کے سلامتی کے ساتھ جدہ پہونچ گئے۔

یوپی کنٹونمنٹ بورڈ

نئی دہلی ، ۲۷ دسمبر۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یوپی کے کنٹونمنٹ بورڈ الیکشن رولز کے ماتحت اپنے اختیارات ممبر ذیل ملازمین بورڈ کو دے سکتے ہیں۔

نئے سال کے خطابات

نئی دہلی ۔ یکم جنوری ۔ آج نئے سال کے خطابات کی فہرست شائع ہو گئی ہے ۔ ہم ۳۰ اصحاب کو سر کے خطابات ملے ہیں ۔ جن میں ۹ ہندوستانی ہیں

ہندو یوتھ کانفرنس

مدورہ ۔ ۲۹ دسمبر ہمارے بنیادی قومی نقائص کو حل کرنے پر نوجوانوں کی طاقت صرف ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ ہی نقائص سیاسی آزادی کے حصول کے راستے میں حائل نہیں ہیں وہ الفاظ جو کہ مسٹر شیام پرشاد مکرجی نے آج آل انڈیا ہندو یوتھ کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔

مسٹر ایمری کی جرمنی کو تنبیہ

لندن یکم جنوری "تمہارے لیڈر تم سے کہتے ہیں کہ لڑائی ختم کر لی گئی ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ لڑائی ابھی شروع ہی ہوئی ہے" ان الفاظ کے ساتھ وزیر ہند مسٹر ایمری نے کل رات اہل جرمنی کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ برطانیہ کبھی لڑائی کا خواہاں نہیں تھا۔ اور نہ وہ اس کے لئے تیار تھا ابھی تک ہم نیم مسلح ہیں لیکن نیا سال ختم ہونے سے پہلے ہم مکمل طور پر مسلح ہو جائیں گے۔ گذشتہ سال جو غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہے۔ اس کے متعلق مسٹر ایمری نے کہا کہ وہ برطانیہ کی ہوائی لڑائی میں جرمنی کی شکست ہے۔ تاریخ جنگ اور ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کی قسمت کا اس نے پانسہ پلٹ دیا ہے۔ مسٹر ایمری نے دریافت کیا اب انھیں کیا کام کرنا باقی ہے؟ برطانیہ پر حملہ کرنے میں ان کو مشکلیں پیش آ رہی ہیں ہر ماہ ان کی مشکلوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر انھوں نے حملہ کی کوشش کی تو ان کے مقابل پہلے سے زیادہ مضبوط برطانی سپاہی ہوگا جوں جوں وہ آگے بڑھیں گے ان کو نئی مشکلوں اور نئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور دشمن کی بڑی بڑی فوجوں کو بے پایاں سمندروں میں ختم کیا جا سکتا ہے۔

ستیا گرہیوں کی تازہ فہرست

لکھنؤ ۳۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کماؤں ڈویژن سے صوبہ کانگریس کمیٹی ۲۵ ستیا گرہیوں کی کی تازہ فہرست بھیجی گئی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ۱،۰۰۰ سے زائد اشخاص نے کانگریس کے عہد نامہ پر دستخط کر دئے ہیں مسٹر بدری دت پانڈے۔ ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) نے پنڈت گووند بلبھ پنت سے ملاقات کی۔

انڈین لبرل فیڈریشن کا صدارتی ایڈریس

بمبئی - ۲۹ر دسمبر - آج مسٹر دی این چندر ورکر نے نیشنل لبرل فیڈریشن کے ۲۲ویں سالانہ اجلاس کا صدارتی ایڈریس پڑھا جس میں انھوں نے جنگ میں امداد دینے کی حمایت کی ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ سیاسی اور فوجی اعتبار سے لوگوں کا پورا اعتماد حاصل کرنے کے لئے حکومت کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہیئے۔ جس کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستانیوں کو ملک کے ڈیفنس میں اختیار دیا جائے۔

سیاسی مسئلوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چندرورکر نے کہا کہ کانگریس کی بیس سال کی سرگرمیوں سے نہ تو امن و اماں حاصل ہوا ہے اور نہ خود مختاری حاصل ہوئی ہے۔ مسلم سیاسیات کے پاکستانی اسکول یا حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اہنسا کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے میری نیچہ صائب اور پرزور رائے ہے کہ جب تک ہندوستان اور برطانیہ کا مسئلہ حل نہ ہو جائے ہندوستان کے دوسرے معاملے حل نہ ہوں گے نہ اختلافات دور ہوں گے۔

برطانی حکومت سے مجھے یہ کہنا ہے کہ اسے ہندوستانیوں سے صاف صاف اعلان کر دینا چاہیئے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد ایک مقررہ میعاد کے اندر (مثلاً دو سال میں) ہندوستان کو درجہ نو آبادیات مل جائے گا۔ جبکہ یہاں کے رہنے والوں کو اپنی راہ نجات نکالنے کا آپ اختیار ہوگا۔ جس میں برطانی حکومت یا برطانیہ کی جانب سے نہ مداخلت ہوگی اور نہ بالا دستی کا اظہار ہوگا۔ نہ وہاں کی کوئی پارٹی ہندوستان پر دباؤ ڈالے گی۔ اسی عرصہ میں ہندوستان میں نیک فہمی کا مشن بھیجدیا جائے جو ایمانداری کے جذبات کے ساتھ اس واحد مقصد سے آئے کہ یہاں کے حالات کا بچشم خود ملاحظہ کرے تاکہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جائے یا باہمی دوستی قائم ہو جائے اور ترقی کی جانب قدم بڑھایا جا سکے۔

کانگریس کے رویہ کے متعلق آپنے کہا کہ ہم ہندوستان میں جمہوری حکومت چاہتے ہیں لیکن ہم آزادی کامل کی قسم نہیں کھائے ہوئے ہیں کیونکہ ہم برطانی راج سے پہلے کے زمانہ میں نہیں جانا چاہتے۔ اور نہ ہم یوروپ یا پچھم اتر یا دکھن کے حملہ آوروں کا شکار ہونا چاہتے ہیں

قومی ڈیفنس کے معاملہ میں ہندوستان کے لبرل باقی تمام سیاسی پارٹیوں سے زیادہ مضبوط زمین پر ہیں حکومت کو ہندوستانیوں کی بد اعتمادی سے بالاتر ہونا چاہیئے اور ہندوستان کی فوج کو صحیح قومی فوج بنا دینا چاہیئے ہندوستان میں فوجی بھرتی کے لئے جو نسلی تفریق ہے اسے ہٹا دیا جائے۔ اور ہندوستانیت کی پالیسی پر تیزی سے عمل کیا جائے۔

فرقہ وارانہ مسئلہ پر مسٹر چندرورکر نے کہا کہ یہ لکھنؤ پیکٹ سے پیدا ہوا ہے۔ ہندوستان کے لبرلوں کا عقیدہ تو یہی رہا ہے کہ ہندوستان پہلے ہندوستانی لبرل ہر معاملہ میں ہندوستان کے اتحاد اور ہندوستانی قومیت کے لائق ہیں مسلم سیاسیات کا پاکستانی اسکول تو ہمیں پھر اسی دور میں واپس لے جانا چاہتا ہے۔ جب لاتعداد جھگڑے تھے کاوشیں تھیں آپس میں بغض و کینہ تھا اور آئے دن لڑائیاں ہوا کرتی تھیں۔

انڈین لبرل فیڈریشن میں استقبالیہ ایڈریس

کلکتہ ۲۸ر دسمبر - کلکتہ میں انڈین نیشنل لبرل فیڈریشن کے ۲۲ویں اجلاس کا خطبۂ صدارت لارڈ سنہا نے پڑھا - ڈیلیگیٹوں کا سواگت کرنے کے بعد آپ نے موجودہ جنگ کا ذکر کیا جو اٹلانٹک سمندر سے بڑھتے بڑھتے بحر ہند تک حادثے پیدا کر رہی ہے اور جس کی رفتار نے یہ اندیشہ پیدا کر دیا ہے کہ جلد یا دیر ہمارے خوبصورت میدانوں پر بھی چھا جائیگی آپ نے جنگ کی جانب ہندوستانیوں کا رویہ یوں بیان کیا کہ انھیں مصیبت زدوں سے ہمدردی ہے۔ لیکن محض دلی ہمدردی ہی کافی نہیں ہے۔ جنگ کے متعلق کانگریس نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس پر آپ نے نکتہ چینی کی اور اسے حیرت انگیز بتایا۔ اور یہ بھی کہا کہ مسلم لیگ بھی اس معاملہ میں الگ کھڑی ہے کیونکہ مسٹر جناح کی مرضی کے بموجب وائسرائے ہند چند نکات کی وضاحت نہیں کر سکے۔ اس سلسلہ میں جمہوریوں کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ حکومت کو آپنے یہ مشورہ دیا کہ ملک کے ڈیفنس کا کام ایسے طریقہ پر چلایا جائے کہ عوام کو اس میں دلچسپی پیدا ہو اگر لوگوں کو ڈیفنس کے معاملہ میں موثر آواز حاصل ہو تو کہیں بہتر انتظام ہو سکتا ہے جنگ میں ہر طبقہ کی امداد حاصل کرنے کے لئے مناسب فضا ہونی چاہیئے۔ ہندوستان کے مسئلوں کا ذکر کرتے ہوئے آپنے صنعتوں کی حوصلہ افزائی پر زور دیا اور ہندوستان کے مال کیلئے نئی منڈیوں میں کھپت ہونی چاہیئے۔ ہندوستانیوں کو زیادہ تعداد میں جگہیں دینا بھی جنگ کو کامیابی سے چلانے کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ ہندوستان میں غیر ملکی مال (برطانی مال تک کی) بھرمار نہ ہونی چاہیئے۔ زراعت بہتر پیمانہ پر ہونی چاہیئے۔ فوج کو ہندوستانی بنانا سخت ضروری ہے سیاسی میدانوں میں آپ نے اس اعلان کی استدعا کی کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد ویسٹ منسٹر کے آئین کی قسم کا درجہ نو آبادیات جلد از جلد قائم ہو جائے گا۔

افسانہ

چار دن کی پریت

(بقیہ صفحہ ۴)

اب رامو انھیں "صاحب" کہتا تھا۔!

ستیہ دتی کی شادی رامو سے طے ہو گئی۔ رامو بہت خوش تھا۔ ستیہ دتی کو پاکر اسے خوشی کیوں نہ ہوتی۔ مگر ستیہ دتی غمگین تھی۔ اُسے ایسا محسوس ہوا گویا اُس کی شادی نہیں ہو رہی بلکہ رائے صاحب اور ستیل اُس کی چتا تیار کر رہے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے آگ میں جھونک رہے ہیں۔ ستیہ دتی دلہن بن کر رامو کے گھر آ گئی۔ وہ اب رامو کی بیوی تھی۔ رامو جو کبھی اس سے بات کرنے کو ترستا تھا اب وہ دُر نایاب اُس کے خانۂ دل کو جگمگا رہا تھا۔ اپنی سنہری کرنوں سے۔!

"ستو پیاری" وہ بولا

ستیہ دتی نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے دیکھا جیسے وہ کہتی تھی "تمہیں مجھے پیاری کہنے کا کوئی حق نہیں"، "آج میں کس قدر خوش نصیب ہوں کہ تم ہی میری رانی بن گئی ہو" وہ کہہ رہا تھا مگر ستو خاموش تھی، اسے اب بھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ ستیل کی میم ہے۔ امید و بیم کی الجھن بھی کس قدر خوش کن ہوتی ہے۔ ناؤ منجدھار میں پڑی تھی مگر پھر بھی ساحل کا خواب دیکھ رہی تھی۔ بادِ مخالفت کے تھپیڑے کھینچ کر گہرائی کی طرف لیجا رہے تھے مگر ستیہ دتی۔ غریب ستیہ دتی اب بھی پریم کا جھولا جھول رہی تھی۔ اُس نے دیکھا جیسے وہ رامو نہیں ہے۔ اس کا ستیل ایک غریب کا روپ دھار کر آنکھوں کے آگے کھڑا ہے۔ اس سے محبت کی بھکشا مانگ رہا ہے۔ وہ ایک دم رامو سے لپٹ گئی۔ رامو کو ایسا محسوس ہوا جیسے پھولوں کی ڈالی گود میں گر پڑی ہے۔ مگر وہ جلد ہی چونک کر جدا ہو گئی۔ رامو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ "کیوں ڈر گئیں ستو؟" ستیہ دتی نے منہ پھیر لیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ جیسے رامو نے بھرے ہوئے ناسور کو نشتر سے چھیڑ دیا تھا۔ "یوں رو کر میرا دل نہ توڑو ستو" وہ بولا ستو کی گھگی بندھ گئی۔ آنکھیں چھپا کر پتی کو دیکھا اس کی زبان بند تھی مگر پلکوں کی ہر جنبش کہہ رہی تھی۔ "تم نے میرے پریم کا بندھن توڑ دیا رامو" میں ستیل کی ہوں، اس نے مجھے چھوڑ دیا تو کیا ہوا میں نے تو اُسے نہیں چھوڑا میرا دل اسکی محبت کا گہوارہ ہے۔ اس کا دل پتھر کا ہے تو ہوا کرے۔ رامو نے محبت سے ہاتھ بڑھائے۔ ستو پیچھے ہٹ گئی۔! رامو مسکراتا ہوا چلا گیا۔ آج ستو کا ہر انداز اس کے لئے دل فریب تھا۔!

دن گذرے اور دنوں کے ساتھ مہینے گذر گئے ستیل موٹر خرید لایا۔ اب وہ موٹر میں بیٹھکر گھومتا تھا۔

ستیہ دتی نے ایک دن سنا کہ "صاحب" کا بیاہ ہو رہا ہے رامو مسکرا کر کہہ رہا تھا۔!

اب صاحب کا بیاہ ہوگا۔ رائے صاحب بڑا انعام دیں گے۔ ایک ہی تو لڑکا ہے اُن کا۔ ایک ایک مہینے کی طلب ہر نوکر کو فالتو ملے گی۔ ستیل کے بیاہ کی خوشی میں۔ بازار سجائے جا رہے ہیں۔ خوب صفائی ہو رہی ہے، برات شہر جائے گی۔ سنا ہے ان کے سسرال والے بھی بہت خوشحال ہیں، اور دلہن تو سچ مچ رانی ہے۔ بیاہ کی خوشی کسے نہیں ہوتی! جب میرا اور تمہارا بیاہ ہونا تھا مجھے رات کو نیند نہیں آتی تھی مارے خوشی کے۔!

رامو کہہ رہا تھا۔ ستیہ دتی بت کی طرح خاموشی سے سُن رہی تھی۔ اس کے لبوں پر نہ مسکراہٹ نہ آنکھوں میں چمک رامو بھنا کر بولا "کیسی ہو تم بات بھی نہیں کرتی، مالکن کے پاؤں چھونا، ہاتھ جوڑ کر پرنام کرنا ان کا نمک کھا رہے ہیں، دلہن بہت خوش ہوں گی، اور کیا تعجب ہے کہ تمہیں۔۔!"

ستیہ دتی نے انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں۔ رامو رک گیا۔ مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔!

ستیہ دتی کا دل ڈوبا جا رہا تھا۔ سوچ رہی تھی کیا دلہن کو دیکھ سکوں گی۔ ستیل کی میم کو۔؟ اسے دل پر یقین نہیں آتا تھا۔

ستیل کے دروازے پر خوشی کے ہاتھی جھوم رہے تھے، نفیریاں بج رہی تھیں۔ رائے صاحب کے لڑکے کا بیاہ تھا۔ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ ہر گھر میں خوشی اور مسرت ناچ رہی تھی، آج ہر چھوٹا بڑا خوش تھا۔ گھر کے ایک کونہ میں ستیہ دتی مغموم بیٹھی تھی۔ اُس کے غم کا کسے احساس ہو سکتا تھا۔ مسرت کا طوفان سب کو بہا کر لیجا رہا تھا۔ اُس کی لہریں ہر ایک کو گدگدا رہی تھیں۔ مگر ایک تنکا اسی سیلاب میں ایک جھاڑی کے ساتھ اُلجھ کر کنارے سے چپٹا ہوا تھا۔ موٹریں، تانگے، برأتیوں سے بھر بھر کر جا رہے تھے۔ ستیہ دتی کیواڑ بند کئے پڑی تھی۔ جھری سے جھانک کر دیکھا، ستیل کی موٹر پھولوں سے لدی ہوئی دھیرے دھیرے جا رہی تھی ستیہ دتی کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے چاہا کہ آج بھی دوڑ کر ستیل کے ساتھ بیٹھ جائے۔ مگر اس کے پاؤں جانے کیوں وہیں جم گئے تھے ایسا محسوس ہوتا تھا کسی نے زنجیریں ڈال دی تھیں۔ براتی ایک ایک کرکے چلے گئے۔ گلی کوچے روشنی سے بقعۂ نور بنے ہوئے تھے، ستیہ دتی نے کیواڑ کھول دئے۔ وہ بھی ہوئی کھڑی تھی۔ ایک بڑھیا لکڑی ٹیکتی ہوئی جا رہی تھی۔ ستیہ دتی کو دیکھکر بولی۔

"تم نہیں گئی بیٹی؟" ستو چونک پڑی۔ گھبرا کر بولی۔

"میرا جی اچھا نہیں ہے"

"ایسی بات نہ کہو بیٹی آج تو کوئی پھوٹے کرموں والا ہی اُداس ہوگا" بڑھیا آگے بڑھ گئی، ستیہ دتی کے دل پر ایک اور گھونسا مار کر!

ستیہ دتی کنڈی لگا کر باہر نکل گئی۔!

اگلے روز شام کو برات خوشی خوشی لوٹ کر آئی۔ شادیانے بجاتی ہوئی۔ رامو مسکراتا ہوا گھر میں گھسا۔ "ستو! ستو! اری کہاں چلی گئی؟" ستو کا کچھ پتہ نہ تھا۔ "جانے کہاں گئی؟" پاس پڑوس سے پوچھا سب نے لاعلمی ظاہر کی، مایوس ہو کر گھاس پر بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد گھنشیام آئے، ماتھا ٹھنکا، ستیہ دتی غائب تھی۔

علی الصبح ستیل کو میز پر ایک لفافہ پڑا ہوا ملا، کھول کر دیکھا لکھا تھا۔!

"یہ خط تمہیں اس وقت ملے گا جب تم اپنی میم کو لے آؤ گے۔! ایک دن تھا جب تم مجھے اس دلفریب نام سے یاد کرتے تھے۔ مگر وہ سپنا تھا۔ جس کا بندھن آج ٹوٹ گیا ہے۔ ستو جس کا نام تم مدت ہوئی بھول چکے ہو، اب اس کا وجود بھی تمہیں دکھائی نہیں دیگا"

ابھاگنی ستیہ دتی

ستیل کے ہاتھ سے کاغذ گر پڑا۔ آج اسے محسوس ہوا کہ محبت تمام بندھنوں سے آزاد ہوتی ہے۔ آج اُسے معلوم ہوا کہ ستیہ دتی اس سے محبت کرتی تھی بچپن کی محبت جسے وہ بھولا ہوا تھا آج اسکی یاد پھر اُس کے دل میں تازہ ہو گئی۔! اُسے محسوس ہوا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا تھا۔ اور ستو نے اُسے چونکا دیا تھا۔

خطبۂ استقبالیہ اُردو کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۸)

ہوں جنھوں نے اپنے نوادر ہماری علمی نمائش کے لئے عطا کئے ہیں اور اُردو کے چھپے ہوئے گنجینوں کی قدر و قیمت بتلانے میں پوری فیاضی سے کام لیا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ الگ الگ نام لے کر اُن تمام حضرات کا شکریہ ادا کر دوں۔ جنھوں نے اس کانفرنس کے انعقاد میں ہاتھ بٹایا ہے مگر وقت کی قلت مانع ہے اس لئے دوبارہ میں ان تمام حضرات کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے وہ ہندو حضرات کچھ کم شکریہ کے مستحق نہیں ہیں جن کی بدولت حقیقت یہ ہے اس کانفرنس میں زندگی پیدا ہو گئی ہے۔

اس اہم دور میں اُردو کی خدمت کے لئے آپ حضرات کا اور جناب صدر کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے میں دعا کرتی ہوں کہ خدا ہم سب کی کوششوں کو کامیاب کرے۔

مدرسہ تکمیل العلوم کانپور میں ایک یادگار ہستی

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی عم فیوضہم سرپرست سابق دارالعلوم دیوبند ودیگر مدارس عالیہ نے ، ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ، دسمبر ۱۹۴۰ء کو مدرسہ تکمیل العلوم کا معائنہ فرمایا۔ صدرالمدرسین مفتی اعظم کانپور مولانا سعید احمد صاحب فقیہ ومحدث لکھنوی نے حضرت حکیم الامت کے روبرو صحیح بخاری کا درس دیا اور حضرت حکیم الامت نے طلبہ مدرسہ کو سندیں اپنے دست مبارک سے عطا فرمائیں اور دستار فضیلت ہر ایک سند یافتہ کے سر پر باندھی گئی باوجودیکہ سابق سے بلکہ عین وقت پر بھی کوئی اعلان حضرت اقدس کے مدرسہ میں تشریف آوری کا نہیں کیا گیا تھا پھر بھی شہر بیرونجات کے اکابر علماء و مشہور مشایخ و روسار وحکام وتعلیم یافتہ حضرات سے مکان مدرسہ پُر ہوگیا تھا۔ اور بعض معزز ہستیاں بوجہ عدم گنجائش مکان بعید اشتیاق کمال ادب سے باہر ہی کھڑے رہ کر اس پُرلطف وبابرکت کیفیت سے معائنہ سے محظوظ ومستفیض ہورہی تھیں اس کو کرامت کہئے یا حسن اتفاق کہ ہر سال اس مدرسہ کا جلسہ دستار بندی ماہ شعبان میں ہوا کرتا تھا لیکن امسال بجائے شعبان ماہ ذیقعدہ میں منعقد ہونے کا اعلان جو اشتہار رمضان میں کردیا گیا تھا ویسا ہی بدون تعین تاریخ ووقت وبغیر انتظام خود سے واقع ہوگیا۔ جیسے یہ مدرسہ محض غیبی امداد سے طلباء علماء کو علوم عقلیہ ونقلیہ سے اور عامہ اہل اسلام کو مدلل ومفصل فتاوی ومواعظ و تصانیف سے بڑے پیمانہ پر فیض پہونچا رہا ہے ویسے ہی اس حقیقی شان وعظمت وبرکت کا اجلاس محض غیبی امداد سے ہوا۔ جس کی نظیر دور حاضر میں نایاب نہ ہو تو کمیاب تو ضرور ہی ہے۔ این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ۔ آجکل مدرسہ میں علاوہ طلبہ کے ایک ایسے سند یافتہ عالم باعمل وولی کامل جامع شریعت وطریقت بھی دوبارہ علم وحدیث شریف بکمال تحقیق پڑھ رہے ہیں اور مدرسہ کو اپنے انوار وفیوض وبرکات سے معمور ومنور فرما رہے ہیں جن کی ساری عمر کمال زہد وتقوی ومجاہدہ وریاضت وفقر وتصوف وعبادت واتباع شریعت میں گذری۔ اور جو خود بھی علم حدیث ودیگر علوم تقریباً ۲۰-۵۰ سال سے پڑھا رہے ہیں۔ اور بلفضلہ تعالیٰ مصارف مدرسہ بھی عام اہل اسلام کے مخلصانہ قلیل ترین چندوں سے پورے ہوتے ہیں۔ مدرسین مدرسہ قوت لایموت پر قانع رہ کر توکلاً علی اللہ شب وروز خدمات دینیہ میں مشغول رہتے ہیں۔ اور باوجود قلت آمدنی وزیادت مشاغل وضروریات وصولی چندہ کے لئے وجاہت اخ . زور . دباؤ . خوشامد اصرار بلکہ تدابیر رائجہ ترقی آمدنی تک سے کام نہیں لیتے ہیں۔ جو بندگان خدا بخوشی خاطر صدقہ جاریہ کا روزانہ زود ثواب حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ قلیل وکثیر رقم سے امداد فرمادیا کرتے ہیں اگر ہر امیر وغریب بقدر وسعت تھوڑی بہت بھی زکوۃ وفطرہ وقیمت چرم قربانی وسالانہ ماہواری ودیگر عطیات سے اس مدرسہ کی امداد کرتا رہے تو یہ مدرسہ علم ودین وقوم کے لئے کس زیادہ مفید ثابت ہو۔ اور تمام اہل اسلام فریضہ تبلیغ سے سبکدوش ہوجائیں۔

اطلاع: آمدنی مدرسہ حسب قانون سند رجسٹرار اشتہار رمضان وعید قربان ۱۳۵۹ھ دسترہ خرچ کی جائے گی اور کوئی رقم بدون رسید مطبوعہ ومہری مدرسہ ودستخط صدر اعلیٰ نہ دی جائے۔

المشتہر

(حکیم) ناطق ناظم وصدیق احمد نائب مہتمم مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کانپور

جنگ میں کودنے کا خطرہ

ماسکو یکم جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی ڈکٹیٹر موسیو سٹالن نے ملپنے اخبار میں ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا ہے کہ لڑائی میں روس کی شرکت کا خطرہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ روس کب لڑائی میں کود پڑے آپ نے اہل روس سے اپیل کی ہے کہ وہ ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

مولانا محمد علی مرحوم

آؤ۔ آؤ۔ اے آزادی ہند کے طلبگاروں۔

آزادی ہند کے علمبردار شہید ملت قائد اعظم حضرت مولانا محمد علی مرحوم کی یوم وفات مجلس اتحاد ملت کے ساتھ مناکر اپنی زندگی کا ثبوت دو۔ تاکہ دنیا کی رہنے والی قوموں کو معلوم ہوجائے کہ باشندگان ہند مقصد آزادی پر گامزن ہیں۔

پروگرام

۴ر جنوری سالگرہ بروز سنیچر کو بعد نماز مغرب دفتر مجلس اتحاد ملت طلاق محل میں ایصال ثواب کیا جائے گا۔ ۵ر جنوری بروز اتوار کو ۲ بجے مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام اتحاد ملت کے دفتر طلاق محل سے ایک عظیم الشان جلوس اٹھے گا۔ اور بعد نماز عشا دفتر کے نیچے طلاق محل میں جلسہ عام ہوگا جس میں حضرت شہید ملت کے حالات زندگی۔ جذبہ جہاد اور ملک وقوم کی خدمات پر کانپور ودیگر اضلاع کے مقررین تقریریں فرمائینگے لہذا باشندگان کانپور سے پرزور اپیل ہے کہ اپنے مرحوم ومغفور قائد اعظم کی یوم وفات کا ایصال ثواب جلسہ اور جلوس میں کثیر سے کثیر تعداد میں حصہ لے کر اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔

احقر محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان کانپور

اپیل

آپ کو معلوم ہے کہ ہزاروں ہندوستانی دور دراز ممالک میں اپنی زندگی بسر کررہے ہیں جو روزی کی تک وتلاش میں اپنے مادر وطن کو چھوڑ کر سمندر پار ممالک میں گئے تھے جیسے سے کچھ لوگ فیجی جزیرہ کے مقام سودا میں بسے ہوئے ہیں۔ ان ہندوستانی باشندوں کی ناخواندگی دور کرکے انکی اصلاح کرنے اور دن بھر کی سخت محنت کے بعد تھوڑی تفریح کے انتظام کرنے کے لئے کلونیل سیکریٹری سودا کوشش کررہے ہیں حالانکہ دن بھر کی سخت محنت کے بعد ہر جگہ ہر شخص کے لئے تفریح کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے لیکن بدقسمتی سے سب کے پاس اس کے فراہم کرنے کے ذرایع نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے ان ہندوستانیوں کو دوسروں کی امداد کی سخت ضرورت ہے۔

ان لوگوں کے لئے کچھ عمدہ ہندی اور گانے کے ریکارڈ درکار ہیں۔ بہت لوگوں کے پاس پرانے ریکارڈ پڑے ہوں گے۔ وہ لوگ ان دور افتادہ ہندوستانیوں کی بڑی خدمت کرینگے۔ اگر وہ ان ریکارڈوں کو اس غرض سے اپنے ضلع کے مجسٹریٹ کے ذریعہ عطیہ دیں گے۔ اس عطیہ سے انکا زیادہ ایثار نہ ہوگا تاہم ان دور افتادہ ہندوستانی برادران کو بڑی خدمت ہوگی۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ اس اپیل کا فیاضانہ استقبال کیا جائے گا۔

یوپی پراونشل مسلم لیگ کا اجلاس ختم

الہ آباد ۲۶ر دسمبر۔ یوپی پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کی میٹنگ آج شام کو چند اور رزولیوشن پاس کرنے کے بعد ختم ہوگئی۔ مسٹر ظہیر الحسن لاری ممبر یوپی اسمبلی کا پیش ہوا۔ رزولیوشن پاس ہوا۔ کہ صوبوں یا موجودہ طرز حکومت کو فوراً ختم کیا جائے اور نئے انتخابات کئے جائیں دوسرے رزولیوشن وقف ایکٹ کے فوری نفاذ قرضہ ایکٹ کی ترمیم اور مسٹر جناح کی سالگرہ پر مبارکباد کے متعلق تھے۔ یہ بھی طے ہوا کہ لکھنؤ میں یوپی پراونشل مسلم لیگ کے انتظام سیاسی تربیت کا ایک سنٹر قایم کیا جائے جس میں ضلع اور گاؤں کے کارکنوں کو موجودہ سیاسی معاملوں پر ٹریننگ دی جائے۔

انڈین میڈیکل کانفرنس

وزیگاپٹم ۲۷ر دسمبر۔ آج آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا اجلاس ڈاکٹر کے۔ ایس۔ ایم۔ اے بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی (ایڈنبرا) ممبر بنگال کونسل کی صدارت میں شروع ہوا۔ ان کے خطبہ صدارت کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

اپنے صدر منتخب کئے جانے کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ نے ڈاکٹری کے اعلیٰ آدرشوں کا ذکر کیا۔ اور کہا اہل فن میں مہارت ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ معیار رہنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کانفرنس کی کارروائیوں پر مختصر سا تبصرہ کیا۔ آپ نے بتلایا کہ ۱۹۲۸ء میں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کی بنیاد پڑی تھی، اور اسی کے دوسرے سال ایسوسی ایشن بن سکی۔ پہلے صدر ڈاکٹر دیلنک تھے۔ شروع میں اس کے صرف دو سو چالیس ممبر تھے لیکن آج ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس کی ڈیڑھ سو شاخیں کھلی ہوئی ہیں۔ میڈیکل کونسل میں بل کی جانب ایسوسی ایشن کا رویہ بیان کرنے کے بعد آپ نے سائمن کمیشن کی اس بے انصافی کا ذکر کیا جو اس نے ہندوستان کے ڈاکٹروں کے خلاف امتیازی سلوک کرکے روا رکھی دواؤں کی تحقیقاتی کمیٹی میں ایسوسی ایشن کی مدد دینے اور انکم ٹیکس بل کی ترمیم پر میمورنڈم پیش کرنے کے بعد آپ نے حال موجودہ اور آئندہ پروگرام کا ذکر کیا۔

ڈاکٹر رے نے دیہات میں ڈاکٹروں کے کام کرنے پر زور دیا اور کہا کہ اس بارے میں ایسوسی ایشن نے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ اگرچہ اس پر عملدرآمد شروع ہوگیا تو دیہات میں علاج کا معاملہ آسان ہوجائیگا ہندوستانی ڈاکٹروں کے متعلق صوبوں کی حکومتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حکومت یوپی کی تو تعریف کی جس نے انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کو کافی اہمیت دی ہے۔ جیساکہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ منسٹر حکومت یوپی کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے مگر چند دوسری حکومتوں کی شکایت کی۔ آپ نے ڈاکٹروں میں یکجہتی پیدا کرنے پر بھی زور دیا۔ اور کہا کہ انفرادی حقوق پر اس وجہ زور نہ دینا چاہیئے کہ بحیثیت مجموعی پیشہ کو نقصان پہونچ جائے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ ڈاکٹروں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہندوستان میں ہی ہونا چاہیئے نیز دواؤں کے بنانے کا یہاں انتظام ہونا چاہیئے مثال کے طور پر آپ نے کہا کہ ہندوستان میں نو روپیہ فی پونڈ کونین تیار ہوسکتی ہے لیکن باہر سے اٹھارہ روپیہ فی پونڈ منگائی جاتی ہے۔

آل انڈیا مہیلا کانفرنس

بنگلور ۲۷ر دسمبر۔ لیڈی مہیل نے آل انڈیا مہیلا کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا کا سامنا تباہی سے ہے جن حالات کی بدولت پیدا ہوئی ہے جن پر عورتوں کو عبور نہیں میری دلی امید ہے کہ یہ کانفرنس ہندوستان میں اور دنیا میں حصول صلح کی جانب راہ نکالے اسکے بعد آپ نے میسور میں مہیلا کانفرنس کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ کانفرنس میں تقریباً دو سو ڈیلیگیٹوں نے شرکت کی۔ اس بار لنکا کی عورتیں بھی شریک ہوئیں۔ شریمتی برج لال نہرو کے صدارتی ایڈریس کے بعد کانفرنس کل کے لئے ملتوی ہوئی۔

آل انڈیا لوکل باڈیز کانفرنس

پٹنہ ، ر دسمبر۔ آج ویلز سینٹ ہال میں آل انڈیا لوکل باڈیز کانفرنس کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ نواب زادہ سید محمد مہدی چیرمین استقبالیہ کمیٹی کے استقبالیہ ایڈریس کے بعد مسٹر ملی رنجن سرکار صدر کانفرنس نے خطبہ صدارت پڑھا۔ کانفرنس میں بمبئی مدراس۔ یوپی۔ دہلی۔ سی۔ پی۔ ریاست کشمیر، بڑودہ اور میسور کے ڈیلیگیٹ شریک ہیں۔ کراچی اور مدراس کے میئروں اور دوسرے اصحاب نے پیغامات بھیجے ہیں جنمیں کانفرنس کی کامیابی

بنگال کے اہلکاروں کی کانفرنس

کے لئے دعا کی گئی ہے۔

دیناج پور ۲۶ر دسمبر۔ ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی کی صدارت میں بنگال کے اہلکاروں کی کانفرنس کل ہوئی یہ ۴۲ویں سالانہ کانفرنس تھی ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی نے اہلکاروں کے کام کی اہمیت بیان کی اور کہا کہ حکومت ان کے کام کی پوری قدر نہیں کررہی ہے۔ نئے آئین سے ان کے کام کی مقدار اور نوعیت میں بہت اضافہ ہوگیا ہے ساتھ گرام سدھار انتخابات وغیرہ کے متعلق حال میں بہت سے قوانین بھی پاس ہوئے ہیں۔ آپ نے آخر میں کہا کہ دوسرے صیغوں کے مقابلہ میں اہلکاروں کی تنخواہیں بہت کم ہیں۔

تامل ناڈ کانفرنس

تانجور ۳۰ر دسمبر مسٹر وی این عبید اللہ کی صدارت میں تامل ناڈ پراونشل کانفرنس کا اجلاس ہوا جس میں مہاتما گاندھی کی رہنمائی پر اعتماد ظاہر کیا گیا اور کانگریسی حلقوں میں مکمل ڈسپلن قائم رکھنے پر زور دیا گیا۔

افغانستان اور ایران میں تجارتی بات چیت

پشاور ۳۱ر دسمبر افغانستان اور ایران میں جو تجارتی بات چیت چل رہی ہے اس کے نتیجہ کا ابھی تک علم نہیں ہوا۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ بات چیت نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جاری ہے۔ ایران کی وزارت کے دو نمایندے افغانستان آئے ہیں۔

یوپی میں آنریری مجسٹریٹ بھی ستیہ گرہ کریں گے

لکھنؤ۔ ۳۰ر دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یوپی کانگریس کمیٹی نے ستیہ گرہیوں کی دوسری فہرست برائے منظوری مہاتما گاندھی کو بھیجدی ہے اس فہرست میں ڈسٹرکٹ اور سنٹرل کانگریس کمیٹیوں کے عہدیدار اور لوکل بورڈوں کے کانگریسی ممبر بھی شامل ہیں علاوہ ازیں چار آنہ والے ممبروں اور ان آنریری مجسٹریٹوں کی جو کانگریس وزارت کے زمانہ میں مجسٹریٹ بنائے گئے تھے۔ فہرستیں بھی تیار کی جارہی ہیں یہ لوگ بھی ستیہ گرہ کے لئے تیار ہیں۔

امریکہ کا پریذیڈنٹ آگ سے کھیل رہا ہے

برلن ۳۱ر دسمبر "امریکہ کا پریذیڈنٹ آگ سے کھیل رہا ہے" یہ ہے وہ رائے جو جرمن ریڈیو کے اعلانچی نے پریذیڈنٹ روزولٹ کی تقریر پر ظاہر کی۔ البتہ اعلانچی نے یہ کہا کہ برلن کے پولیٹیکل حلقوں کا خیال ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ نے اس وقت جو بات کہی ہے وہ پہلے بھی کہہ چکے ہیں لیکن بے بنیاد باتوں کی تعداد اس دفعہ ضرور بڑھ گئی ہے۔ جنوبی امریکہ کو دھمکیوں کے بارے میں برلن میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ اس قسم کی دھمکی کی بنیاد شمالی امریکہ ہی میں پڑی ہے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ ہی جنوبی امریکہ سے فوجی اڈوں کا مطالبہ کررہا ہے۔ اعلانچی نے یہ بھی کہا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ نے جرمنی اور اٹلی کی دوستی میں فرق ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ برلن میں اس قسم کی کوشش کو متعصبانہ اور بیہودہ خیال کیا جارہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ کوشش اسی طرح کی ہے جیسی کہ چرچل نے کی تھی۔ جرمن ریڈیو پر یہ بھی کہا گیا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ اپنے اہل ملک کے دل میں ایسا خطرہ پیدا کررہے ہیں جو کہ موجود نہیں ہے وہ اپنی مرضی کے خلاف اور اپنے مفاد کے خلاف ایک ایسے جھگڑے میں پڑنا چاہتے ہیں جو کہ برطانیہ نے چھیڑ رکھا ہے

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے نسوانی سیکشن کا صدارتی ایڈریس

پونہ ۳۰ر دسمبر۔ مسز خدیجہ شفیع طیب جی ممبر اسمبلی نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے نسوانی سیکشن کے جلسہ کی صدارت کی اس میں بہت سی مسلم خواتین شامل تھیں۔ مسز موصوفہ نے اپنی تقریر میں بنیادی تعلیم کے لازمی کرنے لیڈی ٹیچروں کے لئے ٹریننگ سنٹر قائم کرنے اور مزید پرائمری اور سکنڈری اسکول کھولنے پر زور دیا مسز طیب جی نے اپنی تقریر میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے عورتوں کی ابتدائی تعلیم پر زور دیا کیونکہ اسی کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم قائم ہوسکتی ہے اس جانب فوراً توجہ دینے کی ضرورت ہے آپ نے ہندوستانوں کے مسلمانوں کی بنیادی روحانی اور تمدنی یکجہتی کا ذکر کیا اور اردو تعلیم پھیلانے کی جانب توجہ دلائی۔ مسز طیب جی نے فرمایا کہ ابتدائی اسٹیجوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم ایک ساتھ ہونی چاہیئے کیوں کہ مسلمانوں میں ذرائع تعلیم کو دیکھتے ہوئے بھی طریقہ ترقی دینے کے لئے ہوسکتا ہے لڑکوں کی تعلیم کے لئے بھی موجودہ پرائمری اسکولوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اس وقت کے لئے غیر معینہ طور پر انتظار نہیں کیا جاسکتا جب کہ لڑکوں کے لئے الگ اسکول قائم کئے جائیں گے۔ مسلم لڑکیوں کی ۱۶ سال کی عمر تک کے لئے نصاب تعلیم پر تبصرہ ہونا چاہیئے اس نصاب تعلیم میں سائنس صفائی تیمارداری زردوزی اور جسمانی قواعد شامل ہونا چاہیئں۔

اس اسکیم میں مذہبی تربیت بھی شامل ہونی چاہیئے۔ بالغ عورتوں کی تعلیم کے لئے گشتی لائبریریاں اور سوشل کلب ہونے چاہیئں۔

اب تک ہندوستان میں مسلمان عورتوں کی تعلیم کی جانب اتنی توجہ نہیں دی گئی جن کی وہ مستحق تھیں ابتک دقیانوسی رسم ورواج رجعت پسندی تعصب اور جانبداری نے بہت پارٹ ادا کیا ہے ان حالات کی بھی اصلاح کرنی چاہیئے۔

اس جلسہ میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا میں حکومت بمبئی سے یہ درخواست کی گئی کہ ہر ڈویژن میں ایک لیڈی انسپکٹر مقرر کی جائے جو اردو اور زنانہ تعلیم کے لئے ہو۔

جرمنی اور فرانس میں بات چیت ختم

لندن ۳ر جنوری۔ یہاں خبر ملی ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان جو بات چیت ہورہی تھی اس کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوسکی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جرمنی نے فرانس کے روبرو کچھ مطالب پیش کئے تھے جن میں فرانس کا سمندری بیڑہ بھی شامل تھا۔ اس کے لئے مارشل پیٹاں تیار نہیں تھے۔

نہ دکھائی دینے والا ہوائی جہاز

لندن ۲ر جنوری۔ جرمنی سے خبر ملی ہے کہ جرمنی آسٹریا کے دو بڑے کارخانوں میں نئے قسم کے ہوائی جہاز تیار کررہا ہے جو کہ ۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر دکھائی نہیں دیگا اس کے انجن ۱۰۰۰ گھوڑوں کی طاقت کے ہوں گے اور اس کی رفتار ۳۰۹ میل فی گھنٹہ ہوگی۔

سلطان ابن سعود کے خلاف سازش

قاہرہ ۲۹ر دسمبر۔ سعودی عرب کے سفارتخانہ سے عربی اخباروں کے نام ایک بیان شایع کیا گیا ہے جسمیں سلطان ابن سعود کے خلاف ایک سازش کا انکشاف کیا گیا ہے۔ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ مکہ سے ایک خبر ملی ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ سلطان ابن سعود اور ان کی حکومت کے خلاف سازش کی گئی جس کے سلسلہ میں دو اشخاص کو سزائے موت دی گئی۔ اور کچھ کو سزا قید دی گئی۔

مولانا آزاد گرفتار

الہ آباد ۳ر جنوری۔ آج صبح سوا پانچ بجے الہ آباد ریلوے اسٹیشن پر مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس کو ایک تقریر [illegible] ڈیفنس آف انڈیا رولز [illegible] گرفتار کرلیا گیا۔

خطبۂ استقبالیہ دوسری کل ہند اُردو کانفرنس

منعقدہ کانپور ۲۵ و ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۷ء

از بیگم اعزاز رسول صاحبہ صدر مجلس استقبالیہ

۲۵ر دسمبر ۱۹۴۷ء ۲ بجے دن کو بی۔ ان۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج ہال کانپور میں بیگم اعزاز رسول صاحبہ ایم۔ ال۔ سی۔ ڈپٹی پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل یو۔ پی و صدر مجلس استقبالیہ دوسری کل ہند اُردو کانفرنس نے حاضرین کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا:-

محترم صدر اور مہمانان عزیز!

آج جبکہ ہم شمالی ہندوستان کے اس اہم شہر میں اُردو بازار لگانے کے لئے جمع ہوئے ہیں اس وقت اگر میں باشندگان کانپور کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ دور دراز مقامات سے زحمتِ سفر برداشت کرکے تشریف لائے ہیں تو یہ کوئی "دوکاندارانہ لفاظی" نہ ہوگی کچھ اس وجہ سے کہ کانپور کو یقیناً آج اس بات کا فخر حاصل ہوا ہے کہ قافلہ اُردو کی ایک منزل اور ایک مقام وہ بھی ٹھہرا ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ آپ کی ذرہ نوازی میرے لئے خدمت اُردو کا باعث ہوئی ہے۔

آپ معاف کیجئے گا کہ اگر میں یہ عرض کروں کہ کانپور کو جن لوگوں نے محض مغربی سرمایہ دارانہ صنعت و تجارت ہی کا ایک شہر سمجھ رکھا ہے۔ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ وہ ایک ایسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں جس سے نجات پانا دنیائے ادب میں کانپور کی اصلی حیثیت کی داد و تحسین کے لئے از حد ضروری ہے کیونکہ مزدوروں اور قلیوں مل مالکوں اور اجارہ داروں اور بابوؤں اور علاقہ داروں کا یہ شہر ادبی خدمات کے لحاظ سے بھی اپنی ایک خاص پوزیشن رکھتا ہے۔ یہ اس وجہ سے میں نے عرض کیا کہ آپ ٹھیٹ قسم کے خرید و فروخت کرنے والے لوگوں کے اس شہر میں موجودہ کانفرنس کے انعقاد کو نو خیالی نہ تصور کرنے لگیں کیونکہ کون نہیں جانتا کہ:-

"البرامکہ" کی سی مشہور ادبی اور علمی کتاب کے مصنف تاریخ عہد اسلامیہ کے ایک مشہور سیرت نگار مولوی عبدالرزاق مرحوم اسی گنجینہ کے ایک درِ نایاب ہیں ہندوستانی سیاسیات کے آزاد خیال اور جری عمل لیڈر، ملکی و اجتماعی تحریکوں کے زبردست ثناء اور دنیائے تغزل کے فخر و ابتہاج مولانا حسرت موہانی اسی ادبار کو اپنا چکے ہیں۔

اُردو۔ وہ اُردو جس کی آپ سب خدمت کرنے جمع ہوئے ہیں۔ اس کا ایک قدیم ترین ماہنامہ جریدہ "زمانہ"، منشی دیانرائن نگم ایسے فاضل کی ادارت میں یہیں سے شائع ہوتا ہے۔

جدید اُردو افسانہ نویسی کے بانی آنجہانی منشی پریم چند نے اپنی ادبی کاوشیں یہیں سے شروع کیں۔ اور آنجہانی منشی نول کشور کے مطبع نے سب سے پہلے اُردو ادب کی کتابیں یہیں سے چھاپنا شروع کی تھیں۔

مرزا رجب علی بیگ سرور مصنف فسانۂ عجائب نے بھی کانپور ہی کو اپنی رہائش کیلئے پسند فرمایا تھا۔

آج ہندوستان میں سیاسی اختلافات جس بری طرح بڑھ گئے ہیں اور جبکہ واردھا کی تعلیمی اسکیم میں بھی اُردو کی حیثیت مشترکہ زبان کے طور پر نہیں تسلیم کی جا رہی ہے۔ اس وقت آپ کو تعجب ہوگا یہ سنکر کہ اُردو ادب کی تبلیغ و نشو و نما میں بھی یہاں کے ہندوؤں نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کانفرنس کے انتظام میں ان کا حصہ مساوی سے بھی زیادہ ہے اور اس لحاظ سے اس جگہ کانفرنس کے انعقاد کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

حضرات! آج آپ اُردو زبان و ادب کی نشو و نما اور ترویج و دفاع ایسے اہم مسائل پر غور و فکر کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں ہماری تمدنی زندگی اور کلچرل رجحانات میں ان مسائل کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ صحیح کلچر اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب ہم اور آپ یکساں لکھ پڑھ سکیں علمی و فنی دنیا کے ہر پہلو کی

دافر واقفیت اور استعمال کے بغیر اجزا کلچر و تمدن اور ترجمانی صرف ہماری زبان سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ کلچر کے بغیر صحیح قومی ترقی نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ایک امر واقعہ ہے کہ کسی ملک و قوم کی انفرادی و اجتماعی زندگی اپنے نشو و نما اور اپنی اپنی زبان کے وسیع ذخیرۂ زبان کے عام استعمال پر منحصر ہوتی ہے۔

آج جبکہ ہندوستانی قومیت کا نشاۃ الثانیہ کا دور ہے، اس وقت ہندوستان کی تمام تہذیبوں کے سنگم، یہاں کے تمام فرقوں کے ملاپ، اور ملک کی مشترکہ تمدنی کاوش کے نتیجہ کو یعنی اُردو زبان کو جسے غیروں کی تنگ نظری اور اپنوں کی لاپرواہی مٹانے پر تلی ہوئی ہے، ترقی دینے کے لئے آپ کا یہاں جمع ہونا ایک عہد آفریں کا بہترین کارنامہ کہا جا سکتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ زبان کا مسئلہ حقیقت میں ملک اور قوم کی قسمت کا مسئلہ ہے اگر ہم نے اپنے آباء کے اس بیش قیمت ترین ورثہ کو ضائع ہو جانے دیا تو یہ ہندوستانی قومیت کی بے مائیگی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اس بے مائیگی کے بعد ہماری اجتماعی زندگی کے ہر پہلو سے ہمارا امتیاز ختم ہو جائے گا۔

آج اُردو کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں اور پھیلائی جا رہی ہیں۔ جس میں غیروں کی خصوصیت اور اپنوں کی نادانی شامل ہے یہ غلط فہمیاں بہت سی ہیں مثلاً اردو کوئی مستقل زبان نہیں ہے۔ اُردو کے جاننے والے ہندوستان میں بہت کم ہیں، اُردو ہندوستان کی مشترکہ زبان نہیں ہے اور اُردو زمانہ کی ترقیوں کا ساتھ نہیں دے سکتی لیکن تاریخ ادب اور خود زبان۔ زبان اُردو کا مطالعہ ان غلط فہمیوں کی قطعی تردید کرتا ہے

اس سلسلہ میں ہندوستان کے ایک مشہور فرزند سر تیج بہادر سپرو (جو انجمن ترقی اردو کے صدر ہیں) کے چند خیالات کو پیش کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

سر تیج بہادر سپرو نے لکھا ہے کہ "میں اس مسئلہ زبان کو کسی فرقہ وارانہ نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہتا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جو تنازعہ اس وقت زبان کے مسئلہ کے متعلق ہندوستان میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسکی اہمیت اور تنازعات سے بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ زبان جس کے پیدا کرنے اور پرورش کرنے میں ہندو اور مسلمان دونوں نے مساوی حصہ لیا ہے اگر تباہ ہوگئی تو وہ تہذیب اور طرز زندگی بھی جس کا یہ ظاہری لباس ہے تباہ ہو جائیگی۔ ایک مورخ نے راجہ ٹوڈرمل کے بارے میں لکھا ہے کہ انھیں کے حکم سے حسابات سلطنت فارسی میں لکھے جانے لگے۔ اور ہندوؤں نے عام طور سے فارسی کا پڑھنا شروع کیا۔ جس کا آخر کار یہ نتیجہ ہوا کہ شمالی ہندوستان میں ایک نئی زبان یعنی اُردو پیدا ہوئی جس کو اگر ہندو قبول کرتے تو ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔

یہ تو ظاہر ہے کہ یہ غیر ممکن تھا کہ تمام ہندو فارسی پڑھ جاتے اور یہ بھی اسی قدر غیر ممکن تھا کہ اس زمانے میں تمام مسلمان ہندی پڑھ جاتے۔ چونکہ دونوں کو اسی ملک میں رہنا تھا اور ایک دوسرے کے ساتھ دنیا کے کار و بار لازمی تھے لہذا ضروریات وقت نے دونوں کو اس پر مجبور کیا کہ ایک ایسی زبان مشترکہ پیدا کی جائے کہ ایک دوسرے کے خیالات

سمجھ سکیں اور ایک دوسرے کی وقعت اور احترام کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُردو میں ہندی، سنسکرت فارسی، عربی، اور دیگر زبانوں کے الفاظ کی اس قدر آمیزش ہے، رفتہ رفتہ اسی زبان کے استادوں نے اس زبان کو اس خوبی سے مانجھا کہ اس کو خود ایک مشترکہ زبان ہونے کا وقار حاصل ہوگیا اور اس کو مشترکہ زبان ہمارے ملک میں ایک مشترکہ تہذیب پیدا ہوگئی۔

اس کے بعد سر سپرو لکھتے ہیں کہ "مگر دھارا اب دوسری طرف بہ رہا ہے اور اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ چن چن کر وہ الفاظ جو مقبول عام ہوگئے ہیں ہماری زبان سے خارج کئے جائیں۔ اور ایک نئی زبان پیدا کی جائے جو کہ تمام ملک پر حاوی ہو میں صحیح عرض کرتا ہوں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کوشش کیوں اس وقت کی جا رہی ہے۔ ایسی کونسی ضرورت لاحق ہوئی ہے کہ جسکی وجہ سے ہم اس زبان کو جو کہ ڈھائی سو برس سے شمالی ہندوستان میں رائج ہوگئی ہے اس طریقہ سے ختم کریں اور اسی زبان کے ساتھ اس تہذیب کو بھی ختم کر دیں جس میں کہ یگانگت کے خیالات پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حامیان اُردو، ہندی یا کسی اور زبان پر حملہ کریں مگر میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ اور لوگ بھی اُردو پر حملہ نہ کریں۔ اُردو میرے خیال میں معرض خطر میں ہے اور خطرہ اس وقت زیادہ اس وجہ سے ہے کہ آپس کی جنگ و جدل کی وجہ سے ہندو بھی اس کو بگاڑ رہے ہیں اور مسلمان بھی۔ اگر ہندوؤں کی طرف سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ معمولی الفاظ فارسی یا عربی کے جو ہماری زبان میں جذب ہوگئے ہیں نکال دئے جائیں تو مسلمانوں کی طرف سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہندی کے معمولی الفاظ نکال دئے جائیں اُردو کے ساتھ اس سے بڑا سلوک نہیں ہو سکتا ہے۔"

آپ نے دیکھا کہ کس طرح سے ہندوستان کی ایک عظیم المرتبت شخصیت اور ایک زبردست علمی ہستی نے ان معاملات کو صاف کیا ہے در اصل واقعہ یہی ہے جس پر ہندوستان اور ہندوستان کے باہر کے تمام مورخین متفق ہیں کہ در اصل اُردو اس امتزاج اور آمیزش کا نام ہے جو ہندوستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں سے ہوا ہے محض اس لئے کہ ہمارے وسیع ملک کے بھانت بھانت کے لوگوں کے پاس ایک مشترکہ ذریعۂ اظہار خیالات ہو سکے ورنہ ابتدائی عہدوں میں جو مسلمان ہندوستان میں آئے تھے اُن کی زبانیں عربی، فارسی، ترکی اور پشتو ہی تھی۔ مگر اُردو میں جہاں عربی، فارسی، ترکی اور پشتو کے بکثرت الفاظ ملتے ہیں وہاں اس میں سنسکرت ہندی۔ بنگالی، مرہٹی۔ پنجابی، دکنی، انگریزی پرتگیزی، اور دیگر زبانوں کے الفاظ بھی بہتات کے ساتھ ملتے ہیں۔ تمام زبانوں کے الفاظ کا اس بہتات کے ساتھ اُردو میں ملنا جہاں اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری زبان کی جامعیت اور وسعت یقیناً ایک مشترکہ ملکی اور قومی زبان کی حیثیت رکھتی ہے وہاں اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس زبان میں زبردست قوت جذب موجود ہے جو اُردو کو زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنے کا پورا اہل ثابت کرتا ہے حقیقت میں اُردو ہندوستان کی

ہر ملت کی مشترکہ زبان ہے چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ اُردو کے ہر دور میں ہندو ادیبوں شاعروں افسانہ نویسوں، ناقدوں، مترجموں، واقعہ نگاروں اور مصنفوں نے اس کی ترقی میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں کہ اگر ان کی خدمات کو تاریخ ادب اردو سے نکال دیا جائے تو ہم اور آپ یقیناً اس تاریخ میں ایک کمی محسوس کریں گے چنانچہ اُردو اپنے انھیں گوناگوں محسنوں کی وجہ سے جہاں اسلامی تاریخ و روایات، دین و مذہب کا خزینہ بن گئی ہے وہاں وہ ہندو تاریخ، روایات دین، عقائد و اعمال، فلسفہ، قانون اور زندگی کے دیگر پہلوؤں پر بہترین شاہکاروں کی بھی حامل اور اسی لئے وہ ہندوستان کی مختلف قوموں اور زبانوں کا رس ہے۔ اور مختلف پھولوں کا عطر ہے۔ ان ہی وجوہات کی بنیاد پر اُردو کو کسی ایک مقامی یا ملی زبان سے بہر نہیں ہو سکتا اور ہندی سے بھی اسے کبھی رقابت نہیں ہو سکتی مگر اُردو سے دشمنی کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی ماں اپنی بیٹی سے جھگڑے محض اس بنا پر کہ وہ خوبصورت کیوں ہے۔

ہماری اجتماعی اور سیاسی زندگی کے اس دور میں ایک مشترکہ زبان یعنی لنگوا فرینکا کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے مگر اُردو کی موجودگی میں یہ کوشش تحصیل حاصل ہے آپ کے پاس پہلے ہی سے ایک ایسی زبان موجود ہے جس کے ادب میں ہر خیال، طبقہ اور عہد کے لوگوں نے ہر طریق ادا سے علمی اور ذہنی آبیاری کی سامان مہیا کئے ہیں جس کے وسیع ذخیرۂ الفاظ میں ہر زبان کے اصطلاحات اور الفاظ کے جذب و تحلیل کی زبردست قابلیت موجود ہے اور جو مشکل سے مشکل اور نازک سے نازک خیالات کو باآسانی ادا کر سکتی ہے۔ جامعہ عثمانیہ اس کا زندہ ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستان میں اس کو سمجھنے بولنے، پڑھنے اور لکھنے والوں کی تعداد ہر زبان کے جاننے والوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ ایسی صورت میں کسی نئی مشترکہ زبان کی تلاش میں سرگرداں ہونا محض اپنے وقت کو ضائع کرنا ہے انگلستان، فرانس، جرمنی، امریکہ، جاپان، روس اور اٹلی کی یونیورسٹیوں میں اسکی ریسرچ کیلئے نشستیں مخصوص ہیں۔ ان میں سے ہر ملک اور دوسرے ممالک بھی، جہاں دنیا کی اور زبانوں میں اپنا پروپیگنڈہ ضروری سمجھتے ہیں وہاں ہندوستانی زبانوں میں سے اُردو کو اپنا چکے ہیں۔ عالمگیر استناد اور قبولیت کے بعد اُردو کی عظیم حیثیت سے انکار کرنا در اصل کفران نعمت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہندوستان کی ایک عام زبان ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت شمال سے جنوب تک، مغرب سے مشرق تک اتحاد و ارتباط کا رشتہ بنی ہوئی ہے وہ لوگ جو اس کو مٹانا چاہتے ہیں ایک طرح سے ہندوستانی اتحاد کی نشانی کو مٹانا چاہتے ہیں مگر وہ بدخواہوں کی بدخواہی اور دراندازی کے باوجود بڑھ رہی

ہے اور بڑھے گی۔ اس کی فطرت و طبیعت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ زمانہ کے ساتھ ساتھ نئے نئے قالبوں میں ڈھلتی چلی جاتی ہے اور اپنی اصل کو نہیں بھولتی اسی سلسلہ میں اگر میں ایک مشورہ پیش کروں تو آپ اسے میری علمی بے بضاعتی پر محمول کرکے معاف کریں آج نئے نئے مفاہیم اور اصطلاحات کیلئے نئے الفاظ کی ساخت اور ترجمہ پر گرماگرمی ظاہر کی جا رہی ہے۔ بہتر ہوگا اگر ہم اس قسم کے مفاہیم کے لئے مشکل الفاظ کی تراش خراش کی بجائے اُن عام اور سادہ انگریزی الفاظ کو اختیار کریں جو پڑھی لکھی دنیا میں بہت آسانی سے سمجھے جاتے ہیں۔ اس سے جہاں ہماری زبان کی مقبولیت بڑھیگی وہاں اُس پر اصطلاحات کے مسئلہ میں جانب داری کا الزام بھی بے وقعت ہو جائے گا۔ اور نئے اور غیر مانوس الفاظ ڈھونڈھنے کی دقت بھی نہیں پیش آئے گی اگر اس جگہ انجمن ترقی اُردو کے روح رواں جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا تذکرہ نہ کیا جائے تو سخت ناانصافی ہوگی۔ اُردو زبان و ادب کی تزئین نشو و نما اور تبلیغ کے لئے ڈاکٹر عبدالحق نے جو کچھ کیا ہے اور وہ جو کچھ کریں گے وہ تو خیر آئندہ مورخ کی ہی حصہ کی چیز ہے مگر کم از کم اتنا اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس دور میں اُردو کے بہت بڑے محسن ہیں۔ چنانچہ اُردو لغات، اصطلاحات ادب، ترجمہ تنقید، تالیف، تصنیف، اشاعت اور تبلیغ کے سلسلہ میں انھوں نے جو ہمہ گیر خدمات انجام دی ہیں، وہ شاید اُردو کے چند ہی محسنوں کے حصہ میں آئی ہوں گی۔ یہ انھیں کی ذات گرامی ہے کہ جس کی بدولت آج اُردو کانفرنس یہاں ہو رہی ہے اس سلسلہ میں حیدرآباد سے ان کی وابستگی بہت اہم ہے کیونکہ حیدرآباد نے اس زمانہ میں اُردو کی سب سے بڑی خدمت کی ہے۔

اس کے علاوہ میں بجا طور پر فخر کر سکتی ہوں کہ اس کانفرنس کی صدارت کے لئے ایک ایسی ہستی منتخب کی گئی ہے۔ جس کی ذات گرامی سے زبان اُردو نے ہمیشہ سے آبرو پائی ہے۔ وہ ذات نامی سر عبدالقادر کی ہے آپ نے اگر ہندوستان میں اعلیٰ مضمون نویسی اور تنقید کے ذوق پیدا کرنے میں بہت زیادہ حصہ لیا ہے۔ تو ہندوستان کے باہر دنیا کے بہت سے ملکوں میں اُردو کی مقبول عام حیثیت کو مسلم کرانا۔ وہاں اسکی ترویج کرنا۔ اور اعلیٰ درسگاہوں میں اس کی تعلیم کا انتظام کرانا بھی آپ ہی کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے یہی نہیں بلکہ سر عبدالقادر اُردو کے بہترین انشاء پردازوں میں بھی ہیں اور اس لئے اس کانفرنس کو ان کی صدارت پر فخر ہونا چاہئے۔ میں مجلس استقبالیہ کی طرف سے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انھوں نے اس کانفرنس کی صدارت کو منظور فرمالیا۔

میں منہ وہیں کا بھی ایکمرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنھوں نے اُردو کی خدمت کو اپنی ذاتی مصروفیات اور مشاغل پر ترجیح دی ہے۔ میں بالخصوص اُن حضرات کی مہربانیوں کا صمیم دل سے شکریہ ادا کرتی

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۵ کے نیچے)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۲۸ / ا

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبانِ ہر حسن وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ۔ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۷ ۔ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲

ادبیات

حریم قدس

از جناب الحاج حمید صاحب صدیقی لکھنوی

حریمِ قدس میں حجاج جا رہے ہونگے
ہر ایک گام پہ آنکھیں بچھا رہے ہونگے

یہ حال ہوگا مگر سطوت و جلالت سے
قدم قدم پہ قدم ڈگمگا رہے ہونگے

کچھ ایسی ہوگی حریمِ جلال کی عظمت
کہ دیکھ دیکھ کے تھرّائے جا رہے ہونگے

جو ہم سے ہونگے انھیں ملتزم شریف کے پاس
گناہ بھولے ہوئے یاد آ رہے ہونگے

ہجومِ اہلِ طلب ہوگا سنگ اسود پر
سکون سا دلِ مضطر میں پا رہے ہونگے

جو سر بسجدہ کھڑے ہونگے رکن شامی پر
خدا کی یاد میں آنسو بہا رہے ہونگے

کچھ اہلِ جادہ قریبِ مطاف ہونگے کھڑے
مُعلّم اُن کو دعائیں پڑھا رہے ہونگے

طوافِ کعبہ سے کچھ لوگ مست ہو ہو کر
نظر جھکائے ہوئے مسکرا رہے ہونگے

جو اہلِ ذوق ہیں وہ چھپ کے ایک گوشہ سے
حرم کی دید کی لذت اُٹھا رہے ہونگے

سُرور و کیف میں کچھ ہونگے گوش بر آواز
اذاں کے نغمۂ دلدوز آ رہے ہونگے

اُنھیں کو بابِ اجابت سے کچھ ملیگا صلہ
جو ربّنا کی صدائیں لگا رہے ہونگے

نگاہیں شوق کی اُن شیبیوں پہ ہونگی نثار
جو بابِ کعبہ پہ شمعیں جلا رہے ہونگے

حجازی لحن میں بابِ السّلام پر قاری
کلامِ پاک ہر اک کو سُنا رہے ہونگے

عجیب وجد کے عالم میں طائرانِ حرم
خوشی سے چاروں طرف چہچہا رہے ہونگے

حرم میں سب کو غلامانِ ساقیٔ کوثر
کمالِ لطف سے زمزم پلا رہے ہونگے

کچھ اہلِ مصر اُدھر ہٹ کے چاہِ زمزم سے
وفورِ شوق میں اپنے نہا رہے ہونگے

ہر ایک عالمِ حیرت میں دیکھتا ہوگا
چراغ چاروں طرف جگمگا رہے ہونگے

بہت سے لوگ توسعیِ صفا و مروا میں
قدم بڑھائے ہوئے گنگنا رہے ہونگے

کچھ اُس طرف سے اِدھر اور اِس طرف سے اُدھر
وفورِ جوش میں چکّر لگا رہے ہونگے

یہاں ندامتیں ہوں گی گناہگاروں کو
وہ اپنی شانِ کریمی دکھا رہے ہونگے

قریبِ بابِ زیادہ کے خوش گلو بچّے
بہاریہ عربی گیت گا رہے ہونگے

وہ دن کب آئیں گے اللہ کی کریمی سے
حمیدؔ ہم بھی مدینہ کو جا رہے ہونگے

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

مصری مجلہ "المصور" لکھتا ہے:-

اطالویوں کا پراپیگنڈہ بھی انوکھا ہے۔ مصر کے متعلق عجیب و غریب قصے بیان کئے جاتے ہیں۔ اطالوی ریڈیو نے حال میں اعلان کیا کہ مرحوم حسن صبری پاشا مصر کے سابق وزیر اعظم کا انتقال معمولی طور پر نہیں ہوا بلکہ جن حالات میں مرحوم نے انتقال کیا وہ مشتبہ تھے۔ چنانچہ یہ بھی کہا گیا کہ مصر کے سر برآوردہ لوگوں کو جلاوطن کر کے قیدیوں کے کیمپ واقع السطور (سینا) بھیج دیا گیا ہے۔ اور اسکندریہ بالکل برباد ہو گیا ہے۔ اور اس قسم کے بہت سے جھوٹ مشہور ہیں جن کا کوئی شخص مشرق میں یقین نہیں کرے گا۔ حکومت مصر اور برطانوی ہیڈ کوارٹر واقع مصر سے پبلک کو صحیح خبریں ملتی رہتی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ نہ کوئی عراق کا رہنے والا اور نہ کوئی فلسطین کا باشندہ اور نہ کوئی شام کا رہنے والا اور نہ کوئی ہندوستانی ان عجیب و غریب اطالوی افواہوں کا یقین کرے گا۔ ہم نہیں جانتے کہ اس اطالوی پراپیگنڈے کا اصل مقصد کیا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ہمارا پراپیگنڈہ ان جھوٹے دعووں کی تردید کر دے حکومت کو ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں کہ جس وقت یہ بے بنیاد دعوے ریڈیو کرے اس وقت ان کی تردید بھی کر دی جائے۔

درہ دانیال میں روس کی دلچسپی کے متعلق "البلاغ" لکھتا ہے:- اگرچہ بحیرہ بالٹک کے مشرقی حصے میں روس کا اقتدار ہے لیکن روس جانتا ہے کہ اس سمندر کی کنجی جرمنی کے ہاتھوں میں ہے اور شمالی سمندروں میں راستہ پیدا کرنے کے لئے جرمنی کی رضامندی ضروری ہے۔ ان حالات کے پیش نظر یہ امر تعجب خیز نہیں ہے کہ روس درہ دانیال پر موجودہ حکومتوں کے اقتدار و اثر کے برقرار رہنے کا خواہاں ہے کیونکہ روس کو یہ خطرہ نہیں ہے کہ وہ روس کے بحیرہ روم تک پہونچنے کے راستے میں حائل ہوگا۔

پیلسٹائن پوسٹ" اخبار لکھتا ہے:- کہ شام میں عوام کی رائے زیادہ تر برطانیہ عظمیٰ کی تائید میں ہے اور اطالویوں کی متارکۂ جنگ والی کمیشن کی حالت بہت خراب ہے۔ یونان اور بحیرہ روم میں اطالویوں کی شکست کے بعد سے اس کمیشن کو عوام حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں"

مصری اخبار "المقطم" اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے۔ کہ:-

محوری طاقتوں کو تازہ ترین مایوسی یہ ہوئی کہ بلغاریہ نے ہٹلر کی درخواست کے جواب میں اتحاد سہ گانہ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ یہ انکار جرمنی کے لئے زیادہ تر نقصان دہ اس لئے ہے کہ ہٹلر کا خیال تھا کہ کہ شاہ بوروس ہنگری۔ رومانیہ اور سلواکیہ کی مثال پر عمل کرے گا۔ اس کے علاوہ محوری طاقتوں کی حیثیت پر ہسپانیہ کی روش و رفتار سے بھی اثر پڑا ہے۔ بسینور سونر برلن بھی گئے لیکن اس محوری طاقتوں کو مادی فوائد حاصل نہ ہوسکے۔ اس کے برخلاف یہ خبر ملی ہے کہ ہسپانیہ اور برطانیہ عظمیٰ کے مابین روپیہ کی بابتہ معاہدہ ہوا ہے۔

قاہرہ۔ اعلیٰ حضرت شاہ فاروق نے اپنے وزیر اعظم حسین سرّی پاشا اور احمد حسنین رئیس کابینہ شاہی کے ذریعہ سے برطانی فوجوں کو ان کی ان فتوحات پر مبارکباد دی ہے جو انہیں عموماً مشرق وسطیٰ میں اور خصوصاً مغربی صحرا میں حاصل ہوئی ہیں۔

یہ دونوں اعلیٰ افسر جنرل ہیڈ کوارٹرس مشرق وسطیٰ میں گئے اور اعلیٰ حضرت کی طرف سے سر آرچیبلڈ واول سپہ سالار اعظم مشرق وسطیٰ کو مبارکباد دی اور کہا کہ یہ مبارکباد بحری، بری اور فضائی فوج کے تمام افسروں اور سپاہیوں کو بھی پہنچا دی جائے۔ بعد میں وزیر اعظم۔ وزیر دفاع اور مصری فوج کے چیف آف دی جنرل سٹاف کے ہمراہ جنرل ہیڈ کوارٹرز مشرق وسطےٰ میں تشریف لے گئے اور مصری حکومت کی طرف سے سپہ سالار اور دوسرے برطانی سپہ سالاروں کو مبارکباد دی۔

رائل اوپیرا ہاؤس میں ایک تماشہ دکھایا گیا جسے اعلیٰ حضرت شاہ فاروق اور علیا حضرت نے بھی ملاحظہ فرمایا اس تماشہ کی ساری آمدنی مصری انجمن ہلال احمر اور مصر کے غیر ملکی طلبہ کی امداد پر صرف کی جائے گی۔

ہز ہائینس عمر توسون نے یونانی وزیر مختار مقیم قاہرہ کو یونانی انجمن صلیب احمر کی امداد کے لئے ایک سو مصری پونڈ کی رقم عطا کی۔

ہز ہائینس شہزادہ عمر توسون نے اسکندریہ کے سوڈانی کلب کو پچاس مصری پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔ یہ کلب ان سوڈانیوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے جو سوڈان میں جنگ کے شکار ہوئے۔

السید عبدالرحمٰن الشوربا پاشا نے ایک ہزار مصری پونڈ کا عطیہ اس غرض سے دیا ہے کہ اس عید قربان اور بڑے دن کے تہواروں کے موقع پر برطانی اور مصری فوجوں کی تواضع کی جائے ⁂

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفت روزہ

صداقت

کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲

ڈکٹیٹروں کو امریکہ کا چیلنج

پریذیڈنٹ ولسن نے سنہ ۱۹۱۷ء میں جرمنی سے لڑائی کا تاریخی اعلان کیا تھا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے امریکن کانگریس (پارلیمنٹ) کے ۷۷ ویں اجلاس میں جو تقریر کی ہے اُسے رائٹر نے پریذیڈنٹ ولسن کے تاریخی اعلان سے تشبیہ دی ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے جرمنی سے لڑائی کا اعلان نہیں کیا ہے مگر انھوں نے جرمنی اور اس کے حامیوں کے خلاف برطانیہ اور اس کے دوستوں کی پوری پوری مدد کرنے کے پختہ عزم کا صاف صاف اعلان کیا ہے۔ اس لئے ان کی تقریر لڑائی کا اعلان نہ سہی، ایک چیلنج ضرور ہے اور چیلنج بھی نہ سہی تو چیلنج کا دندان شکن جواب ضرور ہے۔ اگر پچھلی لڑائی کے تلخ تجربہ کی وجہ سے امریکن رائے عامہ یورپ کی موجودہ لڑائی میں شرکت کے خلاف نہ ہوتی تو کچھ عجب نہیں کہ جرمنی اب تک امریکن جذبات کی جو بے قدری کر چکا ہے وہ امریکہ کو مشتعل کرنے کے لئے کافی ثابت ہوتی اور پریذیڈنٹ روزویلٹ نے پریذیڈنٹ ولسن کی طرح لڑائی کا اعلان کر دیا ہوتا تاہم اپنے انتخاب کے بعد پریذیڈنٹ روزویلٹ کے لہجہ میں تبدیلی کی بڑھتی رفتار اس بات کی صاف علامت ہے کہ امریکہ آج نہیں تو کل لڑائی کے میدان میں آئے بغیر نہ رہ سکے گا پریذیڈنٹ روزویلٹ امریکنوں کو یہ محسوس کرانے میں ایک بڑی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں کہ برطانیہ اپنی ہی نہیں بلکہ امریکہ کی لڑائی بھی لڑ رہا ہے اور برطانیہ کی مدد کرنا خود اپنی حفاظت کرنا ہے کانگریس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے انھوں نے فرمایا۔

"ہمیں جمہوریتوں سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ آزادی کی حفاظت میں تمہاری لڑائی سے ہمیں گہری دلچسپی ہے، ہم اپنی قوتیں اپنے وسیلے اور اپنی تنظیمی طاقتیں اس غرض کے لئے خرچ کر رہے ہیں کہ دنیا کو آزاد کرنے کے لئے تمہیں طاقت دے سکیں۔ ہم تمہیں روز بروز زیادہ جہاز، ہوائی جہاز ٹینک اور توپیں بھیجیں گے۔ یہ ہمارا مقصد ہے اور یہ ہمارا عہد ہے اس مقصد کو پورا کرتے وقت ہم ڈکٹیٹروں کی اس دھمکی سے نہ ڈریں گے کہ جمہوریتیں ان کے حملوں کا مقابلہ کر رہی ہیں اگر ہم ان کی مدد کریں گے تو وہ (ڈکٹیٹر) اسے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی سمجھیں گے"!

مدد کے متعلق پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی تجویز کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

ہم زیادہ سے زیادہ مفید اس طرح ثابت ہو سکتے ہیں کہ ان کے لئے (جمہوریت پرستوں کے لئے) اور خود اپنے لئے اسلحہ خانہ (ہتھیار گھر) بن جائیں۔ انہیں فوجوں کی ضرورت نہیں انہیں کروڑوں ڈالر کے ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ وقت قریب آ رہا ہے جب وہ نقد قیمت ادا نہ کر سکیں گے۔ ہم ان سے یہ نہیں کہہ سکتے اور نہیں کہیں گے کہ انھیں صرف اس وجہ سے ہتھیار ڈال دینے چاہئیں کہ وہ ہمارے ہتھیاروں کی قیمت ادا نہیں کر سکتے"۔

اس تقریر کا ڈکٹیٹروں اور ان کے حامیوں پر کیا اثر ہوگا اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہی وہ اسے لڑائی کا اعلان یا ایک چیلنج یا ایک چیلنج کا جواب کچھ ہی سمجھ سکتے ہیں اسی لحاظ سے جرمنی اٹلی اور جاپان کو اب اپنے آئندہ منصوبوں میں کمی و بیشی یا ترمیم و تنسیخ کرنا ہوگی مگر یہ امید کرنا خود کو مغالطہ دینا ہوگا کہ البانیہ لیبیا میں اٹلی کی شکست اور برطانیہ کو امریکہ کی امداد کا وعدہ بجائے خود ہٹلر کی اسکیموں کو ختم کرنے کے لئے کافی ثابت ہوگا۔ لڑائی کے بدتر اور وسیع تر مرحلے شاید ابھی باقی ہیں۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر کے اخلاقی پہلو سے ہم ہندوستانیوں کو خاص دلچسپی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:۔

"آزادی کے معنی یہ ہیں کہ انسان کے حقوق کو فوقیت حاصل ہو ہر جگہ ہم ان لوگوں کے حامی ہیں جو ان حقوق کو حاصل کرنے یا ان کی حفاظت کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔"

بار دیا کی فتح

سدی براًنی کے بعد بار دیا بھی انگریزوں کے قبضہ میں آگیا۔ شمالی افریقہ میں پچھلے چند ہفتوں میں انگریزی فوجوں کی یہ دوسری بڑی فتح ہے۔ اس فتح سے یہ ثابت ہو گیا کہ اٹلی دوسروں کی زمین پر درکنار خود اپنی سلطنت کے حدود میں ان طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جن سے اس نے بلاوجہ لڑائی مول لے لی ہے۔ تازہ فتح کے بعد نہر سوئز اور اسکندریہ کو اٹلی سے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا اور لیبیا میں اٹلی کے مزید ساحلی اڈے مثلاً طبروق اور بن غازی بھی انگریزی حملے کے خطرے کے زد میں آ گئے ہیں اور یہاں جرمنی فوجوں کی مدد پہنچنا اور زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔

جرمنی کی سرگرمیاں

"لندن ٹائمز" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایسے آثار پائے جاتے ہیں کہ ہٹلر بلقان کے مزید حصوں میں جھگڑے کھڑے کرنا چاہتا ہے گذشتہ ماہ سے ہٹلر نے ان ملکوں کو ان کے رحم پر چھوڑ دیا۔ اس نے وسط ستمبر سے جو مہم شروع کی تھی اس میں نومبر کے آخر تک اسے رومانیہ مل گیا تھا اور ہنگری کے ساتھ اس کا فوجی معاہدہ ہو گیا تھا۔ لیکن بلغاریہ الگ رہا۔ اور ترکی برطانیہ کا طرفدار بنا رہا۔ ادہر البانیہ اور مصر میں اٹلی کی شکستوں نے بھی بلقانیوں کے حوصلے بڑھا دئے اور جو ملک ابتک نازی جال میں نہیں پھنسے ہیں ان کا رویہ قدرے سخت ہو گیا لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر نے ان کو اپنے چنگل میں پھنسانے کی کوئی نئی چال چلی ہے اول کوشش یہ کیجا رہی ہے کہ جرمنی کی ہوائی فوج کے مضبوط دستے البانیہ اور لیبیا میں بھیجدئے جائیں۔ اطالوی اخباروں نے جرمن امداد پر لبیک کہدی ہے۔ اب ہٹلر کو سب سے بڑی فکر یہ ہے کہ اٹلی کو مضبوط بنایا جائے۔ دوسری فکر ہٹلر کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ بلغاریہ پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ یونان پر شمال مشرق کی جانب سے دباؤ ڈالا جا سکے۔ نومبر میں ہٹلر بلغاریہ کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا لیکن اب پھر بلغاریہ کے ساتھ سلسلہ بات چیت شروع کیا گیا ہے اور بلغاریہ کے وزیر اعظم کو صوفیا بلایا ہے جہاں جرمن وزیر سے بات چیت ہوگی۔ خیال ہے کہ ہر فان ربن ٹروپ بھی اس کانفرنس میں شریک ہوں گے رومانیہ میں جرمن سرگرمیاں پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ ترکی والوں کا خیال ہے کہ رومانیہ میں نازی خود جھگڑے کر رہے ہیں تاکہ ان کو رومانیہ پر قبضہ کرنے کا موقع ہاتھ آ جائے۔

آئینہ کانپور

عید الضحیٰ ۹ر جنوری بروز پنجشنبہ کو عید الضحیٰ کی نماز عیدگاہ میں ٹھیک ۱۰ بجے ہوگی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی موجودگی میں تمام فرائض نہایت حسن و خوبی کے ساتھ انجام پائیں گے۔

میونسپل بورڈ ۴ر جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور پنڈت کرشن کانت مالویہ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا اور اسکے بعد ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ مولانا ابوالکلام آزاد پریذیڈنٹ کانگریس اور مسٹر جمنالال بزاز کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دی گئی اور جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

۶ر جنوری کو بورڈ کا جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں پھر ہوا اور مسٹر حمید خاں جنرل سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کی گرفتاری پر بطور پروٹسٹ ۵ منٹ کے لئے بورڈ کا جلسہ ملتوی کیا گیا۔

اس جلسہ میں روڈ اینڈ ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن دہلی کی یہ درخواست نامنظور کر دی گئی کہ ربڑ ٹائر سے آراستہ گاڑیوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔

کرایہ پر چلنے والی کشتیوں کے انتظام و نگرانی کے قواعد کے بائی لاز پر لالہ جھنگامل کی یہ رپورٹ منظور ہوئی کہ ان کشتیوں پر تربیت یافتہ و سند یافتہ ملاح رکھے جائیں۔

۷ر جنوری کو بورڈ کا جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں پھر ہوا جسمیں بورڈ کی وہ کارروائی ۲۱ ووٹ سے منظور ہوئی جسمیں ایگزیکیٹو افیسر کی تقرری کا معاملہ پبلک سروس کمیشن کے سپرد کیا گیا تھا۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ مہاتما گاندھی کا قد آدم فوٹو بورڈ کے ہال میں لگایا جائے، اسکے بعد مسٹر نیر نے مسٹر جناح بابو رام نرائن گرگ نے مسٹر ساورکر، مسٹر پھلی داس نے مسٹر امبیدکر، لالہ منی لال نیوٹیا نے ڈاکٹر مونجے اور سر جے پی سریواستوا اور لالہ لشونا تھ بہرتیا نے مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی کے فوٹو لگانے کے نام پیش کئے، بہت طول طویل بحث کے بعد بالآخر پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے اپنا رزولیوشن واپس لے لیا۔ بورڈ کا آئندہ جلسہ بجٹ پر غور کرنے کے لئے ۱۱ر جنوری سنہ ۴۱ء کو ہوگا۔

ستیہ گرہ ۱۶ر جنوری سے شروع ہونے والی ستیہ گرہ کی فہرست میں ایک سو نام مہاتما گاندھی نے منظور کئے ہیں جو ۱۶ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء تک ستیہ گرہ کرینگے۔

اس فہرست میں ممبران سٹی کانگریس کمیٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی۔ ممبران ایگزیکٹو کمیٹی میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ کے کانگریسی ممبران اور آنریری مجسٹریٹ شامل ہیں۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ لیڈر کانگریس پارٹی میونسپل بورڈ ۱۸ر جنوری کو ستیہ گرہ کرینگے۔

مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے بیماری کی وجہ سے ستیہ گرہ کے فارم پر دستخط نہیں کئے ہیں۔

پنڈت دیبی سہائے باجپئی میونسپل کمشنر جنہوں نے جنوری میں ستیہ گرہ کرنے کا وعدہ کیا تھا انہوں نے اپنی رائے بدل دی ہے اور اب وہ ستیہ گرہ نہ کرینگے اس لئے ستیہ گرہ کے قواعد کی رو سے انکا نام سٹی کانگریس کمیٹی کی ممبری سے خارج کر دیا گیا ہے۔

کچھ کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے ممبران نے ستیہ گرہ کے فارم نہیں بھرے ہیں انکا ارادہ جیل سے باہر رہ کر سٹی کانگریس کمیٹی پر قبضہ کرنے کا ہے۔

سٹی فارورڈ بلاک نے ستیہ گرہ کی تحریک میں سٹی کانگریس کمیٹی کا ہاتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور آئندہ پروگرام پر کانگریس پریسیڈنٹ سے بات چیت کرنے کا اختیار مسٹر کرشن چندر کو دیا ہے۔

ستیہ گرہ ہفتہ میں کانپور ڈویژن میں ۱۸ ہزار روپے کا کھدر فروخت ہوا ہے جسمیں ۱۱ ہزار روپیہ کا کھدر صرف کانپور میں فروخت ہوا ہے۔

ستیہ گرہیوں کی گرفتاریاں مسٹر حمید خاں جنرل سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کو کانپور میں ۵ر جنوری کو مسٹر بینی سنگھ پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو ۶ر جنوری کو موضع بیتارہ میں اور ۷ر جنوری کو مسٹر جی۔ جی جوگ کو کانپور میں پولیس نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۳۸ کے مطابق گرفتار کر لیا ہے۔

ہرتال ستیہ گرہیوں کی گرفتاری کے سلسلہ میں تلک ہال میں جلسے ہوئے اور بازار بند رہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکولوں کے ماسٹروں نے ۱۲ر جنوری سنہ ۴۱ء کو ہرتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ہرتال اس فیصلہ کے مطابق کی جائیگی جو کہ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ ٹیچرس ایسوسی ایشن نے اپنے ایک جلسہ میں کیا تھا۔

ڈپوٹیشن خلاصی لائن کے باشندوں کا ایک ڈپوٹیشن مسٹر گنگا پرشاد کی سرکردگی میں ضلع مجسٹریٹ کی خدمت میں حاضر ہوا جسمیں امپرومنٹ ٹرسٹ کی شکایات پیش کیں۔

پرنسپل چٹرجی ایس ایس چٹرجی پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج کانپور نے یہ بیان دیا ہے کہ ان کے کالج کے دو طالب علموں کی تلاشی کی جو خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے وہ بالکل غلط ہے۔

جمعیت القریش مسٹر عبداللطیف قریشی پریسیڈنٹ جمعیت القریش ضلع کانپور کا دورہ کر رہے ہیں اور جنگ کی امداد کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں اور ڈیفنس بانڈ کی خریداری کے لئے لوگوں کو ترغیب دے رہے ہیں۔

میچ والوں میں جھگڑا الہ آباد گورنمنٹ پریس اور جریب کی چوکی ٹیم کے درمیان لیبر ویلفیر سنٹر میں جو میچ ہوا تھا اس میں آپس میں جھگڑا ہو جانے کی وجہ سے ۸ آدمی زخمی ہو گئے ہیں

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانپور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے کرائسٹ چرچ کالج کے معاملات میں دخل اندازی کو ناپسند کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اسکی وجہ سے معاملہ بد سے بدتر ہو گیا ہے اور اس کا رویہ مسلم طالب علموں کے جذبات اور مناسب کارروائیوں کو دبانا معلوم ہوتا ہے۔

اڈیٹر ہماری آواز کو صدمہ مسٹر احمد حسن باردی اڈیٹر ہماری آواز کی اہلیہ گذشتہ ہفتہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم کو اس سانحہ میں باردی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے

مولانا محمد علی مرحوم مجلس اتحاد ملت صوبہ پراونشل اتحاد ملت کے اعلان کے مطابق یوم مولانا محمد علی مرحوم بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا جسمیں ۴ر جنوری کو ایصال ثواب ۵ر جنوری کو جلوس اور ۶ر جنوری کو جلسہ کیا گیا۔ مکمل کارروائی کسی دوسری جگہ درج ہے۔

گرو گوبند جی کی برسی ۴ر جنوری کو مقامی سکھ جماعت نے گرو گوبند جی کی برسی بڑی دھوم دھام کے ساتھ منائی اور ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔

تلاشی اور گرفتاری مسٹر آر کے۔ گپتا، سابق جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی دہلی پولیس نے تلاشی لی اور انکو ایک سازش کے مقدمہ کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا۔

جلسواره کانفرنس جلسواروں کی ایک کانفرنس میں برطانیہ سے جنگ میں ہمدردی کا رزولیوشن منظور کیا گیا اور ایک دوسرے رزولیوشن میں حکومت سے جلسواروں کو پولیس اور فوج میں بھرتی کرنے کی درخواست کی گئی۔ ایک تیسرے رزولیوشن میں یہ درخواست کی گئی کہ انکے ممبران کو لوکل بورڈوں پنچائتوں میں نامزد کیا جائے۔

سزا مسٹر ستی جگی نرائن کو خلاف قانون اشتہارات تقسیم کرنے کے جرم میں عدالت سے ایک سال قید کی سزا ہوئی ہے۔

شہید ملت حضرت مولانا محمد علی مرحوم کی برسی میں کانپور کے باشندوں میں اتفاق و اتحاد
مجلس اتحاد ملت کی مساعی جمیلہ

کانپور ۷ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء پراونشل اتحاد ملت یو پی کے حسب الاعلان مجلس اتحاد ملت کانپور نے ذیل کے پروگرام کے ماتحت یوم مولانا محمد علی منایا

ایصال ثواب ۔ ۴ر جنوری بروز ہفتہ کو بعد نماز مغرب دفتر اتحاد ملت طلاق محل میں ایصال ثواب ہوا

جلوس ۔ ۵ر جنوری بروز اتوار کو ۲ بجے اتحاد ملت کے دفتر سے باشندگان کانپور کا ایک عظیم الشان جلوس۔ بسرکردگی جناب محمد وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر۔ و شفیق احمد صاحب کے اٹھا۔ جس کے تمام راستوں میں مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یو پی نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے مولانا مرحوم کے حالات زندگی جذبۂ جہاد پر مختصر تقریر فرمائی اور مولانا مرحوم کے نقش قدم پر چلنے اور مسلم بچوں کو مسلم اسکول۔ محمد علی اسکول مدرسہ فیض عام میں پڑھانے کی ہدایت فرمائی۔

جلسہ ۔ بعد جلوس کے ۸ بجے شب میں دفتر اتحاد ملت کے نیچے طلاق محل میں باشندگان کانپور کا جلسہ اتحاد ملت کے زیر اہتمام اور زیر صدارت سید حسن احمد شاہ صاحب ایکٹنگ صدر مسلم لیگ کے منعقد ہوا جس میں کرم علی صاحب نیلی پوش نے تلاوت قرآن کریم کی اور معروف علی نیلی پوش و جمال احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد جناب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ آپ کے بعد ذیل کے حضرات نے تقریریں کیں۔ درانی صاحب صہبائی صاحب۔ صوفی منظور علی صاحب۔ ماسٹر رشید احمد صاحب مولانا محمد علی اسکول ڈاکٹر سید رضا مزدور سبھا پنڈت کیلاش ناتھ کانگریس۔ آخر میں مجاہد ملت موصوف نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور صوفی صاحب نے ذیل کی تجویز پیش کی۔

تجویز باشندگان کانپور کا یہ جلسہ جو زیر اہتمام اتحاد ملت کے منعقد ہو رہا ہے۔ احمد حسین صاحب باردی اڈیٹر اخبار ہماری آواز کانپور کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پُر ملال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور بارگاہ رب العزت میں دعا کرتا ہے اور مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ۔ اور باردی صاحب و دیگر اعزا کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ آمین۔ جلسہ اور جلوس کی کامیابی ذیل کے حضرات کی کوششوں سے ہوئی۔ جہیس صاحب۔ محمد الحاق صاحب۔ امجد علی صاحب۔ علی حسین صاحب۔ محمد سلیم صاحب۔ حبیب اللہ صاحب۔ محمد اشرف صاحب محمد ہاشم صاحب عبدالغفور صاحب۔ وارث علی صاحب، محمد یعقوب صاحب، چودہری حسین صاحب۔ عبدالرحمن صاحب ذمرد صاحب محمد نذیر صاحب۔ محمد معصوم صاحب۔ سرداران مجلس اتحاد ملت کانپور نیلی پوشان

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشاں

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ:۔

مساۃ مسلٰہ بی بی اور مساۃ جمیعۃ النساء بیگم ساکن ۴۴/ ۱۶۸۔۱۵۵ محلہ بوچڑ خانہ کانپور پر مبلغ 7/ ۱۴/ 565 (پانچسو پینسٹھ روپیہ چودہ آنہ سات پائی) کا مطالبہ لیس رنٹ آف نزول لینڈ کی (نزول کی زمین کا کرایہ) بابت مکان نمبر ۶|۱۶ کانپور پر واجب الادا ہے لہذا مکان نمبری ۶/ ۱۶ بتاریخ ۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء ۱۲ بجے دوپہر کو احاطہ کچہری میں مسٹر کے۔ سی۔ شکلا نیل افسر کے سامنے مندرجہ بالا مطالبہ وصول کرنے کے لئے فروخت کیا جائے گا۔

المشتہر

تحصیلدار کانپور

سبد گل

ہندو مہاسبھا ہندوستان کی وہ عجیب غریب سیاسی جماعت ہے جس کی بنیادیں نفرت وحقارت کی لعنتوں پر استوار کی گئی ہیں۔ اس لئے اس جماعت کا نصب العین بھی ایک طرح کے سیاسی جرم سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو مہاسبھا کے پلیٹ فارم سے وقتاً فوقتاً جو تقریریں سننے میں آتی ہیں ان میں ایک مجرم دماغ کی تمام کیفیتیں جمع ہوتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسٹر ساورکر نے ہندو مہاسبھا کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے وہ بہت ہی مضحکہ خیز ہے۔

مثلاً ایک جگہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:-

"بلا شک وشبہ مقابلۃً عدم تشدد کی پالیسی ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انسانی سوسائٹی کو بھاری امداد مل سکتی ہے اور اپنی مجلسی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے انفرادی طور پر بطور قوم کے اس پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے۔"

مگر دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

"عدم تشدد کی تقدیری مجنونانہ فلسفہ ہے۔ یہ مہاتما پن کا نہیں بلکہ پاگل پن کا ثبوت ہے۔"

کچھ دن ہوئے گاندھی جی نے پنجابی سپاہیوں کو "بھاڑے کا ٹٹو" کہہ دیا تھا اس پر پنجاب پریس نے گاندھی جی کی خوب خبر لی اور سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے تو دامن تہذیب کو بھی ہاتھ سے دیدیا لیکن اب معاصر احسان لاہور نے مسٹر ایمری کی تازہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"ابتدائے جنگ میں سر سکندر نے دس لاکھ جوانوں کی پیشکش کی کیوں؟ یہ کہکر کہ اس وقت ملک کی حفاظت ضروری ہے اور پنجاب کے ذمہ یہ حفاظت ہے۔ اس پنجاب کے ذمہ جس نے نہ صرف ہندوستان کی ہمیشہ حفاظت کی۔ اس کی سرحدوں کو سنبھالے رکھا بلکہ فرانس کی بھی حفاظت کی۔ مصر کی بھی حفاظت کی اور اب پھر کر رہا ہے لیکن اس پیشکش اور اس قربانی کا جواب جو اس پیشکش کی تہ میں تھی وزیر ہند نے جو کچھ دیا ہے کیا وہ اس قابل نہیں کہ حفاظت کے دعویدار شرم سے ڈوب مریں۔ وزیر ہند نے ایک طرح یہ بتا دیا ہے کہ جو لوگ آج حفاظت وطن کے نام پر سر کٹا رہے ہیں وہ دراصل حفاظت کے قابل نہیں ہیں اور اس کے ساتھ ہمارا ذہن فوراً گاندھی جی کے ان الفاظ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ پنجابی سپاہی بھاڑے کے ٹٹو ہیں اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا سرفروشی اور جانبازی کی قدر اسی طرح ہوتی ہے؟"

ہم اپنے معاصر کی خدمت میں عرض کرینگے کہ اگر وہ کچھ سوچنا چاہتے ہیں تو پھر گاندھی جی کے الفاظ ہی پر بار بار غور کریں، شاید انکی مشکل حل ہو جائے۔

ص اسکے شانے پر رکھکر تیز چھری سے اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر کہکر جلد ذبح کرے۔ کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرے تو اللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ کے بعد اس کا نام لیوے اور بہتر ہے کہ جانور کا پکڑنے والا بھی بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر کہے اور مستحب ہے کہ گوشت قربانی کا کچھ مساکین کو دے اور آپ کھاوے اور اپنے اہل وعیال اور احباب کو کھلاوے اور اس کی کھال کو اپنے مصرف میں لانا تو جائز ہے مگر خیرات کرنا افضل ہے اور قربانی کرنے والے کو قربانی کی کھال بیچکر اس کی قیمت اپنے صرف میں لانا جائز نہیں اگر اس غرض سے فروخت کریں کہ وہ قیمت مستحقین مثلاً طلبا وغربا ومدعیرہم کو دیں گے تو جائز ہے۔

ادب لطیف

زمزمہ ترنم

آتش غم سے بیتیدہ اور نصیب افتادہ نازنین نے کروٹ لینے میں دست محسن کو زیادہ زحمت نہ دی ایک سوختہ جگر کی طرح اس نے آہ بھر کر آنکھ کھولی، اور نگاہ بے بینا سے اپنے زخم دکھا کر بولی "کوئی ہے جو خدا کے واسطے میرے زخموں کو اپنے دست حدت پرست سے ڈھانپ لے؟"

آواز گنبد نیلی میں گونجتی رہی۔ مگر ایک زمانہ ہو گیا۔ دنیا والے اس مقام سے گذرتے چلے گئے، نازنین روداد عشق رنگیں کو پہلوئے زار میں دبائے پڑی رہی۔ تہی قلبی سے بولنا دوبھر تھا۔ وہ کسی ایسے حق نواز کی محتاج عنایت نظر آتی تھی، جو اس کی تشنہ لبی کو بحر الفت سے سیراب کر دے۔

اختیار حسن سے فرشتہ صباحت کو بے نیازی عطا ہو چکی تھی۔ وہ متاع ازلی پر نازاں تھا نگاہ ترحم کے فقدان سے اس نے نازنین پر اچٹتی نظر بھی نہ ڈالی اور مستانہ وار گذر گیا مگر اس کے بعد... تھوڑی ہی دیر بعد... ایک پیکر ملاحت کو مغموم ومعصوم نازنین کی نازبرداری کرتے دیکھا گیا۔ اس وقت کائنات ہم متوجہ ہو گئی کیونکہ قدرت ایک نیا کھیل کھیلنے والی تھی۔ گل وبلبل، بالفاظ دیگر حسن وعشق سرگرم تماشا تھے۔ زخم آرزو کا مرہم لطف وکرم سے اندمال ہو گیا۔ دل غم خوردہ مسرت ازلی سے نہال ہو گیا کیونکہ پیکر ملاحت نے کسی جذبہ کے ماتحت نازنین کے زخموں پر ہاتھ دھر دیئے۔

حجاب تمنا کے صدقے کہ نازنین اپنے محسن کی گود میں ارمان فطری کو بیان کرنے سے قاصر رہی فرط خود فراموشی نے باندازِ سحاری کھلی ہوئی آنکھیں بند کر دیں۔ پیکر ملاحت نے عالم غیر کے دھوکے میں لب جاں بخش نازنین کے لبوں سے اس امید میں پیوستہ کر دیئے کہ شاید نازنین کو ہوش آ جائے اور وہ آنکھ کھول دے مگر... مطلوب یہی تھا۔ نتیجہ گرمی شوق کے شاہکار سے پیدا ہو گیا یعنی تخیل رنگیں ادا سے دم لذت شناس پیدا ہو گیا۔

راز مسرت ترنم کی گنگھور گھٹا سے ساون بھادوں بن کر اس طرح برسا کہ ہر قطرۂ زمین سکون آفریں میں داستان دل بن کر رہ گیا۔

جو چمن کیفیات حقیقی کے بغیر ویرانے سے کم نہ تھا جس دل میں اختلاج کے سوا جذبہ تمنا کا دم نہ تھا وہ بھی کبھی کسی معنوی سرور کی مستی سے جھومنے لگا۔ ہر گل رنگیں نغمہ سرائی کی داد میں بلبل کا منہ چومنے لگا۔ کیوں نہ ہو ابھی تک نغمہ ساز فطرت سے بیگانہ تھا لفظ ترنم استعمار فضائی کا محض افسانہ تھا آج صباحت حسن کی جبیں خود بیں پر راست نمایاں اور انوار رحمت سے ملاحت کی قسمت درخشاں ہو گئی۔ کیوں، وہ دیکھو کشش اختیار کا واحد دعویدار! پیکر ملاحت کس شان دلفریبی سے معروف نے نوازی ہے۔

کسی نے دل میں چٹکی بھر کر کہا۔ یہ تو کرشن چندر بھگوان ہیں۔

✕ ہیں۔ ان بہنوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عورت کی زندگی ہی بچوں کی پیدائش کے بعد شروع ہوتی ہے جو عورت کسی بچے کی ماں نہیں بنی ہے اسے یہ حق ہی حاصل نہیں کہ وہ اپنے آپ کو عورت کہہ سکے۔

ترکی کی فوج میں اضافہ

انقرہ ۵ جنوری۔ ۱۲ سال کے اوپر کی عمر والے تمام مردوں کو فوج میں مزید ایک سال کے لئے رہنا پڑیگا۔ یہ فیصلہ بھی حکومت نے کیا جبکہ جنرل سٹاف کی اسی درخواست پر غور کیا گیا کہ ترکی ڈیفنس کے لئے مزید فوج کی ضرورت ہے۔

عالم نسواں

میں بچوں کی پیدائش سے گھبراتی تھی

یورپ امریکہ میں ایسی لاکھوں لڑکیاں اور عورتیں موجود ہیں جنہوں نے بچوں کی پیدائش کے خوف سے اس وقت تک شادیاں نہیں کی ہیں۔ ان عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا یہ خیال ہے کہ شادی کے بعد اولاد پیدا کرنا عورت کے لئے بدترین مصیبت ہے۔ چنانچہ یہی خیال انکو شادی کرنے سے روک رہا ہے۔ اسی خیال کی ایک لڑکی نے پچھلے دنوں شادی کر لی تھی، شادی اور بچوں کی پیدائش کے بعد اس نے اولاد سے ڈرنے والی لڑکیوں اور عورتوں کی رہنمائی کے لئے ایک مضمون لیڈیز میگزین میں شایع کیا ہے جسکا اقتباس ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

میں نے اور میری تمام سہیلیوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ ہم شادی نہیں کرینگی کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ شادی کرنا نہ صرف اپنی آزادی کو غارت کر دیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی بچے پیدا کر کے افلاس کو بھی دعوت دینا ہے۔

میرا یہ خیال برسوں تک قایم رہا لیکن حالات کچھ ایسے پیدا ہوئے کہ مجھ کو ایک نوجوان سے شادی کرنی پڑی، شادی کے بعد بچوں کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ لہذا اب میں تین بچوں کی ماں ہوں۔ ان تین بچوں میں دو لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بچوں کی پیدائش کے بعد عورت کی آزادی بڑی حد تک ختم ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی عورت کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں لیکن بچوں کی موجودگی خود اتنی بڑی مسرت ہے۔ کہ اس پر ہزار آزادیاں آسانی کے ساتھ قربان کی جا سکتی ہیں۔

بچوں کی پیدائش کے بعد مجھ کو معلوم ہوا کہ عورت کی تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ نسل انسانی میں اضافہ کرے اور اگر کوئی عورت ایسا نہیں کرتی ہے تو وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کر رہی ہے۔

تین بچوں کی ماں بننے کے بعد میں یہ محسوس کر رہی ہوں کہ وہ عورتیں اور لڑکیاں غلطی پر ہیں جو بچوں کی پیدائش سے گھبراتی ہیں سچ تو یہ ہے کہ بچوں کی موجودگی اتنی بڑی مسرت ہے جس پر بیشمار مسرتیں قربان کی جا سکتی ہیں۔

جب سے میں بچوں کی ماں بنی ہوں مجھ کو کسی تفریح کی ضرورت باقی نہ رہی۔ شوہر کے تقاضہ کے باوجود میں کبھی کسی تفریحی مشغلہ میں دلچسپی نہیں لیتی کیونکہ مجھ کو جو تفریح اپنے بچوں میں حاصل ہوتی ہے وہ دنیا کی ہر تفریح سے بڑھ کر ہے۔

جب ننھے ننھے بچے بھولے پن کے ساتھ مجھ سے باتیں کرتے ہیں تو ان کی آواز دنیا کی ہر لَے سے زیادہ دلکش معلوم ہوتی ہے انکی توتلی زبان میں باتیں کرنا تو درکنار رونا بھی مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے۔

انکے نہلانے دھلانے اور کپڑے بدلنے میں مجھکو اس درجہ مسرت حاصل ہوتی ہے کہ میں اس کا اظہار نہیں کر سکتی۔ اور انکی طفلانہ حماقتوں سے میں اس قدر مسرور ہوتی ہوں کہ ایسی خوشی میں نے کبھی محسوس نہیں کی۔

بچوں کی پیدائش کے بعد میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ بچوں کی پیدائش کے بعد عورت ایک مرتبہ پھر نیک ہو جاتی ہے کبھی بدی یا برائی کا خیال اس کے ذہن میں نہیں آتا کیونکہ اس کو اپنے بچوں سے اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ وہ کسی برائی کی جانب غور کر سکے۔

ذاتی مشاہدہ کے بعد میں اپنی سہیلیوں اور بہنوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ وہ عورتیں اور لڑکیاں مغالطہ میں ہیں جو بچوں کی پیدائش سے گھبراتی ✕

بچوں کی دنیا

تمھیں کیا پڑھنا چاہیئے

نئی کتابوں کے انتخاب کے لئے تمھیں اپنے استاد کی مدد ضرور لینی چاہیئے۔ تاہم تمہاری رہنمائی کے لئے میں بھی چند ہدایات لکھ دیتا ہوں:-

(۱) بزرگ آدمیوں کی زندگی کے حالات پڑھو۔

(۲) مختلف ملکوں کے حالات ضرور پڑھو، اگر لوگوں کے سفرنامے مل جائیں تو ضرور پڑھو،

(۳) سراغرسانی کے ناول بھی بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔

(۴) بیسویں صدی کی ایجادوں کا مطالعہ بھی نہایت مفید ہے۔

(۵) کتب مقدسہ کے چیدہ چیدہ حصوں کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۶) بزرگوں کے اقوال زریں کو غور سے پڑھو اور انھیں دلنشیں کر لو۔

(۷) ریلوے۔ ڈاک خانہ۔ تار۔ محصول چونگی خرید وفروخت کے اصولوں۔ بازار کے نرخوں وغیرہ کی واقفیت ضرور بہم پہنچانی چاہئے

(۸) باغبانی، زراعت۔ اور مشاہدۂ قدرت کی کتب ضرور پڑھو۔

(۹) جسمانی نشو ونما کے متعلق بھی بہت سی کتب لکھی جا چکی ہیں۔

(۱۰) مناظر قدرت، حمد۔ حب وطن کی نظمیں نہایت ضروری ہیں۔

فضائل ومسائل قربانی

ہر مرد وعورت مسلم عاقل بالغ مالک نصاب پر واجب ہے کہ قربانی اپنی طرف سے کرے **مسئلہ** اونٹ یا گائے یا بھینس یا دنبہ یا بکرا یا بھیڑ نر ہو یا مادہ۔ اونٹ اور گائے اور بھینس میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو جائز ہے **مسئلہ** اونٹ پانچ برس سے کم اور گائے اور بھینس دو برس سے کم اور بھیڑ اور بکری ایک برس سے کم اور دنبہ ۶ ماہ سے کم کی قربانی جائز نہیں **مسئلہ** جانور قربانی کا بے عیب ودرست ہو لنگڑا اندھا کانا اور بہت لاغر بیمار نہ ہو اور کوئی عضو اس کا ایک تہائی سے زیادہ کٹا نہ ہو **تنبیہہ** جو شخص مالک نصاب قربانی نہ کرے اس سے آنحضرت صلعم نے ناراضی ظاہر فرمائی ہے بعض استطاعت قربانی میں تساہل کرتے ہیں۔ اور تھوڑی سی بے توجہی کر کے ثواب عظیم سے محروم رہتے ہیں اور ناراضی حضرت صلعم سے خوف نہیں کرتے **حدیث** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وسعت قربانی کی رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے خدا تعالےٰ سب مسلمانوں کو حضرت صلعم کی ناراضی سے بچاوے جو صاحب نصاب ہیں انکو لازم ہے کہ قربانی ضرور کریں۔ **حدیث** فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحٰی کے روز کوئی عمل قربانی سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مرغوب نہیں انھیں فضائل کے حاصل کرنے کو اولیا اللہ نے قربانی کا بہت اہتمام فرمایا ہے بعض بزرگوں نے اپنے مخصوصین کو حکم کیا کہ اپنا پیراہن فروخت کر کے قربانی کرو اس لئے کہ پیراہن ہر وقت میسر ہو سکتا ہے اور یہ وقت قربانی کا میسر نہ ہوگا۔ جانور قربانی کا اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم کرے اور ذبح سے پہلے جانور کو بھوکا پیاسا نہ رکھے اور ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اس کے بعد اسکے جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹائے اور داہنا پیر ص

پردۂ فلم

کیسے فلموں کی ضرورت ہے؟

ہندوستان میں فلم کمپنیاں کثرت سے پیدا ہوئیں اور اسی معیار سے ختم بھی ہوتی گئیں، ملک میں فلموں کی تعداد بھی ترقی پر ہے اور ہر کمپنی ماہ بماہ اس میں اضافہ ہی کرتی جا رہی ہے بڑے پیمانے کے فلم ساز کمپنیاں سال میں ایک سے زاید پکچر تیار کرتی ہیں اور کم سرمایہ والے فلمساز ایک ہی فلم پر اکتفا کرتے ہیں، غرض فلموں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے لیکن جسقدر فلمساز آجکل فلم تیار کر رہے ہیں ان میں افسانوی حیثیت سے بڑی حد تک رومان کے مناظر پیش کرتے وقت یکسانیت پائی جاتی ہے اور یہ بنیادی سقم افسانہ کے کردار ہیں۔ اسوقت ظاہر ہوتا ہے جب سکرین پر حسن وعشق کی داستان دوہرائی جا رہی ہو کوئی فلم ایسا نہیں ملے گا جس میں عشق ومحبت پریم کی تفسیر نہ پیش کی گئی ہو گو مختلف اور دیگر طریقوں سے محبت کے فلسفے اور اسکے کرشمے کو پیش کیا جاتا ہے لیکن اب ہندوستانی محبت کے لفظ سے کافی واقف اور آشنا ہو چکے ہیں ان کے دل ودماغ میں پریم کا دلکش لفظ اچھی طرح جاگزیں اور ذہن نشیں ہو چکا ہے انکو عشق کے معنی بتانا سراسر غلطی ہے ہندوستان کا بچہ بچہ پریم کے گیت الاپتا ہے محبت کی باتیں کرتا ہے اور عشق کے فلسفے کو سمجھتا ہے گلی کوچوں میں چھوٹے چھوٹے بچے "پریم کا اس جگ میں پنتھ نرالا!" اور "پریم نگر میں بناؤں گی گھر" گاتے پھرتے ہیں اب ہندوستانیوں کو پریم اور محبت کی فلموں کی چنداں ضرورت نظر نہیں آتی اس لئے پروڈیوسروں کو چاہیئے کہ فلموں کو اب محبت اور پریم سے بالکل پاک صاف رکھیں کیونکہ انگریزی کا ایک مقولہ ہے کہ اگر زیادتی برتی گئی تو محبت اور پریم کے لفظوں میں چاشنی اور دلکشی باقی نہیں رہے گی۔ اس کا اثر غریب ہندوستانیوں پر برا پڑے گا اور انکا دماغ صرف محبت ہی تک محدود ہو جائے گا۔ انکا دماغ اس قدر ماؤف اور مسدود ہو جائے گا کہ وہ کسی دوسری نئی ومفید باتوں کو سمجھنے سے قاصر ہو جائینگے۔

یورپ وامریکہ میں بہت سی فلمیں ایسی تیار ہوتی ہیں جنمیں محبت کا شائبہ تک نہیں ہوتا ہے وہ اکثر فلمیں تاریخی ہوتی ہیں اور اپنے ہی شہر میں رہ کر لوگ شمالی خطوں اور وسط افریقہ کی سیر کرتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کے عادات واطوار سے بھی واقف ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے محلات پرانے اور قدیم شہروں اور دنیا کی عجیب وغریب چیزوں کو دیکھکر اپنی معلومات میں اضافہ کر لیتے ہیں مگر ہندوستان میں یہ بات نصیب نہیں کوئی بھی فلم کمپنی ہندوستان سے باہر قدم رکھنے کی ہمت نہیں رکھتی۔ وہ تو صرف عشق ومحبت کا کھیل بنانا جانتی ہے۔ لیکن یورپ وامریکہ والے عشق ومحبت کے فلموں کے علاوہ تاریخ اور سائنس کے کھیل بھی تیار کرتی ہیں حال ہی میں امریکہ میں ایک فلم BOY'S TOWN تیار ہوئی ہے جس میں CARTSPENCER نے کام کیا ہے تعجب کی بات ہے کہ اس فلم میں ایک عورت بھی نظر نہیں آتی، جب یورپ اور امریکہ والے جو دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور بغیر محبت کئے زندگی اجیرن اور ناخوشگوار سمجھتے ہیں ایسے فلم تیار کرنے لگے ہیں تو ہندوستان کیوں نہ اس قسم کا فلم تیار کرے۔

اگر واقعاتی اور تواریخی فلم تیار کرنے میں ہندوستان روپے کی کمی محسوس کرتا ہے تو پھر اصلاحی وسماجی فلم تیار کرنا شروع کر دے ایسا فلم بنائے جس میں سوسائٹی کے گناہ، سماج کی بدعنوانی اور ازدواجی زندگی کے ناخوشگوار ہونے کے اسباب واضح طور پر دکھائے جائیں جس سے سماج کے ٹھیکیدار پشیمان ہو کر اپنی اصلاح کرتے نظر آئیں اور میاں بیوی کے تعلقات آپس میں بہتر اور خوشگوار ہو جائیں، مار پیٹ والے فلموں سے کبھی بھی ہندوستان مستفید نہیں ہو سکتا کیا ایک شخص کے لئے دو منزلہ مکان پر اچک کر چڑھ جانا ممکن ہے کیا ایک عورت صرف ایک پستول کی مدد سے پچیس مسلح سپاہیوں کا مقابلہ کر کے انکو بھگا سکتی ہے؟ ناممکن! پھر کیوں دکھائی جاتی ہیں جنسے کوئی فائدہ نہیں

اقوال زریں

مولانا ابوالکلام آزاد کے اقوال

وہ صدائیں جو محض زبان سے اٹھتی ہیں ہوا کی منجمد سطح میں تموج پیدا کر سکتی ہیں مگر دلوں کے سمندر میں لہریں پیدا نہیں کر سکتیں کان انکو سنتے ہیں پر دل انکے آگے مسحور نہیں ہوتے۔"

یاد رکھو وہ خدا جو کون ومکاں سے منزہ ہے جب دنیا میں آتا ہے تو اپنے رہنے کے لئے گھر چاہتا ہے زمین کی شاندار آبادیاں، پہاڑوں کی سربفلک چوٹیاں سمندر کی ناپیدا کنار موجیں، صحراؤں کے وسیع میدان یہ سب اس کے لئے بے کار ہیں، بادشاہوں کے تخت ہیبت واجلال، لعل وجواہر سے لبریز خزانے بڑے بڑے گنبدوں اور ستونوں کے عظیم الشان ایوان محل اس کا گھر نہیں بن سکتے۔

دنیا نے ہمیشہ یہ تماشا دیکھا ہے کہ حکومتیں عروج اقبال، تمدن، تہذیب عقل ودانائی طاقت و تسلط کے انتہائی درجہ تک پہونچکر پھر اچانک گری ہیں۔

تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو، مگر اپنے دل کی اندھیاری دور کرنے کے لئے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈھتے۔

اس محبوب مطلوب (خدا) کو کہاں بٹھاؤگے جبکہ تمہارے پہلو میں اس کے بیٹھنے کے لئے کوئی اجڑا ہوا دل ہی نہیں۔

موج تبسم

ایک سہیلی دوسری سہیلی سے! "تم کو سب سے زیادہ اپنے شوہر کی کونسی ادا پسند ہے۔
دوسری سہیلی: "میرے شوہر کی وہ ادا دیکھنے کے قابل ہوتی ہے جب وہ مہینہ کی پہلی تاریخ کو لاپرواہی کے ساتھ ساری تنخواہ مجھے لاکر دے دیتے ہیں۔ بس سب سے زیادہ مجھے انکی یہی ادا پسند ہے"۔
پہلی سہیلی: "مجھے بھی اپنے شوہر کا یہی انداز سب سے بھلا معلوم ہوتا ہے۔

مریض (ڈاکٹر سے): "ڈاکٹر صاحب میرا ہاضمہ بہت کمزور ہے"۔
ڈاکٹر (نبض دیکھتے ہوئے): "آپ نے ناشتہ تو نہیں کیا"
مریض: "بہت مختصر۔ صرف دو مرغی۔ ۴ انڈے، ۵ پونڈ دودھ اور کچھ پھل کھائے ہیں!"
ڈاکٹر: "میں آپکا علاج کرنے سے معذور ہوں"!

ایک دوست (دوسرے دوست سے): "مجھے یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ آپکا لڑکا تاریخ میں فیل ہو گیا"!
دوسرا دوست: "فیل نہ ہوتا تو کیا ہوتا کمبخت ممتحن نے اس کی پیدائش سے ہزاروں برس پہلے کی باتیں پوچھنی شروع کردیں۔ بھلا کوئی شخص اپنی پیدائش سے پہلے کے حالات کیونکر بتا سکتا ہے"!

دلچسپ معلومات

راگ اور حیوانات!

راگ اور گانے کا نہ صرف حضرت انسان ہی مشتاق ہے بلکہ جانور اور پرندے بھی گانے کو بڑا شوق سے سنتے ہیں تھوڑا عرصہ ہوا لندن کے چڑیا گھر میں چند تجربات کئے گئے۔ گویوں کا ایک گروہ اپنے ساز بجاتا ہوا ہر ایک خانہ کے نزدیک جاتا تھا مختلف جانوروں پر گانے کا مختلف اثر ہوتا تھا مثلاً گینڈا گانے کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتا تھا، شیر ہر ایک راگ کو بہت غور سے سنتے تھے گیدڑ جب ساز کی آواز کی سنتے تھے تو منہ آسمان کی طرف کرکے زور سے چیخ لگاتے تھے۔ جب کوئی غم پیدا کرنے والا راگ چیتے کو سنایا جاتا تھا تو وہ غم محسوس کرتا تھا اور خوشی کے راگ سے خوش ہوتا تھا پانی کے ذخیرہ کے پاس جب راگ بجائے گئے تو گھڑیال پانی کی سطح پر آگئے کچھوا اور مکڑیاں بھی راگ کی طرف محو ہوگئے تھے۔

انگلش چینل کو عبور کرنیوالا

برطانیہ پر جرمن کی فوج کشی کے سلسلے میں ایک بہت بڑا سوال انگلش چینل کو عبور کرنے کا ہے اور اس کا نام اخباروں میں بہت آرہا ہے لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ بیس میل لمبی نہر سب سے پہلے کس نے تیر کر عبور کی؟
انگلش چینل کو سب سے پہلے کپتان میتھو ویب نے اگست ۱۸۷۵ء میں تیر کر عبور کیا اسے ۲۱ گھنٹے اور ۲۵ منٹ لگے تھے، ستمبر ۱۹۱۱ء تک کسی نے پھر یہ نہر عبور نہیں کی لیکن اس کے بعد کم وبیش ایک درجن مردوں اور عورتوں نے اسے عبور کیا۔

یاد رفتگان ۱۹۴۰ء

لالہ شیام لال ممبر مرکزی اسمبلی دربار دیوانا دیوان راجکوٹ۔ راجہ صاحب راجکوٹ۔ لارڈ ٹویڈس موئر گورنر کنیڈا۔ سر مائیکل اوڈوائر سابق گورنر پنجاب۔ مسٹر سیوج وزیر اعظم نیوزیلینڈ سر جان گلمور وزیر برطانیہ شری مت سی الف اینڈریوز راجہ کو لنگوڑ۔ مشہور جرمن سائینسداں ڈاکٹر کارل۔ رائے بہادر سیوک رام مسٹر جارج لانسبری لبرل لیڈر برطانیہ۔ مہاراجہ سر کشن پرشاد وزیر حیدرآباد۔ کرکٹ کے مشہور کھلاڑی مسٹر امر سنگھ ملک معظم کے چچیرے بھائی لارڈ فریڈرک اٹلی کا فوجی کمانڈر لارڈ و بلبا۔ مسٹر ہار اننداس پنانی ممبر سندھ اسمبلی مہاراجہ میسور۔ نواب احمد یار خاں دولتانہ موسیو ٹرٹسکی مشہور سائینسداں سر لاج اسپین کی جمہوریت کے سابق صدر ڈاکٹر ازانا مسٹر نیوائل چیمبرلین سابق وزیر اعظم برطانیہ حسن صابری پاشا وزیر اعظم مصر مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد ناظم جمعیۃ العلماء ہند لارڈ کریگون وزیر اعظم آئرلینڈ۔ مہاراجہ کولہاپور لارڈ لوتھین۔ یونس پاشا۔ صالح وزیر مصر لارڈ ٹویقین۔ موسیو کالیو سابق صدر فنلینڈ راجہ صاحب ریاست کوٹہ۔ احسن مارہروی۔ خواجہ عبدالرؤف۔ حضرت اختر مینائی۔ حضرت آغا شاعر۔ پروفیسر اکبر حیدری۔ شفاء الملک حکیم عبدالمجید

کرشن کانت مالوی کا انتقال

دہلی۔ ۳ر جنوری یہ خبر بڑے رنج اور دکھ سے سنی جائے گی۔ کہ مرکزی اسمبلی کی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے سرکردہ ممبر سر کرشن کانت مالویہ جو پنڈت مدن موہن مالویہ کے بھتیجے تھے طویل بیماری کے بعد ارون ہسپتال کل رات انتقال کر گئے ہیں۔ آپ کی لاش آج داہ سنسکار کے لئے الہ آباد لے جائی جارہی ہے۔

ٹریبیون کے سابق ایڈیٹر کا انتقال

بمبئی۔ یکم جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پرانے اور مشہور جرنلسٹ مسٹر نگیں دراس گپتا سابق ایڈیٹر ٹریبیون (لاہور) ۸۲ سال کی عمر میں انتقال فرماگئے۔

افسانہ

ایک مختصر افسانہ

پیار

قدرت نے ہر شخص کو پیار ومحبت اور ایثار کا جذبہ عطا فرمایا ہے۔ لیکن سچی محبت اور سچا ایثار صرف ماں ہی کے دل کی گہرائیوں میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے کسی شاعر نے کہا ہے۔

سرتاپا انتہائے الفت ہے
ماں کا سایہ خدا کی رحمت ہے

عہد ماضی میں سلطنت ایران پر شہنشاہ نمیس حکمراں تھا۔ اُسے ہر طرح کی آسائش تھی۔ دنیا کی ہر چیز اس کے ایک اشارے پر مہیا ہو جاتی تھی۔ مگر وہ اولاد کی دولت سے محروم تھا۔ اکثر اس کے مشیر کار اسے دوسری شادی کا مشورہ دیتے۔ مگر وہ انکار کردیتا ایک روز شہنشاہ جنگل میں شکار کے لئے جاتا ہے۔

وہاں ایک سیمرا نامی لڑکی سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ سیمر کی شوخ طبیعت شہنشاہ کے دل پر جادو کا اثر کرجاتی ہے۔ لہذا شہنشاہ اپنی ملکہ سوسانا کی مرضی سے سیمرا کو دوسری ملکہ بنا لیتا ہے۔ مگر ملکہ سوسانا کہ بھائی ژو ہیرس اس شادی کے خلاف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ شہنشاہ کے بعد تخت وتاج پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

ایک فوجی افسر اولنس نامی کا ایک لڑکا شہنشاہ کا خادم ہوتا ہے۔ ژوہیرس شہنشاہ کے دودھ میں زہر ملا دیتا ہے اور خود ہی شہنشاہ کو خبر دیتا ہے کہ حضور آج دودھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ شہنشاہ اولنس کے لڑکے کو فوراً قتل کر دیتا ہے۔ اولنس اپنے نوجوان لڑکے کا انتقام لینے کے لئے اپنے عہدے سے دست بردار ہوکر اسکی قبر پر جاتا ہے اور شمشیر بکف ہوکر انتقام لینے کی قسم کھاتا ہے۔

ایک سال کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ سیمرا کو بچہ ہونیوالا ہے۔ لہذا ژوہیرس اپنی بہن ملکہ سوسانا کو بہکاتا ہے کہ اگر سیمرا کو بچہ ہوگیا تو یاد رکھو تم شہنشاہ کی نظر سے گر جاؤگی۔ لونڈی بن کر زندگی بسر کروگی وہ کہتی ہے کہ تم ٹھیک کہتے ہو بھائی جان۔ مگر اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ دنیا میں ہر مرض کی دوا ہے۔ پیدا ہوتے ہی بچہ غائب کردو اور بچے کی جگہ بندر کا بچہ رکھدو۔ لہذا سوسانہ دایہ سے ملکر ایسا ہی کرتی ہے۔ بچہ صندوق میں بند کرکے دریا کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ لیکن سیمر بچے کے رونے کی آواز سن لیتی ہے۔ ادہر شہنشاہ اولاد کی خبر سننے کے لئے بیتاب ہے۔ اور ژوہیرس خبر دیتا ہے کہ حضور ملکہ سیمرا کو بندر کا بچہ پیدا ہوا۔ شہنشاہ غضبناک ہو جاتا ہے اور ژوہیرس کے مشورے سے ملکہ سیمرا کو تہ خانے میں قید کر دیا جاتا ہے۔ اور سیمرا میرا بچہ پکارتی رہتی ہے۔

اتفاق سے وہ صندوق اولنس کے ہاتھ لگ جاتا ہے۔ جب وہ صندوق سے بچہ نکالتا ہے تو اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بچہ شہزادہ ہے وہ شہزادے کو اپنے بچے کی طرح پالتا ہے۔ اور اُسے ڈاکہ زنی سکھانے کا ارادہ کرتا ہے۔ بیس سال کے بعد شہزادہ سیرس ایک کامیاب ڈاکو بن چکا ہے۔ اور جنگل میں شہزادی سوسیا نا شکار کرتی ہوئی ایک تیر مارتی ہے وہ تیر سیرس کو لگ جاتا ہے۔ جب سیرس دیکھتا ہے کہ تیر مارنے والی عورت ہے تو اس کا تمام غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ وہ تیر دونوں کے دل میں محبت کا تیر بنکر اُتر جاتا ہے اور دونوں کو ایک دوسرے سے محبت ہو جاتی ہے

شہنشاہ شہزادی لوسیانا کو اپنا وارث قرار دینے کا اعلان کرتا ہے۔ یہ خبر اولنس کو ملتی ہے تو وہ سیرس سے کہتا ہے کہ بیٹا جاؤ شہزادی لوسیانا کو وارث قرار دینے سے پہلے اُٹھالاؤ۔ لہذا سیرس جاتا ہے اور لوسیانا کو خوابگاہ سے منہ ڈھانک کر لیجاتا ہے۔

جب اولنس کے سامنے لوسیانا کا منہ کھولتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہ یہ تو وہی ہے جسے میں دل دے چکا ہوں۔ لوسیانا بھی سیرس سے کہتی ہے کہ تم نے دھوکا کیا۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ سیرس اس راز کو چھپانے کے لئے یہ ظاہر کرتا ہے کہ جیسے وہ لوسیانا کو جانتا ہی نہیں۔ اولنس لوسیانا کو غار میں بند کر دیتا ہے۔ مگر سیرس رات کو غار میں جاکر لوسیانا سے معافی مانگتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ چلو میں تمہیں یہاں سے لے چلتا ہوں۔ اتنے میں اولنس آجاتا ہے اور سیرس سے کہتا ہے۔ تم اسے نہیں لیجا سکتے۔ سیرس کہتا ہے کہ اگر آپ کو انتقام ہی لینا ہے تو شہنشاہ سے لیجئے۔ اس نے آپ کا کیا نقصان کیا ہے۔ اولنس مان جاتا ہے اور سیرس لوسیانا کو محل میں پہونچا دیتا ہے۔

ملکہ سیمرا تہ خانہ میں بند ہے اور بچے کے فراق میں پاگل ہو چکی ہے۔ جو آتا ہے اس سے بچے کا پتہ پوچھتی ہے۔ ایک دن وہی دایہ کھانا لیکر آتی ہے تو سیمرا اس سے کہتی ہے کہ میرا بچہ کہاں ہے بتا میں تجھے انعام دوں گی۔ دایہ کا دل پسیج جاتا ہے۔ وہ بتانا ہی چاہتی ہے کہ ژوہیرس آجاتا ہے اور دایہ کو مار ڈالتا ہے۔ ژوہیرس خون کا الزام سیمرا پر لگاکر شہنشاہ کے سامنے لیجاتا ہے۔ شہنشاہ سیمرا کو جنگل میں چھوڑ دینے کا حکم دیتا ہے۔ لہذا سیمرا کو جنگل میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

سیمرا دیوانہ وار جنگلوں میں بیٹا بیٹا کرتی ہوئی بھٹک رہی ہے۔ اتفاق سے سیرس آجاتا ہے اور دونوں کی محبت جوش میں آتی ہے۔ سیرس سیمرا کو ماں بناکر اولنس کے پاس لے جاتا ہے۔

ایک دن اولنس سیرس سے کہتا ہے کہ جاؤ بیٹا شہنشاہ سے میرا انتقام لو۔ سیرس جاتا ہے اور محل میں جاکر گرفتار ہو جاتا ہے۔ شہنشاہ سیرس کو پھانسی کا حکم دیتا ہے اولنس کو خبر ملتی ہے وہ ہنستا ہے۔ سیمرا کہتی ہے تم بچے کی موت پر ہنستے ہو۔ سیمرا بیٹا بیٹا کرتی ہوئی بھاگ جاتی ہے اور اولنس اس کے پیچھے جاتا ہے۔

ادھر بھوکے پیاسے سیرس کو پھانسی دینے کے لئے بازاروں میں سے لئے جارہے ہیں۔ سیرس پانی پانی پکارتا ہے۔ لوسیانا محل سے دیکھتی ہے اُس کی محبت جوش میں آتی ہے۔ وہ پانی دینے کی کوشش کرتی ہے۔

ادھر سیمرا لوگوں کے دھکے کھاتی ہوئی بیٹا بیٹا کرتی ہے۔ مگر کوئی سیرس تک نہیں پہونچ سکتا۔ آخر سیرس کو پھانسی دینے کی تیاری ہوتی ہے۔ اتنے میں اولنس آتا ہے اور سیرس کو دیکھکر خوب ہنستا ہے شہنشاہ کہتا ہے کہ تم اپنے بیٹے کو موت کے منھ میں دیکھکر ہنستے ہو۔ اولنس کہتا ہے کہ شہنشاہ سیرس میرا بیٹا نہیں آپ کا بیٹا ہے۔ قانون کا خون نہیں ہونا چاہئے سیرس کو ضرور پھانسی ہوگی۔

کیا شہنشاہ نے اپنے بیٹے کو پھانسی دی؟
کیا اولنس نے اپنا انتقام لیا؟
کیا ماں بیٹے آخری وقت گلے ملے؟
یہ سب پردۂ اسکرین پر دیکھئے؟

اس افسانہ کو بسنتو پکچرس نے ڈرامہ بنالیا ہے جس کی عید کے دن (۹ جنوری ۱۹۴۱ء) گولڈن ٹاکیز کانپور میں نمائش ہوگی۔

"چمن اسلام کی سیر"

لکھنؤ ۳ر جنوری۔ کتاب "چمن اسلام کی سیر" کے مصنف پنڈت شوشرما اور پبلشر مسٹر شام لال کو سیشن جج لکھنؤ نے ایک سال قید سخت کی سزا دے دی یہ امر قابل ذکر ہے کہ کتاب "چمن اسلام کی سیر" کو یو پی نے ممنوعہ قرار دے دیا تھا۔

ہندوستان کا پولیٹیکل جمود حل کرنے کیلئے نئی راہ نکالی جائے

انگریز عورتوں کی حکومت برطانیہ سے اپیل

لندن ۳۱ر دسمبر۔ برطانیہ کی ۲۳ مشہور عورتوں نے اخبار "ٹائمز" میں ایک خط شائع کرایا ہے جس کے ذریعہ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستان کے پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کر کے تعاون کی کوئی راہ نکالی جائے اور ہندوستان کی صورتِ حالات کو نئے ڈھنگ سے حل کیا جائے۔

خط میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ صورتِ حالات کی طرف ہمیں مجبوراً اس وجہ سے توجہ دینی پڑی کہ آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی سرکردہ ممبران جیل بھیجدی گئی ہیں جن میں مسز وجے لکشمی پنڈت بھی شامل ہیں اس کانفرنس کے ساتھ کئی سال سے ہمارا گہرا تعلق رہا ہے۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہندوستان روپیہ سے اور آدمیوں سے لڑائی میں کس فیاضی کے ساتھ امداد کر رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ قومی لیڈروں کی گرفتاری کی پریشان سخن خبریں بھی آرہی ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ وقت ایسا نہیں ہے جبکہ غلط اور ٹھیک کا فیصلہ کیا جائے اور جمود پیدا کر دیا جائے۔ جمود کو حل کرنے کے لئے کوئی نیا راستہ نکالنا چاہئے۔ ایک نئی فضا پیدا کرنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہم اس خبر کا سواگت کرتی ہیں کہ خود ہندوستانی جمود کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیا حکومت برطانیہ یہ نہیں کر سکتی کہ سیاسی لیڈروں کو رہا کر دے تاکہ وہ مل کر کوئی حل نکالیں اور اس عزم کے ساتھ ملیں کہ جب تک حل نہ ہو جائے گا وہ وہاں سے نہیں ہٹیں گے۔ دشواری یہ ہے کہ حل معلوم کیا جا سکتا ہے ہم حکومت سے مطالبہ کرتی ہیں کہ اس جمود کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس خط پر دستخط کرنے والی استریوں میں مندرجہ ذیل لیڈیاں بھی شامل ہیں:۔

مارگری بونڈ فیلڈ، ویرا برٹنس۔ الزبتھ، کیڈ میری، ہملڈ کلارک، کتھیلن۔ کورٹنی، مارگری ابری، اسپیل فری۔ کتھرائن ڈزی، رگنس ہارڈیا اور متعدد استریاں شامل ہیں۔

پنڈت جواہرلال نہرو کی بامشقت زندگی

دہرہ دون - ۲۹ر دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو بہت سختی کے ساتھ ڈسپلن کے پابند ہیں۔ اس لئے جہانتک باعزت طور پر قابل عمل ہے وہ اپنے آپ کو جیل کی زندگی کے مطابق بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی اپنی کوٹھری کے سامنے پھولوں کی ایک کیاری بنا رہے ہیں۔ پہلے تو آپ نے پانچ فٹ زمین گہری کھودی اور چھلنی میں چھان کر مٹی کو بہتر بنایا۔ جفاکش آدمی کے لئے بھی اس کام میں خاصی محنت درکار ہے۔ اس محنت سے کیاری کی مٹی تیار کرنے کے بعد اب زیادہ خوبصورت پھول آئیں گے۔

یو۔پی میں مزید کیمپ جیلیں کھولی جائے گی

بریلی ۳۰ر دسمبر کانگریس کے ستیاگرہ میں جو توسیع ہونے والی ہے اس کے پیش نظر یو۔پی کے حکام جیل کئی کیمپ جیلیں کھولنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سیاسی قیدیوں کو مشرقی اور مغربی گروپوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ جو لوگ مشرقی گروپ میں ستیہ گرہ کر رہے ہیں۔ انھیں بریلی یا فتح گڈھ سنٹرل جیل لایا جائے گا۔ اور جو لوگ مغربی گروپ میں ستیہ آگرہ کر رہے ہیں انھیں بنارس سنٹرل جیل میں رکھا جائے گا۔ کیمپ جیلیں کھولنے کا سوال صرف ہنگامی سوال ہے۔ کیوں کہ ابھی جیلوں میں کافی جگہ ہے اور ان میں ابھی بہت سے قیدی سما سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ابھی مزید تفصیلات معلوم نہیں ہوئی ہیں۔

مسٹر چرچل کا ترکی کے نام سالِ نو کا پیغام

روم - ۲۰ر جنوری سائنور گانڈا نے "جرنل حزی اٹلیا" میں ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں جرمنی اور اٹلی کے خلاف مخالفانہ اور بسا اوقات جارحانہ رویہ اختیار کرنے کے لئے ترکی کے خلاف بڑا سخت حملہ کیا ہے۔ اس میں شکایت کی گئی ہے کہ ترکی کھلے طور پر برطانیہ کا دوست ہوگیا ہے۔ کئی ہفتہ سے ترکی اخباروں کا لب ولہجہ اٹلی کے بڑا اخلاف ہوگیا ہے۔ ہم اس صورتِ حالات کا بغور مطالعہ کریں گے۔

لندن کی خبر ہے کہ مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ نے ترکی قوم کے نام سال نو پر ایک پیغام براڈکاسٹ کیا۔ جسمیں فرمایا کہ ہماری دونوں قوموں کے درمیان دوستی اٹلے وقت بھی قائم رہی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ ایسے وقت میں ہماری یہ دوستی دنیا کے مستقبل اور تمام آزاد قوموں کی فارغ البالی اور صحیح سلامتی کے لئے نہایت اہم ثابت ہوگی۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں ان کڑی آزمائشوں کا ذکر کیا جن میں سے گذشتہ سال برطانیہ کو گذرنا پڑا اور ایسے موقع بھی آئے جبکہ ہمارے بہترین دوستوں کو بھی یہ شبہ ہونے لگا آیا ہم ان کڑی آزمائشوں میں کامیاب ہو سکیں گے۔ نئے سال میں بھی ہمیں کڑی آزمائشوں اور جدوجہد سے گذرنا ہوگا۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ ہمارے وسائل روز بروز بڑھ رہے ہیں اور امریکہ نے ہماری امداد کا اعلان کر دیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہم ان آزمائشوں میں کامیاب ہو سکیں گے۔

جاپان کا جرمنی اور اٹلی کے ساتھ معاہدہ قائم رہے گا

ٹوکیو ۳ر جنوری۔ آج رات کو جاپان کے وزیر خارجہ نے سال گذشتہ کے واقعات پر تبصرہ اور نئے سال کا خیر مقدم کرتے ہوئے جاپانی قوم کے نام ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حقیقی خواہش یہ ہے کہ نہ صرف جاپان بلکہ مشرق بعید کے تمام ممالک پورے امن اور خوشحالی کے ساتھ ایکدوسرے سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہوئے زندگی کے دن بسر کریں۔ مشرق میں نیا نظام قائم کرنے کیلئے جاپان نے آج سے دس سال پہلے جو سکیم مرتب کی تھی اب وہ اس کو عملی شکل دینے کے لئے پوری تندہی سے سرگرم عمل ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ اس ارادہ کی تکمیل کے لئے آئے سیکڑوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جنگ یورپ کا ذکر کرتے ہوئے جاپانی وزیر خارجہ نے کہا کہ یورپ کے حالات جس سرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں ان کا مشرقی ممالک پر اثر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن جاپان حتی الوسع کوشش کریگا کہ یورپ کی آگ مشرق کے دروازہ تک نہ پہونچے۔

آگے چل کر آپ نے امریکن سیاسیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹ر دسمبر کو نیویارک میں ایک لنچ کے موقعہ پر جاپانی سفیر... متعینہ نیویارک نے امریکن حکام کے سامنے جاپان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کی تھی اور امریکہ کو صاف الفاظ میں بتا دیا تھا اگر مشرق میں کوئی خرابی ہوئی۔ تو اس کی سیاسی ذمہ داری امریکہ پر ہوگی۔ جاپان ہر ممکن کوشش کرے گا کہ امریکہ کے ساتھ اس کے تعلقات دوستانہ رہیں۔

جاپان کے نئے نظام کا ذکر کرتے ہوئے جاپانی سفیر نے مانچوکو کا حوالہ دیا تھا کہ جب سے وہ جاپانی نظام کے ماتحت آیا ہے اس کے امن اور خوشحالی میں اضافہ ہوگیا ہے اور ابھی مانچوکو میں جاپانی تسلط قائم ہوئے صرف سات سال گذرے ہیں۔ لیکن اس مختصر معیاد میں جاپان نے وہاں حیرت انگیز کام کر کے دکھا دیا ہے کہ اس کی قومی ترقی کا راز جاپان سے رشتہ قائم رکھنے میں ہے۔

چین میں جاپانی مہم

چین میں نئے نظام کے سلسلہ میں جاپان نے جو جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ اُس کا ذکر کرتے ہوئے جاپانی وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ نانکن میں چین کی جو نیشنلسٹ حکومت قائم ہو چکی ہے اس کے ساتھ جاپان کے دوستانہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں بلکہ ابھی کل کی بات ہے کہ چین کے مستقبل کے متعلق جاپانی سفیر متعینہ نانکن اور چین کے وزیر خارجہ میں ایک گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی اور اس سلسلہ میں ایک مشترکہ اعلان کی توقع کیجاتی ہے یہ درست ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کی فوج کی طرف سے مزاحمت ہو رہی ہے لیکن وہ مزاحمت جاپان پر اتنی اثر انداز نہیں جتنی چین کی اپنی یکجہتی اور قومی اتحاد پر۔ پرسوں کے روز جاپانی جہازوں نے وسطی چین کے ایک ہوائی اڈہ پر بمباری کی۔ اور چین کے پندرہ ہوائی جہاز تباہ کر دئے گئے۔ اس فوجی کارروائی میں جاپان کا مطلق نقصان نہیں ہوا اور اس کے تمام ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آگئے۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ نے امریکہ کی پالیسی کے متعلق جو تقریر کی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے جاپان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ برطانیہ کے اس خیال سے کہ وہ اپنی سلامتی کو برقرار رکھ سکے۔ امریکہ جو امداد کر رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈکٹیٹروں کو ان کے ارادوں میں شکست دی جائے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ لیکن ممالک مشرق میں قیام امن کے لئے جاپان ہر کارروائی کا بغور مطالعہ کر رہا ہے اور وہ برداشت نہیں کریگا۔ کہ مشرق میں اس کے مفاد کے منافی کوئی کارروائی کی جائے۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے اختتام پر اعلان کیا کہ مشرق میں نئے نظام کی تکمیل کے لئے اس نے جو پروگرام مرتب کر رکھا ہے۔ اس میں جرمنی کے نازیوں یا اٹلی کے فاسسٹوں کی تقلید نہیں کر رہا۔ یہ درست ہے کہ اس کا محوری طاقتوں کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے اور اس معاہدہ پر وہ نیک نیتی سے قائم رہے گا۔ لیکن "مشرقی نظام" کا پروگرام اس کا اپنا بنایا ہوا ہے۔ جس کی روشنی میں جاپان پارلیمنٹ عنقریب اہم اعلان کرنے والی ہے۔

آل انڈیا فارمیسیوٹیکل کانفرنس

بنارس ۳ر جنوری۔ ایس۔ این بال کی صدارت میں آل انڈیا فارمیسوٹیکل (دواسازی) کی کانفرنس کا پہلا اجلاس ہوا۔ صدر موصوف نے فرمایا کہ ہندوستان میں بڑی قیمتی جڑی بوٹیاں مل سکتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس جانب بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ کہ ان سے دوائیں بنائی جائیں البتہ حال میں اس جانب یونیورسیٹوں اور میڈیکل سنگھاؤں نے زیادہ توجہ کی ہے۔ پھر بھی ابھی بہت بڑا میدان باقی ہے اس بارے میں ہندوستان میں ابھی کافی ریسرچ ہی نہیں ہوئی ہے کہ ان جڑی بوٹیوں سے کیا کیا دوائیں بن سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم غیر ملکی دواؤں سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ عام طور پر جڑی بوٹیوں کے جمع کرنے اور دواؤں کی تیاری کے موزوں وقت اور طریقہ پر بھی پوری توجہ نہیں دیجاتی جڑی بوٹیوں کو شدہ کرنے، سکھانے وغیرہ میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ان بوٹیوں سڑنے، کوڑا پڑنے، نمی اور کائی لگنے سے بچانے کا سوال ہے۔ ایسی مثالیں بھی کم نہیں ہیں کہ ناواقف لوگ بازاروں سے ادرکی اور بوٹیاں لے آتے ہیں۔

اگر ہندوستان کی تیار شدہ دواؤں کو کامیاب بنانا ہے اور انکی ساکھ قائم کرنا ہے تو سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ انھیں جمع کرنے میں احتیاط برتی جائے دواؤں کا معیار قائم کرنے کی جانب اب کچھ توجہ دی جانے لگی ہے لیکن غلط جڑی بوٹیوں کے استعمال کے خطرہ کو ابھی تک پوری طرح محسوس نہیں کیا گیا ہے دواسازی کی تعلیم میں ترقی ہونے کے ساتھ ساتھ دیسی دواؤں کے استعمال میں بھی ترقی ہوگی۔ ہندوستان جڑی بوٹیوں کا ملک ہے یہاں دیسی دواؤں کے فروغ کے لئے بے انتہا وسیع میدان موجود ہے۔

انکم ٹیکس کے نئے قاعدے

نئی دہلی ۴ر جنوری جس رقم پر ہندوستان میں انکم ٹیکس دیا جا چکا ہو اس کو دوسرے برطانی علاقوں میں دوبارہ انکم ٹیکس سے محفوظ رکھنے کے لئے نئے قاعدے مرتب کئے جا رہے ہیں ان علاقوں میں کینیا۔ ٹنگانیکا یوگنڈا اور زنجبار بھی شامل ہیں۔

سید حبیب کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ

لاہور۔ ۳ر جنوری۔ آج رائے صاحب لالہ امرناتھ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سید حبیب ڈائرکٹر روزنامہ "منشور" اور سید نور الحسن ایڈیٹر۔ پرنٹر و پبلشر کیخلاف مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے سید حبیب کو بری کر دیا اور سید نور الحسن کو اٹھارہ ماہ قید محض کی سزا دی۔ دونوں کے خلاف مقدمہ سنٹرل گورنمنٹ کی منظوری سے لیگل ریممبرنسر پنجاب کی درخواست زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند و دفعہ ۲۔ ایکٹ تعلقات بیرون جات کے ماتحت چلا گیا تھا۔ الزام یہ تھا کہ انھوں نے اپنے اخبار کی کئی اشاعتوں میں ہزرائل ہائینس سردار محمد ہاشم خاں وزیراعظم افغانستان کے خلاف توہین آمیز آرٹیکل شائع کئے اجو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ افغانستان کے دوستانہ تعلقات پر برا اثر ڈالنے والے تھے۔

نباتاتی کانفرنس

بنارس ۳ر جنوری۔ ہندوستان کی نباتاتی سوسائٹوں کا بیسواں سالانہ اجلاس مسٹر ایچ چودھری پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر شعبہ نباتات کی صدارت میں ہوا۔ صدر موصوف نے نباتات کی مد میں ریسرچ ہونے پر زور دیا اور کہا کہ بڑے پیمانہ پر کام ہونا چاہئے۔ اور ایسی اسکیم تیار ہونی چاہئے جس میں وقت ضائع نہ ہو آپ نے فرمایا کہ نباتات کے علم کے بغیر کوئی کلچر مکمل نہیں ہو سکتا فیڈرل پبلک سروس کمیشن میں اس مضمون کو بھی مقابلہ کا مضمون رکھنا چاہئے۔

اسپین نے ٹانجیر پر کیوں قبضہ کیا

میڈرڈ - ۳ر جنوری - اسپین کے وزیر خارجہ سائنور سینر نے انٹرویو کے دوران میں بتلایا کہ اسپین نے ٹانجیر کے بین الاقوامی علاقہ پر کیوں قبضہ کیا ہے۔ اسپین کی اس کارروائی کا دوسرے ملکوں پر کیا اثر ہوا ہے۔ اس کے بارے میں سینر نے کہا کہ جو حکومتیں اسپین کی سول جنگ میں اسپین کی دوست تھیں قدرتی طور پر انھوں نے حقیقی دوستی کی اسپرٹ کا مظاہرہ کیا اور دوسروں کے ساتھ قدرتی طور پر اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ ایک ملک نے جو کہ لڑائی میں مصروف ہے۔ ایک حد تک مصالحانہ رویہ اختیار کیا۔ کیونکہ ہمارے حقوق کا معاملہ بالکل صاف تھا۔ ایک دوسرے ملک نے جس کی فوجی شان کا قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ غیر مصالحانہ رویہ اختیار کر کے ہمیں تعجب میں ڈال دیا آپنے مزید کہا کہ "ٹانجیر پر بین الاقوامی قبضہ اسپین کے خلاف ایک مستقل کھٹکا تھا۔ اور لڑائی میں اٹلی کی شرکت نے معاملہ کو اور بھی خراب کر دیا تھا۔

سائنور سینر نے بتلایا کہ جغرافیائی اور تاریخی اعتبار سے "ٹانجیر ہمارے حلقہ میں ہے اور اس پر ہمارا قدرتی حق ہے" ہم نے اپنا قدرتی حق سمجھ کر اس پر قبضہ کیا ہے۔

"سنہ ۱۹۴۰ء کی شخصیت"

نیویارک ۴ر جنوری "ٹائمز" کے ہفتہ وار میگزین میں مسٹر چرچل کو سنہ ۱۹۴۰ء کی شخصیت قرار دیا گیا ہے۔ یہ خطاب ہر سال اس مرد یا عورت کو دیا جاتا ہے جس نے گذشتہ سال کی تاریخ میں سب سے زیادہ حیرت انگیز تبدیلی کی ہو سنہ ۱۹۳۸ء میں یہ خطاب ہٹلر کو دیا گیا تھا اور سنہ ۱۹۳۹ء میں یہ اسٹالن کو دیا گیا۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا استقبالیہ ایڈریس

پونہ ۲۸ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا استقبالیہ ایڈریس پڑھتے ہوئے جناب احمد ابراہیم ہارون جعفر صدر مجلس استقبالیہ نے فرمایا۔

تعلیم ہندوستان میں نیز دوسرے ملکوں میں اس وقت ایک انقلابی دور سے گذر رہی ہے تعلیم کے قدیم نظریئے ماہرین تعلیم کی نگاہ میں اب قابل وقعت نہیں ہیں اور وہ مقتضیات زمانہ اور بدلے ہوئے حالات کی بنا پر "تعلیم کو روٹی کا ذریعہ قرار دینے" کو "تعلیم محض تعلیم کی خاطر حاصل کرنے" کے خیال پر ترجیح دیتے ہیں۔ چند سال قبل تک تعلیم کا سب سے بڑا مقصد "کارڈینل نیومین" کی وضع کی ہوئی عمدہ تعریف کو سمجھا جاتا تھا اور "ماہرین تعلیم کی ہمت افزائی" "علم علم کی خاطر" اور "تعلیم محض تربیت نفس کے لئے" جیسی ضرب الامثال زبان زد خاص و عام تھیں۔ یہ نظریات اپنے بلند علمی اور اخلاقی مطمح ہائے نظر کی وجہ سے بہت کچھ قابل تعریف ہیں لیکن ہماری یونیورسٹیوں نے انکو نظر انداز کر دیا اور وہ کسی خاص مضمون میں خصوصی مہارت حاصل کرنے۔ امتحانات باضابطہ کتب درسی اور دوران سال میں متعین اوقات میں تعلیم غیر معمولی زور دینے لگی ہیں۔ اس صورت حال کا نتیجہ ہے کہ ایک یونیورسٹی کی کارکردگی اس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ وہ کچھ ایسے نوجوانوں کو تیار کر دے جنہوں نے کچھ مضامین کی سطحی معلومات تو حاصل کر لی ہوں لیکن کسی ایک مضمون کی گہرائی تک پہنچنے سے قاصر رہے ہوں ہماری یونیورسٹی کی تعلیم کا دوسرا نقص یہ ہے کہ اس کے فارغ التحصیل کسی ایک قسم کے بھی مستقل پیشے کا ٹریننگ حاصل نہیں کر پاتے وہ اسکول اور کالج سے نکلکر سوائے اس کے کہ بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ کریں اور کسی کام کے نہیں ہوتے۔ مجھے یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ سالہا سال سے یہ تلخ حقیقت ہمارے نظام تعلیمی کا سب سے زیادہ بدنما داغ اور سب سے زیادہ خطرناک رکاوٹ ہے۔ یہ کانفرنس میری رائے میں اس سے بڑا قوم کی خدمت نہ کر سکے گی کہ وہ متذکرہ بالا خطرے سے دست وگریباں ہو جائے اور اس طرح نہ صرف اپنی قوم کو بلکہ ملک کی دوسری قوموں کو بھی ایک زبردست اور موثر علاج کے ذریعہ اسباب افلاس و جرائم دور کرنے میں مشعل راہ دکھائے،

انڈین اکنامک اقتصادی کانفرنس

میسور ۳۰ دسمبر۔ یہاں انڈین اکنامک اقتصادی کانفرنس کا اجلاس مسٹر ڈی۔ آر۔ گڈگل ایم۔ اے ماسٹر آف لٹریچر (کیمبرج) کی صدارت میں شروع ہوا۔ صدر موصوف نے اپنی تقریر کے شروع میں مہاراجہ میسور کی وفات پر اظہار تعزیت کرنے کے بعد جنگ کا ذکر کیا۔ اس صدارتی ایڈریس میں زیادہ تر ہندوستان کی اقتصادی پالیسی کی آیندہ تشکیل پر زور دیا گیا اور اس طبقہ سے اختلاف ظاہر کیا جو پبلک کو اقتصادی سائنس سے الگ رکھنا چاہتا ہے آپ نے کریڈٹ سسٹم کے کنٹرول کی حمایت کی۔ صنعتی کارخانوں کے مزدوروں کے متعلق آپ نے کہا کہ ہندوستان میں حالات دوسرے ملکوں سے مختلف ہیں۔ یہاں یا تو مزدوروں کی ٹریڈ یونین نہیں ہیں۔ اور اگر ہیں تو غیر موثر ہیں۔ اس لئے یہاں جس پیمانہ پر اجرتیں دی جاتی ہیں وہ دنیا سے مختلف ہے یہاں کارخانے بڑے بڑے شہروں میں شروع ہوئے اور مزدور دور دراز کے علاقوں سے مختلف سوسائٹیوں سے کھچ کر آئے۔ اس لئے اس کی تنظیم موثر نہیں ہو سکتی

ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس

ناگپور (بذریعہ ڈاک) یہاں ڈاکٹر ایس ایم صادق عارضی پرنسپل طبیہ کالج لاہور و چیرمین انڈیا ہومیو پیتھک میڈیکل کانفرنس ۳۶۔۱۹۳۵ء ممبر پنجاب گورنمنٹ ہومیوپیتھک میڈیسن تحقیقاتی کمیٹی کی صدارت میں آل انڈیا ہومیوپیتھک کانفرنس کا جو اجلاس شروع ہوا تھا وہ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک رہا۔ اپنے صدارتی ایڈریس میں ڈاکٹر صادق نے ہندوستان میں ہومیو پیتھک سسٹم کی ترقی کا ذکر کیا ڈاکٹر ہنیمن کی تعریف کرنے کے بعد آپ نے لفظ ہومیوپیتھی کی وضاحت کی اور ہومیوپیتھک سسٹم کی مختصراً تشریح کی۔

آرین کانفرنس

مدورہ ۲۹ دسمبر۔ آرین کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے شری ویر دامودر ساورکر نے آریہ سماجیوں سے اپیل کی کہ وہ سوامی دیانند کے نقش قدم پر چلیں اس وقت ملک کے ہندؤں میں جو بیداری نظر آتی ہے اس کا آغاز سوامی دیانند نے کیا تھا۔ آپ نے جو میرا خیر مقدم کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیا دور اور ہندو دور پھر سے واپس آگیا ہے۔ گزشتہ تین سال میں ہندؤں میں کافی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور اب وہ متحد قوم ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ قدامت پسند ہندؤں کے پجاریوں اور آریہ سماجیوں نے مساوی جوش وخروش سے میرا خیر مقدم کیا ہے۔

نیشنل لبرل فیڈریشن

کلکتہ ۳۰ دسمبر۔ جنگ۔ ڈیفنس۔ آئین۔ جداگانہ انتخاب۔ سول نافرمانی۔ صنعتی ترقی۔ بسمندر پار کے ہندوستانی اور مردم شماری کے متعلق ایک درجن رزولیوشن منظور کرنے کے بعد نیشنل لبرل فیڈریشن آف انڈیا کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔

ہندی اُردو کی ابتدا ایک ہے

بمبئی ۳۱ دسمبر۔ آج شام کو نیشنلسٹ ہال میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یوپی اسمبلی نے ہندی کے گریجویٹوں کو سندیں تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ ہندی کو گرہن کرو۔ جو حق سے ہماری قومی زبان نہیں ہے بلکہ جس کی بدولت ہمیں ہندوستان کی وہ آزادی حاصل ہو گی جو بہت ضروری ہے اور ہندوستان کی آزادی کا سورج جلد نکلے گا یا یہ ہے کہ اردو کے شروع کرنے والوں نے اس رسم الخط مختلف کر دیا جس سے وہ مختلف زبان معلوم ہونے لگی ہے لیکن اگر مسلم فتح کے زمانہ سے ہندی اور اُردو کی ابتدا کو دیکھئے تو بہت کم فرق نظر آئے گا مسلمانوں نے ہی اس ملک کا نام ہندی اور اسی کے مطابق یہاں کی زبان کا نام ہندی رکھا تھا۔

رومانیہ میں جرمنی کی ۴ لاکھ فوج

لندن ۳۱ دسمبر۔ کچھ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ مارچ کے آخر تک رومانیہ میں جرمن فوجوں کی تعداد ۴ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ کچھ خبریں بتلاتی ہیں کہ بہت جلد ہی رومانیہ میں جرمن فوجوں کے ۲۰ ڈویژن پہنچ جائیں گے۔

مسورا سے خبر آئی ہے کہ سیخر سے وہاں جرمن فوج بڑی تعداد میں پہنچ رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں سے فوج بلغاریہ کی سرحد پر جائے گی۔

حیدرآباد میں صنعتی سرگرمیاں

حیدرآباد دکن ۳۱ دسمبر۔ چار یورپین کارخانے دار یہاں ہوائی سامان کی فیکٹری قائم کرنے کی غرض سے آئے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ جنوری کو سر الگزینڈر روجر مشن کے دوسرے ممبروں کے ساتھ ۱۴ جنوری کو حیدرآباد میں آئیں گے۔ چیمبر آف کامرس حیدرآباد بھی انھیں دعوت دے گا۔

بارڈیا پر انگریزوں کا قبضہ

لندن ۶ جنوری۔ بارڈیا میں اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ جو اطالوی فوج کے مقابلہ کے لئے باقی رہ گئی تھی۔ آسٹریلیا کی فوج نے سیخر کو شام کے ۲ بجے تک اس کا صفایا کر دیا۔ گورنمنٹ ہاؤس سے اطالوی جھنڈا اتار دیا گیا اور مقابلہ بند ہو گیا۔ اس طریقہ پر آسٹریلیا کی پیدل پلٹن فوج نے جس کی امداد پر انگریزی موٹر سوار فوج تھی اور انگریزی ہوائی جہاز تھے۔ اور شاہی توپخانہ تھا ۴۶ گھنٹے کے اندر قلعہ فتح کر دیا۔ خیال ہے کہ اس جگہ ۲۵ ہزار سے زیادہ اطالیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔ اور قلعہ کا تمام سامان جنگ بھی برطانی فوج کے ہاتھ میں آگیا۔ کمانڈر جنرل برگن ذولی، ایک اور کمانڈر اور جرنلوں کو قید کر لیا گیا۔ جو سامان جنگ ہاتھ لگا ہے یا برباد کیا گیا ہے اس میں ۴۵ ہلکے اور ۵ بھاری ٹینک بھی ہیں۔

جبرالٹر پر حملہ کا خطرہ

جبرالٹر ۳ جنوری۔ جبرالٹر کے گورنر سر کلایو ڈیل نے نئے سال پر ایک پیغام کے دوران میں کہا کہ جب سے فرانس نے ہتھیار ڈالے ہیں جبرالٹر پر حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے اور یہ واقعہ ہے کہ اسپین غیر جانبدار ہے وہ ہٹلر کا جبرالٹر پر حملہ نہیں روک سکتا۔ کیونکہ ہٹلر اسپین کو بھی کچل سکتا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جبرالٹر بحر روم کی کنجی ہے اور اب اس کی پوزیشن پہلے سے مضبوط ہے۔

بلغاریہ کا وزیر اعظم وائنا میں

لندن ۴ جنوری۔ بلغاریہ کے وزیر اعظم آج وائنا میں پہنچ گئے ہیں۔ جرمن اور اطالوی ذرائع نے یہ مان لیا ہے کہ وہ ہر فان رابن ٹروپ سے ملیں گے بلگریڈ سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ بلغاریہ کے وزیر اعظم کا یہ دورہ بلقان کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے اور ایک ہفتہ کے اندر پوزیشن بالکل واضح ہو جائے گی۔

دہلی ۴ جنوری۔ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے۔

عظیم الشان مشاعرہ و مباحثہ

جمعیۃ طلبار قدیم حلیم مسلم کالج کانپور کا آٹھواں سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب مصطفےٰ حسین صاحب بیرسٹر بی اے۔ ایل ایل بی۔ میونسپل کمشنر۔ صدر منتخب۔ ۱۱ جنوری تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۱ء کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ مقامی طلبار قدیم کے علاوہ بیرونجات سے کافی تعداد میں طلبار قدیم و سابق اساتذہ کرام کی تشریف آوری کی قوی امید ہے۔ لہذا جمیع طلبار قدیم کی خدمت میں گذارش ہے کہ کثرت کثیر تعداد میں شرکت فرما کر سالانہ اجلاس کو کامیاب سے کامیاب تر بنائیں۔ جمعیۃ کے زیر اہتمام بروز شنبہ بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۴۱ء بوقت ۸ بجے شب کالج ہال میں عظیم الشان مشاعرہ منعقد ہوگا جس میں مقامی خوش فکر شعرا کے علاوہ مشاہیر اساتذہ کرام تشریف لائیں گے۔

معرعہ طرح:۔ عجب انداز سے چھیڑا ہے سازِ زندگی میں نے

قوافی:۔ زندگی۔ عاشقی وغیرہ۔ ردیف ہیں نے

صرف برائے ہزل:۔ جو میرے سامنے آیا اسے ٹھکرا دیا میں نے

قوافی:۔ دعا۔ دیا وغیرہ ردیف میں نے

ادب نواز حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ شریک بزم ہو کر ممنون فرمائیں۔

بروز یکشنبہ بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء ٹھیک ۳ بجے عالیجناب مولوی فضل الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہٗ بی اے۔ ایل ایل بی۔ سابق آنریری سکریٹری و بانی درسگاہ کی تصویر کی نقاب کشائی ہوگی جس میں معززین شہر کے علاوہ ملک کی ممتاز ہستیاں شرکت کریں گی۔ لہذا آپ کی خدمت میں شرکت کی استدعا کی جاتی ہے۔

بروز دوشنبہ ۱۳ جنوری ۱۹۴۱ء دوسرا صوبائی اردو و انعامی مباحثہ ۶½ بجے شام سے کالج ہال میں شروع ہوگا مضمون زیر بحث ہے "اس ایوان کی رائے میں جمہوری آئین حکومت ہندوستان کے لئے مضر ہے" صوبے کے تمام ہائی اسکولوں اور انٹر کالجوں کے طلبار کو دعوت نامے ارسال کئے جا چکے ہیں بیشتر درسگاہوں سے امید افزا جوابات موصول ہو چکے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ادبی اجتماع کافی کامیاب ہوگا۔ ادب نواز حضرات کی خدمت میں استدعا ہے کہ تشریف لا کر اراکین یونین کو شکر گذار فرماتے ہوئے اپنی علمی و ادبی دلچسپیوں کا ثبوت دیں۔ خاکسار محمد یامین خاں جوہر جنرل سکریٹری

ترکیب نماز عید الاضحیٰ

جب مسجد یا عید گاہ میں پہونچیں تو صف باندھکر بیٹھیں اور تکبیر و تسبیح یا درود شریف پڑھتے رہیں۔ اور جب نماز کو کھڑے ہوں اس طرح نیت کریں دو رکعت نماز واجب عید الاضحیٰ مع چھ تکبیروں کے واسطے اللہ تعالےٰ کے پیچھے اس امام کے ادا کرتا ہوں۔ پھر امام کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہکر باندھ لیں اور آہستہ سے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں پھر امام کے ساتھ دو بار اٹھا کر کانوں تک لیجا کر اللہ اکبر کہکر چھوڑ دیں یعنی ہاتھ نہ باندھیں پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہکر باندھ لیں اور قرأت سنکر امام کے ساتھ رکعت پوری کرکے دوسری رکعت میں بعد سننے قرأت کے تین مرتبہ دونوں ہاتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں چوتھی بار ہاتھ بغیر اٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاویں اور نماز امام کے ساتھ پوری کریں پھر دونوں خطبے سنیں اگر آواز خطبے کی نہ سنائی دے تب بھی ادب سے اپنی جگہ چپکے بیٹھے رہیں اور بعد خطبہ کے دعا مانگیں (ضروری مسائل) مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عیدین کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیریں کہہ چکا اور قرأت کرنے لگا بس نیت باندھکر فوراً تکبیریں کہہ لے اور اگر رکوع میں آکر شریک ہو رہا ہو اور گمان غالب ہو کہ نیت باندھکر اگر تکبیریں کہہ لوں تب بھی رکوع ملجاویگا تو بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہکر رکوع میں ملجاوے اور اگر خوف ہے کہ تکبیریں کہیں تو رکوع نہ ملے گا۔ ایسی حالت میں رکوع میں ملجاوے اور رکوع ہی میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہے مگر رکوع میں تکبیریں کہنے کے وقت ہاتھ نہ اٹھاوے اور اگر قبل اس کے تکبیریں پوری ہوں امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جاوے۔ اب جس قدر تکبیریں باقی رہ گئی ہیں وہ اس کو معاف ہیں اور اگر کسی کی ایک رکعت نماز عید چھوٹ گئی بعد فراغت امام کے جب اس کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو پہلے قرأت کرے اس کے بعد تکبیریں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کہے پھر رکوع میں جاوے مسئلہ عید یا جمعہ کی نماز میں اگر امام کی تکبیر کی آواز آخر صف تک پہونچ جاتی ہو تو کسی دوسرے کو بلند آواز سے تکبیر کہنا مکروہ ہے اور اگر نہ پہونچتی ہو تو مستحب ہے لیکن ضرورت سے زائد تکبیر نہ ہونا چاہئے ورنہ پھر کراہت لازم آئے گی۔

انڈین سائینس کامرس کا اجلاس

بنارس۔ ۲ر جنوری۔ انڈین سائینس کامرس کے ۲۸ ویں اجلاس کا آج گورنر یوپی سر مارس ہیلٹ نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے ہال میں افتتاح کیا اجلاس شروع ہونے اور ختم ہونے پر سنسکرت میں پرارتھنا کی گئی۔ پروفیسر سر رادھا کرشن چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلی گیٹوں کا استقبال کیا۔ سر آر دلیشور دلال نے کامرس کی صدارت کی۔

فرقہ دارانہ انجمنوں کی حمایت

مدراس۔ سر شنمکھم چٹی دیوان ریاست کوچین نے دنیگا ویشیں سنگم کے ہیواں سالانہ اجلاس کے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے تامل زبان میں تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ بعض نیشنلسٹ کہتے ہیں کہ فرقہ دارانہ انجمنوں کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن میرا پچیس سال کا لائف کا تجربہ ہے کہ فرقہ دارانہ انجمنوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر فرقہ کو ترقی پذیر ہونا چاہئے۔ تاکہ ملک بحیثیت مجموعی ترقی پذیر ہو۔ اس لئے فرقہ دارانہ انجمن منعقد کرنے والوں کو جھینپنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ الزام بھی غلط ہے کہ فرقہ دارانہ انجمنیں صرف جگہیں حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن جگہ چاہنا ہی کیا ضروری ہے طاقت اور روپیہ دونوں ہی حاصل کرنے کی چیزیں ہیں کون شخص ہے جو انھیں نہ چاہیگا۔ جو لوگ ۵۰ فیصدی جگہوں پر قابض ہیں ان کو یہ کہنا زیب نہیں دیتا کہ جگہوں کی پرواہ نہ کرو۔ اب جب یہ کہا جا رہا ہے کہ گوروں کے ہاتھوں سے کالوں کے ہاتھوں حکومت آنے والی ہے تو یہ قدرتی بات ہے کہ ہر فرقہ یہ معلوم کرنا چاہے کہ ہمیں کیا حصہ ملے گا۔ لیکن حصہ حاصل کرنے کے پہلے حصہ لینے کی طاقت ضروری ہے نیز اسے قائم رکھنے کی طاقت ہونی چاہئے

فرانسیسی ہند میں آمدنی پر ٹیکس

پانڈیچری یکم جنوری۔ گورنر فرانسیسی ہند نے فرانسیسی ہند کی اسمبلی کے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنا دیا ہے جو کہ آمدنی پر ٹیکس لگانے کے متعلق کیا گیا تھا۔ ایکہزار روپیہ تک کی آمدنی ٹیکس سے مبرا کر دی گئی ہے۔ ایک ہزار سے دو ہزار روپیہ کی آمدنی پر ½ فیصدی اور دو ہزار سے تین ہزار روپیہ تک ایک فیصدی اور اس کے بعد ۱½ فیصدی انکم ٹیکس لگے گا۔

ترکی اخبار کی جرمنی کو دھمکی

لندن ۵ جنوری۔ ترکی کے ایک اخبار نے جرمنی کو تنبیہ کی ہے کہ البانیہ میں اطالویوں کی مسلح لڑائی درمزاحمت کہیں لڑائی کی آگ بلقان میں بھی نہ پھیلائے۔ انقرہ ڈیلی ہیونز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جرمنی نے اٹلی کو امداد دی تو جرمنی بھی یونان کے ساتھ برسرپیکار سمجھا جائے گا۔ اور اس طرح بلقان میں جنگ پھیلنے کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔

۱۳۰ ہوابازوں کی تربیت

دہلی ۷ر جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ جنرل کمیٹی کے انتخاب کے مطابق ہوابازوں کو تربیت دینے کی اسکیم ایک سو تیس امیدواروں سے شروع کی جائے گی۔ انھیں مزید تربیت کے لئے مختلف ہوابازی کلبوں سے وابستہ کر دیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی اور امیدواروں کے انتخاب کا اعلان کیا جائے گا۔

شیخ محمد عبد اللہ

جموں ۳ر جنوری۔ کشمیر کے مشہور نیشنلسٹ لیڈر شیخ محمد عبداللہ لاہور سے جموں تشریف لے گئے آپ چند لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں اور عنقریب سری نگر روانہ ہو جائینگے۔ عید کے بعد آپ برطانوی ہند میں دورہ کرنے جائینگے۔

انڈین سائینس کانفرنس

بنارس۔ ۲ر جنوری ۲۸ ویں انڈین سائینس کانفرنس کے چیرمین سر سروا پلے رادھا کرشن نے صدر ڈیلی گیٹوں اور وزیٹروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہندوستان میں بڑی بڑی صنعتیں۔ مثلاً موٹر انجن ہوائی جہاز۔ بحری جہاز۔ قائم کرنے کے معاملہ میں حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان مشرق میں سب سے بڑا مرکز بن سکتا ہے۔ اس معاملہ میں حکومت جو کچھ کر سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ ہمارے قدرتی اور انسانی وسائل کی نشو و نما نہیں ہوئی۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دیکھتے ہیں کہ سائینس بڑی شرارت پھیلا رہی ہے۔ اگر اقتصادی معاملات میں بدنظمی پیدا ہو جائے۔ اگر ان کو سڑک بنانے کے کام میں لایا جائے۔ اگر گیہوں کو سمندر میں پھینک دیا جائے تو یہ سائینس کوئی قصور نہیں ہے۔ اسی طرح اگر حکومتوں نے پرائیویٹ فائدے اور عوام کی تباہی کے لئے سائینس کے ہتھیاروں کو استعمال کیا تو یہ سائینس کی غلطی نہیں ہے۔ سائینس تو ذریعہ ہے۔ جسے مناسب انجام کے لئے استعمال کرنا ہوگا۔

سر رادھا کرشن نے آخر میں فرمایا کہ ہمارے زمانہ کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ سائینس کی کامیابیوں کو روحانی دانشمندی سے مطابق کیا جائے۔ ہمارا سائینس کا ایک اعلےٰ امتحان ہے جس کو روحانی چیزوں کے مطابق بنانا ہے۔

کانگریس کے پلیٹ فارم پر تمام آزادی پسندوں کو جمع ہونا چاہیئے

لاہور یکم جنوری۔ صاحبزادہ محبوب الرسول سجادہ نشین للہ شریف (جہلم نے) احرار کی کانگریس میں شمولیت کے بارے میں اخبارات کے نام ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ احرار نے تحریک آزادی کے نازک ترین مرحلہ پر صحیح قدم اٹھایا ہے۔ میری شروع سے ہی یہ رائے ہے کہ کانگریس ہی ایک ایسا مشترکہ پلیٹ فارم ہے جس پر تمام آزادی پسندوں کو جمع ہو جانا چاہیئے۔ فرقہ دارانہ قوم پرست جماعتیں دانستہ یا نادانستہ طور پر ملکی کاز کو نقصان پہونچانے کی موجب ہوئی ہیں۔ آخر میں آپ نے مولانا داؤد غزنوی کو ان کی موقع شناسی اور صحیح قدم اٹھانے کیلئے مبارکباد پیش کی ہے۔

یوم آزادی پر ستیاگرہ نہ کیا جائے

حاردھا ۴ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ۲۶ر جنوری کو یوم آزادی کے دن ستیاگرہ نہ کیا جائے بلکہ اس دن کو ہر سال کی طرح حسب معمول منایا جائے۔ یوم آزادی کے عہد نامے جاری ہونے والے ہیں۔ مزید ہدایات یہ جاری کی گئی ہیں کہ ہر ستیاگرہی پہلے سے صاف طریقہ پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ستیاگرہ کے مقام تاریخ اور وقت کی اطلاع دیدے

اخبار کیسری مرہٹہ کی ڈائمنڈ جوبلی

پونہ ۳ر جنوری۔ آج اخبار کیسری (مرہٹی) اور مرہٹہ (انگریزی) کی ڈائمنڈ (ساٹھ سالہ) جوبلی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ اس موقعہ پر بہت سے سرکردہ ملکی اور غیر ملکی اصحاب کے پیغامات موصول ہوئے۔ یہ اخبار لوکمانیہ تلک نے نکالے تھے۔ جب سے اب تک یہ دونوں اخبار سخت سے سخت آزمائیشوں سے گزر رہے ہیں۔

مس اندرا نہرو

لکھنؤ ۵ر جنوری۔ مقامی اخبار میں ایک اطلاع شایع ہوئی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی صاحبزادی مس اندرا نہرو سوئٹزرلینڈ سے براہ لسبن لندن پہنچ گئی ہیں۔ آپکی صحت اچھی ہے۔

پنڈت پیارے لال شرما رہا

میرٹھ ۵ر جنوری۔ پنڈت پیارے لال شرما ایم ایل اے (مرکزی) اور سابق وزیر تعلیم یو۔پی کو آج خطرناک علالت کی وجہ سے میرٹھ جیل سے غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ آپ ۲۰ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک سال قید محض کی سزا بھگت رہے ہیں۔

ریاست کشمیر میں نئی تعلیمی اسکیم

جموں ۸ر جنوری۔ نئے انتظام کے بموجب ریاست جموں و کشمیر کے پرائمری اسکولوں میں دیوناگری اور فارسی رسم الخط میں اردو کی تعلیم پہلی بیساکھ (۱۳ اپریل ۱۹۴۱ء) سے شروع ہوگی۔ ایک سال بعد چھٹے درجہ میں بھی دونوں لڑکوں کا مشترکہ کورس رائج کیا جائے گا لڑکیوں کے اسکولوں میں موجودہ انتظام جاری رہے گا۔

نوٹس

عام پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مردم شماری کے لئے سات سو شمار کنندگان کی ضرورت ہوگی۔ ان لوگوں کو ۸ر فروری سے ۱۴ر مارچ تک کام انجام دینا ہوگا۔ اور اس کام کے معاوضہ میں انکو مبلغ دس روپیہ ملیں گے جو لوگ اس کام کو انجام کرنا چاہیں وہ دس روز کے اندر DISTRICT CENSUS OFFICER کانپور کے پاس اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ شمار کنندگان کو اردو ہندی یا انگریزی جاننا چاہیئے۔

فلم نرسی بھگت کے متعلق مسلم اخبارات کا فیصلہ

روزنامہ الہلال بمبئی، روزنامہ انقلاب لاہور روزنامہ آجکل دہلی نے فلم "نرسی بھگت" کے متعلق نہایت امید افزا خیالات کا اظہار کیا ہے، چنانچہ روزنامہ الہلال بمبئی لکھتا ہے کہ:-

فلم نرسی بھگت ہر معنی میں کامیاب ہوا ہے دیکھکر تکارام۔ تلسی داس اور گیانیشور کی یاد دل سے محو ہو جاتی ہے۔ اس کے بعض حصے تو اسقدر جاذب نظر اور مسحور کن ہیں کہ لامحالہ منہ سے تعریف نکل جاتی ہے۔ اس فلم میں ایک ہندو بزرگ کی سوانح عمری پیش کی ہے مگر اس کمال و خوبی سے کہ مسلمان بھی اسے دیکھکر تعریف کرنے پر مجبور ہو نگے۔ آفریں ہے کہ ڈائرکٹر "وجے بھٹ" کی قابلیت پر کہ انھوں نے نرسی بھگت جیسا فلم تیار کر کے ہندو اور مسلمانوں سے یکساں طور پر خراج تحسین حاصل کیا ہے۔

جرمن فوجیں بلغاریہ اور ہنگری میں

(*)

لندن یکم جنوری۔ "ڈیلی میل" کا نامہ نگار نیو یارک سے بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ بڈاپسٹ اور برلن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق تین لاکھ جرمن فوجیں ہنگری کے راستہ رومانیہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ اسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس کی وجہ جرمنی اور روس میں بڑھتی ہوئی کشیدگی ہے۔ دوسری طرف بعض فوجی مبصرین کا بیان ہے کہ جرمنی چند دن کے اندر اندر یونان پر حملہ کر دے گا۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ جرمن فوجیں ہنگری سے گذرتی ہوئی رومانیہ کی جنوبی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ اسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ دو لاکھ کے قریب جرمن فوجیں شعاہ بارٹینک اور پہاڑی دستے بلغاریہ میں پہلے ہی داخل ہو چکی ہیں اگرچہ یہ امر ابھی پردۂ راز میں ہے کہ کیا اس کے لئے گورنمنٹ بلغاریہ سے اجازت لے لی گئی تھی۔

سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ رشتی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق بلغاریہ کو مختصر سی مہلت دیکر الٹی میٹم دیا گیا اور بلغاریہ کی وزارت کے نازی عنصر نے شاہ بورس پر دباؤ ڈالا کہ وہ یہ مطالبات مان لے ادھر رات کو ایم پوپو وزیر خارجہ بلغاریہ پارلیمنٹ میں تقریر کر رہے تھے کہ بلغاریہ اپنی غیر جانبداری کو برقرار رکھے گا اور ادھر جرمن فوجیں بلغاریہ کی سرحدوں میں داخل ہو رہی تھیں۔

بلغاریہ اور رومانیہ کی سرحد پر جرمن ہوائی جہازوں کی پرواز کی خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسکی وجہ کیا ہے۔ بلگریڈ سے جو خبریں لندن کے باخبر حلقوں کو موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق جرمنی اور روس میں بڑھتی ہوئی کشیدگی ہے۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ جرمنی یونان میں مداخلت کرنا چاہتا ہے۔

بلغاریہ میں جرمن فوجوں کے داخلہ کی خبروں سے ترکی میں بہت سرگرمیاں پائی جاتی ہیں۔ آج صبح انقرہ میں برطانوی سفیر نے پریذیڈنٹ انونو سے ملاقات کی۔ ترکی کے وزیر خارجہ ایم سراج اوغلو سرحد پر روانہ ہو گئے ہیں۔

ہندوستان میں ایک اطالوی یا جرمن نظربند کا ۱۳۰ روپے ماہانہ خرچ

لندن۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) جرمنی اور اطالیہ سے جنگ چھڑنے پر ہندوستان میں جرمنوں اور اطالیوں کی نقل و حرکت پر قیود عائد کرنا لازم ہو گیا۔ ان غیر ملکی باشندوں کو یا تو احمد نگر کے کیمپ میں فوجی حکام کے زیر نگرانی نظربند کر دیا گیا ہے۔ یا تھوڑے سے مقامی افسروں کے زیر نگرانی ان کی نقل و حرکت پرول مرکزوں میں محدود کر دی گئی ہے احمد نگر میں عورتیں نظربند نہیں کی گئی ہیں۔ جنگ کے پہلے سال کے آخر میں نظربندوں کے کیمپ میں ۸۱۹ جرمن اور اطالوی موجود تھے۔ پرول کے قیدیوں کے مرکزوں میں ۵۰۰ زن و مرد تھے۔ اور ۱۶۸۰ نفوس جن میں زیادہ تر عورتیں اور مذہبی مبلغین شامل ہیں آزاد تھے۔ پرول کے قیدیوں کے مرکز حسب ذیل ہیں۔

صوبہ بمبئی میں ستارہ اور پورندھر۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں نینی تال۔ صوبہ بہار میں ہزاری باغ صوبہ بنگال میں (دارجلنگ کے قریب) کاٹاپہاڑ۔ آسام میں شیلانگ (ضلع سلہٹ میں) یارکود صوبہ مدراس میں کدائی کنال۔ ان کیمپوں میں غیر ملکیوں کی ضروریات زندگی کے مصارف حکومت برداشت کرے گی۔ ان لوگوں کو اخراجات کے لئے رقوم بشرح ذیل ملتی ہیں۔

شادی شدہ زن و مرد کے لئے مبلغ ۱۳۰ روپیہ ایک مرد یا ایک عورت کے لئے ۷۰ روپیہ بچوں کے لئے تیس تیس روپیہ اور چھوٹی چھوٹی آرام کی چیزوں کے لئے جب یہ چیزیں سپرنٹنڈنٹ کی رائے میں ضروری ہوں تین روپیہ۔ کھیل اور تفریح کے لئے بھی سہولتیں مہیا کر دی گئی ہیں۔ عام طور سے فٹ بال۔ ہینڈ بال۔ باسکٹ بال ٹینس۔ بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس۔ اور بعض مخصوص جرمن کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ جدید تالاب میں پانی کی پولو کھیلی جاتی ہے۔ اس تالاب میں پانی کو کلورین سے صاف کر کے بھرنے کے انتظامات ہیں اور نظربندوں کے لئے یہ تیرنے کا تالاب ایک اور مایۂ دلچسپی ہے۔ بعض نظربندوں کے پاس باغیچے ہیں جن میں پھول اور کھانے کی ترکاریاں لگائی جاتی ہیں۔

نظربندوں کے لئے یہ انتظام بھی کر دیا گیا ہے کہ مقامی انتظامی فوج کے سینما ہال میں ہفتہ میں تین مرتبہ سینما بھی دیکھ سکتے ہیں۔ نظربندوں نے کمیٹیاں بنالی ہیں جو موسیقی کی محفلوں اور ڈراموں کے کھیلنے کا انتظام کرتی ہیں۔ خطوط کے بھیجنے اور وصول کرنے پر کسی قسم کی قیود نہیں ہیں سوائے ان قیود کے جن کا زمانہ جنگ میں عائد کر دینا بالعموم ضروری ہوتا ہے۔ اور اکثر باہر سے دوست احباب نظربندوں کی ملاقات کے لئے بھی آتے ہیں۔

ہندو یوتھ کانفرنس کا اجلاس

مدورہ۔ ۳۱ر دسمبر۔ ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں براہ راست کارروائی کے بارے میں جو ریزولیوشن پاس ہوا ہے اس کی آل انڈیا یوتھ کانفرنس میں پوری پوری حمایت کی گئی۔

اکالی دل کانفرنس

امرتسر یکم جنوری۔ شرومنی اکالی دل کے زیر اہتمام گذشتہ دو ہفتوں میں صوبہ کے مختلف مقامات پر نصف درجن کانفرنسیں ہوئیں۔ پاکستان اسکیم کی مذمت کے ریزولیوشن پاس کئے گئے اور اسے قومیت کش قرار دیا گیا۔ ہندی۔ گورمکھی گھاٹک تعلیمی بل کے خلاف احتجاجی قرار دادیں پاس کی گئیں۔

شیعہ کانفرنس میں

لدھیانہ۔ یکم جنوری۔ مالیر کوٹلہ کے حکمران نواب احسان علی خاں نے پنجاب شیعہ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے ایڈریس کے دوران میں پاکستان اسکیم کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ہندوستان ایک متحد ملک ہے اس کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کئے جا سکتے۔

ٹیکس کیخلاف منظم ایجی ٹیشن

لاہور ۲ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ شہری جائداد

مومن کانفرنس

ڈھکا (چمپارن) ۳۰ر دسمبر۔ مسٹر عبدالقیوم انصاری صدر بہار پراونشل مومن جمعیت نے ڈھکا ضلع چمپارن میں مومن مردوں اور عورتوں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ بالکل ایک سرمایہ دار انجمن ہے اور مومن جماعت یا مسلمانوں کے دوسرے پیشہ ورانہ طبقوں کی ضرورتوں کے لئے بالکل ناموزوں ہے یہ لوگ چونکہ غریب ہیں اس لئے انھیں لاکھوں کی تعداد میں مومن کانفرنس میں شریک ہو جانا چاہیئے اور مسلم لیگ کے لئے یہ ناممکن بنا دینا چاہیئے کہ وہ تمام مسلمانوں کے نام پر کام کرے۔

حکومت حیدرآباد میں بیمہ

حیدرآباد۔ بذریعہ ڈاک۔ حکومت حیدرآباد دیہات میں بیمہ کا کاروبار جاری کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کر رہی ہے حیدرآباد کوآپریٹو سوسائٹی کو اس مقصد کے لئے تین قسطوں میں دس ہزار روپے دئے جائیں گے سوسائٹی بھی اپنی طرف سے اتنی ہی رقم دیگی حیدرآباد سوشیل کارپوریشن کے ماتحت افسروں کو بھی بیمہ کی سہولتیں دی جائینگی۔

اور بکری پر ٹیکس کے خلاف منظم طریق پر زبردست ایجی ٹیشن شروع کی جانے والی ہے اور ایجی ٹیشن کے وسائل پر غور کرنے کے لئے لاہور کے سرکردہ اصحاب کی ایک میٹنگ عنقریب بلائی گئی ہے۔

جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم کی پیشنگوئی

(*)

لندن ۲ر جنوری۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل سمٹس نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۰ء کی ابتدا تو منحوس طریقہ پر شروع ہوئی تھی۔ لیکن مبارک طور پر ختم ہوا ہے۔ اور جہاں تک مسولینی کا تعلق ہے اس کی پوزیشن مضحکہ خیز ہو گئی ہے۔ اور محور کی دو طاقتوں میں سے ایک تو نازک حالت میں ہے اور محور کی حالت خراب ہے۔ برطانیہ اپنی سلطنت اور برٹش کامن ویلتھ کی امداد کی وجہ سے اب پہلے سے زیادہ مضبوط ہے۔ ہٹلر کی پوزیشن کمزور ہوتی جا رہی ہے اور اس کے وسائل ختم ہو رہے ہیں۔ جرمنی کے خلاف نفرت کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے اب دنیا جرمنی کی فتح یقینی خیال نہیں کرتی۔ شمالی افریقہ میں اٹلی کی شکستوں نے لڑائی کا پانسہ پلٹ دیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہٹلر ۱۹۴۱ء میں برطانیہ پر حملہ کرے گا۔ حملہ کرنے دو برطانیہ اس کے لئے تیار ہے حملہ میں جتنی دیر ہوگی برطانیہ کا ڈیفنس اتنا ہی مضبوط ہو جائے گا۔ اس لئے خیال یہ ہے کہ وہ جلد ہی حملہ کرے گا۔ ہٹلر برطانیہ پر بڑے پیمانہ پر حملہ جاری رکھے گا تاکہ اس کی صنعت و حرفت کارخانوں کو برباد کر دیا جائے یہ بھی ممکن ہے کہ برطانی جہازوں پر ڈبکنی کشتیوں کے حملہ زیادہ زور شور سے شروع کئے جائیں یہ بھی ممکن ہے کہ جاپان مشرق بعید میں اپنی جارحانہ سرگرمی شروع کر دے تاکہ امریکہ کی توجہ اس طرف ہٹ جائے۔

ہٹلر برطانیہ پر جب حملہ کرے گا تو اس داؤں پر اپنا سب کچھ لگا دے گا ۱۹۴۱ء میں نئی اور پرانی دنیا کے لئے سب سے زیادہ اہم سال ثابت ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ امریکہ کو لڑائی میں کودنا پڑے گا۔ وہ عرصہ دراز تک لڑائی سے الگ نہیں رہ سکتا۔

بہار سے ڈیڑھ ہزار ستیاگرہیوں کی فہرست

پٹنہ۔ یکم جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار صوبہ کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ بابو راجیندر پرشاد کے پاس پندرہ سو ستیہ گرہیوں کی فہرست پیش کی ہے۔ یہ نام مہاتما گاندھی کی ہدایت کے بموجب بہت احتیاط سے رکھے گئے ہیں اور راجیندر بابو کے معائنہ کے بعد مہاتما گاندھی کے پاس منظوری کے لئے بھیجے جائینگے

جعلی ہومیوپیتھک کالج

ناگپور یکم جنوری۔ آل انڈیا ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس ناگپور میں ریزولیوشن پاس ہوا ہے کہ ہندوستان کے جعلی ہومیوپیتھک کالجوں کو بند کیا جائے جو جعلی سندیں فروخت کر کے پبلک کو دھوکا دیتے ہیں اور ہومیوپیتھک طب کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ کانفرنس نے کوسٹ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نامی کو پورے پورے اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ ایک سال کے اندر تمام ایسے کالجوں کو بند کرائیں۔ ڈاکٹر نامی صاحب اس سلسلہ میں حکومت سے خط و کتابت جلد کریں گے۔

جرمن حملہ کا مقابلہ کرنیکے لئے تیاریاں

لندن ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء کی کارروائیوں اور ۱۹۴۱ء کے متعلق پیشینگوئی کرتے ہوئے انگریزی ہوائی فوج کے ایک افسر اعلیٰ نے کہا کہ ایک عرصہ دراز تک ہٹلر کے حملہ کا کھٹکا بنا رہے گا لیکن اسوقت میں کوئی حملہ نہیں ہوگا جبتک کہ جرمنی کو ہوا پر مقامی کنٹرول اچھی طرح حاصل نہیں ہو جائیگا افسر موصوف نے مزید کہا کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے ہٹلر نے ایک بڑی جامع اسکیم تیار کی ہے اور شروع موسم بہار میں جب موقع ہاتھ آئے گا حملہ کر دیگا۔ پہل مقابلہ کے لئے زبردست فوج تیار رکھنا پڑے گی ۱۹۴۰ء کی ہوائی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس سال کا خاص پہلو یہ ہے کہ دن میں بمبار ہوائی جہاز شکست کھا گئے ہیں۔ دوران کے ہوائی حملے بالکل ماند پڑ گئے ہیں۔ برطانیہ کی ہوائی لڑائی میں جرمنوں نے برطانیہ کی ہوائی طاقت کا کم اندازہ لگایا۔ رات کی بمباری روکنے کا کوئی فوری علاج نہیں ہے۔ لیکن اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہتھیار تلاش کیا جا رہا ہے ہوا باز توپیں رات کے وقت مقابلہ کرتی ہیں آپ نے کہا کہ اتوار کی رات کو لندن پر جو حملہ ہوا وہ بہت زبردست تھا لیکن اگر بچاؤ کا انتظام نہ ہوتا تو حملہ اور زیادہ سخت ہوتا۔ امریکہ کے چند اخباروں میں جو خبر شائع ہوئی ہے کہ برطانیہ کی فوج اتنی دور تک پھیل گئی ہے کہ وہ دال کی حد کو پہنچ گئی ہے۔ یہ غلط ہے اس وقت برطانیہ کے پاس پہلے سے زیادہ ہوائی جہاز لڑنے کے لئے موجود ہیں۔

رنگون۔ ۲ر جنوری۔ حکومت برما کے دعوت نامہ پر ریوجرمشن برما بھی جائے گا۔ جہاں اسے صنعتی کارخانے دکھلائے جائیں گے۔

برطانیہ سے وزیر رسد کی اپیل

لندن ۳۱ر دسمبر۔ برطانیہ کے محکمہ رسد کے وزیر لارڈ وولٹن نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے برطانیہ کی عورتوں کو تنبیہ کیا کہ وہ کھانے کے لئے صرف ان ہی چیزوں کو استعمال کریں جو کہ برطانیہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کو سامان رسد کی سپلائی کا معاملہ اس دفعہ گذشتہ لڑائی کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہے۔ دشمن ہمارے سامان رسد پر براہ راست حملہ کر رہا ہے اور اُن کو ڈبو رہا ہے۔ یہ لڑائی سامان رسد کے خلاف لڑی جا رہی ہے۔ اور جیوں جیوں لڑائی بڑھے گی۔ سامان رسد کی سپلائی پر حملے زور پکڑتے جائیں گے برطانیہ نے ۱۹۴۰ء میں اتنا گوشت کھایا جتنا کہ ۱۹۳۹ء میں کھایا تھا لیکن ۱۹۴۱ء میں اس کو شاید اتنا نہیں ملے گا۔ آپنے کہا کہ لوگوں کو آلو زیادہ کھانا چاہیئے کیونکہ برطانیہ میں آلو کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور روٹی کا استعمال کم کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ باہر سے آئے ہوئے آٹے سے بنتی ہے۔

نئی ریلوے لائن کھلے گی

دہری آن سون۔ یکم جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مارٹن کمپنی (کلکتہ) دہری سے سسرام تک ایک ریلوے لائن کھولنا چاہتی ہے اس بارے میں حکومت سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔

ریاستی پرجا کانفرنس

بھرت پور۔ ۳۱ر دسمبر مسٹر جے نرائن دیاس سکریٹری آل انڈیا ریاستی پرجا پرشد نے بھرت پور ریاستی پرجا منڈل کی صدارت کرتے ہوئے آج سہ پہر کو فرمایا کہ ہم نہ تو دیسی راجاؤں کے نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں نہ ریاستوں کی انتظامی مشینری توڑنا چاہتے ہیں ہم تو موجودہ سسٹم کو ختم کرنا چاہتے ہیں جس میں ایسی والیان ریاست اپنے ہی افسروں کے ہاتھوں میں قید ہیں ذمہ دار حکومت سے ہماری مراد ایسی حکومت کی ہے جو زیادہ صلاحیت رکھتی ہو ہر دلعزیز ہو زیادہ کفایت سے چلتی ہو اور دیسی راجاؤں کی خدمت برطانی حکومت سے زیادہ کر سکتی ہو۔

مسٹر جناح کا پیغام

بمبئی ۳۰ر دسمبر۔ مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ پونہ میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں تو شریک نہیں ہو سکے لیکن انھوں نے کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا ہے انھوں نے اپنے پیغام میں لکھا کہ بلاشبہ آپ بہت بڑا کام کر رہے ہیں اور میرا دل آپ کے مشن کے ساتھ ہے۔

ایک ایکٹر کی سٹیج پر موت

مدراس۔ تامل زبان کے مشہور ایکٹر مسٹر ایس وشوناتھ داس رائل تھیٹر میں انتقال کر گئے جبکہ آپ سٹیج پر ایکٹنگ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۵
سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳

ادبیات

سالِ نو سنہ ۱۹۴۱ء

ایک شاعر کی نظر میں

از جناب دور ہاشمی کانپوری

الفراق اے عہدِ تازہ الوداع اے سالِ نو
تیری آمد کی خبر لایا تھا تیرا پیش رو

سالِ رفتہ تیری خونریزی کا اک آغاز تھا
پردہ ماضی میں تو ہی شعبدہ پرداز تھا

دور ہو آنکھوں سے اے غارتگرِ انسانیت
ہیں جلو میں تیرے کتنے منظرِ حیوانیت

الاماں صد الاماں اے دشمنِ صبر و شکیب
دیدۂ حق بیں کو ہرگز دے نہیں سکتا فریب

الحذر اے فتنہ ریز و فتنہ خیز و فتنہ ساز
چشمِ شاعر جانتی ہے تیرے مستقبل کا راز

خون تیرا مشغلہ فطرت ہے ویرانی تری
مجھ سے پوشیدہ نہیں عفریت سامانی تری

رحم و انصاف و رواداری سے تجھ کو بیر ہے
تیری دنیا میں فساد و شر ہی وجہ خیر ہے

سینۂ کونین تھراتا ہے تیرے نام سے
روحِ انسانی لرزتی ہے ترے انجام سے

سامنے سے میرے ہٹ جا دور ہو اے بد نصیب
تیرے دامن میں چھپے ہیں کتنے طوفانِ مہیب

اے درندوں کے تقاضائے ہلاکت کے امین
کوئی انساں تیرا استقبال کر سکتا نہیں

ظلم کی ٹہنی میں پھلنے کیلئے آیا ہے تو
امنِ عالم کو بچلنے کے لئے آیا ہے تو

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں اور اخبارات کی رائیں

خبر رساں ایجنسی "عرب اورینٹ" نے اعلان کیا ہے کہ عدن کے لیڈروں نے ان وحشیوں حملوں کے سلسلے میں جو اطالیہ یونان پر کر رہا ہے شہر کے یونانی باشندوں سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ ان یونانیوں نے اس ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے اور جو یونانی فوجی خدمت کے قابل ہیں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ملک کی حفاظت میں حصہ لیں۔

شاہ فاروق کو معلوم ہوا ہے کہ مجمع الجزائر مالدیوز کے مرحوم سلطان کے دو لڑکے قاہرہ میں ہیں۔ تنگ دست ہو گئے ہیں لہذا انہوں نے اپنی جیب خاص سے تیس پونڈ کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ سلطان مرحوم کے لڑکے امیر حسان اور اسمٰعیل شاہ مذکور کی اس فیاضی سے بہت متاثر ہوئے۔

مصری اخبار "المصری" لکھتا ہے۔

مصری عجائب خانہ کی تمام قیمتی چیزوں کو عمارت کے اس خاص حصے میں رکھد یا گیا ہے جسے بمباری سے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا اور پہلی منزل میں جو چیزیں موجود ہیں انہیں ریت کی بوریوں کے انبار لگا کر محفوظ کر دیا گیا ہے۔ تیس فراعنہ کی مصالحہ دار نعشیں بھی مذکورہ خاص حصے میں محفوظ کر دی گئی ہیں۔

اخبار مذکور نے ان نعشوں کی حفاظت کے اس طریقے کی مخالفت کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر آتش زن بم برسائے گئے تو آگ بجھانے کے لئے پانی استعمال کیا جائے گا اور اس سے یہ گرانقدر نعشیں خراب ہو جائیں گی۔ لہذا اخبار مذکور نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ان نعشوں کو سقارہ کی قدرتی غاروں میں رکھ دیا جائے جہاں وہ بالکل محفوظ رہیں گی۔

مصری اخبار "المقطم" لکھتا ہے۔

ہم نے خیال کیا تھا کہ مارشل گریزیانی سیدی برانی میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے بعد مصر کے خلاف جارحانہ کارروائی کریگا لیکن ابھی تک اس نے کوئی حملہ نہیں کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس اس وقت جتنی فوج ہے اس کے ساتھ وہ حملہ نہیں کرے گا بلکہ کمک کا انتظار کرے گا۔

محمد زکی عبدالقادر آفندی مصری اخبار "الاہرام" میں لکھتے ہیں۔

ایک سال کے عرصہ میں چیکوسلوکیہ۔ ڈنمارک۔ ناروے فیلنیڈ۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ لکسمبرگ اور رومانیہ تباہ ہو کر غیر ملکی حکومت کے محکوم ہو گئے ہیں لیکن یونان نہایت جرأت کے ساتھ اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے جد و جہد کر رہا ہے۔ اگر یہ تمام چھوٹی ریاستیں ایک بڑی فیڈریشن میں شامل ہو جائیں تو ان کا یہ حشر نہ ہوتا۔ اس وقت دنیا ایک نہایت سخت آزمائش میں مبتلا ہے لیکن تہذیب عزت اور وفاداری کے نصب العینوں کی فتح کا اعتماد روز بروز زیادہ قوی ہوتا جاتا ہے۔

مصری اخبار "البلاغ" کے فوجی نامہ نگار عبدالمنعم حسن آفندی لکھتے ہیں:-

موجودہ دور میں اطالیہ کو پہلی مرتبہ حقیقی میدان جنگ میں حقیقی جنگ کرنی پڑی۔ اطالوی سپاہی ایک ایسی بہادر فوج کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں جو بہت اچھی فوجی تربیت رکھتی ہے اور انہیں ایسے محبان وطن سے سابقہ پڑا ہے جو اپنے ملک کے ہر انچ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اطالویوں نے یونان پر حملہ کرنے کا نہایت غیر موزوں وقت تجویز کیا ہے۔ انہوں نے موسم سرما کو نظر انداز کر دیا ہے۔ جب یونان کے سمندر اور پہاڑ برف سے ڈھک جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے پیچھے طاقتور ترکی ہے۔ اور وہاں بھی برف موجود ہے۔

مصری رسالہ "زہرۃ المشرق" لکھتا ہے:-

مشرق میں ہٹلر کی تجاویز کامیاب نہیں ہوں گی۔ کیونکہ وہاں برطانیہ نے کثیر التعداد طاقتور فوجیں جمع کر دی ہیں۔ اگر کسی نے حملہ کیا تو وہ ان ناقابل گزر حصاروں کو کس طرح توڑے گا۔

اس رسالہ میں ایک دوسرا مضمون شائع ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اطالیہ نے مسلمان ملکوں پر جو فضائی حملے کئے ہیں ان کی وجہ سے مسلم پبلک کی رائے پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ یہ فضائی حملے بحرین پر ہوئے ہیں۔ جو ایک آزاد مسلم علاقہ ہے۔ نجد پر ہوئے ہیں جو حجاز کا پائے تخت ہے۔ اور جہاں حرمین شریفین واقع ہیں اور یمن اور سوڈان پر ہوئے ہیں۔

حکومت برطانیہ نے ۱۵ ستمبر سے ۱۳ اکتوبر تک مصری روئی کی جو مقدار خریدی اس کا اندازہ ۲۸۵۸۳۱۵ "قنطار" کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں برطانیہ نے اس مدت کے دوران میں ۸۸۰۸۹۰ "اردیب" بنولے خریدے ان دونوں چیزوں کی مجموعی قیمت ۸ ۱۰۱۳۱۵ مصری پونڈ ہے۔

ہز رائل ہائی نس محمد علی نے ہز اکسلنسی ڈیمٹری کیپ الیس وزیر مختار یونان مقیم مصر سے ملاقات کی اور یونانی صلیب احمر کے لئے تین سو مصری پونڈ پیش کئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تک ہو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل پر ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۳

حکومت برطانیہ کو مسٹر اسپینڈر کا مشورہ

انگریز مدبر مسٹر جے اے سپینڈر نے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے بارے میں اخبار "ٹائمز" میں ایک آرٹیکل شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میں ایک طویل عرصہ مہاتما گاندھی کے اخبار "ہریجن" کا خریدار رہا ہوں اسکا تازہ ترین پرچہ مجھے ابھی ملا ہے جس میں یہ خبر بھی درج ہے کہ یہ آخری پرچہ ہوگا۔ اپنے اخبار کو بند کرنے کی وجہ مہاتما گاندھی نے بیان کی ہے کہ مجھے ہدایت کیگئی ہے کہ میں اس اخبار کو شائع کرنے سے پہلے سنسر سے پاس کرالیا کروں۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اس قسم کی اطاعت قبول کروں یا اپنے کو اور دوسرے لوگوں کو مقدمہ چلائے جانے کا مستوجب بناؤں۔ یہ بہتر ہے کہ اس اخبار کو بند کردیا جائے۔ اس ہفتہ وار اخبار میں مہاتما گاندھی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ہندوستان کی موجودہ صورت حالات پر اتنی روشنی پڑتی ہے کہ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ہندوستانی پالیسی کے بارے میں حال ہی میں آپ کے اور نامہ نگاروں نے جو کچھ لکھا ہے اس سے اس میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ گذشتہ موسم گرما کے شروع میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کا یہ خیال ہے کہ لڑائی میں ہندوستان کو شریک کرکے سیاسی فائدہ اٹھایا جائے۔ اور اس وقت کانگریس کی یہی پالیسی معلوم ہوتی تھی۔ ہندوستان جہاں تک کہ کانگریس کے فیصلہ کرنے کا تعلق تھا اس شرط میں لڑائی میں شریک ہونے کو تیار تھا کہ اس کو اس شرکت کے عوض میں مکمل آزادی یا درجہ نوآبادیات یا تو فوراً ہی ملجائے یا قریب مستقبل میں مل جائے۔ اس بنا پر وائسرائے اور حکومت ہند نے راستہ تلاش کرنیکی کوشش کی اور ایک اعلان شائع کیا۔ جس سے ان کو امید تھی کہ اگر فوراً یہ منظور نہیں کیا جائے گا تو کم سے کم مزید گفت وشنید کے لئے راستہ تیار کردے گا۔

لیکن جب اس معاملہ پر بحث ہو رہی تھی مہاتما گاندھی ایک نئی بنیاد ڈال رہے تھے اور اب انہوں نے یہ وضح کر دیا ہے کہ میں اس نتیجہ پہونچا ہوں کہ لڑائی میں ہندوستان کی شرکت ہر حالت میں اہنسا کے اصول کے خلاف ہے اور ضمیر کے میدان میں اس کو ممنوع قرار پانا چاہئے اس خیال کو جو تقویت اور حمایت حاصل ہوئی وہ "ہریجن" کے فائل سے معلوم ہوسکتی ہے مہاتما گاندھی نے تمام معترضوں کو اپنے اپنے خیالات ظاہر کرنے کی دعوت دی اور گاندھی جی نے بڑے صبر و استقلال اور خوش مزاجی کے ساتھ ان سب کا جواب دیا اگر ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ کے رویہ میں کوئی مطابقت نہیں ہے تو وہ اس کے بارے میں فکرمند نظر نہیں آتے وہ کھلے دل سے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ میں نے غلط راستہ اختیار کیا تھا لیکن اب ان کو یقین ہے کہ میں بالکل صحیح راستہ پر ہوں ہفتہ بہ ہفتہ ان کے خیال کو تقویت حاصل ہوتی رہی اور جب اس حد تک پہونچ گئے کہ اب وہ یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ ہندوستان اہنسا کے عقیدہ کی خوبی اور صلاحیت کی مثال پیش کرکے نہ صرف اپنی بلکہ تمام دنیا کی خدمت کر رہا ہے گاندھی جی کا کہنا ہے کہ میں نازی اور نسبی عزم سے اتنی ہی نفرت کرتا ہوں جتنی کہ انگریز کرتے ہیں اور میں انگریزوں کو کم سے کم پریشانی میں ڈالنا چاہتا ہوں لیکن چند ہزار اشخاص کے ذریعہ ضمیری اعتراض اٹھا کر وہ تمام قوم کے عقیدہ کا مظاہرہ کرکے میں تمام بنی نوع انسان کی اور اپنی خدمت کر رہا ہوں ان کو صدق دلی کے ساتھ یقین ہے کہ ڈکٹیٹر اس حقیقت کے سامنے پست ہو جائیں گے اور اگر ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے ان کا راستہ کھلا رہا تو اس اخلاقی معجزہ کے سامنے ڈکٹیٹر اپنے کو بے قابو اور بے کس پائیں گے۔

مسٹر اسپینڈر مزید لکھتے ہیں کہ میں دیکھتا تھا کہ ہفتہ بہ ہفتہ ان کا یہ اصول ترقی کر رہا تھا اور اس بے دھڑک ہمت کے لئے میرے دل میں ان کا زبردست احترام ہے جس کے ساتھ کہ وہ راستہ پر چل رہے ہیں جہاں کہ ان کو ان کا اصول لے جاتا ہے لیکن آخر میں وہ ہم سب کو ایک ایسی پوزیشن میں چھوڑ دیتے ہیں جہاں کہ ان کے ساتھ ہماری مصالحت کی کوئی گنجائش نہیں سوائے اس کے کہ ہم ان کے نظریہ کو قبول کرلیں۔ یعنی یہ کہ لڑائی سے الگ ہو جائیں۔ اور یہ وعدہ کریں کہ آیندہ اپنے دشمن کا مقابلہ ہنسا کے ذریعہ نہیں کریں گے گاندھی جی کے نظریہ کے مطابق اس سے کم کوئی بات ایک گناہ ہوگا مہاتما گاندھی کانگریس کو جہاں لے جاتے ہیں وہ ان کے ساتھ جاتی ہے۔ یہ بات اس طویل بحث سے ثابت ہوتی ہے جو ان کے اور ان کی پارٹی کے ممبروں کے درمیان ہوتی ہے اور ان میں سے بہت ان کے اصول اور ان کے بیانات سے پریشان ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ کانگریس مینوں کی ایک بڑی تعداد حقیقی طور پر لڑائی کیخلاف ضمیری اعتراض رکھتی ہے لیکن کانگریس کے ساتھ مہاتما گاندھی کے جو تعلقات ہیں وہ ایک عام سیاسی لیڈر کے نہیں بلکہ ایک ڈکٹیٹر کے سے ہیں وہ ہٹلر اور مسولینی کی طرح ہمیشہ صحیح راستہ پر ہیں اور ان کی اطاعت ہونا چاہیئے۔

اسوقت ہمیں یہ مان لینا چاہیئے کہ اہنسا کانگریس کی پالیسی ہے لیکن اگر ایسا ہو تو پھر ہماری ہندوستانی پالیسی کے نکتہ چینوں سے انصاف کیساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس خیال پر قائم رہنے میں اصرار نہ کریں کہ ہندوستان کے جذبات کی راہ میں سامراجی یا رجعت پسند روڑے بنے ہوئے ہیں جرمن پروپگنڈا کا بالخصوص امریکہ میں یہی لب لباب ہے۔ جہاں گاندھی کے فیاضانہ اور وسیع پیمانہ پر بے خبر رائے والوں کو اپیل کرتا ہے اس سے کم سچی بات نہیں ہوسکتی۔ حقیقت میں مسٹر گاندھی نے ایک بڑا مشکل انتظامی مسئلہ ہمارے سامنے کر دیا ہے کیونکہ وہ صرف خود ہی ایسی رائے نہیں رکھتے جس کے رکھنے کا انھیں حق ہے بلکہ وہ اپنے پیرووں کے ایک اہم گروہ سے یہ کہتے ہیں کہ جاؤ ان کا پرچار کرو۔ یعنی جنگ کی مذمت کرو اور بھرتی کے کام کی حوصلہ شکنی کرو اس کے نتیجوں کا انہوں نے پہلے ہی سے قیاس کرلیا ہے یعنی یہ کہ گرفتاریاں کی جائیں اور سزائیں دی جائیں گی۔

کوئی حکومت جو بر سر جنگ ہو اس سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسی باتیں برداشت کرے۔ جس ...

جنگی تیاریاں

۱۳ جنوری کو مسٹر ایل۔ پی ہیکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں کانپور کی جنگی کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا۔ صاحب صدر نے گذشتہ تین مہینے کی جنگی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سر ہنری ہارسمین اور مسٹر البرٹ ہارسمین نے جنگی فنڈ کے لئے پانچ پانچ ہزار پاونڈ کا شاندار عطیہ دیا ہے۔ اس دس ہزار پاونڈ کے عطیہ کے علاوہ اس عرصہ میں مبلغ ۳۲۹، ۴۷ روپیہ جمع ہوا اور کل چندہ ۶۸۶۶۷، ۴ روپیہ جمع ہوا ہے جس میں دس ہزار پاونڈ کے عطیہ کے علاوہ ریڈ کراس۔ سینٹ جان ایمبولنس اور لندن میئرس فنڈ میں دیا ہوا روپیہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ سر ٹامس اسمتھ صاحب نے پانچہزار پاونڈ کا عطیہ انگلینڈ میں دیا ہے۔

برٹش رسٹورینٹ آرڈیننس کلب ری کانونٹ۔ اور گرلس ہائی اسکول میں ناچ وغیرہ سے مبلغ ۷۰۰۰ روپیہ کی رقم جنگی مصارف کے لئے دستیاب ہوئی۔ ایک دنگل بھی کیا گیا تھا جسمیں ۲۳۳۱ کی رقم وصول ہوئی۔

مسٹر ہیکاکس نے کہا کہ اس طرف زیادہ کوشش کی ضرورت ہے اور زیادہ روپیہ وصول کیا جا سکتا ہے جنگی قرضہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسطرف بہت کم کامیابی ہوئی ہے سنہ ۱۹۴۶ء والے قرضہ میں ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک قریب چار لاکھ کا قرضہ وصول ہوا ہے۔ ڈیفینس سرٹیفکٹ میں ۶۲۲۵ روپیہ اور بغیر سود کے قرضہ میں ۱۸۵۲۳ روپیہ آیا ہے۔ نیڈ یز سب کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ عورتوں نے آٹھ سو ہاتھ کے بنے ہوئے سویٹر اور کمفرٹر وغیرہ اسپتالوں میں بھیجے ہیں۔ ہوم نرسنگ اور فرسٹ ایڈ میں عورتوں کے دستوں کو ٹریننگ دی گئی۔

فوجی اور ٹیکنیکل بھرتی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ تحصیل میں فوجی بھرتی کے لئے ایک جلسہ کیا گیا ٹیکنیکل بھرتی کے لئے ایک اسکول قائم کیا گیا ہے۔

سوک گارڈس کا پہلا دستہ اپنی ٹریننگ ختم کر چکا ہے اور ۱۳۱ سوک گارڈ کا دوسرا دستہ ٹریننگ شروع کر چکا ۲۰۰ ٹرینڈ آدمی پہلے ہی سے ہیں جنگی کمیٹی کی ایگزیکٹیو کمیٹی نے سر ہنری ہارسمین اور سر البرٹ ہارسمین کو ان کے شاندار عطیہ پر شکریہ کا رزولیوشن پاس کیا شہر میں براڈکاسٹنگ کے لئے اسکیم پر غور کیا گیا۔ اور مسٹر ایچ۔ اے ولکنس مسٹر اے۔ ہون۔ لالہ پدم پت سنگھانیا۔ اور ڈاکٹر عبد الصمد وار کمیٹی کے (نان آفیشل) وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

جج یا مجسٹریٹ کو ایسے مقدمے فیصل کرنے ہوتے ہیں انکا سامنا ایک دورخی منطق سے ہو جاتا ہے اگر وہ سخت سزا دیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ نے بہت سخت گیری سے کام لیا اور اگر تھوڑی سزا دی جائے تو مجرم جیل سے نکلکر پھر اسی جرم کا مرتکب ہوگا اور اسے پھر سزا دینی پڑے گی۔ جو اور بھی زیادہ سخت گیر معلوم ہوگی۔ میری تجویز تو یہ ہے کہ حکومت ہند ایسے حالات میں خود ہی طے کرے کہ مناسب طرز عمل کیا ہوگا۔

ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہندوستان (برطانی ہندوستان) آدمیوں اور وسائل کی صورت میں جنگ میں خوب امداد دے رہا ہے اور ابھی وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ یہ دونوں امدادیں دے گا۔

ہمیں موجودہ سیاسی چالوں یا وقتی ہیجان کی وجہ سے نئے سیاسی مسئلوں کا حل تلاش کرنے میں حوصلہ توڑنا چاہیئے۔ مکمل آزادی سننے میں تو بہت بھیانک معلوم ہوتی ہے لیکن بار بار ہندوستان کے سیاسی مدبروں نے مجھ سے یہ وضاحت کی ہے کہ اگر انھیں ایک ہفتہ کے لئے بھی آزاد کارکنوں کی حیثیت حاصل ہو جائے اور انکی خودداری بحال کر دی جائے تو وہ فوراً ہم سے صلح کرلیں گے۔ اور ہمارے مطالبے منظور کرلینگے۔ جہانتک سیاسی ذہنیت والے ہندوستانیوں کا X

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۸ جنوری کو بورڈ کے جلسہ کے ایجنڈے میں کلکٹر گنج وارڈ کی درستی وصفائی کے لئے پنڈت بدری نتھال ترپاٹھی کے ۱۶ رزولیوشن درج ہیں۔ کانپور۔ باندہ وکانپور باندہ ریلوے بند کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کرنے کے لئے پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کا ایک رزولیوشن درج ہے۔

۱۳ جنوری سنہ ۴۱ء کو بورڈ کا غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ چیرمین صاحب نے ان ناموں کی فہرست پڑھکر سنائی جو مختلف کمیٹیوں کی ممبری کے لئے نامزد ہوئے ہیں۔ اس کے بعد پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے پنڈت پیارے لال شرما سابق وزیر تعلیم یو پی، حال ممبر سنٹرل اسمبلی کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پیش کیا اور بورڈ کے ملتوی کرنے کی تحریک کی۔ بابو گوری شنکر کپور نے رائے دی کہ بجٹ پیش کرنے کے بعد اس رزولیوشن پر غور کیا جائے۔ پنڈت بدری نتھال نے کہا کہ اگر بورڈ بجٹ ۵ منٹ میں منظور کرے تو انکو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ نے اتفاق رائے سے رزولیوشن پاس کرنے کی ممبروں کو صلاح دی۔ لالہ منی لال بینوٹیا اور پنڈت دیبی سہائے نے رزولیوشن کی مخالفت کی اور کہا کہ جلسہ ماتمی رزولیوشن پاس کرکے ملتوی کردیا جائے۔ بالآخر بورڈ کا رخ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کے رزولیوشن کے موافق دیکھکر چیرمین صاحب نے جلسہ ملتوی کردیا۔

۱ جنوری سنہ ۴۱ء کو میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ ہوا۔ ریوائزڈ بجٹ پر غور کے سلسلہ میں بابو رام نرائن گرگ نے کہا کہ بجٹ کا مالی کمیٹی میں سے ہوکر نہ آنا مالی کمیٹی پر سنسر ہے۔ اس لئے کمیٹی میں بھیجا جاوے مگر یہ رزولیوشن منظور نہیں ہوا۔ عام انتظام کے سلسلہ میں دفتر کی خرابی کی سخت نکتہ چینی کی گئی۔ اور جوابات نہ دینے کی شکایت کی گئی۔ اس پر پانچہزار روپے کم کردیا گیا۔ پبلک ہیلتھ کے مد میں بھی کافی شکایت ہوئی۔ مسٹر عبد الرزاق مسٹر بیز اور مسٹر محمد وحید احمد نے ڈاکٹر کے کام کی شکایت کی۔ لیکن مسٹر کپور اور مسٹر چودھری نے آپکے کام کی تعریف کی۔ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے بھی انکی تعریف کی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۴ جنوری سنہ ۴۱ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بصدارت رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایل۔ ایل بی۔ ایم۔ ایل سی منعقد ہوا۔ دیبی دین کمپاونڈ بیچ باغ ڈیل پور وہ اسکیم میں ایک پارک بنانے کے واسطے ۱۹۹۱ روپے کا تخمینہ پاس ہوا۔ ٹرسٹ کی مختلف اسکیموں کی سڑکیں بنانے کے واسطے ۸۶۸۲ روپیہ کے تخمینے منظور ہوئے جسمیں ڈبلو بلاک فیکٹری ایریا میں ۳۳ فٹ سڑکیں۔ بی روڈ توسیع کی اسکیم میں پی روڈ سے بنیا جہار روڈ تک ۶۰ و ۴۰ فٹ کی سڑکیں شامل ہیں۔ بسیرہ منوولیٹ اور ناچگھر بر ہانہ اسکیم میں ایس ڈبلو نالیاں بنانے کے واسطے دو ہزار روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔ ڈبلیو بلاک فیکٹری ایریا میں کچھ پلاٹوں کا لے آوٹ منظور ہوا چند ترمیمات کے ساتھ سی بلاک گوٹیا کا لے آوٹ بھی منظور ہوا اس میں بنگلوں و مکانوں وغیرہ کے علاوہ ایک پارک اور مرکزی کاروبار کے لئے جگہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ گوالٹولی میں مزدوروں کے لئے ایک بیوبلیٹن بنانے کے واسطے جگہ کی درخواست کی بابت لیبر کمشنر کے ۲۲ اکتوبر ۴۰ء کے خط پر غور ہوا۔ اور یہ طے ہوا کہ نواب گنج روڈ پر خلاصی لائن پارک کے پاس مزدوروں کے کھیل کے میدان کے لئے دوسرا مقام پیش کیا جاوے۔ مول گنج کے چوراہے کی اصلاح کے لئے لے آوٹ پر غور ہوا۔ اور یہ طے ہوا کہ ایک مفصل اسکیم کا خاکہ تیار کیا جاوے ۱۲۹۹۴۸ روپیہ ۱۴ آنہ کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔ اس لئے امسال زمین کی فروخت کا کل ٹوٹل ۵۱۳۷۹۴ روپیہ ۹ آنہ تھا۔

گرفتاریاں

مسٹر ایس۔ سی کپور جنرل سکریٹری مزدور سبھا کانپور، مسٹر آر۔ ڈی بھاردواج ممبر آل انڈیا ٹریڈ یونین۔ مسٹر شیو سنگھ اور مسٹر آر کے بوس کمیونسٹ ڈیفنس آف انڈیا قواعد کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے، سب انسپکٹر پولیس کو ایک چوری کی تحقیقات کے دوران میں یہ لوگ ایک کمرہ میں آریہ نگر میں پوشیدہ معلوم ہوئے تو پہچانکر گرفتار کر لئے گئے۔ ان لوگوں کی گرفتاری کے لئے ۵۰۰ اور ۱۰۰ روپے کے انعامات کا اعلان کیا گیا تھا۔

دوبارہ گرفتاری

۱۵ جنوری سنہ ۴۱ء کو کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے ممبر بابو راوہا کرشن گپتا جو دہلی کی ڈکیتی کے مقدمے میں دس ہزار روپے کی ضمانت پر رہا ہوکر کانپور آئے تھے پھر گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے پروٹسٹ میں تلک ہال میں ایک جلسہ ہوا اور گورنمنٹ کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔

مبارکباد

پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کو ستیہ گرہ میں جیل جانے پر مبارکباد دینے کے لئے ڈاکٹر رام کمار شاستری کے دواخانہ میں ایک پارٹی دی گئی۔ جسمیں بھٹ جی کے ایثار کی تعریف کی گئی۔ بھٹ جی نے تعمیری کام پر زور دیتے ہوئے نوجوانوں سے مہاتما گاندھی کے حکم کے مطابق جیل جانے کی اپیل کی۔

ستیہ گرہ

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو مسٹر کا رکا پرشاد ممبر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی موضع شیولی میں جنگ کے خلاف نعرہ لگانے کی وجہ سے گرفتار کر لئے گئے۔

ایک سال قید

مسٹر جوگ کو ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

یوم آزادی

۱۹ جنوری سے ۲۶ جنوری سنہ ۴۱ء تک یوم آزادی کا ہفتہ منانے کے لئے دلچسپ پروگرام بنایا گیا ہے۔

مشاعرہ

۱۳ جنوری سنہ ۴۱ء کو سناتن دھرم کالج یونین کے زیر اہتمام کالج ہوسٹل کے کامن ہال میں ایک مشاعرہ مسٹر سری رام جاجو کی صدارت میں منعقد ہوا مصرعہ طرح حسب ذیل تھا کہ۔

"رونے کو ہیں کوئی ہنسنے کو زمانہ ہے"

جینی پروسیشن

۱۹ جنوری سنہ ۴۱ء کو جینی مورتی کا ایک شاندار جلوس جرنیل گنج سے اٹھکر بیراد۔ مٹن روڈ اور مال روڈ ہوتا ہوا کنگ ایڈورڈ میموریل ہال گیا۔ جین سبھا کے پریسیڈنٹ رائے صاحب لالہ روپ چند جین اسپشل مجسٹریٹ ہیں جلوس کے ساتھ شہر کے تمام سربرآوردہ جینی حضرات تھے۔ مورتی کا قیام ہال میں دو روز رہے گا۔

اسی سلسلہ میں ۱۷ جنوری ۱۰ بجے رات کو "ہنومان جنم" نامی ایک ڈرامہ بھی کھیلا جائے گا جسمیں شہر کے معززین کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

دعوتیں

۱۳ جنوری سنہ ۴۱ء کو مسٹر اجودھیا پرشاد بھارگوا کے صاحبزادے اور مسٹر کیلاش ناتھ بھارگوا مالک اسٹار پریس کے برادر خورد مسٹر پرتھی ناتھ بھارگوا کی شادی کے سلسلہ میں ایک پرتکلف ڈنر دیا گیا۔ جسمیں شہر کے ہندو مسلمان معززین اور حکام شریک تھے

۱۹ جنوری کو شہر کے مشہور حکیم سید نواب علی صاحب نے اپنی صاحبزادی کے عقد کے سلسلہ میں معززین شہر کو دعوت طعام میں مدعو کیا ہے۔

۱۷ جنوری کی رات کو حاجی عبد المجید صاحب سولیجہ کے صاحبزادے مسٹر عبد الحلیم سولیجہ کی تقریب نوشہ سازی ہے جسمیں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ

پنڈت رگھبر دیال بھٹ لیڈر کانگریس پارٹی میونسپل بورڈ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اطلاع دی ہے کہ وہ ۱۸ جنوری کو تحصیل اکبر پور کے بیری سامن گاؤں میں ستیہ گرہ کے سلسلہ میں جنگ کے خلاف نعرہ لگائیں گے۔

پنڈت شمبھو دیال چترویدی ممبر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے اطلاع دی ہے کہ وہ بڑہ گاؤں میں جنگ کے خلاف تقریر کریں گے۔

ستیہ گرہی گرفتار

مسٹر منوہر سنگھ ممبر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی موضع سنور (بھینڈی) میں جنگ کے خلاف نعرہ لگانے کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے۔

ہندی کانفرنس

۱۷ و ۱۸ جنوری کو ہندی نوی جیون سبھا ہوں ہٹیہ میں ایک لٹریری ہندی کانفرنس زیر صدارت رائے کنور نرائن دیندار آف ایٹہ ہوگی۔ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ہندی زبان۔

سبدِ گل

ہندوستان کے کسی تجربہ کار اور فطرت شناس شاعر نے بوڑھوں کی بوالہوسی کی شان میں فرمایا تھا

جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

اس شاعر کے کہنے کے بموجب ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس زمانہ کے بوڑھوں کے خون میں جوانوں کے خون سے بھی زیادہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ اور یہ بوڑھے نوجوان اور کمسن لڑکیوں پر اس بُری طرح سے لٹو ہو رہے ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان بوڑھوں کا خمیر ہی عشق کی مٹی سے تیار ہوا تھا، ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو ایسے چند بوڑھوں سے متعارف کریں جن کو مندرجہ بالا شعر کی جیتی جاگتی تصویر کہا جا سکتا ہے۔

فرانسسکو کی دلچسپ اطلاع ہے کہ ایک بڑے میاں جن کی عمر تقریباً اسی سال تھی اپنی پوتی کی ایک سہیلی پر دل۔ جگر۔ پھیپھڑا۔ گردہ سب کچھ قربان کر بیٹھے، جب لوگوں نے انھیں سمجھانا چاہا تو بڑے میاں نے انکو جواب دیتے ہوئے کہا:۔

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

غرضکہ بڑے میاں بُری طرح سے اس پندرہ سال کی لڑکی پر فدا تھے۔ لڑکی کے والدین نے جب دیکھا کر بڑھا الّو بنا ہوا ہے۔ تو انہوں نے خوب بڑے میاں پر ہاتھ صاف کیا، اب ان بڑے میاں نے عدالت میں دعویٰ دائر کر رکھا ہے کہ "لڑکی کے والدین لڑکی کی شادی کا وعدہ کر کے پھر گئے، اور انھوں نے دونوں ہاتھوں سے اچھی طرح سے مجھے لوٹا ہے" دعوی کا نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو" لیکن ہم کو مسرت ہے کہ بڑے میاں کو عشق بازی کا تھوڑا بہت مزا تو مل گیا۔

فرانسسکو کے اس بڑے میاں کی مٹی پلید ہونے کے بعد اب ہندوستان کے ایک بڑے میاں کی بھی داستان سُن لیجئے،

یہ بڑے میاں امرتسر کے رہنے والے ہیں انکی عمر تقریباً ۷۰ سال کی ہے۔ انکو ستر سال کی عمر میں شادی کا شوق ہوا، اور شادی کے شوق میں یار دوستوں کے کہنے سے داڑھی مونچھ صفاچٹ کرا دی۔

جب بڑے میاں استرے کی کرامات سے جوان ہو گئے تو یار لوگ کٹرہ شیر سنگھ میں انکی بارات بڑی دھوم دھام سے لے گئے، خدا خدا کر کے بارات دلہن کے گھر پہنچی، لیکن جب نکاح کا وقت آیا تو نکاح کے بجائے بڑے میاں کا منہ کالا کیا گیا۔ اور اس طرح یہ دلچسپ ڈرامہ ختم ہو گیا۔ سنا ہے کہ بڑے میاں بے حد خفا ہیں۔

اسی طرح ایک گجرات کے بڑے میاں کی دلچسپ داستان ہے انہوں نے لے دے کر ایک شخص کو راضی کیا کہ وہ اپنی جوان لڑکی بڑے میاں کے ساتھ بیاہ دے، جب سارا معاملہ پک گیا تو ان بڑے میاں کو اپنی ہونے والی بیوی کا خط ملا جس کا مضمون یہ ہے۔

" والد محترم آپ کی عمر اتنی ہو کہ میں نہایت بے تکلفی کے ساتھ آپکو اپنا باپ لکھ سکتی ہوں اسی لئے میں نے اپنے باپ کے نام سے مخاطب کیا ہے۔ مجھ کو آپ کی بیٹی بننے میں کوئی اعتراض نہیں لیکن بیوی بننا ناممکن ہے کیونکہ کوئی لڑکی اپنے باپ سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی"

ذرا غور فرمایئے کہ جو بوڑھا ایک نوجوان لڑکی کو پہلو کی زینت بنانے کے خواب دیکھ رہا ہو، جب اسے یہ دلچسپ خط ملا ہو گا تو اس کے دل پر کیا گزری ہو گی۔ بہر حال ہم کو مسرت ہے کہ ان بوڑھوں کی نہایت ہی دلچسپ طریقہ ✻

ادبِ لطیف

بہار کے دن آئے ساجن

بہار آئی ہے۔ اس بربادو ویران بستی میں۔
—— مسرت اور رنگینی کے سامان لیکر ——
بلبل سے ترنم ریز گیت سننے کے لئے اٹھو ——
بانسری اٹھاؤ ہم بھی گائیں —— ساجن!
" بہار کے دن آئے "

یہ خوشگوار ہوا۔ یہ کیف افزا نسیم۔ یہ چٹکنے والی کلیاں۔ یہ کھلے ہوئے پھول، آج ستار گا رہا ہے بہار کے خیر مقدم میں —— ساجن!
" بہار کے دن آئے "

وہ ہرا بھرا جنگل۔ وہ شاداب کھیت۔ وہ شرابی چمن۔ چاندنی رات اور زریں دن آہ! رات بھی نغمہ سرا ہے —— ساجن!
" بہار کے دن آئے "

شاعر کے تخیل سے بلند ہمالیہ۔ گیتوں کی دیوانی سی جمنا، دوشیزہ چاندنی کی اٹھلاتی ہوئی رقاصہ بھی ناچ رہی ہے —— ساجن!
بہار کے دن آئے

سُنتے ہو! یہ گلال سے بھری ہوئی تھیلیاں۔ رنگ سے بھرے ہوئے قمقمے، یہ مسکراتی ہوئی پچکاریاں —— کیا کہہ رہی ہیں؟ ——
اٹھو وہ بانسری اٹھاؤ۔ بہار کے خیر مقدم میں ہم بھی گائیں —— ساجن!
" بہار کے دن آئے "

اگر ایک آدمی ہم سے کہے کہ سمندر میں کود پڑو۔ ہمیں اس کی تعمیل نہ کرنی چاہیئے۔ خیال رکھو ماں باپ اُستاد کبھی ایسا حکم کبھی نہ دیں گے جو درست نہ ہو، بہت سی باتوں کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا، اگر ہمارے ساتھی اور دوسرے آدمی ہم سے ایسا کام کرائیں جو ٹھیک نہیں ہے تو ہرگز ہرگز ایسا کام نہ کرنا چاہیئے۔

ہمیں ہمیشہ حکم ماننا چاہیئے۔ بعض دفعہ عمل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ طبیعت کو ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ پھر بھی ہمیں حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے بزرگ داری اس وقت اور بھی قدر کے قابل ہے جبکہ حکم پر عمل کرنا مشکل ہو۔ جب حکم ہماری مرضی کے مطابق ہو تو اس پر عمل کرنا بالکل آسان ہے یہ سچی فرمانبرداری نہیں ہے

ہمیں چاہیئے ہم حکم کی تعمیل خوشی خوشی کریں جو لڑکا۔ بڑبڑا کر حکم کی تکمیل کرتا ہے یا اس خیال سے حکم مانتا ہے کہ اگر حکم پر عمل نہ کیا تو اُسے سزا ملے گی، وہ لڑکا دراصل حکم کی تعمیل نہیں کرتا، ماں باپ اور اُستاد کی تابعداری چاہتے ہیں ہمیں اسی حکم کی تعمیل نہ کرنی چاہیئے جس کی بابت حکم دیا جائے۔ ہمیں چاہیئے کہ معلوم کریں۔ ماں باپ کی کیا خواہش ہے۔ اور کس کام کرنے سے وہ خوش ہوں گے۔ بغیر حکم کے بخود بخود ان کی خواہش پوری کرنی چاہیئے۔ یہ تابعداری خوشگوار ہے۔ اور سب کو خوش کرتی ہے۔

✻ یہ گت بنائی جا رہی ہے، اگر ان کی اسی طرح مٹی پلید ہوتی رہی تو شاید ان کے پُرانے خون کا جوش کسی قدر کم ہو جائے۔

جرمنی کے جہاز جاپان کی بندرگاہوں میں

لندن ۱۱ جنوری۔ بحر منتا نیہ کے جنگی جہاز "تورکیا" کی غرقابی اور جزیرہ نورو پر گولہ باری کے بعد اس مطلب کی افواہیں موصول ہو رہی ہیں کہ جرمن جہازوں کو جاپان کی بندرگاہوں میں فٹ کر کے لٹیرے بنایا جا رہا ہے، تاکہ وہ بحر الکاہل میں چھاپے ماریں۔ ٹوکیو میں مقیم برطانی سفیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کرے کہ یہ اطلاعات کس حد تک درست ہیں۔

عالمِ نسواں

دنیا میں ہر عورت غلام ہے

" لیڈیز اون جرنل " میں ایک مغربی خاتون نے عورتوں کے متعلق ایک طویل مضمون شائع کیا ہے جس میں اس خاتون نے یہ شکایت کی ہے کہ مردوں نے دنیا کو غلام بنا رکھا ہے۔ ہم اس انگریزی مضمون کا اقتباس ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

عورتوں کا دعویٰ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ آزادی حاصل کر رہی ہیں۔ انکو مردوں کی برابر حقوق حاصل ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے افعال میں اسی طرح آزاد ہیں، جس طرح کہ عورتوں کے ان دعووں کو جب میں حقیقت کی کسوٹی پر کسکر دیکھتی ہوں تو عورت مجھے اسی طرح غلام دکھائی دیتی ہے، جس طرح کہ وہ زمانہ قدیم میں تھی۔

میرے نقطہ نظر سے عورتیں آج بھی اسی طرح مردوں کی غلام ہیں جس طرح کہ زمانہ قدیم میں تھیں محض عورتوں کو یہ مغالطہ ہے کہ انکو حقوق حاصل ہو گئے ہیں۔ ورنہ فی الحقیقت ان کی حالت زمانہ قدیم کی عورتوں سے بھی بدتر ہے۔

میں نے ایک دو نہیں سیکڑوں ایسے گھرانوں کا مطالعہ کیا ہے، جہاں شادی شدہ جوڑے اپنے بال بچوں کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ ان گھرانوں کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ عورت آج بھی بدستور غلام ہے۔

مجھ کو ایک گھر بھی ایسا نہیں دکھائی دیا جہیں بیوی کی حکومت چلتی ہو۔ ہر گھر میں مرد ہی حکمران ہے، وہ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق گھر کے انتظام کو چلاتا ہے اور اگر کوئی بیوی ذرا بھی اس کے مزاج کے خلاف کرتی ہے تو خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے۔ گویا ہر گھر میں عورت کو ایک غلام پایا ہے۔

مجھے ایسے بے شمار شادی شدہ جوڑوں کے پوست کندہ حالات معلوم ہیں۔ جن کے شوہر نہایت آوارہ ہیں۔ یہ شوہر آزادانہ شراب نوشی کرتے ہیں۔ غیر لڑکیوں کے ساتھ زندگی گذارتے ہیں اور تفریحات یا لغویات پر بیوی بچوں کا حق برباد کرتے پھرتے ہیں، اور ان تمام بے عنوانیوں کے باوجود بیوی میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ شوہر کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکے۔ اگر یہ عورت کی غلامی نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر عورت کو برابری اور آزادی حاصل ہو چکی ہوتی تو عورتیں اپنے بدچلن شوہروں سے اسی طرح جواب طلب کرتیں جس طرح کہ مرد عورتوں سے سختی کے ساتھ جواب طلب کرنے کے عادی ہیں۔

میں جس گھر میں بھی گئی میں نے دیکھا کہ مرد کو عورت پر فوقیت حاصل ہے، وہ اچھا کھانا، اچھا پہننا اور آرام سے زندگی گزارنا اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے۔ خواہ اس کی بیوی کو اچھی خوراک اور اچھا لباس ملے یا نہ ملے۔ آخر اس تفوق کے کیا معنی ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اس زمانہ میں بھی مرد اپنے آپکو عورتوں کا آقا خیال کرتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مرد آج بھی اسی طرح عورت کو غلام رکھنا چاہتا ہے جس طرح کہ زمانہ قدیم میں لیکن اس زمانہ میں وہ اپنی اس اخلاق سے گری ہوئی حرکت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ اس زمانہ میں وہ کہتا تو یہی ہے کہ ہم نے عورتوں کو آزادی دیدی ہے مگر درحقیقت یہ آزادی قدیم زمانہ کی عورتوں کی غلامی سے بھی بدتر ہے۔

میرے علم میں ایسی بھی عورتیں موجود ہیں۔ جو مردوں کے اس تفوق اور خودسری کو برداشت نہ کر سکیں اور انکو اپنے شوہروں سے طلاق لینی پڑی۔ بہر حال عورت بے حد بدنصیب ہے، کہ اس آزادی کے دور میں بھی اسے غلامانہ زندگی اختیار کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

بچوں کی دنیا

فرمانبرداری اور فرض۔

اگر اُستاد حکم دے کہ کھڑے ہو جاؤ تو سب لڑکے ایک دم کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لڑکے کیوں ایسا کرتے ہیں۔ کوئی کہے گا کہ اس ڈر کے مارے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر کھڑے نہ ہوں تو اُستاد مارے گا۔ کوئی کہے گا اُستاد کا کہنا ماننا ہمارا فرض ہے، جو لڑکے اُستاد کا کہنا مانتے ہیں تب وہ لکھ پڑھ کر ہوشیار بن جاتے ہیں۔

شرون ایک لڑکا تھا۔ وہ ماں باپ کا حکم مانتا تھا۔ ماں باپ اندھے تھے انھوں نے کہا ہمیں یاترا کرا دو۔ شرون نے ایک ڈانڈی لی اور انکو ڈانڈی میں بٹھا کر یاترا کرتے لے چلا۔ راستہ میں تالاب آیا۔ بڈھوں کو پیاس لگی۔ وہ ان کے لئے پانی لینے گیا۔ ابھی گھڑا پانی میں ڈبایا تھا کہ راجہ دسرتھ ادھر آ نکلا۔ اُس نے اُسے جنگلی جانور سمجھ کر تیر مارا۔ اس کے مُنہ سے آہ نکلی، دسرتھ نے اُسے اٹھایا اور اندھے ماں باپ کے لئے پانی لے گیا۔ لیکن انھوں نے دسرتھ کے ہاتھ سے پانی نہ پیا چتا بنا کر زندہ جل کر مر گئے۔ آج شرون کا نام کیوں مشہور ہے کیونکہ اس نے ماں باپ کی سیوا کرتے کرتے جان دے دی۔ رامچندر جی کا نام کیوں مشہور ہے کیونکہ انہوں نے پتا کا حکم مانکر راج پاٹ چھوڑ دیا، اور بن کو چلے گئے۔ ہمارا فرض ہے کہ بزرگ ہمیں جو خدمت بتائیں ہم اسے بجا لائیں۔

اگر کوئی چور تم سے کہے کہ دوکان میں سے فلاں چیز چُرا لاؤ تو تم کیا کرو گے؟ ہرگز چوری نہ کرو گے۔ اگر کوئی لڑکا کہے کہ مجھے سوال نقل کرا دو تو تم کیا کرو گے، نقل نہ کراؤ گے۔ کیونکہ یہ بہت بُری بات ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی بات نہ ماننی چاہیئے۔ اور ٹھیک بات پر عمل کرنا چاہیئے۔

ماں باپ کا کہنا ماننا چاہیئے کیونکہ ہمارا بھلا چاہتے ہیں۔ اُستاد کا کہنا ماننا چاہیئے کیونکہ وہ ہمیں پڑھا لکھا کر بہتر بناتے ہیں۔ بیماری کے وقت ڈاکٹر کا حکم ماننا چاہیئے، کیونکہ وہ ہمیں تندرست کرنا چاہتا ہے، ہمیں اپنے بزرگوں کا کہنا ماننا چاہیئے کیونکہ:۔

(۱) بزرگ جانتے ہیں کونسی بات درست ہے۔ کونسی غلط۔ بچے نہیں جانتے۔ ان کو ہر ایک بات سکھانی ہو گی۔ وہ جاہل ہیں بچوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ کس طرح برتاؤ کریں، سب کچھ انکو سکھایا جاتا ہے۔ جنگلی اور وحشی آدمی ٹھیک کام نہیں کرتے، اور بڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کو کوئی سکھاتا نہیں۔ بے گورو کے ہونا گالی سمجھی جاتی ہے۔ ہم سب کو سیکھنے کی ضرورت ہے اور اُن لوگوں سے سیکھنا چاہیئے۔ جو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کون سی بات درست ہے۔ کونسی غلط۔ گھوڑے کو قابو میں رکھنے کے لئے لگام کی ضرورت ہے تاکہ ٹھیک راستہ پر چل سکے اسی طرح بچوں کو سکھانے کے لئے ہدایت کی ضرورت ہے

بزرگ ہمیں اچھا بنانا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اگر لڑکا ہو تو دنیا میں نام روشن کرے اچھے سے اچھا آدمی بنے۔ اگر لڑکی ہو تو نیک سے نیک استری بنے۔ وہ اپنی خوشی کو پورا کرنے کے لئے اُن سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ بچوں کی بہتری کے لئے اُن سے کام لیتے ہیں، گورو اپنے بچوں کے دل و دماغ کی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر چاہتے ہیں کہ ہمارا جسم تندرست رہے۔ ہمیں ان سب کا حکم ماننا چاہیئے۔ چاہے ہمیں یہ حکم ناگوار بھی گزرے

اگر درست حکم نہ ہو تو ہمیں نہ ماننا چاہیئے حکم

پردۂ فلم

وشنو سنی ٹون فلم کمپنی

ہندوستان کی اعلیٰ درجہ کی فلم بنانے والی کمپنیوں میں بمبئی کی وشنو سنی ٹون کا نام بلا کسی پس و پیش کے لیا جا سکتا ہے۔

وشنو کی اس کامیابی اور ترقی کا سہرا اس کے بانی مسٹر نٹور شیام اور وبھیرو بھائی دیسائی کی مستقل محنت ان کی تجارتی معلومات ان کے استقلال اور ان کے اپنے آپ پر بھروسہ کرنے کی عادت کے سر باندھا جا سکتا ہے۔

ایک فلم کمپنی کی زندگی ایک معصوم بچے کی زندگی کی طرح سمجھنا چاہیئے اس کی زندگی کی راہ پھولوں کا فرش نہیں ہے فلم کمپنی کی زندگی سمندر میں پڑی ہوئی اس کشتی کی طرح ہے جس کو قدم قدم پر طوفان کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر وشنو سنی ٹون نے استقلال اور صبر کے ساتھ اپنی زندگی میں آنیوالی مصیبتوں کا مقابلہ کیا۔ اور اپنی سات سال کی زندگی نہایت نام آوری کے ساتھ گذاری۔

وشنو سنی ٹون تقریباً دو درجن ڈرامے اب تک سینما کی دنیا میں پیش کر چکی ہے۔ جس میں سے ہر ایک کو غیر معمولی کامیابی نصیب ہوئی ہے گذشتہ سال اس نے اپنا ذاتی سینما ساونڈ پروف اسٹوڈیو دادر میں قائم کرایا ہے جو تمام مشینری اور بربری سے آراستہ ہے اور آج ہندوستان کے کسی بھی بڑے اسٹوڈیو سے کم نہیں ہے۔

وشنو سنی ٹون نے اپنی تجارتی کامیابی سے خوش ہو کر اور کاروبار کو مزید ترقی دینے کی غرض سے ملک بھر میں اپنے تماشوں کے فروخت کیلئے بمبئی۔ دہلی۔ لاہور۔ کلکتہ۔ ناگپور بنگلور۔ کراچی۔ پشاور۔ اور بھوساول وغیرہ مقامات پر شاخیں قائم کر دی ہیں۔

وشنو سنی ٹون کی اسکیم ہے کہ وشنو ہفتہ منایا جائے۔ چنانچہ اس نے جنوری ۱۹۴۱ء کے شروع ہفتہ میں۔ وشنو ہفتہ منایا اور سارے ہندوستان کے گوشہ گوشہ نے اس کے ساتھ اتحاد عمل کیا اور اس ہفتہ کو کامیاب بنایا۔

وشنو سنی ٹون کے کارکنوں نے ہمیشہ زمانہ کی تبدیلی کا خیال رکھتے ہوئے فلمیں بنائی ہیں۔ چنانچہ اس نے ہندوستان کے مایہ ناز شاعر کالی داس کی زندگی پر کوئی ٹاکی تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ وہ ہندوستان کی فلمی دنیا میں بالکل ایک نئی چیز ثابت ہوگی۔

وشنو سنی ٹون کے تین تماشے۔ انجام۔ رانی صاحبہ اور تارپیڈو اس وقت بالکل نمائش کیلئے تیار ہیں۔

وشنو سنی ٹون کا مایہ ناز شاہکار پیار گذشتہ بقرعید (۹ جنوری) کے موقعے پر چہ اسٹیشنوں پر دکھایا جا رہا ہے۔ جس میں سے ایک کانپور بھی ہے۔

اس ڈرامہ نے سارے ہندوستان کی فلمی دنیا میں دھوم مچا دی ہے۔

کانپور میں گولڈن ٹاکیز میں یہ ڈرامہ چل رہا ہے پبلک نے اس ڈرامہ کو اس قدر پسند کیا ہے کہ ۹ جنوری سے لے کر آج تک (۱۷ جنوری) سارا ہاؤس بھرے جانے کے علاوہ سیکڑوں آدمی روزانہ واپس جاتے ہیں۔

گولڈن ٹاکیز کانپور کے پروپرائٹر مسٹر ڈی۔ چند گپتا ایک اولوالعزم اور حوصلہ مند انسان ہیں جو تقریباً چالیس ہزار روپیہ سینما کی دنیا میں نقصان برداشت کرنے کے باوجود بھی اس کاروبار کو نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ پیار نامی تصویر کبھی ایک کثیر رقم کی گارنٹی دیکر لائے ہیں ہماری دلی خواہش ہے کہ آپ کے نقصانات کی تلافی ہو اور آپ کو اپنے کاروبار میں ترقی حاصل ہو۔

سینما کی لائن میں پنڈت سروپ چند جیسی سروج علیم آر۔ ایس کا ذکر نہ کرنا بھی ایک افسوسناک فروگذاشت سے کم نہیں۔ سروج جی ایک اچھے ہندی کے شاعر اور ہومیوپیتھ ڈاکٹر ہونے کے علاوہ آپ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اچھے اچھے فلموں کی نمائندگی بھی کرتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ بڑی خوبی کے ساتھ تصویر کو ایڈورٹائز کرتے ہیں جس سے تصویر کی کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔

اب ہم مختصر طور پر یہ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ پیار میں کیا ہے؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ قدرت نے ہر شخص کو نعمت دیتا رہ

اقوالِ زریں

مولانا ابوالکلام آزاد کے اقوال

عشق میں سب سے بڑی معیت اپنے وجود کا حس اور اثبات ہے۔

دنیا میں ہر شے محبت کے زیرِ قانون ہے اور کوئی نہیں جو محبت اور پیار کا مستحق نہ ہو۔

محبت کا اصلی مقام وہ ہے جہاں پہنچ کر نفس اپنے کو فنا کر دیتا ہے اور پھر دست محبوب میں ایک اکر روح بن کر رہ جاتا ہے۔

اس سے بڑھ کر گناہ کی تعریف کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ تو توں اور خواہشوں کے بے اعتدالانہ خرچ کا نام ہے۔

نیکی کے آگے تمہاری گردن جھکی ہوئی ہو لیکن بدی کے آگے بلند و مغرور ہو۔

اس کے کاشانۂ وصال کے باب عشق نواز پر کوئی پاسباں نہیں۔

موجِ تبسم

مجسٹریٹ:۔ (ملزم سے) "تم مجھے اپنے تمام واقعات صاف صاف بتا دو میں تم کو چھوڑ دونگا"۔

ملزم:۔ "حضور رہنے دیجئے۔ پہلے بھی ایک مجسٹریٹ نے مجھ سے ایسا ہی کہا تھا۔ میں نے دھوکہ میں آ کر اس کو بتا دیا کہ میں چار مرتبہ کا سزا یافتہ ہوں اس نے مجھے دو سال کی سزا کر دی۔ اب یہ حماقت مجھ سے دوبارہ نہ ہوگی۔ میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں جتنا کہ آپ مجھے سمجھتے ہیں"۔

مصور (بڑے فخر کے ساتھ) "میرے قلم کا ادنےٰ کرشمہ یہ ہے کہ میں ذرا سی جنبش سے ہنستے ہوئے چہرے کو رونی صورت میں تبدیل کر دیتا ہوں"۔

شریر بچہ:۔ "واہ مصور صاحب یہ کونسی کمال کی بات ہے میری اماں کی طمانچہ میں بھی یہی اثر ہے"۔

شاگرد:۔ "ماسٹر صاحب میں اس لائق تو نہیں تھا کہ آپ مجھے صفر سمجھتے"۔

ماسٹر:۔ "خیال میرا بھی ہے۔ مگر میں کیا کروں صفر سے کم کوئی دوسرا نمبر ہی نہیں ہے"۔

ص اب اسی کو بدلکر طیارہ شکن توپ بنا لیا گیا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں

ایم مولوٹوف وزیر اعظم وزیر خارجہ روس کے نام پر بریڈ باسکٹ نام کا ایک ڈبہ تیار ہوا ہے جسمیں ایک آگ لگانے والا روسی بم بھی ہوتا ہے جو پہلے پہل روسیوں نے فنلینڈ والوں کے خلاف استعمال کیا تھا۔

سر ہیرم سکرم نامی ایک انگریز نے پہلے پہل سنہ ۱۸۸۹ء میں آپ چلنے والی مشین گن تیار کی تھی جو سب سے پہلے مشین گن تیار ہوئی تھی وہ ایک منٹ میں ۶ سو گولیاں چلاتی تھی بعد کے تجربوں سے رفتار میں اضافہ ہو گیا۔

آئزک نیوٹن لوس۔ جو سنہ ۱۹۲۱ء میں امریکہ کے کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ایک خاص قسم کی توپ کے موجد تھے جسے اور ملکوں نے تو خریدا تھا مگر برطانیہ نے پسند نہیں کیا تھا لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی پونے دو دو سو پونڈ کی یہ توپیں سنہ ۱۹۱۴ء میں خرید لیں، اور جنگ کے آخر تک برطانیہ کو ایک کروڑ تیس لاکھ کی پونڈ کی ایسی ہی توپیں خرید چکا تھا ص

افسانہ

حجامت بن گئی

از جناب گردھرن لعل ادیب ایم اے لکھنوی

جاڑے کا موسم اور صبح کا اُٹھنا، جاڑا بھی ایسا کہ سورج ۹ بجے سے پہلے نکلنے کی ہمت نہیں کرتا اور جب نکلتا بھی ہے تو شرمایا، شرمایا سا نئی دلہن جیسے چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے، حالانکہ یہی سورج گرمی میں ۶ بجے سے کرنوں کی برچھیاں چلانا شروع کر دیتا ہے جب قدرت کے کارخانہ میں اتنا فرق آ جاتا ہے تو انسان غریب کس شمار میں ہے۔ مگر علم کا شوق وہ بلا کا ہے کہ میں ۸ ہی بجے اُٹھ گیا۔ یہ میرے شوق کا نتیجہ تھا یا میرے والد کے شوق کا۔ اس تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ اسوقت میری عمر ۱۸ سال کی تھی اور بزرگوں کی دعا سے انگریزی کی آٹھویں جماعت میں پہنچ گیا تھا۔ یوں تو لوگ کہتے ہیں کہ بی اے، ایم اے کی پڑھائی مشکل ہوتی ہے خیر صاحب یہ تو جس نے پڑھا ہو وہی جانے مگر میرا تو یہ خیال ہے کہ آٹھویں جماعت سے زیادہ مشکل کسی جماعت کی پڑھائی نہیں ہوتی، انگریزی حساب جامیٹری، الجبرا، اُردو، فارسی، جغرافیہ، تاریخ ڈ۔ل۔ زبان، سائنس، غرض ایک درجن پورے مضامین مگر بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد آدمی پر جو پڑتی ہے وہ سہتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ ہاں تو میں کیا کہہ رہا تھا کہ ۸ بجے صبح اُٹھ بیٹھا، شکر ہے پروردگارِ عالم کا کہ آج وقت سے آنکھ کھلی، اتنا کہ چہرہ پر ہاتھ جو پھیرا تو معلوم ہوا کہ جوانی اپنا پورا جوش چہرہ پر صرف کر دیا ہے۔ فوراً آواز دی،

"کلو" او کلو"

دو آوازیں خالی گئیں کیونکہ نوکر کو تو خواب میں بھی یہ خیال نہ گذرا ہوگا کہ میں کبھی ۸ ہی بجے صبح اسے پکار اُٹھوں گا۔ خیر تیسری آواز پر "جی حضور" کہہ کر آ پہنچا۔ میں نے کہا "دیکھو خیراتی حجام کو بلا لاؤ۔ اور دیکھنا دیر نہ ہو، کیونکہ آٹھ بجے مجھے اسکول جانا ہے پڑھائی کا معاملہ ہے۔ میں نے ذرا زور سے کہا تاکہ دوسرے کمرہ میں والد صاحب کے کانوں تک آواز پہنچ جائے۔ وہ سمجھ لیں کہ صاحبزادہ کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔

کلو ادھر تو حجام کو بلانے روانہ ہوا، ادھر میں نے سوچا کہ ذرا کی ذرا سر کو تکیہ کے سہارے لگا لوں تو کیا ہرج ہے۔

"ٹن! ٹن۔ ہائیں یہ کیا! دیکھا تو دیوار کی گھڑی نو بجا رہی ہے"

"کلو او کلو" میں نہایت زور سے چلایا۔ کلو حضور کنا ہوا فوراً آ گیا۔ میں نے کہا کمبخت ۹ بج گئے، ابھی تک حجام نہیں آیا۔ کہہ دیا تھا مجھے اسکول جانا ہے۔ کلو نے کہا: "حضور خیراتی تو آیا تھا۔ مگر غریب پرور سو رہے تھے، کچھ دیر کھڑا رہا پھر چلا گیا۔ جگا دیتا تو حضور کے سر میں درد ہونے لگتا۔ اب بلا لاؤں حضور"۔

اس وقت غصہ سے میرا بُرا حال ہو رہا تھا مگر غصہ کو پیتے ہوئے میں نے کہا "رہنے دو کوئی ضرورت نہیں ہے"۔ نہایت طیش کے ساتھ والد کے کمرہ میں پہونچا مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ساری مصیبتیں بے بلائے مہمان کی طرح گھر پوچھ پوچھ کر میرے ہی پاس آ رہی ہیں سیفٹی ریزر تو تھا، بلیڈ ایک بھی نہ تھا کچھ وقت تلاش میں صرف کیا۔ اس کے بعد مرتا کیا نہ کرتا، ایک معمولی استرہ مل گیا، اس سے قبل سوا سیفٹی ریزر کے میں نے کبھی معمولی استرے سے حجامت نہیں بنائی تھی، لیکن حجام کو بارہا دیکھتا رہا تھا، مجھے اپنی ذہانت اور ہوشیاری پر بھی کافی بھروسہ تھا، حجامت بنانے بیٹھ ہی تو گیا۔ ۹½ بجے تھے جب حجامت بنانے بیٹھا تھا، بار بار گھڑی کی طرف دیکھتا جاتا تھا، اور استرہ سلی پر تیز کرتا جاتا تھا، استرہ تیز کرنے کے بعد منھ کی مالش کرنے کی باری آئی، قصہ کوتاہ ۹ بجکر ۴۸ منٹ پر میں نے بسم اللہ کہکر استرہ اُٹھایا، داہنی جانب قلم کاٹی تھی کہ ایسا معلوم ہوا کہ بدن میں بجلی سی دوڑ گئی۔ کچھ دیر تک سمجھ میں نہ آیا کہ یہ آخر ہوا کیا، تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا کہ چہرہ اچھا خاصہ شاعرانہ چہرہ بن گیا ہے، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ اور رخسار پر خون بہہ رہا ہے،

میں کلو کو پکارنے ہی کو تھا کہ یکایک یہ خیال آیا کہ اگر کلو کو پکارا تو بڑی رسوائی ہوگی، فوراً جیب سے ریشمی رومال نکالکر زخم کو دبا دیا، خوب خون نکلا۔ کہ یہاں تک کہ رومال بیکار ہو گیا، اس حالت میں بھی استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور "ہمت مرداں مدد خدا" کہہ کر دوسری طرف کی قلم بنانی شروع کی، مگر جب تقدیر مخالف ہوتی ہے تو بنے کام بھی بگڑ جاتے ہیں۔ ادہر بھی چرکا لگا وہ چوٹ کھائی کہ آج تک جی ہی جانتا ہے۔ نہیں معلوم کس بد ساعت کا بنا ہوا استرہ تھا کہ سوا کھال کاٹنے کے بالوں کو تراشنے کا نام ہی نہیں لیتا ہے، اب اگر اٹھکر مکان کے اندر جاتا تو عزت کا سوال درپیش تھا، کرتا بھی کیا۔ آخر کار اپنی قمیص کے دامن سے دوسری قلم کا خون پوچھنے لگا۔ اتنے میں گھڑی نے گھنٹہ بجایا۔ دس بج گئے، بڑا غصہ، مگر قہر درویش بر جان درویش" غصہ آتا تو کس پر، اب استرہ ہاتھ میں لیتے دل لرزتا تھا لیکن مجبوری تھی، مثل مشہور ہے کہ بندہ خوب مار کھاتا ہے۔

زیرِ خنجر سر جھکا دو مشورہ یہ دل کا ہے

اب مجھے خیال آیا کہ دونوں دفعہ جو چرکے لگے اس کی وجہ کیا تھی، ہوا یہ کہ عادت نہ ہونے کے سبب سے میں نے یہ بھول گیا تھا کہ پہلے اچھی طرح کھال کھینچنی چاہیئے تب استرہ چہرہ پر لگانا چاہیئے، چنانچہ اب میں نے بائیں ہاتھ سے چہرہ کی کھال کھینچی اور داہنے ہاتھ سے حجامت بنانے لگا۔ اس میں تو پہلے کے مقابلہ میں کچھ سہولت سی ہو گئی، تاہم حجام کی حق تلفی ہوئی تھی، اس کی بددعا مجھ پر پڑ رہی تھی کہ جگہ جگہ چرکے لگتے گئے۔ خون نکلتا آیا۔ لیکن "تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم" جب سارا چہرہ چھینی ہو گیا تو کہاں کہاں کی خبر لیتا، میں نے سوچ لیا تھا جو ہو سو ہو خط ضرور بنانا ہے۔ گھڑی نے گیارہ بجائے اس وقت میں اپنے خیال سے سوا ٹھوڑی کے سب جگہ کی حجامت بنا چکا تھا، اتنے میں کلو آ پہنچا، میرے چہرے اور قمیص پر خون دیکھکر کہنے لگا کہ حضور آپ نے بڑا غضب کیا۔ بڑے سرکار دیکھیں گے تو کیا کہیں گے، رہنے دیجئے ابھی خیراتی کو لاتا ہوں"۔

کلو تو کہتا جاتا تھا اور مجھ پر گھڑوں پانی پڑ رہا تھا کم بخت نے دیکھ ہی لیا، ریزر کے ہاتھوں بڑی آبرو ریزی ہوئی، میں نے کہا نہیں رہنے دیجئے اب تو میں قریب قریب بنا ہی چکا، کلو نے کہا حضور ابھی کہاں بنا چکے، اے لو میں بھی آیا، اس کا گھر کچھ دور تھوڑا ہی ہے، یہ کہکر اور جواب کا انتظار کئے بغیر روانہ ہو گیا، میں نے پھر کوشش کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر جب سوچا کہ خیراتی آتا ہی ہوگا میں بیکار پریشان ہوتا ہوں۔ اس کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ گیا۔ پانچ منٹ کے بعد کلو اور خیراتی دونوں آ گئے۔ میں شرم سے گڑا جاتا تھا، مگر خیر ہوئی کہ خیراتی نے کوئی فقرہ نہیں کہا اور خط بنانا شروع کیا، استرہ ایسی اچھی طرح چل رہا تھا کہ معلوم بھی نہیں ہوتا تھا کہ خط بن رہا ہے میں نے سوچا ہو نہ ہو میرا استرہ ہی خراب تھا۔ اس لئے میں نے خیراتی سے کہا دیکھو خلیفہ میرے استرے سے تو بنا تا۔ اس نے استرہ اٹھا کر خط بنانا شروع کر دیا کوئی دقت نہیں معلوم ہوتی تھی، اب میری شرمندگی کی کوئی حد نہ رہی، نہ جانے میری کمزوری کا احساس ص

ھم کرکے یا واقفیت کا غرور ظاہر کرنے کے لئے خیراتی نے حضور مال تو جان کا صدقہ ہے۔ میں تو خادم ہوں، جب ضرورت ہو بلوا لیجئے۔ وہ یہی سمجھا کہ ایک آنہ بچانے کے لئے میں نے ایسا کیا تھا ٹکے کا آدمی اونچی بات نہ کہتا تو کیا کہتا، خود حجامت بنا رہا تھا۔ کون شریف ہو جسے غصہ نہ آئے "نالائق" میں نے "نالائق" کہا ہی تھا کہ نہیں معلوم ظالم نے جان بوجھکر استرا مارا کہنے کے لئے میرا منہ کچھ زیادہ کھل گیا، پھر چرکہ لگا اور ایسا گہرا چرکا لگا کہ خون کپڑے پر ٹپکنے لگا۔ میں جان سے بیزار ہو گیا بدتمیز۔ الو۔ گدھا۔ الغرض "یا د بقیں جتنی دعائیں صرف دربان ہو گئیں"؛ اب حجامت بنوانا میری توہین تھی، اٹھ کر اندر چلدیا۔ والدہ صاحبہ نے جو یہ حال دیکھا تو گھبرا گئیں۔ جب حال معلوم ہوا تو لگیں ایڑی چوٹی پر خیراتی کو صدقہ کرنے، اب میری تعلیم جس کی بدولت میری یہ نوبت ہوئی اسی سال ختم ہو گئی، خیر اس واقعہ کو عرصہ ہو گیا۔ چہرہ پر اس واقعہ کی کوئی یاد موجود نہیں ہے البتہ دل میں یہ ملال ہے کہ میرے والد کو اب تک یہی خیال ہے کہ میں پڑھنے سے دیدہ و دانستہ پرہیز کرتا تھا۔

کانگریس کمیٹیوں کے نام سرکلر

وارد ہا ۱۱ر جنوری۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ۲۶ سے یومِ آزادی قریب آتا جا رہا ہے۔ یہ دن سارے ملک میں باقاعدہ طور پر منایا جاتا ہے اور ہماری جدوجہد آزادی میں یہ نشانِ منزل بن گیا ہے اس سال یہ دن خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سرکلر کے ساتھ یہ یومِ آزادی منانے کے بارے میں مہاتما جی کی ہدایت بھیجی گئی ہیں اور راس عہدنامہ کی ایک نقل بھی سب کانگریس کمیٹیوں کے پاس بھیجدی گئی۔

سر سکندر لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۱ر جنوری۔ مسٹر جے۔ ڈی اینڈرسن جائنٹ چیف سکریٹری حکومت پنجاب کے ہمراہ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب شمالی افریقہ کے سفر سے کل شام واپس لاہور تشریف لے آئے۔

اسٹیشن پر وزیروں، پارلیمنٹری سکریٹریوں، دوسرے افسروں اور سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب نے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔

مرکزی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

نئی دہلی ۱۱ر جنوری سینٹرل اسمبلی میں پنڈت کرشن کانت مالویہ کے انتقال سے بنارس گورکھپور ڈویژن کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ کی جو نشست خالی ہوئی ہے وہ پہلی مارچ تک پُر کر دی جائے گی۔

یوم آزادی پر ملک کی خدمت کرنیکا عہد کرنا چاہیئے

مہاتما گاندھی کا بیان - یوم آزادی کے متعلق ہدایات

واردھا - ۱۲ جنوری - یوم آزادی منانے کے متعلق مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل ہدایات شائع کی ہیں :-

"مجھے امید ہے کہ ہندوستان کا ہر مرد اور عورت خواہ کانگریس میں ہو یا غیر کانگریس ہو جدوجہد کی نزاکت کو محسوس کرے گا - اور آئندہ یوم آزادی پر ہندوستان کے کروڑوں باشندوں کی خدمت کرنے کا مضبوط ارادے کے ساتھ پورا پورا عہد کرے گا - اہنسا پر مبنی سوراج کے محض یہ معنی نہیں ہیں کہ اختیارات منتقل ہو جائیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے کروڑوں بھوکوں کو اقتصادی غلامی کی خوفناک لعنت سے نجات ملے یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ چند آدمیوں کا دھن دولت کروڑوں باشندوں کا ہو جائے اور وہ لوگ ان کروڑوں باشندوں کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہوں - یوم آزادی بھائی چارہ - دل سے چھوت چھات دور کرنے - نشوں کے استعمال کو ترک کرنے - خود چرخہ کاتنے - کھادی کو فروغ اور بیچنے اور دیہاتی صنعتوں کو ترقی دینے کا دن ہونا چاہئے - اس دن ہمیں اپنے جلسوں، جلوسوں اور پربھات پھیریوں میں دنگا فساد کو دعوت نہیں دینی چاہیئے - اس دن سب سے پہلے پربھات پھیریاں ہونی چاہیئے اس کے بعد جھنڈے کو سلامی دینی چاہئے - شام کو جلوس نکالنے چاہئیں اس کے بعد عام جلسے ہوں جن میں عہد ناموں کی کلاز بہ کلاز وضاحت ہوگی اور حاضرین انھیں منظور کریں گے جن مقامات پر پہلے ہی سے پابندیاں ہوں وہاں ان کی تعمیل کرنی چاہیئے اس رضاکارانہ اطاعت سے سول نافرمانی کا حق اور مضبوط ہو جائے گا -

آزادی کا عہد نامہ

۲۶ جنوری کو سارے ملک میں یوم آزادی منایا جائے گا - اس دن کے لئے مندرجہ ذیل عہد نامہ شائع کیا گیا جس میں لوگوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ جدوجہد قربانی اور تعمیری پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تیار رہیں - عہد نامہ کی مفصل عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے کہ :-

ہمیں یقین ہے کہ دوسری قوموں کی طرح ہندوستانیوں کا بھی یہ ناقابل انتقال حق ہے کہ وہ آزاد ہوں، انھیں اپنی محنت کا پھل ملے اور ضروریات زندگی حاصل ہوں تاکہ انہیں پھلنے پھولنے کے پورے پورے موقعے مل سکیں ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ اگر کوئی حکومت ان حقوق سے کسی قوم کو محروم کرے اور اس پر سختیاں کرے تو اس قوم کو حکومت کو تبدیل کرنے یا ختم کرنے کا مزید حق حاصل ہے ہندوستان میں برطانی حکومت نے ہندوستانیوں کو نہ صرف آزادی سے محروم کیا ہے بلکہ عوام کو لوٹنے کھسوٹنے پر اپنی بنیاد قائم کی ہے اور ہندوستان کو اقتصادی سیاسی تمدنی اور روحانی طور پر تباہ کر دیا ہے - لہذا اس بات پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہندوستان کو برطانیہ سے تعلق منقطع کر لینا چاہیئے اور پورن سوراج یا مکمل آزادی حاصل کرنی چاہیئے -

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آزادی حاصل کرنے کا سب سے زیادہ موثر طریقہ تشدد نہیں ہے پر امن اور جائز طریقوں پر عمل کر کے ہندوستان نے طاقت اور خود اعتمادی حاصل کی ہے اور سوراج کا طویل راستہ طے کیا ہے اور ان ہی طریقوں سے وابستہ رہکر ہمارا ملک آزادی حاصل کرے گا -

ہم از سر نو ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کا عہد کرتے ہیں اور مکمل آزادی حاصل ہونے تک آزادی کی اہنسا تمک جدوجہد جاری رکھنے کا سنجیدگی کے ساتھ تہیا کرتے ہیں -

ہم یقین رکھتے ہیں کہ بالعموم اہنسا تمک عمل اور بالخصوص براہ راست اہنسا تمک عمل کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ کھادی فرقہ وارانہ اتحاد اور چھوت چھات کو دور کرنے کے تعمیری پروگرام کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھا جائے ہم بلا امتیاز نسل وغیرہ اپنے ساتھیوں میں نیک اعتمادی پھیلانے کے ہر موقعہ کی تلاش میں رہیں گے جن لوگوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے انہیں غفلت اور غربت سے اوپر اٹھانے کے لئے ہم کوشش کریں گے اور جن کو پس ماندہ اور پائمال سمجھا جاتا ہے ان کے مفادوں کو ہر طریقہ سے آگے بڑھائیں گے اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہم سامراجی نظام کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں لیکن سرکاری اور غیر سرکاری انگریزوں سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے - ہمیں معلوم ہے کہ ہندوؤں اور ہریجنوں کے درمیان سے امتیاز اٹھ جانا چاہیئے - اور ہندوؤں کو اپنے روزمرہ کے برتاؤ میں ان امتیازوں کو بھول جانا ہے ہو سکتا ہے کہ ہمارا مذہبی عقیدہ مختلف ہو لیکن باہمی تعلقات میں ہم مادر ہند کے فرزند جو مشترکہ قومیت اور مشترکہ سیاسی اور اقتصادی مفاد کی کڑی میں بندھے ہوئے ہیں - کی حیثیت سے کام کریں گے -

ہندوستان کے سات لاکھ دیہات میں "تازہ زندگی پیدا کرنے عوام کی خوفناک غربت کو دور کرنے کے لئے ہمارا جو تعمیری پروگرام ہے اس کا چرخہ اور کھادی داخلی حصہ ہیں لہذا ہم پابندی کے ساتھ چرخہ کاتیں گے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کھادی کے علاوہ کچھ استعمال نہیں کریں گے اور جہاں تک ممکن ہوگا گاؤں کی بنی ہوئی چیزوں کو ہی اپنے استعمال میں لائیں گے اور دوسروں کو استعمال کرنے کی ترغیب دیں گے - ڈسپلن کے ساتھ کانگریس کے اصولوں اور پالیسیوں کی پابندی کرنے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں کودنے کے لئے کانگریس کی طرف سے جب پکار آئے اس کا جواب دینے کے لئے تیار رہنے کا ہم عہد کرتے ہیں -

اس حقیقت کے پیش نظر کہ انفرادی سول نافرمانی شروع ہو چکی ہے - اور سارے ہندوستان میں بڑی تعداد میں کانگریسی جیل جا چکے ہیں - ہر ہندوستانی کا خاص فرض یہ ہو گیا ہے کہ وہ دوگنے جوش کے ساتھ تعمیری پروگرام کی طرف توجہ کرے کیونکہ اس کو پورا کئے بغیر عام یا انفرادی سول نافرمانی سوراج حاصل کرنے اور اس کو برقرار رکھنے میں امداد ثابت نہیں ہو سکتی تعمیری پروگرام کے ٹھیک ٹھیک یہ معنی ہیں کہ ہاتھ کی کتائی اور کھادی کو عام بنایا جائے گاؤں کی صنعتوں اور پیداوار کو عام لوگوں میں مقبول بنانے کے لئے کام کیا جائے ہم مانتے ہیں کہ موثر طور پر اہنسا کے پھیلنے سے فرقہ وارانہ اتحاد ضرور قائم ہو جائے گا اور ہر شکل وصورت میں چھوت چھات دور ہو جائے گی -

برطانیہ میں ہندوستانی تمباکو کی برآمد

دنیا کے بازاروں میں ہندوستانی ورجینیا تمباکو کی بڑھتی ہوئی ہردلعزیزی کا اندازہ اس ملک سے جانے والے تمباکو کی مقدار سے ہو سکتا ہے -

۳۵-۱۹۳۰ء میں برطانیہ نے صرف ۹۳ لاکھ پونڈ تمباکو خرید اتھا لیکن ۱۹۳۹ء میں یہ مقدار ساڑھے چھ کروڑ پونڈ سے بھی زیادہ ہو گئی جس کی قیمت ۲۰ لاکھ پونڈ سے کچھ زیادہ ہوتی ہے -

شاید بہت کم انگریز اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ ان کی سگرٹوں کا زیادہ تر تمباکو سلطنت کی پیداوار ہے اور اس سے بھی کم یہ جانتے ہیں کہ آج ہندوستان ولایات متحدہ امریکہ کے مقابلہ میں دوسرے درجہ پر برطانیہ کو تمباکو مہیا کرتا ہے -

ہندوستان میں تمباکو اور سگرٹوں کی درآمد زیادہ اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ فی ہزار سگرٹ میں صرف پندرہ سگرٹ غیر ملکی ہوتی ہیں -

ہندوستان میں فروخت ہونے والی ۹۸ فیصدی سگرٹیں خواہ ان کا پیکنگ کیسا ہی کیوں نہ ہو ہندوستان میں بنتی ہیں -

برطانیہ کی امداد دلی حمایت

واشنگٹن ۱۳ جنوری مسٹر وِنڈل وِلکی نے جو کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے مقابلہ پر انتخاب میں ہار گئے تھے - دوران انٹرویو میں کہا کہ کانگریس کے روبرو پریذیڈنٹ روزویلٹ نے جو بل پیش کیا ہے جو چند ترمیمات کے بعد منظور ہو جائے گا - اسوقت دنیا ایک نازک دور سے گذر رہی ہے - اس وقت امریکہ کے روبرو لڑائی میں کودنے کا سوال نہیں بلکہ یہ سوال ہے کہ لڑائی کو کس طرح امریکہ سے دور رکھا جائے اس وقت جمہوری نظام خطرہ میں ہے - برطانیہ کے ہارنے سے نہ صرف سیاسی نقصان بلکہ اقتصادی نقصان بھی ہوگا - مسٹر ولکی جلد ہی برطانیہ جانے والے ہیں جہاں وہ برطانی وزیروں سے ملاقات کریں گے -

بلغاریہ میں جرمن فوجیں داخل ہو گئیں

ماسکو - ۱۳ جنوری - کل رات روس کی سرکاری نیوز ایجنسی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا :-

اگر جرمن فوجیں اس وقت بلغاریہ میں ہیں یا بلغاریہ پہونچنے والی ہیں تو اس کا نہ تو روس کو کوئی علم ہے اور نہ اس کی منظوری سے ایسا کیا جا رہا ہے -

کل رشچک میں تقریر کرتے ہوئے بلغاریہ کے وزیر اعظم موسیو فلوپ نے کہا کہ یہ بہت ممکن ہے کہ امن کی زبردست خواہش رکھنے کے باوجود بلغاریہ کو ایک مصیبتناک دور سے گذرنا پڑے - موسیو فلوپ نے جو کہ وائنا آئے تھے مزید کہا کہ امن اور لڑائی کا مسئلہ چھوٹے ملکوں کے ہاتھ میں نہیں ہے - حکومت کی پالیسی ہمیشہ پر امن رہی ہے - لیکن وہ ہمیشہ سے ترمیم کے حامی رہے ہیں اور پر امن طریقہ پر ترمیم کے لئے وہ ہمیشہ تیار ہیں - آپ نے یہ بھی کہا کہ بلغاریہ نازی یا فاشی کیبنٹ نہیں بنے گا - اور وہ اپنی آزادی کی حفاظت کریگا -

رومانیہ سے جنوبی ڈبروجہ کا علاقہ بلغاریہ کو واپس ملنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ حکومت بلغاریہ کو یقین ہے کہ اسی طریقہ پر اور بے انصافیاں دور ہو جائینگی -

پنڈت پیارے لال شرما کا انتقال

دہلی ۱۳ جنوری ملک کے سیاسی حلقوں میں اس خبر کو بڑے رنج اور دکھ کے ساتھ سنا جائے گا - کہ یوپی کے مشہور کانگریسی لیڈر یو - پی کی کانگریسی وزارت کے سرکردہ ممبر دہلی صوبہ کانگریس کمیٹی کے سابق صدر اور مرکزی اسمبلی کے برگزیدہ ممبر پنڈت پیارے لال جی شرما ۱۱ جنوری کی رات کو ۱۲ بجکر ۵۵ منٹ پر ڈاکٹر جوشی کے ہسپتال میں جہاں آپ گذشتہ ۵-۶ روز سے زیر علاج تھے انتقال کر گئے -

صوبہ سرحد میں سرخ پوش ستیاگرہ کرینگے

پشاور ۱۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کو ایک خط بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ سرخ پوشوں کو صوبہ سرحد میں ستیہ گرہ کرنے کی اجازت دیدی جائے - چنانچہ سرحدی گاندھی سارے صوبے سے تیس سرخ پوشوں کی فہرست تیار کر رہے ہیں - دونوں لیڈروں میں مشورہ ہونے کے بعد یہ لوگ ستیاگرہ کریں گے - خان عبدالغفار خاں جنوبی ضلعوں کے دورہ پر جا رہے ہیں - آپ کا دورہ ایکماہ تک جاری رہیگا -

روس اور چین میں تجارتی سمجھوتہ

چنکنگ ۱۳ جنوری - روس چین کو فوجی سامان سپلائی کرے گا اور چین اس کے بدلہ میں روس کو ۱۵۰۰۰ پونڈ کی چائے سپلائی کریگا - اس کے بارے میں جولائی سے بات چیت جا رہی تھی جو کہ اب ختم ہو گئی ہے اور سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں - چین روس کو معدنیات بھی سپلائی کرے گا -

برطانی افسر کی ترکی افسروں سے بات چیت

انقرہ ۱۳ جنوری جنرل مارشل گران وِیل اور ہوائی وائس مارشل ایلیرسٹ نے ترکی کے جنرل سٹاف سے بات چیت کی -

انگریز اور ہندوستان کی عورتوں کا جلسہ

لندن - بذریعہ ڈاک - مسز پٹنگیا یونین کی ممبر مس ویرا برطانیہ نے کولوسے ہال لندن میں انگریز اور ہندوستانی عورتوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ہمارے اس دعوی کے لئے کہ ہم جمہوریت کی خاطر لڑ رہے ہیں ایک تلخ آزمائش ہے اس لئے برطانیہ ہندوستان کا آزادی کا مطالبہ منظور کرنے کے لئے اخلاقی طور سے پابند تھے یہ جلسہ ہندوستان کے آزادی کے مطالبہ کی حمایت کرنے اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کرنے کے لئے کیا گیا تھا مس باٹلی والا نے جو لندن میں وکالت کرتی ہیں اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستان آزادی حاصل کرنے کے لئے عزم کر چکا ہے اور اس وقت تک چین نہیں لے گا جب تک کہ آزادی کی لڑائی جیت نہیں لیتا -

جاپان کو تیاری کرنے کا مشورہ

ٹوکیو ۱۳ جنوری - جاپان کو دنیا میں سب سے بڑا سمندری بیڑہ تیار کرنا چاہیئے اور دنیا میں سب سے بڑی فوج تیار کرنا چاہیئے جو کہ لڑائی کے لئے بلکہ تین موچوں پر لڑ سکے " یہ ہے وہ مشورہ جو جاپانی اخبار "کوکمین شمبن" نے حکومت جاپان کو دیا ہے - اخبار لکھتا ہے کہ امریکہ میں برطانیہ کی امداد کے لئے جو نیا قانون بن رہا ہے - اس سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کو تیار ہو جانا چاہیئے -

جرمن فوجوں پر حملہ

لندن ۱۳ جنوری - کل انگریزی ہوائی جہازوں نے دن کے وقت جرمن فوجوں پر حملہ کیا - اس کے متعلق ہوائی وزارت کا بیان ہے کہ انگریزی فوج کے ایک چھوٹے دستے نے الوار کو فرانسیسی ساحل پر اڑان کی - اور سمندر کے پاس فوجی خندقوں میں فوج پر بمباری کی اس کے علاوہ جہازوں پر بم گرائے گئے -

ناروے کے سمندر میں جہازوں پر بھی انگریزی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا - دو سوداگری جہازوں پر بم گرے - شمالی سمندر میں جرمن جہازوں پر بھی انگریزی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا - بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ میں بم اور تارپیڈو استعمال کئے گئے - روم کے ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے جمبوران اور رومنیس اور کیٹنیا پر (سسلی) حملے کئے تینوں جگہ نقصان پہونچا انگریزی ہوائی جہازوں نے جینیل لی بندرگاہ پر بمباری کی -

حکومت ہند کی آمدنی و خرچ

نئی دہلی - ۱۰ جنوری - نومبر ۱۹۴۰ء کے آخر تک ختم ہونے والے آٹھ مہینوں میں حکومت ہند کو ۴۷ کروڑ ۸۷ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی تمام سال کا بجٹ ۹۵ کروڑ ۵ لاکھ روپوں کا ہے خرچ ۷۷ کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ ہوا جو کہ پچھلے سال ۶۹ کروڑ ۶۵ لاکھ روپیہ خرچ تھا سال کا خرچ ایک ارب ۲۶ کروڑ ۷۹ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے اس آمدنی و خرچ میں ریل ڈاک اور تار کے بجٹ شامل نہیں ہیں

شاہجہانپور کانگریس کمیٹی معطل

لکھنؤ ۱۳ جنوری یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی نے شاہجہانپور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو چند بے ضابطگیوں کی بنیاد پر معطل کر دیا ہے - ایک کانگریس جو [illegible]

امریکہ کا جنگی بجٹ قومی ڈیفنس پر ۲۵۔ ارب ڈالر کا خرچ

واشنگٹن ۸ جنوری پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ہتھیاروں کی تیاری اور فوج کی بھرتی کے لئے ایک بھاری رقم کا مطالبہ پیش کرکے حملہ آور قوموں کو ایک بار پھر چیلنج دیا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کے مطابق امریکہ کے ڈیفنس پر ۲۵۔ ارب ڈالر کی رقم خرچ کی جائے گی اور اگر ضرورت پیش آئی تو اس سے زیادہ رقم پیش کی جائے گی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے فرمایا کہ حکومت نے تمام جمہوری ملکوں کے بچاؤ کا پروگرام تیار کیا ہے۔ دنیا کی خطرناک اور دھمکی آمیز صورت حالات نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ ہم اس کے مقابلہ کے لئے اپنی سمندری ہوائی اور بری طاقت کو مضبوط بنائیں۔ اس کے علاوہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے کہ جو قومیں حملہ آوروں سے اپنی حفاظت کرنے کے لئے لڑ رہی ہیں ان کو سامان جنگ مہیا کیا جائے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے پروگرام کے مطابق آئندہ سال امریکہ کی جدید ترین قسم کی موٹر سوار فوج کی تعداد ۱۵ لاکھ ہو جائے گی۔ سمندری بیڑہ دوگنا ہو جائے گا اور ہوائی بیڑہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور تیز رفتار کے ساتھ بڑھایا جائے گا۔ ان کے علاوہ تقریباً دس لاکھ اسٹری پرشوں کو فوجی تعلیم دی جائے گی۔

جون سنہ ۱۹۴۱ء سے جون سنہ ۱۹۴۲ء تک جو رقم صرف کی جائے گی اس کی تعداد ۰۰۰۰۰۰۔۴۸۵ء۷ ڈالر ہوگی یعنی موجودہ بجٹ سے ۲۹ فیصدی زیادہ اس میں سے ۰۰۰۰۰۰۔۸۱۱ء۱۰ ڈالر یعنی ۶۲ فیصدی قومی ڈیفنس پر صرف ہوگا یعنی موجودہ خرچ سے ۶۷ فیصدی زیادہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ بجٹ میں ۰۰۰۰۰۰۔۲۱ء۹ ڈالر کا گھاٹا رہے گا۔ جب کہ پچھلے سال ۰۰۰۰۰۰۔۶۸۸۹ ڈالر کا گھاٹا رہا تھا لیکن پریذیڈنٹ روزویلٹ نے قومی قرضہ میں اضافہ کے خدشہ کو دور کر دیا ہے۔ انہوں نے ڈیفنس کے خرچ کو نہ صرف براہ راست ٹیکسوں سے پورا کرنے کا مطالبہ کیا ہے بلکہ یہ اعلان کر دیا ہے کہ قومی آمدنی بڑھ جانے سے خرچ پورا ہو جائے گا۔

کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پروگرام پر کتنا روپیہ خرچ ہوگا کیونکہ کسی کو مستقبل کے حالات کا علم ہی نہیں ہے۔ اس وقت امریکہ میں ۱۲۵ نئے کارخانے بن رہے ہیں اور ان کے علاوہ مزید کارخانوں کی اسکیم تیار ہو رہی ہے گذشتہ چھ ماہ کے اندر دس ارب ڈالر کے سامان کا آرڈر دیا گیا ہے جس سے زیادہ کارخانے کھولنے کی ضرورت پڑی۔

پریس کانفرنس میں بجٹ کے متعلق آنکڑوں کی وضاحت کرتے ہوئے پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ جمہوریتوں کو کتنا قرض دیا جائیگا اس کا تخمینہ بجٹ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کی ابھی کانگریس سے اجازت نہیں ملی ہے۔ لیکن کانگریس کو جلد ہی اس کے بارے میں فیصلہ کرنا پڑے گا۔

روس اور جرمنی کے درمیان تین معاہدے

برلن۔ ۱۱ جنوری۔ روس اور جرمنی کے درمیان جمعہ (۱۰ جنوری) کو ایک اقتصادی معاہدہ پر ماسکو میں دستخط ہو گئے ہیں۔ اس معاہدہ کے سلسلہ میں اکتوبر کے آخر سے بات چیت چل رہی تھی۔ یہ معاہدہ ۱۱ فروری سنہ ۴۰ء کے روس اور جرمنی کے معاہدہ پر مبنی ہے اور یہاں بیان کیا جاتا ہے کہ سنہ ۳۹ء میں جو اقتصادی پروگرام طے کیا تھا اس سلسلہ میں یہ ایک مزید قدم ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے آیندہ ماہ اگست تک جرمنی اور روس کے درمیان مال کے تبادلہ کے متعلق شرطیں قرار پا گئی ہیں۔ جرمن اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جو مال سپلائی ہوگا وہ معاہدہ کے پہلے سال کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہوگا۔ جرمنی روس کو صنعتی مال سپلائی کریگا۔ اور روس جرمنی کو کچا مال، کھانے کا سامان اور زرعی پیداوار سپلائی کرے گا۔

سرکاری جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ تمام اقتصادی مسائل طے ہو گئے ہیں جن میں روس کے ان ملکوں کے مسائل بھی شامل ہیں جو کہ روس میں حال ہی میں شامل ہوئے ہیں۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے روس اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ کا اعلان کیا ہے اس کا کہنا ہے کہ جرمن اور روسی کمیٹیوں نے آج ریگا اور کوناس میں ایک معاہدہ پر دستخط کئے جن کی رو سے روسی بالٹک لتھونیا، لٹویا، استھونیا سے جرمنی کی واپسی اور جرمن اضلاع میمل اور سوالکی سے روسیوں وغیرہ کی واپسی کا انتظام قرار پا گیا ہے جن لوگوں پر اس معاہدہ کا اثر پڑے گا وہ دس ہفتہ کے اندر واپس جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ چاہیں۔ اس کے ساتھ ہی واپس جانے والوں کی جائداد کا معاہدہ بھی طے ہو گیا ہے۔ ماسکو میں روس اور جرمنی کے درمیان ایک اور معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کی رو سے دریائے اگارک (لتھونیا) اور بالٹک سمندر کے درمیان روس اور جرمنی کی سرحد طے پا گئی ہے۔

بنگال کی سکنڈری تعلیم

کلکتہ ۷ جنوری۔ سکنڈری تعلیم کے بل کے متعلق حکومت بنگال پر جو حملے کئے گئے ہیں انکو بے بنیاد قرار دینے کے لئے حکومت مذکور نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ نہ تو بنگال کی موجودہ حکومت یہ چاہتی ہے نہ کسی سابقہ حکومت نے یہ چاہا ہے۔ یہ ایسی اسکیم پر غور کیا ہے کہ اسکولوں کو از سر نو تقسیم کیا جائے۔ یا ان کی تعداد کم کی جائے اس نوٹ میں یہ بھی درج ہے کہ موجودہ حکومت سکنڈری (ثانوی) تعلیم کے متعلق کوئی اسکیم اس وقت تک مکمل نہیں کرنا چاہتی جب اس تعلیم کا انتظام اسمبلی کے فیصلہ کے ذریعہ براہ راست اس کے ہاتھ میں نہ آجائے۔

لارڈ بیڈن پاول کی وفات

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ نواب چھتاری کمشنر بوائے اسکاوٹ ایسوسی ایشن نے لارڈ بیڈن پاول کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور لیڈی بیڈن پاول کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں ہندوستان کے تمام اسکاوٹوں کی جانب سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔

آنریری مجسٹریٹی سے استعفےٰ

سہارنپور ۹ جنوری۔ شری رامیشور لال آنریری مجسٹریٹ رڑکی نے حکومت کی موجودہ پالیسی سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے آنریری مجسٹریٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

روس کی پیداوار

ماسکو (بذریعہ ہوائی ڈاک) امسال روس میں ۹ کروڑ ٹن غلہ پیدا ہوا ہے۔ جبکہ پچھلے سال ساڑھے سات کروڑ ٹن غلہ پیدا ہوا تھا۔ اس میں سے بہت سا غلہ جرمنی کو برآمد کیا جائے گا۔ اگر ذرائع مراسلت بہتر ہوتے تو بیشتر حصہ جرمنی چلا جاتا۔ روس کے شمالی اور مرکزی حصہ میں آلو کی پیداوار بہت ہوئی ہے اور شکر تیار کرنے والا چقندر بھی پچھلے سال سے زیادہ ہے۔ لیکن پھل پہلے سے کم پیدا ہوتے ہیں اور روئی کی پیداوار میں بھی کمی ہے۔ باغوں میں نئے ٹیکس لگ جانے کی وجہ سے پھل کم پیدا ہوئے۔

السٹر کی پوزیشن

بیلفاسٹ۔ ۹ جنوری۔ شمالی آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر جے۔ ایم اینڈریوز نے فوج میں جبریہ بھرتی اور آئرلینڈ کی بندرگاہوں کے بارے میں السٹر کے رویہ کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا کہ السٹر جبریہ فوجی بھرتی کے لئے بڑا خواہشمند ہے۔

اٹلی کا بجٹ

زیورچ۔ ۹ جنوری معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے بجٹ میں خرچ کا صرف ۴۸ فیصدی آمدنی سے پورا ہو سکے گا۔ آیندہ سال کا اندازہ ۰۰۰۰۰۰۰۔۲۹ لیرا کا ہے اور گذشتہ سال میں ۰۰۰۰۰۰۰۔۹ لیرا کا گھاٹا ہو چکا۔

نیشنل ہیرلڈ کیخلاف حکم منسوخ

لکھنؤ۔ ۱۰ جنوری۔ حکومت یو۔ پی نے ایڈیٹر اخبار نیشنل ہیرلڈ کو چھپنے سے پہلے جنگ کی خبروں کی سرخیاں سنسر کرانے کا حکم دیا تھا اسے منسوخ کر دیا ہے۔

پنامہ اور کیریبین سمندر

واشنگٹن ۹ جنوری وزیر محکمہ جنگ مسٹر سٹمسن نے آج بتلایا کہ مغربی کرہ ارض امریکہ کے ڈیفنس کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے نہر پنامہ اور کیریبین سمندر میں امریکن فوج کی طاقت کو مضبوط کیا جائیگا۔

ہتیاں کے ٹاپو پر جاپان نے قبضہ کر لیا

ٹوکیو ۹ جنوری چین کی جاپانی کٹھ پتلی حکومت نے ہتیانز کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ ٹاپو اموئے کے دکھن میں سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

ایک گمشدہ شاہی خاندان کے لڑکے کی تلاش

ایک ملکہ اپنے بیٹے کے کھو جانے کی وجہ سے پاگل ہو گئی اور وہ ۲۰ سال تک جنگلوں اور بیابانوں میں پاگلوں کی طرح اس کی تلاش میں سرگرداں و پریشان رہی، اس ملکہ اور لڑکے کی زندگی کا پورا دردانگیز حال وشنو سنی لون فلم کمپنی نے پیاری میں دکھایا ہے اور جس کی نمائش آجکل گولڈن ٹاکیز کانپور میں ہو رہی ہے، اگر آپ چاہیں تو اس دردانگیز مگر دلکش اور پُرکیف افسانہ کو تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔

ٹوکیو۔ ۱۵ جنوری۔ جاپان کے وزیر اعظم پرنس کنایو نے جاپانی پارلیمنٹ کے پریس اور کارخانوں کے نمایندوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے برطانیہ اور چین کو امریکہ کی بڑھتی ہوئی امداد پر تشویش کا اظہار کیا وزیر اعظم نے کہا کہ ایسی ہنگامی صورت میں سب لوگوں کے تعاون کی ضرورت ہے کیوں کہ یہ لڑائی عالمگیر صورت اختیار کر سکتی ہے برطانیہ اور چین کی امداد میں اضافہ کرکے امریکہ نے اس خطرہ کو بڑھا دیا ہے۔

ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا فوراً ہی اعلان کیا جائے

مدراس ۹ جنوری "ہندو" کو معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبروں کی اپیل شائع ہونے کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کے چند سرکردہ سیاست داں جو کہ کانگریس سے تعلق نہیں رکھتے ایک بیان شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جن میں وہ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کریں گے کہ وہ فوری کارروائی کرے اور ہندوستانیوں کے جذبات کو مطمئن کیا جائے اور فوراً ہی یہ اعلان کر دیا جائے کہ لڑائی کے بعد ویسٹ منسٹر جیسا درجہ نوآبادیات دیدیا جائے گا۔ اور دریں اثنا ایسی تدبیریں اختیار کرے جس سے یہ صاف ظاہر ہو جائے کہ برطانیہ کے ارادے صدق دلانہ ہیں اس بیان میں یہ بھی واضح کر دیا جائے گا کہ ہندوستان کے سیاسی جمود کو حل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دستخط کرنے والوں میں رائٹ آنریبل سری نواس شاستری، سر چمن لال سیتلواڈ، سر پی۔ ایس شیو سوامی آئر۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو بھی شامل ہیں۔

بمبئی کارپوریشن نرسوں کیلئے ناچ گھر اور نہانیکا تالاب بنائیگی

بمبئی۔ (بذریعہ ڈاک) بمبئی کارپوریشن نے نرسوں کے لئے ایک ہسپتال میں ناچ گھر اور تیرنے کے لئے تالاب بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس تالاب میں دو ۔۔ تک نرسیں نہا سکا کریں گی اور پھر وہ پانی باغوں کی سیرابی کے کام میں لایا جائے گا۔ ناچ گھر صرف نرسوں کے لئے ہی وقف ہوگا اور وہاں ہسپتال کے اسٹاف کے کسی مرد کو جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس معاملہ پر دلچسپ بحث ہوئی ایک ممبر نے کہا کہ اگر ناچ گھر میں مردوں کو داخلہ کی اجازت نہ ہوگی تو نرسوں کے لئے یہ ناچ گھر زیادہ مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ساتھی کے بغیر کیسے ناچ سکیں گی۔ اسی ممبر نے یہ بھی کہا۔ میڈیکل کالج کے طالب علموں کے نام یہ ہدایتیں جاری کی گئی ہیں کہ وہ نرسوں سے آزادانہ میل جول نہ رکھیں یہ طالب علموں کی شہری آزادی پر ایک بندش ہے نیز اگر دن بھر تکان کے بعد نرسوں کے آرام اور تفریح کا خیال رکھا جاتا ہے تو ہسپتال کے اسٹاف کے مردوں، ڈاکٹروں اور طالب علموں کے متعلق کیا انتظام ہے۔

ابن سعود کے قتل کی سازش

قاہرہ۔ بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود کے قتل کی سازش میں حجاز کا ایک سابق کمشنر بھی شامل تھا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اس سازش کے سلسلہ میں مختلف مقامات پر چھاپے مار کر تین سو اسی آدمیوں کو گرفتار کر لیا یہ سب چھاپے تقریباً ایک ہی وقت میں مارے گئے کچھ اہم خط و کتابت بھی ملی ہے کہا جاتا ہے کہ اس سازش میں شریف حسین کے پوتے کا بھی ہاتھ ہے۔

رومانیہ میں جرمن فوجوں کے ۱۲ ڈویژن

لندن - ۱۰ جنوری جرمن فوجوں کے دس اور بارہ کے درمیان ڈویژن رومانیہ پہونچ چکے ہیں یا پہونچنے والے ہیں۔ خیال ہے کہ وسط فروری تک ۱۵ اور ۱۶ ڈویژن کے درمیان جرمن فوج وہاں پہونچ جائیگی یہ خبر انقرہ نہایت معتبر ذرائع سے پہونچی ہے اس میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ روس اور جرمنی کی سرحد پر اس وقت جرمن فوجوں کے ۱۶ ڈویژن متعینات ہیں ترکی کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ رومانیہ میں اندرونی صورت

جاپان کا فوجی مشن برلن میں

برلن - ۱۰ جنوری - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کا فوجی مشن برلن پہونچ گیا ہے یہ مشن جرنیل یاشنٹا کی زیر سرکردگی ہے - یہ مشن چھ دن تک جرمنی میں رہے گا۔ اور جرمن - اٹلی اور جاپان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس کے ماتحت فوجی معاملات طے کرے گا۔

سیام کے ۲ ہوائی جہاز تباہ کر دئے

ہنوئی ۱۳ جنوری۔ انڈو چائنا کے سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جمعہ کو فرانسیسی شکاری ہوائی جہازوں نے سیام کے دو ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے سیام میں کئی جگہ حملے کئے۔

نیلی پوشان کانپور کی سرگرمیاں

کانپور ۹ جنوری۔ ۸ بجے صبح سے عیدگاہ میں نیلی پوش مجاہدوں نے ہوشیار ہو کر صفوں کو درست کرایا۔ اور ترکیب نماز بتائی نیز تکبیر کے ذریعہ سے نمازیوں کو سہولت پہونچائی۔

۱۰ جنوری کو ۸ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک چمن گنج مولانا محمد علی پارک میں اتحاد ملت کا انتظامی کیمپ لگا رہا۔ جہاں ۵۴ گمشدہ بچوں کو تلاش کرکے انکے ورثار تک پہونچایا۔

۱۱ جنوری کو افتخار آباد میں بجہ اتحاد ملت کا کیمپ لگایا گیا۔ جہاں نیلی پوش بچوں نے ۵۰ گمشدہ بچوں کو تلاش کرکے انکے والدین کے حوالے کئے۔

۱۲ جنوری کو انجمن وطن کی طرف سے یوم شہید ملت ملک و ملت سلطان ٹیپو منایا گیا جسمیں نیلی پوشوں نے شریک ہو کر جلسہ کو کامیاب بنایا۔ اور مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان نے دیگر مقررین کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں شہید ملت کے حالات زندگی۔ جذبہ جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے ہندو مسلم اتفاق پر زور دیا اور لاجونتوں کو انجمن وطن کے ممبر بننے کی ہدایت کی۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان کانپور

انڈو چائنا میں سیامی فوجیں

ہنگ کانگ ۱۲ جنوری۔ سیام کے ہائی کمانڈ نے ایک سرکاری بیان شایع کیا ہے جس میں تبلایا ہے کہ سیام کی فوجیں کمبوڈیا میں آگے بڑھتی جا رہی ہیں اور انھوں نے مزید فرانسیسی پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہوائی فوج بری فوج کی پوری امداد کر رہی ہے۔ اور لڑائی زور پکڑتی جا رہی ہے غیر سرکاری رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ سیامی فوجوں نے کمبوڈیا کے ایک بڑے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے سیامی جہازوں نے انڈو چائنا کے کئی بڑے شہروں پر حملہ کیا۔ اب تک فرانس کے کسی ہوائی جہاز نے ہنگ کانگ پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ لیکن یہاں حملہ کے بچاؤ کی ہر ممکن تدابیر اختیار کی جا رہی ہے۔ کل انڈو چائنا کے شہر سمرپ میں بڑی زبردست لڑائی ہوئی جب کہ ۱۱ سیامی ہوائی جہازوں نے اس پر حملہ کیا۔ تین فرانسیسی ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے سیامی ہوائی جہازوں نے اور کئی مقاموں پر بھی حملہ کیا۔

اطالوی کمانڈر کا استعفا

لندن ۱۳ جنوری۔ البانیہ میں زوروں کی لڑائی ہو رہی ہے اٹلی والوں پر یونانیوں نے کل جو حملہ کیا وہ ایسا اچانک کیا کہ اطالوی سنبھل نہ سکے۔ البانیہ کے اطالوی کمانڈر نے استعفا دیدیا ہے۔

تھائی لینڈ کے دو جہاز گرائے گئے

لندن ۱۳ جنوری ہوائے کی خبر ہے کہ فرنچ انڈو چائنا میں تھائی لینڈ کے دو ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

لندن میں آگ لگانے کی کوشش

لندن ۱۶ جنوری۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات لندن پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا اور اگن گولے برسا کر راجدھانی کو آگ لگانا چاہی۔ انہوں نے شہر کے مختلف علاقوں پر اندھا دھند اگن گولے برسائے اور اس کے بعد دھماکہ سے پھٹنے والے بم بھی گرائے۔ آگ بجھانے والوں نے اس پر جلدی ہی قابو حاصل کر لیا اور زیادہ نقصان نہیں ہو سکا۔ ایک جرمن ہوائی جہاز گرا دیا گیا انگریزی ہوائی جہازوں نے انکا مقابلہ کیا اور ہوا مار توپوں نے گولے پھینکے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے مڈلینڈ کے علاقہ پر بھی بمباری کی اور مغربی انگلینڈ کے ایک شہر پر بھی بم گرائے مگر کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔

امریکہ کے وزیر خزانہ کا بیان

واشنگٹن ۱۶ جنوری۔ امریکہ کے وزیر خزانہ مسٹر مارگنتھاؤ نے برطانیہ کی مالی حالت کے بارے میں کچھ اہم باتیں بتائی ہیں۔ امریکن پارلیمنٹ کی بدیشی کمیٹی میں انہوں نے بتایا کہ اس سال برطانیہ امریکہ سے ۲ ارب ۲۵ کروڑ پونڈ کا سامان خریدیگا۔ اسوقت برطانیہ کے پاس ۴۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ کے ڈالر موجود ہیں دوسرے ملکوں میں برطانیہ کا سرمایہ تین ارب ۸۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ ہے۔

امریکہ کے وزیر کا بیان ہے کہ اگر اٹلانٹک سمندر پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا تو امریکہ پر حملہ ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔

جرمنوں نے مغربی انگلینڈ پر حملے شروع کر دئے

لندن ۱۴ جنوری۔ کل یعنی سوموار کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے ہزاروں اگن گولے برسائے اور اس کے بعد سخت دھماکے سے پھٹنے والے بموں کی بارش کی۔ جبکہ انہوں نے برطانیہ کے ایک جنوب مغربی شہر کو اپنے حملہ کا خاص نشانہ بنایا۔ آگ بجھانے والوں نے اگن گولوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اس سے پہلے کہ بھاری بمبار ہوائی جہازوں کی ٹکڑیاں ان کے اوپر منڈلا گئیں۔ مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ بمباری سے دو ہسپتالوں ایک گرجا گھر اور دو سطحی پناہ گاہوں کو نقصان پہونچا۔ آجکل جرمن ہوائی جہاز برطانیہ کے مغربی علاقہ کو اپنا خاص نشانہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک جنوبی مغربی شہر کے علاوہ مغربی علاقہ جنوبی ویلز کے ایک شہر اور لورپول پر بھی حملے کئے بہت رات گئے تک لندن پر حملہ ہونے کی کوئی خبر نہیں ملی۔ پرسوں رات لندن پر تقریباً ۱½ گھنٹہ تک بمباری کی گئی اور دریائے ٹیمز کے دہانہ پر اگن گولے برسائے گئے۔ کچھ آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے سنیچر کو لندن پر ہوائی حملہ میں جو زیر زمین راستہ تباہ ہو گیا تھا۔ اس سے آج کچھ اور لاشیں نکالی گئیں ملبہ کو ابھی تک اٹھایا جا رہا ہے۔ بم پڑنے سے اس قدر بڑا اور گہرا گڑھا ہو گیا ہے کہ سو انجینیر اور مزدور بالشتئے معلوم ہوتے ہیں اس گڑھے سے ملبہ نکالنے کے لئے چار بڑی بڑی بالٹیاں لگائی گئی ہیں۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن فرانس پر بمباری کی۔ لندن میں فری بلجیئن نیوز سروس کے ذریعہ یہ خبر ملی ہے کہ برطانیہ پر حملہ کرنے کی تیاریوں کے سلسلہ میں آج کل جرمن ہزاروں مزدوروں کی امداد سے ان پلوں کی مرمت کرا رہے ہیں جو کہ بلجیم پر حملہ کے وقت برباد ہو گئے تھے۔ برسیج انگیسٹ اور انٹورپ کے درمیان سلسلہ جہاز رانی شروع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نہروں کی مرمت کرنے کیلئے مزدور دن رات کام کر رہے ہیں۔ مئی کی لڑائی میں ۵۰۷ پل برباد ہو گئے تھے اور سیکڑوں جہاز ڈوب گئے تھے۔ بلجیم میں مزدوری کا ایک نیا سسٹم جاری ہے۔

جاپان میں نئی لیگ کا قیام

ٹوکیو ۱۵ جنوری "جنوب مشرقی ایشیا کے پچاس کروڑ باشندوں کو ان کے گورے فاتحوں سے نجات دلانا" یہ ہے وہ مقصد اُس جاپانی لیگ کا جو کہ جنوب مشرقی ایشائی قوموں کو نجات دلانے کے لئے قائم ہوئی ہے اور جس کا ایک عظیم الشان ۲۴ جنوری کو ٹوکیو میں ہونا قرار پایا ہے۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپانی ہاؤس آف پیرز کے ۹ ممبران جاپانی پارلیمنٹ کے ممبران اور متعدد ریٹائرڈ فوجی اور سمندری افسران اس لیگ میں شامل ہیں۔ اس اجلاس کی تیاری کے سلسلہ میں لیگ کی جانب سے ایک بیان شایع ہوا ہے کہ انام، چین چائنا اور ویسٹ انڈیز، ملایا۔ برما ہندوستان اور فلپائن میں پچاس کروڑ ایشیائی بے انصافی سے پس رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت جاپان نے کل ہی اعلان کیا ہے کہ اس نے مشرقی ایشیا میں نیا نظام قائم کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ یہ اعلان جاپانی کیبنٹ کی میٹنگ کے بعد کیا گیا تھا۔

مجسٹریٹ کا واعظانہ انداز

الہ آباد ۹ دسمبر مولانا آزاد کو ڈیڑھ سال قید محض کی سزا دیتے ہوئے مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کانگریس نے جنگ کے خلاف نعرے لگا کر جنگ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی جگہ تاریخ اور وقت سے بروقت حکام کو آگاہ کرنے کا ایک منظم پروگرام بنایا ہے۔ لیکن موجودہ مثال ایسی ہے کہ خود صدر کانگریس نے منضبط پروگرام سے قطعی بے پرواہ ہو کر جو کانگریس نے ستیہ گرہ کی مہم جاری رکھنے کے لئے مرتب کیا ہے۔ جنگ کے خلاف متشددانہ تقریر کی۔

برطانیہ نے ناکہ بندی اٹھا دی

لندن ۸ جنوری۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی ذاتی درخواست پر حکومت برطانیہ نے سامان رسد اور کپڑوں سے بھرا ہوا ایک جہاز اپنی ناکہ بندی کے راستہ گذرنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہ جہاز غیر مقبوضہ فرانس جائے گا جہاں کہ امریکہ ریڈ کراس کی زیر نگرانی اس کا سامان تقسیم کیا جائے گا۔

آغا خاں کے گھوڑے

لندن ۸ جنوری آزاد فرانسیسی نیوز ایجنسی کو جرمن سرحد سے خبر ملی ہے کہ سر آغا خاں کے سیکڑوں گھوڑے اور گھوڑیوں کو جرمنوں نے خرید لیا ہے۔ گھوڑوں میں کئی گھوڑے ایسے ہیں جو دنیا میں نام پا چکے ہیں کہا جاتا ہے کہ گھوڑے پالنے والے جرمنوں کی درخواست پر گھوڑے فروخت کئے گئے ہیں۔

امریکہ کا سمندری بیڑہ

واشنگٹن ۸ جنوری۔ سمندری محکمہ کے وزیر کرنل ناکس نے آج بتایا کہ امریکہ اپنے سمندری پروگرام کی از سر نو تنظیم کرے گا اور اس کا بیڑہ تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک بیڑہ بحر اوقیانوس کے لئے ہوگا۔ ایک اٹلانٹک سمندر کیلئے اور تیسرا بیڑہ ایشیائی سمندروں کے لئے ہوگا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے سمندری

مغربی صحرا میں ہندوستانی سپاہیوں کی حالت
سر سکندر حیات خاں کا بیان

میجر سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے حال ہی میں مغربی صحرا میں ہندوستانی سپاہیوں کا معائنہ کیا ہے۔ انھوں نے بتایا ہے کہ اس شاندار فتح کے بعد جس میں ہندوستانی سپاہیوں نے اس قدر نمایاں حصہ لیا ہے۔ ان کی صحت اور نظم و ضبط بدستور قابل تعریف ہے۔ اور وہ بدستور نہایت خوش و خرم نظر آتے ہیں۔

انھوں نے قاہرہ واپس آ کر فرمایا میں نے مغربی صحرا میں اپنے سپاہیوں سے ملا اور میں نے دیکھا کہ دوست و دشمن پر یکساں ان کا بلند ترین اثر ہے۔ کرسمس کے دن ایک تقریر کے دوران میں برطانی سپاہیوں نے جو ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ لڑ چکے ہیں زخمی ہندوستانی سپاہیوں کی نہایت بلند آہنگی کے ساتھ دلداری کی۔ مجھ سے اطالوی قیدیوں نے بیان کیا کہ ہندوستانی سپاہی اپنی سنگینوں کو اس پھرتی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں کہ دشمن کے لئے ہتھیار ڈالدینے کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔ رجمنٹ اور ماتحت ملازمتوں نے تمام سپاہیوں۔ مسلمانوں۔ سکھوں اور ہندوؤں نے وفادارانہ خدمت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کی اور طبی اور رسل و رسایل کے محکموں کی انتھک کوششوں نے سپاہیوں کی بہادری میں اضافہ کر دیا۔ لفٹننٹ جنرل سر میٹلینڈ ولسن نے مجھ سے کہا کہ اس لڑائی میں ہندوستانی سپاہیوں نے حملہ کرنے۔ جوابی حملوں کو رد کرنے اور بعد میں اپنی پیشقدمی جاری رکھنے کے سلسلے میں اپنی اعلیٰ تربیت اور بلند ہمتی کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اگرچہ دشمن نے زمین پر اور ہوا میں سخت مقابلہ کیا۔ لیکن وہ برابر بڑھتے چلے گئے۔ اور اپنے نظم و ضبط اور بہادری کے زور سے دشمن کے فضائی حملے کو کم نقصان اٹھا کر رد کر دیا۔ ہندوستان کو اپنے ان جنگجو فرزندوں پر فخر کرنا چاہئے۔ جو مصر میں مادر وطن کی سرحدوں کو جنگ سے محفوظ رکھنے کے لئے جنگ میں مصروف ہیں۔

سر سکندر کی سیاحت مصر کا مقصد یہ نہ تھا کہ آرام کیا جائے۔ چنانچہ وہ جس روز پہونچے اس روز انھوں نے جنرل واول سے ملاقات کی۔

دوسرے روز انھوں نے مصری وزیر اعظم حسین سری پاشا کے ساتھ ملاقات کی۔ جنرل واول کے ساتھ لنچ کھایا۔ مصری وزیر دفاع سے ملاقات کی۔ قلعہ میں زخمی سپاہیوں کو دیکھا اور برطانی سفیر مقیم مصر سے ملاقات کی۔ دوسرے روز وہ ہوائی جہاز میں میدان جنگ کو دیکھنے کے لئے سیدی برانی گئے۔ اور نیبوا (جہاں جنرل گلیٹی کے دستوں پر اچانک حملہ کیا گیا تھا۔) اور طمار پر ان کے ہوائی جہاز نے بہت کم بلندی پر پرواز کی۔ اور رات ایک ہندوستانی بٹالین کی۔ خندق میں بسر کی۔ جس نے حال کی لڑائی میں امتیاز حاصل کیا تھا۔ علاوہ ازیں انھوں نے اس روز دوسری دو بٹالینز اور ایک فیلڈ ایمبولنس یونٹ کا معائنہ کیا۔ دوسرے روز انھوں نے ایک ہندوستانی بٹالین کے کھیل دیکھے اور انعامات دئے۔ ایر افیسر کے ساتھ لنچ کھایا جو اس فوج کی کمان کر رہا ہے۔ جو لبیا کے لئے وقف کر دی گئی ہے! اس کے بعد وہ ہوائی جہاز میں اسکندریہ گئے اور انفنٹری سگنلز۔ آر۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ سی کے دستوں کا اور ایک دوسری فیلڈ ایمبولنس یونٹ کا معائنہ کیا۔ وزیر اعظم پنجاب موٹر ٹرانسپورٹ کی سرگرم خدمت سے بہت متاثر ہوئے جس کے ڈرائیور آنکھوں کو اندھا کر دینے والے ریت کے طوفان میں دن موٹریں چلاتے رہتے ہیں۔ دوسرے روز انھوں نے امدادی فوج کے کیمپ کے دستوں کا معائنہ کیا۔ شاہ مصر کے چچا شہزادہ محمد علی سے ملاقات کی اور اس کے بعد زعفران محل میں دوپہر کے وقت ایک سرکاری دعوت میں شرکت کی۔ جس میں جنرل واول۔ جنرل ولسن۔ اور برطانی اور مصری فوجوں کے بہت سے ممتاز افسر اور کئی مصری وزرا بھی موجود تھے۔ اس روز بعد میں مصری فوج کے ہیڈ کوارٹرز میں گئے اور اس کے کمانڈر سے ملاقات کی۔ پروگرام کے اس حصے کی تکمیل کے بعد وہ ہوائی جہاز میں سوڈان روانہ ہو گئے تاکہ اپنے سیاحت کے باقی پروگرام کی تکمیل کریں۔

باردیا کی فتح

قاہرہ ۹ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ باردیا کو فتح کرنے میں انگریزی اور اسٹریلین فوج کے چھ سو سے کم آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

چار ہزار ہوائی جہازوں کا اضافہ

واشنگٹن ۹ جنوری۔ امریکن پارلیمنٹ میں آج بتلایا گیا کہ ۱۹۴۱ء کے دوران میں امریکہ کے سمندری بیڑہ میں چار ہزار ہوائی جہازوں کا اضافہ ہو جائیگا۔

برطانیہ کی امداد کیلئے دس ارب ڈالر

نیویارک ۸ جنوری۔ گو ابھی تک تفصیلات تیار ہونی باقی ہیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کانگرس سے مطالبہ کرے گی کہ برطانیہ کی امداد کے لئے دس ارب ڈالر کی رقم خرچ کرنے کا اختیار دیا جائے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دفتر

واردھا ۹ جنوری۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دفتر آج سے واردھا میں کھل گیا ہے۔ شریمتی رامیشوری نہرو وائس پریذیڈنٹ آل انڈیا ہریجن سیوک سنگھ مہاتما جی سے ملنے کے لئے واردھا پہونچ گئی ہیں۔

میسور میں تعلیمی ترقی

میسور ۸ جنوری ریاست میسور کی تعلیمی ترقی کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے

آبادی پر ایک اسکول کا اوسط ہے۔ اسکول جانے والے ۲۱۶ بچوں میں سے ایک زیر تعلیم ہے۔ ریاست میں ۹۶½ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ جس میں سے ۸۴ لاکھ روپیہ حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے لڑکوں اور لڑکیوں کی ۳۸/۳۵ فیصدی آبادی زیر تعلیم ہے لڑکوں کا اوسط ۵۷/۱۴ ہے اور لڑکیوں کا اوسط ۱۸/۶۹ ہے پہلی مارچ ۱۹۴۰ء کو ۹۲/۱۹۱ اسکول تھے کل تعداد ۳۶۹۴۷۲ تھی۔

حکومت ڈنمارک

سٹاک ہام ۷ جنوری۔ جرمن۔ جرمن حکام حکومت ڈنمارک پر زبردست دباؤ ڈال رہے ہیں۔ لیکن ڈنمارک کے بادشاہ کرسچن نے بڑا مضبوط رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے حکومت میں عوام کی نمایندگی کا مطالبہ کیا ہے۔

مسلم لیگ کونسل کا اجلاس بلانے کا مطالبہ

دہلی ۱۰ جنوری معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے تقریباً ۴۰ ممبروں نے کونسل کے صدر مسٹر جناح کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ کونسل کا اجلاس جلد از جلد بلایا جائے تاکہ ملک کی دوسری بڑی سیاسی پارٹیوں سے باعزت سمجھوتہ کرانے کے معاملہ پر غور کیا جا سکے۔ ان ممبروں نے اس خط میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہندوستان کی سیاسی آزادی کے لئے یہ سمجھوتہ نہایت ضروری ہے۔

بنگال ٹیننسی ترمیمی بل

کلکتہ ۱۰ جنوری۔ [illegible]

اٹلی نے یونان پر حملہ کر کے ممالک عربیہ میں جوش و ہیجان پیدا کر دیا

ہفتہ وار زہرۃ الشرق (قاہرہ) میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

آغاز جنگ سے اس وقت تک اٹلی حدود مصر میں داخل ہونے کے لئے مضطرب ہے۔ بے شمار نقصانات اٹھانے اور اپنی فوجوں کو صحرا کی مشقتوں اور موسمی تغیرات کی شدتوں کا نشانہ بنانے کے بعد بھی وہ صرف یہ یہاں تک پہونچا کہ ایک گاؤں سیدی برانی میں ڈیرے ڈالے پڑا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ اطالیوں کا اس گاؤں تک پہونچ جانا انگریزوں کے مفید مطلب ہوگا۔ اور اس طرح انگریز بہ آسانی اطالیوں کو اپنے طیاروں اور توپوں کے "سایہ رحمت" میں لے لینگے۔ تو اٹلی ایک بالشت بھی آگے قدم نہ بڑھا سکتا۔

ہنسی کی بات تو یہ ہے کہ "حضرت شیخ مسولینی" کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ وہ مصر پر بغیر کسی جدال و قتال کے قبضہ کر سکتا ہے بلکہ اگر وہ "محض خاص اسلام" کا عمامہ باندھکر اور تسبیح لے کر اہل مصر کے سامنے آ گئے تو بس سب کے سب چھوٹے بڑے دوڑ پڑیں گے۔ لپٹا لینے کو بڑھیں گے۔ اور کمال شیفتگی میں ان پر بوسوں کی بارش کر دیں گے۔ مگر اب مسولینی نے یونان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ یونان ڈٹ کر اپنے ملک کی مدافعت کر رہا ہے۔ اور اس کی پشت پر برطانیہ عظمیٰ کی طاقتیں بھی ہیں ظاہر ہے اطالیوں میں اتنی سکت نہیں کہ ایک سے زیادہ میدان لڑ سکیں بلکہ ان پر تو ایک ہی میدان کی زمین تنگ ہو گئی ہے۔

جب اطالیوں نے دیکھا کہ مصر کے مغربی حدود دال گلتی نظر نہیں آتی کیونکہ مصر کے تمام ناکوں پر برطانیہ کی فوجیں کیل کانٹے سے لیس کھڑی ہیں تو پھر مصر پر حملہ کا خیال ہی چھوڑ دیا۔

گمان غالب یہ ہے کہ شاید جرمنی اس خیال سے یونان پر حملہ کو مناسب سمجھتا ہو کہ وہاں سے ترکی اور ترکی سے فلسطین اور فلسطین سے مصر پہونچ سکیں گے۔

مگر یہ تو ایک طول طویل مسافت ہے جس کا طے کرنا اطالیہ جیسی کمزور حکومت کے بس کی بات نہیں اور تو [illegible]

کی ان فوجوں کے قدموں تلے اٹھنے لگی جو مصر میں پڑی ہوئی ہیں۔

سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اٹلی کو تو یونان پر حملہ کرنا راس نہ آیا۔ مگر اس حملہ سے ترکی کے کان ہو گئے اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور تیاریاں کرنے لگا۔ اس لئے روس کو بھی بلقان میں اطالوی نفوذ کے خطرے سے متنبہ کر دیا ہے۔ روس اسے کبھی گوارا نہ کریگا کہ محض ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے دیکھا کرے بلکہ وہ مجبور ہو جائے گا کہ غیر جانبدارانہ حیثیت کو چھوڑ کر میدان میں نکل آئے۔ عربی اور مشرقی ممالک کی بھی آنکھیں کھل گئی تھیں اور انھیں اطالوی وعدوں کی قدر و قیمت کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگ گیا ہے۔ اب وہ آنکھیں غفلت سے بیدار ہو چکی ہیں جنھیں اٹلی کے میٹھے میٹھے وعدوں نے مدہوش بنا دیا تھا۔

اٹلی کا یہ قدم جو یونان کی طرف اٹھا ہے یہ ایک ایسی ٹھوکر ہے جس سے مصائب کی تیز و تند آندھیوں کے لئے دروازہ کھل جائیگا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اطالیہ کے سیاست دان اس غلط قدم کے نتائج سے کیونکر غافل رہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ہٹلر اپنے ساتھی سے عاجز آ گیا ہو اور جیسا کہ بعض اہل ظرافت کا گمان ہے۔ اس لئے یہ چاہا ہو کہ اسے جہنم میں ڈھکیل دے۔

یہاں اس امر کی طرف اشارہ کرنا بے محل نہ ہوگا کہ اطالوی بیڑا بہرحال آج نہیں تو کل اپنی کمینگاہوں سے نکلے گا اور اس وقت برطانوی بحری افسروں کو وہ موقع ہاتھ آ جائے گا جس کی وہ تاک میں ہیں اور جس کے پیچھے ایک عرصہ سے سمندروں کو چھان رہے ہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ برطانوی بیڑے کو اطالوی بیڑے سے ٹکر لینے کا موقع ہاتھ آ جائے گا۔

عوام میں مثل مشہور ہے کہ "بھڑوں کی بھنبھناہٹ چھتے کی بربادی پر ہے" یقین ہے مسولینی بھی اطالوی بیڑے کی تیاری پر یہ سارا غل و شور مچا رہا ہے کیونکہ ایک مدت ہو گئی کہ وہ بیڑا اپنے "حاسدوں" اور ملامت کرنے والوں کی نظروں سے چھپا ہے

صاف صاف بات یہ ہے کہ اب جنگ نے نیا پہلو بدلا ہے اور اگر ہم یہ کہیں کہ یہ نیا [illegible]

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ے ششماہی ۲ ممالک غیر سالانہ ۴ے ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۵ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ بورڈ کا ماہواری مشاعرہ ۱۴ جنوری ۱۹۴۱ء کو جناب نواب سید محمد مصطفٰے حسین صاحب اثر کے دولت کدہ پر منعقد ہوا جس کا انتخاب قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

جناب نواب سید محمد صادق صاحب صادق

جو جان تمنا ہے وہ دشمن جانی ہے ۔۔۔ جو درد کا درماں ہے وہ درد کا بانی ہے

مدہوش ہے کل ہستی سرشار ہے ہر عالم ۔۔۔ ایک سیل ہے مستی کا یا اس کی جوانی ہے

ناداں مئے الفت خوش کیف سہی لیکن ۔۔۔ امرت نہ سمجھ اس کو یہ زہر کا پانی ہے

جو لیئے حقیقت بن صورت سے نہ کھا دھوکا ۔۔۔ جو موج ہے دریا ہے جو قطرہ ہے پانی ہے

محفل میں رہو لیکن اللہ رے خود کامی ۔۔۔ ابتک نہ اسے جانا جو بزم کا بانی ہے

صادق کی غزل سنکر مسحور ہے سب محفل ۔۔۔ کیا سحر طرازی ہے کیا سحر بیانی ہے

جناب نواب قیصر حسین صاحب قیصر

قیصر کی طبیعت میں آفت کی روانی ہو ۔۔۔ ہر بحر جو مشکل ہے اس کے لئے پانی ہے

انجام محبت کا ہم اس کو دکھا دیں گے ۔۔۔ واعظ تو سمجھتا ہے جو شے ہے وہ فانی ہے

دیکھو نہ چھوئے جاؤ ٹوٹے تو غضب ہوگا ۔۔۔ ان دل کے پھپھولوں میں کھولا ہوا پانی ہے

اظہار محبت کا اغیار جو کرتے ہیں ۔۔۔ یارب یہ حقیقت ہے یا ریشہ دوانی ہے

نکلا کیا دم کیونکر جیتے رہے ہم کیونکر ۔۔۔ کاٹی شب غم کیونکر یہ ایک کہانی ہے

بس غم کی مصیبت کو سو بار نہ دہراؤ ۔۔۔ لے دے کے یہی قیصر کیا ایک کہانی ہے

جناب منشی عبد الشکور صاحب شاکر ناطقی

روداد محبت ہے پُر درد کہانی ہے ۔۔۔ یہ آپ کا قصہ ہے اور میری زبانی ہے

آغاز ہو تو جس کا انجام ہو تو جس کا ۔۔۔ دلکش وہ فسانہ ہے دلچسپ کہانی ہے

اظہار محبت کی حسرت ہے عجب حسرت ۔۔۔ بس ایک ہی قصہ ہے اور ایک کہانی ہے

روداد محبت کی تصویر ہے دامن میں ۔۔۔ دل خون ہوا جب سے اشکوں میں روانی ہے

جب آہ کوئی نکلی وہ دل پہ پلٹ آئی ۔۔۔ برگشتہ مقدر کی اک یہ بھی نشانی ہے

اک رنگ حقیقت ہو اک کیف مجاز اپنا ۔۔۔ وہ تیرا فسانہ ہے یہ میری کہانی ہے

حضرت ثاقب کانپوری

آؤ دل پُر غم کی روداد سنانی ہے ۔۔۔ تارے بھی فلک پر ہیں اور شب بھی سہانی ہے

آشفتہ خیالی ہے، آشفتہ بیانی ہے ۔۔۔ کیونکر ہو کشش اس میں یہ میری کہانی ہے

آزاد ہوں جلوے بھی آزاد ہیں جب نظریں ۔۔۔ اظہار تجلی میں کیوں قید مکانی ہے

اب دیکھئے ہوتی ہے تکمیل جنوں کب تک ۔۔۔ اب تک تو محبت میں اشکوں کی روانی ہے

کیا ذکر کروں تم سے اس اشک کی قسمت کا ۔۔۔ قسمت میں جو موتی تھا الفت میں جو پانی ہے

تم کاش کبھی ملتے اس گوشہ نشیں سے بھی ۔۔۔ ثاقب جسے کہتے ہیں وہ بحر معانی ہے

جناب سید عسکری صاحب سروش طباطبائی لکھنوی

آہیں ہیں نہ آنسو ہیں آندھی ہو نہ پانی ہو ۔۔۔ خاموش تلاطم میں ناکام جوانی ہے!

ہونٹوں پہ رکا ہے دم بیمار محبت کا! ۔۔۔ شاید کوئی کہتے کو پیغام زبانی ہے!

پُرنم ہوں جو وہ آنکھیں دل ڈوبے نہ کیوں اپنا! ۔۔۔ دشوار شناور کو ٹھہرا ہوا پانی ہے!

یہ بھیگی ہوئی رات اور یہ ٹھنڈی ہوا، توبہ! ۔۔۔ تازہ ہوئی جاتی ہے جو چوٹ پرانی ہے!

تم آگ بجھاتے ہو یا آگ لگاتے ہو؟ ۔۔۔ یہ اشک فشانی ہے یا شعلہ فشانی ہے؟

راحت میں ہے ایذا سی ایذا میں ہو راحت سی! ۔۔۔ دوزخ بھی جوانی ہے جنت بھی جوانی ہے!

جناب نواب مصطفٰے حسین صاحب اثر

پیہم شب فرقت میں اشکوں کی روانی ہے ۔۔۔ لے دیکھ یہی اک بس الفت کی نشانی ہے

جو سوز سے خالی ہے وہ دل ہی نہیں واعظ ۔۔۔ روداد محبت کی یہ ایک نشانی ہے

آنکھیں بھی میری تر ہیں تر ہو میرا دامن بھی ۔۔۔ کیا اس سے غرض مجھکو یہ خون ہے کہ پانی ہے

دنیائے اسلام

عراق کے اخبارات کی رائیں

عراق ٹائمز اپنی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

کسی دوسرے کالم میں ہم نے دیالا کے تعمیر بند کا تذکرہ کیا ہے جو بغداد کے شمال میں ۶۸ میل کے فاصلہ پر کوہ ٹیبل کے مقام پر دریا میں باندھا گیا ہے۔ اس تعمیر کا ابتدائی تخمینہ جس میں حکومت کی نگرانی کا خرچہ بھی شامل تھا لاکھوں کی تعداد تک پہونچ گیا تھا۔ حکومت کے لئے یہ امر اطمینان کا باعث ہوگا کہ یہ تعمیر کا کام کامیابی کے ساتھ ۹۰۰۰۰ عراقی دینار میں مکمل طور سے انجام پا گیا۔ اس رقم میں نگرانی کی اجرت بھی شامل ہے۔ اب اس بند کی وجہ سے کل نشیبی دیالا میں معقول طور پر آبرسانی ہو سکے گی۔ ہم کو یہ سنکر سخت افسوس ہوا کہ اس اصلاحی کام کے اختتام کے بعد فوراً ہی محکمہ آبپاشی کے ڈپٹی چیف انجینیر مسٹر جے۔ ای۔ او بی ایچلین نے استعفےٰ دے دیا اور ان کا استعفےٰ حکومت نے منظور کر لیا۔ چیف انجینیر اور موجودہ قائم مقام ڈائرکٹر جنرل مسٹر جے۔ ڈی۔ اٹکنسن نے بھی اپنا استعفےٰ پیش کر دیا ہے لیکن ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ ان کا استعفےٰ منظور ہوا کہ نہیں۔

چند دن ہوئے عراق کا ایک فوجی ہوائی جہاز قرق کے مقام پر تباہ ہو گیا۔ اس سانحہ سے عراق طیارچی فلائٹ لفٹننٹ محمد نجیب اور عراقی فوج کے ایک افسر جو کہ اس سانحہ کی جگہ سے متصل ایک خیمہ میں ہلاک ہو گئے اس افسوسناک سانحہ کی تفصیل آج صبح کے عربی اخباروں میں یہ بیان کی گئی ہے۔ ۳ر دسمبر کی صبح کو فلائٹ لفٹننٹ محمد نجیب ایک ایسے ہوائی جہاز کو جس میں ایک ہی آدمی بیٹھ کر اڑ سکتا ہو چلا رہے تھے۔ یکایک قرق کے مقام پر جہاز ان کے قابو سے باہر ہو کر تباہ ہو گیا۔ یہ سانحہ ایک فوجی جوان افسر لفٹننٹ یوسف سلیم کے خیمہ کے متصل واقع ہوا۔ خیمہ میں آگ لگ گئی اور یہ افسر جل کر مر گیا۔

یوں سیکڑوں قصہ ہیں دنیا میں مگر ناصح ۔۔۔ دل جس سے تڑپ جائے وہ میری کہانی ہے

تفصیل محبت ہے ہر شعر اثر تیرا ۔۔۔ کیا لطف فصاحت ہے کیا سحر بیانی ہے

جناب مولانا سلیم صاحب ناطقی کانپوری

سوز غم فرقت ہے اشکوں کی روانی ہے ۔۔۔ آتش ہے تو آتش ہے پانی ہے تو پانی ہے

ہر جلوۂ بے پردہ اک یوسف ثانی ہے ۔۔۔ کچھ حسن نظر اپنا کچھ ان کی جوانی ہے

غم دوست زمانہ ہے اور تذکرۂ الفت ۔۔۔ ہر اشک ہے افسانہ ہر آہ کہانی ہے

دل محو تصور ہے اور شاد ہے سینے میں ۔۔۔ نظروں کو شکایت ہے تصویر پرانی ہے

اک راز ہے سربستہ افتاد محبت کی ۔۔۔ ہر زخم لب پردہ ہر داغ نہانی ہے

جذبات سلیم اپنے ہیں بولتی تصویریں ۔۔۔ جو شعر ہے وہ گویا ناطق کی زبانی ہے

جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب نرمی بلند شہری

پھر عشق جنوں پرور کی سر میں گرانی ہے ۔۔۔ صحرا کی مجھے شاید پھر خاک اڑانی ہے

وہ پاس نہیں لیکن تصویر ہے پہلو میں ۔۔۔ روداد غم فرقت کچھ دل سے بھلانی ہے

گر جوش نہیں دل میں پیری ہے جوانی بھی ۔۔۔ اور دل ہے اگر زندہ پیری بھی جوانی ہے

اس شورش عالم سے بیزار ہے دل نرمی ۔۔۔ اک سب سے الگ بستی دنیا میں بسانی ہے

جناب سید اختر حسن نقوی صاحب

روداد غم فرقت اب ہم کو سنانی ہے ۔۔۔ دل ہی کا فسانہ ہے دل ہی کی زبانی ہے

اس تیر کو پیوستہ بس دل ہی میں رہنے دے ۔۔۔ ہمدم یا نہ جدا کر نا قاتل کی نشانی ہے

اختر رہ الفت میں مرنا ہی تو جینا ہے ۔۔۔ نام ابدی بہتر یا ہستی فانی ہے

جناب ماسٹر علی حسین صاحب ساجد ثاقبی امیٹھوی

آغاز محبت کی رنگین کہانی ہے ۔۔۔ آہوں میں تلاطم ہے اشکوں میں روانی ہے

کھنچکر دل عاشق سے آجائے جو آنکھوں تک ۔۔۔ وہ خون تمنا ہے شبنم ہے نہ پانی ہے

مہتاب میں تاروں میں صحرا میں گلستاں میں ۔۔۔ میرا ہی فسانہ ہے میری ہی کہانی ہے

کیوں یاد حسینوں کی ساجد نہ رہے دل میں ۔۔۔ یہ داغ محبت ہے یہ غم کی نشانی ہے

جناب سید شبیر حسن صاحب زیدی سحر

روداد محبت کی اب ان کو سنانی ہے ۔۔۔ دلدوز فسانہ ہی۔ دلسوز کہانی ہے

قیمت میرے آنسو کی پوچھو کسی کامل سے ۔۔۔ در پردہ یہ موتی ہے ظاہر میں یہ پانی ہے

آنکھوں میں رکا ہو دم ہے بند زباں میری ۔۔۔ پیغام محبت اب آنکھوں کی زبانی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

چمن پہ توڑ نہ ہمدم ستم مستقل ہی ہے
زمانہ برق دیتا ہو جو برسے دل ناز نہ

ہفت روزہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۴

ہندوستان کا مسئلہ

خود ہندوستانی حل کر سکتے ہیں

:(*):

وزیر ہند مسٹر ایمری نے ۲۴ جنوری کو سر الفریڈ واٹسن ایڈیٹر گریٹ برٹین اینڈ دی ایسٹ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا حقیقی مسئلہ آج ایسا ہے کہ جس کو صرف ہندوستانی ہی طے کر سکتے ہیں۔ یہ جواب آپ نے اس سوال کا دیا آیا ہندوستان کے مسئلہ کو جلد حل کرنے کی ذمہ داری خود ہندوستانیوں پر ہی ہے مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ یہ بات سمجھنا بہت ضروری ہے کہ حکومت ہند کی پالیسی کس حد تک جا چکی ہے اور جہاں تک مستقبل کا تعلق ہے اس نے ہندوستانیوں کے اس وسیع الاظہار مطالبہ کو مان لیا ہے کہ آیندہ جو آئین بنایا جائے وہ ہندوستانی تخیل کے مطابق بنایا جائے۔ اور برطانی پارلیمنٹ کی طرف سے نہ ٹھونسا جائے اور نہ برطانی نظریہ یا مفاد کے مطابق بنایا جائے۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ چند پابندیوں کے سوائے جو کہ ہندوستان کے تحفظ نیز ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ معاہدہ اور ذمہ داری کی وجہ سے یا موجودہ سرکاری ملازموں کی وجہ سے ضروری ہیں۔ ہندوستان کے نئے آئین میں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جو لڑائی کے بعد ان کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول دینے میں رکاوٹ ثابت ہو۔

آپ نے فرمایا کہ قریب مستقبل کا جہاں تک تعلق ہے اسکی زیادہ تر دارومدار اس بات پر ہے آیا ہندوستانی لیڈر موجودہ بنیادی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہیں جو کہ اس وقت ان کے روبرو پیش ہے اور وہ ایک ایسا حل تلاش کرنے کے لئے تیار ہیں جس سے ہندوستان کا اندرونی اتحاد قایم رہ جائے جس کے بغیر ہندوستان اندرونی امن یا بیرونی تحفظ حاصل نہیں کر سکتا اور اس کے ساتھ ہندوستانی زندگی کے مختلف طبقوں کو یقین دلادیں کہ وہ اپنا تمدن اور اصولوں کو اپنے اپنے ڈھنگ پر فروغ دے سکتے ہیں۔

اصل مسئلہ یہ ہے اور یہ مسئلہ برطانی ہاتھوں سے ہندوستانی ہاتھوں میں اختیار منتقل کرنے سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ آخر الذکر مسئلہ تو ایسا ہے جس کے اصول کے بارے میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے اور جس کے اطلاق کے راستہ میں ناقابل عبور رکاوٹیں حائل ہیں۔ دوسرے یہ بات صاف ہے کہ ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں اختیارات منتقل کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ کوئی ایسی ہندوستانی حکومت ہو جسکو نظام کے ٹکڑے ٹکڑے اور نظام میں گڑبڑ پیدا ہونے کے خطرہ کے بغیر حکومت کی ذمہ داری سپرد کی جاسکے۔ کیونکہ ہندوستان کے امن اور بہبودی کی بالآخر ذمہ داری تو حکومت برطانیہ پر ہی ہے جو کہ ماضی سے اسکو ورثہ میں ملی ہے اور وہ اس ذمہ داری کو کسی ایسے طرز حکومت پر نہیں ڈال سکتی۔ ہندوستان کی قومی زندگی کے اہم اور مضبوط طبقے جسکی شدید مخالفت کر رہے ہوں۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسکو خود ہندوستانی ہی حل کر سکتے ہیں۔ انکو نہ صرف ہندوستان کی بہبودی کے لئے اور

ہندوستان کے مختلف مفاد کو مطمئن کرنے کی مشترکہ خواہشوں کے لئے آپس میں مل جانا چاہیے بلکہ ایک ایسا آئین معلوم کرنے کی ذہنی کوشش بھی کرنا چاہیے جس سے کہ وہ مفاد مطمئن ہو سکے۔

جہاں تک عام آئینی پوزیشن کا تعلق ہے صرف ہندوستانیوں ہی کی جانب سے ہندوستانی ہی آپس میں ملکر موثر حل تلاش کر سکتے ہیں۔

اس سوال کے بارے میں آیا حکومت ہند تمام ہندوستانی پارٹیوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے بہت حد تک نہیں جا چکی ہے، مسٹر ایمری نے کہا کہ حکومت ہند نے نہ صرف ہندوستانی لیڈروں کو لڑائی کے چلانے میں اہم حصہ دینے کی پیشکش کی تھی بلکہ ایک ایسی فضا پیدا کرنے کا بھی موقع دیا تھا جس میں آئینی مسئلہ کے حل ہونے کی زیادہ امید تھی، اس واقعہ کے پیش نظر کہ ہم زندگی اور موت کی لڑائی میں لگے ہوئے ہیں جس کا تمام دنیا سے تعلق ہے۔ حکومت برطانیہ بہت آگے بڑھ گئی تھی جبکہ وہ اسکے لئے تیار ہوئی کہ ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کر دی جائے جس میں زیادہ تعداد ہندوستانیوں کی ہو۔ لڑائی کے بیچ میں حکومت ہند کی تمام بنیاد کو ہی تبدیل کر کے ایک نیا انتظام اس جگہ پر قایم کرنا بہت مشکل ہے۔

توسیع شدہ ایگزیکٹیو کونسل کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ فی الحال برطانی حکومت کو ہی ذمہ دار ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے کچھ ہندوستانی اور برطانی نکتہ چینیوں کی اس بات کا جواب دیا کہ ایک توسیع شدہ ایگزیکٹیو کونسل موجودہ کونسل کی طرح مجموعی ذمہ داری نہ رکھے گی۔ یا یہ کہ اس کے ممبر اہم انتظامی ذمہ داریاں نہ رکھیں گے آپ نے کہا کہ آئینی تھیوری تو الگ رہی عملی طور پر بھی اس توسیع شدہ کونسل کو ملک معظم کی حکومت میں بہت وزن حاصل ہوگا اور یہ تجربہ ایک بار شروع ہونے پر مستقل ثابت ہوگا۔ میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ توسیع شدہ کونسل کی پیشکش فیاضانہ اور دوررس ہے۔ یہ پیشکش اب بھی موجود ہے جیسا کہ وایسرائے ہند نے پچھلے ماہ بنگال چیمبر آف کامرس کی تقریر میں واضح کر دیا ہندوستان کی جانب سے اب بھی اس سے رابطہ ہو سکتا ہے۔

آخر میں آپ نے کہا کہ اس وقت آئینی اور سیاسی مسئلوں کو اپنی جائز حدود میں رکھنا چاہیے آل انڈیا اہمیت کے سیاسی لیڈر خوب جانتے ہیں کہ اگر نازی اور فسٹ دنیا پر چھا گئے تو انکی سب امیدیں خاک میں مل جائینگی۔ انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ پہلا کام پہلے کرو۔ تمام باتیں زیادہ مکمل قومی زندگی میں ہندوستان کے موزوں جگہ حاصل کرنے کے دعویٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔ برطانیوں اور ہندوستانیوں کے درمیان جنگ کے بعد عملی قدموں یا سیاسی مقصد کے بنیادی عناصر کے متعلق کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔

برطانیہ کی چالیس لاکھ مسلح فوج

برطانیہ کے پاس ملک کے تحفظ کے لئے ہتھیار بند اور باوردی ۴۰ لاکھ فوج اسوقت موجود ہے" یہ ہے وہ انکشاف جو آج پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کیا۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ لڑائی کے چلانے کے لئے انہوں نے بڑے غور و فکر اور تجربہ کے بعد کیا خاص رائے قایم کی ہے یہ تقریر آپ نے اس بحث کے جواب میں کی جو کہ کل مسٹر بیون وزیر محکمہ لیبر نے شروع کی تھی۔ وزیر اعظم نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا کہ پارلیمنٹ کی بحث اور نکتہ چینیاں حکومت پر ایک بار اور رکاوٹیں ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ بڑے بڑے معاملات پر بحث قوم کی زندگی کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے اور حکومت کو اس سے بڑی امداد ملتی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں اگر جنگی کیبنٹ میں چار یا پانچ وزیر ایسے شامل کرلئے جائیں جنکا کسی محکمہ سے کوئی تعلق نہ ہو تو اس سے بہترین نتیجے نکلنے کی امید نہیں ہے موجودہ جنگی کیبنٹ ۸ وزیروں پر مشتمل ہے جن کا تعلق خاص خاص محکموں سے ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر کبھی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ کوئی ڈیفنس منسٹر مقرر کرنا پڑے جو کہ وزیر اعظم نہ ہو تو وہ بحری محکمہ کا وزیر، وزیر جنگ اور وزیر محکمہ پرواز ہونا چاہیے۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ جب ہم نے اپنی فوج کی تعداد بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ اس کے ساتھ ہمیں ان کو سامان جنگ مہیا کرنے کے لئے کارخانوں کی تعداد بڑھانے کی بھی ضرورت پڑی۔ چنانچہ ملک میں سامان جنگ تیار کرنے والے کارخانوں کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور آیندہ ۶ ماہ کے اندر اور بھی بڑھ جائے گی جنکے لئے آدمیوں کی بڑی سخت ضرورت پڑیگی مسٹر چرچل نے یہ بھی بتلایا کہ پچھلی لڑائی کی طرح اس مرتبہ برطانیہ کا جانی نقصان زیادہ نہیں ہوا ہے۔ اب تک تقریباً ۲۰ ہزار آدمی کام آئے ہیں جنمیں کچھ شہری ہیں۔ آیندہ ۶ ماہ میں ہمیں فوج کے لئے اتنے آدمیوں کی ضرورت نہیں پڑیگی جتنی کہ کارخانوں اور زراعت کے لئے پڑیگی بحث بغیر رائے شماری کے ختم ہو گئی۔

بلقان روس اور جرمن

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار انقرہ سے لکھتا ہے کہ انقرہ، بلقان کی صورت حالات کو ابھی تک خطرناک خیال نہیں کرتا لیکن ترکی کے ذمہ دار حلقوں کی رائے ہے کہ اسوقت رومانیہ میں جرمنی کی ۱۲،۰۰۰ سپاہ ہے۔ یہ رائے ظاہر کی جاری ہے کہ بہت ممکن ہے کہ جرمنی نے وہاں اپنی فوج مدافعت کے لئے جمع کی ہو نہ کہ حملہ کے لیے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ جرمنی اور روس کے درمیان بلقان میں مفاد تقسیم کرنے کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے اس لئے جرمنی نے روس کے روک تھام کے لئے وہاں احتیاط کے طور پر فوج جمع کر دی ہو۔

ترکی کی رائے ہے کہ جرمنی کا زیادہ مفاد بلقان کے امن کو خراب کرنے کی نسبت اس کو برقرار رکھنے میں ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ ہٹلر کو اٹلی کی نجات کیلئے کوئی نیا قدم اٹھانا پڑے۔ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جرمنی یونان پر حملہ کرے گا یہ بلغاریہ کے راستہ نہیں بلکہ یوگوسلاویہ کے راستہ ہوگا۔ اس طریقہ پر جرمنی ترکی کے ساتھ لڑائی سے اور روس کے ساتھ پیچیدگیوں سے بچ جائے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر جرمنی بلغاریہ پر قبضہ مفید سمجھتا ہے اور ترکی کو ناراض کئے بغیر کر سکتا ہے تو جرمنی بلغاریہ پر قبضہ نہیں کریگا۔ بلغاریہ والے جرمنوں کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن بلغاریہ مقابلہ نہیں کریگا۔ ترکی پر مدافعت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر جرمنی درہ دانیال یا یونان پر حملہ نہیں کریگا۔ تو بلغاریہ پر جرمن حملہ سے روس کا جتنا مفاد وابستہ ہے اتنا ترکی کا نہیں۔

سینما کی خبریں

اس وقت تک فوجیوں اور طالب علموں کے لئے سینما وغیرہ کے ٹکس میں کنسشن تھا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اس کنسشن رعایت کو منسوخ کر دیا ہے یعنی اب جن فوجیوں اور طالب علموں کو سینما کی طرف سے کنسشن دیا جائیگا ان سے ٹیکس پورا وصول کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ سینما انسپکٹر صاحب نے منروا ٹاکیز مال روڈ کانپور کا اس الزام میں چالان کیا ہے کہ انکے ہال میں بلا ٹکٹ پایا س کے لوگ موجود پائے گئے۔

کانپور میونسپل بورڈ

۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ملتویہ جلسہ بصدارت مسٹر بی پی سریواستوا منعقد ہوا یہ جلسہ ۱۸ تاریخ کو کورم نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوا تھا۔ کیونکہ اس دن کچھ ممبران بورڈ ہال سے باہر رہے اس لئے کورم نہ ہو سکا تھا۔ جلسہ شروع ہونے پر پنڈت بدری دت پال ترپاٹھی نے آچاریہ نریندر دیوا ور پنڈت رگھوبردیال بھٹ کی گرفتاری کے پروٹسٹ میں جلسہ ملتوی کرانے کی تحریک کرنا چاہی لیکن چیرمین صاحب نے کہا کہ ملتویہ جلسہ میں ایجنڈا کے باہر کی کوئی بات قاعدہ سے نہیں کی جاسکتی ہے اس پر ترپاٹھی جی جلسہ سے اٹھکر چلے آئے۔ بورڈ نے ریوائزڈ بجٹ کے باقی آئیٹم منظور کئے۔ چوک، صرافہ کی سڑک کا نام پنڈت رام پرشاد مصر روڈ رکھنا بورڈ نے منظور نہیں کیا۔ کیونکہ اونکے نام کا پارک بن چکا ہے۔ بورڈ نے اپنا فاضل روپیہ وار بانڈ میں لگانا منظور کیا ہے۔

پنڈت بدری نیپال کے رزولیوشن اونکی غیر حاضری کی وجہ سے خارج ہو گئے۔ موتی محال اسکیم منظور ہوئی۔ اور پی بی اسکیم کے لئے زمین کی ٹرسٹ کی تجویز منظور ہوئی۔ کوپرین بلڈنگ میں فوارہ بنانے اور سڑکوں کی بازار بنانے کی تجویزیں نامنظور ہوئیں۔

مسٹر گورپرشاد کپور کی تحریک پر یہ طے ہوا کہ مسٹر ہارسین کے والد کا ایک اسٹیچو میموریل کے قریب بنایا جاوے۔ بورڈ نے چھاؤنی کے علاقہ کو پانی دینے کی اسکیم نامنظور کر دی۔

۲۱ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ بابو گورپرشاد کپور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پنڈت بدری دت پال ترپاٹھی ممبر کانگرس سوشلسٹ پارٹی نے آچاریہ نریندر دیوا کٹنگ پریسیڈنٹ یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی مسٹر سری پر کاش اور مسٹر موہن لال گوتم کی گرفتاری پر اونکو مبارکباد دی، اور گورنمنٹ کی سخت پالیسی کی مذمت کرنے کا رزولیوشن پیش کیا جو اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ دوسرے رزولیوشن میں پنڈت رگھوبردیال بھٹ کی گرفتاری پر مبارکباد دی گئی۔ اونکی گرفتاری کے پروٹسٹ میں اوس دن کے لئے میونسپل آفس بند کیا گیا۔ اور جلسہ ان لوگوں کے اعزاز میں ملتوی ہوا

کانگریس ستیہ گرہ کمیٹی کے ۲۰ ممبروں میں سے ۶ ممبروں نے صحت کی خرابی کی وجہ سے ستیہ گرہ کے فارم کی خانہ پری نہیں کی ہے بتلایا ۳۱ ممبروں میں سے ممبران کونسل و اسمبلی کے علاوہ ۵ ممبر گرفتار ہو چکے ہیں ۳ ممبر ونکو خاص سفارش پر مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، اور ۴ ممبروں کے نام طویل علالت کی وجہ سے مہاتما گاندھی کے پاس نہیں بھیجے گئے اور ۲ ممبران طویل رخصت پر ہیں۔

۱۳ ممبران سٹی کانگرس کمیٹی ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۱ء تک ستیہ گرہ کرینگے۔ اس کے بعد دوسرے دستہ کی خدمت ختم ہو جائیگی

ڈاکٹر بی۔ این۔ بنرجی اور مسٹر رامایخ کانگریس حکومت میں آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے تھے۔ انھوں نے آنریری مجسٹریٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور ستیہ گرہ کی تحریک میں شامل ہو گئے۔

مسٹر برج بہاری مہروترا پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی موضع رائے پور میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مسٹر متراپرشاد اور مسٹر کنجن سنگھ ممبران ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

یوم آزادی کے ہفتہ کے سلسلہ میں ۲۱ جنوری سنہ ۴۱ کو سٹی ستیہ گرہ کمیٹی کے زیر انتظام طلباء کا دن منایا گیا اور مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا۔

بنارس جنگ وارڈ کانگریس کمیٹی کی تلاشی پولیس نے لی اور آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کے ۵۰۰ نوٹس پولیس اپنے ہمراہ لے گئی۔

آئینہ کانپور

یوم آزادی یوم آزادی کا ہفتہ ۱۹ جنوری سے ۲۶ جنوری تک منایا جائے گا۔ روزانہ کا پروگرام پورا ہو رہا ہے اس سلسلہ میں وارڈوں کی صبح کی پھیری قومی گانوں کے ساتھ ہو رہی ہے طلباء اور عورتوں کا جلسہ ہو رہے ہیں۔ چرخہ کا مقابلہ ہوا۔

لینن ڈے ۱۷ جنوری کو مزدور سبھا کے زیر انتظام لینن ڈے منایا گیا اور جلسہ میں متعدد تقریریں کی گئیں۔

۲ منٹ کی خاموشی ۲۲ جنوری کو آر۔ کے۔ گپتا ڈے کے سلسلہ میں کانپور کی تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں میں ۲ منٹ کی خاموشی منائی گئی

ریڈ کراس یکم مارچ کو حلیم انٹر کالج میں سالانہ ڈسٹرکٹ جونیر ریڈ کراس کا مقابلہ ہوگا۔

لیبر ولیفر لیبر ولیفر کے سلسلہ میں جے کے کاٹن ملس میں بہت سے کام ہونگے جسکے لئے لالہ کملاپت سنگھانیہ نے ایکہزار روپیہ دیا ہے۔

آتشزدگی سے موت ۲۲ جنوری کو جریب کی چوکی کی پٹرول کی دوکان میں سخت آتشزدگی کا واقعہ ہو گیا جسکی وجہ سے ایک آدمی فوراً مر گیا اور دوسرا شدید زخمی ہوا ہے ایک گھنٹہ میں دو انجن آگ پر قابو پا سکے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ٹیچر ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکول ٹیچروں نے اس وجہ سے ہڑتال نہیں کی کہ انکی شکایتیں بورڈ نے رفع کر دی ہیں۔

انجمن اطفال ۲۰ جنوری کو مسٹر کاظمی انسپکٹر مدارس الہ آباد ڈویژن کی صدارت میں کانپور چیلڈرن ایسوسی ایشن (انجمن اطفال) کا ایک جلسہ سرسہائے جگدمبا سہائے اسکول میں ہوا اور تمغے و انعامات تقسیم کئے گئے۔

اسٹوڈنٹ ہفتہ کانپور یونین اسٹوڈنٹ ۲۱ جنوری سے ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء تک اسٹوڈنٹ ہفتہ منا رہی ہے۔ پروگرام میں اسٹوڈنٹ ڈے گپتا ڈے۔ اسٹوڈنٹ ڈیفنس فائنل ڈے۔ اولڈ اسٹوڈنٹ جھنڈا ڈے، تشدد کے خلاف ڈے۔ سیاسی قیدی ڈے اور انڈی پینڈنس ڈے شامل ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۱۸ جنوری کو مسٹر راؤ سردار سنگھ چیرمین کی صدارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں پنڈت پیارے لال شرما سابق یو۔ پی وزیر کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن منظور کیا گیا اس کے بعد آچاریہ نریندر دیو کی گرفتاری پر احتجاج کرنے کی غرض سے ۔ ۱ منٹ تک جلسہ کی کارروائی ملتوی کر دی گئی

بورڈ نے طے کیا ہے کہ بورڈ کے تمام ملازموں کو جن کی عمر ۵۵ سال کی ہو گئی ہے، انکو تین ماہ کا نوٹس دیکر ملازمت سے سبکدوش کر دیا جائے۔

تفریحی ٹیکس کانپور میں تفریحات کے روزانہ پروگرام نہایت کثرت کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس پر نگرانی رکھنا بہت قابل تعریف بات ہے آپ اس کام کی اہمیت اس سے محسوس کر سکتے ہیں کہ اس تفریحی ٹیکس کے ذریعہ سے گذشتہ ۶ ماہ یعنی جولائی سنہ ۱۹۴۰ء تا دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء میں حکومت کو اس ٹیکس کے ذریعہ سے تقریباً ۲ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے۔

ہوا باز کہا جاتا ہے کہ کانپور سے دس امیدوار ہوائی فوج کے لئے منتخب کئے گئے ہیں جنکی ٹریننگ شروع ہو گئی ہے جسکے لئے گورنمنٹ انڈیا سے دو جہاز کانپور آئے ہیں، کانپور میں ایک نیا ہوائی اڈہ بھی قایم کیا جا رہا ہے، جو عنقریب تیار ہو جائے گا۔

اچھوت لیگ کانپور اچھوت لیگ نے مہاتما گاندھی کے نام ایک تار اس مضمون کا بھیجا ہے کہ بنارس گورکھپور سے جو جگہ مرکزی اسمبلی کے لئے خالی ہوئی ہے اسکے لئے اچھوت امیدوار مسٹر شنکھرام کی حمایت کی جائے اور اسکے مقابلہ میں کانگریس امیدوار کو ہٹا لیا جائے۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن کہا جاتا ہے کہ یو۔ پی اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے کانپور اسٹوڈنٹ یونین کو فیڈریشن سے نکال دیا ہے، لہذا ایک دوسری یونین مرتب کرنے کے لئے مسٹر گپت سہائے معہ دیگر ۸ ممبروں کے مقرر کئے گئے ہیں۔

سبد گل

بمبئی کارپوریشن کے زندہ دل ممبروں نے جو غالباً شاعرانہ دل و دماغ رکھتے ہیں، یہ طے فرمایا ہے کہ بمبئی کی حسین و جمیل نرسوں کے نہانے کے لئے ایک تالاب بنایا جائے۔ نرسیں برابر دو روز تک اس تالاب میں نہاتی رہیں۔ یہاں تک کہ تالاب کا پانی خوب اچھی طرح ان کے جسم کی خوشبو سے بس جائے۔ اس کے بعد حسین و جمیل جسموں کے اس دھوون سے باغوں کی سیرابی کا کام لیا جائے۔

نہیں معلوم کہ یہ کوئی جدید سائنٹفک دریافت ہے یا شاعرانہ خیال آفرینی کہ خوبصورت عورتوں کے جسم کے دھوون سے پودوں کے نشو و نما کا کام لیا جا رہا ہے ہمارا خیال ہے کہ کارپوریشن کے ممبروں نے یہ سوچا ہو گا کہ جب عورت کے دودھ سے بچے پل سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے جسم کے دھوون سے پودے نہ پل سکیں اس کے علاوہ یہ بھی توقع کی جا سکتی ہے کہ عورتوں کے جسم کے دھوون سے پھولوں کے رنگ میں شوخی بھی ضرور بڑھ جائے گی۔ بہر حال نہایت ہی لطیف تجویز ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ عورتوں کے جسم کے دھوون کا باغوں کی بالیدگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔

سرہند کے ایک ۷۰ سالہ بڈھے میاں کی عشق بازی کی ایک نہایت ہی دلچسپ داستان اخبارات میں شایع ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سرہند پولیس نے سرہند کے اسٹیشن پر ایک مشتبہ عورت کو گرفتار کیا۔ حسن اتفاق سے بڑے میاں بھی وہاں موجود تھے فوراً اس عورت پر عاشق ہو گئے۔

دوسرے دن اس عورت کو جب آوارہ گردی کے الزام میں ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو بڑے میاں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً عدالت میں پہنچ کر مجسٹریٹ سے کہنے لگے کہ جناب اس عورت پر رحم فرمایئے مجھ کو اس کی بھولی صورت پر ترس آتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس عورت کی میرے ساتھ شادی کر دیں۔

مجسٹریٹ نے حیرت سے بڑے میاں کو دیکھتے ہوئے کہا کہ بڑے میاں تم قبر میں تو پاؤں لٹکائے بیٹھے ہو اور شادی کی تمنا ہے۔ بڑے میاں نے بگڑ کر جواب دیا جناب مجھے بوڑھا نہ کہیئے آپ کو کیا پتہ کہ میں دیکھنے میں تو بوڑھا ہوں مگر ویسے بالکل نوجوان ہوں، اب بیچارے مجسٹریٹ کے پاس اس "نوجوانی" کے دعوے کا کیا جواب تھا۔ آخر مجسٹریٹ نے بڑے میاں کی ضمانت پر اس عورت کو رہا کر دیا۔ اور بڑے میاں خوش خوش اس عورت کو اپنے گھر لے آئے۔ امید ہے کہ اب شادی کرنے کے بعد "نوجوانی" کا لطف اٹھا رہے ہونگے

ایک بگڑے دل سکھ نوجوان کا مقدمہ آجکل دہلی کی ایک عدالت میں چل رہا ہے۔ اس سکھ نوجوان پر الزام یہ ہے کہ یہ ایک نوجوان ایک غیر محرم لڑکی کے کمرہ میں آدھی رات کے بعد کسی طرح پہنچ گیا۔ سکھ نوجوان کا کہنا ہے کہ اس کی ایک دوسری لڑکی کے ساتھ محبت تھی، وہ اپنی محبوبہ کے کمرہ کے دھوکے میں اس لڑکی کے کمرہ میں چلا گیا۔ آپ نے دیکھا جوانی کے نشہ میں انسان سے کیسی کیسی دلچسپ حماقتیں سرزد ہو جاتی ہیں۔

مجرموں کی اصلاح کا مغربی طریقہ

لکھنؤ، ۱۶ جنوری۔ یوپی کے بعض جیلوں میں مغربی ڈھنگ سے مجرموں کی اصلاح کرنے کا کامیابی کے ساتھ تجربہ کیا جا رہا ہے۔ ان جیلوں میں قیدیوں کا تعاون حاصل کرنے اور ان کے مخالفانہ جذبہ کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بریلی سنٹرل جیل اسکیم میں جن قیدیوں کو گھر جانے کی چھٹی دی گئی تھی وہ سب چھٹی ختم ہونے کے بعد علی طور پر جیل واپس آ گئے۔

* رائے عامہ کو منظم کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

ادب لطیف

پریم پرارتھنا

از جناب عبدالغنی صاحب منظر بی۔ این۔ ایس۔ ڈی ایس ٹی کالج کانپور

دیوی.... دیوی.... اے میرے دل کی رانی.... اُجڑے ہوئے سنسار کی بسانے والی.... ایک بار دکھا دے وہ پریم کی مورت.... جس کے مدبھرے نینوں سے پریم رس ٹپکتا ہے.... جس کے رسیلے ہونٹ اپنے پریمی بول سے امرت کی برشا کرتے ہیں.... جس کی مرمریں پیشانی پر پریم کی ایک بندیا رکھی ہے.... بندیا بھی وہ کہ جس کے سامنے سورج اور چندرما ماند پڑ جاتے ہیں.... جس کی پریمی روشنی میں پریم نگر کے باسی پریم ڈگر پر چلتے ہیں۔

اے دیوی میں وہ مورت دیکھنا چاہتا ہوں.... جس کی رگ رگ میں پریم کا خون لہریں مارتا ہے.... جو اپنے کالے کالے کیس بکھرائے پریم نگر کے کسی کنج میں بیٹھ کر اپنا چاند سا چہرہ دکھلاتی ہو.... آہ.... دیوی کیا تم نہ سنو گی.... کیا تمہارا ہردے اتنا کٹھور ہے.... کیا تمہیں اس پوتر پیر کا بھی پاس نہیں ہے جس سے میں نے اپنے ہردے سے پاپ کے دھبے صاف کئے ہیں.... تم میں اتنی سنگدلی آ گئی.... نہیں نہیں.... ایسا نہ کرو دیوی.... میں تم سے پرارتھنا کرتا ہوں.... دکھا دو وہ سندر مدھر روپ جس کا پرکاش سنسار کے ذرہ ذرہ میں نمایاں ہے.... جس کا پرکاش اس پاپی سنسار کے ڈال ڈال پات پات اور کنج کنج میں پھیلا ہے....

لیکن دیوی اپنے پریمی کو وہ پریم کی مورت دکھانا.... جس کے سندر روپ.... جس کے مدھ بھرے نینوں.... جس کے رسیلے ہونٹوں کی سندرتا میں اپنے کو کھو دوں.... جس کی نشیلی آنکھوں کا پریم رس آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھے از خود رفتہ کر دے.... میں مست ہو جاؤں جس کی مستی میں.... ورنہ دیوی کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پاک و پوتر پریم جس کو پریمی دکھ سہہ کر.... مصیبت اٹھا کر چھپے چھپے کیا کرتے ہیں کھل جائے اور پریم کے پریمی نام پر بدنما دھبہ آ لے۔

دیوی پریم پرارتھنا قبول کرو اور دکھا دو وہ روپ.... یہی وہ رات کے پچھلے پہر کا سہانا سمے ہے، جب سنسار کے پریمی اس پریم مورت کو من کے نینوں سے سنسار کے ذرہ ذرہ میں دیکھتے ہیں.... دیکھو دیوی ندی کی لہریں بھی پریم کی مورت کے سواگت کے لئے ہیر راگ الاپ رہی ہیں.... آکاش پر جھکے ہوئے تارے آنکھ مچولی کر رہے ہیں.... ڈوبتا ہوا چندرماں اپنی آخری کرنیں ندی کی چنچل لہروں پر ڈالکر ایک انوکھا درش دکھا رہا ہے.... پروا دھیرے دھیرے سنک رہی ہے.... چاندنی پتیوں سے چھن چھن کر دھرتی پر چتر کاری کر رہی ہے.... دیوی کیا تم ایسے سمے بھی نہ دکھاؤ گی وہ پریم مورت.... نہیں نہیں دیوی.... کرو دیا نہ کرو.... میں تمہارے چرنوں میں اپنا سیس نواتا ہوں مجھ پاپی کو اپنی شرن میں لے لو.... دیوی یہ پاپی پریمی ہر بلیدان کے لئے تیار ہے لیکن تم سے پرارتھنا کرکے تمہیں کو من کے نینوں سے دیکھنا چاہتا ہے

بنگال تعلیمی کونسل

کلکتہ، ۱۶ جنوری۔ بنگال تعلیمی کونسل کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کل کونسل کے دفتر میں زیر صدارت ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی ہوئی اور اس میں مختلف ضلعوں میں کانفرنسیں کرنے کی تجویز پر غور ہوا۔ سر کردہ بنگالی لیڈروں سے ان کانفرنسوں میں شامل ہونے اور تقریریں کرنے کی درخواست کی جا رہی ہے ایک کمیٹی بنگال سکنڈری تعلیمی بل کے متعلق *

عالم نسواں

کیا بدشکل عورتیں مردوں کو زیادہ پسند ہیں

ایک مغربی خاتون نے "بیوی کے فرائض پر ماڈرن لائف" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اس کتاب میں اس نے ان عورتوں پر بھی تبصرہ کیا ہے جو خوبصورت نہ ہونے کے باوجود شوہروں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہیں۔ ہم اس کتاب کے ایک حصہ کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

میں نے ایک دو نہیں سیکڑوں ایسی عورتوں کو دیکھا ہے جو واجبی شکل و صورت رکھنے کے باوجود شوہروں کی نظروں میں بے حد پسندیدہ ہیں۔ ان میں سے بعض عورتیں تو بڑی حد تک بدشکل ہیں لیکن بدشکل ہونے کے باوجود ان بدشکل عورتوں کے شوہر ان کے بری طرح سے گرویدہ ہیں۔

بدشکل اور واجبی صورت رکھنے والی عورتوں کے ساتھ ان کے شوہران کی گرویدگی ہم کو اس شبہ میں ڈال سکتی ہے کہ کہیں مردوں کا طبقہ بدصورت عورتوں کو تو پسند نہیں کرتا اور ایسی حالت میں جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خوبصورت عورتوں کی ان کے شوہر پروا نہیں کرتے تو ہمارا یہ شبہ اور بھی قوی ہو جاتا ہے۔

شروع شروع میں خود مجھے یہ شبہ پیدا ہونے لگا تھا کہ مرد خوبصورت عورتوں کے مقابلہ میں بدشکل عورتوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں لیکن واقعات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ مردوں کی نظر میں نہ خوبصورتی کوئی چیز ہے اور نہ بدصورتی۔ وہ محض ان عورتوں کو پسند کرتے ہیں جو باطنی اوصاف کی مالک ہیں خواہ وہ خوبصورت ہوں یا واجبی صورت رکھنے والی۔

جو عورتیں کہ خوبصورت نہیں ہوتیں وہ اپنی کمزوری کو اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ وہ یہ جانتی ہیں کہ وہ اپنی بدصورتی کی تلافی محض شوہر کی دلجوئی سے کر سکتی ہے۔ لہٰذا وہ خوبصورت عورتوں کے مقابلہ میں شوہر کی دلجوئی کی بیحد کوشش کرتی ہیں۔ سالہا سال کے مشاہدہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ مرد کی ذات دلجوئی کی بے حد دلدادہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی خوبصورت عورت مرد کی دلجوئی کے فن سے ناآشنا ہے تو یقین جانئے کہ اس کی خوبصورتی مرد کے دل میں ہرگز جگہ نہیں پیدا کر سکتی لیکن اس کے برخلاف اگر کوئی بدشکل عورت مرد کی دلجوئی کے فن سے واقف ہے تو وہ مرد کو اپنی مٹھی میں لے لیتی ہے۔

مرد کی دلجوئی کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کبھی بھی اس کے خیالات اور عقاید کے خلاف بغاوت نہ کی جائے۔ ایک دو نہیں ایسی سیکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ صرف خیالات کے اختلاف نے میاں بیوی کے تعلقات کو کشیدہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ مرد کی آسائش سے بےلوث نہ کی جائے، یہ دو باتیں جس عورت میں موجود ہوں اس کے تعلقات کبھی اور کسی وقت بھی شوہر سے کشیدہ نہیں ہو سکتے۔

میرا خیال ہے کہ عورت اور زیادہ تعلیم یافتہ عورتوں کے تعلقات ان کے شوہروں کے ساتھ بہت کم خوشگوار رہتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خوبصورت عورتوں کو اپنے حسن پر غرور ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی خوبصورتی کے زعم میں ان فرایض کو بھول جاتی ہیں جو ان پر عاید کئے گئے ہیں۔ زیادہ تعلیم یافتہ عورتوں کے تعلقات بھی شوہروں سے خوشگوار نہیں رہتے اس کا سبب یہ ہے کہ تعلیم کی زیادتی کی وجہ سے خیالات میں جو اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ایک نہ ایک دن ایک تصادم اور علٰحدگی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ جو عورتیں مردوں کے دلوں پر قابو پانا چاہتی ہیں انکے لئے خوبصورت ہونا اتنا ضروری نہیں ہے جتنا کہ ان کے لئے مردوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ میری قطعی رائے ہے کہ جو عورت مرد کو سمجھ لیتی ہے وہ مرد کو قابو میں بھی کر لیتی ہے خواہ وہ انتہا درجہ کی بدشکل ہی کیوں نہ ہو۔

بچوں کی دنیا

سورج اور زمین کی بحث

انگریزی سے ترجمہ

ایک دن صبح سورج نے خوشی خوشی اپنا چمکیلا چہرہ بادلوں کے پیچھے سے نکالا۔ زمین ابھی تک سو رہی ہے یہ دیکھکر سورج نے بلند آواز سے کہا:۔

"جاگو، جاگو رات گزر چکی ہے"۔

"اچھا، جاگتی ہوں"، زمین نے انگڑائی لیتے ہوئے ذا غصہ سے کہا۔ سورج کی پہلی کرن (تیج کی ریکھا) کے ساتھ ہی پیڑ جھومے، پودے لہرانے اور پرندے چہچہانے لگے۔

"آخر بات کیا ہے؟ مزاج تو اچھا ہے!"

"بالکل اچھی ہوں۔ مگر بات یہ ہے کہ سویرے سویرے جاگنا کچھ اچھا نہیں لگتا، ابھی تو پھول بھی نہیں جاگے نہ تتلیوں نے اپنے پروں سے اوس جھاڑی ہے۔ مجھے تھوڑا سا اور سو لینے دو"۔

"نہیں، نہیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم جیسے سست اور السی لوگوں کو جگانا میرا فرض ہے"۔

"بھلا یہ بھی کوئی بات ہے آ گئے۔ سویرے سویرے منحوس صورت دکھانے۔ بس یہی ایک فرض تمہارے ذمے رہ گیا ہے"۔

"واہ بھائی نیکی کا اُلٹا پھل! تمھیں میرا احسان ماننا چاہئے، میں نہ جگاؤں تو بتاؤ اس کا کیا نتیجہ ہو؟ بس بیند ہی نیند۔ اور ساری دنیا میں اندھیاری!"

"جی ہاں بیشک"، زمین نے تنک کر کہا: "صبح پورب سے نکلے، شام کو پچھم میں جا ڈوبے، دنیا والوں کو کچھ گرمی اور کچھ روشنی دے دی، چلو چھٹی ہوئی لیکن جب جی میں آئے تو ہفتوں بادل میں چھپے رہے۔"

"ٹھیک کہتی ہو"، سورج نے تھوڑا گرم ہو کر کہا۔ "لیکن ذرا میری خوبصورتی کو بھی دیکھو۔ میں لاکھوں میں ایک ہوں"۔

"واہ رے غرور! اتنا گھمنڈ! اسے کہتے ہیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔ اگر میں اپنے حسن (سندرتا) کو بیان کرنے لگوں تو ساری شیخی کرکری ہو جائے"۔

"ہاں ہاں کہتی کیوں نہیں ہو، تمھیں روکا کس نے ہے"

"لو سنو۔ پہاڑ، دریا، نالے، پیڑ، پرندے،"

"ٹھیک ہے!" سورج نے بات کاٹتے ہوئے کہا "لیکن ان کے مقابلے میں تو میں بھی چاند تارے پیش کر سکتا ہوں"۔

"میں پھر بھی بڑھ جاؤنگی۔" زمین نے مسکرا کر کہا۔ "کیا تم نے میرے خوبصورت پھولوں کو بھی دیکھا ہے۔ گیندا، چمپا، موتیا، جوہی، بیلا، گلاب وغیرہ!"

سورج نے شرم سے سر جھکا لیا، پھولوں کے مقابلہ میں اس کے پاس کوئی چیز تھی ہی نہیں، شرم کے مارے بادلوں کے پیچھے چھپ گیا اور بہت دنوں تک چھپا رہا۔ آخر ایک دن بادلوں نے سورج سے کہا "میاں سورج، تمھیں زمین پر چمکے ہوئے بہت دن ہو گئے آخر کیا بات ہے"؟

"زمین بہت گھمنڈی ہے! مجھے اس سے نفرت ہے"۔

پھر سورج نے بادلوں سے تمام کہانی کہہ سنائی۔ "اسے اپنے پھولوں پر بڑا ناز ہے"۔

کچھ پروا نہیں، برکھا سے صلاح و مشورہ لو شاید وہ تمھیں کوئی پھولوں سے بھی زیادہ خوبصورت چیز بنانے میں مدد دے سکے۔

سورج برکھا کے پاس گیا اور اس سے مدد مانگی برکھا نے کہا تم اپنے چند بچوں کو زمین پر رنگ چرانے بھیجو اور پھر میں تمھیں بتلاؤں گی۔ بارش نے باقی بات سورج کے کان میں آہستہ سے کہہ دی!

سورج نے اپنی کرنیں (تیج کی ریکھائیں) زمین پر بھیجیں تاکہ وہ کچھ رنگ چرا لائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آئیں تو انکے پاس سات رنگ تھے لال، نارنجی، پیلا، بیگنی، نیلا، اودا اور بنفشی، جو بہت

ص سے پھولوں چرا کر لائی تھیں سورج یہ رنگ پا کر بہت خوش ہوا، اور انکو لے کر برکھا کے پاس گیا۔ دونوں نے ملکر ان رنگوں سے ایک خوبصورت کمان بنائی جسے انھوں نے آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لٹکا دیا۔

اب سورج نے بڑے ناز کے ساتھ زمین سے پوچھا "کیوں بی بی یہ خوبصورت کمان کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟"

"بہت اچھی چیز ہے، رنگ خوب نکھرے ہیں لیکن میاں سچ ایک بات ضرور کہونگی کہ میرے پھولوں کا رنگ چرانے میں تو تم کامیاب ہو گئے۔ لیکن انکی خوشبو تمہارے ہاتھ نہ آسکی" زمین کی یہ بات سنکر سورج کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اب سورج اور برکھا اس فکر میں ہیں کہ دھنش میں خوشبو کیونکر پیدا کیجائے۔ کیا عجب ہے کہ کامیاب ہو جائیں پھر تو زمین کو ہارنا ہی

پردۂ فلم

پربھات کے پڑوسی کا افسانہ

• ہندوستان کے ترقی پسند ڈائرکٹر مسٹر شانتارام کے پڑوسی کے ہندوستان کے ہر حصہ میں نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جا رہا ہے۔ اور عام طور پر خیال ہے کہ یہ تصویر اپنی نوعیت کی عجیب غریب تصویر ہو گی جس میں کہ اس نازک دور میں دو ہندو اور مسلمان پڑوسیوں کو دکھایا گیا ہے۔

پربھات کے پڑوسی کا افسانہ کس نوعیت کا افسانہ ہے اس کا اندازہ پونا کی اس اطلاع سے ہو سکتا ہے جو گذشتہ ہفتہ ہمیں موصول ہوئی ہے پربھات اسٹوڈیو سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ذوق نے ہم کو "پڑوسی" کے بارے میں لکھا ہے کہ "پربھات کی تازہ ترین معاشرتی فلم پڑوسی کا افسانہ نہ فرشتوں کی داستان ہے اور نہ راکشسوں کی کہانی ہے، بلکہ یہ ان انسانوں کی کہانی ہے جو اچھے بھی ہیں۔ اور برے بھی، جو ہنستے بھی ہیں اور روتے بھی ہیں۔ انسان کو اس کی اچھائیوں اور برائیوں سمیت اس افسانہ میں پیش کیا گیا ہے۔ پڑوسی کا افسانہ افسانہ کی بجائے زندگی کا ایک سچا ٹکڑا ہے، حیات انسانی کا ایک مرقع ہے"۔

آگے چلکر یہی صاحب پربھات کے پڑوسی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اس افسانہ میں کوئی اخلاقی سبق نہیں پڑھایا گیا ہے اور نہ کوئی وعظ ہی سنایا گیا ہے۔ کیونکہ آرٹسٹ کا کام صرف یہ ہے کہ وہ زندگی کا صحیح مرقع پیش کر دے، اور اس مرقع سے عوام کو جو چاہے سبق حاصل کرتے رہیں"۔

پڑوسی کے چند اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ صاحب فرماتے ہیں "عورت اور مرد کی محبت کا موضوع۔ اب فرسودہ ہو چکا ہے۔ اب اس موضوع میں کوئی دلکشی باقی نہیں رہتی۔ عورت اور مرد کی محبت خواہ کتنی بھی پُرخلوص کیوں نہ ہو مگر اس میں جوانی جذبات ضرور ہوتے ہیں جو اسے ملوث کر دیتے ہیں، چنانچہ شانتارام کے پڑوسی میں آپ عورت اور مرد کی محبت نہیں پائیں گے۔ پڑوسی دو مردوں کی محبت کی ایک عدیم النظیر داستان ہے"۔

شانتارام کی اس تصویر کے بارے میں ہم کو اس وقت تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تصویر عام تصویروں سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس تصویر کو فرانس کے مشہور ناول نگار پیئر لوئی کے مندرجہ ذیل فلسفہ پر تیار کیا گیا ہے۔ اس ناول نگار کا فلسفہ یہ ہے:۔

عورت عورت سے محبت کر سکتی ہے۔ مرد، مرد سے محبت کر سکتا ہے، مگر عورت مرد سے محبت نہیں کر سکتی نہ مرد عورت سے محبت کر سکتا ہے۔

اس ناول نگار کا نقطہ نظر یہ تھا کہ دنیا میں عورت اور مرد کی محبت کبھی پُرخلوص نہیں ہوتی۔ یہ محبت اغراض اور نفسانیت پر رکھی ہوئی ہوتی ہے بہر حال اسی فلسفہ اور اسی اصول کے ماتحت مسٹر شانتارام نے اس تصویر کو تیار کیا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ مسٹر شانتارام کا یہ جدید بولتا ہوا فلسفہ ملک میں کس نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اقوال زریں

مولانا ابوالکلام آزاد کے اقوال

ہماری آزمائش کا ایک نازک وقت ہمارے سامنے ہے ہم نے تمام دنیا کی نگاہوں کو نظارے کی دعوت دی ہر کوشش کیجئے کہ ہم اس کے اہل ثابت ہوں؛

ہندوستان کے لئے قدرت کا یہ فیصلہ ہوچکا تھا کہ اسکی سرزمین انسان کی مختلف نسلوں، مختلف تہذیبوں اور مختلف مذہبوں کے قافلوں کی منزل بنے۔

ہماری گیارہ صدیوں کی مشترک تاریخ نے ہماری ہندوستانی زندگی کے تمام گوشوں کو اپنے تعمیری سامانوں سے بھر دیا ہے۔

ہمارا پرانا لباس تاریخ کی پرانی تصویروں میں دیکھا جاسکتا ہے مگر اب وہ ہمارے جسموں پر نہیں مل سکتا، یہ تمام مشترک سرمایہ ہماری متحدہ قومیت کی ایک دولت ہے اور ہم اسے چھوڑ کر اس زمانہ کی طرف لوٹنا نہیں چاہتے جب ہماری ملی جلی زندگی شروع نہیں ہوئی تھی۔

ہم اب ایسے مقام پر پہنچ رہے ہیں جہاں اختلاف اور تنازعہ خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ تعجب کرنے کی بات نہیں ہے۔ لیکن یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت کے لئے اتحاد ضروری ہے۔

موج تبسم

ملاقاتی:- "میں جناب سے کچھ خاص گفتگو کرنا چاہتا ہوں"
صاحب خانہ:- "فرمائیے"
ملاقاتی:- "مگر اس فقیر کو کچھ دے کر ٹال دیجئے جو بےسرا گانے سے میرے دماغ کو پراگندہ کئے دیتا ہے"۔
صاحب خانہ:- "یہ فقیر نہیں ہے بلکہ برابر کے کمرہ میں ریڈیو بج رہا ہے"۔

ڈائرکٹر فلم کمپنی:- (امیدوار ایکٹریس سے) "مجھے ایسی ایکٹریس کی ضرورت ہے، جو عشق و محبت کا پارٹ اس طرح ادا کرے کہ نقل پر اصل کا دھوکہ ہونے لگے"۔
"ایکٹریس"۔ "میں اس کام میں بیحد ماہر ہوں"۔
ڈائرکٹر:- "اسکا کیا ثبوت ہے"؟
ایکٹریس:- شہر کے متعدد خوشحال لوگ میری جھوٹی محبت کے فریب میں مبتلا ہوکر تباہ ہوگئے ہیں، اور جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔
ڈائرکٹر:- "پھر تو تم ایک کامیاب ایکٹریس ہو"۔

انسپکٹر مدارس:- "لڑکو میں نے تم کو سمجھا دیا کہ ریل گاڑی کس طرح عالم ایجاد میں آئی۔ اب اگر کوئی لڑکا ریل گاڑی کے متعلق کچھ اور معلومات حاصل کرنا چاہے تو وہ حاصل کرسکتا ہے"۔
ایک لڑکا:- مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ وہ گاڑی کس وقت جاتی ہے جس سے آپ تشریف لے جانے والے ہیں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کے پہلے تین ہفتوں میں ۱۶ لاکھ انسان موت کے گھاٹ اترے خواہ میدان جنگ میں لڑ کر یا زخمی ہوکر، جنگ عظیم میں کل ملا کر ۸۵ لاکھ آدمی مرے اور ۹۵ لاکھ کے قریب زخمی ہوئے تھے۔ جرمنی اور روس کو زیادہ نقصان ہوا۔

روپے کی صورت میں جرمنی کو تاوان جنگ کے علاوہ روزانہ ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑا۔

سلطنت برطانیہ کو سب سے زیادہ جنگی خرچ برداشت کرنا پڑا۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں اس کو فی ہفتہ ۹۴ کروڑ پونڈ خرچ کرنا پڑا۔

جنگ ختم ہونے پر کل خرچ ۱۱ ارب ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ تھا جرمنی اور اتحادیوں کے کل میزان جنگ عظیم کے خرچ ہونے پر یہ تھے:۔ ۵۶ ارب ۱۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ جس میں اتحادیوں کو ۴ ارب دس کروڑ کے قریب حصہ دار ہونا پڑا۔

"شاہ، ہو" کے معرکہ میں جاپانیوں کا نقصان جان ۷۶ ہزار رہا تھا اور روسیوں کا ۶۰ ہزار ہوا۔ گدن کی لڑائی بھی اتنی ہی ہولناک ہوئی تھی جس میں تقریباً دس لاکھ سپاہی میدان میں لائے گئے تھے۔ اس میں روس نے دس لاکھ، ۹ ہزار ۴ سو پونڈ فی ہفتہ خرچ ہوا۔

لیو بانگ کے مقام پر صرف ایک ہی معرکہ میں روس کے ....۲ آدمی مارے گئے تھے، اور جاپان کے ....۱۸ آدمی مارے گئے۔

پلونا کے مقام پر ایک ہی روز میں روس کے ....۸ میں سے ....۸ انسان موت کے گھاٹ اترے تھے، ترکی کو بھی اس جنگ میں سخت نقصان جان ہوا تھا۔

افسانہ

بھابی

از جناب پنڈت شیام لال صاحب بارہ مولہ

پنڈت شیام لال نے ایک نہایت سادہ مگر جذبات میں ڈوبا ہوا افسانہ بھیجا ہے، جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس افسانہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جذبات کا طوفان اور سوسائٹی کی بندشیں کسطرح عورتوں کی جان لے رہی ہیں:۔

وہ ودھوا، ایک بیوہ پھل آنے سے پہلے ہی اس کے آشاؤں کے درخت پر بجلی گری تھی۔ اس کے پریم کی چھوٹی سی کشتی حوادث عالم کی لہروں کے ساتھ ٹکرا ٹکرا کر چکنا چور ہوگئی تھی، وہ ایک چھوٹے سے تختے پر دکھوں اور مصائب کے بحر بیکراں میں غوطے لگا رہی تھی، اب اس کی اس کشتی کو کون پار لگائے گا۔ کون اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہے گا: "میں تیرا ہوں پیاری"!

اس کا نام شیلا تھا۔ اور وہ ایک نہایت ہی خوبصورت لڑکی تھی، خیر اب ہم اسے لڑکی نہیں کہہ سکتے"۔ ایک عورت تھی، پورنماشی کے چندرماں سے بھی خوبصورت، گلاب کی پنکھڑیوں میں سے بھی نازک چاندنی کی کرنوں سے بھی منور۔

اس کی آنکھیں بادامی تھیں۔ مدہ بھری، شراب کے دو چھلکتے ہوئے ساغر۔ اور اس کا جوبن ابھار پر تھا لیکن نکھار آنے سے پہلے ہی اس پر بجلی آگری تھی ایک کلی جس نے اس کی دلکشی کو فنا کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں کی مستی کو چھین لیا تھا۔ اور اس کی شوخی کو لٹا دیا تھا، اب، اب بیوہ شیلا نہ تھی، جو اپنی سہیلیوں میں سب سے زیادہ شوخ مشہور تھی۔ جس کی گردن اپنے حسن کی مخمور گھٹاؤں کو دیکھ کر ہمیشہ تنی رہتی تھی، اور جس کی چنچلتا کا حال ہر ایک کی زبان پر تھا۔ ہاں۔ یہ اب شیلا تھی۔ مردہ شیلا جس کی شوخی کا خاتمہ ہو چکا ہو۔ جس کی مستی اب گھٹتے گھٹتے بالکل معدوم ہو چکی ہو۔ جس کی مسرتوں کا چاند اب رنج و غم کے گھنے اور کالے بادلوں کے نیچے چھپ گیا ہو۔ تو پھر وہ کیا تھی اب؟ وہ ایک تب تھی، خوبصورت۔ دلکش، لیکن دکھوں میں ڈوبی ہوئی۔ اس کا حسن بے کار تھا۔ ایک ایسے برکھا کی مانند جو کھیتی پکنے پر برس رہا ہو، ایک ایسا گیت جس کی داد دینے والا کوئی نہ ہو، ایک ایسا ستار جس کی تاریں ٹوٹ چکی ہوں۔ وہ سوہ بھی، اس کے چھوٹے دیور موہن نے، جس کی آنکھیں موٹی موٹی تھیں، چہرہ خوبصورت، چوڑی پیشانی اور سنہ کہ اس کے غم کو دور کرنے کی کوشش کی وہ اس کے خوش دیکھنے کے لئے بےچین رہتا۔ اس کی بات کو سر آنکھوں سے سرانجام دیتا لیکن بیکار اس کی آگ زیادہ ہوتی جا رہی تھی، اس کی خاموشی گہری، وہ جانتی تھی، موہن اس سے پیار کرتا ہے۔ اس پر اپنا سب کچھ تن من دھن قربان کرتا ہے۔ لیکن وہ سوچتی تھی۔ کیا میں اسے پیار نہیں کرتی نہیں میں اسے پیار نہیں کرونگی۔ میری آنکھوں کے سامنے اب بھی وہ بھولی تصویر، وہ نورانی چہرہ وہ سرشار آنکھیں ہیں جس نے میرا منہ چومتے ہوئے کہا تھا۔ پیاری میں تم پر اپنی جان نچھاور کر سکتا ہوں میں تمہاری خاطر دنیا نہیں نہیں دنیا کی سب سے عزیز چیز بھی تیاگ سکتا ہوں۔ لیکن تم کو میری جان سے پیاری شیلا میں تم کو ایک پل بھر کے لئے بھی بھول نہیں سکتا۔ لیکن شیلا سوچتی تھی جب موہن میرے سامنے سے گذر جاتا ہے۔ میرا دل کیوں بےچین ہو جاتا ہے، کیوں میرے دل کی گہرائیوں سے ایک آہ سی نکل جاتی ہے، میرے من میں کیوں میٹھا میٹھا درد ہو جاتا ہے۔ اور میرا جی کیوں اس کو۔ نہیں نہیں میں اسے پیار نہیں کرونگی۔ وہ ہاتھ جو میں نے پوتر اگنی کے سامنے۔ اس کے ہاتھ میں دیا تھا میں دوسرے کے ہاتھ میں کیونکر دے سکتی ہوں۔ مانا وہ خوبصورت ہے ــــ اس کی آنکھوں میں مستی کی شراب چھلکتی ہے ــــ وہ اپنے پہلو میں ایک خوبصورت رکھتا ہے ــــ اور اس دل میں میرے لئے پیار کا دریا بھی موجزن ہے ــــ وفا بھی شاید پروانہ کی طرح شمع پر قربان ہونے کا جذبہ بھی ــــ

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ موہن کالج سے واپس آگیا، لیکن وہ گھبرایا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کے دو قطرے چمک رہے تھے، اس کا چہرہ کملایا ہوا تھا دروازے میں قدم رکھتے ہی اس نے کہا ــــ میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔ بھابی ــــ آج میرا سر چکرا رہا ہے ــــ شیلا نے جلدی سے اس کے لئے بستر لگا دیا۔ اور اسے اس پر لٹا کر اس کے سرہانے ایک خوبصورت پھولوں کا گلدستہ ــــ کھڑکی سے اٹھا کر ــــ رکھ دیا تھا ــــ اور اس کے چہرے کی طرف اضطراب سے دیکھتے ہوئے کہا ــــ موہن تم اداس کیوں ہو ــــ تمھیں کیا تکلیف ہے۔ اور ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں کیوں ــــ کیوں بھرتے ہو اور تمہاری آنکھوں میں یہ بےچینی کیسی چھائی ہوئی ہے ــــ موہن نے کچھ جواب نہیں دیا۔ لیکن ہاں ــــ اس کے دل کی گہرائیوں سے ایک ٹھنڈی آہ نکل کر فضا میں بکھر گئی ــــ "میں جان گئی"! شیلا نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، تم شاید ــــ شاید تم کسی سے محبت کرنا چاہتے ہو ــــ تم اپنی زندگی کی ساتھی کو پانا چاہتے ہو ــــ خیر تم نے مجھ سے کیوں نہیں کہہ دیا تھا، میں تمہارے لئے ایک ایسی دولہن لاؤں گی۔ جو برفانی پہاڑ کی چوٹیوں پر رقص کرنے والی چاندنی کی کرنوں سے بھی خوبصورت ہو ــــ کیا یہی بات ہے نا؟ موہن نے اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے طوفان کو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔ یہ فضول ہے بھابی ــــ میری دنیا کبھی منور نہیں ہوگی ــــ میری امیدیں کبھی بار آور نہیں ہوسکتیں، آہ میں اس قدر خوش نصیب نہیں ہوں ــــ میرے من کی دنیا کبھی آباد نہیں ہوسکتی ــــ میں جسے چاہتا ہوں ــــ وہ مجھ سے دور ہی دور رہنے کی کوشش کرتی ہے ــــ وہ مجھ سے شاید ــــ خیر میں نہیں کہہ سکتا ــــ شیلا نے یہ سب باتیں سن سن کر طرح طرح سے اس کی تسلی کرنی چاہی۔ لیکن سب بیکار اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کے دو قطرے باہر نکلنے کا راستہ جھانک رہے تھے۔ اس نے ضبط کی کوشش کرتے ہوئے کہا ــــ موہن میں تمہارا مطلب سمجھ گئی ہوں ــــ آج نہیں ــــ آج سے بہت پہلے ــــ لیکن کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ وہ کسقدر ناممکن بات ہے ــــ سماج ــــ کیا اس کی بات کی اجازت دے سکتا ہے ــــ

شیلا اب اپنے کمرے میں تھی ــــ اس کا خیال رہ رہ کر موہن کی طرف جا رہا تھا ــــ وہ خوبصورت ہے ــــ محلے کی بہت سی لڑکیاں ــــ مجھ سے بھی خوبصورت ــــ اس سے محبت کرتی ہیں ــــ کچھ کھلے بندوں اور چپ چپاتے ــــ لیکن یہ ان میں سے کسی کے ساتھ بھی محبت نہیں کرتا ــــ کیا یہ میرے سوا کسی کو نہیں چاہتا۔ کیا میرے لئے ہی موہن اداس رہتا ہے ــــ دن ــــ رات ــــ کیا اسی لئے یہ سمجھتا ہے کہ اس کی دنیا کبھی منور نہیں ہوسکیگی۔ لیکن کیا میں اپنا جیون اس کے حوالے کرسکتی ہوں۔ یہ ٹھیک ہے۔ میں اسے پیار کرتی ہوں ــــ محض باتوں سے نہیں ــــ بلکہ دل کی گہرائیوں سے ــــ لیکن کیا میں اسکو یہ جسم حوالے کرسکتی ہوں ــــ نہیں ــــ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا ــــ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے ــــ جسم میرا اپنا نہیں ہے ــــ یہ اس کا ہے جو اب اس دنیا میں نہیں ــــ کیا میں اس کی امانت جسم دوسرے کے حوالے کرسکتی ہوں ــــ نہیں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ تب تب مجھے کیا کرنا چاہیئے کیا اس گھر میں رہ کر موہن کو تڑپانا چاہیئے ــــ کیا اس کی روشن زندگی کو اندھیر بنا دینا چاہیئے ــــ نہیں یہ ٹھیک نہیں ــــ مجھے اس سے پیار ہے ــــ مجھے یہ گھر چھوڑ دینا چاہیئے، اپنے پیارے موہن کے لئے ــــ میری جان سے پیارے موہن کے لئے۔

دوسرے دن صبح سویرے ہی ــــ جبکہ ساری دنیا خواب غفلت میں مست نیند کے خراٹے لے رہی تھی ــــ وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی ــــ کہاں ــــ یہ کوئی نہیں جانتا۔ کوئی کہتا ہے کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ــــ اس نے اپنی زندگی گنگا کی لہروں کے حوالے کردی ہے۔ کوئی کہتا ہے وہ دور کسی ملک میں چلی گئی ہے۔ اور کوئی کہتا ہے ــــ کہ وہ اب ایک جوگن بن گئی ہے ــــ لیکن کسی کو معلوم نہیں کہ اس کا کیا بنا ــــ مگر ہاں موہن نے تمام عمر شادی نہیں کی ــــ اس کے چہرے پر مسکراہٹوں کے بجائے اب سنجیدگی چھائی ہوئی ہے ــــ اب وہ بہت کم ہنستا ہے ــــ کم بولتا ہے ــــ اور ایک یتیم خانہ کو اپنی خدمات بغیر کسی معاوضہ کے پیش کردی ہیں ــــ جانے سے پہلے شیلا نے ایک چٹھی لکھی تھی ــــ موہن کے نام ــــ اس میں لکھا تھا ــــ

موہن ــــ میری جان سے پیارے موہن ــــ میں جانتی ہوں ــــ تم مجھ سے پیار کرتے ہو ــــ اور میں ــــ لیکن میں نہیں کہہ سکتی کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں ــــ یا نہیں ــــ لیکن ــــ لیکن مجھے وہ بھولا بھالا مکھڑا یاد آتا ہے، جس نے ایک دفعہ مجھ سے کہا تھا ــــ کہ اگر مجھے دنیا ہی نہیں ــــ ※

اہل ملک کو مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کی تنبیہہ

لنڈن - ۱۸ رجنوری - مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے جمعہ کو شہر گلاسگو کے تحفظ کے انتظامات کا طوفانی دورہ کرنے کے بعد گلاسگو میں اچانک مندرجہ ذیل تقریر کی۔

آپ نے فرمایا کہ اس لڑائی کا کیا نتیجہ نکلے گا اس کے بارے میں مجھے ذرا بھی شبہ نہیں ہے لیکن مجھے یہ امید نہیں ہے کہ ہم اس منزل کو آسانی سے طے کر سکیں گے۔ ہمارے روبرو بڑے خطرے موجود ہیں۔ مجھے یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ وہ خطرے ایسے ہی برے ہونگے جن کے ذریعے اب تک ہم گذرے ہیں لیکن یہ یاد رکھئے کہ اگر خطروں کی ہم نے پرواہ نہ کی اور ان کو نظر انداز کر دیا تو خطرے خواہ کیسے ہی ہوں مہلک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنے شہروں اور صنعتی علاقوں پر کئی ماہ سے بمباری برداشت کر رہے ہیں۔ اور ہم ابھی تک اس قابل نہیں کہ ہم بھی جرمنی پر ایسے ہی زور کے حملے کر سکیں۔ ہمارا سامنا مصیبتوں اور آفتوں سے ہے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اس قسم کی باتیں بنائیں کہ ہمارا راستہ بہت آسان اور صاف ہے یا اس سال ہمیں جو تجربات ہوں گے وہ خوفناک نوعیتوں کے خالی ہوں گے لیکن اس لڑائی کا کیا نتیجہ نکلے گا اس کے بارے میں مجھے ذرا بھی شبہ نہیں ہے۔

حاضرین کی توجہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ایلچی مسٹر ہاپکنس کی جانب مبذول کراتے ہوئے جو کہ پلیٹ فارم پر بیٹھے ہوئے تھے مسٹر چرچل نے کہا کہ مسٹر ہاپکنس یہاں اس لئے تشریف لائے ہیں کہ حالات کا خود اپنی آنکھوں کا معائنہ کر لیں وہ تمام حالات معلوم کر کے جلد ہی امریکہ واپس آجائیں گے اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کے روبرو رپورٹ پیش کریں گے۔

۱۹۴۱ء میں ہمیں غیر ملکوں سے بڑی بڑی فوجوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہمیں جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہتھیار جنگی جہاز اور ہوائی جہاز ہیں جن چیزوں کی قیمت ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس دام ہیں ہم ادا کر دیں گے۔ لیکن ہمیں اس سے کہیں زیادہ سامان کی ضرورت ہے۔ جتنے کہ ہمارے پاس دام ہیں۔ میں گہرے جذبہ کے ساتھ ان حیرت انگیز سرگرمیوں کا مطالعہ کر رہا ہوں جو کہ عظیم امریکن ڈیموکریسی اپنے قوانین کا فیصلہ کر کے دکھلا رہی ہے تاکہ برٹش کامن ویلتھ تہذیب اور ترقی کے مورچہ کو برقرار رکھ سکے جس طرح کہ اس نے اب تک برقرار رکھا ہوا ہے۔

حملہ کے خلاف برطانیہ کے تحفظ کی اسپرٹ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ اس ٹاپو میں ہماری ایک بڑی مضبوط فوج ہے اور ساحل کے چاروں طرف مضبوط قلعے ہیں قلعے پوری طرح مسلح ہیں اور ان کے پیچھے فوج ہے جو آسانی سے ادہر ادہر جا سکتی ہے۔ اگر دشمن کی فوج ہمارے کسی علاقہ میں اترنے میں کامیاب بھی ہو جائے تو بھی ہماری فوج اس کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور اس پر جوابی حملے کرے گی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جن لوگوں پر اس ملک کے تحفظ کی ذمہ داری ہے یا اہل ملک کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ حملہ کے امکانات کو کم ظاہر کریں۔ اس بدمعاش آدمی (ہٹلر) کو برطانیہ پر حملہ کرنے کی آج جتنی سخت ضرورت ہے۔ اتنی پہلے کبھی نہیں تھی۔ وہ یورپ کے ایک بڑے حصہ کا مالک بنا ہوا ہے۔ اس کی فوجیں یورپ کے تقریباً تمام حصوں میں پہنچ سکتی ہیں لیکن آسٹریا، چیکوسلاویہ، پولینڈ، ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ، بلجیم، فرانس اور اس وقت شاید اٹلی پر جتنے روز اس کا قبضہ رہے گا نازی ازم کے خلاف وہاں کے لوگوں میں اتنا ہی جذبہ بڑھتا جائے گا۔ اس لئے ہٹلر کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ برطانیہ کی طاقت کا مقابلہ ختم کر دے اور اس طریقہ پر تمام یورپ کو اپنا غلام کر لے۔ لیکن ضرورت ہونا اور بات ہے۔ اور ضرورت کا پورا ہونا اور بات ہے۔ ہم برطانیہ کے ٹاپو میں رہنے والے یوروپین ڈکٹیٹروں کے راستہ میں ایک دیوار بنے ہوئے ہیں۔ ہم اُن کی دہمکیوں میں نہیں آئیں گے۔ یہ امر یقینی ہے کہ اگر ہٹلر کے لئے اس ٹاپو پر جولائی میں حملہ کرنا مشکل ہوا اور ستمبر میں اس سے بھی مشکل ہوا تو فروری، مارچ اپریل میں حملہ کرنا آسان نہیں ہوگا۔ لیکن تحفظ کی قیمت مستقل نگہبانی ہے۔ ہم دشمن کی تیاریوں کی کڑی نگرانی کر رہے ہیں ہمارے پاس دشمن کی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے لاکھوں فوج ہے۔

مشرق کی جیت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ حملہ توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔ آپ نے کہا کہ اٹلی کے اسی ہزار سپاہی قید کئے جا چکے ہیں۔ ۱۹ اطالوی ڈویزن تباہ ہو چکے ہیں۔ حاضرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنی بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ آپنے ٹاپو کا تحفظ برقرار رکھکر اور لبیا اور مصر میں پانسہ پلٹ کر ہمیں موقعہ ہاتھ آگیا ہے کہ ہم ۱۹۴۱ء میں آنے والی مصیبتوں کی طرف دھیان دے سکیں۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ ابھی ہم جزوی طور پر مسلح ہیں اور ہمارے پاس ہتھیاروں کی کمی ہے لیکن ۱۹۴۱ء کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہمارے ہتھیاروں میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

اس سے پہلے مسٹر چرچل نے کلائڈ سائڈ کے کارخانہ میں تقریر کی تھی۔ اور اس سے پہلے ایک جگہ اور تقریر کی تھی جس میں یہ کہا کہ فتح ہماری ہی ہوگی۔

ہندوستان کے اُون کی برآمد

کلکتہ - ۱۶ رجنوری مارواڑی چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کے محکمہ تجارت کو اون کی برآمد کے بارے میں ایک محضر نامہ بھیجا ہے جس میں درج ہے کہ اون تیار اور برآمد کرنے والوں کے مفاد کا پورا پورا تحفظ ہونا چاہئے۔ ان کی تجویز ہے کہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ میں ہندوستان کے اون کو خریدنے کے متعلق ویسا ہی معاہدہ ہونا چاہئے جیسا کہ جنوبی افریقہ کی یونین آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ سے ہوا ہے۔ ہر امریکہ کو ہندوستانی اون برآمد ہونے پر کوئی پابندی نہ ہونی چاہئے۔

برطانیہ کی مالی پوزیشن

واشنگٹن - ۱۶ رجنوری ۱۹۴۱ء میں برطانیہ یا تہائے متحدہ امریکہ میں جو مال خریدے گا اس کے لئے اس کو ۵، کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ (۱۰.۱ ارب روپیہ کے لگ بھگ) کی ضرورت پڑے گی۔ یہ ہے وہ بیان جو کہ امریکہ کے وزیر خزانہ مسٹر مارگنتھو نے بدیسی معاملات کی کمیٹی کے روبرو دیا۔ وزیر خزانہ نے یہ بھی بتلایا کہ امریکہ میں اس وقت برطانیہ کا جو روپیہ ہے اس سے یہ رقم ۳۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہے آپنے یہ بھی بتلایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں برطانیہ کا کل ڈالر ایکسچیج ۴۳ کروڑ پونڈ کا ہے۔ برطانیہ کے پاس اس وقت ۳۳ کروڑ ڈالر کا سونا ہے جو کہ دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا ہوا ہے۔ جو کہ جلدی سے باحفاظت کے ساتھ امریکہ نہیں پہونچ سکتا۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں برطانی بنکوں۔ پرائیویٹ لوگوں اور کارپوریشنوں کا کل ۹۰ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کا سرمایہ لگایا ہوا ہے۔

حکومت برطانیہ کا خیال ہے کہ یہ سرمایہ کم سے کم جس سے برطانیہ اور امریکہ کے درمیان سلسلہ بیوپار جاری رہ سکتا ہے اس لئے حکومت برطانیہ اس کو استعمال نہیں کر سکتی۔ سال رواں میں برطانیہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک ارب ۵۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کا مال خریدا۔ برطانیہ اور کنیڈا کو نکال کر سلطنت برطانیہ کے دیگر ملکوں نے اس سال امریکہ سے ۱ ارب ۳۳ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا مال خریدا سلطنت کے ملکوں نے (کنیڈا نکال کر) ریاستہائے متحدہ امریکہ سے باہر جو مال خریدا اس کے لئے ان کو ایک ارب ۱۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی قیمت کے سونے اور ڈالروں کی ضرورت پڑی مسٹر مارگنتھو نے بیان کیا کہ اب تک برطانیہ نے جو مال خریدا ہے اس کی قیمت وہ ہاتھوں ہاتھ ادا کرتا رہا ہے۔ لیکن آیندہ سامان خریدنے کے لئے اس کے پاس روپیہ نہیں ہے۔

یہ انکڑے پیش کرنے کے بعد مسٹر مارگنتھو سے پوچھا گیا کہ یہ بل کیوں ضروری ہے۔ مسٹر مارگنتھو نے بتلایا کہ اس وقت برطانیہ کو ہتھیاروں کی بڑی سخت ضرورت ہے وہ امریکہ سے ہی مال خرید سکتا ہے۔ اس کے پاس ڈالر کا اسٹاک ختم ہو چکا ہے اس لئے اس قانون کی ضرورت ہے۔

کمیٹی کے ممبروں نے دریافت کیا کہ جنوبی امریکہ میں برطانیہ کا کتنا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ مسٹر مارگنتھو نے بتلایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باہر ملکوں میں برطانیہ کا ۳ ارب ۸۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ جس میں ایک ارب پونڈ جنوبی امریکہ میں لگا ہوا ہے۔

سکریٹری فیش نے جو کہ حکومت کی پالیسی کے خلاف ہیں مسٹر مارگنتھو کے انکڑوں کو چیلنج کیا اور کہا کہ فیڈرل ریزرو بورڈ نے بتلایا کہ برطانیہ کا غیر ملکوں میں ایک ارب ڈالر کا سرمایہ ایسا ہے جس کو وہ آسانی سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حوالہ کر سکتا ہے۔ اس کے جواب میں مسٹر مارگنتھو نے کہا کہ یہ بیان ۱۹۳۹ء کا ہے جبکہ لڑائی شروع نہیں ہوئی تھی اور اس میں برٹش کامن ویلتھ کے ممبروں کا سونے کا ریزرو بھی شامل ہے۔

بمبئی کارپوریشن کو دس لاکھ کی گرانٹ

بمبئی ۶ رجنوری - حکومت بمبئی نے اکسائز کی آمدنی میں سے دس لاکھ روپیہ بمبئی کے میونسپل کارپوریشن کو دینا طے کیا ہے لیکن اس میں سے چار لاکھ ۶۱ ہزار روپیہ اس بنیاد پر کم کر لیا جائیگا کہ امپرومنٹ اسکیم کے حساب میں کارپوریشن نے وہ رقم پوری تعداد میں خرچ نہیں کی جو ۴۰-۱۹۳۹ء کے لئے ملی تھی۔

پنجاب کا بجٹ

لاہور - ۱۷ رجنوری یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آنریبل سر منوہر لال ممبر مالیات ۲۷ رفروری کو پنجاب اسمبلی میں ۴۲-۱۹۴۱ء کا بجٹ پیش کریں گے۔

یونان کو برطانیہ کی امداد

انیتھنز ۱۸ رجنوری سرکاری طور پر اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ برطانیہ کا پہلا جہاز جو یونان کے لئے جنگی سامان لے کر آیا ہے۔ چند روز ہوئے یونان کی ایک بندرگاہ میں صحیح سلامت پہونچ گیا ہے۔ اس میں اسلحہ۔ کپڑے اور دوائیاں وغیرہ شامل ہیں۔

جرمنی کے فرانس سے نئے مطالبے

لنڈن - ۱۸ رجنوری - مارشل پٹیاں کی صدارت میں فرانس کی کیبنٹ کا اہم اجلاس ہوا۔ جس میں جرمنی کے نئے مطالبوں پر غور کیا گیا۔ اخبار اور ریڈیو جو جرمن اثر کے ماتحت ہیں مطالبہ کر رہے ہیں کہ موسیو لاوال کو کیبنٹ میں ایک نمایاں جگہ دی جائے۔ بحیرۂ روم میں بڑھتی ہوئی فوری ضرورتوں کے پیش نظر جرمنی نے فرانسیسی حکومت پر دباؤ ڈالنا بھی شروع کر دیا ہے کہ اسے فرانس کا بحری بیڑہ اور بحیرۂ روم میں فرانسیسی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔

جرمن اخباروں کی اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ فرانس کی کیبنٹ مستعفی ہو رہی ہے۔ البتہ کیبنٹ میں نئی تبدیلیوں کی خبریں ضرور گشت کر رہی ہیں۔

انڈوچائنا اور سیام کی چھیڑ چھاڑ

بنکاک ۱۸ رجنوری۔ تھائی لینڈ کی فوجوں اور انڈوچائنا بتالین کی فرانسیسی فوجوں میں تصادم ہوا۔ جس میں ۳۶ فرانسیسی فوجی ہلاک ہوئے۔ ہوائی اور بحری لڑائی میں دو فرانسیسی جنگی جہازوں کو شدید نقصان پہونچا ہے۔ فرانسیسی کا بیان ہے کہ تھائی لینڈ کے دو جنگی جہاز ڈبو دئے گئے۔ اور تیسرے کو نقصان پہونچا۔

امریکہ کے نئے بحری ہوائی اڈے

واشنگٹن - ۱۸ رجنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ سینٹ ہوسیا کے جزیرہ میں بحری اور ہوائی اڈے تعمیر کر رہا ہے ان کے لئے برطانیہ اور امریکہ میں پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے۔

برطانیہ کی تیس لاکھ فوج

لنڈن - ۱۸ رجنوری - برطانیہ میں تیس لاکھ اشخاص فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ ۲۶ سال کی عمر کا دوسرا دستہ اب تمام برطانیہ میں بھرتی ہو رہا ہے۔

مسٹر روزویلٹ کی مخالفوں کا مظاہرہ

لنڈن - ۱۸ رجنوری۔ امریکہ کے سینٹ کے ان ممبروں نے جو جنگ سے ملک کو الگ رکھنا چاہتے ہیں مسٹر روزویلٹ کے امدادی بل کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ اور ایک ممبر مسٹر وہیلر نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اپنے لندن اور پیرس کے سفیروں مسٹر کنیڈی اور مسٹر بلٹ کی تمام رپورٹیں شائع کریں۔ ان رپورٹوں کے شائع ہونے سے اس بل پر غور کرنے میں مفید امداد ملیگی۔

امریکہ سے مسٹر ولکی کی اپیل

نیویارک ۱۷ رجنوری۔ مسٹر وینڈل ولکی نے جو کہ امریکہ کے صدر کے انتخاب میں مسٹر روزویلٹ کے مقابلہ میں ہار گئے تھے اہل امریکہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نازک موقعہ پر پریذیڈنٹ روزویلٹ کو وسیع اختیارات دیدیں۔

چلی اور بولیویا میں غیر جارحانہ معاہدہ

لنڈن - ۱۷ رجنوری - بولیویا اور چلی کے درمیان ایک غیر جارحانہ معاہدہ ہو گیا ہے۔

ہٹلر اور مسولینی کی پر اسرار ملاقات

لندن ۲۰ جنوری. روم اور برلن سے دوسرے ملکوں کا سلسلہ ٹیلیفون کل اچانک بند ہو گیا. اس کا سبب معلوم نہیں. خیال یہ ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کی وجہ سے ٹیلی فون کا سلسلہ بند ہوا. ملاقات یا تو ہو چکی ہے یا ہونے والی ہے.

جرمن ریڈیو نے ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا نہ لندن کے سیاسی حلقوں میں دونوں ڈکٹیٹروں کی ملاقات کی کوئی خبر ہے. مگر سوئٹزرلینڈ کے سیاسی حلقوں میں ملاقات کو یقینی خیال کیا جاتا ہے. وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ البانیہ میں یونانی اور لیبیا میں انگریزی فوجوں کی جیت سے روم کے سمندر میں لڑائی کی حالت بدل گئی ہے. اور مسولینی کے پاس اس کے سوائے چارہ نہیں کہ وہ ہٹلر کی مدد مانگے خواہ اس کے بدلے میں اٹلی کو جرمنی کی محکومی ہی کیوں نہ برداشت کرنا پڑے. اس قسم کی افواہیں بھی پھیلی ہوئی ہیں کہ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات ہو چکی. مسولینی کو اپنی سلطنت کی حفاظت کے لئے ہٹلر کی مدد کی ضرورت ہے اور ہٹلر کے سامنے یہ سوال ہے کہ کسی صورت سے اٹلی کی ہستی برقرار رہے اور برطانیہ کو امریکہ کی مدد آنے سے پہلے ہی جرمن فوجوں کو بلقان. جبرالٹر یا برطانیہ کا رخ کرنے کا موقع مل جائے.

روم میں جرمنی اور اٹلی کانفرنس

لندن ۱۹ جنوری. واشنگٹن سے خبر موصول ہوئی ہے کہ روم میں جرمنی اور اٹلی کے جرنلوں کی عنقریب ایک کانفرنس ہونے والی ہے. امریکہ سے ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ ۲ لاکھ ۷۰ ہزار جرمن فوج اور ۵۰ ۷ اور ایک ہزار کے درمیان صف اول کے جرمن بمبار ہوائی جہاز جنوبی اٹلی اور سسلی میں جمع ہیں. ممکن ہے کہ جرنلوں کی روم کی ایک کانفرنس میں طے دیا جائے اور مذکورہ جرمن طاقتیں در رومانیہ کی جرمن فوجیں بیدان میں کود پڑیں

حکومت بمبئی کی اپیل نامنظور

بمبئی ۱۶ جنوری. حکومت بمبئی نے نشہ بندی کے قانون کے متعلق بمبئی ہائیکورٹ کے سابقہ فیصلہ کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کرنے کی اجازت چاہی تھی لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے اس کی بھی اجازت نہیں دی

ٹوکیو ۱۷ جنوری. جاپانی کیبنٹ اور جاپانی ہائی کمانڈ میں کانفرنس ہو رہی ہے اس کے ختم ہونے کے بعد سرکاری بیان شایع ہوگا. غالباً امریکہ کے رویہ پر غور ہو رہا ہے.

انجمن پلاٹ خریداران کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کرمی تسلیم. تجویز ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کے پلاٹوں کے خریداروں کی ایک انجمن قایم کی جائے اس انجمن کا کام ہوگا کہ وہ خریداروں کے حقوق کا تحفظ کرے اور ٹرسٹ سے جو انکی جائز شکایتیں ہوں. انکو قانون اور ضابطہ کے ذریعہ رفع کرانے کی کوشش کرے. پبلک کی عام آگاہی کے لئے میں یہ تجویز اخباروں میں شایع کرا رہا ہوں اور تمام خریداروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بڑی سی بڑی تعداد میں اس کے ممبر بنیں کیونکہ جماعت بندی اور اتحاد و اتفاق ہی کا نام قوت ہے جب کسی تعداد میں لوگ ممبر بن جائیں گے تو انجمن کے قواعد و ضوابط بھی باہمی بحث و مشورہ سے بنا لئے جائیں گے. اس سلسلہ میں اور جو بات معلوم کرنی ہو مجھ سے دریافت کی جا سکتی ہے.

وشنو ناتھ باجپئی
کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور بتاریخ ۲۰ جنوری سنہ ۴۱ء

شاہ فاروق کو ہلاک کرنیکی کوشش

لندن ۱۸ جنوری. دمشق کے وائرلیس نے اعلان کیا ہے کہ مصر کے شاہ فاروق کو ہلاک کرنے کی ناکام کوشش کی گئی. بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حملہ انھیں لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے. جن کے خلاف عرب کے شاہ سعودی کو ہلاک کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی.

ویلز پر جرمن جہازوں کا حملہ

لندن ۱۸ جنوری. کل رات مغربی ویلز پر جرمن جہازوں کی سرگرمیوں کا زور رہا. ایک شہر میں کئی جگہ آگ لگ گئی. مکانوں دوکانوں اور تجارتی عمارتوں کو نقصان پہونچا. سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ حالات پر پورا قابو رہا. اور آگ بجھا دی گئی. زیادہ تعداد میں لوگ ہلاک اور زخمی نہیں ہوئے سرکاری بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ ڈیون میں کئی آدمی ہلاک ہو گئے. اور متعدد مکانوں کو نقصان پہونچا. لیکن دوسری جگہ معمولی، مالی اور جانی نقصان ہوا.

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بار ایٹ لا سول و سشن جج بہادر کانپور
بعدالت سول و سشن جج صاحب بہادر کانپور
نمبر ابتدائی ۳۳۴ سنہ ۱۹۳۹ء (منصفی شہر کانپور)
نمبر اپیل ۵۸ سنہ ۱۹۴۰ء

گورنر جنرل ان کونسل — مدعی اپیلانٹ

بنام ۱- چرنجی لال ولد گوربخش قوم کایستھ ساکن مکان نمبر ۸۰/۴ میرپور چھاؤنی کانپور
۲- شیام لال ولد گوپال داس قوم ویش ساکن مکان نمبر ۱۵/۴ میرپور چھاؤنی کانپور مدعا علیہم ریسپانڈنٹان

بنام شیام لال ولد گوپال داس قوم ویش ساکن میرپور چھاؤنی مکان نمبر ۱۵/۴ شہر کانپور ریسپانڈنٹ مطلع ہو کہ اپیل بناراضی ڈگری نمبری ۳۳۴ سنہ ۳۹ء اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۴۱ء واسطے سماعت اپیل کے مقرر کی ہے. اگر خود آپ یا آپکا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپکی طرف سے اپیل ہذا میں جواب سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آویگا تو اوس کی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں کی جائیگی.

آج بتاریخ ۱۸ جنوری سنہ ۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا.

بحکم سندر لال منصرم
عدالت سول و سشن جج کانپور
مہر عدالت

برطانیہ اور بولیویا میں تجارتی سمجھوتہ

لندن ۱۷ جنوری. برطانیہ اور بولیویا کے درمیان ایک اقتصادی سمجھوتہ ہو گیا ہے. یہ سمجھوتہ غالباً اس ٹن کے بارے میں ہوا ہے جو برطانیہ بولیویا سے خریدیگا.

ریاست بڑودہ میں پیپر مل

بڑودہ ۱۶ جنوری. ریاست بڑودہ میں تیس لاکھ روپے کے سرمایہ سے کاغذ بنانے کا ایک کارخانہ کھلنے والا ہے، حکومت بڑودہ نے اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے بیس فیصدی حصے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے. ریاست نے چرخہ کرگہ وغیرہ کے گھریلو مزدوروں کے لئے دو ہزار روپیہ سالانہ تین سال کے لئے منظور کیا ہے.

یو.پی فیکٹریز کنٹرول ترمیمی ایکٹ

لکھنؤ ۱۶ جنوری. یو.پی فیکٹریز کنٹرول ترمیمی ایکٹ سنہ ۴۱ء کو گورنر یو.پی نے منظور کر لیا ہے اس کی رو سے سنہ ۱۹۳۹ء کے ایکٹ میں یہ تبدیلی کر دی گئی ہے کہ خلاف قاعدہ شکر فروخت کرنے پر ۸ر فی من کا جو جرمانہ رکھا گیا تھا. وہ تین روپیہ فی من کر دیا گیا ہے اس کا اعلان گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں کر دیا گیا ہے.

مدراس پراونشل لیبر کانفرنس

مدراس ۱۵ جنوری. مدراس پراونشل لیبر کانفرنس کا اجلاس گوکھلے ہال میں مسٹر ایس نیپٹا مدلیار کی زیر صدارت ہوا جس میں اس ضرورت پر زور دیا گیا کہ مزدوروں کی ایک الگ سیاسی پارٹی ہو.

بلیک ہول کے تذکرہ کی کتابیں

کلکتہ ۲۱ جنوری. حکومت بنگال کا ایک سرکاری اعلان شایع ہوا ہے کہ صوبہ کے تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں میں وہ کتابیں استعمال نہ کی جائیں نہ انعاموں میں دیجائیں جنمیں بلیک ہول کے واقعات کا ذکر تاریخی طور پر کیا گیا ہو اور فی الحال پرائمری اور سکنڈری اسکولوں میں جو کتابیں ہیں انکی آیندہ اشاعتوں میں درستی کر دی جائے.

برطانی وزیر کا بیان

لندن ۱۵ جنوری. برطانی جہازرانی کے محکمہ کے وزیر مسٹر کراس نے آج ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ حقیقی دشمن جرمنی کے خلاف پورے طور پر لڑنے کا ابھی امکان نہیں ہے اور اس میں ابھی کچھ وقت لگے گا. دریں اثنا یہ ضروری ہے کہ محوری زرہ بکتر میں جو کمزور سے کمزور جگہ ہے. یعنی بحرہ روم پر سخت سے سخت حملے کئے جائینگے. دریں اثنا جرمنی کی جز ہوائی حملوں سمندری حملوں اور ناکہ بندی کے ہتھیاروں سے کی جائے گی.

وزارت سندھ کی مشاورتی کمیٹی

کراچی ۱۶ جنوری. آج وزارت سندھ کی مشاورتی کمیٹی نے مسٹر عبداللہ ہارون صدر سندھ پراونشل لیگ کے اس خط پر غور کیا کہ مشترکہ انتخاب کی بنیاد پر میونسپل الیکشن کئے جا رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ چونکہ مشترکہ انتخاب کا بل سندھ اسمبلی نے اتفاقی رائے سے پاس کیا ہے جس میں مسلم لیگ پارٹی کے ممبر اور وزیر بھی شریک تھے اس کا پورا تجربہ کرنا چاہیئے. مسٹر عبداللہ ہارون سے اپیل کیا گیا کہ اس بارے میں حکومت سے تعاون کریں.

محل کے احاطہ میں چلنے والی انچونکی ریل گاڑی

بڑودہ ۱۶ جنوری. ساٹھ ہزار روپے کے خرچ سے ایک کھلونا سی ریل گاڑی بنائی گئی ہے جو مہاراجہ گیکواڑ کے لڑکوں کو گھر سے اسکول لے جایا کریگی. اس میں دو ڈبے ہیں اور ہر ڈبہ کوئی ایک گز چوڑا اور چار گز لمبا ہے اس کا انجن چار فٹ اونچا ہے. یہ ریل مہاراجہ صاحب کے محل سے ان کے دو راجکماروں چار راجکماریوں اور ان کے ساتھیوں کو لے کر موتی باغ پرنسز اسکول جایا کریگی یہ اسکول بھی اسی احاطہ میں ہے جس میں محل ہے. اس ریل کی پٹری نو انچ چوڑی ہے اس ریل کے ۶ اسٹیشن ہیں جس میں فلیگ اسٹیشن بھی شامل ہے. ۱۱ جنوری کو یہ ٹرین پہلے پہل چلی. جب کہ مہاراجہ صاحب بھی اس میں سوار تھے اس وقت بڑا لطف آیا جب بڑے راجکمار نے جن کی عمر ۱۰ سال کی ہے ٹکٹ کلکٹر کے روپ میں مہاراجہ صاحب سے ٹکٹ مانگا اور جب مہاراجہ صاحب نے کہا کہ میرے پاس ٹکٹ نہیں ہے تو ان سے دوگنی رقم چارج کی اور انکے دورہ کر لینے پر انھیں چھوڑا.

حیدرآباد دکن کے کسٹم کی رپورٹ

حیدرآباد دکن. بذریعہ ڈاک. ریاست حیدرآباد میں زرعی آبادی اور صنعتی ترقی کے فائدے کے لئے درآمد کئے جانے والے ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ کے سامان پر کسٹم ڈیوٹی معاف ہوئی. بمبئی ۱۳۴۸ ف یعنی سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء کے متعلق جو رپورٹ شایع ہوئی ہے اس میں اس کا انکشاف ہوا کہ کل ۱۲ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کا سامان درآمد ہوا اور گیارہ کروڑ ۹ لاکھ کا برآمد ہوا. جنگ کی وجہ سے درآمد میں اضافہ ہوا ہے کسٹم کے محکمہ کی کل آمدنی ایک کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ ہوئی جو پچھلے سال کے مقابلہ میں ۴/۷ فیصدی کم ہے جن چیزوں پر کسٹم کی ڈیوٹی معاف کی گئی ان میں زرعی آلات صنعتی مشینری کیمیاوی سامان کچی اور پکی کھال گمہ اور مقامی تیار شدہ کپڑے شامل تھے.

لندن ہوائی وزارت نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ لیبیا میں اٹلی کے ہوائی اڈہ ایل یڈم میں اٹلی کے ۸۷ ہوائی جہاز تباہ شدہ حالت میں ملے.

برطانیہ کی امداد کرنے کی پُرزور حمایت

نیویارک - ۱۸ر جنوری، مسٹر جوزف کنیڈی نے جو کہ برطانیہ میں امریکن سفیر تھے اور اب ریٹائر ہو رہے ہیں اتوار کی رات کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں برطانیہ کی امداد کرنے کا حامی رہا ہوں لیکن وہ اس حد تک نہیں ہونی چاہئے کہ امریکہ کا لڑائی میں شریک ہونا ناگزیر اور لازمی ہو جائے۔ مسٹر کنیڈی نے مزید فرمایا کہ میں صاف طور پر یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے یہ یقین دلایا جائے کہ جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر کے امریکہ جرمنی کو یوروپ پر قبضہ کرنے کی دھمکی دینے سے روک سکتا ہے تو اسی وقت لڑائی کا اعلان کرنے کے حق میں ہو جاؤں۔ لیکن ایک بات ایسی ہے جس سے کہ آنکھیں بند نہیں کی جا سکتی ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ امریکہ اسوقت لڑائی کے لئے قطعی تیار نہیں ہے۔ وہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ اپنی مدافعت کیلئے بھی لڑ سکے۔ مسٹر کنیڈی نے مزید کہا کہ ڈنکرس میں پسپا ہونے اور فرانس کی ہار کے بعد انگریزوں کی طاقت مدافعت کی ناگفتہ حالت ہو گئی ہے لیکن اس قسم کی تمام رکاوٹوں اور اس واقعہ کے باوجود کہ برطانی ٹاپو کی فتح سے ہٹلر تمام یوروپ پر قابض ہو جاتا۔ جرمن ابھی تک اس ٹاپو پر قدم نہیں رکھ سکے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جب سے میں لندن سے امریکہ واپس آیا ہوں۔ میرے خلاف ایک گندی مہم شروع کیگئی ہے۔ آپ نے اس قسم کی گندی مہم کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امریکہ واپس آتے ہی یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو لڑائی سے الگ رہنا چاہئے اور برطانیہ کو ہر ممکن امداد دینا چاہئے اور آج بھی میری وہی رائے ہے۔

لندن ٹائمز حکومت ہند کی پالیسی کی حمایت میں

لندن - ۱۸ر جنوری۔ مغربی صحرا اور سوڈان میں ہندوستانی فوجوں نے جو کام کیا ہے اُسے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ٹائمز لکھتا ہے کہ ہندوستانی فوجوں نے اطالویوں کو پچھاڑنے اور گرفتار کرنے میں شاندار کام کیا ہے۔ مہاتما گاندھی اور ان کے پریشان خیال کانگریسی پیرو کار ایک ایسی مہم میں لگے ہوئے ہیں۔ جس میں اگر انہیں کوئی بھی کامیابی ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ اس سے لڑائی کے لمبا ہونے میں امداد ملے اور ہندوستانی اور سلطنت کی دوسری فوجوں کے نقصان اور مصیبتوں میں اضافہ ہو۔ اس سلسلہ میں مسٹر ایمیری کے خط سے عالمگیر دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ اس سے ہندوستان کے موجودہ جمود پر روشنی پڑتی ہے۔ اور اس میں اس نکتہ چینی کا جواب بھی شامل ہے جو اکثر ہند کی پالیسی پر کرتے ہیں۔ حکومت ہند کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ مہاتما گاندھی کے پیروؤں کو جو ہندوستان کی جنگی کوششوں پر حملہ کریں قید کرے۔ اگر برطانیہ میں بھی فوجوں کو ضروری بھرتی اور سپلائی سے محروم کرنے کی کوشش کیجائے تو اس ملک میں اہم بھی کریں گے۔ اور بہادر ہندوستانی فوجیں بھی اس تحفظ کی مستحق ہیں اور انہیں یہ تحفظ نہ دینا اپنے فرض سے کوتاہی کرنا ہوگا۔

روس اور جاپان میں سمجھوتہ ماسکو کی خبر ہے کہ روس اور جاپان کے درمیان ماہی گیری کے علاقہ کے متعلق سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس کی میعاد ایک سال بڑھا دی گئی ہے۔

آجکل شہر میں سواریاں کس طرف جا رہی ہیں؟

موٹر۔ گاڑیاں۔ تانگے۔ یکے اور آدمیوں کا پیدل ہجوم آجکل کس طرف جا رہا ہے۔ گلوب ٹاکیز کانپور میں کیوں؟ اسلئے کہ وہاں ۹ جنوری سے ایک عجیب و غریب ڈرامہ دکھایا جا رہا ہے جسمیں درشنو سنی ٹون فلم کمپنی نے ماں کی محبت و پیار کو اس ڈھنگ سے دکھایا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں بے ساختہ ماں کی محبت یاد آ جاتی ہے۔ اور لوگ بے قرار ہو کر اس طرف چلے جا رہے ہیں۔

برطانی کیبنٹ میں تبدیلیوں کا اعلان

لندن ۱۸ر جنوری۔ رائٹر کا لابی نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانی کیبنٹ میں مزید تبدیلیوں کا امکان ہے۔ جب سے لارڈ ہیلی فیکس سفیر مقرر ہوئے ہیں کہ چرچا ہے کہ ان کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ٹبلر کو ترقی دیکر تعلیمی بورڈ کا پریذیڈنٹ مقرر کر دیا جائیگا۔

برطانی جہازوں کا قافلہ یونان پہونچ گیا

لندن - ۱۸ر جنوری - برطانی جہازوں کے جس قافلہ پر بحیرہ روم میں جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا تھا اس کا پہلا دستہ یونان کی ایک بندرگاہ پر پہونچ گیا ہے۔ اس پر یونان میں بڑی خوشی ظاہر کی جا رہی ہے۔

ہوائی فوج نے ملک کو بچالیا

لندن ۱۸ر جنوری - برطانیہ کے ہوائی محکمہ کے وزیر سر آرچیبالڈ سنکلیر نے گلاسکو یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ اس میں ذرا بھی شبہہ نہیں کہ انگریزی ہوائی فوج نے ملک کو دشمن کے حملہ اور شکست سے بچالیا ہے۔

سندھ اسمبلی کا بجٹ کا اجلاس

کراچی ۱۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کا بجٹ کا اجلاس ۱۱ر فروری کو شروع ہوگا۔

ایڈیٹروں کی سٹینڈنگ کمپنی

دہلی ۲۰ر جنوری مسٹر کے این ساہنی کنوینر آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرس کانفرنس اطلاع دیتے ہیں کہ کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس یکم فروری کو دہلی میں ہوگا۔ اس اجلاس میں ان واقعات پر غور کیا جائیگا۔ جو ملک کے تازہ اقدامات کے اخباروں پر اثر انداز ہونے سے پیدا ہوئے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں کرنے کی دعوت دی گئی تھی لیکن اجلاس دہلی میں کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ مرکزی مقام ہے اور ممبروں کو دہلی پہونچنے میں سہولت رہے گی۔

مسٹر سری نواس صدر کانفرنس امید ہے کہ یکم فروری کو دہلی میں آئیں گے۔

برطانیہ میں ہوائی حملہ سے ایک ماہ میں نقصان

لندن ۲۰ر جنوری۔ انگلینڈ میں ہوائی حملوں سے دسمبر کے ماہ میں ۳۷۹۳ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۵۰۴۴ زخمی ہوئے جنکو ہسپتال میں داخل کیا گیا ان میں سے ۴۴۴ عورتیں اور ۵۲۱ بچے ہلاک ہوئے اور ۱۷۷۵ عورتیں اور ۳۰۰ بچے زخمی ہوئے۔

دسمبر میں ہلاک شدگان کی تعداد ستمبر کے مقابلہ میں کم ہی جبکہ حملے شروع ہوئے تھے۔ ستمبر میں ۶۹۵۴ اشخاص ہلاک ۱۰۶۱۵ زخمی۔ اکتوبر میں ۶۳۳۴ اشخاص ہلاک اور ۸۶۹۵ زخمی۔ نومبر میں ۴۵۸۸ اشخاص ہلاک اور ۶۲۰۲ زخمی

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵، قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۶ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

پنڈت گنگا پرشاد زمیندار قابض تحصیل وصول کنندہ موضع بارہ کھیڑا پٹی نمبر ایک پرگنہ اکبرپور مدعی

بنام: چھوٹے لال ولد جھبیاں قوم ... ساکن بھول پرگنہ کانپور کاشتکار موضع بارہ کھیڑا پرگنہ اکبرپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے اصالتاً کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

لندن ۱۹ر جنوری۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ مالٹا پر اتوار کے ہوائی حملہ میں دشمن کے ۱۹ ہوائی جہاز برباد کئے گئے تھے۔ اس حملہ میں جرمن اور اطالوی ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ گورنر مالٹا کا بیان ہے کہ اہل مالٹا کی اسپرٹ اور مضبوط ہو گئی ہے۔

خطبۂ صدارت سر عبدالقادر

دوسری کل ہند اُردو کانفرنس کانپور

منعقدہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء

محترمہ صدر صاحبہ استقبالیہ کمیٹی واراکین اردو کانفرنس اس اہم اور شاندار جلسے کی صدارت سے جو عزت آپ نے مجھے بخشی ہے۔ اس کے لئے میں آپکا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کل ہند اُردو کانفرنس پہلی مرتبہ پچھلے سال انہی دنوں میں دہلی میں منعقد ہوئی تھی اور اس کا اہتمام انجمن ترقی اُردو نے کیا تھا اس انجمن کے بانی ہمارے مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب ہیں۔ انھوں نے اُردو زبان کی جو خدمت عمر بھر کی ہے اس کے اعتراف کے لئے ہم کافی لفظ نہیں پا سکتے۔ مگر ان کا میدان ہمیشہ خاموش طریق سے خدمت کرنے کی طرف رہا۔ یہی حال ان کے رفیق کار پنڈت برجموہن دتاتریہ صاحب کیفی کا ہے گذشتہ چند سال سے جو کشمکش مسئلہ زبان کے متعلق شروع ہے اس کو دیکھکر اس انجمن کو یہ ترغیب ہوئی کہ کبھی کبھی بڑے بڑے جلسے بھی کئے جائیں تاکہ رائے عامہ پر اثر پڑے۔ دہلی میں پہلا جلسہ ہوا۔ مگر انجمن کا ادارہ اس قدر جلد اور کوئی بڑا جلسہ کرنے کا نہ تھا۔ کیونکہ وہ سالانہ اجلاس کی پابندی کی قائل نہیں مگر احباب کانپور کے شوق اور اصرار نے اسے مجبور کیا کہ دوسرا اجلاس اس سال یہاں ہو۔

اس شہر کی عظمت زیادہ تر اس کی تجارت اور صنعت پر منحصر ہے۔ تجارتی لوگوں کی طبیعت ہر چیز کے عملی پہلو کو دیکھتی ہے شاید یہی سبب ہے کہ کانپور نے اُردو کے مسئلہ پر عملی نقطۂ نگاہ سے نظر ڈالی ہے اور سیاسی انجمنوں سے الگ ہو کر یہ محسوس کیا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی بہتری اور اس کے مختلف حصوں میں باہم میل جول اور اتحاد اس ملکی زبان کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔

علمی پہلو سے بھی کانپور کچھ کم درجہ نہیں رکھتا۔ یہاں پرانے علوم کی درسگاہیں بھی ہیں اور نئی تعلیم کے کالج اور اسکول بھی۔ اخبارات اور رسالے بھی یہاں اچھے اچھے ہیں۔ آپ کے ہاں کے "زمانہ" کی تو زمانہ بھر میں دھوم ہے۔ میرے دیرینہ دوست منشی دیانرائن نگم جنھوں نے رسالہ زمانہ جاری کیا، اُردو کے سرگرم خادم ہیں۔ انھوں نے اپنی عمر اُردو کی خدمت میں صرف کی ہے۔ آپ کے شہر میں میرے ایک اور دوست تھے جنھوں نے اُردو فن طباعت میں کمال پیدا کیا تھا۔ میری مراد منشی رحمت اللہ صاحب رعد مرحوم سے ہے۔ انھوں نے اس فن کو آرٹ بنا دیا تھا اور جو کتابیں ان کے پریس میں چھپیں وہ آج تک حسن طباعت کا نمونہ سمجھی جاتی ہیں۔

مجھے یہ دیکھکر بہت مسرت ہوئی ہے کہ آپ کی استقبالیہ کمیٹی کی ترکیب میں ہندو مسلمان برابر کے شریک ہیں۔ جب زبان اُردو خود ان دونوں جماعتوں کے ملاپ کا نتیجہ ہے اور ہماری بہترین وراثت ہے جو اپنے بزرگوں سے ہمیں ملی ہے تو لازم آیا کہ ہم اس کی ترقی کے لئے مل کر کوشش کریں آپ کے شہر نے نہ صرف باہمی تعاون کی اچھی مثال پیش کی ہے بلکہ ایک اور بھی عمدہ مثال قائم کی ہے۔ یعنی آپ نے اپنی استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کے لئے ایک معزز خاتون کو چنا ہے۔ بیگم اعزاز رسول صاحبہ پنجاب کے ایک نہایت معزز خاندان میں پیدا ہوئیں اور اودھ کے ایک ممتاز خاندان میں بیاہی گئیں۔ اس نسبتی عزت کے سوا انھوں نے اپنی ذاتی قابلیت سے ملک کی سیاسی اور علمی تحریکوں میں نمایاں حصہ لے کر اپنے لئے جو امتیاز حاصل کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ مگر میں جس بنا پر اس کانفرنس میں ان کی شرکت کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ زبان کی ترقی کیلئے مردوں اور عورتوں کے باہم تعاون کی ضرورت ہے آپ کے دلوں میں ضرور کبھی نہ کبھی یہ سوال پیدا ہوا ہوگا کہ زبان کو ماؤں سے کیوں نسبت دی جاتی ... کہتا ہے پدری زبان کیوں نہیں کہتا؟ میرے خیال میں اس کی یہ وجہ ہے کہ ہر شخص پہلے اپنی زبان اپنی ماں سے سیکھتا ہے۔ بچپن کا زمانہ زیادہ تر اسی کی شاگردی میں گذرتا ہے۔ اس سے دوئم درجے پر باپ کی استادی آتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ امر مسلمہ ہے کہ ہر ملک میں عورتوں کی زبان بمقابلہ مردوں کے زیادہ خالص اور زیادہ فصیح ہوتی ہے۔ پس جہاں زبان کی حفاظت یا اس کی صفائی کے مسئلوں پر غور کے لئے کوئی مجمع ہو اس میں عورتوں کا شریک مشورہ ہونا مفید ہے۔

آج کل اخبارات میں اور بعض مجالس میں اس پر بہت بحث رہتی ہے کہ ہم اپنی ملکی زبان کو اُردو کہکر پکاریں۔ یا ہندی۔ یا اسے ہندوستانی کہنا بہتر ہوگا۔ میں اس بحث کو بیکار سمجھتا ہوں۔ جب ہندوستان کے اکثر حصوں میں دفاتر کی زبان فارسی تھی۔ اور بہت سے پڑھے لکھے لوگ باہم خط و کتابت بھی فارسی میں کرتے تھے۔ اس وقت اس ملکی زبان کو ہندی کہتے تھے۔ مگر وہ ہندی اس بولی کے لگ بھگ تھی۔ جسے کبھی اُردو اور کبھی ہندوستانی کہا جاتا ہے۔ اس زبان کے لئے لفظ ہندوستانی اصل میں انگریزوں نے ایجاد کیا۔ میں ایک عرصہ دراز اُردو اور ہندوستانی کو متبادل سمجھتا رہا ہوں۔ اور اپنی تحریروں میں حسب موقعہ کبھی ایک نام کو اور کبھی دوسرے کو استعمال کرتا رہا ہوں۔ لیکن حال میں بعض جماعتوں نے لفظ ہندوستانی کو ایسے نئے معنی دئے ہیں اور اس زبان میں اتنی کمی بیشی شروع کی ہے کہ ہماری زبان کی صورت بدل چلی ہے۔ اور وہ آسانی سے پہچانی نہیں جا سکتی۔ اس سبب سے اب اس زبان کے اکثر ہوا خواہ اسے اردو کے نام سے موسوم کرنا زیادہ درست سمجھتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اس بڑے جلسے میں اُردو کے متعلق اختلافی امور کو چھوڑ کر اس کی ترقی کی ایسی راہیں ڈھونڈھیں جو ادبی ترقی کے ساتھ ساتھ ہمارے آپس کے رابطۂ دوستی کو مضبوط کریں۔

پہلی بات جو آپ کی توجہ کے لائق ہے یہ ہے کہ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جہاں بہت سی زبانیں مروج ہیں۔ ایک زبان ایسی ہونی چاہئے جو سب کی مشترکہ ہو جس کے ذریعے سے شمال کے رہنے والے جنوب والوں سے اور مشرقی ہند کے رہنے والے مغرب والوں سے بآسانی تبادلۂ خیال کر سکیں اصولاً تو اس بات کو ہماری سیاسی جماعتیں بھی تسلیم کرتی ہیں مگر ملک کی بدقسمتی دیکھئے کہ جب اس اصول کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع ہوئی تو اُردو کے حامی ایک طرف ہندی کے خیر خواہ دوسری طرف کھڑے ہوگئے۔ جیسے رسہ کشی کے کھیل میں ایک گروہ رسے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور دوسرا اپنی طرف۔ وہی تماشا بن گیا۔ ایک گروہ چاہتا تھا کہ زبان میں عربی فارسی الفاظ کی آمیزش زیادہ ہو اور دوسرا سنسکرت اور پرانی ہندی کے لفظ زیادہ لانا چاہتا تھا۔ اور اس بات کے بھی درپے تھا کہ جو لفظ زبان میں بالکل کھپ چکے ہیں اور اس کا جزو بن گئے ہیں انھیں قصور پر نکال باہر کیا جائے کہ یہ ابتدا میں کسی باہر کے ملک سے آئے تھے۔ میری رائے میں یہ دونوں کوششیں نامناسب ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ جب ہمارا یہ دور جنون ختم ہو جائے گا جس میں ہم ان دنوں مبتلا ہیں تو ہمیں نظر آجائیگا کہ ہم اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے تھے۔

جو حضرات زبانوں کے نشو و نما کے طریق سے باخبر ہیں وہ جانتے ہیں کہ زبانیں قدرتی طور پر بنتی اور بڑھتی ہیں۔ ہماری زبان میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ...

جب ملک میں فارسی کا رواج تھا تب اُردو نے فارسی سے اپنی وسعت بڑھائی اور اس میں عربی کے بہت سے لفظ بھی فارسی کے دروازے سے داخل ہوئے جب سے انگریزی کا چرچا ہوا ہے۔ اس نے انگریزی الفاظ کو بھی بکثرت جذب کیا ہے۔ تعجب ہے کہ جو لوگ فارسی الفاظ کو نکال دینا چاہتے ہیں وہ انگریزی الفاظ کے متعلق کوئی ایسی تحریک نہیں کرتے حالانکہ بدیسی ہونے کے اعتبار سے انگریزی فارسی سے زیادہ بدیسی ہے۔ اول تو فارسی اور سنسکرت کا اصل ایک ہی ہے۔ دونوں زبانیں آریہ خاندان کی رکن ہیں اور ان میں بہت سے الفاظ مشترک ہیں دوسرے ایران ہمارا ہمسایہ ایشیائی ملک ہے۔ اور انگلستان سات سمندر پار ہے۔ پس اگر ہندوستانی زبان انگریزی الفاظ کا بوجھ برداشت کر سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ فارسی الفاظ سے گریز کرے۔ وہ غیر مانوس لفظ جو نہ ہندوؤں کے گھروں میں بولے جاتے ہیں نہ مسلمانوں کے ہاں مروج ہیں اور صرف ان حضرات کی زبانوں پر ہیں جو ہماری زبان کو بدلنے یا بگاڑنے کی فکر میں ہیں وہ عام بولی کا جزو نہیں بن سکتے اور نہیں بننے چاہئیں۔

اپنی ملکی زبان کا مفہوم جو میں سمجھتا ہوں اسکو واضح کرنے کے لئے میں دو اہم جلسوں کا حال آپ کو سناتا ہوں۔ جہاں میری موجودگی میں مشترکہ زبان کے مسئلہ پر دلچسپ بحث ہوئی۔ ایک کو تو بہت دیر ہوگئی ہے مگر اس کا نقشہ اب بھی میری آنکھوں میں پھر رہا ہے اور دوسرا ابھی حال ہی میں ہوا تھا۔ پہلا کلکتہ میں تھا۔ اور دوسرا لندن میں۔ کلکتہ کا جلسہ سنہ ۱۹۱۷ء میں ہوا۔ جب کانگریس کا سالانہ اجلاس وہاں ہو رہا تھا اور مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ بھی وہیں تھا۔ ان سیاسی جلسوں کے ختم ہونے کے بعد گاندھی جی کی تحریک سے ایک بڑا جلسہ کسی دوسرے حال میں ہوا تلک صاحب آنجہانی صدر جلسہ تھے۔ گاندھی جی نے تقریر شروع کی اور فرمایا کہ میں تلک صاحب کو یوجنیک سمجھتا ہوں۔ مگر مجھے ان سے یہ شکایت ہے کہ انھوں نے مرہٹی زبان کے سوا جس کے وہ بڑے مصنف ہیں اور جو ان کی مادری زبان ہے اور انگریزی کے کے علاوہ جس کے وہ خوب ماہر ہیں اپنی ملکی مادری زبان نہیں سیکھی حالانکہ ملکہ وکٹوریہ نے انگلستان میں بیٹھے ہوئے اس کے سیکھنے کا شوق کیا تھا اور لارڈ کرزن نے وائسرائے کی حیثیت سے اسے سیکھنا ضروری سمجھا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امید ہے کہ آئندہ سال انہی دنوں میں جب کانگریس کا جلسہ دہلی میں ہوگا تو وہ اپنا ایڈریس بجائے انگریزی کے ملکی زبان میں دیں گے۔ اس کے بعد مسز سروجنی نائیڈو صاحبہ سے کہا گیا کہ وہ کچھ فرمائیں انھوں نے یوں تقریر شروع کی "جناب صدر جلسہ اور صاحبان مجلس"

اس پر کئی طرف سے آواز آئی (Hindi Please) مسز سروجنی صاحبہ تن کے کھڑی ہوگئیں اور یہ الفاظ کہے "جو صاحبان یہ آواز بلند کر رہے ہیں وہ مجھے پہلے یہ بتا دیں کہ اُردو ہندی میں کیا فرق ہے۔" یہ کہکر انھوں نے مجمع کو چپ کرا لیا اور روانی سے اُردو میں ایک عمدہ تقریر کردی۔ اس کے بعد پنڈت مدن موہن مالویہ جی سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے خیالات ظاہر فرمائیں۔ کون نہیں جانتا کہ وہ جب چاہیں ٹکسالی اُردو بول سکتے ہیں اور جب چاہیں عالمانہ ہندی میں گفتگو کر سکتے ہیں کیونکہ وہ سنسکرت کے بھی عالم ہیں مگر یہ دیکھتے ہوئے کہ کلکتے کے مخلوط جلسے میں جہاں ہندوستان کے ہر گوشہ کے لوگ موجود تھے عام فہم زبان ہی سمجھی جائیگی۔ انھوں نے زیادہ تر اُردو سے کام لیا اور اگر ٹھیٹھ ہندی لفظ استعمال بھی کئے تو وہ ایسے جنھیں اکثر لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ اگر بعد کو سیاسی جھگڑوں کے سبب سے ہم میں سے بعض کی آنکھوں پر کسی دوسرے رنگ کی عینک نہ لگ جاتی اور اس وقت کی تقریریں کے ریکارڈ کے لئے ہوتے تو وہ جلسہ فیصلہ کن تھا کہ ہماری بولی کیا ہے مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔

دوسرا جلسہ جو لندن میں ہوا تھا وہ بھی اپنی جگہ خاص دلچسپی رکھتا ہے جب میں ملازمت کے سلسلے میں پانچ سال کے لئے انگلستان گیا تو میں نے اور چند دوستوں نے ملکر ایک سوسائٹی وہاں بنائی جس کا نام "ہندوستانی سپیکنگ یونین" رکھا گیا ابھی ہندوستان ...

لکھنؤ کی بامحاورہ اُردو تو نہیں بولتے تھے مگر جو کچھ بولتے تھے اسے ہندوستانی کہنا غلط نہ تھا۔ کوئی "ہماری بات" کہتا تھا کوئی "ہمارا بات" کوئی سرحدی لہجہ میں گفتگو کرتا تھا کوئی بمبئی کے لہجہ میں۔ تلفظ میں بھی کہیں کہیں فرق تھا مگر سب ایک دوسرے کی بات بخوبی سمجھ سکتے تھے۔ کوئی دو سال ہوئے جب پنڈت جواہر لال نہرو صاحب اور ان کی ہمشیرہ مسز وجے لکشمی پنڈت صاحبہ موسم گرما میں لندن میں تھے۔ تو اس سوسائٹی نے انھیں دعوت دی کہ وہ کسی دن ہمارے جلسہ میں ملکی زبان کے مسئلے پر تقریر کریں انھوں نے یہ درخواست منظور کی اور تشریف لائے پہلے نہرو صاحب نے تقریر کی اور پھر مسز پنڈت صاحبہ نے۔ نہرو صاحب کا لکچر ایک گھنٹہ بھر کے قریب جاری رہا۔ اُن کی زبان سادہ مگر فصیح اُردو تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ شمالی ہند اور خاصکر صوبہ جات متحدہ کی بولی وہی ہے جس میں وہ گفتگو کر رہے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ بعض عربی فارسی جاننے والے اس میں بہت سے عربی فارسی لفظ ملا دیتے ہیں اور سنسکرت جاننے والے کچھ سنسکرت کے الفاظ داخل کر دیتے ہیں۔ مگر انھوں نے اپنے تجربہ کی بنا پر یہ بتایا کہ انگریزی ہندوستان کی مشترکہ زبان ایک محدود حلقے کے لئے بن سکتی ہے مگر عوام کے لئے کام نہیں دے سکتی اور عوام پر اثر ڈالنے کے لئے انھوں نے اسی زبان کو کارآمد پایا۔ جس میں وہ تقریر کر رہے ہیں۔ پچاس پچاس ہزار اور ایک ایک لاکھ آدمی کے کو مخاطب کرنے کا انھیں موقع ہوا اور انھوں نے اسی بولی سے کام لیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کے ان حصوں کے لئے جن کی اپنی زبانیں اور ہیں اور جہاں بنگالی اور مرہٹی یا تامل یا تلنگی کا رواج ہے یہی زبان مشترکہ بن سکتی ہے وہاں کی اپنی زبانوں کی تعلیم کو درجہ اول ملنا چاہئے مگر ثانوی زبان کے طور پر یہ زبان سکھانی چاہئے۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ وہاں کے لئے اسے جہاں تک ہو سکے آسان بنا دیا جائے جیسے بیسک انگریزی کے طور پر اگر اس کے بھی ہزار دو ہزار لفظ ایسے چھانٹ کر جن سے معمولی ضرورت کی گفتگو بآسانی ہو سکے۔ بابیسک ہندوستانی کی بنا ڈالنی چاہئے۔ ان کے بعد پنڈت مسز صاحبہ نے ایک مختصر مگر نہایت عمدہ تقریر کی جس میں انھوں نے بتایا کہ گو بچپن میں اپنے گھر میں وہ اُردو ہی بولتی تھیں مگر اپنی پبلک زندگی کی ابتدا میں انھوں نے یہ دیکھکر کہ سنسکرت آمیز ہندی بعض حلقوں میں مقبول ہے۔ ایک جلسے میں انھوں نے اس طرز کی تقریر کی۔ وہاں اتفاق سے سر تیج بہادر سپرو بھی تشریف رکھتے تھے۔ انھوں نے تقریر کے اختتام پر انھیں شاباش دی اور کہا کہ تقریر بہت پر جوش تھی مگر افسوس کہ میں سنسکرت نہیں جانتا کو پورا سمجھ نہیں سکا۔ مسز پنڈت نے بیان کیا کہ اس نکتہ چینی کا ان پر بہت اثر ہوا اور انھوں نے یہ محسوس کیا کہ اگر تقریر سے مطلب یہ ہے کہ جو لوگ سن رہے ہیں وہ اسے سمجھیں اور اس سے اثر پذیر ہوں تو ایسی تقریر کا کیا فائدہ جو سر تیج بہادر کی قابلیت کے شخص کی بھی سمجھ میں نہ آسکے۔ اس لئے اب وہ سادہ اور عام فہم زبان کو پسند کرتی ہیں اور ان کے خیال میں اسی کا رواج ہونا چاہئے ان کی تقریر بہت پسند کیگئی کیونکہ وہ اچھی اُردو کا اچھا نمونہ تھی۔ اس سے آپ کو یہ پتہ چل سکتا ہے کہ دراصل ہماری زبان کیا ہے۔ اب رہجاتا ہے حسن بیان کا معاملہ۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر ترقی یافتہ یا ترقی کرنے والی زبان کا لٹریچر اس کے اعلیٰ ترین دماغوں کے خیالات کا نچوڑ ہوتا ہے اور استادان فن اپنے خون جگر سے ادبیات کے پودے کی آبیاری کرتے ہیں۔ امیر مینائی لکھنوی مرحوم نے خوب کہا ہے۔

امیر اک مصرعہ ترتیب کیں صورت دکھاتا ہی
بدن میں خشک جب شاعر کے ہوتا ہی لہو برسوں

اس لئے حسن زبان اور حسن بیان کے فیصلہ کیلئے جہاں تک ممکن ہو ہمیں زبان کے مسلم الثبوت استادوں کے کلام سے سند لینی چاہئے۔ انتخاب الفاظ کے متعلق ایک اور پہلو ملاحظہ ہے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ ایک مطلب کے اظہار کے لئے ایک فارسی لفظ ملتا ہے ایک ہندی اور ایک انگریزی۔ وہ سب اپنی اپنی جگہ زبان کا جزو ہیں اور درست لیکن ایک محل پر ایک سے صحیح مطلب ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے محل پر دوسرے سے۔ مثال کے طور پر لفظ پروپیگنڈا کو لیجئے۔ ہم نے یہ لفظ انگریزی سے لیا ہے اور انگریزی نے لاطینی سے۔ ہندی لفظ پرچار تقریباً اس کے ہم معنی ہے فارسی الفاظ نشر و اشاعت کا مفہوم بھی اس سے ملتا جلتا ہے یہ دونوں لفظ فارسی میں عربی سے آئے ہوئے ہیں۔ اب ذرا ان تینوں زبانوں کے مترادف الفاظ کے محل استعمال کو دیکھئے۔ اگر آپ یہ کہنا چاہیں کہ "ملک میں یہ پروپیگنڈا کرنا چاہئے کہ موجودہ جنگ کے ذمہ دار ہٹلر اور مسولینی ہیں"، تو آپ اسی خیال کو ان لفظوں میں ظاہر کر سکتے ہیں "یہ پرچار کرنا چاہئے"، یا "ہمیں اس خیال کی اشاعت کرنی چاہئے" لیکن پروپیگنڈا اپنے لغوی معنوں سے تجاوز کر کے اصطلاحی معنی بھی رکھتا ہے یعنی ایسے

(باقی آئندہ)

ابو اسلام صدیقی پرنٹر و پبلشر نے ... صداقت کانپور ... سے شائع کیا

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جان پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶
ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ یکم فروری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۵

ادبیات

دہرِ آشوب

از جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی، بی۔ اے۔ سروش لکھنوی

ابتری، عام و زمیں گیر نظر آتی ہے!
خوابِ ابلیس کی تعبیر نظر آتی ہے!
عافیت، بستۂ زنجیر نظر آتی ہے!
زندگی موت کی تفسیر نظر آتی ہے!

امن کے جسم پہ ہے جنگ کا خونیں قالب!
خاک اور خون میں لتھڑی ہوئی ارضِ مغرب!
روحِ اقوام پہ ہیں مرگ و تباہی غالب!
نعشِ عریاں پئے تشہیر نظر آتی ہے!

موجۂ نیل پھر آمادۂ طغیانی ہے!
مصر پھر منتظرِ ہادیِ عمرانی ہے!
چیں بہ رو پھر ابوالہول کی پیشانی ہے!
روحِ فرعون عناں گیر نظر آتی ہے!

دلِ جاپان، نظرِ روس ہے آز آلودہ!
ترکی و روم و فلسطین و حجاز آلودہ!
درِ غارت پہ جبینیں ہیں نیاز آلودہ!
آتشِ جنگ جہاں گیر نظر آتی ہے!

فتنہ در سر ہیں شرر اور ہوا آج مگر،
قہر پرور ہیں بشر اور خدا آج مگر،
حشر در بر ہیں قدر اور قضا آج مگر،
صور پھنک جانے میں تاخیر نظر آتی ہے!

للہ الحمد! کہ نزدیک ہے وہ روزِ سعید!
حق کو مژدہ ہو کہ بالائے سرِ شمر و یزید!
عشرہ بن جائیگی ہر بانیِ بیداد کی عید!
تیغِ مظلومیِ شبیرؑ نظر آتی ہے!

ہے بدلنے ہی کو نظم و نسقِ چرخِ کبود!
خنکیِ قلبِ براہیمؑ ہے سرگرمِ شہود!
باغ بن جانے کو بیتاب ہے نارِ نمرود!
آگ میں برف کی تاثیر نظر آتی ہے!

حق ہوا چاہتا ہے پردۂ باطل سے عیاں!
مژدہ اے دہر! ضمیرِ شبِ غم میں غلطاں!
کفر کے دل میں ہے تابندہ شرارِ ایماں!
صبحِ نوروز کی تنویر نظر آتی ہے!

ظلمتِ یاس سے پھوٹی وہ شعاعِ امید!
دلِ ہر ذرہ ہے آذر کدۂ صد خورشید!
اٹھ کہ ہر شب ہے شبِ قدر، ہر اک روز ہے عید!
خاک میں عرش کی تنویر نظر آتی ہے!

رنگِ الفت میں ہیں ڈوبے ہوئے نسرین و سمن!
جذبۂ عشق سے سرشار ہے سارا گلشن!
نل کی تصویرِ صنوبر ہے تو ہے سرو دمن!
پھول رانجھا تو کلی ہیر نظر آتی ہے!

دنیائے اسلام

وحدت عربیہ کے مسئلہ میں مصر کی حیثیت

ہفتہ وار زہرۃ المشرق (قاہرہ) میں ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان کے تحت "نعیم" کے قلم سے شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

بعض خیالات و افکار کچھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں دوام حاصل ہو جاتا ہے اگرچہ ابتدا میں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کامیابی اور بقا حاصل ہونا سخت دشوار ہے۔ اس دوام کی وجہ یہ ہے کہ یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ خیال قومی بقا کے لئے بمنزلہ ضروریات سے ہے۔ پھر اس سے طبیعتوں میں امنگ اور زندگی میں خوش گواری پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ خیال دلی جذبات و خواہشات اور روح کے لطیف احساسات میں گھل مل جاتا ہے۔

انہیں افکار و خیالات میں سے وہ آواز بھی ہے جس سے تمام مشرقی عرب نصف صدی سے گونج رہا ہے۔ وہ آواز جو امم عربیہ کو اخوت۔ باہمی امداد اور ایک مشترک رشتہ میں منسلک ہونے کی دعوت دیتی ہے تاکہ ان کی مجموعی طاقتوں و وسائل اور تعداد کے بل پر مشرق قریب میں ان کا بول بالا ہو۔ ان کا مرتبہ بلند ہو اور تمام دنیا میں ان کے ارادے کا احترام کیا جائے۔

اقوام عرب نہ صرف یہ کہ جذبات خون اور زبان و ادب کے لحاظ سے ایک ہیں بلکہ ان کی حدیں بھی آپس میں اتنی قریب ہیں کہ ڈانڈے سے ڈانڈا ملا ہوا ہے اور بہ آسانی ایک دوسرے سے مدد حاصل کر سکتی ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ وطن کے متعلق ان کے مطمح ہائے نظر کا ایک ہی مرکز ہے۔ حتیٰ کہ ان کی تاریخ بھی مشترک ہے۔ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی قوم عربوں کے سامنے یہ بڑا بول منہ سے نہیں نکال سکتی کہ اقوام عرب کے مقابلے میں اس کی نسل آمیزش سے زیادہ پاک ہے یا زبان، رجحان اور باہمی یگانگت کے اعتبار سے وہ آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح قریب ہیں جس طرح کہ عرب لوگ۔ دور کیوں جائیے امریکہ کی متحدہ حکومتیں ہیں جنہوں نے مل کر نئی دنیا کے شرف و بزرگی کی بنیاد رکھی وہ جرمن حکومتیں ہیں جنہوں نے پہلے شاہ ولیم کی شہنشاہیت کا اور پھر ہٹلر کے تیسرے رائخ کا چولا بدلا یا اقوام سلافیہ ہی کو لے لیجئے جنہوں نے سلطنت روس قائم کی ان سب بڑی بڑی قوموں میں اس طرح کا بھائی چارہ قرابت اور محبت نہ مل سکے گی جس طرح کہ عرب اقوام میں یہی چیزیں ان کی بقا کی دائمی بنیادیں بن گئی ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ عرب کی اپنی مستقل تاریخ عزت اور حکومت تھی جو صدیوں بلکہ قرنہا قرن تک اس آفتاب کی روشنی میں قائم تھیں۔ عرب لوگ بدلے

زمانے نے پلٹا کھایا اور وہ حوادث کے ہاتھوں کھلونا بن گئے۔ انجام یہ ہوا کہ ان کی وحدت پاش پاش ہو گئی۔ ان کی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ ان کے نام لیوا الگ الگ چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور قوموں میں اس طرح بٹ گئے کہ اب تنہا کسی میں اتنی سکت نہیں رہ گئی کہ اپنی کھوئی ہوئی زندگی دوبارہ حاصل کر سکے یا تاریخ کے اوراق پریشان کو از سر نو ترتیب دے۔

قوم عرب اس وقت تقریباً اسی ملین (۸ کروڑ) افراد پر مشتمل ہے لیکن ان میں سے کسی تین قوموں کی مجموعی تعداد ایک کروڑ (دس ملین) سے زیادہ نہ ہوگی اور نہ ان میں سے کسی ایک کو بھی دنیا کی بڑی قوموں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے وسائل علیحدہ علیحدہ ہیں اور ان میں سے کسی کی تعداد اور پیداوار بذات خود اس قابل نہیں کہ وہ آج کیا آئندہ بھی اس کی توقع کر سکے کہ جو اسے ہونا چاہئیے یا جو وہ ہونا چاہتی ہے ہو سکیگی۔

عرب کے بڑے بڑے اہل فکر کی نگاہ ان حقائق پر گئی اور انہوں نے معلوم کر لیا کہ ہم اس دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں قوت کثرت معاہدوں اور حلیفوں کے بغیر زندہ رہنے کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ عربی اقوام کو اس وقت تک کبھی چین نصیب ہو سکتا ہے جب تک وہ اپنا ایک جتھا بنا کر اپنی "وحدت" سے اتنی قوت حاصل نہ کر لیں کہ دشمن بھی ڈرنے لگیں۔ وہ قوت جو ایک نئے مستقبل کی بنیاد رکھے۔ وہ قوت جس پر دوست اور مددگار فخر کر سکیں۔ عرب کے اہل فکر نے یہ بھی محسوس کر لیا کہ اس وقت غیر معمولی حالات میں شیر و شکر کی طرح کامل اتحاد بہ آسانی ممکن نہیں۔ اس لئے انہوں نے باہمی عہد و پیمان اور تعاون کی دعوت دی اور ساتھ ہی ساتھ طبعی رجحانات کی وحدت جذبات و خواہشات کی ہم آہنگی۔ رسل و رسائل اور تجارت کے معاملے میں یگانگت اور خطرے کے وقت اور بیرونی دشمن کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی پوری پوری پشت پناہی پر زور دیا۔

اس سلسلہ میں بار بار دعوت عمل دی جا چکی ہے اور یگانگت اور تعاون پر پیہم دلائل پیش کئے جا چکے ہیں۔ عرب کی مختلف قوموں میں سب سے پہلے اس خیال کو شام کے لیڈروں سیاست دانوں ادیبوں اور شاعروں نے اپنے سینے سے لگایا۔ پھر مصر میدان میں نکلا اور اس سلسلے میں نہایت مستعدی سے اپنا فرض انجام دینے لگا۔ اس نے اپنے اثر اور حیثیت کی بنا پر اس دعوت کو اپنا لیا اور اس خیال کی پوری پوری حفاظت کی۔ جہاں تک اس سے ممکن ہو سکا اس نے امم عربیہ کو اس جد و جہد میں جو انہوں نے اپنی آرزوؤں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں انجام دیں مثلاً فلسطین کو یا ان کی خاص مشکلات کے وقت جیسے یمن کو اس معاملہ میں جو اسے سعودی عرب کے ساتھ پیش آیا تھا ہر طرح امداد پہونچائی۔

"عراق ٹائمز" بغداد لکھتا ہے:۔ ادورسیر کلب کے قریب جو میدان واقع ہے وہاں گذشتہ جمعرات کو ایک میلہ لگایا گیا اور اس کے ذریعے سے بصرہ کے جنگی فنڈ کے لئے ایک بہت بڑی رقم مہیا ہو گئی۔ اس میلہ میں بارہ سو آدمیوں نے شرکت کی۔ ہمارا نامہ نگار بصرہ لکھتا ہے کہ یہ میلہ بصرہ کی تاریخ میں سب سے زیادہ شاندار تھا۔ اس میلہ میں ۱۱۵۰ عراقی ڈالر کی آمدنی ہوئی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

یہاں پر نو حسن عزم سے تمل میں ہے
زبان پر بھی ہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ یکم فروری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵

پانچ مورچوں پر جنگ

لارڈ سٹرابولگی نے ایک آرٹیکل میں موجودہ جنگ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ یورپ کی لڑائی اسوقت پانچ مورچوں پر لڑی جارہی ہے۔

پہلا مورچہ انگلینڈ اور جرمنی کے درمیان ہے جب سے فرانس نے ہتھیار ڈالے ہیں۔ جرمنی سمندر کے راستہ برطانیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کررہا ہے اور اس کی تیاریاں برابر جاری ہیں۔ جرمنی ابھی تک یہ حملہ کیوں نہیں کرسکا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جرمنی ہوا میں ابھی تک اپنی فوقیت قایم نہیں کرسکا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انگریزی ہوائی جہازوں نے ان بندرگاہوں کو نقصان پہونچایا جہاں جرمنی تیاریاں کررہا ہے۔ دریں اثنا۔ برطانیہ نے مقابلہ کے لئے نئی فوجیں تیار کرلی ہیں۔

دوسرا مورچہ بلقان میں ہے، جہاں کہ ترکی کے راستہ آگے بڑھنے کی دھمکی دے رہا ہے اور ایران اور عراق کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور ہندوستان سے برطانیہ کے سلسلہ رسل و رسائل میں مداخلت کرنا چاہتا ہے۔ اس سکیم پر عملدرآمد کرنے میں دیر ہوگئی ہے اور ممکن ہے کہ جاڑے میں بلقان میں کوئی خاص معرکہ نہ ہوسکے۔

تیسرا مورچہ بحر روم میں اٹلی اور برٹش کامن ویلتھ کے درمیان ہے اور وہاں خشکی کی لڑائی البانیہ اور شمالی افریقہ میں ہورہی ہے۔

چوتھا مورچہ جرمنی اور برطانیہ کے درمیان ہوائی لڑائی کا ہے۔ ایک دوسرے کے کارخانوں اور ٹرانسپورٹ سسٹم کو برباد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

پانچواں مورچہ دو سمندروں میں ہے۔ جرمن ڈبکنی کشتیاں برطانی جہازوں کو برباد کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔ لیکن سمندر پر ابھی تک برطانیہ کا ہی کنٹرول ہے اور جرمنی اور اٹلی کی درآمدی اور برآمدی تجارت کو روکنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ صرف بالٹک اور کالے سمندر ہی میں جرمن جہاز آزادی کے ساتھ آجاسکتے ہیں۔ جرمنی اٹلی کی امداد سے برطانیہ کی تجارت کی ناکہ بندی کررہا ہے اور مختلف طریقوں سے انگریزی جہازوں کو نقصان پہونچارہا ہے۔ حملہ میں ڈبکنی کشتیاں، دور دور تک اڑنے والے ہوائی جہاز اور سمندری جہاز استعمال کررہا ہے۔ بندرگاہوں کے راستہ میں بارودی سرنگیں ڈالکر بھی جہازوں کو نقصان پہونچایا جارہا ہے۔ فرانس کی بندرگاہوں اور ناروے کے ساحل پر قبضہ ہونے کے بعد جرمنوں کو چند سہولتیں حاصل ہوگئی ہیں۔ لیکن انگریزوں کو دنیا کے اور تمام حصوں میں سہولتیں حاصل ہیں جو کہ جرمن حملہ سے محفوظ ہیں۔ جرمنی کو جن سمندری اڈوں کے استعمال کی سہولت ہے وہ افریقہ میں اطالوی بندرگاہیں ہیں لیکن برطانیہ کی سمندری طاقت اس کے راستہ میں ایک زبردست رکاوٹ ہے۔

جرمن برطانی جہازوں پر حملہ کرنے میں انجنوں کا زیادہ استعمال کررہے ہیں وہ برطانیہ کے تجارتی جہازوں پر خاص طور پر حملہ کرتے ہیں۔

جرمنی کے کم از کم دو جنگی جہاز سوداگری جہازوں کو بعید سمندروں میں گشت لگارہے ہیں اور دھوکا دینے کے لئے وہ دوسرے ملکوں کا جھنڈا استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک جہاز جنوبی اٹلانٹک میں گشت لگایا ہے اور ایک دفعہ اس کے ساتھ معرکہ آرائی بھی ہوچکی ہے، دوسرا جہاز شانت ساگر میں ہے اور یہ وہی جہاز ہے جس نے ناروکے ٹاپو پر بمباری کی تھی، یہ حملہ آور جہاز غیر جانبدار بندرگاہوں کو استعمال نہیں کرسکتے کیونکہ اس سے غیر جانبداری کی خلاف ورزی ہوگی۔ اگر جاپان جرمنی کے سوداگری جہازوں کو اپنے بندرگاہوں میں ہتھیار بند کر یوسروں میں تبدیل ہونے کی اجازت دے دے۔ اس سے زبردست نقصان کا ڈر رہتا ہے۔ یہاں ایک مثال "الاباما کروسر" کی ہے جس کو امریکن سول لڑائی کے دوران میں ایک برطانی بندرگاہ پر ہتھیار بند ہونے کی اجازت دیدی گئی تھی، اس نے فیڈرل تجارت کو شدید نقصان پہونچایا جس کا تمام نقصان لڑائی ختم ہونے پر حکومت برطانیہ کو ادا کرنا پڑا۔

جاڑے کی لمبی راتوں میں جرمن حملہ آور جہازوں کے لئے ناروے کے ساحل کے راستہ اٹلانٹک سمندر میں پہنچ جانا مشکل ہے۔ لیکن پھر ان سے رسد و سپلائی کا مسئلہ آتا ہے۔ خاصکر تیل کی سپلائی کا مسئلہ ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ان کی سپلائی روک دی جائے۔

ان سے بچنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جہازوں کے ساتھ مضبوط حفاظتی جہاز بھیجے جائیں۔ جب سے جرمن جہاز نے "اٹلانٹک سمندر میں" جروس بے "جہاز کو برباد کردیا ہے۔ اس کے بعد سے بڑے مضبوط جہاز حفاظت کے لئے استعمال کئے جانے لگے ہیں کرسمس والے روز جب اٹلانٹک میں جرمنی کے کئی جنگی جہازوں نے برطانی جہازوں پر حملہ کردیا تو ان کے ساتھ اتنے مضبوط جہاز تھے انھوں نے حملہ آور جہاز کو بھگادیا جن جرمن جہازوں نے حملہ میں حصہ لیا وہ غالبا ایک جرمن بندرگاہ سے آئے تھے۔ دو یا تین جرمن کروسر جاڑے کی لمبی اور اندھیری رات میں اٹلانٹک سمندر میں پہونچ سکتے ہیں لیکن ان کے پاس صرف چند روز کے لئے تیل ہوتا ہے۔

جرمنی کے سمندری جہاز کے لئے ایک مشکل یہ ہے کہ وہ آسانی سے سوداگری جہازوں کا پتہ نہیں لگاسکتے جو کہ دور دور تک پھیلے رہتے ہیں۔ سمندر کے کچھ حصوں میں تو برطانی جہازوں کا زبردست پہرہ رہتا ہے تاکہ دشمن حملہ نہ کرسکے۔ ان میں نہر پناما سے کیپ آف گڈ ہوپ اور آبنائے جبرالٹر کا علاقہ شامل ہے۔

رومانیہ کا جدید انقلاب

رومانیہ میں ایک زبردست فوجی بغاوت ہوئی جسکو کچلنے میں حکومت کامیاب ہوگئی۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم ان پچھلے واقعات پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں جن کا اس بغاوت سے گہرا تعلق ہے۔

جب سے رومانیہ۔ جرمنی کے کنٹرول میں آیا ہے وہ اپنی مرضی کے خلاف بسرابیا روس کے حوالہ کرچکا ہے۔ ٹرانسلوینیا کا بڑا حصہ ہنگری کے حوالہ کرچکا ہے جنوبی ڈبروجہ بلغاریہ کو دے چکا ہے رومانیہ کے بادشاہ کیرول کو تخت سے اتارا جاچکا ہے ملک میں جنرل انٹنسکو ڈکٹیٹر بن گئے ہیں۔ اور ان کی حکومت میں آئرن گارڈ پارٹی کے نمائندے شامل ہیں۔ رومانیہ۔ جرمنی اٹلی اور جاپان کے ساتھ معاہدے میں شریک ہوگیا ہے جرمنی کے ساتھ اس کا ایک دس سالہ معاہدہ ہوگیا ہے جس میں جرمنی رومانیہ کی اقتصادی تنظیم اپنے ذمہ لے لی ہے۔

۲۸ نومبر کو جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا تھا کہ آئرن گارڈوں نے اپنے سیاسی مخالفوں سے بدلہ لینے کے لئے بہت سے سیاسی لیڈر موت کے گھاٹ اتار دیئے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۷ء کے انتخاب میں آئرن گارڈ پارٹی کو اتنی زبردست کامیابی حاصل ہوئی کہ بادشاہ کو اپنا وزیر اعظم تبدیل کرنا پڑا اور دوسری کیبنٹ بنائی اور اس نے آئرن گارڈ پارٹی کے خلاف سخت کارروائی کی لیکن آئرن گارڈ پارٹی کی سازشیں برابر جاری رہیں۔ ۳۰ نومبر سنہ ۳۸ء کو جب آئرن گارڈ پارٹی کے لیڈر کاڈرینو اور ۱۳ دیگر آئرن گارڈوں کو جیل خانہ سے بخاریسٹ تبدیل کیا جارہا تھا، آئرن گارڈوں نے زبردستی ان کو چھڑانے کی کوشش کی مگر انکو گولی سے اڑادیا گیا۔ پھر آئرن گارڈوں کو حکومت میں ٹکر ہوئی لیکن انکو فرو کردیا گیا۔ سنہ ۳۹ء میں انکی تحریک ماند پڑگئی۔ اور اس کے لیڈر جرمنی چلے گئے۔ گو آئرن گارڈ تحریک ماند پڑگئی تھی لیکن آئرن گارڈ پارٹی کے ممبر پھر بھی سرگرم رہے ۲۱ ستمبر کو وزیر اعظم کیلنسکو پر گولی چلائی لیکن حملہ آوروں کو گولی سے اڑادیا گیا لیکن اس کا نتیجہ بہت خطرناک نکلا موسیو کیلنسکو کے بعد جنرل ارگیسنو وزیر اعظم ہوئے، انہوں نے سینکڑوں آئرن گارڈوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ آئرن گارڈ پارٹی نے اس کا انتقام لینے کا عزم کیا۔ فرانس کی ہار کے بعد رومانیہ کے نازیوں کو موقع ہاتھ آگیا۔ جنرل انٹنسکو انکے ساتھ ملے ہوئے تھے وہ وزیر اعظم بن گئے اور انہوں نے شاہ کیرول کو تخت چھوڑنے پر مجبور کردیا اور اس کے بعد رومانیہ میں پھر آئرن گارڈ پارٹی کا بول بالا ہوگیا۔ پھر انہوں نے اپنے مخالفوں سے دل کھولکر انتقام لیا اور کئی وزیروں کی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یکم دسمبر کو ایک خبر میں بتلایا گیا تھا کہ آئرن گارڈوں نے صرف ایک شہر پلوسنی ہی میں دو ہزار اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار دیا جنیں زیادہ تر یہودی تھے۔ اس کے چند روز بعد ہی یہ خبر آئی کہ تین ماہ تک برسر اقتدار رہنے کے بعد آئرن گارڈ پارٹی نے اپنے سیاسی مخالفوں کا قتل عام شروع کردیا ہے۔ ان میں اعلیٰ افسر اور پولیس افسر بھی شامل ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آئرن گارڈ پارٹی تین حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔ جرمنی نے ان تینوں کو مجبور کیا کہ وہ ایک ہوجائیں اس حکم کے مطابق پارٹی کی تینوں شاخوں کے لیڈروں نے جنرل انٹنسکو سے درخواست کی کہ پارٹی کی کمان وہ اپنے ہاتھ میں لے لیں اور پھر پارٹی کی تنظیم کریں۔ انہوں نے اس شرط پر یہ عہدہ قبول کیا کہ آئرن گارڈ پارٹی کی پولیس برخاست کردی جائے اور پارٹی میں سے غیر پسندیدہ عناصر کو الگ کردیا جائے۔ اسوقت پوزیشن یہ ہے کہ طاقت برائے نام آئرن گارڈ پارٹی کے ہاتھ میں ہے لیکن اصل طاقت جنرل انٹنسکو اور رومانیہ کی فوج کے لیڈروں کے ہاتھ میں ہے جن کی پشت پر در پردہ جرمن ہیں۔

اس وقت رومانیہ میں جو بغاوت ہوئی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ آئرن گارڈ پارٹی کے کچھ ممبر پارٹی سے علیحدہ ہوگئے اور انھوں نے موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی مگر حکومت نے فوج کی امداد سے بغاوت کو کچل دیا۔

سبھاش بابو

سبھاش بابو کی پر اسرار گمشدگی سے تمام ملک میں سنسنی پھیل گئی ہے اس سے پہلے ہندوستان کے اور بھی سیاسی لیڈر بعض اوقات پر اسرار حالات میں غائب ہوئے ہیں لیکن ایک اتنی بڑی ہستی کا غائب ہوجانا جس نے انڈین نیشنل کانگریس کی صدارت کی ہو انوکھی قسم کا پہلا واقعہ ہے سردار سردول سنگھ کویشر نائب صدر آل انڈیا فارورڈ بلاک کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سبھاش بابو فرانسیسی ہندوستان تشریف لے گئے ہیں جہاں وہ غالبا روحانیت کی تکمیل کرینگے۔ لیکن یہ قیاس صحیح نہیں ثابت ہوا سبھاش بابو بیماری کی حالت میں جیلخانہ سے چھوڑے گئے تھے۔ اور اس بیماری نے ان پر بہت گہرا اثر ڈالا سیاسی میدان میں ان لوگوں سے اختلاف ہونے کی وجہ سے جن کے شانہ بشانہ انہوں نے کام کیا تھا وہ یونہی کچھ مضطرب تھے اس پر قید اور بیماری ان سب باتوں نے انکی ذہنی فضا کو بھی متاثر کیا۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کہاں گئے اور کس مقصد سے گئے لیکن ہماری دعا یہ ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں صحیح و سلامت ہوں اور انھیں اس بیماری اور ذہنی کشمکش سے جلد صحت نصیب ہو۔

آئینہ کانپور

یوم آزادی۔ ۲۶ جنوری سنہ ۴۱ء کو شہر میں یوم آزادی بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا، صبح کے وقت پربھات پھیریاں (قومی ترانے گانے والوں کی ٹولیاں) نکلیں اور مختلف پارکوں۔ عمارتوں۔ اور ذاتی مکانوں اور دوکانوں میں سہ رنگے جھنڈے لہرائے گئے، تین بجے دن کو تلک ہال سے ایک جلوس نکالا گیا۔ جو مختلف عمارتوں سے ہوتا ہوا پھول باغ پہونچا اور وہاں ایک عام جلسہ مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں ہوا۔ بندے ماترم کے بعد مسز شکنتلا شاستری نے ایک قومی نظم پڑھی اور چند دیگر نظموں کے بعد مسٹر ڈکشٹ سکریٹری کانگریس ستیہ گرہ کمیٹی نے شہر و ضلع سے ستیہ گرہ کرنے والوں کے نام سنائے اور آیندہ کا پروگرام بتلایا، بعدازیں ڈاکٹر مراری لال نے ایک مختصر تقریر میں موجودہ ستیہ گرہ پر روشنی ڈالی اور اسکے بعد مسٹر پیارے لال اگروال نے آزادی کا عہدنامہ پڑھا اور اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

محرم کا انتظامات محرم کے انتظامات کے سلسلہ میں حسب معمول حکام اور پولیس نے ۳۰ جنوری (یکم محرم) سے ۸ فروری تک شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی ہے جسکی رو سے ۵ آدمی سے زیادہ کا اجتماع اور ہتھیار وغیرہ لیکر چلنا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اس حکم کا نفاذ جائز جلوسوں پر نہ ہوگا۔

بچوں کا دن یکم فروری کو بسنت کے موقع پر شہر کے چلڈرن ایسوسی ایشن (انجمن اطفال) نے بچوں کا دن منانا طے کیا ہے مسٹر کرشن دنانک بھٹ کے سکریٹری ایسوسی ایشن مذکور نے پبلک سے ایک اپیل کی ہے کہ وہ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی اپنے اپنے محلوں میں چھوٹے بچوں طالب علموں کے جلسے کریں اور ان جلسوں میں غریب و امیر سب ہی بچوں کو کھیل کود اور گانے بجانے اور قصہ کہانی سننے کا موقع دیں اور انکی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے انعامات تقسیم کریں، آپ نے بچوں کے والدین سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ بچوں کے کھیل کود کے لئے کھیل کے میدان مہیا کریں۔ اور انکے پڑھنے لکھنے کا شوق بڑھائے اور انکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم بڑھائیں، آپکی تجویز یہ ہے کہ بچوں کے جلوس نکالے جائیں اور ان جلسوں کی کارروائی سکریٹری ایسوسی ایشن مذکور کے پاس بھیجی جائے کی آپ نے درخواست کی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر مسٹر بھٹ کے کی اپیل پر کافی توجہ دینگے اور بچوں کا دن مناکر ایک اہم اور ضروری خدمت کو انجام دیں گے۔

آل انڈیا مشاعرہ گزشتہ ہفتہ شہر کے ادبی ذوق رکھنے والے حضرات کی ایک میٹنگ مسٹر ہری کشن ماتھر سکریٹری وارکیٹی کے بنگلہ پر ہوئی جسمیں یہ طے کیا گیا کہ اعلیٰ پیمانہ پر ایک آل انڈیا مشاعرہ اپریل کے شروع ہفتہ میں کرنے کا انتظام کیا جائے اور اسکے ذریعہ سے جو آمدنی ہو وہ اخراجات پورا کرنے کے بعد وارفنڈ میں دیدی جائے، اس جلسہ نے یہ بھی طے کیا کہ سب سے پہلے ہندوستان کے تمام مشہور شعرا کرام سے اشتراک عمل کی درخواست کی جائے

ستیہ گرہی عورتیں۔ مہاتما گاندھی نے کانپور سے صرف چار مندرجہ ذیل عورتوں کو ستیہ گرہ کرنے کی اجازت دی ہے جو مندرجہ ذیل تاریخوں میں ستیہ گرہ کریں گی۔

(۱) مسز پربھا ڈکشٹ (۳۱ جنوری کو موضع نرائن پور میں)
(۲) مسز شکنتلا شاستری (یکم فروری کو جیورا اکبری میں)
(۳) مسز شیو دیوی (۳ فروری کو موضع بیری میں) (۴) مسز گومتی بائی (۵ فروری کو موضع بورہ میں)

۸ جنوری کو ان ستیہ گرہی عورتوں کو سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے اڈریس دیا گیا۔

ستیہ گرہ ۲۸ جنوری کو پنڈت گنگا سہائے چوبے کو ۱۹ جنوری کے لیبر ڈے کے سلسلہ میں ایک تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔

مسٹر لکشمی کانت شکلا اور مسٹر پیارے لال بھارتیا ممبران ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی اور مزدور سبھا کے کارکن مسٹر بدھو کو تحفظ قانون ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر غازی محمد جلیل کو ٹیپو سلطان ڈے میں ایک نظم پڑھنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ہرتال ۲۹ جنوری کو پنڈت گنگا سہائے چوبے کی گرفتاری پر شہر میں ہرتال رہی۔

آنریری مجسٹریٹی سے استعفیٰ اور ستیہ گرہ ڈاکٹر بی۔ این۔ بنرجی اور مسٹر ...... نے آنریری مجسٹریٹی سے استعفیٰ دینے کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ستیہ گرہ کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

مسٹر آفاق حسین جوہر مسٹر آفاق حسین جوہر اڈیٹر لنبار خیابان کا پور پر گزشتہ سنہ ء میں .... کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا گیا تھا جسمیں ۲۵۰ روپیہ کا جرمانہ ہوا تھا اپیل کرنے پر عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رہا، اور جرمانہ کی یہ رقم نہ جمع کرنے کی وجہ سے جوہر صاحب کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

مردم شماری مردم شماری کے سلسلہ میں مجلس اتحاد ملت کے روح رواں مسٹر فاروق نے متعدد محلوں میں جلسہ کرکے مردم شماری کی تفصیلات اور اسکی اہمیت کو لوگوں پر واضح کیا۔

مسلم لیگ صوبہ کی مسلم لیگ نے ممبر سازی کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ترتیب فہرست و جانچ کرنے ۱۰ مارچ اور ابتدائی لیگیوں کے انتخاب کے لئے ۱۰ مارچ سنہ ۴۱ء تک مقرر کی ہے۔

فارورڈ بلاک مسٹر جگناتھ پرشاد جوہری سکریٹری سٹی فارورڈ بلاک نے فارورڈ بلاک سے استعفیٰ دیدیا ہے

ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کانگریس کو چھوڑنے کے بعد مسٹر ایم۔ این رائے نے ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی قایم کی ہے اس پارٹی کی مقامی شاخ کا افتتاحی جلسہ ۲۸ جنوری کو ہوا مسٹر دویندر ناتھ نے جلسہ کی صدارت کی اور آپ نے دوران تقریر میں فرمایا کہ فاسسٹ طاقتیں جمہوری نظام کیلئے بہت بڑا خطرہ ہیں لہذا انکو نیست و نابود کرنے میں سب لوگوں کو امداد کرنا چاہئیے

اسٹوڈنٹ فیڈریشن مسٹر فاروق جنرل سکریٹری آل انڈیا اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے ایک بیان میں دہلی یونیورسٹی کے طلبا کے خلاف جو کارروائی کی جانے کی تجویز ہے اسکے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور اسکے خلاف احتجاج کرنے کیلئے ۳۰ جنوری کی تاریخ مقرر کی ہے۔

طالب علم گرفتار مسٹر گھوبنس گور کو بھوک ہرتال کرنے کے جرم میں اگریکلچر کالج سے نکالدیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہرتال کالج کی عمارت میں پھر شروع کردی لہذا انکو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔

اڈریس ۳۰ جنوری سنہ ۴۱ء کو ۵ بجے دن کو کانپور میونسپل بورڈ مسٹر ہنری ہارسمین منیجنگ ڈائرکٹر سودیشی کاٹن ملس کمپنی لمیٹڈ کو اڈریس دیا جسمیں مردانہ و زنانہ اسپتال کے بنانے کیلئے شاہانہ عطیہ دینے پر آپکی توصیف و تعریف کی گئی۔

مولانا محمد علی اسکول ۲۹ جنوری کو تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے مسلمانوں کی ایک جلسہ مولانا محمد علی میموریل اسکول میں منعقد ہوا جلسہ میں ایک کمیٹی مقامی مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کا اندازہ لگانے اور موجودہ تعلیمی مسئلہ کا حل معلوم کرنے کیلئے قایم کیگئی اس کمیٹی کے صدر مسٹر وکیل الدین قدوائی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن میونسپل بورڈ اور سکریٹری مسٹر شبیر احمد منتخب کئے گئے کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اور مناسب حضرات کو بھی شامل کرسکتی ہے کمیٹی کا دفتر مولانا محمد علی میموریل اسکول میں رہے گا۔

ناک کاٹ لیگی سکندرا کے سب انسپکٹر مسٹر صابر حسین کی ناک ایک نائی مسمی مادو نے کاٹ لی ہے نائی گرفتار

سبد گل

برلن کی ایک نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ برلن کی حسین وجمیل لڑکیوں نے ایک "بوسہ فنڈ" قایم کیا ہے اس "بوسہ فنڈ" میں بوسوں کے ذریعہ روپیہ جمع کیا جاتا ہے، تاکہ اس روپیہ سے حکومت جرمنی طیارے خرید کر بے گناہوں پر بم گرا سکے۔

زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ پہلے تو لڑکیوں کے حسین و جمیل رخسار لوگوں کے دلوں پر بجلیاں گرایا کرتے تھے لیکن اب یہی رخسار عوام کے دلوں پر بجلیاں گرانے کے بجائے بے گناہوں پر بم برسا رہے ہیں۔

جرمنی کی خوبصورت لڑکیوں کی یہ ستم شعاری معلوم نہیں کہ شاعرانہ ذوق رکھنے والوں کے طبقہ میں کس نظر سے دیکھی جائے گی۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس معاملہ میں کسی شاعر سے رائے لی جائے تو وہ یہ کہے گا کہ "بوسہ فنڈ" سے بم بار طیاروں کی بجائے اگر مرہم خرید کر جرمن سپاہیوں کی مرہم پٹی کی جائے تو یہ زیادہ موزوں ہے لیکن جب جرمن لڑکیاں ستم شعاری ہی پر تلی ہوئی ہیں تو کیا کیا جائے۔ معلوم نہیں کہ انکی ستم شعاری کون کون سے "فنڈ" قایم کرکے دنیا کے امن کو برباد کرے گی۔

جاپان کی لڑکیوں کا اور عورتوں کا آجکل طبی معائنہ ہو رہا ہے اور ہر لڑکی کے متعلق یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ وہ کتنے بچے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

سنا ہے کہ ڈاکٹروں کی ایک فوج اس مقصد کے لئے مقرر کر دی گئی ہے کہ وہ ہر لڑکی کا طبی معائنہ کرکے رپورٹ دے کہ اس لڑکی میں بچے پیدا کرنے کی کس حد تک صلاحیت ہے۔

جاپان گورنمنٹ کو اسکی ضرورت اسلئے پڑی کیونکہ لاکھوں جاپانیوں کے چین میں کٹ جانے کے بعد یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں جاپان کی آبادی نہ گھٹ جائے۔ چنانچہ جاپان کی آبادی بڑھانے کے لئے حکومت پوری کوشش کر رہی ہے۔ اور اس نے عورتوں کے نام حکم جاری کر دیا ہے کہ عورتیں بچوں کی پیداوار زیادہ سے زیادہ بڑھائیں اگر اس پیداوار میں انکو دقت محسوس ہو تو حکومت سے مدد لیں۔

جاپانی حکومت کو شاید اس کا علم نہیں کہ ہندوستان میں ایسے دوا فروش موجود ہیں جو اپنی دوا کے ذریعہ سے صرف دو تین روپیہ میں ایک عدد بچہ بنا دیتے ہیں، کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہندوستانی دوا فروشوں سے حکومت جاپان اس معاملہ میں مدد نہ لے، ہندوستانی دوا فروشوں تو کیا ہندوستان کے ہزاروں منچلے نوجوان اس "نیک کام" میں حکومت جاپان کی مدد کے لئے ضرور تیار ہو جائینگے۔

پولینڈ کے ایک خفیہ اخبار نے رونا رویا ہے کہ نازی سپاہی پولینڈ کی لڑکیوں کو اٹھا کرلے جاتے ہیں، اور ان کے ساتھ وحشیوں اور جانوروں جیسا سلوک کرتے ہیں۔

بہت خوب جرمن سپاہیوں سے اگر وحشیوں اور درندوں کے سلوک کی امید نہ رکھی جائے گی تو کیا ان سے یہ توقع کی جائے گی کہ وہ مہاتما ثابت ہوں گے۔

انگریزی فوجیں درنا پہنچ گئیں

لندن ۲۵ جنوری۔ قاہرہ کی اطلاع ہے کہ انگریزی فوجیں تبروک سے ۹۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ وہ درنا کے پاس پہنچ گئی ہیں۔ یہ بھی لیبیا کا سب سے اہم بندری اڈہ ہے کل رات کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ بحیم میں انگریزی فوجیں دستے گزالا تک پہنچ گئے۔

ادب لطیف

کشمکش

از چاند شرما جرنلسٹ، شملہ

میرے دماغ میں ایسے سینکڑوں خیالات ہیں جنہیں میں کاغذوں پر منتقل کرنا چاہتا ہوں، میرے دل میں ایسے سینکڑوں خیالات اٹھتے ہیں جن کا اظہار کرنے کے لئے میری زبان ترستی اور تڑپتی ہے، میں دن رات لکھتا رہتا ہوں، لیکن پھر بھی بہت سے خیالات ایسے رہ جاتے ہیں جنھیں میں قلمبند نہیں کر سکتا، میں تنہائی میں اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہوں پھر بھی میرا جی نہیں بھرتا۔

میرے دل میں ایک الجھن سی رہتی ہے اور دماغ میں ایک طوفان سا۔ میں اس کشمکش میں مبتلا ہوں نہ معلوم مجھے موت کا بلاوا کب آ جائے اور کب مجھے یہ سب کچھ چھوڑ کر چل پڑنا پڑے، جب میں شفق کی سرخی کو دیکھتا ہوں تو میرے جی میں خیال آتا ہے کہ شاید میں پھر اسے کبھی نہ دیکھ سکوں، شاید پھر کبھی اس ٹھنڈی ہوا کو نہ محسوس کر سکوں، نہ معلوم کب آ جائے گا بلاوا۔ اور مجھے یہ سب کچھ چھوڑ کر چل دینا ہو گا: میں اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکوں گا۔ نہ دل کی باتیں بتا سکوں گا۔ بلکہ اس دنیا سے پہلے ہی چل دونگا۔ کیونکہ یہ میرے اختیار میں نہیں بلکہ میں کسی اور طاقت کے آدھین ہوں، جب میں یہ سب کچھ سوچنے لگتا ہوں تو دماغ میں ایک الجھن سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور میں کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔

ص "اوٹ نائیٹ" تھا۔ لیکن اس فلم کی کہیں بھی نمائش نہ ہو سکی۔

اس کے بعد اب وہ زمانہ آتا ہے جب دنیا کے سامنے ایک حد تک کامیاب ناطق فلم پیش کیا گیا وارنز برادرس نے اگرچہ ۱۹۲۶ء میں ناطق فلم تیار کیا تھا، لیکن سب سے پہلا سو فیصدی ناطق فلم "لائٹ آف نیویارک"، وارنز برادرس نے ۱۹۲۸ء میں منظر عام پر پیش کیا، جو اس وقت کامیاب ناطق فلم تصور کیا گیا۔

ٹیلی ویژن آپ یقیناً اس سے واقف ہونگے کہ ایک مغربی سائنسداں نے ایک ایسی چیز ایجاد کی ہے جس کا تعلق بجلی اور ہوا کی لہروں سے ہے جسکے ذریعہ سے اگر آپ چاہیں تو اپنے کمرہ میں اس چیز کو لگا کر لندن وپیرس اور نیو یارک کے سینماؤں میں جس فلم کی نمائش ہو رہی ہو اسے اپنے کمرہ میں بیٹھے ہوئے دیکھ سکتے ہیں اور یہی نہیں ملک کشمیر وسوئزرلینڈ کی گلپوش وادیوں اور جنت نگاہ مناظر سے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، وہاں کے پھولوں کی خوشبو سے مشام جاں کو معطر کر سکتے ہیں اور وہاں کی برفباری کی ٹھنڈک کو محسوس کر سکتے ہیں۔

دنیا کا ہر وہ منظر اور شے جسے آپ ہاں گئے بغیر نہ دیکھ سکتے تھے صرف ایک سوئچ دبا کر اپنے کمرہ میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ اور ان تمام مناظر کے اثرات سے متاثر بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ سائنس کا ایک محیر العقول کرشمہ ہے اور اسی کا نام ٹیلی ویژن یا دور بینائی ہے۔

ٹکنی کلر انسان چونکہ فطری طور پر اپنے گرد و پیش کی چیز کو مختلف الانواع رنگوں میں دیکھنے کا خواہشمند رہتا ہے اور جاذب نظر رنگینیوں سے زیادہ محظوظ رہتا ہے اس لئے پردۂ سیمیں پر متحرک تصاویر کے سیاہ وسفید رنگوں سے اس کی رنگین طبع کی پیاس نہیں بجھتی تھی اور یہ اس کا متمنی تھا کہ کاش! فلم میں قدرتی رنگ اپنی اصلی حالت میں پیش ہو سکتا۔ دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں نے اس کی تحقیقات و دریافت میں دن رات ایک کر دیا اور آخر کار قدرتی رنگ آمیزی کے دو کامیاب طریقے ایجاد کر چھوڑے۔ یعنی ٹکنی کلر اور سنی کلر اور انہی دونوں کی مدد سے رنگین فلم تیار کئے جاتے ہیں، قدرتی رنگ آمیزی صنعت فلمسازی کی ترقی کا ایک زریں کارنامہ ہے اور دنیا کے ہر ہر گوشہ میں اس نئی ایجاد کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کا ×

عالم نسواں

مردوں سے ہوشیار رہو

یورپ میں عورتوں اور مردوں کے درمیان بری طرح سے بے اعتمادی پھیلی ہوئی ہے۔ یہ بے اعتمادی کس حد تک بڑھ چکی ہے۔ اس کا اندازہ ایک فرانسیسی خاتون کے مندرجہ ذیل خیالات سے ہو سکتا ہے۔ ہم خاتون مذکور کے طویل مضمون کے چند حصے ناظرین کی معلومات کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

میں عورتوں کو متنبہ کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ مردوں سے ہوشیار رہیں مرد جیسے بھلے مانس دکھائی دیتے ہیں ویسے ہرگز نہیں ہوتے بلکہ جو مرد دیکھنے میں جتنا زیادہ بھلا مانس ہوتا ہے وہ اکثر اوقات اتنا ہی زیادہ خطرناک بھی ثابت ہوتا ہے عورتوں کو چاہیئے کہ وہ مردوں سے ہوشیار رہیں اور دیکھ بھال کر ان سے تعلقات پیدا کریں۔

قدرت نے مرد کو بڑا ہی "فیاض دل" بنایا ہے وہ اپنے ادنے سے جذبہ پر ہزاروں روپیہ برباد کر دیتا ہے۔ میں ایسے مردوں سے واقف ہوں۔ جنہوں نے معمولی معمولی باتوں پر بے شمار روپیہ پانی کی طرح بہا دیا ہے۔ لیکن عورت کے معاملہ میں تقریباً ہر ایک مرد نہایت کنجوس ثابت ہوتا ہے جب وہ کسی عورت پر روپیہ صرف کرتا ہے تو بار بار اسے جتاتا ہے۔ اور یہ سوچتا ہے کہ وہ فضول خرچی کر رہا ہے۔

مردوں کو سب سے زیادہ وہ بیویاں پسند ہیں جو کفایت شعار ہوں اور آرام طلب ہوں یعنی مرد ایسی عورتوں کو پسند کرتے ہیں جو مردوں سے روپیہ نہ صرف کرائیں لیکن مردوں کی خوب خدمت کریں۔ یا بالفاظ دیگر مردوں کو ایسی باندیوں کی ضرورت ہے جو مفت میں انکی خدمت کرتی رہیں۔ جو عورتیں مردوں کی خدمت نہیں کرتیں، اور روپیہ بھی خوب خرچ کرتی ہیں مرد ہمیشہ انکی برائی کرتے ہیں۔

جب کسی خوبصورت اور نوعمر لڑکی سے کوئی نوجوان بتیا بانہ محبت کر رہا ہو، تو سمجھ لو کہ وہ اس ناسمجھ لڑکی کو دھوکہ دے رہا ہے۔ نوجوان لڑکیوں کو دھوکہ دینے کا فن خوب جانتے ہیں۔ جب نوعمر اور سادہ لوح لڑکیاں ان کے پنجہ میں پھنس جاتی ہیں۔ تو یہ انکے ساتھ عیش اڑاتے ہیں اور اس کے بعد کوئی بہتان رکھ کر ہمیشہ کے لئے ان سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔

تم اگر کسی بچے کی ماں بن گئی ہو تو بڑی خوش نصیب ہو کیونکہ ماں بننے کے بعد شوہر اپنی بیویوں کو بہت کم طلاق دیا کرتے ہیں۔ طلاق نہ دینے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ انکو اپنی بیویوں سے محبت ہوئی ہے بلکہ بڑی وجہ یہ ہوتی ہو کہ انکو اپنے بچے کے لئے مفت کی دایہ اور اتالیق مل جاتی ہے۔

اگر کسی عورت سے دو روپیہ کا بھی نقصان ہوتا ہے تو مرد کہتا ہے کہ تم "بڑی بیوقوف ہو" "تم میں ذرا بھی عقل نہیں"۔ لیکن اگر مرد خود ہزاروں روپے کا نقصان کر دے تو کہتا ہے کہ "اتفاقی طور پر یہ نقصان ہو گیا۔ انسان قسمت کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتا یعنی عورت کا کیا ہوا نقصان تو بے عقلی ہے۔ اور مرد کا کیا ہوا نقصان قسمت کی کرشمہ سازی۔

(دین ودنیا)

× خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور تقریباً دنیا کا ہر فلمساز اب صرف رنگین فلم تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہندوستان میں امپیریل فلم کمپنی کو جہاں پہلا ناطق فلم "عالم آرا" تیار کرنے کا فخر حاصل ہے وہاں پہلا ہندوستانی فلم "کسان کنیا" کی تیاری کی اولیت کا سہرا بھی انکے سر بندھا ہے۔ مستقبل میں صنعت فلمسازی کس حالت میں ہوگی اور ارتقا کی کونسی منزلیں طے کریگی اور اس کے اندر کیسی ایجادات وترمیمات ہونگی اس کے متعلق کوئی شخص صحیح رائے قایم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مندرجہ بالا ایجادات واختراعات سے قارئین اچھی طرح واقف ×

بچوں کی دنیا

باغ صحت کی شادابی

بچو! جسم انسان کا نشوونما زیادہ تر اس غذا سے ہوتا ہے کہ جو انسان اپنی ضرورت کے لئے استعمال کرتا ہے۔ غذا ہضم ہو جانے کے بعد ان اجزا میں منتقل ہو جاتی ہے جو جسمانی نشوونما اور قیام صحت کے لئے ضروری ہیں۔ انہی چیزوں سے خون بنتا ہے، ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اعصاب اور عضلات کو تقویت حاصل ہوتی ہے، لہذا اپنی صحت کے گلشن کو خزاں سے بچانے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے

(۱) غذا ایسی کھائی جائے جو بآسانی جزو بدن ہو سکے اور غذا میں تازہ ترکاریوں۔ پھلوں۔ دودھ مکھن۔ انڈوں۔ اور پنیر کا استعمال ضروری ہے

(۲) غذا پابندی وقت کے ساتھ کھانا چاہیئے، اور دو اوقات کے درمیان میں کوئی چیز ہرگز نہ کھائی جائے۔

(۳) غذا ہمیشہ خوب چبا کر کھانا چاہیئے۔ جلدی جلدی کھانے سے فارغ ہونا صحت کے لئے بہت مضر ہے۔

(۴) کھانے کے بعد منہ اور دانتوں کو خوب صاف کر لیا جائے، دانتوں کو قوت دینے کے لئے سخت غذاؤں کا استعمال بھی ضروری ہے۔

(۵) ناک کے نتھنے ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔ تاکہ تنفس میں آسانی ہو۔ منہ سے سانس لینے کی عادت قابل ترک ہے۔ اس طریقہ سے منہ میں صفائی کا جو قدرتی سیال مادہ ہوتا ہے وہ تلف ہو جاتا ہے۔

(۶) کھانے سے پہلے ہاتھوں اور ناخنوں کو خوب صاف کر لیا جائے۔

(۷) دن اور رات میں تازہ ہوا کا خیال رکھا جائے۔ کمرے کے روشندان ہمیشہ کھلے رکھنا لازم ہے جسم میں جو فاسد مادہ پیدا ہوتا ہے وہ اسے کھال پھیپھڑوں۔ گردوں، اور آنتوں کے ذریعہ خارج کرتا رہتا ہے۔ فضلات کو خارج کرنے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ رکھنا بہت ضروری:۔

(۱) روزانہ غسل کی عادت اختیار کی جائے۔ مسامات کی صفائی کے لئے صابن کا استعمال ضروری ہے سرد پانی کے مقابلہ میں نیم گرم پانی زیادہ مفید ہوتا ہے۔

(۲) لباس ایسا پہننا چاہیئے کہ گردن اور سینہ پر تنگ نہ ہو۔

(۳) کھانے کے درمیان میں صاف پانی خوب پیا جائے

(۴) رفع حاجت کے لئے روزانہ وقت مقررہ پر جائیں۔

(۵) ورزش روزانہ کی جائے۔

حفظان صحت کے ان ضروری اصول کے علاوہ ایک اور چیز انسانی صحت کے لئے بہت ہی ضروری اور مفید ہے۔ وہ چیز خوش مزاجی ہے۔ غصہ صحت کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ جن لوگوں کو بات بات پر غصہ آتا ہے وہ ہمیشہ مریض اور کمزور ہی رہتے ہیں۔ غم وغصہ سے تپ دق کا عارضہ بہت ہوتا ہے۔ اطمینان قلب اور خوش مزاجی سے صحت کو استحکام حاصل ہوتا ہے اور جسم کے اعضائے رئیسہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ انسان جسقدر خوش رہتا ہے اسی قدر اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔ اگر تمہیں صحت پیاری ہے تو غم وغصہ اور فکر کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔ جو شخص ہر وقت غم و غصہ میں گرفتار رہے اگر وہ بہتر سے بہتر غذا بھی کھائے تو اس کی صحت اچھی نہیں رہ سکتی۔

× ہو چکے ہیں۔ ایسی حالت میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ کیونکہ صنعت فلمسازی کی ارتقائی منزلیں ابھی ختم نہیں ہوتیں بلکہ ابھی حال ہی میں جاپان سے یہ خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر ٹیکیو شیمیز و ایک جاپانی سائنسداں نے متحرک تصاویر کا ایک

(باقی برصفحہ ۶ کالم ۴ پر)

پردۂ فلم

متحرک اور بولتی تصاویر کی تاریخ

از جناب عبد الوکیل صاحب

متحرک اور بولتی تصاویر کے سلسلہ میں معاصر عکاس نے ایک نہایت کارآمد مضمون شایع کیا ہے جسے ہم ناظرین کی معلومات کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

ڈیسن کو جہاں گراموفون کے موجد ہونے کا فخر حاصل ہے وہاں متحرک تصاویر کی ایجاد کی اولیت کا سہرا بھی اسی کے سر بندھتا ہے، آج سے نصف صدی قبل ۱۸۸۹ء میں "کینیٹوگراف" اور "کینیٹواسکوپ" نامی دو ایسی مشینیں اڈیسن نے ایجاد کی تھیں، جن کے ذریعہ سے چلتی پھرتی تقویریں دکھائی جا سکتی تھیں، لیکن بعض اہم مشکلات کی موجودگی اور سند نہ ملنے کی وجہ سے متحرک تصاویر ۱۸۹۶ء سے پہلے منظر عام پر نہ پیش کی جا سکیں۔

مسٹر فریز گرین اور مسٹر آر۔ ڈبلیو۔ پرلس جیسے ماہرین فن بھی متحرک تصاویر کی ایجاد میں بیحد ممد ومعاون ثابت ہوئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایڈورڈ موئے برج۔ جو کیلیفورنیا کا باشندہ تھا اس کی ایجاد در ترمیم تمام ترمیمات سے زیادہ اہم وکامل سمجھی گئی۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اڈیسن سے پہلے ۱۸۹۶ء میں جس نے "بردکراف" کو پبلک کے سامنے پیش کیا وہ لومیری برادرس تھے۔

اس جگہ دو اور ماہرین فن کا تذکرہ کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ متحرک تصاویر کی ایجاد میں ان دونوں حضرات نے بہت کچھ مدد پہنچائی ہے اور اگر ۱۸۵۶ء میں مسٹر پارکر نے "سیلولائیڈ" نہ ایجاد کی ہوتی اور ۱۸۸۸ء میں مسٹر ہینی بال نے سیلولائیڈ کے فیتے نہ تیار کئے ہوتے تو شاید موجدین متحرک تصاویر کو اپنی ایجاد میں اتنی سہولت نہ ہوتی۔

ہر کیف! ماہرین فن کی ضروری ترمیمات سے یہ ایجاد ارتقائی منزلیں طے کرنے لگی۔ اور ابتدا میں اگرچہ معدودے چند ہی تصاویر گھر دنیا میں نظر آتے لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس کا شوق وبا کی طرح ہر ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل گیا اور طرح طرح کی مشینیں ایجاد ہوئیں۔ غرض ۱۹۱۰ء میں سینما موجودہ حالات کے متعدد منازل طے کر چکا تھا لیکن آج اس میں کچھ اور بھی جدید طریقہ پر اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ناطق فلم کی ایجاد ابھی خاموش فلم ارتقا کی تمام منزلیں طے کرنے بھی نہ پایا تھا کہ لوگوں کی طبعیتیں بولتا فلم دیکھنے کو مچلنے لگیں اور ۱۹۱۳ء میں پہلی بار خاموش فلم کو ناطق بنانے کی کوشش کی گئی لیکن افسوس کہ اس میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی اس کے بعد بعض لوگوں نے موم یا دھات پر آواز ضبط کرکے اسے خارج کرنے کے متعدد طریقے رائج کئے اور دائمی بر تجربات ہوتے رہے۔ یکایک لندن کے نواحی علاقہ برکسٹن میں ایک فرانسیسی سائنسداں مسٹر یوگین لوسٹے نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جو آواز کو موم یا دھات پر ضبط کرنے کے بجائے فلم ہی پر محفوظ کر لیتا تھا۔ فلم پر آواز ضبط کرنے کا یہ پہلا آلہ تھا۔

اس کا طریق کار موجودہ زمانہ کے ساؤنڈ کیمرہ کے طرز کا تھا سیٹ میں اداکاری کے قریب مائیکروفون نصب کر دیا جاتا تھا، جس کے ذریعہ سے آواز برقی تاروں سے گزرتی ہوئی روشنی کی شکل پر منتقل ہو کر اپنا عکس فلم پر ڈالتی اور اس طرح آواز اس پر ضبط ہو کر رہ جاتی تھی۔ اس مشین کی ساخت وعمل بالکل زمانہ حال کے "ساؤنڈ ٹریک" اور "ساؤنڈ کیمرہ" کی طرح تھا ۱۹۲۳ء میں ڈاکٹر لی۔ ڈی فاسٹ نے فلم پر آواز کے عکس لینے کا ایک دوسرا آلہ ایجاد کیا جو کامیاب ہوا اور ڈاکٹر موصوف نے دو ریل کا ایک ٹاکنگ فلم بھی تیار کیا تھا۔

بعض کا خیال ہے کہ ۱۱ فروری ۱۹۲۰ء میں برٹش آکسٹک فلمز نے برلن کے ایک اسٹوڈیو میں ایک ٹاکنگ فلم تیار کیا تھا۔ اس کی آواز بھی ریکارڈ کے بجائے فلم ہی پر ضبط کی گئی تھی۔ اس فلم کا نام "شاید" ص

اقوال زرین

غصہ

غصہ کی وجہ سے انسان اپنے ماتحتوں کو اپنا افسر بنالیتا ہے۔ (ایمرسن)

اعتدال کی وجہ سے زیادہ غصہ سے بڑھ کر انسان کی فطرت میں کوئی ایسی چیز نہیں، جو اسے بدنما وحشی بنا سکے۔

بار بار غصہ آنے سے روح کا غصہ کی طرف میلان ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مزاج میں خشکی چڑچڑاپن ذود رنجی پیدا ہو جاتی ہے (ڈیلونارک)

ذرا ذرا سی بات پر غصہ کرنا کمینگی چھچھوراپن ہے غصہ سے بھڑک اٹھنا وحشت ہے، ہمیشہ غصہ کی مشق کرنا گویا شیطان کی نقل کرنا ہے۔ لیکن غصہ کو دبا لینا صرف دانائی اور عقلمندی ہی نہیں بلکہ مردانہ وار کام ہے۔ (دالٹر)

ہر وقت غم و غصہ میں بھرے رہنے سے قوت ہاضمہ ہمیشہ کے لئے ناکام ہو جاتی ہے۔

نرم جواب غصہ کو دوڑا دیتا ہے۔ (شیکسپیر)

موج تبسم

مجسٹریٹ۔ (ملزم سے) "جوتہ چرانے کے الزام میں تم پر پچاس روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے۔"

ملزم۔ "مگر حضور میں نے جو جوتہ چرایا تھا اس کی قیمت تو دو روپیہ بھی نہیں ہوگی۔"

شوہر (بیوی سے) "پیاری میں تمہاری سالگرہ کے لئے موتیوں کا یہ خوبصورت ہار لایا ہوں، کیا تمہیں پسند ہے؟"

بیوی:۔ "مگر آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے موٹر کار کا بہت شوق ہے؟"

شوہر:۔ "پیاری مجھے تمہارے اس شوق کا علم ہے لیکن میں کیا کروں تمام شہر میں انتہائی تلاش اور جستجو کے باوجود مجھے نقلی موتیوں کی طرح نقلی موٹر کار نہ مل سکی۔"

ڈاکٹری کا پروفیسر:۔ فرض کرو کہ میں نے دمہ کے مریض کے لئے جو علاج تم کو بتایا ہے۔ اس سے کسی مریض کو فائدہ نہ ہوا تو اسوقت تم کیا دوسرا طریقہ اختیار کرو گے؟"

ڈاکٹری کا طالب علم:۔ میں فوراً اپنے بل کے وصول کرنے کی کوشش کرونگا کیونکہ مریض کے ساتھ رقم کے ڈوبنے کا بھی اسی حالت میں اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دلچسپ معلومات

جدید تحقیقات سے لکڑی کی بائیس ہزار قسمیں دریافت ہوئی ہیں، ان میں بعض لکڑیاں ایسی ہیں جن سے مٹھائیاں بنائی جاتی ہیں، اور بعض سے کپڑے بنتے ہیں اور موٹر کے لئے تیل نکالے جاتے ہیں۔

یوکرین کے ایک دریا کی تہ میں سقین قدم کے زمانہ کی ایک کشتی ملی ہے جو پہلے کی دریافت کشتیوں سے ڈھائی گنا زیادہ بڑی اور لمبی چوڑی ہے

ہمیشہ سرسبز رہنے والے درخت سائبیریا میں ملتے ہیں۔

سب سے زیادہ چاندی میکسیکو میں پائی جاتی ہے۔

انگلستان میں پچھلے دنوں ایک ریڈیو غبارہ کی پرواز کے ریکارڈ نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا یہ غبارہ ۸۰ منٹ میں ۱۳۲۰۶۲۵ فٹ کی بلندی پر پہنچ گیا، اور وہاں سے کامیاب واپس آگیا اس کا نام ریڈیو غبارہ اس لئے ہے کہ ریڈیو کے ذریعہ اس کی پرواز کی خبر لی جاتی ہے۔

فرانس کے ایک انجینئر نے اس قسم کی موٹر ایجاد کر لی جو بجائے پٹرول کے کوئلہ کی گیس سے چل سکتی ہے۔ امید ہے کہ یہ جدید انکشاف موٹر کی دنیا میں انقلاب پیدا کر دے گا۔

عموماً پانچ آدمیوں کی طاقت ایک گھوڑے کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔

ایک اونٹ اتنا بوجھ اٹھاتا ہے، جتنا چار ٹٹو اٹھاتے ہیں۔

ایک فرانسیسی مبصر نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ عورتوں کے پاؤں دیکھکر اسی طرح عورت کی طبیعت کا اندازہ کرسکتا ہے جس طرح ہاتھ دیکھکر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس واشنگٹن پہنچ گئے!

اناپولس ۲۵ جنوری۔ برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ پہلے ہی وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ اپنے جہاز سے اترنے کے بعد لارڈ ہیلی فیکس پریزیڈنٹ روزولٹ کے جہاز میں گئے جہاں پریزیڈنٹ نے انکا استقبال کیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا پریزیڈنٹ کسی نئے سفیر کی آمد پر انکا استقبال کرنے کے لئے اناپولس گیا ہے۔ جہاز سے اترنے کے بعد لارڈ ہیلی فیکس نے اخباری نمائندہ سے کہا کہ برطانیہ کی جنگی کیبنٹ کا ممبر رہنے کے بعد میں یہاں ملک معظم کی حکومت کے ایک سفیر کی حیثیت سے آیا ہوں تاکہ وقتاً فوقتاً ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باشندوں اور حکومت کو یہ بتلا سکوں کہ وہ ہماری کسطرح پر بہترین امداد کر سکتے ہیں۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ آپ جتنا جلد ہماری امداد کرینگے اتنا ہی جلد ہم نازی طاقت کا خاتمہ کر سکیں گے جو کہ یورپ اور تمام دنیا کو اپنا غلام بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہمارا راستہ گو کٹھن اور بہت لمبا ہے لیکن آج برطانیہ میں اتنی اکتا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ اور مجھے امید ہے کہ آپکی امداد سے ہم لڑائی میں جیت جائیں گے۔ اور ان اصولوں اور تہذیب کو بچا سکیں گے جو ہمیں اور آپ کو اتنے پیارے ہیں۔ لارڈ ہیلی فیکس واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔

افسانہ

چھوٹا بھائی

از جناب مرزا ادیب بی۔ اے (آنرز) ایڈیٹر "مصور" بمبئی

اسے میری خوش قسمتی سمجھئے کہ میرا کوئی بڑا بھائی نہیں یعنی میرے گھر میں کوئی ایسی ہستی موجود نہیں جو بڑے بھائی ہونے کی حیثیت سے مجھ پر حکم چلا سکے مگر اس کا کیا علاج کہ میرا چھوٹا بھائی ہی میرا بڑا بھائی بن گیا ہے۔

ناصر دیکھنے میں نہایت سیدھا سادھا اور شریف صورت لڑکا نظر آتا ہے۔ مگر اس معصوم بھائی نے جس طرح اپنے بے جا اور بیجا اعتراضات سے مجھے تنگ کر رکھا ہے اس کا اندازہ صرف میں ہی لگا سکتا ہوں۔ یہی دیکھئے خانصاحب کا ایک پلا شام کے قریب ہمارے پرنالے میں پھنس گیا گھر والوں نے اس کی جان بچانے کے لئے معمولی سی کوشش کی مگر وہ بدقسمت پلا بجائے اوپر آنے کے نیچے دھنستا ہی چلا گیا ہم لوگ اس واقعہ کو ایک نہایت خیر واقعہ سمجھ کر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے لیکن ہمارے بھیا کو چین کہاں، آپ کبھی چھت پر جا کر پرنالے کے ٹین کے کیلوں کو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کبھی نیچے جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھکر پرنالے میں ہاتھ ڈال رہے ہیں گھر والوں اور ہمسایوں کے لئے ان کی حرکات کافی پر لطف تھیں اور ہماری آپا جان کا تو یہ حال تھا کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ رہے تھے۔

ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ ناصر کی تمام جاں فشانیوں کے باوجود پلا پرنالے سے نیم مردہ حالت ہی میں نکلا اور فرش پر گرتے ہی مر گیا۔ دوسرے دن ہی ہمیں پلے کی موت کا حادثہ بھول گیا۔ مگر ناصر کئی ہفتے اس پر افسوس و تاسف کرتا رہا۔

ایک دن میں دفتر سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا گھر کی طرف آرہا تھا کہ "مینگے حلوائی" کی دوکان کے قریب پہونچکر سنا خاں صاحب "تانگے سے گر کر زخمی ہو گئے ہیں اس افسوسناک اور دردناک حادثے کو سنتے ہی میرے دل میں ایک نشتر سا چبھ گیا ایک تو خانصاحب قبلہ والد صاحب مرحوم کے بہت گہرے دوست اور دوسرے محلے کیا شہر کے شریف ترین انسان، گھر کی طرف دیکھے بغیر میں خاں صاحب کی حویلی میں پہنچا خاں صاحب پلنگ پر لیٹے تھے۔ دونوں بازوؤں پر پٹیاں بندھی تھیں اور پلنگ کے ارد گرد بیسیوں آدمی بیٹھے طرح طرح کی تسلی آمیز باتیں کر رہے تھے۔

خاں صاحب نے بکمال مہربانی تمام واقعہ سنایا، آپکو دہلی دروازے تک جانا تھا نوکر کو ساتھ لے کر تانگے میں بیٹھ گئے تانگہ جب لوہاری دروازے سے باہر نکلا تو بدقسمتی سے موٹر کی آواز سنکر گھوڑا بدک گیا آپ منہ کے بل گر پڑے دونوں بازوؤں پر چوٹیں آئیں ایک پاؤں بھی زخمی ہو گیا۔

میں بڑے غور سے خانصاحب کی باتیں سن رہا تھا کہ میرے سامنے سے آواز آئی خانصاحب کا نوکر بھی زخمی ہو گیا ہوگا اس بیچارے کو کسی نے پوچھا تک نہیں"

میں نے سامنے دیکھا۔ ہمارے برادر اصغر کھڑے خانصاحب کے چہرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔

ہاں اسے بھی کچھ چوٹ ووٹ آئی ہے"

خانصاحب نے کہا اور سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اپنے گرنے کا واقعہ سنانے لگے اس وقت تو میں خاموش رہا اتنے آدمیوں میں اپنے گستاخ بھائی کو کیونکر متنبہ کرسکتا تھا مگر جب وہ گھر پہونچا تو اسے خوب سنائیں "بے حیا۔ بے شرم، بڑے آدمیوں کا ادب کرنا جانتا ہی نہیں"

نہ معلوم کہ کیا بات تھی کہ ناصر میری لعنت ملامت سنکر بالکل خاموش رہا ورنہ اس سے تو یہ امید ہے کہ ایک سنکر دس کہے بغیر پیچھا ہی نہیں چھوڑتا۔ شاید وہ اپنی بیوقوفی اور گستاخی پر پچھتا رہا تھا۔

خانصاحب کا نوکر ہمارے قریب ہی ایک کوٹھری میں رہتا تھا ناصر اسی وقت وہاں پہونچ گیا اور واپس آکر کہنے لگا۔

"فضلو کی حالت بہت خراب ہے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے دائیں ہاتھ کو ہلا ہی نہیں سکتا سر بھی سخت زخمی ہے"

یہ الفاظ اس نے ایسے لہجے میں کہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔ غالباً ہفتہ کی رات تھی میں سینما جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ ناصر میرے کمرے میں آیا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیوں کیا کہنا چاہتے ہو"

اس کی حالت بہت نازک ہے، ٹانگ"

ہر وقت یہی بکواس، تجھے دنیا میں اس کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں، جاؤ کام کرو۔ میں نے جھنجھلا کر کہا۔

"بھائی جان حالت بہت نازک ہے" نہ دوا نہ دارو کچھ روپے دیجئے، میں دیدونگا۔"

"کہاں سے لاکر دوگے؟"

"میں دے دونگا۔ اس کے لئے دوائی"

یہ کہتے ہوئے ناصر کی آنکھیں پرنم ہو گئیں میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا۔ جیب میں ہاتھ ڈالا اور پانچ روپے کا نوٹ اس کی طرف پھینک کر سینما کو روانہ ہو گیا۔

دوسرے دن دفتر سے گھر واپس آیا تو معلوم ہوا ناصر کی طبیعت قدرے ناساز ہے مگر اس کے باوجود وہ چار پانچ مرتبہ کوٹھری میں جا چکا ہے، میں ناصر کے کمرے میں گیا واقعی بیمار تھا۔ بدن گرم تھا سر پر پٹی بندھی تھی، میں نے اس سے حال دریافت کیا کہنے لگا۔

"بدن گرم ہے بیچارے فضلو کی حالت بہت ہی خراب ہے اس کی بیوی رو رہی ہے"

"ماں جھنجھلا اٹھی، تلخ لہجہ میں بولی، "تم تو پاگل ہو گئے ہو دو کوڑی کا تو وہ آدمی ہے"

میں نے بھی ماں کی تائید کی اور دوسرے کمرے میں چائے پینے کے لئے چلا گیا۔

صبح ابھی سورج طلوع ہی نہیں ہوا تھا کہ کسی عورت کے نالہ و شیون کی آواز سنائی دی بیوی نے تاسف آمیز لہجہ میں کہا۔ آخر مر گیا بیچارہ فضلو"

"اوہو بیچارے کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اچھا خدا فضل کرے۔ ناصر کا کیا حال ہے میں نے پوچھا۔

کیا حال پوچھتے ہو اس کا بخار کی شدت سے بیہوش پڑا ہے۔ ماں نے کمرے میں آکر کہا۔

میں تیزی کے ساتھ ناصر کے کمرے میں گیا وہ بیہوش پڑا تھا۔ اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے۔ میں نے سر جھکا کر اس کی آس کی آواز سنی، کہہ رہا تھا معمولی پلا۔ چار کوڑی کا آدمی۔ معمولی پلا۔ چار کوڑی۔

اٹلی میں پونے تین لاکھ جرمن سپاہی

لندن ۲۲ جنوری۔ امریکہ کے حلقوں کی اطلاع ہے کہ جرمنی اور اٹلی کی فوجی جرنیلوں میں روم میں ملاقات ہونے والی ہے۔ امریکہ کی ہی ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ جنوبی اٹلی اور سسلی میں تقریباً دو لاکھ ۷۰ ہزار جرمن فوجیں اور ایک ہزار اعلےٰ درجہ کے جرمن ہوائی جہاز پہنچ چکے ہیں۔ اس رپورٹ میں درج ہے کہ جہاں روم میں متین دبایا گیا۔ فوجیں اور وہ فوجیں جو رومانیہ میں جمع ہیں حرکت میں آجائیں گی۔

تبروک پر ۸۰ بار بمباری

لندن ۲۴ جنوری۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے تبروک کی لڑائی میں بڑی مدد دی۔ انہوں نے تبروک پر ۸۷ بار حملے کئے۔ درنا پر بھی جو کہ تبروک سے ۰۰ میل پچھم میں ہے انگریزی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ تاکہ وہاں سے تبروک میں اطالوی فوجوں کو مدد نہ آسکے۔ ہوائی جہازوں نے اطالوی علاقوں پر گشت کا کام بھی کیا پچھلے دن کی سرگرمی میں صرف ۴ انگریزی جہاز تباہ ہوئے

امریکہ کے متعلق جرمنی کی پالیسی

جرمن۔ اٹلی۔ جاپان نے آپس میں جو معاہدہ کیا تھا اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو برطانیہ کی امداد کرنے سے روکا جائے لیکن واقعات نے یہ ثابت کیا کہ امریکہ ان کی دہمکی میں نہیں آیا کیونکہ اس نے برطانیہ کی امداد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

امریکہ کے بارے میں نازی پالیسی کے تین مقصد ہیں۔

(۱) مسٹر روزویلٹ کی شکست جس کو وہ سب سے خطرناک دشمن خیال کرتے ہیں۔

(۲) برطانیہ کے خلاف امریکہ میں جذبہ پیدا کرنا تاکہ برطانیہ کو کم سے کم امداد مل سکے۔

(۳) مشرق بعید میں جاپان کو مزید جارحانہ کارروائی کرنے کے لئے ابھارنا تاکہ امریکہ اس علاقہ کو خطرناک خیال کرنے لگے اور برطانیہ کو امداد میں کمی کر دے۔

نازی پالیسی کو اب تک اس حد تک کامیابی ہوئی ہے کہ اہل امریکہ نے یہ مان لیا ہے کہ مشرق بعید کی لڑائی مغربی یورپ البانیہ اور شمالی افریقہ کی ہی لڑائی کا حصہ ہے۔

لڑائی کا اصلی زور اب اور ۱۹۴۱ء کے آخری حصہ کے درمیان بندھے گا۔ برطانیہ جرمن کا مقابلہ کرنے کیلئے زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ اس وقت چالیس لاکھ فوج برطانیہ میں موجود ہے جو جدید ہتھیاروں سے مسلح ہے۔

امریکہ میں سامان جنگ کی تیاری

آجکل ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سامان جنگ تیار تیار کرنے کے لئے کارخانوں کو تنظیم کی جا رہی ہے۔ یہ کوشش ہو رہی ہے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ سامان جنگ تیار ہو سکے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے برطانیہ کی امداد کرنے کے متعلق جب سے اپنی پالیسی کا اعلان کیا ہے امریکہ کے بڑے بڑے کارخانے سامان جنگ تیار کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ پہلے ان کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر انہوں نے سامان جنگ تیار کیا اور برطانیہ کے پاس اس کو خریدنے کے لئے ڈالر نہ ہوئے تو سامان بے کار جائیگا۔ لیکن پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اب یہ خطرہ دور کر دیا ہے۔

روس اور جرمنی کا معاہدہ

برطانیہ میں روس اور جرمنی کے تجارتی معاہدہ کی تجدید اور دوستانہ تعلقات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی ہے۔ معاہدہ کی تجدید ہونے سے صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جب ۱۹۳۹ء میں روس اور جرمنی کے درمیان معاہدہ ہوا۔ اس وقت اہل جرمنی نے دو قسم کی رائے ظاہر کی تھی کچھ لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اس معاہدہ سے مغربی یوروپ میں کمیونزم پھیلنے کے لئے دروازہ کھل جائے گا۔ لیکن بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو اس کو ہٹلر کی ایک زبردست کامیابی خیال کرتے تھے۔ کیونکہ اس سے روس سے لڑائی کا خطرہ مٹ گیا تھا۔ روس سے جرمنی کو اقتصادی امداد ضرور مل رہی ہے۔ معاہدہ کی تجدید پر جرمن اخباروں نے بڑی خوشی ظاہر کی ہے۔

سٹالن کی پالیسی

روس لڑائی میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا سٹالن کی یہ پالیسی ہے کہ روس کو لڑائی سے الگ رکھا جائے اس لئے جرمنی کو خوش کرنے کے لئے اس کو زیادہ سے زیادہ رعائتیں دے رہا ہے۔ روس جرمنی کو امداد دینے کے ساتھ ساتھ اپنے بچاؤ کے انتظامات بھی مضبوط کر رہا ہے۔ سٹالن یورپ کی خراب و خستہ صورت حالات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لڑتے لڑتے دونوں فریق کمزور ہو جائیں۔ روسی اخباروں سے پتہ چلتا ہے کہ جرمن دہمکیوں کا برطانیہ کی طرف سے دلیرانہ جواب اور لڑائی کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں تبدیلی کا اہل روس پر کافی اثر پڑا ہے۔ روس نے چین کی امداد میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔

افریقہ کی جنگ

سڈی بارانی اور باردیا پر انگریزی فوجوں کے قبضہ کے بعد مصر پر حملہ کا خطرہ ٹل گیا تھا لیکن تبروک پر قبضہ کے بعد لیبیا خطرہ میں پڑ گیا ہے لیبیا اور البانیہ میں اٹلی کی شکست نے ہٹلر کی اسکیموں کو زبردست دھکا پہونچایا ہے۔

مشرق بعید میں بھی صورت حالات روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے۔ جاپان۔ مشرقی ایشیا میں اپنا اپنا نظام قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ اگر امریکہ لڑائی میں شامل ہوا تو جاپان بھی لڑائی میں شریک ہو جائیگا۔ اور پھر عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی چین کے ساتھ جاپان کی لڑائی ابھی چل رہی ہے اور اس کے جلد ہی ختم ہونے کی امید نہیں ہے۔

صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت

واردھا۔ ۲۴ر جنوری یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں کے نام یہ ہدایت جاری ہوئی ہے کہ وہ کانگریسمین جو کانگریس کمیٹی میں نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں اگر اپنے آپ کو ستیہ گرہ کے لئے پیش نہیں کرتے تو عہدے سے ہٹ جائیں۔ اس قسم کے عہدوں کو نہیں کرنا چاہئے۔

معلوم ہوا ہے کہ صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں کو توڑ دیا جائے گا۔ یہ عمل اسی وقت کیا جائے گا جب کہ ایسا کرنے سے کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو اور کام زیادہ ہموار طریقہ پر جاری رہے لیکن جو بھی پالیسی اختیار کی جائے وہ سارے صوبہ کے لئے ہونی چاہئے۔

معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے تمام کانگریسی ممبروں کے نام سرکلر جاری کیا ہے کہ اگر ان کے جلسوں میں کانگریس کی پالیسی کے خلاف ریزولیوشن پاس ہو جائیں تو وہ استعفے دیدیں۔

معلوم ہوا ہے کہ لوکل باڈیز امیونسپل بورڈوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبروں کو ستیہ گرہ کرنے کی ابھی عام اجازت نہیں دیگئی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بہار صوبہ کانگریس کمیٹی کو ہدایت کی ہے کہ اگر حکومت عام مظاہروں اور جلسوں پر پابندی لگا دے تو کانگریسمینوں کو اپنے گھروں میں آزادی کا عہد کرنے کا مشورہ دیا جائے۔ اگر اس طرح عہد کیا جائے تو اس کی خبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر اور اخبارات کو بھیجنی چاہئے۔

نائجریہ کا معاملہ

لندن ۲۲ر جنوری۔ پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے تبلایا کہ ٹانجیر کے بارے میں حکومت اسپین اور برطانیہ کے درمیان بات چیت جاری ہے۔

منزل گاہ مسجد ہے

کراچی ۲۳ر جنوری۔ اخبار سندھ آبزرور اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ مسٹر جسٹس ویسٹن تحقیقات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ سکھر کی منزل گاہ مسجد کے طور پر استعمال کرنے کے لئے تعمیر ہوئی تھی مسٹر ویسٹن اپنی رپورٹ پیش کر چکے ہیں۔ سرکاری اعلان جلد ہونے والا ہے۔

اٹلی کا جہاز ڈبو دیا گیا

لندن ۲۴ر جنوری۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کا سات ہزار ٹن وزنی سپلائی جہاز ایک برطانی ڈبکنی کشتی نے ڈبو دیا ہے۔ یہ معرکہ بحر روم میں ہوا۔ یہ جہاز سامان جنگ لے کر شمالی افریقہ جا رہا تھا۔

جرمنی ہنگری میں اپنی فوجیں بھیجے گا

لندن۔ ۲۶ر جنوری۔ ہنگری کے وزیر جنگ کے دورہ برلن کے بارے میں انقرہ ریڈیو نے کل رات اعلان کیا کہ اس قسم کی افواہیں سرگرم ہیں کہ جرمنی ہنگری کے علاقہ میں جرمن فوجوں کی نقل و حرکت کے لئے ہنگری کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اعلانچی نے مزید کہا کہ ہنگری سے مطالبہ کیا جائے کہ اکسس پیکٹ کے مطابق اپنی ذمہ داری پوری کرے۔

رومانیہ میں نئی حکومت

بخارسٹ ۲۸ر جنوری۔ رومانیہ کے وزیر اعظم جنرل انٹنسکو نے ایک نئی حکومت کا اعلان کر دیا ہے جو فوجی جنرلوں اور ماہروں پر مشتمل ہوگی جنرل انٹنسکو خود وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ہونگے۔ جنرل ڈائمٹرو پولیکو وزیر داخلہ جنرل جوکوبوئی وزیر خزانہ، جنرل سٹولسکو وزیر اقتصادیات کرنل ڈراگ وزیر رسل و رسائل، جنرل جیارسکو گری گوری وزیر زراعت اور جنرل سینڈ دیشل کالج مقرر ہوئے ہیں انکے علاوہ جنرل پینو کو بھی گورنمنٹ نے لیا گیا ہے جنرل انٹنسکو نے ایک حکم کے ذریعہ سرحد تک تمام پولیس سٹیشنوں

سیام مقبوضہ علاقے چھوڑنے کیلئے تیار نہیں

لندن۔ ۲۴ر جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی نے بنگ کاک سے آئی ہوئی ایک خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ فرانسیسی انڈوچائنا اور سیام کے درمیان لڑائی بند ہوئی ہے۔ اور عارضی صلح کی شرطیں تیار کی جا رہی ہیں۔ ٹوکیو میں جاپان کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا کہ حکومت فرانس اور حکومت سیام دونوں نے عارضی صلح کے لئے حکومت جاپان کی تجویز منظور کر لی ہے۔ نیز دونوں ملکوں کے درمیان معاملہ طے کرانے کے لئے اس کی پیشکش بھی منظور کر لی ہے۔

ہنوئی سے ایک تار ملا ہے جس میں تبلایا گیا ہے کہ کہ حال ہی میں سیام اور انڈوچائنا کی سمندری فوج کے درمیان کوچینٹ میں لڑائی ہوئی جس میں سیام کے سمندری بیڑہ کی ۴۰ فیصدی طاقت تباہ کر دی گئی اور فرانس کے بیڑہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ ہوائی لڑائیوں میں فرانس کا کوئی ہوائی جہاز تباہ نہیں ہوا۔ اور سیام کے ۲۵ ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔

اس سے پہلے بنگ کاک سے خبر ملی تھی کہ فرانسیسی سفیر اور سیام کے نائب وزیر خارجہ کے درمیان پھر بات چیت ہوئی۔ دریں اثنا غیر مصدقہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ سیاگون کے فرانسیسی حکام نے انڈوچائنا کے سوداگری جہازوں کو مسلح کرنے کا حکم دیا ہے اور کہ فرانسیسی انگ کور کے کھنڈروں کے قریب ہوائی جہاز اور سامان جنگ خفیہ طور پر جمع کر رہے ہیں۔ سیام کی کیبنٹ کے ایک ممبر نے سوداگری جہازوں کو مسلح کرنے کے بارے میں کہا کہ ہمارا سمندری بیڑہ ہمارے جہازوں کی حفاظت کرنے کے لئے کافی ہے۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ بدھ کو کیبنٹ کا اجلاس ہوا تھا جس میں فوجی صورت حالات پر غور کیا گیا کہ ہم لائینس اور کمبوڈیہ میں مقبوضہ علاقوں کو نہیں چھوڑیں گے اب تک ہم نے اپنی آہنی فوج سے کام نہیں لیا ہے کیونکہ ہم بیکار کی خونریزی نہیں چاہتے۔

فرانس سے جرمنی کے مطالبے

لندن ۲۰ر جنوری۔ بلگریڈ سے ایک مدبر نے جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ محوری طاقتوں کے بھید سے واقف ہے۔ فرانس اور جرمنی کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہٹلر نے مارشل پتیان سے افریقہ میں ٹیونس اور دیگر فوجی اڈوں کا مطالبہ کیا ہے لیکن خیال ہے کہ مارشل پتیان اسکے لئے تیار نہیں ہونگے۔ فرانس میں جرمن مطالبوں کی مخالفت کیجا رہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنی ان مطالبوں کے بدلہ میں فرانس کو مقبوضہ علاقہ میں رعائتیں دینے کو تیار ہے

انگریزی اور ہندوستانی فوج ۱۲۰۰ میل لمبے مورچہ پر پھیلی ہوئی ہے

لندن۔ ۲۳ر جنوری۔ حبش کی سرحد سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اریٹریا میں اطالوی فوجوں کے پیچھے ہٹ جانے سے انگریزی فوجوں کو ایک ایسے علاقہ میں پچاس میل آگے بڑھنے کا موقع مل گیا ہے جو کہ بارودی سرنگو اور جال سے پٹا پڑا ہے۔ مغربی ریگستان میں ہار کے بعد اطالوی فوج کوئی جوکھوں اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے اور وہ برابر پیچھے ہٹ رہی ہے تاکہ سلسلہ رسل و رسائل چھوٹا ہو جائے۔ اطالوی فوج اس لئے پیچھے ہٹ رہی ہے کیونکہ سوڈان اور حبش کی سرحد پر انگریزی جمع ہو گئی ہے۔ اور اس پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ حبشیوں نے وہاں بغاوت کر دی ہے۔ انگریزی فوج ہندوستانی فوج اور سوڈانی فوج لال سمندر سے لے کر جھیل روڈلف تک کے ۱۲۰۰ میل لمبے مورچے پر جمع ہے۔ جنوبی افریقہ کی فوج بڑا اہم کام کر رہی ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس کا بیان

واشنگٹن ۲۶ر جنوری نئے برطانی سفیر لارڈ ہیلیفیکس نے کل ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب اس لڑائی کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں لکھا جائے گا کہ ہٹلر جون ۱۹۴۰ء میں لڑائی ہار گیا جب کہ فرانس کی ہار کے بعد اس نے صورت حالات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اگر جرمنی اس وقت فوری کارروائی کرتا تو اس کی کامیابی کا زبردست امکان تھا۔ لارڈ ہیلی فیکس نے مزید کہا کہ انگلینڈ میں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں جاری کیا جا رہا ہے کہ موسم بہار میں جرمنی کا بڑا حملہ ہوگا۔ ہمیں جرمن طاقت یا اس کی اسکیموں کے بارے میں کوئی مغالطہ نہیں ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

امداد کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ ہمیں جہازوں اور دیگر سامان جنگ کی ضرورت ہے۔

تمام بندرگاہوں، تمام ہوائی اڈوں اور ریلوے اسٹیشنوں کو فوجوں سے مسلح کر دیا ہے۔

نئی گورنمنٹ میں آئرن گارڈ پارٹی کے کیرول کی حکومت کا کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا ہے۔

یوپی میں یوم خواندگی

لکھنؤ ۲۴ جنوری۔ حکومت یو۔ پی نے مندرجہ ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے۔

سرکار نے طے کیا ہے کہ عوام کی توجہ ان کوششوں کی طرف مبذول کرانے کی غرض سے جو اس صوبہ میں ناخواندگی دور کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اور اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے ۱۹۴۰ء میں کیا کام ہوا۔ بتاریخ ۱۸ر فروری ۱۹۴۱ء اتوار کے دن تمام صوبہ میں یوم خواندگی منایا جائے۔

ایسے اشخاص اور اداروں سے جو خواندگی کی تحریک سے دلچسپی رکھتے ہوں یہ استدعا کی جاتی ہے کہ وہ مقامی کام کرنے والوں سے اتحاد عمل کریں تاکہ سابقہ سالہائے گذشتہ کی طرح اس سال بھی اس یوم کو کامیاب بنایا جا سکے۔

نئے کمانڈر نے چارج لے لیا

نئی دہلی ۲۶ر جنوری۔ ہندوستان کی فوجوں کے نئے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آچن لیک نے آج تیسرے پہر چارج لے لیا۔

کانپور میں اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ کے کام کی ششماہی مختصر
۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کے کام کی رپورٹ

"ٹیوبرکلوسس (تپ دق) کی بیماری کے اسباب اور اس کا انسداد"۔ "ٹیوبرکلوسس کسطرح سے خاندانوں میں پھیلتا ہے"۔ "ٹیوبرکلوسس کے گھریلو علاج"۔ اور ہندوستان کے اسکولوں میں ٹیوبرکلوسس" کے عنوان سے چھپے ہوئے لٹریچر کی سب اسکولوں۔ کالجوں، لائبریریوں وغیرہ میں مفت تقسیم کے ذریعہ حسب معمول تعلیمی پروپگنڈا کیا گیا اور مختلف اسکولوں میں شہر کے ڈاکٹروں کے اینٹی ٹیوبرکلوسس جدوجہد پر لکچر دیئے۔ شہر کے مختلف محلوں میں اپنے رجسٹرڈ ممبران کے ذریعہ اس جدوجہد کے نفعت بخش پلکروں کے ذریعہ اس کوشش کو جاری رکھنے کے لئے کانپور کے میڈیکل ایسوسی ایشن نے اپنے کو والنیٹر کیا ہر لیگ کے کمیٹی کے ممبران بھی دستی کتابچہ کی شکل میں اپنا اینٹی ٹیوبرکلوسس جدوجہد بلیٹن تیار کر رہے ہیں جس میں ان مقامی وجوہات کا خاص طور پر حوالہ دیا گیا ہے جو کانپور میں تپ دق کی بیماری کی پیدائش اور ترقی کے خاص کر ذمہ دار ہیں، وہ پرائیوٹ انفرادی صفائی کی کوشش اور دوسری انفرادی طریقہ کے ذریعہ اپنے علاج کی تدبیروں کا مشورہ دیگی۔ اس بیماری کے مقابلہ کے لئے تمام ذریعوں میں سب سے زیادہ قیمتی ذریعہ تعلیم و پروپگنڈا ہیں اور لیگ اپنے زور دینے کی کوشش کر رہی ہے جو لوگوں کی تعلیم کے لئے بہت ضروری ہیں۔ روپے کی کمی کی وجہ سے چپراسی کے عہدہ منسوخ کر دینے کی وجہ سے پروپگنڈے کے کام میں کمی ہوئی ہے۔ ہندی۔ اردو اور انگریزی زبان میں تپ دق کے اسباب اور اس کے انسداد کے طریقوں پر نفعت بخش پوسٹر چارٹ۔ تصویر دار، جا بجا کرام کانپور کے سب سے زیادہ ہردلعزیز میڈیکل ہال میں صدر بازار کے یو پی کرانہ سیوا سمتی آیورویدک اور سرجیکل دواخانوں کانپور میونسپل بورڈ کے مفت ٹی بی کلینک سیہ موداروڈ۔ ڈاکٹر بی۔ این۔ سیلا کی مفت ٹیوبرکلوسس دواخانہ مول گنج وارڈ میں کل اسٹش پر یہ چیزیں لگی ہیں۔ رام لیلا میں ہندی اردو کے دستی ورقس مفت تقسیم کئے گئے۔ ہیڈ کوارٹر کے مشورہ کے مطابق لیگ نے ٹھیکر اینڈ کمپنی کی طرف سے شایع ہونے والے "انڈین میڈیکل گزٹ" اور ٹی بی ان انڈیا" کے خاص ٹیوبرکلوسس نمبر" کی خریداری کی ہے۔ اور مضمون پر ان کی اطلاعات تعلیمی پروپگنڈا کے اغراض سے کام میں لائی جاویں گی۔

تپ دق کے تحفظات

لیگ نے میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ سے درخواست کی تھی کہ وہ میونسپل امداد دی دواخانوں کے لئے یہ لازمی کر دیں کہ وہ اپنے علاج کئے ہوئے دق کے بیماروں کی رپورٹ کیا کریں۔ اور یہ بات مسرت بخش ہے کہ مندرجہ ذیل دواخانوں کی طرف سے یہ رپورٹیں وصول ہوئی ہیں

آریہ اوشدھالیہ ۵۵۔ مزدور سبھا دواخانہ ۹۴۔ پریاگ سیوا سمتی خیراتی دواخانہ ۱۹۔ پریاگ سیوا سمتی رس ناتھ اوشدھالیہ ۱۴۱۔ سوامی کیول کرشنا سند دواخانہ ۲ یو پی کرانہ سیوا سمتی ۵۱۔۴۔ پرنس آف ویلز اسپتال ۱۱۴۶۔ سری لکشمی اوشدھالیہ ۵۔ کل ۱۷۸۵

اب اس بات کی کوشش ہو رہی ہے کہ دیگر دواخانوں سے بھی اس قسم کی رپورٹ حاصل کی جاوے تاکہ شہر کے تپ دق کے مریضوں کا اندازہ کیا جا سکے۔ کانپور میونسپل بورڈ ٹی۔ بی کلنک کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

سنہ ۳۸ء میں تپ دق کے مریضوں کی حاضری ۷۰۷۲ ہے

سنہ ۳۹ء ۱۲۸۴۳ ہے

دونوں سال میں مردوں سے عورتوں کی تعداد زیادہ رہی ہے۔ اس انسٹی ٹیوشن میں سنہ ۴۰ء کی رپورٹ و تعداد ابھی تیار نہیں ہو سکی ہے۔

ٹی۔ بی سینٹی ٹوریم

میونسپل بورڈ ٹی بی سینٹی ٹوریم کے لئے جگہ کا انتخاب ہو چکا ہے اور ڈاکٹر سی فریمونڈٹ مولر سی بی۔ ای میڈیکل کمشنر سندھ نے کانپور شہر سے ۳ سے ۴ میل تک دور گنگا جی کے کنارے جاگیشور گھاٹ کے نزدیک مقام پسند کر لیا ہے اور افزوں ترقی یافتہ اس تجارتی و کاروباری شہر کے گرد دھواں کی خرابی سے یہ مقام پاک و صاف ہو بلا کسی رکاوٹ کے مغرب کی طرف میلوں تک ٹی۔ بی اسپتال کی توسیع کے لئے کافی موقع اس منتخب جگہ میں ہے۔ اور یہاں واٹر کنکشن۔ بجلی کے تار بہبورڈ ریخ۔ اور بس سروس کی سہولت حاصل ہے۔ اس جگہ کے حاصل کرنے کا سوال کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کے زیر غور ہے۔ جگہ حاصل ہو جانے کے بعد کانپور میونسپل بورڈ ڈاکٹر مولر کے مشورہ سے سینی ٹوریم کے واسطے تفصیل اور نقشہ تیار کرے گا۔

دھواں کی خرابی

لیگ کو اطلاع ملی ہو کہ فیکٹریوں کے دھوئیں کی خرابی کے انسداد کے لئے خاص طور پر میونسپل بورڈ اپنے انسپکٹر کو خاص طور پر کام کی تعلیم دلا رہا ہے۔

میڈیکل افسر آف ہیلتھ سے جو رخصت پر تھے اطلاع وقت پر حاصل نہ ہونے کی وجہ سے مشہور سہرا سہرا دی اینٹی ٹی بی۔ پیچلیج شیلڈ کا مقابلہ لیگ منعقد نہیں کر سکی۔

لیگ کا چندہ اور حساب

لیگ کے ممبروں کی تعداد رجسٹر پر ۲۴ ہے۔ ان میں سے ۱۷ ممبران نے ۵ روپیہ فی کس کا سالانہ چندہ ادا کیا ہے بقیہ ممبران کو بذریعہ ڈاک یاد دہانی کی گئی ہے۔ بنک میں لیگ کے روپیہ کی بقایا ۲۰۹ روپیہ ارہے۔ اس وقت اخراجات مفت تقسیم کرنے کے لئے لٹریچر کے خریداری اور ۵ روپیہ ماہوار اسٹینٹ کے الاؤنس (باقی صفحہ پر)

تک محدود ہیں۔ گنجان اور گھنے آباد شہر کانپور میں کام کرنے کے لئے ایک بہت بڑا میدان موجود ہے لیگ کو افسوس ہے کہ اس سال اس کو کوئی عطیہ نہیں ملا ہے۔ اور اس لئے کوئی بڑا کام نہیں کیا جا سکا۔

آنریری سکریٹری کانپور اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ

کرنل لنڈبرگ کی بروقت تنبیہ

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ امریکن پارلیمنٹ کی بدیشی معاملات کی کمیٹی کے روبرو شہادت دیتے ہوئے کرنل لنڈبرگ نے کہا کہ سمندر پار کر کے حملے کرنے کے لئے فوجیں اتارنا ناممکن ہے لیکن اٹلانٹک سمندر کو پار کر کے ہوائی جہاز شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کرنل لنڈبرگ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ پر سمندر یا ہوا کے راستہ میں اس وقت تک حملہ کا خطرہ نہیں ہے۔ جب تک کہ امریکہ کے پاس جدید ہتھیاروں سے مسلح کافی فوج موجود ہے۔ اور بشرطیکہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے فوجی اڈہ قائم کر لے۔ آپ نے کہا کہ نیو فاؤنڈلینڈ ویسٹ انڈیز۔ ہوائی اور الاسکا میں فوجی اڈہ قائم کرنے کے علاوہ کنیڈا اور وسطی اور جنوبی امریکہ اور گالاپاگو کے ٹاپو میں بھی فوجی اڈے قائم کرنا چاہئیں۔ اور گرین لینڈ میں بھی دوسرے درجہ کے فوجی اڈے قائم کر دینے چاہئیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو جلد از جلد دس ہزار جدید قسم کے ہوائی جہازوں پر مشتمل ایک فوج قائم کرنا چاہیئے۔ اور اس کے علاوہ بحری فوج بھی ہونا چاہیئے ہوائی فوج کتنی بڑی ہونی چاہیئے۔ اس کا دارومدار دنیا کے حالات پر مبنی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ میرا خیال ہے کہ یورپ کی موجودہ لڑائی کا خواہ کوئی نتیجہ نکلے امریکہ کے تحفظ کے لئے دس ہزار شکاری ہوائی جہاز کافی ہوں گے۔ اگر صرف ہوائی حملہ سے فتح حاصل کی جا سکتی تو جرمنی کئی ماہ پہلے انگلینڈ پر حملہ کر دیتا۔ کرنل لنڈبرگ نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ میں یورپ کی لڑائی میں فتح پر بات چیت کے ذریعہ صلح کو ترجیح دونگا۔ کیونکہ خواہ کوئی فریق جیت جائے۔ یورپ کا بیڑا ہو جائیگا دریافت کیا گیا آیا انگلستان کے خلاف برطانیہ کے ساتھ ہمدردی ہے۔ جواب میں کرنل لنڈبرگ نے کہا کہ میں اہل برطانیہ کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔ ان کے مقصدوں کے ساتھ مجھے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔

کرنل لنڈبرگ نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ ملکر بھی موجودہ رفتار کی بنا پر لڑائی میں فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ میرا خیال نہیں ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لڑائی میں شرکت سے کم کوئی چیز لڑائی میں فتح دلا سکتی ہے۔ تاوقتیکہ دشمن کی صفوں میں افراتفری پڑ جائے۔ میرا خیال ہے کہ اہل امریکہ کا یہ خیال کہ برطانیہ کی امداد کرنا چاہیئے غلط ہے بل کے مخالفوں نے کرنل لنڈبرگ سے دریافت کیا تھا آیا وہ بل کی تصدیق کرتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے بیان کے شروع میں بل کا ذکر نہیں کیا۔

مسلم لیگ سے چھ ممبروں کا اخراج

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے ایک تحقیقاتی کمیٹی اس غرض سے مقرر کی تھی کہ جنگ کی کوششوں میں تعاون کے سلسلہ میں بعض ممبروں کے طرز عمل کی تحقیقات کرے اس کمیٹی نے تحقیقات کے بعد ۶ ممبروں کو لیگ سے اس بنا پر خارج کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ انہوں نے لیگ کے فیصلہ کے خلاف جنگی کمیٹیوں سے تعاون کیا۔ خارج شدہ ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں:- نوابزادہ خورشید علی خاں۔ نواب مظفر خاں میجر سرنواز خاں۔ بیگم حمیدہ صاحبہ۔ مسٹر قادر بخش اور مخلص الرحمن۔ پہلے تین ممبر پنجاب کے اور باقی تین بنگال کے ہیں۔ کمیٹی نے رپورٹ میں پنجاب کی مسلم لیگ کے رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ دہلی کے شیخ محمد عبداللہ اور لاہور کے ڈاکٹر محمد عالم نے جو X

X صفائی پیش کی ہے اسے تسلی بخش سمجھا گیا اور ان کے خلاف کوئی کارروائی ضروری نہیں سمجھی گئی۔

پردہ فلم

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴

ایسا اسکرین (پردہ) ایجاد کیا ہے جس پر روشن کمرہ اور آفتاب کی روشنی میں بھی متحرک تصاویر دکھائی جا سکتی ہیں۔

اس اسکرین کو امسال نیویارک کے ورلڈ فیر میں نمائش کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ "تاریک ہال میں فلم کی نمائش کی سخت ترین دشواریاں نے مجھے اس اسکرین کی ایجاد کی تحریک کی اور آج سے چھ سال قبل میں نے اس کا تجربہ شروع کیا تھا"۔

روشن ہال میں فلم دکھانے کے لئے متعدد اسکرین تیار کئے گئے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مذکور کا اسکرین اپنی نوعیت و جدت کے لحاظ سے کامیاب ترین اور بے نظیر ہے۔

ٹوکیو میں ایک فیکٹری تعمیر ہو رہی ہے۔ جہاں یہ جدید "ڈے لائٹ اسکرین" تیار کیا جائے گا۔ یقین ہے کہ اس کا کام تجارتی پیمانہ پر اکتوبر سے شروع کر دیا جائے گا۔ اس جگہ ڈاکٹر بوتیلا دسکائی کے اس قول کی تصدیق کرلی پڑتی ہے کہ "کم ازکم ایک صدی گزرنے تک دنیا کے فلم کے عجائبات کو عوام اچھی طرح نہ سمجھ سکیں گے۔"

پاؤں کا گٹھیا دور ہو گیا
ناکارہ ہو گیا تھا مگر اب ٹینس کھیلنے لگ گیا

امریکہ ایک ماہ کے اندر لڑائی میں شریک ہو جائیگا!

واشنگٹن ۲۹ جنوری: امریکن پارلیمنٹ کی بیرونی معاملات کی کمیٹی کے روبرو کرنل لنڈبرگ نے جو شہادت دی ہے میں اس کو کیوں پڑھوں" یہ ہے وہ سوال جو پریزیڈنٹ روزویلٹ نے پریس کانفرنس میں کیا جب کہ ان سے کرنل لنڈبرگ کی شہادت پر رائے زنی کرنے کے لئے کہا گیا۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے کہا میں نے انکی شہادت کو نہیں پڑھا ہے اس لئے میں اس پر کوئی رائے زنی نہیں کرتا۔ جنرل مارشل کمانڈر انچیف فوج ایڈمرل اسٹارک کمانڈر سمندری فوج اور میجر جنرل بریٹ قائم مقام چیف ہوائی فوج نے بیرونی معاملات کی کمیٹی کے روبرو شہادت دینے سے انکار کر دیا ہے اور کہا کہ ہم خفیہ اجلاس میں شہادت دے سکتے ہیں۔ کمیٹی کے چیرمین نے جب اعلان کیا کہ مسٹر ہملٹن فش ری پبلک پارٹی کے ممبر ناراض ہو گئے۔ اور انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ میں اصرار کرونگا کہ مختلف محکموں کے ممبروں کو کھلے اجلاس میں شہادت دینا چاہیئے۔ آپ نے مزید کہا کہ ڈیموکریٹک پارٹی کی اکثریت مارشل کی رائے پرائیوٹ طور پر سننے کا انتظام کر رہی ہے اور ...

جنوبی افریقہ میں لڑنے کیلئے فرانس سے فوجی اڈہ کا مطالبہ

لندن ۲۹ جنوری۔ نیویارک سے آئی ہوئی اس خبر سے کچھ دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کہ ہٹلر نے مارشل پیتاں سے ٹیونس تیا کو جرمن فوجوں سے استعمال کرنے کا باقاعدہ مطالبہ کیا جسکو جرمنی اپنا اڈہ بنا کر اتری افریقہ میں انگریزی فوجوں کے خلاف لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے لندن کے سیاسی اور مستند حلقوں میں ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

یہ بھی خبر ہے کہ جرمنوں نے اٹلی میں ہتھیار بند گاڑیوں سے مسلح دو ڈویژن جمع کئے ہیں جو روم ساگر کو پار کر کے بیزرٹا میں اترنے کے لئے تیار کھڑی ہیں بیزرٹا ٹیونس میں فرانس کا سمندری اڈہ ہے۔ محوری طاقتوں اور فرانس کے درمیان کن شرطوں پر صلح ہوئی تھی وہ تو آج تک شائع نہیں ہوئیں لیکن عام طور پر یہ بات معلوم ہے کہ صلح کی شرطوں میں فرانس کا سمندری بیڑہ اور غیر مقبوضہ فرانس کے فوجی اڈے بھی شامل ہیں۔ ٹیپلز سے بیزرٹا کا سیدھا راستہ ۵۰-۲ میل کا ہے اطالیوں سے محوری فوجوں کا ۶ سو میل سفر اور طے کرنا ہوگا۔ جب انگریزی فوجوں سے مقابلہ ہو سکے گا۔

رائٹر کا فوجی مبصر لکھتا ہے کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ہٹلر نے رومانیہ میں جنرل انٹنسکو کو اس لئے حکومت کی باگ ڈور سپرد کر دی ہے تاکہ رومانیہ کو جرمنی کا فوجی اڈہ بنایا جائے۔ جہاں سے وہ روس کے خلاف بحر روم میں درہ دانیال اور روم ساگر میں اپنی مہم جاری رکھ سکے۔

یہ ممکن ہے کہ ہٹلر اتر یورپ کی طرف بلغاریہ کے راستہ سے بہار کے موسم میں یا اس سے پہلے بڑھیگا۔ وہ اس کوشش میں ہے کہ اسکو بغیر مقابلہ ہی آگے بڑھنے کا موقع مل جائے ممکن ہے کہ اس اسکیم میں یوگوسلاویہ بھی شامل ہو۔ رومانیہ میں فوجی اڈہ قائم کرنے کے لئے ہٹلر کو بلغاریہ کے راستہ یورپ کی طرف بڑھنے کے لئے راستہ مل جائیگا ورنہ اسکو ہنگری کے راستہ یہ لمبا راستہ طے کرنا پڑتا۔

اگر ہٹلر نے اٹلی میں اپنی فوجیں بھیجدی ہیں تو اس کا مورچہ کالے سمندر کی بندرگاہ کانسٹنزا سے لے کر جینوا اور اٹلی تک لگ جائے گا۔ گو ہٹلر کے پاس بہت بڑی فوج ہے یعنی تقریباً ۲۰۰ ڈویژن ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ ختم ہی نہیں ہو سکتی۔

رومانی فوج نے ٹھہ کے سامنے اندر باغیوں کو کچل ڈالا

لندن ۲۶ جنوری۔ بلگریڈ سے خبر ملی ہے کہ رومانیہ کی مہر بند سرحدوں سے ۸ روز تک مبہم خبریں آنے کے بعد اب حالات قدرے روشنی میں آرہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں زبردست انقلاب کی ایک ہنگامی کوشش کی گئی۔ اب یہ بات صاف ہو گئی ہے کہ باغی آئرن گارڈوں کی ایک زبردست جماعت جس کی بانی موسیو ہوریاسیما اور جنرل پیٹرو وسکو سابق وزیر خارجہ اور حکومت رومانیہ کے درمیان بڑی گھمسان مارکاٹ ہوئی۔ باغیوں کا کہنا ہے کہ وزیراعظم آئرن گارڈ پارٹی کا سچا دوست نہیں ہے۔ خونریز معرکہ کی لڑائی کے بعد جس میں ہزاروں جانیں ضائع ہو گئیں۔ بدھ وار کی صبح کو ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان باغیوں کا قلع قمع کر دیا گیا جبکہ رومانی فوج حرکت میں آئی۔ باغیوں کے لیڈر موسیو ہوریاسیما، جنرل پیٹرو وسکو پرلس گھکا اور دیگر ملازمان گرفتار کر لئے گئے۔ یہ بھی خبر ہے کہ ہوریاسیما مار ڈالا گیا ہے۔ معتبر چشم دید گواہوں کا بیان ہے کہ بدھ کی رات کو سب سے بھیانک رات تھی تمام رات مشین گنیں اور توپیں چلتی رہیں اور لوٹ مار اور غارتگری کا بازار گرم رہا جس میں بخارسٹ کے تمام محلوں میں یہودیوں کی دکانیں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ انکو لوٹ لیا گیا۔ اور جلا ڈالا گیا۔ دن نکلنے سے پہلے ہی گولی چلنی بند ہو گئی جبکہ سیکڑوں لاشوں کو عالیشان بازاروں سے ہٹایا گیا اور زخمیوں کو ریڈ کراس والے اٹھا کر لے گئے۔ باغیوں نے براسو کے ریڈیو اسٹیشن پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہاں سے چند روز تک باغیوں کی حوصلہ افزائی ہوتی رہی۔ نیز ان کا لیڈر ہوریاسیما خاموش رہا جس سے بخارسٹ

اور موبول میں باغی ثابت قدم رہے اور جمعرات کی صبح کو باغی اخبار "کورنٹل" نے باغیوں کی جیت کا اعلان کیا۔ اخبار بازار میں بک ہی رہا تھا کہ رومانی فوج حرکت میں آ گئی۔ اور ایک گھنٹے سے بھی کم میں باغیوں کو کچل ڈالا گیا۔ اس کے بعد باغی اخبار نے ایک ضمیمہ شائع کر کے اعلان کیا کہ باغیوں کو واپس چلا جانا چاہیئے۔ کیونکہ اب لڑائی بند ہو گئی ہے۔

آل انڈیا ہندی جرنلسٹ کانفرنس

آل انڈیا ہندی جرنلسٹ کانفرنس نے کئی گھنٹہ کی طویل بحث کے بعد ایک رزولیوشن متفقہ طور سے پاس کیا ہے جسمیں اس پریس مشاورتی کمیٹی کی جانب جو آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرس کانفرنس کے بعد مرتب کی گئی تھی۔ ہندی کے اخبار نویسوں کا نظریہ صاف کیا گیا ہے۔ رزولیوشن میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ مشاورتی کمیٹیاں کسی کام یا فائدہ کی نہیں ہیں اس لئے ہندی کے تمام اخبار نویسوں کو ان کمیٹیوں سے دستبردار ہونا چاہیئے۔ جب تک حکومت اپنی پالیسی تبدیل نہ کرے۔

کانفرنس نے ایک اسٹینڈنگ کمیٹی بھی مقرر کی ہے جو پندرہ اخبار نویسوں پر مشتمل ہے اور بابو موہن اہم کے صدر اور مسٹر ہری شنکر دو یارتھی و پرتاپ کانپور سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔ یہ اسٹینڈنگ کمیٹی ہندی کے اخبار نویسوں کی وقتاً فوقتاً رہنمائی کرتی رہے گی۔

ایسٹ انڈیز سے جاپان کے مطالبے

لندن ۲۸ جنوری۔ روسی نیوز ایجنسی کو منیلا سے خبر ملی ہے کہ جاپان نے ڈچ ایسٹ انڈیز سے کچھ رعاتیں طلب کی ہیں جنمیں کاروبار معدنیات اور مچھلی پکڑنے وغیرہ کے متعلق حقوق شامل ہیں، خیال ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومت اتنے وسیع مطالبوں کو منظور نہیں کرے گا۔

کہ اکثریت کو ڈر ہے کہ جب کرنل لنڈبرگ یہ کہہ چکے ہیں کہ اس ملک پر حملہ کا امکان نہیں تو وہ کیا کہیں گے کمیٹی نے ۱۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۳ ووٹوں سے مسٹر فش کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ جنرل مارشل، ایڈمرل اسٹارک اور میجر جنرل بریٹ کی شہادت کھلے اجلاس میں لی جائے۔

"اگر ہم نے اچھا مال سے کام نہ لیا تو ہم ۳۰ سے ۹۰ روز کے اندر اس لڑائی میں شامل ہو جائیں گے۔ غالباً افریقہ کے پچھمی ساحل یا اتری ساحل پر شریک ہوں گے" یہ ہے وہ رائے جو سابق بریگیڈیر جنرل ہگ ایس۔ جانسن نے بیرونی معاملات کی کمیٹی کے روبرو ظاہر کی

خطبۂ صدارت سر عبدالقادر
دوسری کل ہند اُردو کانفرنس کانپور
منعقدہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۹۴۰ء
(گذشتہ سے پیوستہ)

چھوٹے خیالات پھیلانا جن کی اشاعت لوگوں کو دھوکا دینے اور اصل حالات سے بے خبر رکھنے کیلئے کی جائے۔ اس مطلب کو بیان کرنے کے لئے آپ کو نہ "پرچار" کام دیتا ہے نہ "اشاعت" بلکہ آپ کہیں گے "فلاں وزیر کے خلاف جو اس کے مخالف کہہ رہے ہیں وہ محض پروپیگنڈا ہے" "ان باتوں کی کچھ اصلیت نہیں" اس قسم کی ضرورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ الزام آتا ہے کہ یہ سب لفظ زبان میں موجود ہیں اور لکھنے اور بولنے والوں کے لئے ایک کھلا میدان رہے اور مناسب لفظوں کے انتخاب کے وقت ان کے راستے میں کوئی مصنوعی حدود یا رکاوٹ نہ ڈالیں۔ زبان کی بحث کے بعد رسم خط کا معاملہ آتا ہے اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی اس ملکی زبان کے لکھنے کے لئے کون سے حروف استعمال کرنے چاہئیں جب کبھی حروف کے مسئلہ پر بحث ہوئی ہے۔ تو کوئی موجودہ اُردو حروف کی تائید کرتا ہے اور کوئی ناگری حروف کا حامی ہوتا ہے پہلے گروہ میں زیادہ تر مسلمان ہوتے ہیں جو صدیوں سے ان حروف کے عادی چلے آرہے ہیں۔ ناگری حروف کی موافقت زیادہ ہمارے ہندو بھائیوں کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ ان کی اکثر مذہبی کتابیں ان حروف کی طرف ہے۔ ان دو مختلف خیال کے گروہوں کے سوا ایک تیسرا گروہ اور بھی کچھ عرصہ سے یہ آواز بلند کر رہا ہے کہ ان دونوں ایشیائی حروف کو چھوڑ کر رومن حروف جن میں انگریزی لکھی جاتی ہے اختیار کر لینے چاہئیں اور انھیں ہندوستان کے مشترکہ حروف کی موزوں جگہ دینی چاہئے۔ آیئے پہلے رومن حروف والی تجویز پر غور کریں

یہ تو ظاہر ہے کہ اگر کسی قسم کے حروف سے بدلیسی ہونے کی بنا پر تعصب جائز ہے تو رومن حروف زیادہ بدیسی ہیں اگر تعصب سے قطع نظر کریں تو اصل کسوٹی جس پر حروف کی مناسبت کو پرکھا جا سکتا ہے یہ ہے کہ جن الفاظ کو ہم ادا کرنا چاہتے ہیں ان کو یہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں مثلاً آپ جانتے ہیں کہ آپ کی زبان میں حرف ت کی دو آوازیں ہیں۔ ایک ت اور ایک ٹ رومن حروف میں ان دونوں کے لئے ایک حرف t (ٹی) ہے جب آپ اُردو میں "تم" کہنا چاہیں جو خالص دیسی لفظ ہے تو رومن میں (tum) ٹم لکھیں گے۔ بہت سے یوروپین جو رومن حروف میں لکھی ہوئی اُردو پڑھتے ہیں اس لفظ کو ٹم پکارتے ہیں آپ جب آتا کہنا چاہیں گے تو آٹا پڑھا جا سکے گا اور کاتا کہنا چاہیں گے تو "کاٹا" ہو جائے گا۔

اس قسم کی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں جن سے واضح ہو سکتا ہے کہ رومن حروف اُردو کی بہت سی آوازیں اور بہت سے تلفظ کو ادا کرنے سے قاصر ہیں یہ ایک وجہ ہی اس رائے قائم کرنے کے لئے کافی ہے کہ رومن حروف زبان کو نقصان پہنچائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس تجویز کے حق میں ایک اور دلیل سے بھی کبھی زور دیا جاتا ہے یعنی اگر ہندو مسلمان بدقسمتی سے دیر تک اپنی اپنی ضد پر اڑے رہیں اور کسی دیسی رسم خط پر رضامند نہ ہوں تو یہ ایک قسم راضی نامہ کا ہے کہ چلو نہ تم ہارے اور نہ ہم رومن حروف پر راضی ہو جائیں مگر میری رائے میں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ دونوں ہارے اور بری طرح ہارے۔ اور ان دونوں نے مل کر متحدہ قومیت کے امکان پر ایک ضرب کاری لگائی۔ اس کے سوا یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ملک میں اُردو کی حرف شناسی تو انگریزی کے مقابلہ میں بہت عام ہے اور اس کو جلد زیادہ عام کیا جا سکتا ہے لیکن انگریزی کی حرف شناسی کو اتنے وسیع حلقے تک پھیلانے کیلئے بہت سا وقت درکار ہوگا رومن حروف کے حق میں ایک اور بات بھی کہی جاتی ہے کہ ان کے اختیار کرنے سے ہمیں ہندوستان کے باہر کے بہت سے ملکوں کے حروف کے ساتھ اشتراک پیدا ہوتا ہے جس کے کچھ فوائد تجارت اور سیاحت وغیرہ کے نقطۂ نگاہ سے ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ فائدہ خود اُردو حروف سے بھی حاصل ہے۔ یعنی بیرون ہند کے ان ملکوں سے جن میں ان سے ملتے جلتے ہوئے حروف رائج ہیں ایسا ہی تجارتی اور سیاحتی رابطہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایران افغانستان، عراق، عرب مصر وغیرہ۔ مانا کہ یہ ملک ایسے ترقی یافتہ نہیں جیسے کہ یورپ اور امریکہ کے بعض ملک ہیں مگر یہ ہم سے زیادہ قریب ہیں اور وہ دن بہت دور نہیں جب ان کے اور ہمارے تجارتی تعلقات اب سے بہت زیادہ ہوں گے۔ اس وقت ان حروف کے فائدہ کا یہ پہلو رومن حروف کے اس پہلو سے کسی طرح کم قابل وقعت نہ ہوگا۔ رسم خط کے سلسلے میں بعض حضرات رومن حروف کے حق میں ایک اور دلیل پیش کرتے ہیں جب ملک ٹرکی میں غازی مصطفےٰ کمال اتاترک مرحوم جیسے مقتدر مسلمان لیڈر نے ترکی حروف کو چھوڑ کر رومن حروف اختیار کر لیے اور انھیں ملک کی ترقی کا ذریعہ قرار دیا۔ تو ہندوستان کے مسلمان اُردو کیلئے کیوں ان کی مثال کی پیروی نہیں کرتے اور کیوں انھیں اختیار کرنے پر راضی نہیں ہوتے۔ اس بارے میں وجود اس تعظیم کے جو اتاترک مرحوم کے بہت سے کارناموں کی میرے دل میں ہے۔ میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ میری رائے میں انہوں نے اپنے حروف کو ترک کرنے میں غلطی کی اگر وہ دوسرے حروف قبول کرنے سے پہلے دونوں حروف کی اندرونی خوبیوں کا باہم مقابلہ کرتے تو ظاہر تھا کہ عربی، فارسی اردو اور ترکی حروف میں یہ بڑی خوبی ہے کہ وہ مختصر نویسی کا کام دیتے ہیں اور مختصر نویسی بھی ایسی جسے ایک دفعہ لکھنے کے بعد دوبارہ طویل نویسی کی حاجت نہیں۔ یہی ایک خوبی ان حروف کو رومن حروف پر ترجیح پانے کے قابل بناتی ہے۔ مثلاً آپ لفظ کانفرنس کو اُردو حروف میں لکھیے اور پھر رومن حروف میں۔ آپ کو خود ہی نظر آجائے گا کہ اس رسم خط میں وقت کی کتنی بچت ہے اور لکھنے میں جو قوت صرف ہوتی ہے اس کی کتنی کفایت اگر کبھی وہ دن آجائے کہ مغربی قوموں کے دماغ سے یہ کیڑا نکل جائے کہ ان کے دماغوں کو خدا نے دوسروں سے بہتر بنایا ہے اور وہ ایشیائی قوموں کی ان چیزوں کو جو حقیقت میں ان سے بہتر ہوں پسند کرنے لگیں تو ممکن ہے وہ خود اس رسم خط کو اپنے مطول خط پر ترجیح دینے لگیں۔ مزید براں یہ معلوم رہے کہ اتاترک نے اس قسم کی جتنی اصلاحیں کیں ان سے اس کا مقصد اپنی قوم کو یورپ کی قوموں کا ہم رنگ بنانا تھا وہاں خاص حالات سے سابقہ تھا جن کے باعث اصلاحات کا خیال ہوا اُن کے ملک اور قوم پر اہل یورپ کی طرف سے بارہا اتنی زیادتیاں ہوتی رہیں کہ انھوں نے محسوس کیا کہ جب تک ترک اپنی وضع قطع خوبو سے یورپ کی عیسائی قوموں کو مسلمان نظر آتے ہیں اُن کی دشمنی قائم رہیگی اس لئے اگر ظاہری شکل میں انھیں یہ نظر آئے گا۔ کہ یہ لوگ اپنی پرانی حالت کو خود ہی بدل رہے ہیں۔ اور یورپ کے رنگ میں رنگے جارہے ہیں تو ترکوں سے ان کی منافرت کم ہو جائے گی۔ آپ کو معلوم ہے کہ انھوں نے ترکی ٹوپی یا دستار کی جگہ یورپ کے نمونے کی ہیٹ پہننے کا حکم دیدیا۔ میرے خیال میں ہمارے ملک کا کوئی قوم پرست یہ کہنے کی جرأت نہیں کریگا کہ یہ کوئی ضروری اصلاح تھی یا حقیقی معنوں میں اصلاح تھی۔ اگر نہ تھی تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ترکی حروف کو یورپی ٹوپی پہنانا حقیقی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

اب رہے ناگری حروف ان کو اردو لکھنے کے لئے اختیار کرنے کے راستے میں ایک دقت یہ ہے کہ باوجود ملکی حروف ہونے کے وہ خود سارے ملک میں مروج نہیں۔ بنگالی، مرہٹی وغیرہ کے حروف ان سے ملتے جلتے ہیں مگر پھر بھی ہر بنگالی یا مرہٹہ ہندی خواں نہیں ہے اور نہ گجراتی جاننے والا ہندی داں ہے۔ تامل اور تلنگی تو ہندی سے بالکل جدا زبانیں ہیں اور ان کی حروف بھی الگ ہیں اسلئے عمومیت کے لحاظ سے بھی ناگری حروف فوقیت کا دعویٰ نہیں کر سکتے ایک اور دقت ناگری حروف کے اختیار کرنے میں یہ ہے کہ اُردو کی بعض آوازیں ناگری حروف میں اچھی طرح ادا نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً بزاز ایک سیدھا سا لفظ ہے اسے ہندی حروف میں اگر بجاج لکھا جاتا ہے اور بجاج ہی بولا جاتا ہے۔ ایک اور مثال لیجئے اُردو میں ایک لفظ کسر ہے جو ک۔ س۔ ر سے مرکب ہے۔ اس کے معنی ہیں کمی۔ اور لفظ قصر جو ق۔ ص۔ ر کے ملنے سے بنا ہے۔ اس کے معنی ہیں محل۔ مگر ناگری میں کوئی ذریعہ ان دو لفظوں کو تمیز کرنے کا نہیں اور نہ رومن حروف میں یہ امتیاز ہو سکتا ہے۔ پس رسم خط کے متعلق میری یہ رائے ہے کہ اگر مندرجہ بالا دلائل کو مد نظر رکھکر اور باہم محبت کو بڑھانے کے لئے سب اُردو حروف کو قائم رکھنے پر متفق ہو سکیں تو بہتر۔ ورنہ زبان کو ایک رکھتے ہوئے حروف کو اختیاری کر دیں۔ جو جس کو پسند ہوں۔ استعمال کرتا رہے۔ عیسےٰ بدین خود۔ موسیٰ بدین خود

زبان اور رسم خط کی بابت مختصراً اپنا اظہار خیال کرنے کے بعد میں ادبیات کی طرف آتا ہوں۔ ہر زبان کے علم و ادب کے دو بڑے حصے اس کی نظم و نثر ہیں۔ عموماً پہلے ہر زبان نظم کی طرف توجہ کرتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نثر کی ترقی کی نوبت آتی ہے اُردو بھی اس قاعدے سے مستثنےٰ نہیں۔ انیسویں صدی کے نصف تک اُردو کا سرمایہ زیادہ تر منظوم تھا۔ چند قصے کہانیوں اور مذہبی کتابوں کو چھوڑ کر انیسویں صدی کے نصف میں تصانیف نثر کا آغاز ہوا کلکتہ میں جو کتابیں لکھوائی اور چھپوائی گئیں، ان کے علاوہ دہلی میں مرزا غالب مرحوم نے اپنے اُردو خطوط سے جدید اُردو نثر کی بنیاد ڈالی اور ان کے بعد سر سید احمد خاں مرحوم نے اُردو مضمون نویسی اور اپنے اُردو لیکچروں سے اُردو نثر کا ذخیرہ بڑھایا سید صاحب کے زمانے میں بہت سے اُردو نثر نگار پیدا ہوئے جن میں مولوی محمد حسین آزاد۔ خواجہ الطاف حسین حالی، مولوی نذیر احمد اور مولوی ذکاء اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، مولوی نذیر احمد صاحب کی مشہور کتابیں قصوں کے پیرایہ میں لکھی گئی تھیں۔ مگر انگریزی طرز کے ناول کا آغاز سب سے پہلے پنڈت رتن ناتھ سرشار مصنف فسانۂ آزاد اور مولوی عبدالحلیم شرر کا شرمندۂ احسان ہے۔ ان بڑے صاحبان قلم کے بعد ملک میں بہت سے اچھے نثر نگار پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے تاریخ و فلسفہ۔ سائنس اور اقتصادیات۔ اور انواع و اقسام علوم و فنون پر کتابیں لکھکر اُردو نثر کو مالا مال کر دیا۔ نثر کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس نئے دور میں اُردو شاعری نے بھی بہت ترقی کی ہے۔ اس میں بھی غالب فلسفیانہ تخیل اور بلندی مضامین کا موجد ہوا ہے اور بے شمار لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔ غالب اور اس کے ہمعصر استاد ذوق کے بعد غزل کے میدان میں بہت اچھے غزل گو شعر اٹھے ہیں۔ جن میں داغ دہلوی اور امیر مینائی لکھنوی سب سے آگے کی صف میں ہیں۔

سر سید کے زیر اثر حالی نے قومی ترقی کو سامنے رکھکر مفید نظمیں لکھی ہیں۔ اکبر الہ آبادی نے اپنے کلام میں مغربی اثرات کی رو سے ملک کو محفوظ رکھنے کا خیال پیش کیا ہے۔ سر محمد اقبال مرحوم ان دونوں کے رنگ کے جامع بھی تھے اور ان سے بہت آگے بھی بڑھ گئے انھوں نے اپنے کلام سے یہ واضح کیا ہے کہ انسان جس بلندی تک پہونچنے کی قابلیت لے کر آیا ہے ابھی اس سے بہت دور ہے انھوں نے انسان کو اپنی خودی یعنی اپنے قواے ظاہری و باطنی کے مجموعہ کو مکمل و مضبوط کرنے کی تلقین کی ہے۔

(باقی آیندہ)

ریلوے اسٹیشنوں اور کارخانوں پر جرمن فوجوں کا قبضہ

لندن - ۲۶ر جنوری - بلگریڈ سے نیوپارک میں خبر ملی ہے کہ شمالی اٹلی خاص کر ملان اور ٹیورن میں شدید فساد ہوا اور جرمن فوجوں نے امن بحال کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بلوہ میں تین سینیئر افسر ہلاک ہوگئے۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجیں ایک بڑی تعداد میں جنوبی اٹلی پہونچ رہی ہیں اور جرمن اطالوی فوجوں کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں اعلانچی نے یہ بھی کہا کہ فوجوں کی نقل و حرکت کو چھپانے کے لئے خاص انتظامات کئے جارہے ہیں۔ جرمن اعلیٰ افسر و کو اٹلی بھیجا گیا ہے۔ جہاں وہ تمام اطالوی فوجی ڈویژنوں میں اعلیٰ افسروں سے کمان اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ اعلانچی نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اٹلی کی فوج کی کمان اب جرمنی کے ہاتھ میں ہوگی۔

بلگریڈ سے بھی ملان میں بلوہ کی خبر ملی ہے وہاں سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ بلوہ شروع ہوئے ۴۸ گھنٹے ہو چکے ہیں لیکن بلوہ ابھی تک فرو نہیں ہوا۔ ملان میں جرمن فوجوں نے ریلوے اسٹیشنوں ڈاکخانوں اور بڑے بڑے کارخانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ برنڈی سے سسلی تک سلسلہ رسل و رسائل جرمن کنٹرول میں ہے۔ برلن سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ بے شمار جرمن فوجیں درہ برینر پر جمع ہیں اور جرمن فوجوں سے بھری ہوئی ٹرینیں ادھر ادھر جا رہی ہیں۔ بلگریڈ سے ایک اور نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن فوجوں نے ملان میں بلوہ فرو کر دیا ہے۔ لندن میں ابھی تک اس قسم کی خبروں کی تصدیق نہیں ہوئی لیکن اگرچہ یہ خبریں سچ ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اطالوی زندگی کے مختلف شعبوں پر جرمنی کا کنٹرول بڑھتا جا رہا ہے۔ گذشتہ چند ہفتہ سے ملان وغیرہ شہروں میں دنگے فساد ہونے کی خبریں آرہی ہیں لیکن مستند حلقوں کی رائے ہے کہ جب تک ان خبروں کی پکی تصدیق نہ ہو جائے ان کو کوئی زیادہ اہمیت نہیں دینا چاہئے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنوں کی زیادہ تعداد سسلی میں ہے لیکن ٹریپلی اور اتر پوربی صوبوں میں بھی ان کی کافی تعداد ہے۔

انگریزی فوجوں نے اطالوی سومالی لینڈ پر بھی حملہ کر دیا

لندن - ۲۶ر جنوری - انگریزی فوجوں نے اطالوی سومالی لینڈ پر بھی حملہ کر دیا ہے اور افریقہ میں اطالوی سلطنت کے ہر حصہ پر حملہ کیا جارہا ہے۔ آج کے تازہ برطانی اعلان میں حملہ کا اعلان درج ہے اس میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ارٹریا میں انگریزی فوجیں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ بیلکے ساحل پر ڈیرنا کے چاروں طرف انگریزی فوجیں جمع ہو رہی ہیں اور مزید مغرب میں اطالوی ہوائی اڈوں پر انگریزی ہوائی جہاز بمباری کر رہے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ انگریزی فوج کے ہراول دستے ڈیرنا میں داخل ہو گئے ہیں۔ اطالوی ارٹریا میں انگریزی فوجوں نے شہر برلنیا پر قبضہ کر لیا ہے اور تقریباً سو اطالیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔ اس قبضہ کے صرف یہی معنی نہیں کہ انگریزی فوجیں کسالا سے ۰۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں بلکہ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ لال سمندر کی بندرگاہ ساوا تک ارٹرین ریلوے لائن برطانی کنٹرول میں آگئی ہے۔ حبش میں گمبا کے علاقہ میں برطانی فوجوں کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ اطالوی پوربی افریقہ میں انگریزی فوج کے آگے بڑھنے میں انگریزی ہوائی جہازوں نے بڑی امداد کی۔

جرمنی و اٹلی کی مدد کرنے کے لئے جاپان لڑائی میں کودنے کو تیار ہے

ٹوکیو - ۲۶ر جنوری - جاپانی پارلیمنٹ کی بجٹ کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جاپانی وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دھمکی دی کہ امریکہ اور جاپان کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہنا ناممکن ہے۔ جب تک کہ امریکہ پوربی شانت ساگر کے بجائے چین کو اپنی ڈیفنس لائن سمجھتا ہے۔ مسٹر متسوکا نے مسٹر گارڈل ہل کے بیان کا جس میں انہوں نے جاپان کے مقابلہ کی مذمت کی تھی ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لئے یہ کہنا قطعی لغویت ہے۔ کہ جاپان کو نہ صرف اپنی خاطر بلکہ بنی نوع انسان کی خاطر اپنا غلبہ صرف پچھمی شانت ساگر تک محدود رکھنا چاہئے۔ مسٹر متسوکا نے مزید کہا کہ میں امریکہ پر یہ بات اچھی طرح روشن کر دینا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی چکنی چپڑی باتوں سے کام نہیں چلے گا قدم بڑھانے کا صرف ایک راستہ ہے وہ ہے مصمم ارادہ۔

اس غلط خیال کی بنا پر کہ جاپان کی قومی طاقت ختم ہو رہی ہے امریکہ کا یہ رویہ سخت ہوتا جا رہا ہے۔ اور جاپانیوں کا فرض ہے کہ وہ ثابت کر دیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جرمنی اور اٹلی کے ساتھ جاپان کے معاہدہ کی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر متسوکا نے کہا کہ اگر امریکہ نے یورپ کی لڑائی میں حصہ لیا تو جاپان کو بھی حصہ لینا پڑیگا۔ مسٹر متسوکا نے مزید کہا کہ اگر کسی وقت جرمنی نے امریکہ پر حملہ کر دیا تو بہت ممکن ہے کہ معاہدہ کی دفعہ ۳ کے مطابق جاپان کو بھی شامل ہونا پڑے۔ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جاپان نے اپنی قسمت کی بازی لگا دی ہے اور اس لئے دور اندیشی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ اچھی طرح واضح ہو جانا چاہئے کہ جاپان اپنی ذمہ داریوں سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔

ادیس ابابا کا محاصرہ

عدن ۲۴ر جنوری۔ حبش کی راجدھانی ادیس ابابا اس وقت محاصرہ کی حالت میں ہے وہاں اطالیوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

اجلاس جناب حاجی علی محمد خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۲۰ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۴۳۳ ۱۹۴۰ء

بعدالت مال تحصیل کانپور ضلع کانپور۔

پھول سنگھ وغیرہ بنام بدھئی

بنام بدھئی ولد رام لال پسران ہیرالال برہمن پاٹھک ساکن موضع نکٹو پرگنہ و ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل

کانپور ایجنسٹ محمد حفیظ، محمد نصیر نیا گنج کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۲

جمال پر تو حق غرم مستقل میں رہے * زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ — ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۸ فروری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۶

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کان پور کے مشاعرہ بورڈ کا مشاعرہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو جناب نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب کے دولت کدہ پر منعقد ہوا جس کی تین غزلیں ہدیۂ ناظرین ہیں بقیہ غزلیں آئندہ پرچوں میں شایع کی جائیں گی:۔

جناب نواب سید خاقان حسین عارف دہلوی لائف اسپیشل مجسٹریٹ

موت کا خواہاں دل ناکام ہے — کس مصیبت کا محبت نام ہے

اور کچھ کہنا نہیں اے نامہ بر — بس وہی مطلب وہی پیغام ہے

دور سے کہتے ہیں مجکو دیکھکر — آج بھی فرصت نہیں کچھ کام ہے

بادہ کش ہوں مجکو ساقی کچھ تو دے — دیکھ میرے ہاتھ میں بھی جام ہے

دل کو نظروں میں وہ رکھ سکتے نہیں — بے قراری کا برا انجام ہے

کیا ستم ہے یہ تمھارا پوچھنا — کون ہو۔ کیوں آئے ہو۔ کیا نام ہے

موت کو بدنام ہونے دو ابھی — پھر بتا دیں گے یہ کس کا کام ہے

وہ جو بیٹھے ہیں کلیجا تھام کر — آپ کے عاشق ہیں۔ عارف نام ہے

جناب مولوی حاجی سید ابو محمد ثاقب کانپوری

کتنا حسرت ناک یہ انجام ہے — آرزو ناکام تھی ناکام ہے

اللہ اللہ عشق کی نیرنگیاں — ہر نفس اک محشر آلام ہے

ضبط کرنے سے بڑھا اور اضطراب — یہ مآل کوشش ناکام ہے

اے نسیم صبح، کیوں آئی یہاں — اب قفس میں کیا ترا پیغام ہے

ہر طرف ہے عشق میں شورش بپا — دل کو اپنے کام ہی سے کام ہے

بزم پر طاری ہے، ایسی محویت — ہر طرف گویا سکوت شام ہے

میری آنکھوں کو ہے اب تک انتظار — روح میری تشنہ پیغام ہے

التفات حسن بھی ہے وجہ موت — عشق بھی آغاز بے انجام ہے

اس میں کیا شکوہ کسی صیاد کا — خود مری پرواز سوئے دام ہے

عشق میں ہوں ناشناس ضبط غم — کس قدر تیرا حسین الزام ہے

ثاقب اپنی عشق میں نظم و غزل — واردات دل ہے یا الہام ہے

جناب محمد یعقوب خاں کلام بی اے

درد ہے غم ہے دل ناکام ہے — اس کے آگے بس خدا کا نام ہے

چشم ساقی کی صلائے عام ہے — جام بھر بھر پی بخیر انجام ہے

زندگی سعی و عمل کا نام ہے — ورنہ اک رفتار صبح و شام ہے

جان دیتا ہے بتوں پر برہمن — کفر بھی اپنی جگہ اسلام ہے

اس تجاہل کا بھی ہے کوئی جواب — پوچھتے ہیں کون ہو کیا کام ہے

کوئی تاپے اور کسی کا گھر جلے — عرف میں دنیا اسی کا نام ہے

حسرت مجبور کہلاتی ہے ضبط — بلکہ بے چارگی کا نام ہے

اے خدائے عشق اے رب جمال — دل کی قسمت میں بھی کچھ آرام ہے

جس طرف نظریں پھریں دنیا پھری — ان کے بس میں گردش ایام ہے

ان کا وعدہ وعدۂ محشر نواز — اک قیامت ان کی صبح و شام ہے

کس قدر پر کیف ہے شعر کلام — یہ خدا کی دین ہے انعام ہے

دنیائے اسلام

عراق کے اخبارات کی رائیں

"عراق ٹائمز" اپنی تازہ اشاعت میں رقم طراز ہے:۔

کل "سعودی عراقی سرحدی کمیشن" اپنے اہم کام کو شروع کرنے کی غرض سے بغداد روانہ ہوگیا۔ یہ کمیشن مختلف وزارتوں کے نمایندوں پر مشتمل ہے۔ جن میں وزارت دفاع بھی شامل ہے اور اس کی قیادت وزارت امور خارجہ کے "صیغہ شرقی" کے مدیر سید جمیل اسلم کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ سرحدی حد بندی کے لئے چند ہفتے درکار ہوں گے۔

سنہ ۱۹۳۷ء اور سنہ ۱۹۳۹ء کے درمیان مصر کے ساتھ عراق کے جو تجارتی معاملات ہوئے ان کے متعلق اعداد و شمار کے ایک تازہ سرکاری اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ درآمد میں اضافہ ہوا اور برآمد میں کمی رہی۔ درآمد میں ۱۳۸۰۰۰ عراقی دینار سے بڑھ کر سنہ ۱۹۳۹ء میں اس کی قیمت ۱۸۰۰۰۰ عراقی دینار تک پہونچ گئی۔ برآمد جو سنہ ۱۹۳۷ء میں ۹۱۰۰۰ عراقی دینار تھی گھٹ کر سنہ ۱۹۳۹ء میں ۵۲۰۰۰ عراقی دینار رہ گئی۔ مصری برآمدی مال جو اس سال کے شروع چھ ماہ میں ہمارے ملک میں آیا ہے اس میں ظاہر ہوتا ہے کہ درآمد میں پہلے کے بہ نسبت اور زیادہ اضافہ ہوا ہے اور اس کی قیمت ۱۶۷۰۰۰ عراقی دینار تک پہونچ گئی ہے۔ اس کل رقم میں جو تھی ۱۴۶۰۰۰ عراقی دینار کی محض شکر خریدی گئی ہے۔ اس مدت میں جو عراقی برآمدی مال مصر بھیجا گیا اس کی میزان ۱۳۶۴۹ عراقی دینار ہوتی ہے جس میں ۹۷۰۰ عراقی دینار کھجوروں کی قیمت شامل ہے اور ۳۰۰۰ عراقی دینار بیجوں کی۔

اس تجارتی سامان میں جو مصر سے عراق میں درآمد ہوا ہے۔ زیادہ تر قند شامل ہے۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں مصر سے جو کل سامان خریدا گیا اس کی قیمت ۱۸۰۰۰۰ عراقی دینار تھی جس میں سے ۱۴۰۰۰۰ عراقی دینار کا ہے سے کم رہی اور دوسرے سامان جو عراق مصر سے خریدتا ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

مشین کے تیلوں کی سالانہ خریداری کی قیمت ۳۰۰۰ عراقی دینار ہے۔ سگریٹ بنانے والے کاغذ۔ یہ بھی تقریباً اسی قیمت کے خریدے جاتے ہیں۔ کتابوں اور اخباروں کی سالانہ خریداری کی قیمت ۱۰۰۰ عراقی دینار تک پہونچ گئی ہے۔ سینما کے فلموں کی خریداری ۷۰۰ عراقی دینار سے بڑھ کر ۱۸۱۰ عراقی دینار تک اور فولاد اور لوہے کی خریداری ۴۷۷۵ عراقی دینار سے بڑھ کر ۷۰۰۰ عراقی دینار تک پہونچ گئی ہے۔ عراق سے مصر کو جو تجارتی سامان بھیجا جاتا ہے اس میں زیادہ تر کھجوریں ہوتی ہیں۔ لیکن سنہ ۱۹۳۷ء اور سنہ ۱۹۳۹ء میں ان کی سالانہ برآمد ۵۶۰۰۰ عراقی دینار سے گھٹ کر ۳۰۰۰۰ عراقی دینار رہ گئی۔ مصر میں گذشتہ سال ۱۰۵۰۰ عراقی دینار کی عراقی بھیڑیں خریدی گئیں۔

"توکل سیمٹ فائر فنڈ" جس کی مقدار آخری اطلاع کے مطابق ۵۰۰۰ عراقی دینار تھی۔ اب بغداد اور شمالی عراق کے برطانوی باشندوں کے چندوں کے شامل ہو جانے سے ۶۰۰۰ عراقی دینار ہوگئی ہے۔ چونکہ ابتدا میں اس فنڈ کے لئے اتنی ہی رقم تجویز کی گئی تھی لہٰذا اب چندوں کی وصولی بند کردی جارہی ہے۔

"عراق ٹائمز" کی تازہ ترین اشاعت میں حسب ذیل خبریں شائع ہوئی ہیں۔

"مجلس" کی مالیاتی کمیٹی جب وزارت امور خارجہ کے پیشکردہ بجٹ پر غور کرنے بیٹھی تو ہز اکسلنسی سید رشید علی گیلانی وزیر اعظم عراق نے ایک نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اکثر نائبین نے بین الاقوامی صورت حال کے سلسلہ میں موجودہ حکومت کی خارجی پالیسی کو سراہا اور کہا کہ یہ خارجی پالیسی پوری قوم کی مرضی کے موافق ہے۔

عراق ٹائمز اپنی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔

عربی اخبارات اطلاع دیتے ہیں کہ حکومت عراق اور حکومت عراق اور حکومت ایران کے درمیان اس مسئلہ پر گفتگو جاری ہے کہ ان دونوں ملکوں کی آپس کی تجارت میں ترقی ہونی چاہیئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دوران جنگ میں عراق اور ایران کے درمیان درآمدی اور برآمدی دونوں تجارتوں میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس گفتگو سے یہ نتیجہ برآمد ہوگا کہ اکثر وہ پابندیاں جن کی وجہ سے تجارت میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں ہٹالی جائیں گی۔

اُمید ہے کہ آوض بے البجری (مصری وکیل برائے عراق وسعودی عربستان) جو چند ماہ سے باہر تشریف رکھتے ہیں عنقریب بغداد واپس آجائیں گے وہ مصر سے حجاز روانہ ہوچکے ہیں جہاں وہ سلطان عبدالعزیز ابن سعود سے زمانہ حج میں ملاقات کریں گے اور اس کے بعد بغداد تشریف لائیں گے۔

بغداد کے زرعی اور حرفتی بنک نے گذشتہ چار سال کے دوران میں تمام اخراجات مثلاً فیس، انکم ٹیکس وغیرہ کو منہا کرلنے کے بعد ۱۱۷۳۹ عراقی دینار کا خالص نفع حاصل کیا۔ یہ اعداد و شمار ۴۰-۱۹۳۹ سن ء کے مالی سال کی رپورٹ میں درج کئے گئے ہیں جو حال ہی میں شائع ہوتی ہے اور سنہ ۱۹۳۹ء کے مالی سال کا نفع ۶۲۶۴ عراقی دینار درج کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پر بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

نمبر ۶	کانپور شنبہ ۸ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء	جلد ۳۳

ہٹلر کیسے برسرِ اقتدار آیا

موجودہ جنگ کا بانی ہٹلر جنوری ۱۹۳۳ء کو جب جرمنی کا چانسلر بنا اس وقت برلن کی کیا کیفیت تھی اس پر مندرجہ ذیل مضمون میں ڈاکٹر ابتنا گشپ نے روشنی ڈالی ہے جو کہ اس وقت برلن میں لا (قانون) کی تعلیم پا رہے تھے۔

۳۰ر جنوری ۱۹۳۳ء کو ۱۱ بجے ہٹلر جرمنی کا چانسلر بن گیا۔ برلن پر کوئی چڑھائی نہیں ہوئی جس طرح کہ روم پر چڑھائی ہوئی تھی۔ برلن میں بوڑھے پریذیڈنٹ ہنڈنبرگ نے یہ کام آئینی طریقہ پر انجام دیا۔ لیکن اس تقرر سے پہلے زیر پردہ نہ معلوم کیا کیا سازشیں اور بدعنوانیاں ہو چکی تھیں! ۱۹۳۲ء میں جرمنی کے تین چانسلر بدلے۔

اول برونگ مقرر ہوا۔ جو کہ ایماندار تھا۔ مگر دور اندیش نہ تھا۔ وہ لاکھوں بیکاروں کو بڑے بڑے زمینداروں کی جائدادیں بسانا چاہتا تھا۔ ہنڈنبرگ خود ایک بڑا زمیندار تھا۔ اس نے اس کی اسکیم کو ناپسند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برونگ کو چانسلری چھوڑنا پڑی۔ اس کے بعد پاپن کو چانسلر بنایا گیا وہ ہنڈنبرگ کا اپنا ہی آدمی تھا۔ اور نیشنلسٹ پارٹی کا ممبر تھا۔ اس نے کل اختیار رکھنے والی گورنمنٹ قائم کرنے کی کوشش کی۔ عوام اس کے خلاف تھے۔

ہٹلر کے برسرِ اقتدار آنے کی وجہ بڑی حد تک پاپن ہی تھا جب پاپن چانسلر مقرر ہوا اس نے ہٹلر کی پرائیویٹ فوج "براؤن شرٹ" پرے پابندی اٹھا دی اور اس کو ملک میں خوف و ہراس پیدا کرنے کا موقع دے دیا۔ نازی بہت جلد ہی ملک میں سب سے بڑی پولیٹیکل پارٹی بن گئے لیکن نومبر ۱۹۳۲ء میں جب جرمنی میں آزاد انتخابات ہوئے کمیونسٹ پارٹی بھی زور پکڑ گئی، اور نازیوں اور کمیونسٹوں میں برابر ٹکر رہنے لگی۔ صورت حالات نازک ہو گئی اور پاپن صاحب کو بھی گدی چھوڑنا پڑی۔ ہنڈنبرگ نے پھر جنرل شلیشر کو چانسلر مقرر کر دیا اس نے بھی برونگ کی طرح بڑی بڑی زمینداریوں کی توڑ پھوڑ کا ارادہ کیا۔ اس کی حکومت بھی چند روزہ رہی۔ پاپن نے ایک گہری چال چلی اور اس نے ہنڈنبرگ کو یقین دلایا کہ مشرقی پرشیا کے زمینداروں کے بچانے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ ہٹلر کو چانسلری کا عہدہ بطور رشوت دے کہ اپنا ساتھی بنا لیا جائے اور پاپن وائس چانسلر ہوگا اور تمام اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہوں گے۔ نیشنل سوشلزم کا خطرہ ہمیشہ کے لئے مٹ جائیگا۔ ہنڈنبرگ نے اس کو ضرب کاری خیال کیا لیکن وہ مغالطہ میں پھنس گیا۔ چند ہزار زمینداروں کی خاطر ۷ کروڑ جرمنوں کو ہٹلر اور اس کے گروہ کے حوالہ کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ ان کو بھگتنا پڑا۔ جرمن پارلیمنٹ میں آگ لگائی گئی۔ قتل عام ہوا۔ مخالف لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور آخر میں ان کو بھی ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا گیا۔ چار ہفتہ کے اندر ہی ہٹلر تمام جرمنی بھر کا مالک بن گیا۔

۳۰ر جنوری کو جس روز کہ ہٹلر چانسلر مقرر ہوا جرمنی میں ملک کے تیسرے دور کا آغاز مانا جاتا ہے۔

ان باتوں کو آٹھ سال گذر چکے ہیں لیکن مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کل ہی کی بات ہے۔ ہم لا کی تعلیم پا رہے تھے اور اس روز برلن ہائی کورٹ کے ریفرنشمنٹ کے بڑے کمرہ میں چار بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص ایک اخبار کا اسپیشل ایڈیشن لے کر آیا۔ جس پر موٹے الفاظ میں لکھا تھا۔ "ہٹلر بحیثیت چانسلر" ہم حیرت میں رہ گئے پھر وہاں بڑا خوش و خرم پھیل گیا۔ کنزرویٹو وزیر کے لڑکے مسٹر ہنس نے کہا "گھبرانے کی کوئی بات نہیں" ہم ان کو تبلا دیں گے۔ پاپن وائس چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔ نازیوں کو ہمارا آلہ کار بننا پڑے گا۔ ان کا کھیل ختم ہو گیا چند لوگوں نے ان کی باتوں کو ٹھیک سمجھا ایک نے اخبار میں سے پڑھ کر سنایا کہ ہٹلر نے نئے آئین کو برقرار رکھنے کی قسم کھائی ہے۔ دوسرے نے کہا کہ یہ کچھ نہیں ہٹلر کبھی اپنی بات پر قائم نہیں رہتا۔ ایک نے اس کی تردید کی۔ پھر کھلم کھلا بحث ہونے لگی۔ اور ہم میں سے کسی نے یہ محسوس نہ کیا کہ چند ہفتے بعد ہی اس قسم کی باتیں کرنا جیل اور موت تک کی وجہ ہو سکتی ہیں۔ ہم میں سے ایک نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ ہنڈنبرگ نے ایک ایسے بے تکے آدمی کو چانسلر بنا دیا جو بدیشی ہے اور صحیح جرمن تک نہیں بول سکتا۔

جب تیسرے پہر میں وہاں روانہ ہوا تو دیکھا کہ ہر جگہ سواستکا کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ ہٹلر کی طوفانی فوج گشت کر رہی تھی اور خوشی کے راگ گا رہی تھی۔ اخباروں کے تازہ ایڈیشن بک رہے تھے۔ اور ہر جگہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ بحث جاری تھی۔ جرمنی میں جمہوریت کے وہ آخری دن تھے۔ چند روز کے بعد ہی یہ حالت ہو گئی کہ کسی شخص کو نکتہ چینی کرنے تک کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔

جب میں مکان پر پہونچا تو اپنے والدین کو بہت پژمردہ پایا۔ میری والدہ نے کہا "رچارڈ کا ابھی ٹیلیفون آیا ہے وہ الوداع کہنے آ رہا ہے۔" رچارڈ اور اسکی بیوی جو ہمارے گھر کے دوست تھے چند منٹ بعد وہاں پہونچ گئے وہ کھیل کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ہمارا ملازم وہاں کھڑا تھا۔ اس کو دیکھکر انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ ٹلاین کے پہاڑوں پر اچھی برف پڑ رہی ہے وہاں ہم برف پر کھیلیں گے۔ جب ملازم چلا گیا تو انہوں نے دروازہ بند کر کے کہا "ہم زیکوسلاویہ جا رہے ہیں میں وہاں کے جنگلات سے واقف ہوں۔ ہم سرحد پار کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ گولی سے نہ اڑا دئے جائیں پراگ میں ہمارے دوست ہماری امداد کریں گے۔ ہم سب پر سناٹا چھا گیا۔ ہم نے پوچھا کہ آخر تم اتنے خائف کیوں ہو۔ انتظار کرو اور دیکھو آخر ہٹلر کرتا کیا ہے۔ رچارڈ نے جواب دیا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ہٹلر جیت گیا ہے لیکن کچھ دیر کے لئے۔ ہم اس کے خلاف باہر سے کارروائی کریں گے اور آرام سے نہیں بیٹھیں گے رچارڈ ایک لیبر اخبار کا ایڈیٹر تھا اور وہ پالٹیکس کو سمجھتا تھا۔

وہ ہمیں الوداع کہکر چلے گئے۔ دوسرے روز ہم نے سنا کہ اس کا دفتر بند کر دیا گیا اور اس کا ایک حصہ دار جیل بھیج دیا گیا۔

جب میں ان کو الوداع کہنے کے لئے اوپر سے نیچے گیا۔ مکان کے پہرہ والے نے دروازہ کھولا اور "ہیل ہٹلر" کہکر سلام کیا۔ میں نے اپنے دوستوں کو آخری سلام کیا لیکن میں چکر میں آ گیا۔ اس لئے نہیں مجھے "ہیل ہٹلر" کہکر خطاب کیا گیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جس پہرہ دار نے ہمیں "ہیل ہٹلر" کہکر سلام کیا اس کو میں کئی سال سے جانتا تھا۔ وہ ہمیشہ ہمیں یہی یقین دلاتا تھا کہ میں کمیونسٹ ہوں۔ اس کے کوٹ پر سواستکا کا جھنڈا چمک رہا تھا۔ اس سے مجھے بہت ہی پریشانی ہوئی اور میں اپنے دل میں خیال کرنے لگا کہ کیا تمام جرمن اس تیزی کے ساتھ نازی بن جائیں گے جس طرح کہ ہمارا پہرہ دار بن گیا۔

حبش اور برطانیہ

دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے حبش کے متعلق برطانیہ کی پالیسی کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا کہ برطانی حکومت حبش کو آزاد دیکھنا چاہتی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ شہنشاہ ہیل سلاسی کھویا ہوا تخت حاصل کر لیں شہنشاہ نے ملک معظم کی حکومت سے کہا کہ انھیں بیرونی امداد اور رہنمائی کی ضرورت ہوگی۔ حکومت نے اقتصادی اور سیاسی معاملات میں ہر امداد دینی منظور کر لی اور یہ طے ہو گیا کہ صلح ہونے کے بعد اس بارے میں باہمی طور پر فیصلہ ہو جائیگا ہم ایک بار پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہم حبش کی سرزمین پر قبضہ کرنا نہیں چاہتے۔ جنگ کے دوران میں تو عارضی طور پر ہمارا فوجی کنٹرول اور رہنمائی کریگی۔ لیکن یہ سارا کام شہنشاہ کے مشورہ سے ہوگا اور حالات درست ہونے پر ہم اپنے اس کنٹرول کو واپس لے لیں گے۔

امریکہ اور جاپان

مسٹر متسوکا نے کہا کہ جاپان اور امریکہ کے درمیان اس وقت جتنی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئیں آپ نے اہل امریکہ پر یہ واضح کرنا چاہا کہ جاپان اپنی آرزوؤں کی خاطر جنگ کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا۔ جاپانی پارلیمنٹ کی سبجکٹ کمیٹی میں بحث کے دوران میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر متسوکا نے کہا کہ ریاستہائے امریکہ نے جاپان کے ارادوں اور طاقت کو غلط سمجھا ہے ان کو صحیح طور پر سمجھانے کیلئے میں اپنی کوششوں کو دگنا کر دوں گا جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کا تگڈم امن کا معاہدہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جنگ پھیلنے نہ پائے۔ دریافت کیا گیا کہ جاپان کہاں تک بڑھنا چاہتا ہے اس کے جواب میں مسٹر متسوکا نے کہا کہ تین طاقتوں کے معاہدہ میں جاپان کی خواہشات کا خاکہ پیش کر دیا گیا ہے۔ اس معاہدہ میں عظیم مشرقی ایشیا میں جاپان کی لیڈرشپ کو مان لیا گیا ہے

جنرل ہرٹزوک کو پنشن

جنرل ہرٹزوک جنوبی افریقہ میں ایک پارٹی کے لیڈر ہیں اور جنگ شروع ہونے تک وہ اس مملکت کے وزیر اعظم تھے۔ جنگ شروع ہونے پر یونین کی پارلیمنٹ میں اس بات پر بحث ہوئی کہ جنوبی افریقہ کو اس جنگ میں برطانیہ کا ساتھ دینا چاہئے یا نہیں چونکہ پارلیمنٹ نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کر دیا کہ برطانیہ کا ساتھ دینا چاہئے اس لئے جنرل ہرٹزوک اپنے عہدے سے ریٹائر ہو گئے اور جنرل اسمٹس ان کی جگہ وزیر اعظم مقرر ہوئے جنرل ہرٹزوک اب بھی اپنی رائے پر قائم ہیں کہ جنگ سے الگ رہنا ہی جنوبی افریقہ کے لئے مناسب تھا پھر بھی انھیں پنشن دیدی گئی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستانی اور برطانی نوآبادیوں میں کیا فرق ہے۔ ہندوستان میں اگر کوئی وہ پوزیشن اختیار کرے جو جنرل ہرٹزوک کی ہے تو اس کے لئے پنشن وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا جیل خانہ کے علاوہ کہیں جگہ نہیں۔

جرمنی کا آئندہ حملہ

رائٹر کا نامہ نگار جرمنی کی سرحد سے اطلاع دیتا ہے کہ یہ یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ جرمنی مشرق کی غرض نہیں بلکہ مغرب کی طرف حملہ کریگا لیکن اس امکان کو بھی تسلیم کیا جا رہا ہے کہ دونوں طرف حملہ ہو سکتا ہے جنوب مشرقی یورپ میں جرمنی نے جو خوش کرنے کی پالیسی اختیار کی ہے اس سے مذکورہ بالا یقین اور بھی پختہ ہو گیا ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۴ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ بصدارت مسٹر بی بی سریواستو منعقد ہوا جسمیں مسٹر مارگن صاحب کا یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ لڑکوں کی دیکھ بھال و درستی کی نگرانی کے لئے مسٹر مارگن چیرمین صاحب کی ایک کمیٹی بنائی جاوے جو ضروری معاملات کی کارروائی کر دیا کرے، دوسرا اہم معاملہ ٹاؤن ہال کی نئی عمارت بنانے کا تھا۔ اس کے لئے ایگزیکیٹو افسر صاحب کا بنگلہ اور امپائر انجینیرنگ کمپنی کی جگہ تجویز ہوئی ہے ان دونوں مقامات پر عمارت بنانے کے بہترین نقشہ پیش کرنے کے واسطے ۵ ہزار روپیہ کا انعام دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

سمجھوتہ پنڈت رگھوبنس رتن گور طالب علم زراعتی کالج جو ۹ر جنوری کو گرفتار کر لئے گئے تھے رہا کر دیئے گئے کیونکہ ان کے اور کالج کے حکام کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے انہوں نے کالج کے حکام کے خلاف شکایت دور کرانے کے لئے فاقہ کشی شروع کر دی تھی

تردید چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کانپور نے نیشنل ہیرلڈ کی شائع شدہ اس خبر کی تردید کی ہے کہ میونسپل بورڈ کے ستیہ گرہ کرنے والے ممبروں کو بورڈ کی ممبری سے ہٹانے کی بابت ان کے اور کمشنر صاحب کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد اور گمراہ کرنے والی ہے۔

سلور جبلی یکم فروری کو کانپور انٹرمیڈیٹ کالج کی سلور جبلی کا سالانہ جلسہ منایا گیا تقسیم انعامات کے بعد لوگوں کو ایک شاندار ٹی پارٹی دی گئی

تجربہ کلکٹر صاحب نے اہل شہر سے اپیل کی ہے کہ وہ ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء کو میونسپل حدود نوٹیفائڈ رقبہ جوہی میں کسی عمارت پر ۷ و ۸ بجے شام کے درمیان کوئی روشنی نہ کریں کیونکہ اس روز ہوائی حملوں سے حفاظت کی اسکیم کا تجربہ کیا جائے گا۔

ستیہ گرہی عورتیں ۳۱ر جنوری کو مسز پریما دکشت پہلی ستیہ گرہی عورت کو نراین پور میں جنگ میں امداد دینے کے خلاف لکچر دینے کے جرم میں حفاظت ہند کے قواعد کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

یکم فروری کو مسز شکنتلا سریواستو (مسٹر ہری ناتھ شاستری کی بیوی) کو ستیہ گرہ کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

۳ر فروری کو بیری اکبر پور میں شریمتی شیو دیبی (پنڈت راجہ رام شاستری کی بیوی) نے ستیہ گرہ کیا اور گرفتار ہوئیں۔

۵ر فروری کو شریمتی گومتی بائی نے موضع پورا تحصیل بلہور میں ستیہ گرہ کیا اور گرفتار ہوئیں۔

ستیہ گرہی پنڈت جگی لال مصرا ممبر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی ۲ر فروری کو سندل پور میں ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

۳ر فروری کو رسول آباد میں ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں پنڈت منگلی پرشاد پانڈے کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ہڑتال کیلئے مجبور نہ کیا جائے مسٹر پیارے لال اگروال پریزیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ستیہ گرہ کے سلسلہ میں کسی دوکاندار کو ہڑتال کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ اور جو دوکانیں کھلی ہوں انکی دوکان کے سامنے کوئی مظاہرہ نہ کیا جائے۔

ہڑتال یکم فروری کو مسٹر جے پرکاش نرائن جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی بمبئی میں گرفتاری کے سلسلہ میں شہر میں ہڑتال کی گئی اور شام کو تلک ہال میں جلسہ کر کے انکو اور دوسرے ستیہ گرہیوں کو مبارکباد دی گئی اور پروٹسٹ کیا گیا

بچوں کا دن کانپور چیلڈرن ایسوسی ایشن (بچوں کی انجمن) کی طرف سے یکم فروری کو (بسنت کے دن) شہر کے مختلف محلوں میں بچوں کا دن منایا گیا ایسوسی ایشن کی ۳۰ شاخوں اور مختلف اسکولوں میں تقریباً دس ہزار لڑکے اور لڑکیاں جمع ہوئیں لڑکوں کو گانے۔ قصہ کہنے اور شاعری وغیرہ کے لئے ہر جگہ انعامات دیئے گئے کہیں جگہ ریڈیو کا بھی انتظام کیا گیا تھا

اختلافات مسلمانوں کی طرف سے سینما کے مالکان سے یہ اپیل کی گئی تھی کہ وہ ۹ر محرم کو اپنے اپنے سینما بند کر کے مسلمانوں کو ممنون بنائیں۔ لیکن ہندو سنگھ کی طرف سے اس مطالبہ کی مخالفت کی گئی ہے۔

یو۔پی فلائینگ کلب یو پی فلائینگ کلب کی ماہواری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ جنوری سنہ ۴۱ء میں کلب کے ہوائی جہاز ۲۴۲ گھنٹے ۲۰ منٹ اڑے جسمیں ۷۰ گھنٹے ۴۰ منٹ کا لکھنؤ کا پروگرام تھا۔

قمار خانے پولیس نے اس ہفتہ میں ۳ دن کے اندر کئی قمار خانوں پر حملہ کر کے تقریباً ۵۰ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔

بورڈ کا آئندہ جلسہ ۱۲ر فروری ۶½ بجے شام کو میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوگا جسمیں آیندہ سال کا سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کے بجٹ پر غور کیا جائے گا، اور اسی روز ایک بجے دن سے ۵ بجے شام تک آیندہ سال کے لئے بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کے لئے ممبران کا انتخاب ہوگا۔

ڈنر مسٹر بشوناتھ کھتری رئیس (پریڈ کانپور) ۸ر فروری کی رات کو مسٹر اے۔ پی۔ پاٹھک سی۔ آئی۔ ڈی انسپکٹر کے تبادلہ کے سلسلہ میں ایک شاندار ڈنر دے رہے ہیں۔ پاٹھک جی کانپور میں نہایت ہر دلعزیز رہے اور آپ کے تبادلہ کا لوگوں کو افسوس ہے۔

ایک افسوسناک موت منشی دیا نرائن نگم صاحب اڈیٹر زمانہ و آزاد کے برادر خورد رائے بہادر بابو رام سرن نگم ڈپٹی کلکٹر یو۔پی کا ۱۳ ماہ کی طویل علالت کے بعد، ۲ر جنوری کو کلکتہ میں انتقال ہو گیا۔ آپ کی عمر ابھی صرف ۵۲ سال کی تھی، ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں منشی جی کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداتعالے آنجہانی کی روح کو شانتی عطا فرمائے

ایک ہندی شاعر کا انتقال پنڈت رام چندر شکل مشہور ہندی شاعر کی وفات پر افسوس ظاہر کرنے کے لئے آریہ سماج ہال میں مقامی ہندی شعراء کا ایک جلسہ ہوا اور ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔

محرم محرم حسب معمول طریقہ سے منایا جا رہا ہے جلوسوں اور مہندی میں وہی شان و شوکت رہی البتہ تاریخ کی یکا یک تبدیلی کی وجہ سے سبزی منڈی اور چٹائی محال کے جلوس ایک ہی دن ایک ساتھ اٹھائے گئے۔ آج (۸ر فروری) محرم کا آخری دن ہے اور شہر میں کافی روشنی اور چہل پہل ہوگی اور کل (۹ر فروری) عشرہ ہوگا۔

جلوسوں کی نگرانی اول سے آخر تک مسٹر ہانڈا کوتوال شہر خود کرتے رہے۔ پولیس کا نہایت معقول انتظام ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ عرصہ کے بعد اس سال ہندو مسلمانوں دونوں نے محرم کے جلوسوں اور اکھاڑوں کے دیکھنے میں نہایت دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔

رئیس کانپور کانپور کا ہفتہ وار اخبار رئیس عرصہ تک بند رہنے کے بعد مسٹر رفیق صہبائی کی ادارت میں ہفتہ وار رسالہ کی صورت میں نکلنا شروع ہوا ہے جس کا پہلا نمبر ہمارے سامنے ہے رسالہ مضامین کے لحاظ سے بلند پایہ ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ اب رئیس فرقہ وارانہ جذبات سے بالاتر ہو کر ملک کی خدمت انجام دینے کی کوشش کرے گا۔ قیمت صرف عہ سالانہ ہے۔

کالستھ سماج کالستھ سماج کے نام سے آگرہ سے پندرہ روزہ اخبار نکلنا شروع ہوا ہے۔ یہ کالستھ قوم کی اصلاح کا حامی آرگن ہے۔ اخبار نہایت قابلیت سے اڈٹ کیا جاتا ہے، چندہ صرف عہ ہے، کالستھوں کو اس اخبار کی سرپرستی کرنا چاہئے۔ اسوقت بسنت نمبر ہمارے سامنے ہے جو خاص شان و انتظام سے نکالا گیا ہے۔

بیون ٹریننگ اسکیم

BEVIN TRAINING ECHEME

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل یو۔پی کانپور نے اپنے علاقہ

سبد گل

معاصر "اسٹیٹسمین" میں کچھ دنوں سے ایک نئے کالم کا اضافہ کیا گیا ہے جس کا عنوان "کریکس کارنر" رکھا گیا ہے۔ انگریزی زبان میں کرینک اس شخص کو کہتے ہیں جو پاگل ہو یا کم از کم اس کے دماغ کا کوئی "پیچ ڈھیلا پڑ گیا ہو"۔ معاصر مذکور کا یہ کالم ان خبروں کے لئے مخصوص ہے۔ جو "ستیا گرہ" کے سلسلہ میں جیل جانے والوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ گویا اسٹیٹسمین کی نگاہ میں یہ تمام ستیا گرہی جو اپنے عقیدے یا اپنے اصول کے مطابق "آزادی تقریر" کا مطالبہ کر رہے ہیں پاگل ہیں اور اسی لئے اس لایق ہیں کہ ان کی خبروں کو "پاگلوں کے گوشہ" میں جگہ دی جائے۔

"اسٹیٹسمین" کی اس حرکت پر ملک کے اکثر اخباروں نے اعتراض کیا ہے، لیکن "اسٹیٹسمین" اپنی ہٹ دھرمی پر قایم ہے اور اس کالم کو بند کرنے کے بجائے اس کے جواز میں الٹی سیدھی دلیلیں پیش کر رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ دنیا میں "پاگل پن" کا کوئی معیار اب تک قایم نہیں ہوا ہے۔ بعض فلسفی لکھتے ہیں کہ اس دنیا کی پوری آبادی میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جس میں "پاگل پن" کسی نہ کسی مقدار میں موجود نہ ہو۔ اس لئے اگر ایک گروہ ایسا ہے جو دوسرے گروہ کو پاگل سمجھتا ہے تو دوسرے گروہ کو بھی پورا حق ہے کہ وہ پہلے گروہ کو پاگل سمجھے۔ اس لئے اگر "ستیا گرہیوں" کو پاگل کہنے والے اخبار کو خود پاگل سمجھا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

رہا سوال یہ کہ دونوں میں کون سا دیوانہ ایسا ہے جس کی دیوانگی اچھی سمجھی جائے تو اس کا جواب ہو سکتا ہے کہ دیوانہ وہی اچھا ہوتا ہے جو کسی کے عشق میں دیوانہ ہوا ہو۔ جب سابق کنگ ایڈورڈ ہشتم (اب ڈیوک آف ونڈسر) نے مسز سمپسن کے عشق میں تاج و تخت کو چھوڑا تھا تو ظاہر ہے کہ انہوں نے قیس اور فرہاد جیسے مشہور عاشقوں کو بھی مات کر دیا تھا اور اس واقعہ پر ایک ہندوستانی شاعر نے یہ شعر فرمادیا تھا ؎

سر بر قدم حسن و قدم بر کلہ و تاج
دیوانہ عجب شان سے دیوانہ ہوا ہے

اسی طرح "اسٹیٹسمین" کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستان کے ستیا گرہی بھی جو مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں کام کر رہے ہیں آزادی کی دیوی کی تلاش میں دیوانے ہو گئے ہیں اور انکے خیال میں انکی دیوانگی ایسی بیش قیمت ہے جس پر صرف اینگلو انڈین اخبارات ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے برلوں اور رجعت پسندوں کی بھی ہزاروں اور لاکھوں ہوش مندیاں قربان کر دی جا سکتی ہیں۔ ایسے ہی دیوانگان عشق کے لئے یہ شعر کسی نے کہا ہے ؎

کچھ نہ ہوتا تھا جنھیں وہ ہو گئے پابند ہوش
گر ہوئے کچھ تو یہی الفت کے دیوانے ہوئے

اب معاصر "اسٹیٹسمین" کو بھی اپنے لئے دیوانگی کی دعا کرنی چاہیئے۔ تا کہ اس کی ہستی مفید ثابت ہو اور یہ شعر پڑھنا چاہیئے۔

دیوانہ بنانا ہے تو دیوانہ بنادے
ورنہ کہیں تقدیر تماشا نہ بنادے

برطانیہ کے سونے کے ذخیرہ کا ایک بڑا حصہ ختم ہو گیا

لندن ۷ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ مشہور ماہر اقتصادیات مسٹر ایڈورڈ پیکاک جلد ہی امریکہ جانے والے ہیں جہاں وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کاروبار اور سرمایہ لگانے کے امکانات کے بارے میں تحقیقات کریں گے۔

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے جو مال بھیجا جا چکا ہے اس کی روشنی میں اب آزادی کے ساتھ یہ اعلان کیا جا سکتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے اپنے سونے کے ذخیرہ کا ایک بہت بڑا حصہ وصول کر لیا ہے اور اسکو خرچ کر دیا ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ ان سیکوریٹیوں کو وصول کر رہی ہے جو کہ انگریزوں نے امریکہ میں خریدی ہوئی تھیں۔ سرمایہ لگانے کے متعلق ایک بہت مشکل مسئلہ درپیش ہے۔ حکومت لگے ہوئے سرمایہ کا بہترین استعمال کرنا چاہتی ہے۔ اس کام کے لئے انہوں نے مسٹر پیکاک کو امریکہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ادب لطیف

تارے!

از جناب شنکر بھٹناگر ایم اے دہرہ دون

میں راتوں کو تارے دیکھا کرتا ہوں!
اور ان میں ایک تارا ڈھونڈا کرتا ہوں!
لاتعداد تارے آسمان پر بکھرے ہوئے ہیں۔
جیسے کہ قدرت نے بے ترتیب موتی بکھیر دیئے ہیں!
ان لاتعداد تاروں میں میں اپنے ایک تارے کو کیسے پاؤں؟
ان بے ترتیب موتیوں میں میں اپنا ایک موتی کیسے پاؤں؟
اس دنیا میں میری ایک پریما —
تاروں جیسی۔ موتی جیسی کھو گئی ہے۔
میں اس پریما کو تاروں میں ڈھونڈا کرتا ہوں!
ان بے ترتیب موتیوں میں ڈھونڈھا کرتا ہوں!
میں راتوں تارے دیکھا کرتا ہوں!

— ۲ —

"تارو! آج تو کچھ بولو!
میں اندھیرے میں گرتا پڑتا۔ راہوں میں بھٹکتا پھرتا ہوں!!
سنسان دنیا میں اب کوئی میرا ساتھی نہیں ہے
"تارو! آج تو کچھ بولو!
کیسے یہ رات کٹے گی؟ کیسے یہ اندھیرا دور ہوگا؟
دل دہل رہا ہے۔ رات ٹھنڈی سانسیں بھرتی ہے
تارو! آج تو کچھ بولو!
مگر تم اب بھی چپ ہو۔ بالکل خاموش!
سارے عالم پر ہو کا عالم طاری ہے۔
یہ لمبی لمبی سنسان کالی کالی راتیں تم کس طرح روز کاٹ دیتے ہو؟ — ! کیا تمہاری زندگی کی کوئی کہانی نہیں ہے؟
"تارو! آج تو کچھ بولو!
مگر آہ — یہ کیا۔ تم تو رونے لگے۔ تمہاری ٹمٹماتی آنکھوں میں یہ آنسو کہاں سے آگئے! — !
کیا تم بھی اپنے دل میں درد چھپائے ہوئے بیٹھے ہو؟
کیا آج اپنا درد نہ کہو گے؟ — !
تارو! آج تو کچھ بولو!
کیا تمہارے اور میرے دل کی کہانی ایک ہے؟
کیا تم بھی کسی کے انتظار میں جاگ کر راتوں کو کاٹ دیتے ہو؟ !
"تارو! آج تو کچھ بولو!

دنیا بھر میں ذلیل ہو اور خدا کے یہاں بھی خوار ہو۔ تمہیں چاہیئے کہ ظلم کی عادت سے دور بھاگتے رہو ظالموں کی صحبت سے بچو اور اپنے آپ کو ہمیشہ رحم دل بنائے رکھو کہ رحمدلی اور نیک نیتی ایسے جوہر ہیں جن کی سارے جہان میں قدر ہوتی ہے اور خدا بھی نیک اور ترس کھانے والے رحمدل لوگوں سے خوش ہوتا ہے۔

جاپان پر لڑائی کا بار

ٹوکیو ۹ جنوری۔ جاپانی پارلیمنٹ کی بجٹ کمیٹی کے روبرو وزیر خزانہ نے جو آنکڑے پیش کئے ہیں انکے مطابق جولائی ۱۹۳۷ء سے جب کہ لڑائی شروع ہوئی جاپان چین کی لڑائی پر ۱۷۵۰۰۰۰۰۰۰ ین خرچ کر چکا ہے اور ۵۵۰۰۰۰۰۰۰ ین کی رقم اس نے سرکاری بونڈ جاری کر کے پوری کی ہے۔

عالم نسواں

ایک غریب لڑکی اودھ کی ملکہ

از خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی

وہ غریب لڑکیاں جن کو دو وقت کی کھانے کے لئے بھی مشکل سے ملتی تھا۔ انھوں نے اپنے حسن و جمال کی بدولت شاہی محلوں میں کس طرح عیش کئے ہیں، اس کا اندازہ لکھنؤ کی ایک غریب لڑکی حسینی خانم کے حالات سے ہو سکتا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ یہ حسینی خانم کس خاندان سے تھی اور اس کا خاندان کب اور کس زمانہ میں لکھنؤ میں آکر آباد ہوا لیکن حسینی خانم کا ستارہ عروج پر تھا چنانچہ حسینی بیگم کی شادی مرزا محمد علی شاہ اودھ سے ہو گئی۔ شادی کے بعد حسینی بیگم نواب ملکہ جہاں کے نام سے مشہور ہوئیں، ذیل میں ہم نواب ملکہ جہاں کے چند دلچسپ حالات شایع کرتے ہیں:-

مرزا محمد علی شاہ کو یقین کامل تھا کہ ان ہی کو اودھ کا حکمراں بنایا جائے گا۔ لیکن کیونکہ مرزا محمد علی شاہ کے بڑے بھائی نواب غازی الدین حیدر حیات تھے۔ اس لئے ان ہی کو تخت کا وارث قرار دیا گیا۔

مرزا محمد علی شاہ کو اپنی ناکامی کا بیحد صدمہ تھا آپ کے اس صدمہ کو کم کرنے کے لئے یہ رائے قرار پائی کہ کسی نوجوان اور حسین لڑکی کو آپ کی دلداری کے لئے منتخب کیا جائے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے رفیق الدولہ نے کہا حضور نے سنا ہوگا کہ محلہ تیم نگر میں ایک نو خیز گوہر بے بہا ہے اور وہ حضور ہی کے لایق ہے، اگر حضور اسے اپنے عقد میں لائیں تو عیش زندگی حاصل ہو۔ یہ بیان ۱۸۲۰ء کا ہے جب مرزا محمد علی شاہ کی عمر چالیس سال کی تھی، رفیق الدولہ نے جو نمک مرچ لگا کر یہ داستان بیان کی تو انکی طبیعت میں ایک ولولہ پیدا ہو گیا اور کہنے لگے کمبخت تیری زبان میں کس قدر سحر بھرا ہے، اچھا یہ مرحلہ بھی تمہیں طے کرو۔ رفیق الدولہ نے عرض کی حضور یہ کام مجھ سے انجام نہ پائے گا کسی مشاطہ کو بھیجئے۔ فرمایا کسی مشاطہ کو بھیجو، تم جاؤ، آخر اس بہانہ سے ہزاروں کے وارے نیارے ہوئے اور میاں رفیق الدولہ نے دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ اگر محمد علی شاہ نے دریافت کیا یہ تذکرہ اس سے پہلے بھی ہم نے سنا تھا۔ سب نے کہا جی ہاں حضور، اس قتالہ عالم کے حسن دل فروز کی تمام شہر میں دھوم ہے اور بہت سے شاہی خاندان کے لوگوں نے پیام بھیجے۔ کسی کی دعا قبول نہ ہوئی۔ اب ہم لوگ کوشش کرتے ہیں، امید ہو کہ کشتی ساحل مراد پر پہنچے آخر ایک دن یہ خوشخبری سنائی کہ لڑکی والے اس شرط پر رضامند ہیں کہ اگر بادشاہ سہرے جلوس کے ساتھ ہمارے یہاں بیاہنے تشریف لائیں تو ہم کو کوئی عذر نہیں۔

غرض حسینی خانم کی شادی سترہ برس کی عمر میں مرزا محمد علی شاہ سے نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہو گئی، شادی کے بعد انکی اس قدر محبت ہو گئی کہ محمد علی شاہ نے نواب ملکہ جہاں حمیدہ سلطان خطاب اور نواب تاج النساء بیگم لقب عنایت فرمایا، ملکہ جہاں نہایت سیر چشم اور فیاض تھیں، پڑھی لکھی، خوشنویس تھیں، خاص کر خط نسخ میں انکا نظیر نہ تھا، انہوں نے تمام عملہ کا انتظام درست کیا اور خیرات میں بڑا نام پیدا کیا۔ خدا نے پہلے انکو ایک بیٹی دی جو بہت کم سنی میں انتقال کر گئی، اس کا مقبرہ جمنا کے باغ میں بنا۔ جہاں اب حسین آباد ہے۔ پھر شادی کے پندرہ برس کے بعد خدا نے انکے شوہر کو بادشاہی دلوادی یعنی جب نواب غازی الدین حیدر بادشاہ نے انتقال فرمایا اور وہ نجف اشرف میں مدفون ہوئے تو سریر آرائے سلطنت مرزا نصیر الدین حیدر ہوئے۔ یہ غازی الدین حیدر کے بیٹے تھے۔ مرزا نصیر الدین حیدر بھی کچھ زمانہ تک سلطنت کر کے راہی ملک بقا ہوئے تو وہ اپنے بیٹے منا جان کے متعلق لکھ گئے کہ میرا بیٹا نہیں ہے۔ اسے سلطنت نہ ملے۔ اور یہ اس لئے کہ

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

بچوں کی دنیا

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں

ظلم اور سختی دنیا میں بہت ہی برے کام ہیں، کہتے ہیں ظالم آدمی یا جانور کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا دنیا میں کوئی اسے اچھا نہیں کہتا۔ اور مرنے کے بعد بھی اس پر بری باتیں پڑتی ہیں، جو شخص کسی پر ایک بار بیجا سختی یا ظلم کرتا ہے۔ اس کو ہزاروں سننے والے برا بھلا کہتے ہیں، اور اکثر نقصان بھی اٹھاتا ہے۔

خدا بھی ظالم کو پسند نہیں کرتا، اسی لئے ظالم کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔

جنگل میں بہت سے جانور ہیں جو دن رات اپنے سے کمزور اور چھوٹے جانوروں کو مارتے کھاتے رہتے ہیں۔ پر ہمیشہ یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ جہاں اس پھاڑ کھانے والے جانور کی صورت چھوٹے جانور نے دیکھی بلکہ دور سے آہٹ سنی یا بو پائی بس بھاگ کھڑا ہوا یا اڑنے والا ہوا تو اڑ کر غائب۔

ایک تو اس کو اپنی جان کا ڈر ہے دوسرے اس ظالم جانور سے نفرت۔ نفرت بھی کسی جانور یا انسان کو کسی دوسرے سے اسی وقت ہوتی ہے جب اس کی ذات سے نقصان ہو چکے یا نقصان پہونچنے کا خیال ہو جائے۔ ورنہ بلا وجہ کسی سے کسی کو کیوں نفرت ہو۔

اس صورت میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ کمزور اور چھوٹے جانور جو بے زبان اور وحشی جنگلی کہلاتے ہیں۔ بڑے اور ظالم جانوروں سے اس طرح نفرت کرتے اور بھاگتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ظالم انسانوں سے سمجھدار اور عقلمند انسان کیوں نہ نفرت کریں۔ اور ان کی صورت سے کیوں نہ بیزار ہوں۔

یہی سبب ہے کہ ظالم پر ہمیشہ لوگ لعنت ہی بھیجتے ہیں۔ کسی کا ستانا اچھا نہیں ہوتا۔

اکثر قصہ کہانیاں مشہور ہیں جن میں ظالم انسانوں اور جانوروں کی بری باتوں اور ظلم و سختی کے نتیجے دکھائے گئے ہیں۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں

بالکل سچی بات ہے۔ ظلم ایک لعنت ہے۔

اگر ہم کسی پر ظلم اور سختی کر کے کچھ روپیہ دولت جمع کر لیں اور اس پر خوشی کریں کہ ہم نے اپنے زور اس قدر کمایا تو یہ جہالت اور نادانی ہے۔ کیونکہ وہ کمائی جائز نہیں قوت اور زور بازو سے کمانا کسی پر ظلم کر کے کمانے کو نہیں کہتے۔ بلکہ محنت مزدوری خواہ لکھنے پڑھنے کے کام سے ہو۔ یا جس صورت سے بھی جائز اور سچی کمائی کہلاتی ہے۔

زور اور ظلم سے کمائی ہوئی دولت کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔ اول تو سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی جب ہم کسی پر ظلم کر کے اس کا روپیہ پیسہ چھینیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ شخص ہم سے بہت زیادہ ناراض ہوگا۔ اور ہمارے زور کے ڈر سے اگر منہ پر برا بھلا نہ کہے تو دل میں ضرور کہے گا اور کوسے گا۔ مظلوم کے کوسنے اور بددعا دینے کا اثر بھی بہت برا ہوتا ہے کیونکہ خدا ظالم سے نفرت کرتا ہے اور مظلوم کی فریاد سنتا ہے۔ اس کے علاوہ ظالم اپنے ظلم کو چھپانے کے لئے اسے چھینے ہوئے روپیہ کو سب لوگوں سے بچا اور چھپا کر خرچ کرے گا کہ کوئی اس سے پوچھے تو کیا جواب دے کہ یہ روپیہ کہاں سے آیا اسلئے چھپانے کی فکر میں خوشی خاک بھی نہ رہیگی، یہ بھی ڈر ہوگا کہ مظلوم سب لوگوں میں اس کو بدنام کرتا پھریگا۔ غرض کسی طرح چین اور اطمینان نصیب نہ ہوگا۔

نونہالو! ظلم کا انجام سوائے برائی کے اور کچھ نہیں نہ تو اطمینان میسر ہوتا ہے۔ اور نہ کہیں عزت ملتی ہے۔ اگر اس سے کچھ حاصل ہے تو یہی کہ

پردۂ فلم

فلمی تاریخ

از جناب عبداللہ کوکیل صاحب

آپ یقیناً اس سے واقف ہونگے کہ ایک مغربی سائنسداں نے ایک ایسی چیز ایجاد کی ہے جس کا تعلق بجلی اور ہوا کی لہروں سے ہے جس کے ذریعہ سے اگر آپ چاہیں تو اپنے کمرہ میں اس چیز کو لگا کر لندن اور پیرس اور نیویارک کے سینماؤں میں جس فلم کی نمایش ہو رہی ہے اپنے کمرہ میں بیٹھے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔

اور صرف یہی نہیں بلکہ کشمیر و سوئٹزرلینڈ کی گل پوش وادیوں اور جنت نگاہ مناظر سے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، وہاں کی پھولوں کی خوشبو سے مشام جاں کو معطر کر سکتے ہیں۔ اور وہاں کی برفباری کی ٹھنڈک کو محسوس کر سکتے ہیں، دنیا کا ہر وہ منظر اور شے جسے آپ وہاں گئے بغیر نہ دیکھ سکتے تھے صرف ایک بٹن دبانے سے اپنے کمرہ میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور ان تمام مناظر کے اثرات سے متاثر بھی ہو سکتے ہیں، یہ سائنس کا ایک محیر العقول کرشمہ ہے اور اسی کا نام ٹیلی ویژن ہے۔ یا دور نمائی ہے۔

انسان چونکہ فطری طور پر اپنے گرد و پیش کی چیز کو مختلف الانواع رنگوں میں دیکھنے کا خواہشمند رہتا ہے اور جاذب نظر رنگینیوں سے زیادہ محظوظ ہوتا ہے۔ اس لئے پردہ سیمیں پر متحرک تصاویر کے سیاہ رنگوں سے اس کی رنگین طبع کی پیاس نہیں بجھتی تھی، اور یہ اس کا متمنی تھا، کہ کاش فلموں میں قدرتی رنگ اپنی اصلی حالت میں پیش ہو جائے دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں نے اس کی تحقیقات و دریافت میں دن رات ایک کر دیا اور آخرکار قدرتی رنگ آمیزی کے دو کامیاب طریقے ایجاد کر چھوڑے یعنی "ٹکنی کلر" اور "سنی کلر" اور ان ہی دونوں کی مدد سے رنگین فلمز تیار کئے جاتے ہیں۔

قدرتی رنگ آمیزی صنعت فلمسازی کی ترقی کا ایک زریں کارنامہ ہے اور دنیا کے ہر گوشہ میں اس نئی ایجاد کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور قریباً دنیا کا ہر فلمساز اب صرف رنگین فلمز تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہندوستان میں امپیریل فلم کمپنی کو جہاں پہلا ناطق فلم "عالم آرا" تیار کرنے کا فخر حاصل ہے۔ وہاں پہلا ہندوستانی رنگین فلم "کسان کنیا" کی تیاری کی اولیت کا سہرا بھی اسی فلم کمپنی کے سر بندھتا ہے۔

مستقبل میں صنعت فلمسازی کس حالت میں ہوگی اور ارتقا کی کون کون سی یہ منزلیں طے کریگی۔ اور اس کے اندر کیسی کیسی ایجادات و ترمیمات ہونگے، اس کے متعلق کوئی شخص صحیح رائے قایم نہیں کر سکتا، کیونکہ مندرجہ بالا ایجادات و اختراعات سے قارئین اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔

ایسی حالت میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے کیونکہ صنعت فلمسازی کی ارتقائی منزلیں ہنوز ختم نہیں ہوئیں، بلکہ ابھی حال ہی میں جاپان سے خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر ٹیکیو شمیز و ایک جاپانی سائنسداں نے متحرک تصاویر کا ایک ایسا سکرین (پردہ) ایجاد کیا ہے جس میں روشن کمرہ اور آفتاب کی روشنی میں بھی متحرک تصاویر دکھائی جا سکتی ہیں۔

اس سکرین کو امسال نیویارک کے ورلڈ فیر میں نمایش کے لئے بھیجا گیا تھا ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ:-

تاریک ہال میں فلم کی نمایش کی سخت ترین دشواریوں نے مجھے اس سکرین کی ایجاد کی تحریک کی اور آج سے چھ سال قبل میں نے اس کا تجربہ شروع کیا تھا۔

روشن ہال میں فلمز دکھانے کے لئے متعدد سکرین تیار کئے گئے ہیں، لیکن کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مذکور کا سکرین اپنی نوعیت و جدت کے لحاظ سے کامیاب ترین ہے۔

ٹوکیو میں ایک فیکٹری تعمیر ہو رہی ہے جہاں یہ جدید "ڈے لائٹ سکرین" تیار کیا جائے گا۔

اس جگہ ہمیں ڈاکٹر ونولیلا ... کے اس قول کی تصدیق کرنی پڑتی ہے کہ کم از کم ایک صدی گذرنے تک دنیا والے فلم کے عجائبات کو عوام اچھی طرح نہ سمجھ سکیں گے۔

اقوال زریں

سُنہری اصُول

دنیا میں رہتے ہوئے کام سے جی نہ چراؤ، اپنی زندگی کو چست رکھو، جب کوئی کام نہ ہو تو خدا کی عبادت اور رفاہ عام کے کاموں میں وقت گذارو۔ مگر بیکار زندگی اچھی نہیں ہے۔ اگر تمہارا کام زیادہ بیٹھنے کا ہے تو ورزش روزانہ ضرور ہی طور پر کرو۔

غصہ جھوٹ۔ رنج و غم۔ حسد۔ کینہ۔ نفرت۔ جھنجھلاہٹ، چوری۔ دھوکا۔ خوف۔ تکبر۔ لالچ موہ۔ سب صحت و عمر کو گھٹانے والے ہیں۔ ان سے دور رہو کر ہر حالت میں خوش اور صابر رہو، اور دلی سکون کو قائم رکھو، پچھلی مصیبتوں کا خیال چھوڑ دو۔ برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ یہ اندرونی صفائی ہے۔ تم دوسروں سے ملو، دوسرے تم سے محبت سے ملیں۔ اس سے بھی انسان خوش رہتا ہے۔ خوشی جتنی بانٹو۔ اتنی تمہارے پاس بڑھتی جاتی ہے

جسم کو، کپڑوں کو، گھر کو، اور گرد و پیش کے سامان کو جہاں تک ہو سکے صاف رکھو، پینے کا پانی صاف رکھو، کھانے کی چیز صاف رکھو، جہاں تک ہو سکے گرد سے بچاؤ۔ پھل سبزی۔ خوب اچھی طرح دھو کر استعمال کرو، دن میں کھلی ہوا میں زیادہ رہو، صاف ستھری کھلی ہوا میں رات کو سونا چاہیئے جسم کو کھلی ہوا میں کبھی ننگا بھی کیا کرو سورج کی کرنیں کبھی اپنے جسم پر ڈالو۔ یہ بیرونی صفائی ہے۔

انسانی جسم کے اندر تمام قوتوں کی بنیاد جسم کے عطر یعنی ویرج پر قائم ہے اس کو جتنا جسم کے اندر اچھے خیالات اور ورزش سے جذب کیا جائے اور محفوظ رکھا جائے، اتنی ہی صحت۔ طاقت عمر بڑھتی ہے، عیش و عشرت میں پڑ کر جو لوگ اس جوہر کی مناسب حفاظت نہیں کرتے، وہ بیمار اور کمزور ہوتے ہیں۔

موج تبسم

سپاہی (فوجی افسر سے) میں نے آج کی جنگ میں کم از کم پچاس دشمنوں کے سر قلم کئے ہونگے"۔
افسر:- غالباً تم نے بھاگتے ہوئے دشمنوں پر پیچھے سے حملہ کیا ہوگا"۔
سپاہی:- جی نہیں وہ بھاگ تو سکتے ہی نہ تھے، کیونکہ اُن کی ٹانگیں پہلے ہی سے کٹی ہوئی تھیں اور وہ سب بیہوش تھے"۔

بدمزاج بیوی:- "آج پھر تم دیر سے گھر واپس آئے تمہاری اس اوباشی کو دیکھکر کون احمق عورت تم کو شریف انسان کہہ سکتی ہے"۔
شوہر:- (قیمتی نک لیس پیش کرتے ہوئے) "تمہارا تحفہ حاضر ہے"۔
بیوی:- "یہ بات ہے کہ اب میں سمجھی تم دیر میں کیوں آئے ہو۔ بیوی کے ساتھ تمہاری اس محبت کو دیکھکر کون احمق عورت تمہاری شرافت میں شک کر سکتی ہے"۔

طالب علم:- (پروفیسر سے) "جناب پروفیسر صاحب اگر میں کسی پروفیسر کو گدھا کہدوں تو کیا یہ بات توہین سمجھی جائے گی"۔
پروفیسر:- "بے شک، بہت بڑی توہین"۔
طالب علم:- "اور جناب اگر میں کسی گدھے کو پروفیسر کہہ کر پکاروں تو کیا یہ بھی توہین ہے۔
پروفیسر:- "یہ توہین نہیں ہے"۔
طالب علم:- "شکریہ پروفیسر صاحب

مہمان:- (جو میزبان کی موٹر میں سوار تھا) "موٹر ڈرائیور میرا خیال ہے کہ مجھے یہ گاڑی جس سے میں جانا چاہتا ہوں ضرور مل جائے گی"۔
موٹر ڈرائیور:- میں تو آپکو جلد سے جلد اسٹیشن پہنچانے کی کوشش میں لگا ہوا ہوں۔ تاکہ آپکو گاڑی مل جائے کیونکہ میرے مالک نے مجھے حکم دیدیا ہے کہ اگر میں آپکو واپس لیکر گیا تو وہ مجھے نوکری سے علیحدہ کر دینگے۔

دلچسپ معلومات

ہندوستان میں تپ دق

ہندوستان میں تپ دق دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے مغربی ملکوں کے مقابلے میں اس ملک میں تپ دق سے مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہاں تپ دق کے علاج کا جو بندوبست ہے وہ کافی نہیں ہے۔ فرانس کی آبادی ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ہے اور وہاں تپ دق کے علاج کے لئے ۶۴۳۲ ہسپتال ہیں، ویلز کی آبادی ۳ کروڑ ۱۰ لاکھ ہے اور وہاں ۲۸۹۰۰ مریضوں کے علاج کا انتظام ہے۔ ہندوستان کی آبادی ۴۰ کروڑ کے قریب ہونے پر بھی یہاں تپ دق کے علاج کے لئے صرف ۵۵ ۳۲ ہسپتال ہیں۔

دیاسلائی کی صنعت

ہندوستان میں اندازاً سال میں ایک کروڑ ۰۰ لاکھ گُرس دیاسلائی کی کھپت ہوتی ہے سنہ ۱۹۲۲ء میں باہر سے آنے والی دیاسلائی پر فی گرس ڈیڑھ روپیہ محصول لگایا گیا تھا۔ تب سے ہندوستان میں باہر سے دیاسلائی کی آمد قریب قریب بند ہے، جہاں سنہ ۱۹۲۱ء میں ۲ کروڑ ۴ لاکھ روپے کی دیاسلائی آئی تھی، وہاں سنہ ۱۹۳۰ء میں صرف ۴ لاکھ روپے کی اور سنہ ۱۹۳۶ء میں صرف ۸۴ ہزار روپے کی دیاسلائی ہندوستان میں باہر سے آئی۔

کاروباری جھگڑے

ہندوستانی ملوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتالوں کی تعداد دن بدن بڑھتی ہی جارہی ہے بمبئی کے مزدور گزٹ میں انکی تفصیل اس طرح دی گئی ہے۔

سال	ہڑتالوں کی تعداد	کتنے مزدور شامل ہوئے	کل دنوں کا ہرج
۱۹۲۴	۱۳۳	۳۱۲۴۶۲	۸۷۳۰۹۱۸
۱۹۲۵	۱۳۴	۲۷۰۴۲۳	۱۲۵۷۸۱۲۹
۱۹۲۶	۱۲۸	۱۸۶۸۱۱	۱۰۹۷۴۷۸
۱۹۲۷	۱۲۹	۱۳۱۶۵۵	۲۰۱۹۹۷۰

افسانہ

پنچھی پریت

محبت کے جذبات سے لبریز ایک شاہکار

ذیل کا افسانہ - دو معصوم دلوں کی ایک ایسی داستان ہے جو اول سے لیکر اخیر تک محبت کے جذبات سے لبریز ہے ہمارا خیال ہے کہ ہندوستان کے مشہور افسانہ نگار امین شرفپوری نے ابتک جتنے افسانے لکھے ہیں ان میں یہ افسانہ ایک امتیازی درجہ رکھتا ہے اس افسانہ میں دو ایسے معصوم دلوں کی محبت دکھائی گئی ہے جو محبت سے واقف تک نہ تھے۔

"ادمی ابھی تک نہیں آئی" مدھوسودن دادا بولے بہو نے کھانا پروستے ہوئے کہا "جانے کہاں گئی"؟ مدھوسودن آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے، تھال میں کھیر کی کٹوری دیکھ کر بولے۔ اُس کے بنا کھانے کا مزہ نہیں آتا۔ دوپہر ہونے کو آئی اور وہ غائب ہے"۔ بہو خاموش تھی۔! بدھو مائی کی کٹیا اور کالی داس کا کنواں گاؤں میں دو ہی جگہ ہیں کھیلنے کی، میں ابھی ادھر سے آیا ہوں کہیں دکھائی نہیں پڑی۔! پڑوس میں دیکھا ہوتا۔ دھنیا کے ساتھ کھیل رہی ہوگی" "تو وہاں ہوتی تو کبھی کی آجاتی۔ دھنیا ابھی تو آئی تھی میرے پاس" "اس سے کیا معلوم ہوتا" مدھوسودن کھاتے کھاتے رک گئے۔ بہو گھونگھٹ سے منھ چھپاتے ہوئے بولی "چڑیل دن بھر گھومتی ہے۔ بہتیرا کہتی ہوں کہ گھر بیٹھ کر کھیلا کر، مگر وہ مانتی بھی ہو کل بیاہ ہو جائے گا تو بھی ایسا ہی کریگی؟"
"کھیل کودکے یہی تو دن ہوتے ہیں" مدھوسودن فلسفیانہ انداز سے بولا۔
"ساری عمر کھیلتی ہی رہے گی کیا؟" جیسے اُسے بوڑھے کی بات ناگوار گذری تھی۔
کھیر تو بڑی مزیدار ہے۔ پر اتنا میٹھا کیوں ڈالدیا تم نے" بوڑھا انگلیاں چاٹتے ہوئے بولا۔
"تمہاری لاڈلی کے لئے ڈالی ہوں، پھیکی چیز اُسے اچھی تھوڑا ہی لگتی ہے" مدھوسودن ہنس پڑے بہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کھانا پھیکا ہے"۔ بات بدلتے ہوئے بولے "لاڈلی ہی تو ہے، برسوں سے گھر سونا پڑا تھا، جس روز پیدا ہوئی میں نے لکشمی کو سپنے میں دیکھا تھا۔" کہتے ہوئے مدھوسودن کے چہرہ پر رونق سی دوڑ گئی۔ تھال زمین پر رکھ دیا۔ بہو دیکھ کر بولی "تم کھالو۔ آہی جائے گی"؟
"نہیں بہو۔ جلدی کس بات کی ہے؟" بہو نے دیکھا کہ کھیر کی کٹوری آدھی خالی تھی باقی کھانا جوں کا توں دھرا تھا۔! ادما جو صبح سے غائب تھی، باڑی میں رامو کے ساتھ گنے کی ایکھ کٹتے دیکھ رہی تھی، اُسے یہ علم ہی نہ تھا کہ دن ڈھلنے کو آگیا اور دادا اس کے انتظار میں کھانا لئے بیٹھا ہے، صبح ہی گھر سے نکل آئی تھی، شام کو بدھو مائی کی کٹیا میں دونوں نے صلاح کی تھی۔ "ادما آؤگی صبح ہماری باڑی میں۔ ایکھ کٹیگی" ادما جو رامو کی ہر بات پر اقرار کر لیتی تھی۔ اثبات میں سر ہلا کر بولی "آؤں گی"!
"ضرور آنا"
"اچھا"
"نہیں آؤگی تو اچھا نہ ہوگا"
"ایک بار کہہ تو دیا کہ آؤں گی" "اور کیا گنگا جلی اُٹھواؤگے"۔ رامو کے اصرار پر ادما تنک کر بولی۔
"یہ بات نہیں ادما!"
"پھر کیا بات ہے"
"یہی کہ تمہارے بنا جی نہیں لگتا۔ تم ہوگی تو وقت کٹ جائیگا۔ ہنستے بولتے۔!" ادما کچھ بولی نہیں۔ اگلے روز چپ چاپ چلی آئی، گاؤں سے دور رامو کی باڑی میں۔!
رامو گنے چھیل رہا تھا، بڑا بھائی کولہو کے پاس بیٹھا تھا بیلی کا لونڈا بیل ہانک رہا تھا۔ اور چھوٹا کشن رس کی گاگر تھامے ہوئے تھا۔! ادما دور کھڑی تھی، رامو کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی، جو کبھی کام میں معروف اور کبھی ادما سے بات کرنے میں مشغول تھا! ایک گنا اٹھاتے ہوئے بولا "ادما آج تو تم آگئیں کل بھی آؤگی نا"؟
"اوں۔ روز کیسے آسکتی ہوں اتنی دور۔" ادما پتلی گردن کو ٹیڑھی کرتے ہوئے بولی۔ اس کا بھولا سا چہرہ اسی طرح جھکا ہوا تھا۔ جیسے کوئی پھولوں سے لدی ہوئی ڈالی آپ ہی آپ جھک جاتی ہے۔!
"ایسا نہ کرنا ادما" رامو کے چلتے ہوئے ہاتھ رک گئے، آج دیر جو ہوگئی ہے۔ ماں مارے گی۔ دادا ڈھونڈھ رہے ہوں گے"
"کہہ دینا بدھو مائی کی کٹیا میں کھیل رہی تھی"؟
"ہوں۔ خبر ہے دادا سب سے پہلے وہیں گئے ہوں گے"
"تو کنوئیں کا پتہ بتا دینا، وہاں کیا گئے ہوں گے وہ! ادما بغیر کچھ اور کہے سنے اوڑھنی سنبھالتی ہوئی دوڑی۔! کنوئیں پر آکر دم لیا۔ دھنیا چلا کر بولی "کہاں گئی تھی۔ دادا تلاش کرتے پھر رہے ہیں"
"سچ؟" وہ بولی
"اور کیا جھوٹ کہتی ہوں"
ادما ڈرتی ڈرتی گھر آئی، ماں آنگن میں بیٹھی تھی۔ دادا رسوئی میں تھے۔!
"کہاں گئی تھی چڑیل"؟ ماں نے گھور کر دیکھا۔ دادا نے کھنکارا۔ ادما دوڑ کر رسوئی میں گھس گئی۔
بہت دیر میں آئی ہو بیٹی۔" او خاموش تھی۔ سانس پھول رہا تھا آج اگر دادا پاس نہ ہوتا تو بری طرح پٹتی۔ دادا سے لپٹ گئی، دادا جو کھیر کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔ دونوں ہاتھوں سے کھیر کی کٹوری تھامے ہوئے تھا، ماں کے تیور اب بھی بدلے ہوئے تھے مگر ادما دادا کے پاس تھی، ماں اُسے کیا کہہ سکتی تھی۔
شام کو جب چرواہے بیلوں کو لے کر آرہے تھے۔ دن بھر کے تھکے ہارے کسان گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ ادما بدھو مائی کی کٹیا کے پاس کھڑی ہر ایک کی صورت کو دیکھ رہی تھی۔ "رامو ابھی تک نہیں آیا" اس کا ننھا سا دل دھڑک رہا تھا۔ کھوئی ہوئی باڑی کی طرف چلی، پیڑوں پر پرندے آکر بیٹھ رہے تھے۔ رامو آج باڑی ہی پر تھا۔ رات وہیں بسر کرنی تھی، کیکر کے اونچے پیڑ پر کوے پھڑپھڑا رہے تھے، رامو کو ادما کی یاد ستا رہی تھی۔ "دوپہر کو ہی گئی ہے پاس سے"؟ اس نے سوچا، ایک کوا کائیں کائیں کرتا ہوا آیا، جھونپڑی پر بیٹھ گیا، رامو نے دیکھا جیسے وہ کوئی سندیسہ لایا تھا، اُس کی ادما کا سندیسہ۔ ایو۔" اُس نے کہا، کوا پھر سے اُڑ گیا۔ رامو حسرت بھری نظروں سے تک رہا تھا، ادما جھونپڑی کے قریب آکر رک گئی، اُس نے سنا رامو گنگنا رہا تھا۔!
تم بن سجنی چین ناہیں آئے۔ جیا دھڑکے، الکھیا ترسے کون تمہاری لائے خبریا۔!
ادما نے جھانک کر دیکھا، رامو درد بھری آواز سے گا رہا تھا، اور رامو کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ گا رہا ہے اور کوئی ناچ رہا ہے، پاؤں کی ہلکی چاپ کے ساتھ۔! اُس نے پلٹ کر دیکھا۔ ادما کھڑی تھی۔ ادما نے گھونگھٹ نکال لیا۔
"بس رہنے دو۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔!"
"اگر نہیں دیکھ پائے تو۔!"
"تو دل دیکھ لیتا!"
"دل کی بھی آنکھیں ہوتی ہیں ادما۔؟"
"یہ بات ہے؟"
"ہاں رامو رک گیا، بھیگی ہوئی پلکیں جھپکا کر بولا،
"ادما تم اس وقت کیسے چلی آئیں؟"

"تم نے یاد کیا تھا؟ کوے سے کہہ رہے تھے۔!"
"تم نے سنا تھا ادما" بات کاٹ کر بولا
"ہاں رامو، تم ادما کو یاد کرو اور وہ چپ چاپ گھر میں بیٹھی رہے۔"
ادما یہ شام کی تاریکی، پرندوں کا شور، میرا دل یوں دھڑک رہا ہے جیسے یہ پنچھی۔ کہتے کہتے رک گیا، آنکھوں سے دو آنسو ڈھلک پڑے، ساتھ ہی ادما گودمیں گر پڑی۔! رامو چونک کر بولا "ادما۔ تم میرے پاس ہوتی ہو تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں اس سنسار میں نہیں ہوں، اپسراؤں کی نگری میں پہنچ گیا ہوں۔ رات تیلی کا لونڈا ایک کہانی سنا رہا تھا مجھے تو یہی معلوم ہوا جیسے وہ میری ہی کہانی کہہ رہا تھا۔
"کیا کہا تھا اُس نے" ادما نے کہا
اُس نے کہا تھا۔ ایک راجہ کو کوئی اپسرا اٹھا کر لے گئی دور کسی جنگل میں جہاں اس کا گھر تھا۔! اپسرا بڑی سندر تھی راجہ اُسے دل دے بیٹھا۔ راج پاٹ رانیاں سب کو بھول گیا۔ ایک رات جانے اپسرا کے جی میں کیا آئی راجہ کو اٹھا کر پھر اُس کے محل میں چھوڑ آئی۔ جب راجہ کی آنکھ کھلی، تو اُس نے دیکھا کہ وہ اپنے ہی محل میں پڑا ہوا ہے، اپسرا کہیں نظر نہ آئی۔! باولے کی طرح چلانے لگا، رانیاں دوڑ کر آئیں راجہ کو کسی پہلو چین نہیں تھا۔ اپسرا کی صورت دل پر بیٹھی ہوئی تھی۔ رانیاں کیسے پسند آتیں۔ ہر ایک نے اپنی محبت جتائی مگر راجہ نے مطلق کان نہ دھرا۔ اپسرا کے گن گا رہا تھا۔ ہر دم اس کی یاد میں روتا، محل کی چھت پر کھڑا رہتا۔ شاید وہ اپسرا پھر آجائے اور اسے لے جائے، اسی طرح کتنے دن بیت گئے پر اپسرا نہ آئی۔" "بڑی بے وفا نکلی وہ۔؟" ادما بات کاٹ کر بولی۔
"ہاں اپسرائیں بے وفا ہوتی ہیں، میں کہتا ہوں

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۵ پر)

اگر امریکہ نے یورپ کے معاملہ میں دخل دیا تو یورپ اُس کا مقابلہ کرے گا

امریکہ کو ہٹلر کی دھمکی

برلن۔ ۳۰ جنوری جو کوئی ملک برطانیہ کی مدد کرنا چاہتا ہے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا جو کوئی جہاز ہماری تارپیڈو کشتی کی زد میں آئے گا۔ اس کو تارپیڈو مار کر ڈبو دیا جائے گا۔ اگر امریکن حکومت نے یورپ کی لڑائی میں دخل دینے کی کوشش کی تو ہمارے ارادے اور مقاصد فوراً ہی بدل جائینگے یورپ اس قسم کی کوشش کا مقابلہ کرے گا۔ ان الفاظ میں ہرہٹلر نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو متنبہ کیا۔ جبکہ آپ نے اپنے برسر اقتدار آنے کی ۸ ویں سالگرہ کے موقع پر برلن سپارٹس پلاسٹ میں تقریر کی۔

جرمن ڈکٹیٹر نے یہ بھی اعلان کیا کہ جہاں کہیں ہمیں موقعہ ملیگا ہم برطانیہ کو ماریں گے، اور جرمن موسم بہار میں ڈبکنی کشتیوں کے حملے شروع کریں گے۔

ہرہٹلر نے مزید کہا کہ میں نے کئی بار پڑھا ہے کہ انگریز کسی جگہ بہت بڑا حملہ کرنے والے ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ وہ مجھے پہلے سے تبلادیں کہ وہ کس جگہ حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کے لئے یورپ میں وہ علاقہ خالی کر دوں گا۔ میں ان کو فوجیں اتارنے کی زحمت نہ ہونے دوں گا۔ اور میں ان سے پھر اسی زبان میں (تشدد) بات کروں گا۔ جس کو وہ سمجھتے ہیں آج ہر بر اعظم یورپ ہے۔ ہم جس جگہ کھڑے ہوتے ہیں وہاں سے ہمیں کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ ہم نے کچھ فوجی اڈے قائم کر لئے ہیں۔ جب وقت آئے گا ہم فیصلہ کن چوٹ لگائیں گے۔ اور کہ ہم نے وقت کا بہترین سے بہترین استعمال کیا ہے۔ یہ ان کو اس سال کی تاریخ تبلائے گی۔ انگریز آج امریکہ کو امداد کے لئے بلا رہے ہیں۔ ہم نے پہلے سے ہی ہر امکان پر غور کر لیا تھا۔ جرمنی کو امریکہ کے بر اعظم سے کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔

اٹلی کے ساتھ جرمنی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ہرہٹلر نے کہا کہ برطانی پروپگنڈا سے جرمن اور اطالوی قومیں الگ نہیں ہوسکتیں اور نہ ہی اس وجہ سے اطالوی قوم مسولینی کو چھوڑ سکتی ہے کہ اس پر چند بدبختیاں نازل ہوگئی ہیں۔

ہرہٹلر نے سنجیدہ اور متین آواز میں تقریر شروع کی اور حسب معمول بہت دیر تک تاریخی حالات بیان کئے اور پھر کہا کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے امریکہ کے جن عالموں کو پچھلی عالمگیر جنگ کے کارنامں کی تحقیقات کرنے کا کام سپرد کیا تھا انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جرمنی کا کوئی قصور نہیں تھا۔

ہٹلر نے برطانیہ کے خلاف سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا کہ سلطنت برطانیہ تین سو برس کی وحشیانہ طاقت سے پیدا ہوئی ہے۔ اپنی سلطنت کو بڑھانے کے لئے برطانیہ ایک بعد دوسری لڑائی چھیڑتا رہا۔ تمام دنیا پر غالب آنے کے انگریزوں کے منصوبہ کو یورپین قوموں جرمنی اور اٹلی نے خاک میں ملا دیا۔ جرمنی اور ترقی کو روکنے کے لئے ہی برطانیہ نے ۱۹۱۴ء میں لڑائی چھیڑی تھی۔ جرمنی پچھلی لڑائی میں کبھی نہیں ہارا۔ اس کی ناکامی شخصی ناقابلیت کی وجہ سے ہوئی۔ جرمن قوم نے اس سے سبق لیا اور اس نے اس کی کوئی چیز نہیں بھلائی۔ جرمن جمہوریت تکلیف دہ تخیل تھا۔ تعمیری خیالات صرف نیشلسٹ اور سوشلسٹ کیمپ میں ملے جن میں ایک دوسرے کے خلاف سخت جنگ ہوئی اور پھر ان دونوں کیمپوں کو ایک ساتھ ملایا گیا اور ہم نتیجتی میں کامیاب ہوگئے۔ نازی پارٹی خالص رضاجوئی سے بنی ہے۔ مجھے جرمن قوم نے اختیارات سونپے تھے۔

ہرہٹلر نے کہا کہ میری غیر ملکی پالیسی صرف ایک فقرہ میں بیان کی جاسکتی ہے۔ یعنی معاہدہ ورسائی کو نیست و نابود کرنا۔ میری بے شمار تقریروں اور بیانوں کا صرف ایک ہی مقصد تھا۔ کہ پرامن طریقہ پر اس معاہدہ پر نظر ثانی کر لی جائے۔ لیکن بین الاقوامی لیگ نے غلطی سے ایک سابق سپاہی کو ۱۹۱۹ء کے پرکلے غداروں جیسا سمجھ لیا۔ میری پرامن کوششیں بیکار گئیں کیونکہ یہودیوں کے لالچ اور جاگے ہوئے لوگوں کی تمناؤں نے ملکر اُن کی مخالفت کی۔ برطانیہ کے ساتھ کبھی کسی بات پر ہمارا جھگڑا نہیں تھا میں نے بار بار دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ صرف نو آبادیوں کے بارے میں اختلاف تھا۔ اور یہ کوئی بہت ضروری مسئلہ نہیں تھا۔

نو آبادیاں برطانیہ کے لئے بیکار ہیں لیکن پھر بھی وہ ان کے ساتھ چپکا رہا۔ ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کے لیبر لیڈر اب نازی ازم کے سوشل خیالات کو چرا رہے ہیں پھر لڑائی لمبی چلی تو برطانیہ پر اس کا تباہ کن اثر پڑے گا۔ ان کو ہمارے یہاں ہمارا سوشل پروگرام سمجھنے کے لئے اپنا مشن بھیجنا پڑے گا۔

لڑائی چھیڑنے کے بعد اپنی صلح کی پیشکشوں کا ذکر کرتے ہوئے ہرہٹلر نے کہا کہ فرانس کی ہار کے بعد جب میں نے برطانیہ کی طرف اپنی دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو مجھ پر آوازے کسے گئے۔ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے گئے انھوں نے مجھ پر تھوکا۔

اس کے بعد ہٹلر نے امریکہ کو برطانیہ کی امداد کرنے کے خلاف متنبہ کیا۔

ہرہٹلر نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کی باتیں بنانا بیکار ہے کہ اٹلی میں کوئی انقلاب ہو جائے گا یا اٹلی لڑائی سے الگ ہو جائے گا۔ اگر برطانیہ یہ سمجھتا ہو کہ ہمارے ساتھی پر جو چند بدبختیاں نازل ہوگئی ہیں۔ اگر برطانیہ ان کو ہی اپنی فتح کا ثبوت سمجھتا ہے تو یہ دلیل میری سمجھ میں نہیں آسکتی۔

مسولینی کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ہرہٹلر نے کہا کہ ہم دونوں نہ تو یہودی ہیں اور نہ سودے باز ہیں۔ اگر ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کا ہاتھ ملایا ہے تو وہ باعزت آدمیوں کا ہاتھ ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے ہرہٹلر نے کہا کہ اگر انگریزوں کا یہ خیال ہے کہ پروپگنڈا اور جھوٹی باتیں بنانے کے وہ جرمن قوم کو الگ کر دیں گے تو مجھے یہ کہنا چاہئے کہ ان کو اتنے عرصہ تک سوتے نہیں رہنا چاہئے تھا ان کی یہ موجودہ کوشش مضحکہ خیز ہے جو کہ وہ اطالوی قوم اور مسولینی کے درمیان پھوٹ ڈلوانے کے لئے کر رہے ہیں ہم نے نئے سال میں ایک مسلح طاقت کے ساتھ قدم رکھا ہے جو کہ آج اتنی تیار ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی اس موسم بہار میں ہم ڈبکنی کشتیوں کے حملے شروع کریں گے اور ہمارے دشمن تب محسوس کریں گے کہ ہم سو نہیں رہے تھے۔ ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ ہم فتح حاصل کریں گے۔ خدا سے ہماری دعا ہے کہ ۱۹۴۱ء کی ہماری جدوجہد سے وہ منہ نہ پھیرے۔

تقریر کے بعد ڈاکٹر گوبلز نے اعلان کیا "میرے آقا حکم دیجئے ہم تعمیل کریں گے اور آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔"

ہرہٹلر کی تقریر سے پہلے فیلڈ مارشل گورنگ نے ایک اعلان جاری کیا۔ جس میں جرمن قوم اور ہٹلر کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔

ایڈیٹروں کی ذمہ داری

بنارس۔ ۳ جنوری مہاتما گاندھی نے اخبار آج بنارس کے ایڈیٹوریل اسٹاف کے ایک رکن کے خط کا ہندی میں جواب دیا ہے جس میں آپ مشورہ دیتے ہیں کہ "بحیثیت ایڈیٹر آپ پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انکو پورا کرنا اسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ جیل جانا۔

صرف ان لوگوں کو جیل جانا چاہئے جو ضروری خدمت سے بری الذمہ ہیں اور دوسرے طریقوں میں صلاحیت رکھتے ہیں۔"

شہنشاہ حبش سے رائٹر کی ملاقات

لندن ۳۰ جنوری کل رائٹر کے سپیشل نمائندہ نے شہنشاہ ہیل سیلاسی سے حبش میں ان کے ہیڈکوارٹر میں پہلی بار ملاقات کی۔ شہنشاہ نے پھر سے اپنے دیش میں آنے اور رعایا کے ساتھ ملنے پر خوشی ظاہر کی ان کے ساتھ ان کی فوجوں کے کمانڈر راس کا سا ہی ہے۔ شہنشاہ نے کہا کہ حبشی سپاہیوں میں بڑا جوش ہے۔ ہمارے پاس برطانیہ کی بدولت لڑنے کے لئے کافی سامان ہے۔

یونان کے نئے وزیر اعظم مقرر ہوگئے

لندن ۲۹ جنوری ایتھنز میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونان کے وزیر اعظم جنرل میٹاکشس گلے کا آپریشن ہونے کے بعد اپنے مکان واقع کیفشیا میں صبح ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر مر گئے۔ ان کی جگہ مسٹر الگزینڈر کو ریس گورنر بنک آف یونان کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ باقی کیبنٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۱۰ بجے کیبنٹ نے بادشاہ کے روبرو حلف وفاداری اٹھایا۔

پریس گیلری کمیٹی

نئی دہلی۔ ۲۹ جنوری۔ مرکزی اسمبلی کے صدر نے ۱۹۴۱ء کے لئے حسب ذیل پریس گیلری کمیٹی مرتب کی ہے:۔

مسٹر بورین سین چیرمین مسٹر آئی الیف ایم منرو مسٹر جعفری مسٹر اے ایس آئینگر مسٹر بی شیو راؤ مسٹر شری کرشن مسٹر اے انجکیا اور مسٹر بی ڈی شنر ما سکرٹری۔

ایسٹرن گروپ کانفرنس

نئی دہلی۔ ۳۰ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ایسٹرن گروپ کانفرنس کی سٹینڈنگ کونسل کا کام آئندہ ماہ کے وسط سے شروع ہوگا۔ اس وقت تک سر آرچی بالڈ کارٹر چیرمین کونسل کے آجانے کی توقع ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈبلیو ڈی ٹوکمنز (سکرٹری رو جر مشن) کو کونسل کا سکرٹری مقرر کیا جائے گا۔

وزیر اعظم نے وزیر جنگ کا عہدہ بھی سنبھال لیا

لندن۔ ۳۰ جنوری۔ یونان کے نئے وزیر اعظم موسیو کازرس نے اعلان کیا ہے کہ بادشاہ کے حکم سے میں نے جنگ سمندری محکمہ اور ہوائی شعبہ کی وزارت سنبھال لی ہے۔

ہٹلر کی دھمکی کا جواب

واشنگٹن۔ ۳۱ جنوری۔ ہٹلر نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو جو دھمکی دی ہے اس کا ریاستہائے متحدہ امریکہ کے انڈر سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر سمنز ویلز نے جواب دیا۔ آپ نے نیویارک یونیورسٹی میں تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ جرمنی کی گذشتہ ۸ سال کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ جرمنی کے وعدہ اور معاہدوں کی اتنی ہی قیمت نہیں جتنی کہ اس کاغذ کی ہے جس پر وہ لکھے جاتے ہیں۔ اگر اس لڑائی میں جرمنی، اٹلی اور جاپان کی فتح ہوگئی تو وہ جنوبی امریکہ پر اقتصادی اور پولیٹیکل دباؤ ڈالیں گے اور پھر چڑھائی کر دیں گے۔ امریکہ کو چاہئے برطانیہ، چین اور یونان کی زیادہ سے زیادہ امداد کی جائے۔ جاپان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سمنز ویلز نے کہا کہ جاپان نے امریکہ کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ بحرالکاہل میں اپنے اڈے قائم کر رہا ہے اور جاپان کو خطرہ میں ڈال رہا ہے مسٹر سمنز ویلز نے کہا کہ امریکہ نے جو قدم اٹھایا ہے وہ جاپان کی سرگرمیوں کو پیش نظر رکھکر اٹھایا ہے۔

امریکہ کی سینٹ کے ایک ممبر نے کہا کہ ہٹلر کی دھمکیوں کا یہ جواب ہے کہ امریکہ کو چاہئے کہ ان تمام سمندروں میں اپنے جہاز بھیجے جہاں وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق بھیج سکتا ہے اور جو کوئی جہاز ان کے آڑے آتے ہیں کو فنا کر دیا جائے۔ امریکہ کے تمام اخباروں نے ہٹلر کی تقریر کو نمایاں سرخیوں کے ساتھ شایع کیا ہے۔ برطانی اخباروں نے ہرہٹلر کی تقریر پر بڑی سخت نکتہ چینی کی ہے۔

لوکل باڈیز اور کانگریسمین آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ہدایتیں

واردھا۔ ۲۹ جنوری۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر نے صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے نام لوکل جماعتوں (میونسپلٹی ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ) میں کانگریسی ممبروں کی پالیسی کے متعلق حسب ذیل سرکلر جاری کیا ہے۔

مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر راجیندر پرشاد میں پوری طرح بحث ہونے کے بعد حسب ذیل ہدایتیں جاری کی جاتی ہیں۔

ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں حالات اس قدر مختلف ہیں بلکہ ایک صوبہ کے ضلع ضلع میں اتنا فرق ہے کہ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبروں کے متعلق کوئی یکساں پالیسی درج نہیں کی جاسکتی۔ چند عام اصول ہی درج کئے جاسکتے ہیں جن پر صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو لوکل باڈیز میں اپنے کانگریسی ممبروں سے عمل کرانا ہے جہاں ان کی اکثریت ستیاگرہ میں گرفتاریوں کے بعد بھی باقی رہ گئی ہے۔ کانگریس پارٹی کو ایسی جگہوں پر قائم رہنا چاہئے اور بورڈ کا کام چلانا چاہئے بشرطیکہ۔

(۱) کانگریس کے عام اصولوں اور پالیسی کے خلاف کوئی کام نہ کرنا پڑے اور

(۲) یہ یقین ہو کہ بورڈ کا کام سہولت اور صلاحیت کے ساتھ چلتا رہے گا۔ جن لوکل باڈیز کے کچھ ممبروں کے ستیاگرہ کرنے یا کسی اور وجہ سے کانگریسی ممبر اکثریت کی بجائے اقلیت میں رہ جائیں اور وہ جماعت کانگریسی کی پالیسی اور پروگرام کے خلاف عمل کر رہی ہو وہاں سے کانگریسی ممبروں کو استعفیٰ دیدینا چاہئے۔

اور جن جماعتوں میں کانگریسی ممبروں کی اکثریت بھی ہے لیکن وہ آپس میں لڑتے ہیں یا کسی اور وجہ سے اپنے فرائض پورے نہیں کرتے وہاں سے بھی انہیں ہٹا لینا چاہئے۔ ستیاگرہ کرنے والا چاہے وہ کسی لوکل جماعت کا معمولی ممبر ہو یا منتخب عہدہ دار ہو اسے اس حالت میں رخصت نہ ملنی چاہئے۔ اگر اس سے قانون کی توڑ مروڑ کرنی پڑتی ہو۔ رخصت کے متعلق معمولی قانون اور بائی لاز سے ہی کام لینا چاہئے۔ جہاں ضمنی انتخاب کا سوال ہو وہاں مقامی ماحول کا جائزہ لینا چاہئے۔ اور یہ دیکھنا چاہئے کہ اس سے کانگریس کے پروگرام پر کیا اثر پڑے گا۔

کسی حالت میں بھی صوبہ کے دفتر کو انتخاب کے صرفہ کی ذمہ داری اپنے اوپر نہ لینی چاہئے۔ امید کی جاتی ہے کہ جو کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں وہ کانگریس کا پروگرام پورا کریں گے۔ اگر صوبہ کانگریس کمیٹی لوکل باڈیز پر اپنا کنٹرول رکھنا چاہے تو وہ ایسے لوگوں کو ستیاگرہ کی اجازت دینے سے انکار کر سکتی ہے جن کی موجودگی اس مقصد کے لئے ضروری ہو خواہ وہ ہر دیگر اعتبار سے ستیاگرہ کیلئے موزوں ہوں۔

تبت کے ایجنٹ نے استعفیٰ دیدیا

نئی دہلی۔ ۳۰ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تبت کے ایجنٹ نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پہلے کئی بار ایجنٹ کو ایسا کرنے کی دھمکی دی جا چکی تھی۔ معلوم نہیں یہ فیصلہ آخری ہے اور اس کا ملک پر کیا اثر پڑے گا۔ دلائی لامہ کی نابالغی کے زمانہ میں ایجنٹ حکومت کا انتظام کرتا تھا۔

بندیلکھنڈ کی بارہ ریاستوں کا ایک مشترکہ ہائیکورٹ

جہانسی ۵ ر جنوری۔ اورچھا میں بندیلکھنڈ کی ریاستوں کے نمایندوں کی میٹنگ تین دن سے اورچھا نریش سر ویر سنگھ جی کی صدارت میں ہو رہی تھی اس نے دو اہم فیصلے کئے ہیں کہ بارہ بندیلکھنڈی ریاستوں کی مشترکہ ہائی کورٹ قایم ہو اور مشترکہ پولیس اکسپرٹ ہوں مارچ ۱۹۳۹ء میں سنٹرل انڈیا کی ریاستوں کے رزیڈنٹ نے اس بارے میں لکھا تھا کہ داخلی انتظام درست کیا جائے جبکہ یہ معاملہ زیر غور تھا ان دونوں فیصلوں سے پہلے ریاست کے ان نمایندوں نے جو کواپریٹو گروپ بنانا چاہتے تھے ایک مشترکہ اسکیم بنائی تھی۔ اس سکیم میں جو ریاستیں ہیں انکے نام ہیں۔ اورچھا، دتیا، سمتھار، چھتر پور، چرکھاری، بجاور، باونی، بروندا، بیہر، مگنی، لگاسی اور بلدیوان میں سے آخری تین کو سلامی کا حق حاصل نہیں ہے حکمرانوں کا بورڈ بھی اس میٹنگ میں بنا دیا گیا ہے جو اسکیم کے عملدرآمد کی نگرانی ججوں اور پولیس اکسپرٹ کے تقرر کے اختیارات رکھے گا۔ اگر اکثریت کی رائے ہوئی تو برخاستگی بھی عمل میں آسکے گی ججوں کی دو قسمیں ہونگی لوکل ہائیکورٹ جج اور کامن ہائی کورٹ جج لوکل جج کو نگرانی کی درخواستوں ضمانت کی درخواستوں تبدیلی مقدمہ کی درخواستوں اور ماتحت دیوانی و فوجداری عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں سننے کا حق ہوگا۔ اگر اس ہائیکورٹ کے ججوں میں اختلاف ہوگا تو آخری فیصلہ کے لئے معاملہ کامن ہائیکورٹ کے سپرد کیا جائے گا۔ کامن ہائیکورٹ کا فیصلہ حکمراں علاقہ کے پاس بھیج دیا جائیگا جو اس کی تصدیق کرے گا۔

کامن ہائی کورٹ کے ججوں کو کواپریٹو (ریاستی گروپ) کی عدالتوں کے معائنہ کا بھی حق ہوگا۔ اور ایسی ہدایتیں جاری کرے گا جو ریاستی حکمراں کے لئے پابندی کا باعث نہ ہوں گی۔

اسی طرح پولیس اکسپرٹ کو بھی ریاستی پولیس کے معائنہ کا حق حاصل ہوگا۔ اور اس کی ہدایتیں بھی حکمراں ریاست کے لئے لازمی طور پر قابل پابندی نہ ہوں گی۔ ان کواپریٹو ریاستوں کی مشترکہ آمدنی سے ان دونوں اسکیموں کو چلایا جائے گا۔ ہر ریاست کو اس کے لئے اپنی آمدنی کا تین فیصدی حصہ دینا پڑے گا۔ ہائیکورٹ کے ہر جج کو بارہ سو روپیہ ماہ تنخواہ ملے گی۔ اور پولیس اکسپرٹ کی تنخواہ ۸ سو روپیہ ماہوار ہوگی۔ یہ محکمے پولٹیکل ڈپارٹمنٹ کے ماتحت ہوں گے اس محکمہ کی اجازت سے اور ریاستیں بھی اس گروپ میں شریک ہوسکیں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کامن ہائی کورٹ کے جج مقرر کرنے کا اختیار مہاراجہ اورچھا کو دیدیا گیا ہے جو دو ریٹائرڈ یورپین سشن جج ایک دیوان ریاست بندیلکھنڈ اور ایک مقامی سرکردہ وکیل کو مقرر کریں گے یہ کامن ہائیکورٹ جہانسی میں قایم ہوگی اور اس سال جولائی سے کام کرنا شروع کر دیگی۔ اس کانفرنس کے ختم ہونے کے بعد تمام ریاستی نمایندے اپنی اپنی ریاستوں کو چلے گئے۔

ایڈیٹروں سے مہاتما جی کا خطاب

واردھا ۳۰ ر جنوری۔ مہاتما گاندھی نے اخبارات کے ایڈیٹروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں فرماتے ہیں "مجھے معلوم ہوا ہے کہ یکم فروری کو ایڈیٹروں کی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے امید ہے کہ کمیٹی بے خطر ہو کر پریس کی آزادی کو قایم رکھے گی۔ اگر یہ کمیٹی رائے عامہ کو دبانے پر اپنی منظوری دے دے تو وہ اختیارات اس سے چھن جانے چاہئیں جو اسے حاصل ہیں۔ اس حقیقت کی طرف آپ کی توجہ دلانے کی میں کوئی ضرورت نہیں سمجھتا کہ ہندوستان جیسے محکوم ملک میں پریس کی آزادی بہت بیش قیمت ہے اور ملک کی تاریخ کے اس نازک دور میں اگر آپ برطانیہ کے قبضہ کے پریس کی نمایندگی کرتے ہیں تو آپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے"۔ مہاتما جی فرماتے ہیں "میں اپنے بیانات خبر رساں ایجنسیوں کو بھیجا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اس طریقے سے بیانوں کی اشاعت ہونا یقینی نہیں ہے"۔ میں سول نافرمانی وسیع کرنا نہیں چاہتا۔ لہذا میں نے اپنے دونوں ہفتہ وار اخبار بند کر دئے۔ جہاں تک میرا بس ہے۔ میں سول نافرمانی کو موجودہ حدود سے آگے بڑھانا نہیں چاہتا۔ اگر اخبارات اپنے فرایض کو ترک کر دیں تو میں نہیں جانتا کہ آیا میں ضبط رکھ سکتا ہوں یا نہیں۔ مہاتما جی نے آخر میں اخبارات کے لئے یہ تجویز کیا ہے کہ حکومت نے جس قسم کے بیانوں کی اشاعت کے خلاف پالیسی اختیار کی ہے۔ انکو اخبارات اپنے خطرہ پر چھاپ سکتے ہیں یا وہ پروٹسٹ کے طور پر اپنے اخبارات بند کر دیں۔

مسٹر نلنی بابو کا بیان

پانڈیچری۔ ۲۹ ر جنوری۔ "شری آربندو آشرم کا مسٹر سبھاش چندر بوس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا آشرم میں انکے آنے کا کوئی امکان نہیں ہے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو آربندو آشرم کے سکریٹری مسٹر نلنی بابو نے نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمائے۔ آپ نے کہا کہ کچھ عرصہ ہوا مسٹر بوس نے علانیہ طور پر آشرم کے خلاف اظہار خیال کیا تھا اور میں نے اخبارات میں انکے بیانوں کی تردید شایع کرائی تھی۔ دریافت کیا گیا کہ اگر مسٹر بوس اپنی مرضی سے آجائیں تو کیا اب بھی آشرم میں داخل کر لیا جائیگا مسٹر نلنی بابو نے کہا کہ آشرم کا ممبر بننے کے لئے روحانی ترقی کی ضرورت ہے جو ان افراد کی جو آشرم کا ممبر بننا چاہتے ہوں، وعدوں سے نہیں بلکہ آشرم کے معیار سے جانچی جاتی ہے۔

وزیر اعظم سندھ کا اعلان

کراچی ۳۰ ر جنوری۔ "آزاد پیکٹ کی لفظی اور معنوی طور پر پوری پوری پابندی کی جائے گی، اور سر غلام حسین ہدایت اللہ کو کیبنٹ میں شامل کرنے کی گنجایش پیدا کی جائیگی"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو میر بندے علی خاں آف تالپور وزیر اعظم سندھ نے نمایندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمائے۔ وزیر اعظم نے یہ رائے ظاہر کی کہ وزارتی جمود پیدا ہونے کا کوئی موقعہ پیدا نہ ہوگا۔

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا بیان

لنڈن ۳۰ ر جنوری۔ برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر مورلسن نے وزیر ہند سے دریافت کیا آیا انکو ہندوستان کی پولٹیکل صورت حالات کے بارے میں مزید کوئی بیان دینا ہے اس کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ میں نے ۱۶ ر جنوری کو اس قسم کے دو سوالوں کا جو جواب دیا تھا اس میں مجھے کوئی اضافہ کرنا نہیں ہے۔

وزیر ہند سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ سیاسی تحریک میں حصہ لینے کی بنا پر کتنے آدمی جیل یا حراست میں ہیں مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ مسٹر مورلسن کا مطلب ان لوگوں سے ہے جو تقریر یا تحریر کی بنا پر ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جیل گئے ہیں۔ میں اسوقت اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ یہ بتلا سکوں کہ کتنے اشخاص کو سزا ہوئی ہے لیکن مہاتما گاندھی کی تحریک ستیاگرہ شروع ہونے سے ۱۵ ر جنوری تک ۷۵۰ کو سزا ہو چکی ہے اور ان میں سے اب تک کچھ اپنی سزا پوری کر چکے ہیں میں مسٹر مورلسن کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کی بھاری اکثریت اپنی مرضی سے نیز ایسے کام کر کے جن کو جیل جانے کے ارادہ سے انہوں نے کیا جیل گئی ہے۔

سر جارج شسٹر نے مسٹر ایمری سے دریافت کیا آیا ہندوستان میں سامان تیار کرنے کے زیادہ کارخانے کھلنے کے پیش نظر وہ حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں سے درخواست کرینگے کہ وہ غیر سرکاری ہندوستانی نمایندوں سے مشورہ کر کے نئے کارخانوں کے کھولنے کی جگہ کی طرف خاص توجہ دیں۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ میں بخوشی یہ تجویز حکومت کے روبرو پیش کروں گا۔

سر شنلے نے دریافت کیا کہ آیا مسٹر ایمری کو اس تجویز سے اتفاق ہے مدراس کے علاقہ اور مغربی ہندوستان میں بجلی زیادہ آسانی سے مہیا ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہاں نئے کارخانے کھولنے کا زیادہ اچھا موقع ہے۔ مسٹر ایمری نے اس رائے سے اتفاق ظاہر کیا۔

مسٹر ایمری نے دریافت کیا کہ چونکہ وایسرائے اور ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کے درمیان بات چیت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے اس لئے کیا وزیر ہند یہ بتلائیں گے کہ ہندوستان کی پولٹیکل صورت حالات کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کیا فوری عملی قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ ہندوستان میں آئینی ترقی کے متعلق حکومت برطانیہ اپنی پالیسی کا صاف صاف اعلان کر چکی ہے اور اپنی پالیسی پر اب بھی قایم ہے وزیر ہند نے یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ اسوقت تک حکومت کوئی فوری عملی قدم نہیں اٹھا سکتی۔ جب تک کہ خود ہندوستانیوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے جسکی بنا پر عملی قدم اٹھایا جائے۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ اب کوئی بہتر صورت حالات پیدا کرنے کی امید ہے ہندوستان میں برطانیہ سے کوئی گڈ ول مشن بھیجنے کی تجویز پر غور کرینگے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا مجھے شبہ ہے کہ کوئی مشن ہندوستان میں نیک فہمی پیدا کرے گا جو کہ پہلی ضرورت ہے۔

کانپور سے فی کاپی ۲ ر دو آنہ کے حساب سے قیمت ادا کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

سکریٹری صاحبان ابتدائی لیگ کی توجہ بالخصوص اس طرف دلائی جا رہی ہے کہ وہ اسکے وارڈ کے لئے جسقدر جلدیں ممبر سازی کے لئے درکار ہونگی ایک ہفتہ قبل دفتر ہذا کو ضرور اطلاع کر دیں۔
احمد نبی خاں سکریٹری شہری مسلم لیگ کانپور

یورپی افریقہ میں انگریزی فوجیں برابر آگے بڑھتی جا رہی ہیں، انھوں نے اگوزوٹ پر قبضہ کر کے کیرن کی طرف کوچ کر دیا ہے۔

فرانس اور جرمنی کے تعلقات میں پھر خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ خیال ہے کہ ہٹلر نے مارشل پیتاں سے بڑے زبردست مطالبے کئے ہیں۔

نوٹس

ہر خاص و عام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ چونکہ:-
مسماۃ مسکہ بی بی اور مسماۃ جمیعۃ النساء بیگم ساکن مکان نمبری ۱۰۴/۴۴ مصری بازار کانپور پر مکان نمبری ۱۶/ ۶ کانپور کی نزول کی زمین کے پٹہ کا کرایہ مبلغ ۵۶۵ روپیہ ۱۴ آنہ ۷ پائی (پانچ سو پینسٹھ روپیہ چودہ آنہ سات پائی) واجب الادا ہے۔

لہذا اس رقم کی وصولی کے واسطے مکان نمبری ۱۵۵/۱۶۸/۴۴ محلہ بوچڑ خانہ کانپور احاطہ کچہری کانپور میں مسٹر کے بسی شو کلاسیل افیسر کانپور کے سامنے ۲۰ فروری ۱۹۴۱ء ۱۲ بجے دوپہر کو نیلام کیا جائیگا۔

دستخط تحصیلدار کانپور
۲۵ ر جنوری ۱۹۴۱ء

مسلم لیگ کا انتخاب

جملہ ممبران انتظامیہ و صدر سکریٹری صاحبان ابتدائی لیگ و ممبران مسلم لیگ کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبہ مسلم لیگ یو پی نے ممبر سازی کی آخری تاریخ ۸ ر فروری ۱۹۴۱ء ترتیب فہرست و جانچ کے لئے ۱۰ ر مارچ ۱۹۴۱ء اور ابتدائی لیگوں کے انتخاب کے لئے ۱۵ ر مارچ ۱۹۴۱ء تک مقرر کیا ہے ممبر سازی کی جسقدر جلدیں درکار ہوں ابتدائی لیگ کے صدر یا سکریٹری صاحبان دفتر شہری مسلم لیگ

کینڈا کے راستے امریکہ پر حملے کا خطرہ

واشنگٹن، یکم فروری۔ امریکہ کے بحری وزیر کرنل فرینک ناکس نے آج سینیٹ کی بدیشی معاملات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ مجھے بڑی تشویش ہے کہ آیا امریکہ سے کافی امداد برطانیہ کو بروقت پہنچ سکتی ہے یا نہیں، امداد دینے کے بل کو جلد پاس کرانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے سنیٹر نائی نے دریافت کیا کہ "مستقبل قریب میں جس ہولناک الجھن کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کی جا رہی ہے اگر وہ آ گئی تو کیا ہم برطانیہ کی خاطر بروقت عمل کر سکتے ہیں؟ کرنل ناکس نے جواب دیا کہ "موٹی سی بات یہ ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا مجھے تو بہت بڑی تشویش ہے۔

مسٹر نائی نے بتایا کہ اگر محوری طاقتیں جیت گئیں تو انکی سیاسی اور بحری قوت کیا ہوگی۔ آپ نے دریافت کیا کہ "آپ کو واقعی خطرہ موجود ہونے کا یقین ہے" کرنل ناکس نے جواب دیا کہ "مجھے ضمنی طور پر اس کا یقین ہے" دریافت کیا گیا کہ اگر محوری طاقتیں جیت گئیں تو وہ ہمیں الگ رہنے دینگی؟ مسٹر نائی نے اثبات میں جواب دیا اور وجہ یہ بتائی کہ محوری طاقتیں اپنے گھر ہی قحط سالی اور اقلیتوں کے جھگڑوں میں مبتلا ہونگی۔ سنیٹر نائی نے دریافت کیا کہ "کیا آپ کے خیال میں کینڈا کے راستہ ریاستہائے متحدہ امریکہ پر حملہ کا خطرہ ہے۔

کرنل ناکس نے جواب دیا کہ خطرہ ہر وقت ہے"۔ دریافت کیا گیا کہ کیا آپ برطانی جنگی بیڑہ اور برطانی جزیرہ کو امریکہ کی سب سے مضبوط مدافعتی صف سمجھتے ہیں کرنل ناکس نے اثبات میں جواب دیا۔

جنرل ویگاں کی تقریر

جنرل ویگان نے جو آجکل شمالی افریقہ میں ہیں ایک اہم تقریر براڈ کاسٹ کی ہے جو کہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ شمالی افریقہ کی فرانسیسی رعایا سے اپیل کرتے ہوئے جنرل ویگاں نے ان لوگوں کی مذمت کی جو افواہیں پھیلاتے ہیں، انکی تقریر میں یہ بات خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے کہ انہوں نے مارشل پیتاں میں مکمل اعتماد رکھنے کی حمایت کی۔

انہوں نے سننے والوں سے اپیل کی کہ "اپنے لیڈروں پر اعتبار رکھو"۔ وہ تمہاری مشکلوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ تمہارے دیش کے مستقبل کے لئے وہ ذمہ دار ہیں وہ مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرینگے

حال ہی میں شمالی افریقہ میں جو اقتصادی کانفرنس ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے جنرل ویگان نے کہا کہ وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ حال ہی کے واقعات سے نظام میں جو گڑبڑ پیدا ہو گئی تھی وہ اب دور ہو جانا چاہئے۔ یہ بڑا بھاری کام ہے لیکن پیرس ایک ہی روز میں نہ تیار نہیں ہو گیا تھا۔

جنرل ویگاں نے فرانسیسی افریقہ کے قومی انقلاب میں سوشل کام کی اہمیت ظاہر کی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ نوجوانوں اور مزدوروں کو اپنا سنگھٹن

قائم کرنے کی ضرورت ہے اور پناہ لینے والوں کسانوں اور سوشل امداد کے مسئلہ کا بھی ذکر کیا۔ یہ بھی اعلان کیا کہ افواہیں پھیلانے والوں کو سزا دی جائیگی۔

برطانی اخباروں کی رائے

تقریباً تمام برطانی اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان اشتراک عمل کا معاملہ بہت جلد ہی صورت نازک اختیار کر جائے گا۔ سنڈے ایکسپریس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بحر روم میں یا برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے جرمنی تمام فرانس کو ہڑپنے کی کوشش کریگا۔

"سنڈے ٹائمز" لکھتا ہے کہ کل سنیچر کو پیرس کے ان اخباروں کے جو کہ جرمنوں کے کنٹرول میں ہیں لب لہجہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ہٹلر نے مارشل پیتان کو جو جواب بھیجا ہے وہ اس قسم کا الٹی میٹم ہے جس میں میعاد مقرر کر دی گئی ہے اس میں دریافت کیا گیا ہے کہ اگر جنوبی افریقہ پر حملہ کیا گیا تو کیا مارشل پیتان اس کے بچاؤ کے لئے لڑیں گے۔ اخبار "آبزور" لکھتا ہے کہ اس میں شبہ نہیں کہ ہٹلر بحر روم میں قبضہ جمانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ ٹیولن پر قبضہ کرنے اور فرانس کا سمندری بیڑہ استعمال کرنے کے لئے ہٹلر فرانس پر ہر قسم کا دباؤ ڈالے گا۔ برلن میں رہنے والے اسپین مخبروں کا خیال ہے کہ سردست جرمنی

اسی ڈبکنی کشتی نے بڑے دن کے موقعہ پر تین اطالوی جہازوں پر تارپیڈو سے حملہ کیا تھا۔

ارٹریا میں انگریزی فوجوں نے ⅔ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اطالوی فوجیں ہر مورچہ پر بھاگ رہی ہیں۔

اٹلی کا جہاز ڈبو دیا

ایتھنز۔ ۲ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونان کی ایک ڈبکنی کشتی نے برنڈسی سے کچھ دور فاصلہ پر اٹلی کا ایک جہاز ڈبو دیا جس کا وزن ۱۰۰۰۰ ٹن تھا۔ جنگی جہاز اٹلی کے جہاز کی حفاظت کر رہے تھے

کوئی زبردست قدم اٹھانا نہیں چاہتا۔

ایڈمرل ڈارلن جو مارشل پیتان کا دایاں بازو ہیں ہٹلر کا جواب موصول ہونے پر ویشی سے پیرس کو روانہ ہو گئے ہیں۔

سرحدی گاندھی کا مہاتما جی کو پیغام

ڈیرہ اسمعیل خاں، ۲ر فروری، خان عبد الغفار خاں جنہوں نے ۲۹ر جنوری کو ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں کا دورہ شروع کیا تھا، یہاں تشریف لائے معلوم ہوا ہے کہ خان عبد الغفار خاں نے صوبہ سرحد کی ستیہ گرہ کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی جی کو ایک خط لکھا ہے کہ جس کے جواب کا انتظار ہے۔

کل رات ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے خان عبد الغفار خاں نے سرحد کے جرموں کی مذمت کی اور عوام سے اپیل کی کہ اپنے طریقوں کی اصلاح کرو اور اپنے گھروں کو درست کرو۔

پشاور کی ایک اطلاع ہے کہ ڈاکٹر خانصاحب اور مسٹر عبد القیوم نے ضلع پشاور میں موضع گڑھی شاہ محمد، ہرایند، گگل باد، علی زئی اور چارسدہ میں ستیاگرہ کیا۔ ان مقامات پر تقریریں کرنے کے بعد یہ دونوں ستیاگرہی پشاور واپس آ گئے۔ صوبہ سرحد کی مسلم لیگ کے ایک ممبر عبد الرشید دس میل کے سفر میں ڈاکٹر خانصاحب اور مسٹر عبد القیوم کے ساتھ رہے۔

سیام اور انڈو چائنا میں صلح

ویشی ۲ر فروری۔ سایگون سے سواس ایجنسی نے خبر دی ہے کہ جمعہ کو انڈو چائنا اور سیام کے درمیان جو صلحنامہ پر دستخط ہوئے ہیں اسکی شرطیں مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) ۲۸ر جنوری کو صبح کے ۱۰ بجے جس جگہ دونوں ملکوں کی فوجیں تھیں، وہاں سے ۱۰ کلومیٹر پیچھے ہٹ جائیں۔

(۲) دونوں فریق اپنے اپنے جنگی جہازوں کو ہٹا کر وہاں لے جائیں جو جگہ طے کی گئی ہے (۳) پیچھے ہٹ کر جس مقام پر دونوں ملکوں کی فوجیں پہنچ جائیں وہاں سے آگے کسی کا کوئی ہوائی جہاز نہ جائے (۴) کوئی ایسی فوجی کارروائی نہ کی جائے جس سے لڑائی پھر سے شروع ہو جائے (۵) عارضی صلح کی میعاد ۱۵ روز ہوگی (۶) جاپانی ڈیلیگیٹوں کو اپنے مشن کی کامیابی میں سہولتیں دی جائیں (۷) ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا بند کیا جائے، اور دونوں ملکوں میں سلسلہ رسل و رسائل شروع کیا جائے اور سیام کا سفیر سایگون چلا جائے۔ تینوں ملکوں کا ایک کمیشن قائم ہوگا۔ جو وقتی معاملات کو طے کرے گا جو حد مقرر کی گئی ہے اس کے مطابق انڈو چائنا کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے۔

جاپان سنگاپور پر حملہ کرنا چاہتا ہے

نیویارک ۲ر فروری۔ چینی بینک کے چیرمین مسٹر ٹی۔ وی۔ سونگ نے نیویارک میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان چین سے فیاضانہ شرطوں پر صلح کرنا چاہتا ہے تاکہ اس کی فوجیں چین سے فارغ ہو کر سنگاپور پر حملہ کر دیں۔ چینی جانتے ہیں کہ جاپان انھیں عارضی مہلت دینا چاہتا ہے۔

چینی جاپان کو اسقدر الجھائے رکھیں گے کہ وہ جنوب کی طرف قدم نہ بڑھا سکے۔

سیاسی جمود دور کیا جائے

نئی دہلی ۳۱ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد احمد کاظمی ممبر مرکزی اسمبلی نے اسمبلی کے بجٹ کے اجلاس کے لئے ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے کہ حکومت ہند آئینی جمود کو دور کرنے کے لئے مصالحتی پالیسی کے ذریعہ فوراً قدم اٹھائے اور مارچ ۱۹۴۱ء تک ایک کانفرنس طلب کرے جس میں گیارہ صوبوں کے وزیر اعظم اور مختلف پارٹیوں کے لیڈر شامل ہوں۔ مسٹر اپنے یہ رزولیوشن پیش کرینگے کہ حکومت سے یہ سفارش کی جائے کہ بغیر مرکزی اسمبلی کی منظوری کے اور ۶ ماہ کا نوٹس دیئے بغیر کسی کی ریل کی پٹری نہ اکھاڑے۔

بحکم جناب ڈاکٹر لکشمی نرائن مصر صاحب جج خفیفہ بہادر باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۳۹ء

بمقدمہ جگنا تھ ولد کنھئی گوتم چمار ساکن محلہ بیکن گنج کانپور۔ انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۸ر اپریل سنہ ۱۹۴۱ء درخواست مذکورہ بالا کے سماعت کے لئے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۲۱ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

ہاؤس سے نکل جانے کا حکم

لاہور۔ ۳۰ر جنوری۔ آج سہ پہر کو پنجاب اسمبلی میں سر شہاب الدین نے وزارتی پارٹی کے ایک ممبر خواجہ غلام صمد کو ہاؤس سے باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ دوسری نشست میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لیڈر سردار سنتوش سنگھ کی تحریک پر ہاؤس نے خواجہ غلام صمد کو اندر آنے کی اجازت دیدی۔ سردار سنتوش سنگھ نے اسپیکر کو یقین دلایا کہ خواجہ غلام صمد صاحب آپ کے اختیارات کو کوئی چیلنج کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اسپیکر نے کہا کہ خواجہ غلام صمد نے مجھ سے سوالات دریافت کرنے پر اس حد تک اصرار کیا کہ گویا وہ مجھ سے جواب طلب کر رہے ہیں۔ جس کی اجازت نہیں دی جا سکتی تھی۔ لیکن اگر ہاؤس کی خوشی ہے تو مجھے خواجہ صاحب کے ہاؤس میں واپس آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس کے بعد ہاؤس نے فروخت پر ٹیکس لگانے کے بل پر بحث شروع کر دی۔ کلاز نمبر ۵ پر دلچسپ بحث ہوئی۔ جس میں بل کی رو سے چند چیزوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

کمیونسٹ اخبار کو بند کرنیکا فیصلہ

لندن۔ ۲۹ر جنوری۔ کمیونسٹ اخبار "ڈیلی ورکر" کو بند کرنے کا فیصلہ پارلیمنٹ نے ۱۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۹۰ ووٹوں سے منظور کر لیا۔

جرمنی بلغاریہ پر قبضہ کرنے والا ہے خیال ہے کہ یہ حملہ موٹر سوار فوجوں سے کیا جائے گا۔

فرقہ پرست لیڈر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں

لاہور۔ ۲ر فروری۔ میڈیکل کالج کے طالب علموں نے بسنت منانے کے لئے پٹیالہ ہاؤس جو جلسہ کیا تھا۔ اُس میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے فرمایا کہ بسنت تقریب تو تہوار کی حیثیت سے پنجاب کے لئے نیک شگون ہے مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ چند نوجوانوں نے اس کام کو کرنے کی ذمہ داری لی ہے جس کو انجام دیتے ہوئے بڑے ہچکچاتے۔ بدقسمتی سے جو فرقے علیحدہ ہو گئے ہیں انھیں متحد کرنے کے لئے قومی تہواروں کی تقریبیں بہترین ذریعہ ہیں بعض بعض مذہبی تہوار بھی سب فرقوں کو منانے چاہئیں ملک کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے دریافت کیا ایک بھی آدمی ایسا ہے جو آزاد ہونا نہ چاہتا ہو آزاد ہونا ہمارا حق ہے۔ لیکن میں یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں آج ملک میں فرقہ پرستی چھائی ہوئی ہے۔

فرقہ پرست لیڈروں کو اسلام ہندو جاتی اور سکھ پنتھ کے خطرے میں ہونے کے جھوٹے نعرے لگانے کا موقعہ مل گیا ہے۔ حقیقی خطرہ تو وہ لیڈر ہیں جن کی زندگی کا لوگوں کے فرقہ وارانہ جذبات کو ہوا دینے پر انحصار ہے مذہبوں کے بانیوں نے امن اور سلامتی کا پیغام دیا تھا۔ اور رواداری کی اسپرٹ پیدا کرنے کا پرچار کیا تھا۔

وزیر اعظم نے نوجوانوں کو خبردار کیا کہ آپ کو پاکستان خالستان اور ہندو راج کے نعروں کے ساتھ نہیں بہ جانا چاہیئے۔ اگر آپ ان کے ساتھ بہہ گئے تو یہ ہندوستان کی بدقسمتی ہوگی۔ محبت اور اتحاد کے اصول کو لوگوں میں پھیلاؤ۔ خدا ایک ہے۔ ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ جو مذہب بہتر سمجھے اختیار کرے۔ خدا اور سچائی پر بھروسہ کرکے اپنے ملک کے فائدے کی خاطر ذاتی مفاد قربان کر دو۔ کیونکہ ملک کی نجات میں ہی ہماری نجات مضمر ہے۔

جی آئی۔ پی کے ورکشاپ میں ہڑتال

بمبئی ۳۱ر جنوری۔ متنگا کے جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے ورکشاپ کے تین ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ آج سہ پہر کو وہ ورکشاپ کے اندر دھرنا دیکر بیٹھ گئے۔

ہٹلر کو امریکہ کا جواب

لندن۔ ۳۱ر جنوری۔ امریکہ کے اخباروں نے ہٹلر کی تقریر کا یہ جواب دیا ہے کہ امریکہ اپنی کارروائیاں اور زیادہ مضبوطی سے کرے گا۔

کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے لندن اور برطانیہ کے اور کئی علاقوں پر حملہ کیا۔

خطبۂ صدارت سر عبد القادر

دوسری کُل ہند اُردو کانفرنس کانپور

منعقدہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء

گزشتہ سے پیوستہ

اور ہندوستان کے نوجوانوں میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ ان کے ہندو معاصرین میں لکھنؤ کے مشہور شاعر پنڈت برج نرائن چکبست تھے جنھوں نے پرانی اور نئی شاعری کی خوبیاں اپنے کلام میں جمع کرکے دکھائی ہیں۔ آپ کے صوبے کے ایک اور مشہور شاعر منشی درگا سہائے سرور جہان آبادی تھے وہ بھی اقبال کے ہم نوا تھے۔ مگر افسوس کہ اُن کی عمر نے وفا نہ کی۔ خدا کا شکر ہے کہ اقبال کے معاصرین میں کئی قابل اصحاب اب بھی اپنی خدمات سے اُردو کو مستفید کررہے ہیں۔ ان میں میرے قدیم دوست مولوی فضل الحسن صاحب حسرت موہانی ہیں جو یہاں کی کانفرنس کے بانیوں میں ہیں انھوں نے ادب اُردو کی بہت خدمت کی ہے۔ اور اس کیساتھ انھوں نے ملک کی سیاسی تحریک میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے۔ اس کی خاطر بہت سی قربانیاں بھی کی ہیں میں ان کی ادبی خدمات کی تعریف صرف اسی قدر کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود ان کی قربانیوں کا معترف ہونے کے مجھے بارہا خیال آتا ہے کہ اگر کسی اتفاق سے حسرت موہانی صاحب کی تمام تر توجہ اُردو ادب کی طرف رہی ہوتی تو اُردو کے سرمایہ میں ان کی بدولت اور بھی بیش بہا اضافہ ہوا ہوتا اُردو ادب نے جو ترقی گذشتہ پچاس ساٹھ برس میں کی ہے وہ بہت امید افزا ہے۔ مگر اس سے بہت زیادہ ترقی کی گنجائش اور ضرورت ہے اس زمانے میں بہت سی انگریزی کتابوں کے اور بعض فرانسیسی یا جرمن کتابوں کے ترجمے اُردو میں شائع ہوئے ہیں۔ ان سے ہمارا ذخیرہ ادب بڑھا ہے۔ ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنھوں نے ملکی ادبیات یہ خدمت انجام دی ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ترجمے کے لئے کتابیں انتخاب کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ جو کتابیں بیکار ہوں یا غیر مفید ان پر اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

دوسرے ملکوں کی کتابوں کے ترجموں کے علاوہ ہمیں ہندوستان کے اندر ہی ادبی کتابوں کے ترجموں کی ضرورت ہے۔ یعنی خود ہندوستان میں بہت سی کتابیں ایسی ہیں جن کے ترجمے ہونے چاہئیں۔ تاکہ ایک صوبے کے باشندوں کو دوسروں کے خیالات سے آگاہی ہو۔ کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب یا یوپی کے باشندے اس سے بیخبر ہوں۔ کہ جنوبی ہند میں ان کا کوئی ممتاز اہل وطن کیا لکھ رہا ہے یا بنگال والوں کو معلوم نہ ہو کہ مہاراشٹر میں کسی نے کیا لکھا ہے۔ زمانہ حال کے مصنفین میں ٹیگور ایک بلند پایہ شاعر ہے جس کے کلام سے کچھ نہ کچھ آگاہی ہندوستان کے سب صوبوں کے پڑھے لکھے لوگوں کو ہے۔ مگر وہ اس سبب سے کہ ان کا کلام پہلے انگریزی میں ترجمہ ہوا اور پھر انگریزی کے ذریعے اُردو داں پبلک تک پہونچا۔ اور یہی کا یہ اثر ہوا کہ اُردو میں بہت سے نوجوان مضمون نگار اور شاعر ٹیگور کی طرز کی پیروی کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر اقبال کا کلام انگریزی میں ترجمہ ہو کر یا براہ راست بنگالی، مرہٹی۔ تامل تیلگو وغیرہ میں ترجمہ ہو جائے تو اس سے ملک کی آئندہ نسل کو بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

کتابی لٹریچر کے بعد زبان کی ترقی اخباروں اور رسالوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ ملک میں بہت سے رسالے اور اخبار جاری ہیں اور رسالوں میں کئی اپنی لکھائی چھپائی مضامین اور تصاویر کے لحاظ سے اب انگریزی کے اچھے رسالوں کے

لحاظ سے۔ اس کمی کو دور کرنا اور ان کی اشاعت کو بڑھانا آپ کا فرض ہے۔ اُردو اخبارات اب بہ نسبت سابق اشاعت کی تعداد بھی اچھی رکھتے ہیں اور ذمہ داری کا احساس بھی ان پر بڑھ رہا ہے تاہم انگریزی اخباروں کے مقابلے میں عموماً برابر کی حیثیت نہیں پیدا کرسکے۔ یہ بھی زیادہ تر ہمارا اپنا قصور ہے۔ ہم میں جو انگریزی خواں ہیں وہ مختلف وجوہ سے انگریزی میں لکھے ہوئے اخباروں کو ترجیح دیتے ہیں اور زیادہ تر انہیں خریدتے ہیں۔ اس لئے اگر اُردو اخبار انگریزی اخباروں کی برابری نہ کرسکیں تو مقام تعجب نہیں۔ ان کی حالت کو بہتر بنانا اور ان کی مالی حالت مضبوط کرنا ہمارے افراد کا اور ہماری انجمنوں اور سبھاؤں کا فرض ہے۔

جب سے ریڈیو کا آغاز ہوا ہے اور ریڈیو کے ذریعہ خبریں آتی ہیں اور تقریریں ہوتی ہیں۔ ریڈیو بھی زبان کی اشاعت کا ایک ذریعہ بن گیا ہے۔ اُردو کے بعض اخبارات شاکی ہیں کہ یہ ذریعہ کبھی کبھی صحیح زبان کی ترقی میں مدد دینے کی بجائے اس کے مخالف اثر پیدا کرتا ہے بعض اخبار میں ایسے الفاظ و محاورات کی فہرستیں شائع ہوئی ہیں جن سے ہمارے کان بالکل مانوس نہیں۔ حال ہی میں ایک فہرست دہلی کے اخبار موسوم بہ "ہماری زبان" مورخہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء میں میری نظر سے گزری۔ محکمہ ریڈیو کے معزز کارکنوں سے جن میں اکثر خود زبان داں محبان وطن ہیں امید کی جاتی ہے کہ وہ اس قسم کی شکایات پر ہمدردانہ غور کریں گے۔ اور جہاں کہیں زبان میں اچھے بھلے عام فہم الفاظ موجود ہوں وہاں جدت کا زیادہ شوق نہ کریں گے ہاں جہاں اصل مطلب کو صحیح طور پر بیان کرنے کے لئے کوئی لفظ موجود نہ ہو وہاں نیا مگر موزوں لفظ گھڑنا غیر مناسب نہیں اور ایک طرح سے زبان کی توسیع کا کام دیتا ہے بشرطیکہ مقبول عام ہو جائے۔

زبان کی اشاعت کے جو نئے ذریعے اس زمانے میں پیدا ہوئے ہیں ان میں ڈرامہ اسٹیج بھی ہیں جب سے سینما نے جنم لیا اور خاص کر جبسے ان سے سینما صاحبہ بولنے لگیں ہیں، اس دن سے میاں ڈرامہ کا بازار سرد ہو گیا پہلے کچھ دنوں ڈراما نے ہماری زبان کو بڑھایا بھی اور گھٹایا بھی۔ آپ حیران ہونگے کہ یہ دونوں باتیں یکجا کیونکر ہوئیں؟ واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک اس زبان کی ہر دلعزیزی کا تعلق ہے اُردو ڈرامے نے اس کے بڑھانے میں خاصہ حصہ لیا ہے مگر جہاں تک زبان کی خوبی اور صفائی اور درستی کا تعلق ہے اس نے اس کا درجہ گھٹایا ہی ہے۔ سوائے ایسے ڈراما نویسوں کے جو ڈراما لکھنے کی قابلیت کے ساتھ اچھے ادیب بھی تھے بہت سے ایسے منشی ڈراما کمپنیوں کے مالکوں کو ملے جو زیادہ تر قافیہ پیمائی جانتے تھے۔ اور بہت سے ہم آواز جملے جوڑتے جاتے تھے اور ایک ایک مطلب کے لئے چار چار فقرے لکھنے کو ڈرامہ نویسی سمجھتے تھے ظاہر ہے کہ یہ ادب کی بہترین اغراض کے منافی تھا۔ اور زبان کی رہی سہی خرابی پارسی ایکٹروں کے ہاتھ سے ہوئی جنھوں نے اردو ڈراما کے مکالموں میں تلفظ لب ولہجہ سب کچھ بدل دیا۔

اس صدی کے شروع میں ایسا زمانہ آنے لگا تھا کہ بہتر قسم کے ڈرامے اُردو میں لکھے جاتے۔ مگر جب سے سینما نے تھیٹر کی جگہ لے لی ہے زبان کی اور بھی شامت آگئی۔ سینما کی تصویروں کے لئے جو عبارتیں لکھی جاتی ہیں ان کی زبان ہماری روزمرہ کی بولی سے بہت مختلف ہے خواہ ہندوؤں کے گھروں کی بولی کو معیار بنائیں خواہ مسلمانوں کے گھروں کی بولی سے پرکھیں۔ میں ان کمپنیوں کے مالکوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے وطن کی محبت کو ملحوظ رکھکر تصویروں کی توضیح کے لئے ایسی عبارتیں لکھوائیں جو ہر کسی کی سمجھ میں آجائیں میں جانتا ہوں کہ انکو تجارتی پہلو بھی مدنظر رکھنا ہوتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ

انھیں معلوم ہو جائیگا کہ سادہ اور سلیس اُردو اُنکی آمد کے اعتبار سے زیادہ ہر دلعزیز ثابت ہوگی۔ تھوڑا عرصہ ہوا ایک تصویر پکار نامی آئی تھی اور ہندوستان کے بہت سے بڑے شہروں میں دکھائی گئی تھی۔ میں نے سنا ہے کہ اس سے اس کے مالکوں کو جو آمدنی ہوئی وہ ہندوستان کی بنی ہوئی تصویروں میں سب سے بڑھکر تھی۔ میرے خیال میں اس کی ہر دلعزیزی کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس کی زبان بہت سی اور ہندوستان کی بنی ہوئی تصویروں سے نسبتاً آسان اور صاف تھی۔

صاحبان اس مختصر اڈریس کو ختم کرنے سے پہلے میں اُردو کی ترقی کے اہم ترین پہلو سے متعلق چند الفاظ کہنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ تعلیمی درسگاہوں اُردو کی جگہ کیا ہونی چاہیئے۔ اس قومی بیداری کے زمانے میں شاید اس بات پر زور دینا تحصیل حاصل ہے کہ ہمارے مدارس میں ملکی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانا چاہیئے۔ بلکہ اب وقت آگیا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی ملکی زبان استعمال کی جائے۔ انگریزی بے شک اپنی اہمیت رکھتی ہے اور اس زمانے میں کم از کم یورپ کی ایک زبان کا جاننا ہر اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کے لئے ضروری ہے تاکہ نئے علوم سے اسے واقفیت ہو سکے اور وہ حالات زمانہ سے پورا باخبر رہے اور انگلستان کے تعلقات کی وجہ سے یورپ کی زبانوں میں انگریزی ہماری توجہ کی زیادہ مستحق ہے۔ مگر یہ امر اس کا مانع نہیں کہ ہم اپنی زبان کے ذریعہ تاریخ اور فلسفہ اور سائنس یا اقتصادیات یا سیاسیات کو سکھیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں ان علوم کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہوگی۔ اور ہماری زبان اور زیادہ وسیع اور مالدار ہو جائیگی۔ بعض ماہرین تعلیم کہتے ہیں کہ ابھی اعلیٰ علوم کے لئے ملکی زبانوں میں کتابیں نہیں ملتیں۔ جہاں تک اُردو کا تعلق ہے یہ اعتراض اب بہت کچھ رفع ہو چکا ہے ہر علم کی کتابیں اُردو میں ترجمہ ہو گئی ہیں اور ہو رہی ہیں جن سے ہر علم کے نصاب تیار ہو سکتے ہیں۔ اب جس قدر جلد پڑھنے والے اس تبدیلی کے لئے تیار ہو جائیں بہتر ہوگا۔

حضرات! میں نے اُردو کی ترقی کے چند ضروری پہلوؤں پر کچھ کہا ہے۔ جو پہلو ابھی باقی ہیں وہ دیگر مقرروں کی تقریروں اور رزولیوشنوں میں آپ کے سامنے آئیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ سب کامل غور کے بعد صحیح نتیجوں پر پہونچیں اور آپ کا یہ جلسہ پیاری زبان کی ترقی اور پیارے وطن کی اقبال مندی کا باعث ہو۔

ایک غریب لڑکی اودھ کی ملکہ

بقیہ صفحہ ۳ کالم تین ۳

نصیر الدین حیدر بادشاہ بیگم اپنی والدہ سے سخت ناخوش تھے، اور بادشاہ بیگم نے منا جان کو اپنی اولاد کی طرح پرورش کیا تھا۔ اس لئے اُن کی ضد میں منا جان کا ابطال کردیا۔ چونکہ بادشاہ کی اور کوئی اولاد نہ تھی اس لئے بادشاہ کے چچا مرزا محمد علی شاہ کو سلطنت ملی عین یاس و ناامیدی کی حالت میں حسن اتفاق اور خدا کی قدرت سے مرزا محمد علی شاہ اودہ کے فرمانروا ہوئے اسی کو خدا کی دین کہتے ہیں، بہرحال بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ یہ سلطنت مجھے صرف ملکہ جہاں کی قسمت سے ملی ہے۔

اس زمانہ میں نواب ملکہ جہاں صاحبہ نواب مبارک محل کی عالیشان عمارت میں رہتی تھیں جو دریا کے کنارے بنی ہوئی تھی۔ اب ان کا عروج روز افزوں ہونے لگا۔ خدا نے اپنی قدرت سے ایک بیٹا بھی دیا، جس کا نام احمد علی خاں اور لقب ابو المظفر سکندر قدر خورشید حشم صاحب عالم ہمایوں بخت مرزا احمد علی خاں بہادر تھا۔

اب نواب ملکہ جہاں کے ساز و سامان عیش و عشرت کا کیا کہنا۔ صرف بیس سیر موگرا موتیا بیلا انکی سہری پر بچھایا جاتا تھا۔ پھولوں کے زیور میں اس کے علاوہ صرف ہوتا تھا۔ چاندی کے تار اور مقیش چاندی کے پھول۔ جو زیوروں میں خرچ ہوتے تھے اور صبح کو سب باسی زیور مہترانی اور فراش لے کر کئی روپیہ کی چاندی بیچ لیتے تھے۔ چار مالی اسی خدمت پر نوکر تھے کہ پھول لائیں اور زیور گوندھیں۔

میاں اعتماد علی خاں خواجہ سرا توشہ خانہ کے محافظ تھے اور سو عباسنیں سفر خرچ سے مول لائی تھیں جو ڈیوڑھی کی خدمت پر مقرر تھیں۔ عباسن قوم کی حبشن ہوتی ہے۔ جس کا رنگ سیاہ اور بال سخت گھونگھر والے ہوتے ہیں۔ جن کی چوٹی نہیں گندہ سکتی۔ ناک چپٹی ہوتی ہے۔ سب محل میں رہتی ہیں اور نہایت دیانتدار اور اپنے آقا کی جاں نثار تھیں۔ اُن کی شادی بھی بیگم صاحب اپنے حبشی غلاموں کے ساتھ انکی مرضی اور پسند کے موافق کردیتی تھیں اور محل سے الگ جو بہت سے مکانات بنے ہوئے تھے وہ انھیں رہنے کو دیئے جاتے تھے۔ وہ باری باری سے محل میں کام کرتی تھیں اور حبشی اُن کے شوہر بھی انھیں کے ساتھ رہتے تھے، ان کی تنخواہ بھی سرکار سے معین تھی، ایک عباسن مکاندار کہلاتی تھی، جس کے قبضہ میں محل کے شیشہ اور آلات فرش فروش، دری، چاندنی وغیرہ کی دیکھ بھال اور اونکی مرمت اور جدید خرید تھی۔

ایک سو کنیزیں تھیں جنھیں کربلائے معلےٰ میں مقام گرز سے خرید کیا تھا مگر گرز کے غلام نہیں مل سکے۔ ان کا رنگ چمپئی، ناک نقشہ کی بہت خوبصورت، ناک پتلی آنکھیں نیلگوں، عقلمند ذکی شریف خاندان سے تھیں۔ ان سب کی مرضی لے کر شہر کے نواب اور شرفا کے ساتھ شادی کردی۔ اور سب کو ایک ایک ہزار کا جہیز دیکر اچھی شان و شوکت سے رخصت کیا، اور تنخواہ بھی پچاس پچاس روپیہ ماہوار مقرر کردی، اور ہمیشہ باری باری سے وہ محل میں مہمان بلائی جاتی تھیں اور جب انکے یہاں لڑکا بالا ہوتا تھا تو بیگم صاحبہ کی طرف سے چھوچھک جاتی تھی۔ اس برتاؤ سے تمام شہر کے رئیس اور امیر نہایت خوشی سے ان کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست کرتے تھے اور انکا شمار محل کے ذی اقتدار لوگوں میں ہو جاتا تھا اور جب بیگم صاحبہ کسی کو کسی تقریب میں یا مہمان کے طور پر بلاتی تھیں تو وہ اپنی اپنی رتھوں میں سوار ہو کر آتی تھیں۔ سب کے نام کی ایک ایک رتھ بیگم صاحبہ نے خرید کردی تھی اور اس کے مصارف بھی بیگم صاحبہ ہی کے ذمہ تھے پچاس ساٹھ پیش خدمتیں تھیں، جو بیگم صاحبہ کا منہ دھلانے اور جوکی پر لوٹا رکھنے پر ملازم تھیں، سیکڑوں باری داریاں تھیں جن کا کام یہ تھا کہ دو دو گھنٹہ پنکھا جھلتی تھیں اور باری بدلوائی تھیں، اور چنپی کرتی تھیں۔ پہرہ داریاں تھیں جو رات کو بندوق کندھے پر رکھے ہوئے پہرہ دیتی تھیں اور حکم حیدر پکارا کرتی تھیں، مغلانیاں انکے علاوہ تھیں جو دن رات نئی پوشاکیں تیار کرتی تھیں، آتوجی قرآن شریف سنتیں اور مسائل کی کتابیں

...تھا۔ اس کی صلاح کے لئے ایک خوشنویس نوکر تھا۔

بیگم صاحبہ کی ذات خاص کی تنخواہ پانچہزار ماہوار کی تھی جس کا وثیقہ آتا تھا۔ اس کے علاوہ لاکھوں روپیہ کے جواہرات تھے کیونکہ تنخواہ میں تو اس قدر خرچ پورا نہیں پڑتا تھا۔ جواہرات اس کی تلافی کرتے تھے۔ محلدار تمام محل کا حساب کتاب درج کیا کرتی تھیں پانچہزار کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ دراصل بادشاہ نے ان کو اس قدر زیور و جواہرات دئے تھے کہ اُن کے پاس اچھا خاصہ خزانہ جمع ہوگیا تھا۔ جب آپ حج کعبہ و مدینہ اور عتبات عالیات کی زیارت کو تشریف لے گئی ہیں تو وہاں پچیس لاکھ روپیہ صرف کیا۔ بے شمار بدوؤں کو دیا۔ تربت حسین علیہ السلام پر سچے موتیوں کی چادر چڑھائی۔ نجف اشرف میں خالص سونے کی قندیلیں چڑھائیں۔ نہر آصفیہ جو نواب آصف الدولہ کی یادگار تھیں اور اس وقت بند تھی۔ اسے دوبارہ اپنے مصارف سے جاری کیا۔ لکھنؤ میں آکر بڑی نفیس مجلسیں کیں۔ خواجہ حسام الدین اس عہد میں کم سن تھے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ غدر کے بعد کا زمانہ تھا مگر اتنا یاد ہے کہ ملکہ جہاں کی مجلسیں پہلی محرم سے چہلم تک روزانہ صبح آٹھ بجے سے دس بجے تک ہوتی تھیں۔ پہلے شہر کے نامی مصائب خوان محمد تنہا صاحب کشمیری امام حسین کے مصائب بیان کرکے لوگوں کو تڑپوا دیتے تھے۔ اس کے بعد مولوی سید علی صاحب جنون شائستہ ایسے دردآمیز الفاظ میں مصائب بیان کرتے تھے کہ اکثر لوگ روتے روتے بیہوش ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد مجلس ختم ہوتی تھی۔ مجلس میں میٹھی چائے تقسیم ہوتی تھی اور اتنی بڑی پیالی ہوتی تھی کہ کوئی شخص دو پیالیاں پینے کی ہمت نہیں کرسکتا تھا۔ غرض یہ مجلس بہت پاکیزہ ہوتی تھی۔ ہر طرف سفید پوش شریف ہی نظر آتے تھے۔ اور اہتمام

پنچھی پریت

بقیہ صفحہ ۴ کالم تین ۳

السپرائیں ہوتی ہی کہاں ہیں۔ کوئی سُندر ناری ہو گی؟ پھر وہ اُسے اٹھا کر کیسے لے گیا؟" ادما نے کہا "ہاں یہ بات میری سمجھ میں بھی نہ آئی۔ شاید وہ سوچنے لگا۔

محبت کے بھی پر ہوتے ہیں ادما" آپ ہی آپ وہاں پہونچ گیا ہوگا؟ سندر ناری کے پاس۔!

تو پھر وہاں چلا جاتا ہے" ادما کی بات پر رامو خفیف ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔ "نہیں اُس سے کیا مطلب میرے لئے تم بھی السپرا ہو، سندر السپرا، پر مجھے چھوڑ تو نہیں جاؤ گی؟"

باڑی کے پرے کچے راستے پر کسی کے گانے کی آواز آئی، رامو بولا "بھیا آرہے ہیں، تم اب جاؤ ادما؟" جو رامو کی کہانی کی السپرا تھی چونک کر بولی "اچھا جاتی ہوں" ادما چلی گئی، رامو دیکھ رہا تھا۔ دور کھیتوں کی پگڈنڈیوں پر اس کی، ادما اٹھلاتی ہوئی جارہی تھی۔ پیلی اوڑھنی ہوا میں اُڑ رہی تھی شام کے دھندلکے میں ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اُس کے دل کی سندر السپرا اُڑی جارہی ہی، سندر پروں کو پھیلا کر۔!

پنڈت نے جنم پتری دیکھ کر کہا "یہ مہینہ بڑا شبھ ہے، بیاہ ابھی ہو جانا چاہیئے" مدھو سودن دادا جو پنڈت کی باتوں کو دلچسپی سے سُن رہے تھے، چونک سے گئے، بہو کو دیکھا جو گھونگھٹ نکالے پنڈت سے کہہ رہی تھی "وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ بیاہ جلد ہو جائے۔!"

"تو دیر نہیں کرنی چاہیئے" مہاراج بولے، مدھو سودن اب بھی خاموش تھے، اب اُن کی ادما چلی جائیگی، بڑھاپا اسی کی میٹھی باتوں سے کٹ رہا تھا،

"تم چپ کیوں ہو گئے؟" بہو بولی۔ مدھو سودن کھنکارتے ہوئے کہنے لگے "ہم نے تو ابھی کوئی ایسی تیاری بھی نہیں کی۔ بیاہ کیسے ہوگا اتنی جلدی؟"

مدھو سودن دادا کے پاس کس بات کی کمی ہے؟" پنڈت مسکرا کر بولا مدھو سودن ہنس پڑے۔ "ایشور مالک ہے" کہتے ہوئے لکڑی سنبھالی، پنڈت کے ساتھ باہر نکل گئے، ادما جو دالان میں بیٹھی سب باتیں سن رہی تھی، سرد آہ بھر کر رہ گئی۔ اب اس کا بیاہ ہوگا وہ چلی جائیگی، رامو سے دور۔!

تم السپرا ہو رامو کی، پر اسے چھوڑ نہ دینا" آپ ہی آپ کہہ رہی تھی، ایک لمحہ کے لئے پیش آنے والے دکھ کا تصور گھوم گیا، جب وہ دلہن بنکر جائیگی، رامو بدھو مائی کی کٹیا کے پاس کھڑا ہو کر اُسے دیکھے گا" جا رہی ہو ادما۔ تم نے بھی وہی کیا جو راجہ کے ساتھ السپرا نے کیا تھا" ادما کی آنکھیں بھر گئیں! "مجھ سے ایسا نہیں ہوگا۔ رامو سے کس مُنہ سے بات کروں گی کیا منہ لیکر ملوں گی۔!"

شام کو رامو بدھو مائی کی کٹیا کے آگے کھڑا اُس کی راہ دیکھ رہا تھا۔ ادھیا کو دیکھکر بولا۔ "ارے کہاں ہے وہ؟"

"وہ کون؟ تمہاری جیجی؟" ادھیا نے طنزاً کہا۔

"جی تم تو مذاق کرتی ہو! بتاؤ نا؟"

"اب تم سے نہیں ملے گی؟"

"کیوں کیا ہوا؟"

"ہوا یہ کہ اُس کا بیاہ ہونے والا ہے اسی مہینے" ادھیا اٹھلاتی ہوئی نکل گئی، رامو دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ادھیا بہن کے زخموں پر نمک چھڑک گئی تھی۔!

دو ہفتے بعد۔!

مدھو سودن دادا نے ٹوٹے ہوئے دل سے ادما کو بدا کیا، جب وہ بدھو مائی کی کٹیا کے پاس پہونچی تو گھونگھٹ اٹھا کر دیکھا، کٹیا سونی پڑی تھی، لڑکے کھیل رہے تھے مگر رامو موجود نہ تھا۔! آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی ودھیا نے کان میں کہا "کسے دیکھتی ہو؟" "رامو کو؟" "اُسے تو کئی روز ہو گئے" ادھر اُدھر لگے۔ سنا ہے اب باڑی ہی پر رہتا ہے" ادما کا دل بیٹھ گیا۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا، بہلی تیار کھڑی تھی۔ چپ چاپ بیٹھ گئی، دو دلہا کے ساتھ۔! آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔!

شام کی تاریکی میں چاند پھیکا دکھائی دے رہا تھا۔ ستارے مدھم روشنی سے ٹمٹما رہے تھے۔ سڑک سے پرے دور جھونپڑی کے پاس کوئی کھڑا حسرت سے دیکھ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۱ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۷

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

بسلسلۂ گذشتہ

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

پردہ کیا ہے، اک برائے نام ہے
بزم تیری جلوہ گاہِ عام ہے

زندگی کا موت ہی انجام ہے
دوپہر کے بعد آخر شام ہے

مرنے والے، عشق میں، مرتے نہیں
موت بھی اک زندگی کا نام ہے

کب بقیدِ خاص ہے تو جلوہ گر
کم نگاہی کی شکایت عام ہے

کیف بے اندازہ سے بیخودہوں میں
آج کیا کوئی شریک جام ہے

میکشوں کو اذنِ نوشا نوش دے
دور کیوں ساقی بعنیدِ جام ہے

اب نہیں بزمی زمانہ سازگار
ہر صدا اب تیری بے ہنگام ہے

جناب ماسٹر علی حسین صاحب ساجد تابش امیٹھوی

دل ابھی سے عشق میں ناکام ہے
شام سے پہلے یہ کیسی شام ہے

عشق میں بنکر سکوں کی مدعی
کشمکش میں آرزوئے خام ہے

آ کہ اب تیری محبت کی قسم
زندگی ناکام ہی ناکام ہے

اُس کے جلووں میں ہوا جاتا ہوں گم
اب کہاں تو حسرت انجام ہے

حاصلِ بزم محبت کچھ نہ پوچھ
اُن کی نظریں اور دلِ ناکام ہے

ذرہ ذرہ وجد میں ہے دہر کا
کتنا کیف آگیں ترا پیغام ہے

جان دیدینا کسی کے عشق میں
زندگی ساجد اسی کا نام ہے

جناب حافظ عبدالغنی صاحب کیفؔ کانپوری

عشق میں ممکن کہاں آرام ہے
تیرا اے دل یہ خیالِ خام ہے

کشمکش میں پڑ گئی جانِ حزیں
خوفِ محشر اور چھلکتا جام ہے

زرد چہرہ، خشک آنکھیں، لب پہ آہ
کیا محبت کا یہی انجام ہے

وعدوں ہی میں کٹ گئی عمرِ عزیز
کیسی سحری صبح کیسی شام ہے

وہ نہ آئے دیکھنے حالت مری
اب میں سمجھا عشق میرا خام ہے

جان دیدوں انتظارِ ہجر میں
کیا یہی قاصد ترا پیغام ہے

کیفؔ کو تم دیکھ لو اچھی طرح
ہاں یہی تو عاشقِ ناکام ہے

جناب سید شبیر حسن صاحب زیدی سحرؔ جلالوی

بزم میں تیری عجب کہرام ہے
شمع بھی روتی ہے قتلِ عام ہے

حسن تو ہے چار دن کی چاندنی
چلتی پھرتی چھاؤں اسکا نام ہے

ابتدائے روزِ محشر ہے وہی
جو شبِ غم کا میری انجام ہے

دل میں میرے پڑ گیا ہے آبلہ
جام میں گویا نیا اک جام ہے

تم لگاؤ تیر ہم آہیں بھریں
وہ تمھارا یہ ہمارا کام ہے

ہو رہی ہے ساری دنیا میں سحرؔ
وائے حسرت گھر سحرؔ کے شام ہے

جناب سید اختر حسن صاحب نقوی بی. اے

دل ہمارا خوگرِ آلام ہے
اب مصیبت میں ہمیں آرام ہے

سر رضائے حق میں اپنا خم ہے
در حقیقت بس یہی اسلام ہے

ہے شہیدِ ناز کا وقت اخیر
اب نظر سے نامہ و پیغام ہے

چھو نہ لینا بھول کر زاہد کہیں
توبہ توبہ یہ مے گلفام ہے

آمد و شد پر نفس کی ہے مدار
کس قدر بنیادِ ہستی خام ہے

ہیں خمار آلودہ آنکھیں یار کی
ساغرِ دل میں بادۂ گلفام ہے

ہم کو جب مرنا تھا اخترؔ مر گئے
اُن کے سر اک مفت کا الزام ہے

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

جس وقت مصر میں "آر. اے. ایف بینی ولنٹ فنڈ" کے لئے چندہ کی فہرست مرتب ہونے لگی تو لوگوں نے خود بخود مصر کے بحری بیڑہ کی خدمات کے شکریہ کا اظہار کیا. باوجودیکہ سرکاری طور پر چندہ کے لئے کوئی اپیل نہیں کی گئی تھی تاہم لوگوں نے اپنی مرضی سے جو چندے دیئے ان کی میزان یکم جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو ۲۵۰۰ مصری لیرا تک پہونچ گئی. اس رقم میں سے کچھ تو آر. اے. ایف کے اس عملہ پر صرف کردی گئی جو مصر میں ہے اور بقیہ لندن بھیجدی گئی.

عمان میں امیر نعیف کے ساتھ ایک مشہور خاندان عثمانیہ کی شہزادی کی تقریب شادی کے موقع پر جو رسم ادا کی گئی ان سے قدیم مشرقی شان وشوکت کی یاد تازہ ہوگئی.

دلہن جن کے ہمراہ پانچ معزز نا کتخدا لڑکیاں. امیر نعیف کی تین بہنیں اور خالد پاشا ابو ھدائی کی دو لڑکیاں تھیں ایک ایک شاندار گاڑی میں جس کے ہمرکاب شرق اردن کے فوجی دستے تھے روانہ ہوئیں. یہ لوگ امیر عبداللہ کے محل پر پہونچے اور دلہن کا ان کی ماں اور ساس نے استقبال کیا. دلہن کی پوشاک اطلس کی تھی. اور وہ ایک سونے کا تاج جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے پہنے ہوئے تھیں. اور ان کے چہرہ پر ایک سفید لمبی نقاب تھی. ممتاز افراد نے پہلے چاشت میں شرکت کی اور اس کے بعد ایک دعوت میں شریک ہوئے. ان افراد میں برطانوی ہائی کمشنر کی بیوی اور لڑکیاں اور شرق اردن کے برطانوی رزیڈنٹ کی بیوی بھی تھیں پورے ملک میں گانے کی محفلیں اور دعوتیں منعقد ہوئیں.

"سنڈے ایکسپریس" کے نامہ نگار مقیم بیت المقدس کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ شام کے فرانسیسی باشندوں کے خیالات رفتہ رفتہ برطانیہ کے موافق ہوتے جاتے ہیں. وہ لکھتا ہے کہ اس کا ثبوت پروپیگنڈا کے محکمہ کی تازہ کارروائیوں سے مل سکتا ہے.

"ریڈیو اورینٹ" نے پہلے پہل کچھ عرصہ سے جرمن اور اطالوی وار کمیونک" کے ساتھ ساتھ برطانی وار کمیونک بھی نشر کرنا شروع کئے ہیں. اس کی وجہ سے اب خبریں سننے والے اس کی جانچ کرسکتے ہیں کہ اطالوی اور جرمنی خبریں کس حد تک صحیح ہیں. اب محوری طاقتوں کے ان ہمدردوں تک کا اعتقاد بدل گیا ہے جو پہلے دمشق کے بازاروں میں جرمنی کی یقینی فتح کا راگ گایا کرتے تھے اب ان کا اعتقاد یہ ہے کہ برطانیہ کی فتح ہوگی.

انجمن ہواخواہان برطانیہ کی طرف سے رضوان محفوظ پاشا نے سر مائلز لیمپسن. جنرل سر آرچیبالڈ ویول اور لفٹنٹ جنرل سر مٹلینڈ ولسن کو حسب ذیل مضمون کے نامہ روانہ کئے ہیں.

میں خود اپنی اور ہواخواہان برطانیہ کی طرف سے باردیا کی تسخیر پر جو برطانیہ کی مکمل کامیابی کا پیش خیمہ ہے. دلی ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے. اور بہت سے ممتاز مصریوں نے بھی اس طرح کے مبارکبادی کے پیام بھیجے ہیں.

"برٹش کاٹن بائینگ کمیشن" نے ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء اور ۳ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کے درمیان حسب ذیل مقداروں میں روئی اور بنولے خریدے. روئی ۴۸۸۵۹ ۵ کانٹھیں. بنولے ۳ ۵ ۹ ۴ ۱۰۷ آردب. ۱۵ ستمبر کو اور ۳ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کے درمیان میں جو قیمیں ادا کی گئیں ان کی میزان ۸ ۴۳ ۶ ۱۹ ۴ ۳۶۹ ۱۵ مصری لیرا ہوئی.

۳ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو ختم ہونے والے ہفتہ کی خریداریوں اور قیموں کی ادائے گی کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

خریداری. روئی ۲۵۱۳۹ گانٹھیں. بنولے ۶۸۷۰۶ آردب ادائے گی. ۴۳۹ ۶ ۱۵ ۴ ۷۷۰ مصری لیرا.

حکومت افغانستان نے مصری وزارت امور خارجہ سے ایسے افسروں کی خدمات حاصل کرنے کی درخواست کی جو آبپاشی اور زراعت کے تجربات رکھتے ہوں تاکہ وہ افغانستان میں ان مربوط محکموں کی تنظیم کردیں. وزارت امور خارجہ نے چار مصری افسروں کو افغانستان بھیجنا طے کرلیا ہے. ان افسروں کو حکومت افغانستان دو برس کے لئے ملازم رکھے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو اس میعاد میں توسیع کی جائے گی.

مفصل اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جو اطالی قیدی مصر میں ہیں ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ ہوتا ہے. جیسا کہ بین الاقوامی معاہدہ میں درج ہے. اطالوی افسر الگ مخصوص خیموں میں رکھے گئے ہیں اور فوجی اصول کے مطابق ان کی تواضع کی جاتی ہے. ان کو کھیل کود اور تفریح کی آسانیاں حاصل ہیں. روزانہ صبح کو انہیں فرانسیسی. یونانی اور اطالوی اخبار پہنچائے جاتے ہیں.

یہ اپنی ضروریات کی چیزیں مخصوص فوجی رسد کی دوکانوں سے خرید سکتے ہیں. ان کو اپنے خاندان والوں سے خط وکتابت کرنے کی اجازت ہے. ایک قریبی ہسپتال میں ان کے لئے طبی امداد کا انتظام ہے.

ایک سامانی جہاز جس میں مقامی سوداگروں کا منگایا ہوا سامان تھا اور جس کے ساتھ حفاظت کے لئے جنگی بدرقہ تھا حال ہی میں مصر کی بندرگاہ اسکندریہ پہونچ گیا. مصر اور ممالک متحدہ امریکہ کے درمیان باقاعدہ تجارتی معاملات میں برابر زیادتی ہو رہی ہے. راس وا لا راستہ بہت کافی محفوظ ہوتا جاتا ہے اور کافی منظم ہے.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں رہے ۔ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۷

اڈیٹوریل نوٹ

مردم شماری

مردم شماری کا وقت اب قریب آرہا ہے۔ اس ماہ کے آخری ہفتہ میں یہ کام باقاعدہ شروع ہوگا اور یکم مارچ کو ختم ہوجائے گا۔ ہمیں یہ دیکھکر افسوس ہے کہ مردم شماری نے فرقہ وارانہ جوش کو بیجا طور پر بڑھادیا ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان میں مردم شماری کی صرف اتنی اہمیت نہیں ہے کہ اس سے آبادی کی ٹھیک تعداد اور اس کی اخلاقی اور تمدنی زندگی کا صحیح ریکارڈ بن جاتا ہے ہندوستان میں مردم شماری مذہبی اور سیاسی اعتبار سے بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ چونکہ یہاں مذہبی تقسیم ضرورت سے زیادہ گہری ہے اس لئے ہر مذہب کے لوگوں کی یہ قدرتی خواہش ہے کہ انکی تعداد جسقدر بڑھائی جائے اچھا ہے اور چونکہ سیاسی حقوق کی تقسیم بھی مذہبی اختلافات کی بنا پر کی گئی ہے۔ اس لئے ہر فرقہ اپنی تعداد کو زیادہ سے زیادہ بڑھاکر دکھانا چاہتا ہے۔ گویا مردم شماری تعداد کے مقابلہ کی دوڑ کا میدان بن گئی ہے۔ موجودہ حالات میں یہ بات ناگزیر ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے کہ مسلمان۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی۔ اور دوسرے فرقہ اپنی اصل تعداد سے بڑھاکر لکھائیں۔ ایسا کرنے سے مردم شماری کا ریکارڈ غلط ہوجائے گا۔ اور اس کا اصل مطلب خبط ہوجائے گا۔ مردم شماری میں قومیت بھی درج کی جاتی ہے۔ کتنا اچھا ہوتا۔ اگر ہندو مسلمان اور سب فرقے قومیت کے خانہ میں "ہندوستانی" درج کراتے اگر اس کے لئے مسلم لیگ تیار ہے اور نہ ہندو مہا سبھا دونوں کی یہ ہدایت ہے کہ قومیت کے خانہ میں مسلمان اور ہندو لکھا جائے۔ اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ مردم شماری کے ریکارڈ میں مشترک قومیت کے جذبہ کی جھلک نہ ہوگی۔

قومیت کے بعد ذات پات کا سوال درپیش ہے بہتر تو یہ تھا کہ ذات پات بالکل درج نہ کی جاتی اور اس سے ذات پات کی بنا پر جو نقصانات ہونیکے کا احتمال ہے وہ جاتا رہتا۔

اگرچہ مرکزی حکومت ذات پات کے خانہ کے خلاف تھی مگر صوبوں کی حکومتوں نے اس خانہ کو قائم رکھا۔ البتہ بنگال میں مسلمانوں کے لئے ذات پات کا خانہ نہیں رکھا گیا ہے۔ زبان کے معاملہ میں بھی فرقہ وارانہ جوش کام کر رہا ہے بہتر تو یہ تھا کہ ہندو اور مسلمان دونوں شمالی ہندوستان میں اپنی مادری زبان ہندوستانی لکھواتے مگر موجودہ حالات میں اس کی امید رکھنا عبث ہے ہندو اپنی مادری زبان ہندی لکھوائیں گے اور مسلمان اپنی مادری زبان اردو لکھوائیں گے۔

بہر حال اس وقت کی یہ عام ہوا ہے اسکو روکنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے دیکھئے یہ حقیقت کسی کی کب تک قائم رہتی ہے۔

سر سکندر کی تقریر

دنیا میں کوئی ایسا آدمی بھی ہوسکتا ہے جو آزادی نہ چاہتا ہو؟ آزادی ہمارا حق ہے مگر مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ملک میں فرقہ پرستی بھری ہوئی ہے اور فرقہ پرست لیڈر "اسلام، ہندو جاتی اور سکھ پنتھ خطرے میں" کا نعرہ لگاکر ناسمجھ لوگوں کو بہکاتے ہیں جو چیز سچ مچ خطرے میں ہے وہ ایسے لوگوں کی لیڈری ہے جن کا گذارہ ہی لوگوں کے فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے پر ہے۔ مذہبی پیشواؤں نے تو ہمیں امن کا پیغام دیا تھا اور رواداری سکھائی تھی"۔

یہ وہ سنہری لفظ ہیں جو پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں نے بسنت کے تیوہار پر ہندو مسلمان اور سکھوں کے ملے جلے جلسے میں کہے۔ اس ملک کے کروڑوں لوگوں کے دلوں میں ان لفظوں کی گونج سنائی دیگی۔ مگر افسوس کہ غلط مذہبی جوش اور پھوٹ نے ہمیں اتنا اندھا اور بہرہ کردیا ہے کہ ہم کھلی ہوئی حقیقت کو بھی خود دیکھنے اور سننے کے ناقابل ہوگئے ہیں یا اتنے بے حس ہوگئے ہیں کہ سچائی کو دیکھنے اور سننے کے بعد بھی اس پر دھیان نہیں دیتے۔ پنجاب کے وزیر اعظم نے اپنی اتحاد پرور تقریر میں یہ بھی کہا:-

"آؤ ہم اپنے قومی تیوہار کے دن یہ دعا کریں کہ ہمارے صوبہ کے لوگوں میں جو خلیج بن گئی ہے بھر جائے تاکہ پنجاب پھر ایک ہوجائے اور اس کے لوگ بھائی بھائی کی طرح رہنے لگیں۔ یاد رکھو کہ یہاں رہنے والے ہندو سکھ اور مسلمان سب پنجابی ہیں اور کوئی فرقہ دوسرے کو نکال باہر نہیں کرسکتا ہمیں یہاں مل جل کر میل جول سے رہنا ہے۔ میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس صوبہ میں کسی ایک فرقہ کا راج نہیں ہوگا نہ ہوسکتا ہے۔ یہاں پنجابیوں کا ہی راج ہوسکتا ہے"

کیا ہمارا صوبہ سر سکندر کی تقریر پر توجہ دیکر کچھ سبق حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

مسٹر چرچل کی تقریر

۱۰ فروری کو مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی قوم اور سلطنت کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ اب لڑائی تشدد کا سب سے زیادہ خوفناک پہلو اختیار کرنے والی ہے۔ ہٹلر کا ساتھی مسولینی البانیہ میں پٹ رہا ہے لیکن نازی جو کہ ہنگری کو ہڑپ کرچکے ہیں اور جنہوں نے رومانیہ میں زبردست خوف و ہراس اور گھبراہٹ پیدا کردی ہے اب بحر اسود تک پہنچ گئے ہیں۔ رومانیہ میں ایک بڑی بھاری جرمن فوج اور ہوائی بیڑہ تیار کیا جارہا ہے اور جرمن فوج کے پتہ لگانے والے ہراول دستہ بلغاریہ میں داخل ہوچکے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ وہاں حکومت بلغاریہ کی منظوری سے ہی داخل ہوئے ہیں۔ بلغاریہ میں ہوائی اڈوں پر قبضہ کیا جارہا ہے اور ہزاروں جرمن انکی تیاری میں لگے ہوئے ہیں تاکہ جرمن فوج بلغاریہ سے ہوائی حملے کرسکے بلغاریہ میں داخل کرتے یا بلغاریہ کے راستہ جرمن فوجوں کو لے جانے کے لئے ہر قسم کی تیاری کی جاچکی ہے اور ممکن ہے کہ جرمن فوجوں کے ہراول دستہ بلغاریہ میں داخل ہوگئے ہوں"

برطانیہ پر حملہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ جلیسے ٹاپو پر سمندری اور ہوائی کنٹرول کے بغیر کام کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن میں احتیاط کے طور پر یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ بزدلی اور دغابازی کے بعد ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی سب سے بڑا جرم ہے جو کہ لاپرواہی اور کاہلی کی حد تک پہنچ جئے۔ جب فرانس نے ہتھیار ڈالے ہٹلر نے کم و بیش یہ شبہ خیال کرلیا تھا کہ برطانیہ بھی ہتھیار ڈالدیگا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا اور اس کو پھر اپنی اسکیم پر غور کرنا پڑا۔ اب برطانیہ زیادہ سامان جنگ اور ہتھیاروں سے مقابلہ کرے گا۔ جو کہ تمام جاڑے میں تیار کئے گئے ہیں۔ زہریلی گیس ہوائی چھتریوں اور دیگر قسم کے تمام حملوں کا مستعدی سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

مسٹر ایمری کی ضد

کانگریس اور حکومت ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کے جو کچھ امکانات ہوسکتے تھے وہ وزیر ہند مسٹر ایمری کی ضد پر قربان ہوتے جارہے ہیں۔ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر کبھی کبھی سوال اٹھتا رہتا ہے مسٹر ایمری جواب میں اگست والی پیشکش دہرادیتے ہیں۔ گویا کہ یہ پیشکش ہمیشہ سرسبز رہنے والا پودا ہے اور اس کی جڑیں اسدرجہ مضبوط ہیں کہ چاروں طرف سے مخالفت کی زبردست ہوائیں بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ مگر مسٹر ایمری ایک لمحہ کے لئے یہ غور کرنے کی زحمت نہیں کرتے کہ اگست والی پیشکش کا وجود اب ان کے ذہن کے سوائے اور کہاں ہے؟ ہندوستان کی سرزمین میں وائسرائے نے جب یہ پودا لگایا اسی وقت مخالفت کی ہوائیں تیز ہوئیں کہ یہ جڑ پکڑنے سے پہلے ہی مرجھا گیا۔ اسے تازہ کرنے کی کوشش اسی طرح بیکار ہے جس طرح مردہ گھوڑے کو کوڑے لگاکر کھڑا کرنے کی کوشش بیکار ہوتی ہے۔ مسٹر ایمری اور دوسرے مدبر اتنے نادان نہیں کہ ان موٹی حقیقتوں کو نہ سمجھتے ہوں۔ شاید ہندوستان کے مسئلہ کو وہ اب بھی اتنی اہمیت نہیں دیتے کہ اپنی ہمدردی اور توجہ کا ایک چھوٹا حصہ اس پر صرف کریں۔

مسٹر ڈی ویلرا کا اعلان

آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ڈی ویلرا نے ۱۱ فروری کی رات کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اگر شہر کو رضاکارانہ طریقہ پر خالی کرنے کا طریقہ تسلی بخش ثابت نہ ہوا تو حکومت کو جبریہ طریقہ اختیار کرنا پڑیگا اگر بم پڑنے شروع ہوگئے تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اور بہت دیر ہوجائیگی۔ جبکہ حکومت اور پبلک باڈیز کی توجہ ملک کے بچاؤ کی طرف لگی ہوئی ہوگی۔

مسٹر ڈی ویلرا نے یہ بھی کہا کہ ڈبلن سے عورتوں اور بچوں کو باہر بھیجنے کا کام بہت جلد شروع کردیا جائیگا اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ لڑائی کب تک پھیل جائے۔ صورت حالات بہت خطرناک ہے اب تک رضاکارانہ تعاون بہت کامیاب رہا ہے۔ ملک کے بچاؤ کی فوج میں بھرتی کے لئے دو لاکھ سے زیادہ آدمی رضاکارانہ طور پر اپنے نام پیش کرچکے ہیں اور اب ہمارے پاس تربیت یافتہ فوج ایک بڑی تعداد میں ہے معلوم ہوا ہے کہ ۳۲ ہزار آدمیوں کے نام درج رجسٹر کئے جاچکے ہیں۔ جو کہ سوار کو شہر سے دوسری جگہ بھیجدئیے جائیں گے۔

کرنل ناکس کا بیان

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے ۱۲ فروری کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پاس اب وہ اتنے تباہ کن جہاز فالتو نہیں ہیں کہ وہ کسی دوسرے ملک کو دے سکے۔

کرنل ناکس نے مزید کہا کہ میں مسٹر ونڈل ولکی کی تجویزوں پر کوئی رائے زنی نہیں کرنا چاہتا لیکن سمندری محکمہ کے وزیر کی حیثیت سے میں اپنے بیڑہ میں جہازوں کی مزید کمی کرنے کے خلاف ہوں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پاس اب اس سے زیادہ جنگی جہاز نہیں ہیں جتنے کہ اس کو اپنا سمندری توازن پورا کرنے کے لئے ضرورت ہے۔

امریکن پارلیمنٹ کے ممبروں کی بھی یہ رائے ہے

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۲ فروری کو ایک بجے دن سے ۵ بجے شام تک کانپور میونسپل بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کے ممبران کا انتخاب ہوا۔ کمیٹیوں کی چیرمینوں کا انتخاب بھی بہت جلد ہونے والا ہے۔

۱۵ فروری کو بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوگا۔ جس میں کانپور میونسپل بورڈ کے سالانہ بجٹ ۴۲-۱۹۴۱ء پر غور ہوگا۔ آئندہ سال کی آمدنی کا تخمینہ ۲۶۴۳۶۴۷ روپیہ اور خرچ کا تخمینہ ۲۹۱۰۵۵۰ روپیہ کیا گیا ہے اس وقت تک گورنمنٹ نے واٹر سپلائی کی اسکیم کے لئے کل ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ دے چکی ہے اور آئندہ سال ۳ لاکھ ۵ ہزار روپیہ اور دیگی۔

مہتروں کے کوارٹر بنانے کے لئے اس سال کے اختتام تک ۵۰ ہزار روپیہ کی امداد گورنمنٹ سے ملنے کی اور امید کی جاتی ہے۔

ہز اکسیلنسی گورنر ۱۴ فروری ہز اکسیلنسی گورنر صوبہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سے کانپور تشریف لائینگے اور مصراہو زری کا معائنہ فرمائیں گے۔ لیبر ولفیر کے جلسہ میں انعامات تقسیم فرمائیں گے اور سوادے کے میدان میں ہوائی جہازوں کے کام سیکھنے والوں کی ٹریننگ کا بھی معائنہ فرمائینگے۔

لیبر ولفیر ۱۳ و ۱۴ فروری کو لیبر ولفیر سنیٹروں کے سالانہ کھیل و تقسیم انعامات کا جلسہ بابو پرجیندر سروپ پارک میں ہوگا۔ ہز اکسیلنسی سر میریس ہیلٹ گورنر یو۔ پی ۱۴ فروری ۳ ½ بجے سہ پہر کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

۱۳ فروری کو ۹ بجے صبح سے ۲ بجے تک کھیل ۲ بجے سے ۵ بجے شام تک لڑکوں کی نمائش ۵ بجے شام سے ۷ بجے شام تک گانے کا مقابلہ ۷ بجے شام سے ۱۱ بجے رات تک۔ ڈرامہ سنی نیجری ہوا۔

۱۴ فروری کو ۹ بجے صبح سے ایک بجے تک آخری کھیل ۳ ½ بجے سے ۵ بجے شام تک تقسیم انعامات ۷ بجے شام سے ۱۱ بجے رات تک ڈرامہ پریم وطن (انقلاب) ہوگا۔

ستیہ گرہ کانپور میں ستیہ گرہ کرنے والے کانگریسی ممبران کو الوداعی پارٹیوں دینے کا جو سلسلہ قائم ہوگیا ہے اس سے عوام کی اسی تحریک سے ہمدردی کا پتہ چلتا ہے اور سیاسی بیداری کا عظیم الشان ثبوت ملتا ہے۔

ستیہ گرہ کرنے والوں کی دوسری فہرست ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء کو ختم ہو جائے گی۔

ضلع کانپور سے ۱۰۰ ستیہ گرہیوں کی فہرست مہاتما گاندھی کے پاس منظوری کے لئے بھیجی گئی ہے۔

گرفتاریاں ۱۳ فروری کو سٹی کانگریس کمیٹی کے پریذیڈنٹ مسٹر پیارے لال اگروال سریمتی شیو دیوی مقدی (مسٹر راجچندر مقدی کی بیوی) پنڈت لچھمی نواس باجپیی مسٹر بھگوان داس بھارتی اور مسٹر کالیکا پرشاد نے بالترتیب موضع بٹھور۔ بھونی چوبے پور نرول اور میناپور میں جنگ کے خلاف لکچر دیئے اور ستیہ گرہ کیا۔ اور یہ سب لوگ قانون حفاظت ہند کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے۔

۱۵ فروری کو مسٹر برمھ دت ڈکشٹ کی گرفتاری کے بعد ستیہ گرہ کی دوسری فہرست ختم ہوجائیگی۔

۱۲ فروری کو منشی بھگوتی پرشاد ممبر سٹی کانگریس کمیٹی اور مسٹر بدری پرشاد ممبر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی موضع رمئی پور اور دہور ملا میں اور ۱۲ فروری کو شیو نرائن ٹنڈن ممبر سٹی کانگریس کمیٹی مسٹر ایم۔ جی۔ ورما وائس پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی ردوا اور بکھرا یاں کے مواضعات سے ستیہ گرہ کرنے کے سلسلے میں گرفتار کرلئے گئے۔

مسٹر راج کمار سنہا (کاکوری ڈکیتی کے سزا یافتہ) اور مسٹر جے کمار سنہا (لاہور مقدمہ کے سزا یافتہ) اہرون اور شیو راج پور کے مواضعات میں جنگ کے خلاف نعرہ لگانے کے جرم میں ایکٹ حفاظت ہند کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے۔

سوشلسٹ پارٹی سوشلسٹ پارٹی کے ممبران نے ستیہ گرہ کرنے کے لئے اپنی رضامندی دیدی ہے چونکہ وہ کانگریس کمیٹی پر قبضہ کرنے کے خیال سے ستیہ گرہ تحریک سے علیحدہ رہنا چاہتے ہیں لیکن کانگریس کمیٹیاں کو توڑ کر ڈکٹیٹر مقرر کرنے کی اسکیم کے اعلان سے انھوں نے اپنی رائے تبدیل کردی ہے۔

آنریری مجسٹریٹی سے استعفیٰ مسٹر سندر لال جین نے آنریری مجسٹریٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے جو خدمت ستیہ گرہیوں کی مہاتما گاندھی کے پاس بغرض منظوری گئی ہوئی ہے اس میں مسٹر سندر لال جین کا نام بھی شامل ہے۔

۳ ماہ قید محض سریمتی سیوی درو پدی زوجہ مسٹر راجہ رام شاستری ایم۔ اے۔ کو ۳ ماہ قید محض کی سزا اور بی کلاس میں رکھنے کا حکم سنایا گیا ہے۔

ٹکسٹائل انسٹی ٹیوٹ گورنمنٹ سنٹرل ٹکسٹائل انسٹی ٹیوٹ کا سالانہ جلسہ انعامات ۱۳ و ۱۴ فروری کو سر ہیری ہارسمین کی صدارت میں ہوا۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن ۲۰ فروری کو یو۔ پی اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانپور کے ممبران کونسل کا انتخاب ہوگا۔

ڈپرسڈ کلاس ڈپرسڈ کلاس کی ایک کانفرنس موضع بیل گرام میں مہاتما الکھ داس کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں حکومت سے پونا پیکٹ کے توڑنے مجلس قانون سازی لوکل بورڈوں اور ہر صیغہ میں تناسب آبادی کے لحاظ سے نیابت کا مطالبہ کیا گیا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اس طبقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کی فہرست رکھی جائے اور حسب موقع انکو آسامیاں دیجادیں کانفرنس نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ ان کے لئے پولیس وملیٹری ٹریننگ کے کیمپ قائم کئے جائیں۔ اور کوآپریٹو سوسائٹی اور اکسائز بورڈ میں خاص نیابت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ہندوستانی زبان سٹی مسلم لیگ نے گورنمنٹ سے اس سرکلر کی مخالفت کی ہے جس میں لوگوں کی مادری زبان ہندی اور اردو کے بجائے ہندوستانی لکھنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس سرکلر کی نظرثانی کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے۔

بچوں کا ہال اچاریہ البشورت ودیارتھی نے چلڈرن ایسوسی ایشن ہال سول لائن میں مہاتما بدھ کی زندگی پر بچوں کیلئے ایک لکچر دیا۔

مزدور سبھا مزدور سبھا نے اپنے ایک جلسہ میں ۲۵ فیصدی گرانی کا الاونس حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ مزدور سبھا نے کام کے گھنٹے بڑھانے مزدوری کم کرنے اور بلا کسی وجہ کے مزدوروں کو نوٹس دینے اور مالکان مل کی سختیوں پر مذمت کا رزولیوشن منظور کیا ہے اور مزدوروں سے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کی اپیل کی ہے۔

کایستھ ینگ ایسوسی ایشن کانپور کایستھ ینگ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ گزشتہ ہفتہ ہوا جس میں ڈاکٹر شمبھو دیال پریسیڈنٹ اور مسٹر اگھنشور پرشاد ورما سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

گوڑ مارکٹنگ انفارمیشن کانپور میں گوڑ مارکٹنگ انفارمیشن بیورو قائم کیا گیا ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ کسانوں کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے گوڑ کے کاروبار میں اصلاحات کا نفاذ کیا جائے۔

مولانا حسرت موہانی مولانا حسرت موہانی حج ادا فرماکر گزشتہ

سبدِ گل

بعض لوگ شادی بیاہ کے معاملہ میں بڑے جدت پسند واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں ایک امریکن جوڑے نے ہوا میں پرواز کرتے ہوئے شادی کی تھی۔ یہ جوڑا مع ایک عدد پادری کے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر چل دیا۔ جب ہوائی جہاز دو ہزار فٹ کی بلندی پر پہونچا تو پادری صاحب نے ہوا میں معلق ہو کر دونوں کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا۔

ہوا میں معلق ہو کر شادی کرنا واقعی بے حد عجیب ہے، لیکن حیدرآباد کے ایک جوڑے کی ایک جدت پسندی نے ہوائی شادی کو بھی مات کر دیا۔ ان دونوں نے قبر میں لیٹ کر شادی رچائی۔ دولہا دولہن نے مدناپور ضلع اورنگ آباد میں اپنے لئے ایک قبر کھدوائی مہمانوں کی موجودگی میں یہ دونوں عیسائی دولہا دولہن اپنی لباس پہنکر برابر برابر قبر میں جا لیٹے۔ دولہا نے دولہن کی انگلی میں انگوٹھی پہنادی اور بس شادی کی تقریب ختم ہوگئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کوئی من چلا یا جوڑا کونسی جدت کا اظہار کرتا ہے۔

شکاگو کی ایک عدالت میں ایک شخص نے کسی حسین و جمیل لڑکی کے خلاف ایک استغاثہ دائر کر کہا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

جناب عالی! مس میری گرو جو میرے باپ کی ٹائپسٹ تھی اس نے میرے بوڑھے باپ کو جن کی عمر ستر سال ہے۔ ورغلا کر شادی کر لی ہے تاکہ میرے باپ کے مال پر قبضہ جمائے۔ لہذا میرے باپ کو اس لڑکی کے فریب سے عدالت نجات دلائے۔

لیجئے اور سنئے اب نو عمر لڑکیاں بھی بوڑھوں کو اغوا کرنے لگیں۔ پہلے تو بوڑھے لڑکیوں پر ڈورے ڈالا کرتے تھے، اب لڑکیاں بوڑھوں پر ڈورے ڈالنے لگیں۔ ع

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

تمام سارینکا برطانی ہاتھوں میں

لندن ۸ر فروری۔ بن غازی پر برطانی قبضہ کے بعد اب تمام سارینکا برطانیہ کے ہاتھ آگیا ہے۔ یہ ہے وہ بیان جو گذشتہ شب ایک فوجی ماہر نے دیا۔ بن غازی پر برطانیہ کے قبضہ کا آج کے اطالوی سرکاری بیان میں بھی اعتراف کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ یہ شہر سخت لڑائی کے بعد اٹلی کے ہاتھ سے نکل گیا اور کہ بن غازی جمعرات کی شب کو خالی کر دیا گیا تھا تاکہ شہریوں کو مزید مصیبتوں سے نجات مل جائے۔ بیشمار اطالوی قیدی پکڑ لئے گئے۔ جن میں ایک فوجی کمانڈر اور بہت سے اعلیٰ افسران بھی شامل ہیں۔ ہر طرح کا فوجی سامان بھی برطانیہ کے ہاتھ آگیا ہے۔

ہٹلر کی تجویزیں

اس کے ساتھ ساتھ اس امر کے متعلق بھی قیاس آرائی کی جارہی ہے کہ آیندہ ہٹلر کس جگہ حملہ کرے گا بہت سے فوجی ماہروں کا خیال ہے کہ آیندہ فیصلہ کن جنگ بلقان میں لڑی جائیگی۔ انھیں ماہروں کا خیال ہے کہ برطانیہ پر حملہ کی دھمکیاں برطانیہ کو مغالطہ دینے کا باعث ہیں، کیونکہ برطانیہ پر حملہ کرنے میں ہٹلر کو اپنی تمام طاقت خطرہ میں ڈالنی ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہٹلر برطانیہ پر حملہ کی دھمکی اس لئے دے رہا ہے کہ برطانیہ بحر روم سے اپنے جہاز ہٹالے اور وہ بیر ملغاریہ کے راستہ وہاں بھی اپنی فوجیں لا پڑھائے۔ لندن ٹائمز کے استنبول کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ترکی اس وقت فوجی نقطہ نظر سے بالکل آراستہ ہے۔ ہٹلر کے اس وعدہ کا کہ وہ جنگ سنہ ۴۱ء میں ختم کر دے گا۔ یہ مطلب لیا جارہا ہے کہ وہ بہت جلد کسی جگہ بڑا حملہ کرے گا۔ اور برطانیہ پر حملہ کی کوشش کریگا مگر اس سلسلہ میں اس کے راستہ میں جو دشواریاں ہیں وہ اسے پریشان کر رہی ہیں۔

ادبِ لطیف

آزاد ہندستان

مشہور بنگالی شاعر نذر الاسلام کی ایک نظم کا آزاد ترجمہ

از مولوی محمد حسین خطیب بنگالی

مصیبتوں کے طوفان، بہا تباہی کے بادل ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے، ایوان میں بربادی کی بجلیاں تڑپ رہی ہیں۔

مگر ہم شوریدہ سروں نے اندھیری رات میں اپنی ٹوٹی ہوئی ناؤ دریا میں ڈالدی ہے۔

کالے بادلوں میں کھیلتی ہوئی تباہی کی بجلی ہماری رہنمائی کر رہی ہے۔

ہمارے قدموں کے اثر سے تپتے ہوئے ریگستان میں کونپلیں پھوٹ رہی ہیں۔

ہمارا جادو اثر جوش سنسان اور اندھیرے قبرستان میں زندگی کی لہر دوڑا رہا ہے۔

ہم شمع کی لو کی طرح گھر گھر روشنی پہونچاتے پھرتے ہیں۔

جب فرعون "موسیٰ" اور صداقت کو فنا کے گھاٹ اتارنا چاہتا ہے تو ہم دریائے نیل کی موجیں بنکر اسے غرق کر دیں گے۔

آج بھی "نمرود" "ابراہیم" کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہے مگر رحمت کے فرشتے دہکتی ہوئی آگ میں پھول کھلا دیں گے۔ ہم ملک کے ڈرپوک اور کمزور دل لوگوں کو ہمت افزا گیت سنائیں گے۔

اور بوڑھوں کو جوانوں کا دل دے کر میدان میں لا کھڑا کریں گے۔ ہماری امیدوں کی رنگین اور پربہار صبح سیاہ قسمت رات کے آنسوؤں کو شبنم بنا کر پھول کھلا دے گی۔

ہم زندگی کی مشعل جلا کر تاریک اور طوفانی راتوں کو صبح سے زیادہ روشن بنا دیں گے۔

نئے زمانہ کے نئے مسافر اسی راہ سے گذرینگے اس لئے آج ہی سے ہم اپنی روح اپنا دکھ سکھ سب کچھ اسی راہ پر بچھانا شروع کر دیں گے۔

مستقبل کا آزاد۔ حیات پرور اور نور فشاں پرچم، جس دن فتح کے رتھ پر انتہائی شان سے اڑتا ہوگا جس دن "آزاد ہندستان زندہ باد" کے نعرے آسمانوں سے گزر کر عرش اعظم کو چومیں گے اس دن ہم دو ستاروں کی دنیا میں تمہاری مسرت کا تصور کر کے دل کھولکر مسکرائیں گے۔

ہر ستیاگرہی اپنا لیڈر آپ ہوگا

نئی دہلی۔ میری گرفتاری کے بعد ہر ستیاگرہی اپنا لیڈر آپ ہوگا اور قومی جدوجہد کی پوری ذمہ داریاں اس کے کاندھوں پر ہونگی"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو مہاتما گاندھی نے دہلی کے ایک سرکردہ کانگریسی کارکن کو ایک خط میں لکھے ہیں مہاتما جی مزید فرماتے ہیں "یہ خیال کرنا غلط ہے کہ صرف وہی اصحاب جو ستیاگرہ کرتے ہیں اور گرفتار ہو جاتے ہیں، ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ میری رائے میں وہ لوگ بھی جو اپنے وقت کا ہر ممکن لمحہ کاتنے اور کانگریس کے تعمیری پروگرام کو پورا کرنے میں صرف کرتے ہیں، قومی تحریک میں بڑا حصہ لیتے ہیں"۔

آپ نے مزید کہا ہے کہ کسی ہندوستانی کو یہ بات خواب میں بھی نہیں سوچنی چاہئے کہ موجودہ انفرادی تحریک میری رہنمائی میں رہتے ہوئے کبھی عوام کی تحریک بن سکتی ہے۔ آپ نے ہر ہندوستانی سے اپیل کی کہ وہ ستیاگرہی بننے کی تمام شرائط کو پورا کرے۔

امریکہ میں دو سو جہازوں کی تعمیر

لندن ۶ر فروری۔ مسٹر روزولٹ نے دو سو جہازوں کی تعمیر کے لئے اس بل پر دستخط کر دئیے جو بدھ کے دن امریکہ کی پارلمنٹ سے پاس ہوا تھا۔

عالمِ نسواں

اے مغرب زدہ مرد

از جناب عابدہ بیگم بنت حکیم ممتاز علی دہلوی

ذیل کا مضمون مغرب زدہ مردوں کے لئے ایک تازیانہ ہے۔ جو عورتوں کو مغرب کی اندھی آزادی کے غار میں دھکیلنے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں۔ اس مضمون میں ایک مشرقی خاتون نے صحیح طور پر اپنے احساسات اور جذبات کا اظہار کیا ہے۔

یورپ کی بہکائی ہوئی ذہنیت اور ورغلائی ہوئی فطرت نے ہندوستانی مردوں کو ایسا بن جانے پر مجبور کر دیا ہے جیسے کہ ایک یوروپین شوہر جو اس امر پر قادر ہے کہ اس کی بیوی جس سے چاہے ملے۔ جس کے ساتھ چاہے آئے جائے! اور وہ پتھر کا بت بنا سب کچھ دیکھا کرے! لیکن اے یورپ کی تقلید کرنے والو! یاد رکھو کہ تم ایک ایسے بیج کو ہندوستان میں بونا چاہتے ہو جو تمہاری زمین کو برباد کر دیگا۔ سمجھ لو! اور اچھی طرح جان لو کہ جو پودا ناموافق زمین یا غیر مناسب میں بویا جائیگا تو زمین اسے سکھا دیگی اور تمہیں سوائے ذلت کے اور کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔

"تم عورت کو ایک ایسی بات پر مجبور کرنا چاہتے ہو، جو عورتوں میں سے حیا کا سینہ چاک کر دیگی۔ تم اپنی تخیلات کی نظر فریبی سے عورتوں کو سیدھے راستہ سے دیدہ دانستہ بھٹکا دیتے ہو، یاد رکھو! تم اپنی زندگی کی منڈی میں ایک ایسی چیز کی تجارت کر رہے ہو جس کے متعلق تم کچھ نہیں جانتے کہ اس میں نفع ہوگا یا نقصان عورت نے تم سے کبھی اپنی مظلومیت کی شکایت نہیں کی۔ تم نے اس کو ہمیشہ دبایا اور کچلنے میں کوشاں رہے تم نے عورت کو ایک خوشنما کھلونا سمجھا۔ اور اب تم یہ چاہتے ہو کہ عورتوں سے پردہ ہی چھین لیا جائے۔ تم سے عورتوں نے کبھی پردہ کی قید سے آزادی کا مطالبہ نہیں کیا۔ عورتوں نے تم سے کبھی التجائیں کی کہ تم اس کی نقاب پر دست درازی کرو۔ جاؤ" تمہارے سامنے ترقی فخر اور عزت کے ہزاروں دروازے ہیں۔ ان میں سے جس کو چاہو کھولو، مگر اس دروازہ کو مقفل ہی رہنے دو۔ ورنہ یاد رکھو اگر اس کا قفل کھل گیا تو ابدی اور دائمی بدبختی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیا یہ تم نے کبھی نہیں کہا کہ ہم ایسی عورت کو اپنی زوجیت کے لئے قبول کریں گے جسے ہم خود پسند کریں۔ اب ضروری تھا کہ وہ آپ کی پسندیدگی کے معیار سے واقف ہو۔ چنانچہ اس نے آپ کے صحیفۂ زندگی کا ایک ایک ورق دیکھنا شروع کیا جہاں اسے آپ کی مرغوبات کی فہرست میں بے شرم بے حیا اور بے غیرت عورتیں نظر آئیں۔ لہذا اس نے آپ کے معیار پسندیدگی پر پورا اتارنے کیلئے شرم و حیا کا دامن چاک کر دیا اور وہ نیم برہنہ ہو کر تمہارے سامنے اس طرح آکھڑی ہوئی جس طرح نخاس میں لونڈیاں کھڑی ہوتی ہیں۔ اب تم اس سے اعتراض کرتے ہو اور کہتے ہو کہ آبرو باختہ عورتوں سے ہم شادی نہیں کر سکتے۔ اب بتاؤ ایسی صورت میں اس گم کردہ راہ کیلئے بجز تباہی اور بربادی کے اور کونسا راستہ ہے اور اس تباہی اور بربادی کے ذمہ دار تم ہو صرف تم۔

میں مردوں کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ عورت جانتی ہے کہ اچھائی برائی کیا ہے۔ وہ دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہے وہ سمجھدار ہے، اسکو بیوقوف نہ جانو خدارا اسکو پرانی ہی تقلید کرنے دو۔ اس کی خوشی تمہاری خوشی میں ہے۔ اس کو تعلیم ضرور دو۔ لیکن تہذیب اور تربیت کے ساتھ ساتھ انہیں وطن کی عزت اور وطن کی حرمت کی قسم قوم کی رہی سہی عورتوں کو ان کے گھروں میں امن چین سے رہنے دو۔ اس لئے کہ قوم کے ہر زخم کا مرہم موجود ہے مگر اس زخم کا کوئی مرہم نہیں جو اس کے ناموس میں رس رہا ہے۔ لیکن اگر تم اس ارادہ پر اڑے ہوئے ہو تو کچھ دن صبر کرو۔ یہاں تک کہ زمانہ کے تغیرات عزت و حرمت کے ان مٹے مٹائے ہوئے نقوش کو دور کر دیں جو تمہارے بزرگوں کی عظمت رفتہ کی نشانی رہ گئے ہیں تاکہ تم اپنی

بچوں کی دنیا

انصاف کی دیوی

قدیم رومیوں نے "انصاف کی دیوی" کی مورت بنائی تھی۔ اس مورت کی دونوں آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور ہاتھ میں ترازو تھی، پٹی اس لئے بندھی تھی کہ وہ اپنے بیگانے میں کوئی تمیز نہ کر سکے۔ بلکہ میزان عدل کے دونوں پلڑے برابر رہیں۔

ذکر ہے کہ کوئی شہزادہ بازار کی سیر کر رہا تھا اس نے راستہ میں کسی خوبصورت لڑکی کو دیکھا۔ لڑکی بہت خوبصورت تھی، شہزادے نے اس سے دریافت کیا کہ "تم کون ہو" لڑکی نے جواب دیا کہ "میں فلاں ویش کی لڑکی ہوں!"

شہزادے نے اس لڑکی کے باپ کے پاس جا کر درخواست کی کہ اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ کر دیجئے۔ اس کے باپ نے انکار کیا کہ "دھرم شاستر میں ویش کی لڑکی کو چھتری سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے"۔

کچھ مدت کے بعد شہزادہ اس لڑکی کو لیکر کہیں بھاگ گیا۔ اس کا باپ روتا پیٹتا ہوا راجہ کے پاس پہنچا۔ اور فریاد کی کہ ایک جوان نے اس کی لڑکی کا اغوا کیا ہے۔ راجہ صاحب نے ساری کیفیت سنکر کہا کہ اس جوان کو ضرور سزا دی جائے گی۔ بعد ازاں اس کو معلوم ہوا کہ اس کا بیٹا ہی مجرم ہے۔ لیکن راجہ نے اس کو نہیں چھوڑا۔ اس کو بھی سزا دی۔

بابر بادشاہ کا باپ سمرقند کا شیخ تھا ذکر ہے کہ اس کی مملکت میں چین کا ایک قافلہ برف میں دب کر ہلاک ہوگیا۔ عمر شیخ کی مالی حالت زیادہ اچھی نہیں تھی۔ اگر وہ چاہتا تو اس قافلہ کا تمام مال و اسباب اپنے قبضہ میں کر لیتا لیکن اس نے اسکو چھوا تک نہیں۔ اس نے حکم دیا کہ مال جوں کا توں رکھا رہے۔ کچھ عرصہ بعد قافلہ والوں کے ورثا آئے اور سارا مال اپنے ساتھ لے گئے۔

شہنشاہ اکبر نے بہت سے قلعے فتح کئے تھے بے انتہا دولت اس کے قبضہ میں تھی، سارے ہندوستان میں اس کا ڈنکا بج رہا تھا۔ اگر وہ چاہتا تو بہت آسانی سے اپنے دشمنوں کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے انصاف کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ ہر مذہب و ملت کے لوگوں سے اس کا یکساں برتاؤ تھا۔ چنانچہ اس نے فتحپور سیکری میں دو آرام گاہیں تعمیر کرائیں، ایک ہندو سادھوؤں کے لئے اور ایک مسلمان فقرا کے لئے اسی طرح اس نے جابجا سرائیں اور دھرم شالے بھی تعمیر کرائے اور اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ کسی امتیاز کے بغیر سب سے یکساں سلوک کیا جائے۔

بچو! یاد رکھو، انصاف بہت اچھی چیز ہے۔ ہر شخص انصاف پسند آدمی کی عزت کرتا ہے۔ ہمیں اپنے نفع و نقصان کا خیال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ دیکھنا چاہیئے کہ انصاف کیا چاہتا ہے۔ ستاروں بھرا آسمان رات کی تاریکی میں، کیسا خوشنما معلوم ہوتا ہے لیکن یونانی میں یہ مثل مشہور ہے کہ نہ صبح کا ستارہ اتنا خوشنما ہے نہ شام کا جتنا کہ انصاف خوشنما ہے۔

لارڈ لائڈ کا انتقال

لندن ۵ر فروری۔ لارڈ لائڈ لیڈر برطانی دار الامرا سابق گورنر بمبئی کا آج انتقال ہوگیا۔ سر ہوری مودی نے اس خبر کے ملنے پر فرمایا کہ اس موت نے ایک پُرزور کیرکٹر اور اعلیٰ قابلیت کے انسان کو دنیا سے ہٹا دیا ہے

پردۂ فلم

ترتیبِ فلم

از جناب ماشاء اللہ صاحب بریلوی

"ایڈیٹنگ" یا ترتیب فلمسازی کی بنیادی جڑ ہے جس پر فلم کی کامیابی کا کافی حد تک دارومدار ہے۔ خیال فرمایئے کہ جسم میں دل کو کیا مرتبہ حاصل ہے اور کسقدر اہمیت اس کے حصہ میں آئی ہے۔ بالکل یہی حال فلم ایڈیٹنگ کا بھی ہے جو فلمسازی کا ایک جزو ہے۔ اس پر فلم کے افسانے کی زندگی کا انحصار ہے۔ مصنف نے اپنے ادبی شاہکاروں میں جذبات اور کیرکٹر (کردار) پیدا کرتا ہے۔ سنگتراش پتھر اور مٹی کے استعمال سے بہترین مجسموں کو صورت پر نمودار کرتا ہے بالکل اسی طرح فلم ایڈیٹر ہزاروں فٹ سلولائڈ (فلم) میں بکھرے ہوئے واقعات کو ایسے ماہرانہ طور پر کاٹ چھانٹ کر ترتیب دے دیتا ہے کہ عکاسی کی ہوئی حرکات میں کردار اور جذبات و احساسات کی تخلیق کر کے فلم میں جان ڈالدیتا ہے اور زندگی کی سچی تصویر ہمارے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

ایک تجربہ کار ایڈیٹر کے ماتحت ایڈیٹنگ کا فن ایک خاص اہمیت اختیار کر لیتا ہے وہ بعض آرٹسٹوں اور صناعوں کو انتہائی بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے اور دوسروں کو تنزل کے گہرے اور عیب غار میں ڈھکیل دیتا ہے۔ تنزل کئے ہوئے سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں ٹھنڈی سانسیں بھرتے ہیں، ہزاروں سرد آہیں کھینچ ڈالتے ہیں۔ غم غصہ اور انتہائی نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے ہزاروں جلی کٹی باتیں ایڈیٹر کے گوش تک پہنچتی ہیں۔

آرٹسٹ اپنی دردناک صدا بلند کرتا ہے "میں برباد ہوگیا! میرا بہترین کام جس کو میں نے خون پسینہ ایک کر کے مکمل کیا تھا کاٹ ڈالا گیا! کیمرہ مین کہتا ہے "یہ تو فنی کی حد ہوگئی! وہ سیٹ جس پر میں نے لائٹ جمانے میں چھ گھنٹہ کا وقت صرف کیا ہے غائب ہے۔ یہ ظلم ہے۔ انتہائی ظلم"۔

مکالمہ نویس دردناک لہجہ میں کہتا ہے "افسوس! میں اپنی کوششوں کا ثمرہ نہ پا سکا۔ میری کاوشوں کی داد نہ دی گئی۔ انتہائی دماغی قوت صرف کر کے جو بہترین مکالمے تحریر کئے تھے۔ ان کا فلم میں کہیں وجود بھی نہیں ہے"۔ افسانہ نگار صدائے احتجاج بلند کرتا ہے "میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ کہانی نہیں ہے جو میں نے تصنیف کی تھی! میرا وہ ادبی شاہکار، دنیائے ادب کا انمول ہیرا کدھر گیا، میں برباد ہوگیا!" دوسری سمت سے سیٹنگ ماسٹر غصہ میں بھرا ہوا آتا ہے "مجھے اس سیٹ کے تیار کرنے میں کسقدر محنت اور جانفشانی سے کام کرنا پڑا تھا۔ وہ سیٹ ایڈیٹر کی بے رحم مقراض کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ بے انصافی میری قوت برداشت سے باہر ہے۔ ایسا کرنا بیہودگی اور کمینہ پن ہے۔ صرف فلم ایڈیٹر افسردہ طریقے سے سر کو جنبش دیتا ہے۔ اور فلسفیانہ لہجے میں گویا ہوتا ہے "یہ سب کچھ کرنا ضروری تھا۔ بیحد ضروری! دوستو! دوسرا کوئی علاج ہی نہ تھا میں ایسا کرنے پر مجبور تھا۔ ایسا واقع ہونا ضروری تھا بے حد ضروری"۔

ایک فلم جس میں ہزاروں فٹ گوناگوں واقعات کی سلولائڈ پر تصویر کشی کی گئی ہو کو ایڈٹ کرنا ایک بہترین نظم یا ادبی شاہکار کے تصنیف کرنے یا سنگتراش کا مجسمہ کو آرٹ میں ڈھالنے کے مانند ہے۔ فلم ایڈیٹر سیکڑوں اور ہزاروں فٹ عکاسی کئے ہوئے بے ترتیب واقعات اور حرکات ترتیب دے کر مکمل صورت میں پیش کرتا ہے جس سے مصنف کا افسانہ اور مقصد ٹھیک طور سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔ غلط اور بے قاعدہ ایڈیٹنگ سے فلم کا تسلسل بگڑ جاتا ہے اور کہانی کا مقصد فوت ہو جاتا ہے کہانی کی قسم، مقصد، اس کو فلمانے کا ڈھنگ اور رفتار کے مطابق ایڈیٹنگ کا فن تبدیل ہوتا رہتا ہے امریکہ میں فلم ایڈیٹنگ نے ایک اہم آرٹ کی شکل اختیار کر لی ہے جہاں تجربہ کار مرد اور بعض اوقات عورتیں کام کرتے ہیں۔ فلم ایڈیٹر ایڈیٹنگ میں سالہا سال کے تجربہ کے باعث ڈرامہ کی خوبی، فلم کی ٹیکنیک اور باریکیاں تسلسل رفتار سے بخوبی واقف ہو جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

اقوال زریں

ہر وہ کوشش جو حق کے لئے ہو ہر وہ چال جو سچائی اور نیکی کی خاطر ہو، ہر وہ محنت و مشقت جو صداقت کے نام پر ہو ہر وہ تکلیف و مصیبت جو اپنے جسم و جان پر راہ حق میں برداشت کی جائے جہاد ہے۔

— ❖ —

اصلاح اور عمل کی دعوتیں ہی وہ بیج ہیں جن کی اس موسم نمو اور دور استبداد میں سرزمین ارواح و قلوب کو ضرورت ہوتی ہے۔

— ❖ —

صداقت کا گھر ہمیشہ خاک و گرد ہی میں رہا ہے۔

— ❖ —

دنیا میں حق و صداقت کی آواز کبھی کبھی تاج و تخت والوں، ایوانوں اور محلوں کے اندر سے نہیں اٹھتی ہے بلکہ ہمیشہ اس کا سرچشمہ ویران جنگلوں اور پہاڑوں کے غاروں کے اندر رہا ہے۔

— ❖ —

اخلاق کے اولین سبق یہی ہیں کہ پیار کرو، خاکسار رہو، کسی سے بغض نہ رکھو، سب کی عزت کرو

— ❖ —

نیکی کو حق تحسین مل ہی نہیں سکتا جب تک بدی کو اسکی سرزنش اور نفریں نہ مل جائے

— ❖ —

روشنی کا وجود صرف تاریکی کے وجود کا نتیجہ ہے۔

موج تبسم

بیگم۔ یہ انڈے کبھی خراب نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ ہوائی جہاز کے ذریعہ یہاں پہونچے ہیں۔ اگر ہوائی جہاز کے ذریعہ نہ لائے جاتے تو کبھی نہیں پہونچ سکتے تھے۔

نوکر۔ بیگم صاحبہ اگر چند روز اور صبر کرلیا جاتا تو یہ انڈے خودبخود اُڑتے ہوئے چلے آتے۔ پھر ہوائی جہاز کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔"

— ❖ —

شاگرد۔ (استاد سے) جناب والا پانی کے اندر چلنے والی سب میرین کا اردو ترجمہ کیا ہوا"

استاد۔ "ڈوبکنی کشتی"

شاگرد۔ اور پانی پر چلنے والے اسٹیمر کو اردو میں کیا کہا جائے گا"

استاد۔ "چھدکتی کشتی"

شاگرد۔ "اس لحاظ سے ہم ٹینک کو اُڑ ڑھکتی کشتی" کہدیں تو کوئی حرج ہے"

استاد۔ "یہ بھی ٹھیک ہے"

— ❖ —

بیوی۔ (شوہر سے) خدا جانے وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جس گھڑی میری اور تمہاری شادی ہوئی تھی"

شوہر۔ سچ کہتی ہو میں بھی شادی کے بعد سے یہی سوچ رہا ہوں اور اپنے والدین کو دعائیں دے رہا ہوں"

— ❖ —

حامد۔ کیا تمہارا ضمیر کبھی تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم غلط راستہ پر ہو"

محمود۔ "کہتا تو سب کچھ ہے مگر میں کانوں کا اس قدر کچا نہیں ہوں کہ ہر ایک بات کا یقین کرلوں"

دلچسپ معلومات

نوبل پرائز چالیس ہزار ڈالر کا ہوتا ہے ہر سال پانچ پرائز (انعام) ہوتے ہیں۔ ایک فزکس کیلئے دوسرا کیمسٹری کے لئے تیسرا دواؤں کے لئے، چوتھا ادبیات کے لئے اور پانچواں بین الاقوامی صلح کیلئے یہ انعام ۱۹۰۱ء سے جاری ہوا اور اس کا جاری کرنے والا دہی باشندہ سویڈن تھا جس نے ڈائنا میٹ کو دریافت کیا۔

— ❖ —

بغیر انجن کی مدد کے سائنس کے ذریعہ چودہ گھنٹہ تک ہوا میں رہا جاسکتا ہے۔

— ❖ —

دنیا میں سب سے مشہور اور کامیاب خفیہ پولیس اسکاوٹ لینڈ میں ہے۔

— ❖ —

ہری کری جاپانیوں کی اس خودکشی کو کہتے ہیں جو وہ عزت بچانے کے لئے کرتے ہیں۔

— ❖ —

سرکاری خطابوں کا طریقہ برطانیہ میں چودہویں صدی سے رائج ہوا۔

— ❖ —

اٹلی کا موجودہ ڈکٹیٹر پہلے سوشلسٹ تھا۔

— ❖ —

بیماریوں میں جراثیم کی دریافت پہلے ڈاکٹر پیسٹر نے کی تھی۔

— ❖ —

افسانہ

آرزوں کا مدفن

(از ڈورا سگرسن ——— مترجمہ مرزا مادر علی)

—:(✻):—

ذیل میں ہم انگریزی زبان کے ایک ایسے افسانہ کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں جس کو یورپین نقاد نظر سے بہترین افسانہ قرار دیا جاتا ہے اس افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے۔ ایک عورت کی محبت کے واقعہ کو اگرچہ اول سے لیکر آخر تک پردہ راز میں دکھایا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی پڑھنے والوں کو اصل واقعہ معلوم ہو جاتا ہے

—:(✻):—

پرسکیلا مرگئی تھی گاؤں بھر کی عورتیں اس کی ماتم داری کے لئے آئی ہوتی تھیں۔ وہ سب کی سب اس بڑے سے مکان میں جہاں پرسکیلا اطمینان کی زندگی گذار چکی تھی چل پھر رہی ہیں۔

پرسکیلا عجیب عورت تھی۔ اسے مردوں کی جنس سے بڑی نفرت تھی وہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں تک سے بمشکل مہربانی کا برتاؤ کرسکتی تھی وہ کہتی تھی کہ یہ شریر میری بلی پر بہت ظلم ڈھاتے ہیں لیکن لڑکیوں کو وہ بہت چاہتی تھی۔ گاؤں میں کوئی زچہ ایسی نہ ہوتی جس کے نوزائیدہ بچے کو دیکھنے کے لئے پرسکیلا سب سے پہلے نہ جاتی ہو۔ اگر لڑکا پیدا ہوا ہوتا تو وہ اس کے لال چہرہ کو گھورا کرتی اور جب رو دیتا تو ہنس کر کہتی: "ہاں چیخو! اِس بھیجے جاؤ، تو تمہیں بھی ملے گا۔ ایک چمکتا ہوا روپیہ نرا اور چیخو۔ خوب جی بھر کے چیخو۔" پھر اس کی ننھی سی مٹھی میں ایک روپیہ تھما کر واپس چلی آتی۔ اور اگر کہیں لڑکی پیدا ہوئی ہوتی تو پرسکیلا اُسے فوراً گود میں اٹھا لیتی اور اتنی محبت سے اُس کا بوسہ لیتی کہ رونا بھی بھول جائے۔ فرط محبت سے اُس کی آنکھیں پُرنم ہو جاتیں اور آنسو کا ایک آدھ قطرہ لڑکی کے سُرخ سُرخ رخساروں پر ٹپک کر آئینے جیسا چمکا دیتا۔ واپس آتے وقت پرسکیلا اس کے ہاتھ میں ایک گنی دیدیتی اور کہتی "پیاری اداس دل کے لئے میری بچی، تیرے اداس دل کے لئے!" اور لوگ اس بچی کو بھی پرسکیلا کے چہیتوں کی فہرست میں شامل کرلیتے۔

جب پرسکیلا مرگئی تو کہیں سے اُس کی ایک چچا زاد بہن نکل پڑی جو ایک درشت مزاج اور ادھیڑ عمر والی عورت تھی۔ اس کے پاس نہ آنسو تھے نہ مسکراہٹیں! اور نہ کوئی اور ہی جذبہ۔! بس لے دے کے ایک ادھیڑ عمر کی درشتی ہی رہ گئی تھی۔ کیونکہ جوانی کی نرمی جا چکی تھی اور بڑھاپے کی نرمی ابھی آئی نہ تھی۔ وہ اس طرح حکم چلاتی تھی۔ گویا عمر بھر پرسکیلا کے مکان میں مالکانہ حیثیت سے رہی ہو۔ گاؤں والوں کو فکر تھی کہ کیا پرسکیلا کے روپیوں کا صندوقچہ بھی دے گئی! مگر اس کے علاوہ پرسکیلا کا کوئی اور تھا بھی تو نہیں۔ وہ ہر وقت پرسکیلا کے متعلق اپنی افسردگی ظاہر کرنے کی کوشش میں لگی رہتی تھی۔ "وہ کہتی کاش میں پرسکیلا کی تیمارداری کرنے کے لئے میں پہلے ہی آگئی ہوتی۔" وہ چاہتی تھی کہ کسی پر ڈاکٹر کو بلانے میں تاخیر کا الزام دھرے مگر اسے معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ پرسکیلا ڈاکٹر سے کیسی پناہ مانگتی تھی۔ وہ تو گویا ڈاکٹر سے ڈرتی تھی۔ کیسی کیسی بیمار پڑی مگر ڈاکٹر کو نہ بلانا تھا نہ بلایا۔ اور گاؤں میں ایک ہی ڈاکٹر تھا۔ پرسکیلا ہی کا اتنا بوڑھا وہ اہل وعیال رکھتا تھا اور اُس کی اولاد بھی شادی شدہ اور کمائی مُن ہو کر اپنے اپنے کام دھندوں میں لگ چکی تھی۔

ایکمرتبہ ایک پڑوسن نے پرسکیلا کو اس ڈاکٹر کے ماضی کی ایک داستان سنائی تھی۔ کس طرح ڈاکٹر نے عین شادی کے دن ایک بیچاری الھڑ دوشیزہ سے کسی دولتمند عورت کے لئے قطع تعلق کرکے اس کا دل توڑ دیا تھا۔ اور پھر کیسے وہ غریب اپنا ٹوٹا ہوا دل لئے کہیں گم ہوگئی۔ چونکہ یہ واقعہ اس گاؤں میں پیش نہ آیا تھا۔ اس لئے گاؤں والوں کو تفصیل معلوم نہ تھی جب پرسکیلا نے یہ واقعہ سنا تو اس کی جھرّیوں دار پیشانی پر اور بھی بل پڑگئے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور کھڑکی کے پاس جاکر باہر کی طرف دیکھنے لگی۔ پڑوسن سمجھی شاید تنگ آگئی ہے اور دل ہی دل میں پرسکیلا کی اس ناراضی کو مردوں سے اس کی فطری نفرت پر محمول کرکے: "مرد اور ان کی بیوفائی" کا موضوع گفتگو چھوڑ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔ مگر چلتے وقت اتنا اور کہہ گئی کہ "ڈاکٹر اور اس کی بیوی سے بنتی نہیں۔ آرے دن کے لڑائی جھگڑوں نے اس کی زندگی تلخ کر رکھی ہے قدرت نے اسے اچھی سزا دی" اور اسے بڑی حیرت ہوئی جب یہ سنکر پرسکیلا نے دبی آواز سے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔ "بیچارہ، بیچارہ!!"

جیتے جی تو پرسکیلا نے ڈاکٹر کو پاس نہ پھٹکنے دیا۔ مگر جب وہ مرگئی تو ڈاکٹر کا آنا لازمی ہوگیا۔ جو لوگ ڈاکٹر کو لائے تھے انھیں اس کے ہاتھوں میں کپکپی دیکھکر سخت تعجب ہوا۔ وہ تو ہزاروں کو مرتے دیکھ چکا ہوگا۔ اُسے تو موت کا عادی ہونا چاہئے تھا پھر وہ کیوں ڈر رہا تھا؟ جس کمرہ میں پرسکیلا کی نعش رکھی تھی اُس کے دروازہ کے سامنے وہ ٹھہر گیا گویا داخل ہونا نہیں چاہتا تھا۔ وہ ہچکچا رہا تھا۔ مگر مجبوری دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اور بستر مرگ کے پاس خاموش کھڑا ہوگیا۔ وہ مرحومہ کے چہرے کو حسرت و یاس کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے اُسے ایک مرتبہ آہستہ سے کہتے سُنا۔ "پرسکیلا" اور دوبارہ جمانے ڈرسے گویا اب کی تو سننا ہی پڑے گا۔ "پرسکیلا"

مگر پرسکیلا مر چکی تھی اور گاؤں بھر کی عورتیں اس کی ماتم داری کو آئی ہوئی تھیں۔ دو راتیں وہ شب بیداری میں گذار چکی تھیں اور آج تیسری اور آخری رات تھی۔ وصیت نامہ پڑھا گیا گو پرسکیلا کے پاس بہت کچھ نہ تھا پھر بھی اُس نے قریب قریب ہر ایک کے لئے کچھ نہ کچھ چھوڑا تھا اور مکان چچا زاد بہن کے نام لکھا تھا۔ مگر روپیوں کا صندوقچہ۔ وہ صندوقچہ جس پر ڈوری بندھی اور مہر لگی تھی۔ لوگوں کو یقین تھا کہ اسی میں ساری نقدی بند ہے۔ چچا زاد بہن کی انگلیاں کئی بار قفل کو چھو چکی تھیں اور گاؤں والوں کی نظریں بار بار مہر تک جا چکی تھیں۔ یک بیک انہیں معلوم ہوا کہ پرسکیلا کی وصیت کے مطابق یہ صندوقچہ اس کے ہمراہ قبر میں جانا چاہئے۔ کیسی نوبات! کبھی کسی نے سنا ہو کہ روپیوں کا صندوقچہ قبر میں دفن کردیا گیا ہو کون خیال کرسکتا تھا کہ پرسکیلا وہ چیز اپنے ساتھ لے جائے گی۔ جو اب کبھی اس کے کام نہ آسکیگی مرنے کے بعد روپیہ کس کے کام آیا ہے؟ کون سمجھتا تھا کہ پرسکیلا کنجوس ثابت ہوگی۔

سب عورتیں دوسرے کمرہ میں جا چکی تھیں اور چچا زاد بہن بیٹھک میں تنہا رہ گئی تھیں۔ اوپر کے کمرہ میں پرسکیلا ابدی نیند سو رہی تھی۔ اسے کیا معلوم ہوگا کہ مہر توڑی گئی تھی یا ڈوری کاٹی گئی تھی۔ اور قفل کھولا گیا تھا۔ یقیناً صرف صندوق کھول کر دیکھنا تو کوئی جرم نہیں ہوسکتا تھا۔ اگر اس میں سے ایک حبہ بھی نہ لیا جائے اور کون پیسہ کو ہاتھ لگانا گوارا کرے گا۔ جب پرسکیلا کی یہ مرضی ہی نہ تھی۔ مگر صرف صندوقچہ کھولنا! محض دیکھنے کے لئے!۔ عورتوں کا جذبہ تجسس! کبھی کسی عورت نے کھول کر دیکھے بغیر کوئی صندوقچہ دفن کیا ہے؟ چنانچہ یہ صندوقچہ بھی کھول ڈالا گیا۔

چچا زاد بہن کے چہرہ پر حیرت و استعجاب کے آثار نمایاں ہوگئے۔ اس کے پیش نظر کیا چیز تھی۔ زر و مال کا انبار نہیں بلکہ صرف ایک شادی کا جوڑا ——— ۲

۲ ایک شادی کا مکمل جوڑا جس میں سے اب تک حنا کی ہلکی سی مہک بوسیدگی کی آمیزش کے ساتھ نکل رہی تھی۔ یہ پرسکیلا ہی کا معلوم ہوتا تھا۔ آہ! بے رحم زمانے نے جس طرح پرسکیلا کے افسانۂ محبت کو برباد کیا تھا اسی طرح اس خوشنما شادی کے جوڑے کو بھی تباہ کر ڈالا تھا۔ مگر کیا سبب تھا کہ چچا زاد بہن کو اس ہونیوالی شادی کی خبر نہ ہوئی؟ آخر دولہا کون تھا! اور پرسکیلا نے تو کبھی شادی کی ہی نہ تھی؟

دراصل چچا زاد بہن کو پرسکیلا کی جوانی کے واقعات بخوبی معلوم نہ تھے۔ وہ صرف اتنا ہی جانتی تھی کہ۔ پرسکیلا بن ماں باپ کی بچی تھی اپنے ماموں کے پاس پلی تھی۔ اور کانونٹ کے اسکول میں تعلیم پائی تھی۔ وہ اپنا سارا وقت دوسروں کی توجہ سے دور گزار دیتی تھی اس کا کوئی ساتھی نہ تھا نہ ہمجولی۔ وہ ہمیشہ خاموش اور تنہا رہا کرتی تھی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کسی کو اس بیچاری کی اتنی پرواہی نہ تھی کہ غریب کو تنہائی کی قید سے چھڑاتا۔ ہاں چچا زاد بہن کو ایک بات اور تھوڑی بہت یاد پڑتی تھی۔ ایک مرتبہ پرسکیلا اور ایک نوجوان ڈاکٹر کے متعلق کچھ افواہ سُننے میں آئی تھی۔ کچھ عاشقانہ خطوط اسکول میں پکڑے گئے تھے۔ اور دو چار خفیہ ملاقاتوں کا بھی پتہ چلا تھا۔ اور بالآخر معلوم ہوا تھا کہ شادی کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ مگر شادی تو ہوئی نہیں۔

کیوں؟ ـــ غالباً یہ ہوا تھا کہ ادھر پرسکیلا خوشی خوشی اپنے لباس عروسی کی تیاری میں مصروف رہی اور ادھر بے وفا ڈاکٹر اپنا عہد و پیماں بھول کر ایک دولتمند لڑکی سے شادی کر بیٹھا۔

مگر یہ بہت عرصہ کا واقعہ تھا۔ اس لئے چچا زاد بہن کو ٹھیک طرح یاد نہ تھا۔

صندوقچہ میں اور کچھ نہ تھا۔ زر و مال کی قسم میں سے ایک پائی بھی نہ تھی۔ اوہو! یہ رہی اس پُراسرار افسانے کی کلید! پُرانے خطوط کا ایک بنڈل ـــ عاشقانہ خطوط کیونکہ وہ ایک ریشمی تاگے میں بندھے ہوئے تھے۔ آہ غریب پرسکیلا! آہ وہ امیدیں! جو بر نہ آسکیں! ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

جب چچا زاد بہن نے خطوط کا بنڈل اُٹھایا تو اس کا خیال ہے کہ اس کے کانوں میں کسی عورت کے رونے کی آواز آئی۔ شاید یہ آواز مرحومہ کے کمرہ سے آئی تھی۔ غالباً پرسکیلا کی کوئی سہیلی اس کی لاش کے پاس

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۲)

ہندوستان کے مسئلے کے متعلق پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا جواب

لنڈن ۶ فروری۔ آج برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر آرنلڈ کیری نے مسٹر ایمری وزیر ہند سے ہندوستان کے متعلق زیادہ واضح پالیسی کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر کیری نے دریافت کیا کہ کیا حکومت کی پالیسی یہ سمجھ لی جائے کہ وہ ہندوستانیوں میں کوئی سمجھوتہ ہونے سے پہلے آئینی اصلاح کی طرف کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتی اور یہ کہ اس شکل میں سمجھوتہ ہونا چاہیئے۔ جو ملک معظم کی حکومت کو منظور ہو۔

مسٹر ایمری۔ حکومت نے ۸ اگست اور ۲۰ نومبر کو پالیسی کے متعلق جو اعلان کئے تھے میں ان کی طرف مسٹر کیری کو متوجہ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا۔

مسٹر کیری۔ کیا غیر معینہ مدت تک ہندوستان کی موجودہ حیثیت قایم رکھی جائیگی؛ ہندوستان یقیناً زیادہ واضح پالیسی کا مستحق ہے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا جن میں سے جس پالیسی کا حوالہ دیا ہے وہ بہت واضح ہے اور اس کا اعلان کر کے بہت آگے قدم بڑھایا جا چکا ہے۔

مسٹر سورنسن نے کہا میں یہ سمجھونگا کہ وزیر ہند ہمدردانہ غور اور جمہوری منتخب جماعت کے اکثریت کے پاس شدہ فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے اصول سے انکار نہیں کرتے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا اس کا انحصار اس علاقہ پر ہے جہاں انتخاب ہوتا ہے اور اس انتخاب کو کس حد تک منظوری حاصل ہے قدرتی طور پر ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری قایم ہو جائے مسٹر ٹی اے پارکر نے دریافت کیا کہ کیا آپ ہندوستانیوں کے درمیان بہتر مفاہمت کرانے کے لئے اپنے نیک اثر کو استعمال کرینگے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ میں اپنے اثر کو استعمال کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

نئی دہلی ۶ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی جو میٹنگ ۲۳ فروری کو دہلی میں ہونے والی ہے اس میں تقریباً چالیس رزولیوشن پیش ہونگے۔ ان میں سے ایک کانگریس کی سول نافرمانی کی تحریک کے متعلق دوسرا مسلم صوبوں میں غیر مسلم لیگی وزیر اعظموں کے تحت وزارتیں قبول نہ کرنے کے بارے میں تیسرا سندھ میں مشترکہ انتخاب کی مخالفت کا رزولیوشن ہے ایک رزولیوشن عورتوں کی حیثیت کے بارے میں بھی ہے سی پی مسلم لیگ کا جھگڑا بھی جس کی وجہ سے نواب صادق علی خاں کا اخراج ہوا زیر بحث آئیگا یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں ۲۲ فروری کو عام سیاسی حالات پر غور کیا جائے گا۔ اور کونسل کے روبرو پیش ہونے والی تجویزوں کی جانچ ہوگی مسلم لیگ کونسل آیندہ سالانہ اجلاس مدراس کے لئے متفقہ طور پر مسٹر جناح کو صدر منتخب کرے گی۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں جنرل سکریٹری مسلم لیگ نے یونائیٹڈ پریس کو بتایا کہ کسی صوبہ سے کسی اور دوسرے نام کی سفارش ہی نہیں ہوئی

۱۶ کروڑ روپیہ سے زیادہ روزانہ کا خرچ

لنڈن ۶ فروری۔ آج برطانیہ کے وزیر خزانہ سر کنگسلے وڈ نے آیندہ ماہ اپریل تک جو باقاعدہ بجٹ پیش کرنے کا زمانہ ہے۔ ملک کا خرچ پورا کرنے کے لئے ایک ارب ۶۰ کروڑ پونڈ کے قرضہ کی تحریک پیش کرتے ہوئے جاذب توجہ اعداد پیش کئے۔ آپ نے بتلایا کہ آجکل تمام کاموں پر سرکاری خزانہ کا کم و بیش ۱۶ کروڑ روپیہ روزانہ خرچ ہو رہا ہے۔ گذشتہ جنگ میں روزانہ خرچ کا جو اوسط تھا اس سے موجودہ اوسط بڑھ گیا ہے۔ اور بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ حکومت سکے کی قیمت بڑھ جانے کے خطرہ سے باخبر ہے۔ اور وہ کرنسی کے اسٹنڈرڈ کو بچانے کے لئے عملی قدم اٹھانے میں پس و پیش نہیں کریگی۔ ۳۱ مارچ سنہ ۴۱ء کو جو مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اس کے باقی وقت کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ۶ کروڑ پونڈ اور جو یکم اپریل سے نئے سال کو شروع کرنے کے لئے ایک ارب پونڈ کا مطالبہ پیش کیا گیا۔ وزیر خزانہ نے دریافت کیا کہ ایک سال میں روزانہ کا خرچ دوگنا ہو گیا ہے ہم پر زبردست اخراجات کا بار پڑ چکا ہے ابھی خرچ اور بڑھے گا کیونکہ ہمیں صرف فوری اہم ضرورت کو سوچنا نہیں بلکہ ابھی

اسکیم بھی بنانی ہے جس سے ہم عوام کے لئے بہتر آگاہی کی امید قایم کر سکیں۔

پچیس جزیروں کا مالک انگریز

سنگاپور (بذریعہ ڈاک) مسٹر جان سڈنی لکوسین ساکن بحر ہند میں پچیس جزیروں کے مالک ہیں۔ یہ انگلستان سے واپس آئے ہیں اور سنگاپور ہوتے ہوئے اپنے مقبوضات کو جا رہے ہیں۔ انکی رعایا میں زیادہ تر ملایا ہیں۔ انکے لڑکے کی عمر ۱۲ سال کی ہے اور اس کا نام جان سل ہے جسے اپنی بہنوں اور رعیتوں کے ساتھ ڈیون میں تعلیم مل رہی ہے یہی اُن کا وارث ہوگا

آسٹریلیا کے وزیر مصر میں

لنڈن ۶ فروری۔ آسٹریلیا کے بڑے وزیر فلسطین سے مصر پہنچ گئے ہیں۔ اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آسٹریلیا لڑائی میں برطانیہ کو امید سے کہیں زیادہ مدد دے رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں دوستی کا پیغام لے کر برطانیہ جاؤنگا جب تک آسٹریلیا کا ایک سپاہی زندہ ہے دشمن بمباری کر کے برطانیہ کو نہیں جیت سکے گا۔

جرمن قوم کے نام مسٹر ولکی کا پیغام

لنڈن ۵ فروری۔ مسٹر وینڈل ولکی پرتگال کے راستے امریکہ کو روانہ ہو چکے ہیں۔ انگلستان روانہ ہونے سے پہلے آپ نے اہل جرمن کو ایک پیغام دیا جس میں فرمایا کہ میری رگوں میں جرمن خون دوڑ رہا ہے میرا خاندانی نام ولکی نہیں بلکہ ولیکی ہے۔ ۹۰ سال کا عرصہ ہوا کہ میرے بزرگ جرمنی سے چلے آئے تھے کیونکہ وہ مطلق العنانی کے مخالف تھے۔ اور آزاد آدمیوں کی طرح رہنا چاہتے تھے۔ میں بھی وہی حق چاہتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میری رگوں میں جرمن خون ہے مگر ظلم سے میں نفرت کرتا ہوں۔

اہل جرمن کو بتا دیجئے کہ جرمن خاندان کے میرے ملکی لوگوں کی زبردست اکثریت یہی عقیدہ رکھتی ہے۔ آزادی اور انسانی حقوق پر ان کا اعتقاد ہے۔ جرمن قوم کو بتا دیجئے کہ ہم جرمن اور امریکن حملے سے نفرت کرتے ہیں۔ اور موجودہ جرمن حکومت کو طاقت کی جو ہوس ہے اسے ہم مسترد کرتے ہیں۔

حکومت ہند کے دفتر

نئی دہلی ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ آیندہ گرمیوں میں حکومت ہند کے دفتر شملہ جائینگے لیکن جانیوالوں کی تعداد گذشتہ سال سے کم ہوگی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اپریل کے آخر میں یا مئی کے شروع میں دفتر جانے شروع ہو جائیں گے۔

یو۔ پی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

بدایوں (بذریعہ ڈاک) پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ کا سولہواں سالانہ اجلاس ۲۳ و ۲۴ فروری کو نواب سر حافظ محمد احمد سعید خاں صاحب آف چھتاری المقام بریلی اسلامیہ ہائی اسکول کی عمارت میں منعقد ہوگا

ڈنمارک کی تارپیڈو کشتیوں پر قبضہ

لنڈن ۱۰ فروری۔ سویڈن کے ایک اخبار کو کوپن ہیگن سے خبر ملی ہے کہ جرمنی نے ڈنمارک کی تمام تارپیڈو کشتیاں اپنے قبضہ میں کر لی ہیں۔ چند روز سے ان پر جرمن جھنڈا لہرا رہا ہے اور جرمن جہازراں انکو چلاتے ہیں۔ ان کشتیوں پر قبضہ کر کے ہٹلر نے عارضی صلحنامہ کی خلاف ورزی کی ہے۔

یو۔ پی کے ۶ ہزار ستیاگرہی

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کی منظوری کے لئے یو۔ پی سے ستیاگرہیوں کی ایک اور فہرست بھیجی جا رہی ہے جس میں ۶ ہزار نام ہیں۔ اس فہرست میں ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے باقی ممبروں اور سنٹرل کانگریس کمیٹیوں کے ممبروں کے نام شامل ہونگے۔

بغداد ۹ فروری۔ بغداد کے نئے وزیر اعظم مسٹر ہاشمی پاشا نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ عراق لڑائی سے الگ رہنا چاہتا ہے۔

الہ آباد میں سر تیج بہادر سپرو کی تقریر

الہ آباد ۶ فروری۔ آج سر تیج بہادر سپرو نے روح ادب الہ آباد کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مسلمان اس زعم میں ہیں کہ ہندوستان میں خلفائے راشدین کے وقت کا تمدن ہونا چاہیئے اور ہندو اس زعم میں ہیں کہ ہندوستان میں پھر سے اس تمدن کو رواج دیا جائے گا، جو آج سے ۴ ہزار سال پہلے یہاں موجود تھا تو میں یہ کہونگا کہ وہ دونوں ایک ایسی چیز کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں جس کا حصول ناممکن ہے انکی اس سلسلہ میں خواہشات تو کبھی پوری نہ ہونگی۔ البتہ انکی سرگرمیوں کا یہ نتیجہ ضرور نکلے گا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات کی ایک ناقابل عبور خلیج حائل ہو جائے گی۔

نیویارک میں مسٹر ولکی کا بیان

لنڈن ۱۰ فروری۔ مسٹر وینڈل ولکی نے نیویارک پہنچکر ایک بیان دیا جس میں کہا کہ اگر امریکہ نے برطانیہ کی مدد نہ کی تو ریاست ہائے متحدہ امریکہ خود لڑائی کی لپیٹ میں آ جائیگا جو لوگ برطانیہ کی امداد کی مخالفت کر رہے ہیں انکا یہ خیال غلط ہے کہ برطانیہ کی امداد کئے بغیر امریکہ امن سے رہ سکتا ہے

امریکہ کی برطانیہ کو امداد

لنڈن ۱۰ فروری۔ امریکہ میں مسٹر چرچل کی تقریر کا بڑا اثر اچھا ہوا ہے۔ مختلف اخباروں نے برطانیہ کی امداد کے بل کو پاس کرنے پر زور دیا ہے چند سینٹ کے ممبروں نے بھی ایسی ہی رائے ظاہر کی ہے۔ مسٹر وینڈل ولکی بھی امریکہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ اگر امریکہ برطانیہ کو امداد نہ دے تو وہ جنگ سے الگ رہ سکیگا

دو سو یہودیوں کو ذبح کر دیا گیا

لندن۔ ۵ر فروری۔ رومانیہ کے فسادات کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں یہودیوں کو بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کم از کم دو سو یہودی مردوں اور عورتوں کو میونسپلٹی کے مذبح میں جانوروں کی طرح ذبح کیا گیا۔ سبز پوش سپاہی انھیں مویشیوں کی طرح ہانک کر مذبح میں لے گئے۔ ان کے کپڑے اتروائے۔ اور جس طرح یہودی اپنی شریعت کے مطابق قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے ہیں۔ لکڑی کے تختوں پر انھیں لٹا کر ان کی گردنیں کاٹیں۔ یہ سبز پوش باغی جب اس خونیں کھیل سے تھک گئے تو ان میں سے ۵۰ کے قریب سپاہیوں نے کلہاڑیوں چھریوں سے باقی یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اسی طرح جلاوا کے قید خانے کے قریب ایک کھیت میں ۶۰ یہودی لیڈروں کو قتل کیا گیا۔ صرف بخارسٹ میں چار ہزار آدمی مارے گئے۔ ان میں دو ہزار آئرن گارڈ کے باغی تھے ۶ سو سپاہی اور چودہ سو سویلین تھے۔ آخر الذکر میں سے کم سے کم ایک ہزار یہودی تھے۔ جنھیں آئرن گارڈ کے ایک فوجی دستے نے نہایت بیرحمی سے ہلاک کیا۔

مہتر صاحب چترال دہلی آئیں گے

دہلی ۷ر فروری معلوم ہوا ہے کہ مہتر صاحب چترال وائسرائے ہند سے ملنے دہلی آنیوالے ہیں

ریڈ کراس اور کانگریس مین

وارد ھا ۵ر فروری "اگر کوئی کانگریس مین ریڈ کراس فنڈ میں چندہ دے دیا وہاں ضروری ٹریننگ حاصل کرے تو میں اُسے ڈسپلن کی خلاف ورزی نہیں سمجھونگا لیکن اگر کوئی کانگریس مین باہر کے دباؤ۔ حکام کی ناراضگی سے بچنے کے لئے یا اپنا ذاتی مقصد حاصل کرنے کے لئے ریڈ کراس فنڈ میں چندہ دے تو یہ دوسری شکل ہوگی۔ یہ ہے وہ رائے جو مہاتما گاندھی نے نیلور کے ڈسٹرکٹ جج مسٹر میک کو ایک خط کا جواب دیتے ہوئے ظاہر کی ہے۔ مسٹر میک نے مہاتما جی سے ریڈ کراس کے مقاصد کے بارے میں خط و کتابت کی تھی۔

میکسیکو اور امریکہ میں سمجھوتہ

نیو یارک ۷ر فروری واشنگٹن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ریاستہائے امریکہ اور میکسیکو میں "نیک پڑوسیوں" کی طرح رہنے کا عنقریب ایک معاہدہ ہوگا اس معاہدہ کے ذریعہ دونوں قوموں کے تمام تنازعہ مسئلے طے ہو جائینگے بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر سمز ویلز نائب وزیر خارجیہ امریکہ اور میکسیکو کے سفیر نے ایک فارمولا تیار کیا ہے کہا جاتا ہے کہ جزو جزو طے کرنے کے بجائے ایک دم طے کر لیا جائے گا۔ دونوں ملکوں کے درمیان تیل کے بارے میں جو جھگڑا ہے اُسے حکومت میکسیکو تیل کی کمپنیوں سے براہ راست بات چیت کر کے طے کرے گی۔

کانپور شہر کی پبلک کیواسطے

کانپور میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدبیر کے مشق کرنے کے سلسلہ میں بتاریخ ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء بوقت درمیان ۷ و ۸ بجے رات کل کانپور شہر میں یعنی اندر حدود میونسپلٹی و چھاونی و جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں اندھیرا رکھا جاوے گا۔

اس اندھیرا رکھنے کی مشق کو کامیاب بنانے میں آپ کی شرکت اور مدد کی درخواست کی جاتی ہے خاص ضرورت یہ ہے کہ وقت مقررہ پر کوئی روشنی کسی مکان یا عمارت کے اندر یا باہر سے نظر نہ آئے۔ مالکان موٹر سے بھی اس بات کی درخواست ہے کہ وہ اپنی گاڑیاں بلا اشد ضرورت سڑکوں پر نہ نکالیں۔

اس اندھیرا رکھنے کی مشق کی کامیابی اور اسکا کارگر ہونا ہر ایک کی شرکت پر منحصر ہے یہ تدبیریں خود آپ کی اور آپ کے عزیزوں و دوستوں کی حفاظت کے لئے ہیں و نیز کانپور کے کل باشندگان کے باہمی اتفاق کرنے کی ہیں۔ یہ سب انتظامات لازم اور ضروری ہیں اس لئے کہ ہر ضروریات کیلئے تدبیریں پہلے سے طیار رہنی چاہئیں جیسا کہ بوقت امن ہم آگ بجھانے کا انتظام رکھتے ہیں۔

ممبران سوک گارڈ بھی ان پرچوں کو تقسیم کریں گے اور اندھیرا رکھنے کی مشق کے وقت تعینات کئے جاوینگے عوام کو صلاح اور امداد دیں گے تاکہ یہ مشق کامیاب ہو۔ آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ سب ان کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے ہر ممکن امداد دیں۔

ایل۔ بی۔ ہنکاکس
او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کان پور

محرم کے موقع پر نیلی پوشاں کانپور کی سرگرمیاں

کانپور یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء سے ۱۳ محرم تک نیلی پوشاں کانپور نے محرم کے سلسلہ میں اٹھنے والے جلوسوں میں شامل ہو کر ان کے نظم و نسق کو قائم رکھا۔ اور اپنے اپنے حلقوں کی مجالس میں شریک ہو کر انتظام کیا۔ ۷ محرم کو مہدی کے جلوس میں شامل ہو کر اس کے نظم و نسق کو قائم رکھکر جلوس کو کامیاب بنایا۔ گوالٹولی میں اتحاد ملت کا انتظامی کیمپ۔ گوالٹولی میں بروز جمعہ اور ہفتہ کو اتحاد ملت کا انتظامی کیمپ ۳۶ گھنٹے تک لگا رہا۔ جہاں پچاس گم شدہ بچے تلاش کر کے ان کے ورثا تک پہونچائے گئے۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشاں یو۔ پی کانپور

۲۶ کروڑ ڈالر کا سونا واپس کرو

نیو یارک۔ ۶ر فروری آج بلجیم کے سابق وزیر اعظم موسیو جارج تھیونس نے جو امریکہ میں بلجیم کے نمائندے ہیں۔ بتایا کہ جب جرمنی نے ہنگری پر حملہ کیا تھا تو حکومت نے ۲۶ کروڑ ڈالر کا سونا فرانس بھیجدیا تھا تاکہ وہاں وہ محفوظ رہے۔ اب حکومت بلجیم اس سونے کو واپس لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ نیو یارک اسٹیٹ سپریم کورٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ فیڈرل ریزرو بنک آف نیو یارک میں ۲۶ کروڑ ڈالر کی فرانس کی سیکوریٹیز قرق کر لی جائیں۔

ڈیفنس آف انڈیا رولز کا غلط استعمال

نئی دہلی۔ ۶ر فروری۔ مسٹر محمد کاظمی مرکزی اسمبلی میں ایک تحریک التواپیش کر کے اس بات پر بحث کریں گے کہ حکومت ہند جنگ کے متعلق اعتقاد کے اظہار پر ہی مقدمے چلا کر ڈیفنس آف انڈیا رولز کو غلط استعمال کر رہی ہے۔

اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے یہ تیسری تحریک التوا پیش کی گئی ہے۔

برطانی کیبنٹ میں نئی تبدیلیاں!

لندن ۶ر فروری۔ برطانی کیبنٹ میں چند نئی تبدیلیاں کی گئی ہیں مرحوم لارڈ لائڈ کی جگہ لارڈ موئین وزیر نوآبادیات بنائے گئے ہیں آپ پہلے وزیر زراعت بھی رہ چکے ہیں مسٹر ارنسٹ براؤن کو وزیر حفظان صحت اور مسٹر میلکم میکڈانلڈ کینیڈا کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں مسٹر میکڈانلڈ کی پارلیمنٹ کی نشست کو برقرار رکھنے کے لئے خاص اجازت طلب کی جائے گی لارڈ سائمن اب لارڈ لائڈ کی جگہ ہاؤس آف لارڈز کے لیڈر ہوں گے۔

المؤڑہ ۱۰ر فروری۔ مہاتما گاندھی کی ہدایات کے مطابق مسٹر بلتیش چندر پنت المؤڑہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔

برطانی کابینہ میں تبدیلیاں

لندن۔ ۸ر فروری۔ لارڈ لائڈ کی جگہ لارڈ موئین کو برطانی کابینہ میں نیا وزیر نوآبادیات مقرر کیا گیا ہے آج آپ نے بادشاہ کے سامنے پریوی کونسل میں حلف وفاداری اٹھایا۔ لارڈ موئین اس سے پہلے بہت سی سرکاری کمیٹیوں پر کام کر چکے ہیں۔ آپ سنہ ۱۹۳۸ء میں ویسٹ انڈیز رائل کمیشن کے چیرمین رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کابینہ میں دوسری تبدیلیوں کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ مسٹر ارنسٹ براؤن کو وزیر صحت مقرر کیا گیا ہے اور مسٹر میلکم میکڈانلڈ کینیڈا کے ہائی کمشنر بنائے گئے ہیں۔ مسٹر تھامس جانسن کو وزیر سکاٹ لینڈ بنایا گیا ہے۔

اطالوی قیدی ہندوستان میں

بمبئی ۶ر فروری ۹۰۰ اطالوی قیدیوں کا ایک اور جتھا بمبئی پہونچا۔ اس میں ۱۰۴ افسر بھی شامل ہیں۔ ہندوستان میں مختلف مقامات پر اطالوی قیدیوں کے لئے جو کیمپ کھولے گئے ہیں ان میں ہی ان نوآمدہ قیدیوں کو نظر بند کیا جائیگا۔

بارنٹو ہندوستانیوں نے فتح کیا

لندن۔ ۶ر فروری۔ اطلاع ملی ہے کہ بارنٹوں کی فتح ہندوستانی فوجوں نے کی۔

جیل میں پنڈت پنت کی مصروفیتیں

المؤڑہ ۱۰ر فروری۔ پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو پی روزانہ دو ڈھائی گھنٹہ جیل میں چرخہ کاتتے ہیں اور سہ پہر کو کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ آپ علی الصباح اٹھتے ہیں اور صبح کی پرارتھنا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شرکت کرتے ہیں۔

کیا لارڈ لنلتھگو استعفےٰ دینگے!

دہلی ۱۱ر فروری۔ اخبار "رائز ویکلی" کے سیاسی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ لارڈ لنلتھگو موجودہ سیاسی جمود سے کسی قدر پریشان ہیں اور تعجب نہ ہوگا اگر وہ اپنے عہدہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی مستعفی ہو جائیں۔

یو۔ پی میں مردم شماری کے انتظامات

لکھنؤ۔ ۵ر فروری۔ یو۔ پی کے دیہاتی علاقہ میں ۲۲ر فروری کی صبح سے اور شہری علاقوں میں ۲۴ر فروری کی صبح سے مردم شماری کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں انتظامات بڑے پیمانہ پر جاری ہیں معلوم ہوا ہے کہ مردم شماری کے کام کو آسان بنانے کے لئے سارے صوبے کو علاقہ وارانہ طور پر ڈیڑھ لاکھ بلاکوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اندراج کرنے والا شخص ہر بلاک کا انچارج ہوگا اور اس کا فرض ہوگا کہ مقررہ فارموں میں اس بلاک کے ہر فرد کا نام وغیرہ صحیح صحیح درج ہو جائے۔ نگرانی کے مقصد کے لئے یہ بلاک تقریباً ۳۰ ہزار حلقوں میں تقسیم کر دئے گئے ہیں۔ ایک سپروائزر ہر حلقہ کا انچارج ہوگا۔ وہ اندراج کرنے والوں کے کام کی نگرانی کرے گا۔ ۳۰ ہزار حلقوں کے ۱۲۰۰ گروپ بنائے گئے ہیں ایک سپرنٹنڈنٹ ہر گروپ کا انچارج ہوگا۔ یہ گروپ ضلعوں کا لحاظ رکھکر بنائے گئے ہیں۔ ہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے ضلع کے کام کا ذمہ دار ہوگا۔ آئندہ مردم شماری میں ۱۵۵۰۰۰ آدمی اندراج کرنے کے کام پر لگائے جائیں گے اس کے برعکس گذشتہ مردم شماری میں ۰۰۰ آدمیوں نے کام کیا تھا۔

رائٹر کمپنی کا چیرمین مستعفی ہوگیا

لندن۔ ۵ر فروری۔ سر راڈرک جانس نے ۴۰ سال کی ملازمت پوری ہونیکے بعد رائٹر کمپنی سے استعفیٰ دیدیا ہے آپ سنہ ۱۹۱۵ء سے کمپنی کے چیرمین اور منیجنگ ڈائرکٹر تھے۔

بندرگاہ جنوا پر گولہ باری

لندن۔ ۹ر فروری۔ بحری محکمہ نے ایک اعلان میں تبلایا ہے کہ انگریزی بیڑہ نے اس سے پہلے کسی بندرگاہ پر اتنا زبردست حملہ نہیں کیا تھا جتنا کہ اٹلی کے مشہور تاریخی شہر اور بندرگاہ جنوا پر کیا۔ بحر روم کے ہلکے اور بھاری جہازوں نے جنوا پر ۳۰۰ ٹن گولے برسائے۔ اس کے ساتھ ساتھ انگریزی ہوائی جہازوں نے لیبیا میں فوجی اڈوں پر آگن گولے اور دھماکے سے پھٹنے والے بم گرائے اور جہاں میں جو کہ اطالوی بیڑہ کا پھاٹک ہے تیل کے گودام کو بڑا زبردست نقصان پہونچایا۔ صرف ایک ہوائی جہاز برباد ہوا۔ اٹلی کے دو ہوائی جہاز برباد کردئے گئے۔ گولہ باری اس سے بھی زیادہ کامیاب رہی جتنی کہ پہلے خیال تھا۔ حملہ میں جنگی کروزر "رناؤن" جنگی جہاز "ملایا" اور "آرک رائل" اور "شیفلڈ" نے حصہ لیا۔

آبدوز کشتیوں کی لڑائی

برلن۔ ۹ر فروری آبدوز کشتیوں کی لڑائی۔ جیسا کہ ہم اس کو سمجھتے ہیں۔ بہار کے موسم میں شروع ہوگی۔ اس خاموشی کے بعد تو کچھ ہونے والا ہے۔ اس کا اب تک انگلینڈ نے بہت تھوڑا مزہ چکھا ہے لڑائی کی سب سے زیادہ خوفناک مشین جس کو جرمن سپاہی چلاتے ہیں آخری فتح حاصل کرنے کے لئے بالکل تیار کھڑی ہے۔" یہ ہیں وہ چند جملے جو ہٹلر کے ڈپٹی۔ وزنف ہیس کی تقریر سے لئے گئے ہیں۔ جو کہ انہوں نے مقامی نازی سرداروں کے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے کی۔

جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہر ہیس نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ اپنی اسکیم کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے ہٹلر لڑائی کو آخری حربہ بنانا چاہتا تھا۔ اور کہ انگلینڈ پر جرمنی کا پھندا روز بروز کڑا ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آبدوز کشتیوں اور ہوائی جہازوں کے حملہ میں کامیابی بڑھتی جارہی ہے

برطانیہ کی امداد کا بل پاس

واشنگٹن ۹ر فروری۔ چھ روز کی بحث کے بعد امریکن پارلیمنٹ نے برطانیہ کی امداد کرنے کا بل پاس کردیا۔ اب بل سینٹ کے روبرو پیش ہوگا بدیشی معاملات کی کمیٹی بل کے مخالفوں کی شہادت ابھی تک لے رہی ہے بل کے حق میں ۲۶۰ اور مخالفت میں ۱۶۵ ووٹ آئے۔ بل پر بحث نے بعض موقع پر اتنی گرماگرمی اختیار کی کہ ممبروں میں تو تو میں میں تک کی نوبت آگئی۔ ریپبلکن مخالف پارٹی کی رہنمائی کرنے والے مسٹر ہملٹن فش نے ایک مرتبہ گرماگرمی میں ایڈمنسٹریشن کے لیڈروں پر یہ الزام لگادیا کہ وہ ملک میں "گروہ بندی" کا راج چلانا چاہتے ہیں۔

ہٹلر برطانیہ پر کب چڑھائی کریگا

لندن ۹ر فروری۔ گذشتہ ہفتہ برطانیہ پر جرمنی کے ہوائی حملے کم رہے اس کی ایک وجہ موسم کی خرابی بیان کی جاتی ہے ہٹلر کے آئندہ حملہ کے متعلق بہت قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کچھ فوجی ماہروں کا کہنا ہے کہ اب بلقان میں فیصلہ کن جنگ لڑی جائے گی۔ اور برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے نازیوں کی دھمکیاں برطانیہ کو گمراہ کرنے کے لئے دی جاتی ہیں کیونکہ برطانیہ پر چڑھائی کرنے کا مطلب ہٹلر کی تمام طاقت خطرہ میں ڈالنا ہے جب تک ہٹلر جنوبی فرانس سے ہوکر افریقہ کی بندرگاہ بزرٹا پر قبضہ نہیں کرلیتا اس کے لئے بلقان میں کامیابی کا کوئی موقعہ نہیں ہے آثار یہ ہیں کہ ہٹلر مارشل پتیاں سے اپنی بات چیت کے نتیجہ کا انتظار کررہا ہے اور بلغاریہ کی حکومت پر بھی ڈور رہا ہے۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ ہٹلر برطانیہ پر چڑھائی کردے گا تاکہ برطانیہ کے بحری جہاز بحیرہ روم سے منتقل ہوجائیں اور اس کے ساتھ ہی ہٹلر بلغاریہ سے اپنا کوچ شروع کردے۔

حکومت رومانیہ نے اعلان کردیا ہے کہ برطانیہ اور رومانیہ کے سیاسی تعلقات ٹوٹ گئے ہیں۔ ادھر برطانی سفیر سیجر کورومانیہ سے روانہ ہوجائے گا۔

بیڑیاں نہیں پہنائی جائیں گی

لکھنؤ ۹ر فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی نے حکم جاری کیا ہے کہ صوبہ کی اسمبلی یا کونسل کے ممبروں یا سابقہ ممبروں کو جو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ بیڑیاں نہ پہنائی جائیں سنٹرل جیلوں میں قیدیوں کو حقہ بیڑی پینے کے لئے کانگریسی وزارت نے جو رعایت دی تھی وہ بدستور جاری ہے۔

حکومت یو۔پی نینی تال جائیگی

لکھنؤ ۱۰ر فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی کے دفتر ۲۰ر اپریل کو لکھنؤ میں بند ہوکر ۲۴ر اپریل کو نینی تال میں کھلیں گے اور کمپ سکرٹریٹ ۱۳ر جولائی کو نینی تال میں بند ہوکر ۱۶ر جولائی میں لکھنؤ میں کھلے گا۔

بخارسٹ ۱۳ر فروری۔ کل رات یہاں کئی ترکی جرنلسٹ گرفتار کئے گئے ہیں۔ برطانی سفارتخانہ پر فوجی گاردوں کو متعین...

ہٹلر چڑھائی ضرور کریگا

لندن ۹ر فروری۔ مسٹر امیرے وزیر ہند نے آسلنگٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہٹلر کی پوزیشن اتنی مشکل ہوگئی ہے کہ اسے جلد یا دیر میں چڑھائی کرنا ہی ہوگی نازی بھیڑیا اپنے نئے شکار کے لئے تیاری کررہا ہے وہ اب پہلے جیسا تیار اور تازہ دم بھیڑیا نہیں ہے بلکہ لوٹ کے ناقابل ہضم مال سے جو اس نے ہڑپ کیا ہے وہ قدرے بھاری اور سرگرداں ہوگیا ہے۔ ہٹلر چڑھائی کے لئے مہینوں سے موقعہ کی تلاش کررہا ہے اور جتنا زیادہ اس نے انتظار کیا اتنا ہی کامیابی کا موقعہ کم ہوا لیکن اس حملہ کو خارج از امکان نہیں کیا جاسکتا۔

بنغازی پر انگریزوں کا قبضہ

لندن ۔ ۷ر فروری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بن غازی پر برطانیہ کا قبضہ ہوگیا ہے۔

№ 24

انگریزوں کی سخت جانی

لندن ۔ بذریعہ بحری تار۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم نیویارک بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے: "مشہور اخبار نویس ولیڈٹ بروک ہیلگو کہتے ہیں جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے یہ پہلا موقع ہے کہ ہم کو یہ احساس ہونا شروع ہوا ہے کہ انگریز بڑے سخت جان ہیں۔ میری مراد مخصوص طور پر انگریزوں سے ہے نہ کہ اسکاٹ لینڈ آئرلینڈ اور ویلز کے باشندوں سے۔ حالانکہ مجھکو ان باشندوں کی بہادری میں بھی کلام نہیں ہے۔"

وہ کہتے ہیں کہ حال ہی کا تذکرہ ہے کہ اس جنگ میں انگریزوں پر بلا شرکت غیرے زبردست وار ہوئے ہیں اور انہوں نے ان مصائب کو اس طرح سے برداشت کیا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں اس سے قبل کسی قوم نے نہ خود ایسے مصائب برداشت کئے ہیں اور نہ کوئی قوم اس طرح مصائب برداشت کرنے پر مجبور کی گئی ہے۔

لندن ۱۳ر فروری۔ آزاد فرانسیسی ایجنسی کی اطلاع ہے کہ رومانیہ کی راجدھانی بخارسٹ سے استنبول آنے والے مسافروں کا اندازہ ہے کہ بحر اسود کی بندرگاہ کانسٹنزا پر ۵۰ ہزار کے قریب جرمن فوج جمع ہے اور جرمنی کی ہوا مار توپیں تیار کھڑی ہیں۔ یہ توپیں خاص طور پر سرنوڈا کے مقام پر دریائے ڈینوب کے پل کی حفاظت کے لئے لگائی گئی ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا جارہا ہے کہ جرمن فوجیں بلغاریہ میں موجود نہیں ہیں۔ بلغراد اور بخارسٹ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں دریائے ڈینوب کو پار کرنے کے لئے کشتیوں کے پل بنارہی ہیں۔

کیوبا کا آئین بحال ہوگیا

ہوانا ۔ ۶ر فروری پریذیڈنٹ بسٹانے کیوبا کا آئین بحال کردیا ہے جو بغاوت کو فرو کرنے کے سلسلہ میں منگل کی صبح سے معطل تھا یہ امر قابل ذکر ہے کہ فوج کے سرداروں نے پریذیڈنٹ کے خلاف بغاوت کی تھی تمام باغیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

وزیروں سے شاہ کابل کے مشورے

پشاور ۔ ۷ر فروری ۔ کابل کے اخبار اصلاح کی خبر ہے کہ شاہ افغانستان ظاہر شاہ نے سردار شاہ محمود خاں وزیر جنگ سے دلکشا محل میں دیر تک مشورہ کیا اور دوسرے روز سردار محمد یوسف خاں وزیر زراعت کو شرف ملاقات بخشا۔

مسٹر جناح پاکستان کی وضاحت کرینگے

دہلی ۔ ۷ر فروری۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ہونے والا ہے اس میں مسٹر جناح پاکستان کی وضاحت کے متعلق ایک اہم بیان دیں گے کیونکہ مسلم لیگ کے حلقوں میں بھی اس کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے جس کا ذکر مسٹر فضل الحق نے مسٹر جناح سے اپنی مراسلت میں کیا تھا۔

لندن ۱۳ر فروری۔ آزاد فرانسسی نیوز ایجنسی کا نامہ نگار سٹاک ہام سے لکھتا ہے کہ جرمنی اور اٹلی کی سرحد مسافروں کے لئے بند ہوگئی۔

ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق وزیر اعظم بنگال اور مسٹر جناح میں خط و کتابت

بمبئی ۲۱ جنوری "کسی نہ کسی دن یہ فرقہ دارانہ اختلافات دور ہوں گے۔ لیکن مسلم لیگ دوسرے جماعتوں کے پیروں کے نیچے سے زمین کیوں نہ نکال کر ہندوستان کی سب سے بڑی ممکن خدمت کرنے کی خود کیوں نہ نیک نامی حاصل کرے۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک خط کے دوران میں لکھے ہیں جن میں درخواست کی ہے کہ فرقہ دارانہ مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی یا کونسل کا ایک جلسہ طلب کیا جائے۔

ذیل میں مفصل خط و کتابت درج کی جاتی ہے:۔

مسٹر جناح سے درخواست

مسٹر فضل الحق کا خط مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۴۰ء مسٹر جناح کے نام:۔

ڈیر مسٹر جناح۔ ہندوستان کے فرقہ دارانہ مسئلہ کو حل کرنے کی آخری کوشش کی ضرورت کے بارے میں میں نے جو بیانات دیئے ہیں آپ نے انہیں ضرور اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ میں آپ کی منظوری کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا میں آپ سے یہ درخواست کرنے کے لئے چند لائنیں لکھ رہا ہوں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی یا کونسل کا جلد سے جلد اجلاس بلایئے۔ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس پونا کے منتظموں نے پونا سے مجھے تار دیا ہے کہ جلسہ پونا میں ہونا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تجویز بہت مفید ہے۔ تمام بیانوں میں میں نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے اور سوائے اس حقیقت کے اور کچھ نہیں کہا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کو کانفرنس بلانی چاہیئے کسی نہ کسی دن یہ فرقہ دارانہ اختلافات دور ہوں گے۔ لیکن مسلم لیگ دوسری جماعتوں کے پیروں کے نیچے سے زمین نکال کر ہندوستان اور اس کے باشندوں کی سب سے بڑی ممکن خدمت کرنے کی خود کیوں نہ نیک نامی حاصل کرے۔ ہمیں یہ بات چیت کرنی چاہیئے اگر اس میں ہم ناکام رہے تو الزام ہم پر نہیں ہوگا۔ جب تک آپ منظور نہ کریں میں اس ایجنڈے کو شائع نہیں کروں گا۔ میں صرف جناب سے یہ درخواست کر رہا ہوں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی یا کونسل۔ آپ کی رائے میں جو مناسب ہو۔ اجلاس بلایئے۔

آپ کا مخلص اے۔ کے فضل الحق

مسٹر جناح کا جواب

مسٹر جناح نے ۱۱ دسمبر ۱۹۴۰ء کو مسٹر فضل الحق کو مندرجہ ذیل جواب دیا:۔

ڈیر مسٹر فضل الحق۔ میں نے اخبار میں آپ کے دو بیان دیکھے۔ پہلا بیان ۵ دسمبر کو دہلی سے اور دوسرا ۸ دسمبر کو کلکتہ سے شائع ہوا تھا۔ آپ کی اس تحریک کی دانشمندی سے قطع نظر مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ آپ نے مجھے خبر کئے بغیر یہ طریقہ اختیار کیا۔ آپ کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مسلم لیگ کو مجبور کر رہے ہیں کہ اسے پہل کرنی چاہیئے۔ آپ کا دوسرا بیان اس کے ثبوت میں ہے۔ جس میں آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ممبروں سے اپیل کی ہے کہ وہ آپ کی حمایت کریں اور لیگ کی کونسل یا ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلانے کا مجھ سے مطالبہ کریں۔

آپ کے ارادے خواہ کچھ ہوں لیکن آپ کے اس بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میں انسوسناک جمود کے بارے میں جس کی کانگریس واحد ذمہ دار ہے کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں ہوں۔

مجھے معلوم ہے کہ آپ حکومت بنگال کے وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے بہت مصروف ہیں اب تک مختلف مرحلوں پر جو گفت و شنید ہو چکی ہے شاید اس سے آپ باخبر نہیں رہے ہیں۔ لہذا میں درخواست کروں گا کہ کم از کم آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور کونسل کے ریزولیوشن اور میری اسمبلی کی تقریر جو [illegible] بل کے سلسلہ میں کی گئی تھی۔

احتیاط کے ساتھ پڑھیئے میری یہ تقریر بعض اخبارات میں پوری چھپی ہے اور بالخصوص اسٹار آف انڈیا نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ دسمبر میں اسے پورا چھاپا ہے باقی حصے اگلی اشاعت میں ہیں۔ آپ کی اس بات کی میں بہت قدر کرتا ہوں کہ میں آپ کی منظوری کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا چاہتا۔ یہ درخواست کرنے کے لئے میں چند لائنیں لکھ رہا ہوں کہ جلد سے جلد آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی یا کونسل کا اجلاس بلایئے،، لیکن آپ پہلے ہی اخبارات میں اس رائے کا اعلان کر چکے ہیں کہ گویا کوئی شخص مسلم لیگ کو سمجھوتہ کرنے کے لئے تنگ نکالے اور آپ اس فیصلے کا اعلان کر چکے ہیں کہ اس مقصد کے لئے آپ جو تجویزیں مرتب کریں گے۔ ان پر ہمیں غور کرنا چاہیئے مجھے خوشی ہے کہ آپ وہ تجویزیں میرے پاس بھیجیں گے۔ میں انکا انتظار کر رہا ہوں۔ اس کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ۔ ورکنگ کمیٹی یا کونسل کا اجلاس بلانے کی تجویز پر اظہار رائے کر سکوں گا۔ ان بیانوں کو شائع کرنے اور اخبارات میں کونسل کے ممبروں سے اپیل کر کے جس دانشمندی سے کام لیا ہے اس سے قطع نظر میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی تحریک کا ہندوستان کے سیاسی حلقوں میں یہ اثر لیا جائیگا کہ مسلمانوں میں پھوٹ ہے جیسا کہ بہت سے حلقوں میں اس کا یہ مطلب لیا جا چکا ہے۔

آپ کا مخلص ایم۔ اے جناح

ہندوستان کا ڈکٹیٹر

۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء کو مسٹر فضل الحق نے مسٹر جناح کو مندرجہ ذیل خط بھیجا۔

ڈیر مسٹر جناح۔ آپ کا خط موصول ہوا۔ آج کل میں بیمار ہوں بستر پر ہوں اس لئے آپ کو کوئی لمبا خط نہیں لکھ سکتا لیکن اسی کے ساتھ ساتھ چند الفاظ لکھنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ورنہ ممکن ہے کہ میرا مطلب غلط سمجھا جائے۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ حالات حاضرہ اور واقعات حاضرہ کی وجہ سے میری تحریک کا پہلے ہی سے غلط مطلب سمجھ لیا گیا۔ میں نے اپنے دو بیانوں میں یہ واضح کر دیا تھا کہ میں تو بات من مانی کرانا نہیں چاہتا بلکہ صرف اس خواہش کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ صلح کے لئے کوشش ہونی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے ہرگز میری یہ مراد نہ تھی کہ کسی شخص کو ملزم ٹھہرایا جائے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ حقیقی مجرم کون ہے مگر ایسی بات کہنا جس سے ظاہر ہو کہ میں پہلے سے کسی پارٹی کا طرفدار ہوں۔ میری سیاست نہیں ہوگی۔ اسی کے ساتھ میں شدت کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ صلح کی ایک اور کوشش ہونی چاہیئے اس وجہ سے میں تجویز پیش کرنے کی خواہش کو نہیں روک سکا میرا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ پہل کروں یا میری بتائی ہوئی بات مانی جائے بلکہ حقیقتاً میں آپ سے درخواست کر رہا تھا کہ ہندوستان کی ایک بہت بڑی جماعت کے سب سے بڑے عہدیدار ہونے کی حیثیت سے پیش کیجئے۔ دوسروں کو اپنے پاس بلایئے تاکہ وہ آپ کے سامنے اپنا معاملہ پیش کر سکیں آپ اُن کے مسئلوں پر گفتگو کریں اور کوئی فیصلہ ہو سکے۔ حقیقتاً میرا مقصد تو یہ تھا کہ آپ کو ہندوستان کا ڈکٹیٹر بنا دوں۔ اگر آپ نے اور دوسرے دوستوں نے میرا یہ مطلب غلط سمجھا ہے تو مجھے بہت افسوس ہے اگر آپ بھی آپ سمجھتے ہیں کہ میری تحریک کسی طرح غیر دانشمندانہ ہے۔ تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسلم لیگ میں پھوٹ ڈالنا ہرگز میرا منشا نہ تھا۔ میں نے تو صرف صلح کی خواہش کی تھی۔ کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ جب تک تمام فرقوں میں لین دین کے اصول پر اتحاد نہیں ہوگا کوئی آئینی ترقی نہیں ہو سکتی اور اس وقت ہندوستان کی جو حالت ہے اس میں بہتری ہونے کی کوئی اُمید بھی نہیں کی جا سکتی موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بالکل نکما ہے۔ اس نے ذمہ داری تو ہمارے اوپر ڈال دی مگر کوئی اختیار نہیں ملا۔ اس ایکٹ سے سارے اختیارات گورنر اور گورنر جنرل یا

اجلاس کونسل کو مل گئے ہیں مگر ساری ذمہ داریاں دوسروں پر آگئی ہیں۔ لہذا آپ آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں کہ موجودہ آئین کے ماتحت ہم اپنی پوزیشن کو کس قدر محسوس کرتے ہیں اور حالات کے بہتر ہونے کے کس قدر خواہشمند ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ موجودہ گھتی صرف راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ کسی صورت سے اس گھتی کو دور کرنا چاہیئے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم اپنے اصولوں کو چھوڑ کر یا موجودہ پوزیشن کو ترک کر کے ایسا کریں۔ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہوگا۔ لیکن از راہ کرم کوئی حل تلاش کرنے کی کوشش کیجئے تاکہ ہندوستان آگے قدم بڑھا سکے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ حل پاکستانی اسکیم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو تو پھر لوگوں کو بلا کر انہیں کھول کر کیوں نہیں بتاتے کہ اس اسکیم سے آپ کی کیا مراد ہے؟ عوام اس معاملہ کو پوری طرح محسوس یا سمجھ نہیں سکتے۔ اگر آپ لیڈروں سے کھلے طور پر گفتگو کریں تو بات دور ہو جائے گی۔ رہنماؤں اور وزیروں کی تجویز کرنا میرا کام نہیں ہے لیکن میں

آرزوؤں کا مدفن

(بقیہ صفحہ ۴)

بنڈل کی گرہ پر ہاتھ ڈال مگر کیا ایک مجبور و بیکس مردے کا راز معلوم کرنا شرافت اور اخلاق سے بعید نہ تھا؟ لیکن عورت کا تجسس شرافت اور اخلاق پر حاوی ہوتا ہے۔ اس نے گرہ کھول ہی ڈالی۔ گرہ کا کھلنا تھا کہ کمرہ میں ایک وحشی چیخ گونجی۔ وہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ خطوط یونہی اس کے ہاتھ میں تھے وہ ادہر ادہر دیکھنے لگی۔ وہاں کوئی نہ تھا یہ آواز اوپر سے آئی تھی۔ پرسکیلا کے کمرے سے۔ بہی کسی دردناک پرہول۔ کسی عورت کی درد بھری پکار۔ اس نے خطوط اپنی جیب میں ڈال لئے اور لوگوں کو پکارنے لگی۔ جلدی دوڑو۔ اوپر کمرہ میں جاؤ فوراً گرم کمبل اور تخلخے لاؤ، پرسکیلا مری نہیں۔ اسے سکتہ ہو گیا تھا۔ وہ زندہ ہے۔ ابھی ابھی ہوشیار ہوئی ہے اور خود کو مردوں کی طرح پڑا پا کر بے اختیار چیخ رہی ہے جلدی دوڑو۔ یہ کہکر وہ دوڑتی ہوئی سیڑھیوں پر چڑھنے لگی اور پکاری۔ پرسکیلا میں آرہی ہوں، ڈرو نہیں پرسکیلا، میں ابھی آئی!!

وہ سمجھتی تھی کہ پرسکیلا کفن پہنے بیٹھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے ادہر ادہر گھورتی اور روتی ہو گی۔ مگر جب وہ کمرہ کے دروازہ تک پہونچی تو رونے کی آواز موقوف ہو گئی۔ اور دروازہ کھولتے ہی وہ حیرت کے مارے کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ پرسکیلا حسب سابق کفن میں پڑی تھی۔ اس کا چہرہ ویسا ہی سخت تھا اور ہاتھ اسی طرح جڑے ہوئے تھے۔ کمرہ میں ہر طرف موت چھائی تھی۔

چچا زاد بہن ساکت و صامت کھڑی تھی دو سب عورتیں کمبل تخلخے اور پانی وغیرہ لئے اسے میرے تمہیں غلطی ہو گئی" آخر اس نے عذر خواہی کے انداز میں کہا۔ میرا وہم تھا۔ کان بجے تھے۔ اور اس نے کمرہ کا دروازہ آہستہ سے بند کر دیا۔

وہ نوراً نیچے کے کمرے میں آگئی اور خطوط اسی طرح بغیر پڑھے ہوئے صندوقچے میں رکھدئے۔ پھر کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ایک ایک کر کے شادی کے کل کپڑے نہایت احتیاط سے صندوقچے میں رکھکر قفل لگا دیا۔ اور ڈوری بھی باندھ دی۔

دوسرے دن جب پرسکیلا اپنی دائمی خوابگاہ کو سدھاری تو اس کے ساتھ ایک صندوقچہ بھی تھا جو قبر میں اس کے پائینتی کی طرف رکھدیا گیا۔ اس صندوقچہ میں اس کی مردہ آرزوؤں کی دنیا دفن تھی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شششماہی ۲
ممالک غیر
سالانہ ۔ شششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۸

ادبیات

کیفِ پرواز

ازجناب پرواز مستقیمی

دل میں وفورِ شوق کا طوفاں لئے ہوئے
جوشِ بہارِ حسن کا ساماں لئے ہوئے
کیا کھل پڑا ہے آج گلستانِ آرزو
گویا بھڑک رہی ہے رگِ کائنات بھی
بیخود ہوا ہوں پی کے محبت کے جام کو
نہ جانے کون آکے دلوں میں سما گیا
کلیاں بھی نور و کیف کے سانچے میں ڈھل گئیں
تھمتا نہیں ہے سیلِ محبت سزا کے بعد
یوں مسکرائے جاں سی کلیوں میں آگئی
رنگینیٔ نشاط کا بازار گرم ہے
آنے لگے ہیں کیسے یہ جھونکے نسیم کے
کیسا کھڑا ہوں منتظرِ دید دیکھئے
یوں پرسشِ کرم سے وفا نام لے لیا
جلوؤں کے ازدحام سے حیراں ہوا ہوں کیا
قطرہ میں سلسبیل کی موجوں کو دیکھکر
کیفیت اس نگاہ کی ہمدم نہ پوچھئے
جتنا بھی پی سکوں مجھے اتنی پلائے جا

نظروں میں اضطراب کا عنواں لئے ہوئے
ذرے میں آفتاب درخشاں لئے ہوئے
دوشیزۂ بہار کا ارماں لئے ہوئے
عالم تمام صبحِ بہاراں لئے ہوئے
نظروں میں کیف و وجد کا ساماں لئے ہوئے
شعر و شباب و حسن کو رقصاں لئے ہوئے
کیا بیخودی میں صبحِ گلستاں لئے ہوئے
ہر ہر قدم پہ جوش کا طوفاں لئے ہوئے
داماں صد بہارِ گلستاں لئے ہوئے
سرمایۂ نشاطِ دل و جاں لئے ہوئے
دامن میں سیکڑوں گلِ خنداں لئے ہوئے
اُٹھا ہوں سر میں شورشِ پنہاں لئے ہوئے
اپنی نظر میں حسن پشیماں لئے ہوئے
ہر سو بہارِ حسنِ فروزاں لئے ہوئے
قابو میں اپنی مستیٔ عرفاں لئے ہوئے
کوثر کا جام آیا ہے غلماں لئے ہوئے
پیتا ہوں آج رحمتِ یزداں لئے ہوئے

پرواز داستان کو دہرائے کس طرح
تمہید صد ہزار گریزاں لئے ہوئے

دنیائے اسلام

مصر کے اخبارات کی رائیں

افتتاحیہ مقالے کے دوران میں مصری اخبار "المقطم" رقمطراز ہے برطانی بحری بیڑے نے بحیرہ ایڈریاٹک اور شمالی سمندروں میں نہایت کامیابی کے ساتھ جرمنی اور اطالوی جہازوں کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ وقت نے برطانیہ کا بہت ساتھ دیا اور ان چند مہینوں میں برطانیہ نے اپنے دفاعی اور جارحانہ جنگ کے وسائل کو نہایت کافی طور پر مستحکم کر لیا ہے۔ اگر محوری طاقتیں مشرق وسطیٰ کو میدان قتال و جدال بنانا چاہیں تو برطانیہ یونانیوں۔ ترکوں اور آزاد فرانسیسوں کے ساتھ مل کر ان کے مقابلے کے لئے تیار ہے۔ چونکہ برطانیہ اب بھی سمندروں کی مالک ہے اسلئے انگلستان اور دیگر برطانی ممالک مثلاً جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور ہندوستان کے مابین سلسلہ آمد و رفت قایم ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ آخر کار فتح برطانیہ ہی کی ہوگی۔

یونانیوں کو برطانیہ کی طرف سے امداد پہونچنے کے معاملے پر مصری اخبار "الدستور" ایک مضمون لکھتے ہوئے حسب ذیل اطلاع دیتا ہے:-

البانیہ میں یونانیوں کی تازہ ترین فتوحات میں یونانی فوجوں کو برطانی فضائی بیڑے کی سرگرمی اور حمایت حاصل تھی۔ مختلف موقعوں پر بالخصوص اس موقع پر جب یونان کی بہادر فوجیں کورٹزا پر قابض ہوئیں جنرل میٹکساس نے برطانی مدد کی اہمیت پر زور دیا۔ افریقہ کے اطالوی مورچوں پر برطانیہ کی طرف سے برابر بحری راستے اور خشکی راستے اور فضائی بیڑے کے ذریعے سے حملے ہوتے رہے اور اس وجہ سے بھی یونانیوں کو بہت قیمتی اور قابل قدر امداد ملتی رہی اور یقیناً اس چیز کا یونانیوں اور اطالویوں کے مابین جنگ پر بہت دور رس اثر پڑے گا۔

مصری اخبار "المقطم" مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے:-
یونان پر چڑھائی کر کے آنے والوں کا صفایا کر دیا گیا۔ کورٹزا پر قابض ہو کر یونانی فوجوں نے سلونیکا پہونچنے کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ دنیا کی نظروں میں اطالوی فوجوں کی کمزوری کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ اس جنگ میں اتحادیوں کی حیثیت مستحکم ہو گئی۔ اور اطالویوں کی حالت ابتر ہونے کی وجہ سے ان کے سر دار کا اقتدار گر گیا ہے۔ اور یونان کی شجاعانہ مقاومت اور یونانی فوجوں کی شاندار فتوحات کا یہ اثر ہوگا کہ دیگر بلقانی ریاستیں محوری طاقتوں کے ساتھ شریک ہونے سے باز رہیں گی۔

درفور کے تین قبیلوں نے صدہا مواشی اور بیل اور بکریاں دیکر برطانی۔ جنگی فنڈ میں امداد دی ہے۔ ہر ندوا قبیلے کے سردار نے یہ بھی کہا تھا کہ اس مقصد کے لئے روپیہ جمع کر کے پیش کروں گا

لیکن حکومت نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا

عود البحرادی نامی مصری سفیر مقیم جدہ سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ حج کے موسم کے اختتام تک صاحب موصوف وہیں رہیں گے اور غربا میں تقسیم کرنے کے لئے مصر میں جو چندہ کیا گیا تھا اس کے انعامات اور رقوم کی تقسیم کی نگرانی کریں گے۔

مصر پر اطالیہ کے فضائی حملوں کی بابت ایک مضمون کے دوران میں اخبار "البلاغ" لکھتا ہے کہ

ان فضائی حملوں کے معاملے میں مصری حکومت کی روش قابلِ تحسین ہے۔ ہر ایک ہوائی حملے کے بعد جس قدر جانوں کا نقصان ہوتا ہے ان کے صحیح اعداد و شمار بتائے جاتے ہیں۔ صداقت کو چھپانا یا ان حملوں کے خطرات کو کم کر کے دکھانا بے سود ہے۔ اس سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ حالات کا آمنے سامنے ہو کر مقابلہ کیا جائے اور مناسب دفاعی تدابیر اختیار کی جائیں۔

حکومت اس لئے بھی شکریہ کی مستحق ہے کہ ہوائی حملوں کے نقصانات کی تلافی کرنے کی غرض سے حکومت نے اطالوی نظر بندوں پر ٹیکس لگانے کا عزم کیا ہے یہ بالکل ازروئے انصاف ہے کیونکہ مصر غیر جانبدار ملک ہے اور اطالیوں کی طرف سے حملوں کی کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی۔ خاص طور پر ایسے حملے بالکل بے جا ہیں جو کھلے ہوئے شہروں اور شہری آبادی پر بغیر کسی قسم کے اشتعال کے ہوتے ہیں اور ان نقصانات کے لئے اطالویوں کو تاوان دینا ہوگا۔

جرمنی میں اتحادی فوجوں کے قیدیوں کے لئے بین الاقوامی صلیب احمر کی اسکندریہ والی شاخ نے تین سو پارسل شام فلسطین۔ ترکی اور بلقانی ریاستوں کے راستے سے بھیجے ہیں۔ ان پارسلوں میں طبی دوائیں۔ ٹین کے ڈبوں میں بند مرکبات۔ سگریٹ۔ تمباکو اور اس قسم کی دوسری اشیا رہیں۔

نومبر کے پہلے ہفتے میں برطانیہ نے روئی کی ۴۵۹۳۲ بورے اور روئی کے بیجوں کے ۱۱۵۴۹۳۲ اردب مصر سے خرید کئے۔ جیسے نئے معاہدے کی شرائط کی پابندی شروع ہوئی ہے اس وقت سے خرید کرنے والی کمیٹی نے مصر سے ۴۰۱۰۰۰ بورے روئی اور ۳۱۴۱۳۹۲ اردب روئی کے بیج خرید کئے ہیں۔ اس مال کی کل قیمت خرید ۱۰۷۱۹۳۵۶ مصری پونڈ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو عشق نا مرد مستقل ہے ہے / زبان پڑھی بھی تو جو تیرے دل بی رہیگا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۸

جاپان کی طرف سے صلح کی پیشکش

رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو ایک خاص پیغام بھیجا ہے جسمیں جاپانی وزیر خارجہ نے اپنی خدمات کی پیشکش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نہ صرف مشرق بعید میں بلکہ دنیا کے اور کسی حصہ میں عام حالات بحال کرنے کے لئے جس کارروائی کی ضرورت ہو اس کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔

اس سے پہلے حکومت جاپان کے نمائندے مسٹر اشی نے ایک بیان کے دوران میں کہا تھا کہ صلح کرانے کے لئے جاپان اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہے اب مسٹر متسوکا کے اس پیغام کی تصدیق ہوگئی ہے یہ پیشکش ایک ایسی حکومت کے ہیڈ کی طرف سے پیش کی گئی ہے جو کہ جرمنی اور اٹلی کا دوست ہے۔ گو مسٹر اشی نے یہ کہا کہ مسٹر متسوکا نے اس پیشکش کی متعلق جرمنی اور اٹلی سے کوئی مشورہ نہیں کیا ہے۔

لندن کے بااختیار حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ قدرتی طور پر مسٹر متسوکا کے پیغام پر غور کیا جائیگا۔ لیکن برطانی پالیسی کے عام اصولوں میں کوئی تبدیلی ہونے کا امکان نہیں ہے۔ برطانی پارلیمنٹ میں مشرق بعید کی صورت حالات کے بارے میں بیان دینے کی درخواست کے جواب میں نائب وزیر خارجہ مسٹر بٹلر نے ان واقعات کا ذکر کیا جنکی وجہ سے وہاں بےچینی پھیل گئی تھی۔ انڈوچائنا اور سیام کا جھگڑا اور فطرتاً اس بےچینی کی وجہ سے تھا۔ کل جاپان کے ایک سرکاری ترجمان نے پریس کو ایک بیان دیا تھا وزیر خارجہ کو جاپان کے وزیر کا ایک خاص پیغام ملا ہے جس کا لب لہجہ بڑا انکسار ہے۔ اس پیغام پر غور کیا جا رہا ہے۔

جاپان کی پیشکش کے بارے میں لندن کے بااختیار حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ صلح کی اسوقت تک کوئی بات چیت نہیں کریگا جب تک کہ کمل فتح حاصل نہ ہو جائے۔ لندن کے بااختیار حلقوں میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ جاپانی ترجمان کے ذمہ اس قسم کی صلح کی پیشکش کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپان یورپ کی اس حالت کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ جو کہ اس کے ساتھیوں نے لڑائی چھیڑ کر پیدا کر دی ہے۔ برطانی وزیر اعظم اس بارے میں کئی مرتبہ اپنے خیالات دہرا چکے ہیں کہ مصالحت کا کوئی سوال نہیں ہے۔

ہٹلر کے سات مورچے

اخبار "یارک پوسٹ" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہٹلر سات مورچوں پر لڑائی لڑنے کا ارادہ کر رہا ہے لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس مورچہ کا انتخاب کریگا۔

(۱) بلغاریہ کے راستہ وہ ترکی شام اور عراق پر حملہ کرنے کی کوشش کریگا جہاں سے وہ تیل حاصل کرنے کی کوشش کریگا جسکی اس کی فوج کو ضرورت ہے اس سلسلہ میں ابتک جو کارروائی کی گئی ہے وہ یہ ... [illegible] میں اسکی بڑی تعداد میں فوج جمع ہوگئی ہے اور بلغاریہ میں بھی جرمن فوجیں جانا شروع ہوگئی ہیں

(۲) سالونکا کے راستہ نہر سوئز تک حملہ کا ایک فسادی مورچہ لگانے اس میں یونانی بندرگاہوں پر قبضہ یونانی بازو پر حملہ اور سمندری بیڑہ کی کارروائی شامل ہے یونان کو دھمکی دینے کے لئے رومانیہ اور بلغاریہ میں فوجی مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

(۳) اٹلی پر قبضہ کرنا اور بحر روم کو بیچ ہی میں بند کرنا۔ اس سلسلہ میں یہ کارروائی کی گئی ہے کہ جرمن فوجوں نے سسلی کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے اور مارشل پیتان پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ ٹیونیشیا کی بندرگاہ جرمنی کے حوالے کر دے۔

(۴) فرانس کے جنوبی کنارے کارروائی کرنا۔ اس سلسلہ میں فرانس سے جنگی جہازوں کا مطالبہ کیا جا رہا ہے

(۵) اسپین کے راستہ فوجیں بھیجکر جبرالٹر کی آبنائے کو بند کرنا اور افریقہ میں انگریزی فوج کو الگ کر دینا

(۶) پچھم میں پن ڈبی کشتیوں سے زور کے حملے کرنا تاکہ امریکہ سے برطانیہ کو امداد نہ مل سکے۔ اس سلسلہ میں ایڈمرل لیڈر مصروف ہیں۔

(۷) برطانیہ پر حملہ کرنا۔ اس سلسلہ میں تیاریاں بڑے زور و شور سے جاری ہیں۔

جنرل سرجان ڈی کی یہ رائے ہے کہ کنجی برطانیہ کے ہاتھ میں ہے۔

نہر سوئز محوری طاقتوں کے ہاتھ سے نکل گئی ہے اسلئے وہاں تک جرمن کی پہنچ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا خیال ہو کہ ہٹلر برطانیہ پر حملہ کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے۔

امریکہ کی برٹش اور ریلیف سوسائٹی کے نمائندے مقیم برطانیہ مسٹر برٹرام دی کروگر کے قول کے مطابق مسٹر روزویلٹ کا خیال ہے کہ لوگوں کو جب تک توقع ہے اس سے جلد تر جنگ ختم ہو جائیگی۔

جب صاحب موصوف حال میں واشنگٹن میں مسٹر روزویلٹ سے ملے تو پریزیڈنٹ مذکور نے ان سے کہا کہ اگر برطانیہ اپنے استقلال کو کملار رکھے اور حملہ کی تمام کوششوں کو روکتا رہے تو جنگ مختصر عرصہ میں ختم ہو جائے گی۔

بلغاریہ اور ترکی کے معاہدہ

ترکی اور بلغاریہ کے درمیان دوستی کے معاہدہ کے متعلق امریکن ریڈیو اور اخباروں نے جو رائے ظاہر کی ہے اس سے مایوسی ٹپکتی ہے۔ یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ یہ سمجھوتہ نازیوں کی ایک سیاسی فتح خیال کی جاتی ہے اور بیان کیا جا رہا ہے کہ سمجھوتہ نے بلغاریہ کے راستہ جرمن فوجوں کے بلا مقابلہ حملہ کرنے کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے۔ اس مایوس کن اظہار رائے کے باوجود یہ رائے نہیں ظاہر کی جا رہی کہ بحر روم میں برطانیہ کی پوزیشن خطرے میں پڑ گئی ہے۔ یہ بات ضرور ہے کہ وہاں برطانیہ کا کام مشکل ہو گیا ہے اخبار "ہرلڈ ٹریبون" نے اس معاہدہ کو روس اور جرمنی کے معاہدہ سے تشبیہ دی ہے۔ اخبار "نیویارک ٹائمز" کا خیال ہے کہ سمجھوتہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ ہٹلر کی یہ تازہ فتح رک سکتی تھی۔ اگر غیر جانبدار ملک شروع ہی میں اسکے خلاف متحدہ محاذ پیش کرتے۔ اخبار نے یہ بھی رائے ظاہر کی ہے کہ اس فیصلہ میں روس کا ہاتھ ہے لیکن آئندہ ترکی کے لئے قدم اٹھانا ناممکن نہیں ہے۔ بلگریڈ سے "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بلگریڈ میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ ترکی اور بلغاریہ کے درمیان سمجھوتہ سے جرمنی کو اپنی اسکیم پورا کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ پڑیگی۔ صوفیہ کے حلقوں کا بیان ہے کہ ترکی اسوقت تک کوئی دلچسپی نہیں لے گا جب تک کہ اسکی سرحد پر حملہ ہو مستند حلقوں کا یہ خیال ہے کہ بلغاریہ میں جرمنی کی تیاریاں اس حد کو پہنچ گئی ہیں کہ ہتھیار بند گاڑیوں سے مسلح پانچ ڈویژن دس روز کے اندر یونان کی سرحد پر پہنچ سکتے ہیں جرمنی پہلے یہ کوشش کریگا کہ یونان اٹلی کے ساتھ صلح کرنے پر رضامند ہو جائے اور حملہ کی دھمکی دیکر اسکو راہ راست پر لانے کی کوشش کی جائیگی۔

جاپان کی ناراضگی کو نظر انداز

امریکن پارلیمنٹ نے کل ایک بل پاس کیا ہے جس کے ذریعہ سمندری اڈوں کو مضبوط بنانے کے لئے ...... ۲۴۲ ڈالر کی رقم منظور کرلی گئی ہے۔ سمندری اڈوں میں گودام کا ٹاپو اور سموا کا ٹاپو بھی شامل ہیں اور اٹلانٹک سمندر کے وہ سمندری اڈے بھی شامل ہیں جو برطانیہ سے لئے گئے ہیں۔

مسٹر ولسن نے سمندری محکمہ کے وزیر کرنل ناکس کا ایک خط پڑھکر سنایا جسمیں لکھا تھا کہ گودام میں سمندری اڈہ بہت اہمیت رکھتا ہے مسٹر ولسن نے فرمایا کہ ملک کو اطمینان رکھنا چاہیئے کہ سمندری محکمہ کا تمام عملہ بالکل تیار ہے اور جو بھی ہنگامی صورت حالات پیش ہو۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہیں سمندری کمانڈر چیف ایڈمرل سٹارک نے ایک خط کے ذریعہ یہ تجویز کیا ہے کہ امریکہ بچاؤ کی جو تجویزیں اختیار کریگا اگر اس کے خلاف جاپان کی طرف سے کوئی پروٹسٹ کیا جائے تو اسکا کوئی خیال نہ کیا جائے اور پروٹسٹ کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ایڈمرل سٹارک نے اپنے خط میں بتلایا ہے کہ پچھلے سال ہاؤس نے گودام کے ٹاپو کو مضبوط کرنے کی اس قسم کی اسکیم نامنظور کر دی تھی کیونکہ ہاؤس کو یہ ڈر تھا کہ کہیں جاپان ناراض نہ ہو جائے۔ میں یہ بات نہیں سمجھ سکتا کہ اس قسم کی کارروائی پر جسمیں ناراض کرنے کی کوئی بات نہیں، جاپان کیوں ناراض ہوگا۔ اگر جاپان ناراض ہو گیا تو اسکی ناراضگی بلا وجہ اور غیر معقول ہوگی اور میری رائے میں اسکو قطعی نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ہم جو کچھ کریں اس کا فیصلہ امریکہ کے تحفظ کے نقطہ نظر سے کرنا چاہیئے۔ اور کسی غیر ملک کی مرضی پر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

سنگاپور اور امریکہ

آسٹریلیا کی فوج کی سنگاپور میں آمد سے مشرق بعید کی صورت حالات میں دلچسپی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس علاقہ میں بےچینی کے متعلق اخباروں میں گرما گرم بحث چھڑ رہی ہوئی ہے۔ پریس اور ریڈیو پر جو رائے ظاہر کی جا رہی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلقان میں ہٹلر دکھن اور یورپ کی طرف بڑھنے کی بجائے موجودہ پوزیشن برقرار ...

> **کانپور میں ۲۵ فروری کو اندھیرا**
>
> ۲۵ فروری سنہ ۱۹۴۱ء کو ایک گھنٹہ کے واسطے ۷ بجے سے ۸ بجے شام تک کل شہر کانپور حدود میونسپلٹی وچھاؤنی جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں اندھیرا کیا جائے گا۔ باشندگان شہر کانپور کے اس اندھیرا رکھنے کی انتظام میں شرکت اور امداد کی درخواست کی جاتی ہے کہ وقت مقررہ پر روشنی کسی مکان یا عمارت کے اندر سے باہر کی طرف سے نظر نہ آئے۔
>
> ایل۔ بی۔ ہنکاکس
>
> او۔ بی۔ ای۔ آئی سی ایس
>
> ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۸ فروری ۱ بجے شام کو میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ کانگریس کی گرفتاریوں پر مبارکباد دینے کے لئے بلایا گیا تھا مگر کورم نہ ہونے کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا اور دوسرے دن ۱۹ فروری کو پونے آٹھ بجے لالہ منی لال ٹنڈیا کی صدارت میں ہوا جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ کانگریس تحریک کے سلسلہ میں گرفتاریوں پر گرفتار ہونے والے حضرات کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کیا گیا۔

۱۹ فروری کو بورڈ کا معمولی جلسہ ہونے والا تھا مگر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو سکا اور دوسرے دن ۲۰ فروری کو ۸ بجے مسٹر بی پی سریواستو ایڈیٹر ... بورڈ کی صدارت میں ہوا جس میں بجٹ معمولی ترمیمات کے ساتھ پاس ہوا۔

بورڈ کے اس جلسہ میں مسٹر ٹی۔ ڈی کو جو صاحب کو عارضی طور پر بورڈ کا ایگزیکیٹو افیسر مقرر کیا گیا ہے۔

کانگریس ۱۷ و ۱۹ فروری کو ضلع کانپور سے پنڈت دیودت شرما۔ پنڈت برج لال۔ بابو لاپ چند ورما۔ مسٹر گوری شنکر۔ مسٹر سیتا رام آریہ۔ مسٹر راجہ سنگھ۔ مسٹر بنواری لال سیوک۔ پنڈت تلسی رام پانڈے۔ مسٹر نیو چند پنجابی اور سری متی ساوتری دیوی ادھستی ستیہ گرہ کے سلسلہ میں موضع کنجری۔ موضع آنا۔ جھنجھک۔ سرول۔ کٹھرا وغیرہ سے گرفتار ہوئے ہیں۔

سابق آنریری مجسٹریٹ سری رانا بیچ کو ایکٹ حفاظت ہند کی دفعہ ... ایک سال قید سخت اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے ضلع کانپور کے پانچ ستیہ گرہیوں کی تیسری فہرست منظور کر لی ہے۔ ستیہ گرہ کرنے والوں کی چوتھی فہرست کانگریس کے معمولی ممبر والے ممبروں کی تیار ہو رہی ہے تلک ہال میں اس کے فارم بھرے جاتے ہیں۔

گرانی کا ہفتہ کانپور مزدور سبھا ۲۳ فروری سے ۳ مارچ تک گرانی کا ہفتہ منا رہی ہے۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے سب مل کمیٹیوں کا ایک جلسہ ۲۳ فروری کو تلک ہال میں ہوگا۔

مردم شماری کانپور میں مردم شماری کا کام ۲۲ فروری سے یکم مارچ سنہ ۱۹۴۱ء تک ہوگا عوام کو چاہیئے کہ وہ مردم شماری کرنے والوں کے ٹھیک جوابات دیں تاکہ مردم شماری کے اعداد و شمار صحیح طور پر اندراج ہو سکیں۔

مردم شماری کے افسر صاحب نے بھی اہل شہر سے مردم شماری کرنے والوں کو امداد دینے کی اپیل کی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اہل کانپور مردم شماری کرنے والوں کی امداد کر کے اپنا فرض ادا کریں گے۔

مسلم لیگ اور ہندو سنگھ نے حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ مردم شماری کرنے والوں کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ مادری زبان کے خانہ میں جو شخص جو زبان یعنی اردو یا ہندی جو بتائے وہ لکھی جائے۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مقامی افسر صاحب نے مردم شماری کرنے والوں کو ہدایت کر دی ہے کہ جو شخص جو زبان یعنی اردو یا ہندی لکھائے وہی لکھی جائے۔

پولیس ٹیکس مجلس اتحاد ملت نے اپنے ایک جلسہ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ مقامی حکام سے یہ درخواست کی ہے کہ چونکہ اب ٹیکس صرف غریبوں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے کہ جن کے پاس کھانے کا بھی انتظام نہیں ہے لہذا حکومت سے سفارش کر کے اس ٹیکس کو اب معاف کرا دیں۔ ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال شہر کے بےلوث خدمات کی تعریف کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔

حضرت فائق لکھنوی ۱۶ فروری ۱۲ بجے دوپہر کو نواب عابد رام نرائن بازار کے احاطہ کے امام باڑہ میں ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں لکھنؤ کے مشہور و معروف مرثیہ گو حضرت فائق لکھنوی نے تشریف لا کر اپنے تصنیف مرثیہ سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

یادگار ڈاکٹر حسین صاحب نے آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار قائم کرنے کے لئے اہل شہر سے اپیل کی ہے اور یہ تجویز کیا ہے کہ شہر میں کسی خاص اور موزوں جگہ آنجہانی کا مجسمہ بنایا جائے۔

مسٹر آفاق حسین جوہر ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مسٹر آفاق حسین صاحب جوہر اڈیٹر خیاط کی ضمانت کا ۲۵۰ روپیہ اتحاد ملت کے روح رواں مسٹر فاروقی نے پبلک سے جمع کر کے گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کر دیا اور جوہر صاحب رہا ہو کر آ گئے۔

سری رام کرشن مشن آشرم سری رام کرشن مشن آشرم کی طرف سے سری رام کرشن ویک منایا جا رہا ہے جس کے پروگرام کے مطابق ۲۲ فروری کو جلوس نکلے گا۔ ۲۸ فروری کو عبادت وغیرہ ہوگی اور یکم و ۲ مارچ کو پبلک جلسے ہونگے۔

ذاتیات ۱۹ فروری کو کلکتہ کے مشہور ہندی اور انگریزی روزانہ اخبارات وشو مترا اور اڈوانس کے مالک لالہ مول چند اگروال کے صاحبزادے مسٹر کرشن چند اگروال کی شادی لالہ رام نرائن گرگ ایم۔ ایل۔ سی کی صاحبزادی شری متی کماری ودیا وتی کے ساتھ ہوئی جس میں شہر کے معززین نے شرکت کی۔

مسٹر گورچرن داس سریواستو انچارج موتی محل ٹاکیز کانپور کے برادر خورد مسٹر ہرن ادعار سریواستو اسٹور کیپر امپیریل بنک ضلع کانپور کی شادی ۱۷ فروری کو مظفر نگر میں مسٹر ہرن ... سریواستو ہیڈ کلرک مظفر نگر کے صاحبزادی کے ساتھ ہوئی جس میں کانپور کے متعدد حضرات نے دلی اور مظفر نگر جا کر شرکت کی۔

ایک ہوٹل کا افتتاح ۲۱ فروری ۹ بجے شام کو نیو روڈ کانپور میں "گرانڈ انڈین ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ" کے نام سے ایک ہوٹل کا افتتاح ہوگا۔ جس کے پروپرائٹر مسٹر وزیر علی ہیں۔ آپ نے اس افتتاح کے موقع پر معززین شہر کو بھی مدعو کیا ہے۔

کانپور میں مسٹر کمار مسٹر دولی چند اگروال مالک گوڈن ٹاکیز نے ہندوستان کے مشہور و معروف فلم اسٹار مسٹر کمار جو کہ آپن ہیلٹ، کاروان حیات، یہودی کی لڑکی، آنحلال، وطن، ٹھوکر، ندی کنارے اور لکشمی میں اپنے فن اداکاری کے کمالات کا مظاہرہ دکھا چکے ہیں۔

ان کو بمبئی سے کانپور اس غرض کے لئے بلایا کہ وہ گوڈن ٹاکیز کے اسٹیج پر آ کر پبلک کے سامنے فن اداکاری کے نکات بیان فرمائیں۔ چنانچہ مسٹر کمار ۱۸ فروری کو کانپور تشریف لائے اور ۹ بجے کے قریب اسٹیج پر آ کر آپ نے ایک تقریر فرمائی۔ کانپور کے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ ایک اداکار اسٹیج پر آ کر فن اداکاری کے نکات پر تقریر کرے۔ یہ مسٹر دولی چند کی اولوالعزمی ہے اور جس کیلئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جمعیۃ القریش مسٹر عبداللطیف صاحب قریشی صدر جمعیۃ القریش کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ چونکہ برادران جمعیت بھی ایک عالمگیر اسلامی برادری کے جز ہیں۔ لہذا کل اسلامی برادری سے علیحدہ ہو کر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد قائم کرنا ایک بڑی غلطی ہوگی لہذا برادران جمعیت کو اپنی ذات قبیلہ کے خانہ میں صرف مسلمان اندراج کرانا ہی بہتر ہوگا۔

نامزدگی منسوخ کانپور میونسپل بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کے ممبروں کا انتخاب کچھ بے ضابطگیوں کی وجہ سے بورڈ نے منسوخ کر دیا ہے اب دوبارہ نامزدگی کی تاریخ ۲۵ فروری مقرر ہوئی ہے اور انتخاب مارچ کے پہلے ہفتہ میں کسی تاریخ کو ہوگا۔

افسوسناک اموات ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ سید محمد ابراہیم صاحب ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ نے ضلع فرخ آباد میں انتقال فرمایا۔ ۱۸ فروری کو میونسپل بورڈ میں آپکے وفات کی وجہ سے تعطیل کی گئی۔

ہائیکورٹ الہ آباد کے مشہور چیف جج سرجان ٹام کی ...

سبد گل

میڈرڈ کی نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ میڈرڈ کے کسی غیر آباد علاقہ میں ایک نہایت ہی سنجیدہ بزرگ مادر زاد برہنہ ننگ دھڑنگ چہل قدمی کرتے ہوئے پائے گئے۔ یہ حضرت نہایت بے تکلفی کے ساتھ چہل قدمی فرما رہے تھے اور سگار پیتے جاتے تھے۔ ایک پولیس والے نے جو دیکھا کہ ایک بزرگ نورانی لباس میں مستخرام ہیں تو اس نے انکے پاس آکر کہا: جناب آپ مادر زاد برہنہ ہیں اور برہنہ رہنا قانوناً جرم ہے۔" ان بزرگ نے معنی خیز نگاہوں سے پولیس کے سپاہی کو دیکھتے ہوئے کہا "میرے لئے برہنہ رہنا کوئی جرم نہیں کیونکہ میں میڈرڈ میں پروفیسر عریانیات ہوں"۔ بیچارہ پولیس الاحیران تھا کہ آخر عریانی کا وہ کونسا کالج ہے جس کے یہ حضرت پروفیسر ہیں۔ آخر انکو گرفتار کرلیا گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ ان حضرت نے میڈرڈ میں عریانی کا ایک کلب کھول رکھا ہے جسمیں یہ پروفیسر صاحب عریانی پر لکچر دیا کرتے ہیں۔ مغربی تہذیب کی برکت سے اب پروفیسر عریانیات" تو پیدا ہونے لگے ہیں۔ امید ہے کہ آگے چل کر پروفیسر "شہوانیات" بھی پیدا ہونے لگیں گے۔

اسی طرح ستیلا مندر لاہور کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ ۱۴ جنوری کو جبکہ ستیلا مندر میں ہون یگ ہو رہا تھا اور اس ہون یگ کے موقع پر ہزاروں عورتیں اس مندر میں موجود تھیں۔ تو ایک مہنت جی کو کچھ ایسا جوش آیا کہ وہ ہزاروں عورتوں کے سامنے مادر زاد برہنہ ہوکر اور اکڑ کر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے جب مہنت جی کی اس ناشائستہ حرکت پر اعتراض کیا تو مہنت جی لگے گالیاں دینے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہنت جی جرمنی یا اسپین کی کسی عریانی انجمن کا لٹریچر پڑھتے رہے ہیں۔ اور اب انہوں نے مندر ہی سے عریانی کی تبلیغ شروع کردی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپکی عریانی کی تبلیغ ہندوستان کس حد تک قبول کرتا ہے۔

جاپانی وزیر خارجہ کی دھمکی!

سنگاپور ۱۹ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹریلیا کے ہزاروں سپاہی سنگاپور پہنچ گئے ہیں اور انکو ملایا کے مختلف حصوں میں تعینات کردیا گیا ہے۔ آسٹریلیا سے جو کمک آئی ہے وہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے جنگی جہازوں میں لائی گئی ہے۔ برطانیہ نے ملایا کے سمندروں میں بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ سنگاپور کے سمندری اڈے کو بہت مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ جاپانی وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے ایک تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ جاپانیوں میں پورا اتحاد ہونا چاہئیے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارا یہ کنا شیخ بگھارنا نہیں کہ ہم پوربی ایشیا میں اپنا انتظام قایم کرکے رہیں گے امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر سمر ویلز نے جاپانی مدبروں کی تقریروں کا حوالہ دیتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا کہ امریکہ کو جاپان کی صلح جوئی کے دعووں پر نہیں بلکہ اس کے فعلوں پر دھیان دینا چاہئیے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دکھن میں جاپان کی روک تھام کرنے کے لئے برطانیہ امریکہ اور ڈچ ایسٹ انڈیز نے ملکر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور سنگاپور کے بچاؤ کا مضبوط انتظام کردیا گیا ہے۔

غیر ملکی جہازوں پر پابندی

واشنگٹن ۱۹ فروری۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے آج ایک حکم پر دستخط کئے ہیں جس کے ذریعہ غیر ملکی جہازوں اور ہوائی جہازوں کو بحر الکاہل اور کریبین سمندر میں امریکہ کی سمندری چوکیوں سے دور رہنے کی ہدایت کی ہے۔ حکم میں لکھا ہے کہ کسی غیر ملکی جہاز یا ہوائی جہاز کو اجازت کے بغیر امریکہ کے مدافعانہ سمندری اور ہوائی علاقہ میں داخل نہیں ہونا چاہئیے۔ اس حکم پر تین ماہ کے بعد عملدرآمد ہوگا۔

ادب لطیف

"تنہائی میں"

از جناب چاند شرما جرنلسٹ شملہ

میرے آقا! جب میرے اردگرد دوستوں کا جمگھٹا ہوتا ہے تو میں ان کے ساتھ باتیں کرنے میں اتنا مشغول اور محو ہوجاتا ہوں کہ مجھے تیرا خیال نہیں رہتا میں انکی باتوں میں ہی کچھ کھوسا جاتا ہوں لیکن آقا میرے! جب میں تنہا ہوتا ہوں اور میرے پاس کوئی ساتھی نہیں ہوتا، تب مجھے ایک ساتھی کی خواہش ہوتی ہے اور اس وقت تو دھیرے دھیرے سے میرے پاس آجاتا ہے اور تب ہم پہروں تک ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔

کبھی تو مجھے تاروں بھرے نیلے آکاش میں دکھائی دینے لگتا ہے کبھی غنچے کے چٹکنے میں مجھے تیری خوبصورت ہنسی کی آواز سنائی دینے لگتی ہے کبھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا تیری آمد کا پیغام لاتی ہے۔

برطانیہ نے رومانیہ کو دشمن ملک قرار دیدیا

لندن ۱۴ فروری۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت رومانیہ نے لندن میں اپنے سفارتخانہ کے ممبروں کو واپس چلے آنے کی ہدایت کی تھی اس کی تعمیل صرف ۶ چھوٹے افسروں نے کی ہے سفیر موسیو فلورسکو اور پریس فرسٹ موسیو رگو نے استعفے دیدیا ہے۔ جن ۶ افسروں نے حکم کی تعمیل کی ہے وہ کل لندن سے روانہ ہوجائیں گے۔ موسیو فلارسکو نے جنرل آنٹنسکو کے نازیوں کے آگے سر جھکانے کے خلاف بطور پروٹسٹ استعفے دیدیا ہے۔ موسیو فلارسکو نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ میں عرصہ سے استعفے دینے کو سوچ رہا ہوں اور میں رومانیہ کے مفاد کی حفاظت کرنے کے خیال سے اب تک رکا ہوا تھا جب تک کہ برطانیہ اور رومانیہ کے درمیان تعلقات قایم تھے۔ لندن کے بورڈ آف ٹریڈ نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ جہاں تک تجارت کا تعلق ہے رومانیہ کو ایک دشمن ملک خیال کرنا چاہئیے۔ اور رومانیہ پر بھی اسی تجارتی قانون کا اطلاق ہوگا۔ جیسا دشمن کے ملکوں کے ساتھ ہوتا ہے اس لئے اس ملک کے تجارتی تعلقات، مالی تعلقات یا اور اسی قسم کے بیوپاری تعلقات رکھنا قابل سزا جرم ہوگا۔ ۱۵ فروری کے بعد رومانیہ سے آنے والا تمام سامان پکڑا جاسکے گا۔ اقتصادی جنگ کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ رومانیہ کو ویسا ہی ملک سمجھنا چاہئیے جیسے کہ وہ ملک ہیں جن پر دشمن نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

نئے نائب تحصیلدار

لکھنؤ ۲ فروری۔ پارسال فروری میں نائب تحصیلداری کے مقابلہ میں جو لوگ شریک ہوئے تھے، ان میں سے حسب ذیل کامیاب ہوئے ہیں۔ اگر وہ سواری اور صحت کے سارٹیفکیٹ پیش کرسکیں تو ملازمت کے لئے منتخب کرلئے جائیں گے۔

مسٹر رام کشور بھٹناگر مسٹر اما چرن جلد یال مسٹر راجندر پرشاد سنگھ مسٹر پرتھوی سنگھ مسٹر جگوان دیال سریواستوا مسٹر رام دیو رائے مسٹر اما چرن مسٹر محمد صدیق مسٹر کوثر حسین زیدی مسٹر محمد تحسل لدنے اور مسٹر شرنگ ڈیوڈ۔

ہریجنوں اور سوئن ہندوؤں میں تصفیہ

دہرہ دون ۱۳ فروری جنوبی گڈھوال کے سوون ہندوؤں اور ہریجنوں میں بہروستانہ تعلقات قایم ہوگئے ہیں جو ہریجنوں کی براتوں میں ڈولہ ڈولی کے استعمال کرنے کے مسئلہ پر گذشتہ چند ماہ سے کشیدہ تھے منڈولی کے سوون ہندوؤں نے ہریجنوں کو لکھکر دیدیا ہے کہ وہ اپنی براتوں میں ڈولہ ڈولی استعمال کرسکتے ہیں

عالم نسواں

عورت عورت کب بنتی ہے

"پرفکٹ وومن" کے نام سے ایک کتاب شایع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں عورتوں کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ ہم ناظرین کی معلومات کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

نوجوان زیادہ تر نوخیز اور نوعمر لڑکیوں کے گرویدہ نظر آتے ہیں، نوجوان ہی پر کیا موقوف ہے عام طور پر مرد نوخیز اور نوعمر لڑکیوں کے بے حد شایق دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ عورت اس کشش اور دلفریبی کا نام نہیں ہے، جو کہ ہم کو نوعمر اور نوخیز لڑکیوں میں دکھائی دیتی ہے۔ حقیقت میں عورت اس کشش اور دلفریبی سے بہت مختلف اور بلند چیز کا نام ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نوجوان اور نوخیز لڑکیوں کے ساتھ مرد کے تفریحی اوقات بڑی اچھی طرح گذر جاتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ تفریحی سامان ہماری معاشرتی زندگی کے اہم مقصد کو بھی پورا کرسکے۔

میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ نوعمر اور نوخیز لڑکیاں ہمارے معاشرتی مقاصد اور ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے میں بہت کم کامیاب ہوتی ہیں کیونکہ ان میں اتنی سمجھ ہی نہیں ہوتی کہ وہ اس اہم ذمہ داری کو سمجھ سکیں جو انکے سر عاید کی گئی ہے۔

دنیا کے اکثر و بیشتر بڑے آدمیوں نے ہمیشہ زیادہ عمر کی عورتوں کو کم عمر لڑکیوں پر ترجیح دی ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ ان بڑے آدمیوں کا شادی سے یہ ہرگز منشا نہ تھا کہ وہ بیوی کو نفس پرستی کے لئے مخصوص کردیں بلکہ انکا منشا یہ تھا کہ وہ ازدواجی زندگی اور معاشرت کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔

امریکہ کے مشہور سیاستداں ولیم ہارلی نے جب ایک چالیس سال کی عمر کی عورت سے شادی کی تو لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی، جب ان سے پوچھا گیا انھوں نے نوجوان لڑکیوں کے مقابلہ میں سن رسیدہ عورت کو کیوں پسند کیا تو آپ نے جواب دیا۔ کہ مجھے محبوبہ کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ یہاں محبوبہ بننے والی لڑکیوں کی کوئی کمی نہیں۔ مجھ کو ایک بیوی کی ضرورت تھی۔ اور وہ صرف ایک تجربہ کار عورت ہی صحیح معنوں میں ثابت ہوسکتی ہے"۔

یہ حقیقت ہے کہ کم عمر لڑکیوں کے مقابلہ میں ایک سنجیدہ اور سمجھدار عورت کہیں زیادہ بہتر بیوی ثابت ہوتی ہے: وہ مردوں کی فطرت کو بھی سمجھنے لگتی ہے۔ اور اس میں نوجوان لڑکیوں کے مقابلہ میں عاقبت اندیشی اور برداشت بھی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اعداد و شمار کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے زیادہ وہ لڑکیاں طلاق حاصل کرتی ہیں جو کم عمری میں عشق و محبت کے بعد شادیاں کرتی ہیں اور سب سے کم وہ عورتیں طلاق حاصل کرتی ہیں جو زیادہ عمر میں سوچ سمجھ کر رشتہ ازدواج میں منسلک ہیں۔

نوجوان اور نوخیز لڑکیاں بلاشبہ تفریح اور دلبستگی کا اچھا ذریعہ ہیں۔ لیکن وہ صحیح معنوں میں عورت اسی وقت بن سکتی ہے جب انکی جوانی ڈھل جائے۔ جب وہ حسن ظاہری کی بجائے حسن باطنی کو سمجھنے لگیں، اور جب ان میں سنجیدگی اور متانت پیدا ہوجائے۔

جرمن جہاز نے ۲ برطانی جہاز ڈبو دیئے

فنچل (مڈیرا) ۱۴ فروری۔ جرمنی کے ایک حملہ آور جہاز نے جو کہ ایک چھوٹا جنگی جہاز ہے برطانی جہازوں کے ایک بیڑہ پر حملہ کردیا جس سے ۲ برطانی

بچوں کی دنیا

اتفاق

ایک لکڑہارے کے تین لڑکے تھے۔ یہ تینوں آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے۔

ایک روز جب بڈھا باپ تھکا ماندہ شام کو گھر آیا تو اس نے دیکھا کہ چھوٹے لڑکے کے خون بہ رہا ہے، دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بھائیوں نے مارا ہے۔ دونوں بھائی خوف کی وجہ سے باپ کی صورت دیکھتے ہی چھپ گئے۔ باپ نے محبت سے دونوں کو پکارا۔ پہلے تو یہ ڈرے مگر پھر ہمت باندھ کر سامنے آکھڑے ہوئے۔ باپ نے تینوں لڑکوں سے کہا دیکھیں تم میں بہادر کون ہے بھلا میرے باندھے ہوئے لکڑیوں کے گٹھے کو تو توڑ دو۔

باپ کا اشارہ پاتے ہی تینوں لڑکے باری باری سے گٹھے پر زور آزمائی کرنے لگے۔ مگر ایک لکڑی سو تو ٹوٹے گٹھا لچکا تک نہیں۔ آخر تینوں ہار کر بیٹھ رہے۔ تب باپ نے گٹھے کو کھول ڈالا اور لڑکوں سے کہا اچھا ایک ایک لکڑی کو توڑ دو۔ لڑکوں نے ذرا سی دیر میں تمام لکڑیاں توڑ کر رکھ دیں۔

باپ نے کہا دیکھا، جب تک لکڑیاں بندھی ہوئی تھیں اسوقت تک تم میں سے کوئی نہ توڑ سکا۔ الگ الگ ہوتے ہی سب ٹوٹ گئیں۔ اسی طرح اگر تم بھی محبت اور اتفاق سے رہوگے تو کوئی طاقت تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ مگر جب تم میں نفاق پیدا ہوجائے گا تو کمزور سے کمزور آدمی بھی تم پر غالب آجائے گا۔

اتفاق کی بدولت انسان کے تمام کام سہولت اور عمدگی کے ساتھ انجام پاتے ہیں اگر ایک ہی معمار گارا بھی بنائے اینٹیں بھی ڈھوئے اور چنائی بھی کرے تو مکان کہیں برسوں میں جاکر تعمیر ہو۔ لیکن اگر بہت سے آدمی مل جل کر کام میں لگ جائیں تو برسوں کا کام دنوں میں ہو رہا ہے۔ بڑی بڑی لڑائیوں میں دیکھا ہے کہ کم تعداد کی فوج بڑی تعداد پر اتفاق کی بدولت غالب آجاتی ہے۔ چیونٹیاں مل جل کر اپنے سے بڑے بڑے کیڑے مکوڑوں کی بھاری لاش کھینچ لے جاتی ہیں۔ اگر ایک چیونٹی چاہے کہ اتنی بڑی چیز اکیلی کھینچکر لے جائے تو ناکام رہے گی۔ شہد کی مکھیوں کو دیکھو کہ ایک ایک مکھی پھولوں سے تھوڑا تھوڑا شہد لاتی ہے مگر جب تمام مکھیوں کا شہد جمع کیا جاتا ہے تو گھر بھر جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اتفاق ہی کی بدولت ہے۔

داتفاق مگس شہد می شود پیدا
خدا یہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

عدالت فوجداری متولی کو حساب داخل کرنے پر سزا دے سکتی ہے

لاہور ۱۳ فروری جسٹس بختی ٹیک چند اور جسٹس بیکٹ پر مشتمل لاہور ہائیکورٹ کی بنچ نے ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک متولی حساب پیش کرنے سے قاصر ہے تو پھر عدالت فوجداری اسے سزا دیکتی ہے یہ فیصلہ اس مقدمہ میں ہوا جو لاہور کے شیعہ لیگ پبلک ایسوسی ایشن نے زیر دفعہ ۶ مسلم وقف ایکٹ ۱۹۲۳ء ایک وقف کے دو متولیوں کے خلاف اس الزام میں دائر کیا تھا کہ انھوں نے ڈسٹرکٹ جج کے اجلاس میں حساب نہیں داخل کیا جیسا کہ قانوناً لازم تھا ہائیکورٹ نے یہ طے کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ جج دیوانی عدالت کی حیثیت سے متولیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرسکتا۔

جاپان کے دفتر خارجہ نے دو نئے وزیر بلکون کے لئے مقرر کئے ہیں ان میں سے ایک یاستہاٹے متعدہ میں اور دوسرا منگا

پردۂ فلم

ترتیب فلم

از جناب ماشاء اللہ صاحب بریلوی

گزشتہ سے پیوستہ

اور اپنے فرایض بہت عمدگی سے انجام دیتے ہیں طویل ذاتی تجربہ ایڈیٹروں کی فلمی صلاحیت کو ترقی دیتا ہے اور فلمسازی کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرلیتے ہیں۔

امریکہ میں بعض ڈایرکٹروں کے مرتبہ پر پہنچنے سے قبل فلم ایڈیٹر رہ چکے ہیں کیونکہ فلم ایڈیٹنگ کے دوران میں سخت محنت و مشقت اور ٹھوس ذاتی تجربہ نے انکو فلمی ترتیب۔ توازن تسلسل رفتار اور پبلک کے فلمی رجحان سے پوری طرح واقف کردیا ہے۔

فلم ایڈیٹر عام پبلک کی اس قدر توجہ کا مرکز نہیں ہوتا ہے جسقدر صنعت فلمسازی کے دوسرے ماہران فن ہوتے ہیں۔ پبلک کی صرف اداکاروں ہی تک نظر آتی ہے۔ عوام کو یہ معلوم بھی نہیں کہ کون شخص فلم ایڈیٹر کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جس کا فلم کی کامیابی میں گہرا ہاتھ ہوتا ہے۔ لیکن ان اصحاب کا جو صنعت فلمسازی کی رگ رگ سے واقف ہیں، پختہ خیال ہے کہ فلم ایڈیٹر ایک زبردست شخصیت رکھتا ہے۔ جو "خاموش ڈایرکٹر" کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ کیونکہ بہت سی کمزوریاں ایڈیٹر کی کاوشوں کی وجہ سے کامیابی کا منھ دیکھتی ہیں، ایک لایق اور قابل ایڈیٹر فلموں کی تازگی اور اسپرٹ میں اضافہ کرتا ہے۔ وہ سینر بورڈ (فلم نامہ) میں درج کئے ہوئے اور ڈایرکٹر کے قلمبند کئے ہوئے بعض واقعات کو رد کرکے اپنی رائے کے مطابق تازہ اور دلچسپ موقع و محل پیدا کرسکتا ہے۔

امریکہ میں کسی تصویر کی تیاری کے دوران میں ڈایرکٹر اور فلم ایڈیٹر ایک جان دو قالب ہوکر رہ جاتے ہیں کیونکہ ڈایرکٹر کے تخیلات کی آخری اور مکمل ترجمانی کرنا فلم ایڈیٹر کا کام ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ فلم ایڈیٹر مختلف فلموں کو ایڈیٹ کرتے اور ہر قسم کے ڈایرکٹر کے خیالات اور زاویہ ہائے نگاہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی وجہ سے اس قدر ایکسپرٹ (ماہر) ہوجاتا ہے کہ جب موقعہ ہاتھ آتا ہے تو وہ نہایت خوبی سے ڈایرکشن کے فرایض انجام دے سکتا ہے۔

ایڈیٹنگ کا فن ذاتی تجربہ کے بغیر نہیں سیکھا جاسکتا یہ صرف ایڈیٹنگ روم کی خاصیت ہے کہ وہاں پر فلمی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جو مستقبل میں رنگ لاتی ہے۔

ایک ڈایرکٹر کو فلم ایڈیٹر کے دماغ کی سخت ضرورت ہے کیونکہ وہ ڈایرکٹر کو مختلف شاٹ، مکالموں، کرداروں کی حرکات اور گوناگوں موقع و محل کو ترتیب دے کر مکمل اور متحد صورت میں پیش کرنے میں انتہائی مدد پہنچاتا ہے۔

فلم ایڈیٹنگ بے ترتیب درکھرے ہوئے سامان کو ایک خوشگوار شکل میں پیش کرنے کا فن ہے حالانکہ ڈایرکٹر اور فلم ایڈیٹر اپنے اپنے بنائے ہوئے ذاتی طریقوں کو استعمال میں لاتے ہیں لیکن ہر چیز کا واقع ہونا فلم ایڈیٹر کے وسیع منظم اور ہنرمند طریقے پر مبنی ہے

برطانیہ کو چھیالیس جنگی جہاز

نیویارک ۱۴ فروری۔ اخبار "نیویارک ہیرالڈ ٹریبون" کو واشنگٹن سے خبر ملی ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ اور سمندری محکمہ کے وزیر کرنل نوکس کے درمیان کانفرنس کے بعد یہ امکان دکھائی دینے لگا ہے کہ امریکہ برطانیہ کو چالیس اور برباد کرنے والے جنگی جہاز سپلائی کرے گا۔

جہاز ڈوب گئے۔ یہ حملہ مڈیرا اور ازورس کے درمیان کیا گیا۔ ان جہازوں کے بچے ہوئے تقریباً سو آدمی آج یہاں اترے۔

لندن ۱۸ فروری۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ کل روس اور بلغاریہ کے درمیان اسکو میں تجارتی بات چیت شروع ہوگئی۔

اقوال زریں

ایک چوکھٹ پر جب ہی سر جھکتا ہے جب در تمام جھکانے والی چوکھٹوں پر سے معزولانہ گذر جائے۔

جب آپ نے کہا کہ میں روشنی ہی کو پسند کرتا ہوں تو ضمناً اس کا بھی اقرار کر لیا کہ تاریکی سے متنفر ہوں۔

دنیا میں سب سے بڑی نعمت اچھی نتیجہ کار کی تمنذی، ہمتوں اور عزم کی کامیابی اور فلاح ہے۔

ہم انسان کی آواز اور نظر کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن خدا کی آواز پر غالب آنے اور اسکی نظر کی تاب لانے کی کس میں طاقت ہے؟

خدا کو شکست کا خوف نہیں۔

نقل کا تنا آسان اور دل خوش کن ہے لیکن بیج کا بونا مشکل اور محنت کا محتاج ہے۔

وقت کی مساعدت دیکھ کر تخم پاشی کرو۔

مقصد کی جگہ دماغ ہے نہ کہ صفحات انجمن۔

مورخین عالم کی صف ایک نئے آنیوالے مورخ کی راہ تک رہی ہے وہ "آزادی ہند" کا مورخ ہوگا۔

موج تبسم

ڈاکٹر: ایک ایسے مریض سے جس کا حافظہ کمزور ہے) دیکھو جی تم آج بھی میرے بل کا روپیہ لیکر نہیں آئے۔

مریض: ڈاکٹر صاحب میں مجبور ہوں میرا حافظہ ابھی تک درست نہیں ہوا ہے اور غالباً حافظہ کے درست ہونے تک آپ کے بل کی ادائیگی کا ہونا ناممکن ہے۔

حاکم (ملزم سے) تمہارے بیان سے پتہ چلا کہ تم نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ تم نے مستغیث کے پتھر مارا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔

ملزم: "جناب والا یہ بالکل غلط ہے اصل واقعہ یہ ہے کہ میں نے اس کے پتھر نہیں مارا بلکہ ایک اینٹ ماری تھی اور اینٹ بھی ایسی جیسے ہر شریف آدمی اٹھا کر مار سکتا ہے، نہایت صاف ستھری اینٹ تھی اس سے زخم لگنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا"

ماں بیٹی کیا عزیز اسکول سے پڑھ کر آ گیا۔

بیٹی: "اماں میں نے عزیز کو آتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن وہ ضرور آ گیا ہے۔

ماں "یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا"

بیٹی: "میز پر طشتری میں جو مٹھائی رکھی ہوئی تھی وہ سب کی سب غائب ہے۔

لندن ۱۳ر فروری۔ جنرل دیگال فرانسیسی مغربی افریقہ کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

دلچسپ معلومات

روس میں پانچ ہزار ایسے ابتدائی اسکول ہیں، جہاں ۳ لاکھ دودھ پیتے بچے سائنٹفک طریق سے پالے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں دودھ پینے کوڑھی بچوں کی تعداد ۱۶۴۹۱ ہے۔

آدمی کے بدن میں تقریباً سوا گیلن خالص عمدہ خون ہوتا ہے۔

سورج اور زمین کا درمیانی فاصلہ ۹ کروڑ اور ۱۳۰ میل ہے۔

سنہ ۱۷۵۲ء سے پہلے ۵ اپریل سال کا پہلا دن (نیوایر ڈے) ہوا کرتا تھا۔

آواز کی رفتار ایک ہزار ایک سو ۴۰ فٹ فی سکنڈ اور روشنی کی رفتار ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل فی سکنڈ ہے

زمین اور چاند کے درمیان دو لاکھ پچاس ہزار میل کا فاصلہ ہے۔

بنگال لحاظ آبادی ہندوستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اسکی آبادی ۵ کروڑ ۱ لاکھ ۴ ہزار ۲ ہے۔

جاپان نے ہٹلر کا مطالبہ مان لیا

لندن ۱۴ر فروری۔ مشرق بعید میں حالات بڑی تیزی کے ساتھ نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ جاپان کی جارحانہ سرگرمیوں سے تمام دنیا کے کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ ہر ہٹلر کی طرف سے جاپان پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ جب جرمنی یورپ میں نئے حملے شروع کرے تو جاپان کو مشرق میں حملہ شروع کر دینا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ جاپان نے ہٹلر کا یہ مطالبہ مان لیا ہے اور اس نے اسکی تیاری شروع کر دی ہے۔ اور ہینان کے ٹاپو پر جاپان اپنی فوج اور ہوائی جہاز جمع کر رہا ہے۔ جہاں سے ہانگ کانگ سنگاپور، برما، ملایا، اور فلپائن پر آسانی کے ساتھ حملہ ہو سکتا ہے۔

ادھر آسٹریلیا کے قایم مقام وزیر اعظم نے ملک کو آگاہ کیا ہے کہ (بحر الکاہل) (پیسفک سمندر) میں لڑائی نئے دور میں قدم رکھ رہی ہے اور نہایت نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ حکومت امریکہ نے مشرق بعید میں رہنے والے تمام امریکنوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ وہاں سے اپنے ملک کو واپس چلے آئیں تاکہ لڑائی چھڑنے کی صورت میں انکی واپسی کا کام دقت طلب ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر کارڈل ہل نے اپنے بیان میں کہا کہ گو امریکنوں کو واپس آنے کا مشورہ دیا گیا ہے لیکن گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ہے۔

چنکنگ کی خبر ہے کہ شانت ساگر میں جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس سے چین کی اصل لڑائی بھی پس پشت پڑ گئی ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ جاپان بہت جلد ہی کوئی قدم اٹھانے والا ہے وہ یا تو ڈچ ایسٹ انڈیز سنگاپور پر اچانک حملہ کریگا۔ جاپان سیام میں بھی اپنے فوجی اڈے قایم کر رہا ہے انڈو چائنا میں وہ پہلے ہی کئی جگہ فوجی اڈے قایم کر چکا ہے۔

لندن اور واشنگٹن کے سرکاری حلقوں نے بحر الکاہل کی نازک صورت حالات کے بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔

لکھنؤ میں ہوائی تحفظ کا مظاہرہ

لکھنؤ ۱۲ر فروری۔ ڈویژنل کمشنروں کی ایک کانفرنس لکھنؤ میں ۱۰ر مارچ کو ہوگی جس میں سر فوڈبرن کا ایک کالکٹر اور ایک سوک گارڈ شریک ہوگا۔ کانفرنس میں ہوائی حملوں سے تحفظ پر غور کیا جائیگا ہوائی تحفظ کا مظاہرہ ہوگا

افسانہ

سیلاب

از جناب پنڈت شام لال صاحب بادہ مولا

پنڈت شام لال کے افسانے نہایت سادہ ہوتے ہیں لیکن محبت کے جذبات میں ڈوبے ہوئے تازہ اشاعت میں ہم پنڈت جی کا ایک نہایت ہی دل گداز اور دردناک افسانہ شائع کر رہے ہیں امید ہے کہ یہ افسانہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں پسند کیا جائے گا۔

بسنت کے دن تھے۔ جنگلی پرندے درختوں پر بیٹھے بیٹھے بسنت کے استقبال کے گیت میٹھی آوازیں گا رہے تھے۔ دن بھر کی محنت کے بعد بھی مہاراجہ جے سنگھ کو کچھ ہاتھ نہ لگا تھا۔ شکار کھیلنے کی دھن میں انھوں نے جنگل کے جنگل چھان مارے تھے۔ کئی ندیوں کو پھاندا تھا۔ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے تھے۔ ان کے چہرے پر پسینے کی موٹی موٹی بوندیں چمک رہی تھیں۔ وہ گھوڑے سے اتر پڑے اور سستانے کے لئے سبز مخمل جیسی گھاس پر لیٹ گئے کہ کہیں دور سے ستار پر گانے کی ایک آواز جس میں شاعری اور موسیقی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ان کے کان میں آئی اس کو سنکر مدتوں کے سوئے ہوئے جذبات کا طوفان جاگ اٹھا۔ وہ علم و ادب کے دلدادہ تھے۔ اور ساتھ ہی موسیقی اور شاعری کے شیدائی وہ جلدی سے گھوڑے پر سوار ہو کر ادھر چل پڑے جہاں سے گانے کی آواز آ رہی تھی ایک کٹیا کے نزدیک پہونچے ہی انھوں نے دیکھا کہ اسکے باہر ایک بیس سالہ نوجوان آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔ اس کی خوبصورت انگلیاں ستار کے تاروں پر رقص کر رہی تھیں۔ جے سنگھ کے قدموں کی چاپ سنتے ہی نوجوان نے ستار رکھ دیا۔ "مہاراج۔ آپ کا یہاں آنا ہماری خوش قسمتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری کٹیا کی قسمت آج جاگ اٹھی ہے" ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد جے سنگھ بولے۔ "نوجوان آج تم نے مجھے اپنے پرانے شاعر کی یاد تازہ کر دی۔ وہ مجھ سے بچھڑ گیا۔ لیکن یہی سمجھتا ہوں۔ آج تمہارے روپ میں میں نے اسکو پا لیا ہے۔ تمہارے گیتوں میں مجھے اس کے سپنے نظر آ رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں راج کوی کے عہدہ پر سرفراز کر دوں۔"

چندر شیکھر اب راج کوی تھا۔ مہاراجہ جے سنگھ کا درباری شاعر اُس کے گیتوں کی قدر کرنے والے بہت تھے۔ خاص کر وہ مہاراج کے دل میں جذبات کا ایک طوفان بپا کر دیتا۔ اس کے ستار کی جھنکار ان کی روح کو تڑپا دیتی۔ اور وہ کبھی کبھی پاگل ہو کر کہہ اٹھتے۔ کہاں ہے شاعر۔ چندر شیکھر ستار کو اٹھا کر اُس کی تاروں میں ایک دلکش نغمہ بھر کر۔ اور ان پر اپنی برف جیسی انگلیوں کو کو پھیر کر سنا دیتا۔

آج ہی شاہی دربار میں ایک بہت بڑا مشاعرہ ہونے والا تھا۔ بڑے بڑے شاعر آئے تھے۔ نئی نئی وضع کے کپڑوں میں ملبوس اور قیمتی کرسیوں پر اپنے اپنے درجہ کے مطابق بیٹھے تھے۔ پہلے شاعر وشو اُٹھے۔ انھوں نے اپنا ستار اٹھا کر ایک دلکش گیت چھیڑ دیا۔ دربار میں مستی چھا گئی اور سب سرشار ہو کر بولے۔ واہ واہ غضب کر دیا۔

پھر دین کی باری تھی۔ انھوں نے ایک گیت سنا دیا۔ اس کا ایک ایک لفظ رنگینیوں سے بھرا ہوا تھا۔ سب نے ایک زبان ہو کر کہا۔ حد ہو گئی۔

اور آخر میں چندر شیکھر کی باری تھی۔ اپنے لمبے لمبے بالوں کو پیچھے کی طرف پھیر کر دھیمی آواز میں اُس نے ستار پر گانا شروع کیا۔

اے چاند آج میں نے دوسرا چاند دیکھ لیا ہے۔ وہ جو تجھ سے زیادہ حسین ہے۔ جس کی مسکراہٹوں میں پھول کھلتے ہیں۔ جس کی آنکھوں میں بجلی چمکتی ہے جس کے چہرے پر حسن کا سمندر لہرا رہا ہے۔ وہ جس نے میرے دل کی سوئی ہوئی آگ کو جگا دیا ہے آگ۔ جس میں جل رہا ہوں۔ اُس نے میری آنکھوں کو آنسوؤں سے مالا مال کر دیا ہے۔ اب میں کیسے کاٹ سکوں گا۔

اس کے بغیر۔ یہ راتیں۔ کالی کالی اور اندھیری راتیں۔ یہ گیت سُنکر سب پھڑک اٹھے۔ جیسے کسی نے انھیں نیند سے جگا دیا ہو، جیسے وہ ایک خوبصورت سپنا دیکھ رہے ہوں جیسے ان کے راز کو کسی نے کہ دل گراں کے سامنے پیش کر دیا ہو۔ دربار "چندر شیکھر کی جے" کی نعروں سے گونج رہا تھا۔ مہاراج نے جے مالا اُنہی کے گلے میں ڈال دی۔

چندر شیکھر میٹھا گیتوں کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا۔ اس کے کمرے کے دروازے کی چک اٹھا کر آہستہ سے داسی نے بند لفافہ اس کے سامنے میز پر رکھ دیا اور چپکے سے باہر چلی گئی۔ شاعر نے ستار کو میز کے سہارے کھڑا کر کے لفافے کو چاک کر دیا۔ اس میں لکھا تھا۔

گیتوں کے شہنشاہ تمہارے گیتوں نے میرے دل کی بستی میں طوفان مچا دیا ہے۔ تمہارے گیت کتنے میٹھے ہیں۔ ان میں درد ہے سوز ہے۔ لیکن کیا میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں کہ آپ میرے جذبات کو کیوں کر اپنے گیتوں میں بھر دیتے ہیں۔ میں نے کل دربار میں آپ کا گیت سنا تھا۔ کیا میں یہ دریافت کر سکتی ہوں۔ کہ آپ کو میرے گیت چرانے کا کیا حق ہے۔ جواب لکھکر میز پر رکھ دیں۔ داسی اسے خود میرے پاس لے آویگی"

آپ کی

راجکماری پپیا

چندر شیکھر نے پیپر اٹھا کر لکھنا شروع کیا۔

"میرے گیتوں کی رانی۔ تم کہتی ہو۔ میں تمہارے جذبات کی چوری کرتا ہوں۔ در اصل بات بھی یہی ہے۔ جب سے میں نے تم کو دیکھا ہے میں بھی تمہارے رنگ میں رنگ گیا ہوں۔ کل خوبصورت رات کو میں نے تمہیں اپنے تخیل کے جوار میں دیکھا تھا۔ دیکھا تھا کہ جیسے تم مجھ سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھیں۔ تمہارے ہونٹوں پر مسکراہٹوں کی دنیا کھیل رہی تھی۔ میں تمہارے ہاتھ کا بوسہ لینا چاہتا تھا۔ لیکن کیا تم بتا سکتی ہو کہ تم نے میرے ہاتھ کو کیوں جھٹک دیا تھا۔

آپ کا

شیکھر

جواب میں اس نے لکھا:

میرے سپنوں کے راجہ۔ تم کہتے ہو۔ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں جھٹک دیا تھا۔ لیکن میں پوچھتی ہوں۔ تم نے میرے ہاتھوں کو کیوں چومنے کی خواہش کی تھی۔ شاعر۔ کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو"

تمہاری

پشپا

چندر شیکھر نے اس کے جواب میں لکھا۔

"میرے سپنوں کی رانی۔ تم مجھ سے پوچھتی ہو۔ کہ کیا میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ لیکن کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ تمہیں مجھ سے پیار نہیں۔ مجھے تم سے پیار ہے۔ گنگا کی دھاروں سے بھی پوتر۔ چاند کی کرنوں سے بھی پاک۔ میں اپنے دل میں تمہاری تصویر کی ہر روز اپنے آنسوؤں سے آرتی اتارتا ہوں۔

تمہارا

شیکھر

پشپا نے لکھا:

میرے راجہ۔ کیا تم بھی سچ مچ روتے ہو۔ لیکن میں کہتی ہوں۔ چاہے رو نہیں۔ ہمارا یہ رونا کبھی ختم نہیں ہوگا۔ شاید ہم رونے کے لئے ہی پیدا کئے گئے تھے۔ ہماری مسکراہٹوں کی دنیا کبھی منور نہ ہوگی۔ ہماری مرادوں کا پودا کبھی پھلے گا نہیں۔ تم جاننا چاہتے ہو۔ کیوں۔ لیکن میں اس کا جواب نہیں دے سکتی۔ ہاں کہہ سکتی ہوں۔ مجھ کو بھول جاؤ۔

تمہاری

پشپا

اور دوسرے ہی دن تاروں کے سائے میں ہی چندر شیکھر وہاں سے چلدیا۔ جانے سے پہلے اُس نے جے سنگھ کو لکھا۔

میرے گیتوں کے قدرداں۔ آج میں اس محل کو چھوڑ کر

(بقیہ صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

ہٹلر نے ہندوستان پر حملہ کیا تو میں ستیہ گرہیوں کی فوج سے اُسکا مقابلہ کرونگا

مہاتما گاندھی کا سنسنی خیز اعلان

کانگریس مکمل آزادی سے کم کسی چیز پر سمجھوتہ نہیں کرسکتی

بمبئی ۱۵ فروری: جس طرح میں برطانیہ کو نقصان پہونچا کر ہندوستان کی بھلائی نہیں چاہتا۔ اسی طرح میں نہیں چاہتا کہ جرمنی کو نقصان پہونچا کر برطانیہ کی بھلائی ہو؟ یہ ہے وہ اعلان جو مہاتما گاندھی نے اخبار ٹائمز آف انڈیا کے ایک آرٹیکل کا جس میں اعتبار کئے گئے تھے۔ جواب دیتے ہوئے کہا۔ مہاتما جی نے اخبار ٹائمز آف انڈیا کو خط بھیجا ہے اس میں مزید فرماتے ہیں کہ اہنسا پر میرا یقین ہے۔ اہنسا سے ہٹلر کے تشدد کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ اُس کا مناسب استعمال کیا جائے۔ چیکوسلاویکیا۔ ڈنمارک آسٹریا اور پولینڈ کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما جی لکھتے ہیں کہ ستیہ گرہ کا طریقہ اس لئے دریافت کیا گیا کہ وہ لوگ جو جسمانی طور پر کمزور ہیں وہ ان کے لوگوں کے مقابلہ میں بے بسی محسوس نہ کریں جو جسمانی طور پر طاقتور اور تباہی کے جدید ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح ہیں۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں ستیہ گرہ کے اس طریقہ پر جنوبی افریقہ میں عمل کیا گیا اور اس کے بعد مختلف اور پریشان کن حالات میں اس پر کامیابی کے ساتھ عمل کیا جارہا ہے اگر فیوہرر (ہٹلر) ہندوستان پر حملہ کردے تو جن طاقتوں سے مجھے مقابلہ کرنا پڑیگا انکے اور ان طاقتوں کے درمیان جن کا مقابلہ کرتا رہا ہوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ اس امکان سے کہ وہ ایک ایک ستیہ گرہی کو مار ڈالے گا تو کوئی خوف پیدا ہوتا ہے اور نہ مایوسی۔ اگر ہندوستان کو اس سخت امتحان سے گذرنا پڑا اور اگر ستیہ گرہیوں نے اچھی تعداد میں فیوہرر کی فوج کا مقابلہ کیا اور وہ سینوں میں لعین لئے بغیر مر گئے تو میرے لئے ایک نیا تجربہ ہوگا چاہے فیوہرر پر اس کا اثر ہو یا نہ ہو لیکن مجھے یقین ہے کہ ان ستیہ گرہیوں کو تاریخ میں کم از کم ان لوگوں کے برابر لکھا جائے گا۔ جن کا افسانوں یا حقیقی تاریخ میں ذکر ہے۔

مہاتما جی کا مفصل خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے جناب۔ آپ نے اپنی اشاعت مورخہ ۷ فروری میں اتنے سوال سے میرے متعلق باتیں لکھی ہیں کہ انکا جواب دینے کی ضرورت ہوئی۔ ۲۔ آپکو اعتقاد نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں اپنے اس عقیدہ پر مضبوطی سے قائم ہوں کہ انسانی فطرت اہنسا کی طرف لوٹ کر آئیگی۔ یہ اہنسا کا جوہر ہے کہ وہ تمام مخالفت پر فتح پالیتی ہے ممکن ہے کہ میں اہنسا کو پورے طور پر ظاہر نہ کرسکوں اور دوسرے لوگ اسے بھی کم ظاہر کرسکیں گے۔ لیکن نہ میں اہنسا کی طاقت کو گھٹاؤنگا اور نہ میں کبھی اہنسا کی طرف لوٹ آنے کی جو صلاحیت ہے اس پر بے اعتمادی بھی ظاہر کرونگا۔ آپ نے اپنی بے اعتمادی کی تائید میں جو تصویریں پیش کی ہیں وہ سب افسوسناک ہیں کیونکہ ان میں سے کوئی قابل اطلاق نہیں۔ کسی شخص کو محض اس لئے اہنسا تک نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے ہتھیار ڈالدیئے۔ چیکوسلاویکیہ۔ ڈنمارک۔ آسٹریا اور پولینڈ والوں نے ممکن ہے انتہائی ناقابلانہ کام کیا ہو۔ لیکن انھوں نے یقیناً اہنسا تک عمل نہیں کیا۔ اگر وہ کامیاب مسلح مدافعت کرسکتے تو ضرور کرتے اور اپنے اہل ملک کی نیک نامی کے مستحق ہوتے مدافعت کے ناکام رہنے پر انکو الزام دینا میرا کام نہیں ہے۔ اس قسم کے موقعوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اور اس مقصد کے لئے کہ جسمانی طور پر کمزور لوگ ان لوگوں کے سامنے بے بسی محسوس نہ کریں۔ جو جسمانی طور پر قوی ہیں اور تباہی کے بعد جدید ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح ہیں۔ ستیاگرہ کا طریقہ معلوم کیا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں جنوبی افریقہ میں اس طریقہ پر عمل کیا گیا۔ اور اس کے بعد سے مختلف اور پریشان کن حالات میں پوری کامیابی کے ساتھ عمل ہورہا ہے۔ اگر میں یہ کہوں تو آپ مجھے معاف کریں گے کہ اگر فیوہرر ہندوستان پر حملہ کردے تو اس وقت مجھے جن طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا ان میں اور ان طاقتوں میں جن کا مقابلہ کرتا رہا ہوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ یہ امکان خوف یا مایوسی کا باعث نہیں ہے کہ ہٹلر ایک ایک ستیہ گرہی کو ماردیگا۔ اگر ہندوستان کو اس مصیبت ناک امتحان سے گزرنا پڑا اور اگر اچھی خاصی تعداد میں ستیاگرہیوں نے فیوہرر کی فوج کا مقابلہ کیا تو وہ اپنے سینوں میں بغض لئے بغیر مرگئے تو یہ میرے لئے ایک نیا تجربہ ہوگا۔ فیوہرر اس کا کوئی عملی اثر نہ لے لیکن مجھے یقین ہے کہ تاریخ میں ان ستیہ گرہیوں کے ناموں کا کم از کم ان بہادروں کے ہم پلہ تو ذکر ہوگا۔ جن کا حقیقی تاریخ اور افسانوں میں بیان موجود ہے لیکن جب آپ میرے ساتھیوں کی ایمانداری یا اہنسا پر شبہ کرتے ہیں تو آپکی بنیاد زیادہ مضبوط نہیں رہتی۔ اور آپکو پونا کا رزولیوشن میرے منہ پر مارنے کا حق ہے میں پہلے ہی اقرار کرچکا ہوں کہ پونا کا رزولیوشن پاس نہ ہوتا لیکن میری وقتی کمزوری کی وجہ سے پاس ہوگیا۔ ایمانداری کی کمی یا ناقص اہنسا کے متعلق میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ مستقبل ثابت کردیگا کہ ستیاگرہی صرف نام نہاد ہیں یا ایسے ہی ایماندار اور سچے ہیں۔ جیسے بنی نوع انسان ہوسکتے ہیں میں تسلیم کرتا ہوں کہ کچھ منافق بھی گھس آئے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ زبردست اکثریت سچے لوگوں کی ہے۔ کانگریس نے اپنی اہنسا کی حدوں کو کافی واضح کردیا ہے کیونکہ جہاں تک میں انکو پہچانتا ہوں۔ انکو اگر میں نہیں پہچانتا تو کوئی نہیں پہچانتا —

ان کے واضح کردہ حدود کے اندر انکی اہنسا ہر قسم کی ترغیب اور لالچ سے بالاتر ہے۔ اگر مولانا صاحب کے حدود میں متعین عقیدہ کے ساتھی مجھے ملگئے تو فیوہرر کی فوج کا اہنسا تک مقابلہ کرونگا یہ بحث طلب سوال ہے کہ آیا اس قسم کی اہنسا امتحان میں پوری اترتی ہے یا نہیں۔ پریس اور تقریر کی کھلی آزادی کے مطالبہ کو مجھ سے منسوب کرنے میں آپ حق بجانب نہیں ہیں۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ کھلی آزادی ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ اہنسا سے مطابقت رکھتی ہو مجھے نہیں معلوم کہ کانگریسی وزیروں کا معین عمل حدوں سے تجاوز کرگیا۔ اگر ایسا ہوا تو یقیناً کانگریس کی اعلان کردہ پالیسی کے خلاف تھا اور وہ میرے نزدیک کوئی رہنمائی یا کسوٹی نہیں ہوسکتا۔

سب سے بیرحمانہ حملہ اس الزام میں ہے کہ میرا آزادی تقریر کا مطالبہ برطانیہ سے سیاسی مراعات لینے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر سول نافرمانی کا دباؤ ڈالکر سیاسی مراعات مانگی جائیں تو اس سے بڑی کوئی سیاسی غلطی نہیں ہوگی۔ عوام اس حقیقت سے واقف ہیں کہ پونا کا رزولیوشن حذف ہوگیا اور جب تک جنگ جاری ہے حذف رہے گا۔ اگر سچائی کے ساتھ تقریر کی آزادی کا حق تسلیم کرلیا گیا۔ اور موجودہ حالت بحال کردیگئی تو سول نافرمانی یقیناً بند کردی جائیگی۔ میں نے گزشتہ تحریکوں میں یہ نہیں کہا تھا کہ تحریک لمبی چلے گی۔ لیکن اس مرتبہ میں نے یہ کہا ہے کیونکہ جنگ کے دوران میں کامل آزادی کے کم کسی چیز پر کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ اس کی صاف وجہ یہ ہے کہ جنگ میں آدمیوں اور روپے سے باعملی امداد کرنے کی پابندی نہیں ہوسکتی۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ اہنسا کی رسی پانسی لوٹ کر آجائے گی۔ جسپر گزشتہ ۳۰ برس تک کانگریس چلتی رہی ہے اور جنگ کے دوران خواہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے آزادی نہیں مل سکتی پس جہاں تک مجھے معلوم ہے کانگریس ایسی آزادی سے مطمئن ہوگی جسمیں وہ اہنسا کا پورا نشو ونما کرسکے کانگریس کا مطالبہ پوری قوم اور سب پارٹیوں کا مطالبہ ہے۔

آپ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ سب ہوتے ہوئے کیا یہ مناسب یا اخلاقی طور پر صحیح ہے کہ میں اپنی موجودہ سیاسی جدوجہد جاری رکھوں آپ نے خود ہی اس کا جواب نفی میں دے لیا ہے لیکن میں آپکے جواب کو تسلیم نہیں کرتا پہلی بات تو یہ ہے کہ جیسا میں اوپر کہہ چکا ہوں میں آپ کے بیان کئے ہوئے واقعات کو تسلیم نہیں کرتا۔ دوسرے آپ کے جواب کو تسلیم کرکے میں گویا اپنا پورا دیوالیہ پن تسلیم کرلونگا۔ اور جو یقین میں نے غیر متزلزل طور پر اہنسا کے کمال میں آدھی صدی سے قائم رکھا ہے اس کے لئے میں غیر مخلص ہو جاؤنگا۔ بظاہر چاہے میں فیل ہو جاؤں۔ لیکن یہ خطرہ برداشت کرتے ہوئے بھی کہ مجھکو بالکل غلط سمجھا جائے گا۔ مجھے زندہ رہکر اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اور یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ میں ہندوستان برطانیہ اور بنی نوع انسان کی سیوا کررہا ہوں میں برطانیہ کی قیمت پر ہندوستان کا بھلا ویسے ہی نہیں چاہتا جیسے جرمنی کی قیمت پر برطانیہ کا بھلا نہیں چاہتا۔ ہٹلروں کا تو تانا بانا لگا رہیگا جو لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ فیوہرر (ہٹلر) کے ہار جانے پر انکی اسپرٹ مرجائے گی۔ وہ سخت غلطی پر ہیں اصل سوال تو یہ ہے کہ ہم اس اسپرٹ کا مقابلہ کیسے کرسکتے ہیں۔ ہنسا سے یا اہنسا سے اگر ہم اہنسا سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہم اس اسپرٹ کی پرورش کرتے ہیں اور اگر ہم اہنسا سے مقابلہ کرتے ہیں تو اس اسپرٹ کو ناکارہ کردیتے ہیں۔

آپ مجھ سے کہتے ہیں کہ اندرونی اتحاد کے کام میں لگ جاؤ اس کے لئے میرا جذبہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا اہنسا کے لئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ گھر کے باہر میں نے جو سب سے پہلا اہنسا تک تجربہ کیا وہ اسی اتحاد کو ترقی دینے کا تھا اور مجھے بہت کامیابی ہوئی اس لئے آپ میری یہ بات یقین رکھیں کہ میری کوشش اتحاد معطل نہیں ہوئی ہے بلکہ اسوقت اور زیادہ زوردار ہوگئی ہے۔ اہنسا تمک کوشش کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ اگر اس میں ناکامی ہو تو صرف انھیں لوگوں کو نقصان پہونچے گا۔ جو اس میں مصروف تھے جبکہ اس کی کامیابی کا فائدہ ہر طرف پہنچے گا۔

سر عبداللہ ہارون کا بیان!

کراچی ۱۳ فروری۔ سر عبداللہ ہارون صدر سندھ مسلم لیگ نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ مسٹر جناح نے سندھ کے متعلق جو کچھ کہہ دیا ہے اس پوزیشن سے انکے ہٹنے کا ذرا بھی امکان نہیں ہے اس بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ کل سندھ پراونشل مسلم لیگ کی ایک میٹنگ ہوئی تھی جسمیں کانگریس پارٹی چند سندھ ممبران اور خان بہادر اللہ بخش کے اس اصرار پر غور کیا گیا کہ مولانا آزاد کے انتظام کے خفیہ حصہ پر عملدرآمد کیا جائے مگر اس میٹنگ میں باقاعدہ کوئی فیصلہ نہیں ہوا میں نے آج صبح مسٹر جناح سے ٹیلیفون پر بات چیت کی تھی۔ انھوں نے کہا کہ میں سختی سے اپنے اس بیان پر قایم ہوں جو میں نے سندھ کے معاملات کے متعلق حال میں دیا ہے۔

لنکا اور ہندوستان کی بات چیت

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں حکومت نے تحریک پیش کی کہ حال ہی میں ہندوستان اور لنکا کے درمیان جو گفت و شنید ہوئی تھی اسکی بابت وہ رپورٹ پر غور کیا جائے۔ سر رضا علی نے اس تحریک پر ترمیم پیش کی کہ لنکا اور ہندوستان کی بات چیت میں حکومت ہند نے جو رویہ اختیار کیا ہے یہ اسمبلی اس کی تائید کرتی ہے اور حال ہی میں گورنر لنکا نے اسٹیٹ کونسل کے نام جو پیغام دیا ہے اسکو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔" یہ ترمیم بغیر رائے شماری کے منظور ہوگئی۔

حکومت برما کی نئی تجویزیں!

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ آج سہ پہر کو امپیریل سکریٹریٹ میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ڈیلیگیشن اور برمی ڈیلیگیشن میں ملاقات ہوئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت برما نے نئے معاہدہ کے لئے جو تجویزیں پیش کی ہیں انھیں کے بارے میں آج یہ ملاقات ہوئی۔ برما کے ڈیلیگیٹوں نے ہندوستان کی تجویزوں کے بارے میں اپنے خیالات ظاہر کئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا

ڈپارٹمنٹ آف لیبر

جنگی مستریوں کے متعلق

ڈیفنس سروسیز۔ آرڈیننس فیکٹریوں اور سول انڈسٹری کی ٹیکنیکل شاخوں میں ماہر مستریوں کی تربیت کے لئے ابھی تک امیدواروں کی ضرورت ہے۔

۲۔ تربیت حاصل کرنے کے لئے امیدواروں میں مندرجہ ذیل صفات کا ہونا ضروری ہے۔

(اے) برطانی ہندوستان کا باشندہ یا دیسی ریاستوں کا باشندہ ہو۔

(بی) عمر ۱۸ سال سے ۴۰ سال تک کے درمیان ہو۔

(سی) تندرست ہو اور اچھے چال چلن کا ہو۔

(ڈی) آسانی سے پڑھ لکھ سکتا ہو اور معمولی میزان وغیرہ لگا سکتا ہو۔

(ای) کسی بھی درسگاہ اور تربیت کے مرکز میں جو اس کے لئے تجویز کی جائیگی تربیت حاصل کرنے کے لئے رضامند ہو۔

(۳) ان امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی جو مڈل پاس ہونگے اور جنھیں انگریزی کی بھی واقفیت ہوگی

(۴) تربیت لینے کی کوئی فیس نہیں لی جائیگی بلکہ میٹرک پاس امیدوار کو پچیس روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائیگا۔ اور جو میٹرک پاس نہ ہوگا اسے بیس روپیہ ماہانہ وظیفہ ملے گا۔ تربیت کی میعاد بدلتی رہیگی مگر کسی صورت میں ایک سال سے زاید نہ ہوگی۔ ان امیدوارونکو جنھیں پہلے کی تربیت اور تجربہ حاصل ہوگا۔ مزدوری امتحان پاس کرلینے کے بعد فوراً ہی ملازمت مل جائے گی۔

(۵) امیدواروں کو اپنی درخواستوں میں یہ لکھنا ہوگا کہ تربیت پوری کرنے کے بعد وہ اگر انھیں کہا گیا تو ڈیفنس سروسیز کی کسی ٹیکنیکل شاخ میں اپنا نام لکھوائیں گے اور اگر نہیں کہا گیا تو کوئی ایسی ملازمت منظور کرلیں گے جو یا تو آرڈیننس فیکٹری میں یا سول انڈسٹری میں ان کے لئے رکھی گئی ہوگی۔ ٹریننگ کورس میں داخلہ سے پہلے امیدوارونکو تحریری طور پر یہ لکھکر دینا ہوگا۔ اس میں بھی یہ لکھا ہوگا کہ اگر امیدوار اپنی اس تحریر کو کسی وجہ سے پورا نہ کرسکا تو وہ حکومت ہند کو وظیفہ کی وہ تمام رقم واپس کردے گا جو اسے ملی ہے۔

(۶) ڈیفنس سروسیز کی ٹیکنیکل شاخوں میں بھرتی کا یہ مطلب بھی ہوگا کہ اسے حکم دیا گیا تو وہ ملک سے باہر بھی جاکر خدمت انجام دیگا۔

(۷) کسی تربیت یافتہ امیدوار کو ملازمت لازمی طور پر مل جانا ضروری نہیں ہے اور حکومت ہند کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی وقت بھی وجہ بتائے بغیر کسی امیدوار کو ٹریننگ کورس سے خارج کردے۔

(۸) ان کورسوں میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے فارم مندرجہ ذیل افسر سے مل سکتے ہیں۔ جنکے پاس یہ فارم بھر کر واپس کئے جانے چاہئیں۔ انتخاب سے پہلے قابل امیدواروں کو اپنے خرچ پر ایک سلیکشن کمیٹی کے روبرو پیش ہونا پڑے گا۔

چیرمین

دی یونائیٹڈ پراونسز نیشنل سروس لیبر ٹریبونل

آفس آف دی لیبر کمشنر کانپور

برطانیہ اور ترکی کے افسروں کی کانفرنس

استنبول ۱۴ فروری۔ حکومت ترکی نے اپنا جہاز برطانی وزیر اور اس کے اسٹاف کو بخارسٹ سے واپس لانے کے لئے برطانی سفارتخانہ کے سپرد کردیا ہے اس جہاز میں برطانی سفارتخانہ کے ملازموں کے علاوہ وہ تمام برطانی باشندے بھی سوار ہونگے جو کہ اب تک رومانیہ میں ہیں۔ یہ جہاز اتوار کو استنبول پہنچ جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ اور بلجم کے وزیر بھی اس جہاز سے واپس آجائینگے۔ ترکی کے اس جہاز کی روانگی سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ رومانیہ ترکی کے ساتھ اپنی سمندری آمدورفت کا

سلسلہ فوراً ہی توڑنے والا ہے۔ انقرہ کی خبر ہے کہ وسطی مشرقی کمانڈ کے برطانی فوجی مشن کے افسروں اور ترکی جنرل اسٹاف کے نمائندوں کے درمیان آخری میٹنگ آج یہاں منعقد ہوئی۔ جنرل مارشل کارنوال اور ہوائی وائس مارشل ایلمرسٹ جو کہ ترکی کے فوجی علاقوں کا دورہ کرکے واپس آئے ہیں اور ایڈمرل میودرڈ کے لئے نمائندہ کمانڈر انچیف سمندری بیڑہ نے ترکی کے ڈیلی گیشن سے ملاقات کی۔ ترکی کے ڈیلی گیشن میں جنرل عظم اور ڈپٹی چیف جنرل اسٹاف شامل تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ بات چیت نہایت خوشگوار طریقہ پر ہوئی اور دونوں فریق نہایت اطمینان بخش خیال کرتے ہیں جنرل مارشل کارنوال اور ہوائی وائس ایلمرسٹ جلد ہی جنرل ویول سے معاملہ کی رپورٹ کرنے جانے والے ہیں۔ مگر خیال ہے کہ وہ جلد ہی ترکی واپس آجائینگے

برطانیہ کی مدد کرنیوالا بل پاس

واشنگٹن ۱۳ فروری۔ امریکن سنیٹ کی بیرونی معاملوں کی کمیٹی نے برطانیہ کی امداد کرنے والا بل ۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۵ ووٹوں سے منظور کرلیا ہے۔ اب بل سنیٹ میں جائے گا۔

سنیٹ کمیٹی نے جو بل پاس کیا ہے وہ وہی ہے جو کہ امریکن پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے۔ مغربی کرہ ارض کے باہر مسلح فوجیں بھیجنے کے متعلق پریزیڈنٹ کے اختیارات محدود کرنے کی تجویز کمیٹی نے مسترد کردی ہے۔ سنیٹ میں بل پر سوموار سے بحث شروع ہوگی۔ امید ہے کہ بحث دو ہفتہ تک جاری رہے گی۔ بل کی اسوقت مندرجہ ذیل صورت ہے۔

پریزیڈنٹ کو ۳۰ جون ۱۹۴۳ء تک اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ملک کی حکومت کے لئے جس کا بچاؤ امریکہ کے بچاؤ کے لئے ضروری ہوا۔ ایسا سامان جنگ تیار کرائیں یا مہیا کریں جس کی اس کی ضرورت ہو۔ لیکن اس قسم کے ٹھیکہ کی میعاد جولائی ۱۹۴۶ء سے آگے نہیں ہونا چاہیئے۔ پریزیڈنٹ کو بھی یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسی حکومتوں کو کوئی بھی سامان جنگ ان شرطوں پر منتقل کرسکتے ہیں جو کہ وہ مناسب خیال کریں۔ لیکن اس سے پہلے انکو فوج اور سمندری بیڑہ کے افسران اعلیٰ سے مشورہ کرنا ہوگا۔ اور جو سامان امریکہ کے موجودہ سمندری یا فوجی محکمہ کا منتقل کیا جائے اس کی قیمت ایک ارب ۳۰ کروڑ ڈالر سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن آئندہ امداد کی مالی قیمت محدود نہیں ہوگی۔ یہ سچ ہے کہ کانگریس کا دعویٰ ہے کہ اسکو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہاؤسوں کے رزولیوشن کے ذریعہ پریزیڈنٹ کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں وہ انکو جب چاہے منسوخ کرسکتی ہے لیکن اس بارے میں شبہ ہے آیا آئینی طور پر اسکو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اہم عملی پہلو یہ ہے کہ بل کے ذریعہ لمبے چوڑے پروگرام کا تو اختیار دیدیا گیا ہے لیکن اس کے لئے پریزیڈنٹ کو روپے کی جو ضرورت پڑیگی اس کے لئے انکو کانگریس سے ہی درخواست کرنا ہوگی۔

یوپی میں بالغوں کی تعلیم

لکھنؤ ۱۳ فروری۔ حکومت یوپی کے تعلیمی توسیع کی اسکیم جنوری ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی تھی اس وقت سے ۱۹۴۰ء کے خاتمہ تک ۲۶۳۱۸ بالغوں کو تعلیم دیگئی تھی جنمیں سے ۶۰۱۶ عورتیں تھیں اور ۲۲۰۵ قیدی تھے سرکاری لائبریریوں میں ۲۲۸۷۹۹۱ کتابیں جاری ہیں اور ان لائبریریوں کی تعداد ۹۶۷ سے بڑھکر ۳۶۰۰ ہوگئی ریڈنگ روم میں جنمیں ہندی اردو رسالے سپلائی کئے جاتے ہیں۔ دیہات میں ۹۰۰ بالغوں کے اسکول میں ایک جگہ جب تعلیم دی جاچکی ہے تو اسکول دوسرے گاؤں میں منتقل کردیا جاتا ہے امدادی اسکولوں کی تعداد ۵۷۹ ہے سال زیر رپورٹ میں ۱۶ ضلعوں میں بالغ عورتوں کے لئے سو اسکول کھولے گئے۔ گرام سدھار کے محکمہ نے عورتوں کے لئے پچاس ویلفیر سنٹر ضلع فیض آباد میں کھولے جہاں کتابیں رسالے اور ہفتہ وار اخبار سپلائی

کئے گئے۔ ۱۰ انسپکٹر جنرل پولیس یوپی سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر ضلع میں پولیس کانسٹبلوں اور چوکیداروں کے لئے پانچ پانچ اسکول کھولے جائیں۔ بعض ضلعوں میں کام شروع بھی ہوگیا ہے اور باقی ضلعوں میں کھولنے کا انتظام ہورہا ہے اس محکمہ نے ہندی اور اردو میں جنگ کے متعلق نقشے تیار کرائے جو ۲۰۰۰ ریڈنگ روموں میں تقسیم کئے گئے۔ ایک جنگی اٹلس اور موجودہ سامان جنگ کے متعلق ایک کتاب لائبریریوں اور ریڈنگ روموں کو سپلائی کیگئی

روس اور جاپان میں سمجھوتہ کا امکان

واشنگٹن ۱۵ فروری۔ "پبلک کے ہر ممبر پر یہ بات روشن ہو جانا چاہیئے کہ سمندر پار حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں جس سے ایک نہایت نازک صورت حالات پیدا ہوگئی ہے"۔ یہ ہے وہ اعلان جو نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر فریسر نے کیا ہے۔ وزیر اعظم نے مزید فرمایا کہ جنگی کیبنٹ اور حکومت تمام حالات اور واقعات پر صرف روزانہ ہی نہیں بلکہ ہر گھڑی پوری توجہ سے غور کررہی ہے۔ اور اہل نیوزی لینڈ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ ملک کے بچاؤ کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔

آسٹریلیا کی جنگی کونسل نے اس قسم کا اعلان کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسٹریلیا بھی حالات کو بہت تشویشناک خیال کرتا ہے۔ بحر الکاہل میں خطرناک صورت حالات کے پیش نظر ریاستہائے متحدہ امریکہ نے بحر الکاہل کے ٹاپو سموا میں ایک نئی فوجی چھاؤنی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے لئے ۱۶ لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی گئی ہے۔ اس چھاؤنی کی اہمیت کے بارے میں ایک فوجی ماہر کی شہادت لی جارہی ہے۔

جاپان اور روس کے تعلقات کے بارے میں جاپان کے وزیر خارجہ اور جاپان کے سفیر مقیم ماسکو نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہورہے ہیں ماسکو میں جاپانی سفیر نے کہا ادھر تو جرمنی اور جاپان کے درمیان معاہدہ ہوچکا ہے ادھر روس اور جرمنی میں سمجھوتہ ہے اس سے جاپان اور روس کے درمیان اچھے تعلقات پیدا ہونے کی قوی امید ہے۔ امریکہ اور جاپان کے تعلقات گو اس وقت کشیدہ ہیں لیکن نئے جاپانی سفیر نے پریزیڈنٹ روزولٹ کو یقین دلایا ہے کہ جاپان امریکہ سے بگاڑ پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ مشرق بعید کی خطرناک صورت حالات کے پیش نظر برطانیہ نے شمالی ملایا میں اپنی فوجی طاقت بڑھانا شروع کردی ہے۔

برطانیہ کے صلح کے مقاصد

لندن ۱۳ فروری۔ آج برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر جان مارٹن نے دریافت کیا آیا حکومت برطانیہ نے حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ سے صلح کے مقصدوں کے بارے میں مشورہ کیا ہے۔ مسٹر چرچل نے جواب دیا کہ ریاستہائے متحدہ کے لوگ اس بات کو کہ ہم کس لئے لڑ رہے ہیں اور ہمارا کیا مقصد ہے اتنی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ آجتک یہ سوال کسی نے نہیں اٹھایا۔

یوپی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

بریلی ۱۲ فروری۔ یوپی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بریلی میں ۲۳ فروری کی صبح کو ہوگا۔ صدر نتخب اور دوسرے سرکردہ ارکان ۲۲ فروری کو سہ پہر آجائینگے۔ اور انھیں ٹی پارٹی دی جائے گی۔ کانفرنس اسلامیہ ہائی اسکول میں ہوگی۔ مسٹر مسعود الحسن سکریٹری استقبالیہ کمیٹی کی نگرانی میں تیاریاں ہورہی ہیں۔ ڈیلی گیٹوں کے ٹھہرنے کا انتظام بھی مسلم ہائی اسکول ہی میں ہے۔ جہاں کانفرنس ہوگی۔ بہت سی تجویزوں کے نوٹس آگئے ہیں اجلاس ۹½ بجے صبح شروع ہوگا۔

لندن ۱۰ فروری۔ سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے کہ جنوری میں ہوائی حملوں سے ۱۵۰۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ۲۰۱۲ آدمی زخمی ہوئے۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ کوپر ایلین اینڈ کمپنی کے چوراہے سے پرمٹ پولیس کی چوکی تک سڑک نمبر ۱۵ کے دونوں طرف کی پٹریوں پر خشک کھرنجہ لگانے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔
کام کا تخمینہ ۶۱۴۸ روپیہ 6/48/- ہے۔
ٹنڈر ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو ۳ ½ بجے شام تک وصول کئے جاویں گے۔
ٹنڈر کی دو کاپیوں کا ایک سٹ دو روپیہ -/2 قیمت میں میونسپل آفس کانپور میں ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو ۳ بجے شام تک مل سکتا ہے۔
دیگر اطلاعات کسی کام کے دن ۱۱ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔
دستخط بی۔ پی۔ سریواستوا
چیرمین
میونسپل بورڈ۔ کانپور

نوٹس بابتہ مردم شماری

کانپور کی آبادی کا شمار ۲۲ فروری سنہ ۱۹۴۱ء لغایتہ یکم مارچ سنہ ۱۹۴۱ء ہوگا اس میں عوام کی امداد کی ضرورت ہے تاکہ کام مردم شماری کا مکمل طور سے کامیابی کے ساتھ ہو سکے اس لئے عوام سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ شمار کنندگان کو جو ان کے مکانات پر میعاد مذکورہ کے اندر پہونچیں ہر ضروری امداد دی جاوے۔ اور صحیح جوابات ان سوالات کے جو کئے جاویں دئے جاویں۔
مردم شماری ایکٹ کے بموجب جو افسران مردم شماری سوالات کریں انکی بابتہ ہر ایک شخص اس بات کا قانوناً پابند ہے کہ ان کے جوابات جہاں تک اس کے علم میں ہوں صحیح بتلائے۔
واضح رہے کہ یہ اطلاعات جو مردم شماری میں لکھی جاوینگی بالکل خفیہ رہے گی۔ اور بجز وجہ مردم شماری کے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہ ہوں گی۔
مردم شماری افسر
ضلع کانپور

نہر سویز پر بمباری

قاہرہ ۱۸ فروری۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے آج صبح نہر سویز کے علاقہ پر بمباری کی بم گرائے گئے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ سرکاری بیان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ زیریں مصر کے چند یوپی علاقوں میں ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجی۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ پاور ہاؤس سے ایلگن مل روڈ کے ریلوے چوراہے تک کی بغلی نالیاں بنانے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔
کام کا تخمینہ ۱۹۱۸ روپیہ 8/91/- Rs. ہے۔
ٹنڈر ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو ۳ ½ بجے شام تک وصول کئے جاویں گے۔
ٹنڈر کی دو کاپیوں کا ایک سٹ دو روپیہ -/2 قیمت میں میونسپل آفس کانپور میں ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو ۳ بجے شام تک مل سکتا ہے۔
دیگر اطلاعات کسی کام کے دن ۱۱ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔
دستخط بی۔ پی۔ سریواستوا
چیرمین
میونسپل بورڈ، کانپور

انعامی مقابلہ

جونیر ریڈ کراس کا انعامی مقابلہ یکم مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کے بجائے اب ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو منعقد ہوگا۔ کیونکہ صوبہ میں مردم شماری کی وجہ سے یہ مقررشدہ تاریخ مناسب نہیں ہے۔ اس لئے کہ مدرسین مردم شماری کے کام میں مشغول رہیں گے اور تعلیمی درسگاہیں بند رہیں گی۔
آنریری سکرٹری
ڈسٹرکٹ جونیر ریڈ کراس سوسائٹی کانپور

ہنگری اور بلغاریہ میں تمدنی سمجھوتہ

لندن۔ ۱۹ فروری۔ بوڈاپسٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بلغاریہ اور ہنگری کے درمیان ایک تمدنی سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ گلس بازار کے چوراہے سے گورنر ائن کفری ہائی اسکول تک ۴ فٹ کے قطر کا اسٹارم واٹر سیور بنانے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔
کام کا تخمینہ ۹۲۸۳ روپیہ 92 83/- Rs. ہے۔
ٹنڈر ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو ۳ ½ بجے شام تک وصول کئے جاویں گے۔
ٹنڈر کی دو کاپیوں کا ایک سٹ دو روپیہ -/2 قیمت میں میونسپل آفس کانپور میں ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کو ۳ بجے شام تک مل سکتا ہے۔
دیگر اطلاعات کسی کام کے دن ۱۱ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک میونسپل انجینیر کے دفتر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔
دستخط بی۔ پی۔ سریواستوا
چیرمین
میونسپل بورڈ، کانپور

انجمن وطن

مکرم بندہ! السلام علیکم۔ مندرجہ ذیل چند سطور اپنے موقر اخبار کی حالیہ اشاعت میں درج فرما کر شکر گذار فرمائیں۔
یوم تعلیم کے سلسلہ میں ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۱ء کو انجمن وطن کانپور نے امسال نئے انداز سے اپنے زیر اہتمام شہر کے خاص خاص گزرگاہوں پر جہالت کے نقائص اور علم کے فوائد پر جلی حرفوں میں پوسٹر لکھوا کر آویزاں کرائے تاکہ عوام میں بیداری پیدا ہو، یہ طریقہ درحقیقت بہت مفید ثابت ہوا۔
انجمن وطن کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ بتاریخ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۱ء دفتر انجمن وطن واقع گرجا گھر نئی سڑک میں منعقد ہوا جسمیں اتفاق رائے حسب ذیل تجویز پاس ہوئی: "انجمن وطن کا مجلس عاملہ کا یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ عوام میں مردم شماری کے متعلق جو غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے انجمن جلد سے جلد عملی قدم اٹھائے اور عوام کو مجبور کرے کہ وہ اپنی صحیح تعداد درج کرائیں۔
حبیب الرحمن سکرٹری

امریکہ کا امدادی بل

ٹوکیو۔ ۱۸ فروری۔ جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں برطانیہ کی امداد کے لئے جو بل پیش ہے اس کے پاس ہونے کا انگلینڈ پر جرمن حملہ کے پروگرام پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا کیونکہ اس بل پر چھ ماہ سے پہلے عملدرآمد نہیں ہو سکے گا۔

حکومت سیام کا بیان

بنک کاک ۱۹ فروری، حکومت سیام نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ برطانیہ کے جنگی جہاز سونکھیا لا سے کچھ فاصلہ پر سیام کے سمندروں میں گشت لگا رہے ہیں اور کہ انگریزی فوج سیام کے سرحد پر جمع ہو رہی ہے۔ حکومت نے ان افواہوں کی تحقیقات کرلی ہے جن سے جنوبی علاقہ کے لوگوں میں گھبراہٹ پھیل گئی تھی۔

برطانیہ کی امداد کی حمایت

لندن ۱۹ فروری۔ مسٹر وینینٹ نے جو کہ برطانیہ میں امریکہ کے نئے سفیر مقرر ہوئے ہیں، امریکہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے برطانیہ کو فوراً امداد دینے کی حمایت کی انہوں نے مسٹر چرچل کے الفاظ دہرائے کہ اگر امریکہ ہتھیار دیتا رہے تو برطانیہ اپنا کام بخوبی ختم کرے گا۔

انگریزی فوجیں سیام کی سرحد پر

شنگھائی۔ ۲۰ فروری۔ سنگاپور میں آسٹریلین فوجوں کی آمد کا چین کے فوجی حلقوں پر بہت جلد رد عمل ہوا ہے۔ جاپانی فوج کے ایک ترجمان میجر کنایوا کیا مانے کہا کہ برطانیہ نے جو کچھ کارروائی کی ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مشرق بعید میں امن کو تقویت پہونچا رہا ہے۔ سیام کی سرحد پر آسٹریلین کی فوجوں کے بھیجنے کے یہ معنی ہیں کہ برطانیہ سیام پر دباؤ ڈالنا چاہتا ہے۔
میلبورن کی خبر ہے کہ قائم مقام وزیر اعظم مسٹر فیڈن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریلیا کے ڈیفنس سسٹم پر نظر ثانی کرنے کے بعد حکومت نے کسی ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مزید احتیاطی تدبیریں اختیار کرلی ہیں آپ نے مزید کہا کہ نہ تو ایسا کام کیا جائے گا اور نہ ایسی کوئی بات کہی جائے گی جس سے بحر الکاہل کا امن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اگر لڑائی ہمارے دروازہ پر آگئی تو ہمیں ہمارا قصور نہیں ہوگا۔ کسی شخص کو یہ نہ سوچنا چاہئے کہ ہم بیچارگی کی حالت میں ہیں یا ہم اس کڑی آزمائش کے اہل نہیں ہیں۔

ترکی کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

لندن ۲۰ فروری بلغاریہ اور ترکی کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے ترکی کے ایک ڈپٹی نے کہا کہ اس سے ترکی کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اس نے برطانیہ کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس پر وہ بدستور قائم ہے اور ان کو ہر حالت میں پورا کرے گا۔

مسٹر جناح اور مسٹر فضل الحق کی خط و کتابت

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسٹر جناح کا جواب

۱۴ جنوری ۱۹۴۱ء کو مسٹر جناح نے مسٹر فضل الحق کو مندرجہ ذیل جواب دیا۔

"ڈیر مسٹر فضل الحق۔ آپ کا خط مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۰ء موصول ہوا میں جلد جواب نہ دے سکا کیونکہ کام کا زیادہ زور تھا۔ اور میں سفر میں رہا۔

حقیقتاً میں نہیں جانتا کہ میں اس معاملہ میں کیا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس تحریک کے متعلق اخبارات جو کچھ لکھ رہے ہیں اسے آپ دیکھ رہے ہوں گے۔ آپ نے حال ہی میں پونا سے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ آپ کا مطلب غلط سمجھا گیا۔ خیر میں عوام کو تو کوئی الزام نہیں دیتا۔ لیکن میں نے شروع ہی میں کہا تھا کہ یہ بڑی غیر دانشمندانہ تحریک ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ مسلم لیگ میں پھوٹ ڈالنا آپ کا مقصد نہ تھا۔ میں آپ کی صلح اور سمجھوتہ کی خواہش کی بہت قدر کرتا ہوں اور مجھ سے زیادہ صلح اور سمجھوتہ کا کوئی خواہشمند نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ سمجھوتہ کیونکر ہو؟ جب دوسرے فریق نے جنگ چھیڑ دی ہے۔ اور وہ آپ کے سر پر پستول رکھے کھڑا ہے۔ تو آپ میرے لئے کیا کام تجویز کرتے ہیں؟ کانگریس کے سول نافرمانی شروع کرنے کا آپ کا کیا مقصد اور منشا سمجھتے ہیں؟ کیا یہ ظاہر بات نہیں کہ کانگریس برطانوی حکومت کو اپنے مطالبات کے سامنے جھکانا چاہتی ہے؟ کسکو نقصان پہونچا کر؟ ہم سے بالا بالا اور ہمیں نقصان پہونچا کر۔ آپ پرانے اور تجربہ کار سیاستداں ہیں اور ایک پکے جنگجو ہونے کی حیثیت سے ان حالات میں مجھ سے کیا توقع کرسکتے ہیں۔

آپکا خیراندیش ایم۔ اے جناح

مسٹر فضل الحق کا خط

۷ر جنوری ۱۹۴۱ء کو مسٹر فضل الحق نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

"ڈیر مسٹر جناح۔ آپ کا خط موصول ہوا۔ میں آپکے نقطۂ نظر کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ مگر یقیناً کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ بہرحال میں سردست کچھ نہیں کر رہا ہوں اور معاملات کو خود بخود آہستہ آہستہ سلجھنے کا موقع دے رہا ہوں۔ حقیقت میں میں حالات بغور دیکھ رہا ہوں اگر کوئی خاص بات ہوئی تو مطلع کروں گا۔

آپکا مخلص اے۔ کے فضل الحق

مسٹر جناح کا تار

۱۲ر جنوری کو مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل تار بھیجا۔

"میری توجہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک خبر کی طرف دلائی گئی ہے جسمیں ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے آپ کی تحریک کے بارے میں ہماری خط و کتابت کا ایک خلاصہ پیش کیا گیا ہے یہ خبر صحیح طور سے مرتب نہیں کی گئی۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ خبر کلکتہ سے ملی ہے میں تجویز کرتا ہوں کہ مکمل خط و کتابت شائع کردی جائے۔ جناح

مسٹر فضل الحق کا تار

۲۲ر جنوری ۱۹۴۱ء مسٹر فضل الحق نے مندرجہ ذیل تار دیا

"آپ کا تار پڑھکر تعجب ہوا۔ مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے۔ میں ایک خط لکھ رہا ہوں کیا آپ اس خط کا انتظار کریں گے؟ وزیر اعظم بنگال

۲۳ر جنوری ۱۹۴۱ء کو مسٹر فضل الحق نے مندرجہ ذیل خط بھیجا۔

"ڈیر مسٹر جناح۔ میری ہندو مسلم اتحاد کی تحریک کے بارے میں اخبارات میں جو غلط خبر چھپی ہے۔ اس کے متعلق میں نے کل آپ کو ایک تار بھیجا تھا۔ جیسا کہ میں تار میں لکھ چکا

اور نہ وہ میری نظر سے گذرے۔ آپ کہتے ہیں کہ کلکتہ سے ان کا کھوج لگا۔ میں نے تحقیقات کی لیکن نہیں کہہ سکتا کہ کون شخص مجرم ہوسکتا ہے اگر آپ پوری خط و کتابت شائع کردیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن میں درخواست کرونگا کہ یہ سوچ لیجئے کہ اس کے شائع ہونے سے معاملات کہیں اور زیادہ خراب تو نہیں ہو جائیں گے۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ ایک بیان نکال دیں۔ جس میں غلط بیانیوں کی طرف اشارہ کردیں اور ظاہر کردیں کہ اصل حقیقتیں کیا ہیں مجھے پورا پورا یقین ہے کہ اتحاد کی یہ تحریک ضرور کامیاب ہوگی۔ کیونکہ غیر مسلم فرقوں نے رغبت کا ذرا بھی اظہار نہیں کیا۔ ان حالات میں ہماری خط و کتابت جو اس وقت ہوئی تھی جبکہ میں پُرامید تھا شائع ہونے سے کوئی مفید مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ میں اب بھی مفاہمت کا انتہائی خواہشمند ہوں۔ لیکن جب دوسرے فریق غیر روادار ہوں تو مفاہمت کیلئے کام کرنا ناممکن ہے۔ اُمید ہے کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے آپ میرے نقطۂ نظر پر غور کریں گے۔

آپکا مخلص اے۔ کے فضل الحق

فرانسیسی بیڑہ فرانسیسی رہیگا

لندن ۵ر فروری۔ غیر شکست خوردہ فرانسیسی بحری بیڑہ کا کمانڈر انچیف ہونیکی حیثیت سے ایڈمرل ڈارلن نے رشی سے پیرس کو روانہ ہونے سے پہلے بیان دیا کہ فرانسیسی بیڑہ فرانسیسی اور فرانسیسی رہیگا۔ اگر اسکو چیلنج کیا گیا تو وہ اپنی اور اپنی فرانسیسی سلطنت کی حفاظت کریگا۔

آسٹریلیا کو شدید خطرہ

سڈنی ۱۳ر فروری۔ آسٹریلیا کے لوگوں کو آج ایک سرکاری بیان کے ذریعہ آگاہ کیا گیا ہے کہ لڑائی ایک نہایت خوفناک ناوک اور نئے دور میں داخل ہوگئی ہے۔ یہ سرکاری بیان مشاورتی جنگی کونسل کی میٹنگ کے بعد شایع کیا۔ میٹنگ میں لڑائی کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

قائم مقام وزیر اعظم مسٹر فیڈن اور لیبر لیڈر مسٹر کرٹن نے ایک مشترکہ بیان میں فرمایا کہ کونسل نے بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق ایک بحری تار پر غور کیا۔ کل کونسل کا اجلاس پھر صورت حالات پر غور کرنے کے لئے ہوگا جس میں جنرل سٹاف کے اعلا افسران برطانی کمانڈر انچیف سر رابرٹ بروک پوپھم کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ بیان میں لکھا ہے کہ ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ جنگی کونسل کی رائے میں لڑائی اب ایک نئے دور میں قدم رکھ رہی ہے جو کہ نہایت نازک ہے۔ مستقبل میں کیا ہوگا اس کا کسی کو کچھ علم نہیں ہے لیکن جو بات صاف ہے وہ یہ ہے کہ آسٹریلیا کے تحفظ کا تقاضہ ہے کہ ملک کے بچاؤ کی تدبیروں میں نہ تو ذرا دیر کرنا چاہئے اور نہ اس کی ضرورت کے بارے میں کوئی شبہ کرنا چاہئے۔ اور ملک کو زیادہ سے زیادہ تیاری کرنا چاہیئے۔

برطانیہ کی امداد کرنے کی حمایت

واشنگٹن ۱۳ر فروری۔ کل رات مسٹر ونڈل ولکی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریپبلکن پارٹی کو برطانیہ کی امداد کرنے کی پوری حمایت کرنا چاہیئے۔ مسٹر چرچل کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ولکی نے کہا کہ میں برطانیہ میں دنیا کے سب سے بڑے آدمی سے ملا۔ اگر ناروے، ہالینڈ، اور بلجیم کی طرح انگلینڈ بھی ہار گیا تو امریکہ جمہوریت کی حفاظت نہ کرسکے گا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ میں نے امریکہ کے بڑے افسروں سے معلوم کیا ہے کہ اور انکی رائے ہے کہ

افسانہ
سیلاب

(بقیہ صفحہ ۴)

جاتا ہوں۔ مجھے دکھائی دیتا ہے کہ میری کٹیا مجھے پکار پکار کر بلا رہی ہے۔ دل جانا نہیں چاہتا۔ لیکن اب میرے لئے یہاں ٹھہرنا بھی اپنے بس کی بات نہیں۔ میرا دل دنیا سے بھر گیا ہے۔ میں پھر اس گمنام جھونپڑی میں گمنام زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔　　آپ کا

چندر شیکھر

چندر شیکھر کو گئے ہوئے چھ مہینے ہوگئے تھے۔ پہلے پہل ان کے جانے کی خبر سنکر لشپا کو بہت خوشی ہوئی تھی۔ مگر اب اس کو معلوم ہو رہا تھا کہ اس کا کچھ کھو گیا ہے۔ وہ سوچتی تھی۔ کیا میں اپنی زندگی ان کے بغیر کاٹ سکوں گی۔ کیا میں ان کو بھلا کر خوش رہوں گی۔ ہاں مجھے ان کو بھلانا چاہئے۔ مگر کیا یہ میرے بس کی بات ہے۔ اندھیری رات تھی۔ باہر بجلی چمک رہی تھی۔ آج وہ بھوکے شیر کی طرح گرج رہی تھی۔ جیسے اُس نے خاموش نہ رہنے کی قسم کھائی ہے۔ آندھی درختوں کو اکھاڑ اکھاڑ کر آگے بڑھ رہی تھی اس نے بھی آج اپنے دشمنوں سے فیصلہ کن جنگ کی ٹھان لی تھی اور ادھر لشپا کھڑی سوچ رہی تھی۔ کیا آج کی رات میں ان کے بغیر کاٹ سکوں گی۔ آخر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ آج جنگل میں چلی جائے گی۔ اسی کٹیا میں جہاں چندر شیکھر بیٹھے ہوئے ہوں۔ وہ اپنے روٹھے ہوئے راجہ کو منائے گی۔ وہ اپنے پچھلے پاپوں کو اپنے آنسوؤں سے دھو کر اس سے معافی مانگ لے گی۔ اس نے ارادہ کیا۔ ارادہ جس میں ہمالیہ کی بلندی ہو۔ جس میں چٹان کی سختی ہو۔ اور جس میں دریا کی روانی۔ اس نے ارادہ کیا۔ وہ آج اور ابھی ان کے پاس جائے گی۔ آندھی۔ طوفان۔ بجلی ایک سچے عاشق کو اپنے ارادے سے ہلا نہیں سکتے۔ اور وہ وہاں سے چل کھڑی ہوئی۔ وہ جا رہی تھی۔ آندھی جس قدر زور سے چلتی وہ سوچتی اگر آج آندھی نہ ہوتی تو کیا میں اپنے پیارے سے ملنے جا سکتی۔ وہ پہاڑ کے دامن میں پہونچ گئی۔ پہاڑ پر چڑھکر جنگل میں سے چلنا شروع کیا اور تب اس نے جنگل کی خاموشی کو چیرتا ہوا ایک گیت سُنا۔ وہی گیت جس نے اس کے دل میں محبت کی آگ روشن کی تھی۔ وہ اس کو سن کر پاگل ہوئی۔ کیا یہ میرے راجہ گا رہے ہیں۔　　چندر شیکھر۔

چندر شیکھر اس نے زور زور سے چلانا شروع کیا۔ میرے راجہ کیا تم مجھکو تڑپانا ہی جانتے ہو۔ کیا۔ چندر شیکھر نے اس آواز کو سنا۔ اپنی آنسوؤں کی دھار پونچھ کر وہ سوچنے لگا۔ کون لشپا۔ نہیں۔ لیکن اس طوفان میں۔ کیا میں سچ مچ اس کی آواز سُن رہا ہوں۔ اس نے ستار زمین پر ٹپک دیا اور بے تحاشا بھاگتے ہوئے چلا چلا کر پکارنے لگا۔ لشپا میری رانی۔ میں آیا ٹھہرو اور تب وہ لشپا کی آواز کی طرف دوڑنے لگا۔ اس وقت آسمان پر بجلی چمک رہی تھی۔ اور اس کی مدہم روشنی میں انھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ لشپا نے شیکھر کو اور شیکھر نے لشپا کو۔ دونوں بے تاب ہوکر ایک دوسرے کی طرف دوڑنے لگے۔ لیکن بیچ میں ایک نالہ تھا۔ انہیں اس بات کا خیال نہ رہا۔ لشپا نالے کے نزدیک پہنچ تو اُس نے زور سے کہا۔ شاعر دیکھو میں آئی۔ اور تب وہ اس کی طرف لپکی۔ لیکن نالے میں دھڑام کے ساتھ گر کر ایک چیخ کے ساتھ بہ گئی۔ شاعر نے بدحواس ہوکر کہا ٹھہرو لشپا۔ لیکن وہ بھی اس نالے میں بہ گیا۔ بادلوں کا گڑگنا اور بجلی کا گرجنا بند ہوگیا۔ طوفان رک گیا۔ ابر کے کالے پہاڑ کے پیچھے جگمگ جگمگ کرتے ہوئے چاند نے میٹھی آواز میں گا کر کہا۔

"پریت کی ریت یہی ہے بابا۔ جیتے جی مر جانا۔ مر مر کریاں جی اُٹھتے ہیں، جی جی کر مر جانا۔"

برطانیہ کے کتنے جہاز ڈوبے

لندن ۱۲ر فروری سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ۲ر فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے ۱۱ جہاز ڈوبے جن کا وزن ۲۰،۴۲۹ ٹن تھا۔ تین ۶۲ ۲۹ ٹن تھا یعنی کل ۱۵ جہاز ڈوبے جن کا وزن ۵۷،۲۶۳ ٹن تھا۔ یہ نقصان ماہ جنوری کے نقصان سے کچھ زیادہ ہے۔

دیہاتی صنعتوں کیلئے قرض

لکھنؤ ۱۱ر فروری۔ حکومت یوپی نے ایک اسکیم منظور کی ہے جسکی رو سے ڈائرکٹر محکمہ صنعت و تجارت یوپی کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ تھوڑی مدت کے لئے سات سال تک کا قرض ضمانتوں پر مختلف افراد یا غیر رجسٹری شدہ جماعتوں کو ڈیڑھ ہزار روپے تک اور کوآپریٹو سوسائٹیوں اور گرام سدھار کے محکمہ کو پانچ ہزار روپے تک کی رقمیں دیہات میں گھریلو صنعتیں چلانے کے لئے دیں موزوں صورتوں میں اس سے زیادہ رقم بھی دی جاسکتی ہے۔ سود کی شرح یکم اپریل سے مقرر کی جائیگی جو اس شرح سے ایک فیصدی سے زیادہ نہ ہوگی جس شرح سے حکومت خود قرض لے گی۔

بلقان میں برطانیہ کی پالیسی

لندن ۱۳ر فروری۔ آج برطانیہ پارلمنٹ میں یہ کہا گیا کہ برطانی حکومت بلقان کی صورت حالات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے مگر کسی ریاست پر کوئی دباؤ نہیں ڈال رہی ہے۔

ہٹلر کی تقریر پر امریکہ میں اظہار نفرت

لندن (بذریعہ بحری تار) ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم نیویارک بذریعہ بحری تار مطلع کرتا ہے۔ اپنی تقریر میں ہٹلر نے کہا۔ بلکہ جو دھمکیاں دی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اہل امریکہ کی نفسیات سے بالکل بے بہرہ ہے۔ وہ جب کبھی بھی ایسے غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے تو گویا اہل امریکہ کو جنگ میں حصہ لینے اور اس کو شکست دینے میں مدد کرنے کے لئے اور زیادہ اکساتا ہے۔

ہٹلر کو غالباً یہ یاد نہیں رہتا کہ ایک بڑی قوت اس قسم کا مخاطبہ پسند نہیں کرتی جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ ایک تیسرے درجے کی ایسی معمولی طاقت ہے جسکو حکم احکام دیئے جا سکتے ہیں۔

لندن ۱۳ر فروری۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے امریکہ کے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر توحق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ یکم مارچ سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۹

ادبیات

جذباتِ کیف

از جناب حافظ عبد الغنی صاحب کیف کانپوری

بے خودی غالب تھی لیکن پھر بھی اتنا ہوش تھا
حال دل پوچھا کئے وہ اور میں خاموش تھا

تیرے جلوے سامنے تھے لیکن اس کو کیا کروں
بے خبر اتنا ہی تھا میں جتنا مجھ کو ہوش تھا

اک زمانہ وہ بھی تھا جس پر کہ مجھ کو ناز ہے
اے سراپا حسن تو تھا اور مرا آغوش تھا

تجھ کو بھی معلوم ہے کچھ اپنے عاشق کا مآل
رات جو رویا کیا اور صبح کو خاموش تھا

ناامیدی نامرادی ہر قدم پر ساتھ تھی
تھا سراپا یاس لیکن دل میں میرے جوش تھا

وہ نہ سمجھیں دیکھنا جرم محبت بزم میں
یوں کئے تھا نیچی نظریں اس لئے خاموش تھا

وہ خمار آلودہ نظریں وہ ادائے دلفریب
حشر برپا کر رہی تھیں اور میں خاموش تھا

درحقیقت جستجو میں جب میں اس کی گم ہوا
پھر مرا ساقی مرا ساغر مرا آغوش تھا

کیف کیوں تو اس قدر گم کردہ منزل ہو گیا
کیسی تیری جستجو تھی اور کیسا ہوش تھا

دنیائے اسلام

عراق کے اخبارات کی رائیں

"عراق ٹائمز" کی تازہ ترین اشاعت میں مندرجہ ذیل خبریں شائع ہوئی ہیں۔

سید فائق السامرائی ڈائرکٹر آف میونسپلیٹیز ایک اسکیم پیش کرنے والے ہیں جس کے تحت میں ہر سال کربلائے معلے ..... ۸۰ سے ..... ۱۰ غریب زائرین کو فائدہ پہونچے گا۔ یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ ان کے قیام کا انتظام کیا جائے گا۔ ابھی تک یہ لوگ کربلائے معلے میں سردیوں اور گرمیوں میں زیر آسمان پڑے رہتے تھے۔ اور اس طرح اپنا وقت گذارتے تھے۔ تمام رات یہ لوگ گلیوں میں سوتے تھے۔ جب یہ جدید اسکیم مکمل ہو جائیگی تو اس وقت یہ تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ یہ اسکیم اس صورت میں پیش کی گئی ہے کہ بڑی زبردست کارواں سرائے بنائی جائے جس میں بکثرت چھوٹے چھوٹے کمرے ہوں جن میں ایک شخص کے لئے گنجائش ہو سکے اور اس قسم کے کمرے بھی بنائے جائیں جن میں ایک پورا خاندان ٹھیر سکے۔ کارواں سرائے اس طرز پر تعمیر کی جا رہی ہے کہ اس میں کئی ہزار غریب زائرین کی گنجائش ہو سکے اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے ۱۵ ایکڑ زمین کا رقبہ خرید بھی لیا گیا ہے۔ بغیر کسی معاوضے کے ان لوگوں کے قیام کا انتظام کیا جائے گا۔ اس کارواں سرائے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے موٹر کاروں اور لاریوں پر ایک بالواسطہ ٹیکس لگایا جائے گا۔ یہ ٹیکس ہر موٹر کار سے جس میں بارہ مسافر ہوں ساٹھ فلوس کے حساب سے پولیس اس وقت لے گی جب وہ شہر کے موٹر خانوں میں جاکر ٹھیری ہوں گی۔ وہ زائر جو کربلا بذریعہ ٹرین آئیں گے یہی ٹیکس اس شرح سے ادا کریں گے۔ میونسپلٹی کے جاری کردہ ٹکٹ ریلوں کے ٹکٹ پر چسپاں کر دیئے جائیں گے اور ریل کے ٹکٹ گھروں میں یہ رقم جمع کی جائے گی۔

ایوان نائبین میں حکومت نے ایک قانون کا مسودہ پیش کیا ہے جس کی رو سے کوفہ اور نجف اشرف کے درمیان چلنے والی ٹریم کی اجازت کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ یہ تدبیر ٹریم چلانے والی کمپنی کے مالکان کی درخواست پر اختیار کی گئی ہے کیوں کہ کمپنی کا خیال تھا کہ ٹریم جدید ذرائع آمد و رفت کے مقابلے میں کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکتی ہے۔ یہ ٹریم گاڑیاں گھوڑوں سے چلتی تھیں اور کمپنی کے ڈائرکٹروں نے تسلیم کر لیا تھا کہ کمپنی کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ ٹریم کی سڑک کو دوبارہ تعمیر کر کے بجلی سے چلنے والی جدید طرز کی ٹریم کا انتظام ہو سکے۔

اخبار "العالم العربی" رقم طراز ہے۔

حال میں تار کے ذریعہ سے خبریں موصول ہوئی ہیں کہ مصر اور فلسطین کے درمیان خشکی کے راستے سے نئی سڑک کی رسم افتتاح کو ادا کریں گے۔ اس سڑک کے وسیلے سے اور اس راستے سے جو بغداد اور فلسطین کے درمیان پختہ سڑک کی شکل میں بن رہا ہے بغداد اور قاہرہ کے درمیان ایک عمدہ موٹر کے سفر کا راستہ تیار ہو جائے گا اس سے پہلے بھی سلسلہ آمد و رفت ان دونوں سڑکوں کے ساتھ ساتھ جاری ہے اور عراق سے آنے والی موٹر لاریاں حیفہ کے مقام پر سامان اتار دیتی ہیں۔ حیفہ اور بغداد کے مابین ۱۰۶۰ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے جو تین دن میں طے ہوتا ہے اور حیفہ کے مقام پر فلسطین جانے والی یا مصر جانے والی لاریوں میں سامان لاد کر روانہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کا بہت سا مال عراق میں ہو کر گزرنے والے مال ہیں۔ عراق اور مصر کے درمیان سڑک تعمیر ہو جانے سے دونوں ملکوں کی قارت اور اقتصادی تعلقات پر بہت بڑا اثر پڑے گا۔ اور یہ لازم ہے کہ اب ان دونوں ملکوں کے مابین تجارتی معاہدوں کے لئے گفت و شنید شروع ہو جائے کیوں کہ ان معاملات میں اس سے پہلے جو گفت و شنید ہوئی ہے اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔

"عراق ٹائمز" کی تازہ ترین اشاعت میں حسب ذیل خبریں شائع ہوئی ہیں۔

حال میں جنگ کے حالات موافق ہو جانے کے باعث بغداد میں نئے سال کے آغاز کی تقریب کو بڑی امیدوں اور امنگوں کے ساتھ منایا گیا۔ تھیٹر اور سینما میں تماشائیوں کا ہجوم تھا اور لوگوں کے گھروں میں بہت سی دعوتیں اور تقریبیں ہوئیں۔ علویہ کلب نے اس موقع پر سب سے بڑا جشن کیا۔ اس کلب میں حسب معمول نئے سال کی شام کو فینسی ڈریس بال بھی ہوا۔ اس کلب کے ممبروں نے اور دوستوں نے اس میں نہایت فراخدلی سے امداد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۴۵۳ دینار کی رقم بغداد اور شمالی عراق میں وار ریلیف فنڈ میں جمع ہو گئی۔

موصل کے محکمۂ زراعت کی عمارت سے ملا ہوا ایک زمین کا بڑا قطعہ محکمۂ آثار قدیمہ نے اس لیے خرید لیا ہے کہ وہاں موصل اور عراق کے لئے ایک عجائب خانہ قایم کیا جائے۔ توقع کی جاتی ہے کہ جلد ہی عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

علاوہ اس اونی سامان کے جو بغداد کے بننے والوں اور غیر بننے والوں نے برطانوی سپاہیوں مقیم مشرق وسطی کی آسائش کے لئے بھیجے تھے بصرے اور کرمان شاہ اور قیارہ کی خواتین کی ان تھک کوششوں کی بدولت ایک اور پارسل بھیجا جا رہا ہے جس میں ۱۴۵ ٹوپ۔ آٹھ اونی بنیان۔ ۷ مفلر۔ ۲۵ جوڑی موزہ اور ایک دستانوں کا جوڑا ہی مصر میں مقیم فوجوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

بصرے سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حال میں ہندوستان سے وہاں ۱۴۳۰ ٹن گندم پہونچی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اور مال بھی پہونچنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تیغ حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ یکم مارچ سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۹

ہندوستان کی آزادی کا سربنما اعلان

مسٹر ایمری کی براڈ کاسٹ تقریر

*

مسٹر ایمری وزیر ہند نے ۲۴ فروری کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں برطانیہ کے لڑائی کے مقصدوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے متعلق ہماری پالیسی کا اعلان یہ ہے کہ ہندوستان کو بھی ویسی ہی آزادی حاصل ہو جیسی کہ آزاد نو آبادیوں کو یا خود ہمیں حاصل ہے اور ہندوستان کو سلطنت برطانیہ کی قوموں میں برابر کا درجہ حاصل ہو۔

کانگریسی وزارتوں کے استعفے کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ کانگریسی صوبوں میں حکومتیں اسوجہ سے ٹوٹ گئیں کہ کانگریس پارٹی نے جو کہ ہندوستان میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ منظم پارٹی ہے نہ صرف فوری اور غیر مشروط آزادی کا مطالبہ کیا بلکہ جمہوریت کے نام پر ہندوستان کی پیچیدہ قومی زندگی کے اہم عنصروں کے مطالبہ کو رد کرنا چاہا ہندوستان کی فوجی تیاری کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ امن کے زمانہ میں ہندوستان ہندوستانی فوج کی تعداد ایک لاکھ ۶۰ ہزار تھی اور ۶۰ ہزار برطانی سپاہ وہاں تھی لیکن اب اسکی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور اسوقت ہندوستان میں فوج کی تعداد تقریباً ۵ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ جو کہ پورے طور پر مسلح ہے اور نئے رقسم کے ہتھیار اور مشینوں سے ہتھیار بند ہے جو فوج ہندوستان سے باہر جا چکی ہے وہ اس میں شامل نہیں ہے۔ ابھی پروگرام کا یہ پہلا حصہ پورا ہو رہا ہے اسمیں مزید اضافہ کیا جائے گا۔ ذیل میں وزیر ہند کی مکمل تقریر درج کی جاتی ہے:۔

آج تیسرے پہر بی بی سی سے "حالات حاضرہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے وزیر ہند نے بتلایا کہ جو بڑی لڑائی ہم لڑ رہے ہیں اسمیں ہندوستان کا کیا حصہ ہے۔ ہندوستان کے نقشہ میں ہندوستان کو جو فوجی پوزیشن حاصل ہے اور ہندوستان کے پاس آدمیوں کی طاقت اور کچے مال کا جو بڑا ذخیرہ ہے اسکا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان کی فوج بڑی تیزی کے ساتھ سنگاپور اور وسط مشرق میں بھیجی جا رہی ہے۔ ہندوستانی فوجوں نے سب سے پہلے لڑائی پر حملہ کیا اور اس کے بعد ارٹریا اور حبش کی لڑائی میں بڑے بڑے کارنامے دکھلائے۔ انھوں نے ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ لڑائی میں ہندوستانی سپاہی لڑنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

ہماری طرح ہندوستان نے بھی لڑائی کی بہت کم تیاری کی تھی۔ ہماری طرح ہندوستان بھی کھوئے ہوئے وقت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ گزشتہ لڑائی میں ہندوستان نے تربیت یافتہ لڑائی کے میدان میں ۱۵ لاکھ فوج بھیجی تھی۔ وہ اب بھی ایسا ہی کر سکتا ہے کیونکہ ہندوستان میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اپنی خوشی سے فوج میں بھرتی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ آج لڑائی مشینوں کی ہے۔ جس کے لئے ہوائی جہازوں، ہوائی توپوں اور مشینوں کی ضرورت ہے، ہندوستان کے راجوں اور مہاراجوں کی اپنی فوجی روایات ہیں تاج کے ساتھ انکی دیرینہ وفاداری ہے اور پچھلی لڑائی میں انھوں نے اپنی فوج کی خدمات شہنشاہ کے حوالے کر دی تھیں اور انکو اختیار دیدیا تھا کہ وہ ہندوستان میں یا اس کے باہر جہاں چاہیں استعمال کریں۔

ہندوستان کی ہوائی فوج کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان کی ہوائی فوج میں اسی لحاظ سے اضافہ کیا جا رہا ہے جتنے کہ ہوائی جہاز مل سکتے ہیں۔ اضافہ کی صرف یہی حد ہے کیونکہ ہندوستان میں ہوابازی کا شوق ہے اور اس کے نوجوان ہوابازی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اتنی بڑی تعداد میں تیار ہیں کہ ہم انکو تربیت نہیں دے سکتے۔

ہندوستان کے ساحل کی حفاظت کرنے کے لئے نیز سوداگری جہازوں کے تحفظ کے لئے ہندوستان کا سمندری بیڑہ لڑائی لڑنے کے بعد سے تین گنا ہو گیا ہے ہندوستان کے .... ۳ جہازیوں کی وفاداری اور اہلیت قابل تعریف ہے۔

یہ تو رہا فوجی دائرہ میں ہندوستان کا درجہ۔ اب ذرا اخلاقی اور روحانی دائرہ میں اس کا کیا درجہ ہے؟ اس اصول کے ماتحت جس کے لئے ہم لڑ رہے ہیں ہندوستان میں برطانی پالیسی کا کیا تعلق ہے؛ اس پالیسی پر ہندوستان کا کیا ردعمل ہے؛ اور لڑائی کے اصل مسئلہ میں اس میں کیا حصہ ہے۔

وزیر ہند نے کہا کہ ہم آج انفرادی آزادی اور حکومت خود اختیاری کے ماتحت الفاظ کے لئے لڑ رہے ہیں۔ جو کہ سلطنت برطانیہ کی ترقی کے زندہ اصول ہیں۔ ہندوستان کے متعلق ہماری اعلانیہ پالیسی یہ ہے کہ ہندوستان کو بھی ویسی ہی آزادی حاصل ہو جیسی کہ اور نو آبادیوں یا خود ہمیں حاصل ہے اور ہندوستان کو سلطنت برطانیہ کی قوموں میں برابری کا درجہ حاصل ہو۔ دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی آزادی نہیں ہے اور اس سے بڑھکر کوئی درجہ نہیں۔ اس منزل مقصود کی طرف ایک بہت بڑا قدم اسوقت اٹھایا گیا تھا جبکہ ایکٹ بابتہ ۱۹۳۵ء بنایا گیا۔ اس ایکٹ پر آج بھی ہندوستان کے چار صوبوں یعنی پنجاب، بنگال، آسام، اور سندھ میں عمل ہو رہا ہے۔ ان صوبوں میں جنکی آبادی ۸ کروڑ ۰۰ لاکھ ہے۔ ہندوستانی وزیر منتخب پارٹیوں کے رہبر و ذمہ دار ہیں اور ملک کی روزانہ زندگی سے انکا گہرا تعلق ہے۔

دوسرے صوبوں میں اس قسم کی حکومتیں اس وجہ سے ٹوٹ گئیں کہ کانگریس پارٹی جو کہ ہندوستان میں سب سے بڑی اور سب سے منظم پارٹی ہے نہ صرف فوری اور غیر مشروط آزادی چاہتی تھی بلکہ وہ جمہوریت کے نام پر ہندوستان کی پیچیدہ قومی زندگی کے دیگر اہم عناصر کو رد کرنا چاہتی تھی۔

مسٹر ایمری نے ہندوستان کی ۹ کروڑ مسلم آبادی اور ہندوستانی ریاستوں کا بھی ذکر کیا جنکی طویل اور مختلف تاریخ ہے۔ اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہی حکومت برطانیہ نے یہ واضح کر دیا تھا کہ وہ لڑائی کے بعد جلد از جلد ہندوستان کو ایک ایسا آئین دینے کو تیار ہے۔ جو کہ ہندوستانی تخیل کے مطابق ہو لیکن وہ ایک ایسا آئین ہونا چاہئیے۔ جو کہ ہندوستانی قومی زندگی کے خاص خاص عنصروں کے درمیان سمجھوتہ پر مبنی ہو۔ اسوقت کانگریس پارٹی پرائیویٹ طور پر ایک ایسی مہم لڑ رہی ہے جس سے اسکا منشا ہندوستان کی لڑائی میں کوشش میں مداخلت کرنا ہے۔

یہ امر اس عالمگیر رائے سے نہیں ٹکراتی جو کہ ہندوستانی رائے کے مختلف طبقے جنمیں خود کانگریس بھی شامل ہے۔ نازیوں اور فاسسیوں کے خلاف رکھتے ہیں۔ تمام ہندوستان کی عام خواہش یہ ہے کہ ہمیں فتح حاصل ہو۔

گرام سدھار اور کانگریس

ہز اکسیلینسی سر مارس ہلٹ گورنر یوپی آجکل یوپی ضلعوں کا دورہ کر رہے ہیں ..... پہلے گونڈہ اور اس کے بعد بہرایچ اور بلرام پور گئے۔ بہرایچ میں انکی خدمت میں مقامی گرام سدھار ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا جس میں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی درج تھا کہ کانگریسی حکومت کے دور میں باتیں ہی باتیں ہوتی رہیں کچھ کام نہیں ہوا۔

غالباً یہ ایڈریس پیش کرنے والے حضرات نے ہز اکسیلینسی سر مارس ہلٹ کی طبیعت کا جائزہ لیتے ہوئے یہ سمجھا ہوگا کہ چونکہ وہ کانگریس کے خلاف ہیں اور اکثر تقریروں میں سختی سے اس کی پالیسی کی مخالفت کرتے رہتے ہیں اس لئے کانگریسی حکومت کے خلاف کچھ کہنے سے وہ خوش ہونگے لیکن ہز اکسیلینسی سر مارس ہلٹ نے انکی حوصلہ افزائی نہیں کی انہوں نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کانگریس گورنمنٹ کے گرام سدھار کے کام کی تعریف کی اور کہا کہ چونکہ وہ حکومت تھوڑے عرصہ نہیں رہ سکی لہٰذا اس کام کی تکمیل نہیں ہوئی۔

ایڈریس پیش کرنے والے حضرات غالباً یہ نہیں سمجھے کہ ایک حاکم انگریز دقیانوسی قسم کی خوشامد نہیں پسند کرتا جسمیں دوسروں کی بدگوئی کی جائے ان حضرات کو آئندہ اس سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔

ریلوے بجٹ

سر اینڈریو کلو ریلوے ممبر حکومت ہند نے مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں جو ریلوے بجٹ پیش کیا اس میں چودہ اور پندرہ کروڑ کے درمیان بچت دکھائی گئی ہے کل آمدنی ایک ارب ۹ کروڑ روپے کی ہے جو اب تک کسی ریلوے بجٹ میں نہیں دکھائی گئی۔ اس بچت کے باوجود ریل کے کرایہ میں کوئی کمی نہیں کی گئی ہے اگر اور درجوں میں نہیں تو تیسرے درجہ *

جرم میں تین تین ماہ قید محض کی سزا دیگئی ہے

شادی

مسٹر بی. پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کی صاحبزادی مس منورما کی شادی لفٹنٹ نریش کمار سنہا آف حیدر آباد (ولد مسٹر الکھ کمار سنہا سی. آئی. ای. او بی. ای. ریٹائرڈ انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ بہار) کے ساتھ یکم مارچ کو ہوگی۔ جسمیں شہر کے ہر طبقہ کے معززین کو مدعو کیا گیا ہے۔ بارات کا استقبال یکم مارچ ۱۱½ بجے دن کو اسٹیشن پر کیا جائے گا۔ اور ۴½ بجے شام کو دروازہ چار کی رسم ادا کی جائے گی اور بعد اذاں ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

مسٹر جناح

خبر ہے کہ مسٹر ایم اے. جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ ۲۹ مارچ کو کانپور تشریف لاکر دو روز قیام فرمائیں گے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ممبری کے لئے مسٹر مصباح الاسلام بار ایٹ لا مالک کانپور ٹینری کو نامزد کیا ہے۔

ایکزیکیٹو افیسری

معلوم ہوا ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے کانپور ایکزیکیٹو افیسری کے لئے آئی ہوئی درخواستوں میں سے ۱۲۵ امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا ہے جسمیں سے مندرجہ ذیل ۵ اصحاب کانپور کے ہیں۔ (۱) مسٹر کوچرا انجنیر کانپور میونسپل بورڈ (۲) مسٹر کمنز سکریٹری کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ (۳) رائے بہادر رما کانت ڈپٹی کلکٹر کانپور (۴) مسٹر سری کرشن ماتھر ڈپٹی کلکٹر کانپور (۵) پنڈت سری رتن شوکل

آئینہ کانپور

بلیک آؤٹ

۲۵ فروری ۳½ بجے شام کو کچہری کے احاطہ میں ہوائی حملوں سے تحفظ کے طریقہ کا مظاہرہ عام پبلک کے سامنے کیا گیا۔ اس پروگرام میں آگ بجھانے اینٹی گیس اور فرسٹ ایڈ بھی شامل تھا جسمیں پولیس وسیوک گارڈ نے حصہ لیا اس موقعہ پر کمشنر الہ آباد ڈویژن اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان موجود تھے۔

اس کے بعد ۷ بجے سے ۸ بجے رات تک سارے شہر میں اندھیرا رکھا گیا اور ہوابازوں نے پرواز کی تمام شہر کے ہر چوراہوں پر سیوک گارڈ اور پولیس تعینات کر دی گئی تھی۔

ڈاکٹر ایشوری پرشاد

۲۴ فروری کو ڈاکٹر ایشوری پرشاد پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی نے کانپور تشریف لاکر ایس. ڈی. کالج ہال میں طلبا کے ایک جلسہ میں تقریر کی جسمیں آپ نے طلبا کو نصیحت کی کہ وہ ملک کے مختلف مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنے اور کسی سیاسی جماعت میں شامل ہونے سے پہلے اس پر غور کر لینے کی عادت ڈالیں۔ آپ نے طلبا کو ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی نصیحت کی تاکہ وہ ملک کے مستقبل میں کامیابی کے ساتھ اپنا فرض ادا کر سکیں۔

یو۔پی چیمبر آف کامرس

۲۳ فروری کو یوپی چیمبر آف کامرس کا ۲۷ واں جلاس رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایم. بی. ای کی صدارت میں منعقد ہوا اور آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ پریسیڈنٹ۔ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایم بی. ای وائس پریسیڈنٹ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا مسٹر آر. ڈی. ورمائی سکریٹری لالہ رامچندر جوائنٹ سکریٹری رائے بہادر لالہ کرشن لال گپتا

جناب صدر نے اپنے خطبہ صدارت کے درمیان میں جنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اپنے ملک کی حفاظت کے لئے ہمارا فرض ہے کہ حکومت برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ امداد دی جاوے۔

جنگ کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ملک کی بیرونی تجارت کم ہو گئی ہے لہٰذا اب اس امر کی ضرورت ہے کہ حکومت اور تجارتی لوگ اور ملک کے انڈسٹریز کے ماہر ہندوستان کے لئے دوسری مارکٹ تلاش کریں آپ نے اس سلسلہ میں حکومت کی تعریف کی اور کہا کہ حکومت نے کینڈا۔ جنوبی۔ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ اور امریکہ میں ہندوستانی مال کے لئے بازار تلاش کرنے کے ٹریڈ ٹریڈ کمشنروں کو ہدایت کر دی ہے۔

یو۔پی مرچنٹس چیمبر

۲۳ فروری کو یوپی مرچنٹس چیمبر آف کامرس کا سالانہ جلسہ ہوا اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ پریسیڈنٹ لالہ رام رتن گپتا وائس پریسیڈنٹ بابو گوبر پرشاد کپور، ایچ. جی. مصرا

لالہ رام رتن گپتا نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ برطانیہ کی مشکلات اور بہادرانہ جنگ کا احساس کرتے ہوئے اگر ہمارا دل برطانیہ کی امداد کے لئے ہمیں مجبور نہیں کرتا تو یہ ہمارے ضمیر کی کمزوری ہے کہ ہم سیاسی اختلافات کی وجہ سے اپنا فرض نظرانداز کر رہے ہیں جو لوگ برطانیہ کی امداد کر رہے ہیں وہ حقیقت میں ملک کی انڈسٹریز کو مضبوط بنا رہے ہیں اور ملک کے لئے بہبودی کر رہے ہیں۔ آپ نے کانگریس کے طرز عمل پر اظہار افسوس کیا۔

ڈیپوٹیشن

۲۵ فروری کو مسٹر چترویدی پریسیڈنٹ کانپور اسٹوڈنٹ یونین کی رہنمائی میں ایک ڈیپوٹیشن مسٹر چٹرجی وائس چانسلر آگرہ یونیورسٹی سے ملا اور ان طلبا کو جو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار ہیں انکو یونیورسٹی کے امتحانات میں شامل ہونے کی درخواست کی۔

اسکول ڈیبیٹ

۲۳ فروری کو شہر کے اسکولوں کے طلبا کا ایک مباحثہ بھارتیہ ودیالیہ میں ہوا اور گورنمنٹ کھتری ہائی اسکول کے طلبا اول و دوئم آئے اور دوسرے سال کیلئے شیلڈ اسی اسکول کو دی گئی۔

سبد گل

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اطالوی نہایت اچھے باورچی ہوتے ہیں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اطالوی گاتے بہت اچھا ہیں۔ امریکہ کا ایک اخبار اطالویوں کی باورچی گیری کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

جن لوگوں نے اطالویوں کے تیار کئے ہوئے کیک کھائے ہیں وہ یہ ماننے کے لئے مجبور ہو جائینگے کہ اطالیہ سے بڑھ کر باورچی دنیا میں نہیں ہوتا۔

امریکہ کے ایک دوسرے اخبار کو اس رائے سے اختلاف ہے وہ کہتا ہے کہ اطالوی فن موسیقی کے بہت بڑے ماہر ہیں اچنانچہ یہ اخبار لکھتا ہے کہ اطالویوں کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ وہ محض باورچی ہوتے ہیں۔ باورچی ہونے کے ساتھ ساتھ وہ گویئے بھی بہت اچھے ہوتے ہیں۔

اطالیہ کی تازہ ترین اطلاع ہے کہ جرمنوں کے اطالیہ میں پہنچنے کے بعد وہاں بھی "بچے پیدا کرنے کی تحریک" شروع ہوگئی ہے معلوم ہوا ہے کہ مسولینی نے حکم جاری کر دیا ہے کہ اطالیہ کی عورتیں زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کریں"۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ میں جا بجا بچے پیدا کرنے کی تعلیم کے مرکز قایم کر دئیے گئے ہیں۔ جہاں عورتوں کو بچے پیدا کرنے کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ تعلیم کسطرح دیجاتی ہے۔ اور اس تعلیم کے لئے کتنے مہینہ کا کورس مسولینی نے رکھا ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ مسولینی کو عورتوں سے بچے پیدا کرانے کا خیال اسوقت کیوں آیا جب لاکھوں جرمن سپاہی اطالیہ میں پہنچ گئے۔ کہیں مسولینی اطالیہ کے لوگوں میں جرمن خون ہونے کی فکر میں تو نہیں ہے۔

پولینڈ کا ایک اخبار جرمنوں کی شکایات کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

جرمنوں نے پولینڈ میں ایک قیامت برپا کر رکھی ہے ہم بھوکے مر رہے ہیں اور یہ عیش کر رہے ہیں، ہمارے کھیتوں کو انھوں نے اجاڑ دیا۔ اور ہماری بہو بیٹیوں کو یہ اٹھا کر لے جاتے ہیں اور انکی بالجبر عصمت دری کرتے ہیں۔

جرمنوں سے اس سے زیادہ کی اور کیا امید ہو سکتی ہے وہ کوئی مہاتما یا مہنت تو ہیں نہیں جو کسی مذہب کے پابند ہوں۔

کملا نہرو ہسپتال کا افتتاح

الہ آباد ۲۴ر فروری۔ کملا نہرو میموریل ہسپتال کے افتتاح کی تیاریاں سرگرمی کے ساتھ جاری ہیں ۲۸ر فروری کو مہاتما گاندھی افتتاح کی رسم ادا کرینگے۔ اس تقریب میں شرکت کرنے کے لئے بہت سے لوگوں کو بلایا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مہاتما گاندھی نے نومبر ۱۹۳۹ء میں ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس وقت یہ کوشش کی جا رہی تھی کہ ۲۸ر فروری کو جو کملا نہرو کی برسی کی تاریخ ہے ہسپتال کا افتتاح ہو۔ سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے موقع پر کملا نہرو میموریل فنڈ میں تقریباً دو لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا اور اب دو لاکھ سے کچھ اوپر ہو گیا ہے اپیل پانچ لاکھ روپئے کی گئی تھی۔ اس لئے باقی روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے اپیلیں کی جا رہی ہیں افتتاح کے انتظاموں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ڈاکٹر جیوراج مہتا بمبئی سے تشریف لے آئے ہیں۔ چارٹرسٹیز یعنی پنڈت جواہر لال نہرو۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت ور ڈاکٹر کھاٹجو اور سیٹھ جمنا لال بجاج جیل میں ہیں۔ امید ہے کہ باقی ٹرسٹی افتتاح کے وقت موجود ہوں گے۔

برلن ۲۶ر فروری۔ سرکاری جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ دالش ایڈمرل ڈارلن کی سرگرمی ۵

ادب لطیف

موسم بہار میں کسی کی یاد

از جناب مرزا احمد علی بیگ قیصر

آج ساری دنیا بامراد چل رہی ہے۔ ہر طرف شاد و کامرانی کی چہل پہل ہے۔ باغ و صحرا اپنے چپہ چپہ سے بہار کا اعلان کر رہے ہیں۔ برسات کا موسم ہے اور اس کی وجہ سے زمین پر زمرد کا فرش بچھا ہوا ہے، درخت عروسی خلعت سے ملبوس کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔

گھٹائیں جھوم جھوم کر آتی ہیں، برستی ہیں اور تھوڑی ہی دیر کے بعد آسمان صاف اور شستہ نظر آتا ہے۔ بجلی چمکتی ہے اور کوند کر روپوش ہو جاتی ہے۔ پھولوں سے باغ پٹا ہوا ہے اور کیف و سرور کی دعوت دے رہا ہے۔ ان کی جاں نواز مہک روح میں بالیدگی پیدا کر رہی ہے۔ مختصر یہ کہ دنیا میں نشاط اور شگفتگی کا موسم ہے۔ مگر افسوس میرے لئے کچھ نہیں۔ میرا افسردہ اور کملایا ہوا دل جہاں تھا وہیں رہا۔

دنیا میرے اوپر ہنستی ہے۔ لوگ سیر و تفریح میں مشغول ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس، میرا دل کسی کی یاد میں ان تمام عیش و نشاط کی چیزوں کو خیرباد کہہ رہا ہے اور رہ رہ کر یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ:-

دنیا میری بلا جانے مہنگی ہے یا سستی ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں ہستی کی کیا ہستی ہے

ترکی کے وزیر اور مسٹر ایڈن

لندن ۲۷ر فروری آج انقرہ میں ترکی وزیروں اور مسٹر ایڈن اور وزیر اعظم برطانیہ میں بات چیت ہوئی۔ اگرچہ اس بارے میں کوئی سرکاری بیان شائع نہیں ہوا ہے کل مسٹر ایڈن کو ترکی کے وزیروں کی طرف سے ایک پارٹی بھی دی گئی تھی جس میں ایم سراج اوغلو وزیر خارجہ ترکی بھی شامل تھے۔ مسٹر ایڈن اور ترکی وزیروں میں جو کچھ بات چیت ہوئی وہ ابھی تک صیغہ راز میں ہے۔ لیکن اتنا معلوم ہوا ہے کہ کل قریب قریب دن بھر بات چیت ہوتی رہی اب یہ معلوم ہوا ہے کہ مصر سے ترکی کو جاتے ہوئے مسٹر ایڈن جزیرہ سائپرس سے بھی گذرے جو بحر روم میں برطانیہ کا ایک اہم مقبوضہ ہے وہ یہاں کے جنگی انتظامات دیکھکر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے جزیرہ کے گورنر کے ذریعہ وہاں کے رہنے والوں کو ایک پیغام بھی دیا۔

مسٹر ایڈن کے انقرہ پہونچنے سے وہاں کے جرمنوں میں بہت گھبراہٹ پھیل گئی ہے اور جرمن یہ الزام لگا رہے ہیں کہ مسٹر ایڈن ترکی کو جنگ میں پھنسانے آئے ہیں۔ ترکی کے اخباروں کی طرف سے اس کی تردید کی جا رہی ہے۔

جاپانی جنگی جہاز جمع ہو رہے ہیں

شنگھائی - ۲۷ر فروری۔ چین کے اخباروں میں خبر چھپی ہے کہ اسی جرمن اور اطالوی فوجی مشیروں کا ایک دستہ جزیرہ ہینان پہونچ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دستہ پانچ گروہوں میں بٹ جائیگا اور جاپان جنوب کی طرف بڑھنے کا جو خاکہ تیار کر رہا ہے اس میں مدد دیگا۔ یہ بھی خبر ہے کہ جزیرہ ہینان خلیج ٹونکنگ اور آس پاس کے جزیروں کے چاروں طرف ایک سو جاپانی جنگی جہاز جمع ہو رہے ہیں جن میں تباہ کن جہاز ڈوبکنی کشتیاں اور ہوائی جہاز لے کر چلنے والے جہاز بھی شامل ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں ہینان اور فارموسا کو نوے ہزار جاپانی فوج بھیجی گئی ہے۔

اطالوی سومالی لینڈ کی راجدھانی پر قبضہ

نیروبی - ۲۶ر فروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کی فوجوں نے منگل کے دن موگا دیشو پر قبضہ کر لیا جو اطالوی سومالی لینڈ کی راجدھانی ہے۔

عالم نسواں

شوہروں سے محبت کی امید نہ رکھو

لیڈیز جرنل میں ایک خاتون نے "مردوں کی محبت" کے عنوان سے ایک دلچسپ مضمون لکھا ہے جس میں شادی شدہ عورتوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ شوہروں سے محبت کی اُمید نہ رکھیں اس مضمون کے اہم حصوں کا ترجمہ ہم ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں۔

ہر شادی شدہ عورت کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے بیتابانہ محبت کرے لیکن بہت کم ایسی عورتیں ہیں جن کو محبت کرنے والے شوہر ملتے ہیں ورنہ عموماً عورتوں کو اپنے اس جذبہ کو یا تو دبانا پڑتا ہے یا وہ شوہر کی محبت کی جانب سے مایوس ہونے کے بعد قطع تعلق پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عورت کے لئے "محبت" بہت بڑی چیز ہے۔ وہ محبت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ وہ گراں مایہ خزانہ ہے جو مشکل ہی سے کسی عورت کو حاصل ہوتا ہے وہ عورت جسے اتفاق سے کوئی محبت کرنے والا شوہر مل جائے بلاشبہ بے حد خوش نصیب ہے کیونکہ عموماً مرد محبت کے لئے شادی نہیں کیا کرتے بلکہ شادی سے ان کا منشا کچھ اور ہوتا ہے۔

مرد عام طور پر شادی اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو ایک ایسا ساتھی مل جائے جو ان کے خانگی کاروبار کو حسن و خوبی کے ساتھ چلا سکے۔ جو ان کے گھر کی دیکھ بھال کر سکے۔ اور جو ان کے لئے بچے بھی پیدا کر سکے۔ یہ ہے مردوں کی شادی کا اصل مقصد اور اس مقصد سے محبت کو دور کا بھی تعلق نہیں۔

محبت اغراض اور نفسانیت سے ہمیشہ پاک ہوتی ہے لیکن شادی کی بنیاد ہی اغراض اور نفسانیت پر رکھی ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں اگر ہم شادی کے بعد مردوں سے محبت کی امید رکھیں تو یہ ہماری غلطی ہے۔ یاد رکھو شادی محبت کے لئے بہت کم کی جاتی ہے۔ شادی صرف اس لئے کی جاتی ہے تاکہ نظام زندگی کو عورت اور مرد دونوں مل کر پایہ تکمیل کو پہونچا سکیں۔

شادی کے بعد عورتیں محبت کی متلاشی اس لئے اور بھی زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ مرد عموماً شادی سے قبل اپنی بیویوں سے محبت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ لیکن شادی شدہ عورتوں کو شادی کے بعد پتہ چلتا ہے کہ محبت کا یہ ڈرامہ محض نمائشی تھا، کیونکہ چند روز کے اندر اندر یہ ساری محبت ختم ہو جاتی ہے۔ اور ختم ہو بھی جانی چاہئے۔ کیونکہ جسے مرد محبت ظاہر کرتے رہے ہیں وہ درحقیقت محبت نہیں تھی۔ بلکہ محبت کے پردہ میں مرد کی نفسانیت اپنا کام کر رہی تھی۔ طلاق کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر وہی میاں بیوی طلاق لیتے ہیں جو شروع میں محبت کے دعوے کیا کرتے ہیں۔ اگر ان کی محبت سچی اور حقیقی ہوتی تو کبھی طلاق کی نوبت نہ پہونچتی۔ لیکن کیونکہ وہ ایک فریب اور خوبصورت دھوکا تھی اس لئے چند روز کے بعد اصل حقیقت سامنے آجاتی ہے، اور اصل حقیقت کے سامنے آنے کے بعد بدمزگی پیدا ہو جانا قدرتی ہے۔

میں عورتوں اور لڑکیوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ وہ اپنے شوہروں سے عشق و محبت کی کوئی اُمید نہ رکھیں۔ اگر ان کا شوہر ان سے محبت بھرے الفاظ کہے تو اسے بھی ایک فریب ہی سمجھیں کیونکہ عام طور پر مرد محبت کے دعوے تو کیا کرتے ہیں مگر محبت سے ان کو دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔

میں پھر ایک مرتبہ یہ بات بتا دینا چاہتی ہوں کہ شادی محبت کے لئے نہیں کی جاتی بلکہ اس لئے۔ کہ عورت خانگی انتظام کو درست رکھ سکے۔ مرد کے آرام کا خیال رکھے اور مرد کے لئے بچے پیدا کرتے کرتے مر جائے اس سے زیادہ کی جو عورتیں اپنے شوہروں سے اُمید رکھیں گی ان کو مایوسی ہوگی۔

بچوں کی دنیا

ہمت و استقلال

بچو! تم نے امیر تیمور کا نام ضرور سُنا ہو گا اس کو تیمور لنگ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی ایک ٹانگ میں لنگ تھا۔

امیر تیمور کو ایک دن خیال ہوا کہ جسطرح آسمان پر ایک بادشاہ ہے اسی طرح زمین پر بھی ایک ہی حاکم ہونا چاہئیے۔

اس خیال کے آتے ہی اس نے دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس کی سلطنت ایشیائے کوچک سے چین تک اور یورال سے وسط ہند تک پھیل گئی۔

۱۳۹۸ء میں تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جس وقت تیمور ہندوستان کے حملے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس وقت اس کی حالت بہت مذبذب تھی۔ لوگوں نے اس کو ڈرا دیا تھا کہ ہندوستان کے راستہ میں بڑے بڑے پانچ دریا پڑتے ہیں جنکو عبور کرنا دشوار ہے۔ علاوہ ازیں وسیع جنگل اور ان میں اس کثرت سے درندے موجود ہیں کہ کوئی شخص زندہ نہیں بچ سکتا۔

ان بیانات سے کبھی وہ اپنے ارادے سے باز آجاتا اور کبھی پھر آمادہ ہو جاتا تھا۔ آخر تیمور نے مصمم ارادہ کر لیا کہ ہندوستان پر چڑھائی کرونگا اور جو مشکلات پیش آئینگی انکا مردانہ وار مقابلہ کروں گا۔

۱۳۹۸ء میں وہ ہندوستان میں داخل ہوا۔ اور دہلی تک بغیر کسی مقابلے کے چلا آیا۔ دہلی کا بادشاہ اس کے مقابلے کا نہ تھا۔ اس لئے شہر میں داخل ہوتے وقت کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ تیمور نے ہندوستان سے بکثرت مال اور غلام ساتھ لئے اور خوش خوش اپنے دارالسلطنت کو واپس چلا گیا۔

تیمور میں ارادے کی قوت اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ جب کام میں مشغول ہو جاتا اسکو بغیر انجام دئیے نہیں چھوڑتا تھا۔ اس کا خاص راز یہ ہے کہ ایک مرتبہ امیر تیمور بیٹھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک چیونٹی دانے کو لے کر دیوار پر چڑھ رہی ہے۔ تھوڑی دور چڑھتی ہے اور پھر نیچے گر جاتی ہے۔ جب کئی مرتبہ اسی طرح بار بار دانے کو لے کر دیوار پر چڑھتی رہی تو بالآخر ایک مرتبہ اوپر جا پہنچی۔

اسی وقت سے امیر تیمور کے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ اگر انسان کسی کام کو کرنا چاہے تو یقیناً کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہمت نہ ہارے۔ اور ہمیشہ نئی اُمنگیں دل میں لے کر کوشش کرتا رہے۔

بچو! اگر تم بھی کام میں لگے رہو گے اور ہمت نہیں ہارو گے تو ایک دن ضرور کامیاب ہو گے۔ تم میں بھی ارادہ کی قوت اسی قدر مضبوط ہو جائے گی جسقدر امیر تیمور میں تھی ؎

تیمور نے ایک مورچہ زیر دیوار
دیکھا کہ چڑھا دانے کو لیکر سو بار
آخر سر بام جبکہ پہنچا تو کہا
مشکل نہیں کوئی بیش ہمت دشوار

پاکستانی اسکیم ناکارہ ہے

مدراس ۲۶ر فروری مسٹر ... خاں سکریٹری کانگریس مسلم کانفرنس جنوبی ہند نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ اس کانفرنس کی کونسل کے ممبر اپریل میں مسٹر جناح کے مدراس آنے پر ان سے ملیں گے اور ان پر یہ ظاہر کریں گے کہ پاکستان کی اسکیم بالخصوص جہاں تک جنوبی ہند کا تعلق ہے کتنی ناکارہ ہے۔ کونسل نے اپنے ممبروں سے اس کے ہیڈکوارٹرز میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔

پردۂ فلم

ہندوستان کی ایکٹریسیں

کل جن ایکٹریس کا ہندوستان کے ہر فرد کی زبان پر چرچا تھا آج کوئی اس کا نام بھی نہیں لیتا۔ کل جن ایکٹریسوں کی تصویریں کو سینے سے لگائے عشاق پھرتے تھے آج وہ انکا نام بھی بھول چکے ہیں۔ کل جن ایکٹریسوں کی فلمساز خوشامدیں کرتے پھرتے تھے آج وہ خود ملازمت کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے وہ کیا خاص اسباب ہیں جن کی بنا پر ہندوستانی ایکٹریسوں کی شہرت اور مقبولیت عارضی ثابت ہوتی ہے۔ جب مغربی ایکٹریسیں اپنی شہرت اور ہر دلعزیزی کو سالہا سال تک برقرار رکھ سکتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہندوستانی ایکٹریسیں صرف ایک دو تصویروں میں کام کرنے کے بعد فنا ہو جاتی ہیں

ہندوستانی ایکٹریسوں کی اس عارضی شہرت اور کامیابی کا اصل سبب یہ ہے کہ انکو جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوتی ہے وہ ان ایکٹریسوں کے کام یا آرٹ کی ممنون منت نہیں ہوتی بلکہ اگر کوئی تصویر کامیاب ہو جاتی ہے تو اس کی کامیابی کی وجہ سے ان ایکٹریسوں کا بھی پروپگنڈا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب کوئی دوسری تصویر ناکام ثابت ہوتی ہے تو اس کی ناکامی کے ساتھ ساتھ یہ ایکٹریسیں بھی پردہ گمنامی میں چلی جاتی ہیں اور رفتہ رفتہ پبلک انکو بھول جاتی ہے۔

ہندوستانی ایکٹریسوں کے جلد ختم ہونے کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ اگر کسی ایکٹریس کو کسی خاص کمپنی کے ذریعہ شہرت حاصل ہو جاتی ہے تو دوسری فلم کمپنیاں اس کی شہرت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ڈیوڑھی اور دوگنی تنخواہ پیش کر دیتی ہے۔ اور روپیہ کا لالچ ان ایکٹریسوں کو صحیح راستہ سے ہٹا کر غلط راستہ پر ڈالدیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ ان کی سابقہ شہرت ہی باقی رہتی ہے اور نہ روپیہ ہی انکو ملتا ہے کیونکہ جب نئی فلم کمپنی یہ دیکھتی ہے کہ اس ایکٹریس سے اسکو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا تو وہ بھی ایک خاص مدت کے بعد اس ایکٹریس کو علیحدہ کر دیتی ہے۔

مندرجہ بالا دو اسباب کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہندوستانی ایکٹریسیں محنت اور کاوش سے ترقی کرنے کی بہت کم کوشش کرتی ہے وہ آگے بڑھنا تو چاہتی ہے لیکن محنت اور آرٹ کو ترقی دیکر نہیں بلکہ مالک اور ڈائرکٹر کی خوشامد کے ذریعہ اس میں شک نہیں کہ یہ خوشامد اکثر اوقات بعض ایکٹریسوں کے ابھرنے کا باعث بن جاتی ہے لیکن جو ترقی خوشامد اور ناجائز ذرایع سے حاصل کیگئی ہو وہ کب تک برقرار رہ سکتی ہے

ان اسباب کے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں جنہوں نے ہندوستانی ایکٹریس کی عمر کو بہت زیادہ گھٹا دیا ہے۔ اس کے برخلاف امریکہ جرمنی۔ اور دوسرے ممالک میں ایکٹریسوں کی شہرت سالہا سال تک برقرار رہتی ہے۔ کیونکہ ان ممالک کی ایکٹریس نہ مو فلوں کے سہارے پر زندہ رہنا چاہتی ہیں نہ حصول زر کے لالچ میں اپنی ہردلعزیزی کو برباد کرتی ہیں اور نہ ڈائرکٹروں کی خوشامد سے ابھرنا چاہتی ہیں بلکہ انکی تمام تر توجہ اپنے کام پر ہوتی ہے۔

گریٹا گاربو جو اسوقت دنیا کی سب سے بڑی ایکٹریس ہے اس کی حالت تو یہ ہے کہ اگر وہ یہ دیکھتی ہے کہ کسی کمزور افسانہ میں اس کو لایا جا رہا ہے تو وہ کام کرنے سے انکار کر دیتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اگر فلم ناکام ہوگی تو اس کی ناکامی کے ساتھ ساتھ اسکی شہرت پر بھی حرف آئیگا۔ وہ اپنے لئے ڈائرکٹر خود منتخب کرتی ہے اور فلم کے تمام پہلوؤں پر ایک گہری نظر رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کی تصاویر اس کے نام سے چلتی ہیں اور اس کی شہرت ہر روز گھٹنے کے بجائے بڑھ رہی ہے حالانکہ وہ نہ نوجوان ہے اور نہ خوبصورت اور نہ اس میں صنفی کشش ہے۔

روم ۲۷ر فروری مسولینی کے اخبار پوپولو ... نے آج یہ دھمکی دی ہے کہ جو جہاز برطانیہ جانے کی کوشش کریگا اسے ڈبو دیا جائیگا خواہ اس جہاز پر امریکہ کا ...

اقوال زریں

سچا انتظار وہی ہے جو سچی تیاری کے ساتھ ہو۔

جب تک ہم خود فیصلہ نہ کریں گے ہمارے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔

جن پاک رُوحوں نے خدا کی سچائی اور کلمہ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لئے اپنے آپکو وقف کر دیا وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے۔ البتہ انکی ہیبت و تہارت سے دنیا کو ڈرنا چاہیئے۔

ہم بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہیں مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے۔

تم غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف خدا ہی کے لئے ہو جاؤ

عمدہ مقاصد کے اعلان ہی سے عمدہ نتائج حاصل نہیں ہو جاتے۔

انسانی دلوں کی تبدیلی انسانی صداؤں سے نہیں ہو سکتی

ایک ہی علت سے دو مختلف نتیجے پیدا نہیں ہو سکتے

حقیقتہً شے ہر تعلیم کے لئے نمونہ ہے۔

موج تبسم

عورت "نہیں اس مرد کے ساتھ شادی کرونگی جس نے دنیا میں کوئی اہم کام انجام دیا ہو۔"

مرد "تب تو میں شادی کے لئے بالکل مناسب ہوں"

عورت "تم نے کونسا اہم کام انجام دیا ہے"

مرد۔ "میری زندگی کا اس سے بڑھکر اہم کام اور کیا ہو سکتا ہے کہ پیاری میں نے جیسے ہی تم کو دیکھا میں ہزاروں جان سے تم پر عاشق ہو گیا۔ یہ وہ کام ہے جو آجتک کوئی دوسرا مرد نہیں کر سکا۔"

پہلا بہرا۔ (دوسرے بہرے سے) کیا آپ اپنے مکان جا رہے ہیں"۔

دوسرا بہرا "نہیں خباب میں اپنے مکان جا رہا ہوں"

پہلا بہرا "معاف فرمائیگا، میں سمجھا تھا کہ آپ اپنے مکان جا رہے ہیں۔"

دوسرا بہرا "جی نہیں آپ کا خیال بالکل غلط ہے۔ میں مکان جا رہا ہوں۔

ایک دوست "تعجب ہے کہ اس زمانہ میں تمہارے گھر میں ریڈیو نہیں۔"

دوسرا دوست۔ اس لئے کہ اس وقت تک کوئی ریڈیو ایسا ایجاد نہیں ہوا جو میری بدمزاج بیوی کی چیخ پکار کی آواز کو دبا سکے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں

دنیا میں سب سے بڑا براعظم ایشیا اور سب سے چھوٹا براعظم آسٹریلیا ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا سمندر بحرالکاہل ہے اور سب سے بڑا اکیلا ملک برازیل ہے۔

چرا پونجی میں دنیا میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے اور دنیا میں سب سے ٹھنڈی جگہ ورخویانسک ہے جو شمال مشرقی سائبیریا میں واقع ہے اور وہاں کا درجہ حرارت صفر سے بھی ۸۵ درجہ نیچے ہوتا ہے۔

دنیا میں سب سے گرم علاقے شمال مغربی صحرا اعظم اور خلیج فارس کے ساحل اور شمال مغربی ہندوستان کا صحرا تھار ہے۔

دنیا میں سب سے اونچا ملک تبت اور سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ سوٹالا ہے۔

ریڈیو اور بذریعہ بجلی تار بھیجنے کی ایجاد میں ۱۸۳۵ء میں ہوتی تھیں ۱۸۷۶ء میں ٹیلیفون ۱۸۶۷ء میں ٹائپ مشین اور ۱۸۹۳ء میں موشن پکچر مشین ایجاد ہوئی تھی

سیاسی پارٹیوں میں سمجھوتہ کرانیکی کوشش

۲۰ فروری۔ تازہ خبر ہے کہ سر جگدیش پرشاد اور دوسرے اصحاب نے ہندوستان کے سیاسی جمود کو دور کرنے کے لئے سمجھوتہ کرانے کی جو کوشش شروع کی تھی، اسی کے سلسلہ میں ۱۳ مارچ کو بمبئی میں ان لیڈروں کی ایک کانفرنس ہوگی جن کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔ پٹنہ کی اطلاع ہے کہ بعض لبرل لیڈروں کی ہولی کے ہفتہ میں ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں مرکزی حکومت کی از سر نو تشکیل اور مرکزی ایگزیکٹیو کونسل میں سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کو شامل کر کے مرکزی حکومت سے رائے عامہ کو وابستہ کرنے کے لئے ایک فارمولا تیار کیا جائیگا بمبئی کی کانفرنس کے بعد ایک منتخب ڈیلیگیشن وائسرائے سے ملاقات کر کے سیاسی جمود دور کرنے کے لئے لبرلوں کا فارمولا پیش کریگا تقریباً تیس بڑے بڑے آدمیوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے جن میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جن کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے جن اصحاب کو مدعو کیا گیا ہے ان میں سر مہاراج سنگھ۔ ڈاکٹر امبیدکر شری نت دیو داس در ساوہ کرا اور سر محمد عثمان کے نام قابل ذکر ہیں۔

گذشتہ جنوری میں بمبئی میں جو غیر رسمی بات چیت ہوئی تھی اسی کے نتیجہ میں یہ کانفرنس ہو رہی ہے اس غیر رسمی بات چیت میں سر جگدیش پرشاد مسٹر چندرورکر اور ڈاکٹر امبیدکر نے بھی حصہ لیا تھا۔

بیس ہزار اطالوی سپاہی قید

لندن ۲۶ فروری۔ ایتھنز ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اب تک ۲ ہزار اطالوی سپاہی قید کئے جا چکے ہیں۔ جن میں ۱۵۵۱ افسر شامل ہیں ایک اطالوی افسر کا جو یونانیوں کی قید میں ہے بیان ہے کہ یونان اور البانیہ کی لڑائیوں میں اٹلی سوا لاکھ کے قریب سپاہیوں سے ہاتھ دھو چکا ہے ان میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے علاوہ وہ سپاہی بھی شامل ہیں جو یونانیوں نے قید کر لئے۔

دریائے ڈینوب کے لئے روسی بیڑہ

لندن ۲۴ فروری۔ اخبار "پرودا" میں سمندری بیڑہ کے نائب کمیسر ایڈمرل اسا کرنے لکھا ہے کہ روس کے سمندری بیڑہ نے دریائے ڈینوب کے لئے ایک سمندری بیڑہ تیار کیا ہے۔

افسانہ

طوفان

محمد امین شر تیوری کے قلم سے

ذیل میں ہم ہندوستان کے مایہ ناز فسانہ نگار امین شر تیوری کا ایک ایسا افسانہ درج کر رہے ہیں جو امین شر تیوری نے موسم سرما کی بارشوں سے متاثر ہو کر لکھا ہے اور جس میں ایک ایسی تلخ حقیقت پنہاں ہے جو پڑھنے والوں کو بے چین کر دے گی۔ اس افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس افسانہ میں بارش کے تاریک پہلو کو پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ وہی بارش جو کروڑوں انسانوں کی مسرت کا دارومدار ہے۔ بہت سے بدبختوں کی تباہی کا بھی ذریعہ ہے۔

بادل زور سے گرجا۔ بجلی چمکی۔ بوندیں ٹپ ٹپ گرنے لگیں، چھیتر کانپتے ہوئے بولا سردی کیا پہلے کم تھی جو یہ بارش۔! اس کا پاؤں رپٹ گیا۔ سنبھلتے ہوئے بولا "کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ آج لاٹھی بھی بھول آیا ہوں۔! ایک تند جھونکا آیا۔ بوڑھے کے پاؤں ڈگمگا گئے۔ گاڑھے کی پھٹی چادر بھیگ کر بوجھل ہو گئی تھی۔ کمزور جسم سردی سے سن ہوا جا رہا تھا۔! صبح جب وہ چودھری کے باغیچے میں کام کر رہا تھا۔ لیلا کس مزے سے گراموفون بجا رہی تھی اور گیت بھی کتنا دلکش تھا۔ برسو رام تہرو کے سے، پردام جی کو کیا سوجھی" وہ بولا "جو ایک لڑکی کے کہنے میں آ گئے سچ ہے بھگوان بھی دھن والوں کی سنتا ہے۔! بوڑھا ٹھٹھرتا ہوا آ رہا تھا۔!

قصبہ سے دور بستی میں اُس کا گھر تھا۔ پھونس کا جھونپڑا جو برسات میں بڑی مشکل سے کھڑا رہا۔ آج اُسے بچا دکھائی نہیں پڑتا تھا۔ پھر بارش کیا کم ہو رہی تھی۔ معلوم ہوتا تھا جیسے آج ہی ہر تی ڈوب جائے گی۔! کانپتا ہوا گھر میں گھسا۔ گوری ماں کے ساتھ چولھے کے پاس بیٹھی تھی۔ بابا کو کانپتے ہوئے دیکھکر بولی آؤ آگ کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اتنی دیر سے کیوں آئے؟ وقت سے آ جاتے، ابر تو صبح ہی تھا

چھیتر بھیگی ہوئی چادر نچوڑتے ہوئے بولا "بیٹی یہ بھی کوئی بس کی بات ہے۔ کسے خبر تھی کہ آج بارش ہوگی چولھے کے پاس بیٹھ گیا۔ گوری نے باجرہ کی روٹی اور چنے کا ساگ بابا کے آگے رکھ دیا۔ بابا جو ہاتھ چولھے میں ڈالے ٹانگیں سکیڑے ہوئے تھا، اکائی لے کر بولا "ذرا دم تو لے لوں۔ جاڑے سے دم نکلا جا رہا ہے۔ آج ضرور بخار چڑھے گا۔ بڈھا شریر اتنی سردی کہاں جھیل سکتا ہے۔!"

"ایسی بات کیوں کہتے ہو" بیوی جسے گھٹیا کا عارضہ تھا، کراہتے ہوئے بولی۔ دیا مدہم روشنی سے جل رہا تھا۔ چھیتر بیوی کو بغور دیکھتے ہوئے بولا "کیا حال ہے اب تمہارا۔ آج تکلیف زیادہ ہو رہی ہوگی؟"

"ہاں صبح سے دونوں گھٹنوں میں درد ہو رہا ہے۔! بیوی نے کہا بوڑھے نے روٹی ہاتھ میں لے لی۔ سردی سے ہاتھ کانپ رہے تھے، نوالہ لیتے ہوئے بولا "گوری کھٹیا ڈال دو مجھ سے میٹھا نہیں جاتا۔"

"روٹی تو کھا لو۔؟"

بھوک ہی نہیں ہے۔ کھاؤں کیسے؟"

بارش ہو رہی تھی چھت کے ایک کونے سے پانی ٹپکنے لگا گوری بولی

کھاٹ کہاں بچھاؤں یہاں تو پانی آ رہا ہے۔!"

بڈھے نے چونک کر دیکھا، پانی کی ایک لمبی دھار کونے سے چل کر چولھے کے پاس پہونچ گئی تھی، بڑھیا کونے میں سرک کر بولی۔ "بڑی بارش ہو رہی ہے۔ آندھی بھی چل رہی ہے کیا؟"

بوڑھا بابا ہر طرف تکتے ہوئے بولا "آندھی نہیں، طوفان کہو!"

"آج رات کیسے کٹے گی، گوری بولی

چولھے کے پاس کھاٹیں بچھا لے، تم دونوں کیلئے تو جگہ بہت ہے؟ ماں نے کہا

"اور تم کہاں سوؤگی؟

یہیں پڑی رہوں گی، میری فکر نہ کرو۔"

"یہ کیسے ہوگا ماں؟"

"ہاں تم بیمار ہو، تکلیف اور بڑھ جائے گی۔!" چھیتر بولا

زور کا جھونکا آیا، دروازے کا پھٹا ہوا ٹاٹ پرنالے کی طرح بہہ نکلا، بڑھیا چلا اٹھی "کیواڑ ہی لگوا دیتے آج تکلیف تو نہ پاتے؟"

"پیسے کہاں سے لاؤں" چھیتر بولا "ان بیٹی کے لئے کل کو کچھ چاہیئے۔ بہت نہیں تو ہاتھ پیلے کرنے کے لئے دس بیس تو چاہئیں؟" بڑھیا خاموش ہو گئی گوری لحاف لے کر ماں کے پاس بیٹھ گئی، چھیتر دیوار سے ٹیکہ لگا کر بیٹھ گیا، نیند کسے آتی، تینوں رات آنکھوں میں کاٹ رہے تھے۔!

(۲)

صبح ہوئی آسمان کسی قدر کھل گیا۔ کہیں کہیں بادلوں کے ٹکڑے منڈلا رہے تھے۔ چھیتر لکڑی لے کر گھر سے نکلا۔ گوری نے کہا کہاں چلے؟"

"چودھری کے باغیچے میں!"

"ایسی سردی میں؟"

"ہاں بیٹی کام تو کرنا ہی ہے۔ پیٹ کو بھی چاہیئے۔"

وہ بولا گلی میں کیچڑ تھی۔ بوڑھا گرتا پڑتا ہوا چودھری رائے چھبیلو کے باغیچے میں آیا چھوٹے چھوٹے پودے جنکی وہ کل نلائی کر کے گیا تھا۔ اوندھے پڑے تھے۔ رائے چھبیلو برآمدے میں کھڑے تھے، چھیتر کو دیکھکر بولے۔

"بھائی یہ تو پھر لیٹ گئے۔"

سرکار بارش کیا کم ہوئی ہے، ہوا بھی تھی" کہتے ہوئے پودوں کی دیکھ بھال میں لگ گیا، جسم کی ہڈی ہڈی دُکھ رہی تھی۔ وہ لوگ جو کھاتے پیتے تھے ان کے ہاں بارش کی خوشی منائی جا رہی تھی چودھری رائے چھبیلو بھی بہت خوش تھے، اُن کے لئے بارش سونے کی بارش تھی۔ فصل سوکھ رہی تھی بارش نے زمیندار کے گھرے کر دئے۔ مگر چھیتر جو صرف دھیلی روپے کا مزدور تھا اپنی چار روز کی محنت کو یوں رائیگاں دیکھکر جی ہی جی میں کڑھ رہا تھا۔ پھر رائے چھبیلو کا یہ کہنا کہ لڑکی کی بارات آئیگی، باغیچہ پھلواری سے لدا ہوا ہونا چاہیئے۔ تمہاری محنت کا پھل بھی جبھی ملے گا۔ چھیتر کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے ایک پودا اکھاڑتے ہوئے بولا "چنبیلی تو خاصی پھیل گئی تھی بارش نے ناس کر دیا، اور یہ موتیا کے پیڑ۔!" مسکراتے ہوئے بولا، لیلا رانی اسے بہت پسند کرتی ہے، فصل پر خوب کھلیں گے۔ بوڑھے چھیتر کی محنت کو جب یوں پھلے پھولے دیکھیں گی تو بہت خوش ہوں گی اُن کی خوشی ہی میں ساری مایا ہے، بھاگوان کی بیٹی بھی رانی ہی ہوتی ہے اسی وقت اسے گوری کا خیال آیا۔ مری ہوئی آواز میں بولا "وہ بھی لیلا کی عمر کی ہے۔ رنگ روپ میں لیلا سے بھی سوا، پر قسمت تو ایسی نہیں غریبوں کی اولاد بھی قسمت کی ہیٹی ہوتی ہے۔! بوڑھے کے پاؤں کیچڑ میں دھنس گئے

(۳)

گوری نے جھانک کر دیکھا۔ گلی میں پانی بھر رہا تھا، بابا رات بھوکے رہے، کام کیسے کر رہے ہوں گے؟! اُس نے سوچا ماں وہ بولی" میں پانی لینے جا رہی ہوں۔ کھانا پکانے کے لئے" گوری گاگر لے کر گھر سے نکلی، بستی میں ایک ہی کنواں تھا۔ گوری کے گھر سے دو سو قدم پر۔! گوری ایک ہاتھ سے لہنگا سنبھالے اور دوسرے سے گاگر لٹکتی ہوئی جا رہی تھی۔ ننیا مو اُس کا شنگیتر لاٹھی کاندھے پر دھرے گھر سے نکلا، گوری نے دیکھکر گھونگھٹ نکالنے کے لئے ہاتھ

بحرِ اسود سمندر کی اہمیت

روئے زمین پر اندرونی سمندروں میں بحر اسود سمندر جتنی فوجی اہمیت رکھتا ہے۔ بحرِ روم کو مستثنیٰ کر کے اتنی اہمیت اور کوئی نہیں رکھتا۔ اس کا ثبوت تاریخ سے ملتا ہے لیکن آج یہ بات بالکل اچھی طرح واضح ہو گئی ہے جبکہ لڑائی یورپ کی سرحدوں کو پار کر چکی ہے اور بلغاریہ کی سرحد تک جرمن فوجوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں نقشہ پر دیکھئے تو اسکی اہمیت ظاہر ہو گی۔

اول یہ کہ جو بڑی طاقت کا بحر اسود والے سمندری اور ہوائی اڈے قایم کریگی۔ وہ روس کی سمندری طاقت کے راستہ میں رکاوٹ ڈال سکتی ہے روس کا اتری اور دکھنی تجارت کا خاص راستہ اور یوکرائن کے اناج گودے جو مال بذریعہ سین پوسٹ پہونچکر باہر جاتا ہے۔ بحر اسود سمندری ہے۔ کاکیشیا سے تیل بھی دردانیال اور باسفورس کے راستہ باہری دنیا کو سپلائی ہوتا ہے۔ روس کو بھی باہر سے سامان بحر اسود کے راستہ ہی مہیا ہوتا ہے۔

اس وقت جرمنی رومانیہ میں اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے جس کے بندرگاہ بحر اسود پر سلینا اور کانسٹنزا ہیں بلغاریہ بھی جرمنی کا مہرہ بن گیا ہے اسکے بحر اسود پر دو خاص بندرگاہ ورنا... بر گاس ہیں اور بحر اسود کے ساحل کے قریب اسکے خاص خاص ہوائی اڈے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ جرمنی کی فوجیں بلغاریہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ اسیلئے روس کے روبرو آج ایسی صورت حالات پیش ہے۔ جس کے خلاف وہ صدیوں سے لڑ رہا ہے۔

مرکزی ناروے میں جرمنی کا قبضہ ہے اور بحر اسود کے ساحل پر بھی اس کا تسلط قایم ہو چکا ہے جس لئے نتیجہ کی اس کی تجارت جرمنی کے رحم و کرم پر ہے۔

دویم بحر اسود پر جرمنی کا تسلط قایم ہونے سے جرمنی کو یہ پوزیشن حاصل ہو گئی ہے کہ وہ ترکی کے راستہ شام۔ عراق اور ایران کے تیل کے چشموں پر حملہ کر سکے گا۔ اور اس طریقہ پر ہندوستان کو آنے کا راستہ بھی جرمنی کے لئے صاف ہو جائے گا۔ بلغاریہ کے راستہ یونان پر حملہ کرنے سے ترکی بھی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

اس اسکیم پر عمل کرنے کے لئے محوری طاقتوں نے مہم شروع کر دی ہے لیکن اسکی جلد کامیابی کے لئے دو شرطیں ہیں۔ اول روس کا وہ۔ جو بحر اسود پر اپنا پورا کنٹرول حاصل کرنے کے لئے ایک بہت بڑی لڑائی لڑ چکا ہے۔ جو جنگ کریمیا کے نام سے مشہور ہے۔

یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ روس یہ گوارا کریگا کہ اس سمندر کا کنٹرول ایک دوست طاقت یعنی ترکی کے ہاتھ سے نکلکر جرمنی کے ہاتھ میں چلا جائے۔

دوسرا عنصر ترکی کی طاقت کا مقابلہ ہے۔ حال ہی میں اعلان کیا گیا ہے کہ اگر جرمنی اور اٹلی نے ترکی پر حملہ کیا تو مقابلہ کے لئے ۲۰ لاکھ ترکی فوج تیار ہے لیکن محوری طاقتوں کا خیال ہے کہ ترکی کی فوجیں ابھی اتنے پورے طور پر مسلح نہیں ہیں جتنی کہ جرمن فوجیں ہیں اس لئے ترکی کی ۲۰ لاکھ فوج مقابلہ کر کے ایک بڑا خطرہ اپنے سر پر لیگی لیکن جرمنی کو برطانیہ کے سمندری بیڑہ کا دھیان رکھنا چاہئے۔ حملہ ہوتے ہی ترکی دردانیال کو انگریزی جہازوں کے لئے کھول دیگا۔ اور انگریزی فوراً ہی رومانیہ اور بلغاریہ کے ساحلوں اور انقرہ کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل کاٹ ڈالیں گے۔ اور پھر انگریزی اور ترکی فوجیں ملکر محوری طاقتوں کے ساتھ لڑیں گی۔ روس کا خواہ کوئی رویہ ہو جرمنی اب مشرق کی طرف ضرور بڑھیگا اور بحر اسود ہی میں لڑائی کا فیصلہ ہوگا۔

منزل گاہ مسلمانوں کے حوالے

کراچی ۱۳ر فروری۔ آج صبح وزارت ... نے اپنے ایک جلسہ میں منزل گاہ مسلمانوں کے حوالے کر دینے کا فیصلہ کیا۔ متنازعہ عمارت فی الفور مسلمانوں کے حوالے کرا دی جائیگی۔ البتہ ہندوؤں کے لئے بعض تحفظات تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ حوالگی ویسٹن رپورٹ سفارشات کی تعمیل میں عمل میں لائی جا رہی ہے۔ یہ رپورٹ آج شام سندھ گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں اعلان کیا ہے کہ منزل گاہ اسلامیان سکھر کے حوالے کی جا رہی ہے اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک گنبد دار عمارت مسجد کے طور پر استعمال کی جائیگی اور دوسرے حصوں میں مسلمان طالبات کے لئے ایک اسکول کھولا جائیگا منزل گاہ کے انتظام کے لئے ایک ٹرسٹ قایم کیا جائے گا۔ جو سات مسلمانوں پر مشتمل ہوگا یہ لوگ مسلم لیگ احرار اسمبلی۔ اور بلدیہ کے نمایندے ہونگے آس پاس کے مندروں میں گانے بجانے پر بڑھیوں کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

اس سلسلہ میں ایسوسی ایٹیڈ پریس کا بیان ہے کہ آج شام سندھ گورنمنٹ نے حکم صادر دیا ہے کہ منزل گاہ کی مغربی عمارت کو مسجد کے طور پر استعمال کیا جائے عمارت کے کسی حصہ کو دنیاوی مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ جائیداد کا انتظام مسلمانان سکھر کی طرف سے ایک انتظامیہ بورڈ کریگا۔ جو سات ارکان پر مشتمل ہوگا۔ یہ سات ارکان پانچ سال تک اپنے عہدوں پر قایم رہیں گے۔ انکا تقرر گورنمنٹ عمل میں لائیگی۔ بورڈ کا فرض ہوگا کہ وہ دیکھے کہ عمارت کے آس پاس باہر بجانے اور جلوس نکالنے اور گھنٹیاں بجانے کے متعلق ہندوؤں کے حقوق کا تحفظ صحیح طور پر عمل میں آرہا ہے۔ یہ بھی قرار پایا ہے کہ احاطہ سے متصل کھلی جگہ جس میں مسجد قایم ہے گرلز اسکول کے لئے استعمال کی جائیگی۔ اس کے متعلق احکام علیحدہ صادر ہونگے۔

ہوم ممبر کا بیان

نئی دہلی ۱۴ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں سر رجنالڈ میکسویل ہوم ممبر نے ایک بیان میں بتایا کہ ۱۹۴۱ء کے

روجر کمیشن اور ایسٹرن گروپ کانفرنس

کلکتہ ۱۴ر فروری۔ آج سہ پہر کو انڈین چیمبر آف کامرس کی پندرھویں سالانہ جنرل میٹنگ ہوئی جس میں مسٹر ایں ایل پوری نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا کہ چاہے پکے مال کی کھپت کا سوال ہو یا جنگی سامان کی سپلائی کی تنظیم کا یا جہازوں کی کمی کا سوال ہو ہر بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے زیادہ کوشش ہونی چاہئیں مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ موجودہ صدی کے شروع سے اور بالخصوص پچھلی یوروپین جنگ کے ختم ہونے کے بعد سے ہندوستانی رائے عامہ برابر اسی بات پر زور دیتی رہی ہے۔ ایسٹرن گروپ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ عام اندیشہ ہے اور بلا وجہ نہیں ہے کہ اس کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر اور تقسیم کار کے نام پر ہندوستان کو سرکاری آرڈر حاصل کرنے اور صنعتوں کو ترقی دینے کے موقعہ سے محروم کیا جا رہا ہے جبکہ کناڈا آسٹریلیا وغیرہ برطانی سلطنت کے دوسرے حصوں میں صنعتوں کو ترقی دینے دی جا رہی ہے۔ اور اس بات کی بھی علامتیں ظاہر ہیں۔ کہ روجر کمیشن کو یا ایسٹرن گروپ کانفرنس سپلائی کونسل کو اپنی اختیارات دیدیئے گئے تو اس سے لازمی طور پر ہندوستانی صنعت برطانی اور نوآبادیوں کے مالکان کارخانہ کے ماتحت ہو جائیگی۔

تجارتی گفت و شنید کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر پوری نے کہا کہ ہندوستان کا تجارتی طبقہ حکومت ہند کے اس رویہ کی قدر کرتا ہے کہ اس نے انڈو سیلون تجارتی گفت و شنید کو بنیادی اختلاف کی وجہ سے ختم کر دیا مجھے خوشی ہے کہ گورنر سیلون نے صحیح طریقہ اختیار کیا ہے اور سیلون اسٹیٹ کونسل کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ میں کسی ایسے قانون کی منظوری نہ دونگا جس سے ہندوستانیوں کے حقوق پر مخالفانہ اثر پڑتا ہو اور جس پر حکومت ہند رضامند نہ ہو۔

برلن ۱۴ر فروری۔ سرکاری جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ موسم اچھا ہونیکی وجہ سے رومانیہ اور بلغاریہ کے درمیان دریائے ڈینوب میں جہازوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

تک ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ۱۳،۷ آدمی گرفتار ہوئے۔ جن میں سے ۴۵ کو حکومت ہند کے حکم سے نظر بند کیا گیا۔ صوبوں میں نظر بندوں کی تعداد یہ ہے۔

مدراس ۲۹۲۔ بمبئی ۱۷۸۔ بنگال ۱۴۰۔ یو۔پی ۱۰۳ پنجاب ۱۱۵۔ بہار ۲۹ سی پی اور برار ۲۰۔ صوبہ سرحد ۹ گذشتہ جنوری کے آخر تک ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جن لوگوں کو سزا ہوئی انکی صوبجاتی تعداد یہ ہے مدراس ۱،۰۸۱۔ بمبئی ۱۸۱۳۔ بنگال ۸۹۵۔ سی پی ۳۰۴۔ آسام ۲۲۷۔ سندھ ۶۲۲۔ کورگ ۶۔ دہلی ۴۰، اجمیر مارواڑہ ۱۔

سیاسی لیڈروں کی اہم کانفرنس

لکھنؤ ۱۲ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ شاید اگلے ماہ کے شروع میں غالباً بمبئی میں بڑے بڑے ہندوستانی سیاسی لیڈروں کی ایک عظیم کانفرنس منعقد ہو۔ جو موجودہ سیاسی گتھی کو سلجھانے کی تدبیروں پر غور کرے گی۔ مرکزی حکومت کے دستور اساسی میں تبدیلیوں کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا۔ سر تیج بہادر سپرو، سر این۔ این سرکار، مسٹر ایم۔ مسٹر ڈی۔ ڈی۔ ساورکر اور سر چمن لال ایسے بڑے لیڈروں کے شمول کی توقع ہے۔

الہ آباد ہائیکورٹ کا چیف جسٹس

نئی دہلی ۱۴ر فروری۔ گورنر جنرل نے مسٹر جسٹس اقبال احمد جج الہ آباد ہائیکورٹ کو چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔ مسٹر اقبال کا تقرر سر جان تھام کی جگہ عمل میں آیا ہے۔ جو حال ہی میں الہ آباد فوت ہوئے ہیں۔

کس صوبہ سے کتنے آدمی فوج میں گئے

لندن ۱۲ر فروری۔ کل پارلیمنٹ میں وزیر ہند مسٹر ایمری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ستمبر ۱۹۴۰ء کے آخر تک ہندوستان کے مختلف صوبوں سے کتنے آدمی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔

صوبہ	تعداد	صوبہ	تعداد
صوبہ سرحد	۵۵۰۰	بہار	۶۱۰
پنجاب	۴۸۰۳۴	سی۔پی برار	۸۹۹
یو۔پی	۱۲۳۴۷	بنگال	۱۱۳
دہلی	۴۰۶	کرگ	۴۲
مدراس	۹۸۹۸	آسام	۱
بمبئی	۷۶۵۶	بلوچستان	۸

سر الفریڈ ناکس نے دریافت کیا کہ کیا ان آنکڑوں سے پنجاب کی غیر معمولی وفاداری کا پتہ نہیں چلتا۔ اور کیا یہ آنکڑے اس بات کا معقول ثبوت نہیں ہیں کہ پنجاب کو حکومت خود اختیاری دیدی جائے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ پنجاب کو حکومت خود اختیاری حاصل ہے۔

مومن خواتین کانفرنس

ہزاری باغ (بذریعہ ڈاک) خواتین مومن کانفرنس میں جو زینتوں صغرا صاحبہ کی صدارت میں ہوئی بہت سے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک رزولیوشن میں پاکستان کی اسکیم پر نفرت و حقارت کا اظہار کرتے ہوئے یہ قرار دیا کہ پاکستان کا مطالبہ بزدلوں کی چیخ و پکار ہے اور ... سے ۱۳ سو برس کی اسلامی روایات خودداری اور خود مختاری پر سخت بدنما داغ لگاتا ہے

مہاراجہ بڑودہ کی تقریر

بڑودہ ۱۸ر فروری۔ مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ گائیکواڑ بڑودہ نے بڑودہ کالج کے سالانہ کھیل کے موقعہ پر کہا کہ جسمانی تربیت کالج کی ترقی کا واحد مقصد نہیں ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اعلٰی درجہ کی دماغی قابلیت اس کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اس کالج سے ایسے آدمی نکلیں جو صلح و جنگ کے عہدوں پر کام کر سکتے ہوں انکے جسم مضبوط دماغ صاف اور یادداشت جامع ہو ایسے ہی آدمی ملک کی مدد کر سکتے ہیں اور اس کے پیچیدہ مسائل حل کر سکتے ہیں۔

جاپان اور ڈچ ایسٹ انڈیز

لندن ۱۸ر فروری۔ جرمنی اور اٹلی کے ساتھ معاہدہ کے باوجود جاپان ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومت سے جو کہ لندن میں ہے بات چیت کر رہا ہے اس سلسلہ میں پوزیشن واضح کرتے ہوئے جاپان کے نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ لندن میں ڈچ حکومت ہی ڈچ ایسٹ انڈیز کے انتظام کی ذمہ دار ہے۔

پہلی انگریز خاتون ستیہ آگرہی

لاہور ۲۲ر فروری۔ ہندوستان کی پہلی انگریز خاتون ستیا گرہی مسز فرید ابیدی نے کل لاہور سے تقریباً ۵۰ میل کے فاصلہ پر ڈیرہ بابا نانک میں ستیا گرہ کیا۔ آج آپکو ۲ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ آپ لاہور کے سوشلسٹ لیڈر مسٹر جی۔ پی۔ ایل۔ بیدی کی بیوی ہیں۔ اور آپ کچھ دن پہلے تک وومنز کالج لاہور میں پروفیسر تھیں۔

مہاتما گاندھی اور سبھاش بابو کی خط و کتابت

کلکتہ ۲۳ر فروری۔ مسٹر مکند لال سرکار ایکٹنگ جنرل سکریٹری آل انڈیا فارورڈ بلاک نے خط و کتابت شایع کی ہے جو سبھاش بابو اور مہاتما گاندھی کے درمیان ہوئی یہ مراسلت چار خطوں پر مبنی ہے سبھاش بابو نے ستیاگرہ کے سلسلہ میں اپنی خدمات مہاتما گاندھی کے سپرد کی تھیں لیکن مہاتما جی نے انھیں بنیادی اور اصولی اختلاف کی وجہ سے منظور نہیں کیا۔ خط و کتابت جنوری کے شروع میں ہوئی تھی۔ مہاتما گاندھی نے اس کے شایع ہونے کی اجازت دے دی ہے۔

برطانیہ کو سخت چوٹیں لگانیکی دھمکی

ہٹلر کا اعلان

ہٹلر نے مشہور میونخ بیرسلر ہی پارٹی کے پرانے ممبروں کے جلسہ میں تقریر کی ہر ہٹلر نے حسب معمول تقریر کے شروع میں نازی تحریک کی تاریخ اور معاہدہ ورسائی کے خلاف علم بغاوت کا حال بیان کیا۔ ہٹلر نے کہا کہ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ کوئی سیاست داں ۲۱ سال کے بعد بھی انہیں لوگوں میں تقریر کرتا ہو۔ جن کے روبرو اس نے ۲۱ سال سے پہلے کی تھی اور وہی پروگرام پیش کرتا ہے جو کہ پارٹی کی بنیاد قائم کرتے وقت پیش کیا تھا۔

میں نے معاہدہ ورسائی کا اتنا زیادہ مطالبہ کیا ہے کہ اور کسی نے نہیں کیا ہوگا۔ میں ابتک اس کو نہیں بھولا ہوں۔ نازی عورتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ انہوں نے برے وقت میں بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ممکن ہے کہ نازی محدود طریقہ پر بہت سے لوگوں کے لئے دلکش نہ ہوں لیکن میں مورچہ پر لڑنے والا ایک سپاہی ہوں اور میں مصیبتیں برداشت کرنیکا عادی ہوں مسولینی کے ساتھ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ جب میں کسی آدمی سے مل جاتا ہوں اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ ہم دونوں کا اتحاد ناقابل تنسیخ ہے۔

جبکہ ہم سے ایک کی حالت بہتر ہو اور ایک کی حالت خراب ہو تو اول الذکر دوسرے کی مدد کرے گا کیونکہ ہم دونوں کا دشمن ایک ہی ہے جس کو ہمیں شکست دینا ہے۔

برطانیہ کے بہت سے جنگی جہاز بحر روم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بہت سے برطانی ہوائی جہاز شمالی افریقہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ برطانیہ کی خشکی کی فوج پھنسی ہوئی ہے اور اب ہماری اول سمندری لڑائی شروع ہوگی۔ ہم اپنی پن ڈبی کشتیوں کا انتظار کر رہے ہیں دو گھنٹے گذرے مجھے خبر ملی ہے کہ جرمنی کے جنگی جہازوں اور ڈبکنی کشتیوں نے دو دن کے اندر ... ۲۱۵ ٹن کے جہاز ڈبوئے ہیں لیکن مارچ اور اپریل میں وہ سمندری لڑائی شروع ہوگی جس کا دشمن کو خواب میں بھی خیال نہ ہوگا۔ جہاں کہیں برطانیہ یوروپ کو ہاتھ لگائے گا ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ جہاں کہیں برطانیہ کے جہاز جائیں گے ہماری ڈبکنی کشتیاں ان کا پیچھا کریں گی۔ میں نے انتظار کرنا تو سیکھا ہے لیکن اس دوران میں میں کاہل نہیں پڑا رہا۔ پچھلے موسم خزاں میں برطانیہ نے کہا تھا "اگر ہٹلر اس وقت برطانیہ میں فوجیں اتارنے کی کوشش کریگا تو ہمیں کوئی فکر نہیں ۱۹۴۲ء کے موسم بہار میں برطانیہ یوروپ کے براعظم پر فتح حاصل کریگا" برطانیہ نے یوروپ کے بجائے اپنی فتوحات دوسری جگہ منتقل کردی ہیں اور ہمیں ان کے پیچھے دوڑنا پڑا لیکن وہ جہاں کہیں جائیں گے ہم ان کا پیچھا کریں گے۔ اور ان پر نہایت تباہ کن چوٹ لگائیں گے۔

ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ جرمنی دوسروں کو موندھ نہیں رہا ہے بلکہ وہ کفایت شعاری کی راہ پر چل رہا ہے جو جرمنی کے لئے فائدہ مند ہے۔ ریاستوں کی تعمیر سرمایہ داری پر نہیں ہوا کرتی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ لڑائی چھیڑ کر وہ عوام کی بغاوت کو روک سکتے ہیں ان کو پتہ لگے گا کہ اس سے رفتار بغاوت اور تیز ہوگئی ہے۔ اس لڑائی کے بعد سونے کا معیار مالیات میں نہیں رہیگا۔

جرمن قوم جرمن فوج۔ جرمن پارٹی اور جرمن ریاست متحد ہیں۔ وہ چند بیوقوف ہی ہونگے جو جرمنی میں انقلاب کا خواب دیکھ رہے ہوں گے۔ پچھلے دنوں میں بہت سے جمہوری دشمنوں پر غالب آگیا ہوں اور میں نے ان پر فتح پائی ہے میں اپنی قسمت کا مشکور ہوں کہ اگر یہ لڑائی ضروری تھی تو میری زندگی ہی میں ہوگئی اور ایسے وقت میں جبکہ میں تروتازہ ہوں اور ہر طرح توانا ہوں میں اپنے کو اس وقت پہلے سے زیادہ تروتازہ پاتا ہوں کیونکہ موسم بہار آرہا ہے جبکہ دشمن کے خلاف پھر طاقت آزمائی کریں گے۔ ہم نے مجموعی فتوحات حاصل کی ہیں۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ خدا آئندہ بھی ہمیں برکتیں عطا کرے گا۔ جس کا میں مجنونانہ اعتماد کے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

کانگریس کے ستیاگرہ کی مخالفت

مسلم لیگ کونسل کا رزلیوشن

دہلی - ۲۵ فروری آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی میٹنگ اینگلو عربک کالج ہال میں منعقد ہوئی مسٹر جناح پھر صدر منتخب ہوگئے۔

اجلاس میں ورکنگ کمیٹی کے پاس کردہ تین رزولیوشن منظور کئے گئے جو ذیل ہیں فروہ "ہندوستان اولی" ۲۳ مارچ کو پاکستان ہائے منانے اور ہر مہینہ مسلم لیگی ہفتہ منانے کے بارے میں ہیں نواب محمد وڑ کو کونسل میں لئے جانے کی تجویز مسترد ہوگئی۔ اس کے بعد چند دیگر رزولیوشن زیر غور لائے گئے جن میں ایک تعمیری پروگرام کے متعلق ہے۔ تعمیری پروگرام میں ہاتھ سے بنا ہوا کپڑا پہننا۔ دیہاتی صنعتوں کو فروغ دینا منشیات کے خلاف جہاد۔ تعلیم بالغان سود پر قرضوں کی مذمت ثالث کے ذریعہ فیصلے اور دیہات سدھار وغیرہ شامل ہیں

کھلے اجلاس میں ایک ممبر سے یہ دلچسپ تجویز پیش کی کہ مسٹر جناح کو تازندگی لیگ کا صدر چن لیا جائے آنریری سکریٹری نواب زادہ لیاقت علی خان نے کہا کہ اس تجویز کو عمل میں لانے کے لئے آئین میں ترمیم کرنی پڑے گی اور کھلے اجلاس کو ہی اس قسم کا اختیار ہے مسٹر جناح نے کہا کہ کسی شخص کو تازیست صدر نہ منتخب کیا جائے۔ بلکہ ہر سال یہ انتخاب ہونا چاہئے۔

سید علی محمد رشیدی نے کانگریس ستیاگرہ کے متعلق رزولیوشن پیش کیا جو منظور ہوگیا رزولیوشن حسب ذیل ہے۔

مسلم لیگ کی رائے میں کانگریس کی سول نافرمانی کی تحریک برٹش گورنمنٹ پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے شروع کی گئی ہے تاکہ اسے اس پوزیشن سے ہٹایا جائے جو اس نے مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے متعلق ہندوستانی آئین کے بارے میں اختیار کی ہے نیز اسے کانگریسی مطالبات منظور کرنے پر مجبور کیا جائے جو کہ ہندوستانی مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہیں جیسا کہ گاندھی جی کے ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو انہوں نے ہریجن میں لکھے ہیں۔

جب تک مسلم لیگ سے قابل عمل سمجھوتہ نہ ہو سول نافرمانی میں لیگ کے خلاف مزاحمت بھی شامل ہے۔ نیز موجودہ ستیاگرہ آزادی تقریر کی لڑائی کے بہانہ مسلم لیگ سے کوئی سمجھوتہ کئے بغیر شروع کیا گیا ہے اور یہ سابقہ بیانات کو چھپانے اور موضوعات کو خلط ملط کرنے کا ایک کرخت طریقہ ہے۔ چند ہی دن ہوئے گاندھی جی نے سکرٹری ہندو مہا سبھا کو خط لکھا کہ اگر ہندو مہا سبھا کی مرضی ہے تو وہ سنٹرل گورنمنٹ کی از سر نو تشکیل میں حصہ لے سکتی ہے۔ لیکن کانگریس اپنے مطالبات منظور کرائے بغیر اس قسم کا قدم نہیں اٹھا سکتی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کانگریس اپنے مطالبات منظور کرانے کے لئے ستیاگرہ کر رہی ہے۔ دریں حالات مسلم لیگ کو گاندھی جی کی اصلی نیت کو تاڑنے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا اور وہ برٹش گورنمنٹ کی توجہ اس جانب دلاتی ہے اور اگر کانگریس کو کوئی اس قسم کی رعایت دی گئی جو مسلم لیگ کے مطالبات کے خلاف ہوئی تو مسلم لیگ پوری طاقت سے اس کی مزاحمت کریگی اور حالات نے تقاضا کیا تو وہ مسلم حقوق کی حفاظت کے لئے مداخلت کرنے سے احتراز کرے گی۔

مسٹر جناح کی تقریر

مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی ہر وقت سب لوگ کو بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ کانگریس کے مطالبات کا اصل مطلب ہندو راج ہے۔ مسلمان نمائندہ اسمبلی یا مرکز میں نیشنل گورنمنٹ کو منظور نہیں کرسکتے۔ جیسا کہ کانگریس نے اپنے پونا رزولیوشن میں مطالبہ کیا ہے۔ گاندھی جی نے ایک بار اعلان کیا تھا کہ وہ مسلم لیگ سے سمجھوتہ کے بغیر ستیاگرہ شروع نہ کریں گے لیکن جب مطلب پورا نہ ہوا تو وہ آزادی تقریر کا مطالبہ کرنے لگے۔ اگرچہ ان کا دعویٰ ہے کہ گورنمنٹ کو پریشان نہیں کریں گے۔ تاہم انہوں نے اس بنا پر ستیاگرہ شروع کردیا کہ کانگریسیوں کو جنگ میں امداد نہ دینے کا پرچار کرنے کا حق نہیں دیا جاتا۔ کوئی بھی حکومت جو آج برٹش گورنمنٹ کی مانند زندگی اور موت کی جد و جہد میں مصروف ہو۔ اس قسم کے حالات کو برداشت نہیں کرسکتی۔ گاندھی جی کا اصل مقصد یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ کو کانگریس کے مطالبات منظور کرنے پر مجبور کریں اگر برٹش گورنمنٹ نے کانگریس کے مطالبہ کے سامنے ہتھیار ڈالدئے تو اس کا مطلب مسلمانوں سے بیوفائی ہوگا جو کہ طرح طرح کے اشتعال دلانے کے باوجود غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کر رہے ہیں۔

چودھری خلیق الزماں نے اس کی تائید کی سر رضا علی نے ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سوال تو یہ ہے کہ اس ستیاگرہ سے ہمارا کہاں تک تعلق ہے۔ میرے نزدیک یہ لڑائی کانگریس اور برطانی حکومت کے درمیان ہے اور اس ریزولیوشن کے پاس ہونے سے فرقہ وارانہ کشیدگی اور بڑھ جائے گی۔ اس ستیاگرہ کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جب تک تحریک وسعت اختیار نہیں کرتی مسلمانوں کے پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔

مسٹر جناح نے سر رضا علی سے دریافت کیا کہ آپ ریزولیوشن کی مخالفت کر رہے ہیں پہلے تو سر رضا علی نے کہا کہ ہاں میں رزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں۔ لیکن پھر کہا کہ میں اپنے آقا کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں ریزولیوشن ترمیم شدہ شکل میں پاس ہوگیا۔

اس کے علاوہ سندھ کے صورت حالات جبل پور کے فساد اور انجام اخبار کے ایڈیٹر محمد عثمان آزاد کی سزایابی کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے اور اجلاس ملتوی ہوا۔

مسٹر چرچل سے جاپانی سفیر کی ملاقات

لندن ۲۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی سفیر مقیم لندن نے آج صبح وزیر اعظم مسٹر چرچل سے ملاقات کی۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کو لندن کے جاپانی طبقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ملاقات بہت مفید ثابت ہوئی اور بہت سی غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں۔

جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے جاپان کی پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ میں نے یوروپ کی لڑائی میں صلح کرنے کی کوئی پیشکش کی تھی۔ میں نے مسٹر ایڈن کو جو پیغام بھیجا تھا وہ ذاتی تھا اس میں میں نے سیام اور انڈو چائنا کے معاملہ میں جاپان کی مداخلت کے متعلق مسٹر ایڈن کے چند سوالوں کا جواب دیا تھا۔

امریکہ سے برطانیہ کو ہوائی جہازوں کی سپلائی

واشنگٹن۔ ۲۰ فروری۔ امریکہ کے کارخانوں نے جنوری میں ۱۰۳۶ ہوائی جہاز سپلائی کئے جن میں ۹۲۵ برطانیہ کے لئے بھیجے گئے۔

کمر گولائی میں بارہ انچ گھٹ گئی

موٹے آدمی کی شکل

اب اوسط درجہ کی بنتی جا رہی ہے!

NCK. 2

جاپان کو برطانیہ اور امریکہ کی تنبیہ!

لنڈن ۲۵ فروری۔ برطانیہ اور امریکہ نے جاپان کو خبردار کیا ہے کہ اگر وہ جنوبی سمندر میں بڑھنے کی کوشش کرے گا تو انکے ساتھ اسکی ٹکر لئے بغیر نہ رہیگی لنڈن کے جاپانی ایلچی سے یہ بات کہ دیگئی ہے کہ ٹوکیو میں انگریزی ایلچی نے بھی جاپانی حکومت کو برطانی حکومت کا پیغام پہنچادیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی حکومت نے بھی جاپان کی حکومت کو کھلے لفظوں میں یہ بتادیا ہے کہ جنوبی سمندر میں جاپان کا آگے بڑھنا برداشت نہیں کیا جائے گا۔

ٹوکیو کی خبر ہے کہ اخبار "نشی نشی شمبون" اور اس سے وابستہ اخباروں نے بیران احتیاطی تدبیروں کے خلاف آواز اٹھائی ہے جو کہ بحر روم میں برطانیہ اور امریکہ اختیار کر رہے ہیں اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ تدبیریں جاپان کے لئے بلا ضرورت چیلنج ہے انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر جاپان اس چیلنج کا جواب دینے پر مجبور ہوا تو وہ گودام کے ٹاپو اور سنگاپور کو اپنے راستہ سے ایک روڑے کیطرح اٹھا کر پھینک دیگا۔

ان اخباروں کا کہنا ہے کہ جاپان اور اہل جاپان کا برطانیہ اور امریکہ کو مشورہ ہے کہ وہ بحر روم میں اپنی تدبیروں کو جہاں کی تہاں روکدیں۔ انہوں نے یہ بھی شکایت کی ہے کہ مسٹر ایڈن کو مسٹر متسوکا نے جو پیغام بھیجا تھا برطانیہ کے پروپگنڈا کرنے والوں نے اسکا غلط معنی پہنا دیئے۔

مسٹر ایڈن اور سر جان ڈل ترکی میں

انقرہ ۲۵ فروری مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ اور برطانوی فوجوں کے افسر اعلیٰ جنرل سرجان ڈل آج بذریعہ ہوائی جہاز ادانا (ترکی) پہونچے اور وہاں سے فوراً بذریعہ اسپیشل ٹرین انقرہ کو روانہ ہوگئے جہاں پہونچکر مسٹر ایڈن ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر سراج اوغلو اور سر جان ڈل ترک فوجوں کے افسر اعلیٰ مارشل چک مک سے ملاقات کریں گے۔ لندن کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ چونکہ مسٹر ایڈن اور جنرل ڈل امریکہ میں موجود تھے اس لئے برطانیہ اور ترکی کی حکومتوں نے مناسب سمجھا کہ وہ انقرہ آکر دونوں ملکوں کی بہلائی کے معاملوں پر بات چیت کریں۔

سنسنی خیز انکشاف

نیویارک۔ ۲۶ فروری۔ سنا ہے کہ ہر ہٹلر نے انگلستان پر حملہ کرنے کے لئے انگریزی سپاہیوں کی سی سات لاکھ وردیاں تیار کرائی ہیں۔ یہ ہے وہ سنسنی خیز انکشاف جو امریکہ کے سابق نائب وزیر جنگ مسٹر لوئس جانسن نے ایک تقریر کرتے ہوئے کیا۔

لنڈن۔ ۲۶ فروری۔ ... جاپانی تلگو نظام ... بیان ہے کہ مسٹر متسوکا وزیر خارجہ جاپان عنقریب ماسکو جا کر ایک معاہدہ ... روس اور جاپان ...

امریکہ کے مقابلہ کیلئے بحری اسکیم

لندن۔ ۲۵ فروری سوموار کو لندن میں معلوم ہوا کہ جنوب کی طرف جاپان کی پیشقدمی کے متعلق برطانیہ نے کوئی تجویز پیش نہیں کی۔ لندن میں جاپانی سفیر اور مسٹر ایڈن کے درمیان اور ٹوکیو میں سر رابرٹ کریگی اور جاپانی مدبروں کے درمیان کئی ملاقاتیں ہوچکی ہیں جن میں یہ تو ظاہر کیا گیا کہ جنوب کی طرف جاپان کی توسیع کے بارے میں برطانیہ کو کیا کیا خطرات ہیں۔ لیکن یہ خیالات تجویزوں کی صورت میں پیش نہیں کئے گئے۔

سوموار کو جاپان کے نائب امیر البحر نے کیبنٹ میں بتایا کہ جاپانی بحری بیڑہ نے ایک اسکیم تیار کی ہے جس میں بحر الکاہل امریکہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ نائب امیر البحر نے یہ بھی بتایا کہ امریکہ بحر الکاہل میں (جس میں جزیرہ گوام بھی شامل ہے) قلعہ بندیاں کرنے کے لئے صرف ۴۲ کروڑ ڈالر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جاپان اس پیمانہ کی قلعہ بندیوں سے اپنے قومی بچاؤ کے لئے کوئی بڑا خطرہ محسوس نہیں کرے گا۔

۶½ سو جرمن ہوائی جہاز رومانیہ میں

لندن ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا سے ۶½ سو جرمن ہوائی جہاز رومانیہ پہونچ گئے ہیں۔ یہ ہوائی جہاز جرمن فوجوں کی مدد کریں گے۔ بلغاریہ میں فوجی بھرتی شروع ہوگئی ہے۔ ہر شہر میں بھرتی کا جاری ہے موسم کی خرابی کی وجہ سے یہ امید نہیں کہ جرمنی یونان پر جلد حملہ کرسکے۔ مگر حملہ کی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں۔

صوفیہ کے دس ہوٹلوں میں سے ۸ پر جرمنوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوسکی ہے کہ جرمنی اور بلغاریہ میں کوئی سمجھوتہ ہوا ہے جس کی رو سے بلغاریہ جرمن فوجوں کو یونان پر چڑھائی کا راستہ دیدے گا۔

لندن ۲۵ فروری جاپان کی صلح کی پیشکش کی شرطوں کے متعلق جب دار العوام میں سوال کیا گیا تو مسٹر چرچل نے کہا کہ حال ہی میں جاپان کے وزیر خارجہ نے مسٹر ایڈن کو ایک خط لکھا تھا جس میں یوروپ کی جنگ کا ذکر کرنے کے بعد یہ لکھا تھا کہ جاپان ثالث کے طور پر کام کرنے کو تیار ہے نیز ہر ایسی کارروائی کرنے کو تیار ہے جس کا مقصد نہ صرف عظیم تر مشرقی ایشیا میں بلکہ دنیا میں اور کسی بھی جگہ امن اور عام حالات پیدا کرنا مقصود ہو جاپان کے وزیر خارجہ نے اپنے بعد کے بیانوں میں جرمنی سے مشورہ کرنے کے بعد کہا ہے کہ ان کے الفاظ کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ یوروپ کی جنگ میں صلح کی پیشکش کرتے ہیں۔ بہر حال وزیر اعظم نے جاپان کے وزیر خارجہ کو مطلع کیا ہے کہ ہم جس قسم کے کاز کے لئے لڑ رہے ہیں وہ علاقہ تجارت یا مادی فوائد سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ وہ سارے بنی نوع انسان کے مستقبل پر اثر انداز ہونیوالا ہے۔ اس لئے ایسے کاز میں کسی مصالحت یا سمجھوتہ کا سوال ہی نہیں ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ بہت بڑی تعداد میں ہوائی جہاز بھی ہٹلر کے پاس تیار ہے۔

سڈنی۔ ۲۵ فروری۔ آج آسٹریلیا کے قائم مقام وزیر اعظم مسٹر فیڈن نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے مسٹر ونڈل ولکی کو آسٹریلیا آنے کی دعوت دی ہے۔

افسانہ
طوفان
—(بقیہ صفحہ ۴)—

اوپر اٹھایا، تنیامو چلتے چلتے رک گیا۔ گوری منہ ڈھانپنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جلدی میں گاگر ہاتھ سے چھوٹ گئی، ساتھ ہی تھما ہوا لہنگا گوری پنڈلیوں کے گرد اس طرح پھیل گیا، جیسے کالے بادلوں میں کوندتی ہوئی بجلی چھپ جاتی ہے۔ چاند سا مکھڑا ادھا ڈھکا ہوا اور آدھا ڈھکا ہوا تھا۔ تنیامو مسکرا مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ آج اُسے گوری بہت سُندر نظر آ رہی تھی۔ قریب آکر بولا "گوری؟"

گوری منگیتر کے منہ سے اپنا نام سُنکر شرما گئی، "لاؤ میں اٹھا لوں گاگر؟" وہ بولا، گوری چپ چاپ آگے بڑھی۔ تنیامو نے راستہ روک لیا۔ گوری کی مارے شرم کے زبان بند تھی،

"ہٹو جانے دو" تنیامو نے ایک دھیمی آواز سُنی گوری کے ہونٹوں سے، بات کرو گی تو جانے دوں گا؟" وہ بولا

"کسی نے دیکھ لیا تو کیا کہے گا؟" گوری ہمت کرکے بولی، یہی کہ تنیامو اپنی گوری سے باتیں کر رہا ہے، کوئی غیر تھوڑا ہی ہوں۔ آخر تم میری ہی ہو نا؟"

بیاہ تو نہیں ہوا ابھی!

بیاہ بھی ہو جائیگا، چاچا ہی نہیں مانتا میں تو چاہتا ہوں کہ کل ہوتا آج ہو جائے۔! گوری خاموش تھی، دھیرے دھیرے جا رہی تھی۔ تنیامو دیکھ رہا تھا اپنی گوری کو۔!

سُکھیا کنوئیں پر کھڑی تھی، گوری کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی اری آج بڑی خوش ہو رہی ہے! گوری نے گاگر منڈیر پر رکھ دی، سکھیا نے دیکھا، دور گلی میں تنیامو کھڑا ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔

مُسکرا کر بولی سمجھی؟

"کیا سمجھی؟ گوری بولی

"منگیتر کھڑا ہے تمہارا!"

"پھر"

"بلا رہا ہے تمہیں۔!"

"ایسی بات نہ کہو سکھیا" وہ بولی

ہوں۔ من میں تو لڈو پھوٹ رہے ہوں گے، بابا سے کہتی ہوں کیوں نہیں کہ بیاہ کر دے۔!"

"اچھا رستہ کو ہاتھ سے چھوڑے گی بھی یا نہیں" گوری نیم مسکراتی ہوئی آنکھیں مٹکا کر بولی۔!

"بات بتا سکتی تو پانی بھرنے دوں گی؟" سکھیا نے کہا "کونسی بات؟"

چھپاتی ہے، سال بھر سے راہ دیکھ رہا ہے بیچارہ!" "تمہارا منہ دیکھ رہا ہوگا راہ تمہاری؟" گوری مسکرا کر بولی۔ سکھیا نے رسی چھوڑ دی، سرد آہ بھر کر جی ہی جی میں بولی۔ "اس کا راہ کو کہاں راہ دیکھتا ہے! اس کی۔ کیا کہہ رہی ہو گوری وہ تو بات بھی نہیں کرتا سکھیا سے۔؟"

"کیوں آگیا نہ یاد؟" گوری نے ہنس کر کہا۔

سکھیا گاگر اٹھا کر چپ چاپ چلی گئی۔ گوری نے جھانک کر دیکھا۔ تنیامو جا چکا تھا۔ "میں نے بات کیوں نہ کی اُس سے؟" ڈول کھینچتے ہوئے بولی۔ اُسے ایسا معلوم ہوا جیسے وہ اب بھی اس کے پاس کھڑا کہہ رہا تھا" میں کوئی غیر تھوڑا ہی ہوں، بات کرو گی تو جانے دوں گا؟ گوری نے چونک کر گاگر سر پہ دھری، جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی گھر آئی، بابا کے لئے کھانا پکانے میں لگ گئی۔!

دوپہر ہونے کو آئی مگر بابا ابھی تک نہیں آیا۔! گوری بولی۔

"آتا ہی ہوگا" ماں نے کہا۔

"ابر پھر ہو رہا ہے، میں لے جاتی ہوں پھر کھانا!"

"مگر جانتی ہے کہاں کام کر رہا ہے؟"

ہاں کہہ رہے تھے رائے چھیلو کے باغیچہ میں کام ہو رہا ہے۔!" تو نے دیکھا ہے باغیچہ؟" ماں نے پوچھا۔

"پوچھ لوں گی کسی سے" گوری نے روٹی کپڑے میں لپیٹ لی۔ کالے کالے بادل اُمنڈے چلے آ رہے تھے۔ گوری باغیچے میں داخل ہوئی۔ رائے چھیلو سڑک پر ٹہل رہے تھے گوری کھڑی ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔ کسے دیکھتی ہو؟" رائے چھیلو بولے

"بابا یہیں کام کر رہے ہیں کیا؟"

چھیتر کو پوچھ رہی ہو؟"

"ہاں۔ گوری سر ہلا کر بولی۔ ہرن کی بڑی بڑی آنکھوں میں مسکراہٹ کھیل رہی تھی،

"تو لڑکی ہے اُس کی؟"

"جی۔ بتا دو کہاں ہیں؟"

"رائے چھیلو نے اس سے پہلے گوری کو نہیں دیکھا تھا۔ آج اسے دیکھ کر بھونچکا سے رہ گئے، بادل زور سے گرجا، جس کے ساتھ رائے چھیلو کے دل میں ایک گدگدی سی ہونے لگی۔ چالیس برس کے تھے۔ مگر بالکل جوانوں کا ماتھا مسکرا کر بولے۔

کیا لے کر آئی ہو؟

"کھانا! گوری نے اس انداز سے کہا، جیسے رائے چھیلو کی آنکھوں میں اُس نے کچھ بھانپ لیا تھا۔

"دیکھوں بھلا" ہاتھ بڑھا کر بولے، بادل گڑگڑایا بجلی چمکنے لگی۔ گوری کی کلائی رائے چھیلو کے ہاتھ میں تھی۔! گوری چلا کر بولی۔ چھوڑ دو "

"اری سُن تو۔!" گوری پھر ایک مرتبہ چلائی زبان سے نکلا بابا،

چھیتر جو مکان کے پچھواڑے آم کے پیڑ سے ٹیک لگائے سستا رہا تھا، چونک کر اٹھا، چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولا گوری کی آواز معلوم ہوتی ہے! بیلا نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا اور بولی کیا ہوا چھیتر؟" چھیتر بھاگتے ہوئے سڑک پر آیا۔ اس نے دیکھا۔ اُس نے دیکھا۔ رائے چھیلو گوری کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور گوری چلا رہی تھی۔ جاگتے ہوئے بولا "گوری۔!

رائے چھیلو کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ ہاتھ چھوڑ دیئے۔ گوری کا سانس پھول رہا تھا بابا سے چمٹ گئی۔ رائے چھیلو چپ چاپ کمرے میں گھس گئے، چھیتر کی آنکھوں سے خون ابل رہا تھا۔! گوری سے کھانا لے کر اُسے واپس لوٹا دیا۔ پیڑ کے نیچے بیٹھ گیا۔ بھوک بالکل مٹ چکی تھی۔ لوالہ لیتا مگر ہاتھ رک جاتے تھے۔! گوری کا چلانا آنکھوں کے آگے گھوم رہا تھا۔" ہاتھ اٹھاتے لجیا نہیں آئی اُسے، بیٹی کے برابر ہی کہتے ہوئے روٹی باندھ کر رکھ دی۔ پچھواڑے کراٹھا۔ ہوا تیزی سے چلنے لگی باغیچے کے پیڑ جھوم رہے تھے اور چھوٹے چھوٹے پودے جنھیں آج ہی لکڑیوں کے سہارے کھڑا کیا تھا۔ زمین پر گر رہے تھے۔! چھیتر نے چادر اوڑھ کر پھاوڑا کاندھے پر رکھ لیا۔ ہوا کے تھپیڑے چل رہے تھے۔ بادل گرج رہا تھا، دور بستی کے اوپر بجلی چمکی۔ بڈھا کانپتا ہوا اچانک سے نکلا۔ دن ابھی کھڑا تھا مگر معلوم ہوتا تھا جیسے رات ہو گئی ہے۔ ہر طرف تاریکی دوڑ رہی تھی۔ بڈھے کے پاؤں ڈگمگا رہے تھے۔ لکڑی ہاتھ سے گر پڑی۔ کمینہ بدمعاش" بڑبڑا رہا تھا۔ ایک تند جھکڑ آیا۔ چھیتر لڑکھڑا کر منہ کے بل گر پڑا۔ موٹی موٹی بوندیں ٹپنے لگیں، بڈھے نے سنبھلنا چاہا مگر ہوا کے جھونکے پھر اسے گرا دیتے۔! بارش زور سے ہونے لگی۔ ساتھ ہی آسمان سے اولے تڑ تڑ گرنے لگے۔ بڈھا ہاتھ پاؤں مار کر خاموش ہو گیا۔ دور تنیامو لاٹھی لئے بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ کسی چیز سے ٹکرایا۔ چونک کر دیکھا چھیتر اوندھا پڑا تھا۔ جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔!

"چاچا۔ چاچا"، اُس نے جھنجھوڑ کر کہا۔ اُس کا چاچا۔ گوری کا باپ، خاموش تھا۔ تنیامو نے کاندھے پر ڈال لیا۔ بارش تھم گئی، گوری نے جھانک کر دیکھا۔ تنیامو بابا کو کاندھے پر ڈالے ہوئے لا رہا تھا۔

"گوری۔ چاچا۔!" ہانپتے ہوئے جھونپڑی میں گھسا، کیا ہوا بیٹا"، ماں بولی۔ تنیامو نے چھیتر کو کھاٹ پر ڈال دیا۔ گوری نے دیکھا۔ بابا کے دانت پر دانت چڑھے ہوئے تھے۔ جسم لکڑی کی طرح اکڑا ہوا تھا۔ چیخ مار کر ماں کے اوپر گر پڑی۔!!

فرانس کی نئی کیبنٹ

روم ۲۵ر فروری۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مارشل پتان نے اپنی نئی کیبنٹ بنائی ہے جس کے ہیڈ وہ خود ہی رہے۔ لیکن چند تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ نئی کیبنٹ میں ۵ وزیر اور سات نائب سکریٹری ہونگے۔ ایڈمرل دارلاں نائب وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور وزیر داخلہ مقرر ہوئے ہیں جرنیل ہنزگر وزیر ڈیفنس مقرر ہوئے ہیں۔ اس کیبنٹ میں مسیو لوال کو نہیں لیا گیا ہے لیکن اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس کی پالیسی جرمنی کے ساتھ ملکر کام کرنیکی ہوگی

ایک ضروری ہتھیار

*

ایک اخبار کے جنگی نامہ نگار نے ایک انگریز ہوا باز سے جو کئی ایک ہوائی لڑائیوں میں نام پیدا کر چکا تھا دریافت کیا کہ جرمن ہوا بازوں کے متعلق اس کی کیا رائے ہے۔ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ یا تو شراب کے نشے میں ہوتے ہیں یا کوئی نشیلی دوا پلا کر انھیں مدہوش کرایا جاتا ہے کیونکہ وہ نشانہ پر پہونچنے کے قبل ہی سے بے تحاشا گولی چلانے لگ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ میں نے انکی فلاسک کے اندر سونگھکر دیکھا تو اسے چکھنے کو طبیعت نہیں چاہی مگر برخلاف اس کے آر۔ اے۔ الیف۔ کے ہوا باز کام پر جاتے وقت عمدہ تیز اور میٹھی چائے کے سوا کچھ پسند نہیں کرتے۔ اُڑنے سے پہلے بھاپ نکلتی ہوئی گرم چائے کا بھرا ایک مگ اور واپسی پر اس سے بھی زیادہ انھیں طاقت بحال رکھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔

اس سے ہمارے ذہن میں اس مضمون کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جسکی سرخی "انگلستان کی روح فنا کرنے والی جنگ میں چائے کا ایک کارگر حربہ ہے" یہ مضمون نیویارک کے اخبار ایپائس۔ ہل، کی نومبر ۱۹۲۹ء کی اشاعت میں چھپا تھا۔ مضمون میں درج ہے کہ انگریز سپاہیوں کی جوش و بہادری کو برقرار رکھنے کے لئے بہت سی چیزیں ہونگی مگر چائے سے کم۔ جب کوئی کام مشکل نظر آتا ہو تو انگریز سپاہی کو چائے کی پیالی دیدو وہ ایک نیا آدمی بن جائے گا۔ چائے کی اس اہمیت پر زور دیتے ہوئے یہ امریکی اخبار لکھتا ہے چائے نہ صرف لڑنے والوں کی زندگی کے لئے مفید ہے بلکہ یہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ حال ہی میں جب بڑے شہروں کی گنجان آبادی سے لڑکوں کو خالی کرکے دیہات میں بھیجا گیا۔ اس موقع پر اس کا کافی ثبوت مل گیا ہے۔

جب بچے اپنے نئے گھروں پر پہونچے تو سب سے پہلے انھیں جو چیز دی گئی وہ انکی پسندیدہ چائے کی پیالی تھی۔ جس سے وہ گھر کا سا آرام محسوس کرنے لگے اور ادھر شہر میں بہت سی مائیں عمدہ چائے کی پیالی پی کر آرائش اور سکون حاصل کرنے لگیں۔

کیونکہ تمام تر آبادی چائے کی عادی ہے اس لئے حکومت برطانیہ انگلے کٹھنی کے وقت چائے کی درآمد کا انتظام کر رہا ہے حالانکہ آبدوز کشتیوں کا ہر وقت اندیشہ لگا ہوا ہے، حکومت نے بہت بڑی مقدار میں ہندوستان اور لنکا کے اندر چائے کا ذخیرہ خرید کر اٹھا کر رکھا ہے اور اس کو انگلستان پہونچا کر تقسیم کرنے کا انتظام بھی کیا ہے۔

تازہ ترین تصویروں اور خبروں میں دکھایا گیا ہے کہ برطانوی سپاہیوں کو غیر معمولی حالات میں بھی چائے مہیا کی جاتی ہے۔ ان سے بہت امریکی سپاہیوں کی ۲۲ برس کی پرانی یاد تازہ ہو گئی ہے۔ انکا بیان ہے کہ گزشتہ لڑائی میں اتحادیوں کے اندر ایک بڑا مذاق ہوا کرتا تھا کہ ۴ بجے سہ پہر کو نہ تو انگریزی سپاہی دشمن پر حملہ کرینگے اور نہ انکے حملے کو روک سکیں گے۔ اس وقت یہ بات مشہور تھی کہ اس طرح کا حملہ خطرناک ثابت ہوگا کیونکہ ٹھیک ۴ بجے سپاہی حملے کو روک سکیں گے اور اپنی چائے طلب کریں گے۔

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج کا سالانہ امتحان ۲۲ و ۲۳ ابریل سنہ ۴۱ء بروز چہار شنبہ لغایت شنبہ ۸ بجے سے ۲ بجے تک منبع الطب ہال میں لیا جائیگا۔ حسب دفعات دستور العمل جدید ۳۶ و ۳۷ بطریق پرائیوٹ شریک امتحان ہونے والے اصحاب کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی درخواستیں مع نقول اسناد قابلیت مقصودہ مقامی مجسٹریٹ جس سے صحیح معیار علمیت واضح ہو سکے مطبوعہ فارم پر مع فیس داخلہ امتحان وغیرہ ۱۵ر مارچ سنہ ۴۱ء تک عالیجناب حکیم محمد ہادی رضا صاحب آنریری سکریٹری منبع الطب کالج کے پتہ سے بھیجدیں۔ اور یہ موقع صرف اسی سال دیا جاتا ہے۔ داخل شدہ طلاب کو بھی اپنے تمام حسابات اسی تاریخ معینہ تک صاف کر دینا چاہئیں۔ بعد انقضائے میعاد کوئی درخواست مسموع و قابل توجہ نہ ہوگی۔ نیز بعد منظوری داخلہ غیر حاضر طلبہ کی فیس داخل دفتر کر دی جائے گی۔ اور بغیر منظوری داجازت آنے والے طلاب کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جائیگی۔ دستور العمل فارم داخلہ۔ نقشۂ فیس ہائی کالج نصاب تعلیم عربی و اردو معہ دیگر کاغذات ضروری بارسال ٹکٹ ۲ر دفتر سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

حسب الحکم سکریٹری
دکلرک منبع الطب کالج لکھنؤ

شاہ فاروق کی سالگرہ

پشاور ۲۴ر فروری۔ شاہ فاروق (مصر) کی سالگرہ پر کنگ ظاہر شاہ (افغانستان) نے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ کابل کے مصری سفارتخانہ میں بھی بادشاہ کی سالگرہ کی تقریب منائی گئی۔ سفارتخانہ میں ایک گارڈن پارٹی ہوئی۔ جس میں سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب اور دوسرے ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

مہاراجکمار وزیانگرم

واردھا ۲۶ر فروری۔ مہاراجکمار وزیانگرم نے مہاتما گاندھی سے بہر ملاقات کی۔

جرمنی نے امریکہ کا جہاز ڈبو دیا

واشنگٹن ۲۵ر فروری۔ کل جرمنی نے دعویٰ کیا ہے کہ جہاز کینیڈین کروزر ڈبو دیا گیا ہے۔ مسٹر سمر ویلز نائب وزیر خارجہ امریکہ اس دعویٰ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس جہاز پر امریکہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا اور اس میں امریکن مال لدا ہوا تھا۔

ٹوکیو ۲۴ر فروری۔ جنوبی چین کے جاپانی سندری بیڑہ نے بیان شائع کیا ہے کہ برما روڈ کو بالکل بند کر دیا گیا ہے۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے بمباری کرکے ان پلوں کو تباہ کر دیا۔ جو دریائے میکانگ کو عبور کرنے کے لئے بنائے گئے تھے۔

اجناب تحصیلدار صاحب بہادر گھاٹم پور ضلع کان پور

بدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

مقدمہ اجرا نمبری ۳۰ سنہ ۱۹۴۰ء

نوٹس حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ (۶۶) ضابطہ دیوانی

ے بہادر بابو برجندر سروپ نمبردار موضع ٹپی جوت کلومل پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ڈگریدار

بنام

دل ولد منوں قوم وشیں ساکن وکاشتکار موضع ومحال مذکور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدیونان

ٹس بنام انگنول ولد منوں قوم ویش ساکن موضع ٹپی پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

ہرگاہ معلوم ہو کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگریدار مذکور نے واسطے جوت نیلام اراضی

جہ ذیل کی درخواست اس عدالت میں پیش کی ہے اس لئے آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

یخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء واسطے شرائط اشتہار نیلام مقرر ہے۔

نمبران ورقبہ ولگان واقعہ محال ٹپی جوت کلومل پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

نمبر	رقبہ	لگان
۱۲۷۶	۸ لو	لعہ
۱۲۹۲	۸ لو	سامل

۱۳۱۵	کہ	شامل
	دلو	
۳	الدلو	لعہ

المرقوم ۱۳ فروری سنہ ۱۹۴۱ء

دستخط حاکم

عدالت

مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

REGD. NO. 424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۳۴

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی
ممالک غیر
سالانہ
ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۸ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۹ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۰

ادبیات

ہند کی آن بان ہیں دونوں

عالی جناب نوح ناروی صاحب

ہند کی آن بان ہیں دونوں — تن ہے ایک اور جان ہیں دونوں
خلق اس پر نہ رانگاہ کرے — اپنے خالق کی شان ہیں دونوں
بار اپنا اُٹھا نہیں سکتے — اس قدر ناتوان ہیں دونوں
فرض ان پر ہے اس کی رکھوالی — ملک کے پاسبان ہیں دونوں
نہ حرم ہے نہ اب وہ بتخانہ — ٹوٹے پھوٹے مکان ہیں دونوں
تیر اوروں پہ کیا لگائیں گے — خود یہ اتری کمان ہیں دونوں
کوئی صورت نہیں صفائی کی — دل میں یوں بدگمان ہیں دونوں

پھر پڑھو نوح تم وہی مصرعہ
ہند کی آن بان ہیں دونوں

ہندو مسلم

از جناب عارف ارشد سیالکوٹی

تم آخر پھول ہو گلشن کے اور گلشن تمہارا ہے — نہیں زیبا بکھر کر وجہ تاراج چمن ہونا
جو لالہ ہے رہے لالہ جو نرگس ہے رہے نرگس — ضروری کچھ نہیں ہو نسترن کو یاسمن ہونا

اسی اپنی رنگت میں ہی تم زیب گلستاں ہو
چمن کا کھلکھلانا ہے تمہارا خندہ زن ہونا

دنیائے اسلام

مصر کے واقعات اور رائیں

باوجودیکہ وشمس میں مصری وزیر نے بہت کوشش کیں لیکن پھر بھی وہ مصری جو فرانس میں ہیں ان کو ان کے وطن واپس بھیجنے میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ باوجودیکہ ممالک متحدہ امریکہ کے سفیر مقیم روم نے مصر کی طرف سے کئی دفعہ وکالت کی لیکن ٹیورن کے اطالوی ہنگامی صلح کے کمیشن کے ذریعہ سے ابھی تک پاس پورٹ یا اجازت نامہ حاصل حاصل ہو سکے۔

چونکہ مغربی صحرا میں برطانوی فتوحات ہو چکی ہیں اور گریزیانی کی فوجیں جن کو مصری علاقوں سے نکال باہر کیا جا چکا ہے اور لیبیا کے شہروں میں برطانی قبضہ ہو چکا ہے اس لئے وہاں پھر پہلے کی طرح معتدل حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ بدو واپس آ رہے ہیں اور ان کو "شناختی تختیاں" دی جا رہی ہیں۔ مصری وزارت دفاعیہ نے قمقام محمد وصفی بے سابق گورنر "جنوبی صحرا" کو مغربی سرحد کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ لیبیا کے پانسو سے زیادہ باشندے طبرق واپس آ گئے ہیں جہاں اس وقت برطانی جھنڈا لہرا رہا ہے۔

بیروت میں فرانس اور لبنان کے باشندوں کی فاش دور حکومت کے خلاف کھلم کھلا مخالفت کی وجہ سے عارضی حکومت کے افسروں نے شارع عام پر سیاسی خیالات کے اظہار کی ممانعت کر دی ہے۔ اطالی کمیشن کے ممبروں نے سینما میں متعدد مخالفانہ واقعات کے متعلق افسروں سے شکایت کی۔ ابھی حال میں جب ایم لاول کی تصویر سینما میں دکھائی گئی تو لوگوں نے اظہار نفرت کے نعرے لگائے۔ اور جب برطانی فتوحات کی ایک فلم دکھائی گئی تو لوگوں نے بے ساختہ برطانیہ کی موافقت کا اظہار کیا۔

مصری فوجوں کے "تفریحی فنڈ" میں شاہ فاروق نے ۱۵۰۰ مصری لیرا دیئے۔ اس فیاضانہ مثال کی پیروی میں پورے ملک سے قومی دفاع کی وزارت کے شعبہ امور رابطہ عامہ میں روپوں، مٹھائیوں اور کتابوں کے عطیے وصول ہوئے ہیں۔ اس شعبہ نے حال ہی میں گراموفون ریکارڈوں کی ایک بہت بڑی تعداد مصری فوجوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے خریدی ہے۔

مصری اخبار "المقطم" لکھتا ہے۔ جنرل ویول افریقہ کے نقشہ پر سے شاہی اطالیہ کے رنگوں کو مٹا رہے ہیں۔ اب بیاز نگ ملک کے اصلی باشندے قائم کریں گے جن کو اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کا مکمل حق حاصل ہوگا۔

مصری رسالہ "الثقافہ" اسلام اور جنگ کے موضوع پر اظہار خیال کرتا ہوا لکھتا ہے "قرآن کی ان تمام آیتوں میں جو جنگ کے متعلق ہیں یہ خیال مشترک طور پر پایا جاتا ہے کہ جنگ خدمت خدا کی غرض سے کرنا چاہیئے۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی جنگ کا ذکر آیا ہے وہاں اس خیال کا اعادہ محض اس غرض سے کیا گیا ہے کہ جنگجو لوگوں کے دماغوں میں یہ خیال راسخ ہو جائے۔ اسلام نے اس طریقہ سے جنگی جذبہ کو پاک و صاف کرنے کی کوشش کی ہے اور لوٹ مار کی خواہش کی اور فخر و غرور کرنے کی مذمت کی ہے۔ اور قومی جنگ آزماؤں کی ملامت کی ہے۔ غالباً یہ کہنا درست ہوگا کہ اصول اسلام ہی کے وہ پہلے مذہبی اصول تھے جن میں جنگ کے خلاف عملی تدابیر کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اسلام جنگی جذبہ کو پاک و صاف کر کے اس کو انسانوں کی روحانیت سے نوع انسانی کی بھلائی کے لئے استعمال کرنے کی اپیل کرتا ہے۔

مسٹر ٹی ڈلکی۔ جو کہ جولائی ۱۹۳۹ء سے پورٹ سعید میں برطانی قونصل ہیں اس عہدہ پر یہاں سے تبدیل کر کے جدہ بھیجے جا رہے ہیں اور وہ عنقریب اپنی نئی جگہ کا چارج لینے کے لئے مصر سے روانہ ہو جائیں گے۔ ان کی جگہ پر مسٹر رابرٹ ایڈن ایلیتسن کا تقرر ہوا ہے یہ حال ہی میں ولایت سے اپنی چھٹی ختم کر کے آئے ہیں یہ اس سے قبل ہرار اور ابی سینیا میں تھے اور اٹلی کے جنگ میں شریک ہونے سے تھوڑے ہی دنوں قبل وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔

برطانی سفیر ہز ایکسیلنسی سر مائلس لیمپسن نے مصر کے وزیر اعظم حسین سری پاشا سے ملاقات کی۔ اخبار نویسوں کے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ برطانیہ کی مصری روئی کی خریداری کے مسئلہ کے متعلق گفتگو ابھی تک جاری ہے۔

کلدانی کیتھولک بطریق کے "وکر جنرل" رئیس کی دعوت پر قاہرہ کے کلدانی کیتھولک چرچ میں افسروں اور سپاہیوں کی ایک نمائندہ جمعیۃ نے مغربی صحرا کی تازہ فتوحات کے لئے اظہار تشکر کی ایک رسم "عشائے ربانی" میں شرکت کی۔ رسم "عشائے ربانی" کی قیادت فادر اوکیرال نے کی اور رئیس نے ایک مختصر تقریر کی اپنے چرچ میں سلطنت برطانیہ کی فوجوں کے بہادروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے رئیس نے کہا:۔ ہم سب آپ کو آداب بجا لاتے ہیں کیونکہ آپ ایک عالمگیر مقصد کے حامی ہیں۔ اگر آپ اپنا خون بہاتے ہیں اور جانیں دیتے ہیں تو یہ سب کچھ آپ حقوق تہذیب و تمدن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے
جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۳	کانپور شنبہ ۸ مارچ ۱۹۴۱ء	نمبر ۱۰

بلقان کی نازک صورت حال

۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ جرمنی کی فوجیں بلغاریہ سے گذرتی ہوئی ترکی اور یونان کی سرحد کے قریب یعنی صرف ۱۶ میل کے فاصلہ پر پہونچگئی ہیں اور خدا ہی جانتا ہے کہ اسوقت (۸ مارچ) تک بلقان کی صورت حال کیا ہوگی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بلغاریہ نے جرمنی کے ساتھ شامل ہو کر بلقان کے امن داماں کو خطرہ میں ڈالدیا لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بلغاریہ صرف اپنی طاقت پر بھروسہ کر کے جرمنی کے منصوبوں کو روک نہیں سکتا تھا۔

جرمنی نے یقین دلایا ہے کہ اسکی فوجیں بلغاریہ میں زیادہ دن نہیں ٹھہرینگی۔ بلغاریہ کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں بلقان کے امن کی حفاظت کے لئے بلغاریہ آئی ہیں۔ بلقان کے امن کو کس سے خطرہ ہے؟ نازیوں نے یہ بات کھولدی ہے کہ انکے نزدیک بلقان کے امن کو برطانیہ سے خطرہ ہے۔ جس علاقہ پر نازی فوجوں کو قبضہ کرنا ہوتا ہے اس کے بارے میں نازی ایسا ہی کہنے لگتے ہیں جرمنی نے یونان سے اپنا موجودہ تعلق جن لفظوں میں ظاہر کیا ہے ان سے یونان کے حق میں اس کے اچھے ارادہ ظاہر نہیں ہوتے اور جب جرمن فوجیں بلغاریہ میں زیادہ نہیں ٹھہرینگی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کہاں جائینگی؟ کیا وہ جرمنی واپس چلی جائینگی؟ ترکی جرمنی کی ان سرگرمیوں کو شک کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ روس نے بھی بلغاریہ سے ٹھیک ہی کہا ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ بلغاریہ نے جرمن فوجوں کو آنے کی اجازت دیکر بلقان میں امن کی حفاظت نہیں کی بلکہ لڑائی کے پھیلنے کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔ گویا یہ حقیقت کھلی جا رہی ہے۔ کہ جرمنی یونان میں اٹلی کی مدد کرنا چاہتا ہے اس مدد کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ یونان کو ڈرا دھمکا کر اٹلی سے سمجھوتہ کرنے پر مجبور کیا جائے یا اس پر چڑھائی کی جائے۔ کیا یونان جرمنی کا دباؤ روک سکے گا اسے برطانیہ کا سہارا ضرور ہے۔ مگر کیا برطانیہ اپنی چو طرفہ ذمہ داریاں کے باوجود یونان کو اتنی مدد دے سکتا ہے۔ جو جرمنی اور اٹلی کے مشترکہ حملوں کو رد کرنے کے لئے کافی ہو؟ روس کو بلغاریہ اور جرمنی کی یہ حرکت پسند نہیں مگر کیا روس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بارے میں جرمنی کے خلاف ہاتھ اٹھانا پسند کریگا؟ ترکی برطانیہ کے ساتھ دوستی نبھانے کا یقین دلا رہا ہے مگر کیا وہ یونان پر جرمن حملہ ہونے کی حالت میں برطانیہ کے ساتھ یونان کی مدد کریگا۔ اور جرمنی کے خلاف لڑیگا؟ یہ سوال ہیں جن کے صاف صاف جواب پر اس بات کا دارومدار ہے کہ بلقان میں جرمنی کا قدم روکا جا سکے گا یا نہیں؟

بلقان کے امن داماں کو خطرہ میں ڈالنے کی ذمہ داری صرف روس پر عاید ہوتی ہے کیونکہ رومانیہ نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ وہ دن دور نہیں ہے۔ جبکہ جرمنی رومانیہ پر قبضہ کرلے گا۔ اور اسی لئے رومانیہ نے روس کو سراہا اور بکوادینا کے علاقے واپس کر دیئے تاکہ روس جرمنی کے اس خیال کو تقویت نہ ہونے دے مگر اسٹالن کی گومگو کی پالیسی نے جرمنی کے حوصلے بلند کر دیئے اور جرمنی نے بلقان پر اپنا اثر قایم کرنے اور پٹرول وغیرہ حاصل کرنے کے خیال سے رومانیہ پر قبضہ کر لیا۔ اب جبکہ اٹلی کو یونان سے شکست ہوگئی تو جرمنی نے اٹلی کی امداد اور یونان پر قبضہ کرنے کے خیال سے بلقان کی طرف اپنا قدم بڑھایا اور بلغاریہ بدرجہ مجبوری گٹھ جوڑ میں شامل ہو گیا ورنہ اس کا جو کچھ حشر ہوتا وہ ظاہر ہے لیکن اب بھی اگر روس چاہے تو بلقان میں امن داماں قایم ہو سکتا ہے۔

بہر حال دیکھئے کہ بلقان کی یہ چنگاری دنیا کو کیا رنگ دکھاتی ہے۔

ترکی کو ہٹلر کا پیغام

معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے ترکی کے پریسیڈنٹ عصمت انونو کو جو خاص پیغام بھیجا تھا وہ خود ہر ہٹلر کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا اور اسمیں ترکی کو کسی قسم کی دھمکی نہیں دیگئی تھی۔ بلکہ اس پیغام میں اس پیش کش کو دہرایا گیا تھا جو کہ جرمن سفیر ہر فان پاپن نے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کے دورہ ترکی کے پہلے حکومت ترکی کے روبرو پیش کی تھی جسمیں جرمنی اور ترکی کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ تجویز کیا تھا اور یہ بھی تجویز کیا تھا کہ بحر اسود کے قریب بلغاریہ کا کچھ علاقہ ترکی کو دیدیا جائیگا۔

ہر ہٹلر نے اپنے اس پیغام میں پریسیڈنٹ عصمت انونو کو یہ یقین دلایا تھا کہ جرمنی ترکی پر حملہ کرنے یا دردانیال پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پریسیڈنٹ انونو جرمنی کی اس پیشکش کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عصمت انونو نے اس پیغام کا جواب یا تو دیدیا ہے اور یا بہت جلد دینے والے ہیں۔

گاندھی جی کا بیان

الہ آباد میں مہاتما گاندھی نے سر تیج بہادر سپرو سر جگدیش پرشاد پنڈت مدن موہن مالویہ مولانا ابوالکلام آزاد اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت سے جو حال ہی میں ملاقاتیں کی تھیں انکے بارے میں جن لوگوں نے محض قیاس کی بنا پر خیالی گھوڑے دوڑائے ہیں انکو تنبیہ کرتے ہوئے مہاتما جی لکھتے ہیں کہ:

" ہندوستان کا آئین آزادی تمام اقلیتوں اور دوسرے مفادوں میں جن کی ہندوستانی عوام الناس کے مفادوں سے ٹکر نہ ہوتی ہو انکی منظوری اور مشورہ سے بننا چاہیئے۔ کانگریس کی سول نافرمانی شروع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر طبقہ کو جنگ تک کے خلاف اظہار رائے کی پوری آزادی حاصل ہو جائے۔"

ٹائمز آف انڈیا کو جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ "دوران جنگ میں آزادی سے کم کسی بات

آئینہ کان پور

آل انڈیا مشاعرہ

کانپور میں اپریل کے دوسرے ہفتہ میں ایک آل انڈیا مشاعرہ ہو رہا ہے جسمیں تقریباً تمام مشاہیر شعراء نے تشریف لانے کا وعدہ فرمالیا ہے مشاعرہ میں داخلہ ٹکٹ کے ذریعہ ہوگا۔ اور اخراجات وضع کرنے کے بعد اسکی آمدنی ریڈکراس فنڈ کو دی جائیگی۔ اس کے لئے ایک بااثر مندرجہ ذیل حضرات کی ورکنگ کمیٹی بنائی گئی ہے۔

پریسیڈنٹ	منشی دیانرائن صاحب نگم
وائس پریسیڈنٹ	سید محمد جامع صاحب
سکریٹری	عبدالمجید خاں صاحب (ڈپٹی کلکٹر)
جائنٹ سکریٹریان	مسٹر جے۔ کے۔ ہانڈو (ڈی۔ ایس۔ پی)
"	مولانا سلیم ناطقی صاحب

ممبران ورکنگ کمیٹی: منشی کرشن سہائے صاحب ستکاری نواب سید قیصر حسین صاحب۔ مسٹر عبدالرؤف صدیقی (ڈپٹی کلکٹر) خواجہ عبدالسلام۔ مسٹر جی سی نگم (قایم مقام ایسوسی ایٹیڈ پریس)۔

امید کی جاتی ہے کہ یہ مشاعرہ کانپور میں اپنی نوعیت کا پہلا مشاعرہ ہوگا۔

ستیہ گرہیوں کی گرفتاری

قانون تحفظ ہند دفعہ ۳۸ کے ماتحت مندرجہ ذیل حضرات ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں، گرفتار ہونیوالوں کے نام کے آگے براکٹ میں گاؤں کا نام جہاں انھوں نے ستیہ گرہ کیا ہے درج ہے۔

مسرس رام سہائے پانڈے (رینہ) رگھوناتھ پرشاد (کوشل پور) شیو سنگھ (مدیہ) موتی لال (کشنا) رام کرشن (رسول آباد) شیو کمار (بھیرول) سردار بہ سنگھ (بلہور) دیوی سنگھ (اُٹھا) گنگا پرشاد (کدارا) جگت نرائن (مقصود آباد) جانکی پرشاد (اُرسن) شیو بالک رام (بری پال) کھیتن پرشاد (اودوری) رام بھجن (میوان) چندر شنکر (بناری) دیوی پرشاد (بڑا گاؤں) امر سنگھ (بلا کتاری) سندر لال جین سابق آنریری مجسٹریٹ (ککلیا پور) بابو رام تواری (بہولا دادا) گیان سنگھ (منگل پور) نکم سنگھ (کرشن دتا) سرستی پرشاد (اگرہوا) شیو رام سنگھ (محمد پور) ہری شنکر باجپئی (امور) بہاری لال (گور) گیا پرشاد شاستری (میتھا) کھنیا لال (سلہولی) سری نرائن چترویدی (اماری) رام اوتار دوبے (بارہ) نواب سنگھ (برسنگھ پور) بگیشور (کاکا دیو)

ستیہ گرہیوں کو سزائیں

مسٹر پیارے لال گروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں ایک سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے درصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید دو ماہ قید سخت کی سزا ہوگی

مسٹر برادت ڈکشت۔ مسٹر گنگوری لال۔ مسٹر بھگوانداس بھارتی۔ مسٹر رام سروپ۔ مسٹر شیام لال بادوا۔ مسٹر رگھوناتھ پرشاد۔ مسٹر گنگا پرشاد۔ پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ مسٹر لکشمی نواس باجپئی۔ مسٹر کلیان پرشاد۔ مسٹر بھگوتی پرشاد کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں ایک ایک سال قید سخت ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے درصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید سخت کی سزا مزید ہوگی۔

ایک دن قید محض کی سزا

مسٹر خدا بخش کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں ایک دن قید محض کی سزا عدالت نے اس لئے دی ہے کہ وہ ایک بوڑھے آدمی ہیں۔

ستیہ گرہی عورتیں

شریمتی بھولی دیبی کو موضع کتاری میں ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں قانون تحفظ ہند دفعہ ۳۸ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

شریمتی دو دیا وتی۔ شریمتی شکنتلا۔ شریمتی سنو دیوی۔ شریمتی سرستی دیوی۔ شریمتی ساوتری دیوی کو قانون تحفظ ہند دفعہ ۳۸ کے ماتحت عدالت سے ۳-۳ ماہ قید محض کی سزا ہوئی ہے

شادی

یکم مارچ کو مسٹر بی سی سریواستو، چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کی صاحبزادی کماری منورما کی شادی مسٹر الکھ کمار سہنا سابق انسپکٹر جنرل پولیس بہار کے صاحبزادے لفٹنٹ نربدیش کمار سہنا ۹ ارجمنٹ حیدرآباد دکن کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔

تقریباً ایک سو مہمانوں کے ساتھ بارات آئی تھی جس کا استقبال اسٹیشن پر معززین شہر نے کیا۔ بارات میں آنے والوں میں سے خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں کہ:-

مسٹر یونس سابق منسٹر آف بہار۔ سر سلطان احمد جسٹس سر فضل علی جسٹس مسٹر منوہر لال جوالا پٹنہ ہائیکورٹ راجہ صاحب آف سورج پور امیشی اینڈ مسز مسٹر اختر رضوی اسسٹنٹ سکریٹری بہار گورنمنٹ۔

شام کو ۵ بجے بارات سریواستو صاحب کے بنگلہ پر آئی جہاں شہر کے تمام یورپین اور ہندوستانی حکام کے علاوہ شہر کے تمام سربرآوردہ یوروپین مسلمان اور ہندو حضرات نے شرکت کی اور رسم دروازہ چار ادا ہونے کے بعد ایک پر تکلف ایٹ ہوم ہوا گیا۔

دولہا اور دولہن کو معززین شہر کی طرف سے تقریباً ۱۶۰ تحفے پیش کئے گئے جنمیں سے یوروپین حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں کہ:-

سر ہنری ہارمیں۔ مسٹر و مسز منیز۔ مس۔ جے۔ اے براگ۔ مس۔ ڈی جیمس۔ مسٹر و مسز ولکسن۔ مسٹر و مسز اسمارٹ۔ مسٹر پرائس۔ مسز ان۔ ہارسین۔ مسز ہنکاکس مسٹر ہیڈنگس۔ مسٹر و مسز گرے۔

کملا اسپتال فنڈ

۲۸ فروری کو کرائیسٹ چرچ کالج انسٹی ٹیوٹ کا ایک جلسہ مسٹر ایس۔ سی چٹرجی پرنسپل کالج کی صدارت میں ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ ایکسو روپیہ کملا اسپتال الہ آباد کے فنڈ میں دیا جائے۔

ہڑتال اور جلسہ

۲ مارچ کو پنڈت سری کرشن دت پالیوال پریسیڈنٹ یو۔ پی پراونشیل کانگریس کمیٹی کی گرفتاری پر بطور پروٹسٹ کے شہر میں ہڑتال رہی اور شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا جسمیں گورنمنٹ کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی گئی۔

خلاف قانون اشتہارات

خلاف قانون اشتہارات تقسیم کرنے کے جرم میں بدھو لال کارکن مزدور سبھا کو عدالت سے ایک سال قید سخت اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی درصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۳ ماہ قید سخت کی سزا اور ہوگی۔

مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس

۲۹ مارچ ۱۹۴۱ء کو کانپور مسلم اسٹوڈنٹ کی پہلی کانفرنس مسٹر جناح کی صدارت میں ہوگی۔

مسلم لیگ کا شکریہ

لالہ بنشو پیارے لال صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ انکا بھتیجا مسمیٰ درسندر کمار عمر ۱۳ سال کھو گیا تھا لیکن مسلم لیگ کے دفتر میں اسکو حفاظت رکھ کر فوراً میرے حوالہ کر دیا گیا جس کے لئے میں کارکنان مسلم لیگ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اتحاد کمیٹی

ٹھاکر جے پال سنگھ صاحب جنرل سکریٹری اتحاد کمیٹی فضل گنج اطلاع دیتے ہیں کہ ۹ مارچ بروز اتوار ۲ بجے دن کو فضل گنج۔ ۸ فٹ روڈ پارک میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک جلسہ ہوگا جسمیں شہر کے ہندو مسلم لیڈران کے علاوہ باہر سے لیڈران کی تشریف لانے کی بھی امید کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ کانپور کے ہندو مسلمان زائد سے زائد تعداد میں شریک ہو کر اس جلسہ کو کامیاب بنائیں گے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۱ مارچ کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ایک بجے دن کو منعقد ہوگا۔

بھوک ہڑتال

واٹر ورکس کا ایک تخفیف شدہ مزدور واٹر ورکس کے پھاٹک پر پڑا ہوا بھوک ہڑتال کر رہا ہے اور واٹر ورکس یونین اس کے ساتھ ہمدردی کر رہی ہے۔

ستیہ گرہی لیڈی

مسز وشنو دولارے ترویدی ستیہ گرہ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئی ہیں۔

ستیہ گرہیوں کی گرفتاری اور سزائیں

ضلع کانپور کے مختلف مواضعات سے مندرجہ ذیل حضرات ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے ہیں۔

مسرس مہادیو پرشاد۔ جگناتھ۔ سری کرشن کٹیار۔ سمبھو دیال ترپاٹھی۔ رام سروپ دکشت چھیدی لال مصرا۔ رام سروپ کٹیار۔ جدوناتھ سنگھ شیو دیال۔ رام سنہی

مندرجہ ذیل حضرات کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں عدالت سے سزائیں دی گئی ہیں:-

مسرس یوگندر دت شکل۔ راجہ سنگھ۔ راماتر پاٹھی فقیر چند۔ راجہ رام۔ رام چندر مصر۔ مہیش پرشاد۔ کھیتان پرشاد۔ موتی لال اور حسین علی کو ایک ایک سال قید سخت اور ایک سو روپیہ سے لیکر ۲۵ روپیہ تک جرمانہ کی سزائیں دی گئی ہیں۔

شادی

۲۸ فروری کو پنڈت اما شنکر اوستھی اڈیٹر روزنامہ ورتمان کی بڑی صاحبزادی کماری مادھوری کی شادی سر گرجا شنکر باجپئی کے بھتیجے پنڈت درپتی نندن شرما کے ساتھ ہوئی جسمیں شہر کے ہر طبقہ کے معززین بارات کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

نائی برہمن کانفرنس

نائی برہمن کانفرنس کے ایک جلسہ میں موجودہ ستیہ گرہ تحریک کی تائید کیگئی اور اسمیں حصہ لینے کی درخواست کی گئی۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن

کانپور اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے ایک جلسہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی جو کہ کملا نہرو اسپتال الہ آباد کے لئے چندہ جمع کریگی۔ پالیوال جی کی گرفتاری پر احتجاج کیا گیا اور فیڈریشن کے انتخابات کے لئے ۱۲ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک خاص جلسہ بصدارت رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایم۔ ایل سی۔ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ۴۲-۱۹۴۱ء کے بجٹ کا عداد پر غور ہوا جسمیں ۵۰۰۰، ۱ روپیہ کی ابتدائی بقایا کے علاوہ آمدنی کا اندازہ ۱۹۸۳۰۰ روپیہ کیا گیا ہے۔ آمدنی میں پرانی فروخت شدہ زمین کی اقساط کا ۶۵۰۰۰ روپیہ ہے اور ۳۰۰۰۰ روپیہ جدید فروخت زمین کا ہے۔

بجٹ میں خرچ کا اندازہ ۳۴۵۷،۵ روپیہ کیا گیا ہے جسمیں عملہ کا صرفہ ۱۱۳۹۰۰ روپیہ ہے۔ زمین کی خریداری کے لئے ۲۹۷۰۰ روپیہ ہے اور انجینیرنگ کے کام کے لئے ۶۰۲۶۲۰ روپیہ ہے جسمیں سے ۴۰۰۰۰ روپیہ مہتروں کے کوارٹر بنانے کے واسطے ہے۔ اور ایک لاکھ روپیہ گورنمنٹ کے قرضہ کی قسط کی ادائیگی کے لئے ہے۔

دیگر جلسہ کی کارروائی میں مختلف چھوٹے اور بڑے کاموں کے لئے ۱۲۵۱۶ روپیہ کے تخمینے پاس ہوئے ۲۹۱۶ روپیہ کے کل خرچ سے مختلف کاموں کے لئے ٹنڈر منظور ہوئے۔ سی بلاک نانا گھر برہانہ اسکیم اور ای بلاک سیسامئو نالہ اسکیم کے پلاٹوں کی قیمت مقرر کی گئی ۹۰۱۰۹ روپیہ کی قیمت کے پلاٹ فروخت ہوئے جس سے سال کی کل فروخت کی میزان ۶۳۵۹۰۵ روپیہ ہوئی۔ اور رائے بہادر بابو برجندر سروپ پارک کے نزدیک زمین کا ایک بڑا ٹکڑا ۵۰ روپیہ فی ایکڑ سالانہ رعایتی کرایہ پر ۹۹ برس کے لئے ہیڈ برٹنگلیس کلب کو دینا منظور ہوا۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ۱۰ مارچ اور دوسرا ۱۲ مارچ ۸ بجے صبح کو منعقد ہوگا۔

ہڑتال

مسٹر جگت رائے سکینہ انچارج سٹی ستیہ گرہ آمیز اور مسٹر گردھر شرما کانگریس ورکر کو خلاف قانون تقریر کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف بطور پروٹسٹ کے ۴ مارچ کو شہر میں ہڑتال رہی اور شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا۔

اتحاد ملت کا جلسہ

۲ مارچ کو وارڈ کمیٹی اتحاد ملت کے زیر اہتمام مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جسمیں مندرجہ ذیل مفہوم کی تجویزیں

سبد گل

حضرت اکبر الہ آبادی طاب ثراہ جنت نصیب کے بعض ایسے الہامی شعر فرما گئے ہیں جن کی شرح نہایت لطیف اور دلچسپ پیرائے میں دنیا کے سامنے آرہی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ

شیخ صاحب دیکھکر اس مس کو ساکت ہوگئے
ماسٹر صاحب بہت کمزور تھے چت ہوگئے

اس شعر کی دلچسپ اور تازہ ترین شرح یہ ہے کہ علی گڑھ میں کرکٹ کے میچ میں بے بکال لڑکیوں نے لڑکوں کو چت کردیا ہے اور اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں لاجواب کھلاڑی ہوتی ہیں۔

وہ نظارہ قابل دید تھا جب لڑکیاں کھلے میدان میں اچھل اچھل کر ہٹ پر ہٹ لگا رہی تھیں اور ہٹ لگانے کے بعد مست ہرنیوں کی طرح سینہ تانے ہوئے رن بنانے میں مصروف تھیں اور لڑکیوں کی وہ بدحواسی بھی قابل دید تھی کہ جب کوئی حسینہ اچھل کر بال پھینکتی تھی تو ان کا وکٹ ڈاون ہوجاتا تھا اور یہ شرم سے سر جھکائے ہوئے فیلڈ سے رخصت ہوجاتے تھے۔

لڑکے اور لڑکیوں کے اس دلچسپ مقابلہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ لڑکیوں نے تو . . ار رن بنائے اور لڑکے ۸۰ رنوں سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اس سے خود ہی اندازہ لگا لیجئے کہ اس زمانہ کی لڑکیاں کیسی لاجواب کھلاڑی ہیں کہ انھوں نے لڑکوں کی پوری ٹیم کو ہی چت کردیا۔ خدا ان کھلاڑی لڑکیوں کو چشم بد سے بچائے۔

لیجئے ہندوستان کے وار فنڈ میں طوائفوں کے لطیف طبقہ نے بھی حصہ لینا شروع کردیا ہے چنانچہ لکھوہ ضلع میرٹھ کی دلچسپ اطلاع ہے کہ وہاں کے ۔۔رم شالہ میں دہلی اور میرٹھ کی طوائفوں نے رقص فرما کر جنگی مقاصد میں امداد فرمائی ہے۔ نہیں معلوم کہ ان طوائفوں نے اعزازی طور پر جنگ کے لئے خدمات پیش کی تھیں یا مجرے کی رقم وصول کرنے کے لئے شہیدوں میں اپنا نام لکھا لیا تھا۔

بعض ہندوستانی عورتوں نے اپنے بدچلن شوہروں کی اصلاح کے لئے جو نسخہ تجویز کیا ہے وہ اپنی جگہ نہایت ہی دلچسپ ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ کی دلچسپ اطلاع ہے کہ ایک رسالدار بہادر اپنی بیوی کو چھوڑ کر معشوقہ کے در دولت پر جا پہونچے اور لگے عشق بازی کرنے۔ رسالدار کی بیوی بھی بڑی تیز تھی وہ بھی معشوقہ کے مکان پر پہونچ گئی۔ اور شور مچا کر سارے محلہ کو جمع کرلیا۔ یہاں تک کہ رسالدار بھی گھبرا کر معشوقہ کے گھر سے باہر نکل آئے۔ رسالدار صاحب کا تشریف لانا تھا کہ بیوی نے سلیپر اتار کر اچھی طرح سے رسالدار صاحب کی مرمت کردی۔ اور اس کے بعد شوہر کو چھوڑ کر چلتی بنی۔ یہ ہے "اصلاح شوہر" کا جدید نسخہ۔ اگر یہ پیٹنٹ نسخہ عام ہوگیا تو رنگیلے شوہروں کے لئے مصیبت بن جائے گا۔

۔۔۔ یسی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ یوگوسلاویہ کے اخبار بھی مسٹر ایڈن کی ملاقات کو بہت اہمیت دے رہے ہیں

اٹلی میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ ترکی برطانیہ کو دردانیال سے گذرنے کی اجازت دیدیگا۔ یوگوسلاویہ کے اخباروں نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے۔

خبر ملی ہے کہ جرمن فوجوں کا ایک خاص دستہ یونانی پہاڑوں کے دروں تک پہونچ گیا ہے۔ لیکن جرمن ریڈیو نے ابھی تک کچھ نہیں کہا۔

حکومت ہند کے دفتر بحر شملہ

دہلی۔ ۳ مارچ حکومت ہند کے سول محکمہ کے جو چند دفتر اس سال موسم گرما میں شملہ جائیں گے وہ یکم مئی کو نئی دہلی میں بند ہوکر ۱۲ مئی کو پھر وہاں کھلیں گے۔

ادب لطیف

آہ

آہ! مجھے کسی کی تلاش ہے۔ ہاں میں کسی کا منتظر ہوں۔ کیا مجھے موت نہ آئیگی! کیا میں دنیا میں اسی مقصد کے لئے پیدا ہوا تھا کہ دن رات فراق میں تڑپا کروں، اور ہجر کی گھڑیاں گنا کروں۔

نہ دن کو امن، نہ رات کو چین، کروٹیں بدلتے بدلتے رات تمام ہوجاتی ہے، اور دن کو پھر وہی تذکرہ ہے۔ آہ میری نظروں میں دنیا تنگ و تاریک ہے بے وفا ہے۔

ہائیں! یہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ یہ ناامیدی یہ یاس، خدا کی ناشکری۔ یہ کفر میں نے کہاں سے سیکھا۔ نہیں! کبھی نہیں۔ میں اپنی جستجو کو پایہ تکمیل تک پہونچاؤں گا۔ ہاں اسوقت تک کوشش کرونگا۔ جب تک قبر میرے جلے بھنے اور مایوس دل کی پردہ پوشی نہ کرے۔

ترکی کے نام ہر ہٹلر کا پیغام

لندن۔ ۲ مارچ ہر ہٹلر کا ایک خاص پیغام لیکر اسپشل پیامبر بذریعہ ہوائی جہاز آج انقرہ پہونچگیا ہے ہٹلر نے یہ پیغام ترکی کے پریذیڈنٹ انونو کے نام بھیجا ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ پیغام میں کیا لکھا ہے۔

کل انقرہ میں مقیم جرمن ایلچی نے حکومت ترکی سے درخواست کی تھی کہ جرمنی کا ایک خاص ہوائی جہاز ہر ہٹلر کا پیغام لے کر انقرہ پہونچ رہا ہے اس کے اترنے کے لئے سہولتیں بہم پہونچائی جائیں۔

ماسکو ریڈیو نے آج رات اعلان کیا ہے کہ روس کے دفتر خارجہ نے ماسکو میں مقیم بلغاریہ کے وزیر کو مطلع کیا ہے کہ حکومت روس بلغاریہ میں جرمن فوجوں کے داخلہ کے متعلق یہ خیال رکھتی ہے کہ اس سے لڑائی بلقان تک پھیل جائیگی۔ اور کہ اس معاملہ میں حکومت روس حکومت بلغاریہ کے رویہ کی حمایت نہیں کرسکتی۔ روسی فوج کے اخبار "ریڈ اسٹار" نے مسٹر ایڈن کی ترکی کے وزیروں کے ساتھ بات چیت پر رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ملاقات بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس وقت ساری دنیا کی آنکھیں بلقان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ترکی اور برطانیہ کے درمیان ایک دوسرے کی امداد کرنے کا جو معاہدہ ہے اس کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر بلقان میں لڑائی چھڑی تو برطانیہ ترکی کی امداد پر بھروسہ کرسکتا ہے۔ انہوں نے یونان اور ترکی کے درمیان معاہدہ ہے بلغاریہ اور ترکی کے درمیان جو معاہدہ ہے اس سے ترکی ×

ھم انتظار میں گھڑیاں گنا کرتے تھے وہ سادہ لوح آدمیوں کے دماغوں کو مسحور کرلیتی تھی کیونکہ وہ ان کی سادہ اور خشک تجارتی زندگیوں میں دلچسپی کا رنگ بھر دیتی تھی۔

اب سے چند ماہ پہلے جب رومانیہ کی حکومت نے یہ قانون جاری کیا کہ تمام غیر ملکیوں کے پاس رومانیہ کی سڑکیں استعمال کرنے کے لئے ایک خاص پاس ہونا چاہئے تو مقامی پولیس نے سب سے پہلے فرانس ۔۔ان کوہلر کو گرفتار کیا۔ مگر یہ پولیس کی غلطی تھی اس نے اندازہ نہیں کیا کہ وہ کس پر ہاتھ ڈال رہی ہے۔ جرمن سفیر مقیم بخارسٹ نے فوراً مداخلت کی اور اسے فوراً چھڑالیا اور جاسوسہ نے بلقان میں بے چینی پھیلانے کا کام برابر جاری رکھا۔ مگر وہ سامنے آکر کام نہیں کرتی کیونکہ خود کو خطرے میں ڈالنا اسکی حکمت عملی کے خلاف ہے۔ ایک نمایاں جرمن جاسوس ہر ایلفرڈ شومر اس زہر کو پھیلانے کی تمام ذمہ داریاں اپنے اوپر لے کر خطرات کو انگیز کرتا ہے جو کوہلر پھیلاتی ہے۔

یہ عورت موجودہ جنگ کی ماتا ہری ہے۔ بلکہ ماتا ہری سے بھی کچھ آگے ہے۔ کیونکہ وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوئی ہے اور بدستور مختلف ممالک میں زہر پھیلاتی چلی جارہی ہے۔ اسے اپنے غیر معمولی حسن کی وجہ سے جاسوسی کے مقصد میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے اور اس نے جاسوسی کی غرض سے ہر وہ چیز کی ہے۔ جو کسی دوسری شریف عورت کے لئے ناممکن ہے۔

عالم نسواں

جرمنی کی جاسوس عورتیں

(انگریزی سے ترجمہ)

پچھلے دنوں بمبئی کرانکل میں جرمنی کی ایک جاسوس حسینہ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ جاسوس عورتیں کس طرح اپنے حسن و جمال سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ممالک میں انقلاب پیدا کررہی ہیں۔ ہم اس دلچسپ اور پر از معلومات مضمون کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

جرمنی کا سب سے زیادہ خطرناک جاسوس کون ہے؟ "ایک عورت"، ایک حسین، خوش پوش، خوش وضع، دراز قد، دلکش، سانولی عورت اس کا نام ایڈیتھ دان کوہلر ہے۔

بظاہر تو وہ بان بادیری شراب ساز کارخانے کی شاخ (بخارسٹ) کے عملے کی ایک ذمہ دار اور ذہین کارکن ہے جسے کافی معقول تنخواہ ملتی ہے اور جو ایک تاجرانہ ادارے کی ملازمہ کی حیثیت سے اپنے سکریٹری اور شوفر کے ساتھ ایک خوشنما موٹر میں آتی جاتی اور دورے کرتی ہے۔ مگر حقیقت میں وہ جرمنی کے محکمہ خفیہ کے افسر اعلیٰ ہملر کی دور پرے کی بہن ہے اور اپنی نسوانی کشش . . . مجادو اثر شخصیت سے کچھ اور ہی کام لیتی ہے وہ نرم ہی جس کے لئے وہ دورے کرتی ہے ظاہری طور پر ایک تجارتی ادارہ ہے ورنہ اصل میں وہ ڈنمارک فرانس، بلجیم اور رومانیہ میں ففتھ کالم کی حیثیت سے کام کرنے والوں کا اڈا ہے۔ اپنی چرب زبانی دلنواز . . ۱ ، ۱ اور تیز و طرار ذہن سے کوہلر مندرجہ بالا ممالک کی روزمرہ کی زندگی کو زہر آلود کرنے کا بندوبست کرتی ہے

اب سے بیس ڈیڑھ ہو برس پہلے کو بلا سیج یج رومانیہ میں ایک عظیم الشان شراب ساز جرمن فرم کے پاؤں جمانے کے لئے سرگرمی سے کوشش کررہی تھی اسوقت میگرٹ ارا ڈبل نامی ایک عورت اس کی سکریٹری تھی۔ جو اب ڈاکٹر ساخٹ کی وزارت مالیات میں سکریٹری کے عہدے پر ہے مگر ہملر نے دیکھا کہ اس عورت سے محکمہ خفیہ کے لئے بہت کچھ کام لیا جاسکتا ہے۔ اس نے کچھ تو کوہلر کی خوشامد کی کچھ زیادہ قیمتی التفات کے وعدے کئے، کچھ اسے امارت کے سبز باغ دکھائے اور کچھ اسکے جذبہ حب الوطنی سے اپیل کی۔ یوں ہملر اپنی خوبصورت عزیزہ کو ایک ہوشیار جاسوس اور پانچویں کالم کی سرگرم عورت بنانے میں کامیاب ہوگیا۔

کوہلر نے یہ کام ہاتھ میں لیتے ہی اس میں جان سی ڈال دی۔ اس نے تجارتی دوروں کے پردے میں تمام بلجیم کا دورہ کیا اور ہزارہا مقامات پر لوہے کی چادروں پر چھپے ہوئے "بان بادیری" شراب کے پوسٹر لگوادیئے۔ بلجیم اور ہالینڈ پر حملہ ہونے پر ان پوسٹروں کی حقیقت کھلی۔ ان کی پشت پر بلکہ بعض جگہ تو ان پر سامنے کے رخ پر ہی مقامی نازی ایجنٹوں کے پتے اور جرمن سپاہیوں کیلئے ہدایات اور نقشے درج تھے۔ جو نظر نہ آسکنے والی سیاہی سے چھاپے گئے تھے۔

اس کا طریق کار بہت رازدارانہ ہوتا تھا اور وہ اس بات کی بہت احتیاط رکھتی تھی کہ کسی کو اس کی سرگرمیوں پر کوئی شبہ نہ ہو۔ جب کسی ملک میں تاجرانہ مصروفیات ختم ہوجاتی تھیں تو وہ احتیاط کے ساتھ ان لوگوں کے نام اور پتے لکھ لیتی تھی جو آلہ کار بننے پر آمادہ ہوتے تھے اور وہ فوراً آگے بڑھ جاتی تھی۔ دوسرے ملک میں پہونچ جانے کے بعد وہاں سے وہ ریڈیو کے ذریعے سے بخارسٹ کے سفارتخانے کو اطلاع دیتی تھی کہ ان ہدایات کو نشر کردیا جائے۔

ان ہدایات کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔ یہ خوبصورت مگر چالاک عورت اپنا پیغام سیدھی سادی تجارتی زبان اور اصطلاحوں میں ادا کرتی تھی اور صرف وہی لوگ اس کے پیغام کا مطلب سمجھ سکتے تھے۔ جو اس کے رموز سے واقف تھے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کی زندگی کا مقصد صرف شراب بیچنا ہے۔ مقامی شراب سازوں کے ایجنٹ بڑے اشتیاق سے اس کی آمد کے ۔۔

بچوں کی دنیا

نونہال

پیارے بچو! تم نے مہارانا پرتاپ شہنشاہ اکبر اورنگ زیب، پرتھوی جیسے ناموروں کے افسانے اور انکی زندگی کے حالات ضرور پڑھے ہونگے جو تمہیں تقریباً ہر کتاب اور ہر اسکول میں مل سکیں گے۔ مگر آج ہم تمہیں ایک ایسا افسانہ سناتے ہیں جو اس وقت تو افسانہ ہی ہے مگر کبھی کسی وقت یہ سچا واقعہ تھا اور جس کا ذکر ہندوؤں کی کتابوں میں ملتا ہے

زمانہ سلف کا ذکر ہے کہ مہاراج شانتنو ایک مرتبہ دریا کے کنارے سیر کررہے تھے جہاں ایک ملاح کی بیٹی موجود تھی۔ مہاراج نے ملاح سے اس کی شادی پر گفتگو کی اور فرمانے لگے اگر منظور کرلو میں اس کو اپنی رانی بنا سکتا ہوں۔ ملاح نے کہا مجھے عین خوشی ہے کہ میری لڑکی ہندوستان کی رانی بنے گی۔ مگر شرط میری یہ ہے کہ جو لڑکا میری لڑکی کے پیٹ سے پیدا ہو وہی تاج و تخت کا مالک بنے، مہاراج کو یہ بات پسند نہ آئی۔ کیونکہ اسوقت ایک کمار موجود تھا جو دیوورت کے نام سے مشہور تھا۔ غمگین ہوکر مہاراج واپس چلے آئے۔ دیوورت نے بھی اس بات کو معلوم کرلیا۔ اور اس نے سر دربار ملاح کے روبرو قسم کھائی کہ وہ تا زندگی تخت کا دعویدار نہ ہوگا۔ اور نہ ہی شادی کریگا بلکہ ہمیشہ اس تخت کا فرمانبردار اور وفادار رہیگا۔ اب تم سمجھ لو کہ کتنی زبردست قسم تھی اور اس میں کتنی عظیم الشان قربانی تھی۔ چنانچہ دیوورت نے اپنا نام تبدیل کرکے بھیشم رکھ لیا اور دیانت داری اور راست بازی سے خدمت سرانجام دینے لگا۔

قصہ طویل ہے اس لئے مختصراً یہ بیان ہے کہ راجہ کے سال کے بعد ملاح کی لڑکی سے جو اولاد ہوئی اس اولاد کے نوجوانوں میں تخت کے لئے جھگڑا ہوا جس میں دو فریق قایم ہوگئے ایک دریودھن اور دوسرا یدھشٹر مع اپنے بھائیوں کے۔ دریودھن بے ایمان اور ظالم تھا۔ اس پر تمام لوگوں نے سمجھایا۔ مگر وہ نہ مانا۔ آخر کار جنگ شروع ہوگئی۔ اور یدھشٹر نے اپنے بھائیوں کی مدد سے دریودھن کو شکست فاش دی بھیشم جی دریودھن کی طرف تھا اور زخمی ہوکر بستر مرگ پر دم توڑ رہا تھا اس وقت فاتح یدھشٹر نے پوچھا کہ تیا مہ آپ جیسا اور ایماندار آدمی اور ایسے بے ایمان بادشاہ کی اطاعت۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ بھیشم نے جواب دیا گو کہ دریودھن بے ایمان تھا مگر جس تخت پر وہ حکمراں تھا، مجھے اس تخت کی اطاعت کرنی تھی۔ اس لئے میں تمہارے خلاف لڑائی میں شریک ہوا کہ میری قسم نہ ٹوٹے اور میرا ایمان قایم رہے۔

اس بات کو سنکر حاضرین عش عش کرنے لگے اور بھیشم کی بہت تعریف کی۔

لڑکو دنیا میں ایمان اور سچائی سے بڑھکر کوئی چیز نہیں حالانکہ بھیشم کو معلوم تھا کہ بے ایمانی کبھی فتح حاصل نہیں کرسکتی مگر چونکہ اس نے اپنے ایمان سے سچی قسم کھائی تھی۔ پس جان دے دی مگر اف نہ کی۔

ہندوستان پر جاپان کا حملہ

شیلانگ۔ ۳ مارچ ہز اکسیلنسی سر رابرٹ ایڈ گورنر آسام نے وار کمیٹی کی ایک میٹنگ میں جورہٹ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان پر جاپان کے حملہ کے امکان کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ جاپان کو سنگاپور کے علاوہ کسی اور جگہ پر حملہ کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن اگر اس نے اس مہم کی کوشش کی تو اس سے جنگ ہندوستان کے پہلے سے زیادہ قریب آجائے گی۔ اس کے یہ معنی ہوسکتے ہیں کہ آسام پر ہوائی حملے ہوں گے۔ ڈگبوئی کے تیل کے چشموں اور نشدیا ✻

اقوال زریں

آگ جب جلتی ہے تو سب سے پہلے جلانے والے کو گرم کرتی ہے۔

یاد رکھو کہ ہر محبت کے لئے ایک بعض لازمی ہے اور کوئی عاجزی نہیں کرسکتا جب تک کہ متکبر و مغرور بھی نہ ہو۔

نیکی اگر پسند کروگے تو اس کی خاطر بدی کو برا کتنا ہی پڑے گا۔

عشق و خود پرستی دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے!

خدا نے سب کچھ انسان کے لئے، مگر انسان کو اپنے لئے بنایا۔

جو خدا کا مطیع ہے، ضرور ہے کہ شیطان سے باغی ہو

انسان اپنے تمام خیالات و معتقدات میں خارجی اثرات کا تابع ہے۔

بہار ہمیشہ حیات کا پیغام لاتی ہے اور خزاں ہلاکت وافسردگی کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔

دنیا کے اندر تبدیلی پیدا کرنا آسان نہیں ہے۔

موج تبسم

ملزم (حاکم سے) "حضور مجھ پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے میں نے ایک پیسہ بھی نہیں چرایا؟"

مجسٹریٹ:۔ "اچھا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے"۔

ملزم: "وہ حضور جب میں نے چوری ہی نہیں کی تو میں چوری کا گواہ کہاں سے لاسکتا ہوں"؟

برسات کے موسم میں ایک شخص کا پیر پھسلا اور کیچڑ میں غریب جا پڑا۔ اس کا ننھا دوڑتا ہوا ماں کے پاس گیا اور اس نے ماں سے کہا: اماں، اماں ابا نے سارے کپڑے خراب کر لئے۔ تم مجھے سزا دیا کرتی ہو ابا کو بھی تو سزا دو۔

بیوی:۔ (شوہر سے) "پیارے تمہاری ایک بات مجھے سب باتوں سے زیادہ پسند ہے"۔

شوہر:۔ یہی کہ میں تمام آمدنی تم کو دیدیتا ہوں؟

بیوی: "بالکل ٹھیک"۔

شوہر:۔ مگر تمہیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوگا کہ اس مہینہ کی ساری آمدنی گھوڑ دوڑ کی نذر ہوگئی۔

بیگم:۔ "یہ انڈے کبھی خراب نہیں نکل سکتے۔ کیونکہ یہ ہوائی جہاز کے ذریعے یہاں پہنچے ہیں۔ اگر ہوائی جہاز کے ذریعہ نہ لائے جاتے تو کبھی نہیں پہونچ سکتے تھے"۔

نوکر:۔ بیگم صاحبہ اگر چند روز اور صبر کرلیا جاتا تو یہ انڈے خود بخود اڑتے ہوئے چلے آتے۔ پھر ہوائی جہاز کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں!

فرانس کی نوآبادیوں کی سلطنت کا رقبہ ۴،۸۰۰،۰۰۰ مربع میل تھا اور ۱۹۳۶ء میں اس کی آبادی ۱۱۲،۱۰۷،۰۰۰ تھی۔ اس میں سے فرانسیسی ہند چینی کا رقبہ ۲۸۶،۰۰۰ مربع میل اور آبادی تقریباً پانچ کرور ہے۔ الجیریا کا رقبہ ۸۴۷،۵۰۰ مربع میل اور ٹیونس جس پر جرمنی کے حملہ کا اندیشہ ہے اسکا رقبہ ۴۸،۰۰۰ مربع میل ہے۔

دنیا میں سب سے بڑی فوج روس کی سُرخ فوج ہے۔

دنیا میں سب سے اونچا مینار پیرس کا ایفل مینار ہے جسکی بلندی تقریباً سو فٹ ہے۔

دنیا میں آبپاشی کے لئے سب سے بڑا بند سکھر کا لائڈ بیراج ہے۔

دنیا میں سب سے گھنی آبادی جاوا میں ہے جہاں ایک مربع میل میں ۸۱۷ اشخاص بستے ہیں۔

ہندوستان میں سب سے بڑا دریا سندھ اور سب سے بڑی جھیل کشمیر کی جھیل وولر ہے۔

افسانہ

کہکشاں

(از محمد امین ستر تیوری)

یہ افسانہ نہیں ہے بلکہ جذبات اور ادب کا ایک ایسا لاجواب شاہکار ہے، جسے فن افسانہ نگاری کا نہایت ہی لطیف نمونہ کہا جاسکتا ہے۔ یہ افسانا بے تابانہ جذبات کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اور اُمید و بیم کی منزلیں طے کرتا ہوا ایک ایسے نقطہ پر ختم ہوتا ہے جہاں سے انسان کی ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔

گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی جارہی تھی، ہوا کے سرد جھونکوں سے صابری کے جسم میں ایک کپکپاہٹ سی دوڑ گئی۔ کھڑکی سے جھانک کر دیکھا "تاروں بھری رات میں ہر چیز جھومتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ دور جہاں اُفق کی کمان زمین کے ساتھ گلے مل رہی تھی۔ اُس نے دیکھا لطافتوں میں ڈوبی ہوئی ایک حسین دنیا آباد تھی اس کے تخیلات سے بھی زیادہ حسین، جس کے دامن میں ہر چیز ناچتی اور گاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ پھیکی مگر دلکش ستاروں کی روشنی میں اس کے دل میں بسنے والی زرینہ مچل رہی تھی۔ "تاروں بھری رات کے بعد آنیوالی صبح کس قدر دلفریب تھی۔ جب وہ ہونے والی بیوی زرینہ کے پاس ہوگا سردی کے باوجود وہ کھڑکی کے باہر جھانک رہا تھا۔ گاڑی زمین کا سینہ چیرتی ہوئی جارہی تھی۔ اُس کی زرینہ کے پاس۔!

"زرینہ" وہ مسکرا کر بولا "تم سے ملنے کے لئے میرا دل کس قدر مسرتوں میں کھویا ہوا ہے۔ شاید تم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکو گی۔! اور یہ ایک سال کس قدر کٹھن گذرا ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میری زندگی میں اس قدر نحوس و آلام سے لبریز کوئی سال نہیں گذرا۔!"

گاڑی کسی اسٹیشن پر رکی۔ صابری کے خیالات کا تسلسل ٹوٹ گیا چونک کر دیکھا گاڑی ایک سو میل کا سفر طے کر چکی تھی۔ صابری کمبل لپیٹ کر بیٹھ گیا۔ بار بار گھڑی کو دیکھتا۔ "اُف ابھی ۱۰ ہی بجے ہیں۔ سوئیاں کیوں سات پر نہیں پہونچ جاتیں۔ جھنجلا کر بولا۔ یہ سات گھنٹے الٰہی کب ختم ہوں گے۔؟" گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی اسٹیشن سے نکلی۔ صابری کے جسم میں پھر ایک مرتبہ جھرجھری سی پیدا ہوئی۔ تڑپ کر اٹھا، بکس سے زرینہ کی تصویر نکال کر دیکھنے لگا۔ زرینہ اُس کے ہاتھوں میں ایک عجیب انداز سے مسکرا رہی تھی۔" زرینہ بولو ان پیارے ہونٹوں سے جو کچھ کہنے کے لئے بے تاب ہیں۔ تمہاری آواز میرے کان سُننے کے لئے بے چین ہو رہے ہیں۔ اور یہ سیاہ بال لہلہاتے شب کی طرح تمہارے کاندھے پر بکھرے ہوئے میرے دل کو محبت کی دلفریب چھاؤں میں اس طرح تڑپا رہے ہیں، جس طرح آسمان پر مچلتے ہوئے ستارے! اُف کس قدر بلا کا حسن پوشیدہ ہے ان آنکھوں میں۔ جن کی ایک جنبش سے سمجھتا ہوں کائنات کا سکون ٹوٹ سکتا ہے"۔ صابری کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اُس نے دیکھا آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹ کر کہکشاں میں بسنے والی حسین مخلوق جو اس کے خیال میں پریاں تھیں۔ اس کی آمد سے کروٹیں بدل رہی تھیں۔ آنکھیں جھپکاتے ہوئے انگڑائیاں لے رہی تھیں۔ پیروں کو پھیلا کر۔ سنہری پروں کو جن پر ننھے منھے ستارے ٹکے ہوئے تھے۔ جگمگاتے ہوئے ستاروں کے جھرمٹ میں ان کے حسین و جمیل مجسمے آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ لطیف قہقہوں کی جھنکار سے کہکشاں کشت زعفران بنی ہوئی تھی۔ اور کرۂ ارض کا ذرہ ذرہ ناچ رہا تھا۔ بے خود ہو کر مضبوط اور بلند قامت پیڑ جھوم رہے تھے۔ سامعہ نواز قہقہوں کی جھنکار۔ اسے صابری کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ اُس نے دیکھا اس کی زرینہ مسکراتی ہوئی خوبصورت پروں کو پھیلا کر کہکشاں کی طرف اُڑی جارہی ہے۔ آسمان پر حسن کی چنگاریاں بکھیرتی ہوئی کہکشاں میں پہونچ گئی ہے۔! پریوں کے ناچنے کی آواز کیسا تھ اسے دلکش نغمے سنائی دینے لگے۔ رسیلے اور پیارے نغمے کائنات میں گونج رہے تھے۔! پریوں کے جھرمٹ میں اُس کی زرینہ ماہتاب بن کر چمک رہی تھی۔ اُس نے دیکھا۔ چاند درختوں کی چوٹی پر طلوع ہو رہا تھا۔ جہاں اُفق زمین سے گلے مل رہا تھا۔ ستاروں بھری رات میں!

"زرینہ پیاری زرینہ" صابری نے بڑبڑاتے ہوئے زرینہ کی تصویر کو سینہ سے لگا لیا۔ یکایک اس کے کانوں میں گاڑی کی سیٹی کی آواز پڑی۔ چونک کر چاروں طرف دیکھنے لگا جیسے وہ گہری نیند سو رہا تھا۔ اور نوید صبح نے اسے بیدار کردیا تھا گوشۂ مشرق سے صبح کی سفیدی پھوٹ رہی تھی صابری نے گھڑی کو دیکھا چھ بج رہے تھے ایک گھنٹہ اور ہے صرف ایک گھنٹہ مُسکرا کر بولا تصویر جو سینے کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی، آنکھیں مل کر دیکھ رہا تھا، اس کی زرینہ مسکرا رہی تھی۔ دور سورج کا لال غبارہ نمودار ہو رہا تھا۔ مسکراتا ہوا۔!

صابری نے شب خوابی کا لباس اتار دیا۔ آنے والا اسٹیشن اس کے سفر کا آخری اسٹیشن تھا۔ اس کے بعد۔ زرینہ۔! گاڑی رُک گئی۔ صابری بستر اور سوٹ کیس لئے ہوئے ڈبے سے نکلا۔ زاہدی پلیٹ فارم پر کھڑا تھا۔ صابری کے استقبال کے لئے۔! دوڑ کر صابری سے لپٹ گیا۔!

(۲)

کھٹ کھٹ۔! کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ احمد نے کنڈی کھول کر دیکھا صابری زاہدی کے ساتھ کھڑے تھے۔!

"آیئے آیئے" مُسکراتے ہوئے بولا۔ مکان میں اداسی چھارہی تھی۔ "ارے کہاں گئے یہ لوگ؟" صابری متعجب ہو کر بولے

"کل صبح چلے گئے ہیں۔؟" نوکر بولا

"چلے گئے کہاں؟"

"لاہور۔" احمد کی زبان سے نکلا۔ صابری کے جسم میں ایک سناٹا دوڑ گیا۔

"میرا تار نہیں ملا انہیں؟" صابری بولے

"سرکار جب تار آیا وہ جا چکے تھے۔!" احمد بولا

"غضب ہوگیا زاہدی۔" صابری نے اس کے کاندھے پر سر ڈال دیا۔

"آٹھ روز میں لوٹ آئیں گے؟" احمد بولا

"آٹھ روز زاہدی آٹھ روز۔!" صابری چونکے ہوئے بولے۔ زاہدی نے دیکھا۔ صابری کی پلکوں پر آنسو کانپ رہے تھے۔ ایک لمحہ بعد دونوں موٹر میں تھے۔ صابری چپ چاپ بیٹھے تھے موٹر زاہدی کے مکان پر رُکی۔

"ایک ہفتہ گذر ہی جائیگا۔" زاہدی بولا، صابری کا سکوت ٹوٹ گیا۔

ایک ہفتہ۔ کہتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے قیمتی اور رنگارنگ کے سامان سے کمرہ آراستہ تھا۔ صابری ایک کوچ پر گر پڑے۔!

دیواروں پر تصویریں ٹنگ رہی تھیں صابری کی نظریں ایک بڑی تصویر پر رک گئیں۔ تصویر مشرقی مصوری کا نادر نمونہ تھی، شب ماہتاب اور کہکشاں کے منظر کو نہایت عمدگی کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔!

"زاہدی یہ۔!" صابری کہتے کہتے رک گئے،

"یہ تصویر میں نے گذشتہ سال بمبئی سے خریدی تھی۔ اچھی چیز ہے۔!"

"ہاں بہت اچھی۔!" صابری مُسکرا کر بولے، چائے آگئی، صابری نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔!

"زاہدی آٹھ روز تو بہت طویل عرصہ ہے۔!"

"ہاں بہت طویل۔" زاہدی مُسکراتے ہوئے بولا، آنکھ میچتے گذر جائیگا۔" صابری کے ہاتھ سے پیالی چھوٹ گئی۔

"اس کے بعد آپ کی شادی بھی ہو جائیگی" زاہدی نے کہا۔ "ہاں شاید۔! صابری بولے ص

ص "فاروقی آئے تھے ایک روز میرے پاس!"

"کیا کہتے تھے۔؟"

"یہی کہ جب صابری آئیں گے بیاہ کردوں گا۔!"

"سچ کہتے ہو۔ زاہدی" جیسے انھیں زاہدی کی بات کا اعتبار نہیں تھا۔

"! بالکل سچ۔! صابری کے چہرے پر رونق دوڑ گئی،

(۳)

خواب گاہ بجلی کی روشنی سے بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔ صابری بستر پر دراز تھے۔ گذشتہ رات کے سفر کی تھکان سے پپوٹے بلند سے دبے جارہے تھے۔ ریڈیو کے دلکش نغمے تھپکیاں دے رہے تھے، صابری نیم خوابی کی حالت میں پڑے تھے۔ کان نغمے پر لگے ہوئے تھے، انھوں نے سنا کوئی دلکش لے کے ساتھ گا رہا تھا۔! "یہ سکوت شب، یہ ہوائیں ٹھنڈی، کوئی دل کو میرے مسل رہا ہے" صابری چونک پڑے، کروٹ بدلی۔ گانیوالا غائب ہو چکی تھی۔ گانے کی آواز پہلے سے زیادہ صاف سنائی دے رہی تھی۔ انھوں نے ریڈیو بند کردیا۔ جانے کیوں؟ سگریٹ کے کش لگاتے ہوئے کمرہ میں ٹہل رہے تھے۔!

سامنے کھلی ہوئی کھڑکی کا پردہ ہوا سے کانپ رہا تھا چلتے چلتے کھڑکی کے پاس رک گئے۔ آسمان پر بادل منڈلا رہے تھے۔ رات کالی اور تاریک تھی۔ انھیں ایسا محسوس ہوا جیسے اب بھی آسمان پر ستارے جگمگا رہے ہیں۔ چاند نکل رہا ہے۔ پلٹ کر دیوار پر لٹکتی ہوئی بڑی تصویر کا ایک نقش صاف نظر آرہا تھا۔ بجلی کی روشنی میں ستارے آب و تاب کے ساتھ جگ مگ جگ مگ کر رہے تھے اور چاند دور سے جھاڑی کی ایک اوٹ سے نیم وا آنکھوں سے جھانک رہا تھا۔! ہوا کا سرد جھونکا آیا۔ صابری نے کانپتے ہوئے آسمان کو دیکھا بجلی چمکی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے آسمان پر گھومتے ہوئے کالے کالے بادل کہکشاں کی طرف بڑھ رہے ہیں ناچتی ہوئی پریوں کی محفل درہم برہم ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ ان کی زرینہ چیخ مار کر زمین پر گر پڑی ہے۔ بادل زور سے گڑگڑایا۔ ہوا کا تیز جھونکا کمرے میں گھسا۔ بڑی تصویر ٹوٹ کے فرش پر آپڑی۔ جس کے ساتھ صابری الماری سے ٹکرا کر گر پڑے۔!

اور زرینہ جو صابری سے دور محو خواب تھی۔ بادل کی گرج سے چونک کر پلنگ سے نیچے گر پڑی۔!

"کیا ہوا۔!" فاروقی کی آنکھ کھل گئی۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳)

ہندوستان میں جنگی کاموں پر ۲۳ لاکھ روپیہ روزانہ خرچ

مرکزی بجٹ میں ۲۰½ کروڑ کا گھاٹا ۶½ کروڑ کے نئے ٹیکس

مرکزی اسمبلی میں ممبر مالیات نے بجٹ پیش کر دیا

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ آج شام کو سر جرمی رئیسمین ممبر مالیات نے مرکزی اسمبلی میں جنگ کے دوسرے سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے ہندوستان کے جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ۶ کروڑ ۱۶ لاکھ روپے کے مزید ٹیکس لگائے۔ آپ نے زائد منافع ٹیکس، انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس میں اضافہ کرنے کا اعلان کیا۔ ماچس پر ڈیوٹی ڈبل کر دی۔ اور نقلی ریشم اور سائیکلوں کے ٹائر و ٹیوب پر بھی ڈیوٹی بڑھانے کا اعلان کیا۔ سر جرمی رئیسمین نے کہا کہ ۴۱-۱۹۴۰ء میں ۸ کروڑ ۲۴ لاکھ روپے کا گھاٹا آیا۔ اور ۴۲-۱۹۴۱ء میں اندازاً ۲۰ کروڑ ۴۶ لاکھ روپے کا گھاٹا آئے گا۔ اس گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے ۶ کروڑ ۱۶ لاکھ روپے کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں اور باقی ۱۳ کروڑ اور ۵۰ لاکھ کا خسارہ قرض لیکر پورا کیا جائے گا۔ ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کا ایک خاکہ پیش کرتے ہوئے سر جرمی رئیسمین نے کہا کہ ہندوستان نے بہترین تربیت یافتہ فوجیں اور اعلیٰ درجہ کا سامان دے کر مشترکہ کاز کو کامیاب بنانے میں بڑی امداد کی ہے۔ ممبر مالیات نے یہ اہم اعلان کیا کہ ہندوستان میں ہوائی جہازوں کی صنعت قائم ہو چکی ہے۔ ہوائی جہازوں کا پہلا دستہ اسی سال تیار ہو جائے گا۔ ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کی مزید تفصیلات پیش کرتے ہوئے سر جرمی نے کہا کہ اسوقت ہندوستان میں پانچ لاکھ سے زیادہ ہتھیار بند فوج ہے اور اس میں برابر اضافہ کیا جا رہا ہے۔ گھوڑ سوار اور مشینی دستوں نے میدانی توپخانے اور نئے باقاعدہ پیدل اور گھوڑ سوار دستوں اور باربرداری کی مزید موٹروں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جدید قسم کے ہوائی جہاز اور ان کے آلات امریکہ سے ہندوستان آنے والے ہیں۔ گاڑیوں، مشین کے اوزاروں اور دوسری ضروریات کی چیزوں کی فروخت کرنے کی اب امریکہ اور کینیڈا میں اجازت دیدی گئی ہے۔ ہتھیار بنانے کے کارخانوں اور کپڑے کے کارخانوں میں پہلے پہلے ۱۷ ہزار مزدور کام کرتے تھے لیکن اب ۴۵ ہزار مزدور کام کر رہے ہیں۔ بمبئی ڈاک یارڈ (جہاں جہاز بنتے ہیں) پہلے ۱۶۸۰ آدمی کام کرتے تھے مگر اب وہاں تقریباً ۹ ہزار آدمی کام کر رہے ہیں۔ سپلائی ڈپارٹمنٹ نے جنوری کے وسط تک ملک معظم کی حکومت اور دوسری اتحادی حکومتوں کے لئے ۸۲ کروڑ روپے سے زیادہ کے آرڈر دیئے۔ اس سال صوبوں سے انکم ٹیکس کی مد میں ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے وصول ہوئے۔ مگر ۴۲-۱۹۴۱ء میں ۴ کروڑ ۲۶ لاکھ روپے وصول ہونگے۔ ممبر مالیات نے کہا کہ اسوقت ہندوستان کی مدافعت کے کاموں پر ۲۳ لاکھ روپیہ روزانہ خرچ ہو رہا ہے۔

نئے ٹیکس

۲۰ کروڑ ۴۶ لاکھ روپے کا گھاٹا پورا کرنے کے لئے ممبر مالیات نے مندرجہ ذیل نئے ٹیکس تجویز کئے۔

(۱) زائد منافع ٹیکس ۵۰ فیصدی کے بجائے ۶۶⅔ فی صدی۔

(۲) انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس پر مرکزی سر چارج ۲۵ فیصدی کے بجائے ۳۳⅓ فیصدی۔

(۳) ماچس پر ڈیوٹی میں ۵۰ فیصدی اضافہ۔

(۴) نقلی ریشم کی درآمد میں ۳ کے بجائے ۵ فی پونڈ ڈیوٹی۔

(۵) سائیکلوں کے ٹائروں اور ٹیوبوں پر ڈیوٹی میں ۱۰ فیصدی اضافہ۔

موجودہ سال کے اخراجات پر بحث کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ اب میں اس پہلو کا ذکر کرتا ہوں جو ڈیفنس کے کاموں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ گزشتہ نومبر میں میں نے ضمنی فائینینس بل پیش کرتے ہوئے یہ اندازہ کیا تھا کہ سال کے ابتدائی حصہ میں جنگ کا جو رخ پلٹا ہے۔ اس کی وجہ سے ۴۱-۱۹۴۰ء کے تخمینے الٹ پلٹ ہو جائینگے۔

میں نے تفصیل کے ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ بدلے ہوئے حالات میں ہندوستان کے تحفظ کو بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر کیا کیا خطرات ہیں۔ اور وہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ کن سرگرمیوں میں مصروف ہے اس وقت یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ ان سرگرمیوں کے ابتدائی اخراجات میں ہندوستان کا ۳۴ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور ۶ کروڑ روپے سالانہ کے مستقل اخراجات ہونگے اور ڈیفنس کے اخراجات کے ۳½ روپے کا جو اندازہ لگایا گیا تھا اس میں ۴½ کروڑ روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ گزشتہ تین مہینوں میں ہندوستان کی جنگی کوششوں کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہیں ہاؤس کو ان کامیابیوں کی کچھ تفصیلات بتاتا ہوں تحفظ کے مفاد میں میں تمام اعداد و شمار ٹھیک ٹھیک تو نہیں بتا سکتا لیکن میں جو کچھ کہونگا اس سے یہ تو ظاہر ہو جائیگا۔ کہ جدید پیمانہ پر فوجوں کو تربیت دینے کا پیچیدہ کام کس تیزی اور زور و شور کے ساتھ جاری ہے۔

سامان نہ ہونے کی وجہ سے جو ہم ہندوستان میں تیار نہیں کر سکتے اور مختلف قسم کے کاموں کے لئے سدھے ہوئے آدمی نہ ملنے کی وجہ سے بعض معاملوں میں ابھی تک ہم پیچھے ہیں لیکن ان رکاوٹوں کے باوجود ہم ہندوستان کے وسائل کو نشو و نما دے رہے ہیں۔ اور ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ہندوستان کی تعداد ہند فوج کی تعداد ۵ لاکھ سے بڑھ چکی ہے۔ اور اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے توپخانے جدید قسم کے مشینی دستے۔ پیدل اور گھوڑ سوار فوج کے دستے تیار کئے جا رہے ہیں۔ انجینیروں کا بھی ایک یونٹ بنایا جا رہا ہے۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ کا بھی کام جاری ہے اور لوگوں کو اس سلسلہ میں تربیت دی جا رہی ہے اور تربیت یافتہ ڈرائیوروں کی تعداد میں اگست ۱۹۳۹ء کے مقابلہ میں چھ گنا اضافہ ہو گیا ہے اور نئے سگنل ٹریننگ سنٹر کھولے گئے ہیں۔

ہم ٹریننگ میں جس پیمانہ پر توسیع کر رہے ہیں۔ انکی اہمیت کے معاملہ میں مبالغہ میں کام لینا ناممکن ہے ہو سکتا ہے کہ فوجیں بہادر اور چاق چوبند ہوں لیکن اگر انکا ٹریننگ کا معیار جدید پیمانہ پر پورا نہ اترا تو وہ آجکل کی جنگ میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ ہم نے جتنے دستے بھرتی کئے ہیں ان میں سے بعض ٹریننگ مکمل کرنے والے ہیں اور بعض مکمل کر چکے ہیں۔

ہوائی جہازوں کی صنعت کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ مشین اور تجربہ کار مستری نہ ملنے کی وجہ سے ہماری مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ کچھ ہوائی جہاز اور ان کے آلات امریکن وسائل سے ہندوستان پہنچنے والے ہیں اور اس کے علاوہ مزید سپلائی کی توقع ہے۔ جس سے ہندوستان کا ہوائی دستہ جدید پیمانہ پر مکمل ہو جائے گا۔ ہوا بازوں کی تربیت کے انتظامات بھی بہت سدھر گئے ہیں سول اور ہوائی فوج کی ٹریننگ میں قریبی تعلق پیدا کر دیا گیا ہے اور ہوائی فوج کی ٹریننگ کے لئے جو جو سہولتیں موجود ہیں مثلاً ہوابازی کے کلب۔ ہوابازی کی ٹریننگ کے اسکولوں وغیرہ کو ہم رشتہ اور ایک کو دوسرے سے الحاق کر دیا جائے گا اور یہ تمام ادارے مستقبل قریب میں پوری سرگرمی اور جوش کے ساتھ کام شروع کر دیں گے۔ کچھ ہوابازوں کو ریزرو رکھنے کی بھی تجویز ہے جس کی طرف میں نے اشارا کیا تھا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ہوابازوں کو تربیت دی جا رہی ہے

ہندوستان میں ہوائی جہاز تیار کرنے کی اسکیم ایک نئے مرحلے پر پہنچ گئی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ ۱۹۴۱ء میں ہی ہندوستان میں ہوائی جہاز تیار ہونے لگیں گے۔ یہ کامیابی قابل یادگار ہے اور اس سے ہندوستان کی ہوائی طاقت بہت بڑھ جائے گی۔ اور یہ ایسا واقعہ ہے۔ جو ہمارے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔

گاندھی جناح ملاقات کرائی جائے

مدراس ۲۸ فروری۔ سر شفاعت احمد خاں نے ایک انٹرویو کے دوران میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح ہی برطانی ہند کی ترجمانی کر سکتے ہیں اور ہندوستان کا مسئلہ اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے اگر یہ دونوں قومی لیڈر اسے حل کرنے کے لئے ذاتی طور پر بات چیت کریں۔ آپ نے کہا کہ مجھے لندن اور ہندوستان میں گفت و شنید کے متعلق بارہ سال کا تجربہ ہے۔ میں صاف گوئی سے کام لیتا ہوا یہ کہ سکتا ہوں کہ سیاسی صورت حالات میں بہتری کا کوئی امکان نہیں۔ نہیں کچھ امید ہو سکتی ہے۔ تعاون کے طریقوں پر غور کرنے کے لئے آئندہ ماہ کانفرنس بلانے کی جو تجویز پیش کی گئی ہے میں اسے پسند کرتا ہوں۔ لیکن مجھے اس کی کامیابی کے متعلق شبہ ہے اگر سر تیج بہادر سپرو اور سر سکندر حیات خاں جیسے اصحاب ملکر مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح میں ملاقات کرانے کے لئے قدم اٹھائیں تو ممکن ہے کہ اس پر دل کھولکر بات چیت ہو۔

مسٹر چرچل پر اعتماد کا ووٹ

لندن ۲۷ فروری۔ مسٹر چرچل نے اپنی حکومت بنانے کے بعد آج پہلی بار دار العوام میں اعتماد کے ووٹ کا مطالبہ کیا۔ ہاؤس نے اتفاق رائے سے مسٹر چرچل کی حکومت پر اعتماد کا ووٹ پاس کیا اور رسمی رائے شماری تک کی نوبت نہ آئی۔ حال ہی میں برطانوی حکومت نے مسٹر مالکم میکڈانلڈ کو کینیڈا کا گورنر بنا کر بھیجا ہے۔ اس پر کچھ ممبروں نے اعتراض کیا اور نا اہلیت کا ایک بل پیش کر دیا۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ اگر اس بل پر بحث ہوئی تو اسے حکومت پر عدم اعتماد کا ووٹ سمجھا جائے گا۔ یہ بتانے کے بعد کہ تقرروں کے پورے مسئلہ پر ایک سلیکٹ کمیٹی غور کریگی، مسٹر چرچل نے کہا کہ ہمیں صرف جنگ کے کاموں کی طرف متوجہ رہنا چاہئے۔ کیونکہ ایسی جنگ ہو رہی ہے جسمیں ہماری زندگی اور اس سے زیادہ وسیع مقاصد ادھر لٹکے ہوئے ہیں۔

ہوائی چھتریوں کی فوج تیار

واشنگٹن ۲۸ فروری۔ پریزیڈنٹ روزولٹ کے سکریٹری مسٹر اسٹیفن نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ پریزیڈنٹ بری اور بحری فوج کے سرداروں کے ساتھ برابر مشورہ جاری رکھیں گے تاکہ ادھار اور پٹے پر مال دینے کا بل پاس ہونے کے بعد ہماری طرف سے ایک منٹ کی بھی دیر نہ ہو۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کو امداد دینے کے پروگرام پر امداد پانے کے لئے انتظامی کاموں کو تربیت دینے کا بھی بہت کچھ کام باقی ہے۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع ہے کہ مسٹر سٹمسن وزیر جنگ نے بیان کیا کہ ہوائی چھتریوں کی فوج کے چار بٹالین بنائے گئے ہیں جن میں ۲۰۵۰ آدمی شامل ہیں۔ فوج کو بھی بڑھایا جا رہا ہے۔ موجودہ فوج کی تعداد کو دس لاکھ تک پہنچانے کے لئے مارچ میں ایک لاکھ تیس ہزار سے ایک لاکھ ۵۰ ہزار تک سپاہیوں کو طلب کر لیا جائے گا۔ بری اور ہوائی فوج کی چھ کو رین الاسکا اور ٹرواسکا بھیجی جا رہی ہیں۔ جو دس لاکھ کے علاوہ ہیں۔

پنجاب تفریحی ڈیوٹی ترمیمی ایکٹ

لاہور ۲۷ فروری۔ حکومت پنجاب کا تفریحی ٹیکس کا ترمیمی قانون گورنر پنجاب نے منظور کر لیا ہے اور وہ کل سہ پہر کو گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں شائع ہوا ہے اس ایکٹ کی رو سے اعزازی ٹکٹوں کو ڈیوٹی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

اطالوی قیدی زخمی اور ہلاک ہوئے کل ۲۷ ہوائی جہاز گرا لئے گئے ۹ پر سو دیلونا میں گرائے گئے۔ زمین پر بھی یونانیوں کی ہی جیت رہی۔

کھوئے ہوئے جہاز واپس آگئے

لندن ۲۹ فروری آج لندن میں معلوم ہوا ہے کہ جہازوں کے ایک قبیلے کے چار جہاز جن پر جرمنوں نے حملہ کیا تھا۔ برطانوی بندرگاہ پر پہونچ گئے ہیں اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ان جہازوں کو ڈبو دیا گیا ہے۔

ایتھنز ۲۸ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے آج یونان میں دشمن کے ۲۰ ہوائی جہازوں کو نیچے گرا لیا۔

سر کرپس استنبول کو

انقرہ ۳۰ مارچ سر سٹیفورڈ کرپس برطانی سفیر متعینہ ماسکو کل رات بذریعہ ٹرین استنبول کو روانہ ہو گئے! ان کے ساتھ ان کا سکریٹری مسٹر ہیل کو بھی تھا۔ روانگی سے پہلے آپ نے وزیر خارجہ مسٹر سراج اوغلو سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ اس سے پہلے روسی ایلچی سے ملاقات کی۔

اٹلی اور یونان کی لڑائی

لندن۔ یکم مارچ پچھلے دو دن میں یونان اور اٹلی کی لڑائی میں۔ اٹلی والوں کے ۲۵ جہاز گرائے گئے اطالوی جہازوں کے حملوں سے کچھ یونانی اور کچھ

افسانہ
کہکشاں
(بقیہ صفحہ ۴)

زمانے میں آسئے۔ زرینہ فرش پر پڑی تھی۔

"کیا ہوا بیٹی" وہ بولے۔

"میرا دل ڈوبا جا رہا ہے ابا جان کس قدر خوفناک آواز تھی بادل کی۔ وہ وہ۔! اس کا منہ کھلا رہ گیا۔

"وہ کون؟"

"وہی" وہ کہتے ہوئے بولی۔ "ہمیں گھر چلنا چاہیئے"۔

"ڈرو نہیں بیٹی صبح چلے جائیں گے"۔

"نہیں ابا جان۔!"

زاہدی برابر کے کمرے سے کسی چیز کے گرنے کی آواز سن چونک کر آئے۔ کھڑکی کا پردہ ہوا کے تھپیڑوں سے پھٹ گیا تھا۔ اور صابری الماری کا سہارا لئے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ تصویر کے شیشے کے ٹکڑے روشنی میں چمک رہے تھے زاہدی نے صابری کا بازو تھام کر پلنگ پر ڈال دیا۔ صابری دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑے ہوئے تھے۔

(۴)

"دوپہر کو فاروقی واپس آگئے۔!

"صابری آئے تھے پرسوں۔!" احمد نے تار کا لفافہ فاروقی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ زرینہ نے دیکھا فاروقی مسکراتی ہوئی آنکھوں سے تار دیکھ رہے تھے۔

"ہماری روانگی سے ایک گھنٹہ بعد ملا ہے تمہیں؟"

بولے جی۔! احمد نے کہا۔

"واپس چلے گئے کیا؟" ہ

زاہدی صاحب کے ساتھ تھے۔! وہ بولا

"ابھی معلوم کرتا ہوں" فاروقی مسکراتے ہوئے باہر نکل گئے۔ زاہدی کے مکان پر آئے، صابری پلنگ پر پڑا تھا، سر پر پٹی باندھے ہوئے۔!

"کیا ہوا؟" وہ بولے

"چوٹ آگئی ہے۔" زاہدی نے کہا

"کیسے۔؟" فاروقی متعجب ہو کر بولے

"رات نیند میں ڈر گئے۔ الماری سے ٹکرا کر گر پڑے۔!"

اس وقت ان کے دماغ میں گذشتہ رات زرینہ کے گرنے کا واقعہ گھوم گیا۔

"اب کیا حال ہے؟" کسی قدر چونک کر بولے

"افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ گھبرانے کی بات نہیں"

صابری تکیے کا سہارا لے کر بیٹھ گئے۔

"بھائی لیٹ جاؤ" زاہدی بولے

"کوئی بات نہیں زاہدی۔ میں بالکل اچھا ہوں!" مسکراتے ہوئے صابری نے کہا۔ فاروقی ایک گھنٹہ کے بعد پلٹ کر آئے۔ زرینہ نوکر سے کہہ رہی تھی۔

"تم نے جانے کیوں دیا انہیں؟"

دروازہ کھلا۔ فاروقی داخل ہوتے ہوئے بولے زاہدی کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ بیمار معلوم ہوتے ہیں۔! زرینہ کا دل دھڑکنے لگا۔ خاموشی سے باپ کا منہ تک رہی تھی۔

"رات باتیں ہی نا؟" فاروقی سے بولے

زرینہ شانے جھٹک کر بولی "اچھا ہوا تم آگئے۔!"

"ہاں۔!" فاروقی بڑے کمرے میں چلے گئے۔ زرینہ کھڑکی سے ڈوبتے ہوئے سورج کو دیکھ رہی تھی۔ غالباً شام کے انتظار میں۔! اور صابری اب خوش و خرم نظر آ رہے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ماتھے کا زخم خود بخود مندمل ہو گیا ہے۔ مسکرا مسکرا کر زاہدی سے باتیں کر رہے تھے "کتنے اچھے ہو زاہدی" اُسے بھینچتے ہوئے بولے۔ کھڑکی سے شام کا دلکش منظر جھلک رہا تھا۔ شمع کی آمد کا تمود تھا۔ اور صابری کا دل آپ ہی آپ ×

× گدگدا رہا تھا۔!

پھاٹک کے پاس ایک موٹر رکی۔ زاہدی نے چونک کر دیکھا مسکرا کر بولا۔

"لو وہ بھی آگئیں۔" صابری کھڑکی کے پاس کھڑے تھے زرینہ ہلکی چاپ کے ساتھ داخل ہوئی۔ صابری ×

بلغاریہ کے بعد یوگوسلاویہ کی باری

بلگریڈ۔ ۲ مارچ بلغاریہ کا معاملہ ختم کرنے کے بعد اب جرمنی نے یوگوسلاویہ کی طرف رخ کیا ہے اور یوگوسلاویہ پر دباؤ ڈالنے کے لئے ہتھکنڈے شروع کر دیئے ہیں سیکڑوں جرمن بمبار میڈ دنیا میں سکو پلجی پر اڑے۔ یوگوسلاویہ کے ہوائی جہازوں نے ان میں سے ایک کو نیچے اترنے پر مجبور کر دیا۔ سات اور جرمن ہوائی جہازوں نے یوگوسلاویہ کی سرحد پار کی۔ ان پر صرف مشین گنوں سے فائر کئے گئے کیونکہ اس جگہ یوگوسلاویہ کی ہوا مار توپیں نہیں تھیں لیکن ہوائی جہاز رومانیہ کے علاقہ میں چلے گئے۔ یوگوسلاویہ اب دریائے ڈینوب کے علاقہ میں ہوا مار توپیں چڑھا رہا ہے۔

بلغاریہ کے نگڈم میں شامل ہونے کے چند گھنٹے بعد ہی یوگوسلاویہ کے بارے میں جرمن پروپیگنڈا شروع ہو گیا ہے۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے بلگریڈ سے آئی ہوئی ایک خبر شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ بلغاریہ میں جو قدم اٹھایا گیا ہے اس کا یوگوسلاویہ پر گہرا اثر پڑے گا۔ بلقان میں یوگوسلاویہ ہی صرف ایک ایسا ملک ہے جو جرمنی اور اٹلی اور جاپان کے ساتھ معاہدہ میں شریک نہیں ہوا اور کہ جرمنی کیساتھ نزدیکی تعلقات کی رفتار تیز کی جائے گی۔

ترکی کے وزیروں کا جلسہ

برطانیہ کے ساتھ بات چیت پر غور

لندن۔ ۳ مارچ۔ مسٹر ایڈن اور سر جان ڈل سے ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کی جو بات چیت ہوئی تھی اس پر غور کرنے کیلئے ترکی کے وزیروں کا ایک جلسہ ہوا۔ ترکی چیمبر آف ڈپٹیز میں ایک ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ جسمیں خرچ کی مد میں ۷۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ دکھلایا گیا ہے اس خرچ میں اضافہ کا کارن یہ ہے کہ ترکی اپنے بچاؤ کی تدبیر پر بھاری رقم خرچ کر رہا ہے اور اس نے نئی ریلیں بنائی ہیں۔

ہٹلر کی ۵۴ لاکھ فوج

لندن۔ ۲ مارچ موسم بہار کی مہم کے لئے ہٹلر اپنی اسکیم مکمل کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کا فوجی نامہ نگار موریہ رچارڈ لکھتا ہے کہ اس وقت جرمنی نے اپنی کتنی فوج کہاں بھیجی ہوئی ہے۔ اسوقت ہٹلر کے پاس کتنی بڑی فوج ہے؟ اس وقت ہٹلر کے پاس فوج کے ۲۲۵ ڈویژن ہیں جن میں تقریباً ۵۴ لاکھ سپاہی شامل ہیں۔ ۱۳۰ ڈویژن ہتھیار بند گاڑیوں کے ہیں اور ۱۰ ڈویژن موٹر سوار فوج کے ہیں۔ ان میں سے کتنی فوج پچھم میں ہے؟ پچھم میں ۱۴۰ ڈویژن ہیں جن میں سے دس ڈویژن ناروے میں، ۱۵ ڈنمارک ہالینڈ اور بلجیم میں ۴۰ دریائے رائن پر ۷۵ ڈویژن فرانس میں جن میں ۳۰ ڈویژن دکھنی فرانس میں ہیں۔ ہٹلر کی باقی فوج کہاں ہے! ۶۰ ڈویژن پولینڈ اور پوربی پرشیا میں، روس کے بالمقابل ہیں، ۱۵ رومانیہ میں۔ ۵ زیکوسلاویکیہ پانچ آسٹریا میں ہیں۔ غالباً روزانہ فوجیں رائن اور پوربی پرشیا سے بلقان جا رہی ہیں۔ جرمنی کی کچھ فوج اٹلی میں ہے۔

جاپان کی طرف سے مبارکباد

بلغاریہ کے نگڈم میں شامل ہونے پر جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے ہر فان ربن ٹروپ کاونٹ چیانگو اور موسیو یولف کو مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

شاہ بورس کو ہٹلر کا تار

لندن۔ ۳ مارچ بلغاریہ کے نگڈم میں شامل ہو جانے پر ہر ہٹلر نے شاہ بورس کو شکریہ کا تار بھیجا ہے۔ ہٹلر نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ نگڈم میں شریک ہونے کا فیصلہ دانشمندانہ ہے۔ اور بلغاریہ کی آزادی کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

دیا سلائی کی قیمت پر کنٹرول

دہلی ۳ مارچ۔ فائننس ممبر کے بجٹ کے اعلان کے بعد دیا سلائی کی قیمت ایک دم ۵۰ فیصدی بڑھ گئی ہے اس وقت بازار میں دیا سلائی دو پیسہ کو بک رہی ہے اور حکومت کی اس ڈیوٹی کا براہ راست اثر عوام پر پڑا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ حکومت دیا سلائی کی قیمت میں اس اضافہ کا بڑے غور سے معائنہ کر رہی ہے اور اگر قیمتیں اس سطح پر نہ آئیں جیسے کہ بجٹ پیش کرنے سے پہلے تھیں تو غالباً سول حکام کو دیا سلائی کی قیمت پر کنٹرول کرنے کے لئے قدم اٹھانا پڑیگا۔ حکومت ہند کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ماچس کی ایک سائز ڈیوٹی میں ۵۰ فی صدی اضافہ کرنے کے باوجود اس میں منافع کی اتنی گنجائش رہتی ہے کہ بازار میں ڈیڑھ پیسہ فی ماچس بک سکے اس لئے حکام اس نئی ڈیوٹی کی آڑ میں لوگوں کو نفع خوری کی اجازت نہ دیں گے۔

ہندوستان میں پہلا ہوائی جہاز

دہلی۔ ۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں پہلا ہوائی جہاز جولائی کے آخر تک تیار ہو جائیگا ہوائی جہاز بنانے کا کارخانہ زیر تعمیر ہے۔ ۳۱۰ ہندوستان کے کارخانہ میں سب سے پہلے حکومت ہند کے آرڈر کی تعمیل کی جائے گی۔

۱۵ ہزار روپیہ کا سونا پکڑا گیا

رنگون۔ ۳ مارچ محکمہ کسٹم والوں نے ایک جہاز پر اچانک چھاپہ مار کر ۱۵ ہزار روپیہ کی مالیت کا سونا قبضہ میں لے لیا اور برما سے سونا باہر لیجانے کے الزام میں ایک چینی کو ڈیفنس رولز میں گرفتار کر لیا۔

مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا

نئی دہلی ۳ مارچ پنڈت سری کرشن دت پالیوال صدر یو پی کانگریس کو: ۲۰ میں گرفتار کر لیا گیا۔ جبکہ وہ کانگریسی امیدوار مسٹر کھیدن لال کی حمایت میں ایک انتخابی جلسہ میں تقریر کرنے جا رہے تھے۔ آج صبح مرکزی اسمبلی میں مسٹر محمد احمد کاظمی نے شری پالیوال کی گرفتاری اور نظر بندی پر بحث کرنے کے لئے ایک تحریک التوا پیش کرنی چاہی۔ مسٹر کاظمی نے تحریک کے نوٹس میں یہ لکھا ہے کہ کانگریس کے امیدوار کے حامی ووٹروں میں خوف اور دہشت پیدا کرنے کی غرض سے پالیوال جی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اور حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کو ناجائز طور پر استعمال نہ کرنے کا جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کرنے میں وہ ناکامیاب رہی ہے آپ نے فرمایا کہ اگر پرامن انتخابی پروپیگنڈا بھی جنگ کے لئے مضرت رساں سمجھا جاتا ہے تو حکومت بھی مجرم ہے وہ بھی اس میں شریک ہے کیونکہ وہ آجکل انتخابات کر رہی ہے اور ہندوستان کے پرامن شہریوں کے لئے ایک جال بچھا رہی ہے۔ نوٹس کی عبارت پڑھنے کے بعد صدر نے کہا کہ التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فوری پبلک اہمیت کے انفرادی معاملہ پر بحث کی جائے یہ نہیں کہ نوٹس میں ہی پوری بحث چھیڑ دی جائے دفعتہ میں ہاؤس کو مطلع کرتا ہوں کہ آئندہ اس قسم کے نوٹسوں کا میں کوئی نوٹس نہیں لوں گا۔

صدر کو جواب دیتے ہوئے مسٹر کاظمی نے کہا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۸۹ اور ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۲۸ کے ماتحت شری پالیوال کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر اس طریق سے لوگوں کو گرفتار کرکے بعد میں چھوڑ دیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ استغاثہ امیدوار انتخاب ہار جائیں گے۔ صدر نے کہا کہ گرفتاری معمولی قانون کے ماتحت عمل میں آئی ہے اس کی تحقیقات کرنا ہاؤس کا نہیں بلکہ

تنگکھائی ۷ مارچ چینی پریس کا بیان ہے کہ جاپان کے ۳۰ سے زیادہ جنگی جہاز جن میں برباد کرنیوالے جہاز بھی شامل ہیں آتے ہیں۔

لندن ۷ مارچ استنبول سے تازہ ترین خبر ملی ہے کہ جرمنی کی پیدل پلٹن ترکی کی سرحد سے صرف ۱۶ میل سے کم دور اور یونان کی سرحد سے صرف پندرہ میل دور رہ گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کی پیدل فوج اس وقت سیولن گراڈ سے صرف پندرہ میل ہے۔ یہ بلغاریہ کا ایک چھوٹا سا شہر ہے جو کہ ترکی کے شہر ایڈریانوپل کے قریب یونان اور بلغاریہ کی سرحد پر واقع ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

سعی حسن
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ سے
ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۶ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

جذباتِ کلام

از جناب مولوی محمد یعقوب خانصاحب کلام بی۔ اے

اب وہ ستم نہیں، اب وہ جفا جفا نہیں — لذتِ دردِ خیرباد! جینے میں اب مزا نہیں
میری جبینِ شوق سے اتنی تو ضد روا نہیں — نقشِ قدم مٹا دیا سجدہ بھی کر سکا نہیں
رو رو کی آہ وزاریاں، روز کی اشکباریاں — دل ہے یہ دل، خطا معاف! میری کوئی خطا نہیں
حُسن کی جلوہ سازیاں، عشق کی لگڈ ریاں — یہ ہی بنائے کائنات، اور کوئی بنا نہیں
ظلم و ستم کرم نما، لطف و کرم ستم نما — ان کا کرم وفا نہیں، انکا ستم جفا نہیں
میری غرض ہے بے غرض، میری مراد بے مراد — دلکو مرے دعاؤں سے دور کا واسطا نہیں
حُسن سجودگاہِ شوق، عشق نماز صدقِ ذوق — دیر و حرم کے نام سے میرا دل آشنا نہیں
غنچۂ دل کی تشنگی حاملِ لطفِ خاص ہی — تجھ کو بہار کی قسم! چھیڑ نا اے صبا نہیں
کشتیِ شوق پار ہو، اتنا کرم کرو تو ہو — نام خدا خدا تو ہو، کیا کوئی ناخدا نہیں
لائے نہ جس کی نوعیت بحرِ کرم کو جوش میں — ایسا گنہ مذاق ہی ایسی خطا خطا نہیں

شہد و شکر ہر ایک لفظ، سلکِ گہر ہر ایک شعر
ایسا کلام آج تک ہم نے کبھی سنا نہیں

دنیائے اسلام

مصر اور جنگ

مصر کے مشہور صحیفہ المصور کے حالیہ "الحرب" نمبر میں ایک مضمون بعنوان بالا الاستاذ فکری اباظہ پاشا ڈائرکٹر جنرل شاہی زرعی کونسل مصر کا ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

یہ دوسرا خاص نمبر ہے جس کی اشاعت اس غرض سے ضروری تھی کہ موجودہ نسل اور آنے والی نسلوں کے سامنے اس جنگ کی جو اپنی اس نوعیت کے اعتبار سے منفرد ہے کہ بیک وقت آسمان پر زمین کے اوپر زمین کے نیچے، سمندر کے اوپر اور سمندر کے نیچے لڑی جارہی ہے پوری پوری تصویر پیش کی جائے۔

یہ جنگ علم عقل اخلاق اور اصول کی جنگ ہے جس کے کئی پہلو اور حیثیتیں ہیں مثلاً فولادی آتشیں فضائی سمندری نقلی معنوی اور فلسفیانہ پہلو یا حیثیتیں۔

المصور کے دونوں اڈیٹروں نے اس کے ہر پہلو کو پیش نظر رکھا ہے اور بڑے بڑے ماہرین اور مشہور اہل قلم کی مدد سے اس کی کوشش کی ہے کہ اس پرآشوب دنیا کا ہر پہلوان صفحات میں تصویروں کے حقایق اور فنی بحثوں کی روشنی میں من وعن پیش کر دیا جائے۔ ظاہر کہ یہ ایک ایسا کارنامہ جس کے لئے بڑی جد وجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ قارئین کے خیال میں یہ سعی مشکور ہوگی۔

رسالہ کے مرتب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مسئلہ پر بھی روشنی ڈالے کہ اس موجودہ جنگ میں مصر کی حیثیت کیا ہے کیوں کہ یہ مسئلہ نازک اور پیچیدہ ہی نہیں دل چسپ بھی ہے۔ مصر اب تک پارٹیوں کی خانہ جنگی وزارتی کشمکش اور ظاہری اور خفیہ سیاسی نازک ترین حالات میں مبتلا رہا ہے لیکن انجام کا شیرازہ بندی کی صورت نکل آئی اور ملک کو صرف یہی نہیں کہ تمام طاقتوں کی تائید حاصل ہوگئی بلکہ اسے اس کے دوست اور حلیف انگلستان کی خوشنودی بھی حاصل ہوگئی۔ یہ خوشنودی ہر قسم کی کدورت سے پاک ہے خواہ اس کا تعلق دل سے ہو یا محض کسی باہمی غلط فہمی پر مبنی ہو۔ چنانچہ اس وقت مصر کے پیش نظر یہ سوال ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے سو ان چیزوں کے جن سے وہ اپنی سیاسی حیثیت کی بنا پر مجبور ہے سب کا سب اس کے دوست اور حلیف انگلستان کے تصرف میں رہے۔

حال یہ ہے کہ رسد دفاع اور محکمہ ریل کی وزارتیں رسل و رسائل اور صحت عامہ کی وزارتیں قومی خدمت سمجھ کر فوجی محکموں کی طرح دن ورات اپنے حلیف انگلستان کے لشکر کے لئے مصروف کار ہیں۔

ملکی وسائل پر قومی نگرانی کی جو تجاویز مسلسل یکے بعد دیگرے منظور ہوتی رہی ہیں ان کی وجہ سے انگریزی لشکر کو روزانہ غذا اور سامان رسد کثیر مقدار میں حاصل ہو رہا ہے۔ یہ مصری مزدور جو ہر سپاہی کے میدان جنگ میں موجود ہیں اس کی پشت پر تنہا اور گروہ در گروہ کھڑے ہیں۔ یہ مصری بندرگاہ یہ بحری منارے یہ ساحلوں کے محافظ جہاز اور یہ ریل گاڑیاں سب فوجی کام انجام دے رہی ہیں۔ یہ محکمہ املاک بھی فوراً ہر اس خطہ زمین کو جو اس کے قبضہ و اختیار میں تھا اور پڑاؤ یا ہوائی اڈوں کے کام میں لانے کے قابل تھا قانون کے ماتحت لے آیا۔ اس محکمۂ امن عامہ نے ہر اطالوی خطرہ کا آہنی پنجہ سے گلا گھونٹ دیا۔ اس وزارت مال نے کوئی اسی ہزار اطالیوں کا مال و دولت ضبط کر کے ان کی "تحریک" کو پوری طرح کچل دیا۔ ان اخبارات نے بھی اپنے فرائض پوری طرح ادا کئے ہیں۔ یہاں تک کہ ایسی ایک خبر نے بھی کبھی راہ نہیں پائی جس میں ہمارے دوست کے دشمنوں کے پروپیگنڈہ کی بو بھی آتی ہو۔

اگر ہم اپنی ان خدمات کو گنانا بھی چاہیں تو ممکن نہیں کیونکہ اس وقت سارے کا سارا ملک جنگ کی حالت میں ہے اگرچہ درحقیقت وہ جنگ میں مصروف نہیں۔

صورت یہ ہے کہ اس معاہدہ میں جو مصر اور انگلستان کے درمیان تکمیل کو پہونچا ہے کچھ ایسی واضح دفعات تھیں جن کی طرف انگریزوں کو پوری توجہ کرنا تھی سال کے سامنے اٹلی کا بھوت تھا جو انہیں ان کی فرائض کو بار بار یاد دلاتا تھا جو ان دفعات کے ماتحت ان پر عاید ہوتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ مصر بھی جادۂ وفا سے ہٹ نہیں سکتا تھا۔ میدان جنگ میں اپنے لشکر کے عملی اشتراک کے سوا اس نے اپنے حلیف کی طرح پوری امداد کی کیوں کہ جب تک وہ شرائط جو پارلیمنٹ اور تمام ذمہ دار حکام نے منظور کی ہیں نہ پائی جائیں ایسا ممکن نہ تھا۔

مبارک حالات نے اس باہمی تعاون کو حال کی برملا نصرت و کامیابی کا سبب بنایا۔

یہ تائید پوری جرأت قوت اور اخلاص کے ساتھ اس وقت تک برابر جاری رہے گی جب تک کہ جنگ ختم نہ ہو جائے اور اللہ تعالےٰ بالآخر حق وانصاف کو کامل فتح نصیب نہ کرے۔

ہمیں اس سلسلے میں پہلا سبق یہ حاصل ہوا ہے کہ لشکر کی تیاری اور دولت کی فراہمی کی طرف توجہ کرنا ہے کہ یہ ایک ایسے لشکر کی تیاری کے لئے ضروری ہے جو آج کل کے آتش و آہن کی معرکہ آرائیوں میں پھاند پڑنے کے قابل ہو۔ کاش مصر کے پاس ایسا لشکر ہوتا اس کے پاس شکاری حملہ کرنے والے اور جنگی معلومات حاصل کرنے والے ہوائی جہاز کافی تعداد میں ہوتے اور اس کے پاس طیارہ شکن توپیں اور ضروری سامان جنگ ہوتا تو اسے اپنے شہریوں کو دشمنوں کے حملے سے بچانے کی مطلق پریشانی نہ ہوتی۔

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۳ کانپور شنبہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء نمبر ۱۱

ہندوستان کا آئندہ آئین!

سر سکندر کی تشریحات

آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے ۱۱ مارچ کو پنجاب اسمبلی میں ہندوستان کے آئندہ آئین کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی مبہم اور متذبذب پوزیشن کو صاف کر دیا۔

ہمیں اس کے کہنے میں قطعی دریغ نہیں کہ انھوں نے اس تشویشناک وقت میں اپنی پوزیشن صاف کرکے ملک کی بڑی خدمت کی ہے جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

ہندوستان کے آئندہ آئین کے بارے میں سر سکندر کے خیالات سے بہتوں کو اختلاف ہو سکتا ہے مگر انھوں نے جو تجویزیں رکھی ہیں وہ اس قابل ضرور ہیں کہ ان پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ اور اس کی روشنی میں ہندوستانی مسئلہ کے حل کا راستہ تلاش کیا جائے۔

سر سکندر نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ پاکستانی تجویزوں کی اچھائی اور برائی پر غور کرنے کے بجائے محض لفظ پاکستان پر زور دیا جا رہا ہے اور خیالات میں انتشار پیدا کیا جا رہا ہے۔

آپ نے ایسے لوگوں کو تنبیہ کرنا بھی مناسب سمجھا ہے جو کہ پاکستان کے لفظ کی آڑ میں نامناسب پروپگنڈا کر رہے ہیں۔ آپ کا یہ اشارہ پاکستان کے حامیوں اور مخالفوں دونوں کی طرف ہو سکتا ہے اور غور سے دیکھا جائے تو حقیقتاً دونوں اس کے ذمہ دار ہیں۔

سر سکندر حیات خاں نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ:

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے لاہور والا رزولیوشن بنایا تھا مگر میرے بنائے ہوئے رزولیوشن اور لیگ کے پاس شدہ رزولیوشن میں فرق ہے میرے رزولیوشن کا آخری حصہ جسمیں مختلف حصوں کے درمیان رابطہ رکھنے کے لئے مرکز کا ذکر تھا بالکل اڑ گیا اس لئے جو رزولیوشن پاس کیا گیا وہ میرا رزولیوشن نہیں۔

یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ پاکستان کی اسکیم پر سب سے بڑا اعتراض ہی یہ ہے کہ وہ ہندوستان کے اتحاد کو ختم کرنے اور مٹانے والی ہے اسلئے سر سکندر کا لیگ کے رزولیوشن اور مسٹر جناح کی پوزیشن سے اختلاف ایک طرح سے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ اختلاف اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے جب ہم ہندوستان کے آئندہ آئین کے بارے میں سر سکندر کی رائے سنتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر حصہ کو پوری پوری آزادی حاصل ہونا چاہئے۔ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہندوستان میں آبادی اس طرح بٹی ہوئی ہے کہ کچھ صوبوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور کچھ میں ہندوؤں کی۔ اس سے ہر فرقہ کو (مراد ہندو مسلمان ہی ہو سکتے ہیں) اپنے اپنے حلقہ میں موقعہ ملے گا کہ اکثریت کی حیثیت سے اور اقلیت کی امداد سے حکومت کرے۔ کسی فرقہ کو یہ لازم نہیں کہ دوسرے پر غالب آئے یا اس کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکائے۔ آٹھ صوبوں میں مسلمان ہندو اکثریت منظور کر لیں اور چار صوبوں میں ہندو مسلم اکثریت مان لیں۔ برطانیہ کو پوری [illegible] حاصل ہو اور پھر یہ علاقے مشترکہ صیغوں کا کام چلانے کے لئے ایک مرکزی ایجنسی قائم کر لیں اسے گورنمنٹ کہا جائے۔ چاہے رابطہ پیدا کرنے والی کمیٹی کے نام سے پکارا جائے"۔

سر سکندر حیات خاں نے بجا طور سے اس بات پر زور دیا کہ میری اسکیم کے ماتحت صوبوں کو آزادی بھی مل جائیگی اور سارے ہندوستان کا اتحاد بھی بڑھ جائے گا۔ سر سکندر کی اسکیم کا یہ خاکہ بالکل سیدھا سادہ ہے اور ایسا ہے جو سارے قوم پرست ہندوستان کے ذہن میں رہا ہے۔ سر سکندر حیات خاں مرکزی حکومت کو ڈیفنس کرنسی اور کسٹم وغیرہ محکمے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔ فیڈرل حکومت کے حامیوں کی نگاہ میں بھی مرکزی محکموں کی جو فہرست ہے وہ اس سے ملتی جلتی ہے۔ یہ فرق ضرور رہ جاتا ہے کہ سر سکندر حیات خاں غالباً یہ چاہتے ہیں کہ فیڈرل حکومت کو صرف وہی اختیارات حاصل ہوں جو سب حصے ملکر طے کر لیں۔

صوبوں کو حاصل ہوں کانگریس کا خیال ہے کہ مرکز کو حاصل ہوں۔ دوسرے یہ کہ سر سکندر مرکزی حکومت کو ڈھیلا رکھنا چاہتے ہیں اور اگر تجربہ سے وہ مفید ثابت نہ ہو تو خود مختار حصوں کو مرکز سے الگ ہو جانے کا اختیار دینا چاہتے ہیں۔ کانگریس کا نظریہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت مضبوط ہو اور اسے توڑ دینے اور اس سے تعلق توڑ لینے کا سوال پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ مگر شاید سر سکندر جمہوریت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس قسم کی گنجائش صرف ان لوگوں کے اطمینان کے لئے رکھنا چاہتے ہیں جو اس وقت مرکز کے بالکل خلاف ہیں۔

ہمیں یاد ہے کہ لیگ کا لاہور والا رزولیوشن پاس ہونے پر مسٹر راجگوپال اچاری نے اسے نہایت رواداری سے اچھے معنی پہنانے کی کوشش کی تھی اور یہ کہا تھا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ مسٹر جناح کے ذہن میں یہ بات ہو کہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں مسلمانوں کو سیاسی اقتصادی اور تمدنی ترقی کا زیادہ کھلا اور بڑا میدان ملنا چاہئے۔ اگر ایسا ہے تو ہندوستان کے ٹکڑے کرنے کے بجائے اس کے بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں۔ مسٹر جناح نے راجہ جی کے اس بیان پر یہ کہا تھا کہ لیگ ہندوستان کی تقسیم سے کم کسی بات پر مطمئن نہیں ہو سکتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سر سکندر کے خیالات راجہ جی کے خیال سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔ اگر سر سکندر شروع میں راجہ جی کے خیال کی تائید کر دیتے اور اپنی پوزیشن صاف کر دیتے تو شاید ہندوستان اس جمود سے بچ جاتا جو پاکستان پر انتہا درجہ اصرار سے پیدا ہو گیا ہے، اب جبکہ سر سکندر نے مسٹر جناح اور مسلم لیگ سے اختلاف ظاہر کرنے کی جرأت کی ہے کیا ہم امید کریں کہ وہ اور آگے قدم بڑھا کر فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی راہ نکالنے کی کوشش کریں گے۔

ہٹلر کو ترکی کا جواب

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے معلوم ہوا ہے کہ چند ہی دن کے اندر ترکی سفیر مقیم برلن ہٹلر کو اسکے پیام کا وہ جواب پہنچا دینگے جو پریزیڈنٹ انونو نے دیا ہے۔

ہٹلر کے پیام کے متعلق زیادہ معلومات حاصل کرنا بہت دشوار ہے لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ اس سے حکومت ترکی پر کوئی موافق اثر نہیں پڑا بلکہ مخالف اثر ہوا ہے۔ یہ یقین کرنے کے وجوہ موجود ہیں کہ اس پیام میں ہٹلر نے گزشتہ جنگ میں جرمنی اور ترکی کے اتحاد کا اور نیز حال تک دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کا حوالہ دیا ہے۔ اس بیان کے مطابق ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ ترکی اور برطانیہ کے اتحاد کے باوجود بھی کسی سانحہ کی وجہ سے ترکی کے تعلقات میں خلل واقع نہیں ہوا۔ جرمنی کو امید ہے کہ یہی صورت حال بلغاریہ پر قبضہ کے بعد بھی قائم رہیگی۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر نے پریزیڈنٹ انونو کو اس کا اطمینان بھی دلایا ہے کہ جرمنی فوجوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ ترکی سرحد کے قریب نہ جائیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہٹلر کے پیام میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ بلغاریہ پر روس کے علم کے ساتھ قبضہ کیا گیا اور سوویٹ یونین نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ اس قبضہ سے ترکی یا آبنائے کے لئے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوگا۔ ایم وشنسکی کے اعلان سے تو اس کا پتہ نہیں چلتا لیکن بہت ممکن ہے کہ جرمنی نے اپنے بلغاریہ پر قبضہ کرنے کے ارادے سے سوویٹ حکومت کو پہلے سے آگاہ کر دیا اور یقین دلا دیا ہو کہ اس سے روس کے خلاف کسی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔

سر شاہ سلیمان کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ۱۲ مارچ کی رات کو سر شاہ محمد سلیمان جج فیڈرل کورٹ انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کئی ہفتوں سے علیل تھے اور گذشتہ چند دنوں سے برابر یہ خبر آ رہی تھیں کہ انکی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے مگر کسی کو بھی یہ خیال نہ تھا کہ آپ انتقال کر جائیں گے۔

آپ کے انتقال سے ہندوستان سے ایک قابل قدر ہستی اٹھ گئی کیونکہ وہ نہ صرف ایک اعلٰے درجہ کے قانون داں تھے بلکہ ایک ماہر سائنس کی حیثیت سے بھی بین الاقوامی شہرت رکھتے تھے۔ پروفیسر انیسٹائن کی تھیوری پر انکی ریسرچ سے دنیائے سائنس کی معلومات میں ایک نیا اضافہ ہو گیا تھا اسی ریسرچ کے سلسلہ میں آپ کو ڈاکٹر کی ڈگری ملی تھی۔

مرحوم کو ادب اردو سے بھی گہری دلچسپی تھی اور عرصہ تک ہندوستانی اکاڈمی کے رکن رہے تھے۔ علیگڈھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور عربک کالج کی گورننگ باڈی کے صدر کی حیثیت سے بھی آپ نے بہترین خدمات انجام دیں۔

حال ہی میں آپ نے دہلی میں انڈین سائینس کانگریس کی صدارت فرمائی تھی۔ ایک جج کی حیثیت سے مقدمہ سازش میرٹھ کی اپیل پر آپ نے جو فیصلہ لکھا ہے وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اور پشاور میں گولی چلنے پر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے آپ نے جو رپورٹ لکھی تھی وہ کچھ اس نوعیت کی تھی کہ حکومت نے اسکو نہ شائع کرنا ہی مناسب سمجھا۔

آپ مشاعروں کی صدارت بھی فرمایا کرتے تھے بیک وقت قانون۔ سائینس اور ادب میں گہرا دخل ہونا مرحوم کی طبیعت کی ہمہ گیری کا پتہ دیتا ہے۔ ایسے ہمہ گیر لوگ دنیا میں کم پیدا ہوتے ہیں آپکا انتقال ملک و قوم کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ہم مرحوم کے

آئینہ کانپور

آل انڈیا مشاعرہ کانپور میں جو آل انڈیا مشاعرہ ۱۲ اور ۱۳ اپریل کو ہونے والا تھا وہ اب ۱۹ اور ۲۰ اپریل کو پلازا ہال مال روڈ میں ہو گا جسمیں تقریباً تمام مشہور شعرا کرام نے تشریف لانے کا وعدہ فرمالیا ہے جنمیں سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مولانا حسرت موہانی۔ جناب جگر مراد آبادی۔ جناب آرزو لکھنوی۔ جناب سیماب اکبر آبادی۔ جناب ناطق لکھنوی۔ جناب نوح ناروی۔ جناب جوش ملیح آبادی جناب خستہ لکھنوی۔ جناب بسمل شاہجہانپوری جناب ماہر القادری۔ جناب کیفی دہلوی۔ جناب فراق گورکھپوری۔ جناب احسان دانش۔ جناب بہزاد لکھنوی جناب اختر شیرانی۔ جناب ضامن الہ آبادی۔ جناب ساحر دہلوی۔ جناب ذوقی علیگ۔ جناب ضیا لکھنوی جناب آسی لکھنوی۔ جناب سراج لکھنوی۔ جناب قدیر لکھنوی۔ جناب امین سلونوی۔ جناب شوکت تھانوی جناب خمار بارہ بنکوی۔ جناب عزت دہلوی۔ جناب سوز شاہجہانپوری۔

پبلسٹی کمیٹی ۱۲ مارچ ۲ بجے شام کو مسٹر بی۔ بی۔ سریواستوا کی صدارت میں وار کمیٹی کی پبلسٹی کمیٹی کا ایک جلسہ وار آفس میں ہوا۔ جسمیں گورنمنٹ کے یہاں سے آئے ہوئے ایک خط پر غور ہوا اور وار ویک (جنگ کا ہفتہ) جو کہ ۲۰ مارچ سے ۲۷ مارچ تک ہوگا اسکے لئے پروگرام بنایا گیا۔

بلا لیسنس ریڈیو مسٹر ایل۔ ای۔ ایمرسن کی عدالت سے بلا لیسنس ریڈیو رکھنے کے جرم میں ایک شخص کو ۲۵ روپیہ جرمانہ درصورت عدم ادائیگی ایک ماہ قید محض کی سزا دیگئی ہے۔

ہولی کا میلہ مسٹر گورپرشاد کپور جو کہ پرانا کمیٹی کے ایک فعال اور سرگرم رکن ہیں انھوں نے یہ اپیل کی ہے کہ ۱۲ مارچ سے ۱۵ مارچ تک بازار بند رہیں اور ۱۵ مارچ کو میلہ کرکے بازار کھول دینا چاہئے۔

وار فنڈ میں چندہ دینے کا فیصلہ کانپور ہیمپ پور کے بس مالکان کی ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں وار فنڈ میں چندہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پروٹسٹ مسٹر مانک لال اپیج پارک پریسیڈنٹ سوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن نے گورنر صاحب صوبہ کو ایک تار دیا ہے کہ مسٹر ستیش لال جو کہ بھوک ہڑتال کر رہے ہیں انکے معاملے کو طے کیا جائے

اپیل مسٹر رام آسرے دوبے پریسیڈنٹ مزدور سبھا نے ۲۳ مارچ سے ۲۴ مارچ تک ہونے والی "گرانی ڈے" میں پبلک سے امداد کی اپیل کی ہے

گرل گائڈ ایسوسی ایشن کانپور گرل گائڈ ایسوسی ایشن نے ۴ مارچ کو برسٹل ہوٹل میں ایک سیل کیا تھا جسمیں ۷۰۰ روپیہ کی آمدنی ہوئی جو کہ گورنر وار فنڈ کو دیدی گئی۔

کانپور اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانپور سٹوڈنٹ فیڈریشن کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا ہے:۔

مسٹر رام کانت مصرا (پریسیڈنٹ)
مسٹر رام نرائن پانڈے۔ مسٹر ایس۔ آر۔ جلوٹے (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر گینڈور سنگھ (جنرل سکریٹری) مسٹر دیوراج مترا مسٹر یوگندر ناراین شکل (جائنٹ سکریٹریز)

چترگپت سبھا کایستھوں کی ایک میٹنگ مسٹر برج لال نگم کی صدارت میں ہوئی جسمیں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔

مسٹر برج لال نگم (پریسیڈنٹ) مسٹر فتح بہادر مسٹر اوما شنکر نگم (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر رام چندر سکسینہ (جنرل سکریٹری) مسٹر سوامی دیال نگم (جوائنٹ سکریٹری) مسٹر صاحب لال سریواستوا (اسسٹنٹ سکریٹری)

بساطخانہ وسٹن روڈ بساطخانہ وسٹن روڈ کے مسلمان باشندوں کا ایک جلسہ مسٹر محمد رفیق کی صدارت میں ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ مسٹر محمد علی جناح کے آنے پر انکی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا جائے۔

ستیہ گرہیوں کی گرفتاری مندرجہ ذیل حضرات نے ضلع کانپور کے مختلف مواضعات سے ستیہ گرہ کیا اور قانون تحفظ ہند کے دفعہ ۳۸ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے:۔

مسز ایس جے ناتھ۔ رام پرکاش۔ بچن۔ گوردھن لال سریواستوا مہادیو سنگھ۔ کرشن پال سنگھ۔ چھوٹے لال جگدیو پرشاد ترویدی۔ ریواشنکر۔ درگا سنگھ۔ دھنو ناتھ ٹنڈن شیو چرن لال۔ ماتادین۔ چھوٹے لال سنگھ جے رام سنگھ۔ لکشمی نرائن۔ سورج پرشاد۔ کنور جے دیبے سنگھ۔ راجہ رام دکشت۔ راجہ بہادر ورما رام کمار منا لال۔ بر ہمادین ترپاٹھی راجہ نرائن۔ گھیٹے لال۔ دیارام۔ برجموہن لال بہادر۔ منا لال۔ رام شنکر۔ پنچم لال۔ بدن سنگھ شیام لال۔ چھوٹے لال۔ للو پرشاد۔ بابو رام ورما کرشن چندر۔ سورج پرشاد۔ درگا چرن شکل شیو پرشاد۔

علاوہ اس کے ۴۷ ستیہ گرہیوں نے ضلع کانپور کے مختلف مواضعات سے ستیہ گرہ کرنیکا نوٹس دیا ہے جو کہ بعد کو گرفتار کر لئے گئے۔

ستیہ گرہیوں کی سزائیں مسٹر سندر لال جین سابق آنریری مجسٹریٹ کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت ایک سال قید سخت اور ۲۵۰ روپے جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ ستیہ گرہیوں کو قانون تحفظ ہند دفعہ ۳۸ کے ماتحت عدالت سے ایک ایک سال قید سخت اور ۱۵ روپے سے لے کر ۲۰۰ روپے تک کے جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔

۱۶ ستیہ گرہیوں کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں ایک ایک سال قید سخت کی سزا اور ۱۰ روپے سے لے کر ۱۵۰ روپے تک کے جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔

۳ ماہ قید محض سریمتی بھولتی دیوی کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں قانون تحفظ ہند کے دفعہ ۳۸ کے ماتحت ۳ ماہ قید محض کی سزا دیگئی ہے۔

پولیس ٹیکس تعزیری پولیس ٹیکس کے خلاف مسلمانوں کا ایک جلوس اٹھایا گیا جو شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں گشت کرتا ہوا پریڈ گراؤنڈ آیا اور وہاں جلسہ کرکے پولیس ٹیکس کی مذمت کی گئی اور حکام سے یہ استدعا کی گئی کہ غریب اور نادار مسلمانوں کو ٹیکس سے معاف کر دیا جائے۔

زنانہ اسپتال الائس ہارسمین میموریل اینڈ ڈفرن اسپتال مسٹر ہارسمین کے شاہانہ عطیہ کی بدولت تیاری کے قریب آگیا اس کا افتتاح کرنے گورنر صاحب اور لیڈی گورنر صاحبہ ۱۵ مارچ کو آرہے ہیں:۔

مسٹر جناح مسٹر محمد علی جناح ۲۹ مارچ کو کانپور آرہے ہیں جس کے لئے زور و شور کے ساتھ تیاریاں ہو رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پھول باغ میں جلسہ کے لئے پنڈال بنایا جائیگا جسمیں ۲۵ ہزار آدمیوں کی گنجائش رکھی جائیگی۔ ایک ایٹ ہوم بھی دیئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً ۱۵۰ اصحاب کے ناموں سے یہ دعوت نامہ ہوگا۔

راج نرتکی

مادیا موڈی ٹون کا شہرہ آفاق شاہکار "راج نرتکی" جو کہ انگریزی بنگالی۔ اور اردو زبان میں تیار کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے اس فلم کو بنگال کے مشہور ڈائرکٹر مادھو بوس نے ڈائرکٹ کیا ہے اور ہیروئن کا پارٹ انکی بیوی سادھنا بوس جنکو کلاسکل رقص میں کمال حاصل ہے ادا کر رہی ہیں۔ سادھنا بوس جب رقص کرتی ہیں

سبد گل

حضرت غالب مرحوم نے عشق و محبت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ؎

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

لیکن حضرت غالب کو شاید اس کا علم نہ تھا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا جبکہ عشق میں بھی مطلقیت کی شان پیدا ہو جائیگی اور بعض من چلے اس بات کی کوشش کریں گے کہ عورتوں سے زبردستی عشق کرایا جائے۔ چنانچہ میڈرڈ کی دلچسپ اطلاع ہے کہ وہاں کی ایک نوعمر حسینہ نے اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے کہ وہ اس سے بالجبر عشق کرانا چاہتا ہے اس حسینہ نے عدالت سے کہا۔

"میرا شوہر بڑا ظالم اور جابر ہے وہ پستول دکھا کر مجھ سے کہتا ہے کہ اگر تو نے میرے ساتھ عشق نہ کیا تو میں تجھے ہلاک کر دونگا مجھے اندیشہ ہے کہ کسی روز یہ مجھے ہلاک نہ کردے اس لئے مجھے اس ظالم شوہر سے جو بالجبر عشق کرانا چاہتا ہے طلاق دلائی جائے"۔

گولہ بارود کی مدد سے ممالک تو فتح کئے جاتے تھے مگر اب عورتوں کے دلوں کو فتح کرنے کی بھی کوششیں ہونے لگیں۔ کیوں نہ ہو یہ زمانہ ہی جبر و تشدد کا ہے۔

جرمنی کے اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ آجکل جرمنی کو نوعمر اور حسین و جمیل لڑکیوں کی بے حد ضرورت ہے چنانچہ ایک اخبار میں اعلان شایع ہوا ہے۔

"حکومت کو جرمن نسل کی نہایت خوبصورت اور کم عمر لڑکیوں کی ضرورت ہے تاکہ ان سے ملک کی خدمت کا کام لیا جائے۔ لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ مع تصویر کے اپنے قریبی فوجی ہیڈ کوارٹر میں نام کا اندراج کرادیں کم از کم پانچ ہزار خوبصورت لڑکیاں درکار ہیں"

معلوم نہیں کہ یہ کونسی خاص ملکی خدمت ہے جسکے لئے حکومت جرمنی کو خوبصورت جرمن نسل کی لڑکیوں کی تلاش ہے۔ کہیں یہ خوبصورت جرمن لڑکیاں ہی تو ہٹلر کا وہ "خفیہ ہتھیار" نہیں ہیں جس کا ہٹلر بار بار اپنی تقریروں میں اعادہ کرتا رہا ہے۔ اگر درحقیقت یہ کافر ادا لڑکیاں ہی ہٹلر کا خفیہ ہتھیار ہیں تو واقعی یہ ہتھیار بڑا خطرناک ہے۔ یہی تو وہ ہتھیار تھا جس نے نپولین جیسے بہادر کو بھی چت کر دیا تھا۔

بعض اوقات نگاہ کی ذراسی غلطی بھی کسقدر ستم ڈھاتی ہے۔ چنانچہ آنکھ کی اس خطا کی سلسلہ میں ملتان کی زبردست اطلاع ہے کہ وہاں جب ایک دولھا میاں اپنی منسوبہ کے ساتھ پھیرے ہونے والے تھے تو دولھا میاں نے کہیں یہ کہہ دیا کہ "یہ لڑکی اتنی حسین خوبصورت نہیں ہے جتنی کہ شادی سے قبل مجھے دکھائی گئی تھی"۔ حالانکہ لڑکی وہی تھی مگر دولھا میاں کی نظر کا قصور تھا۔ لڑکی کا باپ اس بات پر بگڑ گیا اور اس نے شادی سے انکار کر دیا ہرچند لوگوں نے سمجھایا کہ یہ محض نگاہ کا قصور ہے۔ مگر وہ ایک نہ مانا آخر بارات مایوسی اور ناامیدی کے عالم میں واپس چلی آئی۔

ص تلوار کی طرف لپکا۔ بلویر نے بھی سُنا اور سب اختلافات بھولکر قلعہ کی طرف دوڑا۔ گمان سنگھ نے حملہ کیا خونریز جنگ ہوئی۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے سوریا پور تباہ ہوگیا کمل نے گمان سنگھ سے اپنی عزت بچانے کے لئے اپنے پیٹ میں خنجر بھونک لیا۔ اسی وقت بلویر اپنے کمرے میں داخل ہوا ذرا دیر بعد اجیت نے آکر دیکھا کہ کمل مری پڑی ہے۔ اور بلویر ہاتھ میں خنجر لئے اُس کے سرانے سرنگوں بیٹھا ہے۔ اس کو یقین ہوگیا ہے کہ بلویر نے کمل کو مارا ہے اسے بلویر کی کسی بات پر یقین نہ آیا۔ کمل کی لاش لیکر وہ ایک جگہ رکھکر چتا کی لکڑیاں تلاش کرکے واپس لوٹا تو لاش کو غائب پایا۔ انتہائی یاس میں اُسنے قسم کھائی کہ کمل کی موت کا انتقام بلویر سے لیگا۔ وقت گذرتا گیا۔ مادھوری راج محل کے عیش و آرام چھوڑ کر بلویر کے ساتھ جنگل میں رہنے لگی۔ آخر ایک دن اجیت نے انہیں ڈھونڈ نکالا اور گرفتار ×

ادب لطیف

مصوّر کا دِل!

وہ ایک غریب مصور تھا۔ بہت غریب۔ اس کے بیوی بھی تھی۔ اور دولڑکے اور ایک لڑکی بھی تھی لیکن اس کے پاس ایک دولتمند دل تھا۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ یہ دنیوی دولت اس کے پاس نہ تھی میں نے ایک تصویر بنائی جس کا نام اس نے "عشق کا شکار" رکھا۔ تصویر ایک نوجوان کی تھی۔ جو انگاروں پر جل رہا تھا۔ اور اس کی دوسری طرف ایک حسینہ پرحسرت نگاہوں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

مصور نے اپنا تمام آرٹ اس تصویر پر ختم کردیا تھا۔ مصور نے تصویر میں درد اور تڑپ بھردی تھی حسن اور عشق اس پر نثار ہورہے تھے۔ دیکھنے والے پاگل ہوجاتے تھے۔ تصویر زندہ معلوم ہوتی تھی بیوی نے کہا کہ گھر میں اناج نہیں ہے اور بچے بھی بھوکے ہیں۔ جاؤ اس تصویر کو بیچ آؤ۔ ورنہ شام کو بھی برت رکھنا پڑیگا۔ مصور نے کہا کہ اس کی قیمت بہت زیادہ ہے اسے کون لے گا۔ اور شاید وہ سچ کہہ رہا تھا۔

ان باتوں کو جانے دو۔ دیکھو میرا پتو رو رہا ہے۔ سرلا۔ اور پرکاش روتے روتے سو گئے ہیں نہیں نہیں، شاید بیہوش ہوگئے ہیں جاؤ جلدی جاؤ اور جو کچھ ملے لے آؤ۔ یہ کہتے ہوئے وہ رونے لگی ضبط کی حد ہوگئی تھی۔

اچھا جاتا ہوں کہکر وہ گھر سے نکل پڑا۔ پاس ہی ایک سیٹھ صاحب تھے جنہیں ان چیزوں کا کافی شوق تھا۔ مصور وہاں گیا۔ تصویر دکھلائی۔ لالہ جی نے تصویر دیکھکر بدکھے پن سے قیمت پوچھی" مصور نے جواب دیا۔ اس کی قیمت بہت زیادہ ہے لیکن آپ کیا دے سکیں گے۔

لالہ جی نے کہا کہ اس تصویر کے ہم پچاس روپیہ دیسکتے ہیں۔ مصور نے تصویر اٹھائی اور چل دیا۔ وہ کئی شخصوں کے پاس گیا کسی نے سو لگائے کسی نے دو سو کسی نے چار سو۔ یہاں تک کہ قیمت ایکہزار تک پہونچگئی۔ لیکن یہ قیمت بھی کم تھی۔ وہ پھر چل دیا۔ راستے میں ایک فقیر ملا۔ اس نے تصویر دیکھی، دیوانہ ہوگیا۔ ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔ اُف پرماتما مجھے غریب بناکر ایسی چیزوں سے محروم کر دیا ہے۔ میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ اچھے مصور تم نے کمال کیا ہے بہت کمال کیا ہے۔

میری ایک ٹوٹی پھوٹی چھوٹی سی جھونپڑی ہے جس میں مٹی کے دو تین برتن اور ایک چٹائی پڑی ہے، اس تصویر کے بدلے میں تم وہ لے لو۔ اگر یہ قیمت بھی تھوڑی ہو۔ تو تم میری یہ مرلی یہ پھٹی دھوتی۔ یہ ٹوٹی جوتی لے لو۔ لیکن کسی طرح یہ تصویر مجھے دیدو۔ اگر میں اسے جان دے کر بھی لے سکتا تو دریغ نہ کرتا۔ ایک گمبھیر مسکراہٹ مصور کے ہونٹوں پر رقصاں تھی۔ اس نے کہا یہ تصویر میں تمہیں دیتا ہوں۔ مفت بالکل مفت، تم نے ہی اس کی ٹھیک قیمت ادا کی ہے۔

× کرکے اپنی گپھا میں لیگیا۔ مادھوری نے بلویر کی جان کے بدلے اپنی جان پیش کی۔ اس نے کہا کہ اگر بلویر نے اجیت کے محبوب کو مارا ہے تو انصاف چاہتا ہے کہ اجیت بلویر کو نہیں بلویر کے محبوب کو مارے۔ اتنے ہی میں ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ بلویر کی گرفتاری کے لئے دربار وجے گڑھ کی طرف سے پچاس ہزار روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ اجیت نے مادھوری کی درخواست اور وجے گڈھ کی اعلان دونوں کو ٹھکرا دیا۔ اس نے بلویر کو مار ڈالنے کیلئے بندوق اٹھائی۔ اسی وقت باہر سے گانے کی آواز آئی۔ اجیت کو سنایا کرتی تھی۔ اجیت بیقرار ہوکر باہر دوڑا۔ کمل زندہ سلامت سامنے کھڑی تھی

عالم نسواں

شادی سے پہلے عشق بازی

یورپ اور امریکہ میں شادی سے قبل عشق بازی کا رواج عام ہے۔ مغربی ممالک کی دیکھا دیکھی یہ عشق بازی ہندوستان میں بھی شروع ہوگئی اس عشق بازی کے بارے میں امریکہ کے مفکرین کی کیا رائے ہے اس کا مندرجہ ذیل مضمون سے ہوسکتا ہے جو امریکہ کے ایک رسالہ سے ترجمہ کرکے پیش کیا جاتا ہے۔

"شادی سے پہلے عشق کرنا ضروری ہے۔ عشق کے بغیر شادی کبھی پرکیف نہیں ثابت ہوسکتی۔ صحیح معنوں میں شادی کا لطف وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو شادی سے قبل اپنی شریک زندگی سے محبت کر چکے ہیں۔"

یہ ہیں وہ خیالات جو بہت عام ہیں اور اکثر نوجوان مرد اور لڑکیاں ان ہی خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں لیکن اگر ان خیالات پر غور کیا جائے یہ دانشمندی پر مبنی نہیں ہیں بلکہ یہ ناتجربہ کاری اور بے عقلی کا نتیجہ ہیں عشق کے بعد کی شادیاں کس قدر کامیاب ثابت ہوتی ہیں اس کا اندازہ اس سے لگایا جاتا ہے کہ جنوری ۱۹۳۹ء میں صرف نیویارک میں تقریباً سات ہزار شادیاں ہوئیں ان سات ہزار میں سے ۶½ ہزار شادیاں تو ایسی ہیں جو عشق کے بعد کی گئیں اور پانچ سو شادیاں ایسی تھیں جن کا عشق سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ دسمبر سنہ۱۹۳۹ء میں جب ان شادیوں کے نتایج پر غور کیا گیا تو عشق کے بعد جو شادیاں کی گئی تھیں ان میں سے ۷۵ فیصدی شادیاں فسخ ہوگئیں یعنی ان میں سے بعض نے طلاق حاصل کرلی۔ اور بعض طلاق لئے بغیر علیحدگی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ اس کے برخلاف وہ شادیاں جو عشق و محبت کے بغیر کی گئی تھیں تقریباً سب کی سب کامیاب ثابت ہوئیں۔

ان اعداد و شمار کے بعد ہم کو غور کرنا ہے کہ آخر وہ کیا خاص اسباب ہیں جن کی بنا پر عشق کے بعد کی شادیاں عموماً ناکام ثابت ہوتی ہیں۔ عشق کے بعد کی شادی کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب تو یہ ہے کہ یہ شادیاں جذباتی ہوتی ہیں یعنی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں نتایج کی پروائے بغیر جذبات کی رو میں اندھے ہوکر شادی کرلیتے ہیں۔ شادی کے چند مہینے تو ان عشق بازوں کے بڑے لطف کے ساتھ گذر جاتے ہیں لیکن جوں ہی ان کے جذبات سرد ہونے شروع ہوتے ہیں شکر رنجیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

اس کے برخلاف جو شادیاں بغیر عشق یا محبت کے کی جاتی ہیں۔ ان میں جذبات کو دخل نہیں ہوتا بلکہ معاشرتی ضروریات کو پیش نظر رکھکر یہ شادیاں بہت سوچ سمجھ کر کی جاتی ہیں۔ اس لئے ایسی شادیوں کے بعد آپس میں شکر رنجی اور ناگواری بہت کم پیدا ہوتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہم شادیاں اس لئے نہیں کرتے کہ ہم اپنے گھروں میں عشق بازی کریں بلکہ شادی سے ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم معاشرتی زندگی کو خوشگوار اور کامیاب بنائیں۔ تندرست اور ہونہار نسلیں پیدا کریں اور اپنے لئے بڑھاپے کی آسائش کا سامان فراہم کریں۔ وہ لوگ غلطی پر ہیں جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ شادی کے لئے عشق ضروری ہے۔ بلکہ اگر سچ پوچھا جائے تو شادی کے لئے عشق نہایت ہی مضر چیز ہے جس کے نتایج بیحد خراب نکلتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا فرض ہے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ شادی کے مقصد پر غور کریں شادی نفس پرستی یا عشق بازی سے بالکل مختلف چیز ہے۔ اس کو معاشرتی حدود سے ہرگز آگے نہ بڑھنے دیا جائے ورنہ ہمیشہ دقت اور پریشانی ہوگی۔

یہ کیسے ہوا اور اس کے بعد کیا ہوا؟
اس کا جواب آپ کو پردۂ سیمیں سے ملیگا
مندرجہ بالا ڈرامہ کی نمائش کانپور کے
ہردلعزیز سینما ہاؤس گولڈن ٹاکیز میں ۱۲ مارچ

بچوں کی دنیا

اعتقاد کی طاقت

پیارے بچو! دنیا میں کوئی کام اعتقاد کے بغیر نہیں ہوسکتا، اگر تمہیں اعتقاد اور بھروسہ نہیں کرسکتے جسقدر بڑے بڑے لوگ آجکل موجود ہیں یا پڑ اعتقاد میں پکے ہیں۔

آج ہم تمہیں اعتقاد کے سلسلہ میں ایک قصہ سناتے ہیں۔ ایک لڑکا جب پڑھ لکھکر فارغ ہوا تو اسے معاش کی فکر دامنگیر ہوئی مگر اسے اپنی ہمت اور خدا کی ذات پر بھروسہ نہ تھا اس لئے وہ جہاں جاتا تھا مایوس ہوکر واپس آجاتا تھا، یہاں تک کہ ان کے گھر میں ایک پیسہ بھی نہ رہا۔ اور لڑکا اور اس کی ماں بھوکے مرنے لگے۔ ایک دن وہ لڑکا حسب معمول روزگار کی تلاش میں سرگرداں تھا کہ شام ہوگئی اور وہ تھک کر چور ہوگیا۔ ایک فقیر ادھر سے آنکلا لڑکے کو اُداس دیکھکر پوچھنے لگا "کیوں بیٹا اُداس کیوں ہو؟"

لڑکا بولا۔ بابا روزگار کی فکر میں ہوں مگر کہیں بھی نہیں ملتا گھر میں دانہ دانہ کا محتاج ہو رہا ہوں فقیر بولا۔" کہ اس مقام سے دس میل کے فاصلہ پر جنگل کے بیچوں بیچ ایک خالی کنواں ہے اگر تو صبح سے شام تک اس پر صبر و قناعت سے بیٹھا رہے گا۔ تو اللہ تیری مدد کرے گا۔"

فقیر کی بات کا یقین لڑکے کو ہوگیا اور اعتقاد دل میں جم گیا۔ چنانچہ ہمت کرکے وہ گھر پہونچا۔ اور اپنی بوڑھی ماں کو کل ماجرا کہہ سُنایا۔ ماں نے منت و سماجت کرکے پڑوس سے آٹا مانگ کر لڑکے کو چار روٹیاں بنادیں اور کہا بیٹا جب بھوک لگے تو کنوئیں پر کھالینا۔ لڑکا دوسرے روز سفر پر روانہ ہوگیا۔ چلتے چلتے دوپہر ہوگئی بھوک نے تنگ کیا۔ آخرکار وہ کنوئیں پر پہونچگیا۔ بیٹھے بیٹھے بھوک نے ستانا شروع کیا۔ اور وہ سوچنے لگا اگر میں روٹیاں کھا گیا اور کچھ ہاتھ پلے نہ پڑا تو آئندہ کیا ہوگا۔ اس لئے اس میں سے کچھ کھانا کل کے لئے بچا لینا چاہئے۔

اب اس نے کنوئیں پر روٹیاں نکال لیں اور کہنے لگا۔ ایک کھاؤں دو کھاؤں تین کھاؤں یا چاروں کو کھا جاؤں۔ غرضکہ کئی بار وہ اسی فقرہ کو دُہراتا گیا۔ ایک دو روٹی سے اس کا پیٹ نہ بھر سکتا تھا اور اگر سب کھا جاتا تو پھر شام کو کیا ملتا۔ اسی خیال سے وہ پریشان تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کنوئیں میں چار پریاں رہا کرتی تھیں، اور جب ان کے کان میں لڑکے کی بات پڑی تو ڈر کے مارے سہم گئیں اور سوچنے لگیں کہ اگر ہم چاروں کو کھا گیا تو غضب ہو جائیگا کسی طرح اس سے جان بچانا چاہئے۔ چنانچہ وہ باہر نکل آئیں اور بولیں کہ جسقدر دولت چاہئے لے لے مگر ہماری جان بخش دے۔ لڑکا ڈر کے مارے وہی فقرہ دُہراتا رہا۔ آخرکار وہ پریاں بیشمار دولت دیکر رخصت ہوگئیں اور اس طرح وہ لڑکا اس ملک میں سب سے زیادہ امیر ہوگیا۔

اس قصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یقین دنیا میں بڑی زبردست چیز ہے۔ اگر لڑکے کو فقیر کی بات کا اعتقاد نہ ہوتا اور وہ اعتقاد سے اس پر عمل نہ کرتا تو وہ ویسا ہی فقیر رہتا۔ مگر ذرا سے وثوق نے اس کو قاروں کے خزانے کی کنجی دلوادی۔

بچو! اگر تم اعتقاد اور بھروسہ کے ساتھ اپنی تعلیم میں کوشش کروگے اور اس پر اعتماد رکھوگے کہ ہم محنت کرنے کے بعد اگر امتحان میں شامل ہونگے تو ضرور ہم کو کامیابی حاصل ہوگی۔ تو یقین ہو کہ تم اپنے ارادے میں پورے اترو اور امتحان میں پاس ہو جاؤگے۔

---

۹۵ سے شروع ہوئی ہے۔

پردۂ فلم

انجام

"جو بوؤگے سُو کاٹوگے"

سلطنت وجے گڑھ کا دیوان گمان سنگھ اس پرانی مثل سے بے خبر انجام سے غافل۔ تیزی کے ساتھ انجام کی طرف بہا جا رہا تھا۔ وجے گڑھ کے نیم عقل مہاراجہ وجے دیو کو اپنی راہ پر لگا لینا اسکے لئے کچھ مشکل نہ تھا۔

گمان سنگھ نے وجے گڑھ کی ایک چھوٹی ریاست سوریا پور کے ٹھاکر سوریا پال سے کچھ رقم طلب کی سوریا پال نے انکار کردیا۔ گمان سنگھ نے وجے دیو سے سوریا پال کی گرفتاری کے احکام جاری کرادیئے سوریا پال گرفتار کرلیا گیا۔ مگر گمان سنگھ کے حق پرست لڑکے کشور کی مدد سے آخر فرار ہوگیا۔

سوریا گڑھ کا راجکمار بلویر۔ قبول صورت بھی تھا اور قبول سیرت بھی، اگر اس میں کوئی نقص تھا تو ایک اور صرف ایک۔ کوئی رائے قایم کرلینے کے بعد وہ اسے بدلنا نہ جانتا تھا اسکا ہر نظریہ مستقل و ہر ارادہ اٹل ہوتا تھا۔

بھلم ڈاکو کا نام سوریا گڑھ کے ایک گاؤں سے نکلکر ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل گیا۔ کوئی امیر کوئی سردار اس کی دسترس سے باہر نہ رہا۔ راج محل تک فریادیں پہنچنے لگیں۔ راجکماری کمل نے غضبناک ہوکر اپنے بھائی بلویر سے مدد کی درخواست کی۔ بلویر نے قسم کھائی کہ بھلم کو گرفتار کرنے سے پہلے تلوار نیام میں نہ رکھے گا!

فلک کی ستم ظریفی، قسمت کی نیرنگیاں، دوسرے ہی دن کمل کو معلوم ہوا کہ بھلم اسی کے محبوب اجیت کا دوسرا نام ہے اس کی امیدوں کے قصر ہوائی پھڑ پھڑا کر زمین پر آرہے ماسکی نظروں میں دنیا تاریک ہوگئی۔

"خدا تک پہنچنے کا زینہ محبت ہے"!

بھلم نے قسم کھائی کہ لوٹ مار چھوڑ کر اپنی بقیہ زندگی خلق خدا کی خدمت کے لئے وقف کردیگا۔

بھلم کے اس نئے دور زندگی سے بے خبر اس کے ساتھی سلطنت وجے گڑھ کی راجکماری مادھوری پر ٹوٹ پڑے۔ اسی وقت بلویر بھلم کی تلاش میں ادھر آنکلا۔ خونریز لڑائی ہوئی۔ نتیجہ نہیں معلوم کیا ہوتا اگر بھلم اتفاق سے موقع پر پہونچکر لڑائی روک نہ دیتا۔ بلویر نے بھلم کے اس طرز عمل کو خوف اور چالاکی پر محمول کیا۔ بھلم نے اسکو اپنی تبدیلیٔ ماہیت کا یقین دلانے کے لئے اپنے ساتھیوں کے ہتھیار اس کے حوالے کردئے۔ بلویر نے ان کی بے دست و پائی سے کسی حد تک ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً سب کو گرفتار کرلیا اور حکم دیا کہ بھلم کو قلعہ میں لے جاکر پھانسی پر چڑھا دیا جائے۔

کمل کے سینہ میں یہ خبر تیر کی طرح لگی وہ تڑپ اٹھی۔ گرتی پڑتی جس وقت قلعہ میں پہونچی۔ بھلم کو دار پر باندھا جاچکا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کی منتیں کیں۔ واسطے دلائے۔ روئی پیٹی سبھی کچھ کیا۔ مگر بلویر کا..... ارادہ متزلزل نہوا۔ اس کا فیصلہ نہ بدلا۔ بھلم کی زندگی کا چراغ گل ہونے والا ہی تھا۔ کہ سوریا پال بجے گڑھ سے آزاد ہوکر آپہنچا۔ اس کو سب واقعات رستہ ہی میں معلوم ہوچکے تھے اس نے بھلم کو آزاد کرنے کے احکام جاری کردئے۔ بلویر باپ کے خلاف سر اٹھانا ناممکن سمجھتا تھا۔ مگر اپنے ارادے کو بدلنا بھی اس کی طاقت سے باہر تھا اس نے اسی وقت راج محل چھوڑ دیا۔ مادھوری کو بلویر سے محبت ہوچکی تھی۔ اُس نے سنا تو دل پکڑ کر رہ گئی۔ وجے دیو سے لاکھ منت سماجت کی گر بیکار۔ آخر تنگ آکر اور اپنے ایک وفادار ملازم مادھو کے ساتھ بلویر کو حملہ کی اطلاع دینے کے لئے چل کھڑی ہوئی اجیت اور کمل کی شادی کی آخری رسومات ادا ہو رہی تھیں۔ پنڈت دونوں کا ہاتھ ملانے کے لئے بڑھا۔ مادھوری نے دندناتے جھٹکا دیا۔ پھر کیا ہوا اس کو بیان کرنے سے سوچنا زیادہ آسان ہے۔ امرت کا پیالہ ہونٹوں تک پہونچنے کے بعد چھین جائے تو دل کی جو حالت ہوگی ظاہر ہے۔ بہرحال اجیت۔ کمل۔ سوریا پال سوریا پور کا ہر وہ شخص جو تلوار اٹھا [illegible]

اقوالِ زریں

سفر کا پتہ مطلوب نہیں ہے بلکہ صحیح راہ سفر کا معلوم کرنا اور پھر اس پر چلنا دونوں باتیں شرط کار ہیں:

کل جو اپنی زنبیلیں بھرنے والے ہیں آج اپنی [illegible] کو چند بھیجوں سے خالی کر دیں۔

تمام چیزیں صرف ایک دل کے مل جانے سے ملسکتی ہیں پس مانگنے والوں کو صرف ایک دل ہی مانگنا چاہیئے

دعوت الٰہی اگر کوئی بیج ہے تو اسکے درخت کی پہلی شاخ جماعت ہی ہے۔

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزا باہم جمع ہو سکتے ہیں آگ اور پانی ممکن ہے ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ شیر اور بکری ہو سکتا ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں لیکن "خدا کا ایمان" اور "انسان کا خوف" کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے کے وقت آنکھ والوں کی طرح خوشیاں منائے

وقت کی عام مایوسیاں مستثنیات سے خالی نہیں۔

سفر دو ہیں ایک اشخاص کا، ایک مقاصد کا،

موجِ تبسم

عاشق (اپنی محبوبہ سے) "پیاری آج تم کچھ پریشان معلوم ہوتی ہو کیا بات ہے"۔

محبوبہ "کچھ نہیں میں ایک نوجوان کی محبت میں بُری طرح مبتلا ہو گئی ہوں"۔

عاشق "تم اور کسی سے محبت مجھے اس نابکار پاجی کا نام بتاؤ"۔

محبوبہ "پیارے وہ تم ہی ہو"۔

جوتشی (ایک شخص کا ہاتھ دیکھتے ہوئے) "تم نے بہت دور دراز ملک کی سیاحت کی ہے۔

ہاتھ دکھانے والا "بالکل غلط میں نے تو پچاس میل کی سیاحت بھی اپنی زندگی بھر نہیں کی"۔

جوتشی (دوبارہ ہاتھ دیکھتے ہوئے) آپ کے ہاتھ سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی حال ہی میں آپ کی کوئی رقم برباد ہوئی ہے۔

ہاتھ دکھانے والا "ہاں یہ درست ہے میں نے تم جیسے جاہل کو خواہ مخواہ سوا روپیہ دے دیا۔

بیوی "میں نہیں سمجھ سکتی کہ تم میرے گھر سے نکلنے پر پابندی کیوں عاید کرتے ہو۔ کیا تمھیں خیال ہے کہ مجھ بے پردہ دیکھکر لوگ مجھپر عاشق ہو جائینگے"۔

شوہر "جب مجھ جیسا بدمذاق تم پر عاشق ہو سکا تو اور کون نہ تم پر عاشق ہو سکتا ہے میں تو اسلیئے تم کو روکتا ہوں تا کہ دنیا کو یہ معلوم نہ ہو کہ میری بیوی کس درجہ [illegible]

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں!

ذیل میں چند اہم اعداد درج کئے جاتے ہیں جن سے پتہ چلے گا کہ انسان کی ہلاکت کے لئے روپیہ کس طرح بیدریغ صرف کیا جاتا ہے اور جنگ کے کام آنے والے ہتھیاروں کی تیاری پر کیا لاگت آتی ہے۔

سروس رائفل	۸ پونڈ
سمندری جہاز کی ۱۶ انچہ کی توپ	۵۴ ہزار پونڈ
جنگی جہاز (۳۵ ہزار ٹن)	۲۰۰۰،۱۴ پونڈ
ڈاکرس مشین گن	۲۰۰ پونڈ
آبدوز کشتی (۱۰۹۰ ٹن)	۳۵۰۰۰۰ پونڈ
ٹینک (۳۵ ٹن)	۲۵۰۰۰ پونڈ
۴،۷ انچ کی توپ کا گولہ	۶ پونڈ
بڑا بمبار ہوائی جہاز	۲۰۰۰۰ پونڈ
لوئیس گن	۶۰ پونڈ
پیراشوٹ	۶۰ پونڈ
فولادی خود	۵ شلنگ
پیادہ فوجی کا مکمل ساز و سامان معہ رائفل	۲۰ پونڈ

ہندوستان میں سب سے خوبصورت عمارت تاج محل اور سب سے بڑا گنبد بیجاپور کا گول گنبد ہے۔

افسانہ

گناہ کی قیمت

از جناب مفتی گوہر شامانی صاحب

جذبات سے اندھا ہو کر انسان گناہ کرتا ہے لیکن اسے کچھ خبر نہیں ہوتی کہ اس کے گناہ کا انجام کس قدر خطرناک ہے۔ یہ افسانہ ایسے گناہگاروں کی داستان ہے جن کی لغزشوں نے ایک گھرانے کو تباہ اور برباد کر دیا۔

دروازہ جلدی سے کھلا۔ گھبرایا ہوا نوجوان دائیں بائیں دیکھتا ہوا اندر داخل ہوا۔ دروازہ اسی عجلت کے ساتھ بند ہو گیا۔

تاریکی میں دو نازک باہیں اسی کے گلے میں حمائل ہو گئیں، کسی مست شباب مہ پارا کے شوق کی بیتابی سے لرزتے ہوئے ہونٹ اس کے ہونٹوں سے پیوست ہو گئے اور۔ میری جان میری زندگی، میری روح۔ کسی نے ہجوم شوق سے گھبرائی اور بھرائی آواز میں مشتاق بوسوں کے درمیان کہا۔

"میری دل آرا" نوجوان نے تاریکی کی پراسرار ملکہ کو برانگیختہ جذبات کی نشہ پرور اور صبر آزما" کیفیات سے مسحور ہو کر کسی قدر لپٹاتے ہوئے جواب دیا اور چند لمحوں کے لئے دونوں لذت عیش کی گرد نیوالی دنیا میں کھو گئے۔

تاریکی میں سرگوشیاں ہوئیں۔ درو دیوار کانپ اٹھے ـــــ

دور دالان پر رکھی ہوئی لالٹین کی مدہم روشنی تھرتھرانے لگی گناہ جوانی کو دھوکا دے رہا تھا۔

"آخر آج بھی آپ دیر سے آئے، معلوم ہوتا ہے کہ آپکو میری پروا نہیں" محبوبہ نے حسن پرست نگاہوں کو نظر باز بنے والی ادائے معشوقانہ سے غنچہ کی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، معلوم ہوتا تھا کہ وہ دارفتہ عاشق کے خوابیدہ جذبات کو بیدار کر کے اسے اور دیوانہ بنانا چاہتی ہے۔

"میری پیاری" نوجوان عاشق نے اسے سینہ سے لگاتے ہوئے جواب دیا "کیوں شرمندہ کر رہی ہو تم جانتی ہو کہ تمہارا دیدار میرے ذوق عبادت کا واحد مقصد ہے کچھ ایسی ہی مجبوری تھی کہ جلد نہ آسکا۔

"جھوٹ" ناز پرورنازآفریں حسینہ نے عاشق کو الگ کرتے ہوئے کہا "سب منہ دیکھے کی باتیں ہیں"

"نہیں میری جان! تمہارے سر کی قسم، میں سچ کہہ رہا ہوں" نوجوان نے کہا اور اپنے الفاظ کو مزید پر اثر بنانے کے لئے معشوقیت کے نسائی مجسمہ کو پھر سینہ سے لگا لیا"

"عورت کی جوانی "تنہائی" اور خاموشی کی شراب پی کر مخمور ہو گئی۔ "نفسانیت" "محبت" کا لباس پہن کر آئی اور جہنم کے انگارے جنت کے پھول بنکر پیش کرنے لگی ـ ضمیر رونے لگا۔ عقل کا دعویٰ ہمہ گیری غلط ہو گیا۔

نوجوان کی گھبرائی ہوئی آنکھیں اور زرد چہرہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ مطمئن نہیں۔ نوجوان سے عورت زیادہ بے پرواہ اور نڈر معلوم ہوتی تھی، اور اسکے آتشیں جذبات نوجوان کی سہمی ہوئی امیدوں کو مشتعل کر رہے تھے اور وہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ خوفزدہ نہیں انتہائی کوشش سے ضروری وغیر ضروری موقعہ پر اپنی جرأت رندانہ کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔ دونوں پلنگ پر بیٹھے تھے۔ کمرے کی تاریکی، لیمپ کی مدہم روشنی کی ہنسی اڑا رہی تھی۔ متعدد کرسیاں اور بکس ادھر ادھر بے ترتیبی سے رکھے تھے۔ ساز و سامان صاحب خانہ کی متوسط حالت کا پتہ دے رہا تھا۔

دروازے بند تھے اور مکان موت کی طرح خاموش

"فیاض کہاں گیا ہے"، نوجوان نے پوچھا۔

پندرہ دن کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے پیارے دوست"

"میرے پیارے دوست" یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟

"اچھا میرا پیارا شوہر، اب تو آپ کی روح کو صدمہ نہیں پہونچا"ـــ

ثریا یہ سب تمہاری ان نشیلی آنکھوں کا کرشمہ ہے۔

"جی صحیح فرما رہے ہیں آپ، لیکن میں کس کو قصور دار ٹھہراؤں۔ آپ کو۔ آپ کے بالوں کو یا آپ کے ان ہونٹوں کو" محبوبہ معشوقہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان کے گلے میں باہیں ڈالکر اس کے ہونٹ چوم لئے۔

اچانک کمرے کی نشیلی فضا چونک اٹھی، پاس کمرے سے ایک بچہ کے رونے کی صدا آئی جو بتدریج بڑھتی چلی گئی "مرغوب" رو رہا ہے، نوجوان نے کہا۔

"اونہہ رونے دو، اس کی تو یہ عادت ہو گئی ہے" ابھی چپ ہو جائے گا"

نوجوان مطمئن ہو گیا، بچہ روتا رہا۔

ستارے نیند سے بیدار ہو گئے۔

فرشتے کانپ اٹھے۔

عرش تھرانے لگا۔

لیکن عورت جسے قدرت نے ماں بنا کر دنیا پر بھیجا تھا، شباب کی بدمستیوں سے بیدار نہ ہوئی یہاں تک کہ بچہ روتے روتے تھک گیا۔ اور سسک سسک کر خاموش ہو گیا۔

قدرت کی تنبیہ بیکار ثابت ہوئی۔

فیاض کرسی پر خاموش بیٹھا تھا۔

سامنے میز پر ایک خط رکھا تھا، جسے وہ چار مرتبہ پڑھ چکا تھا اور پانچویں مرتبہ پڑھنے کی کوشش کو نادان آنسوؤں کی ناگہانی اظہار ہمدردی نے بیکار ثابت کر دیا تھا۔ یہ خط نہیں تھا۔ اس کی پیاری بیوی ثریا کی رسوائیوں اور بیوفائیوں کی داستان تھی، مختصر، لیکن اس کے سکون دل کو ہمیشہ کے لئے جلا کر خاک کر دینے کے لئے بہت کافی وہ پڑھ رہا تھا کہ اس کی بیوی اس کے اکلوتے بچے مرغوب کی ماں اس کے ایک بہترین دوست ارشد کی محبوبہ تھی، خط پر اس کے متعدد بہی خواہوں اور دوستوں کے دستخط موجود تھے جو قسمت کے نوشتہ کی طرح معتبر اور ناقابل تردید تھے۔ اسے اپنی بیوی سے محبت تھی۔ انتہائی محبت جو ایک نوجوان شوہر کو اپنی حسین مہ پارہ بیوی سے ہو سکتی ہے اور وہ ارشد کو خط ملنے سے قبل جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا

تلاطم اس کے دماغ میں پرورش پا رہے تھے۔ طوفان اس کے سینہ میں اٹھ رہے تھے، غرور اور غیرت اگر اُسے مغلوب الغضب کر کے عاشق و معشوق کے قتل پر آمادہ کرتے تھے تو محبت رحم اور رحم کے ساتھ خوف بن کر بخش دینے پر مجبور کر رہی تھی۔

ضمیر، عقل، غیرت، محبت اور غرور میں جنگ ہو رہی تھی اور اسے غم و غصہ کی اس ہولناک جنگ سے دیوانہ ہو جانے سے روکنے والی اس کے معصوم بچہ مرغوب کی صورت تھی۔ جو بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آتی تھی اور اس کے مشتعل جذبات کو ٹھنڈا کر دیتی تھی مرغوب کی عمر اور ارشد سے دوستی کا زمانہ اسے یقین دلا چکے تھے۔ کہ مرغوب اسی کا اپنا بچہ ہے۔

شام ہو گئی ـــــــ

سورج کی کرنیں کھڑکیوں سے جھانک جھانک کر رخصت ہو گئیں۔ شام کی خوشگوار ہوا نے اس کے بالوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور اس کی بے اعتنائی دیکھکر روٹھ کر چلی گئی۔ ستارے آپس میں آنکھ مچولی کھیلنے لگے۔ چاند آیا اور کھیل دیکھنے میں محو ہو گیا۔

لیکن فیاض جس حالت میں بیٹھا تھا بیٹھا رہا۔

ثریا تم ایک ساحرہ ہو۔ دنیا کی حسین ترین ساحرہ گناہ کی ملکہ۔ زاہد کا ایمان خراب کر دینے والی شراب کا شیشہ، میری جان، سکندر کو چاہیئے تھا کہ آب حیات کے چشموں کا پتہ تمہارے لبوں سے پوچھتا۔

"شکریہ آج تو میری تعریف ہو رہی ہے۔"

تو میں کیا جھوٹ کہہ رہا ہوں، کیا تم حسین نہیں ہو۔ تم چاند کی طرح خوبصورت اور [illegible] اور میرے دل کی ملکہ نہیں ہو۔

ارشد معلوم ہوتا تھا کہ کہیں سے شراب پی آیا ہے۔ اور آج ثریا کی بے باکی اس نے چرا لی ہے، ثریا اسکی رندانہ جرأتوں کا جواب حسب معمول اپنی دلیر مستیوں سے دے رہی تھی۔

عاشق و معشوق کیف کی دنیا میں کھوئے ہوئے تہذیب و انسانیت کے دامن کی دھجیاں اڑا رہے تھے۔

بیوی وفا کا خون کر رہی ہے اور سمجھ رہی تھی کہ وہ باوفا ہے دوست محبت کے ٹکڑے اڑا رہا تھا اور مطمئن تھا کہ وہ محبت کی دیوی کا سچا پجاری ہے۔

قدرت ہنس رہی تھی اور رو بھی رہی تھی، جانتی تھی کہ چار بے خبر ہستیوں کے مستقبل کا فیصلہ ہونے والا ہے جن میں ایک صابر شوہر ایک فاحشہ ناموس باختہ بیوی اور ایک معصوم بچہ ہے۔

مکان کے سامنے ایک گاڑی رکی۔ ایک لمحہ کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، اور ساتھ ہی مرغوب! مرغوب!! کی آواز خاموش فضا میں گونجی ـــ دوست کو سکتہ ہو گیا۔ بیوی کو غش آ گیا۔

بچپن کی بے خبر نیند سونے والا بچہ بیدار ہوا۔ اور ابا ابا کہکر چلانے لگا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور فیاض اندر داخل ہوا۔ سٹیر ھیوں کے دروازے کی آہنی کنڈی اس کے فولادی گھونسلوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

گھبراؤ نہیں۔ مسٹر ارشد" اس نے بلا کی سنجیدگی کے ساتھ کہا میں چاقو یا چھری استعمال نہیں کروں گا مجھے اپنی اور آپ کی زندگی اس عورت سے زیادہ عزیز ہے۔

یہ کہکر وہ بڑھا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ارشد پتھر کی طرح بے حس اور موت کی طرح خاموش اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ خوف نے اس کی آنکھوں کی پتلیوں کو ساکت کر دیا تھا۔ ثریا ایک شکستہ آئینہ کی طرح مایوس اور زندگی میں پہلی مرتبہ بھولے سے پی جانیوالے زاہد کی طرح نادم خریب کھڑی کانپ رہی تھی۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ایک)

آزادی کا مطالبہ سمجھوتہ کی راہ میں حائل نہیں

مہاتما جی کا بیان

واردھا ۱۲ مارچ۔ مہاتما گاندھی اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اخباروں میں جو خیالی گھوڑے دوڑتے ہیں انکے خلاف میں عوام کو خبردار کرتا ہوں۔ سر تیج بہادر سپرو، کنور سر جگدیش پرشاد، پنڈت مالویہ اور دوسرے دن صبح کو شریمتی وجے لکشمی پنڈت اور آخر میں مولانا ابوالکلام آزاد سے جو میری ملاقاتیں ہوئیں انھیں کوئی اہمیت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کنور سر جگدیش پرشاد سے تو بالکل اتفاقاً ملنا ہوگیا۔ یہ بالکل دوستانہ ملاقاتیں تھیں۔ جب میں سیواگرام سے الہ آباد کو روانہ ہوا تو اس وقت انکا کوئی بندوبست نہیں تھا۔

میں ایک کام کے لئے گیا تھا اور صرف وہی کام میں نے جو اور کام کیا وہ بالکل اتفاقی تھا بعض طلبار اور گدھوالی کارکنوں سے بھی میں نے ملاقات کی۔ سر تیج بہادر بیمار تھے اس لئے میں انھیں دیکھنے گیا۔ وہ میرے پاس آنے والے تھے لیکن جب یہ سُنا کہ وہ بیمار ہیں تو میں نے ہی انکے پاس جانے پر اصرار کیا۔

اس میں شک نہیں کہ ہم نے سیاسی صورت حالات کے متعلق باتیں کیں اور زیادہ تر ہندو مسلم مسئلہ کا ذکر رہا۔ اتفاق سے دوران گفتگو میں ہی جگدیش پرشاد آگئے۔ کیونکہ سر تیج بہادر کے ساتھ انھیں کھانا کھانا تھا لہٰذا ہماری باتوں میں وہ بھی شریک ہوگئے لیکن اس گفتگو سے ذرا بھی سیاسی اہمیت وابستہ نہیں۔ صرف انفرادی حیثیت میں ہمارے درمیان باتیں ہوئیں۔ کسی خاص مشن کے متعلق کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ سر تیج بہادر موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے بیقرار ہیں (کون نہیں ہے؟) وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے کچھ کام کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ اتحاد کرانے کی آپ (مہاتما جی) ایسی زیادہ صلاحیت ہے

سر جگدیش بھی کچھ کم بے چین نہیں ہیں۔ مگر یہ باتیں دوستانہ تبادلہ خیالات سے کچھ زیادہ نہ تھیں۔

مالویہ جی مہاراج سے ملاقات کی تو وہاں بھی یہی ہوا وہ عمر رسیدہ ہیں۔ مناسب تو یہ ہے کہ وہ موجودہ حالات کے بارے میں بات چیت نہ کریں۔ کیونکہ وہ بہت کمزور ہیں لیکن ملک کے معاملات ان کی روزمرہ کی غذا ہے۔ جب وہ پڑھ نہ سکیں گے۔ اور بھگوت گیتا پر غور و فکر کرنا چھوڑ دینگے جب ہی وہ ملکی معاملات پر بھی غور کرنا چھوڑ دینگے۔ یہ چیزیں انکی زندگی کا سہارا ہیں اور انکے آخری سانس کے ساتھ ہی رکینگی اور کون جانے کہ انکی یہ چیزیں انکی آزاد جسم و روح کے ساتھ ہی جائیں؟

ان دوستوں سے ملنا فخر کی بات ہے۔ مگر ہماری بات چیت ملک کی سیاسی صورت حالات پر اثرانداز نہیں ہوئی۔ مولانا اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت سے خاص جیل کی ملاقاتوں میں بھی کوئی ایسی بات نہیں ہوسکتی۔

میں جانتا ہوں کہ اس قسم کی ملاقاتوں کی ہیا ہی وضاحتوں کو عوام نے جس شوق کے ساتھ اپنایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ اور سیاسی جمود کا حل چاہتے ہیں لیکن محض خواہش ہمیں تکمیل کے قریب نہیں لے جائے گی۔ تکمیل تو محض ان لوگوں کے مشترکہ عمل سے ہوگی۔ جن کا اس خواہش میں حصہ ہے۔ سب مشترکہ عمل ہی تلاش میں ہیں۔ قیاس آرائیاں اس تلاش میں مخل ہوتی ہیں۔

کانگریس کی پالیسی اور اس کا عمل جس بنیاد پر مبنی ہے اسے سب جانتے ہیں۔ یہ کہنا کھلی ہوئی غلط بیانی ہے کہ کانگریس اپنی شرطیں منوانے پر تلی ہوئی ہے۔ جس طرح آزادی سب کے لئے ہوگی۔ اسی طرح تقریر کی آزادی بھی سب کے لئے ہے۔ آزادی کی نوعیت کانگریس نہیں بلکہ سب کے ووٹ طے کرینگے۔ اور اگر اسے اسنامتک طور پر حاصل ہونا ہے تو محض اکثریت کے ووٹ سے کام نہیں چلیگا آزادی کا آئینی اقلیتوں اور دوسرے متعلقہ مفادوں بن کی ہندوستانی عوام الناس کے مفادوں سے ٹکر نہ ہوتی ہو کی منظوری اور مشورہ سے بننا چاہئے۔

چاہے یہ جو کچھ ہو لیکن کانگریس نے سول نافرمانی اس مقصد سے شروع کی ہے کہ تمام طبقوں کو جنگ کے خلاف اظہار رائے کرنے کا حق ہو مشترکہ خواہش کی تکمیل کے لئے کانگریس کی یہ ایک امداد ہے اس جد وجہد کی حیثیت سے وہ عمل کو آگے بڑھا رہی ہے اور اسے میدان میں جاری رہنا چاہیئے جب تک کہ بہتر میدان نہ مل جائے۔

میں نے بمبئی کے رزولیوشن کی جو وضاحت کی تھی اس پر سخت اعتراض کیا گیا ہے۔ میں اسے سچی وضاحت سمجھتا ہوں مگر یہ وضاحت ایک سفر دکی ہے کانگریس کے رزولیوشنوں کی وضاحت کرلے۔ یا ان میں ردو بدل کرنے کا مجھے کانگریس کی طرف سے کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ تو صدر ورکنگ کمیٹی اور انتظامی طور پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا کام ہے مجھے تو سول نافرمانی کی مہم کی رہنمائی کرنے کا اختیار ہے۔ جب سمجھوتہ کا وقت آئے گا تو ورکنگ کمیٹی جو شرطیں ہونگی۔ اپنے فیصلہ کریگی۔ صرف کمیٹی کو مشورہ دینے تک میری امداد محدود رہے گی۔ میں نے جو وضاحت کی اسے ورکنگ کمیٹی مسترد کرسکتی ہے یا آل انڈیا کانگریس کمیٹی ان ریزولیوشنوں کو بدل سکتی ہے جنہیں وہ پاس کرچکی ہے۔ اسی اثنا میں ہر شخص کو خواہ وہ کانگریسی ہو یا نہ ہو میری وضاحت کی نہیں بلکہ بمبئی رزولیوشن کی روشنی میں کام کرنا چاہیئے۔ میرے اس بیان سے کہ دوران جنگ میں آزادی کا سہ کم کسی چیز پر سمجھوتہ نہیں ہوسکتا جو ہیجان پیدا ہوگیا ہے۔ اس کو میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔

سر تیج بہادر سپرو کی تقریر

کلکتہ ۹ مارچ۔ "موجودہ طول طویل جھگڑے ایک سانحہ کی صورت میں ختم ہونگے میرا خیال ہے کہ ہم اس سانحہ سے بہت نزدیک ہیں"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو نے آج سہ پہر کو ایک ٹی پارٹی میں جو انڈین ایسوسی ایشن نے انکے اعزاز میں دی تھی۔ موجودہ سیاسی صورت حالات پر تقریر کرتے ہوئے فرمائے آپ نے کہا کہ "میں صفائی کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں کہ ہماری زندگی کے گذشتہ چند سال ہنگامہ آرائی میں گذرے ہیں۔ میں یقین کے ساتھ سمجھتا ہوں کہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی سیاسی زندگی کا ورق الٹیں۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ گزشتہ ۲۰ سال میں ہم نے ملک کی ترقی کے لئے تعمیری نہیں بلکہ تخریبی کام کیا ہے۔ آج آپ ایک بیان دیتے ہیں کل پھر اس کی وضاحت کرتے ہیں اس کے بعد دوسرے لوگ اپنے خیالات کی وضاحت شروع کردیتے ہیں۔ اور یہ عمل برابر جاری رہتا ہے۔ شاید میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ایمانداری کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مستقبل ہمارے ہاتھ میں ہے ہمیں صورت حالات کی حقیقتوں سے دوچار ہونا ہے۔ اور جہانتک میرا تعلق ہے میرا اپنی زندگی میں کبھی محض اس وجہ سے کسی نظریہ کے ماتحت ہوکر نہیں رہا کہ مشرقی یا مغربی اعلیٰ شان اس سے وابستہ ہے۔ ہمیں معاملات کو انکی حقیقی صورت میں دیکھنا چاہئے اور اپنی زندگی کو حالات کے مطابق بنانا ہے۔ لہٰذا میں بیقرار ہوں کہ ہماری زندگی کا افسوسناک دور ختم ہوجائے ہمیں تعمیری کام شروع کردینا چاہئے۔ تکمیل آپ سے آپ بعد میں ہوتی رہیگی۔

آپ نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ طبقہ وارانہ یا فرقہ وارانہ لحاظ کو بالائے طاق رکھکر وسیع بنیادوں پر بلا پس و پیش اپنے مطالبات پیش کریں۔ ہر شخص کے ساتھ انصاف اور ایمانداری سے کام لیں۔ اور ہندوستان کے ساتھ انصاف اور ایمانداری کرنے کو سب سے زیادہ مقدم سمجھیں۔

۱۲، ۱۳ اور ۱۴ مارچ کو بمبئی میں لیڈروں کی جو کانفرنس بلائی گئی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا "مجھے امید ہے کہ اس کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور نکلے گا۔ مگر میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ بمبئی میں چند حضرات کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ لہٰذا ہم اہل ملک کے لئے علاج معلوم کریں گے موٹی سی بات تو یہ ہے کہ تجربے نے مجھے شکی بنادیا ہے میں بہت زیادہ کانفرنس کا قائل نہیں ہوں سال میں ایک کانفرنس کافی ہے۔ اگر اس کانفرنس کا نتیجہ اچھا رہا تو میں خوش ہونگا۔ اگر سود مند نہیں رہی تو بہرحال ہمیں یہ اطمینان ہوگا کہ گذشتہ ناکامیوں میں ایک اور ناکامی کا اضافہ ہوگیا۔ ہر حالت میں ہمیں یہ اطمینان ہوگا کہ ہم حالات کو بہتر نہیں تو بدتر بھی نہیں بنائینگے میں یقین کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ اب ہم میں سے ہر شخص کو اپنی یا اپنی درائش فرقہ کی نہیں بلکہ ملک کی فکر ہونی چاہیئے۔ میں اس نقطہ نظر سے آپکے سامنے مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

بنگال اسمبلی

کلکتہ ۹ مارچ۔ بنگال اسمبلی نے یہ تجویز نامنظور کردی کہ ڈیفنس آف انڈیا اور دوسرے ایکٹوں کے ماتحت جو لوگ بغیر مقدمہ چلائے نظر بند یا قید کئے گئے انھیں اے کلاس میں رکھا جائے۔

بیمہ کا ضمنی قانون منظور

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ گورنر جنرل نے بیمہ کی رقوم کے داخلہ میں عارضی کمی کے متعلق وہ قانون منظور کرلیا جو پچھلے ماہ مرکزی اسمبلی سے پاس ہوا تھا۔

استنبول ۱۱ مارچ۔ ترکی اخبار ینی صباح آج صبح سے پھر شائع ہونے لگا۔ اس میں جرمنی کے خلاف چند آرٹیکل شائع ہوئے تھے جسکے خلاف جرمن سفیر نے پروٹسٹ کیا اور اسکی اشاعت ۲۴ گھنٹے کے لئے بند کردی گئی۔

نہر سوئز پہنچنے کا ارادہ

لندن ۱۱ مارچ۔ ایڈمرل دارلان نے آج وشی میں بیان دیا کہ اگر برطانیہ نے فرانسیسی جہازوں کے خلاف ناکہ بندی جاری رکھی تو فرانسیسی جہازوں کو جنگی جہازوں کی حفاظت میں بھیجا جایا کریگا۔ اس بیان پر برطانیہ کی وزارت اقتصادی جنگ کے ایک نمایندے نے رائے زنی کرتے ہوئے رائٹر سے کہا کہ ایڈمرل دارلان نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ اس معاملہ پر برطانیہ کے ساتھ سمجھوتہ ہو جائیگا۔ ہم پر برطانیہ والے بھی یہ امید رکھتے ہیں کہ فرانس ہماری ناکہ بندی کی پالیسی کو سمجھ جائیگا اگر ایسے کوئی ذرائع ہیں جن سے غیر مقبوضہ فرانس کی امداد ہو سکے لیکن جرمنی کی امداد نہ ہو تو برطانیہ ان پر غور کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہے لیکن اب تک اس قسم کی کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حکومت فرانس جرمنی کے ساتھ اقتصادی تعاون کے اصول کو منظور کرچکی ہے ایڈمرل دارلان، فرانس کے چار کروڑ آدمیوں کو رزق پہونچانے کے لئے ذمہ دار ہیں برطانیہ نہ صرف چار کروڑ آدمیوں کو بلکہ اس سے کئی گنا آدمیوں کی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے

واشنگٹن کی خبر ہے کہ بہت ممکن ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کے معاملوں کو طے کرانے کی کوشش کرے۔

قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کا کانپور میں ۲۹ مارچ ۱۹۴۱ء کو ورود مسعود

بجانب شہری مسلم لیگ کانپور ایک وفد جو سید حسن احمد شاہ صاحب نائب صدر، حافظ احمد نبی خاں سکریٹری، حکیم مختار احمد و ضیاء الحسن صاحبان ممبران ورکنگ کمیٹی پر مشتمل تھا۔ دہلی میں ۲۳ فروری ۱۹۴۱ء کو قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے ملا اور کانپور میں تشریف آوری کی دعوت دی قائد اعظم نے اپنی انتہائی مصروفیتوں کے باوجود مسلمانان کانپور کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ چنانچہ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح ۲۹ مارچ کو دہلی سے روانہ ہوکر ۱۲ بجے دن کو کانپور رونق افروز ہونگے اور ۳۰ مارچ کو قیام فرما کر ۳۱ مارچ کو ۱۱ بجے دن کی ٹرین سے بمبئی سے تشریف لے جائینگے۔ لہٰذا مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اپنے محبوب رہنما کا اپنی شایان شان خیر مقدم کریں گے۔ اور اپنی شرکت سے کانفرنس کو کامیاب بنائیں گے۔

نیاز کیش احمد نبی خاں سکریٹری

۵ ہزار ستیہ گرہی گرفتار ہو چکے

وارد ہا گنج ۳ مارچ۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کی اطلاع ہے کہ مختلف صوبوں میں انفرادی ستیہ گرہ کی تحریک کے سلسلہ میں اس وقت تک ۴۷۴۹ گرفتاریاں ہو چکی ہیں اور جرمانہ کی رقم کی کل تعداد ۲۰۹۶۶۳ روپیہ ہے۔ لیکن ان اعداد میں پنجاب کی گرفتاریاں اور جرمانوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی وہاں کے اعداد موصول نہیں ہوئے ہیں۔

ستیہ گرہیوں کی کثرت کے اعتبار سے یوپی سرفہرست ہے یہاں وسط فروری تک ۱۴۹۵ اشخاص گرفتار ہوئے۔ اندھرا کا نمبر جرمانے کی مقدار کے اعتبار سے سب سے پہلا ہے اس کی کل رقم ۷۶۵۳۳ روپے ہے۔ ذیل میں ستیہ گرہیوں کی تعداد اور جرمانہ کی رقوم تفصیل سے پیش کی گئی ہیں۔

	گرفتاریاں	جرمانے
اجمیر	۱۰	۵۶۵
آندھرا	۸۸۲	۷۶۵۳۳
بنگال	۳۹	۳۶۲۵
آسام	۱۶۶	۳۱۴۵
بہار	۲۴۲	۴۳۴
بمبئی	۴۷	
دہلی	۳۹	۲۰۵۰
گجرات	۲۹۶	۶۱۵۰
کرناٹک	۲۱۰	۵۳۸۵
کرالا	۷۰	۵۷۰۰
مہاکوشل	۱۳۷	۱۰۳۰۲
مہاراشٹر	۲۲۱	۱۹۱۵
ناگپور	۲۱	۵۲۱۵
صوبہ سرحد	۲ (جو اب رہا ہو چکے ہیں)	
تامل ناڈ	۲۲۴	۲۹۰۳۰
یوپی	۱۴۹۵	۳۸۰۰۰
اتکل	۲۱۵	۹۵۳۲
دوربھا	۱۲۳	۸۱۷۶
کل	۴۷۴۹	۲۰۹۶۶۳

مالٹا۔ ایک بڑی تعداد میں ہوائی جہازوں نے مالٹا پر حملہ کیا انگریزی ہوائی جہازوں نے ایک ہوائی جہاز گرا دیا

مصری وزیر اعظم سے مسٹر ایڈن کی بات چیت

لندن۔ ۱۰ مارچ۔ مسٹر ایڈن نے مصر کے وزیر اعظم سے برطانیہ اور مصر کے سیاسی اور اقتصادی معاملات کے بارے میں کئی مرتبہ بات چیت کی۔ مصری وزیر اعظم نے کہا کہ یہ باتیں باہمی دوستی کی فضا میں ہوئیں اور وقت آنے پر نتیجہ کا اعلان کیا جائے گا۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور
بعدالت مال بلہور مقام بلہور ضلع کانپور
نوٹس حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ ۹۰ ضابطہ دیوانی
نمبر مقدمہ ۱۹۶

کمتا پرشاد　　ڈگریدار
بنام لالتا پرشاد وغیرہ　　مدیون

نوٹس بنام راجکمار ولد گنیشن لال قوم کوری ساکن موضع میٹرو پرگنہ بلہور۔

مقدمہ مذکورہ صدر میں کمتا پرشاد ڈگریدار نے درخواست بنا بر نیلام کاشت گزاری ہے جسمیں عدالت سے بنزان ذیل جس کی تخمینی قیمت ذیل درج ہے بنیلام کئے جاویں گے جو کچھ عذر ہو بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۴۱ء پر پیش کرو۔ اور شرایط نیلام طے کرو۔

نام موضع	نمبر	رقبہ	لگان	قیمت تخمینا
میٹرو	۱/۱۸	۱۵ ۱۸ آر	۹/۵/۷	۴/۱۲/۵۱

دستخط حاکم　　مہر عدالت
عدالت

... چند افغانوں کے مالکان کے بارے میں تحقیقات کرے گی۔

ترکی کی طرف فوجیں

لندن ۔ ۱۲ مارچ استنبول سے آزاد نیوز ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ جرمنی کی تشینی فوج دہڑا دہڑ بلغاریہ پہونچ رہی ہے اور وہ فوج شہر بلوڈو میں جمع ہو رہی ہے یہاں دو لاکھ نازی فوجوں کے گزرنے کا انتظام کیا گیا ہے جس میں سے ... ۳۰ ہزار شہر کے راستہ سے گذر چکی ہے۔ یہ فوجیں مانکاٹر اکے راستہ ترکی کی طرف جا رہی ہیں اور کچھ فوج پیٹرش، اگبر لگنا اور ٹرکوپ کے راستہ یونان کی طرف جا رہی ہے۔ جرمن سپاہیوں نے دریافت کرنے پر بیان کیا کہ ہم ایجیئن سمندر کی طرف جا رہے ہیں وہاں سے ہر سوٹر کی طرف جائیں گے۔ سب سے پہلے ایجیئن سمندر کے بندرگاہ لاگوسس پر قبضہ کیا جائے گا۔ جرمن کے فوجوں نے پلوڈو کے تمام ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

کونسل آف سٹیٹ کی کاروائی

نئی دہلی ۱۱ مارچ آج کونسل آف سٹیٹ سے چار سرکاری بل پاس ہوگئے، جو پہلے لیجسلیٹو اسمبلی سے پاس ہو چکے تھے۔ ایک پرڈیم ایکٹ کا ترمیمی بل دوسرا برانگیٹی ایکٹوں کے متعلق اور، اور تیسرا آسام رائفل کے ڈسپلن کے متعلق تھا۔ یہ تو بغیر کسی مخالفت کے پاس ہو گئے چوتھا بل جو بلاٹکٹ سفر کے متعلق تھا۔ کچھ مخالفت کے بعد پاس ہوا۔

گناہ کی قیمت

"آپ ثریا کو چاہتے ہیں ارشد صاحب" فیاض نے کہا۔ جواب دیجئے گھبرایئے نہیں، میں نے کہدیا کہ میں تشدد کا حامی نہیں ہوں"۔

"ہاں ارشد نے لرزتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

آپ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

"ہاں"

"یقین کیجئے گا آپ کی زندگی مجھے بہت عزیز ہے۔ بہت زیادہ عزیز اسی لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اور ثریا صبح کی اذان سے پہلے یہاں سے روانہ ہو جائیں سوائے میرے بچہ مرغوب کے اس مکان کی ہر شے آپ کی ملکیت ہے۔ ایک گھنٹہ کے اندر آپ جو چاہیں یہاں سے اپنے ہمراہ لیجا سکتے ہیں۔ لیکن اس نے ضبط کی زنجیروں کو توڑ دینے والے جذبات کو اپنے ارادوں کے آہنی پنجہ میں گرفتار کرتے ہوئے کہا۔

"صبح کی روشنی میں آپ دونوں میں سے کسی ایک کی صورت بھی نہ دیکھوں"۔

وہ کہکر اٹھا۔ دوسرے کمرے میں داخل ہوا مرغوب کو اٹھایا اور اسے سینہ سے لگاکر نیچے اتر گیا، ارشد اور ثریا نے گاڑی کے جانے کی آواز سنی اور مطمئن ہونے کے بجائے کانپنے لگے۔

ایک ایسے شراب خانہ میں جہاں شہر کے وہ بدقسمت مزدور جو دن بھر خون پانی ایک کرکے آٹھ دس آنے کماتے ہیں، اور شام کو میکدہ کے دروازہ پر دیسی کے جام چڑھاتے نظر آتے ہیں۔ ارشد شراب پی رہا ہے۔ دیسی شراب جو قیمت میں تو سستی ہے مگر اثر میں سم قاتل۔ ارشد میں ایک شیطانی قوت۔ وہ پی رہا ہے۔ اور ہنس رہا ہے۔ اس کی باتیں ایک بدمست ہیجوار کی لایعنی اور مہمل بکواس ہیں۔ شہر بھر کے آوارہ گرد جو کمرہ میں جمع ہیں اسکے گرد اکٹھا ہوگئے ہیں اور اس کی باتیں سن رہے ہیں۔ اور وہ بھی ہنس رہے ہیں۔

تو پھر تم نے کیا کیا۔ ایک شخص نے شراب کے "ادھے" سے دو گھونٹ پیتے ہوے کہا

میں نے — ارشد نے گردن اونچی کرتے ہوئے جواب دیا۔ میں نے اس کے جبڑے پر دو گھونسے رسید کئے اور اپنی معشوقہ کو اٹھاکر کھڑکی کے راستہ سے پھاند کر دوسرے مکان کی چھت پر جا کودا۔

"واہ میرے شیر ..." ایک نشہ سے بیدار ہوتے بڑبڑایا۔ تم ... تم نے تو رستم کے بھی کان کاٹ دئے۔ ...میرے دوست —

"اے۔ دیکھو جی گالی مت دو" ارشد نے چیں بہ جبیں ہوکر کہا —

گالی۔ میں تمہیں گالی کب دیتا ہوں ہیں۔ میں تو۔"

وہ جو کچھ کہنا چاہتا تھا کہہ نہ سکا۔ ارشد صاحب اچانک مشتعل ہوگئے اور گھونسوں کی بوچھاڑ سے بیچارے کی جبڑوں کی ویسی ہی تواضع کرنے لگے۔ جیسی کہ وہ اپنے معشوقہ کے کسی آشنا کی کر چکے تھے۔ بیچارے مزدور کے کئی ایک دانت مظلوم فریادی بن کر باہر نکل آئے، دو گھنٹہ بعد ارشد صاحب جیل میں منتقل کردئے گئے۔ اور دو روز بعد فیصلہ ہوا کہ اس نئی تفریح گاہ میں انہیں چند سال گذارنا پڑینگے۔

رات تاریک ہے اور سکندر کی ناکامیوں کی طرح افسردہ ستارے یتیم بچوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ فضا دن بھر کے رونے کے بعد اب تھک کر چور ہوگئی ہے۔

ایک سنسان مکان کے ایک ویران کمرہ میں ایک کمسن بچہ کی آخری ہچکیاں باپ کی امیدوں کا ماتم کررہی ہیں، ناامیدی بےبسی اور بےدست و پائی کا مرقع غم نصیب باپ جس نے ماں بن کر اپنی کوششوں کی انتہا کردی۔ لیکن کامیاب نہ ہوا — خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا ہے، پتھرائی ہوئی آنکھوں سے جو اس قدر روئی ہیں کہ آنسوؤں کے چشمے خالی ہوگئے۔ آج اس کے صبر اور ضبط کا آخری امتحان ہے

بچہ نے لب ہلائے "ماں" "ماں" کہا اور خاموش ہوگیا۔

باہر آسمان پر بادل گرجے۔ بجلی بیتاب ہوکر تڑپنے لگی، اندر غمزدہ باپ نے آنکھیں بند کیں اور سر جھکا لیا

شہر کی تاریک گلیوں میں ایک بھکاری کھڑی تھر تھر کانپ رہی ہے۔ مینھ کی بوچھاڑ بے رحم آقا کے فولادی کوڑوں کی طرح اس کے جسم کو سزا دے رہی ہے۔ "زرد صورت"، خزاں رسیدہ پتوں کی طرح مرجھائی ہوئی شباب کی یاد پر آنسو بہا رہی ہے۔ لیکن آنسو جو برسات کے پانی کی طرح بیکار معلوم ہوتے ہیں۔ لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں، مگر اسکی طرف کوئی دیکھتا بھی نہیں، شاید قدرت نے سب کی آنکھوں پر نقاب ڈال دی ہے۔

فریاد تاثیر سے خالی اور آہیں اثر کی دشمن جل رہی ہے بارش اور طوفان اس تیز بوچھاڑ میں بھی — شجر کہنہ کی مانند جل رہی ہے — اور جلتی رہے گی۔ اس وقت تک جب تک قدرت کا انتظام ختم نہیں ہوتا — قدرت عورت کے بدترین گناہوں کو معاف کرسکتی ہے لیکن ماں کی معمولی سی خطا بھی درگذر نہیں کرتی"۔

نہر سوئز پر حملہ

قاہرہ۔ ۱۱ر مارچ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ نہر سوئز کے علاقہ میں چند بم گرائے گئے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا

امریکہ نے برطانیہ کو امداد دینے کا بل منظور کرلیا

واشنگٹن ۹ر مارچ۔ امریکن سینیٹ نے امدادی بل ۳۱ ووٹ کے مقابلہ ۶۰ ووٹوں سے پاس کردیا۔ اب یہ بل پھر امریکن پارلیمنٹ میں واپس آجائے گا۔ جہاں ان ترمیموں کے لئے منظوری حاصل کی جائے گی۔ جو کہ سینیٹ نے اس میں کی ہیں۔ وہاں سے پاس ہونے کے بعد پریزیڈنٹ روزویلٹ کے روبرو پیش ہوگا۔ ان کے دستخط ہونے کے بعد یہ بل قانون بن جائے گا۔ خیال ہے کہ بل پر سوموار کو پریزیڈنٹ کے دستخط ہو جائینگے۔ اس بل پر ۱۷ روز تک گرما گرم بحث جاری رہی۔ بہت سی ترمیمیں پیش کی گئیں ان پر بحث ہوئی اور ان میں از زیادہ تر ترمیمیں مسترد کردی گئیں۔ اور ایسی کوئی ترمیم منظور نہیں ہوسکی جس سے بل کی نوعیت بدل جائے۔ بل کے قانون بننے کے بعد امریکہ سے برطانیہ کو امداد اور زیادہ بڑھائیگی۔ اس بل کے پاس ہونے سے بہت سے قانونی اور اصطلاحی مشکلیں دور ہو جائیں گی۔ اور حکومت نے امداد کے لئے جو اسکیم تیار کی ہے اس پر عمل شروع ہو جائے گا۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بل پر دستخط کرنے کے بعد پریزیڈنٹ روزویلٹ کا پہلا کام یہ ہوگا کہ وہ امریکہ سے ایک بھاری مقدار میں سامان جنگ برطانیہ کو روانہ کردیں گے جو کہ امریکہ کی فوج کے کام نہیں آرہا ہے اور اگر سامان لے جانے کیلئے کافی جہاز نہیں مل سکیں گے تو انکا بھی انتظام کیا جائے گا۔ یہ بھی خیال ہے کہ امریکہ اپنے نئے امداد کرنے والے جہاز تیار کرتا رہے گا۔ اور پرانے برطانیہ کے حوالے کریگا۔ بل میں حکومت کی جانب سے یہ ترمیم پیش کی گئی تھی کہ سامان جنگ میں لباس وغیرہ شامل ہوگا۔ یہ ترمیم منظور کرلی گئی۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا کہ امریکہ کے کسان جمہوریت کی حفاظت کرنے میں اپنا پورا پارٹ ادا کرنے کو تیار ہیں۔ آج ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے پریزیڈنٹ نے کہا کہ ہمارے گودام غلہ سے بھرے پڑے ہیں وہ نہ صرف ہماری ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہیں بلکہ غیر ملکوں میں ہمارے دوستوں کے لئے بھی کافی ہونگے۔

ایک لاکھ مربع میل علاقہ پر قبضہ

لندن ۹ر مارچ۔ انگریزی فوجوں نے مہینوں نے تین ہفتے کے اندر اطالوی سومالی لینڈ کو دریائے جیلی تک صاف کردیا ہے اور حبش میں داخل ہوگئی ہیں اس وقت تک اتنے وسیع علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے جتنا کہ جزائر برطانیہ کا رقبہ ہے انھوں نے ۱۰۰۰۰۰ مربع میل سے زیادہ علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے اور ۲۱۰۰۰ سپاہیوں کا صفایا کردیا ہے۔ ان میں سے بہت سے ہلاک ہوگئے ہیں اور بہت سے پکڑ لئے گئے ہیں۔ اس وقت برطانی اور اطالوی فوجوں کے درمیان کہیں مقابلہ نہیں ہو رہا ہے صرف ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔

ایک سال میں ۴۰۰ جنگی جہاز تیار کئے گئے

لندن ۸ر مارچ۔ برطانیہ کے سمندری بیڑہ کے سکریٹری مالیات سر وکٹر وارنڈر نے ایک تقریر کے دوران میں اس امر کا انکشاف کیا کہ اس ماہ کے آخر تک ایک سال کی کوشش سے برطانیہ میں ۴۰۰ نئے جنگی جہاز تیار ہو جائینگے۔ آپ نے یہ تبلایا کہ چھوٹے اور بڑے جنگی جہازوں کی تعداد اس سے تقریباً ۵ گنا زیادہ ہوجائیگی جتنی کہ اس وقت تھی جبکہ سمندری پروگرام شروع ہوا۔

تین لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی اٹلی میں

لندن ۹ر مارچ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لزبن سے اطلاع دیتا ہے کہ اس وقت اٹلی میں جرمنی کی تین لاکھ فوج موجود ہے۔ اور وہ تمام اہم مقامات پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ دو سو ہزار طرابلس بھیجدئیے ہیں سسلی تو اب تک عملاً ایک جرمن جزیرہ ہے۔ جو جرمنی کے طیاروں اور ہوائی جہازوں کا اڈہ بنا ہوا ہے۔ خاص اٹلی میں شمالی علاقہ لمبارڈی سے جنوب میں علاقہ کلابریہ تک ہوائی اڈوں کا ایک سلسلہ ہے۔

قاہرہ۔ ۱۱ر مارچ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے ترپولی کی بندرگاہ اور جہازوں پر حملہ کیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD.NO. A1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ سے ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

کیفِ بہار

ازجناب ماسٹر ساجد صاحب امیٹھوی

پھر بہار آئی جہاں میں پھر ہوا دورِ نشاط | پھر نسیمِ جانفزا لائی پیامِ انبساط

پھر نئے سر سے حسینوں پر جوانی آگئی | پھر مرے جوشِ جنوں میں زندگانی آگئی

پھر سنور کر آگئیں کافر ادا رعنائیاں | پھر مرا ذوقِ نظر لینے لگا انگڑائیاں

پھر کسی نے پھونک دی رگ رگ میں روحِ عاشقی | پھر مرے جذبات نے بدلا لباسِ زندگی

پھر ضیائے حسن افزا جلوہ دکھلانے لگی | پھر کسی کی یاد مجھکو بار بار آنے لگی

پھر طیور خوشنوا انداز سے گانے لگے | پھر سریلے راگ دل پر آگ برسانے لگے

پھر گلستاں در گلستاں چھا گیا رنگِ بہار | پھر ہوا دستِ جنوں سے دامنِ دل تار تار

پھر حسیں بنکر کسی نے لوٹ لیں سرمستیاں | پھر نظر آنے لگیں ویران دل کی بستیاں

پھر فضائیں بنگئیں اک شاہدِ رنگیں جمال | پھر کسی کے غم میں میرا بڑھ چلا رنج و ملال

پھر چمن اندر چمن ہونے لگیں گلکاریاں | پھر دلِ محزوں کو تڑپانے لگیں دلداریاں

اللہ اللہ ہر طرف یہ جلوہ باری کے مزے
ایک ساجد اور صد ہا بیقراری کے مزے

دنیائے اسلام

ترکی کے متعلق روس کے ارادے

"ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم استنبول ۶ مارچ کو بذریعہ بحری تار مطلع کرتا ہے۔

برطانوی سفیر مقیم ماسکو سر اسٹافورڈ کرپس کے یہاں آنے سے بہت کافی اطمینان ظاہر کیا جا رہا ہے کیوں کہ ان کے آنے سے روس کے رویہ کے متعلق بہت کچھ اطمینان ہو گیا۔

ترکی متعلق روس کے ارادوں کی جو غیر یقینی حالت تھی وہ بڑی حد تک روس کے اس نوٹ سے واضح ہو گئی جو اس نے بلغاریہ کو ۳ مارچ کو بھیجا۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ روس نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ پیٹھ میں خنجر بھونکنا چاہتے بے بنیاد ہے کہ برلن اور ماسکو مل کر ترکی کی پیٹھ میں خنجر بھونکنا چاہتے ہیں۔ پولینڈ کا واقعہ اب دوبارہ پیش نہ آئے گا۔

مستقبل قریب میں اس کی وجہ سے ترکی کی پالیسی پر لازمی اثر پڑے گا۔ ان حالات کے پیش نظر ہر فان پاپن جرمن سفیر (انقرہ) نے عصمت انونو کو جو جرمن نوٹ ۴ مارچ کو دیا تھا وہ بالکل ہی بے نتیجہ ہوگا اور ترکی پریس نے اس سے بالکل ہی بے رخی برتی ہے۔

ترکی میں فوجی احتیاطی تدابیر بڑے پیمانے پر برابر کی جا رہی ہے۔ اخباروں نے یہ بیرونی خبریں نہیں شائع کیں کہ جرمن فوجیں ترکی سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں مگر اقدام لکھتا ہے کہ "اگر اس نے اپنی خودکشی کا تصفیہ نہیں کر لیا تو روس جرمنی کو جال فزا شریان" کے قریب نہ آنے دے گا۔

یہاں کے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ روس یہ چاہتا ہے کہ ترکی جرمنی کی مقاومت کرے۔

آج اس خبر کی تردید ہو گئی کہ روس نے رومانیہ سے بحر اسود کے مستقروں کی حوالگی کا مطالبہ کیا تھا۔ روس کے مقتدر اور مجاز مبصرین کہتے ہیں کہ اب تک جرمنی کو روس سے مال کی سپلائی کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہے۔ نقل و حمل کی دشواریاں البتہ بہت تکلیف دہ ہیں۔

ادھر کچھ عرصہ سے روس اخباروں کی روش سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس اور برطانیہ کے تعلقات اچھے ہو چلے ہیں مگر یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ ان اخباروں پر کتنا اعتماد کیا جا سکتا ہے کیونکہ ماسکو کے مطلق العنان نظام کے تحت حسب موقع اخباروں میں بھی فوری کارروائیاں کی جا سکتی ہیں۔

ترکی نہایت عزم و استقلال کے ساتھ خاموش ہے اور جرمن افواہوں نیز یقینی امور اور ضمانتوں کی حقیقت معلوم کر رہا ہے۔ وہ کسی چال بازی کو برداشت نہ کرے گا اس کو اپنی اہلیت پر پورا اعتماد ہے اور وہ بلقان میں جرمن غرور توڑنے والی پہلی قوت ہوگی۔

ہر طرح سے چوکس اور کیل کانٹے سے لیس وہ آئندہ واقعات کا انتظار کر رہا ہے۔

ترکی میں روس کے اعلان کا اثر

"نیوز کرانیکل" کے نامہ نگار مقیم استنبول نے ۶ مارچ کو بحری تار سے حسب ذیل خبر دی ہے۔

سوویٹ روس کے سرکاری خبرنامہ میں بلغاریہ کی حکومت پر نکتہ چینی کی گئی ہے کہ بلغاریہ نے جرمن فوجوں کو داخل ہو جانے دیا اور اس نکتہ چینی کا یہاں کے سیاسی حلقوں پر بڑا ہنگامہ خیز اثر ہوا ہے۔

یہ پہلا موقع ہے کہ بلقانی ریاستوں کے معاملہ میں جرمنی کی چالوں کے خلاف ماسکو سے صدائے احتجاج بلند ہوئی ہے۔ روسی معاملات کے معتبر مبصرین سے میں نے سنا ہے کہ سوویٹ روس اس مداخلت کو ناپسند کرتا ہے اور بہت خواہشمند ہے کہ جرمنی کے حملے کو روکنے میں ترکی کامیاب ہو جائے اور اس اعلان سے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے۔

یہاں کے سیاسی حلقوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ماسکو میں برطانیہ کی طرف سے فضا بہت بہتر ہو گئی ہے اور اخباروں کا رویہ بھی زیادہ تر برطانیہ کی موافقت میں ہو گیا ہے۔

اس کی ایک یہ علامت ہے کہ جب سر اسٹیفورڈ کرپس نے مسٹر ایڈن سے ملنے کے لئے طیارے کے ذریعہ سے انقرہ جانے کی خواہش ظاہر کی تو ان کے ساتھ حیرت انگیز طور پر خوش اخلاقی کا برتاؤ کیا گیا۔ صرف ڈھائی گھنٹے کے عرصے میں خاص طیارے کا انتظام کیا گیا۔

ماسکو سے موصول ہونے والے اطلاعات بتاتی ہیں کہ سوویٹ روس کی رائے میں بلقانی ریاستوں میں نہایت نازک صورت حالات رونما ہو گئی ہے اور روس محسوس کر رہے ہیں کہ بلغاریہ کے معاملہ میں انہوں نے بہت کوششیں کیں لیکن ناکام رہے۔ اس بنا پر سوویٹ حکومت بلغاریہ سے ناراض ہے۔

ماسکو کی حکومت نے ایک معین روش اختیار کر لی ہے اور اب یہ خیال کر لینا حماقت ہے کہ روسیوں کی یہ انتہائی آرزو نہیں کہ اقتصادی اور حتیٰ کہ سیاسی قربانیاں کرنے کے بعد جرمنی کے خطرے سے نجات حاصل کر لیں۔

قاہرہ کے اخباروں کے خیالات!

قاہرہ ۶ مارچ۔ "المقطم" لکھتا ہے کہ جرمنی کے اقدامات سے برابر یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ ہٹلر یہ سمجھ چکا ہے کہ فیصلہ کی لڑائی محض شمالی محاذ پر لڑی جا سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہٹلر نے انگلستان پر فوج کشی کرنے کا ارادہ اس بنا پر ترک کر دیا ہو کہ وہ ایک ایسی مہم میں پھنسنا نہیں چاہتا جس کا نتیجہ یقینی طور پر اس کی تباہی ہے۔ بلغاریہ پر یونانیوں کے قبضہ کے متعلق مصر کے اخبار عام طور پر اس قسم کی رائے زنی کر رہے ہیں۔ "الدستور" نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جرمنوں نے فوج کشی کے اعلان بالکل بند کر دئے ہیں اور اب وہ لشکر کشی کے متعلق مبالغہ آمیز ٹائم ٹیبل بھی شائع نہیں کرتے۔ ہم اس رائے سے اتفاق نہیں کرتے کہ ہٹلر اس قدر بیوقوف ہے کہ وہ یہ یقین کرتا ہے کہ وہ علاوہ مغربی محاذ کے بلقان یا کسی اور مقام پر اس جنگ میں فیصلہ کن فتح حاصل کر سکتا ہے۔

لندن ۱۰ مارچ۔ ترکی کی نیشنل اسمبلی (پارلیمنٹ) نے فیصلہ کیا ہے کہ ترکی کے یورپی علاقہ میں مارشل لا ابھی تین ماہ اور نافذ رہے گا۔ تھریس کے علاقہ میں بھی مارشل لا نافذ رہے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تک پہونچ عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۳	کانپور شنبہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۱۲

اڈیٹوریل نوٹ

مسٹر چرچل کا بیان

(لنڈن ۱۸ مارچ) اٹلانٹک میں سمندری لڑائی پورے غیظ و غضب کے ساتھ چھڑ گئی ہے اور ہٹلر اور برطانیہ اور امریکہ کے درمیان سمندری راستہ کو کاٹنے کی کوشش کر رہا ہے" یہ ہے وہ اعلان جو آج مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے کیا جبکہ انہوں نے بلگرم پلنج میں ایک تقریر کی مسٹر چرچل نے بتلایا کہ ۹ مارچ کو ختم ہونے والے ہفتہ میں جرمنی نے برطانیہ اور اتحادیوں کے ۲۵ جہاز ڈبوئے جن کا وزن ۹۸۰۲۲ ٹن تھا اور اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۳۱۴۱ ٹن کے جہاز ڈبوئے گئے تھے۔

وزیر اعظم نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ نہ صرف جرمنی کی آبدوز کشتیاں بلکہ جنگی کروزر بھی اٹلانٹک کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے ایسے جہاز بھی ڈبوئے ہیں جو جنگی جہازوں کی حفاظت میں نہیں تھے۔ اٹلانٹک سمندر کی یہ لڑائی اسقدر زبردست اور اہم ہے کہ آج تک ایسی لڑائی نہیں ہوئی تھی مسٹر چرچل نے آگے چلکر کہا کہ یہ میرا شیوہ نہیں ہے کہ میں خطرہ کی شدت کو چھپاؤں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھ پر یقین کریں گے جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ہم ان خطروں پر غالب آ جائینگے

مسٹر چرچل نے برطانیہ کی طرف سے پریزیڈنٹ روزولٹ کے اس اعلان کے لئے شکریہ ادا کیا جو انہوں نے پہلے سینچر کو کیا تھا۔

مسٹر چرچل نے امریکن سفیر کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایسی قوم کے درمیان آئے ہیں جو بنی نوع انسان اور تاریخ کے روبرو ایک ایسی حد تک اور ایسے درجہ تک اور ایسے حالات میں آزمائی جا چکی ہے جس کی انسانی تاریخ میں کہیں مثال نہیں ملتی۔ ہم میں خامیاں موجود ہیں لیکن ہمیں امید ہے کہ خدا کی امداد سے ہم یہ ثابت کر سکیں گے کہ ایک اسٹیٹ یا کامن ویلتھ آف نیشن جسکی بنیاد آزادی پر قائم ہو وہ اتنی قوت رکھتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خطرہ کے باوجود عزت اور شان کے ساتھ زندہ رہ سکے

پریسیڈنٹ روزولٹ کا اعلان

(واشنگٹن ۱۶ مارچ) ہر ہوائی جہاز اور لڑائی کا ہر وہ سامان نیا اور پرانا جو ہمارے پاس فاضل ہے ہم جمہوریتوں کو سپلائی کرینگے" ان الفاظ میں پریزیڈنٹ روزولٹ نے جمہوریتوں کی امداد کرنے کا اعلان کیا آپ نے سینچر کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے غیر مبہم الفاظ میں مدد کی امداد کا اعلان کیا۔ پریزیڈنٹ روزولٹ کی یہ تقریر ان کی زندگی میں سب سے زیادہ پرجوش اور اہم تقریر بتلائی جاتی ہے

پریزیڈنٹ نے مزید کہا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درج ریکارڈ ہے۔ دنیا پر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لوگوں نے ایک متحدہ حیثیت سے اس خطرہ کو محسوس کر لیا ہے"

اور اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے انکی جمہوریت نے عملی قدم اٹھایا ہے۔ پریزیڈنٹ نے انگریزوں کے حوصلہ اور مسٹر چرچل کی لیڈری کی بڑی تعریف کی۔ اور کہا کہ انگریز حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں وہ کل ہو۔ آیندہ ہفتہ ہو۔ یا آیندہ ماہ ہو۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ برطانیہ، چین اور یونان کی پوری طاقت کے ساتھ امداد کرے گا۔ اور ہمارے روبرو یہاں واشنگٹن میں صرف ایک سوال ہے۔ اور وہ یہ کہ لڑائی کا سامان جلد از جلد کسطرح تیار کیا جائے۔

اعتدال پسند کانفرنس

بمبئی میں ۱۴ مارچ کو تاج محل ہوٹل پرنس روم میں غیر پارٹی پولیٹیکل لیڈروں کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے حکومت ہند سے اپیل کی کہ موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے کوشش کے سلسلہ میں سکو کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ کرانے میں پہل کرنا چاہئے اور اگر یہ کوشش ناکام ہے تو پھر عوام کے اس بڑے طبقہ کو منظم کیا جائے جس کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔

اس مسئلہ پر کانفرنس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ میرے احساس فرض نے مجھے مجبور کر دیا تھا کہ اس کانفرنس میں شرکت کروں جو لوگ اس کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں انکو موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق اپنا نظریہ رکھنے کا حق ہے۔ کسی شخص کے لئے ان کی حیثیت یا ان کے حق کو چیلنج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ سیاسیات اور دیش کے مستقبل میں دلچسپی رکھنے کی حیثیت سے نیز اس حیثیت سے کہ وہ ایک سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے ملک کے اندر حالات کی رفتار کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں وہ اس نازک موقع پر موجودہ سیاسی جمود کو حل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں وہ ہندوستان کے مسئلہ کو کسی پارٹی کے نقطہ نظر سے حل کرانے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ تمام ملک کے نقطہ نظر سے اس سوال کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

والیسرائے کی تقریر

۱۷ مارچ کو ہز اکسیلنسی والیسرائے نے والیان ریاست کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور والیان ریاستوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہم انسانی آزادی کے لئے جنگ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ آپ حضرات ہندو حکمراں ایوانوں کے نمایندہ ہیں اور آپ شاندار روایات کے وارث ہیں آپ نے فرمایا کہ اتحاد اور تعاون بنیاد ہیں اور طاقت کا ذریعہ ہے آخر میں آپ نے فرمایا کہ میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ آپ خود یا آپ کے مشیر کبھی ایسے خیال سے متاثر نہ ہونگے جو شخصی نوعیت کا ہو

روس اور یوگوسلاویہ (۲۰ مارچ) انقرہ سے

آئینہ کانپور

ہولی کا میلہ

۱۱ مارچ کو ہولی کا میلہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہوا کانپور کی یہ خوش قسمتی ہے کہ پورے پانچ سال کے بعد کانپور کی ہولی میں کسی قسم کی کوئی بھی بدمزگی نہیں ہونے پائی اور نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ ہولی کا دلکش تہوار اختتام پذیر ہوا۔

اس مرتبہ ہولی میں ایک دل خوش کن بات یہ بھی ہوئی کہ اتحاد کمیٹی نفل گنج کی کوششوں کی بدولت وہاں مشترکہ طور پر ہولی کا تہوار منایا گیا جو نہایت قابل تعریف ہے۔

کانپور میں ہولی ایک ہفتہ منائی جاتی تھی اور اگرچہ اس کے لئے بڑی کوششیں کی گئیں کہ یہ وقت کم ہو جائے مگر یہ بات تقریباً ناممکن ثابت ہوئی لیکن امسال صرف پانچویں روز میلہ ہو گیا جو بالکل خلاف توقع ہے۔

ان باتوں سے یہ امید ہو چلی ہے کہ اب کانپور کی پبلک اپنے نفع و نقصان میں تمیز کرنے لگی ہے۔

کانپور کی پولیس اسوقت اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کر رہی ہے۔ اور خصوصاً مسٹر جے کے ہانڈو۔ ڈی۔ ایس پی کوتوال شہر اپنے فرائض جس بے لوثی، ایمانداری اور قابلیت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ اس کا یہ نتیجہ ہے کہ اہل شہر بھی اپنے فرائض کو محسوس کرنے لگے ہیں۔

اسوقت شہر میں امن و اماں اور خوشی و مسرت کی جو فضا ہے وہ ہم کو کانپور کی گذشتہ زمانہ کی یاد تازہ کرتی ہے۔

بہرحال ہم اس خوشی و مسرت کی فضا کے لئے اہل شہر حکام پولیس اور خصوصاً مسٹر ہانڈو کوتوال شہر کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

چہلم ۱۹ مارچ کو چہلم نہایت امن و اماں کے ساتھ کانپور میں ہو گیا اور حکام و پولیس کے انتظامات نہایت عمدہ اور اچھے تھے۔

وار ویک کانپور میں ۲۱ مارچ سے ۲۷ مارچ تک وار ویک (ہفتہ جنگ) منایا جا رہا ہے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۲۱ مارچ۔ ۷ بجے شام ناچ گانا۔ ایڈورڈ میموریل ہال
۲۲ مارچ۔ ۵ بجے شام ہاکی میچ۔ فرینڈ یونین اور کانپور اسپورٹ کلب۔ گرین پارک۔ ۹½ بجے رات ڈانس ڈیلوریو میں۔
۲۳ مارچ۔ دعا اور ۵½ بجے شام کو پبلک جلسہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ مارچ کو جھنڈا ڈے منایا جائے گا۔

گرانی ڈے مزدور سبھا کی طرف سے ۲۳ مارچ سے ۳۰ مارچ تک مہنگائی کا دن منایا جائے گا جس کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

۲۳ مارچ۔ ہر ایک مزدور بستی میں پربھات پھیری اور ۴ بجے شام کو پریڈ کے میدان میں جلسہ
۲۴ مارچ۔ ۵ بجے شام کو مزدور سبھا کے میدان میں جلسہ اور جلوس گوالٹولی اور خلاصی لین کے لئے۔
۲۵ مارچ۔ ۵½ بجے شام کو لینن پارک میں ایک جلسہ ہوگا
۲۶ مارچ۔ باپو پروا میں جلسہ اور جلوس
۲۷ مارچ۔ لینن پارک میں جلسہ اور جلوس۔
۲۸ مارچ۔ محمد علی پارک میں جلسہ اور جلوس
۲۹ مارچ۔ جوہی اور گوالٹولی سے بعنیہ گاڑی نکالنا اور شام کو تلک ہال میں سب۔ یونینوں کی کانفرنس
۳۰ مارچ۔ ۳ بجے پریڈ سے جلوس اٹھیگا اور شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوگا۔

سر شاہ سلیمان مرحوم ۱۳ مارچ کو مدرسہ جامع العلوم کانپور نے ایک جلسہ کر کے جسٹس شاہ سلیمان کی وفات پر اظہار رنج و غم کیا اور ایک تعزیتی رزولیشن پاس کیا ۱۵ مارچ کو مجلس اتحاد ملت نے اپنے ایک جلسہ میں سر شاہ سلیمان کی وفات کو ملک و قوم کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان بتاتے ہوئے اپنے رنج و غم کا اظہار کیا اور ایک ماتمی رزولیشن پاس کیا۔

۱۷ مارچ کو حلیم مسلم انٹر کالج میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا جسمیں سر شاہ سلیمان کی وفات پر اظہار رنج کیا گیا اور ایک ماتمی رزولیشن منظور کیا گیا۔

۱۷ مارچ کو انجمن جامعہ ادبیہ کے ورکنگ کمیٹی کے ایک جلسہ میں سر شاہ محمد سلیمان کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور آپ کی وفات کو ادبی دنیا کے لئے ایک سانحہ عظیم بتایا گیا اور ایک ماتمی رزولیشن پاس کیا گیا۔

۱۵ مارچ کو دوپہر کے بعد ڈسٹرکٹ جج کانپور کی عدالت میں سر شاہ محمد سلیمان کی وفات پر اظہار غم کے لئے ایک جلسہ ہوا جسمیں رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ نے بار ایسوسی ایشن کی طرف سے فرمایا کہ مرحوم کی وفات ملک کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اور کہا کہ مرحوم نہ صرف ایک قانون داں تھے بلکہ آپ کو ریاضی اور سائنس میں بھی کمال حاصل تھا اور آپ کی قابلیت کا نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ بھی قائل تھا

سیاسی قیدیوں کا دن ۱۷ مارچ کو مقامی اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے سیاسی قیدیوں کا دن منایا اور گورنمنٹ کی سخت گیر پالیسی پر نکتہ چینی کی۔

رزولیوشن پلاٹ کیلئے بورڈ نے ۲۰ جنوری ۱۹۴۱ء کے جلسہ میں پرمٹ گھاٹ کی زمین نھنے گرگا پتر کو پٹہ پر دینا طے کیا تھا یہ زمین لالہ کملاپت گھاٹ پرمٹ کے قریب واقع ہے۔

اسی سلسلہ میں ۱۹ ممبران میونسپل بورڈ نے جسمیں کہ مسٹر گوبر پرشاد کپور پنڈت شیونرائن مصرا مسٹر ایس ایم۔ رضا اور مسٹر کاشی ناتھ کھلا بھی شامل ہیں) بورڈ کو یہ رزولیوشن بھیجا ہے کہ یہ زمین گرگا پتر کو نہ دیکر لالہ پدم پت سنگھانیا کو دیدی جائے۔

بندروں کیلئے اسکیم کانپور میں بندروں کی وجہ سے اہل شہر کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے بورڈ نے شہر سے بندروں کو نکال دینے کی ایک اسکیم مرتب کی ہے جسپر آیندہ بورڈ میں غور ہوگا۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ ۲۰ اور ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء کو ہونے والا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۱۴ مارچ کو کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ہوگا جسمیں جانوروں کی نسل کی افزائش کے گورنمنٹ کے بنائے ہوئے قواعد پر غور ہوگا۔ اس جلسہ میں ملازمان کو سواری کی خریداری کے لئے الاؤنس دینے پر بھی غور کیا جائے گا اور حاجی قمرالدین مسٹر جناح کو ایڈریس دینے کا رزولیوشن پیش کرینگے۔

ستیہ گرہیوں کی گرفتاریاں قانون تحفظ ہند کے دفعہ ۳۸ کے ماتحت اس ہفتہ میں تقریباً ۵ ستیہ گرہی گرفتار کئے گئے ہیں۔

پروفیسر شوم آل انڈیا ماسٹک سرکل کے پریذیڈنٹ پروفیسر شوم جو تقریباً ساری دنیا کی سیاحت کئے ہوئے ہیں آجکل امپیریل ٹوباکو کمپنی آف انڈیا لمیٹیڈ کی طرف سے یوپی کا دورہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۴ مارچ کو آپ نے کانپور تشریف لا کر نشاط ٹاکیز میں کارواں سگرٹ کی خوبیوں کو نہایت دلچسپ طریقوں سے پبلک کے سامنے پیش کیا جسکو پبلک نے بہت پسند کیا۔ بعدازاں مسٹر احسان اللہ صدیقی قایم مقام امپیریل ٹوباکو کمپنی نے پبلک کی خدمت میں کارواں سگرٹ مفت پیش کی جسکو پبلک کے حاضرین نے بہت تعریف کی

۲۲ مارچ کو بھی پروفیسر صاحب نشاط ٹاکیز میں کارواں سگرٹ کی خوبیوں کا مختلف طریقوں سے مظاہرہ کریں گے۔

۲۳ مارچ کو امپیریل ٹاکیز میں پروفیسر صاحب کارواں سگرٹ کی خوبیوں پر روشنی ڈالینگے۔

امید کہ پبلک اس سے لطف اٹھائے گی۔

مسٹر جناح کی تشریف آوری

۲۹ مارچ کو مسٹر محمد علی جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ ۲½ بجے کی ٹرین سے کانپور تشریف لا رہے ہیں ۴ بجے آپ کا جلوس سنٹرل اسٹیشن سے روانہ ہو کر مختلف راستوں سے ہوتا ہوا دفتر مسلم لیگ نئی سڑک پر ختم ہوگا۔

۳۰ مارچ کو صبح ۹ بجے قائد اعظم جناب صاحب سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں رسم پرچم کشائی ادا فرمائیں گے۔ اور نیشنل گارڈ کی سلامی لیں گے اور اسی دن آپ ۲½ بجے نیشنل گارڈ کے فنی مظاہرہ میں شرکت فرمائیں گے اور شام کو سٹی کانفرنس کے جلسہ عام میں تقریر کرینگے

مسٹر جناح کے استقبال کی بڑے زور و شور کے ساتھ تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مسلم لیگ نے مسلمانان کانپور سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مسٹر جناح کے استقبال اور جلوس کو کامیاب بنائیں

کانپور ایکزیکیٹو آفیسر

یوپی گورنمنٹ نے مسٹر محمد حبیب اللہ ایڈوکیٹ میرٹھ کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایکزیکیٹو آفیسر مقرر کیا ہے جنکی تنخواہ ایکہزار روپیہ ماہوار ترقی ۵۰ روپیہ سالانہ اور انتہائی تنخواہ ۱۵۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ علاوہ اس کے ایک سو روپیہ ماہوار موٹر الاؤنس دیا جائے گا فی الحال امتحاناً ایک سال کے لئے یہ تقرر کیا گیا ہے۔

مسٹر حبیب اللہ ۱۰ سال تک اجمیر میونسپلٹی کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں۔

پبلک سروس کمیشن نے ۴۸ امیدواروں میں سے ۱۲ امیدواروں کو انٹرویو کے لئے الہ آباد میں بلایا تھا جسمیں سے پبلک سروس کمیشن نے ۳ امیدواروں کی گورنمنٹ سے سفارش کی تھی جسمیں سے ایک مسٹر محمد حبیب اللہ بھی تھے۔

گرانہ سیوا سمتی کانپور

گرانہ سیوا سمتی کا ساتواں سالانہ جلسہ ۲۷ مارچ پونے پانچ بجے شام کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال کوئنس پارک کانپور میں ہوگا جسمیں ہز اکسیلنسی سر میرس جی۔ ہیلٹ گورنر صوبہ متحدہ اپنے دست مبارک سے انعامات اور سندیں کارکنوں کو عنایت فرمائیں گے۔

نامزدگی

ایرانڈیا چیمبر آف کامرس نے آر۔ انڈ۔ کے ریلوے کی اڈوائزری لوکل کمیٹی کے لئے مسٹر جے کے سری واستو آف نیو وکٹوریہ ملس کو نامزد کیا ہے

دلچسپ دھوکہ دھی

کہا جاتا ہے کہ ۲۰ مارچ کو مسٹر معراج الدین آف فہیم آباد کے پاس ایک شخص مسمیٰ ٹھو تھہ فروخت کرنے کے لئے آیا اور اس نے درمیان گفتگو میں یہ کہا کہ میرے پاس سونا ہے جو کہ میں آپ کو خاص کفایت سے دیدونگا۔ مسٹر معراج الدین نے اسکو مشکوک سمجھکر مسٹر مہندی حسن سب انسپکٹر تھانہ سیسہ مئو کو سادہ لباس میں اپنے ہمراہ لے لیا اور وہ شخص ان دونوں کو جوہی لے گیا جہاں اس نے پاؤ بھر سونے کی ٹکیہ پیش کی اور چار سو روپیہ طلب کیا مگر بالآخر ایک سو روپیہ پر سودا طے کیا گیا۔ بعدازاں سب انسپکٹر صاحب نے اسکو حراست میں لے لیا اور اسکے یہاں کی تلاشی لے کر دیگر سامان کے علاوہ کچی شراب کی دو بوتلیں بھی برآمد کیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سونا اصلی کے بجائے نقلی سونا تھا۔ وہ شخص گرفتار ہے پولیس مزید تحقیقات کر رہی ہے۔

زنانہ اسپتال کا افتتاح

۲۵ مارچ کو لیڈی ہیلٹ ایلاس ہاسمین میموریل ڈفرن اسپتال (زنانہ اسپتال) کا افتتاح کرینگی اس موقع پر ہز اکسیلنسی گورنر صوبہ خود تشریف فرما ہونگے

کانپور ہفتہ جنگ

عام باشندگان کانپور سے حسب ذیل جلسوں میں شرکت کی بابت نہایت خلوص کے ساتھ استدعا کی جاتی ہے۔

۱۔ بروز یکشنبہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۱ء بوقت سوا پانچ بجے شام بمقام پھول باغ ایک عام جلسہ ہوگا جسمیں کوئی فیس داخلہ نہ ہوگی۔

۲۔ بروز سہ شنبہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء بوقت ۵ بجے شام بمقام جدید پولو گراؤنڈ متصل گورنمنٹ ڈیری فارم ایک نمائش فوجی باجوں کی ہوگی جسکی ترتیب جناب لفٹننٹ کرنل جی۔ ایس وِنڈسر صاحب بہادر ایم سی افسر کمانڈنگ بٹیلین نمبر ۱ ساؤتھ ویلز بورڈرس رجمنٹ فرمائیں گے۔ اس جلسہ میں جناب معلی القاب نواب گورنر صاحب بہادر صوبہ متحدہ و محترمہ لیڈی ہیلٹ صاحبہ نے بھی براہ مہربانی

سبدِ گل

جاپان کی وہ نوعمر اور نوخیز لڑکیاں جن کی عمریں گیارہ گیارہ اور بارہ بارہ برس کی ہیں اور جو ابھی گڑیوں سے کھیلا کرتی ہیں۔ انکو حکومت جاپان کی جانب سے حکم مل گیا ہے کہ وہ فوراً بچوں کی پیدائش کا کام شروع کردیں۔

یہ ننھی منی لڑکیاں جو ابھی تک یہ بھی نہیں سمجھتیں کہ بچہ کیا ہوتا ہے اور کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ ان کو مدارس میں بچوں کی پیدائش کے طریقے سکھائے جارہے ہیں، اور جاپان کی بڑانی اور خرانٹ استانیاں انکو ایسا سبق پڑھا رہی ہیں کہ وہ کمسنی ہی میں بچے پیدا کرنے کے لئے بے چین ہو جائیں۔

بچوں کی کاشت کی ضرورت جاپان کو اس لئے پیش آگئی ہے کیونکہ بہادر چینیوں نے لاکھوں جاپانیوں کو کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ اب جاپان اس فکر میں ہے کہ کسی نہ کسی طرح آبادی بڑھائے خواہ آبادی بڑھانے کے لئے کمسن بچیوں ہی سے کیوں نہ بچے پیدا کرانے پڑیں۔

مسولینی کو جو جوش آیا تو روم سے بھاگا ہوا البانیہ گیا۔ اور البانیہ میں پہنچنے کے بعد اپنے سپہ سالاروں سے کہنے لگا کہ "تم سب کے سب نالائق ہو۔ میں خود فوج کی کمان کرونگا"۔ سپہ سالار جو پہلے ہی میدان سے بھاگنے کے لئے تیار تھے۔ انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اطالوی فوجوں کی کمان مسولینی بہادر کے حوالے کردی مسولینی جس نے ساری عمر یا تو اخبارات میں مضامین لکھے ہیں یا تقریریں کی ہیں بھلا وہ کیا جانے کہ فوجیں کس طرح لڑتی ہیں اور لڑائی جاتی ہیں۔ چنانچہ مسولینی کی رہنمائی کا یہ نتیجہ نکلا کہ اطالویوں کے ہاتھ سے کئی شہر نکل گئے اور اطالیہ کے کئی ڈویژن کٹ گئے۔ اور یہ کارنامہ انجام دینے کے بعد یہ قالین کا شیر دم دبا کر البانیہ سے ایسا بھاگا کہ روم میں آکر ہی دم لیا

مسولینی کی اس بہادری کی تعریف کرتے ہوئے مصر کا مشہور اخبار زہرۃ المشرق لکھتا ہے:-

مسولینی کی رہنمائی میں اطالویوں کو البانیہ میں جو شکست ہوئی ہے۔ وہ تمام پچھلی شکستوں سے بہت زیادہ ممتاز ہے۔ اور ممتاز ہونی بھی چاہیئے کیونکہ اٹلی کے بہت بڑے آدمی کی یہ بات شان کے خلاف تھی کہ وہ کوئی معمولی شکست حاصل کرتا کیونکہ وہ خود بڑا تھا اسی لئے اسے بڑی سی شکست ملی اگر مسولینی ایک ہفتہ فوج کی کمان کرلے تو ہمارا خیال ہے کہ اطالیہ کی ساری مشکلات حل ہو جائیں۔

ہانگ کانگ حملہ کا مقابلہ کرنیکو تیار ہے

ہانگ کانگ ۱۵ مارچ۔ سرجارج نے مسکاف گورنر ہانگ کانگ نے انگلستان سے واپس آنے کے بعد کہا کہ آخری فتح برطانیہ میں کامل اعتماد ظاہر کیا جارہا ہے۔ برطانیہ رات کے بمباروں، بمباری حملہ آوروں اور ڈبکنی کشتیوں پر قابو پاتا جارہا ہے۔ اور ہر طرح برطانیہ کی مکمل فتح پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ میرے خیال میں گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں مشرق بعید میں کچھ سکون ہوگیا ہے۔ ہانگ کانگ اگرچہ ہر امکان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اسے امید ہے کہ بحرالکاہل کے پڑوسیوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات قایم رہیں گے۔

وزیر اعظم ترکی بیان نہیں دینگے

لندن ۱۶ مارچ۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار انگورہ سے لکھتا ہے کہ ڈاکٹر رفیق سیدم وزیر اعظم ترکی اپنی حکومت کی خارجی پالیسی کے بارے میں منگل کو جو بیان دینے والے تھے وہ نہیں دینگے۔ بلقان کی الجھی ہوئی اور نازک صورت حالات کو دیکھکر آپنے بیان دینے کا ارادہ ملتوی کردیا ہے

ادبِ لطیف

قدرت

آؤ۔ کہ ہم ان مسرتوں کا لطف اُٹھائیں جن کا مزہ صرف دانا اور عقلمند لوگ ہی اٹھاتے ہیں۔ آفتاب کی پاکیزہ روشنی ہمیں کھیتوں کی طرف بلاتی ہے۔ جہاں معصوم اور سادہ مسرت ہماری منتظر ہے۔ آؤ کہ ہم پھولوں سے بھری ہوئی وادی سے چہل قدمی کریں اور اپنے خالق کے گیت سنیں۔ نسیم آہستہ آہستہ جھاڑیوں کے ساز پر اپنے راگ الاپ رہی ہے۔ ایک ڈالی پر خوبصورت ننھے ننھے پرند چہچہا رہے ہیں۔ انکی مسرت بھری آنکھوں میں خوشی کی چمک ہے نئے گھنے کنجو۔ اے پہاڑو۔ تم پر قدرت کی کسقدر رعنائیاں ہیں۔ اور تمہارا منظر کسطرح پاکیزہ روح کو اطمینان اور مسرت بخشتا ہے۔

جھپٹ کر حملہ کرنے والے نئے جہاز

نیویارک ۱۵ مارچ۔ کرٹس رائٹ کارپوریشن نے نئی قسم کے جھپٹ کر حملہ کرنے والے ہوائی جہاز بنانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ جہاز ہر لحاظ سے دنیا کے دوسرے جہازوں سے اعلے اور بہتر ہونگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک جھپٹ کر حملہ کرنے والے جو جہاز تیار ہوئے ہیں انکے مقابلہ میں یہ جہاز دوگنے بم لے کر حملہ کرسکیں گے۔ یہ دوگنے فاصلہ تک اڑ بھی سکتے ہیں۔ اور ۴½ گھنٹہ تک ہوا میں رہ سکتے ہیں۔ کارپوریشن نے اپنے اعلان میں یہ بھی بتایا ہے کہ یہ نئے جہاز ۳۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکیں گے۔ ایک سیٹ والا بحری جہاز جتنا گولہ بارود لیکر اڑ سکتا ہے یہ جہاز اس سے دوگنا گولہ بارود لے کر اڑ سکیں گے۔

یوگوسلاویہ تگڈم میں شامل نہیں ہوگا

بلگریڈ ۱۵ مارچ۔ نازیوں کو یوگوسلاویہ کے خلاف اوسان کی لڑائی لڑے کئی ماہ ہوچکے مگر وہ دوڑے نہیں ڈال سکا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ یوگوسلاویہ تگڈم پر دستخط نہیں کریگا بلکہ مضبوطی کے ساتھ اپنی غیر جانبداری کو قایم رکھے گا۔ یوگوسلاویہ کو الٹی میٹم دینے یا اس کے ہتھیار ڈالنے کی تمام افواہوں کو خارج کیا جاسکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رعایت یہ ہوگی کہ یوگوسلاویہ غیر جارحانہ معاہدہ پر دستخط کردے گا جس میں یہ بھی شامل ہوگی کہ اگر کسی طرف سے حملہ کیا گیا تو یوگوسلاویہ اسکی مدافعت کرے گا۔

چین کی تازہ فتح

ماسکو مارچ۔ کل ماسکو ریڈیو نے چین کی فتح کا اعلان کیا۔ چینیوں نے دریائے یانگسی کے جنوب میں چند نئے مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور چند جاپانیوں کو قید بھی کرلیا ہے۔ سنوئی میں جو جاپانی جنگی جہاز جمع ہیں۔ ان پر چینی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔

صاسلگاگر تمام فضا کو معطر کردیا۔ پھر بہت قیمتی چینی کی کشتی کو زانو پر رکھکر ایک خواص نے مجھ کو قہوہ پیش کیا جس کی چاندی کی پیالیاں جگمگ کر رہی تھیں۔

ترکی خواتین کی شرم وحیا کے بارے میں ازرہِ تفنن میں یہی کہوں گی کہ تم ہی جیسی ہیں۔ اور بہت ہی نیک وپارسا ہیں۔ اب جب کہ میں ان کے حالات سے قدرے آگاہ ہو چلی ہوں میں ان تمام مصنفوں کی فاش حماقتوں کی تائید ہرگز نہیں کرسکتی۔ جنہوں نے ترکی حرم کے سروپا اور لغو حالات لکھ مارے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ بات صاف نظر آسکتی ہے کہ ترکی بیگمات صحیح معنوں میں ہم سے کہیں زیادہ آزاد ہیں۔

عالمِ نسواں

ترکی عورتوں کی شاہانہ معاشرت

از جناب محمد عبد اللہ خانصاحب خویشگی

جدید ترکی میں آجکل اصلاح اور ترقی وتجدد کی ایک دھوم مچی ہوئی ہے۔ ترکی بیگمات اپنے چہروں سے نقاب الٹ کر سراپردہ حرم سے باہر نکل آئی ہیں اور اپنی آبائی پوشش اتار کر ٹھیٹھ مغربی خواتین کی سج دھج بنالی ہے۔ ایک ایسے عہد میں آج سے پورے پچاس برس پہلے کی ترکنوں کے حالات پڑھنا ہماری بہنوں کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ یورپ کے لئے حرم ایک ایسا لفظ تھا جو شرمندۂ معنی نہ ہوا تھا۔ حتی کہ یورپین خواتین کو بھی حرم میں باریابی کی اجازت نہ تھی۔ اس وقت ایک یورپین لیڈی نے ترکی بیگمات میں اپنی آمد ورفت بڑھا کر ان کے مفصل حالات قلمبند کئے تھے۔ جو اس زمانہ میں بڑے مستند سمجھے گئے تھے۔ اس لیڈی کا نام ورٹلی مانٹیگو تھا۔ وہ یوں لکھتی ہے۔

مجھے دروازے پر دو حبشی نژاد خواجہ سرا لے۔ وہ مجھے ایک لمبی گیلری میں حسین دوشیزہ خواصوں کی قطاروں کے مابین نکال کرلے چلے جن کی خوبصورت کالی زلفیں ناگنوں کی طرح ٹانگوں تک بل کھا رہی تھیں۔ وہ سب ایک نہایت نظر فریب مہین کمخواب کی پوشاک پہنے ہوئے تھیں۔ جس پر روپہلی منبت کندہ تھا۔ یہ گیلری ایک وسیع دیوان میں جا نکلتی تھی۔ جس کے بہت سے مخملی پیل پائے جھم جھم چمک رہے تھے۔ ان پایوں کے پہلو بہ پہلو ہرے بھرے اشجار جھوم رہے تھے۔ جن کی گھنی چھاؤں تمازت آفتاب کا اندر گذر نہ ہونے دیتی تھی۔

ان درختوں کے تنوں میں یاسمن اور عشق پیچاں لپٹی لپٹی ہوئی مہک رہی تھی جن کی مشام جاں معطر ہوتا تھا اس تمام منظر کی دلفریبی اس سفید مرمریں آب زلال کے فوارہ سے دوبالا ہورہی تھی جو دیوان کے زیریں حصے میں پانی بکھیر رہا تھا۔ چھت میں رنگ برنگ پھولوں کی گلکاری ایسی صناعی سے منقش کی گئی تھی گویا اصلی گلدستے گل الٹ گئے ہیں اور ان کے دلفریب شوخ رنگین پھول ادھر ادھر بکھرے پڑے ہیں۔

شہ نشین پر ایک بیش بہا ایرانی قالیچہ بچھا ہوا تھا۔ جس پر گھر کی بیگم سفید ساٹن کے زرتار تکیوں کے سہارے ایک عجیب تمکنت سے بیٹھی ہوئی تھی میری پذیرائی کے لئے وہ سرو قد کھڑی ہوگئی۔ اور اپنی رسم کے مطابق ایک باوقار مگر من موہنی ادا کے ساتھ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر مجھے سلام کیا۔ وہ گنگا جمنی زربفت کا خفتان زیب تن کئے ہوئے تھی۔ جو اس کے قد زیبا پر نہایت ہی موزوں تھا۔ اس کی زرنگار صدری گہرے دھانی رنگ کی تھی گرگابیاں سفید ساٹن کی تھیں۔ جن پر خوش نما زردوزی کا کام تھا۔ اس کی خوبصورت باہنوں میں ہیرے کے بازوبند تھے۔ اس کے سر پر ایک بیش قیمت ترکی رومال کا عصابہ بندھا ہوا تھا۔ جس کا رنگ فیروزی تھا۔ اور جس پر روپہلی کشیدہ کاری تھی۔ اس کے خوبصورت کالے بالوں کی لمبی لمبی زلفیں چھٹکی ہوئی تھیں۔ اور سر کے ایک پہلو میں جواہرات کا ایک گچھا لٹک رہا تھا اس کی پیش خدمتیں اور خواصیں جن کی تعداد کوئی ایک کوڑی سے کم نہ ہوگی۔ خوبصورت تتلیوں کی طرح شہ نشین کو گھیرے ہوئے تھیں۔ میں یہ سارا جلوہ دیکھ دیکھ کر حیرت سے مبہوت بنی ہوئی تھی اور سوچ رہی تھی کہ خدایا تیری تمام کائنات میں کیا اس سے بھی زیادہ دلربا ترین کوئی منظر ہوگا؟ اتنے میں رقص وسرود کا ایما ہوا۔ معاً چار کنیزوں کے بربطوں سے شیریں نغمے نکلنے لگے۔ اور انہوں نے اپنی دلکش آوازوں کو سروں سے ملا دیا۔ باقی اپنی باری سے رقص کرتی رہیں۔ اس کے بعد چار خوبصورت کنیزیں دیوان میں داخل ہوئیں جن کے ہاتھوں میں عود سوز تھے۔ انھوں نے لطیف بھینی بھینی خوشبوئیں ص

بچوں کی دنیا

ایک وقت میں ایک خیال

پیارے لڑکو! شاید تم نے کبھی خیال اور دھیان سے آجتک غور نہیں کیا ہوگا۔ واقعی یہ ایک مشکل بات ہے۔ جس کا بغیر جانے سمجھ میں آنا مشکل ہے۔ مگر ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ دھیان اور خیال دنیا میں ایسی زبردست اور ضروری چیزیں ہیں کہ جن کے بغیر انسان کی زندگی محال ہے جن لوگوں کو دھیان اور خیال کا شوق ہے وہی دنیا میں کچھ ترقی کرسکتے ہیں۔ چونکہ تمہیں ابھی قدم رکھنا ہے۔ اور دنیا کی مشکلات کو سمجھنا ہے۔ اس لئے تمہارے لئے ان باتوں کو معلوم کرنا بہت ضروری ہے اب ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ دھیان اور خیال کیا چیز ہے کوروں اور پانڈوں کا نام تم نے سنا ہوگا بس ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ انکے گرو درونا چاریہ کوروں میں سے دریودھن اور پانڈوں میں ارجن یدھشٹر، بھیم، نکل سہدیو کو اپنے ہمراہ لیکر تیراندازی کی مشق کرا رہے تھے۔ یہ لڑکے باری باری سے گرو کے پاس آتے تھے اور سیکھتے تھے۔ گرو نے انکا امتحان لینا چاہا کیونکہ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ ان کے شاگردوں میں سے کون سمجھدار اور ہوشیار ہے۔ سامنے ایک درخت پر پرندہ بیٹھا تھا۔ گرو نے ہر ایک کو بلا کر دریافت کیا "پیارے لڑکو تمھیں سامنے درخت پر کیا نظر آتا ہے"۔

دریودھن بولا:- "گروجی نظر کیا آئے گا درخت ہے۔ پتے ہیں۔ شاخیں ہیں اور کیا ہے"۔

گرو بولے "بس جاؤ تم کامیاب نہیں ہوسکتے"۔

اسی طرح انھوں نے ہر ایک کو بلا کر پوچھا مگر خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ آخر کار ارجن کی باری آئی۔

جب اس سے دریافت کیا کہ بیٹا ارجن تمھیں سامنے درخت پر کیا نظر آتا ہے؟

ارجن سمجھدار تھا۔ دھیان سے درخت دیکھکر بولا گروجی مجھے درخت پر پرندہ نظر آتا ہے"۔

گروجی بہت خوش ہوئے اور ارجن کو گلے لگا کر بولے۔

"شاباش تم دنیا میں نامور ہوگے اور تیراندازی میں اپنا ثانی نہیں رکھوگے کیونکہ ایک تیرانداز کو سامنے نشانہ نظر آنا چاہیئے۔ اور ایک وقت میں ایک۔ اس قدر پتے یا ڈالیاں دیکھکر تیرانداز نشانہ قایم نہیں کرسکتا"۔

لڑکو! اس چھوٹی سی مثال سے ظاہر ہے تم جو کام کرو اسی کی طرف توجہ رکھو۔ یہ نہیں کہ پڑھنے لکھنے کے وقت تمہارے خیالات بجائے کتاب کے کھیل کے میدان میں لگے ہوں اور تمہارے کانوں میں آواز تو ضرور آتی رہتی ہے مگر سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ تمہارا خیال یا دھیان ایک نقطہ پر اس درخت والے پرندے پر نہیں جمتا بلکہ منتشر ہوکر ہزاروں جگہیں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے جیسا کہ دریودھن نے جواب دیا تھا۔ اس لئے ہزاروں پتوں کا خیال چھوڑ کر ایک وقت میں ایک ہی طرف دھیان جماؤ۔ یاد رکھو اگر تم دھیان جمانے میں کامیاب ہوجاؤگے تو دنیا میں تمہارا نام ہوجائیگا اور تم اپنے ملک اور قوم دونوں کی خدمت کرسکوگے جس قدر بڑے بڑے آدمی ہو گذرے ہیں وہ ایک وقت میں ایک ہی چیز پر دھیان لگاتے تھے اور یہی ذریعہ ان کی ترقی کا تھا۔

جرمن ریڈیو کی گیدڑ بھبکی

برلن ۱۶ مارچ۔ جرمن ریڈیو نے آج یہ اعلان کیا کہ جرمنی انگلینڈ کو تباہ کرکے رہے گا۔ اور کوئی قانون انگلینڈ کو بچا نہیں سکتا۔

پردۂ فلم

مسٹر چرچل کی سوانح حیات پردۂ سیمین پر

میسرز وارنر برادرس یورپ کے بڑے بڑے آدمیوں کی سوانح حیات پردۂ سیمیں پر پیش کررہے ہیں۔ لیکن اب تک صرف انہی لوگوں کی سوانح حیات فلمائی گئی ہیں جو اس سرائے فانی سے عالم جاودانی میں پہنچ چکے ہیں۔ ابھی تک کسی زندہ ہستی کی سوانح عمری فلمانے کا خیال بھی فلمسازوں کے دلوں میں پیدا نہیں ہوا تھا اب میسرز وارنر برادرس نے اس میدان میں ایک نیا قدم اٹھایا ہے اور انھوں نے مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم برطانیہ کی سوانح عمری فلمانے کی تیاری شروع کردی ہے جہاں تک مسٹر چرچل کی سوانح حیات کا تعلق ہے وہ ایک بلند پایہ مدبر اور اعلیٰ دماغ سیاستداں ہیں۔ اگرچہ رجعت پسند ہونے کے باعث ہندوستان کے قوم پرستوں میں انھیں مقبولیت حاصل نہیں ہے لیکن انکی اعلیٰ قابلیت ہمت اور سیاستدانی سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل کی فلم کو برطانیہ اور امریکہ میں بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوگی۔

میسرز وارنر برادرس اس فلم کی تیاری کے لئے اجازت حاصل کررہے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ اس فلم کے ذریعہ وہ برطانیہ کے کاز کی اہم خدمت انجام دے سکیں گے اگر ہندوستانی فلم کمپنیاں بھی اکابرین ملک کی سوانح حیات فلمانے کے لئے قدم بڑھائیں تو وہ قوم اور انڈسٹری کی بہترین خدمت انجام دے سکیں گی۔

ترکی میں ہوائی چھتریوں والی فوج

دمشق ۱۶ مارچ۔ ترکی کے پاس بھی ہوائی چھتریوں سے اترنے والی فوج موجود ہے اس کے متعلق انکشاف آج وزیر جنگ نے کیا۔ استنبول سے دمشق نیوز ایجنسی کو اطلاع ملی ہے کہ ترکی وزیر جنگ نے اعلان کیا کہ ہوائی چھتریوں سے اترنے والی فوج آیندہ ہفتہ مظاہرہ کریگی اس مظاہرہ میں ہوائی چھتریوں سے اترنے والی فوج کا مقابلہ کرنے والی فوج بھی حصہ لے گی۔

جاپان میں ڈکٹیٹری راج!

لندن ۱۴ مارچ مستند طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں پوری طرح ڈکٹیٹری راج قایم کرنے کی تیاریاں ہورہی ہیں آیندہ ماہ سے ایک سیاسی پارٹی ہی برسر اقتدار رہیگی۔ ٹوکیو کا ایک اخبار بیان کرتا ہے کہ مختلف انجمنیں ملکر ۳ اپریل کو ایک عظیم مشرقی ایشیا کی لیگ قایم ہوجائیگی جس کے صدر پرنس کنوئے وزیر اعظم جاپان ہونگے۔

برطانیہ حملہ کی تیاریاں کررہا ہے

نیویارک ۱۶ مارچ "نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار واشنگٹن سے لکھتا ہے کہ برطانیہ نے اس وقت فوری سپلائی کے لئے دو درخواست کی ہیں ایک تو ان سے ۱۵۰ ایلگی کشتیاں مانگی ہیں اور کچھ برباد کرنے والے جنگی جہاز مانگے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ نے فوجیں اتارنے والی کچھ کشتیوں کے لئے بھی درخواست کی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ برطانیہ فوجیں اتارنے کی اسکیم پر غور کررہا ہے

مسٹر ڈی ویلرا کا بیان

ڈبلن ۱۳ مارچ۔ مسٹر ڈی ویلرا وزیر اعظم آئرلینڈ نے ڈیل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لڑائی جتنی زیادہ خوفناک صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ آئرلینڈ کے لئے بھی اتنا ہی زیادہ خطرہ بڑھتا جارہا ہے۔ مسٹر ڈی ویلرا نے مزید کہا کہ جس روز سے لڑائی شروع ہوئی ہے آئرلینڈ خطرہ میں ہے وہ اس لئے نہیں کہ لڑنے والے ملک ہمیں بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر نقصان پہنچانا چاہتے ہیں بلکہ اس لئے کہ ہماری پوزیشن ایسی ہے کہ لڑنے والے دونوں فریق ہمارے ملک پر قبضہ کرکے اپنی فوجی اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہتے

اقوالِ زرّیں

آسمان کی تمام بجلیاں بھی اگر اتر آئیں اور سمندر کی تمام موجیں بھی اکھٹی ہو جائیں جب بھی قربانی کی قہرمان طاقت کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

پیاسا پانی سے نہیں بھاگتا اور مفلس نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ دولت ملنے پر لڑنے لگا ہو۔

اصل یہ ہے کہ دنیا کا "سرِ انقلاب و تغیر" ہمیشہ صدائے عمل کے آگے جھکا ہے نہ کہ صدائے قول کے سامنے۔

حق اور عدالت کے الفاظ جسقدر زیادہ دہرائے جاتے ہیں۔ اتنے ہی متروک ہو گئے ہیں۔

صاحب ملکیت سے ملکیت کا بہترین مصرف لینا یہ معنی نہیں رکھتا کہ پرائیوٹ جائداد اور ملکیت ترق کر لی جائے (مہاتما گاندھی)

جدید خیالات میں میں سب سے زیادہ جدید ہوں۔ مگر میں "آج" کی پیداوار نہیں ہوں۔ (سروجنی دیوی)

فیزم کی پالیسی بھی ایک قسم کی گہری قدامت پسندی ہے۔ (مسٹر بالڈون)

یہ ناقابل برداشت ہے کہ ہم غیر ملک میں الفاف کے طالب ہوتے ہیں۔

موجِ تبسم

ایک دوست:۔ "میں نے سنا ہے کہ جس خطہ کے آپ رہنے والے ہیں وہاں لوگ بہت خوشحال ہیں"
دوسرا دوست:۔ "جی ہاں۔ وہاں کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دو ماہ کرایہ کے مکان کا مسلسل کرایہ ادا کر دیتا ہے تو پولیس اسے شبہ کی نظر سے دیکھنے لگتی ہے"

کم سن بچی:۔ "اچھی اماں آپ روزانہ صابن سے منھ کیوں دھوتی ہیں"؟
ماں:۔ "اس لئے کہ میرا رنگ صاف ہو جائے"
بچی:۔ "تو اماں اس کالی ٹکیہ (پیرس سوپ) سے منہ نہ دھویا کیجئے اس سے تو آپ کا رنگ اور بھی کالا ہوتا جا رہا ہے۔

راہگیر (شریر لڑکے سے) دیکھو جی ذرا دیکھ بھال کر پتھر پھینکا کرو۔ ابھی میرے سر پر لگتا"
لڑکا:۔ "جناب والا خدا کا شکر ادا کیجئے کہ میں نے دیکھ بھال کر نشانہ نہیں لگایا۔ اگر دیکھ بھال کر نشانہ لگاتا تو آپ کی کھوپڑی پاش پاش ہو جاتی"

پہلا دوست:۔ کیا تم اپنے پڑوسیوں سے لڑتے ہو۔
دوسرا دوست: نہیں یہ کام میں نے اپنی بیوی کے سپرد کر رکھا ہے وہی اسے خوش اسلوبی سے سرانجام دیتی ہے

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں

دنیا میں پہلا سیونگ بنک ۱۷۶۵ء میں برنسویک میں قائم ہوا تھا۔ برطانیہ میں ۱۸۶۱ء میں سیونگ بنک قائم ہوئے۔ ہندوستان میں سب سے پہلا سیونگ بنک ۱۸۳۳ء میں کلکتہ پریزیڈنسی میں کھولا گیا۔ اس کے بعد ۱۸۳۴ء اور ۱۸۳۵ء میں مدراس اور بمبئی میں سیونگ بنک کھولے گئے۔ پہلے سال ان بنکوں میں ۴۰ ہزار اشخاص نے ۲۸ لاکھ روپیہ جمع کرایا۔ ۱۹۳۶ء میں ہندوستان میں ڈاک خانوں کی تعداد جہاں سیونگ بنک کا بھی کام ہوتا ہے ۱۲۸ تھی لیکن اگلے سال برما کے الگ ہونے کی وجہ سے یہ تعداد کم ہو گئی اب بھی بارہ ہزار ڈاکخانوں میں سیونگ بنک کا کام ہوتا ہے اور یہ دنیا میں سب سے بڑا دشاخوں کے لحاظ سے) کمرشیل بنک ہے۔ ۱۹۳۹ء کے آخر میں لوگوں کا ۵۴ لاکھ سے زیادہ روپیہ سیونگ بنک میں جمع تھا۔ پانچسالہ کیش سرٹیفکیٹ اور دوسری جمع شدہ رقموں کو ملا کر جو ڈاکخانہ میں لگی ہوئی تھیں۔ ڈاک خانہ کے پاس دولوں کا ۷۰ کروڑ روپیہ سے زاید جمع تھا۔

زمین کا وزن ہندسدانوں کی رائے میں ۶۵۹۲۰ سنکھ ہے۔

افسانہ

مولوی

از جناب وجاہت سندیلوی

ذیل کا افسانہ افسانہ نہیں ہے بلکہ ایک مولوی کے کیرکٹر کا صحیح مرقع ہے جس کو لائق افسانہ نگار نے نہایت ہی دلچسپ انداز میں ایک دلکش افسانہ کی صورت میں پیش کیا ہے ہم اس دلکش ادبی شاہکار کو معاصر ساقی کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔

ایک تو برسات کی سڑی ہوئی اومس اور پھر ذہنی خلجان۔ مولوی صاحب بنیائن اور تہمد پہنے گھر سے باہر نکل آئے۔ باہر گلی میں ذرا ٹھنڈ تھی۔ رات زیادہ ہو چکی تھی۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ دائیں جانب میونسپلٹی کا چندھا لیمپ ٹمٹما رہا تھا۔ سامنے مرزا جعفر اپنے مکان کے دروازے پر لیٹے اس زور سے خراٹے بھر رہے تھے جیسے سومیل کی رفتار سے کوئی موٹر سائیکل چل رہی ہو۔

"استغفر اللہ" مولوی صاحب نے کہا اور ایک لمبا سا قدم اٹھا کر آگے بڑھ گئے۔

کلوا تیلی بالکل برہنہ اپنے پلنگ پر اس انداز سے دراز تھا۔ جیسے کسی اکھاڑے میں پچھڑ گیا ہو۔ اسکی کھلی ہوئی دھوتی اس کی گردن سے لپٹی ہوئی تھی۔ اور اس کے منہ اور ناک کے پاس کچھ پھڑ پھڑا رہی تھی۔ اس کے ہاتھ اس طرح سے اس کے سر سے اوپر اٹھے ہوئے تھے جیسے انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگا رہا ہو۔ اور اس کے پیر اس تکلیف دہ حد تک پھیلے ہوئے تھے جیسے کوئی زمیندار کسی کاشتکار کو مرغا بنا کر لگان وصول کر رہا ہو۔ کلوا کی تیلن رامی پاس ہی زمین سے چمٹی پڑی تھی۔ ایک بچہ اس کے کھلے ہوئے سینہ میں پیوست تھا۔ اور دوسرا اس کے پیروں کے پاس اس کے لہنگے میں گھسا جا رہا تھا۔

"نعوذ باللہ" مولوی صاحب بڑبڑائے اور بھونکتے ہوئے کتوں کی طرف بڑھے۔

گلی کے ایک نکڑ پر محلہ بھر کے کتے اپنا کوئی جلسہ منعقد کر رہے تھے۔ ٹھیلا۔ (محلہ کا سب سے بدمعاش اور بڑا کتا جس کو اہل محلہ ٹھیلا کہتے) اپنا خطبہ صدارت پڑھ رہا تھا۔ لیکن مستمعین کے درمیان بیچارہ بالکل چیمبرلین بنا ہوا تھا۔ ہر طرف سے پرجوش (احتجاجی) نعرے بلند ہو رہے تھے۔ اور ایک کتے صاحب نے جو سب سے خفا معلوم ہوتے تھے اپنا دوسرا اینٹی کیپرو مائز خطبہ شروع کر دیا۔ اس پر ڈھیل یوں مچی۔ "چھٹ بھیوں" نے بھی حلق صاف کرنا شروع کر دیا تھوڑی بہت لپاڈگی بھی ہوئی۔ لیکن قبل اس کے کہ یہ کیبن کی خانہ جنگی کی صورت اختیار کرے مولوی صاحب موقع واردات پر پہونچ گئے۔ انھوں نے مجمع پر لاٹھی چارج کر دیا۔ اور مجمع ان کو گالیاں دیتا کوستا ادھر ادھر منتشر ہو گیا۔

"کتے حرامزادے! یہ اور نیند حرام کرتے ہیں رات کو" سامنے والے مکان سے بڑے شور و شغب کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مولوی صاحب اپنی ڈاڑھی کھجلاتے، مجاہدانہ انداز سے اس کی طرف بڑھے اس مکان میں چند مچھندرے، دہریہ رہتے تھے، وہ زور زور سے اول فول بک رہے تھے۔

"اللہ میاں خود بھی تو جمہوریت پسند نہیں"
"یہ بڑے میاں کیا ظلم و تعدی دیکھتے نہیں ہیں"؟
"ادلی! ادلی" ایک مسخرا ڈکا ٹیچ میں بولا۔
"ہٹلر کی شادی چرچل کی لڑکی سے ہو جائے"
"ادلی! ادلی!"
"یہ پاکستان سے زیادہ ضروری مسٹرستان اور مولویستان ہے۔ ملک کے یہ ٹکڑے ضرور ہو جانا چاہئیں۔"

"جہنم میں تمہاری ماں کے دو ٹکڑے ہو جانا چاہئیں" مولوی صاحب ناک بھوں سکیڑتے آگے بڑھ گئے۔

میکو بسکٹ والے کے یہاں تنور کے سامنے پانچ چھ چوڑی چکلی خٹیں ایک دوسرے سے لپٹی ہوئی خراٹے لے رہی تھیں پاس ہی نالہ بہہ رہا تھا۔ اور اسکی لب بندھو میں ناک نہ دی جاتی۔

"لاحول ولا قوۃ" مولوی صاحب ٹہلتے ہوئے دائیں جانب مڑ گئے۔

نیگو تنبہ اپنی دکان کے دروازے سے چمٹا پڑا تھا۔ اسکا لڑکا تیا کھسکتے کھسکتے چبوترے کے کونے پر آ گیا تھا۔ نالی میں گرنے کے لئے اب صرف ایک کروٹ کی کسر رہ گئی تھی۔

بڈھا دھوبی جے رام گدھوں کے بیچ میں غافل پڑا تھا۔ یہ گدھے بڑے موذی تھے۔ سارے محکمہ کو ان سے نفرت تھی۔ لیکن وہ ہر صبح اپنی بے پناہ ڈھینچوں سے اعلان کر دیتے کہ "ہمیں تمہاری نفرت کی کوئی فکر نہیں۔ ہم گدھے ہیں اور گدھے ہی رہیں گے" محلہ بھر میں شاید ہی کوئی فرد ہو جو سویرے اپنے بستر سے ان گدھوں کو گالیاں دیتا ہوا نہ اٹھتا ہو۔ محلہ میں کئی دفعہ کمیٹیاں ہوئیں کہ جے رام اور اس کے گدھوں کو محلہ سے نکال دیا جائے۔ لیکن پھر اس کی سکینی اس کی بے عذر خدمت اور جوان بیوی کام آ گئیں۔ محلہ بھر کے سب سفید پوشوں کی عزت کا وہی ذمہ دار تھا۔ اور پھر یہ کیسے گوارا کیا جا سکتا کہ اس کی بیوی ایسی جوان اور چنچل دھوبن محلہ چھوڑ دے۔

کامنی دھوبن ایسی نازک مزاج بھلا گدھوں کے بیچ میں کیا ہو سکتی۔ وہ دھوبی سے دس گز کے فاصلہ پر باقاعدہ بستر لگائے پلنگ پر سو رہی تھی۔ مولوی صاحب کو رسن کی بدمست نیند پر بڑا رشک آیا۔

مولوی صاحب کے جوتے کا نعل ایک اینٹ پر اتفاقیہ بجا — کامنی نے انگڑائی لیتے ہوئے کروٹ اور سر اٹھا کر مولوی صاحب کو دیکھا۔ لیکن شاید اندھیرے میں پہچانا نہیں۔

کتوں نے اب پھر بھونکنا شروع کر دیا تھا۔ انھوں نے شاید محلہ کے کسی دوسرے حصہ میں جلسہ منعقد کر دیا اور مولوی صاحب کے لاٹھی چارج کے خلاف دھواں دھار تقریریں کر رہے تھے۔ غیظ و غضب کا یہ طوفان تھا کہ حاضرین جلسہ میں ہر فرد اپنی جگہ مقرر بنا ہوا تھا۔ تقاریر کی روانی اور بلاغت کا یہ عالم تھا کہ دس دس منٹ تک مقررین سانس ہی نہ لیتے

کامنی نے انگڑائی کچھ اس انداز سے لی تھی جیسے کسی تیر انداز نے تیر مارا۔ مولوی صاحب نے اپنے ڈنڈے اور تسبیح کی گرفت زیادہ مضبوط کر لی۔ یہ سوچنے کے لئے کہ آگے جانا چاہئے یا اب پلٹ جانا چاہئے۔ مولوی صاحب چند لمحوں کے لئے ٹھٹھک کر کھڑے ہو گئے۔ دس ہی قدم کے آگے جذن کا مکان تھا۔ یہ بہت مشتبہ گھر تھا۔ مولوی صاحب اس کے قریب ہی نہ پھٹکنا چاہتے تھے۔ جذن کے دو جوان لڑکیاں تھیں اور بہت رات گئے تک لوگ ان کے پاس آتے جاتے رہتے۔

کامنی نے پھر کروٹ لی اور مولوی صاحب غیر ارادی طور پر دو چار قدم آگے بڑھ گئے اور بالکل ہی جذن کے دروازے پر آ گئے سامنے سے ایک پرچھائیں آتی نظر پڑی اور قبل اس کے کہ مولوی صاحب پاس ہی والی گلی میں مڑیں۔ اس پرچھائیں نے لپک "سلام علیک" کا بم پھینک دیا۔ آنیوالے کی آنکھیں مولوی صاحب کی آنکھوں سے زیادہ روشن تھیں۔

"وعلیکم السلام" مولوی صاحب نے کہا۔
"کہاں اس وقت حضرت مولانا" آنیوالا قریب آ گیا۔
"تم ہو عبد اللہ! کہیں نہیں گرمی بہت تھی ٹہل رہا تھا"
"ٹہل رہے تھے مولانا یا طواف کر رہے تھے" عبد اللہ نے قہقہہ لگایا۔

مولوی صاحب کو اس موقع پر یہ مذاق بہت ناگوار گذرا ناؤ آ گیا۔ لیکن پھر یہ سمجھ کر خون کا گھونٹ پی کر رہ گئے کہ واقعی وہ اس وقت نہایت مشتبہ مقام پر کھڑے تھا۔

"مسجد جا رہا ہوں اب" مولوی صاحب نے نہایت معصومیت سے کہا۔ وہ عبد اللہ کی دروغ بافیوں سے ۴ صاحب بہت ڈرتے تھے۔

"مسجد! ابھی اسی وقت سے بڑے گھٹے ہو رہے ہو" عبد اللہ نہایت بدتمیزی سے مولوی صاحب کے زہد و تقویٰ سے انتقام لینا چاہتا۔
"جیسے تم خود ہو ویسا ہی دوسروں کو بھی سمجھتے ہو"
"من خوب می شناسم پیرانِ پارسا را" عبد اللہ نے پھر قہقہہ لگایا۔

اب تو مولوی صاحب سٹپٹائے۔ ان کا تیا نہ صحیح نکلا عبد اللہ اس بات کو بڑھانا چاہتا تھا اور ان کو بدنام کرنے کی فکر میں تھا۔
بھائی چلہ کھینچ رہا ہوں۔ آجکل۔ اس وقت سے نفلیں پڑھتا ہوں"
عبد اللہ بڑی حقارت سے مسکرایا۔ "دیکھوں گا میں بھی کیسے پڑھتے ہو نفلیں"

ذلت اور رسوائی کے خوف سے مولوی صاحب کا دل کانپ رہا تھا۔ عبد اللہ ذرا کھسکا تو مولوی صاحب فوراً ہی پیچھا چھڑانے کی خاطر مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھ گئے۔ اور فوراً ہی دو رکعت نفلوں کی نیت باندھ دی۔ سلام پھیرا تو انھوں نے مسجد کے کٹہروں سے دیکھا کہ کامنی کے دروازے پر عبد اللہ کھڑا ان کو گھور رہا ہے مولوی صاحب نے پھر دو رکعت نفلوں کی نیت باندھ لی۔

نماز میں تو مولوی صاحب کی طبیعت لگی نہیں وہ بار بار یہی سوچتے "نہ پڑھی میں نے نماز اس وقت تو بہت پریشان کرے گا۔ سویرے میں روز اس سے نماز پڑھنے کو کہتا یہ آج اسی کا بدلہ لے رہا ہے۔ ملعون جہنمی شیطان —— میلاد شریف اور نماز کے لئے ٹوکنے کے وقت کے علاوہ کتنی رقت انگیز ہوتی ہے ایک مولوی کی زندگی — یہ عبد اللہ گھوم رہا ہے سانڈ کی طرح رات کے وقت اور کچھ نہیں، اپنی عیاشیاں خود کہتا پھرتا ہے۔ سب سے اور کچھ نہیں۔ اور میں صرف ٹہلنے چلا آیا یہاں تک۔ لعنت اللہ۔ استغفر اللہ نعوذ باللہ۔ لاحول ولا قوۃ!" مولوی صاحب نے پھر سلام پھیر کر دیکھا تو عبد اللہ اپنی جگہ پر موجود تھا۔ مولوی صاحب نے پھر نیت باندھ لی۔

"یہ کامنی کو بری نیت سے دیکھتا تھا۔ نکالو اسے نکالو! ایک لمبا تڑنگا جلاد آیا اور اس نے مولوی صاحب کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا سر کے اوپر لیجا کر زور سے پھینکا ہے۔ ایک چیخ کے ساتھ مولوی صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ سویرا ہونے ہی ۴۲

بمبئی میں اعتدال پسند لیڈروں کی کانفرنس

حکومت سے معاملہ میں پہل کرنے مطالبہ

بمبئی ۱۴ مارچ. آج صبح تاج محل ہوٹل کے پرنس روم میں غیر پارٹی پولیٹکل لیڈروں کی کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں سر این این سرکار نے ایک رزولیوشن پیش کیا جس کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل فوراً ہی نئے سرے سے بنائی جائے جس میں تمام ممبر غیر سرکاری ہندوستانی ہوں تاکہ موجودہ جمود ختم ہو جائے. کانفرنس کی صدارت سر تیج بہادر سپرو نے فرمائی۔

کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے حکومت ہند سے اپیل کی کہ موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے کوشش کے سلسلہ میں اس کو کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ کرانے میں پہل کرنا چاہیئے اور اگر یہ کوشش ناکام رہے تو پھر عوام کے اس بڑے طبقے کو منظم کیا جائے جن کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔

اس مناسبت پر کانفرنس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ میرے احساس فرض نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس کانفرنس میں شرکت کروں جو لوگ اس کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں انکو موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق اپنا نظریہ رکھنے کا حق ہے. کسی شخص کے لئے ان کی حیثیت یا ان کے حل کو چیلنج کرنے کے لئے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ سیاسیات اور دیش کے مستقبل میں دلچسپی رکھنے کی حیثیت سے نیز اس حیثیت سے کہ وہ ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے سے ملک کے اندر حالات کی رفتار کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں وہ اس نازک موقع پر موجودہ سیاسی جمود کو حل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں. وہ ہندوستان کے مسئلہ کو کسی پارٹی کے نقطہ نظر سے حل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ تمام ملک کے نقطہ نظر سے اس سوال کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

ایگزیکیٹو کونسل کی از سر نو تشکیل کا مطالبہ

آج صبح تاج محل ہوٹل بمبئی کے والیان ریاست کے کمرے میں زیر صدارت رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو غیر پارٹی لیڈروں کی کانفرنس پھر شروع ہوئی جس میں این این سرکار نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا۔

برطانیہ کی بہادرانہ جد وجہد میں اگرچہ ہندوستان کو اس کی مشکلات سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے. لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ کانفرنس یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ ہندوستان کے گھریلو مسئلوں کو اتنا نہیں دبانا نہیں چاہیئے کہ وہ اس کے نقصان کا باعث نہیں موجودہ جمود کو دور کرنے کے لئے اور تاوقتیکہ مستقل آئین نافذ نہ ہو، کانفرنس اس امر پر زور دینا چاہتی ہے کہ گورنر جنرل کی ایگزیکیٹو کونسل کی از سر نو تشکیل کی جائے۔

کانفرنس کے خیال میں موجودہ کونسل جو ہز اکسیلنسی وائسرائے اور ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف کے علاوہ انڈین سول سروس کے تین یوروپین ممبروں اور تین ہندوستانیوں پر جن میں سے دو غیر سرکاری ہیں اور ایک انڈین سول سروس کے رکن ہیں مشتمل ہے۔ نہ تو کافی ہے اور نہ خطرے کے اس نازک وقت میں ہندوستان کی جنگی کوششوں کو آگے بڑھانے اور منظم کرنے کے لئے کافی نمائندہ ہے، کانفرنس چاہتی ہے کہ ہندوستان کے دفاع کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا جائے اور نہ صرف اپنی سرحدوں کی مدافعت کرنے کے لئے اس بڑے ملک کے مال اور آدمیوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے. بلکہ ہندوستان کے بہترین مفادوں کے مطابق برطانوی لوگوں کو بھی زیادہ سے زیادہ حد تک امداد کرنے کے لئے اس کو استعمال کیا جائے۔

اوپر جن وجوہ کا اظہار کیا گیا ہے. ان کے پیش نظر کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ایگزیکیٹو کونسل غیر سرکاری ہندوستانیوں پر مشتمل ہونی چاہیئے جنکو ملک کی عام زندگی کے اہم عناصر میں سے چنا جائے. اس عمل میں قدرتی طور پر تمام اہم صیغے جن میں مالیات اور ڈیفنس بھی شامل ہے ہندوستانیوں کی طرف منتقل ہونگے کانفرنس رضامندی کے ساتھ یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ دوران جنگ میں از سر نو تشکیل شدہ مرکز تاج برطانیہ کے سامنے ذمہ دار ہوگا. اور جہاں تک ڈیفنس کا تعلق ہے کمانڈر انچیف کی پوزیشن کو جو ملک کی دفاعی فوجوں کے انتظامی حاکم اعلیٰ کی حیثیت میں ہیں کوئی نقصان نہیں پہونچے گا. اس کے ساتھ ساتھ کانفرنس ... یہ رائے پیش کرتی ہے کہ از سر نو تشکیل شدہ حکومت محض محکموں کے افسروں کا مجموعہ نہیں ہونی چاہیئے. بلکہ مشترکہ اور اجتماعی ذمہ داری کی بنیاد پر پالیسی کے اہم معاملات میں اس کا عمل دخل ہونا چاہیئے. تمام بین الاستعماری اور بین الاقوامی معاملات میں از سر نو تشکیل شدہ حکومت سے بھی وہ اسی بنیاد پر برتاؤ ہونا چاہیئے جس بنیاد پر دوسری نو آبادیوں کی حکومتوں سے ہوتا ہے۔

کانفرنس کی مزید رائے ہے کہ نئی تشکیل شدہ مرکزی حکومت کے عمل کے لئے موافق فضا پیدا کرنے کی غرض سے یہ ضروری ہے کہ ملک معظم کی حکومت کے ارادوں کی سچائی کے بارے میں اس ملک کے باشندوں کے شکوک اور غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے حکومت کی تشکیل کے ساتھ ساتھ یہ بھی اعلان کر دیا جائے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد خاص مقررہ وقت کے اندر اندر ہندوستان کو اسی پیمانہ کی آزادی مل جائے گی۔ جو برطانیہ اور نو آبادیوں کو حاصل ہوگی

کانفرنس اپنے صدر رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو کو اختیار دیتی ہے کہ وہ رزولیوشن کی نقل ہز اکسیلنسی وائسرائے اور وزیر ہند کی خدمت میں ارسال کریں اور اس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جو قدم ضروری سمجھیں اٹھائیں۔

غیر پارٹی لیڈروں کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے حکومت ہند سے مخلصانہ اپیل کی کہ وہ اپنی طرف سے پہل کر کے ایسا کوئی قدم اٹھائے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈر ایک جگہ مل کر موجودہ جمود کو حل کرنے کی کوشش کریں اور اگر یہ کوشش ناکامیاب رہے تو حکومت کو چاہیئے کہ ملک کی اس زبردست رائے عامہ کو جس کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے منظم کرے

اس وقت کانفرنس کو جو اہمیت حاصل ہے اس پر زور دیتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ مجھے احساس فرض نے کانفرنس میں شریک ہونے پر مجبور کیا. کانفرنس میں جو حضرات موجود ہیں انھیں سیاسی صورت حالات کے متعلق اپنے خیالات رکھنے کا حق ہے. انکی حیثیت یا فیصلے پر انگلی اٹھانے سے کوئی فائدہ نہیں. انکے لئے یہی کافی ہے. وہ ان لوگوں کی حیثیت سے جنکو سیاسیات اور ملک کے مستقبل سے دلچسپی ہے۔ اور جو گزشتہ ایک سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے واقعات کی رفتار کو غور سے دیکھ رہے ہیں. اس نازک موقع پر موجود جمود کو دور کرنے کی مخلصانہ کوشش کر رہے ہیں وہ کسی خاص پارٹی کے نقطہ نظر سے نہیں بلکہ سارے نقطہ نظر سے ہندوستانی مسئلہ کو دیکھ رہے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے فرمایا کہ کانفرنس میں ایسے بھی حضرات ہیں جو مضبوط پارٹی بندیوں سے وابستہ ہیں، اور بعض حضرات ایسے بھی تشریف رکھتے ہیں جن کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے لیکن میرے پاس یہ یقین کرنے کے لئے وجہ موجود ہے کہ ان حضرات نے بھی جو مضبوط پارٹی بندی سے وابستہ ہیں موقع کی زبردست اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی پارٹی کے خیالات کو پیچھے ڈال دیا ہے اور اس احساس کے ساتھ صف آرا ہو گئے ہیں کہ ملک کے مفاد میں ہر وہ کام ہونا چاہیئے جس سے صورت حالات میں کچھ اصلاح ہو سکے (تالیاں) اس وقت ملک کی جو پوزیشن ہے اس پر بحث کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے فرمایا کہ بارہ صوبوں میں سے سات صوبوں پر سرکاری مشیروں کی مدد سے گورنر حکومت کر رہے ہیں، سات صوبوں میں کانگریسی وزارتوں کے مستعفی ہونے کے فیصلے سے نومبر ۱۹۳۹ء میں جو صورت حالات پیدا ہوئی تھی اس کی حقیقتوں کی طرف سے میں آنکھیں بند کرنا نہیں چاہتا. سر تیج بہادر نے کہا کہ میں کسی سیاسی پارٹی پر حملہ کرنا یا کسی کی صفائی پیش کرنا نہیں چاہتا لیکن میں یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وزیروں کو استعفیٰ دینے کی ہدایت کرنے کا فیصلہ کرنا کانگریس کی کوتاہ اندیشی تھی اگر وزیر آج اپنی جگہوں پر ہوتے تو صوبوں میں بڑی حد تک مشکلات پیدا نہ ہوتیں

سر تیج بہادر سپرو نے آگے چلکر کہا کہ اسی طرح تحریک ستیہ گرہ شروع ہونے سے حال کے چند مہینوں میں صورت حالات اور شدید ہو گئی۔ میں یہ حقیقت کسی سے چھپا نہیں سکتا کہ اس تحریک کے معاملہ میں بڑا بدخواہ تھی ہوں. تحریک کے سب سے بڑے بانی مہاتما گاندھی جسے بھی میں نے اس حقیقت کو نہیں چھپایا. اس معاملہ میں مہاتما گاندھی کے عقیدہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ تھا لیکن میں یہ ماننے کے لئے پوری طرح تیار ہوں کہ وہ حقیقی سچے ہیں اتنے ہی گہرے ہیں. افسوس ہے کہ ایسے موقع پر جیسا کہ اب ہے تحریک شروع ہوئی جنگ کے بارے میں ہندوستان کے رویہ کے متعلق بڑی بڑی غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں

جنگ کا ذکر کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ یہاں جو حضرات تشریف رکھتے ہیں ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو بین الاقوامی صورت حالات کی نزاکت کو محسوس نہ کرتا ہو. لوگوں نے اب یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے. کہ جنگ ہندوستان کے ساحلوں کے پاس آتی جا رہی ہے۔ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہماری خواہشوں اور مقاصد کی کامیابی کا انحصار برطانیہ کی کامیابی پر ہے میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ لوں کی کرٹ واسٹ میں منزم اور نازی ازم کا برطانوی سامراج سے مقابلہ کرتے ہیں لیکن انکے برعکس کو دیکھکر انھیں معلوم ہو جائے گا کہ دونوں ہی دنیا ہی الگ الگ ہے. میں کسی اصولی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا. عملی نقطہ نگاہ سے اور ملکی نقطہ نگاہ سے اس جنگ میں برطانیہ کی کامیابی بہت ضروری ہے (تالیاں) سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ ملک جنگی کوششوں میں امداد کر رہا ہے. براڈ کاسٹ تقریروں اور حکومت ہند کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں سے روپیہ آ رہا ہے اور بھرتی میں بھی کوئی دقت پیش نہیں آ رہی ہے. تاہم بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ابھی بہت سا ایسا کام باقی ہے جو تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے تعاون سے انجام پا سکتا ہے بسلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا موٹی سی بات یہ ہے کہ جسے میں کہتا ہوں اور پر زور الفاظ میں کہتا ہوں کہ ہندوستان کی کوئی حکومت رائے عامہ سے اور ملک کے خیالات کی عام رو سے اتنی الگ تھلگ نہیں رہی جتنی موجودہ حکومت ہے. حکومت ہند کے ارکان عوام کے سامنے آئیں عوام کا اعتماد حاصل کریں. الغرض یہ فرض نہیں کر لینا چاہیئے کہ ہندوستان لیجسلیچر کے جو قابل احترام ارکان ہیں یا ایک یا دوسری سیاسی جماعت کا نام ہندوستان ہے میں چاہتا ہوں کہ حکومت ہند کے ارکان پبلک پلیٹ فارم پر آ کر ہمیں بتائیں کہ حقیقی حالات کیا ہیں۔

آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ اگست کو وائسرائے نے ایک پیشکش کی تھی مگر کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے مسترد کر دیا. اس انکار کی وجہیں خواہ منصفانہ ہوں یا غیر منصفانہ دانشمندانہ ہوں. یا غیر دانشمندانہ، یہ معاملہ گیا گذرا ہو گیا ہم اگست سے اب مارچ میں آگئے ہیں، اس دوران میں مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بار بار بیانات دیئے اور وقتاً فوقتاً ہمیں بتایا گیا کہ دو منظم جماعتوں کانگریس اور مسلم لیگ میں افسوسناک اختلافات ہیں ان دو جماعتوں کا بار بار حوالہ دینے اور ان کے اختلافات کا ذکر کرنے کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ جب کبھی یہ اختلافات ...

افتتاح رضا اکاڈمی رامپور

"رضا اکاڈمی" کے نام سے جو ادارہ ہندوستان کے علم و ادب کی خدمت کے لئے ریاست رامپور میں علمی ذوق رکھنے والے اصحاب نے قائم کیا ہے اُسکی سرپرستی اعلیٰحضرت فرمانروائے رامپور نے اس صورت سے فرمائی کہ معروف اکاڈمی کو اپنے نام سے موسوم کئے جانے کی اجازت عطا کی بلکہ بنفس نفیس ۱۲ر مارچ ۱۹۴۱ء کو عمارت رضا اکاڈمی واقع جوبلی پارک رامپور کے متصل ایک شاندار پنڈال میں تشریف فرما کر اکاڈمی کا افتتاح فرمایا۔

اس شاندار جلسہ میں رامپور کے تقریباً تمام ذی علم اصحاب شریک تھے اور باہر کے مہمانوں میں ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب (انجمن ترقی اُردو دہلی) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی (دارالمصنفین اعظم گڑھ) ڈاکٹر سید اطہر علی صاحب (دہلی یونیورسٹی) ڈاکٹر ذاکر حسین خانصاحب۔ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب (جامعہ ملیہ دہلی) ڈاکٹر ہادی حسن صاحب (مسلم یونیورسٹی علیگڈھ) پروفیسر مسعود الحسن صاحب (لکھنؤ یونیورسٹی) وغیرہ دیگر ذی علم اصحاب نے اکاڈمی کی دعوت پر شرکت فرمائی۔

مسٹر جسٹس محمد معین الدین انصاری (صدر رضا اکاڈمی) نے اعلیٰحضرت کی خدمت میں ایک پُرمغز سپاسنامہ پڑھکر پیش کیا جسمیں رامپور کی ادبی مرکزیت اور تاریخی سرپرستی، علم و ادب کا تذکرہ حوالجات کے ساتھ تھا اور اعلیٰحضرت فرمانروائے رامپور کے عہد مبارک کیں ہیں جو غیر معمولی توجہ علوم و فنون کی جانب ہو رہی ہے۔ اُن کا ذکر بالتفصیل کیا گیا تھا۔ نیز جو شغف آنریبل سید بشیر حسین صاحب بہادر زیدی وزیراعظم نے اس اکاڈمی کی بابت میں ظاہر کیا ہے اس کا بھی مناسب الفاظ میں اعتراف کیا گیا۔ مضمون سپاسنامہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکاڈمی کے مجلس انتظامیہ کے ارکان نہ صرف رامپور میں بلکہ ہندوستان کی تقریباً ہر یونیورسٹی اور علمی مرکز میں موجود ہیں اور علمی تحقیق و تجسس میں ارباب ذوق کی طرح طرح سے مدد کرنا اکاڈمی کے خاص مقاصد سے ہے۔

جواب میں اعلیٰحضرت نے ارکان اکاڈمی کی کوششوں کے بارے میں نہایت ہمت افزا الفاظ ارشاد فرمائے۔ اور یقین دلایا کہ اونکی ہمدردی ان مخلص کام کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

بعد ازاں مذکورالصدر مہمانوں نے مختصر مگر جامع اور موثر الفاظ میں تقریریں فرمائیں اور قرار دیا کہ یہ اکاڈمی رامپور کی روایات اور مرکزیت کے لحاظ سے ایک شدید ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ وزیر اعظم ریاست نے آخر میں اعلیٰحضرت کا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اکاڈمی کی اہمیت اور فضیلت پر زور دیا۔

چونکہ اعلیٰحضرت بوجہ مصروفیت جلسہ میں زیادہ قیام نہیں فرما سکتے تھے اسلئے مراجعت فرمائی اور پرنس سید جعفر علی خانصاحب بہادر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور کارروائی جلسہ جاری رہی آنریبل سر شاہ سلیمان صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ جو دفعتاً علیل ہوجانے کے سبب سے تشریف نہ لاسکتے تھے۔ اونکا زبردست اردو مقالہ "نظریہ اضافت" کے موضوع پر مولوی امتیاز علی صاحب عرشی معتمد رضا اکاڈمی (مہتمم کتب خانہ رامپور) نے پڑھکر سنایا جسے حاضرین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ اسکی مطبوعہ کاپیاں جلسہ میں تقسیم کردی گئی تھیں، جلسہ برخاست ہوا اور مہمانوں نے بعض ارکان مجلس استقبالیہ کے ہمراہ عمارت رضا اکاڈمی کا معائنہ فرمایا جو اعلیٰحضرت نے ضروریات اکاڈمی کے لئے عطا فرمائی ہے۔

صاحبزادہ عبدالجلیل خانصاحب بہادر ہوم منسٹر و جناب نسیر اعظم نے مہمانان رضا اکاڈمی کو اپنے اپنے یہاں کھانے پر مدعو فرمایا۔

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید لاہور

جنہوں نے امرت دھارا اوشدھالیہ سنہ ۱۹۰۱ء میں قایم کیا

جسکا ۴۰ واں سالانہ جلسہ منایا جارہا ہے

جن کی برقی صفت کامیابی مالک کی مہربانی کے ساتھ انکی محنت و تدبیر و ذہانت کا نتیجہ ہے جس طرح انہوں نے ناموافق حالات میں آیوروید ادویات کو مشہور کیا اور ہر دلعزیز بنایا۔ اس کی مثال کئی اشخاص کے لئے رہبری کا کام دے رہی ہے ان کی ایجاد امرت دھارا سارے ہندوستان میں مشہور ہے اور اس کو خاص و عام استعمال کرتے ہیں لوگ اس کو گھر کا حکیم سمجھتے ہیں۔

امیر و غریب گاؤں والے یا شہری سب اس سے مستفید ہوتے ہیں، دور و نزدیک کونے کونے میں یہ کیسے پہنچی ہے۔ اس کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ پہاڑوں کی دور افتادہ چوٹیوں پر سیاحوں نے اس کو دیکھا ہے۔ ایک فوجی ڈاکٹر کو تھوڑا عرصہ ہوا سرحدی آدمی اغوا کر کے لے گئے تھے وہ ڈاکٹر تھا۔ اس واسطے اس سے کام بھی لیتے تھے۔ ایک آپریشن ڈاکٹر کو کرنا تھا اس نے کہا کہ میرے پاس ٹنکچر آیوڈین نہیں خون کیسے بند کیا جائیگا۔ ان لوگوں نے کہا اسکا فکر نہ کریں۔ امرت دھارا ہمارے پاس ہے یہ سچا واقعہ تبلاتا ہے کہ امرت دھارا بنی نوع انسان کی کتنی خدمت کررہی ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ۱۹۰۱ء میں امرت دھارا اوشدھالیہ کی بنیاد ڈالی اور دنیا کے سامنے ایک نیا خیال پیش کیا جسکو اب بڑے بڑے سائنسدان مانتے ہیں کہ ایک دوائی بہت سے امراض کا علاج ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد جب طبی اخبار جاری کیا اور طبی کتب اونکی لکھی ہوئی شایع ہوئیں تب لوگوں کو آپ کی طبی قابلیت علمی ذہانت اور شوق تحقیقات کا پتہ چلا۔ اس وقت تک، درجن طبی کتب لکھی جاچکی ہیں۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی مشہوری کی وجہ صرف یہی نہیں بلکہ اور بھی کئی وجوہات ہیں۔ آپ اپنی خوبیوں سے شہر کی ایک معزز ہستی تصور مانے جاتے ہیں۔ فنی مذہبی اور مجلسی پبلک کے کاموں میں آپ نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ بہت سی سوسائٹیوں میں آپ کام کرتے ہیں۔ اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ رفاہ عام میں خرچ بھی کرتے ہیں سنہ ۳۵ء میں ۳ لاکھ روپیہ کا ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ بنایا جس سے ہر مذہب ملت کے حاجتمند فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

آپ کی زندگی سادہ ہے محنت سے کبھی گھبراتے نہیں۔ سگرٹ، تمباکو، چائے، قہوہ وغیرہ کسی چیز کی عادت نہیں۔ ورزش کے آپ شائقین ہیں۔ خود کرتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں اور اسی سے وہ ان تھک کام کرنے والے ثابت ہوئے ہیں۔ ہم انکو ان کے کارخانہ کی ۴۰ ویں سالگرہ کے موقعہ پر دلی مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس سے بڑھ کر خدمت خلق کے قابل ہوں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ ڈبلیو (۷۷) بلاک فیکٹری ایریا متصل انور گنج ریلوے اسٹیشن بتاریخ ۲۳ر مارچ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰½ بجے دن بروز اتوار دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

ہر ہٹلر کو ترکی کا جواب

برلن ۱۵ر مارچ۔ سرکاری جرمن نیوز ایجنسی کو صوفیہ سے خبر ملی ہے کہ ترکی کے دفتر خارجہ کا ایک افسر صوفیہ پہونچا۔ نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ یہ افسر ترکی کے پریزیڈنٹ کا تحریری جواب لے کر ہٹلر کے پاس جارہا ہے۔ غالباً یہ ہٹلر کے اُسی خط کا جواب ہے جو حال ہی میں پریزیڈنٹ انونو کو ملا تھا۔

ڈبلن ۱۴ر مارچ۔ آئرلینڈ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ آج آئرلینڈ کے جنوبی ساحل کے پاس چند بارودی سرنگیں پائی گئی ہیں۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ سرنگیں کس ملک کی ہیں۔

یوگوسلادیہ اور جرمن

امریکن اخبار "نیو یارک ٹائمز" کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ یوگوسلاویہ کے موجودہ رویہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو باتیں وہ منظور کرنا چاہتا ہے ان کے بارے میں اس نے صاف کہدیا ہے اور یہ بھی کہدیا ہے کہ اس سے زیادہ جھکنے کو تیار نہیں۔

جاپانی سفیر انقرہ سے برلن کو

لندن ۱۸ مارچ انقرہ سے خبر آئی ہے کہ ترکی کا جاپانی سوموار کو انقرہ سے برلن کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور اور وہ وہاں مسٹر متسو کا سے ملیگا۔

جاپان بھڑک اٹھا

"یمنجی نچی شمبن" لکھتا ہے کہ امن اور بنی نوع انسان کی بارغ آبادی کے نام پر برطانیہ فرانس اور ہالینڈ جیسی جمہوریتوں کو اسبات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ ایشیا کی متعدد قوموں کو بیدردی کے ساتھ لوٹیں کھسوٹیں۔ ان جمہوریتوں کی امداد کر کے پریذیڈنٹ روزویلٹ ان جمہوریتوں کو موقع دے رہے ہیں کہ اپنی لوٹ کھسوٹ جاری رکھیں۔

لندن۔ ۱۸ مارچ۔ برطانی ہوائی جہازوں نے کل رات کو جرمنی پر حملہ کیا جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملہ کیا۔

بمبئی میں اعتدال پسند لیڈروں کی کانفرنس

(باقی صفحہ ۵ کالم ۵)

ترقی کی امید کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف ان افسوسناک اختلافات کی موجودگی کا بار بار ذکر کرنا برطانوی حکومت کے لئے کافی نہیں ہے یہ کہنا بھی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں جماعتوں میں مصالحت کرانے کے لئے اسکی بہترین کوشش کی ہے اور یہ کوشش کرنے کو تیار ہے۔ اس معاملہ میں برطانوی حکومت نے عملی طور پر کچھ نہیں کیا چند اصحاب کو گروپوں میں یا انجمنی طور پر ملاقات کے لئے بلانا وائسرائے کے لئے کافی نہیں ہے۔

سر تیج بہادر سپرو نے دریافت کیا کہ حکومت ہند دونوں پارٹیوں کے لیڈروں کو ایک جگہ کیوں جمع نہیں کرتی۔ اور ایک کانفرنس کیوں نہیں بلاتی۔ اسے بہت عرصہ پہلے یہ کرنا چاہیئے تھا۔ جب ۱۹۱۷ء میں اس قسم کی نازک صورت حالات پیدا ہوئی تھی تو اس وقت کے وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ نے ایک جنگی کانفرنس طلب کی تھی جس میں والیان ریاست اور کانگریس (اسوقت کی کانگریس) کے نمائندے شریک تھے حتی کہ مہاتما گاندھی بھی موجود تھے اس سے جنگ کی حمایت میں ملک کی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔ سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ یہ یقین کرنے کی ہر، پاس وجہ موجود ہے کہ اگر حکومت ہند یا وزیر ہند اس بات کی تحریک کریں تو ایسے لوگ موجود ہیں جو اگر یہ مستقل طور پر تو نہیں مگر دوران جنگ میں عارضی طور پر اس بات کے لئے تیار ہیں۔ جب کانگریس یا مسلم لیگ یا دونوں جماعتیں بوجہ کوا اپنے کاندھوں پر لینے کا فیصلہ کر یں گی۔ تو یہ لوگ ان کے لئے جگہ خالی کر دیں گے۔ سارا دارومدار اس بات پر ہے کہ تجب کن لوگوں کو کیا جاتا ہے۔ میں یہ یقین نہیں کر سکتا کہ ایسے ملک میں جسکی آبادی چالیس کروڑ ہو تجربہ کار آدمیوں کا اسقدر قحط ہے کہ حکومت ہند اپنے دس یا بارہ آدمیوں کو بھی نہیں چن سکتی جنکو عوام کا اعتماد اور تائید حاصل ہو۔

سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ اس نازک وقت میں غیر متحد ہندوستان کے بجائے متحد ہندوستان برطانوی حکومت کے لئے کہیں بڑا امداد ہو گا حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کو متحد کرنے کے لئے ضروری قدم اٹھائے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے امید ہے کہ ہمارے مطالبوں کا بھی

سمن بغرض انفصال

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بمقدمہ نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب کانپور

رگھوراج سنگھ زمیندار موضع بکری پرگنہ و ضلع کانپور

بنام۔ رگھونندن لال قوم برہمن ساکن مقیم حال طوطارام کلوٹل صدر بازار لکھنؤ۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ مارچ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بحکم جناب سید خادم علی صاحب بہادر منصف پرتابگڈھ

نوٹس لسبت دکھانے وجہ کے (اعلان عام)

حسب آرڈر ۵ رول ۲

بعدالت منصفی پرتاب گڑھ

نمبری ۷۶ سنہ ۱۹۴۰ء

بلرام قوم برہمن ساکن کونڈرا مادوپور ضلع پرتاب گڑھ — مدعی

بنام سیتا دین وغیرہ — مدعاعلیہم

۱۔ سیتا دین ولد بینی رام
۲۔ بھوانی غلام ولد رام دیال
اقوام برہمن سکنان کونڈرا مادوپور پرگنہ و ضلع پرتاب گڑھ — مدعاعلیہم

ہر گاہ مسمی بلرام مدعی نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ ڈگری قطعی بٹوارہ کی مرتب کیجاوے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت دس بجے بتاریخ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور آپکی غیر حاضری میں سماعت کی جاویگی۔

بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم مصرم عدالت منصفی پرتاب گڑھ — مہر عدالت

وقت حاضری بدفتر منصفی پرتاب گڑھ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

۲۲ بڑے بمبار برطانیہ کو

واشنگٹن۔ ۱۸ مارچ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ہوائی فوج کے ممبروں نے کل بیان کیا کہ ۲۲ بمبار ہوائی جہازوں میں سے پہلا ہوائی جہاز برطانی ہوائی فوج میں شامل ہونے کے لئے آج رات کو روانہ ہو جائیگا۔

چار بجے کی تھکان سے جنگ

دنیا کے بہتیرے ملکوں میں ... کا چار بجے کام کرنے والوں کو چائے ... ہوگیا ہے۔ کارخانوں ... ہیں کہ اس سے کس قدر فائدہ ... پینے کو جو عام مقبولیت ... ہے اس کی ایک تازہ ترین مثال یہ ہے کہ امریکہ میں خاص طور پر ایک کمپنی کھولی گئی ہے جس کا نام "ٹی ٹائیم اینک" ہے اور یہ نیویارک میں قائم شدہ "ٹی بیورو اینک" کے ماتحت ہے۔ یہ کمپنی نیویارک میں بے شمار دفتر میں چائے مہیا کرتی ہے۔

نیویارک کے جریدہ اسپائس مل کے مطابق پتہ چلتا ہے کہ "ٹی ٹائیم اینک" روز مرہ نئے نئے گاہک پیدا کر رہی ہے۔ یہ کمپنی ذیل کے طریقہ پر کام کرتی ہے۔ کمپنی کے نمائندہ کارخانہ داروں اور بڑے بڑے مالکان کمپنیوں کے پاس جاتے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کے ملازمین کتنے ہی کام کرنے میں تیز اور ہوشیار ہوں مگر سہ پہر کو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ان کے دن بھر کام کرنے کی وجہ سے ان میں کام کرنے کی اتنی تیزی نہیں رہتی اس تیزی کی کمی کو دور کرنے کا صرف ایک آسان اور کم خرچ علاج ہے۔ وہ تین روز بلا اجرت چائے تقسیم کرتے ہیں۔ تجارتی دفتر اور کارخانوں میں جتنی ترقی کا دارومدار پوری قوت اور عمدہ کام پر منحصر ہے وہ اس تھکن کو دور کرنے کے لئے کئی سال سے کسی کارگر نسخہ کی تلاش میں تھے۔ اب انھیں ایک آسان علاج معلوم ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ بہت پرانا علاج ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ عمدہ طریقہ پر تیار کی ہوئی چائے کی ایک پیالی۔ ہر حالت میں جہاں کہیں بھی اس کی آزمائش کی گئی تو یہی پایا گیا کہ کام کرنے والوں میں تیزی اور پھرتی بڑھ گئی جس سے کام کی مقدار میں کافی اضافہ ہونے لگا۔ غلطیوں اور بے کاری میں کمی آگئی تھی۔ ضعف کام کاج میں دل نہ لگنا وغیرہ وغیرہ بالکل معدوم ہو گئے۔ چائے کی عمدہ پیالی سہ پہر کو کام کرنے کے لئے لطف پیدا کر دیتی ہے۔

ہندوستان میں بھی انڈین ٹی مارکیٹ ایکسٹینشن بورڈ کی کوششوں کی وجہ سے بہت سے مالکان کارخانہ دار اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ ان کے ملازمین کو چار بجے چائے پلانا مفید ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آئی۔ ٹی۔ ایم۔ ای۔ بی نے کلکتہ بمبئی۔ کوئم بٹور کا علاقہ جو جنوبی ہندوستان میں ہے ان کارخانوں کے اندر چائے کو رواج دینے میں بہت حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ان تینوں علاقوں میں بورڈ نے اس وقت تک ۳۵ چائے خانے کھول دئے ہیں اور ان کو فروغ دیکر کارخانوں کے سپرد کر دئے ہیں۔ دیگر ۲۶ کارخانوں میں بھی آزمائش کی جارہی ہے۔ یہ کام بورڈ کے ان کارکنوں کے ہاتھ میں ہے جو خاص طور پر اس لئے تیار رکھے گئے ہیں۔

بورڈ نے ان چائے خانوں میں جو طریقہ اختیار کیا ہے اس کا منشا یہ ہے کہ عمدہ چائے کی پیالی کم سے کم دام پر یعنی ایک پیسہ میں کام کے دوران کام کرنے والوں تک پہونچا دی جائے تاکہ انہیں اپنے کام سے ہٹنے کی ضرورت نہ رہے۔ چائے ان تک پہونچا دی جاتی ہے۔ وہ کوپن کی شکل میں اس کی قیمت ادا کرتے ہیں اور اس تمام کام میں ایک منٹ سے زیادہ نہیں لگتا۔

ہندوستانی کارخانوں میں اس طرح کے چائے خانوں کا جاری ہونا ایک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آج کل جبکہ تمام کارخانوں میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اس حالت میں تھکان رفع کرنے کا مسئلہ مالکان کارخانہ کی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ بورڈ نے جن کارخانوں میں چائے خانے کھلائے ہیں وہاں کے منیجروں نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ مزدوروں کو اس سے کس قدر زیادہ فائدہ پہونچ رہا ہے کام کرنے والوں کی حالت کو درست کرنے سے عمدہ اور اچھا کام ہوسکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر عمدہ اور کم خرچ طریقہ کیا ہوسکتا ہے کہ کام کرنے والوں کے لئے چائے کا انتظام کر دیا جائے۔

چلتی ٹرین پر ڈاکہ

بنارس ۱۳ مارچ۔ بی۔ این ڈبلیو ریلوے کی ۵۹ اپ ٹرین کے آر۔ ایم۔ ایس ڈبہ کو کل رات چھپرہ اور بنارس کے درمیان لوٹ لیا گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چلتی ٹرین کو خطرہ کی زنجیر کھینچکر آکسو پور اور تنہ گنج کے درمیان روک لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کی تعداد ۲۰ اور ۲۵ کے درمیان تھی۔ انہوں نے انجن ڈرائیور فائرمین۔ خلاصی اور گارڈ کو باندھ دیا۔ اور پستول دکھا کر انکو خوفزدہ کر دیا۔ اور مسافروں کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ڈبوں سے باہر نہ نکلیں۔ اس کے بعد انہوں نے آر۔ ایم۔ ایس کے ڈبہ کو لوٹ لیا اور بھاگ گئے۔ ابھی تک نقصان کا اندازہ نہیں لگ سکا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

کراچی ۱۴ مارچ۔ کل سندھ اسمبلی نے حکومت سندھ کے ۴۲-۱۹۴۱ء کے تمام مطالبے پاس کر دیئے۔

بنگال میں پارٹی لیڈروں کی کانفرنس

کلکتہ۔ ۱۸ مارچ آج ایک ہفتہ کے بعد پھر پارٹی کے لیڈروں کی کانفرنس گورنمنٹ ہاؤس میں ہوئی اور اس میں پہلی بار ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی ورکنگ پریذیڈنٹ ہندو مہا سبھا نے شرکت فرمائی انھوں نے گورنر بنگال کو اپنے دوروں کے تجربے کے متعلق بنگال کی فرقہ وارانہ حالت سے واقف کیا کل پھر کانفرنس کا اجلاس ہوگا۔

آئرلینڈ غیر جانبدار رہیگا

لندن۔ ۱۸ مارچ۔ مسٹر ڈی ولیرا نے امریکہ کو تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے ایک بار پھر یہ اعلان کیا کہ آئرلینڈ لڑائی میں غیر جانبدار رہے گا اور وہ آئرلینڈ کو برطانیہ پر حملہ کے لئے اڈہ نہیں بننے دیں گے۔

کانپور الکٹرک پریس ... حفیظ محمد نصیر تیاگنج

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

※

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ سی (C) بلاک گوٹھیا جو آج نہیں فروخت ہوسکے کل بتاریخ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء بروز اتوار بوقت ۱۲ بجے دن دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہوں گے۔

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جماعِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ما
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

آپ کا فرض

از حضرت سید عروج صاحب زیدی بدایونی

ہند کی سوئی ہوئی قسمت جگانے کیلئے
ہند کو آزادیٔ کامل دلانے کیلئے

پردۂ رسمِ غلامی کو اُٹھانے کیلئے
ذلتوں کی آگ دنیا سے بجھانے کیلئے

جاہلوں میں علم کی نشر و اشاعت فرض ہے
آپ پر تعلیم بالغ کی حمایت فرض ہے

دورِ محکومی کے جھگڑے کو چکانے کیلئے
دشمنانِ ہند کو نیچا دکھانے کیلئے

انقلابِ ہند کی محفل سجانے کیلئے
ظالموں کی دہر سے ہستی ہٹانے کیلئے

جاہلوں میں علم کی نشر و اشاعت فرض ہے
آپ پر تعلیم بالغ کی حمایت فرض ہے

بحرِ ایجادات میں غوطے لگانے کیلئے
ہند کو تہذیب کا رستہ دکھانے کیلئے

جرأت دشمن کو مٹی میں ملانے کیلئے
جور و استبداد کی تعمیر ڈھانے کیلئے

جاہلوں میں علم کی نشر و اشاعت فرض ہے
آپ پر تعلیم بالغ کی حمایت فرض ہے

ہیبت افرنگ کو دل سے مٹانے کیلئے
مضحکہ ان کی سیاست کا اُڑانے کیلئے

بحرِ احساسات میں موجیں اُٹھانے کیلئے
کشتیٔ مقصد کو ساحل پر لگانے کیلئے

جاہلوں میں علم کی نشر و اشاعت فرض ہے
آپ پر تعلیم بالغ کی حمایت فرض ہے

اتحادِ ہندو و مسلم کرانے کیلئے
امن کی چاروں طرف گنگا بہانے کیلئے

پستیوں کو رفعتوں کا منہ دکھانے کیلئے
ہند کو اوجِ ثریا پر بٹھانے کیلئے

جاہلوں میں علم کی نشر و اشاعت فرض ہے
آپ پر تعلیم بالغ کی حمایت فرض ہے

دنیائے اسلام

مصر کی فوج کا نیا دور

ہفتہ وار زہرۃ الشرق (قاہرہ) میں ایک مضمون بعنوان بالا شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے۔

جو ترقیاں آج ہم اپنے بہادر نوجوانوں کی فوج کے ہر شعبے میں دیکھ رہے ہیں ان سے ہر مصری محب وطن کا دل باغ باغ ہے۔ بھلا کون ایسا مصری ہوگا جو اپنے وطن کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے سے دریغ کرے گا۔ سچ یہ ہے کہ یہ ساری ترقیاں جو ملک کے لئے مبارک ہیں اس معاہدہ اتحاد کے نفاذ کے بعد ظہور میں آئی ہیں جو مصر اور برطانیہ کے درمیان ہوا ہے۔ ان ترقیوں کا سبب باہمی امداد کا وہ گہرا جذبہ ہے جو برطانیہ کی فوجی مشن کے ارکان اور مصری فوج کے بڑے بڑے اشخاص کے درمیان پایا جاتا ہے جن کے سر یہ سہرا ہے کہ انہوں نے ہماری فوج میں ایک نئی روح پھونک کر اسے فراعنۂ مصر اور قدیم مصر کی بزرگی و عظمت کے شایانِ شان بنا دیا ہے۔

ہمارے بڑے بڑے ذمہ دار فوجی افسر جن میں ہز ایکسلنسی ڈاکٹر حسن صادق بگ وزیر دفاع اور ہز ایکسلنسی ابراہیم عطاء اللہ پاشا چیف آف دی ملٹری اسٹاف پیش پیش ہیں اس طرف پوری توجہ کر رہے ہیں کہ فوج کو ترقی دیجائے اس کی توسیع کیجائے اور اسکو اس تمام ساز و سامان سے مسلح کیا جائے جو موجودہ زمانے کی فوجوں کو درکار ہوتا ہے۔

ہماری فوج میں جو ترقیاں ہوئی ہیں یہ انھیں کا اثر تھا کہ وزیر دفاع اور چیف آف دی ملٹری اسٹاف نے معائنہ کے وقت فوج کے مختلف دستوں میں نئی اُمنگ اور جوش پایا اور افراد میں ایک امتیازی شان دیکھی۔ چنانچہ وزیر دفاع نے فوجی اسپتالوں کا معائنہ کیا تو آپ ان کی وہ نمایاں ترقی دیکھکر بہت خوش ہوئے جس نے ان اسپتالوں کو برطانوی فوج کے اسپتالوں کا ہم پلہ بنا دیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے ڈائرکٹر آف میڈیکل سروسز (مدیر الخدمات الطبیہ) کی تعریف و توصیف کی اور فرمایا کہ یہ ترقی مصری لشکر اور ہمارے وطن عزیز کے درخشاں مستقبل کا پتہ دیتی ہے۔ اسطرح وزیر دفاع نے وہ مصنوعی جنگ ملاحظہ فرمائی جس کا مظاہرہ توپخانے نے مغربی ریگستان میں کیا تھا۔ اس مصنوعی جنگ میں مصر کے بہادر فوجیوں نے بڑے بڑے جنگی کام نہایت پختہ کاری اور سلیقہ سے انجام دئے جس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ کسی حال میں اپنے ان ساتھیوں سے جو برطانوی فوج میں ہیں کم نہیں۔ اس امر کا اعتراف خود وزیر دفاع نے برطانوی فوجی مشن کے صدر سے کیا۔ برطانوی فوجی مشن کے صدر نے منسٹر موصوف کو مبارکباد دی کہ یہ مصری لشکر ہر حیثیت سے دنیا کے بڑے لشکروں میں شمار ہونے کے لائق ہے اور فرمایا کہ برطانوی فوجی مشن کے تمام ارکان مصری لشکر کو اس حد تک ترقی یافتہ دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ وہ کس قابلیت سے جدید آلات جنگ کو استعمال کرتے ہیں بہت خوش ہوئے ہیں۔

وزیر دفاع اور اللواء عطاء اللہ پاشا نے مصری شاہی ہوائی بیڑے کا معائنہ کیا۔ یہ مصری فوج کا نیا شعبہ ہے۔ ہمارے بہادر ہوابازوں نے فضا میں حیرت انگیز کام دکھائے۔ انھوں نے وزیر موصوف اور ان کے ساتھیوں کے سامنے اپنی جرأت اور قابلیت کا نہایت عمدہ مظاہرہ کیا اور یہ دکھلا دیا کہ جہاں تک فضا پر قایم رہنے اور قابو رکھنے کا تعلق ہے وہ یورپی ملکوں کے ہوابازوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ جہانتک خود ہوائی بیڑے کا تعلق ہے یہی نہیں کہ اسمیں بہت توسیع ہوگئی ہے اور ساز و سامان کا اضافہ کر دیا گیا ہے بلکہ کچھ کارخانے بھی کھلوا دئے گئے جن میں مصری کاریگر کام پر لگے ہوئے ہیں اور ہوائی جہازوں کے پرزے تیار کرتے ہیں۔ یہ ان صنعتی ترقیوں کا پیش خیمہ ہے جو ملک کے لئے مبارک ثابت ہوں گی۔

حسن صادق بگ وزیر دفاع کو اس دفاعی فوج میں ملک کا روشن مستقبل اور اسکی عظمت گم گشتہ نظر آئی۔ آپ نے نئے کارخانوں کا بھی معائنہ کیا جہاں مصر کے کاریگر اس مہارت کیساتھ کام کر رہے تھے جو یورپ کے بہت سے مزدوروں میں ناپید ہے۔ وہ توپوں کی مرمت اور نئے نئے پرزوں کی تیاری سے لیکر دبابوں کی مرمت موٹر کے پرزوں اور طیارہ شکن توپوں کے نازک آلات کی تیاری کا کام انجام دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان جدید ایجادات کے تجربے کر رہے ہیں جو مصری افسر نکی ہیں۔

یہ ہیں وہ ترقیاں جو مصری فوج میں ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں اور اس طرح ذمہ دار لوگ خاموشی و سکون سے نہ صرف مصری فوج کے چار چاند لگا رہے ہیں بلکہ اپنے ملک کے مرتبہ کو بھی بلند کر رہے ہیں۔ کیا یہ فوج کے وطن شرف و عزت کا عنوان نہیں ہے؟

کیا عراق اطالیہ سے قطع تعلق کرلے گا؟

"ڈیلی میل" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ بحری تار کے ذریعہ سے اطلاع دیتا ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ توفیق السویدی وزیر خارجہ عراق کی سیاحت قاہرہ کے نتیجہ میں غالباً عراق اطالیا سے اپنے تعلقات منقطع کرلیگا۔ وہ جرمنی سے پہلے ہی قطع تعلق کر چکا ہے۔

بیروت کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شام میں حکومت دمشق اور محوری طاقتوں کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۳

اڈیٹوریل نوٹ

یوگوسلاویہ تگڈم میں شامل

رائیٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس واقعہ سے انکار کرنا بالکل بیکار ہے کہ یوگوسلاویہ کا تگڈم میں شامل ہونا جرمن ڈپلومیسی کی ایک زبردست فتح ہے۔ یہ فتح اس معنی میں تو کم ہے کہ موجودہ شکل میں سمجھوتہ سے جرمنی کو کیا ملا ہے لیکن اس معنی میں بہت زیادہ ہے کہ جرمنی کو ایسا موقع مل گیا ہے کہ وہ اس صورت سے کافی فائدہ اٹھا سکے گا۔ یوگوسلاویہ لے دستخط کرنے کے بدلے موجودہ حالات میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔ یوگوسلاویہ کو تگڈم کے معاہدہ کی فوجی دفعہ سے مبرا کر دیا ہے اس وقت بند گاڑیوں میں لڑائی کا سامان اور زخمیوں کو بھیجنے کا حق کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ جب تک جنوبی مورچہ پر سالونکا کو جانے والی لائن پر یونانیوں کا قبضہ ہے۔ یہ راستہ لڑائی کا سامان بھیجنے کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا نش کے راستہ صوفیہ کو جانے والا ریل کا راستہ رومانیہ اور ڈنیوب کے راستہ جانے والے اور وسائل کے لئے امدادی ثابت ہوگا۔ اس لئے اس سے بہت جلدی کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ لیکن یوگوسلاویہ نے جو قدم اٹھایا ہے وہ اسوجہ سے خوفناک ہے کہ اس سے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کے لئے جرمنوں کے لئے راستہ کھل گیا ہے۔ جرمن ٹرینوں کے گذرنے کے یہ معنی ہونگے کہ جرمن افسر وہاں موجود ہونگے اور وہ اپنا اسپیشل ٹائم ٹیبل تیار کریں گے اور یہ بھی ڈر ہے کہ یوگوسلاویہ کے معاملہ میں زیادہ کنٹرول حاصل کرنے کے لئے جرمن افسران بہانہ تلاش کریں اور حادثہ پیش آنے لگے اب یوگوسلاویہ ایک ایسی چٹان پر ہے جہاں سے وہ بہت جلد پھسل سکتا ہے اور اسکو وہ رعائتیں دینا پڑینگی جوکہ جرمنی چاہے گا۔

خطرہ ترکی کی سرحد میں

ترکی کی اسمبلی کے وائس پریزیڈنٹ رفعت کینز نے ۲۶ مارچ کو انقرہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ بلغاریہ اپنی آزادی کھو چکا ہے۔ یونان جوکہ ہمارا پڑوسی دوست ہے۔ حملہ آور کے خلاف بہادری کے ساتھ لڑرہا ہے۔ اب تک ترکی اور برطانیہ کے اتحاد کی وجہ سے مشرق میں امن رہا لیکن اب خطرہ ہماری حفاظتی حد کے اندر داخل ہوگیا ہے اور وہ خطرناک صورت اختیار کرگیا ہے اور ہمارا وجود خطرہ میں پڑگیا ہے۔ جس روز ہماری حفاظت پر حرف آئیگا مشرق قریب لڑائی کا میدان بن جائے گا۔ ترکی کے وزیر خارجہ مسیو سراج اوغلو نے پیپلز پارٹی کے پرائیوٹ اجلاس میں تقریر کی۔ پچھلے دو ہفتہ بیرونی پالٹکس میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں اور جن کا اثر ترکی پر پڑا ہے۔ آپ نے انکو واضح کیا۔ آپ نے بہت سے سوالوں کا بھی جواب دیا۔

پارلیمنٹ میں وزیر ہند

(لندن ۲۷ مارچ) برطانیہ پارلیمنٹ میں مسٹر

گارڈن میکڈانلڈ نے وزیر ہند سے دریافت کیا کہ آیا حکومت برطانیہ کا اس قسم کا کوئی ارادہ ہے کہ وہ ہندوستان کی رائے عامہ کے سرکردہ طبقوں کے درمیان مکمل اور زیادہ اشتراک عمل پیدا کرنے کی مزید کوشش کریگی تاکہ ہندوستان سے لڑائی میں اور زیادہ مدد ملے۔ مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ حکومت کی زبردست خواہش ہے کہ اس قسم کا میل جول اور اشتراک عمل پیدا ہو اور اس مقصد کو حاصل کرنے میں جہاں تک حکومت کے عمل سے امداد مل سکتی ہے اس نے اس کام میں امداد کرنے کی خواہش کو ہمیشہ پیش رکھا ہے۔

یوروپ کا کیا حشر ہوگا

(واشنگٹن ۲۷ مارچ) پریزیڈنٹ روزولٹ کے خاص نمائندے کرنل ڈونوون تمام یوروپ کا دورہ کرنے کے بعد امریکہ پہنچ چکے ہیں کل انھوں نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اپنے دورہ کا حال سنایا۔ آپ نے بتلایا کہ میں نے انگلینڈ۔ جبرالٹر مالٹا۔ اسپین۔ قاہرہ۔ بلغاریہ۔ یوگوسلاویہ۔ ترکی۔ فلسطین۔ اور عراق وغیرہ تمام ملکوں کا دورہ کیا ہے۔ میں نے ہر جگہ ایک سوال کیا اور وہ یہ تھا کہ جرمنی جیت گیا تو یوروپ کا کیا حال ہوگا۔ مجھے تقریباً ہر جگہ یکساں جواب ملا۔ ان میں سے دو ملکوں نے جنمیں ایک تو اب جرمنی سے مل گیا ہے اور دوسرے ترکی کو ڈر ہے کہ جرمنی اس پر چڑھائی کریگا۔ ایک ہی جواب ملا اور وہ یہ تھا کہ ہٹلر یوروپ کو اپنا ایک مضبوط قلعہ بنالے گا۔ اور امریکہ کے مال کی ناکہ بندی کردیگا۔ امریکہ پر جرمنی نے ابھی تک حملہ کی دھمکی اس لئے نہیں دی کہ وہ اسکو فائدہ مند نہیں سمجھتا۔ اسکی کوشش یہ ہے کہ امریکہ کا مال کسی طرح برطانیہ نہ پہونچنے پائے۔ امریکہ نے امداد کے بارے میں جو قانون پاس کیا ہے ان میں دو باتیں ایسی ہیں جنکو ہٹلر

ہ زبردست تیاریاں ہورہی ہیں جسمیں تقریباً تمام مشہور شعراء کرام نے دعوت شرکت قبول فرمالی ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ مشاعرہ ہر لحاظ سے آپ اپنی نظیر ہوگا۔

مندرجہ ذیل حضرات نے شریک مشاعرہ ہونے کا وعدہ فرمالیا ہے:۔

مولانا حسرت موہانی۔ جناب جگر مرادآبادی جناب آرزو لکھنوی۔ جناب حفیظ جالندہری۔ جناب سیماب اکبرآبادی۔ جناب ناطق لکھنوی۔ جناب نوح ناروی جناب تاجور نجیب آبادی۔ جناب بسمل شاہجہانپوری۔ جناب ہر القادری۔ جناب کیفی دہلوی۔ جناب فراق گورکھپوری۔ جناب احسان دانش۔ جناب بہزاد لکھنوی۔ جناب فخر شیرانی۔ جناب عاصی الہ آبادی جناب ساحر دہلوی۔ جناب فوق علیگ۔ جناب صفا لکھنوی۔ جناب آسی لکھنوی۔ جناب سراج لکھنوی جناب قدر لکھنوی جناب یمین سلونوی۔ جناب شوکت تھانوی۔ جناب جگر بارہ بنکوی۔ جناب فطرت واسطی جناب سعید شاہجہانپوری

آئینہ کانپور

الالیس ہارسمین میموریل کا افتتاح

۲۵ مارچ کو ایک نہایت شاندار شامیانے کے نیچے یورپین اور ہندوستانی معززین شہر کے غیر معمولی اجتماع میں الالیس ہارسمین میموریل اینڈ لیڈی ڈیفرن اسپتال (زنانہ اسپتال) کا افتتاح لیڈی ہیلٹ نے کیا۔ سر ہنری ہارسمین نے اپنی مختصر تقریر میں ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی ہیلٹ کا شکریہ ادا کیا اور لیڈی ہیلٹ کو افتتاحی رسم ادا کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ:۔

ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا آپ نے اس اسپتال کا سنگ بنیاد رکھکر کانپور کی عزت افزائی کی تھی اور آپ دوبارہ تشریف لاکر ہم لوگوں کی عزت افزائی کی ہے جس کے لئے میں نہ صرف اپنے بھائی بلکہ اسپتال کمیٹی اور اہل کانپور کی طرف سے ہز اکسیلنسی گورنر اور آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے اسپتال کی مختصر تاریخ بیان کی اور اس کے سامان عمارت اور آراستگی کا تذکرہ کرتے ہوئے اہل کانپور سے اس کی امداد کے لئے اپیل کی۔

لیڈی ہیلٹ نے الالیس ہارسمین میموریل اور لیڈی ڈیفرن اسپتال (زنانہ اسپتال) کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

سر ہنری اور مسٹر البرٹ ہارسمین نے اپنے عظیم الشان اور شاہانہ فیاضی کی جو عملی مثالیں پیش کی ہیں وہ اس صوبہ میں آپ اپنی مثال ہے ابھی صرف تین سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا ہوگا کہ آپ نے شاندار اسلا ہارسمین میموریل اسپتال کا افتتاح کرایا تھا جسمیں تقریباً ۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا) اب میں جس شاندار اسپتال کا افتتاح کررہی ہوں یہ آپ کی فیاضی کی اور پبلک اسپرٹ کی دوسری مثال ہے۔ مسز ایلاس ہارسمین جن کے نام پر یہ اسپتال موسوم کیا گیا ہے اگر آج اسوقت یہاں موجود ہوتیں تو وہ ایک ممتاز عورت ہوتیں"۔

اسپتال کی تفصیلات کے ذکر کے درمیان میں آپ نے بتلایا کہ پرانے اسپتال میں صرف ۵۲ مریضوں کے لئے جگہ تھی لیکن نئے اسپتال میں ۱۰۲ مریضوں کے لئے انتظام کیا گیا ہے جسمیں غریب طبقہ متوسط طبقہ اور اعلیٰ طبقہ سب کے لئے گنجائش نکالی گئی ہے اور علاوہ اس کے کچھ کمرے ایسے بھی ہیں جوکہ پرائیوٹ وارڈس کے نام سے موسوم ہیں اسی اسپتال پر ۳ لاکھ ۲۴ ہزار روپے کی لاگت آئی ہے۔ آپ نے سریمتی چمپا دیوی۔ ستالال اگروال ٹرسٹ کا بھی شکریہ ادا کیا جنھوں نے اپنی تیار شدہ عمارت کو دوسری جگہ بنانے کی اجازت دیدی (جس کے لئے ۲۲ ہزار روپے رکھا گیا ہے)

آپ نے میونسپل بورڈ سے امداد میں اضافہ کرنے کی اپیل کی اور شہر کے دوسرے معززین سے سر ہنری اور مسٹر البرٹ ہارسمین کی فیاضی کی مثال کی تقلید کی درخواست کی اور آخر میں فرمایا کہ

مجھکو ایلاس ہارسمین میموریل اور ڈفرن اسپتال کے افتتاح کرنے میں بہت بڑی خوشی محسوس ہورہی ہے۔ افتتاحی رسم ادا ہونے کے بعد ہز اکسیلنسی سر مرس ہیلٹ گورنر اور لیڈی ہیلٹ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سر ہنری و مسٹر البرٹ ہارسمین اور کمیٹی کے ممبران کے ساتھ اسپتال کا معائنہ فرمایا اور اسی دوران میں مہمانوں کی خاطر و مدارات کی گئی۔

وار ویک

۲۳ مارچ کو مسٹر ایل پی ہنکاکس مجسٹریٹ کانپور کی صدارت میں کوئنس پارک میں ایک پبلک جلسہ ہوا جسمیں مختلف جماعتوں نے کثرت کے ساتھ شرکت کی۔

ہز اکسیلنسی گورنر اور سر جوالا پرشاد سریواستوا کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے صدر نے فرمایا کہ اس کو اس اعلان کرنے میں بڑی مسرت ہے کہ امداد جنگ کے معاملہ میں کانپور تمام صوبہ سے آگے ہے اسوقت تک ۱۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کانپور نے دیا ہے۔ ڈیفنس سارٹیفکیٹ اور بانڈ میں تقریباً ۴۴ لاکھ روپیہ آیا ہے۔ آپ نے آخر میں اہل شہر سے مزید امداد جنگ کی اپیل کی۔

سر گیبون جونس مسٹر آر۔ منز۔ مسٹر ایچ۔ جی مصرا۔ نواب سید خاقان حسین۔ ملک شریف الدین اور صوبیدار عبداللہ خاں نے بھی تقریریں کیں۔ اور سب نے اپنی اپنی تقریروں میں یہ کہا کہ ہر ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ وہ دل وجان سے اس جنگ میں امداد کرے۔ کیونکہ یہ جنگ آزادی کی جنگ ہے۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل حضرات کو گورنر صاحب کی سند دی گئیں:۔

مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا۔ بی۔ بی سریواستوا۔ لالہ لکشمی پت سنگھانیہ۔ بی۔ کے بنرجی۔ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم۔ اے۔ ہون۔ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا۔ رائے بہادر کشن لال گپتا۔ نواب سید خاقان حسین۔ نواب نواب علی خاں۔ اوما شنکر مہروترا۔ حاجی محمد حمزہ۔ گوری پرشاد کیور۔ شیخ محمد نذیر۔ شیخ وجیہہ احمد۔ پیارے لال کپّار۔ چودھری موتی لال۔ رحمادین۔ چودھری دولت رام سنگھ ٹھاکر برہما سنگھ۔ صوبیدار ایشوری پرشاد۔ برج بہاری ٹنڈن۔ رائے بہادر لالہ بھگوان داس۔ لعبدر سنگھ۔ پنڈت امرناتھ۔ ٹھاکر نین سنگھ۔ کنور بہادر مختار وغیرہ

فوجی مظاہرے

۲۵ مارچ ۵ بجے شام کو نیو پولو گراؤنڈ میں ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی ہیلٹ کی موجودگی میں پبلک کے سامنے بہت سے فوجی مظاہرے کئے گئے جسکو پبلک نے بہت پسند کیا اسکے لئے معززین شہر کو مدعو کیا گیا اور عام پبلک کو بھی آنے کی اجازت دیگئی تھی۔ چنانچہ بہت کافی لوگوں نے فوجی مظاہروں کو دیکھا جو اہل شہر کے لئے بالکل نئی بات تھی۔

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کی سب کمیٹیوں کے ممبران کا دوبارہ الکشن ۲۶ مارچ کو ہوا ہے۔

سرکاری اعلان

کانپور پولیس کی لاؤڈ اسپیکر کار کے ذریعہ اس مضمون کا اعلان کیا گیا کہ جو لوگ ستیہ گرہیوں کو کسی طرح بھی امداد دیں گے وہ بھی قانون حفاظت ہند کے ماتحت مجرم سمجھے جائینگے۔ اور ان پر بھی قانونی کارروائی کی جائیگی۔

ڈاکٹر داس آنجہانی

کانپور کے مشہور ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایم داس کا انتقال ہوگیا ہے آپ ایک مشہور اور ماہر فن ہومیو پیتھ ڈاکٹر سمجھے جاتے تھے۔

مسلم نیشنل گارڈ

۳۰ مارچ ۲½ بجے دوپہر کو پھول باغ میں مسلم نیشنل گارڈ کی طرف سے ایک عظیم الشان مظاہرہ کا انتظام کیا گیا ہے جسمیں نیشنل گارڈ کے قواعد پریڈ کے علاوہ مسلم اکھاڑوں کے فنون سپہ گری بنوٹ۔ ڈوروں جمیوں کی نمائش ہوگی۔ ہر قسم کے کھیل اور فن کے لئے علیحدہ علیحدہ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات کامیاب اشخاص کو مسٹر محمد علی جناح خود اپنے ہاتھ سے دیں گے۔

مسلم اسٹوڈنٹ

۳۰ مارچ کو سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں مسٹر محمد نعمان ڈپٹی پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی صدارت میں پہلی کانفرنس کانپور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی ہوگی جسمیں محمد علی جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے شرکت کا وعدہ فرماکر اسٹوڈنٹ کو اڈریس دینا بھی منظور فرالیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس جلاس میں نوابزادہ لیاقت علی خاں، راجہ صاحب آف محمود آباد۔ چودھری خلیق الزمان۔ بیگم وسیم اور بیگم حبیب اللہ اور بیگم اعزاز رسول وغیرہ کے شریک ہونے کی امید کیجاتی ہے

یوپی کرانہ سیوا سمتی

۲۷ مارچ ۵ بجے شام کو گنگا ایڈورڈ میموریل ہال پھول باغ میں یوپی کرانہ سیوا سمتی [illegible] جلسہ میں رائے بہادر کرشن لال گپتا [illegible] سکریٹری یوپی کرانہ سیوا سمتی نے ہز [illegible] ہیلٹ گورنر صوبہ کی خدمت میں ایک [illegible] جسکا جواب گورنر صاحب نے دیا اور اپنے [illegible] ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے۔

اتحاد کمیٹی کی اپیل

ٹھاکر جے [illegible] اتحاد کمیٹی نے ایک اپیل شایع کی ہے جسمیں وہ [illegible] ۲۹ مارچ کو کانپور میں مسٹر محمد [illegible] آل انڈیا مسلم لیگ آرہے ہیں لہذا [illegible] سے عرض ہے کہ وہ اپنے دلوں سے اس [illegible] کو مسٹر جناح کے پولٹیکل خیالات [illegible] سے وہ ہم سب کے بھائی ہیں۔ لہذا [illegible] مسلمانوں کو پوری طرح سے مسٹر جناح [illegible]

یورپین ایسوسی ایشن

یورپین [illegible] سالانہ جلسہ مسٹر ایچ۔ اے۔ ولکنسن [illegible] پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن کی صدارت [illegible] سنہ ۱۹۴۰ء کے حسابات وغیرہ منظور [illegible]

اسکاؤٹ ریلے

۲۶ مارچ [illegible] ہاؤس میں تقریب [illegible] نے مسٹر ایل پی ہنکاکس پریسیڈنٹ [illegible] پروفیسر ایس لال حسین ڈسٹرکٹ [illegible] موجودگی میں ہز اکسیلنسی سر مرس [illegible] کانپور تشریف لانے کے اعزاز میں [illegible] کیا جسمیں یہ دکھایا گیا کہ اسکاؤٹ کس طرح [illegible] سے زخمیوں کی مدد کرسکتے ہیں گورنر [illegible]

چیلڈرن ایسوسی ایشن

۳۰ [illegible] کے کمپاؤنڈ میں کانپور چیلڈرن ایسوسی [illegible] ایکزیبیشن ہونگے جنہیں لالہ کیلاش پت [illegible] تقسیم فرمائیں گے۔

گرفتاریاں

۲۶ مارچ کی رات کو [illegible] پریسیڈنٹ مسٹر [illegible] کو خلاف قانون تقریر کرنے کے الزام [illegible] ہند کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا ہے۔

مسٹر رام سنگھ کانگریس قومی سیوا دل [illegible] مسٹر رام ناتھ ٹنڈن کو پولیس نے ۲۷ مارچ [illegible] قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار [illegible]

ہڑتال

اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۹ مارچ کو مسٹر [illegible] پریسیڈنٹ اسٹوڈنٹ [illegible] کے سلسلہ میں شہر میں ہڑتال کی جائیگی [illegible] ہال میں جلسہ ہوگا۔

مسٹر جناح کی تشریف آوری

ٹرین سے مسٹر محمد علی جناح پریسیڈنٹ آل [illegible] کانپور تشریف لارہے ہیں۔ کانپور کے مسلمان [illegible] استقبال کی شاندار اور شاہانہ تیاریاں کر [illegible] راستوں سے مسٹر جناح گذریں گے وہاں [illegible] خوب سجانے کی کوشش کی جارہی ہے [illegible] بنائے جارہے ہیں۔ پھول باغ میں شاندار [illegible] جارہا ہے۔

۳۰ مارچ ۹ بجے صبح کو اسی پنڈال میں ایک [illegible] جسمیں مسٹر جناح تقریر فرمائیں گے۔

شام کو پھول باغ میں ایک ایٹ ہوم [illegible] اس جلسہ میں راجہ صاحب محمود آباد۔ نواب [illegible] علی خاں۔ نواب محمد اسمٰعیل۔ چودھری خلیق [illegible] بیگم صاحبہ اعزاز رسول۔ بیگم صاحبہ حبیب اللہ [illegible] کے شریک ہونے کی امید کی جاتی ہے [illegible]

مسٹر جناح کو اڈریس

کانپور میونسپل بورڈ [illegible] ۳۱ مارچ [illegible] ہال میں اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے [illegible] بجے صبح کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں مسٹر محمد علی [illegible] آل انڈیا مسلم لیگ کو اڈریس دیئے جائیں [illegible]

ایٹ ہوم

لا ایسوسی ایشن ایس۔ ڈی [illegible] سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں [illegible] ۵ بجے شام کو ایٹ ہوم ہوگا۔

آل انڈیا مشاعرہ

پلازا ہال میں [illegible] ۱۹ اور ۲۰ اپریل [illegible] انڈیا مشاعرہ ہورہا ہے اس کے انتظامات کی [illegible]

سبد گل

یورپ کی اس قیامت خیز جنگ کے باوجود یورپ والے بدستور اپنی بے فکریوں میں مبتلا ہیں۔ دنیا اگر جنگ کی آگ میں جھلس جاتی ہے ان کو پروا نہیں۔ چنانچہ اسپین سے نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ وہاں عورتوں نے پھر مادرزاد برہنہ پھرنے کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ انکا کہنا یہ ہے کہ جب ڈھور اور ڈنگروں کو برہنہ پھرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان کو جو اشرف المخلوقات ہے یہ پیدائشی حق نہ دیا جائے۔

حکومت اسپین اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے کہ وہ عورتوں کو سر بازار برہنہ پھرنے دے اور یہ حکومت اسپین کا اسپین کی خوبصورت عورتوں پر اتنا بڑا ظلم ہے جسے یہ برداشت نہ کر سکیں چنانچہ ایک اطلاع ہے کہ "برہنگی" کے حقوق حاصل کرنے کے لئے دو تین مہینے ہوئے اسپین کی سو ڈیڑھ سو مادرزاد برہنہ عورتوں کا جلوس میڈرڈ کے بازاروں سے نکالا جسے وہاں کی پولیس نے ٹھنڈے پانی کی مار سے منتشر کر دیا۔

وہ نظارہ بھی کسقدر دلکش ہوگا جب سو ڈیڑھ سو کے قریب حسین و جمیل نوعمر لڑکیاں مادرزاد برہنہ میڈرڈ کے بازاروں سے گزر رہی ہونگی۔ اور ان کے باپ [illegible] اس حبارت پر دل ہی دل میں مسکرا رہے ہوں گے اور سب سے دلچسپ منظر وہ ہوگا جب ٹھنڈے پانی کی دھاران کے بلوریں جسم پر پڑ رہی ہوگی [illegible] سے ادھر بھاگ رہی ہونگی جب یورپ کی تہذیب اور انسانیت اس حد تک ترقی کر جائے تو وہاں جنگ تو کیا اگر قیامت بھی برپا ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں۔

ڈاکٹر گوئبلز پروپیگنڈا افسر حکومت جرمنی کا اخبار صرف مضامین ہی کے لحاظ سے دلچسپ نہیں ہوتا بلکہ مضامین سے کہیں زیادہ اس اخبار کے اشتہارات دلکش ہوتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ڈاکٹر گوئبلز کے اخبار میں "خوبصورت لڑکیوں کی ضرورت" کے عنوان سے جو اشتہار شائع ہوا ہے اس کی عبارت یاران نکتہ داں کے لئے بڑی ہی پر معنی ہے۔ اشتہار کی عبارت ملاحظہ ہو۔

"حکومت جرمنی کے لئے ایسی جوان اور خوبصورت لڑکیوں کی ضرورت ہے جو حسین ہونے کے ساتھ ساتھ شوخ بھی ہوں۔ ان لڑکیوں کو حکومت جرمنی قومی اور ملکی ضرورت کے لئے استعمال میں لائیگی"۔

ہم حیران ہیں کہ آخر وہ کونسی قومی اور ملکی ضرورت ہے جس کے لئے خوبصورت اور شوخ لڑکیوں کو استعمال کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ ڈاکٹر گوئبلز کی بڑی مہربانی ہوگی اگر وہ ان لڑکیوں کا محل استعمال۔ اور طریق استعمال کی تفصیل بھی شائع فرما دیتے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جاتا کہ جرمن ماہرین جنگ نے کونسا جدید طریق جنگ دریافت فرمایا ہے جس کے لئے ۶ فٹ کے سپاہیوں کے بجائے نازک اندام سیمتن اور کافر ادا مہ جبینوں کی ضرورت پیش آرہی ہے۔

اسپین لڑائی میں ناطرفدار رہے گا

میڈرڈ ۲۳ مارچ۔ کل سرکاری طور پر یہ واضح کر دیا گیا کہ اسپین موجودہ لڑائی میں ناطرفدار رہے گا پروپیگنڈا کرنے والے وزارت کے چھوٹے وزیر سالیلور آنیٹو ٹاورس نے بتلایا کہ ہماری جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ ہمیں بڑے زبردست موکہ کا سامنا ہے۔ ہم بے ہتھیار یا بے خبر نہیں رہ سکتے۔

ادب لطیف

بلبل کا نغمہ

بلبل نے اپنے نغمہ کو بڑے سوز و گداز کیساتھ چھیڑا وہ کسقدر لطیف جذبات کا حامل تھا۔
دو فرشتے آسمان سے اترتے ہوئے دکھائی دیئے فضا میں نور کی لہریں موجیں لینے لگیں۔
ایک فرشتے کے ہاتھ میں بلور کا ایک خوبصورت ظرف تھا۔
بلبل کا نغمہ ہوا میں منتشر ہونا چاہتا تھا۔ لیکن فرشتوں نے آگے بڑھ کر اس نغمہ کو اپنے بلوریں ظرف میں مقید کر لیا۔
اور عرش بریں کی طرف پرواز کر گئے۔
وہاں دنیا کا یہ قیمتی تحفہ "ابدی نور" کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔
معاً بلوریں ظرف ٹکڑے ہو کر فضا میں منتشر ہو جاتا ہے۔ اور بلبل کا نغمہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے "ابدی نور" میں جذب ہو جاتا ہے۔
یہ ہے بلبل کے نغمہ کی داستان۔

ص لئے مجبور ہیں۔
مکھیاں اپنے حملہ آور کو قتل کرتی ہیں اور جب وہ اس کی لاش باہر نہیں پھینک سکتیں تو موم کی گھری جما کر لاش کو چھتہ کے اندر ہی دفن کر دیتی ہیں جھینگر یا اور کوئی بڑا کیڑا جو ڈاکہ ڈالنے جاتا ہے اس کے لئے موم کی قبر تیار ہوتی ہے۔
شہد کے بڑے چھتوں کے اندر ایسی موم کی قبریں اکثر ملتی ہیں۔ مکھیوں میں جو ایک قسم کا تیزاب پایا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جھینگر کی لاش سڑتی نہیں ہے اور عرصہ تک اپنی مومی قبر کے اندر اسی طرح محفوظ رہتی ہے جس طرح مصر میں لاشیں ممیوں کی صورت میں محفوظ رہتی ہیں۔

طہران تبریز ریلوے

طہران تبریز ریلوے لائن کو متعدد حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جنمیں سے ۴ مکمل ہو چکے ہیں۔ پانچواں اور چھٹا حصہ سلطانیہ اسٹیشن تک پہنچ گیا ہے اور ساتواں اور آٹھواں بھی جو زنجان تک ہوتا ہے مکمل ہو گیا ہے اور دوسرے حصوں کی تعمیر بھی تسلی بخش طریق پر جاری ہے۔
لائن پر سیمن بسگنل۔ اور دوسری ضروری چیزیں مہیا کی جا رہی ہیں۔ دس بڑے پل اور ۸۰ پلیاں بنائی جا رہی ہیں۔
اس ریلوے لائن کی تین شاخیں بھی قائم کی جا رہی ہیں جو مشہد آذربائیجان اور یزد کو طہران سے ملا دینگی۔ "گرمسار مشہد سیکشن" جو ۶ سو کلو میٹر لمبی ہے مکمل ہو چکی ہے۔

افغانستان

افغانستان کے صوبہ فرح کی حکومت نے کھیلوں اور ورزشوں کے بارے میں سپاہیوں کی دلچسپی بڑھانے کی غرض سے فرح میں ایک کھیل کا میدان تیار کیا ہے جو ہرات کے جنوب میں ۱۷۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں سپاہی ہمیشہ کھیلوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔

افغانستان میں اونی کپڑوں کا کارخانہ

معلوم ہوا ہے کہ وزارت اقتصاد ملی افغانستان نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ افغانی یعنی بتیس لاکھ روپے سے اونی کپڑوں کا ایک کارخانہ قائم کرنے کا انتظام کیا ہے۔
حصہ دار بننے والوں کا ایک جلسہ حال میں وزیر اقتصادی کے سکریٹری کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں اہم تفصیلات پر بحث کی گئی۔

عالم نسواں

عورت اور حسن سیرت

ہندوستان کی عورتوں میں یورپ اور امریکہ کی عورتوں کی دیکھا دیکھی ظاہر پرستی کا جو جنون پیدا ہو رہا ہے۔ اس کا تریاق حسن سیرت ہے۔ ہر ذیل کے کارآمد مضمون میں یہ بتایا گیا ہے کہ حسن سیرت کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے۔

عام طور پر طبقہ نسواں میں یہ خیال کیا جانے لگا ہے کہ عورت کے پاس حسن صورت ہی کشش کے قابل چیز ہے حالانکہ حسن سیرت یعنی کیرکٹر یا عادات کی خوبصورتی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے اس سے بھی زیادہ اور اہم ضروری ہے۔ یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ وہ کون کون سی خوبیاں ہیں جو ایک عورت میں سیرت کا حسن بڑھاتی ہیں۔
سب سے پہلی خوبی یہ ہے کہ عورت میں فہم و ذکاوت کا اتنا مادہ ہو کہ وہ خود کو مرد کی ذہنیت کے لئے وبال یا بار بننے سے باز رکھے۔ بہت سی عورتوں کو یہ قیمتی راز معلوم نہیں ہوتا کہ جو عورتیں ہر وقت مردوں سے مطالبات کرتی رہتی ہیں وہ ان کے جذبہ شوق کو سرد کر دیتی ہیں۔ مطالبات سے کیا مراد ہیں؟ یہی کہ وہ مردوں سے ہر وقت یہ توقع رکھتی ہیں کہ وہ انہیں تحفے تحائف دیتے رہیں اور ان پر روپیہ پانی کی مانند بہاتے رہیں۔ ان کی سیر و تفریح پر غیر ضروری طور پر زیادہ روپیہ صرف کریں یا کم سے کم ہر وقت ان کی تعریف میں رطب اللسان رہیں۔ اور انھیں لاڈ پیار کے جھولے میں جھلائیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ایک صحیح خاوند کسی حالت میں بھی اپنی شریک زندگی سے باہر نہیں ہوتا۔ مگر مطالبات کی زیادتی اسے درماندہ وافسردہ بنا دیتی ہے۔ ایک مرد کو عورت کی طرف سے تین باتوں کا خوف لگا رہتا ہے۔ ایک تو وہ اس سے ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں عورت میری مرضی کے بغیر مجھے کسی پھندے میں پھانس کر کوئی کام نہ کرے۔ دوسرے اسے اس بات سے بڑی کوفت ہوتی ہے کہ عورت ہر وقت اپنے ہی بارے میں گفتگو کرتی رہتی ہے بعض عورتوں میں یہ بڑا عیب ہوتا ہے کہ وہ [illegible] سے اپنی ذات، اپنے خیالات اور اپنے رشتہ داروں وغیرہ ہی کا تذکرہ کرتی رہتی ہیں ان کی اس عادت [illegible] کا جی اکتا جاتا ہے کیونکہ وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کی شریک حیات اسکی زندگی اور اس کی ذات میں بھی گہری دلچسپی لے۔
تیسرے مرد اس عورت سے بہت خوف کھاتا ہے جو اس سے صرف اس کے مال و دولت کے لئے محبت کرے۔ جوں جوں زمانے کے اخلاق کا معیار گرتا جا رہا ہے۔ خود غرضی لالچ ہوس اور زر پرستی بڑھتی جا رہی ہے لامحالہ یہ جراثیم نسوانی ذہنیت میں بھی سرایت کرتے جا رہے ہیں۔ بعض عورتیں زمانے کی اس گراوٹ سے اثر لیکر مردوں کو حصول عیش کا ذریعہ سمجھنے لگی ہیں۔ صحیح قسم کا مرد اس نسوانی ذہنیت سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔
ان قابل اعتراض عادات کی مذمت کرنے سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ عورت کو مرد کی ذہنیت پر اتنا ہلکا بار ڈالنا چاہئے گویا وہ اس کی ہتھیلی پر چنبیلی کا ایک پھول ہے۔ جس میں بوجھ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر خوشبو سے مشام جاں کو معطر کر دیتا ہے۔
عورت کی محبوبیت کا راز ایک اور چیز میں بھی پوشیدہ ہے۔ عورت مرد کی زندگی پر بڑا گہرا اثر ڈالتی ہے۔ سچ پوچھو تو مرد کی شریک حیات کے ہاتھوں میں اس کی زندگی کی کنجیاں ہوتی ہیں۔ اگر وہ چاہے تو اس پر زندگی کے خزانوں کے دروازے کھول دے۔ عورت یہ خزانے کس طرح کھول سکتی ہے؟ اسے چاہئے کہ اپنے خاوند کی زندگی کو قریب سے دیکھے اور تجسس کی نظروں سے اس کی زندگی کے مختلف گوشوں کو ٹٹول کر یہ معلوم کرے کہ اس کے رفیق زندگی میں ایسی

باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳

بچوں کی دنیا

شہد کا چھتہ

[illegible] پرانی عمارتوں میں شہد کے بہت بڑے بڑے [illegible] نظر آتے ہیں۔ مکھیاں جو شہد جمع کرتی ہیں۔ بڑی خوفناک ہوتی ہیں۔ انکے ڈنک بہت تیز زہر ہوتا ہے اگر کوئی شخص انکے چھتوں پر حملہ کرے تو اس کو ڈنک مار کر سخت تکلیف پہونچاتی ہیں۔
انسان کو شہد کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنی تمام قابلیتوں کے باوجود خود شہد نہیں بنا سکتا ہے۔ اس لئے وہ مجبور ہوتا ہے کہ ننھی ننھی مکھیوں کی محنت سے فائدہ اٹھائے اور ان کے چھتوں سے شہد جمع کرے۔ شہد کے چھتوں سے توڑنا بہت خطرناک ہے۔ اگر کوئی ناواقف شخص شہد جمع کرنا چاہے یا وہ بے احتیاطی سے کام لے تو حملہ آور مکھیوں کے ڈنک سے بعض اوقات اس کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔
ولایت میں شہد جمع کرنے کے لئے اکثر لوگ مکھیاں پالتے ہیں اور اس کے لئے خاص محنت اور قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہندوستان میں مکھیاں پالنے کا رواج بہت کم ہے اور یہ کام ہے بھی بہت مشکل۔
اگر قریب سے شہد کے چھتوں کو دیکھا جائے تو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ ننھی ننھی مکھیاں کسقدر ذہین ہوتی ہیں۔ چھتے کے خانے بالکل پیمایش کے مطابق ہوتے ہیں۔ کوئی خانہ چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔ سب برابر ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکھیاں پوری انجینیر اور سیر ہیں۔ اگر کسی چھتے کا کوئی خانہ ٹوٹ جائے تو مکھیاں اس کو فوراً درست کر لیتی ہیں۔ چھتوں کے اندر صفائی کا اسقدر خیال رکھا جاتا ہے کہ اگر انسان اپنی سڑکوں اور مکانوں پر اس کی نصف صفائی بھی رکھ سکے تو تمام بیماریاں دور ہو جائیں۔ چھتے کے اندر جب کوئی مکھی مر جاتی ہے تو اسکو دوسری مکھیاں اٹھا کر چھتے سے باہر پھینک دیتی ہیں۔
انسان کے علاوہ بعض ایسے کیڑے مکوڑے بھی ہیں جو شہد کے چھتوں پر حملہ کرتے رہتے ہیں تتنگے اور جھینگر بھی شہد کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور جب کبھی انھیں شہد کے کسی قدرتی ذخیرہ کا پتہ مل جاتا ہے تو یہ فوراً وہاں ڈاکہ ڈالنے کے لئے پہونچ جاتے ہیں۔ جھینگر اپنی پیدایش کے وقت سے ایک خاص قسم کی آواز نکال سکتا ہے۔ اسکی آواز بعض اوقات ملکہ مکھی سے ملتی ہے۔ اسی آواز کی وجہ سے شہد کے چھتے کی مکھیوں کو دھوکہ ہو جاتا ہے اور چھتے کے اندر گھسکر شہد چاٹنا شروع کر دیتا ہے لیکن جس طرح سب انسانوں کا مزاج یکساں نہیں ہوتا اسیطرح مکھیاں بھی مختلف مزاج کی ہوتی ہیں۔ بعض نیک اور بعض غضبناک جب جھینگر کی لوٹ مار زیادہ بڑھ جاتی ہے تو مکھیاں گھبراتی ہیں اور غضبناک مکھیاں ڈنک مار کر اس ڈاکو کو ہلاک کر دیتی ہیں۔
جھینگر کو ہلاک کرنے کے بعد شہد کی مکھیوں کو یہ فکر پیدا ہو جاتی ہے کہ جھینگر کی لاش کو کیا کیا جائے۔ چھتوں کے اندر صفائی کا بہت لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اگر لاش کو چھتے کے اندر رہنے دیں تو اس کے سڑنے سے گندگی پیدا ہوگی۔ مکھیوں میں اتنی طاقت بھی نہیں ہوتی ہے کہ وہ جھینگر کی لاش کو کھینچکر چھتے سے باہر پھینکدیں۔ اسطرح بیچاری مکھیاں بہت گھبراتی ہیں۔ اگر ان کے منہ میں زبان ہو تو کسی عدالت میں جاکر ڈپٹی کمشنر سے فریاد کریں کہ حضور ہمارے گھروں میں جھینگر ڈاکہ ڈالنے آتا ہے اسکو سخت سزا دی جائے۔ یا اس سے نیک چلنی کے مچلکے لئے جائیں لیکن بھلا عدالت میں وہ کہاں جا سکتی ہیں لہذا وہ قانون کو خود اپنے ہاتھ میں لینے کے

پردۂ فلم

[illegible] بوس کی تصاویر

[illegible] مبقر کے قلم سے

دیوکی بو[س] [illegible] بلاشبہ ایک ہوشیار ڈائرکٹر ہے لیکن اس کی تصاویر کو اب وہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی جو اس سے قبل کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ حالانکہ ہونا چاہئے تھا کہ جوں جوں دیوکی بوس کا تجربہ بڑھتا اس کی تصاویر زیادہ کامیاب ہوتیں۔ دیوکی بوس کی تصاویر کی اس غیر ہردلعزیزی کو دیکھتے ہوئے سوچنا یہ ہے کہ اب دیوکی بوس میں کونسی کمی ہو گئی ہے کہ اس کی تصاویر میں پہلی سی کشش نہیں رہی۔
دیوکی بوس کی تصاویر کی ناکامی کے سلسلہ میں نقادان فن کی رائے ہے کہ دیوکی بوس کی ناکامی کا بڑا باعث یہ ہے کہ اس ہوشیار ڈائرکٹر نے تصاویر کی ڈائرکشن کے ساتھ ساتھ فسانہ نگاری کو بھی اپنے ذمے لے لیا ہے۔ حالانکہ فسانہ نگاری ڈائرکشن سے بالکل مختلف چیز ہے۔
جس طرح ایک فسانہ نگار کے لئے یہ دشوار ہے کہ وہ فسانہ نگاری کے ساتھ ساتھ تصاویر کا ڈائرکشن بھی شروع کر دے۔ بالکل اسی طرح ایک ڈائرکٹر کے لئے یہ چیز تقریباً ناممکن ہے کہ وہ فسانہ نگاری میں بھی کسی اچھے فسانہ نگار اور مکالمہ نویس کا مقابلہ کر سکے۔
ہندوستان کی بدقسمتی سے ہندوستان میں فلمی ڈائرکٹروں کو فسانہ نگاری کا مرض عام ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کیونکہ یہ ڈائرکٹر افسانہ لکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس لئے انکی تصاویر عموماً ناکام ثابت ہوتی ہیں۔
فسانہ نگاری اپنی جگہ ایک مستقل فن ہے۔ ایک ڈائرکٹر کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ کسی ادیب کے لئے بھی یہ ناممکن ہے کہ وہ اچھے افسانہ لکھ سکے افسانہ نگاری کے متعلق افسانہ کے نقادوں کی رائے ہے کہ جس طرح شاعر بنایا نہیں کرتا بلکہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح فسانہ نگار بھی بنایا نہیں جاتا بلکہ وہ قدرتی طور پر فسانہ نگاری کی نعمت سے مالا مال ہوتا ہے۔
فسانہ نگار صرف وہ شخص ہوا کرتا ہے۔ جو بچپن سے دنیا کی ہر چیز کا مشاہدہ کرنے کا عادی ہو اور جس نے انسانی فطرت کو اچھی طرح سے پڑھ لیا ہو اور جو بچہ سے لے کر بوڑھے تک کے جذبات کو اور فقیر سے لے کر بادشاہ تک کے محسوسات کو اپنے اوپر طاری کر لینے کا ملکہ رکھتا ہو فسانہ نگار جب فسانہ لکھتا ہے تو اس طرح لکھتا ہے کہ وہ اپنے افسانہ میں گم ہو جاتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ افسانہ خود افسانہ نگار کو مجبور کرتا ہے کہ اسے دماغ سے کاغذ پر منتقل کر دیا جائے۔
وہ لوگ کبھی افسانہ نہیں لکھ سکتے جو افسانوں کی پوس ٹھانسنے کے عادی ہیں حقیقی افسانہ خود افسانہ بنتا چلا جاتا ہے۔ لکھنے والے کو سوچنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی لکھنے والا تو محض افسانہ کی رو میں بہتا چلا چلا جاتا ہے۔
افسانہ کی مندرجہ بالا خصوصیات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ افسانہ کسقدر دشوار فن ہے لیکن ہندوستان کے ڈائرکٹر افسانہ کو ایک مذاق سمجھتے ہوئے خود ہی فسانہ نگاری شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکی تصاویر سو فیصدی ناکام ثابت ہوتی ہیں۔
دیوکی بوس اور ہندوستان کے دوسرے ڈائرکٹروں سے ہماری گذارش ہے کہ وہ فن فسانہ نگاری پر رحم کریں۔ کیونکہ فن افسانہ نگاری ڈائرکشن سے بالکل مختلف چیز ہے۔

مسٹر روز ولٹ

نیویارک ۲۳ مارچ، خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر روز ولٹ صدر جمہوریہ امریکہ آئندہ ایسٹر کے دنوں میں ٹوکو آف دی ند مسٹر گورنر جزیرہ بہاماس سے ملاقات کریں گے مسٹر روز ولٹ ۳ ہفتہ کی تفریح کے [illegible]

اقوالِ زرّیں

فضائے عالم میں گہوارے بھی ہیں اور مقبرے بھی نئے ستارے اور نئی دنیائیں [illegible] ہو رہی ہیں اور پُرانی برباد ہو رہی ہیں۔

میں اس شخص کو اپنے دوستوں [illegible] جو بلا وجہ ایک چیونٹی پر پاؤں رکھ [illegible]

پیدائش کے اعتبار سے ہر شخص برابر ہے۔ عمل کے اعتبار سے انسان بڑا یا چھوٹا ہوتا ہے۔

نیند کیا ہے؟ چند گھنٹوں کی موت۔ موت کیا ہے؟ ہزار سال کی نیند۔ (فلیچر)

شوہر اور بیوی کی اکثر لڑائیاں غلط فہمی کے باعث ہوتی ہیں۔

ہم کل کے لئے آج ہی یادگار قایم کرتے ہیں

دنیا میں تین راہیں خطرناک ہیں۔ وقت کی راہ، محبت کی راہ، اور گھوڑ دوڑ کی راہ۔

دولت اس کی نہیں ہے جو حاصل کرتا ہے۔ بلکہ اسکی ہے جو اسے سلیقے سے خرچ کرتا ہے۔

موجِ تبسم

[illegible] سینہ: میرا شوہر، میری آنکھیں، میری باتیں، [illegible] چال ڈھال سب کچھ پسند کرتا ہے۔

[illegible] اور تم کیا پسند کرتی ہو؟

[illegible] صرف اس کی دولت۔

[illegible] خدا کرے [illegible] کی شام کو مجھ سے ملاقات کرے۔

ہوٹل کا ملازم: جناب کی معشوقہ کون ہے؟

مہمان: مجھے خود نہیں معلوم۔ میں تو آج ہی اس شہر میں آیا ہوں؟

ایک دوست: مستقبل کے متعلق میں بہت خوش فکر ہوں۔

دوسرا دوست: پھر تم پریشان کیوں معلوم ہوتے ہو؟

پہلا: اسلئے کہ مجھے یقین نہیں ہے کہ میری خوش فکری صحیح ہے یا غلط۔

سرکس کا منیجر: (تماشائیوں سے) لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔ اب بہترین تماشے کا وقت آگیا ہے یعنی یہ کہ سات قسم کے جانور ایک ہی پنجرے میں ایک ساتھ ہل جل کر رہتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آپ لوگ ذرا دیر سے تشریف لائے اب بھی سب جانور شیر کے پیٹ میں ہیں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں!

مزدوروں کی پہلی ہڑتال ۸۵ [illegible] قبل مسیح میں ہوئی تھی جبکہ مصر کے مزدوروں نے مصر کے ایک مشہور مینار کی تعمیر کے وقت لہسن کی کمی کی وجہ سے کام چھوڑ دیا تھا

ریشم کے ایک عام جوڑہ موزہ میں ریشم کا ۵۰ میل تک لمبا تار ہوتا ہے

اگر کوئی مکڑی زمین کے گرد جالا بنے اور اس دھاگے کو لپیٹ کر گولا سا بنا یا جائے تو اس کا وزن تقریباً ایک پونڈ ہوگا۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۲۱۳ مختلف مذہبی جماعتیں اور فرقے ہیں۔

جن ترازوؤں میں ہیرے جواہرات تولے جاتے ہیں وہ اس قدر نازک ہوتے ہیں کہ ایک پلک بھی گرنے سے پلڑا جھک جاتا ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کورنیل یونیورسٹی کے ماہر نباتات نے ایسی قسم کی گوبھی تیار کی ہے جس کا ذائقہ تو گوبھی کا سا ہوتا ہے لیکن اصل گوبھی کی سی خوشبو نہیں نکلتی۔

افسانہ

بے شرم

از محمد امین شر قیوری

ﷺ (٭) ﷺ

"ہر طوائف طوائف نہیں ہوتی۔ اور ہر شریف زادی شریف زادی نہیں ہوتی" یہ ہے وہ بلند موضوع جس کو ہندوستان کے نامور فسانہ نگار محمد امین شر قیوری نے ایک نہایت ہی دلکش افسانہ کی شکل میں پیش کیا ہے۔ یہ افسانہ اندھی آزادی کے ان پرستاروں کے لئے تازیانہ عبرت ہے جنہوں نے نسوانی طبقہ کو من مانی کارروائیاں کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا ہے۔

ﷺ (٭) ﷺ

پارکوں اور سیر گاہوں میں کسی خوبصورت چہرے پر نگاہوں کا خود بخود اُٹھ جانا کوئی تعجب کی بات نہیں سدھیر کی نظریں کبھی کتاب اور کبھی سامنے کی لان پر اٹھلاتی ہوئی کملا کا طواف کر رہی تھیں۔ رنگارنگ پھولوں کی خوشبو تھی یا کملا کی زلفوں کی مہکار۔ پارک لطیف خوشبو سے مہک رہا تھا۔ کملا ہلکے رنگ کی ساڑی میں ملبوس بالوں میں پھول لگائے ہوئے تھی۔ ساڑھی کا پلو ایک دلکش انداز کے ساتھ شانوں پر ڈھلک کر زمین کو چوم رہا تھا۔ اس کا نکھرا ستھرا چہرہ عجیب دلکشی لئے ہوئے تھا۔ جس پر حسن کی دوشیزگیاں بھی تھیں اور رعنائیاں بھی۔ وہ اسے کئی مرتبہ جلسوں اور دعوتوں میں دیکھ چکا تھا۔ کبھی سیٹھ گنگا دھر کے ساتھ یا کسی اور منچلے کی معیت میں، جانے آج اس کے لئے کملا میں کیا کشش تھی کہ نہایت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ اسکے عریاں گول گول شانے بلاؤز کی ابھری ہوئی جھالر میں اس طرح چمک رہے تھے۔ جیسے نیلگوں بادلوں میں بجلی کوندتی ہے۔ سفید شانوں کا ہلکی جنبش کے ساتھ تھرکنا۔ سدھیر کا دل دھڑک رہا تھا۔ ماتھے کی سرخ بندی مسکراتی ہوئی آنکھوں میں اس طرح چمک رہی تھی جیسے ستاروں کے جلو میں ماہتاب! سدھیر کی ایک لمحہ کیلئے آنکھیں چندھیا گئیں، تارے سے اڑتے ہوئے دکھائی دینے لگے دھندلی دھندلی سفید سی۔ اس نے دیکھا جیسے وہ ناچتے ہوئے ستارے کملا کی طرف کھنچے جا رہے تھے۔ وہ فلسفہ کا طالب علم تھا۔ کملا کے چہرے کا غور سے مطالعہ کر رہا تھا اس نے دیکھا اس کے رخساروں پر پوڈر کی اس قدر تہیں تھیں کہ وہ بمشکل پہچان سکا کہ چینی کی کوئی مورت نظر آرہی تھی۔ یا جیتی جاگتی تصویر! پارک میں آنے والے کملا کو نہایت دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ اور وہ نہایت متانت سے دعوتِ شوق دے رہی تھی۔ جیسے وہ ہر دیکھنے والوں کو نگاہوں کے ترازو میں تول رہی تھی۔ سامنے بنچ پر دو بیٹھے ہوئے آدمی آنکھوں سے طرح طرح کے اشارے کر رہے تھے ایک پرانی وضع کا تھوکتے ہوئے بولا۔ "بے شرم" جیسے وہ جانتا تھا کہ کملا طوائف ہے اور ایک طوائف کو مسکرا مسکرا کر دیکھنا معیوب۔ سدھیر نے دیکھا کملا گذرنے والے کو تعجب سے دیکھ رہی تھی گویا وہ آنکھوں آنکھوں میں کہہ رہی تھی میں مظلوم ہوں۔ دنیا نے مجھے بلندی سے گرا کر اس سطح پر لا ڈالا ہے۔ جہاں عورت بے شرم کہلاتی ہے۔ سدھیر کے جسم میں جھرجھری سی پیدا ہوئی۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کتاب کو تھام لیا۔ کملا کا چہرہ اس وقت ایک معصومیت لئے ہوئے تھا۔ ایسی معصومیت جس کی ہر جنبش میں اس کی تباہی کی داستان پوشیدہ تھی۔ اور کبھی اسے محسوس ہوتا جیسے اس کی آنکھیں رقص کر رہی ہیں گال ابھر کر گول ہوگئے ہیں اور سرخ ہونٹوں سے سفید سفید دانت چمک رہے ہیں۔ جیسے وہ خود اپنی تباہی پر مسکرا رہی تھی۔ مگر احساس نے خود ہی نے اسے کس قدر بے حس و حرکت کر دیا تھا کہ خود کو بھولی ہوئی تھی۔ سدھیر حسن کے نظارے میں اس قدر محو تھا کہ اُسے شوبھا کے آنے کی مطلق خبر نہ ہوئی یکایک کسی نے اُس کے شانے کو چھوا۔ سدھیر نے چونکتے ہوئے پلٹ کر دیکھا، شوبھا رانی کھڑی تھی۔

"کسے دیکھ رہے ہو؟" وہ بولی، سدھیر نے مسکرا کر کہا "کسے دیکھ رہا ہوں۔ یہ تم ہی دیکھ رہی ہو" شوبھا اس چبھتے ہوئے فقرے سے جل گئی۔

پھریری لے کر بولی "آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہے بے شرم چلو بھر پانی میں ڈوب نہیں مرتی" پھر تنک کر بولی، "تم ہی کسے دیکھ رہے ہو، نہ صورت نہ شکل"

"ہے کیوں نہیں؟" سدھیر مسکراتے ہوئے بولا "جب بات کرتی ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں۔"

"پھول" وہ ہنستے ہوئے بولی آنے جانے والوں پر پیک ڈالتی ہے۔ رات تلسی جھنجھلا رہا تھا بازار سے گزر رہا تھا کہ کسی نے اوپر سے ایک ٹوپی پر پیک ڈال دی۔

سدھیر کی نظریں بدستور کملا کا تعاقب کر رہی تھیں۔ جو بل کھاتی ہوئی سڑک کے نکڑ پر کھڑی دور ڈوبتے ہوئے سورج کو دیکھ رہی تھی۔ کسی قدر چونک کر بولا "خوب"۔ شوبھا رانی نے تعجب سے سنا۔ "عجیب آدمی ہو دیشیا کی کس قدر تعریف ہو رہی ہے"

بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ "دیشیا" سدھیر بولا جیسے یہ لفظ شوبھا نے اسے چڑانے کے لئے کہا تھا۔ انگڑائی لے کر دیکھا شوبھا رانی جا چکی تھی، "کون کہتا ہے وہ دیشیا ہے" وہ بولا تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے پارک سے نکل گیا۔

(۲)

"میں کہتی ہوں کھانا نہیں کھاؤگے، کالج کیا بند ہے آج" سدھیر کے کانوں میں شوبھا کی آواز پڑی۔ کمرے میں دھوپ پھیلی ہوئی تھی آنکھیں ملتا ہوا اٹھا۔ آج اس نے پہلی مرتبہ شوبھا کو چلاتے ہوئے دیکھا تھا۔ جس میں خلوص بھی تھا اور نسوانی غرور بھی (ایک برس سے اس گھر میں رہتا تھا۔ شوبھا کا چلانا تو درکنار کبھی اس نے بات بھی نہ کی تھی۔ "یہ سب منہ شاید" وہ بولا "شوبھا رانی کو معلوم ہوگیا ہو کہ عنقریب سدھیر سے اس کا بیاہ ہونے والا ہے۔ پھر ہونے والے شوہر سے ارتباط بڑھانا ہی پڑتا ہے۔ جمائی لے کر اٹھا۔"

غسل خانے سے نکل کر آیا تو نوکر نے دوڑ کر میز پر کھانا چن دیا سدھیر نے نوالہ لیتے ہوئے دیکھا۔ شوبھا رانی ڈرائنگ روم میں تھی۔ خوبصورت اور ملائم ہاتھوں کے بجائے نوکر کی بھدی اور موٹی انگلیاں پانی گلاس تھامے ہوئے تھیں۔ نوکر تپائی پر گلاس رکھتے ہوئے بولا "سرکار آج بھنڈی نہیں ملی۔ میں نے تلاش بھی کی آپ جانیں یہ کنجڑے بھی بڑ لاتے ہیں جس میں ضائع ہونا ہے" سدھیر نے ہاتھ روک کر تلسی کو دیکھا، وہ کہہ رہا تھا اس لئے آج مٹر کی ترکاری بنانی پڑی ہے۔ اگر اچھی نہ بنی ہو تو آلو کی بھجیا اور لاؤں دال بھی مزیدار ہے، مگر آپ کو تو بھنڈی سے رغبت ہے۔"

"نہیں ملی کیا؟" سدھیر بولا۔ گویا اس نے کچھ سنا ہی نہ تھا۔"

"سرکار سب جگہ دیکھ آیا۔ بڑا بازار، لالٹن کا چوک"

"چوک میں گئے تھے کیا؟" سدھیر کے منہ سے جیسے خود بخود نکل گیا تھا۔ "ہاں، سرکار"، تو مسکرا کر بولا

لالٹن کا چوک جہاں کملا کا مکان تھا۔ تلسی نے سدھیر کی توجہ کو پھر ایک مرتبہ کملا کی طرف کھینچ لیا۔

شام کو جب کالج سے لوٹ کر آیا تو طبیعت پر ایک بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ تمام دن کھویا کھویا سا رہا۔ شوبھا رانی اسکول سے ابھی تک نہیں آئی تھی۔ کتابوں کو میز پر پٹک کر پلنگ پر لیٹ گیا۔ عورت کا نفسیاتی پہلو پیش نظر تھا جسے وہ مختلف زاویوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے سنا تھا کہ عورت آبرو کھونے کے بعد بالاخانوں کی زینت بنتی ہے۔ "مگر کون جانتا ہے" وہ بولا کملا ایک شریف لڑکی ہو زمانے کی نیرنگیوں نے اسے عورت سے دیشیا بننے پر مجبور کر دیا ہو۔ (۳)

(۳) اُف کس قدر ستم ظریفی ہے فطرت انسانی کی موٹر دروازے پر رکی کہ سدھیر کی خیالی دنیا بکھر گئی۔ کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ شوبھا رانی مسکراتی ہوئی موٹر سے نکلی۔ ساڑھی شانوں پر ڈھلک رہی تھی اور سرخ رنگ کے چہرے میں اس کی بلوریں گردن اس طرح چمک رہی تھی جیسے بلور میں آتشیں شراب رکھی ہوئی ہو۔ جیسے وہ بھول گئی ہو کہ وہ ایک غیر مرد کے روبرو کھڑی ہے، ڈرائیور کی مسکراتی ہوئی نظریں حسن کا جائزہ لے رہی تھیں، شوبھا ساڑھی کو درست کرتے ہوئے بولی۔ صبح ٹھیک ٹائم پر گاڑی لانا سمجھے "بہت اچھا"، ذرا ڈرائیور مسکرا کر بولا، جس کے ساتھ شوبھا بھی ہنس پڑی۔ کمر لچکاتی ہوئی مکان میں داخل ہوئی۔ سدھیر پلنگ پر گر پڑا!

"بے شرم" اس کی زبان سے نکلا۔ ساتھ ہی شوبھا کا مسکراتا ہوا چہرہ کملا کے روپ میں بدل گیا۔

"آخ تھو" اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے روبرو تھوک رہا ہے۔ اور کملا اسے تعجب سے دیکھ رہی ہے۔ سدھیر کا خون کھولنے لگا۔ اس نے دیکھا تھوک کی چھینٹیں منجمد ہو کر فضا میں اڑ رہی ہیں۔ ہوا کے جھونکے اس کے دروازے سے گندگی اور آلائش کو بہا کر لے گئے ہیں اور ساتھ ہی وہ نحوست، جس نے اس کے سفید ماتھے پر بدنامی کا سیاہ ٹیکہ لگا دیا تھا۔ اس نے دیکھا کملا کے چہرے پر تقدس کی جھلکیاں تھیں۔ جس نے گناہ کو اپنے دامن میں چھپا لیا تھا گھنٹہ نے نو بجائے وہ چونک کر اٹھا بازار میں بجلی کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ کملا کے مکان کے نیچے رک گیا۔

پاؤں ڈگمگا رہے تھے، جانے کیوں، "جانے کیوں" ہمت کر کے اوپر آیا اور دروازے کھلے ہوئے تھے۔ سامنے بڑے کمرے میں کملا آئینہ کے آگے کھڑی تھی نیم عریاں جسم کے ساتھ! تیز روشنی میں، سدھیر نے آئینہ میں ایک تصویر دیکھی سفید مرمریں تصویر! یہ حسن کا شعلہ تھا۔ یا بجلی کا سا ارتعاش، سدھیر کی آنکھوں کے آگے تاریکی دوڑ گئی۔ کملا نے پھرتی سے دوپٹہ چھاتی پر ڈالتے ہوئے پلٹ کر دیکھا، بولی "آیئے" سدھیر شش و پنج میں کھڑا تھا۔ اس وقت وہ ایک طوائف کے پاس نہیں بلکہ ایک عورت کے روبرو کھڑا تھا۔

جھجکتے ہوئے صوفے پر گر پڑا۔

"آپ کو شاید کل پارک میں دیکھا تھا"، کملا نے

(باقی بر صفحہ ۹ پر)

ترکی پر حملہ ہونے کی صورت میں روس ناطرفدار رہے گا۔

انقرہ ۲۵ مارچ ۔ حکومت روس نے حکومت ترکی سے کہہ دیا ہے کہ اگر ترکی پر کسی نے چڑھائی کر دی اور ترکی کو اپنے تحفظ کے لئے لڑائی میں کودنا پڑا تو ترکی روس کی ناطرفداری اور سمجھوتہ پر بھروسہ کر سکتا ہے اس امر کا اعلان آج رات سرکاری طور پر کیا گیا۔ سرکاری اعلان میں یہ بھی لکھا ہے کہ حکومت ترکی نے حکومت روس کے اعلان پر دلی شکریہ ادا کیا ہے۔ اور حکومت روس کو مطلع کیا ہے کہ اگر روس بھی اسی قسم کی پوزیشن میں پڑ جائے تو وہ بھی ترکی کی ناطرفداری اور سمجھوتہ پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ یہ سرکاری بیان ترکی اور روس میں ایک ساتھ شایع ہوا ہے۔ روس اور ترکی کے درمیان اب کھینچا تانی کم ہو گئی ہے اور شمالی سرحد کو بھی خطرہ دور ہو گیا ہے۔ روس نے یہ اعلان اس وجہ سے کیا ہے کہ اس قسم کی افواہ گرم تھی کہ اگر ترکی پر حملہ ہو گیا تو روس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر پیچھے سے ترکی پر حملہ کر دے گا۔

ہریجن کی پہلی اشاعت

بمبئی ۲۴ مارچ ۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کئی ماہ کے التوا کے بعد ۳۰ مارچ کو اخبار ہریجن کا جو پہلا پرچہ شایع ہوگا۔ اس کے لئے مہاتما گاندھی نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اہنسا کی پالیسی کی نئی تشریح کی ہے اور تحریک ستیہ گرہ پر نکتہ چینی کرنے والوں کا خاص طور پر حوالہ دیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہریجن کا پہلا پرچہ پونا سے شایع ہوگا اور اس کے بعد احمد آباد سے شایع ہوا کرے گا اور وہاں نوجیون پریس میں چھپے گا مزید معلوم ہوا ہے کہ پہلی اشاعت میں مہاتما جی ایک نوٹ لکھیں گے جس میں وضاحت کے ساتھ بتلایا جائے گا۔ کہ اخبار کو دوبارہ جاری کرنے کا کیوں فیصلہ کیا گیا۔ اور دفتر کو پونا سے احمد آباد کیوں بھیج دیا گیا۔

مالٹا پر زبردست ہوائی حملہ

لندن ۲۴ مارچ ۔ کل مالٹا پر ہوائی حملہ میں ۱۴ جرمن ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ ان میں ۹ ہوائی جہازوں کو انگریزی شکاری ہوائی جہازوں نے گرا یا اور باقی ہوا مار توپوں نے گرائے۔ اس حملہ میں ایک بڑی تعداد میں جرمن ہوائی جہازوں نے حصہ لیا بہت کم نقصان ہوا۔

تگڈم میں یوگوسلاویہ کی شرکت

لندن ۲۶ مارچ ۔ ایک یوگوسلاویہ بھی تگڈم میں شامل ہو گیا ہے کل دوپہر ویانا میں دستخط ہو گئے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ یوگوسلاویہ ۲۵ مارچ کی دوپہر کو تگڈم میں شامل ہو گیا ہے یہ پانچواں ملک ہے جو تگڈم میں شامل ہوا ہے۔ معاہدہ پر دستخط بیلویڈیر کے قلعہ میں ہوئے جہاں کہ ہنگری اور بلغاریہ نے دستخط کئے تھے۔ اس وقت ہر فان رابن ٹراپ۔ موسیو سکو وٹش اور موسیو مارکوش موجود تھے۔ تگڈم میں شامل ہونے والے ملکوں کے نمایندے کی حیثیت سے اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ چیانو۔ جاپانی سفیر جنرل وشما اور سلاویکیہ۔ ہنگری۔ اور رومانیہ اور بلغاریہ کے وزیر بھی موجود تھے۔

محوری طاقتوں کی طرف سے یوگوسلاویہ کے نمایندوں کو دو نوٹ دیئے گئے۔ پہلے نوٹ میں یوگوسلاویہ کو یقین دلایا ہے او حکومت جرمنی نے اس بات کو پھر دہرایا ہے کہ وہ یوگوسلاویہ کی حکومت اور آزادی کو ہمیشہ تسلیم کرے گی۔ دوسرے نوٹ میں لکھا ہے کہ لڑائی کے دوران میں محوری طاقتیں یوگوسلاویہ سے اس کا کوئی مطالبہ نہیں کرینگی کہ فوجوں کو یوگوسلاویہ کے راستہ جانے کی اجازت دیجائے۔ تگڈم میں شامل ہونے کے متعلق مندرجہ ذیل اعلان کیا گیا ہے:

دفعہ ۱۔ یوگوسلاویہ تین طاقتوں کے معاہدہ میں شامل ہو گیا ہے جس پر ۲۷ ستمبر سنہ ۴۰ء کو برلن میں جرمنی۔ اٹلی اور جاپان نے دستخط کئے تھے۔

دفعہ ۲۔ تگڈم کے معاہدہ کی دفعہ ۴ کے مطابق جو مشترکہ ٹکنیکل کمیشن مقرر ہونگے ان میں یوگوسلاویہ کے مفاد سے تعلق رکھنے والے معاملات کے لئے یوگوسلاویہ کے نمایندہ شریک کئے جائینگے۔

دفعہ ۳۔ تگڈم کے معاہدہ کا خلاصہ معاہدہ کی جز ۵ ۔۔۔ ہو گا یہ معاہدہ جرمن اطالوی۔ جاپانی اور یوگوسلاو زبان میں لکھ دیا گیا ہے۔ اس پر دستخط ہونے والے روز سے ہی عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

ہندوستان میں انڈین سول سروس کی تعداد

نئی دہلی ۲۴ مارچ ۔ آج صبح کونسل آف اسٹیٹ میں ہوم سکریٹری کونرن سمتھ نے انڈین سول سروس اور انڈین پولیس سروس کے بارے میں کئی سوالوں کے جواب دیئے۔

مسٹر حسین امام کے ایک سوال کے جواب میں ہوم سکریٹری نے بتایا کہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو انڈین سول ... [illegible] ... کے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کو یہ تعداد ۱۰۲۱ اور یکم فروری سنہ ۱۹۲۵ء کو ۱۰۹۶ اتھی ۳۱ دسمبر سنہ ۴۰ء کو اس سروس میں ۵۸۵ یورپین اور ۴۹۶ ہندوستانی شامل تھے۔

مسٹر حسین امام نے رزولیوشن پیش کیا کہ آئی سی۔ ایس کی تعداد اور جو آسامیاں انکی مقرر ہیں انکی جانچ پڑتال کرنے کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے مسٹر کونرن سمتھ نے حکومت کا نقطہ نگاہ واضح کیا۔ اس کے بعد رزولیوشن واپس لے لیا گیا۔

امریکہ جلد ہی لڑائی میں شریک ہو گا

لندن ۲۴ مارچ ۔ سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکہ کے نیم سرکاری اخبار "واشنگٹن ہیرالڈ" اور ڈیموکریٹک (سرکاری) پارٹی کے ترجمان اخبار "نیویارک سٹینڈرڈ" نے آج لکھا ہے کہ اگر محوری طاقتوں نے سامان لے جانے والے امریکی جہازوں کو نقصان پہونچانے کی کوئی کوشش کی تو امریکہ کو اس کا فاطر خواہ جواب دینا چاہیئے۔ سمندر پار کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے موخر الذکر اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ کو اپنی سچی دوستی کا ثبوت مہیا کرنے کے لئے امریکہ کو اپنی فوجیں برطانیہ کے حوالے کر دینا چاہئیں۔

پارلیمنٹری جمہوریت کے بجائے آئینی جمہوریت

بمبئی (بذریعہ ڈاک) لبرل لیڈر ڈاکٹر جی۔ ایس مہاجنی نے اقلیتوں کے مسئلہ کے حل کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے کہ ایک ہی حلقہ سے بہت سے ممبروں کے انتخاب کا طریقہ رائج کیا جائے اور مجلس آئین ساز مجموعی طور پر کیبنٹ کے وزیروں کا انتخاب کرے تاکہ ہر آئینی مجلس کے طاقتور گروپ کو اس میں نمایندگی حاصل ہو۔ یہ طریقہ سوئٹزرلینڈ میں رائج ہے اور اسے پارلیمنٹری جمہوریت یا ایک پارٹی کی حکومت کے مقابلہ میں کانسٹیٹیوشن جمہوریت کا نام دیا جاتا ہے۔

یوپی میں نشہ بندی

آج ایک سرکاری افسر نے نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ موجودہ مالی سال میں یوپی میں نشہ بندی کے پروگرام میں توسیع نہیں ہوگی حکومت کی پالیسی یہ رہتی ہے جو پہلے تھی یعنی صوبہ میں آہستہ آہستہ نشہ بندی کی جائے۔ اس وقت صوبے کے چھ ضلعوں میں اسکیم رائج رہے۔ اور دوسرے ضلعوں میں شراب کی فروخت کے معاملہ میں حکومت کے کنٹرول کا سسٹم نافذ ہے۔

ڈاکٹر کاٹجو جیل میں بیمار ہیں

الہ آباد ۲۴ مارچ ۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر قانون یوپی آجکل نینی سنٹرل جیل میں بیمار ہیں معلوم ہوا ہے کہ تقریباً آپکا ۲۰ پونڈ وزن کم ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کاٹجو کے صاحبزادے مسٹر ایس این کاٹجو سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ڈاکٹر کاٹجو کو روزانہ بخار ہو جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ بیماری کی وجہ سے رہا ہو جائیں گے۔

امریکہ کی برطانیہ کو مدد

نیویارک ۲۴ مارچ ۔ واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ امریکہ کی طرف سے آیندہ ۱۱ ماہ میں برطانیہ کو ۴ ہزار مزید ہوائی جہاز دینے کی اسکیم تیار کی جا رہی ہے ۱۰۰۰ ہوائی جہاز ادھار پٹہ بل کے ماتحت ہیں۔ انگلینڈ تک ہوائی جہاز کے ذریعے پہونچنے کے واسطے ایک مختصر راستہ بھی معلوم کرنے کے لئے پیمایش ہو رہی ہے۔

روس اور ترکی کے دوستانہ تعلقات

لندن ۲۴ مارچ ۔ انقرہ کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی اور روس کے درمیان پالیسی کے اعلان پر آج ماسکو میں دستخط ہو جائینگے اس اعلان میں روس اور ترکی پرامن تعلقات برقرار رکھنے کا اعلان کریں گے۔

ترکی نیشنل اسمبلی

انقرہ ۲۴ مارچ ۔ مسٹر سراج اوغلو وزیر خارجہ ترکی کیبنٹ کے اجلاس میں شریک ہوئے جس میں بتایا جاتا ہے کہ آپ نے مسٹر ایڈن سے اپنی ملاقات کا حال بتایا۔ ترکی کی نیشنل اسمبلی نے ۳۰ کروڑ ترکی پونڈ کا ضمنی قرضہ منظور کر لیا ہے موجودہ سال میں جنگی اخراجات کے لئے کل خرچہ کا اندازہ ۱۷ کروڑ ۴۰ لاکھ ترکی پونڈ تک پہنچ چکا ہے جو اصل اندازہ سے دس کروڑ زیادہ ہے۔

امریکی جہازوں کو ڈبو دیا جائیگا

لندن ۲۴ مارچ ۔ لندن ریڈیو نے آج انقرہ ریڈیو کی ایک خبر کو سناتے ہوئے اعلان کیا کہ امریکہ نے برطانیہ کو سرگرم امداد دینے کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اس سے محوری حکومتیں سخت پریشان ہو گئی ہیں۔ اٹلی کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے کہ اگر امریکی جہازوں نے سامان لیکر انگلستان پہنچنے کی کوشش کی تو انھیں توڑ دیا جائے گا۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۔ ابتدا سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی ہمیر پور — ضلع کانپور

بھارتھ سنگھ ولد شیام سنگھ ٹھاکر ساکن موضع ہیمی پرگنہ مودہا — مدعی

بنام۔ گنگا ساگر ولد بلدیو سنگھ ٹھاکر ساکن ہیمی پرگنہ مودہا — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ‎-/8/6‎ ۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ موہن نگم منصرم

عدالت منصفی ہمیر پور — مہر عدالت

ملک معظم اور ہز اکسیلنسی وائسرائے میں تبادلہ پیغامات

وائسرائے کو ہز امپیریل مجسٹی شہنشاہ ہندوستان کا ہندوستان کے نام حسب ذیل پیغام فیض التیام ملا ہے۔

"میں نے جنگ کے ابتدائی زمانہ میں ہندوستان کو جو پیغام بھیجا تھا اس میں اپنا یہ اعتماد ظاہر کیا تھا کہ اس مشترکہ خطرہ میں مجھے ہندوستانی براعظم کے گوشہ گوشہ کی ہمدردی اور امداد ملنے کا یقین ہے۔ میری یہ توقع اچھی طرح پوری ہوئی کیونکہ سختی کے ان ۱۸ مہینوں میں شہزادگان و باشندگان ہندوستان کی مدد بہت فیاضانہ اور مسلسل پہنچتی رہی۔

میں ہندوستان کے باشندوں اور وہاں کے والیان ملک کے لبیک کہنے اور ہمدردی کرنے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ہم جن مقاصد اعلیٰ کے لئے لڑ رہے ہیں وہ ہندوستان کو بھی اتنے ہی عزیز ہیں جتنے کہ دولت مشترکہ برطانیہ کے اور حصوں کو اور مجھے یقین ہے کہ ہندوستان نے مفاد مشترک میں بلا توقف جو شاندار امداد دی ہے وہ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ فتح کا سہرا ہمارے سر نہ ہو جائے گا۔

جارج۔ قیصر ہند۔

ہز اکسیلنسی نے ہز امپیریل مجسٹی کی خدمت میں حسب ذیل جواب بھیجا ہے۔

"شہزادگان و باشندگان ہندوستان کی جانب سے وائسرائے انتہائی ادب سے اس پیغام فیض التیام کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اس کار مشترک میں ان تلطف آمیز شاہانہ الفاظ سے زیادہ ہم لوگوں کا دل کوئی چیز نہیں بڑھا سکتی۔ مجھے اعتماد ہے کہ میں شہزادگان و باشندگان ہند کی جانب سے یہ عرض کر رہا ہوں در یور مجسٹی کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اپنے مفاد اور جن اعلیٰ مقاصد کے لئے ہم لڑ رہے ہیں ان کو کامیاب کرنے میں ہم اپنی

عورت اور حسن سیرت

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳)

کون کون سی قابلیتیں پائی جاتی ہیں جو ابھی تک خود اس کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ قدرت ہر شخص میں کوئی نہ کوئی جوہر رکھ دیا کرتی ہے جو بسا اوقات اس کی اپنی نگاہ سے اوجھل رہتا ہے۔ اگر کوئی ہمدرد انسان اسے بتا دے کہ اسے اپنی زندگی کو کس ڈھب سے سنوارنا چاہئے تو ... کامیابی سے ہمکنار ... اس کے لئے اسکی شریک زندگی سے بڑھکر ہمدرد اور کون ہو سکتا ہے۔ وہی زیادہ سے زیادہ بہتر طریق پر یہ کام انجام دے سکتی ہے۔ یہ نسوانی حسن سیرت کا حصہ ہے۔

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ایک احتیاط بھی برتنی چاہئے۔ مرد کو سنوارنے میں زیادہ جلد بازی نہیں دکھانی چاہئے اور نہ اس کے ساتھ تحکمانہ انداز سے پیش آنے کی ضرورت ہے۔ ان دونوں باتوں سے مرد بدک جاتا ہے اور جس غرض کے لئے عورت یہ سب کچھ کرتی ہے وہ ہی پوری نہیں ہوتی

اصل میں مرد ایک عجیب و غریب مخلوق ہے۔ علم نفسیات کے ماہرین کا اندازہ ہے کہ کوئی مرد عورت کے شکار کی حیثیت اختیار کرنے پر راضی نہیں ہو سکتا۔ یعنی وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ عورت کسی معاملہ میں اسے پھانسنے کی فکر میں ہو۔ اگر اسے ذرا بھی یہ احساس ہو جائے کہ اسے کسی منصوبے کا شکار بنایا جا رہا ہے تو وہ ڈری ہوئی بلی کی مانند دور بھاگتا ہے۔ خاص کر اس عورت سے مرد اپنا پیچھا چھڑانا ہی اچھا سمجھتا ہے جو یہ بات ہی ظاہر کر دے کہ وہ اسے گرفتار کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ لیکن اس کے برخلاف اسے وہ عورت بھی اچھی معلوم نہیں ہوتی جو اس کے روبرو خودبینی و خود پسندی کا مظاہرہ کرے اور مرد پر یہ ظاہر کرنا چاہے کہ ہمیں تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ اس قسم کی عورت سے مرد پلیگ کی بیماری کی مانند دور بھاگتا ہے۔

اسی طرح وہ عورتیں بھی مردوں کے دلوں میں گھر نہیں کر سکتیں جو ان کے سامنے اپنی علمدانی کا ڈھنڈورا پیٹتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد کو اس بات سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اس کی شریک حیات ایک لائق اور ذی علم خاتون ہے مگر اس بات کے اظہار کا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ مرد کو اپنی علمدانی نہ جتائی جائے بلکہ اس کے دل پر اپنی قابلیت کا اثر ڈالا جائے۔ دماغ کو ایک طمانچہ بنا کر بار بار مرد کے احساسات کے منہ پر مارنے کی بہ نسبت یہ کہیں بہتر ہے کہ دماغ کو اپنے قابو میں رکھا جائے اور اسے مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے۔ مرد سے کسی معاملہ میں الجھنا۔ اس سے بحث کرنے لگنا یا گفتگو کرتے وقت کسی قابل اختلاف بات کو طول دینا۔ اسے ملامت کرنا یا دل شکن انداز میں اس کا مضحکہ اڑانا عورت کے لئے بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔

بہت سی نوجوان لڑکیاں ناولوں اور مخرب اخلاق افسانوں میں خیالی مردوں کا ذکر پڑھکر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ انھیں بھی اس قسم کے رنگین اور زرین شوہر نصیب ہوں گے وہ شادی شدہ زندگی کو رومان اور عیش و راحت کی ایک طویل ضیافت خیال کرنے لگتی ہیں۔ وہ اتنا نہیں سمجھتیں کہ شادی عورت مرد کے درمیان تا زیست ایک مقدس معاہدہ ہے۔ جس میں عیش نہیں بلکہ ادائیگی فرض سب سے پہلی دفعہ ہوتی ہے پھر وہ بات بھی فراموش کر بیٹھتی ہیں کہ جس مرد سے ان کی شادی ہوئی ہے وہ بھی دوسرے انسانوں کی مانند ایک معمولی انسان ہے۔ جس سے غلطی سرزد ہو سکتی ہے۔ اور انہیں اس کی فروگذاشتوں کو نظر انداز کر دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے اس میں کسی قدر والدین اور سرپرستوں کی عدم تربیت کو بھی دخل ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو زندگی اور اسکی ضرورت سے بے خبر رکھتے ہیں۔

اس غلط فہمی میں مبتلا رہنے کی وجہ سے نوجوان لڑکیاں اپنے دلوں میں ضرورت سے زیادہ ارمان جمع کر لیتی ہیں اور جب وہ ارمان حسب توقع پورے نہیں ہوتے تو اپنے اوپر اپنی زندگی پر اور اپنے شوہر پر جھنجھلاہٹ اتارتی ہیں۔ انھیں سب سے زیادہ ...

بینک آف فرانس کے سونے کا ذخیرہ

لندن ۲۱ مارچ۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار فرانس کی سرحد سے لکھتا ہے:

دمشق میں اعلان کیا گیا ہے کہ "بینک آف فرانس" کا تمام سونے کا ذخیرہ جسکی کل قیمت ایک ارب ڈالر تھی جون سنہ ۱۹۴۰ء میں "مارٹینک" میں منتقل کر دیا گیا جب دشمن نے سوم کے محاذ کو توڑ دیا اور یہ محسوس ہوا کہ زیادہ عرصہ تک مقابلہ کرنا غیر ممکن ہے تو سونے کا یہ سارا ذخیرہ "امیائل برٹن" گشتی جہاز میں رکھکر روانہ کر دیا گیا۔ جب جرمنوں نے سین کو عبور کیا اس وقت "ا" اور "ب" "بیوٹی" کے مقام پر چودہ ہزار تھیلے جمع کر کے اس گشتی جہاز میں پہنچا دیئے گئے یہ گشتی جہاز مغرب کی طرف روانہ ہو کر ۱۸ جون کو ہیلیفکس پہنچ گیا۔ اور یہاں مزید احکام کی منتظر رہا پھر رات کے وقت وہ خفیہ طور پر روانہ ہو گیا۔ اور ۲۲ جون کو "مارٹینک" پہنچ گیا۔

اس وقت فرانس کا سونا فورٹ دی فرانس کے نزدیک فورٹ ڈی سیکس میں "جولس فری" خشکی جہاز کی توپوں کے زیر حفاظت موجود ہے۔

لندن ۶ ۲ مارچ۔ ٹرپولیٹا پناہ جرمنی کی ہتیار بند فوجیں پہنچ گئی ہیں جنگی جہاز لندن کے فوجی حلقوں کا خیال ... ہوا ہے۔ ٹرپولیٹا یا لیبیا میں ایک مشہور ہوائی اڈہ اور بندرگاہ ہے

اپنی صحت کی قدر کرو

نوبل پرائیز پانے والے ڈاکٹر ایلگسس کیرل جو جدید سائنسدانوں میں ایک بالا تر رتبہ رکھتے ہیں اپنی پر از معلومات مشہور کتاب "انسانی لاعلمی" میں لکھتے ہیں:

"ہمارے اندر ایسے لوگوں کی بھاری تعداد موجود ہے جو جسم کو کمزور کرنیوالی امراض کی بدولت موت کا شکار ہوتے رہیں"۔ خصوصی معالجوں کا بڑھنا اور بھی زیادہ خوفناک ثابت ہوا ہے۔ "انسان قدرتی طور پر بالکل سادہ ہے"۔ اور وہ ایک سیل سے پیدا ہوا ہے وہ ایک ہی علاج سے اپنی اصلی حالت پر آسکتا ہے اس کے اندر بیماری کی حالت میں وحدانیت اور یکسانیت ویسا ہی کام کرتی ہے جیسا کہ تندرستی اور صحت کی حالت میں"۔ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو بیماری کا عنصر اسکے سارے جسم کے اندر پھیلا ہوا ہوتا ہے نہ کہ کسی ایک جزو میں"۔ ....

کسی ایک مخصوص بیماری کے لئے جتنا ہی کوئی ڈاکٹر مشہور ہوگا اتنا ہی وہ خطرناک ہوگا"۔

ہندوستانی علم طب یعنی آیور وید انسان کا مجموعی طور پر علاج کرتا ہے اور بدن کے اندر قدرتی صحت و اصلاح پیدا کرتا ہے۔ انسان کے اندر جو بیماری کا مقابلہ کرنے والی طاقت ہے۔ وہ اُسے ابھارتا ہے اور قایم رکھتا ہے۔

ہندوستان کے لوگ اگر اپنی صحت و تندرستی کے اس ضروری اور اہم اصول کو سمجھ لیں تو وہ ہندوستان کے لاکھوں روپے کی سالانہ بچت بھی کر سکتے ہیں اور بہتر صحت حاصل کر سکتے ہیں جیسا کہ فلاڈلفیا کے ڈاکٹر کلارک ایم ڈی لکھتے ہیں:۔

"آجکل کے معالج نئے نئے ادویات اور کیمیکل کو چھوڑ کر چرک کے طریقے آیور وید سے علاج کریں۔ تو دنیا میں بیماری کم ہو جاوے اور زیادہ قبریں نہ کھودی جاویں۔

امرت دھارا کے موجد کوئی دنود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وئید نے اپنی بے نظیر ایجاد کی بدولت ہندوستان کی بھاری خدمت کی ہے۔ ہندوستان کے لاکھوں آدمی امرت دھارا کے اندر اپنی صحت و دولت کی حفاظت کا سامان پاتے ہیں یہ اکیلی دوائی انکی متعدد امراض میں خدمت کرتی ہے یہ سارے جسم کے اندر قدرتی صحت و صفائی پیدا کرتی ہے اور جو بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے کہ جس سے کسی اور قسم کی شکایت کے پیدا ہونے کا امکان ہی نہیں رہتا اور کئی ڈاکٹروں اور کمیسٹوں کے بلوں کے خرچ سے نجات ملتی ہے۔

جو امرت دھارا فارمیسی میں تیار ہوتی ہے جو کہ ایک بہت بڑی شاندار بلڈنگ کے اندر قایم ہے۔ ہندوستان کے باشندوں کی صحت کا ایک نشان ہے اس کے اندر مشہور اکسیر ان اور جملہ امراض کے متعلق قریباً پانچسو ادویات تیار ملتی ہیں۔ ان میں "کرن جعانی" "ایک قدرتی اکسیر کے نام سے مشہور ہے اور "اسنو گری" ذیابیطس کے لئے نام پیدا کر چکی ہے

یہ فارمیسی اپنے ۴۰ ویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں اپنی مشہور ایجاد امرت دھارا و دیگر ادویات و طبی کتب ۱/۴ اور ۱/۲ قیمت پر دے رہی ہے۔ ہم پنڈت صاحب کو اس جلسہ پر مبارکباد دیتے ہیں اور ناظرین کو مطلع کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو جو اپنی صحت کو قابل رشک بنانا چاہتے ہیں جنھیں اپنے بال بچوں کی صحت کی فکر ہے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اسے کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے۔ صحت کی قدر کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔

یوگوسلاویہ کا جرمنی کے ساتھ سمجھوتہ

بلگریڈ ۔ ۲۵ مارچ ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کل رات ایک اسپیشل ٹرین کے ذریعہ ویانا کو روانہ ہو گئے ابھی تک گو سرکاری طور پر یہ نہیں بتلایا گیا کہ وہ کیوں جا رہے ہیں لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جرمنی کے ساتھ سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے لئے گئے ہیں جس پر خیال ہے کہ آج دستخط ہو جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے ساتھ جو سمجھوتہ ہوگا۔ اس کے دو حصے ہوں گے پہلے حصہ میں یوگوسلاویہ اعلان کریگا کہ وہ ٹنگڈم کے معاہدہ کا پابند ہوگا اور اسکی سرحدوں کی گارنٹی کی جائے گی لیکن یوگوسلاویہ ٹنگڈم کے ساتھ فوجی تعاون نہیں کرے گا دوسرا حصہ ایک خفیہ کاز ہوگا جس کی رو سے یوگوسلاویہ جرمنی کو اپنی ریلوں کے ذریعہ لڑائی کا سامان لے جانے کی اجازت دیدیگا یوگوسلاویہ محوری طاقتوں کے خلاف تحریکوں کو بند کر دیگا اور اقتصادی معاملات میں ٹنگڈم کے ساتھ ملکر کام کریگا۔

اٹلانٹک میں جرمن کی سرگرمیاں

نیویارک ۔ ۲۴ مارچ ۔ اٹلانٹک سمندر میں حملہ کرنے والے جرمن جہازوں کی خبروں نے بلقان کے معاملہ کو بھی پیچھے ڈالدیا ہے اور اخباروں میں مدبر لوگ یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ اب اٹلانٹک ایک خطرہ بن گیا ہے جس کی طرف فوراً ہی دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ اتوار کو جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی اپنی سمندری طاقت اٹلانٹک میں جمع کر رہا ہے۔ اور مدبروں کی رائے ہے کہ امریکہ کسی نہ کسی طریقہ پر ضرور مداخلت کرے گا۔

پچھلے ہفتہ ۲۳ جہاز ڈوبے

لندن ۔ ۲۵ مارچ ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۶ مارچ ختم ہونے والے ہفتہ میں ۲۳ جہاز ڈوبے جن کا وزن ۱۱۷۰ ٹن تھا۔

فرانسیسی جہازوں کا قافلہ

لندن ۔ ۲۴ مارچ اٹلی کی نیوز ایجنسی کو ٹانجیر سے تار ملا ہے کہ فرانس کے جہازوں کا ایک قافلہ جنگی جہازوں کی حفاظت میں جبرالٹر کے آبنائے راستہ سے گذرا اور دکھن اٹلانٹک کی طرف گیا۔ ناکہ بندی کرنے والے انگریزی حکام نے اس کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔

امدادی بل کی رقم منظور ہوگئی

واشنگٹن ۔ ۲۴ مارچ ۔ جمہوریتوں کی امداد کرنے کے لئے سات ارب ڈالر کا بل سینٹ نے آدھ گھنٹہ میں پاس کر دیا۔ اس سے پہلے اتنی کم دیر میں کوئی بل پاس نہیں ہوا تھا۔ یہ بل بذریعہ ہوائی جہاز پریذیڈنٹ روزویلٹ کے پاس دستخطوں کے لئے بھیجدیا گیا ہے۔

برٹش سومالی لینڈ

لندن ۔ ۲۴ مارچ ۔ سارے برطانی سومالی لینڈ پر پھر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا ہے اور بربیرا سے ہرگیسا تک سڑک کھلی ہوئی ہے۔ یہ اعلان آج نیروبی کے کیونک میں کیا گیا جس میں یہ بھی بتلایا گیا کہ حبش میں کئی اور جیت ہوئی ہیں۔ انگریزی فوجوں کے ہراول دستوں نے ان اطالوی فوجوں پر زبردست حملہ کیا جو کہ مرو کے درہ کی حفاظت کر رہی تھیں۔ یہ درہ جیجیگا کے پچھم میں ہے یہاں لڑائی جاری ہے۔

برلن پر دس ہزار گولے

لندن ۔ ۲۴ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر دس ہزار گولے گرائے حملہ میں پولش ہوابازوں نے بھی حصہ لیا۔

امریکہ فرانس کو آٹا بھیجے گا

واشنگٹن ۲۲ مارچ مسٹر سمز ویلز نائب وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ فرانس کے حصہ پر جرمنی کا قبضہ نہیں ہے وہاں آٹے کے دو جہاز بھر کر بھیجے جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ حکومت برطانیہ نے دو جہازوں کو گزرنے کی اجازت دیدی ہے۔

شام میں خطرناک صورت حالات

لندن ۔ ۲۵ مارچ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شام میں صورت حالات بہت خطرناک ہوگئی ہے دمشق میں تین سال سے پانچ سال تک کی قید کی سزائیں دی

ہندوستان اور برطانیہ کا فرق

لندن ۔ بذریعہ ہوائی ڈاک برطانی ریڈیو (برٹش براڈ کاسٹنگ) نے کچھ آرٹسٹوں کو اسلئے اپنے پروگرام سے نکال دیا تھا کہ انھوں نے کمیونسٹوں کے ایک جلسہ میں حصہ لیا جب یہ معاملہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ تک پہونچا تو انہوں نے برطانی ریڈیو کا حکم منسوخ کر کے دونوں کا جھگڑا طے کر دیا انھوں نے اپنے نوٹ میں لکھا کہ آرٹ اور سیاست میں ظاہرہ تعلق نہیں ہے اور سیاسی عقیدہ کی بنیاد پر کسی کو برہائی "عوام میں شکار نہ بنانا چاہیئے"۔ کسی کا جلیح کے حق میں ہونا ایسا قصور نہیں ہے جس کی بنا پر اس کے حق سے محروم کیا جائے۔

ایران میں جرمنوں کی آمد

لندن ۔ ڈیلی اکسپریس کا نامہ نگار مقیم قاہرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے۔ ان مسافروں کی ملاقاتی جو طہران سے قاہرہ آئے ہیں۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ رفتہ رفتہ کئی ہزار نازی ایران میں داخل ہو گئے ہیں۔

ٹرکی کی بیس لاکھ فوج

استنبول ۔ ۲۵ مارچ "اگر قوم کی قسمت کے مالکوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ صرف لڑائی ہی سے وہ پاک امانت بچائی جا سکتی ہے جو کہ کمال اتاترک سے ورثہ میں ملی ہے تو ٹرکی والے بلا کسی حیل و حجت کے لڑائی کے لئے تیار ہیں"۔ یہ ہے وہ رائے جو اخبار "وطن" نے بلقان کی تازہ ترین صورت حالات کے بارے میں ظاہر کی ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ لڑائی چھڑنے پر بیس لاکھ ترک فوج کو دیڑیگی۔ اور ترکی کے باشندے بہادر انگریز قوم کی تقلید کریں گے۔

یونان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ہمیں چاہے کتنے ہی خطروں کا سامنا کرنا پڑے ہم مقابلہ پر ڈٹے رہینگے

بے شرم

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳)

مسکرا کر کہا "جی" رُکتے ہوئے بولا "آپ کے ساتھ ایک لڑکی سی تھی" "شوبھا رانی" وہ ...

"ہاں شوبھا" کملا بو... ڈرائیور کے ساتھ گھومتے ... وہ رُک گئی۔ سدھیر متعجب ... کے متعلق آپ کیا کہہ ... ہیں۔؟

"بس آپ خود سمجھ لیجئے" بالوں کو فضا ... پر بکھیرتے ہوئے بولی۔ کمرے میں خوشبو کی لہر دوڑ گئی، اس کے ہونٹوں پر ایک دلفریب تبسم ناچ رہا تھا۔ ایک مسحور کن تبسم!

(۳)

"کھانا لاؤں سرکار" تلسی نے آہستہ سے کیواڑ کھولتے ہوئے کہا۔ سدھیر خاموش پڑا تھا۔ "سرکار" نوکر نے ذرا بلند آواز سے کہا۔

"کیوں کیا ہے؟" سدھیر چونک کر بولا۔

"کھانا ٹھنڈا ہو گیا ہے پڑے پڑے، یہیں لے آؤں یا آپ" "میں آج نہیں کھاؤں گا"، سدھیر بات کاٹ کر بولا۔ تلسی نے مسکرا کر کہا "ہنڈی پکائی ہے!" "کہہ تو دیا نہیں کھاؤں گا"، تلسی الٹے پاؤں چلا آیا "سدھیر سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر نیند غائب تھی۔ بے چینی سے کروٹیں لے رہا تھا۔" شوبھا اور ڈرائیور۔ کیا کہا تھا کملا نے؟ کملا بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ مگر میں نے بھی تو دیکھا ہے دونوں کو ایک ساتھ "شوبھا کی ساڑھی کا سرکنا۔ گردن کی عریانی اور ساتھ سینے کا بالائی حصہ سدھیر سنبھل کر بیٹھا گیا۔ مگر کملا نے کس عجلت سے سینہ چھپا لیا تھا۔ کہتے ہوئے سگریٹ کیس نکالا، دھواں چھوڑتے ہوئے بولا "کون کہتا ہے دلشاد عورت نہیں ہوتی اور شوبھا رانی جو اس کے متعلق وہ سوچ رہا تھا کہ کمرے کی مکدر فضا سے دم گھٹنے لگا کھانستے ہوئے کھڑکی کھولدی۔ اس نے دیکھا شوبھا رانی اب بھی وہاں کھڑی تھی۔ ڈرائیور سے باتیں کر رہی تھی ہوا کا جھونکا آیا۔ شوبھا کی ساڑھی کا پلو شانوں سے سرک کر زمین سے مس ہو رہا تھا اور سرخ جمپر؟ اس نے دیکھا جمپر کے بٹن ایک ایک کرکے کھل گئے تھے۔

سدھر نے آنکھیں بھینچ لیں چونک کر دیکھا، شوبھا کو ڈرائیور ہاتھوں سے تھامے ہوئے تھا نیم عریاں شوبھا کو اور اس کے کانپتے ہوئے ہونٹ گلابی ہونٹوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے سدھیر چیخ مار کر گر پڑا۔!

صبح جب آنکھ کھلی تو پانچ بج رہے تھے۔ وہ اپنا مختصر سا سامان لے کر کوٹھی سے باہر نکل گیا تلسی نے جھانک کر دیکھا۔ کمرہ خالی پڑا تھا۔ چھوٹے سرکار کہاں چلے گئے۔ وہ سوچ رہا تھا۔

سدھیر اُسی روز ہوسٹل میں داخل ہو گیا۔ اگلے روز اس نے اخبار میں۔ اس دل خراش خبر کو حیرت سے پڑھا کہ شوبھا رانی لالہ دھنی رام کی بیٹی اپنے ڈرائیور کے ساتھ فرار ہو گئی ہے۔ دونوں لاپتہ ہیں

[حبش] کے ایک شہر پر قبضہ

[لند]ن۔ ۲۳ر مارچ قاہرہ سے برٹش ہائی کمانڈ [نے] بیان شائع کیا ہے جس میں بتلایا ہے کہ انگریزی فوجوں نے حبش کے مشہور شہر نگہیلی پر قبضہ کر لیا ہے حبش کے اور علاقوں میں لڑائی تسلی بخش طریقہ پر [ہو ر]ہی ہے۔ اور کل انگریزی فوجوں نے مقامی ...[مقامات] میں کئی جگہ کامیابی حاصل کی۔ دشمن کا بھاری [نقص]ان ہوا۔ اور ۱۳۰ سپاہی قید کر لئے گئے

برطانیہ کے پاس [ہوائی] جہاز

لندن ۲۳ر مارچ۔ ہوائی جہاز تیار کرانے والے محکمہ کے وزیر لارڈ بیور بروک نے آج اعلان کیا کہ برطانیہ کے پاس اس وقت اتنے بمبار اور شکاری ہوائی جہاز ہیں کہ اتنے کبھی نہیں تھے۔

اٹلی کے جوابی حملے پسپا

ایتھنز۔ ۲۳ر مارچ۔ ایتھنز ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کی فوجوں نے البانیہ میں یونانی چھاؤنیوں پر ایک اور حملہ کیا مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ اطالوی فوجوں نے یہ حملہ دریائے آرزو کے اتر میں کیا۔ لیکن دو گھنٹے کے بعد حملہ بند کر دیا۔ اور منہ کی کھانی پڑی۔ اٹلی کی فوجوں میں بھگدڑ پڑ گئی۔ اور بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

روس کی طرف سے ترکی کو یقین

انقرہ۔ ۲۲ر مارچ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روس نے ترکی کو یقین دلایا ہے کہ اگر ترکی کی حکومت کے تعلقات کسی تیسری طاقت سے خراب ہو گئے تو روس ترکی کو کسی طرح پریشان نہیں کریگا روس اور ترکی میں غیر جارحانہ پیکٹ پہلے ہی موجود ہے۔ لیکن اس وعدہ سے روس اور ترکی کے تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے اور ترکی کی پوزیشن ملک کے اندر اور باہر مستحکم ہو کر ترکی کو اپنی مشرقی سرحد کے متعلق تشویش سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

لکھنؤ۔ ۲۳ر مارچ مہاراجکمار وزیانگرم نے لکھنؤ جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی آپ نے نمائندہ پریس کو بتایا کہ پنڈت جی بڑے ہشاش بشاش اور صحت مند ہیں اور اب آجکل کتابوں کا مطالعہ بہت کرتے ہیں۔

نیویارک ۲۲ر مارچ۔ امریکہ سے پچاس جہاز عنقریب برطانیہ پہونچنے والے ہیں۔

یگوسلویا کا سابق وزیر

قاہرہ۔ ۲۳ر مارچ یگوسلویا کے سابق وزیر اعظم اور وزیر خارجہ موسیو سٹوڈینوچ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اب برطانیہ کی قید میں ہیں انہیں یگوسلویا کی حکومت نے برطانیہ کے سپرد کیا ہے اب انہیں نظر بند رکھا جائے گا۔ خیال ہے کہ انہیں محوری طاقت کی طرف جھکاؤ رکھنے پر یگوسلویا کی حکومت نے نکال دیا تھا۔

امریکہ اور برطانیہ میں سمجھوتہ

لندن ۲۲ر مارچ۔ برطانیہ نے امریکہ کو جو ٹاپو پٹہ پر دیئے ہیں ان کی شرطوں کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے جو کہ جلد ہی شائع ہو جائے گا۔

فائنینس بل پاس ہو گیا

نئی دہلی۔ ۲۲ر مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں فائنینس بل پاس ہو گیا۔ موافقت میں ۵۰ اور مخالفت میں ۱۹ ووٹ آئے۔

جاپان امریکہ کیخلاف جوابی کاروائی کریگا

ٹوکیو۔ ۲۲ر مارچ۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے چین کی جو امداد کرنے کا اعلان کیا ہے اس سے جاپانی بہت ناراض ہو گئے ہیں۔ اخبار نچی نچی لکھتا ہے کہ امریکہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جاپان کو مناسب کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔

مارشل چانگ کائی شک

لندن۔ ۲۲ر مارچ۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ اب یہ خبر پختہ ہو گئی ہے کہ مارشل چانگ کائی شک اور کمیونسٹ فوج کے لیڈروں کے درمیان پھوٹ پیدا ہو گئی۔

بنگال میں لیڈروں کی کانفرنس

کلکتہ۔ ۲۲ر مارچ آج شام کو گورنر بنگال کی صدارت میں سکرٹریٹ میں اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کے نمائندوں کا جلسہ ہوا۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے جو شام کو ڈھاکہ سے واپس آ گئے تھے کانفرنس میں شرکت کی دو گھنٹے تک صوبہ کی موجودہ حالات پر غور ہوتا رہا جو لیڈر شریک تھے ان میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

مسٹر اے۔ کے۔ فضل الحق۔ مسٹر ایس۔ ایچ سہروردی سر بی۔ پی سنگھ رائے۔ مسٹر کرن شنکر رائے مسٹر نلنی رنجن سرکار اور مسٹر ہیم چندر باسکر۔

بمبئی۔ ۲۲ر مارچ۔ حکومت بمبئی نے ناسک ڈسٹرکٹ بورڈ کو خرابی انتظام کی وجہ سے تین سال کے لئے معطل کر دیا ہے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424 — رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ششماہی — ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۵ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

مسلمانوں سے خطاب

(از جناب حفیظ نقشبندی برھان پوری بی۔ اے علیگ)

مسلم ہندوستاں! اے مسلم ہندوستاں — تیری ہستی عالم امکاں میں ہی بار گراں

تیرا مسلک عیش و مستی تو ہی مخمور شراب — دیکھتا ہی بستر راحت پہ تو ماضی کا خواب

نشۂ "پدرم شہنشاہ بود" میں ڈوبا ہی تو — غیر ممکن چیز کی خاطر ہے رسوا کو بہ کو

دوسری قومیں تو پہنچیں منزل مقصود پر — اور تو بیگانۂ منزل ہے غافل سر بسر

ارتقائی منزلیں طے کر رہی ہی کائنات — ذرہ ذرہ سے ہی روشن چشمۂ راز حیات

لمحہ لمحہ کاروان زندگانی ہے رواں — لاپتہ و بے نشاں ہی جسکی گرد کارواں

سنگریزہ لعل بھی ہی اور ہی یاقوت بھی — جلوہ گر ہی مختلف شکلوں میں اسکی زندگی

منسلک ہے ایک ہی رشتے میں ساری کائنات — ایک ہی قانون کی پابند ہی موت و حیات

انکشاف جلوۂ ہستی ہی جان زندگی — اور درخشانی ہی اسکی ہی نشان زندگی

جلوۂ ہستی میں جب کوئی تڑپ باقی نہیں — شعلۂ بے نور ہی جسمیں تپش کچھ بھی نہیں

حرکت پیہم کے جلوے یعنی انسانی صفات — ہر نفس کے ساتھ ہمدردی ہی قانون حیات

رونق ہستی بجز روشن ضمیری کچھ نہیں — زندگانی عیش کرنے سے سنورتی ہی کہیں؟

صبح رنگین روز دیتی ہے پیام انقلاب — سامنے نظروں کے چھلکاتی ہی جام انقلاب

اتحاد باہمی ہے تیری آزادی کا راز — دیکھ ہر ملت ہی آزادی کی خاطر کارساز

برق گرتی ہی تو پھر بلبل ہو یا گل یا نسترن — خاک ہو جاتے ہیں جل اٹھتا ہی جب سارا چمن

راز فطرت ہی حفیظ اسرار باب زندگی
پھوٹ نکلے ہیں سرود انقلاب زندگی

دنیائے اسلام

ایران مین جرمنون کی بڑھی ہوئی تعداد

مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار مقیم قاہرہ بحری تار کے ذریعہ سے حسب ذیل اطلاع دیتا ہے:۔

اگرچہ جرمنوں کو شام سے خاص لگاؤ ہی اور وہاں نازیوں کا پروپیگنڈا روز بروز زیادہ ہو رہا ہے مگر ایک معتبر خبر رساں اطلاع دیتا ہے کہ جرمنوں کا پروپیگنڈا جتنا کہ سمجھا جاتا ہی اس سے زیادہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے اور اس امر کی شہادت موجود ہے کہ جرمنی اسیقدر سرگرمی سے ایران میں دخل پیدا کرنا چاہتا ہے۔

ایک سیاح جو ابھی یہاں ایران سے آیا ہے یہ تخمینا لگاتا ہے کہ جرمن آبادی جو جنگ سے پہلے بھی کافی زیادہ تھی اب اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے اور اسکی تعداد اب ۲۵۰۰ ہے۔ اسکی زیادہ تر وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جرمنی کے تجارتی سامان کے لئے آنے والے سیاحوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے لیکن کم از کم بظاہر ۲۰۰ ماہرین فن ایسے ہیں جو کہ سڑکوں اور ریلوے کی تعمیر میں امداد دینے کیلئے آئے ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو تیل نکالنے کی صنعت میں حصہ لینے کے لئے منتظر ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے کہ زیادہ تر دلچسپی تیل کے معاملات سے ہے کیونکہ ایران میں دنیا کے تیل پیدا کرنے والے ملکوں میں چوتھے نمبر پر تیل نکلتا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ نازی بحیرۂ احمر کی دو بندرگاہوں یعنی کونسٹنزا اور ورنا پر قابض ہونے کی فکر میں ہیں ح بہرکیف ایران کے تیل کے خاص سرچشمے جنوب میں واقع ہیں اور خلیج فارس کے ساحل پر ایران میں تیل صاف کرنیکا کارخانہ بھی ہے۔ بالفرض جرمنی کو یہاں کچھ دخل حاصل ہو بھی گیا تب بھی جرمنی کے لئے اس میں بڑی دشواری ہوگی کہ بحیرۂ احمر کی بندرگاہوں سے بغیر روس یا ترکی سے جنگ کئے ہوئے تیل باہر جا سکے۔ بہرکیف اس رقبہ کی بہت سی بندرگاہیں زیادہ تر سڑکوں والی ہین یہ معلوم ہوتا مشکل ہی کہ نازی پروپیگنڈے کا پبلک کے سرکاری عنصر پر کیا اثر ہے۔ ایران کے اخبار محوری طاقتوں کی جنگی خبروں کو اتنی ہی اہمیت دیتے ہیں جتنی کہ وہ برطانی سرکاری جنگی خبروں کو اہمیت دیتے ہیں۔

قاہرہ کے اخبارات کا تبصرہ

"المقطم" بلقان کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔ یونانیوں کی فیصلہ کن فتح۔ یوگوسلاویہ کا محوری طاقتوں کا شریک کار بننے سے انکار۔ مسٹر روزویلٹ کی تقریر اور برطانیہ اور یونان کے متعلق ترکی کا عہد پر قائم رہنے کا تہیہ یہ وہ اسباب ہیں جنکا موجودہ صورت حال پر بہت کافی اثر پڑیگا۔ جرمنی کے منصوبے اب تمام دنیا پر ظاہر ہو گئے ہیں۔ بلغاریہ میں ایسے بہت سے ڈویژن موجود ہیں اب اسکو یونان میں سے گزر کر سالونیکا پر چڑھائی کرنے میں کیوں شش و پنج ہی۔ جرمنوں نے پہلے یہ چاہا کہ یوگوسلاویہ اور ترکی سے اتحاد کرکے اپنے پہلوؤں کو محفوظ کرلیں لیکن ان کو اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔ اس کے بعد مسٹر ایڈن اور ایم سرا۔اد غلو کے درمیان نہایت اہم ملاقات ہوئی اور اسکی وجہ سے ترکی کے برطانیہ کے ساتھ سچے اور پرخلوص اتحاد کے متعلق جو خفیف ترین شک ہو سکتا تھا وہ بھی قطعی طور پر دور ہو گیا۔ ان حالات کی موجودگی میں بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی حملہ کرنیکی جرأت کریگا۔ جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے اسکی تو دلی خواہش ہی کہ جرمنی حملہ کرے تاکہ اسکو اسکا موقعہ ملے کہ وہ اطالویوں کی طرح جرمنوں کو بھی ان کی پہلی بڑی جنگ میں خوب اچھی طرح مزہ چکھائے۔

آخر میں "المقطم" نے پرزور الفاظ میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ خواہ بلقان میں کوئی صورت بھی پیش آئے لیکن جنگ کا آخری فیصلہ مصری محاذ پر بھی ہوگا۔

"المصری" مسٹر روزویلٹ کے پیام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسٹر روزویلٹ نے دنیا کے نام ایک ایسا پیام بھیجا ہے کہ جس کے ہر ہر لفظ نے ہمارے گہرے جذبات کو بیدار کر دیا ہی۔ یہ تقریر در اصل جمہوریت کے مفاد کی ایک عالیشان اور پرشوکت اپیل تھی۔ اسمین غم و غصہ کا اظہار کیا گیا تھا اور جمہوریت کے ان مخالفین کے خلاف احتجاج بھی کیا گیا تھا جنہوں نے جمہوریت کو ان تمام حکومتوں کو جنکا دارو مدار رائے عامہ کی مشاورت پر ہے نیست و نابود کردینے کا بیڑا اٹھایا ہی۔ اس تقریر کو پڑھکر اسکا اندازہ ہوتا ہی کہ جمہوریت پسندوں کو جمہوریت سے کسقدر محبت ہی اور وہ اسکو کسقدر عزیز رکھتے ہین کیونکہ ان کو اس طرز حکومت پر مخلص اعتماد ہے۔ اور ان کو اسکا کافی احساس ہے کہ اگر جمہوریت کی شکست ہوئی تو دنیا سے آزادی کا نام و نشان مٹ جائے گا اور چھوٹی بڑی ہر قوم کی آزادی چھن جائیگی۔

ترکی کی تیاریان

"ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے:۔

چونکہ ترکی حکومت کو مکمل اختیارات دیئے گئے ہین اسلئے اس نے اسمبلی سے یہ مطالبہ کیا ہی کہ ملک کو تیار کرنے کے لئے حسب ذیل قوانین جاری کئے جائین

پہلا قانون یہ جاری ہونا چاہئیے کہ بیمہ کی پرائیویٹ کمپنیاں لازمی جنگی بیمے کریں (جنکی رقوم حکومت واپس کر دیگی) اور اگر جنگ ہوئی تو دوران جنگ مین بیمہ کی قسطوں کی ادائی ملتوی ہی گی

دوسرا قانون یہ جاری ہونا چاہئیے کہ الکحل۔ تمباکو اور کھالوں کے محصولوں مین اضافہ کر دیا جائے۔ اور ایک جائداد اور ملکیت کا محصول اور ایک نیا محصول فروخت لگا دیا جائے تاکہ غیر معمولی بجٹ کی ضروریات کی خانہ پری ہو سکے۔ امریکہ سے تین سو ٹریکٹر اور لاریاں بصرہ میں جو کہ خلیج فارس کی بندرگاہ ہی اتاری جا چکی ہین۔ اور تجارتی سامان ملک کے اندر پہنچانیکے لئے وہاں شاخیں قائم کر رہی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۵ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۴

اڈیٹوریل نوٹ

یوگوسلاویہ

بلقان کے تازہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یوگوسلاویہ تیزی کے ساتھ جنگ کے قریب آرہا ہے اور جرمنی آبادی یہاں سے عجلت کے ساتھ واپس جارہی ہے۔

اٹلی کا سفیر یوگوسلاویہ اور جرمنی کے درمیان مصالحت کی کوشش کر رہا تھا مگر یہ گفتگو بلا کسی نتیجہ پر پہونچے ختم ہوگئی۔

یوگوسلاویہ کی نئی حکومت نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنی سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہے اور ہنگری کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کرنا شروع کر دی ہیں۔ اسوقت بلقان میں جرمنی کی فوجیں تین مورچوں کے لئے تیار ہیں۔ ترکی، یونان، اور یوگوسلاویہ نہیں کہا جاسکتا کہ جرمن کس طرف پیش قدمی کرے۔

اگر یوگوسلاویہ کو جرمنی کے خلاف جنگ میں شریک ہونا پڑا تو اٹلی کی پوزیشن اور زیادہ کمزور ہو جائیگی کیونکہ اس صورت میں اٹلی شمالی البانیہ میں اپنی فوجیں اور سامان وغیرہ بھی نہیں بھیج سکے گا۔ اور اس صورت میں البانیہ میں اٹلی کی پوزیشن بہت زیادہ کمزور ہو جائے گی۔

بحر روم کی جنگ

تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بحر روم میں اٹلی کے مقابلہ میں برطانیہ کو بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ اس لڑائی میں تین اطالوی ✻

بورڈ اکزیکٹو افسر کا تقرر مقررہ وقت کے اندر کرنے میں کامیاب نہیں رہا اسلئے ایکٹ کے سکشن ۶۵ کے ماتحت یہ تقرر کیا گیا ہے۔

کوتوال شہر

مسٹر جی۔ کے ہانڈو، ڈی۔ ایس۔ پی کوتوال شہر نے ۳۱ر مارچ کو خانصاحب بشیرالدین احمد خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی کو کوتوالی کا چارج دے دیا۔

مسٹر ہانڈو نے تقریباً ڈیڑھ سال کوتوالی کی اور اس دوران میں آپ نے جس بے لوثی ایمانداری اور جفاکشی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کئے وہ ہر قابل ہیں کہ اسکی تعریف کی جائے۔ موصوف سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوکر فتحگڈھ جارہے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اہل شہر کو آپکی یاد عرصہ تک باقی رہے گی۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر بشیرالدین احمد خانصاحب بھی ایک ہردلعزیز اور قابل پولیس افسر ہیں اور یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ کانپور کی کوتوالی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیںگے۔

ایٹ ہوم

۴ر اپریل ۶ بجے شام کو فہیم کالج فہیم آباد میں مسٹر ایچ۔ ایم۔ مصلح الدین کی طرف سے مسٹر جی۔ کے۔ ہانڈو ایم۔ بی۔ اے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال شہر کے اعزاز میں ایک شاندار الوداعی ایٹ ہوم دیا جارہا ہے جسمیں شہر کے ہر طبقہ کے معزز حضرات مدعو کئے گئے ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۲ر مارچ کو رائے بہادر ڈاکٹر ہر چند سروپ ایل۔ ایل۔ ڈی، ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا جلسہ ہوا۔

ٹرسٹ انجنیر کی رخصت ۲۲ دن مع تنخواہ اور ۱۵ دن کی بلا تنخواہ رخصت منظور کی گئی۔ اور 5/9/05/= کی زمینوں کی فروخت کی منظوری دیگئی۔ اور کل سال کی زمینوں کی فروخت کی قیمت 87805/= ہوتی ہے

قومی ہفتہ

۶ر اپریل سے ۱۳ر اپریل تک قومی ہفتہ منایا جائے گا۔

ہندوستانی برادری

کانپور کی ہندوستانی برادری کی طرف سے ۲ر اپریل ۶ بجے شام کو مسٹر جی۔ کے ہانڈو ایم۔ بی۔ اے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال شہر کو ایک ایٹ ہوم دیا گیا جسمیں مسٹر عابدی سکریٹری ہندوستانی برادری نے ہندوستانی برادری کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر ہانڈو نے کانپور میں جو طرز عمل رکھا وہ ہندوستانی برادری کے اغراض و مقاصد کے لگ بھگ تھا انہوں نے ہمیشہ فرائض کی ادائیگی میں انسانی ہمدردی اور بلا تفریق مذہب و ملت کے اعلیٰ مقصد کو اپنے پیش نظر رکھا جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مسٹر ہانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ہندوستانی برادری کے ارکان کا نہایت ممنون ہوں کیونکہ مجھے اس طرز عمل میں ہندوستانی برادری کے ارکان سے بہت مدد ملی۔ میں برادری کے ارکان کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ میرے قائمقام مسٹر بشیر احمد خانصاحب بھی وہ ان ہی اصولوں پر کاربند رہینگے۔

ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ سوسائٹی

۳ر اپریل کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر مسٹر سنکاکس کی صدارت میں ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ سوسائٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مندرجہ ذیل جیل وزیٹرس کا انتخاب عمل میں آیا
۱۔ مسز سوشیلا سریواستوا
۲۔ سید احمد حسین بی اے
۳۔ مسٹر کارکا پرشاد دھون

جانوروں کیلئے چرھی

پبلک یہ عرصہ سے محسوس کر رہی ہے کہ مول گنج اور پریڈ اسپتال کے قریب ایک چرھی (جانوروں کو پانی پلانے کا حوض) کی اشد ضرورت ہے۔ چونکہ اب گرمی آگئی ہے لہذا بورڈ کو اس طرف فوراً توجہ دیکر ان جگہوں میں فوراً چرھی بنوا دینا چاہئے۔

(بقیہ برصفحہ ۷، کالم ۱)

آئینہ کانپور

مسٹر جناح کا شاندار استقبال

۳۰ر مارچ ۳ بجے دن (دہلی میل) سے مسٹر محمد علی جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر [illegible] کے علاوہ عام مسلمانوں نے آپکا شاندار استقبال کیا۔

اسٹیشن سے ۴ بجے آپکا شاندار جلوس کلکٹر گنج بادشاہی ناکہ۔ مول گنج۔ مسٹن روڈ پریڈ ہوتا ہوا اسٹی مسلم لیگ کے دفتر کے سامنے آکر ختم ہوا۔ اس موقع کے لئے مسلم محلوں کو خوب سجایا گیا تھا۔ جابجا پھاٹک بھی بنائے گئے تھے اور روشنی بھی کی گئی تھی۔ کانفرنس کے اجلاس کے لئے پھول باغ میں شاندار پنڈال اور روشنی کا بہت کافی انتظام کیا گیا تھا۔

مسلمانوں نے نہایت کثرت کے ساتھ جلوس اور جلسوں میں شرکت کی اور مسٹر جناح کانپور میں نہایت مصروف رہے اور آپ ۱۳ر مارچ کو ۱۱½ بجے بمبئی میل سے بمبئی کے لئے روانہ ہوگئے۔

مسٹر جناح کی تقریر

۲۹ر مارچ کی رات کو پھول باغ میں مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

ہندو راج قائم کرنے کا ہندوؤں کا خواب صرف خواب ہی رہے گا۔ جب تک ہندو اس خواب کو چھوڑ نہیں دیتے ہندو مسلم اتحاد ناممکن ہے جس طرح کانگریسی لیڈر کہتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر سوراجیہ ناممکن ہے اسی طرح میں بھی یہ زور سے کہتا ہوں کہ بغیر پاکستان کے سوراجیہ ناممکن ہے مہاتما گاندھی اہنسا۔ ستیہ گرہ۔ چرخا اور ہندو مسلم اتحاد کا پرچار نہایت زور سے کر رہے ہیں لیکن ان کی کوشش اس طرح کی ہے کہ جس سے مسلمانوں کو یہ شبہ ہونے لگا ہے کہ وہ ہندو راج قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام بنانا چاہتے ہیں لیکن مسلمان اسکو سمجھ گئے ہیں اور اسی سے مسلمان ایک تہائی ہندوستان پر اپنا قبضہ جمانا چاہتے ہیں اور باقی دو تہائی ہندوستان وہ ہندوؤں کو خوشی سے دیدینگے۔ پاکستان کی زبردست مخالفت کی گئی مگر آخر میں ہندو اسکو محسوس کرینگے کہ پاکستان کی مخالفت نہ کرنے ہی میں انکی بھلائی ہے اب مسلمان بھی پاکستان کو سمجھنے اور اسکی تائید کرنے لگے ہیں لیکن انکے پاس کوئی اچھا اخبار نہیں ہے اور وہ زیادہ تر غریب اور غیر تعلیم یافتہ ہیں اس لئے انھیں اپنی تعلیمی اور اقتصادی حالت بہتر بنانی چاہئے۔ پاکستان کو کامیاب بنانے کے لئے مسلمانوں کو مسلم لیگ کا ساتھ دینا چاہئے۔ اس کے لئے ہمیں حکومت برطانیہ اور ہندوؤں سے لڑنا پڑے گا۔

۳۰ر مارچ کی رات کو مسٹر جناح نے اپنی تقریر میں پاکستان پر زور دیتے ہوئے موجودہ سیاسی جمود کا حوالہ دیا اور کہا کہ اسکی ذمہ داری برطانوی حکومت پر ہے۔

آپ نے کہا کہ مسلم لیگ نے نہ صرف ملک کی مدافعت کی تیاریوں میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی بلکہ بار بار حکومت سے کہا کہ ہمارے تعاون سے فائدہ اٹھاؤ لیکن شرط یہ تھی کہ مرکز اور صوبوں میں موجودہ آئینی ڈھانچے کے اندر مسلم لیگ کو نمایاں اختیار دیا جائے۔

مسٹر جناح نے آخر میں حکومت سے مطالبہ کیا ان لوگوں کی پرواہ نہ کرو جو اسوقت کے جنگ میں تعاون نہیں کرتے مسٹر جناح نے حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ وہ کانگریس کو خوش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانفرنس

۳۰ر مارچ ۴ بجے شام کو سٹی مسلم لیگ ہال میں مسٹر محمد نعمان ایڈوکیٹ کی صدارت میں کانپور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانفرنس کا پہلا اجلاس ہوا جسمیں مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

کانگریس قومی جماعت نہیں بلکہ ایک ڈکٹیٹر کے ماتحت ہے جو اس جماعت کا ۴ آنہ کا ممبر بھی نہیں اور اس طرح کانگریس ایک منیدٹ گرانڈ کونسل ہے۔

مسلم لیگ نے کانگریس کی عیاری کو کھولکر رکھ دیا ہے جب سے مہاتما گاندھی کانگریس میں آئے ہیں اس میں روحانیت کا ایک نوسنہ کا عنصر داخل ہوگیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کانگریس فرقہ وارانہ جماعت کی حیثیت سے آشکارا ہوگئی وہ خالص ہندو جماعت ہے لیکن مہاتما گاندھی اب بھی سارے ہندوستان کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے پر ضد کر رہے ہیں۔ مسٹر جناح نے آگے چلکر کہا کہ مجھے یقین ہے کہ کانگریس سوائے ہندوؤں کے اور کسی کی نمایندہ نہیں ہے۔ اور پورے ہندوؤں کی بھی نمائندگی نہیں کرتی۔ گول میز کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ مہاتما گاندھی پنجاب میں مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی نمائندگی دینے کو تیار نہیں ہوئے اور جب دونوں فرقوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوسکا تو پاکستان کی اسکیم بنائی گئی۔ غیر پاکستانی علاقے کے مسلمانوں کی قسمت کے بارے میں بحث کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ اکثریت والے مقامات پر ۷ کروڑ مسلمانوں کو آزاد کرانے کے لئے میں باقی ۲ کروڑ مسلمانوں کی شہادت کی آخری رسم ادا کرنے کو تیار ہوں، ۷ کروڑ مسلمانوں کی آزادی کی خاطر دو کروڑ مسلمانوں کو کچل جانے دو۔

مسلم لیگ کے رزولیوشن

۳۱ر مارچ کی رات کے جلسہ میں چودھری خلیق الزماں پریسیڈنٹ یوپی مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق منظور کیا گیا۔

"مسلمانان کانپور کی اس کانفرنس کا خیال ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا لاہور والا رزولیوشن ہی ہندوستان کے اختلافات کو دور کر سکتا ہے اور یہی وہ طریقہ ہے کہ جس سے ہندوستان کو جلد سے جلد آزادی مل سکتی ہے پاکستان کی بنیادی اصول کے خلاف کوئی آئین یا دستور اساسی مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہ ہوگا۔ اور یہ کانفرنس مسٹر جناح کو یقین دلاتی ہے کہ پاکستان حاصل کرنے کے لئے جو قربانی بھی مسلمانان کانپور سے طلب کی جائیگی وہ اس سے ہرگز دریغ نہ کرینگے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے خلاف اور کانپور تعزیری پولیس ٹیکس کے خلاف بھی رزولیوشن پاس کئے گئے۔

رزولیوشن پاس کرنے کے بعد کانفرنس ختم ہوگئی۔

گارڈن پارٹی

مسلم لیگ نے سٹیزن پارٹی کے نام سے مسٹر جناح کو ۳۰ر مارچ کی شام کو کوئنس پارک میں گارڈن پارٹی دی جسمیں خاص خاص شریک ہونے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

سر گیون جونس۔ مسٹر ایچ۔ اے۔ ولکنسن۔ سر ہنری ہارسمین۔ مسٹر الفریڈ ہارسمین۔ مسٹر آر۔ سی۔ سریواستوا۔ بیگم اعزاز رسول۔ مسٹر حبیب اللہ۔ نوابزادہ لیاقت علیخاں۔ راجہ صاحب پیر پور۔

پرچم کشائی کی رسم

۳۰ر مارچ کی صبح کو مسٹر جناح نے سٹی مسلم لیگ کے دفتر کے پرچم کشائی کی رسم ادا کی اور پبلک کو مخاطب کرتے ہوئے مسلمانوں کی بیداری اور احساس پر اطمینان کا اظہار کیا اور فرمایا کہ جس جوش و خروش کا اظہار مسلمانوں نے کل کیا تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لیگ کی تحریکات صرف نوابوں اور خان بہادروں ہی تک محدود نہیں بلکہ عوام میں بھی کافی پھیل چکی ہیں۔ آپ نے پاکستان کی اسکیم کے خلاف ہندو اور انگریزی پریس کے غلط پروپیگنڈے پر نکتہ چینی کی آپ نے کہا کہ پریس کے بعض حلقوں میں یہ غلط سمجھا جارہا ہے کہ مسلمانوں نے پاکستان کی اسکیم کو پس پشت ڈالدیا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان منظم ہو جائیں تو وہ

مسلم نیشنل گارڈ کے بارے میں آپ نے کہا کہ اگر وہ کام کرنا چاہیں تو انکے لئے بیشمار کام ہیں انکو قصبات میں جاکر اپنے بھائیوں کی خدمت کرنا چاہئے۔

ریلوے ملازموں کا ڈیپوٹیشن

ای۔ آئی۔ آر۔ مسلم ایمپلائز ایسوسی ایشن یعنی ایسٹ انڈین ریلوے کے مسلمان ملازموں کی انجمن کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن نے ۳۰ر مارچ کو مسٹر جناح سے ملاقات کی اور اپنی مشکلات پیش کیں۔

مسٹر جناح نے ڈیپوٹیشن کو جواب دیا کہ میں نے اسی سلسلہ میں وائسرائے کو ایک میمورنڈم بھیجا تھا جس کا یہ جواب آیا کہ میں اس معاملہ میں توجہ دونگا مسٹر جناح نے صبر کرنیکی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ میں منتظر ہوں کہ حکومت کیا کرتی ہے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملہ میں ہم آخر تک جائیں گے۔

ڈپرسڈ کلاس

۳۰ر مارچ کو ڈپرسڈ کلاس کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے فرمایا کہ پست اقوام کی مشکلیں خود انہی کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ انھیں انتخاب جداگانہ کا اختیار حاصل کرنا چاہئے۔ مگر مہاتما گاندھی کی جان بچانے کے لئے وہ اس حق سے دست بردار ہوگئے اب انھیں مہاتما گاندھی سے کہنا چاہئے کہ وہ انھیں بچائیں۔ آپ نے فرمایا کہ مسٹر امبیدکار نے پاکستان اور لیگ کی جد و جہد کی آئینی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔

دیگر جماعتوں کا ایڈریس

دیگر مسلم جماعتوں کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے فرمایا کہ مسلمانوں میں وہ کسی فرقہ یا جماعت کو علحدہ تسلیم نہیں کرتے فقط مسلمان ہیں اور بس۔

سوداگران لباطخانہ

۲۹ر مارچ کی رات کو سوداگران لباطخانہ کیطرف سے لباطخانہ میں مسٹر جناح کو ایک ایڈریس دیا گیا اس موقع پر اس بازار کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا

محمد علی میموریل اسکول

۳۰ر مارچ ایک بجے دن کو مولانا محمد علی میموریل اسکول کی طرف سے مسٹر جناح کو ایک اڈریس دیا گیا۔

میونسپل بورڈ کے ایڈریس کا جواب

۳۱ر مارچ کی صبح کو میونسپل بورڈ کے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ "ہندوستان کی سیاسی صورت حال نے ایسا مسئلہ پیش کر دیا ہے جسکی دنیا کی تاریخ میں مثال موجود نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ ہندو اور مسلمانوں میں پوری پوری مصالحت ہوجائے لیکن اس حصول کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ:۔

"مسلم لیگ ہندوؤں کا برا نہیں چاہتی وہ تو یہ چاہتی ہے کہ ہر فرقہ حقیقتوں سے آگاہ ہوجائے۔

ملک میں دیہات سدھار کا مسئلہ خاص اہمیت رکھتا ہے اگر بورڈ چاہے تو وہ ملک کی ایک بہت بڑی خدمت انجام دے سکتا ہے۔

اتحاد ملت کی طرف سے ٹی پارٹی

۳۱ر مارچ ۹ بجے صبح کو اتحاد ملت کی طرف سے مسٹر جناح کو اڈریس اور ٹی پارٹی دینا طے ہوا تھا جسمیں معززین شہر کو بذریعہ کارڈ مدعو کیا گیا تھا مگر بعد کو معلوم ہوا کہ مسٹر جناح اس پارٹی میں نہیں تشریف لائے کہا جاتا ہے کہ لیگ کی طرف سے ۱۱ بجے تک وعدہ وعید ہوتے رہے اور ۱۱½ بجے مسٹر جناح بمبئی کے لئے روانہ ہوگئے۔ اور اتحاد ملت کی ٹی پارٹی جوں کی توں سڑتی رہی۔

اگر یہ حقیقت ہے تو مسلم لیگ کی یہ روش ایک جماعت کے ساتھ اصولی اور اخلاقی ہر حیثیت سے سخت قابل اعتراض ہے۔

ایکزیکیوٹو آفیسر

کانپور میونسپل بورڈ کی اکزیکٹو آفیسری کے تقرر کے سلسلہ میں گورنمنٹ آرڈر نمبری G. O. R. 94/XI-NE 60 مورخہ ۱۰ر مارچ سنہ ۱۹۴۱ء بورڈ کے پاس آگیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ۔

ہز اکسلینسی گورنر نے میونسپلٹیز ایکٹ کے سکشن ۶۵ کے ماتحت مسٹر حبیب اللہ خانصاحب۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ آنریری منصف کو کانپور میونسپل بورڈ کا اکزیکٹو افسر امتحاناً ایک سال کے لئے مقرر کیا ہے۔

سبد گل

ایک طرف تو یورپ میں جنگ کی آگ لگی ہوئی ہے اور دوسری طرف زندہ دلان یورپ کی بے فکری کا یہ عالم ہے کہ یہ نہایت بے فکری کے ساتھ بوسوں کی اقسام پر غور کر رہے ہیں، چنانچہ بوسے کے ایک محقق ارشاد فرماتے ہیں۔

بوسوں کی اقسام کا اندازہ بہت مشکل ہے یوں تو بوسوں کو ہزاروں اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے لیکن بوسوں کی ممتاز قسمیں جواب تک دریافت ہو سکی ہیں ۴۴۲ ہیں۔

بہت خوب گویا بوسوں کی دریافت بھی کوئی سائنٹفک دریافت ہے جس کی زمانہ جنگ میں شدید ضرورت ہے۔

شکاگو کی ایک حسینہ نے عدالت میں اپنے شوہر کے خلاف نہایت دلچسپ درخواست دی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

میرا شوہر لباس کے معاملہ میں نہایت لاپرواہ ہے ہمیشہ اول جلول بنا رہتا ہے اسکے اس بے ڈھنگے پن سے مجھکو اپنی سہیلیوں کے سامنے بڑی ندامت ہوتی ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ لہذا میں چاہتی ہوں کہ مجھے اس اول جلول شوہر سے نجات دلا دی جائے۔

گویا اس زمانہ میں شوہروں کے فرائض میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وہ بیویوں کی مرضی کے مطابق لباس پہنیں۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے ہیں تو بیویاں ان سے قطع تعلق کرنے کیلئے آمادہ ہو جاتی ہے۔

شکاگو کی اس حسینہ کی طرح پنجاب کی ایک عدالت میں رشیدہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کے خلاف اس بنا پر ہتک عزت کا استغاثہ دائر کر دیا کیونکہ اس کے شوہر نے اسکی سہیلیوں کے سامنے برا بھلا کہا تھا اس خاتون کا بیان ہے کہ:

ملزم نے میری سہیلیوں اور رشتہ داروں کے روبرو میری توہین کی اور دیدہ و دانستہ میری عزت پر حملہ کیا۔ لہذا قانون اس شخص کو قرار واقعی سزا دے۔

بیچارے شوہر نے بیوی کے تیور بدلے ہوئے دیکھے تو اس نے عدالت کے روبرو کہنا شروع کیا "بیوی معاف کرو مجھ سے خطا ہوئی میں توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ایسا قصور نہیں ہوگا" شوہر بیچارہ گڑگڑاتا رہا اور بیوی نے ذرا بھی توجہ نہیں کی آخر عدالت نے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت نیک چلنی داخل کرنے کے لئے شوہر کو حکم دے دیا۔

اسی قسم کی ایک دوسری من چلی بیوی کا واقعہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اخبارات کا بیان ہے کہ اس من چلی بیوی نے جو دہلی کی رہنے والی ہے غصہ کے عالم میں شوہر کی پسلیاں توڑ ڈالیں۔

اس عبرت انگیز واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یورپ کی عورت کی طرح ہندوستانی عورت بھی کس سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اب وہ زمانہ دور نہیں ہے جب ہندوستان کے شوہروں کو "کثرتین شوہر" بنکر اپنے گھروں میں رہنا پڑے گا"

بحر روم میں جہازوں کی گھمسان لڑائی

لندن ۹ مارچ۔ بسمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی بحر روم میں اٹلی اور برطانیہ کے جنگی جہازوں کے درمیان بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے جس میں اٹلی کے ایک جنگی جہاز کو نقصان پہونچا۔ اور دو اطالوی کروسروں کو شدید نقصان پہونچا۔ بعد کی خبر ہے کہ ان میں سے ایک اطالوی جہاز ڈوب گیا ہے۔

بحر اسود کے ساحل پر توپیں

برلن ۹ مارچ۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمنی رومانیہ اور بلغاریہ کے بحر اسود کے ساحل پر خاص خاص مقاموں پر توپیں چڑھا رہا ہے۔

ادب لطیف

خوابِ رنگیں

صبح ہو رہی تھی آخری ستارہ بھی جھلملا کر رخصت ہوا چاہتا تھا۔ میرے جگر میں ایک ہوک سی اٹھی۔ میں بیتاب ہو گئی۔ مجھے پریتم کا وعدہ یاد آ گیا۔ میں گھر سے وحشی کی طرح نکلی اور جمنا تٹ پر پہنچ گئی۔ لیکن وہاں خاموش اور پرسکون لہروں کے سوا کچھ نہ تھا۔

گھر بیٹھے بیٹھے اگر آپ گھر پڑ جائے گی تو زندگی کے تمام دوسرے ناولوں میں خود بخود تبدیلی رونما ہو جائے گی۔ بمقید اپنے گھر کی تنہائی میں قربت کا لطف آئے گا۔ اس میں گھرے پن کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ یہ سوسائٹی سے نہ چھپا کر بیٹھنا ہے۔ ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم خود کو بھی پہچانیں اور اپنی شخصیت پیدا کریں۔ سوسائٹی میں جذب ہو کر رہ جانا کچھ مفید ثابت نہیں ہوا۔

گھر پر رہنے کی عادت مستحکم ہو جانے تو اس کا اولین نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ انسان ان کاموں کی طرف متوجہ ہوتا ہے جنہیں انجام دینے کی مدتوں سے آرزو ہوتی ہے۔ مگر جو فرصت نہ ملنے کے سبب سے ان ہوئے پڑے رہتے ہیں۔ اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے سوچ بچار کی قوت بڑھتی ہے جو زندگی میں اجالا سا کر دیتی ہے۔

بقول ایک اہل قلم کے سوچنا یا تفکر خود سے گفتگو کرنا ہے اگر ہمیں اپنے آپ سے گفتگو کرنے کا فن آ جائے تو زندگی کا بہترین شغل نصیب ہو جائے گا۔

جو لوگ اپنے آپ سے باتیں کرنے کے فن سے واقف ہو جاتے ہیں انھیں دنیا کے معاملات کو سلجھانے کا سلیقہ آ جاتا ہے۔ کیونکہ جب ایک انسان اپنے آپ سے باتیں کرنے بیٹھتا ہے تو اسے خواہ مخواہ زیادہ صحیح اور چست انداز تفکر اختیار کرنا پڑتا ہے۔ دوسروں سے باتیں کرنے میں بہت سی باتیں ان سے چھپائی جا سکتی ہیں۔ مگر خود سے کوئی کیا چھپائے۔

اس وقفے کو کبھی کبھی خوشگوار کتابوں کے مطالعے میں صرف کیا جائے تو اس سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لوگ خاص اغراض کے لئے یا امتحانات میں کامیاب ہونے کے نقطہ نظر سے کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن اگر بعض اوقات بے غرضانہ کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو اس سے اور بھی زیادہ حظ حاصل ہوتا ہے اسے تفریحی مطالعہ کہہ سکتے ہیں۔ مگر تفریحی مطالعہ کا مطلب بیکار قسم کا لٹریچر پڑھنا نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کے لئے فلسفے کی کتابیں پڑھنا بھی تفریحی مطالعے داخل ہو سکتا ہے۔

کسی فن کو حاصل کرنا آسان نہیں ہوتا۔ گھر پر رہنے کا فن بھی ریاضت چاہتا ہے۔ لیکن اگر حاصل ہو جائے تو یہ صدہا برکتوں کا سرچشمہ ثابت ہوگا۔

آئرلینڈ میں غلہ کی کمی

لندن ۲۹ مارچ۔ مسٹر ڈی ویلرا نے آج کرل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر آئرلینڈ کی فصل مکمل طور پر تیار نہ ہوئی تو لوگ بھوکے مر جائینگے۔ ہمارے یہاں گندم کی بڑی بھاری کمی ہے اور ہمارے پاس ریزرو سٹاک نہیں ہے۔

قبائلی لشکر نے سڑک بند کر دی

بنوں ۱۳ مارچ مشہور بدمعاش میر شاہ جان کی کمان میں قبائلیوں کا ایک لشکر جمع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میرن شاہ اور دتا خیل روڈ بند ہو گئی ہے۔

واشنگٹن ۱۳ مارچ۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے یونان اور برطانیہ کی امداد کیلئے گولہ اور سامان جنگ بھیجنے کی ہدایت کی ہے۔

عالم نسواں

گھر عورت کی جنت ہے

از فراست حیا دھسگم

اس مضمون میں گھریلو زندگی کے ایک نہایت ہی اہم پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ طبقہ نسواں میں یہ مضمون دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا

بہت سی "فیشن ایبل" ہندوستانی عورتیں اپنی ان بہنوں پر طنزیہ فقرے کستی ہیں جو پردے کی پابند ہیں اور شاذ و نادر ہی گھروں سے نکلکر پبلک تفریح گاہوں کی رونق بنتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ عورتیں طائران قفس کی مانند گھروں کی چار دیواری میں بند ہیں۔ دوسرے لفظوں میں انھیں قید ہی میں بند کر دیا ہے۔

ہر بات کے مختلف پہلو ہوتے ہیں۔ عورتوں کا اس طرح گھر کی چار دیواری میں بند ہونا کہ انکی صحت بگڑ جائے یقیناً مضر ہے مگر اس تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے۔ جسے لسان العصر حضرت اکبر نے ظریفانہ پیرائے میں دکھایا ہے۔

حامدہ چمکی نہ تھی تعلیم سے بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن پہلے چراغ خانہ تھی

مگر ہم اس مضمون میں ان دونوں پہلوؤں سے گریز کرتے ہوئے ایک اور ہی پہلو پیش کرنا چاہتے ہیں جس پر بہت ممکن ہے کہ بعض خواتین نے کبھی غور نہ کیا ہو۔

ایک انگریز مسٹر چارلز ڈبلیو ژگسن نے انگریز عورتوں کی موجودہ حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "جو عورتیں بے مقصد ملاقاتوں، برج پارٹیوں اور موٹروں میں خواہ مخواہ اڑی پھرنے سے تھک چکی ہیں۔ انھیں میں تسکین دہ زندگی کے نسخوں کا ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ وہ نسخہ یہ ہے کہ وہ گھر میں رہنے کے فن لطیف کی مشق کریں"

ممکن ہے کہ انگریز عورتوں کے لئے موصوف کے اس مشورہ میں کوئی ندرت ہو۔ مگر جہاں تک ہندوستانی عورتوں کا تعلق ہے یہ وثوق کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ یہ عادت انکی گھٹی میں پڑی ہوتی ہے کہ وہ اپنے سرتاج کو اپنا مجازی خدا اور اپنے گھر کو اپنی جنت سمجھیں اس کا کوئی سوال ہی نہیں ہے کہ وہ ایک گھر ایک جھونپڑی ہے یا ایک محل قابل غور ایک بات یہ ہے کہ وہ اپنا گھر ہے۔ اسے اپنی کوششوں سے اتنا دلکش ضرور بنایا جا سکتا ہے کہ مرد عورت دونوں کو اس کی فضا میں جاذبیت محسوس ہونے لگے۔ ایسے خاوند اور بیوی موجود ہیں۔ جو اس فن کے ماہر ہیں۔ وہ مختلف اشغال سے اپنے گھریلو وقت کو اس طرح پُر کرتے ہیں کہ زندگی سراپا لذتوں اور راحتوں کا طویل سلسلہ بن جاتی ہے۔ نامناسب نہ ہوگا اگر اس خوشگوار فن یعنی گھر پر رہنے کے آرٹ کے چند نکات بتا دیئے جائیں۔ یہ مردوں کے لئے بھی اتنے ہی مفید ہیں جتنے عورتوں کے لئے

گھر کو اپنا قلعہ سمجھو۔ گھر ایک پناہ گاہ ہے جہاں مرد عورت دنیا سے بھاگ کر قلعہ بند ہوتے ہیں۔ اس قلعہ کو اتنا مستحکم بنا لینا چاہیئے کہ یہ محفوظ ترین طریقہ یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک آدھ شام کے اوقات کے گھر میں بند ہو جاؤ۔ اور اس وقفے کو صرف شریک زندگی کی ملکیت سمجھو۔ کسی دوست یا سہیلی کو اس دوران میں گھر کے محفوظ قلعے میں داخل نہ ہونے دو۔ اس کو اپنا پکا اصول بنا لو۔ اور زیادہ سے زیادہ سختی کے ساتھ اس پر عملدرآمد کرو۔ اگر دن میں کوئی پوچھے بھی کہ آج شام یا شب کے لئے کوئی پروگرام ہے تو فوراً کہدو۔ کہ بڑی مصروفیت ہے۔ خواہ مصروفیت بالکل نہ ہو خواہ تمہیں وہ وقت کوئی کتاب ہی پڑھ کر گذارنا پڑے۔ احباب یا سہیلیوں کو نرمی کے ساتھ یہ بات سمجھا دو کہ بعض شامیں اور راتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جبکہ تمہارا کسی سے ملنا محال ہے۔

ایک مرتبہ جب تمہیں گھر پر ٹھہرنے کی عادت

بچوں کی دنیا

رحم دل عرب

ایک [illegible] عرب [illegible]

ایک مالدار یہ گھوڑا عرب سے خریدنا چاہتا تھا اس نے عرب سے کہا "دو اونٹوں کے بدلے میں مجھے یہ اپنا گھوڑا دے دو" لیکن عرب نہ مانا۔ مالدار دس اونٹ دینے لگا۔ پھر بھی عرب نہ مانا۔ آخر وہ دس اونٹ کے علاوہ بہت سا روپیہ بھی دینے لگا لیکن عرب گھوڑا دینے پر رضامند نہ ہوا۔

مالدار نے دل میں سوچا کہ یہ عرب بڑا ضدی معلوم ہوتا ہے۔ یوں راضی نہ ہوگا۔ کسی حکمت عملی سے اس کا گھوڑا لینا چاہیئے۔

بہت دنوں بعد ایکبار اس عرب کو کسی گاؤں کو جانا پڑا۔ اس مالدار نے یہ پتہ چلا لیا کہ کب اور کس راہ سے جانے والا ہے۔ وہ بھکاری کا لباس پہنکر اس کے رستہ میں ایک جگہ بیٹھ گیا اور کراہنے لگا۔

عرب گھوڑے پر سوار چلا جا رہا تھا کہ اس نے رستہ میں دیکھا۔ کوئی غریب پڑا ہوا کراہ رہا ہے یہ دیکھکر اسے رحم آیا۔ وہ فوراً گھوڑے سے اتر کر قریب آیا۔ اور کہا "تم یہاں کیوں بیٹھے کراہ رہے ہو؟"

مالدار نے آواز بدلکر کہا: "کیا کروں بابا! مجھے ایک گاؤں کو جانا ہے لیکن چلتے چلتے پیٹ میں سخت درد اٹھ کھڑا ہوا جس کی وجہ سے اٹھا بھی نہیں جاتا، چل کیسے سکتا ہوں۔ شاید خدا نے میری موت یہیں لکھ دی ہے"

یہ سنکر عرب کو اس پر بڑا ترس آیا اور کہنے لگا: "تم سے کھڑا نہیں ہوا جاتا، اچھا تم میرے گھوڑے پر بیٹھ کر چلو، میں پاؤں پاؤں چلتا ہوں"

یہ کہکر عرب نے اسے گھوڑے پر چڑھا دیا۔ گھوڑے کی لگام اس کے ہاتھ میں دیدی اور خود ساتھ چلنے لگا۔

گھوڑے کی لگام ہاتھ میں آتے ہی مالدار نے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ گھوڑا بھاگا اور ایسا ہوا کہ ذرا کی ذرا میں نظروں سے اوجھل ہونے لگا عرب فوراً پہچان گیا کہ دھوکا ہوا۔ اس نے زور سے آواز دے کر کہا: "ارے بیمار آدمی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میری بات سنتا جا، پھر گھوڑا دوڑا کر چلے جانا"

مالدار کچھ فاصلے پر ٹھہر گیا۔ عرب نے کہا۔ "میں سمجھ گیا۔ تم نے میرے گھوڑے پر اس ترکیب سے قبضہ کیا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ لیکن دیکھو یہ بات کسی سے مت کہنا کہ میں نے اس ترکیب سے گھوڑا پایا ہے۔ تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہو گئی تو کوئی مسافر کبھی کسی کے کام نہ آئے گا"

اس عرب کی یہ بات سنکر مالدار کو بڑی شرم آئی۔ اس نے اسی وقت عرب کا گھوڑا عرب کو واپس کر دیا اور معافی مانگی" (پیام تعلیم)

لکھنؤ ہندو سبھا کے جلسہ کا فیصلہ

لکھنؤ ۱۳ مارچ۔ کل شام ہندو سبھا کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں پاکستان کی مخالفت کی گئی۔ اور یہ کہا گیا کہ ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی ہر اسکیم کے ہم خلاف ہیں۔ راجہ صاحب کوٹرا اور پنڈت چندر گپت ویدالنکار نے تقریریں کیں۔ لالہ ہریرام سیٹھ جنرل سکریٹری صوبہ ہندو سبھا جلسے کے صدر تھے۔

کلکتہ میں ہوائی حملہ سے تحفظ

کلکتہ ۹ مارچ۔ حکومت بنگال کی ہدایت کے مطابق کلکتہ کارپوریشن نے مختلف پارکوں اور پبلک مقامونا

پردۂ فلم

[illegible]ش بکچر[illegible] کانفرنس کی کامیابی کی کوشش

[illegible]حصوں میں لاہور میں ہر آل انڈیا موشن پکچرس کانفرنس ہو[illegible]ہم کو مسرت ہے کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی جا رہی ہے۔ تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کانفرنس کی جانب سے متعدد وفود ہندوستان کے مختلف حصوں میں دورے کی غرض سے روانہ ہو گئے ہیں تاکہ یہ وفود دہلی۔ کلکتہ۔ کراچی۔ بمبئی۔ پونا اور ہندوستان کے ان حصوں میں جائیں جہاں فلمی صنعت سے دلچسپی رکھنے والے موجود ہیں۔

ہندوستان کی فلمی صنعت کا شمار اسوقت نہایت ہی ممتاز صنعتوں میں ہے۔ پچاس ہزار کے قریب ہندوستان کے باشندے اس صنعت سے روزی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ موسیقی آرٹ اور لٹریچر کو ترقی دینے میں بھی اس صنعت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ایسی حالت میں کیا ہر محب وطن ہندوستانی کا فرض نہیں ہے کہ وہ اس صنعت کو کامیاب بنانے میں انتہائی کوشش کرے۔

فلمی صنعت کو ابھارنے کے لئے سب سے زیادہ جو چیز ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں ہر سال فلمی کانفرنسیں منعقد کی جائیں جہاں فلمی صنعت سے تعلق رکھنے والے ایک جگہ ملکر فلمی صنعت کی ترقی کے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کر سکیں۔

آل انڈیا موشن پکچرس لاہور کے محرک قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس صنعت کی ترقی کے لئے نہایت ہی اہم قدم اٹھایا ہے۔ ضرورت ہے کہ فلمساز ڈسٹری بیوٹرس ایکزیبیٹرس آرٹسٹ اور اس صنعت سے تعلق رکھنے والے دوسرے حضرات آل انڈیا موشن پکچرس کے محرکوں کی جدوجہد کی قدر کرتے ہوئے اسے زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں ہر ممکن امداد دیں۔

وزیر اعظم پنجاب کی تقریر

لاہور ۱۳ مارچ۔ ینگ جاٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے اتحاد کا دن منایا گیا۔ اس موقع پر سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے فرقہ وارانہ اتحاد کی پرجوش اپیل کی اور کہا کہ مذہب کے سچے اجزا باہمی محبت اور رواداری ہیں لیکن ہندوستانی لیڈر فرقہ وارانہ اتحاد نہیں کرا سکے اور لوگ مذہب کی سچی اسپرٹ چھوڑ کر گمراہ ہو رہے ہیں لیکن آخرکار سچائی کی فتح ہوگی اور نیک نیتی کا بول بالا ہوگا۔ کوئی مذہب دوسرے کا گلا کاٹنے کی محض اس بنا پر اجازت نہیں دیتا۔ آپس کے اختلافات ہیں فرقہ پرستی جہالت ذاتی غرض اور اوسط طبقہ کی تلاش روزگار کا نتیجہ ہے وزیر اعظم نے حاضرین سے کہا کہ باہمی نیک پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ فرقہ پرستی سے لڑئیے اور ہندوستان کی آزادی اور صلح کے لئے متفق ہو جائیے۔

بنگال اسمبلی میں تحریک التوا اجلاس

کلکتہ ۱۳ مارچ۔ بنگال اسمبلی کے مختلف پارٹی کے لیڈر شری یت سرت چندر بوس نے اسمبلی میں تحریک التوا اجلاس پیش کی ہے جس کے ذریعہ اخبار "لبرٹی" پر پابندی کے معاملہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت بنگال نے اخبار مذکور پر ڈیفنس آف انڈیا رول کے ذریعہ تین ہفتہ کی پابندی لگا دی ہے۔

یوپی میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد دوگنی ہو گئی

لکھنؤ ۱۳ مارچ۔ پچھلے دس سال میں یوپی میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے۔ ۱۹۳۱ء میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد ...... ۲۳ یعنی کل آبادی ۹ر۴ فیصدی تھی۔ نئی مردم شماری میں یہ تعداد ۵۰۸،۴۲،۴۰ ہو گئی ہے یعنی کل آبادی کا ۵ر۸ فیصدی ہو گئی ہے۔

یہ خندقیں کھودنا شروع کر دی ہیں۔ پہلے شہر کے پانچوں بڑے پارکوں یعنی ویلنگٹن ہیڈ ہو پارک، شردھانند پارک، مٹیا پارک پارک سرکس اور ویلش پریر پارک میں خندقیں کھودی جائینگی

اقوالِ زریں

اگر تمہیں روپیہ کی قدر و قیمت معلوم نہ ہو تو کسی سے قرض لیکر دیکھ لو۔ (فرینکلن)

بھیک مانگنا [illegible] ہے۔ اگرچہ اس [illegible] خیرات اچھی ہے اگرچہ اس سے جنت [illegible]

بُرائی نہ دیکھو، بُرائی نہ سُنو، اور بُری باتیں نہ کہو تو خراب سوسائٹی خود تم سے دور بھاگے گی۔

بڑا آدمی کبھی مغرور نہیں ہوا کرتا۔ لیکن چھوٹا آدمی مغرور ہوتا ہے۔

درحقیقت نیک کردار وہی ہے جو مصائب میں صابر رہے۔ اور خطا سے درگذر کرے۔

انسانی جسم خدا کی امانت ہے۔ اسے کمزور نہ ہونے دو۔

بڑھاپے میں خوش رہنا چاہتے ہو تو اپنی جوانی میں کفایت شعاری سیکھو۔

جو آدمی چند دن اپنی طبیعت کے موافق جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے مگر آخری انجام اس کا ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔

صبحِ تبسم

بیوی:- (شوہر سے جھنجھلا کر) اگر تم نے اگر میرے سامنے غیر عورت کا نام لیا تو میں ایک لمحہ کے لئے [illegible] نہیں رہونگی۔ فوراً میکہ چلی جاؤنگی۔"
[illegible] جو بیوی سے تنگ آ چکا تھا) بہت شکر گذار ہوں [illegible] تلاش میں تھا۔

ڈائرکٹر:- (فلم ایکٹریس سے) تم کو فلم میں اس طرح کام کرنا چاہیئے کہ لوگ اس سے متاثر ہو کر اپنی جیبیں خالی کر دیں۔ یہی تمہارا کمال ہے۔
فلم ایکٹریس:- (جو ایک طوائف ہے) تو مجھے ڈائرکٹر تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس قسم کا ڈائرکشن مجھے صرف میری والدہ ہی دے سکتی ہیں جنہوں نے ہزاروں احمقوں کی جیبیں خالی کر دیں۔

ایک سہیلی:- (اپنی دوسری سہیلی سے) اچھا یہ بتاؤ کہ تم کو اپنے شوہر کی کونسی بات سب سے زیادہ پسند ہے
دوسری سہیلی:- "مجھے انکی وہ مسکراہٹ بیحد پسند ہے۔ جو تنخواہ دیتے وقت انکے لبوں پر کھیلا کرتی ہے مگر افسوس کہ یہ مسکراہٹ تیس دن کے بعد ہی دکھائی دیتی ہے۔

لندن ۱۳ مارچ۔ نیروبی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دیرداوا پر جو کہ حبش کا تیسرا بڑا شہر ہے سپہ کو شامی [illegible]

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں!

حجامت بنانے میں ایک شخص کتنا وقت اور روپیہ [illegible] دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔

ایک شخص جو سترہ سال کی عمر میں چہرہ کی حجامت بنانا شروع کرے اگر ستر برس کی عمر تک حجامت بناتا رہے تو اس ۵۳ سال کے عرصہ میں وہ اپنے چہرہ سے جتنے بال کاٹے گا۔ اگر انکو ایک قطار میں رکھا جائے تو انکی لمبائی ۱۳ میل، ۱ فرلانگ ہوگی اور اس پر سات سو روپیہ سے سات ہزار روپیہ خرچ آئیگا خواہ وہ شخص خود حجامت بنائے یا نائی سے بنوائے اس عرصہ میں جو بلیڈ استعمال کئے جائینگے اگر انکا وزن کیا جائے تو ڈھائی لاکھ بلیڈوں میں سے ½ ٹن خالص فولاد نکلے گا۔ جسے ملکی ڈیفنس کے لئے ہتھیار بنانے میں استعمال کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اس عرصہ میں حجامت بنانے میں جو وقت لگتا ہے وہ ۱۰ اکر ۶ ماہ تک پہنچتا ہے۔ اس وقت کو کاروبار، تفریح میں لگایا جا سکتا ہے۔

چین کے بعض علاقوں کے لوگ اپنی بیویوں کو رہن رکھ دیتے ہیں۔

افسانہ

روسی مصنف ٹالسٹائی کا ایک افسانہ

الیاس

"یوفا" روس کا ایک صوبہ ہے۔ قدیم زمانے میں یہاں ایک کاشتکار الیاس نامی رہا کرتا تھا۔ ابھی اس کی شادی کو ایک ہی سال ہوا کہ اس کے والد کا اچانک انتقال ہوگیا۔ وہ چونکہ ایک غریب آدمی تھا۔ اس لئے الیاس کو میراث میں سات گھوڑیاں۔ چالیس بکریاں اور دو گائیں ملیں۔ الیاس کیونکہ ایک محنتی جفاکش اور کفایت شعار شخص تھا۔ اس لئے اس کی ملکیت میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔

دونوں میاں بیوی صبح سے شام تک اپنا کام نہایت دلچسپی اور تندہی سے کیا کرتے تھے۔ تڑکے تڑکے وہ اٹھتے اور رات گئے سویا کرتے تھے جفاکشی اور کفایت شعاری سے ہر سال ان کی ثروت بڑھتی گئی۔ الیاس اب ایک خوشحال اور فارغ البال زمیندار تھا۔ ۳۵ سال کے بعد اس کے پاس دو سو گھوڑیاں۔ اور ڈیڑھ سو مویشی ہوگئے۔ کئی گوالے اور سائیس اس کی گھوڑیوں اور مویشیوں کی نگہداشت کے لئے ملازم تھے۔ اور گوالنیں اس کی گائیں اور گھوڑیاں دوہ کر۔ دہی۔ گھی اور پنیر تیار کیا کرتی تھیں۔

الیاس کے ہاں ایک چیز با افراط تھی۔ ضلع بھر میں اسکی شخصیت قابل رشک بنتی جا رہی تھی لوگ اکثر آپس میں کہتے۔ کہ الیاس قسمت کا دھنی ہے اس کے پاس ہر ایک چیز کثرت سے ہے۔ دنیا اس کے لئے جنت ہے۔

بڑے بڑے آدمی اس سے دوستی پیدا کرنا موجب عزت سمجھتے۔ دور دور سے اس کے ہاں مہمان آتے۔ وہ بھی ان کی خاطر مدارات میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتا۔ اور حسب حیثیت مہمانوں کی تواضع کرتا۔ ہر مہمان کے لئے چھاچھ۔ چائے اور شربت پینے کے لئے اور کچھ کھانے کے واسطے پیش کیا جاتا۔

الیاس کے تین بچے تھے۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی۔ جب یہ جوان ہوئے۔ الیاس نے اُن کی شادی کر دی۔ غربت کے زمانے میں بچے اس کے ہر قسم کے کاروبار میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے ......

مویشیوں کو چرانا ان کے ذمہ تھا۔ کھیتوں میں کام جا کر کرتے تھے۔ لیکن خوشحالی کا دور آتے ہی لڑکے آوارہ ہوگئے۔ ایک کو شراب پینے کی بُری عادت پڑ گئی۔ بڑا لڑکا ایک خانہ جنگی میں بُری طرح زخمی ہوا۔ اور آخر جانبر نہ ہو سکا۔ دوسرے بیٹے کی بیوی کا مزاج چڑچڑا تھا۔ وہ اپنی بُری فطرت کی وجہ سے ہر وقت گھر میں لڑتی جھگڑتی رہتی تھی۔ ساس سسر سے رات دن دانتا کلکل رہنے لگی۔ اور ایک گھر میں اب رہنا مشکل ہوگیا۔ زن مرید بیٹا۔ بیوی کے مطالبہ پر الگ رہنے کی خواہش کرنے لگا۔

الیاس نے بیٹے کو الگ کر دیا۔ ایک مکان اور کچھ مویشی جو اس کے حصے کے تھے اس کو دیدئے اس تقسیم سے الیاس کی جائداد نصف رہ گئی۔ اسی سال قحط کی وجہ سے کچھ پیدا نہ ہوا۔ پھر موسم سرما آگیا۔ چارہ اور خوراک خاطر خواہ نہ ملنے کی وجہ سے بہت سی گائیں مر گئیں۔ لٹیروں نے اس کے بہترین گھوڑے چرا لئے خوشحالی تو رفتہ رفتہ حاصل کی تھی۔ مگر بربادی بن بلائے مہمان کی طرح دفعتہ آنازل ہوئی۔ الیاس اس وقت ستر برس لگ بھگ تھا۔ قوی جواب دے رہے تھے۔ طبیعت مضمحل ہو رہی تھی۔ بڑھاپے نے اس کی قوت ارادی بھی سلب کرنا شروع کی۔ گھر کے اخراجات چلانے کے لئے اس نے گھر کا قیمتی سامان سمور۔ قالینیں۔ کاٹھیاں اور خیمے فروخت کرنے شروع کئے۔ آخر بچے سُچے مویشی بھی بیچ کر پیٹ کی نذر کرنے پڑے۔ اب غربت و افلاس کا اس کے گھر میں دور دورہ تھا۔ بڑھاپے میں اس کو روزی کمانے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اب اس کی کل کائنات تن کے کپڑے۔ ایک ادنی کوٹ۔ ایک پیالہ۔ ایک جوتے کا جوڑا۔ ایک بوڑھی بیوی تھی۔ ایک لڑکا تو مر گیا تھا۔ دوسرا کسی ملک کو چلا گیا تھا۔ اور اب وہ لاپتہ ہوگیا۔ رہی لڑکی وہ بھی جاں بحق ہو گئی تھی۔ اب اس بڑھاپے میں ان دونوں کو کوئی پانی دینے والا بھی نہ تھا۔

محمد شاہ ان کا ایک پڑوسی تھا۔ اس کو ان پر بہت ترس آیا۔ یہ شخص متوسط الحال تھا۔ عیش و مسرت سے زندگی بسر کرتا تھا۔ بڑا خدا ترس اور نیک تھا۔ الیاس کی زندگی کا انقلاب اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا۔ ایک دن محمد شاہ نے ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں میاں بیوی میرے گھر کو اپنا گھر سمجھو۔ ربیع میں خربوزوں کے کھیتوں کی جتنی تم سے دیکھ بھال ہو سکے کر لیا کرو اور خریف میں میرے مویشیوں کی پرداخت کی ذمہ داری تمہارے سپرد ہوگی۔ تمہاری بیوی گایوں اور گھوڑیوں کے دہنے کے کام کو بہ احسن سرانجام دے لیا کرے۔ دودھ اور مکھن بھی اس کی زیر نگرانی رہا کرے گا۔ اور تمہارا نان و نفقہ میرے ذمے ہے جس چیز کی ضرورت لاحق ہو بلاتکلف طلب کر لیا کرو۔

الیاس نے مہربان پڑوسی کو ہزاروں دعائیں دیں۔ اس کے بعد ہی دونوں میاں بیوی محمد شاہ کے گھر آگئے اور اس کا کام کرنے لگے۔

شروع شروع میں ان کو اپنا نیا کام سنبھالنے میں ذرا مشکل پیش آئی مگر رفتہ رفتہ وہ اس نئے کام اور نئی زندگی کے عادی ہو گئے۔ جس قدر ان سے ہو سکتا وہ اپنے محسن آقا کی خدمت میں پہلوتہی نہ کرتے دل سے اسکے مداح تھے۔

محمد شاہ ان کے کام سے از حد خوش تھا چونکہ ایک زمانہ ان کے ہاں نوکر چاکر رہ چکے تھے۔ اس لئے وہ ہر کام میں سلیقہ شعاری کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ بڑی بات یہ تھی کہ وہ اور نوکروں کی طرح مجہول اور کام چور نہ تھے۔ وہ اگرچہ بہت مطمئن تھے اور خوش نظر آتے تھے مگر محمد شاہ اکثر سوچا کرتا تھا کہ زمانہ کا انقلاب تو دیکھو اور خدا کی شان ملاحظہ فرماؤ کہ کل جن کے ہاں سیکڑوں نوکر اور خدمتگار تھے وہ آج دوسروں کے محتاج اور دست نگر ہیں۔

ایک دفعہ محمد شاہ کے یہاں چند دوست مہمان آئے اُن میں سے ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ جب مہمان کھانا کھا کر چائے پی رہے تھے اور محمد شاہ گاؤ تکیہ کے سہارے ایک قالین پر دراز تھا۔ الیاس کمرے کے سامنے سے گذرا۔ میزبان نے مہمانوں سے مخاطب ہو کر کہا "آپ نے اس بوڑھے کو دیکھا"

"جی ہاں۔ مہمان نے کہا۔ کیا اس کے متعلق کوئی خاص بات ہے؟"

"صرف اس لئے کہ کسی زمانے میں یہ ہمارے علاقے کا ایک بڑا رئیس زمیندار تھا۔ شاید آپ نے اُس کا نام سنا ہوگا۔"

"ہاں ہاں! نام تو سنا ہے۔ مگر ان کو دیکھنے کا اس سے پہلے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ ان کی شہرت تو دور دور ہے۔"

"درست ہے۔ لیکن آج پھوٹی کوڑی کو بھی محتاج ہے آجکل میرے ہاں ملازم ہے۔ ان کی بیوی میری گایوں کا دودھ دوہتی ہے۔"

مہمان یہ سُنکر بہت حیران ہوئے اور ایک نے افسوس سے اپنا سر ہلا کر کہا۔

"یہ قسمت کا چکر ہے۔ گاہے چنیں۔ گاہے چناں۔ ہاں یہ تو کہئے کہ ان کو اپنی بربادی اور غریبی کا دکھ ضرور ہوتا ہوگا۔

"اس کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا" میزبان نے جواب میں کہا۔ کیونکہ بظاہر خاموش، مطمئن اور خوش نظر آتا ہے۔ ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے"

مہمان نے کہا "اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اس سے گفتگو کروں۔ میں اس سے فقط یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ اپنے موجودہ حالات میں خوش اور مطمئن ہے کہ نہیں۔؟"

"ضرور ضرور بشوق دریافت فرمایئے" میزبان نے کہا۔ اور وہیں سے بیٹھے بیٹھے الیاس کہکر پکارا۔

بابا۔ بابا۔ ذرا ادھر آؤ اور ایک چائے کی پیالی پی لو۔ اور ہاں ذرا اپنی بیوی کو بھی بلا لینا"

الیاس اور اس کی بیوی دونوں آگئے مہمانوں کو سلام کرکے الیاس تو دروازے کے قریب بیٹھ گیا اور اس کی بیوی زنانہ کمرے میں اپنی مالکہ کے قریب پردے کے پیچھے جا بیٹھی۔

محمد شاہ نے چائے کا ایک پیالہ الیاس کو دیا۔ الیاس نے سلام کرکے لے لیا۔ ایک گھونٹ بھر کر رکھ دیا۔

"ہاں بڑے میاں" مہمان نے کہنا شروع کیا۔ جس نے اس سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ تم ہم کو خوشحال دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے ہوگے۔ اور تمہیں اپنی پچھلی خوشحالی ضرور یاد آتی ہوگی۔"

یہ سنکر الیاس مسکرا دیا اور کہا اگر میں جناب سے یہ عرض کر دوں کہ سچی خوشی اور سچا غم کیا ہے۔ تو آپ اس کا یقین نہ کریں گے۔ آپ مجھے جھوٹا خیال فرمائیں گے۔ بہتر ہے کہ آپ میری بیوی سے دریافت کریں۔ کیونکہ عورتوں کے دل میں جو ہوتا ہے وہی زبان پر ہوتا ہے۔"

مہمان نے پردے کی طرف رخ کرکے کہا۔ اچھا بڑی بی آپ ہی بتایئے کہ آپ کی گذشتہ زندگی اور موجودہ حالات میں کیا فرق ہے۔ کیا آپ اس زمانہ میں خوش تھیں یا اب خوش ہیں۔

شموذ الیاس کی بیوی کا نام نے پردے کی آڑ میں سے جواب دیا۔

اس کے متعلق میرا خیال تو یہ ہے کہ میں نے اور میرے شوہر نے پچاس سال تک خوشی اور دل کے اطمینان کی از حد تلاش کی۔ مگر ہم اسے نہ پا سکے۔ اب دو سال سے غربت اور افلاس کے ہم شکار ہو گئے ہیں۔ اور دوسروں کے ٹکڑوں سے

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۱)

جرمنی کیلئے لڑائی جیتنے کی شرط

لندن ۳۰ مارچ۔ اٹلانٹک کی لڑائی جیتنے کے لئے جرمنی کو چند ماہ کے اندر برطانیہ کے کم سے کم ایک کروڑ ٹن کے جہاز ڈبو دینے چاہئیں۔ یہ ہے وہ رائے جو سویڈن کے اخبار "ڈجن سیٹ" نے ظاہر کی ہے اس آرٹیکل میں جہازوں کے متعلق جو آنکڑے درج ہیں وہ برطانیہ میں سرکاری طور پر تصدیق شدہ نہیں ہیں۔ لڑائی چھڑنے کے پہلے برطانیہ کے جہازوں کے بارے میں جو آنکڑے ہیں وہ اصل سے کچھ زیادہ معلوم ہوتے ہیں اور ان اتحادی جہازوں کے جو آنکڑے آئے ہیں جو اسوقت برطانیہ کے پاس ہیں یا جو امریکہ سے جو جہاز خریدے گئے ہیں انکے جو آنکڑے ہیں وہ اصل سے کم معلوم ہوتے ہیں لیکن آرٹیکل میں جو رائے پیش کی ہے وہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ لڑائی چھڑنے کے بعد سے جرمنی کا دعویٰ ہے کہ وہ برطانیہ کے ۹۰ لاکھ ٹن کے جہاز ڈبو چکا ہے اور برطانیہ پچاس لاکھ ٹن کا نقصان تسلیم کرتا ہے یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا ڈبکنی کشتی کا کمانڈر یا ہوائی جہاز کا ہوا باز صحیح طور پر یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس نے کتنا نقصان پہونچایا۔

برطانیہ نے اپنے بیان میں وہ نقصان شامل نہیں کیا جو جہازوں کو پہونچا ہے جس سے وہ بیکار ہوگئے ہیں جب لڑائی چھڑی برطانیہ کے پاس ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن کے جہاز تھے۔ ۳۰ لاکھ ٹن کے جہاز سلطنت برطانیہ کے پاس تھے۔ ۱۵ لاکھ ٹن کے نئے جہاز بنائے گئے۔ اور پانچ لاکھ ٹن کے جہاز امریکہ سے خریدے گئے۔ یعنی برطانیہ کے پاس کل دو کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن کے جہاز ہوئے انکے علاوہ ۷۰ لاکھ ٹن کے جہاز اسکو ناروے، ڈنمارک وغیرہ ملکوں کے مل گئے۔ ان سب کو ملا کر برطانیہ کے پاس ۳ کروڑ ٹن کے جہاز ہوگئے۔

دنیا کے کل سمندری بیڑہ کا یہ آدھا ہے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ برطانیہ یا جرمنی کا بیان سچ ہے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اسوقت برطانیہ کے پاس اس سے زیادہ جہاز ہیں جتنے لڑائی چھڑنے کے وقت تھے۔ برطانیہ کی ضرورتوں کے بارے میں اخبار لکھتا ہے کہ لڑائی سے پہلے برطانیہ ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن سامان باہر سے منگاتا تھا جسکے لئے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن جہازوں کی ضرورت پڑتی تھی۔ برطانیہ کے باقی جہاز سلطنت یا بدلیشی ملکوں کے کام آتے تھے۔ لڑائی چھڑنے کے بعد سے بیس لاکھ ٹن جہاز بدلیشی ملکوں کے کام آرہے ہیں۔ بیس لاکھ ٹن کے جہاز اتنے چھوٹے ہیں کہ وہ بہت دور سمندر میں نہیں جا سکتے۔ اور دس لاکھ ٹن کے جہاز مسافروں کے کام آتے ہیں۔

ان آنکڑوں سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ۹۰ لاکھ ٹن کے وہ جہاز نکالدیئے جائیں جو جرمنی نے ڈبوئے ہیں تو بھی برطانیہ کے پاس ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن کے جہاز بچ رہتے ہیں اور اسکو اپنے لئے صرف ایک کروڑ دس لاکھ ٹن جہازوں کی ضرورت ہے۔

لیکن اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لڑائی چھڑنے سے جہازوں کی ضرورت بڑھ گئی ہے کیونکہ جو جہاز سب یورپ سے آتا تھا وہ اب دور کے ملکوں سے آنے لگا ہے۔ اسلئے ۵ فیصدی جہاز قافلہ کے لئے اور ۱۰ فیصدی جہاز دور کے سفر کے لئے نکالدیئے جائیں تو بھی برطانیہ کو ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن جہازوں کی ضرورت پڑتی ہے اتنے اسکے پاس موجود ہیں اب جو نقصان ہوتا ہے وہ برطانیہ کی درآمد کے لئے نقصان دہ ہے لیکن کئی ماہ تک برطانیہ اسٹاک پر گذارہ کر سکتا ہے۔ اگلے سال تک امریکہ میں جہاز بننے لگیں گے اگر جرمنی ایک کروڑ ٹن کے اور جہاز ڈبو دے تو وہ برطانیہ کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

نہر پنامہ کی حفاظت

"ایکونامسٹ" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے یہ معلوم ہوا تھا کہ حکومت امریکہ نہر پنامہ کی حفاظت کے بارے میں فکر مند ہے۔ لیکن وہ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اس معاملہ میں کوئی فوری کارروائی نہیں کر سکتی۔ نہر کا علاقہ دونوں کناروں پر پانچ پانچ میل تک پھیلا ہوا ہے۔ عام طور پر اسے امریکہ کی جائداد سمجھا جاتا ہے لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس کا انتظام ایک گورنر کے ہاتھ میں ہے جسے صدر امریکہ مقرر کرتا ہے۔ اور جسے جمہوریہ پنامہ سے ٹھیکہ پر لیا گیا ہے۔

سنہ ۳۶ میں امریکہ اور پنامہ کے تعلقات پر نظر ثانی کی گئی اس وقت امریکہ نے پنامہ کی آزادی کے متعلق اپنی ضمانت کو ترک کردیا اور وہ شہر پنامہ میں قیام امن کے لئے اس کے معاملات میں دخل دینے کے حق سے بھی دست بردار ہوگیا۔

یہ شرائط اب بھی قائم ہیں لیکن اس اثنا میں نہر پنامہ کی سلامتی کے لئے خطرات زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اس علاقہ کی مناسب حفاظت مقامی طور پر نہیں ہو سکتی۔ اس مقصد کے لئے بیرونی چوکیوں کا قیام لازمی ہے۔ امریکہ نے معاہدہ کی دفعات کے ماتحت جمہوریہ پنامہ سے کہا ہے اسے نہر کی حفاظت [illegible] اجازت ہونی چاہیئے۔ اب امریکہ کو اس کی اجازت مل گئی ہے مگر یہ شرط لگا دیگئی ہے کہ جب موجودہ خاص حالات باقی نہیں رہیں گے تو ان اڈوں اور مرکزوں پر سے امریکہ اپنا قبضہ اٹھالے گا۔

بہت سے مختلف مقامات پر حفاظتی مرکز قائم کرنے ضروری ہیں اور یہ امر نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے کہ کام شروع کرنے کے لئے ضروری سڑکیں بنائی جائیں۔ پنامہ کی حکومت کی روش تعریف کے قابل ہے کہ اس گفت و شنید کے سلسلہ میں کوئی جھگڑا اور بدمزگی پیدا نہیں ہوئی۔ اگر مذکورہ انتظامات کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ امریکہ ان مرکزوں پر ایک قسم کا فوجی قبضہ کرنا چاہتا ہے اور اس علاقہ میں حکومت پنامہ کے خودارانہ حقوق مناسب طور پر محفوظ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وسطی امریکہ کے بہت سے ملکوں کو یہ سخت شبہ ہے کہ شمالی امریکہ کی حکومت کیریبین کی طرف اپنے علاقہ کو وسعت دینا چاہتی ہے بہرکیف ڈاکٹر ایریاس نے جو صدر بنائے گئے ہیں مسٹر روزولٹ سے کہا ہے کہ پنامہ امن عالم کی مقبوضاتی اور سیاسی سالمیت کی حفاظت کے لئے انتہائی کوشش کریگا۔ یہ چھوٹا سا ملک مغربی کرہ زمین کی حفاظت کے سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتا ہے اور اس علاقہ حفاظت میں جزیرہ پرلاد جو اجارہ پر دیئے ہوئے ایک بحری اڈے کے قریب واقع ہے، اور ریو ہاٹو کو بھی شامل ہے۔

سندھ میں آزاد مسلم پارٹی کا قیام

کراچی ۲۹ مارچ۔ یک پراونشل آزاد مسلم پارٹی کا آج پیر الہی بخش وزیر تعلیم کے مکان پر افتتاح ہوا کہ جگہ سندھ کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے دو سو مسلمانوں نے اسمیں شرکت کی۔ ان میں وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش اور ہوم منسٹر مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ بھی شامل تھے۔

پارٹی کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے وزیر تعلیم نے یونائیٹڈ پریس سے کہا کہ اس پارٹی کا نیشنلسٹ مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اور یہ سندھ میں امن کے لئے ایک اچھی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریگی یہ مسلم لیگ کے خطرناک پروپیگنڈے کو دور کریگی اسمبلی اور لوکل باڈیز کے آنے والے انتخابات میں مسلم لیگ کا ہر جگہ مقابلہ کریگی۔ یہ پارٹی صرف سندھ کے لئے ہوگی۔ آل انڈیا پالٹکس سے کوئی تعلق نہ ہوگا

شام میں زبردست گڑبڑ

لندن ۳۱ مارچ۔ آزاد فرانسیسی نیوز ایجنسی کا نامہ نگار یوروشلم سے لکھتا ہے کہ شام کے بڑے شہروں جن میں دمشق۔ الیپو بھی شامل ہیں روزانہ ٹنک گشت لگاتے ہیں۔ ان شہروں میں کشیدگی بہت زیادہ بڑھ رہی ہے اور خیال ہے کہ مظاہروں میں ۱۲ آدمی مر چکے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لبنان اور قریب کے دیگر حلقوں کے ساتھ سلسلہ رسل و رسائل کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے۔

ایک سال میں ۵ ارب روپیہ کا خرچ

لندن یکم اپریل برطانی ٹیکس دہندہ پر لڑائی کا بار کتنا زبردست پڑ رہا ہے اس کا اندازہ ان آنکڑوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو کل رات حکومت کی جانب سے شائع کیا گیا ہے۔ کل رات ختم ہونے والے سال میں ۵۶۷۰ ۳۸۶۲۲۴ پونڈ (تقریباً ۵۲ ارب روپیہ) خرچ ہوا اور ۱۴۰۸۸۶۷۰۹۷ پونڈ (یعنی ۱۹ ارب روپیہ) کی آمدنی ہوئی۔ یعنی ۴۲۵۸۲۷۸۵۸۴۳ پونڈ کا گھاٹا رہا۔ اب سوال یہ ہے کہ آئندہ بجٹ میں وزیر خزانہ اس عظیم گھاٹے کو نئے ٹیکسوں کے ذریعہ پورا کرینگے یا قرض لیکر پورا کرینگے

بزم سخن رامپور

ریاست رام پور میں بزم سخن کے تیسرے قابل یادگار اور کامیاب جلسے ۲۲ و ۲۳ مارچ سنہ ۴۱ء کو رام پور کلب میں منعقد ہوئے۔ ۲۲ مارچ سنہ ۴۱ء کے جلسہ میں ملک کے مشہور ترین شعرائے کرام حضرت ساغر نظامی، حضرت سیماب اکبرآبادی کا منتخب کلام اور ۲۳ مارچ سنہ ۴۱ء کے جلسہ میں دہلی و لکھنؤ کے مشہور ترین اساتذہ حضرت ثاقب لکھنوی۔ حضرت آل رضا لکھنوی۔ حضرت بیخود دہلوی۔ حضرت سائل دہلوی۔ حضرت کیفی دہلوی کا منتخب کلام جو باعتبار فن و ادب بلند پایہ و دلاویز اور انکے مخصوص رنگ اور طرز بیان کا آئینہ دار تھا انتہائی دلچسپی سے جی بھر کر سنایا گیا اور اہل ذوق سامعین دونوں جلسوں میں قدیم و جدید رنگ تغزل و بلند پایہ نظموں سے بہرہ اندوز ہو کر جی کھولکر داد دی غرضکہ دونوں جلسے ہر صورت سے کامیاب ہوئے۔

سکریٹری انچارج پبلک لائبریری آفس رام پور

ناروے میں مارشل لاء

لندن ۲۹ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ ناروے میں مارشل لا نافذ کردیا گیا ہے۔ مقدموں کا فیصلہ فوجی عدالت کرے گی۔

امریکہ نے جرمنی اور اٹلی کی تمام جہازوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا

نیویارک ۱۳ مارچ۔ حکومت امریکہ نے اٹلی اور جرمنی کے ان تمام جہازوں کو جو کہ امریکن بندرگاہوں پر کھڑے ہیں اپنے چارج میں لے لیا ہے۔ ان کی کل تعداد ۶۶ ہے جنہیں ڈنمارک کے ۳۶ جہاز شامل ہیں۔ اٹلی کے ۲۸ اور جرمنی کے دو جہاز ہیں۔ اٹلی کے جہازوں میں ... ۲۳ ٹن کا جہاز بھی شامل ہے ان تمام جہازوں کا وزن تقریبا دو لاکھ ٹن ہے۔ ان پر سمندری سپاہیوں کا پہرہ بٹھا دیا ہے۔ حکومت امریکہ کا بیان ہے کہ ان جہازوں کو جان بوجھ کر برباد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امریکہ کے وزیر خزانہ کا بیان ہے کہ اسی وجہ سے قبضہ کرنا ضروری ہوگیا ہے کہ انکو نقصان پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۵ اطالوی جہاز برباد شدہ حالت میں پڑے پائے گئے ہیں۔ ان جہازوں کو اس قانون کی بنا پر قبضہ کیا گیا ہے جس کے مطابق جان بوجھ کر کسی جہاز کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

یوپی کی آبادی کا اضافہ

لکھنؤ ۲۹ مارچ۔ یوپی کی آبادی میں موجودہ مردم شماری میں جو ۱۴ فیصدی اضافہ ہوا ہے اس کی رو سے صوبہ آگرہ کی آبادی ۴ کروڑ ۵۵ لاکھ سے چار کروڑ دس لاکھ اور اودھ کی آبادی ایک کروڑ ۲۸ لاکھ سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ہوگئی۔ ہر ضلع میں اضافہ ہوا ہے۔ سب سے کم اضافہ (پانچ فیصدی) نینی تال کے ضلع میں ہوا ہے اور سب سے زیادہ (بیس فیصدی) ضلع کانپور میں ہے۔ شہروں میں اضافہ بہت ہوا ہے کانپور شہر میں سب سے زیادہ (اسی فیصدی) اضافہ ہوا ہے۔ لکھنؤ اور الہ آباد میں چالیس فیصدی آگرہ اور میرٹھ میں ۲۴ فیصدی بریلی میں ۳۵ فیصدی بنارس میں ۲۶ فیصدی اور مرادآباد میں ۳۰ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ شہر کانپور کی آبادی ۴ لاکھ چالیس ہزار اور لکھنؤ کی تین لاکھ اسی ہزار ہوگئی ہے۔

لندن ۲۸ مارچ۔ شاہ برطانیہ نے یوگوسلاویہ کے بادشاہ

یوگوسلاویہ کا سمندری بیڑہ

مالٹا کا سمندری نامہ نگار لکھتا ہے کہ یوگوسلاویہ کا سمندری بیڑہ گو چھوٹا ہے لیکن وہ مضبوط بہت ہے۔ اگر یوگوسلاویہ نے ہٹلرازم کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کرلیا تو اس سے اٹلی کے سمندری بیڑہ کی مصیبتوں میں اور اضافہ ہوجائے گا۔ یوگوسلاویہ کے سمندری بیڑہ میں ۶۲۴۰ افسر اور سپاہی ایک اور ۱۱۲۰ ریزرو آدمی ہیں۔

یوگوسلاویہ کا سمندری بیڑہ چار تباہ کن جنگی جہازوں، ڈوبکنی کشتیوں ۸ تارپیڈو کشتیوں ۶ سرنگ بچھانے والے جہازوں، ۶ سرنگ بچھانے والے جہازوں اور ایک کروزر پر مشتمل ہے یوگوسلاویہ کے پاس تین سمندری اڈے ہیں۔

سکھ مورچہ نہیں لگائینگے

امرتسر ۲۹ مارچ۔ ۴ اپریل سے سکھ سرگودھا میں جو مورچہ لگانے والے تھے اس کو ملتوی کردیا گیا

ہے سنٹرل اکالی دل نے تمام ضلعوں کے جتھوں کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ چونکہ حکومت پنجاب نے ہمارے مطالبہ منظور کرلئے اس لئے مورچہ نہیں لگایا جائے گا۔

سندھ کے وزیروں کی تنخواہ میں اضافہ

کراچی ۳۱ مارچ۔ خان بہادر اللہ بخش وزیراعظم سندھ نے مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس کو جیل میں مراسلہ بھیجا ہے جو سندھ کے وزیروں کی تنخواہ [illegible] متعلق [illegible] ... مجوزہ اضافہ کی، جس میں لکھی گئی ہیں اور مولانا سے اجازت طلب کی گئی ہے۔

سنگاپور میں انگریزی فوج کا اجتماع

سنگاپور ۳۰ مارچ۔ مشرق بعید کے نامزد کمانڈر انچیف سر رابرٹ بروک پوپم نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی ہوائی فوج کے پہلے دستہ برطانیہ سے مشرق بعید پہنچ گئے ہیں۔

کمانڈر انچیف نے مزید کہا کہ مزید کمک یہاں پہنچ رہی ہے جو کمک آئی ہے۔ ان میں زیادہ تر ہندوستانی رجمنٹ ہیں۔

انگریزی کمک میں توپخانہ پیدل پلٹن اور فنی دستے شامل ہیں ہندوستانی فوج میں مسلمان راجپوت اور ڈوگرے شامل ہیں۔

پندرہ سو جرمن ہوائی جہاز

لندن ۲۷ مارچ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم لندن بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے کہ جرمنی سے لگاتار فوجی ہوائی کمک اٹلی پہنچ رہی ہے روم سے آئے ہوئے ایک ڈپلومیٹ کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ سسلی شمالی اٹلی تک کے ہوائی اڈوں پر جرمنی کے پندرہ سو ہوائی جہاز پہنچ چکے ہیں ان میں سے اکثر ہوائی جہاز بمبار ہیں۔ ان اڈوں پہ مکمل جرمنی ہی کا قبضہ ہے۔ اٹلی سے کسی قسم کی امداد نہیں لی جاتی۔ نہ ہی اطالوی ہواباز بھرتی کئے جاتے ہیں

یوگوسلاویہ کے تیس جہاز برطانیہ کو

نیویارک ۲۹ مارچ "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ امریکہ میں یوگوسلاویہ کے مالکان جہاز اپنی وفاداری برطانیہ کی طرف منتقل کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔ اس سے تقریبا ۳۰ جہازوں پر اثر پڑے گا جن کا وزن ......۲ ٹن ہے۔

یوگوسلاویہ اور جرمنی

لندن ۳ اپریل۔ بلگریڈ سے خبر ملی ہے کہ یوگوسلاویہ کی حکومت نے دریائے ڈینیوب کے کنارے جہاں تک یوگوسلاویہ کی سرحد رومانیہ سے ملتی ہے اپنی فوجیں تعینات کردی ہیں، اور بھاری توپیں گاڑ دی ہیں ابھی یہ خبر پکی نہیں ہوسکی، یوگوسلاویہ کی سرحد پر جرمنی نے کہاں کہاں فوجیں تعینات کردی ہیں۔ ابھی تک اس کے بارے میں پکی خبر تو نہیں ملی لیکن یہ بات صاف ہے کہ یوگوسلاویہ کی سرحد جہاں آسٹریا سے ملتی ہے وہاں جرمنی کی ٹینک والی فوج کے کئی دستے موجود ہیں اور جرمنی کے لئے پچھمی رومانیہ سے وہاں فوج بھیجنا بہت آسان ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی بہت تیزی کے ساتھ بوڈاپسٹ سے بذریعہ ریل یوگوسلاویہ کی سرحد پر بلے میدانی علاقہ میں اپنی فوج جمع کرسکتا ہے۔ حملہ ہونے پر یوگوسلاویہ کی فوج پہاڑ پر مورچہ لگائیگی کیونکہ میدانی علاقہ میں جرمن ہوائی جہاز اور ٹینک بڑی آسانی سے حملہ کرسکیں گے۔ یوگوسلاویہ اور جرمنی کے درمیان تعلقات آخری مرحلے پر پہنچ رہے ہیں: بات چیت کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ جرمن حملہ کے متعلق طرح طرح کی افواہیں اڑ رہی ہیں۔

اسمارا پر قبضہ کرلیا

لندن یکم اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی فوجوں نے ایریٹریا کی راجدھانی اسمارا پر قبضہ کرلیا ہے۔ اسمارا پر قبضہ نہ صرف مساوا جو کہ ۶ میل کے فاصلہ پر ہے، خطرہ میں پڑ جائیگا

برطانیہ کی مدد کیلئے امریکہ کی فوج

نیویارک یکم اپریل "نارچون" میگزین نے جو تازہ ترین رائے عامہ معلوم کی ہے اس کے مطابق ۱۱ امریکنوں میں سے ۶ امریکنوں کا خیال ہے کہ امریکہ یورپ میں اپنا سمندری بیڑہ اور ہوائی فوج بھیجے گا۔ اس کے متعلق امکان برابر ہیں بلکہ زیادہ ہیں۔ اس سوال کے جو جواب موصول ہوئے ہیں ان میں سے ۶۰۹ کی یہ رائے ہے کہ امریکہ کو آدھے سے زیادہ ہتھیار برطانیہ کو بھیج دینے چاہئیں۔

سرایس رادھاکرشنن کا استعفے

کلکتہ ۳۰ مارچ۔ مسٹر پی۔ ایس رادھاکرشنن

کرجبش اور مساوا کے درمیان سلسلہ آمد و رفت بند ہو جائے گا۔ صرف آسام کو جانے والی ایک سڑک باقی رہ جائے گی۔ جو کرجبش اور بحر احمر کے درمیان آمد و رفت کا ذریعہ ہوگی۔

اسپیکر یوپی اسمبلی گرفتار

الہ آباد ۲ اپریل۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یوپی اسمبلی کو آج صبح ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ مرکزی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا۔

نے کلکتہ یونیورسٹی کی فلسفہ کی پروفیسری سے استعفے دے دیا ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی کے سنیٹ نے اپنا یہ استعفیٰ افسوس کے ساتھ منظور کیا۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کی درخواست اور بڑودہ دربار کی خواہش کے بموجب سر رادھاکرشنن نے یہ استعفے اسلئے دیا، کہ وہ ہندو یونیورسٹی کے معاملوں پر زیادہ وقت اور توجہ دے سکیں جن کے وائس چانسلر ہیں

حکومت یوپی تحقیقات کریگی

لکھنؤ ۳۱ مارچ۔ حکومت بہار کی طرح حکومت یوپی۔ ابھی گنے کی کاشت کاروں کو معاوضہ دینے کے لئے علاقہ کا سروے کریگی۔ یہ سروے پٹواریوں کے ذریعہ ہوگا امید کی جاتی ہے کہ اپریل کے آخر تک یہ کام ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد حکومت معاوضہ طے کرے گی

جائینٹ پبلک سروس کمیشن بہار

پٹنہ ۳۱ مارچ معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر سید بشیرالدین ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج پٹنہ پبلک سروس کمیشن بہار اڑیسہ اور سی پی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ خان بہادر صاحب عنقریب اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ شاید مئی کے شروع میں نئے عہدے کا چارج لیں گے۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ کل گورنر جنرل نے مارڈن بیراکس پر ڈیوٹی لگانے کا بل منظور کرلیا اور آج سے اس کا عملدرآمد شروع ہوگیا۔ اس بارے میں گزٹ بھی شائع ہوا ہے۔ بیل گاڑیوں وغیرہ کے ٹائر اس ٹیکس سے

بقیہ آئینہ کانپور

قومی مشاعرہ - کانپور مزدور سبھا کی طرف سے ۱۲ اپریل ۸ بجے رات کو تلک ہال میں مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ایک مشاعرہ ہوگا۔

مزدوروں کے جلسے گذشتہ ہفتہ مزدوروں کے جلسے مہنگائی الاؤنس اور بونس وغیرہ کے سلسلہ میں جو کئے گئے تھے ان میں جو رزولیوشن پاس کئے گئے ہیں انمیں ایک رزولیوشن میں ۴۰ فیصدی مزدوروں کے اضافہ کا مطالبہ کیا گیا ہے جسکے پورے نہ ہونے پر اسٹرائک کی دھمکی دیگئی ہے اور دوسرے رزولیوشن میں گورنمنٹ کی سخت گیر پالیسی کی مذمت کیگئی ہے اور تیسرے رزولیشن میں لیڈروں کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت انکی گرفتاری پر مبارکباد دیگئی ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ ۵ اپریل کو ہوگا جسکے ایجنڈہ میں الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر جان ٹام اور سر شاہ سلیمان جج فیڈرل کورٹ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن درج ہیں اس کے علاوہ سینیر و جونیر وائس چیرمین کمیٹیوں کے چیرمین اور مختلف اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے لئے ممبران کے انتخاب کا مسئلہ درج ہے۔

ستیہ گرہ ہفتہ مختتمہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۱ء میں کانپور سے ۳۸ آدمیوں نے ستیہ گرہ کیا اسوقت تک (۲۹ مارچ) کی تعداد ۵۲۴ ہو گئی ہے جنمیں ۲۰ عورتیں بھی شامل ہیں۔

اردو راجی گرفتار مسٹر نرائن پرشاد اروڑا کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ علاوہ اسکے متعدد لوگوں کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے

پرنسپل چٹرجی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایس سی چٹرجی پرنسپل کرائیسٹ چرچ کالج کانپور سینٹ اینڈریوز کالج گورکھپور کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں موصوف ۲۷ سال سے کانپور کے کالج میں کام کر رہے تھے گزشتہ ۹ سال سے آپ کانپور میونسپل بورڈ کے ممبر بھی تھے اور یوپی اسمبلی کے ممبر بھی آپ ہیں۔ آپ پبلک لائف میں دلچسپی لیتے تھے اور شہر میں ہر دلعزیز بھی تھے۔

۷ اپریل کو کرائیسٹ چرچ کالج انسٹی ٹیوٹ کمیٹی کا ایک جلسہ آپ کے کالج چھوڑنے سے پیدا شدہ حالات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی ۳۰ مارچ کو تلک ہال میں ڈاکٹر مراری لال کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی برسی کے سلسلہ میں انکی قربانی کی تعریف کی گئی۔

مسٹر چرچل کا جام صاحب کو پیغام

نئی دہلی - ۲۸ مارچ جام صاحب کو انگر چانسلر نریندر منڈل کو مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ ۱۸ مارچ کو والیان ریاست کی کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس ہوئے ان کو پڑھ کر مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر بہت اثر ہوا اور میرا ہو خیا خانہ ذکر کیا ہے اس کا مجھ پر خاص اثر ہوا ہے۔ آپ نے جو مدد دی ہے ملک معظم کی حکومت اس کی قدر کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ اس امداد میں اور اضافہ ہوگا

لندن ۲۸ مارچ - شاہ برطانیہ نے یوگو سلاویہ کے بادشاہ پیٹر کو مبارکباد بھیجی ہے

"ہریجن" کی اشاعت غیر معینہ عرصہ تک بند

واردھا - ۲۹ مارچ - اخبار "ہریجن" اور ہریجن سیوک" اور "ہریجن بندھو" کی اشاعت غیر معینہ عرصہ تک بند رہے گی۔ سیواگرام سے شریمتی مہادیو دیسائی نے آج ایک بیان دیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ مجھے دکھ کے ساتھ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ اخبارون کی اشاعت کے بارے [illegible] ہوا۔ اس کی وجہ میں بتلانا نہیں چاہتا۔ وہ آج ہی معلوم ہوا ہے۔ ان اخبارون کی اشاعت غیر معینہ عرصہ تک بند رہے گی۔ مجھے اس مایوسی کے لئے دکھ ہے جو لوگوں کو اس اعلان سے ہوگی۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر

واشنگٹن - ۳۰ مارچ - پریذیڈنٹ روزویلٹ کل رات اپنی تفریحی کشتی سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے تمام امریکنوں کو دعوت دی کہ وہ مکمل عزم کے ساتھ اور پوری طاقت اور وسائل کے ساتھ ان لوگوں کی مدد کریں جو ڈکٹیٹروں کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کو تمام دنیا پر قبضہ جمانے سے روک رہے ہیں ڈکٹیٹروں کا اتحاد امریکہ کے لئے ایک خطرہ ہے - امریکہ کی اتحاد کے لئے ایک خطرہ ہے امریکہ کی جمہوریت کے لئے ایک خطرہ ہے اور اس کی آزادی کے اصول کے لئے ایک خطرہ ہے اور یہ خطرہ روز بروز پھیلا جا رہا ہے۔ جمہوریت کے دشمن ہر طریقہ پر امریکہ کے اتحاد کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ امریکہ میں مکر و پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور یہاں جرمن پروپیگنڈا بڑی خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ان ملکوں کی برائی کی جو ڈکٹیٹروں سے دب کر صلح کرتے ہیں - آپ نے یہ بھی اعلان

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور
نوٹس حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ (۶۶) ضابطہ دیوانی
نمبر مقدمہ ۲۴۳

لالہ ستیارام ولد چندولال پسران لالہ بھیکی لال قوم کھتری ساکن جرنیل گنج کانپور ڈگریدار
موضع مدار اگمان پرگنہ بلہور ضلع کانپور
منی وغیرہ مدیون

مقدمہ اجرائے ڈگری نیلام کا حسب دفعہ ۲۹ ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۳۹ء نوٹس حسب آرڈر (۲۱) قاعدہ (۶۶) ضابطہ دیوانی۔

نوٹس بنام منی وگنگو پسران منوہر ساکنان وکاشتکاران موضع مدار اگمان پرگنہ بلہور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ مذکورالصدر میں ڈگریدار نے درخواست بابر نیلام کاشت گذرانی ہے جسمیں عدالت سے نمبران ذیل جن کی قیمت ولگان ذیل میں درج ہے نیلام کئے جانیگے اس میں تم کو جو کچھ عذر ہو بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۴۱ء پیش کرو۔

شرائط نیلام طے کرو۔

نام موضع	نمبر	رقبہ	لگان	قیمت
مدار اگمان	۳۱۸۳۵		۵ع	للعہ

آج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت
(نشان مہر عدالت)

مشاعرہ

زیر صدارت مولانا حسرت موہانی

جناب الا

کانپور مزدور سبھا کی مشاعرہ کمیٹی نے ۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء ۸ بجے رات کو تلک ہال (شردھانند پارک) میں مشاعرہ کرنا طے کیا ہے آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ تاریخ مقررہ پر ۸ بجے شب کو محفل مشاعرہ میں شرکت فرما کر اپنے افکار سے حاضرین کو محظوظ فرمائیں۔ مصرعہ طرح

"کیوں ایک نامراد کو تڑپا رہے ہو تم"

قافیہ: تڑپا۔ دکھلا۔ وغیرہ ردیف: "رہے ہو تم"

الیاس

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳)

اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اگر سچ پوچھتے ہو۔ تو اب ہم زیادہ خوش اور مسرور ہیں اور اب ہمیں اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش نہیں رہی ہے۔"

محمد شاہ اور سا[illegible] بہت متحیر ہ[illegible]
محمد شاہ نے کھڑے ہو کر [illegible]
بی کی زیارت کر سکیں۔ [illegible]
کو رہی ہے۔
شوہر ہاتھ باندھے کھڑ[illegible]
کی طرف دیکھکر مسکرا رہی تھی۔ اور اس کے شوہر کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ موجود تھی۔

بڑی بی نے کہا۔ "میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مذاق کی کون سی بات ہے۔ پچاس سال تک ہم نے خوشی کو تلاش کیا اور ہماری فارغ البالی کے زمانہ میں ہم اسے پا نہ سکے۔ اب اس حالت میں کہ ہم غریب ہیں۔ نوکری سے پیٹ پال رہے ہیں۔ اب ہم سچ مچ خوش اور مسرور ہیں۔

مہمان نے متعجب ہو کر دریافت کیا کہ وہ موجودہ خوشی کی آخر کونسی وجہ ہے۔

بڑی بی نے کہا۔ کہ جب ہمارے پاس ساز و سامان اور مال مویشی کی خوب کثرت تھی تو ہماری جان کو سو روگ تھے۔ ہمیں ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا تو کجا بات چیت کرنے کی بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ خدا کی یاد کا تو ذکر ہی کیا۔ کبھی مہمان آجاتے۔ ہمیں ان کی خاطر و تواضع کی فکر ہوتی تھی کہ کون کون سے تحائف پیش کئے جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ وہ یہاں سے رخصت ہو کر ہماری مہمان نوازی میں کیڑے ڈالیں۔ اور ہم بدنام ہوں۔ اس کی علاوہ ہمیں اپنے نوکروں سے پورا کام لینے کی فکر رہا کرتی تھی۔ وہ کام سے جی چراتے تھے اور مانگنے کے لئے ان کا منہ ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ ہماری خواہش ہمیشہ سے یہی رہتی تھی کہ دو پیسے دے کر چار پیسے کا ان سے کام لیں۔ ہماری اس نیت میں گناہ کی روح پنہاں تھی۔ اور اس کا بھی خیال رہتا تھا کہ گھوڑیوں اور بکریوں اور گایوں کے بچے کہیں بھیڑیے نہ پھاڑ ڈالیں۔ راتوں کی نیند اکثر اس غم میں حرام ہو جاتی کہ کہیں کوئی بھیڑ اپنے بچے کو نہ روند ڈالے۔ رات کو کئی کئی مرتبہ اٹھکر دیکھتے تھے کہ کیا سب کچھ ٹھیک ہے یا نہیں۔ غرض عجب الجھن میں جان تھی۔ ایک فکر سے نجات ملتی تو دوسری کے لئے ہمیں اہتمام کرنا پڑتا۔ مثلاً سردی کا موسم سر پر آرہا ہے۔ چارے کا ذخیرہ جمع رکھنا چاہئے۔

خیر یہ تو جو کچھ تھا۔ تھا۔ ہم میاں بیوی آپس میں جھگڑتے رہتے تھے۔ امور خانہ داری میں میری رائے ہمیشہ اپنے شوہر کے خلاف ہوتی تھی اور اکثر ہم آپس میں ناراض ہو جاتے تھے۔ ایک مصیبت ابھی سر سے ٹلی۔ دوسری موجود ہو جاتی۔ ایک گناہ سے ابھی بچے کہ دوسرے کا ارتکاب پھر ہماری جان کو کھانے لگا۔ اب تم ہی بتاؤ کہ ایسے حالات میں خوشی کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔؟

"اچھا اب کیسی گذر رہی ہے؟" مہمان نے پوچھا

اب ہم سویرے اٹھتے ہیں۔ ایک دوسرے کو دیکھکر ہمارے لب خود بخود کھل جاتے ہیں۔ اب ہم ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے نہیں بلکہ دونوں ایک دوسرے کے لئے راحت پہونچانے کی فکر کرتے ہیں۔ اب ہم اپنے آقا کی خوشی تلاش کرتے ہیں۔ دیانتداری سے ہر کام کرتے ہیں۔ جب ہم گھر آتے ہیں صبح و شام کا کھانا تیار ملتا ہے۔ تازہ تازہ دودھ پینے کو۔ مکھن کھانے کو اور سردیوں میں لکڑیاں اور کوئلہ جلانے کو مل جاتا ہے۔ اب ہمیں آپس میں باتیں کرنے۔ خدا کی یاد میں مصروف ہونے اور اپنے دل کو برائی سے پاک رکھنے کا خوب موقع ملتا ہے وہ سچی خوشی جس کی تلاش میں ہم نے ۵۰ سال گذار دے اب میسر آئی ہے۔"

دوستو۔ اسمیں ہنسنے کی کون سی بات ہے جو کچھ اس نے بیان کیا یہ زندگی کی اصلیت ہے۔ ہم بھی پہلے احمق تھے۔ اپنی بربادی اور غریبی پر کڑھتے تھے لیکن اب ہماری آنکھوں کے سامنے سچائی کی ضیا پاشیاں ہیں اور ہم اس سچائی کا اظہار اپنے اطمینان قلب کی خاطر نہیں بلکہ دوسروں کی خاطر کرتے ہیں

امریکہ کی مالی پوزیشن

امریکہ نے برطانیہ کی مدد کرنے کے لئے قانون بنادیا ہے اور اس امداد کو پورا کرنے کے لئے سات ارب ڈالر کی بھاری رقم منظور کر دی گئی ہے۔ ہندوستانیوں [illegible] سات ارب ڈالر کی بھاری رقم دیکھکر ضرور تعجب ہوگا۔ لیکن [illegible] پیلی کر دی ہے۔ آئندہ اس سے بھی بڑے قدم اٹھائے جائیں گے۔ امریکہ اپنے بچاؤ کے لئے جو تدبیریں اختیار کرے گا ان پر بھی بھاری رقم خرچ کریگا ہندوستان چالیس کروڑ روپیہ یعنی ۱۲ کروڑ ڈالر سالانہ کا جو فوجی بجٹ تیار ہوتا ہے۔ اسکو ایک بھاری بوجھ خیال کرتا ہے۔ امریکہ کی آمدنی کے آنکڑے دیکھکر ہندوستان والوں کو اور بھی زیادہ حیرت ہوگی۔ امریکہ کی فوجی آمدنی مندرجہ ذیل ہے۔

سنہ	آمدنی
سنہ ۱۹۱۵ء	۳۳ ارب ڈالر
سنہ ۱۹۱۹ء	۶۲ ارب ڈالر
سنہ ۱۹۲۱ء	۸۱ ارب ڈالر
سنہ ۱۹۴۰ء	۷۲ ارب ڈالر

سرکاری ماہرین اقتصادیات کا اندازہ ہے کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں امریکہ کی آمدنی ۸۵ ارب ڈالر اور سنہ ۱۹۴۲ء میں ۹۰ ارب ڈالر تک پہونچ جائیگی۔

فوجی بجٹ

سنہ ۱۹۱۶ء میں امریکہ کا فوجی بجٹ ۲۷۶۰۰۰۰۰ ڈالر کا تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۱۷ء میں ۶ ارب ۹۰ کروڑ ڈالر کا ہوگیا۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں ۱۱ ارب ۲۵ کروڑ ڈالر تک پہونچ گیا۔

امدادی قانون کے ماتحت امریکہ نے سات ارب ڈالر کی جو رقم ادھار کی صورت میں دینا منظور کی ہے نیز امریکہ کا جو فوجی بجٹ ہے ان دونوں رقموں کو اگر ایک جگہ کر دیا جائے تو بھی ۱۳ ارب سے کم ہے۔ جو کہ امریکہ پہلی لڑائی میں خرچ کر رہا تھا۔

سونے کا اسٹاک

امریکہ کی کرنسی، بنکنگ اور مالیات کے بارے میں آنکڑے بہت ہی حیرت انگیز ہیں۔ اس وقت امریکہ میں ۸ ارب ۵ کروڑ ڈالر کے کرنسی نوٹ جاری ہیں۔ بنکوں کی امانت کی رقم ۳۰ ارب ڈالر ہے یہ رقم ہم گشتی رقم ہی ہے ۲۱ ارب ۸ کروڑ ڈالر کا سونا جمع ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ کرنسی نوٹوں اور بنکوں کی امانتی رقم کی عوض ۷۵ فیصدی امریکہ کے خزانہ میں جمع ہے۔ یعنی فیڈرل ریزرو بنک جو کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے اس کی عوض پورا سونا ادا کرنے کے بعد بھی اس کے پاس ۱۳½ ارب ڈالر کا سونا رہتا ہے جو کہ بنکوں کی امانت کے عوض استعمال کر سکتا ہے یعنی بنکوں کی امانت کے پیچھے بھی امریکہ کے پاس پچاس فی صدی سونا جمع ہے اس میں چاندی کا اسٹاک شامل نہیں ہے اگر اس کے اسٹاک کو بھی شامل کر لیا جائے تو امریکہ اپنے تمام کرنسی نوٹوں اور بنکوں میں جمع شدہ رقم کے بدلے سونا اور چاندی ادا کر سکتا ہے دنیا میں ایسا دوسرا ایک بھی ملک نہیں ہے جس کی مالی پوزیشن ایسی ہو۔

ہندوستان کا حال تو یہ ہے کہ یہاں ۲ ارب ۶۷ کروڑ روپیہ کے کرنسی نوٹ جاری ہیں اور بنکوں کی امانتی رقم ۲۸۳ کروڑ روپیہ ہے یعنی کل گشتی رقم ۵۵۰ کروڑ روپیہ ہے موجودہ بھاؤ کے حساب سے اسوقت ہندوستان کے خزانہ میں ۸۹ کروڑ روپیہ کا سونا جمع ہے جس کے معنی یہ گشتی رقم کے عوض ۱۶ فیصدی سونا جمع ہے انگلینڈ میں ۶۰ کروڑ پونڈ کے کرنسی نوٹ جاری ہیں اور بنکوں کی امانتی رقم ۲ ارب ۷ کروڑ پونڈ ہے یعنی کل گشتی [illegible] پونڈ جمع تھا۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ۷ فیصدی سونا جمع ہے

مسٹر چرچل کی تقریر

لندن۔ ۲۷ مارچ۔ کنسرویٹو ایسوسی ایشن کی نیشنل یونین کے سینٹرل کونسل کے جلسہ میں آج مسٹر چرچل نے تقریر کی۔ اگر یوگوسلاویہ میں سنسنی خیز انقلاب نہ ہوتا تو مسٹر چرچل آج کی تقریر میں گھریلو معاملات پر روشنی ڈالتے۔ لیکن اس واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر سب سے پہلے آپنے یوگوسلاویہ کے معاملہ پر روشنی ڈالی۔

مسٹر چرچل نے اٹلانٹک کی سمندری لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے یقین ظاہر کیا کہ وہ اس میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ مسٹر چرچل نے یہ بتلانے سے انکار کر دیا کہ ان کے لڑائی کے کیا مقصد ہیں آپ نے یہ بھی کہا کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو میری اس رائے سے اتفاق ہے کہ جب تک ہٹلر کو شکست نہ دی جائے اس وقت تک لڑائی کے مقصد بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ لڑائی کے بعد جو صلح ہوگی وہ تمام قوم کی مرضی کے مطابق ہوگی۔ کسی ایک پارٹی کی مرضی کے مطابق نہیں کی جائے گی۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ مجھے مستقبل میں پورا یقین ہے۔ آپنے بتلایا کہ ڈنکرک کے بعد اتحادیوں کو بہت سی فتوحات حاصل ہو چکی ہیں۔ مسٹر چرچل نے امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے برطانیہ کی پوری پوری امداد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ مصیبتیں ابھی ختم نہیں ہوئی ہیں۔ اٹلانٹک کی لڑائی جیتنا ضروری ہے۔ تاکہ کھانے پینے کا سامان۔ گولہ بارود اور لڑائی کا سامان غرضکہ امریکہ سے ہر قسم کی امداد ہم تک پہونچ سکے۔

الہ آباد۔ یکم اپریل۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر انصاف یو۔پی بیمار ہیں حال ہی میں آپ کے ا۔ ۔ دو دانت نکالے گئے ہ[illegible]

ایک روپے والے خراب نوٹ

نئی دہلی۔ ۲۸ مارچ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ تمام سرکاری خزانوں اور امپریل بنک کی شاخوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ایک روپیہ والے پھٹے ہوئے یا بگڑے ہوئے نوٹوں کو بدل دیا جائے۔

حکومت ہند نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ملکہ کے روپیہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء کے بعد بازار میں چالو نہیں رہیں گے۔ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء تک انہیں سرکاری خزانوں میں بے روک ٹوک لیا جائیگا۔ ریاستی ریلوں میں بھی انتظام کیا گیا ہے کہ محصول یا کرائے کی ادائیگی میں ملکہ کے روپے لے لئے جائیں۔ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء کے بعد یہ سکے تا اطلاع ثانی سوائے ریزرو بنک آف انڈیا بمبئی اور کلکتہ کے کسی جگہ نہیں لئے جائیں گے۔

حکومت اڑیسہ کا بجٹ

اڑیسہ۔ ۲۷ مارچ حکومت اڑیسہ کے بجٹ کا اندازہ ۱۹۲۷۴۰۰۰ روپے کی آمدنی اور خرچ ۱۹۰۵۹۰۰۰ روپیہ ہے۔

بمبئی پریس مشاورتی کمیٹی

بمبئی۔ ۲۷ مارچ۔ حکومت بمبئی نے آل انڈیا ایڈیٹرس کانفرنس کی بمبئی کی سب کمیٹی کی سفارش کے بموجب پراونشل پریس مشاورتی کمیٹی کو زیادہ نمائندہ بنانے کے لئے اس کے ممبروں میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

سرکاری ملازموں کیلئے لازمی بیمہ

کلکتہ۔ ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال میں تمام سرکاری ملازموں کے لئے زندگی کا بیمہ لازمی کیا جانے والا ہے۔

راجکوٹ کے سینما میں آگ لگ گئی

راجکوٹ ۲۸ مارچ کل رات نیوٹن ٹاکیز میں جب فلم دکھایا جا رہا تھا تو اچانک آگ لگ گئی بیان کیا جاتا ہے کہ آپریٹر کے کمرے سے شروع ہوئی ہاؤس فوراً تماشائیوں سے خالی ہو گیا اور آگ پر قابو پا لیا گیا۔ آپریٹر کے علاوہ کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ جب آگ لگی تو وہ اپنے کمرے سے نیچے کود گیا۔ تقریباً ۵ ہزار روپئے کا نقصان ہوا ہے۔

یوگوسلاویہ سے برطانیہ کا وعدہ

برطانیہ کے بڑے وزیر مسٹر چرچل نے اعلان کیا ہے کہ اگر یوگوسلاویہ نے نازیوں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تو برطانیہ اس کی پوری پوری امداد کریگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
... سے ششماہی ...
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

نذر عقیدت

بحضور ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

از جناب بابو جسونت رائے صاحب رعنا جھانسی

سلام نو بہ انداز ادب منزل سے کہنا ہے
پیام موج دجلہ سطوت ساحل سے کہنا ہے
رہین ساز اعرابی ہے میری نغمہ پیرائی
کرے انجم نچھاور یہ مہ کامل سے کہنا ہے
ہے رسم کعبہ و رقانون بت خانہ میں گنجائش
جو سچی بات ہو رعنا دہی محفل سے کہنا ہے

یہ بزم خاص ہو ڈوبی ہوئی رنگ عقیدت میں
قدامت دین و مذہب کی نہیں چلتی محبت میں

یہاں بیتاب ہو کر ساز سے نغمے نکلتے ہیں
جگر کے داغ سے اکثر چراغ کعبہ جلتے ہیں
کوئی پیغمبر عالی بڑی مدت میں ہوتا ہے
تصور آفرینش کا دل فطرت میں ہوتا ہے
محبت آئینہ جس کا حقیقت جسکی زیبائش
ہمیشہ راستبازی نیک کرداری کی فہمائش

مبارک ہو وہ امت درس آزادی جہاں ارزاں
عرب سے تا عجم جس کے غلامی نام سے لرزاں

جبین غیر بھی جھکنے کو جسکا آستاں ڈھونڈھے
چراغ ماہ لیکر جسکو برسوں آسماں ڈھونڈھے
وہ ہستی جو بہ رنگ ذرہ پامال محبت ہو
گلوں سے خون جب ٹپکے تو دلمیں درد رقت ہو
حرا کی وادی بے کاہ جو شاداب کر جائے
شراب معرفت سے قوم کا پیمانہ بھر جائے

طلوع صبح سے پہلے دکھا دے راہ منزل کو
بیاض شوق سے جو محو کر دے حرف مشکل کو

خوشا قسمت اگر ہر قوم ایسا ناخدا پائے
کہ جسکی رشد سے کشتی امت پار ہو جائے
شفیع عاصیاں ہو کر اگر محشر میں آ جائے
گنہگاروں کی بخشش ہو، در فردوس کھلجائے
چراغ زندگی جسکا فروغ شام مستقبل
زبان حال سے دیجائے جو پیغام مستقبل

عقیدت خدمت اقدس میں جسکے پھول برسائے
اذان کعبہ جذب شوق سے بتخانہ میں آئے

دنیائے اسلام

محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شب تاریک زندگی کی سحر

آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال کا ذکر ہے کہ دنیائے انسانیت کی کشتی ظلم و استبداد کے اتھاہ سمندر میں ڈوب رہی تھی، چاروں طرف بے رحمی و بے دردی کی اندھیاری چھائی ہوئی تھی، انسان انسانیت کا پیام بھول چکے تھے، انسانی روح بے چین تھی اور اس کی چیخوں سے فضائے عالم گونج رہی تھی، ہر طرف مایوسی و نامرادی کا دور تھا۔ اور ہر سمت وحشت و درندگی کا شور، انسانی عقل کا آئینہ زنگ آلود ہو چکا تھا اور فطرت کے تمام مظاہر کی مٹی ہوئی اور بگڑی ہوئی شکلیں اسمیں دکھائی دے رہی تھیں، شیطانی طاقتیں چاروں طرف ہنستی اور کھلکھلاتی پھر رہی تھیں اور بیکس و بے بس انسانیت کے خون آلود لاشوں پر ابلیسیت کا خونیں تخت بچھا ہوا تھا۔ انسانوں نے خدا سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا لیکن درختوں، پتھروں اور ستاروں سے ڈرنے لگے تھے۔ وہ ضمیر کی آواز کو بھلا چکے تھے، اپنی روح کو کچل چکے تھے، اپنے جوہر کو کھو چکے تھے —— ٹھیک اسوقت جبکہ یہ حالت تھی اور قریب تھا کہ دنیائے انسانیت کی کشتی اس طوفان کے نذر ہو جائے، ربیع الاول کے مہینے کی ۱۲ یا بقول بعض ۹ تاریخ کو ناف زمین کے ایک گوشے سے خدا کا ایک نور چمکا جس کی پہلی کرنیں فاران کی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر دیکھی گئیں، جو مکہ کی ایک چھوٹی سی لستی سے نمایاں ہوا، جو مدینہ کی فضاؤں سے ابھرا، جو بالآخر دنیا کے ایک خشک و بے آب ریگ زار کی انسانیت کے نور سے معمور کرتا ہوا دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک پھیل گیا —— دنیائے انسانیت کھلکھلا کر ہنس پڑی اور انسانی روح کو موت کی نیند سلا دینے والی شیطانی گرفت سے نجات میسر ہو گئی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب انسان نے دنیا میں لاکھوں کروڑوں خدا پیدا کر لئے تھے اور اسکی پیشانی ہر ایک کے سامنے جھکی رہتی تھی۔ ریگستان کی بکھری ہوئی ریت کے ایک حقیر سے ذرے سے لیکر آسمان پر چمکنے والے روشن آفتاب تک ان گنت خدا تھے جن کے آگے ایک انسان کو سر جھکا کر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ پھر ہر طاقتور انسان کمزور انسان کا خدا تھا، انسان انسان کا غلام تھا، ہر کمزور یہ سمجھتا تھا کہ اس کی پیدائش ہی اس لئے ہوئی ہے کہ کوئی طاقتور اس کی گردن پر سوار رہے کہیں فرعون کے ہیبت و جبروت کے تخت کے سامنے انسانوں کی صفیں سجدے میں پڑی ہوئی تھیں اور کہیں نمرود و شداد کے دربار میں خدا کی مخلوق ہاتھ باندھے اور سر جھکائے دو زانو بیٹھی ہوئی تھی، غرض ہر طرف انسانی روح پامال تھی اور انسانیت کے بڑھنے اور پھیلنے کے تمام امکانات ایک ایک کر کے ختم ہو رہے تھے۔ ایسے زمانہ میں محمد عربی نے انسانیت کو دو پیام دئے اور آج دنیا میں انتہائے شر و فساد کے باوجود بھی جو کچھ روشنی نظر آ رہی ہے وہ ان ہی دو پیاموں کا صدقہ ہے۔ وہ دو پیام کیا تھے؟

وہ دو پیام دنیا کی ایسی ابدی و ازلی سچائیاں تھیں جن کو انسان بھلا چکا تھا، وہ ایسی لازوال حقیقتیں تھیں، روشنی کی وہ ایسی مشعلیں تھیں جن کو ہمارے دل کی سیاہی نے چھپا لیا تھا۔ وہ دونوں پیام یہ تھے کہ:-

سوائے ایک خدا کے جو انسانوں کی طرح ہو اور نہ جسے انسانی آنکھ دیکھ سکتی ہے کوئی اور خدا نہیں، اسلئے سارے چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں، بتوں، اور دیویوں کو پاش پاش کر دو اور صرف اس قادر مطلق کے آگے سر جھکاؤ جس کے دربار میں نہ کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا اور جہاں ایک بڑے سے بڑا بادشاہ اور ایک گدائے بے نوا دونوں ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ محمد عربی نے دنیا کو اس بھولی ہوئی سچائی سے روشناس کیا کہ انسان انسان سب برابر ہیں پیدائش، رنگ یا نسل و نسب کی بنیاد پر کسی کو کسی پر فوقیت نہیں، خدا کے سامنے سب یکساں درجہ رکھتے ہیں۔ البتہ بڑائی اس کے لئے ہے جو سب سے زیادہ نیک ہے۔ اور جس کے اعمال سے دنیا والوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ ورنہ ویسے تمام آدمی آدم کی اولاد سے ہیں اور آدم مٹی سے۔

یہ تھے وہ دو پیام جنھیں آج دنیا توحید و مساوات کے نام سے جانتی ہے۔

اس پیام کے بعد دنیا نے جو عروج دیکھا اس کی تاریخ کے ایک ایک باب کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں مگر افسوس آج دنیا نے ان دونوں پیاموں کو پھر بھلا دیا ہے!

ایران کی صنعتی ترقی!

ایران کا اخبار اطلاعات اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے:-

ایران میں صنعتوں کو جو فروغ حاصل ہو رہا ہے اس کے پیش نظر وزارت صنعت و حرفت نے ایک ایسے ورکشاپ کے قیام کا بندوبست کیا ہے جس میں آلات اور مشینوں کے پرزے بنائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس ورکشاپ میں یہ کام بھی کئے جائیں گے۔ فولاد کمائے ہوئے لوہے۔ نرم لوہے اور دوسرے دھاتوں کی ڈھلائی کا کام۔ نکل چڑھانا۔ چاندی چڑھانا۔ موٹر کا باڈی بنانے کے آلات وغیرہ کی تیاری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق ہمیں ... مستغنی میں ہے ... زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے ... متفرق (۱) کے ماتحت ... جہ ذیل قوا...

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا بیان

(لندن ۹ اپریل) سالونکا اور مصر میں برطانی پوزیشن کو خطرہ شمالی افریقہ میں برطانیہ کی شاندار فتح، بلقان کی لڑائی، انگریزی ہوائی جہازوں کے حملے، اور جہازوں کی پوزیشن" یہ ہیں وہ اہم معاملات جن پر برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر چرچل نے روشنی ڈالی جبکہ آج آپ نے پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورت حالات کے بارے میں بیان دیا۔

مسٹر چرچل نے اٹلانٹک سمندر کی لڑائی کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ اس سال ہمیں امریکہ سے لاکھوں ٹن کے نئے جہاز مل جائیں گے آپ نے مزید کہا کہ سالونکا میں جرمن فوجوں کے پہنچنے کی وجہ سے ... انگریزوں کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ یہ زبردست نقصان ہے۔ یہ خاص کر اس وجہ سے کہ بن غازی کے اردگرد ہوائی اڈے ہیں۔ اب وہ دشمن کے ہاتھ میں چلے گئے ہیں۔ جرمنی کی ہوائی فوج اور موٹر سوار فوج نبغازی پر ہمارے قبضہ سے پہلے ہی طرابلس پہنچنی شروع ہوگئی تھی۔ ... جہازوں اور ... دستوں نے حملہ کر کے انکو روکنے کی بہت کوشش کی مگر اس کے باوجود جرمنی کی مسلح گاڑیوں والی فوج طرابلس پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔ اسوقت جرمن سالونکا میں اپنی مسلح گاڑیوں والی فوج استعمال کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ خیال ہے کہ ہمیں نہ صرف سالونکا بلکہ مصر کے بچاؤ کے لئے بہت سخت اور گھمسان لڑائی کرنا ہوگی۔ یہ ہماری خوش قسمتی کی بات ہے کہ اریٹریا حبش اور برطانی اور اطالوی سومالی لینڈ میں اٹلی کی فوج پسپا ہوگئی ہے اور ہمیں یہ موقع مل گیا ہے کہ ہم وہاں سے اپنی فوج ہٹا کر مصر بھیج سکیں۔ مسٹر چرچل نے ہندوستانی فوجوں کی خاص طور پر تعریف کی اور کہا کہ اریٹریا کی فتح کا سہرا ہندوستانی فوجوں کے ہی سر ہے۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ مساوا کی بندرگاہ اسوقت انگریزی فوجوں کے قبضہ میں ہے بحر اسود سے دشمن کے جہازوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔

ادیس ابابا بھی ہمارے قبضہ میں آچکا ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ہٹلر اپنی فوج کا رُخ اب کدھر کرے گا۔ بہت ممکن ہے کہ وہ برطانیہ پر حملہ کرنے کی کوشش کرے۔ اسوقت وہ بڑی تیزی کے ساتھ بلقان میں بڑھ رہا ہے اور وہ کسی وقت بھی ترکی پر حملہ کر سکتا ہے لیکن ایسے آثار بھی پائے جاتے ہیں کہ وہ یوکرائن کے غلہ کے کھیتوں کا اور کاکیشش کے تیل کے چشموں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

بلقان کی جنگ

(لندن ۱۰ اپریل) یونان کی مشہور بندرگاہ سالونیکا پر جرمن فوجوں کا قبضہ ہو جانے سے شمالی مسیڈونیا میں یونانی فوج باقی فوج سے بالکل الگ ہوگئی ہے اور وہ بڑی مشکل میں گھری ہوئی ہے لیکن وہ برابر مقابلہ کر رہی ہے۔ کل آدھی رات اتھنز ریڈیو نے اعلان میں بتلایا کہ جسوقت یوگوسلاویہ پر جرمنی نے حملہ کیا اسوقت یہ سوچ لیا گیا تھا کہ میسیڈونیا میں یونانی فوج الگ ہوگئی اور یوگوسلاوی فوج پیچھے ہٹ گئی تو کیا کیا جائے گا۔ اتھنز ریڈیو نے یہ بھی کہا کہ ایک دوبار اگر یونانی پلٹ بھی جائے تب بھی لڑائی جاری رہے گی۔ اور ہم آخر تک لڑائی لڑیں گے۔

یونان میں جو انگریزی فوج پہنچی ہوئی ہے اس کا جرمن فوجوں سے اب تک مقابلہ نہیں ہوا۔ یونانی فوج نے ایک دوسری ڈیفنس لائن قائم کر لی ہے وہ پہاڑ اولمپس سے یوگوسلاویہ کی سرحد پر واقع جھیل تک پھیلی ہوئی ہے۔ اتھنز کے ایک اور اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے یونان کی بندرگاہ پائرس پر حملہ کیا لیکن کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ انہوں نے مقناطیسی سرنگیں بھی گرائیں۔

یوگوسلاویہ میں جرمن فوجیں کچھم کی طرف بڑھ رہی ہیں اور وہ سکوپلجی کے کچھم میں پہنچ چکی ہیں، وہ یہاں سے البانیہ پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

سالونیکا پر جرمن فوجوں نے ۹ اپریل کو صبح ۹ بجے ہی قبضہ کر لیا تھا۔ یوگوسلاویہ کے ہائی کمانڈ نے ایک سرکاری بیان میں بتلایا ہے کہ ہماری فوجوں کے سخت مقابلہ کرنے کے باوجود ہم شہر سکوپلجی کو خالی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

یوگوسلاویہ کا شہر سکوپلجی جس پر جرمنی نے کل قبضہ کر لیا ہے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے بارے میں اخبار "ٹائمز" کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ جگہ رسل و رسائل کا بڑا اڈہ ہے اس پر قبضہ ہونے سے یوگوسلاویہ کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں۔

انقرہ کی خبر ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ پر حملہ کرنے میں بلغاری فوج بھی جرمن فوج کے ساتھ تھی۔

اخبار "ٹائمز" کا ہوائی نامہ نگار لکھتا ہے کہ صحیح طور پر تو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بلقان میں جرمنی کے کتنے ہوائی جہاز ہیں لیکن اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہاں جرمن ہوائی جہازوں کی تعداد ایک ہزار ہے۔

(انقرہ ۱۰ اپریل) کل ترکی کی کیبنٹ کا دو گھنٹے تک اجلاس ہوا۔ میٹنگ میں چیف آف جنرل اسٹاف نے بھی حصہ لیا۔ اس میں بلقان کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے خارجہ سراج اوغلو نے پیپلز پارٹی کو مطلع کیا کہ حکومت نہ لڑنے کی پالیسی کو برقرار رکھے گی۔ اور ان حالات کا مطالعہ کرتی رہیگی جن کا ترکی کے مفاد پر اثر پڑتا ہے۔

لکھنؤ کے شیعہ و سُنی

بارہ وفات (۱۰ اپریل) کے دن حسب معمول سُنی مدح صحابہ کا جلوس اُٹھانیوالے تھے لیکن شیعوں کے اصرار پر مقامی حکام نے ان کو بھی جلوس اُٹھانے کی اجازت دیدی لیکن بعد کے واقعات سے حکومت کو یہ محسوس ہوا کہ شاید ان دونوں جلوسوں کے اُٹھنے کی صورت میں زبردست تصادم کا خوف ہے اسلئے حکومت نے ان دونوں جلوسوں کے اُٹھانے کی ممانعت کر کے مسلمانوں کے لئے ۳۶ گھنٹہ کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا۔

لیکن معلوم ہوا ہے کہ سنیوں نے ممانعت اور ...

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۵ اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ سر جان ٹام ۔ جج الہ آباد ہائیکورٹ اور سر شاہ محمد سلیمان جج فیڈرل کورٹ کی وفات پر تعزیتی رزولیوشن ...

۸ اپریل کی شام کو مسٹر بی پی سری واستو کی صدارت میں بورڈ کا ضروری جلسہ ہوا اس موقع پر ٹاؤن ہال میں پولیس کا غیر معمولی انتظام کیا گیا تھا اور باہری آدمی جلسے میں نہیں جانے دئے گئے تھے۔

جلسہ میں سب سے پہلے اس گورنمنٹ آرڈر پر غور ہوا جس میں ۱۰۰۰-۵۰-۱۲۰۰ ماہوار پر مسٹر حبیب اللہ کو ایکٹ کی دفعہ ۷۵ کے ماتحت کانپور میونسپل بورڈ کا ایکزیکیٹو افیسر مقرر کیا گیا ہے۔

مسٹر سمیع نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ گورنمنٹ آرڈر کی تعمیل کی جائے۔

مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے اس کی تائید کی چودھری بھیشوری پرشاد نگم نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ بورڈ نے اپنے اختیارات گورنمنٹ کو منتقل نہیں کئے تھے بلکہ اس نے یہ درخواست کی تھی کہ گورنمنٹ پبلک سروس کمیشن سے سفارش کرادے۔ بورڈ نے کوئی قصور نہیں کیا ہے۔ گورنمنٹ کو اس تنخواہ پر تقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ گورنمنٹ پبلک سروس کمیشن کی سفارشیں بھیجدے اور بورڈ انتخاب کریگا۔ تا فیصلہ ایکزیکیٹو افیسر صاحب کو چارج نہ دیا جائے۔ مسٹر گور پرشاد کپور نے اسکی تائید کی۔

چودھری صاحب کا رزولیوشن کثرت آرا سے پاس ہوگیا اور مسٹر سمیع کا رزولیوشن ناکامیاب رہا۔

ستیہ گرہ

۹ اپریل کو مسٹر بابو لال گپتا انچارج ستیہ گرہ آفس گرفتار کر لئے گئے۔ اس ہفتہ ضلع میں ۳۲ آدمیوں نے ستیہ گرہ کیا اور گرفتار ہوئے ہیں۔

۷۰ ستیہ گرہیوں کو سزا ہوئی ہے۔

اس وقت تک ۴۵۹ ستیہ گرہیوں نے ستیہ گرہ کیا اور جیل گئے ہیں جس میں سے ۲۳ عورتیں ہیں۔

۱۱۵ والنٹیر قواعد کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

اس طرح کل ۵۷۳ آدمی گرفتار ہو کر جیل جا چکے ہیں۔

۱۱۸۰۵ روپیہ بطور جرمانہ کے ستیہ گرہیوں سے وصول کیا جا چکا ہے۔

سلور جبلی

۲۰ اپریل کو یو۔پی چیمبر آف کامرس کی سلور جبلی کا جلسہ کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں سر جے۔ پی سری واستو کی صدارت میں ہوگا۔

روہتگی کانفرنس

۱۱ سے ۱۳ اپریل تک آل انڈیا روہتگی کانفرنس کا اجلاس مسٹر منگل داس شاستری آنت بنارس کی صدارت میں ہوگا۔

مزدوروں کا جلسہ

مزدور سبھا کی ایکزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں مزدور لیڈران کی گرفتاری پر گورنمنٹ کو ملامت کی گئی اور مسرس ایس۔ بی۔ مترا۔ ایس۔ آر۔ پاٹھک۔ محمد خالق اور بابو رام کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ مزدوروں کی شکایات ہز اکسیلینسی گورنر کے منسٹروں تک پہونچائیں۔

قومی ہفتہ

۶ اپریل کو مسٹر سروپ رانی روہتگی زوجہ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی نے قومی ہفتہ کے سلسلے میں نمائش کا افتتاح کیا۔

صحیح خبروں کی اشاعت

مسٹر ایچ۔ ایم نظیر نے دیہاتی ...

رقبوں میں پروپیگنڈا کا کام کرنے کے لئے جو لاؤڈ اسپیکروں سے آراستہ کار دیہاتی کمیٹی کو پیش کی ہے اس کے ذریعہ پروپیگنڈا کا مزید انتظام کیا جا رہا ہے۔ مسٹر اے۔ آر صدیقی ضلع انفارمیشن افسر اس موٹر کار کو خبریں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک پہونچانے کے لئے انتظامات کرنے میں مصروف ہیں۔

ہفتہ جنگ

دیہاتی مواضعات سے آئی ہوئی رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ ۲۷ سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء تک ہفتہ جنگ ضلع بھر کے مواضعات کی بہت بڑی تعداد میں بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ کل ۷۸ پبلک جلسے منعقد کئے گئے جس میں ۶۴ ہزار سے زیادہ آدمیوں نے شرکت کی۔ ان سب جلسوں کا انتظام غیر سرکاری آدمیوں نے کیا تھا۔ جن کے ساتھ افسران نے کوآپریشن سے کام کیا۔ مسٹر ٹی۔ بی گراسلے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان جلسوں میں سے ایک کی صدارت کے فرائض ادا کئے۔ اور اپنے اپنے سب ڈویژن کے ۱۸ جلسوں میں سب ڈویزنل افسران نے صدارت کی۔

مسٹر عبد الرؤف صدیقی ڈسٹرکٹ انفارمیشن افسر نے ۴ جلسوں میں تقریریں فرمائیں۔ تمام مواضعات جس کے پروگرام میں لڑکوں کے کھیل۔ شیرینی کی تقسیم۔ اور بھجن منڈلی کے گانے اور دیہاتی گانے کی پارٹیاں شامل تھیں۔ آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ سے جو اسپیشل ہفتہ جنگ کا پروگرام برابر ہفتہ بھر براڈکاسٹ کیا گیا تھا۔ وہ بہت سے مواضعات میں سنا گیا۔ جہاں ریڈیو دستیاب ہو سکتے تھے۔ کئی مقامات پر جنگی ڈرامے کھیلے گئے۔ جلسہ کے مقامات آراستہ کئے گئے۔ اور جنگی پوسٹر اور تصاویر آویزاں کی گئی تھیں۔

۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء کو سب قوموں نے بہت بڑی تعداد میں برٹش کی فتح کے لئے دعا مانگی جنگی فنڈ میں چندہ دینے اور ڈیفنس بانڈ اور سرٹیفکٹوں کی خریداری کی اپیل کا حوصلہ افزا جواب ملا۔ چندہ کی رقم کی صحیح تعداد ابھی تک دستیاب نہیں ہوئی ہے۔ لیکن امداد کی بہترین پیشکش کا اعلان ٹھاکر نبی سنگھ زمیندار پالی کا ہے کہ انھوں نے اپنے ایک موضع کی کل آمدنی چندہ میں دیں گے جس کی ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہے۔ یہ آمدنی افتتاح جنگ تک جنگ کے لئے دی جائے گی۔

کئی مقامات پر دیہاتیوں نے جنگ کے لئے آپس میں خود چندہ جمع کیا اور اپنے سب ڈویزنل افسران کی خدمت میں تھیلی پیش کی۔

میونسپل کمیٹیوں کا انتخابات

۸ اپریل کے بورڈ کے جلسہ میں سینیر وائس چیرمین حاجی محمد سمیع اور جونیر وائس چیرمین بابو ہری شنکر باگلا کو منتخب کیا گیا ہے مندرجہ ذیل حضرات مختلف کمیٹیوں کے چیرمین منتخب ہوئے ہیں:۔

کمیٹی	چیرمین
فائنینس کمیٹی	لالہ چھنگا مل
پبلک ہیلتھ کمیٹی	حاجی قمر الدین
واٹر ورکس کمیٹی	بابو دوارکا پرشاد نگم
الیکشن کمیٹی	بابو بخت نرائن سری واستوا
پبلک ورکس کمیٹی	شیخ وحید احمد
ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی	بابو تلک چند کریل
سٹی ٹیکس کمیٹی	مسٹر مصطفےٰ حسین نیر
سول لائن ٹیکس کمیٹی	ڈاکٹر پریم نرائن مصرا
روڈ اینڈ ٹی منٹ کمیٹی	مسٹر پہلی داس کریل
اسکول کمیٹی	چودھری بھیشوری پرشاد نگم
گنگا جل سدھار کمیٹی	چودھری بھیشوری پرشاد نگم
پارک اینڈ آربوریکلچر کمیٹی	مسٹر گور پرشاد کپور
برننگ گھاٹ کمیٹی	پنڈت شیو نرائن مصرا
مسلم قبرستان کمیٹی	مسٹر سید علی زیدی

مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشنوں کے لئے مندرجہ ذیل حضرات منتخب کئے گئے ہیں:۔

۱۔ امداد پانے والے انسٹی ٹیوشنوں کے معائنہ کے لئے کل ممبران بورڈ

۲۔ سرسیا گھاٹ کی انتظامیہ کمیٹی کے لئے ۱۔ (۱) لالہ چھنگا مل (۲) مسٹر تلک چند کریل۔

(۳) کنگ ایڈورڈ میموریل ہال کی انتظامیہ کمیٹی کیلئے:۔ مسٹر سید علی زیدی

(۴) ڈفرن ہسپتال کی انتظامیہ کمیٹی کے لئے: (۱) مسٹر وحید احمد (۲) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۳) مسٹر منی لال نوٹیا

(۵) ارسلا ہارسمین ہسپتال کی انتظامیہ کمیٹی کے لئے مسٹر گور پرشاد کپور

۶۔ ڈسٹرکٹ برانچ ریڈ کراس سائٹی کیلئے: (۱) مسٹر سوشیلا سری واستوا (۲) حاجی قمر الدین (۳) مسٹر کاشی ناتھ بھلے

۷۔ تلک میموریل ہال کی انتظامیہ کمیٹی کے لئے:۔ (۱) پنڈت شیو نرائن مصرا و مسٹر سید علی زیدی

۸۔ گورنمنٹ ہائی اسکول کمیٹی کے لئے:۔ (۱) مسٹر محمد رضا (۲) چودھری بھیشوری پرشاد نگم

۹۔ گیا پرشاد لائبریری کے لئے:۔ (۱) مسٹر بی پی سری واستوا (۲) چودھری بھیشوری پرشاد نگم۔

۱۰۔ میونسپل کوآپریٹیو سوسائٹی کے لئے:۔ (۱) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۲) پنڈت برہمانند مصرا۔ (۳) مسٹر سید علی زیدی۔

۱۱۔ شریمتی بھگوان دی اسپتال کے لئے:۔ (۱) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۲) مسٹر کاشی ناتھ بھلے

۱۲۔ ہندو سلیپ ودیالے کیلئے:۔ لالہ ٹھوناتھ بہرتیا۔

۱۳۔ ڈپریسڈ کلاس ممبر ایجوکیشن کمیٹی کے لئے: مسٹر تلک چند کوریل۔

ممبری سے استعفیٰ

پنڈت رگھوبر دیال بھٹ پنڈت دیبی سہائے باجپئی اور پنڈت بدری شال وید ممبران میونسپل بورڈ نے جو کہ اسوقت ستیہ گرہ کے سلسلہ میں جیل میں ہیں بورڈ کی ممبری سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ یہ استعفےٰ مہاتما گاندھی کے اس اعلان کے مطابق ہیں جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جن لوکل بورڈوں میں کانگریسی ممبران اقلیت میں ہوں وہاں سے انکو مستعفی ہو جانا چاہئے۔

جلوس بارہ وفات

بیاد گار ولادت باسعادت حضور صلعم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو ایک عظیم الشان جلوس مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام حسب معمول ۳ بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے نعرہ ہائے تکبیر اسلام۔ تا دین محمد زندہ باد کے فلک بوس نعروں کے درمیان اٹھا جس میں کانپور کی انجمن ہائے اسلامیہ کے رضا کار مسلمانان کانپور اور کثیر تعداد میں برادران وطن شریک تھے اور نیلگوں ہلالی جھنڈے کے نیچے نیلی پوش نوجوان و نیلی پوش بچے درود و سلام پڑھتے ہوئے چل رہے تھے یہ جلوس مختلف راستوں سے گزرتا ہوا پانچ بجے بیول باغ پہونچا۔ جہاں نماز عصر ادا کیگئی۔ اور بعد عصر بیول باغ سے روانہ ہو کر نماز مغرب کے وقت پریڈ پر پہونچکر ختم ہوا اس جلوس میں حکام پولیس کے انتظامات قابل مبارکباد ہیں۔

(محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یوپی)

ستیہ گرہیوں کی تعداد

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر نے جو اعداد و شمار شایع کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یوپی میں اس وقت تک ستیہ گرہیوں کی گرفتاری کی تعداد ۱۲ ہزار ہو چکی ہے اور جرمانہ کی رقم جو ان ستیہ گرہیوں سے وصول کی گئی ہے اس کی میزان ۱.۱ لاکھ روپیہ ہوئی ہے۔

مساوا پر انگریزوں کا قبضہ

(لندن ۹ اپریل) خبر ملی ہے کہ اریٹریا کی بندرگاہ مساوا پر انگریزی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ شمالی اریٹریا سے اٹلی کا وجود ختم ہو گیا ہے اب اٹلی کے ہاتھ میں صرف ایک بندرگاہ آساب کا ہے وہ کوئی سمندری اہمیت نہیں رکھتا اس پر بہت جلد انگریزی فوجوں کا قبضہ ہو جائے گا۔

ہٹلینڈ پر زبردست حملہ

(لندن ۱۰ اپریل) کل برطانیہ پر حملہ میں جرمنی کے ۸ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ ان میں ۶ ہوائی جہاز

سبد گل

آجکل کے دور میں لوگ کچھ اس بات کے عادی ہوگئے ہیں کہ اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جائے اور جہاں یکسانی ہو اس معاملہ کو گول یا چشم پوشی یا کم از کم چھوٹا کر کے پیش کیا جائے یہی تو دنیا کی تمام مصیبتوں کا سبب ہے اگر آپ غور سے دیکھئے تو آپکو مختلف جماعتوں میں یکسانیاں بہت زیادہ نظر آئینگی

ہندو سبھا اور مسلم لیگ

بظاہر ہندو سبھا اور مسلم لیگ میں بہت فرق نظر آتا ہے لیکن یہ اسی وجہ سے ہے کہ لوگ یکسانی تلاش نہیں کرتے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ دونوں انجمنیں کانگریس کی اور خاص طور پر گاندھی جی کے فلسفہ کی مخالف ہیں اگر آپ ان دونوں کے لیڈروں کی تقریریں پڑھیں اور تحریریں دیکھیں تو صرف اتنا فرق نظر آئے گا کہ مسلم لیگی لیڈر کانگریس سے اختلافات پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ اور ہندو سبھا کے لیڈر گاندھی جماعت سے اختلاف پر زیادہ معترض ہیں ورنہ مضمون واحد ہے۔

کانگریس اور مسلم لیگ

کانگریس اور مسلم لیگ میں بڑی رد و کد رہی ہے جس کا چرچا یہاں سے ولایت تک ہے خیر ولایت والوں کا ذکر تو جانے دیجئے وہ تو یہاں کے اختلافات کو رائی کا پربت بنا کر پیش کر دیتے ہیں لیکن ہندوستان میں بھی لوگ اسی خیال میں مبتلا ہیں کہ ان دونوں میں زبردست اختلافات ہے۔ لے میاں اختلاف کاہے کا دونوں کا نصب العین آزادی کامل ہے رہا پاکستان کا معاملہ سو وہ بقول مسٹر جناح اور انکے ساتھیوں کے دور کی بات ہے وزارتوں کا مسئلہ پیدا ہی نہیں ہوتا کیونکہ صوبوں میں کانگریس کی حکومت نہیں ہے مسلم لیگ اور کانگریس میں ۱۹۱۶ء میں چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔

جرمنی اور روس

کچھ دنوں تک لوگ اس مغالطہ میں مبتلا رہے کہ ان دونوں میں بڑا زبردست اختلاف ہے۔ دونوں کی انڈیالوجی بالکل الگ الگ ہے۔ یورپ میں کا معاملہ یہ صحیح ہے کہ روس جنگ میں شامل نہیں ہے اور جرمنی جنگ میں شامل ہے بلکہ لڑائی کی جڑ ہے لیکن دونوں کے اصول اس حد تک ایک ہی ہیں کہ دونوں سوشلزم کے حامی ہیں اور اپنے نظام کو سرمایہ داری کے خلاف کہتے ہیں۔

بس اتنی بات ہے کہ جرمنی کے سوشلزم کے ساتھ نیشنلزم کا دُم چھلا اور لگا ہوا ہے۔

برطانیہ اور روس

لوگ سمجھ رہے ہیں کہ برطانیہ اور روس میں بڑا بھاری اختلاف ہے۔ دونوں کے اقتصادی نظام بہت مختلف ہیں اور وہ ایک دوسرے کے قریب آ ہی نہیں سکتے مگر یہ پرانے زمانہ کی باتیں ہیں۔ آجکل تصویریاں دم دم پر اسی طرح بدلا کرتی ہیں جیسے چند سال پہلے فرانس مرحوم میں فیشن بدلا کرتے تھے یا گرگٹ رنگ بدلتا ہے چنانچہ یہ جنگ شروع ہونے کے بعد برطانیہ میں جو قانون پاس ہوا۔ اس کی رو سے جنگی صنعتوں کے کارخانوں کا منافع سو فیصدی سرکار کے حق میں منتقل ہو گیا ہے۔ اور آجکل روس میں جو برطانی سفیر مقیم ہے وہ سو فیصدی سوشلسٹ ہے۔

جرمنی اور برطانیہ

کتنی بدقسمتی کی بات ہو کہ جرمنی اور برطانیہ میں آجکل جنگ ہو رہی ہو۔ ذرا چند سال پہلے کی برطانی مدبروں کی تقریریں اور تحریریں اٹھا کر دیکھئے کہ ہر ہٹلر کی کیا تعریف ہوا کیا ں کی گئی ہیں۔ لارڈ ہیلی فیکس تو حتٰی کہ نے فرمایا کہ مطابقت بھلا آدمی ہے مسٹر لائڈ جارج نے یہ رائے ظاہر کی کہ جرمنی اور برطانیہ میں لڑائی ہونے کا بہت کم امکان ہے اور پھر بھی لڑائی ہو گئی آخر جرمنی اور برطانیہ ایک نسل ایک خون ہیں۔ ہم مشرقی والے پھر

ادب لطیف

منزل!

از جناب شنکر سروپ بھٹناگر ایم۔ اے

اندھیری رات ہے آسمان پر بادل ہیں! تارے بھی دکھائی نہیں دیتے!

مگر پھر بھی میں چلا جا رہا ہوں..... کہاں!

منزل کا کچھ پتہ نہیں ——— کتنی دور ہے؟

راستہ کا کچھ پتہ نہیں ——— کدھر کو جانا ہے؟

مگر پھر بھی میں چلا جا رہا ہوں ——— کہاں!!

میرا دل خوف سے کانپ رہا ہے.... ایسی تاریکیات میں منزل کو کیسے بھی نہ پا سکوں گا!!

مگر پھر بھی اس منزل تک پہنچنے کا ارمان کیوں؟

امید ہو! ——— یا نہ ہو!!

میں اپنے دل سے ارمان نکال نہیں سکتا!

ارمان گھُٹ کر مر جائے!!!

میں اپنے ارمان کو اپنے دل سے جُدا نہیں کر سکتا!!

منزل کا پتہ نہ ہو! راستہ کا پتہ نہ ہو! تاریک مایوسیاں گھر رہی ہوں۔ میں منزل کا ارمان لے کر چلتا رہوں گا۔

شاید ارمان کو لے کر مرنے کے بعد منزل کو پاسکوں؟

مگر کیا میں منزل پا سکوں گا!!

اندھیری رات ہے۔ آسمان پر بادل ہیں۔ تارے بھی دکھائی نہیں دیتے!!

مگر پھر بھی میں چلا جا رہا ہوں ——— کہاں!!

ہم جا کر سیکھنا چاہئے کہ ہندوستانی عورتوں نے کسطرح مردوں سے علیحدہ اپنی راہ عمل بنا رکھی ہے اور دونوں علیحدہ علیحدہ اپنے راستوں پر کس خوبی کے ساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں سچی مسرت نہ دولت میں ہے نہ اعلیٰ تمدن میں بلکہ اس سادہ زندگی میں ہے جو ہندوستان کو میسر ہے۔

مجھکو یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ ہندوستان کا دولتمند طبقہ بے ضرورت مغرب کی تقلید کر رہا ہے حالانکہ اسے اپنے ہی وطن کی تقلید کرنی چاہئے جہاں مغرب سے کہیں زیادہ سکون اور اطمینان حاصل ہے۔

غیر ہو سکتے میں اور جرمنی اور برطانیہ کے شاہی خاندانوں میں بھی قرابتیں رہی ہیں اور جہاں تک ہر ہٹلر کا تعلق ہے انہوں نے بھی وقتاً فوقتاً انگریزوں کی بڑی تعریف کی ہے ہندوستان کے مطالبہ آزادی کا بھی مضحکہ اڑایا ہے یہ بات اور ہے کہ اسوقت انکو اور انکے ساتھیوں کو ہندوستان کی ہمدردی کا جذبہ ابھر آیا ہے یہ تو سب مصلحت کی باتیں ہیں۔

مقصد جنگ کے متعلق برطانیہ اور جرمنی دونوں ہی یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنا ہے ڈاکٹر گوبلز بھی یہ کہتے ہیں کہ ایسی صورت پیدا کی جائے کہ اس جنگ کے بعد مدتوں کوئی جنگ نہ ہو اور لارڈ ہیلی فیکس بھی یہی فرماتے ہیں مسٹر چرچل بھی یہی فرماتے ہیں کہ پہلا مقصد جنگ فتح کرنا ہے اور ہر ہٹلر بھی یہی کہتا ہے۔ برطانی مدبر بھی یہی کہتے ہیں کہ آیندہ دنیا میں خوشحالی ہونی چاہئے جس میں سب قومیں شریک ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ سب قوموں کی تعریف میں ایشیائی دولتوں میں سے کسی کے تخیل میں بھی نہیں ہیں۔

ایسی صورت میں کیا یہ ممکن ہو کہ جرمنی اور برطانیہ میں سمجھا بجھا کر فیصلہ کرا دیا جائے اور برابر کی چھوٹ دیدی جائے۔"

لکھنؤ ۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی نے احکام جاری کر دیئے ہیں کہ سیاسی قیدیوں (غیر ضمانتی) کو موسم گرما میں باہر سونے کی اجازت دیدی جائیگی

عالم نسواں

کون کہتا ہے کہ ہندوستان کی عورت غلام ہے

ہندوستانی عورتوں کے متعلق غیر ممالک میں یہ مشہور ہے کہ ہندوستان میں عورتیں غلاموں کی زندگی گذارتی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک امریکن سیاح خاتون مسز این۔ اے۔ ہاول ہندوستان آئی تھیں۔ انہوں نے ہندوستان سے واپسی پر امریکہ کے اخبارات میں ہندوستانی عورتوں کے بارے میں جو طویل مضمون شایع کیا تھا ہم اس کے اہم اقتباسات ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس مضمون سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستانی عورتوں کے بارے میں غیر ممالک کے ذمہ دار طبقوں کی کیا رائے ہے۔

جب میں امریکہ میں تھی تو میں نے سنا تھا کہ ہندوستان میں عورتوں کو اسی طرح قید میں رکھا جاتا ہے جسطرح کہ پالتو جانوروں کو قید میں رکھا جاتا ہے مجھے یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ہندوستان کی عورتوں پر ہندوستان کی مرد وحشیانہ مظالم کرتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کی سیاحت کے بعد میں بتانا چاہتی ہوں کہ جس طرح ہندوستان کے بارے میں بہت سے جھوٹے اور بے بنیاد دوسرے افسانے مشہور ہیں اسی طرح عورتوں کی غلامی کا افسانہ بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

میں نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کی بھی سیاحت کی ہے اور میں ہندوستان کے دیہاتوں میں بھی گئی ہوں میں نے ہر جگہ عورتوں کو بے حد مطمئن اور ہنس مکھ پایا۔ میرا خیال ہے کہ ان عورتوں کو جسقدر سکون قلب اور اطمینان حاصل ہے وہ ہم امریکی عورتوں کو بھی میسر نہیں۔

ہندوستان میں عورتوں اور مردوں کی زندگی بڑی خوشگوار ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں عورتوں اور مردوں میں امریکہ کی طرح حقوق کی جنگ نہیں ہے۔ ہر عورت خواہ وہ کسی طبقہ کی کیوں نہ ہو مرد کو عزت کی نظر سے دیکھتی ہے اور مردوں کی ترقی اور خوشحالی کو اپنی خوشحالی سمجھتی ہے۔

ہندوستان کا یہ قاعدہ ہے کہ شادی کے بعد عورت اپنے گھر کی ملکہ بن جاتی ہے۔ مرد جو کچھ کماتا ہے وہ عورت کو لا کر دیدیتا ہے۔ عورت کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اسی محدود آمدنی میں گھر کا کام چلائے۔ امیروں کے طبقہ میں بھی عورتوں کو اپنے گھروں پر پوری طرح اقتدار حاصل ہے۔

ہندوستان میں امریکہ کی طرح شوہروں اور بیویوں کے حسابات الگ الگ بنک میں نہیں ہوتے۔ اور نہ دونوں کے دوست مختلف ہوتے ہیں بلکہ ہندوستان میں شادی کے بعد عورت اور مرد ایک جان دو قالب بن جاتے ہیں۔ یہی انکی حقیقی مسرت کا راز ہے۔

عورتوں کو پوری آزادی ہے کہ وہ جہاں چاہیں جائیں لیکن وہ خود محدود حلقہ میں میل جول رکھنا پسند کرتی ہیں۔ چنانچہ انکا سوشیل حلقہ صرف خاندان اور چند مخلص دوستوں کے گھروں تک محدود ہوتا ہے اور وہ اس محدود حلقہ میں ایسی اچھی زندگی گذارتی ہیں کہ امریکہ کی بڑی سی بڑی خاتون کو بھی سوسائٹی کا یہ لطف حاصل نہیں۔

ہندوستانی عورتوں کو کم خرچ میں گھر کا کام چلانے کا ایسا اچھا سلیقہ ہے کہ میں نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھا ایک عورت کو میں نے دیکھا کہ اس کی ماہانہ آمدنی صرف ۹ روپے تھی لیکن اسکے باوجود وہ بڑی خوبی کے ساتھ گھر کا سارا کام چلا رہی تھی۔

ہندوستان سے واپسی کے بعد میری ذاتی رائے ہے کہ امریکہ کی میں عورتوں کی آزادی کی جو تحریک جاری ہے وہی امریکہ کی سوشل زندگی کی بربادی کا باعث ہے ہم کو ہندوستان [illegible]

بچوں کی دنیا

بلند ہمتی کی طاقت

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں غریبی سے بڑا عذاب نہیں۔ بہت سے بچے غریبی کے نام سے گھبراتے ہیں۔ اگر کسی بچے کے والدین غریب ہوں تو وہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا اور وہ ہمیشہ امیر آدمیوں کے بچوں کو دیکھ دیکھ کر اپنے دل ہی میں کڑھتا ہے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کبھی کسی غریب بچہ کو ہمت نہ ہارنا چاہیئے۔ دنیا میں سب سے زیادہ ضروری چیز ہمت ہے اگر کسی غریب کے پاس ہمت ہے تو وہ امیروں سے بڑھکر ہے اور اگر کسی امیر آدمی کے پاس ہمت نہیں تو وہ فقیر سے بدتر ہے۔ ہمت وہ چیز ہے کہ اگر اس سے کوئی فقیر کام لے تو وہ امیر بن سکتا ہے۔

جن بچوں کو خدا نے غریب والدین کے گھروں میں پیدا کیا ہے انھیں کبھی ہمت نہ ہارنا چاہیئے انھیں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ زندگی کو بنانا یا بگاڑنا خود ان کے اختیار میں ہے اگر وہ محنت کریں گے اور ہمت سے کام لیں گے تو وہ دنیا میں بڑی سے بڑی عزت اور شہرت حاصل کر سکتے ہیں۔ میں غریب بچوں کو آج دنیا کی ایک بہت بڑی حکومت متحدہ ریاستہائے امریکہ کے صدر کا حال سنانا چاہتا ہوں کہ اس نے جھونپڑی میں پرورش پا کر کسطرح محلوں کے اندر قدم رکھا۔

ہمارے ملک میں بادشاہ ہوتا ہے لیکن امریکہ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوتا بلکہ ملک جس قدر بڑے آدمی کو اس لائق سمجھتا ہے اس کو چند برسوں کیلئے اپنا پریسیڈنٹ بنا لیتا ہے۔ چنانچہ اس حیثیت سے مسٹر ہوور کو امریکہ کا بادشاہ کہنا چاہیئے۔ جمہوریہ امریکہ کے اس پریسیڈنٹ کا پورا نام مسٹر ہربرٹ [illegible] ہوور ہے وہ امریکہ کی ایک ریاست آئیوا کے ایک غیر معروف گاؤں میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا باپ بھی بہت ہی غریب آدمی تھا اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا۔ بعض اوقات جب کبھی ہوور کے باپ کو مزدوری نہیں ملتی تھی تو گھر میں سب کو بھوکے ہی سو رہنا پڑتا تھا۔ ابھی غریب ہربرٹ ہوور کی عمر صرف چھ ہی سال کی تھی کہ اس کا باپ مر گیا۔

یہ اور بھی مصیبت نازل ہوئی۔ بیچاری ماں بیوہ کیا کرتی کچھ محنت مزدوری کرتی کچھ اجرت پر لوگوں کے کپڑے سیتی اور اس طرح مشکل کے ساتھ اپنے اس کمسن بچے کو پرورش کرتی تھی وہ بھی زیادہ زندہ نہ رہی اور آٹھ نو سال کے کمسن معصوم ہوور کو بے یار و مددگار چھوڑ کر خدا کے یہاں چلی گئی۔ ماں کے مرنے کے بعد ہوور اپنے ماموں کے پاس رہنے لگا۔ ہوور کو لکھنے پڑھنے کا بہت شوق تھا اتنی عمر تھی نہیں جو زیادہ روپیہ کما کر تعلیم حاصل کر سکتا لہذا وہ سڑکوں پر پھیر کر اخبار بیچتا تھا اور چند پیسوں کے لئے لوگوں کے میلے کپڑے دھوبیوں کے یہاں لاتا تھا اور دھلنے کے بعد انکے مالکوں کے پاس واپس پہنچا دیتا اس طرح ہوور کو جو کچھ ملتا تھا وہ اپنی تعلیمی کتابوں کی خریداری میں صرف کر دیتا تھا۔ اسی طرح محنت مزدوری کر کے ہوور نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ہوور نے علم معدنیات کو خوب حاصل کیا اور ۱۸۹۶ء میں یہ آسٹریلیا معدنیات کا انجینئر بنکر چلا گیا۔ ۱۹۲۸ء میں جب امریکہ والوں کو نئے پریسیڈنٹ کی تلاش ہوئی تو وہ مسٹر ہوور کی قابلیت اور جذبات سے اس قدر مطمئن تھے کہ انھیں کو اپنا پریسیڈنٹ بنا لیا۔

بچوں کو غور کرنا چاہیئے کہ محض اپنی ہمت سے مسٹر ہوور نے کسقدر ترقی کی۔

جموں ۷ اپریل۔ آج اسٹیٹ اسمبلی میں ایک بل پاس [illegible] جسکی رو سے بودھوں میں ایک عورت کئی خاوند [illegible]

پردۂ فلم

عراق اور ہندوستانی فلمیں

[illegible] بینایہ جائے کا د[illegible] اور تروتا [illegible]

عراق سنسر کے عہدیداروں نے ہندوستانی فلمیں پیش کرنے والوں کو جو حالیہ دشواریاں پیش آتی تھیں وہ اب دور کر دی گئی ہیں۔

عراق کی سنسر کمیٹی آیندہ سے ہندوستانی فلموں کو دیکھکر پاس کر دیا کرے گی۔ ہم اس معقول انتظام کے لئے عراق کی حکومت اور سنسر کے افسران کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ملک میں ہندوستانی فلموں کی نمائش کے لئے سہولت پیدا کر کے ایک طرف تو عراق کی پبلک کی تفریح طبع کا ایک نیا ذریعہ پیدا کیا ہے دوسری طرف ہندوستان کی صنعت فلم سازی کے لئے اپنے ملک میں سہولتیں دے کر اس پر ایک عظیم احسان کیا ہے۔

ہمیں اس سلسلہ میں ہندوستانی فلم سازوں سے بھی کچھ عرض کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب وہ ایسی فلمیں بنائیں جنکی نمائش عراق میں کرنی چاہتے ہیں تو انھیں وہاں کے باشندوں کی پسند اور انکے رجحانات کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حکومت عراق اور وہاں کی عام پبلک ایسی ہندوستانی فلموں کو پسند نہیں کرتی جو قدیمی روایات یا جادو سے متعلق ہوتی ہیں۔ الف لیلہ کے افسانوں کی وہاں کوئی قدر نہیں کی جاتی۔ وہ زندگی کا صحیح ماحول دیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

۱۹۳۶ء سے اب تک عراق ہندوستان کی فلموں کا اچھا بازار رہا ہے۔ اور تجربہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہاں پر جدید طرز کی ایک بلند پایہ ہندوستانی فلم انگریزی زبان کی بہترین فلم کے مقابلہ میں دگنی بلکہ سہ گنی رقم پیدا کر سکتی ہے۔

ہم اس سے پہلے ان ہی کالموں میں اس بات پر زور دے چکے ہیں۔ جب تک ہندوستانی فلم ساز ہندوستانی فلموں کو غیر ملکوں میں مقبول بنانے کے لئے قدم نہ اٹھائیں گے۔ اسوقت تک ہندوستان کی صنعت فلم سازی کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ٹھوس بنیادوں پر قایم ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستانی فلم ساز عراق کی مارکیٹ میں حاصل شدہ سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھائینگے۔ (نگارستان)

یونان کے ہائی کمانڈ کا بیان

ایتھنز ۷ اپریل۔ کل رات کو یونانی ہائی کمانڈ نے ایک اہم بیان شایع کیا ہے جسمیں بتایا ہے کہ ہم نے جرمنی کے دس ٹینک اور ۲ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے جرمنوں کی پیشقدمی کو ہم نے روک لیا ہے آج صبح (اتوار) کو جرمنی کی بہت بڑی فوج نے جدید قسم کی جنگی مشینوں ٹینکوں بھاری توپخانے اور بہت سے ہوائی جہازوں کی امداد سے ہمارے مورچوں پر اچانک اور بار بار حملہ کیا۔

یونانی فوج نے جسکی تعداد بہت تھوڑی تھی مدافعت کی۔ بلقان کی سرحد اور بالخصوص آسٹریا کی گھاٹی میں سارا دن خوفناک لڑائی جاری رہی۔ ہماری فوج نے اپنے محدود ذرائع کے ساتھ دشمن کا سختی کے ساتھ مقابلہ کیا دشمن کے توپخانے اور جھپٹنے والے بمباروں نے ہماری چوکیوں اور قلعہ بندیوں پر بڑے زور کا حملہ کیا ایک چوکی تو ہمارے ہاتھ سے نکل گئی۔ باقی قلعہ بندیوں کی مدافعت کی گئی۔

ہمارے ہوائی جہازوں اور توپوں نے دشمن کے دس ٹینک تباہ کر دیئے ہماری فوجوں نے کچھ علاقے خالی کر دیئے ہیں۔ تاکہ بے ضرورت خون نہ بہنے پائے دشمن کچھ آگے بڑھ گیا ہے مگر اب اسے موریچہ پر روک لیا گیا ہے۔

مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر

لاہور ۵ اپریل۔ نظام حیدرآباد نے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے چانسلر کی حیثیت سے [illegible] کو یونیورسٹی کورٹ کا ممبر نامزد کیا ہے

اقوال زریں

بھلائی کو نہ بھولو۔ لیکن برائی کو فوراً بھول جایا کرو۔

وہ ماں جو اپنے لڑکے کی اچھائی سنتی ہے وہ اس کی پیدائش کے [illegible] خوش ہوتی ہے۔

جس طرح مٹی کا اثر پانی پر ہوتا ہے، اسی طرح صحبت کا اثر آدمی پر ہوتا ہے۔

دوسروں کا دیا ہوا دکھ برداشت کر لو لیکن دوسروں کو دکھ نہ دو۔ یہی سب سے بڑی عبادت ہے

جو یہ نہیں جانتا کہ بولنا کب چاہیئے۔ ہمیشہ بے موقع خاموش رہے گا۔ (پبلیس)

تجربہ کا ایک کانٹا احتیاط کے چمن اور تنبیہ کے صحراسے زیادہ مفید کام کرتا ہے۔ (جیمز رسل۔ لاول)

تقدیر اپنی بہن تدبیر کی آمد کی منتظر رہتی ہے۔ اگر تقدیر کو اپنے گھر مدعو کرنا چاہتے ہو تو عمل کے بلاوے اور دانش سواری تدبیر کے ہمراہ بھیجکر اسے اپنے پاس بلا سکتے ہو۔

موج تبسم

ٹکٹ چیکر:۔ (ایک مسافر سے) تمہارا ٹکٹ دہلی کا ہے اور تم الہ آباد جا رہے ہو۔

[illegible]فر:۔ تو مہربانی سے ڈرائیور سے کہیئے کہ [illegible] میں اتارتا جا[illegible]

[illegible]یوی کو گانے کا بہت شوق تھا۔ مگر جب وہ گانے لگتی تھی۔ میاں دروازے پر جا کھڑے ہوتے تھے ایک دن اس نے شوہر سے شکایت کی کہ میں گاتی ہوں تو باہر کیوں چلے جاتے ہو؟ کیا میرا گانا تمھیں ناپسند ہے۔

شوہر نے جواب دیا تمہارا گانا تو مجھے پسند ہے لیکن میں باہر اسلئے چلا جاتا ہوں تاکہ محلے والے یہ خیال نہ کریں کہ میں تمھیں مار رہا ہوں۔

شہر میں بلیک آوٹ ہو رہا تھا کہ ایک پولیس مین نے ایک دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ مالکہ ڈرتی ہوئی باہر نکلی۔ پولیس مین نے بتلایا کہ اس کا خاوند موٹر کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا ہے۔

یہ سنکر وہ بولی: آپ نے تو مجھے ڈرا دیا تھا میں سمجھی تھی کہ میرے [illegible] میں کوئی کسر رہ گئی ہے

جج:۔ قبل اس کے کہ میں تمہیں سزا کا حکم دوں تمہیں کچھ کہنا ہے

قیدی:۔ حضور اور تو کچھ نہیں مگر صرف اتنا ہی کہ میں آپ کے اس فیصلے سے خوش نہیں ہوں۔

دلچسپ معلومات

یونانی مجموعہ جزائر میں ایک ٹاپو ہے جہاں عورتیں ہی عورتیں بستی ہیں۔ یہ عورتیں ایک قسم کا مذہبی گروہ ہیں جو مرد کی طرف نگاہ ڈالنا گناہ عظیم سمجھتی ہیں، جب کوئی [illegible] آتا ہے تو یہ عورتیں [illegible] ڈال کر لوٹ جاتی ہیں۔ یہاں کوئی چیز باہر سے نہیں آتی صرف ایک رانی ہوتی ہے ان عورتوں کی جو سالانہ چنی جاتی ہے اور صرف اسی کو جزیرہ کے باہر جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ سب ملکر گھر کا کام کاج کرتی ہیں، ہل چلاتی ہیں کھیتی کیاری کرتی ہیں کپڑے دھوتی ہیں اور متفرق کام کرتی ہیں غرضیکہ یہ دنیا کی ایک عجیب و غریب آبادی ہے۔

مغربی رومانیہ میں ایک علاقہ ہے جہاں ہر سال دلہنوں کا میلہ لگتا ہے خوبصورت کسان لڑکیاں اس میلے میں نیلام کی جاتی ہیں جو لوگ ان دلہنوں کو خریدنا چاہتے ہیں نہایت عمدہ کپڑے پہنکر آتے ہیں گلے میں سونے کے گلوبند اور عمدہ گھڑیوں کی عمدہ زنجیریں لگاتے ہیں اور قیمت ادا کر کے انھیں اپنے گھر لے جاتے ہیں۔

کچھ روز ہوئے ایک ۸۶ سالہ پرتگیز عورت کا انتقال ہوا ہے جس گاؤں میں وہ رہتی تھی اسکی تمام کی تمام آبادی اسکے بیٹے بیٹیوں اور پوتوں پر مشتمل ہے

افسانہ

محبت کی ٹھوکر

ذیل کا افسانہ راجپوتانہ کی ایک ایسی داستان ہے۔ جو دنیا کے سامنے محبت کا نہایت ہی بلند پایہ نمونہ پیش کرتی ہے۔ یہ افسانہ نہیں ہے بلکہ ہندوستانی تاریخ کا ایک سچا واقعہ ہے۔ جس کو افسانہ کے رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

راجہ اگنی پتر کا شاندار دربار آراستہ تھا۔ تخت دونوں بازوؤں پر سونے کے دو شیر جگمگ کر رہے تھے اور اس کی ہاتھی دانت کی بے داغ اجلی سطح پر جابجا جواہرات اپنی آب تاب دکھا رہے تھے۔ تخت کے اوپر اطلس کا ایک زرکار شامیانہ تنا ہوا تھا۔ جس کے شاندار سائے میں راجہ اگنی پتر سونے کا مرصع تاج زیب سر کئے اپنی شاہانہ تقریر کر رہا تھا۔

"میرے ان ہاتھوں کو راج پاٹ کی تلوار سنبھالے تیس برس گذر چکے ہیں۔ قرب و جوار کی تمام حکومتیں میرا لوہا مان چکی ہیں اب وقت آگیا ہے کہ اشومیدھ کی مقدس رسم ادا کی جائے تاکہ ہندوستان بھر میں میری شہنشاہی مسلم ہو جائے جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ قدیم زمانہ سے ہمارے ملک میں یہ رسم رائج ہے کہ جو راجہ دیش کے باقی سب حکمرانوں سے اپنی فوقیت تسلیم کرانا چاہتا ہے۔ وہ اپنی راجدھانی سے ایک گھوڑا چھوڑتا ہے جو اپنی پیدائش سے اسی رسم کے لئے وقف ہوتا ہے اس پر کوئی سواری نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی پیٹھ پر کوئی بوجھ لادا جاتا ہے۔ سال بھر تک گھوڑا شہسواران جانباز کی نگرانی میں گشت کرتا ہے۔ جہاں جہاں اس کا قدم پڑتا ہے وہ سرزمین گھوڑے کے مالک کی ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی مزاحمت کرتا ہے تو اس سے جنگ کی جاتی ہے۔"

یہاں پہونچکر راجہ رکا۔ پھر اس نے کہنا شروع کیا:۔

میرا ولیعہد کپل شہسواروں کی ہمراہی میں اس گھوڑے کے ساتھ جائیگا۔ اے فرزند تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ گھوڑا مقدس ہے۔ کوئی انسان اسے چھو نہیں سکتا اور نہ کوئی اس پر سواری کر سکتا ہے ورنہ مقدس رسم نامکمل رہ جائے گی جو سلطنت کے لئے فال بد ہے"

راجکمار کپل نے ادب سے سر جھکا دیا۔ درباریوں نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔

راجدھانی سے روانہ ہونے کے بعد مقدس گھوڑا باد صبا کی مانند آزادانہ اور طوفان کی طرح پرغرور رفتار سے دوسری حکومتوں کے سرزمینوں کو پامال کرتا ہوا آگے بڑھا۔ راجپوتانہ اور بندیل کھنڈ کی باجگذار حکومتوں کی حدود کو عبور کر کے وہ گجرات میں قدم انداز ہوا۔ اور پھر اس نے برار کا رخ کیا جہاں اس دور میں جرنیل چھترپتی سندھو بڑی آن بان سے راج کر رہا تھا۔

برار کی راجدھانی کے باہر زیر فصیل راجہ سندھو کی دلیر افواج رزم آرائی کے لئے پرا جمائے کھڑی تھیں۔ انھوں نے تیز و تند مخالفانہ نعروں سے نو واردوں کا استقبال کرتے ہوئے اگنی پتر کی فوج پر ہوآشام تیروں کی بارش شروع کر دی۔ اور طوفانی موجوں کی طرح تلواروں کو گردش دیتی ہوئی مقابلے کے لئے آگے بڑھیں کپل کے فوجی دستے مقدس گھوڑے کے تحفظ کے جذبے سے سلگ اٹھے۔ ان کی رگوں میں خون کی جگہ بجلیاں دوڑنے لگیں۔ کپل کو احساس فرض نے آتشیں جذبہ عمل سے لبریز کر دیا اور وہ بجلی کی طرح کڑکتا ہوا دشمن کے قلب لشکر پر گرا جہاں اس وقت سب سے زیادہ گھمسان کا رن پڑ رہا تھا۔

لمحہ بہ لمحہ جنگ اپنی خونیں کروٹیں بدلتی رہی۔ رفتہ رفتہ حملہ آور صورت حال پر قابو پاتے معلوم ہونے لگے۔ دفعتاً کپل نے دیکھا کہ افواج برار کی پشت پر ایک لاغر اندام نوجوان جس کا سراپا فولادی زرہ میں چھپا ہوا ہے۔ اپنی نیم طفلانہ آواز میں سپاہیوں کی ہمت بندھاتا پھر رہا ہے اس حسین اور نازک اندام نوجوان کے ہاتھ میں تلوار تو تھی۔ مگر وہ ان مقامات سے دور دور رہتے ہوئے جہاں لڑائی کی آگ دھک رہی تھی۔ صرف اپنی پکاروں سے فوج کی ہمت افزائی کرنے پر اکتفا کئے ہوئے تھا۔ کپل نے سوچا: "یہ راجکمار معلوم ہوتا ہے۔" مگر یہ خیال کر کے اس کے ہونٹ تنفر سے بل کھا گئے کہ راجکمار دوسروں کو لڑا رہا ہے اور خود جنگ میں کودنے سے گریزاں ہے۔

راجکمار سے دو دو ہاتھ کرنے کے ارادے سے کپل نے پرجوش اکتاہٹ کے ساتھ گھوڑے کو ایڑ لگائی اور تلوار چمکاتا ہوا ایسی برق وش سرعت کے ساتھ نوجوان راجکمار پر حملہ آور ہوا کہ وہ اپنا تحفظ بھی نہ کر سکا۔ راجکمار کے انداز تحفظ میں سپاہیانہ شمشیر زنی کی کمی صاف ظاہر تھی۔ اس کے نازک دست و بازو مردانہ طاقت سے اتنے محروم تھے کہ کپل کی تلوار نے پہلے ہی وار میں اس کے شانے کو مجروح کر ڈالا۔

دفعتاً کپل کو محسوس ہوا کہ مقابل نوجوان مرد نہیں ہے۔ فولادی خود کے نیچے راجکمار کا چہرہ اتنا نازک اور حسین تھا کہ حقیقت صاف عیاں ہو گئی۔ ایک دوشیزہ برار کی فوج کی کمان کر رہی تھی!!!

ابھی کپل حیرت زدہ ہو کر اس جری اور حوصلہ مند دوشیزہ کے دلنواز چہرے کو مبہوت نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ وہ تیورا کر اپنے گھوڑے سے زمین کی طرف گرنے لگی۔ کپل گھوڑے سے کود کر اسکی طرف لپکا مگر وہ زمین پر گر چکی تھی۔ برار کی فوجوں میں کھلبلی پڑ گئی "راجکماری قتل ہو گئی"۔۔۔ انھوں نے راہ فرار اختیار کی۔ کپل کی افواج ان کا تعاقب کرنے لگیں۔۔۔

فرار اور تعاقب دونوں اس قدر فوری طور پر وقوع میں آئے کہ کپل راجکماری کے بیہوش جسم کو پامال ہونے سے بچانے کے لئے اس کے سوا کچھ اور نہ کر سکا کہ اپنے جسم کو راجکماری کے جسم پر ڈھال بنا دے۔ اسے یقین تھا کہ چند لمحے میں اس کا جسم گھوڑوں کے سموں سے پامال ہو کر رہ جائے گا۔

مگر جنگ کا سیلاب میدان سے ہٹ کر برار کی راجدھانی کی طرف منتقل ہو چکا تھا۔ شہر کے دروازوں پر کپل کی فوجیں فصیل میں رخنہ کر کے شہر میں گھس جانے کی سرتوڑ کوشش کر رہی تھیں۔ کپل بیہوش دوشیزہ کی جانب متوجہ ہوا۔ گلرنگ لہو کی ایک نازک اور مہین دھار بڑی تیزی سے فولادی زرہ کے ایک جوڑ سے باہر پھوٹ رہی تھی۔ کپل کو اس وقت ایسا محسوس ہوا کہ جوانی۔۔۔ دوشیزہ جوانی۔۔۔ اس سے بیکسانہ فریاد کر رہی ہے۔ اس کے پرشباب دل سے اسے اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا معلوم ہوا۔ کپل کے رگ و پے میں محبت کی جنون انگیز چنگاریاں مسلسل اضطراب کے ساتھ کلبلانے لگیں راجکماری تلوار سے کپل کو زخمی نہیں کر سکی تھی۔ مگر اس کی خاموشانہ ادائے بیکسی کپل کے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر گئی۔

اس نے اضطراب سے سراسیمہ ہو کر ادھر ادھر دیکھا قریب ہی گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی کپل نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو مقدس گھوڑا اس

ے انسانی لاشوں اور خون پر سے نرم نرم قدم رکھتا ہوا گذر رہا تھا اور دریافت کن انداز سے اس باقیات جنگ کو سونگھتا جاتا تھا۔

سوچنے اور سمجھنے کا وقت نہیں تھا۔ کپل نے بیہوش راجکماری کے نازک جسم کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور مقدس گھوڑے کی پشت پر رکھ کر خود بھی ایک جست کے ساتھ اس پر سوار ہو گیا۔ اور چشم زدن میں اپنے کیمپ کی طرف چل پڑا۔

"راجہ سندھو تیرے چچا ہیں"

کپل تمام شب پلک جھپکائے بغیر راجکماری کے سرہانے بیٹھا رہا۔ صبح ہوتے راجکماری ہوش میں آئی۔

"میرا نام مایا ہے۔ میرے چچا اتنے پیرانہ سال ہو چکے ہیں کہ وہ اپنے محل کے باہر بھی نہیں آ سکتے میں ہی ان کے لئے "بیٹا بیٹی سب کچھ ہوں۔ اہل برار کی آزادی کے تحفظ کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی تھی۔ میں اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے میدان میں نکل آئی۔ کاش میں مرد ہوتی۔"

"اچھا ہوا کہ آپ مرد۔۔۔ نہیں" کپل نے احترام اور محبت کی نظروں سے اس کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

راجکماری نے گلگونہ تبسم اپنے حسین لبوں پر کئے ہوئے اسے دیکھا اس کے چہرے پر نسوانی حیا کی سرخی دوڑ گئی اعتراف محبت کے بوجھ سے نظریں نیچی ہو گئیں۔

کیا یہ صحیح ہے محترم راجکمار کہ۔۔۔"

راجکمار نے سپہ سالار کی بات قطع کرتے ہوئے جواب دیا "جی ہاں۔ بالکل صحیح ہے"

سپہ سالار کے چہرے پر حسرت و افسردگی کی سیاہی چھا گئی۔۔۔ آپ کو معلوم ہے کہ مقدس گھوڑے پر سواری کرنے یا کسی کو اس کی پیٹھ پر بیٹھانے کا کیا مطلب ہے؟"

میں سمجھتا ہوں مگر اس وقت سوائے اسکے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔"

تو ہمیں اپنا سفر ختم سمجھنا چاہیئے۔ آخری فیصلہ مہاراج ادھیراج کے ہاتھوں میں ہے۔"

آپ نے میرے لئے اتنی بڑی مصیبت اپنے سر لے لی"

"دیوی یہ میرا فرض تھا۔ میرے دل نے آپکو دیوی بنا کر اپنے مندر میں بٹھا لیا ہے آپ کو نقصا

(باقی بر صفحہ ، کالم ۱)

یونان کے کچھ علاقہ پر جرمنی کا قبضہ

لندن ۷ اپریل۔ کل صبح بیک وقت یوگوسلاویہ اور یونان پر حملہ ہو جانے کے بعد سے بلقان میں ہوائی اور خشکی کی لڑائی زوروں سے چھڑ گئی ہے۔ ایک یونانی افسر نے بیان کیا کہ دشمنوں کی فوج کا مقابلہ ہم نے بارہ گھنٹہ تک ڈٹ کر کیا۔ اگرچہ دشمنوں کی فوج ہم سے دس گنی تھی۔ یونان کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ کل رات کو بلغاریہ کی سرحد کے قریب سٹروما کی وادی میں گھمسان کی لڑائی ہوئی اور سخت حملہ کے باوجود یونانی صف بندی قایم رہی۔ اس مقابلہ میں یونان کے ان ہوائی جہازوں نے بھی کام کیا جو اٹلی کے مورچہ سے فاضل تھے۔ سپاہیوں کی جان کا غیر ضروری نقصان بچانے کے لئے یونان نے کچھ علاقے خالی کر دیئے۔

انقرہ ریڈیو کی خبر ہے کہ آسٹریا کی سرحد سے پانچ سے پندرہ ڈویژن تک یوگوسلاویہ کی راجدھانی بلگریڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح جرمن فوجی دستے ہنگری اور بلغاریہ کی جانب سے بھی یوگوسلاویہ کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ جرمنوں کا ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یوگوسلاویہ کی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔ ابھی تک یوگوسلاویہ سے کوئی سرکاری بیان نہیں آیا ہے لیکن یوگوسلاویہ کا فالمرہ اسی میں ہے کہ وہ دکھن کی طرف اپنی فوجیں ہٹا لے۔ رومانیہ کے کچھ علاقوں پر یوگوسلاویہ کے ہوائی جہازوں نے بمباری کی جس کے خلاف رومانیہ نے پروٹسٹ کیا ہے۔ بلغاریہ اور ہنگری میں مستقل بلیک آوٹ کر دیا گیا ہے اور رومانیہ میں روشنی محدود کر دی گئی ہے۔ یوگوسلاویہ کو کناڈا اور امریکہ سے بھی امداد ملے گی۔ جو فوجیں افریقہ سے یونان کو منتقل کی گئی ہیں۔ انکی کمان جنرل ویول کے ہی ہاتھ میں رہے گی۔ یونان کی راجدھانی اتھنز میں دو گھنٹہ تک ہوائی حملہ کا خطرہ رہا۔

نیویارک میں بلگریڈ سے جو اطلاع ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بلگریڈ کا ریڈیو اسٹیشن جرمن ہوائی جہازوں کی بمباری سے تباہ ہو گیا ہے اور بلگریڈ کا ڈاک و تار کا سلسلہ بھی باقی دنیا سے کٹ گیا ہے۔

ترکی کی کیبنٹ کا جلسہ

انقرہ ۷ اپریل۔ بلقان کی تازہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے کل بعد دوپہر ترکی کی کیبنٹ کا جلسہ ہوا۔ انقرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ کیبنٹ کے جلسے سے پہلے موسیو سراج اوغلو وزیر خارجہ ترکی نے برطانیہ۔ یونان اور یوگوسلاویہ کے وزیروں سے ملاقات کی۔

عراق میں کامل امن و امان

بغداد ۷ اپریل نیشنل ڈیفنس گورنمنٹ کے لیڈر سید راشد علی جیلانی کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور آنے کے بعد عراق میں کامل امن و امان ہے نئے وزیر اعظم نے ریڈیو پر اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جبری حکومت ملک کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کریگی۔ وزیر اعظم نے ریجنٹ پر جو اس وقت بصرہ میں ہیں ناجائز طور پر طاقت حاصل کرنے کی کوشش کا الزام لگایا ہے۔

دربار لوہارو کا سرکاری بیان

لوہارو ۵ اپریل۔ دربار لوہارو نے ۲۹ مارچ کے واقعہ کے متعلق ایک طویل کمیونک شایع کیا ہے اس کمیونک میں دربار نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مشترکہ ہجوم نے حملہ کیا وجہ یہ دیکھی کہ لوہارو کے ایک مہاجن منسی چند مل کے لڑکے کا انتقال ہو گیا تھا۔ وہ اور اس کے دوسرے رشتہ دار ماتم کر رہے تھے اور انہوں نے آریہ سماج کے نگرکیرتن کے منتظمین کو آگاہ کر دیا تھا کہ وہ اپنے مکان کے سامنے جو جلوس کے راستہ میں پڑتا تھا باجہ نہیں بجانے دیں گے۔

گورنر یوپی کی افتتاحی تقریر

لکھنؤ ۲ اپریل۔ سر ہارس ہیلٹ گورنر یوپی نے لکھنؤ یونیورسٹی کی نئی لائبریری بلڈنگ کا افتتاح کیا اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے یونیورسٹیوں کے فرائض اور آنے والے مسئلوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یونیورسٹیوں میں نئے آئین کا مطالبہ ہونا چاہیئے۔

آج اور نیشنل ہیرلڈ پر پابندی

گورکھپور ۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈی بی ہارڈی ایڈیشنل کلکٹر علاقہ دیوریا نے تمام گورنمنٹ کے محکموں کے افسروں کو جو انکے ماتحت ہیں یہ ہدایتیں جاری کر دی ہیں کہ وہ "نیشنل ہیرلڈ" اور "آج" اخبار نہ خریں اور نہ ان افسروں کو مجھے ان اخباروں کے بند کرنے کی اطلاع دینی چاہیئے۔

مہارانی کپورتھلہ نازی قید میں

کلکتہ ۳ اپریل۔ اخبار امرت بازار پتر کا نے یہ خبر شایع کی ہے کہ مہارانی کپورتھلہ سے جو پیرس میں تھیں نازیوں نے ۲۰ لاکھ فرینک طلب کئے جو انہوں نے دینے سے انکار کر دیئے۔ چنانچہ انکیں دوسرے سیاسی قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا۔

سر سپرو کو وائسرائے کی دعوت

الہ آباد ۲ اپریل۔ بمبئی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے وائسرائے کے پاس جو میمورنڈم بھیجا تھا اس کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لئے وائسرائے کانفرنس کے صدر سر تیج بہادر سپرو کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔

لڑائی کا فیصلہ اٹلانٹک میں ہوگا

لندن ۲ اپریل بحری محکمہ کے وزیر کے پرائیوٹ سکریٹری لفٹنٹ کمانڈر فلیچر نے کہا کہ آجکل جس رفتار سے برطانیہ کے جہاز ڈوب رہے ہیں وہ اتنی تیز نہیں ہے جس سے جرمنی ۱۹۴۱ء میں فتح حاصل کر سکے جیسا کہ وہ وعدہ کر چکا ہے۔ وہ صرف سمندر پر اسی صورت میں جیت سکتا ہے جبکہ اٹلانٹک سمندر پر غلبہ حاصل کرے۔

ایڈمرل کننگھم نے جو تازہ ترین فتح حاصل کی ہے وہ سمندری لڑائی کا ایک پہلو ہے۔

فیصلہ کن لڑائی تو اٹلانٹک میں لڑی جائیگی یہ بڑی سخت لڑائی ہوگی لیکن ہم جیتیں گے۔

بنگال کے لیڈروں کی کانفرنس

کلکتہ ۲ اپریل۔ گورنر بنگال نے پارٹی لیڈروں کی جو کانفرنس طلب کی تھی اس نے دو گھنٹہ تک گورنمنٹ ہاؤس میں فرقہ وارانہ فضا کو بہتر بنانے کے مسئلہ پر غور کیا۔ اس کے بعد اجلاس آئندہ منگل کے لئے ملتوی ہوا۔

برطانیہ کے ہوم سکریٹری کا اظہار خیال

لندن ۷ اپریل مسٹر ہربرٹ موریسن ہوم سکریٹری نے جرمنی کے اعلان جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ ترکی محسوس کریگا کہ یہ وقت بلقان کے تحفظ کے فیصلہ کا ہے یوگوسلاویہ اور روس کے معاہدہ کا استقبال کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمیں اس پر زیادہ بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔

ٹوکیو کو فوری واپسی

لندن ۶ اپریل۔ سوئزرلینڈ کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر متسوکا وزیر خارجہ جاپان نے یورپ کا دورہ مختصر کر دیا ہے اور ضروری کام پیش آ جانے کی وجہ سے وہ فوراً ٹوکیو واپس جا رہے ہیں۔ مسٹر متسوکا کل سہ پہر کو برلن سے ٹوکیو روانہ ہو گئے۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت

الہ آباد ۳ اپریل وجے لکشمی پنڈت قید پوری پوری کرنے کے بعد کل شام نینی سنٹرل جیل سے رہا ہوگئیں۔ آپ عنقریب مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کے لئے وردھا تشریف لے جائیں گی۔

شریمتی پنڈت ۶ اپریل کو لکھنؤ جیل میں مسٹر آر۔ ایس پنڈت اور پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی ملاقات کریں گی۔ ڈاکٹر سید محمود کل الہ آباد آ رہے ہیں آپ بھی شریمتی پنڈت کے ساتھ لکھنؤ تشریف لے جائیں گے۔

۳۵۰۰۰ جرمن بچے زیکوسلوکیہ میں

۲ اپریل۔ لندن کے زیکوسلوک حلقوں میں معلوم ہوا ہے کہ براتی سلوا میں سلوک حکام کو جرمنی نے ہدایت کی ہے کہ وہ ۳۵۰۰۰ جرمن بچوں کے لئے جگہ تیار کریں جو کہ علاقہ دوہر سے وہاں لائے جائیں گے کیونکہ وہاں انگریزی ہوائی جہاز حملے کر رہے ہیں۔

مسٹر چرچل کی مثال پر عمل کرو

مدراس ۳۱ مارچ۔ ہمارے لیڈروں کو مسٹر چرچل اور ان کے رفیقوں کی مثال پر عمل کرنا چاہیئے جنہوں نے زبردست ہار کے باوجود اہل انگلستان کو بے مثال طور پر متحد رکھا ہے اگر اس خوفناک جنگ میں بھی وہ امن وسکون اور منصفانہ طور پر رہ سکتے ہیں تو ہمیں یقیناً اپنی خیالی اور لفظی جنگ کی وجہ سے ایک دوسرے پر غصہ ہوئے اور تہمت لگانے کی ضرورت نہیں ہے،، یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر سرینواس آئنگر سابق صدر کانگریس نے ایک بیان میں فرمائے آپ نے مسٹر جناح اور دوسرے پارٹیوں کے لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندو مسلمان کے معاملات میں کوئی سمجھوتہ کریں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہندو اور مسلمانوں کے ہر لیڈر کو اس نازک زمانہ میں سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے اور اپنا مقدس فرض سمجھ کر یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے

الفاظ اور عمل پر ہندوستان کی قسمت کا دارومدار ہے

گنے کے کاشتکاروں کو معاوضہ

لکھنؤ یکم اپریل۔ یو۔پی نے گنے کے ان کاشتکاروں کو جن کی فصل فروخت نہیں ہو سکی ہے بارہ لاکھ روپیہ طے کیا ہے۔ اس میں سے چھ لاکھ تو گنے پر اباب کی صورت میں جمع ہوا ہے اور چھ لاکھ حکومت یوپی خود ملائے گی۔

ایک ہزار اطالوی ہوائی جہاز برباد

لندن ۲ اپریل۔ وسطی مشرق میں برطانی ہوائی بیڑے کے کمانڈر مسٹر آتھر لانگ مور نے ایک تقریر میں بتایا کہ لڑائی چھڑنے کے بعد اٹلی کے ایک ہزار سے زیادہ ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو

بمبئی یکم اپریل یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے پنڈت جواہر لال نہرو کو جیل کے اندر سے قومی صنعتی کمیٹی کے متعلق خط و کتابت کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اب حکومت ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ جیسے ۱۹۳۲ء میں بروڈا جیل میں مہاتما گاندھی کو ہریجن ادھار کے متعلق خط و کتابت کرنے کی اجازت دیدی گئی تھی اسی طرح پنڈت جواہر لال نہرو کو اس بارے میں اجازت دیدیجائے۔

پشاور ۔ ۴ اپریل صوبہ سرحد میں سرخپوشوں کا ستیاگرہ جاری ہے ابھی تک کوئی خاص حادثہ پیش نہیں آیا ہے ستیاگرہی گاؤ [illegible] کر [illegible] رہے ہیں۔

جیلخانوں کی اصلاح

بنگلور۔ ۴ر اپریل حکومت میسور نے جیلخانوں کی اصلاحات کی جو کمیٹی بنائی تھی اس نے اپنا کام پورا کرلیا ہے۔ اس کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ پھانسی کی سزا ابت کم کردی جائے۔ صرف خاص صورتوں میں اس کا استعمال ہو۔ عادی قیدیوں کو عام قیدیوں سے الگ رکھا جائے۔ [illegible] نو عمر مجرموں کے لئے الگ انتظام ہو۔ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ سیاسی مجرموں کو عام قیدیوں سے الگ رکھا جائے اور انہیں کچھ سہولتیں دیجائیں اس کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ یتیموں اور بغیر سرپرستوں کے بچوں کی دیکھ بھال کیلئے غیر سرکاری انسٹی ٹیوشنوں ہوں کیونکہ یہ بچے اکثر مجرم بن جاتے ہیں۔

یو۔ پی میں دو مہینے میں ۱۳۲ ڈاکے پڑے

لکھنؤ۔ ۴ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۴۱ء کے شروع کے دو مہینے اندر یو۔ پی میں ۱۳۲ ڈاکے پڑے جن میں سے ۲۲ ڈاکے تو صرف فروری کے آخری ہفتے میں پڑے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گورکھپور دوسرے ضلعوں سے بازی لے گیا۔ وہاں اس عرصہ میں ۱۱ وارداتیں پیش آئیں۔ میرٹھ کا دوسرا نمبر رہا وہاں ۹ وارداتیں ہوئیں۔ اس کے بعد کانپور اور شاہجہانپور کا نمبر ہے۔ وہاں ۷-۷ وارداتیں ہوئیں۔ ہردوئی اور پیلی بھیت میں ۶-۶ اور اٹاوہ۔ مین پوری اور سہارنپور میں ۴-۴ ڈاکے پڑے۔

لکھنؤ میونسپلٹی کیخلاف تحقیقات

لکھنؤ۔ ۴ر اپریل۔ چودھری نعمت اللہ کی صدارت میں گورنر یو۔ پی نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے صدر چودھری نعمت اللہ صاحب ہیں یہ کمیٹی میونسپلبورڈ کے انتظامات کی تحقیقات کرے گی۔ اور خاص طور پر ان شکایتوں کی جانچ کرے گی جو اس کے فرائض کی بے ضابطگیوں بے جا ترجیح عنوانیوں بے تکے تقرروں اور ٹھیکے دینے کے بارہمیں ہیں۔

روس نے شاہ پیٹر کو تسلیم کرلیا

لندن ۴ر اپریل۔ روس نے شاہ پیٹر کا یوگوسلاویہ میں تخت نشین ہونا تسلیم کرلیا ہے۔ اس بارے میں ماسکو سے ترانس میں اطلاع آئی ہے۔

نئی دہلی ۵ر اپریل۔ گورنر جنرل نے انڈین فائنینس ایکٹ تحفظی محصول جاری رہنے کے ایکٹ انڈین ٹیرف ترمیمی ایکٹ اور ٹائر وایکسائز ڈیوٹی ایکٹ اور زائد منافع ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ پر منظوری

پندرہ ہزار ہوائی جہاز اور پانچ ہزار ٹنک

لندن۔ ۴ر اپریل۔ واشنگٹن سے ایک غیر مصدقہ خبر ملی ہے کہ پٹہ اور ادھار پر مال دینے کے بل کے مطابق امریکہ پندرہ ہزار ہوائی جہاز ۵۰۰۰ ٹنک اور ۳۰۰ سوداگری جہاز تیار کرے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہوائی جہازوں میں سے زیادہ تر بمبار ہوں گے۔ اور ان میں کم سے کم ۱۳۰۰۰ ہوائی جہاز برطانی ہوائی فوج کے لئے ہوں گے۔ پانچ ہزار ٹنک اس قسم کے ہوں گے جیسے کہ امریکہ کی فوج کیلئے تیار کئے گئے ہیں اور سوداگری جہاز بھی ویسے ہی ہوں گے جیسے کہ امریکہ کے لئے تیار کئے ہیں۔

بھائی پرمانند بہرائچ جائینگے

لکھنؤ۔ ۴ر اپریل بھائی پرمانند (ایم ایل اے) اور نائب صدر ہندو مہا سبھا ۶ر اپریل کو بہرائچ پہونچیں گے اور راجہ مہیشور دیال سیٹھ آف کوٹرا کی صدارت میں جو ڈسٹرکٹ ہندو کانفرنس ہورہی ہے۔ اس میں تقریر کریں گے۔

افغانستان کا مشن ٹوکیو میں

ٹوکیو۔ ۳ر اپریل۔ افغانستان کا اقتصادی مشن آج شنگھائی سے ٹوکیو پہونچ گیا ہے وہاں سے وہ ٹوکیو جائے گا۔

محبت کی ٹھوکر
(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳)

کے حوالے نہیں کرسکتا تھا۔ مجھے راج پاٹ کی کوئی پرواہ نہیں۔ جب تک مجھے یہ اطمینان ہے کہ آپ میری نذر محبت کو قبول کرتی ہیں۔ میں ایک جھونپڑی میں مٹی کے فرش پر سنہری تخت پر بیٹھنے سے زیادہ خوشی محسوس کروں گا۔"

"شاید آپ کے پتا آپ کو معاف کردیں۔"

"وہ مجھے معاف نہیں کریں گے۔ میں ان کے مزاج سے واقف ہوں۔ وہ مقدس قانون کو ٹوٹنے سے بچانے کے لئے اس پودے کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے میں دریغ نہیں کریں گے۔ جسے انھوں نے اپنی پدرانہ شفقت سے سینچ کر پالا پوسا ہے۔ مگر آپ میری فکر نہ کیجئے۔ فرض اور محبت پر قربان ہوجانا ہی مردوں کی شان ہے۔"

"تو آپ مجھے اپنے چرنوں میں رہنے کی اجازت دیجئے تاکہ میں اس دکھ میں حصہ بٹا سکوں جس کی تنہا وجہ میں ہوں۔"

"یہ میرے لئے عزت کی بات ہوگی کہ آپ میری جیون نیا کو کھینے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لیں۔ مگر ابھی نہیں۔ اس وقت مجھے مہاراج کے سامنے جانے دیجئے تاکہ سر ابھگت کر شاہزادگی کی اس زریں جھول کو اتار پھینکوں جو مجھے محبت کے سمندر میں غوطہ لگانے سے روکتی ہے۔ پھر میں واپس آکر اپنا سر نیاز آپ کے ان نرم و نازک قدموں میں رکھ دوں گا۔ چلئے میں آپ کو راجہ سندھو کے محل میں پہونچا دوں گا"

"تمہارے ساتھ رات بھر تمہارے خیمے میں رہنے کے بعد بھی یہ اس قابل ہے کہ میرے محل میں راج کماری کی حیثیت سے واپس آسکے؟ کیوں راجکمار کپل؟"

"راجہ سندھو۔ تم راجکماری کو غلط سمجھ رہے ہو! وہ تمہاری سلطنت کے تحفظ میں برار کی آزادی کے لئے میرے ہاتھوں زخمی ہوئی اور میں اُسے صرف اس لئے اٹھاکر اپنے کیمپ میں لے گیا کہ میں اسے بیکسی کی موت مرتے نہیں دیکھ سکا اس کی عصمت صبح کی روشنی کی چادر کی طرح بے داغ ہے۔"

"مگر میرے لئے یہ مرچکی ہے راجکمار۔ اسے تم ہی رکھو میرے محل میں اب اس کے لئے کوئی جگہ نہیں۔"

مایا نے بیکسانہ نظروں سے کپل کی طرف دیکھا۔ کپل نے مردانہ شان سے سینہ ابھار کر سر اوپر اٹھایا اور بولا "کوئی مضائقہ نہیں۔ آیئے دیوی آپ میرے ہی ساتھ رہیں گی۔ تقدیر نے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے لئے وقف کردیا ہے۔ میں آپ کا ہوں اور جس حال میں ہوں گا آپ کا ہوں گا۔"

"کیا یہ سب کچھ صحیح ہے جو سپہ سالار اعظم نے ابھی تمہارے روبرو بیان کیا؟"

کپل باپ کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔ بولا "یہ سب کچھ صحیح ہے مہاراج مگر —"

"مگر کا سوال بعد میں آئے گا سب سے پہلے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جو الزام تمہارے اوپر لگایا گیا ہے تم اس کی صحت کو تسلیم کرتے ہو؟"

"تمہیں معلوم ہے کہ اشومیدھ یگ کے گھوڑے پر سواری کرنے والوں کے لئے کیا سزا ہے؟"

"مجھے معلوم ہے"

"تو اس سزا کو قبول کرو اور کل صبح ہوتے ہی میری سلطنت کی حدود سے باہر نکل جاؤ۔ تمہیں عمر بھر کے لئے جلاوطن کیا جاتا ہے"

"ایسا ہی ہوگا"

رات اپنا آخری پہر ر و رو کر ختم کررہی تھی۔ مایا کپل کے پاؤں اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑے بیٹھی تھی اور انھیں اپنے قیمتی آنسوؤں سے دھو رہی تھی۔ کپل نے کہا "اٹھو مایا۔ سفر کی تیاری کرو یوں رونے دھونے سے کچھ حاصل نہیں۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے کہ دنیا نے محبت کو ذبح کرنے کی کوشش کی ہو۔"

صبح کی اولین کرنوں کے ساتھ شہر پناہ کے دروازے خاص فوجی بگل کے ساتھ کھلے اور مسلح سپاہ دورویہ کھڑی ہوگئی۔ راج کمار کپل کو شاہانہ عزاز سے جلاوطن کیا جانا تھا۔ شہر پناہ کی فصیل پر اور شاہراہوں پر رعایا کے پرے کے پرے کھڑے زار و قطار رو رہے تھے۔ دروازے کے باہر شاہی شامیانہ نصب کیا گیا تھا۔ اسمیں مہاراج اپنے لخت جگر کے آخری دیدار کرنے کے لئے بیٹھے تھے۔

کپل مایا کا ہاتھ تھامے بغل میں کپڑوں کی ایک گٹھری دبائے شہر پناہ سے نکلا۔ شامیانے کے سامنے رک کر اس نے باپ کو دونوں ہاتھ جوڑکر ادب سے سلام کیا اور "آؤ مایا" کہہ کر ایک سمت میں روانہ ہوگیا۔ کچھ دور جاکر مایا اور کپل نے ایک گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سُنی۔ مڑکر دیکھا تو وہی سفید گھوڑا ان کے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔

بنیادی قومی تعلیم کی کانفرنس

دہلی۔ ۷ر اپریل بنیادی قومی تعلیم کی آل انڈیا کانفرنس ۱۱ر اپریل سے ۱۴ر اپریل تک جامعہ نگر میں ہوگی جس میں باہر سے بہت سے ڈیلی گیٹ آرہے ہیں۔ ڈیلی گیٹوں کی سہولت کے لئے دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہی ان کے استقبال کا انتظام کیا گیا ہے۔

لندن۔ ۷ر اپریل۔ قاہرہ کے برطانوی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی فوجیں حبش کی راجدھانی ادیس ابابا میں داخل ہوگئیں۔

اسمارا میں پانچ ہزار اطالوی قیدی

قاہرہ۔ ۸ر اپریل سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اسمارا میں دشمن کے پانچ ہزار سپاہی قید کئے گئے۔ جن میں چار ہزار اطالوی شامل ہیں۔

ترکی سے وعدہ

لندن۔ ۷ر اپریل۔ جرمن سفیر ہرپاپن نے ترکی کے وزیر خارجہ سراج اوغلو کے ملاقات میں یقین [illegible] سے جو نئی صورت پیدا ہوئی ہے اس سے ترکی کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اسمارا کے ہندوستانی قیدی آزاد

لندن ۷ر اپریل۔ اسمارا کی اطلاع ہے کہ وہاں برطانوی فوجوں کے پہونچنے سے برطانوی سمالی لینڈ کی جنگ میں قید ہونے والے ہندوستانی اور سوڈانی قیدیوں کی رہا ہونے کی کوشش دو ہفتے پہلے کامیاب ہوئی۔ ان قیدیوں کی تعداد ۱۸۸ تھی۔ اور ان میں ۴۳ افسر اور ۲۷ ہندوستانی تھے

برطانوی فوج یونان پہونچ گئی

لندن۔ ۷ر اپریل۔ آج صبح لندن میں ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی فوجیں یونان پہونچ چکی ہیں۔ اس کے علاوہ انگریزی ہوائی بیڑے کو جو پہلے یونان میں کام کررہا ہے اور زیادہ مضبوط کردیا گیا ہے،

سر تیج بہادر کا میمورنڈم

[illegible] سر تیج بہادر سپرو کا میمورنڈم خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تمام محکمے ہندوستانیوں کے ہاتھ منتقل کردئے جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے مطالبوں کی وضاحت کرتے ہوئے انہیں موجودہ آئین کی حدود کے اندر بتایا گیا ہے کہ دوسرا اہم معاملہ یہ ہے کہ ہندوستان کو ایک خودمختار جزو سلطنت کی حیثیت سے مانا جائے اور اسی حیثیت سے اس کے نمائندے بین الاقوامی اور صلح کانفرنسوں میں لئے جائیں۔ جیسے برطانی کامن ویلتھ کے دوسرے ملکوں کے لئے جاتے ہیں۔

سندھ کے وزیروں کی تنخواہیں

کراچی۔ پہلی اپریل۔ آج سہ پہر کو سندھ اسمبلی میں وزیروں، اسپیکر اور ممبروں کی تنخواہیں بڑھانے کا بل بغیر رائے شماری کے پاس ہوگیا۔

کانگریس پارٹی نے اصولی طور پر بل کی مخالفت کی اور مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی۔

حکومت سے لکھنؤ کے شیعوں کا مطالبہ

لکھنؤ۔ یکم اپریل۔ کل انجمن تنظیم المومنین کے زیر اہتمام شیعوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ڈپٹی کمشنر لکھنؤ سے درخواست کی گئی کہ بارہ وفات کے دن سنیوں کو مدح صحابہ کا جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ یہ نہ صرف ایک نئی اُپج ہے بلکہ شیعوں کے لئے انتہائی جارحانہ ہے اور ماضی میں وہ شدید فسادات کا باعث بن چکا ہے

اس سلسلہ میں حال ہی میں حکومت حکومت نے جو کمیونک شائع کیا تھا اس کا حوالہ دیتے ہوئے جلسہ میں مزید طے ہوا۔ اگر مدح صحابہ کا جلوس نکالا گیا تو پھر شیعوں کے جلوس نکالنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنا ان کا مذہبی فریضہ ہے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ ہر خاص وعام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ دفعہ ۲۹۸ (۲) فہرست (لسٹ) آئی. جے. متفرق (۱) کے ماتحت میونسپل حدود کے اندر دائیوں کی نگرانی اور انتظام کے متعلق مندرجہ ذیل قواعد [illegible] نوٹیفکیشن نمبری ۱۴. ۸/۲۳ - ۱۵ مورخہ ۱۷ اگست [illegible] کے ماتحت بنائے گئے تھے بنانا تجویز کرتا ہے جو اعتراضات یا تجویز دستخط کنندہ کو نوٹس کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ روز کے اندر وصول ہونگے ان پر بورڈ غور کرے گا۔

۲۶ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء

دستخط ٹی. ڈی کوچر
ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور

۱۔ تعریفات۔ ان بائی لاز میں۔

(الف) "دائی" سے مراد اس عورت سے جو عموماً بچہ پیدا ہونے کے وقت اس طرح کے معاملوں میں اجرت دینے پر خدمت کرتی ہے۔

(ب) "میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ" سے کسی میونسپلٹی میں میونسپل میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ سے مراد ہے اور کسی ضلع میں جہاں ہیلتھ اسکیم جاری ہو ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ سے مراد ہے اور جہاں

کوئی ہیلتھ اسکیم نہیں ہے ضلع کے سول سرجن سے مراد ہے۔

۲۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت زچہ کی دیکھ بھال وغیرہ کا کام کرنے کے فرائض انجام دینے والی تمام دائیوں کو (بجز ان دائیوں کے جو گزشتہ دس برس سے یہ فرائض انجام دے رہی ہیں اور جو ان قواعد کے نافذ ہونے کے ایک سال کے اندر اس کے لئے درخواست دینگی رجسٹر ڈ میں درج کر لی جائیں گی)

میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کو اطمینان کرانے کے لئے اس بات کا ثبوت دینا پڑے گا کہ انہوں نے کسی منظور شدہ تربیت گاہ میں اس کام کے لئے مناسب تربیت حاصل کی ہے۔

۳۔ مقامی حدود کے اندر کوئی دائی میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ سے لائسنس حاصل کئے بغیر دائی کا پیشہ نہ اختیار کر سکے گی۔ اور یہ لائسنس چار آنہ ۴/ - /۴/ فی دائی فیس داخل کرنے پر ہر سال بدل دیا جائے گا۔

۴۔ دائی کا کام کرنے کے لئے اس وقت تک لائسنس نہیں دیا جائے گا جب تک کہ درخواست کنندہ (دائی) میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کو اس بات کا اطمینان نہ کرا دیگی کہ اس کی عمر بلحاظ ۱۸ سال سے زیادہ ہے اس کی صحت موزوں ہے کسی بھی چھوت چھات والی بیماری میں مبتلا نہیں ہے اور اس کا چال چلن اچھا ہے۔

۵۔ دائی کا کام کرنے کے واسطے لائسنس حاصل کرنے کے لئے میڈیکل افیسر آف ہیلتھ کو درخواست دی جائے اور اس کے ساتھ صحت ٹھیک ہونے۔ تربیت حاصل کرنے۔ اور چال چلن اچھے ہونے کے ثبوت کے سرٹیفکیٹ لگا دیئے جائیں۔

۶۔ ہر دائی کو جو لائسنس دیا جائے گا وہ مندرجہ ذیل شرایط کے ماتحت ہو گا:۔

(اے) کسی مریضہ کو دیکھنے جانے کے وقت دائی صاف سفید کپڑے پہنے اور اپنے ہاتھ اور بازوؤں کو صاف اور ڈس انفیکٹ (DISINFECT) کرلے۔ اور اپنے اوزاروں کو اسٹرلائز (STERLISE) کرلے یعنی گرم پانی میں ابال کر صاف کرلے۔

(بی) دائی ایک بیگ اپنے ساتھ رکھے جسمیں ضرورت کے تمام اوزار ہوں جو مقامی افسران نے اس مقصد کے لئے دیئے ہوں۔

(سی) دائی نے اگر پیورل پیرل (PUERPERAL) کی مریضہ کی یا چھوت چھات والی مریضہ کو جا کر دیکھا ہو تو کسی دوسری جگہ مریضہ کو دیکھنے جانے سے قبل اسے اپنے بدن کو اور اپنے اوزاروں کو ڈس انفیکٹ (DISINFECT) یعنی صاف کر لینا چاہیئے۔

اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے پر لائسنس واپس لیا جا سکتا ہے۔

(ڈی) دائی کو ۴۸ گھنٹے کے اندر ہر پیدایش کی اطلاع نزدیک کے دفتر فوت و پیدائش میں کرنا ہوگی۔ اور زچہ کے والدین کا نام اور پتہ بچہ کی جنس (لڑکا یا لڑکی) اور بچہ کا نام اگر کوئی نام ہو درج کرانا پڑے گا۔

(ای) بچہ پیدا ہونے کے قبل یا بعد پیدائش سے تعلق رکھنے والی خطرناک بیماری یا بے ترتیبی کے متعلق دائی کو زچہ یا زچہ کے گھر والوں کو مناسب ڈاکٹری انتظام کرنے کی صلاح دینا چاہیئے یعنی کسی سند یافتہ ڈاکٹر کو بلانے کا مشورہ دینا چاہیئے۔ یا مریضہ کو اسپتال بھیجنے یا نزدیک کے میڈیکل افیسر کو بلانے کا مشورہ دینا چاہیئے۔

(الیف) دائی کو کوئی ایسا پیشہ نہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے ان گھرانوں میں جہاں وہ دائی کی حیثیت سے آتی جاتی ہے کسی طرح کی چھوت چھات کی بیماری پھیلنے یا اور کوئی خطرہ ہو

(جی) دائی کو بلا وجہ کسی کے یہاں زچہ کو دیکھنے جانے سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔ اور مندرجہ ذیل نقشہ سے زیادہ فیس نہ وصول کرنا چاہیئے:۔

ماہواری آمدنی	فیس	
۱۔ ۲۵ روپیہ ماہوار سے کم پر	آٹھ آنہ ۸/	/۸/.
۲۔ ۲۵ روپیہ سے ۵۰ روپیہ ماہوار تک پر	ایک روپیہ عہ/	۱/.
۳۔ ۵۰ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار تک پر	ایک روپیہ آٹھ آنہ	۱/۸/.
۴۔ ۱۰۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ پر	دو روپیہ عہ/	۲/.

(ایچ) مقررشدہ میڈیکل آفیسر یا زچہ کا علاج کرنے والا ڈاکٹر معزز میڈیکل آفیسر کی حاضری کے متعلق اور زچہ و بچہ کی نگرانی کے متعلق جو ہدایات وہ دائی کو دیں انھیں اسے ماننا پڑیگا۔

۷۔ کوئی میڈیکل افیسر جسے اختیار حاصل ہو کسی بھی لائسنس شدہ دائی کا لائسنس خلاف دستور لاپرواہی۔ خراب طرز عمل یا کسی دوسری وجہ سے معطل کر سکتا ہے۔ جو پبلک کے مفاد کے خیال سے اس کو ضروری معلوم ہو۔

اس حکم کی تحریری اپیل حکم ملنے کی تاریخ سے دس یوم کے اندر مقامی ایریا کی پبلک ہیلتھ کمیٹی سے کی جا سکتی ہے۔

ان قواعد کے ماتحت جو لائسنس دیا گیا ہو اسے کسی بھی شرط کے خلاف [illegible] پر میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ خارج کر سکتے ہیں یا کسی دوسرے مناسب وجہ سے منسوخ کر سکتے ہیں۔

سزا

ایکٹ کے دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ماتحت جو اختیار بورڈ کو حاصل ہے۔ اس کے مطابق ان قواعد [illegible] کے جرم میں پچاس روپیہ /۵۰ تک جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے اور اس صورت میں جبکہ خلاف ورزی جاری ہے پہلی مرتبہ سزا پانے کے بعد پانچ روپیہ /۵ روزانہ تک کی سزا اس وقت تک دی جا سکتی ہے۔ جب تک کہ خلاف ورزی جاری رہے۔

بحکم جناب مسٹر خلیل الدین احمد صاحب بہادر منصف ہاتھرس ضلع علیگڈھ

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۷ ۳ سنہ ۱۹۴۰ء

عدالت منصفی ہاتھرس ضلع علیگڈھ

لالہ موتی لال پسر تبنی لالہ بابو لال قوم ویش اگروال ساکن ہاتھرس مدعی

بنام۔ بسرس کنوڈ یا برادرس واقعہ کانپور تعمیل سمن بھیکارام مدعا علیہ ۲ پر ہوگی۔

بھیکارام و مرلیدھر پسران نامعلوم اقوام ویش اگروال ساکنان کانپور کا ہو کو ٹھی۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ہرجہ وغیرہ الف ۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر۔۔۔ مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ

---

۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔
بحکم منصرم عدالت منصفی
ہاتھرس ضلع علیگڈھ
(مہر عدالت)

بحکم جناب جج صاحب بہادر الہ آباد
بعدالت ججی الہ آباد
مقدمہ متفرقہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۴۱ء

رامچرن ولد ٹھاکر دین برہمن ساکن پورنا پور پرگنہ سورام ضلع الہ آباد سائل

بنام ۱۔ رام کشن ولد غازی قوم بڑھئی ساکن محلہ نہال پور الہ آباد
۲۔ بشیر خاں قوم پٹھان ساکن محلہ نہال پور شہر الہ آباد
۳۔ بہاری مہاجن قوم کلوار ساکن محلہ نہالپور شہر الہ آباد
۴۔ دھرم داس سنگھ قوم کورمی ساکن محلہ نہالپور شہر الہ آباد
۵۔ نجف خاں قوم پٹھان ساکن محلہ نہال پور شہر الہ آباد

چونکہ سائل نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ پروبیٹ وصیت نامہ مسماۃ مہدئی اوسکے حق میں دیا جاوے اور اس وصیت نامہ اب لوگوں سے طلب کیا جاوے لہذا آپ لوگوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا وکالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۴ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰½ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر وصیت نامہ داخل کیجئے۔ اور درخواست کے خلاف وجہ دکھلایئے اگر آپ لوگ ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ لوگوں کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کی جاویگی کہ آپ اس مقدمہ میں درخواست منظور کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء بہ ثبت میرے دستخط

THE SADAQAT CAWNPORE.

EGD.NO. 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال تو پوچھ غم مستقل میں رہے ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

عہدِ حاضر

ایک شاعر کی نظر میں

از جناب دور ہاشمی کانپوری

سائنس کی معراج ہی کیا دیکھ رہا ہوں
دنیا کو گرفتار بلا دیکھ رہا ہوں

ہے امن زمین پر سکوں اوجِ فلک پر
بیچارگی ارض و سما دیکھ رہا ہوں

جس علم سے انسان تھا آسودۂ راحت
اُس علم کو اندوہ ربا دیکھ رہا ہوں

ہے میری نظر واقفِ رازِ پس منظر
جو دیکھ رہا ہوں وہ بجا دیکھ رہا ہوں

رنگینی گل کو مرے نظارے سے نسبت
ارزانی خونِ شہدا دیکھ رہا ہوں

چلتی ہوئی انصاف و عدالت کے گلے پر
تہذیب کی شمشیر ادا دیکھ رہا ہوں

ڈھلتی ہوئی ایجاد کی تلوار سے پہلے
کٹتا ہوا موجد کا گلا دیکھ رہا ہوں

مرتے ہوئے انسانوں کی آواز کے اندر
آلاتِ تمدن کی بقا دیکھ رہا ہوں

رعنائی صنعت کے تڑپتے ہوئے جلوے
صانع کے لئے ایک بلا دیکھ رہا ہوں

یارب مجھے منظور نہیں ہے تری دنیا
"اک خون کے دھارے پہ بہتی ہوئی دنیا"

دنیائے اسلام

ترکی کی پالیسی واضح کر دینے کی مہم

ڈیلی ٹیلگراف کا نامہ نگار مقیم انقرہ ۲۳ مارچ کو بحری تار سے حسب ذیل خبر دیتا ہے۔

نیشنل اسمبلی کے وائس پریذیڈنٹ ایم غوبنالتائے نے آج سب سے پہلے پبلک میں نیم سرکاری حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے محوری طاقتوں کی پالیسی پر سرکاری حلقوں کی طرف سے نکتہ چینی کی اور ظاہر کیا کہ بلقانی ریاستوں کی جنگ میں شریک ہونے سے بچنا ترکی کے لئے غیر ممکن ہو گیا ہے۔

قومی پارٹی کے ممبروں کے مقامی حلقوں میں تقریریں کر کے پبلک کو ان کی حکومت کی خارجی اور داخلی پالیسی واضح کر دینے کی قومی مہم شروع کر رہا ہوں۔

بلغاری کی سرحد کے قریب ایڈریانوپل میں تقریر کرتے ہوئے وائس پریذیڈنٹ موصوف نے جرمنی اور اطالیہ اور جاپان کو یہ الزام دیا ہے کہ یہ حکومتیں تمام دنیا پر غلبہ پا کر دوسری قوموں کو غلام بنانا چاہتی ہیں۔

مسٹر غوبنالتائے نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ راستہ کن ملکوں میں سے ہو کر گزرتا ہے اور میں آج اپنے سامعین پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ترکی کے خلاف اطالیہ نے پہلا قدم اس وقت اٹھایا تھا جبکہ اطالیہ نے البانیہ پر قبضہ کیا تھا۔

صاحب موصوف نے کہا گزشتہ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جنگ کے شعلے قریب آتے جا رہے ہیں لیکن اگر اس جنگ میں ترکی کو آنا پڑا تو یہ قصور ترکی کا نہیں ہوگا۔

ترکی شروع ہی سے سمجھتا تھا کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے اس لئے ترکی پہلے ہی سے ان قوموں کی صف میں جا کھڑا ہوا تھا جو جمہوریت اور آزادی کے برقرار رکھنے کے لئے لڑ رہی ہیں اور انگریزوں اور ترکوں کے معاہدے کے یہی معنی ہیں۔

مسٹر غوبنالتائے نے اس معاہدے کی بنیاد رکھنے والوں کو خراج تحسین ادا کیا تو حاضرین جلسہ نے تحسین و آفرین کے نعرے بلند کئے جس سے تمام فضا گونج اٹھی۔

روس کی طرف سے ترکی کو ضمانت

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم انقرہ نے ۲۵ مارچ کو بحری تار سے حسب ذیل خبر دی ہے۔

جنگ میں شرکت کرنے والی دو حکومتیں یعنی روس اور ترکی ایک اعلان کر چکی ہیں جسے اس جنگ میں نہایت اہم خیال کیا جاتا ہے۔ سوویٹ یونین نے جرمنی کے بالمقابل کھلم کھلا ایک سیاسی حیثیت اختیار کر لی ہے کیونکہ جرمنی ہی ایک ایسی حکومت ہے جس کی طرف سے ترکوں کو آزادی اور ملک سے محروم ہو جانے کا خدشہ ہے۔ مزید برآں یہ بھی ہے کہ سوویٹ یونین نے یہ اعلان ایسے وقت کیا ہے کہ اس سے اس ملک کی سیاسی روش پر اثر پڑنے کا احتمال ہے جس کے لئے یہ اعلان ہوا ہے اور یہ واضح رہے کہ بلغاریہ کے معاملہ میں ایسا نہیں ہوا۔

اس ضمانت کی ضرورت نہیں ہے کہ روس انہیں اپنے ملک کے دفاع کے لئے آمادہ و مستعد کر دے۔ لیکن حکومت اور فوجی حکام کو اس وجہ سے تشویش ضرور تھی کہ ممکن ہے انہیں دو محاذوں پر جنگ کرنی پڑے۔

سوویٹ یونین کی ضمانت کو اگر بظاہر جانچا جائے تو آدمی اس نتیجہ پر پہونچتا ہے کہ روس کی طرف سے یہ ضمانت ترکی کے لئے تقویت کا باعث ہوگی اور بالواسطہ اس سے برطانیہ کو بھی امداد پہونچے گی کیونکہ برطانیہ اور ترکی کے عہدنامے میں یہ شرط موجود ہے کہ ترکی کوئی ایسا قدم اٹھانے پر مجبور نہیں ہوگا جس کی بنا پر ترکی اور سوویٹ یونین میں جنگ چھڑ جائے۔

یہ بھی قرین قیاس ہے کہ دونوں حکومتیں کو ایک دوسرے کی طرف ضمانت ملنے کی تحریک شروع روس کی طرف سے ہوئی تھی لیکن ترکی ہمیشہ سے آمادہ و مستعد رہا ہے کہ روس کی طرف سے جب کوئی دوستانہ اقدام ہو اس کا جواب فوراً دوستی اور یگانگت کے اقدام سے دیا جائے۔ اس میں ترکی کا قصور نہیں ہے کہ جیسے مکمل اطمینان بخش تعلقات روس اور ترکی میں روس اور جرمنی کی مشارکت سے پہلے تھے ویسے اطمینان بخش تعلقات ابھی تک قائم نہیں ہوئے۔ ترکی کی خارجی سیاست کے دو پہلو میں ایک سوویٹ یونین کے ساتھ گہرا دوستانہ تعلق قائم رکھنا اور دوسرے برطانیہ سے اتحاد رکھنا۔ آج ترکی اسلئے بہت خوش ہے کہ یہ دونوں پہلو ایک دوسرے کے مخالف اور نقیض نہیں ہیں۔

جنگ کے متعلق مصر کے خیالات

علمی ہفتہ وار "الثافہ" لکھتا ہے۔

امریکہ نے محوری طاقتوں کے خلاف ایک غیر سرکاری جنگ کا اعلان کر دیا ہے اور محوری طاقتیں بھی خوب اچھی طرح سے بغیر کسی شک و شبہ کے اس مقابلہ کی اہمیت کا احساس کر رہی ہیں اور انہوں نے اس خبر کو نہایت غم و غصہ کیساتھ سنا ہے۔ جرمنی کو اب نئی نئی دقتوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اور اگر اس کی فوجی طاقت اپنی انتہا کو پہونچ گئی ہے تو برطانیہ کی فوجوں میں ابھی روز بروز زیادتی ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں امریکہ بھی اس کی امداد کو موجود ہے اور لامتناہی سامان جنگ مہیا کرنے کے لئے تیار ہے۔ برطانیہ کی بحری طاقت تو سب سے برتر ہے ہی لیکن وہ فضائی طاقت میں بھی سب سے برتر ہونے کی بہت تیزی کے ساتھ کوشش کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶

موجودہ جنگ کی رفتار

گذشتہ ایک ہفتہ سے جرمن طیارے جزائر برطانیہ پر زیادہ زور سے بمباری کر رہے ہیں. جرمنی طیاروں کی مختلف ٹکڑیاں بیک وقت آتی ہیں اور مختلف مقامات پر بم گرا جاتی ہیں. برطانی طیارے بھی اب پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ جرمنی اور جرمنی کے تحت کے علاقوں پر بمباریاں کر رہے ہیں. برطانی طیاروں نے اس ہفتہ میں برلن پر بھی زبردست حملہ کیا. اس ہفتہ کی بمباریوں کا نتیجہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ برطانیہ کے صنعتی شہروں اور جرمنی کی بندرگاہوں کو شدید نقصان پہونچا. جہاں تک بحر اطلانٹک کی لڑائی کا تعلق ہے وہ بدستور جاری ہے اور ابھی تک برطانیہ کو جرمن حملوں کے روکنے میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے. چنانچہ برطانوی جہازوں کی غرقابی کا سلسلہ کسی نہ کسی رفتار سے جاری ہے.

جنگ بلقان اپنی پوری تیزی کے ساتھ جاری ہے. جرمن فوجیں برابر بڑھ رہی ہیں. یونان اور یوگوسلاویہ کی فوجیں یا ان ملکوں کی قلعہ بندیاں جرمن سپاہیوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکیں. یوگوسلاویہ کے شمالی اور جنوبی علاقوں پر جرمن فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے. کروشیا میں جرمنوں نے کروٹوں کی ایک آزاد حکومت قائم کر دی ہے اور ہنگری سے قریب کا علاقہ جرمنوں نے ہنگری کو بخش دیا ہے. رومانیہ اور ہنگری کی فوجیں بھی یوگوسلاویہ پر حملہ کر رہی ہیں. اطالوی فوجیں جو البانیہ میں یوگوسلاویہ میں داخل ہوئی تھیں شمال میں بھی اور جنوب میں بھی جرمن فوجوں سے جا ملی ہیں. بلغراد پر بھی جرمن فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے ان تمام تفصیلات اور حملہ آوروں کی رفتار کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ یوگوسلاویہ کی زندگی کے چند ہی دن باقی ہیں. جرمن فوجیں جو بلغاریہ کی سرحد سے داخل ہوئی تھیں. اب مناسٹر پر قبضہ کرنے کے بعد فلورینا (یونان) کے علاقہ تک پہنچ گئی ہیں.

معلوم ہوا ہے کہ انگریزی اور یونانی فوجوں نے یونان میں جو مورچہ لگایا ہوا ہے وہ اولمپس کے پہاڑ سے شروع ہوتا ہے اور اتھیم کی طرف پھیلتا ہوا کورٹرا کی طرف چلا جاتا ہے. عام لفظوں میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یونانی فوجیں البانیہ سے واپس آ رہی ہیں اور بائیں بازو پر انگریزی فوجوں کے ساتھ مل رہی ہیں. جرمن فوجوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور جرمن فوجوں نے کئی بڑے سخت حملے کئے لیکن اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی جو کہ انقرہ سے براڈ کاسٹ کی گئی ہے. جرمن فوجوں نے تحفظ کی اس لائن کو توڑ دیا ہے اور جرمنی کی اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ یونان سے انگریزی فوجیں واپس جا رہی ہیں. جرمنوں نے ابھی تک یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ انھوں نے ڈرامہ اور کوالا شہروں پر قبضہ کر لیا ہے جہاں کہ یونانی فوج پیچھے ہٹ رہی ہو یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ یوگوسلاویہ کی تقسیم کے سلسلہ میں جرمنوں نے جو سکیم بنائی ہے وہ یہ ہے. کروشیا میں آزاد سلطنت قائم کی جائے. ہنگری کی سرحد کا علاقہ ہنگری کو دیدیا جائے. بلغاریہ کی نگرانی میں مقدونیہ کی ایک علیحدہ حکومت بنائی جائے. رومانیہ کو رومانیہ کے قریب کا علاقہ دیدیا جائے. یوگوسلاویہ کا مغربی ساحلی علاقہ اٹلی کے حوالہ کر دیا جائے تاکہ بحر اڈریاٹک پر اطالویوں کا قبضہ ہو جائے.

افریقہ کے محاذ جنگ سے جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مشرقی افریقہ کی اطالوی سلطنت آخری سانسیں لے رہی ہے. ادیس ابابا پر قبضہ کرنے کے بعد برطانوی فوجیں اطالوی کا پیچھا کر رہی ہیں کہا جاتا ہے کہ اطالویوں نے ادیس ابابا سے بھاگنے کے بعد ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ایک نیا مورچہ بنا لیا ہے. اریٹریا میں مساوا پر قابض ہو جانے کے بعد برطانی فوجیں اساب کی طرف بڑھ رہی ہیں جہاں اطالویوں کا غالباً آخری محاذ قائم ہے. شمالی افریقہ کی خبریں جرمنوں اور اطالویوں کی فتح کی خبر دیتی ہیں. جرمن فوجوں نے بردیا پر قبضہ کر لیا ہے اور طبروک کو محاصرہ میں لے لیا ہے. نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ شمالی افریقہ میں برطانیہ نے جتنا علاقہ بھی فتح کیا تھا وہ سب کا سب جرمنوں نے واپس لے کر اطالیہ کو دیدیا ہے.

مزید برآں جرمن فوجیں مصر کی سرحد پار کر کے سولوم پر قابض ہو گئی ہیں اور یہاں زبردست مورچہ قائم ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اس محاذ پر جرمنوں کو کافی سبق آموز شکست ہو گی.

سیاسی دنیا کی چند اطلاعیں بھی بہت اہم ہیں مثلاً امریکہ نے اپنے جہازوں کو اجازت دیدی ہے کہ وہ برطانوی مدد کے لئے سامان جنگ لاد کر بحر احمر کی بندرگاہوں اور خلیج عدن کی برطانوی بندرگاہوں تک جا سکتے ہیں دوسری اہم اطلاع یہ ہے کہ جاپان اور روس میں غیر جارحانہ معاہدہ ہو گیا ہے. اس معاہدہ کی وجہ سے مشرق بعید کے امن کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور چین کی مشکلات میں بھی اضافہ یقینی ہے تیسری اطلاع یہ ہے کہ ترکی کی سرحد سے بلغاریہ نے اپنی فوجیں ہٹا لی ہیں اور جرمنی بھی اپنی فوجیں اس سرحد سے ہٹا رہا ہے. کہا جاتا ہے کہ جرمنی ترکی پر پھر ڈورے ڈال رہا ہے اور روس نے اپنی نیک نیتی ثابت کرنے کے لئے ترکی کی سرحد کو فوجوں سے خالی کر دیا ہے انقرہ سے یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ استنبول سے غیر ضروری آبادی یعنی بیٹروں وغیرہ کو باہر بھیجا جا رہا ہے. ایک اطلاع یہ بھی اہم ہے کہ امریکہ نے اپنا ایک خاص سفیر بنگال روانہ کیا ہے جو جرمن افسروں سے گفتگو کرے گا اور اگر ضرورت پیش آئی تو برلن بھی جائیگا. کہا جاتا ہے کہ یہ سفیر جرمن جہازوں کی ضبطی کے سلسلہ میں بھیجا گیا ہے. عراق کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی حکومت نے امیر عبد اللہ کو ریجنسی کے عہدہ سے برطرف کر دیا ہے اور عراق کے سب سے زیادہ بوڑھے مدبر شریف شرف ہاشمی کو ریجنٹ مقرر کیا ہے برطانی حکومت عراق کی نئی حکومت کو حکومت تسلیم نہیں کرتی اور اس کے نزدیک ریجنٹ کی تبدیلی بھی پارلیمنٹ کا ناجائز فعل ہے. وشی حکومت کا یہ اقدام بھی کافی اہمیت رکھتا ہے کہ اس نے نوجوان فرانسیسیوں کو جنرل ڈیگال کی فوجوں میں بھرتی ہونے سے روکنے کی کوشش کی ہے. کہا جاتا ہے ع ۵

آئینہ کانپور

آل انڈیا مشاعرہ

آل انڈیا مشاعرہ جو کہ ریڈ کراس کی امداد میں ۱۹ اور ۲۰ اپریل کو ہونے والا تھا اب وہ ۲۷ و ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء کو ہلانا ہال مال روڈ کانپور میں ہوگا. ذیل کے حضرات تشریف لا رہے ہیں:-

جناب جگر مراد آبادی. جناب آرزو لکھنوی جناب حفیظ جالندھری. جناب روش صدیقی. جناب بسمل الہ آبادی. جناب ساغر نظامی. جناب نوح ناروی. جناب ناطق لکھنوی. جناب دل شاہجہانپوری جناب فراق گورکھپوری. جناب بہزاد لکھنوی. جناب اختر شیرانی. جناب حامد الہ آبادی. جناب ذوقی علیگ. جناب رضا لکھنوی. جناب سراج لکھنوی. جناب قدیر لکھنوی. جناب خمار بارہ بنکوی. جناب امین سلونوی. جناب شوکت تھانوی جناب قدسی جالندھری. جناب امن لکھنوی وغیرہ جناب مولانا حسرت موہانی نے بھی شریک مشاعرہ ہونے کا وعدہ فرما لیا ہے.

اس مشاعرہ میں ہندوستان کے تقریباً تمام مشاہیر شعراء تشریف لا رہے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ادبی اجتماع کانپور میں اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع ہوگا.

امید کہ اہل ذوق حضرات اس زرین موقع سے ضرور لطف اندوز ہونگے.

ڈپوٹیشن

کانپور میونسپل بورڈ کے اگزیکٹو افسر کے تقرر کے سلسلہ میں کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن کی خدمت میں کانپور میونسپل بورڈ کے ہندو اور مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ ڈپوٹیشن باریاب ہوئے اور اول الذکر ڈپوٹیشن نے یہ خواہش ظاہر کی کہ بورڈ کی کارروائی اور کاغذات گورنر صاحب کی خدمت میں بھیجدئے جائیں بخلاف اس کے آخر الذکر ڈپوٹیشن نے یہ خواہش ظاہر کی کہ بورڈ کے کاغذات گورنر صاحب کی خدمت میں نہ بھیجے جائیں.

کہا جاتا ہے کہ کمشنر صاحب نے بورڈ کے کاغذات گورنر صاحب کے پاس بھیجنے سے انکار کر دیا ہے.

میونسپل بورڈ کی ممبری سے استعفیٰ

کانپور میونسپل بورڈ کے ممبر پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور پنڈت بدری شنبال ترپاٹھی (کانگریسی ممبران) اور مسٹر ایس. سی. چٹرجی (جو کہ گورکھپور کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے ہیں) کے استعفیٰ بورڈ نے کمشنر صاحب کے پاس بھیجدئے ہیں.

ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے استعفیٰ

پراونشل کانگریس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق بابو برج نرائن مہروترا پنڈت بینی سنگھ اوستھی اور بابو رام سروپ گپتا نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے. یہ حضرات ستیہ گرہ کے سلسلہ میں قید و بند کی مصیبت برداشت کر رہے ہیں.

مہتروں کی اسٹرائک

۱۵ اپریل کو مسٹر للو رام کی صدارت میں مہتروں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اگر ایک ماہ کے اندر انکے مطالبات پورے نہ کئے گئے تو میونسپل بورڈ اور چھاؤنی بورڈ کے مہتر اسٹرائک کر دینگے یہ بھی طے ہوا کہ حال کے علیحدہ کئے ہوئے مہتروں کو دوبارہ ملازم رکھنے کے لئے میونسپل بورڈ اور چھاؤنی بورڈ کے حکام سے درخواست کی جائے.

اسٹوڈنٹ فیڈریشن

یوپی اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے سنہ ۱۹۴۱-۴۲ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا ہے:-

مسٹر جے. این سریواستوا پریسیڈنٹ مسٹر نور الحسن (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر ٹی کے. چترویدی (جنرل سکریٹری) مس ستیا اروڑا (خزانچی) اور ایک ڈیپوٹیشن کے ذریعہ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو انکی ۸۰ سالہ سالگرہ پر مبارکباد دی گئی.

کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے جلسہ میں مسٹر الیاس ایم. علی سابق پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج کی خدمات کا اعتراف کیا گیا اور ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سے یہ درخواست کی گئی کہ پرنسپل صاحب موصوف کو ابھی کالج میں اور رہنے کی اجازت دی جائے. اور مسٹر ال. ان ترپاٹھی کو مسٹر چترویدی کی جگہ پریسیڈنٹ منتخب کیا گیا.

قومی ہفتہ

قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ۱۳ اپریل کو جلیانوالہ باغ کے شہیدوں کی یادگار کا دن منایا گیا اور شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا.

تلاشی

مقامی خفیہ پولیس نے نیشنل پریس لاٹوش روڈ کی تلاشی لی. اور مسٹر بی این سنگھ مہتہ پروپرائٹر پریس کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کر لیا.

اگریکلچرل سروس

سب آرڈینٹ اگریکلچرل سروس ایسوسی ایشن کے سنہ ۱۹۴۱-۴۲ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا ہے رائے بہادر آر. ایل سیٹھ (پریسیڈنٹ) مسٹر منوہر دیال (سکریٹری) مسٹر گوپال گپتا (خزانچی)

مرچنٹ چیمبر

مرچنٹ چیمبر آف یوپی کے بابو گور پرشاد کھیور کو انا نمائندہ بورڈ آف انڈسٹریز یوپی کے لئے منتخب کیا ہے.

سکریٹری فیڈریشن

مسٹر بی کے سریواستوا سکریٹری یوپی اسٹوڈنٹ فیڈریشن ۱۹ اپریل کے جلسہ میں تقریر کے سلسلہ میں قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے.

ڈپریسڈ کلاس کانفرنس

۱۱ اپریل کو یوپی ڈپریسڈ کلاس کی ۱۲ ویں کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں ایک رزولیوشن میں پاکستان اسکیم کی مذمت کی گئی. اور ایک دوسرے رزولیوشن میں کانگریس کی جنگ آزادی کے ساتھ دینے کا فیصلہ کیا گیا. ایک تیسرے رزولیوشن میں ڈپریسڈ کلاس کے لوگوں کو غلام سمجھے جانے کی ہندوؤں کی جماعت کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا.

رستوگی کانفرنس

آل انڈیا رستوگی کانفرنس میں شادی بیوگان اور دوسری قسم کی برائیوں کو دور کرنے کے رزولیوشن منظور کئے گئے.

عورتوں کا بھی ایک جلسہ ہوا جسمیں پردہ کی رسم ہٹانے اور تعلیم مستورات کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے رزولیوشن پاس کئے گئے.

عرس گنج مراد آباد

کنور عبد الحمید خاں صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈین ریلوے الہ آباد نے یہ رعایت دینا منظور کر لیا ہے کہ عرس گنج مراد آباد کے زمانہ یعنی ۱۸ اپریل سے ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک کانپور اور گنج مراد آباد کے درمیان آمد و رفت کے لئے وہ کنسیشن ٹکٹ (واپسی رعایتی ٹکٹ) ہر درجہ کے لئے جاری کر دیں گے.

پیارے لال جی

مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کو خرابی طبیعت ہو جانے کی وجہ سے ارسلا ہرسین اسپتال میں رکھا گیا ہے.

ستیہ گرہ

ستیہ گرہ کے خاص کارکن سری مہیش چند رگپتا نیشنل پریس کے مالک سری برج نرائن مہتہ اور مسٹر بی کے. بی سریواستوا سکریٹری یوپی اسٹوڈنٹ فیڈریشن. مسٹر رام سروپ سعرا. انچارج بیا گنج وارڈ کمیٹی. مسٹر گیا منڈ پانڈے کپتان کانگریس و رسبزی منڈی کے پنڈت مدن موہن پانڈے کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے.

ضلع کے مختلف مواضعات میں ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں متعدد حضرات کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے.

مزدور یونین

نیشنل مل مزدور یونین کی جنرل کونسل کا ایک جلسہ ہوا جسمیں یہ طے ہوا کہ گرانی کا الاؤنس دئیے جانے کے لئے مالکان مل. لیبر کمشنر اور گورنر صاحب کے اڈوائزرز سے خط و کتابت کی جائے اور کہا جائے کہ مناسب وقت کے اندر مزدوروں کو الاؤنس دیا جائے.

یہ بھی طے ہوا کہ لکشمی رتن کاٹن مل کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا جائے کیونکہ یونین کے پاس اس کے لئے کافی مصالحہ موجود ہے.

پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج

کانپور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا ایک ڈپوٹیشن ریورن لشپ آف لکھنو کے پاس اس درخواست کے لئے گیا تھا کہ مسٹر چٹرجی کی جگہ پر ایسا پرنسپل ایسا آدمی مقرر کیا جائے جو غیر پارٹی میں ہو صاحب ممدوح نے انکے مطالبہ پر ہمدردی سے غور کرنے کا وعدہ فرمایا ہے.

وار فنڈ

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء تک یوپی وار فنڈ میں (کانپور میں) ۲ ۶ ۲ ۷ ۵ ۶ ۴ روپیہ ۱۲ آنہ دو پائی وصول ہوا ہے. علاوہ اس کے ڈیفنس لون اور کیش سارٹیفکیٹ میں ۳ ۲ ۲ ۶ ۶ ۸ ۴ روپیہ جمع ہوا ہے.

دیال باغ ہفتہ

دیال باغ (آگرہ) نے ۲۱ اپریل سے ۲۷ اپریل تک دیال باغ ویک (ہفتہ) منانا طے کیا ہے جسمیں دیال باغ کی مصنوعات بہیرہی کر کے فروخت کیجائینگی اور ۲۰ اپریل کی شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوگا جسمیں شہر کے ہندو و مسلمان معززین کو بھی مدعو کیا گیا ہے.

دیال باغ کا بنایا ہوا سامان ملک کے اندر اپنا کافی اثر و رسوخ پیدا کر چکا ہے اور لوگ دیال باغ کے بنائے ہوئے سامان کو پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں.

غالباً پبلک کو اس بات کا علم ہوگا کہ دیال باغ کے کارخانجات کسی شخص واحد کی ملکیت نہیں ہیں بلکہ یہ قومی کارخانجات ہیں جن کا نفع قوم کی ضرورت پر خرچ ہوتا ہے.

ہندوستان کے تمام بڑے بڑے لیڈران دیال باغ کو دیکھ کر وہاں کے انتظامات اور وہاں کے مصنوعات کی تعریف کر چکے ہیں. اور ان لیڈران کا خیال ہے کہ دیال باغ جیسے انسٹی ٹیوشنوں کی ملک کے اندر بہت ضرورت ہے.

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ اہل کانپور دیال باغ کی مصنوعات کو خرید کر کے ایک قومی انڈسٹریز کی ہمت افزائی کریں گے.

اپیل

کلکٹر صاحب نے ہوائی حملوں سے تحفظ کے لئے سیوک گارڈ کی بھرتی کے لئے اہل شہر سے اپیل کی ہے اور درخواستیں مانگی ہیں. ان درخواستوں کی منظوری ۲۶ اپریل ۷½ بجے صبح کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ہوگی. درخواست دینے والوں کو چاہیے کہ وہ وقت مقررہ پر پہونچ جائیں مفصل اپیل کسی دوسرے صفحہ پر درج ہے.

تقریبات

۱۳ اپریل کو سید احمد حسین صاحب بی اے علیگ آنریری مجسٹریٹ نے اپنی صاحبزادی کی شادی کے سلسلہ میں اپنے بنگلہ واقع سول لائن میں معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی.

بابو محمد حنیف صاحب نے اپنے صاحبزادے شیخ محمد انیس صاحب کی شادی کے سلسلہ میں ۱۴ اپریل کی رات کو ایک پرتکلف دعوت ولیمہ دیا.

ستیاگرہیوں کے مقدمے

۱۸ اپریل کو کانپور کی مختلف عدالتوں سے متعدد ستیہ گرہیوں کو ۴ ماہ سے ۶ ماہ تک کی قید سخت اور ۱۰ روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک جرمانہ کی سزائیں دی گئیں.

یگوسلاویہ

جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ یوگوسلاویہ کی فوج نے ۱۷ اپریل کو بلا شرط ہتھیار ڈال دیئے.

البانیہ

البانیہ کے امیس کے اتری علاقہ میں جرمنی کی فوجیں کاکیار پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں.

یونان

یونان کے ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ مشید وسنا

گلدستہ

حبش کی نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ حبش کے شہنشاہ ہیل سلاسی جب حبش کے دارالسلطنت میں داخل ہوئے تو بعض نازک اندام اطالوی لڑکیوں نے جو ادیس ابابا میں رہتی ہیں بڑی محبت کے ساتھ انکے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اس لمبی داڑھی والے حبشی کا خیر مقدم کیا۔

اطالوی لڑکیوں کی اس ابن الوقتی پر بعض مدبرین کا خیال ہے کہ یہ لڑکیاں اطالیہ کے خوبصورت پانچویں کالم سے تعلق رکھتی ہیں۔ جنکو یہ سکھایا گیا ہے کہ جونہی کسی نہ کسی طرح اسے گرلت نہ مارد وگر شہنشاہ حبش بھی برا ناگہاگ ہے۔

مسز ہرسنج لال اہرو فرماتی ہیں کہ "عورتوں کے لئے شادی کرنا ہی خود ایک روزگار یا پیشہ کی حیثیت رکھتا ہے"۔ بہتر تھا کہ آپ ان مردوں کے متعلق بھی کچھ فرما دیتیں جو عورتوں سے شادی کرتے ہیں ایک انگریزی ناول میں محبوبہ نے عاشق سے پوچھا تھا "کیا تم شادی کرنے سے ڈرتے ہو؟" عاشق نے جواب دیا "ڈرتا تو نہیں ہوں لیکن شادی کرنے کے وقت مجھے کلوروفارم کی ضرورت ہوگی"۔

ٹوکیو (دارالحکومت جاپان) کے ایک اخبار نے کہا ہے کہ اب دنیا کے یورپ نے صحیح روشنی میں یہ سمجھ لیا ہے کہ مشرقی ایشیا میں ایک نئے دور کے لئے جاپان کی اسکیموں کا مطلب کیا ہے"

ہمارا خیال ہے کہ یورپ کو یہ صحیح روشنی بہت دیر سے ملی۔ دنیا تو بہت دنوں سے جانتی ہے کہ مشرقی ایشیا میں جاپان کے "نئے دور" کا مقصد کیا ہے۔

ڈنمارک نے امریکہ کیساتھ سمجھوتہ رد کردیا

واشنگٹن ۱۳؍ اپریل۔ حال ہی میں ڈنمارک کے جس وزیر نے واشنگٹن میں امریکہ کے ساتھ سمجھوتہ پر دستخط کئے تھے جس کے مطابق امریکہ کو گرین لینڈ میں ہوائی اڈے بنانے کا اختیار مل گیا تھا اس وزیر کو حکومت ڈنمارک نے جو کہ جرمنی کے کنٹرول میں ہے واپس بلا لیا ہے۔ کوپن ہیگن میں اعلان کیا گیا ہے کہ یہ سمجھوتہ اس بنا پر خارج کر دیا گیا ہے کہ سمجھوتہ ڈنمارک کے بادشاہ یا حکومت کی اجازت کے بغیر کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت ڈنمارک نے حکومت امریکہ سے گرین لینڈ میں ہوائی اڈے قایم کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ دریں اثنا امریکن اخبارات گرین لینڈ کے متعلق سمجھوتہ کرنے پر حکومت کو مبارکباد دے رہے ہیں۔

امریکہ نے حال ہی میں ڈنمارک کے جن ۳۰ ہوائی جہازوں پر قبضہ کیا تھا انکو برطانیہ اور بلقانی ملکوں کو ان سپلائی کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

مشہور فوجی جرنیل گرفتار

لندن ۱۳؍ اپریل۔ لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے جس میں اٹلی کے اس دعوے کو تسلیم کیا گیا ہے کہ میجر جنرل کارٹن دی دہارٹ کو جو مشہور برطانوی فوجی جنرل ہے گرفتار کرلیا گیا ہے کہ وہ ہوائی جہاز میں سوار وسط مشرق کو جا رہے تھے مگر اطالویوں نے انھیں پکڑ لیا جنرل دہارٹ بہت سے جنگی معرکے دیکھ چکے ہیں۔ جب جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا تو سنٹرل ناروے میں بھیجی گئی برطانوی فوجوں کے کمانڈر بھی آپ ہی تھے

لندن ۱۳؍ اپریل۔ ڈچ ایسٹ انڈیز نے اعلان کیا ہے کہ ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ دشمن قرار دیدئے گئے اور انکے تجارتی اور مالی تعلقات ٹوٹ گئے ہیں۔

ادب لطیف

آزادی بکتی ہے، خریدو گے

(از جناب عبدالرزاق حسرت، نیروبی، افریقہ)

رات میں دیر سے سویا تھا اسی مسئلہ پر غور کر رہا تھا کہ ہندوستان کو آزادی کیسے نصیب ہو سکتی ہے خوب غور کیا آخر بغیر کسی نتیجہ پر پہونچے سو گیا۔ آزادی کتنا کٹھن مسئلہ ہے یہ سب جانتے ہیں آدھی رات کا سماں تھا مجھے جب خواب آیا کیا دیکھتا ہوں ایک خوبصورت فرشتہ کھڑا پکار رہا ہے۔ آزادی بکتی ہے خریدو گے۔ میں اس کے قریب گیا۔ میں نے اسکو مخاطب کر کے کہا:۔

میں:۔ اے مہربان کیا کہہ رہے ہو بھلا آزادی بھی کہیں بکتی ہے۔

وہ:۔ ابھی تم بچے ہو اس مسئلہ کو سوچ نہیں سکتے آزادی سر و بکتی ہے۔

میں:۔ تو پھر مجھے ضرور بتاؤ کیا قیمت ہے کتنے روپے کی ملے گی۔

وہ:۔ کہاں کے لئے چاہئے۔

میں:۔ ہندوستان کے لئے۔

وہ: اس جگہ کے لئے آزادی کی قیمت بہت مہنگی رکھی گئی ہے۔

میں:۔ تم قیمت کہدو میں تو گھر کے بچے بچے سے بھیک مانگ کر بھی قیمت لا دونگا۔

وہ:۔ روپے کی ضرورت نہیں۔

میں:۔ تو کیا پھر زندگیوں کی ضرورت ہے؟

وہ: نہیں۔

میں:۔ (بیقرار ہو کر) تو پھر تم کہتے کیوں نہیں آزادی کی کیا قیمت ہے جلدی کہو۔

وہ:۔ اچھا سنو آزادی کی قیمت یہ ہے کہ مذہب کے ... نفاق پیدا ہو گیا ہے۔ اسے مٹا دو۔ ایک مالا کے دو بکھرے ہوئے موتیوں کو ایک جگہ پرو دو ہندو مسلم اتحاد کا اٹھا کر ہندوستانی بجاؤ۔

عالم نسواں

دماغ چاٹنے والی عورتیں

(از محترمہ فراست جہاں بیگم صاحبہ دہلوی)

انگریزی زبان کی ایک ضرب المثل ہے جو اب اردو زبان میں بھی کافی عام ہو گئی ہے کہ گفتگو چاندی ہے، مگر خاموشی سونا ہے۔ ایک عورت کی زندگی میں یہ زریں خاموشی صدہا برکتوں کا سبب بن سکتی ہے۔ غور سے دیکھو تو یہ سوال عورت کی زندگی کا ایک بہت ہی اہم سوال ہے کہ آیا اسے اپنے خاوند کے سامنے ضرورت سے زیادہ باتیں کرتے ہوئے اپنی زندگی کی ہر بات اس کے آگے رکھ دینی چاہئے یا احتیاط سے کام لیکر خاموشی کے زریں اصول پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کے صرف چمکدار اور خوشنما پہلو ہی اس کی نگاہوں کے سامنے لانے چاہئیں

موجودہ زمانے کی نوجوان عورتوں کے بارے میں یہ شکایت عام ہے کہ انکی زبان قینچی کی مانند چلتی ہے۔ یہ شکایت اسوقت اور بھی سنگین ہو جاتی ہے جب کسی عورت کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اپنے رفیق حیات کا دماغ چاٹ جاتی ہے اور اس قدر بے ضرورت باتیں کرتی ہے کہ اپنے بارے میں یا کسی مسئلے پر اسے جو باتیں نہیں کہنی چاہئیں وہ بھی کہہ جاتی ہے۔ اس طرح بعض ایسے راز بھی بے ضرورت سامنے آ جاتے ہیں جنھیں مرد سے پوشیدہ رکھنے سے ازدواجی زندگی خوشگوار اور پرسکون رہتی ہے اگر ٹٹولا جائے تو پچاسی فصدی گھر ... عورتوں ... خانگی تعلقات کی خرابی کی وجہ یہی دریافت ہوگی کہ عورتیں ضرورت سے زیادہ باتیں کرتی ہیں۔

نامناسب ہوگا اگر یہ بتا دیا جائے کہ کن کن مواقع پر عورتوں کو ضبط و احتیاط سے کام لیتے ہوئے نقرئی گفتگو کی جگہ زریں خاموشی سے کام لینا چاہئے۔

جب مرد بیرونی دنیا کے جھگڑوں کا بوجھ اپنے کاندھوں پر لئے دن کا کام ختم کر کے گھر میں قدم رکھے تو عورت کو فوراً ہی اپنی گھریلو دشواریوں اور تکالیف کا دکھڑا نہیں شروع کرنا چاہیئے۔

اسی طرح ایک عورت کو خاوند سے گفتگو کرنے کے دوران میں ان مسائل یا امور پر ماہرانہ انداز سے خاموشی اختیار کرلینی چاہیئے جن کے تذکرے سے خاوند کو چڑ ہے یا جن کے بارے میں میاں بیوی میں اختلاف رائے ہے۔

عورتوں کو اپنے شوہروں کے سامنے اپنے میکے اور اپنے ماں باپ کی تعریف و توصیف کے غیر ضروری اور غیر متعلق ذکر کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

جب گھر کا کوئی کام کرنا ہو تو پہلے پوری طرح غور کر کے اس کے اچھے برے پہلوؤں پر غور کرلو اور پھر مرد سے معمولی طور پر اجازت لیکر اسے انجام دے ڈالو۔ یہ طریقہ غلط ہے کہ اسکیم کے ایک ایک جز پر مرد سے بحث و مباحثہ کیا جا رہا ہے۔ مرد فطرتاً اس سے گھبراتے ہیں کہ جو کام بیوی خود بھی سوچ سمجھ کر انجام دے سکتی ہے انکے بارے میں سوچنے سمجھنے کا بار مرد ہی کے دماغ پر ڈالے۔

اسی طرح عورت کو ضرورت سے زیادہ باتیں کرتے ہوئے اپنی تمام غلطیاں بھی مرد سے بیان نہیں کرنی چاہیئے۔ جو عورتیں زبان کو لگام نہ دیکر اپنی تمام کوتاہیوں اور خامیوں کا ذکر بھی اپنے شریک زندگی سے کر دیتی ہیں انکی مثال اس ناداں انسان سے دیجا سکتی ہے جو محض اپنا گلا کاٹ کر دیکھنے کے شوق میں اپنے ہی چاقو سے اپنا ہی گلا تراش لے خانگی زندگی کی مسرتوں کا راز تمام تر اسی میں پوشیدہ ہے کہ مرد و عورت کے سامنے ایک دوسرے کے روشن رُخ رہیں اسکا مطلب نہیں ہے کہ عورت مرد ایک ایک دوسرے کو فریب میں مبتلا رکھیں بلکہ اس ۔۔۔ ﷺ

۴۵ بات پر زور دینے سے محض یہ غرض ہے کہ جن باتوں کا تذکرہ نہ کرنا بہتر ہے انھیں موضوع گفتگو بنانے سے پرہیز کیا جائے۔

ایک عورت کو اپنے شریک زندگی پر تنقید کرنے سے باز رہنا چاہیئے۔ اول تو اسے اپنے سرتاج کی کوئی کمزوری یا خامی نظر ہی نہیں آنی چاہئے اور اگر اپنے شوہر کی کسی کمزوری کا احساس ہو بھی تو کبھی بھولکر اسے زبان پر نہ لائے۔ جو لوگ اس کے ساتھ زندگی بسر نہیں کرتے یا جن کا اس سے آٹھوں پہر کا تعلق نہیں ہے یہ کام ان پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ تم ہرگز اپنے شوہر کی کسی کمزوری پر انگشت نمائی نہ کرو مرد کے لئے اس سے زیادہ تسکین کی کوئی اور بات نہیں ہو سکتی کہ اس کی شریک زندگی اسے زندگی کی ساحرانہ قوتوں کا مالک اور مکمل انسان سمجھتی ہے اسکے برعکس اگر اسے یہ محسوس ہو جائے کہ جس عورت کو اپنی زندگی اور اپنی راحت جان سمجھتا ہے اسی کی رائے اس کے بارے میں درست نہیں ہے تو اس کے دل کو ایسا شدید صدمہ پہنچتا ہے کہ اس سے زیادہ سخت صدمہ دنیا کی اور کسی چیز سے نہیں پہونچ سکتا۔

غرض گفتگو چاندی ہے اور خاموشی سونا، ہر عورت کو نقرئی معیار کی جگہ زریں معیار زندگی اختیار کرنا چاہیئے۔ اسی میں زندگی کی راحتیں پنہاں ہیں۔

بچوں کی دنیا

روپیہ کی لالچ

بعض آدمی بڑے لالچی ہوتے ہیں اور دن رات روپیہ جمع کرتے ہی کی فکر میں رہتے ہیں لیکن یہ عادت بہت بری ہے۔ انسان کبھی لالچ نہ کرے اور جو کچھ خدا دے اس پر قناعت کرے اور اپنی ذات کے علاوہ اس پیسہ کو خدا کے غریب بندوں پر بھی خرچ کرے۔ زندگی کی سچی خوشی کبھی دولت جمع کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ لالچ تو انسان کے لئے زندگی کا عذاب بن جاتی ہے۔ آج لالچ کی برائی میں بچوں کو ایک نئی کہانی سنانا چاہتا ہوں:۔

بغداد کے مشہور خلیفہ ہارون رشید کا ایک مصاحب بہت لالچی تھا اس کا نام عامر تھا اس کو بادشاہ کے یہاں سے بہت زیادہ تنخواہ ملتی تھی۔ لیکن یہ کچھ خرچ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ایک ٹوٹے پھوٹے مکان میں رہتا تھا میاں بیوی دونوں بہت ہی برے کپڑے پہنتے اور روکھی سوکھی روٹی کھا کر پیٹ بھرتے تھے۔ عامر کی بیوی رضیہ بھی بہت کنجوس تھی۔ ایک دن اس نے اپنے میاں سے کہا کہ اپنے پیسے سے خرید کر روٹی کھانا تو فضول خرچی ہے کوئی ترکیب ایسی سوچو کہ مفت میں کھانے پہننے کو ملے۔ عامر نے کچھ دیر سوچ کر ... کہا تم بازار میں یہ خبر اڑا دو کہ میرے شوہر کو خلیفہ نے قید کر دیا ہے لوگ خواہ مخواہ ترس کھا کر تمہاری امداد کریں گے میں رات میں چھپکر گھر آ جایا کرونگا اور کسی کو حال نہ معلوم ہوگا۔ رضیہ نے یہ تجویز پسند کی اور اس نے صبح ہی سے لوگوں سے باہر جا کر کہہ دیا کہ عامر قید ہو گیا۔ لوگوں کو اس پر رحم آیا اور اس کی مدد کرنے لگے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب شہر والے مدد کرتے کرتے تھک گئے تو رضیہ اپنے عزیزوں میں گئی اور وہاں بھی یہی جھوٹی داستان سنائی۔ ان لوگوں نے کئی ماہ تک اسے کھانے پہننے کو دیا اور روپے سے بھی مدد کی۔

آخر مدد کرتے کرتے جب وہ لوگ بھی تھک گئے اور دونوں میاں بیوی کو خیرات کا روپیہ ملنا بند ہو گیا تو عامر نے خلیفہ کے محل میں جواہرات کی چوری شروع کی۔ جب بہت سے جواہرات جمع ہو گئے۔ رضیہ چند جواہرات لے کر بازار میں گئی۔ لوگوں کو شک ہوا اور وہ اسے پکڑ کر خلیفہ کے دربار میں لے گئے۔ خلیفہ نے اپنے جواہرات پہچان لئے۔ لوگوں نے بادشاہ کو عامر اور رضیہ کی مکاری کا حال بھی سنایا۔ اس پر بادشاہ بہت خفا ہوا، اور اس نے حکم دیا کہ ان دونوں میاں بیوی کو قتل کردو۔ جب عامر اور اس کی بیوی نے بادشاہ کی بہت سی منت وسماجت کی تو بادشاہ نے انکی جاں بخشی کردی۔ اور یہ حکم دیا کہ ساری دولت عامر اور اس کی بیوی کو واپس کردی جائے لیکن تمام شہر میں منادی کردی جائے کہ اگر کوئی آدمی اس دولت کے بدلے میں عامر اور اسکی بیوی کو کھانا پہننے کے لئے دیگا اسکو قتل کر دیا جائے گا۔

میاں بیوی بادشاہ کے اس حکم سے پہلے تو بہت خوش ہوئے اور اپنی ساری دولت لے کر گھر پہنچ گئے۔ لیکن جب انکو بھوک معلوم ہوئی تو وہ گھبرا گئے کہ اب کیا کریں۔ عامر روپیہ لے کر بازار گیا لیکن اس کے پیچھے پولیس کے آدمی لگے ہوتے تھے کہ اگر کوئی دوکاندار اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے تو اسکو قتل کر دیا جائے۔ بیچارے عامر کو سارے شہر میں کہیں سے کھانے کو نہ ملا۔ دو ہی دن میں فاقوں کے مارے میاں بیوی کے حواس ٹھکانے آگئے۔ جب میاں بیوی بہت ہی پریشان ہوئے ﷺ

ﷺ تو وہ خلیفہ کے دربار میں جا کر اسکے قدموں پر گر پڑے اور رو رو کر فریاد کی کہ حضور ہماری ساری دولت ضبط کرلیں لیکن ہمیں کھانے کے لئے دیں اب ہم دولت لیکر زندہ نہیں رہ سکتے۔ بادشاہ کو بہت ہنسی آئی اور اس نے ان دونوں کی خطا معاف کردی۔ اسکے بعد عامر نے اپنی ساری دولت غریبوں اور محتاجوں کو تقسیم کردی اور جو کچھ اسے بادشاہ سے تنخواہ ملتی اسی پر آرام کیساتھ اپنی زندگی بسر کرتا۔

پردۂ فلم

بھروسہ

جس طرح پکار کو منروا کی تاریخی تصویر کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بھروسہ بھی منروا کی بہترین معاشرتی تصویر ہے جس میں پوری دلیری اور جرات کے ساتھ سوسائٹی کی ان کمزوریوں کو پیش کر دیا گیا ہے جن کی وجہ سے ہماری معاشرت آلودہ دکھائی دے رہی ہے۔ منروا کی اس بلند پایہ سوشل تصویر میں جنھیں ممتاز اداکاروں نے کام کیا ہے۔ انکے نام یہ ہیں: چندرموہن۔ سردار اختر۔ مظہر خاں۔ شیلا۔ مایا۔ تقریباً تمام اداکاروں نے اپنے فرائض بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیئے ہیں۔

پڑوسی

پبلک کی پربھات پکچرز سے دلچسپی اس لئے ہے کہ پربھات ہمیشہ نئی اور جاذب نظر چیزیں پیش کرتی ہے۔ علاوہ ازیں ماہر فن مسٹر شانتا رام کی ہدایات سونے پر سہاگہ ہے۔

پڑوسی فلم کی کہانی دو پڑوسیوں سے متعلق ہے جو گہرے دوست اور اپنے گاؤں کے مختلف گروہوں کے لیڈر تھے۔ پڑوسی میں دکھایا گیا ہے کہ وہ کس طرح جدا ہوئے اور دوبارہ ملے کسانوں کو اپنی زمین سے محبت اور زمانہ حاضرہ کی صنعتی زندگی ضروری ہے حقیقت میں پڑوسی دو مختلف مذاہب دوستوں کی داستان ہے جو مذہب ملت کے اختلاف کی پرواہ کئے بغیر ایک دوسرے کے لئے انتہائی قربانیاں کرتے ہیں اور تصویر دیکھنے والوں کے دلوں پر اتحاد کا ایک نقش چھوڑ جاتے ہیں۔

سکندر اعظم

منروا کے سکندر اعظم کی تیاری کی خبر نے عوام کے لئے خاص دلچسپی پیدا کردی ہے ہندوستان میں پورس اور سکندر کا معرکہ ایک خاص تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تاریخ عالم کا ایک زریں باب ہے جس میں یونانی اور ہندوستانی تہذیب و تمدن ایسے انوکھے انداز میں پیش کیا جائے گا کہ دیکھنے والوں کے سامنے دو ہزار سال پہلے کی دنیا اپنے پورے جاہ و جلال سے آجائے گی۔ اس تصویر کی ڈائرکشن مسٹر سہراب مودی کے ہاتھوں میں ہے۔ فلمبندی بڑی سرعت سے جاری ہے۔ لباس اور صحیح ماحول پیش کرنے کے لئے بہترین آرٹسٹوں اور فنکاروں کی خدمات کوشش سے حاصل کی گئی ہیں۔

بلقان کے متعلق جرمنی کے ارادے

لندن ۱۳؍ اپریل۔ سپین کی ایک نیوز ایجنسی سے ایک نامہ نگار مقیم برلن نے بلقان کے متعلق جرمنی کے آیندہ ارادوں پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ یوگوسلاویہ کو یورپ کے نقشہ سے مٹا دیا جائیگا اور لبریا میں ایک خودمختار حکومت قایم کی جائیگی۔ ایڈریاٹک کو جانے کے لئے جرمنی کو راستہ دینے کے واسطے کروشیا کی ریاست قایم کیجائیگی اطالویوں کو لڑائی کا معاوضہ دینے کے لئے انھیں مانٹی نیگرو کا علاقہ دے دیا جائے گا۔ اور اسے البانیہ سے ملا دیا جائے اور یہی ٹوینہ جو اسوقت یوگوسلاویہ یونان اور بلگریا میں حد فاصل کا کام دیتا ہے۔ وہاں بلگریا کے کنٹرول کے ماتحت نئی حکومت قایم کی جائے گی۔

سندھ کے وزیروں کی تنخواہیں!

کراچی ۱۳؍ اپریل۔ سندھ کے وزیروں کی تنخواہوں کا ۱۹۳۷ء کا بل منسوخ کرنے اور وزیروں کی تنخواہیں اور الاؤنس مقرر کرنے کا جو بل حال ہی میں سندھ اسمبلی میں پاس ہوا تھا۔ گورنر سندھ نے اسکی منظوری دیدی ہے۔

اقوال زریں

غریبوں کا حال وہ شخص جان سکتا ہے جو کبھی خود غریب رہ چکا ہو۔ (شیکسپیر)

مناسب موقعہ پر خاموشی عقلمندی کا ثبوت ہے (ملبورچ)

نفس پرستی اور محبت میں بہت فرق ہے (سوامی رام کرشن)

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اسلئے وقت ضایع نہ کرو (شیکسپیر)

جو غریبوں پر رحم کرتا ہے خدا اوسپر رحم کرتا ہے۔ (ٹیگور)

دنیا اس شخص کی دشمن ہے جو کسی کام کا ہو (حیخوف)

پرانے گرجا اور نئے شراب خانے بہت کم خالی رہتے ہیں۔

غریب آدمی سے کوئی مشورہ نہیں لیتا۔

برنے ۱۵ اپریل۔ اخبار "نیشنل زیٹینگ" کا نامہ نگار روم سے لکھتا ہے کہ یوگوسلاویہ میں لڑائی اس سہولت کے ساتھ نہیں ہو رہی ہے جتنی کہ اطالیوں کو امید تھی۔ "سائمتور گا سیڈا" لکھتے ہیں کہ یہ نتیجہ نکالنا قبل از وقت ہے کہ یوگوسلاویہ کے خلاف لڑائی جلد ختم ہو جائے گی۔

موج تبسم

پہلا:۔ کیوں جناب وہ جوان عورت آپ کی بیوی ہے یا بہن۔

دوسرا:۔ یہ ابھی اس نے طے ہی نہیں کیا ہے۔

آنکھوں کا ڈاکٹر:۔ تم اس نقشہ میں کتنی سطر پڑھ سکتے ہو؟

مریض:۔ کونسا نقشہ جناب

مالک مکان:۔ میرے ہاں یہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی جانے لگے تو سارا حساب چکا جائے۔

نیا کرایہ دار:۔ میڈم آپ فکر نہ کریں میرا ابھی جانے کا ارادہ نہیں ہے!

جیل کے افسر نے قیدی سے کہا

کل صبح تمہیں پھانسی دیجائے گی۔ اگر تمہاری کوئی آخری خواہش ہو تو بتا دو۔ کیا تم اپنی بیوی سے ملنا چاہتے ہو اسے ملا دیا جائے۔

قیدی:۔ اگر آپ مجھے پھانسی دینے کی زحمت سے بچانا چاہتے ہوں تو اسے ضرور ملا دیجئے۔

ٹوکیو ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے بدیشی وزیر مسٹر متسوکا نے روس کے وزیراعظم بدیشی وزیر موسیو مولوٹوف کو ٹوکیو آنے کی دعوت دی ہے۔

دلچسپ معلومات

ہنگری میں ایک شخص کی مونچھیں ۲۸ انچ لمبی ہیں اس شخص کی عمر اس وقت ۸۱ برس کے قریب ہے وہ روزانہ بہت سا وقت اپنی لمبی لمبی مونچھوں کو تاؤ دینے میں لگا دیتا ہے بالعموم وہ مونچھوں کو پیچدار سینگوں کی شکل میں رکھتا ہے۔

ماسکو کی مجلس تجارت خون نے روس میں خون فروشی کے ۱۵۱۴ اسٹیشن کھول رکھے ہیں اس سال اس مجلس نے ۲۵۰۰۰ آدمیوں کو خون مہیا کیا ہے۔ یہ مجلس پندرہ دن تک خون کو کیمیائی طریقوں سے تازہ رکھتی ہے اور جہازوں کے ذریعہ بغرض تجارت اسے باہر بھی بھیجتی ہے۔

ارجنٹائن اسٹیٹ ریلوے کا محکمہ ایک ایسا انجن چلانے کے متعلق تجربات کر رہا ہے جس کے بائلر میں بار بار پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسکا بائلر عام انجنوں کے بائلر کا سا ہے اس میں یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ یہ بھاپ کو ضایع نہیں ہونے دیتا بھاپ بائلر سے نکل کر ایک دوسرے ذخیرے میں جمع ہو جاتی ہے اور وہاں از سر نو پانی بنجاتی ہے۔ اسطرح بار بار انجن کو پانی مہیا ہوتا رہتا ہے۔ حال ہی میں تجربتہً ایک ایسا انجن چلایا گیا تھا۔ جو چودہ سو ٹن کی ایک گاڑی کو ۴۴ میل تک بغیر پانی لئے چلا گیا۔ جس دن یہ تجربہ کیا گیا درجہ حرارت ۹۶ ف تھا۔

افسانہ

رقاصہ

از مہر پروین صاحبہ

جنگ ختم ہو چکی تھی۔ ہر طرف صلح کے شادیانے بج رہے تھے فوجیں جنگی میدانوں کو کھیل کود کی جگہوں اور سیرگاہوں میں تبدیل کر چکی تھیں۔ اب طویل چھٹیوں کا زمانہ بھی قریب آ رہا تھا۔ سپاہی اپنے اپنے گھروں کو واپس ہونے کے لئے بیقرار تھے۔ بچھڑے ہوئے عزیزوں کی یادنے کئی سال تک بے چین رکھا تھا۔ اب ان سے جا ملنے کی توقعات دلوں کو تسلی کی تھپکیاں دے رہی تھیں۔ نوجوں کے قوی چہرے اس احساس سے تو شگفتہ پھولوں کی طرح کھلے ہوئے تھے کہ اب زندہ و سلامت وطن واپس ہو کر اپنے وطن واپس ہو کر اپنے پیاروں کے گلے سے لگیں گے افسروں نے ضابطے اور قاعدے کے بندھن ڈھیلے کر دیے تھے۔ امتحانات کی کٹھن منزل سے گذر چکنے کے بعد طالب علموں کو کچھ دنوں کے لئے چھٹی مل جایا کرتی ہے ہمیں بھی افسروں نے ڈھیل دے کر سست و کاہل بن جانے کی آزادی دیدی تھی۔

ان ہی دنوں میں قسمت مجھے وادی محبت میں لے گئی۔

شام نے بغداد پر اپنے سہانے اندھیرے اور خاموشی کا جادو کرنا شروع کر دیا تھا۔ میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس چھوٹی سی ....رودگاہ کی طرف جا رہا تھا۔ جہاں ہر شب یاسمینہ اپنے وجد آفریں رقص سے اپنے مشتاقان جمال کے دلوں کو دو نیم کیا کرتی تھی۔ سنا تھا اس کی نظروں میں جادو ہے بس سے فضا میں تھرتھراتی ہیں۔ یہ بھی سنا تھا کہ اس کے نغموں میں کوئی جادو سے بھی بڑا سحر ہے جس سے در و دیوار جھومنے لگتے ہیں۔

آہ مجھے کیا خبر تھی کہ آج میں جس جگہ کو تھیٹر سمجھ رہا ہوں کل اسے اپنے دل کا مقتل سمجھنے پر مجبور رہوں گا۔ میں تو وہاں صرف اس لئے گیا تھا کہ اس شہرہ آفاق رقاصہ اور مغنیہ کا ایک نغمہ سنوں۔ ایک رقص دیکھوں اور واپس آکر وطن لوٹنے کی امنگ دل میں لئے ہوئے سو جاؤں۔ مگر تقدیر اس پر ہنسی ہوگی۔ میں نے اس کا ایک نغمہ نہیں سنا بلکہ ہمیشہ کیلئے چند بولتے ہوئے "نشتر" اپنے بیقرار دل میں رکھ لئے۔ میں نے اس کا رقص نہیں دیکھا بلکہ اس کے مرمریں جسم کی نازک جنبشوں کے لئے اپنے سینے میں پیوست کر لئے۔

اس کا سحر پاش رقص کب شروع ہوا؟ اس نے اپنے پراعجاز لبوں سے کب فضاؤں میں نغموں کا رس بھرا؟ کیا ہوا؟ کیونکر ہوا؟ مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ بس اتنا احساس باقی رہ گیا تھا کہ میں دیکھ رہا ہوں کیا؟ ایک انسانی مجسمہ؟ نہیں ایک متحرک قوس و قزح ایک زندہ جادو۔

جب وہ اسٹیج سے جدا ہونے لگی ـــــ میری اور اس کی نظریں چار ہوئیں ـــــ مجھے وہ سنسناتے ہوئے "تیر" دل کی گہرائیوں میں اترتے معلوم ہوئے۔

کیمپ میں واپس آیا۔ مگر تنہا نہیں آیا کوئی میرے ساتھ تھا کون؟ یاسمینہ؟ نہیں اس کا تصور ـــــ اور وہ میرے دل کے سب سے زیادہ پوشیدہ پوشیدہ گوشے میں چھپکر بیٹھ گیا۔

میں بلاناغہ ہمیشہ سے ملنے لگا۔ راتوں کی تاریکیاں میرے اور میرے افسروں کے درمیان پردہ بن جاتیں۔ ان کی آڑ میں میں کیمپ سے نکل کر یاسمینہ کے پاس جا پہونچتا۔ یاسمینہ پر بھی میرے خلوص اور میری وارفتگی نے اثر کیا۔ اس نے تھیٹر میں رقص کرنا چھوڑ دیا۔ نغمات اور رقص کو وہ اپنے ورق زندگی سے بالکل مٹا ڈالنا چاہتی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا۔ "مجھے محبت کی دولت مل گئی ہے۔ اب کسی اور چیز کی گنجائش نہیں"۔

ہم دونوں رات گئے تک ایک دوسرے کی محبت کا لطف اٹھاتے۔ ہماری لذیذ گفتگو کا سلسلہ ختم ہی نہ ہونے میں آتا۔ میرے لئے اس کی ہر بات میں محبت کی سیکڑوں داستانیں چھپی ہوتی تھیں مجھے اس کے ہر لفظ سے نغمے سے زیادہ تسکین اور ایک شاداب جنگل کی خاموشی سے زیادہ تسلی ملتی تھی۔ وہ مجھ سے محبت کرتی تھی۔ وہ میرے لئے میرا سب کچھ بن گئی تھی۔

شام محبت میں ڈوبی ہوئی شام!! دجلہ کا خاموش ساحل۔ دور سے بغداد کی شام چراغاں کا نظارہ۔ میں اور میری یاسمینہ انبساط کے عالم میں میرے لب پر یہ شعر ؎

زندگی اس کی دماغ اس کا ہو راتیں اسکی ہیں
جی زلفیں جس کے شانہ پر پریشاں ہوگئیں

چاند ... باوقار رئیس کی طرح اپنی پرشکوہ چال سے مسند فلک پر رونق فرما ہوتا۔ ادھر دجلہ کی موجیں کرنوں کو اپنے آغوش میں لینے کے لئے بیقرار ہو کر بار بار مچلتیں ادھر ہم دونوں کے جوان دلوں میں جذبۂ محبت کی طوفان بداماں لہریں اٹھتیں۔

زبانوں پر سکوت کی مہریں ثبت ہوتیں اور اگر ہم سے کوئی یوں بھی چاہتا تو زبان لڑکھڑا کر اس جذبہ کے اظہار سے عاجزی کا اعلان کر دیتی۔ دونوں کے لبوں سے ٹوٹے ٹوٹے فقرے مسلے ہوئے پھولوں کی شکستہ پتیوں کے نازک پرزوں کی طرح گرتے۔ ان ہی سے دلوں میں احساس محبت کی لطیف تھرتھری پیدا ہو جاتی۔ سر سے پاؤں تک جسم کی رگوں میں ایک لذت گیر سنسنی دوڑنے لگتی۔ یہی ناتمام جملے، یہی ٹوٹے ٹوٹے فقرے، یہی ادھورے لفظ حسن و عشق کے مکمل افسانے کہہ جاتے بلکہ ان سے بھی زیادہ۔

ہم دونوں نے مڑ کر ان نشانات قدم کو دیکھا جنھوں نے دجلہ کے رتیلے ساحل پر ایک رہگزار محبت سا بنا دیا تھا۔ پھر ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنس پڑے ہماری دائیں جانب چاند مسکرا رہا تھا ـــــ اور ہمارے قدموں میں دجلہ کی بیتاب موجیں چاند کو سلام محبت پیش کر رہی تھیں۔

میں نے کہا ـــــ "یاسمینہ" ـــــ

میری زبان جوش کلام سے لڑکھڑا گئی۔ میں آگے کچھ نہ کہہ سکا۔ اس نے محبت پاش نظروں سے میرے چہرے کو ٹٹولا اور اپنے حسین چہرے کو ایک خفیف ترین جنبش سے اوپر اٹھایا۔ یہ اس کا حسین ترین انداز سوال تھا۔

میں نے کہا تمنا ہے کہ ہم اور تم ساری عمر اسی طرح چلتے رہیں"۔ اس نازک اور آتشیں لب جواب تک گلاب کی کلی کے دو نازک اور تیلے ادراق کی طرح باہم پیوست تھے۔ اب ایک دوسرے سے جدا ہو کر انار کی ایک خوبصورت قاش میں تبدیل ہو گئے۔ وہ بولی:۔ "ہم کبھی نہ تھکیں اور چاند یوں ہی چمکتا رہے اور دریا ہر لمحہ ہم سے اتنا ہی دور ہوتا جائے جتنے ہم اس کی طرف بڑھیں۔

آہ وہ سادگی کلام! وہ طفلانہ انداز تکلم!!

ہم دریا کے کنارے ایک ٹیکرے پر بیٹھ گئے۔ فضائے دجلہ چاندنی میں غسل کر رہی تھی۔ دفعتاً اس نے اپنے دونوں ہاتھ میرے شانوں پر رکھ دئے اور میرا رخ اپنی طرف پھیرتے ہوئے بیقرار ہو کر کہا "تم نے مجھ پر جادو کر دیا ہے"۔

میں نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبا لئے اور کہا تم نے بھی تو مجھ پر اپنا افسوں ڈال دیا ہے"۔

وہ مسکرائی۔ یہ معلوم ہوا جیسے چاندنی ہو جیسے رہیت اس کے عارض آنکھیں۔ لب۔ سب تبسم ریز ہو گئے ہیں۔

پھر اس نے ایک مسلسل قہقہہ لگایا۔

ساری فطرت اس کے ساتھ کھل کھلا کر ہنس پڑی میرے ہاتھ اس کی گردن میں حائل تھے۔ میری پُرشوق نظریں جذبات میں پگھلائی جانے کے بعد اس کی حسین آنکھوں کی کٹوریوں میں انڈیلی جا چکی تھیں۔ اس نے میری اس حقیر نذر کو اپنے شیریں تبسم کے آنچل میں لے لیا اور اپنا سر میرے کندھے پر ٹکا دیا۔

"تم مجھے بھول تو نہ جاؤ گے؟"

بھولنا کیسا! تم میرے ساتھ چلوگی۔ چلوگی نا؟

"ہاں اگر تم لے چلوگے"۔

"اگر میں لے چلوں گا!!! نہ لے چلنے کی وجہ؟"

"مگر ـــــ"

"مگر کیا؟"

"تمہارے گھر والے مجھے ذلت کی نظروں سے دیکھیں گے۔ میں کہاں رہوں گی؟"

"میری آنکھوں میں میرے دل میں"

ہم دونوں کے سر مل گئے اس کے چہرے پر حیا کی سرخی دوڑنے لگی۔

رات بھر میں حوراوں کی دنیا میں محو گلگشت رہا صبح اٹھا تو میرے دل میں مسرت کی لہریں بل کھا کھا کر رقص کر رہی تھیں۔ میرے تصور کی آنکھوں کے سامنے یاسمینہ کا حسین چہرہ اور اسکی گہری سیاہ آنکھیں تھیں۔ وہ کتنی خوش نظر آتی تھی۔ مگر کبھی کبھی غم و اندوہ کا ایک ہلکا سا ابر اس کے چہرہ پر سے گذرتا معلوم ہوتا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ مغموم کیوں تھی۔ جب سے میں نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کی تشنہ زندگی کو ایک نخلستان کی جھلک دکھائی دینے لگی تھی لیکن۔ جانے والے سپاہیوں کو الوداع کہی جا رہی تھی۔ اس دستے کے وطن روانہ ہونے کا بھی حکم آ چکا تھا۔ جس میں شامل تھا۔ میں اس خوشخبری کو اپنے تھرتھرائے ہوئے ہونٹوں پر لئے ہوئے یاسمینہ کے ہاں جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ اس کا خط ملا ـــــ میری زندگی، میرے سب کچھ میں تم کو چاہتی ہوں۔ تم سے چھوٹ کر زندگی میرے لئے ایک بے معنی چیز رہ جائے گی۔ مگر ص

چین نے روس اور جاپان کے سمجھوتہ کو ماننے سے انکار کر دیا

چنگنگ: ۱۵ اپریل۔ حکومت چین کے وزیر خارجہ ڈاکٹر وانگ چنگ ایک بیان کے ذریعہ حکومت چین کی طرف سے باضابطہ طور پر روس اور جاپان کے درمیان معاہدہ کے اس اعلان کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ جس میں اوٹر منگولیا اور مانچکو کی علاقہ درانہ استحکام کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر وانگ فرماتے ہیں یہ ایک واقعہ ہے جس میں کسی کو کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ اوٹر منگولیا کے چار انڑی صوبے چین کا حصہ ہیں اور ہمیشہ چین کا حصہ رہیں گے۔ حکومت چین اور اہل چین یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے علاقہ کے بارے میں کوئی تیسری حکومت معاہدہ کرے۔ حکومت چین یہ بھی واضح کر دینا چاہتی ہے کہ روس اور جاپان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے حکومت چین اس کو ماننے کے لئے پابند نہیں ہو سکتی۔ حکومت چین نے حکومت روس کو تار بھیجا ہے جس کے ذریعہ معاہدہ کی چند دفعات کی وضاحت چاہی ہے حکومت چین نے ۔۔۔ کیا ہے کہ اس معاہدہ کے نتیجہ کے طور پر چین کے متعلق حکومت روس کی کیا پالیسی کیا ہوگی، چینی حلقوں میں اس معاہدہ پر اظہار بے اطمینان کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس سے یہی نتیجہ نکالا گیا ہے کہ حکومت روس نے منچوریہ میں جاپان کی حکومت مان لی ہے۔

چین کو تشویش

چینی حلقوں کو اس معاہدے سے حیرت نہیں ہوئی کیونکہ ان کا پہلے ہی یہ خیال تھا کہ مسٹر متسوکا اس معاہدہ کے لئے ہی یورپ گئے ہیں۔ اب سب لوگوں کے روبرو یہ سوال ہے آیا اس معاہدہ کا چین کو روس کی امداد پر کوئی اثر پڑیگا۔ چنگنگ میں عام طور پر یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ روس نے اپنی پوربی سرحدوں کو محفوظ کرنے کے لئے یہ معاہدہ کیا ہے تاکہ وہ اپنی تمام توجہ یورپ کی لڑائی کی طرف دے سکے جو کہ روس تک آگئی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اگر امریکہ اور جاپان میں لڑائی چھڑ گئی تو روس کو اس سے فائدہ پہونچے گا۔

روس میں خیر مقدم

ماسکو۔ ۱۴ اپریل روس کے سرکاری اخبار پر داؤدا نے اس معاہدہ کا خیر مقدم کیا ہے کہ اخبار مزید لکھتا ہے کہ اس معاہدہ کے ذریعے دونوں پڑوسی ملکوں کے تعلقات اور بہتر ہو گئے ہیں۔ دونوں ملکوں کو جن نئے حالات کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے اس کی وجہ سے یہ ضروری تھا کہ دونوں پڑوسی دوستانہ تعلقات رکھیں اور ایک دوسرے کے تاریخی کاموں میں روزانہ اٹکائیں۔ اور اب تنازعہ مسائل طے کرنے کیلئے راستہ صاف ہو گیا ہے۔

لندن۔ ۱۶ اپریل ڈچ ایسٹ انڈیز نے اعلان کیا ہے کہ ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ دشمن قرار دیئے گئے ہیں اور ان کے تجارتی اور مالی تعلقات توڑ دیئے گئے ہیں۔

مصر کی بندرگاہ سلوم پر قبضہ

قاہرہ۔ ۱۵ اپریل۔ کل شام مصری پارلیمنٹ کا اجلاس بند کمرے میں ہوا جس میں مصر کے وزیر اعظم مسٹر حسین سری پاشا نے موجودہ حالات پر ایک اہم بیان دیا۔ انھوں نے بتایا کہ دشمن کی فوجیں پھر مصر کی سرحد پر آ گئی ہیں۔ ایسی حالت میں مصریوں کو کیا کارروائی کرنا چاہئے۔

نیویارک کی خبر ہے کہ انقرہ سے خبر ملی ہے کہ لیبیا میں جرمن فوج کے ٹینکوں والے تین ڈویژن کام کر رہے ہیں جرمن حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ طبرق میں انگریزی فوج کے چار موٹر سوار ڈویژن موجود ہیں جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ جرمن فوجوں نے کیپزو کے قلعہ پر جو کہ لیبیا کے ساحل پر ہے اور سلوم کی بندرگاہ پر جو کہ مصر کی سرحد پر قبضہ کر لیا ہے۔

مالٹا پر جرمن ہوائی حملہ

مالٹا۔ ۱۵ اپریل۔ اتوار کی رات کو ایک بڑی تعداد میں جرمن ہوائی جہازوں نے بہت بڑی تعداد میں بم گرائے جبکہ انھوں نے مالٹا پر بہت نیچے اتر کر حملہ کیا۔ ایک علاقہ میں شہریوں کے چند مکان برباد ہو گئے۔ مگر کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ ایک دوسرے علاقہ میں کم نقصان ہوا کل بھی جرمن ہوائی جہازوں نے آکر ان کی مگر کوئی بم نہیں گرایا۔

لندن ۱۵ اپریل۔ آسٹریلیا میں جاپانی سفیر نے کہا کہ آسٹریلیا اور جاپان کے تعلقات میں نئے حالات سے کوئی فرق ۔۔۔

لکھنؤ میں مدح صحابہ ایجی ٹیشن

لکھنؤ۔ ۱۴ اپریل۔ بارہ وفات کے روز سنیوں کے جلوس پر جو پابندی عائد کی گئی تھی اس کی وجہ سے ۱۱ اپریل کو کئی سو گرفتاریاں ہوئی تھیں جس کی خبر پہلے دی جا چکی ہے۔ آج چونکہ وہ میعاد ختم تھی جو سنیوں نے حکومت سے مفاہمت کے لئے مقرر کی تھی اس لئے مولانا عبدالشکور نے اعلان کیا کہ ہمارے اور حکومت کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے اس لئے چار چار کی تعداد میں ہم مدح صحابہ پڑھتے ہوئے نکلیں گے اس تقریر کے بعد پہلا جتھہ مولانا عبدالشکور کی سرکردگی میں نکلا جو گرفتار کر لیا گیا اس کے بعد چار چار کے جتھوں میں مدح صحابہ پڑھتے ہوئے سنی نکلے اور گرفتار ہوتے چلے گئے چنانچہ رات تک آٹھ سو سنی مدح صحابہ پڑھ کر سول نافرمانی کرنے کے جرم میں گرفتار ہو گئے۔ مقامی حکام کا یہ کہنا ہے کہ ہم نے کوئی نئی بات نہیں کی ہے لہذا ہمیں اپنی پالیسی بدلنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ جمعہ کو پھر مدح صحابہ پڑھی جائے گی۔ گرفتاریوں کے وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سٹی مجسٹریٹ، اور کپتان پولیس موقعہ پر موجود تھے۔ شہر میں کرفیو آرڈر کا نفاذ ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شیعوں اور سنیوں سے ایک بیان کے ذریعہ اپیل کی ہے کہ وہ آپس کے اختلافات باہمی سمجھوتہ سے دور کر دیں۔ شہر میں امن و امان ہے۔

اخباری کاغذ کی درآمد پر کنٹرول

دہلی۔ ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اخباری کاغذ کی درآمدی تجارت کو کنٹرول کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ ایک درمیانی قدم ہے اور اس عرصہ میں معلوماتی اعداد حاصل کئے جائیں گے۔ اور فی الحال لائسنس کا طریقہ اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا جو اخباری کاغذ باہر سے آتا ہے اس کی درآمد میں توسیع کو روکا جائے۔

امریکہ کی پالیسی

واشنگٹن۔ ۱۵ اپریل۔ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان میں کہا کہ روس اور جاپان کے درمیان غیر جانبداری کے متعلق معاہدہ کی اہمیت ضرورت سے زیادہ سمجھی جا سکتی ہے۔ یہ معاہدہ اس صورت حالات کو واضح کرتا ہے جو کہ کچھ دنوں سے دونوں ملکوں کے درمیان موجود ہے اس لئے اس سے کوئی حیرت نہیں ہوئی گو اس بارے میں شبہ تھا کہ آیا دونوں حکومتیں اسکو تحریر میں لائینگی یا نہیں۔ اس معاہدہ سے حکومت امریکہ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

روس کو ہنگری کا جواب

لندن۔ ۱۵ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ہنگری کی حکومت نے روس کے نوٹ کا جواب دیدیا ہے روسی حکومت نے ہنگری کے رویہ پر ناراضگی ظاہر کی تھی کہ اس نے یگوسلاویہ سے دوستی کا سمجھوتہ پرانی حکومت سے ہوا تھا۔ یگوسلاویہ کی نئی حکومت نے ہنگری کے خلاف رویہ اختیار کر لیا۔ اس لئے سمجھوتہ ٹوٹ گیا۔ جواب میں یہ بھی کہا ہے کہ کروشیا میں اب نئی حکومت قائم ہو گئی ہے اور یگوسلاویہ کی پہلی حکومت کا وجود نہیں رہا۔

مرہٹہ یونیورسٹی قائم کرنیکا مطالبہ

ناگپور۔ ۱۶ اپریل۔ مرہٹہ تعلیمی کانفرنس میں ایک رزولیوشن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ایک مرہٹہ یونیورسٹی قائم کی جائے۔ جس کے ساتھ کالجوں اور دوسری درسگاہوں کا الحاق ہو تاکہ مرہٹوں کو اپنی تعلیمی ترقی کے لئے پورا موقعہ مل سکے۔ کانفرنس کی صدارت مہاراجہ سندور نے کی۔

نظام دکن کی والدہ کا انتقال

حیدرآباد ۱۴ اپریل اعلیٰحضرت نظام دکن کی والدہ محترمہ آج صبح طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئیں کچہریاں دفتر تعلیمی ادارے وغیرہ بند ہیں اور شہر میں ماتم منایا جا رہا ہے

خاص جج مقرر کیا گیا

کلکتہ۔ ۱۵ اپریل۔ حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈھاکہ کے بلوہ کے مقدمے ایک خاص مجسٹریٹ کرے اس کے لئے مسٹر جان آئی سی۔ ایس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ باقرگنج مقرر کیا گیا ہے۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ کا اعلان

لندن۔ ۱۵ اپریل۔ برطانیہ کا جنگی جہاز بوناکیر تارپیڈو مار کر ڈبو دیا گیا ہے جب کہ وہ جہازوں کے قافلہ کے ساتھ حفاظت کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کا وزن ۵۰۴۵ ٹن کا تھا۔

برطانیہ کی ایک ڈبکنی کشتی نے دشمن کا ایک سبز ٹن کا ٹنگ ڈبو دیا ہے۔

امریکہ چین کی مدد کریگا

واشنگٹن۔ ۱۶ اپریل۔ چینی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ پٹہ اور ادھار پر مال دینے کے قانون کے ماتحت چین کو امداد دے گا۔

وہ سب اسی پر بھروسہ کرتے ہیں

ہندوستانی کھلاڑیوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ہر وہ کھلاڑی جو تیز اور دشوار کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں انکے لئے چائے ایک بیش بہا پینے کی چیز ہے۔ خواہ اس کھیل میں دماغی زور پڑے یا جسمانی یا دماغی اور جسمانی دونوں صرف ہو دوران کھیل اور کھیل ختم ہونے کے بعد کافی مقدار میں گرم چائے پینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اور کوئی پینے کی چیز دماغی او جسمانی طاقت کو برقرار نہیں رکھتی جتنی کہ چائے۔ ہندوستان کے مشہور و معروف کھلاڑیوں کے لئے مثلاً میجر سی کے نائیڈو۔ وی ایم۔ مرچنٹ۔ غوث محمد۔ دلی سنگھ۔ جی۔ پال۔ نور محمد۔ اور بہت سے ایسے کھلاڑی جن کا نمبر پہلے درجہ میں شمار کیا جاتا ہے ان سبھوں کی نظروں میں چائے کی ہستی سب سے زیادہ مقدم ہے۔

ہندوستانی کھلاڑی کی سب سے بڑی مددگار چائے ہے۔ خواہ وہ کسی قسم کے کھیل میں نام کیوں نہ حاصل کرے وہ چائے کو اور پینے کی چیزوں پر ترجیح دیتا ہے۔ میں ان چند ہندوستانی کھلاڑیوں جنہوں نے اپنے اپنے کھیل میں تمام دنیا میں نام پیدا کیا ہے انکے خیال کا اظہار کرتا ہوں کہ وہ اپنی کامیابی کا دارومدار چائے کے استعمال کو بتاتے ہیں۔

انھیں کی زبانی انکا بیان سنئے۔

غوث محمد جو ہندوستان کے سب سے بہترین ٹینس کے کھلاڑی ہیں اور جو پہلے ہندوستانی ہیں جنہوں نے ومبلڈن چمپئن شپ میں وہ نام حاصل کیا ہے جو آج تک کسی ہندوستانی کو حاصل کرنے کا شرف نہیں ہوا۔ ٹینس کی ایک زبردست میچ کے بعد میں نے چائے کو ایک عجیب و غریب طاقت بخش شکتی پائی ہے میرے خیال میں دوران کھیل میں چائے کی ایک گرم پیالی ٹھنڈک اور تازگی بخشتی ہے۔

یو دھشٹر سنگھ جن کا نمبر ٹینس کی پہلی قطار میں ہے کہتے ہیں کہ "جب میں ٹینس کھیلتا ہوں تو بہت سی چائے پیتا ہوں یہ مجھ میں جوش پیدا کرتی ہے اور تازگی بخشتی ہے۔"

مدن موہن ایک تجربہ کار ٹینس کے کھلاڑی ہیں انہوں نے ڈیوز کپ میں حصہ لیا تھا کہتے ہیں کہ ایک سخت کھیل کے بعد یہ مجھ میں دوبارہ جان پیدا کرتی ہے

رام سنگھ مدراس کے ایک مشہور کرکٹ کے ماہر کہتے ہیں کہ دوران کھیل میں اور کھیل کے بعد میں چائے پی کر اپنی طاقت کو واپس پاتا ہوں اور برقرار رکھتا ہوں

وی۔ جے۔ ہزارے ہندوستان کے ایک نوجوان ٹیسٹ کے کرکٹ کھیلنے والے زوروں میں چائے کی سفارش کرتے ہیں۔ ہر کھلاڑیوں کے لئے ہندوستانی چائے ایک سخت کھیل کے بعد یہ بہترین چیز ہے۔

فٹ بال کے بہترین کھلاڑی نور محمد جو کہ محمڈن اسپورٹنگ کی جان ہیں انکا خیال ہے کہ "چائے کی ایک گرم پیالی حد سے زیادہ تازگی اور جوش پیدا کرتی ہے"۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ "بارش اور کیچڑ میں ایک سخت میچ کے بعد چائے کی پیالی ایک بڑی نعمت ہے۔ جنوبی ہندوستان کے ایک مشہور فٹ بال کے کھلاڑی مرگیش جن کا شمار ہندوستان کے اچھے سینٹر فارورڈ میں کیا جاتا ہے کہتے ہیں کہ میں اپنی ضرورت کی طاقت کو حاصل کرنے کے لئے کھیل کے پہلے اور اوس کے بعد بار بار چائے کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

جاپان اور روس کے درمیان سمجھوتہ

ماسکو ۱۴ اپریل۔ روس اور جاپان کے درمیان آج تیسرے پہر لڑائی میں ناطرفدار رہنے کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ معاہدہ کی پہلی دفعہ کے مطابق دونوں فریق نے پُرامن اور دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا منظور کر لیا ہے اور دونوں نے ایک دوسرے کے علاقہ وارانہ استحکام کا احترام کرنا بھی منظور کر لیا ہے دفعہ دو کی رو سے قرار پایا ہے اگر فریقین میں سے کوئی ایک فریق ایک یا اس سے زیادہ ملک یا ملکوں کے فوجی حملہ کا نشانہ بن جائے تو دوسرا فریق لڑائی جاری رہنے تک ناطرفدار رہے گا۔ دفعہ ۳ کے مطابق معاہدہ پر اسی وقت سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا جبکہ دونوں فریق اس کی منظوری دیدیں گے۔ یہ معاہدہ پانچ سال تک قائم رہے گا۔ اس کے بعد اس میں مزید پانچ سال کے لئے خود بخود توسیع ہو جائے گی۔ تاوقتیکہ کوئی فریق اسکو ختم کرانے کا ایک سال پہلے نوٹس نہ دے۔ دفعہ ۴ کے مطابق اس کی جلد از جلد تصدیق کر دی جائیگی۔ اور ٹوکیو میں تصدیق کے کاغذوں کا تبادلہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک مشترکہ بیان شایع کیا گیا ہے جسمیں بتلایا گیا ہے کہ جاپان منگولیا کی ریاست کے علاقہ وارانہ استحکام کا احترام کرتا ہے اور روس منچوکو کی سلطنت کا احترام کرے گا۔ سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے بعد جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا اتوار کی شام کو ٹوکیو روانہ ہو گئے۔ آپ ٹرانس سائبیرین ریلوے سے واپس آ رہے ہیں۔ انکی ٹرین ۵ بجے شام یعنی معاہدہ پر دستخط کے لئے تین گھنٹہ بعد روانہ ہوتی تھی لیکن الوداع کے وقت رسمی گیتوں اور الوداعی رسموں کی وجہ سے ایک گھنٹہ دیر ہو گئی۔

مصر کی بندرگاہ سلم کے قریب لڑائی

لندن ۱۳ اپریل: قاہرہ کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنی کی مشینی فوج کے ایک دستہ نے طبروق کا چکر کاٹ کر بارڈیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ انگریزی فوجوں نے بارڈیا پہلے ہی خالی کر دیا تھا اسوقت سلم کے قریب لڑائی ہو رہی ہے۔ جو کہ مصر کی بندرگاہ ہے۔ طبروق کے علاقہ میں بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ لندن کے دفتر جنگ کا ایک بیان شایع ہوا ہے کہ جرمن اور انگریزی فوجوں کے درمیان جھڑپیں ہو رہی ہیں اور گزالہ۔ ال ایڈم طبروق اور بارڈیا کے علاقوں میں جرمنی کی موٹر سوار فوج سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ قاہرہ کی باخبر حلقوں میں آج اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ لیبیا کے مورچہ پر جرمن فوجیں بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں اور مصر کی سرحدی بندرگاہ سلم تک پہنچ گئی ہیں۔ جہاں کہ اسوقت لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی مشینی فوج کے ایک دستہ نے کل بارڈیا پر قبضہ کر لیا۔ بارڈیا مصر کی سرحد کے بالکل قریب ہے اور تقریباً ۵ میل پچھم میں ہے۔ طبروق کے علاقہ میں بھی لڑائی ہو رہی ہے۔

لندن ۱۵ اپریل۔ اٹلی کی فوجوں کے سپاہی حبش کے علاقہ میں ابتک پکڑے جا رہے ہیں۔

حکومت برطانیہ کو مشورہ!

مدراس ۱۴ اپریل۔ آج مسٹر جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔ پرسوں اجلاس شروع ہونے پر وہ طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے وہ تقریر نہ فرما سکے تھے۔ مسٹر جناح کی تقریر دو گھنٹہ تک جاری رہی اس تقریر میں انہوں نے مسلم لیگ کی پاکستان اسکیم کا ذکر کیا اور دوسری پاکستان اسکیم کی تجویز بیان کی اور آخر میں موجودہ آئینی جمود کی ذمہ داری کانگریس پر ڈالتے ہوئے حکومت سے اپیل کی کہ وہ جنگ کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ڈیفینس آف انڈیا ایکٹ کا استعمال پورے زور کے ساتھ کرے مسٹر جناح نے کہا کہ مسلم لیگ کا مقصد ہندوستان کے مغرب، شمال مغرب اور مشرق میں آزاد اسلامی ریاستیں قایم کرنا ہیں ان کے قبضہ میں خزانہ فوج وغیرہ ہو اور لیگ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ایک الگ قوم ہے انھیں اپنی مالی سوشل اور سیاسی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہیے آپ نے مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی اپیل کی تاکہ وہ انفرادی یا مجموعی طور پر مخالفوں کا مقابلہ کر سکے۔

ٹوکیو ۱۴ اپریل۔ جاپان اور افغانستان کے درمیان تجارتی بات چیت کل سے شروع ہو گئی ہے

بنیادی قومی تعلیم کی کانفرنس

دہلی ۱۴ اپریل۔ کل جامعہ نگر میں بنیادی قومی تعلیم کی کانفرنس میں مختلف مرکزوں کی رپورٹوں پر غور ہوا اور یہ تسلیم کیا گیا کہ زیادہ تر دشواریاں مالی نوعیت کی ہیں۔ دوسرے اچھی موزوں لٹریچر بھی کافی تعداد میں نہیں ہے۔ اور اس بات پر سب متفق تھے کہ ان دشواریوں کے باوجود ان سکولوں کے بچے زیادہ خوش و خرم زیادہ تیز اور زیادہ تعاون کی اسپرٹ رکھتے ہیں اور ان اسکولوں میں آزادی اور فہم کا جذبہ پایا جاتا ہے اور ان اسکولوں کے طالبعلموں میں پرانی قسم کے اسکولوں کے لڑکوں کے مقابلہ میں خیالات کے اظہار کرنے کا مادہ زیادہ ہے۔

برطانی سفیر اور پریزیڈنٹ انونو

انقرہ ۱۴ اپریل۔ ترکی میں برطانی ایلچی نے ترکی کے پریزیڈنٹ انونو سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت کی۔ بات چیت کے وقت ترکی کے وزیر خارجہ موسیو سراج اوغلو بھی موجود تھے۔ ابھی تک ملاقات کے متعلق مزید حالات معلوم نہیں ہوئے

ترکی کی سرحد سے ہٹ گئیں

انقرہ ۱۳ اپریل۔ انقرہ ریڈیو اسٹیشن برلن نے اعلان کیا ہے کہ ترکی کی سرحد کے پاس بلغاریا کی جو فوجیں مقیم تھیں وہ واپس ہٹا لی گئی ہیں۔

عراق کی نئی حکومت

لندن ۱۳ اپریل۔ لندن کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ عراق کی موجودہ غیر آئینی حکومت کو ماننے کے لئے تیار نہیں اسکی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ جن لوگوں نے حکومت پر قبضہ کیا ہے انکا فعل خلاف قانون ہے۔

مہاراجہ کوچین کا انتقال

کوچین ۱۳ اپریل۔ مہاراجہ کوچین سری رام ورما آج ۱۱½ بجے دن کو انتقال کر گئے۔ آپ کے ماتم میں تمام سرکاری دفتر اور دکانیں بند رہیں۔

مسلم لیگ کے نصب العین میں تبدیلی

مدراس ۔ ۱۵ اپریل آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس آج پھر شروع ہوا ۔ حاضرین کی تعداد کم تھی ۔ مسٹر جناح کی غیر موجودگی میں استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین نے صدارت کی پہلے "سر شاہ سلیمان کے انتقال پر تعزیتی رزولیوشن پاس ہوا اس کے بعد نواب زادہ لیاقت علی خاں نے لیگ کے آئین میں ترمیم پیش کی جس دفعہ میں ترمیم کی گئی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی" ہے ۔

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد یہ ہوں گے کہ (۱) آزاد جمہوری ریاستوں کے فیڈریشن کی صورت میں ۔۔۔ جن میں اور دوسرے آئینی مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مفادوں کی کافی طور پر حفاظت کی جائے ۔ مکمل آزادی کا قیام مندرجہ ذیل ترمیم پیش کی گئی ۔

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد یہ ہوں گے کہ ان مکمل آزاد ریاستوں کا قیام ۔ جو جغرافیائی اعتبار سے ملحق یونٹوں کی حد بندی کرکے منطقوں کی صورت میں بنائی جائیں گی ۔ اور ایسے ضروری علاقہ وارانہ بندوبست کے ساتھ ان کی تشکیل ہو گی کہ جن جن علاقوں میں مسلمان بلحاظ تعداد ۔۔۔ مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی سرحدی خطہ اور مشرقی خطے میں ۔۔۔ اکثریت میں ہیں ۔ ان علاقوں کو گروہ بندی کرکے آزاد ریاستیں بنا دیا جائے گا ۔ وہ قومی وطن ہوں گے ۔ اور گروہ بندی کا ہر یونٹ خود مختار اور بالادست ہوگا ۔

(۲) مذکورہ بالا یونٹوں اور منطقوں کے آئین میں خاص طور پر اقلیتوں کے مذہبی ۔ تمدنی ۔ معاشی اور سیاسی حقوق اور مفادوں کی حفاظت کے لئے ان کے مشورے سے کافی موثر اور لازما بانہ تحفظات رکھے جائیں گے ۔

ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کے اور دوسری اقلیتوں کے مذہبی ۔ تمدنی اور معاشی ۔ سیاسی انتظامی اور دوسرے حقوق اور مفادوں کی حفاظت کے لئے ان کے مشورے سے آئین میں خاص طور پر تحفظات رکھے جائیں گے ۔

نواب زادہ لیاقت علی خاں نے اس ترمیم کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اب تک تو فیڈریشن کی صورت میں مکمل آزادی کا قیام ہمارا نصب العین تھا ۔ لیکن آج ہم اپنا نصب العین بدل رہے ہیں اور لاہور میں پاکستان کا جو رزولیوشن پاس ہوا تھا ہم اپنے آئین کو اس کے مطابق بنا رہے ہیں ۔ تجربہ سے یقین ہو گیا ہے کہ سارے ہندوستان کے لئے ایک فیڈریشن بنا تو اس سے بدنظمی پھیل جائیگی ۔ اور ایک فرقہ کا سارے ہندوستان پر غلبہ ہو جائے گا ۔ مسلمان اسے ہرگز قبول نہیں کر سکتے ۔

بیگم مولانا محمد علی اور سر عبداللہ ہارون نے ترمیم کی تائید کی ۔ اور وہ اتفاق رائے سے پاس ہو گئی ۔

اس کے بعد آئین میں کچھ اور بھی چھوٹی چھوٹی ترمیمیں کی گئیں ۔ اور لیگ کا اجلاس ختم ہو گیا ۔

یونان کی نئی ڈیفنس لائن ٹوٹ گئی

لندن ۔ ۱۷ اپریل کل بہت رات گئے ایتھنز ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ یونان کے ہائی کمانڈ نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ جرمن فوجیں کچھی مسیڈونیا میں بہت آگے بڑھ گئی ہیں ۔ جرمن فوجیں دریائے ہالکیامون کی اتری وادی میں داخل ہونے کے بعد گریونیا کے علاقہ میں گھس آئی ہیں اور اب کالا باکا کی طرف بڑھ رہی ہیں کوزانی کے علاقہ میں وہ ہالکیامون کے دکھن میں پہونچ گئی ہیں اور انہوں نے کاکا●ٹ کی گھاٹی پر قبضہ کر لیا ۔ آج صبح ایتھنز ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں اس لئے یونانی فوجوں نے اسکیم کے مطابق پیچھے ہٹ کر نئے مورچے سنبھال لئے ہیں جو کہ پہلے سے مضبوط ہیں ۔ پچھمی مسیڈونیا میں پرسوں لڑائی شروع ہوئی تھی ۔ وہ اب پورے زوروں پر ہے اور یونانی فوجوں نے جرمن فوجوں کو بھاری نقصان پہونچایا ۔ برطانی اور شاہی فوجیں یونانی فوجوں کی مدد کر رہی ہیں اور جرمنی کی مشینی فوجوں کے کئی حملے پسپا کر دئے ہیں جس میں جرمنوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ پہاڑ اولمپس کے علاقہ میں جرمن فوجوں نے اتحادیوں کا مورچہ توڑ دیا ہے ۔ اور اس نے جرمن فوجوں کے لئے لاریسا کے میدان میں بڑھنے کا راستہ صاف ہو گیا ہے ۔ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اتحادی مورچہ پر گھمسان لڑائی ہو رہی ہے ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے دریا دانہ کا ایک بہت بڑا پل اڑا دیا ہے جس سے جرمن فوجیں دکھنی سربیا ہی میں رک گئی ہیں ۔

امریکہ کے سمندری افسر لندن جائینگے

واشنگٹن ۔ ۱۷ اپریل ۔ امریکہ کے سمندری وزیر کونل ناکس نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کا سمندری بیڑہ ایک افسر اور ۳۵ جہازوں کو لندن بھیجنے والا ہے جہاں وہ امریکن سفارت خانہ کی حفاظت کریں گے ۔ پچھلی لڑائی میں بھی امریکہ کے جہازیوں نے لندنی سفارت خانہ کی حفاظت کی تھی ۔

اٹلی کے جہازوں کا قافلہ ڈبو دیا

لندن ۔ ۱۶ اپریل ۔ برطانیہ کے سمندری جہازوں نے دشمن کا ایک سالم قافلہ ڈبو دیا جس میں سامان لے جانے والے پانچ جہاز شامل تھے ۔ اور جن کی حفاظت تین مار و جہاز کر رہے تھے ۔ یہ قافلہ سسلی سے ترپولی جا رہا تھا ۔

اس کا اعلان کرتے ہوئے سمندری محکمہ نے بتلایا ہے کہ ان میں سے دو جہاز ۵ ۔ ۵ ہزار ٹن کے تھے جن میں موٹر لدے ہوئے تھے ۔ ان کو ڈبو دیا گیا ایک جہاز چار ہزار ٹن کا تھا اس میں گولہ بارود بھرا ہوا تھا ۔ آگ لگتے ہی بارود بھک سے اڑ گئی ۔ دو جہاز تین تین ہزار ٹن کے تھے وہ بھی برباد ہو گئے تین اطالوی مارو جہاز ان کی حفاظت کر رہے تھے وہ بھی ڈبو دئے گئے

ایک برطانی جہاز بھی جس کا نام "موہک" تھا ڈوب گیا ۔ جہاز کے زیادہ تر آدمی بچا لئے گئے ۔ ان میں کمانڈنگ افسر بھی شامل ہے ۔

[illegible] کہ ہر شخص کو علیحدہ علیحدہ اطلاع دینا ممکن نہیں ہے ۔

ایل ۔ بی ۔ ہنکاکس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

ہوائی حملہ سے تحفظ کیلئے سوک گارڈ کی بھرتی

کلکٹر صاحب نے سوک گارڈ کے ہوائی حملہ کو روکنے والے دستے میں باشندگان بھرتی کے واسطے شہر سے اپیل کی ہے ۔

عموماً اس دستے کے لوگوں کو اپنے جائے رہائش کے قریب ہی کام کرنا پڑیگا ۔ اور ان کو ڈرل یا اسی طرح تربیت میں حصہ نہ لینا پڑیگا ۔ سوک گارڈ کے ٹیکنیکل ڈویژن کے واسطے بھی شہر کے عورتوں اور مردوں سے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں جس کے پاس موٹریں اور موٹر سائیکلیں ہیں اور ان کو چلانا جانتے ہیں ۔ یا جن کے پاس سائیکلیں ہیں اور سائیکل چلانا جانتے ہیں اور اس کام میں امداد دینے کے لئے تیار ہیں ۔ تاکہ ہوائی حملہ سے حفاظت کی اسکیم کے سلسلہ میں ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں گفت و شنید کا سلسلہ قائم کیا جا سکے ۔

سوک گارڈ کے ٹیکنیکل ڈویژن کے ان ممبران کو کسی طرح کی ٹریننگ یا تربیت نہیں حاصل کرنا پڑے گی صرف وقتاً فوقتاً عملی پریکٹس کرنا پڑے گی ۔

ہوائی حملہ سے تحفظ کے لئے وارڈن ۔ موٹر ڈرائیور موٹر سائیکل چلانے اور سائیکل چلانے والے اشخاص کی سخت ضرورت ہے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ پبلک کے مفاد چاہنے والے شہری اس کام میں فوراً امداد دینگے درخواست کے فارم (۱) کانپور وار کمیٹی میڈیکل ایسو سی ایشن ہال پریڈ کانپور اور (۲) آفس سپرنٹنڈنٹ کلکٹری کچہری سے روزانہ بجز اتوار کے دن کے ۱۱ بجے صبح سے ۶ بجے شام تک حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔ جن لوگوں کی عمر ۱۸ سال یا اس سے زیادہ ہے وہ دو ڈویژن میں بھرتی کئے جا سکتے ہیں ۔ جو لوگ درخواستیں دیں گے ان کا انتخاب ۲۶ اپریل ۱۹۴۱ء کو ۷½ بجے صبح کلکٹر صاحب کے بنگلہ میں ہوگا اور یہ درخواست کی جاتی ہے کہ جو اشخاص اپنی درخواستیں بھیجیں وہ انتخابات کے لئے اس وقت وہاں موجود ہوں

جاپان کے وزیر اعظم کی تقریر

ٹوکیو ۱۳ اپریل۔ جاپان کے بڑے وزیر پرنس کنوئے نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر متسوکا کے اپنے بدیش کے دورہ سے واپس آنے کے بعد جاپان کی غیر ملکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جاپان کی پالیسی ٹنگڈم کے پیکٹ کے گرد گھومتی ہے۔ آپ نے تسلیم کیا کہ امریکہ جاپان پر اقتصادی دباؤ ڈالے گا کہ وہ محوری طاقتوں سے الگ رہے اور چین کی لڑائی ختم کردے۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جاپان اور امریکہ کے تعلقات خراب نہیں ہورہے ہیں۔ چند اہم معاملوں کا فیصلہ کرنے کے لئے جاپان اور روس میں بات چل رہی ہے کوشش ہے کہ ٹنگڈم کے پیکٹ کے نتیجہ کے طور پر امریکہ کو لڑائی سے باہر رکھا جائے۔

مشتاقان بیان مفتی سعید احمد صاحب حنفی

حضرات۔ مولانا مفتی سعید احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ تکمیل العلوم کانپور کو حسب دستور سابق امسال بھی لاہور وغیرہ بلاد پنجاب سے جلسہائے دستار بندی وغیرہ میں بغرض وعظ مدعو کیا گیا ہے۔ اس لئے مفتی صاحب موصوف ۷ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ سے آخر ماہ تک سفر میں رہیں گے جو حضرات خاص مفتی صاحب موصوف ہی سے بیان کرانا چاہتے ہیں وہ اختر سے استفسار کرکے زمانہ سفر سے قبل یا بعد کی تاریخ معین کرالیں موصوف کے زمانہ سفر میں استفتوں کے جوابات دیگر علماء مدرسہ تحریر فرمائیں گے اور جو موصوف ہی کے جوابات کے خواہشمند ہوں گے ان کے استفتوں کے جوابات بعد واپسی سفر مفتی صاحب موصوف تحریر فرمائیں گے۔

المعلن
محمد لئیق احمد نائب مہتمم مدرسہ تکمیل العلوم لاہاطہ
کمال خاں کانپور

مسلم لیگ واحد نمائندہ جماعت

پٹنہ ۱۳ اپریل۔ دوسری بہار مومن کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے جو پٹنہ میں ہوئی، مسٹر محی الدین بیرسٹر ایٹ لاء نے کہا کہ مسلم لیگ بالائی طبقہ کے مسلمانوں کی جماعت ہے اور یہ دعویٰ غلط ہے کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمانوں میں آدھے سے زیادہ مومن ہیں جو لیگ کے اس دعوی کی تائید کرنے میں پاکستان کی سکیم کے متعلق آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کی یہ اسکیم بالکل ناقابل عمل ہے اور اس سے مسلمانوں کو بہت نقصان پہونچے گا۔

حکومت یوپی کا حکم

الہ آباد ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت

آسٹریلیا کی رائے

سڈنی ۱۴ اپریل۔ روس اور جاپان کے درمیان معاہدہ کا فوری اثر ہوگیا اس کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ بلقان میں لڑائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ یہ ہے وہ رائے جو مسٹر ہگ سمندری وزیر نے دوران انٹرویو ظاہر کی۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ معاہدہ جرمنی کی اس مہم کا حصہ ہے۔ جو اس نے وسط مشرق سے برطانیہ کی توجہ ہٹانے کے لئے شروع کی ہوئی ہے۔ مسلسل معاہدہ کا ایک سرا آسٹریلیا کے قریب پہونچ گیا ہے

روس اور جاپان کے معاہدہ کی منظوری

لندن ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر متسوکا کے واپس پہونچنے سے پہلے ہی روس اور جاپان کے معاہدہ کی منظوری دیدی جائیگی سمجھوتہ میں چین کو روس کی امداد کا ذکر نہیں ہے۔

لندن ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ طبرق میں جوابی حملہ کرکے برطانیوں نے دو تین سو جرمنوں کو پکڑ لیا ہے۔ طبرق پر ہوائی حملہ میں بارہ جرمن جہاز گرالئے گئے ہو

یوپی نے اس مسئلہ پر اپنا فیصلہ صادر کردیا ہے کہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یوپی اسمبلی جو اس وقت جیل میں ہیں بطور سپیکر سرکاری فائلوں کا ملاحظہ کرسکتے ہیں یا نہیں اس حکم کی جو نوعیت تو معلوم نہیں ہوسکی لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ٹنڈن جی کو وہ فائلیں تو ان کے طلب کرنے پر ان سے نہیں بھیجی جائیں گی۔ جو انکی گرفتاری سے پہلے ان کے پاس تھیں لیکن نئے فائل آپ کو نہیں بھیجے جائیں گے۔

نئی کروٹ کیبنٹ

زگرب ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ کروشیا میں نئی آزاد حکومت قائم کردی گئی ہے۔ اس کیبنٹ میں جرنیل کوٹرنک کمانڈر انچیف۔ موسیو ٹوڈاک وزیر اعظم اور موسیو عظمت مفتی لیڈر کروٹ مسلم شامل ہیں

لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر

واشنگٹن۔ ۱۶ اپریل۔ امریکہ میں برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس نے کل رات لڑائی پر

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیر پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی شدہ ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۸ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی مقام ہمیر پور ضلع ہمیر پور

لالہ بھولا ناتھ بنام لشمبر ناتھ

بنام لشمبر ناتھ ولد پنڈت رام ناتھ قوم برہمن ساکن ہمیر پور محلہ مغل پور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۳۰۰ روپے کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام ہمیر پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے تزاروقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔
اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم رادھا موہن حاکم منصرم
عدالت منصفی ہمیر پور
مہر عدالت

روس کی طرف سے اظہار ناپسندیدگی

ماسکو ۱۳ اپریل۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس کے ڈپٹی وزیر خارجہ موسیو وشنسکی نے روس میں مقیم ہنگری کے وزیر ہنگری کو مطلع کیا ہے کہ ہنگری نے یوگوسلاویہ سے دوستی کا معاہدہ کرنے کے چار ماہ بعد اس پر جو حملہ کیا ہے اور جنگ کا جو اعلان کیا ہے روسی حکومت اسے ناپسند کرتی ہے۔

محوری طاقتوں کے گرفتار شدہ جہاز

نیویارک ۱۳ اپریل۔ یہاں کے ایک مشہور بنکر مسٹر فریڈرک سٹال فورتھ بذریعہ ہوائی جہاز برلن گئے ہیں۔ انکے پاس پاسپورٹ جرمنی کا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر ضرورت ہوئی تو وہ جرمنی بھی جائیں گے۔ انکے اس سفر کے متعلق دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ وہ محوری طاقتوں کے ان جہازوں کو خریدنے کے متعلق بھی بات چیت کریں گے جو امریکہ نے پکڑے ہیں۔

ایک تقریر کی۔
انھوں نے کہا کہ بلقان اور افریقہ دنیا کے نقشہ پر دو کالے دھبے ہیں جرمنوں نے یوگوسلاویہ پر ایسے وقت یہ چڑھائی کردی جب وہ لام بندی بھی نہ کرنے پایا تھا۔ یوگوسلاویہ انگریزی فوجی افسروں سے مشورہ کرنے سے انکار کرتا رہا۔ نئی حکومت کو نئی پالیسی پر عمل کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ برطانیہ کو شمالی افریقہ سے بہت سی فوج ہٹانا پڑی کیونکہ اپنے بہادر ساتھیوں کی مدد کرنا اس نے فرض سمجھا۔ لیبیا کی لڑائی نئے مورچوں پر لڑی جائے گی۔ انگریزی فوجوں کا جو نقصان اب تک ہوا اس سے دشمن کا کہیں زیادہ نقصان ہوا ہے پچھلے چند مہینوں میں برطانیہ کی ہوائی طاقت بہت بڑھ گئی ہے۔ برطانیہ کی سمندری طاقت ہی پہلے جیسی ہے اور وہ لڑائی میں بھاری حصہ لیگی۔

عراق کی نئی کیبنٹ بن گئی

لندن ۱۵ اپریل۔ سید راشد علی جیلانی نے عراق میں نئی کیبنٹ بنائی ہے۔ سید راشد علی وزیر اعظم اور وزیر داخلہ مقرر ہوئے ہیں۔

حبش کی فتح

لندن ۱۵ اپریل حبش کے شہنشاہ ہیل سلاسی ادیس ابابا سے سو میل کے فاصلہ پر حبش کے جاگیرداروں اور سرداروں کی اطاعت منظور کررہے ہیں۔ اب تک ہزاروں اطاعت قبول کرچکے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جالی پر توحق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں بھری

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۷

ادبیات

انتخاب مشاعرہ نعتیہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا نعتیہ مشاعرہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء بروز پنجشنبہ بوقت ۸ بجے صبح باہتمام جناب شاکر صاحب ناطقی' زیر صدارت جناب مولانا عبدالستار صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ ضیاء العلوم کانپور منعقد ہوا' مشاعرہ میں جو غزلیں پڑھی گئیں وہ عقیدت و اثرات سے لبریز تھیں' غزلوں کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

جناب ماہر الانصاری شاکری

زباں پر ہے جب سے ثنائے محمدؐ — ہوئی دل میں پیدا ضیائے محمدؐ
گئے عرش پر جب تو بولے ملائک — مبارک ہو تشریف لائے محمدؐ
ہوا جب سے شیدا محمدؐ کا ماہر — نہیں کوئی بھایا سوائے محمدؐ

جناب احسن مدرسۂ ضیاء العلوم

سُنے جب سے لطف و عطائے محمدؐ — دو عالم ہوئے ہیں گدائے محمدؐ
مری آرزو میں فدائے محمدؐ — مرا مدعا ہے رضائے محمدؐ
نہیں مانگتا کچھ گدائے محمدؐ — سوائے محمدؐ سوائے محمدؐ

جناب اختر شاکری اڈیٹر راعی گزٹ

جو دل میں ہے میرے ضیائے محمدؐ — تو آنکھوں میں بھی ہے ادائے محمدؐ
مدینہ کا نقشہ ہے آنکھوں میں میرے — مرا خانۂ دل ہے جائے محمدؐ
میں آنکھوں سے اپنے لگاؤنگا اختر — ملے گر کہیں خاک پائے محمدؐ

جناب حافظ کانپوری

یہ ہے مختصر سی ثنائے محمدؐ — کہ ہے عرش بھی زیر پائے محمدؐ
فراموش بیٹھے کیا دو جہاں کو — تصور میں میرے جو آئے محمدؐ
محمدؐ کی طاعت ہے طاعت خدا کی — خدا کی رضا ہے رضائے محمدؐ

جناب الطاف کانپوری تلمیذ جناب عزیز ناطقی

کہیں کیوں نہ اُس کو فدائے محمدؐ — زباں پر ہو جسکی ثنائے محمدؐ
طفیل محمدؐ ہے ساری خدائی — بنے دونوں عالم برائے محمدؐ
کجا قصرِ جنت کجا کوئے طیبہ — ہے رضواں سے بہتر گدائے محمدؐ

جناب عاصی شاکری

کروں کیا میں عاصی ثنائے محمدؐ — خدا خود ہے مدحت سرائے محمدؐ
یہ تارِ نفس ہے ربابِ محبت — کہ آتی ہے اس سے صدائے محمدؐ
بہت جلد پہونچا وہ منزل یہ عاصی — جسے مل گیا نقشِ پائے محمدؐ

جناب خالد شاکری کانپوری

ہوا جب سے دل آشنائے محمدؐ — ہے نظروں میں ہر دم ضیائے محمدؐ
محمدؐ سے ہے دونوں عالم کی زینت — بنائے جہاں ہے بنائے محمدؐ
نہیں راہ کے پیچ و خم سے مجھے ڈر — ہے رہبر مرا نقشِ پائے محمدؐ

جناب ماسٹر عبدالصمد بزمی بلند شہری از کانپور

ہوا دل مرا مبتلائے محمدؐ — مرے جسم و جاں میں سمائے محمدؐ
مرا سر ہے اور نقشِ پائے محمدؐ — مری زندگی ہے برائے محمدؐ
مری ہر تمنا فدائے محمدؐ

نبیؐ نے جو مکہ سے فرمائی ہجرت — مدینہ سے انصار کی آئی دعوت
ہر اک منتظر تھا بہ چشمِ محبت — تھے نغمہ سرا سب بجوشِ مسرت
وہ آئے محمدؐ وہ آئے محمدؐ

لبوں پر ہر اک کے یہ کلمہ تھا جاری — چلی آرہی ہے نسیم بہاری
کریں کس زباں سے ادا شکر باری — وہ آئی سواری وہ آئی سواری
مدینہ میں تشریف لائے محمدؐ

جناب عزیز ناطقی کانپوری

سنو غور سے ماجرائے محمدؐ — خدا کی صدا ہے صدائے محمدؐ
مرا دل ہے خلوت سرائے محمدؐ — وہ آئے محمدؐ وہ آئے محمدؐ
اُسی سمت ہو پر توِ حق نمایاں' — جدھر دیکھ لے مبتلائے محمدؐ
سرِ شوق سجدے سے کیسے اُٹھاؤں — تصور میں ہے نقشِ پائے محمدؐ

جناب وفا شاہجہانپوری

ادب اے دل مبتلائے محمدؐ — کہ آنکھوں میں تشریف لائے محمدؐ
وہ دن بھی دکھائے ولائے محمدؐ — جبینِ محبت ہو پائے محمدؐ
لئے دل میں جاتا ہوں سوئے مدینہ — متاعِ غمِ بے بہائے محمدؐ
خدا کو نہ ڈھونڈھو خدا خود ملے گا — ذرا پہلے ہو آشنائے محمدؐ

شاکر ناطقی میر مشاعرہ

زباں پر نہ کیوں ہو ثنائے محمدؐ — کہ دل میں ہے میرے ولائے محمدؐ
ہوئی ظلمت کفر دنیا سے زائل — جہاں میں جو پھیلی ضیائے محمدؐ
محبت کے دعوے زبانی نہیں ہیں — دل و جاں ہیں دونوں فدائے محمدؐ
مجھے آج بھی غم کی تاریکیو نہیں — نظر آرہی ہے ضیائے محمدؐ
یہی ہے مجاز اور یہی ہے حقیقت — کہ دل ہے مرا آشنائے محمدؐ

جناب سحا شاہجہانپوری

وہ معراج وہ ارتقائے محمدؐ — وہ ہفت آسماں زیر پائے محمدؐ
بہت خوش ہے مدحت سرائے محمدؐ — کہ خلد بریں ہے عطائے محمدؐ
جسے ہو تمنائے دیدار یزداں — وہ دیکھے رخِ باصفائے محمدؐ
ہمیں کیا ستائے گا خورشید محشر — کہ ہم ہونگے زیر لوائے محمدؐ
ہوا کفر معدوم روئے زمیں سے
شریعت کو لے کر جو آئے محمدؐ

دنیائے اسلام

عراق کی خبریں اور واقعات

"ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے :-

ترکی بلغاریہ کی طرف خصوصیت کے ساتھ متوجہ نہیں ہے۔ اور بلغاریہ کا سفیر مقیم انقرہ ترکی حکومت کو یقین دلارہا ہے کہ اسکا ملک جنگ میں حصہ نہیں لیگا اور یوگوسلاویہ کے سفیر نے حکومت ترکی کو مطلع کیا ہے کہ بلغاری یوگوسلاویہ کے خلاف جرمنی کے ساتھ اشتراک عمل کر رہے ہیں۔

عراق کے تازہ واقعات کو جن سے شروع میں تشویش پیدا ہوگئی تھی' اب اطمینان کے ساتھ دیکھا جارہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نئی عراقی حکومت نے ترکی کو اطمینان دلایا ہے کہ یہ سیاسی تغیر داخلی سیاسی وجوہ کے ماتحت عمل میں آیا ہے اور یہ نئی حکومت جرمنوں کی ذرا بھی حامی نہیں۔ بلکہ اس کی دلی خواہش ہے کہ وہ برطانیہ اور ترکی کے ساتھ دوستانہ رویہ قائم رکھے۔

مغربی تھریس پر جرمنوں کا قبضہ ہو جانے پر بہت سے غیر فوجی یونانی باشندوں نے ترکی علاقہ میں پناہ لی ہے۔

دو ہفتہ کے وقفہ کے بعد جمعرات کو "ایوان نائبین" کی نشست پھر شروع ہوئی۔ اور بہت سے قانونی مسودوں کی پہلی خواندگی ہوئی۔ ان قانونی مسودوں میں سے ایک قانونی مسودہ اس امر کے متعلق تھا کہ کوئی عراقی بغیر حکومت عراق سے اجازت لئے ہوئے اپنے کسی تیل کی کمپنی کے حصوں کو فروخت نہیں کرسکتا۔ ایک دوسرے مسودہ قانونی میں ملک کے شادی اور طلاق کے قوانین میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس مجوزہ جدید قانون کے ماتحت مسلمانوں کی شادیوں کی رجسٹری محض شرعی عدالتوں میں ہوجانا کافی نہیں ہوگا۔ (جیسا کہ پہلے قاعدہ تھا) بلکہ حکومت کے ناظر رجسٹری کے یہاں بھی (عام قانونی اقرارناموں کی طرح) اس کی رجسٹری کرانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تک تو ضعِ عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۶ر اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۷

پاکستان کے متعلق وزیرہند کا اظہار خیال

(لندن ۲۲ر اپریل) بلقانی قوموں کا تباہ کن تجربہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہندوستان کے ضروری اتحاد کو تباہ کرنا بہت بڑا خطرہ ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو رائٹ آنریبل ایل۔ ایس امیری وزیرہند نے اس اعلان میں جس کے لئے ہندوستان کے صوبوں کے گورنروں کو لیجسلیچر کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ایک سال کی اور توسیع کرنے کا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے فرمائے۔ مسٹر امیری نے ہندوستان کی آئینی ترقی کے متعلق برطانی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آئینی اصلاحات کا سارا میدان قطرنانی کے لئے کھلا ہوا ہے۔ بشرطیکہ آئین کی اس نوعیت پر سمجھوتہ ہو جائے جس کے ماتحت ہندوستانی کام کرنے کو تیار ہوں۔ مسٹر امیری نے کہا کہ ہماری جمہوریت کی جو نوعیت ہے۔ اگر وہی سمجھوتہ کے راستہ میں رکاوٹ ہے تو ہندوستان کی ضروریات اس آئین سے بہتر طور پر پوری ہوسکتی ہیں جس میں امریکن ایگزیکیٹو کی طرح ایگزیکیٹو لیجسلیچر سے آزاد رہکر زیادہ براہ راست طریقہ پر دفاتی یونٹوں سے اختیار حاصل کرے اور اس جنگ میں ہندوستان کی حکومت کی نوعیت کو بدلنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن ہندوستانی لیڈروں کو ابتدائی بات چیت کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ مسٹر امیری نے آگے چل کر کہا کہ موجودہ ایکٹ کا نعم البدل کوئی ایسا آئین نہیں ہوسکتا۔ جس سے بہ حیثیت مجموعی ہندوستان پر زیادہ اثر و رسوخ اور کنٹرول حاصل ہوں۔ اگست کی پیشکش کا حوالہ دیتے ہوئے وزیرہند نے کہا کہ اس کی لازمی پالیسی یہ ہے کہ ہندوستان کا نیا آئین برطانی حکومت نہیں بلکہ خود ہندوستانی تیار کریں یہ دوررس اور انقلابی اعلان تھا۔ درجہ نو آبادیات کی حیثیت سے ہندوستان کا درجہ پہلے ہی مان لیا گیا تھا۔ مگر اس کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ دو شرطیں تھیں۔ اول ان ذمہ داریوں کا پورا ہونا جو برطانیہ عظمیٰ کے ہندوستان کے ساتھ عرصہ دراز کے تعلق سے پیدا ہوتی ہیں دوسرے ہندوستان کا آئندہ آئین لازمی طور پر ہندوستانی ہو جسکی ہندوستانی تصور ہندوستانی حالات اور ہندوستانی ضروریات کے مطابق تشکیل ہو مسٹر امیری نے آگے چل کر کہا کہ مسٹر جناح مطالبہ کررہے ہیں کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور شمال مشرقی خطوں کو باقی ہندوستان سے بالکل علیحدہ کر دیا جائے اور مکمل آزاد ریاستیں قائم کی جائیں۔ جو اپنے ڈیفنس، خارجی پالیسی اور مالیات پر کنٹرول کریں۔ اس مطالبہ کی بڑھتی ہوئی طاقت نہایت اہم علامت ہے۔ اس اسکیم کو برسرکار لانے میں جو بے شمار عملی مشکلات ہیں ان پر میں یہاں بحث نہیں کرتا۔ ہندوستان کی آئینی ترقی اور سیاسی درجہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر امیری نے کہا کہ ایک شرط ہے اور وہ یہ کہ نیا آئین ہندوستان کی قومی زندگی کے بڑے بڑے عناصر کے باہمی سمجھوتہ کا نتیجہ ہونا چاہئے۔ کامیابی کے لئے یہی ضروری شرط ہے ہندوستانی جس قسم کا آئین چاہتے ہیں اگر اس پر وہ متفق نہیں ہوسکتے تو وہ حقیقی عمل میں کیونکر اتفاق سے کام کریں گے۔

جنوبی یونان میں نئے مورچے

(لندن ۲۴ر اپریل) یونان کی کتنی فوجوں نے اپار اور میسیڈونیا کے علاقہ میں ہتھیار ڈالے ہیں۔ ابھی تک اس کے بارے میں صحیح اعداد و شمار تو نہیں مل سکے ہیں لیکن فرانس کی سرکاری ایجنسی کے فوجی مبصر کا اندازہ ہے کہ ایک لاکھ یونانی سپاہ نے ہتھیار ڈالدیئے ہیں جن میں وہ فوجی دستے بھی شامل ہیں جو دسمبر سے البانیہ کے مورچہ پر لڑ رہے تھے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ یونان کی فوج کے بڑے حصہ نے ہتھیار ڈال دئے ہیں اور برطانی فوجوں کی امداد کرنے کے لئے بہت تھوڑی فوج رہ گئی ہے یونانی فوجوں کے ہتھیار ڈالنے سے اب وہ علاقہ جرمن فوجوں کے لئے کھل جائیگا جو پنڈس پہاڑ اور خلیج پٹروس اور الونین سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ کل رات اتھنز ریڈیو نے اعلان کیا ہے جس میں بتلایا ہے کہ یونانی فوجوں کو ایک بڑے علاقہ میں کیوں پیچھے ہٹنا پڑا۔ اعلان میں لکھا ہے کہ یوگوسلاوی مورچہ کے غیر متوقع طور پر ٹوٹنے سے موناسٹر کی گھاٹی کو توڑکر جرمن فوجوں کے تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے سے اور ہماری فوج کے پچھلے حصہ کے خطرہ میں پڑنے سے ہمیں بڑی تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹنا پڑا۔

اب انگریزی فوجوں نے جنوبی یونان میں مورچے بنائے ہیں اور اس مورچہ کے بائیں بازو پر یونان کی فوج ہے۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن حملہ کی زبردست تیاریاں کررہے ہیں اور وہ کسی وقت بھی برطانیہ کے مورچہ پر حملہ کردیں گے۔

یونان کے بادشاہ جارج اور ان کی حکومت کریٹ پہونچ گئے ہیں۔

قاہرہ سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونان میں برطانی فوجیں نئے مورچہ بنا رہی ہیں۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ نئی اتحادی لائن ابھی تک نہیں ٹوٹ سکی ہے۔ تھرماپول کے درہ پر فوجوں کے درمیان گھمسان لڑائی ہورہی ہے۔

یونان کے وزیر اعظم نے قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہیں۔ ہم فتحیاب ثابت ہوں گے۔

ترک افسر کا بیان

(استنبول ۲۴ر اپریل) درہ دانیال کے پاس دو یونانی ٹاپوؤں لیموس اور سموتھس پر جرمنوں کا قبضہ ہو جانے کے بارے میں کوئی اطلاع الفوہ جو

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۹ر اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن مسٹر نرائن پرشاد اروڑا اور راجندر متصدی کو ستیہ گرہ کرنے اور گرفتار ہونے پر مبارکباد دی گئی اور گورنمنٹ کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔

اس کے بعد پنڈت شیو نرائن مصرا نے چیرمین صاحب کی توجہ پانی کی قلت کی شکایت کی طرف دلائی اور کہا کہ بہتر ہو کہ پانی ۲۴ گھنٹہ برابر جاری رہے بابو دوارکا پرشاد چیرمین واٹر ورکس نے کہا کہ مصرا صاحب کی کوئی تجویز بھی قابل عمل نہیں ہے آپ نے عوام سے یہ اپیل کی کہ وہ پانی کو برباد نہ کریں۔ بابو گورپرشاد کھمپور نے کہا کہ بورڈ کے حکام اپنی مشکلات پبلک کے سامنے رکھیں۔ کیونکہ پبلک انکی مجبوریوں سے واقف نہیں ہے۔ ایگزیکیٹو آفیسر صاحب نے اس سلسلہ میں عملی مشکلات کو بیان کیا اور یہ کہا کہ دو ماہ کے اندر واٹر ورکس کی نئی اسکیم مکمل ہو جائیگی۔ اور تمام شہر میں ۲۴ گھنٹہ پانی مل سکے گا۔

اڈریس ۱۹ ممبران میونسپل بورڈ نے مسٹر ایس سی چٹرجی سابق ممبر بورڈ کو ایک اڈریس دینے کی تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

گرلس اسکول سیرہ موولیٹ ایسوسی ایشن نے چیرمین ایجوکیشن کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ اس حلقہ میں لڑکیوں کا ایک اسکول قایم کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۳۰ر اپریل کو کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ہوگا جسمیں کمشنر صاحب کا وہ خط پیش ہوگا جسمیں ڈسٹرکٹ بورڈ کی عمارت پر کانگریس جھنڈے لگانے پر کوئی روپیہ خرچ کرنے کی آیندہ ممانعت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کمشنر صاحب کا ایک دوسرا خط پیش ہوگا جسمیں چیرمین کی عارضی عدم موجودگی میں وائس چیرمین کے اختیارات کی توضیح کی گئی ہے اور کانپور تحصیل کمیٹی کے چیرمین کا انتخاب بھی ہوگا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۰ر اپریل کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہوار جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی۔ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں گوٹیا اسکیم کے ٹی بلاک میں ایک پارک بنانے کے واسطے ۵۶۸ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا اور یو پی میں میونسپل ملازمان کے رکھنے اور ریٹائر کرنے کے لئے گورنمنٹ کے بنائے ہوئے قواعد کی بنا پر امپرومنٹ ٹرسٹ کے ملازمان کے لئے قواعد بنانا ٹرسٹ نے منظور کیا ہے اور ریوائزڈ تار والا احاطہ اسکیم گورنمنٹ کے پاس بھیجنے کے لئے منظور ہوئی ہے اور ۳۲ر ۵۷ روپیہ کی قیمت کے پلاٹ کے فروخت کی منظور ہوئی۔

دھوئیں کے انسپکٹر مسٹر ایس۔ بی۔ ماتھر انجنیر دھوئیں کے رکنے اور اسکی برائی دور کرنے کے لئے کانپور کے اسموک نوسینس انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ لہذا اگر شہر میں کوئی شکایت دھوئیں کی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیجئے۔

مسٹر ایس۔ بی۔ ماتھر انجنیر انسپکٹر آف اسموک نوسینس فیکٹری بوائلرس آفس کانپور

کلچر فیلوشپ سری رام کرشن آشرم کی نگرانی میں لالہ رام رتن گپتا کی صدارت میں ایک کلچر فیلوشپ کمیٹی بنائی گئی ہے جس کا مقصد تمام مذاہب میں برادرانہ تعلقات دیگانگت پیدا کرنا اور امن و رواداری کی اسپرٹ پھیلانا ہے۔ یہ کمیٹی مذہبی لکچروں اور دار المطالعوں اور اخبارات کی اشاعت کا بھی کام کریگی۔ اس سوسائٹی کا پہلا جلسہ ۲۶ و ۲۷ر اپریل کو دوبالہ میں ۵ بجے شام کو سوامی رگھو نندجی صدر رام کرشن مٹھ الہ آباد کی صدارت میں ہوگا۔

جسمیں مندرجہ ذیل حضرات مختلف مذاہب پر تقریر فرمائیں گے۔

پنڈت گوپال شاستری بنارسی	ہندو مذہب
مولانا عدیل فتر پرنسپل مدینۃ الواعظین لکھنؤ	اسلام
پادری بالاسندررام الہ آباد	عیسائیت
پروفیسر تیجارام خالصہ کالج امرتسر	سکھ مذہب
سری آستنگ پرشاد جین دہلی	جین مذہب
مسٹر جی۔ این۔ گوکھلے بنارس	تھیاسوفی
پروفیسر اے۔ سی۔ بنرجی الہ آباد یونیورسٹی	برہمو مذہب
ریورنڈ آنند کوسلیا ناسارناتھ بنارس	بدھ مذہب

پاکستان کی مخالفت شہر کے ۱۸ سربرآوردہ ہندوؤں میں جسمیں سر جوالا پرشاد سریواستوا۔ لالہ پدم پت سنگھانیا رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ۔ لالہ جگنا تھ بسٹر ہیرالال کھنا منشی دیانرائن نگم اور مسٹر ہری شنکر ودیارتھی بھی شامل ہیں۔ ہندوؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ۲۷ر اپریل اتوار کے دن پاکستان کی مخالفت کا دن منائیں اور اسی دن ایک جلوس نکالا جائے گا جسمیں ہندو سکھ۔ عیسائی اور اچھوت شامل ہونگے اور شام کو شردھانند پارک میں پاکستان کے خلاف جلسہ ہوگا۔

ہم بھی پاکستان کے خلاف ہیں اور کانگریس بھی پاکستان کے شدید ترین مخالف ہے مگر اس قسم کے جلوس کا نکالنا کہاں تک قرین مصلحت ہے اس میں ہمکو شبہہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ کانگریس نے باوجود اختلاف رکھنے کے اس سلسلہ میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا ہمکو تعجب ہے کہ اس پروپگنڈے میں مسٹر ہری شنکر ودیارتھی ایڈیٹر روزنامہ پرتاپ کس حیثیت سے شریک ہورہے ہیں؟

آل انڈیا مشاعرہ ۲۷ و ۲۸ر اپریل اتوار اور سوموار ۹ بجے رات کو پلازا ہال مال روڈ کانپور میں جو آل انڈیا مشاعرہ ریڈکراس فنڈ کی امداد میں ہورہا ہے اسمیں ہندوستان کے مندرجہ ذیل نامور شعراء اور اساتذہ شریک ہورہے ہیں:۔

مولانا حسرت موہانی۔ جناب جگر مرادآبادی جناب آرزو لکھنوی۔ جناب جوش ملیح آبادی جناب حفیظ جالندھری۔ جناب سیماب اکبرآبادی۔ جناب ناطق لکھنوی جناب نوح ناروی جناب ساحر دہلوی۔ جناب دل شاہجہانپوری۔ جناب روش صدیقی۔ جناب قمر بدایونی۔ جناب احسان دانش جناب بہزاد لکھنوی جناب اختر شیرانی۔ جناب ضامن الہ آبادی۔ جناب افسر میرٹھی جناب رضا لکھنوی۔ جناب آسی لکھنوی جناب سراج لکھنوی۔ جناب قدیر لکھنوی۔ جناب ہادی مچھلی شہری جناب قدسی جائسی۔ جناب امین سلونوی۔ جناب شوکت تھانوی۔ جناب گہر لکھنوی جناب مدہوش اکبرآبادی۔ جناب فطرت واسطی جناب سوز شاہجہانپوری۔ جناب سالک لکھنوی۔ جناب بیخود اٹاوی۔ جناب سروش لکھنوی جناب بدر غازی پوری۔ جناب اعجاز اکبرآبادی جناب منور لکھنوی۔ جناب طالب شمس آبادی جناب گلشن الہ آبادی۔ جناب عالی صفی پوری۔ جناب رمز صفی پوری۔ جناب یکتا امروہوی جناب قمر صفی پوری۔ جناب اقبال صفی پوری۔ جناب خمار بارہ بنکوی۔

مندرجہ بالا شعراء کرام کے علاوہ مقامی شعراء بھی شریک ہوکر اپنا کلام پڑھیں گے۔

امید ہے کہ اس بہترین ادبی اجتماع سے اہل شہر پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

۵۰ فیصدی ملازمتیں محفوظ موجودہ فوجی کارروائی کرنے کے معاملہ پر گورنمنٹ غور کررہی ہے کہ اس جنگ کو بڑے پیمانہ پر تمام آدمیوں کی خدمات حاصل کرلی جائیں جو اسکی امداد کرنا چاہتے ہیں۔ نوجوان آدمی جو امرجنسی کمیشن کے لئے موزوں ہیں۔ وہی سول ملازمت کے لئے بھی موزوں ہونگے اسلئے سول سروس میں ملازمت حاصل کرنے کے ناقابل ہو جانے کے خوف سے وہ لوگ ملٹری میں بھرتی نہیں ہورہے ہیں۔ اسلئے گورنمنٹ نے ایسے قواعد بنائے ہیں کہ یہ دقت دور ہو جائے اور ۵۰ فیصدی ملازمتیں ایسے لوگوں کے لئے محفوظ رکھی جائینگی جو خدمت جنگ کے بعد واپس ہونگے اور اپنے افسران کی خوشنودی کا پروانہ حاصل کرینگے

سلور جبلی ۲۰ر اپریل کو یو پی چیمبر آف کامرس کا سلور جبلی (قایم ہوئے ۲۵ سال ہوگئے) کا جلسہ سر جوالا پرشاد سریواستوا کی صدارت میں کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ہوا۔

امپلائرس ایسوسی ایشن امپلائرس ایسوسی ایشن آف نادرن انڈیا کانپور کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے ہیں۔

لالہ پدم پت سنگھانیہ ایم۔ ایل۔ اے (پریسیڈنٹ)
مسٹر ٹینشکر (وائس پریسیڈنٹ)
مسٹر ہری خنکر باگلا اور مسٹر ایچ۔ جی مصرا ایگزیکیٹو کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

چلڈرن ایسوسی ایشن مسٹر ایل۔ بی۔ مکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۲۳ر اپریل کو چلڈرن ہال سول لائن کا معائنہ کیا اور ایسوسی ایشن کے کام کی تعریف کی

۲۵ ہزار روپیہ کی امداد مصرا ہوزری فیکٹری کے مالک مسٹر ایچ جی مصرا نے لندن کے ہوائی حملوں کے نقصان اٹھانے والوں کی امداد کے لئے فنڈ میں ایک سو پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔ سب ملاکر اسوقت تک آپ نے جنگ میں جو روپیہ کی امداد دی ہے اسکی میزان ۲۵ ہزار روپیہ ہوتی ہے۔

بھینسہ گاڑی کانگریس کی طرف سے کانگریس کے اقسوٹوں کی تلقین کے لئے جو بھینسہ گاڑی نکلی تھی وہ گاڑی مع جانوروں اور آدمیوں کے گرفتار کرلی گئی ہے۔

کانگریس کمیٹیوں کا پروگرام ۲۳ر اپریل کو ۲۶ آدمی سٹی کانگریس کمیٹی کے پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔

ستیہ گرہ پنڈت لکشمی نرائن انچارج گاندھی نگر ستیہ گرہ کمیٹی اور ۱۸ دوسرے ستیہ گرہی جنگ کے خلاف نعرہ لگانے کے جرم میں گرفتار کرلئے گئے۔

۲۴ر اپریل کو ۱۲ آدمیوں نے مختلف مواضعات میں جنگ کے خلاف نعرہ لگاکر ستیہ گرہ کیا اور گرفتار کئے گئے۔

۱۹ر اپریل کو ۲۳ ستیہ گرہیوں کو مختلف میعاد اور جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔

۲۴ر اپریل کو ۴۶ ستیہ گرہیوں کو مختلف میعاد اور جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔

مسٹر پیارے لال اگروال مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی بیمار ہونے کی وجہ سے جیل سے ارسلا ہسپتال لائے گئے تھے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے انکو رہا کردیا ہے۔

استعفٰی منظور نہیں کیا گیا ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بنکوں کے مینجنگ ڈائرکٹر قاعدہ کے مطابق رورل ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن کے ایکس افیشیو ممبر ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ ایسے ممبر جو ستیہ گرہ کی وجہ سے جیل میں ہیں اور وہ یو پی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بھی ہیں انہوں نے ایسوسی ایشن کی ممبری سے استعفے گورنمنٹ کے پاس بھیجا تھا لیکن گورنمنٹ نے انکے استعفوں کو اسوقت تک منظور کرنے سے انکار کردیا جب تک کہ وہ اسمبلی سے استعفٰی نہ دیں ایسوسی ایشن کی طرف سے جلسوں کی اطلاع انکو جیل میں بھیجی جاتی ہے۔

ہوائی حملوں کی امداد کا فنڈ ہوائی

بسدِ گُل

زیرِ غور مصلحت
زیرِ غور

معاملہ زیرِ غور ہے یہ سرکاری محکمہ کا ایک پیٹنٹ فقرہ ہے جسے ہندوستان میں خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے کہتے ہیں کہ دیسی ریاستوں میں تو لوگوں کو برسوں حوالات کی حالت میں گذر جاتے ہیں اور جب نام نہاد ریاستی اسمبلی یا کونسل میں اس بارے میں کوئی سوال کیا جاتا ہے تو یہ جواب ملتا ہے کہ
معاملہ زیرِ غور ہے

مرکزی اسمبلی میں اس بار کانگریس پارٹی کی عدم موجودگی میں کانگریس نیشنلسٹ پارٹی اور مسلم لیگ پارٹی کی جانب سے بہت سے ایسے سوال کئے گئے جن کا جواب دینا حکومت کے لئے بے اطمینانی کا باعث تھا۔ چنانچہ کئی بار جواب دیا گیا
معاملہ زیرِ غور ہے

مصلحت

مصلحت بھی بڑی چیز ہے شیخ سعدی تو یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ
دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ اور سچ پوچھئے تو حکومتوں کی پالیسی بڑی حد تک یہی ہے حکومتِ ہند سے بھی جب کوئی اور جواب بن نہیں آتا تو وہ یہ کہہ دیتی ہے کہ
یہی مصلحت ہے

اکثر اسمبلی یا کونسل میں ایسے سوالات کر دیئے جاتے ہیں جو حکومت کے لئے غیر اطمینان بخش ہوتے ہیں انکے جواب میں اکثر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کا جواب قرینِ مصلحت نہیں ہے

ابھی حال کی بات ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ میں پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے یہ سوال کیا کہ ہندوستان میں جہاز سازی کا پروگرام آخر کیا ہے جس کا حوالہ ممبر مالیات نے اپنی بجٹ کی تقریر میں دیا ہے۔ مزید تو ضیح کیا ہوتی ہے کہتے جہازوں کے آرڈر دیئے گئے اور وہ کسے دیئے گئے۔ ان سب باتوں کا ایک ہی جواب تھا کہ جواب دینا مصلحت کے خلاف ہے۔

اس کے بعد پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے ایک اور سوال کر دیا کہ ملک معظم کی حکومت نے جو آرڈر دیئے ہیں وہ کتنی رقم کے ہیں اس کا بھی یہی جواب ملا کہ جواب دینا مصلحت کے خلاف ہے۔

[...] نے بڑی خوبی سے ادا کیا ہے۔
گوکل اور گرجا کی محبت کا پچ لگا کر ڈائرکٹر نے تصویر میں غیر معمولی دلکشی اور زندگی پیدا کر دی ہے گرجا کرم لعل گنے کا پچ اور عالم خیال میں شادی کے نشاط انگیز نظارے بڑی خوبی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔
پل کو اڑانے کا ٹکڑا نہایت ہی لاجواب ہے اس ٹکڑے نے نہ صرف تصویر کو انتہائی بلندی پر پہنچا دیا ہے بلکہ اس ٹکڑے کے ذریعہ ہندو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے لئے قربانی کا درس بڑی خوبی سے دیا گیا ہے۔
ٹھاکر اور مرزا کی لاش کا دریا میں برابر برابر بہنا اور دونوں کی سمادھی اور قبر کا برابر ہی برابر بننا نہایت ہی موثر ٹکڑا ہے۔
غرضکہ تصویر میں بیشمار لاجواب ٹکڑے لگائے گئے ہیں جنمیں سے ہر ٹکڑا اپنی جگہ فنی لحاظ سے ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

× خاوند اپنی بیوی کے بغیر گھر سے باہر نکلتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے"
ہمیں معلوم نہیں کہ دوسرے ممالک کی بابت کیا حال ہے مگر "اگر" بیوی سے مراد ہندوستانی بیوی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ رزمی صاحبہ کا اندازہ بالکل غلط ہے۔ شاید ×

ادبِ لطیف

تیری آس
(از جناب علی حسین جعفری بی اے آنرز)

جب حوادث کے تیز جھونکے عزم و استقلال سے ٹکرا دیتے ہیں۔
جب قوتِ عمل متواتر ناکامیوں سے مفلوج ہونے لگتی ہے۔
جب مصائب کے مہیب بادل امید کی دھندلی روشنی پر چھانے لگتے ہیں۔
جب بے انصافی کے ہاتھوں انسانیت کا خون ہونے لگتا ہے۔
جب اس تجارتی دنیا میں پاکیزہ جذبات کی توہین ہونے لگتی ہے۔
جب انسانیت حیوانیت سے زیادہ پست درجہ پر نظر آتی ہے۔
جب انسان کو انسان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے دیکھتا ہوں۔
جب دنیا اپنی رعنائیوں سمیت پھیکی نظر آتی ہے
جب اپنے غیر بن جاتے ہیں۔
جب اخلاص پر نمائش کا دھبہ نظر آتا ہے۔
جب جذباتِ خودی کو ٹھیس لگتی ہے۔
جب زندگی میں کوئی مقصد اور کیف نہیں پاتا
جب حیات وبال معلوم ہوتی ہے۔
جب انسانی تعلقات کی بنا غرض پر دیکھتا ہو
جب خود کو خود سے بے خبر پاتا ہوں۔
جب اپنے کو ایک ناپید اکنار سمندر میں محسوس کرتا ہوں
اس وقت نظریں تیری جانب اٹھ جاتی ہیں
ایک روشنی ہے جو خضرِ راہ بن جاتی ہے۔ ایک برقی لہر ہے جو میرے کرزہ جسم کو حیرت خیز طاقت بخشتی ہے۔ تو اعتماد کی ایک خاص دیوی ہے
مجھ سے بہت دور پھر بھی مجھ سے بہت قریب۔
مجھ سے پوشیدہ پھر بھی میرے سامنے بے نقاب
مجھ سے غیر پھر بھی میری اپنی دنیا۔ دنیا کی رکاوٹیں تجھے مجھ سے جدا نہیں کر سکتیں۔ مجھے مجھ سے پوشیدہ رکھ سکتے ہیں، مجھے مٹا سکتے ہیں، میری مادیت کو فنا کر سکتے ہیں...... مگر ــ میرے خیال کو بیڑی پہنا نہیں سکتے۔

تندرستی کا راز

اکثر دیکھا گیا ہے کہ دُبلے پتلے آدمی بہ نسبت موٹے تازے آدمیوں کے زیادہ مضبوط اور تندرست ہوتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے؟
دراصل بات یہ ہے کہ بعض اوقات لوگوں کو اپنے بدن کے موٹے ہونے پر یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ طاقتور اور مضبوط ہیں لیکن انکو اپنی اندرونی تندرستی کی خبر نہیں ہوتی جس پر کہ صحت کا سارا دارومدار ہے۔ اوپری طاقت سے اندرونی معدہ کی شکایتیں دور نہیں ہو سکتیں یہ صرف اندرونی صفائی سے دور ہو سکتی ہیں اگر آپ کے جسم کے اندرونی اعضاء صاف ہیں اور کوئی گندگی نہیں ہے تو آپ اصلی تندرستی مہیا کر سکتے ہیں اور اگر اندرونی صفائی نہ کی گئی تو مضبوط سے مضبوط آدمی کی بھی تندرستی اور قوت کمزور اور خراب ہو جائیگی۔ صحت کے لئے جگر معدہ اور آنتیں ان سب کو روزانہ صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بغیر اسکے انسان تندرست اور چست نہیں رہ سکتا۔
اینڈریوز لیور سالٹ میں تر و تازگی پیدا کرنے والے نمکوں کے علاوہ اور بھی ایسے نمک موجود ہیں جس سے بہترین صفائی ہو سکتی ہے اور دراصل جسمانی تندرستی کا یہی ایک راز ہے۔

عالمِ نسواں

عورتوں پر مغربی تعلیم کا اثر
(از محترمہ فراست سلطان جہاں تیموری دہلوی)

اس مضمون میں محترمہ فراست جہاں صاحبہ نے ہندوستانی عورتوں کو اس مغربی سیلاب سے باخبر کیا ہے جو ہندوستانی عورتوں کے سکون کو برباد کرنے کے لئے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔
جوں جوں ہندوستان میں انگریزی تعلیم کا رواج بڑھتا جا رہا ہے ہماری معاشرتی زندگی میں نت نئی پیچیدگیاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں۔ خاوند بیوی کا تعلق اور ازدواجی زندگی اتنے ہی پرانے ہیں جتنے انسانی زندگی۔ مگر زمانہ کی ہر نئی کروٹ پر انکی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ آج ہندوستان میں مغربی تعلیم اور معاشرت کے اثرات سے بعض عجیب و غریب معاشرتی مسائل پیدا ہو گئے ہیں
انگلستان میں کثرتِ تعلیم اور نسوانی آزادی کی وجہ سے عورت بہت زیادہ خود مختار ہے۔ وہ آزادی کے ساتھ مردوں کی محفلوں میں شریک ہوتی ہے رقص گاہوں میں غیر مردوں کے ساتھ سینہ بسینہ ناچتی ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں مرد کے ہم پلہ ہے۔
انگریزی عورتوں کے یہ حالات پڑھ کر ہندوستان کی تعلیم یافتہ عورتوں کے دل میں بھی آزادی اور خود مختاری کا بے پایاں شوق پیدا ہوتا ہے۔ وہ سوچتی ہیں کہ اب ہم نے بھی وہی تعلیم حاصل کر لی ہے جو انگریزی عورتوں کی دی جاتی ہے۔ ہم بھی فر فر انگریزی بول سکتے ہیں۔ ہم بھی میز کرسی پر بیٹھکر چھری کانٹے سے کھانا کھاتے ہیں، ہماری کوٹھی بھی مغربی طرز پر آراستہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور جن عورتوں کو خوش قسمتی سے مالدار شوہروں کی بیویاں یا صاحبِ ثروت والدین کی بیٹیاں ہونے کا فخر بھی حاصل ہے۔ وہ تو کوئی وجہ ہی نہیں دیکھتیں کہ آخر کیوں نہ ہم بھی میموں کی طرح زندگی سے لطف اٹھائیں۔
مگر ہمارے خیال میں اس قسم کی ہندوستانی خواتین ایک بنیادی غلطی کرتی ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ انگریز عورتوں کی نقل کرتے ہوئے انکی طرح آزادی اختیار کریں انہیں ٹھنڈے دل کے ساتھ یہ سوچنا چاہیئے کہ آیا ہندوستان کی سیاسی معاشی اقتصادی اور مجلسی حالت بالکل وہی ہے جو انگریزوں کے ملک کی ہے؟ اگر وہ ذرا بھی عقل سے کام لیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہندوستان ابھی دوسرے ملکوں سے بہت پیچھے ہے۔ معدودے چند افراد کے ترقی یافتہ بن جانے سے کل ملک کی حالت چشم زدن میں نہیں بدل سکتی۔ ابھی ملک کے نظامِ زندگی میں بعض ایسی کمزوریاں موجود ہیں جن کے ہوتے ہوئے عورتوں کا گھر سے باہر قدم نکال کر آزاد ہو جانا خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم اس قسم کی آزادی کے صرف اس پہلو کو لینا چاہتے ہیں جس کا تعلق عورت کی گھریلو زندگی اور ازدواجی تعلقات سے ہے مختصر یہ کہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ [...] اسکا گھر ہے یا گھر کے باہر۔
اس معاملہ میں پڑھی لکھی ہندوستانی عورتوں کے دو مختلف الخیال گروہ ہیں جس قسم کی عورتوں کا اوپر ذکر آیا ہے انکا یقینی طور پر یہ خیال ہے کہ عورت کو اب گھر سے باہر قدم نکالنا چاہیئے۔ ایک مشہور ہفتہ وار انگریزی اخبار میں ایک صاحبہ رومنی کے نام سے اس موضوع پر مضمون لکھتے ہوئے فرماتی ہیں:۔
بیوی میں کچھ کچھ حوصلہ پیدا ہو چلا ہے۔ اس کو اب یہ تمنا ہونے لگی ہے کہ وہ ایک عمدہ جیون ساتھی بنے اور زندگی کے مسائل پر معینہ خیالات بسر کرے اور اس کے ساتھ گھر کے باہر بھی لطف زندگی حاصل کرے۔ یہ رجحانات مردوں کے مردانہ سینے میں بھی پرورش پا رہے ہیں۔ آج ایک ×

بچوں کی دنیا

افریقہ کا بہادر سیاح
(دہلی)

بچوں نے تو افریقہ کا نام سنا ہو گا اس براعظم کا بڑا حصہ ویران ہے اور وہاں بالکل وحشی قومیں رہتی ہیں اول تو ان ویران جنگلی علاقوں میں کسی شخص کا پہونچنا ہی مشکل ہے اور اگر کوئی شامت کا مارا پہنچ ہی جائے تو افریقہ کے وحشی اس کو بھون کر کھا جائیں۔ لہذا بہت دنوں تک لوگوں کو افریقہ کے اندر کا حال کچھ نہیں معلوم تھا۔ بعض بہادر آدمیوں کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی اور انھوں نے کہا کہ چاہے جو کچھ بھی ہو ہم تکلیفیں برداشت کر کے اور اپنی جان پر کھیل کر افریقہ کے جنگلوں میں ضرور جائیں گے۔ اور وہاں کے حال معلوم کریں گے۔ چنانچہ چند بہادر آدمی اپنی جان ہتھیلی پر رکھکر افریقہ کے اندرونی علاقوں میں گئے اور بڑے بڑے خطروں میں پڑ کر وہاں کے حالات معلوم کئے ان میں سے اکثر لوگوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا ان بہادر انسانوں کی قربانیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ افریقہ کے بند دروازے مہذب دنیا کے لئے کھل گئے اور وہاں علم و تہذیب کی روشنی پھیلی تہذیب کے ان سچے سپاہیوں میں سر اسٹینلے، سر برٹن، منگو پارک، امین پاشا اور سر سیموئیل بیکر بہت زیادہ مشہور ہیں آج میں بچوں کو سر اسٹینلے کا حال سنانا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اسے سنکر بہت خوش ہوں گے
سر اسٹینلے کا اصلی نام ہنری مارٹن رولینڈس ہے یہ بہت ہی غریب آدمی کا لڑکا تھا۔ اس کے باپ کے پاس اتنا روپیہ نہ تھا جو وہ اسے تعلیم دلا سکے لیکن کمسن ہنری کو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ لہذا یہ اپنے گاؤں کے خیراتی اسکول میں داخل ہو گیا جب یہ کچھ بڑا ہوا تو اپنے وطن انگلستان سے امریکہ چلا گیا وہاں ایک شخص نے جس کا خاندانی نام اسٹینلے تھا اس کے ساتھ بہت سلوک اور احسان کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہنری مارٹن رولینڈس نے اپنا نام بھی اسٹینلے رکھ لیا۔
ہنری مارٹن اسٹینلے میں ایک خاص صفت یہ تھی کہ وہ بہت ایماندار اور محنتی تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ ایک اخبار میں کام کرنے لگا۔ اس زمانہ میں افریقہ کے ایک مشہور سیاح لونگ اسٹون کی لوگوں کو فکر ہوئی کیونکہ عرصہ سے اس کا کچھ حال نہیں معلوم ہوا تھا۔ اسٹینلے جس اخبار میں کام کرتا تھا اسکا مالک بہت دولتمند تھا۔ ایک دن اس نے اسٹینلے سے کہا کہ کسی شخص کو لونگ اسٹون کی تلاش میں افریقہ جانا چاہئے اسٹینلے خود افریقہ جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ جنوری سنہ ۱۸۷۱ء کو اسٹینلے زنجبار روانہ ہو گیا اور وہاں سے اس نے لونگ اسٹون کی تلاش شروع کر دی۔ نو ماہ کی مسلسل تلاش کے بعد اس کو ایک مقام اجیجی میں لونگ اسٹون بہت ہی تباہ حالت میں مل گیا۔ وہ بہت سخت بیمار تھا اور کوئی اسکا خبر گیراں نہ تھا اگر اسٹینلے ایک دن بھی دیر کر کے پہنچتا تو لونگ اسٹون مر جاتا۔ اسٹینلے نے لونگ اسٹون کا علاج وغیرہ کیا اور وہ اچھا ہو گیا۔ اس کے بعد ان دونوں نے ایک ساتھ افریقہ کی بہت زیادہ سیاحت کی لیکن کچھ عرصے کے بعد غریب ڈاکٹر لونگ اسٹون پھر جنگلوں میں گم ہو گیا سنہ ۱۸۸۶ء میں وہ ایک دوسرے مشہور سیاح امین پاشا کی تلاش میں افریقہ گیا امین پاشا دراصل سیلیشیا کا ایک یہودی تھا لیکن اس نے مذہب اسلام اختیار کر لیا تھا اور یہ سوڈان کا گورنر بھی رہا تھا۔
دو سال کی جستجو کے بعد بہادر اسٹینلے نے امین پاشا کا پتہ بھی لگا لیا اور اس کی بہت زبردست امداد کی اپنے سفر کے زمانہ میں اسٹینلے نے افریقہ کے وہ بہت سے حالات معلوم کئے جو اس سے پیشتر کسی نے دریافت نہیں کئے تھے۔
ان تمام بہادرانہ کارناموں کے بدلے میں اسٹینلے تمام دنیا میں مشہور ہو گیا اور اس کو حکومت سے "سر" کا خطاب بھی مل گیا۔

پردۂ فلم

پڑوسی
(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

بڑے بڑے لیڈران کی کوششیں فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے جو کام انجام نہ دلسکیں وہ پربھات اور شانتارام کی لاجواب تصویر پڑوسی نے کر کے دکھا دیا۔ پڑوسی اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک ایسی تصویر ہے جس کی مثال اس سے قبل ہندوستان کی فلمی صنعت میں ناپید تھی۔
پڑوسی ایک نہایت سادے اور سچے افسانہ سے شروع ہوتی ہے اور دلکشی کی جملہ منزلیں طے کرتی ہوئی جب خاتمہ کے قریب پہنچتی ہے تو غیر محسوس طریقہ پر فرقہ وارانہ اتحاد کے جذبات دل میں کروٹیں لینے لگتے ہیں۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے ہماری آنکھوں کے سامنے سے فرقہ پرستی کا سیاہ پردہ ہٹا دیا ہے۔
پڑوسی کا افسانہ نہایت سادہ اور مختصر ہے۔ پڑوسی کے افسانے کا لب لباب یہ ہے کہ مرزا اور ٹھاکر دو پڑوسی کسی گاؤں میں ایک ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ یہ دن بھر محنت مزدوری کرتے ہیں اور فرصت کے وقت میں دونوں بیٹھکر شطرنج کھیلتے ہیں۔ ان دونوں کے متعلقین میں بھی غیر معمولی محبت ہے لیکن بعض فتنہ پرواز ذاتی اغراض کے لئے ان دونوں کے تعلقات کو خراب کر دیتے ہیں دونوں میں کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ دونوں ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیتے ہیں لیکن ان دونوں کے دلوں میں محبت کی آگ بدستور روشن ہے چنانچہ ایک موقع پر ٹھاکر ایک ایسے خطرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جہاں اسکی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ مرزا کو جب یہ معلوم ہوتا ہے تو وہ دوڑا ہوا اپنے پرانے دوست کو بچانے کے لئے جاتا ہے۔ مگر مرزا اور ٹھاکر دونوں اسی اس حادثہ میں کام آ جاتے ہیں۔ دونوں کی لاشیں دریا میں بہتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، مرنے کے بعد بھی یہ دونوں لاشیں آپس میں مل جاتی ہیں اور برابر برابر ان دونوں کی سمادھی اور قبر بنا دی جاتی ہے یہ ہے اس فسانہ کا لب لباب۔
ڈائرکشن نہایت ہی بلند ہے ڈائرکٹر نے تصویر کے معمولی معمولی ٹکڑوں کو بھی بڑی خوبی کے ساتھ ابھارا ہے خصوصیت کے ساتھ شطرنج کا پچ اتنا عمدہ لگایا ہے جو اپنا جواب نہیں رکھتا۔
شطرنج کا پچ لگا کر لائق ڈائرکٹر نے یہ دکھایا ہے کہ ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کی حالت بالکل شطرنج کے مہروں جیسی ہے جو ڈبے تو ہر وقت یکجا رہتے ہیں۔ لیکن جب میدان میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزمائی شروع کر دیتے ہیں۔
یہ تصویر شطرنج کے اس لاجواب پچ سے شروع ہوتی ہے۔ اور شطرنج ہی پر جا کر ختم ہو جاتی ہے اور دنیا والوں کو سبق دیجاتی ہے کہ ہماری زندگی شطرنج کی ایک بازی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔
لائق ڈائرکٹر نے مرزا اور ٹھاکر کے متعلقین میں بھی محبت کا پچ دیکر ہندوستان کی سادہ زندگی کا صحیح نقشہ پیش کیا ہے۔
رامائن کے پاٹھ کرنے کا اور ربنا زبڑ جنے کا پچ نہایت ہی عمدہ ہے۔
طوطے کا پچ لگا کر ڈائرکٹر نے تصویر میں ایک زندگی اور روح پیدا کر دی ہے اور جا بجا اس پچ سے خوب کام لیا ہے۔
چند فتنہ پردازوں کی شرارت سے مرزا اور ٹھاکر کے تعلقات کی خرابی کا پچ دیکر ڈائرکٹر نے یہ بتایا ہے کہ فتنہ پردازوں نے کس طرح ہندو مسلمانوں میں پھوٹ ڈال رکھی ہے۔
جب ٹھاکر مرزا سے ناراض ہو کر مرزا کے پڑوس سے جاتا ہے اسوقت کے تاثرات کو ڈائرکٹر [...]

اقوال زریں

مریضوں کے پاس کس طرح جانا چاہیے

(۱) بھاری اور لٹکنے والا لباس پہن کر مریض کے کمرے میں نہیں جانا چاہیئے۔

(۲) مریض کے کمرے میں بیٹھ کر کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔

(۳) تازہ اور صاف ہوا کے متعلق کبھی یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ مریض کو نقصان کرے گی۔

(۴) مریض کے کمرے میں بیٹھ کر چپکے چپکے باتیں نہ کرنی چاہیئے۔

(۵) مریض کے کمرے میں چوروں کی طرح دبے پاؤں جانا آنا ٹھیک نہیں ہے۔

(۶) مریض کے سامنے اس کی بیماری کے بحث نہ چھیڑنی چاہیئے۔ بلکہ اس کے سامنے ہر وقت امید افزا اور مسرت آمیز باتیں کرنی چاہئیں۔

(۷) مریض کو دوا پلانے سے پہلے دوا کی بوتل کا لیبل غور سے پڑھکر یہ اطمینان کر لیا جائے کہ وہ اسی کی دوا ہے۔

(۸) مریض کی ضروریات کا خود فیصلہ کرکے طبیب کی رائے کو پس پشت ڈالنا یا نئے پیدا شدہ حالات کے متعلق معالج سے رائے نہ لینا غلطی ہے۔

(۹) اگر مریض پاگل ہو یا ہذیان کی حالت میں ہے تو کمرے میں اسکے ساتھ تنہا رہنا مناسب نہیں ہے

(۱۰) مریض کی جسمانی صفائی کی طرف سے بے پروائی نہ برتنی چاہیئے۔

موج تبسم

سینما گھر میں ایک حسینہ نے جو اکیلی بیٹھی ہوئی تھی ایک نوجوان کو جو باہر سے آیا تھا اور جگہ تلاش کر رہا تھا کہا:-

آپ ادھر آ جائیے۔

نوجوان:- نہیں مہربانی ہے۔

حسینہ:- یہ جگہ رکی ہوئی نہیں ہے۔

نوجوان:- مگر میں رکا ہوا ہوں۔ میری شادی ہو چکی ہے۔

بچہ نے ڈیری میں جاکر کہا:-

مجھے ایک آنہ کا مکھن دیدو۔

دوکاندار نے کہا۔

ہم ایک آنہ کا مکھن نہیں بیچتے۔ ہمارے پاس دو آنہ والی ٹکیہ ہے۔

بچہ:- اچھا مجھے دو آنہ والی ٹکیہ دکھاؤ۔

دوکاندار نے اسے ٹکیہ دکھائی بچہ نے جیب سے قلم تراش نکالکر ٹکیہ کے بیچ سے دو ٹکڑے کر دیئے ایک آنہ دوکاندار کی میز پر رکھا اور ایک ٹکڑا اپنی جیب میں رکھکر بولا۔

تم بہت کاہل معلوم ہوتے ہو۔ اتنا سا کام بھی نہیں ہو سکتا۔

دلچسپ معلومات

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۴۸ ریاستیں ہیں۔

ایک انگریز کی اوسط عمر ۶۰ سال ہوتی ہے۔

چین میں ہزار سال پہلے پہلی بار نوجوان میں تمغے تقسیم ہوئے تھے۔

دنیا کے تمام اخبارات میں اڑسٹھ فیصدی انگریزی زبان میں چھپتے ہیں۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ..... ۳۶ سال سے دنیا پر جانور آباد ہیں۔

ہاتھی کی سونڈ میں کوئی ہڈی نہیں ہے اس میں ..... رگیں اور پٹھے ہوتے ہیں۔

سکرین تارکول سے تیار ہوتی ہے۔

گنے سے ہندوستان میں سب سے زیادہ کھانڈ تیار کی جاتی ہے۔

جنوبی سمندروں میں ایک جزیرہ کے باشندوں کا عقیدہ ہے کہ جب تک انسان ماہر رقص نہ ہو بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

افسانہ

آزمائش

(از محترمہ مہر پروین صاحبہ)

دلہن حجلۂ عروسی کی آراستہ فضا میں ایک بہار آفریں پھول کی طرح زرتار دوپٹے میں لپٹی ہوئی بیٹھی تھی۔ حجاب نسوانی کے بار سے وہ ایک پر ثمر شجر کی مانند دوہری ہوئی جاتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شباب و حسن کا ہرا بھرا درخت اثمار کے بوجھ سے جھکا پڑتا ہے۔

دولہا کے عجیب و غریب سوال سے وہ دلہن پانی پانی ہو رہی تھی۔ چاہتی تھی کہ جواب دے مگر شرم کے مارے زبان جنبش نہ کرتی تھی۔

چندر موہن نے اس کے قریب آکر تھرتھراتی ہوئی انگلیوں سے روشنی میں جھلملاتا ہوا۔ ریشمی گھونگھٹ ہٹایا۔ اس کے سامنے گھونگھٹ کی محدود فضا میں چودھویں رات کا چاند چمک رہا تھا۔ چندر موہن پر فرط حیرت سے سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ کیا یہ انسانی مخلوق ہے؟ نہیں یہ سورگ کی سندرتی کی کوئی گل زار پری ہے۔ یہ بھولپن، یہ معصوم چمک دمک!! اس کی نگاہیں دلہن کے تابناک عارض پر سجدہ ریز ہو گئیں دل بے قابو ہونے لگا۔ مگر بات کی تہ کو پہونچنا ضروری تھا۔ چندر موہن نے خود کو سنبھالا بولا۔ "جواب دو میری بات کا۔ کیا تمہیں میرے ساتھ شادی ہونے کا افسوس ہے۔"

دلہن نے چاہا کہ منہ سے نہیں تو گردن ہی سے انکار کر دے۔ مگر وہ یہ بھی نہ کر سکی۔

چندر موہن نے کسی طرح ترش ہو کر کہا۔ "تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتیں۔"

پربھا نے ایکبار پھر کوشش کی کہ اپنی مصیبت کی داستان خاوند کے سامنے رکھ دے۔ مگر اس کا گلا خشک ہو گیا۔ کچھ بھی منہ سے نہ بولی۔

چندر موہن کو غصہ آ گیا۔ کڑک کر بولا۔ "تمہاری خاموشی سے اس بات کی تصدیق ہو گئی جو مجھ تک پہونچی ہے۔ تو میں جاتا ہوں۔ اب تم کبھی میری صورت نہ دیکھو گی۔"

یہ فقرہ ختم کرتا ہوا چندر موہن بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے باہر نکل گیا۔ پربھا بے قرار اٹھی اور دیوانوں کی طرح اسے روکنے کے لئے دوڑی۔ مگر چندر موہن جا چکا تھا۔ پربھا نے دوڑتے ہوئے صحن کو عبور کیا۔ دروازے تک پہونچی مگر وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ کواڑ کھلے پڑے تھے اور دروازہ دیدۂ حیراں کے مانند راستے کو دیکھ رہا تھا۔ جو چند قدم جانے کے بعد دفعتاً موڑ کھا کر نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ گھر میں چندر موہن کی بڑھیا ماں کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ وہ بچاری ضعف پیری کے سبب خود ہی مخبوط الحواس تھی۔ پربھا اس سے کیا کہتی سر پیٹ کے بیٹھ رہی۔

پربھا بن ماں باپ کی لڑکی تھی۔ ایک رشتہ دار کے گھر پلی تھی جس نے جوں توں کرکے اس کی شادی کر دی تھی۔ ایک بدنام لڑکے نے غریب کے گھر میں ایک پھول کھلا دیکھ کر اسے توڑنے کی کوشش کی تھی۔ مگر پربھا کے عزیزوں نے اسے اس رشتے سے ملول پاکر بڑے میاں کو بیٹی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور چند دن بعد چندر موہن سے اسکی شادی ہو گئی تھی۔

چندر موہن کا بھی ایک سگے بھائی کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ معلوم ہوا تھا کہ وہ لاہور میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ وہ شادی میں شریک ہو رہا تھا۔ پربھا نے پوچھ گچھ کرکے اس کا پتہ معلوم کیا اور ایک تار دیکر اسے اپنی مصیبت سے مطلع کر دیا۔

رات ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ رہی تھی۔ چاند ایک پھیکی اور اداس مسکراہٹ اپنے زرد چہرے پر لئے ہوئے دنیا کی نظروں سے ... جانے کو تھا۔ پربھا نے ٹھنڈی سانس کھینچتے ہوئے ایک کروٹ لی۔ اس کی یہ تاروں بھری رات ساری کی ساری کروٹیں بدلتے ہی گذری تھی۔ بار بار اس کی رسیلی غزالیں آنکھوں سے اشکوں کے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تھے۔ اور سفید ساری کے آنچل میں جذب ہو جاتے تھے۔

تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی۔ پربھا آنسو پونچھتی ہوئی پلنگ سے اٹھنے کو تھی کہ ایک چوبیس پچیس برس کا نوجوان دروازے میں داخل ہونے کے بعد لمبی لمبی ڈگیں بھرتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور پلنگ کے قریب پہونچ کر میٹھی آواز میں بولا۔ آپ کو میرا تار تو مل گیا ہوگا۔

پربھا نے فوراً ساری کا آنچل ماتھے پر نیچے کھسکا کے گھونگھٹ نکال لیا مگر آنے والوں کی نظروں سے اس کے آنسو نہ چھپ سکے۔ درد بھرے لہجے میں بولا۔ "آپ فکر نہ کیجئے۔ وہ آجائیں گے۔ ان کا مزاج تو ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔ گھر میں اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ آپ آنند سے رہئے میں آپ کی خبر گیری کو حاضر ہوں۔"

اس کی آواز کتنی شیریں اور سہانی تھی آہستہ آہستہ پربھا کے جھلسے ہوئے دل پر ٹھنڈک بخشنے والے مرہم کا کام کیا۔ اس نے زمین میں گڑی ہوئی نظریں نوجوان کے چہرے کی طرف اٹھائیں۔ اور ایک نگاہ بھر کر اسے دیکھا۔ اُف کتنا حسین نوجوان ہے۔ ایک لمحے کے لئے وہ یہ پیاری پیاری صورت دیکھکر رنج و غم سب بھول گئی اور جی یہ چاہا کہ ٹکٹکی باندھے ہوئے اسے دیکھتی ہی رہے۔ مگر پھر اس نے خود کو سنبھالا اور وہاں سے ٹل گئی۔

آج سروپ گھر آنے والا ہے۔ تعلیم ختم کرکے وہ ایک مقابلے کے امتحان میں بیٹھا تھا۔ اب امتحان دیکر آ رہا تھا۔ "اب کیا ہوگا؟" پربھا نے کرسی پر لیٹے لیٹے چنبیلی کے پھول کو ہتھیلی میں ہلاتے ہوئے سوچا۔

کیا میں یہاں سے چلی جاؤں؟ مگر جاؤں تو کہاں جاؤں؟ اب میرا اس دنیا میں کون ہے؟ اور یہاں رہوں گی۔ تو ہر وقت سروپ سے آمنا سامنا ہوگا۔ نہیں نہیں! اس کی صورت دیکھ کر میرا دل دیوانہ ہونے لگتا ہے میں پتی دھرم پر قائم نہ رہ سکوں گی۔ آج تک میں اس کی پہلی ملاقات کو فراموش نہیں کر سکی ہوں۔ اس کی رسیلی میٹھی آواز ہر وقت میرے کانوں میں گونجتی رہتی ہے۔

"کہئے بھابی! کیا ہو رہا ہے؟"

پربھا نے چونک کر دیکھا۔ سروپ سامنے دیکھا۔ سروپ سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ وہی رسیلی جادو بھری من موہنی مسکراہٹ جس سے پربھا کا دل بے چین ہو جاتا تھا۔

اس نے شرما کر گھونگھٹ نکال لیا۔ بولی۔ "آپ آ گئے؟"

سروپ بولا۔ "جی ہاں۔ اور آپ کے لئے بہت سی اچھی اچھی کتابیں بھی لایا ہوں"

"اچھا کیا میرا جی بہل جائے گا۔"

"جی ہاں۔ اور اب تو میں بھی یہیں آپ کے پاس رہوں گا۔"

پربھا سروپ سے الگ الگ ہی رہتی اور جہاں تک ہو سکتا اس کی صورت دیکھنے یا اسے اپنی شکل دکھانے کے کم سے کم موقعے آنے دیتی۔ مگر محبت کی جو چنگاری سلگ چکی تھی۔ اسے بجھا نہ سکی وہ شمع کی طرح خاموش تھی۔ مگر اندر ہی اندر جل رہی تھی۔ ہر طرح کوشش کر دیکھی کہ اپنے دل کا یہ دروازہ سروپ کے پیارے تصور پر بند کر دے مگر اپنے دلفریب خیالات اور اپنے سلجھے ہوئے تصورات سے اتنا خوبصورت اور دلنواز انسان بن گیا تھا۔ کہ پربھا کو اپنا دل اس کے قدموں میں رکھ دینے کے سوا کوئی چارۂ کار دکھائی نہ دیتا تھا۔

مگر دوسری طرف پتی دھرم تھا۔ وہ جانتی تھی کہ میں کسی کی ہو چکی ہوں۔ بے شک اس نے زیادتی کی۔ ظلم کیا۔ ظلم کیا اس نے میری دل کی دنیا اجاڑ دی۔ مگر پھر بھی وہ میرا پتی ہے۔ میری عصمت میری آبرو میری نہیں ہے۔ اس کی امانت ہے۔ چندر موہن ایسا گیا کہ پھر اس کا کچھ پتہ ہی نہ چلا۔ سروپ نے ہر جگہ پوچھ گچھ کی مگر اس کا کچھ حال معلوم نہ ہو سکا۔

دل اور ضمیر کی کشمکش نے پربھا کے لئے زندگی کو اجیرن بنا دیا۔ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر بے تابی کے عالم میں بالاخانے کے صحن میں ٹہلنے لگتی اور سوچا کرتی کہ آخر میرا انجام کیا ہوگا۔

آدھی رات کا چاند پربھا پر اپنی نورانی کرنوں کے پھول نچھاور کر رہا تھا۔ اور وہ بے تابی کے عالم میں صحن میں ٹہلتی ہوئی کسی بات پر بڑے انہماک کے عالم میں غور کر رہی تھی۔

دفعتاً اس کے منہ سے نکلا۔ "سروپ"

وہ آگے بھی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ دفعتاً سروپ نے کہا۔ "ہاں پربھا"

پربھا نے چونک کر اس آرام کرسی کی طرف دیکھا جو اس سے کچھ فاصلے پر دیوار کے قریب پڑی تھی خبر نہیں کب سے سروپ اس کرسی میں پڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ اور پربھا کو اپنی محویت کے عالم میں یہ خبر بھی نہیں تھی کہ وہ یہاں موجود ہے۔

پربھا کی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے۔ نرگس کی پر خمار کلیوں پر شبنم کا قطرہ دیکھ کر بھونرا اتنا بے چین نہ ہوتا ہوگا جتنا سروپ اس نظارے کو دیکھ کر بے قرار ہوا۔ وہ کرسی سے اٹھ کر پربھا کے قریب آیا اور درد انگیز آواز سے بولا۔ "آپ ایک حقیقت کو جھٹلانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور اسی کوشش میں مجھے اور اپنے آپ کو مار ڈالیں گی۔" وہ پربھا کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔

پربھا کے چہرے پر آنسوؤں کی دھاریں بہہ رہی تھیں۔ اس نے منہ پھیر کر آنچل سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ "سروپ میں امانت میں خیانت نہیں کر سکتی۔"

(صفحہ ۸ کالم ایک پر)

میں ستیاگرہ نہیں کرسکتا

ٹائمز آف انڈیا کو مہاتما جی کا جواب

بمبئی ۔ ۲۱ اپریل ۔ ٹائمز آف انڈیا کے ایک ایڈیٹوریل اپیل کا جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی نے تحریک ستیاگرہ کو بند کرنے سے انکار کردیا۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ "ٹائمز آف انڈیا کی پیشگی کاپی کے لیڈنگ آرٹیکل کو میں نے بڑے بڑے غور سے سنا آرٹیکل کے دوستانہ لہجہ کی میں قدر کرتا ہوں ۔ چاہتا تھا کہ حوصلہ افزا جواب دوں مگر معذور ہوں میں نے جدوجہد شروع کرتے وقت جو کچھ کہا تھا اسی پر اب بھی قائم ہوں ۔ میں اس احمقانہ مغالطہ میں نہیں تھا کہ اچانک کوئی معجزہ پیش آجائے گا۔ عدم تشدد کی طاقت پر یقین اس وقت بھی تھا اور اب بھی ہے ۔ جبکہ دنیا ہولناک چکرا دینے والے حالات سے دوچار ہے ۔

میں مخفی خدائی کی ناقابل اندازہ طاقت کو آن گئی ہوئی اور قابل اندازہ طاقتوں سے جنہیں جھوٹے سے کرہ زمین پر تباہی کی منتر کہ تونیں لا سکتی ہیں ۔ زیادہ کارگر سمجھتا ہوں ۔ وہ ناقابل اندازہ طاقت کسی نہ کسی طرح انسانی ذریعہ سے کام کرتی ہے ۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا کانگریس یہ ذریعہ ہے یا نہیں ۔

میرا یقین ہے کہ کانگریس خواہ بحیثیت جماعت کتنی ہی نامکمل ہو اور اس کا یقین کتنا ہی کمزور ہو لیکن وہی ایک ایسی جماعت ہے جو پر امن ضابطہ کے لئے سرکشی کے ساتھ ڈٹی ہوئی ہے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے یہ میری پوزیشن ہے ۔ اور میں اس سے نہیں ہٹوں گا ۔ سوال نافرمانی خواہ ایک آدمی کرے یا بہت سے آدمی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ تمام آفتوں کے مقابلے میں اسے جاری رہنا چاہئے ۔ کانگریس میں یقیناً ایسے بہت سے طریقوں سے اڑ سکتے ہیں ۔ اس وقت مسلم تحریک کی حیثیت سے یہ ختم ہو جائے گی ۔ اور میں اعتراف کروں گا کہ تحریک کی موثر شکل و صورت میں ختم ہو گئی ۔ لیکن اگر تنہا عدم تشدد کی قوت کو دیکھنے کا یقین میرے اندر موجود رہا تو مجھے اطمینان رہے گا۔

میں مضبوطی کے ساتھ اس امر کی تردید کروں گا کہ یہ تحریک تصور یا عمل میں نہ فرقہ وارانہ ہے اور نہ مسلمانوں یا انگریزوں کے خلاف ہے ۔ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کے لئے اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ تحریک کو بے غرض رکھنے اور حدود کے اندر رکھنے کے لئے غیر معمولی احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں ۔

بہت سے سرکاری لوگوں نے یہ مانا ہے کہ انکے خیال کے مطابق یہ تحریر موثر نہیں ہے ۔ آرٹیکل لکھنے والے نے جو کچھ لکھا ہے اپنے نقطہ نظر سے لکھا ہے ۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔

یہ منشا ہرگز نہ تھا کہ جنگ کی کوششوں پر ستیاگرہ کا گہرا اثر پڑے گا ۔ یہ ایک اخلاقی تحریک ہے ۔ اور اس نقطۂ نظر سے اس جنگ کے ڈھنگ کے خلاف شاندار پروٹسٹ ہے ۔ جو آزاد لوگوں کے نام پر لڑی جا رہی ہے ۔ یہ سیاسی جماعت کی اس خواہش کی علامت ہے کہ خاص عدم تشدد جدوجہد سے ، ۳۰ کروڑ انسانوں کی آزادی حاصل کی جائے ۔ اور دنیائے مستقبل پر اثر ڈالا جائے اگرچہ آرزومندانہ دعویٰ ہے مگر اپنی جگہ قائم ہے۔

اگر میرا بس چلا تو کانگریس اس آزادی کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دے گی ۔ جو ایک بھی ایسے جائز مفاد کو جو کروڑوں گونگوں کے مفادوں سے جو ہندو ہوں یا مسلمان مطابقت رکھتا ہو ۔ قربان کرکے حاصل ہوئی ہو ۔ میں یہ نہیں مانوں گا ۔ کہ اگر کانگریس ... ساتوں صوبوں میں وزارتیں اپنے قبضہ میں رکھتی تو پاکستان کا اتنا زیادہ چرچا نہ ہوتا جتنا آج ہے ۔ مسلمانوں کے مفادوں اور دوسرے مفادوں سے ٹکراؤ کو دور رکھنے سے زیادہ وزارتیں چھوڑنے کا قطعی سبب اخلاقی تھا ۔ جنگ کی کوششوں سے جنہیں شرکت کی کبھی دعوت نہیں دی گئی ۔ ہندوستان کی علیحدگی بنیادی وجہ ہے ۔ کم از کم الفاظ اور بلا تفریح سیاسی زبان میں یہ بنیادی چیز ہے ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں میری ہندو زیادہ دقیق زیادہ اخلاقی اور زیادہ عام ہے لیکن اسکے باوجود کچھ کم عملی نہیں ہے ۔

میں یہ کہنے کی اپنے اندر جرأت رکھتا ہوں کہ جب ہتھیاروں کی لڑائی ختم ہو جائیگی اور مستقل یا غیر مستقل امن قائم ہو جائیگا ۔ تو تاریخ میں لکھا جائیگا کہ کانگریس کی لڑائی اعلیٰ پایہ کی اخلاقی لڑائی تھی جن سے انسانی وقار کو کوئی ٹھیس نہیں ہوئی ۔ مہاتما جی نے بہت موثر لہجے میں کہا کہ اسی نہایت غیر اطمینان بخش جواب کو ختم کرتے ہوئے میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کیا دنیا اور میری زندگی کے اس نازک وقت میں دوست مجھ سے یہ کہیں گے کہ میں اپنے اس یقین کو چھوڑ دوں جو تقریباً نصف صدی سے میرا سہارا رہا ہے ؟ مجھے ایک ہی خیال کو نشوونما دینے دیجئے خواہ وہ کتنا ہی ناخوشگوار کیوں نہ ہو ۔ کانگریس خواہ جدوجہد بند کرے یا نہ کرے لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر برطانیہ ہندوستان کے ساتھ ایمانداری سے کام لے تو ساری باتیں اطمینان کے ساتھ طے ہو سکتی ہیں ۔ مگر بدقسمتی سے برطانوی مدبروں نے غلط راستہ چن لیا ہے اور ہندوستان کی آزادی کے رستے میں خیالی دشواریاں پیدا کردی ہیں لیکن یہ ایک ایسا باب ہے جس پر میں بحث کرنا نہیں چاہتا۔

لارڈ ہیلی فیکس کا بیان

واشنگٹن ۱۹ اپریل ۔ اتری افریقہ کی فوجی صورت حالات کے بارے میں سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد لارڈ ہیلی فیکس برطانی سفیر نے جرنلسٹوں کو بتلایا کہ اب اتری افریقہ کی صورت حالات بلقان کی لڑائی سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے ۔ آپ نے مزید کہا کہ بلقان میں صورت حالات انتہا درجہ نازک ہو گئی ہے ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اتری افریقہ میں انگریزی فوجوں نے محوری طاقتوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے ۔

۶۰ ہزار جرمن ہلاک

نیویارک ۔ ۱۹ اپریل یونان میں جرمن ، نقصان کا اندازہ یونانیوں نے یہ لگایا ہے کہ وہاں ۶۰ ہزار جرمن ہلاک ہو چکے ہیں ۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم کا نامہ نگار القرہ سے لکھتا ہے کہ یونان میں جرمنی کا بہت بھاری نقصان ہوا ہے

پنڈت جواہر لال نہرو

لکھنؤ ۔ ۱۹ اپریل پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر آر ایس پنڈت معہ تمام کو لکھنؤ سنٹرل جیل سے دہرہ دون جیل کو تبدیل کر دئے گئے ۔

یوگوسلاویہ برطانیہ کی مدد کریگا

واشنگٹن ۔ ۱۹ اپریل یوگوسلاوی وزیر نے جرنلسٹوں کو بتلایا کہ امریکہ میں اس وقت یوگوسلاویہ کے ۱۲۰۰۰۰ ٹن کے جہاز ہیں وہ برطانیہ کے حوالہ کر دئے جائیں گے ۔

یو ۔ پی ہندو کانفرنس کے رزلیوشن

الہ آباد ۔ ۱۶ اپریل ۔ ۱۳ اپریل کی رات کو یو ۔ پی ہندو کانفرنس کا اجلاس ختم ہو گیا ۔ کانفرنس میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے ۔ جن میں سے ایک تو گئو رکھشا کے متعلق ہے اور دوسرے میں طے کیا گیا کہ ہندوؤں کے میلوں میں غیر ہندوؤں کے دھرم پرچار اور تجارت کو روکا جائے باقی ریزولیوشن کم و بیش سیاسی نوعیت کے ہیں ایک رزولیوشن میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ ہندو مہاسبھا ہندوؤں کی واحد نمائندہ جماعت ہے لہذا ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کے بارے میں اگر ہندو مہاسبھا کی پوری منظوری کے بغیر کوئی سمجھوتہ کیا گیا تو ہندو اسے ماننے کے پابند نہیں ہوں گے ۔

روم پر بمباری کی جائیگی

لندن ۔ ۱۸ اپریل عنداڈاؤننگ اسٹریٹ سے مندرجہ ذیل بیان شائع ہوا ہے ۔

ایتھنز اور قاہرہ پر بمباری کرنے کے متعلق جرمنی کی طرف سے جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں ان کے پیش نظر ملک معظم کی حکومت یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اگر ان میں سے کسی شہر پر حملہ کیا گیا تو انگریزی ہوائی جہاز روم پر بمباری شروع کر دیں گے ۔ ایک بار اس کی شروعات ہونے پر لڑائی کے خاتمہ تک حملے جاری رہیں گے ۔ ڈیٹکن شہر پر بمباری نہ کرنے کی پوری احتیاط رکھی جائے گی ۔ اور اس بارے میں سخت تاکید کر دی گئی ہے ۔

احمد آباد میں خوفناک فساد

احمد آباد ۱۹ اپریل "تازہ ترین اطلاع ہے کہ احمد آباد کے فرقہ وارانہ فساد میں اب تک ۲۴ ۔ آدمی ہلاک اور تقریب دو سو زخمی ہو چکے ہیں ۔ پولیس کی چوکیوں کو آگ لگا دی گئی ہے مکانوں اور دکانوں سے بھی شعلے بھڑک رہے ہیں ۔ میونسپل فائر بریگیڈ ادھر ادھر دوڑ رہا ہے مگر آگ اتنی جگہ لگی ہے کہ ایک وقت سب پر قابو پانا مشکل ہو گیا ہے ۔ بلوائیوں نے کئی موٹروں کو پتھر اور لاٹھیاں مار کر توڑ دیا اور آگ لگا دی ۔

روس اور جاپان کا معاہدہ

ٹوکیو ۔ ۱۵ اپریل ۔ جاپان اور روس کے درمیان معاہدہ ہونے کے بعد جاپانی اخبارات نے بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا تھا ۔ لیکن اب اتنے جوش کا مظاہرہ نہیں کیا جا رہا ہے اور احتیاط کے ساتھ رائے زنی کی جا رہی ہے ۔

اب یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ جب تک روس چین کی امداد بند نہیں کرتا اور جاپان سے اور معاملوں میں سمجھوتہ نہیں کرتا اس وقت تک معاہدہ بیکار ہے ۔

کرنل لنڈ برگ اور ہنری فورڈ

لندن ۔ ۱۵ اپریل اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار نیویارک لکھتا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے سکریٹری مسٹر ہیرلینڈ آسکن نے شکاگو میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کرنل لنڈ برگ ، ہنری فورڈ اور اور جرنل رابرٹ و وڈ ہٹلر کے آلہ کار ہیں وہ ہٹلر کا آلہ گولہ کی نسبت جو کہ ہٹلر سے تنخواہ پاتے ہیں زیادہ بہتر طریقہ پر مدد کر رہے ہیں ۔ آپ نے مزید کہا کہ لنڈ برگ ایک امریکن نازی ہے جس کے ہر کام اور لفظ سے ظاہر ہے کہ وہ جرمنی کی جیت چاہتا ہے ۔

اشتہار نیلام

اسٹیٹ کوتوالیشور پرشاد

انسالوینسی مقدمہ نمبر ۶۶ سنہ ۱۹۳۶ء

کوتوالیشور پرشاد کے کل حقوق و دعوی و حصے جائداد موروثی جو کہ اوسکے برادران کے قبضہ میں ہیں، فروخت کئے جارہے ہیں۔ جائداد از قسم مکانات و پلاٹ شہر کانپور و پکھرایاں میں واقع ہے اور زمینداری پرگنہ بھوگنی پور و گھاٹم پور اور کانپور ضلع کانپور میں واقع ہے۔ جس کی فہرست درج ذیل ہے۔ اس کے علاوہ موروثی خاندانی مال منقولہ بھی ہے جو کہ اوس کے برادران کے قبضہ میں ہے۔ کل جائداد کے متعلق بٹوارہ کا مقدمہ نمبری ۳۰۷ سنہ ۱۹۳۸ء رامیشور پرشاد وغیرہ مدعیان بنام جاگیشور پرشاد وغیرہ مدعا علیہم عدالت وسول وسشن جج صاحب بہادر کانپور میں درمیان میں پانچوں بھائیوں اور ماں کے دائر ہے۔ کل جائداد غیر منقولہ کی قیمت ساڑھے چار لاکھ روپے سے زیادہ بتلائی جاتی ہے جس میں کہ کوتوالیشور پرشاد کا ۱/۶ چھٹواں حصہ ہے لیکن اگر اوس کی ماں کا حصہ علیحدہ نہ کیا جائے تو کوتوالیشور پرشاد کا ۱/۵ پانچواں حصہ ہوگا۔ قیمت جائداد و حصہ کا فیصلہ مقدمہ نمبری ۳۰۷ سنہ ۱۹۳۸ء سے طے ہوگا آفر بڑی و چھوٹی لاٹ میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ میرے دفتر میں آفر بھیجنے کے لئے آخری تاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۴ بجے شام تک مقرر کی گئی ہے اس کے بعد کوئی آفر لیا نہیں جائے گا۔ شہر کے رہنے والے خود آکر یا اپنے کسی ذمہ دار آدمی کو میرے دفتر میں وقت دس بجے صبح سے ۴ بجے شام تک بھیجکر جو باتیں دریافت کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ باہر کے رہنے والوں کو چاہیئے کہ جواب کے لئے کانی ٹکٹ بھیجیں ورنہ انکے خطوط کا جواب نہیں دیا جاویگا۔

تاریخ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء

پی۔ کے۔ بنرجی
آفشل ریسور کانپور

فہرست جائداد غیر منقولہ جو کہ مملوکہ مشترکہ خاندان کوتوالیشور پرشاد کی جاتی ہے

(الف) مکانات

۱۔ مکان ۹۳/۱۵۱ اے
۲۔ مکان ۹۳/۱۵۱ بی
۳۔ تختہ زمین ملحقہ مکان مذکور
۴۔ مکان ۹۳/۱۵۴
۵۔ مکان ۹۳/۱۰
۶۔ مکان ۹/۸
۷۔ مکان ۹۰/۴۳
۸۔ مکان ۸۷/۲۵۱
۹۔ مکان ۷۹/۱۳۳
۱۰۔ مکان ۸۷/۵۷
۱۱۔ مکان ۸۷/۵۸
۱۲۔ مکان ۸۷/۵۹ } رقبہ تقریباً ۸۰۰ گز مربع
۱۳۔ تختہ زمین نمبری ۸۷/۱۴ رقبہ تقریباً ۲۸۰ گز مربع
۱۴۔ ۱/۲ مکان ۹/۵۴ رہائشی
۱۵۔ مکان ۹۰/۵۵ رہائشی
۱۶۔ مکان ۴۳/۱۱ واقعہ فیل خانہ بازار کانپور
۱۷۔ گوداؤن سرا مدرون باغ نمبری ۸۹/۱۴۴
۱۸۔ زمین دکانات دنگل نمبری ۸۹/۱۴۴
۱۹۔ کشادہ زمین رقبہ تقریباً ۲۲۱۶۵ گز مربع نمبری ۸۹/۱۴۴
۲۰۔ نصف حصہ زمین نمبری ۸۹/۱۵
۲۱۔ مکان ۴۸/۱۳۴ واقع جنرل گنج
۲۲۔ مکان ۴۸/۲ واقع جنرل گنج
۲۳۔ مکان ۵۳/۱۱۹ واقع نیا گنج
۲۴۔ احاطہ کورہانہ واقعہ الور گنج
۲۵۔ مکان واقع پکھرایاں
۲۶۔ کھیتی واقع پکھرایاں
۲۷۔ مکان واقع پکھرایاں
۲۸۔ کھیتی واقع پکھرایاں

(ب) زمینداری بقدر حصہ خاندان مشترکہ

۱۔ موضع امرہا محال صادق حسین تحصیل پکھرایاں پرگنہ بھوگنی پور
۲۔ موضع اسیا محال شجاعت خاں پٹی نمبر ۲ 〃
۳۔ موضع اسیا محال شجاعت خاں پٹی نمبر ۱ 〃
۴۔ موضع اسیا محال بیگم بی بی 〃
۵۔ موضع سہاری محال وحید النسار 〃
۶۔ موضع سرنا محال لالہ مہرن 〃
۷۔ موضع بڑھولی محال برکھنور 〃
۸۔ موضع گراٹھا محال جوہا سنگھ بانگر تحصیل پرگنہ گھاٹم پور
۹۔ موضع گراٹھا محال جوہا سنگھ کچھار 〃
۱۰۔ موضع گراٹھا محال ڈنکی سنگھ بانگر پٹی نمبر ۲ 〃
۱۱۔ موضع گراٹھا محال ڈنکی سنگھ کچھار پٹی نمبر ۳ 〃
۱۲۔ موضع گراٹھا محال مداری سنگھ بانگر پٹی نمبر ۲ 〃
۱۳۔ موضع گراٹھا محال مداری سنگھ کچھار پٹی نمبر ۳ 〃
۱۴۔ موضع گراٹھا محال مداری سنگھ پٹی نمبر ۱ بانگر 〃
۱۵۔ موضع گراٹھا محال اربا سنگھ پٹی نمبر ۱ کچھار 〃
۱۶۔ موضع گراٹھا محال مداری سنگھ پٹی نمبر ۱ بانگر کچھار 〃
۱۷۔ موضع اٹری محال بینی سنگھ 〃
۱۸۔ موضع اٹری محال دولت رام 〃
۱۹۔ موضع ارتی پور محال جوہا سنگھ پٹی نمبر ۱ 〃
۲۰۔ موضع گراٹھا محال چندن سنگھ کچھار پٹی نمبر ۲ 〃
۲۱۔ موضع گراٹھا محال چندن سنگھ بانگر پٹی نمبر ۲ 〃
۲۲۔ موضع بارہ دری محال لاہو لمبند پٹی نمبر ۵ تحصیل و پرگنہ کانپور
۲۳۔ موضع برہٹ کچھار 〃

برطانیہ میں نئے ٹیکس کس طرح وصول کئے جائیں گے

لنڈن ۱۷ اپریل۔ برطانیہ کے وزیر خزانے جو حساب لگایا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حال ہی کے بجٹ میں جو نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں انکا ۱/۲ حصہ وہ ٹیکس دہندہ ادا کرینگے جنکی آمدنی ۱۱۰ پونڈ اور ۵۰۰ سالانہ کے درمیان ہے۔ نئے ٹیکس سے ۵۳۰۰۰۰۰ ۲ پونڈ کی رقم وصول ہوگی جس میں سے ۲۳۱۰۰۰۰ پونڈ کی رقم ۷۸۰۰۰۰۰ ٹیکس دہندگان ادا کرینگے۔ آمدنی کے مختلف درجے حسب ذیل ہیں:۔

۷۵ لاکھ آدمیوں کی آمدنی ۱۱۰ پونڈ اور ۱۰۰۰ پونڈ کے درمیان ہے وہ ۱۶۴۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم ادا کریں گے۔ ۷۵۰۰۰ ٹیکس دہندگان جن کی آمدنی ۱۰۰۰ پونڈ اور ۵۰۰۰ پونڈ کے درمیان ہے ۴۵۰۰۰۰۰ پونڈ ادا کریں گے۔ ۲۵۰۰۰ ٹیکس دہندگان جن کی آمدنی ۵۰۰۰ پونڈ سے زیادہ ہے وہ ۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ ادا کریں گے۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۶۸ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام پکھرایاں تحصیل بھوگنی پور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ادفعہ ۱۶۸

چونکہ بمقدمہ نالش رام ناتھ ڈگریدار بنام تم چھدی وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۴۵ ۱۳۴۵ف بتاریخ ۹/۳۹ صادر ہوئی اور مبلغ ۴۵/۷/۶ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۱	-	-
خرچہ نالش	۵	۲	-
سود بابتہ اصل و خرچہ نالش	-	۷	-
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۵	-
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۵	۶
میزان	۴۵	۷	۶

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بالا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم چھدی ولد کشنول و مسماۃ اندرانی کنور بیوہ بھولا کورمی ساکنان فیروزہ پور پرگنہ ڈیرہ پور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم زر مذکور یعنی مبلغ ۴۵/۷/۶ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۷ مئی سنہ ۱۹۴۱ء مقرر ہے

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
بھوگنی پور	بوہانی	جیوا کن	۹۲۷	۱۲ بیگہ
			۳۲۸	۳ ایکڑ

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

امریکہ جنگ میں شریک ہوگا

نیویارک ۱۶ اپریل۔ مارٹن ڈائز امریکن کانگریس کا ممبر پیشینگوئی کرتا ہے کہ ۹۰ دن میں امریکہ شریک جنگ ہو جائے گا۔ وہ کہتا ہے کہ تیز اور شدید جنگ کے بعد انگلستان اور امریکہ کی جیت ہوگی اور جیتنے کی صورت یہ ہوگی۔ کہ امریکہ اور انگلستان بلقانی ریاستوں اور یونان کے راستہ سے جرمنی اور اطالیہ پر حملہ آور ہوں گے۔

"یہ امریکہ کا فرض ہے کہ یورپ میں اپنی فوجیں بھیجے۔"

جرمنی روس کی سرحد پر قلعہ بنا رہا ہے

لنڈن ۱۹ اپریل۔ جرمنی روس کی سرحد پر نئے قلعے تعمیر کر رہا ہے۔ جہاں کہ ہزاروں جرمن روزانہ کام کر رہے ہیں جن انجنیروں نے سیگفریڈ لائن تیار کی تھی وہ ان قلعوں کا معائنہ کرنے کے لئے گئے ہیں۔

کیا جرمنی اسپین پر دباؤ ڈال رہا ہے

میڈرڈ ۱۷ اپریل۔ بہت ممکن ہے کہ اسپین بہت جلد پھر بین الاقوامی روشنی میں آجائے۔ اسپین کے اخباروں کا لب و لہجہ اور چند دیگر علامتیں اس امکان کا پتہ دے رہی ہیں۔ برلن سے جو خبریں آرہی ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ جرمنی اپنی فتوحات سے فائدہ اٹھا کر پھر سیاسی مہم شروع کرنے والا ہے۔

مسٹر کے۔ ایل۔ گابا!

لاہور ۱۵ اپریل۔ سرکاری لکویڈیٹر کی درخواست پر لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس سیل نے مسٹر کے ایل گابا کو جو سنہ ۱۹۳۷ء سے پنجاب اسمبلی میں لاہور شہر کے مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دیوالیہ قرار دیدیا۔

کماری اندرا نہرو الہ آباد پہنچ گئیں

الہ آباد ۲۲ اپریل۔ کماری اندرا نہرو دہلی سے آج یہاں سے پہنچ گئی ہیں۔ کماری اندرا نہرو جلد ہی پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کریں گی۔ آپ ۲۶ اپریل کو دہرہ دون کو روانہ ہو جائیں گی۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ للیان کے ٹائپوکی راجدھانی منیلا میں امریکہ کی مزید فوج پہنچ گئی ہے۔

جرمن فوجیں اتھنز سے صرف ستو میل پر

ایتھنز ۲۴ اپریل لامیا کے دکھن پچھم میں گھمسان لڑائی ہو رہی ہے یہاں سے تھسلی کے میدان کو جو راستہ جاتا ہے اسے انگریزی فوجیں روکے ہوئے ہیں۔ لامیا کے دکھن پورب میں تھرمو پلئے کا مشہور درہ ہے۔ جہاں ۴۸۰ سنہ قبل مسیح میں اسپارٹنوں نے ایرانیوں کا بہادری سے مقابلہ کیا تھا۔ کل رات یونان کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ اتحادی فوجوں کے پیچھے ہٹنے کے کام میں دشمن رکاوٹ نہیں ڈال سکا لامیا کے دکھن پچھم میں جس جگہ لڑائی ہو رہی ہے وہ اتھنز سے اتر پچھم میں قریبا ۱۰۰ میل دور ہے۔ جرمن فوجیں تھرموپلی پر سخت دباؤ ڈال رہی ہیں۔

مستند ذرائع سے خبر ملی ہے کہ جرمن فوجوں نے ایجیئن سمندر میں یونان کے ٹاپو سموتھریس پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ ٹاپو ترکی کی سرحد کے قریب الگزنڈراپولیس اور لیمنوس کے ٹاپو کے درمیان واقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنوں نے لیمنوس کے ٹاپو پر بھی حملہ کیا۔ ابھی تک نتیجہ معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ دونوں ٹاپو بڑی فوجی اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہاں سے درہ دانیال پر کنٹرول حاصل کرنے میں بڑی امداد مل سکتی ہے۔ سموتھریس تو اتنا اہم نہیں جتنا لیمنوس ہے۔ یہاں ہوائی اڈے بن سکتے ہیں۔ جرمنوں نے سمندری راستہ سے ان ٹاپوؤں پر حملہ کیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کو کہاں سے جہاز ملے لیکن ممکن ہے کہ کوالا سے موٹر کشتیاں ان جرمن سوداگری جہازوں کے ذریعہ لائی گئی ہوں جو کہ حال ہی میں رومانیہ کی بندرگاہ کانسٹنزا سے باسفورس کے ذریعہ گذرے تھے۔

فرانس سے بیڑے اور بندرگاہوں کا مطالبہ

لندن ۲۳ اپریل رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہٹلر کا خیال ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ جبکہ معاملہ کھول کر سامنے رکھ دیا جائے مختلف ذرائع سے جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی فرانس کو اہم رعائتیں دینے کے لئے تیار ہے لیکن ان رعائتوں کے بدلے میں جرمنی کے مطالبات بہت وسیع اور اہم ہیں کہا جاتا ہے کہ جرمنی اس بات کے لئے تیار ہے کہ فرانس جرمن فوجوں کا جو خرچہ ادا کرتا ہے اس میں کمی کر دی جائیگی فرانس کے ۲½ لاکھ قیدی چھوڑ دئے جائیں گے۔ اور فرانس اور جرمنی کی سرحدیں طے کر دی جائیں گی۔ ان رعایتوں کے بدلہ میں جرمنی یہ چاہتا ہے کہ فرانس کا سمندری بیڑہ جرمنی کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور بحر روم کے فرانسیسی بندرگاہ جرمنی کے کنٹرول میں دیدئے جائیں۔

متسوکا ٹوکیو پہونچ گئے

ٹوکیو ۲۳ اپریل یورپ کا دورہ کرنے کے بعد جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا کل تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز ٹوکیو پہونچ گئے۔

موسیو مولوٹوف یا موسیو سٹالن سے پوچھو یہ ہے وہ جواب جو مسٹر متسوکا نے دیا۔ جبکہ ان سے یہ پوچھا گیا کہ آیا جاپان کے ساتھ سمجھوتہ کے بعد روس کی فوجیں مشرق بعید سے واپس بلا لی گئی ہیں۔

مسٹر متسوکا نے موسیو سٹالن کے ساتھ اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے درمیان دل کھول کر اور دوستانہ بات چیت ہوئی۔ آپ نے کہا کہ روس کے ساتھ معاہدہ سے محوری معاہدہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا وہ ہماری پالیسی کا اصلی بنیاد ہیں۔

چودھری نعمت اللہ کی صدارتی تقریر

لکھنؤ ۲۱ اپریل آج سہ پہر کو چودھری نعمت اللہ خاں صاحب سابق جج الہ آباد ہائی کورٹ کی صدارت میں گنگا پرشاد میموریل ہال میں لکھنؤ کے سنیوں کی ایک نمائندہ میٹنگ ہوئی جس میں سنیوں کے جائز حقوق پر زور دیتے ہوئے چند رزولیوشن پاس کئے گئے۔ جلسوں اور جلوسوں میں مدح صحابہ پڑھنے کی اجازت کا مطالبہ کیا اور حکومت کے اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا کہ شیعوں کو ایسا جلوس نکالنے کی اجازت دیدی گئی جس میں وہ صحابہ کے خلاف سر عام تبرا پڑھیں اور اینٹی تبرا ایسوسی ایشن کی شاخیں صوبہ کے تمام بڑے بڑے شہروں میں قائم کرنے کی بھی تجویز پاس ہوئی۔ صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں مدح صحابہ کی تاریخ بیان کی۔ اور حکومت سے یہ تجویز پیش کی کہ ایک یا ایک سے زیادہ شیعہ اور سنی اور غیر مسلم نمائندوں پر مشتمل ایک ثالثی بورڈ قائم کر دیا جائے اور اس کا جو فیصلہ ہو دونوں فرقوں کے لئے اس کی پابندی لازمی ہو۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یو۔ پی کی کانگریسی حکومت ہمارے حق کو تسلیم کر چکی تھی۔ اور بہت سے عدالتی فیصلے ہمارے حق میں موجود ہیں۔ آخر میں چودھری نعمت اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایسی تجویز پیش کی ہے جس میں حکومت اور شیعہ بھائیوں کے لئے مستقل مصالحت کے لئے جراثیم موجود ہیں۔

آزمائش

مگر وہ نا کو گئے ہوئے کئی سال ہو گئے۔ سب جگہ دریافت کرلیا۔ کہیں پتہ نہیں ملتا۔ کیا آپ اور میں دونوں ایک وہم پر بھینٹ چڑھ جائیں۔"

"سروپ یہ وہم نہیں ہے۔ عورت جسے ایک مرتبہ اپنا سرتاج تسلیم کرلیتی ہے۔ اسے کبھی اپنے دل سے نہیں نکال سکتی یہی عورت کے لئے دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔"

مگر میری طرف بھی تو دیکھئے۔ آپ کی محبت کی چنگاری نے میرا تن من پھونک ڈالا ہے۔ کیا اب میں کسی دوسری لڑکی سے محبت کرسکتا ہوں۔ کیا آپ مجھے ٹھکراتے وقت یہ نہیں سوچتی ہیں کہ ایک گم شدہ انسان کے لئے آپ ایک دوسرے انسان کی زندگی کو برباد کررہی ہیں۔"

میں جانتی ہوں۔ تمہیں کیا خبر کہ مجھ پر کیا بیت رہی ہے۔ مگر جو چیز کسی کی امانت ہے۔ میں اس میں اپنے جذبات کی تسکین کے لئے خیانت نہیں کرسکتی۔"

صبح کے سورج کی کرنیں سنہری ہنستی ہنستی ہوتی دریچوں سے کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔ پربھا روتی جاتی تھی اور خط لکھتی جاتی تھی کچھ دیر بعد اس نے قلم ہاتھ سے رکھدیا اور اشکوں سے تر آنکھوں کو بند کرکے نڈھال ہو کر کرسی کی پشت کا سہارا لے کر کچھ سوچنے لگی۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور دوبارہ خط کو نظر ثانی کرنے کے خیال سے پڑھنا شروع کیا۔

"سروپ سچ سچ تم میرے دل میں آبیٹھے ہو۔ کل رات میں نے تم سے اتنا ہی کہا تھا کہ تمہیں خبر نہیں مجھ پر کیا بیت رہی ہے۔ مگر اس وقت میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ تمہاری طرف سے میری لاپرواہی حقیقت میں ایک پردہ تھا جس کی آڑ میں میں اپنے جلے ہوئے دل کو چھپانے کی کوشش کرتی رہی۔ سچ پوچھو تو میں تمہاری چاہت میں مٹی جارہی ہوں۔ مگر میں تمہاری نہیں ہوسکتی۔ کیوں کہ میں پہلے ہی کسی کی ہوچکی ہوں اس نے اپنی ایک ٹھوکر سے میرے دل کو دنیا کا شیرازہ بکھیر دیا۔ مگر میں باقی زندگی اسی ٹھوکر کی یاد میں گذار دینی چاہتی ہوں۔ تم ہی سوچو جو انسان ایک زخم کو رستا ہوا رکھنے کے لئے زندہ رہنا چاہتا ہو وہ اس زخم کے بھر جانے کے بعد کس چیز کے سہارے زندہ رہیگا۔ البتہ مجھے اپنے دل سے ڈر لگتا ہے کہ کسی دن اس کے بہکاوے میں آکر میں وفاداری کے رستے سے ہٹ کر اپنی آبرو کی امانت میں خیانت نہ کر بیٹھوں اس لئے آج میں اس گھر سے ہمیشہ کے لئے جارہی ہوں تم مجھے بھول جانا اور کسی نیک خوبصورت چاند سی دلہن سے اپنا گھر بسا لینا۔

بد نصیب

"پربھا"

خط ختم کرکے اسے لفافے میں بند کرتے ہوئے پربھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ سروپ اس اثنا میں پردے کے پیچھے سے نکل کر اس کی پشت پر آکھڑا ہوا تھا۔ پربھا نے اسے نہیں دیکھا۔ خط لفافہ کے سپرد کرکے اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔ سروپ نے ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے لفافہ اٹھا لیا۔ اور اسے اپنی جیب میں رکھا اسکی جگہ ایک دوسرا لفافہ پربھا کے آگے میز پر رکھدیا۔

سرسراہٹ کی آواز سن کر دفعتاً پربھا نے آنکھیں کھولدیں اور گھبرا کر اٹھنے لگی۔ سروپ نے دونوں ہاتھ اس کے شانوں پر رکھکر اسے کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ اتنی جلدی نہ کرو پربھا۔ جو خط تم نے میرے نام لکھا تھا وہ میں نے تمہاری زبان سے سن لیا۔ اب تم وہ خط میری زبان سے سن لو جو میں نے تمہارے نام لکھا ہے اور یہ کہکر اس نے پربھا کی حیرانی کی کیفیت کا کچھ خیال نہ کرتے ہوئے اپنا خط پڑھنا شروع کردیا۔

"پربھا۔ میں تمہارے پتی دھرم کا قائل ہوگیا مجھے ایک شخص نے غلط فہمی میں مبتلا کردیا تھا کہ تم کسی مرد سے محبت کرتی ہو۔ مگر جہاں مجھے پتہ لگا تب معلوم ہوا کہ وہ بوڑھا خبیث اس لئے تمہارا دشمن ہوگیا تھا کہ تم نے اس سے شادی کرنے سے انکار کردیا تھا۔ میں جلد ہی یہ راز ظاہر کردیتا۔ مگر ابھی تمہاری آزمائش باقی تھی۔ اس میں تم پوری اُتریں۔

برما میں ہندوستانیوں کے داخلہ پر پابندی

رنگون ۱۸ اپریل۔ حکومت برما نے ایک سرکاری اعلان شایع کیا ہے جس میں درج ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء کے بعد میں برما میں ہندوستانیوں کا غیر محدود داخلہ جاری نہ رہے گا۔

میری پیاری پربھا سروپ اور چندرموہن ایک ہی انسان ہے اور اسے فخر ہے کہ تم جیسی بلند عورت اسکی زندگی میں چراغ بن کر اجالا کریگی۔

یہ کہکر چندرموہن نے پربھا کے پاؤں پکڑ لئے اور انہیں آنسوؤں سے دھونے لگا۔ پربھا نے آنسو پونچھتے ہوئے گھونگھٹ نکال لیا اور اسے اٹھاتے ہوئے بولی۔ "آپ مجھے شرمندہ نہ کیجئے۔ جو کچھ میں نے کیا میرا فرض تھا۔"

چندرموہن آنسو پونچھتا ہوا اُٹھا۔

پربھا نے آہستہ سے اُس کی قمیص کا دامن پکڑ لیا اور مسکرا کر بولی۔ "مگر میں آپ کو کیا کہکر پکارا کروں گی۔ چندر یا سروپ؟"

"چندرموہن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "جو تمہیں زیادہ پیارا ہو۔"

گورنمنٹ کمیونک

۱۔ ۱۳ مارچ کو حکومت ہند نے ایک پریس کمیونک شایع کیا تھا کہ انڈین سول سروس اور انڈین پولیس میں جو جگہیں خالی ہونگی ۵۰ فیصدی جگہیں بھری نہ جائیں گی تاکہ یہ خالی جگہیں جنگ کے ختم ہو جانے پر ان امیدواروں کو مل سکیں جنہوں نے جنگی خدمات ادا کی ہیں اور مرکزی سرولز میں اسی طرح کا انتظام کرنے والے ہیں۔

صوبجات متحدہ کی حکومت نے بھی یہ طے کیا ہے کہ صوبہ کی سول سروس (ایگزیکیٹو برانچ) اور صوبہ کی پولیس سروس میں جو جگہ خالی ہونگی ان کی ۵۰ فیصدی پر نہ کی جائیں گی۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا یہی اصول دوسری سرولز میں جاری کیا جائیگا۔

۲۔ گزشتہ جولائی میں گورنمنٹ نے یہ نوٹیفکیشن شایع کیا تھا کہ گورنمنٹ سرولز کے واسطے عمر کی قید میں وہ وقت جو ہز مجسٹی کی سمندری۔ فوجی۔ یا ہوائی سرولز میں صرف ہوا ہوگا۔ شامل نہ کیا جائے گا۔ اور اس طرح کے احکامات جاری کئے جائینگے۔ کہ وہ امیدوار جو جنگی خدمات کی وجہ سے ملازمت کی شرط کو پورا نہیں کرسکتے۔ انھیں بھی مقرر ہونے میں امداد دی جائے۔

آر۔ ایف۔ موڈی
وچیف سکریٹری ٹو گورنمنٹ

کورٹ فیس میں اضافہ

بورڈ آف ریونیو نے اپنے اختیار کو کام میں لاتے ہوئے ۱۸۷۰ء کے ممالک متحدہ کے ترمیم شدہ کورٹ فیس ایکٹ کے مطابق کورٹ میں فیس میں اضافہ کردیا ہے۔ ان سمنوں پر جو عدالتہائے اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم سے جاری ہوں جن کی وضاحت دفعات ۱-۲-۳-۴-۵-۷ اور ۹ کے کورٹ فیس کے کالم میں بابت قاعدہ ۳۹ بلب کے ریونیو کورٹ فیول میں کردی ہے۔ جو پچاس روپیہ یا اس سے زاید رقم کے ہیں ۱۲ کے عہ ہوگا۔

اس اضافہ شدہ فیس پر یکم اپریل سنہ ۱۹۴۱ء سے عملدرآمد ہوگا۔

(ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر)

بلگریڈ کی تباہی کا بھیانک منظر

لندن ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ کی راجدھانی بلگریڈ میں جرمنوں کی ہوائی بمباری سے تقریباً بارہ ہزار آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ یہاں کا منظر راٹرڈم کی تباہی کے منظر سے بھی زیادہ بھیانک تھا۔ جنگی دفتر۔ وزیروں کی کوٹھیاں اور غیر ملکی سفیروں کے دفتروں کی عمارتیں بھی بمباری کی لپیٹ میں آگئیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے سات سو

ٹائمز آف انڈیا کا تبصرہ

بمبئی ۱۷ اپریل۔ مسلم لیگ کے مدراس کے اجلاس کے فیصلوں پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی الگ الگ آزاد ریاستیں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے پڑوسیوں کے لئے خطرہ ہیں۔ یقیناً ایسا وقت آئے گا۔ جب تمام پارٹیوں کے لیڈر مشترکہ بنیاد پر متحد ہوں گے۔ اور ہندوستان کا بیڑا سیاسی نجات کے رستہ پر ڈالنے کی کوشش کرینگے۔

برلن ۱۶ اپریل۔ ہٹلر نے اسٹائریا۔ کارنتھیا اور کارنولیا کے یوگوسلاوی علاقوں میں جن پر جرمنی کا قبضہ ہوگیا ہے۔ نازی سول لینڈ ایڈمنسٹریٹر مقرر کردیئے گئے ہیں۔ یہ علاقہ پہلے آسٹریا کا تھا اور پچھلی بڑی جنگ میں یوگوسلاویہ میں شامل کردیا گیا تھا سول حکام براہ راست ہٹلر کو جوابدہ ہونگے اور فوجی قانون پر عملدرآمد کا کام آرمی گارڈ کے ہاتھ میں ہوگا۔

کیل پر ۳۸ واں حملہ

لندن ۱۶ اپریل۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے کیل کے جرمن سمندری اڈے پر ۳۸ واں حملہ کیا۔

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سالانہ ... ششماہی ...

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۳ مئی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۸

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

یہ کیا ہو کر رہی ہیں آج اظہار وفا وہ بھی
کہ شائد ہو چکے ہیں اب پشیمان جفا وہ بھی

فروغ ماہ و انجم سے مجھے تسکین نہیں ہوتی
جو جلوہ آج تک محفوظ ہے مجھکو دکھا وہ بھی

عجب انداز ہے تیرے ستم کا او جفا پرور
نگاہ لطف مجھ پر ہے مگر صبر آزما وہ بھی

مجازی رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے جبکہ یہ دنیا
تو کیوں مجھکو دیا دل اور حقیقت آشنا وہ بھی

تری پرسش بھی گویا ایک رحم پر ستم ٹھہری
کہ میرے حق میں جیسے بن گئی ہے اک بلا وہ بھی

کبھی کی تھی جو میں نے تنگ آکر اس کی محفل میں
غلط سمجھی گئی افسوس میری التجا وہ بھی

جو باتیں رہ گئیں دل میں مرے خوف طوالت سے
یہ میں کیسے کہوں تم سے کہ تھیں تو مدعا وہ بھی

خدا اس عشق کو سمجھے کہ خودداری مٹی اس سے
کہ جو سننا نہ تھا مجھکو محبت میں سنا وہ بھی

جو باقی رہ گئی ہے خم میں تیرے اے مرے ساقی
پلانے ہاں پلا دے تو بقدر حوصلہ وہ بھی

اگرچہ آج ہنستے ہیں وفاؤں پر تو ہنسنے دو
کریں گے ایک دن تم دیکھنا قدر وفا وہ بھی

میری سعی طلب کا یہ ہوا انجام اے ثاقب
صداؤں پر مری دینے لگے ہیں اب صدا وہ بھی

دنیائے اسلام

درۂ دانیال کا نگہبان

یوروپین سیاسات میں ترکی کی اہمیت!

یہ تو ایک تاریخی واقعہ ہے گذشتہ جنگ عظیم میں ترکی یورپ کی مرکزی طاقتوں یعنی جرمنی وغیرہ کا حلیف تھا اور چونکہ فتح اتحادیوں کو حاصل ہوئی تھی، اس لئے ترکی کو بہت نقصانات اٹھانے پڑے تھے۔ اس جنگ میں ترکی اب تک عملی اعتبار سے غیر جانبدار ہے۔ لیکن وہ اپنے معاہدوں کی رو سے برطانیہ کا دوست اور برطانیہ کا حلیف ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہٹلر نے اگر ترکی کو جنگ میں کودنے پر مجبور ہی کر دیا تو ترکی ضرور برطانیہ کے ساتھ ہوگا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا کہ ایسا کیوں ہے اور وہ کون سے اہم اسباب ہیں جو برطانیہ سے ترکی کی دوستی کا باعث ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ اٹلی کو ترکی نے ہمیشہ شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھا ہے، اور اٹلی کے امپیریل ارادوں نے ترکی کو ہمیشہ پریشان رکھا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آج کا ترکی سلطانوں کے عہد کا ترکی نہیں ہے لیکن بہر حال اسے اٹلی کی حرص و ہوس اور للچائی ہوئی نگاہوں سے ہشیار رہنا ہے۔ ترکی کو سنہ ۱۹۱۴ء تک بھی جرمنی اور اہل جرمنی سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی اور نہ برطانیہ سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی اور نہ برطانیہ سے دشمنی تھی۔ لیکن اٹلی چونکہ گذشتہ جنگ عظیم میں اتحادیوں کے ساتھ تھا اس لئے ترکی کو مخالف پارٹی میں شامل ہونا پڑا تھا۔ اس جنگ میں چونکہ اٹلی جرمنی کا طرفدار اور حلیف ہے، اس لئے ترکوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ برطانیہ کا ساتھ دیں اور برطانیہ سے اپنی دوستی کے معاہدے کو برقرار رکھیں۔ یہ جو کچھ اوپر کہا گیا ہے اس کے سمجھنے کے لئے ضرور ہے کہ تاریخ کے اوراق پر ایک نظر ڈالی جائے۔

مشرقی بحر روم اور ترکی

اٹلی نے ترکوں کی ملکیت ڈوڈیکانیز پر قبضہ کر لیا تھا، اور اسی نقطے سے ہم مشرقی بحر روم کی بین الاقوامی سیاسیات کا مطالعہ شروع کر سکتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں اگرچہ یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ ڈوڈیکانیز پر اٹلی کا قبضہ عارضی ہے، لیکن ترکوں نے اسی وقت محسوس کر لیا تھا کہ اہم کنجی "کا اس طرح اٹلی کے قبضہ میں رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اٹلی اور روس کے درمیان سنہ ۱۹۰۹ء میں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۱۱ء میں اٹلی نے ترکی پر حملہ کر دیا تھا۔ گذشتہ جنگ عظیم میں اٹلی اور روس دونوں برطانیہ کے حلیف تھے۔ اسی لئے اٹلی کے سامراجی مقاصد نے ترکی کو جرمنی کا ساتھ دینے پر مجبور کر دیا تھا۔ آج بھی اٹلی ہی کا خطرہ اور اٹلی ہی کی دھمکیاں ترکی کے سامنے ہیں۔ اس لئے ترکی کا فرض ہے کہ وہ برطانیہ کا طرفدار بن جائے۔

سنہ ۱۹۰۹ء کا معاہدہ

اٹلی اور روس کے درمیان سنہ ۱۹۰۹ء کے جس معاہدہ کا ذکر اوپر آیا ہے اس میں اٹلی نے روس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ باسفورس اور درۂ دانیال وغیرہ کے معاہدہ میں روس کے مفادات کا خیال رکھے گا اور احترام کرے گا۔ روس یہ چاہتا تھا کہ باسفورس اور درۂ دانیال کو روس کے جنگی جہازوں کی آمد و رفت کے لئے مستقل طور پر کھول دیا جائے۔ لیکن پچھلے عہد ناموں کے ذریعہ یہ بات طے پا چکی تھی کہ ترکی کے جنگی جہازوں کے سوا کسی دوسرے ممالک کا جنگی جہاز بحر روم سے بحر اسود میں، اور بحر اسود سے بحر روم میں نہیں جا سکے گا۔ یعنی غیر ترکی قوموں کے جنگی جہازوں کی آمد و رفت کے لئے باسفورس اور درۂ دانیال قطعاً بند تھے۔ صرف تجارتی جہاز اس راستہ سے گذر سکتے تھے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ترکی کا دار الحکومت قسطنطنیہ جو باسفورس کے ساحل پر واقع تھا، دوسرے ممالک کی جنگی دھمکیوں اور بحری فوجی سرگرمیوں سے بالکل محفوظ رہے۔

اگرچہ اس معاہدہ کے رو سے بحر اسود میں غیر ترکی بحری بیڑوں کا داخلہ روک کر روس کا مفاد بھی محفوظ کر دیا گیا تھا، تاہم روس ہمیشہ سے اس بات کا خواہشمند تھا کہ اس کے بحری بیڑوں کو بحر اسود کی طرف سے بحر روم میں آنے کا موقع ملے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ روس بھی ایک "میڈیٹرینین پاور" بننے کا خواہشمند تھا۔ لیکن چونکہ مشرقی بحر روم میں روس کا عمل دخل خود برطانیہ کے مفاد کے بھی خلاف پڑتا تھا۔ اس لئے باسفورس اور درۂ دانیال کو بند کرانے میں برطانیہ نے ترکی کا ساتھ دیا تھا۔

لیکن روس کو بھلا یہ کب گوارا ہو سکتا تھا! اس کے بعد روس ہی کی تحریک سے سنہ ۱۹۱۲ء میں ایک "بلقان لیگ" بنائی گئی جس میں بلغاریہ، سردیا، مانٹینگرو، اور یونان شامل ہو کر ترکی سے جنگ شروع کر دی۔ سنہ ۱۹۱۲ء کی اس جنگ بلقان نے بڑی شہرت حاصل کی تھی اور اسی جنگ کے بعد ترکی نے اپنے وجود کو خطرے میں دیکھ کر یورپ کی کسی بڑی طاقت سے دوستی کا عہد کرنے کی ضرورت محسوس کی قدرتی طور پر ترکی کی نگاہ برطانیہ کی طرف اٹھی تھی۔ اور وہ برطانیہ کا مستقل دوست بننا چاہتا تھا۔ لیکن برطانیہ کو ایک دوسری مجبوری لاحق تھی۔ وہ "ٹرپیل انٹنٹی" کے رو سے روس کا دوست اور حلیف تھا۔ اور اگرچہ وہ باسفورس اور درۂ دانیال کا راستہ روس کے لئے کھول دینے کے اصول کا مخالف تھا پھر بھی کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اب یورپ میں صرف ایک ہی ملک رہ گیا تھا کہ گذشتہ جنگ عظیم میں ترکی نے جرمنی کے ساتھ ہو جانے کا راستہ اختیار کیا تھا۔ یہ وہ واقعات ہیں جو پرانے ہو کر اب تاریخ کے صفحات کے سپرد ہو چکے ہیں۔

معاہدہ لوزان

اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء میں معاہدہ لوزان کے ذریعہ اطالوی ترکی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زمانہ بر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور پنجشنبہ ۳ر مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۸

وزیر ہند کو گاندھی جی کا جواب

برطانیہ کے دیوان عام میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے وزیر ہند نے جو تقریر کی تھی گاندھی جی کی طرف سے آج اس کا جواب دیا گیا ہے۔ جواب کا لب لہجہ اگرچہ گاندھی جی کے عام طرز بیان سے کچھ مختلف ہے اور اس بیان میں گاندھی جی کے چتونوں کے بل نمایاں ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جواب کے تیور اب بھی اس تحقیر آمیز طرز عمل کا مکمل جواب نہیں ہیں جو اب تک ہندوستان کے ساتھ برتا جا رہا ہے۔ گاندھی جی نے صحیح کہا ہے کہ مصیبت لوگوں کے دلوں کو نرم کر کے واقعات کے صحیح احساس کی طرف مائل کر دیتی ہے لیکن برطانیہ کی مصیبت مسٹر ایمرے کے دل کو متاثر کرنے سے قاصر رہی ہے۔" برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے مسائل کو ان کی غیر حقیقی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور مسٹر ایمرے اس دکھ بھرے دور میں ہندوستان کے ساتھ حقارت آمیز بے اعتنائی برت کر برطانیہ کی اس روایتی روح کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

مسٹر ایمرے نے اپنی تقریر میں برطانیہ کے احسانات کی فہرست بیان کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ برطانوی حکومت نے ہندوستان کو امن و سکون عطا کیا ہے۔ گاندھی جی نے اس دعویٰ کا تجزیہ کرتے ہوئے ہندوستان کے فسادات کا حوالہ دیا ہے۔ انھوں نے مسٹر ایمرے سے سوال کیا ہے کہ کیا برطانوی حکومت میں ہندوستان کی سرزمین کو چند فساد انگیز غنڈوں کے خوف و خطرہ سے پاک کرنے کی سکت نہیں ہے۔ برطانوی حکومت کو اگر ہندوستان کے حقوق شہریت کا کوئی پاس ہوتا تو وہ ہندوستانیوں کو حفاظت خود اختیاری کیلئے تربیت دیتی لیکن ایک غیر ملکی حکومت کو شہری حقوق کے بنیادی اصول سے کوئی واسطہ نہیں تھا اس لئے سب سے پہلے ہندوستانیوں کو ہتھیاروں کے استعمال کے حق سے محروم کر دیا کہ

ہندوستان کے مسائل کے متعلق مسٹر ایمرے نے جو رٹ لگا رکھی ہے اور جس لغویت کو انہوں نے ایوان عام کی بحث میں پھر دہرایا ہے گاندھی جی نے اس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ہندوستان کے دماغ کی توہین ہے ہم سمجھتے ہیں کہ پالتو طوطے کی طرح ایک ہی چیز کو بار بار رٹے جانا نہ صرف ہندوستان کے دماغ کی توہین ہے بلکہ خود برطانوی دماغ کے افلاس تدبر کی دلیل ہے اور ہندوستان کے متعلق برطانوی سیاستدانوں کی نیت و ارادہ کو واضح کرنے کے لئے ایک روشن ثبوت ہے ہندوستان کے معقول اور سنجیدہ مطالبہ کو مسترد کرنے کے لئے کوئی بنیاد موجود نہیں ہے اور اس لئے سامراجی پنجرہ کا طوطا صرف ایک ہی رٹ لگائے جا رہا ہے کہ ہندوستان میں اختلافات موجود ہیں اور برطانوی شہنشاہیت ان اختلافات کی موجودگی میں کوئی قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

گاندھی جی نے مسٹر ایمرے کو جواب دیتے ہوئے ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں کے اختلافات کو داخلی نوعیت قرار دیا ہے اور اپنے بجا طور پر اُن کی ذمہ داری برطانوی شہنشاہیت پر عائد کی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ حکومت کا موٹو ہمیشہ یہی رہا ہے کہ بانٹو اور حکومت کرو۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے اس گھریلو جھگڑے کا بار بار تذکرہ کرنا اور اس کو اختیارات منتقل نہ کرنے کے لئے آڑ بنا لینا خود اس امر کی دلیل ہے کہ ہندوستان کے اس اختلاف کی ذمہ داری حکومت ہی پر ہے جس کے ساتھ اس کا اپنا اختیار و اقتدار وابستہ ہے۔

مسٹر ایمرے نے ہندوستان کی خوش حالی اور اقتصادی ترقی کے متعلق جو گمراہ کن تصویر پیش کی ہے گاندھی جی نے اپنے جواب میں اس پر انتہائی حیرت کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان روز بروز اقتصادی تباہی کی طرف بڑھتا جا رہا ہے لیکن برطانوی مدبرین دنیا کو دھوکا دینے میں مصروف ہیں۔ ہندوستان کی مادی ترقی کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ ہندوستان کی اس سیاسی اور اقتصادی زبون حالی کے پیش نظر جس کا شکار ہندوستان ہو رہا ہے برطانوی مدبرین کا یہ طرز عمل بدنصیب اور فاقہ کش ہندوستان کے ساتھ کمینہ مذاق ہی نہیں ہے بلکہ یہ ہندوستان کے پکے پھوڑے پر نشتر لگانا ہے۔ کوئی بھی یہ توقع نہیں کر سکتا کہ یہ پھوڑا اس سے بغیر رد جائے گا۔

گاندھی جی کے ان الفاظ سے ان تلخیوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے جو ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان افسوسناک طور پر بڑھتی جا رہی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اسکی ذمہ داری برطانوی مدبرین کے توہین آمیز طرز عمل ہی پر عائد ہوتی ہے۔

طے ہوئی جس میں یہ طے ہوا کہ ان حلقوں میں جہاں بدامنی پھیلی ہوئی ہے وہاں امن و امان قائم کرنے کیلئے مختلف حلقوں سے چند ذمہ دار اشخاص سرکاری حکام کے ساتھ کام کرنے کے لئے منتخب کئے جائیں اسکے لئے بھی ایک کمیٹی جس میں ڈاکٹر مراری لال، سید بشیر الدین احمد، خواجہ عبدالسلام، مسٹر ہری شنکر ودیارتھی اور مسٹر اقبال کرشن کپور شامل ہیں، معاملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے اور ایک بیان دینے کے لئے مقرر کی گئی ہے اور یہ بھی بدامنی سے متاثر لوگوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کانگریس کے دفتر میں آکر اپنے بیانات لکھوائیں۔

سکریٹری مسلم لیگ کا بیان

مسٹر احمد نبی خاں سکریٹری سٹی مسلم لیگ اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں کانگریس کی بنائی ہوئی تحقیقاتی کمیٹی کے دو مسلمان ×

آئینہ کانپور

کانپور میں ہندو مسلم فساد

اس خبر نے کہ ۲۷ اپریل کو انٹی پاکستان منایا جائے گا اور جلوس نکلے گا شہر کی فضا کو بہت خراب کر دیا تھا۔ ان ہی حالات کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلوس کے راستوں میں تبدیلی کرنا چاہی جسکو منتظمان جلوس نے منظور نہیں کیا۔ اور بطور پروٹسٹ کے جلوس نکالنا بند کر دیا۔ او معرف ۶ بجے شام کو جلسہ کیا گر جلسہ کی ولولہ انگیز تقریروں نے ہندوؤں کے جذبات کو اور زیادہ برانگیختہ کر دیا اور وہ جلسہ ختم ہونے کے بعد جو نکلے تو اس قسم کے نعرے لگاتے نکلے جسکو مسلمان کسی صورت میں سُننا گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹن روڈ پر مسلمانوں کی طرف سے خشت باری کی گئی جس کا جواب ہندوؤں نے بھی دیا مگر پولیس کے عین وقت پر پہونچ جانے کی وجہ سے یہ تصادم فوری طور پر رک گیا اور کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا۔ گر رات کے واقعہ سے دونوں کے جذبات نہایت برانگیختہ ہو گئے تھے۔

۲۸ اپریل کو مسٹن روڈ کی دوکانیں کھل گئی تھیں گر چوک صرافہ وغیرہ کی دوکانیں بند تھیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ تصادم کا خطرہ ٹل گیا ہے مگر یکایک ۱۲ بجے دوپہر کو مسٹن روڈ پر ہندو و مسلمانوں کے درمیان تصادم شروع ہو کر ہندو مسلم بلوہ کی ابتدا ہو گئی۔ اور وہ سب کچھ ہوا جو کانپور کے بلوؤں میں ہوا کرتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور کے حیوان نما انسانوں کی بدولت تقریباً ۳۰ آدمی مجروح ہوئے جن سے غالباً ۲ یا ۳ غریب اور لاچار انسانوں کی جانیں ان خونی درندوں کی نظر ہوئیں۔ افسوس!

انٹی پاکستان ڈے

۲۷ اپریل ۶ بجے شام کو شردھانند پارک میں لالہ پدم پت سنگھانیہ کی صدارت میں انٹی پاکستان ڈے کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں ہندوؤں اور سکھوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ جلسہ میں لالہ پدم پت سنگھانیہ لالہ سری رام سیٹھ۔ ڈاکٹر برجندر سروپ اور پنڈت راجہ رام صابر کی تقریریں ہوئیں جس میں پاکستان اسکیم کو ہندوستان کے لئے نہایت نقصان دہ بتایا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ اس معاملہ میں برٹش گورنمنٹ کا بھی ہاتھ ہے۔

ڈاکٹر برجندر سروپ نے مسٹر جناح سے اپنی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انکی درخواست کرنے پر بھی مسٹر جناح پاکستان اسکیم کی وضاحت نہ کر سکے۔ آپ نے کہا کہ بابو راجندر پرشاد نے مسٹر جناح سے پاکستان کی وضاحت کا مطالبہ کر کے انہیں بڑی پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ اب تک مسٹر جناح پاکستان کی وضاحت کئے بغیر ہندوؤں کو ڈرا رہے تھے مگر اب وہ خود نہیں سمجھ سکتے کہ اس لفظ کے معنی کیا ہیں۔

پنڈت راجہ رام صابر نے ایک نہایت ولولہ انگیز تقریر میں کہا کہ ہندوستان صدیوں سے ایسا ہی چلا آتا ہے جیسا آج ہے اس کے ٹکڑے ہونا ناممکن ہے یہاں ہندو، مسلمان، سکھ، مرہٹہ، حکمراں آئے اور چلے گئے۔ کسی کے دماغ میں اسقدر بیہودہ خیال نہیں پیدا ہوا جیسا کہ اب مسٹر جناح کے دماغ میں آیا ہے۔

اس جلسہ میں ڈھاکہ میں ہندوؤں پر جو مظالم کئے گئے ہیں اس کے خلاف ایک رزولیوشن بھی پاس کیا گیا اور اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا اس کے بعد ہندوؤں اور سکھوں کی بھیڑ مسٹن روڈ سے ہندوستان زندہ باد۔ پاکستان مردہ باد مسلم لیگ مردہ باد اور مسٹر جناح مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے گزرے۔ کچھ مسلمان یہ نعرے سنکر آپے سے باہر ہو گئے۔ اور مسلمانوں کی طرف اس مجمع پر خشت باری کی گئی جس کا جواب ہندوؤں نے بھی دیا۔ مگر فوراً پولیس نے آکر مجمع کو منتشر کر دیا اور پولیس کے کافی انتظامات کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا

سرکاری بیانات

۲۸ اپریل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

میں افسوس کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ آج دوپہر کو ۱۲ بجے مسٹن روڈ اور مول گنج کانپور میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا جسے پولیس نے فوراً فرو کر دیا۔ اگرچہ اسے مجبوراً گولی چلانی پڑی۔ بلوہ شروع ہونے کے بعد اسکے فوراً حملوں کی اطلاع آئی۔ یہ حملے اس وقت ہوئے جب کہ اصل بلوہ بند ہو چکا تھا۔

۱۹۔ ۲۰ آدمیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع آئی ہے ان میں سے ۱۵ کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا۔

بلوہ فرو کرنے کی پوری اسکیم اور دفعہ ۱۴۴ اور شام کو ۷ بجے سے صبح ۵ بجے تک کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

پبلک کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر اور فساد ہوا تو کرفیو آرڈر کے اوقات میں اضافہ کر دیا جائیگا اور شہر میں ایڈیشنل پولیس تعینات کر دی جائیگی اور اس کا خرچ شہریوں پر پڑے گا۔

اگر فرقہ وارانہ جرم مثلاً کسی محلہ میں اکے دکے حملے ہوئے تو اس محلہ کے ایسے لوگوں کو گرفتار کیا جائے گا۔ جن پر شبہ ہو گا کہ وہ مجرم کو جانتے ہیں اور جو مجرموں کو گرفتار کرانے میں حکام کی مدد نہیں کریں گے۔

کانپور کے تمام ذمہ دار لوگوں سے درخواست ہے کہ وہ امن و اماں بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

۳۰ اپریل کو مندرجہ ذیل بیان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کے متعلق دیا ہے۔

آج کانپور میں ۲ بجے کے بعد کوئی بلوہ نہیں ہوا۔ اس وقت تک صرف ۲۷ آدمی زخمی ہوئے جن میں سے ۲۰ اسپتال میں داخل کئے گئے۔ جن میں سے ایک کیس بدقسمتی سے مہلک ثابت ہوا۔ ملٹری پولیس، جھانسی۔ لکھنؤ۔ الہ آباد سے آگرہ سے بلائی گئی ہے اور شہر کی حالت پر پورا قابو ہے۔

آج صبح ۴ بجے اللہ اکبر اور مہابیر کی جے کے نعرے لگے مگر پولیس موقع پر پہونچ گئی اور لوگ خاموش ہو گئے۔

مقامی ملوں میں کام ہو رہا ہے اور تقریباً ۹۵ فیصدی مزدور کام کر رہے ہیں۔

یکم مئی کو مندرجہ ذیل بیان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دیا ہے:-

آج شہر میں کوئی اہم واقعہ نہیں ہوا سوائے اس کے کہ کسی بھولے بھٹکے پر حملہ ہوا۔ دوکانیں کھل رہی ہیں۔ اور یہ امید کی جاتی ہے کہ کل شہر کی حالت بالکل اصل رنگ میں آجائیگی۔

سرکاری تحقیقات

۳۰ اپریل کو مسٹر وی سی۔ ڈبل کمشنر الہ آباد ڈویژن کانپور تشریف لائے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ساتھ فساد زدہ رقبوں کا معائنہ کیا۔ اور ۲۸ اپریل کو مول گنج کے چوراہے پر جو ہندو مسلم ہجوم پر گولی چلائی گئی تھی اس کی تحقیقات شروع کی۔

سب سے پہلے مسٹر ال۔ بی ہینکا کس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ ۲۸ اپریل سے چند دن پہلے ہی ہندو مسلمانوں کے تعلقات انٹی پاکستان ڈے منانے (۲۷ اپریل) کی وجہ سے کشیدہ ہو چلے تھے۔ لہذا جلوس کے راستوں میں تبدیلی کر دی گئی۔ مگر اس تبدیل شدہ راستوں پر ہندو سبھا نے بطور پروٹسٹ جلوس نکالنے سے انکار کر دیا۔

البتہ ۲۷ اپریل کی شام کو ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا جس میں تقریباً ۶ ہزار کا مجمع تھا جسکے لئے پولیس نے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کر لی تھیں۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ۲۸ اپریل کی صبح کو مجھے ٹیلی فون سے اطلاع ملی کہ طرف اور مصری بازار کے نزدیک کچھ بدامنی ہے۔ تب وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس گئے مگر انہوں نے کہا کہ حالت قابو میں ہے۔ اسکے بعد وہ دونوں کوتوالی گئے اور پھر وہاں سے مسٹن روڈ صرافہ اور مصری بازار گئے اور دوکانوں کو بند پایا۔ جب وہ مول گنج پہونچے تو انہوں نے ہندو اور مسلمانوں کو چوراہے پر جمع اور ایک دوسرے پر اینٹیں پھینکتے ہوئے دیکھا۔ جب انکو منتشر کرنے میں تمام تدبیریں ناکامیاب ہوئیں تب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تین تین آرمس پولیس کے جتھوں کو یہ حکم دیا کہ وہ ایک ایک مرتبہ ہندو اور مسلمان مجموں پر گولی چلائیں۔ مگر مجمع منتشر نہیں ہوا۔ اور اینٹیں بھی برابر چلتی رہیں۔ تب پولیس نے ہندو اور مسلمان مجموں پر تین مرتبہ اور گولی چلائی اور مجمع منتشر ہو گیا۔ ہندو کلکٹر گنج کی طرف اور مسلمان پریڈ کی طرف ہٹ گئے۔ اس وقت کسی حادثہ کی خبر نہیں ملی مگر دوپہر کے بعد سول سرجن نے یہ رپورٹ کی کہ ۶ آدمی گولی سے زخمی اسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ زخمیوں کے بیانات قلمبند کرلئے گئے ہیں۔ ان میں سے دو نے یہ بیان دیا ہے کہ وہ پولیس کی گولی سے زخمی ہوئے ہیں۔ تین نے یہ بیان دیا کہ انکو ایک سب انسپکٹر جو گھوڑے پر سوار تھا اس نے گولی ماری ہے مگر چھٹے شخص نے یہ کہا کہ مجھکو نہیں معلوم کہ میں کیسے زخمی ہوا۔

مسٹر ای۔ ایف۔ جی۔ چیمبن سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ جب میں سوا بجے (ایک تکرہ انسٹا پر) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ساتھ مول گنج کے چوراہے پر پہونچا تو میں نے مسلمانوں کو پریڈ کی طرف اور ہندوؤں کو کلکٹر گنج کی طرف جمع پایا اور ایک دوسرے کی طرف اینٹیں پھینک رہے تھے جب میں نے وہاں کی حالت کو بہت نازک پایا۔ تو مجسٹریٹ سے مشورہ کرنے کے بعد فائرنگ کرنے کی اجازت دے دی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پہلے مجمع سے منتشر ہو جانے کو کہا مگر جب وہ نہ ہٹے تو میں نے دونوں طرف تین تین مرتبہ گولی چلانے کا حکم دیدیا جس سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ متفق تھے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سٹی انسپکٹر اور بعض سب انسپکٹروں نے بھی اپنے اپنے بیانات دیئے۔

مسٹر بلدیو پرشاد دونکر نے اپنی شہادت میں کہا کہ مسٹر رحمت اللہ جعفری نے صرف ہندوؤں پر گولی چلائی اور جنگجو مسلمانوں کو ہندوؤں کی طرف بڑھنے کی اجازت دیدی

جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور دیگر حکام آئے تو دونوں طرف فائرنگ کرنے کا حکم دیا گیا!

گرفتاریاں

بلوے کے سلسلہ میں جو لوگ گرفتار کئے گئے ہیں انکی تعداد چار سو کے قریب بتائی جاتی ہے ان میں کرفیو آرڈر والے بھی شامل ہیں۔

کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرنے والوں پر پانچ روپیہ جرمانہ کیا جا رہا ہے۔

تعزیری ٹیکس

سرکاری حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے کہ کوئی تعزیری پولیس ٹیکس اس بلوے کے سلسلہ میں اس لئے نہیں لگایا جائے گا کہ یہ بہت جلد فرو ہو گیا ہے۔

کانگریس تحقیقاتی کمیٹی

شہر کانپور میں بلوہ کی وجہ سے جو حالت نازک ہو گئی ہے اس پر غور کرنے کیلئے ہال میں کانگریس کے کام کرنے والوں کی ایک میٹنگ

سبد گل

برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر سورنسن نے مسٹر ایمری وزیر ہند سے یہ شکایت کی کہ گو پارلیمنٹری ممبروں کو کچھ ایسے "نوٹ" در پردہ سپلائی کئے جاتے ہیں جو ہندوستانی معاملات کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ مسٹر ایمری نے اس چیلنج کا جواب یہ دیا کہ ان نوٹوں کی طرف انڈیا آفس کی توجہ مبذول کی گئی ہے۔" اس کے بعد جب مسٹر سورنسن نے پھر شکایت کی تو یہ جواب ملا کہ اس طرح کے نوٹوں پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔" دیکھا آپ نے کس کس طرح کے بہانوں سے وزیر ہند نے باتوں کو پھیر دیا، اور اصلی معاملہ پر پردہ ڈال دیا۔

اس واقعہ پر ایک لطیفہ سنئے۔ وٹھل اور گوٹھل دو پڑوسی تھے۔ وٹھل نے اپنے گھر کی دیوار پر ناریل کا ایک درخت لگایا تھا لیکن جب درخت میں پھل آ گئے۔ تو ان کی تعداد میں روز بروز کمی ہونے لگی۔ وٹھل جب صبح کو اٹھکر دیکھتا تو ایک دو ناریل کم ہو جاتے۔ اور ان کے زمین پر گرنے کا بھی کوئی نشان اسے نہ ملتا آخر ایک رات کو اس نے نگرانی کی۔ ٹھیک ۱۲ بجے اس نے دیکھا کہ کوئی شخص درخت پر چڑھ رہا ہے۔ وہ دوڑ کر اپنے گھر سے ایک لالٹین اور ایک لاٹھی لے آیا۔ اور درخت پر چڑھنے والے کو چیلنج دے دیا۔ لیکن اب وہ شخص نیچے اتر رہا تھا۔ وٹھل کی آواز سے وہ رک گیا اور وٹھل نے پہچان لیا کہ وہ اس کا پڑوسی گوٹھل ہے۔

"یہ کیا بات ہے"؟ وٹھل نے پوچھا "تم رات کو ناریل کے درخت پر کیوں چڑھ رہے تھے"؟ گوٹھل کے پاس بہانوں کی کمی نہ تھی۔ اس نے کہا میری بکری بھوک سے مر رہی تھی۔ اس کے لئے مجھے کچھ گھاس کی ضرورت تھی"! وٹھل نے پوچھا "اس چوری کو گھاس سے کیا تعلق ہے"؟ گوٹھل نے جواب دیا مجھ چور نہ کہو میں ناریل کے درخت کے اوپر گھاس تلاش کرنے گیا تھا۔ وٹھل نے کہا "تم بیوقوف ہو۔ ناریل کے درخت پر کہیں گھاس ہوتی ہے"؟ گوٹھل نے جواب دیا! "اسے بھائی اسی لئے تو نیچے اتر رہا ہوں"! اب آپ غور فرمائیں کہ مسٹر سورنسن کو وزیر ہند نے جو جواب دیا وہ گوٹھل کے جواب سے ملتا جلتا ہے یا نہیں؟ سوال:- ہندوستانی حالات پر غلط "نوٹ" کیوں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جواب:- میری توجہ انکی طرف مبذول کی گئی ہے۔ سوال:- میں جانتا ہوں کہ یہ نوٹ غلط اور گمراہ کن ہیں۔ جواب:- اسی لئے تو ان پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔

پیر برچنڈی رہا ہوگئے

کراچی ۲۶ اپریل۔ سندھ کے مسلمانوں کے مذہبی پیشوا پیر برچنڈی کو آج حکومت سندھ کے حکم سے رہا کر دیا گیا۔ آپ بمبئی کے قانون بابت ۱۸۲۷ء کے ماتحت کراچی کی جیل میں نظر بند ہیں۔ صوبہ میں پیر صاحب کے بہت سے مرید ہیں۔

لندن ۲۶ اپریل شہنشاہ جاپان نے کل جاپان اور روس کے درمیان غیر جانبدارانہ سمجھوتہ کی منظوری دیدی ہے اور اس کے ساتھ جو اعلان کیا گیا تھا جس پر روس اور جاپان کے نمائندوں نے دستخط کئے تھے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ روس کی طرف سے ماسکو میں سپریم سوویٹ کے پریذیڈنٹ نے معاہدہ کی تصدیق کی۔ معاہدہ پر عملدرآمد شروع ہو گیا۔

ادب لطیف

ہوا باز عاشق
ایک پندرہ برس کی لڑکی کے جذبات

الہ آباد کی ایک پندرہ سالہ لڑکی نے لکھنؤ کے ایک انگریزی اخبار میں ایک نظم چھپوائی ہے کہ اور اس پس پشت یہ مقصد ظاہر کیا ہے کہ اس سے ایر فورس کی بھرتی کو تقویت پہنچے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس نظم کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

میرا محبوب ایک ہوا باز ہے۔
وہ ایک کڑیل جوان ہے جس کا جسم پتلا ہے اور زبان شیریں۔
اس کی طبیعت بہت خرمیلی ہے۔
سوائے اس وقت کے جبکہ وہ آسمان پر اڑتا ہے یا اس وقت کہ جبکہ ٹمٹماتی ہوئی بتیوں کی روشنی میں صرف میں ہی تنہا اس کے پاس ہوتی ہوں۔
میں اسے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتی ہوں۔
میں اس سے الگ رہنا برداشت نہیں کر سکتی
اس محبت اور محبوب سے جو کہ ہوا باز ہے۔
جب وہ گھوڑے پر سوار ہوتا ہے تو عرب کا شیخ معلوم ہوتا ہے۔
وہ میلوں تک بریک دگائے بغیر سائیکل چلا سکتا ہے۔
پھر جب وہ پیدل رفتار سے ایک خاص انداز میں کار چلاتا ہے۔
لوگ یہ خیال کرتے ہیں جیسے کہ اب ٹکرائی اور چکنا چور ہوئی۔
لیکن نہیں ایسا نہیں ہوتا۔
اور میں آپ کو ایک راز بتاتی ہوں۔
اس نے ہزار بار میرا بوسہ لیا ہے۔
اور ہر بار اس کا بوسہ میرے دل کی دھڑکن سے ہم آہنگی کرتا ہے۔
وہ بہت خوبصورت اور چست و چالاک ہے۔
میں اس سے محبت کرتی ہوں
اور اپنے محبوب سے جو کہ ہوا باز ہے۔
الگ رہنا برداشت نہیں کر سکتی۔

جاپان کے خلاف معاہدہ

لندن ۲۸ اپریل۔ ٹوکیو سے "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہر جگہ سے جس میں جاپانی بھی شامل ہے اس خبر کی تردید کی جا رہی ہے کہ جاپان کو دکھن کی طرف بڑھنے سے روکنے کے لئے سلطنت برطانیہ، امریکہ ڈچ ایسٹ انڈیز اور چین کے جنوبی اور سمندری ذرائع کو ایک ساتھ ملانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں ایک سمجھوتہ موجود ہے لیکن جاپانی اخبارات یہ کہہ رہے ہیں کہ اس سمجھوتہ کی دفعہ کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ جاپانی اخباروں کا کہنا ہے کہ امریکہ کے ایشیائی بیڑے کے کمانڈر ایجنٹ ایڈمرل ہارٹ برطانی فوجی حکام سے مشورہ کرنے کے لئے سنگاپور جانے والے ہیں۔ جاپانی اخباروں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی سمجھوتہ موجود نہ بھی ہو تب بھی فوجی حکام میں مشورہ کے ذریعہ اس قسم کے انتظامات ہو سکتے ہیں۔ جاپانیوں کا کہنا ہے کہ حال ہی میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں برطانیہ، امریکہ، ہندوستان آسٹریلیا، ڈچ ایسٹ انڈیز اور چین کے نمائندے شریک ہوئے جس میں امریکہ کے جہازوں کو تیل چڑھ سپلائی کرنے کا انتظام کیا گیا جو کہ ہانگ کانگ اور سنگاپور کی حفاظت کریں گے۔

سلم پر محوری فوجوں کا قبضہ

قاہرہ ۲۸ اپریل قاہرہ کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ مصر کی سرحد کو پار کرنے کے بعد دشمن کی فوجوں نے مصر کی سرحدی چوکی سلم پر قبضہ کر لیا ہے۔

عالم نسواں

شادی شدہ عورت کے خیالات

شادی کا وہ تخیل جو اب سے ایک دو نسل پہلے کی عورت کے دماغ میں ہوا کرتا تھا۔ اب پڑھی لکھی لڑکی کے دماغ سے بہت دور ہے۔ پہلے عورت خاندان کی لاج۔ باپ دادا کا نام اور شرافت کا معیار قائم رکھنے کے لئے زندگی بھر کے واسطے ایک ناکارہ مرد کو بھی بیاہنے کے واسطے تیار ہو جاتی تھی۔ مگر آج کی عورت اچھا کھانے اور اچھا پہننے کی شایق ہے اور اگر پڑھ لکھ کر فاضل بننے کے بعد اسے خود کما کر چین اور آرام سے زندگی گزارنے کا موقع ملے تو وہ اس زندگی کو شادی شدہ زندگی پر فوقیت دیتی ہے جس میں عورت کو مرد کی دست نگر ہو کر گزر کرنی پڑتی ہے ہندوستان کے غریب گھروں اور اوسط طبقہ کی تعلیم یافتہ لڑکیوں میں سے اکثر یہی خیالات رکھتی ہیں۔ اور وہ ازدواجی زندگیوں کو چھوڑ کر نوکری کی زندگی کی طرف جا رہی ہیں۔

اس کے برخلاف ایک دوسرا طبقہ ہے جو یہ رائے رکھتا ہے کہ عورت نوکری کرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوئی، اسے گھر میں رہ کر اپنے مرد اور اہل و عیال کی خدمت سے سروکار رکھنا چاہئیے اور بس ظاہر ہے کہ یہ دونوں گروہ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔ اور صرف سطحی باتوں کو سامنے رکھکر معاملے کی نوعیت پر حکم لگاتے ہیں۔ اگر پہلے اصول کی بنیاد قائم کرلیں تو صورت حال کو سمجھنے میں آسانی چاہئیے۔

مرد و عورت کی زندگی کا بنیادی اصول حصول راحت ہے۔ غلط قسم کی وقتی راحت نہیں بلکہ وہ مستقل راحت جس سے دل کو اطمینان و سکون حاصل ہو۔ وقتی راحتوں سے صرف عارضی لذت حاصل ہوتی ہے جو انسان کے کیرکٹر پر اپنا کوئی اثر نہیں چھوڑتی۔ اور تجربہ بتاتا ہے کہ کیرکٹر دنیا کی سب سے زیادہ قیمتی شے ہے۔ تعلیم۔ شہرت۔ ناموری۔ کامیابی سب کچھ اسی سے ہے۔ یہ نہیں تو کچھ نہیں۔ ہو بھی جائے تو اسے قرار اور قیام نہ ہوگا۔

اب اس اصول کی روشنی میں یہ دیکھنا چاہئیے کہ جو عورتیں شادی کا خیال بالکل ترک کر کے کوئی پیشہ اختیار کر لیتی ہیں۔ خواہ وہ اس پیشہ میں کتنی ہی کامیاب اور بلند کیوں نہ ہو جائیں کیا انہیں اپنی زندگیوں میں کوئی خلا محسوس نہیں ہوتا۔ ہم مانتے ہیں کہ دولت کی فراوانی اور اعزاز کی افزائش سے بھی انسان کو خوشی حاصل ہوتی ہے مگر کیا یہ خوشی بال بچوں اور شادی شدہ گھریلو زندگی کی خوشیوں سے بڑھ سکتی ہے۔ جن عورتوں کو اس قسم کی زندگی کا طویل تجربہ ہے وہ خوب جانتی ہیں کہ ہمارے اس سوال کا جواب یہی اور صرف یہی ہے کہ اہل و عیال کے مشترک زندگی گذارنے کی خوشی دنیا کی ہر قسم کی خوشی سے زیادہ مسرت بخش ہے۔

---

۵ مادھوری بچاری روتی رہ گئی اپنی سوتیلی ماں کے ہاتھوں اور سماج کے فیصلہ سے مجبور تھی۔ اسکی شادی رمیش سے جسے سخت وہ نفرت کرتی تھی مقرر کر دی گئی۔

لالہ شادی لال جن کی وجہ سے انکے بچوں آشا اور کنول پر اسقدر مصیبتیں پڑ گئی تھیں۔ جنکی وجہ سے مادھوری کی امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ وہ کہاں تھے۔ یہ ایک ایسا معمہ ہے جو صرف پردۂ سیما پر ہی حل ہو سکتا ہے۔ سینما میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں۔ اس کی نمائش عنقریب کانپور کے جدید سینما ہاؤس جھبنگ سینما ارم ہال ٹیکا پور میں ہونے والی ہے۔

بچوں کی دنیا

غلاموں کا رہنما بوکر واشنگٹن

آج میں بچوں کو ایک ایسے بہادر کا حال سنانا چاہتا ہوں جو خود ایک غریب غلام تھا لیکن اس نے اپنی محنت اور قابلیت سے دنیا کے لاکھوں غلاموں کو ترقی کی راہ دکھائی۔

اس بہادر آدمی کا نام واشنگٹن تھا امریکہ میں پہلے غلامی کا بہت رواج تھا وہاں کے سفید باشندے قوم حبشی باشندوں کو پکڑ کر غلام بنا لیتے تھے اور انھیں بہت اذیتیں دیتے تھے بوکر واشنگٹن ایک غلام کا بیٹا تھا۔ اس کا باپ ورجینا کے علاقہ میں اپنے مالک کی کھیتی باڑی کرتا تھا اور اس کی ماں کھانا پکاتی تھی بیچارے بوکر کو کھیلنے کے لئے بھی موقع نہ ملتا تھا کیونکہ غلام آقا اپنے غلاموں کے ننھے ننھے بچوں سے بھی بہت کام کاج لیتے تھے اور اگر ان سے ذرا بھی غلطی ہو جاتی تو مارے کوڑوں کے جسم کی کھال اتار دیتے تھے۔ کمسن بوکر بھی اپنے مالک کے ہاتھ ہمیشہ پٹتا رہتا تھا۔ اس کے ماں باپ بھی کوڑے کھاتے تھے۔ بوکر کو پڑھنے کا بہت شوق تھا لیکن امریکہ میں غلاموں کو تعلیم نہیں دیجاتی تھی جب کبھی یہ اپنے مالک کی بیٹی کی کتابیں لے کر اسکول جاتا تو اس کے دل میں یہ زبردست خواہش پیدا ہوتی کہ کاش میں بھی اسکول میں پڑھ سکتا امریکہ میں جب خانہ جنگی ہوئی اور شمالی فوجوں کو فتح ہوئی تو غلاموں کو آزادی نصیب ہوگئی۔ غلاموں نے اپنی آزادی کا یقین کرنے کے لئے ایک تو اپنے نام بدل لئے اور دوسرے کھیتی باڑی کا کام چھوڑ دیا۔ غلاموں کو چند ناموں کے سوا اور کوئی نام رکھنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ اب آزادی کے [illegible] بوکر واشنگٹن رکھا اور وہ اسکول میں پڑھنے لگا لیکن ابھی اسکو اسکول میں داخل ہوئے تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ اس کا باپ مر گیا۔ اور اس کی ماں نے دوسری شادی کر لی۔ بوکر کے سوتیلے باپ نے اسے مشقت کے لئے مجبور کیا۔ ایک دن یہ کان میں پتھر کھود رہا تھا کہ اس کو معلوم ہوا کہ چند شریف امریکنوں نے ورجینا میں حبشی لڑکوں کے لئے ایک مدرسہ کھولا ہے۔ بس اتنا سننا تھا کہ اس نے کام چھوڑ دیا۔ اور اس اسکول میں پڑھنے کے لئے سیدھا چلا گیا۔ ۲۰۰ میل کی مسافت تعلیم کے شوق میں اس نے پیدل طے کی۔ اور راستہ میں بھیک مانگ کر اپنا پیٹ بھرتا تھا۔ اس نے اسکول میں بہت محنت سے تعلیم حاصل کی۔ ماسٹروں کی خدمت کر کے اپنا پیٹ بھی پالتا تھا۔ اعلیٰ تعلیم کے حاصل کرنے کے بعد بوکر واشنگٹن ہیمپٹن کے ایک اسکول میں ماسٹر مقرر ہو گیا۔ یہ اپنی تنخواہ کا بڑا حصہ اپنی قوم کے غریب بچوں کی امداد میں صرف کر دیتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ۱۸۸۱ء امریکہ میں مقام ٹسکیگی ایک بہت بڑا اسکول غلاموں کے بچوں کے لئے قائم ہوا۔ اور بوکر واشنگٹن اس کا ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا۔ سچ پوچھو تو بوکر واشنگٹن ہی کی کوشش سے یہ اسکول قائم بھی ہوا تھا۔ یہاں بوکر واشنگٹن نے اس قدر محنت سے کام کیا کہ اسکول کی سارے امریکہ میں شہرت ہو گئی اور یہاں سفید رنگ کے بھی پڑھنے کے لئے آنے لگے۔ بوکر واشنگٹن اپنے اسکول میں بچوں کو صنعت و حرفت بھی سکھاتا تھا اور اس طرح جو روپیہ حاصل ہوتا وہ اسکول ہی کو ترقی دینے میں خرچ کر دیتا تھا۔

نیویارک ۲۶ اپریل ۸۲ فیصدی امریکنوں کو یقین ہے کہ لڑائی ختم ہونے سے پہلے امریکہ لڑائی میں شریک ہو جائیگا

پردۂ فلم

خزانچی

پتا جی، آپ کہیں کھوئے نہ جائیں! ننھی آشا نے اپنے پتا سے کہا۔

نہایت معمولی الفاظ تھے۔ جو ننھی بچی نے کہا۔ مگر اسے معلوم نہ تھا کہ اس کے پتا جی واقعی کھو جائینگے اور کھو بھی ایسے جائینگے کہ اسکی اور اس کے بھائی کی زندگی کی کایا پلٹ ہو جائے گی۔

آشا کے پتا لالہ شادی لال ایک بنک میں خزانچی تھے سادہ مزاج۔ دیانتدار۔ پاکباز اور راست باز طبیعت کے مالک تھے۔ ایشور نے دو بچے عطا کئے تھے۔ آشا جسکی عمر تیرہ سال سے زیادہ نہ تھی اور کنول جو کہ وکالت کا امتحان دیکر نتیجے کا انتظار کر رہا تھا۔ بچوں کی ماں دیر ہوئی سرگباش ہو چکی تھی۔ شادی لال جی کی شرافت اور دیانتداری کی وجہ سے بنک کا تمام عملہ اور خاص طور پر بنک کے افسران بالا انھیں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ہر ضروری کام انہیں کے سپرد کرتے۔ آج بھی لالہ شادی لال ایک ضروری کام کے لئے بمبئی جا رہے تھے۔

ادھر لالہ شادی لال بمبئی روانہ ہوئے۔ ادھر کنول کی ملاقات لالہ درگا داس صاحب ایک کروڑپتی کی لڑکی مادھوری سے ہو گئی۔ لالہ درگا داس کنول کے پتا جی کے دوست بھی تھے۔ دوسرے کالج کی بےفکری کا زمانہ۔ یہ ملاقات بڑھتی بڑھتی گہری محبت ہو گئی۔

اور کنول کی ہمشیرہ آشا نہایت شوق سے اس سنگاپور کا انتظار کرنے لگی، جب مادھوری اسکی بھابی بنکر انکے گھر میں آئے۔ یہ قدرت کا بڑا بھاری اصول ہے کہ جہاں پھول ہوتا ہے۔ وہاں کانٹا بھی ہوتا ہے۔ جوں جوں کنول اور مادھوری کی محبت بڑھتی جاتی۔ مادھوری کی سوتیلی ماں یعنی درگا داس کی دوسری بیوی کے دل میں غصے اور کینے کے شعلے ملتہب ہوتے جاتے۔ وہ یہ چاہتی تھی کہ مادھوری کی شادی رمیش اپنے بھانجے سے ہو جائے۔

یہ رمیش صاحب لالہ درگا داس کے حصہ دار تھے اور موجودہ زمانہ کے عیاش طبع نوجوانوں کی تمام صفات سے مزین تھے یہ صاحب مادھوری پر دانت لگائے بیٹھے تھے اور انکی ماسی صاحبہ یعنی درگا داس کی دوسری بیوی اور مادھوری کی دوسری ماں اس مقصد میں انکی حامی و مددگار تھیں۔ وہ ہر طریقے سے مادھوری کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتیں۔ اور اس موقع کے انتظار میں تھیں کہ کسی طرح کنول کو نیچا دکھائیں اور لالہ درگا داس کو مجبور کر کے مادھوری کو رمیش سے بیاہ دیں۔

یہ موقع جلد ہی مادھوری کی سوتیلی ماں کے ہاتھ آ گیا۔

لالہ شادی لال کو بمبئی گئے ہوئے چند ہی دن ہوئے تھے کہ اچانک یہ خبر نکلی کہ وہ ایک ایکٹرس کا خون کر کے روپوش ہو گئے ہیں۔ یہ ایک عجیب معمہ تھا کہ شادی لال جیسا آدمی خون کرے اور وہ ایک ایکٹرس کا اور نہ ہوتا تھا۔ مگر واقعات یہ کہتے تھے کہ یہ خبر صحیح ہے۔ حالات اس بات پر گواہی دیتے تھے۔ اخبارات یقین دلاتے تھے، ہر فرد و بشر یہی کہتا تھا۔ رعد و برق کا سخت طوفان ایک لہلہاتے ہوئے پودے سے وہ سلوک نہیں کرتا جو اس خبر نے کنول اور مادھوری کے ساتھ کیا۔ انکی ننھی خوشیاں سو گئیں۔ انکی امنگیں پامال ہو گئیں۔ کنول اور آشا اب ایک خونی کے بچے تھے ان کا باپ مجرم تھا۔ وہ خود مجرم تھے۔ مادھوری کی سوتیلی ماں اور رمیش لالہ درگا داس کو بار بار یہ یاد دلاتے تھے کہ کنول اور آشا مجرم ہیں سماج کی نگاہ میں بےغیرت ہیں۔ انکے ساتھ رشتہ جوڑنا اپنے ہاتھ پر ہمیشہ کے لئے کلنک کا ٹیکہ لگانا ہے لالہ درگا داس مجبور ہو گئے۔ مادھوری پر پابندیاں لگنے لگیں اسے حکم دیا گیا کہ کنول سے ملنے [illegible]

قولِ زرین

اشعار رمین

پھول نے بلبل سے پھولوں پر دو روزہ بہار
ایک جھونکے میں ہوا سب رنگ و بو جائیگا
ہے یہ دنیا عیش و راحت کو تو دنیا میں رنج
توڑتا ہے گل کو گلچیں چھوڑتا ہے خار کو
شمع کی جا ہے بشر کچھ جو بشر ہے اسکے
کسی گلشن میں مثل غالب ذرہ پھولا سے پھول
کہنے کو یوں جہاں میں ہزاروں ہیں یار دوست
مشکل کے وقت ایک ہے پروردگار ساتھ
کون ہوتا ہے برے وقت کی حالت کا شریک
مرتے دم آنکھ کو دیکھا ہے کہ پھر جاتی ہے

موجِ تبسم

نوجوان:- کیا میں آپ کی شادی میں شریک ہو سکتا ہوں؟
محبوبہ:- ابھی تو میں منسوب بھی نہیں ہوئی ہوں۔
نوجوان:- اچھا تو مجھے دولہا کی حیثیت سے ہی شادی میں شریک ہونے کی اجازت دیجیے۔

ایک ڈاکٹر پہلے معائنہ کی فیس دس روپے اور اس کے بعد پانچ روپیہ فیس لیتا تھا۔ ایک بیمار فقیر اپنے پانچ روپیہ بچانے کے لئے ڈاکٹر کے پاس گیا اور کہا جناب ڈاکٹر صاحب آداب عرض ہے میں دوبارہ حاضر ہوں، یہ لیجئے پانچ روپے حاضر ہیں۔
ڈاکٹر نے جیب میں روپے ڈال کر کہا، آپ کو پہلے علاج سے فائدہ ہو رہا ہے۔ وہی نسخہ ایک ہفتہ جاری رکھیے۔

دلچسپ معلومات

تھرڈ انٹرنیشنل کمیونزم کا پرچار کرنے کے لئے سنہ ۱۹۱۹ء میں روس میں تھرڈ انٹرنیشنل قائم کی گئی تھی اس کے دفتر ماسکو میں ہیں۔ کارل مارکس اور انجلز نے سنہ ۱۸۶۴ء میں پہلی انٹرنیشنل قائم کی تھی۔

سوویٹ کسی کونسل یا ایسی جماعت کو جہاں کسی مسئلہ پر بحث ہو روسی اصطلاح میں سوویٹ کہتے ہیں۔ اس اصطلاح کا استعمال گاؤں شہر ملک وغیرہ کی پنچایتی کونسلوں کے متعلق کیا جاتا ہے جو کسانوں، مزدوروں اور فوجیوں کے چنے ہوئے نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ انھیں کونسلوں پر روسی سوویٹ حکومت کی بنیاد ہے۔

افسانہ

پھول کی موت

از جناب فیروز الدین احمد صاحب

ایک خوشنما باغ کے عین وسط میں ایک جھاڑی خوبصورت سرخ پھولوں سے لدی کھڑی تھی۔ یوں تو سبھی پھول خوبصورت تھے لیکن ان میں کا ایک پھول غیر معمولی طور پر دلکش تھا۔ وہ سب پھولوں سے زیادہ سرخ تازہ اور خوشبودار تھا۔ وہ سب سے زیادہ خوبصورت اور ملنسار تھا سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنی دنیا کا بادشاہ تھا

اس کی پتیاں ایک دوشیزہ کے نازک بدن کی طرح نرم تھیں اور اس کا رنگ جوانی کے سرخ خون کی طرح سرخ۔ اس میں غیر معمولی زندگی تھی جس سے اس کا نازک دل دھڑک رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جو کوئی بھی وہاں آتا۔ سب سے زیادہ اسی پھول کو پسند کرتا۔

وہ اپنی ابتدائی زندگی کے متعلق بہت ہی کم جانتا تھا۔ اسی لئے دنیا میں وہ اپنی حیثیت ایک اجنبی سے زیادہ نہیں سمجھتا تھا۔ اس نے اپنے ماحول پر حیرانگی سے نظر ڈالی اور محسوس کیا کہ وہ ایک ایسی دنیا ہے جس کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتا۔
نیلا نیلا آسمان۔ چمکدار ستارے، روشن آفتاب۔ چاندی کا سا ماہتاب بڑے بڑے درخت اور سرسبز گھاس۔ سب اوس کی تفریح کے نامعلوم ذرایع تھے۔

اس نے محسوس کیا کہ پرندوں کے چہچہانے اور انسانوں کے گانے سے اسے بہت لطف آتا ہے لیکن وہ اس کی حقیقت نہ سمجھ سکتا تھا۔ ننھی ننھی خوبصورت تتلیاں اسے بوسہ دیتی اور اسکے گرد رقص کرتی تھیں لیکن وہ یہی سمجھتا کہ اسے کسی نرم سی شے نے چھوا ہے۔ شبنم کے سرد موتی اسکی تازگی اور خوبصورتی بڑھاتے لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ یہ کہاں سے آتے ہیں۔

اسی لئے اس نے سوچا کہ اس کی زندگی ایک پُرلطف خواب کی ابتدا ہے جس کی تعبیر ابھی پوشیدہ ہے اور جس کا نتیجہ یقینی طور پر اچھا ہوگا۔
رفتہ رفتہ وہ دنیا کے رازوں سے آگاہ ہوتا گیا، ہر چیز کی ماہیت سمجھنے لگا۔ اپنی اور دوسروں کی ہستی سے آگاہ ہوتا گیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ وہ خوبصورت ہے۔ اور دوسرے اسے چاہتے ہیں۔ اسی لئے جب کبھی تتلیاں پرندے یا انسان نزدیک آتے تو وہ انھیں بوسہ دینے کو آگے جھک جاتا۔

اس کی رگوں میں شباب کا تازہ خون موجزن تھا۔ اور اسی لئے وہ ہمیشہ محبت اور مسرت کے دل و دماغ خیالات میں مست رہتا۔ ان حالات نے اسے یقین دلا دیا تھا کہ اس دنیا میں غم کا نشان نہیں اور وہ ہمیشہ امن سے زندگی بسر کرے گا۔
اس طرح سرخ پھول اس باغ میں ایک پُرلطف زندگی بسر کرتا رہا۔ اور دن اور رات کے ہر لمحے مسرت اندوز ہوتا رہا۔

ایک صبح اس نے دو لڑکوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں کتابیں تھیں۔ وہ نزدیک آئے اور جھاڑی کے سایے میں بیٹھ گئے۔ ایک نے کہا:- ہاں تو اب کونسی کتاب شروع کریں! دوسرے نے جواب دیا:- میرا ارادہ ابھی پڑھنے کا نہیں پہلے ذرا تفریح تو کرلیں۔
پھر دونوں لڑکے اٹھے اور ادھر ادھر ٹہلنے لگے بہت دیر نہ گذری تھی کہ انکی تیز نگاہیں خوبصورت پھول پر گڑ گئیں۔ سرخ پھول نے دل ہی دل میں کہا۔ اُف کس قدر خوفناک اور عجیب نگاہیں ہیں۔ ایسی نگاہیں میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔"
سرخ پھول کانپ اٹھا۔ اور لڑکوں کی نظروں سے چھپ جانے کی ایک ناکام سعی کی، اس نے محسوس کیا کہ کوئی خوفناک بات ہونے والی ہے
دونوں لڑکوں نے بیک آواز کہا:- ایک خوبصورت سرخ پھول! آہا کیسا دلکش اور خوشبودار پھول ہے!

باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳ کے نیچے

وزیر ہند کی تقریر پر مہاتما جی کا بیان

(پٹنہ)

وار دھا ۲۵ اپریل مہاتما گاندھی نے وزیر ہند کی تقریر کے متعلق مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے دار العوام میں ہندوستان کے متعلق جو بحث ہوئی اس کی بھی کارروائی کو میں نے دکھ کے ساتھ پڑھا مشہور ہے کہ مصیبتیں پڑنے سے انسانوں کے دل نرم ہو جاتے ہیں اور حقیقی حالات سے وہ باخبر ہو جاتے ہیں لیکن برطانیہ کی مصیبت کا مسٹر امیری پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور وہ اسیطرح سخت دل ہیں۔ اس بیدردی کو دیکھکر میری یہ رائے اور بھی زیادہ ہو گئی ہے کہ کانگریس کو سخت مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے عدم تشدد کی پالیسی پر قائم رہنا چاہیئے۔ مسٹر امیری نے ہندوستان کی صورت حالات اور حقیقتوں کو بالکل بھلا دیا ہے ــــ کی طرف سے حقارت آمیز طریقہ لاپرواہی بھرت کی برطانیہ عظمیٰ کی کوئی خدمت نہیں کی ہر انہوں نے بڑی صفائی کے ساتھ یہ کہدیا ہے کہ برطانیہ نے ہندوستان کو امن دیا ہے۔ کیا انہیں معلوم ہے کہ ڈھاکہ اور احمد آباد میں کیا ہو رہا ہے ان دونوں شہروں میں امن قائم رہنے کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اُمید ہے کہ وہ یہ حقیقت میرے ــ پر نہیں ماریں گے کہ بنگال میں بہر حال خود مختار حکومت کیا مذاق ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ایسے ہنگامی وقتوں میں کہلانے ور پروں خواہ منسٹر کانگریس منسٹر ہیں یا کسی دوسری جماعت کا سیل ہو۔ کے ہاتھ میں کتنا کم اختیار ہوتا ہے۔ میں ایک بہت معقول سوال پوچھتا ہوں کہ طویل عرصہ تک جہاں راج رہنے سے آخر لوگ اس قدر نامرد کیوں ہو گئے ہیں کہ چند سو غنڈوں کے مقابلہ میں بھی ڈٹ کر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ یہ نظام ہم سے زیادہ برطانیہ کے لئے ذلت آمیز ہے کہ ہزاروں آدمی دہشت کے عالم میں اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ کیونکہ مٹھی بھر غنڈوں نے اپنے موافق فضا پا کر آتشزدگی قتل و غارتگری اور لوٹ مار شروع کر دی ہے۔ حکومت کے نام کے شایان شان سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو بچاؤ کرنے کا فن سکھائے۔ لیکن ہندوستان کی اس بنیادی بہلائی سے غیر ملکی برطانوی حکومت کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس نے عوام کو ہتھیاروں کے استعمال سے محروم کر دیا ہے۔

مسٹر امیری ہندوستانی فوجوں کو جو خوبصورت خراج تحسین پیش کرتے ہیں وہ ہندوستان کی سرزمین پر بے اثر ہے کیونکہ سردست کانگریس کی اہنسا عدم تشدد کو قطع نظر کر کے اگر ہندوستان ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح ہوتا اور خود اپنا بچاؤ کرنے کی ... دی جاتی۔

اور اگر ہندوستان ... برطانیہ کا ساتھی ہوتا تو اگر یورپ کی ساری طاقتیں ... پر پاکرنے کے لئے اکٹھی ہوجاتیں تب بھی برطانیہ کو ہاتھ نہیں لگا سکتی تھیں۔

مسٹر امیری نے ایک بار پھر یہ کہکر ہندوستان کی توہین کی ہے۔ کہ تمام پارٹیاں آپس میں سمجھوتہ کر لیں۔ میں بار بار یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ برطانیہ عظمیٰ کی یہ روایتی پالیسی رہی ہے کہ پارٹیوں میں اتحاد نہ ہونے دیا جائے "پھوٹ ڈالو" اور حکومت کرو"۔ برطانیہ کا قابل فخر اور ظاہر اصول عمل رہا ہے۔ ہندوستانیوں میں پھوٹ پیدا کرنے کی ذمہ داری برطانوی مدبروں پر ہے جب تک برطانوی تلوار ہندوستان کو بچاتے ہوئے ہے یہ پھوٹ دور نہیں ہوگی۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان افسوسناک طریقہ پر ایک خلیج پیدا ہو گئی ہے جسے پاٹا نہیں جا سکتا۔ لیکن برطانوی مدبر یہ تسلیم کیوں نہیں کرتے کہ بہر حال یہ گھریلو جھگڑا ہے۔ انگریز ہندوستان سے چلے جائیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسکے بعد کانگریس مسلم لیگ اور دوسری پارٹیاں اپنا مفاد اسی میں سمجھیں گی کہ آپس میں ایکا کریں اور حکومت ہند کے لئے اپنے آپ کوئی حل تلاش کریں، یہ کوئی سائینٹفک چیز نہیں ہوگی۔ یہ کسی مغربی شمال کی تقلید نہیں ہوگی بلکہ جو کچھ ہوگا پائدار ہوگا ہوسکتا ہے کہ معاملات کے اس خوشگوار مرحلہ تک پہنچنے سے پہلے ہمیں آپس میں لڑنا پڑے لیکن ہم اگر کسی بیرونی طاقت کو امداد کے لئے بلانے پر متفق ہوں تو اس آپس کی لڑائی کی میعاد شاید ان سے زیادہ نہیں ہوگی اور اس مدت میں اتنی بھی جانوں کا نقصان نہیں ہوگا جتنا آج کل یورپ میں ایک دن میں ہو رہا ہے۔ اس کی سیدھی سی وجہ یہ ہے کہ برطانوی راج کی عنایت سے ہم بالکل غیر مسلح ہیں۔

مسٹر امیری نے سچائی کو قطعاً نظر انداز کر کے یہ کہکر اپنے ناواقف حاضرین کو گمراہ کیا ہے۔ کہ کانگریس کا مطالبہ یہ ہے کہ سب دو یا ہم کچھ نہیں لیں گے۔" میں یاد دلاؤں گا کہ برطانوی حکومت کو خوش کرنے کے لئے کانگریس پونا ریزولیوشن تک قرار دیا اور جب بمبئی میں اس ریزولیوشن کو منسوخ کیا گیا تو میں نے ذمہ داری کے ساتھ کہا کہ اس وقت برطانیہ ہندوستان کو نہ آزادی دے سکتی ہے اور نہ اسکا اعلان کر سکتی ہے۔ لہذا سردست ہمیں تقریر دور قلم کی مکمل آزادی پر مطمئن رہنا چاہئے کیا یہ سب کیا یا کچھ نہیں تھا۔ مسٹر امیری کے دماغ کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ان سے اُمید کرنا بہت زیادہ ہے کہ وہ یہ مان لیں گے کہ پر معنی اعتدال کے ساتھ کانگریس کی خواہش ہے کہ برطانوی حکومت کو ایسے وقت میں پریشان نہ کیا جائے جبکہ وہ اپنا وجود قائم رکھنے کے لئے لڑ رہی ہے کیونکہ اس میں یہ تسلیم کرنے کی خوبی نہیں ہے اس لئے کانگریس کے اعتدال کو اسی کے خلاف پلٹ دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ کانگریس کی سول نافرمانی بے اثر ثابت ہوئی ہے۔

ہندوستان کی خوشحالی کے متعلق میں مسٹر امیری کا بیان پڑھکر دم بخود رہگیا۔ میں تجربہ سے کہتا ہوں کہ ایک فرضی چیز ہے ہندوستان کے کروڑوں باشندے زیادہ سے زیادہ محتاج بنتے جارہے ہیں۔ انکے پاس تن ڈھانپنے کو کپڑا ہے اور نہ پیٹ بھرنے کو روٹی۔ کیونکہ صرف ایک شخص کا راج ہے۔ اور وہ کروڑوں کا بجٹ بنا سکتا ہے۔ میں جرأت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ نہ صرف یہ کروڑوں بھوکے مرنے والوں کی خوشحالی کا ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ ہندوستان برطانیہ کے ٹلوؤں کے نیچے کچلا جا رہا ہے۔

اس ہندوستانی کا جو کسانوں کی مصیبتوں سے کچھ واقف ہے یہ فرض ہے کہ وہ مطلق العنان حکومت کے خلاف بغاوت کرے۔ انسانیت کی خوش قسمتی سے ہندوستان کی بغاوت پر امن بغاوت ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ہندوستان اپنی قدرتی قسمت کو حاصل کرنے کے لئے بالکل پر امن جدوجہد کریگا۔ مسٹر امیری کی تقریر کی درخیف وہ تشریح نہیں کرنی چاہئے اس مختصر تجزیہ سے مجھے دکھ ہوا ہے یہاں اس قدر حیرت انگیز اور گمراہ کن تھا کہ میں اس کی نہایت آجاگر خامیوں کو ظاہر نہ کرتا تو اپنے فرض کو ادا کرنے سے قاصر رہتا۔ یقیناً وہ اس بات پر اطمینان کر سکتے تھے کہ یہ کروڑ انسانوں کی قسمت پر انکا غیر متنازعہ قبضہ ہے۔

جاپان انڈوچائنا پر حملہ کرنیوالا ہے

شنگھائی ۲۹ اپریل شنگھائی کے غیر ملکی مبصرین کا خیال ہے کہ یہ ممکن ہے کہ جاپان بہت جلد جنوبی انڈوچائنا کی طرف بڑھنے کی کوشش کریگا۔ جس میں سیاگون اور کمروں کی کھاڑی بھی شامل ہیں ان کا یہ بھی خیال ہے کہ وقت آگیا ہے جبکہ جاپان روس اور جاپان کے درمیان معاہدہ اور برلن کے دورہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگا۔

یونان کا سمندری بیڑہ

لندن ۲۹ اپریل قاہرہ میں یونانی وزیر نے آج یہ بھید کھولا کہ یونان کا تمام سوداگری بیڑہ جس میں لاکھوں ٹن کے جہاز شامل ہیں حکومت برطانیہ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ یونان کی ہوائی فوج محوری طاقتوں کے خلاف برابر لڑ رہی ہے۔

سوئزرلینڈ کو اٹلی کی دھمکی

لندن ۲۸ اپریل۔ کل رات روم ریڈیو نے سوئزرلینڈ کو بڑی سخت دھمکی دی ہے کہ نئے نظام میں ایک چھوٹے سے ملک کو جو بیچ میں واقع ہے اٹلی اور جرمنی کے خلاف سازش کا موقع نہ دیا جائے گا۔ یہ غصہ اس بات پر ہے کہ سوئزرلینڈ میں حبش کی فتوحات پر خوشی ظاہر کی گئی۔

ستیاگرہی اپنے کپڑے پہنیں

نینی تال ۲۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے تمام جیل انسپکٹروں کے نام حکم جاری کر دیا ہے کہ ستیاگرہی قیدیوں کو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت دیجائے۔

جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم کی تقریر

کیپ ٹاؤن ۲۸ اپریل۔ ہٹلر نے امریکن یوگوسلاویہ اس کی گہری نیند سے جگا دیا ہے اور اب امریکہ تمام تر لیس ہے کہ یہ وہ الفاظ ہیں جو جنرل سمٹس وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہے انہوں نے کہا کہ جرمنی مورچے فتح کر رہا ہے اور لڑائی ہار رہا ہے۔ بلقان کی الٹ پلٹ سے جو لوگ ہو گئے ہیں۔ انکا حوالہ دیتے ہوئے جنرل سمٹس نے کہا کہ معمولی سی مخالفت کے بعد یوگوسلاویہ کا یکایک متوقع طور پر زوال پذیر ہو جانا اور زبردست بہادرانہ مقابلہ کے بعد یونان کا مغلوب ہو جانا کے مستقبل کے متعلق لوگوں کا دل دہلا دیتا ہے۔

پرتگال پر حملہ کا خطرہ

نیویارک ۲۷ اپریل۔ "نیویارک ٹائمز" نے لکھا ہے کہ یوروپ سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ پرتگال پر نازیوں کے حملہ کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

انقرہ ۲۷ اپریل جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے ایک ترک اخبار نے آج پہلی مرتبہ یہ لکھا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ جرمنی ترکی کے روبرو مطالبہ نہ پیش کرے۔

عراق اور برطانیہ کا تعلق

لندن ۲۷ اپریل۔ بغداد میں برطانی سفیر سر کارنواسس نے عراق کے پولیٹکل حکام سے ملاقات کی۔ دوستانہ بات چیت کے دوران میں سر کارنواسس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ عراق حکام کی طرف سے مزید تعاون حاصل ہونے پر برطانیہ اور عراق کے درمیان پھر سے باضابطہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

پھول کی موت

بقیہ صفحہ۔ ۴

انھوں نے غور سے پھول کو دیکھا اور پھر ان میں سے ایک نے اُسے توڑنے کے لئے قدم بڑھایا جونہی لڑکے کے ہاتھ نے اُسے چھوا۔ پھول کے جسم میں درد کرب کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ تھوڑی سی دیر کے بعد وہ شرارتی لڑکے کے ہاتھوں میں تھا کاش پھول کے پاس بھی تتلی کے سے پر یا انسان کی سی طاقت ہوتی کہ وہ آزاد ہوسکتا۔

ایک دفعہ پھر اس کے جسم میں بیتاب کردینے والے درد کی ایک لہر دوڑی جس نے اُسے بے ہوش کردیا۔

پھول نے اپنی درد بھری آنکھ کھولی اور دیکھا کہ سبھی کچھ بدلا ہوا ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ میں وہ سرخ پھول نہیں ہوں۔ جو رات دن خوش رہا کرتا تھا۔ اُس کی تازگی اور خوشبو اب پہلے کی سی نہ رہی تھی۔ اُسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کے جسم کے ہر مسام سے زندگی خارج ہو رہی ہے۔

اب وہ ایک لڑکے کے کرخت ہاتھوں میں تھا۔ جس کی نظریں اس پر گڑی تھیں اُس نے اپنے دوست سے کہا "دیکھو تو! کیا خوبصورت پھول ہے!!"

دوسرے نے جواب دیا۔ "بے شک، مگر مہربانی کرکے اب مجھے دے دو"

"وہ کیوں! یہ تو میرا پھول ہے۔"

"مگر تمہیں اس کے متعلق بتایا تو میں نے ہی تھا۔"

اس پر دونوں لڑکوں میں لڑائی ہوگئی ہر ایک پھول کو اپنے قبضہ میں لانے کی کوشش میں تھا اس ہاتھا پائی میں بے چارہ پھول ادھ موا ہوگیا

اس کی تمام زندگی اور خوب روئی جاتی رہی اب وہ کسی کام کا نہ رہا تھا۔ اور اس لئے انہوں نے اُسے پھینک دیا۔

دو دن اور دو رات پھولوں کا بادشاہ زمین پر پڑا رہا۔ کسی نے ذرہ بھر بھی اُس کی پرواہ نہ کی بلکہ جو کوئی بھی وہاں سے گذرتا۔ اُسے نہایت بے دردی سے روندتا ہوا گذرتا۔ اور تھوڑی مدت کے بعد خوب صورت سُرخ پھول صرف چند بیجان بے رنگ اور بوسیدہ پتیوں کا ڈھیر رہ گیا۔

بحر روم میں بارودی سرنگیں

لندن ۲۵ اپریل۔ برطانیہ کے سمندری محکمہ نے آج ایک اعلان شایع کیا ہے جسمیں بتلایا ہے کہ بحر روم میں برطانیہ نے بارودی سرنگوں کا دائرہ بڑھا دیا ہے اور اب وہ لیبیا اور مصر کے تمام ساحل کے ساتھ ساتھ ترکی کے سمندر تک یونان البانیہ یوگوسلاویہ اور اٹلی کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ علاقہ جہازرانی کے لئے خطرناک ہے۔

روس اور برطانیہ

لندن ۲۲ اپریل۔ پارلیمنٹ میں مسٹر بٹلر وزیر خارجہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ روس کے ساتھ تجارتی سمجھوتہ اور عام سمجھوتہ کے متعلق بات چیت میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔

طبروق کی صورت حالات

لندن ۲۴ اپریل۔ طبروق میں صورت حالات بہت پیچیدہ ہوتی جاتی ہے اور انگریزی فوج نے

جبرالٹر کا بری بحری اور ہوائی محاصرہ

جبرالٹر ۲۶ اپریل۔ ہٹلر کے نائب ہرروڈولف ہیس کے اسپین آنے کی خبر سے جبرالٹر میں بہت سی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ جرمنی چاہتا ہے کہ جرمن فوجیں فرانس کے راستہ اسپین آئیں اور وہاں سے گذر کر جبرالٹر پر حملہ کردیں۔ غالباً ہرہیس یہی مطالبہ کرنے کے لئے اسپین آیا ہے۔ جبرالٹر کا بہت جلد بری بحری اور ہوائی محاصرہ ہونے والا ہے سرکلارڈ لڈل کی جگہ گورٹ کو جبرالٹر کا گورنر اور کمانڈر انچیف مقرر ہوجانے سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔

یونانی کیبنٹ

کریٹ میں کسی جگہ۔ ۲۶ اپریل آج کریٹ میں یونانی کیبنٹ کا جلسہ ہوا جس میں بہت سے آئینی اور دوسرے معاملات پر غور کیا گیا۔

سوئٹزرلینڈ کے ریڈیو کا بیان ہے کہ یونانی کیبنٹ نے تمام سرکاری افسروں کو اپنی اپنی ڈیوٹی پر رہنے کا حکم دیا ہے۔

اٹلی اور جرمنی کے ٹینکوں کا مقابلہ کیا گیا طبروق میں ہندوستانی فوج بھی ہے۔ جو وہاں بڑا نام پیدا کر رہی ہے۔

برطانیہ چین کو قرضہ دیگا

لندن ۲۶ اپریل۔ برطانیہ اور چین کے درمیان ایک مالی سمجھوتہ ہوا جس کے مطابق برطانیہ نے چین کو پچاس لاکھ پونڈ قرض دینا منظور کرلیا ہے۔

سیام اور فرانس میں معاہدہ

ٹوکیو ۲۶ اپریل۔ ڈومی نیوز ایجنسی نے ٹوکیو کے ذمہ دار حلقوں کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ ۱۱ مارچ کو جاپان کی ثالثی کی شرطوں پر سیام اور فرانس میں جو صلح ہوئی تھی۔ اس کی بنا پر عنقریب دونوں ملکوں میں معاہدہ ہوجائیگا

لندن ۲۴ اپریل آج فرانس میں مارشل پیتاں کی ۸۶ ویں سالگرہ منائی گئی۔ فرانسیسی اخبارات نے انکی تعریف میں آرٹیکل لکھے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ اپریل مسٹر کارڈل ہل نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ یوگوسلاویہ کی اسی حکومت کو تسلیم کرے گا۔ ڈکہ ملک چھوڑ کر چلی گئی اور اس نے کسی دوسری جگہ پناہ لی ہے۔

مسٹر چرچل کی تقریر ـ حالاتِ جنگ پر تبصرہ

لندن ۲۸ راپریل۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے آج سلطنت برطانیہ کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں امید کرنا چاہیئے کہ بحر روم میں لڑائی اور زیادہ خطرناک صورت اختیار کرنے والی ہے۔ زیادہ دور تک پھیل جائیگی اور مختلف شکلیں اختیار کریگی مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کے ان چند علاقوں کا میں نے دورہ کیا جو کہ بمباری سے تباہ ہوگئے ہیں۔ اس دورہ سے مجھے بہت تسکین حاصل ہوئی جن علاقوں کو بمباری سے بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ وہاں کے لوگوں کا حوصلہ بہت بڑھا ہوا ہے پچھلے ہفتہ مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ آیا مجھے اس بے چینی کا پتہ ہے۔ جو کہ صورت حالات خراب ہونے کی وجہ سے لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے مجھے یہ فیصلہ کیا کہ خود جاکر دیکھوں کہ اس بے چینی کا کیا مطلب ہے۔ میں نے چند شہروں اور بندرگاہوں کا دورہ کیا جنپر بڑے زور کی بمباری کی گئی اور جنکو بہت زیادہ نقصان پہونچا۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ میں عوام کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں اور میرے ساتھی عوام کے ساتھ دھوکہ نہیں کریں گے۔ اب یہ بات بخوبی واضح ہوگئی ہے۔ کہ برطانی قوم فتح پائیگی۔ یا مٹ جائیگی۔ مسٹر چرچل نے اس امر کا انکشاف کیا کہ جنرل ویول اپنی کسی بھی فتح یاب مہم میں ایک وقت میں ۳۰ ہزار سے زیادہ سپاہ لڑائی کے میدان میں نہیں لاسکے۔ جب ہم بنغازی پہنچے ہم سے یکایک کی گئی۔ ہم اس کو ٹال نہیں سکتے تھے۔ یونانی قوم بڑی بہادری کے ساتھ اٹلی سے لڑ رہی تھی۔ اور اس نے اطالوی فوجوں کو مار بھگایا تھا لیکن اسی بیچ میں ہٹلر اپنے مجرم ساتھی کو بچانے کے لئے میدان میں آگیا۔ بلقانی ملکوں میں اتحاد کی کمی کے کارن ہٹلر کو ان کے بیچ میں اپنی مضبوط فوج تیار کرنے کا موقع مل گیا بھو ہمارے ذرائع بہت گھرے ہوئے تھے لیکن ہم یونان کو انکار نہیں کرسکے۔ یونانیوں نے اعلان کردیا کہ خواہ کوئی انکی مدد کرے یا نہ کرے وہ دشمن کا ضرور مقابلہ کریں گے۔

ہم جانتے تھے کہ ہم یونان جو فوج بھیجیں گے وہ اکیلی اتنی کافی نہیں ہوگی کہ وہ جرمنوں کے ٹڈی دل کو بڑھتی ہوئی روکو روک سکے گی لیکن ہمیں یہی امید تھی کہ یونان کے پڑوسی ایک ہوجائیں گے اور مقابلہ کرینگے۔ لیکن وہ ایکتا ہوتے ہوتے کے رک گئی۔ اسکا کیا نتیجہ ہوا بعد میں پتہ چلے گا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ مسولینی نے یونانیوں پر فتح پانے پر اپنی فوجوں کو جو مبارکباد دی ہے دنیا میں اس سے زیادہ اور مضحکہ خیز اور شرمناک بات کیا ہوسکتی ہے۔

جب بلقان میں ایسے خوفناک حالات پیدا ہو رہے تھے۔ لیبیا میں ہماری فوجوں کو تکلیف دہ اور نقصان دہ شکست ہوگئی۔ جرمنی کی فوج ہماری اور ہمارے جرنلوں کی توقع سے زیادہ تیزی اور طاقت کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ ہماری ہتھیار بند گاڑیوں والی فوج جس نے اطالیوں کو مار بھگانے میں نمایاں کام کیا تھا۔ اس کا بڑا حصہ دوسری جگہ لگا دیا گیا اور وہاں صرف ایک ہتھیار بند گاڑی والا بریگیڈ رکھ دیا گیا کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ مٹی کے دستے تک یہ بریگیڈ کافی ہوگا لیکن جرمنی کی ہتھیار بند گاڑیوں والی فوج نے جو کہ ہماری فوجوں سے قدرے زیادہ مضبوط تھی ہماری فوج کو مار بھگایا۔ اور اس کی ہتھیار بند گاڑیوں کو برباد کردیا۔ ہماری پیدل فوج کو جس کی تعداد ایک ڈویژن سے زیادہ نہیں تھی۔ پیچھے ہٹنا پڑا اور وہ پیچھے ہٹکر دریائے نیل کے زرخیز میدان میں پہنچ گئی۔ جہاں کہ شاہی فوج بڑی تعداد میں جمع ہے۔ طبروق کے قلعہ پر ابھی تک ہمارا قبضہ ہے۔ اور یہاں سے ہم مصر پر حملہ کرنے والی جرمن فوج پر حملہ کرسکیں گے۔ جہاں ہم جرمنوں کے کئے حملے پسپا کرچکے ہیں جس سے دشمن کو نقصان اٹھانا پڑا۔

اب ہمیں دھیان رکھنا چاہیئے کہ بحر روم میں سمندر کے اندر ریگستان میں اور ہوا میں بہت بہت دور تک بڑی خوفناک لڑائی ہوگی۔

ہم نے سائرنیکا سے اطالویوں کو مار بھگایا تھا اور اب ہمیں اس علاقہ سے جرمنوں کا صفایا کرنا ہے یہ کام بہت مشکل ہے اور ہم فوراً ابھی اس میں کامیاب ہونے کی امید نہیں رکھتے۔ میں کبھی یہ کوشش نہیں کرتا کہ شکست کو فتح کی صورت میں ظاہر کرنے کی کوشش کروں۔ میں نے کبھی یہ بات چھپانے کی کوشش نہیں کی کہ جرمن ایک جنگجو قوم ہے میں نے چند ماہ ہوئے آپ لوگوں کو بتلایا تھا کہ ہم اطالویوں پر جو تیزی کے ساتھ فتح حاصل کر رہے ہیں۔ وہ زیادہ عرصہ تک فتح نہیں رہ سکتی اور بدبختی کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کسی لڑائی کے لئے ایک بات یقینی ہے اور وہ یہ کہ وہ ناشاؤں اور غلطیوں سے پُر ہوتی ہے۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے آیا وہ جرمن ہیں جنہوں نے بلقانی ریاستوں کو کچلنا اور خون کا دریا بہانے میں اور اپنے اور یونانیوں اور یوگوسلاویہ کے درمیان نفرت پیدا کرنے میں غلطی ہے۔ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے کیا انھوں نے اس فوج اور سپلائی کے ساتھ جو اسوقت ان کے پاس ہے مصر پر حملہ کرنے میں غلطی کی ہے۔ تجربہ مجھے بتلاتا ہے کہ جو لڑائی لڑی نہیں گئی۔ اس کے بارے میں پہلے سے کوئی پیشگوئی نہیں کرنا چاہیئے مجھے افسوس ہے کہ وسط مشرق میں لڑائی کا پہلو بدل گیا ہے اور جہاں پہلے جنرل ویول کی فوجیں حملہ کرتی تھیں۔ اب جرمنی کی فوجیں حملہ کرنے لگی ہیں۔ یہ امر یقینی ہے کہ مصر کو جو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں بھی بحر روم میں نئے خطروں سے دوچار ہونا پڑیگا۔ ممکن ہے کہ یہ خطرہ اسپین اور مراکش میں پھیل جائے۔ بہت ممکن ہے کہ پوربی یورپ میں روس اور ترکی تک پھیل جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جرمنی یکرائن میں اناج کے ذخیرہ کو اور کاکیشش میں تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ ممکن ہے کہ جرمنی کاکیشش سمندر پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ لڑائی جیتنے کے لئے ہٹلر کو یا تو برطانیہ پر حملہ کرنا پڑیگا یا برطانیہ اور امریکہ کے درمیان سمندری راستہ کو بند کرنا پڑیگا۔ اگر امریکہ سے سامان جنگ اور سامان رسد لانے والے جہازوں کو سمندر میں ڈبو دیا گیا تو کیا ہوگا۔ ہم اس کے خلاف ہر ممکن احتیاطی تدبیر اختیار کر رہے ہیں اور اس کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اٹلانٹک کی لڑائی سب سے زیادہ اہم ہے۔ اگر ہم اس لڑائی میں فتح پاگئے تو میدان ہمارے ہاتھ ہے۔ جہازوں کی حفاظت کرنے کے لئے امریکہ بھی احتیاطی تدبیریں اختیار کر رہا ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ پچھلے سال جن خطروں سے ہم گذرے تھے ان کے مقابلہ میں اب جو کچھ ہو رہا ہے وہ کچھ نہیں اور یورپ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ۱۳ء کے مقابلہ میں یورپ بیسا کچھ نہیں ہے۔

نہر سوئز جبرالٹر اور بحر روم

دمشق ۲۹ راپریل۔ انقرہ سے خبر آئی ہے کہ ترکی اور جرمنی کے درمیان سنیچر وار کو جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ ترکی کی گرانڈ نیشنل اسمبلی نے اس کی تصدیق کردی ہے۔ اسمبلی نے ان بلوں کی دوسری خواندگی منظور کی جو کہ دوسرے ملکوں کے ساتھ جن میں برطانیہ ہی شامل ہے تجارتی سمجھوتوں کے متعلق ہیں۔

یونان پر جرمنی کے قبضہ کے بعد لندن اور واشنگٹن میں اس بارے میں موقع دچار ہو رہا ہے ہٹلر کا اگلا قدم کیا ہوگا "ٹائمز" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہر ہٹلر اب اس کوشش میں ہے کہ نہر سوئز اور جبرالٹر پر قبضہ کرکے بحر روم کو بند کردیا جائے اس اسکیم کو پورا کرنے کے لئے جرمنی ادھر ترکی پر اور ادھر اسپین اور فرانس پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ ترکی کے ساتھ تجارتی معاہدہ کو گو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جارہی ہے لیکن جرمنی کے لئے مخالفت کم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی کے لئے سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ جرمنی کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہا ہے

اسپین کے بارے میں واشنگٹن کے سیاسی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ جنرل فرانکو جون تک معاملہ ٹال رہا ہے۔ اس وقت تک یہ پی بحر روم کی لڑائی کا نتیجہ نکل آئے گا۔ اسمیں اگر جرمنی کامیاب ہوگیا تو اسپین جرمنی کے ساتھ مل جائیگا۔ مصر میں جرمن فوجیں سرحد کو پار کرکے اندر داخل ہو رہی ہیں۔ اور وہ اسی راستہ نہر سوئز پہونچنا چاہتی ہیں لیکن انگریزی فوجیں اُن کو آگے بڑھنے سے روک رہی ہیں۔

یزدبی ۲۸ راپریل۔ انگریزی فوجوں نے ڈیسی پر قبضہ کرلیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

ایمپائر انجنیرنگ بلڈنگ والی انڈسٹریل ورکشاپ میں جی آئی شٹ کی روفنگ اور نیو فلورنگ کی تجدید نیز ایک کھلے کمرے کے اضافہ کے لئے

FOR RENEWAL OF G.I. SHEET ROOFING, NEW FLOORING AND ADDITION OF AN OPEN ROOM IN INDUSTRIAL WORKSHOP OF EMPIRE ENGINEERING PREMISES مہربند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

جس کا تخمینہ ۹۹۸۴ روپیہ -/۹۹۸۴ درج ہے۔

ٹنڈر ۸ مئی ۱۹۴۱ء کو ۴ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے۔

ٹنڈر فارم کی دو کاپیوں کا ایک سٹ دو روپیہ -/۲ قیمت میں میونسپل آفس کانپور میں ۸ مئی ۱۹۴۱ء ۳ بجے شام تک مل سکتا ہے۔

دیگر معلومات کسی بھی کام کے دن ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

دستخط ایچ۔ ایم۔ سمیع

چیرمین

میونسپل بورڈ کانپور

درہ دانیال کا نگہبان

بقیہ صفحہ اول

اور اس معاہدہ میں اٹلی نے یہ وعدہ کیا تھا کہ جوں ہی ترکی کی فوجیں لیبیا سے ہٹالی جائیں گی، اٹلی بھی ڈوڈیکانیز کو خالی کردے گا۔ لیکن اس کے بعد ترکوں نے چین کا سانس بھی نہیں لیا تھا کہ فوراً ہی جنگ بلقان شروع ہوگئی اور یونان نے بحری طاقت کے ذریعہ بحر ایجین کے ترکی جزائر پر پُرزور حملے شروع کردیئے اس پریشانی کے وقت میں ڈوڈیکانیز سے یونانیوں کے دور رکھنے کے لئے ترکی اس بات پر رضامند ہوگیا کہ اٹلی ابھی اسے خالی نہ کرے برطانیہ اور فرانس کو جو بحر روم کی دو بڑی طاقتیں تھیں یہ بات ناگوار ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ اٹلی فوراً ہی ڈوڈیکانیز کو خالی کردے اس لئے ان دونوں ممالک اور ترکی کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا جرمنی پہلے ہی سے تاک بیٹھا تھا۔ اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور ترکی کو درغلا کر اپنا حلیف بنالیا اور جنگ عظیم میں ترکی کو اپنی طرف شریک کرلیا۔ جنگ عظیم کے دوران میں ترکی اور اس کی مملکتوں کے حصے بخرے کرنے کے لئے بہت سے خفیہ معاہدے ہوئے لیکن مختلف اسباب کے باعث بعض پر عمل ہوا اور بعض پر عمل نہ ہوسکا۔

روسی انقلاب ۱۹۱۷ء میں رونما ہوا اور نئی سوویٹ روس نے اپنے اصول کے مطابق یہ اعلان کردیا کہ وہ ترکی کی مملکت میں سے کوئی حصہ لینا نہیں چاہتی، اور زار کی حکومت نے روس کے دوستوں کے ساتھ جتنے خفیہ معاہدے کئے تھے اسے سوویٹ روس نے منسوخ کردیا۔ پیرس کی "صلح کانفرنس" میں اٹلی کے وفد نے بھی ایک خفیہ معاہدہ کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ اگر ۱۹۱۸ء کے موسم خزاں میں جرمنی سے پہلے ہی ترکی نے ہتھیار ڈالدیئے تھے۔ تاہم ترکی کے ساتھ صلحنامہ بر معاہدہ ورسیلز سے بھی ایک سال کے بعد دستخط ہوئے۔

اس کا سبب یہ تھا کہ اس اثنا میں یورپ کی سیاسی صورت حال میں اہم تبدیلیاں ہوگئی تھیں، اور باسفورس اور درہ دانیال کے مسئلہ کے طے ہونے میں روس کے نئے رویہ کے باعث سخت ترین پیچیدگیاں پیدا ہوگئی تھیں۔

خود ترکی کے اندر بھی مصطفےٰ کمال کی رہنمائی میں قوم پرست طاقتیں بہت ابھر چکی تھیں، اور روز بروز قوم پرست طبقہ کا اقتدار و اختیار تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف فرانس یا برطانیہ اس پر راضی نہ تھے کہ اپنے سوا کسی دوسرے ملک کو درہ دانیال وغیرہ پر اقتدار حاصل ہونے دیں۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ قسطنطنیہ ترکی کو دیدیا جائے، اور باسفورس اور درہ دانیال کو انٹرنیشنل کنٹرول میں رکھ کر بالکل غیر جنگی خطہ بنا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں "معاہدہ سیوریز" پر سلطان اور ان کے وزراء کے نمایندوں نے دستخط کئے تھے۔

لیکن اس وقت تک ترکی کی حالت بدل چکی تھی۔ مصطفےٰ کمال نے ایک بڑی اور مضبوط فوج تیار کرلی تھی اور اب وہ اس لائق تھے کہ ترکی پر قبضہ کرنے والی فوجوں اور ارمنوں اور یونانیوں کے خلاف ایک کامیاب جنگ کرسکیں۔ قوم پرست ترکی کی فوجوں نے فرانسیسیوں کو کو مراکش کے مقام پر شکست دی اس کے بعد مصطفےٰ کمال نے یونانیوں کے خلاف جنگ کرنی شروع کردی اور ۱۹۲۲ء میں ان کو پوری شکست دی۔ پھر انھوں نے درہ دانیال کا رخ کیا جہاں اتحادی فوجیں چناک میں مقیم تھیں۔ اس اثنا میں برطانی رائے عامہ بھی "معاہدہ سیوریز" کو مشکوک نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی اور ترکی سے صلح کی طالب ہوگئی

چنانچہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء کو لوزان میں ایک نئے معاہدے پر دستخط ہوگئے، جس کے رو سے ترکی کے وہ حصے جو چھین لئے گئے تھے واپس کردیئے گئے، اور برطانیہ فرانس اور اٹلی نے باسفورس اور درہ دانیال میں فوج یا بحری بیڑہ بھیجنے کا حق چھوڑدیا، اس کے بعد ترکی بالکل آزاد ہوگیا اور مصطفےٰ کمال اتاترک کو پورا موقع ملاکہ وہ ترکی کو ایک جدید اور طاقتور ملک بنادیں۔

ترپولی کی بندرگاہوں پر بمباری

لندن ۲۶ اپریل۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے جمعرات کی رات کو طرابلس کی بندرگاہ پر بمباری کی

تیل کے چشموں کی حفاظت

لندن ۲۵ اپریل۔ آزاد فرانسیسی نیوز ایجنسی کا نامہ نگار استنبول سے لکھتا ہے کہ جو برطانی فوج پچھلے ہفتہ بصرہ میں اتری تھی وہ اب عراق میں موصل کے تیل کے چشموں پر پہنچ گئی ہے۔

نیویارک ۲۶ اپریل۔ ۲۰ فیصدی امریکنوں کو یقین ہے کہ لڑائی ختم ہونے سے پہلے امریکہ لڑائی میں شریک ہو جائے گا۔

سن لائف آف کناڈا

کی ۷۰ ویں سالانہ رپورٹ

مسٹر آرتھر بی ووڈ پریزیڈنٹ و منیجنگ ڈائرکٹر سن لائف آف کناڈا ایکمپنی ہذا کی ۷۰ ویں سالانہ میٹنگ میں جو ۱۰ فروری کو مانٹریال میں منعقد ہوئی اپنی کمپنی کی جو مالی رپورٹ پیش کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں کمپنی کا سرمایہ ۲۶۱ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ یعنی سال مذکور میں ۱۰ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے پالیسی ہولڈروں کو ادا کردہ رقوم کے اعداد ۲۵ کروڑ سے زاید ہیں۔ یعنی گزشتہ سال سے ۱۰۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں چالو بزنس میں ۷۰۵ لاکھ روپے کا کاروبار بڑھا ہے یعنی اسوقت کل چالو بزنس ۱۲۸ کروڑ روپے تک پہونچگیا ہے۔ سال ہذا میں تقریباً ۴۶ کروڑ روپے کا نیا کاروبار ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء کی پریمیم کی آمدنی ۳۰ کروڑ سے زاید ہے۔ خرچ کی کل رقم اس سال تقریباً ۲۳ کروڑ روپیہ ہے سرمایہ کا سب سے بڑی مد یعنی بانڈ اکونٹس کی رقم جس میں گورنمنٹ پوسٹل و پبلک و دیگر کفالتوں کی رقوم شامل ہیں ۱۲۶ کروڑ روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔ یعنی اس سال ۱۴ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے پالیسیوں در گروپ سرٹیفکیٹوں کی تعداد ۔۔۔۔۔ ۱۱ سے زائد ہے مسٹر ووڈ کی تقریر کا دلچسپ حصہ وہ ہے جبکہ انھوں نے بتایا کہ گذشتہ ۲ برسوں میں انکی پالیسی ہولڈروں کی موت کا تناسب برطانیہ یا کناڈا سے کسی امریکہ میں زیادہ ہے۔ جنگ کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے صاحب موصوف نے بتایا کہ برطانیہ میں کمپنی کا صرف ۱۳ فیصدی کاروبار ہے اور باقی سب یورپ میں کوئی بزنس نہیں۔ کمپنی کے فوجی ملازموں کی موت پر جو رقم ادا کی ہیں۔ وہ صرف ۸۰ لاکھ روپیہ ہے۔ ان میں سے بھی ۵ فیصدی بیماری یا حادثہ سے مرنے والے پالیسی ہولڈر ہیں۔ سمندر میں ڈوبنے والے یا بمباری سے ہلاک ہونے والے پالیسی ہولڈروں کو صرف ½ ۱ لاکھ روپیہ کی رقم کا ادا کی گئی ہے۔ کل ۱۱۹ جنگی کلیم ادا کئے گئے ہیں۔ جبکہ کل کلیم کا صرف ۲ فیصدی ہیں۔ مسٹر ووڈ نے کمپنی کے اجراکے وقت سے لیکر جب کہ کمپنی نے پہلی پالیسی جاری کی تھی۔ تمام حالات پر تبصرہ کیا گیا اور بتایا ہے کہ بیمہ کی سہولتیں مہیا کرنے میں سن لائف نے کتنا اہم پارٹ ادا کیا ہے سنہ ۱۸۸۰ء میں کمپنی نے پالیسیوں پر سے عرپیشہ اور رہائش کی تمام قیود ختم کردیا۔ بیمہ پر ایک بھاری احسان کیا ہے موجودہ بالا تمام اعداد و شمار کے پیش نظر کمپنی کی ترقی واقعی قابل رشک ہے اور ان دنوں میں جنگ زوروں پر ہے۔ کمپنی کے سرمایہ و دیگر ہر پہلو پر ترقی کے اعداد ظاہر کرتے ہیں۔ کہ عوام کو کمپنی میں بڑا بھاری اعتماد ہے

مرادآباد یوپی کے ملازمین میونسپلٹیز کی کانفرنس ۲۴، ۲۵، ۲۶ مئی کو مرادآباد میں منعقد ہوگی۔

بحکم جناب ڈاکٹر ایل۔ این مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور۔ باختیار: انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۳ سنہ ۱۹۴۱ء

مقدمہ تلشی رام عمر تخمیناً ۲۷ سال ولد سوبھا قوم سنار ساکن ہولاگنج شہر کانپور۔ قرضخواہ سائل بنام۔ بچن لال عمر تخمیناً ۴۵ سال ولد شنکر قوم تیلی ساکن مکان نمبر ۱۲۲/۷۱ سٹر طانہ محال شہر کانپور قرضدار فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں تلشی رام سائل مذکورہ بالا نے ایک درخواست نسبت اس امر کے عدالت ہذا میں گزرانی ہے کہ تم بچن لال قرضدار فریق ثانی دیوالیہ قرار دیئے جاؤ اور عدالت نے تاریخ ۵ اگست سنہ ۱۹۴۱ء بغرض سماعت درخواست مذکور بالا کے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء

بحکم گنگا سروپ نگم

منصرم جج خفیفہ کانپور

مصر کو ڈرنے کی ضرورت نہیں

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ مصر کی فوج کے کمانڈر عبدالرحمن اعظم بے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ موجودہ لڑائی کے نشیب و فراز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جو کہ دو بڑی قوموں کے درمیان لڑی جارہی ہے۔ جس میں ایک طرف انگریز اور دوسری طرف جرمن ہیں۔ اور غالباً یہ لڑائی انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ خطرناک ہوگی۔

ہم جلد ہی بڑے خوفناک معرکے دیکھیں گے اور میرا عقیدہ ہے کہ ان میں برطانیہ اپنے جوہر دکھلائے گا۔ اگرچہ مصر مختلف وجوہات سے لڑائی میں شریک نہیں ہوسکا۔ لیکن اس نے برطانیہ سے جو معاہدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اسے پورا کرے گا۔ اور اس سے برطانیہ مطمئن ہے۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ۔۔۔ گرین لینڈ کے کچھ حصہ پر قبضہ کرلیا ہو لیکن ابھی تک اس کے متعلق کوئی خبر ۔۔۔

REGD. NO. A 1424
رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴
جالے تو حق غم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت
قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۳
ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام
جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کا مُشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرۂ بورڈ کا مشاعرہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو ہوا تھا جس کی غزلوں کا انتخاب ۸ و ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۱ء کے صداقت میں شایع ہو چکا ہے، آج ہم جناب نواب سید صادق علی خانصاحب صادق، جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر، جناب مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ اور جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر کی غزلوں کا انتخاب ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں:-

جناب نواب سید صادق علیخاں صاحب صادق

زندگی کا ہم پر اب الزام ہے — زندگی زندہ دلی کا نام ہے
دردِ فرقت کس بلا کا نام ہے — جو نفس ہے موت کا پیغام ہے
یہ ذرا سا لفظ یعنی لفظِ دل — اک جہانِ آرزو کا نام ہے
شامِ غم ہے روزِ محشر کا جواب — ہے سحر اِس کی نہ اُسکی شام ہے
چارہ گر کیسی دوا کس کی دوا — اب دعا کرنے کا یہ ہنگام ہے
آ گئی سرحد وداعِ درد کی — آ گئے اب آرام ہی آرام ہے

کیا غزل لکھی ہے صادق مرحبا
سحر ہے اعجاز ہے الہام ہے

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

راز تھا جو اب وہ طشت از بام ہے — میری خاموشی کا یہ انجام ہے
ہر بُرائی میں جو میرا نام ہے — بدگماں یہ گردشِ ایام ہے
کچھ تو کہہ ناصح یہ کیوں مُنھ ہی گیا — کیا خبر لایا ہے کیا پیغام ہے
لیجئے سر پر قیامت آ گئی — آج سُنتے ہیں کہ قتلِ عام ہے
اُس کے پیروں میں تو زنجیریں ڈال — خود جو دل سے بندۂ بے دام ہے
کوئی تڑپے اور کوئی شاد ہو — مہرباں دُنیا اِسی کا نام ہے

دعوئ ضبطِ فغاں قیصر نہ کر
زعمِ باطل ہے خیالِ خام ہے

جناب مولانا سلیم ناطقی کانپوری

صبح اپنی ہے نہ اپنی شام ہے — یہ بھی کوئی گردشِ ایام ہے
کس کے ہاتھوں میں چھلکتا جام ہے — میکدے کا راز طشت از بام ہے
جب کسی سے بات کی اک آہ کی — زندگانی کیا اسی کا نام ہے
رات دن ہے آمد و رفتِ نفس — جانے کس سے نامہ و پیغام ہے
جل رہے ہیں شمع و پروانہ بہم — کون سمجھے کس کا کیا انجام ہے
عشق رُسوا ہو رہا ہے دربدر — حسن کی بے اعتنائی عام ہے

تیلی تیلی ہے قفس کی زرنگار
خار و خس کا آشیانہ نام ہے

جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر

ساری دُنیا میں اثر بدنام ہے — عشقبازی کا یہی انجام ہے
ہائے کیا تھے اور کیا ہم ہو گئے — پھر بھی وہ کہتے ہیں اُلفت خام ہے
دل کے ہاتھوں بن گئے تصویرِ غم — صبح بھی نظروں میں اپنی شام ہے
واعظو! اب خیر توبہ کی نہیں — ہاتھ میں پھر آج اُن کے جام ہے
نیکنامی ہے انہی کے واسطے — عشق میں جو آپ کے بدنام ہے
زندگی کے ہو چکے جھگڑے تمام — جائیے اب موت کا ہنگام ہے

کیوں نہ دل ماتمکدہ ہو اے اثر
جب خوشی کا اپنی غم انجام ہے

دنیائے اسلام

عراق کی سیاسی اہمیت

عراق کو عربی ممالک میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یہ ملک تہذیب و ترقی اور فوجی و مالی اعتبار سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

انتداب کے بعد عراق میں سنہ ۱۹۲۰ء میں مسلح شورش ہوئی۔ عراقی نوجوان سر پر کفن باندھ کر میدان میں آ گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب وزارت قائم ہو گئی۔ اور امیر فیصل نیم نمایندہ حکومت کے تخت پر جلوہ گر ہوئے لیکن معاہدۂ عراق و برطانیہ عربوں کے مطالبات کا پورا جواب نہ تھا۔ اس لئے شورش و اضطراب کا سلسلہ جاری رہا لیکن سنہ ۱۹۲۴ء میں جو وزارت قائم ہوئی۔ اس نے معاہدہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں جمعیۃ الاقوام کی تحقیقات پر موصل عراق کو مل گیا اور اسی برس عراق و برطانیہ نے آپس میں ایک اور معاہدہ کیا۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں اس معاہدہ پر نظرِ ثانی ہوئی اور برطانیہ نے عراق کو آزاد ملک تسلیم کر لیا لیکن یہ معاہدہ سنہ ۱۹۳۰ء سے پہلے عمل پذیر نہ ہو سکا۔

برطانیہ نے تمام اُمور میں عراق کی خود مختاری تو تسلیم کر لی لیکن فوجوں کی نقل و حرکت اور مغربی فرات پر فضائی اڈہ برقرار رکھنے کا حق اپنے لئے محفوظ رکھا۔ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء میں عراق کو جمعیۃ الاقوام کا رکن بنایا گیا۔ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء کو سوئٹزرلینڈ میں امیر فیصل کا انتقال ہوا۔ اور ان کی جگہ شاہ غازی تخت عراق پر متمکن ہوئے۔ لیکن یہ نوجوان بادشاہ بھی اپریل سنہ ۱۹۳۹ء میں موٹر کے حادثہ سے راہی ملک عدم ہوا۔ اب اس کا کمسن بچہ امیر عبداللہ کی نگرانی میں بادشاہی کر رہا ہے۔

شاہ عراق کی ترقی خواہی اور سیاسی بصیرت اس امر سے ظاہر ہے کہ عربی ممالک میں سے سب سے پہلے میثاق سعد آباد کے بانیوں میں جگہ حاصل کر لی اور اس معاہدہ کے باعث ملک کی دفاعی قیادت اور فوجی قوت پر ترکیہ کی امارت قبول کر لی گئی۔ اس اقدام کے باعث بغداد سے لے کر ڈھکہ (افغانستان) تک اسلامی تنظیم و اخوت کا جال بچھ گیا۔

عراقی حکومت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کوئی وزارت بھی مستقل طور پر قائم نہ رہ سکی۔ اس اختلاف کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عراق کا فوجی عنصر برسر اقتدار آنا چاہتا ہے، چنانچہ گزشتہ اپریل میں ایک لیڈر جو سنہ ۱۹۳۹ء میں رکن وزارت تھا اُٹھا اور فوجی قوت سے تمام اداروں پر قابض ہو گیا، اُسوقت جنرل طٰہٰ ہاشمی کی وزارت تھی۔ لیکن اُنھوں نے بھی استعفےٰ دے دیا تھا، ابھی ان کا استعفےٰ زیر غور ہی تھا۔ کہ ایک خاموش انقلاب نے حکومت ہی بدل کر رکھدی راشد علی کے برسر اقتدار آتے ہی ریجنٹ (امیر عبداللہ) بھاگ نکلا اور آج کل شرق اردن میں اپنے ہم نام امیر کے ہاں مقیم ہے، راشد علی نے ریجنسی توڑ دی اور اس کے ساتھ ہی اعلان کر دیا کہ موجودہ وزارت سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ اور دوسرے عہدناموں کی پابند رہے گی۔ سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کی دفعہ ۴ کا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ جنگ کے وقت عراق کے بری۔ بحری اور فضائی مواصلات اور رسل و رسائل کے ذریعوں کو اپنی فوجی نگرانی میں لے سکتا ہے۔ راشد علی کی وزارت سے انگریز مطمئن نہ تھے اور اس کی حکومت انگلستانی شکوک و شبہات سے ٹکراتی رہی۔ بالآخر اپریل کے آخری ہفتے میں معاہدہ سنہ ۳۶ء کے مطابق برطانوی فوجیں عراق میں داخل ہو گئیں لیکن یکم مئی سنہ ۱۹۴۱ء کو وزارتِ عراق نے اعلان کیا کہ برطانیہ مزید فوجیں عراق میں نہیں اُتار سکتا جب تک وہ بصرے میں آنیوالے سپاہیوں کی روانگی کا بندوبست نہ کرے اس اعلان کے ساتھ ہی عراقی فوجوں نے نقل و حرکت شروع کر دی جس پر برطانیہ نے انتباہ ارسال کیا ہے لیکن اختلافات بڑھ رہے ہیں، ایک پیغام مظہر ہے کہ عراق سے انگریز عورتیں بلائی جا رہی ہیں۔ دیکھنا اب یہ ہے کہ کل کیا ہوتا ہے۔

آزادی کے بعد عراق کو جن مشکلات کا سامنا ہوا ان میں روغنی چشموں کا بہت زیادہ حصہ ہے کیونکہ تیل کمپنی کی وجہ سے عراق کی سیاسی حکومت کے ساتھ ساتھ ایک کاروباری حکومت قائم ہو چکی ہے۔ جس کی آغوش میں ہمیشہ سیاسی تشویش کے لئے خالی رہتی ہے لیکن تیل کمپنی کے باعث حکومت کو جو مالی امداد ملتی ہے اس سے ملک کا اقتصادی درجہ بہت بلند ہو رہا ہے۔ عراق کے سینے میں تیل کا سمندر موجود ہے اور ارضی دولت ہمیشہ منظرِ عام پر آنے کے لئے مضطرب رہتی ہے، جو تیل برآمد ہوتا ہے۔ اس کی مقدار پچاس لاکھ ٹن سالانہ سے کم نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر سرزمین عراق کا سینہ اس دولت سے محروم ہوتا تو کوئی سلطنت اسکی طرف متوجہ نہ ہوتی۔ یورپ کی حریصانہ نگاہیں اس لئے نہیں اُٹھتیں کہ عراق کا سیاسی پہلو یا جغرافیائی محل وقوع منفعت بخش ہے بلکہ اس کے تیل کی اہمیت یورپ کی روغنی حسرتوں کو پورا کرتی ہے۔ تیل کا کاروبار عراق پٹرولیم کمپنی کرتی ہے۔ جس میں یورپ و امریکہ کی بڑی بڑی تیل کمپنیاں حصہ دار ہیں روغنی زمین کا رقبہ ساٹھ مربع میل ہے۔ اس کمپنی کے ملازموں کے سوا کوئی شخص وہاں نہیں جا سکتا، تیل کا پائپ بہت زیادہ طویل ہے جو کرکوک سے شروع ہو کر ساحل بحیرۂ روم تک ختم ہوتا ہے اور اسکی راہ میں شرق اردن و فلسطین واقع ہیں۔ پائپ کا آخری دہانہ حیفہ (فلسطین) کی بندرگاہ پر ہے۔ جہاں سے تیل یورپ کی منڈیوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ یہ برطانیہ کا پائپ ہے۔ دوسرا پائپ فرانس کا ہے جو شام کی راہ سے طرابلس تک جاتا ہے۔ کچھ دور تک تو دونوں پائپ ساتھ ساتھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہنچ کر حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت وار
صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۰ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۹

تیل کے چشموں، سویز، مالٹا اور طبروق کی پوری طاقت کے ساتھ حفاظت کی جائیگی

(لندن ۷ مئی) آج برطانی پارلیمنٹ میں حکومت میں اعتماد کی تحریک تین ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۴۷ ووٹوں سے منظور ہوگئی۔ تحریک پر بحث ختم کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ جنرل ویول کی زیر کمان اسوقت پانچ لاکھ سپاہ موجود ہے۔ بحر روم اور دریائے نیل کی وادی میں برطانی پوزیشن کو جو نقصان پہنچے گا۔ وہ سب سے زبردست ضرب ہوگی۔ ہم نے انکے لئے لڑنے کا پکا ارادہ کیا ہوا ہے اور ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم کامیاب ہونگے۔ ریگستان (لیبیا اور مصر) میں اسوقت دشمن کی ہتھیار بند گاڑیوں کی طاقت ہمارے مقابلہ میں زیادہ ہے لیکن ہوائی طاقت قریب قریب برابر ہے ہم کریٹ کے ٹاپو اور طبروق کو آخر دم تک بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہاں سے ہٹنے کا کوئی خیال ہمارے دل میں نہیں ہے۔ مشرق میں ہمارے نقشہ … کرنے کے متعلق کوئی احمقانہ یا شکست خوردہ قسم کی بات نہیں ہونا چاہئے۔ جرمن فوجیں ریگستان کو پار کرنے میں اسقدر جلد کس طرح کامیاب ہوگئیں؟ ہمارے جنرلوں کی رائے غلط ثابت ہوئی لیکن مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہوا عراق میں ہندوستان سے برابر برطانی فوجیں پہنچ رہی ہیں۔ کل حبانیہ میں گھری ہوئی ہماری فوجوں نے حملہ آور عراقیوں کے ایکہزار آدمی ہلاک اور زخمی کردیئے۔ یہ لڑائی ایک لمبے عرصہ تک جاری رہ سکتی ہے مجھے کامل یقین ہے کہ آخر میں ہماری فتح ہوگی۔

تحریک پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج (سابق وزیراعظم) نے یونانیوں کی بہادری اور حوصلہ کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اس بارے میں سب متفق ہیں کہ حکومت کا فرض تھا کہ وہ یونان کی فوج کی مدد کرتی۔ آپ نے کہا کہ ہماری سب سے بڑی شکستیں سیاسی میدان میں ہوتی ہیں۔ برطانیہ کی غیر ملکی پالیسی کے متعلق مکمل اور صاف بیان کا مطالبہ کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے برطانیہ کے بارے میں ترکی کے رویہ کے متعلق سوال اٹھایا اور کہا کہ اس قسم کی خبریں مل رہی ہیں کہ حکومت ترکی نے درہ دانیال اور باسفورس کی کھاڑی کے راستہ جرمن جہازوں کو گزرنے کی اجازت دیدی ہے، عوام کو اصل حالات سے باخبر کرنا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ لڑائی جتنی بھی لمبے کھنچے گی۔ اتنا ہی ہمیں فائدہ ہے۔ راستہ بہت کٹھن ہے اور تاریک ہے لیکن ہماری امداد کو امریکہ موجود ہے۔ آپ نے مسٹر اسٹمن کی تقریر کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر لائڈ جارج نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ہمیں اپنے آدمیوں کی طاقت کو منظم کرنا چاہیئے۔ لڑائی کا سامان زیادہ تیار کرنا چاہیئے۔ بم پروف مکان بنانا چاہیئے۔ ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے تہ خانے بنانا چاہئیں۔ اور ایک چھوٹی جنگی کمیٹی بنانا چاہیئے جو کہ دفتری کاموں سے آزاد ہو۔

مسٹر چرچل نے مسٹر لائڈ جارج کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی ایسی تقریر کی گئی۔ جو کہ فرحت بخش نہیں ہے وہ مسٹر لائڈ جارج کی تقریر ہے۔ جنہوں نے ہاؤس میں حاضر ہوکر ہماری عزت افزائی کی ہے مسٹر لائڈ جارج نے شکایت کی ہے کہ مسٹر ایڈن نے اسپین، روس، وشی اور ترکی کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن مسٹر لائڈ جارج کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ کوئی غیر ملکی پالیسی پر بحث نہیں ہو رہی ہے۔ لیکن وزیر خارجہ کی تقریر کی جانچ اس بات سے نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے کیا کہا بلکہ اس کی خوبیوں کی جانچ اس بات سے کرنا چاہیئے کہ انہوں نے کیا نہیں کیا۔ اگر انہوں نے اسپین کا ذکر نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ انکو وہاں کے حالات کا علم نہیں تھا اور نہ یہ بات ہے کہ اسپین کے متعلق کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ لیکن اسپین کے بارے میں جو کچھ ہم کہیں گے اس سے ہمارے ملکوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا روس کے بارے میں بھی بہت کچھ کہا جاسکتا ہے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔

ترکی کا جہاں تک تعلق ہے میں مسٹر لائڈ جارج کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے ملک کے بارے میں بڑے ضبط سے کام لیا جسکے ساتھ تعلقات کی ہم اسقدر قدر کرتے ہیں۔ اور اس جنگ عظیم میں جو ایک اہم پارٹ ادا کریگا۔ وہ باتیں ایسی ہیں جن سے مسٹر لائڈ جارج کو ترکی کے بارے میں تشویش ہوتی ہے۔

پہلی تشویش انگوان جہازوں کے متعلق ہے جنہوں نے یونانی ٹاپوؤں پر قبضہ کیا اور جن کے ذریعہ درہ دانیال کے راستہ جرمن فوجیں گئیں ترکی کو انکے روکنے کا کوئی حق حاصل نہیں کیا۔

اس کے بعد مسٹر چرچل نے معاہدہ کی وہ دفعہ پڑھی جو درہ دانیال کو استعمال کرنے کے متعلق ہے اور سوداگری جہازوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کسی کو ٹاپوؤں پر قبضہ کرنے میں استعمال کیا گیا ہو لیکن جرمنوں اور اطالیوں کے قبضہ میں اور جہاز تھے جو کہ اس کام کے لئے استعمال کئے جاسکتے تھے۔ یہ معاملہ معاہدہ کے سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے اور یہ کام ترکی کا ہے کہ وہ اس کو کس طریقہ پر سمجھتا ہے۔

عراق اور ترکی کے درمیان معاہدے کے بارے میں مسٹر لائڈ جارج نے جو کچھ کہا تھا اسکا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ شاید مسٹر لائڈ جارج ایران کی طرف اشارہ کررہے تھے مجھے خوشی ہے کہ میں مسٹر لائڈ جارج کی تشویش دور کرسکتا ہوں۔ معاہدہ ترکی اور ایران کے درمیان ہے اور سرحدوں کو مضبوط کرنے کے بارے میں ہے۔

میرا خیال ہے کہ ایک ایسے وقت میں جسکو خود دلشکنی کا دور کہتے ہیں۔ مسٹر لائڈ جارج کی تقریر امداد کن ثابت ہوسکتی ہے۔ … کے سب سے بڑے رہنما سے اس قسم کی تقریر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ یہ تقریر ایک ایسی تقریر ہے جس سے مارشل پتان موسیو رینو کی کیبنٹ کے دور کی شان کو دوبالا کرسکتے ہیں (قہقہہ) میں انکی ایک بات کے لئے مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ بات واضح کردی کہ ہمیں اتحاد کی تحریک پاس کرکے بحث ختم کرنا چاہیئے۔

جہاں تک بلقان پر جرمن حملہ کا تعلق ہے ہمیں پہلے سے اس کا علم تھا۔ ہم ان ملکوں کو آنے والے خطرہ سے برابر مطلع کرتے رہے۔ اور ان سے کہا کہ اگر تم سب ایک ہوجاؤ تو خطرہ کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ سینکڑوں تک ہم ہنگری۔ رومانیہ اور بلغاریہ کے راستہ جرمن فوجوں کی نقل و حرکت کا مطالعہ کرتے رہے۔ جو کہ یوگوسلاویہ کی طرف جارہی تھیں۔ اور آخر میں وہاں ۳۰ ڈویزن جمع ہوگئے۔ جنمیں ۵ ڈویزن ہتھیار بند گاڑیوں کے تھے بعض لوگوں نے ہم سے کہا کہ ایسے حالات میں یونانیوں کی امداد کے لئے جانا ایک جرم ہے میں ماہروں کے ساتھ بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن یہ ایک ایسا جرم ہے جس کا فیصلہ کرنے والا وہ خود ہے (قہقہہ)

بلقانی ملک بھی اب ان آزاد ریاستوں میں شامل ہوگئے ہیں جنکی آزادی کو جرمنی نے کچل ڈالا ہے اور جنکو وحشیانہ طاقت کے ذریعہ کنٹرول میں رکھا ہوا ہے۔ یہ تمام ملک جرمنی کے لئے طاقت کا ذریعہ نہیں بن سکتے۔ جرمن مشین اتنک ارکٹک سے لے کر ایجین سمندر تک اور اٹلانٹک سے لے کر کالے سمندر تک پھیلی ہوئی ہے۔

وسط مشرق کے متعلق چند حلقوں میں خاصکر غیر ملکوں میں اس قسم کا رجحان پایا جاتا ہے کہ اگر ہم وسط مشرق میں ہار جائیں تو بھی ہم سمندر اور ہوا میں لڑائی لڑ سکتے ہیں اور فتح پاسکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ بات سچ ہو لیکن کسی بھی شخص کو نیل کی وادی کی اہمیت کو ہرگز نہیں کم کرنا چاہیئے۔ اگر نیل کی وادی اور نہر سویز ہمارے ہاتھ سے نکل گئی اور بحر روم میں ہماری پوزیشن کمزور پڑ گئی۔ اور مالٹا پر دشمن کا قبضہ ہوگیا تو ہمیں اسقدر کاری ضرب لگے گی جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہم اپنے پورے وسائل سے انکو بچانے کی کوشش کرینگے اور ہمیں پورا یقین ہے کہ ہم فتح پائیں گے۔

مسٹر چرچل نے خفیہ کہا کہ مصر پر حملہ کرنے کے لئے بہت زبردست تیاریوں کی ضرورت پڑیگی۔ ممکن ہو کہ فوجوں کے ساتھ ایک عارضی دریا لے جانے کے لئے ایک پائپ لائن بنانا پڑے ہم نے زرخیز ریگستان پر مورچہ لگایا ہوا ہے جو کہ ہتھیار بند گاڑیوں کے گذرنے کے لئے سب سے خراب جگہ ہے سمندر پر ہمارا کنٹرول ہے اور جرمنوں کے روبرو اس وقت اتنی مشکلیں ہیں کہ اس ذریعہ میرا ناکہیں نہیں آئی ہونگی۔ ہم کریٹ اور طبروق کا آخر دم تک بچاؤ کرینگے۔ کریٹ پر ابھی تک حملہ نہیں کیا گیا۔ طبروق کی زبردست فوجی اہمیت ہے۔

اٹلانٹک کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ لکھنا غلط ہے کہ اٹلانٹک کی لڑائی جیت لی گئی ہے۔ ہمارا امتحان اس بات میں ہو کہ ہم کتنے ٹن سامان درآمد کرتے ہیں۔ اسوقت ہمیں سامان لانے میں بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور ہمارے بہت جہاز ڈوب رہے ہیں لیکن ہم نئے جہاز بنا کر یا ٹوٹے ہوئے جہازوں کی مرمت کرکے گھاٹے کو پورا کرنے کی کوشش کررہے ہیں امریکہ سے ہمیں برابر امداد مل رہی ہے۔ ہم ۱۹۴۱ء کے دوران میں کم سے کم ضروری ٹریفک جاری رکھ سکتے ہیں ۱۹۴۲ء میں امریکہ میں ایک بہت بڑی تعداد میں سوداگری جہاز تیار ہوجائینگے۔ اگر ۱۹۴۳ء تک لڑائی جاری رہی تو اسوقت تک ہمارے پاس جہازوں کی کوئی کمی نہ رہے گی۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا آئندہ جلسہ ۱۰ مئی ۱۹۴۱ء کو ہوگا اس میں پرمٹ گھاٹ نہنے گنگا پتر کو دینے کے بجائے لالہ پدم پت سنگھانیا کو دینے کے معاملہ پر غور ہوگا۔ بلڈنگ، ایلکیشن کمیٹی، انڈسٹریل اسکول کمیٹی اور انورگنج ٹیکس کمیٹی کے چیرمینوں اور اسکول کمیٹی کے لئے ۷ ممبروں کا انتخاب ہوگا ۲۰ روپیہ سے کم تنخواہ پانے والے ملازمان کے پراویڈنٹ فنڈ کی اسکیم پر بھی غور ہوگا۔ ۳۱ ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ کا اندازہ کیا جاتا ہے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے بورڈوں کی عمارتوں پر کسی قسم کے خرچ کرنے کی ممانعت کردی ہے اور اگر خرچ کیا گیا تو وہ بورڈ کے فنڈ کا ناجائز استعمال سمجھا جائے گا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۸ مئی کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم۔ ال۔ سی صدارت میں منعقد ہوا جس میں رائے پوروہ کی ۵ فٹ روڈ پر واٹر مین بنانے کے لئے ۱۱۳۲۲ روپیہ کا تخمینہ اور گنگا بسیہ مؤ کی نالیوں کے بنانے کے لئے ۲۷۵۰ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

ٹرسٹ کا پانچ سالہ کا پروگرام جو ۱۹۴۶ء کے نام سے موسوم ہے منظور کرلیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے لئے ۱۸۴۷۰۴۲ روپیہ منظور کیا گیا ہے جسمیں سے ۳۳۷۳۱۴ روپیہ شہر کے گندے احاطوں وغیرہ کی درستی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے ٹرسٹ نے پہلے ہی سے ۱۴ گندے احاطوں کو صاف کرنے کی اسکیم مرتب کرلی ہے۔

ٹرسٹ نے ۲۵۴۷۰ روپیہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دی ہے۔ ماہ کی زمینوں کی فروخت کی میزان ۸۵۵۷۶ روپیہ ہوتی ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کا انسداد ۸ مئی کو چودھری مہیشوری پرشاد نگم میونسپل کمشنر کی صدارت میں باشندگان سیسہ مئو کا ایک جلسہ ہوا جس میں فرقہ وارانہ فسادات کے روکنے کے اسباب پر غور کیا گیا۔

آتش زدگی موضع مکرندپور علاقہ سچیتی پولیس سرکل میں سخت آتشزدگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایک سو مکانات برباد ہوگئے اور ۸ آدمی اور ۴۰ بکریاں جلکر خاک سیاہ ہوگئے ہیں اس آتشزدگی کی وجہ سے موضع کے دوسو آدمی بے خانماں ہوگئے ہیں۔ آگ تین دن میں بدقت بجھائی جاسکی اسی طرح موضع ترلک پور تحصیل بلہور میں بھی آتش زدگی کی وجہ سے ۴۰ مکانات جلکر خاک سیاہ ہوگئے اور دوسو آدمی بے خانماں ہوگئے ہیں مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح کی ایک خبر موضع کنگ پور ضلع فتحپور سے وصول ہوئی ہے جس میں دوسو مکانات جلکر خاک سیاہ ہوگئے مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

شہر کی حالت خدا کا شکر ہے کہ شہر کانپور کی حالت اب بالکل اپنی اصلی حالت پر آگئی ہے۔ کرفیو آرڈر ۴ مئی سے ۱۰ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کردیا گیا تھا ۸ مئی سے دفعہ ۱۴۴ بھی اٹھالی گئی تھی اب ۹ مئی سے کرفیو آرڈر بھی ہٹا لیا گیا ہے

کمشنر صاحب کی رپورٹ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے بلوہ کے سلسلے میں جو تحقیقات کی تھی معلوم ہوا ہے کہ اس کی رپورٹ آپ نے لکھکر گورنمنٹ کے پاس بھیجدی ہے۔

اہل کانپور کی فطرت کانپور نہ صرف فرقہ وارانہ جھگڑوں بلکہ بہت سی برائیوں کے لئے کافی شہرت رکھتا ہے۔ اہل کانپور کا ایک خاص پہلو یہ بھی ہے کہ وہ بلوہ کے بعد ہندو مسلم پولیس افسران کو بھی خواہ مخواہ بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ اس بلوہ میں بھی ایک مسلم پولیس افسر اور ایک ہندو پولیس افسر کو خواہ مخواہ بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ہماری رائے تو یہ ہے کہ بلوہ کے زمانہ میں اہل شہر پر جس قدر بھی سختی کیجائے وہ کم ہے کیونکہ وہ اسی کے مستحق ہیں۔

آل انڈیا مشاعرہ ریڈ کراس کی امداد میں جو آل انڈیا مشاعرہ ۲۶، ۲۷ اپریل ۱۹۴۱ء کو پلازا ہال مال روڈ کانپور میں ہوا تھا۔ اسکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور کے اس مشاعرہ میں ہندوستان کے تمام اساتذہ تشریف لائے تھے اور یہ ادبی صحبت شاید ابھی آپ نظیر ہوتی مگر تقسیم پاکستان کے منحوسیت کیوجہ سے کانپور کا لٹریچر ادبی سطح سے بہت زیادہ بڑھ گیا تھا جس نے بالآخر ہندو مسلم تصادم کی صورت اختیار کرکے مشاعرہ کے لطف کو خاک میں ملا دیا غالباً یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ اس مشاعرہ میں مسٹر پانڈے کی ادب نوازی کو بہت کچھ دخل تھا مگر آپ کے تبادلہ کے بعد مشاعرہ کمیٹی کے ارکان مشاعرہ کو ختم سمجھ چکے تھے لیکن مولوی عبدالمجید خانصاحب (ڈپٹی کلکٹر و سکریٹری مشاعرہ کمیٹی) مشاعرہ کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دیکر سطح پر لے آئے اور آپ نے یہ فرمایا کہ اب مشاعرہ کے ٹکٹ پولیس کے ذریعہ سے فروخت نہ ہوں گے بلکہ میں اپنے ذاتی اور برادرانہ تعلقات کو کام میں لاکر انشاء اللہ مشاعرہ کو کامیاب بناؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تقریباً تین ہزار روپیہ کے ٹکٹ فروخت ہوئے اور مشاعرہ کی شہرت سے یہ اُمید کی جاتی تھی کہ اگر کانپور کی فضا خراب نہ ہوتی تو ہزار بارہ سو کے ٹکٹ دروازہ پر غور فروخت ہوتے۔

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ مولوی عبدالمجید خانصاحب کے ذاتی اور مخلصانہ تعلقات کی بدولت مشاعرہ کیلئے اس قدر کثیر رقم جمع ہوگئی ورنہ دوسری صورت میں اس قدر کثیر رقم کا جمع ہونا ناممکن تھا کیونکہ کانپور میں اس وقت تک سرکاری امداد کے سلسلے میں جس قدر بھی فنکشن ہوئے ہیں اس میں صرف پولیس ہی کے ذریعہ ٹکٹ فروخت ہوئے ہیں۔ لیکن مولوی عبدالمجید خانصاحب نے کانپور میں یہ پہلی مثال قائم کی ہے کہ پولیس کو قطع نظر کرکے بھی محض اچھے اور مخلصانہ تعلقات کی بدولت بھی اس قسم کے کاموں کے لئے اہل ذوق حضرات سے امداد لی جاسکتی ہے۔

مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ جو اس مشاعرہ کے بانی اور روح رواں ہیں ان کی محنت اور کاوش کا ذکر نہ کرنا بھی ایک گناہ عظیم سے کم نہیں کیونکہ آپ ہی کے اثر و رسوخ اور زور قلم کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے تمام مایۂ ناز اساتذہ نے کانپور تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی آپ کی کوشش کا ایک خاص روشن پہلو یہ بھی ہے کہ مولانا حسرت موہانی اور جناب ناطق لکھنوی جو مدت سے مشاعروں میں جانا چھوڑ چکے تھے وہ بھی اس مشاعرہ میں شریک ہوئے

منشی دیا نراین نگم صدر مشاعرہ کمیٹی کی شخصیت کا بھی مشاعرہ کی کامیابی میں بہت کچھ دخل ہے اور مشاعرہ کمیٹی کے ارکان کی کوششیں بھی قابل قدر ہیں۔

مشاعرہ میں شریک ہونیوالے شعراء کرام کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولانا حسرت موہانی - جناب آرزو لکھنوی - جناب ناطق لکھنوی - جناب جگر مراد آبادی - جناب جوش ملیح آبادی - جناب حفیظ جالندھری جناب سیماب اکبر آبادی - جناب ساغر نظامی - جناب احسان دانش - جناب روشن صدیقی جناب ساحر دہلوی - جناب سراج لکھنوی - جناب قدیر لکھنوی - جناب شوکت تھانوی -

سبد گل

ایک چھوٹی سی کہانی سنئے۔ ایک بخیل آدمی بڑا دولتمند تھا اور دولتمندی کے باوجود اس پر دوسروں کا قرض بھی تھا۔ لیکن وہ ان قرضوں کو ادا کرنا نہیں چاہتا تھا بلکہ چالاکی سے ہضم کرنا چاہتا تھا۔ اس مقصد کے لئے وہ ایک وکیل صاحب سے مشورہ لینے گیا۔ ایک باقی دار نے عدالت میں اس پر دعویٰ بھی کر دیا تھا۔ وکیل صاحب تھے بڑے چلتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدالت میں تم میری ہدایت پر حرف بحرف عمل کرنا باقی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

موکل نے ایسا ہی کیا۔ عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ مدعی نے قرض کی تفصیل بیان کی اتنی رقم دیگئی تھی۔ اتنی ادا ہوئی۔ اتنی باقی ہے۔ اس کے بعد مدعا علیہ یعنی جب قرضدار بلایا گیا۔ اس کے چالاک وکیل صاحب نے سوال کیا: "تمہارا نام کیا ہے۔" اس نے جواب دیا: "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" وکیل نے پھر پوچھا۔ تم میرے سوالوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ موکل نے پھر کہا "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" وکیل نے عدالت سے کہا میرا موکل پاگل ہے برسوں سے اس کا یہی حال ہے۔ اس لئے وہ اپنے افعال کا ذمہ دار نہیں ہے۔" پھر مدعی کے وکیل نے قرضدار سے جرح کی۔ اس کا جواب بھی آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" سے ملا۔ عدالت نے دعویٰ خارج کر دیا۔ اور فیصلہ کر دیا کہ چونکہ مدعا علیہ پاگل ہے۔ اس لئے اس پر دعویٰ عائد نہیں ہوسکتا۔

اب وکیل صاحب اور اس کے موکل بخیل صاحب دونوں عدالت سے باہر نکلے۔ وکیل نے پوچھا کہو میں نے کیسی چال چلی؟" موکل نے جواب دیا "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با۔" وکیل نے کہا اب یہ کیا بک رہے ہو؟ میری بات کا جواب دو" موکل نے پھر کہا "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" وکیل صاحب (خفا ہو کر) یہ کیا حرکت ہے۔ لاؤ میری فیس لاؤ؟ موکل :- "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" وکیل نے گھبرا کر پوچھا" کیا میرے لئے بھی وہی "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با"، موکل نے جواب دیا۔ تمہارے لئے بھی آ۔آ۔آ۔با۔با۔با۔ اور تمہارے سارے خاندان کے لئے بھی آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" موکل چل دیا۔" وکیل صاحب کو کوئی فیس نہ ملی اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ چند برل "سرون" میں کھلبلی پھیلی ہوئی ہے کہ مسٹر ایمرے وزیر ہند نے ان کے معتدل مطالبات کو ٹھکرا دیا ہے۔ ان میں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو کبھی نہ کسی صورت میں برطانوی حکومت کے ملازم اور علمبردار رہ چکے ہیں بعض ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی تھے انہوں نے حکمرانوں کو انکی موجودہ پالیسی سمجھائی تھی اور یہ طریقہ بتلایا تھا کہ عوام کے مطالبات کن کن طریقوں سے نامنظور کئے جا سکتے ہیں۔ برطانوی حکومت ہمیشہ عوام سے "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" ہی کہتی رہی۔ اور یہ معزز اور قابل احترام حضرات نے خود اپنی طرف سے ایک مطالبہ پیش کیا۔ حکومت نے انکو بھی "آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" ہی سے جواب دیا۔ اب یہ گھبرا کر پوچھتے ہیں" کیوں جی ہم سے بھی وہی آ۔آ۔آ۔با۔با۔با"؟ اس کا جواب یہ ہے کہ" ہاں تم سے بھی آ۔آ۔آ۔با۔با۔با" اور تمہاری ساری کمیٹی سے بھی وہی۔ آ۔آ۔آ۔با۔با۔با۔

لندن یکم مئی۔ اپریل میں بلقان اور افریقہ کے اندر جرمنی اور اٹلی کے ۲۵۲ ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ برطانیہ کے صرف ۵۸ ہوائی جہاز برباد ہوئے۔

ادب لطیف

عشقِ جمال!

مجھے محبت ہے۔ کائنات کے ہر ایک حسین ذرّے سے۔

میں حسین اشیاء کا بجویا ہوں اور انکا پرستار خلاق عالم کی توصیف و تمجید کا اس سے بہتر کوئی دوسرا موقع و محل نہیں اور انسان؛ اسکی چند روزہ زندگی کا وقار تو انہیں رعنائیوں کے دم قدم سے ہے۔

میں بھی کیوں نہ کوئی حسین چیز بنا ڈالوں؟ (اور رکم از کم اس وقت) اس تخلیق کے نشہ مسرت سے سرشار ہو جاؤں!

گو کل اس تخیل کی حقیقت محض ایک خواب شیریں کے خیالی نقوش سے زیادہ نہو جو حالت بیداری میں یاد آ رہے ہوں

(رابرٹ برجیس)

عراق کی طاقت

عراق ایک عربی ملک ہے۔ رقبہ ایک لاکھ ۱۶ مربع میل ہے ۳۵ لاکھ آبادی ہے بغداد دارالخلافہ ہے۔ آبنائے فارس میں بصرہ عراق کی اہم بندرگاہ ہے۔ عراق جنگ عظیم سے پہلے ترکی کا ایک صوبہ تھا جنگ کے بعد برطانیہ کے اثرات میں یہ ایک الگ ریاست قائم ہوئی۔ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء کو برطانیہ نے عراق کی مکمل آزادی تسلیم کی اور انتداب ختم ہو گیا۔ یہاں امن کے وقت میں ۲۸ ہزار فوج رہتی ہے جو جدید قسم کے ہتھیاروں سے مسلح ہے۔ پولیس کی تعداد دس ہزار ہے۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں ترکی عراق ایران اور افغانستان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جو معاہدہ سعد آباد کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدہ کے ماتحت حملہ کے وقت ایک ملک دوسرے ملک کی امداد کرنے کا پابند ہے

روس کی فوج مستقل طور پر لام پر رہیگی

ماسکو یکم مئی۔ روس کے کمانڈر مارشل ٹیموشنکو نے مئی ڈے پر حکم جاری کیا ہے کہ روس کی فوج کو مستقل طور پر لام پر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہماری سوشلسٹ ریاست کے مفاد کے خلاف سامراجی طاقتوں نے اگر کوئی کارروائی کرنے کی جرأت کی تو روسی فوج اس کا منہ توڑ جواب دیگی۔ روس اور جاپان کے درمیان معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے مارشل موصوف نے کہا کہ ایک معاہدہ ایک اہم سیاسی دستاویز ہے اور جاپان کے ساتھ ہمارے تعلق کو بہتر بنانے کی جانب ایک راستہ ہے۔

"نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار برکے سے لکھتا ہے کہ روس کمبرلینڈ، پولینڈ اور یوکرین میں بچاؤ کے انتظامات کو اور زیادہ مضبوط کر رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے دریائے بینڑ اور دریائے پرتو پر فوج کے ۱۲۵ اور ڈویژن بھیجے ہیں جہانکہ ۹ ڈویژن پہلے سے جمع ہیں۔ وہاں روس کے اتنے ہوائی جہاز جمع ہیں۔ کہ جرمنی کو انکا کارن معلوم کرنے کی ضرورت پڑی۔ روس نے جواب دیا ہے کہ گیہوں کی فصلوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔

برطانوی فوجیں واپس

لندن ۲ مئی۔ یونان سے تمام برطانوی فوجیں واپس آ گئیں کل ۴۳ ہزار کی واپسی ہوئی۔ ... ہم آدمیوں کو پیچھے چھوڑ دینا پڑا جنمیں سے کچھ آسٹریلین ہیں کیونکہ غنیم نے انکی صف توڑ دی۔ ۰۰ سپاہی سمندر میں ڈوب گئے

عالم نسواں

بیویاں ہر شوہر کو بہترین انسان بنا سکتی ہیں

انگریزی سے ماخوذ

بعض مدبرین کا خیال ہے کہ ایک مرد کی اصلاح اور ترقی میں سب سے زیادہ جو ہستی کام کر سکتی ہے۔ وہ اسکی بیوی ہے۔ گویا بیوی شوہر کے لئے بہترین رہنما، بہترین مصلح اور بہترین مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ ذیل میں ہم ایک انگریزی کتاب کا کچھ حصہ درج کرتے ہیں جسمیں مصنف نے یہ بتایا ہے کہ اکثر و بیشتر عورتوں نے کیونکر اپنے شوہروں کی اصلاح کی۔

ایک دو نہیں ہزاروں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں کہ بیویوں نے اپنے شوہروں کی اس طرح اصلاح کی ہے کہ جو کسی دوسری صورت میں قطعی ناممکن ہے۔

ایک خاتون نے مجھے بتایا کہ اس کا شوہر ضرورت سے زیادہ کاہل تھا وہ کچھ کرنا ہی نہیں جانتا تھا۔ شوہر کی کاہلی کی وجہ سے اس خاتون کی زندگی تباہ ہوتی چلی جا رہی تھی۔ خاتون مذکورہ نے بارہا شوہر سے اپنی پریشانیوں کا اظہار کیا۔ لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا۔

جب خاتون تنگ آ گئی تو اس نے ایک دوکان پر ۱۸ شلنگ فی ہفتہ کے حساب سے نوکری کی لیکن ساتھ ہی دوکاندار سے یہ طے کر لیا کہ جس روز وہ خود نہ آ سکے گی۔ اس کا شوہر اسکی بجائے کام کرے گا۔

خاتون مذکورہ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک روز اپنے ہاتھ سے گھر کے تمام کپڑے دھوتی تھی جس دن خاتون کو کپڑے دھونے ہوتے تھے وہ شوہر کو اپنی بجائے دوکان پر بھیج دیتی۔ اس کے بعد خاتون مذکورہ نے ہفتہ میں دو بار شوہر کو دوکان پر بھیجنا شروع کیا یہانتک کہ شوہر کو محنت کرنے کی اچھی خاصی عادت ہو گئی۔

خاتون مذکورہ نے وہ جگہ اپنے شوہر کے لئے چھوڑ دی اور خود دوسری جگہ ملازمت کر لی۔ اور کچھ مدت کے بعد تھوڑا سا سرمایہ جمع کر کے دونوں نے ملکر علیحدہ کاروبار شروع کر دیا۔ بعد کو یہی کاہل شوہر نہایت مستعد اور کامیاب تاجر ثابت ہوا

ایک دوسری خاتون نے مجھے بتایا کہ اس کا شوہر ضرورت سے زیادہ شراب پیتا تھا۔ ابتدا میں تو خاتون نے اسے شراب نوشی سے روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہ آیا تو اس سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ ہفتہ میں صرف ایک دن شراب سے پرہیز کرے گا۔

پرہیز والے دن خاتون مذکورہ اپنے شوہر کو مختلف شراب خانوں میں لے جاتی تھی۔ اور ان لوگوں کا مشاہدہ کراتی تھی۔ جو شراب کے نشہ میں بیہوش پڑے ہوئے ہوتے تھے۔ یا مجنونانہ حرکتیں کرتے تھے۔

ابتدا میں تو شوہر پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا لیکن رفتہ رفتہ اس کے دل میں شراب پینے والوں کی جانب سے ایسی نفرت بیٹھی کہ انہوں نے خود ہی شراب نوشی ترک کر دی۔

ایک آوارہ مزاج نوجوان کی بیوی نے مجھے اپنا قصہ سنایا کہ اس کا شوہر بے حد آوارہ مزاج اور بدچلن تھا ہرچند کوشش کی گئی۔ کہ وہ اپنی افسوسناک حرکات سے باز آ جائے لیکن اسپر کوئی اثر نہیں ہوا۔

آخرکار اس کی بیوی نے نہ صرف اعتراض کرنا چھوڑ دیا بلکہ اس کی آوارگی کی مجلسوں میں خود بھی شریک ہونے لگی۔ اکثر یہ جب بہت سے نوجوان اس کا شوہر اور وہ خود ایک بے تکلف مجلس کا لطف اٹھا رہے تھے تو ایک

بچوں کی دنیا

مشغلے

تمدن اور معاشرت کے اسباب برتن۔ لباس زیورات، آلات جنگ، یا اسی قسم کی دوسری چیزیں فراہم کرتے ہیں۔ ادب سے لگاؤ رکھنے والے کتابیں اور اخبار جمع کرتے ہیں۔ جن کو فن انجینیری سے دلچسپی ہوتی ہے وہ عمارتوں پلوں اور مشینوں کی تصویریں جمع کرتے ہیں۔

ہر مشغلے سے ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا ہے جو ڈاک کے ٹکٹ اور سکے جمع کرتے ہیں۔ وہ دوسرے ملکوں کی زبانوں سکون، آب وہوا، رسوم و رواج، جانوروں اور جانوروں اور چڑیوں وغیرہ سے خوب واقف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ٹکٹوں پر ملک کا نام اور سکوں میں انکی قیمت لکھی رہتی ہے پھر ان پر مشہور عمارتوں، چڑیوں، یا خاص خاص رسوم و رواج کی تصویریں ہوتی ہیں اور اس طرح ان سب چیزوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر انکو جمانے اور ترتیب دینے میں انسان کی سمجھ، عقل اور نفاست کو بھی کافی دخل ہوتا ہے۔ مثلاً بعض بچے بڑے آدمیوں کے دستخط یا تحریریں تو جمع کرتے ہیں مگر یہ چیزیں وہ معمولی کاغذ یا کاغذ کے پرزوں پر رکھتے ہیں بعض آدمی تو ان پر دستخط بھی نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ جو ایسا کرتے ہیں۔ انکو باسلیقہ مند اور نفاست پسند نہیں کہا جاسکتا۔

اس لئے ہمارا یہ مشورہ ہے کہ جب تم کو اپنے کام سے فرصت ملے اور پڑھنے لکھنے سے دل گھبرا جائے تو اس وقت بجائے بیکار پھرنے کے یا خواہ مخواہ دوسروں سے چھوٹی نیچی باتیں کرنے کے لئے اپنے لئے کوئی خاص مشغلہ تلاش کر لو۔ اس طرح اپنے وقت کو کارآمد بناؤ۔ خود بھی سیکھ لو۔ اور دوسروں کو اپنی معلومات اور علم سے فائدہ پہنچاؤ۔ دنیا ایک وسیع درسگاہ ہے۔ جہاں ہر انسان کو کچھ نہ کچھ سیکھنے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔

لگے دوسرے نوجوان نے اس کی بیوی کے ساتھ بیہودہ مذاق کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کے شوہر اور نوجوان میں ہاتھا پائی تک کی نوبت پہنچ گئی۔

اس حادثہ کے بعد نوجوان نے بری صحبتوں کو قطعی طور پر چھوڑ دیا۔ خاتون مذکورہ نے بتایا کہ اس نے خود ایک نوجوان کو حرکت کرنے کے لئے آمادہ کیا تھا تاکہ اس کے شوہر کو معلوم ہو سکے کہ بدچلنوں کی صحبت کتنی خراب ہوتی ہے

اس قسم کی بیشمار مثالیں ہیں کہ بیویوں نے شوہروں کی نہایت لطیف طریقہ پر اصلاح کی ہے۔ بیویوں نے مفلس شوہروں کو دولتمند بنا دیا ہے۔ غیر معروف آدمیوں کو شہرت کی بلند ترین منزل تک پہنچا دیا ہے۔ دنیا میں اس وقت جتنے بڑے اور نامور آدمی موجود ہیں انکی زندگی کا اگر جائزہ لیا جائے۔ تو انکی کامیابی اصلاح اور ترقی میں بہت کچھ ان کی بیویوں کا ہاتھ ہے۔ اسی طرح شوہروں کی تباہی اور بربادی میں بھی بیویوں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔

چین پر کوئی اثر نہیں پڑیگا

چنگکنگ یکم مئی۔ روس نے روسی علاقہ کے راستہ لڑائی کا سامان بھیجنے کی جو ممانعت کی ہے اس کا چین پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

پردۂ فلم

سرکو فلم کمپنی عالم نزع میں

سرکو کے سلسلے میں بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ بے حد افسوسناک ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکو سے اداکاروں اور آرٹسٹوں کو علیحدہ کیا جا رہا ہے۔

مسٹر دیوکی بوس جو سرکو میں "اپنا گھر" بنانے گئے تھے۔ کلکتہ واپس آ گئے ہیں۔ اور اب آپ نیو تھیٹرس میں" اپنا گھر بنانا چاہتے ہیں۔

مسٹر کاردار کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ سوامی کی تکمیل کے بعد آپ "پریم اپکرس" میں شامل ہو جائینگے جب سرکو میں گئے تھے۔ ہم نے اسی وقت مایوسی کا اظہار کیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ چندر موہن بھی سرکو سے علیحدہ ہو چکے ہیں اور سرکو سے علیحدہ ہونے کے بعد انہوں نے نیشنل میں ملازمت کر لی ہے۔ چندر موہن محبوب کی نئی تصویر میں کام کریں گے۔

شانتا آپٹے کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ پنچولی آرٹ میں جا رہی ہیں۔ اسی طرح دوسرے اداکار بھی سرکو سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔

سرکو کی یہ حالت بے حد افسوسناک ہے۔ اگر سرکو نے صحیح تجارتی لائنوں پر کام کیا ہوتا تو شاید آج اسے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

بھاری محصول کی بنا پر برما کے سنیما بند

ہندوستان اور برما کے فلمی حلقوں میں اس خبر کو بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے کہ حکومت نے ہندوستانی فلموں کی برما میں درآمد پر ۵ فیصدی ڈیوٹی لگا دی ہے۔

اس ڈیوٹی کے یہ معنی ہیں کہ ایک طرف تو ہندوستان کی فلمی صنعت کو زبردست دھکا لگے گا۔ دوسری جانب برما کے بائسکوپوں پر اخراجات کا اس قدر بار پڑ جائے گا کہ شاید اس ڈیوٹی کے بعد سینما آسانی کے ساتھ اپنے کاروبار کو نہ چلا سکیں۔

ہندوستان اور برما کی حکومت کا فرض تو یہ تھا کہ وہ ہندوستان کی فلمی صنعت کو ترقی دینے میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیتی۔ لیکن ہندوستانی صنعت کی یہ انتہائی بدبختی ہے کہ اسے حکومت سے امداد تو کیا ملتی۔ حکومت اس پر الٹی پابندیاں عائد کر رہی ہے۔

برما کی حالت سے پتہ چلتا ہے کہ بھاری محصول کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے برما کے بیشتر سینما بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ذمہ دار افراد کی رائے ہے کہ اسوقت تک سینماؤں کو بند رکھیں جب تک کہ حکومت کے ساتھ خواہ معاملہ طے نہیں ہو جاتا ہم کو امید ہے کہ اگر برما کے مالکان نے پرامن اور آئینی طریقہ پر احتجاج جاری رکھا تو ان کو اپنے مقصد میں ضرور کامیابی ہو گی۔

ڈائنامیٹ کی ٹکیاں برآمد ہوگئیں

دہرہ دون، یکم مئی۔ ہندوستانی فوجی اکاڈمی کے احاطہ کے قریب ایک کھیت سے ڈائنامیٹ کی ۲۹ ٹکیاں ملی ہیں۔ یہ پراسرار بھید ابھی تک نہیں کھل سکا کہ یہ ٹکیاں یہاں کہاں سے آئیں۔ چند دیہاتی بچوں کو جو کہ وہاں کھیل رہے تھے۔ یہ ٹکیاں مل گئیں۔ وہ انکو کمانڈنگ افسر کے پاس لے گئے۔ انہوں نے یہ معاملہ پولیس کے سپرد کر دیا ہے۔

یہ تیسرا موقع ہے کہ ڈائنامیٹ کی ٹکیاں اکاڈمی کے قریب ملی ہیں۔ ایک دفعہ ایک تھیلا ایک لیڈ بکس کے قریب ملی تھی۔

اقوال زرین

نادانی اور بادشاہی کبھی برابر نہیں ہو سکتی۔

عملوں کا پھل نیتوں پر موقوف ہے اور ہر ایک کو ویسا ہی پھل ملتا ہے جیسی اس نے نیت کی ہے۔

بدن کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا۔ جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن ہی بگڑ گیا بس رکھو کہ وہ دل ہے۔

اس میں کچھ اختلاف نہیں کہ علم انسان کا بہترین زیور ہے علم انسان کا ایک پوشیدہ دفینہ ہے علم وجاہ وجلال تک پہنچاتا ہے اور پوری محفل کو فریفتہ کر لیتا ہے۔ علم وہ آنکھ ہے جو سب سے بالا ہے، علم ہی ہمکو دنیا میں زندہ رکھتا ہے۔ اور علم کے بغیر انسان وحشی جانور ہے۔

تعلیم یافتہ آدمی میں سب اوصاف پائے جاتے ہیں اور جاہل میں عیب ہی عیب ہوتے ہیں۔ پس ایک تعلیم یافتہ گدھا جاہلوں سے بہتر ہوتا ہے۔

لندن ۸ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس اور فرانس کے سفارتی تعلقات پھر قائم ہو گئے ہیں۔

موج تبسم

بیوی:- تم بہت رات گئے مکان پر آئے ہو؟

شوہر:- اور تم بہت رات گئے تک جاگتی رہیں!

بیوی:- میں تمہارے انتظار میں گھنٹے سے جاگ رہی ہوں

شوہر:- اور میں تمہارے سو جانے کے انتظار میں چار گھنٹے سے کلب میں اختر شماری کر رہا تھا۔

مجسٹریٹ:- تمہارے خلاف الزام یہ ہے کہ تم نے اپنی بیوی کو اوپر کی منزل کی کھڑکی سے باہر پھینک دیا؟ تم اپنی صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہو۔

ملزم:- جناب عالی گزشتہ ہفتہ تک ہم روز تک ہم نیچے کی منزل میں تھے۔ کھڑکی سے باہر پھینکتے وقت مجھے یہ یاد نہ رہا کہ ہم اوپر کی منزل میں رہتے ہیں۔

استاد:- احمد بتاؤ پانی پت کی تیسری لڑائی کون سنہ میں ہوئی تھی۔

احمد:- میں بھی عرض کرتا ہوں میں نے کہیں لوٹ کر رکھا ہے۔

ڈاکٹر:- او ہو تمہارے جسم میں خون کا قطعی نقدان ہے۔

مریض:- واہ ڈاکٹر صاحب! میری بیوی روزانہ میرا خون پینے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

دلچسپ معلومات

ہندوستان میں اس وقت تک برطانیہ کا ایک ارب چالیس کروڑ سے بھی زیادہ سرمایہ لگ چکا ہے۔

ہندوستان میں عمر کا اوسط ۲۴ سال ہے۔ جبکہ انگلستان میں ۴۴ سال ہے۔

ہندوستان میں ۱۸۸۶ء میں روزانہ شرح اموات فی ہزار ۴۲ تھی جبکہ ۱۹۳۰ء میں ۳۴ فیصدی کے قریب ہو گئی۔

ہندوستان میں ہر منٹ پر تیرا انسان لقمۂ اجل ہوتے ہیں۔

ہندوستان کی پینتیس کروڑ آبادی میں سے صرف ۲ کروڑ اسی لاکھ افراد پڑھ لکھ سکتے ہیں جبکہ روس۔ ڈنمارک۔ امریکہ اور جاپان میں ہر بالغ لکھا پڑھا ہوتا ہے اس میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔ ہندوستان میں صرف دو فیصدی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔

ہندوستان میں ۱۹۳۶ء میں کل شفا خانوں کی تعداد ۷ ہزار تھی۔

وزرائے اعظموں کی کانفرنس بلائی جائیگی

شملہ ۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ حالات اور واقعات کے پیش نظر وائسرائے ہر سیاسی لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ ہز اکسلنسی مسٹر جناح کو عنقریب ملاقات کی دعوت دیں گے۔ اور سر تیج بہادر سپرو بھی کشمیر جانے سے پہلے شملہ تشریف لے جائیں گے۔ عراق کی تازہ صورت حالات پر اخباروں نے جو تبصرہ کئے ہیں انکو پڑھ کر سرکاری حلقوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ وائسرائے عنقریب اہل ملک کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کرینگے اعلیٰ حلقوں کی طرف سے یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ وائسرائے کو صوبجاتی وزرائے اعظموں کی ایک کانفرنس بلانی چاہیئے۔ اس میں وہ کانگریسی وزرائے اعظم بھی شامل ہوں جو آجکل جیل کی کوٹھریوں میں قید ہیں۔ غالباً اس کانفرنس میں تین تجویزوں ـــ اگست کی پیشکش، کانگریس کی تجویزوں، اور سپرو اسکیم ـــ پر غور کیا جائیگا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض صوبجاتی حکومتیں تمام ستیاگرہی قیدیوں کو رہا کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ وہ نئے ڈھنگ سے ستیاگرہ کی تحریک کا مقابلہ کرنا چاہتی ہیں۔ اس سلسلہ میں صوبہ سرحد اور دوسرے صوبوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

حکیم نابینا صاحب کا انتقال پرملال

دہلی ۶ مئی۔ طبی حلقوں میں یہ خبر افسوس سے سنی جائیگی کہ مرحوم ڈاکٹر انصاری صاحب کے بڑے بھائی حکیم عبدالوہاب انصاری جو عام طور پر حکیم نابینا صاحب کے نام سے مشہور تھے مختصری علالت کے بعد اپنی جائے رہائش واقعہ نئی دہلی میں اتوار کی صبح کو انتقال فرما گئے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی میت گنگوہ شریف ضلع سہارنپور میں تجہیز و تکفین کے لئے لیجائی گئی ہے اور وہاں مولانا حاجی حکیم رشید احمد صاحب کے مزار کے پہلو میں دفن کی گئی۔

چنکنگ ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کا ایک مشن جو کہ ہوائی فوج کے ایک بڑے افسر کی سرکردگی میں ہوگا۔ جلدی چنکنگ آنے والا ہے۔

افسانہ

تین انگوٹھیاں

فن افسانہ کا نقش اولیں

مصنفہ گیووانی بوکیچیو

یہ کہانی "ڈی کیمیرون" میں سے لی گئی ہے۔ ڈی کیمیرون اپنی قسم کی لاجواب کتاب ہے۔ قصہ یوں ہے کہ ایک دفعہ اٹلی میں اس شدت سے طاعون پھیلا کہ شہر کے شہر تباہ ہو گئے۔ شہر فلورنس کے چند لوگوں نے جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل تھے شہر سے دور ایک پر فضا مقام پر کسی دوست کے ہاں اقامت اختیار کی۔ ان لوگوں کی مجموعی تعداد دس تھی۔ وقت ٹالنے کے لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہر روز باری باری حاضرین میں سے ایک کو بادشاہ (یا ملکہ) منتخب کیا جائے۔ اور اس کے حکم سے ہر شخص ایک ایک کہانی سنائے جب سب سے آخر بادشاہ (یا ملکہ) کی باری آتی تھی۔ جس کے بعد یہ مجلس برخاست کی جاتی تھی۔ دوسرے روز نیا بادشاہ منتخب کیا جاتا۔ یہ سلسلہ دس دن تک جاری رہا۔ اس طرح دس دن میں دسوں کو بادشاہت کا موقع ملا۔ اور ہر ایک نے دس دس کہانیاں سنائیں اس کتاب میں کل سو کہانیاں ہیں۔ "تین انگوٹھیاں" ان میں سے ایک ہے:-

سلطان صلاح الدین کے عہد عدالت مہد کا ذکر ہے کہ شہر سکندریہ میں ایک مالدار یہودی ملشزک نامی رہا کرتا تھا۔ بہادر سلطان صلاح الدین جو متواتر جنگوں کی وجہ سے سب کچھ ضائع کر چکا تھا۔ اس شخص سے دولت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ چنانچہ اس نے یہودی کو بلا بھیجا اور کہا "میں نے سنا ہے تم نے مختلف مذاہب سے خوب واقف ہو اور میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم اسلام عیسائیت اور یہودیت میں سب سے اچھا اور بہترین مذہب کسے سمجھتے ہو؟"

یہودی نے دیکھا کہ بادشاہ اسے پھندے میں پھنسانا چاہتا ہے۔ اور اگر وہ یہودیت اور عیسائیت کو سچا ظاہر کریگا تو کافر اور مردود قرار دیا جائے گا۔ اور اس کے برعکس اگر وہ اسلام کو ترجیح دیگا تو سلطان کہے گا کہ اسلام کے معتقد کو حکومت کے اخراجات میں بہت سی امداد دینا لازم ہے۔

اس پھندے سے بچنے کی خاطر کچھ سوچ بچار کے بعد یہودی نے جواب دیا۔ "خداوند! کچھ عرصہ ہوا ایک شخص کے پاس نہایت خوبصورت اور بیش قیمت انگوٹھی تھی۔ اس نے اپنی وصیت میں لکھا کہ یہ انگوٹھی خاندان کے سب سے بڑے وارث کو دی جایا کرے۔ اور وہ سلسلے خاندان کا سردار تسلیم کیا جایا کرے کئی پشتوں تک اس کی وصیت پر عمل ہوتا رہا۔ آخرکار انگوٹھی ایسے آدمی کے ہاتھ میں آئی جس کے تین لڑکے تھے۔ اور وہ تینوں بلحاظ فہم و فراست یکساں اور باپ کے منظور نظر تھے۔

باپ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ کس ایک فرزند کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔ چنانچہ اس نیک مرد نے ایک قابل کاریگر سے دو ایسی انگوٹھیاں بنوائیں جو اس پہلی انگوٹھی سے ایسی مشابہت رکھتی تھیں کہ وہ خود بھی تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے وصیت کرتے وقت ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بلا کر ایک ایک انگوٹھی دے دی۔ اس کے انتقال کے بعد ہر ایک نے خاندان کے سردار ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی اپنی انگوٹھی ثبوت میں پیش کی۔ تینوں انگوٹھیاں آپس میں اس قدر مشابہ تھیں کہ آج تک اصل انگوٹھی کی شناخت نہیں ہو سکی۔

اسی طرح تینوں مذاہب والے اپنے اپنے مذہب کے سچے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کے مذہب کی سچائی ویسی ہی یقینی ہے۔ جس طرح کہ اصل انگوٹھی۔"

عادل صلاح الدین یہودی کی حاضر جوابی سے جس سے کہ اس نے اپنے بچاؤ کی صورت نکالی تھی۔ بہت ہی خوش ہوا۔ اور یہ دولت جو صلاح الدین اس سے مفت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ قرضہ کے طور پر طلب کی۔ یہودی نے اس بات کو بخوشی قبول کر لیا۔ صلاح الدین نے جلد ہی یہ رقم بہت سا انعام و اکرام اضافہ کر کے واپس کر دی۔ اور جب تک زندہ رہا۔ اس پر نوازش کرتا رہا۔

ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنیکی کوشش

لندن ۸ مئی۔ ہندوستان سے "ٹائمز" کے نامہ نگار نے دو کالم کا ایک مضمون بھیجا تھا جس میں تجویز کیا تھا کہ اب وقت آگیا ہے جب کہ ہندوستان کے روبرو تین قسم کی جو تجویزیں پیش ہیں۔ ان پر خوب اچھی طرح غور کیا جائے۔ اور کوئی مشترکہ حل معلوم کیا جائے۔ اس تجویز پر رائے ظاہر کرتے ہوئے اخبار "ٹائمز" لکھتا ہے کہ یہ ماننا پڑے گا کہ ہندوستان میں آئینی جمود جاری رہنے سے برطانیہ میں تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اور ہندوستان میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ حال ہی میں پارلیمنٹ کے اندر ہندوستان کے مسئلہ پر جو بحث ہوئی تھی اس موقع پر وزیر ہند مسٹر ایمری کی عمدہ تقریر کے باوجود ہاؤس مطمئن نہیں ہو سکا۔ اور ہاؤس کے کئی ممبر جن میں سر جارج شسٹر اور سر اسٹینلے ریڈ بھی شامل ہیں۔ جنکو ہندوستان کا زبردست تجربہ ہے۔ وزیر ہند کی اس رائے سے بالکل اتفاق نہیں کرتے کہ اگر ہندوستان کی دو بڑی پارٹیوں کے درمیان سمجھوتہ نہ ہوا تو کچھ نہیں ہوگا۔ لڑائی کی ایسی نازک حالت میں جب کہ محوری طاقتیں بحر روم میں ہندوستان کو جانے والے راستوں پر ہمارے کنٹرول کو چیلنج کر رہی ہیں۔ اور جاپان کا رویہ بھی مشتبہ معلوم ہو رہا ہے۔ کوئی اہم تبدیلی تو نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہندوستان سے ہمارے نامہ نگار نے تجویز کیا ہے کہ برطانیہ کانگریس اور ماڈریٹوں کی تجویزوں پر اگر خوب اچھی طرح غور کیا جائے تو ممکن ہے کہ سمجھوتہ کی کوئی مشترکہ بنیاد نکل آئے۔ اس طرح گو آئینی تبدیلی تو لڑائی ختم ہونے کے بعد ہو گی۔ لیکن فوری مسئلہ حل کرنے کا بہتر موقعہ مل سکتا ہے۔

مالٹا پر اندھا دھند بمباری

مالٹا ۸ مئی سنیچر کی رات کو دشمن کے ہوائی جہازوں کی مختلف ٹکڑیوں نے مالٹا پر حملے کئے۔ اندھا دھند بم گرائے گئے۔ جس سے سرکاری اور غیر سرکاری جائداد کو نقصان پہنچا کچھ آدمی مر گئے اور کچھ شدید زخمی ہوئے۔

عراقی فوجوں نے شہر رتبہ پر قبضہ کر لیا!

قاہرہ ۸ رمئی۔ عراق کی صورت حالات کے بارے میں یہاں کے فوجی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حبانیہ کے آس پاس پوزیشن مشکل اور نازک ہے۔ عراقی فوجوں نے شہر رتبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر شام کی سرحد پر واقع ہے۔ یہاں تین یا چار برطانی افسر اور کچھ سپاہی بھی پکڑ لئے گئے ہیں۔ جو نہتے تھے۔ اکو ہر تک۔ رہ سوار فوج نے پکڑ لیا۔ بصرہ اور حبانیہ کے سوائے برطانیہ کے مزدوروں کے صرف چند دستے بغداد۔ حیفہ۔ روڈ پر کام کر رہے ہیں۔ جو کہ رتبہ ہو کر جاتی ہے۔ ایک فوجی ترجمان نے یہ بھی بتلایا کہ جرمن ہوائی جہازوں یا افسروں کی آمد کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے۔ اندازہ ہے کہ عراق کے پاس تمام قسم کے کل ۱۲۰ ہوائی جہاز ہیں جن میں سے جدید قسم کا شاید ہی کوئی ہوائی جہاز ہو۔

ایک اور سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ عراق کے ہوائی جہازوں کی بڑی تعداد برباد کر دی گئی ہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے لگاتار بمباری کر کے حبانیہ پر گولہ باری کرنے والی عراقی توپوں کو ناکارہ کر دیا ہے۔ حبانیہ میں برطانی فوج خیموں کی تیموں ہے اور عراقی حملوں سے اسکو بہت کم نقصان پہنچا۔ عراقی ہوائی فوج کا ایک بڑا حصہ برباد ہو گیا ہے۔ یا تو برطانی کیمپوں پر حملہ کرتے وقت عراقی ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے ہیں۔ یا عراقی ہوائی اڈوں پر برطانی ہوائی حملوں سے برباد ہو گئے ہیں۔

برطانیہ نے ترکی کی پیشکش ٹھکرا دی

لندن ۸ رمئی۔ لندن میں اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ حکومت ترکی نے حکومت برطانیہ اور حکومت عراق کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی تھیں۔

رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت ترکی کی اس دوستانہ پیشکش کا استقبال کیا لیکن وہ یہ مطالبہ کرنے پر مجبور ہوئی کہ عراق کے ساتھ بات چیت شروع کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ حکومت عراق اپنی فوجیں حبانیہ سے ہٹالے۔

طبروق کی صورت حالات

لندن ۸ رمئی۔ قاہرہ کے برطانی ہیڈ کوارٹر سے ایک بیان شائع ہوا ہے کہ طبروق کی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی مسلم۔ علاقہ میں بھاری میدانی فوجوں اور ہوائی فوجوں کی سرگرمیوں پر سخت آندھی کی وجہ سے رکاوٹ پڑ گئی ہے ایک فوجی نمائندے نے طبروق کی صورت حالات بیان کرتے ہوئے کہ دونوں فریق اپنے اپنے زخم چاٹ رہے ہیں۔ نمائندے نے کہا کہ چند دن پہلے روز دشمن نے ہمارے باہری مورچہ میں دو ہزار گز چوڑا راستہ کر دیا لیکن ہم نے یہاں ایک نیا مورچہ لگا دیا ہے۔ خیال ہے کہ اب تک دشمن کے ۵۰ ٹینک برباد ہو چکے ہیں سمندر کے راستہ سلسلہ رسل و رسائل جاری ہے۔ حبش کی پوزیشن بیان کرتے ہوئے نمائندے نے کہا کہ برطانی فوجیں الباجہ کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں۔ ہندوستانی فوجیں خاصکر گڑھوالی فوج بہت شاندار کام کر رہی ہے۔ حبش میں اسوقت لڑائی ادیس ابابا۔ اسمارا روڈ پر ابنا الالانی کے قریب ہو رہی ہے۔

افغان حکومت اور تاجروں میں اختلاف

نینی تال۔ ۸ رمئی حکومت یو۔ پی ان مل مالکوں کو کچھ رعایت دیگی جنہوں نے افغانستان شکر سپلائی کر کے کاشتکاروں کو گنا سپلائی کرنے میں امداد کی ہو حکومت افغانستان نے ابھی تک تمام شکر کی وصولی نہیں کی ہے مل مالکوں اور حکومت افغانستان میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا ہے افغانستان کے ہاتھ پانچ ہزار من شکر بیچنے کا انتظام ہوا تھا۔

مارچ میں چار سو ہوائی جہاز سپلائی کئے

واشنگٹن ۵ رمئی کامرس ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ مارچ میں سلطنت برطانیہ اور مصر کو ۴۴۴ ہوائی جہاز سپلائی کئے گئے۔ فروری میں ۲۵۸ ہوائی جہاز سپلائی کئے گئے تھے۔

۳۷ ایڈیشن چھپ چکے

لندن ۳۰ ر اپریل "برطانیہ کی لڑائی" کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں برطانیہ پر ہوائی حملوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں یہ کتاب بڑی تعداد میں بک رہی ہے اس کا ترجمہ ۲۵ زبانوں میں ہو چکا ہے اور ۳۷ ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

عراق کا فوجی وزیر ترکی کو

لندن ۸ رمئی۔ دمشق کی اطلاع ہے کہ فرانس کی سرکاری نیوز ایجنسی کو بغداد سے خبر ملی ہے کہ عراق کے ڈیفنس منسٹر سید ناجی شوکت ترکی جا رہے ہیں۔ یہ ترکی کے معاملوں کے ماہر ہیں اسی لئے انھیں عراق کے نئے کیبنٹ میں شامل کیا گیا

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ عراقی فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ گولہ بارود کفایت سے خرچ کریں۔ کیونکہ ذخیرہ کم ہے۔ اور باہر سے گولہ بارود نہیں آ سکتا۔

قاہرہ کے سرکاری تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حبانیہ کے آس پاس اب حالت بہتر ہو گئی ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ عراقی فوجوں نے تیل کی نلوں کی لائن کا قبضہ چھوڑ دیا ہے اور اس کے ایک بڑے حصہ پر انگریزی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ انگریزی فوجوں کے گشتی دستوں نے رات کو دیکھا کہ دشمن کی چوکیاں خالی پڑی ہیں چیا ڈنی کے دکن کا پہاڑی علاقہ بھی خالی پڑا ہے۔ قاہرہ کے ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے برسوں حبانیہ کے ہوائی اڈے کے باہر عراقی توپخانوں اور موٹر دستوں پر بم برسائے۔ اور مدواینہ میں فوجی عمارتوں اور خلوجا میں موٹر لاریوں پر بھی بم برسائے

عراق کی نابالغ بادشاہ کی سالگرہ

پشاور یکم رمئی۔ ہز مجسٹی ظاہر شاہ شاہ افغانستان نے عراق کے نابالغ بادشاہ فیصل کی گیارہویں سالگرہ پر مبارکباد بھیجی تھی۔ اس کے جواب میں عراق کے نئے ایجنٹ نے دوستی کے جذبات کا اظہار کیا ہے اور افغانستان کی فلاح کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

امریکہ کا آٹا فرانس میں

دمشق۔ ۸ رمئی دو جہاز جن میں ۱۴۰۰۰ ٹن آٹا بھرا ہوا ہے امریکہ سے مارسیلز پہونچ گئے ہیں۔

برمی جاپان کے حق میں

بمبئی ۸ رمئی ایک انگریزی رسالہ میں درج ہے کہ برما کے برمی باشندے جاپان کے حق میں ہیں اور وہاں کے ہندوستانی باشندے جاپان کے خلاف ہیں۔

یوپی مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

لکھنؤ۔ ۸ رمئی۔ آج شام کو محمود آباد ہاوس میں یو۔ پی مسلم لیگ کونسل کی میٹنگ ہوئی جس میں اتفاق رائے سے نواب محمد اسمٰعیل خاں کو صدر منتخب کیا گیا۔ سید اعزاز رسول سکریٹری چنے گئے اور راجہ صاحب محمود آباد خزانچی بنائے گئے۔ اس میٹنگ میں ایک طویل ریزولیوشن مسٹر ایمری وزیر ہند کے بیان کے متعلق پاس ہوا جس میں مہاتما گاندھی کے بیان اور بمبئی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی پر اظہار بے اطمینانی کیا اس ریزولیوشن میں لکھا ہے کہ اعتدال پسند دنکو مسٹر ایمری کا دورہ ہندوستان کی بجائے موجودہ جمہود کے دور کرنے اور فرقہ وارانہ سمجھوتہ کرا کر ملک کا مستقبل بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ترکی اور ایران کے درمیان سرحد

لندن ۶ رمئی۔ انقرہ ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ ترکی اور ایران کے درمیان سرحد کو مضبوط اور محفوظ کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں یہ انتظامات اس سمجھوتہ کے مطابق ہو رہے ہیں جو کہ پچھلے دسمبر میں دونوں ملکوں کے درمیان ہوا تھا۔

شہنشاہ حبش پھر اپنی راجدھانی میں

نیو دہلی ۶ رمئی پورے پانچ سال کے بعد شہنشاہ حبش ہیل سلاسی سو نوار کو اپنی راجدھانی ادیس ابابا پہنچ گئے۔ لفٹننٹ جنرل اے۔ جی کننگھم جنرل افسر کمانڈنگ پوربی افریقہ نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ان کے دونوں لڑکے ولیعہد اور ڈیوک آف ہرار بھی موجود تھے۔

سکھر میونسپلٹی کا مشترکہ انتخاب

کراچی ۶ رمئی آج سکھر میونسپلٹی کا عام انتخاب مشترکہ رائے دہندگی کی بنیاد پر ہوا تھا ختم ہو گیا۔ کوئی حادثہ نہیں ہوا رائے دہندوں میں تعلقات بہت دوستانہ رکھے

سندھ کانگریس کے نگراں

کراچی ۶ رمئی مولانا ابوالکلام آزاد کے جیل میں ہونے کی وجہ سے مہاتما گاندھی نے راجندر بابو سندھ کانگریس کا نگراں بنا دیا ہے۔

خدمات سوک گارڈ۔ دوران بلوہ کانپور

بتاریخ ۲۰ ر اپریل سنہ ۱۹۴۱ء کو جبکہ یکایک ۳ اور ۴ بجے صبح کے درمیان پبلک کی جانب سے جانکاہ شور ہوا مسٹر ڈی۔ ایس۔ ورما ممبر سیوک گارڈ نے نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے خوف زدہ محلہ کی باشندگان کو تسلی و تشفی دی۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ مسلح پولیس متعینہ اسپتال کو ہوشیار کر کے وہ فوراً مولگنج شہر کوتوال کے پاس شور کی وجہ دریافت کرنے اور پولیس کو مدد دینے کے لئے گئے۔ پولیس کے فوری اور قابل تعریف انتظام نے فضا کو مکدر نہیں ہونے دیا۔

بتاریخ یکم مئی سنہ ۱۹۴۱ء کو بوقت ۸ بجے رات مسٹر ورما کو بذریعہ مسٹر بیچی ناتھ مہرونترا ممبر سوک گارڈ سے یہ اطلاع ملی کہ ایک لڑکا مسمی شیودت عمر ۱۲ یوم سے لاپتہ ہے اور انہوں نے کوتوالی میں اس معاملہ کی رپورٹ درج کرا کر ہمراہی مسٹر مہرونترا اور چچا لڑکا مذکورہ بالا لڑکے کو روٹی والی گلی کے سامنے سے تلاش کر کے اسکے چچا کے حوالے کر دیا۔

تاریخ ۲ رمئی کو توپخانہ بازار میں بوقت ۵ بجے صبح لکڑی کی ٹال کے قریب یکایک آگ لگ گئی مسٹر ورما نے نہایت مستعدی سے محلہ کے آدمیوں کو پانی لیکر روانہ کیا اور آگ کو بغیر انجن کے بجھا دیا۔

نیلی پوشان کانپور کی سرگرمیاں

کانپور ۲۷ ر اپریل سنہ ۴۱ء کو انٹی پاکستان ڈے کی وجہ سے سسٹن روڈ پر ہندو مسلم فساد ہو گیا جس کی وجہ سے ۲۷ ر اپریل سنہ ۴۱ء سے آج تک نیلی پوش مجاہدین اسٹیشن پر سخت لو اور دھوپ میں ساتھ ہی بھوکے پیاسے رہ کر ۲۴-۲۴ گھنٹہ نہایت مستعدی کے ساتھ مسلم مسافروں کو مال روڈ پر سے جانے کی ہدایت کرتے تھے۔ اور ضرورت پڑنے پر رضاکار مسافروں کے ہمراہ ہو کر منزل مقصود تک پہونچاتے تھے۔ نیز شہر میں سائیکلوں پر اور پیدل گشت کر کے مسلمانوں کو پر امن رہنے کی ہدایت کرتے رہتے تھے اور مظلوم ہندوؤں کی حفاظت کر رہے تھے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اسٹیشن پر کانگریس گنج گھنٹہ گھر کے پاس تک نیلی پوش مجاہدین نے بغیر کسی خوف و ہراس کے نہایت ہمت و جرأت کے ساتھ اپنے فرائض کو پورا کیا۔

۱۰۷ اسپیوں کو قید سخت

لکھنؤ ۸ رمئی کل کیمپ جیل میں ۱۰۷ اسپیوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی سب کو تین تین ماہ قید اور ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ عالم باغ پولیس کے حوالات میں جو ساٹھ لڑکے نظر بند تھے انہیں بھی ۲۰-۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

سپرو اور جناح خط و کتابت شایع ہوگئی

(چھکیلا پور. رمیو ر ۸ مئی. مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے اور سر تیج بہادر سپرو کے درمیان خط و کتابت شایع کرتے ہوئے یہ بیان شایع کیا ہے۔

سر تیج بہادر سپرو کا جو بیان شخصی حیثیت سے ۲۹ راپریل کا بقول خود میرے اور مہاتما گاندھی کو یکجہت کرنے کی کوشش کے متعلق شایع ہوا ہے اس کے کم از کم ایک نقطے کا جواب تو میں فوراً ہی دیدینا چاہتا ہوں ذیل میں وہ خط و کتابت درج کی جاتی ہے۔ جو میرے اور سر تیج بہادر سپرو کے درمیان ہوئی ہے اور وہ اپنی ترجمان آپ ہی ہے انہوں نے ۱۹ رفروری ۱۹۴۱ء کے خط میں مجھ سے مزید خط و کتابت کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ سر سپرو نے خود ہی تو یہ سارا جھگڑا لیکن اُن کی یہ ہمت نہ ہوئی کہ مجھے اپنی کوششوں کے نتیجے سے آگاہ کرتے اور یہ بتاتے کہ وہ کیوں ناکامیاب رہے یہ بات مشکل سے منصفانہ ہے کہ اب وہ سائنٹفک انداز میں اپنے بیان میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ وہ لیڈروں کے درمیان الزام تقسیم نہیں کرنا چاہتے دوسری جگہ وہ اپنے بیان میں مجھے ناقابل جنبش لیڈر بیان کرتے ہیں اگرچہ میں ۱۰ رفروری ۱۹۴۱ء کے خط میں مہاتما گاندھی یا کسی دوسرے ہندو لیڈر سے ملاقات کرنے کے لئے اپنی آمادگی ظاہر کرچکا تھا تاکہ دل کھول کر بات چیت ہو جائے۔

سر تیج بہادر نے اپنے ذاتی بیان میں اور سپرو کانفرنس کی نام نہاد اسٹینڈنگ کمیٹی میں جو باتیں کہی گئی ہیں اگر ضرورت ہوئی تو بہ اجازت وقت میں ان کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد جواب دونگا۔

سر تیج بہادر سپرو کا خط

الہ آباد

۷ رفروری ۱۹۴۱ء

میرے پیارے جناح - چھ مہینے ہوئے میری آپ کی ملاقات بمبئی میں ہوئی تھی - جب سے اب تک میں نے کئی بار آپ کو لکھنے کا ارادہ کیا لیکن اب تک میں اس بارے میں قطعی تہیہ نہ کرسکا اور اب بھی جبکہ میں نے آپ کو لکھنے کا فیصلہ کرلیا ہے میں یہ خط بہت پس و پیش سے لکھ رہا ہوں کیوں کہ اگر میں حالات کو بہتر بنانے سے قاصر ہوں تو میں بلاشبہ انہیں بدتر بھی نہیں بنانا چاہتا۔ لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ ۱۹۱۶ء سے جبکہ میں اور آپ پرانی انڈیا کونسل کے ممبر تھے آپ ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق میرے خیالات سے واقف ہیں اس لئے میں اُمید کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ آپ مجھے غلط نہ سمجھیں گے۔

اگرچہ میں گذشتہ چند سال سے ملکی سیاسیات میں عملی حصہ نہیں لے رہا ہوں پرانی دلچسپی اب بھی باقی ہے اور میں حالات کے واقعات کا بغور مطالعہ کرتا رہتا ہوں اس مطالعہ سے میرا یہ خیال اور بھی پکا ہوگیا ہے کہ اس وقت سب سے بڑی ضرورت ہندو مسلم سمجھوتہ کی ہے یعنی سیاسی اصطلاح میں کانگریس ہندو سبھا اور مسلم لیگ لیگ میں سمجھوتہ ہونا ضروری ہے یہ میری بدقسمتی ہے کہ چند نہایت مضبوط عقیدوں کی وجہ سے میرے لئے یہ غیر ممکن رہا ہے کہ میں اول الذکر دونوں میں سے کسی میں شامل ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ جو اس انجمن کا ممبر نہیں ہو سکتا جس کے آپ صدر ہیں اگر تین بڑی منظم جماعتوں کا ایک دوسر سے اسی ہی رشتہ رہا جیسا کہ آج کل ہے تو اس کا مستقبل کسی طرح روشن نہیں ہو سکتا ہے بلکہ میرے نزدیک تو بہتری کے بجائے اور زیادہ خرابی پیدا ہوگی۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جب اگست کے مہینہ میں ہم آپ بمبئی میں ملے تھے - میں نے آپ سے کہا تھا کہ اگر کانگریس اور ہندو سبھا ایک کانفرنس کے اختلافات دور کرنے کے لئے طلب نہیں کرنا چاہتی تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ ایک بڑی اور بااثر لیگ کے صدر کی حیثیت سے کیوں قدم آگے نہ بڑھائیں اس کے بعد سے میں اس معاملہ پر برابر دھیان دیتا رہا ہوں اور آخر کار میں نے یہ تہیہ کرلیا کہ آپ سے ذاتی اپیل کروں لیکن میں دھوکے دھڑی کی بات نہیں کرنا چاہتا میں کبھی پارٹی کی نمائندگی نہیں کرتا اس لئے نہ میں شرطیں پیش کرسکتا ہوں اور نہ منظور کرسکتا ہوں اس فرد کی حیثیت سے جو مضبوطی اور خلوص کے ساتھ یہ مانتا ہے کہ مسلمان ہندوستان کے جز ولاینفک ہیں اور دوسرے فرقوں کے ساتھ ان کے رضا کارانہ تعاون پر ہی اس ملک کی ترقی کی رفتار مدارج اور نوعیت کا انحصار ہے میں تمام ان متنازعہ مسئلوں کے ذکر سے جان بوجھ کر بچنا چاہتا ہوں جو ایک پارٹی کو دوسری سے الگ رکھتے ہیں اُن طے کرنا میرا کام نہیں بلکہ یہ تو آپ کا اور دوسری پارٹیوں کے لیڈروں کا کام ہے جو رائے عامہ پر اثر ڈال سکتے ہیں اور دوسروں کی طرف سے بول سکتے ہیں کہ ان مسئلوں کو اٹھائیں اور ان کے متعلق تصفیہ کریں۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ نہ صرف آپ بلکہ مہاتما گاندھی اور ہندو سبھا کے لیڈر ڈاکٹر ساورکر وہ لوگ ہیں جن پر بنیادی طور سے ان مسئلوں کے طے کرنے کی ذمہ داری ہے۔

اس معاملہ میں پبلک تقریروں یا بیانوں یا لیڈروں کے انٹرویو دینے سے اس معاملہ میں کوئی سہولت پیدا نہیں ہو سکتی میرے خیال باہمی بات چیت سے یا ایک عامیانہ فقرے کے مطابق دل کھول کر گفتگو کرنے سے ممکن ہے کہ کچھ اطمینان بخش نتیجے نکلیں ہر حال چاہئے ایسا نہ بھی ہو تو کم از کم ہمیں تسلی تو ہو جائیگی کہ ہم نے بہتر سمجھوتے اور مصالحت کے لئے ہر ممکن کوشش کرلی اس لئے اپنی طرف سے میں یہ تجویز کرنے کی ہمت کرتا ہوں (کوئی اور پارٹی میری ان تجویزوں یا نظریوں کی پابند نہیں ہے) کہ پہلے تو آپ مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے پر رضامند ہوں تب یہ باہمی گفتگو کا سلسلہ اور لوگوں تک پہونچا یا جا سکتا ہے اس کے بعد اگر آپ اور دوسرے لیڈر یہ سمجھیں کہ ایک مشترکہ کانفرنس ملک کے بہترین مفاد کے حق میں ہوگی تب آپ سب یہ ضروری قدم رکھ سکتے ہیں میں اس معاملہ میں آپ کو اپنی ذاتی امداد اور تعاون کا یقین دلا سکتا ہوں اگر میری تجویز کے متعلق آپ کا جواب یہ ہو کہ میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے پر رضامند ہوں اور ان سے بات چیت کرسکتا ہوں تو میں مہاتما گاندھی کو لکھوں اور ان سے بات چیت کروں میں انہیں لکھوں گا اور ان پر اس بات کے لئے زور دوں گا کہ وہ آپ سے بمبئی میں یا جو مقام اور وقت آپ کے لئے موزوں ہو ملاقات اور بات کرنے کو بالکل رضامند ہونگے میرے خیال میں پہلے آپ دونوں کو ملنا چاہئے کیونکہ اگر ان کو وطن پیارا ہے تو آپ کو بھی کم عزیز نہیں ہے آپ اور مسلم لیگ اس وقت ایک کہے جا سکتے ہیں یہ ضرورت وقت ہو سکتی ہے کہ آپ آج کل مسلم لیگ کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ مجھے لیگ کے خلاف یا اس کے کسی شخص کے خلاف کوئی تعصب نہیں ہے اور جہاں تک آپ کا تعلق ہے میں تو اب تک آپ کو اسی نظر سے دیکھتا ہوں جس نظر سے اس زمانہ میں دیکھتا تھا جب ملا تھا ذات رنگ یا نسل ہر شخص آپ پر رہنمائی کے لئے نظر ڈالتا تھا۔

اگر آپ مہاتما گاندھی سے ملنے پر رضامند ہوں اور معاملات پر بحث کرنا چاہیں تو مہربانی کرکے مجھے یہ اجازت دیجئے کہ آپ جو کچھ لکھیں اس کے متعلق انہیں بھی اطلاع دیں دوں۔

آپ کا مخلص تیج بہادر سپرو

مسٹر جناح کا جواب

بمبئی ۱۰ رفروری ۱۹۴۱ء

میرے پیارے سپرو مجھے آپکا ۷ رتاریخ کا خط ملا۔ میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے اس پر بہت توجہ کی کیونکہ وہ آپ جیسے شخص کا بھیجا ہوا خط ہے آپ کے خط کا خالص مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھے مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے پر آمادہ کریں۔ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ میں مہاتما گاندھی یا کسی دوسرے ہندو لیڈر سے (جو ہندو فرقہ کی طرف سے آئے) ملاقات کرنے میں پس و پیش کرتا ہوں کیونکہ آپ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ مجھے مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے پر رضامند ہونا چاہئے پھر آپ لکھتے ہیں کہ اگر آپ میری تجویز منظور کریں اور مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے اور بات چیت کرنے پر تیار ہوں تو میں انہیں لکھوں اور اس بات پر زور دوں کہ وہ آپ سے بمبئی میں یا جس جگہ بھی آپ کو سہولت ہو ملاقات کریں مہربانی کرکے یہ غلط خیال اپنے دل سے نکال دیجئے میں تو ہمیشہ مہاتما گاندھی سے یا ہندو فرقہ کی طرف سے کسی بھی ہندو لیڈر سے ملاقات کرنے پر رضامند رہا ہوں تاکہ میں ہندو مسلم مسئلہ کو حل کرنے کیلئے جو کچھ کرسکوں کروں۔

رہے دوسرے معاملے جن کا آپ نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے اس بارے میں اس سے بہتر اور کچھ نہیں کرسکتا کہ اپنی اسی تقریر کی اخباری رپورٹ کا ایک تراشہ آپ کے پاس بھیجدوں جو میں نے مرکزی اسمبلی میں گذشتہ نومبر میں کی تھی۔

کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آپ کی توجہ اگر دلائی بھی گئی ہوگی تو اس خلاصہ کی طرف جو بیشتر اخباروں میں شایع ہوا تھا اس سے آپ کو مسلم لیگ کی پوزیشن اور اس کے نکتوں کا کچھ خیال ہو جائیگا۔

آپ نے میرے متعلق جو ذاتی حوالے دئے ہیں ان کا شکرگذار ہوں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں ان کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں۔

آپ کا مخلص ایم اے جناح

گورنر یو۔پی اور وائسرائے میں ملاقات

نینی تال ۔ ۲ رمئی - سر مارس ہیلٹ گورنر یو - پی آج رام نگر تشریف لے گئے اور وہاں وائسرائے سے ملاقات کی جو شملہ جا رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ سیاسی صورت حالات اور جنگ کی کوششوں کے متعلق بات چیت ہوئی ذمہ دار حلقوں میں افسوس کیا جا رہا ہے کہ مشرقی وسطی کی نئی صورت حالات اور ہندوستان کی حفاظت کے لئے خطرہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ضروری ہوگیا ہے کہ جنگ کی کوششوں کے سلسلہ میں عوام میں بیداری پیدا کی جائے - اور ایک متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔

آئرن گارڈ لیڈر کی طلبی

لندن ۳۰ راپریل ۔ رومانیہ کی آئرن گارڈ پارٹی کے لیڈر موسیو ہوریا سما کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تین دن کے اندر بخارسٹ میں فوجی عدالت کے روبرو پیش ہوں ۔ موسیو سیما جنرل انٹونسکو کی تھوڑی مدت میں ڈپٹی وزیر اعظم تھے - جب ملک میں بغاوت ہوئی تو وہ بھاگ گئے۔

سٹالن نے مولوٹوف سے وزیر اعظم کا عہدہ خود لے لیا

لندن ۷ رمئی - موسیو مولوٹوف کی جگہ موسیو سٹالن کونسل آف پیپلز کمیسارز کے چیرمین مقرر ہوگئے ہیں یعنی وزیر اعظم کا عہدہ اب سٹالن نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ موسیو مولوٹوف کی متعدد درخواستوں کے بعد موسیو سٹالن نے یہ عہدہ ان سے لے لیا ہے اور اب موسیو مولوٹوف کونسل کے وائس چیرمین بنا دئے گئے ہیں۔ موسیو مولوٹوف بدیشی وزیر بدستور رہیں گے اس تبدیلی سے انکے اس عہدہ پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فوجی درسگاہوں کے طالب علموں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے موسیو سٹالن نے روس کی فوج میں اہم تبدیلیوں کا اعلان کیا۔ آپ نے کہا کہ موجودہ لڑائی کے تجربہ کی بنا پر فوج کی پھر سے تنظیم کی گئی ہے۔ اور نئے اسلحہ بھیار بند کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر موسیو مولوٹوف اور حکومت روس کے اور بھی ممبر موجود تھے۔ ان کے علاوہ روسی سفیر مقیم برلن جو کہ یہاں آئے ہوئے ہیں موجود تھے۔ موسیو سٹالن نے یہ بھی کہا کہ بڑی تعداد میں ٹینکوں۔ بمبار۔ جہازوں اور دیگر مشینوں کے استعمال کرنے کے لئے افسروں کو وسیع واقفیت کی ضرورت ہے۔

امریکہ روس کو سامان نہیں دیگا

نیویارک ۷ رمئی۔ واشنگٹن سے یہ خبر آئی ہے کہ امریکہ نے روس کو اس قسم کا تمام سامان بھیجنے کی ممانعت کردی ہے۔ جو کہ ملک کے بچاؤ میں آتا ہے روس کے سوا ایجنٹ جو امریکہ میں خرید کا کام کرتے تھے امریکہ سے روانہ ہو جائینگے۔ کیونکہ اب ان کو مال خریدنے کی سہولت وہاں حاصل نہیں ہے۔ اس بات کا انکشاف آج عدالت میں آرنی نے کیا

عراق کی لڑائی

لندن ۷ رمئی عراق کی تیل کی لائن پر بلا مقابلہ برطانیوں نے قبضہ کرلیا۔ بصرہ میں سکون ہے صرف بغداد میں گڑبڑ ہے۔

جرمن فوج کو مزید کمک

لندن ۷ رمئی مصر کی سرحد پر جرمنوں نے اپنی فوج کو مزید کمک پہونچائی ہے۔

مسٹر ایمری کو ستا کے لبرلوں کا جواب

الہ آباد۔ ۲۷ اپریل بمبئی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے پورے غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

بمبئی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے مسٹر ایمری کی دارالعوام والی تقریروں کو اس احتیاط کے ساتھ پڑھا جس کی وہ مستحق تھی کمیٹی کو بہت زیادہ افسوس ہے کہ ان تقریروں سے ہندوستان کی حقیقی صورت حالات کے متعلق حیرت انگیز غلط فہمی اور ہندوستان کی خواہشات کے بارے میں غیر ہمدردانہ اکڑ کے رویہ کا اظہار ہوتا ہے۔ ان لوگوں نے جو بین الاقوامی صورت حالات کو خطروں میں محسوس کرتے ہیں۔ بہترین ارادوں کے ساتھ برطانوی حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل کرنے کا جو موقعہ دیا تھا اسے مسٹر ایمری نے کھو دیا ہر طرح یہ اندیشہ کرنے کی ان کے پاس وجہ موجود ہے۔ ان تقریروں کا یقینی طور پر ایک اثر تو یہ ہوگا کہ ملک میں تخریبی قوتیں مضبوط ہو جائیں گی۔ اور یہ اثر بھی پیدا ہوگا کہ حقیقت میں برطانوی حکومت اس وقت حقیقی طاقت سے دستبردار نہیں ہونا چاہتی۔ کمیٹی کو بہت زیادہ افسوس ہے کہ مسٹر ایمری نے ایسا رویہ اختیار کیا جس سے وہ خود تو مطمئن ہو رہے لیکن اس کا پارلیمنٹ اور امریکہ کے بہت سے سننے والوں پر غلط اثر پڑیگا کہ ہندوستان کے موجودہ نظام حکومت کو نہ صرف عوام کی منظوری حاصل نہیں بلکہ نیک اعتمادی بھی حاصل نہیں

بڑھتے ہوئے خطرے

جنگ سے ہندوستان کے لئے جو خطرے بڑھ رہے ہیں ان کے پیش نظر ان لوگوں نے جو بمبئی میں جمع ہوئے تھے۔ چند تجویزیں پیش کیں جنھیں ان تجویزوں کے "قابل عمل ہونے" کا یقین تھا اگر ان پر یقین کر لیا جاتا "تو ملک پر نفسیاتی اعتبار سے بہت اچھا اثر پڑتا۔ اور جنگ کی کوششوں میں رضا کارانہ امداد بہت بڑی حد تک بڑھ جاتی" وزیر ہند کی موجودہ پالیسی کا اہل ملک پر اور ہندوستان کی صورت حالات پر بہت بُرا اثر پڑے گا جس کی تمامتر ذمہ داری ہندوستان میں ان کے مشیروں پر ہے۔ وزیر ہند نے اس وقت جو پوزیشن اختیار کی ہے اس سے ان ارادوں کو بھی عملی شکل نہیں دی جا سکتی۔ جن کا انھوں نے گذشتہ اگست میں اعلان کیا تھا۔ مسٹر جناح نے اپنی مدراس کی تقریر میں تہمت لگائی تھی کہ بمبئی کانفرنس کانگریس کے مفاد میں بعض کانگریسی لیڈروں کے مشورے یا ان کے ایما سے ہوئی۔ مسٹر ایمری نے اس ناسزا تہمت کا حوالہ دیا ہے۔ کمیٹی صاف الفاظ میں اس کی تردید کرتی ہے اس اتہام طرازی کی کمیٹی کوئی پرواہ نہ کرتی لیکن چونکہ وزیر ہند نے کانفرنس اور اس کے منتظموں کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنی دارالعوام والی تقریر میں حوالہ دیا اس لئے کمیٹی کو تردید کرنی پڑی۔

یہ معلوم کرنا مشکل نہیں کہ وزیر ہند کا دماغ کس طرح کام کر رہا ہے انہوں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ سات صوبوں میں جہاں حکومت کے آئینی نظام کی جگہ انفرادی راج ہو گیا ہے لوگ اس نظام سے مطمئن ہیں اگر ان کا یہ فرض کر لینا صحیح ہے تو پھر جنگ کے بعد بھی آئینی ترقی کی تمام تجویز ختم ہو جائیگی بظاہر ان کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے دعویٰ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے انہوں نے یہ بھی فرض کر لیا ہے کہ مسلم لیگ ہندوستان کے تمام مسلمانوں یا ان کی زبردست اکثریت کی نمائندہ ہے مگر سندھ اور سرحد جیسے صوبوں نے مسلم لیگ کی پالیسی اور مسٹر جناح کی رہنمائی کو ٹھکرا دیا ہے۔ ان حقیقتوں کو ایمانداری کیساتھ دارالعوام کے سامنے پیش کرنا چاہئے تھا۔

وزیر ہند کا مشورہ

وزیر ہند نے کانفرنس کو مشورہ دیا ہے کہ اسے آئندہ کیا کرنا چاہیئے انھوں نے کہا ہے کہ کانفرنس کے ممبروں کو پہلے کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانا چاہیئے اگر اس میں ناکام رہیں تو ایک مرکزی پارٹی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس اثناء میں وہ اس وعدہ پر مطمئن ہیں کہ لامحدود مدت کے ساتھ ہندوستان کو درجہ نو آبادیات دیا جائے گا کمیٹی ملک کے حالات کے پیش نظر اس مشورے کو مسترد کرتی ہے۔ ملک کے ان حالات سے مسٹر ایمری اور ہندوستان میں ان کے مشیر بھی غافل نہیں رہ سکتے۔ کانفرنس کا تعلق فوری مستقبل سے تھا۔ طول اور طویل مدت کی پالیسی سے اس کا کوئی واسطہ نہیں تھا اور اگر چند سال کے بعد مرکزی پارٹی بن بھی جائے تب بھی اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس کی تجویزوں سے اس سے اچھا سلوک ہوگا جو ماضی میں ہندوستان میں سیاستدانوں کے متحدہ مطالبوں کے ساتھ ہو چکا ہے وزیر ہند کی تقریر کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں جسے پہلے مسٹر جناح منظور کر لیں۔ یہ ایسی تجویز ہے جسے کوئی خوددار سیاسی جماعت نہ قبول کر سکتی ہے اور نہ برداشت کر سکتی ہے۔

مسٹر ایمری جواب دیں

کمیٹی وزیر ہند سے چند معقول سوالات طلب کرتی ہے۔

(۱) ۸ اگست ۱۹۴۰ء کو مسٹر ایمری نے جو مندرجہ ذیل بیان دیا تھا اس کی کیا تشریح کی جائیگی کانگریس کے حلقوں میں جو حوصلہ شکن رویہ کا اظہار ہوا ہے اس کے باوجود ہمیں اُمید ہے کہ وہ اپنا حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں گے اگر بدقسمتی سے یہ صورت پیدا نہیں ہوتی تو لارڈ لنلتھگو آگے بڑھیں گے اور ان لوگوں کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار رہوں گے جو ان کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ کام کریں گے۔

کیا وزیر ہند کا تازہ نظریہ یہ ہے کہ جب تک مسٹر جناح مسلم لیگ کے قائد کی حیثیت سے اپنی شرطوں پر تعاون کرنے کو تیار نہ ہوں تمام دوسری پارٹیوں کے تعاون کی برطانوی حکومت کے نزدیک کوئی قیمت نہیں ہے اگر ان کا یہ ارادہ نہیں ہے تو پھر صاف صاف الفاظ میں کہنا چاہیئے۔

دوسرا سوال یہ ہے جس کا کمیٹی جواب چاہتی ہے کہ کیا ہندوستان میں آپ کے مشیروں کو یقین ہے کہ کیا اس وقت مسٹر جناح کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ کانگریس یا کسی دوسری اکثریت والی پارٹی سے سمجھوتہ کریں؟

کمیٹی اس بات سے بے خبر نہیں ہے کہ اس نازک وقت میں انگریزوں کے خیالات جنگ پر مرکوز ہیں انھیں آدمیوں روپیے اور مال کی صورت میں زیادہ امداد کی ضرورت ہے۔ کمیٹی اور بالعموم اس ملک کے باشندے جنگ کے نتیجہ سے بے تعلق نہیں ہیں اور وہ جنگ کو جاری رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد دینا چاہتے ہیں کیونکہ اس سے ہندوستان کی قسمت کو بھی خطرہ ہے لیکن وہ محسوس کرتے ہیں کہ بڑے پیمانہ پر امداد نہیں مل سکتی "تا وقتیکہ یہ بہاؤ کی پالیسی ترک نہ کر دی جائے۔"

وائسرائے شملہ پہونچگئے

شملہ ۲ مئی۔ ہز ایکسیلینسی وائسرائے اور لیڈی لنلتھگو اپنی پارٹی کے ہمراہ آج موسم بہار کے دورہ کے بعد شملہ تشریف لائے۔

سویڈن کی پالیسی

سٹاک ہام پہلی مئی "سویڈن کا کسی ملک سے خفیہ معاہدہ نہیں ہے۔" یہ ہے وہ اعلان جو سویڈن کے وزیر اعظم نے مئی ڈے پر کیا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ سویڈن نہ تو کسی پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ کسی کے ساتھ اسکا ملاپ ہے وہ تمام ملکوں سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔

روس اور جرمنی

لندن یکم مئی استھونیا اور فنلینڈ کی طرف روس فوجی مضبوطی کر رہا ہے۔ جرمنی سے اس بارے میں کچھ خط و کتابت بھی ہوئی ہے روس کے چالیس ڈویژن تو یہاں پہلے ہی سے تھے اب پچیس ڈویژن اور بھیجے گئے ہیں۔

جبرالٹر سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ جبرالٹر کے گورنر جبرالٹر کو خالی کر رہے ہیں وہاں صرف وہی شہری رہینگے جو تحفظ کے لئے ضروری ہیں۔

جرمنی نمایندوں کا ڈیلی گیشن ایران کو

لندن "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے :۔

جرمن نمایندوں کا ایک وفد اس امید کے ساتھ انقرہ سے ایران روانہ ہوا ہے کہ وہ وہاں پہنچکر بے اطمینانی پھیلا دیگا اور اس طرح اس اثر کو دور کر دیگا جو اس ملک کے پڑوسی ملک یعنی عراق میں برطانی فوجوں کے آنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

اس وفد میں جو لوگ شامل ہیں ان میں برلن کی وزارت خارجہ کا ایک اعلیٰ عہدیدار اور مسٹر ٹرٹ ڈپلومانٹ بھی ہیں یہ جنوبی مشرقی یورپ اور مشرق وسطی میں پروپیگنڈا کرتا ہے اور اس کا تعلق جرمنوں کے اخبار ٹرگشٹے پوسٹ سے بھی ہے جو استنبول سے شایع ہوتا ہے۔

شام سے خبر آئی ہے کہ وہاں "جرمن سیاحوں" کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

پریزیڈنٹ انونو انقرہ واپس آ گئے

لندن ۲ مئی۔ جرمن نیوز ایجنسی کو انقرہ سے خبر ملی ہے کہ پریزیڈنٹ انونو نے جو مغربی صوبوں کا دورہ کرنے کے بعد انقرہ واپس آ گئے ہیں۔

عراق کی سیاسی اہمیت

بقیہ صفحہ اول

دنیا کی یہ عجیب غریب لائن ہزار ہا اقتصادی سیاسی اور جغرافیائی مفاد سے وابستہ ہے جس کے اغراض کا سلسلہ مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ پائپ کی طوالت ساڑھے گیارہ سو میل ہے۔ لائن کا نشیب و فراز بھی حیرت انگیز ہے کسی مقام پر اس کی بلندی ۸ سو فٹ تک ہے کسی جگہ سطح سمندر سے بھی ۸ سو فٹ نیچے چلی گئی ہے اور رستہ میں متعدد پہاڑ واقع ہیں لیکن انکی چٹانیں کاٹ کر لائن کے لئے راہ بنائی گئی ہے غرضکہ آئیل پائپ عرب کی دلچسپیوں میں اضافہ کا موجب ہے۔ ہزاروں عراقی مزدور چل کمپنی کے باعث کسب معاش کرتے ہیں۔

حکومت نظام کا فرمان

حیدر آباد ۴ مئی مکمل رات کو نظام گورنمنٹ نے ایک فرمان جاری کیا جس میں تمام سرکاری ملازموں کو چاہے وہ اونچے درجے کے ہوں یا نیچے درجے کے۔ فوجی ملازم ہوں یا سول یا اعزازی یا جس میں سرکاری منصب داری ہو ریاست کے اندر یا باہر سیاسی معاملوں میں حصہ لینے یا ایسی سیاسی انجمنوں میں کسی حیثیت سے شریک ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اگر وہ عام قاعدے کی خلاف ورزی کریگا تو حکومت اسے برخاست کرنے پر یا اس کا اعزاز چھین لینے پر مجبور ہوگی فرمان میں لکھا ہے کہ کچھ مستثنیات ہیں۔ جن کی تفصیل بعد میں ایگزیکیٹو کونسل کی طرف سے شائع ہوگی

مسٹر متسوکا نے امریکہ جانے سے انکار کر دیا

ٹوکیو ۵ مئی۔ انٹرویو کے دوران میں جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے اس تجویز کو ایک قلم مسترد کر دیا کہ امریکہ کا دورہ معلوم کرنے کے لئے انکو امریکہ جانا چاہیئے۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ مسٹر متسوکا نے کہا کہ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ مسٹر روزویلٹ دیلیٹ یا مسٹر کارڈل ہل یورپ کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے خود ٹوکیو آئیں۔

روس کی فوج ناقابل فتح ہے

لندن ۴ مئی "ہیرالڈ" لکھتا ہے کہ "یوم مئی" پریڈ کی نیوز نے ثابت کر دیا کہ وہ لڑائی کے ہر میدان کامیابی کے ساتھ لڑ سکتی ہے۔ دشمن کا کوئی ہوائی جہاز ہماری ہوا مار توپوں کو چیلنج نہیں کر سکے گا۔

طبروق کی لڑائی

لندن ۵ مئی قاہرہ کی خبر ہے کہ طبروق کی لڑائی میں تین ہزار جرمن پکڑے گئے اور کم از کم پچاس جرمن ٹینک تباہ کئے۔

امریکہ لڑائی کا سب سے زیادہ سامان تیار کریگا

واشنگٹن۔ ۴ مئی امریکہ کے سمندری بیڑہ کے وزیر کرنل ناکس نے کہا کہ ۹ دن کے اندر امریکہ اتنا فوجی سامان تیار کرنے لگے گا کہ دنیا میں کوئی ملک اتنا سامان تیار نہیں کر سکتا۔

امریکہ سے یورپ ۱۰ گھنٹے میں

واشنگٹن ۳۰ اپریل حکومت نے چار انجن والا ہوائی جہاز تیار کرنے کی اجازت دیدی ہے جو دس گھنٹے میں یورپ پہنچ جائیگا اور اس میں ۵۰ سے ۸۰ تک مسافر سوار ہو سکیں گے۔ اسکا وزن ۳۴ ٹن ہوگا اور دنیا میں سب سے بڑا ہوائی جہاز ہوگا۔

امریکہ کے جہاز سوئز پہونچگئے

واشنگٹن ۴ مئی۔ لڑائی کا سامان لے کر امریکہ کے جہاز سوئز پہنچ گئے۔

بحکم جناب مولوی جمیل احمد صاحب بہادر منصف ہمیر پور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قاعدہ (۵)

نمبر مقدمہ ۱۷۰ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت منصفی ہمیر پور ضلع ہمیر پور

مدرسہ حمائیہ ذریعہ سید محمد سلیم جعفری مہتمم مدرسہ حمائیہ ساکن قصبہ مودہا پرگنہ مودہا ضلع ہمیر پور

بنام۔ نور محمد ولد اسمٰعیل قوم مسلمان شیخ ساکن موضع برہی پال پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 6/9/169 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۲۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں اور نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا

بحکم آر۔ موسن ناظم منصرم عدالت منصفی ہمیر پور مہر عدالت

ہندوستانی جرنلسٹ امریکہ میں

نیویارک۔ بذریعہ ڈاک۔ مسٹر ٹی۔ اے۔ ایس جو یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کے لندنی نامہ نگار رہے وہ امریکہ گئے ہیں اور وہاں سے ان کو اخباروں کے لئے مضمون لکھا کریں گے حالانکہ پالیسی ہندوستان کے حق میں ہے۔

حکومت پنجاب کا بیان

لاہور۔ ۵ مئی حکومت پنجاب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بنیچر کے دن کی یقین دہانی کا ذکر ہے اس بیان میں درج ہے کہ پنجاب کے بیوپاریوں کے تینوں خاص مطالبے مان لئے گئے ہیں اور امید ظاہر کی ہے کہ ہڑتال جلد کھل جائے گی۔ حکومت پنجاب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ قواعد مرتب کرنے سے پہلے متعلقہ انجمن کی رائے خوشی سے لے گی۔ اور تمام اعتراضات پر غور کرے گی قواعد مرتب کرنے میں ہرگز غیر ضروری جلدی نہ کی جائے گی۔

روس اور جرمنی

لندن ۴ مئی۔ انقرہ سے اس قسم کی خبر ملی ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان تعلقات میں کچھ فرق آتا جا رہا ہے۔ روس اور جرمنی کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہے کہا جاتا ہے کہ روس نے اس کے مطابق جرمنی کو تمام سامان سپلائی نہیں کیا۔ اس لئے اب جرمنی روس سے یہ مطالبہ کریگا کہ وہ سامان سپلائی کرنے کی گارنٹی کرے۔ اور وقت مقرر کر دے۔ اگر روس نے ایسا نہ کیا تو ممکن ہو کہ روس اور جرمنی کے درمیان جھڑپ ہو جائے۔

برلن ۴ مئی۔ جرمن پٹامو کی نکل کی کانوں کا کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت فن لینڈ سے بات چیت ہو رہی ہے۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل اکبر پور ضلع کانپور

بعدالت تحصیلدار صاحب اکبر پور ضلع کانپور

کمتا پرشاد بنام رتی رام

دعویٰ بقایا لگان موضع بیگاہی پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۱

کمتا پرشاد ولد اسوری داس قوم چمار ساکن گاندھی نگر شہر کانپور مکان نمبر 108/46 واضح ہو کہ مدعاعلیہ نے مقدمہ ہذا میں درخواست واجب تحریر گذرانی ہے۔ جس کی تاریخ پیشی ۲۰ مئی سنہ ۱۹۴۱ء مقرر ہے۔ لہذا تاریخ مقررہ پر خود یا بذریعہ وکیل پیروی کرو یا وجہ ظاہر کرو کہ واجب تحریر کیوں نہ کیا جاوے۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

کلکتہ ۵ مئی۔ کپتان جمیز روزویلٹ جو مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ کے صاحبزادے ہیں آج سہ پہر کو رنگون سے کلکتہ پہنچے امریکن قونصل اور حکومت ہند کے نمائندے نے انکا استقبال کیا کل صبح آپ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

بعدالت تحصیل بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۱۹

بمقدمہ اجرائے ڈگری موضع رسول پور بلہور پنڈت راج نرائن بنام نند کشور وغیرہ

نوٹس بنام نند کشور و جگ کشور پسران بہاری برہمن ساکن ابا نواده مزرعہ داد پور کشاپ گر بلہور

بمقدمہ اجرائے ڈگری نیلام کاشت حسب دفعہ ۲۵۱ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء

نوٹس حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ ضابطہ دیوانی چونکہ مقدمہ مذکور العدر میں پنڈت راج نرائن ڈگریدار نے درخواست نیلام کاشت گذرانی ہے جسمیں عدالت سے میزان اول جنکی قیمت و لگان ذیل میں درج ہے نیلام کی جاویگی۔ اسمیں جو کچھ عذر ہو تو بتاریخ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۱ء پیش کرو۔ اور شرائط نیلام طے کرو۔

نام موضع	نمبر	رقبہ	لگان	قیمت تخمینا
رسولپور بلہور	2/1	۸ بسوہ	۶/۲	۶/۱۲

تاریخ پیشی ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۱ء

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں:۔

(۱) گنیا میں بنیا جھابر روڈ سے ان (N) روڈ تک برابر لنبان میں ۶۰ فٹ روڈ اور جی. ٹی روڈ میں ایک سیور بنانے کے لئے۔

(۲) رائے پوروہ میں ۵۰ فٹ روڈ اے A بلاک پانچ انچ سی.آئی (C I) پائپ لائن (WATERMAIN) اور ۲۵ فٹ روڈ پر ۳ انچ سی.آئی (C I) پائپ لائن (WATERMAINS) بچھانے کے لئے

نمبر(۱) کی لاگت کا تخمینہ ۱۲۲۷۵ روپیہ

نمبر(۲) کی لاگت کا تخمینہ ۱۱۳۳۲ روپیہ ہے

ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (فی ٹنڈر فارم کی قیمت ایک روپیہ ۱/۰ ہے) بھر کر ۱۵ر مئی ۱۹۴۱ء ۲ ½ بجے دن یا اس سے قبل داخل ہونا چاہیئے۔ ۲۴۶ روپیہ کی رقم نمبر (۱) کام کے لئے اور ۲۴۴ روپیہ کی رقم نمبر (۲) کام کے لئے بطور زرضمانت اور اقرارنامہ کے اسٹامپ کے لئے ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ ٹرسٹ کے دفتر میں داخل ہونا چاہیئے۔

دستخط سوبھا رام
ٹرسٹ انجنیر

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

عشق پر ہوتی غم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۵
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۲۰	کانپور شنبہ ۷ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ	جلد ۳۳

ادبیات

مہاجن اور مفلس

از حضرت جوش ملیح آبادی

ذیل میں ہم حضرت جوش ملیح آبادی کی ایک نظم درج کرتے ہیں جس میں آپ نے مہاجن اور مفلس کی تصویر الفاظ میں کھینچی ہے۔

مہاجن

قد کی لمبائی سے اک حد تک کمر جھکی ہوئی
سر پہ چٹیا، مُردہ چوہے کی طرح پھولی ہوئی

دانت میلے، پنڈلیاں پیچیدہ دھوتی داغ دار
ناک میں مونچھوں کے گچھے، پیٹ میں توندی کا غار

سامنے غلے کے بورے، پشت پر الماریاں
لبغبوں میں کروٹیں لیتی ہوئی زرداریاں

کمنیاں تکیے کے اندر وزن سے دھنستی ہوئی
چست صدری دائرے پر توند کے پھنستی ہوئی

خوب لے لے کر ڈکاریں، دل کو بہلاتا ہوا
دونوں نتھنوں کو پھُلائے توند سہلاتا ہوا

ہنس کے غوطے آب سرد و گرم میں دیتا ہوا
قرض کے طالب کے دل کا امتحاں لیتا ہوا

عذر کرتا، پے بہ پے تیوری چڑھاتا بار بار
شدّت حاجت کا اندازہ لگاتا بار بار

کشتیٔ ہستی کو جوئے سیم میں کھیتا ہوا
اُلٹی سانسیں فربہی کے بار سے لیتا ہوا

رُخ کی تاریکی پہ زر کی سُرخیاں چھائی ہوئی
بے حقیقت خاک، سونا بن کے اترائی ہوئی

کان کے بالے، نمود زر کا دم بھرتے ہوئے
سود کے بارے میں کچھ سرگوشیاں کرتے ہوئے

عالم اخلاق کو زیر و زبر کرتا ہوا
بے زری کی شام سے اخذِ سحر کرتا ہوا

مفلس

ضعف سے آنکھوں کے نیچے تتلیاں پھرتی ہوئی
اوج خودداری سے دل پر بجلیاں گرتی ہوئی

لاش کاندھے پر خود اپنے جذبۂ تکریم کی
ملتجی چہرے پر لہریں سی اُمید و بیم کی

عزّت اجداد کے سر پر دمادم ٹھوکریں
رشتۂ آواز پر لفظوں کی باہم ٹھوکریں

چہرۂ افسردہ پہ ٹھنڈا پسینہ شرم کا
سُست بضیں، بھیک کا لہجے کے اندر ٹھیکرا

قرض کی درخواست اُلجھی ہوئی تقریر میں
کپکپی اعصاب کی، بے چین دل کی لرزشیں

اک طرف حاجت کی شدت، اک طرف غیرت کا جوش
نطق پر حرفِ تمنا، دل میں غصّے کا خروش

جنبشِ مژگاں کے زیر سایہ ناداری کی رات
جوہرِ انسانیت جوڑے ہوئے آنکھوں میں ہات

سانس دہشت سے زمیں کی، آسماں روکے ہوئے
مفلسی مردانہ لہجے کی عناں روکے ہوئے

لب پہ خشکی، رُخ پہ زردی، آنکھ شرمائی ہوئی
چشم و ابرو میں خودی کی آگ کجلائی ہوئی

نفس میں شیرانہ تیور، آرزو روبہ مزاج
احتیاج و احتیاج و احتیاج و احتیاج

دنیائے اسلام

عراق اور برطانیہ میں کیا معاہدہ ہوا تھا

برطانوی۔عراقی معاہدہ اتحاد مورخہ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء کے (جس کی تصدیق ۲۶ جنوری ۱۹۳۱ء کو بغداد میں ہوئی تھی) ضروری اقتباس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:-

دفعہ ۴۔ اگر معاہدہ کرنے والی ریاستہائے عظمیٰ میں سے کسی سلطنت کو جنگ درپیش ہو تو دوسری سلطنت فوراً بطور حلیف کے اس کی مدد کرے گی۔ خطرۂ جنگ کی قوی امکان میں دونوں سلطنتیں مدافعت کی ضروری تیاریاں فوراً عمل کر کریں گی۔ ہز مجسٹی شاہ عراق جنگ یا خطرۂ جنگ کی صورت میں جو امداد دیں گے اس کی یہ صورت ہو گی کہ عراق کے علاقہ میں شاہ برطانیہ کو تمام ممکن امداد دی جائے گی جس میں ریلوں، دریاؤں، بندرگاہوں و طیارہ گاہوں اور سلسلہ رسل و رسائل کا استعمال شامل ہے۔

دفعہ ۵۔ معاہدہ کرنے والی ریاستہائے عظمیٰ یہ مانتی ہیں کہ عراق میں اندرونی امن قائم رکھنے اور بیرونی حملہ کی مدافعت کی ذمہ داری شاہ عراق پر ہے مگر شاہ عراق یہ مانتے ہیں کہ سلسلہ رسل و رسائل کا مستقل قیام اور ہر حال میں ان کی حفاظت کرنا برطانیہ کے ذمہ رہنا فریقین کے موافق ہے۔ کچھ اس لحاظ سے اور کچھ اس لئے کہ دفعہ ۴ کی وجہ سے شاہ برطانیہ پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ باسانی پوری کی جا سکیں۔ شاہ عراق معاہدہ کی میعاد کے دوران میں شاہ برطانیہ کو بصرہ یا اس کے قریب ہوائی مستقروں کیلئے اپنی حسب مرضی مقام پسند کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ فرات کے مغرب میں ایک ہوائی مستقر کے لئے شاہ برطانیہ اپنی پسند کا ایک مقام چُن سکتے ہیں۔ شاہ عراق برطانیہ کو عراق کی سرحد میں متذکرہ بالا مقامات پر فوج رکھنے کا بھی اس معاہدہ کے مطابق اجازت دیتے ہیں مگر ان فوجوں کی موجودگی کی حیثیت نہ تو قابضانہ ہو گی اور نہ کسی طرح سے عراق کے شاہی حقوق کے خلاف ہو گی۔

ضمیمہ

دفعہ ۱۔ یہ ہے کہ اس معاہدہ کے جاری ہونے کے پانچ سال بعد "شاہ برطانیہ اپنی فوجیں ان مقامات پر لا سکتے ہیں جن کا ذکر معاہدے کی دفعہ ۵ میں کیا گیا ہے اور شاہ عراق ان مقامات پر شاہ برطانیہ کی فوجوں کے قیام کے لئے ضروری مقامات شاہ برطانیہ کو معاہدہ کی میعاد تک لئے پٹہ پر دیں گے"۔

دفعہ ۲۔ شاہ عراق اس امر پر راضی ہیں کہ شاہ برطانیہ کی حکومت کی استدعا پر شاہ برطانیہ کی فوجوں اور اسلحہ کی نقل و حرکت اور ان فوجوں کا تمام ضروری ساز و سامان کو جمع کرنے اور لانے اور لے جانے میں جب تک وہ عراق کی سرحد میں رہیں تمام ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ ان سہولتوں میں عراق کی سڑکوں، ریلوں، دریائی راستوں، بندرگاہوں اور طیارہ گاہوں کا استعمال شامل ہے اور شاہ برطانیہ کے جہازوں کو شط العرب آنے کی عام اجازت اس امر کا لحاظ رکھ کر ہو گی کہ شاہ عراق کو عراقی بندرگاہوں میں برطانوی جہازوں کے آنے کی اطلاع پہلے سے دیدی جایا کرے گی۔

یہ طے ہوا تھا کہ یہ معاہدہ تاریخ نفاذ سے ۲۵ برس تک قائم رہے گا۔

عراق جدید کی تاریخ آزادی

عراق کی عربی سلطنت دو تاریخی دریاؤں دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے۔ اس کا رقبہ ایک لاکھ سولہ ہزار چھ سو مربع میل اور آبادی کا اندازہ ۳۵ لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ عراق گزشتہ جنگ عظیم سے پہلے عرب کا ایک صوبہ اور ترکی کا ایک حصہ تھا۔ جنگ عظیم میں عربوں نے شریف مکہ کی سرکردگی میں ترکوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ انگریزوں نے اس اقدام میں عربوں کی مدد کی۔ حجاز دولت خود مختاری سے متمتع ہوا اور متعدد عربی ریاستوں نے برطانیہ یا فرانس کی حکم برداری میں آزادی حاصل کی۔ عراق برطانوی حکم برداری کے ماتحت آیا اور مکہ معظمہ کے شریف حسین کا بیٹا فیصل اول یہاں کا بادشاہ مقرر ہوا۔

۱۹۲۲ء میں حکومت برطانیہ اور عراق میں ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے عراق کو ایک آئینی نظام کے ماتحت ایک آزاد مملکت تسلیم کیا گیا اور شرائط معاہدہ کے مطابق برطانیہ نے امداد اور مشورے کا حق اپنے لئے محفوظ رکھا۔ اس زمانہ سے عراق منزل ترقی میں برابر گامزن رہا۔ اور برطانیہ کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات مستحکم رہے۔ ۱۹۲۷ء میں ایک نئے معاہدہ پر گفتگو شروع ہوئی اور تکمیل کے بعد اس پر دستخط ہو گئے۔

اس جدید معاہدہ کی ایک شرط یہ تھی کہ برطانیہ عراق کی اس کوشش میں اس کا معاون ہو گا کہ وہ جمعیۃ الاقوام کا ایک رکن بن جائے۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں جمعیۃ الاقوام کی کونسل نے عراقی کمیشن کی رپورٹ کو منظور کر لیا۔ اس کمیشن نے سفارش کی تھی کہ عراق کے گلے سے حکم برداری کا جوا اُتار دیا جائے اور اسے جمعیۃ الاقوام کا ایک رکن بنا لیا جائے۔ اسکے مقابلہ میں عراق نے اقلیتوں اور اس قسم کے بعض دوسرے اُمور کے متعلق بعض ذمہ داریاں قبول کیں۔ غرض عراق مکمل طور سے نعمت آزادی سے ہمکنار ہوا۔ (بقیہ صفحہ کالم پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زمان پڑھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہیگا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۰

ہرہیس کا پر اسرار برطانیہ میں نزول!

(لندن ۱۴ مئی) برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے ہٹلر کے نائب ہرہیس کے بارے میں کوئی واضح بیان دینے سے گریز کیا۔ البتہ جلد ہی مفصل حالات بتانے کا وعدہ کیا ہے۔ برطانیہ کی سرکاری اطلاعوں سے بھی واقعہ پر زیادہ روشنی نہیں پڑتی۔ برطانی اخبار یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ ہرہیس کے چلے آنے سے ہر ہٹلر کو زبردست صدمہ ہوگا۔ امریکہ میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ہرہیس کا جرمنی سے بھاگنا اس بات کا ثبوت ہے کہ نازی کیمپ میں زبردست پھوٹ پڑ گئی ہے آسٹریا کے سابق چانسلر ہر آٹو اسٹریر کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ جرمنی کے نازی لیڈروں اور فوجی لیڈروں میں اختلاف ہو گیا ہے۔ اگر اب لڑائی کی رہنمائی گوئرنگ کے سپرد کر دی گئی تو حالات غضبناک صورت اختیار کریں گے سوئیڈن کے اخبار نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر ہرہیس کے ماتحتوں کو پھانسی کی سزا دیدی جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ہرہیس کا جرمنی سے بھاگنا پھوٹ کا نتیجہ ہے اور اگر ہیس کے ماتحتوں کو نظر بند رکھا جائے تو سمجھنا چاہئے کہ جرمنی سے ہرہیس کے چلے آنے میں کوئی گہری چال ہے۔

ایک طرف ہٹلر کے نائب ہرہیس کے برطانیہ میں اچانک نزول پر طرح طرح کے خیالی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب نازی ریڈیو یہ مشتہر کر رہا ہے کہ ہرہیس کی دماغی کیفیت مدت سے خراب تھی۔ اسے مراق کے دورے پڑتے تھے۔ اور دھیرے دھیرے اسے تمام ذمہ داریوں سے بری کیا جا رہا تھا۔

ہرہیس نے اپنے سفر کے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اسکاٹ لینڈ پہونچنے کے لئے تیل کی ایک اور ٹنکی جہاز میں رکھ لی تھی۔ تیل کی خالی ٹنکی سمندر میں پھینک دی۔ اسکاٹ لینڈ پہونچتے پہونچتے اندھیرا ہو گیا۔ اور اترنے کے لئے جگہ دکھائی نہ دی۔ تو ہرہیس جہاز کو بہت اونچائی پر لے گئے اور اسے چکر دے کر چھوڑ دیا۔ اور خود ہوائی چھتری سے اتر پڑے کھانے پینے کی چیزیں ان کے ساتھ تھیں۔

(برلن ۱۳ مئی) ہیس کے جرمنی سے چلے جانے کے بارے میں نازی پارٹی کی طرف سے مندرجہ ذیل بلیٹن شایع ہوا ہے۔

ہرہیس اپنے پیچھے جو کاغذات چھوڑ گیا ہے ان کو دیکھنے سے اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ وہ اس مغالطہ میں تھے کہ میں خود انگریزوں کے ساتھ جن کو وہ پہلے سے جانتے تھے اپنی طرف سے کوئی ایسی کارروائی کر دیں جس سے جرمنی اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے جیسا کہ پارٹی کو معلوم تھا۔ کئی برسوں سے دماغ کی کیفیت برابر خراب ہوتی جا رہی تھی۔ اور وہ مسمریزم اور جوتش وغیرہ کا عمل کیا کرتے تھے۔ اور لوگوں نے کس حد تک ہرہیس کی دماغی کیفیت بگاڑنے میں حصہ لیا جس کی وجہ سے انہوں نے یہ قدم اٹھایا اس کا پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بات ہی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ

آخر میں وہ برطانیہ کے کسی جال میں پھنس گیا ہو۔ اس نے جس طریقہ پر یہ کارروائی کی ہے اس سے یہ بات پکی ہو جاتی ہے کہ وہ مغالطوں میں پھنسا ہوا تھا۔ وہ اور لوگوں کی نسبت ان بہت سی تجویزوں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ جو کہ ہٹلر وقتاً فوقتاً صلح کے بارے میں پیش کرتا رہا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس خیال میں مبتلا تھا کہ وہ ذاتی قربانی کرکے اس صورت حالات کو روک سکتا ہے جس کا نتیجہ سلطنت برطانیہ کا مکمل خاتمہ ہوگا۔

ہرہیس کی سرگرمی کا دائرہ صرف پارٹی کے اندر تک محدود تھا اس سے اس کو اندازہ نہ تھا اس کے اس فعل کا کیا نتیجہ نکلے گا جیسا کہ ان کاغذات سے پتہ چلتا ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ کر گیا ہے۔ نیشنلسٹ پارٹی کو افسوس ہے کہ یہ اصولی انسانی اس قسم کے فیصلہ کن مغالطوں کا شکار ہو گیا۔ ہرہیس کے جرمنی سے چلے جانے سے جرمنی کی لڑائی کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا اور وہ برطانیہ کے خلاف برابر لڑتا رہے گا۔ لڑائی اس وقت تک جاری رہیگی جیسا کہ ہٹلر نے کہا تھا جب تک برطانی لیڈروں کا تختہ نہ الٹ دیا جائے یا صلح کرنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔

ہرہیس کے دماغ میں خرابی کی وجہ سے ہٹلر نے اسکو ہوائی جہاز میں سفر کرنے کی ممانعت کی ہوئی تھی لیکن کچھ روز ہوئے اس کے ہاتھ ایک ہوائی جہاز آ گیا۔ ۱۰ مئی کو شام کے ۶ بجے ہرہیس "البرٹ" سے روانہ ہو گیا اور وہ پھر واپس نہیں گیا ہے وہ اپنے پیچھے جو خط چھوڑ گیا ہے اس سے اس کے دماغ کی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ ہٹلر نے ان لوگوں کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ہے جن کو اس کے جرمنی سے چلے جانے کا علم ہے پچھلے مہینے ہرہیس جنرل فرانکو کے پاس ایک پیغام لے کر گیا تھا۔

ہرہیس کی زندگی کے مختصر حالات حسب ذیل ہیں: ہر ہیس کو ہٹلر کا خاص آدمی اور اسکا سایہ بیان کیا جاتا ہے۔ ہٹلر نے گوئرنگ کے بعد اسکو اپنا جانشین مقرر کیا تھا وہ صرف ہٹلر کے روبرو ذمہ دار تھا۔ گوئرنگ اور ربن ٹروپ سے اس کی پوزیشن اونچی تھی۔

ہرہیس ہٹلر کا پرائیویٹ سکریٹری رہ چکا ہے اور اس کے ساتھ قلعہ لنڈس برگ میں قید بھی رہا ہے۔ جب ہٹلر برسر اقتدار آیا تو ہیس نے اس کو تمام خفیہ اطلاعات بہم پہونچا دیں۔

ہیس سکندریہ میں پیدا ہوا۔ مصر میں ہا اور سکندریہ میں انگریزی اسکول میں تعلیم پائی سنہ ۱۹۱۴ء میں جب لڑائی چھڑ گئی تو وہ انگلش یونیورسٹی میں داخل ہونے کے لئے نہ جا سکا۔ وہ سو فیصدی پارٹی میں تھا اور وہ کبھی اپنی پارٹی کی وردی کے سوا کے اور کوئی وردی نہیں پہنتا تھا۔ ہیس بولتا کم ہے اور کام بڑی پھرتی سے کرتا ہے وہ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوا اس کا والد ایک سوداگر تھا۔ اس نے اپنے والد کی مرضی کے مطابق کاروبار کا کام سیکھا لیکن اس کو خود سائنس سے دلچسپی تھی بعد کو وہ فوج میں بھرتی ہو گیا سنہ ۱۹۲۰ء میں اس کی ہٹلر سے ملاقات ہوئی اور اس نے ایک دفعہ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ صرف ہٹلر جرمنی کو اونچا کر سکتا ہے۔ وہ نازی پارٹی میں شریک ہو گیا اور اس کے بعد سے ہٹلر کے گہرے رازداروں اور ساتھیوں میں رہا۔ جب ہٹلر چانسلر بنا تو اس نے ہیس کو ڈپٹی لیڈر مقرر کر دیا۔

ہیس کیوں سکاٹ لینڈ پہونچا

(لندن ۱۴ مئی) رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنی میں ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا ہے کہ ہیس جو کاغذات اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے ان سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہ جرمنی اور انگلینڈ کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کے سلسلہ میں ڈیوک آف ہملٹن سے ملنا چاہتا تھا۔

اس خبر کے سلسلہ میں اب اس امر کا انکشاف کیا جا سکتا ہے کہ چند ماہ ہوئے ہیس نے ڈیوک آف ہملٹن کے پاس ایک خط بھیجا تھا اور ان کے ساتھ سلسلہ ڈاک جاری رکھنے کی کوشش کی تھی۔

ڈیوک نے یہ خط فوراً ہی حکومت برطانیہ کے حوالہ کر دیا اور ہیس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ ڈیوک اور ہیس کے درمیان لڑائی سے پہلے ایک بار دو دفعہ کھیلوں کے سلسلہ میں ملاقات ہوئی تھی جس میں دونوں کو دلچسپی تھی۔

ہیس کے ساتھ جو نقشہ تھا جس میں انہوں نے آسبرگ سے سکاٹ لینڈ تک کے راستہ کا نیلی پنسل سے نشان لگایا ہوا تھا اس میں نیلی پنسل کا ایک دائرہ ڈنگوبل پر لگایا ہوا تھا۔ جو کہ ڈیوک آف ہملٹن کے رہنے کی جگہ ہے یہ جگہ سخر ایٹھوں کے قریب ہے سنیچر کی رات کو جب ہیس نیوٹن میرنس کے پاس گرا جو کہ گلاسگو سے آٹھ میل ہے تو اس نے پہلی بات میکلسن سے دریافت کیا کہ ڈنگول کون راستہ جاتا ہے اس نے غلطی سے بڑے مکان کو ڈیوک کا محل سمجھ لیا اور جب اترنے کی کوئی اچھی جگہ نہ ملی تو ہوائی چھتری سے اترا۔ ٹخنہ میں چوٹ آنے کے باوجود ہیس نے اصرار کیا کہ مجھے ڈیوک کے مکان پر پہونچا دیا جائے۔ میکلسن کا کہنا ہے کہ اس نے یہ نہیں بتلایا کہ وہ ڈیوک سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔ لیکن اصرار کرتا رہا۔

جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے بتلایا ہے کہ ہیس نے ڈیوک آف ہملٹن سے سنہ ۱۹۳۶ء میں اولمپک کھیلوں کے وقت ملاقات کی تھی۔

ہیس کے ہوائی جہاز کے فوٹوؤں سے پتہ چلتا ہے کہ مشین کی دم میں گولیوں کے چھید ہیں اس کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یا تو برطانی ہوائی جہازوں نے ہیس کے ہوائی جہاز پر حملہ کیا یا جرمن ہوائی جہازوں نے اس کو انگلینڈ جانے سے روکنے کے لئے اس پر گولی چلائی۔

برطانی دفتر خارجہ کا افسر مسٹر کرک پاٹرک ابھی تک ہیس کے پاس ہے اور اس سے بات چیت کرتا ہے برطانی لوگ مسٹر چرچل کے بیان کا انتظار کر رہے ہیں جو کہ وہ جلد ہی ہیس کے بارے میں دینے والے ہیں۔

ہیس آج صبح کل رات کے مقابلہ میں لندن کے قریب ترہسپتال میں سو کر اٹھا اس کی حالت پہلے سے بہتر ہے ٹخنہ کا علاج ہو رہا ہے۔

سراج اوغلو کی فان پاپن سے ملاقات

(انقرہ ۱۵ مئی) آجکل یہاں ہر شخص کی زبان پر یہ سوال ہے "جرمنی کا اگلا قدم کہاں پڑیگا؟" عام خیال ہے کہ شام وہ جگہ ہے جس پر اب جرمنی کی نظر ہے ایک خیال یہ بھی ہے کہ جرمنی شام کے راستہ مصر پر حملہ کرنے کی کوشش کریگا۔ ترکی اخبار "ینی صباح" میں ایک شخص نے لکھا ہے کہ جرمنی شام کس طرح پہنچے گا۔ یہ تو انکا کام ہے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ وہ ترکی سے ہمیں گزریگا۔ دوسرے ترکی اخباروں میں اس قسم کی غیر مصدقہ خبریں شایع ہوئی ہیں کہ جرمنی کے بمبار ہوائی جہاز موصل پہنچ گئے ہیں۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ہر ہٹلر نے دارالان سے کہا ہے کہ وہ مارشل پتاں سے یہ کہدیں کہ جرمن ہوائی جہازوں کو شام میں فوج اتارنے اور وہاں سے عراق جانے کی اجازت دیدیں۔ ترکی کی حکومت

آئینہ کانپور

ضمنی انتخاب

وارڈ نمبر ۸ و ۹ غیر مسلم حلقہ کے ضمنی الکشن کے لئے نامزدگی کی تاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۱ء اور انتخاب کے لئے ۲۸ مئی سنہ ۱۹۴۱ء مقرر ہو چکی ہے۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن

۹ مئی کو اسٹوڈنٹ فیڈریشن یونین کا ایک جلسہ تلک ہال میں منعقد ہوا جس میں کل صوبہ میں خواندگی کی تحریک جاری کرنے اور مطالبہ کے مرکز قایم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور سیاسی قیدیوں کے خاندانوں کی حالت اور ضروریات معلوم کرنے اور امداد کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اور کچھ ممبران سے مواضعات میں دورہ کرکے حالات جمع کرنے کی تحریک کی گئی۔

مسٹن روڈ و صرافہ

گزشتہ ہفتہ مسٹن روڈ اور صرافہ چوک کے دوکانداروں کے ایک جلسہ میں آئندہ ہندو مسلم فسادات کے روکنے کی تدابیر پر غور کیا گیا۔

ستیہ گرہ

۱۲ اپریل کو ضلع کانپور کے مختلف مواضعات میں ۲۶ آدمیوں نے جنگ کے خلاف نعرے لگا کر ستیہ گرہ کیا اور گرفتار ہوئے۔

مقدمات

مسٹر کرشن بہاری سریواستوا جائنٹ سکریٹری یو پی اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ آپ پر جلیانوالہ ڈے کے یادگار کے جلسہ میں ایک تقریر کی بابت مقدمہ چل رہا ہے۔ یہ مقدمہ ابتدائی شہادتوں کے بعد ملتوی ہو گیا۔

مسٹر جسر ویدی کا مقدمہ بھی ۲۲ مئی کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔

پروٹسٹ

گزشتہ اتوار کو کانپور کے کچھ ستیہ گرہیوں نے جیل خانہ کے اندر پولیٹیکل قیدیوں کے ساتھ خراب برتاؤ کرنے کے سلسلہ میں بطور پروٹسٹ برت (فاقہ) کیا

رہائی

آریہ پورہ کے رشنکر لال کے قتل کے الزام میں جن ۹ آدمیوں پر مقدمہ چل رہا تھا انکو ناکافی شہادت کی بنا پر سشن جج صاحب نے رہا کر دیا ہے۔

شیولی کے قتل کے ۹ ملزمان کو بھی ناکافی شہادت کی بنا پر رہا کر دیا گیا ہے۔

دیولی ڈے

۱۲ مئی کو تلک ہال میں دیولی ڈے کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں سیاسی قیدیوں کے ساتھ جیل کے حکام کی بدسلوکی کی مذمت کا رزولیوشن پاس ہوا۔

کالرا (ہیضہ) کا خوف

کانپور میں کالرا (ہیضہ) کے پھیلنے کا خوف ہو رہا ہے چنانچہ ڈاکٹر ایم ڈی بنرجی میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور نے کالرا کے انسداد کی تدابیر شروع کر دی ہیں۔ اور بذریعہ لاؤڈ اسپیکر اہل شہر کو اسکی تدابیر پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت شروع کر دی ہے اور اسی سلسلہ میں دو نوٹس بھی شایع کئے ہیں۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

میونسپل ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۳۰۶ کے ماتحت پبلک کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آئس کریم شربت اور کٹی ہوئی اور لکڑی میں لپٹی ہوئی برف کی فروخت کی میونسپل حدود میں ممانعت کی جاتی ہے جو اشخاص مذکورہ بالا اشیاء فروخت کرتے ہوئے پائے جائینگے۔ ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

میونسپل ایکٹ دوم سنہ ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۳۰۶ کے ماتحت پبلک کی اطلاع کے واسطے اس نوٹس کے ذریعہ شایع کیا جاتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں جو دوکاندار اور خوانچہ والے فروخت کے لئے پیش کرتے ہیں ان کو قابل اطمینان طریقہ پر مکھیوں سے محفوظ رکھا جانا چاہئیے۔ پھل ترکاری اور پان فروش اصحاب کو ان چیزوں کو دھونے کے لئے لال دوا کا پانی استعمال کرنا چاہئے۔ کٹے ہوئے تربوز اور پپیتا بغیر کسی موزوں ڈھانکنے والے چیز کے اگر دیکھے جائینگے تو مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۲۴۴ کے ماتحت برباد کئے جانے کے قابل سمجھے جائینگے۔ مذکورہ بالا احکام کے خلاف ورزی میں جو لوگ ایسی اشیاء فروخت کرتے ہوئے پائے جائینگے ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

ایک افسوسناک موت

ہم کو معلوم کرکے افسوس ہوا کہ شیخ محمد ابو البرکۃ صاحب رئیس نارہ ریٹائرڈ ڈانسپکٹر آف آفس آزری سنہ ... ایک مختصر علالت کے بعد ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء کو ۷۰ سال کی عمر میں اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس حادثہ میں آپ کے دونوں صاحبزادگان ڈاکٹر محمد معین اور ڈاکٹر ابو الفرح صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ خداتعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

انجمن اطفال کانپور

پنڈت رام چندر ریوکل سکریٹری انجمن اطفال کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:-

کانپور انجمن اطفال کی لائبریری گرمیوں کی چھٹیوں میں صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک اور شام کو ۵ بجے سے ۸ بجے تک کھلی رہا کریگی۔ کوئی بھی لڑکا ایک روپیہ جمع کرکے اور ۴ سالانہ چندہ ادا کرکے اطفال لائبریری کا ممبر بن سکتا ہے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں اکثر لڑکے بھٹکا کرتے ہیں۔ لہذا وہ لائبریری سے فائدہ حاصل کرکے چھٹیوں میں اپنی قابلیت وعلم میں ترقی کر سکتے ہیں ہمیں امید ہے کہ طالب علم انجمن اطفال لائبریری سے فائدہ حاصل کریں گے

تنخواہ کی ترمیم شدہ شرح

یکم اپریل سنہ ۱۹۴۱ء سے انڈین ٹرانسپورٹ کمپنیوں۔ انڈین اسپتال کارپس اور انڈین آرمی آرڈیننس کارپس کے کل ملازمان کی تنخواہ جی۔ ایس تنخواہ اور پیشہ ورانہ فنی تنخواہ ہوگی جو انڈین انفنٹری کی تنخواہ ہے یعنی ۱۶ روپیہ ماہوار تنخواہ اور دو روپیہ ماہوار راشن وغیرہ کے لئے۔ مہتروں بہشتیوں اور دیگر کام کرنے والوں کی تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار ہے اور راشن وغیرہ مفت دیا جائے گا۔

محفل میلاد النبی صلعم

مسٹر محمد جمیل صاحب صدیقی اطلاع دیتے ہیں کہ:-

بتاریخ ۲۵ مئی بروز یکشنبہ (اتوار) بعد نماز عشاء محفل میلاد النبی صلعم کا انعقاد بمقام شفیع آباد مقابل مسلم لیگ وارڈ کمیٹی چمن گنج ہونا قرار پایا ہے جس میں علاوہ مقامی علماء کے بیرون جات کے علماء بھی تشریف لا رہے ہیں امید کہ شرکت فرما کر داخل حسنات ہوں

امیدوار

میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخاب کے لئے وارڈ نمبر ۸ سے ۱۲ حضرات اور وارڈ نمبر ۹ سے ۶ حضرات امیدوار ہیں۔

وارڈ نمبر ۸ مسرس موتی لال۔ مہیش پرشاد رام ناتھ ایچ۔ ایس۔ دوردی۔ رادھے شیام مسری ناتھ۔ گورپرشاد۔ راسیشور پرشاد وید مصرا۔ رام سیوک۔ دھنی رام بشیام سندر گپتا۔ رام لال عرف بچن لال۔

وارڈ نمبر ۹ مسرس اننت پرشاد شکل۔ رام کرشن تواری۔ گجادھر پرشاد۔ گوری شنکر شنکر لال

وار فنڈ

وار کمیٹی کانپور نے اعلان کیا ہے کہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک وار فنڈ میں ۴ لاکھ ۶۲ ہزار ۴۵۰ روپیہ وصول ہوا ہے۔

ستیہ گرہی گرفتار

۱۴ اپریل کی رات کو پنڈت گوپی کرشن تواری مسٹر ہری رام مسٹر رامیشور گپتا کانگریس ورکرس قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے ہیں جنلع کانپور

سبد گل

آجکل عورتوں کو مردانہ لباس اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے کا جنون ہوگیا ہے عورتوں کے اس جدید شوق پر تبصرہ کرتے ہوئے ہمارے ایک معاصر نے ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ شایع کیا ہے جسے ہم درج ذیل کرتے ہیں:-

ہمارا معاصر لکھتا ہے کہ چند سال سے یورپ اور امریکہ کی لڑکیوں میں مردوں کی طرح سر کے بال ترشوانے اور برجس یا پتلون پہننے کا رواج عام ہو رہا ہے۔ ایک جلسہ میں ایک ایسی ہی لڑکی نے اپنے رقص و سرود کے خوب کمالات دکھائے۔ حاضرین میں ایک پادری صاحب بھی تشریف رکھتے تھے جو اپنے برابر والے سے آجکل کے فیشنوں کے متعلق اپنے قدامت پرستانہ خیالات کا اظہار فرما رہے تھے۔ اتنے میں ان کی نظر اس فیشن ایبل لڑکی پر پڑی تو آپ اس کے رقص سے بہت محظوظ ہوئے۔

آپ نے پاس بیٹھے ہوئے سے مخاطب ہو کر پوچھا "کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ نوجوان لڑکا کس کا ہے جو ابھی ناچ رہا تھا۔"

مخاطب نے جواب دیا "لڑکا نہیں۔ یہ میری لڑکی ہے۔" پادری صاحب لڑکی کی اس کو دیکھ وضع کو دیکھکر دل میں بے حد جز بز ہوئے۔ لیکن از راہ شائستگی فرمانے لگے "آپ بڑے خوش قسمت باپ ہیں کہ آپ کی لڑکی رقص و سرود میں اس درجہ کمال رکھتی ہے۔"

جس کے جواب میں اس نے جھنجھلا کر کہا "پادری صاحب میں اس لڑکی کا باپ نہیں۔ اس کی ماں ہوں۔"

بیچارے پادری صاحب بھونچکے سے رہ گئے۔

مختصر خبریں

لندن ۸ مئی ہندوستان کے پچاس کاریگروں کا جو دستہ فوجی کارخانوں میں کام سیکھنے کے لئے بمبئی سے روانہ ہوا تھا وہ لندن پہونچ گیا ہے۔ یہ لوگ ہارٹ ہال میں پیمر منسٹر کے دفتر میں پہونچے جہاں ان کا وزیر محکمہ لیبر نے خیر مقدم کیا۔

لندن ۹ مئی ایران عراق میں پیدا شدہ صورت حالات کا تشویش کے ساتھ معائنہ کر رہا ہے اور اپنی مسلح فوجوں کو ایران اور عراق کی سرحد پر جمع کر رہا ہے۔

لندن ۱۲ مئی ڈیلی ایکسپرس کا نامہ نگار نیویارک سے لکھتا ہے کہ واشنگٹن میں کانگریسی لیڈروں کا خیال ہے کہ امریکہ کا سمندری بیڑہ دو ہفتہ کے اندر اٹلانٹک سمندر میں کام کرنے لگے گا۔ خیال ہے جلد ہی اہم فیصلے نافذ کئے جائیں گے۔

نیویارک۔ ۱۲ مئی امریکن کیتھولک فیلو سائیکل ایسوسی ایشن کے پرانے پریذیڈنٹ پروفیسر فرانسس میک ماہن نے مسٹر ڈی ویلرا کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے جس میں ان سے اپیل کی گئی ہے کہ برطانیہ کو آئرلینڈ کے سمندری اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

رنگون۔ ۱۱ مئی حال ہی میں برما اسمبلی میں آراضیات کی خریداری کے متعلق جو قانون پاس کیا تھا۔ اس پر گورنر برما نے منظوری دیدی ہے۔

شملہ۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ افریقہ اور برطانیہ سے ہندوستان ہوائی ڈاک کا سلسلہ جاری ہوگیا ہے جو فی ہفتہ ایک بار رہے گا۔

شملہ۔ ۱۲ مئی آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال آج صبح یہاں تشریف لائے۔ دوپہر کو آپ نے وائسرائے کے ساتھ لنچ کھایا اس کے بعد کلکتہ کو واپس چلے گئے۔ نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر حق نے کہا کہ موجودہ جمود کو حل کرنے کی میرے ذہن میں جو اسکیمیں ہیں انہیں میں نے وائسرائے کے سامنے پیش کردیا۔

ادب لطیف

"تیری یاد"

موسیقی جب دھیمے سُر معدوم ہو جاتے ہیں۔
تخیل میں نغمہ زن رہتی ہے۔
خوشبو جب شیریں پھول مرجھا جاتے ہیں۔
بس جاتی ہے ان احساسات میں جنہیں وہ اکساتی ہے
گلاب کی پنکھڑیاں۔ جب گلاب بکھر جاتا ہے
زینت دیتی ہیں محبوب کے بستر کو
ایسے ہی تیری یاد پر جب تو نہ ہوگا۔
محبت زندگی رہے گی۔ (شیلے)

میرا دیا

میں اپنا دیا اپنے گھر سے لایا اور پکارا اٹھا آؤ بچو آؤ۔ میں روشن کرونگا تمہاری راہ رات بھی اندھیری تھی جب میں واپس لوٹا خاموش سڑک کو چھوڑتے ہوئے میں چلانے لگا۔ مجھے راستہ دکھا۔
او اگنی دیو تیج سروپ!
میرا دیا خاک میں ٹوٹا پڑا ہے۔ ٹیگور

مچھلی پانی کے اوپر آئی۔ تو مچھوے نے اپنی بیوی کی خواہش بیان کی۔ اس دفعہ مچھلی نے جواب دیا کہ تم نے میرے ساتھ بھلائی کی تھی۔ اس معاوضہ میں تم بہت کچھ پا چکے ہو لیکن ابھی تک تمہاری طبیعت سیر نہیں ہوئی۔ تم لوگ بہت لالچی ہو۔ اپنے لالچ کے باعث تم نے سب کچھ کھو دیا۔ اب تم گھر پہونچو گے تو اس عالیشان محل کی جگہ پر وہی پرانی اور ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی پاؤ گے

اتنا کہہ کر مچھلی غائب ہوگئی۔ مچھوا بہت گڑگڑایا لیکن مچھلی نے ایک نہ سنی۔ آخر کار وہ لوٹ کر گھر پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی میلے کچیلے کپڑے پہنے اسی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں بیٹھی ہے۔ اب وہ بھی غم کے آنسو بہا رہی تھی اور دل میں پچھتا رہی تھی لیکن اب پچھتانے سے کیا ہوتا تھا۔ اس دن سے مچھوے کی بیوی سدھر گئی۔ اس کو لالچ کرنے کا پھر کبھی حوصلہ نہیں ہوا

اچانک گیان کی آمد سے وہ اپنے خوفناک ارادے میں کامیاب نہ ہوسکی اور یہی ناکامی بجائے اندرا کے خود اس کے لئے پیام اجل ثابت ہوئی۔ گناہ کی چوکھٹ پر شوبھا قربان ہوگئی۔ مگر خدائی چکی پھر بھی نہ رکی چلتی ہی رہی۔

شوبھا کے بعد صرف رسک رہ گیا تھا۔ جسے اپنے گناہ کی بیل کو پھلتے پھولتے اور پھیلتے ہوئے دیکھنا کسی طرح منظور نہ تھا۔ اس لئے اس نے ہر ممکن کوشش و ذریعہ سے گیان کو مدن اور اندرا کا رشتہ کرنے سے روکا مگر سب بے سود۔ گیان اپنی ہٹ پر قائم رہا نہ وہ مانا اور نہ ہی خدائی چکی نے رکنے کا نام لیا۔

اس پر طرہ یہ ہوا کہ مدن اور اندرا بھی ایک دوسرے کو دل و جان سے چاہنے لگے۔ یہ دیکھکر رسک کے اوسان خطا ہوگئے۔ اوس نے فوراً ہی مدن کی شادی ایک وکیل کی بیٹی جانکی سے ٹھہرا دی۔ برات چڑھنے کی تیاری ہو رہی تھی کہ دولہا میاں غائب۔ یعنی مدن چاروں طرف کھوج ہونے لگی۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہے لیکن گیان جانتا تھا کہ مدن ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اندرا بھی اس وقت پونہ میں سر بھاؤ گو کے مکان پر سماجی اور مذہبی طور پر ایک دوسرے کے ہوچکے ہیں۔

کیا۔ بھائی بہن کی شادی ہوگئی؟

جی ہاں! گناہ کے رونگٹے کھڑے کردینے والی یہ پر گناہ شادی بھی خدائی چکی کو چلنے سے باز نہ رکھ سکی۔ بھائی بہن کی شادی ہوگئی؟

عالم نسواں

عورت کو صرف عورت رہنا چاہیئے

(ایک امریکن خاتون کے خیالات)

(:×:)

ایک امریکن خاتون نے عورتوں کے لئے ایک نہایت ہی مفید مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ یہ مضمون ان عورتوں کے لئے مشعل ہدایت ہے جو مردوں کی تقلید میں اپنی نسوانی خصوصیات کو برباد کر رہی ہیں۔ امریکن خاتون لکھتی ہے۔

(:×:)

عورتوں کا ایک بڑا طبقہ یہ کہہ رہا ہے کہ "ہم مردوں کے دوش بدوش ترقی کے میدان میں دوڑیں گے۔ ہم میں کونسی کمی ہے کہ ہم مردوں سے پیچھے رہیں۔ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم صنعتی اور اقتصادی معاملات میں مردوں کی طرح حصہ نہ لیں۔"

عورتوں کے صرف یہ خیالات ہی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ عملی طور پر میدان میں آگئی ہیں۔ اور انھوں نے اپنے لئے وہی شاہراہ منتخب کرلی ہے جو اس سے قبل مردوں کے لئے مخصوص تھی۔ چنانچہ اس وقت ۵ سے لیکر ۲۰ فیصدی تک عورتیں مردوں کے دوش بدوش دنیاوی جدوجہد میں حصہ لے رہی ہیں۔

عورتوں کا مردوں کے دوش بدوش کام کرنا برا نہیں۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ عورتوں نے مردوں کی تقلید کرکے اپنے اس بلند و بالا اور مقدس مشن کو فراموش کردیا ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوئی ہیں۔

میرے نزدیک عورت کا یہ ہرگز کام نہیں کہ وہ ان عامیانہ جھگڑوں میں الجھ کر رہ جائے جو صرف مرد کے لئے مخصوص ہیں۔ بلکہ عورت کا کام تو یہ ہے کہ وہ مردوں میں ہمت اور جرأت کی لہر پیدا کرے۔ اور ان کو دنیاوی جدوجہد میں بڑھنے میں ہر ممکن امداد دے۔ نہ یہ کہ وہ خود ایک مزدور بنکر میدان میں کود پڑے۔

اگر ایسی عورت نے چار ایسے لائق فرزند پیدا کردئے ہیں جو ملک اور ملت کے لئے مفید ہوسکتے ہوں تو وہ عورت اس غیر شادی شدہ عورت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو صرف دولت کمانے کی دھن میں لگی ہوئی ہے اور اس دھن کی وجہ سے اس نے اپنے مشن کو بھلا دیا ہے۔

دنیا کی تاریخ کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آجتک جتنے بھی بڑے آدمی ہوئے ہیں وہ یا تو ماں کی اعلیٰ تربیت کا نتیجہ ہیں یا ان کی بیویوں نے ترقی کرنے میں اور ابھرنے میں ان کی رہنمائی کی ہے۔ یہی عورت کا اصلی مشن ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عورت کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ نسوانیت کے دائرہ میں رہتے ہوئے مردوں کی رہنمائی کرے۔ مردوں کے لئے سکون قلب کا سامان پہونچائے۔ اور جب مرد پریشانی میں مبتلا ہوں تو ان کے اندر ہمت اور استقلال کی روح پیدا کرے۔

اس وقت یہ اندازہ لگانا دشوار ہے کہ وہ دنیا کسقدر بے کیف ہوگی جب مرد اور عورتیں ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہوں گے۔ مرد اور عورتوں کے ہم رنگ ہونے کے بعد دنیا بے کیف ہی نہیں ہو جائیگی۔ بلکہ دنیا کی ترقی بھی رک جائیگی۔ کیونکہ ترقی کا جذبہ پیدا کرنے والی مخلوق یعنی عورت جب اپنی نسوانیت کھو دیگی تو پھر مردوں میں ترقی کے ولولے مفقود ہو جائینگے ضرورت ہے کہ عورتیں اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے مردوں کی اندھی تقلید میں اپنے اس بلند و بالا مشن کو فراموش نہ کریں۔ جس کے لئے وہ دنیا میں آئی ہیں۔

یہ خبر رسک کے خرمن صبر و قرار پر بجلی کی طرح گری وہ بدحواس ہوکر پونہ پہونچا۔ رسک نے پونہ پہنچکر کیا کیا؟ ... گیان کے بھروسہ کا کیا حشر ہوا؟ مدن اندرا کو معلوم ہوا کہ وہ بیک وقت بھائی بہن بھی ہیں اور میاں بیوی بھی؟ خدائی انصاف کی چکی رکی؟

جی ہاں؟ مدن اندرا کو بھی معلوم ہوگیا اور خدائی چکی بھی تھم گئی ... لیکن کسطرح؟ یہ سب ۲۳

بچوں کی دنیا

لالچ بہت بُری بلا ہے!

کسی ملک میں ایک مچھلی پکڑنے والا رہتا تھا۔ یہ بیچارا بہت غریب تھا۔ وہ اور اس کی بیوی دونوں ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں رہتے تھے وہ خود تو بہت بھلا مانس اور سمجھدار آدمی تھا لیکن اس کی بی بی بڑی لالچی تھی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ مچھوا مچھلیاں پکڑ رہا تھا کہ اس کے جال میں ایک سنہری رنگ کی مچھلی پھنسی۔ مچھوا دیکھکر خوش ہوگیا۔ لیکن اس مچھلی نے بڑی عاجزی سے کہا کہ "مجھ پر رحم کر اور مجھے چھوڑ دے۔ اس کے بدلے میں جو کچھ تو مانگے گا تجھے مل جائے گا۔"

مچھوے نے جواب دیا "اچھا کچھ دیر ٹھہرو میں اپنی بیوی سے صلاح مشورہ کرلوں۔"

فوراً مچھوا اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے بات چیت کرکے لوٹ آیا۔ مچھلی نے اس سے دریافت کیا کہو کیا صلاح ہے۔"

مچھوے نے جواب دیا کہ "اگر تو ایسی ہی مہربان ہے تو ہمیں رہنے کے لئے ایک اچھا مکان دے دے۔"

مچھلی نے کہا "اچھا ایسا ہی ہوگا۔"

مچھوے نے مچھلی کو پانی میں چھوڑ دیا۔

اب مچھوا اور اس کی بیوی ایک اچھے گھر میں رہنے سہنے لگے۔ کچھ دن کے بعد مچھوے کی بیوی نے اپنے دل میں کہا "کیا ہی اچھا ہوتا اگر میں رانی ہوتی۔ بیسیوں لونڈیاں اور باندیاں میری خدمت کرتیں اور میں ان پر حکم چلاتی۔" یہی سوچتے سوچتے وہ مچھوے کے پاس گئی۔ اور اس سے کہا "تم ایک دفعہ پھر اس مچھلی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مجھے اس ملک کی رانی بنا دے۔"

مچھوا اس ندی کے کنارے پر گیا اور مچھلی کو آواز دیکر کہا "اے خوبصورت مچھلی! میری بیوی کی یہ خواہش ہے کہ میں اس ملک کا راجہ بن جاؤں اور وہ رانی۔"

مچھلی نے جواب دیا "اچھا ایسا ہی ہوگا!"

جب مچھوا اپنے گھر پہونچا تو اپنے مکان کی جگہ پر ایک عالیشان محل پایا۔ ہر طرف چہل پہل تھی۔ بیسیوں لونڈیاں رانی (مچھوے کی بیوی) کی خدمت میں معروف تھیں اور رانی صاحبہ بہت قیمتی پوشاک پہنے ایک تخت پر بیٹھی تھیں مچھوا یہ کیفیت دیکھکر حیران ہوا۔

دونوں کے دن بڑے آرام و اطمینان کے ساتھ گذرنے لگے۔ مچھوا رہ رہ کر اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتا تھا کئی برس اس طرح مزے میں گذرے۔ ایک دن رانی کے دل میں ایک نئے خیال نے گھر کیا۔ یہ سب عیش و آرام ہوتے ہوئے بھی رانی کے دل میں لالچ کی آگ سلگ رہی تھی رانی نے جا کر راجہ سے کہا "کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں سورج اور چاند کی رانی بن جاتی پھر تو میں ایک سیڑھی زمین سے چاند تک اور دوسری زمین سے سورج تک لگواتی۔ جب دھوپ زیادہ ہوتی اور سخت گرمی پڑتی تو میں چاند میں جا کر رہتی۔ اور جب جاڑا ستاتا تو سورج میں چلی جاتی تم ایک دفعہ پھر اس مچھلی کے پاس جاؤ اس سے میری خواہش بیان کرو۔"

مچھوے نے اپنی بیوی کو بہت سمجھایا کہ لالچ کرنا اچھا نہیں کہیں ایسا نہو کہ یہ عیش و آرام بھی ہاتھ سے جاتا رہے۔ لیکن رانی نے اپنی ہٹ نہ چھوڑی۔

ندی کے کنارے پہنچ کر مچھوے نے ڈرتے ڈرتے اس خوبصورت مچھلی کو آواز دی ص

پردۂ فلم

بھرو

"خدا ذرے ذرے کا حساب لیتا ہے"۔ دنیا میں معمولی سے معمولی گناہ کی قیمت بھی دینی پڑتی ہے"۔ "خدائی انصاف کی چکی چلتی ہے آہستہ مگر پیستی ہے مہین"؟

یہ عالمانہ مقولے اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہیں لیکن

اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانُ

(انسان غفلت اور بھول سے مرکب ہے)

یہ حکیمانہ مقولہ بھی اپنی جگہ پر سچائی کی علمبرداری کر رہا ہے۔ اور یہی مقولہ اس قصے کی روح رواں ہے۔ اس قصے کا ہیرو بھی انسان ہے "فرشتہ" نہیں۔ وہ بھی انسان ہوتے ہوئے اپنے ماحول کے زیر اثر گناہ بھری غلطی کی جرات کر بیٹھا۔ پھر اس کے نتیجے پر توبہ اور ندامت کے آنسو بہائے، پھر ناقابل برداشت ذلت سہی۔ یہ جملہ مناظر اس درد بھرے قصے کے عبرتناک ابواب ہیں۔

خلاصہ:-

گیان بابو کو اپنے دوست رسک پر اتنا بھروسہ تھا جتنا کہ اسے اپنی ذات پر بھی نہ تھا۔ اسے بھروسہ کیوں نہ ہوتا! جبکہ رسک بابو تھا بھی بھروسہ کے قابل۔ پھر یہ بھروسہ ہی تو تھا جس کے بل پر اسے اپنی تمناؤں اور ارمانوں کی جیتی جاگتی تصویر یعنی اپنی مہ جبین بیوی شوبھا کو رسک کے گھر اکیلے چھوڑ کر اکیلے ہی افریقہ جانے کا ارادہ کرنا پڑا۔ جسے چند ہی دن ہوئے تھے کہ تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے بمبئی لایا گیا تھا۔

گیان کے اس ارادے کو ایک تو اس کے اپنے بھروسہ نے اور دوسرے رسک کی بیوی۔ ریکھا نے اپنے زبردست اصرار سے اور پختہ کردیا۔ کیونکہ ریکھا نہیں چاہتی تھی کہ بیمار شوبھا پھر سے افریقہ کے انھیں خوفناک جنگلوں میں جائے جہاں سے وہ بیمار ہو کر آئی ہے۔ لہذا وقت آنے پر گیان اکیلا ہی افریقہ روانہ ہوگیا۔

گیان کی روانگی نے رسک کو سخت آزمائش میں ڈالدیا کیونکہ جس ن سے اوس نے دشمن ہوش و حواس وغارتگر دین و ایمان حسین شوبھا کو دیکھا تھا۔ اسی دن سے اس کا دل بے اختیار شوبھا کی طرف کھینچنے لگا تھا اب تک تو وہ گیان کی موجودگی اور دوستی کے خیال سے اپنے آپکو سنبھالے تھا۔ مگر جب اسکی بیوی ریکھا بھی میدان خالی چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی۔ تو رسک کے لئے سرکش جذبات کو روکنا اوس کے بس کی بات نہ رہ گئی۔ گو اس نے اپنے آپکو بہت سنبھالا۔ بھاگا۔ کترایا حیلے تراشے۔ بہانے کئے۔ بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جتنی کہ انسان کرسکتا ہے۔ مگر انسان آخر انسان ہی تو ہے۔ کب تک۔ آخر گھی اور آگ کا ساتھ رنگ لاکر رہا۔ اور رسک اپنے ساتھ شوبھا کو بھی گناہ کے گہرے دریا میں لے ڈوبا۔ یہیں سے خدائی انصاف کی چکی چلنا شروع ہوگئی۔ وقت مقررہ پر رسک کا گناہ شوبھا کی گود میں اندرا کی صورت بنکر کھیلنے لگا۔ رسک اور شوبھا دونوں اپنی اپنی جگہ اپنے گناہ پر توبہ اور ندامت کے آنسو بہانے لگے۔ لیکن یہ آنسو خدائی چکی کو روکنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔

اس دوران میں گیان بھی افریقہ سے واپس آگیا اور اپنی اور رسک کی دیرینہ دوستی کو اور زیادہ مضبوط رشتے میں جکڑنے کے خیال سے اندرا اور رسک کے بیٹے مدن کی باہمی شادی کے منصوبے باندھنے لگا۔ گیان کی یہ منصوبہ بازی رسک اور شوبھا کے لئے سوہان روح ثابت ہونے لگی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مدن اور اندرا کی شادی گناہ ہے۔ بھاری گناہ لیکن یہ راز گناہ راز گیان پر کون کھولے؟

لہذا حالات سے مجبور ہوکر شوبھا نے ننھی اندرا کو موت کے گھاٹ اتارنے کا قصد کیا لیکن

اقوال زرین

سچی مسرت

دنیا میں بہت کم انسان ایسے ہیں جنھوں نے مسرت کے حقیقی مفہوم کو سمجھا ہو۔ ورنہ عام طور پر انسان مسرت کے دھوکہ میں ان چیزوں کے حصول کی کوشش کرتا ہے جو بظاہر تو مسرت بخش معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں یہ سب ایک فریب ہوتا ہے۔
(سوالمن)

حقیقی مسرت صرف اس مسرت کو کہا جاسکتا ہے جو گناہ کے بغیر حاصل ہو اور حقیقی خوشی صرف وہ خوشی ہے جو بنی نوع انسان کو تکلیف پہونچائے بغیر حاصل کی جاسکے۔ جن لوگوں نے گناہ کو مسرت سمجھ رکھا ہے وہ دھوکہ میں ہیں۔ اور جو بنی نوع انسان کی ہڈیوں پر اپنی مسرتوں کے قلعے بنانا چاہتے ہیں وہ تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔

ایچ۔ جی ادم

موج تبسم

شوہر:۔ "حامد کو سنبھالو اس نے رو رو کر میرا ناک میں دم کر دیا۔
بیوی:۔ یہ کیا کہتا ہے کیا ہے۔
شوہر:۔ "کہتا ہے کہ گدھے پر مجھے بٹھا دو"۔
بیوی:۔ تو اپنی کمر پر بٹھا کر اسے کیوں نہیں بہلا لیتے

چھوٹی بچی:۔ "اماں تم چہرہ پر پاؤڈر کیوں ملتی ہو؟
ماں:۔ "اس لئے کہ چہرہ خوبصورت معلوم ہو"۔
بچی:۔ "مگر آپ کا چہرہ تو پھر بھی خوبصورت نہیں معلوم ہوتا
ماں:۔ "خاموش رہ چڑیل کی بچی۔

ماں:۔ "بیٹی شرارت نہ کیا کرو، ورنہ تمہاری اولاد بھی شریر ہی پیدا ہوگی۔
لڑکی:۔ مگر اماں میں کیوں شریر پیدا ہوئی کیا آپ بھی بچپن میں میری طرح شرارتیں کیا کرتی تھیں۔

دلچسپ معلومات

انگلستان میں سالانہ تقریباً ۷۵ کھرب من بارش ہوتی ہے

بمبئی کے بوری بندر اسٹیشن کی تعمیر پر ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ آیا تھا۔

تاش کا کھیل پہلے پہل آج سے پانچسو برس پہلے فرانس میں کھیلا گیا تھا۔

بجنے والی گھڑی کو سب سے پہلے ساڑھے گیارہ سو برس ہوئے کہ عرب کے لوگوں نے بنایا تھا۔

مشہور انگریز مصنف مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلز نے اپنی صرف ایک کتاب سے اتنا بڑا کا روپیہ کمایا ہے اس کتاب کا نام آؤٹ لائین آف ورلڈ ہسٹری ہے یہ پہلی بار ۱۹۱۹ء میں شایع ہوئی تھی اور آج تک اس کی ۲۰ لاکھ کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔

ایک گھنٹہ میں آدمی کے دل سے پانچسو چالیس مرتبہ خون گزرتا ہے۔

اکبر کے عہد میں چاولوں کا نرخ ۸ مرنی من تھا۔

کولمبس نے ۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ء کو امریکہ میں قدم رکھا۔

افسانہ

غریب کی بیٹی

از محمد امین شرقپوری

محمد امین شرقپوری جو سادہ الفاظ سے فطرت انسانی کی تصاویر کھینچنے میں کمال رکھتے ہیں آپ کا ایک نہایت ہی سادہ افسانہ جو ایک خاموش پیغام کی حیثیت رکھتا ہے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اس افسانہ کے ساتھ امین صاحب اپنے ایک خط میں ہمیں لکھتے ہیں کہ "وہ حضرات جو میرے افسانوں کو دلچسپی کیساتھ پڑھتے میری طرف سے ان کی قدردانی کا شکریہ ادا کر دیجئے اور یقین دلا دیجئے کہ میں ان کی خدمت میں ہمیشہ بہتر سے بہتر مواد پیش کرتا رہوں گا۔ ہم امین صاحب کے اس پیغام کو ناظرین تک پہنچاتے ہوئے ان کا وہ سادہ افسانہ درج کرتے ہیں جو سرمایہ داری کی لعنت پر ایک شدید ضرب ہے۔

بیوی گڑ اور چنے انگوچھے میں باندھتے ہوئے بولی۔ "پیدل جاؤگے دور کا معاملہ ہے کھانے کو تو کچھ پاس ہونا چاہئے"
ہرسکھ ہنس پڑا۔ ایک نظر بیٹی کو دیکھا جو آنگنائی میں سر جھکائے تنکے سے زمین کرید رہی تھی۔
انگوچھا بغل میں دبا کر بولا۔ میں جاتا ہوں دو ایک دن میں لوٹ آؤں گا۔ چوکھٹ سے باہر نکلا ہی تھا کہ بیوی مسکرا کر بولی "شگن تو میں نے منایا ہی نہیں، لو ذرا سا گڑ ہی کھالو"۔ بوڑھا رک گیا۔ مسکرا کر بیوی کو دیکھا جو گڑ کی ڈلی لئے کہہ رہی تھی، رام کرے لڑکا پسند آجائے تمہیں؟"
تم پسند کو کہتی ہو۔ اگر وہ نہیں مانے تو؟"
"مانیں گے کیسے نہیں، میری بیٹی کیا کانی ہے؟
ان باتوں سے کیا ہوتا ہے۔ دنیا میں دھن کی لوبھی ہے اور وہ ہمارے پلے نہیں بوڑھا بولا۔
جن کے پاس دھن نہیں ہوتا ان کی بیٹیاں کیا بیٹھی رہتی ہیں" بیوی بولی،
"اب تو بہی ہو رہا ہے بوڑھا گڑ کھاتے ہوئے بولا میں کہتی ہوں بیاہ پہلے بھی تو ہوتے تھے"۔ بیوی تنک کر بولی۔
"جب سماں کچھ اور تھا" بوڑھا چلتے چلتے بولا۔
بیوی نے مسکرا کر بیٹی کو دیکھا، جی ہی جی میں مسکراتے ہوئے بولی ایسی سندر کے لئے بھی کیا بر کی کمی ہے"
رودھیا کی ماں! پڑوسن بولی کہاں گیا ہے اس کا بابو؟
"تارا گڑھ گئے ہیں" مسکرا کر بولی
"جہاں سے نائی آیا تھا تمہارے گھر؟"
"ہاں بہن!"
"بیٹی کا کہیں سمبندھ لگ جائے تو اچھا ہے،"
"ہاں بہن جوان بیٹی کب تک گھر میں بیٹھے گی"
"سچ کہتی ہو رودھیا کی ماں" بڑھیا بولی۔
چمپا اچھلتی ہوئی آئی۔ رودھیا کو خاموش دیکھکر بولی کیوں ری آج تو جب کیسے سادھے ہوئے ہے۔ رودھیا نے مسکرا کر دیکھا۔
ہوں، سمجھی! "چمپا ہنستے ہوئے بولی۔
"کیا سمجھی! رودھیا نے کہا۔
"چاچا گئے ہیں!"
پھر سنجیدہ ہو کر بولی۔
سگائی ہو گی تمہاری"
اور تمہاری کیا نہیں ہوئی تھی۔ چمپا ہنس پڑی۔ ماں دونوں کو خوش دیکھکر مسکرا رہی تھی، اور ہرسکھ دھیرے دھیرے جا رہا تھا۔
بیس کوس کا سفر درپیش تھا۔ بوڑھا کمر ہمت باندھے ہوئے جا رہا تھا۔ تارا گڑھ پہونچتے ہی شام ہو گئی۔ دور درختوں کی چوٹی پر ڈوبتے ہوئے سورج کی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔ ندی کو پار کرتے ہوئے گاؤں میں داخل ہوا۔ گنگا مل کہاں رہتے ہیں؟ بوڑھے نے ایک لڑکے سے پوچھا۔ گنگا مل کا گھر بھی نہیں جانتے لڑکا مسکرا کر بولا۔
"بھائی بتا دو میں پہلی دفعہ آیا ہوں"
لڑکے نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔ یہ اونچا انہیں کا تو ہے۔ گاؤں میں ایک ہی گھر ہے اتنا بڑا۔
بوڑھا مسکراتے ہوئے آگے بڑھا۔ نکڑ پر کشن نائی کھڑا تھا۔ ہرسکھ کو پہچان کر بولا۔ آؤ ٹھاکر جی!
"کہاں ہیں تمہارے ٹھاکر!" بوڑھے نے کہا۔
"چوپال میں بیٹھے ہیں" پنچایت ہو رہی ہے۔
"کیسی پنچایت ہے؟" بوڑھا ساتھ چلتے ہوئے بولا۔ اجی تم جانو ہے گاؤں کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہتا ہے۔" چوپال آگئی۔ گنگا مل پنچوں کے پردھان تھے تیلی کا پوتا حقہ اٹھائے ہوئے تھا۔ گنگا مل نائی کو دیکھ کر بولے کیوں کیا بات ہے۔" ہلاس پور سے ٹھاکر جی آئے ہیں۔"
"گنگا مل نے مسکرا کر دیکھا آئیے بیٹھئے" وہ بولے، ہرسکھ ایک طرف بیٹھ گیا۔ پنچایت کے لوگ جب ایک ایک کرکے چلے گئے گنگا مل ہرسکھ سے بولے۔
میں نے کشن کو بھیجا تھا ہلاس پور۔ دیکھ بھال کر سگائی کریں گے کندن سے بھی معلوم کروں ہنستے ہوئے بولے آجکل کے چھوکرے تم جانو...
"ہاں کیا ہرج ہے" ہرسکھ بات کاٹ کر بولا۔
گنگا مل خاموش ہو گئے۔
"میں جاتا ہوں اب" ہرسکھ بولا
اس وقت کہاں جاؤگے۔ صبح جانا۔ پیدل آئے ہوگے"
آیا تو پیدل ہی ہوں"
گنگا مل چونک سے گئے۔ جیسے وہ ہرسکھ کی غربت سے آگاہ ہو گئے تھے اور ہرسکھ ان کے بڑے کشادہ مکان کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔
کیا رودھیا کے ایسے بھاگ ہو سکتے ہیں۔ گنگا مل تو بڑے امیر معلوم ہوتے ہیں۔ اور ہرسکھ جس کے پاس چار بیگھے زمین۔ پانچ چھ کھاٹ کا کچا مکان اور بس۔ کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنوا تیلی۔ ؟ آپ ہی آپ کہہ رہا تھا۔
پو پھٹتے ہی وہاں سے چل پڑا۔

(۲)

"رودھیا" ماں بولی
کیا بات ہے ماں؟ رودھیا نے چلا کر کہا۔
اری تیرا باپ ابھی تک نہیں آیا۔ رات ہونے کو آئی۔"
"جگہ بھی تو دور ہے ماں۔ پھر وہ جوان گھوڑے ہی ہیں جو بھاگ کر آجائیں"
پھر اب تو آجانا چاہئے تھا۔ لے" باہر جھانکتے ہوئے بولی۔ آہی جائیں گے ماں"
ماں پلٹ آئی۔ رودھیا چولھے میں آگ جلانے کے لئے بیٹھ گئی۔
"ماں کیا پکے گا آج!"
کچھ میٹھا بنا لے۔ تیرا باپ تو کھاتا نہیں پر آج کے دن۔۔ خوشی کو روکتے ہوئے بولی۔
"ابھی بدھ کے روز تو بنایا تھا حلوہ!"
"تو کیا ہوا آج پھر بنا لے۔ تیرا باپ!" بیوی نے چونک کر دیکھا۔ ہرسکھ کھنکارتے ہوئے داخل ہوا۔ "لو آگئے وہ بھی۔ بڑی عمر ہے۔ ہرسکھ کھاٹ پر بیٹھ گیا۔
"تھک گئے ہو گے بابو" رودھیا محبت سے بولی۔
"ہاں بیٹی۔ بیس کوس چلا ہوں اور پھر کچا راستہ" بوڑھا ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔
"کیا خبر لائے ہو" بیوی قریب آکر بولی
بڑے امیر آدمی معلوم ہوتے ہیں وہ رکتے ہوئے بولا کچھ بات چیت بھی ہوئی؟
"ہوئی تو تھی"
"کیا کہتے تھے؟"
"سوچ رہے ہیں۔ دیکھ بھال کر سگائی کریں گے۔
"اور کچھ بات نہیں ہوئی"
"نہیں۔ بڈھے نے کھانستے ہوئے کہا۔
"لڑکا دیکھا تھا۔!"
"ہاں بہت اچھا ہے" رودھیا چلم لے کر آئی۔ بڈھا کش لگاتے ہوئے بیوی سے بولا۔ بھگوان کو منظور ہوگا تو ہو جائے گا"
"مجھے تو بڑی امید تھی کہ تم اچھی خبر لاؤگے" بڈھے نے بیوی کو دیکھا مگر منہ سے کچھ نہ بولا۔
صبح جب وہ چوپال کے پاس کھڑا تھا۔ ایک بیل گاڑی تالاب کے پاس رکی۔ بوڑھے نے چونک کر دیکھا۔ نائی نیچے اتر کر بولا۔
ٹھاکر ہرسکھ کہاں گئے ہوں گے۔ گھسی کا لونڈا چلا کر بولا۔ وہ کھڑے تو ہیں چوپال کے پاس ہی"
نائی مسکراتا ہوا پاس آیا۔ بولا۔ ٹھاکر جی کے گھر سے آئی ہیں لڑکی دیکھنے" گاڑی پیپل کے نیچے کھڑی تھی اور اس کی ماں آنگن لیپ رہی تھی۔ جلدی سے ہاتھ دھو کر اٹھی۔ مسکراتے ہوئے سواگت کیا۔ عورتوں نے ایک دوسری کو تعجب سے دیکھا۔ چھوٹا سا مکان اور وہ بھی کچا۔!"
"لڑکی کہاں ہے" بولی۔ رودھیا آہستہ سے آئی۔ گھونگھٹ نکال لیا۔
"یہ تو بڑی اچھی ہے" ایک آہستہ سے ہنستے ہوئے بولی۔ لڑکی کو کیا کریں گے لے کر۔ گھر میں تو کچھ دکھائی نہیں پڑتا۔"
ٹھاکرائن ناک بھوں چڑھا کر بولیں۔
کڑھائی چڑھائی گئی۔ ہرسکھ بھاگا بھاگا پھر رہا تھا۔
دوپہر بعد عورتیں چلی گئیں۔
"سگائی ہو گئی" چمپا نے بوڑھی پڑوسن سے پوچھا۔ پتہ نشانی تو ہوا نہیں سگائی کہاں سے ہوئی" پڑوسن بولی۔
بڑے گھر کی معلوم ہوتی تھیں۔ چمپا بولی لڑکی کو تو بہت پسند کیا ہے۔ انھوں نے" بڑھیا کی بہو قریب آکر بولی۔
بڑے گھر کی تھیں جبھی تو سگائی نہیں ہوئی۔ بیچاری کے بھاگ۔ ہرسکھ چوپال کے پاس کھڑا گاڑی کو دیکھ رہا تھا، جو کچی سڑک پر دھول اڑاتی ہوئی جا رہی تھی۔ سگائی کی کوئی بات

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

گاندھی سپرو خط و کتابت

سر تیج کا بیان

الہ آباد ۱۰ مئی۔ سر تیج بہادر سپرو نے اپنے اور مہاتما گاندھی کے درمیان خط و کتابت شایع کر دی ہے اور اسے شایع کرتے ہوئے انہوں نے ذیل کا بیان دیا ہے:۔

"پرسوں میں نے اخبارات میں مسٹر جناح کا ایک بیان پڑھا۔ جو انہوں نے میسور سے جاری کیا ہے۔ اس بیان کے متعلق انہوں نے مجھے پیشتر ازیں کوئی اطلاع نہیں دی۔ اس بیان اور خط و کتابت کو پڑھنے کے بعد میں نے مہاتما گاندھی کو تار بھیجا۔ جس میں ان سے اس خط و کتابت کو شایع کرنے کی اجازت چاہی جواب میں پریس میں بھیج رہا ہوں۔ مہاتما گاندھی نے اس کی اشاعت کی اجازت دے دی ہے۔

سر سپرو کہتے ہیں کہ مسٹر جناح نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں مہاتما گاندھی اور کسی بھی دوسرے ہندو لیڈر سے ملنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن بہتر ہوتا کہ وہ ایسا کہتے ہوئے اپنے اُن الفاظ کو یاد رکھتے جو انہوں نے اس خط میں استعمال کئے تھے۔ ان کے یہ الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"میں مسٹر گاندھی یا کسی دوسرے ہندو لیڈر سے ہندو قوم کے نمایندے کے طور پر ملنے اور ہندو مسلم سوال کا حل تلاش کرنے کے لئے ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہوں"۔ بصاف ظاہر کہ انہوں نے اپنے بیان میں "ہندوؤں کے نمایندے کے طور پر" کے الفاظ کو حذف کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ انکے خط میں موجود ہیں۔ ان الفاظ سے واضح ہے کہ وہ مہاتما گاندھی سے صرف اس صورت میں مل سکتے تھے اگر وہ ہندوؤں کے نمایندے کے طور پر ..... ان سے ملنا منظور کریں۔ چونکہ مہاتما گاندھی نے اس شرط کو منظور نہ کیا۔ اسلئے معاملہ ختم ہو گیا اور میں نے بھی مسٹر جناح کے ساتھ مزید خط و کتابت کرنا غیر ضروری سمجھا۔ مسٹر جناح نے اپنے بیان میں اس امر کی شکایت کی ہے کہ میں نے انکے آخری خط کا جواب دیکر اپنے اخلاقی فرض کو ادا نہیں کیا جس کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ خاصکر مسٹر جناح کی اس تقریر کے بعد جو انھوں نے مدراس میں کی۔ اس کے ساتھ ہی میں مسٹر جناح کو یہ بھی بتلا دوں کہ اخلاق کے متعلق میں ان سے کوئی نصیحت لینے کے لئے تیار نہیں۔ میں نے زندگی کے کسی شعبہ میں کبھی بھی خلیفہ یا ناصح کا پارٹ ادا نہیں کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے بہت سے فری اور سیاسی ناصحوں سے واسطہ پڑا ہے اور میں ان سے بہت ڈرتا ہوں۔

مہاتما گاندھی کا خط

"ڈیر سر تیج بہادر سپرو۔ میں نے ابھی ابھی "طلبوعِ سدی" میں آپ کے مضمون کو پڑھکر ختم کیا ہے میں آپ سے اس بات پر سو لہ آنے اتفاق رکھتا ہوں کہ گھریلو جھگڑوں کا ہمیں خود اور اس خیال کے قطع نظر کہ ہمارے حکمران ہمارے مشترکہ مطالبات کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اسی یقین کے ساتھ میں مسٹر جناح سے ملنے کے لئے خاص طور پر بمبئی گیا۔ اور ان سے کئی دفعہ بات چیت کی۔ میرے بعد سبھاش بابو نے ان سے اس بات چیت کو جاری رکھا لیکن لاحاصل۔ غالباً آپ اس ناکامی کی وجہ جانتے ہیں۔ اس کے بعد پھر وائسرائے سے ملنے سے پہلے میں ان بلائے دہلی میں ان کے مکان پر پہونچا۔ وہاں سے ہم دونوں اکٹھے ایک ہی کار میں وائسرائے کے پاس گئے لیکن صرف یہ دکھانے کے لئے کہ ہمارے درمیان اختلافات ہیں۔ میں اب بھی انکے پاس بار بار جانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرا جانا انھیں چڑا نہیں دیگا۔ میرا اُن کے متعلق خیال یہ ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی تصفیہ کرنے کے لئے تیار نہیں جب تک وہ مسلم لیگ کو اس حد تک منظم نہیں کر لیتے کہ وہ اپنی شرائط دوسری متعلقہ پارٹیوں اور حکمرانوں پر ٹھونس سکیں۔ اور اگر انھوں نے درحقیقت ایسی پوزیشن اختیار کر لی ہے تو اس کے لئے میں انھیں مورد الزام نہیں ٹھراتا۔ لیکن انکے متعلق یہ خیال رکھتے ہوئے میرا ان سے ملنا مفید نہیں ہو سکتا۔ میں اکثر محسوس کرتا ہوں کہ انھیں کچھ لکھوں لیکن جب مجھے یہ خیال ہوتا ہے تو پھر مجھے ایسا کرنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ لیکن اگر آپ کو اپنا اعتماد ہے تو پھر آپ ہی ان سے کیوں نہیں ملتے؟"

سر تیج کا جواب

سر سپرو نے مہاتما گاندھی کو ذیل کا جواب دیا ہے

"ڈیر مہاتما جی۔ میں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ آپ بمبئی میں مسٹر جناح سے ملے تھے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ کے اور ان کے درمیان کیا باتیں ہوئیں بعد میں ایک دن بمبئی میں مجھے مسٹر جناح سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ خود انہوں نے مجھے چاء پر بلایا۔ اس موقعہ پر انہوں نے مجھے بتلایا کہ دہلی میں آپ کے اور ان کے درمیان کیا ہوا۔ میرا خیال یہ تھا کہ دہلی میں جو اختلافات پیدا ہوئے وہ کانگریس کے سیاسی مطالبات کے متعلق تھے۔ اور کہ فرقہ وارانہ سوال کو خاص طور پر زیر بحث نہیں لایا گیا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ صورت حالات کو کافی عرصہ تک بگڑنے دیا گیا ہے اور اب اسے مزید بگڑنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ اور ہم تمام کو عموماً اور آپکو خصوصاً اپنی تمام تر توجہ اسی امر پر مرکوز کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک یہ اختلافات موجود ہیں سلیف گورنمنٹ کا حاصل کرنا مشکل ہے۔

میں نے مسٹر جناح سے پاکستان کے متعلق کوئی بات چیت نہیں کی۔ مجھے یقین ہے کہ پاکستان کا لفظ محض ایک دل بہلاوا ہے۔ اگر اس کا مطلب ہندوستان کی تقسیم ہے تو میں کم و کاست کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں اس کے سخت خلاف ہوں۔ اور اگر اس کا مطلب خاص سیاسی حالات اور آئینی مقاصد پر غور کرنا ہو تو اس سلسلہ میں بحث کیجا سکتی ہے۔ فرقہ وارانہ تصفیہ پر پہنچنے کے لئے کسی پارٹی کو دوسرے پر کوئی شرط ٹھونسنی نہیں چاہیئے۔ اور میں اس امر میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ آخر مسٹر جناح آپ سے کیوں ملنے پر تیار نہ ہوں اور اگر وہ ایسا کریں تو وہ نہ صرف اپنی سرکشی ظاہر کرینگے بلکہ اونکا یہ رویہ انھیں غلط راستہ پر لے جائے گا۔

آپ لاانتہا ہمت کے انسان ہیں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ملک کے مفاد کے پیش نظر ان سے ملنے کے لئے معمولی باتوں کا خیال نہیں کریں گے۔ آپ پر کانگریس اور ہندوؤں کی پوزیشن واضح کر دیں۔ اگر وہ تسلی بخش جواب دیں تو اس کا اثر اور ان کی پارٹی پر بہت بڑا اثر پڑنا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں فرقہ وارانہ تصفیہ کے سوال پر غور کرنے کے لئے چند دوسرے مسلم دوستوں سے بھی ملنے کو تیار ہوں۔ بہتر ہو گا کہ آپ اس سلسلہ میں مناسب موقعہ پر ایک کانفرنس بلائیں۔ پیشتر ازیں کچھ دوستوں نے مجھے اس کے لئے لکھا ہے۔ اور مجھے بھی یقین ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس کے لئے وائسرائے کا انتظار کریں بطور خود ایسی کانفرنس بلائیں۔ بہر حال میں ابھی اسے یقین کے ساتھ آپ اور مسٹر جناح پر چھوڑتا ہوں کہ اگر آپ رہنمائی کریں تو اسکے بہتر نتایج ہو سکتے ہیں

گاندھی جی کا جواب

"ڈیر سر تیج بہادر۔ آپ کے خط کے لئے شکریہ مسٹر جناح کہتے ہیں کہ میں ان سے صرف ہندوؤں کے طور پر اور ہندوؤں کے لئے ہی مل سکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اگر میں ان سے ملنے کے لئے لکھوں تو وہ ایسا کرنے کے لئے انکار تو نہیں کریں گے لیکن اس ملاقات کا جو کچھ نتیجہ ہو گا وہ میں جانتا ہوں وہ فوراً اسکو غلط صورت میں پیش کریں گے۔ ان کے خیال میں بڑی بھاری رکاوٹ میں ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے سول نافرمانی کی موجودہ تحریک کو کسطرح اینٹی مسلم بتایا ہے لیکن ہاں آپ کو اپنے خیال کے مطابق کام کرنا ہی چاہیئے۔"

ایک اور مکتوب

سر سپرو کے ایک اور خط کے جواب میں جس میں انھوں نے گاندھی جی کو لکھا تھا کہ وہ مسٹر جناح کو اپنی طرف سے خط لکھیں۔ مہاتما گاندھی لکھتے ہیں:۔ "میں مسٹر جناح کو اس وقت تک لکھنے کے لئے تیار نہیں جب تک مجھے یہ معلوم نہیں ہو جاتا کہ وہ سمجھوتہ کرنے پر تیار ہوں۔ اسوقت تک میرا انکے متعلق جو کچھ جانتا ہوں وہ یہی ہے کہ وہ ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں۔

سر سپرو اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں مسٹر جناح کو خط لکھ رہا ہوں اور وہ جو کچھ جواب دیں گے میں اس سے آپکو مطلع کر دونگا۔ ذاتی طور پر مجھے کامیابی کے متعلق بڑی امید نہیں۔

لیڈروں کی کانفرنس

مہاتما گاندھی کے شکریہ کے جواب میں سر سپرو ایک اور خط میں لکھتے ہیں کہ بمبئی میں جو اہم کانفرنس بلا رہے ہیں۔ اگر آپ مسٹر جناح اور چند دوسرے لیڈروں کی کسی تاریخ پر کانفرنس بلانے کا فیصلہ کریں تو کیا آپ اس فیصلہ کا خیر مقدم کریں گے۔ اگر آپ اس اتفاق سے اتفاق کریں تو میں مسٹر جناح کے پاس جا کر انکی منظوری بھی حاصل کرنے کی کوشش کروں

مہاتما گاندھی جواب میں لکھتے ہیں۔ اگر آپ مجھے اور قائد اعظم کو مدعو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو میں اس کانفرنس میں صرف اپنی ہی نمایندگی کرونگا۔ لیکن میں آپ سے کہونگا کہ اس کانفرنس کے لئے دعوت نامے بھیجنے سے پہلے پچاس بار سوچ لیں کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ابھی فرقہ وارانہ تصفیہ کا وقت نہیں آیا لیکن اگر آپ کی رائے اسکے برعکس ہو تو پھر آپ کو میرے خدشات کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔

سر سپرو اپنے آخری خط میں گاندھی جی کو لکھتے ہیں:۔

"مجھے آپ کو اور مسٹر جناح کو دعوت دینے میں کوئی جلدی نہیں۔ اور ایسا کرنے سے پہلے میں آپ سے مشورہ لوں گا۔"

یہ خط و کتابت ۲۵ فروری سے شروع ہو کر ۱۴ مارچ کو ختم ہوئی۔

مسٹر فضل الحق شملہ پہنچ گئے

شملہ ۱۲ مئی مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال یہاں تشریف لائے۔ آپ آج ہی کسی وقت وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

میرٹھ اسٹیشن پر مسٹر حق نے نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ شملہ میں وائسرائے سے یہ کہونگا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں ہندوستانیوں کو شامل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ تا کہ انگریز زیادہ سے زیادہ نمایندہ بن جائے۔

یو پی میونسپل انتخابات ملتوی

نینی تال ۱۰ مئی۔ حکومت یو پی نے یو پی کے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے عام انتخابات ایک سال کے لئے پھر ملتوی کر دیئے ہیں۔ اس سال کے آخر میں یہ انتخابات ہونے والے تھے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۳۹ء میں کانگریسی حکومت نے ایک سال کے لئے انتخابات ملتوی کئے تھے۔ اور گذشتہ سال گورنر نے شروع کر دیئے تھے۔

بحکم جناب مسٹر صیف اللہ خاں صاحب بہادر، اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بکہرایاں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۱۴ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب پرگنہ بھوگنی پور مقام بکہرایاں ضلع کانپور

کہنیا لال بنام سکھا وغیرہ

بنام بہارتہ ولد مہنت لال و سکھا ولد چین سکھہ قوم اہیر موضع بی ین پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوٰی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

ترکی میں حفاظت کے انتظامات

انقرہ ۱۰ مئی حکومت ترکی نے استنبول میں ۱۵ اور ۱۶ سال کی عمر کے درمیان لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہوائی حملوں سے حفاظت کا کام سیکھیں سمرنا میں لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ یکم جولائی تک ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے تہ خانہ بنالیں۔

جاپان کو فتح بہت مہنگی پڑیگی

لندن ۹ مئی جاپان کے دفتر خارجہ کے آرگن "جاپان ٹائمز" نے آج حیرت انگیز بیان چھاپا ہے کہ چین پر جاپان کو فتح بہت مہنگی پڑے گی۔ اسلئے چین اور جاپان کو صلح کر لینا چاہئے تاکہ بہتر تجارت کی امید پیدا ہو سکے۔ اس اخبار نے حال ہی ۱۹۵۵ شرطیں شائع کی تھیں جن کی بنا پر جمہوریتوں اور محوری طاقتوں کے درمیان صلح ہو سکتی ہے۔

پارلیمنٹ کی عمارتیں برباد

لندن ۱۱ مئی پارلیمنٹ کی عمارتوں اور ویسٹ منسٹر ہال (جو تقریباً ایک ہزار سال سے انگلینڈ کی تاریخ میں اہم پارٹ ادا کر رہے ہیں) دونوں پر بم گرے اور دونوں کو بڑا بھاری نقصان پہونچا۔ سنیچر کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے لندن پر بڑا خوفناک حملہ کیا ۲۳ جرمن بمبار برباد کر دئے گئے۔

پارلیمنٹ کا شہرۂ آفاق گھنٹہ "جس کی سریلی آواز بی۔ بی۔ سی کے ذریعہ تمام دنیا میں سنائی دیتی تھی۔ بم گرے۔ ویسٹ منسٹر ایبے میں آگ لگ گئی۔ برطانیہ کا شاہی گرجا گھر ہے۔ اور جہاں بادشاہوں کی تاجپوشی ہوتی ہے۔ ان تمام عمارتوں پر دھماکہ سے پھٹنے والے بم اور آگ لگانیوالے گولے پھٹے۔ دارالعوام کا وہ ہال جس میں بحث ہوا کرتی تھی بالکل تباہ ہو گیا۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر حوالی کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۲۰ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت منصفی حوالی کانپور

نواب سید سلیمان حسین خاں وغیرہ بنام مساۃ شیو راجہ وغیرہ

بنام سید مصطفٰے حسین ولد مولوی حیدر حسین صاحب ساکن ٹیکاپور شہر کانپور

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/۱۰۸ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ ۴ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جنپر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور منفصل ہوگا۔ اور تم اپنا بیان تحریری ایک ہفتہ قبل داخل کرو۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم عبدالسلام منصرم عدالت منصفی حوالی کانپور — مہر عدالت

بحر ہند میں جرمن جہاز پکڑ لیا گیا

لندن ۱۱ مئی سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے کروسروں نے بحر ہند میں جرمنی کے سوداگری جہاز کو جو کہ ایک حملہ آور جہاز کو سامان سپلائی کیا کرتا تھا اور ایک نارویجین ٹینک جہاز کو جو کہ حملہ آور جہاز نے پکڑ رکھا تھا پکڑ لیا۔ ۱۸ جرمن افسر اور ۷ ہم سپاہی پکڑ لئے گئے۔

ہٹلر کا ڈپٹی اسکاٹ لینڈ میں

لندن۔ ۱۳ مئی۔ ہرہٹلر کا دایاں بازو، جرمنی کا ڈپٹی فیوہرر و نیشنلسٹ سوشلسٹ پارٹی کا لیڈر رودلف ہیس جن حالات میں سکاٹ لینڈ اترا ہے اس نے تمام دنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہے اور یہ واقعہ اس لڑائی کا سب سے حیرت انگیز ڈرامہ خیال کیا جاتا ہے۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ روڈلف ہیس بذریعہ ہوائی جہاز برطانیہ پہونچا وہاں اس کا ہوائی جہاز خراب ہوگیا جب ہوائی جہاز نیچے گرنے لگا تو ہیس نے ہوائی چھتری سنبھال لی۔ اور اس سے اترنے کی کوشش کی۔ وہ گلاسگو کے قریب ایک کھیت میں کودا جس سے اس کے ٹخنے میں چوٹ آ گئی۔ ایک کسان نے اس کو دیکھ لیا اور وہ سمجھا کہ کوئی جرمن ہواباز ہے جس کے ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ زخمی ہوا باز کو اپنے گھر لے گیا وہاں کسان نے اس کو چائے پیش کی لیکن ہیس نے یہ کہہ کر چائے پینے سے انکار کر دیا۔ کہ اب بہت دیر ہوگئی ہے وہاں ہیس نے کسان کو اپنے چار سالہ لڑکے کا فوٹو دکھلایا اور کہا کہ میں آج صبح اس سے جدا ہوا تھا اور نہ معلوم کب پھر ملنا ہوگا۔ جس ہوائی جہاز میں ہیس تھا اس میں اور کوئی نہیں تھا اور جنوبی جرمنی سے اکیلے ہی انہوں نے سفر طے کیا تھا۔

امریکہ والوں کا خیال

واشنگٹن۔ ۱۳ مئی ہیس کے سکاٹ لینڈ میں اترنے کے متعلق یہاں کے سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نازی پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ خواہ کچھ ہو ہیس کی عدم موجودگی سے جرمن لوگوں کو زبردست دھکا پہونچا ہے۔ کچھ آدمی یہ کہنے لگے ہیں کہ ہیس کو یہ ڈر پیدا ہوگیا تھا کہ کہیں اس کو بھی قتل نہ کر دیا جائے جس طرح ۳۰ جون ۱۹۳۴ء کو کئی لیڈروں کو قتل کر دیا گیا تھا۔ نیڈرل گورنمنٹ پرنسپل انسٹی ٹیوٹ کے ہیڈ نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ان کو یہ ڈر تھا کہ کہیں انکو قتل نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے چلے آئے جرمنی کی طرف سے یہ جو کہا گیا ہے کہ ہیس کے دماغ میں خرابی تھی اس کے متعلق پروفیسر مذکور نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ وہ اتنے سمجھدار تھے کہ انہوں نے ہوائی جہاز چلایا اور اتنا لمبا سفر طے کیا۔

جرمنی کا بیان

برلن۔ ۱۳ مئی۔ روڈلف ہیس پُراسرار طریقہ پر اچانک مرگئے جب کہ وہ اگسبرگ (باویریا) سے ۱۰ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز اڑے۔

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ نیشنلسٹ سوشلسٹ پارٹی نے ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے کہ ہیس کے دماغ میں کچھ خرابی تھی وہ یا تو ہوائی جہاز سے کود گئے یا کوئی حادثہ پیش آگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے اس کے تمام ایجوٹنٹ کو گرفتار کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ ہیس کی عمر ۴۵ سال ہے۔

ہٹلر اور دارلاں کی ملاقات

برلن۔ ۱۳ مئی جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہرہٹلر سے ایڈمرل دارلاں نے ملاقات کی ہرفان رابن ٹروپ بھی اس وقت موجود تھے کسی بارے میں بات چیت ہوئی اس کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا۔

ہر ہیس کا جانشین

برلن۔ ۱۳ مئی ہرہٹلر نے ہرہیس کی جگہ مارٹن بورمین کا تقرر کیا ہے جو کہ ۱۹۳۳ء سے ہیس کے سٹاف کے چیف تھے۔ ہٹلر نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ بورمین کو ہٹلر کو ڈپٹی کا خطاب نہیں ملے گا۔ یہ خطاب منسوخ کر دیا گیا ہے۔

عراق و شام کا سلسلہ تار منقطع

لندن۔ ۱۳ مئی [illegible] شی کی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع ہے کہ عراق اور شام کے درمیان تار کا سلسلہ تار منقطع ہوگیا ہے۔ شام کے ہائی کمشنر جنرل ڈنٹز سے سویز کی جانب فوجیں اتارنے کے لئے جرمنی نے مطالبہ کیا ہے کہا جاتا ہے کہ ان اعانتوں کا تعلق جو وشی گورنمنٹ کو دی گئی ہیں اس مطالبے سے ہے۔

بلقان سے جرمن فوجوں کی واپسی

لندن ۱۱ مئی۔ خبر ملی ہے کہ اب چونکہ بلقان میں لڑائی ختم ہوگئی ہے اس لئے جرمن فوجیں یونان اور یوگوسلاویہ سے واپس آرہی ہیں اور ان کی جگہ وہاں ان کی فوجیں تعینات کی جارہی ہیں۔

روس نے راشد علی کی حکومت تسلیم کرلیا

ماسکو۔ ۱۲ مئی۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت روس نے عراق کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنا منظور کرلیا ہے

برما روڈ بند نہیں کیجائیگی

چنگکنگ ۹ مئی۔ برطانی سفیر نے ایک بیان میں بتلایا کہ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ برطانیہ برما روڈ کو بند کرنے پر وچار کر رہا ہے برطانی سفیر نے یہ بھی کہا ہے کہ چین اور برطانیہ کے تعلقات دوستانہ ہیں اور برطانیہ برما روڈ کو بند نہیں کرے گا۔

پرتگال کے ٹاپوؤں کو خطرہ

لسبن ۱۰ مئی اٹلانٹک سمندر کی لڑائی نے پرتگال کی توجہ بھی اسی طرف کھینچ لی ہے گو بین الاقوامی صورت حالات نے جو رخ اختیار کیا ہے اس سے حکومت پرتگال کو کوئی خاص پریشانی نہیں ہوئی لیکن اس نے ملک کے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدبیریں شروع کر دی ہیں۔

ویردار کو ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ پرتگال کے تین ٹاپوؤں میں مزید فوج بھیجدی گئی ہے یہ کمک اس لئے بھیجدی گئی ہے کہ اس قسم کی افواہیں گرم ہیں کہ ان پر کچھ ملکوں کا دانت ہو۔

فلسطین میں نیا برطانی کمانڈر

یروشلم ۱۱ مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لفٹننٹ جنرل میلینڈ ولسن نے فلسطین میں برطانی فوجوں کی کمان سنبھال لی ہے آپ لبیا اور یونان میں بھی برطانی فوج کے کمانڈر تھے۔

فرانس کے راستہ جرمن کشتیاں بحیرہ روم میں

لنڈن ۱۵ مئی۔ رائٹر۔ وشی کی خبروں کا حوالہ دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ہر ہٹلر اور ایڈمرل دارلان کے درمیان حال ہی میں جو ملاقات ہوئی تھی۔ وہ برچیگاڈن میں ہوئی تھی۔ ملاقات کے وقت ہر فان رابن ٹروپ اور فیلڈ مارشل کیٹل بھی موجود تھے۔ ایڈمرل دارلان پیرس سے بذریعہ ہوائی جہاز وہاں پہنچے۔ ان کے ساتھ جرمن سفیر ہر ایبٹز بھی تھا اور فرانس کی سمندری وزارت کا کمانڈنگ افسر بھی تھا۔ سفیر نے یہ بھی بتلایا کہ یہ اعلان کردیا گیا ہے کہ ایڈمرل دارلان جلد ہی پیرس جائیں گے۔ جہاں وہ ایک بڑی شخصیت سے ملیں گے۔ اور جو سمجھوتہ ہوگیا ہے اس کو عمل میں لانے کی تدبیروں پر غور ہوگا ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لسبن سے لکھتا ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان ملکر کام کرنے کے متعلق سمجھوتہ کا یہ نتیجہ ہوگا کہ امریکہ اپنے سفیر ایڈمرل لیہی کو فرانس سے واپس بلائے گا معلوم ہوا کہ امریکن سفیر نے مارشل پتان سے ملاقات کی درخواست کی ہے۔

جاپان کے متعلق برطانیہ کا رویہ

شنگھائی ۱۴ مئی۔ چین اور جاپان کی لاکھوں سپاہ چین کے ۴ صوبوں میں بڑی بھیانک لڑائی میں گتھ رہی ہے۔ جاپان کے ایک ترجمان کا بیان ہے کہ ہم نے چین کی دو فوجی ڈویژنوں کے خلاف [illegible] ہے جو کہ چنکیانگ کے صوبہ میں چوگی کے اردگرد جمع ہیں۔ چنکنگ کے چینی حلقوں میں ان حملوں کو بڑی زبردست اہمیت دی جارہی ہے۔ کیونکہ جاپان کے بدیشی وزیر پرنس کنوئے نے اعلان کیا ہے کہ چین کی لڑائی کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

جاپانی تمام مورچوں خاصکر دکھن شانسی میں زبردست کامیابیوں کا دعویٰ کررہے ہیں اور انکا کہنا ہے کہ انہوں نے ۲ لاکھ چینی سپاہ کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ جاپان نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ چین کی ۲۴ ویں فوجی ڈویژن کے کمانڈر جنرل کنگ ینگ فان کو مع اسٹاف افسروں کو گرفتار کیا ہے اور دکھن شانسی میں بڑی گھمسان لڑائی ہورہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گھیرا ۲ لاکھ چینی سپاہ کے چاروں طرف ڈالا ہوا ہے اس کو اب اور مضبوط کردیا جائے گا۔

جرمنی کی شرطیں فرانس کو منظور

لندن ۱۲ مئی۔ جرمنی کی شرطیں فرانس کی کیبنٹ نے اتفاق رائے سے منظور کرلیں وشی کی خبر ہے کہ اس معاہدہ کا نفاذ جلد ہی ہوجائے گا۔

غریب کی بیٹی

بقیہ صفحہ ۴

نہیں کی۔ اُنھوں نے" وہ بولا" شاید لڑکی پسند نہ آئی ہو۔

کبھی اُسے غربت کا خیال آتا بھگوان لڑکی دی تھی تو مایا بھی دی ہوتی۔" سوچتا ہوا گھر لوٹ آیا۔

(۳)

گنگا مل نے ہر سکھ کے ہاں رشتہ کی خود ہی ابتدا کی تھی مگر اس کی مالی حالت ناگفتہ بہ دیکھ کر ان کا ارادہ بدل گیا۔ پھر جب بیوی نے اس کی مفلسی کی کہانی بڑھا چڑھا کر بیان کی تو اسی روز شام پور کے ٹھاکر کے گھر نائی کو بھیج دیا۔ شام پور کا ٹھاکر ان کی ٹکر کا تھا۔ مگر لڑکی سانولی تھی۔ ان کی بیٹی اس بات پر اڑی ہوئی تھی۔ کہ میں بھیا کے لئے چاند سی دلہن لاؤں گی۔ جب سے رودھیا کو دیکھا تھا جی ہی جی میں خوش ہورہی تھی۔ مگر ماں کے آگے ایک نہ چلتی تھی۔ دولت سے دولت ہاتھ بڑھا کر ملتی ہے ٹھاکر جی پھولے نہیں سماتے تھے۔ بہو کے ساتھ جہیز کا لالچ ہی تھا بیٹی کو روٹھے ہوئے دیکھ کر بولے۔ شانتا تم فضول ضد کررہی ہو۔ ہر سکھ کے پلے ہی کیا ہے۔"

"بہو تو اچھی آئے گی۔ پھر ہمیں کیوں بھیجا تھا وہاں ہر سکھ انتظار کررہے ہوں گے۔"

"پگلی" باپ مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔ کندن نے مسکرا کر کہا۔ جیجی کیا سچ مچ رودھیا خوبصورت ہے "اتنی اچھی کہ بیان نہیں کرسکتی۔ اندھیرے میں کھڑی ہو تو اجالا ہو جائے۔" مسکراتے ہوئے بولی "پھر پتا جی کیوں انکار کرتے ہیں،" وہ بولا "اُن کے پلے کچھ نہیں۔ لڑکی خالی ہاتھ آئے گی۔"

"یہ ان کی بھول ہے جیجی!" کہتے ہوئے کندن گہری سوچ میں کھو گیا۔ ٹھاکر نائی کا انتظار کررہے تھے بیوی بار بار پوچھتی "کشن ابھی تک نہیں آیا"۔ کبھی کہتی" حلوائی ابتک بتاشے نہیں لایا۔

آج ہمارے بیٹے کی سگائی ہے۔ سارے گاؤں میں بتاشے بانٹوں گی" کندن نے تعجب سے ماں کی باتوں کو سنا۔ ایک نظر جیجی کو دیکھا جو اداس بیٹھی تھی

صبح نائی خوشی خوشی لوٹ کر آیا۔ شادیانے بجنے لگے، دروازے پر ڈوم تالیاں بجارہے تھے۔

ڈھولک بجاتی ہوئی آئی اور بولی۔ "بہو مبارک ہو۔"

بڑے ٹھاکر کے بیٹے کی سگائی کا چرچا سارے گاؤں میں ہورہا تھا۔ ہر گھر خوشی منائی جارہی تھی۔ بہن نے تعجب سے بھائی کو دیکھا۔ جیسے وہ سورہا تھا۔ اور بہن جھنجھوڑ رہی تھی۔

"اتنی اچھی کہ بیان نہیں کرسکتی" اس نے دیکھا جیسے رودھیا نور کی کرن ہے۔ جس کے سونے دل کو جگمگا رہی ہے۔

کندن خاموشی سے باہر نکل گیا، موسم کی قدر سرد تھا آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ کندن رودھیا کے تصور سے باتیں کرتا ہوا جارہا تھا۔

اس وقت وہ دنیا کے تمام بندھنوں سے آزاد تھا

(۴)

"رودھیا کے چاچا" بیوی بولی" تارا گڑھ سے ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی!"

"گھبراؤ نہیں آجائے گی خبر بھی! ہر سکھ بولا۔

"رودھیا گاگر اٹھاتے ہوئے بولی" ماں میں تالاب پر جارہی ہوں۔" آسمان پر بادل منڈلا رہے تھے۔ کندن تالاب کے پاس رک گیا۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کے دل کو گدگدا رہے تھے تھکاوٹ کے باوجود اسے ایک راحت سی محسوس ہورہی تھی۔ چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ جیسے وہ کسی کو تلاش کررہا تھا۔ ایک لڑکی گاگر اٹھاتے ہوئے بولی "کیسے دیکھتے ہو"

"ٹھاکر ہر سکھ کا گھر کون سا ہے؟"

"کہاں سے آئے ہو؟" لڑکی بولی

"تارا گڑھ سے آیا ہوں؟" تارا گڑھ کے نام سے لڑکی کے چہرے پر حیا آمیز سرخی دوڑ گئی چند روز ہوئے وہاں سے عورتیں اسے دیکھنے کے لئے آئی تھیں۔ اس کی سگائی ہونے والی تھی اور بابو نائی کی راہ دیکھ رہا تھا۔!

سوچتے ہوئے، اس نے اوڑھنی کا پلو دانتوں تلے دبا لیا۔ جانے کون ہے؟" اُس نے سوچا۔

"میرے ساتھ آجاؤ" آہستہ سے بولی۔

کندن کا دل دھڑکنے لگا تم کون ہو ان کی؟" ہمت کرکے بولا۔ میں ۔۔! " لڑکی کے لبوں میں ہلکی سی جنبش پیدا ہوئی۔ مگر رک گئی۔ فرط حیا سے کچھ نہ کہہ سکی۔ کنکھیوں سے آنے والے کو دیکھا۔ پلکوں کی ہلکی جنبش میں جانے کیا چھپا تھا کہ نوجوان کلیجہ مسوسنے لگا۔ رودھیا چوپال کے پاس رک گئی۔ آہستہ سے بولی۔ میں بھیجتی ہوں انھیں۔ کندن ٹھہر گیا۔ رودھیا نظر سے گم ہوگئی۔ کندن کو ایسا محسوس ہوا جیسے چاند بادلوں میں چھپ گیا ہے۔ ایک تاریکی سی دوڑ گئی۔

"ہر سکھ مسکراتا ہوا آیا۔ بولا کیسے آئے ہو بیٹا؟

"کندن پاؤں چھو کر بولا۔ آپ کی قدم بوسی کے لیے۔!" بڑھے نے فرط محبت سے اسے گلے لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد رودھیا کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔ آسمان سے بوندیں ٹپ ٹپ گرنے لگیں۔ یہ تحسین اور محبت کے پھول تھے۔ جو آسمان نچھاور کررہا تھا۔

اگلے روز صبح تارا گڑھ کے بڑے پیپل کے نیچے ایک گاڑی رکی گنگا مل جو کندن کی گمشدگی سے پریشان بیٹھے تھے۔ چونک کر گاڑی کو دیکھا۔ کندن مسکراتا ہوا باہر نکلا شانتا دروازے میں کھڑی تھی۔ جیسے ان کی راہ دیکھ رہی تھی۔ دوڑ کر آگے بڑھی گاڑی کا پردہ اٹھا کر بولی۔ "آؤ رانی آؤ میں تو کبھی کی تمھاری راہ دیکھ رہی ہوں ۔۔! بہو کے چہرے پر حیا اور مسرت کی جھلکیاں تھیں اور کندن محبت بھری نظروں سے بہن کو دیکھ رہا تھا۔ اس وقت وہ ایسی دولت سے مالا مال تھا جس کے مقابلہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی دولت ہیچ ہے۔

گنگا مل نے دیکھا۔ شانتا بہو کا ہاتھ تھامے ہوئی تھی۔ اس وقت ان کے دل کی کیا کیفیت تھی۔ یہ سب جانتے ہیں۔ جی ہی جی میں پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ سگائی کی محفل اب ٹھنڈی پڑتی ہوئی تھی۔ مگر مسرتوں کی حقیقی دنیا جس کے دلکش نغمے صرف دل ہی سن سکتے ہیں۔ پورے جوش پر تھی۔ ہر ہر تار ایک نئی راگنیاں چھیڑے ہوئے تھا سماجی دنیا میں انقلاب برپا تھا

پاکستان منظور نہیں

مدراس ۹ مئی۔ مسلم لیگی حلقوں میں آجکل بڑی کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ پراونشل مسلم لیگ کے نصف کے قریب ممبر مستعفی ہوچکے ہیں۔ کیونکہ وہ پاکستان کے مسلک میں یقین نہیں رکھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان جنوبی ہند کے مسلمانوں کے لئے تباہ کن ہے مسٹر ایس ایم فوصل مسٹر جناح کے فیصلوں کے خلاف زبردست جہاد کررہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ابھی اور بہت سے ممبر مسلم لیگ سے الگ ہوجائینگے۔

لندن ۹ مئی۔ یوگوسلاویہ کا سونے کا ذخیرہ کچھ امریکہ میں اور کچھ مصر میں ہے۔

آیورویدک کیلئے نظام دکن کا عطیہ

حیدرآباد دکن ۱۰ مئی۔ حکومت نظام کا ایک سرکاری اعلان شایع ہوا ہے جسمیں درج ہے کہ آیورویدک طریق علاج کے لئے یکمشت ۳۴ ہزار روپے منظور کیا گیا ہے اور ۳۵ ہزار روپے کی رقم سالانہ دیا کریگی اس اسکیم کے ماتحت ایک مشاورتی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے صدر آنریبل میڈیکل ڈپارٹمنٹ کے چیرمین ہیں چیرمین کو آیورویدک کالج کی دیکھ بھال کرنے اور آیورویدک کالج ہسپتال اور شفاخانہ کا معائنہ کرنے کا اختیار ہوگا۔

بنگلور ۱۰ مئی۔ سر مرزا اسمٰعیل دیوان ریاست میسور اس مہینہ کے آخر میں اپنے عہدے سے ریٹائر ہورہے ہیں۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

یغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ قطعات آراضی نمبری ۲ و ۱۰ لغایتہ ۲۱ اور ۲۳ لغایتہ ۳۰ جنکا رُخ ۶۰ فٹ سمینٹ روڈ پر ہے اور قطعات آراضی نمبری ۳۲ لغایتہ ۳۵ اور ۳۷ جن کا رُخ ۳۰ فٹ سڑک پر ہے واقعہ سی (C) بلاک ناچ گھر ہاؤسنگ اسکیم بتاریخ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۴۱ء بروز بدھ بوقت ۹ بجے دن دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے. کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے قطعات آراضی واقعہ سمینٹ روڈ کی قیمت بیس۲۰ سے پچیس۲۵ فیصدی علاوہ ۱۵ روپیہ فی صدی ربیٹ (چھوٹ) کے گھٹا دی ہے. نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں.

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے * غم مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ ۳ شش ماہی ۲ — ممالک غیر سے سالانہ ۴ شش ماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۴ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

مزدور حسینہ!

او دنیا کی حور حسینہ — فاقوں سے مجبور حسینہ
سب کے دل سے دور حسینہ — اور مستی میں چور حسینہ
بیکس اور رنجور حسینہ — بے بس، بے مقدور حسینہ
مظلوم و مقہور حسینہ — بدقسمت، مزدور حسینہ

یہ دُکھ یہ معصوم جوانی!
سر پر بوجھ اور آنکھ میں پانی!

بھولی بھالی تیری صورت — نظروں میں مستی کی جنّت
تیور میں عصمت کی غیرت — ہونٹوں میں تسخیر کی قوّت
رنگ ترا کشمیر صباحت — قامت میں انداز قیامت
حُسن ترا آنکھوں کی آفت — لیکن ہے محروم زینت

بال ہیں تیرے پھیلے پھیلے
کپڑے بوسیدہ اور میلے

دیکھ رہے ہیں دیکھنے والے — آنکھ میں آنسو ہاتھ میں چھالے
دن بھر اپنی گردن ڈالے — پاٹ رہی ہے نہریں۔ نالے
بال پریشاں، کالے کالے — منھ میں تیرے صبر کے تالے
لب سے کیونکر آہ نکالے — آخر کس سے بولے چالے؟

بے چاری۔ قسمت کی ہیٹی
فطرت کی لاوارث بیٹی!

کوئی نہیں کرتا غم خواری — تو ہے اس دنیا پر بھاری
گوری گات اور میلی ساری — شہزادی، اور غم کی ماری
زیور کو تجھ سے بیزاری — تیرا گہنا آہ و زاری
غمگین، بے مایہ۔ دُکھیاری — مفلس، بیگارن بے چاری

پینے کو مٹی کی کجیا
کھانے کو آلو کی بھجیا

دنیائے اسلام

ہٹلر راشد علی کو کس طرح مدد دے سکتا ہے؟

لندن۔ ۱۵ مئی۔ "مانچسٹر گارڈین" نے عراق کے متعلق ایک افتتاحیہ میں لکھا ہے:۔

یہ امر قابل اطمینان ہے کہ ہمارا البصرہ پر قبضہ ہے۔ جو خلیج فارس کے ایرانی بندرگاہ آبادان سے تقریباً ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے ۱۹۳۸ء میں ایران میں تیل کی پیداوار دس کروڑ ٹن ہوئی تھی جو تقریباً کل کی کل سلطنت برطانیہ کے خرچ میں آئی۔ اس سال عراق میں پیداوار چالیس لاکھ ٹن ہوئی جس میں سے تین چوتھائی تو فرانس بھیجدی گئی۔ اور بقیہ ایک چوتھائی کی آدھی مقدار بندرگاہ حیفہ کے ذریعہ سے فلسطین بھیجی گئی۔ راشد علی کی جرمنی اور اطالیہ سے موجودہ موافقت کوئی دو ایک دن کی کوشش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ عرصہ سے نہایت ہوشیاری کے ساتھ اس کو آمادہ کیا جارہا تھا۔ لیکن ابھی تک صاف طرح سے یہ خیال نہ معلوم ہو سکا کہ عراق کی رعایا بھی اس کے ہم خیال ہے کہ نہیں۔ اگر ہم شدت کے ساتھ جدوجہد کر سکے (جو ہماری موجودہ مشغولیت کو دیکھتے ہوئے آسان کام نہیں) تو معلوم ہوگا کہ راشد علی نے غداری کرنے میں ضرورت سے زیادہ جلدی کی۔ موجودہ حالت میں جرمنی اس سے بہت دور ہے۔ اس وجہ سے اس کو خاطر خواہ مدد پہونچانا بہت دشوار ہے۔ تاہم اگر ہم یہ خیال کریں کہ جرمنی اس پر توقع میدان جنگ میں ان کے لئے اس طویل مسافت کو پھاند جانے کی کوشش نہیں کرے گا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم کو اس دو برس کے تجربہ میں واقعات کے سمجھنے کا ذرا بھی سلیقہ نہیں آتا۔

محض اس بات سے کہ ہم کو عراق سے تیل نہیں مل سکیگا ہم پر کوئی خاص اثر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ یہی تیل اگر ہٹلر کو ملنے لگا تو اس کے لئے بہت مفید ہوگا۔ لیکن یہ خیال کر لینا کہ ہٹلر نے محض تیل حاصل کرنے کے لئے عراق میں یہ ہنگامہ آرائی کرائی ہے دوراندیشی کی بات نہیں ہوگی۔ ہٹلر کا یہ اقدام اس کے ایک بہت بڑے منصوبے کا محض ایک جزو ہے۔ اور وہ منصوبہ یہ ہے کہ مصر اور سوئز کو تسخیر کر کے ہم کو بحیرہ روم سے نکال دیا جائے۔ اگر ہٹلر ہم کو اس سمندر سے ہٹا نہیں سکا تو چاہے اس کو عراق کا سارا تیل مل جائے لیکن وہ اس کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم اس کو جرمنی جانے سے روک دیں گے۔ لیکن راشد علی کے معاندانہ اقدام کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہماری وہ فوجیں جن کی مصر میں ضرورت ہے عراق کا رخ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ عراق کو شرق وسطیٰ میں جو حیثیت حاصل ہے اس کی بنا پر ہمیں عراق کے ہنگاموں کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔ ہٹلر کا خیال ہے کہ اس طرح اس کو اپنی اصل اسکیم میں بہت مدد ملیگی۔ اور اس کا ہم کو خود بھی یقین ہے کہ وہ اپنی اصل اسکیم کو زیادہ قوت پہونچانے کے لئے ان سینکڑوں طیاروں سے جو بلقان کی لڑائی کے ختم ہونے سے اب فارغ ہو گئے ہیں مصر پر چڑھائی کرے گا۔ اسکندریہ کی تسخیر ہی کی صورت میں ہٹلر موصل کے تیل کے چشموں کا خواب دیکھ سکتا ہے۔ وہاں ایک صورت سے مفید ہو سکتے ہیں۔ اور وہ صورت یہ ہے کہ جرمنی ہمارے بحری بیڑوں کو سمندر سے نکال کر دور کر دے۔ اس کے بعد ہٹلر عراق کا تیل ٹریسٹ اور جرمنی لے جا سکتا ہے۔ اور اس میں بھی اس کو بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مثلاً تیل لے جانے کے لئے بڑی بڑی ٹنکیاں فراہم کرنا ہوں گی۔ اور اس کے بعد اس کو اس ناکہ بندی کو توڑنا پڑیگا۔ جس پر ہم کو یہ بھروسہ ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے لڑائی کی مدت کو مختصر کر سکیں گے۔ اور اس صورت میں ہم کو اپنے لئے ایک ایسا مستقبل تجویز کرنا ہوگا جو ہمارے موجودہ مستقبل سے بالکل مختلف ہوگا۔ ان سب باتوں کا دارومدار مصر کی کامیاب حفاظت پر ہے۔ اور جن لوگوں کی یہ رائے ہے کہ بحر اٹلانٹک کی جنگ اور برطانیہ کی حفاظت کے مقابلہ میں مصر کو کم اہمیت حاصل ہے وہ برطانیہ کے مقصد کو کامیاب بنانے میں کوئی مفید مشورہ نہیں دے رہے ہیں۔

ہٹلر لازمی طور پر یہ چاہے گا کہ راشد علی کو ہر وہ مدد پہونچائے جو اس کے امکان میں ہے۔ لیکن اس صورت کے پیش نظر کہ ہمارے بحری بیڑے سمندر میں چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں اور قبرص اور سائپرس پر ہمارا قبضہ ہے۔ جرمنی کے لئے کثیر فوجوں کا شام میں لے جانا یا ان کو عراق میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بھیجنا بہت دشوار ہوگا۔ لیکن جرمنوں کی فوجی امداد سے عراقیوں کی مقابلہ کی قوت کافی بڑھ جائے گی۔ اور ہٹلر عراق میں امداد پہونچانے کی کوشش کرے گا۔ ہم کو چاہئے کہ اپنی امکانی قوت کے ساتھ شدت سے مقابلہ کریں۔ اور ہٹلر کی تدبیروں کو پورا نہ ہونے دیں۔ اور اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تمام جھگڑوں سے چھٹکارا کر کے ہم مکمل طور سے مصر کی جنگ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ کیونکہ مصر کی جنگ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس جنگ پر اصل مقصد جنگ کا ایک بڑی حد تک دارومدار ہے۔

حبانیہ کی طیارہ گاہ

برطانوی طیارہ گاہ حبانیہ کا شمار شرق وسطیٰ کی بہترین طیارہ گاہوں میں کیا جاتا ہے اور اس طیارہ گاہ میں بحری اور فضائی دونوں قسم کے طیاروں کی آمدورفت اور قیام کے لئے ضروری انتظامات موجود ہیں۔ زمانہ امن میں حبانیہ برطانوی افواج مقیم عراق کے صدر مقام کے علاوہ غیر عسکری ہوائی اسٹیشن کی حیثیت سے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

لڑائی شروع ہونے کے بعد یہاں برطانوی طیاروں کے پانچ دستے اور مسلح کاروں کی ایک کمپنی تھی۔ امن کے زمانہ میں یہ طیارے نئے ہوا بازوں کی تربیت کے لئے استعمال کئے جاتے تھے اور مسلح کاریں پولیس کی گشت کے لئے کام میں لائی جاتی تھیں۔ ان چیزوں کے علاوہ یہاں فضائی محکمہ کا ایک عام شفاخانہ ہے اور موسمی حالات کیلئے ایک بہترین اور خصوصی تجربہ گاہ بھی قائم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ چوٹ عزم مستقل ہی پائیے
زبان بند بھی ہو جو ہر سے گلیاں ہیں

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۱

مشرق قریب کی طرف جنگ کا رخ

جرمنی اور فرانس کے نئے معاہدہ کی بدولت جنگ کا رخ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کی طرف آگیا ہے اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشرق قریب اور وسطیٰ کے جملہ ممالک کو مجبوراً اس جنگ کی آگ میں کودنا پڑے گا

یہ نیا معاہدہ اگرچہ ابھی شروع نہیں ہوا ہے مگر اس کی بعض دفعات معلوم ہوگئی ہیں جنکی وجہ سے جرمنی کو فرانس اور فرانسیسی مقبوضات میں بعض ایسے حقوق حاصل ہوگئے ہیں جنکو برطانیہ اور امریکہ پسند نہیں کرسکتے مثلاً۔

(۱) جبرالٹر پر قبضہ کرنے کے لئے جرمنی کی فوجیں غیر مقبوضہ فرانس سے گذر سکیں گی۔

(۲) فرانسیسی ریلوں کے ذریعہ سامان جنگ اور ... منتقل کیا جا سکیگا۔

(۳) شمالی افریقہ کی مہم کے سلسلہ میں مارسیلز کی بندرگاہ سے کام لیا جاسکے گا

(۴) فرانس کے دریائی راستوں کے ذریعہ تیز چلنے والی بحری کشتیاں بحر روم میں اتاری جاسکیگی

(۵) فرانس میں ٹینکوں اور آبدوزوں کو از سر نو تیار کیا اور مسلح کیا جاسکے گا۔

(۶) شام کے ہوائی مراکز جرمن جنگی طیارے استعمال کرسکیں گے۔

اگرچہ اس معاہدہ کی دیگر دفعات کا ابھی تک علم نہیں ہے۔ مگر امریکہ کا خیال ہے کہ ... میں فرانسیسی افریقہ کے مقبوضات بھی شامل ہیں جن پہ جرمنی قبضہ کرکے امریکہ پر حملہ کرسکتا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ نے اس فرانسیسی جرمنی معاہدہ کو اس حد تک نا پسند کیا ہے کہ یہ خوف ہوتا ہے کہ شاید فرانس کو پھر جنگ میں شریک نہ ہوجانا پڑے۔ عراق، شام اور فلسطین کے واقعات حالات کی نزاکت کا پتہ دے رہے ہیں۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کا رخ یورپ سے ہٹ کر مشرق قریب کی طرف آگیا ہے۔ اور چونکہ اس گرد و نواح میں اسلامی ممالک واقع ہیں اس لئے ایک سرسری نظر اپنر ڈالنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

ٹرکی

ٹرکی جون ۱۹۴۰ء ہی سے خطرات کی زد میں آچکا ہے لیکن عصمت انونو اور سراج اوغلو کی سیاسی تدبیروں نے ٹرکی کو جنگ کے شعلوں سے محفوظ رکھا ہے۔ جب جرمنوں نے بلغاریہ پہ قبضہ کیا تھا تو ترکوں کے سامنے اہم مشکلات پیدا ہوگئی تھیں۔ اسی طرح جب تھریس کے راستہ جرمن فوجیں یونان میں داخل ہوئی ہیں۔ تو ٹرکی کے سامنے ایک دشوار مسئلہ آگیا تھا لیکن ٹرکی ان خطرناک مواقع سے صاف نکل آیا۔ مگر اب پھر ٹرکی کے سامنے وہی سوال درپیش ہے۔ شام اور ٹرکی کے حدود ملے ہوئے ہیں۔ عراق اور ٹرکی کے حدود بھی ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں اور ٹرکی کے مغربی ساحل کے بالکل قریب جنگی سرگرمیوں کا آغاز ہونے والا ہے لیکن حالات بتاتے ہیں کہ ٹرکی اس مسئلہ کو بھی صحیح و سلامت طے کردے گا۔

مصر

کہا جاسکتا ہے کہ عراق و شام کے موجودہ افسوسناک حالات کی تہ میں عراق اور ایران کے تیل کے چشمے رواں ہیں لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ مشرق قریب کے موجودہ حالات کی ذمہ داری زیادہ تر نہر سویز پر ہے جس پر جرمن جلد از جلد قبضہ کرلینا چاہتے ہیں۔ جرمن اسکیم یہ ہے کہ نہر سویز پر قبضہ کرنے کے لئے مشرق اور مغرب دونوں طرف سے حملے کئے جائیں۔ چنانچہ ایک طرف جرمن فوجیں لیبیا کی طرف بڑھنا چاہتی ہیں۔ اور دوسری طرف شام میں پاؤں جما رہی ہیں۔ تاکہ فلسطین پر قبضہ کرکے قریب کے راستہ سے نہر سویز پر حملہ کیا جائے اور اسی لئے جرمنی نے بحر احمر کے شمالی علاقہ کو خطرہ کا علاقہ قرار دیدیا ہے۔ اور وہاں بارودی سرنگیں بچھادی ہیں۔ جہاں تک مصر کا تعلق ہے وہ انگریزی مصری معاہدہ کی دفعات کے مطابق عمل پیرا ہے اور غالباً اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔

عراق و شام

عراق کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ رشید علی کی طاقت برطانوی قوت سے ابھی تک متصادم ہے گویا حکومت عراق اور حکومت برطانیہ میں جو قضیہ شروع ہوا تھا وہ ختم نہیں ہوسکا ہے اور اب شاید اس قضیہ کا فیصلہ میدان جنگ ہی کرسکے گا کیونکہ درمیان میں پڑ سکنے والی ہر طاقت اپنی کوشش ختم کرچکی۔ رہا شام تو وہ فرانس کے ماتحت ہے لیکن اول تو فرانس برطانیہ کے آیندہ تعلقات کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شامی ہوائی مرکزوں پر برطانی بمباری کے بعد کیا صورت اختیار کرینگے۔ دوسرے شام پر جرمن فوج اور جرمن طیارے موجود ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ فلسطین اور عراق میں برطانوی طاقت سے متصادم ہونے کے لئے آئے ہیں۔ اس لئے شام کا میدان جنگ میں تبدیل ہوجانا یقینی امر ہے اور یہ بھی یقینی ہے کہ شام کے سلسلہ میں ہوائی بری اور بحری ہر قسم کی سخت ترین لڑائیاں ہونگی۔ کیونکہ نہر سویز اور تیل کے چشمے دونوں کا مستقبل شام کی اسی لڑائی پر موقوف ہے۔

ص برطانیہ کی مشکلات میں بہت کچھ اضافہ ہو جائیگا

فلسطین اور شرق الاردن

فلسطین برطانوی مقبوضہ ہے۔ یہاں برطانوی فوج بڑی تعداد میں موجود ہے اور حکومت برطانیہ نے فلسطین کی سیاسی و فوجی اہمیت کے پیش نظر اس چھوٹے سے ملک کو بہت اچھی طرح مستحکم بنا رکھا ہے اس لئے فلسطین کا محاذ جنگ بھی شام کی طرح ایک زبردست محاذ ثابت ہوگا اور یہاں بھی ہر قسم کی لڑائی کے مناظر دیکھنے میں آئینگے۔ شرق الاردن برطانیہ کا انتہائی وفادار ہے جس کا امیر عبداللہ برطانیہ کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے عراق پر حملہ کرنے کے لئے ایک فوج بھی تیار کی ہے اس لئے شرق الاردن پہ جرمن حملہ کے علاوہ عراقی فوجوں کی یلغار کا بھی اندیشہ ہے۔ شرق الاردن ایک مختصر سا ملک ہے لیکن جنگ کی صورت میں برطانیہ اسے پوری پوری مدد دیگا۔

حجاز، یمن اور حضر موت

حجاز، یمن اور حضر موت سے اسوقت تک بجز اس کے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے کہ یہ عرب ممالک بڑے غور کے ساتھ عراق اور شام کے حالات کو دیکھ رہے ہیں۔ اور انکا رویہ غیر جانبدارانہ ہے لیکن شیخ عبداللہ فلبی کو نظر بندی سے رہا کرکے حجاز روانہ کرنا حجاز کے رویہ کو کسی قدر مشتبہ قرار دیتا ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ برطانیہ نے صرف احتیاطی نقطہ نظر سے شیخ عبداللہ فلبی کو حجاز بھیجنا مناسب سمجھا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ شیخ عبداللہ فلبی اور سلطان ابن سعود میں بہت گہرے تعلقات ہیں۔

یمن کا جہاں تک تعلق ہے وہ زمانہ دراز سے اٹلی کا دوست اور اُسی کے زیر اثر رہا ہے۔ اگرچہ ابھی تک یمن سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے لیکن ممکن ہے کہ اٹلی اپنے اثرات سے کام لیکر یمن کو ورغلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حضر موت ایک چھوٹا سا علاقہ ہے جہاں کے بہت سے فرمانروا اپنے اپنے علاقوں پر حکومت کرتے ہیں۔ اس علاقے کے باشندے بڑے امن سے زندگی بسر کررہے ہیں۔ اور انکے اور برطانیہ کے تعلقات بہت اچھے رہے ہیں۔

ایران و افغانستان

ایران و افغانستان دونوں غیر جانبدار ملک ہیں لیکن برطانوی اخبارات کے ذریعہ یہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ روس نے ایران سے آذر بائیجان اور ژندران کے صوبے طلب کئے ہیں اور خلیج فارس تک پہنچنے کے لئے راستہ بھی طلب کیا ہے لیکن روس اور ایران دونوں ملکوں نے اس خبر کی تردید کردی ہے۔ لیکن اب پھر یہ خبر شائع کردی گئی ہے کہ روس کا ایک وفد ایران آیا ہوا ہے جو ایران سے ۱۲ ہوائی مرکز طلب کررہا ہے۔ تاکہ اگر ٹرکی پر حملہ کیا جائے تو روس ان مرکزوں کو استعمال کرسکے۔ اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ روسی وفد ایران میں کام ختم کرکے افغانستان جائے گا جہاں اسی قسم کے مطالبات پیش کریگا۔ اس خبر کی ابھی تک تردید نہیں کی گئی ہے لیکن یہ خبر خود ہی اپنی تردید ہے کیونکہ ٹرکی پر حملہ کی صورت میں ایرانی مرکزوں کے استعمال کا قرینہ سمجھ میں آسکتا ہے لیکن ٹرکی کے لئے افغانستان کے ہوائی مراکز کیا مفید ہوسکتے ہیں۔ المختصر ایران اور افغانستان امن کے ساتھ زندگی بسر کررہے ہیں اور ابھی تک ان ملکوں سے کوئی تشویش انگیز اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

اسلامی ممالک پر نظر ڈالنے کے بعد یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روس اور فرانس کا جائزہ لیا جائے۔ روس کے متعلق تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ شاید مشرق قریب کے مسئلہ میں بھی اپنے کو ناطرفدار بنائے رکھے لیکن مارشل پتیاں (فرانس) کی بے بسی سے یہ خوف ضرور ہوتا ہے کہ کہیں جرمنی کے دباؤ میں آکر یہ جنگ میں نہ شریک ہوجائے اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوگیا تو اس حالت میں

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۷ مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر ایس۔ ایم۔ سمیع کی (سینیر وائس چیرمین) صدارت میں منعقد ہوا۔ پنڈت شیو نراین دیدی نے شہر میں پانی کی قلت کی طرف چیرمین صاحب کو توجہ دلائی ہے جواب میں چیرمین صاحب نے کہا کہ بورڈ کے حکام کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کرکے اس کی تدابیر پر عمل کیا جائیگا۔ مسٹر ہری شنکر باگلا نے شہر میں دھوئیں کے بڑھنے کی وجہ سے اہل شہر کو جو نقصانات ہوتے ہیں اس پر توجہ دلائی۔

بورڈ کے سامنے کمشنر صاحب کا وہ خط پیش ہوا جس میں کمشنر صاحب نے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے متعلق توجہ دلاتے ہوئے اور اس کے متعلق جو قوانین ہیں اس پر عمل درآمد کی فوری ضرورت بتائی ہے۔ ان قوانین سے واقف ہونے کیلئے ممبران بورڈ نے اس مسئلہ کو آئندہ کیلئے ملتوی کرایا ہے۔

مسٹر گور پرشاد کیور نے سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن کے متعلق یہ شکایت کی کہ انھوں نے انور گنج اسٹیشن اسکول کے مکان کے متعلق حقیقت کو پوشیدہ رکھا اس لئے وہ اپنے عہدہ سے برطرفی کے قابل ہیں مسٹر مصطفےٰ حسین نے کہا کہ بلا تحقیقات کے کسی افسر کے خلاف اظہار رائے کرنا ناموزوں ہے

بورڈ نے ڈفرن اسپتال کی گرانٹ دس ہزار سے بارہ ہزار سالانہ کردی ہے۔

ہندو یتیم خانہ کی گرانٹ کے اضافہ کے سلسلہ میں مسلم یتیم خانہ کی گرانٹ کے اضافہ کا سوال سر مسٹر سید علی زیدی نے پیش کیا مگر وقت ختم ہوجانے کی وجہ سے ادھورا رہ گیا۔

۲۲ مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک ضروری میٹنگ جو شہر کے پانی کے سوال پر بحث کرنے کے لئے بلائی گئی تھی اس سے کانپور میونسپل بورڈ کے بہت سے ممبروں نے غیر حاضر ہوکر پانی کی حفاظت کے سوال کی طرف سخت بے پروائی دکھائی جس میں صرف ۱۲ ممبر موجود تھے۔

مسٹر بی۔ پی۔ سریواستوا (چیرمین لورز) نے کہا کہ بورڈ نے پہلے ہی سے ۲۴ گھنٹے برابر پانی سپلائی کرنے کی اسکیم تیار کرلی تھی۔ مگر جنگ یورپ کی وجہ سے تمام ضروری سامان وقت پر حاصل نہیں ہوسکا۔ لہذا اسکیم میں تقریباً چھ مہینہ کی تاخیر ہوگئی۔

چودھری مہیتوری پرشاد نگم نے پانی کو ضائع کرنے سے روکنے کے لئے کئی تجویزیں پیش کیں جن میں یہ بھی تھی کہ ہر گھر میں میٹر بس لگا دئے جائیں اور کنوئیں کے نل بھی ہٹا دئے جائیں۔

مسٹر ایس۔ ایم۔ سمیع نے تجویز کیا کہ مقامی ملوں کو پانی کی سپلائی روک کر انسے کہا جائے کہ وہ خود اپنے ملوں کیلئے پانی کا بندوبست کریں مگر کوئی تجویز بھی بورڈ منظور نہ کرسکا۔ مسٹر رام نراین گرگ نے کہا کہ واٹر ورکس کے افسران کی یہ ناقابلیت ہے کہ وہ پانی کی سپلائی کے مسئلہ کو حل نہ کرسکے۔

بہرحال بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ شہر کو زیادہ پانی سپلائی کیا جائے گا۔

ستیہ گرہ کی رفتار ستیہ گرہ کمیٹی کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ستیہ گرہ تحریک شروع ہونے کی تاریخ سے ۱۷ مئی ۱۹۴۱ء تک جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان کی تعداد ۱۴۲۶ ہے جس میں سے ۱۱۶۷ ستیہ گرہ کرنے میں ۲۵۹ قانون تحفظ ہند کے دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کئے گئے ہیں۔

۲۰ مئی کو ضلع کانپور کے مختلف مواضعات میں ۱۲۹ اشخاص نے جنگ کے خلاف نعرہ لگا کر ستیہ گرہ کیا اور گرفتار ہوئے۔

اسی ہفتہ میں قانون تحفظ ہند کے دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت متعدد حضرات گرفتار کئے گئے ہیں۔

سزائیں عدالت سے ستیہ گرہیوں کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت مختلف میعاد کی سزا دی گئی۔

ستیہ گرہی عورتوں کی رہائی مسز سری مصدری، مسز شکنتلا، مسز پربھا دیکشت مسز گومتی دیوی جن کو ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں سزا دی گئی تھی وہ اپنی پوری مدت ختم کرنے کے بعد رہا کردی گئی ہیں۔

پروٹسٹ ڈے ۲۰ مئی کو کانپور میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتاریوں کے خلاف بطور پروٹسٹ انٹی ڈیفنس آف انڈیا ڈے منایا گیا اور شہر کے خاص خاص بازار بند رہے۔

کرسچین ایسوسی ایشن کرسچین ایسوسی ایشن نے آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب کیا ہے۔ مسٹر ڈبلو بسی ترونا (پریسیڈنٹ) مسٹر ڈی بی ولیم۔ مسز سی۔ الف ترسلر (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر جوسفی (اسکریٹری) مسٹر ایچ۔ ایچ۔ جارج (جوائنٹ سکریٹری) مسٹر پی ٹی تھس (خزانچی)

صلح کمیٹی چوک، صرافہ اور مسٹن روڈ کے دوکانداروں کیطرف سے مسٹر جگ بہادر مہروترا اور مسٹر وحید احمد سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملے اور یہ کہا کہ اس بازار کے ہندو مسلمانوں نے آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے اور آئندہ بلوہ کے انسداد کیلئے ایک پیس کمیٹی (صلح کمیٹی) بنائی ہے اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ گذشتہ بلوہ کے سلسلے میں جن لوگوں کے خلاف مقدمات دائر کئے گئے ہیں ان کو اٹھا لیا جائے جواب میں سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنی ہمدردی اور امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔

ہیضہ کا انسداد رائے صاحب مسٹر آر ڈی۔ بنرجی میڈیکل افیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ نے ہیضہ کے پھیلنے کے خوف سے میونسپل حدود کے اندر آئس کریم اور شربت فروخت کرنے کی ممانعت کردی ہے

یوپی اسٹوڈنٹ فیڈریشن یو۔ پی اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے طے کیا ہے کہ اگست کے آخری ہفتہ میں کانپور پراونشل اسٹوڈنٹ کانفرنس منعقد ہوگی۔

یو۔ پی کے طالب علموں کی ایک میٹنگ نے ملک کے فرقہ وارانہ کشیدگی پر ... افسوس کا اظہار کیا اور یہ کہا کہ ملک کے نوجوانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تعصبات کے اثرات کا مقابلہ کریں۔ کونسل نے گورنمنٹ کی دبانے والی پالیسی کی مذمت کی۔ اور یوپی جیل میں حفاظتی قیدیوں کی نئی ترتیب پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اس امر پر زور دیا کہ ایسے سیاسی قیدی جو بغیر کسی تحقیقات کے

سبد گل

ایک افسانہ نگار فلسفی نے اپنی ایک تصنیف میں ایک ایسے مجرم کا تذکرہ کیا ہے جو ہمیشہ اپنا جرم کسی دوسرے پر عاید کیا کرتا تھا۔ قصہ یوں ہے کہ وہ کسی مکان میں چوری کرنے گیا تھا۔ اتفاق سے ایک پولیس افسر نے اسے پکڑ لیا۔ اپنی جان بچانے کے لئے چور نے اس افسر کو قتل کر دیا اور جب مجرم کو پھانسی کی سزا ہوئی تو وہ یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ جو شخص اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے"۔ دیکھا آپ نے اس نے اپنا جرم کس طرح دوسرے پر عاید کر دیا۔

یہی حال جرمنی کے ڈکٹیٹر کا ہے۔ ہٹلر کو خوب معلوم ہے کہ یہ جنگ کس نے شروع کی ہے اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ لیکن نازیوں کی پروپیگنڈا مشینری "مجرم" پر "مجرم" تلاش کرتی جا رہی ہے۔ اور اب تک یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ اس جنگ کے ذمہ دار کرنل بیک ہیں اس کے بعد نازیوں نے ایم ڈیلاڈیر اور مسٹر چیمبرلین (آنجہانی) پر اس کا الزام لگایا اور بعد کو کہا گیا کہ مسٹر چرچل ہی وہ شخص تھے جو بہت دنوں سے اس جنگ کے "خواہشمند" تھے۔

لیکن واقعات کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ نازیوں کا یہ الزام بھی کسی ایک ہستی کے سر پر نہیں ٹہرتا اب نازی تحقیقاتوں نے یہ پتہ لگایا ہے کہ جنگ کے اصلی ذمہ دار پریزیڈنٹ روزولٹ ہیں۔ ایک جرمن اخبار کہتا ہے کہ "انھیں نے اپنی امداد کے وعدوں سے یہ آگ لگائی ہے، ورنہ مسٹر چرچل کبھی برطانی کیبنٹ میں داخل نہ ہوتے۔

اگر نازی منتقوں کو واقعی اس جنگ کے ذمہ دار کی تلاش ہے تو ہٹلر کے ان الفاظ پر نظر ڈالنی چاہئے۔ جو اس نے برطانی سفیر سر نویل ہنڈرسن سے کہے تھے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:- "اب میری عمر پچاس سال کی ہے اسکی بجائے کہ پچپن برس کی عمر میں جنگ شروع کروں بہتر یہ ہے کہ ابھی شروع کر دوں۔

٭ بچوں کے لئے مفید ہو۔
شوہر کی سب سے بڑی تعریف یہی ہے کہ وہ اپنے خاندان کا سچا نگراں ہو۔ بچوں کو آگے بڑھائے اور اس قابل کر دے کہ وہ قوم اور ملک کی خدمت کے لائق ہو سکیں۔
جس شوہر نے اپنے خاندان کو ابھار دیا ہے اگر اس میں عیوب بھی ہوں تو وہ بے حد قابل قدر ہے۔
(مسز پی۔ جی۔ ایل)

کیمرہ رکھنے پر پابندی

شملہ ۱۰ مئی۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت برطانی ہند کے علاقہ کے قریب سمندروں میں جہازوں میں سفر کرنے والے لوگوں کو کیمرہ رکھنے اور فوٹو لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔
سمندر کے راستہ ہندوستان آنے والے لوگوں کو علاقہ میں پہنچنے سے پہلے مسافروں کو اپنے کیمرہ کپتان کے حوالے کر دینے ہوں گے ہندوستان سے باہر جانے والے مسافروں کو بھی ایسا کرنا پڑے گا۔

افغانستان کی ڈاک کی لاری کی تلاشی

پشاور ۱۲ مئی۔ آج صبح یہاں سے جو افغان پوسٹ لاری کابل روانہ ہوئی تھی۔ اسکی ٹورخم پر تلاشی لی گئی۔ ڈرائیور پروٹسٹ کر کے واپس لوٹ آیا۔ یہاں پہونچکر ڈرائیور کو معلوم ہوا کہ تلاشی عام نوعیت کی تھی۔ چنانچہ لاری کابل کو روانہ ہو گئی۔

ادب لطیف

مصریوں کا ایک قومی گیت

مترجمہ اختر شیرانی صاحب

اے وادی نیل! اے وادی نیل! تیرا مبارک شوق میرے دل کی انتہائی گہرائیوں میں موجزن ہے۔ تیری سچی محبت میری رگ رگ میں سمائی ہے وہ محبت جسے میں اپنی جان بلکہ ایمان سمجھتا ہوں۔

اے مصر! سارے جہان سے زیادہ محبوب وطن! اے سدا بہار وادی نیل!! تو بیسیوں قوموں کا گورستان ہے، ہاں تو سیکڑوں ظالموں اور ستمگروں کا مدفن ہے جو تیرے عزیز باشندوں پر، تیرے محبوب فرزندوں پر ظلم کریگا اس سے ایک نہ ایک دن ضرور انتقام لیا جائے گا!

اے وادی نیل! اس وسیع و طویل آباد اراضی میں وہ کون ایسی طاقتور اور جابر شخصیت ہے جو موجودہ روشن زمانہ کے طلوع کے بعد بھی ایک آنکھ والی قوم کو نور حق کے دیدار سے روک سکتی ہے؟ آسمان سے تارے توڑ کر لانا ممکن ہے! مگر یہ قطعی ناممکن ہے کہ غمگین قوم کی امید وں کو کوئی خون کی نہریں بہا کر بھی چھین سکے!

اے وادی نیل! تیری عزت میری انتہائی آرزو ہے! تیری محبت میرا قومی نشان ہے! لہرانے دو! ہاں میرے مقدس نشان کو لہرانے دو!! ابھی میرا دایاں ہاتھ اس کے تھامنے کے لئے موجود ہے!!!

میرا نشان! میرے وطن کے پاکیزہ اور غیور خون سے رنگین نشان!! جو دنیا والوں کے سر پر اس طرح چمکتا ہے جیسے آغاز ماہ کا نیا اور جوان چاند آسمان کے نیلگوں پردے پر جگمگاتا ہے! باقی رہے گا! برسوں تک، ہاں برسوں تک باقی رہے گا!!

ہم ایک لمبی اور گہری نیند کے بعد آگے بڑھنے کے لئے اندھیری خلوتوں سے باہر نکلے ہیں۔ اور خدائے برحق ہمارا حافظ و ناصر ہے۔

دوستو! لحظہ بہ لحظہ، درجہ بدرجہ گذرے ہوئے عہد غفلت کو یاد کرو۔ اور آنے والے سنہری زمانہ کو بھی نہ بھولو! خدائے قدوس ہمارا مددگار رہے!!! پایندہ باد وادی نیل!

(۵) میں اس آسانی کے ساتھ اچھے خیالات پیدا کر سکتی ہے۔ سب سے زیادہ میں ان عورتوں کو رشک کی نظر سے دیکھتی ہوں جن کے شوہر سیاسی مدبر، پرنلسٹ یا ادیب ہیں۔ کیونکہ انکی ہر نگاہ بے حد آؤ بھگت ہوتی ہے۔ (مسز جی۔ آر۔ ڈی)

(۶) میرے خیال میں سب سے بہتر شوہر وہ ہے جو خود غرض نہ ہو اور خود رائے نہ ہو یہی دو عیب عموماً مردوں میں عام ہیں۔ یا تو وہ خود غرض ہوتے ہیں یا خود رائے۔

خود غرضی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ بیویوں کے جذبات اور احساسات کی پروا کئے بغیر مرد اپنے آپ کو خوش رکھنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں، خواہ انکی خوشی بیوی اور متعلقین کی تباہی کا سبب ہی کیوں نہ بن جائے۔

خود رائے ہونا بھی مردوں میں عام ہے۔ وہ اپنے برابر کسی کو عقلمند نہیں سمجھتے۔ اور ایسی ایسی حماقتیں کرتے ہیں جس سے انکو اور انکے متعلقین کو انتہا سے زیادہ روحانی تکلیف پہنچتی ہے۔ جس شوہر میں یہ دو عیب نہیں ہیں۔ وہ بہترین شوہر ہے۔
(مسز ایل۔ جی۔ الف)

(۷) سب سے اچھا اور سب سے بہتر شوہر وہ ہے۔ جو ٹھوکریں کھا کر سنبھل جائے اور جس کی زندگی خود اس کے لئے اسکی بیوی کے لئے اور اس کے ٭

عالم نسواں

عورتوں کو کیسا شوہر پسند ہے

انگریزی سے ماخوذ

"لیڈیز ہوم جرنل" نے اپنے رسالہ کی خریدار عورتوں سے یہ سوال کیا تھا کہ "عورتیں کیسے شوہر کو پسند کرتی ہیں؟" اس سوال کے جواب میں رسالہ مذکور کو تقریباً ڈیڑھ ہزار جوابات موصول ہوئے تھے ان جوابات میں سے چند جوابات رسالہ مذکور نے شایع کر دیئے تھے۔ ہم ان جوابات میں سے صرف چند جوابات اپنے ناظرین اور ناظرات کی معلومات کے لئے درج کرتے ہیں۔ جوابات ملاحظہ ہوں:-

(۱) مجھے ایسا شوہر سب سے زیادہ پسند ہے جو صرف اپنی بیوی پر قانع ہو۔ میرے تجربہ اور مشاہدے نے یہ بتایا ہے کہ ایسے شوہر بہت کم ہیں جو اپنی بیوی سے مطمئن نظر آتے ہوں جس شوہر میں یہ خصوصیت موجود ہے۔ میں اس کو انسان نہیں بلکہ فرشتہ سمجھتی ہوں۔ ایسے ہی شوہر کے ساتھ عورتوں کی زندگی پر امن اور خوشگوار گزر سکتی ہے۔
(مسز جی۔ ایم۔ این)

(۲) میرے نزدیک سب سے بہتر شوہر وہ ہے۔ جو اپنی بیوی کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھتا ہو۔ میں سمجھتی ہوں کہ عموماً ہر شوہر ابتدا میں اپنی بیوی کا بہت خیال رکھتا ہے لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اسکی دلچسپی اپنی بیوی سے کم ہوتی جاتی ہے۔

ایک دو نہیں ہزاروں اور لاکھوں عورتیں ایسی ہیں جن پر ابتدا میں تو انکے شوہر فریفتہ دکھائی دیتے تھے لیکن بعد میں ان غریبوں کو اپنے شوہروں سے طلاق حاصل کرنی پڑی طلاق اس لئے حاصل کرنی پڑی کیونکہ آخر میں جاکر انکی زندگی نہایت ہی ناخوشگوار بن گئی۔
(مسز ایف۔ آر۔ ایل)

(۳) سب سے بہتر شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرتا ہے وہ محبت نہیں جو بیوی کو خوش کرنے کے لئے کی جاتی ہے بلکہ وہ حقیقی اور سچی محبت۔ جو میاں بیویوں کی تمام تکلیفوں اور کلفتوں کو بھلا دیتی ہے۔

میں نے ہزاروں خوشحال گھرانے ایسے دیکھے ہیں جو دولت اور دولتمندی کے باوجود پرکیف زندگی نہیں گذار رہے ہیں۔ اسلئے کہ وہاں زوجین کی محبت مفقود ہے۔ اور میں نے بے شمار ایسے غریب خاندان دیکھے ہیں جو انتہائی تنگدستی کے باوجود خوش ہیں کیونکہ انکو محبت کی وہ دولت میسر ہے جو اکتسابی نہیں ہے بلکہ قدرت کا بہترین عطیہ ہے (مسز ڈی۔ ایس۔ یو)

(۴) مجھے خوش باش اور ہنس مکھ شوہر سب سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ اسکی زندہ دلی تمام کلفتوں کو بھلا دیتی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایک خوش مزاج شوہر قدرت کی بہت بڑی نعمت ہے اور ایک بد مزاج شوہر قدرت کا بدترین عذاب ہے ہماری زندگیاں کلفتوں سے بھری ہوتی ہیں۔ بد مزاج شوہر ان کلفتوں میں اور بھی اضافہ کا باعث ہوتا ہے لیکن خوش مزاج شوہر زندگی کو نہایت پر کیف بنا دیتا ہے۔
(مسز این۔ این۔ ڈبلو)

(۵) میں ایسے شوہر کو بے حد پسند کرتی ہوں جو کہ سب تعریف کریں ایک بیوی کو اس سے بڑھکر کسی چیز سے مسرت حاصل نہیں ہوتی کہ جس سوسائٹی میں وہ جائے اس سوسائٹی میں اپنے شوہر کے متعلق اچھے الفاظ سنے۔
یہ سچ ہے کہ یہ خصوصیت عام لوگوں کو حاصل نہیں ہوتی لیکن پھر بھی ایک عقلمند شوہر اپنے حلقہ ٭

بچوں کی دنیا

سونے کی تلاش میں سرگردانی

تمام دنیا میں سونے کو ایک بیش قیمت دھات تسلیم کیا جاتا ہے۔ کرنسی کا حساب سونے ہی سے قائم رہتا ہے۔ اور دنیا میں ہر شخص سونے کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو سونا بنانے کے خبط میں اپنا بہت روپیہ برباد کر دیتے ہیں۔ جن لوگوں کو پیتل یا چاندی سے سونا بنانے کا دعویٰ ہوتا ہے۔ انھیں کیمیاگر کہتے ہیں۔ کیمیاگری کا شوق کچھ ہمارے ہندوستان ہی تک محدود نہیں بلکہ یورپ میں بھی اس کا چلن ہے۔ سولھویں صدی عیسوی میں مارکو براگاڈین یورپ کا ایک مشہور کیمیاگر گذرا ہے۔ اس نے یورپ کے بڑے بڑے دولتمندوں کو خوب لوٹا۔ اس کے بعد وینس کی حکومت کو یہ بتلایا کہ میں پارے کو سونے میں تبدیل کر سکتا ہوں وینس کی حکومت اس کے فریب میں آگئی اور کئی لاکھ روپے کا نقصان برداشت کیا۔ ہندوستان کے کیمیاگر بھی سیدھے سادے آدمیوں کو بہت دھوکا دیتے ہیں۔

سونے کے ذریعہ سے چونکہ ہر طرح کے عیش و آرام حاصل ہوتے ہیں۔ لہذا اس کی وجہ سے بندوں کا خون بھی بہایا جاتا ہے۔ اس کے لالچ میں لوگ طرح طرح کے گناہ کرتے ہیں دوسروں کو مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں اور خود مصیبتوں کا شکار رہتے ہیں۔

سونا تو وہ بری چیز ہے کہ اس کی وجہ سے قبروں کے اندر مردوں کو بھی چین نصیب نہیں ہوتا۔ بچو! تم نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ مصر کے پرانے بادشاہوں کی قبریں صرف اسی لالچ میں کھودی گئیں کہ ان میں سونے کی چیزیں دفن ہیں۔

دنیا میں موجودہ جنگ سے پیشتر سب سے زیادہ سونا متحدہ ریاستہائے امریکہ میں تھا۔ یورپ کے بہت سے ممالک امریکہ کے قرضدار ہیں امریکہ ہمیشہ اپنا قرضہ سونے کی شکل میں وصول کرتا ہے۔ اس طرح اس کے خزانے میں سونا برابر جمع ہوتا رہتا ہے۔

جنگ سے پیشتر یعنی ۱۹۳۸ء میں امریکہ کے پاس پچانوے کروڑ پونڈ کا سونا تھا۔ فرانس کے پاس ۴۳ کروڑ پونڈ کا۔ انگلستان کے پاس ۱۴ کروڑ پونڈ قیمت کا اور جرمنی کے پاس ایک کروڑ پونڈ کا سونا۔ دنیا کے باقی تمام ملکوں کے پاس ۵۸ کروڑ پونڈ کی مجموعی قیمت کا سونا ہے۔ اس طرح بچے اندازہ کر سکتے ہیں کہ تمام دنیا میں اس وقت جس قدر سونا موجود تھا اس کی تقریباً نصف مقدار صرف امریکہ کے قبضہ میں بھی ہے۔ اس طرح امریکہ تمام دنیا میں سب سے زیادہ مالدار ملک ہے اس جنگ کی بدولت تقریباً تمام یورپ کا سونا امریکہ پہنچ گیا ہے۔

٭ کے سنہ وار اخبار کی نہ صرف ہمت افزائی کے خیال سے بلکہ اسکی ادبی خوبیوں کے لحاظ سے اس کی خریداری کی طرف ضرور متوجہ ہو کر ایک اہم ادبی خدمات انجام دیں گے۔

ابی سینیا کا نقشہ

مکتبہ جامعہ اسلامیہ دہلی نے ابی سینیا کا انگریزی میں ایک نہایت مکمل اور واضح نقشہ خوبصورت کتابی صورت میں شایع کیا ہے جس میں ابی سینیا کے تمام ضروری واقعات بھی مختصر طور پر لکھے گئے ہیں۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲ ہے۔ جو لوگ ابی سینیا ٭٭٭

پردۂ فلم

ہندوستانی تصاویر بے معنی کیوں ہوتی ہیں

ہمارے ایک معاصر نے ہندوستانی فلم کمپنیوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایسی تصاویر تیار کریں جن کا کوئی مقصد ہو تاکہ ان تصاویر کے ذریعہ ہندوستان کے نوجوان میں بیداری پیدا ہو سکے۔ اور ایسی تصاویر سے پرہیز کریں جنھیں مغربی تصاویر کی کورانہ تقلید کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

ہم کو اپنے معاصر کی رائے سے پورا اتفاق ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندوستان کی وہ فلم کمپنیاں جو دوسرے صنعتی سامان کی طرح تصاویر "مینو فیکچر" کرتی ہیں کیا ان سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ کسی بلند مقصد کے پیش نظر تصاویر تیار کر سکیں گی۔ ان کا خاص مقصد تو تصاویر سے روپیہ کمانا ہے۔ خواہ انکی بنائی ہوئی تصاویر کتنی ہی پست کیوں نہ ہوں۔

ہندوستان کی دو تین ممتاز فلم کمپنیوں کو چھوڑ کر باقی تمام فلم کمپنیوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے سامنے سوا روپیہ کے کوئی چیز نہیں۔ ان کمپنیوں کے مالکان کو صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ دن بھر میں کتنی فلم شوٹ ہوئی خواہ وہ اول سے لے کر آخر تک بے معنی ہی کیوں نہ ہو۔

ہندوستان کی بدقسمتی سے ہندوستان کی فلمی صنعت ان لالوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے۔ جو فلم کمپنیوں کو بھی ایک کاروباری دوکان سمجھتے ہیں اور جو یہ حساب لگاتے ہیں کہ صبح سے شام تک کتنے کا سودا بیچا۔ جب تک فلم انڈسٹری پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہے ہندوستان کی فلمی صنعت کا ابھرنا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

اگر ہندوستان کے اخبارات بازاری اور عامیانہ تصاویر سے فلمی صنعت کو پاک کرنا چاہتے ہیں۔ تو انکو بازاری اور عامیانہ تصاویر کے خلاف اسقدر جہاد کرنا ہوگا کہ یہ تصاویر مردہ ہو کر رہ جائیں اس کے بعد شاید عامیانہ فلم تیار کرنے والوں کو ہوش آسکے۔

نقد و تبصرہ

جدید دلچسپ

جدید دلچسپ مدراس جیسے دور افتادہ صوبہ سے اردو کا سہ روزہ اخبار جدید دلچسپ مسٹر محمد اسمٰعیل کی ادارت میں ایک عرصے سے شایع ہو رہا ہے اور اس صوبہ میں اردو کی نہایت اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔ مدراس میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر مسٹر محمد اسمٰعیل کی اولوالعزم طبیعت نے جدید دلچسپ کا ایک نہایت شاندار اور خوبصورت مسلم لیگ نمبر نکالا تھا جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔

یہ نمبر ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے جو مضامین کی خوبیوں اور لکھائی چھپائی کی عمدگی سے مالا مال ہے۔ اس نمبر میں تقریباً ڈیڑھ سو فوٹو بھی شامل ہیں جن میں مدراس کے تاریخی عمارتیں، اسلامی ممالک کے بادشاہوں والیان ریاست اور لیڈران قوم کے علاوہ مالکان فلم کمپنی اور ایکٹر اور ایکٹرسوں کے فوٹو شامل ہیں۔

یہ نمبر مجموعی حیثیت سے نہایت وقیع اور پر از معلومات کے علاوہ نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے اور اس قابل ہے کہ ہر صاحب مذاق کے کتب خانہ میں موجود ہو۔ قیمت ۵
جدید دلچسپ کا سالانہ چندہ تین روپیہ بارہ آنہ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس دور افتادہ صوبہ ٭٭٭

اقوال زریں

حقیقی مسرت

زندگی کیف اور مسرت حاصل کرنے کے لئے ہے لیکن زندگی کا وہ کیف اور مسرت بے معنی ہے جس پر ہمیں آخری عمر میں پچھتانا پڑا. دنیا میں ایسی لاکھوں مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان نوکے نشہ میں مدہوش ہو کر غلطیاں کرتے ہیں اور بڑھاپے میں اپنی ان غلطیوں پر نادم ہوتے ہیں وہ مسرتیں جن کا نتیجہ ندامت ہے. ایک سراب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں. (مکالے)

شام کے ہائی کمشنر کا بیان

لندن ۱۹ مئی. شام کے فرانسیسی ہائی کمشنر نے بیروت سے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ فرانس نے جرمنی کو شام کے ہوائی اڈوں پر ہوائی جہاز اتارنے کی جو اجازت دی وہ ٹھیک ہے. اس کا یہ مطلب ہے کہ جرمنی شام پر قبضہ کرے گا یا کسی کام میں رکاوٹ ڈالے گا. جرمنی اور فرانس کے درمیان جو عارضی صلح ہوئی تھی اس کے مطابق یہ اجازت دیگئی ہے. برطانیہ نے شام کے ہوائی اڈوں پر حملہ شروع کر دیا لیکن برطانیہ کو دھیان رکھنا چاہئے کہ فرانس کی فوج مارشل پیتاں کی زیر سرکردگی اس قابل ہے کہ وہ طاقت کا طاقت سے جواب دے سکتی ہے.

اسپین کے وزیر خارجہ کا استعفےٰ

میڈرڈ ۱۹ مئی. معلوم ہوا ہے کہ اسپین کے وزیر خارجہ سانیور سنیر نے استعفےٰ دے دیا ہے لیکن جنرل فرانکو نے استعفےٰ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے.

سانیور سنیر کے استعفے پر غور کرنے کے لئے اسپین کی کیبنٹ کا اسپیشل اجلاس ہوا. اور اس سوال پر غور کیا گیا کہ آیا سانیور سنیر کو اور وسیع اختیارات دئے جاسکتے ہیں.

کراچی ۲۰ مئی. مسٹر غلام علی ممبر سندھ اسمبلی و سابق پارلیمنٹری سکرٹری نے مسلم لیگ سے استعفےٰ دے دیا ہے.

موج تبسم

مجسٹریٹ:- (ملزم سے) میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی تم نے کبھی کوئی جرم کیا تھا؟
ملزم:- جرم تو بیسیوں کئے ہیں مگر گرفتاری کا پہلا ہی اتفاق ہے؟

باپ:- (بیٹے کو سمجھاتے ہوئے) "شادی کا خیال چھوڑ دو. اس سے بڑھ کر کوئی حماقت نہیں".
بیٹا:- "مگر ابا آپ نے بھی تو یہ حماقت کی تھی".

بیوی:- "میں جب کبھی کوئی چیز تم سے منگاتی ہوں تم کبھی لا کر نہیں دیتے".
شوہر:- کیا مجھ سے کہہ رہی ہو جنگ کے شروع ہونے کے بعد میں دیا سلائی لاکھوں".

لکچرار (سامعین سے) آپ حضرات کی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ میری موثر اور دل ہلا دینے والی تقریر کا آپ کے دل پر بے حد اثر ہوا ہے.
سامعین! جی ہاں ہم سب سو گئے تھے اسلئے آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں.

حامد:- دوست میری بیوی نے مجھے پاگل بنا دیا ہے
محمود:- لیکن آپ تو اس سے پہلے بھی پاگل ہی تھے. اگر پاگل نہ ہوتے تو ایسی عورت سے شادی کیوں کرتے.

ایک نئی دولہن اپنی سہیلیوں کو اپنی خوابگاہ دکھا رہی تھی. اس خوابگاہ میں بجائے ایک کے دو مسہریاں بچھی ہوئی تھیں. ان دو مسہریوں کو دیکھکر ایک سہیلی بولی: "کیا آپ کے شوہر نے دو شادیاں کر رکھی ہیں"؟
دولہن:- بالکل غلط.
سہیلی:- پھر دو مسہریوں کا کیا مطلب ہے"؟
دوسری سہیلی:- "مطلب یہ ہے کہ ان کے تعلقات شوہر کے ساتھ خوشگوار نہیں ہیں.

دلچسپ معلومات

ہندوستان کی کل آبادی میں ۷۰ فیصدی لوگ زراعت پیشہ ہیں.

مختلف ممالک کی فی کس سالانہ آمدنی یہ ہے:- برطانیہ ۷۵۰ روپے. آسٹریلیا ۱۰ روپے. کینیڈا ۶۰۰ روپے. فرانس ۵۷۰ روپے. جرمنی ۴۵۰ روپے. اٹلی ۳۷۵ روپے. جاپان ۹۰ روپے اور ہندوستان ۳۶ روپے.

فرانس کو نوی لائبریری میں ایک ارب کتابیں ہیں.

چراپونجی (آسام) میں تمام ملکوں سے زیادہ بارش ہوتی ہے.

گزشتہ دس بارہ سال کی مدت میں جاپان میں ۲۲ ہزار زلزلے آئے.

خون انسان کی رگوں میں ۲۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے.

شہد کی ۵۰۰۰ مکھیوں کا وزن ایک پونڈ ہوتا ہے

انسان کی اوسط عمر ۴۰ سال ہے.

جاپان میں عورتوں کے بال بڑی بڑی قیمتوں پر فروخت ہوتے ہیں.

انگلستان کے پرانے سکے فرشتوں کے نام سے منسوب ہیں.

نقد و تبصرہ

مان سرور

مسٹر گوری شنکر لال اختر کی ادارت میں الہ آباد سے ایک اردو ماہانہ رسالہ "مان سرور" شایع ہو رہا ہے. جس کا مئی ۱۹۴۱ء کا نمبر اس وقت ہمارے پیش نظر ہے.

اس نمبر میں جناب بابو جسونت رائے صاحب رعنا کی ایک نظم بعنوان نذر عقیدت بحضور ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم شایع کی گئی ہے. جو ادبی اور خیالات دونوں حیثیت سے نہایت بلند پایہ ہے جس کا ایک بند حسب ذیل ہے:-

سلام تو بہ انداز ادب منزل سے کہتا ہے
پیام موج دجلہ سطوت ساحل سے کہتا ہے
رہین ساز اعرابی ہے میری نغمہ پیرائی
کوے انجم بچھا دریہ مہ کامل سے کہتا ہے
ہے رسم کعبہ اور قانون بتخانہ میں گنجایش
جو سچی بات ہے رعنا دل محفل سے کہتا ہے
یہ بزم خاص ہے ڈوبی ہوئی رنگ عقیدت میں
قدامت دین و مذہب کی ہنسی چلتی محبت میں

رسالہ میں عموماً مضامین نہایت بلند پایہ شایع ہوتے ہیں. چھپائی لکھائی بھی دیدہ زیب ہے قیمت سالانہ ۳ ہے

ہم امید کرتے ہیں کہ اردو ادب سے ذوق رکھنے والے اس پرچہ کی خریداری کی طرف ضرور متوجہ ہوں گے.

ترکی کے راستہ سامان

انقرہ ۱۸ مئی. جہاد سیخیر کو لڑائی کے سامان سے بھری ہوئی متعدد ٹرینیں شام سے عراق گئی ہیں. ریلوے لائن ترکی سے ہو کر گذرتی ہے اور معاہدہ کی رو سے ترکوں کو پہلے اطلاع دیدی جاتی ہے. اگر سامان کی ایک ...

افسانہ

دوسروں کی مصیبت

طالسطائی کا ایک افسانہ

دیجے نگر کے راجہ درگ پال نے راجہ چندر دیو پر فوج کشی کر کے اس فوج کے سینکڑوں نوجوانوں کو خاک میں ملا دیا. دیہات جلا کر خاکستر کر دئے. حتیٰ کہ راجہ چندر دیو کو بھی گرفتار کر کے زندان میں ڈال دیا.

رات کے وقت راجہ درگ پال بستر راحت پر چندر دیو کو قتل کرنے کے خیال میں مستغرق تھا کہ یکایک اسے ایک ضعیف آدمی نظر پڑا.

ضعیف: تم چندر دیو کو ہلاک کرنے کی تدبیر میں منہمک ہو
درگ پال. بیشک خیال تو یہی ہے لیکن ابھی تک تصفیہ نہیں کر سکا.
ضعیف: "تمہیں یہ بھی علم ہے کہ تم خود چندر دیو ہو؟"
درگ پال: نہیں! میں چندر دیو؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
ضعیف: تم دونوں میں شمہ بھر بھی فرق نہیں. تمہارا چندر دیو کو اپنے سے علیحدہ تصور کرنا خام خیالی ہے
درگ پال: آپ میرا مقابلہ چندر دیو سے کیسے کرتے ہیں؟ دیکھئے میں بستر کمخواب پر آرام کرتا ہوں. خدمتگار اور کنیزیں میری خدمت میں حاضر ہیں. عیش و عشرت کے تمام سامان میرے لئے مہیا ہیں. دنیا کی نعمتوں پر میری حکمرانی ہے. چندر دیو بیچارہ طائر بے بال و پر کی طرح قفس میں بند ہے. زندگی سے بیزار ہو کر موت کی گھڑیاں گن رہا ہے خدا نے چاہا تو کل کتوں سے نچوا دیا جائے گا.
ضعیف: "مگر تم اس کی روح کا تو خاتمہ نہیں کر سکتے"
درگ پال: یہ آپ نے خوب کہی. دیکھا نہیں کہ جنگ میں میں نے کشتوں کے انبار لگا دئے. سینکڑوں نوجوانوں کو پیوند زمین کر دیا. کیا یہ ثبوت اس کی روح کا خاتمہ کر دینے کے لئے کافی نہیں ہے؟
ضعیف: تم یہ خیال کس طرح کرتے ہو کہ وہ فنا ہو گئی
درگ پال: اول تو وہ نظر نہیں آتے. دوسرے انہوں نے صدمہ برداشت کیا اور سلطنت میرے قبضے میں آئی.
ضعیف: "یہی تو تمہاری عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے تم نے انھیں صدمہ نہیں پہونچایا بلکہ اپنے آپ کو مصائب کے جال میں پھنسایا ہے."
درگ پال: میری سمجھ میں آپکا معمہ نہیں آیا"
ضعیف: کیا تم سمجھنا چاہتے ہو!"
درگ پال: ہاں! مہربانی کر کے اسکی تشریح کیجئے"
ضعیف: اچھا تو میرے ہمراہ تالاب تک چلو"

راجہ ضعیف کے ہمراہ ہو لیا. تالاب پر پہونچ کر ضعیف نے کہا. اپنا لباس اتار کر تالاب میں کھڑے ہو جاؤ. جب میں تمہارے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دوں تو تم غوطہ لگانا"

راجہ ضعیف کے احکام بجا لایا. غوطہ لگاتے ہی محسوس کیا کہ میں راجہ درگپال نہیں بلکہ کوئی اور ہستی ہوں. پہلو میں ایک حسین عورت ہے. حالانکہ اس سے پیشتر کبھی اس نازنیں سے ملاقات نہیں ہوئی تھی. تاہم اسے اپنی بیوی تصور کئے ہوئے تھا.

عورت: سرتاج من! کل کی تکان سے آپ کا بدن چور چور ہو گیا تھا. اس لئے سوتے سوتے دیر ہو گئی. میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا. اب اٹھ کر لباس زیب تن کیجئے. دربار میں راجے مہاراجے آپ کے منتظر ہیں"

راجہ درگ پال اپنے آپ کو چندر دیو سمجھ کر فوراً بستر راحت سے کھڑا ہو گیا اور لباس پہن کر دربار میں آیا تمام راجے مہاراجے جو پہلے سے انتظار کر رہے تھے چندر دیو کو دیکھ کر آداب بجا لائے اور کہنے لگے. مہاراج! ہم کو راجہ درگ پال سخت اذیت پہونچا رہا ہے. کہاں تک بے غیرتی برداشت کریں. حکم دیجئے کہ جنگ کا اعلان کر دیا جائے."

... کو مان ہارنے پر لانا مناسب ہے."

سنیروں کو روانہ کر کے خود سیر و شکار کے لئے صحرا کی طرف روانہ ہوا. دو شیروں کا شکار کر کے لایا. زاں بعد محل میں پہونچ کر آب و طعام سے فراغت حاصل کی. رات کو رنواس میں داد عشرت دی.

اب ہر روز اسی طرح راجہ امور سلطنت سے فارغ ہو کر سیر و شکار کے لئے جاتا. رات کو عیش و نشاط میں گزارتا جب کئی بار گذر گئے تو سنیر واپس آئے لیکن ان کے کان اور ناک ندارد تھے. راجہ درگ پال نے کہلا بھیجا تھا کہ سفیران سلطنت کی جو حالت ہوئی ہے وہی راجہ چندر دیو کی بھی ہوگی."

چندر دیو (اصل درگ پال) نے ارکین سلطنت کو جمع کر کے حکم دیا کہ "افواج کو آراستہ پیراستہ کر کے جنگ کی تیاریاں کر دو" اور خود بھی جنگ کی تیاریوں میں مشغول ہوا. ایک ہفتہ کے بعد چندر دیو اور درگ پال میں گھمسان کی لڑائی ہوئی. چندر دیو (درگپال) گرفتار کر کے زندان میں ڈال دیا گیا. اس کے دوست اور رشتہ داروں کا بھی یہی حشر ہوا. اب راجہ کو اپنی بے حرمتی اور بے غیرتی کا سوال رہ رہ کے ستاتا تھا. لواحقین کے صدمے سے دل پر چوٹ لگتی تھی. ہر وقت دشمن سے انتقام لینے کے خیالات اس کے دل میں موجزن تھے.

جب اپنی رانی کے ہاتھ پاؤں بندھے دیکھے اور یہ خیال کیا کہ درگ پال کے پاس لے جا رہے ہیں تو غصہ کی آگ مشتعل ہو گئی. جیل کی سلاخوں کو توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگا. مگر بے ہوش ہو کر دھڑام سے زمین پر گر پڑا. اتنے میں جلادوں نے آکر اسکی مشکیں کس لیں. اور پھانسی پر لٹکانے کے لئے لے چلے. چندر دیو رو کر کہنے لگا. "مجھے بخشو. میرے حال زار پر رحم کھاؤ" لیکن اسکی گریہ و زاری پر کسی نے التفات نہ کی اور پھانسی پر لٹکانے ہی کو تھے کہ اسے ہوش آیا کہ "میں تو درگ ہوں"! وہ زور مار کر سر باہر نکالنا چاہتا تھا کہ پھر محو خواب ہو گیا. اب کیا دیکھتا ہے کہ میں چرندہ بنا ہوا ہوں. جنگلوں میں چرتا پھرتا ہوں. شیر خوار بچے اس کا دودھ پیتے ہیں". تب درگ پال کو خیال ہوا کہ میں ہرنی ہوں. لیکن اس حالت کو وہ بڑا آرام دہ خیال کرتا تھا. اتنے میں کسی شکاری نے بچہ کے گولی ماری. بچہ گر پڑا. اور ایک خوفناک آدمی نے آکر اس سر تن سے جدا کر دیا. درگ پال نے خوف زدہ ہو کر سر پانی سے باہر نکال دیا. دیکھا کہ وہی لوٹا لئے کھڑا ہے اور کچھ بھی نہیں ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

درگ پال: میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنے عرصہ تک تکالیف اٹھائیں.
ضعیف: کتنے عرصہ تک ابھی تو تم نے سر ڈبویا ہی تھا. میرا تو ابھی لوٹا بھی خالی نہیں ہوا. تم کہتے ہو کہ کتنے عرصہ تک تکالیف برداشت کیں...... دیکھو چندر دیو اور جن نوجوانوں اور جانداروں کو تم نے ہلاک کیا ہے وہ سب دراصل تم ہی ہو. میں نے تمہاری حالت متغیر کر کے دکھایا ہے کہ دوسروں کو ایذا پہونچانے سے درحقیقت تم اپنے آپ کو مصائب میں پھنساتے ہو. روح تمہارے ہی اندر نہیں ہے. بلکہ ایک روح اتنی زبردست ہے جس کا وجود ہر جاندار میں ہے. تمہاری روح اسکا ایک جزو ہے. اس جزو کو پاک یا ناپاک کرنا تمہارا کام ہے. سب جانداروں کی روحیں اسی زبردست روح کے اجزا ہیں سب کو اپنی روح خیال کر کے ان کے ساتھ محبت کرنے سے تمہاری روح پاک ہو سکتی ہے. دوسروں کو ایذا دیکر اپنی روح کو خوش کرنے سے تمہاری روح ناپاک ہو جائے گی روح ازلی ہے فانی نہیں ہے. تمام روحیں یکساں ہیں. چھوٹی بڑی نہیں ہو سکتیں. ماسوا کا تصور خیال خام ہے"؟ یہ ...

لندن میں سر جارج شسٹر کی تقریر

لندن ۱۶ مئی۔ اگر ہندوستان اتنا لڑائی کا سامان مہیا نہیں کر رہا ہے۔ جتنا کہ اسکو کرنا چاہئیے تو اس میں حکومت ہند کا کوئی قصور نہیں بلکہ حکومت برطانیہ کا قصور ہے جس نے خود کوئی تیاری نہیں کی " ان الفاظ میں لارڈ ہیلی (سابق گورنر یو پی) نے تقریر شروع کی جبکہ گل ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن میں مسٹر آرتھر مور ایڈیٹر اسٹیٹسمین نے بحث کا افتتاح کیا۔ مسٹر آرتھر مور نے اس بارے میں کہ ہندوستان کی جنگ کی کوششوں پر قینچی چلا دی گئی ہے۔ بہت سی مثالیں پیش کرتے ہوئے اسمبلی کی اپنی بہت سی تقریروں کا حوالہ دیا اور بتلایا کہ میں نے متعدد بار اس بات کا مطالبہ کیا کہ ہندوستان میں ہوائی طاقت بڑھائی جائے لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی مسٹر آرتھر مور نے اپنی اس تجویز کو پھر دہرایا کہ پارلیمنٹری گورنمنٹ کی جگہ وائسرائے کی گورنمنٹ قائم کر دی جائے۔ لارڈ ہیلی اور سر جارج شسٹر نے اس بنا پر اس تجویز کی مخالفت کی کہ یہ تجویز ناقابل عمل ہے اور اس سے کوئی بھی مطمئن نہیں ہوگا۔ سر جارج شسٹر نے کہا کہ پارلیمنٹ نے کبھی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی بلکہ ہندوستان میں سیاسی ترقی کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ سر جارج شسٹر نے کہا کہ اس واقعہ سے کہ ہندوستان کی لڑائی کے بجٹ میں صرف ۳۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے آیا لڑائی کی پیچیدگیوں کو اچھی طرح محسوس کیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندوستان سے پوری امداد کی اس وقت تک توقع نہیں کی جاسکتی۔ تاوقتیکہ سرکردہ ہندوستانی حکومت میں شامل نہ ہوں۔ سر سٹینلے ریڈ نے شام کے ہوائی اڈوں پر نازیوں کے قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہندوستان کے لئے ایک خطرہ ہے۔

آچاریہ کرپلانی کا بیان

بمبئی ۱۶ مئی۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اخباری نمائندہ سے کہا کہ ستیہ گرہ کی تحریک اپنے بانی کی منشا کے مطابق اس طریقہ پر چل رہی ہے۔ مجھے اس کا کوئی علم نہیں کہ اخباروں میں یہ خبر چھپی ہے کہ مجھے مہاتما گاندھی نے ستیاگرہ کی اجازت دے دی ہے آچاریہ کرپلانی نے اس بحث میں پڑنے سے انکار کر دیا جو بمبئی کانفرنس کی تجویزوں کو مسٹر ایمری وزیر ہند کے نامنظور کرنے سے پیدا ہوئی ہے لیکن آپ نے کہا کہ اس سخت سے سخت مصیبت کے وقت بھی برطانی حکومت نے ہندوستان کے معاملوں میں بنیادی بیوقوفی اور تنگ نظری کی خاص صلاحیت ظاہر کی ہے۔

حکومت مصر کے خلاف سازش

قاہرہ ۱۸ مئی۔ مصر کے فوجی اسٹاف کے سابق افسر اعلیٰ جنرل عزیز المصری پاشا ۱۶ مئی کو المزا کے ہوائی اسٹیشن سے ایک ہوائی جہاز میں بیٹھ کر فرار ہوگئے۔ مصری ہوائی فوج کے دو افسر اس جہاز کو چلا رہے تھے۔ مصری جہازوں نے اس کا پیچھا کیا اور قاہرہ سے دس میل کے فاصلہ پر نیچے گرا لیا تینوں آدمی زندہ بچ گئے۔ خیال ہے کہ یہ لوگ قاہرہ میں کسی جگہ چھپے ہوئے ہیں۔ ہوائی جہاز میں سے جو کاغذات ملے انکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مصر کے خلاف کسی سازش کے سلسلہ میں جارہے تھے۔ جنرل عزیز پاشا کو اٹلی اور جرمنی کا حامی خیال کیا جاتا ہے۔

حکومت مصر نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص جنرل عزیز المصری پاشا کا پتہ بتائے گا۔ اسے ایک ہزار پونڈ اسٹرلنگ کا انعام دیئے جائیں گے۔

طبروق کی انگریزی فوج نے پلٹ کر حملہ کر دیا

قاہرہ ۱۷ مئی۔ ایک برطانی فوجی کمیونکے میں بتلایا گیا ہے کہ گزشتہ ساڑدن برطانوی موٹر سوار فوج کے ہراول دستے جرمن فوج پر جس نے گیرز

کے علاقہ میں نئے مورچے قائم کئے ہیں برابر دباؤ ڈالتے رہے۔ پانچسو سے زیادہ جرمنوں کو قیدی بنا لیا گیا اور انکی بہت سی مسلح کاروں کو بیکار کر دیا گیا۔

طبروق کے علاقہ میں برطانوی اور آسٹریلیا کی فوجوں نے ایک محدود جوابی حملہ کیا۔ دشمن کے کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ اور جرمن افسر اور ۶۰ افسر جرمن اطالوی ہمارے ہاتھ آئے۔

حبش میں ہندوستانی اور جنوبی افریقہ کی فوجیں کافی آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور امبا الاگی کو عملی طور پر گھیرے میں لے لیا ہے۔ جنوبی علاقہ میں اگلے کے ۱۲ میل کے فاصلہ پر دریا پر ہمارا قبضہ ہوگیا۔ دوسرے علاقہ میں ہماری پیشقدمی جاری ہے۔ شمالی مشرقی اطالوی صومالی لینڈ میں ہماری فوجوں نے دنیٹ کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا۔

اٹلی سے صلح کی شرط

لندن ۱۹ مئی۔ قاہرہ کی اطلاع ہے کہ برطانی افسروں نے ڈیوک آف اوسٹا کے دوبٹے کو وہ شرطیں بتادی ہیں جن پر اطالیوں کو صلح کرنے کا موقعہ دیا جاسکتا ہے۔ ان شرطوں میں یہ مطالبہ شامل ہے کہ امبا الاگی کا جنرل افسر کمانڈنگ معہ فوجوں کے ہتھیار ڈالدے اور ڈیوک آف اوسٹا بھی ہتھیار ڈالدیں۔ جمعہ کو ۶ بجے شام لڑائی بند کر دینے کا حکم دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ اگر رات کو ۹ بجے تک سمجھوتہ نہ ہوسکے تو لڑائی پھر چھڑ جائے گی۔

حبش کے ہندوستانی سوداگر

کراچی ۱۸ مئی۔ ایک ہندوستانی سوداگر نے جو حال ہی میں کراچی سے حبش واپس آیا ہے بتایا ہے کہ گزشتہ ... حبش میں تمام ہندوستانی محفوظ

ہیں، جنگ کی وجہ سے کوئی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا ہے۔ جب اٹلی اور برطانیہ میں جنگ چھڑی تو بہت سے ہندوستانی سوداگر وہاں تھے وہ اپنے وطن سے جدا تو تھے لیکن خوش قسمتی سے یہ جدائی بھی نہ رہی۔ جنگ کے شروع ہونے کے جلد ہی بعد کسالا سے برطانی فوجوں کے آگے بڑھنے کو سُنا گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام علاقہ پر ان کا قبضہ ہوگیا۔ اطالویوں سے بآسانی برطانویوں نے علاقہ لے لیا۔ اور اس سے کاروبار زندگی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

مولانا احمد سعید صاحب کا تار

دہلی ۱۹ مئی۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب نائب صدر جمعیتہ علمائے ہند نے ایک اور تار وائسرائے کی خدمت میں بھیجا ہے۔

" میں نہایت ادب کے ساتھ ملتجی ہوں کہ ہز مجسٹی کی حکومت کو مطلع کر دیا جائے کہ ہندوستانی مسلمان برطانیہ اور عراق کے درمیان باعزت صلح کے دل سے خواہشمند ہیں۔ موجودہ جنگی کشمکش اگر جاری رہی تو ان مسلمانوں کے لئے جو جنگی جدوجہد میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ آئندہ سخت مشکلات اور دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔

مسٹر سرینواس آئنگر کا انتقال

مدراس ۱۹ مئی۔ مسٹر ایس سرینواس آئنگر سابق صدر انڈین نیشنل کانگرس آج صبح ۷ بجے اپنے مکان (مدراس) پر انتقال کر گئے۔ تین ہفتے ہوئے مسٹر آئنگر سوڈنی کنل میں بیمار ہو گئے تھے وہاں سے علاج کے لئے مدراس لایا گیا۔ آپ ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوئے تھے اس

وقت عمر ۶۷ برس کی تھی۔ ۱۹۲۶ء میں آپ نے انڈین نیشنل کانگریس کے گوہاٹی والے اجلاس کی صدارت کی۔ اس سے پہلے کچھ دن تک آپ حکومت مدراس کے ایڈووکیٹ جنرل رہ چکے تھے۔ اس عہدہ سے آپ نے سیاسی وجوہ کی بنا پر استعفےٰ دیا تھا۔ آپ نے اسی بنا پر سی۔ آئی ای کا خطاب واپس کیا۔ اور دسمبر ۱۹۲۰ء میں مدراس کونسل سے استعفےٰ دیا۔ کئی سال تک مدراس ایڈووکیٹ ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ مگر صحت خراب ہونے کی وجہ سے اس سے بھی استعفےٰ دے دیا۔

راشد علی کی حکومت کا ایک اور قدم

قاہرہ ۱۷ مئی۔ بغداد سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ راشد علی کی حکومت نے حکمت پاشا سابق وزیراعظم اور دوسرے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ حکمت پاشا کو اب ماسکو میں عراقی وزیر مقرر کیا گیا ہے۔

بصرہ میں امن

قاہرہ سے ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ انگریزی فوجوں نے بصرہ کے دکن میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر پولیس چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ حبانیہ اور بصرہ میں امن ہے۔ ایک انگریزی ہوائی جہاز نے موصل کے ہوائی اسٹیشن پر جرمن ہوائی جہازوں پر مشین گن سے حملہ کیا ایک ہوائی جہاز جل گیا۔ اور باقی کو نقصان ہوا۔ اربلا میں پٹرول کے ٹنکوں پر حملہ کیا گیا

انقرہ ۱۸ مئی۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے ٹیلین اور حیاس میں مزید فوج بھیجدی ہے۔

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بار ایٹ لا سول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کانپور

نوٹس بنام فریقثانی بابت ادس تاریخ کی جو واسطے سماعت ثبوت مفلسی سائل مقرر کیگئی ہو

(آرڈر ۳۳۔ قاعدہ ۶)

عدالت سول اینڈ سشن ججی کانپور

مقدمہ نمبر ۸ سنہ ۱۹۴۰ء

تاپس کمار بھٹہ جاریہ عمر ۱۸ سال ۹ ماہ وخیندی کمار بھٹاچاریہ عمر ۱۶ سال نابالغ بولایت تاپس کمار بھٹاچاریہ برادر حقیقی خود پسران بابو ابھویا پدا بھٹہ چاریہ برہمن ساکن ٹپکاپور شہر کانپور سائلان

بنام منگل سین وغیرہ — فریقثانیاں

بنام منگل سین عمر ۴۹ سال ولد زامنبت رام قوم ویش ساکن ٹپکاپور شہر کانپور — فریقثانی

چونکہ سائلان نے اس عدالت میں درخواست گذرانی ہے کہ نالش مفلسانہ بموجب آرڈر ۳۳ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء بنام فریقثانیان دائر کرنے کی اجازت دیجائے اور عدالت کے نزدیک درخواست نامنظور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور چونکہ تاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء واسطے پیشی اس ثبوت کے جس کو سائل تبائید اپنی مفلسی کے گذرانا چاہے نیز واسطے سماعت ثبوت بہ تردید مفلسی سائل کے مقرر ہوئی ہے۔

لہذا بموجب قاعدہ ۶ آرڈر ۳۳ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم بہ تردید مفلسی سائل کے کوئی ثبوت پیش کرنا چاہتے ہو تو بتاریخ مذکور عدالت ہذا میں حاضر ہوکر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ مئی ۱۹۴۱ء ہمیرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت سول اینڈ سشن ججی کانپور مہر عدالت

موصل کے چشموں سے قبضہ اُٹھنے سے برطانیہ کا سخت زبردست نقصان ہوگا

ماسکو ١٧ مئی. موصل کے تیل کے چشموں میں پانی چھوڑنے اور انکو تباہ کرنے کی جس ممکن ضرورت کا برطانوی حلقوں نے اظہار کیا ہے. اس کا حوالہ دیتے ہوئے روس کی فوج کا ترجمان اخبار "ریڈ اسٹار" لکھتا ہے کہ اگر موصل کے چشمے برطانیہ کے ہاتھ سے نکل گئے تو بھی ایران بحرین اور حجاز کے تیل کے چشمے برطانیہ اور امریکہ کے کنٹرول میں رہیں گے. جن میں سے سال میں سوا کروڑ ٹن تیل نکالا جاتا ہے. اخبار آگے چلکر لکھتا ہے کہ برطانیہ کے لئے صرف دقت یہ ہوگی کہ خلیج فارس سے تیل لانے کے لئے جہازوں پر اور بار پڑ جائے گا. لیکن یہ کوئی بڑی مشکل نہیں ہوگی. کیونکہ برطانیہ کے پاس تیل لانے والے جہازوں کا بڑا بیڑہ موجود ہے. اخبار آخر میں لکھتا ہے کہ اگرچہ موصل کے چشموں کا ہاتھ سے نکلنا برطانیہ کے لئے بڑا بھاری نقصان ہوگا. لیکن اس کی کوئی فیصلہ کن اہمیت نہیں ہو سکتی جیسا کہ برطانوی اخبارات نے لکھا ہے.

دمشق میں اور جرمن جہاز پہنچ گئے

لندن ٢٠ مئی. معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ٤٨ گھنٹے میں کچھ اور جرمن ہوائی جہاز شام کے اڈوں پر پہنچ گئے. لندن میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تو اور جرمن ہوائی جہاز شام کی راجدھانی دمشق پہنچے. یہ ان جہازوں کے علاوہ ہیں جو پہلے الیپو میں پہنچ گئے تھے. استنبول سے اطالوی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اطالوی ہوائی جہازوں عراق کے ہوائی اسٹیشنوں پر پہنچ گئے ہیں. لندن میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی.

شام میں جو تازہ ترین حالات پیش آئے ہیں انپر قابو پانے کے لئے جنرل ڈیول کو کافی آدمی اور سامان جنگ مل جائے گا.

لندن ٢٠ مئی. فرانس کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے ١٩ جہاز ضبط کرلئے ہیں جن کا وزن ٦ لاکھ ٹن ہے.

ریاستیں اور پاکستان

بنگلور ١٨ مئی. مسٹر ایم. اے. جناح. صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے کیورا سٹیٹ مسلم لیگ سے سندھی لی پر ایک ملاقات میں کہا کہ پاکستانی اسکیم کا ریاستوں سے کوئی تعلق نہیں ہے ریاستوں کی مسلم لیگیوں آل انڈیا لیگ کے کنٹرول میں نہیں ہیں. اور انکا اگرچہ آل انڈیا جماعت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جب ریاستوں کے مسلمانوں کے حقوق کچلے جائیں یا فوراً امداد کئے جائیں. تو آل انڈیا مسلم لیگ سے ہمدردی اور حمایت کی امید کی جاسکتی ہے. راجکوٹ. جے پور اور حیدرآباد چند ایسی تازہ مثالیں ہیں. جہاں آل انڈیا مسلم لیگ نے امداد کی. اور معاملات کو درست کردیا.

روسی فوجیں ایران کی سرحد پر

عراق میں جرمنی کے پچاس ہوائی جہاز

لندن ٢٠ مئی. نیو یارک ٹائمز کے نامہ نگار نے انقرہ سے یہ خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ تاشقند کے علاقہ میں ایران کی سرحد کے سامنے روس کی فوجیں بڑی تعداد میں جمع ہو رہی ہیں. انقرہ میں سیاسی ذریعوں سے اطلاع پہنچی ہے کہ جرمنی اور روس ملکر وسطی مشرق میں زبردست فوجی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں. انقرہ میں اس بات کا خاص طور پر چرچا ہے کہ جرمنی کالے سمندر میں روسی جہازوں کو استعمال کرنے کے لئے روس سے بات چیت کر رہا ہے.

قاہرہ ٢٠ مئی. معلوم ہوا ہے کہ اب تک شام کے راستہ تقریباً ٥٥ جرمن ہوائی جہاز عراق پہنچ چکے ہیں. ان کے علاوہ ٨٠٠ ٹن گولہ بارود وہاں پہنچ چکا ہے جیسا کہ آزاد فرانسیسی لیڈر جنرل کرٹو نے حال ہی میں اعلان کیا تھا شام سے عراق کو ریلوے لائن ترکی کے راستہ جاتی ہے. ترک اپنے علاقہ سے فوجوں کو تو گذرنے کی اجازت نہیں دیں گے. لیکن سامان جنگ کو وہ نہیں روک سکتے.

پریزیڈنٹ روزویلٹ کا پیغام

واشنگٹن ٢٠ مئی. پریزیڈنٹ روزویلٹ اور امریکہ اس ہفتہ ایک بہت اہم فیصلہ کرنے والے ہیں. یہ دور رس فیصلہ ہوگا. اور تاریخی اعلان اور فیصلہ ہوگا." یہ ہے وہ بیان جو پولینڈ کے وزیر اعظم و کمانڈر انچیف جنرل سکورسکی نے دوران انٹرویو میں دیا. آپ نے امریکہ اور کینیڈا کا بھی دورہ ختم کیا ہے. آپ نے یہ بھی کہا کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ کو مسٹر چرچل اور انگریز قوم کی آزادی سے گہری ہمدردی ہے.

برطانیہ اور فرانس میں تصادم کا خطرہ

لندن ١٩ مئی. اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کا پولیٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر فرانس جرمنی کے ساتھ ملگیا تو پھر پیرس اور فرانس کے دیگر شہروں پر بھی بمباری کی جائے گی. باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان تصادم اگلے ہفتہ یا اس کے بعد لازمی ہے.

نہر سویز پر حملہ

لندن ١٩ مئی. سنیچر کی رات کو نہر سویز کے علاقہ پر ہوائی حملہ میں محور کے تین ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے. حملہ میں سرکاری جان و مال کا کوئی نقصان نہیں ہوا. البتہ سات شہری ہلاک ہوگئے.

امتحانات کے نتیجے کی کاپیاں

نینی تال ١٧ مئی. حکومت نے عام اطلاع کے لئے اعلان کیا ہے کہ بورڈ آف ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن بورڈ کے امتحانات کے نتیجے کی کاپیاں فراہم کرنے کی اخبارات سے فیس نہیں لی جائیگی اس سال بھی بدستور گذشتہ سال کے لئے انتظامات کریں گے.

جرمنی اور فرانس

لندن ١٢ مئی. ایڈمرل دارلان اور موسیو لاوال میں جو ملاقات ہوئی معلوم ہوا ہے کہ فرانس جرمنی کے ساتھ نئے سمجھوتہ کی بات چیت کر رہا ہے. یہ بات چیت کامیابی کے ساتھ جاری ہے.

لندن ١٩ مئی. اطالوی کمانڈر نے ابنالاگی میں ہتھیار ڈالدیے ہیں. اور تمام برطانوی شرطیں منظور کرلی ہیں. آج انگریزی فوجیں اس پر قبضہ کرلیں گی.

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر خفیفہ ١٤٥ سنہ ١٩٤١ء بعدالت جناب منصف صاحب بہادر صدر پرتاپگڈھ

بابو ناگندر بہادر سنگھ تعلقدار ریاست پرہی گنج پرگنہ و تحصیل و ضلع پرتاپ گڈھ مدعی

بنام ہر ہر پرشاد وغیرہ مدعا علیہ

بنام ہر ہر پرشاد ولد رام کھیل قوم برہمن تیواری ساکن پورہ گنپت متولہ گہاٹم پور واقعہ پرہی گنج پرگنہ و ضلع پرتاپ گڈھ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ٥ ملنگی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ١٠ ماہ جولائی سنہ ١٩٤١ء بوقت ١٠½ بجے صبح سے ١١½ بجے تک اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب سب سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز انکو پیش کرو.

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا آج بتاریخ ١٥ ماہ سنہ ١٩٤٣ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا.

اطلاع ١. اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بائیں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم اس کے واسطے زرخوراک جو ضروری ہو عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو.

٢. اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ ڈگری کا اجرا جو تمہاری ذات یا مال پر یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے.

وقت حاضری بدفتر ١٠½ بجے سے ١١½ بجے تک

بحکم منصرم عدالت
منصفی پرتاپ گڈھ
(مہر عدالت)

لندن ٢٠ مئی. شمالی افریقہ میں اب مصر کے علاقہ میں جرمنی فوجیں نہیں ہیں. لیکن فوجیں ہوئی ہوئی زمین حاصل کرنے کی پھر کوشش کرینگی.

قابل رشک کامیابی

صرف چھ ۶ سال کی مختصر زندگی میں

فری انڈیا

حاصل کردہ بزنس زائد از ... ... ایک کروڑ پینتیس ۳۵ لاکھ روپیہ
فراہم کردہ پریمیم زائد از ... ... سترہ ۱۷ لاکھ روپیہ
ادا شدہ مطالبات زائد از ... ... آٹھ ۸ لاکھ روپیہ
فروخت شدہ سرمایہ تقریباً ... ... دس ۱۰ لاکھ روپیہ
رزرو بنک آف انڈیا میں جمع کیا گیا ... ... دو ۲ لاکھ پچاس ہزار
حصوں کے سرمایہ کو بڑھانے کا تخمینہ ... ... ایک کروڑ روپیہ
منتظمین نے آگ و دیگر متفرق بیمہ جات کے صیغہ جات عنقریب جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے

سیٹھ پدم پت سنگھانیا

جو کہ کانپور کے مشہور و معروف ملک التجار ہیں وہ بھی کمپنی کے بورڈ آف ڈائرکٹرس میں شامل ہوگئے ہیں

یہ کمپنی روز افزوں ترقی کر رہی ہے

پھر آپ بھی اس کمپنی کی فیلڈ فورس میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟

فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ

نمبر ۱۴۱/۱۵ سول لائن کانپور

شاخیں:- کلکتہ - لاہور - پٹنہ - اجمیر

دفاتر:- بنارس - نوگاؤں (آسام) - ندیاد - گنٹور

کریٹ پر حملہ کرنیوالے جرمن مارڈ ے یا پکڑ لئے گئے

لندن ۲۱ مئی تمام ۱۵۰۰ جرمن جنہوں نے کل کریٹ کے ٹاپو پر حملہ کیا تھا یا تو مارے گئے یا پکڑ لئے گئے ہیں۔ یہ ہے وہ بیان جو یونان کے فوجی افسروں نے دیا ہے۔ قاہرہ سے تازہ سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ کریٹ میں حالات پر قابو پا لیا گیا ہے

بہ اجلاس جناب ابو جگد مبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادا مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳۱۴

بعدالت مال بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

چودھری رام سہائے ولد جگل لال قوم کورمی ساکن بیری جھپال پور پرگنہ بلہور — مدعی

گوپال سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

نام گوپال سنگھ و شیو نرائن سنگھ پسران جھنیش سنگھ و شنکر سنگھ ولد بجو سنگھ و شنو شنکر سنگھ ولد بلونت سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان پرگنہ بلہور پرگنہ بلہور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ مئی ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تہیہ اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم — مہر عدالت
عدالت

جاپان نے چین کیساتھ صلح کی شرطیں پیش کر دیں

لندن ۲۱ مئی روسی اخبار پرودا نے نیو یارک کے نامہ نگار کے حوالہ سے جاپانی حلقوں کی مستند خبر شائع کی ہے کہ جاپان نے امریکہ اور یورپ کے چند اہم معاملے طے کرنے کے متعلق کچھ تجویزیں بھیجی ہیں پہلی تجویز یہ ہے کہ چین اور جاپان کے معاملہ میں امریکہ ثالثی کرے بشرطیکہ وہ اس علاقہ میں جاپان کی بالادستی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو ایسی صورت میں جاپان چین سے اپنی فوجیں واپس بلالے گا۔ دوسرے جاپان نے اس شرط پر جنوبی سمندر میں جارحانہ اقدام سے باز رہنے کی پیشکش کی ہے کہ امریکہ جاپان کو کچھ اقتصادی رعائتیں بلکہ قرض دے۔ امریکہ ان تجویزوں پر اہمیت سے غور کر رہا ہے۔

فرانس مارٹنگ کا تحفظ کریگا

لندن ۲۰ مئی پیرس ریڈیو نے جو کہ جرمنی کے کنٹرول میں ہے اعلان کیا گیا ہے کہ اگر امریکہ نے مارٹنگ کے ٹاپو پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو اس کا سختی سے مقابلہ کیا جائے گا۔ سفیر نے یہ بھی کہا کہ جس وقت اس ٹاپو پر امریکہ کا قبضہ ہو جائیگا اس وقت فرانس کے خلاف ہر کر اڑا دیا جائے گا جس میں فرانس کا سونے کا ذخیرہ جمع ہے۔

عراقی سفیر ماسکو

بغداد میں سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کیگئی ہے کہ ماسکو میں عراقی سفیر مقرر ہو گیا ہے۔

کیل پر زبردست حملہ

لندن - ۱۹ مئی - برطانی ہوائی بیڑے نے اتوار کی رات کو جو بمباری اس سے کیل کے اس علاقہ کو جہاں جرمن جہاز بنتے ہیں سخت نقصان پہنچا - لندن میں یہ معلوم ہوا ہے کہ ایمڈن کے بندرگاہ پر بھی زبردست بمباری ہوئی ایک طرف تو برطانی بحری جہاز گولے پھینک رہے تھے - دوسری جانب برطانوی ہوائی جہاز اوپر سے بم برسا رہے تھے - جرمن لوچ کے بحری اڈے پر بھی حملہ ہوا - تمام برطانی جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

شام میں فرانس کیخلاف جذبہ

لندن ۲۰ مئی معلوم ہوا ہے کہ شام میں فرانس کے خلاف جذبہ شروع ہو گیا ہے۔

پاکستان کے سلسلہ میں بیرونی طاقتوں سے ساز باز

سنسنی خیز خط سے مولانا عبیداللہ سندھی کی بے تعلقی

مولانا عبیداللہ سندھی نے حسب ذیل خط شائع کیا ہے۔

"جس زمانہ میں مولانا ابوالکلام آزاد سندھ سے واپس تشریف لائے تھے اُس وقت مجھے ایک دوست نے بتلایا کہ میرا ایک خط جو میں نے کسی مسلمان لیڈر کو لکھا ہے۔ اور جس میں بعض خارجی معاملات کا ذکر ہے۔ میرے مخالف کے ہاتھ آگیا ہے اس کا فوٹو خاص حلقہ میں شائع کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے حلقہ میں جو میرے حالات اور نظریات سے قدرے واقفیت رکھتے ہیں متعدد مرتبہ گفتگو ہوئی۔ مجھے اس کا عمل واضح کرنے کے لئے اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ کیا وہ تجویز کرسکتے ہیں کہ ہندوستان کا کوئی مسلمان لیڈر میرے نزدیک اس قابل ہے کہ خارجی معاملات میں میں اس سے خط وکتابت کروں۔

میں نے اس خط کو اب تک زیادہ اہمیت نہیں دی۔ اب میں پورے زور سے ہر ہندوستانی دوست اور رفیق کو اطمینان دلانے کے لئے تیار ہوں کہ جس خط کا میرے نام منسوب کرنا خطرناک جعلسازی ہے"

اوپر کی سطروں میں مولانا صاحب نے جس خط کا ذکر کیا ہے اُس کا بلاک بمبئی کے مشہور گجراتی اخبار "جنم بھومی" میں مع ترجمہ کے شائع ہوا۔ اس اخبار نے اپنے ایڈیٹوریل آرٹیکل میں یہ رائے ظاہر کی کہ یہ خط جس پر مولانا عبیداللہ سندھی کے دستخط ہیں مسٹر جناح کو لکھا گیا ہوگا۔ "جنم بھومی" نے اس خط کی عبارت سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مولانا صاحب اور مسٹر جناح کے درمیان پاکستان کے بارے میں باہر کی طاقتوں سے ساز باز کرنے کے لئے پیغامبروں کے ذریعہ خفیہ خط وکتابت ہوتی رہی ہے۔ بمبئی کے اخبار "انقلاب" نے "جنم بھومی کی بہتان تراشی" اور مولانا عبیداللہ کا فرضی خط قائد اعظم کے نام" کی سرخیوں سے "جنم بھومی" کا ایڈیٹوریل آرٹیکل اور مولانا صاحب کا "فرضی" خط اپنی اشاعت میں نقل کیا ہے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم "انقلاب" سے اس خط کی نقل ذیل میں درج کرتے ہیں (ایڈیٹر)

آپ کا خط مبارک صاحب نے مجھے پہونچا دیا تھا لیکن بعض وقتوں کے باعث فوری طور پر جواب دے نہ سکا۔ آپ کا یہ بالکل درست ہے کہ وقت کی نزاکتوں سے فائدہ اٹھایا جاتا اور حالات کی بگڑی ہوئی رفتار میں اپنی منزل کا نشان تلاش کیا جائے۔

میں اس سے پہلے بھی سالک صاحب کی معرفت آپ کو کہلا چکا ہوں کہ دنیا کی ڈوبتی ہوئی نبضوں کو پہچانتے ہوئے صحیح راستہ پر قدم بڑھا کر اپنی زندگی کا سامان مہیا کرنا وقت کی سب سے بڑی سیاسی اور ملت کی اہم ترین خدمت ہوگی۔

مجھے یہ بھی تسلیم ہے کہ اب سے چند سال پیشتر "بین الاسلامی اتحاد کا" جو تصور ہماری مذہبی اور سیاسی ترقیوں کا نتیجہ تھا۔ وہ اپنے دھندلے سے ماحول کے ساتھ اب بھی دماغوں میں موجود ہے اور آپ یقین مانئے کہ قدرتی طور پر وہی نقشہ سامنے آنے والا ہے جس کو ۱۲-۱۹۱۱ء میں ہم لوگوں نے سوچا تھا۔

مجھے آپ کی جدوجہد اور پرپیچ سیاسی سرگرمیوں سے دلچسپی ضرور ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ مستقبل کی گھڑیاں آپ کو خود ہمارے مرکز کی جانب کھینچ لائیں گی اور اس کے لئے زیادہ انتظار کی اب ضرورت نہ رہے گی۔

آپ عنقریب وائسرائے سے ملنے والے ہیں۔ کیوں ملنے والے ہیں۔ اس کا جواب بمبئی کے اس تازہ رزولیوشن کو اخبار میں پڑھنے سے بخوبی مل سکتا ہے۔ جو اس پرآشوب اور جنگی دور میں حکومت کے ساتھ مشروط تعاون کا خاکہ سمجھا جاسکتا ہے۔ آپ ملئے اور شوق سے ملئے لیکن میرا خیال ہے کہ خاطر خواہ نتائج کی اُمید آپ کو نہ رکھنی چاہیئے۔ جو نقشہ جنگ آج پیش نظر ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان کے عام مسائل کو طے کرنے کا گمان بھی اپنے ذہن میں نہیں رکھتی۔

اس کے سامنے بیرونی مصائب ہیں۔ انگلستان کا دکھ ہے اور امریکہ کو کسی نہ کسی عنوان سے شریک و معین جنگ ملنے پر مجبور کرانیکی تدابیر ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیوں حالات اس سطح پر آگئے ہیں جس کی انگریزی تدبر کو تلاش تھی۔ ممکن ہے دو ایک دن میں جاپان۔ اٹلی اور جرمنی میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس سمجھوتہ کی تصویر کا دوسرا رخ کیا ہوگا۔ وہی جو ہونا چاہیئے۔ امریکہ اور جاپان ٹکرائیں گے۔ خدا کرے جلد نہ ٹکرائیں۔ کیوں! اس سوال کا جواب آنے والے واقعات و حالات دیں گے۔

برطانوی مدبرین اپنی جماعت سے جو نقشہ ذہن میں مرتب کئے ہوئے ہیں وہ ان کی موت کا خود عنوان بن جائے گا۔ جہاں تک میری سوچ اور فکر کا تعلق ہے برطانیہ سمجھتا ہے کہ ۱۹۱۴ء کی طرح اس مرتبہ سردیوں کے زمانہ میں جنگ کا سلسلہ جاری نہ رہے گا۔ اور انگلینڈ کی چار کروڑ آبادی کو اس تخیل کا واسطہ دیکر تسلیاں بھی دی جارہی ہیں۔

کیا آپ یقین نہ کریں گے کہ کئی مہینے سے انگریزی درآمد وبرآمد دونوں قسم کی تجارت بالکل ٹھپ ہے۔ کارخانے بند ہیں۔ آمدنی کا راستہ ہی ایسا کھلا ہوا نہیں ہے جو چار کروڑ انسانوں کو سابقہ عیش تو کیا معمول آرام وسکون کے ساتھ زندگی گذارنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔ ہر سمجھدار آدمی کو معلوم ہے کہ حکومت پورے انگلینڈ کو اپنے ذاتی خزانہ سے مدد پہونچا رہی ہے۔ آخر کار یہ کب تک ہوگا۔

برطانوی وزرا۔ انگلینڈ کی رعایا کو تسلیاں دے رہا ہے کہ سردی شروع ہونے تک اور صبر کرو۔ اس کے بعد سکون ہی سکون ہے۔ لیکن جب دسمبر کے آخر یا جنوری کے اوائل میں بھی جنگ کا لازمی سلسلہ رہے گا تو اس وقت فریب کاریوں اور تسلیوں کا راز فاش ہو جائے گا اور انگلینڈ میں اندرونی انقلاب رونما ہوگا۔ اور آپ یہ بھی یقین رکھیں کہ جب تک انگلینڈ کے اندر انقلاب نہ ہوگا تب تک کوئی روشن اور نمایاں خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ اور یہ ہوکر ضرور رہے گا۔

آپ خود سوچئے اس انقلاب کے آئینہ میں کس کی تصویر ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ حکومت کو کینیڈا جانا پڑے گا۔ کہ کینیڈا میں بیٹھکر امریکہ کی مدد سے کالونیز پر کنٹرول رکھا جائے کیا اب ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

میں ہٹلر اور مسولینی کے تصورات جنگ سے واقف ہوں۔ وہ جاپان سے امریکہ پر معمولی سی بمباری یا دوسرے قسم کا کوئی ہوائی حملہ کریں گے۔ اور کینیڈا پر جرمنی اور اٹلی مل کر ہلکی سی جنگ جاری رکھیں گے۔ کیا آپ سوچینگے کہ اس وقت کیا صورت ہوگی۔ امریکہ کا ایک سپاہی بھی برطانیہ کی مدد نہ کرسکے گا۔ بلکہ وہاں کا ہر سولجر اپنے ملک کے اندرونی دفاع کی دھن میں لگ جائے گا۔ اور یہی حال کینیڈا کا ہوگا۔

ایسی حالت میں جتنی کالونیز ہوں گی ان کا اپنے اپنے مفاد کے مطابق بٹوارہ کیا جائے گا۔

اور جو خطہ جس کے لئے مفید ہوگا۔ اس کو دیکر اپنے اغراض کی تکمیل کیجائے گی

گو روس ابھی تک غیر جانبدار رویہ پر قائم ہے لیکن اپنے مفاد کی خاطر اسے ٹکرانا پڑے گا۔ اور اب باعتبار جنگی دنیا کی طاقتیں دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گی۔

(۱) برطانیہ اور اس کے مقبوضات امریکہ۔

(۲) روس۔ جرمنی اٹلی اور جاپان۔

اگر جاپان امریکہ پر حملہ آور ہوگا تو اسکی شکست کا یقین معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ چین کے خلاف مسلسل جنگ جاری رکھے ہوئے چور ہو چکا ہے۔ اس لئے جتنی دیر اس جنگ میں لگے گی وہ برطانیہ اور امریکہ کے لئے سخت خطرناک ہوگی۔ جاپانی کے خلاف چین کی اور ہندوستان کی طاقتوں کو خرچ کیا جائیگا اور ناممکن ہے کہ چین کے میدان میں آجانے کے بعد روس اپنے خطرات کو دور کرنے کے میدان میں نہ کودے۔

سوچئے ان حالات میں ہندوستان کا کیا حشر ہوگا۔ انگریز فطرتاً اکثریت سے مرعوب ہو کر اس کا لحاظ رکھے گا اور اینیچ گورنیلا وار کا ضرور مانے گا۔ عوام میں ہتھیار تقسیم کئے جائیں گے۔ اور ممکن ہے اس غرض کے لئے الہ آباد کے ایک اور مقام پر جنگی آلات وسامان کی تیاری کے لئے کارخانے کھولے جارہے ہوں۔ البتہ ایک مشکل ضرور سامنے آئے گی۔ گوریلا وار نے دقت انگیز اپنے کمانڈر اور دوسرے لائے گا اور یہی چیز میری نگاہ میں غلط ہوگی۔

گاندھی جی اس جواب کو دیکھ رہے ہیں وہ میرے پیش کردہ نقشہ کو خوب سمجھتے ہیں اس لئے برطانیہ سے کوئی جنگ مول لیکر اپنی طاقت کو کمزور کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے وہ اکثریت کے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بٹوارہ کی لازمی صورت میں اپنی زندگی جو ان کی اپنی قوم کی زندگی ہے کے تحفظ کا زیادہ لحاظ کر رہے ہیں میں مسلم لیگی زعماء کے اس خیال سے بھی کلیتاً متفق ہوں کہ اکثریت کی ذہنیت کی خرابی نے اقلیت اور بالخصوص مسلمانوں کو اپنے سے بیزار کرلیا ہے اور گوریلا وار کے وقت اس ناپاک اور گندہ ذہنیت کا ثبوت بہیمیت و بربریت اور اس کی شکل میں نمودار ہوئے بغیر نہ رہیگا۔ بٹوارہ کے گاندھی جی حامی ہیں لیکن کس طرح اس کے تصور سے ہی مجھے نفرت ہے۔

بہرحال بٹوارہ ہی پر ہندوستان کا مستقبل منحصر ہے کیونکہ تمام بیرونی طاقتیں کسی ایک طاقت کے قبضہ میں ہندوستان کو نہیں دیکھ سکتیں خواہ ان کے تعلقات کتنی ہی مضبوط اور محبت آمیز بنیادوں پر استوار کئے گئے ہوں لہذا جیسا کہ میں ابتدا ہی میں عرض کیا تھا۔ میرے بین الاسلامی اتحاد کے خواب کی تعبیر اپنے مکمل اور اصل خدوخال کے ساتھ سامنے آئے گی۔

جغرافیائی بصیرت کے بعد کہتا ہوں، برما۔ بنگال اور بہار جاپان کو دئے جائیں گے۔ یو۔پی۔ سی۔ پی میں کسی ہندوستانی اکثریت کا قبضہ واقتدار دیکر اس کے تمام اندرونی مصارف نکال کر صلح کرانیوالی طاقتوں میں بحصہ مساوی تقسیم ہو جائے گا۔ بمبئی اور مدراس اٹلی کو دیا جائے گا۔ اور یو۔پی کے مغربی اضلاع سے لے کر جس میں روہیلکھنڈ میرٹھ کے چھ اضلاع شامل ہیں۔ پنجاب۔ سرحد اور سندھ دوستی ذمہ داری میں دیدیا جائے گا۔

ٹرکی پہلے ہی سے روس کا مشکور ہے ایران روس کے خلاف زندگی بھر ایک انچ قدم نہیں اٹھا سکتا۔ رہا افغانستان تو اس کی کیا قیمت ہے جب اس کے گرد تمام اسلامی حکومتیں روس کی ہمنوائی کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔

اب فرمائیے یوپی سے لے کر ترکی کے آخری حدود تک ایک بلاک خالص اسلامی آبادی کا بن جائے گا۔ اور روس جس کی آبادی کا ⅔ حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے ایک منٹ کیلئے بھی مسلمانوں کی مرضی اور اشارہ اور ان کے تحفظات کے خیال کو ترک نہیں کرسکتا۔

اور شاید یہی منشا ہو آپ کے دوستوں کی تحریک "پاکستان" کا اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ہلکا سا نقشہ جنگ پیش کر کے آپ سے اصرار کروں کہ بٹوارہ کی اس اسکیم کے بروئے کار آنے سے قبل ہی اپنی ترتیب کو کیوں نہ درست کرلیا جائے

اب آپ کا آخری اور قطعی فیصلہ یہی ہونا چاہیئے کہ پاکستان اسکیم سے کم درجہ کی قبولیت کا اظہار نہ کریں جب مآل کار یہی ہوتا ہے تو ان تصورات کو کیوں صدمہ پہونچایا جائے۔ جو روس اور اس کے ہمنوا دوسری اسلامی ممالک کے دماغوں میں ہیں۔

یقین رکھیئے کہ ایسا ہی ہوگا اور آپ کو اب اپنی توجہ صرف اسی نقشہ پر رکھنی چاہیئے میں نے بروقت مشورہ کی ضرورت کا احساس کرکے آپ کو مطلع کردیا ہے موقع ہو تو اپنی خیریت وائسرائے کی ملاقات اور نتائج فکر سے محروم نہ رکھیئے میں بہرحال ہر مشورہ کیلئے حاضر ہوں۔

ناچیز عبیداللہ سندھی عفی عنہ

شہر فالوجہ پر برطانیہ کا قبضہ

لندن ۲۰ مئی۔ انگریزی فوجوں نے شہر فالوجہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ یہ شہر حبانیہ کے پورب میں ۱۶ میل کے فاصلہ پر بغداد کو جانے والی سڑک پر آباد ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

جالہ ترہو غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

جذباتِ کیفؔ!

ازجناب حافظ عبد الغنی صاحب کیفؔ کانپوری

کتنے فریب راہِ طلب کھا رہا ہوں میں
جانا کہیں تھا اور کہیں جا رہا ہوں میں

اس کا نہیں ہے غم کہ مٹا جا رہا ہوں میں
لیکن ہوں اس پہ خوش کہ تجھے پا رہا ہوں میں

ظاہر میں گرچہ دور ہوں دل سے نہیں ہوں دور
ہر سانس میں شریک اسی پا رہا ہوں میں

کیوں شکوہ کر رہا ہے دلِ ناشکیب کا
انجامِ گل پہ اشک جو برسا رہا ہوں میں

خامی ہو اپنے ذوق کی اس کا نہیں قصور
محسوس یہ کمی بھی کئے جا رہا ہوں میں

عقل و خرد کو چھوڑ دے تو راہِ عشق میں
مڑ کر بھی پھر نہ دیکھ کہاں جا رہا ہوں میں

چل تو رہا ہوں قافلے والوں کے ساتھ ساتھ
لیکن خبر نہیں کہ کہاں جا رہا ہوں میں

دنیا کہے گی کیا ترے حسنِ سلوک کو
محفل سے نامراد تری جا رہا ہوں میں

بربادیوں کو میری تو کیوں دیکھتا ہے کیفؔ
افسانۂ حیات کہے جا رہا ہوں میں

دنیائے اسلام

عراق پٹرولیم کمپنی اور اس کی پایپ لائن

ایک بین الاقوامی مبصر کے قلم سے

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کی برکات میں سے مذکورہ کمپنی اور پایپ لائن بھی ہے، جس کے ڈالنے والے اوکلاہوما اور ٹیکساس اور ان کے علاوہ بہت سے برطانوی اور امریکن تیل کے چشموں کے ماہر انجنیر تھے، اس پایپ لائن پر ایک کروڑ پونڈ صرف ہوئے، یہ پایپ لائن خطرناک پہاڑوں چٹیل میدانوں جنگلوں، صحراؤں میں سے اور دریاؤں کے نیچے سے گذرتی ہے۔ کرکوک شروع ہوتی ہے اور حیفا اور طرابلس الشام کی بندرگاہوں پر ختم ہوتی ہے، راستہ بھر ڈیوٹی بنائے گئے ہیں گردا گرد خاردار تار لگائے ہیں اور جگہ بہ جگہ مسلح آدمیوں سے اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے لائن بھر میں پایپ کو زمین کے اندر دبانے کا کام آدمیوں سے کم لیا گیا تھا، زیادہ تر مشینوں نے اس کی تکمیل کی یہ مشینیں ایک دن میں اوسطاً ایک میل لمبی دو فٹ چوڑی اور چھ فٹ گہری خندق کھودتی تھیں۔

اس پایپ لائن کا قطر ایک فٹ ہے کرکوک سے اس میں کروڈ آئل (خام تیل) بھرا جاتا ہے اور پمپنگ کے طریقہ سے آگے ڈھکیلا جاتا ہے چنانچہ اس غرض کے لئے راستہ میں حدیثہ، رطبہ، برقہ، امتان، مفرق وغیرہ پمپنگ اسٹیشن قایم ہیں۔ اول ہر چہار مقام عراق میں ہیں، مفرق شرق اردن میں ہے۔ حیفا جہاں یہ لائن ختم ہوتی ہے۔ فلسطین کی مشہور بندرگاہ ہے اسی طرح فرانس کے حصہ کی لائن کا بڑا پمپنگ اسٹیشن ابوکمال ہے اور یہ طرابلس الشام پر ختم ہوتی ہے ان مقاموں پر دباؤ کا کام شبانہ روز جاری رہتا ہے تاکہ تیل کی رفتار میں کمی یا رکاوٹ نہ ہو۔ اس طرح حیفا میں نو سو ٹن تیل فی گھنٹے کے حساب سے پہنچتا ہے چونکہ ہر وقت اس لائن میں ایک نہر سی جاری رہتی ہے اسلئے اس کے ہر ایک انچ کے ٹکڑے پر آٹھ سو پونڈ کا دباؤ رہتا ہے اس کمپنی کے ساتھ حکومت ۔۔۔ کے علاوہ امریکہ و فرانس کی بہت سی کمپنیاں حصہ داری میں شریک ہیں اس میں برطانیہ کا نصف حصہ ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ برطانیہ اپنی لائن کا واحد مالک ہے، دوسرے نصف میں فرانس اور امریکہ بحصّہ مساوی شریک ہیں سنہ ۱۹۳۵ء میں اس کمپنی کو پچیس سال کے لئے تیل حاصل کرنے کی مراعات دی گئی تھیں چونکہ برطانیہ کا حصّہ زیادہ ہے اس لئے از روئے معاہدہ اس کا چیرمین ہمیشہ برطانوی باشندہ ہوتا ہے اس کمپنی کا خاطر خواہ کامیابی ہو رہی ہے۔ کرکوک سے الفتحہ شرمیہ اور حدیثہ تک تو برابر دہری لائن ہے وہاں سے بعینہ پانی کے نلوں کی طرح اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے شمالی لائن فرانسیسی ہے اور جنوبی برطانوی فرانسیسی لائن براہ ابوکمال۔ تامور۔ حمص اور امیا ہوتی ہوئی جاتی ہے، برطانی لائن براستہ چاہات رطبہ اور الناصرہ کے پاس سے بحیرہ روم تک جاتی ہے اول الذکر کا کل فاصلہ ۶۲۷ میل اور موخر الذکر ۶۱۸ میل طویل ہے موصل سے بحیرہ روم تقریباً ۶۰۰ میل ہے مگر پایپ لائن کی کل لمبائی ۱۱۵۰ میل ہے کیونکہ حدیثہ تک اگرچہ دوہری ہے مگر ایک ہی خندق میں ہے مشترک فاصلہ سمیت پایپ لائن کی لمبائی ۱۲۴۵ میل ہے یہ لائن پانچ ملکوں یعنی عراق شام۔ لبنان۔ فلسطین اور شرق اردن میں سے گذرتی ہے۔

چونکہ تیل جنگی نقطۂ نگاہ سے بہت ہی بیش قیمت چیز ہے اس لئے معاہدہ میں اس کی شرائط خاص احتیاط سے رکھی گئی ہیں اور اس کا حقیقت میں کل انتظام برطانیہ ہی نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اس کے جاری کرنے کی رسم شاہ فیصل بن حسین والیٔ عراق نے سنہ ۱۹۳۵ء میں اپنے ہاتھ سے انجام دی تھی گویا یہ پایپ لائن دس سال کی مدت میں پایۂ تکمیل کو پہونچی۔ اس حساب سے معاہدہ سنہ ۱۹۶۰ء میں ختم ہوگا۔

برسبیل تذکرہ یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ چاہات رطبہ قدیم تاریخی مقام ہے، جہاں قافلے ٹھہر کر پانی لیتے تھے یہاں اب برطانیہ کی زبردست اسٹیشن ہے جہاں شتر سوار اور پولیس تعینات ہے ایک ریسٹ ہاؤس اور لاسلکی اسٹیشن بھی ہے موٹر بسوں اور ہوائی جہازوں کے قیام کے لئے بہترین سر سبز و شاداب مقام ہے۔

فلسطین کی بے چینی کا اثر اس پایپ لائن پر بہت زبردست پڑا ہے کبھی کبھی عرب جہاں سے ممکن ہوتا ہے لائن توڑ دیتے ہیں اور وہاں سے تیل بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ صرف سنہ ۱۹۳۶ء میں یہ لائن ۵۲ مرتبہ توڑی گئی تھی، فلسطین کے حصّہ میں ریلوے لائن کی طرح اس پایپ لائن پر پولیس اور فوج کے دستے جگہ بہ جگہ متعین ہیں اور سوار اس کے ساتھ ساتھ پٹرول کرتے رہتے ہیں اور سزائیں عرب اس لائن شکنی میں سزا بھگت رہے ہیں اس پایپ لائن کے ساتھ ساتھ پختہ سڑک بھی تعمیر کی گئی ہے اب عرب ریاستوں میں ہوائی جہازوں نے اونٹوں کی جگہ لے لی ہے اور لاریوں نے خچر وغیرہ کے مقابلہ چلنا شروع کر دیا ہے اس کی وجہ سے وہاں کی اقتصادی حالت بہت کچھ تبدیلی ہو گئی ہے جنگی زاویۂ نگاہ سے عراق۔ شام۔ فلسطین و مصر کی اہمیت ان راستوں (۴۴) موٹروں۔ پایپ لائنوں اور ہوائی جہازوں کی وجہ سے قدرتی طور پر دو چند بلکہ سہ چند ہو گئی ہے۔

بر روم خاتمہ کی بندرگاہوں پر جہاز اپنے ٹینکوں میں تیل بھرتے رہتے ہیں۔ ملحقہ ممالک کی ضرورت کے مطابق جتنے تیل کی کھپت ہو سکتی ہے وہ عراق اور فلسطین ہی میں صاف کر لیا جاتا ہے۔

اس پایپ لائن کو پرشین آئل کمپنی کے ساتھ ملا دینے کی تجویز عرصہ سے زیر غور تھی تاکہ اگر کسی وقت میں بحیرہ روم خطرہ پڑ جائے تو خلیج فارس سے فائدہ اٹھایا جائے اور اسی طرح اگر خلیج فارس میں خطرہ پیدا ہو جائے تو دونوں لائنوں کا تیل بحیرہ روم سے حاصل کر لیا جائے لیکن سنہ ۱۹۳۹ء کی جنگ عظیم ثانی نے اسے التوا میں ڈال دیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ حق ہی ہو جو نیزے سے دل بہ رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۲

پریسیڈنٹ روزولٹ کی تقریر

پریسیڈنٹ روزولٹ کو یہ بنیادی حقیقت معلوم ہے کہ جو لڑائی یورپ کی لڑائی کی حیثیت سے شروع ہوئی تھی وہ رفتہ رفتہ دنیا کی لڑائی بنتی جارہی ہے ان کو احساس ہے کہ صرف یورپ پر غلبہ جما لینا ہٹلر کا آخری مقصد کبھی نہیں تھا یورپ کو فتح کرنا دوسرے ملکوں کے جیتنے کی طرف صرف ایک قدم تھا پریسیڈنٹ روزولٹ کو یہ صاف دکھائی دے رہا ہے کہ اگر ہٹلر ازم کو اس وقت طاقت سے نہ روکا گیا تو امریکہ کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اسی لئے انھوں نے ۲۷ مئی کی رات کو اپنے قوم کے نام ایک اعلان براڈ کاسٹ کیا جس میں اپنے امریکہ کی موجودہ قومی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:۔

مغربی کرہ پر چھا جانے یا اسے دھمکانے کے لئے ہٹلر جو بھی کوشش کرے گا ہم جہاں کہیں ضرورت ہوگی عملی طور پر اور اپنی پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کریں گے سمندروں پر قبضہ جمانے کے لئے ہٹلر جو بھی کوشش کرے گا ہم عملی طور پر اس کا مقابلہ کریں گے۔ ہم دنیا کے ہر ایسے حصہ ... ہٹلر ازم کو دور رکھنے کی بڑی اہمیت پر زور دیتے ہیں جیسے شمالی یا جنوبی امریکہ پر حملہ کرنے کے لئے اڈے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خالص سمندری اور فوجی ضرورت کے لحاظ سے ہم برطانیہ کا اور ان سب طاقتوں کو جو برطانیہ کے ساتھ مل کر ہٹلر ازم یا اس سے ملتے جلتے کسی دوسرے خطرہ کا مقابلہ کر رہی ہیں ہتھیاروں سے وہ سب کچھ مدد دیں گے۔ جو کہ ممکن ہے ہمارے پہرے دار برطانیہ کو سلامتی سے سامان پہونچانے میں مدد دے رہے ہیں اس سلسلہ میں اور جن تدبیروں کی ضرورت ہوگی اختیار کی جائیں گی۔

آگے چل کر فرماتے ہیں کہ:۔

برطانیہ کو سامان پہونچانا اشد ضروری ہے۔ برطانیہ کو سامان پہونچایا جا سکتا ہے۔ برطانیہ کو سامان پہنچانا لازمی ہے۔ اور برطانیہ کو سامان پہونچایا جائے گا۔

"برطانی جہازی کارخانوں میں جس رفتار سے جہاز بنائے جا سکتے ہیں نازی اس سے تین گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ رفتار سے اٹلانٹک سمندر میں برطانیہ کے تجارتی جہاز ڈبو رہے ہیں۔

برطانیہ اور امریکہ کے کارخانے مل کر اس وقت جتنے جہاز بنانے کی طاقت رکھتے ہیں برطانی جہازوں کے ڈوبنے کی مقدار اس سے دوگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں"

پریسیڈنٹ روزولٹ کا انکشاف نہایت تشویشناک ہے اور اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اٹلانٹک میں جو بحری جنگ ہو رہی ہے وہ کس قدر اہمیت رکھتی ہے۔

اس وقت ساری دنیا کے لئے سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کی زندگی کا راستہ کھلا رکھنے کے لئے امریکہ کیا فوری قدم اٹھا رہا ہے؟ لیکن پریسیڈنٹ روزولٹ کی اس تاریخی تقریر سے اس سوال کا جواب نہیں ملتا

ہمیں امریکہ کے ان اخباروں سے اتفاق نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پریسیڈنٹ روزولٹ کی یہ تقریر اعلان جنگ کی حیثیت رکھتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلان جنگ کا حق پریسیڈنٹ روزولٹ کو نہیں بلکہ امریکن کانگریس کو حاصل ہے اور پریسیڈنٹ روزولٹ برطانیہ سے تمام ہمدردی کے باوجود پریسیڈنٹ ولسن کے نقش قدم کی دلیرانہ تقلید نہیں کر سکتے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کی رائے عامہ ابھی تک یہ تسلیم نہیں کرتی کہ نازیوں سے جنگ کرنے کا موقع آگیا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ امریکن رائے عامہ دھوکے میں ہے اور اگر اس نے یہ زریں وقت برطانیہ کے امداد کا کھو دیا تو پھر شاید اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کف افسوس ملنا ہوگا۔

مسٹر چرچل کا بیان

(لندن ۲۷ مئی) مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے پارلیمنٹ میں برطانوی جنگی جہاز "ہڈ" اور جرمنی جنگی جہاز "بسمارک" کے ڈوبنے کا حال بیان کیا۔

کریٹ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ کریٹ میں ایک ہفتہ سے لڑائی جاری ہے۔ اس عرصہ میں ہماری فوجوں پر بڑے زور شور سے ہوائی حملے ہوتے رہے اور کچھ جغرافیائی حالات کی وجہ سے ہمارے ہوائی جہاز بہت محدود مگر بہادری کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے۔ لڑائی بڑے گھمسان کی ہوئی ہے۔ اور بڑی خوفناک ہے۔ اور اب تک دشمن کا نقصان ہم سے زیادہ ہے۔ ہم ہوائی جہازوں کے ذریعہ دشمن کی فوج کو اترنے سے نہیں روک سکے ہیں۔ اور اس کی تعداد وہاں روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ کانیا کے پاس کبھی وہ آگے بڑھ گئے کبھی ہم لڑائی بڑے زور سے جاری ہے۔ ریٹھمو اور ہراکلائن میں بھی لڑائی ہوئی مگر وہ بہت چھوٹے پیمانہ پر۔

جرمنی اور اٹلی کے ریڈیو نے ہمارے جہازوں کا نقصان بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے۔ اور اب تک انھوں نے اس کی تردید کرنا مناسب خیال نہیں کیا۔ ہمیں جہازوں کا یہ نقصان پہونچا ہے کہ ہمارے "کروزر" "گلاسیر" اور "فجی" اور چار تباہ کن جنگی جہاز "جونو" "گریہاؤنڈ" "کیلی" اور "کشمیر" ڈوب گئے ہیں۔ لیکن ان کے جہازیوں کا بڑا حصہ بچا لیا گیا ہے۔ اور جنگی جہازوں اور کئی کروزروں کو نقصان پہونچا۔ لیکن وہ نقصان شدید نہیں ہے اور کچھ ابھی تک سمندر میں ہیں بحر روم میں ہمارا سمندری بیڑہ آج بھی اٹلی کے اس وقت کے سمندری بیڑہ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ مضبوط ہے۔

ہماری فوجوں کو فوج اور سامان جنگ کی کمک اور سپلائی کریٹ برابر پہونچ رہی ہے۔ اور اس وقت شاندار مقابلہ کا معاملہ درپیش ہے اب تک ہمارے شاہی سمندری بیڑہ نے جہازوں کے ذریعہ دشمن کو کریٹ میں فوج نہیں اتارنے دی لیکن ممکن ہے کہ فوج کے چند جہاز کھسک آئے ہوں۔ برطانی آبدوز کشتیوں۔ کروسروں اور تباہ کن جنگی جہازوں نے فوج اور سامان لے جانے والے جرمن جہازوں کو بڑا بھاری نقصان پہونچایا۔

اور صحیح طور پر یہ تبلانا ناممکن ہے کہ جرمنی کے کتنے ہزار سپاہی ڈبو دئے گئے لیکن نقصان کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ سمندری بیڑہ نے کریٹ کے بچاؤ میں کافی نقصان اٹھایا ہے۔ ہمارے بیڑہ کو ہوائی جہازوں کی امداد کے بغیر کام کرنا پڑا۔ کریٹ کی لڑائی کا خواہ کوئی فیصلہ ہو لیکن کریٹ پر جو کہ مصر کی ایک چوکی ہے گھمسان کی لڑائی اور مقابلہ ہوا ہے وہ سلطنت برطانیہ کی فوجی اور سمندری تاریخ میں سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا۔

عراق میں ہماری پوزیشن مضبوطی سے قائم ہو گئی ہے اور آثار بہت اچھے پیدا ہو گئے ہیں۔ شام میں کوئی اور خراب صورت حالات پیدا نہیں ہوئی۔

حبش میں اٹلی کی فوجیں روزانہ ہتھیار ڈال رہی ہیں۔ اور کئی ہزار اطالوی قید کرلئے گئے ہیں

مسٹر ڈی ویلرا کا بیان

(ڈبلن ۲۶ مئی) السٹر (اتری آئرلینڈ) میں فوج کی جبریہ بھرتی کے مسئلہ پر آج تیسرے پہر مسٹر ڈی ویلرا نے آئرش پارلیمنٹ میں تقریر کی مسٹر ڈی ویلرا نے فرمایا کہ کسی بنیادی حق پر اس سے بڑا حملہ نہیں ہو سکتا کہ کسی شخص کو ایک ایسے ملک کے لئے لڑنے کے لئے مجبور کیا جائے جو اس کا اپنا نہیں ہے آپ نے تبلایا کہ جب حکومت برطانیہ نے شمالی آئرلینڈ میں جبریہ بھرتی کی تجویز پیش کی تو میں نے اس کے خلاف حکومت برطانیہ کو لکھا تھا۔

مسٹر ڈی ویلرا نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم ایسا ہر کام کرنے سے گریز کرتے رہے ہیں جو کہ برطانیہ کے خلاف خیال کیا جائے۔ اگر حکومت برطانیہ جبریہ بھرتی کی تجویز پر عمل کرنے پر مصر رہی تو دونوں ٹاپوؤں کے درمیان پھر وہی پرانے ناخوشگوار تعلقات پیدا ہو جائیں گے۔ شمالی چھ علاقے آئرلینڈ کا حصہ ہیں اور وہاں کے رہنے والے آئرش ہیں۔ یہ واقعہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا دنیا میں سیاسی اور اقتصادی خواہ کچھ ہی تبدیلیاں ہوں۔ ان دونوں ٹاپوؤں کے باشندوں کو یہ حیثیت ایک پڑوسی رہنا ہے۔

مسٹر ڈی ویلرا نے تقسیم کے مسئلہ کا بھی ذکر کیا آپ نے کہا کہ تقریباً تین سال ہوئے برطانیہ کے ساتھ سمجھوتہ ہوا تھا اور اسکو برطانی پارلیمنٹ نے منظور بھی کر لیا تھا اور اس وقت تقسیم کے مسئلہ کے سوائے اور باقی تمام متنازعہ مسائل طے ہو گئے تھے۔ مجھے پورا یقین تھا کہ برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان جو دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے تقسیم کا مسئلہ بھی جلدی حل ہو جائے گا۔ بدقسمتی سے لڑائی چھڑ گئی اور دائمی دوستی کی بنیادیں مکمل ہونے میں کسر رہ گئی۔ تقسیم کا مسئلہ آئرش کو کھل رہا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ہم نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کیا ہے اور دوستانہ غیر جانبداری ہے ہم نے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم اپنے علاقہ کو برطانیہ کے خلاف بطور اڈہ نہیں بننے دیں گے۔ اور ہمارے پاس جو فوج ہے وہ اس بات کی گارنٹی ہے کہ ہم اپنے عہد کو نبھائیں گے۔ اگر حکومت برطانیہ نے ۶ اضلاع میں جبریہ بھرتی کی تو کئے کرائے کام پر پانی پھر جائے گا۔

مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر کاس گریو نے کہا کہ اس وقت ہمارے اور برطانیہ کے درمیان کسی غلط فہمی کی وجہ سے پرانی دشمنی کو بحال کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہئے۔ اس وقت صورت حالات اتنی خطرناک ہے کہ اگر اس کو مناسب طریقہ پر نہ سنبھالا گیا تو نہ صرف مستقبل میں ہماری بہبودی خطرہ میں پڑ جائیگی بلکہ ریاست کا وجود بھی خطرہ میں پڑ جائے گا۔ [illegible] خوشگوار نتائج پیدا ہونگے اس کا اندازہ لگا[illegible]ہے۔

کریٹ

کریٹ یونان کے جنوب مشرق میں ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ایک زرخیز جزیرہ ہے جس پر ۱۶۶۹ء سے ترک قابض تھے۔ لیکن ۱۹۱۳ء میں معاہدہ لندن کی رو سے یہ جزیرہ یونانیوں کو دیدیا گیا تھا۔ کریٹ کا رقبہ ۳۱۹۵ مربع میل ہے اور اسکی آبادی ۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۴ سو ۲۷ بتائی جاتی ہے۔ اس کا دارالخلافہ کینیا ہے جسکی آبادی ۳۲ ہزار ۴ سو ہے جزیرہ بالعموم پہاڑی ہے۔ جسکی سب سے اونچی چوٹی ٹیفوڈور ۸ ہزار ایک سو تین فٹ بلند ہے کریٹ مشرقی بحر روم میں سیاسی و فوجی اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ جزیرہ جہاں بحر روم کی جہازرانی کے لئے مالٹا کی ایک چوکی کا کام دیسکتا ہے۔ وہاں یہ مصر اور یونان دونوں کے لئے ایک عظیم الشان خطرہ بنجانے کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔

کریٹ میں آجکل زبردست جنگ ہو رہی ہے تازہ حالات حسب ذیل ہیں کہ:۔

(لندن ۲۸ مئی) ٹائمز کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ قاہرہ سے جو یہ بیان شایع کیا گیا ہے کہ

سوموار کو جرمن فوجوں نے بڑے زور کا حملہ کیا اور وہ برطانی صفوں میں بہت دور تک گھس گئیں کہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پہلے حملہ میں جرمن فوج برطانی صفوں میں گھس گئی اور دوسرے حملہ میں برطانی فوج کو پیچھے ہٹ کر مورچہ سنبھالنا پڑا جس کا یہ مطلب ہے کہ برطانی فوجوں کو بالکل نئے سرے سے مورچہ لگانا پڑا۔ پہلے حملہ کے بعد برطانی فوجوں نے جو جوابی حملہ کیا تھا وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ دوسرے برطانی فوجوں کو ملیمی کے ہوائی اسٹیشن سے پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اب جرمنی وہاں آسانی کے ساتھ ہوائی ہوائی جہازوں سے فوج اتار سکے گا۔

ایک اور بات جو قابل تشویش ہے وہ سوڈا کی کھاڑی کی صورت حالات ہے جس کے اور کانیا کے درمیان ایک بہت تنگ ٹکڑا اراضی ہے لیکن ایک بات جو ضروری ہے وہ یہ کہ سوڈا کی کھاڑی سے فائدہ اٹھانے کے لئے جرمنی کو اکثر وٹا ہڑ کے بلند علاقہ پر قبضہ کرنا پڑے گا۔ یہ علاقہ جہازی علاقہ ہے اور اس کی اونچائی ایک ہزار فٹ ہے یہ بات صاف ہے کہ وہ اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ریٹھمو اور ہراکلائن کے ہوائی اسٹیشن ابھی تک برطانیہ کے ہاتھ میں ہیں لیکن ان کے آس پاس جو جرمن فوجیں لڑ رہی ہیں ان کو ابھی تک زیر نہیں کیا جا سکا ہے۔ برطانی فوجیں بڑی ہمت کے ساتھ لڑ رہی ہیں۔ ان کے مقابلہ پر اگرچہ تعداد کے لحاظ سے فوج زیادہ نہیں لیکن سامان جنگ بہت زیادہ ہے۔

رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ کریٹ کی لڑائی کو شروع ہوئے ۹ روز ہو چکے اور بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ہوائی طاقت کی وجہ سے جرمنی بڑی جلد وہاں اپنی فوجیں اتارنے میں کامیاب ہو گیا۔ جن کی تعداد برطانی فوج سے بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ برطانی فوجوں کو ہوائی بمباری سے سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ برطانی سپاہیوں کو آرام نہیں ملتا۔ پھر بھی وہ بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔

اس میں شبہ نہیں کہ کریٹ میں صورت حالات بہت نازک ہے لڑائی کے فیصلہ کا دارومدار اس بات پر ہے کہ فریق کہاں تک کمک بھیجنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

جرمنی کے چار آبدوز جہاز ڈبو دیئے گئے

(لندن ۲۸ مئی) سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ بحر روم میں برطانی آبدوز کشتیوں نے دشمن کے چار بڑے جہاز ڈبو دیئے جنمیں ایک جہاز ۱۸۰۰۰ ٹن کا بھی تھا۔ یہ جہاز لیبیا میں دشمن کی فوجوں کے لئے مزید فوج اور سامان جنگ لے جارہے تھے۔

سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ ۱۸۰۰۰ ٹن کا جو جہاز تھا اس کی حفاظت کا زبردست انتظام تھا۔ اس پر دو تارپیڈو مارے گئے اور خیال ہے کہ وہ ڈوب گیا اس میں تین ہزار سپاہی سوار تھے تیل لے جانے والا ایک فرانسیسی جہاز جس کا وزن پانچ ہزار ٹن تھا اور جسکی حفاظت اٹلی کے جنگی جہاز

آئینہ کانپور

ستیہ گرہ ستیہ گرہ کمیٹی کانپور نے ۲۸ مئی کو ایک بیان شایع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اسوقت تک ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ۸۰۳ ستیہ گرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔

۲۴ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۲۰۸ ستیاگرہیوں نے ستیہ گرہ کیا ان میں سے صرف گیارہ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ باقی تعمیری پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے دیہات کا دورہ کر رہے ہیں۔

مہتروں کی ہڑتال کانپور کے مہتروں کی جماعت کے صدر نے کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین کو ایک خط لکھا ہے جس میں اس بات کا خوف دلایا ہے کہ اگر مہتروں کے مطالبات فوری طور پر منظور نہ کئے گئے تو یکم جون سے وہ ہڑتال کرنا شروع کر دینگے

ضمنی الکشن کانپور میونسپل بورڈ کے دو کانگریسی ممبران کے استعفے دیدینے سے وارڈ نمبر ۸ و ۹ کا ضمنی الکشن ۲۸ مئی کو مارواڑی انٹر کالج اور ٹاؤن ہال میں ہوا۔

معلوم ہوا ہے کہ وارڈ نمبر ۹ سے مسٹر شنکر لال نے ۳۲۶ ووٹ حاصل کئے۔ اور کامیاب ہو گئے آپ کے مخالفین کو بالترتیب ووٹ حاصل ہوئے ہیں مسٹر گجادھر شکلا (۵۹ ووٹ) پنڈت رام کشن تواری (۱۳۴ ووٹ) مسٹر گوبر شد (۷۸ ووٹ) وارڈ نمبر ۸ کے الکشن میں کافی ابا بازی ہوگئی اور یہاں تک نوبت پہونچگئی کہ دو مرتبہ ووٹ دینا ملتوی کرنا پڑا۔ اس وارڈ کا نتیجہ ابھی تک نہیں معلوم ہو سکا ہے۔

چھاؤنی بورڈ کا الکشن کانپور کنٹونمنٹ بورڈ کا الکشن ۲۸ مئی کو ہوا اور حسب ذیل ممبران منتخب ہوئے ہیں:۔ تیج نرائن باتھم۔ ایس۔ آر۔ سرکار۔ مسٹر رتن لال ایف۔ آر۔ گارد۔ عالم پرشاد۔ لطف اللہ خاں مسٹر ڈبلو۔ سی۔ نرونا۔ تمیے وارڈ سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

بورڈ کے ایگزیکٹیو آفیسر مرچنٹ چیمبر یوپی کے سکریٹری نے کانپور میونسپل بورڈ کے ایگزیکٹیو افسر کی تقرری کے متعلق یوپی گورنمنٹ کو ایک خط لکھا ہے جس میں حکومت کے فیصلہ پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ میونسپلٹی کے قانون نمبر ۵ ۲ کے ماتحت گورنمنٹ کو ایگزیکٹیو آفسر کے مقرر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اور گورنمنٹ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔

صلح کمیٹی ۲۷ مئی کو جوگندر صراف وسٹی روڈ کے دو کانداروں کی ایک میٹنگ پنڈت رام دیال تسوکل کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جسمیں دونوں بازاروں کے لوگوں میں اچھے تعلقات قایم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے پریسیڈنٹ مسٹر وحید احمد میونسپل کمشنر منتخب ہوئے ہیں

اسٹوڈنٹ یونین ۲۶ مئی کو کانپور اسٹوڈنٹ یونین کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جسمیں مسٹر گیندرا ناتھ پانڈے جنکو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت تین سال کی سزا دیگئی ہے۔ انکو مبارکباد دیگئی۔ میٹنگ نے ۱۲ جولائی کو گیندا ناتھ ڈے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سبدِ گل

دیانا کے ایک بڑے میاں کو جو ویانا [illegible] ایک نہایت ہی عظیم الشان ہوٹل کے مالک ہیں پولیس نے دھر لیا ہے۔ آپ پر الزام یہ ہے کہ آپ دیانا میں حسن وجمال کی منڈی کے سب سے بڑے بیوپاری ہیں۔ یعنی آپکا مقدس پیشہ یہ ہے کہ آپ حسین وجمیل لڑکیوں کا کافی اسٹاک رکھتے ہیں۔ ان سے پیشہ کراتے ہیں اور اگر اچھے دام مل جاتے ہیں تو لڑکیوں کو فروخت بھی کر دیتے ہیں

ان بڑے میاں کا ہوٹل کیا ہے حسن اور خوبصورتی کی کان ہے کیونکہ جب پولیس نے اس ہوٹل پر چھاپہ مارا تو اس وقت ۲۴ نہایت حسین وجمیل لڑکیاں وہاں ریڈی اسٹاک میں موجود تھیں یہ تو صرف ہوٹل کی حالت ہے معلوم نہیں گودام میں کتنا مال بھرا ہوا ہوگا۔ اور کتنا مال دوسری دساوروں میں پھیلا ہوا ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ بڑے میاں پولیس کی اس کارگذاری پر بے حد خفا ہیں۔ اور خفگی کا باعث یہ ہے کہ باوجودیکہ ان لڑکیوں سے "قومی خدمت" بھی لیتے رہتے تھے۔ پھر بھی پولیس نے آپ کے ساتھ رعایت نہیں کی۔ قومی خدمت یہ تھی کہ آپ جرمن افسروں کو بلا کسی معاوضہ کے لڑکیاں پیش فرمایا کرتے تھے۔ جو ان بڑے میاں کے نزدیک بہت بڑی "قومی خدمت" ہے۔

سنا ہے کہ بڑے میاں تو آجکل ویانا کے جیل خانہ میں بند ہیں اور یہ حسین وجمیل ۲۸ لڑکیاں پولیس کے قبضہ میں ہیں۔ جس پولیس اسٹیشن پر ان ۲۸ لڑکیوں کو رکھا ہوا ہے وہ اچھا خاصہ پرستان بنا ہوا ہے۔ ہزاروں آسٹرین باشندے ان کے دیدار کے لئے آتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ یورپ میں حسن فروشی کسقدر ترقی کر گئی ہے۔

مسٹر روزولٹ یہودی ہے!

لندن ۲۵ مئی۔ جرمن اخبارات نے مضمون شایع کئے ہیں جنہیں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسٹر روزولٹ یہودی نسل سے ہیں اور ان کی مسز بھی یہودی ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۶۴۰ء کے لگ بھگ نیو ایمسٹرڈم میں کچھ روزولٹ تھے وہ یہودی تھے۔ اور ان کے آباؤ اجداد بھی یہودی تھے جس عورت سے مسٹر روزولٹ کا خاندان شروع ہوا ہے وہ ایک یہودن تھی اور یہ ثابت ہو چکی ہے کہ مسٹر روزولٹ کی ماں بھی یہودن ہے اور بیوی بھی یہودن ہے۔

سائپرس میں مزید برطانی فوج پہنچ گئی

لندن ۲۵ مئی۔ سائپرس کے ٹاپو میں برطانی فوج کی تعداد بڑھا دی گئی ہے انگریزی کلفورڈ نے حال ہی میں "ڈیلی میل" کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ شام میں اب تک سنسنٹ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ برطانی فوجیں سائپرس کے اس فوجی چوکی کو مضبوط کر رہی ہیں جو کہ ایشیا کو آنے والے شاہ کے سلسلہ رسل ورسائل کے راستہ میں ہے۔ سائپرس پر حملہ کا پورا خطرہ ہے اور اس کے تحفظ کا ہر ممکن انتظام کیا جا رہا ہے

تیل کا جہاز پکڑ لیا

لندن ۲۶ مئی۔ برطانیہ کی اقتصادی وزارت نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں بتلایا ہے کہ برطانیہ نے فرانس کا تیل کا جہاز اس لئے پکڑ لیا ہے کہ حکومت برطانیہ کے پاس یہ ثبوت ہے کہ وہاں سے مال جرمنی کو جاتا ہے۔

ادبِ لطیف

خواب

از منی الہ آبادی

ہاں کل ہی تو جب تم مجھے تڑپتا۔ روتا۔ سیلاب اشک بہاتا چھوڑ کر گئی ہو۔ تم مجھے دیکھکر مسکرائیں۔ میرے نزدیک آئیں۔ کیا یہ خواب تو نہ تھا؟

اپنے پیارے پیارے ہاتھ میرے ہاتھوں میں دے دیئے۔ اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر دیکھنے لگیں۔ آہ تمہاری گہری آنکھیں جن کو دیکھنے کے بعد میں سب کچھ بھول جاتا ہوں تمہارا پیارا جسم میرے کمزور بازوؤں میں تھا۔ آہ تمہارا نرم جسم جس کو چھونے کی تمنا میرے دل میں برابر رہتی ہے تم میرے سینہ سے چمٹی ہوئی تھیں۔ تمہارا دل میرے دل سے قریب ہی دھڑک رہا تھا۔ تمہارا ننھا سا دل، جس میں میرے متعلق جانے کیا کیا جذبات ہوں گے۔ تم نے اپنے ریشمی ملائم بالوں کو میرے چہرہ پر بکھیر دیا اور اسی سنہرے نقاب کے نیچے میرے کانپتے ہوئے ہونٹوں نے تمہارے گال کو چھو دیا کیا یہ خواب نہ تھا؟ آہ لیکن کتنا دلکش — کتنا لطیف اور رنگین خواب۔

حکومت یوپی کا خفیہ سرکلر

الہ آباد ۲۴ مئی۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے مقامی حکام کے نام ہدایتیں جاری کی ہیں کہ معمولی ستیہ گرہیوں کی سرگرمیاں نظر انداز کی جائیں۔ البتہ ستیہ گرہ کے آرگنائزروں اور ان کانگرسی کارکنوں کو جو ستیہ گرہ میں سرگرم حصہ لیتے ہیں۔ ان کے ستیہ گرہ کرنے کے نوٹس کا انتظار کئے بغیر فوراً ہی زیر دفعہ ۱۲۹ ڈیفنس آف انڈیا رولز گرفتار کر لیا جائے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی دفتروں اور کھدر بھنڈاروں کی بار بار تلاشی لینے کا مقصد بھی لوگوں میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ کانگرس کی مشینری ٹوٹ پھوٹ گئی ہے۔ اور تحریک ستیہ گرہ ختم ہو گئی ہے۔

جیلوں میں ستیاگرہی رکھنے کا مسئلہ بھی روز بروز نازک ہوتا جا رہا ہے۔ اور صوبجاتی حکومتیں اس مسئلہ پر شدت سے غور کر رہی ہیں خیال ہے کہ یہ معاملہ عنقریب ہی مرکزی حکومت کے سپرد کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت یوپی نے حکام کو ایک نوٹ بھیجا ہے اور انہیں تنبیہ کی ہے کہ وہ اس خوف سے کہ کہیں کانگرس اس صوبہ میں پھر سے وزارت نہ بنائے کانگرسی کارکنوں کو نرمی یا کمزوری سے سزا نہ دیں۔

فیلڈ مارشل سمٹس کی تقریر

پریٹوریا ۲۵ مئی۔ دکھنی افریقہ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل سمٹس نے ایک تقریر میں فرمایا کہ لڑائی کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ اس کے بارے میں مجھے پکا بھروسہ ہے۔ آپ نے عوام کو متنبہ کیا کہ جیت اور ہار کی خبریں سننے میں آئیں گی لیکن ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ گرمی کے موسم میں علاوہ کوئی تغیر وتبدل ہو لیکن آخر میں جرمنوں کو پھر شکست ہوگی۔ مجھے لڑائی کے نتیجہ کے بارے میں ذرا گھبراہٹ نہیں ہے اور رات کے وقت آرام سے سوتا ہوں۔

کراچی ۲۲ مئی۔ حکومت سندھ نے افغانستان کے کچے اون کو پشاور سے بذریعہ کراچی باہر بھیجنے کی اجازت دیدی ہے۔

عالمِ نسواں

مرد کی تسخیر کا منتر

فراست جہاں بیگم تیموری

ذیل کے دلچسپ مضمون میں فراست صاحبہ نے وقت کی ایک بہت ہی ضروری مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ امید ہے کہ یہ مضمون بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

کئی روز سے میں سوچ رہی ہوں کہ اس بدنصیب عورت نے جو خط لکھا ہے اور اس پر میرے ذہن میں جو خیالات پیدا ہوئے ہیں انھیں اپنی دوسری بہنوں تک پہنچاؤں یا نہیں؟ آخر بہت کافی غور وخوض کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ وہ خط بھی تمام و کمال شایع کر دینا چاہیئے۔ اور اس صورت حالات کے بارے میں جو اس خط میں ظاہر کی گئی ہے، اپنے خیالات بھی پیش کر دینے چاہئیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ذہنی عورتیں مردوں کی نظروں میں اچھی بیویاں نہیں ہوتیں؟ چونکہ اس مسئلہ کا تعلق ہندوستان کی پڑھی لکھی عورتوں سے ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ میری واقف کار خاتون کا خط جس میں انہوں نے اپنی مشکل بیان کی ہے اور وہ خیالات جو میرے ذہن میں آئے ہیں دونوں ناظرات کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوں گے۔

خط یہ ہے:-

القاب وغیرہ کے بعد لکھا ہے۔

میں اسی کشمکش و پیچ میں ہوں کہ کہیں ذہنی عورت ہونے کی وجہ سے میری وہ قوت کشش معدوم تو نہیں ہو گئی ہے جسے عرف عام میں نسائیت کہتے ہیں۔ آپ تو جانتی ہیں کہ بچپن سے میں لکھنے پڑھنے کی کتنی شوقین ہوں۔ جب دوسری لڑکیاں مصالح پیتی اور رضائی میں گوٹ لگا کر سکھی ہوتی تھیں تو میں صوفے میں دفن ہو کر کوئی کتاب پڑھتی ہوتی تھی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اماں جان مجھے آواز دیتی ہوئی کمرے میں داخل ہوتی تھیں اور میں انکی آواز سننے کے باوجود جواب نہ دے سکتی تھی کیونکہ میری تمامتر توجہ کچھ اس طرح کتاب سے وابستہ ہوتی تھی کہ میری زبان ہی نہ کھلتی تھی۔ پھر آگے چلکر کتب بینی کے شوق کی ترقی کے بارے میں لکھتی ہیں:-

رفتہ رفتہ کتب بینی کی کثرت سے میرا دماغ باعتبار خیالات اپنی دوسری ہم عمر لڑکیوں سے بہت زیادہ پرمعلومات اور روشن ہو گیا۔ لڑکیاں عام طور سے جو جو حرکتیں کیا کرتی ہیں مجھے انکا بچپن صاف نظر آنے لگا۔ یہاں تک بھی خیر کوئی حرج نہیں تھا لیکن رفتہ رفتہ مجھے کچھ ایسا محسوس ہونے لگا گویا میں خیالی انسان بنکر رہ گئی ہوں اور مجھے زندگی کی روز مرہ کی مسرتوں اور نقل وحرکت میں کوئی لطف حاصل نہیں ہوتا۔ میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ لیڈر وہ انسان بن سکتا ہے۔ جو خیالات بکھانے سے زیادہ عمل کے میدان کا مرد ہو۔ مگر اب تو کچھ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ جو انسان محض خیالات کی دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں وہ صحیح زندگی بھی نہیں گذار سکتے۔

اس کے آگے اپنی زندگی کی الجھن بیان کرتے ہوئے لکھتی ہے:-

آپ جانتی ہیں کہ میں صورت شکل کے اعتبار سے کچھ بری نہیں ہوں مگر ایک ذہنی عورت بن جانے کی وجہ سے مجھ میں زندگی کی نرم چیزوں کی طرف سے سختی آگئی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں انگریزی

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۳)

بچوں کی دنیا

ناخن

پیارے بچو! میں اس مختصر مضمون میں چند باتیں تمہیں ناخن کے بارے میں بتاؤنگا۔ امید ہے کہ تم ان باتوں کو صرف پسند ہی نہیں کروگے بلکہ غور بھی کروگے۔

تم اس بات کو خوب جانتے ہو کہ خدا نے اس کائنات میں جو چیزیں پیدا کی ہیں وہ فائدے سے خالی نہیں ہیں۔ شاید بہت سی چیزیں ایسی ہونگی۔ جن کا تمہیں کوئی فائدہ نظر نہ آتا ہوگا لیکن اگر تمہیں فائدہ نظر نہ آئے تو یہ سمجھ لینا بھی ٹھیک نہیں کہ ان کو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اب مثال کے طور پر اپنے ناخنوں کو دیکھو۔

تمہیں معلوم ہے کہ ناخن چوپایوں اور انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ انسانوں کے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سرے پر ناخن ہوتے ہیں ناخنوں کی تعداد ۲۰ ہوتی ہے بعض آدمیوں کے ہاتھ پاؤں میں ایک آدھ انگلی بڑھ جاتی ہے اس کے ساتھ ناخن کے شمار میں بھی زیادتی ہو جاتی ہے۔ کیا تم نے اس بات پر کبھی غور کیا کہ ناخن کیوں ہوتے ہیں؟ اور انکا کیا فائدہ ہے ذرا سوچو تو، اگر تمہارے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سرے پر ناخن نہ ہوتے تو تمہاری انگلیاں کیسی بھدی اور موٹی نظر آتیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ ناخنوں سے ہم کی خوبصورتی بڑھتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سے کام کاج کرتے میں ناخن بھی مدد کرتے ہیں۔ اگر ناخن نہ ہوتے تو جتنا کام ہم اپنی انگلیوں سے کر سکتے ہیں اتنا ہرگز نہ کر سکتے۔

جس طرح انسان کے اور اعضا بڑھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ناخن بھی بڑھتے رہتے ہیں۔ جس طرح سر کے بالوں سے سر کی حفاظت ہوتی ہے۔ اسی طرح ناخنوں سے انگلیوں کی حفاظت بھی ہوتی ہے لیکن اگر ناخن برابر بڑھتے رہیں۔ یعنی انکو وقت پر کاٹا نہ جائے تو انگلیاں بدصورت بھی معلوم ہونگی۔ اور ناخن انگلیوں کی حفاظت بھی نہ کر سکیں گی۔ اس لئے ناخنوں کو کاٹتے رہنا چاہیئے۔

ناخنوں کو نہ کاٹنا اور انکو بڑھتے رہنا بہت بڑی عادت ہے۔ بڑے بڑے ناخنوں کے ذریعہ سے بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ناخن اور انگلیوں کے بیچ میں میل بھر جائے گا۔ اور کھانا کھاتے وقت یہی میل کھانے میں مل کر پیٹ کے اندر پہنچ جائے گا۔ اور اس طرح کئی بیماریاں پیدا کرنے کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔

اگر اس میل کو خوردبین کے ذریعہ سے دیکھا جائے تو اس میں مختلف امراض کے جراثیم نظر آئیں گے۔ اس لئے بچو اس بات کا خیال رکھو کہ ناخنوں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔

پیارے بچو! یاد رکھو کہ خدا نے ہر چیز کو ہمارے فائدے کے لئے بنایا ہے۔ ہمیں خدا نے ناخن ہمارے فائدے کے لئے دیئے ہیں۔ اگر ہم اپنے ناخنوں کا صحیح استعمال نہ کریں۔ یعنی ان سے وہ کام لیں جو لینا نہیں چاہیئے۔ تو ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے حق میں اچھا ہوگا۔

پردۂ فلم

بے معنی تصویریں

(ایک فلمی مبصر کے قلم سے)

جس طرح بغیر موضوع اور مقصد کے کسی مضمون اور افسانہ کو کوئی اہمیت نہیں دی جا سکتی بالکل اسی طرح بغیر کسی موضوع اور مقصد کے جو تصاویر ہندوستانی نگارخانوں میں تیار ہوتی ہیں وہ قطعی بے معنی ہوتی ہیں۔

ہندوستان کے دو تین بلند پایہ نگارخانوں کو چھوڑ کر باقی تمام نگارخانوں کی حالت یہ ہے کہ نہ ان کے ہاں افسانہ کو کوئی اہمیت حاصل ہے۔ نہ ڈائرکشن کو یہ تو محض یہ چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد الٹی سیدھی تصاویر تیار ہو کر بازار میں ڈالدی جائیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ یہ زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ حاصل کریں۔ بس یہی ہندوستانی نگارخانوں اور فلم سازوں کا اصل مقصد ہے۔

اس کے برخلاف امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں ہر تصویر کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ پہلے تصویر کا موضوع قایم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس موضوع کے ماتحت افسانہ لکھوایا جاتا ہے۔ پھر سینریو اور ڈائلاگ تیار ہوتے ہیں۔ اور ہر چیز کو بعد میں نفسیاتی روشنی میں جانچا جاتا ہے کہ آیا تصویر کے تمام عناصر اس مقصد اور موضوع کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں جس کے ماتحت تصویر تیار کی جا رہی ہے۔

مثال کے طور پر امریکن تصویر کلیوپیٹرا کو لے لیجئے۔ بظاہر یہ تصویر ایک تاریخی کہانی معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک کہانی سے زیادہ اس کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن یہ بات نہیں ہے اسمیں ایک اقتدار پسند اور دل پھینک عورت کا صحیح کیرکٹر پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ ایک اقتدار پسند عورت کو اپنے اقتدار کے لئے کیا کچھ کرتی ہے۔ اور جب وہ کسی کی محبت میں مبتلا ہو جاتی ہے تو جان کی بازی لگا دیتی ہے۔

اگر آپ امریکن تصاویر کو بغور دیکھیں گے تو مشکل ہی سے آپ کو کوئی ایسی تصویر نظر آئے گی۔ جس کا کوئی مقصد نہ ہوگا۔

لیکن ہندوستانی نگارخانوں کی تیار کی ہوئی تصاویر میں سے ننانوے فیصدی بے معنی اور لغو ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے تیار کرنے والوں کا اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا کہ تصاویر سے روپیہ کمایا جائے خواہ یہ سرتاپا لغو ہی کیوں نہ ہوں۔

کسی مخصوص موضوع یا مقصد کے ماتحت اگر تصویر تیار کی جائے تو اس پر کچھ زیادہ خرچ نہیں آتا۔ صرف توجہ اور شعور کی ضرورت ہے۔ ہماری قطعی رائے ہے کہ اگر کسی خاص مقصد اور موضوع کو پیش نظر رکھکر تصاویر تیار کی جائیں تو وہ تجارتی لحاظ سے بھی خوب کامیاب ہونگی۔

مثال کے طور پر اگر کسی بدمعاش کے کیرکٹر پر ایک عامیانہ تصویر تیار کی جاتی ہے۔ تو اسمیں کوئی خاص کشش نہیں پیدا ہو سکتی۔ لیکن اسی تصویر میں اگر یہ دکھایا جائے کہ ایک شخص جو نہایت نیکی سے حلال روزی پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جہاں بھی وہ جاتا ہے دولتمند اسے ٹھکرا دیتے ہیں مجبوراً وہ جرایم پیشہ بن جاتا ہے۔ اور جرایم پیشہ بننے کے بعد ان دولتمندوں سے انتقام لیتا ہے۔ جنہوں نے اسے روٹی کے سوکھے ٹکڑے تک دینا گوارہ نہ کیا۔ اور وہ اپنی زندگی کو سرمایہ داری کی لعنت کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس تصویر میں ایک نفسیاتی پہلو اور مقصد پیدا ہو جاتا ہے اسلئے یہ عامیانہ تصویروں سے بہت زیادہ کامیاب ہوگی۔ خواہ اسمیں رومانس کا حصہ کتنا ہی کم

ہم کمزور کیوں نہ ہو۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کسی خاص موضوع یا عنوان کے ماتحت تصاویر تیار کرنا بڑی قابلیت کا کام ہے لیکن پھر بھی ہمارا خیال ہے کہ کوشش اور جد وجہد سے اس چیز کا ہندوستانی تصاویر میں پیدا ہونا دشوار نہیں۔ ضرورت ہے کہ ہندوستانی فلم ساز بے معنی تصاویر کا سلسلہ ختم کریں۔ کیونکہ یہ سلسلہ نہ تو نفع بخش ہے۔ اور نہ فلمی صنعت کے لئے باعث وقعت ہے

اقوال زریں

بزرگی اور عزت کے حصول کے لئے صبر و استقلال کا خوگر ہونا لازمی ہے۔

بزدل و بے صبر انسان اپنے لئے مفید نہیں ہو سکتا تو دوسروں کو کب اس کی ذات سے استفادہ ہو سکتا ہے۔

ناممکن دنیا میں کچھ نہیں ہر شخص کمر ہمت باندھ کر صبر و استقلال سے کسی کار میں مصروف ہو تو ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔

غیر مدعو مہمان۔ غیر مخاطب گفتگو اور ہر ایک بات کو بغیر تصدیق مسلمہ سمجھنے والا بیوقوف ہوتا ہے۔

نظر کا مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن خدا کی آواز پر غالب آنے اور اس کی نظر کی تاب لانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

موج تبسم

پہلا دوست:۔ یہ کس کا جنازہ ہے بہت لوگ ساتھ ہیں
دوسرا دوست:۔ ہندوستان کے مشہور فلم ایکٹر حامد کا۔
پہلا دوست:۔ کیا وہ درحقیقت مر گیا۔
دوسرا دوست:۔ ہاں بشرطیکہ یہ کسی سینما کی شوٹنگ کے لئے تیاری نہ ہو۔

اختر:۔ بھائی آجکل تمہارا کیا شغل ہے؟
انور:۔ میز کرسیاں وغیرہ بیچتا ہوں۔
اختر:۔ تجارت کیسی چلتی ہے؟
انور: وہ تو سب اپنے ہی گھر کا سامان ہے۔

پہلا:۔ میں نے سُنا ہے کہ تمہاری بیوی کی آواز مخمل کی طرح نرم ہے۔
دوسرا:۔ ذرا دوست آہستہ بولو۔ اگر وہ سُن لیگی تو ایسا ہی لباس طلب کرنے لگے گی۔

دلچسپ معلومات

ہندوستان میں سنہ ۳۴ و سنہ ۳۵ء میں تعلیم پر صرف ۲۴ کروڑ ۵۳ لاکھ روپے خرچ ہوئے اس میں سے ۴۴ فیصدی مرکزی حکومت نے ۱۶ فیصدی صوبائی حکومتوں نے اور باقی تمام اخراجات ہندوستانیوں نے خود برداشت کئے

کہتے ہیں کہ برما میں بوڑھے آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یعنی کل آبادی کا ۱۳۱۱ حصہ پچاس برس سے زیادہ عمر والوں کا ہے۔

دنیا میں یہودی لوگوں کی ایسی قوم ہے جس میں دنیا بھر میں ہر ایک قوم سے زیادہ بچے ہوتے ہیں۔ یعنی فی گھر اوسطاً ۵٫۱۹ بچے موجود ہیں۔

ہندوستان میں عیسائی لوگوں کے کنبہ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اوسطاً فی گھر ۵ آدمی ضرور ملتے ہیں۔

صوبہ مدراس عورتوں کی تعداد اور تمام صوبوں سے زیادہ ہے۔ یعنی اوسطاً ایکہزار مردوں کے مقابلہ میں ۱۰۲۵ عورتیں ہیں اور اس کے برعکس پنجاب میں ایکہزار مردوں کے مقابلہ میں ۸۳۱ عورتیں ہیں۔

دنیا میں تیل کی پیداوار

ملک	پیداوار
ولایات متحدہ امریکہ	۱۶۴۳۹۵۴٬۲۰۰ ٹن
جنوبی امریکہ	۳۵٬۶۱۷٬۱۳۳۴ ٹن
روس	۲۸٬۴۰۳٬۰۰۰ ٹن
ایران۔ فارس	۱۰٬۱۹۵٬۳۰۱ ٹن
ڈچ ایسٹ انڈیز	۷٬۲۸۰٬۹۳۶ ٹن
رومانیہ	۶٬۴۹۹٬۰۰۰ ٹن
میکسیکو	۵٬۲۱۷٬۸۰۰ ٹن
عراق	۴٬۲۹۴٬۴۴۹ ٹن
ٹرینیڈاڈ	۲٬۴۲۹٬۷۵۴ ٹن
برما	۱٬۰۱۸٬۶۲۳ ٹن
کناڈا	۸۸۱٬۷۸۳ ٹن
پولینڈ	۴۹۹٬۰۰۰ ٹن
جرمنی	۵۴۳٬۳۵۵ ٹن

عورتوں کی رجمنٹ

جس وقت اٹلی نے یونان پر حملہ کیا تو کریٹ کے اس علاقہ کی پہاڑی عورتوں نے جہاں کہ زیوس پیدا ہوا تھا شاہ یونان سے عورتوں کا ایک رجمنٹ بنانے کی درخواست کی تھی۔ اب انکی یہ درخواست منظور کر لی گئی ہے۔ ان کا ایک رجمنٹ تیار کیا گیا ہے اور انکو ہتھیار دے دیئے گئے ہیں۔ انکو مکانوں کی چھتوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ اور ہدایت کر دی گئی ہے کہ جو نازی چھاتہ باز وہاں اترے اسکا کام تمام کر دیا جائے۔

امریکہ میں ہوائی جہازوں کی تیاری

واشنگٹن ۲۳ مئی۔ محکمہ جنگ ہند جلد کانگریس سے نئے حفاظتی کے لئے .... ۲۵ ڈالر کا مطالبہ کرے گا۔ اس سے دس ماہ کے اندر ۱۳۰۰۰ ہوائی جہاز تیار ہوں گے۔ ان کے علاوہ ۱۲۰۰۰ اور تیار ہو رہے ہیں۔

جاپان میں لوہے کی کمی

ٹوکیو ۲۴ مئی۔ ٹوٹا پھوٹا لوہا اور دیگر دھات کو جمع کرنے کے لئے جاپان میں ۱۶ جون سے ۷ جولائی تک ایک زبردست تحریک شروع کی جائے گی۔ جب سے امریکہ نے پابندی لگائی تو جاپان میں کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

افسانہ

دیوانہ

از آغا محمد اشرف بی۔ اے

"محبت ایک جنون ہے جو انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔" یہ ہے اس دلکش افسانہ کا لب لباب جس کو آغا محمد اشرف صاحب نے اُردو کا جامہ پہنایا ہے۔ اور نہایت ہی دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

میں دیوانہ ہوں یا رشک و حسد نے مجھے اس حال کو پہنچایا ہے یہ مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں ان جذبات کے ہاتھوں بڑی اذیت میں ہوں میں مجرم ہوں اس میں شک نہیں۔ لیکن مجھ جیسا مایوس محبت انسان سے جو دن رات رقابت کی آگ میں جل رہا ہو۔ جو جرم بھی سرزد ہو۔ معافی کے قابل ہے۔

میں اسے دیوانہ وار چاہتا تھا۔ لیکن کیا یہ سچ ہے۔ کہ مجھے اس سے محبت تھی؟ نہیں! نہیں! اس نے میرے دل و دماغ پر قبضہ کر رکھا تھا۔ میں اس کے ہاتھ میں ایک کٹھ پتلی کی طرح ناچتا تھا۔ اس کا برق پاش تبسم دلدوز نگاہ۔ اس کا نسوانی رعنائیوں سے بھرپور پیکر.... یہ سب میرے حواس پر بُری طرح چھائے ہوئے تھے۔ انہی چند چیزوں مجھے محبت تھی۔ لیکن اس جامۂ حسن میں جو روح پوشیدہ تھی۔ عورت کی روح .... میں اس سے سخت نفرت کرتا ہوں مجھے اس سے ہمیشہ نفرت رہی کیونکہ وہ ایک مجسم اور مکار ہستی تھی۔ اس کے سینے میں دل نہیں تھا.... گوشت و پوست کا ایک نرم و ملائم مجسمہ جس میں رسوائی پناہ گزیں ہو۔

ہمارے تعلقات کے ابتدائی چند ماہ نہایت لطف سے گذرے۔ اس کی آنکھوں میں تین، مختلف رنگ جھلکتے تھے..... آپ ہنستے ہیں نہیں! میں دیوانہ نہیں ہوں۔ قسمیہ عرض کرتا ہوں کہ اس کی آنکھیں تین رنگ بدلتی تھیں۔ دوپہر کے وقت انکا رنگ خاکستری ہوتا تھا۔ شام کو گہرا کاہی اور طلوع آفتاب کے وقت وہ نیلگوں معلوم ہوتی تھیں۔ اظہار الفت کے وقت ان کا رنگ نیلگوں ہوا کرتا تھا۔ پتلیاں پھیل جاتیں۔ ان کی حرکات اضطراری ہوا کرتی تھی۔ ہونٹ کانپتے جن کے درمیان اس کی زبان کی گلابی نوک جھلکتی.... پھنکارنے والے سانپ کی طرح۔ جب کبھی جذبات الفت سے لبریز ان نیم باز آنکھوں کی طرف دیکھتا۔ میں لرزہ براندام ہو جاتا۔ نہ صرف جنسی خواہشات کی تسکین کے لئے بلکہ اس حیوان کو ہلاک کرنیکی غرض سے بھی!

جب کبھی کمرے میں محو خرام ہوتی۔ اس کے ہر قدم کی صدائے بازگشت میرے گنبد دل سے اٹھتی۔ جب وہ لباس کی قیود سے آزاد ہو کر شباب کی رعنائیاں اپنی شہابی کھال کے دامن میں چھپائے میری جانب بڑھتی۔ میرے تمام جسم میں ایک برقی رو سی دوڑ جاتی۔ اعضا مفلوج ہو جاتے۔ تنفس کی رفتار تیز ہو جاتی میں ایک دوسری دنیا میں پہونچ جاتا..... کمبخت بزدل!

صبح کو بیدار ہونے پر میں اسکی آنکھوں کی طرف دیکھتا۔ غلامانہ جذبات کے احساس سے میرا دل غصہ حقارت اور نفرت آماجگاہ بن جاتا۔ جب وہ تھکی ہوئی مدہوش مخمور نگاہوں سے میری جانب دیکھتی تو میرے جذبات خوابیدہ میں ایک ہلچل مچ جاتی۔

لیکن تھوڑے ہی عرصے کے بعد جب میں نے اسکی پرسکون اور جذبات سے عاری آنکھیں دیکھیں تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کا دل مجھ سے سیر ہو چکا ہے۔ جوں جوں میں اُس پر غور کرتا اسکی حرکات و سکنات سے میرے اندیشوں کو تقویت ہوتی۔ جب کبھی میں اسے آغوش میں لینا چاہتا، تو وہ کسمساتے ہوئے یہ کہکر مجھ سے الگ ہو جاتی۔ "چلو ہٹو بھی مجھے تم سے خوف معلوم ہوتا ہے۔"

میرے دل میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی۔ جسنے بڑھکر جنون کی صورت اختیار کر لی۔ لیکن میں دیوانہ نہیں ہوں۔ یقیناً نہیں! میں خفیہ طور پر اس کی نگرانی کرنے لگا۔ اس لئے نہیں کہ اس نے مجھ سے بیوفائی کی تھی۔ بلکہ اس کی سرد مہری سے مجھے شک ہو گیا تھا کہ ضرور کوئی ہستی میری قائمقام ہوا چاہتی ہے۔

بعض اوقات وہ کہا کرتی۔ "مجھے مردوں سے نفرت ہے۔" اور افسوس کا مقام ہے کہ تھا بھی یونہی اس کی سرد مہری پر مجھے بہت غصہ آتا۔ اس کے خیالات سے مجھے نفرت ہو گئی۔ جنہیں میں شائستہ سمجھتا تھا۔ جب کبھی علی الصباح میں اس کی مخمور نگاہیں دیکھتا تو غصہ سے میری حالت غیر ہو جاتی اور یہی جی چاہتا کہ اس کا گلا دبا کر زبردستی اس سے اس کی شرمناک حرکات کا اعتراف کراؤں

کیا آپ مجھے مخبوط الحواس سمجھتے ہیں؟ نہیں! ہاں ایک شب میں نے اس کو خلاف معمول بشاش پایا معاً مجھے خیال آیا بلکہ یقین ہو گیا کہ اس کے دل میں نئے جذبات چٹکیاں لے رہے ہیں۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس کا جسم گرم تھا۔ محبت کا بے پناہ سیلاب اسکے دل میں اُمنڈ آیا تھا۔

بظاہر میں نے رکھائی برتی۔ لیکن اس کی حرکات و سکنات پر گہری نظر رکھی۔ کسی نتیجے پر میں نہ پہونچ سکا۔ ایک ہفتہ ایک ماہ سے گذر کر ایک سال ہو گیا۔ وہ اب بھی بدستور خوش و خرم تھی ایک عارضی محبت کے زیر اثر۔

آخر میں نے پتہ لگا ہی لیا۔ کیا آپ بھی مجھے دیوانہ سمجھتے ہیں؟..... بخدا میں دیوانہ نہیں ہوں اس خوفناک حقیقت کے اظہار کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ کس طرح میں آپ کو سمجھاؤں؟ واقعہ یہ ہے ــــ

ایک روز شام کو گھوڑے کی سواری پر ہوا خوری کرنے کے بعد وہ تھکی ہاری واپس آئی۔ اور آتے ہی سامنے کی آرام کرسی پر لیٹ گئی۔ اس کے گال غیر معمولی طور پر سُرخ تھے آنکھوں میں بھی ایک عجیب چمک تھی ...... ان آنکھوں میں جن سے میں بخوبی واقف تھا۔ ناقابل بیان جذبات کے زیر اثر ــــ میرا قیاس صحیح تھا۔

میں نے پہلے بھی اس کی یہ حالت دیکھی تھی۔ اسے ضرور محبت تھی۔ لیکن کس سے؟ یہ میں معلوم نہ کر سکا۔ اس کی طرف سے منہ موڑ کر میں دریچہ کے پاس جا کھڑا ہوا۔ سائیس اس کے گھوڑے کو اصطبل لے جا رہا تھا۔ اور وہ مشتاقانہ نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئی۔ مجھے رات بھر نیند نہ آئی۔ میرا دماغ اس گتھی کو نہ سلجھا سکا۔ ایک عیاش طبع عورت کے راز کی تہ تک پہونچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۴)

اگر مرکزی اقتدار ختم ہوا تو ملک میں بدنظمی پھیل جائیگی

برطانی اخبار "بیسویں صدی" میں سر ....

سر تیج بہادر سپرو نے "بیسویں صدی" میں ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "مسٹر ایمری اور بمبئی کانفرنس"، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ "میرے خیال میں برٹش گورنمنٹ کی طرف سے ہندوستان کی تقسیم کے مطالبہ کو مان لینا ہندوستان کے مفاد سے سادہ ترین بے وفائی ہوگی۔ میں خوش ہوں کہ مسٹر ایمری نے اٹھارہویں صدی کے ہندوستان کا ذکر کیا ہے۔ یہ زمانہ ہمارے لئے مصیبتوں سے بھرا پڑا ہے اور اٹھارویں صدی کی حالت ہندوؤں اور مسلمان دونوں کے لئے ایک مصیبت ہونی چاہئے۔ تخت دہلی کی مرکزی طاقت کے کمزور ہونے کی دیر تھی کہ چند مہینوں میں ہی ملکی شیرازہ بکھر گیا۔ ہندوؤں کو خیال ہونا چاہئے کہ اگرچہ وہ آبادی کے لحاظ سے بہت زیادہ تھے لیکن اپنے گھر کا انتظام نہ کرسکے۔ اگر ڈکٹیٹرشپ کی لہر جاہے وہ روسی نمونے کی ہو یا نادی طاپ کی گنگا کے کنارے سیلاب کی طرح بڑھے اور ہندوستان کی سرحد پر پہونچ جائے تو ہماری حالت بالکل ننھے ملک کی سی ہوگی۔ چند برسوں کی ابتری اور گڑبڑ کے بعد ہمیں نئے سرے سے کام شروع کرنا ہوگا۔ اور یہ حالت کسی طرح بھی خوشگوار نہیں ہوسکتی۔

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ خطرات مسٹر ایمری کے دل میں موجود ہیں لیکن یہ بات چنداں واضح نہیں کہ مسٹر ایمری ان خطرات کا مقابلہ کس طرح کریں گے۔ ہندوستان کی حفاظت کے لئے فوجی تیاریوں کے متعلق ہمیں بالکل اندھیرے میں رکھا گیا ہے۔ میں کانگریسی گورنمنٹوں کے لئے معذرت خواہی نہیں کرتا۔ اور میں کہدوں کہ محض کانگریسی حلقوں خاصکر اس صوبہ میں میرا نام شراپ رکھا گیا ہے لیکن بہ حیثیت ایک ہندوستانی کے میں جانتا ہوں کہ صورت حالات اتنی اطمینان بخش نہیں جتنی کہ مسٹر ایمری نے ظاہر کی ہے۔ مجھ جیسے لوگ سنیہ گرہ اور دوسرے عقیدوں کے لحاظ سے کانگریس سے اختلاف رکھتے ہیں خوش نہیں ہیں کہ وہ لوگ جو کل صوبائی حکومتوں کے ممبر تھے اور گورنر جن کی تعریف کررہے تھے۔ حالانکہ ہم لوگ ان کے طریقہ حکومت پر معترض تھے۔ آج قید خانہ کی سلاخوں میں نظر آئیں۔ جہاں تک اس مسئلہ کے قانونی پہلو کا تعلق ہے میں امن و انتظام کا احترام کرتا ہوں لیکن یہ بھی تدبر کا دیوالہ ہے کہ حالات ایسی صورت اختیار کرجائیں جس سے مجبور ہوکر گورنمنٹ اپنے وزیروں کو قید کرنے پر مجبور ہو جائے۔

جب دو بڑی منظم پارٹیاں مختلف مقاصد کے لئے گہر پلو لڑائی لڑ رہی ہوں اور ان میں سے ہر ایک اپنے اصولوں پر اڑی ہوئی ہو تو کانسٹی ٹیوشن میں تبدیلی کئے بغیر ان میں سمجھوتہ کرانا نہایت خطرناک ہے۔ اگر وہ سمجھوتہ نہ کریں تو کیا ہوگا؟ یہ سوال دیرینہ پہاڑ سے جو بالکل بودا ہے۔ اور کوئی شخص بھی اس سے مطمئن نہیں ہوسکتا۔ کیا اس صورت میں برٹش گورنمنٹ ہندوستان کا آئین تیار کرنے کے حق سے دست بردار ہو جائے گی۔ کیا ہندوستان کی دوسری پارٹیوں کو بالکل نظر انداز کردیا جائیگا۔ دریں حالات ہمیں مسٹر ایمری کے اس اعلان پر بغلیں نہ بجانی چاہئیں۔ جسے وہ انقلابی اعلان قرار دیتے ہیں۔ اس اعلان کو پڑھکر ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ ہمیں چند ایسے لیڈروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جو اپنی زندگی کو ایک خاص مشن کے لئے ضروری خیال کرتے ہیں اور اس کے لئے وہ ہر شخص پر اپنا حکم ٹھونسنے کو تیار ہیں۔ مسٹر ایمری کے خیال میں اعتدال پسند افراد کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اور یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ میرا ہمیشہ یقین رہا ہے کہ اقلیتوں سے تعاون کرکے ہم ترقی کرسکتے ہیں

اور مجھے اُمید ہے کہ اقلیتوں کے لفظ کا استعمال سیاسی یا اخلاقی گناہ نہیں۔ جس اسکیم سے یہ مقصد پورا ہو جائے۔ میں اس کی انتہائی حد تک تائید کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن ایک شرط پر۔ کہ میں مسلمانوں، ہندوؤں۔ سکھوں یا کسی اور فرقہ کی طرف سے پیش کردہ کسی ایسی اسکیم کی حمایت نہ کرونگا جو ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہو برطانیہ والوں میں تم ہزار خامیاں نکالو لیکن اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اشوک کے زمانہ کے بعد برٹش راج ہی واحد حکومت ہے جس نے ہندوستان کے سیاسی اور جغرافیائی اتحاد کو برقرار رکھا۔ اکبر اعظم کی سلطنت بھی ہندوستان پر نہ چھائی تھی۔ میں اچھی طرح محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنے مسلمان ہموطنوں کے حقیقی مفاد کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا۔

مسلمان ہندوستان کی آبادی کا ایک اہم جزو ہیں اور انہیں بھی ہندوستان کی حکومت میں ایسے ہی حصہ لینے کا حق ہے جیسا کہ ہندوؤں کو زندگی کے متعدد شعبوں میں ان کا حصہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ شومی قسمت سے دور حاضر کے تنازعات کے زیر اثر نئے نئے نعرے بلند کئے گئے ہیں۔ مجھے یہ بالکل یقین نہیں آیا کہ نعرے بلند کرنیوالے ان خطرات کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں جو وہ ہندوستان کی تقسیم کی اسکیم پر زور دیکر اپنے آپ پر لارہے ہیں۔ پاکستان کیا ہے اس بارے میں قطعی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ مدراس کے اجلاس میں پاکستانیوں کے لیڈر نے کہا کہ پاکستان کے واضح معنی میں کسی کو شک نہ ہونا چاہئے لیکن یہ خیال نہ آیا کہ دوسرے لوگ بھی ہیں۔ خاصکر ان صوبوں کی اقلیتیں جو کچھ کہہ سکتی ہیں کہ ہم کسی حالت میں پاکستان تسلیم نہیں کریں گے۔ کیا انہیں مجبور کیا جائے گا۔ اور ان مسلمانوں کا کیا ہوگا۔ جو شمالی مغربی اور شمالی مشرقی ہندوستان کی ان آزاد ریاستوں کے باہر ہیں کیا انہیں اکثریت کے سامنے ہتھیار ڈالنے ہوں گے۔ محض اسلئے کہ پاکستان کی مسلم اکثریتیں خوش رہیں۔ مجھے، کانگریس، ہندو مہاسبھا یا کسی دوسری جماعت کے ڈکٹیٹرانہ رویہ پر بھی اسی طرح اعتراض ہے جس طرح مسلم لیگ کے رویہ پر محض اس لئے کہ ایک دو افراد کانگریس یا کسی اور بکو سرا قتدار سیاسی جماعت کے خلاف ہیں۔ ہندوستان کے ٹکڑے کرنے کی موزوں وجہ نہیں بن سکتی۔ اسی طرح ہندوستان کو بانٹنا دو مخالف طاقتیں پیدا کرنے کے مترادف ہے جو ایک دوسرے کے خلاف سازش اور جنگ کرتی رہیں گی۔ پھر مسلم ہندوستان اور ہندو ہندوستان میں صلح کون کرائیگا۔ برطانیہ۔ لیکن وہ کیسے کرائے گا جبکہ ہندوستان بالکل آزاد مسلم ریاستوں کا مطالبہ کرے گا۔ اور اس طرح دوسرے حصے بھی آزاد اور خود مختار ہوں گے۔ کوئی شخص یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ برطانیہ اس اسکیم کے متعلق کیا رویہ اختیار کرے گا۔ مسٹر ایمری نے مرنجان مرنجی سے کام لیا۔ شاید نزاکت وقت کا تقاضہ ہو لیکن اس بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ اس اسکیم کو ناقابل عمل قرار دیتی ہے۔ اگر برطانیہ اسے منظور کریگا تو یہ ہندوستان انتہائی بیوفائی ہوگی۔ اور وہ پچھلے پونے دو سو برس کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیگا۔ مسٹر ایمری کی تمام اپیلوں کا ہندوستان پر کوئی اثر نہیں ہوا سوائے مسٹر جناح اور ان کے حواریوں کے۔ اور آج وزیر ہند کے عہدہ پر ایک سال سے زیادہ عرصہ رہنے کے باوجود مسٹر ایمری نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے ڈیڈلاک کو دور کرنے میں کوئی قابل قدر پارٹ ادا کیا ہے

— ⁂ —

قائداعظم کو شیر بنگال کا چیلنج

کلکتہ ۱۶ رمئی - آج مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں اپنے اس ارادہ کا پھر اعلان کیا ہے کہ میں نے ہندوستان کا جود حل کرنے کی جو تحریک شروع کی ہے اُسے آخر تک لے جاؤں گا۔

کلکتہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے کچھ نکتہ چینی کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حق فرماتے ہیں کہ کلکتہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے میری ان کوششوں کے متعلق — میں نے ہندوستان کے جھگڑے کا پُرامن حل تلاش کرنے کے لئے شروع کی ہیں۔ جو رویہ اختیار کیا گیا ہے اسکی مجھے سخت ترین مذمت کرنی چاہئے۔ میں نے تو صرف ایک کھلا ہوا طریقہ تجویز کیا ہے۔ یعنی مختلف فرقوں اور مفادوں کی نمایندہ گول میز کانفرنس بلائی جائے اسمیں ہندوستان کے آیندہ نظام حکومت کے متعلق ہر ممکن اسکیم پر ٹھنڈے دل سے بحث ہوسکتی ہے اور ان کے حسن و قبیح کی بنیاد پر غور ہوسکتا ہے اس قسم کی کانفرنس میں کوئی اسکیم خواہ وہ بظاہر کسی قدر مجنونانہ کیوں نہ ہو رد نہیں کیجائے گی جہاں ہر شخص کی بات انصاف کے ساتھ سنی جائیگی اور اسے اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے گا۔

ان حالات میں یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کلکتہ نے میرے اس طرز عمل کو ناراضگی اور ناپسندیدگی کے ساتھ کیوں دیکھا یہاں مسلم لیگ کے سر سے اوپر یا دم کے اوپر چلنے یا کسی مسلم اور غیر مسلم لیڈر کے اختیار کو چیلنج کرنے کا سوال نہیں ہے۔ لیگ کا یہ کہنا کہ میرا یہ عمل انفرادی اور خالصاً ذاتی ہے۔ اپنے اندر کوئی جواز نہیں رکھتا۔ لیگ کے ممبروں کو یاد رکھنا چاہئے کہ میں نہ صرف اس وقت ہندوستان میں لیگ کا سب سے پرانا ممبر ہوں۔ بلکہ میں نے ان بڑے بڑے حضرات سے زیادہ خدمت کی ہے جو آج اس جماعت پر چھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ یا بنگال مسلم لیگ بنگال میں یا باہر میری مسلم رائے عامہ کی قیادت کو چیلنج کرنا چاہتی ہے تو میں اسے قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن میری نیت کو جس غلط انداز میں پیش کیا جارہا ہے اس کو میں پسند نہیں کرتا۔ میں ان معتمد جماعتوں کو تنبیہ کروں گا جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے لئے حب الوطنی یا محبت کا اجارہ سمجھ بیٹھی ہیں۔ اگر وہ کسی سیاسی مسئلے پر لڑنا چاہتی ہیں تو میں بھاگنے والا آدمی نہیں ہوں۔ میں نے صلح کی جو تحریک شروع کی ہے اس کے متعلق میں اس امر کو واضح کردینا چاہتا ہوں میری رائے میں ہندوستان کا آیندہ نظام حکومت جھگڑے کی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ محبت کی بنیاد پر بننا چاہئے اور اسی خیال سے میں لڑنے والے تمام فرقوں سے اپیل کروں گا کہ جھگڑوں کو بند کرکے ایک جگہ بیٹھکر موجودہ مشکلات کا حل تلاش کرو اور ایسی اسکیم بناؤ جو ہندوستانیوں کے شایان شان ہو۔

صلح کی یہ تحریک شروع کرنے سے میرا تمام تر منشا یہ ہے کہ موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا جائے۔ تاکہ ملک کی مدافعت کیلئے متحدہ ہندوستان زیادہ سے زیادہ کوشش کرسکے ہر شخص کو اس مقصد سے اتفاق کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہندوستان کی کسی سیاسی جماعت کے اصولوں کے خلاف نہیں ہے۔

برطانوی فوجیں شام میں جارہی ہیں

لنڈن ۲۵ رمئی - انقرہ کے ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی فوجیں فلسطین کی سرحد سے شام میں داخل ہورہی ہیں۔ شام پر حملہ کی تیاریاں پہلے ہی ہوچکی تھیں پیشقدمی کیلئے احکام کا انتظار تھا۔ جنرل ولسن کو کارروائی کرنے کا پورا اختیار دیدیا گیا ہے۔

شام اور فلسطین کی سرحد بند

لندن ۲۵ رمئی - انقرہ ریڈیو کے حوالہ سے بیروٹ کی ایک خبر ہے کہ شام اور فلسطین کی سرحد بند کردی گئی ہے۔

جنرل اسمٹس فیلڈ مارشل ہوگئے

پریٹوریا ۲۳ رمئی جنرل اسمٹس کی ۷۱ ویں سالگرہ کے موقع پر بادشاہ نے ان کو فیلڈ مارشل کا خطاب دیا ہے۔

دنیا کا آئندہ نظام کیا ہوگا

مہاتما گاندھی کا اہم مضمون

دنیا کے آئندہ نظام کے بارے میں مہاتما گاندھی نے جن بیش قیمت خیالات کا اظہار فرمایا انکو ذیل میں درج کیا جاتا ہے.

مستقبل کے متعلق آج کل جو قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں اتنی شاید پہلے کبھی نہیں ہوئیں. کیا ہماری دنیا میں ہمیشہ تشدد کا دور دورہ رہیگا کیا غربت فاقہ کشی اور مصیبت ہمیشہ باقی رہیگی کیا ہمارا مذہب پر زیادہ مضبوط اور وسیع اعتقاد ہوگا یا دنیا خدا کو ماننا چھوڑ دے گی؟ اگر سماج میں کوئی بڑی تبدیلی ہوتی ہے تو وہ کیونکر ہوگی؟ جنگ سے یا انقلاب سے؟ یا یہ پرامن طریقہ پر ہوگی؟

مختلف حضرات ان سوالوں کے مختلف جواب دیتے ہیں ہر شخص اپنی خواہش اور امیدوں کے مطابق کل کی دنیا کا خاکہ کھینچتا ہے میں نہ صرف یقین کے ساتھ بلکہ یقین کے ساتھ جواب دیتا ہوں کل کی دنیا کی سوسائٹی (عدم تشدد) پر مبنی ہوگی اور ہونی چاہیئے یہ پہلا قانون ہے تمام رحمتیں اسی سے نکلیں گی. ہوسکتا ہے کہ یہ منزل مشکل اور معلوم ہوتی ہو لیکن وہ ناقابل اصول نہیں ہے کیونکہ اس پر ابھی اور اسی وقت سے عمل شروع ہوسکتا ہے. ہر فرد دوسروں کا انتظار کئے بغیر آئندہ زندگی کا طریقہ مکمل (عدم تشدد) طریقہ اختیار کرسکتا ہے. اور اگر ایک فرد یہ کرسکتا ہے تو افراد کا پورا مجموعہ کیوں نہیں کرسکتا. اور ساری قومیں کیوں نہیں کرسکتیں لوگ اکثر ابتدا کرتے ہیں جھجکتے ہیں کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ مقصد مکمل طور پر حاصل نہیں ہوسکتا یہ راستہ ترقی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے. اور اس رکاوٹ کو ہر شخص. اگر وہ چاہے دور کرسکتا ہے. کل کی دنیا کا دوسرا قانون یہ ہے جیسا کہ میں دیکھتا ہوں. ساری تقسیم اور (عدم تشدد) ہی اس کا سرچشمہ ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر چیز کی مطلق العنانی کے ساتھ برابر کی تقسیم کردی جائے گی. بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کی ضروریات کے مطابق ملے گا. اور اس سے زیادہ اسے لینے کا حق نہیں ہوگا. میں ایک موٹی سی مثال دیتا ہوں فرض کیجئے ایک شخص کو ہفتہ میں آدھ پاؤ آٹے کی ضرورت ہے اور دوسرے کو ڈھائی سیر آٹا درکار ہے تو دونوں کو حکمی طور پر آدھ پاؤ اور ڈھائی سیر آٹا ملنا چاہیئے کہ ان کی ضرورتیں پوری ہو جائیں یہاں ہم ایسے ایک اہم سوال پر پہونچے ہیں جس کا کل کی دنیا کی تشکیل سے تعلق ہے اور یہ مساواتی تقسیم کیونکر ہوگی؟ کیا دولتمند کو تمام دولت سے محروم کردینا چاہیئے.

(عدم تشدد) اس کا جواب نفی میں ہے کسی ایسے کام سے جو تشدد سے کیا جائے انسانیت کو دائمی فائدہ نہیں پہونچ سکتا. زبردستی دولت کو چھیننے سے سوسائٹی بہت سے فائدوں سے محروم ہو جائیگی. دولتمند آدمی پیدا کرنا اور بنانا جانتا ہے. اس کی قابلیتوں کو تو تباہ نہ کرنا چاہیئے. بلکہ دولت کو اس کے پاس چھوڑ دینا چاہیئے! تاکہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اسے استعمال کرسکے اور باقی کا ٹرسٹی رہے. اور سماج کے فائدہ کے لئے اسے کام میں لائے. ایسے آدمی موجود رہے ہیں. اور موجود رہیں گے. میرا خیال تو یہ ہے کہ جب آدمی اپنے آپ کو سماج کے خادم کی نظر سے دیکھتا ہے. اس کی خاطر کماتا ہے اور اسی کی خاطر خرچ کرتا ہے. تو وہ کمائی اچھی ہے اور اس کا کاروبار تعمیری ہے.

لیکن کیا سنا کا یہ اتخیل انسانی فطرت میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرتا؟ اور کیا تاریخ اس قسم کے تغیر کی کوئی مثال پیش کرتی ہے؟ یقینًا پیش کرتی ہے. بہت سے افراد نے صرف تن تنہا ذاتی نقطہ نظر کو ایسے نقطہ پر پہنچا دیا ہے جہاں سے سماج کو بحیثیت مجموعی دیکھا جاتا ہے اور اس کے فائدہ کے لئے کام کیا جاتا ہے اگر ایک شخص میں اس قسم کی تبدیلی ہوگئی ہے تو بہت سوں میں ہوسکتی ہے. مجھے نظر آرہا ہے کہ کل کی دنیا میں غربت نہیں ہوگی جنگیں نہیں ہونگی. کوئی انقلاب نہیں ہوگا. اور نہ خونریزی ہوگی. اور اس دنیا پر خدا پر پہلے سے زیادہ گہرا یقین ہوگا.

فرقہ وارانہ امن قائم کرنیکی کوشش

لاہور ۲۵ مئی. میاں افتخار الدین صدر پنجاب صوبہ کانگریس کمیٹی کی دعوت پر آج ان کے مکان پر مختلف فرقوں کے ایک سو سے زیادہ نمائندوں کا اجتماع ہوا. سر عبدالقادر نے کانفرنس کی صدارت کی غور و خوض تین گھنٹہ تک ہوتا رہا. آخر میں ایک رزولیوشن پاس کرکے اہل پنجاب سے اپیل کی گئی کہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ صوبے میں اتحاد کو مضبوط بنانے کے لئے کوشش کرے.

جلسہ میں گیارہ ممبروں کی ایک کمیٹی بھی بنائی گئی جس میں صوبہ کانگریس کمیٹی مسلم لیگ، ہندو سبھا اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر بھی شامل ہیں یہ کمیٹی جلسہ کے پروگرام کو عملی شکل دیگی.

جلسہ کی منظوری سے مندرجہ ذیل اپیل شائع ہوئی ہے.

« ہندوستان کے بعض بعض مقامات پر جو فرقہ وارانہ بلوے ہوئے ہیں اور جو نازک زمانہ آنے والا ہے. اس کے پیش نظر ہم دستخط کنندگان اس صوبے کے باشندوں سے اپیل کرتے ہیں کہ فرقہ وارانہ اتحاد کو تقویت پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ اس قسم کے جھگڑے اور قضیے نہ ہوں. اگرچہ ہم مختلف سیاسی جماعتوں کے وفادار ہیں. تاہم ہم سب اس نکتہ پر متفق ہیں کہ اس قسم کے تشدد اور فرقہ وارانہ کشمکش سے کسی سیاسی پارٹی کا پروگرام کامیاب نہیں ہوسکتا. حقیقت میں ہم سب لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کے فسادوں سے مختلف گروہوں کے سیاسی مقاصد کو نقصان ہی پہونچ سکتا ہے. اور ان کے حصول میں بہت دیر ہو جائے گی. لہٰذا ہم سب اہل صوبہ کے ہر طبقہ سے یہ مخلصانہ اپیل کرنے کی غرض سے جمع ہوئے ہیں کہ سازشوں اور اشتعال انگیزی سے خبردار رہنا چاہیئے. اور اہل پنجاب میں نیک اعتمادی اور اتحاد کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے.

چند بدمعاشوں کی گرفتاری

کل بتاریخ ۲۸ مئی کو دوبارہ الکشن دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا گیا تھا اور صبح ہی سے پولیس سرگرم انتظام تھی. تقریبًا ۳½ بجے دوپہر کو مسٹر ڈی ایس. ورما مہر سیوک گارڈ کانپور. مسٹر شیو سیوک سنگھ صاحب انچارج کوتوالی سے کوتوالی کے پھاٹک پر گفتگو کر رہے تھے. اسی دوران میں (۳) تانگے کچہری کی طرف سے تیزی سے بھاگتے ہوئے گذرے جسمیں کہ بدمعاش لاٹھیوں سے مسلح تھے. جو کہ مولگنج کی طرف جا رہے تھے انکو روکنے کے لئے ٹریفک کانسٹبل متعینہ چوراہا نگس بازار کو حکم دیا گیا. اس نے روکنے کو کہا. مگر تانگے والوں نے بدمعاشوں کے ایما پر کچھ خیال نہ کیا جسکی وجہ سے اے بی روڈ پر سنسنی پھیل گئی. مسٹر ورما. اور مسٹر شیو سیوک سنگھ صاحبان نے فورًا اس کی اطلاع کوتوال صاحب کو کی. انہوں نے فورًا پولیس لاری لائن سے طلب کی. مگر اس کے آنے سے پہلے رائے بہادر رما کانت صاحب کچہری سے پولیس لاری میں آگئے. ان کے ساتھ کوتوال صاحب. مسٹر شیو سیوک سنگھ مسٹر ڈی. ایس ورما نے بدمعاشوں کا تعاقب کیا. اور علاقہ انورگنج میں سکھوں کے گوردوارے کے پاس. بدمعاشوں اور تانگہ والوں کو بھاگ کر گرفتار کرلیا. اور تھانہ انورگنج بنا پر کارروائی ضابطہ روانہ کردیا اس کے بعد وہ صاحبان مارواڑی اسکول گئے اور الکشن کو بخیریت ختم کرایا. پولیس کا انتظام قابل تحسین تھا.

راجہ صاحب محمود آباد پٹنہ میں

پٹنہ ۲۵ مئی. راجہ صاحب محمود آباد یہاں آئے ہوئے ہیں اور لیڈی امام کے مہمان ہیں. خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بہار شریف کے بلوہ کے سلسلہ میں یہاں آئے ہیں وہ اس کی وجوہ کی تحقیقات کرینگے اور حالات کا بچشم خود معائنہ کریں گے. انہوں نے مسلم مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ۲ ہزار روپیہ جیب خاص سے دیا ہے. اور ریلیف کا کام کرتے ہیں.

مدراس میں خاکساروں کے خلاف کارروائی

مدراس ۲۵ مئی. گورنر مدراس نے پریزیڈنسی مدراس میں خاکسار یونیفارم کو ممنوع قرار دیدیا ہے اس حکم کے ماتحت صوبہ مدراس کے خاکسار خاکی قمیض خاکی پاجامہ پہنکر اور بیلچہ لیکر نہیں چل سکیں گے. کیونکہ حکومت کی نظر میں یہ وردی عوام کو دہشت زدہ کرتی ہے. اور اس سے نقص امن کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے.

مسٹر جناح کی طرف سے خفیہ ہدایات

الہ آباد ۲۸ مئی. معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کے حکم کے مطابق آل انڈیا مسلم لیگ کے صوبائی مسلم لیگوں کے نام اسرار کی ہدایات جاری کی ہیں کہ بمبئی کانفرنس نے سر تیج بہادر سپرو کا جو فارمولا منظور کیا تھا اس کی مخالفت کی جائے اس ہدایات کو ڈسٹرکٹ مسلم لیگوں کے پاس بھیجا جائے گا. تاکہ وہ انکی مخالفت کے لئے مسلمانوں میں پروپیگنڈا کریں.

مالٹا پر حملہ

لندن ۲۶ مئی. کل محوری ہوائی جہازوں نے مالٹا پر حملہ کیا. دشمن کے کئی ہوائی جہازوں کو نقصان

حیدرآباد کونسل کا اجلاس

حیدرآباد۔ بذریعہ ڈاک حیدرآباد لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۷ جون کو سید عبدالعزیز صاحب جوڈیشل وزیر کی صدارت میں ہوگا جنمیں کئی بل پیش ہونگے۔

مالٹا پر حملہ

لندن ۲۷ مئی۔ کل محوری ہوائی جہازوں نے مالٹا پر حملہ کیا۔ دشمن کے کئی ہوائی جہازوں کو نقصان پہونچایا گیا۔

جرمنوں کی برطانیہ کو دھمکی

انقرہ ۲۸ مئی۔ کل برلن میں "بسمارک" کی غرقابی کے متعلق سرکاری اعلان شایع ہوا ہے اسمیں جرمنوں نے دھمکی دی ہے کہ بحرالکاہل میں جنگ جاری رہیگی۔ اور "بسمارک" کی غرقابی کا انتقام لیا جائے گا کل رات برلن کے ریڈیو پر بسمارک کی غرقابی کا ذکر طویل الفاظ میں کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بسمارک دو دن دشمن کے نرغے میں سمندر میں پھرتا رہا۔ ایک خبر یہ ہے کہ وہ برلسٹ کی بندرگاہ میں پناہ گزیں ہونا چاہتا تھا

عراقی فوجوں کی کمان

انقرہ۔ ۲۵ مئی امریکن نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ عراق میں رشید علی کی فوجیں اطالوی اور جرمن افسروں کی کمان میں لڑ رہی ہیں۔ عراقیوں کا دعویٰ ہے کہ انہیں اس لڑائی میں زیادہ نقصان پہونچا اور دریائے فرات اور بصرہ کی بندرگاہوں پر ہوائی حملے کر رہے ہیں۔ برطانی افسروں کا بیان ہے کہ دریائے فرات کا بند توڑ دینے سے اُن کی فوجی کارروائیوں میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

مصر کا سابق فوجی اعلیٰ افسر

لندن۔ ۲۲ مئی۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ مصری فوجوں کے سابق اعلیٰ افسر کو جو پچھلے دنوں قاہرہ کے قریبی ہوائی اڈے سے بھاگ کر جرمنی یا اٹلی جانا چاہتا تھا اور ہوائی جہاز کے تباہ ہونے پر کہیں روپوش ہو گیا تھا۔ آج قاہرہ کے قریب گرفتار کر لیا گیا۔

۲۵۰ ہوائی جہاز برباد

لندن ۲۷ مئی قاہرہ سے ٹائمز کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ کریٹ میں ۲۵۰ سے زیادہ جرمن ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں وہ ساحل پر بکھرے پڑے ہیں۔

حکومت برطانیہ کے رویہ کی مذمت

بمبئی (بذریعہ ڈاک) امریکہ کے مشہور جرنلسٹ مسٹر سانڈرس نے چین جاتے ہوئے ہندوستان میں اخباروں کو جو انٹرویو دیا اس میں یہ بھی کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں مہاتما گاندھی سے ملنے کا وقت نہ نکال سکا۔ جو دنیا میں واحد شخص ہیں جنہوں نے سیاسیات کو اعلےٰ اخلاقی اصولوں کی بلندی پر پہونچا دیا ہے۔ جب دنیا کی تاریخ لکھی جائے گی تو گاندھی جی ایک ایسی شخصیت کی حیثیت سے یاد کئے جائیں گے جس نے اپنے پیچھے ایک بہتر دنیا چھوڑنے کی کوشش کی جنہیں مادی نفعوں پر اخلاقی قیمتوں کو ترجیح ہو۔

ہندوستان کی سیاسی حالت کے متعلق مسٹر سانڈرس نے کہا کہ میں اس کے علاوہ اور کوئی رائے نہیں ظاہر کر سکتا کہ ہندوستان کی جانب برطانیہ کا رویہ سب سے زیادہ حیرت ناک ستم ہے کہ دعویٰ تو آزادی کے لئے لڑنے کا ہے اور خود ہندوستان کو آزادی نہیں دی جاتی۔

خان عبدالغفار خاں کا دورہ

پشاور ۲۷ مئی خان عبدالغفار خاں آج دوپہر کو ضلع کوہاٹ کا دورہ ختم کرکے یہاں آئے اور ڈاکٹر خاں صاحب اور خان علی گل خاں صدر صوبہ کانگریس کمیٹی سرحد سے بات چیت کرکے شام کو اپنے گاؤں چلے گئے ۲۹ مئی سے بنوں کا دورہ شروع کریں گے۔

دیوان کوچین بھی ریٹائر ہو رہے ہیں

ارناکولم۔ ۲۷ مئی معلوم ہوا ہے کہ سر شنمکھم چیٹی دیوان ریاست کوچین نے مہاراجہ صاحب سے درخواست کی ہے کہ ۳۰ جون سے انہیں ریٹائر ہونے کا موقع دیدیا جائے معلوم ہوا ہے کہ وہ ۳۰ جون سے چار مہینہ کی چھٹی پر جاکر ریٹائر ہو جائیں گے۔

ملایا میں برطانی فوج

لندن ۲۶ مئی میجر جنرل اے۔ سی۔ پرسیول جنرل افسر کمانڈنگ نے ملایا میں دوران انٹرویو میں کہا کہ دور یورپ میں امن برقرار رکھنے کے لئے ملایا میں برطانی فوج ایک گارنٹی ہے۔

روس میں ہوائی مشق

لندن۔ ۲۷ مئی ماسکو کے ریڈیو نے اعلان کیا گیا ہے کہ ہر قسم کے ہوائی جہازوں کی مشق تمام ملک میں شروع ہونیوالی ہے۔

NO. 23

بمبئی کانفرنس کا دوسرا اجلاس

شملہ ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے غیر پارٹی لیڈروں کی کانفرنس کا آیندہ اجلاس زیادہ نمایندہ بنایا جائے گا اور بہت سے مفادوں کے نمایندوں کو شرکت کی دعوت دی جائیگی مثال کے طور پر اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ بعض صوبوں کے وزیروں کو بھی دعوت دی گئی ہے جس مقام پر جلسہ ہوگا اس کا ابھی آخری فیصلہ نہیں کیا گیا ہے لیکن اس سلسلہ میں لکھنؤ الٰہ آباد اور پونا کا نام لیا جا رہا ہے۔

پنجاب میں آل پارٹیز کانفرنس

شملہ۔ ۲۵ مئی میاں افتخار الدین صدر صوبہ کانگریس کمیٹی نے آج شام کو تمام پارٹیوں کے نمایندوں کی جو کانفرنس بلائی ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے فرقہ وارانہ اتحاد کو تقویت پہونچانے کی تحریک کا خیر مقدم کیا اور جس مقصد سے کانفرنس بلائی جا رہی ہے اس کی پوری پوری تائید کی۔ آپ نے دعا کی کہ کانفرنس بلانے والوں اور شریک ہونے والوں کو اپنے مقصد میں ہر قسم کی کامیابی ہوئی۔

جرمن فوجیں اسپینی مراکو میں؟

لندن۔ ۲۶ مئی۔ "ٹانجیر" سے "ڈیلی ایکسپریس" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن فوجیں جو اسپینی فوج کی وردی پہنے ہوئے ہیں۔ جن کے ساتھ ٹینک۔ ہتھیار بند گاڑیاں اور فوج لے جانے والی لاریاں ہیں۔ اسپینی مراکو میں دور دور وادیوں میں ٹھکانا کر رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جنرل ڈیگال پر دھاک بٹھا دی جائے۔ جو کہ قریب ہی فرانسیسی مراکو میں ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں۔ اور انہیں ذرا دھمکا کر وہاں کے سمندری اور ہوائی اڈے نازیوں کے حوالے کرنے پر رضامند کرلیں۔

(۲) وہاں اپنی چھاؤنیاں اور سلسلہ رسل و رسائل قائم کریں جس سے ڈکار پر حملہ کیا جاسکے یا جبرالٹر پر ہوائی حملہ کرنے کے لئے اڈے قائم کئے جائیں۔

ٹھیک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہاں نازیوں کی کتنی فوج ہے۔ کیونکہ ٹیوٹان میں حکومت اسپین غیر معمولی احتیاطی تدبیریں اختیار کر رہی ہے۔ وہاں کے رہنے والے باشندوں کو اندرونی علاقوں میں بھیجدیا گیا ہے تاکہ وہ فوج کی نقل و حرکت

واشنگٹن ۲۹ مئی۔ ایک سپیشل پریس کانفرنس میں پریذیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ ناطرفداری کے قانون کو منسوخ کئے بغیر سمندر کی آزادی قائم رہ سکتی ہے۔ اس لئے میں اس قانون کو منسوخ کرانے یا اس پر نظر ثانی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا آپ نے یہ بھی کہا کہ خطرہ کی حالت کے متعلق اپنے اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی اسوقت کوئی ایکزیکیٹو حکم جاری کرنے کا خیال نہیں ہے۔

امیر عبداللہ کا اعلان

لندن ۲۵ مئی۔ عراق سے رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ امیر عبداللہ ریجنٹ عراق بہت سے عراقی سرداروں کے ہمراہ اپنے ملک میں پہنچ گیا ہے امیر عبداللہ نے جو عراقی فوج کے جرنیل کی وردی پہنے ہوئے تھے اپنے ملک میں واپس آنے پر بڑی خوشی ظاہر کی اور اپنے سابقی ملک کے خلاف گمراہ کن عراقی نوجوں کی لڑائی کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس پر رنج ظاہر کیا۔ امیر عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ جن عراقی فوجوں کو گرفتار کیا گیا ہے انہوں نے شکایت کی ہے کہ رشید علی کی حکومت نے انہیں گمراہ کیا ہے۔ یہ کہنے کے بجائے کہ انہیں برطانیہ سے لڑنا ہوگا۔ انھیں یہ کہا گیا کہ عراقی فوج کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے اور جب بہت سے نوجوں کو معلوم ہوا کہ انھیں برطانیہ سے لڑنا ہے تو وہ لڑائی میں جانے کے بجائے بغداد واپس آگئے۔ بغداد اور دوسرے شہروں سے ریڈیو کے ذریعہ امیر عبداللہ کی واپسی کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور عراقی فوجوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ریجنٹ کی فوج میں شامل ہوں۔ بغداد میں ایک عارضی حکومت قائم کرنے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ امیر عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ میرا مقصد عراق کو برطانیہ کے ان دشمنوں سے خالی کرنا ہے جو ان دونوں ملکوں کے باہمی معاہدہ کی رو سے عراق کے بھی دشمن ہیں۔

سب سے بڑا جنگی جہاز برباد

لندن ۲۵ مئی۔ برطانیہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کا ایک جنگی جہاز "ہڈ" جو ۴۲ ہزار ٹن وزنی تھا اڑا دیا گیا ہے اس کی تفصیلات یہ بیان کی جاتی ہیں کہ برطانیہ کی سمندری فوجوں نے گرین لینڈ کے ساحل سے پرے دو جرمن سمندری فوجوں کو جن میں جرمنی کا ایک جنگی جہاز "بسمارک" بھی شامل تھا روکا اور ان پر حملہ کیا۔ اس لڑائی میں بدقسمتی سے جہاز "ہڈ" میں کے کپتان مسٹر کبر تھے۔ اس کے میگزین پر ایک نشانہ لگا اور جہاز اڑ گیا۔ دشمن کے جہاز "بسمارک" کو بھی نقصان پہنچا۔ اور دشمن کی سمندری فوجوں کا تعاقب جاری ہے اندیشہ ہے کہ اس جہاز سے بہت کم آدمی بچے ہونگے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ "ہڈ" برطانیہ کا سب سے بڑا جنگی کروزر تھا جو ۸۶۰ فٹ لمبا تھا اور اس پر ۱۵ انچ کے دہانہ کی ۸ توپیں لگی تھیں۔

نہر سوئز کے علاقہ پر بمباری

قاہرہ ۲۵ مئی۔ مصری ہیڈ کوارٹرز سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے کہ ۲۳، ۲۴ مئی کی درمیانی رات کو دشمن کے ہوائی جہازوں نے نہر سویز کے علاقہ پر ہوائی حملہ کیا اور چند بم گرائے لیکن اس سے کوئی نقصان یا ہلاکت وغیرہ نہیں ہوئی۔

ترکی اور بلقان

استنبول ۲۴ مئی۔ ترکی اور یونان کی سرحد پر ریلوے پلوں کو ترکی نے اس وقت اڑا دیا تھا، جب کہ جرمن فوجیں یونان میں بہت آگے تک بڑھ آئی تھیں ممکن ہے کہ ان پلوں کو پھر بنایا جائے گا۔

ترکی اور بلغاریہ اور جرمنی کے ریلوے ڈیلی گیٹ اس بارے میں مشورہ کریں گے۔

بلغاریہ اور وسط یورپ کے ساتھ ترکی کا ریلوے ٹریفک شروع کرنے کے بارے میں بات چیت شروع ہو رہی ہے۔

مسٹر سبھاش چندر بوس یورپ میں

پٹنہ ۲۴ مئی۔ بہار گورنمنٹ نے ایک پمفلٹ ضبط قرار دیا ہے۔ جس میں خلاف قانون باتیں درج ہیں۔ یہ پمفلٹ مسٹر سبھاش چندر بوس کے قلم سے لکھا ہوا بیان کیا گیا ہے جو انہوں نے یورپ میں کسی مقام سے لکھا ہے اور اس پر ۳ مارچ ۱۹۴۱ء کی تاریخ درج ہے۔

مرد کی تسخیر کا منتر

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳

اُردو کا بہت کافی لٹریچر پڑھ رکھا ہے کہ ایک عورت مرد کا دل کس طرح اپنے بس میں کر سکتی ہے۔ مگر اب تک میری ان تمام حرکتوں کا جو میں اس مطالعہ کے زیر اثر کرتی ہوں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ شاید اندرونی رنج سے لیکر میری زندگی کا سوتا خشک ہو گیا ہے مجھ میں نسائیت نہیں رہی؟ میں کیا کروں آپ ہی بتلائیے۔"

غرضیکہ کتنی تعلیم یافتہ ہندوستانی خواتین اسی ایک شکایت کا شکار ہو کر اپنی زندگی کو ایک جہنم زار بنائے بیٹھی ہونگی۔ حالانکہ اس کا حل کچھ بھی دشوار نہیں۔ اگر چہ دشواری ہے تو یہ کہ عورتیں یہ بھول گئی ہیں کہ وہ پہلے عورتیں ہیں اور بعد میں سب کچھ۔

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ نہ تو ہماری ہندوستانی لڑکیوں کو اس قسم کی تعلیم دیجاتی ہے اور نہ ایک اوسط درجہ کے ہندوستانی کے پاس آجکل اتنے وسیع ذرائع موجود ہیں کہ وہ لڑکیوں کی تربیت کا خاطر خواہ بندوبست کر سکے۔ اس لئے دماغ ناپختہ رہ جاتے ہیں۔ لڑکے تو پھر بھی چل پھر کر زندگی کے چند حقایق سے آگاہ ہو ہی جاتے ہیں۔ مگر لڑکیوں کے لئے عجیب مصیبت ہے کہ جدید زمانے کے مطابق تعلیم دیجا رہی ہے جو ہر روز متغیر ہے مگر انکا ماحول وہی قدیمی فضا ہے جو نئے زمانے سے بالکل مختلف ہے۔

میری پیاری بہنو! یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہوگا جبتک تم یہ نہ سمجھ لوگی کہ اس گھر میں جس کی تم روشنی ہو تمہاری پوزیشن کیا ہے اور تمہارے شوہر کی پوزیشن کیا ہے۔

آجکل ہم دنیا کے ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جبکہ ہر طرف بے اطمینانی اور خوف کا دور دورہ ہے۔ اور ہر طرف پریشانی ہی پریشانی ہے کئی نسلوں سے مرد عورت کے بارے میں یہ سمجھتا آرہا ہے کہ عورت کا آغوش ایک جنت ہے جہیں وہ زمانے کی تمام مصیبتوں سے محفوظ ہو کر آرام و اطمینان کا سانس لے سکتا ہے جہیں اس کے لئے پیار کی مٹھاس ہو، باہمی افہام و تفہیم کی تقسیم ہے اور جہاں اس کا ہر طرح خیال رکھا جانے گا۔ اس اعتبار سے مرد عورت کے بارے میں یہ تصور قایم کئے ہوئے ہے کہ پسندیدہ عورت ایک تہائی بچہ۔ ایک تہائی ماں اور ایک تہائی محبوبہ ہوتی ہے اس فہرست میں اس قسم کے کسی خیال کے لئے کوئی گنجایش نہیں کہ ایک عورت یہ سب کچھ نہ ہوتے ہوئے صرف ایک عالمہ فاضلہ ہو تو وہ شریک زندگی کی حیثیت سے کامیاب عورت ثابت ہو سکتی ہے۔

مرد کے دماغ میں کبھی یہ تصور پیدا ہی نہیں ہوا کہ ایک عورت ذہنی عورت بننے کے بعد شخصیت کی مالک ہو کر مرد ہی جیسے تصورات، توقعات، عزائم اور ارادے رکھتے ہوئے بھی اس کے لئے آغوش جنت ہو سکتی ہے۔ میری رائے ہے کہ یہ ممکن ہے مگر زندگی کی سب سے بڑی ٹریجڈی یہ ہے کہ بہت سی چیزیں جو بظاہر بہت سیدھی اور ہلکی نظر آتی ہیں حقیقت اور تجربے کی کسوٹی پر ایسا نہیں اُترتیں۔

ذہنی عورت اپنے دماغ اور دماغی صلاحیتوں کو چھپا کر یا دبا کر نہیں رکھ سکتی۔ یہ اس کے دامن زندگی پر ایک امتیازی نشان کی مانند ظاہر ہوتی ہیں اور ہر شخص کی نگاہوں کو اپنی چمک سے خیرہ کرتی ہیں۔ گیس کا ہنڈا کسی شادی بیاہ کی محفل میں تو اچھا اور ضروری ہوتا ہے مگر اپنے شب خوابی کے کمرے میں کون گیس کا ہنڈا جلانا پسند کریگا۔ لوگ ایسی عورتوں کی ترقیوں پر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر حیرت بھی کرتے ہیں۔ اور انکی تعریفیں بھی ہوتی ہیں لیکن شریک زندگی کی حیثیت سے وہ اسی عورت کو پسند ص

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵

ہر صبح وہ گھوڑے پر [illegible] سوار کی پہاڑیوں اور ریگستانوں کا چکر لگا کر تھکن سے چور واپس آتی۔ بالآخر اس بات سے بستر کی کنجی مجھے لگی۔ اس کی سواری کا گھوڑا میرا رقیب تھا اس کی پر پیچ و خم زلفوں سے کھیلنے والے بادِ صبا کے لطیف جھونکے اس کے گلاب کی پتی جیسے نازک اور شاداب مکھڑے کی بلائیں لینے والے شبنم کے بارسے جھکے ہوئے درختوں کے پتے اسکی سواری کا لادین ... یہ سب ہی تو میرے رقیب تھے انہی سے مجھے حسد تھا۔ چنانچہ ان سب سے میں نے انتقام لینے کا تہیہ کر لیا۔

اپنی تمام تر توجہ میں نے اس کی جانب مبذول کر دی۔ جب وہ سیر سے واپس لوٹتی تو میں گھوڑے سے نیچے اترنے میں اس کی مدد کرتا۔ شریر جانور میری صورت سے بھڑک اٹھتا۔ وہ پیار سے اس کی گردن تھپکتی۔ اس کے پھڑکتے ہوئے نتھنوں کے پیہم بوسے لیتی۔ اور اس کے بعد وہ اپنا منہ بھی تو صاف نہ کرتی۔ اس کی ان حرکات سے میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ... میں موقع کا انتظار کرنے لگا۔

ایک روز علی الصباح اندھیرے میں جنگل کے اس حصہ میں چلا گیا جہاں وہ اکثر سواری کی غرض سے جایا کرتی تھی۔ میرے پاس ایک لمبی رسی اور جیب میں ریوالور تھا۔ گویا میں کسی سے دست بدست جنگ کرنے جا رہا تھا۔ ایک مناسب جگہ منتخب کر کے میں نے رسی کو راستہ کے کنارے پر آمنے سامنے کھڑے ہوئے دو درختوں کے ساتھ زمین سے کچھ بلندی پر باندھ دیا۔ اور خود قریب کی ایک جھاڑی کی آڑ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز بتدریج نزدیک آنے لگی۔ میں نے دور سے اس کی بیتز تیزی سے گھوڑا دوڑاتے آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے گال تمتا رہے تھے۔ اور آنکھوں میں مجنونانہ چمک تھی۔ حسن و جمال کے اعتبار سے وہ آرامی مخلوق معلوم نہیں ہوتی تھی۔ خوبصورتی اس کی ہر نس سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھی۔

گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں رسی میں اُلجھ گئے۔ اور وہ لڑکھڑا کر گرا۔ لیکن زمین پر گرنے سے پہلے میں نے اپنی بیوی کو بازوؤں میں سنبھال کر ایک طرف کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد میں گھوڑے کے پاس گیا اور نال اس کی کنپٹی پر رکھ کر پستول داغ دیا۔ —— یہی حرکت میں اس کے ساتھ کرتا جو بھی وہاں میری بیوی کے ساتھ ہوتا ——

وہ بھوکی شیرنی کی طرح جھنجھلا کر مجھ پر جھپٹی اور ہسٹیریا زدہ چند نشتر میرے جا لگے۔ اس سے پیشتر کہ میں اپنی مدافعت کے لئے کچھ ہاتھ پاؤں ہلاتا۔ میں زمین پر گر پڑا۔ اس کے بعد میرا دایاں ہاتھ اٹھا۔ اور پستول کی دوسری گولی میری بیوی کے دل میں اتر گئی ——

یہ اس بے پناہ محبت کا اثر تھا یا دیوانگی۔ اب آپ ہی انصاف فرمائیے! کیا میں دیوانہ ہوں"

ص کرتے ہیں جو نمایاں نہ ہو مگر ان میں جذب ہو سکے اور اپنی زندگی کو ان پر منحصر کر کے ان کی مرضی کے تابع ہو سکے۔

عورت کتنی ہی عالم و فاضل ہو، لائق ہو مگر شوہر کے دلکو اپنی مٹھی میں لینے کا طریقہ یہ ہے کہ گھر کی چار دیواری میں وہ اپنی ان تمام صفتوں کو ذہن سے بھلا کر صرف ایک میٹھی لو ہیار اور دلنواز عورت بن جائے۔

مرد کا مزاج یہ ہے کہ وہ ایک معزز دوست سے زیادہ تیز فہم عورت کے سامنے سامان نمائش بننے سے گھبراتا ہے۔ وہ کم سے کم اپنی شریک زندگی کی نظروں میں ایک اونچے درجہ کا آدمی

بنکر رہنا پسند کرتا ہے۔ کم سے کم عقل کا مرد بھی خود کو زیادہ سے زیادہ ذہین عورت سے اونچا سمجھتا ہے۔ اس لئے اگر عورت کو مرد کے دل پر قابو حاصل کرنا ہو تو وہ ذہنی عورت بننے کے خبط کو ترک کر کے صرف عورت بنے یا مرد کی قید سے آزاد ہو جائے جو ہندوستان میں موجودہ دور میں بہت دشوار اور خطرات سے پُر ہے۔

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی ہاتھرس مقام ہاتھرس ضلع علیگڑھ

مقدمہ نمبر اجرا ۱۶۳ بابت ۱۹۴۰ء

ہزاری لال کیسر سنگھ مین توم لوہرہ بھیشری ساکن ہاتھرس ڈگریدار

بنام

نمبر ا۔ بیتا ولد بلا } اقوام دھوبی ساکن سرائے نمبر ۲۔ کرن سنگھ ولد بیتا } رمن پور ہاتھرس حال موجودہ کا پتہ بعہدہ حشمت چرن سنگھ پنجابی ماتھر نرائن پور مدیونان

بنام۔ بیتا و کرن سنگھ مدیونان

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مفروضہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۹۴۱ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۳ ماہ مئی ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت منصفی ہاتھرس ضلع علیگڈھ۔ مہر عدالت

مہاراجہ کوچین گدی پر بیٹھ گئے

ارناکولم ۲۳ مئی۔ آج نئے مہاراجہ کوچین تخت پر بیٹھ گئے۔ اس موقع پر دربار ہوا جس میں مدراس کی ریاستوں کے رزیڈنٹ نے انھیں گدی پر بٹھایا۔ تمام سرکاری دفتر اور تعلیمی ادارے بند رہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر
سالانہ ۳ ششماہی ...

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۷ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲۳

ادبیات

سیرِ عالم

از جناب سیّد محمد مدنی نیّر الہ آبادی (کانپور)

اک فرشتہ سیرِ عالم کیلئے بیتاب تھا
بارگاہِ ایزدی میں کر رہا تھا یہ دعا

چند ساعت کیلئے دنیا میں مجھکو بھیجدے
حُسنِ عالم دیکھنے کا مجھکو بھی موقعہ ملے

میں بھی دیکھوں گلستانِ دہر کی رنگینیاں
سُن رہا ہوں قصۂ دنیائے زیرِ آسماں

کارفرما ہو گئی اس کی دعا اس کے لئے
حکمِ سیرِ عالمِ امکاں ہوا اُس کے لئے

حکم ملتے ہی فضا میں مائلِ پرواز تھا
بال و پر جنبش میں تھے مصروفِ سیر راز تھا

جا رہا تھا حُسنِ عالم پر نظر کرتا ہوا
لالہ زاروں کوہساروں پر گذر کرتا ہوا

کوہ و صحرا، بحر و بر، دشت و جبل کو دیکھتا
غور سے ایک ایک انسانی عمل کو دیکھتا

سرزمینِ روم اور یونان سے ہوتا ہوا
شعلہ زارِ چین اور جاپان سے ہوتا ہوا

روس، ٹرکی، جرمنی کو دیکھتا سنتا ہوا
اہتمامِ عقلِ انسانی پہ سر دُھنتا ہوا

شاد ہوتا اور امریکہ کی دولت دیکھتا
حضرتِ انساں کی معراجِ فراست دیکھتا

خطۂ یورپ کی رنگینی پہ لہراتا ہوا
توپ کی پُر ہول آوازوں سے تھراتا ہوا

سیر کرتا خطۂ ہندوستان میں آگیا
رفتہ رفتہ سرزمینِ خونچکاں میں آگیا

دیکھکر ہندوستاں کو بال و پر تھرّا گئے
باوجودِ ضبطِ غم آنکھوں میں آنسو آگئے

جسطرف ڈالی نظر حسرت سی تھی چھائی ہوئی
جو کلی تھی اس گلستاں میں وہ مُرجھائی ہوئی

مرغزاروں میں لطافت تھی مگر رونق نہ تھی
موت کے آغوش میں سوئی ہوئی تھی زندگی

دیکھنے کو شہر تھے، بازار تھے، گلزار تھے
کچھ منقش قصر کچھ سادہ در و دیوار تھے

لیکن اِک بے رونقی ہر چیز سے تھی آشکار
اس جگہ انسان تھے لیکن دردِ غم سے بیقرار

نوجوانوں کے یہاں چہرے تھے مرجھائے ہوئے
شدّتِ افلاس سے یہ گل تھے کملائے ہوئے

چلچلاتی دھوپ میں مزدور تھے سرگرمِ کار
حکمرانی کر رہے تھے جن پہ کچھ سرمایہ دار

گردنوں میں طوق تھے اور بیڑیاں تھیں پاؤں میں
کچھ پریشاں حال دہقاں پھر رہے تھے گاؤں میں

لطف یہ تھا ان کو اپنے حال کی پروا نہ تھی
ہنس رہے تھے اور اضمحلال کی پروا نہ تھی

طوقِ لعنت اپنے سینوں سے لگائے شاد تھے
یہ غلامِ بے حمیّت شرم سے آزاد تھے

ایک ساقی دے رہا تھا بادۂ غفلت کے جام
دور تھی ان کے دلوں سے انبساطِ صبح و شام

پی رہے تھے مست تھے مخمور تھے سرشار تھے
ان کا یہ عالم تھا جیسے خواب میں بیدار تھے

دور اک پربت کی چوٹی پر تھی اک دیوی کھڑی
رو رہی تھی دیکھکر ان کا مآل ـــ زندگی

دیکھکر یہ منظرِ عبرت فرشتہ رُک گیا
یا الٰہ العالمین آخر یہ ہے کیا ماجرا

کہکے یہ پربت کی چوٹی پر کیا اس نے نزول
انبساطِ سیر کے بدلے نظر آیا ملول

آخرش دیوی سے پوچھا اُسنے اے رنگین نظر
کیوں پریشاں حال ہے کسواسطے ہے چشم تر

رو کے دیوی نے کہا مستفسرِ احوال سُن
یہ مناظر دیکھتا جا اور میرا حال سُن

میں ہوں آزادی کی دیوی اور تجھسے کیا کہوں
ان غلاموں کی بدولت عالمِ کلفت میں ہوں

میں جگاتی ہوں انہیں ہشیار کرتی ہوں انہیں
نالہائے درد سے بیدار کرتی ہوں انہیں

چاہتی ہوں توڑ کر یہ طوقِ لعنت پھینک دیں
اپنے دستِ بے خبر سے جامِ غفلت پھینک دیں

سُن کے یہ روداد غم جیسے فرشتہ کھو گیا
سیر سے میں باز آیا کہہ کے رخصت ہو گیا

(رشحۂ فکر ... بلگرامی)

دنیائے اسلام

اسلامی ممالک کے خاص مقامات

انگورہ

ترکی کا پایۂ تخت پہلے قسطنطنیہ تھا۔ لیکن چونکہ وہ غیر محفوظ تھا۔ اور وہاں حکومت کو لبسا اوقات شدید مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ لہٰذا اتاترک کمال پاشا مرحوم نے ۱۹۲۳ء میں جدید ترکی کا پایۂ تخت انگورہ میں منتقل کر دیا وہ ایشیائے کوچک میں واقع ہے اور قسطنطنیہ سے ۲۳۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

انگورہ کا موجودہ سرکاری نام انقرہ ہے۔ وہ زمانہ قدیم میں اینکیرا کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت روما کے صوبہ گیلٹیا پریما کا صدر مقام تھا۔ یہاں قدیم شہر کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں اس شہر کی آبادی ۷۴۷۸۴ نفوس پر مشتمل تھی یہاں ریلوے لائن کی ایک شاخ اس کی شہر تک جاتی ہے۔ ۱۹۲۰ء میں اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا نے حکومت قسطنطنیہ کے خلاف ایک قومی حکومت قایم کی۔ ابتداءً شہر کی وسعت کم تھی۔ لیکن بعد میں وہ نہایت سرعت سے ترقی کر گیا۔

اتاترک مرحوم نے انقرہ کو اس وجہ سے مرکزِ حکومت بنایا کہ وہ ترکی کے وسط میں واقع ہونے کے سبب سے ہر طرح محفوظ ہے۔ اور انتظامی لحاظ سے یہاں بڑی سہولتیں حاصل ہیں

ابنائے باسفورس

باسفورس کو باسپورس بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک یونانی لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ جو اس نے لاطینی زبان میں منتقل ہونے کے بعد اختیار کی۔ اس کے معنی ہیں "گائے بیل کی دریائی گذرگاہ" ابنائے باسفورس یورپ کو ایشیا سے جدا کرتی ہے۔ اور بحیرۂ اسود (یوکزین) کو بحیرۂ مارمورا (پروپونٹس) سے ملاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک قدیم افسانہ کے مطابق آیو نے اس آبنا کو ایک گائے کی شکل میں عبور کیا تھا۔ بعد میں جب بعض دوسری آبنائیں بھی اسی نام سے موسوم ہو گئیں۔ تو اس کا نام تھریسی باسفورس رکھدیا گیا

اس کے دونوں سروں پر بلند منار (لائٹ ہاؤس) ہیں اس کے ساحل اونچے ہیں۔ اور طولاً اس میں ہر دو جانب سات خلیج ہیں۔ اسی قسم کی ایک خلیج پر بندرگاہ قسطنطنیہ کے بالمقابل دوسرے سرے پر سقوطری واقع ہے۔

ابنائے باسفورس کی لمبائی میل۔ چوڑائی $\frac{1}{2}$ میل سے دو میل تک اور گہرائی اوسطاً ۳۰ فیدم ہے۔ اس کے دونوں طرف بلند اور خوشنما درخت عظیم الشان محلات اور باغات واقع ہیں۔ جنہیں آنے جانے والے جہازوں کے مسافر عرشہ پر سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور دارا نے اس پر ایک کشتیوں کا پل بنایا تھا۔

یہ کئی صدیوں سے ترکوں کے قبضہ میں ہے۔ ۱۸۴۱ء کے معاہدہ اور بعد کی یورپی کانفرنسوں کے فیصلہ کے مطابق سلطنت عثمانیہ کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ کسی دوسری قوم کے جنگی جہاز کو اپنی منظوری کے بغیر نہ گزرنے دے۔ معاہدۂ لوزان مجریہ جولائی ۱۹۲۳ء کے رو سے جدید ترکی کو اس پر قبضہ حاصل ہو گیا۔ اب چند شرائط کے ساتھ ترک اس پر پورے طور پر قابض ہیں۔ چونکہ روس کے لئے یہ آبنا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے روس ترکی کے ساتھ اپنی دوستی قایم رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔

بحیرۂ مارمورا

بحیرۂ مارمورا یورپ اور ایشیا کے درمیان واقع ہے۔ وہ ایک طرف دردانیال کے ذریعہ سے بحیرۃ الحمین سے ملتا ہے۔ اور دوسری طرف آبنائے باسفورس کے ذریعہ سے بحیرۂ اسود سے ملتی ہے۔

اس کی شکل بیضاوی ہے اس کا طول ۱۷۵ میل اور عرض ۵۰ میل ہے۔ اس کا رقبہ ۴۴۹۹ مربع میل اور گہرائی ۴۲۵۰ فٹ ہے۔ بحیرۂ مارمورا ترکی کے قبضہ میں ہے جو خاص اہمیت رکھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — جہاں پر تو ہے عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ، ۶ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۳

اڈیٹوریل نوٹ

کریٹ سے کیا سبق ملا

برطانیہ کے تمام اخباروں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ کریٹ کی لڑائی سے جو سبق حاصل ہوئے ہیں ان پر خوب اچھی طرح پر غور کرنا چاہیئے۔

اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ شروع سے ہی یہ بات معلوم تھی کہ کریٹ میں جیت یا ہار کا اس بات پر دارومدار ہے کہ کہاں تک کمک پہنچتی ہے یہ وہ نکتہ ہے کہ جس کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے اور خاص سوال یہ ہے کہ آیا یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ کمک کے بغیر تحفظ کیا جاسکتا ہے۔ اس میں بہت سے سبق حاصل کرنا ہیں۔

لیکن سب سے زیادہ اہم سبق کمک ہے اور اس سے بھی زیادہ ہوائی طاقت ہے جو کہ خشکی اور سمندری دونوں لڑائیوں میں ضروری ہے۔

اخبار "نیوز کرانیکل" دریافت کرتا ہے کہ کریٹ میں ہم نے جو سبق حاصل کئے ہیں کیا ہم ان کو یہاں کام میں لائینگے۔ ہمارے کچھ ہوائی اڈوں کی حفاظت کا انتظام معقول نہیں ہے۔ صرف ایک موقع حاصل ہے۔ اسکے بعد اس قسم کی الزام تراشی ٹاپوکے ذریعہ بند کردی جائے گی۔

"ڈیلی میل" دریافت کرتا ہے کہ "ہم ماہرانہ ڈھنگ پر فوجوں کو پیچھے ہٹانے کی روایت کب بند کریں گے۔

ناروے۔ فرانس۔ یونان اور کریٹ میں ہمیں جہاں تک دشواریوں سے مقابلہ پڑا۔ ان تمام لڑائیوں میں یا تو ہم نے غلط اندازہ لگایا یا ہمیں غلط اطلاعات ملیں ان کیں تبدیلیوں کی ضرورت ہے اور مسٹر چرچل کو دریافت کرنا چاہیئے۔

"اخبار ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ کیا کریٹ نے ایک بار پھر یہ بات ثابت نہیں کردی کہ ہم دشمن کی طاقت چالاکیوں اور ہنرمندی کا اندازہ لگانے میں ناکام رہے۔

سائپرس پر حملے کا امکان

کریٹ کے فتح کے بعد جرمنی کی نظریں سائپرس (قبرص) کی طرف لگی ہوئی ہیں کیونکہ قبرص کا محل وقوع جہاں تک ترکی شام فلسطین وغیرہ کا تعلق ہے بے انتہا اہمیت رکھتا ہے۔

بحر ایجین میں ترکی کے ساحل سے متصل روڈس، ڈوڈیکنیز کا ایک اطالوی جزیرہ ہے جو قبرص سے صرف ۲۵۰ میل کے قریب ہے اور یہاں سے قبرص پر آسانی کے ساتھ حملہ کیا جاسکتا ہے بعض مدبرین کا یہ بھی خیال ہے کہ قبرص پر روڈس اور شام دونوں طرف سے حملہ کیا جائے گا۔

مگر یہ بات خیال رکھنا چاہیئے کہ قبرص کریٹ کے مقابلہ میں زیادہ مستحکم ہے اور اس کی حفاظت کے لئے انتظامات نہایت مکمل ہیں کیونکہ یہ جزیرہ برطانوی جزیرہ ہے علاوہ اس کے ہم کو یہ نہ فراموش کرنا چاہیئے کہ کریٹ میں ہوائی اڈے اچھے نہ ہونے کی وجہ سے برطانیہ کی ہوائی طاقت اسکندریہ میں تھی جو قبرص سے تقریباً ۴۰۰ سو میل کے فاصلہ پر ہے اور بخلاف اس کے جرمنی کے ہوائی اڈے یونان میں تھے جو کریٹ سے صرف ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور اس طرح برطانیہ کو جرمنی کے مقابلہ میں زبردست مشکلات تھیں۔

لیکن قبرص پر حملہ کرنے کے لئے جرمنی کو اتنی ہی مسافت طے کرنا ہوگی جتنی کہ برطانیہ کو کیونکہ قبرص سے اسکندریہ بھی ۲۵۰ میل کے قریب ہے۔

بہر حال یہ امید کی جاتی ہے کہ چونکہ قبرص خود برطانوی جزیرہ ہے اس لئے وہ ہر حیثیت سے مستحکم اور مدافعت کے انتظامات سے مکمل ہے۔ اور یہاں پر جرمنی حملے کا دندان شکن جواب دیا جاسکتا ہے۔

اس جزیرہ کے مختصر حالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

سائپرس (قبرص) کا رقبہ تین ہزار پانچسو چوراسی مربع میل اور آبادی ساڑھے تین لاکھ، ۴۰ ہزار پانسو ہے۔ یہ جزیرہ ایشیائے کوچک سے ۴۰ میل جنوب اور شام سے ۶۰ میل مغرب میں واقع ہے۔ اس جزیرہ کے شمال اور جنوب میں دو پہاڑی سلسلے ہیں۔ جنوبی پہاڑ شمالی پہاڑ سے اونچے ہیں۔ جہاں سب سے زیادہ بلند چوٹی ۶۵۰۰ فٹ اونچی ہے۔ درمیان میں ایک زرخیز وادی ہے۔ دارالخلافہ نکوسیا ہے۔ لارناسا اور لماسال دو بڑے شہر ہیں۔ اس جزیرہ کو یونانیوں اور فنیشیوں نے آباد کیا تھا اس کے بعد یہ مصریوں، ایرانیوں، اور رومیوں کے قبضہ میں پہنچتا رہا۔ سنہ ۱۱۹۱ء میں اسے انگلستان کے بادشاہ رچرڈ اول نے فتح کیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۱۹۲ء سے سنہ ۱۴۸۹ء تک شاہان بیت المقدس کی حکومت میں رہا۔ پھر یہ وینس کی حکومت کے ماتحت ہوگیا اور سنہ ۱۵۷۱ء میں اس پر ترکوں نے قبضہ کرلیا جن سے یہ سنہ ۱۸۷۸ء میں برطانیہ کے پاس پہنچ گیا۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں اس کو تاج برطانیہ کے ماتحت کردیا گیا اور سنہ ۱۹۲۵ء میں اسے ایک نوآبادی تسلیم کرلیا گیا۔ یہاں کی آبادی عیسائیوں اور مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ جنمیں عیسائیوں کی اکثریت ہے۔

چیف جسٹس اقبال احمد

جسٹس اقبال احمد الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مقرر ہوئے ہیں یہ تیسرے ہندوستانی جج ہیں جنھیں مستقل طور پر ایک ہائیکورٹ کا چیف جسٹس بنایا گیا ہے۔ اس سے پہلے پنجاب ہائی کورٹ میں سر شادی لال اور الہ آباد ہائی کورٹ میں سر شاہ سلیمان مرحوم چیف جسٹس رہ چکے ہیں (اگرچہ چیف کورٹوں کے چیف جج اور بھی ایک آدھ ہندوستانی ہوئے ہیں) اس کے یہ معنی نہیں کہ ہندوستان میں لائق ججوں کی اتنی کمی ہے کہ ولایت سے درآمد کئے بغیر کام نہیں چل سکتا بلکہ اس کی بھی وہی وجہ سمجھنی چاہیئے۔ جو ہندوستان کے اور بہت سے سیاسی معاملوں میں ہے یعنی حکومت برطانیہ کو کسی محکمہ کا افسر اعلیٰ ہندوستانی کو بنانے میں ذرا پس و پیش ہوتا ہے۔ اگر مقابلہ کیا جائے تو ہندوستان کے بعض ہندوستانی جج انگریز چیف جسٹسوں سے زیادہ قابل نظر آئیں گے جسٹس رانا ڈے جسٹس محمود وغیرہ نے ججی کے وہ اعلیٰ معیار پیش کئے ہیں جو دنیا کے اعلیٰ ترین ریکارڈ میں شمار ہوسکتے ہیں ہمیں خوشی ہے کہ جسٹس اقبال احمد کو حکومت نے اس عہدۂ جلیلہ کے قابل سمجھا اور ہم انھیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہندوستان کی حکومت ہندوستان کیلئے

پچھلے سال مسٹر ایمری وزیر ہند نے ہندوستانیوں کو ایک نعرہ بتایا تھا کہ ہندوستان پہلے اب برطانی حکومت کے ایک اور رکن ڈیوک آف ڈیون شائر نے ایک اور نعرہ بتایا ہے کہ ہندوستان کی حکومت ہندوستان کے لئے۔ ہندوستان میں یہ نعرہ دراصل اس نعرہ کا چربہ ہے کہ عوام کی حکومت عوام کے لئے عوام کے ہاتھوں۔ لیکن ڈیوک صاحب کے نعرہ میں ایک لطیف سی تریب آمیزی ہے وہ یہ نہیں کہتے کہ ہندوستان کی حکومت ہندوستانیوں کے لئے اور ہندوستانیوں کے ہاتھوں بلکہ انکا فرمانا یہ ہے کہ ہندوستان کی حکومت ہندوستان کے لئے۔ ہندوستان میں ان دونوں نعروں کا فرق یہ ہے کہ ڈیوک صاحب کے نعرے کے مطابق اگر وائسرائے ہند کو سوراج دیدیا جائے اور مسٹر آرتھر مور کا مطالبہ پورا کردیا جائے تو نعرے کی تکمیل ہوجائے گی۔ لیکن ہندوستانی اب یہ نہیں چاہتے۔ وہ تو یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہندوستانیوں کی حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہو۔ محض ہندوستان میں منتقل ہوجانے سے انکی تسلی نہیں ہوسکتی۔

۴ (بقیہ آئینہ کانپور)

طے پایا کہ اس کمیٹی کا فرض ہوگا کہ ہر امکانی صورت سے ہر قسم کے فتنہ و فساد کو ان محلہ جات سے روکے جس کی وہ نمایندگی کرتی ہے اور کوشاں رہے کہ اگر بدقسمتی سے شہر میں ہندو مسلم فساد ہو جائے تو چوک اور مسٹن روڈ کے بازاروں میں کسی طرح کی بدامنی نہ پھیلنے پائے چنانچہ منجملہ ۴۳ ممبران منتخب شدہ کے ایک ورکنگ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا جو حسب ذیل عہدے داران اور ممبران پر مشتمل ہے۔

صدر - شیخ وحید احمد میونسپل کمشنر
نائب - بابو جنگ بہادر مہروترا
جنرل سکریٹری - پنڈت کرونا شنکر جی شکل
نائب - شیخ عزیز الحق دہلوی۔
خزانچی - لالہ بنسی دھر جوہری۔
ممبران - شیخ محمد شفیق احمد صاحب۔ لالہ ہول چند صاحب شیخ محمد عتیق صاحب۔ لالہ رام چند صاحب شیخ محمد شریف گرد صاحب

جلسہ میں علاوہ ممبران کے شہر کے کچھ معزز حضرات اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سٹی بھی رونق افروز تھے اختتام جلسہ پر لالہ بنسی دھر نے حاضرین کی تواضع مٹھائی وغیرہ سے کی اور جلسہ ختم ہوگیا۔

آل پارٹیز کانفرنس

۳۱ مئی کی شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ میں ایک سب کمیٹی جو پنڈت آر۔ شوکلا۔ پنڈت شنکر پرشاد باجپئی اور خواجہ عبد السلام پر مشتمل ہے۔ اس غرض کے لئے بنائی گئی ہے کہ وہ شہر کے تمام پولیٹیکل پارٹیز سے خط و کتابت یا ملاقات کرکے ان کو ایک کانپور آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد پر راضی کرسکے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ شہر میں ایسے حالات اور فضا پیدا کرے تاکہ آیندہ کانپور میں فرقہ وارانہ فسادات نہ ہوسکیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ کانپور کی تمام پولیٹکل پارٹیاں ہندوستانی برادری کے اس نیک مقصد کو کامیاب بنانے میں اپنے تمام ذرائع کو استعمال کرکے اپنا فرض اولین ادا کرینگی۔

آئینہ کانپور

لڑکیوں کی تعلیم

مسٹر ... راسر لو استوا۔ چیرمین ایجوکیشن آف گرلس سکشن کی سرگرم کوششوں کی بدولت سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کے درمیان کانپور میونسپل بورڈ کی لڑکیوں کی تعلیم میں بہت کافی ترقی ہوئی ہے۔ میونسپل گرلس انٹرمیڈیٹ کالج ایک ڈگری کالج ہوگیا اور اس کے لئے ایک قابل اسٹاف مقرر کیا گیا ہے۔

بینو ناتک نگر۔ سروپ نگر۔ اور آریہ نگر جو ٹرسٹ کے حدود میں شامل ہیں اس کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے سروپ نگر میں اس سال ایک اے۔ وی اسکول قائم کیا گیا ہے اور خلاصی لائن گرلس پرائمری اسکول اس سے ملادیا گیا ہے۔ اے۔ وی گرلس ہائی اسکول اور کالج میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد ۳۰۱ اور ورناکلر مڈل اسکول میں ۶۷۶ اور ابتدائی و پرائمری اسکول میں ۹۱۳۸ ہے جو بمقابلہ سال گذشتہ کے بقدر ۱۶۹۱ زیادہ ہے۔

لڑکوں کی تعلیم

کانپور میونسپل بورڈ نے لڑکوں کی تعلیم کے لئے دو نئے ورناکیولر مڈل اسکول ایک ڈپٹی کے پڑاؤ اور دوسرا گوالٹولی میں کھولا ہے۔

استادوں کو ٹریننگ دینے والے دو اسکول اس لئے بند کردئے گئے ہیں کہ اب انکی ضرورت نہ تھی۔

بورڈ کے جاری کئے ہوئے بہرے اور اندھوں کے اسکولوں نے بھی کافی ترقی کی ہے۔ کل لڑکوں کی تعداد جنھوں نے میونسپل بورڈ کے اسکولوں میں تعلیم حاصل کی ۱۲۱۸۴ ہے اس سال دوسرے درجہ کے طلباء کو کی تعلیم دینے کے لئے ۴۳ اسکول کھولے گئے ہیں۔ جبریہ تعلیم کے لڑکوں کا اندراج گذشتہ سال ۷۶۸۶ تھے اور امسال ۷۷۹۹ ہوئے ہیں۔

سٹی مسلم لیگ

میونسپل بورڈ کے ایک گذشتہ جلسہ میں بورڈ کی سالانہ رپورٹ پر غور ہوا تھا اسی جلسہ میں رپورٹ پر غور ہونے کے بعد مسٹر زیدی نے ایک رزولیوشن پیش کیا تھا کہ میونسپل بورڈ کے موجودہ نظام کی کارروائیوں کے خلاف مسلمانوں کو کافی شکایات ہیں اور یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان شکایات کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی جائے لیکن مسٹر وحید احمد لیڈر میونسپل مسلم پارٹی نے اس رزولیوشن کی تائید نہیں کی تھی۔

یہ مسئلہ یکم جون کی سٹی مسلم لیگ کی میٹنگ میں پیش ہوا اور لیگ نے اس کے متعلق یہ فیصلہ کیا کہ فی الحال مسٹر وحید احمد کو مسلم لیگ پارٹی کی لیڈری سے معطل کرکے ان سے جواب طلب کیا جائے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے ۸ رجون کو لیگ کونسل کا ایک جلسہ

مہتروں کیلئے ویلفیر

میونسپل بورڈ مہتروں کیلئے ایک ویلفیر سنٹر قائم کرنے کے لئے غور کررہی ہے۔

مہتروں کی ہڑتال کا خاتمہ

مہتروں کی جو ہڑتال یکم جون سے شروع ہوئی تھی وہ ۳ رجون کو ختم ہوگئی۔ مہتر یونین اور میونسپل بورڈ کی رضامندی سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انکے مطالبات کیلئے حکم (پنچ) مقرر کردئے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ مہتروں کے مطالبات میں سے چند مطالبات کو میونسپل بورڈ نے تسلیم کرلیا ہے۔

پولیس پر دیہاتیوں کا حملہ

کہا جاتا ہے کہ یکم جون کو مسٹر جوالا سنگھ سب انسپکٹر رسول آباد نے یہ معلوم کرکے کہ ایک اغوا کی ہوئی لڑکی گجراج نامی کے قبضہ میں ہے اس کے مکان پر چھاپہ مارا تو دیہاتیوں نے پولیس پر حملہ کردیا تب مسٹر جوالا سنگھ نے فائرنگ کی اور اس کے نتیجہ میں دو آدمی زخمی ہوگئے۔

شادیوں کی رجسٹری

نیشنل کونسل آف ویمن (عورتوں کی کونسل) نے حکومت سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ لوکل بورڈوں کے ذریعہ سے شادیوں کی رجسٹری ضروری قرار دے۔ چنانچہ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن کی ہدایت کے مطابق کانپور میونسپل بورڈ بھی اس کے متعلق جلد کوئی عملی قدم اٹھانے والا ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۷ رجون کو ہوگا جس میں نزول و میونسپل جائداد کے متعلق جو قوانین منسوخ ہوچکے ہیں ان کو دوبارہ بنانے کے متعلق غور ہوگا۔

ستیہ گرہ

ضلع کانپور کے مختلف دیہاتوں میں تقریباً ۳۰ آدمیوں نے ستیہ گرہ کیا اور گرفتار کئے گئے۔

جعلی نوٹ

نورڈ میکڈ انلڈ کا ایک چپراسی چارٹرڈ بنک میں سو روپیہ کا ایک جعلی نوٹ بھنانے کی کوشش کے الزام میں ۳ رجون کو گرفتار کیا گیا جبکہ وہ بنک میں ۶ سو روپیہ کی ایک رقم جمع کرنے گیا تھا۔

چھاونی بورڈ کا الکشن

کانپور چھاونی بورڈ کا الکشن ۲۸ مئی کو ہوا تھا۔ وارڈ نمبر ۳ میں تین نشستوں کے لئے پانچ امیدوار تھے۔ انہوں نے حسب ذیل ووٹ حاصل کئے اور اول الذکر تین حضرات منتخب ہوگئے
(۱) مسٹر الف آر۔ گلرو (۴۵۷ ووٹ) (۲) مسٹر ظالم پرشاد (۲۵۷ ووٹ) (۳) مسٹر نصیر الدین (۶۷۷ ووٹ) (۴) پنڈت بشمبھر ناتھ باجپئی (۲۸۵ ووٹ) محمد نبیق (۱۴۲ ووٹ)

ایک جانگداز سانحہ

ہمارے کرم دوست جناب نواب سید انور حسین صاحب کے اکلوتے نور نظر سید افسر حسین جنھوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا تھا وہ صرف دو روز کی مختصر علالت کے بعد ۲ رجون ۲ ½ بجے دن کو اس جہان فانی سے کوچ کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"

"حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے"

ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں نواب صاحب موصوف کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور نواب صاحب موصوف کو صبر جمیل۔

جلسہ تعزیت

مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ ۴ رجون کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ایک خاص جلسہ تعزیت منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس کیا گیا۔

یہ جلسہ سید افسر حسین کی موت کو ایک سانحہ عظیم سمجھتا ہے۔ اور اس سانحہ عظیم میں مرحوم کے والد جناب نواب سید انور حسین صاحب کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور خدا سے یہ دعا کرتا ہے کہ مرحوم کو جنت کو ثر عطا فرمائے اور نواب صاحب موصوف کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اور اس کے ساتھ یہ بھی طے کیا گیا کہ انجمن کا آیندہ ۱۴ رجون کا مشاعرہ بطور اظہار رنج و غم ملتوی کردیا جائے۔

پیس کمیٹی

مسٹر کرونا شنکر شکل سکریٹری چوک و مسٹن روڈ پیس کمیٹی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ: کانپور کے آئے دن کے فرقہ وارانہ فسادات کے پیش نظر اور ان تکالیف سے متاثر ہوکر جو تجارتی طبقہ کو اس زمانہ میں آتی رہتی ہیں ہندو مسلم تاجران مسٹن روڈ و چوک کے منتخب حضرات کا ایک نمایندہ جلسہ بتاریخ ۱۴ رمئی

سبد گل

برطانی پارلیمنٹ کے کوئی لیبر ممبر مسٹر ڈلی ہیں آپ نے بھی اس موقع پر ہندوستان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کی ہے اور غالباً اس شاعر کی طرح جسے اپنا کوئی تازہ شعر کسی دوسرے شخص کو سنائے بغیر پیٹ میں شدید درد محسوس ہوتا ہو اسی طرح آپ نے بھی کچھ الٹی سیدھی بات کہہ کر اپنا دل یا پیٹ ہلکا کر لیا۔ چنانچہ لندن کے اخبار "ڈیلی ہیرالڈ" میں آپ فرماتے ہیں کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کے متعلق برطانی پالیسی ایسی بدل گئی ہے کہ اب تو اس کی صورت پہچانی نہیں جاتی۔

اس دعویٰ کا ثبوت مسٹر ڈلی نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

مسٹر چرچل نے اپنی کیبنٹ بنائی تو سب سے زیادہ اہم واقعہ یہ ہوا کہ انھوں نے مسٹر ایمرے کو وزیر ہند بنا دیا۔ کیونکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مسٹر ایمرے ہندوستان کے سلف گورنمنٹ کے مقصد کے بہت بڑے حامی ہیں۔

مسٹر ڈلی اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ کچھ اور بھی کہتے ہیں۔ آپ ایک مضحکہ انگیز جوش و خروش میں آ کر فرماتے ہیں۔ اب ہم ہندوستان پر حکمرانی کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کے برعکس ہم ڈومنین اسٹیٹس دے رہے ہیں۔

یہ سُنکر ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ڈلی ایک مدت سے کہیں سوئے ہوئے تھے۔ اور جنگ کی ہیبت ناک صداؤں سے بیدار ہو کر بوکھلا گئے ہیں۔ انھوں نے شاید مسٹر ایمرے کی تقریروں کے ایک لفظ کا بھی مطالعہ نہیں کیا ہے۔

جہاں تک ہندوستان کے سلف گورنمنٹ یا "ڈومنین اسٹیٹس" کے مسئلہ کا تعلق ہے یہ دونوں حضرات قدامت پسند اور ہم خیال ہیں۔

صوفی زمانہ مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے مرد پر بہت سی ذمہ داریوں کا بوجھ ہے اور وہ اکیلا ان تمام ضروریات کا تن تنہا کفیل نہیں ہو سکتا۔

جنگ عظیم جس نے بڑی بڑی سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی یہ ثابت کر دیا کہ حوادث زمانہ سے بڑی بڑی قومیں پستی کے عمیق غار میں گر جاتی ہیں۔ اور وہ لوگ جو کبھی حکمرانی کرتے تھے اور عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گذارتے تھے۔ دوسروں کی محکومی اور غلامی کرتے ہیں۔ دنیاوی زندگی کے نشیب و فراز اور ترقی اور پستی سے کون انکار کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک سربلند قوم اعلیٰ ترقی کے بعد پست ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک خاندان مختلف خطرناک دور سے گذرتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسے دور آتے ہیں کہ ان میں عورت کسی پر اعتماد و بھروسہ نہیں کر سکتی اور نہ وہ ان کا بار اٹھا سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ عورتوں کو اپنا بار خود اٹھانا پڑیگا۔ اور وہی اپنی تمام ضروریات کی کفیل ہوں گی۔ مصر کی دیہاتی عورتیں کاشتکاری میں اپنے شوہروں کی امداد کرتی ہیں اسی طرح دوسرے ممالک میں بعض عورتیں محنت و مشقت میں اپنے شوہروں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔

برطانیہ امریکہ اور جاپان

لندن ۴ر جون۔ لندن میں مقیم جاپانی سفیر مسٹر شگمتسو عنقریب ہی ٹوکیو جا رہے ہیں روانگی سے پہلے آپ مسٹر چرچل سے تبادلۂ خیال کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کا ٹوکیو جانے کا مقصد وزیر خارجہ مسٹر متسوکا سے اہم بات چیت کرنا اور برطانیہ اور امریکہ کی جانب اختیار کرنے کے لئے جاپان کی پالیسی کا فیصلہ کرنا ہے لندن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر شگمتسو جاپان کے صلح پسند طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ جاپان برطانیہ اور امریکہ میں دوستی کے تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جاپانی سفیر واپس لندن نہیں آئیں گے بلکہ مسٹر متسوکا سے دفتر خارجہ کا چارج لیں گے۔

ادب لطیف

ادبی پارے

از جناب درشن سنگھ بی۔ اے

دل کا حق دوست کی اندرونی محبت سے لطف حاصل کرنے کا ہے۔

آنکھوں کو محبت سے کوئی تعلق نہیں صرف محبت سے تعلق ہے۔

لیکن یہ حسن و عشق کا اصول ہے

جب آنکھوں سے آنکھیں ملتی ہیں۔

دل سے دل ہی ملتا ہے۔

محبت کی بیل دل اور آنکھوں کے تعاون سے منڈھے چڑھتی ہے۔

اب میری آنکھوں اور دل کے درمیان صلح ہے اور دونوں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں دونوں ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آتے ہیں۔

جب میری آنکھیں دوست کی حسین صورت کے نظارے سے محروم ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ میری آنکھیں میرے دل کی مہمان ہوتی ہیں۔ جب دل دوست کے شیریں تصوّر میں محو ہوتا ہے۔ آنکھیں بھی اس کی شریک ہوتی ہیں۔ بس تو اپنی حسین صورت کے ذریعہ یا میری محبت کے اثر سے خواہ دور ہی کیوں نہ ہو میرے نزدیک ہی ہوتا ہے۔

کبھی آنکھوں کے سامنے، کبھی دل کے اندر کیونکہ تو کسی ایسی جگہ نہیں جہاں میرے خیالات نہ ہو۔ میں ہمیشہ اپنے خیالات کو اختیار رکھتا ہوں میرے خیالات ہمیشہ تیرے ساتھ ہوتے ہیں۔

اس لئے میں کبھی تجھ سے علیحدہ نہیں ہوتا۔

اگر کبھی میرے خیالات کی دنیا سو جائے میری آنکھوں کے سامنے تیری صورت کی تصویر میرے دل اور آنکھوں کی دعوت کے لئے میرے دل کو بیدار کر دیتی ہے۔

کہ کم عمر بچوں کو اُن کے والدین حتی کہ ذاتی کھلاڑی بھی سوالات کا غلط سلط جواب ایسے تحکمانہ اور فاضلانہ پیرائے میں دیکر منوانا چاہتے ہیں کہ اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کی قوت متخیلہ کمزور اور خود اعتمادی رفو چکر ہو جاتی ہے۔ یا یوں کہو کہ اچھی طرح نشو و نما نہیں پاتی ہے۔ افسوس ہے کہ یہ عیب یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ زمانہ طالب علمی میں رنگ لاتا ہے۔ ہندوستانی طلبا بی اے کے ہوں خواہ ایم اے کے، استاد کے نوٹوں پر بھروسہ کر کے پڑھتے ہیں۔ اُن میں خود تحقیق کا مادہ نہیں ہوتا۔ رٹ رٹا کر ڈگری حاصل کر لی اور تعلیم ختم۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے گریجویٹ دوسرے ممالک کے گریجوایٹوں کے پاسنگ بھی نہیں ہوتے۔ حالانکہ انہیں کتابوں میں یہ امتحان پاس کرتے ہیں۔ مگر اتنا فرق ہے کہ ممالک غیر کے طلبا جو کچھ پڑھتے ہیں اپنے بھروسے پر اور ہمارے طلبا اُستادوں کے نوٹوں کے سہارے پر۔

صلح نہ کیجائے لندن ۳ر جون۔ لیبر پارٹی کی آج ایک کانفرنس ہوئی

عالم نسواں

شادی کے بعد عورت کی ذمہ داریاں

ایک امریکن خاتون کے خیالات

ایک امریکن خاتون کا نہایت ہی مفید اور کارآمد مضمون حال ہی میں شایع ہوا ہے۔ اس مضمون میں خاتون مذکور نے یہ بتایا ہے کہ شادی کے بعد ایک عورت کو کس قسم کی زندگی گذارنی چاہیئے ایسی حالت میں کہ جدید تہذیب شادی شدہ عورتوں کو گمراہ کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہ مضمون کافی اہمیت رکھتا ہے اس مضمون کے چند اہم اقتباسات ہم اپنی ناظرات اور ناظرین کی معلومات کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

شادی کے بعد عورت پر بڑی ذمہ داریاں عاید ہو جاتی ہیں۔ اور یہ دور بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ تدبیر منزل گھر کے کام کاج۔ بچوں کی تربیت آمدنی اور خرچ کی نگرانی۔ مریضوں کی دوا درمن۔ شوہر کے ساتھ خوشگوار تعلقات۔ محبت کا اظہار اور سارے کنبہ کے ساتھ ہمدردی و محبت۔ یہ سب باتیں اسکو برتنی پڑتی ہیں جس کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی تربیت معقول ہو اور اسے ایسی تعلیم دی جائے کہ وہ ان تمام امور سے بخوبی واقف ہو جائے۔ کھانا پکانے کا ڈھنگ بھی اسے ضرور ہونا چاہیئے کیونکہ یہ وہ نسوانی خصوصیت ہے جو ہر عورت میں ہونی چاہیئے۔ مجھے یاد ہے کہ فرانس کی ایک خاتون جب مصر میں آئی تھی۔ اور اس کا لکچر ہو رہا تھا۔ احمد شفیق پاشا حاضر تھے۔ آپ نے اس بارہ میں انکی رائے دریافت کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا تھا کہ میرے خیال میں عورت جاہل ہو یا عالم۔ غریب ہو یا امیر سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ تدبیر منزل اور کھانا پکانے سے پوری طرح واقف ہو، بلکہ ماہر باورچی ہو میرے اس کہنے پر تم مسکرا رہی ہو۔ لیکن تم میں سے ہر ایک سمجھدار بہن کا بھی خیال ہے کھانے کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔

کھانے ہی کے اوپر سارے کنبے اور اہل و عیال کی صحت کا مدار ہے اور یہی چیز نہایت اہم ہے اس لئے میں اپنی بہنوں سے درخواست کرونگی کہ عالم اور فلسفی بننے سے پہلے ماہر باورچی بننے کی کوشش کریں۔

ورزش نہایت عمدہ چیز ہے اور بڑی حد تک اس پر صحت کا مدار ہے۔ لڑکیوں کی تربیت میں اس کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ انھیں وطن کی محبت کا سبق دیا جائے۔ کیونکہ خواتین ہی مردوں کے اندر بہادری کی روح پھونکتی ہیں اگر ان میں وطنی اور ملکی جذبہ ہوگا تو وہ اپنے بچوں کو اس کا سبق دینگی اور وہ مستقبل میں قومی اور ملکی خدمات انجام دیں گے۔ رہے مذہبی اُمور سو اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہتی اس لئے کہ یہ کام مذہبی پیشواؤں کا ہے۔

ہم سب کو اس پر اتفاق ہے کہ لڑکیوں کی تربیت اس قسم کی ہونی چاہیئے کہ ان میں گھریلو ازدواجی زندگی بسر کرنے کی پوری صلاحیت پیدا ہو جائے اور وہ اس قابل ہو جائیں کہ جو فرائض بحیثیت ماں ہونے کے ان پر عاید ہوتے ہوں با حسن و خوبی انجام دے سکیں۔ لیکن موجودہ حالات اس امر کی مقتضی ہے کہ اسمیں ایک بات کا اور اضافہ کر دیا جائے جو نہایت اہم ہے۔ لیکن اب تک اس سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔ وہ اقتصادی تربیت ہے میرے میرے خیال میں لڑکی امیر ہو یا غریب اسے ایسا کام سکھایا جائے کہ اپنے دست و بازو سے گذر اوقات کی صورت پیدا کر لے اور بوقت ضرورت دوسروں کی دست نگر اور محتاج نہ ہو۔ ص

بچوں کی دنیا

باتونی بچے

بعض بچے فطرتاً نہایت تیز و طرار ہوتے ہیں کہ انکی زبان ہر وقت چلا کرتی ہے۔ اور بعض بہت شرمیلے اور بے زبان ہوتے ہیں کہ ضرورت کے وقت بھی زبان نہیں ہلاتے۔ خاموشی کی بڑے بڑے بزرگوں نے تعریف کی ہے لیکن بعض وقت کی خاموشی ستم قاتل ہو جاتی ہے اس لئے ہمیں سوچ سمجھ کر یہ طے کر لینا چاہیئے کہ بچوں کو کس حد تک بات چیت اور بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بچوں کو شروع ہی سے سوچنے سمجھنے اور اپنی رائے اور ارادہ پر بھروسا کرنا سکھایا جائے ایک ہونہار اور ذہین بچے کو اپنی عقل اور سمجھ سے اس کی بساط کے قابل پورے طور سے کام میں لانے کا موقع دیا جانا چاہیئے یہ نامناسب ہے کہ جا و بیجا تعمیل احکام سے زبان بند کر کے اس کی قوت متخیلہ کو بالکل کمزور کر دیا جائے۔ بحث مباحثہ کرنے، دلیل و براہین سوچنے سے عقل تیز ہو جاتی ہے وہ بچہ نہایت نکما نکھٹو اور بیکار ہے جو خود اپنی رائے کسی معاملہ میں قائم نہ کر سکتا ہو۔ یا اس قدر پست ہمت ہے کہ اس کا اظہار نہ کر سکتا ہو۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ نادان بچے خود رائے اور خود سرے ہو کر فرعون بے سامان نہ بنجائیں اپنی کم فہمی سے اپنے آپ کو ارسطوئے دوراں اور افلاطون زماں نہ سمجھنے لگیں کہ بزرگوں کی بزرگی و ادب، برابر والوں کا لحاظ اور پاس اور چھوٹوں کی رواداری نہ رہے۔ ہر حالت میں اپنے جذبات اور زبان پر قابو رکھنا سکھانا چاہیئے۔ ذہین اور ہوشیار بچے بہت جلد ان باتوں کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ بچوں کو مطیع و فرمانبردار بنانا نہایت ضروری ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بچے اس قدر خائف ہوں کہ بزرگوں کے سامنے بول ہی نہ سکیں۔ یہ امر بچوں کے اچھی طرح ذہن نشین کر دینا چاہیئے کہ خدا نے دو کان اور ایک زبان اس لئے دی ہے کہ سنیں زیادہ اور بولیں کم۔ سب کی سنیں اور سمجھیں اور جو بات منہ سے نکالیں نچی تلی۔ جو آدمی زیادہ بکواس کرتا ہے اس کا وقت اور کام کرنے کی قوت رائگاں جاتی ہے اور دوسرے لوگ اسے باتوں اور لغو خیال کرتے ہیں اگر کسی بات کو اوروں سے زیادہ جانتے یا سمجھتے ہو تو دوسرا شخص اسکے متعلق کوئی تقریر کرے یا خود سمجھائے تو اس کو دھیان دے کر اور توجہ سے سنو۔ اپنے بڑوں کی بات کاٹنا، انھیں جھٹلانا یا ان کی غلطی پکڑنا عیب میں داخل ہے۔ اگر ان سے کسی بارے میں کچھ کہنا ہو تو اس پیرایہ میں کہو کہ کسی کو گوارا نہ ہو۔

اسی طرح قوت گویائی اور قوت متخیلہ کو ترقی دینے کے لئے اور جھجک نکالنے کے لئے روزمرہ مضامین پر جس میں بچوں کو دلچسپی ہو گھر کے تمام افراد کے سامنے تقریر کرنے کا موقع دینا چاہیئے تاکہ ان میں آزادی کی اسپرٹ بڑھے مگر بچوں کو اس بات کا عادی بنا دینا چاہیئے کہ جب کوئی بزرگ تمام وجوہ سنکر کوئی حکم دیدے تو اسے مان لیا جائے۔ حکم کے بعد اپنی دلائل کو دہرانا جائز نہیں۔ اگر کوئی معاملہ ایسا ہو کہ بچوں کی سمجھ میں آسانی سے نہ آئے تو انہیں سہارا دیکر انہیں سے حل کرانا چاہیئے اس قدر تھوڑے اشارے دئے جائیں کہ بچہ خیال کرے کہ صحیح نتیجہ پر وہ خود ہی پہونچ گیا ہے اس سے حصول علم اور سوچنے سمجھنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اس کی کمی ہے ×

پردۂ فلم

فلم ڈائرکٹر

ڈائرکٹر "جانسن" نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ ہم اگرچہ منبر تیار نہیں کر سکتے لیکن خراب منبر کے خاکے پر بتقرہ ضرور کر سکتے ہیں۔ یہی بات فلم ڈائرکشن پر بھی صادق آتی ہے۔

ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی نے حال ہی میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ صنعت فلم سازی ہندوستان کی آٹھویں صنعت ہے۔ اس انڈسٹری کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہندوستان کو نئے اور اچھے ڈائرکٹر کافی تعداد میں درکار ہیں۔ فلم ڈائرکشن ایک فن ہے اور ہندوستان میں موجودہ وقت میں اس فن کے ماہر انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔

(۱) اچھی ڈائرکشن کے مقاصد میں تفریحی سامان کے مہیا کرنے کے علاوہ تعلیمی اور اصلاحی ذخیرہ پیش کرنا بھی شامل ہے۔ شائقین کے سینما ہاؤس میں جانے کا مقصد وہاں سے رنج و غم غصہ اور دماغی کوفت یا ہیجان کا انبار لانا نہیں ہے۔ بلکہ فلموں کے ذریعہ سے سرور انبساط حاصل کرنا اور اپنے دائرہ معلومات کو وسیع کرنا ہے۔

(۲) ایک قابل ڈائرکٹر پبلک کے اندرونی خیالات اور جذبات پرکھنے میں ماہر ہوتا ہے۔ لیکن فلم کے ذریعہ سے اپنے آپ کو آشکارا کرنے سے بچاتا ہے۔

(۳) اچھے ڈائرکٹر میں تناسب و توازن قایم رکھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ وہ پبلک کی دلچسپی میں کمی واقع ہونے کے احساس کو بیدار نہیں ہونے دیتا۔ اور اپنے مقصد کو پوری توجہ کا مرکز بناتا ہے۔ وہ وقت۔ جگہ اور موقع و محل کے اتحاد سے کرداروں کو پیش کرنے اور لطیف جذبات و احساسات کی ترجمانی کرنے میں نہایت صفائی سے کام لیتا ہے اور کمال ہوشیاری اور دانشمندی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

(۴) اچھی ڈائرکشن طرز ادا جاذب توجہ اور دلکش ہوتی ہے۔ ایک قابل ڈائرکٹر بھونڈی نقل اتارنے سے احتراز کرتا ہے۔ اس کا کام تازگی جدت اور تنوع کے لئے ہوتا ہے۔

(۵) بہترین ڈائرکشن وسیع، منظم اور بلند پایہ تخیل پر دلالت کرتی ہے اور عمدہ قوت تخیل فنی صلاحیت کا دوسرا نام ہے۔ قابل ڈائرکٹر ایک مصور ہے۔ جو خیالات اور جذبات کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اس کی اداآموزی آپ سے ساز و سامان اور "میکاپ" کا جدا جدا برش اور گوناگوں رنگ کا کام دیتے ہیں۔ وہ نگارخانہ کی بہ نسبت نیچر جیسی وسیع چیز کو تختہ مشق بنانا زیادہ پسند کرتا ہے۔

(۶) اچھی اداآموزی و ڈائرکشن، عمدہ اور باقاعدہ ریہرسل کا مکمل تمثیل نگاری۔ جذبات و احساسات کی حقیقی ترجمانی۔ حرکات و سکنات کا بہترین مظاہرہ اور اچھی کہانی پر مشتمل ہے اچھی ڈائرکشن انسان کے جذبات کی مختلف زاویہ ہائے نگاہ کے تحت مکمل عکاسی کرنے کو بہت اہمیت دیتی ہے۔

(۷) اچھی ڈائرکشن کبھی جابرانہ یا محدود نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسا فن ہے جو زمانہ کے ساتھ ترقی کرتا رہتا ہے۔ یہ قوت باصرہ۔ سماعت اور دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ اچھی ڈائرکشن میں انتہائی ذہنی بلندیوں پر لے جانے میں کامیاب ثابت ہونی چاہیئے۔

(۸) اچھی ڈائرکشن پبلک کے خیالات اور جذبات طبعی رجحانات احساسات و محسوسات کا دلچسپ اور بے نظیر مرقع ہے۔ یہ پبلک کے کمزور عقائد پریشان کن مسائل اور قوت برداشت کو اچھی طرح جانچ اور پرکھ کر بہت ہوشیاری سے زیر بحث لاتی ہے۔

طہران۔ ۳ر جون عراق کے راشد علی سوموار کی شام کو طہران پہونچ گئے۔ جہاں وہ اپنے ساتھیو

اقوال زریں

لوگوں میں طاقت کی اتنی کمی نہیں جتنی کہ مستقبل ارادے کی۔

انسان تب تک ناکام نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے دل میں اس کا خیال نہ آجائے اور وہ اس پر یقین نہ کر بیٹھے۔

تکلیف دراصل ایک موقع ہے اس سے نہ گھبراؤ بلکہ اس پر غالب آکر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

ناکامی کامیابی کے سنہرے مندر تک پہونچنے کے لئے سیڑھی ہی ہے۔

دنیا میں اس کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں جو کوشش کرے طمع بے غمی کو کھو دینے والی چیز ہے۔

موج تبسم

پولیس انسپکٹر (موٹر کار کا نمبر دیکھکر) ٹھہرو ٹھہرو تم نے موٹر چرائی ہے۔

ڈنڈا میکو:- یہ گاڑی ایک قبرستان کے دروازے کے پاس کھڑی تھی۔ میں نے سمجھا کہ اس کا مالک مر گیا ہے۔

افسر:- (ایک رنگروٹ سے) سپاہی کو سب سے زیادہ عزیز کیا چیز ہوتی ہے۔
رنگروٹ:- صلح کے بعد چھٹی۔

بیوی:- پیارے رات میں نے خواب میں دیکھا کہ تم ایک نہایت ہی خوشنما ہار لائے ہو اور اپنے ہاتھ سے مجھے پہنا رہے ہو۔
شوہر:- بیوی ہر خواب کی تعبیر الٹی ہوتی ہے غالباً مجھے تمہارا کوئی زیور فروخت کرنا ہوگا

دلچسپ معلومات

حسین شریف مکہ کو جنگ عظیم اول کے دوران میں برطانیہ کی طرف سے بیس ہزار پونڈ ماہوار اور ابن سعود کو پانچ ہزار پونڈ ماہوار ملتے تھے۔

جنگ عظیم سے پہلے برطانیہ کے پاس ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز تھے۔

پچھلی مردم شماری کے مطابق لندن کی آبادی ۸۲،۰۲۸۱۰ تھی اور وسعت ۶۹۲ مربع میل

دریائے ٹیمز کے کنارے کنارے لندن کی بندرگاہ پچاس میل تک پھیلی ہوئی ہے۔

قدیم ایام میں ایران میں ۳۰ ہزار کارواں سرائے تھیں۔

واشنگٹن۔ ۳ رجون معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی فوج

بمبئی ۱۳ جون۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت آل انڈیا ویمنز کانفرنس کے آیندہ اجلاس کے لئے منتخب ہوئی ہیں جو آندھرا میں ستمبر کے ماہ میں ہوگا۔

افسانہ

انٹر کلاس

از جناب چودھری فضل حق نصیر بی۔ اے ایل ایل بی، پی، سی، ایس سب جج

یوں تو سقراط اور بقراط دنیا میں عقل مندی کی بہت سی باتیں کر گئے افلاطون اور لقمان نے بھی اپنے نام کو روشن کرنے کے لئے بڑے اہم عقدے حل کرنے کے معرکے مارے، مگر نہ ان کے نصیب ہونا تھا اور نہ ہوا۔ کہ وہ ایک ایسے عدد کو معلوم کر سکتے جو دلیسے تو دوسرے اور تیسرے عدد کے درمیان ہو۔ لیکن پنجاب کی اصطلاح میں اسکا رتبہ اتنا بلند ہو جائے کہ عدد واحد کے بعد وہی ہو اور باقی بس، یہ سہرا ریلوے کے محکمہ کے سرہی رہنا تھا کہ وہ اپنی خداداد ذہانت اور قابلیت کی بنا پر اس عدد کا اظہار دنیا پر کر دے اور واضح کر دیں کہ ابھی عقل اور دانش کی مزید توسیع کی گنجائش بہت ہے اور کہ تمام سابقہ ریاضی دانوں کو اپنی رائے میں ترمیم کرنی پڑیگی جو ایک اور دو کے بعد بلا کسی شک وشبہ کے تین کا ہونا ضروری خیال کر چکے تھے انھیں معلوم ہونا چاہیئے اور ڈنکے کی چوٹ معلوم ہونا چاہیئے کہ اب حد امکان سے بڑھکر حد اغلب تک آگیا ہے کہ اگر آیندہ بھی کوئی دوڑ ایک دو تین سے شروع ہوئی تو دو کے بعد "انٹر کلاس" کا عام فہم عدد آکر دوڑنے والوں کی ٹانگوں میں جولانی کا کام دے کر انھیں پھر واپس اپنی جگہ پر لا سکتا ہے۔ انٹر کلاس کی دریافت اور ایجاد دنیا کے ۷ عجائبات سے کسی طرح کم نہیں کیونکہ اسی کی بدولت اب بہت سے "شرفا" کی عزت بچ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کی بلند خیالی حد انتہا تک پہونچ جاتی ہے۔ اس منطقہ معتدلہ میں بیٹھ کر انسان ہفت اقلیم کی بادشاہی اپنے قدموں میں دیکھتا ہے اور اسی کی بدولت کم خرچ اور بالانشین کا سانپ بھی مرجاتا ہے اور کیا مجال کہ ان کی چھڑی ٹوٹے پائے اسی بلند خیالی اور بالانشینی کی ایک معمولی سی جھلک دیکھنے کے لئے کسی ریل کے اسٹیشن کی ایک دو دفعہ کی سیر، بشرطیکہ اس اسٹیشن پر پلیٹ فارم ٹکٹ کا خریدنا ضروری نہ ہو۔ یا گیٹ کیپر یعنی اسٹیشن پر بغیر پلیٹ فارم ٹکٹ اندر آنا منع ہے،، کا جیتا جاگتا بورڈ ذرا بھلے مانس ہو۔ ظاہر کر دیتی ہے۔ کیا مجال کہ کوئی گھٹیا درجے کا آدمی اس "انٹر کلاس" کی طرف نگاہ اٹھائے "یہ ڈیوڑھا ہے" دیکھتے نہیں کیا کیا جنگلی آدمی ہے "کے فلک شگاف نعرے ڈبے کے ایک سرے سے دوسرے تک بلند ہو کر اس کو اپنی "حیثیت" یاد کرا دیتے ہیں، اور بعض اوقات ان نعروں کی بازگشت قریب ہی کسی گنڈیری فروش " کے قریب سے بھی آنے لگتی ہے اور اس کے بعد تمام ڈبے میں تقاریر کے سلسلے شروع ہو جاتے ہیں جو ہمارے ملک کی جہالت کا رونا روتے ہوئے ملک کی اقتصادی کمزوری کا باعث ان کم بختوں کو قرار دے دیتے ہیں جو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ انٹر کلاس میں گدیلے ہوتے ہیں جو عام طور پر کسی اور جگہ دیکھنے نصیب نہیں ہوتے۔ یہ سلسلہ تقاریر اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک کہ گاڑی حرکت میں نہ آجائے اور یہ یقین نہ ہو جائے کہ اب اس گھر میں کسی حملہ آور کا رخ کرنا ناممکن ہے۔ اس کے بعد ایک آنہ کے خرید کردہ اردو اخبار کے مختلف اوراق ہیں جو تمام ڈبے میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا مطالعہ اس طور پر ہو رہا ہے کہ جو صاحب اخبار کا ورق تھامے ہوئے ہیں ان کے "کراماً کاتبین" ان کی دائیں اور بائیں طرف سے اسی صفحہ پر جھکے ہوئے ہیں جیسے اپنا نامہ اعمال پڑھ رہے ہوں اور مقابل گدی پر بیٹھے ہوئے ایک حضرت اپنی پیٹھ کو ذرا خم کئے ہوئے اور اپنے سر کو ساٹھ درجے کے زاویہ پر رکھے ہوئے محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

جہاں یہ سچ ہے کہ اس درجے میں عام طور پر وہ اصحاب بھی پائے جاتے ہیں جو سرکار کے پیسوں پر دوسرے درجے میں ہی سفر کرنے والے ہوں۔ لیکن بالخصوص نوجوانوں کی نظر عنایت اسی درجہ پر ہوتی ہے بشرطیکہ ان کے والد تازہ تازہ انا للہ نہ ہوئے ہوں یا وہ قوم اور ملک کی خیر خواہی کی وجہ سے دوسرے درجہ سے کم سفر کرنا اخلاقی جرم سمجھتے ہوں نوجوانوں کی توجہ کا مرکز اس درجہ کے ہونے کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ سفر میں چل چل سے نوجوان "، تانیں ان کے دماغ پر اس طور پر سوار ہوتی ہیں کہ وہ لحظہ رومان کی تلاش کے بغیر نہیں رہ سکتے اور ان کے لئے اگر کوئی موقعہ اس حسرت کو پورا کرنے کا ہو سکتا ہے تو صرف اسی درجہ کے نزدیک جہاں ان کے خیال "اس ان کا حسن اور شباب کشش دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا اور جہاں ان کی آہیں بجلی کے پنکھے کی ہوا میں اڑی نہیں جاتیں اور پھر طرہ یہ کہ وہاں کوئی آئینہ بھی نہیں ہوتا جہاں وہ اپنی شبیہہ مبارک کی زیارت کر سکیں۔

قطع نظر اس کے یہ درجہ جہاں ہندو مسلم اتحاد کا نمونہ ہوتا ہے وہاں بیکسوں اور بیچاروں کی جائے پناہ بھی یہی ہوتا ہے اور شاید یہی وجہ تھی کہ پچھلے کرسمس کی تعطیلات سے واپسی کے سفر پر جب گاڑی ایک اسٹیشن پر سے روانہ ہوگئی تو ایک گنوار تھا اٹھائے پگڑی سنبھالتا، گرتا پڑتا اگر کسی درجہ میں آن گھسا تو ایک انٹر کلاس میں۔ حسب معمول پہلے تو اس کی " زندہ باد" کے لئے نعرے بلند ہوئے اور لگی ہر طرف سے اس کی حماقت کے متعلق تقریر ہوئے۔ لیکن جب بغیر کسی جواب کے اس گنوار نے اپنا لٹھ سیدھا کر دیا اور مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا تو احتجاج کی پُرزور صدائیں کم ہوتی ہوتی آخر اخباری مطالعہ میں مبدل ہو گئیں۔ لیکن ایک بابو صاحب نے جب یہ محسوس کیا کہ ایک تہمد پوش آدمی انکی تپلون کے مقابلہ پر آکر تمام تہذیب وتمدن کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے تو آپ کی خاموشی خاموش نہ رہ سکی اور آپ نے کافی سے زیادہ رعب دار آواز میں گنوار کو ڈانٹ بتائی اور اسے آگاہ کرتے ہوئے کہ وہ ایک سنگین جرم کر رہا ہے اسے ہدایت اور رہبری کی کہ وہ دوسرے اسٹیشن پر "اتر کر فوراً" چلا جائے ورنہ ہرجہ خرچہ کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ گنوار ذرا ضدی واقع ہوا تھا یوں تو شاید اس نصیحت کو اپنے لئے "سر بر چشم" بنا لیتا لیکن بابو جی کی بابوانہ ڈانٹ کا اسپر الٹا اثر ہوا۔ اور اس نے نہایت بے اعتنائی سے جواب دیا، بابو جی کیا حرج ہے میں پکڑا گیا تو آپ میرا کرایہ ادا کر دینا،، کونے میں بیٹھے ہوئے ایک فیشن یافتہ حضرت نے تو صرف اپنی عینک کے فریم کے اوپر سے اس گنوار کو پھر دیکھکر ایک طنزیہ "ہیں" پر اکتفا کیا، لیکن بابو صاحب کو گنوار کا یہ جواب کچھ پسند نہ آیا بولے ارے کیا آدمی ہے ہم کرایہ کیوں دیں گے کوئی قرضہ ادا کرنا ہے۔ آنے تو دے اسٹیشن مگر گنوار کو اس اسٹیشن کے

آجانے کا خوف بھی نہ ہوا۔ اور بولا۔ اچھا جی نہ سہی، دیکھا جائے گا آپ کو کیا پڑی ہے بابو جی کو پھر اس گنوار کی قانون دانی فرمایا ارے پکڑے گئے تو جیل جاؤ گے۔ گنوار کے گویا دل کی مراد پوری ہوئی۔ بولا۔ تو یہ بہت اچھا ہوا۔ ایسے بھی ہیں جیل میں۔ اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ دونوں اکٹھے ہو جائیں گے تو اور کیا چاہیئے۔ یہ جیل کے کسی قیدی کا بھائی!

بابو جی کو کچھ سوچنا ہی پڑا۔ اور پھر اسکے لٹھ کی طرف جو نظر پڑی تو سوچ کی جگہ تھوڑی سی گھبراہٹ نے لے لی۔ اور جب اس کی مونچھیں دیکھیں تو گھبراہٹ رخصت اور تھوڑا سا ڈر اس کی جگہ نمودار ہوا۔ آخری حوصلہ باندھکر پوچھا،

" تمہارا بھائی جیل میں کس جرم سے گیا "

" وجہ تو معلوم نہیں،، گنوار بولا۔ اسی طرح ہم دونوں بھائی جا رہے تھے گاڑی میں آپ ہی کی طرح ایک بابو صاحب کچھ تیز ہوگئے نوبت ہاتھا پائی تک پہونچی ہم دونوں اکیلے تھے بابو صاحبان بہت تھے مگر ان کے کچھ چوٹیں یونہی آگئیں! میں تو نکل گیا میرا بھائی آپ لوگوں کی مہربانی سے پکڑا گیا اور پھر قید ہوگیا۔ اس دن سے میں لٹھ ساتھ رکھتا ہوں کہ کہیں پھر جھگڑا نہ ہو جائے

بابو صاحب اس عادی مجرم اور اس کی بے باکانہ گفتگو پر غور کرنے کے لئے خاموش ہوگئے اور دوسری طرف منہ کر کے کچھ گنگنانے لگے۔ گنوار نے پاؤں اور پھیلا دئے اسٹیشن پر گاڑی کھڑی ہوئی اور بابو صاحب شاید کسی ٹکٹ پڑتال کرنے والے کو کہنے کے لئے اٹھے کہ ٹکٹ کلکٹر صاحب خود ہی آگئے اور پایا گیا تو یہ کہ خود بابو صاحب کے پاس ٹکٹ ہی نہیں تھا اب وہ ہیں کہ منتیں کر رہے ہیں اپنی شرافت کا بار بار واسطہ دے رہے ہیں اپنی اتفاقیہ غلطی کو کوس رہے ہیں کسی چھوٹے سے اسٹیشن کے کانٹے بدلنے والے سے اپنی رشتہ داری کا اظہار بھی کر چکے ہیں لیکن یہ ریل والے کمبخت یا نیک بخت مانتے ہی نہیں ایسی حالت میں بابو جی اپنی بیکسی پر نہ روئیں تو کیا کریں۔ انٹر کلاس کا ڈبہ صحیح معنوں میں باقی تمام ڈبوں سے علٰحدہ علٰحدہ اور ممتاز خصوصیات رکھتا ہے اور پھر لطف یہ کہ اگر کوئی خاص چیز کسی اور جگہ ہے تو یہاں ضرور پائی جائے گی مثلاً تیسرے درجہ کی بھیڑ بھاڑ ہے تو یہاں موجود، وہاں بدبو ہے تو اس جگہ خاص طور پر نمایاں، پوری کچوری والے توجہ دیتے ہیں تو پہلے اسی طرف، مسلمان پانی اور ہندو جل

سائپرس قبرص اور اُس کی تاریخ

مشرقی بحر روم کا اہم ترین جزیرہ

(ایک ماہر تاریخ کے قلم سے)

مشرقی بحر روم (میڈیٹرنین) میں جنگ کی موجودہ صورت حال کے باعث جزیرہ سائپرس (قبرص) کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس جزیرہ نے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں اور اس کی تاریخ بہت دلچسپ ہے کبھی تو یہ اخبارات کے پہلے صفحہ کی "خبر" بنا رہا ہے اور کبھی ایک مدت تک دنیا نے اسے فراموش کر دیا ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ مضمون ناظرین کیلئے دلچسپی کا باعث ہو گا۔

(ایڈیٹر)

جزیرہ سائپرس (قبرص) جب قدیم دنیا کے علم میں آیا تو وہ کوئی ایران یا غیر آباد ملک نہ تھا بلکہ اپنی روایات رکھتا تھا وہاں فینقی اور بابلی دیوتاؤں کے مندر موجود تھے اور بال اشارٹ، تموز، ژلس، اپولو، الیفروڈیٹ اور موسم بہار کے دیوتا ایڈونس کی پوجا ہوتی تھی اور بہت سی مقامی شاعری انہیں مذہبی رسوم سے وابستہ ہو گئی تھی،

جوں جوں زمانہ گذرتا گیا جزیرہ سائپرس میں دوسری قوموں کے افراد بھی آتے گئے اور رفتہ رفتہ یہ جزیرہ صرف مختلف قوموں ہی کے ورود کی جگہ نہیں بلکہ مختلف مذاہب۔ مختلف روایات مختلف تہذیبوں اور مختلف زبانوں کے اختلاط کا مرکزی مقام بن گیا۔ جزیرہ سائپرس کا رقبہ ۳۵۰۰ مربع میل ہے اور اس رقبہ کے اندر تین براعظم کے باشندے آکر مقیم ہوئے یورپ سے یونانی افریقہ سے مصری اور ایشیا سے فنیقی،

سائپرس میں مختلف اقوام کے آنے کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ دنوں تک کے لئے اس جزیرے کے حصے بخرے ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتیں قائم ہو گئیں جن میں سے بعض کا تمدن یونانی تھا بعض کا فنیقی، اور بعض کا مصری، ان کی زبان بھی الگ تھیں۔ اور ان کے سکے بھی جداگانہ تھے۔ اس وقت بھی سائپرس کے قدیم بادشاہوں کے سکے پائے جاتے ہیں جو صناعی کے اعتبار سے بہت خوبصورت ہیں۔ حضرت مسیح سے تقریباً ایک ہزار سال قبل سائپرس میں ایک قسم کی "دو لفظی" تحریر بھی جاری تھی۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جزیرہ اس زمانہ میں بھی تمدن کی بہت سی منزلیں طے کر چکا تھا۔

اس اثنا میں سب سے زیادہ اہمیت الیفروڈایٹ کے عظیم الشان مندر کو حاصل ہوئی تھی اور قدیم دنیا میں اس کی شہرت بہت بڑھ گئی تھی، اس مندر میں پجاریوں اور پجارنوں کی بڑی کثرت رہا کرتی تھی۔ اور دیوی الیفروڈایٹ کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ بعد کو جب رومن شہنشاہوں نے جزیرہ سائپرس فتح کیا تو انھوں نے اپنے سکوں پر اسی مندر کی تصویر بنائی اور بحر روم کے تمام ساحلی اور جزائری ممالک میں سائپرس کی شہرت کو چار چاند لگا دئے۔

مسیحیت کی آمد

صدیاں گذر گئیں اور یورپ میں مسیحی مذہب دنیا کا وہ پہلا ملک تھا جس پر ایک مسیحی مذہب نے قدیم دیوتاؤں کی پوجا کی جگہ لے لی ۴۵ء دو مسیحی پادری پال اور برنابس جزیرہ سائپرس میں آئے اور اس کے رومن کونسل (گورنر) سرجیس پالس کو مسیحی مذہب میں داخل کیا اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جزیرہ سائپرس ہی دنیا کا وہ پہلا ملک تھا جس پر ایک مسیحی فرمانروا نے حکمرانی کی۔

اسی طرح پھر چند صدیاں گذر گئیں اور اس کے بعد عرب کے مسلمانوں نے اس جزیرہ پر قبضہ کیا اور سائپرس (قبرص) اسلامی ایمپائر کا ایک جزو بن گیا۔ اگرچہ اس پر اکثر عرب حملے ہوتے رہے لیکن جزیرے کے باشندے پھر بھی پرامن اور خوش حال رہے بعد کو اس منظر پر ایک دوسرا شخص نمودار ہوا جس کا نام آئزک ڈوکس منیس تھا۔ اس نے مسلم فرمانروائی کے خلاف بغاوت کی اور خود کو ملک سائپرس کا آزاد بادشاہ بنا لیا لیکن یہ بادشاہ بڑا ظالم اور تند مزاج تھا۔ اور اس نے اہل سائپرس پر ظلم و تشدد کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ اس لئے انگلستان کا بادشاہ رچرڈ جب تیسرے جہاد میں حصہ لینے کے لئے مشرق کی طرف آرہا تھا، سائپرس میں بھی اترا اور اس نے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔

یہ جزیرہ سائپرس پر پہلا برطانی قبضہ تھا جو ۱۱۹۱ء میں ہوا لیکن چونکہ رچرڈ کو اپنی جہادی سرگرمیوں کے لئے مزید رقوں کی ضرورت ہوئی اس لئے اس نے جزیرہ سائپرس کو "ٹمپلرز مانوٹل" کے ہاتھ فروخت کر دیا اور ایک سال تک یہی اس پر حکمرانی کرتے رہے۔

فرانسیسی حکمرانی!

اس کے بعد جزیرہ سائپرس لوسگنن خاندان کے فرانسیسی فرماں رواں کے ہاتھوں میں چلا گیا اگرچہ یہ دور مجموعی حیثیت سے سائپرس کی شہرت کا دور تھا۔ لیکن اس کی اندرونی حالت اس لئے اچھی نہ تھی کہ سائپرس کے کاشتکاروں کو غیر ملکی رئیسوں کے فائدے کے لئے غلاموں کی طرح رکھا جاتا تھا۔

لوسگنن خاندان کی حکمرانی سائپرس پر تین سو برس تک جاری رہی اس خاندان میں بادشاہوں کے علاوہ چند ملکہ بھی اس جزیرے کی فرماں روا رہیں۔ اس جزیرے نے ازمنۂ وسطیٰ کی یورپین سیاسیات میں بڑا حصہ لیا اس کا آئین "فیوڈل" طریقہ پر مرتب کیا گیا تھا۔

اس زمانے میں بہت سی شاندار اور خوبصورت تعمیرات بھی ہوئیں بیلا پیر اور فماگسٹا کے کلیسا اور ہیلاریوں اور قنطرہ کے قلعے بہترین یادگاروں میں ہیں فماگسٹا کے تاجر بہت دولتمند تھے۔ ایک مصنف نے کہا ہے کہ اس جزیرے پر تین چیزیں یکجا ہو گئی تھیں۔ فرانس کی عشرت پسندی۔ شام کی نرمی اور یونان کی چالاکی۔

وینس کی حکومت

فرانسیسی حکومت ۱۴۸۹ء میں ختم ہو گئی اور وینس کی مشہور جمہوریت نے جزیرہ سائپرس پر قبضہ کر لیا اس کی آخری ملکہ کیتھرائن کورنارو کو پنشن دے کر تخت سے اُتار دیا اور حکومت کے نظم و نسق کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مشرقی بحر روم میں ترکوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکا جا سکے۔

جزیرہ سائپرس پر جمہوریہ وینس کی حکمرانی ۸۲ سال تک جاری رہی۔ لیکن اس حکمرانی کی حیثیت ایک فوجی قبضہ سے زیادہ نہ تھی، کیونکہ وینس اس کے اندرونی تنظیم میں حصہ نہ لیتا تھا اور اسے صرف ایک ایسے جزیرے کی طرح استعمال کرتا تھا جو جنگ میں شطرنج کے ایک مضبوط مہرے کا کام دے سکے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سائپرس کا تجارتی کاروبار ماند پڑ گیا۔ صنعت و حرفت کا تقریباً خاتمہ ہو گیا۔ سیلابوں نے زمین کے اکثر حصہ کو دلدل بنا ڈالا۔ زراعت کو سخت نقصان پہونچا اور قومی دولت گھٹ گئی۔ اس زمانے میں سب سے زیادہ مشہور واقعہ فماگسٹا کے کپتان کرسٹوفر کا ہوا جسے شیکسپیئر نے "اوتھیلو" کا نام دے کر ایک غیر فانی ڈرامہ کا ہیرو بنا دیا۔

ترکوں کی نگاہیں اب بھی جزیرہ سائپرس پر لگی ہوئی تھیں انہوں نے پھر اس پر حملے شروع کر دئے، اور فماگسٹا کا ایک زبردست محاصرہ کیا جو دنیا کی جنگی تاریخ میں ایک یادگار بن کر رہ گیا ۱۵۷۰ء میں سائپرس کی وینیسی حکومت کو سلطان سلیم کے متعدد حملوں کا مقابلہ کرنا پڑا یہ مہمات سلطان کی طرف سے مصطفیٰ کی زیر رہنمائی بھیجی جاتی تھیں جن کے مقابلہ کیلئے حکومت وینس نے جنرل براگیڈینو کو مقرر کیا تھا۔ فماگسٹا کا محاصرہ چار ماہ تک جاری رہا جس میں اسی ہزار ترک کام آئے لیکن آخرکار ترکوں کو فتح حاصل ہوئی اور جزیرہ سائپرس ترکوں کی مملکت بن گیا اور یورپین حکومتوں کے قونصل خانے بھی وہاں وجود میں آگئے سائپرس پر ترکوں کی حکومت بھی تین سو برس تک قائم رہی اور اس مدت کے بعد ۱۸۷۸ء میں جزیرہ سائپرس نے ایک دوسری قسم کی اہمیت اختیار کر لی۔

یہ وہ وقت تھا جب برلن (جرمنی) میں کانگریس کا اجلاس ہو رہا تھا۔ تاکہ روسی، ترکی، جنگ کے بعد سان اسٹیفانو میں جس معاہدے پر دستخط ہوئے

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۳)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ٤٠(٣) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر [illegible] ١٩ء

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی جنرل امپرومنٹ اسکیم (SLUM, CLEARANCE) نمبری ١٣ جس کا نام موتی محال اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ١٠ جون ١٩٣٩ء میں مشتہر ہو چکی ہے۔ حسب منشا دفعہ ٤٠ (١) یو پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ٨ ١٩١٩ء بنا بر منظوری لوکل گورنمنٹ بھیجدی گئی ہے۔

ڈاکٹر برجیندر سروپ رائے بہادر ایم۔ ایل۔ سی۔
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

لکھنؤ کا شیعہ سُنی قضیہ

لکھنؤ ٣ جون۔ چونکہ سنیوں نے مدح صحابہ کے خلاف دن منانے کا فیصلہ رد کر دیا ہے اس سے خیال ہے کہ لکھنؤ میں شیعوں و سنیوں کے خیالات زیادہ اچھے ہو جائیں گے تنظیم المومنین نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ مدح صحابہ کا دن منایا جائے۔ ہمارا مقصد کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں بلکہ اپنے مذہبی جذبات کا پرامن طریقہ پر اظہار کرنا ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ مدح صحابہ کی تحریک جس صورت میں شروع کی گئی ہے سنیوں کی اکثریت اسے پسند نہیں کرتی اس لئے مدح صحابہ کے خلاف دن منانے کا فیصلہ مسترد کر دیا گیا۔

تیس لاکھ ٹن کے جہاز برباد

لندن ٢ جون۔ وزارت اقتصادی جنگ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایڈمرل دارلاں کی دھمکیوں کا ایک کارن یہ ہے کہ محوری طاقتوں کے پاس جہازوں کی کمی پڑ گئی ہے۔ اس بیان میں مزید لکھا ہے کہ اتری سمندر اور انگلش چینل میں کچھ دنوں سے محوری طاقتوں کے جہاز بہت زیادہ ڈوب رہے ہیں۔ اور لڑائی شروع ہونے سے ٣١ مئی تک محوری طاقتوں کے ٣٠ لاکھ ٹن کے جہاز برباد ہو چکے ہیں۔

بلوچستان سے چلے جاؤ

کوئٹہ ٣١ مئی۔ مسٹر اللہ بخش سلیم سابق ایڈیٹر اخبار "استقلال" کو جو آجکل اس اخبار کے منیجر ہیں گورنر جنرل کے ایجنٹ اور بلوچستان کے رزیڈنٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت حکم دیا کہ بلوچستان سے چلے جاؤ۔ اور ایران افغانستان یا ریاست قلات میں داخل نہ ہو۔ مسٹر سلیم پر کل شام نوٹس کی تعمیل ہوئی۔

فرانس کے جنرل کا استعفےٰ

لندن ٣١ مئی۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شام اور لبنان کے فرانسیسی فوجوں کے چیف جنرل فوگری نے استعفےٰ دے دیا ہے ان کی جگہ جنرل بورڈاک کو مقرر کیا گیا ہے۔ جنرل فوگری برطانیہ کے خلاف تھے۔

سامان رسد کا پہلا جہاز

لندن ٣١ مئی۔ سامان رسد کا پہلا جہاز جو ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت امریکہ نے برطانیہ بھیجا ہے آج ایک برطانوی بندرگاہ پر پہنچ گیا ہے۔ اس میں آکیمز ٹن آٹا۔ ٤ لاکھ سے زائد انڈے اور ١٢ ہزار پونڈ پنیر تھا۔

پچاس ہزار ہوا باز ہر سال

لندن یکم جون۔ امریکہ اور سلطنت برطانیہ میں ہوا بازوں کو تربیت دینے کی جو اسکیمیں تیار کی جا رہی ہیں ان کے مطابق ہر سال پچاس ہزار ہوا باز تیار ہونے لگیں گے۔ محوری طاقتیں اتنی بڑی تعداد تیار نہیں کر سکیں گی۔

گرین لینڈ کے فوجی مقامات

لندن یکم جون۔ نیویارک سے اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ امریکہ کے افسران گرین لینڈ کے فوجی مقامات کا معائنہ کر رہے ہیں۔ وہ اگلے ہفتہ جنوبی گرین لینڈ کے گورنر کے ساتھ واشنگٹن پہونچ جائیں گے۔

برطانیہ کا جہاز ڈوب گیا

لندن ٢ جون۔ برطانیہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کا ہتھیار بند سوداگری کروزر "سالوپین" ڈوب گیا ہے اس میں جو لوگ سوار تھے انکے رشتہ داروں کو اس کی اطلاع دے دی گئی ہے۔

یو پی کی ہندو مہاسبھا اور ڈائرکٹ ایکشن

لکھنؤ۔ ہندو مہاسبھا کی آل انڈیا کمیٹی کے یو پی کے ممبروں نے آل انڈیا ہندو سبھا سے متفقہ طور پر سفارش کی ہے کہ مدورا کا ڈائرکٹ ایکشن (براہ راست عمل) کا رزولیوشن فی الحال ملتوی کر دیا جائے کیونکہ اس وقت تمام توجہ ہندوؤں کے مفاد اور جان و مال کے تحفظ میں لگی چاہئے۔ میٹنگ کے صدر سر جے پی سریواستو نے سری ساورکر کو ایک تار بھیجا ہے کہ ہندو مہاسبھا کی کمیٹی کا اجلاس کلکتہ کے بجائے کسی مرکزی مقام پر رکھا جائے۔

امریکہ لڑائی میں شریک ہوگا

لندن یکم جون۔ حال ہی میں جو رائے شماری کی گئی ہے اس کے مطابق ٨٥ فیصدی ووٹروں کا خیال ہے کہ امریکہ لڑائی میں شریک ہوگا اب تک اس بارے میں اتنی زیادہ رائیں کبھی نہیں آئیں۔

شمالی افریقہ میں اٹلی کا کتنا نقصان ہوا

لندن یکم جون۔ "یارک شائر پوسٹ" کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ پوربی افریقہ میں اٹلی کی سلطنت ۲۰ مئی کو ختم ہوگئی۔ جبکہ اطالوی وائسرائے نے ہتھیار ڈال دئیے

اس سال کے شروع میں پوربی افریقہ میں اٹلی کی تین لاکھ فوج [illegible] ایک لاکھ گورے اطالوی تھے۔ ان کے پاس ایکہزار توپیں کئی سیکڑوں ٹینک تھے۔ سامان لانے لیجانے کے لئے ایک بہت بڑا بیڑہ تھا۔ ایک بڑی ہوائی فوج تھی ان میں ۱۲۰۰۰۰ پکڑے جا چکے ہیں۔ ۱۲۵۰۰۰ میں کچھ لاپتہ ہیں۔ اور باقی برطانی فوج سے مل گئے ہیں۔ ۵۵۰۰۰ میں سے کچھ مارے گئے۔ اور کچھ اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ اس افریقہ پر ۳ لاکھ فوج کا صفایا ہوگیا۔ تمام سامان ختم ہوگیا۔ ۷ لاکھ مربع میل کا علاقہ ہاتھ سے نکل گیا۔ اٹلی کے ہاتھ سے جو علاقہ نکلا ہے وہ برطانیہ کے علاقہ سے سات گنا بڑا ہے اور ایشیا کے جھکے کے برابر ہے۔ جو جنرل اسٹاف پکڑا گیا ہے اس میں اٹلی کے آدھے بہترین آدمی ہیں۔ جنہیں ڈیوک آف اوسٹا۔ جنرل فرانسیسی اور جنرل فرازی بھی شامل ہیں۔ اٹلی کو کم سے کم ۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا مالی نقصان ہوا ہوگا۔ سامان جنگ کی کمی کو پورا کرنے میں اس کے کم سے کم دو سال لگیں گے۔

ستیاگرہ کا آیندہ پروگرام

ہیلی ۳۱ مئی۔ مہاتما گاندھی نے کرناٹک اسٹیٹ کانگریس کمیٹی کے صدر کو ایک خط کے ذریعہ یقین دلایا ہے کہ ستیاگرہ کے آیندہ پروگرام کے سلسلہ میں بہت جلد ہی ایک بیان شایع کرونگا

میسور کے نئے دیوان

میسور یکم جون۔ مہاراجہ میسور نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

سر مرزا اسمٰعیل کے رٹائر ہونے سے ریاست میسور میں دیوان کی جو جگہ خالی ہوگئی ہے اس کے لئے ہم مسٹر این مادھو راؤ فرسٹ ممبر ایگزیکٹو کونسل کو میسور کا دیوان مقرر کرتے ہیں۔

چین جانے کا ارادہ ملتوی

الہ آباد یکم جون۔ مسز وجے لکشمی پنڈت جو چین جانے والی تھیں انکو حکومت چین نے مطلع کیا ہے کہ آجکل یہاں بمباری ہو رہی ہے اس لئے آپ تشریف نہ لائیں۔ چنانچہ مسز پنڈت نے اپنی چین جانے کا ارادہ غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

الہ آباد میں ایک روسی گرفتار

الہ آباد ۳۱ مئی۔ ایک آدمی روسی لو نوف اور ایک ایرانی آج الہ آباد میں گرفتار کر لئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کلکتہ سے لکھنؤ جاتے ہوئے الہ آباد میں ٹھہر گئے تھے۔

کراچی خالی نہیں ہوگا

کراچی ۳۰ مئی "کراچی خالی ہونے کی افواہ میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ تحفظ کے تمام محکموں کو ہم عملی اعتبار سے متحد کر رہے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جسکی بنا پر خوف کیا جائے۔

آسٹریلیا کی عورتوں پر پابندی

کینبرا ۳۰ مئی۔ آسٹریلیا سے ۱۶ اور ۶۰ سال کی درمیان والی عورتوں کو بلا ملکی ضرورت کے ملک سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ پابندی اس لئے لگائی گئی ہے کہ وہ ملکی خدمت کر سکیں

فرانس کے وزیر کا استعفےٰ

لندن یکم جون۔ بولیویا میں فرانسیسی وزیر موسیو گمانڈن دے لی بر نے حکومت وشی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور جنرل ڈی گول کے ساتھ مل گئے ہیں۔

ایک سال میں ۴۲ ارب روپیہ کا خرچ

واشنگٹن یکم جون۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ آیندہ مالی سال میں اپنے فوجی بجٹ پر تقریبا ۴۲ ارب روپیہ خرچ کریگی۔

برلن پر ہوائی حملہ

لندن ۲ جون۔ آج سویرے جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل رات برطانی ہوائی جہازوں نے

ہر ہٹلر اور سائینور مسولینی

روم ۲ جون۔ ہر ہٹلر اور سائینور مسولینی کے درمیان آسٹریا اور اٹلی کی سرحد برینر میں ملاقات ہوئی۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ڈکٹیٹروں کے درمیان تقریبا ۵ گھنٹہ تک بات چیت ہوئی۔ ملاقات کے وقت ہر فان ربن ٹروپ اور کاؤنٹ چیانو بھی موجود تھے۔

ملاقات کے بارے میں جو سرکاری بیان شایع ہوا ہے۔ اس میں تبلایا گیا ہے کہ بات چیت دوستانہ اسپرٹ میں ہوئی ہے۔ اور اتحادی ریاستوں کی حکومتوں کے حکمرانوں کے درمیان اتفاق رائے سے معاملات طے پائے۔

امریکہ اور فرانس

واشنگٹن ۳ جون۔ ایڈمرل دارلاماں نے برطانیہ کے خلاف جو تقریر کی تھی اخبار "واشنگٹن" نے اس کا جواب دیدیا ہے اخبار لکھتا ہے کہ وشی کے ایلچی نے امریکہ کو جو یقین دلایا تھا اس کا اثر دارلاماں کی تقریر سے مٹ گیا ہے۔ فرانس اسی راستہ پر چل رہا ہے فرانس اور امریکہ کے درمیان میل جول نہیں ہو سکتا۔

امریکہ میں محوری طاقتوں کا روپیہ

واشنگٹن ۳ جون۔ امریکہ کے وزیر خزانہ مسٹر مارگنتھو نے کہا کہ امریکہ کے اندر محوری طاقتوں کا جو روپیہ جمع ہے اس کو قبضہ میں کرنا اب مشکل ہے کیونکہ وہ پہلے ہی اپنا روپیہ یہاں سے لے جا چکے ہیں۔

کہاں کریٹ کہاں برطانیہ

لندن ۳ جون۔ امریکہ میں ماہرین جنگ کا یہ کہنا ہے کہ کریٹ میں جرمنی کی کامیابی کے لازمی طور پر یہ معنی نہیں ہیں کہ برطانیہ پر بھی حملہ اتنا ہی کامیاب [illegible]

بحکم حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

مقدمہ نمبر ۲۲۴ سنہ ۱۹۴۱ء موضع ترگاؤں دفعہ

۲۲۴ مقدمہ نمبر ۴/۶

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

جنگ بہادر ولد چھنا لال قوم برہمن ساکن موضع دہیلی اد جاگیر پرگنہ وضلع کانپور مدعی

بنام ۱۔ امجنوں ۲۔ اللہ الدین } پسران امامی قوم مسلمان فقیر موضع ککھریا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا مالگذاری کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ جون سنہ ۴۱ء بوقت دس بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا پید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۱ ماہ مئی سنہ ۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

کوئی ٹاپو ناقابل حصول نہیں!

برلن ۳ جون۔ جرمنی کے ہوائی کمانڈر انچیف مارشل گورنگ نے کریٹ کی لڑائی کے خاتمہ پر اپنی فوجوں کو جو حکم تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ "تم نے فیوہرر کے ان الفاظ کو سچا ثابت کر دیا کہ کوئی ٹاپو ناقابل حصول نہیں"

پریزیڈنٹ کو جائداد طلب کرنیکا اختیار

واشنگٹن ۳ جون۔ دفتر جنگ نے کانگریس سے درخواست کی ہے کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کے ذریعہ پریزیڈنٹ کو یہ اختیار دیدیا جائے۔ کہ وہ ملکی تحفظ کے لئے جو ضروری جائداد چاہیں طلب کر لیں۔ افسروں کا بیان ہے کہ پچھلی لڑائی میں پریزیڈنٹ ولسن نے ایسے ہی اختیارات حاصل کئے تھے

اکیمز ارفوج لے جانیوالا امدادی جہاز

قاہرہ یکم جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کی جو فوجیں کریٹ میں پہنچی ہیں انھیں ایسے ہوائی جہازوں میں بھر کر لایا گیا جن میں اکیمز ار سپاہی بیٹھ سکتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے ہوائی جہاز دن دشمن کے پاس کئی ہیں، اور وہ انھیں ایسے موقع پر ہی استعمال کرتا ہے۔

مسولینی کا بت توڑ دیا گیا

انقرہ یکم جون۔ اطالویوں نے اپنی حکومت کے وقت ادیس ابابا میں مسولینی کا ایک بت نصب کیا تھا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ نوعی حکومت نے اسے توڑ ڈالا ہے۔ اس کی اطلاع روم کے اخبار نے شایع کی ہے۔

چالیس ہزار جاپانی ہلاک اور زخمی

چنکنگ۔ یکم جون۔ چین کے سرکاری اخبار "سنٹرل ڈیلی نیوز" کا بیان ہے کہ جاپان نے موسم گرما میں چین کے خلاف جو مہم شروع کی تھی وہ ناکام رہی۔ اخبار کا بیان ہے کہ جنوبی شانسی میں جاپان کے چالیس ہزار آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

(بقیہ صفحہ ۵)

تھے۔ اس میں ترمیم کیجائے اس معاہدہ کی رو سے جو استنبول کے دروازے پر تحریر کرایا گیا تھا۔ مقدونیہ یونان کے تمام مفادات ختم کر دئے گئے تھے۔ اور خود ترکی امپائر کو بھی شدید ضرب پہونچی تھی۔ دنیا کی آنکھیں ترکی کی یورپین سرحدوں کی طرف لگی ہوئی تھیں اور قسطنطنیہ پر روسیوں کی گرفت زیادہ مضبوط ہوتی جاتی تھی۔

اس وقت جزیرہ سائپرس کی طرف کسی کی توجہ نہ تھی لیکن کانگریس میں جو برطانی سفیر تھا وہ اسکی اہمیت سے غافل نہ تھا۔ ابھی برلن کانگرس کا اجلاس ختم بھی نہ ہوا تھا کہ برطانی سفیر نے یہ اعلان کر دیا کہ ۴ ارجون کو یعنی اجلاس کانگریس سے صرف نو دن پہلے برطانیہ اور ترکی کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو چکے ہیں جس کی رو سے سلطان نے روسی حملوں سے تحفظ کے لئے برطانیہ سے دوستی کر لی ہے اور اس بات کی اجازت دی ہے کہ سلطان کی "سوزرینٹی" (بالادستی) کے تحت میں برطانیہ جزیرہ سائپرس پر قبضہ کرلے اور اس کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لے۔"

اس واقعہ کو ساٹھ پینسٹھ برس گزر چکے ہیں اور اب جزیرہ سائپرس برطانی امپائر اور برطانی نوآبادیات کا ایک جزیرہ بن گیا ہے یہی وہ صورت حال ہے جس کا راز اسوقت لارڈ بکینس فیلڈ کی دانشمندی میں مضمر تھا۔

جزیرہ سائپرس (قبرص) میں زراعت کا کام عہد ماقبل تاریخ سے جاری ہے اور کم از کم یہ ایک یقینی امر ہے کہ تیس چالیس صدیوں سے وہاں زراعت ہوتی ہے سائپرس کے رقبہ کی بہ نسبت وہاں کی پیداوار میں تنوع زیادہ ہے اور متعدد اقسام کے اناج پیدا ہوتے ہیں نچی سطح والے کھیتوں میں زیادہ تر گیہوں جو، آلو، لیموں، تمباکو، روئی، زیرہ اور بہت قسم کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں اور بلند پہاڑی مقامات پر زیتون، انگور، سیب وغیرہ ہوتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں تمام دیہاتوں میں پائی جاتی ہیں۔ بارش کی مقدار اونچے اور نیچے مقامات پر ۱۴ انچ سے لے کر ۴۲ انچ سالانہ تک ہے۔

عام طور پر اکتوبر اور مارچ کے درمیان بارش ہوا کرتی ہے اور جہاں بارش کا انتظام نہیں وہاں اسی موسم میں فصلیں بوئی جاتی ہیں۔ ماہ جنوری میں گیہوں اور جو کے سبز پودے ہر طرف لہلہانے لگتے ہیں اور اس کے بعد گرم و خشک ہوائیں چلنے لگتی ہیں یہاں تک کہ مارچ میں فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے اور کھیت کٹنے لگتے ہیں۔

سائپرس میں گایوں کی تعداد نسبتاً کم ہے وہ صرف شہروں میں دودھ سپلائی کرنے کے کام میں لائی جاتی ہیں، عام طور پر وہاں بکریوں و بھیڑوں کا دودھ کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دودھ، مکھن اور پنیر کے لئے سائپرس میں تقریباً سوا دو لاکھ بکریاں اور تیس لاکھ بھیڑیں اس جزیرے میں پنیر کثرت سے کھائی جاتی ہے۔

سائپرس سے برآمد کی جانیوالی چیزوں میں ایک قسم کی بڑی سیم ہوتی ہے جس کے بیج انگلستان میں کچھ تو مویشیوں کے چارے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں اور کچھ "فیس کریم" اور صابن وغیرہ بنانے میں کام آتے ہیں، برآمدی چیزوں میں دوسرا نمبر آلو کا ہے جزیرہ سائپرس میں آلو کثرت سے پیدا ہوتا ہے سال میں اس کی دو فصلیں کٹتی ہیں اس کی درآمد سال بھر جاری رہتی ہے۔

اگرچہ سائپرس سنترے صرف پچاس ساٹھ سال سے پیدا کئے جانے لگے ہیں تاہم برطانیہ کے بازاروں میں اب یہ مقبول ہونے لگے ہیں انگور کی کاشت تیزی سے ترقی کر رہی ہے اندنوں لیماسول کے اضلاع میں تقریباً سوا لاکھ ایکڑ زمین پر انگور بوئے جاتے ہیں ازمنۂ وسطیٰ میں بھی سائپرس کے انگور سارے یورپ میں مشہور تھے۔ سائپرس کے شمالی ساحلوں پر ترکی تمباکو کی کاشت ہوتی ہے اور یہ تمباکو سگرٹ بنانے کیلئے انگلستان بھیجا جاتا ہے۔ اس جزیرے کا زیرہ اپنی خوشبو کے باعث بہت فروخت ہوتا ہے بادام اور پیاز کی کاشت بھی اب ہونے لگی ہے۔

باربرداری کے لئے اس جزیرے میں سب سے زیادہ خچروں سے کام لیا جاتا ہے سائپرس کے خچر جفاکشی، محنت اور مضبوطی کے لئے اس جزیرے سے باہر بھی بہت مشہور ہیں اور وہاں کے اچھے خچر قریب و جوار کے دوسرے ممالک میں بھی اچھے داموں فروخت ہوتے ہیں سواری کے لئے گھوڑے بھی کہیں کہیں استعمال کئے جاتے ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔

سائپرس کا کسان بھی بہت تنومند محنتی اور جفاکش ہوتا ہے لیکن وہ اب تک قدامت پرست ہے اس لئے جدید ذرائع کو کام میں نہیں لاتا۔ پھر بھی وہ اپنی محنت سے ایسی زمینوں کو بھی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جو ہر تو تیق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲۴

ادبیات

آشوبِ جہاں

مجھے اس قدردانی و ذرہ نوازی پہ بجا طور پر فخر ہے کہ جناب رائے بہادر منشی رما کانت صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور نے اپنے جدامجد منشی بانکے بہاری لال آنجہانی صدر منصرم بندوبست اودھ المتخلص بہ فروغی تلمیذ جناب منڈ و لال صاحب زار لکھنوی کا مکمل غیر مطبوعہ دیوان طباعت واشاعت کے لئے سپرد کیا ہے رائے بہادر موصوف کی شعر گوئی کا تو مجھے کچھ علم نہیں لیکن اکثر نشستوں میں مجھے یہ اندازہ ضرور ہوگیا کہ فارسی دانی آپ کے خاندان کا طرۂ امتیاز ہے اور زبان اُردو کا صحیح مذاق رکھتے ہوئے آپ خود بھی ایک ادیب ہیں۔ جناب فروغی کی زبان ہرچند کہ اب سے تقریباً اسّی سال پہلے کی زبان ہے لیکن کلام کی روانی وصفائی، بندش وترکیب اور طرز ادا العبد زمانی کی پردہ دار ہے تخیل بلند اور تشبیہ واستعارہ میں ندرت ہے تراکیب میں فارسیت کا غلبہ ہے اور یہی اس وقت کا ماحول تھا۔ آج کی صحبت میں "آشوب جہاں" کے چند اشعار ناظرین صداقت کی تفریح طبع کے لئے پیش کرتا ہوں انشاءاللہ آئندہ بھی جناب فروغی کی شاعری کے مختلف نمونے صداقت میں حاضر خدمت کرتا رہوں گا۔

سلیم ناطقی کانپوری

گردش چرخ کا احوال کروں کیا تحریر — صفحۂ ارض وسما پر نہیں ممکن تفسیر
اس نے کیا کیا نہ زمانے کو دکھائے نیرنگ — چرخ کے ہاتھ سے نالاں ہیں چہ برنا و چہ پیر
بستر خاک پہ تکیہ ہے جہاں میں اُن کا — جو کہ تھے شاہجہاں صاحب دیہیم وسریر
عاقل و باہنر و اہل فراست جو تھے — آج وہ چشم جہاں میں ہیں زبس خوار وحقیر
ہیں زبس صاحب اقبال ضعیف القسمت — یکقلم ہوگئے بدبخت جلیل التقدیر
سرد مہری نے فلک کی یہ لگائی آتش — گرم ہے موسم سرما میں ہوائے کشمیر
تھے جو نظروں میں زمانے کی زبس خوار و ذلیل — دیکھتے ہیں وہی عالم کو بہ چشم تحقیر
صوف وکرپاس بنا کرتی تھی گھر میں شب وروز — آج وہ ہیں سر بازار خریدار حریر
خانساماں بھی یہی کہتے ہیں ہم ہیں افغان — چھری کانٹے کی بدولت ہی ہماری توقیر
جن کو سائیسی تھی اجداد سے کسب وقات — اسپ کی پشت پہ رکھتے ہیں وہ زرین خوگیر
جو سزاوار تھے املاک کے مفلوک ہیں وہ — جو کہ مفلس تھے وہ ہیں صاحب زر اور امیر
عالم واہل قلم فاضل و عامل ہوئے گم — روستا زادے ہوئے صاحب علم اور دبیر
کیمیاگر کو ہے سونے کی عوض خاک بہ کف — خاکروبوں کو ہوئی خاک سے حاصل اکسیر
جو کماندار تھے وہ گوشہ نشیں ہو بیٹھے — جو تھے حلاج لگاتے ہیں نشانے پر تیر
آج وہ صاحب نعمت ہیں جہاں میں مشہور — کل تلک چاٹتے پھرتے تھے جو دیگ وکفگیر
مسند جم پہ تھے جو کام روائے عالم — اب میسر نہیں آتا ہے انہیں فرش حصیر
شاکئی وضع زمانہ ہیں تمامی شعرا — چہ نظیر و چہ دبیر و چہ انیس و چہ نصیر
ہے یہ برگشتگیٔ اوقات زمانہ سے خلل — نہ دوا میں ہے شفا اور نہ دعا میں تاثیر
کسب حدادی کی اوقات تھی جنکی وہ اب — زور بازو سے ہلاتے ہیں فلک کی زنجیر
رہزن وسارق وقزاق پھرے ہیں خوشحال — بے گنہ ہوتے ہیں محبوس بلا بے تقصیر
ہیں مخنث سر میدان وغا تیغ بہ کف — بیٹھے ہیں شکل زنانوں کی بنا کر تذکیر
جو دلاور تھے زمانہ میں وہ ایسے ہیں ضعیف — ہوگئی پشت دوتا صورت پشت شمشیر
جائے بلبل سر گلزار ہے زاغوں کا مقام — صحن گلشن میں ہوئی آکے نواسنج نفیر
قمریاں باغ سے آزاد ہوئیں صورت سرو — چغد ویرانی سے آکر ہوئے اُن کی جاگیر
برج تک حوت کے پھیلانے لگے پائے غرور — مچھلیاں بیچ کے سردار بنے ماہی گیر
دور ہے تیرہ دورنوں کا جہاں میں یکسر — کنج تاریک میں ہیں گوشہ گزیں صاف ضمیر
رمز اور نقل وحکایت سے تنفر ہے انہیں — گاتے پھرتے تھے جو بازار میں انجھا اور ہیر
اُڑ گئی صورت کافور فضائے عالم — جیسے ہو رونق گل باد خزاں سے تعبیر
خاک میں مل گئی جوں دولت خوابیدہ تمام — جتنے تھے ہند میں سلطان وامیر اور وزیر
فرق اوضاع زمانہ میں ہے اس درجہ کہ ہو — کیا عجب خوشۂ انگور سے پیدا انجیر
حیرت وحسرت واندوہ والم کا ہے مقام — کیجئے تا بکجا حال زمانہ تسطیر
صورت رقص شرر جلوۂ ہستی ہے یہاں — صفت رونق گل جلسۂ یاران صفیر
مشت خاکست بشر در کف باد صرصر — کس نہ داند کہ تقدم بکند یا تاخیر
تو نے چاہا سو کیا اور جو چاہے سو کرے — تیری قدرت کے میں قربان ہوں یارب قدیر
مگر ما فصل خزاں ساز مبدل بہ بہار — صدقۂ خوش صفتاں عرض دوعالم بہ پذیر

بند کر لب کو شکایت سے فروغی خاموش
جز خموشی نہیں آشوب جہاں کی تقریر

دنیائے اسلام

مصری فوج کے انسپکٹر جنرل عزیز عالی مصری

قاہرہ ۶ جون مصر کی فوج کے جنرل اسٹاف کے سابق جنرل عزیز المصری اور ان کے دو ساتھی جنھوں نے ہوائی جہاز کے ذریعہ مصر سے بھاگنے کی کوشش کی تھی وہ گرفتار کرلئے گئے ہیں:۔

اخبار لندن ٹائمز کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عراق یا جرمنوں کے پاس لیبیا جانے کا قصد رکھتے تھے ان کے مختصر حالات زندگی حسب ذیل ہیں:۔

اُنھوں نے سب سے پہلے سائرے نیکا میں بام شہرت قدم رکھا تھا۔ یہاں وہ سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۱۲ء میں ترکی اسٹاف افسر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ جب اٹلی اور ترکیہ کے معاہدہ صلح پر دستخط ہوگئے تو ان پر حکم عدولی اور ایسی کارروائی کرنے کے باعث فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ جو ترکوں کے قومی مفاد کے خلاف تھے۔ اور ان کو سزائے موت کا حکم سُنایا گیا۔

مصریوں نے ان کے حق میں زبردست ایجیٹیشن شروع کیا۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار اور مشہور فرانسیسی جریدہ نگار جارج ریمانڈ نے بھی ان کی مخلصی کی انتہائی کوشش کی۔ آخر یہ سب ان کو رہا کرانے میں کامیاب ہوگئے۔ اور ان کو مصر آنے کی اجازت مل گئی۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں جنگ عالمگیر کے بعد قاہرہ میں کئی سال تک پولیس کے ٹریننگ سکول کے انچارج رہے اس کے بعد وہ اس غرض سے احمد حسانین پاشا کے ساتھ انگلستان بھیجے گئے۔ کہ شہزادہ ولیعہد فاروق کی تعلیم میں مدد دیں۔ جو آج کل شاہ فاروق ہیں۔

جب انگریزی اور مصری معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ تو محمد پاشا محمود نے عزیز عالی کو مصری فوج کا انسپکٹر جنرل مقرر کردیا۔ وہ اس عہدہ کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

یہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں ہے — زبان پر بھی ہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفت روزہ

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۴

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

۱۱ جون کو پارلیمنٹ (لندن) میں کریٹ کے متعلق لڑائی کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کریٹ کو بچانے کی مشکلات بیان کیں۔

آپ نے کہا کہ مجھے خوشی ہوئی کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں جرمن پروپگنڈا کا ویسا ہی جواب دیا جس کا وہ مستحق تھا۔

یہ واقعہ ہے کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں مغربی ریگستان یونان اور کریٹ کی لڑائیوں میں انگریزی سپاہ کی تعداد آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سپاہیوں کی تعداد کے برابر رہی ہے۔

کریٹ میں نوآبادیوں کی سپاہ کی تعداد کے مقابلہ میں انگریزی فوج کا قدرے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ ہندوستانی اور غیر برطانوی سپاہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ جرمنی کے پروپگنڈہ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے وزیر جنگ کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ برطانوی رجمنٹوں کے ناموں کا اور زیادہ کثرت کے ساتھ اعلان کر دیا کریں۔

واقعہ یہ ہے کہ کریٹ میں دو ہزار سمندری انگریز سپاہی اتارے گئے۔ جنہیں ۱۴ سو کام آ گئے کریٹ میں ۵ سو سے زیادہ سمندری افسر اور سپاہی ہلاک ہو گئے اور "ہڈ" کے ڈوبنے سے ۱۳۰۰ سے انگریزی سپاہی مارے گئے۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ اس لڑائی میں برطانیہ اور برطانیہ کے باہر ۹۰ ہزار آدمی مارے گئے۔ جنہیں سے کم سے کم ۴۵ ہزار برطانیہ کے آدمی ہیں۔

بحر اٹلانٹک کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ سامان جنگ لانے کے لئے ہمیں بڑی زبردست تدبیریں اختیار کرنا پڑیں لیکن وہ بیکار ثابت نہیں ہوئیں۔ یہ بڑا حیرت انگیز واقعہ ہے کہ مئی کے مہینے میں ہم نے دشمن کے ۲ لاکھ، ۵۰ ہزار ٹن کے جہاز ڈبوئے۔ بخلاف اس کے ہمارا نقصان اس ماہ میں اس کے بقدر تین چوتھائی کے ہے۔

شام کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ: شام میں جرمنوں کے داخلہ اور عراق میں ان کی سازش سے وادی نیل اور نہر سویز میں ہمارے تحفظات کے مشرقی بازو کو کتنا زبردست خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

ہمارے سامنے صرف یہ سوال تھا آیا آزاد فرانسیسیوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بھی شام میں داخل ہو جائیں یا دیر کر کے پوری طاقت جمع کریں اور پھر کارروائی کریں ہم نے دیر میں کارروائی کرنا مناسب سمجھا۔ شام میں کوئی کارروائی کرنے سے پہلے عراق میں اپنی پوزیشن کو بحال کرنا ضروری تھا ہم نے اس سوال پر بھی غور کیا کہ اس سے دلشی گورنمنٹ سے ہمارے تعلقات پر کیا اثر پڑے گا اور ان کی فوجی طاقت کی اہمیت پر بھی غور کیا لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہمنے یہ ہی فیصلہ کیا کہ آزاد فرانسیسیوں کی ہمت افزائی کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم کو بہت زیادہ خوش نہ ہونا چاہیئے۔ جب کہ ہم اس مشکل لڑائی میں پھنسے ہوئے ہیں۔

مسٹر چرچل نے آخر میں کہا کہ میں کوئی گارنٹی نہیں دیتا نہ میں مستقبل کے متعلق کوئی وعدہ یا پیشینگوئی کرتا ہوں لیکن اگر آئندہ ۶ مہینوں میں جب کہ اب سے بھی زیادہ سخت لڑائی ہوگی ہم اس سے زیادہ بدتر پوزیشن میں نہ ہوئے جیسے اب ہیں اور اگر اتنے عرصہ تک جرمنوں اور اطالیوں کے خلاف وحشی غداروں کے باوجود ہم جیسے تن تنہا لڑتے رہے ہیں۔ دریائے نیل کی وادی کے غیر شکست طور پر ہم

آئینہ کانپور

قیدی

نیو کارپوریشن آف انڈیا لیمیٹڈ کلکتہ کی تصویر "قیدی" وہ مشہور تصویر ہے جو سارے ہندوستان میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ آنریبل فضل حق وزیر اعظم بنگال نے کلکتہ میں "قیدی" کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"قیدی ایک بے نظیر اور ہندوستان میں اپنے قسم کی پہلی مسلم سوشل پکچر ہے۔ ڈائرکٹر حسنین نے داستان کو ایسے طریقہ پر پیش کیا ہے کہ کوئی شخص بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن افسردگی کے آنسو نہیں بلکہ تسکین دینے والے"۔

خواجہ حسن نظامی نے دہلی میں "قیدی" کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"یہ تصویر (قیدی) مسلمانوں کی ان کمزوریوں کا آئینہ ہے۔ جس نے مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کی تصاویر مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں گی"۔

قیدی ایک مسلم گھر کی سوشل کہانی ہے جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ افلاس اور تنگ دستی ایک بھرے ہوئے گھر کو کس طرح تباہ و برباد کر دیتی ہے اور اس کے افراد منتشر ہو کر کس طرح غلط راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اس تصویر میں ڈائرکٹر حسنین نے جا بجا ایسے دردناک پیچ لگائے ہیں کہ آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔

ہمارے نقطۂ نظر سے تصویر "قیدی" ایک کامیاب تصویر ہے جس کے لئے مسٹر حسنین مبارکباد کے مستحق ہیں۔

نذیر بیگ۔ مہتاب۔ رومیلا۔ نیلکا دیبائی واسطی کی اداکاری قابل تعریف ہے اور خصوصاً مہتاب کی اداکاری نہایت عمدہ اور جذبات میں ڈوبی ہوئی ہے۔

اس تصویر کی نمائش ۱۳ جون سے سنٹرل ٹاکیز لیمیٹڈ اور امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں ہوگی۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۷ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر محمد سمیع کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مسٹر حبیب اللہ کی ایگزیکٹیو افیسری کے تقرر کے متعلق گورنمنٹ کا آخری آرڈر جس میں ان کو فوری ایگزیکٹیو افیسری کا چارج دینے اور ان کی تنخواہ ایک ہزار روپیہ مقرر کی گئی تھی اسلئے پیش ہوا کہ ان کو ایگزیکٹیو افیسری کا فوراً چارج دیدیا جائے۔ بورڈ کے ہندو ممبران اس آرڈر کو ملتوی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ناکامیابی پر ہندو ممبران اٹھ کر چلے گئے اس آرڈر کے مطابق مسٹر حبیب اللہ کو ایگزیکٹیو افیسری کا چارج دیدیا گیا ہے۔ اور آپ نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔

سیوک گارڈ کی بھرتی کیلئے اپیل مسٹر ٹی۔ بی کراسلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے ایک بیان میں معذرت چاہی ہے کیونکہ سوکس گارڈ کے رنگروٹوں کے بڑھانے اور اے۔ آر۔ پی کی بھرتی کے لئے ان کی اپیل کی وجہ سے شہر میں غیر ضروری تشویش پھیل گئی ہے اور کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ عام پبلک پر اثر ڈالنے کے لئے یہ خواہش کی گئی ہے کہ وہ ہوائی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے فروری کے مطابق اپنی تیاری کریں ہوائی حملہ کی نازل ہونے والی بلاکے متعلق جتنی افواہیں پھیل رہی ہیں وہ سب بغیر کسی اصلیت کے ہیں۔ چندروز پہلے جو نوٹس سوکس گارڈ اور اے۔ آر۔ پی کے لئے شائع کیا گیا تھا وہ منسوخ کیا گیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ پبلک نے نوٹس کی تحریر کو غلط سمجھا ہے۔

ہمارا خود بھی یہ ہی خیال ہے کہ تشویش اور پریشانی کی کوئی وجہ نہیں ہے اور لوگوں کو نہایت آرام اور اطمینان کے ساتھ اپنے اپنے کاروبار میں مصروف رہنا چاہیئے۔ ہر ملک اپنے تحفظات کا انتظام کرتا ہے اور اس کے یہ معنی ہرگز نہیں لئے جاتے کہ اس ملک کو کوئی خطرہ لاحق ہے اسی طرح اگر ہندوستان اپنی حفاظت کے لئے اے۔ آر۔ پی یا سوکس گارڈوں کی بھرتی کرے تو اس کے یہ معنی لے لئے جائیں کہ ہندوستان خطرہ میں ہے بالکل لغو خیال ہے۔ البتہ ہر ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ وہ ہندوستان اپنے صوبہ اور اپنے شہر کی حفاظت کے انتظامات میں پوری دلچسپی لے۔

ستیہ گرہ ۵ جون کو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے ۸ ستیہ گرہیوں کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت مختلف میعاد کی سزائیں ہوئیں مسٹر رگھوناتھ سنگھ کانگریسی کارکن کو خلاف قانون لٹریچر تقسیم کرنے کے الزام میں ایک سال قید سخت اور ۶۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

۵ جون کو ۱۴ ستیہ گرہیوں نے ضلع کے مختلف دیہاتوں میں ستیہ گرہ کیا۔

۸ جون کو کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے سکریٹری مسٹر گوپی ناتھ سنگھ لکھنؤ میں ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔

مسٹر موتی لال کانگریسی ورکر موضع اکبرپور کو ڈیفنس آف انڈیا ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

۹ جون کو ۸ اشخاص معہ اسٹوڈنٹ یونین کے جنرل سکریٹری مسٹر ڈی۔ ڈی سنگھ ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کئے گئے ہیں۔

۱۰ جون کو ۱۰ ستیہ گرہی ضلع کے مختلف مقامات میں گرفتار کئے گئے۔

میونسپل بائی لاز کی پابندی مسٹر برجی میڈیکل افیسر آف ہیلتھ رائے بہادر رما کانت سٹی مجسٹریٹ کے ساتھ شہر کا گشت کر کے میونسپل بائی لاز کی خلاف ورزی کرنے والوں پر مقدمہ قائم کر رہے ہیں۔

ہیضہ کی احتیاطی تدابیر کانپور میں ہیضہ بہت مہلک صورت میں پھیل گیا ہے جوہی نوٹیفائیڈ ایریا۔ گاندھی نگر۔ اور درشن پوردہ میں سب سے زیادہ زد ہے میڈیکل افیسر آف ہیلتھ نے اس سے محفوظ رہنے کے لئے تمام ضروری تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ گٹیا میں چھوت چھات کی بیماری کے اسپتال نے ہیضہ کے مریضوں کے لئے خاص انتظام کیا ہے۔ ہیضہ کا ٹیکہ تقریباً ۳ ہزار آدمیوں کو لگایا جا چکا ہے اور برابر لگایا جا رہا ہے۔

چھ سو روپیہ جمع ۶۰۰ ہندو سنگھ کی اپیل کے جواب میں ڈھاکہ کے بلوے کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے تقریباً ۶ سو روپیہ جمع ہوا ہے۔

بم پھٹنے سے ایک آدمی زخمی ۵ جون کو ایک دوکان میں ایک بم پھٹا جس سے دوکاندار زخمی ہو گیا اور اسپتال لے جایا گیا معلوم ہوا ہے کہ یہ بم دیسی ساخت کا تھا کہا جاتا ہے کہ یہ بم ایک پیتل کے برتن میں عام راستہ پر پڑا ہوا تھا دو لڑکوں

نتیجہ امتحانات ہائی اسکول کانپور بابت سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء

نام اسکول	فرسٹ	سکنڈ	تھرڈ	میزان	ناکامیاب	کل تعداد شرکت	اوسط فیصدی	مسلم	غیر مسلم
گورنراین کھتری ہائی اسکول	۹	۲۱	۱	۳۱	۱	۳۲	۹۷	×	۳۱
اے۔ بی۔ وِدیالہ ہائی اسکول	×	۶	۱۰	۱۶	۱	۱۷	۹۴	۱	۱۵
مارواڑی ودیالہ انٹر کالج	۲	۲۳	۱۸	۴۳	۳	۴۶	۹۳½	×	۴۳
ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۱	۱۳	۱	۱۵	۲	۱۷	۸۸	×	۱۵
کرائسٹ چرچ ہائی اسکول	۳	۲۶	۴	۳۳	۷	۴۰	۸۲½	۸	۲۵
بی۔ این۔ ایس۔ ڈی، انٹر کالج	۱۱	۵۴	۲۶	۹۱	۱۹	۱۱۰	۸۲½	۲	۸۹
میونسپل اے۔ وی گرلس ہائی اسکول	۱	۱۴	۶	۲۱	۵	۲۶	۸۰½	×	۲۱
بالکا ودیالہ انٹر کالج	×	۷	۹	۱۶	۶	۲۲	۷۲½	×	۱۶
حلیم مسلم انٹر کالج	۵	۲۱	۲۳	۴۹	۲۱	۷۰	۷۰	۴۹	×
ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول	۱۰	۳۴	۱۷	۶۱	۲۷	۸۸	۶۹	۲	۵۹
کانپور ہائی اسکول	×	۲۲	۲۸	۵۰	۲۳	۷۳	۶۸½	۶	۴۴
اے۔ وی۔ میونسپل ہائی اسکول نواب گنج	×	۱۲	۱۷	۲۹	۲۱	۵۰	۵۸	۲	۲۷
گورنمنٹ ہائی اسکول	۲	۱۹	۱۷	۳۸	۲۹	۶۷	۵۶½	۱۵	۲۳
پی۔ پی۔ این ہائی اسکول	×	۸	۲۰	۲۸	۲۲	۵۰	۵۶	۲	۲۶
محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول	۱	۲	۲	۵	۴	۹	۵۵½	۲	۳

نتیجہ امتحانات انٹرمیڈیٹ کالج کانپور بابتہ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء

نام کالج	فرسٹ	سکنڈ	تھرڈ	میزان	ناکامیاب	کل تعداد شرکت	اوسط فیصدی	مسلم	غیر مسلم
کرائسٹ چرچ کالج	۱	۱۷	۲۶	۴۴	۳۰	۷۴	۵۹½	۱۳	۳۱
ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج	۸	۵۳	۵۶	۱۱۷	۷۸	۱۹۶	۵۹½	۱	۱۱۶
بی۔ این۔ ایس۔ ڈی۔ انٹر کالج	۵	۴۸	۵۰	۱۰۳	۶۸	۱۷۱	۶۰	۵	۹۸
حلیم مسلم انٹر کالج	×	۹	۱۲	۲۱	۷	۲۸	۷۵	۲۰	۱
بالکا ودیالہ انٹر کالج	×	۶	۱	۷	۴	۱۱	۶۳½	×	۷
مارواڑی انٹر کالج	۱	۱۴	۸	۲۳	۱۴	۳۷	۶۲	×	۲۳
سناتن دھرم کالج	۷	۳۶	۳۸	۸۱	۳۸	۱۱۹	۶۸	×	۸۱

سبد گل

اخبار والوں کو لوگ بیکار جھوٹا کہتے ہیں۔ ان حضرات کا خیال یہ ہے کہ خبریں اخباروں کے دفتر میں گھڑی جاتی ہیں جیسے کسی حلوائی کی دوکان پر مٹھائی تیار ہوتی ہے کہ کڑھائی سے نکالی اور دوکان پر سجادی۔ انھیں یہ نہیں معلوم کہ بیچارے اخبار والے خبروں کے لئے دوسرے کے دست نگر ہیں اور انکی یہ کیفیت ہے کہ

تمتع زہر گوشہ یافتم
زہر خرمنے خوشہ یافتم

جرمنی اور برطانیہ میں صلح کی بات چیت کے متعلق نہ جانے کتنی بار خبریں آچکیں۔ اور ہندوستان جیسے نیم خواندہ یا ناخواندہ ملک کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ امریکہ جیسے متمدن اور لکھے پڑھے ملک میں بھی اس کا ذکر چھل جاتا ہے۔ چنانچہ آجکل پھر یہی جھوٹی خبر امریکہ میں پھیل گئی کہ برطانیہ نے صلح کی کچھ شرطیں دے کر مسٹر ونائٹ امریکن سفیر مقیم برطانیہ کو امریکہ بھیجا ہے۔ یہ خبر یہاں تک گرم ہوئی کہ خود مسٹر روز ویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ کو اس کی تردید کرنی پڑی۔

شام کے متعلق کیا مزہ آرہا ہے روزانہ دو طرفہ خبریں آجاتی ہیں۔ برطانیہ والے تو کہتے ہیں کہ تمام شام میں جرمنی چھائے جارہے ہیں۔ دمشق پر انھوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ حلب میں اپنی چھاؤنیاں ڈال لی ہیں سینکڑوں کی تعداد میں جرمنی ہوائی جہاز شام میں پہنچ گئے ہیں اور نہ جانے کتنے جرمن بھیس بدل بدلکر شام کے علاقہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ فرانس والے کہتے ہیں کہ واہ یا تو آپ جھوٹے ہیں۔ یا آپکو کسی نے بہکا دیا ہے جناب شام میں نہ تو کوئی جرمنی ہوائی جہاز ہے نہ کوئی جرمن فوج ہے۔ بقول اکبر الہ آبادی

کوئی شورش نہیں ہر طرح سے خیر سلا ہے
نہ سرگرمی پولیس کی ہے نہ جاری مارشل لا ہے

بھوپال میں اطالوی قیدیوں کا کیمپ

بھوپال ۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ بارہ سو اطالوی قیدی کھیتوں کی صورت میں یہاں آئے اور بھوپال کے جنگی قیدیوں کے کیمپ میں بھیجدیے گئے۔ اب تک تقریباً دو ہزار قیدی یہاں آئے ہیں۔ اور کیمپ میں ۴ ہزار قیدی کے لئے گنجایش رکھی گئی ہے۔

کلکتہ ۷ جون۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صوبائی پبلسٹی افسروں کی کانفرنس شملہ میں ۱۱ جولائی کو ہوگی۔ اور تین دن تک جاری رہے گی۔ ممکن ہے کہ شملہ میں یہ پبلسٹی چیف پریس ایڈوائزر سے بھی ملیں۔

---

۵ آیندہ کبھی لکھی جاسکیگی۔ سال پر سال گذرتے چلے گئے لیکن یہ کتاب کانٹ کے دماغ ہی میں رہی۔ آخر کار ۶۰ سال کی عمر میں وہ کتاب لکھنے بیٹھا۔ جو چیز اس نے ۴۰ سال میں سوچی تھی وہ تین ماہ میں لکھ ڈالی۔ اس کے بعد کانٹ نے چند اور کتابیں لکھیں۔ یہ سب کام اس نے ۶۰ سال میں پورا کرلیا۔ اس کے بعد وہ تقریباً ۱۵ سال اور زندہ رہا۔ لیکن اس نے کوئی اور کتاب نہ لکھی، یہی نہیں بلکہ اس نے سوچنا بھی چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ بجائے فلسفے کے معمولی کتابیں دل بہلانے اور وقت گذارنے کے لئے پڑھا کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ فلسفے کا سارا علم میں نے اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے۔ اب اور کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوسکتی میرے بعد کے آنے والے لوگوں کا بس یہ کام ہوگا۔ جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اسے آسان بنا کر دوسروں کو سمجھائیں یہ ×

ادب لطیف

تحفۂ محبت

میں آئینہ کو دیکھکر اس دھوکے میں نہیں آسکتا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔
جب تک کہ تو حسین اور جوان ہے۔
لیکن جب میں تیرے چہرے پر بڑھاپے کی شکنیں دیکھونگا، میں خوف سے کانپ اٹھونگا۔
کیونکہ اسوقت میری موت کا وقت نزدیک ہوگا
میرا دل تیرے پاس ہے۔
تیرا دل میرے پاس ہو، یہ تو نے مجھے محبت کا تحفہ عطا کیا ہے
میرے دلکو سنبھالکر رکھنا۔ اب یہ دل میرا نہیں ہو تیرا ہے۔
ایک دفعہ چیز دیکر واپس نہیں لی جاتی۔
کیا تو نے مجھے اپنا دل واپس لینے کی امید پر دیا تھا۔
جب کسی کو ایک چیز تحفہ میں دی جاتی ہے
پھر واپس نہیں مانگی جاتی۔
دل محبت کا تحفہ ہے۔
یہ نذرانۂ الفت ہے۔

---

۵ رہے اور پندرہ سال میں بہت بڑے ہوگئے۔ ایک روز کانٹ جب اپنی کھڑکی میں سوچنے کے لئے بیٹھا تو اسے گرجا کی چوٹی نظر نہ آئی۔ درختوں کی پھنگوں نے اسے بالکل ڈھانپ لیا تھا۔ کانٹ نے اپنے پڑوسی سے التجا کی کہ خدا کے لئے اپنے درخت کٹوا دو۔ اگر یہ برجی مجھے نظر نہ آئی تو میں کچھ بھی نہ سوچ سکونگا۔ میرا دماغ بیکار ہو جائے گا۔ اور میری زندگی برباد ہو جائیگی۔ پڑوسی کو یہ سنکر ہنسی تو ضرور آئی ہوگی لیکن اس نے کانٹ کی خاطر وہ درخت کاٹ دیئے۔ کانٹ اس کے بعد ۲ سال اس برجی کو دیکھ دیکھکر سوچ بچار کرتا رہا۔

کانٹ کی ایک اور عادت تھی۔ وہ جب درجے میں لکچر (سبق) دیتا تو کسی طالب علم کے کوٹ کے دوسرے بٹن پر نظر جما لیتا تھا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ اس طالب علم کا وہی بٹن ٹوٹ کر کہیں گر گیا۔ کانٹ نے جب لکچر شروع کرنا چاہا تو وہ بٹن نہ پایا۔ بٹن کے نہ ہونے سے اس کے خیالات پریشان ہوگئے۔ اور وہ لکچر نہ دے سکا۔

کانٹ بہت تھوڑے لوگوں سے ملتا تھا اس کا صرف ایک دوست تھا۔ اس کا نام گرین تھا۔ یہ ایک انگریزی تاجر تھا۔ اس نے کانٹ کے اکثر موقعوں پر مدد کی۔ مزے کی بات یہ کہ گرین کانٹ سے بھی زیادہ وقت کا پابند تھا۔ ایکبار گرین نے کانٹ کو ۸ بجے بلایا تاکہ دونوں گرین کی گاڑی میں بیٹھ کر سیر کرنے جائیں۔ ٹھیک ۸ بجے گرین اپنی گاڑی میں روانہ ہوگیا۔ کانٹ کو دو منٹ کی دیر ہوگئی تھی۔ وہ گرین کو رستہ میں ملا۔ گرین نے اسے اپنی گاڑی میں جگہ دینے سے انکار کردیا لیکن اس بات پر دونوں میں جھگڑا نہ ہوا۔ اور دونوں کی دوستی ویسے ہی قایم رہی۔

کانٹ کا ٹہلنے کا وقت مقرر تھا اور چالیس سال کے عرصہ میں صرف دوبارہ وہ وقت پر ٹہلنے نہ جاسکا۔ وہ ہمیشہ اکیلا جاتا تھا کبھی کسی کو ساتھ نہ لیتا تھا۔ البتہ بارش کے وقت اس کا ملازم لمبی چھتری لگا کر اس کے ساتھ جاتا۔

کانٹ ۱۲ سال برابر سوچ بچار کرتا رہا۔ لیکن اس نے کوئی کتاب نہ لکھی۔ وہ اپنے دوستوں کو خطوں میں لکھتا رہا کہ اب میں ایک ایسی زبردست کتاب لکھنے والا ہوں کہ اس جیسی ... اب تک لکھی گئی ہے۔ اور نہ ۵۵

عالم نسواں

وہ طبقہ جو عورتوں سے نفرت کرتا ہے

(انگریزی سے ماخوذ)

ناظرین کو یہ سنکر شاید تعجب ہوگا کہ یورپ میں مردوں کا ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگیا ہے جو عورتوں سے علیحدہ رہنا اور ان سے نفرت کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ اسی طبقہ کے ایک مرد نے جو فرانس کا رہنے والا ہے حال ہی میں ایک کتاب عورتوں کے خلاف لکھی ہے جس کا نام "عورتوں سے علیحدہ رہو" رکھا ہے اس کتاب میں عورتوں کے متعلق جو دلچسپ ریمارک اس مصنف نے کئے ہیں۔ وہ ہم ناظرین کی معلومات کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

عورتوں میں بلاشبہ بے حد کشش اور دلفریبی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ بھی نہیں کہ عورت ایک دلکش چیز ہے۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ دنیا کی جتنی بھی دلکش چیزیں ہیں وہ امن اور سکون کو برباد کرنے والی ہیں موسیقی کی دلکشی سے کون انکار کرسکتا ہے شراب کی کشش کسقدر نمایاں ہے دیگر منشیات میں بھی بے حد کشش ہے۔ یہاں تک کہ لوگ ان منشیات کی بدولت بڑے بڑے جرائم کرتے ہیں۔ عورت کو بھی منشیات ہی کا ایک مجموعہ سمجھئے جو ہم کو اندھا بہرا کردیتی ہے

عورتوں کو اپنے شوہروں سے کسقدر تعلق ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے کرلیجئے۔ کہ اگر عورت کا ایک گاؤں بگڑ جائے وہ سارے گھر کو سر پہ اٹھا لیتی ہے۔ لیکن اگر اس کا شوہر بیمار ہو جائے تو اسے ہسپتال میں بھیجکر بے فکر ہو جاتی ہے۔ شوہر صرف اس لئے ہوتے ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے سامان تعیش فراہم کریں جو شوہر اپنی بیویوں سے محبت کی بھی آرزو رکھتے ہیں وہ بڑے احمق ہیں۔

نیک اور شریف عورتیں اکثر اس لئے بھی اپنے شوہروں سے دلچسپی رکھتی ہیں کیونکہ وہ چند بچوں کی مائیں بننا چاہتی ہیں۔ لیکن ماں بننے کے بعد انکو شوہر سے کوئی دلچسپی نہیں رہتی وہ اپنے بچوں کی فکر میں لگ جاتی ہیں۔ اور وہ اپنے بچوں کی دلداری کے لئے سو مرتبہ شوہر کی محبت کو قربان کرسکتی ہیں۔ وہ شوہر جو اپنی بیوی کے متعلق یہ رائے رکھتا ہے کہ اس کی بیوی کو اس کے ساتھ بیٹے کے مقابلہ میں زیادہ محبت ہے۔ اس زمانہ کا سب سے احمق آدمی ہے

بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ انکی بیویاں ان سے محبت کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ انکا یہ دعویٰ سچ ہو لیکن اکثر اوقات یہ دعویٰ غلط ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر آپکو بھی اپنی بیوی کی محبت کا مغالطہ ہے تو ایسا کیجئے کہ لطف آمدنی بنک میں ڈالدیا کیجئے۔ اور بیوی سے کہئے کہ میں نے اپنے ایک دوست کو دیدی ہے۔ اور برابر ایسا کرتے رہئے۔ آپ دیکھیں گے کہ بیوی کی ساری محبت چند ہی روز میں غصہ میں تبدیل ہو جائیگی

ایک عورت کے متعلق کوئی دانشمند سے دانشمند یہ رائے نہیں قایم کرسکتا کہ کب وہ بدل جائیگی۔ اس کی فطرت میں غیر مستقل مزاجی اور تلون ہے۔ ایسی حالت میں ہم کسی عورت پر بھی اعتماد نہیں کرسکتے خواہ وہ ہماری بیوی یا محبوبہ ہی کیوں نہ ہو۔

کردار ایک ہی اداکار کو دیا جاتا ہے اور اکثر مواقع پہ وہ ایک دوسرے سے ہمکلام بھی دکھلائے جاتے ہیں ایسے منظروں میں سیلولائڈ کے نصف حصہ پر ایک کردار کا فوٹو لیا جاتا ہے اور بعد میں خالی حصہ پر دوسرے کردار کا۔ لیکن ۵۵

بچوں کی دنیا

کانٹ

از جناب ریاض الاسلام صاحب حقانی ۔ اے

کانٹ کا نام پڑھ کر بہت سے بچے سوچ رہے ہونگے یہ کسی جانور کا نام ہے۔ بعض شاید یہ سمجھیں گے کہ یہ کوئی کھانے کی چیز ہے۔ لیکن کانٹ نہ جانور ہے اور نہ کھانے کی چیز۔ یہ ایک بہت مشہور فلسفی کا نام ہے۔ جو اب سے کوئی ڈیڑھ سو سال پہلے جرمنی میں رہتا تھا۔ بعض بچے پوچھیں گے کہ فلسفی کسے کہتے ہیں؟ فلسفی اسے کہتے ہیں۔ جو فلسفے کا ماہر ہو۔ لیکن فلسفہ کسے کہتے ہیں؟ یہ بڑا ٹیڑھا سوال ہے۔ بس یوں سمجھو کہ کسی چیز کی اصلیت کے کھوج لگانے کا فلسفہ کہتے ہیں۔ دنیا میں بہت سے لوگ کھاتے پیتے ہیں، کماتے ہیں اور پھر عمر پوری کرکے مرجاتے ہیں۔ اور کبھی کچھ سوچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سوچتے ہیں کہ ہم کیوں پیدا ہوئے کسلئے پیدا ہوئے۔ دنیا کسطرح پیدا ہوئی۔ دنیا کس طرح بنائی گئی۔ وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے سوچنے والے لوگوں کو فلسفی کہتے ہیں۔

یورپ کے کسی ملک میں اتنے زبردست فلسفی پیدا نہیں ہوئے جتنے جرمنی میں۔ کانٹ جرمنی کا اور نئے زمانے کا سب سے بڑا فلسفی سمجھا جاتا ہے۔ اس کا فلسفہ سمجھنا بہت مشکل ہے لیکن اس کی زندگی کے بعض واقعات بہت دلچسپ ہیں۔

کانٹ کا بچپن غریبی میں گذرا۔ اس کو ابتدائی تعلیم حاصل کرنے میں بہت دقتیں پیش آئیں لیکن اس نے ان دقتوں کا مقابلہ بڑی ہمت سے کیا۔ بچپن ہی سے اس نے دو باتیں اپنے دل میں طے کرلی تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ کسی سے مدد نہ مانگے گا۔ دوسرے یہ کہ وہ ہر کام کرنے کے لئے آمادہ رہے گا۔ جس سے وہ ایمانداری کے ساتھ روزی کما سکے۔ ان دونوں باتوں پر وہ آخر تک قایم رہا۔

اعلیٰ تعلیم اس نے جرمنی کی ایک چھوٹی سی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسے اسی یونیورسٹی میں ایک اعزازی پروفیسری مل گئی۔

کانٹ وقت کا بے حد پابند تھا۔ اس کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ لوگ اسے دیکھکر اپنی گھڑیاں ملایا کرتے تھے۔ وہ رات کو ٹھیک گیارہ بجے بستر پر لیٹ جاتا تھا۔ تین منٹ کے اندر اسے نیند آجاتی۔ ٹھیک صبح ۵ بجے اٹھتا۔ اور ایک پائپ پیتا۔ زندگی بھر اس نے روزانہ صبح کے ایک پائپ کے علاوہ کبھی دوسرا پائپ نہیں پیا۔ پھر ۸ بجے تک وہ لکچر (سبق) کی تیاری کرتا۔ اور ۸ سے دوپہر کے ایک بجے تک یونیورسٹی میں لکچر دیتا۔ ایک سے ڈیڑھ تک کھانے کا وقت تھا ڈیڑھ سے ساڑھے تین تک ٹہلنے کا وقت تھا جس سڑک پر وہ ٹہلنے جاتا تھا وہ اب فلسفی کی سڑک کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ٹہلنے میں ہمیشہ ۸ میل کا فاصلہ طے کرتا تھا۔ ساڑھے تین بجے سے رات کے گیارہ بجے تک کا وقت سوچ بچار اور پڑھنے کے لئے وقف تھا۔

کانٹ صرف وقت ہی کا پابند نہ تھا بلکہ اور بہت سی عادتوں میں بھی اسی طرح پابند تھا۔ اس کے محلے میں ایک گرجا تھا۔ اس کی برجی اس کے مکان کی کھڑکی میں سے نظر آتی تھی۔ کانٹ اس کھڑکی میں بیٹھ جاتا اور برجی کی چوٹی پر نظر جماکر سوچ بچار کیا کرتا۔ ۵ سال برابر اس کا یہی دستور رہا۔ اس عرصہ میں کسی محلہ دار نے کانٹ کے گھر اور گرجا کے درمیان کچھ درخت بو دیئے۔ یہ درخت آہستہ آہستہ بڑھتے ص

پردۂ فلم

اسکرین کے پوشیدہ راز

از جناب چودھری عبدالعزیز صاحب گل لاہور

سینما کی مقبولیت کو برقرار رکھنے کی خاطر اس کے ماہرین فن کو ہر وقت تخیل اور ہنرمندی سے کام لینا پڑتا ہے اور وہ دن رات نئی نئی چیزوں کی اختراع میں سرگرم رہتے ہیں۔ ہالی وڈ میں ایک شعبہ ایسے افراد پر ہی مشتمل ہے جو قسم قسم کے حیرت انگیز مناظر اور اشیا مہیا کرتا ہے او ضرورت کے وقت ایک ناممکن چیز کی تخلیق کو ممکن بنانے میں دریغ نہیں کرتا۔ اسٹوڈیو کے محدود رقبہ کے اندر ہی یہ شعبہ بادہا ہر طرح کے مطلوبہ منظر مناسب وقت میں تیار کردیتے ہیں۔ آج سے ۸ برس پہلے فلمکاروں کو مناظر کی تلاش میں مختلف مقامات پر جانا پڑتا تھا جس کی وجہ سے انھیں بھاری اخراجات اٹھانے پڑتے تھے لیکن اب انکا زیادہ تر حصہ ہالی وڈ میں تیار ہوتا ہے۔

ایسے عجیب و غریب منظر دکھانے کے لئے ٹرک فوٹو گرافی سے کام لینا پڑتا ہے۔ بارش کا سین بھی مصنوعی دکھایا جاتا ہے۔ کیونکہ اصل بارش کے قطرے اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ وہ کیمرے میں نظر نہیں آسکتے۔ پانی کی موسلادھار بارش کا منظر دکھانے کے لئے نل کے فوارے کو کام میں لایا جاتا ہے۔ بادلوں کی گرج پیدا کرنے کے لئے خاص قسم کی ٹین کی چادروں سے آواز پیدا کی جاتی ہے اور اگر بجلی کی چمک دکھانی مقصود ہو تو ایک خاص قسم کا شیشہ کیمرے کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس میں ایک ٹیڑھی لکیر کی طرح ایک دراڑ سی بنا دیتے ہیں اور اس کے پیچھے فلیش لائٹ دکھا کر بجلی کے چمکنے کا منظر پیدا کردیتے ہیں۔

اکثر فلموں میں آندھی اور طوفان کے زبردست سین بھی دکھائے جاتے ہیں۔ جنھیں فلم بین دیکھکر بہت حیران ہوتے ہیں۔ لیکن انھیں یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ جسے وہ طوفان خیز دریا سمجھ رہے ہیں۔ وہ صرف سو فٹ لمبا۔ ۳ فٹ چوڑا اور ۵ فٹ گہرا نالہ ہے اور آندھی کا زور ہوائی جہاز کے پنکھوں کی قوت پر اور آندھی کا تمام گرد و غبار صرف میدے کا آٹا ہے۔

اگر ہوائی جہاز یا موٹر کار کو کسی بلندی سے گرتا دکھانا مقصود ہو تو ان چیزوں کا ماڈل ہی استعمال میں لایا جاتا ہے۔ حادثہ کے عین وقت ہوائی جہاز کے ٹکرانے کی آواز دیاسلائی کے خالی بکس کو مائکروفون کے سامنے خاص انداز سے توڑ کر پیدا کی جاتی ہے۔

اکثر اسٹنٹ فلموں میں ہیرو یا کوئی دوسرے کردار بلند مکانوں یا چٹانوں سے نیچے زمین پر چھلانگ لگاتے دکھائے جاتے ہیں لیکن زمین پہ گرتے وقت انکا تسلسل قایم نہیں رہتا۔ یعنی فلم کو کاٹ (cut) کر محض ایک ہی قلابازی لگاتے ہی دکھایا جاتا ہے۔ ایسے منظروں کو short shot میں لیا جاتا ہے۔

اسی طرح عموماً دکھایا جاتا ہے کہ ایکٹر اچھل کر ایک سیڑھی اس سے زاید فٹ کی بلندی پر جا بیٹھتا ہے ایسے سین گو انسانی طاقت سے باہر ہوتے نہیں تاہم یہ صرف دلچسپی کے لئے دکھلائے جاتے ہیں ایسے مواقع پر تماشائی عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ ایکٹر سپرنگ کے ذریعہ اوپر اچھل جاتا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ محض ایک ٹرک ہے جو فلم کو الٹا چلانے سے پیدا ہوتا ہے گھوڑے کی پیٹھ پر بھی اس ٹرک کے استعمال سے اچھلکر جا بیٹھتے ہیں۔

آجکل ایک ہی ایکٹر کو ڈبل رول میں پیش کرنے کا بھی بہت رواج ہوگیا ہے۔ یعنی باپ اور بیٹے کا ×

اقوال زریں

زندگی کی وقعت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں تاہم دو چیزیں چٹان کی طرح قایم رہتی ہیں۔ اول دوسروں کے ساتھ مشکل میں امداد کرنا۔ اور دویم اپنے سر پر مصیبت آئے تو ہمت نہ ہارنا۔

جو آدمی علم پڑھتا اور اس کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ اس کسان کی طرح ہے جس نے محنت کرکے کھیت سدھار دیا مگر اس میں بیج نہ بویا۔

اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت بے فائدہ ضایع نہ کرو کیونکہ زندگی وقت ہی سے بنتی ہے۔

دوست خوشی کو بڑھا دیتا ہے تکالیف کو تقسیم کرکے اور خوشی کو دوگنا کرکے غم کو بھلا دیتا ہے۔

اس زندگی کو قابل رشک بنانے کے لئے لازم ہے کہ انسان جہاں تک ممکن ہو سکے کام ہی میں محو اور منہمک رہے۔

مصر کا اٹلی اور جرمنی سے پروٹسٹ

قاہرہ ۸ر جنوری۔ گذشتہ بدھ کو اسکندریہ کے معصوم شہریوں پر جو بمباری ہوئی تھی۔ اس کے خلاف حکومت مصر نے جرمنی اور اٹلی سے زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ جان و مال کا جو نقصان ہوا ہے اس کا اٹلی اور جرمنی سے مطالبہ کیا جائیگا۔

موجِ تبسم

استاد:۔ تم کو معلوم ہو کہ جو طالب علم جھوٹ بولتے ہیں۔ انکے ساتھ کیا ہوتا ہے۔
ایک طالب علم:۔ "جی نہیں"
استاد:۔ جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو انکو فلم کمپنی والے اپنا پبلسٹی ایجنٹ بنا لیتے ہیں۔

ایک خاتون (ایک دوسری خاتون سے) آج میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان تمہاری لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔
مغرب زدہ خاتون:۔ کیا میری لڑکی نے اس نوجوان کے گلے میں باہیں ڈال دی تھیں
دوسری خاتون"۔ یہ تو میں نے نہیں دیکھا۔
مغرب زدہ خاتون"۔ تب وہ میری لڑکی نہیں ہوگی۔ کوئی دوسری شریف لڑکی تھی۔

پہلی سہیلی:۔ (دوسری سہیلی سے) مجھے اپنے شوہر کی صورت سے زیادہ انکی باتیں پیاری معلوم ہوتی ہیں۔
دوسری سہیلی:۔ وہ کیسی باتیں کرتے ہیں۔
پہلی سہیلی:۔ کل وہ کہہ رہے تھے کہ میں ایک نئی ساڑھی لے کر آؤنگا۔

دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے طویل مقدمہ

فرانس میں ایک مقدمہ ۴۴۲ سال تک چلتا رہا۔ یہ مقدمہ ۱۹ نومبر ۱۴۲۳ء میں ایک قطعہ اراضی کی بابت فرانس کے دو دیہات کے درمیان شروع ہوا تھا۔ جبکہ فرانس کی عدالت ہائے دیوانی ساڑھے چار صدیاں گذر جانے کے باوجود فیصلہ نہ کرنے پائیں۔ آخر کار عدالت دیوانی داقع لالیس نے۔ اس طویل ترین مقدمہ کا فیصلہ اس طرح کیا کہ دونوں گاؤں کی اراضی متنازعہ کو آدھا آدھا بانٹ دیا۔ اس مقدمہ میں فریقین کے ساڑھے ۴ لاکھ روپے خرچ ہوئے حالانکہ اراضی متنازعہ کی قیمت ۲ ہزار روپیہ تھی اور اس مقدمہ کے کاغذات ۱۰۵۶ بستوں میں بند کئے گئے جن کا وزن ۲۵۶ من تھا۔

جرمن یہودیوں کی رہائی

شملہ ۹ر جون ہندوستان میں جو جرمن نظربند کئے گئے تھے۔ ان میں سے ۴۰ چھوڑ دئے گئے اور ۵۰۰ کے معاملے زیر غور ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ وہ نازیوں سے ہمدردی نہیں رکھتے تو انہیں بھی چھوڑ دیا جائے گا۔

یوپی میں ستیہ گرہ ملتوی نہیں ہوا

بنارس ۱۰ر جون۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو مطلع کیا گیا ہے کہ اس اخباری اطلاع میں کوئی سچائی نہیں ہے کہ یوپی میں یکم رجون سے ۱۵ر جون تک تحریک ستیہ گرہ ملتوی کر دیگئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے اس سلسلہ میں کوئی سرکلر جاری نہیں کیا۔ اور موجودہ تحریک کو شروع کرنا۔ ملتوی کرنا یا بند کرنا انہیں کے اختیار میں ہے۔

غیر ملکی جہازوں پر قبضہ

واشنگٹن ۷ر جون پریزیڈنٹ روزولٹ نے اس قانون پر دستخط کر دئے ہیں جس کے ذریعہ حکومت کو وہ ۸۰ غیر ملکی جہاز ضبط اور استعمال کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔ جو کہ امریکہ کی بندرگاہوں میں بیکار پڑے ہوئے ہیں۔

یوپی میں فرقہ وارانہ کشیدگی

نینی تال ۵ر جون فرقہ دارانہ تعلقات کے نقطہ نظر سے صوبہ کی عام صورت حالات اچھی نہیں ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو گورنر یو۔ پی کے مشیر مسٹر سلون نے یہاں ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔

مسٹر سلون نے مزید کہا کہ "کافی کشیدگی موجود ہے جو خبردار کئے بغیر ہی کسی وقت بھڑک سکتی ہے۔ شروع سال سے اب تک بڑہال گنج (ضلع گورکھپور) کیپا گنج (ضلع اعظم گڑھ) جمین۔ تلہر (شاہجہانپور) چولی (سہارنپور) میں فساد ہو چکے ہیں اور حال ہی میں کانپور اور پیا پچمہ (ضلع گورکھپور) میں فسادات ہو چکے ہیں۔ بنارس میں بھی تعلقات کشیدہ ہیں، مگر وہاں بلوہ نہیں ہوا۔

مسٹر سلون نے آخر میں کہا کہ علی گڑھ میں سکھ کانفرنس منعقد ہوئے اور ضلع میں سکھوں کی عام سرگرمیوں سے تشویش پیدا ہو رہی ہے اور یقیناً ان سرگرمیوں سے صورت حالات کی شدت میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔

زائد منافع ٹیکس کی آمدنی

نئی دہلی۔ ۵ر جون حکومت ہند نے زائد منافع ٹیکس میں ۴۱-۱۹۴۰ء میں ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم حاصل کی جو فائنینس ممبر کے اندازہ سے بہت کم ہے

افسانہ

کافر ادا رقاصہ

مشہور فسانہ نگار گالزوردی کا شاہکار

بڑی اماں آج رقاصہ بہت اداس معلوم ہوتی ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں پر سر رکھے خاموش بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کی نگاہیں خلا میں کسی نامعلوم شے کی تلاش میں نظر آتی ہیں۔ اس کو اس حالت میں دیکھکر میرا جی تو بہت کڑھتا ہے۔ اماں میں نے اسے دعا مانگنے پر آمادہ کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن وہ غریب تو دعا کے طریقے سے ہی ناواقف ہے۔ اس کا کوئی عقیدہ ہی نہیں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے پر بھی کسی طرح آمادہ نہیں ہوتی۔ مجھے تو وہ کافرہ معلوم ہوتی ہے۔ کٹر کافرہ۔

لیکن اماں اس کے لئے اگر کوئی چاہے بھی تو کیا کر سکتا ہے۔ سوائے اسکے کہ ان چند ساعتوں میں اس کا دل بہلا رہے میں نے تو اس کی بھی کوشش کی کہ وہ اپنی زندگی کے کچھ واقعات ہی مجھے بتلا دے لیکن وہ منہ سے بولتی ہے اور نہ سر سے کھیلتی ہے۔ ہمیشہ یوں ہی بیٹھی خلا میں جانے کا کیا تکا کرتی ہے۔ مجھے بیچاری پر بہت ترس آتا ہے۔ اسکی زندگی کی باقی ماندہ چند ساعتوں میں کیا ہم اسے کسی قسم کا سکون اور آرام نہیں پہونچا سکتے؟ عین عنفوان شباب میں موت جب سینے کے اندر ارمانوں کی دنیا میں ہلچل سی مچ رہی ہو خیالات لاندہبیت کی جانب مائل ہوں۔ اُف! معمر راہبہ نے کف افسوس ملتے ہوئے کہا۔ اتنی حسین کمسن لڑکی اور اس تیز آہنی جوانی میں بندوقوں کی بے رحم گولیوں کا نشانہ بنے۔ کیا اس کا محض تصور ہی اندوہناک نہیں ہے؟ یہ کہکر اس نے دو بڑی انگلیوں سے اپنے سینے پر صلیبی نشان بنایا۔ اس کی بھوری اور رحم آلود آنکھیں مخاطب کے کنٹوپ اور سفید بالوں سے ڈھکے ہوئے زردی مائل گورے چہرے پر مستفسرانہ انداز سے جم گئیں۔ خانقاہ کی منتظم نحیف و معمر راہبہ کچھ سوچنے لگی۔

خانہ بدوشوں کے ڈیرے میں ملی ہوئی سانولی رنگت اور دلکش نقوش والی رقاصہ کو جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا اس کے خلاف یہ الزام تھا کہ اس نے اپنے عاشق فرانسیسی بحری افسر سے چند اہم راز معلوم کرکے اسپین میں مقیم جرمنوں کے ہاتھ معقول معاوضہ پر بیچ ڈالے تھے۔ جب عدالت نے تسلیم کرتے ہوئے اس کے لئے سزائے موت تجویز کی۔ اور اس خیال سے کہ خانقاہ مذکور اس کے لئے جیل کی چہار دیواری سے کہیں بہتر ثابت ہوگی۔ اسے پندرہ دن کے لئے یہاں بھیج دیا تھا۔ ایک عورت اور بندوق کی گولیوں کا نشانہ بنے۔ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جنگ بہرصورت جنگ ہے۔ کچھ سوچ کر بڑی اماں نے راہبہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

اچھا تم مجھے اس کے حجرے میں لے چلو، میں بھی ذرا اسے دیکھ لوں۔

رقاصہ اپنے پلنگ پر بیٹھی تھی۔ اس کے رخساروں پر جوانی کی سرخی جھلک رہی تھی۔ کتابی چہرہ کھنچی ہوئی گالوں جیسے ابرو دلکش مکھڑے کی بلائیں لینے والی سیاہ زلفیں یاقوت سے ترشے ہوئے نازک اور پتلے پتلے ہونٹ جن سے اس کے موتیوں جیسے دانت جھلک رہے تھے۔ زاہدان خشک کیلئے دعوت گناہ تھا۔

اس نے بڑی بڑی مدہ بھری سیاہ آنکھوں سے دونوں کی طرف اس مقید چیتے کی طرح دیکھا جو جنگلے کے اندر سے اپنے گرفتار کرنے والے کو گھور رہا ہو۔

"ہم تمہاری کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ بیٹی!" منتظم خاتون نے دریافت کیا۔

رقاصہ نے جواب میں صرف اپنے مونڈھے سکیڑ لئے "کیا تمہیں کوئی تکلیف ہے بیٹی! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دعا بھی نہیں مانگتیں بڑے افسوس کی بات ہے۔"

ایک دلکش اور حلاوت بیز مسکراہٹ کے ساتھ اس نے اپنا سر ہلا دیا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ یہاں تمہیں کسی قسم کی روحانی کلفت نہ ہو۔ ہم سب کو تمہارے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ کسی کتاب کی تمہیں ضرورت ہے۔ شراب یا اور کوئی مشغلہ وقت گذاری کیلئے؟"

رقاصہ اپنے ہاتھوں کا تکیہ بنا کر بستر پر لیٹ گئی۔ اس کا یہ دلکش انداز اس کے خوبصورت جسم کے اتار چڑھاؤ کو دکھا کر معمر خاتون کے رخساروں پر سرخی دوڑنے لگی۔ اُس نے مسکراتے ہوئے دریافت کیا۔

"بیٹی! کیا ہمارے ساتھ رقص کرنا پسند کرو گی؟"

دلکش تبسم کے ساتھ اس نے جواب دیا۔

"نہایت خوشی سے میرے لئے اس سے بڑھکر اور کیا مسرت ہو سکتی ہے۔ محترم خاتون!"

اچھی بات ہے۔ تمہارے رقص کے لباس بھیج دئے جائیں گے اچھا تو آج شام کو خانقاہ کے طعام کھانے میں کھانے کے بعد موسیقی کے لئے پیانو آ جائے گا۔ بہن سارہ ایک ماہر پیانو نواز ہے۔"

موسیقی اور چند سیدھے سادے رقص... مادام! کیا مجھے وہاں سگریٹ پینے کی اجازت ہوگی؟"

"کیوں نہیں میں ان کا بندوبست کر دوں گی بیٹی"۔

رقاصہ نے شکریہ کے انداز میں اپنا ہاتھ بڑھایا معمر راہبہ نے اپنے سوکھے ہوئے کرخت ہاتھوں کے درمیان اس کے نرم و گداز کی حرارت کو محسوس کیا کل یہی ہاتھ کس قدر سخت سرد ہوگا۔ اس احساس سے رحم دل بڑھیا کا دل بھر آیا۔ اور گھٹے ہوئے گلے سے اس نے رقاصہ کو "خدا حافظ" کہا۔

ساری خانقاہ میں مشہور ہو گیا کہ سب کو کھانے کے بعد رقاصہ اپنے فن کا مظاہرہ کریگی۔ تمام گوشہ نشین راہبات اس طرح سے اس وقت کا انتظار کرنے لگیں جیسے کوئی معجزہ وقوع میں آنے والا ہو۔ پیانو مناسب جگہ پر رکھدیا گیا۔ موسیقی کی کتابیں بھی سلیقہ سے چن دی گئیں اور کھانے کے بعد سب چشم براہ تھے کبھی کبھی سرگوشیوں کی گھٹی ہوئی آوازیں ہال کے سکوت میں خلل انداز ہو رہی تھیں۔ اس خلاف توقع اور خلاف معمول واقعہ کے تصور ہی سے ان کے دلوں کی دھڑکنیں بیدار ہو گئی تھیں کبھی کبھی کسی عمر رسیدہ راہبہ کے دل سے ایک دبی ہوئی سرد آہ نکل جاتی تھی۔ شاید ایام گذشتہ کی خوشگوار یاد کی باعث ہال کی دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی بنچوں کی لمبی قطاروں پر لمبی لمبی سفید کفنیوں میں ملفوف کوئی ساٹھ کے قریب عورتیں بیٹھی تھیں۔ وسط میں خانقاہ کی منتظمہ اور ایک ادھیڑ عمر کی راہبہ پیانو لئے ہوئے۔

حسین رقاصہ ایک شاندار لباس پہنے ناز سے اٹھلاتی ہوئی داخل ہوئی۔ سب کی نظریں اس کے چہرے پر جم کر رہ گئیں۔ صرف بوڑھی منتظمہ ہی ایک ایسی عورت تھی جو اس ہوشربا نظارے سے متاثر نظر نہیں آتی تھی۔

رقاصہ ایک نیچا سیاہ ریشمی گون پہنے ہوئے تھی۔ اس کے موزے اور جوتے روپہلی تھے۔ اس کی چیتے کی سی نازک کمر کو ایک سنہری جال نے جکڑ رکھا تھا۔ ایک روپہلی جالی اس کے سینے کے ابھار کو چھپائے ہوئے تھی۔ مرمریں بازو بالکل برہنہ تھے۔ سیاہ بالوں کے جوڑے میں سرخ گلاب کا ایک پھول مہک رہا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ہاتھی دانت کا ایک چھوٹا سا پنکھا تھا۔ اس کے رنگے ہوئے گلابی ہونٹ سرمہ کی ہلکی جدولوں سے آشنا بڑی بڑی رسیلی

آنکھیں اور غازہ آلود پیارا پیارا چہرہ دیکھنے والوں کو دعوت نظارہ دے رہا تھا۔ وہ کچھ دیر ہال کے عین وسط میں سر جھکائے کھڑی رہی۔ پیانو کی شیریں آواز رفتہ رفتہ بلند ہونے لگی۔ جس کے ساتھ ساتھ رقاصہ کا سانچے میں ڈھلا ہوا لوچدار جسم بھی پھولوں سے لدی ہوئی ڈالی کی مانند لچکنے لگا۔ اس رقص کے دوران میں وہ بمشکل چند انچ اپنی جگہ سے سرکی ہوگی۔ ورنہ اس کی تمام توجہ ہاتھ پاؤں اور جسم کے دیگر اعضاء کی حرکات پر رہی۔ لیکن اس کی نظریں تماشائیوں میں سے ہر فرد کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں جن سے تجسس۔ حیرت۔ دلچسپی۔ رشک۔ دہشت اور ہمدردی کے مختلف جذبات کا اظہار ہو رہا تھا۔ پیانو نواز راہبہ نے ساز بند کر دیا۔ تمام ہال تحسین و آفرین کی دبی ہوئی آوازوں سے گونج اٹھا۔ جس کے جواب میں رقاصہ مسکرائی۔ ایک دلنویب مسکراہٹ اس کے چہرے پر کھیل رہی تھی۔

پیانو نواز راہبہ نے نغموں کی دوسری گت چھیڑ دی۔ رقاصہ چند لمحوں تک اس غیر مانوس دھن پر غور کرتی رہی۔ اس کے بعد اس کے پاؤں ہلکی چاپ کے ساتھ حرکت کرنے لگے۔ ہونٹ کھلے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ موسم بہار کی ایک حسین تیتری کی طرح تمام ہال میں ناچنے لگی۔ دیکھنے والوں کے ہونٹوں پر تبسم کھیلنے لگا۔ اور بعض کی زبان سے بیساختہ مسرت آلود جملے گھٹی ہوئی آوازیں نکل گئے۔

بوڑھی منتظمہ خاموش نگاہوں سے اس زہد شکن نظارہ کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ جذبات کی ترجمانی سے عاری تھا۔ لیکن اس کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور ہاتھوں کی الجھی ہوئی انگلیاں اسکے دلی ہیجان کا پتہ دے رہی تھیں ماضی کے تمام واقعات ایک ایک کرکے تصور میں آتے اور گذر جاتے۔ اس کے محبوب کی میدان جنگ میں موت اور اس کے بعد خانقاہ میں داخلہ اسے ایک مرتبہ پھر یاد آگیا۔ خدا کی ہستی کی منکر رقاصہ نے۔ جس کے سیاہ جوڑے میں سرخ گلاب کا پھول لگا ہوا تھا۔ جس کے چہرے کی دلکشی غازے کی مرہون منت تھی۔ اور جس کی سرمہ آلود آنکھیں دودھاری خنجر کا کام کر رہی تھیں۔ اس نے رباب دل کے ان خوابیدہ تاروں کو چھیڑ دیا۔ جن کے اندر نغمے مچل رہے تھے۔ اور جن سے پناہ لینے کے لئے وہ ایک عرصہ سے خانقاہ کے گوشے میں منہ چھپائے ہوئے تھی۔ پیانو خاموش ہوا اور خاموش ہو کر پھر بجنے لگا۔ دل کی گہرائیوں میں دفن شدہ بے پناہ آتشیں جذبات کو بیدار کرتا ہوا بوڑھی منتظمہ نے اپنے دائیں بائیں ایک نظر ڈالی اور سوچنے لگی۔ کہ اس نے رقص کی محفل منعقد کرکے بہت بڑی غلطی کی راہبات میں سے کچھ جوان بھی تھیں جن کے سینوں میں کبھی شباب کے جذبات سے چھلکتے ہوئے دل دھڑکتے تھے۔ راہبہ کا یہ فعل خود رقاصہ کے حق میں بھی قابل تحسین نہ تھا۔ جو اس وقت دنیا و مافیہا سے بے خبر بیخودی کے عالم میں ہال میں تھرک رہی تھی بجائے اس کے کہ بوڑھی منتظمہ اسے آخرت کے سفر پر آمادہ کرتی۔ اس نے ایک مرتبہ پھر اسے دنیاوی لذتوں میں پھنسا دیا۔ اُف! وہ جذباتی رقص میں محو تھی۔ سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

بوڑھی کھوسٹ صوفیہ بھی۔ سانپ کی طرح اس نے سب کو مسحور کر رکھا تھا۔ مدہ بھری آنکھوں سے بوڑھی منتظمہ کے مرجھائے ہوئے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ نوجوان مریم رقاصہ کی حرکات سے بہت دلچسپی لے رہی تھی۔ اس کی آنکھیں متحیر اور ہونٹ کھلے ہوئے تھے۔ اس کی عمر مشکل سے بیس سال ہوگی۔ اس کے عاشق کو مرے ہوئے کوئی سال بھر ہی ہوا ہوگا کہ وہ دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خانقاہ میں چلی آئی۔ جذبات اس کے ابھرے ہوئے گداز سینہ کے اتار چڑھاؤ سے اس کی ذہنی کشمکش کا اظہار ہو رہا تھا۔ رقاصہ کی مسحور کن نگاہیں بھی اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ اور بھی زیادہ مستعدی سے اپنے فن کی باریکیوں کا مظاہرہ کر رہی تھی نوجوان مریم کے لئے اس کی زہد شکن مسکراہٹیں وقف معلوم ہوتی تھیں۔ وہ ناچتی رہی اور شہد کی مکھی کی طرح منڈلاتی ہوئی اس کے قریب اکر رک جاتی۔

بوڑھی منتظمہ سوچنے لگی کہ اس کا یہ فعل رحم دلی پر مبنی تھا۔ یا ایک معصوم دل میں شیطانی جذبات ابھارنے کے لئے؟

دفعتاً راہبات کی لمبی قطار کے قریب سے رقاصہ گذری اس کا چہرہ تھکن کی وجہ سے تمتما رہا تھا اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ چلتے چلتے وہ ایک مرتبہ نوجوان مریم کے پاس پہونچ کر پھر ٹھٹکی اس سے پیشتر کہ وہ کچھ سوچے رقاصہ نے محبت سے اس کے شگفتہ رخسار پر بوسہ دیا اور دبی آواز سے خدا حافظ کہہ کر تیز گامی سے اپنے حجرہ میں چلی گئی۔

چند لمبی اور سرد آہیں راہبات کی قطار سے بلند ہوئیں جن میں ایک نوجوان دل سے نکلی ہوئی سسکی گم ہو کر رہ گئی۔!

"بہنو! اب اپنے اپنے حجروں میں چلی جاؤ" بوڑھی راہبہ نے کہا۔ لیکن مریم کو دیکھ کر وہ بولی۔ "مریم بیٹی! ادھر آؤ؟"

نوجوان راہبہ آگے بڑھی اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے "میری بچی جاؤ تم بھی صدق دل سے دعا کرو کہ خدا اس گم کردہ راہ ہستی کے گناہوں کو معاف کرے۔ تمہارا دل بہت نازک ہے۔ ہم سوائے دعا کے اور کیا کر سکتے ہیں" بڑھیا نے ایک ٹھنڈا سانس لیکر کہا۔ "اس کی رفتار کس قدر قیامت خیز تھی۔ کسی زمانہ میں خود اس کے اعضا بھی کچھ کم دلکش نہ تھے" بوڑھی راہبہ کے دل سے ایک اور درد بھری آہ نکلی۔

علی الصباح سخت سردی کے وقت جبکہ زمین یخ بستہ تھی۔ دعا کے بعد وہ رقاصہ کو خانقاہ سے لے گئے۔ چند لمحہ کے بعد بند بندوقوں کی باڑھ چلنے کی آواز آئی۔ بوڑھی منتظمہ نے قربانگاہ کے سامنے دوزانو ہو کر کانپتے ہوئے ہونٹوں سے رقاصہ کے لئے مغفرت کی دعا مانگی۔

اسی شام کو نوجوان مریم کا باوجود تلاش کے کچھ پتہ نہ چلا البتہ دو روز کے بعد اس کا خط ملا۔ جس میں تحریر تھا۔

"معاف کرنا اماں! میں پھر غلاظت دنیاوی میں گرفتار ہو گئی ہوں" مریم

"موت کے بعد زندگی —؟" کہتے ہوئے معمر راہبہ سکتہ میں رہ گئی۔ گذشتہ واقعات ایک مرتبہ اور اس کی نظروں میں پھر گئے۔ جن میں رقاصہ کی تصویر جو جوڑے میں سرخ گلاب کا پھول لگائے آنکھوں میں دنبالہ دار سرمہ ڈالے رنگین ہونٹوں سے نوجوان مریم کے شہابی رخسار پر بوسہ دیتے ہوئے نظر آئی۔!

فرانس نے لڑائی کا اعلان نہیں کیا

لندن۔ ۹ر جون رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ میڈرڈ میں فرانسیسی سفیر نے برطانی سفیر سر سموئل کو ایک نوٹ دیا جس میں شام کے حالات پر حکومت وشی نے خیالات ظاہر کئے یہ نوٹ لندن پہونچ گیا ہے۔ اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں برطانیہ کے خلاف لڑائی کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

حکومت یو۔پی سے مطالبہ

بنارس ۹ر جون کل شام ٹاؤن ہال کے میدان میں کوتوالی وارڈ کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا جس میں حکومت سے سیاسی قیدیوں کے متعلق پالیسی میں تبدیلی کرنیکا مطالبہ

سائپرس کے اردگرد سرنگیں

انقرہ ۹ر جون۔ جرمنوں نے جزیرہ سائپرس کے اردگرد سمندر میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ ٹرکی کے ساحل کے قریب سرنگیں صاف کر دی گئی ہیں اور ٹرکش بندرگاہوں کے درمیان ٹرکی کی جو موٹر کشتی تیل لے کر جا رہی تھی وہ سائپرس کے سامنے غالباً کسی سرنگ سے ٹکرا کر ڈوبی ہے۔ ٹرکی کے افسر تحقیقات کر رہے ہیں کہ کشتی کیسے ڈوبی اور ۹ر جون کو ہر فان پاپن نے جب موسیو سراج اوغلو سے ملاقات کی تھی تو شاید موٹر کشتی کی غرقابی کے مسئلہ پر بھی گفتگو ہوئی تھی بعض حلقوں کا خیال ہے کہ سرنگیں بچھانے کا یہ مطلب ہے کہ جرمن بہت جلد سائپرس پر حملہ کرنے والے ہیں۔

لندن ۹ر جون۔ برنے کی خبر ہے کہ فرانس کی ۴ ہزار فوجیں جو کہ جدید ہتھیاروں سے مسلح تھیں برطانی فوجوں سے جا ملی ہیں۔

خاکساروں کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا

شملہ ۵ جون. حکومت ہند کے ایک سرکاری بیان میں اعلان کیا گیا ہے کہ جہاں کہیں ضرورت سمجھی جائے. خاکساروں کو خلاف قانون جماعت قرار دینے کے سلسلہ میں انتظامات کر لئے گئے ہیں اور صوبجاتی حکومتیں وہ سب کارروائی کرینگی. جو کہ وہ اس بدعت کو ختم کرنے کے لئے ضروری خیال کرتی ہیں. جو کہ ان گمراہ لوگوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے ملک کے اندر موجود ہے. یوپی بنگال اور سی. پی کی حکومتوں نے خاکساروں کو پہلے ہی خلاف قانون جماعت قرار دیدیا ہے. حکومت مدراس نے تمام پریزیڈنسی میں خاکساروں کی وردی پہننے اور بیلچے رکھنے کے متعلق حکم امتناعی کی میعاد بڑھا دی ہے. حکومت دہلی اور حکومت پنجاب نے بھی خاکسار جماعت کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا ہے.

حکومت ہند کے بیان میں لکھا ہے کہ اگست سنہ ۴۰ء کے آخر میں خاکساروں کی طرف سے حکومت کو یقین دلایا گیا تھا. کہ وہ قانون کی پابندی کریں گے. چنانچہ دہلی اور پنجاب میں انکو خلاف قانون جماعت قرار دینے کے متعلق حکم واپس لے لیا گیا تھا. سنہ ۴۰ء میں خاکساروں نے پنجاب میں جو ادھم مچایا اور شرارت و فساد و کئے اور مسجدوں میں پناہ لے کر منظم طریقہ پر حکم کی خلاف ورزی کی اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور نہ بھولا جا سکتا ہے. انہوں نے جو وعدہ کیا تھا. اس کی سچائی کی آزمائش کرنے کے لئے وقت درکار تھا. حکومت پنجاب اور پنجاب کی عدالتوں نے ان مقدموں کو جو فسادوں کے سلسلہ میں خاکساروں کے خلاف چل رہے تھے. انکا لحاظ رکھتے ہوئے طے کیا اور گرفتار شدہ ۱۷۰۰ خاکساروں میں سے اسوقت صرف ۵۰ خاکسار سزا بھگت رہے ہیں. تحریک خاکسار کا لیڈر علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت حراست میں ہے اور تین اور خاکساروں لیڈروں کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کئے ہوئے ہیں. ان میں سے صرف ایک لیڈر پر تعمیل کرائی گئی ہے. باقی دو پر تعمیل کرانے کی کوئی خاص کوشش نہیں کی گئی. حالانکہ کئی ماہ ہو چکے ہیں.

کچھ عرصہ سے علامہ مشرقی کی رہائی کے لئے ایجی ٹیشن ہو رہا ہے. حکومت ہند کے پاس یقین کرنے کے لئے اسباب موجود ہیں کہ اس ایجی ٹیشن کی تہ میں علامہ مشرقی کا ہاتھ کام کر رہا ہے. علامہ مشرقی نے پنجاب کے افسوسناک واقعات پر ذرا بھی ندامت کا اظہار نہیں کیا جن کے لئے وہ اپنی ذمہ داری سے ہرگز سبکدوش نہیں ہو سکتا. اس نے بیرونی دنیا سے خلاف قانون خط و کتابت بند کرنے کی کوشش کبھی نہیں چھوڑی جس میں اس کو کامیابی بھی ہوئی.

چند چٹھیاں جو کہ اس نے جیل سے خفیہ طور پر بھیجیں وہ اسوقت حکومت کے قبضہ میں ہیں. مذکورہ بالا باتوں سے ظاہر ہے کہ اس نے اپنے لئے ہمدردی اور حکومت کے خلاف عام ناراضگی پیدا کرنے کے لئے اپنی صحت کے متعلق جھوٹی افواہیں اڑائیں اور اسی مسئلہ کو سامنے رکھتے ہوئے اسی طرح اس نے ان خاکساروں کے متعلق جو ابھی تک جیل میں ہیں مجرمانہ اعداد و شمار پیش کر کے غلط اشاعت کی اور اس نے اپنے پیروؤں کو انقطاعی طور پر ہدایت کی ہے کہ مظاہرہ کر کے میری رہائی کے لئے حکومت پر زور ڈالو. مرکزی اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت نے اس امر کو واضح کر دیا تھا کہ علامہ مشرقی کو اس وقت تک رہا نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ حکومت کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ حالات پھر پیش نہیں آئیں گے جن کی وجہ سے انھیں نظر بند کیا گیا ہے.

علامہ کے جن چٹھیوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان سے پاسند قانون تحریک کی رہنمائی کرنے کے لئے علامہ کی موزونیت میں اعتماد پیدا نہیں ہوتا. اس کے باوجود حکومت ہند نے متعلقہ صوبجاتی حکومتوں سے دریافت کیا کہ خاکسار تحریک کے ساتھ ان کے تعلقات کیسے ہیں. ساری حکومتیں اس مسئلہ پر غور کر رہی ہیں کہ خاکساروں کے ترجمان اخبار الاصلاح میں تمام خاکساروں کے نام حکم شایع ہوا ہے کہ ۶ جون کو نماز جمعہ سے پہلے دہلی. لاہور. پشاور. حیدرآباد (سندھ) اور ناگپور کی مسجدوں میں بادردی جمع ہو کر خدا سے دعا کرو. اس کے کچھ دیر بعد ہی ذمہ دارانہ طور پر حکومت ہند کو خبر ملی ہے کہ مسجدوں پر پرامن قبضہ منظم قانون شکنی کرنے کے لئے محض ایک پردہ ہے. اور خاکساروں کا ایک طبقہ اس بات کا حامی ہے کہ براہ راست طور پر قانون شکنی کر کے علامہ کو رہا کرنے کے لئے حکومت کو مجبور کیا جائے.

آیندہ عمل پر غور کرنے کے لئے جون کے شروع میں چالیس خاکساروں کا ایک جلسہ ہوا حکومت صوبہ سرحد کے ذریعہ انھیں فوراً خبردار کیا گیا کہ حکام سے جھگڑا مول لینا حماقت ہے اگر انھوں نے ایسا کرنے پر اصرار کیا تو سخت کارروائی کی جائے گی. اور اگر وہ حقیقتاً علامہ کو رہا کرانا چاہتے ہیں تو اس قسم کی کوششوں سے ٹھیک الٹا اثر ہوگا. بدقسمتی سے اس تنبیہ کی پرواہ نہیں کی گئی. اور جلسہ میں فیصلہ ہوا کہ الاصلاح کے مذکورہ بالا احکام کی تعمیل کی جائے.

جو وجوہات پیش کی گئی ہیں انکی بنا پر حکومت کو یقین ہے کہ جو طریقہ عمل اختیار کرنے کا ارادہ ہے وہ بظاہر خواہ کتنا ہی سیدھا سادھا کیوں نہ ہو. لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ نظم و قانون میں دخل اندازی کی جائے جس سے امن عامہ کو خطرہ پیدا ہوتا ہے. مزید براں حکومت یہ سمجھتی ہے اور اسے بھروسہ ہے کہ مسلم رائے عامہ بحیثیت مجموعی اس کے ساتھ ہے کہ مجوزہ طریقہ پر منتخب مسجدوں پر قبضہ غیر مذہبی کاموں کے لئے مذہبی عمارتوں کا غلط استعمال ہوگا اور نہ صرف اصل عمارتوں کو سخت تکلیف ہوگی بلکہ اگر مسجدوں میں پناہ لینے والے لوگوں کے خلاف جنہوں نے ان مقدس عمارتوں کو قانون شکنی کے اڈے بنا لیا ہوگا. اگر قانون کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی تو بڑی سنگین دشواریوں کا سامنا کرنا پڑیگا. گزشتہ سال پنجاب میں جو تجربہ ہوا اس سے حکومت ہند کو یقین ہو گیا کہ کارروائی کو کسی خاص صوبہ تک محدود رکھنا اور دوسرے علاقوں کو اڈے بنانے یا اصل میدان عمل کو تازہ کمک بھیجنے کے وسیلے بنانے کی کھلی چھٹی دینا خطرناک ہے.

چنانچہ جہاں جہاں ضروری ہے وہاں خاکسار جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کے لئے قدم اٹھائے گئے ہیں. اور ان گمراہ لوگوں سے جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس کو دور کرنے کے لئے صوبجاتی حکومتیں ضروری کارروائی کریں گی حکومت ہند کو افسوس ہے کہ اس قسم کا سخت قدم اٹھانے کی ضرورت پیش آئی. لیکن وہ اس بات کا پکا ارادہ کر چکی ہے کہ گزشتہ سال جن ہنگاموں سے امن عامہ میں خلل اندازی ہوئی تھی اور انسانی جان کا شدید نقصان ہوا. ان کے دوبارہ رونما ہونے کا خطرہ مول نہیں لیا جائے گا. حکومت کو بھروسہ ہے کہ اس کارروائی کی سب صحیح الخیال لوگ تائید کریں گے. اور اس کا اثر یہ ہوگا کہ یا تو خاکسار اپنی احمقانہ اسکیم ترک کر دیں گے اور اگر نہیں تو انھیں اسے عملی جامہ پہنانے سے روکا جائے گا.

کلکتہ ۵ جون. حکومت بنگال نے تحریک خاکساران کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے ہوم ڈپارٹمنٹ نے لکھا ہے کہ حکومت کی رائے میں انجمن خاکساران امن عامہ کے لئے خطرہ ہے

پشاور. ۶ جون. حکومت صوبہ سرحد نے قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۶ کے ماتحت خاکسار جماعت کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے

رانچی. ۶ جون. حکومت بہار نے خاکسار جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے.

اوٹاکمنڈ. ۶ جون. صوبہ مدراس میں خاکسار انجمن خلاف قانون قرار دیدی گئی.

بمبئی. ۶ جون. حکومت سندھ اور حکومت بمبئی نے بھی خاکسار تحریک کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے. حکومت سندھ نے اس سلسلہ میں ایک اعلان میں بتایا ہے کہ "صوبجاتی حکومت کی یہ رائے ہے کہ اس جماعت کا مقصد یہ ہے کہ نظم قانون میں دخل اندازی کر کے امن عامہ کو خطرے میں ڈال دیا جائے.

حیدرآباد میں خاکسار تحریک خلاف قانون

حیدرآباد دکن. ۸ جون. کل رات غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت حیدرآباد نے قانون تحفظ عوام کے ماتحت ریاست میں انجمن خاکساران کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے.

حکومت برطانیہ سے مطالبہ

لندن ۸ جون. لیبر ممبر پارلیمنٹ آرتھر منڈرسن نے کل برطانیہ کے مقاصد کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گو برطانیہ کا سب سے پہلا مقصد لڑائی کو جیتنا ہے لیکن امید ہے کہ جلد یا دیر سے سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا کہ لڑائی جیتنے کے بعد برطانیہ کے کیا مقصد ہونگے.

صرف یہ ضرورت نہیں کہ حکومت برطانیہ کا وزیر اعلان کرے بلکہ برطانی اور اتحادی حکومتوں کو ملکر اعلان کرنا چاہیئے. اور اسکو حکومت امریکہ کی حمایت حاصل ہونا چاہیئے.

جرمنوں کے دو اور جہاز ڈوبے

لندن ۹ جون. برطانی بحری بیڑہ نے بسمارک کے ساتھ دو اور دشمن جہازوں کو ڈبو دیا ہے. برطانی بیڑہ ایسے جہازوں کی تلاش میں ہے جو برطانی سامان کو ڈبونے کی تاک میں ہیں. اس مقصد میں برطانی بیڑے کو کامیابی ہوئی ہے. چنانچہ ان جہازوں سے پہلے بھی چار جہاز ڈبوئے جا چکے ہیں.

لندن ۸ جون. ناروے سے خبر ملی ہے کہ جرمن ٹرانڈہم کو سمندری اڈہ میں تبدیل کر رہے ہیں جہاں سے وہ برطانی جہازوں پر حملہ کیا کریں گے.

صلح کی تحریک ہٹلر کیوں پیش کرتا ہے

لندن ۸ جون - جرمن جھوٹی صلح کی جو کہانیاں گھڑ رہے ہیں۔ اپنر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ صرف سوال یہ ہے کہ ہٹلر اسوقت صلح کی کیوں پکار یا تیں بنا رہا ہے؟

اس کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ اہل امریکہ کی رائے میں انتشار پیدا ہو جائے اور ممکن ہو سکے تو اہل امریکہ کے اس عزم کو جو انہوں نے برطانیہ کو امداد دینے کے لئے کیا ہے کمزور کر دیا جائے۔ ہٹلر کا جنگی نظام خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو؛ لیکن وہ اپنی مجبوریوں کو جانتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ اگر برطانیہ اور امریکہ کے کارخانوں نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ سامان جنگ تیار کرنا شروع کر دیا تو وہ اکیلا دونوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور اتحادیوں کی فتح یقینی ہو جائے گی۔

دوئم وہ جانتا ہے کہ جرمن تو آٹھ سال سے برابر جنگ کا بوجھ سہہ رہے ہیں۔ جرمنوں نے اپنا پیٹ کاٹ کر ٹینک اور ہوائی جہاز تیار کئے ہیں۔ اور انہوں نے یہ عظیم الشان جنگی نظام اسی لئے تیار کیا تھا کہ ان سے جلد فتح حاصل کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے وہ لمبی جنگ لڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

سوئم - وشی گورنمنٹ کے ساتھ اتحاد عمل پیدا کرنے کے لئے ہٹلر تازہ اشتعال پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وشی میں بھی بہت سے لوگ جرمنی کے ساتھ اتحاد عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن "پُر امن تعمیر" کا وعدہ بہت بڑی ترغیب ہے۔

اہل مالٹا کو مسٹر ایمری کا پیغام

لندن - ۵ جون - وزیر ہند مسٹر ایمری نے مالٹا کے باشندوں کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے اور ان کی بہادری کی تعریف کی ہے کہ وہ ہوائی حملوں کو برداشت کر رہے ہیں۔

برطانیہ کو سامان کی سپلائی

واشنگٹن ۶ جون - امریکہ کے ایک افسر نے کہا کہ امریکن سفیر مسٹر وائنٹ اور پریذیڈنٹ روز ولٹ کے درمیان جو ملاقات ہو رہی ہے۔ اس کا نتیجہ شاید یہ نکلے گا کہ امریکہ سے برطانیہ کو سامان امریکہ کے جھنڈے کے نیچے جانا شروع ہو جائے گا۔

فیڈرل کورٹ

شملہ ۴ جون معلوم ہوا ہے کہ سر شاہ سلیمان کے انتقال سے فیڈرل کورٹ میں جو جگہ خالی ہوئی ہے وہ آئندہ ستمبر تک پر ہو جائے گی۔ کیونکہ سر بی ایل متر ایڈوکیٹ جنرل کی میعاد ملازمت بھی آئندہ سال سے شروع میں ختم ہو رہی ہے لہٰذا دونوں معاملوں کے متعلق اسی وقت فیصلہ کیا جائیگا۔

دیوان کو چین نے چارج دیدیا

ارناکولم - ۶ جون سر آر کے شنمکم چیٹی چیف جسٹس کوچین ہائی کورٹ دیوان بہادر پی نیل کنٹھ مینن کو اپنے عہدہ کا چارج دیدیا۔

متفرق خبریں

شملہ ۶ جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں خاکساروں کی کل تعداد ۳۰ ہزار سے کچھ اوپر ہے۔ جنمیں سے تقریباً ۱۴ ہزار یوپی میں ہیں۔ پانچ ہزار سے زیادہ پنجاب میں ہیں۔ اور باقی دوسرے صوبوں اور ہندوستانی ریاستوں میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکسار اپنی تعداد اس سے بہت زیادہ بتاتے ہیں۔

دہلی ۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار دیوان سنگھ مفتوں مالک اخبار ریاست جنہیں جعلی نوٹوں کے سلسلہ میں سات سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے وکیل کو ہدایت کی ہے کہ وہ ماتحت عدالت کے فیصلہ کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں اپیل کریں۔ یہ اپیل غالباً آجکل میں داخل کی جائے گی۔ مسٹر گھوش کی طرف سے بھی اپیل دائر کی جائے گی۔

نینی تال ۵ جون۔ حکومت یوپی ایک صوبائی ہوائی تحفظ کمیٹی بنانے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ یہ کمیٹی نمائندہ حیثیت رکھے گی۔ اور اس میں دو فوجی افسر اور کچھ انجینئر اور ... شامل کئے جائیں گے۔ ابتدائی میٹنگ اس ماہ کے آخر میں یا آئندہ ماہ کے شروع میں ہوگی۔ اس وقت تک ابتدائی انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔

ارناکولم ۳ جون۔ سر آر کے شنمکم چیٹی نے چیف جسٹس کوچین ہائیکورٹ دیوان بہادر پی نیل کنٹھ مینن کو اپنے عہدہ کا چارج دیدیا

لندن ۴ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی فوجوں نے موصل پر قبضہ کر لیا ہے۔ ۲ جون کو بغداد میں بڑا زبردست فساد ہو گیا۔ حکومت عراق نے مارشل لا نافذ کر دیا اور اس کے بعد امن بحال ہو گیا۔

لندن ۵ جون۔ پریزیڈنٹ روز ولٹ نے اٹلانٹک سمندر اور بحر الکاہل کے سمندری کمانڈروں کو حکم دیا ہے۔ کہ اپنا دو تہائی بیڑہ قومی کام کے لئے دیدیں۔ اس طریقہ پر جو جہاز ملیں گے۔ وہ امریکہ اور برطانیہ کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔

الہ آباد ۴ جون - چونکہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یوپی اسمبلی جیل میں ہیں۔ اسلئے گورنر صاحب نے ایک اعلان کے ذریعہ اسپیکر کے اختیارات اور فرائض یوپی اسمبلی کے سکرٹری کو دے دیئے ہیں۔

سنگاپور ۳ جون۔ جاپان اور افغانستان کے درمیان گوا ابھی تک کوئی تجارتی معاہدہ باضابطہ نہیں ہوا ہے لیکن افغان مشن جو وہاں سے واپس آیا ہے ...

ندائے طریقت

رہبر طریقت مصدر حقیقت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد خلیل اللہ المعروف ڈاکٹر میاں صفوی چشتی نظامی وغیرہم قدس اللہ سرہ العزیز کا فاتحہ چہلم و عرس بتاریخ ۲۲ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ بقید یوم یکشنبہ باوقات ذیل منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ لہٰذا تمامی وابستگان طریقت سے استدعا ہے کہ شریک ہو کر مشکور فرمائیں اور ثواب حاصل کریں۔

(اوقات)

صبح ۶½ بجے قرآن خوانی
شام ۷½ بجے فاتحہ چہلم
شب ۸½ بجے محفل سماع و قل

المکلف

فقیر شاہ سمیع اللہ المعروف محمد عبدالقیوم صفوی چشتی نظامی قادری سہروردی نقشبندی سجادہ نشین درگاہ ... حضرت انعام اللہ شاہ و حضرت حفیظ اللہ شاہ قدس اللہ سرہم اناو صفی پور۔

حبشہ میں مزید فتح

نیروبی ۹ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حبش میں یوربی اور جنوبی افریقہ کی فوجیں دریائے اومو کے علاقہ میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ چار ہزار اطالویوں کے علاوہ دو سو اور یورپین اور ایک ہزار افریقن پکڑ لئے گئے ہیں۔ اور ۱۰ اطالویوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ ...

سرگرمی و کہانی۔ اوسلم کے علاقہ میں توپوں نے گولے پھینکے۔

ہر ہٹلر کا خیال

واشنگٹن ۱۰ جون۔ امریکہ کے جرنلسٹ مسٹر کنڈوی حال ہی میں جرمنی سے امریکہ واپس آئے ہیں۔ انکا بیان ہے کہ میں نے حال ہی میں ہر ہٹلر سے ملاقات کی ہے ہٹلر کا رویہ امریکہ والوں کے ساتھ دوستانہ ہے مگر انکا خیال ہے کہ امریکہ جلد ہی لڑائی میں آجائے گا۔

شام میں اتحادی فوجیں بڑھ رہی ہیں

لندن ۹ جون۔ مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ اتحادی فوجیں بیرا اور مرجال میں داخل ہو گئی ہیں۔ اتحادی فوجیں نوار کو تیسرے پہر ساحلی کنارے پر داخل ہو گئیں۔ شام میں فی دی فوجوں سے معمولی مقابلہ ہو رہا ہے۔ لندن میں ابھی تک اس طرح کی تصدیق نہیں ہوئی کہ شام کے ساحل پر جہازوں سے اتحادی فوجیں اتر گئی ہیں۔

سلہٹ ۹ جون۔ راج نگر سے ہمل کے پی صدر ایک گاؤں میں محمد ناظر نامی کا انتقال ہو گیا جنکی عمر ۱۱۰ برس کی تھی۔

بحکم جناب مسٹر محمد مختار حسین صاحب بہادر ایڈیشنل منصف دویم میرٹھ

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸۷۴ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت ایڈیشنل منصفی سویم میرٹھ

لالہ بھگوان سہائے معرفت لالہ بنواری لال مختار عام ساکن صدر بازار میرٹھ

بنام۔ مسماۃ امرتی دیوی زوجہ بابو لکشمی چند قوم ویش معرفت بابو لکشمی نرائن ملازم دفتر سی ایم۔ اے۔ کلکتہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بنا اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ جون سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

حکم نانک چند جین منصرم
عدالت ایڈیشنل منصف میرٹھ
مہر عدالت

بحکم جناب سول جج صاحب بہادر بنارس

سمن بنا بر تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت جناب سول جج بہادر بنارس

سری مہنت راما چاری چیلہ سری بدری پرپنا چاری قوم برہمن ساکن رنجی راما نج کوٹ بنارس

بنام۔ نمبر ۱۔ بابو دان پال سنگھ } پسران بابو
نمبر ۲۔ بابو سری پال سنگھ } سنوادھن سنگھ
قوم چھتری ساکنان موضع سرلسے جودہ رائے پرگنہ سکندرا ضلع الہ آباد۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
سول جج بنارس
مہر عدالت

صرف کانگریس ہی ملک کو آزاد کرا سکتی ہے

مدراس ۹ جون۔ صرف انڈین نیشنل کانگریس ہی واحد جماعت ہے جو ملک کو آزاد کرا سکتی ہے اور مضبوط حکومت قائم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں

یہ ہیں وہ الفاظ جو مولانا عبید اللہ سندھی نے اینٹی پاکستان کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے کمبکونم کو روانہ ہونے سے پہلے آج رات کو مدراس میں نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمائے۔

سکندریہ پر ہوائی حملہ

قاہرہ ۹ جون۔ کل رات اسکندریہ پر پھر ہوائی حملہ کیا گیا۔ مصر کی وزارت داخلہ کی طرف سے آج ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کئی بم گرائے گئے۔ اور کافی نقصان پہنچا۔ اندیشہ ہے کہ مرنے والوں اور زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جس علاقہ پر بمباری کی گئی ہے اسکا آج شاہ فاروق اور ملکہ مصر نے دورہ کیا اور اسکے بعد انہوں نے ہسپتال میں زخمیوں کو دیکھا۔ حکومت مصر نے جرمنی اور اٹلی سے پروٹسٹ کیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

جہاں پر تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت — ہفتہ وار

رجسٹر ڈنمبر ۱۴۲۴ ے

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲/
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۲/

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۳ — کانپور شنبہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۰ھ — نمبر ۲۵

ادبیات

سیّد علی جمل اللیل سے

از سحر طراز حضرت ثاقبؔ کانپوری

یاد ہے مجھکو محبّت کا زمانہ یاد ہے — دل کا خلوت خانہ صورت سے تری آباد ہے
گرچہ میری آرزو ناکام ہے برباد ہے — دل مگر عہدِ محبت سے ابھی تک شاد ہے

کاش میرے دوست یہ عالم ہو تیرے دل کا بھی
کاش کچھ احساس ہو موجِ لبِ ساحل کا بھی

یاد ہیں مجھکو محبّت کی حسین سر مستیاں — کیا خدائے حُسن تھیں رنگ آفریں سر مستیاں
جب کہ کیفِ حُسن سے خالی نہیں سر مستیاں — دور ہو سکتی ہیں پھر دل سے کہیں سر مستیاں

کاش تیرا دل بھی اس غم کا امانت دار ہو
کاش تیرا حُسن بھی احساس سے بیدار ہو

یاد ہے مجھکو ملاقاتِ محبت یاد ہے — یاد ہے پہلے پہل دل پر قیامت یاد ہے
تیرا وہ حُسنِ نظر، حُسنِ مروّت یاد ہے — چُپکے چُپکے شب میں وہ حرف و حکایت یاد ہے

کاش تیرے دل میں بھی محفوظ ہو یہ یادِ غم
کاش تجھکو یاد آتا ہو کوئی برباد غم

انتظار نامہ ہائے شوق مجھکو یاد ہے — اب بھی دل تیرے لئے بیتاب ہی برباد ہے
شکوۂ غم ہے نہ لب پر نالہ و فریاد ہے — یعنی زندہ یاد سے تیری دل ناشاد ہے

کاش تیرے دل میں بھی احساسِ اُلفت ہو نہیں
کاش تیرے دل میں بھی میری محبت ہو نہیں

دنیائے اسلام

شام و فلسطین کی جغرافیائی اہمیت

زمانہ قدیم و حال کی تاریخ شاہد ہے کہ شام فلسطین عراق اور عرب میں جب کبھی جنگ ہوئی وہ بے نتیجہ نہیں رہی۔ عراق یورپ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور یہی حال شام و فلسطین کا ہے مگر اس حقیقت سے کوئی ناآشنا نہیں ہے کہ مٹھی بھر اور بے سروسامان اعراب فلسطین نے اپنی سرگرمیوں کے باعث دنیا کی توجہ اپنی طرف پھیر رکھی تھی اور ان کی گتھی کسی طرح سلجھنے میں نہیں آتی تھی کہ عراق کے وزیر اعظم نے عین اس وقت جبکہ برطانیہ جرمنی اور اٹلی سے برسرپیکار ہے عراق حکومت پر قبضہ کر کے جرمنی سے اعانت طلب کر لی۔ اس مضمون میں ہم کسی وقتی بحث سے کنارہ کرتے ہوئے یہاں شام و فلسطین کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

شام، فلسطین، عراق اور عرب ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم سے پہلے ترکی کے حصے تھے جنگ کے بعد ترکی کے حصص کی کتر بیونت اس پر کی گئی کہ اگرچہ حکومتیں قائم کی گئیں مگر ہر جگہ کے عرب مطمئن نہیں ہوئے تاہم وسعت بڑھانے کے لئے شمالی عرب کا شرق اردن کو کچھ حصہ اور کچھ عراق کو دیا گیا باقی کا نام سعودی عرب رکھا گیا اور گو شام سے فلسطین کو علیحدہ کر دیا گیا۔ مگر قدرتی طور پر جو ہمدردی شام کو اہل فلسطین سے ہے وہ دوسرے صوبوں کو نہیں ہے۔ روزمرہ کے واقعات سے اس اتحاد کا پتہ چلتا ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسی یو۔پی میں اودھ،

ارض فلسطین زمانہ قدیم میں کیا اور دور حاضرہ میں کیا ایک عجیب و غریب خطۂ زمین ہے یہ جنوبی ایشیا کی کنجی ہے، ایشیا و یورپ بالخصوص بحرہ روم و ہندوستان کے درمیان ایک پل کی طرح ہے اور سب سے چھوٹا راستہ ہے اسلئے جس سلطنت کا قبضہ فلسطین پر ہو وہ تمام ملحقہ ممالک (مصر عرب، ترکی۔ ایران۔ افغانستان اور ہندوستان) کے ساتھ اپنے تعلقات استوار رکھ سکتی ہے اور اپنے ہر قسم کے مفاد کا تحفظ آسانی سے کر سکتی ہے۔

شام و فلسطین کے ساحل پر جسے لوانٹ بھی کہتے ہیں بے شمار بندرگاہیں موجود ہیں اور نئی بھی بنائی جا سکتی ہیں ان میں سے اکثر جنگی اور تجارتی نقطۂ نگاہ سے نہایت اہم ہیں یورپ۔ ایشیا، افریقہ کے ساتھ تجارتی درآمد و برآمد انہیں سے ہوتی ہے شام و فلسطین کا علاقہ ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور کوئی حکومت یہاں سے آس پاس کے ممالک پر پورا تسلط و اقتدار بغیر دشواریوں کے قائم رکھ سکتی ہے جنگی مہموں اور افواج کی نقل و حرکت اور سامانِ جنگ کے رسل و رسائل میں بھی اس سرزمین کو خاص اہمیت حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ یورپین مبصروں اور مدبّروں نے ہمیشہ اسے تاک رکھا تھا اور فلسطین کے کل یا جزو پر موجودہ مستقل انتداب (بلا واسطہ قبضہ) اسی کا نتیجہ ہے،

جب مصریوں نے اس سرزمین پر قبضہ کیا تھا تو اس وقت تمام یورپ نے دباؤ ڈال کر مصری افواج کو واپس ہٹوا دیا تھا۔ موجودہ شام کے ساتھ موجودہ فلسطین اس لئے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کہ یہ ہم قسمت حلیفوں (برطانیہ و فرانس) کے قبضے میں ہیں۔ آنے والے حالات کا اندازہ مجبور کر رہا ہے کہ فرانس و برطانیہ دوش بدوش رہ کر اپنی زندگی برقرار رکھیں اور دنیا کے ہر قضیہ میں ہم آہنگ رہیں۔ ایک کی تباہی سے دوسری کی بربادی ہے فلسطین کو اب بھی شام سے علیحدہ خیال کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے احاطہ بمبئی یا مدراس کو ہندوستان سے جدا خیال کیا جائے یہ متفقہ رائے دونوں ملکوں کے سیاسین کی تھی کیونکہ فرانس و برطانیہ مل کر زبردست اتحاد بنتا ہے اس لئے کہ فرانس کی بری اور برطانیہ کی بحری قوت دنیا میں سب سے زیادہ اور زبردست سمجھی جاتی ہے جنگ میں فرانس کی شکست کو کوئی زیادہ وقعت نہیں دی جا رہی ہے۔

(۱) شام و فلسطین کی مرکزی پوزیشن ہی کا نتیجہ ہے کہ جتنے انقلاب اس سرزمین نے دیکھے ہیں دنیا کے کسی حصے نے نہیں دیکھے اور اسی وجہ سے یہ خطہ ہمیشہ ہنگاموں کی جولانگاہ بنا رہا ہے

(۲) وسطی اہمیت کے علاوہ دوسری برتری شام و فلسطین کو یہ بھی حاصل ہے کہ نوّے فیصدی پیغمبر۔ رسول اور نبی اسی زمین پر بھیجے گئے اور اسی سبب سے بہت سے مذاہب کا مرکز ہے۔

(۳) شام و فلسطین کو دورانِ رواں میں اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہو گئی ہے کہ عراق پٹرولیم پائپ لائن کے خاتمہ کا ایک مقام تو بندرگاہ حیفا ہے جو فلسطین میں ہے اور دوسرا طرابلس الشام (ٹریپولی) کی بندرگاہ ہے جو شام میں واقع ہے حیفا پر برطانوی قبضہ ہے اور طرابلس الشام پر فرانسیسی تسلط ہے اس پائپ لائن میں اتحادیوں (برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ) ہی کا روپیہ لگا ہوا ہے عراق کو اس پر رائلٹی کے حقوق ہیں، اغلب ہے کہ مستقبل قریب میں ایک اور پائپ لائن بھی جاری ہو جائے اور یہ بھی گمان غالب ہے کہ پرشین آئل کمپنی کا تیل بھی ایک پائپ لائن کے ذریعہ بحرہ روم تک لایا جا سکے یا ان کو ملا کر بغداد کی صورت ایسی کر دی جائے کہ اگر بحرہ روم میں کبھی تیل لینا ناممکن ہو جائے تو سب کا سب تیل خلیج فارس میں سے حاصل ہو سکے اس وقت یہ خطۂ زمین اہمیت کے لحاظ سے دنیا میں اہم تر ہو جائیگا

(۴) غزہ بندرگاہ پر ہوائی مستقر قائم ہو جانے کی بھی ایک زبردست اہمیت ہے یہ مستقر نہر سوئز کی حفاظت کے واسطے بہت ضروری ہے کیونکہ ہندوستان پر برطانوی حکومت کا تمامتر دارومدار اور انحصار نہر سوئز ہی کی حفاظت پر موقوف ہے۔

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حزم مستقل میں رہے ۔ زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵

اڈیٹوریل نوٹ

جرمنی اور ترکی کا دوستانہ معاہدہ

جرمنی اور ترکی کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ ہوا ہے جس پر ۱۸ جون کو انقرہ میں دستخط ہو گئے ہیں۔ ترکی کی طرف سے موسیو سراج اوغلو وزیر خارجہ اور جرمنی کی طرف سے ہر فان پاپن نے دستخط کئے ہیں۔ اس معاہدہ کی تین دفعات ہیں:-

(۱) جرمنی اور ترکی یہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کی آزادی اور ایک دوسرے کے علاقہ کے استحکام کا احترام کریں گے اور ایک دوسرے کے خلاف بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔

(۲) جرمنی اور ترکی اقرار کرتے ہیں کہ وہ آئندہ ان تمام مسائل کے بارے میں جن سے ان کے مشترکہ مفاد کا تعلق ہے ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ رابطہ رکھیں گے تاکہ اس قسم کے مسائل کے بارے میں باہمی معاہدہ ہو جائے۔

(۳) اس سمجھوتہ کی برلن میں تصدیق کی جائیگی یہ سمجھوتہ دس سال کے لئے کیا گیا ہے لیکن اس میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے

امید کی جاتی ہے کہ اس معاہدہ سے برطانیہ اور ترکی کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں پڑیگا۔

شام کا محاذ

تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آزاد فرانسیسی فوجیں اور برطانوی فوجیں شام کے دارالسلطنت دمشق میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن انکا سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے اسوقت شہر کے مغربی حصہ میں چار میل کے فاصلہ پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ برطانوی فوجیں جنوبی مشرق تک پھیلی ہوئی ہیں۔ برطانوی فوجوں نے میر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ دمشق سے ۸ میل مغرب میں ہے۔

درمیانی علاقہ میں برطانوی فوجوں نے کونترا پر قبضہ کر لیا ہے اور مرجع الیوم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سمندری کناروں کے ساتھ برطانی فوجیں سیدان سے آگے بڑھ رہی ہیں اور وہ بیروت اور سیدان کے درمیان ½ فاصلہ طے کر چکی ہیں۔ برطانوی فوجوں نے کوہ کے مشرق اور مغرب میں تمام قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ شام میں عنقریب برطانوی قبضہ ہو جائیگا

لیبیا کا محاذ

قاہرہ کی تازہ سرکاری اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی ریگستانی لڑائی میں محوری فوجوں (جرمنی وغیرہ) کو بھاری نقصان پہونچایا گیا ہے اور اسکی ایک بڑی تعداد میں توپیں اور ٹنک برباد کر دیئے گئے ہیں۔

ایک سرکاری بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ لیبیا میں جب برطانوی فوجیں محوری فوجوں کے جوابی حملوں کو پسپا کر چکیں تو دشمن کی اور کمک وہاں پہونچ گئی اور انہوں نے برطانیہ کے آگے بڑھی ہوئی فوجوں کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی لیکن برطانی فوجیں دشمن کو سخت نقصان پہونچا کر اگلے مورچوں پر واپس آ گئیں۔

برطانوی فوجوں نے یہ حملہ یہ معلوم کرنے کے لئے کیا تھا کہ محوری فوجوں میں کتنا پانی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سلم، کنبرد اور ایل خاثر کے ارد گرد جرمنی اور برطانوی فوجوں میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے جرمن فوجوں کی یہ کوشش ہے کہ وہ کنبرد میں داخل ہو جائیں لیکن برطانوی فوجیں اس کا موقع نہیں دے رہی ہیں۔

امریکہ کا شریک ہونیکا امکان

امریکہ اور جرمنی کے تعلقات نہایت خراب ہوتے جا رہے ہیں اور یہ خوف کیا جا رہا ہے کہ ان دونوں کے درمیان تعلقات نہایت جلد منقطع ہو سکتے ہیں بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جرمنی نے "رابن مور" کے تباہ کرنے کی اسکیم اس مقصد کے لئے تیار کی "تاکہ امریکہ کی غیر جانبداری کا پردہ ہٹ جائے۔" جرمنی کا خیال ہے کہ اگر امریکہ جنگ میں شریک ہو جائے تو پھر جرمن آبدوز کشتیوں اور حملہ آور جہازوں کو ہر امریکن جہاز پر حملہ کرنے کی آزادی ہو گی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ بہت عرصہ تک یورپ میں فوج نہ بھیج سکے گا اور امریکہ کے شریک جنگ ہونے پر پھر اس سے زیادہ امداد برطانیہ کو نہیں مل سکتی جو اس وقت مل رہی ہے۔

بحرالکاہل میں جاپان کی موجودگی اس امر کی گارنٹی ہے کہ امریکہ کا بہت بڑا بیڑہ وہاں گھرا رہے گا اور یہ بھی امکان ہے کہ جاپان بھی محوری طاقتوں کی طرف سے جنگ میں شریک ہو جائے۔

کہا جاتا ہے کہ امریکہ سے جرمن قونصلوں کو نکالنے کے جواب میں جرمنی جلد ہی کوئی کارروائی کرنے والا ہے۔

شریمتی وجے لکشمی کا جواب

"ہمیں ہندوستان سے پر خلوص محبت ہے اسلئے اس کی عزت و حرمت کو کم کر کے ہم کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم نے آپ کی امداد نہ کرنے کا اعلان کر کے انسانی غلامی کے خلاف انسانی آزادی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے" یہ ہیں وہ الفاظ جو شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے انگریز عورتوں کی اپیل کا جواب دیتے ہوئے فرمائے۔

شریمتی پنڈت آگے چل کر فرماتی ہیں کہ کھالی جیسے دور دراز مقام پر خبریں دیر سے پہونچتی ہیں کل شام (۷ ارجون) میں نے اپنے تین دن کے پرانے اخبار میں وہ اپیل پڑھی جو بعض انگریز عورتوں نے ہندوستانی عورتوں سے کی ہے۔ ان میں سے بعض خواتین میری دوست ہیں جو

آئینہ کان پور

بورڈ کی ایکزیکٹیو افیسری

کئی ہفتے ہوئے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے حکومت کو لکھا تھا کہ بورڈ نے صرف گورنمنٹ کے ذریعہ پبلک سروس کمیشن سے ناموں کی سفارش چاہی تھی نہ کہ گورنمنٹ سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اپنی طرف سے کسی کو ایکزیکٹیو افیسر مقرر کر کے بھیج دے لہذا گورنمنٹ اپنے تقرر پر غور کر کے بورڈ کے پاس چند نام کی سفارش کر کے بھیج دے۔

اس کے جواب میں گورنمنٹ نے بورڈ کو یہ لکھا کہ گورنمنٹ نے بورڈ کے رزولیوشن کا یہی مطلب سمجھا کہ بورڈ اس جگہ کا خود تقرر نہ کر کے گورنمنٹ سے اس کا تقرر چاہتی ہے اس لئے گورنمنٹ نے مسٹر حبیب اللہ کو ایکزیکٹیو افیسر مقرر کر دیا ہے لہذا بورڈ کو فوراً آپکو چارج دیدینا چاہیئے۔

چنانچہ بورڈ کے ایکٹنگ چیرمین مسٹر سمیع نے اس آرڈر کے مطابق مسٹر حبیب اللہ کو ایکزیکٹیو افیسری کا چارج دیدیا۔

۱۴ رجون کو مسٹر بی بی سرلو استوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا ایک خاص جلسہ اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا کہ وہ مسٹر حبیب اللہ کو حکومت کے حکم کے مطابق چارج دینے کی مخالفت کرے۔ چنانچہ مسٹر رام نرائن گرگ نے ایک طویل رزولیوشن میں بورڈ کی گذشتہ کارروائیوں اور گورنمنٹ کے غلط معنی لگانے کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ بورڈ اپنے حقوق کو گورنمنٹ کے سپرد کرنے کے لئے قطعی تیار نہیں ہے۔ کیونکہ اگر گورنمنٹ چاہتی تو میعاد کے اندر بورڈ کو مقرر کرنے کا موقع دے سکتی تھی۔ لہذا اس میں بورڈ کا کوئی قصور نہیں ہے۔

بورڈ یہ بھی سمجھتی ہے کہ اتنی بڑی تنخواہ پر مسٹر حبیب اللہ سے کہیں زیادہ قابلیت کا انسان مقرر کر سکتی ہے جبکہ وہ چار سو روپیہ کے لئے اس بورڈ میں پہلے درخواست دے چکے ہیں گورنمنٹ مسٹر حبیب اللہ کو بورڈ سے کچھ مناسب ہرجانہ دلا کر اور اس تقرر کو منسوخ کر کے بورڈ کو اپنے حسب منشاء ایکزیکٹیو افیسر تقرر کرنے کا دے سکتی ہے اور یہ بورڈ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنا آرڈر واپس لے لے۔

اس رزولیوشن کی موافقت میں پنڈت جگت نراین شوکل، بابو گوبر پرشاد کپور، چودھری مہیشوری پرشاد نگم، بابو بجت نرائن، لالہ منی لال توتیا، پنڈت برہمانند مصرا نے تقریریں کیں۔ پنڈت برہمانند مصرا نے یہ بھی کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر حبیب اللہ نے میرٹھ بورڈ میں ۲۰۰ روپیہ کی جگہ کے لئے درخواست دی تھی۔

مسٹر ایس۔ ایم بشیر نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جس کو چیرمین نے رد کر دیا۔

مسٹر مصطفےٰ حسین نیر، مسٹر وحید احمد اور مسٹر سید علی زیدی نے رزولیوشن کی مخالفت کی۔

حاجی محمد حمزہ نے کہا کہ مسلم ممبران رزولیوشن کی تائید کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ رزولیوشن کا آخری حصہ نکال دیا جائے۔

ممبروں کی مختلف نکتہ چینیوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر رام نرائن گرگ نے کہا کہ رزولیوشن کا آخری حصہ جو رزولیوشن کے شروع حصہ کا حاصل ہے نہیں نکالا جا سکتا۔ آپ نے ہندو ممبران کی طرف سے مسلم ممبران کو یقین دلایا کہ اس عہدہ کے لئے کسی قابل اور لائق مسلم امیدوار کو منتخب کرنے میں کوئی پس وپیش نہیں کیا جائے گا اور آپ نے مسلم ممبران سے یہ اپیل کی کہ وہ بورڈ کے حقوق کو قائم رکھنے کے لئے دوسرے ممبران کے ساتھ تعاون کریں۔ اس کے بعد رزولیوشن ووٹ کے لئے رکھا گیا تو ۱۱ مسلم ممبران نے واک آوٹ کیا اور ۱۵ ہندو ممبران کی موجودگی میں رزولیوشن پاس ہو گیا۔

اس جلسہ میں پولیس کا کافی انتظام کیا گیا تھا۔

میونسپل بورڈ کا فیصلہ منسوخ

۱۶ رجون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے میونسپلٹیز ایکٹ کے دفعہ ۳۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کر کے اس رزولیوشن کو جو کہ ۱۴ رجون سنہ ۱۹۴۱ء کو کانپور میونسپل بورڈ کے ایک غیر معمولی جلسہ میں اس مفہوم کا پاس ہوا تھا کہ مسٹر حبیب اللہ کو ایکزیکٹیو افیسر کے عہدہ کا چارج نہ دیا جائے منسوخ کر دیا ہے اور گورنمنٹ کے کسی مزید فیصلہ کے دینے تک مسٹر حبیب اللہ کو ایکزیکٹیو افیسر کے عہدہ کا کام کرنے دینے کی بورڈ کو ہدایت کی ہے۔

مسٹر نیر اور مسٹر چودھری کے بیانات

کانپور میونسپل بورڈ کے دو سربرآوردہ ممبران مسٹر مصطفےٰ حسین نیر اور چودھری مہیشوری پرشاد نگم کے بیانات ایکزیکٹیو افیسری کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔

مسٹر نیر نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ ہندو ممبران بورڈ ایکزیکٹیو افیسری کے معاملہ میں فرقہ وارانہ جذبات سے کام لے رہے ہیں اور ان کے اس طرز عمل پر آپنے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

مسٹر چودھری نے مسٹر نیر کے بیان کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حقیقت یہ ہے مسٹر نیر اور ان کے ہم خیال ہر چیز کو فرقہ وارانہ رنگ میں دیکھنے کے خود عادی ہو گئے ہیں ورنہ اس معاملہ میں دو رائیں ہو ہی نہیں سکتیں کیونکہ یہ معاملہ تو بورڈ کے جائز حقوق میں مداخلت کا ہے۔ آخر میں آپ نے حاجی محمد حمزہ صاحب کی صاف گوئی کی تعریف کی ہے۔

مسٹر نیر نے ایک دوسرے بیان میں چودھری مہیشوری پرشاد نگم کا جواب دیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ مسٹر چودھری اس سے ناواقف نہیں کہ یہ معاملہ گورنمنٹ کے سپرد کیوں کیا گیا تھا؟ مسٹر حبیب اللہ کا نام پبلک سروس کمیشن کے بھیجے ہوئے تین ناموں میں سب سے اوپر تھا اور جب وہ اجمیر میونسپلٹی کے ایکزیکٹیو افیسر تھے تب وہ سات سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ وہ سب الزامات جو ان پر لگائے جاتے ہیں ان سب کی تحقیقات گورنمنٹ نے اچھی طرح کی ہے اور وہ الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے۔

مسٹر حمزہ کی تجویز بورڈ میں پیش کی گئی مگر افسوس کہ اس کو منظور نہیں کیا گیا ایک غیر جانب دار کمیٹی اس معاملہ کی اچھی طرح تحقیقات کرنے کے لئے مقرر ہونا چاہیئے جس کے فیصلے کی دونوں پارٹیاں پابند ہوں گی۔ مسٹر چودھری میرے اس چیلنج کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں؟

کانپور سٹی مسلم لیگ

اس سال کے لئے کانپور سٹی مسلم لیگ کے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ہے:-

مسٹر کے۔ ایم۔ صدیقی (پریسیڈنٹ)

سید حسن احمد شاہ۔ حکیم سید نواب علی۔ مسٹر سمیع الحق۔ بابو محمد انور (وائس پریسیڈنٹ)

مسٹر ایس۔ ایم۔ عارف فاطمی (سکرٹری)

وحید حسین۔ محمد شریف۔ محمد متین خاں۔ شفیق احمد (جوائنٹ سکریٹریان)

مسٹر وحید اسعد (خزانچی)

حاجی محمد سمیع۔ حسن احمد شاہ۔ ... السلام خاں۔ حکیم سید نواب علی۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔ زین العابدین۔ سمیع الحق (رکن مجلس انتظامیہ)

کانپور سٹی مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل حضرات کو پراونشل مسلم لیگ کی نمایندگی کے لئے منتخب کیا ہے:- مسٹر وحید احمد۔ مسٹر سید علی زیدی۔ بابو محمد انور۔ مسٹر وحید حسن ضیا۔ حکیم مختار احمد۔

ستیہ گرہی ٹریننگ

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی نے ایک ٹریننگ کیمپ کھولا ہے جہاں ان ستیہ گرہیوں کو ٹریننگ دی جائے گی جو باوجود ستیہ گرہ کرنے کے گرفتار نہیں کئے گئے ہیں جہاں پولیٹیکل ٹریننگ کے علاوہ ارگنائزیشن اور پروپیگنڈے کے متعلق لکچر بھی ہوں گے۔

ستیہ گرہ

ضلع کانپور کے مختلف مواضعات میں متعدد لوگ ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی جو میٹنگ ۲۱ رجون کو ہونے والی تھی وہ بورڈ کے چند ممبروں کی درخواست پر ملتوی کر دی گئی ہے۔

وار فنڈ

مسٹر ٹی بی کراسلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نگرانی میں جو ٹاس وار فنڈ کے لئے ۱۴ رجون کو برسٹل میں ہوا تھا اس سے ۴۸۸ روپیہ وار فنڈ کو ملے ہیں۔

گورنر صاحب کو تار

لوکل ہندو سنگھ کے پریذیڈنٹ لالہ پدم پت سنگھانیہ نے ۱۹ رجون کو گورنر صاحب یوپی کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے "کل سے آگرہ جیل میں بھوک ہڑتال شروع ہونے کی تجویز پر کانپور میں بہت بیقراری پھیلی ہوئی ہے لہذا آپ مہربانی فرما کر اس درمیان میں پڑ کر شکایتوں کو دور کرا دیجئے۔"

لالہ پدم پت سنگھانیہ نے فی الحال بھوک ہڑتال ملتوی کرنے کی درخواست کرتے ہوئے اچاریہ نریندر دیو کو بھی ایک تار بھیجا ہے۔

ایک افسوسناک موت

مولوی سید محمد علی صاحب تائم کیپر مجیدی پریس کانپور ۱۸ رجون۔ ۱۰ دن کو سفیدہ کے مرض میں مبتلا ہو کر ۱۹ رجون ۲ بجے دن کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو گنیا اسپتال میں فوراً بھیجا گیا مگر مشیت ایزدی یہی تھی اس میں کسی کا کیا چارہ ہے۔

مرحوم نے تقریباً ۱۴ سال مجیدی پریس میں نہایت ایمانداری اور محنت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے ہیں۔

ہم کو اس سانحہ میں مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

(مولوی) مظہر علیخاں (صاحب) چمن گنج کانپور

بقیہ کالم دو

میں ان کی دوستی کی قدر کرتی ہوں۔ مخلص اور بے غرض پبلک کارکنوں کی حیثیت سے ان سب کی شہرت ہے۔ اس لئے میں کچھ حجاب کے ساتھ اس اپیل کا جواب لکھتی ہوں۔ میں کسی گروپ یا جماعت کی رکن کی حیثیت میں نہیں بلکہ انفرادی حیثیت میں یہ لکھ رہی ہوں۔

بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ جنگ مشرق کی طرف پھیل رہی ہے۔ اور دنیا ایسے خطرہ سے دوچار ہے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ برطانیہ کی عورتوں نے ایسے حوصلے دکھائے ہیں جس سے تمام عورتوں کے اندر جوش و خروش پیدا ہونا چاہیئے۔ مگر میری انگریز بہنوں نے اپیل کرتے وقت ہندوستانی صورت حالات کی اہم حقیقتوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔

سبد گل

فرانس کے سابق دارالحکومت پیرس میں (جو اس وقت نازیوں کے قبضہ میں ہے) کچھ دن ہوئے نازی پارٹی کی طرف سے ایک پوسٹر شہر کی تمام دیواروں پر چسپاں کرایا گیا تھا۔ جس کا عنوان یہ تھا:-

"انگلستان یورپ کا دشمن ہے"

دوسری طرف قوم پرست فرانسیسیوں میں بھی منچلوں کی کمی نہ تھی۔ دوسرے روز علی الصباح یہ دیکھا گیا کہ ہر نازی پوسٹر کے پہلو میں ایک دوسرا پوسٹر بھی چسپاں تھا، جس کی دلچسپ سرخی یہ تھی۔

"ہم انگلستان کو ملزم ٹھہراتے ہیں"

کیوں؟ اس لئے کہ:-

(۱) انگلستان ہی نے فرانس پر ۱۹۱۴ء میں حملہ کیا تھا۔

(۲) انگلستان ہی نے اس مرتبہ بھی فرانس پر حملہ کرکے اس پر قبضہ جما لیا ہے۔

(۳) انگلستان ہی نے آسٹریا کو زبردستی ہضم کر لیا ہے۔

(۴) انگلستان ہی نے یہ اسکیم بنائی تھی کہ جرمن قوم کو سارے یورپ پر چھا جانا چاہیئے۔

(۵) انگلستان ہی نے زیکوسلاواکیہ۔ پولینڈ ہالینڈ اور بلجیم پر بھی جارحانہ حملے کئے ہیں۔

(۶) انگلستان ہی نے زیادہ سے زیادہ مسلح ہو کر اپنی تمام فوجوں کو نقل و حرکت کا حکم دیا تھا۔

(۷) اس وقت بھی انگلستان ہی ہم پر قابض ہے اور ہمیں اپنی بین پر نچا رہا ہے۔

غور کیجئے کہ کیا لاجواب شاعرانہ اور طنزیہ جواب ہے،

برطانیہ کا ایک طیارہ بردار" یعنی اپنے "ڈیک" ہوائی جہازوں کو لے جانے والا بحری جہاز ہے جس کا نام ہے "آرک رائل" اس جہاز کے متعلق چند بار نازیوں نے یہ پروپیگنڈا کیا کہ اسے غرق کر دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی "آرک رائل" جوں کا توں موجود ہے" اور چند روز ہوئے اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے یہ اعلان کیا ہے کہ "آرک رائل" جبرالٹر پہونچ گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ "آرک رائل" غرق نہیں ہوا ہے، ورنہ اگر اتنی بار یہ جہاز غرق ہو کر اُبھرتا تو اس کے متعلق یہ شعر صحیح ثابت ہوتا ہے۔

عجب کیا یہ بیڑا غرق ہو کر پھر اُچھل آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

یو۔پی کی میونسپلٹیوں میں غبن

لکھنؤ ۹ر جون ۱۹۳۹-۴۰ء میں یو۔پی کے ۸۰ میونسپلٹیوں میں سے کم و بیش میں دھوکہ دہی اور غبن کے واقعات ہوئے جنمیں سے بعض واقعات بہت سنگین ہیں۔

میونسپلٹیوں کی سالانہ رپورٹ پر حکومت نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ بہت سے بورڈ آگ بجھانے والا سامان ابھی تک تیار نہیں کر سکے۔ حکومت غور کر رہی ہے کہ میونسپل بورڈوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کیا موثر طریقہ اختیار کیا جائے۔

ڈائرکٹ ایکشن نہ کیا جائے

کلکتہ ۱۴ر جون۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے آج تین گھنٹہ کی بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ آل انڈیا کمیٹی سے سفارش کی جائے کہ ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق مدورا کے اجلاس میں جو فیصلہ کیا گیا تھا اس کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ کیونکہ اس وقت بین الاقوامی صورت حالات خراب ہے۔ اور ملک میں فرقہ وارانہ جھگڑے بہت بڑھ گئے ہیں۔ ۲۷ ممبروں میں سے صرف ۱۵ حاضر تھے۔

ادب لطیف

نیند!

(از احسان اللہ خاں زیبا درانی گجرات)

ایکدن دو مطرب ایک پُرنمد زمین آتش بیان شاعر کے مدفن پر بیٹھے اپنے اپنے کمال فن کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

اتنے میں ایک مینا بدوش ساقیہ ادھر آ نکلی شدت تشنگی سے دونوں جام کے ملتجی ہوئے۔

اس نے اپنی رنگین صراحی سے دو نورانی پیمانوں میں چند جرعات انڈیلے، قطرات کا مغنی اور مطرب کے خشک حلقوں میں ٹپکنا تھا کہ منظر یکسر بدل گیا، ان کی مستی نے جوش کو مغلوب کیا۔ اب ان کی حرکات آہستہ آہستہ باغی ہو رہی تھیں انہوں نے ہر چند سنبھلنے کی کوشش کی مگر ناکامی مسلط رہی، آلات موسیقی ہاتھوں سے گر گئے۔ خیالات میں ایک گونہ سرکشی پیدا ہو گئی۔

یہانتک کہ ملال و مسرت حیات کا امتیاز بھی اُٹھ گیا۔

ساقیہ اپنی کامیابی پر مسکرائی اور جہاں سے آئی تھی وہیں چلی گئی اور ...

اپنے منقوش ایک لامتناہی خموشی کی شکل میں چھوڑ گئی۔

دونوں دوست ناچار سکوت سے ہم آغوش ہوئے۔

آہ!

کہیں اس سکوت سے ہم آغوشی کا دوسرا نام ہی تو نیند تو نہیں ؟

بیس کروڑ ڈالر کا سرمایہ ضبط

لندن ۱۵ر جون۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے امریکہ میں جرمنی اور اٹلی کے سرمایہ کی فوری ضبطی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پریزیڈنٹ نے یورپ کے ان تمام ممالک کا سرمایہ بھی ضبط کرنے کا حکم جاری کیا ہے جنپر اسوقت تک حملہ کیا گیا ہے، یا جن پر قبضہ کیا گیا ہے۔

برطانیہ میں عورتوں کی بھرتی

لندن ۱۴ر جون۔ برطانیہ میں اتحادی ملکوں کی جو عورتیں اس وقت موجود ہیں انکو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ اپنے نام قومی خدمت کے لئے درج رجسٹر کرائیں ۱۶ سال سے ۵۰ برس عمر تک کی تمام عورتوں کو جن میں بلجیم۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ ناروے۔ اور دیگر ملکوں کی عورتیں شامل ہیں اپنے نام درج رجسٹر کرانا ہونگے جو ایسا نہیں کریگی اسکو ۳ ماہ قید یا سو پونڈ جرمانہ یا دونوں سزائیں بھگتنا ہونگی۔

انڈیٹر کانفرنس کو حکومت کا جواب

مدراس ۱۳ر جون مسٹر کے سرینواسن صدر انڈیٹرز کانفرنس کو مہاتما گاندھی کے بیانوں کی اشاعت کے متعلق حکومت ہند کا ایک نوٹ موصول ہوا ہے۔ یہ اس یادداشت کا جواب ہے جو کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس بارے میں کی تھی۔ حکومت کے اس نوٹ کو ممبروں کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔ ان کے خیالات معلوم کرنے کے بعد سوچ سمجھ کر کمیٹی کی طرف سے حکومت کو جواب دیا جائے گا۔

سر سریندر ناتھ بنرجی کا مجسمہ

کلکتہ ۱۳ر جون۔ آئندہ اگست میں سر تیج بہادر سپرو سر سریندر ناتھ بنرجی کا ایک گیارہ فٹ کا مجسمہ بے نقاب کریں گے۔ جو کانسے کا بنا ہوا ہے۔ تاریخ کا اعلان بعد کو کیا جائے گا۔ یہ مجسمہ ہسلینڈ پر کمپنی پارک کے قریب رکھا جائے گا۔

عالم نسواں

میں مرد بننا نہیں چاہتی
ایک مغربی خاتون کے خیالات

موجودہ زمانہ میں جبکہ عورتوں کو مردانہ مشاغل سے بہت زیادہ دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ ہم ایک مغربی خاتون کا مضمون "ماڈرن ووُمن" سے درج ذیل کرتے ہیں جس میں خاتون مذکورہ نے یہ بتایا ہے کہ وہ کن اسباب کی بنا پر مرد بننا نہیں چاہتی۔

میری لاکھوں بہنیں اس چیز پر سنجیدہ ہیں کہ قدرت نے عورت کیوں بنایا ہے۔ ہزاروں عورتیں دنیا میں ایسی بھی ہوں گی جو مرد بننے کی تمنا اور آرزو رکھتی ہوں گی۔ اور اس زمانہ میں جبکہ سائینس ترقی کر چکی ہے کسی عورت کا بن جانا دشوار بھی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی میں مرد بننا نہیں چاہتی کیونکہ مجھے مردوں کے طور طریقے پسند نہیں ہیں میں مردوں کو تو نفرت کی نظر سے نہیں دیکھتی لیکن انکے اعمال اور اشتغال کو نفرت کی نظر سے دیکھتی ہوں۔ مردوں کے جن اعمال و اشتغال کی وجہ سے میں مرد بننے سے گریز کر رہی ہوں وہ بھی بتا دوں۔

میں اور ہر دل رکھنے والا قاتلوں اور خونیوں کو ناپسند کرتا ہے۔ جب میری بہنیں غور کریں گی تو ان کو پتہ چلے گا کہ دنیا کا سب سے بڑا قاتل اور خونی مرد ہے۔ یہ جب تخت شاہی ہوتا ہے تو اپنی حکومت کے بڑھانے کے لئے بنی نوع انسان کو قتل کرتا ہے۔ جب یہ ایک لیٹرے اور ڈاکو کے لباس میں ہوتا ہے۔ تو حصول زر کے لئے خلق خدا کا خون بہاتا ہے۔ اور جب یہ ایک مہذب انسان ہوتا ہے تو یہ جان کی نہیں تو لوگوں کے دلوں کا خون کرتا پھرتا ہے۔ جب مردوں میں یہ قاتلانہ عیوب موجود ہوں تو میں مرد بننے کی تمنا کیونکر کر سکتی ہوں۔

لالچی اور حریص سے سب ہی کو نفرت ہوتی ہے۔ مگر میں اپنی بہنوں کو یقین دلاتی ہوں کہ ایک مرد سے بڑھکر دنیا میں کوئی لالچی نہیں۔ اپنے شہر کے تاجروں کو دیکھ لو کس طرح صبح سے شام تک دولت پیدا کرنے کے لالچ میں مبتلا ہیں۔ ان کو یہ بھی ہوش نہیں کہ کب سورج نکلتا ہے اور کب پڑتا ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے مالکوں کی حالت کا جائزہ لو۔ یہ کروڑوں پونڈ کے مالک ہونے کے باوجود بدستور مزدوروں کا خون چوسے جاتے ہیں۔ اعلیٰ عہدے داروں کو دیکھ لو کہ یہ کس طرح اپنے درجہ کی مزید بلندی کے لئے جائز و ناجائز وسائل اختیار کر رہے ہیں۔ جو صنف اس قدر لالچی ہو اس صنف میں مجھے شامل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے مجھے مرد بننے کی کوئی تمنا نہیں ہے۔

ظالم اور ستم شعار کو سب ہی بُرا سمجھتے ہیں۔ مگر غور کرنے کے بعد پتہ چلا کہ مرد سے بڑھ کر کوئی ظالم اور ستمگار نہیں اگر اس ظلم و ستم کی غیر فانی داستان سننی ہو تو کسی قبرستان میں چلی جاؤ اور وہاں کی عورتوں سے سوال کرو کہ تم پر کیا گذری ہے۔ اگر قبر میں سے تم کو جواب دے سکیں تو تم سنو گی کہ آدھی سے زیادہ پیوند خاک عورتیں مردوں کے مظالم کی داستان بیان کرینگی یقین جانو عورتوں کی آدھی سے زیادہ موتیں یا تو مردوں کی نفس پرستی کی بدولت ہوتی ہیں یا ظلم و ستم کی بنا پر۔ کسی تپ دق کے ہسپتال میں چلی جاؤ۔ تو معلوم ہو گا کہ دق کے جراثیم عورتوں میں مردوں نے پیدا کئے ہیں۔ کون عقلمند عورت ایسے ظالموں کی برادری میں شامل ہونا پسند کرے گی۔ اسی لئے میں مرد نہیں بننا چاہتی۔

میں عورت رہنا چاہتی ہوں۔ صرف عورت کیونکہ عورتوں کی قوم یگانگت ہے۔ محبت ہے۔ خوف خدا ہے۔ اور انسانیت ہے۔ اس کے خلاف مردوں میں کاروباری تعلقات ہیں۔ اغراض کے واسطے ہیں۔ حسد ہے۔ م

بچوں کی دنیا

اپنا کام دوسروں پر کبھی نہ چھوڑو

بہت پرانے زمانے کی بات ہے کسی کسان کے کھیت میں ایک چڑیا نے اپنا گھونسلا رکھا تھا جہاں وہ اپنے بچوں سمیت رہتی تھی۔ جب فصل پک کر تیار ہو گئی تو ایک دن کسان کھیت میں آیا اس وقت چڑیا کہیں گئی ہوئی تھی۔ کسان نے کہا۔ فصل اب پک کر تیار ہو گئی ہے کل مزدوروں کو کھیت کاٹنے کے لئے بھیجدوں گا۔ چڑیا کے بچوں نے کسان کی اس بات کو سنا اور دل میں بہت ڈرے کہ اب ہمارا مکان بھی کھیت کٹتے ہی برباد ہو جائے گا۔ جب چڑیا لوٹ کر آئی تو بچوں نے سارا حال بیان کیا۔ اس نے سنکر بچوں کو تسلی دی اور کہا ڈرو مت کھیت ابھی نہیں کٹے گا۔ یہاں تک کہ کئی دن گذر گئے اور کھیت نہ کٹا۔ پھر ایک دن کسان آیا اور کہا کل بھائی کو لیکر آؤں گا۔ اور کھیت کاٹوں گا بچوں نے پھر یہ بات چڑیا کے لوٹنے پر کہی۔ اس نے پھر کہا کھیت ابھی نہیں کٹ سکتا اور ایسا ہی ہوا۔ ایک دن پھر کھیت میں آیا اور کہنے لگا کل میں خود کھیت کاٹنے آؤں گا۔ اب کی بار جب چڑیا نے سُنا تو دوسری جگہ گھونسلہ بنا لیا۔ بچوں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ پہلے کسان کے دو مرتبہ کھیت کاٹنے کے کہنے پر گھونسلہ نہیں بدلا اور آخری مرتبہ بدل دیا۔ چڑیا نے جواب دیا۔ میرے پیارے بچو سنو۔ جب تک کسان نے کھیت کاٹنے کے لئے دوسروں کی راہ دیکھی اس کا کھیت نہ کٹا لیکن جب وہ خود اپنا کام کرنے کو تیار ہو گیا تب کھیت کٹا۔ اسی طرح دنیا میں ہر ایک کو اپنا کام خود ہی کر ڈالنا چاہیئے دوسرے کے بھروسہ پر کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

ہندوستان کی فوج کی توسیع

شملہ ۱۵ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے فوجی کام میں توسیع کے سلسلہ میں ایک ایڈیشنل سکریٹری ایک ڈپٹی سکریٹری اور ایک ماتحت سکریٹری مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک سکریٹری مسٹر اوگلوی موجودہ ڈیفنس سکریٹری سے اسمبلی کونسل آف اسٹیٹ کا کام سنبھال لے گا۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ایک طرف فوجی محکمہ کا کام بڑھ گیا ہے۔ دوسرے اسمبلی اور کونسل کے ممبروں نے اپنے فوجی معاملوں میں زیادہ دلچسپی لینا شروع کر دی ہے۔

کروشیا بھی تگڈم میں

برلن ۱۵ر جون۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ کروشیا تگڈم میں شامل ہو گیا ہے۔ اس پر آج دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ پر ہر فان ربن ٹروپ۔ کاؤنٹ چیانو اور دوسری حکومتوں کے نمائندوں نے دستخط کئے۔

پنڈت گووند بلبھ پنت

الموڑہ ۱۴ر جون۔ پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔پی کو آج صبح رہبرنے ہسپتال نینی تال سے یہاں لایا گیا۔ اور مقامی جیل بھیجا دیا گیا۔

لکھنؤ میں دفعہ ۱۴۴ کو وسعت

لکھنؤ ۱۳ر جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے زیر دفعہ ۱۴۴ قانون ضابطہ فوجداری تمام اخبارات کے ایڈیٹروں پرنٹروں پبلشروں انجمنوں اور افراد کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ کوئی ایسا مضمون پمفلٹ یا پوسٹر دو ماہ تک شایع نہ کریں جس سے باہمی تلخی پیدا ہو،

پردۂ فلم

نیا سنسار

کنگن۔ بندھن۔ اور جھولا کی غیر معمولی کامیابی کے بعد بمبئی ٹاکیز کی جدید تصویر "نیا سنسار" کی بڑی تعریف ہے اس تصویر کی ہر دلعزیزی اور کامیابی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ بمبئی میں اس تصویر نے ایک ہفتہ کے اندر پندرہ ہزار روپے سے زیادہ کا کراس کیا ہے۔

تصویر کی کہانی اخبار نویسوں کی زندگی سے متعلق ہے جس میں بھابی کی شہرت کی مالک رینکا دیوی (مس خورشید عبداللہ علیگ) ہیروئن کا کام کرتی ہیں، اور اشوک کمار نے ہیرو کا پارٹ ادا کیا ہے۔

شادی

رنجیت کی تازہ "فلم شادی" میں موتی لال۔ خورشید۔ مادھوری۔ ایشور لعل۔ جیسے نامی فلم سٹار کام کرتے ہیں اور اسے جینت ڈیسائی نے ڈائرکٹ کیا ہے۔ فلم کا موسیقی اور تفریحی پہلو خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور عوام و خواص کی توجہ کا باعث ہیں۔

سکندر اعظم

کولھاپور سے سکندر اعظم کی تیاری کی جو اطلاعات آئی ہیں ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ سہراب مودی نے دریا دلی کے ساتھ سکندر اعظم پر روپیہ صرف کیا ہے۔ یہ ہندوستان کی فلمی تاریخ میں آپ ہی اپنی مثال ہوگی توقع کی جا رہی ہے کہ سکندر اعظم تین مہینے کے اندر اندر تیار ہو کر نمایش کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

آسرا

نیشنل کی تصاویر کو ہندوستان کے ہر حصہ میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہو رہی نیشنل کی "عورت" نے ہر لحاظ سے ریکارڈ توڑ دیا تھا۔ تازہ ترین اطلاع ہے کہ نیشنل کی جدید تصویر "آسرا" کی شمالی ہند میں عنقریب نمایش شروع ہونے والی ہے۔

"آسرا" محبوب کی نگرانی میں تیار ہو رہی ہے اس میں سردار اختر۔ حسن بانو۔ دنیا کماری۔ کنہیا لال وغیرہ نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔ تصویر میں جا بجا نہایت دلچسپ مزاحیہ پیچ لگائے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ شمالی ہند میں یہ بے حد پسند کی جائے گی۔

یہ حکم لکھنؤ کے شیعہ سنی جھگڑے کی وجہ سے جاری کیا گیا ہے۔

امپیریل کانفرنس کرنے کی تجویز

ولنگٹن (بذریعہ ڈاک) نیوزی لینڈ کے قائمقام وزیر اعظم مسٹر ناش نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر فرازر لندن میں اس مسئلہ پر بھی تبادلہ خیال کریں گے۔ کہ جنگ کے سلسلہ میں امپیریل کانفرنس کی جائے

برطانیہ میں کافی رسد ہے

لندن ۱۳ر جون۔ برطانیہ کی رسد کے کنٹرولر لارڈ وولٹن نے کہا کہ اٹلانٹک کی لڑائی کے باوجود سامان رسد کی حالت بہت اچھی ہے۔

ترکی خطرہ میں

لندن ۱۶ر جون۔ اخبار "ڈیلی میل" لکھتا ہے کہ شام میں برطانیہ نے جو کاروائی کی ہے کیا اس کی وجہ سے جرمنی ترکی پر حملہ کرنے پر مجبور ہو گا اس سوال کے جواب میں تشویش ظاہر کی جا رہی ہے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ شام میں برطانی اور آزاد فرانسیسی فوجوں نے جو کچھ کاروائی کی ہے اس پر ترکی میں اطمینان کیا جا رہا ہے

واشنگٹن ۱۶ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر داخلہ نے جاپان کو ۲۵۲۰۰۰ گیلن لے جانے والا ایک جہاز روک دیا ہے اس کا کارن یہ بتلایا گیا ہے کہ پوربی امریکہ میں تیل کی کمی ہے۔

اقوال زریں

خواہشات نفسانی پر قابو پانے والا انسان ہمیشہ خوش رہتا ہے۔

سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔

تمہارے ساتھ جو کوئی برائی بیجا کرے تو اس کے ساتھ بھی بھلائی کرو۔

خدا کے تمام نیک بندے غذا کم کھاتے ہیں اور نیند بھی کم کرتے ہیں۔

ہر کم کھانے والا شب بیداری اور عبادت گذاری انسان کو فرشتہ صفت بنا دیتی ہے۔

غریبوں کو خوش کرنا خدا کے خوش کرنے کا بہتر ذریعہ ہے۔

موج تبسم

ڈاکٹر:- تمہاری حالت بہت خراب ہے تم اچھے نہ ہو سکو گے تم نے اپنی صحت بُری طرح تباہ کی ہے بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟

مریض:- کسی دوسرے ڈاکٹر کا مشورہ۔

وکیل:- جب میں چھوٹا سا تھا تو میری تمنا تھی کہ میں ڈاکو بنوں۔

مخاطب:- تو آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کی تمنا پوری ہو گئی۔

مسٹر اے:- کیا میں اس شخص کو دیکھ سکتا ہوں جو گذشتہ رات میرے گھر میں چوری کرنے کے الزام میں گرفتار ہو کر یہاں آیا ہے۔

پولیس انسپکٹر:- مگر کیوں؟

مسٹر اے:- میں اس سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری بیوی کی اجازت کے بغیر گھر میں کس طرح داخل ہوا۔

دلچسپ معلومات

انگلستان ہر پیداوار کے لئے باقی دنیا کا محتاج ہے۔ چنانچہ وہاں گیہوں صرف دو ماہ کے خرچ کا پیدا ہوتا ہے۔ گوشت ۸ ماہ کے لئے کفایت کرتا ہے اون ضرورت سے نصف اور کوئلہ ۱/۳ پیدا ہوتا ہے۔

ٹین دنیا کی پیداوار کا ۳۳ فیصدی ملایا میں۔ نکل ۸۰ فیصدی کینیڈا میں۔ ایلومونیم ۴۳ فیصدی امریکہ میں اور پلیٹینم ۹۵ فیصدی روس میں پیدا ہوتا ہے۔

انگلستان میں کوئی مقام ایسا نہیں جو ساحل سمندر سے ۷۰ میل سے زائد ہو۔

لندن سے سڈنی (آسٹریلیا) کا فاصلہ ۱۲۲۶۰ میل ہے۔ یہ فاصلہ نہر سوئز اور نہر پانامہ سے یکساں مسافت پر ہے۔

ڈوور اور کیلے کے درمیان ۲۱ میل سمندر ہے۔

افسانہ

قدرت کی ستم ظریفی

مسٹر بی۔ ایل۔ بیکار۔ کوئٹہ

شہر سے باہر میونسپلٹی نے چند کوٹھریاں بنوا دی تھیں انہیں میں سے ایک کوٹھری میں بھولا اپنی بیوی گیندا کے ساتھ رہتا تھا۔ جاڑے۔ گرمی اور برسات کے کتنے کتنے موسم دونوں نے اسی چھوٹی کوٹھری میں گذار دئے تھے، شوہر بیوی میونسپلٹی میں ملازم تھے۔ اوّل وقت گیارہ بجے تک، اور دوسرے وقت چھ بجے تک پانی کی گاڑی کھینچ کر سڑک پر چھڑکاؤ کرنا پڑتا تھا۔

پہلے بھولا کے ساتھ ایک آدمی گاڑی کھینچتا تھا۔ لیکن اس سے یہ محنت کا کام نہ نبھ سکا اور جب وہ نوکری چھوڑ کر چلا گیا تو بھولا نے صاحب سے سفارش کر کے اس کی جگہ گیندا کو رکھوا دیا۔ اس کے لئے کبھی کبھی بھولا کو افسوس بھی ہوتا کہ اگر وہ غریب نہ ہوتا تو گیندا کو اتنی محنت کا کام کیوں کرنا پڑتا۔ لیکن گیندا خوش کہ ویسے وہ اکیلی چپ چاپ کوٹھری میں پڑی رہتی، اس طرح اس کو بھولا کے ساتھ رہنے کا موقع ملتا ہے' بھولا کو بھی گیندا ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کام کرنا نہ معلوم ہوتا تھا۔ ایک تفریحی مشغلہ معلوم ہوتا تھا۔

ایک روز گیارہ بجے پانی چھڑکنے کے بعد دونوں اپنی کوٹھری میں بیٹھے تھے۔ بھولا نے کہا: "ذرا باہر نکل کر دیکھ تو۔ معلوم ہوتا ہے بادل گھر آئے ہیں۔

گیندا بولی: "ہمارے ایسے کہاں نصیب جو بادل آئیں اور پانی برسے۔"

" باہر جا کر دیکھتی بھی ہے یا ایسے ہی نصیب کو کوس رہی ہے۔"

گیندا نے باہر نکل کر دیکھا۔ خوب گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا اتنا پانی برسے گا کہ جل تھل ہو جائیگا آسمان پر گھنگھور گھٹا دیکھ کر گیندا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی بجلی کوند گئی، اس وقت میاں بیوی کو پانی نہ چھڑکنا پڑے گا، دونوں اپنی کوٹھری میں بیٹھ کر برسات کا لطف اٹھائیں گے اور چھٹی منائیں گے۔

اس نے اسی طرح خوش اور لبشاش اندر جا کر کہا ارے باہر تو خوب بادل گھرے ہوئے ہیں۔

" سچ؟"

اور کیا جھوٹ، میں تو کالی کالی گھنگھور گھٹا کو دیکھکر ڈر گئی۔"

بھولا کا چہرہ خوشی سے کھل گیا تھا۔ اس نے گیندا سے ہنسکر کہا: "میرے ہوتے ہوئے تجھے کس بات کا ڈر ہے؟"

گیندا بولی: "آج تو مٹر کی پکوڑی اور آم کی چٹنی کھانے کو جی چاہتا ہے۔"

" تو بناتی کیوں نہیں؟ سڑک تو چھڑکنی نہیں ہے۔ یہی شغل رہے۔"

" اور پیسے جو خرچ ہوں گے۔"

" اونہہ! چار پانچ روز میں تو مہینہ پورا ہو جائے گا۔"

" تو جاؤ بازار سے بیسن اور تیل مسالے لے آؤ۔"

" بھولا بازار چلا گیا۔ وہ ایک دوکان پر بیسن اور تیل وغیرہ خرید رہا تھا کہ اتنے میں سڑک پر بھولا کا جمعدار دکھائی دیا، اس کی نظر بھولا پر پڑ گئی، اس نے آگے بڑھکر ڈانٹا۔ اب تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ تیرے کام کا وقت ہو گیا نا جا گاڑی میں پانی دانی بھرنے کا انتظام کر۔ بھولا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سرکار! آج سڑک چھڑکنے کی کونسی ضرورت ہے دیکھئے نا یہ کالے کالے بادل۔ آج تو ایسے ہی سڑک پانی سے بھر جاوے گی۔

کون جانتا ہے کہ پانی برسے گا بھی یا نہیں؟ جمعدار کو بھولا کا مسکرانا پسند نہ آیا۔

بھلا ایسی گھٹا بھی بے برسے چلی جا سکتی ہے۔ جمعدار صاحب!"

جمعدار جھنجھلا کر بولا۔ ابے میں تجھ سے بحث کرنی نہیں چاہتا۔ مجھے تو وقت سے سڑک تر ملنی چاہئے۔"

" تر نہیں جمعدار صاحب پانی سے بھری ہوئی۔"

جمعدار منہ ٹیڑھا کئے ہوئے چلا گیا۔ بھولا نے بھی سودا لیکر گھر کی راہ لی۔

گیندا پکوڑی تل رہی تھی۔ بھولا بھی چولھے کے پاس آ گیا، گیندا آنکھوں کو ایک لطیف گردش دے کر مسکرانے لگی۔ آج اس کا دل بہت خوش تھا۔

" ابھر کتنی دیر ہے سب پکنے میں؟"

" اب تیار ہی ہوا جاتی ہے۔ تم نے بازار میں اتنی دیر لگائی تھی ورنہ پکوڑیاں کب کی پک چلی ہوتیں۔"

" جمعدار مل گیا تھا۔"

" کچھ کہتا تھا۔"

" کہتا تھا بازار میں پھر رہا ہے چل کر گاڑی میں پانی ٹھیک کر۔ نامراد کو یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ اس میں ایک وقت آرام کرنے کو مل جائے۔"

" میں نے بھی تو کہہ دیا کہ آج پانی چھڑکنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بادل بے برسے جانے والا نہیں۔"

" اچھا تو اب تم ٹہر لے لو۔ پکوڑیاں تیار کر دی ہیں۔ کھاؤ۔"

" نہیں ساتھ کھائیں گے۔"

" تھوڑی دیر میں گیندا نے المونیم کی ایک تھالی میں آدھی سے زیادہ پکوڑیاں اور آم کی چٹنی بھولا کے سامنے رکھدیں اور ایک کٹوری میں باقی پکوڑیاں خود لے کر بھولا کے بغل میں بیٹھ گئی۔

بھولا پکوڑیاں کھاتا جاتا تھا اور دو دو چار چار پکوڑیوں کے بعد باتیں بھی کرتا جاتا تھا۔ ایکبار اس نے گیندا کی طرف دیکھ کر کہا:-

" گیندا ہم کہنے کو آدمی ہیں، لیکن ہماری زندگی جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ لوگ سواریوں پر اور پیدل چلتے پھرتے رہتے ہیں اور ہم ان کے لئے پانی کی گاڑی کھینچنے اور سڑک پر چھڑکاؤ کرتے رہتے ہیں۔ تجھے دیکھکر مجھے اور بھی صدمہ ہوتا ہے پیسہ کی خاطر میں نے تجھے بھی جانور بنا ڈالا۔ میں نے طے کر لیا ہے کہ کل تیرا استعفےٰ داخل کرا دوں گا۔

گیندا سنجیدہ ہو کر بولی۔ تم بھی نہ جانے کیسی باتیں کرتے ہو۔ بھلا اس میں صدمہ کی کونسی بات ہے؟ اگر تنہا یا دوسرے کے ساتھ کام کرنا پڑتا تو مجھے تکلیف بھی ہوتی۔ تمہارے تو باتوں باتوں میں کام خوب ہو جاتا ہے۔ اس میں کیا ہرج ہے آخر میں گھر پر بیکار ہی پڑی رہتی۔"

" یہ تو تم سمجھتی ہو، لیکن سنسار تو یہی کہتا ہو گا۔ کہ عورت سے کمائی کراتا ہے؟

سنسار جائے بھاڑ میں۔ تم نے اس بدلی میں کہاں کا دُکھڑا چھیڑ دیا۔ ہمارا سنسار تو ہم دونوں تک ہے۔

تم اس سنسار کے راجہ ہو اور میں رانی، پھر ہمیں رنج و غم کیسا؟ ہمیں تو ہنسنے ہنسانے کی اب باتیں کرنی چاہئیں۔"

" ہم کیا ہنسنے ہنسانے کی اب باتیں کریں گے، گیندا! ہم تو اس کے لئے پیدا ہی نہیں کئے گئے ہیں۔ یہ دوسروں کا ہی حصہ ہے اور وہ کر سکتے ہیں۔"

" پھر وہی بات تم اس طرح کبھی نہ مانو گے۔"

" گیندا نے بھولا کو گدگدانا شروع کیا۔ بھولا ہنسنے لگا۔

پھر بھولا نے پیار بھرے لہجے میں کہا، گیندا میں تجھے پا کر اپنے کو خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ تیرے ساتھ مجھے تکلیف و مصیبت بھی عیش و راحت معلوم ہوتی ہے۔"

گیندا نے آنکھیں نیچی کر کے کہا بس رہنے بھی دو کہاں تک میری تعریفوں کے پل باندھو گے؟

تعریف نہیں ہے گیندا۔ میں اپنے دل کی بات کہہ رہا ہوں۔"

تو کیا تمہیں پا کر میں اپنے کو کچھ کم نصیب ور سمجھتی ہوں ایسے محبت کرنے والے مرد بھی ہر عورت کو نہیں ملا کرتے۔"

اسی طرح محبت اور پیار کی باتیں کرتے کرتے دونوں کی آنکھیں لگ گئیں۔

فضا گم سُم تھی کہ یکایک زور کی آندھی چلی، اور ص ۴ اس کے تیز و تند جھونکوں نے بادلوں کے گھٹا ٹوپ شامیانے کو پارہ پارہ کر کے منتشر کر دیا۔ سورج جو گھنٹوں سے سیاہ پردے میں چھپا ہوا تھا، پھر زمین پر آتشباری کرنے لگا۔ لیکن بھولا اور گیندا ایسے سوئے کہ پھر نیند میں خبر نہ ہوئی۔

جمعدار گشت کو نکلا۔ شہر کی تمام سڑکوں پر چھڑکاؤ ہو چکا تھا۔ مگر بھولا کے حلقے کی سڑک پر چھڑکاؤ نہ ہونے کی وجہ سے سڑک پر خاک اڑ رہی تھی۔ بھولا نے دوپہر میں جمعدار سے بڑی موٹی موٹی باتیں کہی تھیں۔ اب اسے بھولا کی مزاج پرسی کا موقع مل گیا۔ وہ چھڑی کو گھماتا ہوا بھولا کے گھر کی طرف چلا۔

گیندا ایک لمبا خواب دیکھ رہی تھی کہ بھولا اور گیندا سڑک پر چھڑکاؤ کر رہے تھے۔ ایک طرف سے ایک موٹر کار آئی اور صاحب کا اکلوتا بیٹا کار کے سامنے آ گیا بھولا جان پر کھیل کر جھپٹا اور اس نے صاحب کے بیٹے کو بچا لیا۔ .... اس خوشی میں صاحب نے بھولا کو اپنا چپراسی بنا لیا اور میم صاحب نے گیندا کو اپنی خاص خادمہ .... اب دونوں صاحب کے بنگلے پر رہتے ہیں .... صاحب میم صاحبہ کو لے کر باہر گئے ہوئے ہیں۔ بنگلہ بھولا اور گیندا کے سپرد ہے .... دونوں بنگلہ کے باغ میں ٹہل رہے ہیں۔ پھولوں پر بھونرے گونج رہے ہیں۔ تتلیاں رقص کر رہی ہیں، کتنا پُرلطف سماں ہے ...."

جمعدار نے بھولا کے دروازے پر پہونچ کر کواڑ کو زور سے دھکا مارا اور آواز دی۔

" ارے بھولا"

لیکن بھولا تو اس وقت گیندا کے ساتھ باغ کی سیر کر رہا تھا۔

جواب نہ پا کر جمعدار کو غصّہ آ گیا۔ انہوں نے پھر زور سے آواز دی ــــ " بھولا"

بھولا اب بھی گیندا کے ساتھ بھوروں اور تتلیوں کے نغمہ و رقص سے نشاط اندوز ہو رہا تھا۔

جمعدار کو اس بار بھی جواب نہ ملا۔ اس لئے اس کا غصّہ اور بھی بھڑک اٹھا، اس نے ایک لات کواڑ پر مار کر کہا۔

" بدمعاش بھولوا! بولتا نہیں ہے۔ جیتا ہے کہ مر گیا۔"

گیندا کی آنکھ کھل گئی، اب نہ صاحب کا بنگلہ تھا اور نہ باغ۔ کوٹھری کے جابجا شکستہ چھپر سے سورج کی روشنی اندر آ رہی تھی۔ گیندا آنکھیں مل مل کر دیکھنے لگی کہ گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ کوئی دم میں پانی برسنے والا تھا۔ یہ دھوپ کی روشنی کیسی کہیں یہ خواب تو نہیں ہے۔

اتنے میں جمعدار کی غضب آلود چیخ پھر سنائی دی۔ اب گیندا چونکی، بھولا اب تک پڑا سو رہا تھا گیندا نے اسے جھنجھوڑ کر کہا:-

" ارے جلدی اُٹھو باہر جمعدار کھڑے ہوئے پکار رہے ہیں۔"

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ۵)

اگر ہندوستان کے حصے بخرے ہوگئے تو فرقہ پرستی کی آگ بھڑک اٹھیگی!

خطرناک تحریک کو شروع ہی میں سر اٹھانے سے پہلے ختم کردینا چاہیئے

نواب مرشد آباد کی لیڈروں سے اتحاد کی اپیل!

کلکتہ ۱۱ر جون۔ آج دنیا جس خوفناک دور سے گزر رہی ہے۔ اس کا لحاظ رکھتے ہوئے تمام سرکردہ سیاسی لیڈروں کو چاہیئے۔ کہ وہ آپس میں ایک ہو جائیں اور مکمل مفاہمت کی بنیاد پر اپنے رویہ میں پسندیدہ تبدیلی کریں تاکہ جب وقت آئے تو انکی جماعتیں ہندوستانیوں — جنہوں نے تلخ تجربوں کے تاریک ترین دن گذارے ہیں — کی بھلائی کے لئے متحد ہوکر کام کرسکیں"۔

"یہ ہیں وہ الفاظ جو نواب بہادر مرشد آباد نے ایک بیان میں فرمائے۔

نواب صاحب نے آگے چلکر کہا "بے ایمانی کی تحریک کے بارہ پروپگنڈے سے متاثر ہوکر آپس کی لڑائی جھگڑوں میں مبتلا ہوکر اپنے دماغی سکون اور گرد و پیش کے امن و امان میں خلل پیدا کرنے کی برائیوں کو جب ہندوستانی سمجھ جائیں گے۔ اسی وقت ہمیں پر اعتماد خوشحال مستقبل دکھائی دے سکتا ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے کہا کہ کسی سیاسی لیڈر کو دور اندیشانہ تدبر کی عدم موجودگی میں اپنی ابلیت کو ظاہر کرنے کے لئے عوام کی نظروں میں ڈھلمل کی پالیسی کا مجرم نہیں بننا چاہیئے۔ اور لازم یہ ہے کہ خطرناک طور پر برے ڈھنگ سے جاری کی ہوئی تحریک کو احتیاط کے ساتھ سر اٹھانے سے پہلے ہی ختم کردیا جائے۔ تاکہ وہ آگے چل کر کوئی نقصان نہ پہونچا سکے۔ باہمی منافرت کے بیجوں کو جو ہندوستان کی سیاسی سرزمین میں گہری جڑیں پکڑ چکے ہیں۔ اکھاڑ پھینکنے کی ڈھیل ڈھال پالیسی کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہندوستان کی بٹی ہوئی وسیع آبادی میں ہمیشہ کے لئے وسیع جھگڑے چھیڑ دیئے جائیں۔ ہندوستان کی حقیقی بیداری کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر طبقہ خیال کے سیاسی لیڈروں میں یہ جذبہ محرک ہونا چاہیئے کہ منزل مقصود تک پہنچنے کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہونے پائے۔

یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا ہم اس امر کے ماتحت کام کریں کہ وہ ہمسایہ فرقے جو خاندان مغلیہ کی حکومت سے لے کر اب تک کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے امن و اماں سے ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اگر پاکستانی اسکیم کی حوصلہ افزائی ہوئی تو دماغ پر ذرا سا زور ڈالکر یہ سوچا جاسکتا ہے۔ کہ اس جگہ تو صرف ایک خاص ہی مذہب کے معتقدوں کو رہنا چاہیئے۔ جن کا مذہب ان لوگوں سے مختلف ہے جو دوسری جگہوں پر مختلف طریقوں سے عبادت کرتے ہیں۔ یہ چیز بے چینی پیدا کریگی۔ دونوں فرقے کے لوگوں میں تلخی اور گرما گرمی پیدا ہوگی نتیجہ میں فرقہ پرستی بدترین صورت اختیار کریگی اور دونوں فرقوں میں دوبارہ اتحاد پیدا ہونے کے تمام امکانات ختم ہو جائیں گے۔

اگر باہمی اعتماد کی بنیاد پر زندگی بسر کرنی ہے تو سب لوگوں کو اپنے اپنے صوبہ سے محبت کرنی چاہیئے۔ صرف یہی بات ایسی ہے جس سے تعاون کی اسپرٹ ختم نہیں ہوسکتی۔ اگر ہم باہمی بھائی چارہ کی اسپرٹ پیدا کریں تو وقت یہ ثابت کردیگا کہ ہندوستان کے مقاصد کو تکمیل تک پہونچانے کے لئے ہم ذریعہ بنے اور معلوم ہو جائے گا کہ ہم نے غلط امید قائم نہیں کی تھی۔

ایک برطانی کروزر اور دو جنگی جہاز

لندن ۹ر جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کریٹ سے فوجوں کی واپسی کے وقت برطانی کروزر "کلکتہ" اور دو حملہ آور جنگی جہاز ڈوب گئے۔

جنوبی ہند کی اینٹی پاکستان کانفرنس

کمبا کونم ۹ر جون۔ مسٹر محمد یوسف شریف سابق وزیر سی پی نے آج سہ پہر کو جنوبی ہندوستان کی اینٹی پاکستان کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ تقسیم ہند کی اسکیم ہندوستان کی آیندہ خوشحالی اور مسرت کے لئے انتہائی پر خطر ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر ہندوستان کو ہندو مسلم ریاستوں میں تقسیم کیا گیا تو ملک میں جنگ و جدل ہوگی۔ اور جس ملک میں آپس میں گہر لڑائیاں ہوں اس کی آزادی کتنی دن قائم رہ سکتی ہے؟ ہندوستان کی تقسیم میں نہ ملک کی نجات ہے اور نہ کسی فرقہ کی نجات ہے۔ ہندوستان کے شمالی مغربی اور شمالی مشرقی حصوں کے علاوہ دوسرے حصوں میں جو مسلمان رہتے ہیں ان کے لئے اس اسکیم میں کوئی حل پیش نہیں کیا گیا۔ ملک کے ایک ہنائی مسلمانوں کو ہندو مسلم مسئلہ تنگ کرتا رہے گا۔ مسلمانوں پر کانگریس یا اکثریت کے مظالم کی داستان صحیح ہے تو تقسیم سے یہ مظالم اور بھی شدید ہو جائیں گے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ دو قوموں کی اسکیم کے ذریعہ جو علاج پیش کیا گیا ہے وہ مرض سے زیادہ بدتر ہے

کمبا کونم ۹ر جون۔ کل رات کو مسٹر محمد یوسف شریف کی صدارت میں اینٹی پاکستان کانفرنس میں بہت سے رزولیوشن پاس ہوئے جنمیں سے چند ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ خاص رزولیوشن جو اتفاق رائے سے پاس ہوا حسب ذیل تھا۔

اس کانفرنس میں جنوبی ہند کے تمام حصوں سے جو مسلمان جمع ہوئے ہیں انکی یہ پکی رائے ہے کہ مسلم لیگ کے رزولیوشن میں دو قوموں کی تھیوری پر مبنی جو پاکستان اسکیم بنائی گئی ہے اس سے نہ صرف ان مسلمانوں کو کوئی مدد ہی نہ پہنچے گا۔ جن کے لئے وہ مرتب کی گئی ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی ترقی تو پیچھے اور رکاوٹ کا بھی کے لئے صریحی طور پر مضر ثابت ہوگی اور اس تمام ملک میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ جو جغرافیائی اور سیاسی اعتبار سے ایک مستحکم یونٹ (فرد) رہا ہے۔ اور اسی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ اس سے بالآخر داخلی جھگڑے اور بڑھیں گے۔ جس سے غیر ملکی حملہ آوروں کے لئے یہ ملک کھلا میدان بن جائیگا

ایک اور رزولیوشن میں ہندوستان کو کسی بھی بنیاد پر تقسیم کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔ تیسرے رزولیوشن میں مسلم لیگ کی اس پوزیشن کو چیلنج کیا گیا کہ وہ مجموعی طور پر مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس رزولیوشن میں یہ کہا گیا کہ مسلم لیگ کا یہ دعوی کبھی قابل قبول نہیں ہوسکتا کہ وہ تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو مسلم لیگ کی پالیسی کی حمایت نہیں کرتی۔ کانفرنس نے ہندوستان کے کسی ایسے آئین کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا جو اس بنیاد پر نہ ہو کہ ہندوستانی ایک ناقابل تقسیم قوم ہیں۔

ایک اور رزولیوشن میں کانگریس ہائی کمانڈ سے اپیل کی گئی کہ وہ ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کرکے ان الزاموں کی تحقیقات کرے۔ جو کانگریسی وزارتوں کے خلاف مسلمانوں کی حق تلفی کرنے کے بارے میں لگائے جاتے ہیں اور جو ذمہ دار ہوں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے تاکہ کانگریس کی غیر فرقہ دارانہ نوعیت پر کوئی حرف زنی نہ کی جاسکے۔

ایک اور رزولیوشن میں کانگریس سے اپیل کی گئی کہ وہ ہندی اردو اور دوسری صوبائی زبانیں قائم رکھنے کی گارنٹی دے۔ کانفرنس نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ قومی گیت اور قومی جھنڈے کا سوال طے کرنے کے لئے کانگریس مختلف فرقوں کے مختلف طبقوں کے نمایندوں کو بلائے اور ایک مشترکہ فارمولا تیار کرے۔

پر زور دیا اور یہ طے کیا کہ مسلمانان ہند میں اتحاد رکھنے کے لئے یہ بالکل ضروری ہے کہ تمام مسلمان ادارے اور انجمن جو مسلمانوں کی خدمت کے مدعی ہیں ایک آل انڈیا مسلم ایگزیکٹو بورڈ قائم کریں جسکو یہ واضح اختیارات ہوں کہ مختلف اداروں اور انجمنوں کی پالیسی اور عمل کی رہنمائی اور کنٹرول کرے اور کانگریس جیسی انجمنوں سے مسلمانوں کے متعلق تمام معاملوں میں مراسلت کرے

کانفرنس نے جابجا ہونے والے فرقہ دارانہ بلووں کی مذمت کی اور مصیبت زدوں سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا دیسی ریاستوں سے اپیل کی گئی کہ وہ فرقہ دارانہ مسائل کو بنیادی اہمیت دیں اور فرقہ دارانہ اتحاد قایم کرنے کے لئے تمام مناسب طریقے استعمال کریں تاکہ سلوک کیا جائے۔

لیگ کے ممبروں کے خلاف تحریک عدم اعتماد

لکھنؤ ۹ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی مسلم لیگ کی کونسل کے بعض ممبروں نے صوبہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ۸ ممبروں کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی ہے جس پر بحث کرنے کے لئے شاید کونسل کا ہنگامی جلسہ طلب کیا جائے گا۔

انکم ٹیکس کے قانون میں ترمیم

شملہ ۹ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کے موسم خزاں کے اجلاس میں انکم ٹیکس کے قانون میں ترمیم کرنے کے لئے ایک بل پیش ہوگا۔ انکم ٹیکس قانون کے عملدرآمد میں جو مشکلات پیش آئی ہیں وہ ترمیمی

برطانیہ کی فتح کا یقین

لندن ۱۲ جون سلطنت برطانیہ اور ان ملکوں کے نمایندوں کا جو کہ اس لڑائی میں برطانیہ کے ساتھ ہیں۔ پہلا اجلاس آج سنیٹ جمیز محل میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مسٹر چرچل کی تقریر سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد اتحادی لیڈروں نے تقریریں کیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جرمنی اور اٹلی کے خلاف لڑائی اسوقت تک جاری رکھی جائے گی۔ جب تک کہ فتح حاصل ہو۔ اجلاس میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا:- برطانیہ اعظم کی حکومت آئرلینڈ اور کینیڈا کی حکومتیں بلجیم کی حکومت زیکوسلادیہ کی عارضی حکومت۔ یونان۔ لکسمبرگ۔ ہالینڈ۔ ناروے۔ پولینڈ یوگوسلاویہ کی حکومتیں اور آزاد فرانسیسیوں کے لیڈر جنرل ڈی گال کے نمایندوں نے فیصلہ کیا (۱) وہ جرمن یا اطالوی حملہ کے خلاف اسوقت تک لڑائی جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ فتح حاصل ہو اور ایک دوسرے کی اپنی طاقت کے مطابق پوری مدد کریں گے۔ (۲) اس وقت تک کوئی سمجھوتہ صلح یا فارغ البالی نہیں ہوسکتی جب تک کہ جرمنی اس کے ساتھی آزاد لوگوں کو زبردستی غلام بنا رہے ہیں۔ یا غلام بنانے کی دھمکی دے رہے ہیں (۳) دائمی امن کی حقیقی بنیاد صرف ایک ہے وہ یہ کہ دنیا میں آزاد لوگوں کے درمیان رضا کارانہ تعاون قایم ہو۔ حملہ کا خطرہ باقی نہ رہے اور سب لوگوں کو اقتصادی اور سوشل تحفظ حاصل ہو اور انکا ارادہ ہے کہ لڑائی کے دوران میں اور اس کے بعد امن کے وقت وہ سب ملکر کام کرینگے۔

لیکن نو آبادیوں کے تمام نمایندے کا ایک ساتھ یہاں جمع ہونا آسان کام نہیں ہے۔

بلوچستان کو صوبجاتی آزادی دیجائے

لاہور (بذریعہ ڈاک) بلوچستان کے قومی لیڈر خان عبدالصمد خاں اچکزئی بلوچستانی گاندھی نے نمایندہ پریس سے ایک خاص ملاقات کے دوران میں کہا کہ بلوچستان کو صوبائی خود مختاری طلب کرنے کا حق حاصل ہے ہمارا مطالبہ صرف اتنا ہی ہے اور برطانوی حکومت اس سے انکار کرنے میں کسی طرح حق بجانب نہیں ہوسکتی۔ بلوچستان کے تمام طبقے یقین رکھتے ہیں کہ صوبائی خود مختاری ان کا پیدائیشی حق ہے اور وہ اسے حاصل کرکے رہیں گے۔

غیر مصدقہ خطابوں کی ممانعت

پرولیا (بذریعہ ڈاک) حکومت بہار نے ایک سرکلر کے ذریعہ تمام عدالتوں اور بار ایسوسی ایشنوں کی توجہ اس جانب دلائی ہے کہ بہت سے لوگ عدالتی کارروائیوں میں اپنے نام کے ساتھ غیر مصدقہ خطابات لگا لیتے ہیں۔ مثلاً راجہ اپنے آپ کو مہاراجہ اور مہاراجہ اپنے آپ کو مہاراجہ بہادر لکھتے ہیں اور سرکاری کاغذوں میں بھی خطاب دہرائے جاتے ہیں۔ آئندہ ایسا نہ ہونا چاہیئے۔

امپیریل کانفرنس کی تجویز

لندن ۱۱ جون - پارلیمنٹ میں یہ تجویز کیا گیا کہ ایک امپیریل کانفرنس کی جائے اور نو آبادیوں کے وزیروں کی کانفرنس بلائی جائے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ میں اس تجویز کے حق میں ہوں

سر سٹیفورڈ کرپس انگلینڈ میں

لندن ۱۱ جون۔ ماسکو سے برطانی سفیر سر سٹیفورڈ کرپس انگلینڈ پہنچ گئے ہیں۔ آپکو مسٹر ایڈن نے مشورہ کے لئے بلایا ہے۔

شام و فلسطین کی جغرافیائی اہمیت

بقیہ صفحہ اول

(۵) اسی ہوائی مستقر سے بحرۂ روم اور بحر احمر پر اقتدار میں تقویت ہو سکتی ہے اور مشرقی بحر روم کے حصہ میں تو مخصوص طور پر احتیاطی تدابیر کے بروئے کار لانے میں بے حد اعانت ہوتی ہے۔

(۶) بحر روم کو بحر احمر سے فلسطین ہی کے اندر ایک اور نہر بلا شرکت غیرے برطانیہ کی ذاتی ملکیت ہو سکتی ہے جس کے جاری ہونے کے بعد ہندوستان کی حفاظت اور بندش کے خوف سے بے نیاز حاصل ہو سکتا ہے۔

(۷) فلسطین پر قبضہ رکھنے میں یہ اہمیت بھی ہے کہ عرب حکومتوں کو اقتدار یا قوت حاصل کرنے سے روکا جاسکتا ہے اور عربوں اور ترکوں کے اتحاد کے امکان کو بھی دور کیا جاسکتا ہے۔

(۸) ہمسایہ عربی ممالک میں یورپین تجارت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

(۹) سیاسین کا یہ بھی خیال ہے کہ ارض فلسطین پر اتنا دباؤ رکھ کر غزہ کے ہوائی مستقر کی مرکزی حیثیت کو بیش از بیش ترقی دے کر ہزار ہزار میل تک برطانی مقبوضات کے علاوہ ہمسایہ حکومتوں میں برطانوی مفاد کی حفاظت اور بحرہ روم میں اٹلی کی سرگرمیوں اور لیبیا پر اس کے قبضہ نے مخدوش حالت پیدا کر رکھی ہے۔ مغرب میں جو حیثیت جبرالٹر کو ہے اس سے زیادہ غزہ کو حاصل ہے۔ یہ مقام مصر فلسطین کے درمیان ہونے کے باعث دونوں ملکوں کی کنجی ہے اسکی وسعت بھی جبرالٹر سے کہیں زیادہ ہے۔ اور عرب میں جو حیثیت مالٹا کو ہے مشرق میں وہی سائپرس (قبرص) کو حاصل ہے جو فلسطین کے بالکل قریب ہے غزہ وہ مقام ہے جو جنگ عظیم میں نہایت مشکل سے اور کافی قربانیوں کے بعد فتح ہوا تھا ارض فلسطین کی حیثیت ان ممالک کے درمیان بعینہ ایسی ہے جیسے انسان کے جسم میں قلب کی جب شام ترکوں کے زیر نگیں تھا اسوقت

فلسطین شام ہی کے ماتحت تھا۔ اور حلب۔ دولیرالزور خود مختار سنجق بیروت لبنان اور بیت المقدس خود مختار سنجق ولایتوں میں تقسیم تھا۔

شام و فلسطین کے مشترک مغرب میں بحرۂ روم شمال میں ایشیائے کوچک جسے اناطولیا بھی کہا جاتا ہے۔ یا موجودہ باقی ماندہ ایشیائی ترکی ہے۔ شمال مشرق میں دریائے فرات ہے شرق میں صحرائے شام اور جنوب میں فلسطین ہے جسکی شمالی سرحد لبنان کا جنوب ہے مشرق میں شرق اردن۔ جنوب مغرب میں جزیرہ نما سینائی (طور سینا) جو موجودہ مصر کا حصہ ہے واقع ہیں۔ اس لحاظ سے موجودہ ارض فلسطین وہ قطعہ زمین ہے جو دریائے اردن اور بحیرہ روم کے درمیان یا یوں کہئے کہ شرق میں صحرائے شام تک اور مغرب میں سمندر تک اور شمال میں دریائے فرات کے سرچشمے جو کوہ لبنان اور کوہ حرمون سے نکلتے ہیں پھیلا ہوا ہے۔ اور جنوب میں نقطۂ خلیج عقبہ کا انتہائی شمالی سرا ہے۔ انہی لبنان کے سلسلہ کوہ کے دامن بھی شام میں ہیں۔

شام و فلسطین کا رقبہ ۵۴۳۰۰ ۱۲ مربع میل ہے اس میں دس ہزار مربع میل فلسطین کا ہے۔ اس کا دوسرا نام فلسطینیہ ہے جو دراصل قوم فلسطائن کے نام پر اسوقت آباد ہوا۔ جبکہ مشرق کی طرف سے اسرائیلی اس زمین میں داخل ہوئے۔ ان دنوں یہ قوم بحرہ روم کے کنارے آباد تھی۔ اور ادھر جنوبی فلسطین ملک میں پھیل گئی۔ مذہبی رعایت سے انگریز اسے (HOLY LAND) یعنی مقدس سرزمین کہتے ہیں اب اسے یہودیوں کا وطن بنایا جارہا ہے۔ اگرچہ عیسائیوں مسلمانوں اور یہودیوں کے لئے یکساں مقدس ہے۔ شام و فلسطین کے علاقہ کی انقلابی حالت کا اندازہ صرف بیت المقدس یعنی یروشلم کے واقعات سے لگایا جاسکتا ہے جس کے بارے میں "برٹانیکا انسائیکلوپیڈیا" میں یوں لکھا ہے کہ یہ ۴۳ صدیوں کا پرانا شہر ہے۔ اس مقام نے قدرت اور انسان کے ہاتھ سے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ یہ مقام زلزلہ سے تباہ ہو کر کھنڈرات کا ہیالہ

ہو گیا ہے۔ انسان اسے کئی بار پیوند زمین کر چکے ہیں۔ بتیس مرتبہ محصور ہو چکا ہے ۱۸ دفعہ دوبارہ تعمیر ہو چکا ہے۔ اور دو زمانے اس کی مکمل بربادی کے ہو چکے ہیں۔ اس پر چھ دور مذاہب کی تبدیلی کے گزرے ہیں یعنی یہاں کے باشندے اپنا آبائی دین چھوڑنے اور نیا دین اختیار کرنے پر مجبور ہوتے رہے۔ اس پر ایسا زمانہ بھی گذرا ہے کہ اس کی دیواریں پیوند کر دی گئیں۔ اور ایسا بھی کہ اس کو زمین کے برابر ہموار کر دیا گیا اس کے گلی کوچے اور عمارتیں تباہ کر دی گئیں۔ اور اسکے باشندے جلاوطن کردیئے گئے

برطانیہ کے دو جنگی جہاز ڈوب گئے

لنڈن ۱۲ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے دو جنگی جہاز "ٹیرو" اور "لیڈی برڈ" برباد ہو گئے سمندری محکمہ کا بیان ہے کہ لیبیا کے ساحل کے قریب لڑائی میں دشمن نے انکو ڈبو دیا۔

برطانیہ کی شہری فوج

لنڈن ۱۲ جون - سر ہربرٹ موریسن وزیر تحفظ داخلہ نے ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کی شہری فوج میں ۴۰ لاکھ افراد بھرتی ہو چکے ہیں۔

اٹلی یونان پر قبضہ کرے گا

روم ۱۰ جون - اٹلی تمام یونان پر جس میں ایتھنز بھی شامل ہے۔ قبضہ کرے گا۔ یونان بحر اطالوی بحر روم کے دائرہ اثر میں آگیا ہے۔

یہ ہے وہ اعلان جو آج سائینور مسولینی نے کیا جبکہ اٹلی کے لڑائی میں شامل ہونے کی پہلی سالگرہ پر تقریر کی۔

برطانیہ کے ہوائی اڈے

لنڈن ۱۲ جون۔ نئے ہوائی اسٹیشنوں اور ہوائی اڈوں کے تحفظ کے لئے کئی ہزار والنٹیروں کی فوراً ضرورت ہے۔ جو کہ ملک کے تمام حصوں میں قایم کئے جارہے ہیں۔ ۱۸ اور ۴۸ سال کے عمر کے درمیان لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا۔

سابق قیصر کی تدفین

برلن ۱۹ جون. ڈورن (ہالینڈ) میں سابق قیصر جرمنی ولیم ثانی کو آج پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا. اس ماتمی تقریب میں ہٹلر کا نمائندہ ڈاکٹر سیس انکوارٹ بھی شریک تھا جو ہالینڈ میں جرمنی کا کمشنر ہے اور جس نے ہٹلر کی طرف سے تیغہ کے جنازہ پر ہار چڑھایا. خبر جرمنی کی سرکاری ایجنسی سے براڈ کاسٹ کی گئی ہے. ہوائی جرمنی خاص فوج کے چار ممبر بھی تھے جن میں سے فیلڈ مارشل وان منکسن ڈیلی گیشن کی سرگردگی کر رہے تھے کاونٹ وان ڈبر گولیر قیصر کا عصا لئے ہوئے تھے. کاونٹ ماٹکے ان کی آرائش کا سامان لئے تھے. ان کے علاوہ کرنل جنرل ہے جنرل کریمین سن ایڈمرل وائش اور ایڈمرل کنادس جنازہ کے پیچھے شاہی خاندان کے مرد اور قیصر کی بیوہ تھی. بڑا شہزادہ ہرائیٹ تھا اور دوسری کنبہ کی عورتیں تھیں اور نازی حکومت کے اور ایرانی شاہی فوج کے نمائندے تھے قبر پر بہت سی پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں اور دعائیں قیصر کا مقبول جرمن بھجن گایا گیا نماز جنازہ برلن کیتھڈرل کے سپرنٹنڈ اکٹر ڈورنگ نے پڑھی اس ماتمی تقریب کے بعد ملکہ قیصرا و شاہزادہ اپنے گھر کو آئے جہاں ان کی خدمت میں اظہار تعزیت کیا گیا.

سلم کے مورچہ پر برطانی فوج کا حملہ

برلن ۱۶ جون. جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اتوار کو برطانیہ کی فوج نے سلم کے مورچہ پر بڑا زور کا حملہ کیا اور برطانی فوج آگے بڑھ رہی ہے.

پریزیڈنٹ روزولٹ کو وسیع اختیارات

واشنگٹن ۱۳ جون. امریکہ کی سنٹ نے ۲۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۶ ووٹوں سے وہ قانون پاس کر دیا جس کے ذریعہ پریزیڈنٹ کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ لڑائی کا سامان تیار کرنے والے کارخانوں میں اگر کام بند ہو جائے یا کام بند ہونے کا اندیشہ ہو یا مالکان یا مزدور بیچ بچاؤ کرنے والے بورڈ سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہیں تو پریزیڈنٹ کو کارخانوں پر قبضہ کرنے کا اختیار ہو گا.

مسلم خاندان کے قاتلوں کو مہاتما جی کا مشورہ

واردھا ۱۹ جون. مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے.

"میں نے شرم اور رنج کے ساتھ ایک مسلم خاندان کے جسمیں تین سال کی ایک شیرخوار بچی بھی شامل تھی بیدردانہ. دیدہ دانستہ اور بلا اشتعال قتل کے سرکاری طور پر بیان کردہ حالات بار بار پڑھے. اگرچہ راجندر بابو فرقہ وارانہ امن و امان کے سلسلہ میں بہار میں شاندار کام کر رہے ہیں لیکن اس ظالمانہ جرم پر اظہار رائے کرنا میرے لئے ناممکن ہے. جرم کے مرتکب خواہ کوئی لوگ ہوں مگر انھوں نے خود اپنے لئے دھرم کے (اگر ان کا کوئی دھرم ہے) یا اس ملک کے حق میں کوئی بھلائی نہیں کی ہے. اہنسا کے بارے میں میرے جو خیالات ہیں ان سے قطع نظر کر کے میں یہ کہہ رہا ہوں.

میں تجویز کرونگا کہ کسی بنا پر خواہ وہ فرقہ وارانہ ہی کی بنا کیوں نہ ہو اس قسم کے قتلوں کے حق میں صفائی پیش نہیں کی جاسکتی. اگر یہ واقعے وسیع پیمانہ پر بار بار ہونے لگیں تو ہماری خوبصورت سرزمین پر وحشیانہ کیفیت پیدا ہو جائیگی اور ملک کی آزادی ناممکن ہو جائیگی کوئی حکومت اس قسم کے جرموں پر قابو نہیں پا سکتی. وہ واردات کے بعد اس قسم کے شرانگیزوں کو صرف سزا دیسکتی ہے. بشرطیکہ وہ ہاتھ لگ جائیں سزا اسی قدر بے اعتنائیہ اور وحشیانہ ہوگی. جیسا کہ جرم وحشیانہ ہے. لہذا میں پورے زور کے ساتھ مجرموں کو مشورہ دیتا ہوں کہ سزا قبول کرنے کے لئے جو انھیں دی جائے. حکام کے سامنے بغیر مشروط طور پر پیش ہو نا چاہیئے. پشیمانی کے اس اظہار سے اگر یہ وہ بعد از وقت ہوگا اس وحشیانک جرم کی کچھ نہ کچھ تو تلافی ہو جائے گی. اس جرم کے ارتکاب سے ان کی ان کے دھرم کی اور ملک کی جو بدنامی ہوئی وہ اس سے کسی حد تک کم ہو جائے گی. اگر کھلے دل اور صفائی کے ساتھ اعتراف کیا گیا تو ایک مثال قائم ہو جائے گی. اور ممکن طور پر اس قسم کے وحشیانہ واقعات پھر نہیں ہونگے"

قاہرہ ۱۵ جون. برٹش جنرل ہیڈ کوارٹرس نے اعلان کیا ہے کہ عراق کی سلطنت بدستور پرسکون ہے

قدرت کی ستم ظریفی

(بقیہ صفحہ ۴. کالم ۳)

جمعدار کا نام سنتے ہی بھولا کی نیند کافور ہو گئی. وہ جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکلا اور سلام کر کے بولا کیا ہے سرکار!

جمعدار نے بیت کا بھر پور ہاتھ بھولا کی پشت پر رسید کیا. سرکار کے بچے تو نے کہا تھا سٹرک پانی سے بھری ملے گی. اب چل دکھا کہاں ہے. تیری پانی سے بھری ہوئی سڑک؟

بھولا ہاتھ جوڑ کر؟ آنکھ لگ گئی تھی سرکار؟

جمعدار مسلسل کئی ہاتھ لگا کر بولا کیوں نہ آنکھ لگ جائیگی تیری. لاٹ صاحب کا ناتی ہے نہ تو اس وقت میں نے کہا کہ جا کر گاڑی میں پانی دانی ٹھیک کر تو کیسی بے فکری کی باتیں کرتا تھا گیندا کواڑ سے لگی شوہر کا پٹنا دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ بھولا نے ٹھیک کہا تھا کہ ہماری زندگی جانوروں سے بھی بدتر ہے اس نے جمعدار سے کہا آپ مارتے کیوں ہیں کسی کو جمعدار صاحب! اگر ہم ٹھیک سے کام نہیں کرتے تو ہمیں نوکری سے الگ کر دیجئے ہم نے سمجھا بدلی ہے. پانی برس جائے گا." جمعدار بیت تان کر گیندا کی طرف لپکا. بھولا سامنے کھڑا ہو گیا اور بولا سرکار! وہ عورت ہے اس کے کہنے کا خیال نہ کیجئے. پھر اس نے گیندا کی طرف مخاطب ہو کر کہا. گیندا تو کیوں بولتی ہے؟ ہم نے جس کو بدلی سمجھا تھا وہ بدلی نہ تھی. قدرت کی ستم ظریفی تھی اب آ...

امریکہ بغیر اعلان کئے لڑ رہا ہے

روم ۱۱ر جون۔ سائنیور مسولینی نے کل ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ لڑائی میں امریکہ کی مداخلت سے ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ اسوقت جو حالت ہے وہ بتلائی جا رہی ہے کہ امریکہ بغیر اعلان کئے ہمارے خلاف لڑائی لڑ رہا ہے اگر وہ باقاعدہ اعلان کردے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ انگلینڈ کے غلام یونان سے ہم نپٹ چکے ہیں۔ مسولینی نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کی امداد کے بغیر یونان ۶ ماہ بھی نہیں لڑ سکتا تھا۔

سائپرس خالی کیا جا رہا ہے

نکوشیا۔ ۱۱ر جون۔ غریب عورتوں اور بچوں کو سائپرس سے باہر لے جانے کے لئے میونسپلٹیاں اور گورنمنٹ نے ایک مشترکہ اسکیم تیار کی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ تین ہزار عورتیں اور بچے نکوشیا سے جا رہے ہیں۔ انکو سفر خرچ کے علاوہ کچھ مالی امداد بھی دیجائے گی۔

فرانس کا سمندری بیڑہ حرکت میں

لندن ۱۲ر جون۔ "نیویارک ٹائمز" کا بیان ہے کہ واشنگٹن سے جو سرکاری خبریں پہنچی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ فرانس کا سمندری بیڑہ ٹیولن سے مشرقی بحر روم کو روانہ ہو گیا ہے۔

خاکساروں کا اخبار الاصلاح

شملہ ۱۰ر جون۔ خاکسار جماعت کو خلاف قانون قرار دیئے جانے کے متعلق سرکاری حلقوں میں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بروقت کارروائی کا بہت اچھا نتیجہ نکلا ہے۔ خاکسار اخبار الاصلاح کے خلاف یو۔ پی گورنمنٹ کی کارروائی کر رہی ہے۔

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

لندن ۱۲ر جون۔ آج دارالعوام میں بمبئی کے بلوہ کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا کہ بلوے محض فرقہ وارانہ تھے۔ ان میں ۴۲ آدمی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے اکے دکے چھرے مارنے کی ساری وارداتیں پیش آئیں اور اصل بلوہ بہت کم ہوا اب صورت حالات بہتر ہے۔

ملایا کے گورنر کی تقریر

سنگاپور ۱۲ر جون۔ ملایا کے گورنر نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو ملایا جتنا مال بھیجتا ہے دنیا کا اور کوئی ملک نہیں بھیجتا۔ گورنر نے یہ بتلایا کہ لڑائی کے سلسلہ میں ملایا کیا کچھ کر رہا ہے۔ آپ نے بتلایا کہ ملایا کی رجمنٹ والنٹیر اور ڈیفنس کور میں ۳۰ ہزار آدمی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سنگاپور میں ۱۲۰۰۰ آدمی ہوائی حملوں سے بچانے کے کام میں حصہ لے رہے ہیں۔

حبش میں اطالوی مدافعت کا خاتمہ

لندن ۱۳ر جون۔ حبش میں جمبا کے مقام پر دو اطالوی دستوں کو گھیر لیا ہے حبش میں اس جگہ اطالوی آخری مدافعت کر رہے ہیں۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۸۷

بعدالت مال مقام تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

پنڈت ہری ہر پرشاد نمبردار موضع کیوریا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔

بنام۔ راجہ رام ولد گھاسی رام برہمن تیجپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ر جون سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ جون سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

عدن ۱۲ر جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی فوجوں نے بدھ کی صبح ارٹریا کی بندرگاہ آساب پر قبضہ کر لیا ہے۔

برما اسمبلی کا اجلاس

رنگون ۱۳ر جون۔ برما اسمبلی اور سینیٹ کا موسم برسات کا اجلاس ۴ر اگست کو ہوگا جبکہ گورنر برما دونوں ہاؤسوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں اور غالباً آپ برما کے عام انتخاب کے متعلق بھی روشنی ڈالیں گے۔

لکھنؤ ۱۰ر جون۔ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ قایم مقام جنرل سکریٹری صوبہ کانگریس کمیٹی نے گرفتار ہونے سے پہلے مسٹر چندربھوشن شکلا (بارہ بنکی) کو اپنی جگہ نامزد کر دیا تھا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ے ششماہی ۲ مالک غیر سے سالانہ ۴ے ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۳ — کانپور شنبہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۰ھ — نمبر ۲۶

ادبیات

"حرف وحکایات کی رات"

از جناب سرخوش عسکری طباطبائی بی۔ اے لکھنوی

ہائے کیا رات تھی وہ حرف وحکایات کی رات!
میں بھی اپنے سے حقیقت میں اُسی رات ملا!!
رازِ سربستۂ کونین تھے روشن دل پر!
عشق کی شام سیہ تاب کے دامن میں سحر!
طُور کی شمع بجھاتے ہوئے انوار کی شب!
میری کشمیرِ تمنا مری فردوسِ مُراد!
میرے دیکھے ہوئے خوابوں کی سنہری تعبیر!
حُسنِ یُوسف بکف وَ دستِ زلیخا بکمیں!
دولتِ وصل سے آغوش کو بھرنے والی!
لبِ خاموش کے مخصوص پیاموں کی امیں!
شوق کے مطلبِ رنگیں کی مکمل تصویر!
وہ شبِ قدرِ محبت شبِ معراجِ وفا!
توبہ توبہ کسی کافر کی وہ الھڑ باتیں!
نوبنو تازہ بتازہ وہ خطاباتِ جمیل
شوق اور شرم میں ہے ہے وہ نزاعِ رنگیں
اُف وہ انکار میں اقرار کے رنگیں پہلو
وہ مُداراتِ محبت وہ پذیرائیِ شوق
وہ بناوٹ کے گلے اور وہ مزہ کی چھیڑیں
اُف وہ چُبھتے ہوئے فقرے وہ پتہ کی باتیں
رشتۂ شوق میں گوندھے ہوئے شعرِ منشور
اُف وہ گاتی ہوئی آنکھیں وہ رسیلی آواز
شوقِ مجبور کو گستاخ بنانے کے لئے
اپنے داتا سے محبت کے بھکاری کے سوال
اُف وہ نکھری ہوئی زلفوں کی گوارا خنکی
زیرِ گیسو لب و رخسار کا عالم توبہ
جگر و دل کو چھکاتی ہوئی اک جوئے شراب
اُف وہ جُھومی ہوئی آنکھوں میں گلابی ڈورے
الغرض ایسی تھی کچھ وہ شبِ ارضی میری!!!

میرے پہلو میں جب اک شوخ رہا رات کی رات!
آئینہ دارِ خودی تھی وہ ملاقات کی رات!
مُلہمِ غیب تھی وہ حُسن کے آیات کی رات!
رنگ میں ڈوبی ہوئی کشف وکرامات کی رات
آنکھیں تاروں سے لڑاتی ہوئے ذرّات کی رات
دلِ پُر شوق کے پُھولے پھلے جذبات کی رات
مُصحفِ حُسن پہ بکھرے ہوئے آیات کی رات
عشق اور حُسن کے دیرینہ روایات کی رات
ہجر کی رات سے وہ ترکِ ملاقات کی رات
نگہِ شوق کے بیتاب تقاضات کی رات
دل میں بیٹھی ہوئی آنکھوں سے کہی بات کی رات
پردہ پردہ میں تلطف کی مدارات کی رات
اللہ اللہ وہ معصوم حکایات کی رات
اُف وہ دلچسپ سوالات وجوابات کی رات
عشق اور حُسن کے دشوار مقامات کی رات
ہائے وہ نفی کے آغوش میں اثبات کی رات
التفات ولُطف وعنایات کی رات
شکوہ و رنجش بےجا و شکایات کی رات
استعارات واشارات وکنایات کی رات
ہائے وہ حُسن کے منظوم خیالات کی رات
حُسن کے ساز سے برسے ہوئے نغمات کی رات
نگہِ ناز کے در پردہ اشارات کی رات
اور وہ حُسن کی سرکار سے خیرات کی رات
اللہ اللہ وہ بھیگی ہوئی برسات کی رات
آبِ حیواں لئے آغوش میں ظلمات کی رات
رُوح کی پیاس بُجھاتے ہوئے جرعات کی رات
اک سیہ مستِ طرب رندِ خرابات کی رات
جسکی ہمسایہ تھیں عرش وسماوات کی رات!!!

دنیائے اسلام

عراق = الجزیرہ = میسوپوٹیمیا

ایک ماہر جغرافیہ کے قلم سے

عراق کا قدیم نام بابی لونیا Babylonia ہے دجلہ اور فرات کے نچلے حصّے سے خلیج فارس تک کے علاقہ کو کہتے ہیں۔ بابل ونینوا کی حکومت میں یہ بہت زرخیز اور زرریز تھا لیکن اب اس کا بہت سا حصّہ صحرا ہے۔ اس کو عربوں کا عراق بھی کہا جاتا ہے۔ عراق دراصل دو ہیں ایک کا نام عراق عجم جس میں خراسان واصفہان ہیں اور دوسرا عراق عرب ہے جس میں بغداد وبصرہ ہیں۔ عراق کے معنی دریا کے کنارے کے ہیں چونکہ دونوں علاقے دریا پر واقع ہیں اس لئے انہیں عراق کہا گیا عراق عجم دریائے جیحوں پر ہے اور عراق عرب دجلہ وفرات پر واقع ہے۔

الجزیرہ کے معنے جزیرے کے ہیں اور جزیرہ اسے کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور چونکہ اس ولایت کے قریبًا چاروں طرف پانی ہے اس لئے اسے الجزیرہ کہا گیا یہ عربی ہے۔ الف لام سے جگہ مخصوص ہو گئی ہے۔

میسوپوٹیمیا Mesopotamia اسی الجزیرہ کا پرانا نام ہے۔ میسو کے معنی وسط اور پوٹیموس کے معنی دریا جس کے معنی دوآبے کے ہوئے اور دوآبے کے معنی ہیں وہ زمین جو دو دریاؤں کے بیچ میں ہو جیسے پنجاب میں دوآبہ باری دوآبہ رچنا اور دوآبہ جج وغیرہ ہیں یعنی وہ زمین جو بیاس اور راوی اور چناب یا چناب وجہلم کے مابین ہیں وغیرہ ہیں۔ اس حصہ میں بڑا شہر موصل ہے۔ اس حساب سے بغداد کا شمالی حصّہ الجزیرہ ہے اور جنوبی عراق جب سے جنگ عظیم کا بٹوارہ ہوا تب سے دونوں حصوں کا نام عراق رکھ کر اس کو امیر فیصل بن حسین شریف مکہ کے حوالہ کیا گیا اور برطانیہ کے زیر انتداب دیدیا گیا تھا۔

عراق بھی مصر اور ہندوستان کی طرح تہذیب کا گہوارہ کہا جاتا ہے۔

یہاں کے گرد کبھی امن اور آرام سے نہیں رہے انہوں نے ہمیشہ وقت کی نزاکت پر بغاوت کردی۔ یہاں کے لوگ عام طور پر غیروں کے ہاتھوں متاثر رہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ عراق ہمیشہ سیاسی اکھاڑہ بنا رہا۔ عراق لیگ کا ممبر ہے اس پر برطانیہ کا فوجی اقتدار بعینہٖ اسی طرح کا ہے جس طرح مصر پر۔ اس کی وجہ فلسطین اور شرق اردن کا انتداب ہے اور کہ خشکی کے راستے خلیج فارس اور بحرہ روم میں اقتدار قایم رکھا جا سکتا ہے اور نہر سوئیز کی حفاظت کی جا سکتی ہے اور نہر سوئیز کی وجہ سے ہندوستان کی حفاظت مقصود اصلی ہے۔

دریائے فرات عجیب غریب دریا ہے۔ کثرت سے پیچ وتاب کھاتا ہوا بہتا۔ ترکی کے شمالی حصہ کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ کربلا کے مشرق میں اور حسینیہ کے جنوب میں دو شاخہ ہو جاتا ہے جنوبی شاخ کو شط الہندی کہتے ہیں۔ اور قرنہ کے پاس جہاں دجلہ اور فرات ملتے ہیں وہاں سے انکا نام شط العرب ہو جاتا ہے جو خلیج فارس کی بندرگاہ فاو تک کئی دھاروں میں گرتا ہے۔

دریائے دجلہ بھی آرمینیا سے نکلتا ہے اور گیارہ سو میل بہنے کے بعد فرات سے مل جاتا ہے قرنہ مقام اتصال بصرہ سے چالیس میل جانب شمالی غرب ہے۔ محمرہ کے پاس ایران کا دریائے قارون بھی شط العرب سے مل جاتا۔ محمرہ تقریبًا ۳۰ میل بصرہ سے جانب جنوب شرق ایرانی عراقی سرحد پر ہے۔

عراق میں لکڑی کمیاب ہے۔ اس وجہ سے گراں سے ہے۔ عراق کی پیداوار گیہوں، جو، جوار، مکئی، سیم، کھجور اور تیل کے چشمے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آبادی ۳۰ لاکھ کے قریب ہے۔ یہودی۔ ترک۔ ارمنی۔ ایرانی۔ کرد اور عرب آباد ہیں۔

موسیو سراج اوغلو کا اظہار خیال

انقرہ ۲۴ جون۔ موسیو سراج اوغلو وزیر خارجہ ترکی نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ترکی اور جرمنی کے درمیان تجارتی بات ابھی شروع نہیں ہوئی لیکن اُمید ہے کہ جلد شروع ہو جائیگی "تاکہ پچھلے سال موسم سرما کے معاہدہ کا پھر اجرا کیا جائے" انھوں نے یہ بھی کہا کہ معاہدہ کی وجہ سے ترکی کے اخباروں پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر جرمنی یورپ کے باقی ملکوں کی ایک کانفرنس یورپ کا نیا نظام بنانے کے لیے بلائے "تو کیا ترکی اس دعوت نامہ کو قبول کریگا" تو آپ نے فرمایا کہ یہ سوال عملی سیاسیات کے دائرہ میں نہیں آتا۔

آپ نے برطانی اخباروں کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے ترکی اور جرمنی کے معاہدہ کی خبریں ترکی کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے ہمدردی۔ رواداری اور معاملہ فہمی دکھائی ہے۔ جرمن اور غیر جانبدار اخباروں کے نمایندوں نے بھی موسیو سراج اوغلو سے بات چیت کی۔

— ٭ —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل ہی ہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۶

روس پر جرمنی کا حملہ

۱۵ جون تک جو بات ایک دلچسپ افواہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی تھی وہ حقیقت بن گئی۔ روس نے جرمنی پر حملہ کر دیا اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے روس و جرمنی کا دوستانہ بھی عجیب و غریب تھا اور جنگ بھی تعجب انگیز!

۲۳ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو نیشنل سوشلسٹ گورنمنٹ کا کمیونسٹ حکومت سے ہاتھ ملانا کسی آسمانی مصیبت کی وجہ سے نہیں بلکہ خالص غرضمندانہ حیثیت سے ہوا تھا۔

جرمنی نے روس سے یہ سمجھوتہ کیوں کیا؟ اس لئے کہ :-

(۱) پولینڈ سے لڑتے وقت روس کا کھٹکا نہ رہے۔ (۲) برطانیہ اور فرانس کے مخالفانہ منصوبے لپیٹ ہوجائیں (۳) برطانیہ اور فرانس سے جرمنی کی لڑائی چھڑ جائے تو جرمنی اپنی مشرقی سرحد کے تحفظ سے بے فکر رہے۔ (۴) کمیونزم کو دشمنی کی بجائے دوستی سے مارنے کا موقعہ مل جائے (۵) سمندری راستوں کی بندشس سے کچے مال کی جو کمی ہو روس سے پوری کی جائے۔ (۶) دوستی کے پردہ میں جرمنی کی فوجی طاقت اس درجہ بڑھ جائے کہ وقت آنے پر گلشدہ اور لڑائی سے روس کو قابو میں لایا جاسکے۔ پچھلے پونے دو برس کے واقعات گواہ ہیں کہ روس کی دوستی سے جرمنی نے پورا فائدہ اُٹھایا۔

اور روس جرمنی سے سمجھوتہ کرنے کو کیوں تیار ہوگیا۔ اس وجہ سے کہ :-

(۱) برطانیہ کمیونزم کی مخالفت کے جذبہ سے اوپر نہ اٹھ سکا اور روس کی طرف بھرپور دوستی کا ہاتھ نہ بڑھا سکا۔

(۲) روس کو جرمنی کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت کا ڈر تھا۔ اس لئے وہ جرمنی حملہ کا خدشہ دور کرنا چاہتا تھا۔

(۳) روس کو خیال تھا کہ جرمنی کی لڑائی اس کے لئے ایک موقع ہے اس سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنی سرحدیں آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور انھیں مضبوط بنا سکتا ہے۔

(۴) روس سمجھتا تھا کہ جرمنی ایک کڑی آزمائش مول لے رہا ہے اور اچھا ہے کہ اس میں پھنس کر جرمنی اور دوسرے مغربی ملک اپنی طاقت کھو بیٹھیں اور پھر کمیونزم کے لئے میدان صاف ہو جائے۔

(۵) روس کی مغربی سرحد پر لڑائی کا خطرہ نہ رہے تو مشرقی سرحد پر پرانے دشمن جاپان کا مضبوطی سے مقابلہ کیا جائے اور فوجی تنظیم کی کمزوریاں اور خرابیاں دُور کی جائیں۔

(۶) فاضل کچا مال دے کر جرمنی مشنری حاصل کی جائے اور روس کی صنعتوں کو آگے بڑھایا جائے۔

یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ روس اور جرمنی کا گہرا سیاسی اور اقتصادی سمجھوتہ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کے غیر جارحانہ یعنی دوستانہ سمجھوتہ کے کا براہ راست نتیجہ تھا۔ پچھلے پونے دو برس میں اس سمجھوتہ سے روس کا مطلب بھی پورا ہوتا رہا۔ مگر روس اور جرمنی کے سمجھوتہ کا ایک اور بھی سبب تھا۔ جو شائد سب سے مضبوط تھا۔ یہ تھا برطانیہ سے روس اور جرمنی کی مشترکہ دشمنی۔ ساتھ ہی روس اور جرمنی کے سمجھوتہ میں ایک بنیادی کمزوری بھی۔ یہ تھی کمیونزم سے نیشنل سوشلزم کی تاریخی دشمنی۔ جہاں دوستی کا سبب اتنا کمزور ہو اور جہاں دشمنی کا جذبہ اتنا مضبوط ہو وہاں میل جول کب تک رہ سکتا تھا؟ روس کے خلاف جرمنی کی جنگ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ تعجب کی بات وہ سمجھوتہ تھا جو دونوں ملکوں میں اگست سنہ ۱۹۳۹ء میں ہوا تھا۔

مگر ہمیں مان لینا چاہئے کہ جس طرح اگست سنہ ۱۹۳۹ء کے سمجھوتہ کا تمام پس منظر راز میں رہا۔ اسی طرح موجودہ لڑائی کا پس منظر بھی راز میں رہا جب تک کہ جرمنی نے اپنا معاملہ دنیا کے سامنے نہ رکھا۔ جرمنی کا وہ نوٹ جس میں لڑائی کا اعلان کیا گیا ہے۔ حملہ سے پہلے نہیں بلکہ بعد کو روسی سفیر کے حوالہ کیا گیا۔ صلح و جنگ کے معاملوں میں ڈکٹیٹروں کی یہ رازداری ایک حیرت انگیز کمال ہے۔

مسٹر چرچل ٹھیک فرماتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ روس پر جرمنی کے حملہ سے مجھے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسٹر چرچل موسیو اسٹالن کو آنے والے خطرے سے خبردار کر چکے تھے۔ ہم ایک قدم بڑھکر یہ ماننے کو تیار ہیں کہ ذمہ دار برطانی مدبروں نے روس اور جرمنی کے سمجھوتہ کی مستقل گہرائی کبھی تسلیم نہیں کی اور بالٹک سے لے کر بحر اسود تک روس اور جرمنی نے جتنی سرگرمی ظاہر کی اسے برطانی مدبروں نے اسٹالن اور ہٹلر کی آنکھ مچولی قرار دیا۔ لیکن دنیا ظاہرہ واقعات کی وجہ سے روس اور جرمنی کی دوستی کو خاصا مضبوط سمجھنے لگی تھی۔ جب روسی فوجیں یورپ سے اچانک پولینڈ میں گھس آئیں تو دنیا نے یہ یقین نہ کیا کہ ہٹلر نے ٹکر کو روکنے کے لئے اپنی مرضی کے خلاف پولینڈ کا آدھا حصہ روس کے حوالہ کیا ہے۔ جب روس نے بالٹک کی تین ریاستوں لتھونیا استھونیا اور لٹویا کو اپنے اثر میں لیا۔ اور جرمنوں کو لتھونیا اور روسی پولینڈ سے ہٹنا پڑا تو بھی دنیا نے یہ نہ سمجھا کہ روس کوئی ایسی بات کر رہا ہے جو جرمنی کے منشا کے خلاف ہے اور فن لینڈ پر روسی حملہ ہوا تو کسی کو گمان تک نہ گذرا کہ روس جرمنی پر گھیرا ڈال رہا ہے جرمنی سے اپنے تحفظ کا بندوبست کر رہا ہے۔ اسی طرح جب روس نے رومانیہ سے بکووینا اور بسرابیا کے علاقے لئے تو بھی کسی نے یہ نہ سمجھا کہ روس کا یہ قدم جرمنی کے خلاف ہے برطانی مدبر اشارۃً دونوں ملکوں کی باہمی بداعتمادی کا ذکر کرتے تھے مگر اس پر اعتبار کیسے آتا جبکہ فن لینڈ میں روس کی جیت خود جرمنی کی مدد سے ہوئی اور رومانیہ کے علاقے روس کو دلوانے میں جرمنی کی مداخلت شامل تھی؟ کچھ ایسی علامتیں برابر سامنے آتی رہیں جن سے روس اور جرمنی کے رشتہ کی مضبوطی یا کمزوری کا اندازہ لگانے میں زیادہ مدد مل سکتی تھی۔ مثلاً اسٹالن کا وزیر خارجہ کا عہدہ خود سنبھالنا اور جرمنی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے والے مدبر موسیو ملوٹوف کو وزیر خارجہ کی ذمہ داری سے سبکدوش کرنا۔ انگریزی سفیر سر اسٹفورڈ کرپس کا لندن جانا۔ روس کی مغربی اور جرمنی کی مشرقی سرحدوں پر دونوں ملکوں کی فوجوں کا جمع ہونا۔ برطانیہ پر جرمن ہوائی حملوں کی رفتار مدہم ہونا۔ ہٹلر کی اُمید کے خلاف لڑائی کا طوالت پکڑنا اور جرمنی کو تیل اور گیہوں کے بڑے ذخیروں کی ضرورت کا احساس ہونا نیچ یورپ میں برطانی فوجوں کو روکنے اور عراق اور شام کی مدد کرنے میں جرمنی کا پس وپیش کرنا اور جرمنی فوجوں اور ہتھیاروں کے لئے راستہ مانگے بغیر جرمنی کا ترکی سے دوستانہ سمجھوتہ کرلینا یہ سب باتیں دونوں ملکوں کے درمیان کشمکش کا پتہ دینے والی تھیں دراصل اس سال کے شروع میں جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے ماسکو اور برلن سے الگ الگ بات کرکے الگ الگ سمجھوتہ کیا وہ بھی روس اور جرمنی کی کشیدگی کا ایک ثبوت تھا مگر ڈکٹیٹروں کی رازداری نے اور طاقتوں کے توازن کے معمولی اُصول نے دنیا کو یہ یقین کرنے کا موقعہ نہ دیا کہ روس اور جرمنی آپس میں اس وقت لڑ سکتے ہیں اور پھر دونوں ملکوں کے دوستی کے لمبے چوڑے دعوے دنیا کے کانوں میں گونج رہے تھے مثلاً ۳۰ اگست سنہ ۳۹ء کو روسی وزیر خارجہ موسیو ملوٹوف نے کہا تھا :-

"ہمارے اس سمجھوتہ کے دشمن روس اور جرمنی کے دشمن ہیں۔ روس اور جرمنی کے سمجھوتہ کی بین الاقوامی اہمیت کا پورا اندازہ لگانا مشکل ہو یہ تاریخی سمجھوتہ ہے۔ یورپ کی تاریخ میں بلکہ یورپ سے باہر بھی یہ نیا دور شروع کرنے والا ہے۔"

اسٹالن کے ساٹھویں سال گرہ پر اسٹالن نے جرمنی کے وزیر خارجہ ربن ٹروپ کو مبارکباد دیتے لکھا تھا کہ جرمنی اور روس کی دوستی خون سے جوڑی گئی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ یہ مضبوط اور پائیدار نہ ہو"

۲۲ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو ہر فان ربن ٹروپ نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ "جرمنی اور روس پڑوسیوں کی حیثیت سے اپنے دوستانہ تعلقات کو اور زیادہ بڑھانے کا فیصلہ کر چکے ہیں" سمجھوتہ میں طے ہوا تھا :-

"جرمنی اور روس ایک دوسرے سے برابر صلاح مشورہ کرتے رہیں گے اور آپس کے مفاد سے تعلق رکھنے والی باتیں ایک دوسرے کو بتلاتے رہیں گے۔ دونوں میں سے کوئی فریق ایسی طاقتوں کے ساتھ نہ ہوگا جو بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر اس سمجھوتہ کے دوسرے فریق کے خلاف ہوں.... روس کسی ایسے ملک کی مدد نہ کرے گا جس پر جرمنی حملہ کرے گا نہ کسی ایسے ملک کی مدد کرے گا جو جرمنی کے مخالف کی مدد کر رہا ہو"

اس قسم کے عہد وپیمان آسانی سے ٹوٹ جائیں گے یہ کیسے فرض کیا جاسکتا تھا یہ ضرور ہے کہ ماسکو ریڈیو اور پریس نے جرمنی کی جیت کو کھلے دل سے کبھی نہیں سراہا اور برطانیہ کی بڑھتی ہوئی طاقت کا ذکر کرنا بھی نہیں چھوڑا یہ بھی ٹھیک ہے کہ روس نے بلقان میں جرمنی کی جارحانہ سرگرمی پر کبھی صاد نہیں کیا۔ مگر ماسکو ریڈیو کل تک کشیدگی اور لڑائی کی خبروں کی تردید کرتا رہا اور یہاں تک اعلان کرتا رہا کہ دونوں ملک اپنے سمجھوتہ کے فرائض پورے کر رہے ہیں اور جرمن فوجیں روسی سرحد کے مغرب میں جمع ہیں تو حملہ کے لئے نہیں بلکہ کسی اور مقصد سے جمع ہوں گی۔ ان حالات میں روس اور جرمنی کی لڑائی کو یقینی کیسے سمجھا جاسکتا تھا :-

مگر ہٹلر کا مقولہ ہے کہ لڑائی میں کوئی معجزہ نہیں ہوتا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں روس اور جرمنی کی لڑائی کو بھی معجزہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یورپ کے آدھے درجن ملک جو جرمن حملوں کا شکار ہوئے وہی ہیں جنہیں جرمنی نے اپنے دوستی اور نیک اعتمادی کا یقین دلایا تھا۔ اس لحاظ سے روس کو بھی ایک نہ ایک دن جرمنی کے حملہ کا شکار ہونا ہی تھا۔ اور اب جبکہ روس پر جرمنی کا حملہ ہوگیا ہے ہمیں ہٹلر کی کتاب "مین کیمف" کو پڑھکر یہ تسلی کرلینا چاہیئے کہ دراصل روس اور جرمنی کی لڑائی معجزہ نہیں بلکہ سوچی سمجھی بات ہے۔ ہٹلر نے لکھا ہے

"ہمیں جس جگہ کی ضرورت ہے وہ کوئی خوشی سے ہمارے حوالے نہ کرے گا.... جو چیز خوشی سے نہ دی جائے اُسے جبراً چھین لینا چاہیئے.... ہمیں روس اور اس

۴

روس و جرمنی کی جنگ

روس و جرمنی کی جنگ کی خبروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

ماسکو ۲۳ جون۔ سوموار کی صبح روسی ہائی کمانڈ نے جو پہلا سرکاری بیان شایع کیا ہے اس میں دعویٰ کیا ہے کہ جرمنی کے ۶۵ ہوائی جہاز برباد کردیئے گئے اس بیان میں لکھا ہے کہ ۲۲ جون کی صبح جرمن فوج نے بالٹک سمندر سے لے کر کالے سمندر تک روس کی سرحدی فوجوں پر حملہ کر دیا۔ روسی فوجوں نے دن کے پہلے حصہ میں انکو روکے رکھا۔ دن کا دوسرا حصہ شایع ہونے پر جرمن فوجوں سے روسی فوج کے اگلے دستوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ بڑی گھمسان لڑائی کے بعد دشمن کی فوجوں کو بھاری نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ جرمن فوجوں کو صرف کرسٹنا پول کے علاقہ میں (پولینڈ کا وہ حصہ جو روس کا قبضہ ہے) کچھ کامیابی ہوئی۔ اور جرمن فوجوں نے موضع کالور اور سوٹالو پر قبضہ کرلیا پہلا گاؤں تقریباً ۱۳ میل اور دوسرا گاؤں ۹ میل دور ہے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے روس کے کئی ہوائی جہازوں اور رہایشی جگہوں پر حملہ کیا۔ لیکن ہر جگہ روس کے شکاری ہوائی جہازوں اور طیارہ شکن توپوں نے انکا ڈٹکر مقابلہ کیا اور ۶۵ جرمن ہوائی جہاز انکو برباد کر دیا۔

ماسکو ۲۴ جون۔ روس کے ہائی کمانڈ نے آج صبح (منگل) کو مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے :-

جرمن فوجوں نے بالٹک سمندر سے لیکر کالے سمندر تک ۱۵۰۰ میل لمبے مورچے پر بہت سی جگہ بڑے زور کے حملے کئے۔ جرمن فوجوں کے حملہ کا زور ۸ جگہ بہت زیادہ رہا لیکن جرمن فوجوں کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ جن ۸ جگہ حملے کئے گئے۔ ان میں شولائی۔ کوناگس۔ گرڈولو۔ ولکو وسک۔ کوبرن۔ ولاڈی۔ مروسک، روسکا اور بروڈی شامل ہیں۔ ولاڈی پیروسک اور بروڈی پر دشمن کے تمام حملوں کو پسپا کر دیا گیا ہے اور جرمن فوجوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ انتری لیتھونیا میں شولائی اور روسکا کے علاقہ میں جرمن فوجیں روسی مورچہ کو توڑ کر روسی علاقہ میں گھس آئیں مگر وہ پھر وہاں سے باہر نکال دیا گیا۔ شولائی کے علاقہ میں روسی توپوں نے جرمنی کے تقریباً تین سو ٹینک برباد کردیئے۔ بائیلو سٹک اور بریسٹ کی طرف جرمن فوجوں کو کچھ کامیابی ہوئی اور روسی فوجوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور بڑی گھمسان لڑائی کے بعد جرمن فوجوں نے کوتو، لومزا اور بریسٹ پر قبضہ کرلیا۔ بریسٹ روسی پولینڈ میں سرحد کے پاس ایک شہر ہے۔ دن کے وقت روسی ہوائی جہازوں اور طیارہ شکن توپوں نے جرمنی کے ۵۱ ہوائی جہاز برباد کردیئے اور ایک ہوائی جہاز مانسک کے قریب ایک ہوائی اڈہ پر گرالیا گیا۔ اتوار اور سوموار کو جرمنی کے پانچ ہزار افسر اور سپاہی پکڑے گئے۔ دو دن میں جرمنی کے ۱۲۸ ہوائی جہاز برباد کردیئے گئے۔

ماسکو ۲۵ جون۔ روسی ہائی کمانڈ نے جو بیان شایع کیا ہے اس میں بتلایا ہے کہ روس کے ہوائی جہازوں نے کالے سمندر میں رومانی بندرگاہ کانسٹا پر تین دفعہ ہوائی حملہ کیا اور بندرگاہ کو آگ لگادی۔ دکھن میں پلیم پر بھی تین بار بمباری کی گئی۔ کریمیا کی بندرگاہ سوسٹاپول پر حملہ کیا گیا تھا۔ روسی بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اب تک روس کے ۳۷۴ ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ اور جرمنی کے ۳۸۲ ہوائی جہاز برباد ہوئے ×

---

۴ کے سرحدی علاقوں سے ہی وہ جگہ مل سکتی ہے جس کی ہمیں ضرورت ہو.... وہ اتحاد بیکار اور لغو ہے جس کا مقصد آئندہ لڑائی نہ ہو"

مین کیمف کے پڑھنے والوں کو روس اور جرمنی کی لڑائی پر حیرت نہ ہوگی۔ مسٹر چرچل کا یہ خیال ٹھیک ہے کہ روس پر جرمنی حملہ موجودہ لڑائی کا رخ پھیرنے والا واقعہ ثابت ہوسکتا ہے انہوں نے روس کو برطانی مدد کی پیشکش کردی ہے جس کو روس نے منظور بھی کرلیا ہے۔

آئینۂ کان پور

رتھ جاترا کا جلوس ۲۶ جون کو رتھ جاترا کا جلوس نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مقررہ راستوں سے نکلا۔ جلوس کے رستوں میں پولیس کا انتظام نہایت مکمل اور قابل تعریف تھا۔ مسٹر ٹی۔ بی۔ کراسلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ای۔ ایف۔ جیمیسن سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر بشیر احمد خاں کوتوال شہر رائے بہادر رما کانت سٹی مجسٹریٹ اور مسٹر شیو سیوک سنگھ انچارج کوتوالی جلوس کی نگرانی کر رہے تھے۔

چوک صرافہ و مسٹن روڈ کے سوداگروں کی پیس کمیٹی کے ۴۰ نمائندے (۲۰ ہندو اور ۲۰ مسلمان) اپنی کمیٹی کے پریسیڈنٹ مسٹر حمید احمد کے ساتھ قابل تعریف کام کر رہے تھے۔

پیس کمیٹی کی طرف سے ایک سبیل بھی ٹھٹھرائی کے نکڑ پر تھی جس میں اردو اور ہندی میں پیس کمیٹی لکھا ہوا تھا۔

مسٹر دی۔ ایس۔ ورما سیوک گارڈ جو ہمیشہ جلوسوں میں پولیس کے امداد کے لئے مشہور ہیں اس موقع پر بھی قابل تعریف خدمات انجام دے رہے تھے۔

اے۔ آر۔ پی یو۔ پی گورنمنٹ کے چیف سکریٹری مسٹر آر۔ ایف۔ مودی اور سیوک گارڈ کے انسپکٹر جنرل مسٹر آر۔ این۔ مارشس اسمتھ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ٹی۔ بی کراسلے اور اے آر۔ پی انیسر مسٹر ایلڈ ریڈ کے ساتھ ۲۶ جون کی صبح کو ایک غیر معمولی میٹنگ میں اے۔ آر۔ پی اسکیم کے کاموں کے متعلق گفت و شنید کی۔

شام کو دوسری میٹنگ میں نادرن انڈیا کی ایمپائرس ایسوسی ایشن کے نمائندے اور دوسرے کاروباری آدمیوں کے نمائندوں کے ساتھ گفت و شنید کی گئی۔

مسٹر آر۔ ایف۔ مودی اور مسٹر آر۔ این مارشس اسمتھ نے ۲۷ جون کو کنٹرول روم کا معائنہ کیا۔

ہوائی حملے سے تحفظ کا معائنہ ۲۵ جون کو مسٹر آر۔ این مارشس اسمتھ انسپکٹر جنرل سیوک گارڈ نے ہوائی حملے سے تحفظ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔

گرفتاریاں خبر ہے کہ رتھ جاترا کے انتظامات کے سلسلہ میں تقریباً ایک سو آدمیوں کو جن کے چال چلن مشکوک ہیں انکو گرفتار کرلیا گیا ہے جو بعد کو چھوڑ دیئے جائیں گے۔

اگروال منڈل کہا جاتا ہے کہ اگروال منڈل کے وافسٹریوں نے ایک بڈھے کی شادی ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ نہ ہونے دینے میں کامیابی حاصل کی ہے اور بعد کو اس لڑکی کی شادی ایک نوجوان کے ساتھ کرادی گئی۔

مزدور یونین مزدور یونین کے ایک جلسہ میں لکشمی کاٹن ملس کے افسران کی مزدوروں سے بدسلوکی کرنے کے معاملہ پر غور ہوا اور یہ معاملہ لیبر کمشنر کے سپرد کردیا گیا۔

ایک افسوسناک موت کانپور کے مشہور کانگریسی رکن بابو نرائن پرشاد اروڑا کے صاحبزادے مسٹر کرن اروڑا کا ایک مختصر علالت کے بعد گذشتہ ہفتہ انتقال ہوگیا۔ ہم کو اس جانگاہ صدمہ میں مسٹر نرائن پرشاد اسعد کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ آنجہانی کی دفات پر ایک روز بازار بند رہا۔ اور ایک عام جلسہ میں ایک ماتمی رزدلیوشن بھی پاس کیا گیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے مسٹر ارجن اروڑا جیل سے ضمانت پر رہا کردیئے گئے ہیں۔

تلاشی اور گرفتاری ۲۳ جون کی رات کو مسٹر برج لال ٹنڈن دلیل پور وہ کے مکان کی تلاشی ہوئی اور ۲۰۰ قابل اعتراض نوٹس نکلنے پر انکو قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا۔

ستیہ گرہ ۲۵ جون کو درگا دمیوں نے ضلع کے مختلف مواضعات میں ستیہ گرہ کیا۔

۲۷ جون کو ۹ آدمیوں نے ستیہ گرہ کرنے کا نوٹس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دیا ہے۔

سبدِ گل

تہذیب جدید کی عنایت سے آجکل "دھوکہ بازی" کا فن بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ اس سے قبل تو دھوکہ باز روپیہ پیسہ پر ہی ہاتھ صاف کرتے تھے لیکن اس تہذیب و ترقی کے زمانہ میں دھوکہ بازوں کا کمال یہ ہے کہ وہ حسین و جمیل لڑکیوں کے والدین کو دھوکہ دے کر نہایت بے تکلفی کے ساتھ لڑکیوں کو اڑا لے جاتے ہیں، چند دن ان کے ساتھ عیش کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد جدھر منہ اٹھا چل دیتے ہیں۔ یہ ہے تہذیب جدید کی کرشمہ سازی۔

شکاگو کی عدالت میں اسی قسم کے ایک دھوکہ باز نوجوان پر مقدمہ چل رہا ہے۔ اس شخص نے دھوکہ اور فریب دے کر ایک دو نہیں درجنوں لڑکیوں کی جوانی سے لطف اٹھایا ہر لڑکی کو شادی سے پہلے یہ بتایا کہ وہ بہت بڑا امیر دکبیر ہے۔ لیکن شادی کے بعد پتہ چلا کہ ان حضرت کا ذریعہ معاش ہی یہ ہے کہ یہ سیدھی سادھی لڑکیوں کو پھانس کر اپنا الو سیدھا کریں۔ ان لڑکیوں کے پاس جو کچھ بھی ہو اُسے چٹ کر جائیں اور اس کے بعد چلتے بنیں۔

یہ لطیف دھوکہ بازی صرف مغرب ہی میں نہیں ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں بھی اس فن کے ہزاروں ماہرین پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اسی قسم کے ایک لطیف دھوکہ بازی کی اطلاع ملی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک انجنیر کو فریب دیا کہ وہ مدراس میں اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ہے۔ کنوارا ہے۔ اور بہت بڑا آدمی ہے۔ اس طرح چکنی چپڑی باتیں ملا کر اس عیار نے انجنیر کی نوجوان بہن سے شادی رچالی۔ اس شادی میں تقریباً چار ہزار کا جہیز اس عیار کے ہاتھ آیا جس کا قیمتی حصہ لے کر یہ عیار فرار ہو گیا۔ دو ماہ سے اس کا پتہ نہیں۔ لاہور کی عدالت میں اس دھوکہ باز کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ مگر یہ ابھی تک مفرور ہے۔

مندرجہ بالا دلچسپ واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا میں کیسے کیسے ابن الوقت پیدا ہو گئے ہیں پہلے تو صرف مال ہی پر ہاتھ صاف کیا جاتا تھا مگر اب عیاروں نے لڑکیوں کی زندگی کو بھی برباد کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ ہے تہذیب جدید کی برکت۔

ڈاک کے نئی وضع کے ٹکٹ

طے کیا گیا ہے کہ ڈاک کے موجودہ بالتصویر ٹکٹوں کا سلسلہ شائع کرنا ترک کر دیا جائے اور ان کے بجائے اسی نوادر ذرا چھوٹی معیاری ناپ اور بغیر تصویر والی ساخت کے دو آنے ڈھائی آنے ساڑھے تین آنے، چار آنے، ۶ آنے، آٹھ آنے اور بارہ آنے کے ٹکٹ جاری کئے جائیں۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ تین آنے کے بالتصویر ٹکٹ بالکل بند کر دیئے جائیں اور ایک پانچ پیسہ والا بغیر تصویر اور معیاری ناپ کا نیا ٹکٹ جاری کیا جائے۔

نیا پانچ پیسہ والا ٹکٹ جاری کر دیا گیا ہے ۱۵ مئی سنہ ۴۱ء سے نئی وضع کے ڈھائی آنے کے ٹکٹوں کے علاوہ دوسرے ٹکٹوں کی بکری بڑے بڑے شہروں کے ڈاکخانوں میں شروع ہو جائے گی۔ موجودہ بالتصویر ٹکٹ اسوقت تک چلتے رہیں گے۔ جب تک کہ انکا موجودہ ذخیرہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

ادبِ لطیف

پسِ مرگ

دوست! جب میں اس دار فانی سے کوچ کر جاؤں میری طرف نہ آنا، میری تربت کو میری آخری آرام گاہ کو اپنے طفلانہ آنسوؤں سے نہ خراب کرنا۔

میرے خستہ اور ماندہ سر کو اپنے پاؤں تلے مت کچلنا۔ اس بدنصیب مٹی کو جسے اس مٹی سے علیحدہ رکھنے کی لئے تمہارے پتھر دل میں کبھی رحم پیدا نہ ہوا، اب پھر اپنی صورت دکھا کر بے چین مت کرو۔ یہاں ہوا کو آزادی سے چلنے دو، پرندوں کو چہچہانے دو۔ لیکن تم بس چلے جاؤ۔ دوست خواہ یہ تمہاری غلطی تھی یا گناہ۔ مجھے اسکی کچھ فکر نہیں۔ میں خود بدنصیب تھا، مجھے کسی سے کیا شکایت۔

میں تمہاری راہ محبت میں لاایک رکاوٹ تھا اب یہ رکاوٹ موجود نہیں۔

مسٹر رحمٰن کا تقرر

بیورو آف پبلک انفارمیشن گورنمنٹ آف انڈیا میں مسٹر اور رحمٰن انفارمیشن آفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ بیورو میں تقرر سے پہلے آپ نے تقریباً چار سال کلکتہ کے اخبار "سٹیٹسمین" میں کام کیا ہو بعض موقعوں پر آپ نے اس اخبار کے نیجر اور ایڈیٹر کے فرائض بھی انجام دیئے۔

مسٹر رحمٰن انگریزی زبان و ادب میں آنرز گریجویٹ ہیں۔ آپ نے لندن اور کلکتہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے۔ آپ نے یورپ کی وسیع سیاحت کی ہے، اور آپ متعدد زبانوں سے علمی واقفیت رکھتے ہیں۔

کاغذسازی

کاغذ سازی کے بارے میں بھی دہرہ دون میں کئی تجربے کئے گئے۔ سنہ ۳۹ء میں دہرہ دون کی تجربہ گاہ میں لکھنے چھاپنے۔ ٹائپ کرنے اور لپیٹنے کا کاغذ۔ اخبار چھاپنے کا کاغذ۔ ڈرائنگ کا کاغذ۔ موٹا کاغذ اور بادامی کاغذ مع دفتی وغیرہ کے پانچ ٹن سے زیادہ کی مقدار میں تیار ہوا۔ اخباری کاغذ، فیصدی "گرینڈ یا کیلینیا" کے مشینی گودے اور ۳۰ فیصدی سفید کئے ہوئے بانس کے گودے کے مرکب کے ذریعہ تیار کیا گیا۔ ایک مقامی اخبار کی ایک اشاعت اس کاغذ پر چھاپی گئی۔ اور تسلی بخش نتائج پیدا ہوئے۔ تجربوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ "گرینڈ یا کیلینیا" کو سستا اخباری کاغذ تیار کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ کسی مناسب مقام پر وہ خام حالت میں کافی مقدار میں مہیا کیا جا سکے۔

بھوک ہڑتال کرنیکا ارادہ ملتوی

آگرہ ۱۸ جون۔ خبر ملی ہے کہ آگرہ جیل میں جو نظربند بھوک ہڑتال کرنے کا ارادہ کر رہے تھے انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے انکو تار دیا ہے کہ میں ملنے کے لئے آ رہی ہوں اور حکومت یوپی نے انکو یقین دلایا ہے۔ کہ ان کے میمورنڈم پر غور کیا جا رہا ہے۔

روس میں مارشل لاء

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ تمام روس میں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور سنہ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۱۸ء کے درمیان کے عمر کے لوگوں کو لام پر بلا لیا گیا ہے۔

عالمِ نسواں

خوبصورت عورت سے شادی کرو

ایک مغربی مفکر کے خیالات

عورتوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خوبصورت بن جائیں۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی عورتوں میں خوبصورتی کا جنون نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے لیکن مشہور مغربی مفکر کی رائے ہے کہ خوبصورت عورتیں اس قابل نہیں کہ انکو بیوی بنایا جائے ہم اس مفکر کے خیالات کا خاکہ ذیل میں درج کرتے ہیں:-

کبھی کسی خوبصورت عورت سے شادی نہ کرو کیونکہ خوبصورت عورتوں میں مشکل ہی سے ایک اچھی بیوی بننے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ ہمیشہ شادی کے لئے سیدھی سادی اور معمولی شکل و صورت کی عورتوں کو ترجیح دو کیونکہ جو عورتیں سیدھی سادی ہوتی ہیں۔ ان میں باطنی جوہر ضرورت سے زیادہ پائے جاتے ہیں ایک بیوی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ خوبصورت بھی ہو۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نیک ہو۔ کفایت شعار ہو۔ شوہر کی سچی ہمدرد ہو۔

خوبصورت عورتوں کے علاوہ کمسن لڑکیاں بھی شادی کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اتنی ناسمجھ ہوتی ہیں کہ گھر کا کاروبار چلا ہی نہیں سکتیں۔ کمسن لڑکیاں دیکھنے میں تو خوبصورت گڑیاں معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن گھر کی ذمہ داریاں یہ گڑیاں کس طرح اٹھا سکتی ہیں۔ اس لئے شادی کرتے وقت ہمیشہ اس کا خیال رکھو کہ لڑکی کم عمر تو نہیں ہے۔ میرے نزدیک ۲۵ سال سے کم عمر کی لڑکی سے شادی کرنا حماقت ہے۔

خوبصورت لڑکیوں کو شوہر بہت جلد مل جاتے ہیں کیونکہ نوجوان ان سے عشق کرنے لگتے ہیں اور عشق کے بعد کوئی نہ کوئی ان سے شادی ضرور کر لیتا ہے۔ لیکن عشق کے بعد کی شادی کیا خوشگوار ہو سکتی ہے۔ قطعی ناممکن ہے۔ عشق کی شادیوں میں شاید مشکل سے ایک شادی کامیاب ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عشق و محبت کی شادیاں ضرورت اور مصلحت پر نہیں ہوتیں بلکہ یہ جذبات کا کھیل ہوتا ہے جو جذبات کے سرد ہونے کے بعد بگڑ جاتا ہے۔ طلاق کے دفتر میں جا کر دیکھئے زیادہ تر وہی لڑکیاں اور نوجوان طلاق کی درخواستیں دیتے ہیں۔ جو سال چھ ماہ پہلے عشق سے مجبور ہو کر شادی کر چکے تھے۔

عشق کے جذبہ سے متاثر ہو کر جو لوگ خوبصورت عورتوں سے شادیاں کر لیتے ہیں ان شادیوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ ایکٹرسوں کے ساتھ شادی کرنے والوں کی ناکامی سے ہو سکتا ہے۔

میری پکفورڈ سے کون واقف نہیں۔ وہ کتنی خوبصورت ہے لیکن وہ اپنے کسی شوہر کو بھی مطمئن نہ کر سکی۔ مشہور فلمی حسینہ کے فرانسس نے اب چوتھی مرتبہ شادی کی ہے۔ اس سے پہلے اسکو تین خاوندوں سے طلاق لینی پڑی۔ اسی طرح فلم ایکٹریس باربرا کو اپنے شوہر سے طلاق لینی پڑی اور ابلس نے دوسری شادی کی ہے درجنا بروس کا شوہر جون گلبرٹ بھی اپنی حسین بیوی کو طلاق دینے پر مجبور ہو گیا۔ غرضکہ ایک دو نہیں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ کہ خوبصورت عورتوں کے ساتھ شوہروں کے تعلقات خوشگوار نہ رہ سکے۔

خوبصورتی درحقیقت ایک نمائشی چیز ہے جس کے دیکھنے کے بعد ہر شخص پہلی نظر میں متاثر ہو جاتا ہے لیکن خوبصورتی کے لئے باطنی اوصاف کا ہونا ضروری نہیں۔ عموماً

بچوں کی دنیا

مہاتما بدھ کی تعلیم

(۱) کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ (۲) چوری نہ کرو۔ (۳) ہر ایک قسم کی ناپاکی سے پرہیز کرو۔ (۴) کبھی جھوٹ نہ بولو (۵) کسی کو دھوکہ نہ دو (۶) جھوٹی گواہی نہ دو (۷) نشہ والی چیزوں سے پرہیز کرو۔ (۸) ذات پات اور دنیاوی چھوٹائی بڑائی فضول ہیں (۹) نیک وہی ہے۔ جو ہر ایک قسم کی برائی سے پرہیز کرتا ہے (۱۰) دشمن کو صدق دلی سے معاف کر دینا چاہیئے۔ (۱۱) تعصب۔ تنگ دلی نفرت۔ کینہ۔ حسد اور دشمنی کو اپنے دل میں جگہ نہ دینا چاہیئے۔ (۱۲) غصہ پر ہمیشہ فتح پانی چاہیئے۔ (۱۳) ہر ایک کے ساتھ نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہیئے۔

جرمنی کے تین جہاز

انقرہ ۲۱ جون۔ "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار نے اپنے اخبار کو ریڈیو سے یہ خبر بھیجی ہے کہ جرمنی کے تین جہاز رومانیہ کی بحیرۂ اسود میں بندرگاہ کنسٹنزا سے استنبول پہنچ گئے ہیں۔ اور دو اور بھی آ رہے ہیں۔ رائٹر کا لندن سے تار ہے کہ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ٹرکش پارلیمنٹ نے ٹرکی کے بعض حلقوں میں مارشل لا کی میعاد میں توسیع کر دی ہے۔

سمندروں میں سرنگیں بچھا دی گئیں

لندن ۲۲ جون۔ جرمنوں نے تمام جہازوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ فنلینڈ کے شمال میں بحیرہ منجمد شمالی اور بحیرۂ اسود کے تمام حصوں میں داخل نہ ہوں۔ ورنہ سرنگوں وغیرہ سے تباہی کا خطرہ ہے۔ یہ جہاز بحیرۂ اسود کے کسی حصہ میں سوائے ان مقررہ راستوں کے جو آبنائے باسفورس سے آتے ہیں داخل نہ ہوں۔

اطالوی قونصلوں کو حکم

واشنگٹن ۲۱ جون۔ امریکن گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ تمام اطالوی قونصل خانے بند کر دیئے جائیں۔ اور ان کے افسر ۱۵ جولائی سے پہلے پہلے ملک سے نکل جائیں۔ گورنمنٹ نے اطالوی گورنمنٹ سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ سوائے اطالوی سفارتخانے کے فاسسٹ گورنمنٹ کی تمام ایجنسیاں اور آرگنائزیشن بند کر دی جائیں۔

آگرہ جیل کے نظربندوں سے ملنے کی اجازت نہ ملی

نینی تال ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے شری کھیدن لال ممبر اسمبلی اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت کو آگرہ سنٹرل جیل میں نظربندوں سے ملنے کی اجازت نہیں دی۔ اور کہ نظربندوں نے جو میمورنڈم پیش کیا تھا اس پر حکومت غور کر رہی ہے۔

کاشی ودیا پیٹھ اور جامعہ ملیہ کی ڈگریاں

الٰہ آباد ۲۱ جون۔ یوپی گورنمنٹ نے ۱۶ جنوری سنہ ۳۹ء کو حکم جاری کیا تھا جس کی رو سے سرکاری ملازمتوں کے لئے کاشی ودیا پیٹھ کی شاستری کی ڈگری اور جامعہ ملیہ کی ڈگریوں کو تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اب گورنمنٹ نے اپنے ان احکام کو منسوخ کر دیا ہے۔

لندن ۲۴ جون۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس ماسکو واپس تشریف لے جائیں گے۔

پردۂ فلم

درشن

پرکاش پکچرز جنہوں نے "بھرت ملاپ" جیسا شاندار فلم تیار کر کے شہرت حاصل کر لی ہے۔ اب معاشرتی فلموں کے میدان میں بھی آ گئے ہیں، انکا تازہ سماجی فلم درشن جسکا پبلک بڑی بے چینی سے انتظار کر رہی ہے نمائش کے لئے تیار ہے۔

بھرت ملاپ

درشن کے ساتھ ہی لوگوں کی نظریں بھرت ملاپ پر بھی لگی ہوئی ہیں جسے ہندوستان کے نامور ڈائرکٹر مسٹر وجے بھٹ انتہائی توجہ و کاوش سے تیار کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی اس تاریخی داستان کو حقیقی رنگ دینے کے لئے مالکان پرکاش کافی محنت سے کام لے رہے ہیں۔ اس فلم میں درگا کھوٹے۔ پریم ادیب۔ شوبھنا سمرتھ اور رتنا ہو موک اداکاری کی جدت دکھا رہے ہیں۔

گناہ معصوم

"گناہ معصوم" کے پہلے باب کی بندش مکمل ہو گئی ہے اس میں رمولا اور امجد نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ ڈائرکٹر حسنین اب دوسرے باب کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

انجان

نیا سنسار کے بعد بمبئی ٹاکیز کی آنے والی فلم کا نام "انجان" رکھا گیا ہے۔ اس میں دیوکا رانی اشوک کمار۔ پیٹھا والا۔ دی۔ ایچ۔ ڈیسائی۔ خاص اداکار ہیں۔ اسے ہر لحاظ سے عظیم الشان بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

ڈائرکٹر حسنین کا معصوم

قیدی فلم کے لائق ڈائرکٹر مسٹر حسنین کی جدید تصویر معصوم کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ ایک اچھی تصویر ہے۔ اس تصویر میں مظہر خاں۔ رمولا۔ مہتاب۔ ہینس امجد۔ مزمل۔ خواجہ صابر وغیرہ کام کرتے ہیں معصوم کے بعد حسنین کی دوسری تصویر "چور نگی" ہوگی چورنگی کا افسانہ قیدی کے مصنف مسٹر انیس جفلی کے زور قلم کا نتیجہ ہے آپ ہی اس تصویر کو ڈائرکٹ بھی کریں گے۔

نیو تھیٹرس کی نئی تصویر "مناکشی"

نیو تھیٹرس کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مدھو بوس عنقریب نیو تھیٹرس میں "مناکشی" کا شوٹنگ شروع کرنے والے ہیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ جو عورتیں جتنی خوبصورت ہوتی ہیں وہ باطنی اوصاف کے لحاظ سے کوری نکلتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خوبصورتی کو شادی کا معیار نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ شادی ان لڑکیوں سے کی جائے جو زیادہ خوبصورت ہونے کی بجائے باطنی اوصاف سے آراستہ ہو۔

اٹلی نے بھی اعلان جنگ کر دیا

روم ۲۲ جون۔ روم ریڈیو سے براڈکاسٹ کیا گیا ہے کہ اٹلی نے محوری طاقتوں کے دشمن جدید کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

برطانیہ اور روس

لندن ۲۴ جون۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے روس کی یہ بات مان لی ہے کہ فوجی اتحاد عمل کے دوران ایک دوسرے کی امداد باہمی اور جوابی بنیادوں پر ہونا چاہیئے۔

لندن ۲۴ جون۔ حالات جاننے والے حلقوں کا بیان ہے کہ برطانیہ نے روس کو برطانی فوجی اور اقتصادی مشن بھیجنے کی جو پیشکش کی تھی وہ روس نے منظور کر لی ہے۔

اقوال زریں

ہر وہ کوشش جو حق کے لئے ہو۔ ہر وہ حال جو سچائی اور نیکی کی خاطر ہو۔ ہر وہ محنت و مشقت جو صداقت کے نام پر ہو۔ ہر وہ تکلیف و مصیبت جو اپنے جسم و جان پر راہ حق میں برداشت کی جائے جہاد ہے۔

اخلاق کے اولین سبق یہی ہیں کہ پیار کرو۔ خاکسار بنو۔ کسی سے بغض نہ رکھو، اور سب کی عزت کرو۔

اصلاح اور عمل کی دعوتیں ہی وہ بیج ہیں جن کی اس موسم نشو و نما اور استبداد میں سرزمین ارواح و قلوب کو ضرورت ہوتی ہے۔

صداقت کا گھر ہمیشہ خاک کے گردہی میں رہا ہے۔

دنیا میں حق و صداقت کی آواز کبھی کبھی تاج و تخت والوں۔ ایوانوں اور محلوں کے اندر نہیں اٹھتی بلکہ ہمیشہ اس کا سرچشمہ ویرانوں جنگلوں اور پہاڑوں کے اندر بہا ہے۔

فصل کاٹنا آسان اور دل خوش کن ہے۔ لیکن بیج کا بونا مشکل اور محنت کا محتاج ہے۔

موج تبسم

سکول انسپکٹر:۔ (لڑکے سے) بتاؤ سال میں کتنے دن ہوتے ہیں؟

لڑکا:۔ سات

انسپکٹر:۔ "میں ہفتہ کے دن نہیں پوچھ رہا ہوں سال میں کتنے دن ہوتے ہیں؟"

لڑکا:۔ جمعہ، ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات اس کے علاوہ کوئی اور دن ہو تو آپ ہی بتا دیجئے۔

پہلا دوست:۔ "آج تو میرا مالک سارے دن مجھ تنگ کرتا رہا؟"

دوسرا دوست: کیا بات تھی؟

پہلا دوست:۔ اس نے مجھ پر سو روپیہ کی چوری کا الزام لگایا ہے۔

دوسرا دوست:۔ "تو کیا ہوا۔ نہیں۔ کہنا چاہئے تھا کہ ثابت کرے؟"

پہلا دوست:۔ اسی بات کا تو مجھے افسوس ہے کہ اس نے مجھے ثابت کر دیا ہے۔

مسٹر جون:۔ مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ میری دو سال کی محنت بالکل اکارت گئی۔

پیٹرک:۔ کیا مطلب؟

مسٹر جون:۔ میں پورے دو سال تک کروڑپتی فرانسس کے دستخط کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اب جبکہ دستخط کرنے کے قابل ہوگیا ہوں۔ تو وہ دیوالیہ ہوگیا ہے۔

دلچسپ معلومات

گزشتہ جنگ عظیم میں برطانی ہوائی جہازوں نے تیس لاکھ میل پرواز کی۔ ۱۹۱۲ء میں جرمنی کا ایک جہاز ایل ۵۰۔۔ ۴۲۰۰ میل طے کرکے ۹۴ گھنٹوں میں واپس آیا۔ صلح کے کچھ عرصہ بعد برطانیہ کا ایک جہاز بحر شمالی میں ۱۵۱ گھنٹے رہا۔ اور ۱۹۱۹ء میں برطانیہ کا ایک جہاز آر ۳۴۔ فورجوں سے نیویارک تک ۱۰۸ گھنٹے اڑا۔ اب تو اس سے کہیں زیادہ جہازوں کی رفتار میں تیزی ہوگئی ہے۔

اندلس۔ اسپین یا ہسپانیہ کے جنوبی حصہ کو کہتے ہیں۔ چونکہ عرب اس ملک میں جنوب کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس لئے وہ بجائے ہسپانیہ کے اس تمام ملک کو اندلس کہتے تھے اندلس کو ۹۲ھ میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں عربوں نے فتح کیا تھا۔ لشکر کا دوسرا سردار طارق تھا۔ جس کے نام سے اب تک جبل طارق یا جبرالٹر مشہور ہے۔

حبش کے ملک کا رقبہ سوا چار لاکھ مربع میل ہے یہ ریاست نیو یارک سے ۷ گنا اور پنجاب سے چوگنا ہے۔

افسانہ

جذبات سے لبریز ایک دردناک افسانہ

تین جوانیاں قربان ہوگئیں۔ ایک عشق کی وجہ سے۔ دوسری ہوس میں مبتلا ہوکر تیسری انتقام کی آگ میں جل کر۔ یہ بے گمنام افسانہ نگار کے اصلی افسانہ کا لب لباب

جس طرح موسم بہار کی شاداب اور حیات آفریں فضا میں بھی چند پتے سوکھے ہی رہتے ہیں۔ جس طرح دیوالی کے چراغاں کی رات کو بھی چند جھونپڑیاں دیووں کی روشنی سے محروم ہی رہتی ہیں۔ جس طرح عید کے دن بھی کسی غم نصیب کی آنکھیں اپنے پیارے کے ناکام انتظار میں ڈبڈبائی ہی رہتی ہیں۔ اسی طرح ساون کی رسیلی رت میں بھی مدن کے دل کی دنیا اجاڑ پڑی تھی۔ برسات کے موسم میں بھی اس کے جیون کا ہنگھٹ سونا تھا۔

گھبرا کر مدن جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ دور سے گنگا کا پانی غزغز کرتا ہوا بہہ رہا تھا۔ گویا وہ بھی اس کے دل کی طرح کراہ رہا ہے۔ رات لمحہ بہ لمحہ اس کے مقدر کی طرح سیاہ ہوتی جاتی تھی۔ کبھی کبھی بجلی اپنی لہریں آکر کوند جاتی تھی تو دور سے گاؤں کے شوالے کا کلس اس طرح چمک اٹھتا تھا جیسے مدن کو ایک دھندلی سی آس تھی۔ کہ شاید رجنی اس کے اندھیرے جیون میں ایک سنہری کرن بنکر اجالا کردے۔

مدن کے قدم رجنی کے گھر کی طرف اٹھنے لگے۔ پھر اس نے سوچا اس وقت رجنی اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی ہوگی۔ یا کھانا تیار کرنے میں مصروف ہوگی۔ میں اسے الگ بلاکر یہ خوشخبری کیسے سنا سکوں گا۔

مدن ٹھٹک کر کھڑا ہوگیا اور سوچنے لگا کہ رجنی کے گھر جائے یا نہ جائے۔ مدن کا باپ ملاح تھا۔ وہ مسافروں کو اپنی چھوٹی سی کشتی میں بٹھاکر گنگا پار اتارا کرتا تھا۔ اس روز کلکتہ کا ایک "صاحب" مرغابیوں کا شکار کھیلنے آیا۔ مدن نے جس سرگرمی اور جان توڑ محنت سے "صاحب" کو شکار کھلایا وہ اسے بہت پسند آئی اور اس نے مدن کو اپنا نوکر بناکر اپنے ساتھ کلکتہ لے جانے کا فیصلہ کرلیا۔

مدن کا باپ خوش ہوگیا۔ بیٹے کو روزگار مل گیا۔ اس سے بہتر اور کیا بات ہوگی۔ مدن بھی خوش تھا مگر اس کی خوشی کا سبب مختلف تھا۔ اسے اپنے تصور میں ایک صاف ستھری اور خوشنما جھونپڑی نظر آنے لگی تھی۔ جس میں رجنی سر سے پاؤں تک سونے میں لدی ہوئی چھم چھم کرتی پھرتی تھی۔

ایک دل کہتا تھا کہ ابھی چل کر رجنی کو یہ خوشخبری سنا۔ دوسرا دل کہہ رہا تھا کہ وہ اس وقت نہ مل سکیگی۔ اسی کشمکش میں مدن رجنی کے گھر تک جا پہونچا۔ کچی دیوار کے اس طرف گھر کے کشادہ آنگن میں بہت سی لڑکیوں کے ہنسی ٹھٹھوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ دفعتہً انہوں نے لہک کر ایک گیت اٹھایا اور اپنی جوان آوازوں کی سہانی لہکار کے ساتھ تان بڑھائی۔ ان میں رجنی کی آواز بھی شامل تھی۔ مدن کو ایسا محسوس ہونے لگا گویا کسی ناقابل بیان لذت کی ٹھنڈی ٹھنڈی بوندیں اس کے جلتے ہوئے دل پر گرنے لگیں۔ وہ بھول سا گیا کہ میں کہاں ہوں۔ چند لمحے کے لئے دنیا اس کے واسطے فردوس میں تبدیل ہوگئی۔

پھر وہ چونکا۔ کوئی دیکھ لے گا تو کیا کہے گا رجنی بدنام ہوجائیگی۔ اس کی لاج میرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ اور وہ الٹے قدموں اپنی جھونپڑی میں واپس آگیا۔

بادل غرا غرا کر بجلی پر جھپٹ رہے تھے اور بجلی بار بار طیش میں آکر ان پر حملہ آور ہوتی تھی۔ دنیا تاریکی کا لبادہ اوڑھے ایک خاموش خوف کے عالم میں اس جنگ و جدل کا تماشہ دیکھ رہی تھی

دوسرے دن صبح "صاحب" کلکتہ جانے لگے مدن بھی انکی بندوق اٹھائے ان کے پیچھے پیچھے تھا اب وہ صاحب کا نوکر بن گیا تھا۔ رجنی دریا کے کنارے پر بیٹھی ہوئی اپنے باپ کا جال درست کر رہی تھی۔ اس نے مدن کو دیکھا۔ حیا سے اس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اس نے حجاب سے اپنا منہ موڑ لیا۔ مدن کا جی چاہا کہ وہ اس کے پاس جاکر کہے "رجنی میں کلکتہ جارہا ہوں نوکر ہوکر"۔ مگر اسے جرأت نہ ہوئی۔ رجنی جال کی اوٹ سے کنکھیوں سے اسے دیکھتی رہی۔

مسٹر ڈی سوزا نے ڈھلتی ہوئی عمر میں ایک جوان اور شوخ و شنگ بت طناز سے گھر آباد کیا تھا۔ جب وہ دیہات کی شاداب جوانی کے نمونہ مدن کو ساتھ لئے ہوئے کلکتہ پہونچے تو "میم صاحب" کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔ انہوں نے صاحب سے کہکر اس نئے "بوائے" کو اپنے کام کاج کے لئے مخصوص کرلیا۔ صاحب دورے پر جاتے۔ تو دوسرے نوکروں کو لے جاتے۔ مدن میم صاحب کی خدمت کے لئے وقف تھا۔ انکے کپڑے نکالنے کا کام بھی اسی کے سپرد "میم صاحب" سیر کو جاتیں تو اسوقت بھی مدن ہی کو ساتھ لیجاتیں۔

کلکتہ کی روشن اور جگمگاتی فضا مسز ڈی سوزا کی معنی خیز توجہ۔ ہر قسم کا آرام و آسائش۔ مدن کی جوانی مسکرانے لگی۔

صاحب دورے پر گئے ہوئے تھے اور اگر گھر پر ہوتے تو بھی یہ میم صاحب کا دستور نہیں تھا کہ دریا پر نہانے جائیں تو "صاحب" کو ساتھ لے جائیں ایسے موقعوں پر انکا خاص نوکر "مدن" ان کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ میم صاحب نے موٹر دریا کے خاموش اور غیر آباد رتیلے کنارے پر ٹھہرادی گاڑی سے اترنے کے بعد انہوں نے اپنی بڑی بڑی نیلی نیلی آنکھوں کو نشہ آور مسکراہٹ میں ڈبو کر دعوت آمیز نظروں سے مدن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "تم تولیہ پکڑ کر کھڑے ہوجاؤ۔ ہم کوسٹیوم پہن لیں"۔

ایک طرف موٹر کی آڑ تھی۔ دوسری طرف مدن تولیہ روک کر آنکھیں بند کرکے کھڑا ہوگیا۔ ان دونوں عارضی دیواروں کے درمیان میں مرمریں حسن اپنی شرافت بھری آرزو مند نظروں سے مسکراکر دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ عریاں ہو رہا تھا۔ مدن آنکھیں بند کئے کھڑا تھا۔ مگر تصور کی آنکھ کب بند ہوسکتی ہے۔

دفعتاً مسز ڈی سوزا نے یہ پردہ بھی اٹھادیا۔ بولیں "دیکھو" مدن ادھر دیکھو"۔

مدن نے آنکھیں کھولیں تو اس کی نظر خیرہ ہوکر رہ گئی۔ وہ اس نظارے کی تاب نہ لاکر بوکھلا گیا۔ میم صاحب اس کی بوکھلاہٹ پر کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔

بولیں "مت بند کرو آنکھیں" "تم بہت شرم کرتے ہو"۔

مدن کی اسوقت عجیب حالت تھی جسم ضبط کی کوشش سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ دل ایک گھبرائے ہوئے پرندے کی مانند سینے میں پھڑپھڑا رہا تھا۔ خون رگوں میں تیزی سے گردش کر رہا تھا۔ م

م میم صاحب نے اطمینان کا سانس لیا۔ انکا دار پورا پڑا۔ دو ایک جھلکیاں اور دکھانے کے بعد انہوں نے کوسٹیوم پہن لی اور پھدک کر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر کھینچتے ہوئے بولیں۔ "آؤ جیٹ"

اور اسے کھینچتی ہوئی موجوں کی طرف لے چلیں جو اٹھلا اٹھلا کر ساحل کے گلے لگنے کے لئے بیقراری کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھیں مدن نہانے کے لئے تیار نہ تھا۔ مگر مسز ڈی سوزا نے خود پانی میں اترنے کے بعد اسے بھی اپنے ساتھ دریا میں کھینچنا شروع کیا۔

انکی گوری گوری نرم نرم باہیں۔ ان کی ابھری ہوئی مرمریں چھاتیاں۔ انکا پھول کی مانند کھلا ہوا سرخ سپید چہرہ شام میں ابھی دیر تھی۔ مگر مدن کو یہ معلوم ہوا گویا چاند مسکراتا ہوا پانی میں اتر آیا ہے اور اپنے دلنواز تبسم کے ساتھ مجھے بھی ٹھنڈی ٹھنڈی موجوں کے ہلکوروں میں جھولنے کی دعوت دے رہا ہے۔

مدن کی جوانی مچلنے لگی۔ اس کی آرزوؤں میں ایک طوفان خیز ہلچل مچ گئی۔ وہ بھی مسز ڈی سوزا کے ساتھ پانی میں اتر گیا اور اسے کچھ خبر نہ رہی کہ وہ جذبات اور گناہ کے طوفان میں بہتا ہوا کدھر چلا جارہا ہے۔

"بد تمیز کی بچی"!

کہہ کر میم صاحبہ نے دانت بھینچتے ہوئے اس خط پر ایک بار پھر اپنی آتشیں نظر ڈالی جو انکے سامنے کھلا پڑا تھا۔ خدا رجنی نے خبر نہیں کس طرح پتہ معلوم کرکے مدن کے نام بھیجا تھا جسے مسز ڈی سوزا نے کھول لیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ سوچتی رہیں۔ پھر انہوں نے خانساماں کو بلوایا اور اس سے جواب خط لکھوایا۔ یہ مدن کی طرف سے رجنی کے نام تھا جس میں رجنی کی محبت کو ٹھکراتے ہوئے اس کو تنبیہ کی گئی تھی کہ آئندہ وہ کوئی خط نہ لکھے۔

اس کام سے فارغ ہوکر میم صاحبہ مسکراتی ہوئی اٹھیں اور ہونٹوں پر لپ اسٹک ملنے لگیں جوانی کے نشہ میں ٹھوکر کھانے کے بعد جب مدن کو ہوش آیا تو وہ رجنی کو یاد کرکے تڑپ اٹھا، جس وقت مسز ڈی سوزا کا لکھوایا ہوا خط ڈاک میں ڈالا جارہا تھا مدن کو ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا کوئی اس کا دل توڑے

(بقیہ صفحہ ۶ کالم ۵ پر)

دمشق سے پانچ میل آگے

لندن ۲۴ رجون - اتحادی فوجیں شام میں دمشق کے اترا در پچھم میں پانچ میل تک بڑھ گئی ہیں اور ایک موٹر دستہ پلمائرا میں داخل ہوگیا ہے۔ ایک دستہ بیروت کی سڑک پر جا رہا ہے۔ دمشق کو برطانی فوجوں کے حوالہ کرنے سے پہلے شام کی حکومت کا اجلاس ہوا اور اندرونی معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے حکومت نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا اعلان کردیا۔

جرمنی کی چال

لندن ۲۴ رجون ٹائمز کا نامہ نگار انقرہ سے اطلاع دیتا ہے کہ جرمنی کٹر مذہبی لوگوں کو روس کے خلاف بھڑکا کر اس جنگ میں ان کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے روسیوں کو اپنا طرفدار بنانے کے لئے جرمنی نے دوسری چال یہ چلی ہے کہ وہ روس میں قدم جمانے کے بعد پرنس فرڈی ننڈ کو (جو روس کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں) زار قرار دیدے گا۔

ہٹلر محاز جنگ پر پہنچ گیا

لندن ۲۳ رجون بی بی سی کا بیان ہے کہ ہٹلر خود محاز جنگ پر پہونچ گیا ہے اور تمام فوجی انتظامات کی خود دیکھ بھال کر رہا ہے۔

ناکہ بندی دور نہیں کیجائیگی

لندن ۲۳ رجون - فرانسیسی سمالی لینڈ کے گورنر کو پر درٹ کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ جب تک وہ وشی گورنمنٹ سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کرے گا اس وقت تک ناکہ بندی ہٹائی نہیں جائے گی۔ البتہ خوراک کی قلت کو دور کرنے کیلئے شہریوں کو باہر بھیجنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔

پشاور ۲۳ رجون - افغانستان کا جو تجارتی مشن جاپان گیا تھا وہ آج کابل واپس پہنچ گیا یہ مشن تقریباً تین مہینے غیر حاضر رہکر اپنے ملک واپس آیا ہے۔

جرمنی کا رُوس کیخلاف اعلان جنگ

ہر ہٹلر کی تقریر

(۱۹۴۱)

ہر ہٹلر نے آج صبح برلن ریڈیو سے اعلان جاری کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی آج صبح سے روس کے خلاف اعلان جنگ کر رہا ہے۔ جرمنی کی فوجوں نے روس کے خلاف پیشقدمی کرنی شروع کردی ہے۔ شمال میں فن لینڈ کی فوجیں اور جنوب میں رومانیہ کی فوجیں جرمن فوجوں کی امداد کر رہی ہیں خدا ہمیں اس جنگ میں فتح نصیب کرے۔ ہٹلر نے مزید اعلان کیا کہ جرمنی اور اس کے قلیل المدت اتحادی روس کے درمیان جھگڑے کے کیا اسباب تھے۔ ہٹلر نے روس کی اس بنا پر مذمت کی کہ اس نے بالٹک کے ممالک پر قبضہ کرلیا اس نے کہا کہ روس کا یہ اقدام جرمنی کے خلاف تھا روس اور برطانیہ اکٹھے ہیں کیونکہ وہ ایک سے مقاصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ روس نے یوگوسلاویہ میں پیشقدمی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے مقاصد برے نہ تھے۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ اس کے بعد روس نے اپیل کی۔ یعنی کہ لام بندی کا اعلان کردیا۔ ہٹلر نے اپنے اعلان کے آخر میں کہا کہ روس کا بالشوزم جرمنی کے نیشنل سوشلزم کے خلاف ہے اور وہ اس کا جانی دشمن ہے بالشویک روس چاہتا ہے کہ وہ نیشنل سوشلسٹ جرمنی کی پیٹھ میں ایسے وقت میں چھرا گھونپ دے جبکہ جرمنی زندگی اور موت کی کشمکش میں مصروف ہے۔ جرمنی کی مشرقی سرحدوں کو خطرہ درپیش ہے ایسی حالت میں وہ خاموش نہیں رہ سکتا۔ ان حالات میں میں نے جرمن فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ روس کے اس خطرہ کا مقابلہ کریں۔ آئندہ جنگ میں جرمن لوگوں کو اچھی طرح علم ہے کہ انہیں صرف اپنی مادر وطن کی حفاظت کرنے کے لئے ہی نہیں بلایا گیا بلکہ انہیں ساری دنیا کی تہذیب و تمدن جسے بالشوزم کا خطرہ درپیش ہے اسے بچانے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ہمیں یورپ میں سوشل ترقی کے لئے راستہ تیار کرنا ہے۔

ہٹلر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں نے ۱۹۳۹ء میں ہر فان رابن ٹروپ کو ماسکو بھیجا تھا کیونکہ اس نے خیال کیا تھا کہ وہ روس سے مفاہمت کرسکتا ہے۔ ماسکو رابن ٹروپ کی روانگی روس اور جرمنی میں غیر جارحانہ معاہدہ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد ہٹلر نے لتھونیہ پر روس کے قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس قبضہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں جرمن باشندوں کو لتھونیہ سے نکلنا پڑا۔ لیکن اس نے پھر بھی خاموشی اختیار کئے رکھی۔ کیونکہ میری امید تھی کہ روس سے دیرپا سمجھوتہ ہو سکے گا۔ جرمنی کی خواہش نہ تھی کہ لتھونیہ پر حملہ کرتا۔ لیکن اس کے برعکس ہم نے محض اس کی حفاظت کے لئے اپنی فوجیں بھیجیں۔

یہ بیان کرنے کے بعد کہ ان سب واقعات کے باوجود ہم نے لتھونیہ پر روس کے الحاق کا مطالبہ مان لیا۔ اس کے بعد ہٹلر نے پولینڈ کے واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ پولینڈ میں جرمن فوجوں نے ہی فتح حاصل کی۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ موقع ملا کہ مغربی طاقتوں کو صلح کی پیشکش کروں۔ مگر یہ پیشکش رد کردی گئی۔ کیونکہ اس وقت انگلستان کو امید تھی کہ آئے یا ستھانے بلقان اور روس کا اعتماد حاصل ہو جائے گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ ۱۹۳۹ء کے موسم سرما اور ۱۹۴۱ء کے بہار میں روس نے نہ صرف فن لینڈ بلکہ بالٹک کی ریاستوں کو اپنی غلامی میں لینے کی کوشش کی۔ اس کا مقصد صرف جرمنی کی مخالفت تھا۔ ۱۹۴۰ء میں روس کے ۲۲ ڈویزن بالٹک کی ریاستوں میں تھے۔ اس کا مقصد جرمنی کے خلاف مظاہرہ کرنا تھا۔

ہٹلر نے کہا کہ جس وقت ایم مولوٹوف برلن آیا تھا تو اس نے جرمنی کے سامنے چار مطالبات پیش کئے تھے۔ پہلا یہ کہ ہٹلر روس کو بسرابیہ اور بکو دنیا کی گارنٹی دے۔ دوسرے یہ کہ روس کو فن لینڈ سے پھر اندیشہ ہے۔ کیا ایسی صورت میں جرمنی اپنی فوجیں بھیجکر روس کی امداد کرے گا۔ تیسرے یہ کہ کیا جرمنی اس بات کو پسند کریگا کہ روس بلگریہ کو گارنٹی دے اور وہاں اپنی فوجیں بھیجدے اور چوتھے یہ کہ روس کی یہ خواہش تھی کہ اسے دردانیال میں راستہ دیا جائے اور اسے باسفورس میں بری اور بحری اڈہ بنانے کی اجازت دی جائے۔

ایم مولوٹوف نے ہٹلر سے جو مطالبات کئے تھے ان کا جواب دینے کے بعد ہٹلر نے کہا کہ جرمن فوج اور جرمن قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ اس وقت تک ہم نے روس کی سرحد پر کوئی مسلح ٹینک نہیں بھیجے تھے اور نہ ہی موٹروں سے مسلح دستے۔ حالانکہ اس وقت تک روس نے جرمنی کے سامنے سرحد پر ایک سو ساٹھ ڈویزن جمع کرلئے ہیں اور اس طرح روس نے جرمنی کے ساتھ گفت و شنید توڑ دی روس نے یوگوسلاویہ کے ساتھ سازش کی۔ اسے ہتھیار جہاز اور بارود وغیرہ سالونیکا کے راستہ یوگوسلاویہ کو پہنچانیکا وعدہ کیا کہ کل رات ہر فان رابن ٹروپ وزیر خارجہ جرمنی نے روسی سفیر مقیم برلن کو جرمنی کی طرف سے ایک الٹی میٹم دیا۔ اس الٹی میٹم میں درج ہے۔ کہ روس کی پالیسی شروع سے ہی جرمنی کے خلاف رہی ہے۔ جب ستمبر ۱۹۳۹ء میں جرمنی سے روس نے غیر جارحانہ معاہدہ کیا تھا۔ تو یہ اُمید تھی کہ روس اور جرمنی میں جنگ نہیں ہوگی۔ مگر روس نے جلد ہی فن لینڈ پر حملہ کردیا۔ اس کے بعد اس نے بالٹک کی ریاستوں پر قبضہ کرلیا۔ پھر بھی ہم نے روس سے نہ الجھنے کیلئے ایم مولوٹوف کو ایک مستقبل معاہدہ کے لئے بلایا گیا مگر ایم مولوٹوف نے روس کی طرف سے حسب ذیل مطالبات پیش کردیئے:

روس بلغاریہ کو ایک گارنٹی دینا چاہتا ہے اور اسکے علاوہ بالٹک کی ریاستوں سے کئے گئے معاہدہ کے بعد ایک دوسرے کی مدد کا مطالبہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بلغاریہ اپنے فوجی اڈے روس کے حوالہ کردیتے:

(۲) روس نے مطالبہ کیا کہ ترکی سے ایک معاہدہ کیا جائے۔ جس کی رو سے روس کو دردانیال اور باسفورس میں اڈے دیئے جائیں۔ اور فوجیں اتارنے کی اجازت دی جائے۔ اور اگر ترکی یہ تجویز منظور نہ کرے تو جرمنی اور اٹلی روس سے تعاون کریں۔ تاکہ ڈپلومیٹک طور پر ترکی کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اس مطالبہ کو مان لے۔ ان مطالبات کا مقصد یہ تھا کہ روس کا ریاست ہائے بلقان پر کنٹرول ہو جائے۔

(۳) روس نے اعلان کیا کہ ایک مرتبہ پھر اسے فن لینڈ سے خطرہ ہوگیا ہے۔ اس لئے روس نے مطالبہ کیا کہ جرمنی فن لینڈ سے قطعی دستبردار ہو جائے دوسرے معنوں میں روس کو اس چھوٹے سے ملک پر مکمل طور پر قبضہ کا اختیار دیا جائے۔ اور فنی قوم کو ختم کردیا جائے۔ قدرتی طور پر جرمنی نے ان مطالبات کو جو روس نے تین طاقتوں کے معاہدہ میں شمولیت کے لئے بطور شرائط پیش کئے تھے۔ ماننے سے انکار کردیا۔ اس طرح سے روس سے سمجھوتہ کی کوشش ناکام ہوگئی۔ جرمنی نے جو رویہ اختیار کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ روس نے اب جرمنی کے خلاف اپنی پالیسی تیز کردی ہے۔ اور برطانیہ سے اپنا تعاون زیادہ سے زیادہ گہرا کرلیا ہے۔ جنوری ۱۹۴۱ء میں روس نے جرمنی کے خلاف اپنے رویہ کا ثبوت سب سے پہلے ڈپلومیٹک میدان میں رہا۔ روسی گورنمنٹ نے بلغاریہ میں فوجی پیش بندیوں پر اعتراض کیا۔ جو محض یونان میں برطانوی فوجوں کے اترنے کے خطرہ کے خلاف کی گئی تھی۔ اس کی وجوہات بتانے کے باوجود روس نے بلغاریہ کے نام اپنا ایک دھمکی آمیز اعلان شائع کیا۔ جو براہ راست جرمنی کے خلاف تھا جب یوگوسلاویہ کا واقعہ منظر پر آیا تو روس کی یہ مخالفانہ پالیسی انتہائی صورت میں [illegible]

روس کو الٹی میٹم

برلن ۲۲ رجون - جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے

دی فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹیڈ۔ کانپور

نوٹس

آگاہ کیا جاتا ہے کہ فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹیڈ کے بیمہ داران کی ایک میٹنگ بروز سنیچر مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۴۱ء کو بوقت ۵ بجے شام کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر واقعہ ۱۵/۱۴۱ سول لائنس کانپور میں ہوگی اس میٹنگ میں کمپنی کے آرٹیکلس آف اسوسیئشن (ARTICLES OF ASSOCIATION) کے ریگولیشن نمبر ۱۱۰۔ ۱۱۱ و ۱۱۲ و انشورنس ایکٹ ۱۹۳۸ء سکشن ۴۸ اور انشورنس قانون ۱۹۳۹ء کے مطابق ڈائریکٹرول کے بورڈ کے لئے ایک ڈائریکٹر بیمہ داران کی طرف سے چنا جائے گا۔

کوئی شخص بیمہ داران کی طرف سے ڈائریکٹر چنے جانے کا مستحق تبھی ہوگا جبکہ :-

(ا) اس کے پاس اس کمپنی کی ایک یا ایک سے زیادہ تمام زندگی یا مقررہ وقت کی چالو پالیسیاں ہوں اور وہ نامزدگی یا انتقال سے حاصل نہ کی گئی ہوں اور ان پر کسی قسم کا قرض نہ ہو۔ ان پالیسیوں کی کل رقم بونس ملاکر مبلغ دو ہزار روپیہ سے کم نہ ہو اور وہ دو سال سے برابر چالو رہی ہوں۔

(ب) وہ بیمہ دار کمپنی کے چنے ہوئے ڈائریکٹر ہونے کے علاوہ کسی بیمہ کمپنی کا ڈائریکٹر۔ منیجر۔ قانونی مشیر۔ منیجنگ ایجنٹ۔ انشورنس ایجنٹ یا بیمہ کرانے والوں کا یا بیما ایجنٹوں کا ملازم نہیں ہو۔

جو مستحق صاحب چناؤ کے لئے کھڑے ہونا چاہتے ہوں اور کمپنی کے بیمہ داران کے ڈائرکٹر کی جگہ حاصل کرنے کے لئے تیار ہوں ان کی درخواست انگریزی۔ ہندی یا اردو میں بذریعہ اس نوٹس کے طلب کی جاتی ہے۔ درخواست کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر کے پتہ سے رجسٹرڈ ڈاک سے بھیجنا چاہیئے اور میٹنگ کی تاریخ سے ۱۰ روز قبل یعنی ۱۵ر جولائی ۱۹۴۱ء تک کام کردہ گھنٹوں کے درمیان (۱۰ بجے سے ۵ بجے شام تک) پہونچ جانا چاہیئے۔

ہر ایک بیمہ دار جو میٹنگ میں شریک ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ کمپنی سے داخلہ کا سرٹیفکیٹ (CERTIFICATE OF ADMISSION) حاصل کرنے کے لئے کمپنی کو درخواست دے اس قسم کی درخواست کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر میں کام کردہ گھنٹوں کے درمیان میٹنگ کی تاریخ سے کم از کم ۱۵ دن بیشتر یعنی ۱۰ر جولائی ۱۹۴۱ء تک پہونچ جانا چاہیئے۔ کمپنی کو یہ یقین ہو جانے پر کہ درخواست کنندہ کے پاس اس کمپنی کی زندگی کے بیمہ کی پالیسی ہے کمپنی داخلہ کا سرٹیفکیٹ جاری کردے گی مندرجہ بالا سرٹیفکیٹ اگر بذریعہ ڈاک منگایا گیا تو صرف بیمہ دار ہی کے پتہ سے بھیجا جائے گا لیکن اگر بیمہ دار دستی حاصل کرنا چاہے تو اس کی پالیسی دیکھ لینے پر اس کو سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ ایک بیمہ دار کا سرٹیفکیٹ دوسرے کے کام نہیں آسکے گا۔

پراکسیکٹس کا فارم (FORMS OF PROXY) بذریعہ درخواست کمپنی کے منیجنگ ڈائرکٹر سے حاصل کیا جاسکتا ہے جو کہ مکمل ہوکر کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر میں کام کردہ گھنٹوں کے درمیان میٹنگ کی تاریخ سے کم از کم ۶ دن پہلے یعنی ۱۹ر جولائی ۱۹۴۱ء تک پہونچ جانا چاہیئے۔

اس سلسلہ کی تمام خط و کتابت صرف کمپنی کے منیجنگ ڈائرکٹر ہی کے نام ہونا چاہیئے نہ کہ کمپنی کے کسی آفیسر کے اس کے ذاتی نام پر۔

۱۵/۱۴۱ سول لائنس کانپور - مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۴۱ء

بحکم بورڈ آف ڈائرکٹرس
دستخط این۔ کے بھرتیا
منیجنگ ڈائرکٹر

سابق سول جج کو سزا

مرزاپور ۲۴ر جون۔ مسٹر گمبھیرسن سابق سول جج بنارس کو رشوت ستانی کے ایک مقدمہ میں مجرم قرار دیا گیا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مرزاپور کی عدالت سے دو سال قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۶ ماہ کی مزید قید ہوگی۔ دوسرے ملزم رامیشور داس کو ایک سال قید سخت اور پانچسو روپئے جرمانہ کی سزا دیگئی بصورت عدم ادائیگی تین ماہ قید سخت کی سزا ہوگی۔

برطانیہ سے ترکی کا وعدہ

لندن ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی نے برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ برطانیہ اور ترکی کے درمیان معاہدہ میں کوئی فرق نہیں آیا اور دوسروں کے ساتھ وہ جو معاہدہ کرے گا سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اسکو اہمیت حاصل ہوگی۔

مراسلات

مولانا محمد علی اسکول اور میونسپل امداد

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب صداقت تسلیم

آپ مولانا محمد علی میموریل انگلش اسکول اور مولانا محمد علی میموریل جیلڈرلس لائبریری و ریڈنگ روم سے بخوبی واقف ہیں۔ اسکو قایم ہوئے صرف دو سال ہوئے ہیں لیکن اس کی ترقی اور ہر دلعزیزی کا اندازہ صرف اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس قلیل مدت میں یہ انگریزی کے آٹھویں درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ دو سو طالب علم اس وقت درج رجسٹر ہیں اور ۱۲ قابل اور مستند اساتذہ درس و تدریس میں مشغول ہیں۔ اس سال صنعتی درجات قایم کرنے کے انتظامات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں امید تھی کہ میونسپل بورڈ ہر طریقہ سے ہماری ہمت افزائی اور امداد کریگا۔ لیکن آپ کو یہ سنکر افسوس ہوگا۔ پورے ایک سال سے امداد کے لئے اسکول کی درخواست میونسپل بورڈ میں پڑی ہوئی ہے اور ابھی تک ایجوکیشن کمیٹی سے بورڈ میں نہیں پہونچ سکی۔ یہی نہیں محمد علی میموریل جیلڈرلس لائبریری اور ریڈنگ روم کے لئے میونسپل بورڈ سے دو سو روپیہ یکمشت اور ۲۰ روپیہ ماہانہ منظور ہوکر ریوائزڈ بجٹ میں شامل ہو گئے تھے۔ کمشنر کی منظوری کے بعد چک بھی بن گیا تھا۔ صرف اجرا کی دیر تھی کہ اب ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ امداد منسوخ کر دیگئی ہے۔ جو از حد تعجب انگیز ہے۔ ہم مسلم ممبران بورڈ کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے عرض کریں گے کہ وہ اس مفید مسلم ادارہ کی گرانٹ جاری کرکے اپنے فرائض کو ادا کریں گے۔

نیاز مند سید شبیر احمد

امریکہ روس کی مدد کریگا!

واشنگٹن ۲۵ر جون۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ روس کو ہر ممکن امداد دی جائیگی۔ آپ نے یہ نہیں بتلایا کہ کس قسم کی امداد دی جائیگی۔ کیونکہ روس نے ابھی تک یہ نہیں بتلایا کہ اس کو کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے۔ امریکہ کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ میں روس کا جو سرمایہ دس کروڑ ڈالر جمع ہے۔ اس پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے۔ روس کا جو سرمایہ امریکہ نے ضبط کرلیا تھا وہ اس کو واپس مل جائے گا۔

اسپین اور روس

میڈرڈ ۲۴ر جون۔ روس اور جرمنی کی لڑائی کے بارے میں اسپین کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ روس کے خلاف جو کہ سب کا مشترکہ دشمن ہے اور جس کے خلاف اسپین نے آزادی کی لڑائی کی تھی لڑائی کی خبر سے جو خوشی حکومت اسپین کو حاصل ہوئی ہے میں آپ لوگوں پر وہ ظاہر کردینا چاہتا ہوں۔

قبائلیوں نے فوجی راشن لوٹ لیا

بنوں ۲۵ر جون۔ کل قبائلیوں نے دو بڑی موٹر لاریاں روک لیں اور انھیں بالکل لوٹ لیا۔ ان لاریوں میں سرکاری فوجوں کے لئے راشن جا رہا تھا جسے اونٹوں پر لاد کر قبائلی غاروں میں لے گئے۔ ایک اور لاری پر گولیاں چلائیں مگر کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا۔

فنلینڈ کی ناطرفداری کا اعلان

لندن ۲۵ر جون۔ فنلینڈ نے پولینڈ سے سیاسی تعلقات توڑ لئے ہیں کیونکہ پولینڈ کا کچھ حصہ جرمنوں کے قبضہ میں ہے اور کچھ روسیوں کے قبضہ میں۔ فن لینڈ نے اپنی ناطرفداری کا اعلان کیا ہے ہلسنکی ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایک

بھی فنی سپاہی روس کے خلاف نہیں لڑ رہا ہے

شامی مہم کی رفتار

لندن ۲۴ر جون ٹائمز کے خاص نامہ نگار مقیم لیڈن نے ۱۶ر جون کو بحری تار کے ذریعہ سے حسب ذیل اطلاع دی۔

سات دن کی پیش قدمی کے بعد سلطنت برطانیہ کی فوجوں نے شام کے آٹھ سو مربع میل ساحلی علاقہ اور مشرق میں اس کے بڑے حصہ پر قبضہ کرلیا اس علاقہ میں غالباً سو دیہات وسیع زیر کاشت رقبے اور تقریباً وہ تمام دفاعی خطوط واقع ہیں جن کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ حکومت دمشق نے انھیں برطانیہ کے خلاف قائم کیا تھا۔

چرچل روزولٹ اور اسٹالن

سائیگان ۲۲ر جون سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ لندن ریڈیو کا ایک پیغام نیویارک کی کولمبیا براڈ کاسٹنگ کمپنی نے سنا ہے وہ پیغام یہ ہے۔ آج ماسکو میں اعلان کیا گیا ہے کہ روس امریکہ اور برطانیہ نے جرمنی کے خلاف متحدہ محاذ بنالیا ہے۔ سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ آج روزولٹ سٹالن اور چرچل میں ٹرانس ٹیلیفون سسٹم پر بات چیت ہوئی جس کے بعد روس میں یہ اعلان کیا گیا اس ریڈیو کے اعلان کے مطابق سر سٹیفورڈ کرپس چرچل کے نام سٹالن کا ایک پیغام لائے تھے۔

لندن ۲۴ر جون۔ رائٹر کی اطلاع ہے کہ لتھونیا کے ریڈیو پر جرمنی زبان میں اعلان کیا گیا کہ راجدھانی کو اس میں آزاد حکومت بنگئی ہے۔ اور لتھونیا نے روس سے تعلق توڑ لیا ہے۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳

ڈالتا ہے۔ آخر اس سے رجنی کی جدائی گوارا ہو سکی اور اس نے میم صاحب سے چھٹی کی درخواست کی تاکہ وہ اپنے گاؤں ہو آئے۔ اس کا جواب مسز ڈی سوزا کی ایک معنی خیز زہریلی مسکراہٹ تھی، اول تو انہوں نے چھٹی دینے ہی سے انکار کیا لیکن آخر کار بہت منت سماجت کرانے کے بعد تین دن بعد جانے کی اجازت دی

گاؤں میں ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ مدن کا دل کسی نامعلوم خوف سے خود بخود دھڑکنے لگا۔ رونے پیٹنے کی آوازیں رجنی کے گھر کی طرف سے آرہی تھیں۔ مدن تیز تیز قدموں سے رجنی کے گھر کی طرف چلا سب طرف فریاد و شیون سے قیامت برپا تھی۔

ابھی مدن چند قدم ہی گیا تھا کہ ہیم لتا اپنے گھر سے روتی ہوئی نکلی اور رجنی کے گھر کی طرف جانے لگی۔ وہ رجنی کی سہیلی تھی۔ جب اس نے مدن کو دیکھا تو نفرت سے منہ پھیر لیا۔ مدن نے اسے روکتے ہوئے پوچھا "ہیم لتا کیا بات ہے؟"

"اب بات پوچھتے ہو، پہلے تو اسے مار ڈالا۔"

"مار ڈالا: میں نے؟ کیسے؟"

"کیا تمہیں معلوم نہیں۔ رجنی نے زہر کھالیا۔"

مدن کو ایسا محسوس ہوا گویا ساری دنیا ایک دھند لے غبار میں تبدیل ہوگئی۔ اس کا دماغ چکر کھا گیا۔ مگر پھر اس نے خود کو سنبھالا اور ہیم لتا سے پوچھا "کیا رجنی کو نہیں نے مارا ہے؟"

ہیم لتا الٹے قدموں اپنے گھر داخل ہوئی اور واپس آکر اس نے ایک خط مدن کے آگے ڈالدیا۔ مدن لتا کی تحریر پہچانتا تھا۔ وہ سب کچھ سمجھ گیا۔ اس نے آنسوؤں کی جھلملاہٹ میں سے وہ قاتل خط پڑھا جس سے رجنی کو فریب دیا گیا تھا۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے دن

ہٹلر کا بھی وہی حشر ہوگا جو نپولین کا ہوا تھا

موسیو مولوٹوف کی براڈ کاسٹ تقریر

ماسکو ۲۳ رجون موسیو مولوٹوف وزیر خارجہ روس نے اتوار کو سوا گیارہ بجے روسی عوام کے نام ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں جرمنی کے روس پر حملہ کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ سوویٹ حکومت اور اس کے لیڈر کامریڈ سٹالن نے مجھے مندرجہ ذیل اعلان کرنے کے لئے کہا ہے:۔

آج صبح چار بجے جرمن فوجوں کے بغیر اعلان کئے اور روسی حکومت کو کوئی وجہ بتائے بغیر ہماری سرحدوں پر کئی مقامات پر حملہ کر دیا اور وہ کیٹر کیو۔ سینیول کناس اور کئی دوسرے شہروں پر ہلہ بول دیا۔ دو سو سے زاید آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں رومانیہ اور فن لینڈ کے علاقوں سے دشمن کے ہوائی جہازوں نے پرواز کی اور توپوں سے گولہ باری کی ہمارے ملک پر اس قسم کا حملہ مہذب قوموں کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں رکھتا اس حقیقت کے باوجود روس اور جرمنی میں ایک غیر جارحانہ معاہدہ موجود ہے ہمارے ملک پر حملہ کیا گیا ہے ہمارے ملک پر اس حقیقت کے باوجود حملہ کیا گیا ہے کہ جب تک یہ پیکٹ جائز رہا جرمنی کی حکومت ایک بھی مثال ایسی پیش نہیں کر سکی کہ روس کی حکومت نے اس پیکٹ کی کسی بھی ایک دفعہ کی خلاف ورزی کی ہو۔ ڈاکہ زنی کی قسم کے اس حملہ کی ساری ذمہ داری جرمنی کے فاسٹ لیڈر پر عائد ہوتی ہے۔"

حملہ کے بعد جرمنی سفیر مقیم ماسکو نے صبح کے ساڑھے پانچ بجے مجھے اپنی حکومت کی طرف سے ایک نوٹ دیا کہ جرمنی کی حکومت نے سوویٹ یونین کے خلاف کارروائی کرنیکا فیصلہ کیا ہے کیونکہ سرخ فوجوں کے دستے مشرقی جرمنی کی سرحد پر کثیر تعداد میں جمع ہیں۔

اس کے جواب میں میں نے روسی حکومت کے نام پر کہا کہ آخری دم تک جرمنی کی حکومت نے روسی حکومت کو کوئی عرضداشت نہیں بھیجی روس کے پرامن رویہ کے باوجود جرمنی نے روس پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اسی حقیقت کی وجہ سے فاسٹ جرمنی نے جارحانہ قدم اٹھایا ہے۔ روسی حکومت کی خواہش پر مجھے یہ بھی اعلان کرنا ہے کہ کسی ایک بھی موقعہ پر ہماری ہوائی طاقت نے کسی سرحد کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اور رومانیہ کے ریڈیو کا یہ الزام کہ روس کے ہوائی جہازوں نے رومانیہ کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا محض ایک جھوٹ اور اشتعال کے سوا کچھ نہیں ہے اسی طرح ہٹلر کا سارا اعلان جو آج چھپا ہے سوائے اشتعال کے کچھ نہیں ہے۔

اب جبکہ روس پر حملہ ہو چکا ہے سوویٹ حکومت نے ہماری فوجوں کو مندرجہ ذیل حکم دیا ہے:۔ اس حملہ کو پسپا کردو اور دشمن کی فوجوں کو ہرگز اس بات کی اجازت نہ دو کہ وہ ہمارے ملک کے کسی بھی علاقہ پر قبضہ رکھے یہ جنگ ہمارے اوپر تھوپی گئی ہے جرمن لوگوں کی طرف سے نہیں جرمن مزدوروں کی طرف سے نہیں یا جرمنی کے سمجھدار لوگوں کی طرف سے نہیں بلکہ جرمنی کے خون کے پیاسے فاسٹ لیڈروں کی طرف سے جنہوں نے فرانس جیکوسلوویکیا پولینڈ سرویا ناروے بلجیم ڈنمارک ہالینڈ یونان اور دوسرے ملکوں کی قومیت کو دبا رکھا ہے۔

روس کی حکومت کو پختہ یقین ہے کہ ہماری بہادر فوج اور بحری بیڑہ جس کی مدد پر ہوائی فوج بھی ہے۔ روسی عوام کی جانب اپنے فرائض نہایت ایمانداری سے کرے گی اور حملہ آور کو پوری چوٹ دے گی۔ یہ پہلا موقعہ نہیں ہے جبکہ ہمارے ملک کا ایک گستاخ حملہ آور دشمن سے واسطہ پڑا ہو جب نپولین نے روس پر حملہ کیا تو ہمارے ملک کے قوم پر درانہ لڑائی سے جوابدیا اور نپولین پٹا اور جہنم رسید ہوا۔ یہی حشر گستاخ ہٹلر کا ہوگا جس نے ہمارے ملک پر نیا حملہ کیا ہے لال فوج اور سارا ملک ایک دفعہ پھر قوم کی عزت اور آزادی کی خاطر فتح کی لڑائی لڑے گا۔ روسی حکومت کو پکا یقین ہے کہ ہمارے تمام لوگ مرد اور عورت اپنے فرض اور کام کو پورے طور سے سمجھتے ہوئے کریں گے آج ہمارے لوگوں کو پورے طور سے بالکل متحد ہو جانا چاہیئے۔ دشمن پر فتح حاصل کرنے اور لال فوج سمندری بیڑہ اور ہوائی طاقت کی ساری ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ہم میں سے ہر شخص کو اپنے سے اور دوسرے لوگوں ڈسپلن اتحاد کا مطالبہ کرنا چاہیئے جس کے لئے کہ سچے روسی دلیش مشہور ہیں۔ حکومت کو روسی یونین کے مردوں عورتوں اور تمام شہریوں پر بھروسہ ہے۔

برطانیہ نے روس کی امداد کرنیکا اعلان کر دیا

مسٹر چرچل کی تقریر

لندن ۲۲ رجون آج مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے جرمنی کے خلاف روس کو ہر ممکن امداد دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جب سے مسٹر چیمبرلین نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے آج میں پہلی دفعہ ریڈیو پر آپ کو خطاب کر رہا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم جنگ کے اہم مرحلہ پر پہونچ گئے ہیں لڑائی کے مختلف رخ پلٹے پہلا رخ اس وقت پلٹا جبکہ ایکسال ہوا کہ فرانس کو جرمنی نے روند ڈالا اور اس وقت ہم طوفان کا مقابلہ کرنے کیلئے تن تنہا رہ گئے تھے دوسرا رخ اس وقت پلٹا جبکہ ہم نے اپنے ملک پر دشمن کے حملوں کو ناکام بنا دیا ہم اگرچہ پوری طرح مسلح اور تیار نہیں تھے۔ لیکن اپنے جزیرہ پر سے دشمن کے حملے سے خطرہ کو دور کر دیا۔ تیسرا رخ اس وقت پلٹا جبکہ ممالک متحدہ امریکہ کے پریزیڈنٹ اور کانگریس نے ادھار روپے پر مال دینے کا بل پاس کر دیا اور ہماری اور اپنی آزادی کی مدافعت میں امداد کرنے کے لئے تقریباً دو ارب پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنگ نے یہ اہم تین پلٹے کھائے اب ایک چوتھا پلٹا کھایا ہے آج صبح ۴ بجے ہٹلر نے روس پر حملہ کر دیا اس نے محتاط طریقہ سے غداری کا وہی رویہ اختیار کیا جو اس نے معمول ہے۔ دونوں میں ایک دوسرے سے نہ لڑنے کا معاہدہ ہو چکا تھا اور ابھی تک نافذ تھا معاہدہ پر پوری عمل درآمد نہ ہونے کی جرمنی نے کوئی شکایت نہ کی۔ جرمن فوجیں زلم باطل کے ساتھ بڑی طاقت میں مورچہ پر جمع ہو گئیں۔ جو سفید سمندر سے کالے سمندر تک پھیلا ہوا ہے جرمن ہوائی جہازوں اور موٹر سوار فوجوں نے آہستہ آہستہ اور قاعدہ کے ساتھ اپنے اپنے اڈے سنبھال لئے

اس کے بعد اچانک بغیر اعلان جنگ کے اور بغیر کسی الٹی میٹم کے روس کے شہروں پر آسمان سے جرمن بم برسنے لگے۔ جرمن فوجوں نے ناجائز طور پر روس کی سرحدوں کو پار کر لیا۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد سفیر نے جو ایک رات پہلے تک روس کو دوستی اور اتحاد کا یقین دلا رہا تھا۔ روس کے وزیر خارجہ کو آ کر بتایا کہ جرمنی اور روس کے درمیان جنگ چھڑ گئی ہے۔

ناروے۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ بلجیم میں یہ تحفظ شدہ معاہدہ اور بین الاقوامی اعتقاد کی جو ہلاکت ورزی کی گئی تھی اسی کو بہت بڑے پیمانہ پر یہاں دہرایا گیا اسی طرح ہٹلر کے ساتھی اور گرگے مولینی نے یونان کے معاملہ میں کیا۔

یہ ساری باتیں میرے لئے تعجب خیز نہیں ہیں جو ہونے والا تھا اس کی طرف سے میں نے اسٹالن کو صاف صاف الفاظ میں خبردار کر دیا تھا میں نے انہیں اسی طرح خبردار کیا۔ جیسے پہلے دوسروں کو کر چکا ہوں میں صرف یہی امید کر سکتا ہوں کہ یہ تنبیہیں عدم توجہی کا شکار نہیں ہوئیں اس وقت تو ہم یہ جانتے ہیں کہ روسی اپنے وطن کی سرزمین کی مدافعت کر رہے ہیں اور ان کے لیڈروں نے دشمن سے آخری دم تک لڑنے کی اپیل کی ہے۔

اب خون کا پیاسا آوارہ گرد ہٹلر اپنی مشینی فوج کو قتل غارتگری لوٹ مار اور تباہی کے نئے میدانوں میں ڈالدیگا۔ کسانوں۔ مزدوروں اور سپاہیوں کی روٹی چھین لے گا۔ وہ انکی فصلیں ہتھیا لے گا۔ اور ان کے تیل پر ڈاکہ مارے گا جس سے وہ ہل چلاتے ہیں اور انہیں ایسے قحط میں مبتلا کر دیگا جس سے دنیا کی تاریخ میں مثال موجود

اگر اس میدان میں کشت و خون اور تباہی کے بعد ہٹلر نے فتح حاصل کر لی۔ جو اس نے ابھی حاصل نہیں کی ہے تو یہ پچاس یا چالیس کروڑ چینیوں اور ۳۵ کروڑ ہندوستانیوں کی تذلیل کرنے اور وہاں سواستیکا لہرانے کی انتہائی کوششوں کے سلسلہ میں ایک سنگ بنیاد ہوگا۔

آج موسم گرما کی اس شام کو یہ کہنا بہت کچھ زیادہ ہیں ہے کہ ایک ارب اور انسانوں کی جانوں اور مسرت کو نازیوں کے وحشیانہ تشدد سے خطرہ ہے۔ یہ ہمارے دم بخود رہ جانے کے لئے کافی ہے مگر اس وقت میں آپ کو کچھ اور بتاؤں گا جو بیس دیدہ ہے اور برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی زندگی سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ کمیونزم میں جو بدترین باتیں ہیں نازی حکومت ان سے بھی بدتر ہے۔ وہاں صرف ہوس اور نسلی غلبہ کے علاوہ کوئی اصول نہیں ہے۔ ظالمانہ حملہ کو موثر بنانے کیلئے وہاں ہر مد معاشی اختیار کر لی گئی ہے۔ میں ۲۵ سال سے برابر کمیونزم کی جتنی مخالفت کر رہا ہوں اتنی کسی نے نہیں کی۔ کوئی بات ایسی نہیں رہی جو میں نے اس کے خلاف نہ کہی ہو۔ اب میں ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ کا اعلان کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ فیصلہ ہے کہ جس سے تمام نو آبادیاں اتفاق کریں گی مگر مجھے اس فیصلہ کا اسی وقت فوراً اور بغیر کسی تاخیر کے اعلان کر دینا چاہیئے مجھے اعلان کرنا ہے لیکن کیا آپ کو اس بات میں کوئی شک ہو سکتا ہے کہ ہماری پالیسی کیا ہوگی؟

ہمارا ایک ہی منشا ہے اور ایک ہی اٹل مقصد۔ ہم ہٹلر کو تباہ کرنے اور نازی حکومت کے ہر نشان کو مٹانے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اس مقصد سے ہمیں کوئی چیز نہیں ہٹا سکتی ہم ہٹلر یا اس کے کسی اور ساتھی سے کبھی گفت و شنید نہیں کرینگے۔ ہم اس سے خشکی پر لڑیں گے ہوا میں لڑیں گے اور سمندر میں لڑینگے حتیٰ کہ خدا کی مدد سے سرزمین کو ان لوگوں سے نجات دلائیں گے۔ جنہوں نے اسے تاریک بنا رکھا ہے اور انسانوں پر سے ان کی غلامی کا جوا اٹھا پھینکیں گے۔

جو آدمی یا ریاست ہٹلر ازم کے خلاف لڑائی ہے اسکو ہماری امداد حاصل ہوگی۔ جو آدمی یا ریاست ہٹلر کا ساتھ دیگی وہ ہماری دشمن ہے اس کا اطلاق کسی منظم ریاست پر ہی نہیں ہوتا بلکہ غداروں کی حقیر نسل پر بھی عائد ہوتا ہے جو اپنے ملکیوں اور اپنے مادر وطن کے خلاف نازی حکومت کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن گئے ہیں۔ یہی ہماری پالیسی ہے اور یہی ہمارا اعلان ہے لہذا ہم روس اور روسی قوم کو ہر ممکن امداد دیں گے ہم ساری دنیا میں اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے یہی کہیں گے کہ یہی طریقہ اختیار کرو۔ ہم وفاداری کے ساتھ آخر تک اپنی اسبات کو نبھائیں گے۔ میں نے حکومت روس سے کہہ دیا ہے کہ آپ کو جس اقتصادی امداد کی ضرورت ہے یا ماہرین جنگ کی کچھ امداد چاہتے ہوں ص

عام ہڑتال کا فیصلہ

کانپور مزدور سبھا کے ریزولیوشن کی رو سے تائید

مورخہ ۱۵ رجون ۱۹۴۱ء کو مزدور سبھا سے تعلق رکھنے والی سوتی اونی اور جوٹ ملوں کی سبھی مل کمیٹیوں کی کانفرنس تلک ہال میں بوقت چار بجے شام کو منعقد ہوئی جس میں مزدور سبھا کی جنرل کونسل مورخہ ۸ رجون ۱۹۴۱ء کے پاس کئے ہوئے عام ہڑتال والے ریزولیوشن (جس میں چالیس فیصدی مہنگائی کا بھتہ سالانہ بونس اور دوسری ستر اہم مانگیں شامل ہیں) پر کافی غور و خوض کیا گیا جو کہ متفقہ طور پر پاس ہو گیا۔

مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئے ریزولیوشن نمبر ۲ کے ذریعہ ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ملکوں خصوصاً امریکہ میں ہونے والی اسٹرائیکوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے مل مالکوں اور حکومت کی سخت گیر پالیسی کی سخت مخالفت کیگئی۔ تیسری تجویز کی رو سے کانپور کے بہتروں کی بہادرانہ لڑائی اور ان کی کامیابی پر مبارکباد دی گئی۔ چوتھے ریزولیوشن کے ذریعہ آگرہ جیل کے نظر بندوں پر ہونیوالے ظلموں اور لاٹھی چارج جیسے وحشیانہ حرکات کی سخت ترین مذمت کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ وہ جلد از جلد

اس کا خیال رکھیں گے۔

سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وارانہ انتخاب

لاہور ۱۹ جون۔ حکومت پنجاب نے اپنے ایک سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ "تمام سرکاری محکموں میں بھرتی کے لئے فرقہ وارانہ نمایندگی کا اصول تسلیم کر لیا گیا ہے۔ مقررہ تناسب یہ ہے کہ ۵۰ مسلمان، ۲۰ سکھ اور ۳۰ ہندو اور دوسرے فرقے کے۔ کسی فرقہ کی نوکری میں کوئی امتیاز نہیں کیا جاسکتا۔

آل انڈیا تعلیمی کانفرنس

سرینگر ۱۷ جون۔ سرینگر میں ماہ ۲۲ سے ۲۹ ستمبر تک جو ۱۷ ویں آل انڈیا تعلیمی کانفرنس ہونے والی ہے اس کی صدارت ڈاکٹر امرناتھ جھا وایس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی فرمائیں گے۔ اور افتتاح ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کریں گے۔ اس کانفرنس کی مختلف شاخیں ہونگی۔ مثلاً یونیورسٹی کی تعلیم ماسٹروں کی تربیت بچوں کی تعلیم گھریلو تعلیم عورتوں کی تعلیم بین الاقوامیت اور صلح وغیرہ۔

کشمیر میں صنعتی ترقی کی اسکیمیں

سری نگر ۱۷ جون۔ حکومت کشمیر بڑے پیمانہ پر کاغذ تیار کرنے کے معاملہ کو غور کر رہی ہے نیز بجلی کی طاقت کو ترقی دینے اور سیاحوں کے متعلق صنعتوں کو فروغ دینے کی اسکیمیں در پیش ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ سر آردیشر لال (ٹاٹا) اس سلسلہ میں یہاں آئے تھے۔ انھوں نے ریاستی افسروں سے بات چیت کی۔

نیوفاونڈلینڈ اور برموڈہ

واشنگٹن ۱۹ جون۔ امریکہ کے سمندری افسر کرنل ناکس نے اعلان کیا ہے کہ برموڈہ اور نیو فاونڈلینڈ کے ٹاپوؤں میں امریکہ میں سمندری ہوائی اڈوں پر ایک پندرواڑہ یا ایک ماہ کے اندر فوج بھیجدی جائے گی۔ ارگنٹ ٹاپو کے ٹاپوؤں پر پہلی جولائی کو فوج بھیجی جائے گی۔

ہندوستان میں جہاز سازی

وزگاپٹم ۱۹ جون۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے سندھیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کے پہلے جہاز ساز کارخانہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ معلوم ہوا ہے کہ جب یہ اسکیم مکمل ہوجائیگی تو ہر سال ۶ ہزار سے دس ہزار ٹن تک کی کشتیاں تیار ہو سکیں گے۔ خیال ہے کہ جلد ہی دس ہزار آدمی اس کام پر لگ جائیں گے۔ اور انکی ایک بستی بسائی جائے گی۔

امریکنوں کا روپیہ ادا نہ کرو

ماسکو ۱۸ جون۔ ماسکو ریڈیو کے اعلانچی نے روم ریڈیو کے حوالہ سے یہ خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ امریکہ میں اطالوی حکومت کے روپے کی ضبطی کے متعلق امریکن گورنمنٹ نے جو احکام جاری کئے ہیں انکے جواب کے طور پر اطالوی گورنمنٹ نے اطالوی باشندوں کو اس امر کا حکم دیا ہے کہ انھوں نے امریکن باشندوں کو جو روپے دینا ہے اس کی ادائیگی فی الحال نہ کریں۔

۲۴۴۰۰۰ اطالوی قیدی بنا لئے گئے

لندن ۱۸ جون۔ پارلیمنٹ میں وزیر جنگ نے ایک سوال کے جواب میں تبلایا کہ تازہ ترین اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ اسوقت ۲ لاکھ ۴۴ ہزار اطالوی برطانیہ کی قید میں ہیں ان میں ۱۳۷۷ اطالوی سپاہی ہیں اور ۶۶۰۰۰ اٹلی کی افریقن فوج کے سپاہی ہیں۔

امریکہ کی رزرو فوج

واشنگٹن ۱۸ جون۔ برطانیہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ میں سمندری فوج کے رزرو سپاہیوں کے آخری دستہ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

بحکم جناب حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور مقام کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵

نمبر مقدمہ سنہ ۱۹۴۱ء دفعہ $\frac{193}{195}$

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور مقام کانپور

بابو رام کمار ودبیج کمار بہار گوسائن شہر لکھنؤ زمیندار موضع سید پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

بنام: بشیشر ولد کالکا قوم برہمن ومساۃ بٹی زوجہ ہیرالال قوم برہمن ساکن موضع دہاکمن شیوولی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ تقررلگان کے دفعہ $\frac{190}{194}$ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ ماہ جولائی سنہ ۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے۔ کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بنا بسیداد جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ جون سنہ ۴۱ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم　　مہر عدالت

عدالت

سائپرس سے شہری ہٹا دئیے گئے

نکوشیا (سائپرس) ۱۸ جون۔ سائپرس سے رضاکارانہ طور پر شہریوں کی نکاسی مکمل ہوگئی ہے جو لوگ یہاں سے گئے ہیں ان میں یالنو یولش باشندے بھی ہیں۔ برطانی افسروں کے بیوی بچے بھی چلے گئے ہیں۔

جرمنی نقصان کا معاوضہ ادا کریگا

لندن ۱۹ جون۔ اب حکومت جرمنی نے یہ بات مان لی ہے کہ ڈبلن پر جرمن ہوائی جہازوں ہی نے بمباری کی تھی۔ حکومت جرمنی نے حکومت آئرلینڈ سے معافی چاہی ہے اور جان ومال کا جو نقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔

فرانس میں جہاز بنائے جارہے ہیں

برن ۱۸ جون معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے کارخانوں میں مال لیجانے والے جہاز بڑی تیزی کے ساتھ بنائے جارہے ہیں وہ فرانس اور افریقن مقبوضات کے درمیان تجارت کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔

بٹاویا سے جاپان کا نمائندہ بلا لیا گیا

ٹوکیو ۱۸ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان اور ڈچ ایسٹ انڈیز کے درمیان جو تجارتی بات چیت چل رہی تھی اس میں جاپان کی طرف سے جو نمائندہ تھا وہ واپس بلا لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بات چیت کا سلسلہ ناکام طریقہ پر ختم ہوگیا ہے۔

امریکن فلم کی نامنظوری

رانچی ۱۸ جون۔ بلیک فوری نامی امریکن فلم صوبہ بہار میں خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔

حکومت نے سرکاری ٹیلیفون بھی اٹھوا لیا

الہ آباد۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نینی سنٹرل جیل میں نظربند ہیں۔ ان سے یو پی اسمبلی کے صدر کے تمام اختیارات لے لئے گئے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ان سے تمام رعایتیں اور آسائشیں چھین لی گئی ہیں کچھ عرصہ پہلے آپ کو جیل میں بھی فائلوں کا ملاحظہ کرنے کی اجازت تھی۔ اس کے بعد سرکاری کار آپکی کوٹھی سے منگوا لی گئی۔ پھر سکریٹری یو پی اسمبلی کو صدر کے تمام اختیارات دینے کا حکم جاری کیا گیا پھر ان کے پرسنل اسسٹنٹ کا نمبر آیا۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ انکی کوٹھی سے ٹیلیفون بھی اٹھوا لیا گیا ہے۔

برما میں ہندوستانیوں کا داخلہ

رنگون ۱۸ جون۔ ہندوستانیوں کے داخلہ کے مسئلہ پر انڈو برما کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اوسا وزیر اعظم برما نے سر گرجا شنکر باجپئی کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انھوں نے سمندر پار کے ہندوستانیوں کی بھلائی کے لئے لڑائی میں بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ حکومت ہند چاہتی ہے کہ اس کی رعایا پر نہ کوئی زیادتی ہو اور نہ غیر انسانی پابندیاں لگائی جائیں ہم بھی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جان پر تو حق غم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۳

رجسٹر ڈ نمبر ا ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۹ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲۷

ادبیات

نوحۂ الم افزا در وفات نامعلوم الاسم

از جناب فروغی فرخ آبادی

رائے بہادر منشی رما کانت صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور کے جد امجد جناب فروغی آنجہانی فرخ آبادی کے کلام کی یہ دوسری قسط ناظرین صداقت کی خدمت میں پیش ہو رہی ہے آنجہانی نے اپنے نامعلوم الاسم دوست کی وفات کا کچھ ایسے حسرتناک انداز سے نقشہ کھینچا ہے گویا لفظ لفظ میں اپنے چوٹ کھائے ہوئے دل کی مصوری کی ہے درد و اثر اور اضطراب و بے قراری کا بڑے مزے سے مظاہرہ کیا ہے طبیعت کی رنگینی اور خیال کی شگفتگی کا یہ رنگ بھی آئینہ دار ہے زبان میں صفائی اور کلام میں روزمرہ اور محاورے کا لطف موجود ہے۔

سلیم ناطقی کانپوری (سکرٹری جامعہ ادبیہ کانپور)

کس رشک گل کا باغ جہاں سے سفر ہے آج
حوروں کی زلف فرش سرِ رہ گزر ہے آج
ہر کنج قبر غیرت برج قمر ہے آج
رضواں کی آنکھ حلقۂ بیرون در ہے آج

ہر شش جہت ہے نافہ کشائی نسیم کی
آئینہ بندی ہوتی ہے باغ نعیم کی

جنت کے در کشادہ ہیں شق ہے دل سحر
غلماں قدم سے اپنے اٹھاتے نہیں نظر
کروبیاں ادب سے جھکائے ہوئے ہیں سر
رضواں بھی ایک سمت کھڑا ہے بچشم تر

دل داغ داغ چرخ پہ شمس و قمر کا ہے
فرش زمیں پہ حال زبوں ہر بشر کا ہے

گلبار آج حوریں ہیں بر میت حسیں
جن و ملک جنازے کے ہمرہ قریں قریں
پرواز کر کے باغ ارم سے سوئے زمیں
انبوہ خلق خاک بسر با دل حزیں

واحسرتا کا شور گیا آسماں تلک
ماتم کدہ مکاں سے ہوا لامکاں تلک

انگارے دل پہ رکھتا ہے خورشید ہر سحر
پھیلا ہے صاعقہ کی طرح جلوۂ قمر
اخگر فشانی کرتے ہیں سیارے رات بھر
آتش برس رہی ہے دل بے قرار پر

دل کس کے غم میں مورد رنج و محن ہوا
برج قمر بصورت بیت الحزن ہوا

اُس گل کی سرزمین تھی باغ نواب گنج
پُر تھا رحیق گل سے ایاغ نواب گنج
یعنی وہ گل تھا چشم و چراغ نواب گنج
تھا اوج آسماں پہ دماغ نواب گنج

اُس گل کے عشق کا مجھے آزار ہو گیا
آخر وہ گل گلے کا مرے ہار ہو گیا

دست قضا نے اُس کو گلستاں میں چن لیا
باغ بہشت اس کے لئے سر بسر کھلا
جو گل شکیب خاطر ناشاد تھا مرا
عنبر فشاں ہوئی چمن خلد کی ہوا

جس کی نظر نظر میں صفائی تھی نور کی
پتلی بنا ہے خلد میں وہ چشم حور کی

اس حادثہ سے چاک دل زار ہو گیا
پیش نگاہ حشر نمودار ہو گیا
اس غم سے دیدۂ دیدۂ خونبار ہو گیا
نظروں میں میری گل صفت خار ہو گیا

نالہ دل حزیں کا فلک سے گزر گیا
طوفان اشک فرق ملک سے گزر گیا

آتش غم فراق کی دل میں نہاں ہوئی
پُر آبلہ حرارت غم سے زباں ہوئی
پژمردگی جدائی کی رخ سے عیاں ہوئی
اس درجہ تنگ زیست سے قالب میں جاں ہوئی

آ جاتا تھا خیال جب اس گلعذار کا
چھٹتا تھا دست ضبط سے دامن قرار کا

در پردہ دل سے کام زباں کا لیا کیا
خون جگر میں اپنا ہمیشہ پیا کیا
دھاگوں سے غم کے ہونٹھ حیا کا سیا کیا
ہر دم بیان چرخ ستمگر کیا کیا

درد غم فراق سے یہ میرا حال تھا
پہلو میں میرے دل کا سنبھلنا محال تھا

دن گزرے یونہی شکر و شکایت میں بعد ازاں
دل میں کبھی بھڑکنے لگی آتش نہاں
وحشت کا میری آنکھ میں بندھنے لگا سماں
بیتابی اپنا زور دکھاتی تھی ہر زماں

ہر دم تھا ایک حسن کا عالم نگاہ میں
ملتا تھا کچھ سکوں مجھے حال تباہ میں

سودائے زلف تھا کبھی ابرو کا تھا خیال
تھا شعلہ زن کبھی مرے سینہ میں وہ جمال
کاہیدہ کی تھی دل کو کبھی صورت ہلال
محشر اٹھاتی تھی کبھی اس خوش ادا کی چال

گہ خاک میں تبسم پنہاں ملائے تھا
ذکر لب نگار کبھی خوں رلائے تھا

وحشت میں گر کبھی مجھے جانا مزار پر
رو رو کے فرش اشک بچھانا مزار پر
دیدے کے بوسہ سر کو جھکانا مزار پر
شکوہ یہی زباں پہ لانا مزار پر

دل صدمۂ فراق سے خوں ہو گیا مرا
جاؤں کہاں پتہ نہیں ملتا کہیں ترا

اے مونس و رفیق دل و جاں کہاں ہے تو
اے گلعذار رونق باغ جہاں ہے تو
زیر زمیں ہے یا بسر آسماں ہے تو
ملتا نہیں وہاں کا پتہ کچھ جہاں ہے تو

دکھلائے حق سواد مجھے سیتاپور کا
یعنی نصیب ہو مجھے آغوش حور کا

دنیائے اسلام

شام اور لبنان کو مصر کی طرز کی آزادی دی جائے گی

لندن یکم جولائی۔ اخبار "ڈیلی ٹیلی گراف" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ شام میں صورت حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ فرانسیسی فوج جلد ہتھیار ڈالدے گی۔ بیروت پر قبضہ ہونے کے یہ معنی نہیں ہوں گے کہ لڑائی ختم ہو گئی بشرطیکہ فرانسیسی کمانڈر جنرل ڈینز نے اپنی فوجوں کو لڑنے پر آمادہ کر لیا اور ان کو تمام سامان سپلائی کر دیا۔ ابھی تک برطانی فوجوں نے پلمائرہ پر قبضہ نہیں کیا اور حلب اور انٹوش تو بیروت اور دمشق سے بہت دور ہیں اخبار مزید لکھتا ہے کہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ فرانسیسی فوجوں کی فوجی طاقت اور تیل میں زبردست کمی واقع ہو گئی ہے۔ فرانسیسی کمانڈر کے پاس اب ہتھیار بند گاڑیاں ختم ہو گئی ہیں اور تیل ختم ہو چکا ہے برطانی فوج کے مشینی دستے عراق سے اتر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ڈیلی ایکسپریس کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ بیروت میں جنرل ڈینز نے آخر دم تک لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جنرل ڈینز نے جان کی بازی لگا دی ہے۔ وہ دمشق سے بلا ٹوٹے ہوئے ٹینک، توپیں اور تمام فوج واپس لے گئے۔ ڈینز کے پاس کافی ٹینک ہیں۔ پہاڑ بھی فرانسیسیوں کا بچاؤ کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ جنرل ڈینز کے پاس پٹرول کی کمی ہے۔

شام میں آسانی سے فتح حاصل نہیں ہو گی ابھی تک بڑی لڑائی نہیں ہوئی ہے۔ ڈینز کے پاس ابھی تک کافی فوج ہے۔ شام میں وسطی حصہ برطانی فوج پلمائرہ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یہ شہر عراق سے ترپولی کو جانے والی تیل کی لائن پر ایک قلعہ بند شہر ہے یہاں فرانسیسی فوجوں کو گھیرے میں لے لیا ہے۔

دمشق سے اطلاع ملی ہے کہ شام کو انگلینڈ اور مصر کے معاہدہ کے طرز پر آزادی دی جائے گی۔ دریں اثنا شام کی شام کی موجودہ گورنمنٹ حسب معمول نظم و نسق کو جاری رکھے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں عنقریب بات چیت شروع ہو جائے گی جس میں تجارت، مالیات اور ملک کی آئندہ اقتصادی حالت کے متعلق بحث ہو گی۔

لندن کی ایک اطلاع ہے کہ شام کی آزاد فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل کٹراکس نے جنرل ڈیگال کی طرف سے اعلان کیا ہے جس میں شام اور بلقان کی آزادی گارنٹی دی ہے۔ آزادی کے وعدول کو ملک معظم کی حکومت کی ہمدردی حاصل ہے۔

سیگان۔۔۳۰ جون۔ سیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ کل بیروت میں شام کے گورنر جنرل ڈینز کے کیمپ کے قریب چند بم گرے۔ جنرل مذکور بچ گئے نگران کا ایک باڈی گارڈ ہلاک ہو گیا۔ ہماری برطانیہ کے ہوائی جہازوں اور بحری بیڑے کے جہازوں نے کی ؛ ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۵ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۷

لڑائی کی خوفناک رفتار

جرمنی کے حملہ کے بعد پہلی بار روسی ڈکٹیٹر موسیو استالن نے اپنے منہ سے خاموشی کی مہر توڑی ہے۔ سوویٹ روس کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے قوم کے نام اپنا پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ :-

" دشمن نے تمام لتھونیا پر لٹویہ کے بڑے حصے پر وائٹ رشیا کے مغربی حصہ پر اور مغربی یوکرین کے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے "

روسی ڈکٹیٹر کے اس اعلان کے بعد جرمن کامیابیوں کے متعلق تمام چہ میگوئی ختم ہوجانا چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ روس کی لڑائی خاتمہ پر پہونچ گئی۔ فن لینڈ کے مورچہ سے جرمن فوجیں ابھی لنن گریڈ تک نہیں پہونچی ہیں۔ مشرقی پروشیا اور لتھونیا سے بڑھنے والی جرمن [illegible] پہونچی ہیں۔ ان کے ہراول دستے منسک سے آگے بڑھ گئے ہیں مگر اصل فوجیں ماسکو سے ہنوز ساتین سو میل دور ہیں۔ لبسرابیہ کے مورچہ پر جرمن فوجیں کوئی خاص کامیاب نہیں ہوئیں اور اگرچہ یوکرین کا کچھ مغربی حصہ جرمنوں کے ہاتھ لگ گیا۔ جرمن فوجیں مشرقی یوکرین کے وسیع علاقوں اور کاکیشس سے اب بھی بہت دور ہیں۔ کسی بھی ملک میں ایک ایک انچ زمین کے لئے لڑائی نہیں ہوا کرتی ہے۔ دونوں فریقوں کی اصل فوجی طاقت میں جہاں آزمائش ہوجاتی ہے وہیں لڑائی کا فیصلہ ہوجاتا ہے۔ یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ جرمنی اور روس کی فوجوں کے بہت بڑے حصے ایک دوسرے سے گتھ گئے ہیں۔ یہ گتھم گتھا چین اور جاپان کی جنگ زرگری سے بہت مختلف ہے اس لئے یہ فرض کرنا کچھ مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ جب تک جرمن فوجیں روس کے لق ودق علاقہ کو نہ روند ڈالیں لڑائی کا دوٹوک نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ تمام حالات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ماسکو کی لڑائی میں روس اور جرمنی کی طاقت کی آخری اور فیصلہ کن آزمائش ہوجائے گی۔ جرمنی کے ہراول دستے اسمولنیسک تک پہونچ گئے ہیں۔ یہ شہر منسک ماسکو سڑک پر ہے اور ماسکو سے ڈھائی سو میل دور ہے۔ اسمولنیسک میں روسی فوجیں بڑی تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ شائد اسی لئے جرمن سیدھی سڑک پر بڑھنے کی بجائے پھیر سے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ابھی منسک کے مغرب میں ہی لڑائی ہو رہی ہے اور ماسکو تک نہ معلوم کتنی جگہ اور کتنی سخت لڑائیاں ہوں گی اس لئے موسیو استالن کی تقریر سے جس میں روسی زمین کے نقصان کا صفائی سے اقرار کیا گیا ہے۔ ضرورت سے زیادہ مایوسکن نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے۔ مگر اتنی بات اب صاف ہوگئی ہے کہ جرمنی کا پلہ بھاری ہے اور اس کا سبب صرف یہی نہیں ہے کہ اس نے اچانک حملہ کر دیا بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کی فوجیں تنظیم زیادہ مضبوط ہے۔

موسیو استالن نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جرمنی کی بہترین فوجیں روس میں آچکی ہیں اگر یہ دعویٰ صحیح ہے اور اگر روس کی بہترین فوجیں ابھی مقابلہ کے لئے باقی ہیں تو یہ امید کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے جیسا کہ موسیو استالن نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر کی فوجوں کا نپولین کی فوجوں کا سا حشر ہوگا۔ مگر ظاہرہ علامتیں اس کی گواہی نہیں دے رہی ہیں۔ روسی ڈکٹیٹر نے اپنی قوم سے اور سب کام چھوڑ کر لڑائی کے کام پر لگ جانے اور زیادہ ہتھیار بنانے کی اپیل کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس کی تیاریاں یا تو کافی نہیں تھیں یا لڑائی میں امید سے زیادہ نقصان ہوا ہے یا یہ خیال ہے کہ لڑائی لمبی چلے گی۔ موسیو استالن کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ یہ لڑائی صرف وطن کی آزادی کے لئے نہیں بلکہ ان تمام قوموں کی نجات کے لئے ہے جنہیں جرمنی نے اپنا غلام بنا لیا ہے۔ روسی ڈکٹیٹر کا یہ اعلان برطانی مدبروں کے اعلانوں سے زیادہ دیانتدارانہ ہے جن میں یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ یہ لڑائی دنیا کے سب محکوموں کو آزاد کرانے کے لئے لڑی جارہی ہے۔

برطانیہ روسی کمیونزم سے اب بھی دوستی اور رواداری برتنے کو تیار نہیں۔ ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نے بھی جس کی زندگی کا عمل اور نظریہ برطانیہ سے سو فیصدی ملتا جلتا ہے اور جس کے تمام سیاسی اور اقتصادی مفاد برطانی مفاد [illegible]

روزویلٹ نے آزادی اور جمہوریت کی حمایت اور ڈکٹیٹرشپ اور نازی ازم کی مخالفت میں گرما گرم تقریریں کی ہیں وہ موجودہ جنگ کے لٹریچر میں نمایاں اور شاندار جگہ حاصل کر چکی ہیں۔ لیکن ہمیں خوف ہے کہ امریکہ کی بے علمی یا عمل کی کمی تاریخ میں سراہی نہ جاسکے گی۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب پریذیڈنٹ روزولٹ نے امریکہ میں خطرے کی حالت پیدا ہو جانے کا اعلان کیا تھا ہم اب تک یہ سننے کے لئے انتظار کر رہے ہیں کہ خطرے کی اس حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے پریذیڈنٹ روزولٹ کیا قدم اٹھاتے ہیں۔ روس پر جرمنی کے حملہ کے بعد بھی امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے کہا تو صرف یہ کہا کہ اب ہٹلر کی زمین اور ہٹلر کے گھر پر چڑھ جانے کا وقت آگیا ہے۔ کیا اٹلانٹک کی لڑائی اس وقت کم اہم تھی جب ہٹلر کی پوری توجہ ادھر لگی ہوئی تھی۔ اور اب زیادہ ضروری ہوگئی ہے۔ جب ہٹلر کی توجہ دوسرے مورچوں پر بٹ گئی ہے؟ کیا روسی بالشویزم کے خلاف نازی ازم کے جہاد سے امریکہ کو خطرہ گھٹ گیا ہے؟۔ اگر نہیں تو امریکہ کے صدر کا اس حد پر یہ اعلان کرنا کیا معنی رکھتا ہے کہ امریکہ ہر صورت سے لڑائی سے الگ تھلگ رہے گا؟۔ سب جانتے ہیں کہ روس کو امریکہ کی مادی امداد کا وعدہ کچھ زیادہ معنی نہیں رکھتا۔ تا وقتیکہ جاپان برطانیہ اور روس کا شریک ہوکر پیسفک میں امریکہ کا راستہ صاف نہ چھوڑے۔ کیا جاپان ایسا کر سکتا ہے؟

جاپانی مدبروں نے برطانیہ سے ڈپلومیسی سیکھی ہے۔ اور وہ موقعہ اور مصلحت خوب پہچانتے ہیں۔ چنانچہ اپنی پالیسی کا صاف اعلان کرنے سے پہلے وہ اب تک اس انتظار میں ہے کہ روس اور جرمنی میں کس کا پلہ بھاری رہتا ہے مگر علامتیں بتا رہی ہیں کہ جاپان جو فیصلہ کرنے والا ہے اگر اس کی نوبت آئی تو وہ کیا ہوگا۔ پرنس کونوے اور مسٹر متسوکا کا کہنا ہے کہ روس اور جرمنی کی لڑائی صرف دو ملکوں کی لڑائی نہیں۔ سارے مشرق ایشیا اور خود جاپان پر اس کا گہرا اثر پڑے گا۔ ساتھ ہی وہ یہ کہتے ہیں کہ چین کی لڑائی مقامی لڑائی نہیں بلکہ دنیا کی لڑائی کا حصہ ہے۔ ادھر جرمنی اور اٹلی اور ان تمام ملکوں نے جو ان کے زیر اثر ہیں اور علیحدہ ہستی رکھتے ہیں چین میں جاپان کی کٹھ پتلی حکومت تسلیم کر لی ہے۔ جاپان اس احسان کو نہیں بھول سکتا اس سے محوری دوستی اور مضبوط ہوگئی۔ دوسری طرف امریکہ چین کی قومی حکومت کو ہی تسلیم کرتا ہے مگر جاپان سے اپنے تعلقات بدلنے کو تیار نہیں۔ گویا جاپان کو کھلا چیلنج ہے کہ چاہے تو اپنی غیر جانبداری کا ڈھونگ کئے بیٹھا رہے اور جاپان روس پر چڑھائی کر دے۔ امریکہ برطانیہ اور روس کا متحدہ محاذ بن جانے سے جاپان کے محوری زنجیر سے ٹوٹ جانے کا امکان ہوسکتا تھا۔ امریکہ کے رویہ نے یہ امکان کھو دیا ہے۔ نتیجہ جاپان کے لئے نہیں بلکہ خود امریکہ کے لئے خراب ہوگا۔

سر چنتامنی کا انتقال

یکم جولائی سوا پانچ بجے شام کو یکایک حرکت قلب کی بند ہو جانے کی وجہ سے سر۔ سی۔ وائی چنتامنی چیف ایڈیٹر لیڈر الہ آباد کا انتقال ہوگیا

سر سی وائی چنتامنی ہندوستان کے مشہور جرنلسٹوں میں تھے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان ہندوستانی جرنلسٹوں میں سے تھے جنہوں نے اس فن کو فروغ [illegible] یا ان کی کالج کی تعلیم تو برائے نام ہی تھی لیکن حافظہ ایسا پایا تھا اور شوق مطالعہ اس درجہ تھا کہ ہندوستان کے باہر بھی ان کے جرنلزم کا لوہا مانا جاتا تھا۔ مولانا محمد علی مرحوم جیسے شخص نے ان کو چلتی پھرتی انسائیکلوپیڈیا کہا تھا۔ سر چنتامنی نہ صرف تحریر کے دھنی تھے بلکہ ایک نہایت بلند پایہ مقرر بھی تھے ان کی تقریر کی روانی زبان کی شستگی اعداد وشمار کی واقفیت واقعات کی یادداشت ایسی تھی کہ بڑے بڑے انگریز مقرر بھی انہیں داد دئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ سر چنتامنی نے تیس روپیہ مہینہ پر ایک معمولی اخبار نویس کی حیثیت سے زندگی شروع کی اور اپنی خداداد قابلیت کی بدولت صف اول تک پہونچ گئے۔ کانگریس کے ابتدائی دور میں یعنی ۱۸۹۹ء سے ۱۹۱۷ء تک وہ اس جماعت میں شریک رہے۔

اس کے بعد لبرل فیڈریشن کے سرکردہ ممبر ونمایاں رہے۔ یو۔ پی کے سب سے پہلے وزیر تعلیم مقرر ہوئے اور خودداری کے تقاضے پر ذرا سی بات پر استعفیٰ دیدیا۔ پارلیمنٹری بحث میں بھی سر چنتامنی صاحب کمال تھے افسوس کہ گذشتہ ۲۲-۲۳ سال سے سر چنتامنی کا اختلاف کانگریس سے بڑھتا چلا گیا اور گذشتہ انتخاب میں کانگریس کے مقابلہ شکست کھائی اور ۱۹۳۹ء میں سر کا خطاب پانے کے بعد وہ سیاسی اعتبار سے رجعت پسند ہوگئے۔ انہوں نے حکومت پر جس انداز میں اس دور میں نکتہ چینیاں کیں وہ انہیں کا حصہ تھا۔

یہ سانحہ اخبار نویسی کی دنیا میں ایک عظیم الشان سانحہ ہے۔

ہم کو آنجہانی کے پس ماندگان کے ساتھ اس رنج میں دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ آنجہانی کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

آئینہ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ ۳۰ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر بی۔ بی سری واستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر پر بحث کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس آرڈر کو کہ مسٹر حبیب اللہ میونسپل بورڈ کے ایکزیکٹو افسر رہیں گے نہ صرف بیجا ہی بلکہ خلاف قانون بتلایا اور کہا کہ یہ آرڈر میونسپلٹی ایکٹ کے دفعہ ۴۳ کی صحیح ترجمانی نہیں کرتا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یہ آرڈر شہر کے مختلف فرقوں کے خیالات کو بہتر بنانے میں مفید نہیں ثابت ہوگا۔ بلکہ خوف یہ ہے کہ کہیں بورڈ کی زندگی میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور شہر کی آبادی کے اندر اشتعال نہ پیدا ہو جائے۔

مسٹر سنگھ نے ایک طویل رزولیوشن پیش کرتے ہوئے گورنمنٹ سے یہ درخواست کی کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر کو منسوخ کر دے اور انہوں نے چیرمین صاحب کو اس بات کا اختیار دیا کہ وہ بورڈ کی طرف سے گورنمنٹ کے پاس ایک مناسب یادداشت بھیجیں۔

مسٹر سنگھ نے رزولیوشن کے دوسرے حصے میں یہ خواہش کی کہ مسٹر حبیب اللہ کی تنخواہ کا بل نہ پاس کیا جائے اور نہ ادا کیا جائے۔

مسٹر نیر نے پائنٹ آف آرڈر اٹھاتے ہوئے چیرمین صاحب سے اس رزولیوشن کو نہ لے جانے کی سفارش کی اور گذشتہ مثال کا حوالہ دیا جبکہ چیرمین صاحب نے ایک موقع پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اس کے جواب میں چیرمین صاحب نے کہا کہ وہ معاملہ اس معاملہ سے بالکل مختلف تھا اور کہا کہ بورڈ کو ہر رزولیوشن پر جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر پر مقامی حکومت سے اپیل کی گئی ہو بحث کرنے کا ہر وقت حق حاصل ہے۔

مسٹر سمیع اور مسٹر وحید احمد نے بھی بحث میں حصہ لیا اور اس رزولیوشن کی سخت مخالفت کی۔

مسٹر نیر نے دوران تقریر میں یہ بھی کہا کہ مجارٹی پارٹی کا طرز عمل کچھ ایسا فرقہ وارانہ ہو رہا ہے کہ مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کو بورڈ کا کاروبار خود اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہیئے۔

مسٹر گوری پرشاد کیور نے رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مجارٹی پارٹی کی مخالفت اصول کے مطابق ہے۔ اسکو فرقہ وارانہ رنگ میں تبدیل کرنے کی کوشش مسٹر نیر کی قابل اعتراض ہے چودھری مہشوری پرشاد نگم نے بھی مسٹر نیر کے فرقہ وارانہ الزام کو غلط بتایا مسٹر رام نرائن گرگ نے کہا کہ یہ محسوس کرکے دکھ ہوتا ہے کہ چند ممبران بورڈ اس مسئلہ کو خواہ مخواہ فرقہ وارانہ رنگ دینے کے لئے تلے بیٹھے ہیں۔ انکو متعدد بار یہ بتلایا جاچکا ہے کہ بورڈ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے گورنمنٹ کی مخالفت کر رہا ہے۔

آخر میں مسٹر سنگھ نے مخالفین کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر نیر کا مجارٹی پارٹی پر یہ الزام غلط ہے آپ نے کہا کہ مسٹر جعفر علی خاں کو مجارٹی پارٹی نے ہی ایکزیکٹو افسر مقرر کیا تھا اور مسلم سینئر وائس چیرمین کو بھی مجارٹی پارٹی ہی منتخب کرتی ہے ہے۔ آخر میں رزولیوشن پر ووٹنگ لے گئے۔ اور وہ پاس ہوگیا۔ مسلم ممبران نے ووٹنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

مسٹر گوری پرشاد کا یہ رزولیوشن کہ بورڈ کی دوسری میٹنگ ۱۵ جولائی کے بعد ہو وہ بھی منظور کر دیا گیا۔

مسٹر نیر کے اس رزولیوشن پر جس میں کہ بورڈ کی برطرفی کا ذکر تھا چیرمین صاحب نے بحث و مباحثہ کا موقع نہیں دیا۔ بلکہ آئندہ بورڈ کے جلسہ میں رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

بورڈ نے واٹر ورکس کی اسکیم کی وسعت کے لئے ۳۵ ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے۔

ہم کو افسوس ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ میں فرقہ وارانہ جذبات بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں اور ممبران بورڈ کی خودغرضی کی بدولت کانپور کی فضا بلا وجہ مسموم ہوتی نظر آرہی ہے۔

اگر ممبران بورڈ کی یہی حالت رہی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ شہر اور اہل شہر کا فائدہ اسی میں ہے کہ بورڈ تھوڑے دن کیلئے توڑ دیا جائے اور اس کے بعد گورنمنٹ ایک اور قدم آگے بڑھا کر کانپور کی فضا درست کرنے کے لئے صرف امتحاناً کانپور میونسپل بورڈ کا انتخاب مخلوط کر دے تاکہ آئندہ بورڈ فرقہ وارانہ جذبات کا اکھاڑہ نہ بن سکے۔

پائنیر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ مسٹر محمد سمیع سینیر وائس چیرمینی سے استعفےٰ دے رہے ہیں۔ مگر ہم کو یہ خبر غیر مصدقہ معلوم ہوتی ہے۔

بورڈ کا آئندہ جلسہ ۷ جولائی کو ہوگا جس میں مسرس ایس۔ ایم۔ بشیر حاجی محمد حمزہ۔ حاجی قمرالدین۔ ایم۔ ایچ۔ نیر۔ ایس وحید احمد سید علی زیدی ایم۔ اے۔ صمد۔ ایس۔ عبدالرزاق۔ ایس۔ منظور علی کی طرف سے سر سی۔ وائی چنتامنی کے انتقال پر ماتمی رزولیوشن پیش ہوگا۔

مزدور سبھا کانپور کی مزدور سبھا نے ایک رزولیوشن منظور کیا ہے کہ اگر مل مالکان نے ۱۵ دن کے اندر ہمارے مطالبات منظور نہ کئے تو شہر میں عام ہڑتال کی جائیگی۔ سبھا کی طرف سے اس کی اطلاع مل مالکان اور گورنمنٹ کے پاس بھیجدی گئی ہے

کرانہ سیوا سمتی آئندہ سال کے لئے کرانہ سیوا سمتی کے پریسیڈنٹ لالہ پنالال ببرلوال اور سکریٹری مسٹر ایس۔ آر بھسین منتخب کئے گئے ہیں۔

ایک وکیل کی محبت کہا جاتا ہے کہ کانپور کے ایک برہمن وکیل جن کی بیوی اور تین بچے موجود ہیں وہ کامدیو کے پھندے میں پھنسکر ایک گریجویٹ ہندو لیڈی کے ساتھ شادی کر رہے ہیں۔

آل انڈیا مشاعرہ ۲۷ و ۲۸ اپریل ۱۹۴۱ء کو جو آل انڈیا مشاعرہ ریڈکراس سوسائٹی کو امداد دینے کے لئے ہوا تھا اس کے اخراجات نکالنے کے بعد ۲۰۹۸ روپیہ بچے ہیں جس میں سے ۱۷۲۰ روپیہ ریڈکراس فنڈ کو دے گئے ہیں بقیہ ۳۷۸ روپیہ عنقریب دیئے جائیں گے۔

مسٹر عبدالمجید خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر اس مشاعرہ کے سکریٹری تھے اور یہ انہیں کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ریڈکراس فنڈ کو ۲۰۹۸ روپے کی کثیر رقم دی جارہی ہے۔

مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادب اس مشاعرے کے جائنٹ سکریٹری تھے جنکے اثر ورسوخ کی بدولت ہندوستان کے تمام مشاہیر اساتذہ اس مشاعرہ میں شرکت کے لئے کانپور تشریف لائے تھے۔

مجلس اتحاد ملت ۲۹ جون کو شاہ محمد احسان صاحب لعفاری وکیل وصدر مجلس اتحاد ملت صوبہ دہلی نے کانپور تشریف لاکر کانپور کے پرجوش کرنیل نیلی پوش مسٹر محمد فاروق کے یہاں قیام کیا اور شام کو ایک جلسہ سید احمد علی صاحب وکیل صدر مجلس اتحاد ملت کے یہاں ہوا۔ جس میں ایک سہ ماہی پروگرام مرتب کیا گیا۔ اور آل انڈیا اتحاد ملت کانفرنس کے منعقد کرنے کے متعلق غور وخوض کیا گیا۔

لیسنسنگ آفیسر مسٹر ایچ۔ کے۔ لنگر میونسپل بورڈ کے لیسنسنگ امفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ موصوف نہایت قابلیت اور محنت سے کام کرنے والے ہیں امید کی جاتی ہے کہ آپ کے زمانہ میں کام نہایت خوش اسلوبی سے ہوگا۔

سبد گل

نیوز آف دی ورلڈ نے شکاگو کا ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ شایع کیا ہے۔ اس اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شکاگو کے بازار میں میں نے دیکھا کہ ایک مہ پارہ حسینہ نہایت بے تکلفی کے ساتھ ایک مرد کی مرمت کر رہی ہے۔ اور یہ بیچارہ چیخ چیخ کر لوگوں کو اپنی امداد کے لئے بلا رہا ہے ذرا سی دیر میں اچھا خاصہ مجمع ہو گیا۔ جب لوگوں نے اس عورت کو مار پیٹ سے باز رکھنا چاہا تو اس نے کڑک کر کہا "میاں بیوی کے معاملہ میں مداخلت کا تمہیں کیا حق حاصل ہے؟" سچ ہے جس طرح میاں بیوی کے محبت کے معاملہ میں کسی کو دخل دینے کا حق حاصل نہیں۔ اسی طرح میاں بیویوں کے جوتم پیزار میں مداخلت کرنا انتہائی بدتہذیبی ہے۔ اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ زمانہ کی عورت کس طرح مرد بنتی چلی جا رہی ہے۔ اور بیچارے مردوں کو زنانوں جیسی زندگی گذارنی پڑتی ہے۔

اسی قسم کا ایک دلچسپ واقعہ ہندوستان کے اخبارات میں بھی شایع ہوا ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ کولمبو کی ایک آتش مزاج بیوی نے پہلے تو اپنے شوہر کی خوب مرمت کی، اس کے بعد اسے گھر سے نکال دیا۔ یہ بیچارہ اس کے سوا اور کیا کر سکتا تھا کہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ چنانچہ اس نے اپنی بیوی پر نان نفقہ کا دعویٰ کر دیا ہے اور اپنی درخواست میں لکھا ہے کہ:-

میری بیوی مجھے اکثر پریشان کرتی ہے اور اگرچہ یہ تسلیم کرنا ذلت کی بات ہے مگر میں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ مجھے مارتی بھی ہے۔ میں سوا سو روپیہ مہینہ پاتا تھا جس روز میری نوکری چھوٹی ہے اسی دن میری بیوی نے ایک زور کا تھپٹر دیا۔ میری بیوی مالدار ہے مجھے اس سے روٹی کپڑا دلوایا جائے۔

بیوی کیا ہوئی نادر مشفقہ بن گئی کہ جیتے جاگتے تھپٹر جما دیا اور کمترین شوہر کی انکساری بھی قابل داد ہے کہ وہ نہایت بے تکلفی کے ساتھ بیوی سے روٹی کپڑا مانگ رہا ہے۔ جن شوہروں کے مزاج میں اس قدر انکسار ہو۔ انکی بیویاں انکی مرمت نہیں کرینگی تو اور کیا کرینگی۔ بلکہ ضرورت پڑنے پر بچوں کی طرح میاں کا مرغا بھی بنا دینگی۔

میاں بیوی کے مندرجہ بالا لطیفوں کے سلسلہ میں ایک اور لطیفہ بھی سن لیجئے کہ برازیل میں کراجا قوم کا ایک نوجوان اسلئے گھر سے بھاگ گیا کیونکہ ایک بڑی لحیم وشحیم اور بھدی عورت نے اسے اپنا شوہر بنانے کے لئے منتخب کر لیا تھا مگر یہ حضرت گرفتار کر لئے گئے۔ اور ان کی اسی محبوبہ سے شادی کر دی گئی۔

برازیل کی کراجا قوم کے ہاں یہ رواج ہے کہ عورت جس مرد کو چاہے زبردستی اپنا شوہر بنا سکتی ہے اور بیچارے مرد جو شرم وحیا کے پتلے ہوتے ہیں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ہے زمانہ کا انقلاب۔ اب دیکھنا ہے کہ ہندوستان میں یہ سلسلہ کب شروع ہوتا ہے۔

محکمہ جنگلات حیدرآباد کا رسالہ

حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) ریاست حیدرآباد کا محکمہ جنگلات حیدرآباد فارسٹ میگزین نامی سہ ماہی رسالہ نکالنے ہے جسکی پہلی اشاعت جولائی ۱۹۴۱ء میں ہوگی۔

قرض پر سود کی چھوٹ

حیدرآباد دو سو گاؤں کی کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ممبروں کو قرض پر سود ادا کرنے سے معاف کر دیا گیا ہے یہ کل رقم دو لاکھ ۵۳ ہزار ۴ سو چھیاسٹھ روپیہ ہوتی ہے

ادب لطیف

سپنوں میں!

از جناب چاند شرما جرنلسٹ!

آقا میں دن بھر تیرا انتظار کرتی رہتی ہوں لیکن تو نہیں آتا۔

اور جب میں تیرا انتظار کرتے کرتے تھک سی جاتی ہوں اور میری آنکھیں بوجھل سی ہو جاتی ہیں تب میں سو جاتی ہوں ——— تب تو چپکے چپکے سے میرے پاس آتا ہے۔

سپنوں میں! ——— لیکن فوراً ہی اس خیال سے کہ کہیں میں سوتی ہی نہ رہ جاؤں اور تو میرے پاس سے گذر جائے میں جاگ پڑتی ہوں،

لیکن تجھے وہاں نہیں پاتی ——— اور پھر تیرا انتظار کرنے لگتی ہوں۔

میرے سپنے کھو جاتے ہیں! ——— اور تجھے بھی میں پا نہیں سکتی!

اور پھر میں سوچنے لگتی ہوں کہ میرے آقا تو کب تک مجھے اس طرح اپنے درشنوں سے محروم رکھے گا۔

اسی طرح نہ معلوم مجھے کب تک انتظار کرنا پڑے

مسٹر محمد علی جناح کی نئی ورکنگ کمیٹی

مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنی نئی ورکنگ کمیٹی کے اراکین کے تقرر کا اعلان کر دیا ہے۔ نئی کمیٹی کے اراکین میں یہ حضرات شامل ہیں:-

مولوی فضل الحق، سر ناظم الدین، سر سکندر حیات خاں، نواب صاحب ممدوٹ، ملک برکت علی۔ سر عبداللہ ہارون، مسٹر جی، ایم، سید، نواب اسمٰعیل خاں، بیگم مولانا محمد علی، چودھری خلیق الزماں قاضی محمد عیسیٰ، راجہ صاحب محمود آباد، سید حسین امام

مختلف ملکوں کے اوقات

جس وقت کلکتہ میں شام کے ۶ بجتے ہیں اس وقت دوسرے ممالک میں کیا وقت ہوتا ہے۔ سنئے۔

کلکتہ ۶ بجنے میں ۸ منٹ شام
گرین وچ۔ دوپہر کے ۱۲ بجے
برسلز ۱۲ بجکر ۲ منٹ دوپہر۔ ڈبلن ۱۱ بجکر ۳ منٹ صبح
پیکن (چین) ۸ بجنے میں ۵ منٹ باقی شام
روما ایک بجنے میں ۱۰ منٹ دوپہر
بینو بارسل ۱ بجکر ۵ منٹ دوپہر
واشنگٹن ۷ بجنے میں ۸ منٹ صبح
امسٹرڈم ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ دوپہر
برلن ایک بجنے میں ۵ منٹ دوپہر۔ جنیوا ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ دوپہر۔
پیرس ۱۲ بجکر ۱ منٹ دوپہر
اڈیسہ ۲ بجکر ۵ منٹ "
میڈرڈ پونے ۱۲ بجے "
پیٹروگراڈ ۲ بجے "
وائنا ۱ بجکر ۵ منٹ "
ہمبرگ ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ "
قسطنطنیہ ۲ بجنے میں ۵ منٹ باقی دوپہر۔

پولیس ٹریننگ کا نیا اسکول

نینی تال ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے پولیس کے نیچے کے اخری درجوں کے لئے ایک بنا ٹریننگ اسکول کھولنا منظور کیا ہے۔ اسکا تعلق ایک حد تک مراد آباد کے پولیس کالج سے رہیگا

میڈرڈ ۲۹ جون۔ سپین کی وزارت کے ممبر اور فلیج پارٹی کے سکریٹری مسٹر ارسی نے فلیج پارٹی کے نام اپیل کی ہے کہ وہ روس کے خلاف جنگ میں شامل ہو جائے۔

عالم نسواں

میں صرف لڑکیاں پیدا کرونگی!

سوئیزرلینڈ کی ایک خاتون جو تین معصوم بچیوں کی ماں ہے۔ اس کا ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون پچھلے دنوں ایک انگریزی رسالہ میں شایع ہوا تھا۔ جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں صرف لڑکیاں ہی پیدا کروں گی۔ ہم اس دلچسپ مضمون کے بعض حصے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ یہ خاتون لکھتی ہے:-

مجھکو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں حاملہ ہو چکی ہوں تو اس کے بعد میں فوراً خوبصورت لڑکیوں کا تصور قایم کرنا شروع کر دیتی ہوں لڑکیوں کی تصویریں دیکھتی ہوں اور اپنی قوت ارادی سے یہ فیصلہ کر لیتی ہوں کہ میں لڑکی ہی پیدا کروں گی چنانچہ اس وقت تک میرے تین اولادیں پیدا ہو چکی ہیں، جو تینوں لڑکیاں ہیں۔ میرا شوہر اگرچہ میری اس عجیب وغریب کوشش سے خوش نہیں ہے۔ لیکن میں ملک وقوم کے فائدے کے لئے یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ صرف لڑکیاں ہی پیدا کروں۔ کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ دنیا میں امن راحت اور سکون اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب دنیا میں عورتوں کی تعداد حد سے زیادہ بڑھ جائے جب تک دنیا پر مرد غالب رہیں گے۔ دنیا کو امن وسکون اور راحت کا ملنا ناممکن ہے۔ کیونکہ مرد کو قدرتی طور پر امن وسکون اور راحت سے نفرت ہے اور عورت امن وسکون اور راحت کا دوسرا نام ہے

میں اخبارات میں جب پڑھتی ہوں کہ جرمنی روس اور دوسرے ممالک نے عورتوں کو ہدایتیں جاری کی ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کریں تو میں دل ہی دل میں مسکراتی ہوں اور ان عورتوں کی حماقت پر افسوس کرتی ہوں۔ جو ان ممالک کے لئے بچے پیدا کر کے ان ممالک کو خلق خدا کے لئے خطرہ بنا رہے ہیں۔ ان ممالک کی جانب سے جب زیادہ بچے پیدا کرنے کی ترغیب دیجاتی ہے تو اس کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ عورتیں لڑکیاں پیدا کریں بلکہ انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عورتیں لڑکے یعنی سپاہی پیدا کریں تاکہ ان سپاہیوں کے ذریعہ یہ ممالک دنیا میں کشت وخون اور غارتگری برپا کر سکیں۔ اگر میرا بس چلے تو میں ان سب عورتوں سے کہہ دوں کہ وہ ایک بھی لڑکا نہ پیدا کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ لڑکیاں پیدا کریں تاکہ وہ دنیا کے لئے امن وسکون اور راحت کا سامان بہم پہونچا سکیں۔

اس وقت تک دنیا میں امن قایم کرنے کے لئے بے شمار کانفرنسیں ہو چکی ہیں لیکن ان کانفرنسوں میں سے ایک بھی کامیاب نہیں ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب کانفرنسیں مردوں کی قایم کی ہوئی تھیں۔ اگر عورتوں نے امن عالم کا بیڑہ اٹھایا ہوتا تو دنیا میں کبھی کا امن قایم ہو چکا ہوتا لیکن عورتوں کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ وہ مردوں پر غالب آسکیں اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ عورتوں کی دنیا میں تعداد اتنی بڑھ جائے کہ یہ مردوں پر غالب آجائیں اور غالب آنے کے بعد مردوں کو اس وحشت اور بربریت سے روک سکیں جو مردوں کی فطرت میں داخل ہے۔

مردوں نے اس دنیا پر قبضہ جما کر جہنم بنا دیا ہے اس جہنم میں عورتیں بھی جل رہی ہیں اور خود مرد بھی۔ یہ جہنم اسی صورت میں جنت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ جب مردوں کا اقتدار ختم ہو جائے اور مردوں کا اقتدار اسی وقت ختم ہوگا جب عورتوں کی اس قدر کثرت ہو جائے کہ مرد عورتوں کی اس کثرت پر کبھی غالب نہ آسکیں۔

عورتوں کی اسی کثرت کو بڑھانے کے لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں صرف لڑکیاں پیدا کروں گی۔ اور اس کے ساتھ ہی میری کوشش یہ ہوگی کہ میری دوسری بہنیں بھی زیادہ سے زیادہ لڑکیاں پیدا کریں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ دنیا میں مرد قوم کی نسل بڑھے جو انتہا درجہ کی ظالم ہے۔ جابر ہے۔ خود غرض ہے۔ جو بنی نوع انسان کو غلام بنانے پر تلی ہوئی ہے۔

بچوں کی دنیا

گورو نانک جی کی تعلیم

(۱) وہ لوگ پاک نہیں ہیں جو اپنے جسم کی صاف کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ بلکہ دراصل پاک وہ ہیں جن کا دل پرماتما میں لگا رہتا ہے (۲) پرماتما ایک ہے اور ہم سب اس کے بچے ہیں (۳) سب متوں میں وہی مت اچھا ہے جہاں کہ انسان پرماتما کی پوجا کرے۔ اور نیک کام کرے (۴) جلیبا کوئی کام کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل پاتا ہے (۵) ذات پات کوئی چیز نہیں ہے۔ خدا نے سب کو یکساں بنایا ہے ہندو مسلمان کا فرق غیر قدرتی ہے (۶) خود ی جھوٹ، دغا۔ اور فریب کو تیاگ کرنا ضروری ہے (۷) جب تک انسان کا دل پاک نہیں ہوتا سب پوجا، پاٹ فضول ہے (۸) جو شخص خدا کے نام پر دوسروں پر ظلم کرتا ہے آخر پچھتائے گا (۹) جو اچھے کام کرتا ہے وہی اعلیٰ ذات کا ہے (۱۰) سکھی وہی ہے جو پرماتما کا ہو کر زندگی خوشی سے بسر کرے۔

صدر الہ آباد مسلم لیگ کو سزائے قید

الہ آباد۔ ۲۶ جون۔ مفتی فخر الاسلام صدر الہ آباد یونیورسٹی مسلم لیگ کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ۶ ماہ قید سخت اور ۲ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ جرمانہ نہ ادا کیا گیا تو چار مہینے کی قید اور ہوگی۔

مفتی فخر الاسلام صاحب پر پاکستان ڈے پر ایک تقریر کرنے کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا کہ انہوں نے جو تقریر کی اس سے حکومت کی طرف سے لوگوں میں بے اطمینانی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی

پونہ ۲۵ جون۔ ۲۳ جون کو سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کا ۲۶ واں سالانہ اجلاس ختم ہو گیا۔ صدر جلسہ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے اختتامی تقریر فرمائی پنڈت جی کو مزید تین سال کی مدت کے لئے سوسائٹی کا صدر چنا گیا۔

چین اور جاپان کی لڑائی

چنکنگ ۲۶ جون۔ چینی فوج کے ایک ترجمان نے کہا کہ چین اور جاپان کی لڑائی مدہم پڑ گئی ہے کیونکہ جاپان اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ روس اور جرمنی کی لڑائی چھڑنے کے بعد جاپان کی کیا فوجی پالیسی ہوگی۔

ڈچ ایسٹ انڈیز

سنگاپور ۲۸ جون۔ بٹاویا سے خبر ملی ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز میں ۴۰ موٹر تارپیڈو کشتیاں تیار کی جا رہی ہیں۔ امریکہ سے انجن وہاں پہنچ گئے ہیں اور ان کو کشتیوں میں لگایا جا رہا ہے۔ ان کی رفتار ۵۰ ناٹ ہوگی۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں بہت سے سوداگری جہاز بنائے جا رہے ہیں۔ اور بہت سے جہازوں کی مرمت کی جا رہی ہے۔

پردۂ فلم

ہندو مسلم اتحاد کیلئے مزید فلموں کی ضرورت

معاصر روپ بانی نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ "اسوقت ملک کو زیادہ سے زیادہ ایسی فلموں کی ضرورت ہے جو ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کر سکیں اور اس افتراق کو دور کر سکیں جو بدقسمتی سے ان دو بڑی قوموں میں پیدا ہو گیا ہے۔

ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں سب سے پہلی تصویر منروا کی "پکار" تھی جس میں اس خوبی کے ساتھ ہندو مسلم اتحاد کا پروپیگنڈا کیا گیا ہے کہ کسی کو محسوس تک نہیں ہوا۔

اس اہم موضوع پر دوسری کامیاب تصویر "پڑوسی" ہے جو اول سے لے کر آخر تک ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک نہایت ہی لاجواب پروپیگنڈا پکچر ہے۔ شانتا رام اور پربھات نے اس تصویر میں ہندو مسلم اتحاد کا جو بلند معیار پیش کیا ہے وہ بے حد قابل ستائش ہے۔

... ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر تیسری کامیاب تصویر ہے جسے غیر معمولی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اور جس بولتی ہوئی تصویروں کے ذریعہ ہندو اور مسلمانوں کو اتحاد کا پیغام نہایت ہی موثر انداز میں دیا گیا ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ ہندوستان کے ہندو مسلمان پڑوسی اور سندیسہ جیسی کارآمد تصاویر کی زیادہ سے زیادہ سرپرستی کریں۔ تاکہ دوسرے فلمسازوں کو بھی اس نوعیت کی تصاویر بنانے کی جرات ہو سکے۔

اتحاد کیلئے سر اکبر حیدری کی اپیل

بمبئی ۲۵ جون۔ آج سر اکبر حیدری کی صدارت میں ہندوستانی ریاستوں کے وزیروں کی کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں جنگ اور داخلی تحفظ کے مسئلوں پر غور کیا گیا۔

سر اکبر حیدری نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرقہ وارانہ اتحاد کی اپیل کی اور فرمایا کہ اسوقت برطانوی ہند اور ریاستوں کے تمام لیڈروں کو اپنے اختلافات کو مٹا کر متحد ہو جانا چاہئے۔ اور کم از کم دوران جنگ میں اتحاد عمل کرنا چاہئے۔ تاکہ ایسی فضا پیدا ہو جائے جس میں سرکاری اور غیر سرکاری لوگ ملکر مال اور جان کے تحفظ کے لئے کام کر سکیں

بیگم غلام فاطمہ کو ایکسال قید سخت

سرگودھا ۲۳ جون۔ مشہور کانگریسی کارکن بیگم غلام فاطمہ کو میانی میں کانگریس کے عام جلسہ میں قابل اعتراض نظم پڑھنے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ عدالت نے آپکو سی کلاس میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔

ریاست کوچین کے باشندوں کا مطالبہ

کوچین ۲۷ جون۔ ریاست کوچین کے تمام پارٹیوں کی طرف سے ایک درخواست وائسرائے کو بھیجی گئی ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ سر آر۔ کے شنمکھم چیٹی کی جگہ کوچینی دیوان مقرر کیا جائے۔

مدراس کی ریاستوں کے برطانی ریزیڈنٹ کو بھی اس قسم کی ایک درخواست بھیجی گئی ہے۔

وزیر اعظم سندھ کے خلاف تحریک عدم اعتماد

کراچی ۲۸ جون مسلم لیگ پارٹی کے ممبر شیخ عبدالمجید اور مسٹر محمد امین کھوسو نے خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم اور مسٹر نکل داس وزیرانی ریونیو منسٹر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں پیش کی ہیں۔

اقوالِ زرین

مال آسائش کے لئے ہے نہ کہ عمر مال جمع کرنے کے لئے ہے۔

دنیا میں دو آدمیوں کی کوششیں بالکل بیکار ہیں۔ پہلا وہ جو دولت پیدا کرتا ہے اور خرچ نہیں کرتا۔ دوسرا وہ جو علم حاصل کرتا ہے۔ اور عمل نہیں کرتا۔

تین چیزیں بغیر تین چیزوں کے پائدار نہیں (۱) مال بغیر تجارت کے (۲) علم بے بحث کے (۳) ملک بغیر انتظام کے۔

ہر ایک راز کو اپنے مخلص دوست سے بھی مت کہو ممکن ہے وہ دوست کبھی دشمن ہو جائے۔

اپنے دشمن کو ہر ایک نقصان جو کہ تم پہنچا سکتے ہو مت پہنچاؤ کیونکہ ممکن ہے وہ دشمن کبھی دوست ہو جائے۔

موجِ تبسم

پروفیسر:- طاقت کا غلط استعمال کسے کہتے ہیں۔ کیا کوئی مثال دے سکتا ہے؟
لڑکا:- کسی گنجے آدمی کو ایسی سنسنی خیز کہانی سنانا کہ بال کھڑے ہو جائیں۔

بیوی (خاوند سے) رات تم شراب پی کر گھر آئے تھے۔
خاوند:- تمہیں کس نے بتایا۔
بیوی:- رات تم نے مجھے دیکھکر کہا تھا کہ میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے۔

مسخرہ:- (عینک کی دوکان کے مالک سے) کیوں حضرت آپکے پاس کوئی ایسا شیشہ بھی ہے جس سے ہر شخص کی ذاتی خوبصورتی کا پتہ لگ سکے۔
دوکاندار: معلوم ہوتا ہے کہ آپنے پوڈر لپ سٹک سے کافی نقصان اٹھایا ہے۔
مسخرہ:- جی ہاں آپ بڑے تجربہ کار معلوم ہوتے ہیں۔
دوکاندار:- آپکی دعا ہے۔ اچھا ہوتا کہ آپ بجائے [illegible]

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے قدیم شاہراہ وہ ہے جو شہر سوئز سے جزیرہ نما سنائی و فلسطین سے گزرتی ہوئی حلب۔ شام۔ پر ختم ہوتی ہے۔ اس حصہ کا طول ۵۰۰ میل ہے۔

کراچی سے بصرہ تک جہازی راستہ صرف ۴ یوم کا ہے۔ راستہ میں صرف محمرہ اور بوشہر میں جہاز ٹھہرتا ہے۔

لندن سے ہزبیانا ۸۰۴ میل ہے اور ہزسونہ ۳۲۶۰ میل ہے۔

بغداد عراق کی آبادی ڈھائی لاکھ ہے جس میں ۷۵ ہزار یہودی ہیں۔

جمنا گنگا اور برہمپتر کے ڈیلٹے کا رقبہ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ جو تقریباً انگلستان اور ویلز کے رقبہ کے برابر ہے۔ اس ڈیلٹے کا پھیلاؤ خلیج بنگال کے ساحل پر ڈھائی سو میل ہے۔

افسانہ

گونگا

بنگالی زبان کا افسانہ ——— مترجمہ جگن ناتھ شرما

بنگالی لٹریچر افسانوں کے لئے غیر معمولی شہرت رکھتا ہے۔ ذیل میں ہم بنگالی زبان کے ایک نہایت ہی موثر افسانہ کا ترجمہ اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

پاس پاس کے دونوں گھروں میں جشن تھا شہنائی کی جاں نواز صدا سے فضا میں طرب کی روح دوڑنے لگی ــــ پہلا بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں۔

دونوں نوزائیدہ بچے ــــ ایک لڑکا تھا اور دوسری لڑکی۔

پورن ماشی کا دن تھا۔

دونوں خوبصورت اور توانا تھے۔

دن گزرتے گئے۔ دونوں بچے بڑے ہوئے ہوش سنبھالا، ریکھا توتلی زبان میں باتیں کرنے لگی۔ اس کے والدین کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ روپ کوئی بات نہیں کر سکتا تھا، وہ ریکھا کی تقلید کرنے کی انتہائی کوشش کرتا۔ اس کے پنکھڑیوں جیسے حسین لب لرز کر رہ جاتے۔۔ مگر اس کی زبان سے ایک لفظ نہ نکل سکتا۔

گمنک نے کہا ــــ روپ گونگا ہوگا۔

روپ اور ریکھا گلستان طفلی کے نزہت آباد میں معصومیت کی بے لوث۔ روح افزا اور محبت آگیں فضاؤں میں مل کر کھیلا کرتے تھے۔ زندگی کے اس خوشنما سٹیج پر ان دونوں کے درمیان ہمیشہ مسرت و انبساط کا دلپذیر مظاہرہ جاری رہتا۔ اگر کوئی ایذا پہنچنے پر ریکھا چلا اٹھتی تو روپ درد بھری خموشی کے ساتھ چشم محبت سے آنسو بہانے لگتا۔ کبھی کبھی وہ گھبرایا ہوا ماں کے پاس دوڑ آتا۔ اور ریکھا کی جانب اشارہ کر کے اسے اپنی معنی خیز اور قلبی کیفیات کی آئینہ دار خاموشی میں کچھ کہتا مگر وہ اپنے دکھ کو لفظوں کا لباس نہ پہنا سکتا۔ اس کی ماں سے سینہ سے لگا کر دیر تک پیار کیا کرتی اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہ نکلتا۔

ریکھا کو روپ سے محبت تھی ــــ اور اس کی قوت گویائی سے محرومی کے لئے بے پایاں ہمدردی اس کا خاموش انداز اظہار ریکھا کے نزدیک نغمہ سے سوا وجد آفریں اور کیف انگیز تھا اور تقریر سے بدرجہا فصیح و بلیغ جتنا وہ اسے سمجھ سکتی تھی دوسرا اس کا عشر عشیر بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ روپ کو بھی اس سے بے حد الفت تھی۔ وہ اپنے اشاروں اور حسرت بھری نگاہوں سے کہتا ــــ "آہ ــــ میں قوت گویائی سے محروم ہوں۔ ریکھا کوئی بات کہہ نہیں سکتا!"

ریکھا اس کو تسلی دیتی ــــ ایشور پر بھروسہ رکھو۔ جس نعمت سے آج تم بہرہ ور نہیں ہو سکے تمہیں آج میسر نہیں شاید اس کے رضا و کرم سے کسی دن تمہیں عطا ہو جائے۔

روپ کے نزدیک یہ تو ناممکنات میں سے تھا۔ وہ صرف آنکھوں سے دو آنسو گرا کر رہ جاتا

——— (۲) ———

ریکھا بڑی ہوئی۔ شباب نے حسن کو قیامت کی جلا بخشی، نگاہوں میں برق سحر تڑپنے لگی۔ اداؤں میں شوخی اور دلربائی آگئی۔ چہرے پر شان رعنائی اور جاذبیت جلوہ گر ہو گئی، اس کا باپ اس کے لئے کسی قابل بر کی تلاش کرنے لگا۔

روپ کے کانوں میں یہ خبر نہ پڑنے کے باوجود بھی اسے سب کچھ معلوم ہو گیا۔ ریکھا کو اس نے اپنی خاموش زبان میں کہا ــــ ریکھا تم مجھے چھوڑے جاتی ہو۔ میں کس طرح زندہ رہونگا؛

ریکھا نے پرنم کلمے لہجے میں جواب دیا، "میں تمہیں چھوڑ کر جا نہیں سکتی۔ بغیر تمہارے پاس آ گونگی"؛ ــــ تمہیں اسی طرح دیکھونگی سمجھونگی"؛

اس دم دلاسے سے روپ کی تسلی نہ ہو سکی"؛ ایک گہری سانس اس کے ساز دل کی تاروں کو مرتعش کرتی ہوئی سینہ سے نکلی اور ہوا میں ایک خفیف سی لرزش غم ڈالکر محو ہو گئی۔

وہ سوچنے لگا ــــ اگر اسے قوت گویائی نصیب ہوتی تو شاید ریکھا کی رفاقت سے وہ دیر تک لطف اندوز ہو سکتا۔ دو دن کے بعد ریکھا اسے داغ مفارقت دے کر چلی جائے گی"؛ اس کی بے کیف اور خشک زندگی دوبھر ہو جائے گی۔

دو دن بعد۔۔

دوپہر آہستہ آہستہ ڈھل رہی تھی۔ ہوا اپنے نرم نرم جھونکوں سے اہل عالم کو فرحت بخش رہی تھی، وہ ہمہ تن محو ہو کر سوچ رہا تھا ــــ اس کے لڑکپن کی رفیق اس کے خزاں رسیدہ گلستان زندگی کی بہار ریکھا ــــ اس کو چھوڑ کر اپنے شوہر کے ساتھ چلی جائے گی۔

اسی اثنا میں لال ساری زیب تن کئے ریکھا بھی وہاں آگئی۔

ریکھا نے دیکھا ــــ ماتا پتا مجھے آج آشیرباد دیکر وداع کر دیں گے۔ سچ کہتی ہوں روپ! وہ تم سا خوبصورت نہیں۔

روپ نے اپنی جگر کی ٹیس کو دباتے ہوئے یہ بتانے کی کوشش کی ــــ تم نے غلط سمجھا ہے۔ ریکھا! انسان اپنی ظاہری شکل و صورت کے خوش منظر ہونے سے ہی خوبصورت نہیں کہا جا سکتا۔ وہ گوناگوں خوبیوں اور صفات سے بہرہ مند ہے۔ اسلئے وہ خوبصورت ہے۔ مجھ میں کوئی صفت نہیں۔ خوبی نہیں۔ اس لئے میں شکیل و جمیل ہوتا ہوا بھی خوبصورت نہیں ہوں؛

ریکھا نے سمجھ لیا ــــ اس کے دل کی گہرائیوں میں پوشیدہ درد کو محسوس کر لیا۔ اس کے جسم پر اپنا نرم اور نازک ہاتھ پھیرتے ہوئے ریکھا نے کہا ــــ تم سے جدا ہو کر میں کس طرح رہونگی۔ یہ سمجھ نہیں سکتی۔

روپ نے اپنے خاموش اشاروں سے جواب دیا۔ تم اپنے شوہر کے سہاگ سے سکھی ہوگی۔ ازدواجی زندگی کی گوناگوں مسرتوں سے مسرور ہوگی میری یاد خود بخود تمہارے دل سے محو ہو جائے گی"؛

——— (۳) ———

شادی کا روز۔۔۔

امیر گھرانا تھا۔ دوست اقربا شریک برادری و دیگر لوگوں کی بے پناہ چہل پہل تھی۔ کام کاج کا خوب شور و غل تھا۔ روپ بھی وہاں آ پہنچا۔ وہ بھی دولتمند گھرانے کا لڑکا تھا۔ قدرت حق نے اگرچہ اسے قوت گویائی نہیں دی تھی۔ تاہم وہ نہایت خوش وضع خوش اطوار اور خوش شکل تھا۔

ادہر ادہر دیکھتا سنتا پھر رہا تھا۔

ریکھا کی سب سے پیاری اور پسندیدہ چیز تھی۔

کانچ بلور کے کھلونے۔

روپ نے قسم قسم کے نفیس بلوری کھلونے لا کر دیا کرتا تھا۔ آج اس کی شادی کی تقریب پر وہ ایک نہایت خوبصورت اور عمدہ بلوری بکس بطور تحفہ لایا ایک چھوٹے سے کاغذ پر جو اس بکس پر چسپاں تھا بڑی محنت سے لکھا ہوا تھا ــــ یہ لکھنا بھی اس نے ریکھا ہی سے سیکھا تھا۔

"روپ ــــ اکیلا!"

شادی کی رسم ادا ہو چکی تھی، ریکھا تحائف کو دیکھ رہی تھی۔ اچانک اس کی نگاہ روپ کے لکھے ہوئے ان دو لفظوں پر جا کر ٹھہر گئی۔ اس کی آنکھیں آبگوں ہو گئیں، اور اس کے دل سے یہ خاموش صدا بے اختیار نکل گئی ــــ واقعی روپ آج اکیلا ہے۔ میں بہت سنگدل ہوں کہ اپنے سکھ اور شادمانی کو ملحوظ رکھکر بچپن کے ایک پیارے ساتھی کی زندگی کو حسرت نصیب یاس انگیز بنا کر چلی جا رہی ہوں"؛ وہ روپ سے بھی شادی کر سکتی تھی ــــ وہی شاید اس کی بہترین بیوی، بہترین رفیقہ حیات ثابت ہوتی ــــ روپ بھی تو اس پر سو جان سے فدا تھا گر وہ سمجھی ــــ آہ، آج بہت دیر کے بعد اس بات کو سمجھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو کا دریا بہ نکلا۔

رات کافی گذر چکی تھی۔ ریکھا کو بلایا گیا۔ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ روپ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ گھر جا کر اپنے بستر پر لیٹ گیا اور کسی طرح رات بسر کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کے دل میں کتنا دکھ ہے آہ! وہ بتا نہیں سکتا۔ کسی کو اپنی داستان غم سنا نہیں سکتا۔ آہ دنیا میں یہ سب سے بڑی ناقابل برداشت محرومی اور بے بسی ہے۔ اس کے پاس سب کچھ تھا۔ مگر ایک قوت گویائی نہیں تھی۔ زندگی میں اس سے بڑھ کر اور کیا رنج و الم ہو سکتا ہے۔

علی الصبح باجے کی جذبات افروز صدا اور نفیری کی الوداعی درد بھری رنگین تانیں اس کے کانوں میں گونجنے لگیں۔ روپ بستر سے اٹھ کر چلا گیا۔

ریکھا دولہن کے لباس میں آراستہ پیراستہ تھی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی بندھ رہی تھی دامن تر بتر ہو رہا تھا۔ وہ اپنے پیارے وطن کو آہ جہاں اس کا لڑکپن بسر ہوا، اس مانوس سرزمین کو چھوڑ کر آج باقی زندگی بسر کرنے کے لئے ایک غیر مانوس جگہ جا رہی تھی۔

روپ دور کھڑا تھا، اس کے دل کی گہرائیوں میں ایک طوفان سا اٹھ رہا تھا۔ اس کے ازل سے جمع شدہ ارمانوں۔ تمناؤں اور ولولوں کا بندھن ٹوٹے گا ــــ عمر بھر اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلے گا۔ لبوں پر گونگے پن کی مہر تا زیست ہی لگی رہیگی۔ ریکھا نے اس کی خاک پا کو لیکر اپنی جبیں سے لگا لیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ریکھا کو اوپر اٹھایا اور ریکھا کی آنکھوں کی زبان میں اسے الوداعی دعا دی ــــ بھگوان تمہیں خوش و خرم رکھے

ریکھا نے دیدۂ پرنم سے ایکبار پھر اس کے چہرے پر نگاہ حسرت ڈالی۔ اور اپنی پالکی میں بیٹھ گئی۔

روپ نے اسکی جانب بیتابانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ناگہاں آواز دی ــــ "ریکھا!!"

ریکھا نے پالکی سے گردن نکالکر دیکھا۔ روپ کا دل ناقابل بیان مسرت سے سرشار ہو گیا۔ روپ کو آج قوت گویائی نصیب ہو گئی۔ تمام حاضرین حیرت اور آرزومند نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

مہاتما گاندھی اور مسٹر منشی کے بیانات

واردھا گنج۔ ۲۵ جون مہاتما گاندھی نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔
شری کے ایم منشی نے نینی تال سے مجھے ایک خط لکھا اس کا جواب میں نے گجراتی زبان میں بھیجا اس خط وکتابت کے نتیجے کے طور پر شری کے ایم منشی بمبئی پہونچنے کے بعد امکاناً جلد از جلد میرے پاس آئے۔
دوران گفتگو میں میں نے یہ معلوم کیا کہ اصولاً اگرچہ مسٹر منشی عدم تشدد اور اس کے تمام پہلوؤں کے قابل ہیں لیکن سب سے زیادہ دشواری انھیں اس پر عمل کرنے میں ہیں خاص طور پر اس لئے کہ انھیں بمبئی کا بہت قریبی علم ہے انہیں یقین ہے کہ وہ اس طریقہ پر ہندوؤں کو اپنے ساتھ لے کر نہیں چل سکتے اور مسلمانوں اور دوسروں کو ساتھ لینا تو اور بھی مشکل ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ بہت سے ہندو جو ان کے اثر میں ہیں ان سے رہنمائی طلب کریں گے اور مشورہ مانگیں گے۔
مسٹر منشی کے نزدیک کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے جس سے وہ ان لوگوں کو سمجھا سکیں۔ کہ وہ سیاسی طور پر عدم تشدد کو استعمال کر کے اپنے آپ کو بچا سکیں۔ اس لئے بلوؤں کے دوران اس کا موثر استعمال نہیں ہو سکتا جو چھوٹے موٹے پیمانہ پر داخلی جنگ ہوتے ہیں۔ وہ اہنسا کا موثر استعمال نہیں کر سکتے۔ ان کے نزدیک سوال کانگریس کے ریزولیوشن کے مطلب کا نہیں بلکہ اپنے اور ملک کے ساتھ سچائی برتنے کا ہے اس لئے اس ریزولیوشن کی بنا پر جو پونہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پاس ہوا تھا اور جس میں واردھا کے ریزولیوشن کی وضاحت کی گئی تھی میں نے انہیں مشورہ دیا کہ ان کے لئے واحد خود داری اور دلیرانہ طریقہ یہی ہے کہ وہ کانگریس سے استعفےٰ دے دیں۔ اور کانگریس کی عدم تشدد کی پابندی سے بچکر اپنے لئے آزادی عمل حاصل کریں۔

واردھا گنج۔ ۲۵ جون مسٹر کے ایم منشی سابق ہوم منسٹر حکومت بمبئی کو مہاتما گاندھی نے کانگریس سے اس لئے استعفےٰ دینے کی اجازت دیدی ہے کہ فرقہ وارانہ بلوؤں میں اپنی حفاظت کے متعلق ان دونوں میں اختلاف رائے تھا۔ مسٹر منشی نے اخباروں کے نام ایک بیان جاری کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے ملک کے موجودہ حالات پر مہاتما گاندھی اور بہت سے دوستوں سے تبادلۂ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ خوب غور و خوض کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ملک کے مفاد کا یہ تقاضا ہے کہ اکم (خود اعتمادی) کے متعلق جو میرے خیالات ہیں ان کے پیش نظر میں اب کانگریس کا ممبر نہ رہوں کوئی اور راستہ میرے لئے اختیار کرنا نہ باعث عزت ہوگا نہ ملک اور کانگریس کے ساتھ انصاف ہوگا۔ مہاتما گاندھی میری موجودگی غیر یقینی اور کمزور حالت میں میرے ستیہ گرہ کرنے کا خیال بھی نہیں کر سکتے اور میں بمبئی کے تناتی دل میں کام کرنے کا خیال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھ میں اتنی روحانی طاقت نہیں ہے جتنی اس کام کیلئے ضروری ہے۔ ساتھ ہی اس وقت ان قومی جھگڑوں کی ترقی روکنے کے علاوہ کسی اور کام میں لگنا جو کہ آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہیں۔ اپنے فرض سے بھاگنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کو جو برے دن پیش آنے والے ہیں ان میں اپنے دیش کے لئے کسی کام کا نہ ثابت ہوگا۔ اگر میں نے اس روشنی کے مطابق کام نہ کیا جو خدا نے مجھے دی ہے۔

یوپی میں چودہ ہزار ستیہ گرہی

الہ آباد (بذریعہ ڈاک) مسٹر چندر لل جوہری ممبر یو۔ پی اسمبلی نے جو آج کل یو۔ پی میں ستیا گرہ کی تحریک رہنما ہیں ایک بیان میں کہا کہ یو پی میں چودہ ہزار سے زیادہ ستیہ گرہی گرفتار ہو چکے ہیں اور یہ تعداد ایک ریکارڈ ہے اتنے ستیا گرہی اس صوبہ میں کبھی گرفتار نہیں ہوئے۔

حکومت زار کے ممبران روس کی حمایت میں

لندن ۲۵ جون۔ انگلنڈ میں زار کی حکومت کے وقت کے جو ممبر موجود ہیں انھوں نے جرمنی کے خلاف روس کی حمایت کرنے کی اپیل کی ہے جس میں لکھا ہے کہ ہٹلر ازم کا خاتمہ کرنا ضروری ہے۔

سامان جنگ امریکہ سے نہر سوئز

نیویارک ۲۷ جون اخبار ورلڈ ٹیلی گرام کا نامہ نگار واشنگٹن سے اطلاع دیتا ہے کہ امریکہ ادھار اور پٹے پر سامان دینے کے قانون کے ماتحت جو سامان پہونچ رہا ہے وہ پروگرام کے مطابق نہر سوئز پہونچ رہا ہے۔ اپریل میں ۲۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کا سامان امریکہ سے برطانیہ پہنچا گذشتہ بیس برس میں کسی مہینے اتنا سامان امریکہ سے برطانیہ نہیں آیا۔ اپریل کے مہینے میں برطانوی سلطنت نے ۴۲ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کا مال امریکہ سے منگایا جو سلامتی کے ساتھ اپنے مقام پر پہونچ گیا۔ امریکہ سے جتنا مال برآمد ہونا ہے یہ اس کا ۱/۶ واں حصہ ہے۔

ایران ناطرفدار رہے گا

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ایران نے حکومت کو مطلع کیا ہے کہ اس لڑائی میں ایران ناطرفدار رہے گا۔

جاپان روس کے خلاف نہیں لڑیگا

ٹوکیو، ۲۷ جون بی۔ بی۔ سی نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی اور روس کی جنگ میں جاپان خاموش تماشائی رہے گا۔ وہ اپنی خارجہ پالیسی میں تبدیلی نہیں کرے گا۔ اس کی زیادہ تر توجہ چین کے ساتھ جنگ پر مرکوز رہے گی۔ تاکہ فتح حاصل کر کے ایشیا میں نیا نظام قائم کیا جائے۔

نئی دہلی میں نیا ریڈیو اسٹیشن

شملہ ۲۷ جون۔ آل انڈیا ریڈیو کے لئے نئے ریڈیو اسٹیشن کی تعمیر شروع ہوگئی ہے یہ نیا ریڈیو اسٹیشن نئی دہلی میں کونسل ہاؤس کے قریب بن رہا ہے۔ ۲۴ ایکڑ زمین پر بنایا جا رہا ہے۔ اور اندازہ ہے کہ ۹ لاکھ ۳ ہزار روپئے اس پر خرچ آئیں گے۔ یہ ریڈیو اسٹیشن جدید قسم کا ہوگا۔ اور تمام ضروری سامان یہاں موجود ہوگا۔ اور مشرق کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے زیادہ یہاں کل پرزوں کی سہولتیں حاصل ہوں گی۔

حکومت یو۔ پی کے نئے احکام

نینی تال۔ ۲۴ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی نے حکم دے دیا ہے کہ اگر کسی میونسپل بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ میں غفلت یا غلط طرح کی وجہ سے کوئی نقصان پہونچے تو جس چیرمین یا ممبروں یا ملازموں کو جس کسی کو بھی غلطی ہوگی اس کے لئے مالی اعتبار سے ذمہ دار سمجھا جائیگا اور یہ ذمہ داری عہدہ چھوڑنے سے تین سال بعد تک قائم رہے گی۔ لوکل فنڈ اکاؤنٹ کے جانچ کرنے والوں کو یہ اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ اس بارے میں متعلقہ شخص سے جواب طلب کریں اور کمشنر کی منظوری سے اسی پر خرچ ڈالیں ان معاملوں میں جس چیرمین ممبر افسر یا ملازم پر خرچ پڑے اسے حکومت سے اپیل کرنے کا حق ہوگا اور دیوانی مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے لوکل اکاؤنٹ صیغہ کے مدعی ہونے پر خرچ تعداد میونسپل بورڈ پر پڑے گا۔

فرقہ وارانہ اتحاد کیلئے ایک لاکھ روپیہ

کراچی۔ ۲۵ جون۔ حکومت سندھ نے طے کیا ہے کہ سندھ اسمبلی کے خاص اجلاس میں جو آج سے شروع ہو گیا ہے لاکھ روپیہ کا مطالبہ منظور کرایا جائے۔ اس میں سے ایک لاکھ فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے ہوگا۔ اس غرض سے ہر ضلع میں سنٹر قائم کئے جائیں گے۔ دوسرے مطالبوں میں ۲ لاکھ ۷۲ ہزار روپیہ پولیس کے لئے اور ایک لاکھ ۸۷ ہزار روپیہ ہوائی بچاؤ کے لئے ہوگا۔

چیرمین خورجہ میونسپل بورڈ کی علیحدگی

نینی تال۔ ۲۵ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی نے پنڈت پیارے لال چیرمین خورجہ میونسپل بورڈ کو اس بنیاد پر بورڈ سے الگ کر دیا کہ انھوں نے اپنے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش ہونے کے خوف سے گذشتہ ۵ مہینہ سے کوئی میٹنگ نہیں کی۔

روس کے پاس مشینوں کے آلات کی کمی

لندن ۲۶ جون۔ اخبار ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ جو انگریزی فوجی مشن ماسکو گیا ہے اس میں تینوں قسموں۔ بری۔ بحری اور ہوائی لڑائی کے ماہرین شامل ہیں اقتصادی مشن بھی زیادہ وسیع طور پر نمایندہ ہوگا۔ روس کے پاس مختلف قسم کی مشینوں اور تیل کھینچنے میں آلوں کی کمی ہے جو امریکہ مہیا کر سکتا ہے۔

سویڈن اور سوئزرلینڈ کے قرضے

لنڈن ۲۶ جون سویڈن اور سوئزرلینڈ کے ضبط شدہ قرضے واپس کرنے کے لئے امریکہ تیار ہو گیا ہے ان دونوں ملکوں نے یقین دلایا ہے کہ یہ رقم محوری طاقتیں استعمال نہیں کریں گی۔

ڈاکٹر جارج ارنڈیل

مدراس ۳۰ جون ڈاکٹر جارج ایس ارنڈیل کو تمام دنیا کی نیشنل سوسائٹیوں کے ممبروں کی بہت بڑی اکثریت نے تھیوسافیکل سوسائٹی کا بین الاقوامی صدر منتخب کیا ہے۔

امیر امان اللہ خاں

لندن (بذریعہ بحری تار) امیر امان اللہ خاں سابق شہنشاہ افغانستان آجکل روم کے نواح میں ایک چھوٹے سے بنگلے میں رہتے ہیں۔ اور اپنی ملکہ بیگم ثریا کے ساتھ بہت سادہ زندگی گذار رہے ہیں۔ سائنور مسولینی سے ان کی ملاقات ہوتی ہے۔ اور اکثر دعوتوں اور کھیل کے میدانوں میں وہ مسولینی کے ساتھ رہتے ہیں مشرق قریب میں جب سے جنگ چھڑی ہے امان اللہ خان ان کی طرف سے سرگرم عمل ہیں چند سال ہوئے وہ سارا گے گئے تھے۔ اور وہاں اٹلی کے حق میں کام کیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امان اللہ خاں ہر سال حج کرنے جاتے ہیں۔

روس میں ڈیفنس کونسل

ماسکو۔ پہلی جولائی۔ روس کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ روس میں ایک ڈیفنس کونسل بن گئی ہے جس کے پریذیڈنٹ موسیو سٹالن اور نائب وزیر موسیو مولوٹوف مقرر ہوئے ہیں۔ یہ کونسل اس لئے بنائی گئی ہے تاکہ لڑائی کا کام زیادہ سہولت کے ساتھ چلایا جا سکے۔ اس کونسل کے تین اور ممبر ہونگے جس میں کمانڈر انچیف اور ملکی تحفظ کے وزیر بھی شامل ہیں۔

نینی تال ۲۸ جون گورنمنٹ یو۔ پی نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں بتلایا ہے کہ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ یو پی اسمبلی کے انتخابات جو ۱۹۴۱ء میں ہونے چاہئیں ملتوی کر دئے

ترکی کے سمندری بیڑہ کے سو افسر اور سپاہی ہلاک

لندن ۲۷ جون ترکی کا جو جہاز ڈبویا گیا ہے اس کے بارے میں تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ۲۵ جون کو رات کے ۱۰½ بجے کے قریب کسی نامعلوم ملک کی ڈبکنی کشتی کے ترک جہاز "رفاحہ" پر تارپیڈو سے حملہ کیا جس سے جہاز فوراً ہی ڈوب گیا۔ جہاز کے دو ٹکڑے ہو گئے ۲۰۱ مسافروں میں سے ۱۷۳ مسافر ہلاک ہو گئے۔ صرف ایک کشتی سمندر میں ڈالی جا سکی جس سے ۲۹ مسافر زندہ بچ سکے۔ اس جہاز میں ترکی کے سمندری بیڑے کے سو افسر اور سپاہی سوار تھے جو کہ ترکی کے سمندری بیڑہ کا جوہر کہلائے جاتے ہیں)۔ یہ لوگ انگلینڈ جا رہے تھے۔ اس حادثہ سے ترکی میں بڑی ناراضگی پھیل گئی ہے کیونکہ جہاز پر ترکی کا جھنڈا نمایاں طور پر لہرا رہا تھا۔ اور جرمنی اور اٹلی میں جہاز کو صحیح سلامتی سے گزرنے کا انتظام کر لیا گیا تھا۔
حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جس جگہ یہ جہاز ڈوبا ہے اس علاقہ میں برطانیہ کی کوئی ڈبکنی کشتی نہیں تھی۔

شملہ۔ یکم جولائی غیر سرکاری حلقہ میں یہ امید کی جاتی ہے کہ سر شاہ سلیمان مرحوم کی جگہ سر محمد ظفر اللہ ممبر حکومت ہند کو فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا جائے گا۔

ترکی اور جرمنی کا معاہدہ

لندن ۳۰ر جون ۔ وشی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس پر منظوری کے علانوں کا تبادلہ کرنے کے لئے موسیو سراج اوغلو وزیر خارجہ ترکی برلن جا رہے ہیں۔ نیوز ایجنسی کا تردیدی بیان ہے کہ وزارت خارجہ کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری موسیو اچک لن اسی مقصد کے لئے پہلے ہی انقرہ سے برلن تشریف لے جا چکے ہیں۔

یوپی میں مال کے کام کی زیادتی

نینی تال ۳۰ر جون یوپی میں کمشنروں کے اجلاسوں میں چونکہ مال کی اپیلیں بہت زیادہ ہیں اور بورڈ آف ریونیو میں کام بڑھ گیا ہے لہذا بورڈ آف ریونیو میں ایک اور ممبر بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ میں ایک اڈیشنل کمشنر اور میرٹھ اور لاہور اور روہیلکھنڈ میں سکنڈ اڈیشنل کمشنر کا تقرر ہوگا۔

سمندر سے نازی کو دور کرنیکا مطالبہ

واشنگٹن ۔ پہلی جولائی ۔ امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے سٹیٹ گورنروں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اٹلانٹک سے نازی بدعت کا صفایا کر دیا جائے اور ان ملکوں کو سامان جنگ پہونچایا جائے جو کہ ہٹلرازم کے خلاف لڑ رہے ہیں اور جن سے ہم نے وعدہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں امریکہ کو قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ کرنل ناکس کی اس تقریر سے واشنگٹن میں بڑا جوش پھیل گیا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ کرنل ناکس نے صاف صاف کہدیا ہے کہ جمہوریتوں کی مدد کے لئے امریکہ کو لڑائی میں کود جانا چاہئے۔ کم سے کم سمندری لڑائی میں تو ضرور ہی کود جانا یہ ہے۔ جس کے لئے اس نے اپنی تیاری مکمل کر لی ہے۔

ہٹلر روس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے

لندن ۳۰ر جون سوئٹزرلینڈ سے جو اطلاع آئی تھی اس کا جواب دیتے ہوئے اخبار ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہٹلر کا روس کے علاقہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے اور ہر ٹکڑے کے لئے اس کے پاس ایک غدار موجود ہے۔ بالٹک کی ریاستوں سے نازیوں کے جو حامی بھاگ گئے تھے ان میں سے ہٹلر نے اسٹونیا، لٹویا اور لتھونیا کے لئے اچھا خاصا انتخاب کر لیا ہے اور یوکرائن کا بادشاہ بنانے کے لئے بھی ایک شخص کو تلاش کر لیا گیا ہے

روس کی امداد

لزبن ۲۹ر جون پرتگال کے ایک اخبار "دوزرہ" کا فوجی مبصر رقم طراز ہے کہ روس جرمنی کے حملوں کا تین ماہ تک مقابلہ کرتا رہے گا۔ اور اس کے بعد اتحادی اس کی مدد کے لئے آجائیں گے۔ سردست برطانیہ کو اس بات کا یقین ہے کہ روس مقابلہ کریگا

روس اور ایران

لندن ۳۰ر جون ۔ آج صبح ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ روس اور ایران کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں اور رہیں گے۔ لہذا جرمنی کی پھیلائی ہوئی ان مجنونانہ خبروں کی تردید کرنے کی کوئی زیادہ ضرورت نہیں ہے کہ روس نے ایران کو دھمکیاں دیں اور اس سے مطالبے کئے۔

روس اور برطانیہ

ماسکو ۔ پہلی جولائی ۔ برطانی فوجی مشن کے ممبروں نے زیر سرکردگی جرنیل میک فرلین روس کے جرنیل اسٹاف کے ممبروں سے آج صبح ملاقات کی اور ان کے درمیان اب روزانہ مشورہ ہوا کرے گا۔

پلمائرا کا محاصرہ کر لیا گیا

قاہرہ ۳۰ر جون۔ وسط مشرق کی صورت حالات کے متعلق برطانی ہیڈ کوارٹر کے کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ برطانی فوجوں نے سیریا میں پلمائرا کا محاصرہ مکمل کر لیا ہے۔ دمشق اور ساحلی علاقوں میں اتحادی فوجیں اور آگے بڑھی ہیں۔ وشی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ بیروت میں رات کو دس اور گیارہ بجے کے درمیان شدید ہوائی حملے ہوئے۔ ساحلی علاقہ میں وشی فوجوں کو مزید کمک پہنچ گئی ہے جس کی وجہ سے ان کی گولہ باری زور پکڑ گئی ہے۔ اس کے باوجود اتحادی فوجیں تھوڑا سا آگے بڑھ گئی ہیں۔ وشی نیوز ایجنسی نے کل اپنے ایک بیان میں تسلیم کیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے دمشق سے ۲۵ میل پر واقع مقام بنیک پر قبضہ کر لیا ہے۔

پانچ مورچوں پر روسیوں اور جرمنوں کا سخت مقابلہ

(٭)

لندن ۲ر جولائی روس کے تازہ سرکاری اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ اس وقت پانچ بڑی لڑائیاں ہو رہی ہیں اور سب سے اہم مقامات پر روس کی فوجوں نے جرمن فوجوں کو آگے بڑھنے سے روکدیا ہے جو جرمن فوج کہیں کہیں آگے بڑھی ہے اسکی رفتار بہت سست ہے اور اس کو ایک ایک انچ زمین کے لئے لڑنا پڑ رہا ہے۔ جن پانچ مورچوں پر لڑائی ہو رہی ہے ان میں سب سے پہلا علاقہ اتزمیں مرمانسک کا علاقہ ہے۔ (۲) فن لینڈ اور روس کی سرحدی کے درمیان کا تنگ علاقہ (۳) ڈیونسک اور ریگا کے درمیان کا علاقہ ہے (۴) منسک اور لسک کا علاقہ (۵) پراپٹ کے ازاد ورکھن کا علاقہ۔ روسی بیان میں تبلایا گیا ہے کہ لڑائی کا سب سے زیادہ منسک کے علاقہ میں ہے۔ یہاں جرمن فوجیں آگے بڑھنے کی زبردست کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن روسی فوج نے ان کو آگے بڑھنے سے روکا ہوا ہے اس علاقہ میں جرمن فوج گنتی میں زیادہ ہے لیکن روسی فوج اس کا نہ صرف مقابلہ کر رہی ہے بلکہ جوابی حملہ کر رہی ہے۔ جرمنوں کا کہنا ہے کہ جرمن فوج کے ٹنک منسک سے ۴۰ میل پورب کو آگے بڑھ گئے ہیں۔ روسی بیان میں جرمن فوج کے آگے بڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ البتہ اتنا مان لیا گیا ہے کہ وہاں جرمن فوج کے سخت حملے ہو رہے ہیں اور زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن فوج یوکرائن کی راجدھانی کیو کی طرف بڑھنے کی زبردست کوشش کر رہی ہے مگر روسیوں نے ان کو آگے بڑھنے سے روکدیا ہے۔ روسی بیان میں تبلایا گیا ہے کہ لسک کے پاس بڑی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے جرمنوں کا کہنا ہے کہ جرمن فوجوں کے جان و مال کا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔

جرمنوں کا کہنا ہے کہ جرمن فوجوں نے لٹویا کی راجدھانی ریگا پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی بیان میں تبلایا گیا ہے کہ ریگا اور ڈیونسک کے لمبے مورچے پر بڑی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے۔ اس علاقہ میں روسی فوج سخت جوابی حملے کر رہی ہے روسیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے جرمنوں کو دریائے ڈیونا پار کرنے سے روکدیا ہے۔ اور بڑی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے یہ بات مان لی ہے کہ اس علاقہ میں روسی فوج جوابی حملے کر رہی ہے۔ لینن گریڈ کے علاقہ میں روسی فوج بڑے سخت جوابی حملے کر رہی ہے اور وہاں جرمنوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ لبرا بیہ کے علاقہ میں جرمنوں نے دریائے پرتھ کو پار کرنے کی کوشش کی مگر ان کو آگے بڑھنے سے روکدیا ہے۔

ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف

شملہ ۲ر جولائی لندن میں مندرجہ ذیل اعلان کیا گیا ہے ملک معظم نے جنرل سر کلاڈ آچن لک جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ ایم سی کو ہندوستان کا کمانڈر انچیف اور گورنر جنرل کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا ممبر اور ان کی جگہ جنرل سر کلاڈ آچن لک کو مشرق وسطی کا جنرل افیسر کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ جنگ کے زمانہ کے تقرر ہیں جنکی میعاد فوجی صورت حالات پر منحصر ہے۔

جرمن سفیر کی رائے

۲ر جولائی آج ریڈیو پر رائے زنی کرتے ہوئے ایک جرمن سفیر نے کہا کہ روس کی فوج بڑا سخت مقابلہ کر رہی ہے۔ روس کی پوزیشن فرانس اور ہالینڈ کی لڑائی سے بالکل مختلف ہے یہاں جرمن فوجوں کو روسی فوج کے الگ الگ مورچوں پر لڑنا پڑ رہا ہے۔ روسی فوج الگ الگ مورچہ پر بھی سخت مقابلہ کر رہی ہے۔

—— ٭ ——

اسٹالن کی تقریر:- لنڈن ۳ر جولائی۔ موسیو اسٹالن نے کہا کہ جرمن فوجوں نے لتھونیا، لٹویا کے ایک بڑے حصہ وہائٹ روس کے پچھمی حصہ اور پچھمی یوکرائن کے ایک حصہ پر قبضہ کرلیا ہے۔

وائسرائے ایگزیکٹو کونسل میں غیر سرکاری ممبر

دہلی ۲ر جولائی۔ معاصر نیشنل کال کے اسپیشل نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ وائسرائے عنقریب ہی ایک اعلان کرنے والے ہیں جو ان کی گذشتہ اگست کی پیشکش متعلقہ توسیع ایگزیکٹو کونسل کے مطابق ہوگا خیال کیا جاتا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں چار اور غیر سرکاری ممبر لئے جائیں گے۔ اور اس دفعہ خاص بات یہ ہوگی کہ کانگریس مسلم لیگ۔ اور ہندو سبھا تینوں بڑی سیاسی پارٹیوں کا کوئی نمائندہ کونسل میں نہیں لیا جائیگا بلکہ آزاد اور بے پارٹی اصحاب ایگزیکٹو کونسل میں لئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ سر محمد ظفر اللہ کی جگہ جو فیڈرل کورٹ میں شامل ہو رہے ہیں۔ سر ہومی مودی سپلائی کے وزیر مقرر کئے جائیں گے۔ سر نریندر ناتھ سرکار اور مسٹر امید کر کے نام بھی لئے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں میں سر مرزا اسمٰعیل سابق دیوان میسور اور سر سلطان احمد سابق ممبر ایگزیکٹو میں سے ایک کو لئے جانے کا خیال کیا جاتا ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس موسم خزاں میں سر محمد ظفر اللہ خاں انگلینڈ جائیں گے آپ کے ہمراہ غالباً کوئی والی ریاست بھی جائیں گے۔ موسم خزاں میں لنڈن میں امپیریل کانفرنس کے منانے کا بھی خیال ہے۔ لیکن اگر کانفرنس نہ بھی ہوئی تب بھی حکومت ہند کی طرف سے دو صاحبان کے بطور ڈیلی گیٹ لنڈن جانے کا امکان ہے۔

جاپان میں غیر معمولی کانفرنس

ٹوکیو ۳۰ر جون حکومت جاپان ہائی کمانڈ کا آج پھر غیر معمولی اجلاس ہوگا جس میں موجودہ بھیانک صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ ۳۰ر جون سے برابر کانفرنس ہو رہی ہے جس میں نازک صورت حالات پر غور کیا جاتا ہے۔ روس اور جرمنی کی لڑائی چھڑنے سے پہلے ہفتہ میں ایک سے زیادہ کانفرنس نہیں ہوئی

فرانس اور روس کے تعلقات ٹوٹ گئے

وشی ۳۰ر جون حکومت فرانس نے روس سے سفارتی تعلقات توڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے حکومت فرانس نے اس سلسلہ میں ایک سرکاری بیان نکالا ہے کہ روس کے ساتھ سیاسی تعلقات توڑنے کا یہ کارن ہے کہ روس کے سیاسی ایجنٹ ایسی سرگرمیوں میں مصروف تھے جن سے ملک کے امن و تحفظ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا۔

نظر بندوں کے مطالبے ماننے سے انکار

نینی تال ۲۸ر جون۔ آگرہ سنٹرل جیل کے نظر بندوں کے مطالبوں کے بارے میں مندرجہ ذیل سرکاری نوٹ شایع کیا گیا ہے۔

حکومت اسیروں کا یہ مطالبہ منظور کرنے سے معذور ہے کہ اسیروں کی وردیوں میں تخفیف بند کردی جائے کہ تمام قیدیوں اور ان کے وارثوں کو ماہانہ الاونس دیا جائے یونیورسٹی کے طالب علموں کو امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے اور کسی قیدی کو دیولی نہ بھیجا جائے اور وہاں بھیجے گئے ہیں انکو ان کے صوبہ میں واپس بلا لیا جائے۔

حکومت نے انسپکٹر جنرل جیل خانجات کو حکم دیا ہے کہ وہ حکومت سے اجازت لئے بغیر اس قسم کا خرچ کر سکتے ہیں جس سے قیدیوں کی اس بارے میں شکایت دور ہو جائیں، یعنی پاخانوں میں پردہ غسل خانہ کا چھپرا کپڑے اور فرنیچر کی سپلائی۔ تفریح کا سامان ڈاک دینے اور بھیجنے میں تاخیر، کتابوں کی سپلائی۔

حکومت نے حکم جاری کر دیا ہے کہ قیدیوں کی طرف سے اگر کوئی خاص درخواست دیجائیگی، اس پر فوراً ہی غور کیا جائے گا۔

جرمن جہاز پکڑ لیا گیا

لنڈن ۲۸ر جون - برطانی جہازوں نے جرمنی کا تین ہزار ٹن کا جہاز "السٹرٹن" پکڑ لیا جو کہ جرمنی کے ایک حملہ آور جہاز کو سامان سپلائی کیا کرتا تھا اور جس میں قیدی رکھے جاتے تھے۔

ایک برطانی جہاز کے ۸۰ افسر اور سپاہی اس میں قید تھے انکو چھڑا لیا گیا۔

نوٹس

ہر خاص و عام کو بذریعہ اس نوٹس اطلاع دیجاتی ہے کہ چیف انسپکٹر آف اسٹورس اینڈ کلودینگ انسپکٹریٹ آف جنرل اسٹورس کانپور کسی ایسے قرضہ کا ذمہ دار نہ ہوگا جو کہ وارنٹ اور نان کمیشنڈ افسران جو اس کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں ان کے ذمہ واجب الادا ہوگا۔

سر محمد ظفر اللہ شملہ ۲ر جولائی۔ ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ کو سر شاہ ...

جاپان جمہوریتوں کے حق میں

لنڈن ۲۸ر جون۔ لنڈن میں عام رائے یہ ہے کہ بہت ممکن ہے کہ روس پر جرمنی کے حملہ کے نتیجہ کے طور پر جاپان کی پالیسی جمہوریتوں کے حق میں بدل جائے کیونکہ مسٹر متسوکا کا ماسکو اور برلن کا دورہ بے سود ثابت ہوا۔

ترکی سے جرمن فوجوں کیلئے راستہ

لنڈن ۲۸ جون۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لنڈن کے حالات جاننے والے حلقوں میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ ترکی کے جرمن سفیر ہر فان پاپن نے شام میں برطانی فوجوں پر حملہ کرنے کے لئے ترکی سے راستہ مانگا ہے۔

صلح کی تجویز سے جرمنی کا انکار

لنڈن ۲۸ر جون۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں بتلایا ہے کہ یہ خبر کہ جرمن سفیر ہر فان پاپن نے صلح کی تجویز پیش کی بالکل بے بنیاد ہے۔

امریکہ میں ۹ لاکھ آدمی فوج میں

واشنگٹن ۲۹ر جون۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے آج جبریہ بھرتی کے قانون کے ماتحت ۹ لاکھ آدمیوں کو فوج میں طلب کرلیا ہے۔ اس قانون کے ماتحت زیادہ سے زیادہ اتنے ہی آدمی طلب کئے جا سکتے تھے

جاپان کا فوجی مشن جرمنی کو

ٹوکیو ۲۹ر جون۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ لفٹنٹ جنرل توموجو کی یاشٹا کی زیر سرکردگی جاپان کا ایک فوجی مشن اٹلی اور جرمنی جا رہا ہے وہ سنگنگ پہنچ گیا ہے۔ اس کے ممبروں نے روس اور جرمنی کی لڑائی کے بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔

شملہ بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ہندوستان سے روس کو جانیوالے مال پر لگی ہوئی پابندیوں کو ڈھیلا کر رہی ہے کیونکہ پہلے یہ اندیشہ تھا کہ روس کو جانیوالا ہندوستانی مال روس سے ہو کر دشمن کے ملکوں

آئی۔سی۔ایس کے امتحان کا مقابلہ

نینی تال ۳۰ جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ انڈین سول سروس کے مقابلہ کے امتحان کے قاعدے نمبر ۱۲ کے مطابق امتحان اس سال ہندوستان میں ہوگا اس مقصد کے لئے یو پی میں امیدواروں کو منتخب کرنے والی ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے سر جان انقر فورڈ ڈین ممبر فیڈرل پبلک سروس کمیشن اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ اور رائے بہادر ان سنگھ ممبر پبلک سروس کمیشن یو پی پنڈت سر امرناتھ جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی راجہ صاحب سلیم پور اور مسٹر ایف دو دن آئی۔ سی۔ ایس۔ آفیسران آن اسپیشل ڈیوٹی (حکومت یو پی) ممبر ہیں۔

۱۲ر جولائی سے ۱۴ر جولائی تک کونسل ہاؤس لکھنؤ میں انتخابی کمیٹی کے جلسے ہونگے۔

اسینوں کو کالے پانی کی سزا

لکھنؤ ۲۴ر جون۔ ڈسٹرکٹ وسشن جج لکھنؤ نے اسینوں کو جنہیں بارہ وفات کے بلوہ اور قتل کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا کالے پانی کی سزا دی ہے۔ استغاثہ کا بیان یہ تھا کہ ملزموں نے ۲۱ر اپریل کو بارہ وفات کے روز ایک شیعہ پر حملہ کر دیا اور وہ اگلے روز مر گیا۔

صرف ایک ہی جواب

جب مہینہ سے درجہ حرارت بڑھنے لگتا ہے انسان کی جسمانی بے آرامگی بھی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ چند لوگ اس طرح کے حالات کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن ہم میں سے تمام تر آرام حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کرتے ہیں۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ ہمارا صرف ایک ہی خیال ہے کہ موسم گرما میں اپنی جسمانی حرارت کو کس طرح کم کریں۔ اور اپنے آپ کو کیسے ٹھنڈک پہنچائیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جسمانی حرارت کو کم کرنے۔ ٹھنڈک پہنچانے کا عمدہ ترین طریقہ گرم چائے پینا ہے۔ گرم چائے پی کر جسم کو ٹھنڈک پہنچانے کا خیال نہایت ہی عمدہ اور پائیدار ہے۔ ہم اس بارے میں ایک ڈاکٹر کی رائے پیش کرتے ہیں۔ اس میں انہوں نے "جسم کو ٹھنڈک پہنچانے کا طریقہ" کے بارے میں حکیمی رائے دی ہے۔ اور یہ انگلستان کے مشہور اخبار میں کچھ عرصہ ہوا شایع ہو چکی ہے۔ انکا بیان ہے کہ بہت زیادہ معلومات اور تجربہ کے بعد میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ گرم چائے سے بڑھ کر پینے کے لئے اور کوئی پینے کی چیز بہتر نہیں ہے۔ برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پینے کی چیز مثلاً شربت وغیرہ کو آپ سمجھتے ہونگے کہ ٹھنڈک پہنچانے کے لئے مفید ہے۔ مگر علم کیمیادی سے پتہ چلتا ہے کہ گرم چائے پینے سے پسینہ بڑھتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے اندر کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ ہر ایک چائے پینے والے کو اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ جونہی وہ گرم چائے کی ایک پیالی پیتا ہے۔ اس سے زوروں کا پسینہ آنے لگتا ہے۔ اور اس کے بعد ایک عرصہ تک وہ اپنے جسم میں آرام اور ٹھنڈک محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ جسم کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے یہی طریقہ با اثر اور قدرتی طریقہ ہے لندن کے اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے بچوں کے مضمون والے حصہ میں ایک انگریز ڈاکٹر نے بیان کیا ہے۔

کہ اگر ہم تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے جسم کی حرارت ہمیشہ ۹۸،۴ درجہ کم و بیش رہنی چاہیئے۔ موسم گرما میں ہمارے جسم کی حرارت بہت ہی گرم ہو جاتی ہے۔ مگر قدرت نے ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ ہمارے جسم کے اندر ٹھنڈے پانی کی رو لگاتار چلتی رہتی ہے۔ یہ پانی تمام جسم میں گذرتا۔ پھر جلد کے اوپر چھوٹے چھوٹے بے شمار سوراخوں سے پسینہ بنکر باہر نکلتا ہے۔ اور گرم ہوا کی وجہ سے بخارات بنکر اڑ جاتا ہے۔

اس طرح پسینہ کے بخارات بنکر اڑ جانا ہمارے جسم کو اور جلد کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور جسم کو زیادہ گرم ہونے سے روکتا ہے۔ گرم چائے جسم کو ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ اس سے جسم میں پسینہ پیدا ہو جاتا ہے اور جب پسینہ بخارات بنکر ہماری جلد سے اڑتا ہے تو ہمارے جسم کی گرمی کم از کم پچاس دفعہ زیادہ دور ہو جاتی ہے۔ گرم موسم میں گرم چائے پینے سے لوگ قانون قدرت کے اصول کو عمل میں لاتے ہیں۔ جتنا ہی گرم دن ہو اتنی ہی پینے کی چیز بھی گرم ہونی چاہیئے اسلیئے موسم گرما کا جواب گرم چائے ہی ہو سکتا ہے۔

برطانی فوجی مشن ماسکو پہنچ گیا

لندن ۲۸ر جون۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ برطانی سفیر سر سٹیفورڈ کرپس ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ وہاں پہونچکر انہوں نے اور برطانی مشن نے روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کی۔ برطانی مشن میں جنرل میسن میکفرلین۔ کرنل اکیم اور ایڈمرل جی جے مائلز شامل ہیں۔ یہ تینوں تجربہ کار جنرل ہیں۔

لندن ۲۸ر جون۔ خبر ملی ہے کہ جرمنی میں گولہ بارود کے پانچ گوداموں میں کسی نے شرارت کر کے آگ لگا دی ہے ان میں سے چار میں ابھی تک آگ بھڑک رہی ہے۔

باجلاس جناب سر محمد سیف اللہ خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر تحصیل بکھرایاں ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵۳۶
بعدالت مال مقام بکھرایاں ضلع کانپور

پنڈت ہرنارائن مدعی بنام مادھو وغیرہ بنام مادھو ولد بنسی دھر برہمن ولال جی ودیشر، دتہ و منول عرف رام کمار ورام دیال عرف گوٹولے بھگوتی پرشاد پسران بنشی برہمن ساکن شہر کانپور محلہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت باقی لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ر جولائی ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسے روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا بنائے اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ر ماہ جون ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت

مہر عدالت

اسمبلیوں کے عام انتخابات نہیں ہونگے

شملہ ۲۶ر جون۔ کیونکہ آجکل صوبوں میں فرقہ وارانہ فضا بہت مکدر ہو رہی ہے۔ اسلیئے حکومت اس سال صوبجاتی اسمبلی کے عام انتخابات کرنے کا حکم نہیں دیگی۔ اور اغلب یہی ہے کہ مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کی میعاد کی بھی توسیع کر دیجائے گی لیکن مرکزی صوبوں کی پوزیشن مختلف ہے کیونکہ چار صوبوں میں اب وزارتیں کام کر رہی ہیں۔ اور صرف سات مستقل قریب میں برما اسمبلی کے عام انتخابات ہونے والے ہیں تو یہ ضرورت تسلیم ہے کہ برطانوی ہند کے تمام صوبوں میں خواہ وہاں وزارتیں قایم ہوں یا نہ ہوں یکساں پالیسی رہنی چاہیئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر عام انتخابات کا حکم دیا گیا تو فرقہ وارانہ نعرہ بلند کیا جائیگا اور انتخابی پروپیگنڈے میں اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے گا جس سے فرقہ وارانہ صورت حالات اور بھی خراب ہو جائے گی۔ اسی اندیشہ کی بناپر حکومت اس سال انتخابات ملتوی کر رہی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرانی پڑے گی۔

لندن ۲۹ر جون۔ سمندری تحکمہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی جہاز [illegible] ایلانی کو جس کا وزن ۹۹۰ ٹن تھا ترک کے قریب ڈبو دیا گیا ہے۔ اس میں سو جہازی سوار [illegible]

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر توحق غم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۲۸	کانپور شنبہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۶ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۰ھ	جلد ۳۴

ادبیات

جامعہ ادبیہ کان پور کا مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ بورڈ کا مشاعرہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۴۱ء کو دفتر صداقت میں منعقد ہوا جس کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

جناب سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری

جب سے بیتابیٔ حیات گئی — میں نے سمجھا کہ کائنات گئی
راز دل اس سے کیوں کہا میں نے — دل میں جو بات تھی وہ بات گئی
دل میں اک ٹیس سی جو ہوتی تھی — عشق کے ساتھ اب وہ بات گئی
خوگر جلوہ ہوگئیں نظریں — اب تو فکر تعینات گئی
درد ہی سے تھی زندگی مفہوم — یہ گیا ساری کائنات گئی
ختم قصہ نہ ہو سکا دل کا — اس فسانے میں ساری رات گئی
محو جلوہ ہوں رات دن ثاقب — جب سے شرط تعینات گئی

جناب شاکر ناطقی کان پوری

اس کی اک خوئے التفات گئی — اور مری ساری کائنات گئی
حسن سے طرز التفات گئی — ہم سے پابندیٔ حیات گئی
ہاتھ سینے پہ رکھدیا اس نے — دل کی جتنی تھی کائنات گئی
بزم انجم میں ڈھونڈتے تھے اسے — رات کے ساتھ یہ بھی بات گئی
ادب آموز تھا سکوت اپنا — سانس کیا ہم نے لی کہ بات گئی
وہ نظر دل سے جو ہوئی رخصت — لیکے سرمایۂ حیات گئی
نہ سنی اس نے التجا شاکر — مفت میں ہائے اپنی بات گئی

جناب عزیز کان پوری

ضبط سے لذت حیات گئی — بات پر آگئے تو بات گئی
جرم الفت انہیں نہیں تسلیم — رائیگاں کوشش نجات گئی
کردیا عشق نے ہمیں بے حس — آرزوئے تکلفات گئی
اس نے ترک ستم کا عہد کیا — ہائے اب لذت حیات گئی
اب یہ بے مائیگی کا رونا ہے — آنکھ سے دل کی کائنات گئی
زندہ در گور کردیا غم نے — فکر دنیائے بے ثبات گئی
دل سے نکلی جو آہ سرد عزیز — جانب چشم التفات گئی

جناب سید محمد عسکری طباطبائی۔ بی۔ اے سروش لکھنوی (نوٹ)

ایک نالے میں ساری رات گئی — ایک ہچکی میں کائنات گئی
دولت زیست تھی امانت دوست — ایک ہات آئی ایک ہات گئی
لطف دیکھا نہ کچھ جوانی کا — کیا پلک مارتے یہ رات گئی
وقت آخر بھی وہ نہیں آئے — ہاتھ ملتی ہوئی حیات گئی
پاس تھے تم مزہ تھا جینے کا — تم گئے لذت حیات گئی
کیا ملا دل کو بے نشان کرکے — ایک بیکس کی کائنات گئی
نعش افسر نہیں اٹھی یہ سروش — کسی نوشاہ کی برات گئی

جناب سلیم ناطقی صاحب

غم گیا شورش حیات گئی — رونق بزم کائنات گئی
نگہ شوخ و سرمگیں کے نثار — دل کی سوغات ہاتوں ہات گئی
ہائے وہ اک نگاہ برگشتہ — ساری سرگرمیٔ حیات گئی
پھر نظر پر چڑھے ہیں شیشہ و خم — گئی ساقی کی آج بات گئی
تری ان مست انکھڑیوں کی قسم — دل سے ہر فکر واجبات گئی
ترک مے کا تو غم سلیم نہیں — ہاں اگر لذت نجات گئی ؟

دنیائے اسلام

موجودہ جنگ میں افغانستان غیر جانبدار رہے گا

پشاور ۱۲ جولائی۔ شاہ افغانستان ہز مجسٹی ظاہر شاہ نے کابل میں افغانستان پارلیمنٹ کے دوسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ موجودہ جنگ میں افغانستان غیر جانبدار رہے گا۔ ہز مجسٹی نے کہا کہ یورپ کی جنگ اور بھڑک گئی ہے افغانستان مکمل غیر جانبداری کی پالیسی پر چل رہا ہے افغانستان لڑنے والے ملکوں کے ساتھ دوستانہ سیاسی اور اقتصادی تعلقات قایم رکھے گا۔ اور خدا کے مدد سے اپنے حقوق اور مفادوں کی حفاظت کرے گا۔ افغانستان نے ہمیشہ آزادروں سے کام لیا ہے اور صرف اس کی یہی خواہش رہی ہے کہ اپنے حقوق اور مفادوں کی حفاظت کی جائے اور دوسروں کے ساتھ تعاون کرکے دنیا میں امن و امان قایم کرنے میں مدد دی جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے بادشاہ نے کہا کہ ڈپٹیوں کی جو قوم کے نمایندے ہیں، ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ ملک کی تمام ضرورتوں کو پوری کریں گے۔ متحدہ خیالی اور اتحاد عمل سے عزت اور آزادی محفوظ رہ سکتی ہے اس کے علاوہ ہر امکانی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ سردار ہاشم خاں وزیر اعظم افغانستان نے اپنی تقریر میں اپنی طرف سے اور اپنی کیبنٹ کی طرف سے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔

جناب نواب سید مصطفی حسین صاحب آثر کانپوری

جب سے وہ طرز التفات گئی — میں یہ سمجھا میری حیات گئی
میرے نالوں نے زور باندھا ہے — اب یہ دنیائے بے ثبات گئی
ہے دم نزع۔ سنلو دو باتیں — اب وہ تفصیل واقعات گئی
موت نے آکے آبرو رکھ لی — میں تو سمجھا تھا میری بات گئی
مرکے ہم زندہ ہوگئے ہیں اثر — جان کے ساتھ گو حیات گئی

جناب احمد صاحب طباطبائی لکھنوی

دل سے ارماں کی کائنات گئی — اجڑی نگری سے اک برات گئی
تم نے تو مسکرا کے ٹالدیا — شوق صبر آزمائی بات گئی
ان کی پہلی سی اب نگاہ نہیں — ہمنشیں حسرت حیات گئی
ایک امتی لقب پیمبر کی — عرش تک شہرت صفات گئی
کس کو یہ مرتبہ ہوا حاصل — تا بہ قوسین کس کی ذات گئی

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

تم گئے لذت حیات گئی — دور عشرت گیا وہ رات گئی
دامن ضبط چھٹ نہ جائے کہیں — اس تردد میں ساری رات گئی
بزم ہستی میں اب کہاں رونق — تم گئے ساری کائنات گئی
اک نئی زندگی ہوئی پیدا — جس طرف چشم التفات گئی
کچھ نہ دنیا سے لے چلے بزمی — رائیگاں دولت حیات گئی

جناب ازل لکھنوی

مختصر یہ ہے داستان فراق — دل سے اب خواہش حیات گئی
حال دل ان سے کہہ کے پچھتائے — زندگی بھر کی اپنی بات گئی
کھل گیا راز حسن و عشق ازل — جان اپنی کسی کی بات گئی

جناب سید شبیر حسن صاحب زیدی۔ سحر

تیر کھینچا ہے اس سینہ سے — یا میری رونق حیات گئی
پھیلی گلشن میں داستاں میری — ڈالی ڈالی سے پات پات گئی
آمد و شد یہ ہے نفس کی بقا — سانس اکھڑی سحر حیات گئی

نوٹ:۔ جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی سروش لکھنوی نے نواب سید انور حسین صاحب کے نوجوان صاحبزادہ نواب سید افسر حسین کی وفات سے متاثر ہو کر یہ غزل کہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور سہ شنبہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۸

اڈیٹوریل نوٹ

جنرل ویول کی تقریر

جنرل ویول نے ہندوستان کا کمانڈر انچیف مقرر ہونے کے بعد اخباری نمایندوں کے سامنے جو تقریر کی اس میں انہوں نے مشرقی افریقہ اور وسط یورپ کی لڑائی پر تبصرہ بھی کیا ہے۔ اور آیندہ کے متعلق بھی کچھ پیشینگوئی کی ہے۔ روس اور جرمنی کی لڑائی کے متعلق ایک جنرل کی حیثیت سے انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس سے برطانیہ کو ذرا سانس لینے کا موقع ملگیا ورنہ اگر یہی نزلہ یورپ کی لڑائی پر گرتا تو بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا۔ جنرل ویول نے اس بارے میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا کہ روس اور جرمنی کی لڑائی کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ البتہ انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ روس عرصہ تک مقابلہ کر سکے گا کیونکہ اس کی آراضی بہت وسیع ہے۔ افریقہ کی لڑائی پر مختصر سا تبصرہ کرتے ہوئے جنرل ویول نے کہا کہ وہاں ۳ لاکھ کے قریب اٹلی کی سپاہ یا تو تباہ ہو چکی ہے۔ یا قید کی جا چکی ہے۔ حبش کا مورچہ قریب قریب ختم ہو چکا ہے۔ جو کچھ باقی ہے وہ بھی ہفتہ عشرہ میں اطالیوں کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ شام میں برطانوی فوجوں کے آہستہ بڑھنے کی وجہ موسم کی خرابی اور علاقہ کی ناہمواری ہے۔

مسٹر ایمری کا خشک جواب

مسٹر ایمری وزیر ہند سے برطانی پارلیمنٹ میں دریافت کیا گیا کہ کیا روس کو جو برطانی مشن گیا ہے اس میں ہندوستان کی حکومت کا نمایندہ بھی شامل ہے۔ اس کا جواب انھوں نے یہ دیا کہ یہ مجموعی طور پر تمام سلطنت کا معاملہ ہے اس کے الگ الگ اجزا کی نمایندگی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا اور جب ان سے یہ مزید سوال کیا گیا کہ کیا آپ کے نزدیک اس نمایندگی سے ہندوستان مطمئن ہوگا۔ تو انھوں نے کہا کہ ہاں مجھے ایسا ہی یقین ہے۔ مسٹر ایمری سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ کیا وہ جنگ کی موجودہ رفتار کے پیش نظر ہندوستان کے متعلق کوئی اور بیان دیں گے۔ اس کا جواب انہوں نے اثبات میں دیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ بیان کیا ہوگا لیکن اب تک مسٹر ایمری جیسے کچھ بیان دے چکے ہیں۔ ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہی مراگست والی پیشکش دہرائی جائے گی۔

مسٹر ایڈن کی تقریر

چونکہ ایک زمانہ ایسا گذرا ہے جب جرمنی اور انگلستان روس کے خلاف ساز باز کرتے رہے ہیں لہٰذا اب بھی بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ کہیں روس اور جرمنی میں جنگ چھڑ جانے کے بعد جرمنی اور انگلستان میں صلح نہ ہو جائے اور یہ دونوں روس کی تباہی کے درپے نہ ہو جائیں۔ یہ غلط فہمی بعض حلقوں میں برطانیہ میں بھی پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کرنے کے لئے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ کو برطانی پارلیمنٹ میں ایک بیان دینا پڑا کہ برطانیہ کسی حالت میں اور کسی بھی شرط پر ہٹلر سے صلح کی بات چیت کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ برطانیہ کو تو اسی وقت اطمینان ہو سکتا ہے۔ جب ہٹلر اور اس کے تمام منصوبے فنا ہو جائیں۔

پھر وہی توسیع

ایک بار پھر یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ وائسرائے ہند کی اگزیکٹیو کونسل کی توسیع ہونے والی ہے۔ خیال یہ ہے کہ جب حکومت ہند کا دفتر نئی دہلی میں منتقل ہو جائے گا تب اس توسیع کا اعلان کیا جائیگا۔ نئی اگزیکٹیو کونسل کے ممبروں کے سلسلہ میں سر سلطان احمد سر ہومی مودی۔ ڈاکٹر امبیدکر مسٹر اینے وغیرہ کے نام لئے جا رہے ہیں۔ اور اس توسیع شدہ اگزیکٹیو کونسل کی نوعیت یہ بتائی جاتی ہے کہ اس میں اکثریت تو غیر سرکاری حضرات کی ہوگی مگر وہ صرف مشورہ دے سکیں گے۔ پھر پھیر کر وہی اگست والی پیشکش آ جاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس توسیع سے آخر کیا فائدہ ہوگا۔

سر سکندر حیات خاں کی تقریر

آنریبل میجر سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے لائلپور میں مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے جلسہ میں ۵ جولائی کو جو تقریر فرمائی اس میں انہوں نے فرقہ وارانہ اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ اسلام کسی پر ظلم کر کے یا چھا جانا نہیں سکھاتا سر سکندر حیات خاں کی یہ تمام تقریر پڑھنے کے بعد ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کا دل پاکستان کے خلاف ہے وہ پنجاب میں پنجابیوں کی ہی مشترکہ حکومت چاہتے ہیں۔ خالص مسلم راج یا کسی صوبہ میں خالص ہندو راج نہیں چاہتے جو مسلم لیگ کے رویہ اور نظریہ کے خلاف ہے یہی وجہ ہے کہ ملک برکت علی نے جو خود مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور پنجاب میں مسٹر جناح کے سب سے معتمد لفٹننٹ ہیں سر سکندر کی اس تقریر پر بڑی سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور یہ الزام لگایا ہے کہ وہ مسلم لیگ کے خلاف مسلمان طالب علموں کو بھڑکاتے ہیں۔

مالوی جی کی تقریر

پنڈت مدن موہن مالوی نے ہندو لیڈروں کی کانفرنس میں جو تقریر فرمائی اس میں مالوی جی نے ہندو راج اور مسلم راج کے بلو نعروں سے زبردست اختلاف ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہندوستان میں نہ تو ہندو راج ہوگا اور نہ مسلم راج ہوگا۔ بلکہ ہندوستانیوں کا مشترکہ راج ہوگا جس میں ہندو مسلمان۔ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی وغیرہ سب شریک ہونگے۔

مہاتما گاندھی کا بیان

مہاتما گاندھی کا جو تازہ بیان شایع ہوا ہے اس میں انہوں نے ستیاگرہیوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ جیل جانے میں جلدی نہ کریں کیونکہ یہ جدوجہد بہت طویل ہے اور اس کی مدت کم از کم پانچ سال ہے۔ اس بیان سے انکا نظریہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ستیاگرہ کے پروگرام میں تعمیری کام کو ظاہر اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ ستیاگرہی دراصل ستیاگرہی نہیں ہے۔ جو تعمیری کام پر یقین نہ رکھتا ہو۔ مہاتما جی بار بار اس ذہنیت کے خلاف آواز اٹھا چکے ہیں کوئی شخص چاہے اپنے ملک کے لئے جان دینے ہی کو کیوں نہ آمادہ ہو لیکن جب تک وہ ہندو مسلم اتحاد پر یقین نہ رکھتا ہو کھدر نہ پہنتا ہو۔ چرخہ نہ کاتتا ہو، اچھوت عدم تشدد کا حامی نہ ہو اور تحریک پر عقیدہ نہ رکھتا ہو اس وقت تک وہ ستیاگرہی ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا اگر ان میں سے ایک میں بھی کمی ہے تو مہاتما گاندھی اس کا نام منظور نہیں کر سکتے، اور تعمیری کام میں غیر ستیاگرہی بھی امداد کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر مونجے کی تنبیہ

کچھ عرصہ سے یہ خبریں آ رہی ہیں کہ وائسرائے کی اگزیکٹیو کونسل میں توسیع ہونے والی ہے۔ بعض حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ خزانہ، ڈیفنس اور محکمہ خارجہ یوروپین ممبروں ہی کے سپرد رہیں گے۔ دیگر حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بھی بعض کے متعلق یہ امکان ہے کہ وہ ہندوستانیوں کے ہاتھ آ جائیں اس سلسلہ میں ڈاکٹر مونجے صاحب نے حکومت برطانیہ کو تنبیہ کی ہے کہ کہیں ڈیفنس کا محکمہ کسی مسلمان کے سپرد نہ کر دیا جائے ورنہ اس سے ہندوؤں میں بے اطمینانی پھیل جائے گا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ڈاکٹر مونجے کی اس بات پر برطانی حکومت کو مبارکباد دیں یا اس سے ہمدردی ظاہر کریں۔

جرمن ہائی کمانڈ کا بیان

لندن ۱۰ جولائی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اپنے بیان میں آج بہت کم حالات بیان کئے۔ اس نے صرف ۹ لفظوں کا ایک بیان شایع کیا۔ "تمام مشرقی مورچہ پر لڑائی بڑی کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے"۔

روس کا تازہ اعلان

(لندن ۱۰ جولائی) روس کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ دشمن کی جو بڑی تعداد میں مشینی فوجیں اوسٹرو پوٹوسک اور نوواگراڈ ولنسک کی طرف بڑھنے کے لئے روسی مورچوں کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہیں انکے ص

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کی میٹنگ

مسٹر سمیع سینیر وائس چیرمین نے ۹ مسلم ممبران بورڈ کی درخواست پر ۷ جولائی کو بورڈ کی ایک میٹنگ بلائی تھی جو کورم نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو گئی اس میٹنگ میں صرف ۸ مسلم ممبران معہ سینیر وائس چیرمین کے شریک ہوئے۔

یہ ملتویہ میٹنگ دوسرے دن یعنی ۸ جولائی کو ۸ بجے صبح ہوئی مگر اتفاق سے سینیر وائس چیرمین صاحب کچھ دیر سے پہونچے اس لئے بورڈ کی رائے سے بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں میٹنگ شروع ہوئی اور یہ طے کیا گیا کہ چونکہ بورڈ کے فیصلہ کے خلاف یہ میٹنگ بلائی گئی ہے لہٰذا اسکو بلا کسی کارروائی کے برخاست کیا جاتا ہے

۹ جولائی کو مسٹر محمد سمیع سینیر وائس چیرمین کی صدارت میں پھر میٹنگ ہوئی جس میں مسٹر سمیع نے ایک بیان دیتے ہوئے میٹنگ بلانے کے وجوہات بیان کئے اور ہندو ممبران کے فرقہ وارانہ طرز عمل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بورڈ کے چند ہندو لیڈنگ ممبران نے اس بیان کو ہندو ممبران کے خلاف الزامات سے تعبیر کیا اور اس کا جواب دینا چاہا مگر چیرمین صاحب نے جواب دینے کی اجازت نہیں دی بورڈ کی کارروائی شروع ہونے پر مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ نے مندرجہ ذیل مفہوم کا رزولیوشن پیش کیا:۔

"بورڈ اس قدر جلد جلد میٹنگ بلانے کو بلا وجہ سمجھتا ہے اور سینیر وائس چیرمین نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اس پر اپنے رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ اس سے نہ صرف بورڈ کی بے عزتی ہے بلکہ اس سے بورڈ کی متحدہ زندگی میں انتشار پیدا ہونے کا خوف ہے اور بورڈ یہ بھی محسوس کرتا ہے کہ اس فرقہ وارانہ طرز عمل سے بجائے نفع کے نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

اس لئے یہ طے کیا جاتا ہے کہ بلا کسی کارروائی کے میٹنگ فوراً موقوف کر دی جائے۔" اس رزولیوشن کے خلاف ایک مسلم ممبر نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا اور کہا کہ بلا پہلے سے اطلاع کئے یہ رزولیوشن نہیں پیش کیا جا سکتا اس کے جواب میں ہندو ممبران نے کہا کہ ممبران کو ہر وقت اور ہر موقع پر رزولیوشن لانے کا حق حاصل ہے۔

چیرمین صاحب (مسٹر محمد سمیع سینیر وائس چیرمین) نے کہا کہ کسی ملتویہ میٹنگ میں کوئی رزولیوشن نہیں پیش کیا جا سکتا اور علاوہ اس کے چونکہ یہ رزولیوشن میرے متعلق ہے اسلئے میں اسکو پیش کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ البتہ میں اس رزولیوشن کو ایجنڈے میں رکھے دیتا ہوں تاکہ آیندہ میٹنگ میں اس پر بحث و مباحثہ ہو سکے۔

اس کے بعد آنجہانی سر سی۔ وائی۔ چنتامنی کی وفات پر اظہار افسوس کا رزولیوشن پیش ہو کر منظور ہوا اور چودھری مہیشوری پرشاد نگم کی تحریک پر آنجہانی کی عزت کے خیال سے بورڈ کی میٹنگ فوراً موقوف کر دی گئی۔

اگزیکٹیو افیسر کی تنخواہ

۳۰ جون کانپور میونسپل بورڈ کے جلسہ میں مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ کا جو رزولیوشن اگزیکٹیو افیسر کی تنخواہ نہ دینے کے بابت پاس ہوا تھا اسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ نینی تال میں حکام اس کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی مداخلت دفعہ ۳۴ کے ماتحت غیر قانونی نہیں ہے اور نہ بورڈ کا یہ رزولیوشن قائم رہ سکتا ہے کیونکہ اگزیکٹیو افیسر کو گورنمنٹ نے میونسپلیٹیز ایکٹ دفعہ ۶۵ کے ماتحت مقرر کیا ہے۔ البتہ بورڈ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دو تہائی ممبروں کی مجارٹی سے اگزیکٹیو افیسر کو برخاست کر دے۔

پولیٹیکل پرزنرس ڈے

۶ جولائی کو پولیٹیکل پرزنرس ڈے منایا گیا۔ شہر میں ہڑتال رہی اور شام کو ستیہ گرہ کمیٹی کی زیر نگرانی ایک پبلک میٹنگ مسٹر کے۔ کے شاستری کی صدارت میں ہوئی جسمیں سیاسی قیدیوں کو آسانی دینے کے لئے ایک آزاد تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کیلئے گورنمنٹ سے درخواست کی گئی جس میں تین ہائی کورٹ کے ججوں کے شامل ہونے کا مطالبہ کیا گیا ہے

ڈیفنس آف انڈیا

۸ جولائی کو ایک معزز کانگریس میں و بار ایسوسی ایشن کے ایک معزز رکن مسٹر اقبال کرشن کپور اور منی لال دویدی کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ستیہ گرہ

۷ جولائی کو ضلع کے مختلف مواضعات میں ۴۵ اشخاص نے ستیہ گرہ کیا۔

قابل اعتراض تقریریں

ضلع کانپور میں مختلف پبلک میٹنگ میں قابل اعتراض تقریریں کرنے کے جرم میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے دفعہ ۳۸ کے ماتحت مسٹر ایل۔ ان۔ ترپاٹھی، مسٹر انند مادھو اور مسٹر متھرا پرشاد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

سنٹر ایس

۱ جولائی کو ضلع کانپور کے سنٹر گرہ آفس کے سکریٹری مسٹر سیو لال کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

پانچ دیگر ستیہ گرہیوں کو ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

گرفتاریاں

۶ جولائی کو فرقہ وارانہ بدامنی پھیلانے کے سلسلہ میں انورگنج پولیس نے پولیس ایکٹ کے دفعہ ۱۴۷ کے ماتحت ۱۶ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

سیسہ مئو اریا ایسوسی ایشن

۷ جولائی کو سیسہ مئو ایریا ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ مسٹر نگم کی صدارت میں ہوئی جسمیں روشنی وغیرہ کے انتظامات کافی نہ ہونے کی شکایات کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سے کیگئی اور آیندہ سال کے لئے پریسیڈنٹ مسٹر گردھاری لال اور جنرل سکریٹری مسٹر ستیا نراین سنگھ منتخب کئے گئے۔

تعزیتی جلسہ

آنجہانی سر سی۔ وائی چنتامنی چیف اڈیٹر لیڈر الہ آباد کی وفات پر اظہار ہمدردی کے لئے ایک پبلک میٹنگ ۱۰ جولائی ۶ بجے شام ڈی۔ اے۔ وی کالج ہال میں ہوئی۔

مسلم لیگ

۹ جولائی کی شام کو سٹی مسلم لیگ نے اپنے ایک جلسہ میں انورگنج کے بعض معزز مسلمانوں کی گرفتاری اور فوراً ضمانت نہ لینے پر پولیس کے اس طرز عمل کے خلاف اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے

پبلک جلسہ

۹ جولائی کو اتحاد ملت کی نگرانی اور مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں میونسپل بورڈ کے سرمایہ دارانہ اسپرٹ کے خلاف زبردست نکتہ چینی کی گئی۔

ص خلاف بدھ کو بڑی خوفناک لڑائی ہوتی رہی اور جرمن فوجوں کو تینوں جگہ آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔ یہ فوجیں خیال میں لینن گراڈ وسطی اسکو اور جنوب میں کیف کی طرف بڑھنا چاہتی ہیں۔

بقیہ آئینہ کانپور

میجسٹک سینما ہاؤس کا افتتاح

۱۰ جولائی ۴ بجے سہ پہر کو کانپور کے مشہور اور خوبصورت رام ہال (پٹکاپور) میں میجسٹک سینما ہاؤس کا افتتاح پنچولی آرٹ پکچرز لاہور کی شہرہ آفاق تصویر "خزانچی" سے ہوا۔

خزانچی کی دل آویز داستان اداکاروں کی نیچرل اداکاری مسحور کن نغمے اور پر کیف مذاق نے حاضرین کو نہایت محظوظ کیا۔

اس افتتاح کے موقع پر مالکان سینما ہاؤس کی طرف سے شہر کے افسران اور معززین کو مدعو کیا گیا تھا اور ان کی تواضع سوڈا۔ پان و سگریٹ سے کی گئی۔

نوجوانوں کے لئے بہترین موقع

نیشنل اسٹوڈیو بمبئی کے مسرس بابو بھائی مہتہ اور آغا حسین کاشمیری آج کل صوبہ یو۔ پی کا دورہ کر رہے ہیں آپ کو نیشنل اسٹوڈیو بمبئی میں بنائی جانے والی پکچروں کے لئے بہترین آرٹسٹوں کی ضرورت ہے اور خصوصاً ڈائرکٹر محبوب کی آنے والی فلم روٹی کے لئے ایک خوبصورت خوش آواز تعلیم یافتہ مہذب اور نوجوان لڑکی کی تلاش ہے۔

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو فلمی شعبہ میں جانا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ بہترین موقع ہے۔

ضرورتمند حضرات کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ملاقات کریں۔

مسرس بابو بھائی مہتہ و آغا جانی کاشمیری

نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور

سبد گل

چند تعریفیں

شاعر۔ وہ ہے جسے سوا شعر کہنے کے اور کسی بات کا سلیقہ نہ ہو۔
سیاسی رہنما اسے کہتے ہیں جو عوام میں تفریق پیدا کرتا ہے۔
چندہ۔ اس رقم کا نام ہے جس کا کوئی حساب نہ رکھا جائے۔
ہندوستانی۔ اس قوم کا نام ہے جو اپنی غلامی میں خوش ہے اور اس پر ناز کرتی ہے۔
قانون وہ تحریری ضابطہ ہے جس کی پوری اور صحیح تشریح حشر تک نہ ہو سکے۔
پولیس۔ اس محکمہ کو کہتے ہیں جو جرائم کی تکمیل کے بعد ان کی تفتیش شروع کرے۔
فوج۔ وہ انسان جو انسانیت کے تحفظ کے لئے خلاف انسانیت عمل کرنے والوں کو ماریں۔
افسر۔ وہ خوش قسمت شخص جو قانون کو معنی پہناتا ہے۔
رشوت۔ مہذب ڈاکہ کا دوسرا نام ہے۔
غبن۔ وہ جرم ہے جس کا ارتکاب وہ لوگ کرتے ہیں جو رشوت پر اکتفا نہ کر سکیں۔
بین الاقوامی ضابطہ۔ قوموں میں دشمنی پیدا کرنے کے غیر ارادی عمل کا نتیجہ۔
انسان۔ وہ جانور جو ہنس سکے۔
کالج۔ وہ مقام جہاں تربیت دیکر غیر ملکی بنایا جاتا ہے۔
پروفیسر۔ وہ شخص جو علمی ادب سے بے نیاز کرکے لسانی ادب سکھا دے۔
قومی معاہدہ۔ کاغذ کا وہ ٹکڑا جو چند دن تک دنیا میں دھوم مچاتا ہے۔ اور بعد کو ردی کے ٹوکری کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔
جمہوریت۔ وہ پنچایت جس میں بیوقوف عقلمندوں کو چن کر بھیجتے ہیں۔
محبت۔ وہ جنس جس کا اس دور میں وجود کم اور چرچا زیادہ ہے۔
تہذیب۔ جو اس نظریہ کو کہ ہم اچھے نہیں اس طرح پر تبدیل کر دے کہ ہم اچھے معلوم ہوں۔
حکومت۔ ہر وہ کارروائی جو باقتدار لوگ کرتے ہیں۔
کسان۔ وہ طبقہ جس کی ایمانداری بیوقوفی کی حد تک پہونچی ہوئی ہے۔

صرف سیٹھ دلسکھ پنچولی کی دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے یملا جٹ کی کہانی بھی ان ہی کی تخلیق تھی۔ اور اسے سامنے رکھتے ہوئے بیساختہ زبان سے نکلتا ہے کہ سیٹھ دلسکھ پنچولی جذبات اور احساسات کو دلاویز انداز میں پبلک کے سامنے پیش کرنے میں اپنی مثال نہیں رکھتے وہ جانتے ہیں کہ پبلک کیا چاہتی ہے۔ اور خزانچی میں انہوں نے اسبات کا بھی خاص خیال رکھا ہے۔

روزانہ ہندوستان لاہور

خزانچی پنچولی آرٹ پکچرز لاہور کا اردو شاہکار ہے جسے پنجاب کے محسن سیٹھ دلسکھ پنچولی نے پانی کی طرح روپیہ بہا کر ہندوستان کے چوٹی کے ڈائرکٹر مسٹر موتی بی گڈوانی کی ڈائرکشن میں تیار کرایا ہے۔ اسٹوری سیٹھ صاحب موصوف نے خود لکھی ہے اور مکالمے دگالے۔ مسٹر ڈی نے میوزک پنجاب کے مایہ ناز میوزک ڈائرکٹر مسٹر غلام حیدر کا مرہون منت ہے۔ سیٹھ دلسکھ پنچولی نہ صرف لاہور بلکہ تمام پنجاب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے پانی کی طرح روپیہ صرف کرکے پنجاب فلم انڈسٹری کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ یقین ہے کہ اگر پنچولی آرٹ پکچرز کی ترقی کی یہی رفتار رہی تو وہ دن دور نہیں جبکہ پنچولی آرٹ پکچرز کی تصویریں

ادب لطیف

چاندنی راتیں بیت چکی ہیں

از ملک ایس۔ آر۔ باہر ہی شملہ

آ ؤ نا، اکبار پیارے، پھر مکھڑا دکھلا ؤ نا،
چاندنی راتیں بیت چکی ہیں۔
پیارا پیارا چاند نہیں اب،
تیری صورت کس جا ہے؟
میرے پیارے ساجن آ ؤ نا۔
اندھیارا ہے من کو کھاتا۔
ڈر لگتا ہے اے بالم،
تارے مجھکو گھور رہے ہیں۔
میں دکھیاری چپکے چپکے
یاد میں تیری روتی ہوں،
چاندنی راتیں بیت چکی ہیں۔
آ ؤ، آ ؤ، آ جا ؤ میرے بالم،
دیر، دیر ہوئی تو،
اپنی داسی
پا ؤ گے بن پران یہاں اب
چاندنی راتیں بیت چکی ہیں۔
آنکھیں میری
پھوٹ چکی ہیں۔
میرا سر چکراتا ہے میری آنکھوں کی جسجو تی
میرا دل تجھ بن،
تڑپ رہا ہے۔
دیا کل ہوں میرا سلاشی، پیارے۔
چاندنی راتیں بیت چکی ہیں۔
آجا ؤ بالم، آجا ؤ۔
پھر دیکھ لوں،
جیتے جی مکھڑا،
میں گلہ نہیں کرتی تیرا
اب آجا ؤ۔ اب آجا ؤ۔
چاندنی راتیں بیت چکی ہیں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب کوئی مرد یا عورت کسی سے فوراً عشق و محبت کا دم بھرتے ہیں تو اس کی عشق بازی صرف اپنا مطلب نکالنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اس بے بنیاد عشق کی تہ میں کوئی اور ذلیل خواہش ہی کام کرتی ہوتی ہے۔ اس عشق کا انجام تباہی اور مصیبت ہوتا ہے اس کے برخلاف وہ شادیاں اکثر کامیاب ثابت ہوتی ہیں جن میں نفس پرستی سے بھرے ہوئے عشق یا محبت کا ڈھونگ نہیں رچا جاتا بلکہ طرفین کی خوبیوں۔ اوصاف اور طبیعتوں کی مناسبت کا لحاظ رکھکر مرد و عورت کو رشتہ ازدواج میں باندھا جاتا ہے۔ طبیعتوں میں مناسبت ہو تو ذراسی سمجھ بوجھ اور عقل سے کام لینے سے گھریلو زندگی کی مشکل سے مشکل گرہ کھل جاتی ہے اور زندگی راحت کے گہوارے میں جھولتی ہے طبیعتوں کی یہ مناسبت کوشش سے پیدا بھی کی جاسکتی ہے۔ اگر خاوند بیوی معاملہ فہمی اور سمجھداری سے کام لیں تو رشتۂ ازدواج میں باندھے جانے کے بعد ہی وہ مزاجوں کی اس یکسانیت کو بڑھا سکتے ہیں یہ خوشگوار ازدواجی زندگی کی بنیاد بن جاتی ہے اور اس سے کام لیتے ہوئے خاوند بیوی اپنے آپ کو ایک دوسرے کے مزاج کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔
اس باہمی رواداری اور مناسبت مزاج کی فضا میں زندگی کی کیاری میں محبت کے حسن بیج کی تخم ریزی ہوتی ہے۔ وہ پل بڑھکر محبت کا شجر بن جاتا ہے جس میں نیک اور تندرست اولاد کا پھل لگتا ہے۔

پربھات اور نیوتھیٹرز کو بھی چیلنج کر دیگی
اس فلم کا افتتاح کانپور کے نئے اور خوبصورت ×

عالم نسواں

شادی ایک روحانی تعلق ہے

از فراست سلطان جہاں صاحبہ

یہ مضمون اس قابل ہے کہ ہندوستان کی ہر لڑکی اسے توجہ سے پڑھے اور اسے اپنے لئے شمع راہ بنائے۔ اس میں نسوانی زندگی کے ایک بہت ہی ضروری پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ایک مشہور انگریز اہل قلم لکھتا ہے:۔
"عام طور پر ہم اپنے موجودہ تمدنی تصورات کی بنا پر یہی سمجھتے ہیں کہ مکمل شادی وہی ہوتی ہے جس کی بنیاد عشق پر ہو۔ لیکن زمانہ کی موجودہ رفتار کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل یہی بات سب سے زیادہ مشکل ہے۔"
یہ اس ملک کے ایک ادیب کی رائے ہے۔ جہاں زندگی نسبتاً بہت زیادہ آزاد ہے۔ اور مرد و عورت ایک دوسرے سے آزادانہ مل جل سکتے ہیں۔ اگر ہندوستان کی موجودہ حالت کو سامنے رکھتے ہوئے متذکرہ بالا اہل قلم مسٹر جارج سیٹرن کے قول کی روشنی میں رشتۂ مناکحت اور ازدواج پر ایک نظر ڈالی جائے۔ تو یہ بات فوراً ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہندوستان کی جو بیٹیاں فرنگی عورتوں کی تقلید کرتے ہوئے ازدواجی زندگی کی بنیاد عشق بازی پر رکھنے کی خواہشمند ہیں۔ وہ اپنی زندگیوں کے لئے اپنے ہاتھوں گڑھا کھود رہی ہیں۔
اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان کی مختلف زبانوں کا لٹریچر عشق و محبت کے تذکروں سے بھرا ہے۔ کیا نظم، کیا نثر، دونوں میں قدم قدم پر عشق و محبت کی دلفریب رنگینیاں بڑی کثرت سے بکھری پڑی ہیں۔ لیکن جب ہم ان رنگین، جذباتی چیزوں کو حقیقت کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شاعروں اور کہانیاں لکھنے والوں نے عشق اور زندگی کے صحیح تعلق کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔
جب ہم عشق کو اناٹومی (علم تشریح اجسام) یا فزیالوجی (علم الاجسام) یا سائیکولوجی۔ (علم النفس) کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مرد و عورت میں شادی کے لئے عشق ہونا ضروری نہیں۔ پھر چونکہ اصلی اور نقلی عشق میں امتیاز کر سکنا بھی بہت مشکل بلکہ قریب قریب ناممکن ہے۔ اس لئے مرد و عورت کے لئے یہ جاننا آسان نہیں ہوتا کہ ایک مرد اور عورت میں صحیح محبت ہے یا محض وقتی طور پر ان دونوں کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں۔ ان دونوں باتوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ انتخاب زوج کے لئے عشق و محبت کو معیار بنانا درست نہیں بلکہ اکثر ایسا کرنے سے انسان فریب کا شکار ہو کر زندگی بھر کے لئے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔
عشق بڑا گہرا اور وسیع لفظ ہے۔ مگر دنیا اسے بہت غلط استعمال کرتی ہے سچے عشق کے معنی یہ ہیں کہ جن مردوں عورتوں کو ایک دوسرے سے عشق ہو ان کے دل اور روحیں ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔
کیا مرد و عورت کا اس منزل پر پہونچ جانا کوئی آسان کام ہے؟ اس کے لئے تو سالہا سال بھی کافی نہیں بلکہ کئی جنم کی ضرورت ہے۔ عقلمندی اسی میں ہے کہ شادی بیاہ کے معاملے میں عشق و محبت کو کوئی دخل نہ دیا جائے۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بھولا بھالا مرد یا عورت جو عشق کو پرکھ کی کسوٹی سمجھ بیٹھتا ہے۔ فریق ثانی کے جھوٹے اور غرضمندانہ اظہار محبت سمجھتے ہوئے مکر و فریب کے جال میں پھنس کر اس کی خود غرضی کا شکار ہو جاتا ہے۔
معاملہ فہم اور دور اندیش انسانوں کو احتیاط

بچوں کی دنیا

راجہ رام موہن کی تعلیم

(۱) ہر ایک مذہب میں صداقت موجود ہے اس لئے ہر مذہب کے پیشوا اور اس کی پاک کتابوں کی قدر کرنا ہر ایک کا فرض ہے (۲) ہر ملک اور قوم میں پرماتما کی طرف سے لوگوں کی رہنمائی کے لئے پاک بندے بھیجے جاتے ہیں (۳) پرماتما سب کے پتا ہیں اور سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں (۴) کسی مذہب ملت کے معبود کی توہین کرنا سخت پاپ ہے۔ اور اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (۵) مذہب کی بنا پر کسی سے دشمنی کرنا گناہ ہے۔ (۶) ذات پات کی تمیز غیر قدرتی ہے (۷) ہر ایک مذہب کی خوبیوں کو اپنے اندر جذب کرنا مناسب ہے (۸) انسان کو ہر وقت سچائی کو قبول کر لینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ چاہے وہ کہیں سے ملے (۹) ایک ہی خدا کی پرستش لازمی ہے (۱۰) پاکیزگی صداقت العفات و محبت کی زندگی بسر کرنا ہر ایک انسان کا فرض ہونا چاہیئے۔

ضرور رکھنی چاہئے کہ شادی بیاہ کو عشق و محبت کی رنگینیوں میں نہ الجھایا جائے بلکہ معاملے کے تمام اچھے برے پہلوؤں کو دیکھکر معاملہ کیا جائے۔ یہ بات بھولنی نہیں چاہئے کہ ہمارے بزرگوں نے شادی کو دنیاوی رشتہ نہیں بلکہ ایک روحانی تعلق قرار دیا ہے۔ اس کی بنیاد کسی وقتی جذبے پر ہرگز نہ رکھنی چاہئے۔ شادی کی بنیاد عشق پر رکھنے سے ایک اور نقصان یہ ہے کہ اس طرح ایک فریق دوسرے کی سیرت کی جانچ کرنے کی مہلت نہیں پاتا بلکہ زندگی کا یہ عزیز ترین ناتہ جوڑتے وقت وہ صرف صورت اور ظاہری خوبصورتی کا غلام ہو کر رہجاتا ہے۔ یہ آنکھیں بند کرکے گڑھے میں گرنے کے برابر ہے۔
دنیا کے نظام کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز رفتہ رفتہ بڑھتی ہے مرد و عورت میں اچانک عشق ہو جانا عقل و فہم سے بعید چیز ہے۔ یہ نفس کا ایک قسم کا دھوکہ ہوتا ہے جو وقتی جذبات اور شہوانیت کے شعلوں کے بھڑکنے سے عشق بن کر محسوس ہوتا ہے۔
جب کبھی یہ سنا جائے کہ فلاں مرد و عورت میں آنکھیں چار ہوتے ہی محبت ہو گئی تو سمجھنا چاہے کہ وہ دونوں نفس کے دھوکے میں آگئے یہ ایک دفعہ دیکھتے ہی ایک نظر عاشق ہو جانے کی باتیں ننانوے فیصدی غلط ہوتی ہیں۔ دنیا کو ہمیشہ سے بات کو تنگڑ بنا دینے کی علت ہے۔ کسی خوبصورت عورت کو دیکھکر کسی مرد کے دل میں نفسانیت پرستی کی آگ بھڑک اٹھتی ہے یا کوئی عورت کسی خوبرو جوان کو دیکھتی ہے تو وہ اس پر مائل ہونے لگتی ہے۔ اس کو غلطی سے عشق سمجھ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ ایک وقتی جذبہ اور نفس کا فریب ہوتا ہے جو صرف چند دن بعد دور ہو جاتا ہے۔
اگر مرد و عورت اس طرح دھوکے میں آکر اس قسم کی شادیاں کرتے ہیں تو ان کا انجام بہت دردناک ہوتا ہے۔ نوجوان لڑکیوں کو خصوصیت کے ساتھ عشق کی بلا سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ زمانے کا عشق شیشۂ عصمت و عفت کے لئے بمنزلہ پتھر کے ہے جبکہ عورت کو جان پر کھیل کر بھی اس آئینۂ زندگی کو بال پڑنے سے بچانا چاہئے کیونکہ اگر اس کو معمولی سی بھی ٹھیس لگ جائے تو عورت کہیں کی نہیں رہتی۔ بھلا اس عشق سے کیا حاصل جو انسان کو زندگی بھر کے لئے بیکار کر دے۔

پردۂ فلم

خزانچی

پنچولی آرٹ پکچرز کا شہرۂ آفاق شاہکار خزانچی پبلک میں بہت مقبول ہوا ہے اور پریس نے بھی اس کی بہت تعریف کی ہے جسمیں سے بعض لاہور اور دہلی کے اخبارات کی رائیں حسب ذیل ہیں:۔

انقلاب لاہور

خزانچی کا افسانہ بہت اچھا ہے۔ سیٹھ دلسکھ پنچولی نے پنجاب میں فلموں کو بلندی پر لے جانے کی جو کوشش کی ہے۔ وہ بہت قابل قدر ہے۔ اس کے لئے دنیائے فلم کو اور خاص کر پنجاب کو بہت ممنون ہونا چاہیئے۔ خزانچی میں ایم اسمٰعیل کا کام قابل تعریف ہے۔

تیج ویکلی دہلی

خزانچی پہلی کامیاب اردو تصویر ہے۔ جسے شمالی ہند کے نگارخانہ میں تیار کیا گیا ہے۔ خزانچی بینک کے ایک خزانچی کی دلآویز داستان ہے۔ جسے نہایت ہی سلیقہ کے ساتھ پنچولی آرٹ پکچرز لاہور نے پیش کیا ہے۔ اسمٰعیل۔ رمولا۔ منورما۔ درگا موٹا اور جانکی داس نے بڑی خوبی سے اس تصویر میں اداکاری کی ہے۔ موتی بی گڈوانی اس تصویر کے ڈائرکٹر ہیں۔ پنچولی آرٹ کی اس تصویر سے توقع کی جاسکتی ہے کہ یہ فلم کمپنی آئندہ چل کر نہایت اچھی اردو تصاویر تیار کر سکے گی۔

روزانہ پیام دہلی

پنچولی آرٹ پکچرز نے گل بکاؤلی اور یملا جٹ جیسے کامیاب شاہکار بنانے کے بعد ایک نئی ہندوستانی فلم خزانچی پیش کی ہے۔ اس سے پہلے کسی بھی فلم کا اتنی بے صبری سے انتظار نہیں کیا گیا۔
خزانچی انسانیت اور قسمت کی ایک لازوال داستان ہے۔ خزانچی فلم دنیا کا ایک ادبی تحفہ ہے۔ اور ایک سوشل شاہکار ہے۔ یہ ایک کلاسیکل کہانی ہے جو تاریخ میں یادر ہے گی۔ جس میں مولا اور اسمٰعیل نے بہترین اداکاری کی ہے یمولا کے ناچ اور اس کے گانے اور رومان انگیز نظارے دیکھنے والے کو محو حیرت بنا دیتے ہیں۔ خزانچی کی سب سے بڑی کشش اس کے گانے ہیں۔ خزانچی کے نصف درجن گانے یقیناً بہت خوب ہیں جنہیں گل بکاؤلی کے موزک ڈائرکٹر غلام حیدر نے ڈائرکٹ کیا ہے۔

پارس لاہور

پنچولی آرٹ پکچرز لاہور کا اردو فلم خزانچی جس کا عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ پبلک نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔
بحیثیت مجموعی فلم بیحد کامیاب ہے اس کا تفریحی پہلو خاص طور پر عمدہ ہے۔ سیٹھ دلسکھ ایم پنچولی صوبہ پنجاب کے خاص طور پر شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں انہوں نے پنجاب میں ایک کامیاب اور بلند پایہ اردو فلم تیار کرکے صوبہ کا نام فلمی ہندوستان کے نقشہ پر نمایاں کر دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ پنجاب بھی اچھی فلمیں بنا سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ خزانچی نہ صرف مالی لحاظ سے مالکان کے لئے ایک کامیاب فلم ثابت ہوگی۔ بلکہ پنجاب کی صنعت فلمسازی میں دلچسپی لینے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کریگی۔

ملاپ لاہور

پنچولی آرٹ پکچرز کی تیسری فلم خزانچی پنچولی آرٹ کی جتنی بھی فلمیں اس سے قبل نکلی ہیں سب ایک دوسرے سے بڑھ چڑھکر ہیں۔ اور تیسری فلم بھی اپنے لحاظ سے پہلی دو فلموں پر سبقت لے گئی ہے۔ خزانچی کا افسانہ کمپنی کے روح رواں ص م

اقوال زریں

بے غرض ملکی خدمت کرنا سیکھو۔

تکلیف کے وقت مضبوط بنے رہو۔

موت کی یاد انسان کو نیک بنا دیتی ہے۔

سب سے بڑا گناہ وہ ہے جسے آدمی معمولی سمجھتا ہے۔

ہر ایک شیریں زبان کو دوست سمجھ لینا سخت غلطی ہے۔

قناعت ایک ایسی دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی

امانت میں ایمانداری کرنا روزی کو کھینچ لاتا ہے۔

وہ چیز جو حاصل ہو نہیں سکتی اسکی خواہش بیکار ہے۔

بے حیائی انسان کے لئے جوانمردی نہیں ہے۔

بھوکے انسان کو دور کی سوجھتی ہے۔

بزرگوں کی خدمت کرنے سے انسان عقلمند ہو جاتا ہے۔

موج تبسم

جیلر:۔ تم کس جرم میں جیل خانے آئے ہو؟

چور:۔ میں نے نقب زنی کی تھی ۔ اور کچھ میری بھی غلطی تھی۔

جیلر:۔ وہ غلطی کیا تھی۔

چور:۔ گھر کا کتا مجھے پہچانتا تھا کیونکہ میں کبھی کبھی اسے کچھ کھلا دیا کرتا تھا۔

پہلا:۔ ارے بھائی سنا ہے کہ مجھ جیسے موٹے آدمیوں پر گورنمنٹ فی کس چار روپے ٹیکس لگانے والی ہے۔

دوسرا:۔ آپ پرواہ نہ کیجئے۔ چار روپے کی فکر آپ اسوقت تک دبلا کر دیگی۔

دروازہ پر دستک ہوئی اس مکان کا دروازہ کھول دیکھا، ایک آدمی کھڑا اس نے دریافت کیا۔

فرمائیے آپ کون صاحب ہیں۔

نو وارد:۔ میں مالک مکان ہوں اور آپ سے کرایہ طلب کرنے آیا ہوں۔

اس نے جھلا کر جواب دیا۔

یہ عجیب مصیبت ہے میں نے اسی وجہ سے پہلا مکان خالی کر دیا تھا۔

لنڈن ۵ر جولائی۔ برطانیہ پر جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات کوئی خاص حملہ نہیں کیا۔ تین جرمن ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔

دلچسپ معلومات

انگلستان کا ساحل ۲۳۰۰ میل ہے اور اسکاٹلینڈ کا ۲۵۰۰ میل کل ۴۸۰۰ میل ہے۔

اسکاٹ لینڈ کا ساحل اتنا ناہموار اور کٹا ہوا ہے کہ اس میں کوئی مقام سمندر میں ۴۰ میل سے زیادہ نہیں ہے۔

جزائر برطانیہ کے گرد کے سمندروں کی زیادہ سے زیادہ گہرائی چھ سو فٹ تک ہے۔

انگلستان میں جنگ سے پہلے ۱۱۰۷۱۴۷ مکان تھے جمیں سرکاری اور شاہی عمارات بھی شامل ہیں۔

دریائے ٹیمز کی لمبائی ۲۱۰ میل ہے جسمیں ۱۶۰ میل تک جہاز رانی ہوتی ہے۔

سیوٹا جو ہسپانوی مراقش کی مستحکم بندرگاہ ہے جبرالٹر کے عین سامنے صرف ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔

جاپان نے پہل ۱۸۵۸ء میں یورو پین ممالک سے تجارتی معاہدہ کر کے ۱۸۶۰ء سے اپنی بندرگاہوں کو انکے لئے کھول دیا۔

بنارس میں ڈاکٹر مونجے کی تقریر

بنارس ۲ر جولائی۔ سرجے۔ پی سریواستوا کی صدارت میں ہندو مہا سبھا کے زیر اہتمام ایک عام جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر مونجے نے تقریر کی آپ نے مسلم لیگ کی پاکستانی اسکیم کی مذمت کی۔ اور ہندوؤں سے منظم ہونے کی اپیل کی۔ اور کہا کہ ہزاروں کی تعداد میں فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔ طبقہ دارانہ اور ذات پات کے امتیاز کو الگ اٹھا کر رکھدو۔

ڈاکٹر مونجے نے کہا کہ مہاتما گاندھی اور کانگریس ۲۰ برس سے فرقہ وارانہ اتحاد کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے سارے جتن کئے۔ حتی کہ مسلمانوں کو سادہ چیک دیدیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم لیگ نے پاکستان اسکیم پیش کر دی آپ نے کہا کہ ہندوستان ناقابل تقسیم ہے اور ہندو مہاسبھا کی رہنمائی میں ہندو ہندوستان کو بٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکیں گے

صلح کیلئے ہٹلر کی کوششیں

(قاہرہ) (بذریعہ ڈاک) ہٹلر صلح جویانہ خیالات کا اندازہ لگانے کیلئے صلح کے جو شوشے اکثر چھوڑتا رہتا ہے اس پر بحث کرتے ہوئے "الدستور" لکھتا ہے۔

"وہ خونریزی سے بچنے کے لئے نہیں بلکہ فوجی اور سیاسی فوری اغراض کے لئے صلح کرانا چاہتا ہے۔ اس کی قوت کا بہت بڑا حصہ ضائع ہو چکا ہے۔ اور بہت سی توجہ مقبوضہ ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ برطانوی ناکہ بندی سے جرمنی کو بھوکوں مرنے کا دھڑکا لگا ہوا ہے۔ ہٹلر یہ جانتا ہے کہ جنگ بہت ہی طویل ہوگی اور امریکہ برطانیہ کو مدد دیتا رہے گا۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کی قوت دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اور اتحادیوں کی قوت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ انہی وجوہ سے وہ صلح کی خبریں اڑایا کرتا ہے۔ مگر اس مقصد میں اس کو ناامید ہونا پڑیگا۔ کیونکہ جمہوریتیں اس وقت تک ہتھیار نہ ڈالیں گی جب تک آمریت کا خاتمہ نہ ہو جائے گا۔

افسانہ

شادماں دُولھا

(حضرت ناظمی ایم، اے)

یورپ شوپن ہار کے فلسفہ غم کا عملی پیرو نہیں، مگر یہ ضرور ہے کہ کانٹ وغیرہ کی بے معنی شادمانیت تباہ ہو چکی ہے۔ یہ مختصر افسانہ اسی موجودہ تشکک کا نتیجہ ہے۔ روسی افسانہ نویس حقیقت نگار ہوتے ہیں۔ عموماً ہر قسم کی ضروری غیر ضروری جزئیات بیان کر دیتے ہیں۔ مگر اس افسانہ کا مصنف چیخوف فلابیر کا معنوی تلمیذ ہے۔ اس میں اختصار اور تاثری انتخاب بدرجہ اتم موجود ہے "شادماں دولھا" میں کہیں بھی اس نے اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ کسی شخصیت یا نقطہ نظر کو بنایا یا بھلا نہیں کہا معمولی واقعات کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے پر خاص اثر ہوتا ہے۔ اور یہ مخصوص تاثری ماحول پیدا کرنا ہی مصنف کا مقصد ہے۔

مترجم

بمبئی۔ پونہ ریلوے کے حکمش کمپنیاں سے سواریوں کی گاڑی ابھی چلی ہے۔ سکنڈ کلاس کے ایک کمرہ کی دھندلی روشنی میں پانچ مسافر اونگھ رہے ہیں۔ انہوں نے ابھی ناشتہ کھایا ہے۔ اور اب اپنی سیٹ پر سکڑے سکڑے ہوئے سونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۔۔ سکوت دروازہ کھلتا ہے، اور ایک لمبی پتلی بید کی طرح سیدھی شکل اندر داخل ہوتی ہے۔ ادرک کے رنگ کی ہیٹ اور ایک بانکا اوورکوٹ پہنے ہوئے، بس ہو بہو کامک سٹیج کا اخبار نویس وہ کمرے کے درمیان دیر تک کھڑا ہو کر آنکھیں اوپر چڑھا کر ادھر ادھر دیکھتا ہے، اور بڑبڑاتا ہے۔

"لو پھر غلط۔ یہ کیا ستم ہے، خدا کا غضب ٹوٹ آیا ہے۔ ہاں پھر غلط"!

ایک مسافر ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے اور خوشی سے چلا اٹھتا ہے "!

"بنکم بابو! تم یہاں کہاں؟ کیا تم ہی ہو: بید نما بابو بدک اٹھتا ہے۔ غور سے مسافر کو دیکھتا ہے اور پہچان کر خوشی سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر خوب جھنجھوڑتا ہے۔

"آہا چیٹر جی کتنی مدت ہو گئی! مجھے خبر نہ تھی کہ تم بھی اسی گاڑی میں ہو!!"

"کہو کیسے گذرتی ہے"؟

"اور تو سب طرح خیریت ہے۔ مگر اس وقت یہ دقت درپیش ہے۔ کہ مجھے اپنا کمرہ نہیں ملتا۔ نہیں ملتا! میں کیسا احمق ہوں! مجھے جوتے پڑنے چاہیئں"

نووارد کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایک قہقہہ لگاتا ہے۔ اور پھر شروع ہوتا ہے۔

"دنیا میں عجیب وارداتیں ہوتی ہیں۔ میں دوسری گھنٹی کے بعد برانڈی کے ایک گلاس کے لئے گاڑی سے اترا اور فوراً غٹ غٹ کر کے چڑھا گیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ دوسرا اسٹیشن تو ابھی دور ہے۔ کیوں نہ ایک اور گلاس پی لیا جائے۔ میں ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ تیسری گھنٹی بجنے لگی۔ ۔۔۔۔ میں دیوانہ وار دوڑنے لگا۔ اور جو پہلی گاڑی سامنے آئی اسی میں کود پڑا۔ میں واقعی احمق ہوں احمق! احمق!! مرغی کا بچہ، الو کا ۔۔۔۔۔"

چیٹر جی کہتا ہے: "مگر تم تو بڑے خوش خوش معلوم ہوتے ہو۔ آؤ بیٹھ جاؤ۔ کافی جگہ ہے خوش آمدید"

"نہیں نہیں ۔۔۔۔ میں تو اپنے کمرے کی تلاش میں جاتا ہوں۔ الوداع"!

"یہیں بیٹھ جاؤ" اندھیرے میں کہیں گر پڑو گے۔ کوئی حادثہ ہو جائے گا۔ اگلے اسٹیشن پر سہی، بیٹھ جاؤ"!

بنکم بابو ایک آہ بھرتا ہے۔ اور چیٹر جی کے سامنے حالت تذبذب میں بیٹھ تو جاتا ہے مگر سخت اضطراب سے ادھر ادھر ہلتا رہتا ہے جیسے کانٹوں پہ بیٹھا ہوا ہے۔

چیٹر جی پوچھتا ہے "تم کدھر جا رہے ہو"؟

"میں؟ فضا میں میرے سر میں ایسی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ کہ میں خود نہیں جانتا کہ میں کدھر جا رہا ہوں میں جا رہا ہوں جدھر میری قسمت لے جا رہی ہے۔ آہاہا! میرے پیارے دوست! تم نے کبھی کوئی مسرور بے وقوف دیکھا ہے! نہیں؛ تو آج جی بھر کے دیکھ لو۔ تم دنیا میں سب سے خوش و خرم انسان کو دیکھ رہے ہو! ہاں! میرے چہرے سے نظر آ رہا ہے؟"

دیکھو نا تم کچھ ۔۔۔۔۔ ذرا ۔۔ ایسے ۔۔۔۔ کچھ ویسے ۔۔۔۔ کچھ ۔۔۔۔۔"

"ہاں درست ہے۔ کہتے کیوں نہیں کہ میں سخت احمق معلوم ہو رہا ہوں۔ پورا پورا الو۔ افسوس میرے پاس آئینہ نہیں۔ میرے پیارے دوست میں محسوس کر رہا ہوں کہ میں پرلے درجے کا بیوقوف بنتا جا رہا ہوں۔ واللہ پرلے درجے کا۔ آہاہا! ایک بات بتاؤں؛ لیکن تم مانو گے نہیں؛ میری آج شادی ہوئی ہے۔ ہا ہا استاد کہو کیسی کہی؟"

"تمہاری؛ تمہارا مطلب یہ ہے کہ تم بیاہے ہوئے ہو"

"میرے پیارے دوست ہاں! ہاں! اور آج!! آج!!! ہم دونوں میاں بیوی شادی ہوتے ہی چلے آئے ہیں"

چیٹر جی سنکر کہتا ہے: "بھئی تم بھی ایک ہو اسی لئے آج تم اتنے فیشن ایبل ہو"

"بیشک! اور میں تمام سر سے پاؤں تک عطر میں بسا ہوا ہوں۔ غرضیکہ (تھیٹریکل طرز ہوں) ہوں۔ میں رنگیلا چھبیلا سجیلا ۔۔۔ بنا ہوں جنٹلمین ۔۔ میں ہمہ تن خود نمائی ہوں۔ کوئی خیال، کوئی فکر، کوئی غم نہیں ہے۔ ایک حسرت کی لہر تمام جسم میں دوڑتی ہے اور بس۔ میں خوشی کا دیوتا ہوں ۔۔۔۔ (تھیٹریکل طرز میں) شادماں۔ کامراں

بنکم بابو آنکھیں بند کر کے سر کو مستانہ وار ہلاتا ہے۔

"میں بہت ہی خوش ہوں۔ ذرا سوچو تو سہی ایک منٹ کے بعد میں اپنے کمرہ میں جاتا ہوں وہاں کھڑکی کے قریب بیٹھی ہوئی ہے۔ جس پر میں عاشق ہوں۔ جو مجھ پہ عاشق ہے ؎

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

اور ہائے وہ ننھے ننھے گورے۔ گورے۔ پیارے۔ پیارے ہاتھ، پاؤں۔ میری پیاری! میری جان! مگر تم سرد دل بن بیاہے، مادیت پرست انسان کیا جانو۔ جب تمہاری شادی ہوگی، تب میں یاد آؤنگا، اور تم کہوگے اکدھر ہے بنکم بابو، خدا اس کو سلامت رکھے، ہاں ایک منٹ کے بعد میں اپنے کمرے میں جاتا ہوں اور وہ سخت اضطراب سے میرا انتظار کر رہی ہے۔ اور پھر وہ مسکراتی ہے، اور میں اس کے پاس جا بیٹھتا ہوں اور اس کی ٹھوڑی کو دو انگلیوں میں پکڑ کے" ۔۔۔۔۔۔۔"

بنکم بابو مستانہ وار جھومتا ہے۔ اور چٹخارے لے لے کر پھر شروع ہوتا ہے۔

"پھر میں اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیتا ہوں، اور ہاتھ کمر میں لپٹا لیتا ہوں۔ ارد گرد سکوت کا عالم ہے اور شاعرانہ شفق ہے اوہ! اس وقت میں تمام دنیا کو سنگ

لگانا چاہتا ہوں، چیٹرجی! مجھے اجازت دو کہ میں تمہارے گلے ملوں"۔

"آؤ، بڑی خوشی سے"۔

"دونوں دوست گلے ملتے ہیں۔ تمام مسافر قہقہے لگاتے ہیں۔ اور شاداں دولہا پھر شروع ہوتا ہے:۔

اور جیسے شاعر کہتے ہیں اس شراب مسرت کی تکمیل کیسے ہوتی ہے؟ میں ریفرشمنٹ روم میں جاتا ہوں اور بادۂ ارغوانی کے دو تین چھلکتے ہوئے جام گلے میں لنڈھا لیتا ہوں۔ پھر دل و دماغ میں ایسی حالت طاری ہوتی ہے جو ناول نویس کیا جانیں۔ میں ایک معمولی آدمی ہوں۔ مگر اس وقت میری وسعت کا یہ عالم ہے کہ میں تمام دنیا کو گلے لگانا چاہتا ہوں۔"

دوسرے لوگ اس مسرور مخمور دولہا کو دیکھ کر اس کی خوشی سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ اب بنکم بابو کے پانچ سامعین ہیں۔ وہ اِدھر اُدھر اچھلتا کودتا پھرتا ہے۔ اور ہاتھوں کو بجلی کے پنکھے کی سرعت کے ساتھ ہلاتا ہوا بولنا شروع کر دیتا ہے:۔

صاحبان! صاحبان!! زیادہ تفکر بے فائدہ ہے" فکر نادر کا رما آزار ما"، اس تجزیہ نفسیاتی کو ترک کر دو۔ اگر تم شراب پینی چاہتے ہو تو بغیر کسی نفع و نقصان کے خیال کے پی لو۔ کیا خوب کہا ہے۔ ع

بد تر از اندیشۂ سود و زیاں ہے زندگی

اصل زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔ اس فلسفہ اور لغویات پر لعنت بھیجو:۔

گارڈ کمرے کے اندر آتا ہے، دولہا میاں اس کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔

"دیکھو بھئی، جب تم ۲۰۹ نمبر کے کمرے سے گزرو۔ وہاں کھڑکی کے پاس میری پیاری بیٹھی ہوئی ہے۔ اُسے کہہ دینا کہ میں یہاں بیٹھا ہوں۔"

"جناب بہت اچھا، مگر اس گاڑی میں ۲۰۹ نمبر تو ہیں نہیں ہے۔ البتہ ۲۱۹ نمبر ہے"۔

"چلو ۲۱۹ ہی سہی، ایک ہی بات ہے۔ تم انہیں کہہ دینا کہ بنکم بابو صحیح و سلامت ہے، فکر کی بات نہیں"۔

یکایک بنکم بابو اپنے سر کو نوچنے لگتا ہے اور آہ بھر کر کہتا ہے:۔

"خاوند۔۔۔ بیوی۔۔۔ ایک لمحہ بھر میں۔۔۔ خاوند ہا ہا ہا! میں گدھا ہوں۔ مجھے خوب ڈنڈے پڑنے چاہیئں، اور میں خاوند ہوں۔ اُلو! لیکن اس کی طرف دیکھو کل تک وہ ایک چھوٹی سی لڑکی تھی! اور آج۔۔۔ نیرنگی عالم تم کا یقین نہیں آتا!"

ایک مسافر کہتا ہے۔

"آجکل کسی شاداں انسان کو دیکھنا ایسا ہی عجیب ہے جیسا سفید ہاتھی دیکھنا"۔

بنکم بابو اپنی لمبی لمبی ٹانگوں کو اکڑا کر اور اپنے پاؤں کی نکیلی انگلیاں پھیلا کر۔

"درست ہے مگر یہ کس کا قصور ہے؟ اگر تم خوش نہیں ہو تو یہ تمہارا قصور ہے۔ ہاں! تم کیا سمجھے ہوئے تھے۔ آدمی آپ اپنی خوشیوں کا خالق ہے۔ اگر تم واقعی خوش رہنا چاہتے ہو تو تم خوش رہوگے۔ نہیں تو نہیں۔ تم خود قصداً اپنی خوشی سے منہ پھیر لیتے ہو"۔

"ہیں۔ یہ کیسے؟"

"یہ تو بالکل صاف ہے۔ فطرت کا اقتضا ہے کہ ایک آدمی خاص عمر میں محبت کرے۔ جب یہ وقت آپہنچے تو تمہیں ہمہ تن عشق میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ لیکن تم قدرت کے قانون کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ تم کسی نہ کسی چیز کا انتظار کرتے رہتے ہو۔ اس پر مزید حکم ہے کہ عموماً آدمی کو جلد شادی کر لینی چاہیئے شادی کے بغیر کوئی خوشی نہیں، جب وقت آ جائے تو پھر تذبذب کیا؟ پھر یہ امر واقعی ہے (جیسا کہ عیسائیوں کی انجیل میں لکھا ہے) کہ شراب آدمی کے دل کو خوش کرتی ہے؟ سو اگر تم خوش رہنا چاہتے ہو تو ریفرشمنٹ روم میں چلے جاؤ، اور پی آؤ۔ یہ مسرت حقیقی کا ایک راز ہے، بہت چالاک بننے کی کوشش نہ کرو، جدت طرازی ترک کر دو۔ شاہراہ عام پر چلو اور تم ہمیشہ خوش رہوگے۔

ایک مسافر بول اُٹھتا ہے۔

"تم کہتے ہو کہ اپنی خوشی کا خالق آپ ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے: جب تمہیں متعدی زکام ہو یا ساس ایسی بدلگام ہو کہ زیست حرام ہو جائے۔ ہر ایک چیز سنجوگ سے ہے۔ اگر ابھی گاڑی کا تصادم ہو جائے تو پھر تم اور کوئی شراب لاؤ گے"۔

شاداں دولہا تردیداً کہتے ہیں:

"یہ سب بے معنی، لغو ہے، ریلوں کے تصادم کہیں برس میں دو بار ہوتے ہیں۔ مجھے حادثات کا کوئی خوف نہیں۔ کیونکہ خوف کی کوئی وجہ نہیں۔ خدا کی مار ہو ان پر یہ حادثات محض استثنائی ہوتے ہیں۔ میں تو ان کا ذکر بھی کرنا نہیں چاہتا۔ اوہ میرے خیال میں سٹیشن آ گیا ہے"!

چیٹرجی پوچھتا ہے:۔

"تم جا کدھر رہے ہو؟ پونہ یا کہیں اور؟ بمبئی خوب میں اور پھر جنوب کی طرف کیسے جا سکتا ہوں۔ کیونکہ میں تو شمال کی طرف جا رہا ہوں"۔

"لیکن پونہ شمال کی طرف نہیں ہے۔

دولہا (حیرانی سے)! "پونہ؟ تمہاری عقل تو ٹھکانے ہے؟"

"سخت تعجب کی بات ہے"۔۔۔ تم نے کس سٹیشن کا ٹکٹ لیا تھا؟"

"ناسک کا؟"

"تو پھر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے تم غلط گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہو"۔

—— ایک منٹ کامل خاموشی میں گزر جاتا ہے۔ دولہا میاں آہستہ آہستہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور پریشان ہراساں نگاہوں سے اپنے ہمراہیوں کو دیکھتا ہے۔

چیٹرجی تشریح کرتا ہے:۔ ہاں! ہاں!! تم برانڈی کے گلاس کے بعد غلطی سے پونہ ایکسپریس میں کود پڑے ہو"۔

بنکم بابو کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے سر کے بالوں کو نوچتا ہے۔ او مگر ہے اِدھر اُدھر گھبرایا ہوا پھرتا ہے۔ پھر عرض سے:۔ میں کیسا احمق ہوں! میری عقل پر خدا کی سنوار ہو اب میں کیا کروں؟ میری بیوی دوسری ٹرین میں تن تنہا میرے انتظار میں متفکر بیٹھی ہوئی ہوگی۔ میں سخت بیوقوف ہوں"۔

دولہا پھر سیٹ پر گر پڑتا ہے اور اسکا جسم اس طرح پیچ و تاب کھاتا ہے جیسے کوئی اس کے پاؤں کی پھنسی کیلوں والے بوٹ سے کچل رہا ہو"۔

پھر وہ کراہتا ہوا کہتا ہے:۔ میں بڑا ہی بد قسمت انسان ہوں"۔ ہائے میں اب کیا کروں؟ اب میں کیا کروں؟

تمام مسافر اسکو تسلیاں دیتے ہیں:۔ یہ تو بات ہی معمولی ہے۔ تم اپنی بیوی کو تار دے دو۔ اور اگلے سٹیشن پر دوسری ایکسپریس پر سوار ہو جانا۔ اس طرح تم اپنی بیوی کو راستہ ہی میں جا ملو گے۔ اس میں بات ہی کیا ہے؟

دولہا! شاداں دولہا۔ روتی آواز سے! "دوسری ایکسپریس! میں۔ ایکسپریس کا ٹکٹ کیسے خرید سکتا ہوں؟ میرا تمام روپیہ تو میری بیوی کے پاس ہے"!

مسافر ہنستے ہنستے اور کانا پھوسی کرتے چندہ جمع کرکے "شاداں دولہا" کو کرایہ تھما دیتے ہیں۔

ہندوستان کی الگ نمائندگی نہیں ہو گی

لندن ۲ر جولائی۔ پارلیمنٹ میں مسٹر آرکیری نے دریافت کیا۔ روس کو برطانیہ کی طرف سے جو فوجی مشن بھیجا گیا ہے آیا حکومت کی اس میں پوری نمائندگی ہوگی۔ یا حکومت ہند یا حکومت روس کے درمیان الگ رابطہ قایم کیا جائے گا۔ وزیر ہند مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ مشن کا تعلق تمام سلطنت کے وسیع مسائل سے ہے اور حکومت ہند کی طرف سے الگ نمائندے بھیجنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا مسٹر کیری نے دریافت کیا آیا مسٹر ایمری لڑائی کی عام صورت حالات کے بارے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے بارے میں کوئی بیان دیں گے مسٹر ایمری نے ہاں میں جواب دیا۔

سر ہیگ نیل نے دریافت کیا آیا روس کے مشن میں اپنی نمائندگی کے متعلق حکومت ہند مطمئن ہے مسٹر ایمری نے کہا کہ اس کے خلاف فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

ترکی وزیر تحفظ کا استعفیٰ

انقرہ ۴ر جولائی۔ ترکی کے وزیر تحفظ نے ترکی جہاز کے ڈوبنے کے حادثہ سے متاثر ہو کر استعفیٰ دیدیا ہے۔

مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام باشندگان کانپور کا جلسہ

کانپور ۴ر جولائی ۸ بجے شب کوپر یڈ گراؤنڈ پر باشندگان کانپور کا ایک عظیم الشان جلسہ مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام منعقد ہوا جسکی صدارت جناب محترم گنگا دھر ناتھ صاحب نرجت ایڈووکیٹ نے کی۔ موصوف نے اپنی پر مغز اور فاضلانہ تقریر میں میونسپل بورڈ کے سرمایہ دارانہ رویہ پر سخت نکتہ چینی کی۔

تجویز نمبر ۱۔ سید صوفی منصور علی صاحب حسرتی نے ذیل کی تجویز پیش کی:۔ باشندگان کانپور کا یہ جلسہ عام جو زیر قیادت مجلس اتحاد ملت کے منعقد ہو رہا ہے۔ میونسپل بورڈ کے ممبران اور اسٹاف کے اس رویہ اور باہمی اختلافات کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جو اکثر ذاتی، یا فرقہ وارانہ دلچسپیوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اور جسکی وجہ سے عوام کے حقوق پامال ہوتے رہتے ہیں۔ اور لوکل گورنمنٹ سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ موجودہ بورڈ کے قیام کو جلد از جلد ختم کرکے نئے انتخابات کے ذریعہ نئے بورڈ کا قیام کرے۔ اس کی تائید عبدالوحید صاحب رکن انجمن وطن نے کی۔

تجویز نمبر ۲۔ ذیل کی تجویز مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان نے پیش کی۔ یہ جلسہ عام لوکل گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو کانپور میونسپل بورڈ کی متعدد بے عنوانیوں موجودہ جمود اور دیگر تمام ایسے امور کے متعلق مکمل تحقیقات کرے۔ جن کا تعلق براہ راست باشندگان کانپور کے شہری حقوق اور مفاد سے ہے۔ اور اس امر کو بھی واضح کرے کہ موجودہ بورڈ اپنے فرائض منصبی انجام دینے میں کس حد تک کامیاب ناکامیاب رہا ہے۔ اس کی تائید حسب ذیل حضرات نے کی اور رام پرشاد صاحب۔ دیبی پرشاد صاحب، مزدور سبھا، جے پال سنگھ پنڈت جگدیو پرشاد۔ ہندو مسلم اتحاد کمیٹی اشفاق الٰہی صاحب۔ مولوی محمد معصوم صدیقی اتحاد ملت۔ اس کے بعد ہندو مسلم اتحاد کمیٹی اور مزدور سبھا نے اعلان کیا کہ ہم اتحاد ملت کے ساتھ ملکر باشندگان کانپور کے جائز مطالبات منوانے کے لئے میونسپل بورڈ کے خلاف احتجاج کرنے کو تیار ہیں۔ بعدہ مجاہد ملت موصوف میونسپل بورڈ سے شکایتیں رکھنے والوں کو تاکید کی۔ کہ وہ دفتر اتحاد ملت طلاق محل میں تحریری جلد از جلد روانہ کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ یہ سب شکایتیں گورنمنٹ یو پی کے پاس روانہ کی جا سکیں۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یو پی

پراونشل اتحاد ملت کی سرگرمیاں

کانپور ۵ جولائی۔ کو ۸ بجے کی گاڑی سے کالپی مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یو پی مع گیارہ نیلی پوش مجاہد کے پہنچے بسری دروازہ جامع مسجد کے پاس اتحاد ملت یو پی کا تبلیغی کیمپ لگایا گیا۔ اور مجلس اتحاد ملت کالپی کی طرف سے جلسہ کا اعلان کرایا گیا جسمیں مجاہد ملت موصوف نے نہایت ہی فصیح و بلیغ تقریر میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا عروج اور موجودہ مسلمانوں کا زوال پیش کیا۔ اور مسلمانوں کو نیلی پوش بننے کی اور تحریک درس قرآنی جاری کرنے کی ہدایت کی جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسہ کی کامیابی کا سہرا محمد حنیف صاحب، منداللہ بخش صاحب سرداران اتحاد ملت کالپی کے سر ہے۔ اور درس قرآن جاری کرنے کے لئے حافظ عبدالباسط صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔ کالپی کے بعد یو پی کے طول و عرض میں اس کا دورہ کیا جائے گا۔ جلسہ سکریٹری صاحبان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنے اپنے ہاں نظام اتحاد ملت کو درست کر لیں۔ اور تحریک درس قرآن جاری کر دیں۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یو پی

کراچی کی ترقی کی اسکیم

کراچی (بذریعہ ڈاک) کراچی کو ترقی دینے کی ایک اسکیم حکومت سندھ کے زیر غور ہے۔ یہ پندرہ لاکھ روپے کی اسکیم ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آدھا خرچہ حکومت ہند اور آدھا خرچہ حکومت سندھ برداشت کریگی حال میں مسٹر سوک کمیٹی نے ۵ بڑے کنوئیں کھدوانے پر غور کیا جن سے آگ بجھانے کے لئے پانی حاصل کیا جا سکے۔

شام کی لڑائی

لندن ۴ر جولائی۔ پلمائرہ کے فتح ہو جانے کے بعد شام کی لڑائی کا خاتمہ قریب آ گیا ہے قاہرہ کی خبر ہے کہ شام کی فوجوں کی قوت مقابلہ بہت کم ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ دمشق کی طرف سے لڑنے والوں میں احساس بھی ہے کہ ہم فرانس کے مفاد کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

جاپان کا جواب جرمنی کو

لندن ۵ جولائی۔ برلن سے سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار کا نمائندہ لکھتا ہے کہ جاپان نے جرمنی کو لکھ دیا ہے۔ کہ روس اور جرمنی کی لڑائی میں اس کی پالیسی کیا ہوگی۔ اس جواب کی نوعیت اور کچھ معلوم نہیں ہے۔

چین جاپان کی لڑائی

ٹوکیو ۵ جولائی۔ جاپان نے ۴ سال تک چین اور جاپان کے لڑائی کے یہ اعداد شایع کئے ہیں کہ ہمارے ایک لاکھ سوا نو ہزار آدمی اور چین کے ساڑھے اکیس لاکھ سپاہی کام آئے۔

مہاتما جی کا تعزیتی تار

الہ آباد ۶ جولائی۔ سری داؤ جیتا منی کی موت پر مہاتما گاندھی نے ایک تعزیتی تار بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ڈاکٹر جیتا منی کی موت کی خبر سنکر انتہائی رنج ہوا۔ ان کی موت سے ہندوستان کے جرنلزم کو بہت بڑا نقصان پہونچا ہے۔

امریکہ میں یوم آزادی

نیویارک ۶ جولائی۔ امریکہ میں گذشتہ دو روز یوم آزادی کی تقاریب منائی گئیں۔ ان تقاریب میں اتنا ہجوم تھا کہ ۳۱۸ اشخاص مرگئے کئی مکانوں کو آگ لگی۔ اور سینکڑوں اشخاص زخمی ہوئے۔ صرف ایک جگہ ۱۵ اشخاص سمندر میں ڈوب کر مرگئے۔

سٹی مسلم لیگ کانپور کا جلسہ

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار صداقت کانپور سلام مسنون
کارروائی جلسہ عام مسلمانان کانپور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۱ء بغرض اشاعت روانہ کرتا ہوں متوقع ہوں کہ آنجناب اس کی اہمیت کے پیش نظر اپنے اخبار کے قریبی اشاعت میں شایع فرماکر شکر گذاری کا موقع دیں گے۔
نیازکیش (ڈاکٹر) محمد شریف خاں آنریری سکریٹری

بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۴۱ء روز یکشنبہ انور گنج کے بعض معزز مسلمانوں کو ۸ بجے صبح سے افسر تفتیش کنندہ پولیس انور گنج نے گرفتاری کرکے ضمانت لینے سے بھی انکار کردیا۔ اور گرفتار شدگان کو فوراً جیل خانہ روانہ کردیا۔ گرفتار شدگان میں مجلس انتظامیہ شہری مسلم لیگ و ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کا ایک ایسا رکن بھی شامل ہے۔ جس نے بلوہ فرو کرنے کے سلسلہ میں سرگرم کوشش کی تھی۔ حالانکہ شہر کے سربرآوردہ مسلمان ہر طرح کی ضمانت کرنے کے لئے تیار تھے۔ لہذا ایسی نامناسب اور یکطرفہ کارروائی کو سٹی مسلم لیگ کانپور کسی طرح بھی برداشت نہیں کرسکتی۔ سٹی مسلم لیگ کانپور کے اعلان پر ہڑتال کی گئی۔ اور ۹ بجے شب کو لیگ ہال میں جلسہ عام مسلمانان کانپور کا منعقد ہوا جسمیں مولانا حسرت موہانی صاحب قبلہ صدر جلسہ تھے اور جناب سید حسن احمد شاہ صاحب وکیل و جناب حکیم سید نواب علی صاحب و جناب محمد عارف صاحب ناظمی وکیل و جناب عبدالسلام صاحب نے نہایت پرمغز اور موثر تقریریں فرمائیں جسمیں افسر تفتیش کنندہ پولیس انور گنج و کوتوال شہر کی نامناسب اور یکطرفہ کارروائی کی شدید مذمت کی گئی جلسہ میں نہایت جوش و خروش تھا اور مسلمانوں کے جذبات کو نہایت دشواری سے قابو میں لایا گیا۔

وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل

لاہور ۶ جولائی۔ آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ میری توجہ ایک اطلاع کی طرف دلائی گئی جو لاہور کے اخباروں میں چھپی ہے اس خبر میں لکھا ہے کہ مجھے وائسرائے کی توسیع شدہ ایگزیکٹیو کونسل کا ممبر مقرر کیا جائے گا اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے اور یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ آجکل خبروں کا کال ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار صاحب نے یہ خبر گھڑ لی ہے۔

بمبئی میں ۴۶ء۱۰ انچ بارش

بمبئی ۵ جولائی۔ یہاں اتنی شدید بارش ہوئی کہ بڑا تالاب جس میں شہر کو پانی سپلائی ہوتا ہے۔ چاروں میں بھر گیا۔ حالانکہ معمولی طور پر یہ تالاب دو ماہ میں بھرتا ہے ۱۸۶۰ء سے اب تک یہ پہلا موقعہ ہے کہ اتنی مختصر مدت میں نہ صرف تالاب بھر گیا بلکہ اس میں سے پانی بہنے لگا۔ گذشتہ ایک ہفتہ میں ۴۶ء۱۰ انچ پانی ہوئی۔ اور اب تک جاری ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس کی واپسی

واشنگٹن ۵ جولائی۔ معتبر ذرایع سے خبر موصول ہوئی ہے کہ برطانوی سفیر لارڈ ہیلی فیکس آیندہ چند ہفتہ کے اندر برطانیہ واپس آجائینگے امید ہے کہ آپ بحر اٹلانٹک کے راستہ ہوائی جہاز سے برطانیہ جائیں گے۔ مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مسٹر چرچل کے سامنے اپنے مشن کے متعلق رپورٹ پیش کرینگے۔ لیکن واشنگٹن میں یہ قیاس آرائی ہو رہی ہے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس یہاں واپس آئیں گے۔ یا برطانیہ میں ہی رہ کر وار کیبنٹ میں کام شروع کرینگے جس کے وہ ابھی تک ممبر ہیں

قمر بدایونی کا انتقال

بدایوں ۲ جولائی۔ یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ اردو کے مشہور شاعر اور نقاد جناب مولانا قمر الحسن صاحب قمر بدایونی عرصہ کی علالت کے بعد منگل کے دن گیارہ بجے دن کے انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خاکسار وکیل اور خاکسار پروفیسر

لاہور ۴ جولائی۔ خواجہ خانون کالج کے پروفیسر عبدالعزیز اور ایک مقامی وکیل مسٹر مشتاق احمد منشی کو ۴ سال قید سخت اور ایک سال قید سخت کی سزا قانون اسلحہ کے ماتحت ہوئی۔ یہ دونوں خاکسار تھے اول الذکر کے پاس ایک ناجائز پستول نکلا اور دوسرے کے پاس ۱۳ کارتوس نکلے۔

جوڈیشل کمیٹی سے استعفے

بمبئی ۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ لندن میں مالک معظم کی پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے ممبر رائٹ آنریبل ڈاکٹر ایم۔ آر۔ جیکر نے استعفے دے دیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ لارڈ چانسلر نے اس استعفے کو منظور کیا یا نہیں۔

فرانس کے جرمن ہوائی جہاز روس کو

ماسکو ۵ جولائی۔ روس میں لڑائی لڑنے کے بعد ہی میں جرمن ہوائی کمانڈ کو مجبور ہوکر فرانس سے مشرقی مورچہ پر اپنے ہوائی جہاز منگانے پڑے۔ یہ ہے وہ بیان جو اخبار سوویتیا کے نامہ نگار نے میدان جنگ سے بھیجا ہے۔

اسلحہ بارود کے جہاز مصر کو

لندن ۶ جولائی۔ نیویارک کی اطلاع ہے کہ امریکہ سے ۳۰۔۴۰ جہاز روزانہ ہتھیار لیکر لال سمندر کی طرف برطانیہ اور دوسرے اتحادی ملکوں کے لئے جاتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کو چھوڑنے کے لئے امریکہ کے ماہرین قاہرہ پہونچ گئے ہیں۔

ہریجن کانسٹبل بن سکتے ہیں

کراچی ۶ جولائی۔ حکومت سندھ نے ہریجن سیوک منڈل کراچی کے پریزیڈنٹ کو اطلاع دی ہے کہ ہریجن بہ حیثیت کانسٹبل بھرتی ہوسکتے ہیں۔ انپر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر ضروری قابلیت کے ہریجن ملے تو مقرر کرنے والے افسران کا معقول خیال کریں گے۔

سائپرس پر حملہ

نکوشیا ۶ جولائی۔ سنیچر کی شام کو سائپرس پر پھر حملہ کیا گیا۔ نکوشیا پر دو بم گرے جان و مال کا نقصان نہیں ہوا۔

ہٹلر اور مسولینی میں ملاقات ہوگی

ماسکو ۶ جولائی۔ ماسکو ریڈیو کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنی جنگ کے متعلق تبادلہ خیال کرنے کے لئے ہٹلر اور مسولینی میں بہت جلد ملاقات ہوگی

بحکم جناب پنڈت بشیر محمد صاحب بہادر حاکم پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۱ بید خلی دفعہ ۱۸۰ ایکٹ ۱۷ ۱۹۳۹ء

بعدالت مال پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور

کرشنا نند بنام مساۃ للتی کنور

بنام مساۃ للتی کنور بیوہ ملد یو پرشاد قوم برہمن ساکن موضع لیدا متو پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

ہرگاہ واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بید خلی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کا بنفسہ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا جواب دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنائے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط

اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۹۴۱ء کو جاری کیا گیا۔

سٹیشن نے ۲۶ر جون کو ماسکو پہنچتے ہی اپنا ...

جرمنی اور ترکی کے معاہدہ کی تصدیق

انقرہ ۸ر جولائی۔ ترکی کی گورنمنٹ نے جرمنی اور ترکی کے غیر جارحانہ معاہدہ کی تصدیق کردی ہے۔ جرمن گورنمنٹ کو ترکی کی گورنمنٹ کا یہ فیصلہ پہونچا دیا گیا ہے اس سلسلہ میں آج ہٹلر نے ڈاکٹر سیدم وزیر اعظم ترکی کو شکریہ کا تار بھی بھیجا ہے۔

کسی وقت یہ پالیسی ترک کر کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس کو ضلع سے تبدیل کر دیا جائے تو محکمہ تعلیم کو انہیں تبدیل کر دے۔

کھدر کے استعمال کی ہدایت

کراچی ۵ر جولائی۔ پیر صاحب پگارو نے اپنے پیرؤں کے نام ایک نیا فرمان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے پیرؤں کو کہا ہے کہ جو لوگ سو روپیہ یا اس سے زیادہ رقم سالانہ مالگذاری میں دیتے ہیں وہ صرف ہاتھ کا کتا اور ہاتھ کا بنا کھدر استعمال کریں۔

لکھنؤ میں مدح صحابہ ایجی ٹیشن ملتوی

لکھنؤ ۷ر جولائی۔ سنیوں کی شکایتیں دور کرانے کے لئے نواب صاحب چھتاری حکومت یوپی سے بات چیت شروع کریں گے۔ چنانچہ سنی لیڈروں نے مدح صحابہ ایجی ٹیشن کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ گفت و شنید پر امن فضا میں جاری رہے۔

روس کو برطانیہ کی مدد

روس۔ ۷ر جولائی ماسکو سے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانی

علی گڈھ یونیورسٹی کا وفد

بنارس۔ ۷ر جولائی۔ علیگڈھ یونیورسٹی کی ڈیوٹی سوسائٹی کے وفد نے آج پنڈت مدن موہن مالویہ سے ملاقات کی۔ بات چیت کے دوران میں پنڈت مدن موہن مالویہ نے اس امر کا اظہار کیا کہ بنارس ہندو یونیورسٹی اور علیگڈھ مسلم یونیورسٹی فرقہ وارانہ صلح و آشتی پیدا کرنے کے لئے ملک کی رہنمائی کریں۔

ہندوستان میں پہلا ہوائی جہاز

مدراس۔ ۷ر جولائی۔ ایک روزانہ اخبار کا بیان ہے کہ ہندوستان ایرکرافٹ فیکٹری بنگلور میں پہلا ہوائی جہاز بن کر تیار ہو گیا ہے۔ اور ۲۴ر جولائی کو وہ حکومت ہند کو دیدیا جائیگا۔ اس ہوائی جہاز کو عنقریب آزمائشی طور پر اڑا کر دیکھا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ یوپی میں ترمیم

نینی تال ۷ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کو ترمیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مجوزہ ترمیم کی رو سے ۷۳ (۱) کو نکال دیا جائے گا۔ جس میں درج ہے کہ اگر تعلیمی کمیٹی

اگر ماسکو فتح ہو گیا

لندن۔ ۷ر جولائی۔ اگر کسی وقت جرمن فوج نے ماسکو کے آنے جانے کے راستوں اور ٹیلیفون کے سلسلوں کو تباہ کر دیا اور روس کی فوج خطرہ میں پڑ گئی تو لینن گریڈ۔ منسک کیو حتیٰ کہ ماسکو خالی کر دیا جائے گا۔ اور حکومت روس ماسکو سے کسی دوسرے مقامات پر چلی جائے گی۔ روسی لیڈر اس کے لئے بالکل تیار ہیں" یہ ہیں وہ الفاظ جو ایک اعلیٰ روسی افسر نے انقرہ میں نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار کو دوران گفتگو میں بتائے۔ روسی افسر نے امید ظاہر کی کہ آئندہ موسم سرما کی لڑائی میں ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔ اگر حکومت روس۔ ماسکو خالی کرنے پر مجبور ہو گئی ہو تو ماسکو کے مشرق میں ایک ہزار میل کے فاصلہ پر اورل کی پہاڑیوں کے صنعتی مرکز سوارڈ لوسک کو نیا راجدھانی بنایا جائے گا۔ یہ روس میں سب سے بڑا اور اول درجہ کا صنعتی شہر ہے۔ اور وہاں ہتھیاروں اور گولہ بارود کی فراہمی کا بہت معقول انتظام ہے۔ اس کے علاوہ جنبشر بمبار ہوائی جہازوں کی بھی اس تک پہونچ نہیں ہو سکتی

مرکزی اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

شملہ۔ ۷ر جولائی۔ آج شملہ کے ایک سرکاری بیان میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء سے مرکزی اسمبلی کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۲۴ر جون ۱۹۴۰ء کے حکم میں جو توسیع کی گئی تھی۔ وہ اس تاریخ کو ختم ہو جائے گی۔ گورنر جنرل نے موجودہ کونسل آف اسٹیٹ کی میعاد میں بھی ایک سال کی توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معمول کے مطابق اس کی میعاد فروری ۱۹۴۲ء میں ختم ہو جائیگی

امریکہ میں مزید جہاز بنیں گے

واشنگٹن ۷ر جولائی۔ امریکہ کے سمندری محکمہ نے نئے جہاز بنانے کے لئے ۵۸۵۰۰۰۰۰۰ ڈالر کی مزید رقم کانگریس سے طلب کی ہے اس میں سے ۱۴۰۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم جہازوں کی مرمت پر صرف کی جائے گی۔

ہندو لیڈروں کی کانفرنس

بنارس ۴ جولائی۔ یکم جولائی کو پنڈت مدن موہن مالوی کے یہاں جو ہندو لیڈر جمع ہوئے تھے انھیں خطاب کرتے ہوئے پنڈت مدن موہن مالوی نے کہا کہ مہاتما گاندھی بہت عرصہ سے غور کرتے رہے ہیں کہ تحفظ کے معاملہ میں بھی اہنسا کا استعمال نہ ہونا چاہیئے۔ میں نے اس مسئلہ پر ان سے ہمیشہ اختلاف کیا ہے۔

مالوی جی نے ان فرقہ وارانہ جھگڑوں پر افسوس ظاہر کیا جو ملک میں جابجا ہوئے ہیں۔ اور جن سے بہت سے بیگناہ لوگوں کی جان و مال اور آزادی کا نقصان ہوا۔ ان بلووں کا سلسلہ بند کرنے کے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ عوام کے مختلف طبقوں میں بالخصوص ہندوؤں اور مسلمانوں میں باہمی نیک فہمی بڑھائی جائے ہندو راج یا مسلم راج کا ذکر فضول ہے۔ آئندہ ہندوستان میں جو راج ہوگا وہ ہندوؤں سکھوں مسلمانوں عیسائیوں پارسیوں وغیرہ کا مشترکہ راج ہوگا۔ کانگریس کو گالیاں دینا بند کر دینا چاہیئے

جو خطرہ ہمیں درپیش ہے۔ اس کی موجودگی میں پارٹیوں کو تقسیم نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ انھیں ملانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مالوی جی نے کہا ہتھیاروں کا قانون منسوخ ہونا چاہیئے اس سے زیادہ برائی ہندوستان کے ساتھ کبھی نہیں کی گئی، جب کہ قانون اسلحہ پاس کیا گیا۔ تجربہ نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ جب لوگ ہتھیار استعمال کرنے میں آزاد تھے تو ڈاکو اور ٹھگ بھی حملہ کرتے ذرا ہچکچاتے تھے۔ موجودہ بلووں کی تاریخ نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ بلوائی ڈٹ کر مخالف کا مقابلہ نہیں کرتے بلکہ پیچھے سے چھرا مار کر بالکل بزدلانہ طریقہ پر بھاگ جاتے ہیں اس بارے میں کوئی شبہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اگر ہتھیاروں کے لائسنس دے دیئے جائیں تو ہتھیاروں کا غلط استعمال ہوگا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ تلواریں لائسنس سے آزاد کرا دی گئی تھیں لیکن انکا کبھی غلط استعمال نہیں ہوا اس وقت تو یہ ہو رہا ہے۔ کہ لٹیروں اور ڈاکوؤں کو ہتھیار حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ جبکہ قانون پسند اشخاص بغیر لائسنس کے ہتھیار نہ رکھ سکتے ہیں اور نہ حاصل کر سکتے ہیں۔

آخر میں پنڈت جی نے فرمایا کہ ہم سب کو ایمانداری سے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اہنسا (عدم تشدد) کے اونچے جوان تبلیغ کریں لیکن جب تک ہم اپنی اخلاقی تعلیم سے لوگوں کے دلوں میں اس اونچے اصول کے لئے گھر نہ پیدا کر دیں۔ ہمیں یہ چاہیئے کہ جو کچھ ہمیں پیارا ہے یا ہمارے نزدیک پاک ہے اس کے بچانے کے لئے ہنسا اور اہنسا دونوں طریقے اختیار کریں یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ مسٹر منشی کو جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ جو لوگ اہنسا (عدم تشدد) میں یقین نہیں رکھتے ان کے لئے (تشدد) اہنسا تک مقابلہ کرنا ایک فرض ہو جاتا ہے۔

کرنل ڈلسینڈنیگ

نئی دہلی ۲۹ جون۔ اطلاع ملی ہے کہ لفٹنٹ کرنل ڈلسینڈنیگ کو جو حکومت ہند کے چیف پریس ایڈوائزر اور پانیر کے اڈیٹر رہ چکے ہیں دمشق میں جبکہ اتحادی فوجوں اور وشی کی فوجوں میں مقابلہ ہو رہا تھا وشی کی فوجوں نے گرفتار کر لیا تھا لیکن بعد ازاں وہ حراست سے بھاگ نکلے اور دمشق میں اتحادی فوجیں داخل ہوئیں تو آپ نے انکا خیر مقدم کیا۔

جرمن قنصل کی سکریٹری کی خودکشی

نیویارک ۴ جولائی۔ جرمن قونصل مقیم نیویارک کا سکریٹری مسٹر جولیس آٹوکال پٹ ہنا نے کے کمرہ میں چھت سے لٹکتے ہوئے پایا گیا۔ پچھلے ہفتہ واشنگٹن کے جرمن سفیر مسٹر کرٹ ٹانز کے سکریٹری نے اپنے آپ کو گولی مار کر خودکشی کر لی تھی متوفی کی عمر چالیس سال تھی۔

اٹلی کے کئی جہاز ڈبو دیئے گئے

لندن ۴ جولائی۔ سمندری محکمہ کی طرف سے دو سرکاری بیان شایع ہوئے ہیں جن میں بحر روم میں برطانی آبدوز کشتیوں کی سرگرمیاں بیان کی گئی ہیں۔ بتلایا گیا ہے کہ اطالوی کروزر "گوریزیا" اور تین دار سپلائی جہازوں کو ڈبو دیا گیا اور ایک ہتھیار بند سوداگری کروزر پر جس کا وزن ... ٹن تھا تارپیڈو سے حملہ کیا گیا اور اس کو بھاری نقصان پہونچایا گیا۔ ان میں سے ایک سپلائی جہاز کا وزن ۰۰۰ ۶ ٹن تھا۔ ایک اور ۸۰۰۰ ٹن کا جہاز دھماکہ کے ساتھ اڑ گیا اور خیال ہے کہ اس میں گولہ بارود تھا۔

اطالوی کروزر "گوریزیا" کا وزن دس ہزار ٹن کا تھا اور وہ دسمبر ۱۹۳۰ء میں بنکر تیار ہوا تھا اس میں ... آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ "گوریزیا" ڈوبنے کے بعد اس قسم کے اٹلی کے چاروں کروزر ختم ہو گئے۔

مسٹر منشی کی نئی پارٹی

بمبئی ۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم کے منشی "اکھنڈ ہندوستان" فرنٹ بنانے کے سلسلہ میں ہندو مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کے لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ نئی جماعت پاکستان اسکیم کے خلاف ملک کی رائے عامہ کو منظم کریگی اور ایسے طریقے معلوم کریگی جن سے ناخوشگوار واقعات رونما ہونے پر ملک کے اندرونی امن و اماں کو قایم رکھا جا سکے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر منشی اپنی نئی پارٹی کو کسی فرقہ وارانہ پارٹی سے وابستہ نہیں کرینگے۔

جنرل ویول کے ہندوستان بھیجنے کا مقصد

لندن ۴ جولائی۔ یارکشائر پوسٹ کے فوجی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جنرل سر آرچیبالڈ ویول کو ہندوستان کا کمانڈر انچیف بنایا جانا بہت بڑی سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔ غالباً یہ جرمنی کی پالیسی میں فوری تبدیلی کا نتیجہ ہے جس سے اس امر کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ جرمنی کہیں خلیج فارس کا رخ نہ کر دے۔ اگر جرمنی کی فتح روس میں ہو گئی۔ تو جنگ ہندوستان کی سرحدوں تک پہونچ جائے گی۔ اس لئے برٹش گورنمنٹ نے ہندوستان کی حفاظت کا انتظام بہترین ماہر کے ہاتھوں میں دیا ہے کیونکہ اب ہندوستان کے لئے خطرہ پچھلے دو ہفتوں سے زیادہ ہے۔ اگر خدانخواستہ جرمنی روس کو سر کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مشرق وسطیٰ ہندوستان کی حفاظت کا مرکز ہوگا جنرل ویول کو ہندوستان، افغانستان ایران، عراق۔ اور شام کا بہت وسیع تجربہ ہے۔ اس لئے وہ ان حالات میں بہترین کمانڈر انچیف ثابت ہوں گے۔ انہوں نے حال ہی میں بصرہ میں سر کلاڈ سابق کمانڈر انچیف سے ملاقات کی۔ اور ہندوستان اور مشرق وسطیٰ کے متعلق تبادلہ خیالات کیا اور امید ہے کہ دونوں کی متفقہ پالیسی حفاظت کے لئے کامیاب ثابت ہوگی۔

ہٹلر کی شکست یقینی ہے

ماسکو ۶ جولائی۔ روس کے محکمہ اطلاعات کے نائب ہیڈ ایم لوزوسکی نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ جرمنی کی عارضی اور جزوی کامیابیاں اس حقیقت پر پردہ نہیں ڈال سکتیں کہ ساری دنیا ہٹلر کے خلاف ہے ڈیموکریٹک ممالک نے جو متحدہ محاذ پیش کیا ہے وہ توڑا نہیں جا سکے گا۔ تمام غلام اقوام جن میں اٹلی اور رومانیہ بھی شامل ہے اس وقت ہٹلر کی قبر کھودنے میں امداد کر رہی ہیں۔ یہ بھی کہا کہ روسی گوریلا فوجیں جرمنوں کی فرنٹ لائن کے پیچھے بہتر منظم ہو رہی ہیں

ماسکو ۵ جولائی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ استالن کی تقریر کے ذریعہ روسی فوج میں ... نوجوان بھرتی ہو گئے ہیں۔ آج ماسکو اور لینن گراڈ میں ڈیڑھ لاکھ مزدوروں نے منظ... کئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲۹

ادبیات

لعل و گہر

جناب دور ہاشمی کانپوری از بنگلور

محبت بقیدِ اثر ہو تو جانیں — اُنہیں بھی ہماری خبر ہو تو جانیں

کوئی حاصلِ چشمِ تر ہو تو جانیں — ہر اک اشک لعل و گہر ہو تو جانیں

یہ جذبِ محبت اگر ہو تو جانیں — وہ خود بے قرارِ نظر ہو تو جانیں

شبِ غم مبارک شبِ غم مبارک — شبِ غم کی لیکن سحر ہو تو جانیں

دو عالم کی نظروں سے کیا ہمکو مطلب؟ — کبھی اس طرف وہ نظر ہو تو جانیں

ازل سے ابد تک سنے کس کو فرصت! — تری داستان مختصر ہو تو جانیں

غمِ عشق پر ہے ہمیں ناز کیا کیا — غمِ عشق اگر معتبر ہو تو جانیں

مزا دیر و کعبہ میں کیا جستجو کا — کوئی راہ خوف و خطر ہو تو جانیں

ترے زلف و رخ کے تصوّر کی لذّت — دل آزادِ شام و سحر ہو تو جانیں

نگاہِ تغافل کے قربان لیکن — توجّہ کی کوئی نظر ہو تو جانیں

سبھی شعر کہتے ہیں اے دوؔر لیکن

جو شعروں میں روحِ جگرؔ ہو تو جانیں

لہ حضرت جگر مرادآبادی

دنیائے اسلام

ملک شام کی عام اور سیاسی صورتِ حال

شام کی عربی النسل آبادی میں بہت سے فرقے اور گروہ کے لوگ ہیں جن کی وجہ سے یہاں طرح طرح کے سیاسی و معاشرتی انقلاب ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں کی کل آبادی ۳۲ لاکھ ہے جو حسبِ ذیل فرقوں میں تقسیم ہے۔

سنی مسلمان= شام کے زیادہ تر مسلمان سنی ہیں جن کی تعداد ۲ لاکھ ہے۔

دروزی= یہ فرقہ گیارہویں صدی عیسوی میں مصر کے ایک فاطمی خلیفہ نے قایم کیا تھا۔ یہ اسلام کی ایک آزاد شاخ ہے۔ ان لوگوں کی آبادی ایک لاکھ ۳۲ ہزار ہے اور وہ جنوبی شام میں کوہ دروز پر آباد ہیں جو شرق اردن کی سرحد بندی کرتا ہے۔

مارونی= یہ ایک عیسائی فرقہ ہے جس کی بنیاد دریوزیل سے پہلے پڑ چکی تھی۔ اس کا خاص علاقہ شمالی لبنان کے پہاڑ ہیں جہاں ان کی آبادی ۲ لاکھ ۴۰ ہزار ہے۔

علوی= یہ ایک غیر متعصب مسلم فرقہ ہے اور صوبہ لطاکیہ میں لبنان کے شمال میں آباد ہے اس کی آبادی ۲ لاکھ ۴۰ ہزار ہے۔

ارمنی= ان میں سے بہت سے گزشتہ جنگ عظیم کے بعد ترکی سے یہاں آکر آباد ہو گئے تھے۔ ان کی آبادی ایک لاکھ ۳۰ ہزار ہے

یونانی عیسائی= یہ عربی النسل ہیں اور ان کی آبادی ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ہے۔

شیعہ= ان کی تعداد ایک لاکھ ۶۶ ہزار ہے۔

دیگر عیسائی= ان میں عراق سے آئے ہوئے اہل اسیریا بھی شامل ہیں۔ ان کی تعداد ایک لاکھ ۸۷ ہزار ہے۔

آخر کے چار گروہ تمام شام میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دروزی۔ مارونی اور علوی فرقوں کو ایک مقام پر آباد ہونے سے بہت اہمیت حاصل ہے مگر دوسرے پانچ فرقے بھی اپنے مخصوص تاریخی روایات اور موجودہ اولوالعزمی کے حامل ہیں۔

شام میں فرانسیسی

سنہ ۱۹۱۹ء کے مصالحانہ سمجھوتہ کے مطابق شام میں جمعیت اقوام کے ماتحت انتداب قایم کیا گیا اور اسے فرانس کو سپرد کر دیا گیا۔

فرانسیسی نہ تو اہل شام کو رام سکے نہ شام کی خودمختاری کو ترقی دے سکے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۶ء میں ملک میں متعدد شورشیں اور بلوے ہوئے جن کے دوران میں دمشق پر بمباری کی گئی۔

فرانسیسیوں نے سنہ ۱۹۲۱ء میں سلیسیا کا زرخیز صوبہ جو ایشیائے کوچک کا ساحلی علاقہ ہے اور کوہ طارس و سمندر کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ ترکوں کو دے ڈالا۔ امیرالبحر ڈارلان کو اب اس کا بہت پچھتاوا ہے۔

سنہ ۱۹۳۹ء میں انہوں نے شمالی شام کا اسکندرونہ نامی ایک اور صوبہ بھی ترکی کے حوالہ کر دیا۔ اس صوبہ میں اسی نام کی ایک کارآمد بندرگاہ اور قدیم شہر انطاکیہ بھی ہے۔ امیرالبحر ڈارلان اب برطانیہ پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ علاقہ اس کی وجہ سے ترکی کو مل گیا۔

کچھ عرصہ سے فرانس جمعیت اقوام سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے قانونی طور پر اس کا شام پر قابض رہنے کا حق بھی جاتا رہا۔

حکومتِ شام دو جمہوریتوں پر مشتمل ہے۔

لبنانی جمہوریت= اس کا صدر مقام بیروت ہے اور یہ فلسطین کی سرحد سے ساحل لیوانت کے نصف علاقہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں طرابلس کی بندرگاہ بھی ہے جہاں کرکوک سے آنے والی فرانسیسی پائپ لائن ختم ہوتی ہے اسی جمہوریت میں راکق کی ہوائی بندرگاہ بھی ہے۔

شامی جمہوریت= اس کا اطلاق فرانس کے باقی زیر انتداب علاقۂ شام پر ہوتا ہے اور اس کا صدر مقام دمشق ہے۔ شامی جمہوریت میں بعض علاقوں کو مختلف درجوں کی خودمختاری بھی حاصل ہے۔ یہ علاقے حسبِ ذیل ہیں:-

جبل دروز۔ یہ دروزیوں کا وطن ہے اس کو مکمل مقامی آزادی حاصل ہے۔

لطاکیہ — یہاں علوی آباد ہیں۔

جزدیرہ — یہ عراق و ترکی کی سرحدوں پر دریائے فرات کا بنایا ہوا ایک مثلثی علاقہ ہے۔

موخرالذکر دونوں اضلاع کو اوسط درجہ کی خودمختاری حاصل ہے۔ شام کے تمام علاقے کسٹم کے قواعد کے لحاظ سے ایک واحد ملک سمجھے جاتے ہیں۔

شام۔ اور عراق کے درمیان سلسلہ ڈاک و تار بحال ہو گیا شام میں جو ہندوستانی سپاہی گرفتار ہو گئے تھے وہ جلد ہی رہا کر دیئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور سہ شنبہ ۱۹ر جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۹

شام کی صلح کی شرطیں

شام کے متعلق فرانس اور برطانیہ میں عارضی صلح ہوگئی ہے جس کے شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) ۱۱ر جولائی کو لڑائی ختم ہوگئی۔ اور اب اتحادی فوجیں شام اور لبنان کے علاقہ پر قبضہ کرلیں گی۔ (۲) فرانسیسی فوجیں چند علاقوں میں جمع ہوجائینگی جو کہ آج تیسرے پہر کمیشن مقرر کریں گے۔ اور اسی وقت اتحادی فوجیں چند فوجی مقاموں پر قبضہ شروع کردینگی۔ واپس جانے تک فرانسیسی فوجیں شام میں فرانسیسی کمان میں رہیں گی لیکن ان افسروں کی تعداد کم کردیجائیگی حیل الدوت کے لئے تحفظ کی وجہ سے اسپشل انتظامات کئے گئے ہیں۔ (۳) خاص خاص علاقوں پر فوراً ہی قبضہ کرلیا جائے گا تاکہ وہاں سے فرانسیسی فوجوں کو ہٹاکر اتحادی فوج رکھی جاسکے (۴) سمندر میں نیز خشکی پر جو بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی ہیں انکو اتحادی فوجوں کے نوٹس میں لایا جائے گا (۵) فرانسیسی فوجوں کو لڑائی کا اعزاز بخشا جائے گا۔ فرانسیسی فوجیں اپنے سامان کے ساتھ جس میں توپیں. مشین گنیں. ٹینک اور گولہ بارود بھی شامل ہے واپس چلی جائیں گی (۶) فرانسیسی افسروں. کمشنر افسروں اور سپاہیوں کو اپنے ہتھیار رکھنے کی اجازت ہوگی۔ سپاہیوں کو گولہ بارود رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ باقی تمام فوجی سامان برطانی حکام کے حوالے کردیا جائے گا جن کو یہ حق حاصل ہوگا کہ جو سامان ضروری خیال کریں اس کو مقرر کردیں (۷) اتحادی فوجوں کے قیدیوں کو فوراً ہی رہا کردیا جائے گا۔ فرانسیسی قیدیوں کو اسوقت رہا کیا جائے گا۔ جبکہ شام اور لبنان کے تمام علاقوں پر اتحادی فوجوں کا قبضہ ہوجائے گا اور عارضی صلح کی شرطیں پوری ہوجائینگی (۸) فرانسیسی سپاہیوں کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ چاہیں تو اتحادی فوج میں بھرتی ہوجائیں یا واپس چلے جائیں (۹) چند افسران انتظام کے لئے اسوقت تک اپنے عہدوں پر رہیں گے۔ جب تک کہ ان کی جگہ دوسرے افسر مقرر کئے جائیں (۱۰) برطانی حکام نے یہ مان لیا ہے کہ فرانسیسی فوجیں اور فرانسیسی لوگ فرانسیسی جہازوں کے ذریعہ واپس جاسکیں گے۔ (۱۱) جو فرانسیسی واپس جائیں گے۔ انکا سرمایہ بھیجنے کا خاص انتظام کیا جائے گا (۱۲) فرانسیسیوں کے مزدوروں کے حقوق کا احترام کیا جائے گا (۱۳) تمام پبلک سروسوں کا انتظام جیوں کا تیوں حوالہ کردیا جائے گا۔ پوائنٹ ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ اور ۱۸ میں لکھا ہے کہ آمد و رفت کے ذرایع بندرگاہوں کا سامان ہوائی اڈے. پیٹرول کا ذخیرہ. روپیہ پیسہ اور بنکوں میں ریزرو یا جاری شدہ سرمایہ نہ تو برباد کیا جائے گا۔ اور نہ فروخت کیا جائے گا (۱۹) برطانی حکام کو یہ حق حاصل ہوگا کہ جس فوج کو فرانسیسی حکام علیحدہ کردیں اس کو وہ بھرتی کرلیں (۲۰) برطانی حکام شام یا لبنان کے ان باشندوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ جنہوں نے لڑائی کے وقت فرانس کا ساتھ دیا (۲۱) اس سمجھوتہ پر عملدرآمد کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ جس کے قیام کی جگہ بیروت ہوگی۔ اس میں پانچ ممبر ہوں گے۔ تین برطانیہ مقرر کریگا اور دو فرانس مقرر کریگا (۲۲) موجودہ سمجھوتہ انگریزی اور فرانسیسی زبان میں لکھا جائے گا۔ اور اگر عبارت میں کوئی اختلاف رہا تو انگریزوں کا لکھا ہوا سمجھوتہ قابل پابندی ہوگا۔

سمجھوتہ کی رو سے اتحادی فوجوں نے بیروت پر قبضہ کرلیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شام میں اتحادی فوجیں ۸ر جون کو داخل ہوئی تھیں ۳۴ روز کے اندر انھوں نے شام کا معرکہ ختم کردیا۔

مسٹر چرچل کا بیان

۱۵ر جولائی کو مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ روس اور برطانیہ اب پکے اتحادی ہیں. مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ اور روس دونوں نے ہٹلری جرمنی کے خلاف جنگ جاری رکھنے اور حتی الامکان ایک دوسرے کی مدد کرنے اور جداگانہ طور پر صلح نہ کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس پیکٹ کا جنگ کے مستقبل پر گہرا اور معتدبہ اثر پڑے گا۔ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ ہم اب کمیونسٹوں کی صف میں ہیں اور کمیونزم کی لڑائی لڑرہے ہیں، بلکہ ہم نازی ازم کے خلاف لڑرہے ہیں. ہمارے وزیر خارجہ نے روسی حکومت اور پولینڈ کی جمہوریت میں بھی بہت حد تک تعلق کرادیا ہے اور امید ہے کہ دنیا کے لوگوں کو مجرم پیشہ لوگوں کے خلاف جنہوں نے دنیا کی زندگی تاریک بنا رکھی ہے۔ اور اس کے مستقبل کے لئے لعنت ہیں ختم کرنے کے لئے عنقریب ہی اہم قدم اٹھایا جائے گا۔

شام کے متعلق آپ نے کہا کہ فوجی کنونشن پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اور گذشتہ ہفتوں میں وشی کی حکومت سے ہمارے تعلقات بدتر نہیں ہوئے ہم شام میں برطانیہ کا کوئی فائدہ نہیں چاہتے۔ بلکہ وہاں قبضہ کرنے سے ہمارا مقصد جرمنوں کو شکست دینا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم شام اور لبنان میں ان کی مکمل پوری آزادی بحال کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں. ہم نے شام کو جرمنوں کی خطرناک سازشوں سے آزاد کردیا ہے بیریا کی مہم میں جنرل ولیول کے کارنامے قابل داد ہیں. جنہوں نے اس سے پہلے عراق میں بغاوت کو فرو کیا۔

نیل کی وادی کی صورت حالات پہلے سے اب بہت بہتر ہوگئی ہے۔ شام کی لڑائی کے متعلق بہت سے معرکے ہیں. جن کا ذکر بعد کو کیا جائے گا بسلم کی زبردست اور غیر فیصلہ کن لڑائی اور کریٹ میں ہماری زبردست مزاحمت جس میں ہماری فوجوں کا بہت نقصان ہوا اور دشمن کی ہوائی طاقت کو بھی نقصان پہونچایا گیا. اس کا اندازہ حالات کو بہتر بنانے کے لئے اب لگایا جاسکتا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ شام کے صلح نامہ کی شرطیں ایک معظم کی حکومت کے لئے تشفی بخش ہیں

جاپان کی پالیسی

روس اور جرمنی کی جنگ کے بارے میں حکومت جاپان کا فیصلہ ابھی صیغہ راز میں ہے گر ڈپلومیٹک ذرایع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت جاپان جرمن گورنمنٹ کے اس زبردست مطالبہ پر عمل کرنے میں پس وپیش سے کام لے رہی ہے کہ جاپان مشرق کی جانب سے روس پر حملہ کردے اس تامل کا سکوت ماسکو میں جاپانی اخبار اساہی سمبو کے نمایندے کے اس سوال سے بھی ملتا ہے جو اس نے سوویٹ روس کے ڈپٹی چیف انفارمیشن کمشنر موسیو لوزاسکی سے کیا تھا۔ کہ برلن اور ماسکو کے درمیان فوجی معاہدہ کا اثر روس اور جاپان کے معاہدہ پر تو نہیں ہوگا۔ اور موسیو لوزاسکی نے یہ جواب دیکر اسے مطمئن کردیا تھا کہ یہ معاہدہ روس اور جاپان کے معاہدہ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

علاوہ ازیں ٹوکیو سے آمدہ اطلاعات کے مطابق جاپانی اخبارات متفق الرائے سے حکومت کو مشورہ دے رہے ہیں کہ جاپان کے لئے زیادہ اہم سوال چین کی جنگ کا ہے۔ اور جاپان کے فوجی حلقوں میں برملا اس شبہ کا اظہار کیا جاتا ہے کہ چین میں ۴ سالہ جنگ کے باعث جاپان میں اب اتنی قوت باقی نہیں ہے کہ وہ مشرق بعید میں روس کے خلاف کامیاب اقدام کرسکے۔

روس کی مشرق بعید میں تو جو ان فوجوں سے بالکل الگ ہیں جو اس وقت مغرب میں جرمنی کے خلاف مصروف ہیں وہ امداد کے لئے ان فوجوں کی محتاج نہیں۔ ان کے لئے اسلحہ سازی کارخانے اور دیگر سامان جنگ کے ذخائر مشرق میں موجود ہیں روس نے سرطرح کے امکانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے انتظامات کردیئے تھے کہ مشرق کی فوجیں مغرب کی فوجوں کی امداد کی محتاج نہ رہیں۔

ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کے ممبران

۱۷ر جولائی کو ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف جنرل سر آرچیبالڈ ویول نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ کونسل آف اسٹیٹ اور مرکزی اسمبلی کے مندرجہ ذیل ممبروں نے ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کا ممبر بننا منظور کرلیا ہے۔

کونسل سے ۴ ممبر:- لالہ رام سرنداس. مسٹر ڈی ڈی. کالیکر سر محمد یعقوب اور سردار بوٹا سنگھ اسمبلی سے ۶ ممبر:- مسٹر جمنا داس مہتہ. سر ہنری گڈنی مسٹر ایل. سی. لیس. لفٹنٹ کرنل. ایم اے. رحمان سر کاؤس جی جہانگیر اور کپتان دلیپ سنگھ ہز اکسیلنسی نے یہ بھی اعلان کیا کہ محکمہ ڈیفنس پر جو بھاری کام آپڑا ہے. اس کی وجہ سے توسیع کرنے کی ضرورت پیش آئی. لہذا اس محکمہ میں ایک اور سکریٹری مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

موجودہ ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف سر گرونا تھ بودر کا اس جگہ پر تقرر ہوا ہے. وہ اسمبلی میں محکمہ ڈیفنس کے نمایندے ہونگے. اور ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کے سکریٹری بھی وہی ہونگے ہز اکسیلنسی نے کہا کہ میں غور کررہا ہوں کہ ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کا جلسہ کب بلایا جائے. شاید اس کا پہلا جلسہ میں ۳۱ر جولائی کو بلاؤں گا۔

کمانڈر انچیف نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں ہندوستان کی جنگی کوششوں اور ہندوستانی فوجوں کی تعریف کی

روس و جرمن کی جنگ

(لندن ۱۱ر جولائی) آج صبح روس کے ہائی کمانڈ نے جو بیان شایع کیا ہے اس میں بتلایا ہے کہ ۱۹ر جولائی کو تمام دن جابجا خوفناک لڑائی ہوتی رہی. اس میں پسکف کے علاقہ میں اور جگہ استھونیا اور روس کی سرحد کے پاس (؟) سمولنسک میں برو ہر سک کے علاقہ میں اور یوکرائین میں؛ لہذا اگر یہ خ

آئینہ کانپور

مل مزدوروں کی ہڑتال

۱۴ر جولائی سے مل مزدوروں کی ہڑتال شروع ہوئی ہے اور آج (۱۹ر جولائی) تک کی کیفیت یہ ہے کہ نیو وکٹوریہ ملس میور ملس. اتھرٹن ویسٹ ملس. لال املی. کاکومی ملس. کانپور کاٹن ملس. الگن ملس کانپور ٹکسٹائل ملس. تقریباً بند ہیں۔

بگی لال کملاپت کاٹن ملس. سودیشی ملس لکشمی رتن کاٹن ملس. ہیولیس ملس اور جوٹ ملس میں تقریباً ۵۰-۶۰ فی صدی مزدور کام کررہے ہیں۔

شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی ہے۔ پولیس باہر سے کافی تعداد میں بلالی گئی ہے۔

مقامی حکام نے لیڈیز ہڑتالیوں پر قابو حاصل کرنے کے لئے لیڈیز پولیس بھرتی کی ہے۔

مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر چیمبن سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر زماکانت اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر بشیر احمد صاحب ڈی. ایس. پی کوتوال شہر حالات کا بغور مطالعہ کررہے ہیں اور انہوں نے ہر ممکن صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی انتظامات کرلئے ہیں۔

دفعہ ۱۸۸ پولیس ایکٹ کے سلسلے میں تقریباً ۶۰ آدمی گرفتار ہوچکے ہیں اور ان میں سے بعض اشخاص کو ملزم قرار دیکر مختلف میعاد کی سزائیں دیجا چکی ہے۔

ہڑتال کی رہنمائی کرنے والے اس کوشش میں ہیں کہ بقیہ ملوں میں بھی مکمل ہڑتال ہوجائے۔ اور ان ملوں کے مالکان کی یہ کوشش ہے کہ اب مزید اثر ان کے ملوں پر نہ پڑنے پائے۔

مزدوروں کے ۲۱ مطالبات ہیں جن میں سے خاص دو مطالبے یہ ہیں کہ ۴۰ فیصدی گرانی کا الاونس اور سالانہ بونس دیا جائے مزدور سبھا کا کہنا یہ ہے کہ انہوں نے ۲۹ر جون کو طے کرنے کے بعد اپنے مطالبات مل مالکان کو بھیجدیئے تھے اور ۱۵ روز کی مہلت ان کی منظوری کے لئے دی تھی۔

گاندھی جی کو تار

مقامی کانگریس نے گاندھی جی کے پاس ایک تار بھیجکر اس مقامی ہڑتال کے متعلق مشورہ طلب کیا ہے۔

گرفتاریاں

مسز سن ڈاکٹر رضا. رام دولارے ترویدی. اکلن خاں. سدھ گوپال. جے بہاری ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

رہائی

۷ رچھ کانگریس میں جنہیں مسٹر ہیتو سنگھ بھی شامل تھے اور جو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے تھے وہ رہا کردئے گئے ہیں۔

ریڈیکل ڈیماکریٹو پارٹی

مقامی ریڈیکل ڈیماکریٹو پارٹی کے لیڈروں کا خیال ہے کہ موجودہ نازک موقع پر عام ہڑتال کرنے کا فیصلہ کرنا غلطی ہے اور وہ اس سلسلے میں مزدور سبھا کے رہنماؤں کی نیک نیتی پر بھی شک کرتے ہیں۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن

کانپور اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے ایک جلسہ میں حکومت سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ آچاریہ نریندر دیو کو خرابی صحت کی وجہ سے چھوڑ دینا چاہیئے۔

اے. آر. پی کا مظاہرہ

۱۷ر جولائی کو سوک گارڈوں نے آج گورنر این کھتری ہائی اسکول کے قریب اے. آر. پی کا ایک مظاہرہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک عمارت پر ہوائی جہاز سے لڑائی کے بم پھینکے گئے جس سے آدھے درجن کے قریب حادثے ہوئے۔ سینٹ جان ایمبولینس کے کام کرنے والوں کی امداد سے زخمی آدمی ہسپتال پہونچادئے گئے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایل. پی ہنکاکس اور سینئر سپرنٹنڈنٹ مسٹر ای. ایف چیمبن اس موقع پر موجود تھے۔

مزدور سبھا کا دعویٰ

مزدور سبھا کے لیڈران کا کہنا یہ ہے کہ مزدور سبھا صرف مزدوروں کے نمایندے ہے کیونکہ اسکو مل مالکان کی ایسوسی ایشن نے نمایندہ تسلیم نہیں کیا ہے وہ اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ انھوں نے لیبر کمشنر کو ہڑتال کی اطلاع کردی تھی

فیصلہ

۱۷ر جولائی کو تلک ہال میں ہڑتال لیڈروں کا ایک جلسہ ہوا تھا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جس وقت تک ان کے مطالبات منظور نہ کئے جائیں گے اس وقت تک ہڑتال جاری رہیگی۔

کانگریس میٹنگ

۱۶ر جولائی کو مقامی کانگریس کے کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مل مالکوں کے رویہ کے خلاف ایک رزولیوشن پاس کیا گیا اور امن وامان کے ساتھ ہڑتال کرنے پر مزدوروں کی تعریف کی گئی اور اپنی ہر امکانی امداد کا انکو یقین دلایا گیا اور ان کی ضروری امداد کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

مسلم لیگ

۱۷ر جولائی کو مقامی مسلم لیگ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس موجودہ ہڑتال کے بارے میں مسلم لیگ کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک سب کمیٹی بنادیگئی ہے جو کہ کونسل کو آخری غور و خوض کے لئے ایک رپورٹ دے گی۔

مل مالکوں کی انجمن کا بیان

۱۷ر جولائی کو شمالی ہند کی مل مالکوں کی ایسوسی ایشن نے کانپور کی ہڑتال کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

کانپور میں کپڑے کے متعدد کارخانوں کے مزدوروں نے سوموار کی صبح کو ہڑتال کردی. پانچ مالکوں کو ہڑتال کا کوئی نوٹس نہیں دیا گیا جو از روئے قانون دینا چاہیئے تھا. لہذا ہڑتال غیر قانونی ہے. ایسوسی ایشن کے ممبروں کے نزدیک ہڑتال بغیر کسی جواز کے شروع کی گئی ہے اور وہ غیر حاضری ہے. ۱۹۴۰ء میں جب رہنے سہنے کے اخراجات بڑھ گئے تو مالکوں نے مہنگائی الاونس دیا. بعض دفعہ ایسا ہوا کہ یہ خرچ کم ہوگیا. بہرحال خرچ اور زیادہ نہیں بڑھا۔

مالکان مل یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ موجودہ ہڑتال غیر ذمہ دار لوگوں کا کام ہے جنہیں مزدوروں کا حقیقی دوست نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ مزدوروں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

لہذا مالکان مزدوروں سے زوردار سفارش کرتے ہیں کہ انھیں فوراً کام شروع کردینا چاہیئے۔

گورنمنٹ کا نقطۂ نظر

گورنمنٹ اس ہڑتال پر اپنی پوزیشن صاف رکھنا چاہتی ہے کیونکہ اس ہڑتال کی وجہ سے کانپور میں ضروری جنگی سامان کی سپلائی میں رکاوٹ پڑنے کا خوف ہے. کہا جاتا ہے کہ اس رکاوٹ کو گورنمنٹ برداشت نہیں کرسکتی. اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو کاروبار کو اصلی حالت میں لانے کے لئے گورنر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اپنے خاص پاور بھی استعمال کریگی:-

کہا جاتا ہے کہ گورنر صاحب نے لیبر کمشنر کو یہ ہدایت کی ہے کہ لوگوں کے کام پر آنے کے بعد اس ہڑتال کے وجوہات کی فوراً تحقیقات شروع کردیں لیکن ہڑتال کے درمیان میں تحقیقات نہیں کی جاسکتی۔

افسوسناک انتقال

ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ کانپور کے مشہور رئیس لالہ جاگیشور پرشاد اگروال جو کچھ عرصے سے دق کے مرض میں مبتلا تھے ۱۶ر جولائی ۵ بجے شام کو انتقال کرگئے. ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپکی روح کو شانتی نصیب کرے۔

سبد گل

آج کی اشاعت میں ہم لاہور کی ایک پندرہ سالہ لڑکی شکنتلا دیوی کا وہ دلچسپ بیان اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کرتے ہیں۔ جو اس نے اسی ہفتہ لاہور کی ایک عدالت میں دیتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ ایک نرس اس سے مرد کی طرح محبت کرتی تھی۔ اور شکنتلا اس نرس سے اس طرح ڈرتی تھی گویا کہ وہ اس کا خاوند تھا۔

اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں عورتیں کس طرح مرد بن کر لڑکیوں کے ساتھ مجنونانہ عشق کر رہی ہیں اور اپنی عشق بازی کو پایہ تکمیل کو پہنچانے کے لئے کیسے کیسے گل کھلا رہی ہیں۔

شکنتلا جس کی عمر صرف ۱۵ سال ہے۔ اس نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ "ملزمہ یعنی عشق باز نرس دس ماہ ہوئے ہمارے مکان کے برابر والے مکان میں بطور کرایہ دار آ رہی۔ اور ہم آپس میں سہیلیاں بن گئیں۔ تقریباً سات ماہ ہوئے ملزمہ ہمارے مکان کے ایک کمرہ میں بطور کرایہ دار آ کر رہنے لگی۔ ہمارے مکان میں آنے کے چند روز بعد ملزمہ یعنی عشق باز نرس نے کہا کہ وہ دراصل لڑکا ہے اور اس کا نام پیارے لال ہے۔"

شکنتلا نے جب سنا کہ اچھی خاصی عورت یکایک مرد بن گئی تو وہ بڑی حیران ہوئی اور اس نے حیران ہو کر پوچھا کہ تم میں تو تمام علامتیں عورتوں جیسی ہیں۔ تمہاری چھاتیاں ہیں۔ بال ہیں۔ تم لڑکا کس طرح ہو سکتی ہو۔ یہ سننے کے بعد عشق باز نرس نے جواب دیا کہ "میں سی۔ آئی۔ ڈی میں انسپکٹر ہوں۔ اور اس وجہ سے دوائیوں کے ذریعہ میں نے اپنے آپ کو عورتوں جیسا بنا رکھا ہے میں اگر چاہوں تو ایک منٹ میں یہ علامتیں دور ہو سکتی ہیں۔" یعنی اگر نرس صاحبہ چاہیں تو آن واحد میں چھاتیوں کا ابھار اور عورت پن کی علامتیں چھو منتر کے ذریعہ دور ہو سکتی ہیں کمال ہے۔

شکنتلا نے عشق باز نرس کے سلسلہ میں بیان دیتے ہوئے آگے چل کر کہا کہ "مجھے یقین آ گیا کہ وہ واقعی لڑکا ہے۔ اس کے بعد اس نے میرے ساتھ مردوں کی طرح محبت کرنی شروع کر دی۔ اس نے مجھ پر خاوندوں کی طرح رعب قائم کر رکھا تھا میں اس سے اس طرح ڈرتی تھی جس طرح عورتیں خاوندوں سے ڈرتی ہیں آگے چل کر شکنتلا کہتی ہے کہ "ملزمہ نے مجھ سے کہا کہ آؤ آپس میں شادی کر لیں۔ میں نے اپنی ماں سے کہا کہ میری شادی اس کے ساتھ کر دو۔ ماں نے میری بات ہنسی میں ٹال دی اور کہا کہ کہیں لڑکیوں کے ساتھ بھی لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے۔ اس پر ملزمہ نے کہا کہ تمہاری ماں تو مانتی نہیں چلو ننکانہ صاحب چلکر خود شادی کر لیں۔ میں جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ ملزمہ نے بال کٹوائے مردانہ کپڑے بنوائے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئی۔"

یہ ہے وہ دلچسپ بیان جو ایک نوعمر کنواری لڑکی نے لاہور کی عدالت میں دیا ہے۔ اگر یہ بیان درست ہو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے جب عورتوں کو مردوں کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ عورتیں آپس ہی میں اپنی شادیاں کر لیا کریں گی۔

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

ادب لطیف

عورت

عورت کے دل میں وہ ہے جو حد امکان سے باہر ہے
عورت خودداری اور حیا کا مجسمہ ہے۔
عورت حسن ہے اور حسن عورت
عورت عقل کی طرح گہری اور انصاف کی طرح عزیز ہے۔
عورت تقدیس و تعظیم کے لئے پیدا کی گئی ہے
عورت محبت اور محبت عورت۔
عورت ایک گلاب کی کلی ہے جس میں خودداری کا ایک چھوٹا سا کانٹا بھی لگا ہوا ہے۔
عورت زندگی کی کٹھن منزل کے لئے رہبر کامل ہے
عورت مرد کا نصف ایمان ہے۔
عورت کا دل محبت کا بیکراں سمندر ہے۔ اور اس کا خشک ہونا غیر ممکن ہے۔
عورت تو بیشک فرشتہ ہے لیکن آزاد نہیں اس لئے فرشتہ سے بالاتر ہے۔
عورت کی زبان وہ تلوار ہے جو کبھی زنگ آلود نہیں
عورت کی فطرت مرد کی فطرت سے زیادہ بلند ہے
عورت ایک عقدہ ہے جو کسی طرح بھی نہیں سلجھتا
عورت جب چاہتی ہے رنجیدہ اور بیمار بن جاتی ہے
عورت محبت اور وفا کی دیوی ہے۔
عورت خود مبارک ہے اور جہاں جاتی ہے اچھا اثر ڈالتی ہے۔
عورت میں ایسا جادو ہے کہ خواہ انسان کتنا ہی وحشی ہو وہ اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے
عورت کی محبت مرد کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے اور اس کے بغیر مرد کا لفظ بیکار ہے۔
عورت کا دل محبت کے پانی سے سیراب اور شاداب کیا گیا ہے۔
عورت کے آنسو اکثر مصنوعی ہوتے ہیں۔

جو ٹھیک اسی وقت اوندھے سیدھے لیٹ الاپنے کی ترنگ میں ہوں تو انہیں گانے دیا جائے اور جو انہیں ایسا کرنے سے منع کرے وہ احمق اور ناسمجھ اور بچوں کی نفسیات کو نہ سمجھنے والی وغیرہ۔ بچوں کو آزادی دینے کے بارے میں اپنے شوہر کی غلط روش پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں: "بچوں کو خیال اور عمل کی آزادی دینے پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ اب اگر کوٹ پھاڑ ڈالنے کے بعد بچے کو یہ معلوم ہو کہ ابا اماں ہی کو ڈانٹ دیں گے تو یہ ظاہر ہے کہ وہ کس قسم کی آزادی کا تصور اپنے دماغ میں قائم کرے گا۔ اب اگر اماں منع کرتی ہیں تو ابا فوراً انہیں ڈانٹنے لگتے ہیں۔ بس آ گئے مزے۔ جب ابا اماں کو پھٹکار بتا کر کہیں کہ بچوں کا کبھی کوئی قصور نہیں ہوتا قصور ہمیشہ بڑوں کا ہوتا ہے۔ بچوں کو ترغیب دے کر ان سے سب کچھ کرایا جا سکتا ہے تو بچے کیوں نہ بغلیں بجائیں۔ مگر اس وقت انہیں کچھ حیرت سی ہونے لگتی ہے جب بچے رات کو سویرے سونے کی جگہ چھپ کر اندر کے کمرے میں تاش کھیلتے پکڑے جاتے ہیں اور ابا انہیں سخت ترین ڈانٹ بتلاتے ہیں۔ اس وقت ترغیب کا سارا فلسفہ بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔" معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ان کے شوہر باورچی خانے تک میں بھی اپنی حکومت جتاتے ہیں لکھتی ہیں:

بار بار تلقین کی جاتی ہے کہ کھانا ایسا دلکش اور لذیذ تیار کرنا چاہئے۔ کہ بچے خوب پیٹ بھر کر کھائیں ایک دفعہ تو انہوں نے میرے کھانے کو غیر دلکش اور غیر لذیذ ثابت کرنے کے لئے یہ نفس نفیس باورچی خانے پر دھاوا بول دیا۔ اب کیا تھا۔ برتنوں اور دوسری چیزوں کی مصیبت آ گئی۔ بھلا کہاں دفتر کی میز کہاں باورچی خانہ۔ کوئی لسنت ہی ہو۔ تمام برتنوں کے پیندوں میں داغ لگانے کی ضرورت سے زیادہ لکڑیاں جھونکتے گھی اور سامان کا ستیاناس ملاتے۔ غرض ہر ممکن نقصان کے بعد اب جو دو تین کھانے تیار کر کے لائے تو بچے ایک چیز بھی کھانے کے لئے تیار نہیں ۔۔

عالم نسواں

ایک شوہر کی تصویر ان کی بیوی کے آئینہ تحریر میں

از نہیدہ سلطان جہاں بیگم

ذیل کے دلچسپ مضمون میں مرد کی ایک خصلتی کمزوری پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ خواتین کو اس سے یہ فائدہ اٹھانا کہ وہ اپنے لڑکوں کو ابتدا ہی سے یہ ترتیب دیں کہ ان میں یہ بڑی خصلت پیدا نہ ہونے پائے جو عام طور پر مردوں میں پائی جاتی ہے۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر مجموعی طور پر مرد اور عورت کی طاقتوں کا موازنہ کیا جائے تو مرد کو زیادہ طاقتور ماننا پڑیگا۔ مگر بعض مرد اس زعم کے نشے میں ایسے مست ہو جاتے ہیں کہ ہر معاملے میں اپنی حکومت جتا جتا کر عورتوں کی زندگیاں اجیرن کر دیتے ہیں۔

ہماری ایک سہیلی بڑے پر لطف انداز میں ہلکے ہلکے طنز کے ساتھ کہا کرتی تھیں کہ بس ہم عورتوں کے لئے تو زندگی میں سب سے بڑا کام یہی ہے کہ اپنے اپنے شوہروں کی خوبیوں کو یاد کر کر کے جیا کریں۔ دیکھیے میں خوش مذاقی میں قد قامت میں۔ شخصیت میں۔ کپڑے پہننے کی طرز میں (ان کے میاں ان کو کہا کرتے تھے کہ تم کپڑے کیا پہنتی ہو۔ معلوم ہوتا ہے بانس پر قمیص یا جامہ ٹنگے ہوئے ہیں) اچھی چیزیں پسند کرنے میں۔ سمجھ بوجھ میں۔ (بقول ان کے شوہر کے عورت کبوتر کا بھیجا رکھتی ہے) غرض ہر چیز میں وہ اعلیٰ ہم ادنیٰ۔ وہ اونچے ہم نیچے وہ بڑھیا ہم گھٹیا۔ قصہ مختصر وہ سب کچھ اور بوا ہم کچھ بھی نہیں بالکل ناچیز، بالکل فقیر، بالکل ردی وہ کوڑی کام کے نہیں۔"

یہاں تک بھی مرد کی انانیت برداشت کی جاتی ہے مگر اس وقت مرد عورت کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ جب وہ گھریلو معاملات میں بھی ان چیزوں میں بھی جن کا تعلق خالص طور پر عورت کے دائرہ عمل سے ہے اس زعم کے ساتھ مداخلت کرتا ہے۔ گویا یہاں بھی وہی سب کچھ ہے۔

اس مسئلے پر مجھے ایک صاحبہ کا ایک بہت ہی دلچسپ خط موصول ہوا ہے۔ خط کیا ہے ایک طنزیہ مضمون ہے۔ میں اسے ذیل میں درج کرتی ہوں۔

ان کے شوہر ہر گھریلو معاملے میں مداخلت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس تکلیف دہ عادت پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

اب اگر مزدور زیادہ سمجھدار اور تیز فہم مان بھی لئے جائیں تو کم از کم اس بات میں تو کوئی شبہ نہیں کہ ایک شوہر کے مقابلے میں اس کی "ناچیز" بیوی گھر اور بچوں کے معاملے میں اس سے زیادہ معلومات رکھتی ہے مگر ہمارے ان حضرات "کا دعویٰ ہے کہ بچوں کے بارے میں جتنا وہ جانتے ہیں اتنا شاید ہی کوئی عورت جانتی ہوگی۔ خواہ وہ نرس ہو یا ڈاکٹرنی ہو یا ماں ہو اگر بچوں کے معاملے میں ان میں سے کسی ایک یا سب کی رائے حضرت سلامت کی اپنی رائے سے مطابقت کھاتی ہو تو آمنا و صدقنا ورنہ غلط"

اس کے بعد ایک خاص واقعہ بیان کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس قدر سادگی سے اپنے شوہر کے دلچسپ کردار کی تصویر اتاری ہے کہ سیکڑوں ادیبوں کو مات کر دیا۔ لکھتی ہیں:

ننھے میاں دفعتاً اٹھ کر رونے لگے۔ بتی جلائی اور گھنٹے پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ رات کے تین بجے ہیں۔ شدید جاڑا پڑ رہا تھا۔ اب ذرا تصور کیجئے کہ میرے دل پر کیا گزری ہوگی۔ جب ادھر تو میرے کلیجے کا ٹکڑا چیخیں مار رہا ہے۔ اور میں ہر ترکیب سے اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ۔ ص

بچوں کی دنیا

سری کرشن جی کی تعلیم

(۱) جو کام کرو اس کے پھل کی خواہش نہ کرو۔
(۲) اپنی خواہشات کو قابو میں رکھو اور دوسروں کی بھلائی میں مصروف رہو۔
(۳) کسی کی طرف سے اپنے دل میں نفرت کا خیال نہ رکھو۔
(۴) سکھ دکھ میں اپنے دل کو یکساں حالت میں رکھو
(۵) اپنے دل کو غصہ خوشی اور خوف سے آزاد رکھو۔
(۶) دشمن اور دوست کو ایک نگاہ سے دیکھو۔
(۷) دنیا کے لوگ تمہیں برا کہیں یا بھلا اس کی مطلق پرواہ نہ کرو۔
(۸) اپنے دل میں ہمیشہ مطمئن رہو۔
(۹) ہمیشہ بردباری اور رواداری اور پریم سے کام لو۔
(۱۰) سستی اور کاہلی سے ہمیشہ پرہیز کرو۔
(۱۱) اپنے تمام فرائض کو خواہ وہ کیسے ہی ناخوشگوار معلوم ہوں پورے دل سے ادا کرو۔

ص ادھر وہ نرم اور گرم گدیلے اور لحاف کے درمیان لیٹے لیٹے تضحیک آمیز لہجے میں فرماتے ہیں۔

اس طرح بیٹھی ہوئی کیوں اسے ہلکان کر رہی ہو پانی دو، پانی۔

جواب دیا گیا کہ دے دیا۔

فرمایا "پیٹھ ہلاؤ ہچکی کر گیا۔"

جواب میں کہا گیا "سہلا چکی۔ نہیں کرتا۔"

کہا گیا "کپڑے بدلو۔ دن کے تنگ کپڑوں میں سلا دیا گیا۔"

جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں کیا گیا۔

پھر حکم ہوا "گرم پانی کی بوتل لگا دو۔"

جواب میں بتایا گیا کہ یہ بھی کر کے دیکھ لیا جا چکا ہے اس پر انہوں نے ایک کروٹ لی۔ اور پھر اسی میٹھی نیند میں ڈوب گئے جس کے ٹوٹنے سے بہت پہلے سے بندی اپنے بچے کی تکلیف سے بے چین ہو کر اسے چپ کرنے کیلئے ایک ایک کر کے وہ سب ترکیبیں آزما چکی تھی جو ان کی زبان سے ماہرانہ انداز میں ادا ہوئیں۔

اسی واقعہ کو آگے بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

کہ رات تو یہی خیریت گذری کہ وہ کروٹ لے کر سو گئے ورنہ اس سے دو چار دن پہلے کی بات ہے کہ جب انھوں نے بچے کے چپ کرنے کے موضوع پر وعظ کہنا شروع کیا تو ان سے کہا گیا کہ جاڑے کی ٹھنڈی رات کا آخری حصہ اس قسم کے وعظ کے لئے کوئی موزوں وقت نہیں ہے۔ اس پر انھوں نے جھنا کر کہا۔ "نہیں بچے پالنے ہی کب آتے ہیں۔ اگر بچے کی تکلیف دور کر دی جائے تو وہ کبھی نہ روئے۔" اور پھر مجھے یہ یاد دلاتے ہوئے کہ پہلے دو بچوں کو کس نے پالا ہے۔ ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ درخواست کی گئی کہ "لاؤ اسے مجھے دو۔" اب اگر مجھے اس قسم کے گھریلو حادثوں کا پہلے سے کافی تجربہ نہ ہوتا تو میں روتے ہوئے بچے کو انہیں دے دیتی جس کے بعد یہ سانحہ ہوتا کہ نہ تو وہ بچے کو لوری دیکر سلاتے، نہ اسے خاموش کرتے۔ بلکہ چند منٹ بعد غصہ ہو کر اسے کچھ اس طرح میری گود میں واپس پھینکتے کہ وہ اور بھی زیادہ رونے لگتا۔ اور جب ان کی نیند خراب ہو جاتی تو جھلا کر کہتے۔ اس کی عادتیں تو پہلے ہی بگاڑ رکھی ہیں۔ جیسی ماں ویسا بیٹا وغیرہ وغیرہ۔

پھر آگے چل کر شوہر کی نہایت کی صحیح ترین تصویر بڑے دلچسپ انداز سے کھینچتی ہیں۔ لکھا ہے۔

"ادھر تو یہ شکوہ ہے کہ ننھے کی عادتیں بگاڑ دیں ادھر ہر وقت یہ تلقین ہوتی رہتی ہے کہ بچوں کو کسی معاملے میں دبانا ہرگز نہیں چاہئے۔ مثال کے طور پر اگر دن بھر کے کام کے بعد سونا چاہیں اور بچے *

پردۂ فلم

نیا سنسار

ککن۔ بندھن اور پنر ملن کے بعد بمبئی ٹاکیز کی مشہور اور تازہ ترین فلم نیا سنسار نے فلمی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔

اس تصویر کی ہر دلعزیزی اور کامیابی کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس تصویر کی آمدنی لاہور اور دہلی میں ایک ہفتہ کے اندر تقریباً ۱۳-۱۲ ہزار روپیہ ہوئی ہے۔ جو آج تک کسی تصویر کی نہیں ہوئی۔

فلم "نیا سنسار" میں ایک اڈیٹر کی زندگی بڑی خوبی اور دلکشی کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

ایک اڈیٹر کی زندگی جس قدر دشواریوں اور مشکلات سے بھری ہوئی ہوتی ہے اس کا اندازہ عام طور پر لوگ نہیں کر سکتے اور وہ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایک اڈیٹر کو اپنے ضمیر کی حفاظت کے لئے کس قدر مشکلوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس تصویر میں ایک صداقت پسند اڈیٹر کی زندگی کو دکھلا کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ باوجود انتہائی مشکلوں اور تکلیفوں کے اس نے اپنے ضمیر کو نہیں چھوڑا۔

اس افسانہ کی اسٹوری بڑی قابلیت کے ساتھ خواجہ احمد عباس صاحب نے لکھی ہے جو قابل تعریف ہے اس تصویر میں "بھابی" کی شہرت کی مالک رینکا دیوی (مس خورشید عبد اللہ علیگ) نے ہیروئن کا لاجواب پارٹ ادا کیا ہے۔ اور اشوک کمار نے ہیرو کا کام کیا ہے۔

دوسرے اداکاروں میں مبارک شاہ نواز سریش اور مس آزوری کی اداکاری بہترین ہے۔

"نیا سنسار" کی نمائش کانپور کے مشہور سینما ہاؤس نشاط ٹاکیز میں ۱۶ر جولائی جمعہ کے دن سے ہوگی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر اس تصویر کو دیکھکر بہت زیادہ محظوظ ہوں گے۔

افغانستان کو جانے والے مال پر پابندیاں

پشاور ۔ ۸ر جولائی گورنمنٹ ہند نے ہندوستان سے افغانستان جانیوالے تمام مال پر پابندی عائد کر دی ہے خواہ وہ مال ہندوستانی ساخت کا ہو یا غیر ملکی مال کی اجازت نہیں لینی پڑتی جو بندرگاہ کراچی افغانستان کے لئے مخصوص ہو فرنیٹر کسٹم افیسر کا نیا عہدہ قائم کیا گیا ہے اس عہدہ کے لئے مسٹر نورانی کراچی سے مقرر ہو کر آئے ہیں اور انہوں نے ریلوے کلکٹر سے ملحقہ کرنے میں اپنا کام شروع کر دیا ہے اس شخص کو جو افغانستان مال بھیجنا چاہے تفصیل کے ساتھ درخواست دینی پڑتی ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے سیاسی، مصلحتوں کے پیش نظر اس قسم کی پابندیاں عائد کی ہیں بیوپاری طبقہ کو بہت ہی مشکلات پیش آ رہی ہیں اور ہندوستان اور افغانستان میں تجارت حد تک محدود ہو گئی۔

برطانیہ اور جرمنی کے ہوائی نقصانات

لندن ۱۱ر جولائی۔ ذیل میں سرکاری بیانات کے مطابق ماہ جون میں برطانیہ اور جرمنی کے ہوائی جہازوں کے نقصانات کی تفصیل درج کیجاتی ہے۔

	دشمن	برطانیہ
برطانیہ اور برطانیہ کے ساحلی	۵۲	۲
سمندر پر جرمنی اور جرمنی کے	۱۸۳	۱۶۰
مقبوضہ علاقہ بر خاص بحر روم کے محاذ پر	۲۲۵	۶۶

صوبوں کیلئے غیر سرکاری مشیر؟

شملہ۔ ۹ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ صوبوں میں گورنروں کے غیر سرکاری مشیر مقرر کر دئے جائیں۔

اقوال زرین

تم جتنی اپنی قابلیت بڑھاؤگے، قابلیت اتنا ہی تمھیں بڑا انعام دے گی۔

بیوقوف عقلمندوں سے اتنا سبق حاصل نہیں کرتے جتنا عقلمند بیوقوفوں سے۔

جوانی میں تنہائی، سکون اور خوشی کا باعث ہوتی ہے

صداقت کل مخلوق کا ضمیر ہے۔

خدا کو ہر وقت حاضر و ناظر خیال کرو۔

تخم کی کمزوری سے کھیت خراب ہو جاتا ہے۔

مانگنے والے سے زیادہ کوئی برا نہیں۔

وہ آدمی بہت کم ترقی کرتے ہیں جنکے سامنے صرف اپنا ہی نمونہ ہوتا ہے

موج تبسم

منیجر:- تم آفس میں روزانہ دیر سے آتے ہو، کیا تمہارے پاس گھڑی نہیں ہے۔

کلرک:- نہیں اب سگریٹ کے صرف دس کوپن جمع کرنے باقی ہیں۔

ایک مریض پریشانی کی حالت میں مطب کے اندر داخل ہوکر بولا:-

"ڈاکٹر صاحب آپ نے چند روز ہوئے مجھے درد کے لئے ایک پلاسٹر دیا تھا۔"

ڈاکٹر: ہاں!

مریض:- مجھے درد سے نجات مل یا نہیں لیکن براہ کرم اب کوئی ایسی چیز دیجئے۔ کہ میں اس پلاسٹر سے نجات پاؤں"

جج:- سچ سچ بتاؤ تمہارے ساتھ یہ کون عورت ہے،

مجرم:- حضور یہ میری منسوبہ کی بہن کے خاوند کی ماں ہے

جج:- (کلرک سے) اس معمہ کو فرصت کے وقت حل کریں گے کوئی اور مقدمہ پیش کرو۔

دلچسپ معلومات

دریائے برہمپتر کا طول ۱۸۰۰ میل، اراودی ۱۲۰۰ میل، گنگا ۱۵۵۰ میل اور دریائے اٹک ۲ ہزار میل ہے

جزیرہ کارسیکا اٹلی سے ۵۰ میل اور فرانس سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر بحر روم میں واقع ہے۔

جبرالٹر کا رقبہ سوا دو میل ہے اور یہ دنیا میں سب سے اہم برطانوی بحری ناکہ ہے۔

شطرنج کا کھیل اب سے چودہ سو سال پہلے رائج ہوا تھا اور یورپ میں اسے عربوں نے پہونچایا۔

۱۹۲۹ء سے نیپال میں بھی لائٹ ریلوے جاری ہے۔ جو امیلگنج سے ۲۵ میل تک جاتی ہے اس میں صرف مسافر ہی سفر کرتے ہیں۔

افسانہ

محبوبہ

جاپانی زبان کا ایک غم انگیز اور دردناک افسانہ

عشق ہمیشہ قربانیاں دیتا رہا ہے لیکن کبھی کبھی حسن اپنی آن پر قربان ہوکر عشق سے بھی بلند ہو جاتا ہے۔ یہ ہے اس لاجواب جاپانی افسانہ کا لب لباب جسے جاپانی زبان سے ترجمہ کرکے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

موریتو پستہ قد پہاڑی ٹیکرے پر کھڑا ببول کے درختوں کے جھنڈ میں سے دریائے اوسا کا کی چمکیلی لہروں پر بنے ہوئے نئے پل کو دیکھ رہا تھا وہ سالہا سال کے بعد وطن واپس ہوا تھا۔ اس کی عدم موجودگی میں یہ شاندار پل اس کی آبائی جاگیر کی عمارتوں کے بالمقابل حال ہی میں بن کر تیار ہو گیا تھا لوگ باگ دور دور سے اسے دیکھنے آرہے تھے موریتو نے مسکراتے ہوئے ٹیکرے کی ڈھلان کا رخ کیا اور وہ لوگ بھی جو اس نوجوان رئیس کی مصاحبت کو اپنے لئے نفع بخش سمجھتے تھے اس کے ساتھ ساتھ پل کی طرف چلے تاکہ ذرا قریب سے اس کی خوبصورت بناوٹ اور تراش خراش کا نظارہ کرکے خوشی حاصل کرسکیں۔

ابھی موریتو پل کے پاس پہونچکر کھڑا ہی ہوا تھا کہ اس کے قریب سے ایک عورت اپنی سہیلیوں کے جھرمٹ میں گذری۔ عورت کیا تھی شباب اور دلکشی کی چلتی پھرتی تصویر تھی۔ اس نے اپنی دونوں کومل ہاتھوں سے اپنا چہرہ آنچل میں چھپا رکھا تھا۔ وہ اس قدر تیزی سے موریتو کے پاس سے گذر گئی جیسے ایک خوبصورت تتلی ہوا میں رنگین لہریں بناتی ہوئی نکل جاتی ہے۔

دیکھنے والے اسے تکتے رہ گئے معلوم ہوتا تھا کہ بجلی گر ہی ہے اور یہ لوگ ہکا بکا اور حیران و ششدر کھڑے کے کھڑے رہ گئے ہیں۔ جب ایک دفعہ پل بھر کے لئے اس نے اپنا چہرہ آنچل کی اوٹ سے باہر جھکاتے ہوئے اپنی سہیلی سے کلام کیا اور کچھ دیکھنے والوں نے اس کی طرف دیکھا تو انکی نگاہیں ٹھہری کی ٹھہری رہ گئیں اس کی جلد لالے کے پھول کی طرح شفاف اور سرخ تھی۔ اس کے ہونٹ گل شفالو کی مانند لال بھبوکا تھے، اس کی آنکھیں نشیلی اور بادام نما تھیں اور بھویں ایسی تیکھی گویا دوج کے چاند کی دھار۔

موریتو نے اس عورت کا بے نقاب چہرہ دیکھا۔ وہ فوراً چونک اٹھا۔ مگر پھر سنبھلا اس نے احتیاطاً اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا ان میں سے کسی نے اس کیفیت پر دھیان نہیں دیا۔ ان کی طرف سے گردن موڑ کر پھر اس کی طرف دیکھنے لگا جو ایک تیز دھار کی مانند اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر مسرت اور تمنا کی شوخ تمتماہٹ آگئی۔

اب نہ اسے پل کا نظارہ کرنے کی فکر تھی نہ دریا کی لہروں کی کھلکھلاہٹ کی جانب اس کی توجہ تھی۔ اس کی آنکھیں دور بہت دور خلا میں کچھ دیکھ رہی تھیں۔ اور دل مسرتوں کی موجوں میں ہچکولے کھا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ اب تو کیشا ایک مجسم فتنہ بن گئی ہے وہ اس عہد و پیماں کو بھولی تو نہ ہوگی جو پردیس جانے سے پہلے مجھ میں اور اس میں ہوا تھا۔

اس نے مڑکر اپنے ایک ساتھی سے پوچھا۔

"یہ کیشا تھی نا؟"

اس نے جواب دیا۔ "جی ہاں اس کی شادی حال ہی میں وتانا سے ہوئی ہے۔"

موریتو کے منہ سے بیساختہ نکلا۔ "وتانا سے شادی کیشا کی!!" پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ مگر واپس ہوتے ہوئے راستہ بھر وہ اپنے دل میں یہی کہتا رہا۔ "وتانا سے شادی، کیشا کی۔"

کیشا ایک دو دن کے لئے میکے آئی ہوئی تھی۔ دونوں ماں بیٹیاں باتیں کر رہی تھیں کہ برآمدے کے رخ کھلنے والے دروازے پر دستک ہوئی۔ کیشا کی ماں نے اٹھ کر کیواڑ کھولتے ہوئے باہر گردن ڈالکر دیکھا۔ موریتو کھڑا تھا۔ اس نے اشارے سے کیشا کی ماں کو قریب بلایا اور کہا۔ "تم سے ایک پرائیوٹ بات کہنی ہے۔"

کیشا کی ماں موریتو سے اچھی طرح واقف تھی۔ اسے تعجب تو ہوا کہ ایک مدت بعد پردیس سے واپس ہوکر موریتو بغیر سلام دعا اتنے غیر ملائم طریقے سے آن برآمد ہوا۔ مگر وہ اسے لے کر ایک کمرہ میں چلی آئی۔ شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا چھاتا جا رہا تھا۔ درازقد موم بتی روشن کر دی گئی۔ کیشا کی ماں نے تپاک کے ساتھ موریتو کو ایک صندلی نشست کے مخملی گدے پر بٹھایا۔ اسے کیا خبر تھی کہ موریتو کیا سوچ کر آیا ہے۔ موریتو اس کے کہنے کے باوجود نشست پر نہ بیٹھا اور کھڑا ہی رہا۔ دفعتاً اس کا ہاتھ کمر سے بندھی ہوئی تلوار پر پہنچ گیا۔ کیشا کی ماں نے اس کی طرف دیکھا۔ موریتو کی آنکھیں قاتلانہ ارادے کی خوفناک روشنی سے چمک رہی تھیں۔

اس نے تلوار میان سے نکال لی کچلی ہوئی تمناؤں اور زخمی آرزوؤں کی تڑپ اس کے دست و بازو میں بجلی دوڑانے لگی۔ اس نے جھپٹ کر ایک خوفناک وحشت کے ساتھ کیشا کی ماں کو پکڑ لیا اور بولا۔ "بس اپنے مرنے کے لئے تیار ہو جا۔ تو جانتی ہے میں کس خاندان کا پوت ہوں ہم اپنے دشمنوں کو زندہ چھوڑنے کے قائل نہیں ہیں تو نے میرے ساتھ جنم بھر کی دشمنی کی ہے، تو نے میری زندگی کا سرچشمہ خشک کر دیا۔"

کیشا کی ماں نے گھبرا کر پوچھا "میں نے ایسا کون سا قصور کیا کہ تو میری جان لینے کے درپے ہے؟"

موریتو نے کڑک کر کہا۔ "اب سے پانچ برس پہلے کیشا نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ وہ میری ہو جائے گی۔ تو نے بھی وعدہ کر لیا تھا کہ اس کا بیاہ میرے ساتھ کر دیا جائے گا۔ اب میں پردیس سے واپس آیا تو معلوم ہوا کہ تو نے اس کا آنچل ایک دوسرے مرد کے دامن سے باندھ دیا۔"

کیشا کی ماں موریتو کے درد بھرے طرز کلام سے تھرا اٹھی۔ موریتو کی زبان سے مایوس عشق بول رہا تھا برباد تمنا فریاد کر رہی تھی۔

اس نے کہا "جب سے میں نے یہ سنا ہے میں انگاروں پر لوٹ رہا ہوں اور اب تو میری ساری زندگی رنج و غم کے لہراتے آتشیں شعلوں میں تبدیل ہو کر رہ جائیگی۔ تجھے کیا خبر ہے کہ میرے دل سے عشق کس طرح سر ٹکرا ٹکرا کر رو رہا ہے۔ اب میں جی کر کیا کروں گا۔ انتقام کی چنگاریاں میری رگوں میں دوڑتی پھرتی ہیں۔ میں تجھ سے محبت کے قتل کا انتقام لوں گا۔ یہ سب تیرا ہی کیا دھرا ہے"

برطانیہ اور روس میں باہمی امداد کا معاہدہ

لندن ۱۳ر جولائی - جرمنی کے خلاف مل جل کر کام کرنے کے لئے برطانیہ اور روس میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس پر کل رات ماسکو میں دستخط ہو گئے۔ معاہدہ کی دو دفعہ ہیں۔ پہلی دفعہ یہ ہے کہ دونوں حکومتیں وعدہ کرتی ہیں کہ وہ نازی جرمنی کے خلاف جنگ میں ایک دوسرے کی امداد اور تائید کریں گی۔ دوئم دونوں حکومتیں مزید وعدہ کرتی ہیں کہ اس جنگ کے دوران میں باہمی سمجھوتہ اور رضامندی کے بغیر دشمن سے نہ کوئی گفت و شنید کریں گی اور نہ عارضی صلح یا صلح کا کوئی معاہدہ کریں گی۔

معاہدہ پر فوراً عمل شروع ہو گیا۔ اور اس کی کوئی تصدیق نہیں ہوگی۔ برطانیہ کی طرف سے ماسکو کے انگریزی سفیر سر اسٹیفورڈ کرپس نے اور روس کی طرف سے روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے دستخط کئے لندن میں کہا جا رہا ہے کہ معاہدہ اس لئے کیا گیا ہے کہ نازی جرمنی کے خلاف موثر طور پر لڑائی جاری رہے اور مسٹر چرچل نے روس کے ساتھ پورے فوجی اتحاد عمل کی پالیسی کا جو اعلان کیا تھا اسے پورا کر دکھایا۔ روسی مشن کا برطانیہ اور برطانی مشن کا روس جانا اور معاہدہ پر دستخط ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت برطانیہ اور روس دونوں ایک دوسرے کو پوری پوری ہر ممکن مدد دینے کو تیار ہیں۔

روس کا نقصان

ویردار کو جرمن ہائی کمانڈ نے ایک خاص اعلان میں دعویٰ کیا ہے کہ بیاسٹاک اور منسک کی لڑائی ختم ہونے پر جرمنوں نے چار لاکھ سے زیادہ روسی پکڑ لئے ہیں اور ۳۳۳۲ روسی ٹنک اور ۱۸۰۵ توپیں جرمنوں کے ہاتھ آئی ہیں اور روس کے ۶۲۳۳ ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے ہیں۔

کانگریس سے ڈاکٹر ستیہ پال کا استعفا

لاہور ۱۲ر جولائی ڈاکٹر ستیہ پال نے جنگ میں بیماروں اور زخمی سپاہیوں کی دیکھ بھال کے لئے سمندر پار جانے کی خاطر اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ وہ کانگریس کے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کے ممبر مقرر ہوئے تھے۔ وہاں سے استعفے دینے والے ہیں۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمائندہ کے انٹرویو کرنے پر انہوں نے کہا کہ میں نے زخمی اور بیمار سپاہیوں کی خدمت کے لئے حکومت پنجاب کو اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ میں نے کانگریس کی چار آنے کی ممبری سے استعفے دے دیا ہے اور صدر پنجاب صوبہ کانگریس کمیٹی کو اطلاع دیدی ہے کہ میں پنجاب اسمبلی سے بھی استعفے دینے والا ہوں۔

سائپرس کی بندرگاہ پر بمباری

نکوسیا ۱۳ر جولائی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن نے سنیچر کی صبح کو جزیرہ سائپرس کی مشرقی بندرگاہ فاماگستا پر حملہ کیا۔ چار نئے شہر پر بم گرے جس سے شہری آبادی کو معمولی نقصان ہوا۔

استنبول کی بندرگاہ میں یونانی جہاز

استنبول ۱۳ر جولائی۔ جب جرمنی نے یونان اور اٹلی کی جنگ میں مداخلت کی تھی تو یونان کے ۴ مال لے جانے والے جہازوں نے یہاں پناہ لی تھی۔ اب مالکان جہاز کی ایک انگریزی کمپنی نے ان جہازوں کو خرید لیا ہے۔ اور اب ان پر برطانیہ کا جھنڈا یونین جیک لہرا رہا ہے۔ کپتانوں نے اور ملاحوں نے یونان واپس جانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ہم "یونانی" باغی "جنرل سولاگو گلیو کی کٹھ پتلی" حکومت کی اطاعت نہیں کرینگے۔

مذکورہ بالا جہازوں میں سے دو کا پانچ پانچ ہزار ٹن کا اور دو کا وزن چار چار ہزار ٹن کا ہے۔

ڈنمارک کے ۱۶ جہازوں پر امریکہ کا قبضہ

واشنگٹن ۱۳ر جولائی - بحری کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے ڈنمارک کے مال لے جانے والے ۱۶ اور جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے جو ریاستہائے متحدہ کی بندرگاہوں میں لنگر انداز تھے جہازوں کے حصول کے قانون کے ماتحت اب تک ڈنمارک کے ۳۱ جہاز ہمارے قبضہ میں آ چکے ہیں کمیشن نے ایک اطالوی جہاز پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور پریزیڈنٹ روز ویلٹ نے ۱۵ اطالوی اور ایک جرمن جہاز کو استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ جہاز ۱۹۱۷ء کے قانون سازش کے ماتحت ضبط کئے گئے۔ ریاستہائے امریکہ کی بندرگاہوں میں جو ۸ جہاز بیکار پڑے ہیں، انہیں میں یہ جہاز بھی شامل ہیں۔

پونے دو ارب روپیہ کا دودھ

۱۹۳۵ء کی مویشی شماری اور تخمینوں کے مطابق ہندوستان میں تقریباً ۲۳ کروڑ گائیں اور بھینیں موجود ہیں۔ نیز دودھ کی مجموعی پیداوار ۴۰ کروڑ ۳۶ لاکھ من ہے جس کی قیمت ایک ارب ۵۰ کروڑ روپیہ ہوتی ہے۔ یہ خیال ہے کہ جو حکومت ہند کے مارکیٹنگ ایڈوائزر نے ہندوستان اور برما کے دودھ کی نکاسی کی رپورٹ میں ظاہر کیا ہے۔

اس میں سے ۱۲ کروڑ ۸۳ لاکھ من دودھ گایوں اور بھینوں کے بچے پی جاتے ہیں اور باقی ۲۱ کروڑ ۸۹ لاکھ من دودھ ہمارے آپ کے استعمال کے لئے رہ جاتا ہے۔

ان مویشیوں میں تقریباً ۴ کروڑ ۵۵ لاکھ ۳ سال کی گائیں اور دو کروڑ ۳۰ لاکھ بھینیں نسل کشی یا دودھ کی پیداوار کے لئے رکھی گئی ہیں۔ جہاں تک دودھ کا تعلق ہے اس میں سے پچاس فیصدی حصہ بھینس کا ہوتا ہے، ۴۷ فیصدی گائے کا اور تین فیصدی بکری کا۔ بکریوں کی تعداد تقریباً ۵ کروڑ ۲۷ لاکھ ہے۔ جنمیں سے تقریباً ۸۰ لاکھ کا دودھ دوہا جاتا ہے۔

نئے ایک روپے کے نوٹ

حکومت ہند نے ایک روپے کے نئے نوٹ تیار کئے ہیں جن پر شاہ جارج ششم کی تصویر ہے اور جو ناسک سیکیورٹی پریس میں چھپے ہیں یہ نئے نوٹ جو ایک خاص قسم کے کاغذ پر چھاپے گئے ہیں۔ موجودہ روپے کے نوٹ سے کسی قدر بڑے ہیں اور ان کا سائز ۲ ½ × ۴ ہے۔

دفاعی قرضہ جات کے چندے

۲۱ر جون ۱۹۴۱ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دوسرے دفاعی قرضہ میں ۵۰ لاکھ روپے کا چندہ جمع ہوا۔

۱۴ر جون ۱۹۴۱ء تک غیر سودی دفاعی بونڈز کا کل چندہ ۴۲ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ، تین فیصدی سود والے دفاعی قرضہ کا کل چندہ (سابقہ ابتدائی) ملاکر ۵۴ کروڑ ۹۲ لاکھ ۵۲ ہزار روپیہ اور ڈاکخانہ کے دس سالہ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی کل رقم ۲ کروڑ ۹۱ لاکھ، ۶ ہزار روپیہ ہے۔

۱۴ر جون ۱۹۴۱ء تک ہندوستان کے تمام دفاعی قرضہ جات کے چندوں کی میزان ۶۰ کروڑ ۲۶ لاکھ ۳ ۶ ہزار روپیہ ہے۔

ساٹھ ہزار شہری پہرہ دار

شہری پہرہ داروں کی جو تعداد بھرتی کی جانے والی ہے اس کا تقریباً دو تہائی حصہ مارچ کے آخر تک بھرتی ہو چکا ہے۔ اس وقت تک کل ۵۹۷۰۰ شہری پہرہ دار بھرتی ہوئے ہیں۔ اور ان کی مجوزہ تعداد ۸۹ ہزار رکھی گئی ہے۔ مختلف صوبوں میں جو شہری پہرہ دار بھرتی ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پنجاب ۱۸۹۵۲ - بنگال ۱۲۲۴۶ - مدراس ۱۰۸۹۸ - صوبجات متحدہ ۶۶۲۹ - بمبئی ۴۷۸۴ صوبہ متوسط ۳۲۲۵ - بہار ۱۰۰۶ - صوبہ سرحد ۷۴۸، سندھ ۵۱۲۵، دہلی ۱۸۴ - کوئٹہ ۱۷۲ کرگ ۱۲۳ - آسام ۱۰۵، اڑیسہ ۱۹۷، اجمیر مارواڑ ۹۱۔

آئرلینڈ غیر جانبدار رہیگا

برلن ۱۰ر جولائی مسٹر ڈی ویلرا نے کل پارلیمنٹ میں پھر اعلان کیا کہ آئرلینڈ کی ناطرفداری کی پالیسی جاری رہے گی۔ آپنے کہا کہ اگر آزمائش کا وقت آگیا تو خواہ اس وقت قوم ہی اپنی پالیسی کیوں نہ بدل لے لیکن ایک بھی ڈی ویلرا نچوں میں نہیں بیٹھے گا۔

شملہ ۱۲ر جولائی۔ حکومت ترکی کے نمائندے مسٹر ٹی بسی۔ بوے تجارتی مشن لیکر ہندوستان آئے ہیں وہ مختلف شہروں کا دورہ کرتے ہوئے آج یہاں پہونچے۔

ہز ہائینس سر آغا خاں

زیورچ ۹ر جولائی ہز ہائینس سر آغا خاں آجکل سوئٹزرلینڈ میں آپ زیورچ میں گولف کے کھیل میں اول آئے اور ایک روز بک کپ جیت لیا

اٹلی مقبوضہ علاقہ قرار دے دیا

زیورچ ۱۰ر جولائی اٹلی کو مقبوضہ علاقوں کے زمرہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جرمنی کے ہفتہ وار اخبار "ڈاس رنیس" میں بین الاقوامی پیداوار کے جو اعداد شائع ہوئے ہیں ان میں اٹلی کا نام مقبوضہ علاقوں کی فہرست میں شامل ہے۔

جنرل ویول ہندوستان آگئے

شملہ - ۱۱ر جولائی نئے کمانڈر انچیف جنرل سر آرچیبالڈ ویول آج صبح ہندوستان پہونچ گئے۔

آیندہ باقاعدہ شائع نہ ہوگا

لندن ۱۵ر جولائی برطانی محکمہ بحری نے اعلان کر دیا ہے کہ آیندہ باقاعدہ وقفہ سے برطانی جہازوں کا نقصان شائع نہ کیا جائے گا۔ جب کبھی ضرورت ہوگی شائع کر دیا جائے گا۔ باقاعدہ اشاعت سے دشمن کو مدد مل جاتی ہے۔

ہر ہٹلر کا فیصلہ

لندن ۱۴ر جولائی - برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی جنگ کے باوجود برطانیہ کے خلاف جرمن کارروائی میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے برطانیہ پر ایک بار پھر زبردست بمباری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تاریخ بتانے سے بھی انکار کر دیا!

لندن ۱۱ر جولائی ۔ برطانی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے سیاسی جمود کا سوال اٹھایا گیا ۔ مسٹر سورنسین (لیبر) نے دریافت کیا کہ کیا تبدیل شدہ حالات کے پیش نظر وزیر ہند نے یہ غور کیا ہے کہ ہندوستان میں سیاسی قیدیوں کو عام معافی دے دینے اور سیاسی جمود کے بنیادی اسباب پر از سر نو غور کرنے سے سیاسی اور تصفیاتی طریقہ پر فائدہ ہو سکتا ہے ۔ اور کیا اس پالیسی کو منظور کرتے ہوئے جمود دور کرنے کے لئے ہندوستان کے سیاسی لیڈروں سے پھر رابطہ پیدا کیا جائے گا ۔ مسٹر ایمری نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں تبدیل شدہ حالات کے ہندوستان کے سیاسی جمود پر اثر انداز ہونے کے متعلق مسٹر سورنسین کا نظریہ قبول نہیں کر سکتا ۔ اس لئے میں اس موضوع پر کوئی تازہ بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن بہر حال یہ معاملہ برابر حکومت برطانیہ کے دھیان میں ہے ۔ مسٹر سورنسین نے پھر کہا کہ کیا مسٹر ایمری کے نزدیک اتنے عظیم بین الاقوامی حالات ہندوستان کے سیاسی معاملوں پر اثر انداز ہوئے بغیر رہیں گے ۔ اور کیا ان حالات میں وہ یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ وہ ہندوستان کے متعلق آئندہ کب بیان دیں گے ۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ میں نہیں بتا سکتا ۔ سر الفریڈ ناکس نے کہا کہ اگر کانگریس ساتویں وزارتیں پھر ہاتھ میں لے لے تو کیا سیاسی جمود فوراً ختم نہیں ہو سکتا ۔ اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔

امریکہ کی فوجیں آئرلینڈ اور سکاٹلینڈ میں

واشنگٹن ۱۱ر جولائی ۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مجھے اس میں کوئی تعجب کی بات دکھائی نہیں دیتی کہ اگر امریکہ کا فولاد بچاس برطانی اڈوں پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ اور دنیا کے مختلف حصوں میں امریکہ کے کاریگروں کو حکومت برطانیہ کے خزانہ سے تنخواہ دی جا رہی ہے یا کل قانونی چیز ہے ۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے یہ جواب اس وقت دیا جبکہ یہ دریافت کیا گیا کہ آیا امریکہ آئرلینڈ اور سکاٹلینڈ میں اپنے فوجی اڈے قایم کر رہا ہے ۔ جب ایک رپورٹر نے یہ کہا کہ سینیٹر ویلر نے اپنی ایک تقریر میں یہ کہا ہے کہ امریکہ سکاٹلینڈ اور آئرلینڈ میں اپنے فوجی اڈے بنانا چاہتا ہے اور وہاں اپنی فوج اتارے گا ۔ اس خبر سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے ۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ یا تو حکومت برطانیہ کی براہ راست خرید یا ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت کیا جا رہا ہے ۔ پریذیڈنٹ نے یہ بھی کہا کہ مجھے تعجب نہیں ہوگا ۔ اگر امریکہ برطانیہ کے لئے کام کریں اور امریکہ سو فولاد کینیڈا سے لے کر دکھنی افریقہ تک اور خدا جانے کہاں کہاں استعمال ہو ۔

فقیر ایپی کی سرگرمیاں

[illegible] ۱۱ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ فقیر ایپی کھڑی سے [illegible] چلا گیا ہے ۔ جو افغانستان کی سرحد سے نزدیک ہے ۔ اس نے جو لشکر جمع کیا تھا ۔ اس میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے ۔ اس لشکر کے بہت سے اشخاص اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہیں ۔

حکومت برطانیہ کو لارڈ ولنگڈن کی تنبیہ

لندن ۔ بذریعہ ہوائی ڈاک ۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے جلسہ میں صدارت کرتے ہوئے لارڈ ولنگڈن نے حکومت کی ہندوستانی پالیسی پر تبصرہ کیا انہوں نے کہا کہ جب میں ہندوستان میں وائسرائے تھا تو میں ہمیشہ نیشنل کانگریس سے ایک پولیٹیکل پارٹی کی حیثیت سے سلوک کرتا تھا اور کچھ نہیں ۔ میں کسی دوسری سیاسی پارٹی کے مقابلہ میں کانگریس سے مختلف سلوک نہیں کرتا تھا ۔ میں بالکل صاف طور پر یہ اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے افسوس ہے کہ تمام کوششوں سے مسٹر گاندھی اور انکی کانگریس پارٹی کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس سے ہندوستان کے دوسرے فرقوں میں بہت بڑا اثر پھیلا ہے ۔ بات سے تعلق ہے میں اس بات پر تو بالکل رضامند ہوں کہ کانگریس پارٹی سے بہترین تعلقات رکھے جائیں لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ہندوستان کی ہر دوسری پارٹی کے مقابلہ میں کانگریس کے ساتھ خاص رعایت کیوں کی جائے لارڈ ولنگڈن نے کہا کہ میں جلد ہی وزیر ہند سے ملنے والا ہوں تاکہ ان سے بات چیت کر کے اس بارے میں دریافت کروں کہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات حاصل ہو جائے ۔

سان فرانسسکو کی حفاظت

[illegible] ۱۱ر جولائی ۔ امریکہ کے سمندری محکمہ نے جہازوں کو مشورہ دیا ہے کہ سان فرانسسکو کو آنے والے راستہ پر بارودی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں ۔

۲۴ گھنٹہ میں ۸ ارب ڈالر

واشنگٹن ۱۱ر جولائی ۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے آج کانگریس سے ۳ ارب ۲۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر مانگے ہیں ۔ جس میں سے کچھ رقم تو نقد دی جائے گی ۔ اور کچھ کا امریکہ کے بحری بیڑا کے لئے مزید جہاز بنانے کا ٹھیکہ دیا جائے گا ۔ کل فوج کے لئے ۴ ارب ۷۷ کروڑ ڈالر مانگے تھے گزشتہ ۲۴ گھنٹہ میں امریکہ کے تحفظ کے کاموں کے لئے ۸ ارب ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر کانگریس سے مانگے جا چکے ہیں ۔ آج جو درخواست کی گئی ہے اس میں سے ایک ارب ۶۲ کروڑ ۵۰ لاکھ نقد لیا جائے گا ۔ جو بحری بیڑہ پر صرف ہوگا ۔ اور ۴۰ کروڑ ڈالر سرکاری جہاز اور پرائیوٹ سکریٹری جہازوں کی مرمت وغیرہ پر خرچ ہوں گے ۔

رومانیہ کی بندرگاہیں

لندن ۱۱ر جولائی ۔ بڈاپسٹ کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے رومانیہ کی بندرگاہ کانسٹنزا اور گلاز پر بمباری کر کے وہاں خوب تباہی مچائی ۔ گلاز کی بندرگاہ بالکل برباد ہو گئی ہے ۔ اور اب وہ ناقابل استعمال ہے ۔ کانسٹنزا کو بھی سخت نقصان پہنچا ۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن وہاں سے اپنے جہاز ڈینیوب اور بلگاریہ کی بندرگاہوں میں لے جا رہے ہیں ۔

آئس لینڈ پر امریکہ کا قبضہ

لندن ۱۲ر جولائی ۔ آئس لینڈ کی پارلیمنٹ میں اس سمجھوتہ کی تصدیق ہو گئی جو امریکہ اور آئس لینڈ کے درمیان ہوا ہے ۔ اس سمجھوتہ کی رو سے آئس لینڈ کو امریکہ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے ۔ امریکہ کی فوجیں لڑائی کے زمانہ میں آئس لینڈ میں رہیں گی ۔ آئس لینڈ کے بڑے وزیر نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ آئس لینڈ لڑائی سے الگ رہنا چاہتا تھا مگر یہ ممکن نہیں تھا ۔ مجبوراً ہم نے وہ راستہ اختیار کیا جو آئس لینڈ کے بچاؤ کے لئے ضروری تھا ۔

فرانسیسی جہازوں کو بے ہتھیار کر دیا

لندن ۱۲ر جولائی ۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سکندرونہ میں فرانس کے جن جنگی جہازوں نے پناہ لی تھی انکو بے ہتھیار کر دیا گیا ہے اور ان کے جہازیوں کو نظر بند کر دیا گیا ہے ۔

لوکل باڈیز کی کانگریس پارٹیاں

ناگپور ۱۴ر جولائی ۔ گاندھی جی سے مشورہ کرنے کے بعد ناگپور صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر نے تمام لوکل باڈیز کی کانگریس پارٹیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۵ر جولائی کے بعد توڑ دی جائیں اور اس تاریخ سے پہلے پہلے تمام کانگریسی ممبران کمیٹیوں سے استعفے دے دیں ۔ اور اس کے بعد کانگریس کے نام پر کسی لوکل باڈی کا انتخاب نہ لڑا جائے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو

بمبئی ۱۴ر جولائی ۔ لندن کے سیاسی حلقوں میں اس خیال کو زبردست تقویت حاصل ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا ۔ یہ اطلاع ڈیلی ہیرلڈ کے ہندوستانی نامہ نگار کو بمبئی سے بذریعہ تار ملی ہے ۔

شام کی آزادی کا اعلان

بیت المقدس ۱۲ر جولائی ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل ڈیگول کے نام پر بیروت میں شام کی آزادی کا اعلان تقسیم کیا گیا ہے ۔ باشندوں کو اشتہارات کے ذریعہ مشورہ دیا گیا کہ اتحادی فوجوں کی آمد پر شہر کے

ایکسال میں جاپان کو بھگا دینگے

واشنگٹن - ۱۵ جولائی چین کے نمایندہ نے انٹرویو میں کہا کہ چین جلد ہی جاپانیوں پر حملے شروع کرنے والا ہے اور اگر برطانیہ اور امریکہ ہمیں امداد پہونچاتے رہیں تو ایک سال کے اندر ایک بھی جاپانی سپاہی کو چین کی سر زمین پر نہیں رہنے دیں گے۔

روس اور جرمنی کی لڑائی

ماسکو ۱۵ جولائی۔ روس اور جرمنی کی لڑائی کے متعلق آج سہ پہر کو جو روسی اعلان شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ لینن گریڈ کی جانب جرمن فوجوں کا بڑھنا سخت مقابلہ کی وجہ سے سست ہو گیا ہے پلادسکی پر جو رومانیہ کے علاقہ میں واقع ہے روسی ہوائی جہازوں نے تیل کے چشموں اور کارخانوں پر کامیاب حملے کئے جرمنوں کے حملوں کا دوسرا دور شروع ہو گیا ہے۔

ہٹلر صلح کی پیشکش کریگا

لندن ۱۳ جولائی۔ سارے یورپ میں یہ افواہیں پھیل رہی ہیں کہ ہرہٹلر بہت جلد صلح کی پیشکش کرے گا سوس گزٹ اور ڈی لوبسن جیسے اخبارات بھی جو جرمنی سے ہمدردی رکھتے ہیں اس قسم کی افواہیں چھاپ رہے ہیں اور وہ جرمنی اور روس کے جنگ کے ختم ہونے کے امکانات پر بحث کر رہے ہیں۔

شام میں عارضی صلح پر دستخط ہو گئے

لندن ۱۵ جولائی۔ شام کے متعلق عارضی صلح پر کل عکہ میں دستخط ہو گئے۔ اتحادیوں کی طرف سے جنرل کنرو اور دیگر فوجی افسران موجود تھے۔ اور فرانس کی طرف سے بھی فوجی افسران موجود تھے۔ ابھی تک شرطوں کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

تبروک

قاہرہ ۱۵ جولائی سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ تبروک میں برطانی فوجوں کے حملے کرنے والے دستے بڑی سرگرمی دکھلاتی ہیں اور دشمن کو جان و

صلح کی بات چیت شروع ہو گئی

یروشلم ۱۲ جولائی۔ شام میں آدھی رات لڑائی بند کرنے کا حکم دیدیا گیا۔

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس کا ایک ڈیلی گیشن صلح کی بات چیت کرنے کے لئے اتحادی صفوں سے گذرا۔

لندن - ۱۵ جولائی۔ جون میں برطانیہ اور اتحادی ملکوں کے ۹ جہاز ڈوبے ہیں جن کا وزن ۲۹۲۹۶ ٹن

ٹھوس ایندھن یا "ٹامینر کوکر"

سائنس اور صنعتی تحقیقات کے بورڈ نے ایک قسم کا "ٹھوس ایندھن" تیار کیا ہے جس میں اسپرٹ اور دوسری آتشگیر چیزیں ٹھوس صورت میں شامل ہیں۔ یہ ایندھن ایک چھوٹے سے ڈبہ میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس کا نام "ٹامینر کوکر" رکھا گیا ہے یہ پورے طور پر دیسی چیزوں سے تیار ہوتا ہے۔ اس ایندھن کے ایک چھوٹے سے ڈبہ میں اتنا ایندھن ہوتا ہے۔ جو بارہ گھنٹہ مسلسل جل سکتا ہے۔ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا بالکل آسان ہے۔ اسے سگریٹ کی طرح صرف ایک دیا سلائی سے روشن کیا جا سکتا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اسے ٹین کے ڈبہ پر کیتلی چڑھا کر چائے تیار کی جا سکتی ہے۔ یہ سارا سامان بہت صاف ستھرا اور ہلکا پھلکا ہے۔

توقع ہے کہ آرمی ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے اس ٹھوس ایندھن کے دس لاکھ ڈبوں کا ابتدائی آرڈر دیا جائے گا۔ اس ایندھن کی تیاری پر بہت تھوڑا خرچ آتا ہے کیونکہ اس کے لئے کسی مشینری کی ضرورت نہیں، اور ٹین کے ڈبوں کو بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔

ہندوستانیوں کو افریقہ میں تجارت کی اجازت

۱۹۳۸ء میں حکومت ہند کو مطلع کیا گیا تھا کہ یونین آف ساؤتھ افریکہ کے قوانین آبادکاری کی وجہ سے بہت سے ہندوستانی کاروباری لوگ تجارت کی غرض سے یونین میں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ ان قوانین کی رو سے آباد کار اس کے مستحق نہیں کہ وہ یونین میں کسی قسم کا کاروبار یا پیشہ کر سکیں۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر کے بار بار توجہ دلانے پر یونین کی حکومت اب اس پر راضی ہو گئی ہے کہ وہ ان ہندوستانیوں کے نام جو واقعی تجارت کی غرض سے وہاں جانا چاہیں کچھ عارضی اجازت نامے اور ضروری لائسنس جاری کر دے۔ اس سلسلہ میں ان تمام ہندوستانیوں کو جو واقعی تجارت کی غرض سے وہاں جانا چاہتے ہیں اپنی درخواستیں متعلقہ صوبائی حکومتوں کے توسط سے حکومت ہند کے نام بھیجنی چاہئیں۔ حکومت ہند اپنے ہائی کمشنر متعین جنوبی افریقہ کے ذریعہ ضروری اجازت نامے اور لائسنس حاصل کرنے کا انتظام کرے گی۔

جبرالٹر پر ہوائی حملہ

لندن ۱۴ر جولائی۔ جبرالٹر کی حملہ آور توپوں نے دو اطالوی جہازوں کو مار بھگایا جب کہ انہوں نے آج صبح حملہ کرنے کی کوشش کی۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳۶۲

بعدالت تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

راج نرائن مدعی بنام گہر شیر وغیرہ

بنام۔ ماحکنوار ولد چندر سکھ برہمن معمر ساکن بیرٹری کلیپور پرگنہ بلہور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ جولائی ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات پر جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ جولائی ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بار ایٹ لا سشن اینڈ سول جج صاحب بہادر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت سشن اینڈ سول جج کانپور مقام کانپور

مقدمہ دیوانی اجراء نمبر ۲۰ بابتہ ۱۹۳۳ء

متفرقہ نمبر ۲۹ بابتہ ۱۹۳۳ء

مسماۃ جانکی زوجہ پیارے لال قوم لوہار ساکن کرنیل گنج شہر کانپور مدیون سائلہ

بنام بشیو پرشاد ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن ہرسبن محال شہر کانپور

چونکہ مدیون سائلہ نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ فریق بنایا جاوے۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۳ اگست ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا۔ کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۱۵ر ماہ جولائی ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم رام شنکر منصرم
عدالت سشن و سول جج کانپور
مہر عدالت

شام اور عراق کے درمیان سلسلۂ ڈاک و تار بحال ہو گیا۔ شام میں جو ہندوستانی سپاہی گرفتار ہوئے تھے وہ جلد ہی رہا کر دیئے جائینگے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت

سالانہ ۳ روپے ششماہی ۲ روپے

ممالک غیر سے

سالانہ ۶ روپے ششماہی ۳ روپے

ایڈیٹر

خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۳۰ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۰

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور

انجمن کا مخصوص پندرہ روزہ مشاعرہ سکریٹری صاحب کی جانب سے ۱۹ جولائی ۱۹۴۱ء کو بوقت ۹ بجے شب دفتر صداقت میں منعقد ہوا جس کی صدارت پروفیسر سید نواب حسین صاحب نے کی مشاعرہ کا آغاز پروفیسر صاحب موصوف کے ایک پُر مغز ادبی مقالہ سے ہوا اور تقریباً ۱۲ بجے شب کو یہ پُر لطف صحبت ختم ہوئی۔ جناب سخا شاہجہانپوری۔ جناب فرخ کانپوری۔ جناب عزیز کانپوری جناب شاکر ناطقی۔ جناب نواب قیصر کانپوری۔ جناب سروش لکھنوی۔ جناب صبا لکھنوی۔ جناب نواب اثر کانپوری۔ جناب سحر جلالپوری اور جناب سلیم ناطقی سکریٹری صاحب نے مشاعرے میں غزلیں پڑھیں نمونہ کلام بہ ترتیب حروف تہجی و بتقابل قوافی درج ذیل ہے۔ (جناب ثاقب و جناب کلام و جناب ازل کی غزلیں نہ آنے کی وجہ سے شائع نہ ہو سکی ہیں)

دل

مطلع

اثر — ہر اک رنج و خوشی کا نقش باطل ہوتا جاتا ہے
تری الفت کے قابل اب مرا دل ہوتا جاتا ہے

سحر — محبت میں جو خاک کوئے قاتل ہوتا جاتا ہے
مرا جنت کا حاصل تجھکو اے دل ہوتا جاتا ہے

سخا — ہمیں بھی اعتماد عشق کامل ہوتا جاتا ہے
انہیں بھی اعتبار جذبۂ دل ہوتا جاتا ہے

سروش — قیود اٹھتے ہیں جو جو عشق کامل ہوتا جاتا ہے
کبھی تھا دل میں درد اب درد ہی دل ہوتا جاتا ہے

سلیم — مری آنکھوں کا ذوق دید کامل ہوتا جاتا ہے
سمٹ کر حسن عالم نقطۂ دل ہوتا جاتا ہے

شاکر — سکون بھی عشق میں اک کار مشکل ہوتا جاتا ہے
کہ بیتاب تمنا اب میرا دل ہوتا جاتا ہے

عزیز — تمہارے روئے زیبا کے مقابل ہوتا جاتا ہے
بڑا گستاخ یہ آئینۂ دل ہوتا جاتا ہے

فرخ — مجھے یہ خار خار غم سے حاصل ہوتا جاتا ہے
کہ اک نشتر سا پیوست رگ دل ہوتا جاتا ہے

قیصر — کبھی رہتا تھا خوش اب غم پہ مائل ہوتا جاتا ہے
نہ جانے کیا ہے۔ کچھ یہ دوسرا دل ہوتا جاتا ہے

محفل

اثر — رقیبوں سے ہمارے سامنے ہوں پیار کی باتیں
تعجب محفل کا رنگ اے رشک محفل ہوتا جاتا ہے

سخا — فنا آموز ہر منظر ہے اس دنیائے فانی کا
بہت عبرت نما انجام محفل ہوتا جاتا ہے

سروش — بھرم باقی رہے گا جلوہ گاہ حسن کا کب تک
کہ ہر اہل نظر بیرون محفل ہوتا جاتا ہے

سلیم — ادھر بلبل بخوں غلطاں ادھر پروانہ در آتش
جو آتا ہے شریک رنگ محفل ہوتا جاتا ہے

شاکر — سمجھتا ہی نہیں ہے کوئی بھی آداب نظارہ
جو آتا ہے شریک رنگ محفل ہوتا جاتا ہے

صبا — محرک ہے یہ پروانوں کے دل میں کون سا جذبہ
جسے دیکھو نثار شمع محفل ہوتا جاتا ہے

عزیز — کسی کے سوز باطن پر کوئی کیوں روشنی ڈالے
یہ تیرا حال کیا اے شمع محفل ہوتا جاتا ہے

فرخ — ذرا یہ تو بتاتے جاؤ تم اے ڈوبتے تارو
دگرگوں کیوں یکایک رنگ محفل ہوتا جاتا ہے

قیصر — تمہیں کہدو کبھی سرگوشیاں ہوتی تھیں غیروں سے
نئی باتیں نیا اب رنگ محفل ہوتا جاتا ہے

منزل

اثر — بُرا ہو ناتوانی کا یہ نوبت ہو گئی اپنی
کہ اب ہر گام ہم کو ایک منزل ہوتا جاتا ہے

سخا — ازل سے جو نہاں ہے رہروان عشق کے دل میں
وہی جذبہ پیام قرب منزل ہوتا جاتا ہے

سلیم — شکایت کارواں در کارواں ہے راہ غربت کی
وطن کا تذکرہ منزل بہ منزل ہوتا جاتا ہے

شاکر — میں اتنی دور ہوتا جا رہا ہوں اپنی منزل سے
کہ جتنا قافلہ نزدیک منزل ہوتا جاتا ہے

صبا — خدا رکھے یہ تاثیریں دل سوزاں کے داغوں کی
صبا ایک اک چراغ راہ منزل ہوتا جاتا ہے

عزیز — تمہاری یاد سے ہے آمد و رفت نفس قائم
تمہارا تذکرہ منزل بہ منزل ہوتا جاتا ہے

فرخ — ازل سے حشر تک اک دور فانوس خیالی ہے
تماشہ ہے کہ جو منزل ہے منزل ہوتا جاتا ہے

قیصر — نہ توشہ ہے نہ زاد راہ خالی ہاتھ ہیں لیکن
جسے دیکھو وہ راہی سوئے منزل ہوتا جاتا ہے

قاتل

اثر — تری چشم فسوں گر نے کیا کچھ انقلاب ایسا
کہ اپنا دل ہی خود اب اپنا قاتل ہوتا جاتا ہے

سخا — سخا ہنگامۂ تقریب قتل عام کیا کہئے
جسے دیکھو شریک بزم قاتل ہوتا جاتا ہے

سلیم — سلیم ارزاں کچھ ایسا خون بسمل ہوتا جاتا ہے
جسے دیکھو جواں ہو کر وہ قاتل ہوتا جاتا ہے

شاکر — نگاہیں تیری پہلے قلب پر نشتر لگاتی تھیں
مگر اب تو ہر اک انداز قاتل ہوتا جاتا ہے

صبا — نہ جانے کیا ہے جس کا عشق کامل ہوتا جاتا ہے
خوشی سے وہ نثار تیغ قاتل ہوتا جاتا ہے

عزیز — کسی کو بھی نہیں اپنا وہ بسمل مانتا لیکن
زمانہ کشتۂ بیداد قاتل ہوتا جاتا ہے

فرخ — وہ چہرہ تمتما یا جا رہا ہے اوچھے واروں سے
حسین اب اور بھی انداز قاتل ہوتا جاتا ہے

قیصر — طبیعت میں جھجک باقی تو ہے لیکن بہت کم ہے
خدا رکھے رواں اب دست قاتل ہوتا جاتا ہے

مشکل

اثر — امید و بیم کی وہ کشمکش ہے اے معاذ اللہ
کہ مرنا بھی مجھے فرقت میں مشکل ہوتا جاتا ہے

سحر — جنوں میں بھی کسی کا ہے کچھ اتنا پاس رسوائی
کہ دامن دھجیاں کرنا بھی مشکل ہوتا جاتا ہے

سخا — خودی پر ہو رہی ہے شاید اپنی بے خودی غالب
کہ احساس جنون عشق مشکل ہوتا جاتا ہے

سلیم — میں زندہ رہ نہیں سکتا مجھے موت آ نہیں سکتی
محبت میں غرض ہر کام مشکل ہوتا جاتا ہے

شاکر — نگاہ شوق میرا مدعا کچھ تو ہی سمجھا دے
کہ اب عرض تمنا مجھکو مشکل ہوتا جاتا ہے

صبا — ابھی تک تو سنبھالا ہے نہ جانے کسطرح دل کو
مگر اے درد پیہم، کام مشکل ہوتا جاتا ہے

عزیز — کہاں اے عشق تو لایا ہے زہریلی ہواؤں میں
کہ مجھکو سانس کا لینا بھی مشکل ہوتا جاتا ہے

فرخ — ہیں ایک اک گام پر اب سدرہ منزل نارا ہیں
پہنچنا تا حریم ناز مشکل ہوتا جاتا ہے

قیصر — غلط تدبیر چارہ ساز کرتے ہیں قیامت ہے
علاج درد دل اب اور مشکل ہوتا جاتا ہے

شامل

اثر — تمہاری ہر ادا میں بے قراری آتی جاتی ہے
ہمارا اضطراب دل بھی شامل ہوتا جاتا ہے

سخا — ازل میں اس نے نظریں جسکے دل پہ ڈالی تھیں
گروہ اہل عرفاں میں وہ شامل ہوتا جاتا ہے

سلیم — تصور میں نظر آتی ہے شاخ آشیاں شاید
قفس کی ظلمتوں میں نور شامل ہوتا جاتا ہے

شاکر — ستم کا لطف تو تھا امتیاز لطف کے دم تک
مگر اب تو کرم بھی تیرا شامل ہوتا جاتا ہے

صبا — قریب ختم اب سرمایۂ دل ہوتا جاتا ہے
لہو اشکوں میں رفتہ رفتہ شامل ہوتا جاتا ہے

عزیز — مجھے اے ضبط گریہ اب تو رونے کی اجازت دے
کہ زہر عشق خون دل میں شامل ہوتا جاتا ہے

فرخ — نشیمن کی بنا رکھی ہی تھی گرنے لگے تنکے
ابھی سے عنصر برباد شامل ہوتا جاتا ہے

قیصر — شہیدان وفا کی محفلیں کیا بے تکلف ہیں
کہ جس کے جی میں آتا ہے وہ شامل ہوتا جاتا ہے

مقابل

اثر — تم اپنے حسن عالم سوز کی تاثیر تو دیکھو
خدا کی شان آئینہ مقابل ہوتا جاتا ہے

سخا — مٹے گی جزو و کل کی بحث اس ذرہ نوازی سے
مرا دل اس کے جلووں کے مقابل ہوتا جاتا ہے

سلیم — تھپیڑے پر تھپیڑے کھا رہا ہے خود نمائی میں
مگر قطرہ سمندر کے مقابل ہوتا جاتا ہے

صبا — نظر بھر کے جمال حسن کو دیکھا دم زینت
خدا رکھے اب آئینہ مقابل ہوتا جاتا ہے

عزیز — عجب پردہ نشینی ہے عجب ہے جلوہ آرائی
نہاں ہو کر وہ نظروں کے مقابل ہوتا جاتا ہے

فرخ — گلوں کے ہوں نظارے یا مناظر ماہ و انجم کے
بہر صورت ترا جلوہ مقابل ہوتا جاتا ہے

قیصر — سر میداں جدھر رخ کر کے وہ ناوک چلاتے ہیں
کلیجہ خود بخود اُن کے مقابل ہوتا جاتا ہے

دنیائے اسلام

ترکوں کی ہمدردیاں برطانیہ کیساتھ ہیں!

"ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم استنبول رقمطراز ہے کہ اگر ترکوں سے یہ دریافت کیا جائے کہ انگریزوں اور جرمنوں کے مقابلہ میں کس کی فتح کے خواہشمند ہیں، تو ۹۵ فیصدی انگریزوں کی فتح کے خواہشمند نکلیں گے۔

ترکوں نے اپنی تمام کوششیں اپنی آزادی و خود مختاری کو برقرار رکھنے کی جانب مرکوز کر دی ہیں وہ کسی فریق کے جانبدار ہو کر جنگ میں الجھنا نہیں چاہتے وہ کسی کے وعدوں پر بھروسہ بھی نہیں کرتے ہیں انہیں صرف اپنی طاقت اور تائید الٰہی پر بھروسہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ انصاف حاصل کرنے کے لئے اور معاہدوں کو قائم رکھنے کے لئے صرف اعتماد کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قوت کی ضرورت ہے۔ ترک اپنے وطن کو تباہی سے بچانے کے بڑے آرزومند ہیں اور ان کی کوشش شروع سے یہ رہی ہے کہ اپنے آپ کو اس جنگ سے علیحدہ رکھیں۔ ترک انتہائی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا وطن اس آگ سے محفوظ رہے لیکن اگر ترکوں کو بدرجہ مجبوری جنگ میں کودنا پڑا تو وہ دشمن کا خواہ وہ کوئی ہو زبردست مقابلہ کریں گے۔ ترکوں نے اپنے وطن کو بچانے کے زبردست انتظامات کئے ہیں۔ ہزاروں نوجوان ترک لڑکیوں نے ہوابازی اور جنگ کی تعلیم حاصل کی ہے اور اب وہ اس قابل ہیں کہ دشمن کے مقابلہ پر اپنے باپ بھائیوں کے شانہ بشانہ ملکی مدافعت کے لئے جنگ کریں۔ ترکوں نے اپنے یہاں نوجوان لڑکیوں پر مشتمل ایک زبردست چھتری باز فوج تیار کی ہے۔ جو مشین گنوں اور دستی بموں سے مسلح ہے اور ہوائی جہازوں سے چھتریوں کے ذریعہ اترنے اور دشمن پر حملہ کرنے کے فن میں خوب ماہر ہے یہ نیلے رنگ کی وردی پہنتی ہیں اور بڑی بہادر اور ہوشیار ہیں اور انگریزی اور فرانسیسی نیز جرمنی زبانیں خوب بولتی ہیں۔ ترکی ماہرین جنگ کا خیال ہے کہ یہ زنانہ فوج بوقت آزمائش دشمن کی رسد رسانی کے سلسلہ کو تہ و بالا کرنے اور قلعہ بندیوں کو تباہ کرنے میں مردوں سے کم ہرگز ثابت نہ ہوں گی۔ اس زنانہ فوج کی افسر اعلیٰ (کمانڈر انچیف) غازی مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم کی متبنہ صاحبزادی صبیحہ کمال ہیں جب ۱۹۳۷ء میں کردوں نے بغاوت کی تھی تو صبیحہ کمال نے ان پر سخت بمباری کی تھی۔ صبیحہ کپتان علی کمال سے شادی کرنے کے بعد بھی اپنی مشق برابر جاری رکھی ان دونوں کو گوریلا طرز جنگ اور دریاؤں میں بندوقوں اور دوسرے آلات حرب سے مسلح ہو کر تیرنے اور دشمن سے لڑنے کا فن خوب آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴	کانپور شنبہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۳۰

پارلیمنٹ میں وہائٹ پیپر پیش کردیا گیا

(لندن ۲۲ جولائی) ولیسرائے ہند کی ایگزکٹو کونسل میں مزید ہندوستانی لئے جائیں گے اور مرکزی حکومت میں مزید ہندوستانیوں کو محکمے دئے جائیں گے۔ ہندوستان کی لڑائی کی کوششوں کو زیادہ مضبوط کرتے اور ترقی دینے کی جانب اس قدم کا ایک آج اعلان کیا گیا جبکہ "ہندوستان اور لڑائی" کے عنوان سے ایک وہائٹ پیپر وزیر ہند مسٹر ایمری وزیر ہند نے ۲۲ جولائی کو پارلیمنٹ میں پیش کیا۔ وہائٹ پیپر میں ایگزکٹو کونسل میں توسیع کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ قانون۔ سپلائی۔ کامرس اور لیبر کے الگ الگ محکمے ہوجائیں تعلیم۔ صحت اور آراضیات کا الگ ہوجائے۔ سمندر پار رہنے والے ہندوستانیوں کے متعلق محکمہ اور اطلاعات کا محکمہ اور قایم کردئے گئے ہیں۔ والیسرائے ایک نیشنل ڈیفنس کونسل قایم کرنے میں برطانی ہند اور ہندوستانی ریاستوں کے ممتاز نمایندوں کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ گو اس اعلان کے ذریعہ کوئی آئینی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور توسیع شدہ ایگزکٹو کونسل لیجسلیچر کے روبرو ذمہ دار نہیں ہوگی۔ لیکن اب ولیسرائے کی کونسل تمام مدعا و مقاصد کے لئے ایک جنگی کیبنٹ بن گئی ہے۔ جس میں سابق یوروپین اور سرکاری اکثریت کے بجائے ہندوستانی پبلک مینوں کی نمایاں اکثریت ہوگی۔ کونسل کے نئے ممبران رائے عامہ کے اس حد تک نمایندے اور جوابدہ ہیں جتنا کہ ہندوستانی کانگرس اور مسلم لیگ کے تعاون سے انکار کے بعد ممکن تھا۔

وہائٹ پیپر میں جن تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا ہے ان کا ہندوستان کی آئینی ترقی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گو ان سے جنگ کی کوششوں میں زبردست امداد ملے گی۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی چھڑنے کے بعد حکومت برطانیہ کی طرف سے جو متعدد بیان شائع کئے گئے ان میں یہ بات واضح کردی گئی کہ ہندوستان میں آئینی تبدیلیاں قطعی ناقابل عمل ہیں۔ جب تک کہ سلطنت برطانیہ اپنے وجود کے لئے لڑ رہی ہے اور کسی نئی آئینی اسکیم پر غور کرنے کے لئے ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے درمیان سمجھوتہ ایک بنیادی شرط ہے۔ ہندوستان میں سیاسی کشیدگی دور کرنیکی متعدد کوششوں اور ہندوستانی رائے عامہ کو مرکزی حکومت کے ساتھ شامل کرنے کی متعدد کوششوں کے بعد پچھلی گرمی کے موسم میں ولیسرائے نے کونسل میں توسیع کرنے اور ایک جنگی مشاورتی کمیٹی مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا۔ بعض وجوہ سے ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں ان تجویزوں کو منظور نہ کرسکیں لیکن ولیسرائے نے یہ بات واضح کردی کہ حکومت اس اسکیم کے لئے دروازہ کھلا رکھے گی۔ اور جس وقت کافی حد تک نمایندگی مل جائے گی اس اسکیم پر عمل شروع کردیا جائے گا۔

اس زمانہ میں والیسرائے کی تمام کوششیں الیسار استہ ڈھونڈھنے میں لگی رہیں جس میں بڑی رائے عامہ جنگی کوششوں سے متعلقہ نظم ونسق کے عام معاملوں کے بالکل قریب لائی جائے اس وقت ایسی کوئی بات نہیں جس سے کہا جاسکے کہ ہندوستان کے سیاسی حالات بہتر ہونے کی طرف ہیں ولیسرائے نے ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں کو حکومت میں شامل ہونے کے لئے جو پیش کش کی تھی اس کے جواب کے لئے ۱۱ ماہ تک انتظار کیا اور پھر انھوں نے انفرادی طور پر اصحاب کو اپنے ملک کی خدمت کرنے کی دعوت دی نیشنل کونسل کا قیام ہندوستان کے تمام بااثر طبقوں کو جو تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ ہندوستان کی جنگی کوششوں سے وابستہ کردیتا ہے۔ اس کونسل میں برطانی ہند کے ۲۲ نمایندے ہیں۔ ہندوستانی ریاستوں کے نمایندے غالباً حیدرآباد کو چھوڑ کر تمام رجواڑے ہوں گے۔ نیشنل ڈیفنس کونسل کا اجلاس گاہے گاہے ولیسرائے کی صدارت میں ہوگا اور ہر موقع پر کونسل میں جنگ کی پوزیشن اور سپلائی کے متعلق مکمل اور خفیہ بیان دیا جایا کرے گا یہ کونسل صوبجاتی جنگی سرگرمیوں اور مرکز کے درمیان مطابقت پیدا کرنے والی جماعت کا کام بھی کرے گی۔

ولیسرائے نے ہندوستان کی رائے عامہ کو ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کے قریب ترین لانے کے لئے جو قدم اٹھائے ہیں ان کے علاوہ کمانڈر انچیف مرکزی لیجسلیچر کی ایک کمیٹی مقرر کرنے کا اعلان کرچکے جس کی صدارت وہی کریں گے اس کونسل کو ڈیفنس کے معاملوں کے متعلق خفیہ اور پوری واقفیت دی جایا کرے گی۔ مزید براں ایک ہندوستانی کو حکومت ہند کا ایڈیشنل ڈیفنس سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

مسٹر ایمری کی امیدیں

لندن ۲۲ جولائی مسٹر ایمری وزیر ہند نے آج رات (منگل) کو ان حضرات کے متعلق جو ولیسرائے ہند کی توسیع شدہ ایگزکٹو کونسل میں شامل کئے گئے ہیں دارالعوام میں کہا کہ:- یہ قابل اور تجربہ کار لوگوں کی جماعت ہے ان کی ٹکر کے لوگ ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں نہیں ملیں گے۔ آپ نے کہا کہ یہ لوگ نظام حکومت سے موافق ہیں۔ انھیں سیاسی اور کاروباری تجربہ ہے۔ اور ان کے اندر ذاتی قابلیت موجود ہے۔ ان کے شامل ہونے سے ولیسرائے کی جنگی کیبنٹ بہت مضبوط ہوجائے گی۔ وہ پورے معنی میں ملی جلی ذمہ داری اور ایگزکٹو کی آئینی ذمہ داری میں شریک رہیں گے۔ انھیں جو اہم صیغے دئیے گئے ہیں ان کا کام چلائیں گے۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ توسیع کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کے کام کو اور زیادہ بااثر بنایا جائے۔ اور ہندوستانیوں کی قابلیت اور حب الوطنی سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

برطانوی حکومت کی مخلصانہ خواہش یہ تھی کہ اگر ہندوستان کے آئین کے الفاظ میں نہیں تو اس کی اسپرٹ میں تبدیلی کرکے ہندوستانیوں کو ان کے ملک کی قسمت میں رفتہ رفتہ زیادہ سے زیادہ حصہ دیا جائے۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ قومی ڈیفنس کونسل جی حضوروں کی جماعت نہیں ہوگی کونسل کے جلسہ میں ممبروں کو واقعات کے متعلق راز بتلادیئے جائیں گے۔ وہ ان کے ص ۳

ایگزکٹو کونسل اور ڈیفنس کونسل پر لیڈران کی رائیں

مہاتما گاندھی کا بیان

واردھا ۲۲ جولائی۔ الیسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے نے جب ایگزکٹو کونسل کی توسیع اور نیشنل ڈیفنس کونسل کے قیام پر مہاتما گاندھی سے انٹرویو کیا تو انہوں نے کہا کہ اس اعلان سے کانگریس کے رویّہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا نہ اس سے کانگریس کے مطالبے پورے ہوتے ہیں۔ جب یہ دریافت کیا گیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کو رہا کیا جانا چاہیئے تاکہ وہ اس اعلان کی روشنی میں موجودہ حالات پر غور کرسکیں تو مہاتما گاندھی نے کہا کہ مجھے یہ اختیار نہیں ہے کہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبروں کو وہ کچھ کرنے سے روک سکوں جو وہ کرنا چاہتے ہیں مجھے آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جو اختیار دیا ہے وہ مجھے یہ اختیار نہیں دیتا کہ میں اس کے ممبروں کی مکمل آزادی میں کوئی مداخلت کروں اور بہر صورت جس جماعت نے اختیار دیا ہے وہ کسی وقت اس سے انکار بھی کرسکتی ہے اور واپس بھی لے سکتی ہے۔

مسٹر جناح کا بیان

بمبئی ۲۲ جولائی۔ مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے والیسرائے کی ایگزکٹو کونسل کی توسیع اور قومی ڈیفنس کونسل کے قیام پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "آج جس کیونکہ میں ولیسرائے کی ایگزکٹو کونسل کی توسیع اور نام نہاد قومی ڈیفنس کونسل کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے اس پر گہرا افسوس کیا جائیگا۔ اس سے ہندوستان کے مسلمانوں کو دلی رضا کارانہ اور سچی امداد (اگر ایمانداری کے ساتھ اس کی ضرورت ہی) حاصل نہیں ہوگی۔ صاف اس کی وجہ یہ ہے کہ ولیسرائے نے جن اشخاص کو منتخب اور نامزد کیا ہے وہ نہ تو عوام کے حقیقی نمایندے ہیں اور نہ ہی انھیں مسلمانوں کا اعتماد حاصل ہے ولیسرائے کے تدبر کا یہ حال ہے کہ وہ غلطی پر غلطی کررہے ہیں۔ یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس اور تکلیف ہوئی ہے کہ ولیسرائے نے مسلم لیگ کے لیڈر اور پارٹی کے ایگزکٹو سے بالا بالا لیگ کے ممبروں میں کنولینگ کیا۔ یہ معلوم کرکے اور بھی زیادہ تکلیف ہوئی ہے کہ لیگ کے ممبر شکار ہوگئے۔

گذشتہ اگست میں ولیسرائے نے جب پیشکش کی تو آل انڈیا مسلم لیگ نے اسے اس لاجواب بنیاد پر نامنظور کردیا۔ کہ پیشکش میں مسلم لیگ کو حکومت کے اختیار و اقتدار میں کوئی حقیقی اور نمایاں حصہ نہیں دیا گیا۔ کوئی یہ کیسے سمجھ سکتا ہے کہ موجودہ تنزل پذیر فیصلہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کی منظوری اور تعاون حاصل ہوجائے گا۔ میں ولیسرائے کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے مسلم لیگ کے وزیر اعظموں اور بعض ممبران جو جماعت کے لیڈر یا ایگزکٹو سے پوچھے بغیر اس اسکیم میں شامل ہوگئے —— کی خدمات حاصل کرکے مسلم لیگ میں پھوٹ ڈالدی۔ لیکن مسلم لیگ اپنی اعلان کردہ پالیسی سے نہیں ہٹیگی۔

اور یہ ترکیبیں حکومت کے لئے موثر ثابت نہیں ہوں گی بلکہ برعکس اس کے تلخی پیدا ہوجائے گی۔ اس اعلان سے پہلے مسلم لیگ نے حکومت کی پالیسی کو خواہ کتنے ہی زور کے ساتھ نامنظور کیوں نہ کیا ہو لیکن خوش قسمتی سے حکومت اور لیگ کے درمیان بدمزگی نہیں تھی لیکن اب پیدا ہوجائے گی۔

مسلم لیگ کے جو ممبر اور وزیر اعظم ایگزکٹو کونسل کو اطلاع کئے اور اس سے پوچھے بغیر والیسرائے کی ایگزکٹو کونسل کی توسیع اور قومی ڈیفنس کونسل کی ترتیب کی اسکیم میں شامل ہوئے ہیں ان کے عمل اور رویّہ پر جلد سے جلد غور کرکے کارروائی کی جائے گی۔

مسٹر ساور کا بیان

بمبئی ۲۲ جولائی۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے پریسیڈنٹ مسٹر ساورکر نے نیشنل ڈیفنس کونسل کے قیام اور والیسرائے کی ایگزکٹو کونسل کی توسیع پر تہ دل سے مبارکباد دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایگزکٹو کونسل کی توسیع اور نیشنل ڈیفنس کونسل اور ڈیفنس ایڈوائزری کونسل کا قیام صحیح جانب ایک قدم ہے لیکن حسب معمول یہ قدم اتنی دیر میں اور اتنے تذبذب سے رکھا گیا ہے کہ اس سے وہ تلخی دور نہیں ہوسکتی جو ہندوستان کی محب وطن پارٹیوں میں اس بنیاد پر پیدا ہوگئی ہے کہ ہندوستان اب تک ایک محکوم ملک کی مذموم پوزیشن سے بہتر پوزیشن حاصل نہیں کرسکا ہے اس لڑائی نے بھی اس ضرورت کیلئے برطانیہ کی آنکھیں نہیں کھولیں کہ ہندوستان کو انڈیپنڈنٹ ڈومنیشن کامن ویلتھ میں کم از کم برابر کے حصہ دار کی پوزیشن حاصل ہونی چاہیئے۔

جہاں تک کہ ان لوگوں کا تعلق ہے جنھیں مقرر کیا گیا ہے مجھے خوشی ہے کہ آہیس مسٹر جمنا داس مہتہ۔ مسٹر کالیکر۔ مسٹر راگھویندر راؤ۔ مسٹر اینے۔ سر جوالا پرشاد سریواستوا۔ مسٹر رام راؤ دیش مکھ۔ مسٹر ایم سی راجا اور لالہ رام سرن داس جیسے لیڈر موجود ہیں اور انھیں عام طور پر ہندوؤں کا اور خاص طور پر ہندو مہاسبھا کا اعتماد حاصل ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اگرچہ ڈیفنس ایڈوائزری کونسل میں ہندوؤں کی نمایندگی کم و بیش منصفانہ ہے پھر بھی وہ آبادی کے تناسب سے کم ہے۔ ہندو مہاسبھا کا اس پر برافروختہ ہونا لازمی ہے میں یہ بھی چاہتا تھا کہ ایگزکٹو کونسل میں ایک سکھ ممبر بھی شامل ہوتا۔

آنریبل شاستری کا بیان

کوئمبٹور ۲۳ جولائی "میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس اعلان کا آخر فائدہ کیا ہوگا" یہ ہیں وہ الفاظ جو رائٹ آنریبل شاستری نے ولیسرائے کی کونسل کی توسیع پر نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمائے۔ آپ نے کہا کہ پونا کانفرنس کے لئے یہ پہلے سے مشکل پیدا کی گئی ہے لیکن اسے قطعی طور پر اس کی مذمت کرنی چاہیئے۔ حکومت نے نہ تو اپنی پوزیشن مضبوط کی ہے اور نہ ہی عوام کے مطالبہ کو ذرہ برابر منظور کیا ہے۔

ص ۱ بیں ولیسرائے سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور اپنی تجویزیں پیش کریں گے جلسے کے بعد وہ اپنے صوبوں کو واپس چلے جائیں گے اور وہاں اپنے نمایندوں سے مشورہ کریں گے۔ امید ہے کہ اس طریقہ پر ایک طرف تو ولیسرائے اور ان کی ایگزکٹو میں اور دوسری طرف صوبجاتی یا ریاستی حکومتوں، مقامی وار کمیٹیوں یا صنعتی اداروں میں متواتر تعلق قائم رہیگا۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ اسے ہندوستان کی جنگی کوششوں میں تحریک پیدا کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے کے لئے بہت امداد کن ثابت ہونا چاہیئے۔ میں یہ امید کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہندوستان کی حفاظت اور مستقبل کے مفاد میں دوش بدوش کام کرنے کے میدان میں ان جماعتوں کے ہر سیاسی رنگ اور فرقہ کے اصحاب ایک دوسرے سے قریب تر ہوجائیں گے۔

مجھے امید ہے کہ ان میں ایسی باہمی مفاہمت اور ہمدردی پیدا ہوجائے گی جو فرقہ وارانہ اور مختلف پارٹیوں کے مشکل مسئلوں کو بہت آسان بناسکتی ہے یہی وہ مسئلے ہیں جو ہندوستان کو برطانوی دولت مشترکہ میں آزاد اور برابر کے حصہ دار کی حیثیت سے جائز پوزیشن حاصل کرنے سے روکے ہوئے ہیں۔

✻ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی کا تار

مولانا حسرت موہانی نے ایک تار مسٹر جناح کو بھیجکر ان سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ جو مسلم لیگ کے ممبر ڈیفنس کونسل میں شامل ہوئے ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

گرانی کا الاؤنس

۲۲ جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کی مالی کمیٹی کی ایک میٹنگ لالہ جھنگا مل چیرمین کی صدارت میں ہوئی اور جس میں یہ طے کیا گیا کہ مندرجہ ذیل تنخواہ کے ملازمان کو گرانی کا الاؤنس دیا جائے:-

۳۰ روپیہ تک تنخواہ پانیوالوں کو ۲ رفی روپیہ
۴۹ روپیہ تک تنخواہ پانیوالوں کو ۱ رفی روپیہ
۵۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک کیلئے ا رفی روپیہ

انٹرمیرج شادی

۲۳ جولائی کو مسٹر جے دیو روزنامہ پرتاب کے نیوز ایڈیٹر کی شادی بنارس کی مس دنیا چڑجی کے ساتھ ہوئی شادی کے بعد رت بھی دی گئی تھی۔

آئینہ کانپور

ہڑتال ختم ہوگئی

۲۴ جولائی کو کانپور کے کپڑے کے کارخانوں کے مزدوروں کی ہڑتال تقریباً ختم ہوگئی اور تمام کپڑے کے ملوں میں پوری طرح کام شروع ہوگیا ہے لیکن چند آدمی ابھی تک نہیں آئے ہیں جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دیہات چلے گئے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ دو تین روز میں وہ لوگ بھی واپس آجائیں گے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جلد لیبر کمشنر مزدوروں کے مطالبات پر غور کریں گے۔

ہڑتال کے سلسلے میں جو مزدور خلاف ورزی کے جرم میں گرفتار ہوئے ہیں ان کے متعلق ڈاکٹر مراری لال اور مولانا حسرت موہانی لیبر کمشنر صاحب سے بات چیت کررہے ہیں۔

یہ لوگ تنخواہ کے اضافہ پر اس لئے زیادہ زور دے رہے ہیں کہ گرانی ہے اور بلا اضافہ کے ان کی بسر اوقات میں مشکل ہوگی۔

میونسپل بورڈ

۱۹ جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جسمیں میونسپل ملازمان کے تقرر کے سلسلے میں جو گورنمنٹ کا نوٹ موصول ہوا ہے اس پر بحث ہونے کے بعد اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے چودھری مہیشوری پرشاد نگم بابو دوارکا پرشاد سنگھ۔ بابو رام نراین گرگ۔ اور مسٹر عبدالرزاق پر مشتمل ہر ایک کمیٹی بنادی گئی۔ اس کمیٹی کیلئے مسٹر محمد سمیع اور مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کے نام بھی پیش کئے گئے تھے مگر ان دونوں حضرات نے اپنے نام واپس لے لئے۔ مسلم ممبران نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ کمیٹی فرقہ وارانہ نقطۂ نگاہ سے بنائی گئی ہے لیکن ہندو ممبران نے اس الزام کی پرزور الفاظ میں تردید کی۔

امپروومنٹ ٹرسٹ

سید احمد حسین صاحب بی۔ اے علیگ آنریری مجسٹریٹ کو حکومت نے کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ٹرسٹی مقرر کیا ہے۔

ایک ڈرامہ

۲۶ و ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء کو وار فنڈ کی امداد کیلئے پلازا ہال مال روڈ کانپور میں ایک ڈرامہ "ہٹلر ثانی یا ظالم کا حشر" نامی دکھایا جائیگا امید ہے کہ اہل شہر بکثرت اس دلچسپ ڈرامہ کو دیکھنے جائیں گے۔

آتش زدگی

۲۲ جولائی کی رات کو کلکٹر گنج میں مسٹر عبدالغنی کے مکان میں بڑے زور کی آگ لگی جس میں تقریباً ۱۵ آدمی زخمی ہوئے ۳ آدمیوں کو اسپتال بھیجا گیا ہے۔ فائر بریگیڈ نے ۲ گھنٹہ میں آگ پر قابو پالیا۔

پولٹیکل گرفتاریاں

مسٹر راجہ رام شاستری ممبر اسمبلی و لیبر لیڈر جو حال ہی میں بنارس جیل سے رہا ہوکر آئے تھے۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے مقامی کانگریس کے نشر و اشاعت کے انچارج مسٹر اودھ بہاری دیکشٹ اور مسٹر راج کمار سوندھی بھی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ

۱۹ جولائی کو مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی طرف سے زیر صدارت پروفیسر سید نواب حسین صاحب دفتر صداقت میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں جناب صدر نے زبان اردو پر ایک نہایت پرمغز اور مدلل تقریر ارشاد فرمائی بعد ازاں شعرائے کرام نے اپنی پرکیف غزلیں پڑھیں جس کا اقتباس اسی اخبار کے صفحہ اول پر درج ہے۔

پوسٹمین مار ڈالا گیا

۱۹ جولائی کی خبر ہے کہ ایک پوسٹمین جو کہ پانچ آدمیوں کیلئے چالیس روپیہ لئے رائے پورہ سلنڈر پولیس کے حلقہ میں جا رہا تھا وہ مار ڈالا گیا۔ اس کے پاس ۴۰ روپیہ تھے اس سلسلے میں چار ✻

سبدِ گل

"امپیریل ٹوبیکو کمپنی" کے صدر نے برطانیہ کے سگرٹ نوش حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ سگرٹوں کا استعمال ۲۵ فیصدی کم کردیں۔ چونکہ اتفاق سے سگرٹ نوشی کا تذکرہ آگیا ہے۔ اس لئے یہ بھی سن لیجئے کہ ایسٹ بنگال ریلوے کی مشاورتی کمیٹی نے ریلوے محکمہ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ ڈاک اور ایکسپرس گاڑیوں میں سگرٹ یا چرٹ پینے والوں کے لئے ڈبے بالکل الگ کردئے جائیں رہا سوال حقہ اور گوڑگڑا اور پیچوان پینے والوں اور چلموں کے دم لگانے والوں، کا تو ان کیلئے بھی ہمارے خیال میں ایک ایسا ڈبہ مناسب ہوگا جس میں ریلوے محکمہ کی طرف سے کچھ تمباکو کچھ کوئلے اور کچھ دیاسلائی کے بکس "مفت" رکھدیئے جایا کریں۔ پھر دیکھئے کہ محمد حسین نگینہ والے کا مشہور گانا "دھوئیں کی گاڑی اُڑائے لئے جائے" کیسا سچا ثابت ہوتا ہے۔

ایک دلچسپ اطلاع کہتی ہے کہ ہٹلر ایک روز اپنی مشہور پہاڑی قیام گاہ برش گیڈن کے قریب ایک ندی میں غسل کرنے گیا۔ لیکن کچھ دور پانی میں جاکر وہ تیز دھارے میں پڑ گیا اور ڈوبنے لگا۔ اس نے امداد طلبی کے لئے شور مچانا شروع کیا۔ اس پر ایک دیہاتی دوڑ کر آیا اور پانی میں کود کر اس نے ہٹلر کی جان بچالی جب ہٹلر دریا سے باہر آیا تو اس نے دیہاتی سے پوچھا "کیا تم جانتے ہو تم نے کسکی جان بچائی ہے" بتلاؤ کیا انعام چاہئے؟ ہٹلر نے پوچھا۔ دیہاتی نے بھولے پن سے جواب دیا۔ میرا انعام یہی ہے کہ خدا کے لئے اس دیہات میں کسی سے یہ نہ کہئے گا کہ میں نے آپ کو ڈوبنے سے بچالیا ہے، ورنہ سب دیہاتی مل کر مجھے اسی دریا میں غرق کردیں گے۔

ہٹلر کو مرگی آگئی

لندن ۱۹ رجولائی۔ برنے کے حالات جاننے والے حلقوں کا بیان ہے کہ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے بہت سے مشہور ڈاکٹروں کو جن میں پروفیسر کراس بھی شامل ہیں ہٹلر کا معائنہ کرنے کے لئے بلایا گیا ہے جن ڈاکٹروں نے ہٹلر کا معائنہ کیا ان میں اعصابی امراض کے ماہرین بھی شریک تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کو مرگی کا دورہ آگیا جبکہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں جنگی کونسل کی میٹنگ کررہے تھے۔

جاپانی وزیر خارجہ کی تقریر

ٹوکیو ۲۰ رجولائی۔ جاپان کے محکمہ اطلاعات وزیر نے ٹوکیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ بین الاقوامی مناقشات میں جاپان اور کسی دوسری قوم پر بھروسہ نہیں کرسکتا بین الاقوامی صورت پر آپ نے بڑا لمبا چوڑا تبصرہ کیا مگر اس میں محوری طاقتوں کے ساتھ اپنے تعلقات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ آپنے یہ بھی کہا کہ قوموں کی صف بندیوں میں مزید تبدیلیوں کا امکان ہے۔ آپ نے کہا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ برطانیہ امریکہ۔ روس۔ جاپان۔ جرمنی اور اٹلی کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرلیں گے۔ لیکن صورت حالات اتنی آسان نہیں ہے اور اس قسم کا نتیجہ نکلنا خطرناک ہے۔

جاپان اور انڈوچائنا

لندن ۱۹ رجولائی انڈوچائنا کا فرنچ گورنر جنرل دورہ کررہا ہے جاپان اور انڈوچائنا کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آیا ہے تھائی لینڈ اور انڈوچائنا کے درمیان تصفیہ حدود کرانے والا جاپانی ڈیلیگیشن ابھی نہیں پہنچا ہے اسنے کام کرنا ہے

ادبِ لطیف

"بیوہ"

(از جناب چاندشرما جرنلسٹ)

اس کی آنکھیں نہیں دو اُبلتے ہوئے چشمے ہیں جن میں سے رنج اور غم کے آنسو بہتے رہتے ہیں لیکن یہ آنسو ظالم سوسائٹی کے پتھر دل پر کچھ اثر نہیں کرسکتے۔

اسکے وہی لب جو کبھی گلاب کی پتیوں کو شرماتے تھے اب مرجھائے ہوئے پھولوں کی طرح خشک ہیں دن رات ان میں سے آہیں نکل نکل کر فضا میں گم ہوتی رہتی ہیں لیکن خدا بھی اسپر رحم نہیں کرتا۔

اسکے وہی ہاتھ جن میں سہاگ کی چوڑیاں چھنکا کرتی تھیں اب خالی ہیں۔ اور بار بار خدا کے آگے اٹھتے ہیں لیکن اس کی دعائیں ہی بے اثر ہیں

وہ ایک بیوہ ہے رنج و غم دکھ و درد، تکلیف وحسرت کی زندہ تصویر! اس کے آنسو اور اسکی آہیں سماج پر اثر نہیں کرتیں۔ سماج اسی طرح پتھر دل ہے اسی طرح سخت ہے۔

بیوہ۔ وہ پھول ہے جسے پاؤں تلے روند دیا گیا وہ اُمید ہے جو حسرت میں بدل گئی وہ زندگی ہے۔ جس میں سوائے رنج کے اور کچھ نہیں۔

لیکن اس میں ان کا کیا قصور ہے کہ اس کا خاوند زندہ نہیں، کہ یہ بیوہ ہے۔

لیکن نہیں، سماج کو اس سے کیا؟ یہ اندھی ہے، یہ سنگدل ہے۔ سفاک ہے۔ بے رحم ہے۔

ہم مذکور کا مطلب یہ تھا کہ اس کی بیوی اسے ذریعہ پرورش خیال کرتی ہے۔ در بس ہمیں اس سے انکار نہیں کہ عورتوں کو اپنے حقوق مانگنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ لیکن حصول حقوق کے لئے عورتوں کو خود کو اہل بنانا چاہئے۔ شوہر کے حقوق کا خون کرکے اس کی بنیادوں پر اپنے حقوق کی بنیاد رکھنا ایک ایسی کھلی غلطی ہے جس کا اعتراف چاہے بعض شوریدہ سر عورتیں نہ کریں مگر صاحب فہم عورتوں سے اسکی توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اس صورت حالات کی مہلیت کو سمجھتی ہیں۔

سب سے پہلا ضروری کام یہ ہے کہ ازدواجی زندگی میں قدم رکھتے ہی ایک عورت اپنے شریک حیات کی مالی حیثیت کا صحیح ترین اندازہ لگائے کہ مجھے کتنی آمدنی میں گھر چلانا ہے۔ یہ ایک پرانا قول ہے کہ جتنی چادر دیکھو اتنے ہی پیر پھیلاؤ۔ گھر کی ملکہ کا یہ فرض ہے کہ وہ شوہر کی آمدنی کے اندر اندر ہی تمام ضرورتیں پوری ہوجانے کا بندوبست کرے۔ غیر ضروری اخراجات اپنے گلے باندھ لینے سے ایک عورت اپنے سنہری سنسار کو مٹی میں ملادیتی ہے۔ یہ ایک عورت کے لئے معمولی بات ہے کہ اپنے گھر کا کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کرے اور اپنے کپڑے بھی خود ہی سی لے۔ سگھڑ عورت سے سارا گھر ہنستے ہوئے چاند کی مانند دمکنے لگتا ہے۔

آمدنی کے بعد تقسیم حقوق کا سوال آتا ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ خانہ داری کے معاملے میں تقسیم حقوق کا کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا۔ مرد اپنے گھر کا بادشاہ ہے اور عورت اس کی وزیر ہے۔ وزیر اور بادشاہ دونوں کا وجود ملک کی بہتری کے لئے ضروری ہے اور ان کے حلقہائے کار بالکل جدا ہیں اور پھر ایک اہل عورت کو تو اپنے گھر کا مکمل اختیار ویسے ہی حاصل ہوجاتا ہے کیونکہ وہی گھر کی مالک ہوتی ہے۔ اور مرد کو اسی میں اپنا بھلا نظر آتا ہے کہ اس کے اختیارات میں مداخلت نہ کرے۔

لندن ۱۹ رجولائی ایبر ڈرالان نے وزیر داخلہ فرانس کے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے۔

عالمِ نسواں

کیا شادی وبالِ جان ہے

محترمہ فراست جہاں بیگم فتحپوری

ذیل میں فراست صاحبہ کا ایک مختصر مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان کی جدید تعلیم یافتہ عورتوں کے لئے بہترین لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اُمید ہے کہ یہ مضمون پسند کیا جائے گا۔

ہر عورت یہ خواب دیکھا کرتی ہے کہ ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد وہ سکھ اور خوشی کے گہوارے میں جھولا جھولے گی۔ یہ کوئی ناجائز خواہش نہیں ہے جسے طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جاسکے۔ مگر شادی شدہ زندگی کا آغاز ہونے پر جب قدم قدم پر سنگین حقیقتوں کی ٹکروں سے میٹھے سپنوں کو ٹھیس لگتی ہے تو اسے زندگی وبال جان معلوم ہونے لگتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ آخر اس کا سبب کیا ہے کہ بن بیاہی عورت کا خواب شادی شدہ زندگی میں حقیقت کا جامہ نہیں پہنتا؟ آیا شادی شدہ زندگی درحقیقت خوشی سے محروم ہی ہے یا عورتوں کے قائم کئے ہوئے تصورات میں کوئی خامی ہے اور وہی قابل ترمیم ہیں تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ موخرالذکر بات ہی درست ہے۔ عورتوں کے قائم کئے ہوئے تصورات ہی قابل ترمیم ہیں ہندوستان کی کنواری لڑکیاں زندگی کی حقیقتوں سے بے خبر رہتے ہوئے اپنے دل کے مندر میں نقلی حقیقتوں کی پرستش کرتی رہتی ہیں اور جب اصلی حقیقتیں ان کے سامنے آتی ہیں تو انکے سہانے خواب پاش پاش ہوکر رہ جاتے ہیں۔

ساری خرابی موجودہ طریق تعلیم کی ہے اور اس انداز تربیت نے جو ہماری لڑکیوں کیلئے برتا جارہا ہے زندگی کے صحیح تصور کو تباہ کردیا ہے۔ ایک ماہر تعلیم خاتون نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ہماری لڑکیوں کو یہ بات بتائی ہی نہیں جاتی کہ کسی چیز سے صحیح لطف حاصل کرنے کا تنہا طریقہ یہ ہے کہ اس میں پوری طرح دلچسپی لی جائے۔ انہیں اس چیز کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ اس کھانے میں کوئی لطف آہی نہیں سکتا جو خود اپنے ہاتھوں سے تیار نہ کیا گیا ہو۔ اس کپڑے کو زیب تن کرنے میں کوئی کیف نہیں آسکتا جسے اپنے ہاتھ سے سی کر تیار نہ کیا گیا ہو۔ زندگی اس قسم کی ٹھوس حقیقتوں تک پہونچنے کا انہیں کوئی موقع ہی نہیں ملتا۔ اکبر الہ آبادی کو انگریز تعلیم یافتہ مردوں کے بارے میں ہی یہ شکایت تھی کہ۔

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جاکر

اور تعلیم یافتہ ہندوستانی عورت پر انہیں یہ اعتراض تھا کہ۔

حامدہ چمکی نہ تھی تعلیم سے بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن پہلے چراغ خانہ تھی

لیکن موجودہ دور میں تعلیم یافتہ عورت اکبر کے زمانے کے تعلیم یافتہ مرد سے بھی آگے جانے کے لئے رسیاں تڑا رہی ہے وہ چاہتی ہے کہ وہ گھر سے بالکل بے نیاز ہوکر مرد سے مقابلہ کرے اور زندگی کے ہر شعبے میں وہ خل ہوکر مرد کو نیچا دکھائے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ عورت کے لئے ازدواجی زندگی ہی اس کی بے پایاں اور انمول دولت ہے اور اس دولت کو حاصل کرنے کے لئے اسے پوری محنت اور بے دریغ قربانیوں سے اپنی ازدواجی زندگی تعمیر کرنی چاہئے۔

شادی شدہ زندگی کے بارے میں ✕

بچوں کی دنیا

سوامی دیانند سرسوتی کی تعلیم

(۱) خدا ہی سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے اُسی کی عبادت جائز ہے۔
(۲) پیدائش کے لحاظ سے کوئی برہمن یا چھتری وغیرہ نہیں ہوتا بلکہ اعمال سے ذات مقرر ہوتی ہے
(۳) سب انسان برابر ہے۔ ذات پات کی بنا پر کسی سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔
(۴) نجات اپنے ہی کاموں سے ملتی ہے۔
(۵) انسان اپنے کاموں کے مطابق مختلف زمانہ میں جاتا ہے۔
(۶) خدا اور روح اور مادہ ہمیشہ سے ہیں۔

✕ جس سکھ اور خوشی کا میٹھا سپنا بن بیاہی لڑکیاں دیکھا کرتی ہیں۔ اس کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ عورت کی زندگی کا سب سے بڑا فریضہ گرہست یا خانہ داری کی زندگی کو زیادہ سے زیادہ سلیقہ اور حسن عمل سے مضبوط بنیادوں پر تعمیر کرنا ہے۔ اگر گھر کی حکومت کو اس ملک کا وزیر (یعنی عورت) صحیح طریق سے نہ چلاسکے تو بہت جلد ازدواجی زندگی میں افراتفری نمودار ہوجاتی ہے جو آیندہ چل کر تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے جو عورتیں چٹک مٹک جمپروں، ساریوں اور پاوڈر لپ اسٹک اور سینما اور تھیٹروں میں ازدواجی زندگی کی مسرتیں تلاش کرتی پھرتی ہیں وہ اپنی زندگی کو بالکل غلط راستے پر ڈال رہی ہیں ایسی عورتیں محض وقتی خوشی کے حصول کے لئے گھر کے سکھ کو برباد کرڈالتی ہیں۔ اور اپنے شریک زندگی کے لئے ایک ناقابل برداشت بوجھ بن جاتی ہیں۔ حالات میں خاوند بیوی کو نکما اور فضول خرچ خیال کرنے لگتا ہے جبکہ بیوی خاوند کو چھک چھک کرنے والا بکواسی مرد سمجھنے لگتی ہے۔ اگر یہی حالت چندے قائم رہے تو میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے کشش سے معرا ہوجاتے ہیں۔ مرد کے دل و دماغ پر اس صورت حال کا اثر بہت جلد اور بہت مضر پڑتا ہے وہ گھر بار سے اکتا جاتا ہے اور ازدواجی زندگی اسے وبال جان معلوم ہونے لگتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بلا کسی وجہ کے ازدواجی مسرتیں برباد ہوکر رہ جاتی ہیں۔

عورت کا فرض ہے کہ وہ ازدواجی زندگی میں قدم رکھکر سب سے پہلے اپنے گھر کے نظام کی تنظیم کرے اور اس کی حکومت کی باگیں اپنے ہاتھوں میں سنبھال کر گرہست کی گاڑی کو صحیح شاہراہ پر لے جائے۔ اس سے وہ بہت جلد اپنے اور اپنے شوہر کے لئے زندگی بھر کے سکھ کی مضبوط بنیاد رکھدیگی۔ عورت کی یہی ترقی ہے یہی اس کا عروج ہے۔

اس میں شک نہیں کہ زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ عورتوں کے مطالبات میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ مگر ہوشمند عورت کا یہ فرض ہے کہ ازدواجی زندگی کی بنیادی حقیقت یعنی شوہر پرستی کو ترک نہ کرے۔ اور ترقیوں کے زعم میں شریک زندگی کی جائز اور برحق تمناؤں کو سرپائے حقارت سے ٹھکرانے کی غلطی ہرگز نہ کرے ورنہ اس کا شیشۂ دل چور چور ہوجائے گا۔ اور وہ ازدواجی زندگی سے بیزاری محسوس کرنے لگے گا۔

ایک انگریز نے اس قسم کی عورتوں کے بارے میں ایک بڑے مزے کی بات کہی ہے۔ اس نے اپنی بیوی کی شکایتوں کے جواب میں کہا کہ تم بھی تو مجھے راشن ٹکٹ سمجھتی ہو۔ راشن ٹکٹ وہ ہوتے ہیں جو فوجیوں کو غذا حاصل کرنے کے لئے دئے جاتے ہیں جب ایک فوجی فوج کی ذخیرہ گاہ کے منتظم کو وہ ٹکٹ پیش کرتا ہے تو منتظم ٹکٹ میں مندرجہ مقدار میں اشیائے خوردنی اس کے حوالے کردیتا ہے گویا شخص ✕

پردۂ فلم

عمر خیام کی تیاری ملتوی

ہندوستان کے علمی اور ادبی حلقوں میں یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی۔ مسٹر شانتا رام نے جنگ کی دشواریوں کی وجہ سے عمر خیام کی تیاری کا ارادہ ملتوی کردیا ہے۔

پربھات کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے اب مسٹر رام شاستری شانتا رام عمر خیام کی بجائے "رام شاستری" شروع کرنے والے ہیں۔ یہ مہاراشٹر کے ایک خدا رسیدہ ہندو بزرگ کی پاکیزہ داستان ہے۔ مسٹر کیشو راؤ داتے اس تصویر میں رام شاستری کا اہم رول ادا کریں گے۔ خیال ہے کہ یہ تصویر سنت گیانیشور سے بھی زیادہ پاکیزہ اور ہر دلعزیز ثابت ہوگی۔

نیشنل کی جدید تصویر "نئی روشنی"

نیشنل اسٹوڈیو بمبئی میں "نئی روشنی" کے دلکش نام کی تصویر عنقریب تیار ہونے والی ہے۔ نئی روشنی کا افسانہ آغا جانی کشمیری کا لکھا ہوا ہے جو اول سے لیکر آخر تک مذاحیہ لٹریچر سے پُر ہے۔ یہ تصویر مسٹر محبوب کی نگرانی میں تیار ہوگی۔ سردار اختر حسن بانو ہرنس۔ امر۔ کنہیا لال۔ اور گلزار کو اس تصویر میں اداکاری کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

مسٹر محبوب کی تصویر "راج" کے لئے نہایت وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہورہی ہیں۔ نیشنل کے ذمہ دار کارکن اس تصویر کے لئے ہیروئن کی تلاش میں سارے ہندوستان کا دورہ کررہے ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ موزوں ہیروئن کو حاصل کرنے میں بہت جلد کامیاب ہوجائیں گے۔

اس تصویر کے لئے اب تک جن ممتاز اداکاروں کو منتخب کیا جاچکا ہے ان میں سے۔ ستارہ۔ شیخ مختار چندر موہن کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ توقع ہے کہ ہر دو کی عام تھادیر سے نہایت بلند اور بالکل جدا ہوگی۔

نیو تھیٹرس کی جدید تصویر "ڈاکٹر"

نیو تھیٹرس میں ڈاکٹر کے نام سے ایک نہایت ہی دلکش سوشل تصویر تیار ہورہی ہے۔ اس تصویر میں یہ اداکار کام کررہے ہیں۔ پنکج ملک۔ پنا۔ بھارتی۔ چودھری۔ جوتی پرکاش۔ امر ملک۔

اس تصویر کا شوٹنگ دو ہفتے ہوئے شروع ہوچکا ہے اس میں ایک بنگالی زمیندار کی زندگی کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ اس تصویر کو کافی ہر دلعزیزی حاصل ہوگی۔

"گناہ معصوم" کے اداکار

گناہ معصوم کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے کرداروں کے لئے ایسے اداکاروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے جو معنوی وصوری اعتبار سے ان کرداروں کے لئے موزوں ہیں چنانچہ انیس مولا شباب امجد۔ نرمل خورشید صابرا اور مسٹر مظہر خاں کا انتخاب عمل میں آگیا ہے۔

شادی

رنجیت کی نئی فلم شادی، جس میں موتی لال مادھوری۔ خورشید اور ایشور لال کام کرتے ہیں۔ ہر جگہ بیحد کامیاب ہورہی ہے۔ جو سنٹرل ٹاکیز کانپور میں ۲۵ رجولائی سے دکھلائی جائے گی۔

ماسکو کی مضبوط حفاظت

وشی۔ (فرانس) ۲۲ رجولائی روس سے آنیوالے مسافروں سے معلوم ہوا ہے کہ ماسکو کے چاروں طرف ہوا مار توپوں کی بارہ قطاریں ہیں اور شہر کے پیچھے فوجوں کے کئی درجن ڈویژن ہیں۔

اقوالِ زریں

زندگی کی وقعت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں تاہم دو چیزیں چٹان سے زیادہ قائم رہتی ہیں۔ اول دوسروں پر مشکل کے وقت مہربانی کرنا۔ دوئم اپنی مصیبت میں حوصلہ نہ ہارنا۔

جوانی ایک نادانی ہے۔ درمیانی عمر ایک جدوجہد اور بڑھاپا ایک پشیمانی۔

دیو کی سی طاقت رکھنا اچھا ہے لیکن اسے دیو کی مانند استعمال کرنا ظلم ہے۔

جتنا کام مشکل ہوگا۔ اتنا ہی اس کا انجام دینا عظمت کا باعث ہے۔

اخلاص سے کام کرنا سیکھو تاکہ اس کی جزا تجھے مل جائے۔

دنیا کے غم میں مبتلا نہ ہو ورنہ تباہ ہو جائے گا۔

موجِ تبسم

خادم: (مالک سے) میرا خیال ہے ٹیلیفون سے کوئی شاید حضور کو بلا رہا ہے۔"

مالک: خیال کا کیا مطلب؟ یہ بتاؤ مجھے بلاتا ہے یا نہیں؟

خادم۔ (تامل سے) جناب بات یہ ہے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے پر جب میں نے رسیور اٹھایا تو کسی نے پوچھا۔

"ارے یہ تم بول رہے ہو بیوقوف گدھے"

جوتشی: ایک گنوار جوتشی کے پاس گیا اور بولا میرا ہاتھ دیکھو۔"

جوتشی نے بڑے غور سے اس کے ہاتھ کی لکیروں کا مطالعہ کرنا شروع کیا اور کہا۔

"یہ لکیر دیکھتے ہو تم۔ یہ چھوٹی مگر گہری لکیر۔

جی ہاں یہ کیا کہتی ہے۔ گنوار نے پوچھا۔

جوتشی نے جواب دیا۔ یہ کہتی ہے کہ بہت جلد تم کہیں باہر جاؤ گے۔ شاید میرٹھ۔

جوتشی کے پاس سے اٹھ کر گنوار اسٹیشن پہونچا اور بکنگ کلرک سے بولا۔ میرٹھ کا ٹکٹ چاہیے۔ ؏

دلچسپ معلومات

ریتاگونیا، نکونشیا، ریگی اور کلاذاسو میں سونے کی کانیں ہیں۔ یہ جزیرہ پہلے ترکی کا تھا اب برطانوی حکومت کا جزو ہے۔

نیوزیلینڈ میں شتر مرغ کے مشابہ ایک پرندہ ملتا ہے جس کے پر نہیں ہوتے اسے موا کہتے ہیں۔

یورپ کے دریاؤں میں سب سے لمبا دریا والگا ہے جو ۲۳۰۰ میل ہے اس سے چھوٹا ڈینیوب ۱۷۵۰ میل ہے۔ ایشیا میں نیگسی کیانگ ۳۲۰۰ میل اور اس سے چھوٹا نیسنی تین ہزار میل ہے۔

آج کل کوئی بادشاہ خود مختار نہیں اس صدی میں صرف دو مثالیں ملتی ہیں یعنی شاہ ایران ۱۹۰۵ء تک اور زار روس ۱۹۱۷ء تک۔

ایڈورڈ ہشتم (جو آجکل ڈیوک آف ونڈسر ہیں) کی حکومت ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کو دن کے دو بجکر ۲ منٹ پر ختم ہوئی تھی۔

انگلستان میں موسم گرما میں دن ۱۲ سے ۱۸ گھنٹے تک پہونچ جاتا ہے اور جاڑے میں چھ سے بارہ گھنٹے تک۔

دنیا میں سب سے طویل دریا مسوری مسیسپی (شمالی امریکہ) ۴۲۰۰ میل اور اس سے چھوٹا امیزن (جنوبی امریکہ) ۳۷۰۰ میل ہے۔

روس اور برطانوی ہند کے درمیان افغانستان کی حیثیت بالکل ایسی ہے جیسے یورپ میں سوئزرلینڈ کی

افسانہ

محبوبہ

جاپانی زبان کا ایک غم انگیز اور دردناک افسانہ

(بسلسلہ گذشتہ)

کیشا کی ماں گم سم کھڑی مورتیو کے غصے کی بجلیوں کی کڑک سن رہی تھی۔ دفعتاً وہ چیخنے لگی۔ بولی۔ میں نے جان کر وعدہ نہیں توڑا۔ وتانا نے مجھے مجبور کر دیا۔ میں ...... میں ...۔ اب بھی ...... تم ذرا اپنے غصے کو تھوک کر بات کرو۔

مگر مورتیو پر بڑھیا کی اس التجا آمیز اور بدحواس گفتگو کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ تلوار کھینچ کر اسے مارنے کی غرض سے آگے بڑھا۔

دفعتاً کمرے کے کیواڑ کھل گئے۔ کیشا دوڑی دوڑی کمرے کے اندر داخل ہوئی مورتیو اور اپنی ماں کے درمیان حائل ہو گئی۔

اس نے کنول کی پتلی پتلی شاخوں جیسی نازک نازک انگلیوں سے مورتیو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کانپتے ہوئے لہجے میں گھبرا کر بولی۔ "میں اپنی ماں کو بچاؤں گی۔"

مورتیو کا ہاتھ رک گیا۔ اس کا تمام جسم۔ اس پیاری پیاری آواز کو سننے کے لئے احترام کے ساتھ پابند سکوت ہو گیا جیسے گوشش زدہ کئے برسوں ہو چکے تھے۔ اس آواز کا ہیں کانوں کے راستے دل میں اترا تا مورتیو کے جوش کی آگ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے پڑنے لگے۔

کیشا کی ماں نے جھپٹ کر بیٹی کو اپنے جلاد کے آگے سے ہٹا لیا۔ بولی۔ "میں تو مر ہی رہی ہوں۔ تو مجھے بچانے کے لئے خود کو کیوں قربان کرتی ہے!" مگر کیشا پھر اپنے عاشق اور ماں کے درمیان میں آگئی جس کے بعد ایک بار پھر اس کی ماں نے باولی عورتوں کی طرح اس پر جھپٹا مارا تاکہ اسے تلوار کی زد سے دور ہٹا دے۔

آخر کیشا نے بات کے تصفئے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے کر ماں کو دوسرے کمرے میں بھیجدیا۔

مورتیو نے اپنی تشنۂ محبت سے لبریز نظریں اپنی محبوبہ کے چہرے پر جما رکھی تھیں۔ ہر چند اس کے دل میں کچھ دیر پہلے انتقام کی آگ کا طوفان اٹھ رہا تھا۔ اس کی رگوں میں خون جوش کھا کھا کر بجلی کی طرح بل کھا رہا تھا۔ مگر کیشا کے کمرے میں داخل ہونے کے بعد سے وہ اس کے جلوۂ حسن میں غرق ہو کر بے خبر سا ہو چلا تھا۔ اس لئے اچھی طرح سنا ہی نہیں کہ کیشا نے کیا کہا۔ جب کیشا کی ماں دوسرے کمرے میں جانے لگی اس وقت بھی وہ بے بسی کے عالم میں چپ چاپ دیکھتا رہا۔

مگر جب وہ جا چکی تو دفعتاً اس کا جذبہ انتقام ایک تھرتھری لے کر بیدار ہوا۔ سکوت کا تسلسل ٹوٹا۔ وہ تلوار سنبھال کر دروازے کی طرف لپکا مگر کیشا تیزی سے اس کے سامنے آگئی۔ اور اپنے عارض اس کے منہ کے بالکل قریب لا کر اپنے دونوں ہاتھ بڑے پیار سے اس کے دونوں شانوں پر رکھتے ہوئے اس کے کان میں کہنے لگی: "رتیو میں نے ہمیشہ تم ہی سے محبت کی ہے۔ اگر تم کو مجھ سے اتنا ہی عشق ہے جتنا تم ظاہر کر رہے ہو تو سب سے پہلے تمہیں میرے خاوند کو راستے سے ہٹانا چاہئے۔ اس کے بعد میں تمہاری ہو ہی جاؤنگی"

مورتیو کی باچھیں کھل گئیں۔ اس نے تلوار زمین پر ٹیکتے ہوئے دانت نکوس کر پوچھا۔ اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا۔

کیشا نے جواب دیا تم کل رات کو بہت رات گئے خاموشی کے ساتھ ہمارے گھر میں گھس آنا دروازہ کھلا چھوڑ دیا جائے گا۔ درانٹے کے درمیانی کمرے میں میرا خاوند شب باش ہوتا ہے۔ میں اسے بہت سی شراب پلا دوں گی نیز سوتے وقت میں اس کے سر میں خوشبودار تیل لگایا کرتی ہوں تم اس کے بالوں کو چھو کر دیکھ لینا کہ تیل پڑا ہوا ہے یا نہیں۔ بس۔"

مایوس نوجوان کا قاتلانہ جوش اطمینان میں تبدیل ہو گیا۔ وہ نئی آرزوؤں اور محبت کی زندگی کی توقعات کے نشہ سے لہرانے لگا۔ کیشا کی بادامی آنکھوں میں اسے اپنی آیندہ زندگی جنت نظر آنے لگی۔ حسن و عشق کی جنت آرزوؤں کی بہاریں والی تمناؤں کی برکھا والی اس کی تپتی ہوئی بے چینی پر ساون کا چھینٹا پڑ گیا۔

اپنے خوبصورت گھر کے مکھن جیسے سفید اور شفاف چوبی فرش والے برآمدے سے گذر کر وتانا نے مسکراتے ہوئے دروازے کا سنہری کامدار پردہ اٹھایا اور مسکرا کر اپنی شریک زندگی کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔

کیشا اپنے قرمزی رنگ کے لبادے کو کمرے کے سرخ مخمل کے فرش پر لہراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ کھلی ہوئی کھڑکی میں سے ٹیڑھے ترچھے جمائے ہوئے سیاہ پتھروں کا قدرتی راستہ برآمدے کی سنگ موسی کی سیڑھیوں سے چل کر مکان کے باغیچے کے صندلی دروازے تک جاتا نظر آ رہا تھا۔ دروازے کو دیکھ کر کیشا کو خیال آیا کہ آج رات رتیو اس دروازے سے اندر داخل ہوگا۔ وہ دل ہی دل میں مسکرائی مگر اس کی آنکھوں میں نمی کی جھلک آ گئی جسے اس نے خاوند کی نگاہوں سے چھپانے کے لئے فوراً پلکیں جھپک کر گم کر دیا۔

میاں بیوی دونوں مہمانوں کو دعوت کھلا کر اب سونے کی تیاری کر رہے تھے۔ ایک سفید چوبی میز پر شراب کی صراحی بھری رکھی تھی۔ نوکروں کو رخصت ہونے کا اشارہ دیکر کیشا نے پیالے میں شراب انڈیلی اور پیالہ اپنے شوہر کی طرف بڑھایا۔ وتانا نے پیالہ خالی کر کے میز پر رکھ دیا اور خود صراحی اٹھانے کے لئے شراب ڈھالنے لگا۔ کیشا نے پیالہ ہونٹوں سے لگایا ہی تھا کہ ہونے والے سانحے کے تصور کے بوجھ سے اس کے ضبط کا بند ٹوٹ گیا اور وہ خاموشی کے عالم میں زار و قطار رونے لگی۔ خاوند کے پوچھنے پر کیشا نے بتایا کہ یہ خوشی کا رونا ہے۔ آج مجھے اتنی خوشی ہے کہ کسی عورت کو نہ ہوگی۔ آج میری محبت کی معراج کا دن ہے۔

شوہر نے کہا۔ "تو آج ہنسنا چاہئے۔ رونا کیا ضرور ہے۔"

ابھی کیشا نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا کہ آدھی رات کا گجر بجا۔ اس کا شوہر اٹھ کر اپنی شب خوابی کے کمرے کا رخ کرنے لگا۔ کیشا نے ادب سے گھٹنے ٹیک کر اس کے ریشمی لبادے کا دامن تھام لیا۔ اور بولی۔ میری درخواست ہے کہ آج تم میرے کمرے میں سوؤ اور میں تمہارے بستر پر سوؤں گی۔"

اس کا شوہر مسکرا کر بولا۔ عجیب درخواست ہے۔ اچھا یوں ہی سہی۔

اور وہ کیشا کے شب خوابی کے کمرہ کا زرتار پردہ اٹھا کر اندر چلا گیا۔

کیشا نے اس کی سمت میں اپنا سر زمین پر رکھدیا اور پھر سر اٹھا کر روتے ہوئے اس دروازے کو پرنام کیا جس میں وہ داخل ہوا تھا اور اٹھ کر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند کرتے وقت اس کی آنکھوں سے گرم گرم آنسو اس کے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔

دروازہ بند کرنے کے بعد کیشا اس طرح کھڑی کی کھڑی رہ گئی گویا کسی اندرونی کشمکش کی وجہ سے اس کے اعصاب معطل ہو گئے ہیں پھر اسے کچھ خیال آیا اور وہ جلدی سے اس کمرے کی ایک کوٹھری میں داخل ہو گئی۔

کچھ دیر بعد باہر آئی تو کیشا کے لمبے لمبے سیاہ بال خوشبودار تیل سے تر تھے۔ کیشا نے کوٹھری سے باہر آ کر کئی مرتبہ بالوں کو چھو کر یہ دیکھا کہ آیا وہ گیلے معلوم ہوتے ہیں یا نہیں پھر اس نے الماری کو کھول کر اپنے شوہر کا ایک گاؤن نکالا اور اسے پہن لیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر اس نے اپنے شوہر کی سوتے میں اوڑھنے کی ہلکی ٹوپی بھی پہن لی۔ اور برآمدے کے درمیانی کمرے کے کیواڑ کھول کر اندر چلی گئی۔

رات کے اندھیرے میں دبے پاؤں چلتا ہوا مورتیو دروازہ سے گھس کر راستہ طے کرتا ہوا برآمدہ میں آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اس نے ٹھٹک کر دیکھا کہ برآمدہ کا درمیانی کمرہ کونسا ہے ایک لمحے کے لئے وہ ہچکا۔ کیشا کی صورت اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرے میں چاندنی کی طرح تیرنے لگی۔ اور اس چہرے کے پیچھے محبت کی خوش آیند دنیا لہلہاتی دکھائی دی۔ وہ آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر برآمدے کے درمیانی کمرہ میں داخل ہو گیا۔

صبح ہونے میں ایک پہر باقی ہے۔ چاند آہستہ آہستہ سفر طے کر رہا ہے۔ اس نے ایک جگہ رک کر اپنی گٹھری کھولی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اس نے کپڑے جدا کر کے کٹے ہوئے سر کو زمین پر ڈالا تاکہ اسے نفرت سے ٹھکرا سکے۔ جب اس نے غور سے دیکھا تو وہ خوف کے مارے تھرا اٹھا۔ چاند کی پھیکی پھیکی روشنی میں کیشا کا چہرہ مسکرا رہا تھا۔

چند اہم مقامات اور اُن کے حالات

(ب۔ب)

آسٹریلیا

دنیا میں وسعت کے لحاظ سے یہ جزیرہ دوسرے درجہ پر ہے اس کا رقبہ ۲۹۷۴۵۸۱ مربع میل ہے اور آبادی نصف کروڑ ہے۔ ہندوستان کی آبادی اس سے اسّی گنا ہے لیکن یہاں کے آباد کاروں کی جنگجویانہ زندگی کا اندازہ گذشتہ جنگ عظیم کے کارناموں سے لگتا ہے کہ یہاں کے لوگوں نے بیش از بیش خدمت کی۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کل بھرتی چار لاکھ سولہ ہزار ہوئی اس میں سے تین لاکھ تیس ہزار مختلف محاذوں پر بھیجے گئے۔ ان میں سے:

	افسر	دیگر عہدہ دار و سپاہی
مارے گئے	۲۸۲۶	۵۵۳۰۶
زخمی ہوئے	۵۲۳۱	۱۲۹۹۶۳
گیس کا شکار ہوئے	۵۸۳	۱۵۹۰۴
قید ہوئے	۱۷۰	۳۸۸۷
گم ہوئے (لاپتہ)	۳۲۱۳ ہر درجہ کے	

برطانیہ اور امپیریل گورنمنٹ کو ۹۵۰۰۰ گھوڑے دے جنگی بل ......۴۷۴ پونڈ جس میں سے ......۳ پونڈ جنگی قرضہ ہے ان کے علاوہ چار سکواڈرن ہوائی طاقت کے ایک بڑا کروزر تین ہلکے کروزر، چھ تباہ کن اور دو ڈبکنی کشتیاں برطانیہ عظمیٰ کو پیش کیں، بہادریوں کے صلہ میں ۶۳ لڑاکوں نے وکٹوریہ کراس کے تمغے حاصل کئے۔

عدن

عدن ہندوستان کا پھاٹک کہلاتا ہے۔ پہلے یہ حکومت بمبئی کے ماتحت تھا۔ اب امپیریل گورنمنٹ کے ماتحت ہے یہ بحیرۂ قلزم سے ایک سو میل دور بحیرۂ عرب میں مستحکم بندرگاہ ہے یہاں سے برطانی جہاز کوئلہ لیتے ہیں یہ پورٹ سعید سے ۱۴۰۰ میل اور بمبئی سے ۱۶۶۰ میل ہے ۸۵ سال سے برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ جزیرہ پیرم۔ جزیرہ سقوطرہ۔ جزیرہ کوریا موریا اور حضرموت (عرب کا جنوبی حصہ) عدن ہی میں شامل ہیں۔ پیرم میں کوئلہ کا ذخیرہ رہتا ہے عدن سے تحالہ تک جو آٹھ سو فٹ بلند جگہ ہے نوے میل فاصلہ کی ریل بنانا کی کئی مرتبہ تجویز ہوئی لیکن عربوں نے مخالفت کرکے بننے نہیں دی۔ عدن کا رقبہ قریباً اسّی میل ہے اور آبادی پچاس ہزار شہر عدن میں دو ہزار سے کچھ زائد مکان ہیں ساڑھے تین سو گز کی سرنگ ہے جو شہر اور خاکنائے کو ملاتی ہے عدن کی بندرگاہ کا نام تواحی ہے عدن جوزدیا جبل اخشان ۱۲۸۸ فٹ بلند ہے یہ پہاڑ آتش فشاں ہے۔ بندرگاہ پانچ میل لمبی اور تین میل چوڑی ہے باب المندب سے عدن ۱۰۵ میل ہے یہاں بحری تار جاتا ہے۔ اور بے تار برقی کا اسٹیشن بھی ہے جتنا مضبوط ہو سکتا ہے ماہرین نے اسے مستحکم بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

خلیج عدن تین سو میل لمبی اور دو سو میل چوڑی ہے حضرموت کا رقبہ ڈیڑھ لاکھ مربع میل ہے اور یہ سب عدن کی حکومت کے زیر اثر ہے۔

کالا پانی

مجمع الجزائر انڈیمان خلیج بنگالہ میں برما سے ۱۲۲ میل کے فاصلہ پر ہیں جزائر نکوبار کو شامل کرکے ان سب کو ہندوستان کا صوبہ سمجھا گیا ہے۔ ان میں چھ چھوٹے بڑے جزیرے ہیں۔ شمالی وسطی۔ جنوبی خورد بارہ ٹنگ اور رٹلینڈ یہ کل قریباً دو سو جزیرے ہیں ان کا رقبہ ۲۲۶۰ میل ہے ان میں کانٹے دار جنگل آتش فشاں پہاڑ اور پہاڑیاں ہیں۔ شمالی انڈمان میں سیڈلی پیک ۲۴۰۰ فٹ بلند ہے ان میں کئی قدرتی بندرگاہیں ہیں جو ایک حد تک مستحکم ہیں پورٹ بلیر صدر مقام اور مشہور بندرگاہ ہے پورٹ کارنوالس اور اسٹوارٹ ساونڈ طوفانی موسم میں جہازوں کی پناہ گاہیں ہیں جنگلوں سے کافی تعداد میں سلیپر۔ چاء اور ناریل پیدا ہوتے ہیں اٹھارہویں صدی میں انگریزی نوآبادی بنانے کی تجویز تھی ۱۸۵۸ء سے اسے تعزیری مقام بنایا گیا ہے یہاں بارہ ہزار سے زائد قیدی رہتے ہیں کل آبادی اٹھارہ ہزار ہے جزیرہ راس میں ہندوستان کے وائسرائے لارڈ میو کو ایک قیدی نے ۱۸۷۲ء میں قتل کر دیا تھا۔ پورٹ بلیر میں وائرلیس اسٹیشن ہے جہاں زیادہ قاتل بھیجے جاتے ہیں جن کی سزائیں عام طور پر زیادہ طویل ہوتی ہیں۔

جزائر بحرین

خلیج فارس میں الحسا (عرب) سے صرف بیس میل کے فاصلے پر ہیں سب سے بڑا جزیرہ بیس میل لمبا اور دس میل چوڑا ہے دوسرا بڑا جزیرہ محرک جو بحرین کے شمال مشرق میں ہے۔ یہ چار میل لمبا اور نصف میل چوڑا ہے ان کے علاوہ

پنڈت جواہر لال نہرو

الہ آباد ۱۷ر جولائی - کچھ دن ہوئے جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو کی خط وکتابت اور ملاقاتوں پر پابندیاں لگا دی گئی تھیں - اب اٹھالی گئی ہیں اور "اے کلاس" کے قیدیوں کے لئے جو حقوق مخصوص ہیں وہی پنڈت جی کو دے گئے ہیں۔

این - ڈبلیو آر کا فیصلہ

کراچی - بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے منتظموں نے فیصلہ کیا ہے کہ چند منتخب گاڑیوں کے ادنیٰ درجہ کے ڈبوں میں آزمائشی طور پر سفری بستر رکھے جائیں - بڑے بڑے اسٹیشنوں پر تیسرے درجہ کے مسافر خانوں میں لوگوں کے لئے غسل خانے بھی بنائے جائینگے

بیروت انگریزوں کے ہاتھ میں

بیروت ۱۷ر جولائی جنرل ولسن اور جنرل کمز دے نے بیروت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - فرانس کے ہائی کمشنر جنرل ڈینز پہلے ہی تریپولی چلے گئے ہیں۔

آئس لینڈ سے برطانوی فوج واپس آئیگی

لندن ۱۶ر جولائی - پارلیمنٹ میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ آئس لینڈ سے برطانوی فوج کب واپس بلائی جائے گی - مسٹر ایڈن نے جواب دیا کہ برطانوی فوج واپس آئیگی لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کب آئے گی۔

ایران نے جرمنی کو جواب دیدیا

طہران ۱۵ر جولائی - طہران ریڈیو نے جرمن باشندوں کے نام ایک براڈ کاسٹ تقریر میں اعلان کیا ہے کہ ایران کی غیر جانبدارانہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی وہ فیصلہ کر چکا ہے کہ کسی قسم کا محوری دباؤ برداشت نہیں کیا جائیگا۔

جنرل ویگاں

برلن - ۱۷ر جولائی حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ ایڈمرل ایریل کی جگہ جنرل ویگاں کو الجیریا کا گورنر جنرل مقرر کر دیا گیا ہے۔

پارٹی لیڈروں کی کانفرنس میں ہٹلر کی تقریر

واشنگٹن ۱۷ر جولائی - ۴ر مئی کو برلن میں پارٹی لیڈروں کی کانفرنس میں ہٹلر نے ایک خفیہ تقریر کی تھی اس کے کچھ اقتباسات "نیوز لیٹرز فارن کارسپونڈنس" نے شائع کئے ہیں - جن سے ان واقعات پر روشنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے روس پر حملہ ہوا - اخبار لکھتا ہے کہ پارٹی لیڈروں کی کانفرنس میں ہٹلر نے جو تقریر کی اس میں فتح کا وہ راگ موجود نہیں تھا جو کہ انھوں نے اسی روز ریشٹاگ کے اجلاس میں گایا - بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے ان مشکلوں کا ذکر کیا جن کی وجہ سے جرمنی کو فوجی - سیاسی اور اقتصادی اسکیموں میں ترمیم کرنے کی ضرورت پڑے گی - ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ روس اور جرمنی کے تعلقات خراب ہوتے جا رہے ہیں - روس جرمنی کے نئے نظام کے خلاف کھلی سازش کر رہا ہے - چنانچہ ماسکو میں جرمن سفیر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ حکومت روس سے کہدیں کہ لفظ نہیں اعمال یہ ثابت کریں گے کہ روس جرمنی کے نظام کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتے بلکہ تعاون کرنا چاہتا ہے ہٹلر نے مزید کہا کہ میں نے روسیوں کو موقع دیا تھا کہ وہ تگڈم میں شامل ہو کر اپنی دوستی کا ثبوت پیش کریں اور وہ تمام سہولتیں ہم پہونچائیں جس سے جرمنی سلطنت برطانیہ کو آسانی کے ساتھ ختم کر سکے - جب روس نے یہ بات نہیں مانی تو میں نے فوج کو چڑھائی کا حکم دے دیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے یہ بھی کہا تھا کہ جب برطانیہ ہار جائے گا تو امریکہ اکیلا لڑنے کی جرأت نہیں کریگا - ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ کے ساتھ کچھ ایسے لوگ ہیں جو امریکہ کو جرمنی کے خلاف لڑائی میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ کچھ پارٹی لیڈروں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ برطانیہ سے صلح کر لی جائے لیکن یہ کمزوری کی نشانی ہوگی - اگر برطانیہ جرمنی کی ہدایت کے مطابق نئے نظام کی بنیاد پر بات چیت کرنے کو تیار ہو تو میں فوراً ہی لڑائی بند کر دوں لیکن اس قسم کی صلح کی بات چیت صرف برطانیہ کے ساتھ ہی کی جا سکتی ہے اس کے بعد ہٹلر نے یہ کہا کہ لوگوں میں یہ پرچار کیا جائے کہ لڑائی جس کو میں اس سال ختم کرنا چاہتا تھا جاری رہے گی میں لوگوں کی مصیبتوں کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا لیکن مصیبتیں ابھی جاری رہیں گی - ہر جرمن مرد اور عورت بچے کو ہدایت کی جائے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ لڑائی میں لگا دے۔

ہٹلر نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ پیرس میں حکومت فرانس کے سفیر موسیو ڈبران نے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ اگر جرمنی اور امریکہ کے درمیان لڑائی چھڑ گئی تو ڈکار اور مراکو جرمنی کے سپرد کر دئے جائیں گے

ترکی جہازوں پر پابندی

لندن - ۱۸ر جولائی حکومت ترکی نے بحر اسود میں ترک جہازوں کو رات کے وقت سفر کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

ہندوستان سے سمجھوتہ کی پھر کوشش

کلکتہ ۱۳ر جولائی - اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ بعض ممبران اسمبلی کے نزدیک ہندوستان میں سیاسی جمود دور کرنے کا موزوں وقت آگیا ہے - کیونکہ اس وقت سمجھوتہ کے لئے فضا مناسب ہے۔

اخباری کاغذ کی تعریف میں ترمیم

کلکتہ - کاغذ کے بہت سے بیوپاریوں نے حکومت ہند کو ایک درخواست بھیجی ہے کہ لفظ اخباری کاغذ کی تعریف میں تبدیلی کی جائے - کیونکہ موجودہ تعریف بہت وسیع ہے اور اخباری کاغذ کی تعریف کا اطلاق باقاعدہ اخباروں پر ہونا چاہیے۔

سموس میں اٹلی کی فوجیں

لندن ۱۹ر جولائی - القرہ سے امریکن سپیشل براڈ کاسٹنگ کمپنی کے نامہ نگار نے آج سویرے خبر دی ہے کہ پچھلے چند ہفتہ میں اٹلی کی دس ہزار فوج ترکی کی سرحد کے قریب یونان کے ٹاپو سموس میں پہونچگئی ہے - یہ ٹاپو انجین سمندر میں ہے اور ترکی کی سرحد سے کچھ دور فاصلہ پر ہے۔

روس کا تردیدی بیان

ماسکو ۱۹ر جولائی - روس کے محکمہ اطلاعات نے اس خبر کی پرزور تردید کی ہے کہ روم ریڈیو اور سویڈن کے اخبار کی یہ قطعی جھوٹی اور مکروہ خبر ہے کہ روس فوج کریلیا کی کھاڑی میں زہریلا مادہ استعمال کر رہی ہے۔

ہندوستان کے سیاسی جمود کے متعلق وزیر ہند کی خاموشی

لندن ۱۷ر جولائی پارلیمنٹ میں مسٹر مڈ اور مسٹر سورنسن دونوں نے وزیر ہند مسٹر ایمری سے دریافت کیا آیا وہ ایسا کوئی بیان دینے کی اُمید رکھتے ہیں جس سے ہندوستان کا سیاسی جمود ختم ہو جائے - جواب میں مسٹر ایمری نے اپنے ۱۰ر جولائی والے بیان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا - مسٹر سورنسن نے کہا کہ حال ہی میں اخباروں میں کچھ بیانات شائع ہوئے ہیں - اس پر مسٹر ایمری نے کہا کہ جو کوئی بیان دیا جائے گا ہاؤس میں دیا جائے گا - اور اخباروں کو نہیں - مسٹر مورنسن کے کہنے پر مسٹر ایمری نے کہا کہ میں نے حکومت ہند سے ہندوستان میں گرفتار شدہ لوگوں کی تعداد اور حالات کے بارے میں مفصل حالات دریافت کئے ہیں مسٹر سورنسن نے اخبار "ہندو" میں شائع شدہ ایک آرٹیکل کی طرف توجہ مبذول کرائی جس میں کہا ہے کہ ہندوستان میں اسوقت ۲۰ ہزار سیاسی قیدی ہیں مسٹر دیلز نے جواب دیا کہ میں نے آرٹیکل نہیں پڑھا ہے۔

رنگون - ۱۷ر جولائی برما میں ٹوکیو کا ریڈیو سُننے کی ممانعت کر دی گئی ہے اس حکم میں ان لوگوں کو مستثنےٰ کر دیا گیا ہے جو تجارتی غرض کے لئے سُنتے ہیں۔

جاپان کی نئی حکومت

ٹوکیو ۱۹ جولائی جاپان کی نئی کیبنٹ بن گئی ہے جس میں مندرجہ ذیل ممبر شامل کئے گئے ہیں (۱) پرنس کنو دے وزیر اعظم وزیر انصاف (۲) ایڈمرل میجر ٹوئنڈلا وزیر خارجہ (۳) جنرل ایڈکی ٹوجو وزیر جنگ (۴) مسٹر ہرڈچی وزیر داخلہ (۵) ایڈمرل کشیر داد کارا - سمندری وزیر (۶) مسٹر شوزو مراٹا - وزیر رسل و رسائل (۷) لفٹننٹ جنرل چاکا ہیکو کوزی وزیر ترقیات (۸) بیرن ہرنما - لفٹننٹ جنرل ٹیچی سوزکی اور لفٹننٹ جنرل سکو منگو الگو بلاکسی محکمہ کا وزیر بنایا گیا ہے کیبنٹ کے باقی افسران اپنے عہدوں پر برقرار رہیں گے - ان میں کیبنٹ منسٹر کا سکریٹری - لجسلیچر بیورو کا ڈائرکٹر اور محکمہ اطلاعات کے پریذیڈنٹ شامل ہیں -

کیبنٹ کا پہلا اجلاس تقریباً ۱۹ منٹ تک جاری رہا اس کے بعد پرنس کنو دے نے ایک مختصر بیان شائع کیا جس میں بتلایا گیا کہ دنیا کی بڑھتی ہوئی خطرناک صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کی مقررہ پالیسیوں کو دلیری اور تیزی کے ساتھ پورا کرنے کے لئے قومی ڈھانچہ میں بنیادی انقلاب کا میں پختہ ارادہ رکھتا ہوں اس کے ساتھ ہی وزیر جنگ لفٹننٹ جنرل ہیڈ لی ٹوجو اور سمندری وزیر ایڈمرل کو شنر ادکا دانے ایک مشترکہ بیان شائع کیا جس میں کیبنٹ کی پوری پوری مدد کرنے کا وعدہ کیا - اور اعلان کیا کہ ملک کی بنیادی پالیسیوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی -

پولیٹکل قیدیوں کی رہائی

لندن - ۱۱ جولائی برطانیہ میں ہندوستان کے متعلق جو ہونے والا ہے - جس میں نئی ایگزیکیو کونسل کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کیا جائیگا خیال ہے کہ اسی کے بعد ہندوستان میں پولیٹکل قیدیوں کی رہائی بھی ہوگی -

جرمنی کے جنگی سامان پر قبضہ

لندن - ۲۱ جولائی روس کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ روس کی فوجوں نے جرمنی کے بہت سے جنگی سامان پر قبضہ کرلیا ہے اور بہت سا سامان برباد کر ڈالا ہے - روسیوں نے ۱۹ لاریوں ۵ ٹینکوں ۶ بھاری توپوں دو ہوائی جہازوں اور ایک ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے - اور ۳۰۰ لاریاں اور بھاری توپخانہ کے دو ڈویژن برباد کر دئے ہیں - لڑائی کے بارے میں اول اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اتوار کو پوسکف - یوسنک نیول - اسمولنسک اور نوڈ گراڈ سنک کے علاقوں میں بھیانک لڑائی ہوتی رہی لیکن لڑ جوان کی پوزیشن میں کوئی ادل بدل نہیں ہوئی

اسٹالن کا لڑکا گرفتار

لندن - ۲۰ جولائی جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ سٹالن کے لڑکے کو پوکراٹن میں قیدی بنا لیا گیا ہے - پوکراٹن میں ایک سرکردہ روسی جنرل کو بھی قیدی بنایا گیا ہے -

امریکہ سے جاپانی جہاز ونکو واپسی کا حکم

لندن - ۲۱ جولائی نیویارک کے جاپانی جہازی حلقے اس خبر کے ذمہ دار ہیں کہ جاپانی جہازوں کو نہر پنامہ کے بجائے دوسرے راستہ سے فوراً واپس آنے کا حکم دیدیا گیا ہے -

جاپانیونکی جنوبی افریقہ سے واپسی

وشی - ۲۰ جولائی - وشی کی خبر رساں ایجنسی کو جوہنسبرگ سے خبر ملی ہے کہ جنوبی افریقہ میں رہنے والے جاپانی اپنے وطن کو واپس ہونے کی تیاری کر رہے ہیں -

واشنگٹن ۱۸ جولائی امریکہ کے شہروں اور قصبونکی ۲۰ فیصدی آبادی نے آئس لینڈ میں امریکن فوج بھیجنے کی حمایت کی ہے ۲۰ فیصدی آبادی نے مخالفت کی اور ۱۹ فیصدی نے کوئی رائے نہیں دی

سیام اور انڈوچائنا میں سمجھوتہ

سیگان ۲۰ جولائی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سیام اور انڈوچائنا کے ڈیلی گیٹوں کے درمیان مالی معاملات کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے جو علاقے سیام کو دئے گئے تھے اس کی رو سے ان میں کرنسی کا تبادلہ ہو سکے گا - سیام ۲۴ جولائی سے علاقوں پر قبضہ شروع کردیگا اور پہلی اگست تک کارروائی ختم کریگا

جرمنی دیہ دانیال پر قبضہ کریگا

لندن - ۲۱ جولائی انقرہ کے باخبر سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنی دیہ دانیال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اس لئے اس نے بلغاریہ اور ترکی کی سرحد پر فوجیں جمع کرنا شروع کر دی ہیں - ماسکو ریڈیو کے اعلانچی نے اتوار کو کہا کہ انقرہ سے خبر ملی ہے کہ جرمنی کے دفتر خارجہ نے بلقان کی نئی تنظیم کی اسکیم تیار کرلی ہے اس اسکیم کے مطابق میڈیٹرنیا کی نئی ریاست قائم کی جائے گی - جس میں مغربی اور پوربی تھریس کے علاوہ دیہ دانیال کا علاقہ بھی شامل ہوگا - بیان کیا جاتا ہے کہ انقرہ کے اطالوی حلقوں نے اس اسکیم پر مایوسی ظاہر کی ہے اور ان کا خیال ہے کہ یہ ہٹلر کے اس وعدہ کے خلاف ہے کہ بحر روم میں اہم پوزیشن اٹلی کو حاصل ہوگی -

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات

لندن - ۲۰ جولائی - کل رات ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ خبر ملی ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کے درمیان برینر کے درہ میں چند روز کے اندر ملاقات ہونے والی ہے - یہ خبر وسط یوروپ کے معتبر ذرائع سے ملی ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ منجملہ دیگر مسئلوں کے روس کی لڑائی کی صورت حالات چند مقبوضہ علاقوں میں جرمنی فوجوں کی جگہ اٹلی کی فوجیں تعینات کرنے انگلینڈ کے خلاف لڑنے کے امکان اور فرانس کی پوزیشن پر غور کریں گے - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ ہٹلر کا اٹیکا اور سیوے پر اٹلی کو قبضہ کرنے کی اجازت دیدے -

یونائیٹڈ انڈیا لیگ

بمبئی - ۲۰ جولائی - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر مرزا اسمٰعیل سابق دیوان ریاست میسور نے مسٹر کے - ایم - منشی کی نئی تحریک کی تائید کی ہے اور تجویز کیا ہے کہ اس تحریک کا نام اکھنڈ ہندوستان فرنٹ کے بجائے "یونائیٹڈ انڈیا" لیگ رکھا جائے تاکہ ہر فرقہ اور ہر طبقہ خیال کے وہ لوگ جو ہندوستان کی وحدت پر یقین رکھتے ہیں آزادی کے ساتھ اس تحریک میں شامل ہو سکیں -

مزید معلوم ہوا ہے کہ جن دوسرے حضرات نے مسٹر منشی کی حمایت کی ہے ان میں سرکردہ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ ہندوستانی عیسائی ڈاکٹر جانس اور ابتک ۲۵ حضرات اس تحریک کی تائید کر چکے ہیں انھوں نے مسٹر منشی پر زور دیا ہے کہ پونا کی غیر پارٹی لیڈروں کی کانفرنس کے بعد جلد ہی ایک جلسہ بلایئے تاکہ ہم لوگ اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کر سکیں -

سر ہومی مودی

شملہ - ۱۲ جولائی یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر ہومی مودی ۱۲ اگست کو حکومت ہند کے سپلائی ممبر کی حیثیت سے چارج لیں گے - آپ ٹاٹا کمپنی کے ڈائرکٹروں کے بورڈ کے چیرمین ہیں - بورڈ کا عنقریب جلسہ ہوگا جس میں دوسرا چیرمین منتخب کیا جائے گا -

لندن۔ ۲۳ر جولائی رائٹر کا فوجی مبصر لکھتا ہے کہ جنگ روس۔ جرمنی اور انگلستان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہٹلر اسے عالمگیر جنگ بنا رہا ہے اور افواہیں گرم

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کا اعلان

(٭)

شملہ۔ ۲۱ر جولائی۔ حکومت ہند نے آج ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع اور نیشنل ڈیفنس کونسل کے ممبروں کا اعلان کیا گیا ہے۔ کمیونک میں لکھا گیا ہے کہ جنگ کے سلسلہ میں کام کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے نتیجہ کے طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی جائے۔ تاکہ سپلائی کامرس اور لیبر کے محکموں کو الگ الگ کر دیا جائے اور ایجوکیشن ہیلتھ اور لینڈ کا محکمہ ایجوکیشن ہیلتھ لینڈ اور انڈین اوورسیز دو محکموں میں تقسیم کر دیا جائے اور اطلاعات اور سول ڈیفنس کے محکمے قائم کئے جائیں۔

نئی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر

ملک معظم نے ایگزیکٹو کونسل کی پانچ نئی نشستوں کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب مقرر کئے ہیں۔

سپلائی ممبر۔ مسٹر ہرمز جی پی مودی ممبر مرکزی اسمبلی۔ ممبر اطلاعات۔ رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری ممبر سول ڈیفنس مسٹر ای راگھویندر راؤ لیبر ممبر ملک سر فیروز خاں نون انڈین اوورسیز ممبر مسٹر ایم ایس انے مرکزی اسمبلی سر محمد ظفر اللہ خاں اور سر گرجا شنکر باجپئی کے دوسرے عہدوں پر چلے جانے کے بعد جن پر وہ مقرر کر چکے ہیں۔ چودہ جگہیں خالی ہوں گی ان میں سے ایک پر سر سلطان احمد لا ممبر ہوں گے اور دوسری پر مسٹر نلنی رنجن سرکار ایم ایل۔ اے تعلیم صحت اور اراضیات کے ممبر ہونگے۔

نیشنل ڈیفنس کونسل

جنگ کے چلانے کے کاموں میں ہندوستان کو زیادہ ذمہ دار غیر سرکاری رائے عامہ کو شامل کرنے کے لئے ملک معظم کی حکومت کی جو خواہش تھی اس کے مطابق منظوری سے اور وائسرائے کے مشورہ سے ایک نیشنل ڈیفنس کونسل بھی قائم کی گئی ہے۔ جس کا پہلا اجلاس آئندہ مہینے ہوگا۔ اس کونسل کے ۳۰ ممبر ہوں گے جس میں ہندوستانی ریاستوں اور صوبوں کے نمائندے اور برطانوی ہند کی قومی زندگی کے دوسرے عناصر بھی شامل ہوں گے۔ برطانی ہند کے ممبروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

ڈاکٹر بی آر۔ امبیدکر ایم۔ ایل۔ اے آنریبل مولوی سید سر محمد سعد اللہ ایم۔ ایل اے وزیر اعظم آسام آنریبل مسٹر اے۔ کے فضل الحق ایم۔ ایل۔ اے وزیر اعظم بنگال۔ سر محمد احمد سعید خاں نواب آف چھتاری کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی ای۔ ایم۔ بی۔ ای۔ کار راجہ سر متھیا چٹیار آف چیٹنار ایم۔ ایل۔ اے آنریبل مہاراجہ دھیراج آف دربھنگہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر رام راؤ مادھو راؤ۔ دیشمکھ ایم۔ ایل۔ اے لفٹننٹ کرنل سر ہنری گڈنی ایم۔ ایل۔ اے سر کاؤس جی جہانگیر بارایٹ لا کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ اے راجہ بہادر آف کالی کوٹ ایم۔ ایل۔ اے آنریبل ملک خدا بخش خاں ایم۔ ایل۔ اے مسٹر جمنا داس۔ مہتا ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر بی۔ بی۔ مارٹن او۔ بی۔ ای مسٹر بیرن مکرجی۔ لفٹننٹ نونہال سنگھ مان۔ بیگم شاہنواز سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب۔ راؤ بہادر ایم۔ سی۔ راجہ پروفیسر اے۔ احمد شاہ۔ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ سر جوالا پرشاد سریواستو۔ خان بہادر سر محمد عثمان ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں کے ناموں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

۶۶ ہزار روپے سالانہ تنخواہ ملیگی

شملہ ۲۱ر جولائی وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں جو توسیع ہوئی ہے وہ غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ نوعیت کی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر کونسل میں تین سرکاری اور آٹھ غیر سرکاری ممبر ہوں گے۔ موجودہ کونسل میں کمانڈر انچیف کو چھوڑ کر چار سرکاری اور تین غیر سرکاری ممبر ہیں۔ دعویٰ یہ کیا گیا ہے کہ جہاں تک بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے رویہ نے اجازت دی ہے موجودہ توسیع بہ حیثیت مجموعی پچھلے اگست کی پیشکش کو پورا کرتی ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جب اگست میں پیشکش ہوئی تھی تب سے ابتک پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے موجودہ توسیع کا مقصد یہ ہے کہ ایک مصروف جنگ ملک کا انتظام قابلیت سے چلتا رہے جو تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ آئین کی حدود کے اندر ہیں۔ اور ان کا ان آئندہ سیاسی بندوبستوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو آئندہ سیاسی پارٹیوں کے سمجھوتہ سے ہوں۔ جو اصحاب مقرر کئے گئے ہیں ان کی نمائندہ حیثیت سوال سے بالاتر ہے وہ اس وقت تک رہیں گے جب تک ملک معظم چاہیں گے۔ موجودہ اور نئے ممبروں کو اسی ہزار روپے سالانہ تنخواہ کے بجائے جو ان کو ملتی ہے ۶۶ ہزار روپے سالانہ تنخواہ ملے گی۔ اور وہ بلا تاخیر غیر ضروری اپنے عہدوں کا چارج لیں گے۔

دو نئے محکمے قائم ہوئے ہیں یعنی سول ڈیفنس اور اطلاعات اس سلسلہ میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ سول ڈیفنس کا قومی ڈیفنس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس میں ہوائی تحفظ ضروری استعمال کی پبلک سروسز اور نہ صرف ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے انتظام کرنا ہوگا۔ بلکہ بری اور بحری بمباری کی مخالفانہ کارروائیوں کی حالت میں ضرور سروسز کو جاری رکھنا ہوگا بھاگی ہوئی آبادی کی دیکھ بھال کرنی ہوگی بے گھر باروالوں کی فکر کرنی ہوگی گرے ہوئے گھروں سے پیدا شدہ حالت کا مقابلہ اور ہیجان کا روکنا وغیرہ امید کی جاتی ہے کہ انگلستان کی طرح ہندوستان میں بھی سول ڈیفنس کا محکمہ اتنا بڑا اور اہم ہو جائے گا کہ اسے دوسرے محکموں سے وابستہ رکھا جا سکے گا اس محکمہ کے ممبر انچارج مسٹر ای راگھویندر راؤ آج کل انگلستان میں ہیں سول ڈیفنس کا خاص مطالعہ کر کے ہندوستان آئیں گے اور محکمہ اطلاعات میں ملک کی جنگی کوششوں کا حرکت میں لانا نیز آبادی کا اعتماد اور حوصلہ قائم رکھنا شامل ہے۔

ایگزیکٹو کونسل کی یہ توسیع وائسرائے اور ملک معظم کی حکومت کی اس فکر کی بہترین علامت ظاہر کی جاتی ہے کہ ذمہ داری کی اہم جگہوں پر جو اعلیٰ مرتبہ کی ہیں، حقیقی طور پر نمائندہ غیر سرکاری لئے جائیں۔

جنگ کے حالات کی ترقی اور ہندوستان کی جانب مرکز جنگ کے منتقل ہونے کے امکانات کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ حکومت کی مشنری پر اب تک جتنا بار رہا ہے اس سے اور زیادہ ہو جائے اور یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایگزیکٹو کونسل میں آدمیوں کی کمی نہ ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ محکمہ جاتی کام کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ہیڈ کوارٹرس سے بندھے نہ رہیں۔ توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل اور نیشنل ڈیفنس کونسل اس مشنری کی توسیع کے دو عنصر ہیں جس کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ڈیفنس کونسل

ڈیفنس کونسل کے ممبر ایسے طریقہ پر منتخب کئے گئے ہیں کہ نہ صرف علاقہ وارانہ نمائندگی ہو بلکہ مختلف مفادوں، پیشوں، فرقوں، مسلم نمائندگی وغیرہ کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے ایک خاتون ممبر بیگم شاہنواز ہیں اور چار صوبوں کے بڑے وزیروں کو شامل کیا گیا ہے جہاں تک تجارت کا تعلق ہے اس کو زبردست نمائندگی حاصل ہے، سر کاؤس جی جہانگیر سر جے پی سریواستو سر متھیا چٹیار مسٹر نارسن اور مکرجی اسی ذیل میں ہیں۔ لیبر کی نمائندگی ڈاکٹر امبیدکر اور مسٹر جمنا داس مہتہ کریں گے۔ فوجی مفاد کے لئے سر سکندر حیات خاں۔ مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقلیتوں کے سر کاؤس جی جہانگیر (پارسی) مسٹر ایم سی راجہ (دلت) سر ہنری گڈنی (اینگلو انڈین) اور پروفیسر احمد شاہ (ہندوستانی عیسائی) تجویز یہ ہے کہ اس کونسل کی میٹنگ دو مہینہ میں ایک بار خود وائسرائے ہند کی صدارت میں ہوا کرے۔

کارروائی بند کمرے میں ہوگی اور پوشیدگی برقرار رکھنے کے لئے خاص انتظامات کئے جائیں گے۔ عام طور پر کونسل کے ممبر موجود رہیں گے۔ لیکن گورنر جنرل کو یہ حق ہوگا کہ اگر ضروری سمجھیں تو ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کو یا کسی اور افسر کو بلالیں۔ ہر میٹنگ میں دیگر کارروائی کے علاوہ کونسل کے سامنے جنگی پوزیشن کی مکمل اور پوری رپورٹ پیش ہوگی۔ نیز سپلائی کی رپورٹ پیش ہوگی یہ کونسل صوبوں اور مرکز کی کوشش جنگ کی بیچ کی کڑی ہوگی۔

مسولینی کو ہلاک کرنیکی کوشش

لندن۔ ۲۱ر جولائی ماسکو ریڈیو نے اٹلی اور سوئزرلینڈ کی سرحد سے آئی ہوئی ایک غیر مصدقہ خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ سانیور مسولینی کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی جبکہ وہ اٹلی کی فوجوں کا معائنہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ پورے حالات صیغہ راز میں رکھے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ریوالور کے دو فائر کئے گئے۔

الٹی میٹم نہیں دیا گیا

لندن ۲۴ر جولائی۔ فرانس کے سرکاری حلقوں نے واشنگٹن کی اس خبر کو غلط بتلایا گیا ہے کہ جاپان نے انڈوچائنا پر قبضہ کرنے کے لئے فرانس کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔

روس پر جاپان کے حملہ کا خطرہ

شنگھائی ۲۳ر جولائی۔ روسیوں کے باخبر حلقوں میں سائبیریا پر جاپانی کا حملہ ایک قریبی امر بتایا جاتا ہے ان کا کہنا ہے کہ انڈوچائنا کی دھوم دھام منچوریا کی سرحد کے واقعات کی طرف سے نظر انداز کر دینے کے لئے ہے۔

سنو کے قریب جاپانی ہوائی جہاز حرکت میں

لندن۔ ۲۴ر جولائی چین کی ایک مستند اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی جنگی اور فوجی جہاز دکھن کی طرف جاتے دیکھے گئے ان میں سات جنگی جہاز پچپن

لندن۔ ۲۱ر جولائی سینچ کو برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور اٹلی کے ۵۵ ہزار ٹن کے جہاز ڈبو دیے۔

جاپان کی خارجہ پالیسی

ٹوکیو۔ ۱۹ر جولائی جاپان کے وزیر خارجہ ایڈمرل ٹویاڈا نے جاپانی اخبار دن کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ جاپان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کہ اس کو بین الاقوامی صورت حالات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت پڑے

جنرل فرانکو کی تقریر

میڈرڈ۔ ۱۸ر جولائی اسپین کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو نے ایک تقریر کرتے ہوئے اب تک کی لڑائی کی کیفیت بیان کی اور روس کے خلاف سخت حملے کئے اور کہا کہ روس اتحادیوں کے ساتھ شامل نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ آخر میں لڑنے کے لئے اپنی طاقت کو برقرار رکھنا چاہئے تھا۔ یہ تقریر تمام ملکوں کے سفیروں نے سُنی جس میں برطانیہ اور امریکہ کے سفیر بھی شامل تھے۔

جنرل فرانکو نے ڈکٹیٹری حکومتوں کی ہاں پر ہاں ملائی جبکہ آپ نے کہا کہ یہ لڑائی کمیونزم کے خلاف ایک جہاد ہے۔ جنرل فرانکو نے کہا کہ سٹالن اب ڈیموکریسی کا ساتھی بن گیا ہے ہم نے جو عزم کیا ہوا ہے وہ آج حق بجانب ثابت ہو رہا ہے۔ ہم اپنے ملک کی قسمت میں یقین

رکھتے ہیں اور ہماری فوج اور فلنج پارٹی اس کی نگرانی کریں گے۔

ڈی ویلیرا کا اعلان

ڈبلن۔ ۱۸ر جولائی۔ کل رات آئرش پارلیمنٹ میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ڈی ویلیرا نے کہا کہ اگر ہم پر کوئی حملہ ہونا ہے تو اگر ضرورت پڑے تو ہم سے ہر ایک اس کے لئے لڑ کر مرسکتا ہے۔ جو کہ حق بجانب ہے اور ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں کون حملہ کرتا ہے۔ مسٹر ڈی ویلیرا نے کہا کہ ہر وہ پوزیشن جو ہم نے اختیار کی ہوئی ہے اور یہ بزدلانہ پالیسی نہیں ہے۔ اگر ہم پر حملہ کیا گیا تو دنیا کی کوئی بڑی قوم ہی ہم پر حملہ کرے گی۔ ہمیں اس کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور ہم اسکے لئے تیار ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد

الہ آباد۔ ۱۷ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد صدر انڈین نیشنل کانگرس ابھی عرق النسا کے درد میں مبتلا ہیں خیال ہے کہ اسی وجہ سے شری متی وجے لکشمی پنڈت نینی سنٹرل جیل میں مولانا سے ملاقات نہیں کرسکیں گی۔

مسٹر ڈی ویلیرا کا بیان

ڈبلن۔ ۱۷ر جولائی پرسوں رات آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں سپلائی کی حالت پر جو نکتہ چینی کی گئی اس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ڈی ویلیرا نے کہا کہ حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ اس یا اُس ملک سے لین دین اور سودا کیوں نہیں کرتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ "وہ ملک ہمیں جنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں اور ہم غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں تو وہ ہمارے لئے گنجائش نکالنے کے لئے مصیبت کیوں اٹھائیں گے۔ اور اگر ہم جنگ میں شامل ہی ہوتے تو بھی وہ ہمارے لئے کوئی گنجائش نہیں نکال سکتے تھے۔

کانگریس سے ایک اور استعفا

لائلپور۔ ۱۸ر جولائی مسٹر عبدالقیوم ممبر پنجاب صوبہ کانگریس کمیٹی نے اس بنیاد پر کانگریس سے استعفا دیدیا ہے کہ مہاتما گاندھی نے "(عدم تشدد) کی اب جو شرح کی ہے وہ اب تک کی مروجہ شرح سے بہت مختلف ہے انہوں نے لکھا ہے کہ مسٹر منشی اور مہاتما گاندھی میں جو خط و کتابت ہوئی ہے اس کے پیش نظر میرے لئے کانگریس میں کوئی جگہ نہیں ہے کیوں کہ میں دنیا میں ایک پالیسی کی حیثیت سے یقین رکھتا ہوں۔

کمشنر اصطلاحات مسٹر ہڈسن کا دورہ

شملہ۔ ۱۸ر جولائی جنگ کے بعد فوراً ہندوستان میں جو آئینی گفتگو میں شروع ہوں گی ان کے لئے میدان پیدا کرنے کی غرض سے حکومت سندھ کے کمشنر اصلاحات مسٹر ایچ۔ وی ہڈسن اس مہینے کے آخر میں پہلی بار دورہ کریں گے۔ آپ بمبئی سی۔ پی اور یو۔ پی تشریف لے جائیں گے۔ اور بالکل غیر رسمی طور پر مختلف الخیال سرکاری اور غیر سرکاری لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔

کنور سر مہاراج سنگھ کا ایثار

لکھنؤ۔ ۱۸ر جولائی لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کنور سر مہاراج سنگھ نے دو ہزار روپے کی بجائے صرف آٹھ سو روپیہ مہینہ کی تنخواہ وصول کی ہے وہ بھی تمام ٹیکس اور سپر ٹیکس وغیرہ کٹ کر پانچ سو روپیہ رہ جاتی ہے۔ بقیہ رقم اللہ فنڈ کی صورت میں رہی جائے گی جو یونیورسٹی کے طالب علموں کو وظیفہ اور غریب طالب علموں کو امداد دینے کے کام آئے گی۔

فحش اشتہار چھاپنے پر گرفتاری

لاہور۔ بذریعہ ڈاک ہفتہ وار اخبار تنبیہ کے ایڈیٹر ملک صادق علی کو اپنے اخبار میں بعض فحش اشتہار شائع کرنے پر دفعہ ۲۹۲ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

کلکتہ۔ ۱۹ر جولائی امریکہ میں خریداری کے ہندوستانی مشن کے لیڈر سر شنمکھم چیٹی بذریعہ سنگاپور آج امریکہ کو روانہ ہوگئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ شششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۲ اگست سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۷ رجب المرجب سنہ ۶۰ھ | نمبر ۳۱

ادبیات

جذباتِ کیف

از جناب حافظ عبدالغنی صاحب کیف

کبھی حالتِ فقیرانہ کبھی اندازِ شاہانہ | عجب ہی رنگِ دیوانہ عجب ہی شانِ دیوانہ
نہ ڈھونڈھو اسمیں دلچسپی نہ دیکھو اسمیں کیفیت | محبت کا یہ قصہ ہے محبت کا ہی افسانہ
ابھی کچھ آس باقی ہے ابھی امیدِ صحت ہے | ذرا آکر تو دیکھیں وہ باندازِ مسیحانہ
کسی پر وجد طاری ہے کوئی ہے رقص بسمل میں | نظر آتا ہے تیری بزم میں ہر شخص دیوانہ
مری دیوانگی کا اب یہ عالم ہوتا جاتا ہے | جسے کہتا تھا اپنا اب اسے کہتا ہوں بیگانہ
کبھی نالے کبھی آہیں کبھی مشقِ تحمل ہے | کہ میری زندگی کا مختصر سا ہی یہ افسانہ

بہت ممنون ہے اب کیف تیری اس عنایت کا
کہ اسکی شاعری میں آچلا ہے رنگِ مستانہ

۲

خدا کو ڈھونڈنے والو خدا مشکل سے ملتا ہے | جو دل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے وہ اس دل سے ملتا ہے
فنا کر دے جو ہستی کو وہی کامل ہے الفت میں | سبق اکثر یہ مجھکو عشق کی منزل سے ملتا ہے
انا لیلیٰ زباں سے کہنا کچھ آساں نہیں ہمدم | یہ درجہ عشق میں لیکن بڑی مشکل سے ملتا ہے

خدا کا شکر کر اے کیف تو ثاقب کے ملنے پر
کہ استادِ ادب اس دہر میں مشکل سے ملتا ہے

دنیائے اسلام

ترکی کے خلاف جرمنی کی اعصابی جنگ

دردانیال پر حملے کا سوال

لندن۔ بذریعہ مخصوص بحری تار

اخبار ڈیلی اکسپرس کے نامہ نگار خصوصی نے استنبول سے ۱۴ر جولائی کو بحری تار سے حسب ذیل خبر دی ہے

آثار بتاتے ہیں کہ بلغاریہ کو آلہ کار بنا کر جرمنی ترکی کے خلاف اعصابی جنگ شروع کر رہا ہے۔ کچھ ہوشیار ترکوں کی نظر میں اس مہم سے ابناؤں کے لئے خطرہ ہے

استنبول کے اخباروں نے یا یوں کہنا چاہیئے کہ ان اخباروں نے جو بچ رہے ہیں (کیونکہ چھ اخبار تو فوجی اطلاعات شائع کر دینے کے جرم میں بند کر دئے گئے ہیں) ماسکو سے موصول شدہ "طاس" ایجنسی کا پیام بلا تنقید شائع کر دیا۔ اس پیام سے ترکی سرحد پر بلغاریہ کی فوجی جمعیت اور دوسری جنگی تیاریوں کے متعلق انکشاف ہوا۔

جرمنی کے ساتھ معاہدہ ہونے کے بعد سے ترکوں کو اطمینان ہو گیا اور اکثر وزرا اور ان کے نائب منتشر ہو کر گرمیاں گزارنے کے لئے مختلف دل کشا مقامات کو چل دئے اسلئے اس موضوع پر حکام کی رائے معلوم کرنا دشوار ہے۔

چند ہفتے پہلے ماسکو سے ایسا پیام آتا تو ترکی میں بہت زیادہ جوش پیدا ہوتا اور ناراضی پھیل جاتی لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پیام کو حد سے زیادہ سکون قلب کے ساتھ سنا گیا ہے

استنبول سے جو اطلاعات میسر آسکی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بلغاریہ والوں نے باوردی سپاہیوں کی پندرہ سولہ ڈویزن تیار کر رکھی ہے لیکن ابناؤں کے خلاف حملہ کرنے کے لئے یہ فوج ناکافی ہے۔ گو یہ خبر ہے کہ جرمنی کے طاقتور میکانیکی دستے ابھی تک بلغاریہ ہی میں ہیں۔

ترکوں کو مشکل ہی سے اس کا یقین آتا ہے کہ جرمنی ایسی حالت میں کہ وہ روس سے نبٹتے ہیں یا یار ترکی کے خلاف ایک اور محاذ قائم کرنے کے کوشش کرے گا کیونکہ ابناؤں پر حملہ کا نتیجہ لازمی طور پر ترکی سے جنگ ہے۔

یقینی طور پر جرمنی یہی پسند کرے گا کہ اپنی بحری فوج بحر اسود میں پہونچانے کے لئے ابناؤں سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکے تاکہ جنوبی روس ساحل سے اترنے والی فوجوں یا ایک جانب سے بڑھ کر کوہ قاف پر حملہ کرنے والی فوجوں کی دقت ضرورت حفاظت بھی ہو سکے لیکن اس میں ابھی شک ہے کہ ترکی کو شریک جنگ کرنیکے خطرے میں ڈالے بغیر جرمنی اس موقع سے فائدہ اٹھا سکے گا۔

ترکی کی قدر و اہمیت

اخبار صباح۔ استنبول کی اشاعت مورخہ ۶ر مئی ۱۹۴۱ء میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے

ترکی برطانیہ کا دوست ہے۔ ترکی کی خارجی پالیسی کا اصول یہ ہے کہ قوموں کی آزادی اور خود مختاری کا احترام کیا جائے اور انصاف و راستی کی بنیادوں پر جو بین الاقوامی تعلقات قائم ہوئے ہیں ان تعلقات کو برقرار رکھا جائے۔ ہماری دوست برطانوی حکومت بھی اس نصب العین کو سامنے رکھ کر چل رہی ہے لہٰذا یہ بالکل قدرتی امر ہے کہ ہم برطانیہ کی امداد اور دوستی پر بھروسہ رکھیں اس کے بالمقابل محوری طاقتوں نے جو برطانیہ کی شدید دشمن ہیں ترکی کے ساتھ جو پالیسی اختیار کی ہے اس میں دن بدن نرمی آتی جاتی ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ سال کے عرصے میں آمریت پسند ملکوں سے ہمارے تعلقات کم و بیش معتدل رہے ہیں۔ چونکہ محوری طاقتیں کھلم کھلا کوشش کر رہی ہیں کہ ترکی کو انگلستان سے علیحدہ کر دیں اور اپنے حلقہ اثر میں لے آئیں اس لئے باسانی معلوم ہو جاتا ہے کہ ترکی کی طرف خوشامدانہ رویہ کیوں اختیار کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ آسان تھا کہ اس خوشامدانہ پالیسی کو ابتداء ہی میں اختیار کر لیا جاتا مگر ترکی اور برطانیہ کے معاہدے پر دستخط ہوتے ہی جرمنی اور اٹلی کے اخبار ایسے آگ بگولہ کیوں ہو گئے۔ ان اخباروں نے اس قدر جارحانہ پالیسی کیوں اختیار کر لی کہ ترکی کو دھمکیاں دینے کی نوبت پہونچ گئی۔ رلیشتارغ سفارتی جوڑ توڑ اور پراپیگنڈہ کر کے ہمارے اندرونی معاملات میں کیوں مداخلت کرتی ہے اور ہمارے صبر کو کیوں آزماتی ہے۔ کونسی ایسی بات ہو گئی ہے کہ جس سے ہوا کا رخ بدل گیا۔ محوری طاقتیں جو بالعموم چھوٹی قوموں کے ساتھ تحکم اور سختی کا سلوک کرتی ہیں اب اتنے صبر سے ترکی اخباروں کی کھلم کھلا سخت باتوں کو کیوں برداشت کر رہی ہیں۔ اس پر غور کیجئے کہ ایتھنز کے شکست کے کمروں میں جو باتیں مخالفت میں ہوتی تھیں اطالوی حکومت ان پر بھی ناک بھوں چڑھاتی تھی اور ان باتوں کے خلاف صدائے احتجاج تک بلند کرتی تھی اب کیا ہو گیا ہے کہ روم کے اخباروں نے ترکی کی رائے عامہ اور ترکی اخباروں کے مظاہروں کے خلاف سانس تک نہیں لیا۔ اس سب کا کیا سبب ہے کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ ابھی ہمارا وقت نہیں آیا۔ اس کے علاوہ بعض اور اسباب ہیں جن کا اثر پڑ رہا ہے۔

ذراسی دیر کیلئے فرض کر لیا جائے کہ ترکی محوری طاقتوں کا طرفدار ہو کر برطانیہ کے خلاف جنگ میں شریک ہو جائے تو کیا مشرق قریب اور بحیرہ روم کے حالات میں بہت نمایاں تبدیلی رونما نہیں ہو گی جو محوری سلطنتوں کے حق میں ہو گی اور اس سے محوری طاقتوں کو فائدے بھی بہت پہونچیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توجیحِ عزم مستقل ہیں رہے
زباں پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفت وار
صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲ اگست سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۱

جاپان کی جارحانہ پیشقدمی

جاپان نے انڈو چائنا سے جو مطالبے کئے انھیں امریکہ کے بدلیشی وزیر خارجہ مسٹر سمنز ویلز نے جارحانہ پیش قدمی کا نام دیا تھا اور انہوں نے جاپان کو حملہ آور کے نام سے پکارا تھا۔ ان کا خیال ٹھیک ثابت ہوا۔ فرانس کی وشی حکومت نے جو جرمنی کے اثر میں ہے۔ جاپان کے مطالبے مان لئے اور اب یہ بات کھلتی جا رہی ہے کہ جاپان انڈو چائنا میں چند اڈے ہی نہیں بنا رہا ہے بلکہ عملی طور پر انڈو چائنا کو اپنے فوجی قبضہ میں لے رہا ہے جاپان نے اس قدم کا یہ سبب بتایا کہ برطانیہ اور امریکہ مل کر انڈو چائنا کو ہڑپ کرنا اور جاپان کو گھیرنا چاہتے تھے۔ یہ الزام بالکل ویسا ہی ہے جیسا ہر ہٹلر ہر نئے حملے سے پہلے برطانیہ کے خلاف لگایا کرتے ہیں۔ جرمنی کے ساتھ لڑائی میں برطانیہ اتنا پھنسا ہوا ہے کہ وہ پیسفک سمندر میں جاپان سے بلاوجہ بگاڑنا ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔

برطانیہ اور امریکہ جاپان کے نئے قدم کو خاموشی سے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ انھوں نے آپس کے مشورہ سے جاپان کی روک تھام کا بندوبست کرنا شروع کر دیا ہے دونوں ملکوں نے جاپان کا سرمایہ روک لیا ہے اور جاپان سے کاروباری تعلقات توڑ لئے ہیں۔ آسٹریلیا اور ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومتوں نے بھی ایسا ہی قدم اٹھایا ہے۔ اندازہ ہے کہ امریکہ میں جاپان کے ۱۳ کروڑ ڈالر کے سرمایہ پر اس کا اثر پڑے گا۔ جاپان نے بھی ان ملکوں کی سرمایہ روک لیا ہے۔ جاپان میں امریکہ کی ۱۲ ارب ۱۷ کروڑ ڈالر کا سرمایہ بتایا جاتا ہے۔ اب تک جاپان امریکہ سے تیل لیتا تھا اب معلوم نہیں وہ تیل کے لئے کونسی جگہ تلاش کرے گا کیونکہ روس پہلے ہی لڑائی میں پھنسا ہوا ہے ور ڈچ انڈیز سے جاپان کے تعلقات ٹوٹ رہے ہیں۔

آزاد چین کی راجدھانی چنکنگ کی اطلاع ہے کہ جاپان نے انڈو چائنا پر فوجی قبضہ شروع کرنے کے بعد سیام سے بھی کچھ مطالبے کئے ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جاپان کے کوئی بڑے منصوبے نہیں ہیں تو وہ سیام کی طرف کیوں بڑھنا چاہتا ہے؟ کیا سیام کو بھی انڈو چائنا کی طرح برطانیہ سے خطرہ ہے؟ سیام سے برطانیہ کا سمجھوتہ ہے کہ ایک دوسرے پر حملہ نہ کرے گا۔ برطانیہ نے اب تک کوئی ایسی خفیہ یا علانیہ حرکت نہیں کی جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ وہ سیام سے سمجھوتہ توڑ رہا ہے یا اس کی خلاف ورزی کرنا چاہتا ہے۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جاپان برما کی سرحد پر پاؤں جمانا چاہتا ہے یہ بات دھیان میں رکھنا چاہئیے کہ اس وقت بھی انڈو چائنا میں جاپان نے جہاں اپنے اڈے قایم کئے ہیں وہاں سے امریکہ کے فلپائن جزیرے اور ہالینڈ کے ایسٹ انڈیز اور برطانیہ کا ملایا جزیرہ نما اور برما یہ سب علاقے تین سو اور چار سو میل کے فاصلے دور ہیں۔ ہوائی بمبار کے لئے یہ فاصلہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ چنانچہ برطانیہ نے ملایا کے تحفظ کا اور امریکہ نے فلپائن کے تحفظ کا مضبوط انتظام کر دیا ہے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز اور آسٹریلیا بھی نئے خطرہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

والیسرائے کا اعلان اور پارٹیاں

والیسرائے کے اعلان سے سب بڑی پارٹیاں ناراض ہیں۔ کیونکہ برطانی حکومت نے ان میں سے کسی کے مطالبے نہیں مانے۔ مگر ایک کانگریس کو چھوڑ کر باقی سب بڑی پارٹیوں کو والیسرائے کے اعلان میں اپنی تسلی کا کچھ نہ کچھ سامان مل گیا ہے۔ چنانچہ ہندو مہاسبھا کے لیڈروں نے ایک زبان سے والیسرائے کے اعلان کی مذمت نہیں کی۔ کم سے کم سبھا کے ایک لیڈر نے اور یہ لیڈر خود پریسیڈنٹ سادر کر ہیں — دو باتوں کی بنا پر والیسرائے کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ ایک یہ کہ ایگزکٹو کونسل میں توسیع صحیح سمت میں ایک قدم ہے دوسری یہ کہ حکومت نے موجودہ آئینی تبدیلیوں کے لئے کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کی شرط نظر انداز کر دی ہے۔ اور وہ آئندہ بڑی تبدیلیوں کے لئے بھی یہ شرط ضروری نہ سمجھے گی۔

نان پارٹی کانفرنس نے بھی والیسرائے کے اعلان کی کلی طور پر مذمت نہیں کی ہے۔ کانفرنس کے لیڈر یہ مانتے ہیں کہ ان کا مطالبہ تو یہ تھا کہ خالص ہندوستانی کونسل بنائی جائے جو ایک ذمہ دار کیبنٹ کی حیثیت سے کام کرے خواہ وہ ہندوستانی لیجسلیچر کی بجائے برطانی حکومت کے سامنے ہی ذمہ دار ہو۔ مگر حکومت نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ تین ہندوستانی ممبروں کے صیغے آٹھ ہندوستانی ممبروں میں بانٹ دے اس کے باوجود کانفرنس نے اپنے ریزولیوشن میں اس بات کو خاص طور پر تسلیم کیا ہے کہ توسیع شدہ ایگزکٹو کونسل میں پہلی بار غیر سرکاری ہندوستانی کی اکثریت ہوگی۔ اور اس بات پر تسلی ظاہر ہے کہ برطانی حکومت نے یہ پوزیشن چھوڑ دی کہ بڑی سیاسی پارٹیوں میں سمجھوتہ کے بغیر کوئی ترقی ممکن ہی نہیں۔

مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح کو بھی اگرچہ اس بات پر جھلاہٹ ہے کہ والیسرائے نے لیگ کے مطالبے نہیں مانے۔ یعنی ایگزکٹو کونسل اور نیشنل ڈیفنس کونسل میں لیگ کو ۵۰ فیصدی یا اس سے زیادہ نمایندگی نہیں دی اور تین صوبوں کے لیگی وزیر اعظموں اور کچھ دوسرے لیگی لیڈروں کو لیگ کی ورکنگ کمیٹی یا لیگ کے صدر سے مشورہ کئے بغیر پھسلا کر ڈیفنس کونسل میں شامل کر لیا۔ تاہم مسٹر جناح دو باتوں سے مطمئن ہیں جیسا کہ ان کے تازہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ باتیں قدرتی طور پر ہندو مہاسبھا اور نان پارٹی کانفرنس کی تسلی کے وجوہات کے برعکس ہیں۔ یعنی یہ کہ والیسرائے اور وزیر ہند کے بیانوں سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے۔ کہ نئے اعلان کا کسی آئینی تبدیلی سے کچھ واسطہ نہیں اور ہر نئی آئینی اسکیم کے لئے ہندوستان کی بڑی سیاسی پارٹیوں اور مفادوں کے درمیان سمجھوتہ بنیادی طور پر ضروری ہے۔ مسٹر جناح کو یہ احساس ہے کہ والیسرائے کا فیصلہ ہر ایسی اسکیم کا راستہ روک دیتا ہے جس کی رو سے ہندوستان کی بڑی سیاسی پارٹیوں کے نمایندوں کو موجودہ آئین کے ڈھانچہ کے اندر ہی اصل طاقت اور اختیار سنبھالنے کا موقع مل جائے۔" بظاہر مسٹر جناح والیسرائے کے اعلان کے اس پہلو کو افسوسناک سمجھتے ہیں۔ اور والیسرائے کے اعلان کے اس پہلو سے مطمئن ہیں اور اس بات کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ برطانی حکومت نے کوئی آئینی تبدیلی نہیں کی اور نہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاوقتیکہ لیگ رضامند نہ ہو جائے۔

مسٹر فضل الحق کا بیان

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے جنگی کونسل میں شرکت کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ اس بیان میں اگرچہ یہ بات صاف نہیں کہی ہے کہ میں مسٹر جناح کے بیان کا جواب دے رہا ہوں لیکن ان کے تمام بیان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر جناح کو جواب دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ کہنے میں ذرا پس و پیش نہیں کہ مسٹر فضل الحق کا یہ بیان ان کے عام بیانوں کے مقابلہ میں زیادہ سنجیدہ ہے۔

مسٹر فضل الحق نے اپنے بیان میں یہ کہا ہے کہ جب مسلم لیگ نے انفرادی طور پر اپنے ممبروں کو بالعموم اور وزیروں کو بالخصوص اسباب کی اجازت دے دی کہ وہ وار کمیٹیوں میں شریک ہوں تو پھر ڈیفنس کونسل میں شریک ہونے پر ہی اتنا عتاب ظاہر کرنے کا کیا موقعہ ہے لہٰذا مسٹر فضل الحق اپنے عمل کو مسلم لیگ کے ریزولیوشن کے خلاف نہیں سمجھتے۔

مسٹر چرچل کی اہم تقریر

اس سے انکار کرتے ہوئے کہ برطانیہ میں سامان جنگ تیار کرنے میں کسی قسم کی گڑبڑ ہے۔ مسٹر چرچل نے ۲۹ جولائی کو پارلیمنٹ کو بتلایا کہ ہمارے ملک میں ڈکٹیٹروں کا راج نہیں ہے لیکن ہم ایک ہمہ گیر لڑائی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مسٹر چرچل نے برطانیہ کو خبردار کر دیا ہے کہ برطانیہ پر حملہ کا موسم پھر قریب آ رہا ہے۔ تمام فوجوں کو پہلی ستمبر تک اپنی اپنی جگہ ہوشیار ہو جانا چاہئیے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ ایک واقعہ ہے کہ ہوا میں جرمنی کو جو فوقیت حاصل تھی اس کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ اکیلے برطانیہ نے بمبار ہوائی جہازوں کی تیاری دوگنا کر دی ہے۔ اگلے سال بمبار ہوائی جہاز اس سے بھی دوگنی تعداد میں تیار ہونے لگیں گے اور آئندہ ۶ ماہ میں ان سے دوگنے تیار ہوا کریں گے۔ پچھلے ۳ ماہ میں گولہ بارود اس وقت سے ½ حصہ زیادہ تیار ہونے لگا ہے جتنا کہ اس وقت ہوتا تھا جبکہ ڈنکرک کی لڑائی ہوئی۔ سمندری اور سوداگری جہاز ملکر دونوں میں اس وقت سے زیادہ تیار ہوتے ہیں جتنے کہ پچھلی لڑائی میں کسی وقت بھی تیار ہوتے تھے۔

امریکہ سے آنے والے مال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہم نے اپنے امریکن دوستوں اور مددگاروں سے بالکل واضح سمجھوتہ کر لیا ہے وہ اس مشترکہ کاز میں ہمارا پورا ہاتھ بٹا رہے ہیں اور قدرتی طور پر وہ ہم سے اس بارے میں پوری پوری اطلاعات چاہتے ہیں کہ جو سامان وہ بھیجتے ہیں اس کا ٹھیک استعمال بھی ہو رہا ہے۔

مسٹر ایڈن کا بیان

۳۰ جولائی۔ برطانی پارلیمنٹ وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے پوربی ایشیا کی صورت حالات کے بارے میں ایک اور بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت وشی نے دکھنی انڈو چائنا میں جاپان کو دو سمندری چھاؤنیاں (کمران کی کھاڑی اور سیگان) اور ۸ ہوائی چھاؤنیاں دینا منظور کر لیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہاؤس کو مجھ سے امید نہیں کرنا چاہئیے کہ میں یہ بتلاؤں کہ ملایا میں تحفظ کے کیا کیا انتظامات کئے گئے ہیں۔ اقتصادی میدان میں امریکہ۔ برطانیہ اور برطانی کامن ویلتھ کے ملکوں اور ڈچ ایسٹ انڈیز نے جو جوابی کاروائیاں کی ہیں ان کا آپ لوگوں کو اخباروں کی خبروں سے علم ہو گیا ہوگا۔ جیوں ہی حکومت برطانیہ کو انتظامات کر دیئے۔ اس طرح کے مدم تمام آزاد نو آبادیوں

آئینہ کانپور

لوکل بورڈ اور سامان کی خریداری یو۔ پی گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کو ان احکام کی طرف توجہ دلائی ہے جن میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنا تمام سامان صوبے کے اسٹور پرچیز ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ منگوائیں اور کمشنر الہ آباد ڈویژن کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہر دو بورڈوں پر نظر رکھیں۔ کہ وہ ان ہدایتوں پر کافی عمل کرتے ہیں یا نہیں۔

مسلم ایسوسی ایشن تاجران چرم کانپور کی مسلم ایسوسی ایشن حلیم مسلم انٹر کالج اور محمڈن جبلی گرلس اسکول چلا رہی ہے امسال دونوں انسٹی ٹیوشنوں کے سکریٹری میاں محمد لطیف منتخب ہوئے ہیں۔

ہم اس موزوں انتخاب پر مسلم ایسوسی ایشن کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ میاں صاحب موصوف اپنی اس نئی ذمہ داری کو بحسن و خوبی انجام دیں گے۔

واٹر سپلائی گورنمنٹ نے بورڈ کے ایک خاص ریزولیوشن کی وجہ سے واٹر سپلائی کے ایکٹ میں یہ ترمیم کی ہے کہ اسکولوں۔ کالجوں۔ اسپتالوں اور یتیم خانوں وغیرہ کو پانی ایک روپیہ میں ۸ گیلن دیا جائے۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا آئندہ اجلاس ۲ اگست سنہ ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء کو ہوا۔ جس میں انجہانی سر چنتامنی کی تعزیت میں ایک رزولیوشن پاس کر کے جلسہ ختم کر دیا گیا۔

ریڈیکل پارٹی ریڈیکل ڈیماکریٹک پارٹی کے پراونشل سکریٹری ڈاکٹر اے۔ پی سنگھ نے کانپور آ کر مقامی مزدوروں کے مطالبات لیڈروں سے معلوم کئے اور یہ طے کیا ہے کہ یو۔ پی۔ گورنمنٹ کے چیف سکریٹری کے پاس ایک ڈپوٹیشن بھیجکر مزدوروں کا معاملہ ان کے سامنے پیش کیا جائے۔

مسٹر جناح کی تائید ۳۰ جولائی کو کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں یہ تجویز پاس کی گئی ہے کہ نیشنل ڈیفنس کونسل کی ممبری قبول کرنے پر سر سکندر حیات خاں اور مولوی فضل الحق کو آل انڈیا مسلم لیگ سے علیحدہ کر دیا جائے اور ایک دوسری تجویز میں مسٹر جناح کی لیڈری پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔

ڈسچارجڈ پرزنرس سوسائٹی ۲۹ جولائی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پرزنرس ایڈ سوسائٹی کی ایک میٹنگ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی صدارت میں ہوئی جس میں ضروری مسائل طے کئے گئے۔

تلک سوسائٹی آئندہ سال کے لئے تلک سوسائٹی کے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب کئے گئے ہیں:

ڈاکٹر آر۔ پی۔ گپتا (پریسیڈنٹ) مسٹر آر سی۔ گوئل (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر جے۔ سی۔ جین (آنریری سکریٹری) مسٹر اوم پرکاش (جائنٹ سکریٹری) مسٹر رام سنگھ (خزانچی)

آنجہانی لوکمانیہ تلک آنجہانی لوکمانیہ تلک کی برسی کے سلسلے میں یکم اگست کی شام کو سردھانند پارک میں ایک جلسہ ہوا جس میں آنجہانی کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی۔

تاجروں کی جماعتوں کا مطالبہ یو۔ پی چیمبر آف کامرس اور یو پی مرچنٹ چیمبر وغیرہ نے گورنمنٹ آف [illegible] سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ انشورنس ایڈوائزری کمیٹی میں کم از کم ایک ممبر ایسا شامل کیا جائے [illegible] صوبہ متحدہ کی بیمہ کمپنیوں کی نمایندگی کر سکے [illegible]

لگان کی معافی ۳۰ جولائی کو تقریباً دو س[illegible] کسانوں نے کلکٹر صاحب [illegible] ملاقات کر کے یہ درخواست کی کہ بارش نہ ہو[illegible] وجہ سے تقاوی کی اجازت دی جائے اور لگا[illegible] معاف کیا جائے اور ان کے جانوروں کو نہریں [illegible] پینے کی اجازت دیجائے۔ اور دیہات میں [illegible] پر قابو حاصل کیا جائے۔

کلکٹر صاحب نے ان کو یقین دلایا ہے کہ وہ ان [illegible] مطالبات پر نہایت ہمدردی سے غور کریں گے۔

نیشنل مل مزدور یونین نیشنل مل مزدور یونین کے پریذیڈ[illegible] اور سکریٹری نے ۳۰ جولائی کو لیبر کمشنر صاحب [illegible] ملاقات کر کے مزدوروں کے مطالبات پر توجہ دلا[illegible] لیبر کمشنر صاحب نے ان لوگوں کو یقین دلایا کہ [illegible] مزدوروں کے مطالبات پر جلد غور کریں گے۔

مزدوروں کے مطالبات معلوم ہوا ہے کہ گرا[illegible] وغیرہ کے الاونسز [illegible] اور دیگر مطالبات کے متعلق لیبر کمشنر صاحب [illegible] مزدوروں اور مل مالکان سے بیانات مانگے ہیں [illegible] وہ اس کے متعلق غور کر کے کوئی فیصلہ کر سکیں۔

بھاگے ہوئے قیدی دو کمیونسٹ یعنی مسٹر [illegible] نند کشور دکشت [illegible] مسٹر کالی شنکر شرما جو کانپور ڈسٹرکٹ جیل سے ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو فرار ہو گئے تھے انہیں مسٹر اے۔ جی پاٹھک سی آئی ڈی انسپکٹر نے ۲۹ جولائی کی رات کو گرفتار کر لیا ہے۔

گورنرائن کھتری اسکول ۳۱ جولائی کی رات کو لالہ پدم پت سنگھانیا ایم۔ ال۔ اے نے گورنرائن کھتری [illegible] ہال اسکول کی نئی عمارت کی سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی سنگھانیا صاحب نے اس عمارت کی تعمیر کیلئے نوے ہزار (۹۰۰۰۰) روپیہ کی شاندار رقم عنایت فرمائی ہے۔

آتش زدگی آتش زدگی کے سلسلے میں جو [illegible] آدمی زخمی ہوئے تھے انمیں سے دو آدمی اسپتال میں انتقال کر گئے۔ اور دو کی [illegible] نازک بتائی جاتی ہے۔

ستیہ گرہ مسرس لیگا دت شاستری۔ نرائن دویدی اودھ بہاری وکیننٹ اور نند کشور ڈیفنس آف انڈیا رول کے دفعہ ۲۹ و ۳۸ کے ماتحت قابل اعتراض تقریریں کرنے کے جرم میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مولانا محمد علی اسکول ۳۱ جولائی کو تمام طلبا [illegible] مولانا محمد علی میموریل انگلش اسکول کانپور۔ مدرسہ ہذا کے ہال میں جمع ہوئے۔ بعد ختم کلام پاک بزرگان دین کی ارواح پاک کو ایصال [illegible]

---

۴ ہندوستان۔ برما اور نو ابادی سلطنت نے اٹھایا ہے یا اٹھا رہی ہیں۔ اس طریقہ پر متحدہ محاذ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا یہ اثر ہوگا کہ جاپان کے ساتھ تمام مالی کاروبار خواہ وہ تجارت کے سلسلہ میں ہو یا اور کسی غرض کے لئے ہو نہیں ہو سکے گا اور صرف وہی کاروبار ہو سکیگا جس کے لئے امریکہ۔ برطانی کامن ویلتھ کے ملکوں اور ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومتوں سے لائسنس حاصل کر لئے گئے ہیں۔ حکومت چین کی درخواست پر سلطنت برطانیہ میں چین کا بھی تمام سرمایہ روک لیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ چین کے اس حصہ سے جس پر جاپان کا قبضہ ہے۔ مال جاپان نہ جا سکے۔ اس کے علاوہ اس سے چین کو اقتصادی مدد بھی مل سکے گی۔ جاپان کی جہاز ران کمپنیوں سے جہاز رانی کے لائسنس واپس لینے کا بھی انتظام کر لیا گیا ہے۔

سبد گل

ہم دیکھتے ہیں کہ وائسرائے کی کونسل میں صرف معمولی توسیع ہی نہیں ہوئی ہے، بلکہ یہ بہت دور تک پھیل گئی ہے اور اب اس کا پھیلاؤ سات سمندر یا دو چار سمندر پار تک پہونچ گیا ہے۔ آپ کہیں گے کہ یہ کیا بات ہے؟ جواب یہ ہے کہ سر گرجا شنکر باجپئی ہی تو پہلے ایگزیکٹو کونسلر ہی تھے۔ اب وہ ولایات متحدہ امریکہ میں ہندوستان کے "ایجنٹ جنرل" کی خدمات انجام دیں گے۔ یہ پھیلاؤ نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ امریکہ میں بیٹھکر نئی ایگزیکٹو کونسل کا تصور کریں گے اور یہ شعر پڑھیں گے ؎

معطر ہے اسی کوچے کے مانند اپنا صحرا ابھی
کہاں کھوئے ہیں گیسو یار کے خوشبو کہاں تک ہے

لارڈ ہیلی فیکس برطانی سفیر مقیم امریکہ نے سان فرانسسکو میں تقریر کرتے ہوئے پچھلے دنوں اس امکان کے پیش نظر کہ ہٹلر صلح کی کوئی نئی تجویز پیش کرنے والا تھا، فرمایا ہے "اس تجویز کی شرائط خواہ کچھ ہی ہوں، میں اسی جگہ پر اور اسی وقت کہتا ہوں کہ وہ نامنظور کردی جائیں گی"۔ نازیوں کی سرکوبی کے لئے صحیح طرز عمل تو یہی ہے، لیکن بندہ نواز! کیا آپ ہی وہ شخص نہیں تھے جو چند سال پہلے سابق وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چیمبرلین آنجہانی کے ساتھ اپیزمنٹ کی پالیسی کے طرفدار تھے؟

اسپین کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو نے اپنا یہ یقین ظاہر کیا ہے کہ اس جنگ میں انکا دیوں پر محوری طاقتوں کو فتح حاصل ہوگی۔ یہ بات تو وہ ہے جو انھیں بہت پہلے کہنی چاہئے تھی۔ اس کے سوا وہ اور کہہ ہی کیا سکتے تھے۔ وہ تو محوری طاقتوں ہی کی "پیداوار" ہیں۔

انڈو چائنا سے شرائط

سنگاپور۔ ۲۷ر جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انڈو چائنا کے متعلق جاپان اور فرانس میں مندرجہ ذیل شرطیں قرار پائی ہیں (۱) جاپان کرّان کی کھاڑی پر قبضہ کرے گا۔ (۲) جاپان سیگان کے ہوائی اڈے پر قبضہ کریگا۔ (۳) انڈو چائنا میں ۴۰ ہزار جاپانی فوج رکھی جائیگی جس کا خرچ انڈو چائنا ادا کریگا۔ اس کی ادائگی بعد کو طے ہو جائے گی۔

ہندوستان کا دوسرا ہوائی جہاز

شملہ ۲۸ر جولائی۔ ہندوستان کا پہلا ہوائی جہاز بار لوتو بن چکا ہے اب دوسرا ہوائی جہاز کرٹس ہاک ہندوستان ایرکرافٹ فیکٹری سے تیار ہونے والا ہے جو امریکہ کی قسم کا جنگی ہوائی جہاز ہے صرف ایک سیٹ کا جہاز ہے۔

یوپی بہار شوگر کنٹرول بورڈ

لکھنؤ۔ ۲۸ر جولائی۔ یو۔ پی اور بہار کے شوگر کنٹرول بورڈ کی میعاد چونکہ ختم ہوگئی تھی اس لئے پہلی جولائی سے گورنر یو۔ پی نے اسے پھر سے قائم کردیا ہے۔

جبرالٹر میں قلعہ بندیاں

جبرالٹر۔ ۲۸ر جولائی رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ پچھلے چند ہفتوں میں جبرالٹر کی قلعہ بندیوں کو اور زیادہ مضبوط کردیا گیا ہے اور پوری توجہ کے ساتھ فوجوں کو ترتیب دی جارہی ہے اور وہاں پر سامان جنگ بہت بڑی تعداد میں پہونچ گیا ہے فوجوں کی مشق جاری ہے۔ دن رات سرنگوں کا حال مکمل کیا جارہا ہے۔ یہاں پر برطانیہ اور کینیڈا مختلف حصوں سے فوجیں آئی ہوئی ہیں۔

لندن۔ ۲۹ر جولائی فن لینڈ نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات توڑنے کی درخواست کی ہے

ادب لطیف

مغربی شاعری

ترجمہ از ساغر صہبائی،

مغربی شاعری کا صحیح کیف تو وہی لوگ حاصل کرسکتے ہیں جو مغربی زبان سے آشنا ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم ذیل میں مغربی شاعری کے چند نمونے جو اُردو زبان میں منتقل کردئے گئے ہیں درج کر رہے ہیں

کیوپڈ

از جان لائیلی

کیوپڈ اور میری محبوبہ نے تاش سے جوا کھیلا۔ ایک بوسے کی خاطر کیوپڈ نے بازی ہار دی، اُس نے اپنا ترکش داؤ پر لگایا۔ تیر اور کمان ہی اپنی والدہ دینس کی فاختاؤں اور چڑیوں کو بھی، ان کو بھی ہار دیا۔ تب اُس نے اپنے ہونٹوں کی سرخ رنگت کو داؤ پر پھینکا۔

اور گلاب کے اس احمریں پھول کو بھی جو کوئی نہیں جانتا کہ اسکے عارض پر کیوں کر شگفتہ ہے۔

اس کے ساتھ ہی اپنی پیشانی کی درخشانی کو بھی اور اپنے چاہ زنخداں کو بھی۔ یہ تمام اشیا میری محبوبہ نے جیت لیں آخر کار اس نے اپنی دونوں آنکھیں داؤ پر لگا دیں۔ میری محبوبہ نے انھیں بھی جیت لیا اور کیوپڈ بے بصارت اٹھا۔

اے دیوتائے عشق! اگر تیرے ساتھ یہ سلوک ہوا ہے تو معلوم نہیں۔ آہ —— میرا کیا حشر ہوگا۔

نغمہ

از شیکسپیر

موسیقی کے دیوتا نے اپنا ساز اٹھا کر ایک دلکش نغمہ شروع کیا تو درخت اور پہاڑوں کی برفانی چوٹیاں اس کا نغمہ سننے کے لئے بے تابانہ جھک گئیں۔

پودے اور پھول اس کے نغمے سے اگتے ہیں۔

سورج کی روشنی اور بارش کے قطروں کی شکل میں اس کے نغموں نے ایک بہار بے خزاں پیدا کردی ہے۔ جس کسی نے بھی اس کا نغمہ سنا۔ یہاں تک کہ سمندر کی موجوں نے بھی اپنا سر جھکا لیا۔ اور خاموش ہوگئیں۔

دلفریب نغمے میں ایسا جادو ہے جو فکر اور دلی رنج کو خارج کردیتا ہے۔ محو خواب ہو جاؤ۔ یا سنتے سنتے جان دے دو۔

جاپان کی پوزیشن

...سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ... کو تبصرہ کر رہے ہیں کہ انڈو چائنا میں جاپان نے جو قدم اٹھایا ہے اس سے اس کا منشا، یہ ہے کہ اپنی سمندری اور ہوائی چھاؤنیوں کو سنگاپور، ڈچ ایسٹ انڈیز ملایا فیلپائنہ اور آسٹریلیا کو بھی خطرہ لاحق ہو جائیگا۔

ہالینڈ کا سرمایہ روک لیا

ٹوکیو۔ ۲۹ر جولائی۔ حکومت جاپان نے ہالینڈ کا سرمایہ روک لیا ہے جس میں ڈچ ایسٹ انڈیز کا سرمایہ بھی ہے

عالم نسواں

انھوں نے نئے اجمبر کی تعریف کیوں نہ کی

ا۔ ف۔ ج۔ تیموری

تیموری صاحبہ نے دین دنیا کو ایک اچھوتا مضمون بھیجا ہے۔ جس میں تعلیم یافتہ ہندوستانی عورت کی ایک کمزوری اور اس کے اسباب پر بہت دلچسپ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ مضمون بہت مقبول ہوگا۔

ایک دن عورتوں کے پہنے اوڑھنے اور حسن و آرائش پر باتیں ہو رہی تھیں کہ میری ایک سہیلی نے کہا۔ "بہن کچھ بھی کرلو مرد کی فطرت تو یہ ہے کہ جب تک کہہ کہہ کر توجہ نہ دلاؤ وہ تمہارے کپڑے لتے یا بناؤ سنگھار کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔"

مجھے ان کا یہ فقرہ بہت کھٹکا اور اس کے بعد سے میں نے بارہا اس پر غور کیا کہ اگر مرد عورت کے لباس اور اس کی آرائش کی طرف داد آمیز توجہ نہیں کرتا تو عورت کا جی تھوڑا کیوں ہوتا ہے؟

کیا ہم عورتیں یہ چاہتی ہیں کہ مرد ہمیں اور ہم سے متعلق ہر چیز کو گہری نظر سے دیکھا کریں؟ کیا ہم عورتیں اپنی غلطیوں، کوتاہیوں، خامیوں اور فروگذاشتوں کو بھی ان کے علم میں لانا چاہتی ہیں ہرگز نہیں۔ تو پھر اس کا کیا مطلب کہ ہم لباس میں جو تبدیلیاں کریں یا نئی قسم کی جو خوشبو لگائیں اسے ہمارے مرد ضرور دیکھیں ورنہ ہم یہ نتیجہ نکالیں کہ انھیں ہم سے کوئی دلچسپی نہیں؟

بعض عورتیں یہ سطریں پڑھتے ہی فوراً چیخ کر کہیں گی ایلو ایلو! دیکھا اس عورت کو! یہ کس نگوڑی عورت نے اس سے کہدیا کہ "عورتیں خود کو مرد کو دکھا کر داد طلب کرتی ہیں اور جب مرد ان کی خوبصورتی یا آرائش کی داد نہیں دیتا تو رنجیدہ ہوتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ مردوں کو ان سے دلچسپی نہیں۔

اپنی بات بڑی کرنے کے لئے میں ذیل میں ایک میم صاحبہ کے ایک مضمون سے ہی چند اقتباسات درج کئے دیتی ہوں جنھوں نے اسی مسئلے پر ایک انگریزی اخبار میں ایک بہت کارآمد مضمون چھپوایا ہے۔

مرد ہر بار عورت کو گہری اور تنقیدی نظروں سے کیوں نہیں دیکھتا؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مسز جویا مانٹگ لکھتی ہیں:

"مرد کی یہ فطرت ہے کہ اس کے دماغ میں اپنی شریک زندگی کی ایک نہایت دل پسند تصویر ہوا کرتی ہے جس کا عکس ہر وقت اس کے دل پر پڑتا رہتا ہے اس کیفیت میں وہ کسی حالت میں مداخلت نہیں چاہتا۔ عورت کی یہ تصویر اس دور کی ہوا کرتی ہے جب مرد کے دل و دماغ پر اس کی محبت کا افسوں اپنی پوری قوت سے طاری تھا۔ اگر عورت سمجھدار ہو تو وہ اس تصویر کو اپنے شوہر کی لوح دل سے مٹانے سے پرہیز کرے گی۔"

اب تو یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ ہر مرتبہ کوئی نیا لباس پہن کر یا بناؤ سنگار کرکے شوہر سے سوال کرنا۔ یہ ساڑی کیسی لگتی ہے؟ اچھی ہے کتنا مضر ثابت ہوسکتا ہے۔

اس حرکت کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ عورت مرد کو زبردستی متوجہ کرکے اس سے داد لینی چاہتی ہے۔ اگر اس نے وہ داد نہ دی جس کی توقع تھی، تو خواہ مخواہ دل پر میل آئے گا۔ اور عورت کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو جائے گا کہ کہیں میری طرف سے ان کی توجہ تو نہیں ہٹ گئی؟

آگے چل کر مسز جویا مانٹگ نے اپنے مضمون میں ایک بات بڑے پتے کی کہی ہے۔ لکھا ہے:

مرد سے یہ پوچھنا ہی حماقت ہے کہ یہ کپڑا یا زیور یا خوشبو یا کوئی اور آرائشی چیز مجھے زیب دیتی ہے یا نہیں؟ جو چیز بن چکی یا خریدی جاچکی اب اس کے زیب دینے یا نہ دینے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے (صرد اس معاملے میں اپنے دماغ سے کام نہیں لیا کرتا۔ اگر وہ تمہارے سوال سے متردد ہوتا دیکھا کہ یہ تمہیں پسند نہیں ہے تو جھٹ کہدیگا "یہ چیز تمہیں زیب نہیں دیتی"

اس نصیحت سے ہماری ہندوستانی بہنوں کو خاص طور پر سبق لینا چاہئے۔ یہ ایک امریکن عورت کا قول ہے جہاں دولت کی ریل پیل ہے۔ ہندوستان جیسے غریب ملک میں جو عورتیں چیزیں خریدنے کے بعد بیکار کردیتی ہیں انہیں مسز مانٹگ کی ہدایت پر غور کرنا چاہئے ان کا مطلب صاف صاف یہ ہے کہ جو خرید لیا اسے اچھا سمجھو اور خوش ہو کر استعمال کرو۔

بچوں کی دنیا

حضرت محمد صلعم کی تعلیم

(۱) ایک ہی خدا کی پرستش ہر ایک شخص پر لازم ہے۔

(۲) دوسروں کے لئے وہی کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لئے کریں۔ جو تم اپنے لئے نہیں چاہتے دوسروں کے لئے بھی نہ چاہو۔

(۳) ہمیشہ سچ کہو خواہ وہ لوگوں کو کڑوا اور ناخوشگوار معلوم ہو۔

(۴) ہمیشہ خدا کے نام پر نیکی کرتے رہو۔

(۵) مذہب کے لئے دوسروں کو برا بھلا کہنے پر دھیان نہ دو۔

(۶) غریبوں سے محبت کرو۔ اور ان کے نزدیک رہو۔

(۸) کسی سے کوئی چیز نہ مانگو اور اپنے پڑوسیوں سے ہمیشہ نیکی کرو۔

(۹) جو کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے اس پر قناعت کرو

(۱۰) جو برائی کرتے ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں۔ لیکن جو نیکی کرتے ہیں وہ بہشت میں جائینگے۔

(۱۱) خدا کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں۔

(۱۲) جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ اس پر خدا بھی رحم نہیں کرتا۔

(۱۳) ہر ایک انسان خدا کا بندہ ہے۔

(۱۴) ہر ایک انسان کو ایثار۔ انصاف عفو اور رحم اور سادگی سے کام لینا چاہیے۔

(۱۵) کسی پر کسی طرح کا ظلم نہ کرنا چاہئے۔

(۱۶) انسانوں کے ساتھ ہمدردی کرنا سچی دولت ہے۔

(۱۷) جو جیسا کریگا اسے ویسا ہی پھل ملیگا۔

امریکہ اور برطانیہ کا ایک راستہ

واشنگٹن۔ ۲۸ر جولائی۔ امریکہ کے قائمقام وزیر خارجہ مسٹر سمنر ویلز نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ برطانیہ اور امریکہ مشرق بعید میں برابر برابر چل رہے ہیں۔ اور وہ اپنے امدادوں کے بارے میں اکثر مشورے کرتے رہیں گے۔

خان عبدالغفار خاں کا بیان

بمبئی ۲۸ر جولائی یونائیٹڈ پریس کے انٹرویو کرتے پر خان عبدالغفار خاں نے جو یہاں آئے ہوئے تھے ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر کچھ کہنے سے انکار کردیا۔ لیکن انہوں نے عدم تشدد پر زور دیا اور کہا کہ آج جبکہ دنیا فنا کی راہ پر گامزن ہے عدم تشدد کا فلسفہ اگر عمل میں لایا جائے تو وہ انسانوں کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔ خان عبدالغفار خاں کل واردھا جائیں گے۔

برطانیہ سے چین کی درخواست

لندن۔ ۲۸ر جولائی۔ لندن میں سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ حکومت چین نے حکومت برطانیہ سے چینی سرمایہ روکنے کی درخواست کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاپانیوں نے چین کے کچھ حصہ پر قبضہ کیا ہوا ہے اگر چین کا سب سرمایہ ضبط نہ کیا گیا تو جاپان کے لئے برطانیہ کے ساتھ تجارت جاری رکھنے کا راستہ کھلا رہجائیگا چین نے اس قسم کی درخواست امریکہ سے بھی کی ہے

سر شفاعت احمد خاں

بمبئی۔ ۲۸ر جولائی۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ سر شفاعت احمد خاں کو سر راما راؤ کی جگہ جنوبی افریقہ میں ہندوستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔

پردۂ فلم

مشہور تاریخی تصویر سکندر اعظم مکمل ہوگئی

ہندوستان کے فلمی حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ مسٹر سہراب مودی کی تاریخی تصویر سکندر اعظم جس کا نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار ہو رہا ہے تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اُمید کی جارہی ہے کہ یہ تصویر اب بہت جلد نمائش کے لئے پیش کردی جائے گی۔

سکندر اعظم ہندوستان کی پہلی تصویر ہے جس کی تیاری میں امریکن تصاویر کی طرح کاوش اور جانفشانی سے کام لیا گیا ہے۔ اس تصویر کی تیاری پر تقریباً دو سال صرف ہوئے ہیں۔ اور آٹھ دس لاکھ کے درمیان اس تصویر پر لاگت آئی ہے۔

مسٹر سہراب مودی کی ہمت جرأت اور حوصلہ مندی قابل داد ہے کہ انھوں نے ایک ایسے مشکل موضوع کو اپنے ہاتھ میں لیا جس کی تیاری سے بڑے بڑے فلمساز گھبراتے تھے۔ مسٹر سہراب مودی نے اس فلم کی تیاری پر بے اندازہ روپیہ ہی نہیں صرف کیا ہے بلکہ آپ نے اس تصویر کی تیاری کے لئے اپنی زندگی کو وقف کردیا تھا۔ چنانچہ آپ کے انہماک سے یہ پتہ چلتا تھا کہ آپ کی زندگی کا واحد مقصد یہی ہے کہ ایک ایسی تاریخی تصویر بنائی جائے جو ہندوستان کی فلمی صنعت کو امریکن تصاویر کی برابر لاکر کھڑا کردے۔

سکندر اعظم کس قدر بیش قیمت تصویر ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس تصویر کے ایک ایک سیٹ پر اتنا روپیہ صرف ہوگیا ہے کہ اس روپیہ سے ایک سوشل فلم نہایت آسانی کے ساتھ تیار کیجا سکتی تھی۔ مثال کے طور پر سکندر اعظم جب ایران میں داخل ہوتا ہے تو ایران کا پورا شہر مسٹر سہراب مودی نے بنا ڈالا۔ اسی طرح دوسرے اہم حصے تیار کئے گئے ہیں۔ اعلیٰ سیٹنگ کے علاوہ تصویر میں ڈرامیٹک بیوٹی بہت زیادہ ہے اور مکالمے تو اس غضب کے لکھے گئے ہیں۔ کہ ہمارا خیال ہے کہ سکندر اعظم کے دیکھنے کے بعد فلمی شائقین پکار کے مکالمے بھول جائیں گے۔

بہر حال سکندر اعظم نہایت مکمل اور ہندوستان کی سب سے عظیم الشان تصویر ہے۔ خیال ہے کہ یہ تصویر ہندوستان کے فلمی حلقوں میں ایک انقلاب پیدا کردیگی۔

سر سیتلواد کا بیان

سر چمن لال سیتلواد نے نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ہندوستانی ممبروں کا انتخاب بحیثیت مجموعی اطمینان بخش ہے جبکہ اور بڑی بڑی پارٹیوں کانگریس اور مسلم لیگ نے کونسل میں اپنے نمایندے بھیجنے سے انکار کردیا تو اس کے علاوہ کیا چارہ کار تھا کہ ان لوگوں کو مرکزی ممبران حکومت میں شامل کرلیا جائے۔ جن کا ان دونوں پارٹیوں سے تعلق نہ ہو۔ اور ان کی پوزیشن بالکل الگ ہو۔

ڈاکٹر وردراجلو نائیڈو کا بیان

"برطانوی حکومت ایک بار پھر ہندوستان کی رائے عامہ کو تسلیم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو ڈاکٹر وردراجلو نائیڈو جنرل سکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے وائسرائے کی کونسل کی توسیع پر بیان دیتے ہوئے فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عوام تو یہ چاہتے تھے کہ دوران جنگ میں مرکز اور صوبوں میں ہر دلعزیز حکومتیں قائم ہوں ہم نے مطلق العنانہ نظام حکومت میں توسیع کا کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ موجودہ توسیع کے نتیجہ میں نہ قومی اور نہ ہر دلعزیز حکومت قائم ہوئی ہے۔ توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل کے نئے ممبروں کو ہندوستان کی کسی ہر دلعزیز سیاسی پارٹی کا اعتماد حاصل

فلپائنز کے تحفظ کیلئے ایک کروڑ ڈالر

منیلا۔ ۲۸ر جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ نے حکومت فلپائنز کو ایک کروڑ ڈالر کی رقم فوری تحفظ کا انتظام کرنے کیلئے دی ہے۔

لیگ کی رضامندی کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھایا جائے

بمبئی۔ ۲۸ رجولائی۔ مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:

چھوٹی باتیں چھوٹے دماغوں کو ہی خوش کرتی ہیں سپرو کانفرنس یا تو ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ کو نہیں سمجھ سکی۔ یا غلط سمجھا ہی اس کیلئے موزوں ہے کیوں کہ اس نے ریزولیوشن میں یہ کہکر خوشامدانہ کام انجام دیا ہے کہ "یہ معلوم کرکے ہمیں اطمینان ہوا ہے کہ ملک معظم کی حکومت اور گورنر جنرل نے اپنی اس پوزیشن کو ترک کر دیا ہے تا وقتیکہ ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں میں سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ کوئی ترقی ممکن نہیں ہے۔" ملک معظم کی حکومت نے اس قسم کا کوئی بیان نہیں دیا۔ ملک معظم کی حکومت نے سنجیدگی کے ساتھ جو اطمینان کیا تھا۔ اور جواب تک اپنی جگہ پر قائم ہے یہ ہے کہ "پارلیمنٹ کوئی عارضی یا الفظائی آئینی تبدیلی نہیں کر سکتی تا وقتیکہ نہ صرف جغرافیائی منطقوں میں بلکہ بڑے بڑے سوشل عناصر میں آئین بنانے کے طریقے اور خود آئین کے متعلق پیشگی تصفیہ نہ ہو جائے۔" ملک معظم کی حکومت اور وائسرائے نے گذشتہ اگست میں موجودہ آئین کے ڈھانچہ کے اندر رہ کر (جس میں ہندوستانیوں کی اکثریت کی پوزیشن کو تسلیم کیا گیا ہے) مسلم لیگ کو ایگزیکٹو کونسل کی توسیع اور ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کے قیام کی پیشکش کی تھی دو باتوں کی بنا پر مسلم لیگ کو یہ پیشکش قابل قبول نہیں تھی۔ اول یہ ایگزیکٹو کونسل میں محض ایک اضافہ تھا اور اس کے ذریعہ حکومت کے اختیار و اقتدار میں کوئی حقیقی حصہ نہیں ملتا تھا۔

دوم اگر کانگریس اس میں شامل ہونے پر راضی ہو جائے تو مسلمان نمائندوں کی تعداد ہندوؤں کے برابر ہونی چاہئے۔ اور اگر کانگریس شامل نہ ہو تو مسلمانوں کی اکثریت ہونی چاہئے۔ کیونکہ اصل ذمہ داری ہندوستان کے مسلمانوں پر ہوگی افسوس بات کا ہے کہ یہ ابتدائی ارادہ بدل دیا گیا۔ کہ ایگزیکٹو کونسل میں بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کو شامل کیا جائے گا۔ اور انہیں حکومت کے اختیار واقتدار میں حقیقی حصہ دیا جائیگا۔ اس کے بجائے وائسرائے نے اپنی ایگزیکٹو کونسل میں چند آدمیوں کو نامزد کیا ہے اور کمیونکے میں یہ وضاحت پیش کی ہے کہ دوران جنگ میں کام بڑھ جانے کی وجہ سے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ میں یہ اور اضافہ کر دیا کہ ایسے وقت میں جبکہ سلطنت برطانیہ زندگی اور موت کی جدوجہد میں مبتلا ہے کوئی آئینی تبدیلی کرنا بالکل ناقابل عمل ہے اور کسی آئینی اسکیم کے لئے ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں میں باہمی تعاون اور سمجھوتہ ہونا بنیادی چیز ہے۔"

باوجود اس کے یہ محسوس کرنا چاہیے کہ اس فیصلے کے بعد موجودہ آئین کے ڈھانچہ کے اندر رہکر بھی سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کو حقیقی اختیار واقتدار میں شریک کرنے کی ہر اسکیم کا راستہ بند ہو گیا۔

سپرو کانفرنس کا اصل منشا اور مقصد یہ ہے کہ برطانوی حکومت اور وائسرائے پر ہر طریقہ سے زور ڈالا جائے کہ وہ اپنے ۸ راگست کے سنجیدہ اعلان سے پلٹ جائیں اور مسلم لیگ کی تجویز پاکستان کی مذمت کریں اور اسے رد کر دیں۔ مجھے اعتماد ہے کہ برطانوی حکومت اپنے سنجیدہ اعلان اور وعدہ سے نہیں ہٹے گی۔ کیونکہ مسلم ہندوستان سے بہت بڑی وعدہ خلافی ہوگی۔ اور ہندوستان کے مسلمان اپنی پوری قوت سے اس قسم کی کوشش کی مخالفت کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ ہندوؤں کی دشمن ہے یہ محض اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کو پختگی کے ساتھ یقین ہے کہ ہندوستان کے آئینی مسئلوں کا حل تقسیم ہند ہے جس کو وہ تجویز کر چکی ہے۔ اس کے برعکس وہ ہندوستان کی بھلائی چاہتی ہے اور جلد ہی یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ وہ ان علاقوں پر حکومت کریں جو ملک ان کا وطن نہیں اس وطن کا ہم انتظام کریں جہاں ہماری اکثریت ہے برخلاف اس کے ہندو لیڈروں کے بہت بڑے طبقہ نے کھلم کھلا ہندو ہینت، ہندو راج۔ ہندو قوم۔ ہندوؤں سے سودا خریدنے ہند و صنعت اور تجارت کی حمایت کی ہے اور وہ مسلمانوں کو ہندو راج کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں۔ یہی ان کا متحدہ اور جمہوری اور قومی ہندوستان کا تصور ہے۔ اس طبقہ خیال کے ہندو طبقہ اور ہندو مہا سبھا کے ممبر مسٹر ساورکر اور مسٹر مونجے جنہوں نے حال ہی میں برطانوی حکومت کو دھمکی دی تھی کہ اگر کسی مسلمان کو ڈیفنس ممبر بنایا گیا تو ہندو اسے اپنے ساتھ دشمنی سمجھیں گے۔ اس نام نہاد نان پارٹی کانفرنس کے سرکردہ اشارہ (ادا کار) یا ستارے ہیں۔

بمبئی کانفرنس پر اخبارات میں میری نکتہ چینی چھپی کہ کانفرنس کرنے والے ہالینڈ کی فوج کیطرح ہیں۔ جن میں جنرل ہی جنرل تھے۔ اس پر مسٹر جگر نے مسلم لیگ پر فقرہ کیا جس کے بارے میں میں صرف اسی قدر کہوں گا۔ کہ اسوقت مسٹر جیکر کانفرنس میں شریک نہ تھے۔ وہ تو نئے بھرتی ہوئے ہیں۔ میں خوش ہوں کہ انھوں نے اس کا اعتراف کر لیا اور اعلیٰ پایہ کی ایک جوڈیشیل سند مل گئی۔ مگر وہ جس چلن کے آدمی رہے ہیں اس کو دیکھتے ہوئے ان لوگوں کا طعنہ دینا جو مسلم لیگ کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں ان کے لئے کوئی شان کی بات نہیں ہے۔

جبکہ انہوں نے اپنے سیاسی چلن کے دوران میں ایک جھونکے میں نہیں بلکہ ایک پھونک میں ہی ایک سے زیادہ سیاسی جماعتوں کو چھوڑ دیا ہیں مسٹر جیکر کو یہ مقولہ یاد دلاتا ہوں کہ ایک ہی علامت نتیجہ نکالنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

سیام مقابلہ کریگا

سنگاپور۔ ۲۷ رجولائی۔ سیام کے قونصل جنرل مسٹر نیٹی نائی نے رائٹر کو بتایا کہ اگر جاپان، ملایا اور برما پر حملہ ہی کرنا چاہے تو وہ سیام کے راستے سے حملہ جاپان کے لئے کچھ جاذبیت نہیں رکھتا اس لئے اس صورت میں اس کی فوجوں کو نہایت وسیع علاقوں کو عبور کرنا پڑیگا۔ اور اگر سیام نے لڑائی کا ارادہ کر لیا تو جاپان کو تین لاکھ نہایت عمدہ اور تربیت یافتہ سپاہیوں کے علاوہ بھاری ریزرو فوج کا بھی مقابلہ کرنا پڑیگا۔ مسٹر نیٹی نائی نے کہا کہ میں ہند چینی میں جاپان کے مقاصد کے متعلق کوئی پیشین گوئی کرنا نہیں چاہتا۔ البتہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگر جاپان نے ملایا پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو یہ حملہ براہ راست سنگاپور اور ملایا کے مشرقی سمندری دروازہ خلیج کامران کے راستہ سے کیا جائیگا۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ جاپانیوں کا یہ دعویٰ کہاں تک درست ہے۔ کہ برطانیہ ہند چینی یا سیام میں کوچ کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر نیٹی نائی نے کہا کہ اہل سیام ایسی افواہوں کی چنداں پروا نہیں کرتے۔ آپ نے کہا کہ اگر برطانیہ کیساتھ سیام کا دوستانہ معاہدہ نہ بھی ہو تو ہمیں برطانیہ پر ہر قسم کا اعتماد ہے۔

تبروک کی جنگ

قاہرہ۔ ۲۸ رجولائی۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ تبروک میں آسٹریلیا کے گشتی دستوں نے جو مقام قبضہ میں کرلئے تھے ۲۶ رجولائی تک ان پر ان کا قبضہ رہا۔ لیکن سنیچر کو وہ وہاں سے واپس ہٹ گئے اور دشمن کو سخت نقصان پہونچایا سنیچر کی رات کو دشمن کی فوج کے تین دستے برطانی لائن پر پہونچ گئے لیکن انگریزی فوجوں نے ان کو بھگا دیا۔

جاپانی فوجیں انڈوچائنا میں

لندن۔ ۲۹ رجولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کی فوجوں نے دکھنی انڈوچائنا میں سوموار کو اترنا شروع کر دیا۔ سمجھوتہ کے ماتحت جاپانیوں کو ۸ ہوائی اڈے دیدئے گئے ہیں جن میں سیگان کا اڈہ بھی شامل ہے۔ اور سیام کی نئی سرحد پر واقع زنگ کور کے قریب قریب کا اڈہ بھی دیدیا گیا ہے۔ جاپانی فوج کمران کی کھاڑی کے اثر میں نہارنگ میں اترنا شروع ہو گئی ہے سیگان اور سمرپ کے علاوہ جاپان کو ۸ اور ہوائی اڈے دے دئے گئے ہیں۔ نہارنگ ٹورین (ساحل انام کے بیچ میں بنیوا (سیگان کے قریب) سکوٹرنگ (دریاے میکانگ کے دہانہ پر) کمپگوم (جھیل کمبوڈیا کے پاس) اور نومیں (کمبوڈیا کی راجدھانی)

ابھی یہ نہیں بتلایا گیا کہ جاپان کتنی فوج وہاں رکھی جائے گی۔ اس قسم کی خبریں آرہی ہیں کہ جاپان دکھن کی طرف بڑھنے کی زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ جاپان نے بارین میں اپنی فوج کے ۱۷ ڈویزن جمع کر دئے ہیں۔ یہ مقام روس کی سرحد سے ۳۰۰ میل ہے۔ کوریا اور جاپان کے درمیان جاپانی سمندر میں بارودی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ فارموسا اور ہنیان کے ٹاپو میں جاپان کی فوج بڑی تعداد میں جمع ہے۔ جاپان کے ایک اخبار نے صاف لکھدیا ہے کہ سیام کو جاپان کے تحفظ کی ضرورت ہے۔

خان بہادر اللہ بخش کا بیان

کراچی۔ ۲۸ رجولائی۔ یونائٹیڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے کہا کہ میرا نام ڈیفنس کونسل میں اس لئے نہیں شامل کیا گیا کہ میں نے اس کی خواہش ظاہر کی تھی بلکہ دوسرے صوبوں کے وزیر اعظموں کی طرح میں بھی اپنے عہدہ کی وجہ سے لیا گیا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ محسوس کیا کہ اگر میں ڈیفنس کونسل میں شامل نہ ہوں گا تو اس سے سندھ کے بچاؤ پر بڑا اثر پڑیگا۔ اگرچہ کانگریسی مینوں کا یہی مشورہ تھا کہ شامل ہونے سے انکار کر دوں میری نئی پوزیشن سے میرے اور کانگریس پارٹی کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آتا اس لئے۔ کانگریس پارٹی کو سندھ اسمبلی سے الگ نہ ہونا چاہئے۔ ایسا کرنا مولانا ابوالکلام آزاد کے کئے ہوئے انتظام کو پلٹ دینا ہوگا۔ خانبہادر اللہ بخش کے اس بیان کے باوجود سندھ اسمبلی کانگریس پارٹی نے نیا تا گاندھی کا مشورہ طلب کیا ہے۔ کیونکہ کانگریسی حلقوں میں یہ خوف کیا جاتا ہے کہ کونسل کے ممبر کی حیثیت سے وزیر اعظم سندھ کی حکومت کو کوشش جنگ میں زیادہ شریک ہونا پڑیگا۔

اسمولنسک میں گھمسان لڑائی

لندن۔ ۲۹ رجولائی۔ روس کے تازہ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ کل دن بھر اسمولنسک اور کیف سے ۸۰ میل پچھم میں زلوٹمر کی طرف بڑی گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ روسی فوجوں کے سخت مقابلہ کی وجہ سے جرمن حملہ کا زور گھٹتا جا رہا ہے۔ بعض جگہ روسی فوج بڑے سخت جوابی حملے کر رہی ہے اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے۔ اور جگہ کوئی خاص لڑائی نہیں ہوئی۔ روس کی ہوائی فوج خشکی کی فوج کی پوری مدد کر رہی ہے۔ دشمن کی فوج اور ہوائی اڈوں پر بمباری کی جا رہی ہے۔

جرمنی کا تردیدی بیان

برلن۔ ۲۸ رجولائی۔ آج جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں اس خبر کی تردید کی ہے جو کہ ماسکو کے مستند حلقوں سے شائع ہوئی تھی کہ جرمن فوجوں کے پاس سے خفیہ کاغذات ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہٹلر نے ترکی پر حملہ کرنے کی اسکیم تیار کر رکھی ہے۔ روس میں بتلایا گیا ہے کہ اس قسم کے کوئی کاغذات موجود نہیں ہیں۔

نواب صاحب چھتاری ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم

حیدرآباد دکن۔ ۲۸ رجولائی کل اعلیٰ حضرت نظام دکن کی حکومت نے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ اپنی ریاست کی ایگزیکٹو کونسل کے صدر کی حیثیت سے سر محمد احمد سعید خاں نواب صاحب چھتاری کے نام کا اعلان کیا۔ تقرر تین سال کے لئے ہوگا۔ جس میں دو سال کا اضافہ اور کیا جا سکتا ہے ان کی تنخواہ پانچ ہزار روپیہ مہینہ ہوگی۔ اور ایک ہزار روپیہ مہینہ کا الاؤنس ہوگا۔

حیدرآباد۔ ۲۸ رجولائی۔ نظام حیدرآباد کی ایگزیکٹیو کونسل کے نئے مقررشدہ صدر نواب احمد سعید خاں (چھتاری) غیر سرکاری دورہ پر آج صبح یہاں تشریف لائے آپ ستمبر میں عہدہ کا چارج لینگے۔

ہٹلر کا حملہ فنا ہو رہا ہے

لندن۔ ۲۹ رجولائی۔ روس کے سرکاری بیان میں بتلایا گیا کہ ماسکو کو جانیوالی سڑک پر روس کے مورچوں کو توڑنے کیلئے ہٹلر نے جو دوسرا حملہ کیا تھا فنا ہو رہا ہے۔

اقوال زریں

جو شخص چھوٹے یا کمزور دشمن کو حقیر جانتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ تھوڑی سی آگ کو بیکار خیال کر کے بے بجھائے چھوڑ دیتا ہے۔

دو دشمنوں کے درمیان ایسی باتیں ہرگز مت کہو کہ اگر وہ کبھی مل جائیں تو تم کو نادم و خجل ہونا پڑے۔

جو شخص تم سے نرمی سے پیش آتا ہے اسکو سختی سے جواب مت دو۔ اور جو صلح کرنے کو رضامند ہو اس سے کبھی جنگ مت کرو۔

دشمن کی نصیحت کو قبول کرنا غلطی ہے لیکن اس کا سننا مناسب ہے تاکہ صحیح عمل کیا جا سکے۔

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کے وقت کو بیکار مت جانے دو۔

موج تبسم

ماسٹر:- ناراض ہو کر، تم ہر وقت ادھر ادھر دیکھتے رہتے ہو۔

لڑکا:- اونگھنے والے ماسٹر سے، جناب اگر سوتا ہوتا تو آنکھیں نہ چلتیں۔ آنکھیں چلنا ہی جاگنے اور ہوشیار رہنے کا ثبوت ہے۔

ماں:- (لڑکی سے) دیکھو تم دعوت میں جا رہی ہو، وہاں جب تمہاری پلیٹ میں ایک مٹھائی رکھی جائے تو دوسری نہ مانگنا۔

لڑکی:- دعوت سے واپس آگئی تو ماں نے اس سے پوچھا۔

دعوت میں تمہارا دل خوش ہوا تھا۔

لڑکی:- (خوش ہو کر) ہاں اماں جان مجھے مٹھائی اتنی اچھی معلوم ہوئی کہ میں نے اس کے بنانے کا نسخہ مانگا تو مجھے دو تین مٹھائیاں اور مل گئیں۔

ہمسایہ۔ تمہارے دونوں لڑکے رات شور مچاتے رہتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

بحیرۂ قلزم

بمبئی سے ۱۷۵۵ میل اور کراچی سے ۱۵۴۰ میل کے فاصلہ پر آبنائے باب المندب (آنسوؤں کا پھاٹک) وہ مقام ہے جہاں بحر عرب ختم ہوتا ہے۔ اور بحر قلزم شروع ہوتا ہے۔ بحر قلزم دراصل بحر ہند کا ایک بازو ہے جو درگریہ سے نہر سوئز تک ۱۲۱۰ میل طویل اور زیادہ سے زیادہ پونے دو سو میل عریض ہے اس کے مشرق میں حجاز اور یمن ہیں اور مغرب میں مصر۔ سوڈان۔ ارٹریا۔ اور فرانسیسی شمالی لینڈ ہیں۔ اور اس میں سب سے زیادہ خطرہ کا مقام آبنائے باب المندب ہے جو صرف ۲۰ میل چوڑی ہے اس کے درمیان جزیرۂ پیرم واقع ہے جو انگریزوں کے قبضہ میں ۱۷۹۹ء سے ہے یہاں تھوڑی سی فوج بھی رہتی ہے اس جزیرہ نے باب المندب کو دو آبناؤں میں تقسیم کر دیا ہے شرقی حصے کا نام باب سکندر ہے جو چار میل چوڑا اور سات سے چودہ میل گہرا ہے۔ غربی حصہ ۱۵ میل چوڑا اور ۱۹۰ فیدم گہرا ہے افریقی ساحل کے پاس بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ جنہیں جزائر سات۔ بھائی یا ہفت برادران یا یا سیون برادرز کہتے ہیں۔ جزیرۂ پیرم ایک سیاہ اور جھلسا ہوا پہاڑ ہے۔ جو صرف ۴½ میل لمبا اور دو میل چوڑا ہے۔ اور ۲۴۰ فٹ بلند ہے اسکے مشرقی حصے پر لائٹ ہاؤس ہے اس کی بندرگاہ میں کافی گنجائش ہے اس کی حیثیت ایک فوجی چوکی سے زیادہ نہیں مگر برطانیہ کا بحرۂ قلزم میں اقتدار یہیں سے شروع ہوتا ہے قدیم ایام میں اس جزیرے کے آس پاس جہاز ٹکرا کر غرق ہو جایا کرتے تھے۔

اس جنگ میں اس آبنائے کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ مشرقی ممالک کی فوج، سامان جنگ اور سامان خورد و نوش و تجارتی خام مال اسی سے گذر کر بحیرۂ قلزم اور نہر سوئز سے بحر روم بھیجا جا رہا ہے اور آئندہ امریکہ کے امدادی سامان کے جہاز بھی اسی راستہ سے گذرا کریں گے۔ اٹلی کے بندرگاہ اسباب اس کے بہت قریب ہے۔ فرانسیسی بندرگاہ جبوتی بھی کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔

بحر قلزم میں ہر دو جانب بہت سے جزیرے بھی ہیں مگر چھوٹے چھوٹے اور زیادہ تر غیر آباد پیرم سے سوئز تک کا سفر بے لطف رہتا ہے کیونکہ گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ جس کے سبب سے سمندری پانی بھی گرم ہوتا ہے۔

جاپانی فوجیں انڈوچائنا میں داخل ہوگئیں

اسٹاک ہام ۔ ۲۵ر جولائی ۔ اخبار سوشل ڈیلو کرنٹیں کے برلن کے نامہ نگار نے یہ خبر دی ہے کہ خاصی تعداد میں جاپانی فوجیں انڈوچائنا میں داخل ہوگئیں ہیں وہ سارے ملک پر قبضہ کرنے کے لئے گئی ہیں۔

برطانیہ جاپان کے تجارتی معاہدے

لندن ۔ ۲۶ر جولائی ۔ برطانیہ نے جاپان کے خلاف مزید قدم اٹھا لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹوکیو میں انگریزی سفیر سر رابرٹ کریگی نے جاپانی حکومت کو اطلاع دی ہے کہ برطانیہ جاپان کیساتھ تجارتی معاہدہ کو منسوخ کر رہا ہے۔ برطانیہ اور جاپان کا ۱۹۱۱ء کا تجارتی معاہدہ اور ہندوستان اور جاپان کا ۱۹۳۴ء کا تجارتی معاہدہ اور برما اور جاپان کا ۱۹۳۷ء تجارتی معاہدہ ٹوٹ گیا۔ اس اس قدم کے بارے میں تمام برطانی نو آبادیوں سے مشورہ کر لیا گیا تھا۔

بیروت ۲۷ر جولائی شام کی لڑائی کا ڈراپ سین ہو گیا جبکہ جمعہ کو جنرل ڈیگال بیروت میں داخل ہوئے

افسانہ

مامتا

(از جناب محمد امین شر قیپوری)

اس افسانہ میں زندگی کے دو رخ دکھائے گئے ہیں۔ ایک طرف گناہ اور ناعاقبت اندیشی کی تصویر ہے، دوسری طرف پاکبازی اور معصومیت کا مجسمہ ان دو تصویروں کو سمو کر ہندوستان کے لائق افسانہ نگار امین شر قیپوری نے ایک افسانہ تیار کر دیا ہے جسے علم النفس اور علم المشاہدہ کا بہترین شاہکار کہا جا سکتا ہے۔ اس افسانہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امین شر قیپوری کا طرز تحریر ہندوستانی افسانہ نگاری کو کسقدر بلندی پر لے گیا ہے اور ان افسانوں میں کس خوبی کے ساتھ غیر محسوس طریقہ پر اہل ملک کو ایک پیغام دیا جا رہا ہے۔ ہم نہایت فخر کے ساتھ اس افسانہ کو اپنے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:-

وہ بخار سے بے ہوش پڑی تھی۔ اس کا تین برس کا بچہ پلنگ پر پڑا رو رہا تھا اور بوڑھی خادمہ پاس ہی فرش پر لیٹی لیٹی اونگھ رہی تھی۔ باہر بوندیں ٹپ ٹپ گر رہی تھیں۔ جب بادل گرجتا ہے بجلی چمکتی بچہ زور سے رونے لگتا۔ گھنٹے نے گیارہ بجائے۔ بادل زور سے گرجا۔ بچہ گلا پھاڑ کر رونے لگا، جیسے وہ ڈر گیا تھا۔ ماں نے چونک کر دیکھا میرے لال چپ ہو جا میرے لال۔ اس کی آواز چپ ہو گئی۔ گلا بیٹھ گیا۔ بخار کی شدت سے بچے کے رونے کی آواز ادھر ملتی رہ ہو گئی۔ ٹانگیں نیچے لٹکا دیں۔ اترنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ماں نے کروٹ لی: "سکھیا اری سکھیا!" سکھیا نے کروٹ لی۔

"اری ننھا گرا! اور وہ نہیں آئے ابھی تک" اسکی نظریں خالی پلنگ پر پڑیں بجلی کی روشنی بھیگی بھیگی معلوم ہو رہی تھی، کھڑکی سے بوچھاڑ آ رہی تھی "سنتی ہو میں کہتی ہوں وہ نہیں آئے کیا ننھا گر رہا ہے میرا ننھا!" وہ رک گئی۔ سکھیا سو رہی تھی۔ کب تک جاگتی، پھر دن بھر کی دوڑ دھوپ سارے گھر کا کام۔ بیمار کی دیکھ بھال گھر کا مالک روز ہی دیر سے آتا تھا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ساری رات بیت جاتی انتظار میں، صبح کے ادھر پیاسے۔ اس سرلش روپ کے پاس پڑا رہتا۔ اس کی روپ بڑی آنکھوں والی سندر روپ۔ سوشیلا نے ہاتھوں کے سہارے بیٹھنے کی کوشش کی۔ مگر جسم کانپ رہا تھا: "بیٹھا بھی تو نہیں جاتا" وہ بولی۔ ننھا لٹک رہا تھا۔ روتے روتے رک گیا۔ ایک نظر ماں کو دیکھا۔ ماں کا دل بے چین ہو رہا تھا۔ اس نے پھر ایک مرتبہ خالی پلنگ کو دیکھا جیسے اسے یقین نہیں آتا تھا۔ "نہیں آئے"۔ آج تو آ گئے ہوتے، بارش بھی ہو رہی ہے"۔ زور سے کھانسنے لگی"۔ بچہ کو پکڑنا چاہا مگر پلنگ دور تھا۔ کھڑے ہونے کی ہمت نہ تھی، سکھیا چپ چاپ سو رہی تھی، اور ننھا گرنے کے بالکل قریب، وہ کانپ اٹھی"!

سرلش کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ آج معمول سے زیادہ پی گیا تھا" روپ آؤ" وہ بولا" دور کیوں بیٹھی ہو میرے قریب آؤ" لڑکھڑاتا ہوا، خالی گلاس ہاتھ میں لئے۔ "یہ بارش بھیگی ہوئی رات یہ سماں، روپ الگ بیٹھنے کا نہیں ہے"! روپ کونے میں پڑی تھی"۔ میرے پہلو میں آؤ، میرے روپ"۔ ہاتھ پھیلا کر بولا "تم ڈر رہی ہو روپ"! دیکھو۔ دیکھو۔" وہ ہنسنے لگا۔ گھر" بیوی اور بچہ سب کو ٹھکرا دیا ہے۔ لو تم بھی پیو اور مجھکو بھی پلاؤ" خالی گلاس اس کے ہونٹوں کے قریب لا کر بولا" خوب پیو۔ وہ پھر ہنسنے لگا" میری راتیں، میری جوانی، اور دولت سب تمہارے قدموں میں ہیں۔ بولو چپ کیوں ہو۔ گاتی کیوں نہیں، وہی گیت، وہی گانا"، وہ آپ ہی آپ گنگنانے لگا، کوئی بے سر دیا سا گیت، اس نے خالی گلاس کو دیکھا، بوتل کی طرف لپکا، پھر روپ کی طرف بڑھا، روپ سہم گئی۔ آج سرلش سے اسے ڈر لگ رہا تھا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں سے، بادل زور سے گرجا۔ بجلی چمکی۔ روپ کے منھ سے ہلکی چیخ نکل گئی، جیسے وہ ڈر گئی تھی۔ سرلش کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ گیا۔

پلنگ کی پٹی سے لٹکتا ہوا بچہ دھم سے گر پڑا، اور اس کی ماں جو پوری طاقت سے اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی، فرش پر آ رہی، سکھیا کی آنکھ کھل گئی، چونک کر دیکھا، بچہ رو رہا تھا۔ اور ماں دونوں فرش پر پڑے تھے، بچے کو گود میں لے لیا سکھیا نے "چوٹ تو نہیں آئی میرے لال کو"! فرش کو ٹٹولتے ہوئے بولی" کہاں ہے آواز نہیں آتی اس کی ابھی تو رو رہا تھا"۔

"میری گود میں ہے بی بی جی"۔

"تمہاری گود میں، تم نے اٹھا لیا اسے"۔

"میری گود میں آؤ روپ" سرلش روپ پر جھک گیا، روپ کانپ رہی تھی، سرلش کی انگلیاں اس کے نرم نرم جسم سے مس ہو رہی تھیں۔

"بہت بخار ہے بی بی جی"، سکھیا ایک ہاتھ سے ننھے کو تھامے دوسرے سے سہارا دیتے ہوئے بولی گرم گرم ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔ سوشیلا کانپتی ہوئی پلنگ پر گر پڑی، بادل گرجنے لگا۔ سکھیا نے بچے کو گلے سے لگا لیا۔

سرلش نے باہیں روپ کے گلے میں ڈال دیں، روپ اور پیچھے سرک گئی۔ روپ کانپ رہی تھی۔ اس کا دل سینے میں دھک دھک کر رہا تھا" یہ بادل یہ بجلی یہ گھٹا اور تم - پگلی آج کی رات یوں کھنچے کھنچے رہنے کی نہیں، سرلش بولا"۔

"چھوڑ دو مجھے" وہ چلا کر بولی" میرا دل ڈوبا جا رہا ہے"۔

"دل ہی ہی" ہنستے ہوئے بولا" تمہارا دل، لاؤ اسے میرے دل کے ساتھ ملا دو۔ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا"۔ روپ کھڑی ہو گئی، کھڑکی سے بوندیں آ رہی تھیں، روشنی بھیگی بھیگی معلوم ہو رہی تھی۔ بادل گرج رہا تھا بجلی چمک رہی تھی"۔ ننھا زور سے چمٹ گیا۔ سکھیا سے، اس کا ننھا دل دھڑک رہا تھا،

"ڈرو نہیں ننھے" وہ چمکارتے ہوئے بولی"

"ڈر رہا ہے میرا لال" سوشیلا چونک کر بولی"

"نہیں بی بی جی"! میرے گلے سے چمٹ رہا ہے"۔

"ننھے نے ڈرتے ڈرتے ماں کو دیکھا"! میرے پاس لٹا دو اسے۔ ساتھ سلاؤں گی اپنے لال کو" ننھا مچلنے لگا" نہیں نہیں"، سکھیا بولی" آپ کو بہت بخار ہے۔ ننھے کی طبیعت بگڑ جائیگی۔ ڈاکٹر نے کہا تھا بچے کو دور رکھنا۔" اس کی نظریں شیشی پر پڑیں

"دوائی دوں، بی بی جی، وقت ہو گیا ہے"!

پھر وہ ننھے کو بہلاتے ہوئے بولی" دیکھو تمہارے پتا جی آ گئے"۔ ننھے نے چونک کر دیکھا خالی پلنگ کو تنہا دیکھ رہا تھا گھور گھور کر، سکھیا نے دوائی گلاس میں الٹ دی۔ سوشیلا نے منھ کھول دیا۔

وہ تھوڑی سی گلاس میں لیتے ہوئے بولا"! نہیں یہ کیا ہو گیا ہے"۔ (باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳)

جرمنی پر زبردست بمباری

لندن۔ ۲۸ ر جولائی۔ ۱۶ رجون سے دس جولائی تک برطانیہ کے شاہی ہوائی بیڑے نے رات کے وقت جرمنی کے ضلع رہر پر تقریباً دو ہزار ٹن بم برسائے۔ اسی عرصہ میں بریمن پر پانچ سوٹن اور کولون پر تقریباً ایک ہزار ٹن بم برسائے۔ یہ اعداد اخبار مانچسٹر گارڈین نے لندن کے مصدقہ حلقوں سے لیکر شائع کئے ہیں جرمنی کی صنعتیں اس بمباری سے خطرہ میں پڑ گئی ہیں۔

امریکہ کا عزم

منیلا۔ ۲۷ رجولائی۔ پوربی ایشیا کی امریکن فوج کے نئے کمانڈر جنرل میک آرتھر نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت امریکہ نے پوربی ایشیا میں جو نئی کمان قائم کی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ پوربی ایشیا میں امریکہ اپنے تمام حقوق برقرار رکھنا چاہتا ہے۔

جرمنی ترکی پر دباؤ نہیں ڈال رہا ہے

انقرہ۔ ۲۷ رجولائی۔ اسٹاک ہالم سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری حلقوں میں ان خبروں کی تردید کی جا رہی ہے کہ جرمنی ترکی پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ ان حلقوں کا بیان ہے کہ وزیر اعظم اور دفتر خارجہ کا جنرل سکریٹری دونوں چھٹی پر گئے ہوئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ اطلاع کس حد تک غلط ہیں۔

ہالینڈ کا سابق وزیر اعظم گرفتار

لندن۔ ۲۷ جولائی آج یہاں کے سابق وزیر اعظم ہالینڈ کو جرمنوں نے گرفتار کر لیا ہے اور ان کی پارٹی کے ۶۰ ممبروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس پارٹی کو دیگر سیاسی پارٹیوں کے ساتھ گذشتہ ہفتے توڑ دیا گیا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ان کو ڈی سٹنڈرڈ کی ایڈیٹری سے ہٹا دیا گیا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ نے جاپان کا سرمایہ ضبط کر لیا

لندن۔ ۲۶ رجولائی۔ جاپان نے انڈو چائنا میں جو جارحانہ قدم اٹھایا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر امریکہ اور برطانیہ۔ کنیڈا ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے دوسرے ملکوں نے جاپان کے خلاف سخت کارروائی شروع کر دی ہے۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے امریکہ میں جاپان کی تمام سرمایہ ضبط کرنے کا حکم دیدیا ہے اور اس پر آج سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ اس حکم کا یہ بھی مطلب ہے کہ امریکہ میں جاپان کے جو جہاز ہیں وہاں سے نہیں ہٹائے جا سکیں گے۔

لندن سے حکومت برطانیہ نے حکم جاری کیا ہے کہ برطانیہ میں جاپان کا جو سرمایہ ہے وہ ضبط کر لیا جائے۔ اٹاوہ کی خبر ہے کہ کنیڈا کے وزیر اعظم مسٹر سنر کنگ کے اعلان کے مطابق کنیڈا میں جاپان کا تمام سرمایہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ آپنے یہ بھی اعلان کیا کہ جاپانیوں کا کنیڈا میں جو سرمایہ لگا ہوا ہے وہ روک لیا جائے گا۔ اور حکومت چین کی درخواست پر چین کا سرمایہ بھی روک لیا گیا ہے تاکہ چین کا جو حصہ جاپان کے قبضہ میں ہے اس کا سرمایہ بھی ادا نہ ہو سکے۔ جاپان جانے والے مال پر بھی پابندی لگا دیگئی ہے شملہ سے آج صبح حکومت ہند نے ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے کہ ریزرو بنک آف انڈیا کے ذریعہ ہندوستان کے تمام بنکوں کو ہدایت کر دی ہے کہ جاپان کا جو سرمایہ جمع ہے اس کی ادائیگی نہ کی جائے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ آج صبح وشی میں جاپان اور فرانس کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کے مطابق جاپان اور فرانس نے انڈو چائنا کا ملکر تحفظ کرنا طے کیا۔

سنگاپور اور برما کو خطرہ

لندن۔ ۲۸ رجولائی۔ آزاد چین کی راجدھانی چنکنگ سے اطلاع ملی ہے کہ جاپان نے تھائی لینڈ (سایم) سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پوربی ایشیا میں جاپان کے نئے نظام میں شامل ہو جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے سیام سے بھی ہوائی اور سمندری اڈوں کا مطالبہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ جاپان سیام میں پاؤں جما کر سنگاپور اور برما کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔ خبر ہے کہ جاپانی فوجیں ایسی جگہوں کو جا رہی ہیں جہاں سے یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

جاپان کے مالی وزیر نے ایک تقریر میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جاپان اور آگے بڑھنا چاہتا ہے کیونکہ پوربی ایشیا میں نیا نظام بنانے کے لئے

ڈچ انڈیز میں پابندی

بٹویا کی اطلاع ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومت نے بھی جاپان کے ساتھ اسپینج بند کر دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ آئندہ جاپان۔ منچوکو۔ چین اور انڈو چائنا کو مال بھیجنے کے لئے خاص لائسنس لینے کی ضرورت ہوگی۔

آسٹریلیا نے بھی پابندی لگا دی

آسٹریلیا کی حکومت نے بھی برطانیہ اور امریکہ کی طرح جاپان کا سرمایہ روک لیا ہے۔ ملبون کی خبر ہے کہ ٹریڈ وزیر مسٹر منیزیز نے بنکوں کو اس فیصلہ کی اطلاع دیدی ہے مسٹر منیزیز کا بیان ہے کہ آسٹریلیا نے یہ قدم اس وجہ سے اٹھایا ہے کہ

اٹلانٹک میں ہمارا راستہ نہیں رک سکتا

لندن ۲۷ رجولائی۔ پریذیڈنٹ روزولٹ کے خاص نمائندے مسٹر ہیری ہاپکنز نے کل رات لندن سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ دشمن کی کوئی کارروائی جہازوں کی مسلسل رسد کو برطانیہ پہونچنے سے نہیں روک سکتی۔ جو کہ روزانہ صرف امید اور ہمدردی نہیں بلکہ ٹھوس سامان لے کر برطانیہ پہونچ رہے ہیں۔ امریکہ کے کارخانوں میں بنے ہوئے ہزاروں ہوائی جہاز اٹلانٹک کو پار کر کے پچھلے چند ماہ میں برطانیہ پہونچ چکے ہیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم کھانے پینے اور تیل اور گولہ بارود سے بھرے ہوئے جہاز بھی برطانیہ پہونچاتے رہیں گے۔ ہم امریکیوں نے چین اور روس کو ہر ممکن مدد دینے کا عزم کیا ہوا ہے۔ اور وہ مدد فوراً ہی دی جائے گی۔ آج برطانیہ اور امریکہ کے جنگی جہاز ایک ساتھ اٹلانٹک سمندر کا گشت لگا رہے ہیں اور ان کے روبرو صرف ایک مقصد ہے اور وہ یہ کہ دنیا کی صف حیات کی حفاظت کیجائے

شرق اردن شام سے الگ نہ کیا جائے

قاہرہ۔ ۲۵ رجولائی عرب سرداروں عمان اور شرق اردن کی لجسلیٹو کونسل کے ممبروں نے مصر اور شام کے برطانوی اور آزاد فرانسیسی حکام کو تار بھیجے ہیں۔ جن میں دعویٰ کیا ہے کہ شرق اردن شام کا لازمی جزو ہے۔ ان تاروں میں لکھا ہے کہ ہم عربوں کے اتحاد کو قائم رکھنے کا پکا ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ یہی ہمارا قومی مقصد ہے۔

تیس لاکھ سپاہی کھیت رہے

لندن۔ ۲۷ رجولائی۔ ایم لورین سوویٹ سیاسی مبصر نے کل رات کو ماسکو سے براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ سوویٹ جرمن محاذ جنگ پر پانچ ہفتوں میں تقریباً تیس لاکھ آدمی مارے گئے۔ مسٹر الورن کہتے ہیں کہ یہ اس گناہ کا جز ہے جو فسسٹ کر رہے ہیں۔ اور جس کی بدولت تمام یورپ اندھیرے میں مبتلا ہے۔

سمن بنام قائم مقام قانونی مدعا علیہ متوفی

(آرڈر ۲۲۔ قاعدہ ۴)

بحکم جناب بابو لور تن کمار صاحب بہادر منصف فرخ آباد۔

بعدالت منصف صاحب بہادر فرخ آباد

مقدمہ نمبر ۲۰۶ سنہ ۱۹۳۶ء اجرائی سنہ ۱۹۴۱ء

چودھری محمد عمر ولد شیخ محمد یار قوم شیخ پنجابی ساکن فرخ آباد محلہ مفتی صاحب ساکن حال محلہ مستجاب خاں مدعی ڈگریدار

۱۔ بنام محمد قیوم ولد شیخ محبوب بخش وارث قابض جائداد شیخ محبوب بخش پدر متوفی۔

۲۔ مسماۃ نفیس جہاں بی بی دختر شیخ محبوب بخش وارث قابض جائداد شیخ محبوب بخش متوفی پدر خود

۳۔ مسماۃ فاطمہ بی بی بیوہ شیخ محبوب بخش وارث قابض جائداد شیخ محبوب بخش متوفی شوہر خود اقوام شیخ پنجابی ساکنان شہر فرخ آباد محلہ مفتی صاحب

ہرگاہ چودھری محمد عمر مدعی نے ایک نالش اس عدالت میں بتاریخ ۱۰۔ سنہ ۱۹۳۰ء بنام شیخ محبوب بخش مدعا علیہ مدیون کے رجوع کی تھی جو لعبد کو فوت ہو گیا اور ہرگاہ مدعی مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ تم شیخ محبوب بخش مدیون متوفی مذکور کے قائم مقام قانونی ہو اور چاہتا ہے کہ تم بجائے اس کے مدیون بنائے جاؤ۔

لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ ر ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء بوقت دس بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کرو اور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام لال منصرم
عدالت منصفی فرخ آباد
مہر عدالت

کانپور کنٹونمنٹ بورڈ

پبلک نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ہارس گنج کے چار پلاٹوں کی لیس (GRANT OF LEASES) کا پبلک نیلام ۱۶ر اگست ۱۹۴۱ء ۹ بجے صبح سے شروع کیا جائے گا۔
پلاٹوں کا رقبہ کانپور کنٹونمنٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جاسکتا ہے۔
پلاٹوں کے خریداروں کو لیس کے شرائط کی پابندی کرنا ہوگی۔
کانپور کنٹونمنٹ بورڈ کے دفتر میں پلاٹ کے نقشوں کا معاینہ کیا جاسکتا ہے۔

خصوصیات

۱- چاروں پلاٹ ہرلیس گنج چھاؤنی کان پور میں واقع ہیں۔
۲- ان پلاٹوں کا رقبہ کان پور کنٹونمنٹ بورڈ کے دفتر میں دیکھا جاسکتا ہے
۳- شرح کرایہ (RENT) ایک سو مربع فٹ کے بارہ آنہ ۱۲ر -/12 As
۴- لیس (پٹہ) کی مدت ۳۰ سال ہے لیکن پٹہ دار کی رضامندی پر ۹۰ سال تک پٹہ کی مدت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

دستخط ایگزیکٹیو آفیسر
کانپور کنٹونمنٹ

روس کی سرحد پر جاپانی فوج جمع ہو رہی ہے

تنگہائی ۳۰ر جولائی یہاں جو پرائیوٹ بدیشی خبریں پہونچ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ تینٹسن سے اتر کی طرف ایک بڑی تعداد میں فوجیں جمع ہو رہی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ۵ ہزار سے زیادہ چینی مزدوروں کو جاپان کے فوجی حکام نے روسی سائبریا کی سرحد پر تحفظ کا کام کرنے

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

کوپر گنج میں نیو کلکٹر گنج ڈسپنسری کی عمارت بنانے کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔
جس کی لاگت کا تخمینہ ۹ ہزار ۹ سو ۵۵ روپیہ -/9955 ہے
ٹنڈر کان پور میونسپل بورڈ کے دفتر میں ۹ر اگست ۱۹۴۱ء ۳ ۱/۲ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔
ٹنڈر فارم کے دو کاپیوں کے ایک سٹ کی قیمت دو روپیہ -/2 ہے
دیگر معلومات:- کسی کام کرنے کے دن میں ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام کے دوران میں میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے معلوم کی جاسکتی ہیں

دستخط بی۔ پی سریواستوا
چیرمین میونسپل بورڈ کان پور

مجلس اتحاد ملت کانپور کی مساعی جمیلہ

کانپور ۲۶ر جولائی ۱۹۴۱ء آج پورا دن تمام مسلم محلوں میں نیلی پوش مجاہدوں نے پیدل و سائیکلوں کے ذریعہ سے اعلان کرکے مسلمانوں کو نماز استسقا پڑھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ ۲۷ر جولائی ۱۹۴۱ء کو پندرہ ہزار مسلمانان کانپور پاک و صاف ہوکر اتحاد ملت کے اعلان کے مطابق عیدگاہ میں بارش کے واسطے نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کے واسطے آئے۔ یہاں ۸ بجے صبح سے ۱۰ بجے دن تک نیلی پوش مجاہدوں نے کنوئیں سے پانی بھر کر وضو کا انتظام کیا عیدگاہ میں حاجی محمد حسین صاحب سوداگر بساط خانہ نے شاہنامہ اسلام میں سے جنگ بدر کا واقعہ پڑھکر مسلمانوں کو محظوظ کیا۔ بعد میں مولوی محمد معصوم صاحب صدیقی رکن اتحاد ملت نے بارش نہ ہونے کا سبب بیان کیا۔ آپ کے بعد استاد الاستادان عالیجناب قاری حافظ عبد الرحیم خاں صاحب مدظلہ نے اپنی فصیح اور بلیغ تقریر میں مسلمانوں کی غفلت احکامات الٰہی سے علیحدگی۔ خدائے پاک سے ناراضگی پر روشنی ڈالی۔ اور مجلس اتحاد ملت کے نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کے اعلان کو قابل مبارکباد قرار دیتے ہوئے۔ توبہ استغفار کی ہدایت فرمائی۔ بعد میں نماز استسقا پڑھکر نہایت خضوع اور خشوع کے ساتھ بارش کے واسطے دعا مانگی۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشاں
یو۔ پی کانپور

اتحاد ملت کا طوفانی دورہ

کانپور ۲۵ر جولائی ۱۹۴۱ء پراونشل اتحاد ملت، یو۔ پی کا وفد حسب ذیل حضرات پر مشتمل تھا۔ دہلی - اجمیر - گجرات کے دورہ کے لئے روانہ ہوگیا۔ جو اتحاد ملت کے نظام کو درست کرے گا۔ اسمائے گرامی۔ عالیجناب فخر قوم سید امجد علی صاحب وکیل صدر۔ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشاں یو۔ پی۔ محمد اشرف صاحب سکریٹری حلقہ اتحاد ملت طلاق محل کانپور۔ مع دس نیلی پوش مجاہد۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشاں
یو۔ پی کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)
بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۵۲۸
بعدالت مال تحصیل گھاٹم پور مقام گھاٹم پور ضلع کانپور
مرلیدھر حصہ دار قابض تحصیل موضع تلسرپا مدعی
بنام ایسری سنگھ مدعا علیہ
بنام ایسری سنگھ ولد چھیر سنگھ ٹھاکر ساکن موضع تلسرپا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور
واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ر ماہ اگست ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ر جولائی ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

تبروک میں اطالویوں کو بھگا دیا

قاہرہ ۳۱ر جولائی سوموار کی رات کو تبروک میں انگریزی فوج کے دستے بہت سرگرم رہے ایک فوجی دستے نے اطالوی فوجوں کی ایک بڑی پارٹی کو برطانوی لائن سے دو میل سے زیادہ دور تک بھگا دیا ہے یہ خبر برطانیہ کے سرکاری بیان میں دیگئی ہے۔

ایران کی کھاڑی میں جرمن جہاز

لندن۔ ۳۰ر جولائی انقرہ سے نیشنل براڈکاسٹنگ کمپنی کا نامہ نگار مارٹن اوگرلسکی لکھتا ہے کہ ایران کی کھاڑی کی ایک بندرگاہ پر اس وقت جرمنی کے چار سوداگری جہاز موجود ہیں جن کے متعلق خیال ہے کہ وہ بحر ہند میں کھسک آنے کی فکر میں ہیں جہاں کہ وہ ہندوستان اور عرب کے ساحلوں کے پاس برطانی جہازوں پر حملہ کیا کریں گے

افسانہ

ممتا

— (بقیہ صفحہ ۴) —

"پاگل ہو۔ میں نہیں پیوں گی آج" روپ بولی۔

"نہیں پیوں گی" منہ چڑا کر بولا "کیسے نہیں پیو گی۔" گلاس لے کر بڑھا۔ روپ نے ایک ہاتھ دیا۔ گلاس زور سے گرا۔ سریش دیوار سے جا لگا۔

ننھے کا پاؤں گلاس سے لگا چھنی چھنی ساری بکھر گئی"۔ سوشیلا بولی دوائی اسکے منہ پر پھیل گئی "کچھ فائدہ بھی نہیں ہوتا اس سے؟"

فائدہ ہوگا بی بی جی۔ آج ہی تو نسخہ پلٹا ہے ڈاکٹر نے" ننھے کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

"بہت رو رہا ہے آج؟" ماں پوچھتے ہوئے بولی۔

"جانے کیا بات ہے بی بی جی" سکھیا بولی۔

روپ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ گلاس کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے روشنی میں چمک رہے تھے۔ سریش سنبھلتے ہوئے بولا۔ سنو تو روپ" روپ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ دروازہ بند کر دیا۔

سکھیا بہلا رہی تھی۔ ننھے کو۔ کیواڑ بجا کر۔ ہولے ہولے گا کر سوشیلا کروٹیں لے رہی تھی۔ جیسے تکلیف بڑھ گئی تھی۔ اس کی۔

"کھولو دروازہ کھولو روپ" کیواڑ پیٹنے لگا۔ روپ پلنگ پر لیٹ گئی۔ ہوا چل رہی تھی۔ بادل گرج رہا تھا۔ بجلی چمک رہی تھی۔ کیواڑ بج رہے تھے اور روپ چپ چاپ پڑی تھی۔

"کیا بجا ہے۔؟" سوشیلا بولی۔

"دو بجے ہیں بی بی جی"

"دو بج گئے اور نہیں آئے ابھی تک؟"

سکھیا نے خاموشی سے دیکھا۔ "یہ آواز کیسی ہے؟"

ہوا چل رہی ہے۔ اور بارش ہو رہی ہے" سکھیا بولی

"ننھا رو رہا ہے کیا؟"

"نہیں بی بی جی" ننھا چونک پڑا ماں کی آواز پر۔

"ننھے سو جاؤ" تھپکتے ہوئے بولی۔

"میرا لال جاگ رہا ہے؟" جیسے اس نے ننھے کی آواز سن لی تھی۔

"تم سو جاؤ بی بی جی۔ تکلیف زیادہ معلوم ہوتی ہے"

"ہاں درد ہی ہے"

"کہاں بی بی جی"

"سینے میں" سکھیا نے دیکھا دوائی کی شیشی خالی پڑی تھی۔ "ہو چکی یہ بھی" وہ بولی ننھے نے شیشی ہاتھ میں لے لی۔ فرش پر کوئی چیز گری۔

"توڑ دی میرے لال نے" سوشیلا کروٹ لیکر بولی۔

خالی بوتل سریش کے ہاتھ میں تھی۔ "ارے" وہ بولا "ہو چکی سب، کب ختم ہوئی یہ" پھر اس نے دیوار کے ساتھ دے ماری۔ ہی ہی آج کے دن یہ بیوفائی۔ یہ بادل۔ یہ بجلی یہ بھیگی ہوئی رات۔ روپ کہاں ہو تم۔ روپ بولو روپ" روپ نے کروٹ لی۔ بالوں کا جوڑا کھل گیا۔ گال تمتا رہے تھے۔ اس کا سینہ اُبھرے ہوئے سینہ میں دل آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔ ساڑی بے ترتیبی کے ساتھ زمین پر لٹک رہی تھی۔ کمرہ بھینی بھینی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور کبھی کبھی ہوا کے ساتھ شراب کی بو کمرے میں بکھر جاتی۔

"سوگئی" کیواڑ کی جھری سے جھانکتے ہوئے بولا۔ اس کے دل کی دھڑکن اور تیز ہو گئی۔ پلنگ پر گرا۔

سوشیلا کھانس رہی تھی۔ "کیڑا اوڑھ لو بی بی جی ٹھنڈی ہو رہی ہے۔"

"رہنے دو سکھیا۔ رات کتنی باقی ہے۔"

دو گھنٹے ہوگی۔ مگر تاریکی چھا رہی ہے ہر طرف"

"تاریکی" وہ بولی "نہیں آئے آج؟"

"آتے ہی ہوں گے بی بی جی" ننھے نے سر بازو پر ڈال دیا۔ سو گیا ہے پلنگ پر ڈال دوں"

"ابھی نہیں سکھیا، رونے لگے گا۔" ماں نے گھٹی ہوئی آواز سے کہا۔ جیسے کوئی چیز حلق میں اٹک گئی تھی۔ کھانسی پھر اٹھی۔ زور سے کھانسنے لگی۔ ننھے نے ڈر کر آنکھیں کھول دیں۔ بادل گرجا۔ چیخ کی آواز آئی "کیا ہوا اسے آج؟" ماں کھانسی کو روک کر بولی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا! سکھیا نے کہا۔

سریش چونکا۔ پڑا۔ روپ سو رہی ہو ابھی تک؟ وہ بولا۔ جیسے روپ اس کے ساتھ پڑی تھی۔ اسے محسوس ہوا جیسے وہ ہوش میں ہے۔ نشہ اتر م

گیا ہے۔

"کہاں گئیں روپ؟" وہ بھول گیا کہ روپ کیواڑ بند کئے پڑی ہے دوسرے کمرے میں، گرمی سے دم گھٹنے لگا۔ اس نے کیواڑ کھول دئے۔

آسمان پر بادل دوڑ رہے تھے۔ کوئی کوئی بوند پڑ رہی تھی۔ ہوا کے جھونکوں سے اس کا دل گدگدانے لگا۔ دور سڑک پر کوئی گاتا ہوا جا رہا تھا۔ اس نے جھانک کر دیکھا۔

"دن نکل آیا کیا؟" پھر وہ کمرے کی طرف بڑھا۔ "روپ صبح ہو گئی۔ اٹھو روپ" کمرے سے کسی کے سانس کے چلنے کی آواز آ رہی تھی، نیند میں کھوئی آواز، جیسے پر سکون ندی میں لہریں آہستہ آہستہ ہچکولے لیتی ہیں

"روپ" اس نے کیواڑ کھٹکھٹا کر کہا۔ روپ خاموش پڑی تھی۔ دروازہ بند کر کے نیچے اتر گیا۔

پیچ و تاب کھاتا ہوا کوئی کوئی بوند پڑ رہی تھی۔

چپ نہیں ہوتا۔ مجھے دیدو۔ کب تک لئے رہو گی اسے۔ سوشیلا تڑپتے ہوئے بولی۔

"نہیں بی بی جی" مندر کا گھنٹہ بجنے لگا۔ زینے سے کھٹ کھٹ کی آواز آئی۔

"وہ آگئے پتا جی تمہارے"

"آگئے؟" سوشیلا چونک کر بولی۔ بچہ زور سے چلانے لگا۔ "ہاں بی بی جی" کیواڑ زور سے کھلے۔ جیسے ہوا کا بڑا جھکڑ دروازے سے ٹکراتا ہے۔ سریش کمرے میں داخل ہوا۔ "اسے لے جاؤ باہر" پلنگ پر لیٹتے ہوئے بولا۔

"بہت دیر سے رو رہا ہے۔ بابو جی" سکھیا بولی"

"میں کہتا ہوں باہر لے جاؤ؟" سکھیا دروازے میں کھڑی ہو گئی۔

"بارش ہو رہی ہے کہاں لے کر جائے؟ سوشیلا نے کہا چپ رہو، تھوڑی دیر آرام کروں گا۔"

"آرام کہاں تھے ابتک؟"

تو کون ہے پوچھنے والی" سوشیلا کھانسنے لگی۔ "اف غضب ہے کان کے پردے پھٹے جا رہے ہیں گھر ہے یا بھنگڑ خانہ۔"

"ساری رات یوں ہی تڑپتی رہیں بابو جی"

"مر کیوں نہیں گئی"

"ایسا نہ کہو بابو جی" سکھیا بولی۔ بچہ زور سے چیخا۔ بارش پھر ہونے لگی۔ تڑ تڑ بوندیں پڑنے لگیں۔ سریش کھڑا ہو گیا۔ بھوئیں تنی ہوئی تھیں۔ آنکھیں نکال کر بولا۔ خاموشی نہیں پڑ جاتا تم سے" سوشیلا پر جھکتے ہوئے بولا۔ جیسے گلا گھونٹ دیگا اُس کا۔

یہ بھی کوئی لبس کی بات ہے؟ سوشیلا رکتے ہوئے بولی۔ بچہ رو رہا تھا۔ اس کی نظریں بچے پر رک گئیں۔

"کیوں بے چپ ہوگا یا نہیں؟" بچہ کانپ اٹھا۔ اُس کی بھنچی بھنچی آواز اور بلند ہو گئی۔

"کلیجہ نکال لیا تم نے معصوم کا؟" ماں کی پیشانی پر شکنیں اُبھر گئیں۔

"مجھے دو اسے" سکھیا سے چھینتے ہوئے بولا۔

"پاگل ہو گئے ہو؟ بیوی کا دل دھڑکنے لگا۔

"ابھی بتاتا ہوں خبر تمہاری" بچہ چلا رہا تھا۔

"میرے بچہ کو چھوڑ دو" سوشیلا کھڑی ہو کر بولی جیسے وہ تندرست تھی۔

"ابھی چھوڑ دونگا اسے" کھڑکی کھولتے ہوئے بولا۔ سوشیلا جھپٹ کر بولی۔ میرا بچہ دیدو مجھے سریش نے ایک لات دی۔ سوشیلا لڑکھڑا کر گر پڑی۔ کھڑکی سے کوئی چیز نیچے آ پڑی۔ سریش نے کیواڑ بند کر دیئے۔

"میرا بچہ" وہ تڑپ کر اٹھی۔ اُس کے ہاتھوں میں بجلی دوڑ رہی تھی۔ کیواڑ کھل گئے۔ سکھیا نے چیخ مار کر آنکھیں بھینچ لیں۔ "میرا بچہ" فضا میں ایک تیز آواز تیر گئی۔ !

"کیا ہوا سڑک پر" مندر کے پجاری رک گئے، بادل زور سے گرجا۔ بجلی چمکی۔ خون سے لتھڑی ہوئی دو لاشیں مندر کے دروازے پر پڑی تھیں ماں بچے سے چمٹی ہوئی تھی۔ سریش نے ہنستے ہنستے کیواڑ بند کر دئے۔ روپ کی آنکھ کھل گئی۔ کیواڑ کھول دئے۔ بدھو کمرے کی صفائی کر رہا تھا۔ ٹوٹی ہوئی بوتل اور گلاس کے ٹکڑے باہر پھینک رہا تھا۔ بوندیں ٹپ ٹپ گر رہی تھیں، بادل گرج رہا تھا۔ بجلی چمک رہی تھی۔ چاروں طرف گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ !

نظام دکن کی سالگرہ

حیدرآباد دکن۔ ہر سال حضور نظام کی سالگرہ کے موقعہ پر پریڈ ہوا کرتی تھی۔ امسال حضور نظام کی سالگرہ ۲۶ رجولائی کو پڑتی ہے۔ مگر امسال آپکے حکم سے پریڈ منسوخ کر دی گئی ہے۔

لندن۔ ۲۶ رجولائی۔ امریکہ میں جاپان کا جو سرمایہ ہے اس کی مالیت ۳۳ کروڑ دس لاکھ ڈالر ہے۔

جاپان برما پر حملہ کریگا

چنکنگ۔ ۲۵ رجولائی۔ چینی حلقوں نے برطانیہ اور امریکہ کو خبردار کیا ہے۔ بحرالکاہل میں جاپان جو آئندہ قدم اٹھانے والا ہے اس کی اہمیت کو کم نہ سمجھیں۔ ان کا خیال ہے کہ دکھن چین پر قبضہ کرنے کے بعد جاپان کی فوج سیام اور برما کی طرف دھاوا بول دے گی۔ اور اس طریقہ پر پیچھے کی طرف سے سنگاپور پر حملہ کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ چینی حلقوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر جرمنی نے ماسکو پر قبضہ کر لیا تو جاپان روس پر بھی حملہ کر دے گا۔

حکومت یو۔پی کی کانفرنس

لکھنؤ۔ ۲۵ رجولائی۔ حکومت یو۔پی نے صوبہ کی تمام لوکل باڈیز کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ وہ پٹرول کے راشن کے متعلق حکومت کو اطلاع دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی ۲۸ رجولائی کو ایک کانفرنس کرنے والی ہے جس میں پاور الکوہل کا استعمال بڑھانے کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۲۹ رجولائی کو حکومت ایک اور کانفرنس کرے گی جس میں باوجود الکوہل پیش کرنے والی کچھ کمپنیاں شریک ہوں گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ے ششماہی ۲ممالک غیر سے سالانہ ۴ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۴ | کانپور پنجشنبہ ۹ اگست سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ر رجب المرجب سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۲

ادبیات

کلامِ فروغی فرخ آبادی

ازجناب مولانا سلیم ناطقی صاحب سکرٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

جناب منشی بانکے بہاری لال فروغی فرخ آبادی (جدامجد رائے بہادر منشی رماکانت صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور) کے کلام کی یہ تیسری قسط ناظرین صداقت کی خدمت میں پیش ہو رہی ہے یہ حصۂ کلام زمانۂ گزشتہ کے باہمی اتحاد و اتفاق اور عام تمدن و معاشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے اللہ اللہ کیا یگانگت و یکجہتی تھی کہ ایک دوسرے کے افکار و خیالات اور عقائد و روایات سے بھی باہم متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے یاد ایام! یہی وہ باتیں ہیں کہ ان کا دل و دماغ میں جگہ پکڑنا تو درکنار ممکن ہے کہ آج کل زبان سے دہرانے میں بھی کسی کو تکلف ہو اور پھر لطف یہ ہے کہ اس راہ پرخطر اور وادی ہولناک سے جس سلامت روی اور خود نگہداری کے ساتھ آپ گزرے ہیں وہ آپ ہی ایسے ذی علم اور بلیغ النظر شاعر کا کام تھا حمد و نعت و منقبت کے علاوہ دیگر اصناف سخن میں بھی آپ نے طبع آزمائی کی ہے اور یہاں بھی آپ اپنی ذمہ داریوں سے بہت بڑی حد تک عہدہ برآ نظر آتے ہیں انشاء اللہ آئندہ کسی فرصت میں جناب فروغی کے تغزل کا نمونہ حاضر خدمت کروں گا۔

حمد

مطلع دیواں ہے مطلع حمد اسم پاک کا ہے زمین شعر پر میری گماں افلاک کا
آمد و رفت نفس کا دل مسکن ہے مرے رشتۂ تسبیح میں دانہ ہے خاک پاک کا
آدمی ہستی پر اپنی کس لئے مغرور ہے زیر دندان اجل یک ریشہ ہے مسواک کا
شکر کی جا ہے فروغی منصفی کا ہے مقام حق نے کیا رتبہ بنایا ایک مشت خاک کا

ایضاً

بسکہ ہے حمد خداوند جہاں زیب بیاں جلوۂ شمس و قمر ہے روئے مضموں سے عیاں
کھل رہے ہیں عقدۂ مضمون بالا اس قدر ہو رہی ہے خامشی قفل دہان قدسیاں
وہ شرف حاصل ہے فیض حمد اسم پاک سے سرزمین شعر پر رکھتا ہے ہر دم آسماں
آمد مضمون کا ہوتا ہے طبیعت پر عبور جس طرح برج شرف میں مہر ہو جلوہ کناں

نعت

لکھوں مضمون حمد خالق و نعت محمد کا سر دیواں پہ رکھ کر تاج بسم اللہ کی مد کا
نہ ہوتی دور تا محشر جہاں سے کفر کی ظلمت نہ ہوتا جلوہ گر گر نور ذات پاک احمد کا
تفاخر یاب گر پائے مقدس سے نہ ہوتا تو جہاں میں کون بوسہ دینے جاتا سنگ اسود کا
احد میں دائرہ پیدا کیا حکمت سے خالق نے حصار عافیت کون و مکاں ہے میم احمد کا

ایضاً

جہاں میں جو بشر منکر ہوا اُس کی نبوت کا پڑا گردن میں اُسکی شکل شیطاں طوق لعنت کا
بنا کر ذات پاک احمد مختار دنیا میں نمونہ حق نے دکھلایا ہے حادث میں قدامت کا
خدا نے اس کے خاک در کو کیا تاثیر بخشی ہے کہ پایا خلق نے جس خاک سے نسخہ شفاعت کا
میں اس کے خادموں میں ہوں کہ جسکی ذات اقدس کو بنایا ہے خدا نے فخر ہفتاد و دو ملت کا

السلام

السلام اے صاحب لولاک و ختم المرسلیں السلام اے قاضی حاجات و فخر العالمیں
السلام اے مظہر نور جلیل کبریا السلام اے نیر تابندہ چرخ بریں
راکب یکران براق و طالب قرب خدا صاحب معراج اکبر مالک خلد بریں
کعبۂ واماندگان و قبلۂ درماندگاں مرہم ریش و دوائے درد دلہائے حزیں
بندۂ عاجز فروغی بے کس و مظلوم را ذات پاک تست مہر مغفرت حبل المتیں

منقبت

اے درت دار الشفائے درد دلہائے حزیں کعبۂ مقصود عالم قبلۂ روح الامیں
ایکہ شان روضات بالاست از عرش بریں فرش پا انداز درگاہ تو چرخ چارمیں

دنیائے اسلام

مصر میں سرّی پاشا نے نئی وزارت بنالی

قاہرہ۔ یکم اگست۔ سری پاشا نے نئی کیبنٹ بنالی ہے جس میں ۵ لبرل ۵ آزاد اور ۵ ممبر سعدی پارٹی کے شامل ہوں گے۔ اس طرح حکومت کو پارلیمنٹ میں زبردست اکثریت حاصل ہوجائے گی۔ کل پنجشنبہ کو بعد دوپہر نئی حکومت بن گئی تھی۔ اور مندرجہ ذیل محکمے دئے گئے ہیں۔

حسین سری پاشا وزیر اعظم و وزیر داخلی محمود غیاث پاشا انصاف صالب سمیع پاشا امور خارجی حسین ہیکل پاشا تعلیم شیخ عبد الرضا الپاشا۔ وقف۔ عبد الحامد پاشا مالیات حسن صادق پاشا نیشنل ڈیفنس عبد القوی احمد پاشا محکمہ جوابی ڈیفنس ابراہیم عبد الہادی بے تعمیرات عامہ ڈاکٹر حمید محمود صحت عام۔ ولیسوا کیاب امور مجلسی راشب عطیہ بے زراعت حمید گوابے سپلائی ڈاکٹر عبد الرحمٰن عمر کاؤس وانڈسٹری۔ امور خارجی تعلیم وقف فائننس نیشنل ڈیفنس اور امور مجلسی کے عہدے اُنھیں اصحاب کے ہاتھ میں رہے ہیں جن کے پاس یہ محکمے سابقہ وزارت میں تھے نئے وزیر مقرر کرنے سے اندرونی معاملوں کا اختلاف جو کیبنٹ میں اور سعدی پارٹی میں چلا آرہا تھا اور جس کی وجہ سے گذشتہ نومبر میں سعدی پارٹی کے ممبر کیبنٹ سے الگ ہوگئے تھے ختم ہوگیا ہے۔ جوابی ڈیفنس کا عہدہ جو نیا قائم کیا گیا ہے وہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے متعلق ہوگا۔ جس کی طرف حکومت بہت توجہ دے رہی ہے۔

ایرانی قنصل کا تردیدی بیان

کراچی۔ ۳ر اگست۔ کراچی میں۔ ایرانی قنصل نے ایک بیان میں اس خبر کو بالکل بے بنیاد بتلایا ہے کہ ایران کی کھاڑی کی ایک بندرگاہ میں چار جرمن جہاز لنگر انداز ہیں اور کسی وقت بحر ہند میں کھسک آئیں گے اور برطانی جہازوں پر حملہ کریں گے۔

یا علی مشکلکشا و یا امیر المومنیں
یا امام دو جہاں یا ہادیٔ علم الیقیں

اے تو ئی برہم زن خیبر شفیع الامتی اے تو ئی عقدہ کشا و حل کن ہر مشکلے
اے بشانت گفت خالق لافتیٰ الا علی یا علیاً یا علیاً یا علیاً یا علی
یا علی مشکلکشا و یا امیر المومنیں
یا امام دو جہاں یا ہادیٔ علم الیقیں

مدح

جب تک کہ مہر تاج سر آسماں رہے ممدوح میرا افسر فرق جہاں رہے
ہر شب شب برات ہو ہر روز روز عید دن رات دست فیض در وزر فشاں رہے
وابستۂ رکاب رہے نصرت تمام فتح و ظفر مدام تری ہمعناں رہے
تو زینت سریر ہو تا دور مشتری بال ہما کا سر پہ ترے سائباں رہے
تو تا بہ حشر زینت دیہیم و تخت ہو بندہ ہزار جاں سے ترا مدح خواں رہے

بہار

ہو فلک لاکھ مگر پائے کہاں ایسی بہار قشقہ کش رنگ شفق ہے بہ جبیں کہسار
صورت ابر ہے گلشن میں سواد سوسن بجلیاں کوندرہی ہیں لب گل سے ہر بار
ہے صبا شانہ کش کاکل سنبل یکسر ہیں مہ و مہر رخ گل کے سدا آئینہ دار
سن نو سنجی مرغان چمن وقت سحر وجد کرتے ہیں گلستاں میں ہر اک سو اشجار
دہن غنچۂ خاموش سے آتی ہے صدا اے خوشا وقت و خوشا جوش طرب خوش آثار

تخمیس

کیجئے صاحب متاع حسن سستی ایک دن خاک میں ملجائے گا بازار ہستی ایک دن
اس دل ویراں کی ہو آباد بستی ایک دن ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذر مستی ایک دن
رات دن کرتے تھے ہم خلوت میں بزم آرائیاں نشۂ مے سے رہا کرتی تھی سرشاری عیاں
الغرض کبتک سناؤں ہے بڑی یہ داستاں قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ جوشِ عزم مستقل ہیں رہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۹ راگست سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۲

ایڈیٹوریل نوٹ

جنگ کی موجودہ پوزیشن

جرمنوں نے تو یہ لمبا چوڑا دعویٰ کیا ہے کہ اسمولنسک کا میدان ان کے ہاتھ رہا اور اس علاقہ میں روسیوں کا صفایا کر دیا گیا اور یوکرین کے راستے کاٹ کر اسے بقیہ روس سے الگ کر دیا گیا ہے مگر روسیوں نے بھی اتنی بات مان لی ہے کہ اب نئے علاقوں میں لڑائی ہو رہی ہے اور کم سے کم یوکرین میں جرمن کیف کی طرف بڑھنے میں کچھ کامیاب ہوئے ہیں۔

جاپان نے جرمنی کی تقلید کرتے ہوئے انڈو چائنا کے بعد سیام کو چھیڑنا شروع کر دیا ہے اور اس بات کا زبردست اندیشہ ہے کہ اگر برطانیہ اور امریکہ نے سخت قدم نہ اٹھایا تو چند دن یا چند ہفتوں میں سیام کا وہی حشر ہوگا جو انڈو چائنا کا ہو چکا ہے۔

امریکہ نے فرانس کی وشی حکومت سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ وہ دباؤ کے سامنے جھکتی جا رہی ہے۔

مسولینی نے مدت کے بعد پھر جنگجویانہ تقریر کی ہے اور بالشویزم کو دنیا سے مٹا دینے کی دھمکی دی ہے۔

برطانیہ اور فن لینڈ کے تعلقات ٹوٹ گئے ہیں اور خیال ہے کہ آرکٹک سمندر میں برطانیہ زبردست حملہ کرنے والا ہے۔

برطانیہ نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے ہاں جرمنوں کی سرگرمی کا مرکز نہ بننے دے۔

مسٹر چرچل نے اپنے ملک کے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ یکم ستمبر سے حملہ کا موسم شروع ہو جائے گا اور سب فوجوں کو اس تاریخ تک مقابلہ کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہئے۔

مسٹر ایڈن کا یہ خیال ہے کہ روس میں ہٹلر کا ٹائم ٹیبل بگڑ گیا ہے اور وہ صلح کی پیشکش کرنے والے ہیں جسے برطانیہ حقارت سے ٹھکرا دے گا۔

مسٹر ایمری کی تقریر

وزیر ہند مسٹر ایمری نے پہلی اگست کو برطانی پارلیمنٹ میں یہ بل پیش کیا کہ ہندوستان کی صوبائی اسمبلیوں کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کی جائے۔ یہ بل پیش کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے جو تقریر کی اس میں کانگریس کو یہ بتا دیا کہ فیڈریشن قائم ہونے کی صورت میں کانگریس کو جتنے اختیارات مل سکتے تھے۔ اتنے اب نہیں مل سکتے۔ مسلم لیگ کے پاکستان کے مطالبہ کو ناقابل عمل اور ناقابل قبول بتایا ہے۔ اگزیکٹو کونسل کی توسیع کے متعلق ایکبار پھر یہ دہرادیا ہے کہ ہندوستان کی آئینی ترقی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ کارروائی تو محض کوشش جنگ کو زیادہ موثر بنانے کے لئے کی گئی ہے۔ ہندوستان کے آئندہ آئین کے متعلق باہمی مصالحت کا ذکر تو پہلے ہی مسٹر ایمری اور ان کے پیشرو کے بیان میں کئی بار آ چکا تھا۔ لیکن اس بار انہوں نے اس کی اور وضاحت کر دی کہ صرف سیاسی مذہبی اور تمدنی انجمنوں کی ہی مصالحت ضروری نہیں ہے بلکہ جغرافیائی اور انتظامی یونٹوں کی مصالحت بھی ضروری ہے جنہیں دیسی ریاستیں بھی شامل ہیں۔ مسٹر ایمری کی اس تقریر کے بعد برطانی پارلیمنٹ کے اور ممبروں کی بھی تقریریں ہوئیں اور ان میں سے بعض نے تو اپنی تقریروں میں اسبات کا اشارہ کیا کہ مسٹر ایمری نے کانگریس پر ضرورت سے زیادہ نکتہ چینی کی ہے اور کہ کانگریس کی جانب مفاہمت کا ہاتھ بڑھانے کی سخت ضرورت ہے۔ مسٹر ایمری نے اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ میں کانگریس کے اس کارنمایاں کو مانتا ہوں کہ اس نے ملک میں بیداری پیدا کی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جو اس کے اصول (آزادی اور جمہوریت) ہیں وہی ہمارے اصول ہیں لیکن اس کا موجودہ عمل اس اصول کی طرف نہیں بلکہ اس سے دور لے جانے والا ہے۔

مسٹر ایمری کی تقریر کے بعد ہندوستان میں مختلف لیڈروں نے ان کی تقریر کے جوابات دئے ہیں ان میں سے بیشتر نے اس تقریر کو ناپسند کیا ہے۔ اور اسے ہندوستان کے اصل مطالبہ آزادی کو ٹال مٹول میں ڈالنے والا بتایا ہے۔

مسٹر فیلڈن کی صاف گوئی

مسٹر یونل فیلڈن سابق کنٹرولر براڈکاسٹنگ (ہند) نے ایک برطانی رسالہ میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ہندوستانی بھی اپنی زندگی اپنے طریقہ پر بسر کرنے کی وہی آزادی چاہتے ہیں جو مسٹر چرچل چاہتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۳۹ء میں انڈین نیشنل کانگریس نے جو استدلال پیش کیا تھا وہ تاریخ میں انگریزی زبان کی نہایت پرزور منصفانہ اور پراثر عبارتوں میں شمار کیا جائے گا۔ اگر حکومت اس کا جواب اس آزادی کے فیاضانہ لہجہ میں دیتی جس کے دم بھرنے کا انگریز دعویٰ کرتے ہیں تو آج پنڈت جواہر لال نہرو جیل میں نہ ہوتے بلکہ ایک زبردست جوش کے ساتھ متحدہ ہندوستان کی رہنمائی ہمارے کام کے لئے کر رہے ہوتے۔ مسٹر فیلڈن نے توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل اور نیشنل ڈیفنس کونسل کے ممبروں کا بھی تجزیہ کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ یہ حضرات سر برآوردہ اور ہوشیار ہیں لیکن وہ ہندوستان کی نمایندگی کا دعویٰ نہیں کر سکتے اور اگر وہ اپنی رائیں پیش ہی کر دیں تو وائسرائے کو روکنے کے اختیارات حاصل ہیں۔

ڈاکٹر ٹیگور کا انتقال

شاعر اعظم ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور، ۷ راگست سنہ ۱۹۴۱ء ڈیڑھ بجے دن کو کلکتہ میں انتقال کر گئے۔

آنجہانی کی صحت گذشتہ چند مہینوں سے خراب ہو رہی تھی پہلے شانتی نکیتن (بولپور) میں علاج ہوتا رہا لیکن بعد کو ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ کو کلکتہ لایا گیا۔ اور اپریشن کیا گیا اگرچہ آپریشن بظاہر کامیاب رہا لیکن آپ کی صحت برابر گرتی رہی اور بالآخر ۷ راگست کو آپ کا انتقال ہو گیا۔

آنجہانی کی وفات درحقیقت ہندوستان کیلئے ...

آئینہ کان پور

پرنسز ڈے

۸ راگست کو کان پور اسٹوڈنٹس پرنسز ڈے منانے کے لئے طلبا کافی تعداد میں تلک ہال میں جمع ہوئے اور مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں سیاسی الزام میں گرفتار شدہ طلباء کو مبارکباد دیتے ہوئے ایک رزولیوشن پاس ہوا جس میں جیل کے حکام طلباء کے ساتھ جو برتاؤ کرتے ہیں اس پر نکتہ چینی کی گئی۔ ڈاکٹر مراری لال ایم۔ ایل۔ اے نے بھی اس سلسلہ میں ایک زوردار تقریر کی۔

گرانی کا الاؤنس

نیشنل مل مزدور یونین کے سکریٹری نے لیبر کمشنر سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ مل مالکوں سے کہیں کہ وہ جوٹ۔ ہوزری اور ٹکسٹائل کے کارخانوں میں کام کرنے والوں کو گرانی غلہ کا ۲۵ فی صدی الاؤنس دیں اگر گرانی غلہ کا الاؤنس دینے کے علاوہ مالکان مل نے مزدوروں کو بونس دینا بھی منظور کر لیا تو کام کرنے والوں پر اس کا بہت اچھا اثر پڑے گا۔

بعض ملوں میں دو سال سے مزدوری میں جو کمی ہو گئی ہے اس کی تحقیقات کے لئے سکریٹری نے لیبر کمشنر سے درخواست کی ہے اور یہ استدعا کی ہے کہ جنگ سے پہلے کی اُجرت بحال کرا دیں۔

مل مزدوروں کی رہائی

۴ راگست کو مل مزدور یونین کے مزدوروں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں ایک رزولیوشن پاس کر کے حکام سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ٹکسٹائل مزدوروں کے خلاف مقدمے اٹھالیں اور انھیں رہا کر دیں۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ایک خط بھی بھیجا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ چونکہ تمام مل اب پہلے کی طرح کام کر رہے ہیں اس لئے جو مزدور جیل میں ہیں ان کو رہا کر دیا جائے اور ان کے خلاف جو مقدمے چل رہے ہیں وہ اٹھالئے جائیں۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن

مولانا حسرت موہانی نے چیلڈرن ایسوسی ایشن کے ہال میں بچوں کی ایک میٹنگ میں لوکمانیہ تلک آنجہانی کی زندگی پر روشنی ڈالی۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۳ راگست کی شام کو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تعریف میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ انھوں نے مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کو انکی بیوی کی بیماری کی وجہ سے دو ہفتہ کے لئے رہا کر دیا ہے۔

فوجی ضروریات کیلئے مواضعات

ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بیور پور۔ مچھریا۔ بگھی۔ جوہی کلاں۔ چندوری۔ اور نہرا کے گاؤں کے بعض قطعات زمین کو خالی کرانے کا حکم جاری کیا ہے نوٹس کی تعمیل پر دس دن کے اندر مالکان اراضی کو قطعات زمین خالی کر دینا چاہیئے معاوضہ کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قطعات اراضی فوجی ضرورتوں کے لئے حاصل کئے جا رہے ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

۹ راگست کی رات کو نواب مصطفےٰ حسین صاحب اختر آف رام نرائن بازار کی کوٹھی پر ایک بزم مشاعرہ زیر اہتمام انجمن جامعہ ادبیہ ہوگا

اسٹامپ ایکٹ

اسٹامپ ایکٹ کے ماتحت مسٹر جے نرائن کو ۶ ماہ قید سخت اور ۲۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا عدالت ماتحت سے ہوئی تھی لیکن مسٹر سنہا ڈسٹرکٹ جج صاحب کی عدالت سے ملزم رہا کر دیا گیا جج صاحب موصوف کی رائے میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ملزم کا مقصد دغابازی کا تھا۔

الوداعی پارٹی

مسٹر امبا سہائے سپرنٹنڈنٹ آف ڈپٹی کمشنرس آفس کو ریٹائر ہونے کی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے موقع پر ۵ راگست کو ایک الوداعی پارٹی دی گئی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر امبا سہائے کی عقل و دیانت کی تعریف کرتے ہوئے ان کی ۳۲ سالہ خدمات کا اعتراف کیا۔

کلکٹریٹ کوآپریٹو سوسائٹی

۳ راگست کو کلکٹریٹ کوآپریٹو سوسائٹی کان پور کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مسٹر ایل۔ بی۔ ہنکاکس (پریسیڈنٹ) رائے بہادر راما کانت (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر بیج ناتھ پرشاد (سکریٹری) اور مسٹر عزیز احمد (جائنٹ سکریٹری) آئندہ سال کے لئے منتخب کئے گئے۔

یو۔ پی فلائنگ کلب کی رپورٹ

یو۔ پی فلائنگ (ہوائی) کلب کے چیف انسٹرکٹر کی رپورٹ کے مطابق ماہ جولائی میں کانپور میں ہوابازی کی سرگرمیاں بہت کم رہیں بخلاف اس کے لکھنؤ میں ۵۴ گھنٹے ۲۰ منٹ کی مختلف اڑانیں ہوئیں اور اکثر ہندوستانیوں اور یورپینوں نے ہوائی اڑان کے مختلف لائسنس حاصل کئے۔

مسٹر جناح کی تائید

۴ راگست کو جانباز نیشنل گارڈ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح کے اس طرز عمل کو پسند کیا گیا جو انھوں نے ان اراکین مسلم اور وزراء کے خلاف اختیار کیا ہے جنھوں نے نیشنل ڈیفنس کونسل کی رکنیت قبول کر لی ہے۔

غلہ پر کنٹرول

۶ راگست کو مقامی غلہ کے سوداگروں کے ایک نمایندہ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کی اور مال کی قیمتوں کا بندوبست کرنے کے سوال پر ان سے بحث کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کو یہ یقین دلایا ہے کہ ضروری کارروائیاں بہت جلد کی جائیں گی۔

ستیاگرہیوں کا کیمپ

ڈسٹرکٹ ستیاگرہ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق بلہور میں ستیاگرہیوں کے لئے ایک ٹریننگ کیمپ کھولنے کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ضلع میں تمام منڈلوں سے تعلیم یافتہ ستیاگرہیوں کو ٹریننگ کے لئے منتخب کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ایک پروگرام بھی بنایا گیا ہے۔ کیمپ ۱۵ راگست سے ایک ہفتہ کیلئے کھولا جائے گا۔

گرفتاریاں

ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت کانگریس کے کارکن مسٹر راگھو راج سنگھ اور بھیکھاری لال گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

ہرتال و جلسہ

شہر کی ستیہ گرہ کمیٹی نے ڈاکٹر ٹیگور کے وفات کے اعزاز میں ۸ راگست کو شہر میں مکمل ہرتال اور شام کو ۶ بجے تلک ہال میں ایک عام جلسہ کرنے ...

جعلی سکے بنانے کا سامان

۸ راگست کی رات کو سیسہ مئو۔ پریڈ اور کلکٹر گنج میں جعلی سکوں کی بنانے کی جگہوں پر لگاتار تین چھاپے مارے گئے جہاں سے پولیس نے سکہ بنانے کی دس ڈائز (DIE) اور بہت سی جعلی اٹھنیاں اور روپیہ برآمد کئے اس سلسلہ میں مسٹر بشیر احمد خاں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ۶ اشخاص کو گرفتار کیا ہے گرفتار شدہ لوگوں میں ایک زمیندار اور ایک کپڑے کے سوداگر بھی شامل ہیں اسی سلسلہ میں دوسری گرفتاریاں بھی ہونے والی ہیں۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہانہ میٹنگ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ کی صدارت میں ۳۰ رجولائی ۱۹۴۱ء کو ہوئی ٹرسٹ کی مختلف اسکیموں میں سڑکیں بنانے کے لئے ۸۱۷۸۴ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

فیکٹری ورک میں ایریا کے اسٹیج بلاک اور ناظر باغ کے بلاک "اے" میں پانی کے نالوں کے بنانے کے واسطے ۲۳۸۱۹ روپیہ کی منظوری دی گئی۔

ٹرسٹ کی سیسہ مئو نالہ اسکیم میں کام کرنے والوں کے لئے ایک عمارت اور ایک کھیل کا میدان بنانے کے لئے بالترتیب ۱۲۱۴۱ روپیہ اور ۶۴۵۵ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

فیکٹری ورک مین ایریا میں ٹرسٹ ٹیوب ویل کے لئے ایک تالاب بنانے کے لئے ۳۰۰۱ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

ٹرسٹ نے اپنے اسٹاف کو گرانی کا الاؤنس مندرجہ ذیل شرح سے دیا ہے:۔

۱۔ ۳۰ روپیہ تک کے ملازموں کو دو آنہ روپیہ
۲۔ ۳۰ روپیہ سے ۵۰ تک کے 〃 〃 ۶ پیسے 〃
۳۔ ۵۰ 〃 〃 ۸۰ 〃 〃 〃 ایک آنہ فی 〃

گورنمنٹ آرڈر نمبری ۶۴۸ مورخہ ۲۶ رجولائی سنہ ۱۹۴۱ء کے مطابق ٹرسٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ناچ گھر پرانہ اسکیم میں ٹرسٹ کی جو رضا منزل کی عمارت ہے وہ مع زمین کے ٹی۔ بی کے مریضوں کے لئے بلاکسی مطالبہ کے میونسپل بورڈ کو اس شرط پر دی جاسکتی ہے کہ عمارت ٹی۔ بی کے مریضوں کے لئے استعمال کی جائیگی اور یہ عمارت ٹرسٹ کو اس وقت واپس کر دی جاوے گی جب اس کا استعمال ٹی۔ بی کے مریضوں کے لئے ختم ہو جائے۔

اکثر گندے احاطوں کے لئے سلم کلیرنس اسکیم منظور کی گئی۔

۳۱۷۹۵۷ روپیہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دی گئی اس سال میں اس وقت تک ۳۵۲۳۰۴ روپیہ کی زمینیں فروخت ہو چکی ہیں۔

کانپور میں پٹرول کا راشن

۴ راگست سنہ ۱۹۴۱ء سے کان پور میں پٹرول کے راشن کا دفتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عدالت کے کمرے میں کھل گیا ہے جو تعطیلوں کے علاوہ روزانہ ۹ بجے صبح سے ایک بجے تک اور ۲ بجے سے ۵ بجے شام تک کھلا رہے گا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ماتحتی میں پٹرول کے راشننگ آفیسر مسٹر آر۔ سی۔ استھانہ ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

تمام باربرداری کی سواریوں کے لئے (سوا ہے موٹر کیبس یعنی CAB جن کے راشن کے حاکم کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن ہیں) جن میں پرائیویٹ کاریں۔ موٹر سائکلیں اور موٹر کیبس بھی شامل ہیں راشن کے حاکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں۔

تمام قسم کے موٹر سواریوں کے لئے جن میں وہ بھی شامل ہیں جن کے راشن حاکم کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن ہیں۔ پٹرول کے کوپن حاصل کرنے کے لئے عرضیوں کے فارم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پٹرول راشننگ آفیسر کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں جو لوگ ٹکٹ بھیجیں گے ان کو کوپن بذریعہ ڈاک بھی بھیجے جاسکتے ہیں۔

سواریوں کی ان قسموں کے لئے جن کے حاکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں ان کو کوپن کی کتابیں ڈسٹرکٹ پٹرول راشننگ افیسر کے دفتر سے دی جائینگی بشرطیکہ موٹر سواری کے رجسٹری کئے ہوئے سرٹیفکٹ بھی عرضیوں کے صحیح خانہ پری کے ساتھ موصول ہوں۔ کیونکہ ان سارٹیفکٹوں پر کوپن کے ایشو (یعنی ISSUE) کئے جائیں گے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ کار کے مالک خود آکر اپنی عرضیوں کے فارم دیں بلکہ اگر وہ چاہیں تو وہ اپنے نمایندے کو بھیج سکتے ہیں۔

راشن کے کوپن ۱۵ راگست سے ۱۳ راکتوبر تک کیلئے جاری کئے جائیں گے۔

درخواستیں جلد آنا چاہئیں تاکہ تاخیر باعث زحمت نہ ہو۔ سواریوں کی ان قسموں کے لئے جن کے لئے کمشنر صاحب راشننگ حاکم ہیں اس کے عرضی کے فارم یا تو کمشنر کے دفتر میں بھیجنا چاہئیں یا ڈسٹرکٹ پٹرول راشننگ آفس میں جہاں سے وہ کمشنر کے پاس بھیجے جائیں گے۔

حسب ضرورت مزید اطلاع ڈسٹرکٹ پٹرول راشننگ آفس سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

جن کسی کو اس کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو وہ مسٹر آر۔ سی۔ استھانہ کے دفتر سے دریافت کر سکتا ہے۔

دستخط ال۔ بی۔ ہنکاکس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور
(یکم اگست سنہ ۱۹۴۱ء)

سبدِ گل

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع اور ڈیفنس کونسل کے قیام سے پہلے مسلم لیگ کے ترجمان اخبارات لیگ کی یکجہتی اور اس کے ارکان کی اپنی جماعت سے وابستگی کو بڑے فخر و ناز کے ساتھ بیان کر رہے تھے۔ اور جو اخبارات لیگ میں اختلاف پیدا ہو جانیکا امکان ظاہر کر رہے تھے ان پر ان الفاظ میں نکتہ چینی کر رہے تھے :-

"قائد اعظم محمد علی جناح کے خلاف بعض سر کردہ مسلم لیگی رہنماؤں کی بغاوت کی خبریں شرانگیزی نہیں بلکہ احمقانہ بھی ہیں۔ یہ پروپیگنڈا کانگریس کی جانکنی پر پردہ ڈالیگا اور نہ مسلم لیگ کو کمزور کر سکے گا۔ (احسان لاہور)

۱۷ر جولائی کو کونسل میں توسیع اور ڈیفنس کونسل کے ممبروں کے ناموں کا اعلان ہونے پر مسٹر جناح نے ان کی مذمت کی اور حکومت سے شکایت کی کہ اس نے مسلم لیگ سے دریافت کئے بغیر مسلم لیگ کے سر کردہ ممبروں کو مشاورتی کمیٹی میں شامل کر لیا تو انہوں نے ان کیخلاف تادیبی کارروائی کرنے کا خیال بھی ظاہر کیا تو ان اخبارات نے یوں لکھنا شروع کیا :-

مسلم نقطۂ نگاہ سے سب سے بڑا اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ حکومت نے مسلم لیگ سے بالا ہی بالا چند مسلم لیگی ارکان کو ڈیفنس کونسل میں کام کرنے کے لئے آمادہ کر لیا۔ اور اس طرح دانستہ یا نادانستہ مسلم لیگ میں پھوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی۔"

زمیندار - لاہور

"مسٹر فضل الحق اور سر سکندر کی روش پیشتر سے مسلم لیگ کے مقاصد اور اس کے مفاد کے خلاف جاری تھی اور وہ بالتواتر لیگ کی پالیسی کی مخالفت کر رہے تھے۔ انہوں نے ڈیفنس کونسل میں شامل ہو کر لیگ سے غداری کی ہے۔ انہیں لیگ سے خارج کر دیا جائے۔ مسلم لیگ کو اب افراد کی نازبرداری کی ضرورت نہیں رہی - اب وہ ملت اسلامیہ کی نمائندہ جماعت بن گئی ہے ان کے نکل جانے سے لیگ کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ (عصر جدید کلکتہ)

انقلاب نے پیلر اصول پرستی بلکہ قائد اعظم کی قیادت کے متعلق یوں لکھتا ہے۔

لیکن قائد اعظم کے بیان میں جو اس قسم کے الفاظ آئے ہیں کہ اس طرح لیگ میں پھوٹ پڑ گئی ہے تو ہمارے نزدیک ایسا کوئی اندیشہ اس وقت پیدا نہیں ہوا اور خدا کے فضل سے امید ہے کہ پیدا نہیں ہوگا ......

...... بیشک مسٹر جناح قائد اعظم ہیں نہایت عزت و احترام کے مستحق ہیں لیکن ملت اسلامیہ کے ایک فرد ہیں پوری ملت نہیں ہیں۔ پوری لیگ بھی نہیں ہیں، مسٹر جناح سے اختلاف کی اگر ضرورت پیش آجائے تو یہ امر نہ لیگ کے مقاصد کے خلاف ہے اور نہ اسے لازمی طور پر مفاد ملت کے خلاف قرار دیا جا سکتا ہے۔ شخصیتوں کا احترام بڑی اچھی چیز ہے لیکن مفاد ملت کو شخصیتوں میں محصور کرنا کسی نقطۂ نگاہ سے بھی مناسب نہیں ہے۔"

(انقلاب - لاہور)

مسٹر فضل الحق نے تیز و تند بیان شائع کر کے کونسل میں اپنی شمولیت کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ ہم وزیر اعظم کی حیثیت سے شریک ہوئے ہیں۔ عصر جدید اس پر لکھتا ہے :-

"اس شمولیت کو ذاتی شمولیت نہیں کہا جا سکتا - اگر یہ ذاتی شمولیت ہے تو ان وزرائے اعظم نے وائسرائے کی اگست کی پیشکش ہی کو کیوں نہ منظور کر لیا تھا۔"

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ مسلم لیگ میں پھوٹ ہے اور مسٹر جناح "قائد اعظم" نہیں ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اب انہیں اپنی قیادت کا طول و عرض اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے۔

شملہ ۲ر اگست ایک پرائیوٹ بحری تار سے معلوم ہوا ہے کہ سر فیروز خاں نون ممبر صیغہ بیر حکومت ہند مع ...

ادبِ لطیف

نگار خانہ چین

مترجمہ مہدی علی خانصاحب

ذیل میں مشہور چینی شاعروں کی نظموں کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ چینی ادب اور شاعری میں کس قدر دلفریبی اور کشش موجود ہے

موسم گرما کا آغاز

بانس کے درختوں کا سایہ گھنا ہو رہا ہے۔
پرندوں نے سہ پہر کی فضا کو گیتوں سے بھر دیا ہے۔
بہار آلوچے کے درختوں سے بے وفائی کر رہی ہے۔
آدمی تھک چکا ہے۔ کیونکہ طویل دن ختم نہیں ہوتا۔
(ہو۔ شو۔ چین)

وہ کہاں ہے؟

میں ندی کے کنارے۔
پہاڑ چڑھ رہا ہوں ———— بالکل تنہا
چاند کی شعاعیں لہروں پر رقصاں ہیں۔
پچھلے سال بھی میں یہی نظارہ دیکھ رہا تھا۔
لیکن اس وقت میرے ساتھ
وہ بھی تھی۔
ہر چیز اسی طرح موجود ہے۔
لیکن دل کو جس کی تلاش ہے
وہ یہاں موجود نہیں۔
(چاؤ - چیا)

نگاہِ کرم

حسین لڑکیاں برآمدوں میں چہلیں کرتی پھرتی ہیں۔ ان کے گیتوں کی آوازیں چنگ و رباب کے نغموں سے کھیلتی ہوئی یہاں آ رہی ہیں۔
ذرا ادھر تو آؤ اور بتاؤ کہ جس حسینہ پر آج کسی کی نگاہ کرم پڑی ہے۔
اس کی پلکیں کیا دوسری لڑکیوں سے زیادہ شوخ اور دراز ہیں؟
(ہسیا تونگ)

عالمِ نسواں

بناؤ سنگھار یا شوہر کی محبت

از زبیدہ سلطان جہاں بیگم دہلوی

جو سوال زیب عنوان ہے۔ یہ دیکھنے میں تو ایسا کچھ اہم نہیں معلوم ہوتا مگر تجربے نے بتایا ہے کہ بعض ازدواجی زندگیاں صرف اس بنا پر نا چاقی کے خوفناک غار میں گر کر تباہ ہو جاتی ہیں کہ عورتیں اس زندگی کے ایک ظاہری رخ یعنی اپنی اور گھر کی آرائش اور انتظام پر بہت زیادہ توجہ دیتی ہیں مگر وہ اس انسانی تعلق کو نشو و نما دینا بھول جاتی ہیں۔ جو شوہر اور بیوی کی مشترکہ خوشگوار زندگی کی بنیاد ہے یہ کیسے تعجب کی بات ہے کہ جب تک جدید تعلیم کا ہندوستان کے طبقۂ نسواں میں زیادہ چرچا نہیں ہوا تھا اس وقت تک ہم پڑھے لکھے مردوں سے یہ شکایت کر سکتے تھے کہ ہندوستانی عورت بحیثیت مجموعی پھوہڑ ہوتی ہے اور اپنی اور گھر کی تزئین و آرائش اور انتظام کے سلسلے میں مغربی عورتیں جتنی سرگرمی دکھاتی ہیں ہندوستانی عورتوں میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔

اس سلسلے میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہیں گے بلکہ ایک مغربی عورت کی اس تحریر سے چند اقتباسات پیش کر کے اس طرز عمل کی برائی ظاہر کریں گے جو اس نے ایک "مبتلائے آرائش" عورت کو بھیجی ہے۔ امریکہ میں ایک میم صاحب ہیں جن کا نام ڈوروتھی ڈکس ہے۔ وہ نسوانی معاملات میں بڑی عاقلہ اور فہیمہ سمجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنا ایک رسالہ بھی نکال رکھا ہے جس میں اکثر اہم نسوانی مسائل زیر بحث رہتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے ایک عورت کو جلی حروف میں یہ نصیحت کی ہے :-

میم صاحب اپنے آپ کو بنانے سنوارنے اور گھر کو صاف ستھرا اور مزین رکھنے کا کام اتنا اہم نہیں ہے۔ آپ اس کی طرف اتنی متوجہ نہ ہوا کیجئے کہ اپنے شریک زندگی کو بالکل ہی فراموش کر دیں۔ گھر کو صاف ستھرا رکھنا اور اپنے آپ کو خوش وضع بنانا کوئی عیب تو نہیں ہے مگر نہ اس قدر کہ آپ میں اور آپ کے شوہر میں وہ رشتہ موانست ہی ٹوٹ جائے جو ازدواجی زندگی کی بنیاد ہے۔"

آگے چل کر ڈوروتھی ڈکس صاحبہ نے وہ خط درج کیا ہے جو ایک "مبتلائے آرائش" عورت نے انہیں لکھا تھا۔

میری شادی کو تین سال ہوئے ہیں۔ ہمارا گھر بہت خوش وضع ہے۔ ہر چیز نئی اور نفیس ہے اور مجھے ہر چیز کو صاف اور اجلا رکھنے کی دھن سی سوار ہو گئی ہے۔ میرا بیشتر وقت اسی میں کٹ جاتا ہے۔

آگے چل کر ان "صفائی پسند" میم صاحبہ نے اپنے جذبۂ زینت و آرائش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب میں گھر کی صفائی سے فارغ ہوئی تو پھر کچھ وقت اپنے اوپر بھی صرف کرتی ہوں مگر اس تمام سعی و کوشش سے میں مزید کام کرنے سے اس قدر اکتا جاتی ہوں کہ پھر میرا کھانا پکانے کو جی نہیں چاہتا۔ پہلے تو ہم ہوٹل سے منگا منگا کر کھاتے رہے مگر جب دیکھا کہ بازار کے کھانے پر خرچ ہی زیادہ ہوتا ہے اور چیز بھی خراب ملتی ہے تو ہم نے خادمہ کا بندوبست کر لیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی مجھے کچھ نہ کچھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ادھر یہ حالت ہے کہ مجھے دھوئیں سے اپنا رنگ کالا پڑ جانے کا ڈر ہے اور چولھے کے پاس بیٹھنے سے اس کثرت سے پسینے آتے ہیں کہ جلد کو خوبصورت بنانے کے لئے میں نے کریموں اور پاؤڈروں پر انبار روپیہ خرچ کیا ہے وہ ایک ہفتے میں خراب ہو جائیگی۔

میرے شوہر کو شاید میرا یہ طرز عمل بہت برا لگتا ہے میں شاید اس لئے کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے ابتک زبان سے کچھ نہیں کہا ہے، آپ بتایئے کہ میں کیا کروں

یہ خط درج کرنے کے بعد ڈوروتھی ڈکس صاحبہ نے ان میم صاحبہ کو خوب ڈانٹ بتائی ہے۔ لکھتی ہیں :-

اجی آرائش پسند میم صاحبہ! ذرا اس قدر زیادہ صفائی ستھری اور آرائش کی متوالی نہ بنئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کسی روز آپ اپنی ازدواجی مسرتوں ہی پر جھاڑو نہ پھیر دوں۔ آپ دنیا میں پہلی عورت نہیں ہیں جس سے یہ دباؤ نازل ہوئی ہو۔ آپ سے پہلے بھی بہت سی عورتوں نے اپنے گھروں کو اس قدر صاف ستھرا بنایا کہ وہ میاں بیوی کی مشترک زندگی کے لئے ناقابل رہائش بن کر رہ گئے۔ ان عورتوں نے اپنے آپ کو بنانے سنوارنے میں بھی اس قدر شدت سے کام لیا کہ جن کو دکھانے کے لئے بناؤ سنگھار کیا وہ ان سے روٹھ کر چل دیئے۔ ڈوروتھی صاحبہ نے آگے چل کر مبتلائے آرائش عورت کے کان کھولتے ہوئے اسے بتایا کہ

آپ نے شاید کبھی غور نہیں کیا۔ مردوں کی خودکشیوں کی جتنی وارداتیں ہوتی ہیں ان کی تہ میں بیشتر آپ ہی جیسی عورتوں کا ہاتھ کام کرتا ہوتا ہے۔

میم صاحبہ مہربانی فرما کر بیجان چیزوں کو بنانے سنوارنے اور اپنا حسن نکھارنے کے جذبے کو دبایئے اور اس تعلق کو پالش کرنے کی طرف زیادہ توجہ کیجئے جو زندگی کا دار و مدار ہے۔ عورت گھر کی جھاڑو نہیں ہے۔ نہ وہ گھر کی گڑیا ہے۔ وہ گھر کا سکون اور اس جنت ارضی کی حور آرام و تسکین ہے۔

شاید اس کے آگے تو اور کچھ لکھنے کی ضرورت ہے نہیں!

نیویارک - ۲ر اگست۔ سر رانلڈ کیمبل یہاں پہنچ گئے ہیں آپ یہاں سے واشنگٹن جائیں گے۔ اور امریکہ میں برطانی وزیر کا عہدہ سنبھالیں گے۔

بچوں کی دنیا

سقراط

سقراط یونان کے مشہور فلاسفر ہوئے ہیں ان کا شمار دنیا کے بڑے بڑے بزرگوں میں ہوتا ہے۔ ان کا چلن نہایت ہی اعلیٰ پایہ کا تھا۔ لوگوں کی خدمت اور بھلائی میں ہی انہوں نے اپنی تمام زندگی گذاری۔

سقراط کے خیالات بہت ہی اچھے تھے۔ وہ نہ تو کبھی کسی سے کوئی کڑوی بات کہتے اور نہ کبھی کسی پر ناراض ہوتے۔ غصہ تو انہیں آتا ہی نہ تھا۔ ان کی بیوی کا نام زنیتھی تھا وہ بہت کڑے مزاج کی عورت تھی۔

زنیتھی بات بات پر غصہ کیا کرتی۔ وہ سقراط کو بہت دکھ دیتی لیکن وہ اسے کچھ نہ کہا کرتے۔

ایک دن سقراط اپنے دوستوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انہیں دیر تک باتیں کرتے دیکھکر زنیتھی بگڑ اٹھی اور لگی گالیاں دینے لیکن سقراط نے اسکی کوئی پرواہ نہ کی۔ یہ دیکھکر زنیتھی کا غصہ اور بھی بڑھ گیا۔ اور اس نے زور زور سے گالیاں دینی شروع کر دیں لیکن سقراط اس زیادتی کو بھی سنکر خاموش رہے۔

تھوڑی دیر کے بعد جب سقراط اپنے دوستوں کے ہمراہ باہر جانے لگے تو زنیتھی جلدی سے کوٹھے پر چڑھ گئی اور وہاں سے گندے پانی سے بھرا ہوا ایک گھڑا ان پر الٹ دیا۔ ان کے کپڑے بھیگ گئے بلکہ میلے بھی ہو گئے۔ لیکن انہوں نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔ بلکہ اپنے دوستوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ آج زنیتھی بہت گرج رہی ہے دیکھا نا میری بات آخر سچ نکلی۔ لو اب وہ برس بھی پڑی۔"

اگر کوئی اور ہوتا تو اس حرکت پر اپنی بیوی پر ضرور خفا ہوتا۔ لیکن سقراط کے دل میں ذرہ برابر میل نہ آیا۔

تحمل کی حد ہو گئی جو لوگ اس طرح متحمل رہنا جانتے ہیں۔ وہی بزرگ ہیں۔ غصہ کو مارنا آسان کام نہیں ہے۔ مگر سقراط نے غصہ کو مار لیا تھا۔ اسی وجہ سے وہ آج قابل عزت اور لوگ ان کا نام عزت سے لیتے ہیں۔ اور جب تک دنیا قائم رہیگی ان کا نام اسی عزت سے لیا کریں گے۔

سقراط بارہا یہ کہا کرتے تھے کہ زنیتھی میری گرو ہے جس نے مجھے غصہ پر فتح پانا سکھلایا۔ وہ کبھی بھی کسی پر غصہ نہ کیا کرتے تھے۔

ان کا قول ہے کہ غصہ عقل کا دشمن ہے۔ اور اس کا انجام پشیمانی ہوتا ہے۔

واقعی یہ بات درست ہے۔ درحقیقت غصہ ایک گناہ ہے اور جو لوگ غصہ کرتے ہیں وہ گناہ کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ایسے گناہ سے بچیں اور جہاں تک ہو سکے غصہ نہ کیا کریں۔

مرکزی اسمبلی کا اجلاس

شملہ ۳ر اگست۔ مرکزی اسمبلی کا اجلاس ۲۷ر اکتوبر سے نئی دہلی میں شروع ہوگا۔ اس کی ۱۴ نشست ہوں گی ان میں سے دس روز سرکاری کاموں کیلئے ہوں گے اور چار غیر سرکاری کاموں کیلئے۔

رنگون میں مزید فوج پہونچ گئی

رنگون - ۳ر اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی اور آسٹریلین فوجوں کے دستے ملایا سے یہاں پہونچ گئے ہیں۔ ان کو برما میں جنگلوں میں لڑنے کی تربیت دی جائے گی۔

رائے پور ۳ر اگست۔ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ رائپور نے آل انڈیا مسلم لیگ کو لکھا ہے کہ پاکستان کا نام دار الاسلام رکھا جائے۔

پردۂ فلم

سینما اور اس کا اثر

(از جناب رام سروپ بھٹناگر صاحب)

حساب لگانے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ خرچہ لباس پر اور دوسرے نمبر سینما پر ہوتا ہے۔ اگرچہ ہندوستان میں سینما اسوقت تک پہلی منزل میں ہے لیکن اس نے الگ ممتاز درجہ حاصل کر لیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانوں کو اس کو دیکھنے سے جو فرحت حاصل ہوتی ہے وہ دوسرے ذرائع سے ناممکن ہے۔ تفریح طبع کے جس قدر ذرائع مثلاً ناٹک سرکس رقص و سرود جواب تک ایجاد ہوئے تھے۔ ان سب کو سینما نے گوشہ میں بٹھا دیا۔ اس میں ایک آدمی ایک وقت میں مختلف و متعدد مقامات پر کام کر سکتا ہے۔ مثلاً آج دیوکا رانی۔ لیلا چٹنس۔ وسنتی۔ اما۔ کانن بالا۔ سہگل۔ نواب۔ ایشور لال۔ وغیرہ کے مختلف کھیل ایک ساتھ مقررہ ٹائم پر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں دکھلائے جا سکتے ہیں۔ اگر ایک ایکٹر یا ایکٹریس کی مدت حیات ختم ہوتی ہے تو اس کا کارنامہ اس کے ساتھ ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ جس طرح زندگی میں اپنا کام دکھلاتا رہا وہی کام اس کے مرنے کے بعد تک ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔

لیکن اس وقت تک جو ۹۵ فیصدی کھیل ہماری نظروں سے گذرے ہیں ان کی ابتدا عاشق معشوق سے ہوتی ہے باہمی ارتباط اور اختلاط میں مختلف قسم کے سوانح پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ان تمام روکاوٹوں اور سختیوں کو جو اس راہ میں حائل ہیں دلیری کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ آخر میں تمام قیود سے آزاد ہو کر شادی کر لیتے ہیں اور کھیل کا انجام ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو کچھ ناچ رنگ اور مزاحیہ پارٹ عشقیہ راگ اور مختلف قسم کے جذبات ہمارے سامنے آتے ہیں وہ ضمنی حیثیت رکھتے ہیں سینما کا جو اثر ملک کے نوجوانوں پر پڑ رہا ہے اس کے متعلق ایک حلقہ کا یہ خیال ہے کہ فلموں سے نوجوانوں کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج نوجوانوں کے کمروں میں ملک کی برگزیدہ ہستیوں کی تصویریں نہیں بلکہ فلم ایکٹریسوں کے فوٹو نظر آتے ہیں۔

مسٹر جناح کا بیان

مسلم لیگ کے جو ممبر وائسرائے کی توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل میں اور قومی ڈیفنس کونسل میں شامل ہوئے ہیں ان کے خلاف مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے تادیبی کارروائی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایک بیان میں آپ فرماتے ہیں کہ چونکہ بے شمار تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں ان کے پیش نظر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کر کے اور نام نہاد قومی ڈیفنس کونسل قائم کر کے حکومت نے جو اسکیم مرتب کی ہے اس میں شامل ہونے والے مسلم لیگ کے ممبروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا آخری فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ڈسپلن اور پبلک زندگی کے صحیح معیار کو محفوظ اور قائم رکھنے کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ سر سلطان احمد جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں شریک ہوئے ہیں اور سر محمد سعد اللہ مسٹر اے۔ کے فضل الحق نواب چھتاری۔ اور بیگم شاہ نواز۔ اور سر سکندر حیات خان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ یہ حضرات آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر ہوتے ہوئے اپنے لیڈر یا اپنی جماعت کی ایگزیکٹو سے پوچھے بغیر یا ان کے علم کے بغیر آل انڈیا مسلم لیگ کے فیصلے اور اس کی عام پالیسی کی خلاف ورزی کر کے نام نہاد قومی ڈیفنس کونسل میں شریک ہو گئے جس کا ۲۱ر جولائی سنہ ۱۹۴۱ء کے سرکاری بیان میں اعلان ہوا ہے۔ اب صرف زیر غور سوال یہ ہے کہ تادیبی کارروائی کس طرح عمل میں لائی جائے۔

اقوال زریں

جھگڑے کا شروع پانی کے پھوٹ نکلنے کی مانند ہے۔ اس لئے لڑائی سے پہلے جھگڑے کو چھوڑ دو۔

اپنے ہمسایہ کے گھر بار بار جانے سے اپنے پاؤں کو روک دو۔ مبادا وہ تنگ آکر تجھ سے نفرت کرنے لگے۔

آدمی کا غرور اسے پست کریگا۔ لیکن جو دل سے فروتن ہے وہ عزت حاصل کرے گا۔

بے تمیز عورت میں خوبصورتی گویا ٹاٹ میں مخمل کا پیوند ہے۔

شفقت اور سچائی کو اپنے گلے کا طوق بنا اور اپنے دل کی تختی پر لکھ لے۔

جو دوسرے کی آہ سنکر اپنے کان بند کر لیتا ہے وہ آپ ہی جب آہ کریگا تو کوئی نہ سنے گا۔

اپنی باتیں احمق کو نہ سنا کیونکہ وہ دانائی کے کلام کی تحقیر کرے گا۔

موج تبسم

سب انسپکٹر نے پوچھا۔ تم کیا کرتے ہو؟
میں جوتشی ہوں۔
پھر تم زائچہ بنا کر اپنی بیوی کا حال کیوں نہیں دریافت کر لیتے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔
جوتشی نے جواب دیا۔ میں زائچہ تو بنا دوں لیکن اُس کی فیس کون دیگا۔

ہمسایہ: تمہارے دونوں لڑکے رات بھر شور مچاتے رہتے ہیں۔
دوسرا: یہ بالکل جھوٹ ہے چھوٹا بچہ اتنا زور سے روتا ہے کہ بڑے کی آواز دب جاتی ہے۔

اصغر: کیوں دوست آخر تم نے میرے راز کو افشا کر دیا۔
اکبر: میں نے تمہارے راز کو افشا نہیں کیا بلکہ دوسرے راز سے تبادلہ کیا ہے۔

استاد: (نئے لڑکے سے) تمہارا کیا نام ہے۔
لڑکا: اقبال حیدر
استاد: دیکھو جب تم اپنے استاد سے بات کرو تو پہلے سر کہو
لڑکا: (منت سے) سر اقبال حیدر

دلچسپ معلومات

سمندر کے ۱۰۰ ٹن پانی میں سے ۱۲ ٹن عام نمک ہوتا ہے۔

سائیبریا بھی عجیب ملک ہے۔ وسعت کے لحاظ سے تو یورپ سے ڈیوڑھا اور برطانیہ عظمیٰ سے چالیس گنا بڑا ہے۔ مگر آبادی کے لحاظ سے لندن سے چھوٹا ہے۔

سنگاپور مشرق بعید میں برطانیہ کا زبردست بحری مستقر ہے۔ یہ جزیرہ ۲۵ میل لمبا اور ۱۴ میل چوڑا ہے رقبہ ۲۱۷ مربع میل اور آبادی پانچ لاکھ نفوس ہے

جغرافیہ چار قسم کا ہوتا ہے پولٹیکل، فزیکل، ملٹری اور کمرشیل نمبر ۴ سوداگروں کے لئے ضروری ہے نمبر ۱ و ۲ سول طلباء کو اور نمبر ۱-۲-۳ ملک کے سیاست دانوں اور لیڈروں کو اور چاروں قسموں سے فوجی افسروں کو واقف ہونا ازبس ضروری ہے

دریائے نیل تقریباً چار ہزار میل لمبا ہے اور ۱۰ لاکھ مربع میل زمین کو سیراب کرتا ہے۔

افسانہ

خادمہ

ایک دردناک معاشرتی افسانہ

مترجمہ نقی علی ہاشمی ناگپور

ذیل کا افسانہ ہندی زبان سے ترجمہ کیا ہے اور اس افسانہ میں ان معاشرتی کمزوریوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جنکی بنا پر ہندوستان میں ہر سال لاکھوں عورتوں کی زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

گاؤں کے مالگذار پنڈھری ناتھ کا لڑکا رام ناتھ شراب خانے سے جب گھر لوٹا تو رات بھیگ گئی تھی اُسے کچھ ہوش نہ تھا۔ ٹوپی معلوم نہیں کہاں گر گئی تھی۔ بال پریشان تھے۔ قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ پاؤں ڈگمگا رہے تھے۔ دھوتی ڈھیلی ہو کر زمین کے بوسے لے رہی تھی۔

گھر کے سب لوگ سو رہے تھے۔ صرف نئی مہرانی جاگ رہی تھی۔ مالکن کا حکم تھا کہ رام ناتھ کو بغیر کھانا کھلائے نہ سوئے مہرانی کا نام تھا کشنی ——— وہ جوان تھی۔

رام ناتھ کئی جگہ ٹھوکریں کھاتا دالان میں آیا اور دیوار کا سہارا لیکر بوٹ کے بند ڈھیلے کرنے لگا۔ رسوئی گھر میں روشنی ہو رہی تھی۔ دیکھ کر وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولا "مہرانی تھالی پرسو"

کچھ دیر بعد مہرانی ہاتھ میں تھالی اور گلاس لئے دالان میں آئی۔ اس نے گھونگھٹ کر لیا تھا۔ اس کا شرم سے برا حال ہو رہا تھا۔

نئی مہرانی جب سے آئی ہے۔ رام ناتھ کی ہوسناک نظریں اس کے کھوج میں لگی رہتی تھیں پر وہ اتنی محتاط ہے کہ رام ناتھ کسی طرح اس کی شکل نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن اس کا سڈول جسم متناسب عضا دیکھ کر وہ سمجھ گیا ہے کہ جس کا جسم اتنا سندر ہو اس کی شکل بری نہیں ہو سکتی۔

وہ دیکھ رہا تھا کشنی نے زمین پر پہلے گلاس رکھا پھر تھالی اور آسن بچھا کر ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی۔ اس نے تنہائی میں کشنی کو اپنے اتنے قریب کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اپنے من میں اس نے جو منصوبے باندھے تھے ان کو آج پورا ہوتا دیکھکر شرم و غیرت نشے کی مستی میں ہوا ہو گئی۔

اس کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر وہ آسن پر بیٹھ گیا۔

پھر وہ ایک لقمہ حلق سے نیچے اتارتے ہوئے بولا۔ "ترکاری میں بالکل نمک نہیں ہے۔ تھوڑا نمک لاؤ۔" وہ نمک لے کر آئی اور شرمیلے انداز سے جھک کر تھالی میں نمک ڈالنے لگی۔

رام ناتھ نے دیکھا۔ دھوتی کے گھونگھٹ میں بڑی بڑی حسین آنکھیں چمک رہی ہیں۔ گالوں کی سرخی الگ غضب ڈھا رہی ہے۔ اور ابھرے ہوئے سینے کا دلکش تناؤ دعوت نشاط دے رہا ہے۔ یہ ہوش ربا منظر دیکھ کر اس کا متوالا دل پاگل ہو گیا اس نے ایک وحشی کی طرح اس کا گھونگھٹ سرکا دیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا "دری اماں ری۔"۔ کہکر وہ زمین پر گر پڑی۔

رام ناتھ گھبرا گیا۔ وہ بولا "چپ رہو ——— ! چپ رہو! چلاؤ مت کوئی سن لیگا۔"

پاس ہی مالکن کا کمرہ تھا۔ اتفاق سے اُسی وقت ان کی آنکھ کھل گئی۔ کشنی کی آواز سن کر وہ جھٹ باہر نکل آئیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے زمین پر پڑی ہے اور رام ناتھ کھڑا ہے۔ اپنے لڑکے کے چلن سے وہ واقف تھیں حقیقت سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔ انھوں نے آواز دی رامو۔ اس نے ماں کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا۔ پھر وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے چور کی طرح نکل گیا۔

مالکن کشنی کا شانہ ہلا کر بولیں۔ "اٹھو بیٹی میں یہ نہیں جانتی تھی کہ رامو تیرے کہ رامو اتنی ہمت کرے گا۔ ورنہ میں تمہیں اکیلی اس کے سامنے نہیں جانے دیتی۔"

ایک دن دوپہر کو کشنی مالکن کے بال سنوار رہی تھی۔ یہ برہمن کی لڑکی جب سے آئی ہے۔ مالکن کو بہت آرام ملا ہے اور وہ بھی اپنی مالکن سے ماتا کی طرح محبت کرتی ہے۔ گرہستی کے کاموں سے اتنی واقف ہے کہ مالکن نے سب ذمہ داری اسے سونپ دی ہے۔ مالکن نے کہا۔ "بیٹی کل تمہیں ذرا تڑکے اٹھنا ہوگا۔"

اس نے پوچھا "کیوں ماتا جی"

کل ہمارے گاؤں کے پجاری جی آنے والے ہیں۔ وہ تمہارے مالک کے گرو بھی ہیں۔ پہلے ان کی رسوئی کا انتظام کر کے پھر ہمارا کھانا پکانا ہوگا۔ تم اگر تڑکے نہا دھو کر تیار نہ ہوگی۔ تو بہت دیر ہو جائے گی۔

کشنی بولی۔ "اچھا ماتا جی"

کچھ دیر کے بعد مالکن بولیں "بیٹی میں کئی دن سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ لیکن بھول جاتی ہوں۔"

"کیا بات ماتا جی؟"

"کیا تمہارا پتی ہے؟ تم اتنے دن سے یہاں ہو پر وہ آکر ایک دن بھی نہیں ملا اور نہ کوئی چھٹی بھیجی۔"

بال سنوارتے سنوارتے اچانک اس کا ہاتھ رک گیا اور مسکراتے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

مالکن اس کے چہرے کے تاثرات نہ دیکھ سکیں۔ پوچھا "چپ کیوں ہو گئیں کہو؟"

وہ بولی "مجھے معلوم نہیں۔"

"یہاں کا پتہ تمہارے پتی کو معلوم ہے؟"

"ان کو معلوم نہیں کہ میں یہاں ہوں"

مالکن کی حیرانی کی کوئی حد نہیں رہی۔ "کیا پتی نہیں جانتے کہ تم یہاں ہو۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مالکن نے کچھ سوچ کر پوچھا۔ "بیٹی کیا تم اپنے پتی سے لڑ جھگڑ کر آئی ہو۔"

وہ شرما کر بولی "نہیں"

"تب ———"

"وہ مجھے لیجانا نہیں چاہتے۔"

"اچھا لیجانا نہیں چاہتے۔ تم اتنی خوبصورت ہو، تم میں اتنے گن ہیں۔ اور وہ تمہیں لیجانا نہیں چاہتے۔ وہ بھی کیسا آدمی ہے۔"

وہ ایک تصویر کی طرح خاموش تھی۔ مالکن اگر اس کا چہرہ دیکھ سکتیں تو معلوم ہوتا کہ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو چھل چھل کر رہے تھے۔ وہ اور نہ معلوم کیا پوچھتیں کہ اتنے میں مالک آگئے۔ اور کشنی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

وہ سب سمجھ گئی کہ اب بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ ایک دن تمام راز فاش ہو جائیں گے۔

اس کا پتی ——— وہ تو دنیا میں رہ کر بھی اس سے بہت دور ہے پر یہ بپتا اس کے اپنے کارن نہیں پڑی۔ محض شک و شبہات نے اس کے جیون دیوتا کو اس سے چھین لیا ہے۔ اسکی گریہ و زاری اس کی منت سماجت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ تاہم اسے اُمیدوں کے آسمان پر ایک چمکتا ہوا تارا نظر آتا۔ وہ من ہی من میں یہ کامنا کرتی کہ شاید انہیں دیا آجائے۔ اور وہ مجھے بلا لیں۔ انسان بدنصیبی کی آخری سرحد پر پہونچکر بھی اُمید دل کے خواب دیکھتا ہے۔

اس کا پتی اس سے بہت پریم کرتا تھا۔ اور وہ بھی اس کی دیوانی تھی۔ اس کا چلن بھی اچھا تھا۔ لیکن جب ہمارا سماج سیتا جی پر الزام لگانے سے نہیں چوکا تو یہ بیچاری کس شمار قطار میں تھی۔ اس کے لئے سماج نے انصاف کے دروازے بند ہو گئے۔ اس کو اس بات کا بڑا غم ہے وہ روتی ہے رونے دو۔ اسکی ایسی کتنی ہی نیک بختوں کے آنسو سنگدل سماج کے قدموں میں گر رہے ہیں۔ لیکن کون پوچھتا ہے

برطانیہ پر حملہ کا امکان جاتا رہا

میلبورن ۳۰ راگست۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر مینزنے ایک تقریر میں کہا کہ ۱۹۴۱ء میں برطانیہ پر جرمنی کا بڑے حملہ کا امکان جاتا رہا ہے اور ہم لڑائی کے اس دور میں داخل ہو رہے ہیں جس میں ہم لڑائی جیتنا شروع کر دیں گے۔ قربانی اور زبردست کوشش کی ابھی ضرورت ہے۔

نہر سویز پر بمباری

قاہرہ ۴ راگست۔ اتوار کی رات کو مصر کے کئی صوبوں پر ہوائی حملہ کیا گیا۔ نہر سویز کے علاقہ میں بم گرائے گئے۔

جرمن ایران چھوڑ رہے ہیں

انقرہ ۴ راگست۔ طہران سے جرمن مع ۳ اور سفارتی افسروں کے انقرہ پہونچا ہے۔ ساٹھ جرمن کاریگر اور کارخانہ دار طہران سے ترکی پہونچ رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ انقرہ پہونچ چکے ہیں اور کچھ ایران سے روانہ ہونے والے ہیں۔

ہندوستان کیلئے پارلیمنٹری سسٹم موزوں نہیں ہے

وزیر ہند کی تازہ دریافت

لندن یکم راگست۔ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث شروع کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ گذشتہ بحث میں یہ مسئلہ پیش آیا تھا۔ کہ برطانیہ کو ہندوستان میں حکومت کرنے کا اپنا اختیار ہندوستانی ہاتھوں میں منتقل کرنا چاہئے یا نہیں۔ اگر چاہئے تو کس حد تک۔ ہندوستانی لیڈروں اور اس ہاؤس کے درمیان اسی مسئلہ میں اختلاف رائے تھا۔

آج یہ عام رائے ہے کہ ہندوستان کو جس قدر جلد ہو سکے درجۂ نو آبادیات مل جانا چاہئے۔ میں اس طرح کہنا زیادہ پسند کروں گا کہ ہندوستان کو برطانوی دولت مشترکہ میں آزادانہ اور برابر کا حصہ ملنا چاہئے۔

آج سب سے بڑا سوال یہ نہیں ہے کہ آیا ہندوستان خود حکومت کرے بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ کس طرح حکومت کرے۔ وہاں کس قسم کا آئین نافذ کیا جائے جس کے ماتحت وہ اپنا اتحاد برقرار رکھ سکے اور آزادی حاصل کرے اور مختلف عناصر جن سے ملکر ہندوستان کی قومی زندگی بنی ہے معقول طریقہ پر اپنی اپنی آزادرائے برقرار رکھ سکیں۔

چھ سال ہوئے یہ مسئلہ افق پر نظر نہیں آتا تھا۔ ہمیں معلوم تھا کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ مسئلہ ہے اور ہم نے خیال کر لیا تھا کہ جداگانہ انتخاب دیکر ہم نے یہ مسئلہ حل کر لیا ہے ہم چاہتے تھے کہ والیان ریاست کو اپنے اختیارات میں کمی کرنے پر تیار کیا تھا۔ اور ہم نے ان کو ملانے کے لئے ان کے حق میں شرطیں پیش کیں لیکن ہم نے اور ہندوستانی سیاسی لیڈروں دونوں نے یہ طے شدہ امر سمجھ لیا کہ ہندوستان میں مرکزی حکومت ایسی ہونا چاہئے جیسی کہ برطانیہ میں پارلیمنٹری حکومت ہے۔ یہی خیال کر کے ۱۹۳۵ء کا ایکٹ تیار کیا گیا۔ اس کے بعد کے واقعات اور صوبوں میں ذمہ دار حکومت پر اس عملدرآمد سے بہت سے سوال پیدا ہو گئے آیا ہندوستان میں اس قسم کا طرز حکومت ممکن ہے خاص کر حکومت مرکزی سے جہاں تک اس کا تعلق ہے۔

پارلیمنٹ گورنمنٹ

ہمیں یاد رکھنا چاہئے ہمارا نظام حکومت جو دنیا میں جمہوری حکومت کی سب سے زیادہ لچکدار اور موثر قسم کا ہے۔ وہ نظام جو قدرتی اور آسان طور پر قابل عمل معلوم ہوتا ہے۔ اس کے عمل کا دارومدار چند ناگزیر حالات پر ہے۔ یہ نظام ایک پارٹی سسٹم پر قائم ہے۔ جس میں پارٹی کا وفادار ہونا اعلیٰ وفاداری نہیں ہے۔ بلکہ آخر میں قومی مفادوں کا وفادار رہنا پڑتا ہے اور تمام چیزیں اس کے پس پشت پڑ جاتی ہیں اور ایک ادارہ کی حیثیت سے پارلیمنٹ کا کام کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے ذمہ داری کو محسوس کرنا پڑتا ہے۔

ہمارا یہ نظام اکثریت کے فیصلوں پر مبنی ہے کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر حالت میں اکثریت آزادانہ بحث کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اور آج جو اقلیت ہے کل اکثریت بن سکتی ہے یہ حالات وہاں موجود نہیں جہاں پارٹی سے وفاداری اور پارٹی ڈسپلن تمام دوسرے امور پر حاوی آجاتا ہو۔ جہاں پارلیمنٹ کے باہر پارٹی ایگزیکٹو پالیسی کو طے کرتی ہو۔ وہاں ہمارا نظام ناقابل عمل ہے اور آزادی اور جمہوریت کو محفوظ رکھنے کیلئے دوسرے ذریعے پیدا کرتے ہیں۔

پاکستان کا مطالبہ

ہندوستان کے صوبوں میں پارٹی کی بنیاد پر جو کونسل قائم ہوئیں ان کے تجربہ سے ہندوستان کی قومی زندگی کے بڑے بڑے اور طاقتور عناصر کو صحیح یا غلط طور پر یہ یقین ہو گیا ہے کہ موجودہ ایکٹ کی مرکزی دفعات کے ماتحت یا اس کی کسی ایسی ترمیم کے ماتحت جس کی روسے سارے ہندوستان پر اس حکومت کا انتظامی کنٹرول رہے جو باہر کی ایگزیکٹو کی تابعداری کرتی ہو۔ ان کی جانیں اور آزادی محفوظ نہیں رہے گی۔ ان خطروں کو جنہیں کانگریس راج یا ہندو راج کا نام دیا جاتا ہے۔ کار وعمل اس حد تک ہوا ہے کہ مسلم حلقوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جانے لگا کہ ہندوستان کو تقسیم کر کے الگ الگ ہندو اور مسلم مملکتیں بنا دی جائیں۔ اس اسکیم پر اس کی انتہائی شکل میں جو چند در چند اور بے مثال اعتراضات ہیں ان کے متعلق اس وقت میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ صرف اتنا کہوں گا کہ اس اسکیم سے اقلیتوں کا مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ صرف بڑی جگہ سے ہٹکر چھوٹی جگہ میں آجاتا ہے۔ یہ مایوس کن مشورہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مایوسی غیر ضروری ہے کیونکہ بلاشبہ ہندو اور مسلمانوں میں تعمیری صلاحیت قدرتی گرمجوشی اور ہندوستان سے اتنی محبت موجود ہے جو آئینی حل تلاش کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ حل نکل آنے کے بعد تمام فرقوں اور مفادوں کے حقوق کو منصفانہ طور پر مان لیا جائیگا۔

نئی کوشش کی ضرورت

لہذا اب ہندوستانی مدبروں پر اس بات کا تقاضا ہے کہ وہ نئی اور مختلف کوشش کریں اور اس ہاؤس یا حکومت ہند پر بمباری کرنے کے بجائے آپس میں صلاح مشورہ کا طریقہ اختیار کریں۔ میرا خیال ہے نئے حالات میں ستیہ گرہ سے کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ حقیقی مسئلہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

حال ہی میں پونا میں جو کانفرنس ہوئی ہے میں اسکے رزولیوشن کا خلوص دل کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہوں جس میں صدر کانفرنس سر تیج بہادر سپرو سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ متحدہ ہندوستان کے آیندہ آئین کے مسئلہ کی فوراً جانچ پڑتال شروع کریں۔ حقیقی آئینی مسئلوں اور بہت سے ذاتی عناصر کے بارے میں کام کرنے کی تمام ہندوستانی مدبروں سے سر تیج بہادر سپرو میں زیادہ قابلیت ہے مسئلے حل ہونے سے پہلے ان ذاتی عناصر کو ایک مرکز پر لاکر متفق بنانا ہے۔

بڑے بڑے عنصر

کانفرنس کے دوسرے رزولیوشن سے بعض طبقوں میں جو غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اسے میں دور کرنا چاہتا ہوں۔ وہ غلط فہمی یہ ہے کہ ہندوستان کی قومی زندگی کے بڑے بڑے عناصر کے سمجھوتہ پر اصرار کرنے سے برطانوی حکومت کی مراد بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں ہیں ہندوستان کی قومی زندگی کے بڑے بڑے عناصر میں صرف سیاسی جماعتیں اور بڑے بڑے مذہبی اور تمدنی فرقے شامل نہیں ہیں بلکہ ان میں جغرافیائی اور انتظامی عناصر برطانوی ہند کے صوبے بالخصوص وہ لوگ جو خود مختار حکومت کی ذمہ داریوں سے دست کش نہیں ہوئے ہیں اور ہندوستانی ریاستیں بھی شامل ہیں ہم جو سمجھوتہ چاہتے ہیں اس کا لازمی طور پر پارٹی لیڈروں کے اختیار پر ہی دارومدار نہیں ہے۔

نکتہ چینی کا جواب

بعض حلقوں نے وائسرائے پر اس بنا پر نکتہ چینی کی ہے کہ انہوں نے فائنینس اور ڈیفنس کے نام نہاد بنیادی صیغوں پر نئے ہندوستانی ممبروں کو مقرر نہیں کیا۔ میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس میں نکتہ چینی کی۔ اتنی زیادہ گونج نہیں ہوگی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جنگ کے دوران میں سپلائی لیبر سول ڈیفنس اور اطلاعات کے بنیادی محکموں کی کیا اہمیت ہے۔ ان بنیادی محکموں کے لئے لارڈ لنلتھگو نے ایسے آدمیوں کو منتخب کیا ہے جنہیں وہ فرداً فرداً اس کام کے لئے زیادہ سے زیادہ موزوں سمجھتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایگزیکٹو کونسل جیسی چھوٹی سی جماعت کو ہندوستان کی قومی زندگی کے تمام عناصر کا نمایندہ بنانا ناممکن تھا۔ اہم چیز یہ تھی کہ ایسے افراد کی ایک جماعت کو تلاش کیا جائے جس کا ہر فرد اپنے اندر صلاحیت رکھتا ہو۔ اور سب کونسل کی اجتماعی کام اور ذمہ داری میں حصہ لینے کو تیار رہوں۔ میں یہ کہنے کی جراءت کرونگا کہ لارڈ لنلتھگو اس کام میں کامیابی

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ۳)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے اپنے جلسہ منعقدہ ۳۱ر جولائی ۱۹۴۱ء میں یہ طے کیا ہے کہ چند قطعات اراضی واقعہ دیبی دین کا احاطہ بیچ باغ دلیل پوروہ اسکیم کی قیمت میں خریداران کو ۱۵ روپیہ فی سیکڑہ چھوٹ دی جاوے گی۔ یہ قطعات اراضی بتاریخ ۱۲ر اگست ۱۹۴۱ء بروز منگل بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ خریداران نقشہ اراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھ سکتے ہیں۔

چیرمین
امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

(۲ر اگست ۱۹۴۱ء)

کان پور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ عام پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۹ر اگست ۱۹۴۱ء کو دوپہر کے بعد ۲۸ انچ "مین پائپ" کا کنکشن کیا جائے گا اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۰ر اگست ۱۹۴۱ء کو ۲۔ یا ۳ گھنٹے کے لئے پانی کی سپلائی بند ہو جائے گی۔

عام پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ ۹ر اگست ۱۹۴۱ء کو دوپہر سے پہلے ہی پانی بھر کر رکھ لیں تاکہ کسی کو بھی ۹ر اگست کی شام اور ۱۰ر اگست کی صبح کو پانی کی تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔

(دستخط) محمد حبیب اللہ (بی۔اے۔ال۔ال۔بی)
ایگزیکٹیو افیسر۔ میونسپل بورڈ۔ کان پور

(۲ر اگست ۱۹۴۱ء)

بحکم جناب ڈاکٹر ایل این مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر شہر کانپور
باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر شہر کانپور

انسالونسی نمبر ۳۲ ۱۹۴۱ء

بمقدمہ مادھو رام ولد دوارکا پرشاد قوم کالیستھ ساکن ہٹیا بازار شہر کانپور ——— سایل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام و جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سایل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مشعر قرار دئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت ہذا نے درخواست مذکور کی سماعت کے لئے بتاریخ ۴ر اکتوبر ۱۹۴۱ء مقرر کی ہے۔

المرقوم ۳۱ر جولائی ۱۹۴۱ء

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور

فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کانپور
نوٹس

فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کان پور کے تمام پالیسی ہولڈروں کو ۱۹۳۹ء کے انشورنس رولس کے قاعدہ ۱۴۔ (۳) کے ماتحت یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ پالیسی ہولڈروں کی جو میٹنگ پالیسی ہولڈروں کے ایک ڈائرکٹر کے انتخاب کے لئے ۲۶ر جولائی ۱۹۴۱ء کو کمپنی کے رجسٹرڈ آفس نمبر ۱۵/۱۴ سول لائن کان پور میں ہونے والی تھی وہ منسوخ کر دی گئی ہے اور ۱۹۳۸ء کے انشورنس ایکٹ کے دفعہ ۴۸ کے ماتحت کان پور کے رائے بہادر سیٹھ رامیشور پرشاد باگلا پالیسی ہولڈروں کے ڈائرکٹر منتخب کر لئے گئے ہیں۔

این۔ کے بھرتیا
مینیجنگ ڈائرکٹر۔

(۵ر اگست ۱۹۴۱ء)

پندرہ لاکھ جرمن ہلاک ہو گئے

ماسکو۔ ۳ر اگست روس کے محکمہ اطلاعات کے ڈپٹی پریذیڈنٹ ایم لوزوسکی نے پریس کانفرنس میں ایک بیان کے درمیان میں کہا کہ جرمنی آج تک روسی محاذ پر پندرہ لاکھ جانیں ضائع کر چکا ہے ان کے علاوہ فوجی مفروروں کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس نے مزید کہا کہ جرمنوں کو لمبی جنگ کیلئے مجبور کر دیا گیا ہے۔

جرمنی کا ایک اعلیٰ افسر گرفتار

لندن ۲ر اگست۔ لسبن سے "ڈیلی ٹیلیگراف" سے نامہ نگار نے خبر تار دیا ہے کہ جرمنی کی پروپیگنڈہ منسٹری کے افسر اعلیٰ ڈاکٹر کرل بیومر کو گرفتار کر لیا گیا ہے افسر مذکور ہی غیر ملکی اخباروں کے نامہ نگاروں کے ترجمان کا کام کرتا تھا۔ نامہ نگاروں کو اس کی گرفتاری کی خبر براڈکاسٹ کرنیکی ممانعت کر دیگئی ہے

جاپانی فوج روسی سرحد پر

لندن ۲ر اگست جاپان کی فوجیں منچوکو کی طرف تیزی سے جاری ہیں منچوکو میں پہلے سے ہی روس کی سرحد پر جاپانی فوج بہت ہے؟

تبروک پر ۷۹۳ ہوائی حملے

لندن۔ ۲ر اگست ٹائمز کا اسپیشل نامہ نگار تبروک سے ایک انجینیر حال ہی میں واپس آیا ہے اس کا بیان ہے کہ اب تک تبروک پر ۷۹۳ ہوائی حملے ہو چکے ہیں

ماہانہ بیس لاکھ گیلن تیل کی بچت

شملہ ۲ر اگست معلوم ہوا ہے کہ پٹرول کا راشن شروع کرنے سے ہندوستان میں پٹرول کے خرچ میں ماہانہ ۲۰ فیصدی کی کمی ہو جائیگی۔ اسوقت ہندوستان میں تقریباً ایک کروڑ گیلن پٹرول خرچ ہوتا ہے۔

ٹوکیو۔ ۲ر اگست جاپان کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ سنیچر وار سے جاپان میں ہندوستان کا سرمایہ بھی روک لیا گیا ہے

وزیرہند کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۵)

طور سے کامیاب ہوگئے۔ پرانی اگزیکٹو کونسل میں وائسرائے کے علاوہ چار یوروپین اور تین ہندوستانی ممبر تھے۔ نئی کونسل میں آٹھ ہندوستانی ممبر ہیں جن کی دو اور ایک کے تناسب سے اکثریت ہے۔ یہ ایسا واقعہ ہے جس سے نہ صرف آئین کی شکل بلکہ اس کی اسپرٹ میں تبدیلی ہوتی ہے۔

ڈیفنس کونسل

قومی ڈیفنس کونسل میں یورپین کمرشل کمیونٹی اور اینگلوانڈینوں کے ایک نمایندے کے علاوہ سب ہندوستانی ہوں گے۔ لازمی طور پر یہ ایک ایسی جماعت ہے کہ ہندوستان کی قومی زندگی کے تمام عناصر فرقہ وارانہ مقامی اور سیاسی سب کی نمایندہ ہے۔ اس میں ہندوستانی ریاستوں کے ۹ نمایندے شریک ہوں گے۔ جنہوں نے موجودہ جنگ میں بڑی حب الوطنی اور وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ برطانوی ہند سے جو ۲۲ ممبر لئے گئے ہیں ان میں نہ صرف مختلف صوبوں اور فرقوں کے نمایندے شامل ہیں۔ بلکہ صنعت۔ تجارت زراعت اور مزدوروں کے نمایندے بھی شامل ہیں۔

نمایندہ جماعت

ان سب باتوں کے جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ جماعت صحیح طور پر نمائندہ نہیں ہے کیونکہ ممبر صرف وائسرائے کی ذاتی دعوت پر شریک ہوئے ہیں۔ کسی مقبول عام پارٹی نے انہیں منتخب نہیں کیا۔ اور سب سے زیادہ یہ سب سے بڑی سیاسی جماعت جان بوجھ کر علٰحدہ رہی ہے۔ میرے خیال میں اس نکتہ چینی کا جواب یہ ہے کہ برطانوی ہند کے ۲۲ ممبروں میں سے کم وبیش ۱۶ ممبر اپنے اپنے لیجسلیچر کے منتخب شدہ ہیں۔ ان میں چار وزیراعظم بھی شامل ہیں اگر ان چار صوبوں کی دس کروڑ آبادی کی اس کے وزیراعظم نمایندگی نہیں کرتے تو پھر ان کی نمایندگی کرنے کا کون دعویٰ کرسکتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ موجودہ انداز میں اس جماعت کے اندر کانگریس کی نمایندگی نہیں ہے۔ مگر ممبروں کے خاصے بڑے حصہ کا ــــ اس کا اطلاق اگزیکٹو کونسل پر بھی ہوتا ہے ــــ ماضی میں کانگریس سے قریبی تعلق رہا ہے اور اگر انہوں نے کانگریس ہائی کمانڈ کی سیاسی چالوں سے اختلاف کیا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کے قومی اعتقادول کی قوت اصلی نہیں ہے۔

قومی ڈیفنس کونسل کسی معنی میں جی حضوریوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ احتیاط کے ساتھ ایسے لوگوں کو لیا گیا ہے جن کے ذریعہ حکومت کو سارے ہندوستان کی تائید ہوسکے۔ یہ سیاسی ہندوستانیوں کی ایک جماعت ہے۔ یہ لوگ نازک وقت میں اپنے ملک کی امداد کے لئے رضامندی کے ساتھ آگے بڑھے ہیں۔

مشاورتی کام

قومی ڈیفنس کونسل ایک مشاورتی جماعت ہے اور اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ صوبوں ریاستوں اور صنعتی تجارتی اور مزدوروں کے حلقوں میں جنگ کی جو کوششیں جاری ہیں۔ ان سے مرکزی حکومت کو زیادہ براہ راست تعلق پیدا کیا جائے۔ وائسرائے کی صدارت میں کبھی کبھی اس جماعت کا جلسہ ہوا کرے گا۔ اس میں ممبروں کو حالات وواقعات بتائے جائیں گے۔ اور جن علاقوں کے وہ نمایندہ ہیں وہاں کی مقامی ضرورتوں کے متعلق حکومت کی تجویزوں سے انہیں آگاہ کیا جائیگا۔ اس طرح وائسرائے کی اگزیکٹو اور مختلف صوبوں اور ریاستوں کی حکومتوں۔ مقامی وارکیٹیوں یا صنعتی جماعتوں کے درمیان تعلق قائم رہیگا اور تبادلۂ خیالات برابر ہوتا رہے گا۔ اور یہ

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳)

جاپان نے پنامہ سے تجارت بند کردی

واشنگٹن۔ ۲۱ر جولائی۔ تجارتی محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ جاپان نے پنامہ کے ساتھ تجارت بند کردی ہے۔ کیونکہ امریکہ نے نہر پنامہ کے راستہ جاپانی جہازوں کی آمدورفت بند کردی ہے یہ واقعہ اہم ہے کیوں کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جاپان سے ذکھنی امریکہ کی کسی ریاست کے ساتھ تجارت بند کی ہے۔

نیشنل ڈیفنس کونسل کی میٹنگ

شملہ۔ ۳ر اگست یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نیشنل ڈیفنس کونسل کی پہلی میٹنگ اگست کے آخری ہفتہ میں شملہ میں ہوگی۔ اس وقت تک وائسرائے ہند اپنے برساتی دورہ سے واپس آجائینگے

واشنگٹن۔ ۳ر اگست پریذیڈنٹ روزولٹ نے حکم دیا ہے کہ امریکہ سے تیل امریکہ کے باہر صرف برطانیہ اور ان ملکوں

فرانس کا جہاز روک لیا گیا

بٹاویا ۴ر اگست۔ سرکاری طور پر یہ کہا گیا ہے کہ فرنک ڈچ جنگی جہاز نے فرانس کے ڈبلے نامی سات ہزار ایک سو پینتیس ٹن کے اسٹیمر کو جو انڈوچائنا سے آرہا تھا سامان کے معائنہ کے لیے روک لیا۔

فرقہ وارانہ اتحاد کی اسکیم

کلکتہ یکم راگست بنگال کونسل میں آج مسٹر نوراحمد کا پیش کیا ہوا یہ غیر سرکاری ریزولیوشن منظور کرلیا گیا۔ جو فرقہ وارانہ اتحاد کے متعلق تھا اس رزولیوشن میں حکومت سے فرقہ وارانہ اتحاد کی اسکیم مرتب کرنے کو کہا گیا ہے۔

قاہرہ ۴ر اگست۔ سوموار کو تبروک سے انگریزی گشتی رستوں نے اپنی سرگرمی جاری رکھی لیکن دشمن کی فوج نے ٹکر بس

وزیر ہند کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۷)

اور یہ ہندوستان کی جنگی کوششوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

لہجہ میں تبدیلی

جو قدم اٹھائے گئے ہیں۔ ان سے ہندوستان کے موجودہ آئین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان کا فوری مقصد حکومت کی صلاحیت کو بڑہانا اور ساتھ ہی ہندوستان کی قابلیت اور حب الوطنی کے محفوظ ذخیرہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے۔ وہ قدم ہماری اس خواہش کا اظہار ہیں کہ ہم ہندوستان کی قسمت کا کنٹرول ان کے ہاتھوں میں دینا چاہتے ہیں۔ اگر لفظوں میں تبدیلی نہیں تو لہجہ میں تبدیلی کا ضرور اظہار ہے۔ پھر ہندوستان کے مختلف الخیال اور متصادم طبقوں کے نمایندوں کے ایک جگہ ملانے سے ہندوستانیوں کے سیاسی جمود کو ختم کرنے میں سہل ضرور ہوتی ہے۔

ہندوستان پر باہر سے حملہ

اگر ہندوستانی ہندوستان کو بیرونی حملہ سے محفوظ رکھنے کے لئے پارٹی بندی اور فرقہ وارانہ رجحانات کو نظرانداز کر سکتے ہیں تو ان کے لئے یقینی طور پر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس سے زیادہ خطرہ۔ یعنی اندرونی جھگڑوں سے بچانے کے لئے ذریعہ نکالیں۔ اور آزادی کے ہمارے کامن ویلتھ میں ایک آزاد اور مساوی حیثیت میں شریک کے طور پر اپنی صحیح جگہ حاصل کرنے کیلئے راستہ کی بڑی رکاوٹیں دور کردیں۔ اسی امید میں ان کارروائیوں کے لئے جو ہم نے کی ہیں۔ ہاؤس کی منظوری چاہتا ہوں۔

میں ان لوگوں سے جو ان تبدیلیوں کو کافی نہیں خیال کرتے۔ کیونکہ ان میں براہ راست آئینی تبدیلیاں نہیں کی گئی ہیں۔ لڑنا نہیں چاہتا۔ میرا صرف یہ کہنا ہے کہ وائسرائے نے جو چھوٹا سا پودا لگایا ہے اسے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کا موقع دیا جائے۔ تاکہ یہ اپنا وہ مقصد پورا کرسکے۔ جس کے لئے اسے لگایا ہے۔ ملک معظم کی حکومت کی عام پالیسی پر کچھ ہی نکتہ چینی کی جائے لیکن مجھے امید ہے کہ اس ہاؤس میں اب کچھ نہیں کیا جائیگا۔ جس سے ان لوگوں کی حوصلہ شکنی مقصود ہو۔ جو اس نازک وقت میں ہندوستان کی خدمت کرنے کیلئے آگے آگئے ہیں۔ اور نہ اس عظیم کام میں جو انہوں نے ہندوستان کی خاطر اٹھایا ہے۔ انکے ہاتھ کمزور کئے جائیں گے۔

سر شنمکھم چیٹی امریکہ پہنچ گئے

نیویارک۔ ۵ راگست ہندوستان سے امریکہ میں سامان خریدنے کے لئے جو کمیشن امریکہ گیا ہے اس کے لیڈر سر شنمکھم چیٹی سوموار کو نیویارک پہنچ گئے

ہندو یونیورسٹی کی سلور جوبلی

بنارس۔ ۵ راگست بنارس ہندو یونیورسٹی کی سلور جبلی ۲۵ رجنوری ۱۹۴۲ء کو بسنت کے روز منائی جائیگی یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۱۶ء میں بسنت کے روز لارڈ ہارڈنگ نے اس یونیورسٹی کا بنیادی پتھر رکھا تھا اس مقصد کیلئے ایک زبردست کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے اور تقریب کو کامیاب بنانے کیلئے وسیع تیاریاں کی جارہی ہیں۔

کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس

شملہ ۷ راگست معلوم ہوا ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ۱۰ رنومبر سے شروع ہوگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے * نہ بابِ ہر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۲ ششماہی ۱ ممالک غیر سے سالانہ ۳ ششماہی ۱

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۱ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۳

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

جناب شاکر صاحب ناطقی کی جانب سے انجمن جامعہ ادبیہ کا مخصوص پندرہ روزہ مشاعرہ ۹ راگست سنہ ۱۹۴۱ء رات کو ۹ بجے جناب سیّد علی عباس صاحب حسینی ایم اے کی صدارت میں نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کے دولت کدہ پر منعقد ہوا آغاز مشاعرہ سے قبل ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کے سانحۂ ارتحال پر انجمن کی جانب سے ایک تعزیتی تجویز پیش ہوکر باتفاق آرا پاس ہوئی بعد ازاں جناب صدر نے شعر و ادب کے متعلق اپنی دل کش زبان میں پُر از معلومات ایک مقالہ پڑھ کر سنایا اور انجمن میں مزید دلچسپی پیدا کرنے کے لئے چند مفید تجویزیں پیش کیں جو بہت پسند کی گئیں۔ اس طرح مشاعرہ کی یہ پُر لطف نشست ۱۲ بجے شب کو ختم ہوئی انتخاب مشاعرہ بقید قوافی درج ذیل ہے:۔

مطلع زباں

جناب آثر کانپوری — تم دیکھتے کہ ہوتا پھر کیا مری فغاں سے / مجبور ہوں مگر ہیں پابندئ زباں سے

جناب اختر شاکری — کیا فائدہ ہے ایسے سوز غم نہاں سے / راز دلی نہ کوئی جب کہہ سکے زباں سے

جناب ازل کانپوری — پھنک جائیں دل جگر بھی سوز غم نہاں سے / شرط وفا یہی ہے نکلے نہ اُف زباں سے

جناب ثاقب کانپوری — نکلا نہ کام اپنا جب چشم خونفشاں سے / کہنی پڑی حکایت بے ربطئ زباں سے

جناب سحر جلالپوری — حالت مری عیاں ہے کیا فائدہ بیاں سے / خود دیکھ لو نظر سے میں کیا کہوں زباں سے

جناب سخا شاہجہانپوری — دیتا ہے دل کو تسکیں کیا معنی دبیاں سے / جو کام ہے زباں کا وہ کام لے زباں سے

جناب سروش لکھنوی — دل کی لگی یہ بھڑکی سوز غم نہاں سے / آنکھوں سے آگ برسی شعلے اُٹھے زباں سے

جناب سلیم ناطقی — جلتا ہے رنگ محفل سوز غم نہاں سے / حال اپنا کہہ رہا ہوں میں شمع کی زباں سے

جناب شاکر ناطقی — مجبور تھے کچھ ایسے ضبط غم نہاں سے / راز دلی نہ اپنا ہم کہہ سکے زباں سے

جناب فرخ کانپوری — سُن کر عرق عرق ہیں اب گرمئ فغاں سے / ہم دل جلوں کا قصہ اور شمع کی زباں سے

جناب قیصر کانپوری — جلتا ہوں دل ہی دل میں سوز غم نہاں سے / بولوں خدا تو نکلیں شعلے مری زباں سے

جناب کلام بی-اے — مرجائیں چاہے گھُٹ کر سوز غم نہاں سے / خوددار دل کی باتیں کہتے نہیں زباں سے

جناب کیف کانپوری — نکلے گا کیا نتیجہ اب مری داستاں سے / کہنا تھا مجکو جو کچھ نکلا نہ وہ زباں سے

جناب ندرت کانپوری — واقف ہوا زمانہ راز غم نہاں سے / میں چپ رہا تو نکلا خود آپ کی زباں سے

آسماں

جناب آثر کانپوری — میری خبر بھی لے گی دشمن بھی سب جلیں گے / جب میری آہ بھر کر آئے گی آسماں سے

جناب اختر شاکری — محبوس ہیں قفس میں اور دور آشیاں سے / برباد ہو نہ کوئی یوں جور آسماں سے

جناب ازل کانپوری — المختصر ازل اب طاقت نہیں بیاں کی / کچھ اتنے بڑھ گئے ہیں ظلم اُن کے آسماں سے

جناب ثاقب کانپوری — جب فطرت بھلا ہے ہر آرزو کی دشمن / کیوں مطمئن ہو کوئی پھر جور آسماں سے

جناب سحر جلالپوری — تحفہ سمجھ کے تیرا سر پر لیا ہے اُن کو / نازل ہوئیں بلائیں مجھ پر جو آسماں سے

جناب سخا شاہجہانپوری — اک آہ کھینچتا ہوں میں قلب ناتواں سے / شاید حدیں زمیں کی مل جائیں آسماں سے

جناب سلیم ناطقی — میرے شکستِ دل کے انداز سب کو بھائے / شاخوں سے گل بھی ٹوٹے تارے بھی آسماں سے

جناب شاکر ناطقی — یہ خاک کے ہیں پُتلے شیوہ ہے خاکساری / ورنہ زمین والے دبتے نہ آسماں سے

جناب فرخ کانپوری — کب تک مری کدورت آخر دبی رہے گی / ٹکرائے گی زمیں یہ اک روز آسماں سے

جناب قیصر کانپوری — آئے وہ زخم دل پر دو دن نمک چھڑکنے / دیکھا گیا نہ یہ بھی کمبخت آسماں سے

جناب کلام بی-اے — ہوں مشتِ خاک لیکن ان خاکساریوں نے / سجدے کرائے ہیں دنیائے آسماں سے

داستاں

جناب آثر کانپوری — اچھا وفا کا دعویٰ اُس وقت سچ سمجھنا / قصہ ملے کسی کا جب میری داستاں سے

جناب اختر شاکری — اب واقعات دنیا رہ جائیں گے سب اختر / آغاز کر رہا ہوں میں اپنی داستاں سے

جناب ازل کانپوری — یہ دل کشی بھی ذکر فرہاد و قیس میں کب / کچھ رنگ لے لیا ہے میری ہی داستاں سے

جناب ثاقب کانپوری — قاصد کو بھیج کر میں اب خود ہی ڈر رہا ہوں / پہچان لے گا مجکو وہ طرز داستاں سے

جناب سحر جلالپوری — دل دیکے اُن کو میں نے بنیاد عشق ڈالی / قصے بنے ہزاروں اک میری داستاں سے

جناب سخا شاہجہانپوری — تاریخ عالم اپنی کل سرخیاں بدل دے / رنگ وفا جو لے لے کچھ میری داستاں سے

جناب سلیم ناطقی — شاید مزے پہ آیا افسانۂ محبت / نیند آرہی ہے مجکو خود اپنی داستاں سے

جناب شاکر ناطقی — ہر حادثہ جہاں کا ہے شاخ میرے غم کی / ہر داستاں کو نسبت ہے میری داستاں سے

جناب فرخ کانپوری — اک ذکر سُن رہا ہوں اک رس لے رہا ہوں / کلیوں کی خامشی سے کوئل کی داستاں سے

جناب قیصر کانپوری — ترتیب دے رہا ہوں افسانۂ محبت / انجام پر نظر ہے آغاز داستاں سے

امتحاں

جناب آثر کانپوری — دشمن کو مجھ سے بہتر اُس وقت تم سمجھنا / دونوں کی جب حقیقت کھل جائے امتحاں سے

جناب اختر شاکری — قرباں ایک غم پر ایسی ہزار جانیں / کہتا ہے کون تم سے باز آؤ امتحاں سے

جناب ازل کانپوری — نازاں میں اپنے دل پر دل کو وفا پہ نازش / کوئی ڈرا رہا ہے کیوں مجکو امتحاں سے

جناب ثاقب کانپوری — ہر چند جانتا ہوں میں عشق کی بلندی / گھبرا رہا ہوں پھر بھی میں تیرے امتحاں سے

جناب سحر جلالپوری — دل ہوگیا ہے بڑھ کر خود نذر تیغ قاتل! / سر تن سے تو جدا کر کیا خوف امتحاں سے

جناب سخا شاہجہانپوری — پرسش جو ہو رہی ہے مجھ سے نفس نفس پر / دنیا لرز رہی ہے تجدید امتحاں سے

جناب سلیم ناطقی — لذت کش جراحت دل بھی ہے اور جگر بھی / فرصت نہیں کسی کو نظروں کے امتحاں سے

جناب شاکر ناطقی — کام اپنے آگئی ہے شاید نیاز مندی / ہم کامیاب پلٹے میدان امتحاں سے

جناب فرخ کانپوری — ہر دو وفا سے بدلا جور و جفا کو اُس نے / فرخ مفر ہے مشکل اس سخت امتحاں سے

جناب قیصر کانپوری — دل ہے تمہارے بس میں جو چاہو گے وہ ہوگا / مجکو ڈرا رہے ہو بے کار امتحاں سے

جناب ندرت کانپوری — کب سے اٹھا رہے ہیں وہ زحمت تغافل / شرمندہ ہو رہا ہوں میں ذوق امتحاں سے

آستاں

جناب آثر کانپوری — سر کو مرے تعلق اس عشق میں رہے گا / یا تیرے نقش پا سے یا سنگ آستاں سے

جناب اختر شاکری — نقش قدم جب اُس کا آنکھوں کے سامنے ہو / کیسے اُٹھاؤں سر کو میں اُس کے آستاں سے

جناب ازل کانپوری — کیا سوچ کر بجانے بیٹھا ہوں دل سنبھالے / دربان اُٹھا رہا ہے کیوں مجکو آستاں سے

جناب ثاقب کانپوری — پیشانئ عقیدت کیونکر اُٹھاؤں ثاقب / ہے ربط اس جبیں کو جب سنگ آستاں سے

جناب سحر جلالپوری — در سے ترے اٹھایا جب دور آسماں نے / رو یا لپٹ لپٹ کر میں تیرے آستاں سے

جناب سخا شاہجہانپوری — سوئے فلک چلا ہے مشت غبار اپنا / رکھتا ہے یہ بھی نسبت کیا آسکے آستاں سے

جناب سلیم ناطقی — قدموں سے میرے لپٹے جاتے ہیں دیر و کعبہ / کیا جانئے آرہا ہوں میں کس کے آستاں سے

جناب شاکر ناطقی — مجبور ہو کے نکلے ناچار ہو کے اُٹھے / ہم اُس کی انجمن سے ہم اُس کے آستاں سے

جناب فرخ کانپوری — دونوں جہاں اُس کو اب سجدہ کر رہے ہیں / پلٹا ہے سجدہ کرکے کون اُس کے آستاں سے

جناب قیصر کانپوری — تقدیر میں تو قیصر در در کی ٹھوکریں ہیں / کیا جانئے سر یہ پھوٹے کس سنگ آستاں سے

جناب کلام بی-اے — سب مسجد اور مندر سجدہ دل میں کھیلتے ہیں / نسبت ہوئی ہے سر کو کیا تیرے آستاں سے

جناب ندرت کانپوری — تقلید کی حدوں سے باہر ہے ذوق سجدہ / کس طرح سر اُٹھائیں ہم اُس کے آستاں سے

دنیائے اسلام

مصری اخبارات کے تبصرے

قاہرہ۔ ۱۴ راگست۔

"المصری" نے جرمنوں کی ہوائی فوقیت کا خاتمہ۔ برطانیہ کے جنگی سامان کی تیاری میں اضافہ کے عنوانات سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔

"المقطم" نے برطانیہ کی تیاری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اگر ہٹلر نے لشکر کشی کی کوشش کی تو اسے مایوسی ہوگی کیونکہ روس میں اسے ناکامی ہو رہی ہے۔ "اخبار مذکور نے مسٹر ایڈن کے اس بیان کی کہ ہٹلر کے ساتھ کوئی صلح نہیں ہو سکتی" گرمجوشی کے ساتھ تعریف کی ہے اس سلسلہ میں اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ ضرورت اسبات کی ہے کہ سب سے پہلے "نازیت" کو تباہ کیا جائے اس کے سوا اصلاح احوال کی کوئی دوسری صورت نہیں ہو سکتی۔"

"عرب اخبارات یہ خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ مسٹر سمز یلے جس وقت یہ بات کہی تھی کہ جرمنی نیا حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے تو ان کے دماغ میں یہ بات موجود تھی کہ حملہ کا سب سے زیادہ خطرہ ترکی کے لئے ہے۔ "المقطم" نے ترکوں کے خلوص اور دیانت پر زور دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ عراق میں امن و نظم کے قیام اور شام کے سر سے نازی خطرہ کے ٹل جانے سے ترکی کی حیثیت مضبوط ہوگئی ہے اور اس کا حوصلہ جرمن کے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں بڑھ گیا ہے۔"

"الشعلہ" میں ایک ہندوستانی کا پیام شائع ہوا ہے جس میں نازیت کی بدعقیدگی کو ظاہر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۱۶ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۳

فرانس میں ڈکٹیٹری قائم ہوگئی

(دشی۔ ۱۳ اگست) اے فرانسیسیوں مجھے آپ سے بہت سی ضروری اور اہم باتیں کہنا ہے۔ غلط افواہوں اور سازشوں کی فضا میں ایک حقیقی بے چینی نے اہل فرانس کو گھیر رکھا ہے۔ حکومت فرانس کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے اکثر میرے متعلق یہ اڑا دیا جاتا ہے کہ میں حکومت کے خلاف ہوں لیکن ایسا نہیں ہے۔" ان الفاظ میں مارشل پتیان نے قوم کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اس بے چینی کو سمجھنا بہت آسان ہے جب کسی قوم کی سرحدوں پر لڑائی چھڑی ہوئی ہو کر شکست کھا کر لڑائی سے الگ ہوگئی ہو لیکن جسکی سلطنت خطرہ میں ہو تو ہر شخص اپنے سے پوچھتا ہے۔ "میرے ملک کا مستقبل کیا ہوگا؟" گروہ پروپیگنڈا سے اور بھی گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ قومی مفاد کا احساس جاتا رہتا ہے اور اسکی سچائی (اور زور) بھی گھٹ جاتا ہے۔ جرمنی کے ساتھ ہمارے تعلقات ایک عارضی صلح کے ذریعہ قائم ہیں جو کہ عارضی نوعیت رکھتی ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں کچھ شرطوں کے ماتحت جرمن ریش کے چانسلر نے تعاون کی پیشکش کی تھی جس کے لئے ہم ان کی مہربانی کا معترف ہوں اس کو آہستہ آہستہ فروغ حاصل ہو رہا ہے اس کا پورا فائدہ نہیں پہنچ سکا ہے۔ اٹلی کے متعلق آپ نے کہا کہ اٹلی کے ساتھ ہمارے تعلقات ایک عارضی صلح کے ذریعہ رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان عارضی تعلقات سے چھٹکارا حاصل کریں اور مضبوط تعلقات کے رشتہ میں بندھ جائیں جسکے نوعیت ... ابھی قائم نہیں ہو سکتا ہے۔

میں امریکہ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس کو فرانسیسی اصولوں کی گراوٹ سے ڈرنے کی کیوں ضرورت نہیں ہے۔ ہماری پارلیمنٹری ڈیموکریسی جو کہ اب مردہ ہوگئی ہے امریکہ کی ڈیموکریسی سے صرف چند باتوں میں ملتی جلتی تھی لیکن آزادی کا جذبہ ابھی تک ہم میں موجود ہے اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ ہماری مشکلات اور غلطیاں پریشان خیالیوں، آدمیوں کی کمی اور پیداوار کی کمی کا نتیجہ ہیں۔ ہمارے جذبہ کا انکشاف نہ صرف ہماری غیر ملکی پالیسی میں انقلاب کا نتیجہ ہے بلکہ نئے نظام کی تعمیر میں ہماری سستی کا بھی نتیجہ ہے۔ قومی انقلاب نے ابھی تک ایک واقعہ کی صورت اختیار نہیں کی ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ اہل فرانس اور میرے درمیان ایک دوہری رکاوٹ کھڑی ہے جو کہ ان لوگوں نے کھڑی کرائی تھی جنکے ہاتھ میں سابق حکومت کی باگ ڈور تھی۔ نئے نظام میں شامل کرنے کے لئے ان برائیوں کو جیتنے میں بہت دیر لگے گی۔ اگر ... یہ سمجھنے میں قاصر رہا ہے کہ واقعات نے اس کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی حکومت کو بدل ڈالے تو اس کے قریب پہونچ جائے گا جس میں ۱۹۳۶ء کا ... غائب ہوگیا اور اپنے عقیدہ اور جوانی کی قربانی ... بھی بچ گیا۔

اپنے تجربہ کی روشنی میں نظام کو درست کروں گا اور ... سرمایہ پرستی کے خلاف جہاد کروں گا جو کہ فرانس کے ... نے جاگیرداری کے خلاف شروع کی تھی اور ... میں انہوں نے فتح حاصل کی تھی میں چاہتا ہوں کہ ملک اس رویہ کی غلامی سے نجات حاصل کرے۔ مارشل پتیان نے یہ بھی اعلان کیا کہ میں ان آرگنائزیشنوں کے خلاف سخت کارروائی کروں گا جو اپنے نفع کیواسطے کام کرتی ہیں اور دوسروں کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر اپنا پیٹ بھرتی ہیں۔

اس کے بعد مارشل پتیان نے حکومت فرانس کا سیاسی پروگرام بیان کیا جو کہ ۱۲ نکات پر مشتمل ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ مارشل وارلان کو ملکی تحفظ کا وزیر بنا دیا گیا ہے تاکہ ہماری خشکی، سمندری اور ہوائی فوج پر پورا کنٹرول رکھ سکیں۔

آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ غیر مقبوضہ فرانس میں تمام پارٹیوں اور سیاسی سرگرمیاں بند کر دی گئی ہیں۔

۳۰ ستمبر سے پارلیمنٹ کے ممبروں کی تنخواہیں بند کر دی گئی ہیں، ان سرکاری ملازموں کے خلاف کارروائی کیجائے گی جو کہ فری میسن ہیں۔ فرانس کا لجن (اعزازی طبقہ) قائم رہیگا لیکن وہ ابھی تک حکومت کے کنٹرول میں ہے۔ پولیس کے اختیارات دوگنا کر دیئے جائینگے کمشنروں کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ خفیہ سوسائٹیوں اور جماعتوں کی سرگرمیوں کا پتہ لگائیں اور ان کو ختم کر دیں۔ علاقہ دارانہ حاکموں کے اختیارات بڑھا دیئے جائیں گے۔ مزدوروں کے متعلق جلد ہی ایک چارٹ تیار کیا جائے گا۔ اقتصادی تنظیم کے متعلق نیا آئین بنایا جائے گا۔ اسکی سپلائی کا نظام بدلا جائے گا۔ انصاف کرنے کے لئے ایک کونسل مقرر کی جائے گی جو لوگوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کرے گی جو ملک کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ تمام وزیروں اور بڑے بڑے افسروں کو مارشل پتیان کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھانا پڑیگا۔

مارشل پتیان نے یہ بھی کہا کہ لندن ریڈیو اور چند فرانسیسی اخباروں نے ان لوگوں پر برا اثر ڈالا ہے ایک جگہ آپ نے یہ کہا کہ فرانس پر سوائے پیرس کے اور کہیں سے حکومت نہیں ہو سکتی۔ میں اسوقت تک وہاں نہیں جا سکتا جبتک کہ مجھے چند سہولتیں حاصل نہ ہو جائیں۔

(واشنگٹن ۱۳ اگست) بعض سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ مارشل پتیان کی براڈکاسٹ تقریر کا جو شام کے اخباروں میں جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی ہے یہاں بہت جلد ردعمل ہوگا۔ مبصروں نے ریڈیو پر جب خبریں سنائیں تو ان کا لہجہ تلخی کی طرف مائل تھا۔ ایڈمرل وارلان کو جو مزید اختیارات دیئے گئے ہیں ان سے اختلاف ظاہر کیا گیا۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ اب مانک، فرانسیسی گیانا اور ڈیکار پر وارلان کا کنٹرول ہوگیا مارشل پتیان جو تھوڑا بہت اعتماد کیا جاتا تھا وہ اب اٹھ گیا ہے۔ اور یہاں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ پتیان اب کسی شمار میں نہیں۔ اہل امریکہ کو اب صاف نظر آ رہا ہے کہ ہٹلر وارلان کے کندھوں پر رکھکر بندوق چلانا چاہتا ہے کل وشی میں جو حالات پیش آئے ہیں انکے بارے میں اگرچہ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ تو خاموش ہے لیکن منسٹروں اور نمایندوں نے کھلے طور پر سفارش کی ہے کہ زوردار جوابی کارروائی کیجائے۔ ریاستہائے متحدہ اور دوسری امریکن جمہوریتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ جب یہ معلوم ہوا کہ مانک اور مغربی کرۂ ارض کی دوسری فرانسیسی نوآبادیوں میں نازی آنے شروع ہوگئے تو وہ انکی حفاظت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ وشی کے ساتھ سیاسی تعلقات منقطع کرلئے جائیں۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۱ اگست ۱۹۴۱ء کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ مسٹر بیلیس تھیم۔ بیج (سینیر وائس چیرمین) کی صدارت میں منعقد ہوئی جمیں ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کے انتقال پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد میٹنگ ۱۲ اگست کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ ۱۲ اگست کو مسٹر سمیع کی صدارت میں بورڈ کی میٹنگ ہوئی جمیں ۱۵ اگست سے پٹرول کی سپلائی کے سلسلہ میں شہر کے کوڑا کرکٹ وغیرہ کے ڈھونے میں جو دقت واقع ہوگی اس پر بحث ہوئی، اس سلسلہ میں اکزیکیوٹیو افیسر صاحب نے ایک نوٹ پیش کیا جمیں دوسرے طریقوں کے علاوہ لاریوں میں سمپسن گیس پلانٹ (Simpson Gas Plant ...) لگانے یا ان کی جگہ بیل گاڑیوں سے کام لئے جانے کی تجویز پیش کی گئی تھی لیکن مسٹر ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن نے ان تجویزوں کو ناپسند کیا اور یہ تجویز پیش کی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو حکام سے مل کر ضرورت کے مطابق پٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرے آپ نے یہ بھی کہا کہ دوسرے ڈپارٹمنٹوں میں جو پٹرول خرچ ہو رہا ہے اس کی بھی تحقیقات کی جائے۔ میرے خیال میں موجودہ چھ ہزار گیلن کے بجائے چار ہزار گیلن پٹرول کا خرچ بھی کافی ہو سکتا ہے۔

مسٹر چودھری بھیشوری پرشاد نگم نے کمیٹی میں پبلک ہیلتھ کمیٹی اور ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمینوں کو بھی بڑھانے کی سفارش کی۔

مسز سوشیلا سری واستوا نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکام نے بورڈ کی ضرورت کو محسوس نہ کیا تو شہر میں کافی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے جو وبائی بیماریاں پیدا ہونگی تو اسکے ذمہ دار وہ ہونگے۔

مسٹر مارگن کی کمیٹی کی تجویز مسٹر چودھری پرشاد نگم کی تجویز کے اضافہ کے ساتھ بالاتفاق بورڈ نے منظور کرلی۔ بورڈ نے مسٹر شنکر لال کو ایک ٹرانسپورٹ بورڈ کے لئے نامزد کیا ہے۔

اسکے بعد اکزیکیوٹیو افیسر صاحب کی ان سفارشات پر جو انہوں نے میونسپل پراسیکوٹر کے عارضی کلرک کے تقرر کے متعلق کی تھیں بحث ہوئی اور مسٹر گورپرشاد کپور نے ان سفارشات کو مسترد کرنا چاہا لیکن مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ یہ معاملہ تحقیقات کے لئے چیرمین صاحب کے سپرد کر دیا جائے اور تحقیقات تک اس معاملہ کو ملتوی رکھا جائے۔

مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے یہ بھی کہا کہ اگر چیرمین صاحب چاہیں تو اس مسئلہ پر بحث کو ملتوی بھی کرسکتے ہیں لیکن مسٹر گورپرشاد کپور نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ کیا حقیقتاً چیرمین صاحب اس مسئلہ کو ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔

چیرمین صاحب نے مسٹر کپور کے اس اشارہ پر اعتراض کرتے ہوئے اس مسئلہ کو آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ مسٹر گورپرشاد کپور نے کہا کہ اس مسئلہ کے فیصلہ کرنے میں چیرمین صاحب نے جانبداری سے کام لیا ہے لہذا میری تجویز ہے کہ میٹنگ ملتوی کر دی جائے اور تجویز پاس ہوگئی۔

بیون ٹریننگ اسکیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ بیون ٹریننگ حاصل کرنے والوں کا دوسرا گروہ جس میں ۹ لڑکے شامل تھے اور جس کو نیشنل سروس لیبر ٹریبونل نواب گنج کانپور نے اپنے حلقہ یو۔ پی۔ دہلی۔ اجمیر۔ مارواڑ، سے منتخب کرکے انجنئرنگ کاموں کی ٹریننگ کے لئے انگلستان بھیجا تھا وہ خیریت سے انگلینڈ پہونچ گیا ہے۔ اسی اسکیم کے ماتحت پہلا گروہ جو گزشتہ ماہ جنوری میں روانہ کیا گیا تھا وہ یونائیٹڈ کنگڈم پہونچکر ٹریننگ حاصل کر رہا ہے۔

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل یو۔ پی کانپور نے اپنے حلقہ (یو۔ پی۔ دہلی۔ اجمیر۔ مارواڑ جمیں قرب وجوار کی ریاستیں بھی شامل ہیں) کارخانوں کے اکثر مالکوں سے درخواست کی ہے کہ لندن میں گورنمنٹ آف انڈیا کی بیون ٹریننگ اسکیم کے لئے وہ اپنے اپنے یہاں سے امیدواروں کو منتخب کریں اور انکی درخواستیں مل مالکوں کے ذریعہ ٹریبونل آفس میں ۲۵ اگست ۱۹۴۱ء تک پہونچ جانا چاہئیں۔ یہ تیسرا گروہ ستمبر ۱۹۴۱ء کے تیسرے یا چوتھے ہفتہ میں انگلینڈ روانہ ہوجائیگا امیدواروں کا انٹرویو۔ لیبر کمشنر۔ یو۔ پی کانپور کے دفتر میں ۳۰ اگست ۱۹۴۱ء ۱۰½ بجے دن کو ہوگا۔

گرانی کا الاؤنس ۹ اگست کو ایمپلائرس ایسوسی ایشن آف ناردرن انڈیا کی طرف سے لیبر کمشنر۔ سکریٹری اور لیبر افسر صاحبان کے دستخطوں سے گرانی الاؤنس کے متعلق ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جمیں لکھا ہے کہ چونکہ جنگ کی وجہ سے ضروریات زندگی کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا ہے اور ادنیٰ درجہ کے کام کرنے والوں کو اسکی وجہ سے سخت مشکلوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اب جبکہ مزدوروں نے ہڑتال ختم کردی ہے اس لئے لیبر کمشنر کے ذریعہ سے ایمپلائرس ایسوسی ایشن ناردرن انڈیا نے ضروری سمجھا کہ مختلف شکلوں میں مزدوروں کو گرانی کا الاؤنس دیئے جانے کی منظوری کا اعلان کردے۔ اس اعلان کا تعلق کانپور کے تمام سوتی اونی اور چمڑے کے کارخانوں سے ہوگا۔

مزدوروں کی کانفرنس ۱۰ اگست کو مزدور سبھا نے کمیٹوں کی کانفرنس میں دیگر مطالبات کے علاوہ ان مزدوروں کی فوری رہائی کی تجویز منظور کی گئی جو گزشتہ ٹکسٹائل ہڑتال کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے، کانفرنس نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ مالکان ملس نے مزدوروں کے مشورہ کے بغیر اجرت میں اضافہ کا اعلان کردیا جو غیر مناسب اور ناکافی ہے۔ کانفرنس شہری وفد کے ممبروں کو اختیار دیتی ہے کہ وہ مزدوروں کی طرف سے لیبر کمشنر صاحب سے خط وکتابت کریں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ انکی اجرتوں میں مناسب اضافہ ہو۔ اور بونس کی منظوری کا فیصلہ مناسب طریقہ پر کیا جائے۔

انڈو برما معاہدہ یو پی چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ کے اس طریقہ پر سخت احتجاج کیا ہے کہ جس طریقہ سے اس نے برما گورنمنٹ سے انڈو برما امائگریشن معاہدہ کے لئے خط وکتابت کی ہے۔ چیمبر نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاہدہ کو اسوقت تک منظور نہ کرے کہ جب تک اسمیں ہندوستانی تاجروں کی خواہش کے مطابق ترمیم نہ ہو جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے ممبر مسٹر سورج پرشاد دوبے نے بورڈ کو اس مضمون کا ایک نوٹس دیا ہے کہ کمیٹی کی آیندہ میٹنگ میں وہ ایک تجویز پیش کرینگے کہ ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے جو ان الزامات کے سلسلہ میں تحقیقات کرے جو ڈپارٹمنٹ کے مالی انتظام اور مدرسوں کی ترقی اور تبادلہ کے بارے میں افسران پر لگائے جاتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی میٹنگ ۱۹۔ اور ۲۰ اگست کو ہوگی۔

اپیل منظور کرلی گئی مسٹر ڈی سی۔ ہنٹر ڈسٹرکٹ سشن جج نے یو۔ پی اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے جنرل سکریٹری مسٹر ڈی کے۔ چترویدی کی اپیل منظور کرتے ہوئے آپ کو رہا کر دیا۔

چترویدی جی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا عدالت ماتحت سے ہوئی تھی۔

قابل اعتراض اشتہار قابل اعتراض اشتہار تقسیم کرنے کے جرم میں مسٹر رام پرشاد کانگریسی کارکن کو عدالت سے ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

گرفتاری ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت مسمیان بھکاری لال اور رگھوراج کو گرفتار کیا گیا

ہندوستانی برادری

۱۰ اگست ۷ بجے شام کو ڈاکٹر اسلم (مال روڈ) کے یہاں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر منوہر لال (سکریٹری دا ئی ایم۔ سی۔ اے) کی صدارت میں منعقد ہوئی جمیں سب سے پہلے ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کے انتقال پر ایک ماتمی رزولیوشن منظور کیا گیا اور بعد ازاں بعض اہم مسائل بحث ومباحثہ کے بعد منظور کئے گئے اور ڈاکٹر اسلم کی طرف سے ممبران کو شاندار ٹی پارٹی دی گئی۔

یو۔پی وار فنڈ یو۔ پی وار پرپوزیز فنڈ کے سلسلہ میں جولائی میں ۱۰۸۱۴ روپیہ کی رقم جمع ہوئی اور آخر جولائی تک اس فنڈ میں ۲۲۷ ۲۸۱ ۴ روپیہ جمع ہوئے۔

اور آخر جولائی تک ڈیفنس بونس میں ۱۰ ۱۳۱۲ ۵ روپیہ جمع ہوا۔

انجمن جامعہ ادبیہ ۹ اگست کی رات کو نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر کے دولتکدہ پر جناب سید علی عباس صاحب حسینی ایم۔ اے کی صدارت میں انجمن جامعہ ادبیہ کا ایک مشاعرہ ہوا جمیں سب سے پہلے ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کے انتقال پر ایک رزولیوشن جناب مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن مذکور نے پیش کیا جسکو حاضرین نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔ بعد ازاں جناب صدر نے ایک پُر از معلومات اور دلکش مقالہ پڑھا اور اسکے بعد شعرائے کرام نے اپنی غزلیں پڑھیں۔ رزولیوشن حسب ذیل ہے:۔

دنیا کا شعر وادب کوئی چولا اختیار کرے اسکی روحانی لطافتوں میں مطلق فرق نہیں آتا، زبانوں کا کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو خیال کی سرحدیں ڈانڈے سے ڈانڈا ملائے نظر آتی ہیں کسی قوم وملک کے جواہر پاروں کو کسوٹی پر کسئے اپنے ہی افکار وخیالات کی اک جھلک نظر آئیگی تاریخ عالم شاہد ہے کہ ایک ملک یا صوبے کے ادیب شاعر دوسرے ملک یا صوبے کی زبان میں کمال فن دکھا کر خلعت قدر ومنزلت حاصل کرتے رہے ہیں، افسوس ہے کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے بعد آج ہم ڈاکٹر سر رابندرا ناتھ ٹیگور کا ماتم کر رہے ہیں یہی وہ نادر المثال ہستیاں تھیں جن کے فلسفیانہ نظریات اور صوفیانہ خیالات نے سوتے ہوؤں کو بیدار اور جاگے ہوؤں کو ہشیار کر دیا، دنیائے شعر وادب میں آفتاب وماہتاب بنکر چمکیں، پنجاب وبنگال سے وہ کرنیں پھوٹیں اور ان کی نور پاشیوں سے تمام عالم فضل وکمال جگمگا اٹھا، ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور علوم جدیدہ کے قدرداں اور فنون لطیفہ کے بہت بڑے ماہر تھے۔ جمالیات کے پرستار اور مشاہدات کے دلدادہ تھے۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ رہتی دنیا تک آپ کے ادبی جواہرات انمول اور مصوری وموسیقی کے شاہکار عدیم النظیر تسلیم کئے جائیں گے۔ اہل ہند اپنے "مہاکوی" "جگت گرو" کی حب الوطنی اور درد قومی کی یاد میں ہمیشہ عقیدتمندی کے آنسو بہاتے رہیں گے۔ دیگر کارناموں سے قطع نظر گیتا نجلی اور شانتی نکیتن دو ایسی بیش بہا اور لافانی یادگاریں ہیں جو آپ کے نام کو زندۂ جاوید بنانے کی ضامن ہیں بہرحال انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا یہ جلسہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے سانحۂ ارتحال کو شعر وادب اور ملک وقوم کے لئے نقصان عظیم خیال کرتا ہے اور اس کے جملہ اراکین اپنے دلی اظہار رنج وغم کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کے حق میں دعائے مغفرت اور پسماندگان خصوصاً بابو رآندر اناتھ ٹیگور کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔

حلقۂ ادبیہ کانپور ۹ اگست ۱۹۴۱ء کو مولانا محمد علی میموریل انگلش اسکول میں حلقۂ ادبیہ کانپور کا ایک مشاعرہ ہوا جمیں صرف اراکین حلقۂ ادبیہ مدعو تھے مشاعرہ ۸ بجے سے شروع ہو کر ۹½ بجے مقررہ وقت پر ختم کر دیا۔ اسکے بعد اراکین حلقہ نے اہم مسائل پر غور وخوض کیا اور یہ طے پایا کہ شعبۂ نشر واشاعت کی طرف اراکین کی زیادہ تر توجہ مبذول ہونی چاہئے۔ چنانچہ بانی حلقہ حضرت مولانا احسن سیمبی کی غزلیات کا مجموعہ کتابت کے لئے دیدیا گیا ہے جو انشاءاللہ ...

سبد گل

اب تک یہی شکایت کی جارہی ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے نئے ممبروں کے پورٹ فولیو ہلکے ہیں اور تین یوروپین ممبروں کے پورٹ فولیو (ہوم ڈیفنس اور فنانس) بھاری ہیں۔ جن ہندوستانی ممبروں کو یہ شکایت ہے ان کے اردلی اور چپراسی دل ہی دل میں خوش ہو رہے ہوں گے کہ انہیں فائلوں کا ہلکا بوجھ ڈھونا پڑے گا۔

کچھ لوگ ۳، ۱۳، ۸، ۱۸ اعداد وغیرہ کے اعداد کو "بدشگونی" سمجھتے ہیں یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ وائسرائے کی کونسل کے ہندوستانی ممبر پہلے تین تھے اب آٹھ ہیں۔ اور اگر ان میں تین یوروپین ممبر اور ایک وائسرائے اور ایک کمانڈران چیف کو جوڑ دیا جائے تو پوری ایگزیکٹو کونسل "۱۳" ہو کر رہ جاتی ہے۔

چند روز ہوئے مسولینی پر کسی نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ تمام حملوں کی تعداد پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ مسولینی پر اس سے پہلے آٹھ قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں۔ اور یہ نواں حملہ تھا۔ انگریزی زبان میں بلی کی سخت جانی مشہور ہے۔ اس کی کم از کم نو زندگیاں ہوتی ہیں۔

چین کی فوجیں جمع کی جارہی ہیں

ٹوکیو ۱۱ اگست جاپان کی ڈومی ایجنسی کو شنگھائی سے خبر ملی ہے کہ چین انڈوچائنا کی سرحد پر چینی اپنی فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کوانگسی کے صوبہ میں فوجی لیڈروں کی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق فوج کی طاقت بڑھائی جارہی ہے۔ اس کمان کے نئے کمانڈر جنرل ہوانگ چیانگ مقرر ہوئے ہیں جنہوں نے انڈوچائنا کی سرحد کے قریب اپنا ہیڈکوارٹر قائم کر لیا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ

سنگاپور ۱۱ اگست ملایا کے برطانی جنرل افسر کمانڈنگ نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ نہایت اہم بات ہے کہ امریکہ اور برطانیہ پوربی ایشیا میں ملکر کارروائی کرینگے

تبروک پر حملہ کرنیوالی فوج کا صفایا

قاہرہ ۱۱ اگست۔ برطانیہ کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ سنیچر کی رات کو اطالوی فوجوں نے تبروک میں ہماری بچاؤ کی حد پر ایک فوجی چوکی پر حملہ کیا۔ حملہ آوروں کو ۳۰۰ گز اندر داخلہ ہونے کا موقع دیدیا گیا لیکن جب وہ اندر گھس آئے تو ہماری توپوں اور مشین گنوں نے ان کو ایک ایک کر کے مار ڈالا۔

امریکہ کی جوابی کارروائی

ٹوکیو ۱۱ اگست "نشی نشی" شمبوں سے ٹیلیفون پر دوران انٹرویو میں مسٹر نیم داکسو گی نے کہا کہ آئندہ جاپان جو بھی کارروائی کرے گا امریکہ اس کے خلاف جوابی کارروائی کرے گا۔ امریکہ جوابی کارروائی کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے آپ تھائی لینڈ کے مسئلہ کی وجہ سے واپس لئے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ جاپان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کا خواہشمند ہے۔ لیکن اگر کوئی بدترین صورت حالات پیش آگئی تو امریکہ اس کے لئے تیار ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ امریکہ خود پہل نہیں کرے گا۔ اس کا رویہ جاپان کے رویہ پر منحصر ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ کو جاپان کی پالیسی کے بارے میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ جاپان کی پالیسی جرمنوں کے ساتھ وابستہ ہے۔

ادب لطیف

تیری آمد پر

(از مسٹر چاند شرما شمائم)

میرے آقا میں تیرا انتظار کر رہی ہوں ـــ میں نے تیرے گلے میں پہنانے کے لئے ایک ہار تیار کیا تھا ـــ اور کھلانے کیلئے اچھے اچھے پھل اور شہد جمع کیا تھا۔ اور تیرے بیٹھنے کے لئے ایک چٹائی بھی اپنی کٹیا میں بچھا دی تھی۔ تاکہ تو آئے۔ اور اس پر بیٹھے۔

میں دروازہ پر کھڑی تیری راہ دیکھ رہی تھی۔ کہ تو نمودار ہوا ـــ جوں ہی کہ میں نے تیری طرف دیکھا۔ میری آنکھیں تیری آنکھوں سے ملیں۔ نظریں ٹکرائیں ـــ میری نگاہیں وہیں گڑ گئیں! میری زبان پر تالہ پڑ گیا اور میں بت بنی کھڑی رہی۔ نہ میں تجھے بیٹھنے کے لئے کہہ سکی۔ نہ ہار تیرے گلے میں ڈال سکی اور نہ پھل اور شہد تیرے آگے پیش کر سکی۔ تو مسکراتا رہا۔ اور جب میں ہوش میں آئی۔ تو دیکھا کہ تو جا چکا تھا۔ میرے پاس سے۔ میرے آقا۔

عالم نسواں

حسن پرست عورت

(از زبیدہ سلطان جہاں نقوی)

ذیل میں زبیدہ صاحبہ کا ایک مضمون درج کیا جاتا ہے جس میں زن و شوہر کے تعلقات کے ایک عجیب نکتے پر بحث کی گئی ہے۔

کل مجھے اپنی زندگی میں ایک نئی بات معلوم ہوئی جو آج تک کبھی میرے ذہن میں نہیں آئی تھی۔

اگر میں تو ابھی وہ بات بتادوں تو ایک تو اس کا مزہ جاتا رہے گا دوسرے پڑھنے والوں پر اس کی اہمیت ظاہر نہیں ہوگی۔ اس لئے پہلے میں اس بات کا پس منظر بیان کر دوں۔

مجھے اپنی ایک سہیلی کا خط ملا کہ میں اپنی ایک منہ بولی بہن کی لڑکی کو تمہارے پاس بھیجتی ہوں۔ اسے اپنے شوہر سے ایک شکایت ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ وہ ان سے کہنا بھی نہیں چاہتی تم ذرا ایسی باتوں کو آسانی سے سلجھا دیا کرتی ہو۔ ذرا اس بچاری کا بھی دکھڑا سن لو اور اس کے کوئی ایسا آسان ٹوٹکا بتادو کہ اس کی زندگی سکھ سے گذرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد ان کی منہ بولی بہن کی لڑکی میرے ہاں آن موجود ہوئیں میں نے دیکھا کہ وہ ایک کمسن۔ حسین و جمیل، نازک اندام، ہنس مکھ لڑکی ہے۔ باتیں چیتیں ہوئیں تو معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ سمجھدار اور پڑھی لکھی بھی ہے۔

تھوڑی دیر تک باتیں چیتیں کرنے کے بعد میں نے پوچھا "بہن تم کو اپنے میاں سے ایسی کیا شکایت ہے" کہنے لگیں ـــ وہ ـــ

اور کہتے کہتے رک گئیں۔

میں نے ان کو دلاسا دیا کہ بے تکلف کہہ ڈالو۔ میں تو تمہاری اپنی ہی ہوں۔ خدا نہ کرے بات کوئی بگڑوں میں تھوڑا ہی جارہی ہے۔

انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر دفعتاً چہرہ حیا کی سرخی سے چمک اٹھا۔ اور انہوں نے ڈوپٹے کے آنچل میں منھ چھپا لیا۔

میں نے کہا اچھا یوں نہیں کہہ سکتیں تو لکھ کر بتا دو معلوم ہوا کہ ان کے شوہر، ان کے الفاظ میں۔ "حسن پرست ہیں"۔

ان کی یہ بات پڑھکر میرا دل چاہا کہ خوب ٹھٹھے مار کر ہنسوں۔ مگر پھر میں اس خیال سے ضبط کر گئی کہ نو عمر لڑکی ہے برا مان جائیگی۔ مگر میں اتنا کہے بغیر نہ رہ سکی کہ اچھی بوا تم ماشاء اللہ چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہو۔ اللہ رکھے تم میں حسن و جمال کی کچھ کمی ہے جو تم ان کے حسن پرست ہونے سے خوف کھاتی ہو۔؟ میرا خیال ہے کہ چاہے وہ کتنے ہی اعلےٰ پایہ کے حسن پرست ہوں مگر تمہیں دیکھ کے قدرت کی جو کاریگری یاد آتی ہے اس پر تو وہ داد دئے بغیر رہ نہ سکتے ہونگے وہ کچھ جھینپیں، کچھ جھجکیں، مگر پھر رک رک کر انہوں نے اپنی ساری داستان سنائی۔

قصہ یوں ہے:-

ان کے میاں ان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ محبت کیسی ان پر دم و ہوش دیوانہ ہیں۔ چوبیس گھنٹوں میں سے سونے اور ضروری کام کاج کا وقت نکال دینے کے بعد باقی سارا وقت ان ہی کی صحبت میں گذارتے ہیں۔ کہیں تنہا نہیں جاتے اور اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ہندوستانی عورت مرد کے ساتھ نہ جا سکتی ہو تو وہاں ایک سرے سے جاتے ہی نہیں۔

یہ تو ہے بیوی سے ان کی وابستگی کا عالم اب ان کی عادات و خصلات کو لیجئے تو بے انتہا "خانہ پسند" انسان ہیں۔ خانہ پسند سے میرا مطلب یہ ہے کہ اپنے گھر سے بے انتہا انسیت رکھتے ہیں اور اپنے گھر کو بنانے سنوارنے میں بے انتہا دلچسپی لیتے ہیں۔ غرض گھر اور بیوی کے سوا انہیں دنیا میں کسی اور چیز سے لگاؤ نہیں ہے۔ ص

صر تو پھر بیوی کو ان کی حسن پرستی سے کیا تکلیف ہو سکتی ہے؟ بس اسی سوال کے جواب میں تو سارا جھگڑا پوشیدہ ہے۔

ان میں ایک مرض یہ ہے کہ کسی دوسری عورت کو دیکھتے ہی ان کی آنکھیں فوراً تیزی سے حرکت میں آجاتی ہیں اور وہ دوسری عورتوں کو تاکنے اور بعد میں بیوی کے سامنے ان کے حسن کی داد دینے سے منع کئے جانے کے باوجود، باز نہیں آتے۔

میں نے یہ سنکر ان سے پوچھا کہ اپنی اس عادت کی وجہ سے وہ تم سے کچھ بے رخی برتتے ہیں؟ جواب ملا کہ بالکل بھی نہیں۔ مگر آپ ہی انصاف سے بتائیے کہ ایک عورت اپنے مرد کی یہ حرکت کب تک برداشت کر سکتی ہے۔ اس سے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنی اس عادت سے میرے دل کو پارہ پارہ کر ڈالا ہے۔ اب میری ان کی نبھنی مشکل معلوم ہوتی ہے۔ ابھی تک میں نے ان سے اپنے دل کی کیفیت بیان نہیں کی ہے۔ مگر میں ہی جانتی ہوں کہ کس طرح دل پر سل رکھکر میں برداشت کر رہی ہوں۔ جس روز کچھ تو تو میں میں ہو گئی بس گھر کا گھروندا ہو جائے گا۔

یہ کہتے کہتے ان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ مجھے اس پر کتنا رحم آیا یہ میں بتا نہیں سکتی۔ میں نے اپنے رومال سے خوبصورت گڑیا کے آنسو پونچھ ڈالے۔ اور اس سے کہا۔ "تم تو خواہ مخواہ جان ہلکان کرتی ہو۔ اس کا علاج تو کچھ بھی مشکل نہیں"،

اس نے اپنی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں اٹھا کر حیرت سے میری طرف دیکھا۔ وہ آنکھیں مجھ سے پوچھ رہی تھیں۔ کیا واقعی؟

میں نے انہیں سمجھایا اور میں چاہتی ہوں کہ اگر کسی اور کو بھی اپنی خانگی زندگی میں اس مشکل سے پالا پڑا ہو۔ تو وہ بھی اچھی طرح سمجھ لے) کہ انہیں تو اس وقت کڑھنا چاہئے جب تمہارا شوہر کسی خاص عورت سے (سوائے تمہارے) وابستگی رکھتا ہو۔ میرے میاں نے ایک مرتبہ ایک انگریزی ناولسٹ کا ایک ناول پڑھتے پڑھتے رک کر مجھ سے کہا کہ ذرا سننا کیا لاجواب فقرہ کہا ہے۔ لاکھوں روپے کا ہے۔ وہ فقرہ میں نے اس وقت ایک کاپی پر لکھ لیا تھا۔ اور پھر زبانی یاد کر لیا تھا۔ وہ فقرہ یہ ہے:-

بعض مرد زندگی بھر ایک ٹوٹے ہوئے خیالی طلسم کا آدھا حصہ لئے اس دنیا میں مارے مارے پھرتے ہیں اور اس عورت کو ڈھونڈتے رہتے ہیں جس کے پاس اس کا دوسرا آدھا ہوگا۔

یہ فقرہ اس قسم کے حسن پرست مردوں پر ہو بہو صادق آتا ہے ایسے مرد اصل میں بری

بدنیت یا بگڑنے والے چال چلن کے نہیں ہوتے۔ البتہ ان کے دماغ میں ایک مکمل حسین عورت" کی ایک خیالی تصویر ہوا کرتی ہے۔ اور اس عورت کی جھلک انہیں کبھی کسی ایک عورت کے تبسم میں نظر آجاتی ہے تو کبھی کسی دوسری عورت کی بھوؤں کی کمان میں اور کبھی تیسری عورت کی موج خرام میں غالب شاعر بھی شاید اسی قسم کے انسان تھے جبھی تو گھر میں بیوی ہونے کے باوجود انہوں نے کسی عورت کی دلفریب رفتار دیکھکر کہہ دیا تھا۔

دیکھیو تو دلفریبیٔ انداز نقش پا
موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

اس قسم کے مردوں کی بیویوں کو خواہ مخواہ کڑھنے یا منغص ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ اگر کہیں اٹک بھی جائیں گے تو یہ صرف فوری جوش ہی ہوگا۔ صرف چند دن بعد تمہارا یا لو کبوتر تمہاری ہی چھتری پر آکر دم لے گا۔ اس قسم کے مردوں میں ایک خاص وصف یہ ہوا کرتا ہے کہ وہ بیویوں کے بے حد وفادار ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی دماغی دنیا کے سارے غیر حقیقی عناصر میں صرف ان کی شریک حیات ایک حقیقی اور تکیہ کرنے کے قابل عنصر ہوتی ہے۔

اور اگر تمہارا جی نہ مانے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ رات کی خاموشی میں کسی وقت نرمی سے اپنے شوہر کو سمجھا دو کہ اس سلسلے میں تمہارے دل پر کیا گذر رہی ہے۔ مگر ساتھ ہی اسے یہ بھی یقین دلا دو کہ تم خود بھی سمجھتی ہو کہ یہ تمہارا واہمہ ہے۔ ورنہ تو تمہیں اپنے مرد پر کامل اعتماد ہے۔

مگر خواہ تم اس سے کہو یا اس بات کو اپنے سینے سے دل کی ڈبیا میں بند رکھو۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھو۔ یاد رکھو اپنے دل کی لوح پر کندہ کر لو اور وہ بات یہ ہے کہ جب تک کسی دوسری عورت کو تمہاری نابھلانے

بچوں کی دنیا

چند نصیحتیں

(از جناب محمد ظہور صدیقی سالانہ تاریخ نیلی لوشاں یو۔ پی کانپور)

پیارے بچو! تمہاری طرف تمہارے بزرگوں کی نظریں ہزاروں ارمانوں اور آرزوؤں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ کب تم سن تمیز کو پہونچو اور کب انکی اطاعت کرو۔ یہ ان کی آرزو اور ارمان بجا اور درست ہیں کیونکہ تمہاری پیدائش کے بعد وہ ہزاروں لاکھوں قسم کے مصائب تمہاری پرورش کے وقت برداشت کرتے ہیں اور تمہاری تمام ضدوں کو پورا کرتے ہیں۔ اور جب تم ہوشیار ہوتے ہو۔ تو تمہاری اچھی تربیت اور تعلیم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں کہ تم سن تمیز کے پہونچنے کے بعد ان کی خدمت کرو۔ لائق اولاد کی طرح ان کے احکامات پر چلو تاکہ وہ اور دیکھنے والے تم سے خوش ہوں۔ اور سب کی دعائیں تمہارے اوپر سایہ کرتی رہیں۔

مگر یہ سب کچھ اسوقت ہوگا جب تم ابھی سے نیک کام کرتے رہوگے۔ تاکہ اس وقت بھی عامل رہو لہذا تم ذیل کی اچھی باتوں پر عمل کرو۔

اول صبح اٹھ کر اپنے بڑوں کو نہایت ادب سے سلام کرو۔ اور پھر اپنے مذہب کے مطابق اپنے رب کی عبادت کرو۔ اور پھر جو کچھ گھر میں موجود ہو کھا کر مدرسہ یا اسکول میں پڑھنے جاؤ۔ وہاں استاد اور اپنے ساتھیوں کو سلام کرو اور اپنی جگہ بیٹھ جاؤ۔ پھر پچھلا پڑھو اس کے بعد سبق پڑھکر استاد کو سنا کر آگے سبق لو اور اس کو یاد کرو۔ چھٹی کے بعد سیدھے مکان آؤ اور پھر بڑوں کو سلام کرو۔ کتابوں کو ٹھیک سے رکھکر منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھاؤ۔ دوپہر کو کچھ دیر آرام کرو۔ آرام کے بعد اگر پھر پڑھنا ہے تو پڑھ کر مکان آجاؤ۔ کچھ دیر ورزش کرو۔ اور اچھے کھیل کھیلو پڑوسیوں کو ہر قسم کا آرام پہونچاؤ۔ غریبوں۔ بیکسوں کی مدد کرو شام کو بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر ان کی اچھی باتیں سنو۔ ان کی باتوں میں بولنے کی کوشش نہ کرو۔ ملک کے اچھے اخبارات و رسائل پڑھو۔ ملک کے اچھے شعرا کے کلام پڑھو۔ بغیر کسی اختلاف کے وطن کے رہنے والوں سے محبت کرو۔ کسی بات کی بزرگوں سے ضد نہ کرو۔ جو کچھ وہ کھلائیں۔ پہنائیں اس کو خوشی سے استعمال کرو۔ بڑے بہن بھائیوں کا ادب اور چھوٹوں سے محبت کرو۔ گھر میں یا راستہ میں لڑنے سے علیٰحدہ رہو۔ کوئی چیز باہر نہ کھایا کرو۔ اپنے گھر کی بات کہیں باہر نہ کہا کرو۔ خراب اور برے آدمیوں اور رذالوں کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ جب یہ سب کچھ تم کروگے ایک وقت آئیگا کہ تم میں اور بہت سے مصطفےٰ کمال۔ انور بے۔ محمد علی۔ ظفر علیخاں حسرت موہانی۔ شوکت علی۔ علامہ اقبال۔ جواہرلال نہرو۔ راجندر بابو۔ ڈاکٹر ٹیگور۔ سبھاش بابو پیدا ہوں گے۔ جن پر ملک ہزاروں برس فخر کرے گا۔

راشد علی کو مجرم قرار دیدیا گیا

لندن ۶ اگست اعلان کیا گیا ہے کہ عراق میں جو بغاوت ہوئی تھی اس کے تحقیقاتی کمیشن نے کام مکمل کر لیا ہے اب جلد ہی باغیوں کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ ملٹری گزٹ میں پیش کی جائیگی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں قرار دیا ہے کہ راشد علی اور اس کے ساتھی ہی بغاوت کے مجرم ہیں۔

پردۂ فلم

سکندر کا پیغام

کوئی طاقت اٹل نہیں! یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے تاریخ ہزاروں برس سے دہراتی چلی آرہی ہے۔ مسٹر واموددیٹون نے اس حقیقت کو اپنے عظیم الشان فلم "سکندر" میں ایک پیغام کی صورت میں پیش کیا ہے جو اس فلم کا ایک نمایاں عنصر ہے۔ "سکندر"، تاریخ کا ایک سنہری ورق ہے اور ماضی کے اس دور سے تعلق رکھتا ہے۔ جب کہ مقدونیہ کے بادشاہ سکندر اعظم نے دنیا کی فتح کا خواب دیکھتے ہوئے ہندوستان پر یورش کی۔ اس وقت پنجاب میں مہاراجہ پورس حکمران تھا۔ اپنے دیش میں بدیشی فوجوں کا بڑھتا ہوا طوفان دیکھکر اس نیوز راجہ کی تیوری پر بل آگیا اس کے اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ ہندی سورماؤں نے تلواریں سونت لیں۔ آن کی آن پر غنیم پر ٹوٹ پڑے۔ اور اس بہادری سے لڑے کہ یونانی سپاہ کے حوصلے پست کر دئے تاریخ شاہد ہے کہ یہ اسی دندان شکن حملے کا نتیجہ تھا کہ یونانی سپاہی ہمت ہار بیٹھے اور بعد میں مزید پیش قدمی کرنے سے انکار کر دیا۔

قدیم ہندوستان کے اس سنہری واقعے کو لاکھوں روپیہ صرف کر کے "سکندر" فلم میں دوبارہ زندہ کیا گیا ہے۔ جو در حقیقت ہزاروں برس پہلے ہندوستان کی عظمت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ "سکندر" محض ایک بلند پایہ فلم ہی نہیں جو گوناگوں خوبیوں کا مجموعہ ہے بلکہ اس دور میں تمدن کا صحیح مرقع ہے۔ جو قدیم ہندوستان کا طرۂ امتیاز تھا۔ ان اوصاف کے علاوہ "سکندر" ایک مخصوص پیغام کا حامل ہے کہ "کوئی طاقت اٹل نہیں"، اور یہ پیغام ہے جو عوام میں بیداری کا احساس پیدا کر کے قومی تعمیر کی بنیادیں مضبوط کرتا ہے۔

"سکندر" جس کا انتظار سنروا کے بہی خواہ ایک عرصہ سے کر رہے ہیں۔ بہت جلد پردہ سیمیں پر نمائش کیلئے پیش کیا جائے گا۔

ڈاکٹر ٹیگور کے مختصر سوانح حیات

مشاہیر کے تعزیتی پیغام

ڈاکٹر ٹیگور کی پیدائش ۷ مئی ۱۸۶۱ء کو کلکتہ کے ایک زمیندار خاندان میں ہوئی۔ ان کے باپ کا نام دیوبندر ناتھ ٹیگور تھا ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ پھر ہندوستان کا سفر کیا۔ اس کے بعد کلکتہ کے سینٹ زادیہ اسکول میں داخل ہوگئے ۱۸۷۵ء میں ان کی والدہ کی وفات ہوئی ۱۴ سال کی عمر میں ان کی پہلی نظم امرت بازار پترکا میں شائع ہوئی۔ ۱۸۷۸ء میں انگلینڈ گئے اور یونیورسٹی کالج میں داخل ہوگئے۔ دو سال بعد واپس آئے۔ ۹ دسمبر ۱۸۸۳ء میں شادی کی ۱۸۹۰ء میں ایک بنگالی رسالہ "سادھنا" نکالا۔ ۱۸۹۷ء میں بھارتی کے ایڈیٹر بنے۔ تقسیم بنگالہ ایجی ٹیشن میں بھی حصہ لیا۔ ۱۹۰۲ء میں ان کی بیوی کا انتقال ہوگیا ۱۹۰۳ء میں اپنے گیتوں کی کتاب کا دوسرا اڈیشن شائع کیا۔ ۱۹۰۵ء میں ان کے باپ کا انتقال ہوا۔ ۱۹۰۷ء کے بعد سے قومی تحریک سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ لیکن ۱۹۱۱ء میں پھر شرکت کی اور امریکہ کی سیر کیلئے گئے۔ نومبر ۱۹۱۳ء میں وہاں سے واپس آئے کچھ دنوں کے بعد نوبل پرائز ملا۔ کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے کئی اعزازی ڈگریاں دی گئیں ۱۹۱۵ء میں حکومت نے سر کا خطاب دیا۔ اسی زمانہ میں گاندھی جی سے ملاقات ہوئی مگر ۱۹۱۹ء کی تحریک میں آپ نے سر کا خطاب واپس کردیا۔

ڈاکٹر ٹیگور سرگرم سیاست سے اجتناب کرتے تھے لیکن ان کے دل میں حب وطن کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ غلامی کی مشکلات کو انہوں نے ہمیشہ محسوس کیا۔ ۷ اگست ۱۲ بجکر ۱۳ منٹ پر کلکتہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ مرتے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال ۳ ماہ کی تھی۔

تعزیتی پیغامات

ڈاکٹر ٹیگور کی خبر مرگ پر تقریباً تمام دنیا کے مشاہیر کی طرف سے ڈاکٹر ٹیگور کے اکلوتے لڑکے کے نام تعزیتی پیغام موصول ہوئے ہیں۔ جس میں شدید رنج وغم کا اظہار کیا گیا ہے۔

ٹیگور سوسائٹی لندن نے اپنے جوائنٹ سکریٹری کی معرفت ایک تار بھیجا ہے کہ ڈاکٹر ٹیگور کی موت دنیا کا ایک عجیب نقصان ہے اور ہندوستان کا جاپانی قونصل جنرل نے ایک تار دیا ہے جس میں ڈاکٹر ٹیگور کی موت پر دلی رنج وقلق کا اظہار کیا ہے اور ان کے لئے دعا کی ہے۔

اس کے علاوہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہرلال نہرو چیف جسٹس فیڈرل کورٹ بابو راجندر پرشاد سر رادھا کرشن۔ مسٹر جیکار۔ مسٹر محمد علی جناح۔ مولوی فضل الحق۔ سر اکبر حیدری۔ سر سلطان احمد سر شفاعت احمد خاں۔ خان بہادر اللہ بخش۔ سروجنی نائیڈو۔ سر چمن لال سیتلواد قونصل جنرل چین۔ مہاراج بہادر بردوان۔ مہاراجہ سمن سنگھ۔ ڈاکٹر دوارکا ناتھ متر۔ مسٹر جمنا لال بجاج راجکماری امرت کور۔ نواب چھتاری سر تیج بہادر سپرو۔ سر سکندر حیات خاں وغیرہ کی طرف سے بیسیوں تعزیتی پیغام پہنچے ہیں۔

برطانیہ کے وسیع حلقوں میں ڈاکٹر ٹیگور کی موت پر رنج وغم کا اظہار کیا جارہا ہے۔ لارڈ ہیلی فیکس سابق وائسرائے ہند نے کہا کہ میں ہندوستان کے ساتھ اس رنج وغم میں شریک ہوں جو اسے اپنے ایک ممتاز فرزند کی موت سے برداشت کرنا پڑا ہے۔ کمانڈر انچیف افواج ہند وزیر ہند وائسرائے ہز اکسیلنسی اور گورنر بنگال نے بھی ڈاکٹر ٹیگور کے پس ماندگان کے پاس تعزیتی پیغامات ارسال کئے ہیں۔

بل صرف ایک رائے کی کثرت سے پاس ہوا

واشنگٹن ۱۳ اگست امریکہ کی پارلیمنٹ نے فوجوں کی مدت میں توسیع کا بل پاس کردیا یہ بل صرف ایک رائے کی کثرت سے پاس ہوا ہے۔ بل کے حق میں ۲۰۳ اور اس کے خلاف ۲۰۲ ووٹ آئے۔

آل انڈیا لبرل فیڈریشن

ناگپور ۱۰ اگست مسٹر چندر ورکر پریذیڈنٹ نیشنل لبرل فیڈریشن نے کنووکیشن ہال میں ایک پبلک جلسہ میں سر کے دی کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں کانگریسی حکومتوں کا ایک نکتہ چین رہا ہوں مگر مجھے اطمینان ہے کہ اکثر ان کا رویہ اقلیتوں کی جانب اچھا ہی رہا۔ لوگ پارٹیوں کے نعرے سنتے سنتے تنگ آگئے ہیں وہ لبرلوں کا نعرہ سننے کو تیار ہیں۔ وائسرائے کی کونسل کی توسیع سے سیاسی جمود ہی نہیں ہوا سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ کا جھگڑا گھریلو جھگڑا ہے۔ لبرلوں کی اکثریت کو یہ جھگڑا جنگ کو کامیابی سے چلانے کے لئے اپنا پورا تعاون پیش کرنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اگر انگلستان سچ مچ ہاتھ سے طاقت دینا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ ایک میعاد مقرر کردے جس کے اندر درجہ نو آبادیات دیا جائیگا اور طے شدہ آئین پیش کرنے کی ذمہ داری ہندوستانیوں پر ڈالدے آپ نے کانگریس اور مسلم لیگ سے پرخلوص اپیل کی وہ برطانیہ کو پریشانی میں ڈال کر جو نقصان پہونچا رہی ہیں اس کا پورا پورا اندازہ کریں اور صوبوں اور مرکز میں اختیارات اپنے ہاتھ میں لیں آخر میں مسٹر چندر ورکر نے وائسرائے ہند کو مبارکباد دی کہ انہوں نے مسٹر جناح کو جواب خشک دے دیا کہ مسٹر جناح اور مہاتما گاندھی کو یہ موقع نہ دیا جائے گا کہ وہ ایسے طریقہ پر عمل کریں جس سے ملک کی سیاسی حالت پر پانی پھر جائے۔

سر ضیاء الدین احمد کی تنبیہہ

علی گڈھ ۱۰ اگست آج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا سیشن شروع ہونے پر سر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر نے مسلم یونیورسٹی کے طالب علموں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ یونیورسٹی ایک مسلم ادارہ ہے۔ جس نے اپنی اسلامی فضا اور اصولوں کے لئے احترام قائم رکھا ہے جو لوگ اسلامی عقیدوں اور عمل کے مخالف ہیں یا ان کی تحقیر کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے دوسری یونیورسٹیاں کھلی ہوئی ہیں۔ مسلم یونیورسٹی میں اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب یا دھرم تبلیغ پرچار کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بلاشبہ خیال کی پوری آزادی ہے لیکن کسی شخص یا انجمن کو یونیورسٹی میں تنخواہ یافتہ ایجنٹ ہونے یا مسلم قوم کے خلاف کوئی خاص پروپگنڈا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ آخر میں سر ضیاء الدین احمد نے طالب علموں سے اپیل کی کہ وہ کسی اندرونی یا بیرونی پروپگنڈا سے متاثر نہ ہوں گے۔

سر اقبال احمد کی تقریر

الہ آباد ۱۰ اگست۔ سر اقبال احمد چیف جسٹس الہ آباد ہائیکورٹ نے بار کونسل میں تقریر کرتے ہوئے دلال وغیرہ کی خرابیاں بیان کیں جو قانونی پیشہ کو بدنما کررہی ہیں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے موثر قدم اٹھانا چاہیئے۔ آپ نے اس بات کا بھی وعدہ کیا کہ اگر پراونشیل جوڈیشیل سروس اور بار کے درمیان کوئی واقعہ ہوگا تو میں اس کا خاص نوٹس لوں گا۔

ڈاکٹر نارائن پرشاد استھانہ ایڈوکیٹ جنرل نے بھی اسی مسئلہ پر تقریر کی۔ آپ بار کونسل کے صدر بھی ہیں۔

کانگریس سے نکال دئے گئے

کٹک ۹ اگست مسٹر نیلکنٹھ داس ایم۔ ایل۔ اے۔ سنٹرل (مرکزی) جنگ کی کوششوں میں امداد کرنے کا پروپگنڈا کررہے ہیں۔ صدر اتکل صوبہ کانگریس کمیٹی نے اس بارے میں ان سے جواب طلب کیا تھا جواب موصول ہونے پر اعلان کیا جاتا ہے کہ مسٹر داس کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے مگر آئندہ انہیں کانگریس سے باہر سمجھا جائے گا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل

لندن ۱۰ اگست سویڈن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ اسٹاک ہام میں سویڈش اخبارات کے واشنگٹن اور لندن کے نامہ نگاروں نے یہ خبر شائع کردی ہے کہ گذشتہ اتوار کو پریذیڈنٹ روزویلٹ کی "پوٹو بیک" جس میں سوار ہوکر وہ سیر کرنے گئے تھے۔ مسٹر چرچل سے ملاقات ہوئی۔ مسٹر چرچل بذریعہ ہوائی جہاز کنیڈا پہونچے۔ جہاں سے وہ فوراً ایک تیز رفتار جہاز میں سوار ہوگئے۔ واشنگٹن کے نامہ نگاروں نے اطلاع دی ہے کہ جنرل مارشل اور کرنل ناکس کو بھی مسٹر چرچل سے ملاقات کرنے کے لئے واشنگٹن سے بلایا گیا۔ پیرس ریڈیو نے

نیویارک سے آمدہ معتبر ذرائع کی خبر کی بنا پر اعلان کیا کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان کنیڈا کے ساحل کے قریب جہاز پوٹو بیک پر ملاقات ہوئی۔ ساحل پر رہنے والے ایک شہر کے لوگوں نے پوٹو بیک کے ہمراہ ایک کنیڈین جہاز کو بھی جاتے دیکھا۔ جس کا نام مٹا دیا گیا تھا۔

گورنر یو۔ پی کی تقریر

لکھنؤ ۱۰ اگست سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔ پی نے پرتاپگڈھ میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کی طرف سے مشترکہ ایڈریس پیش ہونے پر کہا کہ پوزیشن ایک سال پہلے یا چند مہینے سے پہلے بدرجہا بہتر ہے لیکن ہم مشکل سے کہہ سکتے ہیں کہ فتح کے آثار

اقوال زریں

پہلے نیک عمل کرو اور پھر اس پر یہ بھروسہ رکھو کہ تمہارا تخم عمل نیک پھل لائے گا۔ (بدھ)

سرمایہ کا ذریعہ محنت ہے۔ محفوظ رکھنے کا طریقہ کفایت شعاری (سمائلز)

خاوند اور باپ کے حکم کی بجا آوری سب چیزوں پر مقدم ہے۔ (سابچند رجی)

جس کو اتفاق کہتے ہیں خدا کی عین مشیت ہے۔ (شیلی)

حصول مسرت کو غیر معمولی اہمیت نہ دو۔ مسرت خود تمہارا تعاقب کرے گی۔ (فرینکلن)

بیوقوفوں کے کام سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ (سعدی)

دانا اور عقلمند کیطرح غصہ کیوقت بردباری اختیار کرو

موج تبسم

جج: کیا تم کو معلوم ہے کہ عدالت میں جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

گواہ: جی ہاں جھوٹی گواہی کے انجام سے میں اچھی طرح واقف ہوں، چونکہ میں نے متعدد بار جھوٹی گواہی دیکر اپنے بہت سے دوستوں کو سزا ہونے سے بچا لیا۔

استاد نے طلبا کے عام معلومات کا جائزہ لینے کی خاطر پوچھا:۔ لڑکو کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس شخص کو کیا کہتے ہیں جسکی بیوی کا انتقال ہو جائے۔

شاگرد: "لاپروا"

استاد: تم کس دن پیدا ہوئے؟

شاگرد: مجھے معلوم نہیں۔

استاد: کیوں

شاگرد: میں جس وقت پیدا ہوا اس وقت مجھے خود اپنا ہوش نہ تھا۔

دلچسپ معلومات

یورپ میں سب سے چھوٹی جمہوری حکومت سین میرنیو ہے جو رمنی کے قریب اٹلی میں واقع ہے اس کا رقبہ صرف ۳۸ مربع میل اور آبادی ۱۴ ہزار ہے صدر مقام میرنیو ہے اور اسکی آبادی پانچ ہزار ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ کڑوا پانی جھیل مردار (فلسطین) کا ہے۔ ماہرین نے تجربہ اور تجزیہ کے بعد معلوم کیا ہے کہ جھیل ترک کے پانی میں جھیل مردار سے زیادہ نمک نکلتا ہے۔

کنیڈا رقبہ میں سارے یورپ کے برابر ہے یعنی تقریباً .....۳۷ مربع میل برطانی ہند سے دوگنا ہے اور جزائر برطانیہ سے ۳۰ گنا ہے اس میں ایک جھیل جس کا نام سوپیریر ہے اتنی بڑی ہے کہ سارا اسکاٹ لینڈ اس کے اندر آ جائے۔ اور ساحل سے جدا رہے۔

گزشتہ جنگ عظیم میں آسٹریلیا کی فوجوں میں ۶۳ جوانوں کو وکٹوریہ کراس تمغے برطانی حکومت نے دیئے تھے

نہر سویز پر ہوائی حملہ

قاہرہ ۸ راگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات نہر سویز کے علاقہ پر ہوائی حملہ میں تیس آدمی مر گئے اور ۳۵ زخمی ہو گئے۔

امریکی جہاز پکڑ لیا

لندن ۸ راگست جاپانی بیڑے نے امریکہ کے ایک جہاز کو جس پر تیل کے دو ہزار پیپے لدے ہوئے تھے دریائے یانگسی میں روک لیا ہے۔

امریکہ سے روس کو تیل کی سپلائی

واشنگٹن ۷ راگست واشنگٹن میں آئکس نے بیان کیا کہ امریکہ نے ہوائی جہازوں میں کام آنیوالے تیل کے چار جہاز روس کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکہ کے جنگی جہازوں کی روانگی

برسبین ۱۰ راگست ۔ امریکہ کے دو بھاری کروسر (جنگی جہاز) نارتھ ہمپٹن، اور ساک لیک سٹی" جو منگل کو یہاں غیر متوقع طور پر پہونچ گئے تھے۔ آج روانہ ہو گئے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس جگہ گئے ہیں۔

ماسکو پر حملہ

برلن ۱۰ راگست ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اسکیم کے مطابق کارروائی ہو رہی ہے ہینچر وار کی رات کو ماسکو پر حملہ میں کئی جگہ آگ لگ گئی اور ابتک روس کے دس ہزار ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں فنی کمیونک میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ روس کی فوج کے کئی ڈویژن برباد کر دئے گئے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دشمن کے قلعہ بند مورچوں کو توڑ دیا گیا ہے۔ دشمن کے کئی ڈویژن برباد کر دئے گئے ہیں دشمن کو جان و مال کا بھاری نقصان پہونچا یا ہے۔

کامرس ممبر اور بیمہ کمپنیاں

کلکتہ ۸ راگست سرائے راماسوامی مدالیار کامرس ممبر حکومت ہند سے آج بیمہ کمپنیوں کا ایک ڈیپوٹیشن ملا جس نے انشورنس ایکٹ کی ترمیم پر زور دیا۔

افسانہ

خادمہ

ایک دردناک معاشرتی افسانہ

مترجمہ تقی علی یاسمی ناگپور

(بسلسلہ گذشتہ)

پنڈھری ناتھ کے ہاں غیر معمولی چہل پہل ہے۔ بہت عرصے کے بعد آج مالک کے گرو پنڈت شیو دیال شاستری آئے ہیں ایک پلنگ پر تکیے کے سہارے بیٹھے ہیں۔

سب سے پہلے مالک نے آکر پنڈت جی کے پیر چھوئے پھر مالکن اور بچوں کا نمبر تھا۔ بعد میں دوسروں کی باری آئی۔ سب سے اخیر میں لمبا گھونگھٹ کرکے کشنی آئی اور پیر چھو کر جانے لگی۔

پنڈت جی جانے کس خیال میں ابھی تک مگن تھے۔ اتنے آدمی پیر چھو کر گئے کسی کی طرف انہوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا لیکن کشنی کو دیکھکر ان کا دل بے قابو ہو گیا۔ وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور مالک سے پوچھا "پنڈھری یہ لڑکی کون ہے"

مالک بولے۔ "یہ میرے ہاں رسوئی کا کام کرتی ہے"

"جب میں پار سال یہاں آیا تھا تو اس وقت یہ نہیں تھی" "تین چار مہینے سے یہاں ہے۔

"تین چار مہینے سے تب کیا— وہ کچھ کہتے کہتے رک کر شک کی نظروں سے کشنی کی طرف دیکھنے لگے۔

وہ شرماتی ہوئی آہستہ آہستہ چلی جا رہی تھی۔ لیکن پنڈت جی کو جب یہ کہتے سنا تو اس کے دل میں پنکھا چلنے لگا۔ کچھ دیر چپ رہ کر پنڈت جی نے پوچھا— اس کا نام کیا ہے پنڈھری؟

"کشنی ———"

"کیا یہ لاکھنی سے آئی ہے"

مالک کچھ حیران ہو کر بولے۔ "ہاں لیکن گروجی آپکو یہ کیسے معلوم ہوا؟"

پنڈت جی بولے۔ پنڈھری میرا بیان جھوٹ نہیں ہو سکتا تمہاری ذات چلی گئی ہے۔

پنڈھر ناتھ جو ذات کا مکھیا ہے جس کے لڑپن کی دھاک دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی ذات بھی نشٹ نہیں ہو سکتی۔ مالک بیٹھے ہوئے تھے تیزی سے کھڑے ہو کر بولے۔ گروجی یہ کیا کہا آپ نے۔ میری ذات کس طرح چلی گئی؟

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں"

"وہ کشنی برہمن کی لڑکی نہیں ہے۔"

"ہاں وہ برہمن کی لڑکی ہے۔"

مالک کچھ سوچ کر بولے "کیا وہ گھر چھوڑ کر کسی کے ساتھ بھاگ آئی ہے۔

"نہیں ——— "

پھر کس طرح ان کی ذات نشٹ ہو سکتی ہے۔ وہ سخت الجھن میں پڑ گئے۔ "اب کیا ہوگا گروجی" سیدھے ہو کر گروجی بیٹھ گئے اور کہا کشنی کے پتی کا گھر ہمارے پڑوس میں ہے لڑکی اچھی ہے۔ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے نہیں دیکھا۔ لیکن معلوم نہیں اس سے پچھلے جنم میں کیا پاپ ہوا۔ یہ جس کی وہ سزا بھگت رہی ہے۔ ہرے کرشن — ہرے کرشن۔! یہ سب تمہاری لیلا ہے۔

پنڈھری ناتھ حیران بیٹھے پنڈت جی کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔

پنڈت جی پھر بولے۔ چار پانچ مہینے کی بات ہے ایک رات اس کے پتی کے ہاں چوری ہوئی۔ چور جب جانے لگے تو اپنے ہمراہ کشنی کو بھی لیکر چلے گئے گاؤں کے لوگ خوف سے اپنے گھروں سے باہر نہ نکلے۔ پولس تلاش میں نکلی تو یہ جنگل میں بیہوش پڑی ملی۔ سب خاموش بیٹھے بیٹھے سن رہے تھے پنڈھری ناتھ کی طرف دیکھ کر گروجی نے کہا۔ پولس کی کوشش سے چور پکڑے گئے۔ لیکن وہ انمول رتن تو مل نہیں سکتا۔ جو وہ چوروں کے ہاتھ کھو چکی ہے۔

اُس نے اپنی پارسائی جتانے کے لئے ہزار جتن کئے لیکن مرد کے دل کا شک کس طرح دور ہو۔ اس شک کے کارن تو سیتا جی کو اگنی پریکشا دینی پڑی تھی۔ اس کا شوہر اپنے گھر میں اسے جگہ نہ دے سکا۔"

پنڈت پنڈھری ناتھ غصہ بھرے لہجے میں بولے۔ یہ کمبخت عورت اپنی ذات ہو کر میرا ستیا ناس کرنے آئی اب میرا کیا ہوگا گروجی؟

پنڈت جی بولے "کیا تم جانتے تھے؟"

یہ جانتا ہوتا تو میں اسے اپنے ہاں کیسے ٹھہرنے دیتا۔ ایک دن دوپہر کو آ کر رونے لگی کہ کوئی کام دو نہیں تو میں بھوکوں مر جاؤں گی۔ میری پتنی کو دیا آ گئی اور رکھ لیا"

گروجی مسکرا کر بولے "تب کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ تم نے یہ پاپ ان جانے کیا ہے کبھی پرایشچت کی ضرورت ہے۔ اور اس کو نکال باہر کرنا ہوگا۔

غریب کشنی فرش پر منہ چھپائے پڑی تھی۔

ناگہاں کسی نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا وہ چونک کر دیکھنے لگی۔ سامنے رام ناتھ کھڑا تھا۔ اس کی نشے سے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ جھٹ اٹھ کھڑی ہوئی۔

رام ناتھ بولا۔ "شور نہ کرو میں جو کہنے آیا ہوں وہ سن لو" گھونگھٹ کرکے وہ تھر تھر کانپنے لگی۔

دیکھو کوئی تمہیں اپنے گھر میں رکھنے کو تیار نہیں ہے۔ جہاں جاؤ گی تمہاری بے عزتی ہوگی۔ تمہیں کوئی چاہتا نہیں لیکن میں چاہتا ہوں اگر تم میرے ساتھ چلو تو میں تم کو رانی کی طرح رکھوں گا۔ تم کو کسی بات کی بھی تکلیف نہ ہوگی۔

وہ ایک بت کی طرح کھڑی تھی اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

رام ناتھ اس کی خاموشی کو رضامندی سمجھ کر کہنے لگا۔ میں تم سے پریم کرتا ہوں۔ اتنا پریم کرتا ہوں۔ جو کہا نہیں جا سکتا میں تمہارا غلام ہو کر رہوں گا۔ تمہارے لئے جان دیدونگا تم کو کسی دوسری جگہ لے جانے کیلئے پچھلی رات پھاٹک کے پاس تمہارا انتظار کروں گا۔ کوئی چنتا نہ کرو تم جو مانگو میں وہی دوں گا۔ تم جانتی ہو میں پیسہ کو ہاتھ کا میل سمجھتا ہوں تم پر سب نچھاور کر سکتا ہوں۔

ناگہاں باہر کسی کے پاؤں کی چاپ معلوم ہوئی۔ رام ناتھ نے گھبرا کر کہا "کوئی آ رہا ہے۔ میں جاتا ہوں۔ لیکن یاد رکھنا، پھاٹک کے پاس ضرور ملنا۔ یہ کہکر وہ چلا گیا۔

وہ دونوں ہاتھوں سے منہ ڈھانپ کر بیٹھ گئی۔ معلوم نہیں وہ کب تک اس حالت میں بیٹھی رہے گی۔ اندھیرا آہستہ آہستہ بڑھنے لگا۔ لیکن اس رات کوٹھری میں دیا نہیں جلا۔

نصف شب کا عمل تھا۔ چاند کی مسکراہٹ کنول کی پنکھڑیوں کی طرح بکھری ہوئی تھی۔

مکان کے احاطے کا پھاٹک کھول کر ایک عورت باہر آئی ادھر ادھر دیکھا اور آہستہ آہستہ تنہا چلنے لگی۔

گاؤں نیند کی آغوش میں خاموش تھا۔ وہ چلتے چلتے گاؤں کی سرحد پر پہنچی پھر وہ سڑک چھوڑ کر ایک میدان میں آئی۔ اور اس پگڈنڈی پر چلنے لگی۔ جو پیچ و خم کھاتی کبھی چاندنی میں ہو کر کبھی درختوں کے سائے میں چھپکر چلی گئی تھی وہ اس پر چلنے لگی۔

پگڈنڈی تھوڑی دور جاکر ختم ہو گئی۔ لیکن وہ عورت رکی نہیں وہ اس میدان میں ایک آندھی کی طرح چل رہی تھی کسی دوسرے گاؤں سے کتوں کی بھونکنے کی آواز آ رہی تھی پیڑوں پر الو چیخیں مار رہے تھے۔ بھیڑئے چلا رہے تھے۔ لیکن اس کا دل خوف و ہراس سے بے نیاز تھا۔

چندرما جب پچھم کی طرف جھکا تب کہیں اس میدان کی وسعت ختم ہوئی۔ سامنے ایک تاریک جنگل اژدہا کی طرح منہ کھولے کھڑا تھا۔ جنگل میں جانے کیلئے کوئی پگڈنڈی تھی اور نہ روشنی ایک سکوت تھا اور سخت ڈراونی تاریکی۔

اس وقت اچانک کوئی پپیہا سوتے سوتے ہم جاگ گیا۔ اور "پی کہاں"۔ کی صدا لگانے لگا۔ وہ چونکی اور ایک ٹھٹکی ہوئی ہرنی کی طرح ٹھٹکی اتنی طویل مسافت میں پہلی دفعہ اس نے پیچھے پھر کر دیکھا چاندنی میدان کی ہریالی پر بیہوش پڑی تھی۔ اسکے ڈوبے ہوئے دل سے ایک ٹھنڈی سانس ابھر آئی پھر وہ چندرما کا پرکاش اور پپیہے کا گانا چھوڑ کر آگے بڑھی اور جنگل میں گھس گئی۔ خوفناک تاریکی نے موت کیطرح اسکی طرف ہاتھ پھیلائے اور اسے اپنی گود میں لیلیا

ہفتہ وار "پاکستان" کا اجراء

حضرات السلام علیکم گذشتہ چالیس سال میں بار بار اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے کہ کارزار حیات کے ہر حصہ میں مسلمانوں کی پسپائی کا راز اس حقیقت میں پنہاں ہے کہ ان کی پشت پر منظم اور طاقتور پریس نہیں ہے اس اہم قومی ضرورت کے پیش نظر اکثر دردمند مخلص مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں نے انفرادی طور پر دشت نوردی کی جرأت کی مگر بے زری، بیکسی اور آبلہ پائی نے ان کو چند قدم چلنے نہ دیا اور باد مخالف نے ان کی آرزوؤں اور تمناؤں کی شمع کو گل کر دیا۔

اس نازک دور میں جبکہ جنگ کا بگل بج چکا ہے حریف سرگرم تیاریوں میں مصروف ہے ہم میں وہی بادۂ شبانہ کی بدمستیاں ہیں وہی خرام نازہے وہی آہستہ خرام بلکہ مخرام انداز دلربانہ ہے۔

اس حالت میں مجھ جیسے بے بضاعت اور بے اثر کا ان نشہ نشینوں کی انجمن کے سامنے کسی اخبار کا پیش کرنا حقیقتاً بازار مصر میں یوسف کی خریداری کے مصداق ہے۔ کون ہے جو ایک گدائے بینوا کی آواز سنے گا۔ اور کون ہے جو اسے لائق توجہ اور شائستہ التفات خیال کریگا۔ ہاں ایک دردمند بھرے دل کی آواز ہے جو ممکن ہے اس اخبار کے ذریعہ بے حس اور غرض مندانہ طبائع پر اثر انداز نہ ہوسکے۔ مگر یقیناً .... حساس طبیعتوں میں "تلاطم" پیدا کردے۔

بھائیو! یہی وہ وقت آگیا ہے کہ برادران قوم بیدار ہوں اور ایسے صحیفہ کی جانب متوجہ ہوں جو ایک سچے حقیقی نصب العین اور مقاصد کی ترجمانی کررہا ہے۔

صحیفہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

نصب العین پاکستان کی اشاعت، ملت اسلامیہ کے سیاسی حقوق کی حفاظت۔ قومی اور ملکی اور مذہبی معاملات پر آزادانہ بحث۔ اتحاد و اخوت علم و ادب کے مکافات کے علاوہ مسلم قوم کے داخلی ہیجان۔ آفت رسیدہ مزدور اور غریب کی یاس انگیز داستانیں اور جبر و استبداد کے خونیں مناظر پر آنسو بہائے گا۔

سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۱۲ پر مشتمل ہوگا۔

چندہ سالانہ (عہ) قومی اداروں سے (عہ)

اُمید کہ جملہ برادران اسلام اسے قومی اعانت سمجھتے ہوئے اس غریب نوجوان کے اس بار گراں کو جو کہ اس خادم نے اپنے کاندھوں پر رکھا ہے منزل مقصود تک پہونچانے میں ہر طرح سے مدد کرینگے۔

قوم کا حقیر خادم
سید رئیس احمد فاطمی سندیلوی
پبلشر اخبار پاکستان ۔ امین آباد ۔ لکھنؤ ۔

تھائی لینڈ دوسرا پولینڈ

لندن ۱۲ راگست "پوربی ایشیا میں تھائی لینڈ کی بالکل وہی پوزیشن ہے جو کہ یوروپ کی لڑائی چھڑنے سے پہلے پولینڈ کی تھی۔ امریکہ جاپان کو بغیر لڑے تھائی لینڈ سے آگے نہیں بڑھنے دیگا۔ یہ ہے وہ رائے جو نیو یارک سے اخبار مانچسٹر گارڈین کے نمایندہ نے بھیجی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جاپان کے خلاف اقتصادی تدبیریں اختیار کرچکے ہیں۔ مسٹر کارڈل ہل صاف لفظوں میں کہہ چکے ہیں کہ اگر تھائی لینڈ کی طرف جاپان نے قدم بڑھایا تو امریکہ خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ نامہ نگار کا خیال ہے کہ امریکہ اور جاپان کے درمیان تعلقات ٹوٹنے ہی والے ہیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب مسٹر محمد سیف اللہ خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر تحصیل بکہرایاں ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۹۶

بعدالت مال تحصیل مقام بکہرایاں ضلع کانپور

گیا پرشاد — مدعی

بنام شنکر دیال وغیرہ — مدعا علیہ

بنام شنکر دیال ولد سکھا لال قوم کورمی ساکن گور گاؤں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام بکہرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ اگست ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

جرمنوں کو ایران سے نکال دو

لندن ۱۱ راگست یہاں معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس نے حکومت ایران کو لکھا ہے کہ ایران میں ایک بڑی تعداد میں جرمن موجود ہیں جن سے روس کو خطرہ ہے۔ حکومت روس نے حکومت ایران کی توجہ اس طرف بھی دلائی ہے کہ جرمنوں کے ایران میں رہنے سے خود ایران کو بھی خطرہ ہے۔ ابھی تک اس کی خبر تصدیق نہیں ہوسکی۔ کہ موسیو اسٹالن نے شاہ ایران کو سنہ ۱۹۲۱ء کے معاہدہ کی یاد دلائی ہے جس کے ماتحت روس کی فوج کو چند حالات میں ایران کے اندر داخل ہونے کا حق حاصل ہے۔ استنبول سے بہت سے جرمن ایران گئے ہیں۔

روس اور چین کے درمیان فوجی معاہدہ

ٹوکیو ۱۱ راگست جاپانی نیوز ایجنسی کو نانکنگ سے خبر ملی ہے کہ حکومت چین اور حکومت روس کے درمیان ایک دوسرے کی مدد کا معاہدہ کرنے کے بارے میں غور ہو رہا ہے۔ اس معاہدہ کے مطابق روس کے افسران چنگکنگ میں برطانی اور امریکی مشاورتی کمیٹی میں شامل ہو جائیں گے۔ فوجی خبروں کا تبادلہ ہوگا۔ اُتر پچھمی چین میں لڑنے والی فوج کی روس کی فوج مدد کرے گی۔ شکیانگ میں روس کا اثر مان لیا جائیگا۔ روسی ہواباز چینی ہوائی فوج میں شریک ہو جائینگے۔

جرمنی کا مشن ٹوکیو پہونچ گیا

لندن ۱۱ راگست معلوم ہوا ہے کہ جرمن مشن ٹوکیو پہونچ گیا ہے جو جاپان میں نوجوانوں کی تنظیم کا معائنہ کر رہا ہے مشن کے ممبر جاپانی کارخانوں کو بھی دیکھینگے تاکہ جنگ تیاریوں کا جائزہ لے سکیں۔

جرمن ہوائی جہاز ترکی میں اُترا

لندن ۱۲ راگست۔ القدہ کی خبر ہے کہ ایک جرمن ہوائی جہاز کو ترکی کے ساحل پر مجبوراً اترنا پڑا۔ ہوابازوں نے اترتے ہی اپنے سب کاغذات اور ہتھیار وغیرہ سمندر میں پھینک دئے۔ حکومت ترکی نے ان جرمن ہوابازوں کو نظر بند کر لیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ عام پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۶ راگست ۱۹۴۱ء کو دوپہر کے بعد ۲۸ انچ "مین پائپ" کا کنکشن کیا جائے گا اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۷ راگست ۱۹۴۱ء کو ۲ یا ۳ گھنٹے کے لئے پانی کی سپلائی بند ہو جائے گی

عام پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ ۱۶ راگست ۱۹۴۱ء کو دوپہر سے پہلے ہی پانی بھر کر رکھ لیں تاکہ کسی کو بھی ۱۶ راگست کی شام اور ۱۷ راگست کی صبح کو پانی کی تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔

(دستخط) محمد حبیب اللہ (بی۔اے۔ال۔ال۔بی)
اگزیکٹیو فیسر میونسپل بورڈ ۔ کانپور

(۱۱ راگست ۱۹۴۱ء)

آسٹریلیا کا عزم

میلبورن ۱۱ راگست آسٹریلیا کی کیبنٹ کا ایک ہنگامی اجلاس آج شام ۸ بجے تک ہوتا رہا۔ اور کل بھی جاری رہے گا۔ فوجی محکموں کے کمانڈروں اور افسروں سے بھی صلاح و مشورہ کیا گیا۔ وزیر اعظم مسٹر منزز نے کہا کہ ایسے مسائل آج ہمارے روبرو پیش ہیں جن پر بڑے دھیان سے غور کرنے کی ضرورت ہے آسٹریلیا کبھی کسی کو گیمبلنگ کی اسکیم میں شامل نہیں ہوا۔ برطانی ممالک اس قسم کی کوئی پالیسی اختیار نہیں کرتے۔ ہمیں اپنی سلطنت کے بچاؤ کی فکر ہے۔ سلطنت کے بچاؤ کی ایک کنجی سنگاپور ہے۔ ہمیں بڑے اہم فیصلہ کرنا ہیں جن سے نہ صرف ہمیں بلکہ امریکہ ڈچ ایسٹ انڈیز اور دوسرے ملکوں کو بھی گہری دلچسپی ہے۔

اہم واقعات کی توقع

ٹوکیو ۱۱ راگست۔ برطانی سفیر سر رابرٹ کریگی آج تیسرے پہر دفتر خارجہ میں گئے۔ برطانی اور امریکن سفیر کے ٹوکیو پہونچ جانے کے یہ معنی ہیں کہ بہت جلد اہم واقعات رونما ہونے والے ہیں۔

نواب چھتاری مسلمانوں کے نمایندہ نہیں

میرٹھ ۱۲ راگست میرٹھ مسلم لیگ کے صدر نے مسٹر جناح سے دریافت کیا تھا کہ نواب چھتاری میرٹھ آرہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی آمد کے متعلق کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ اس پر مسٹر جناح نے جواب دیا کہ کوئی مسلمان اور بالخصوص مسلم لیگی کسی تقریب یا تحریک سے واسطہ نہ رکھے جس کا یہ مطلب لیا جائے کہ وہ مسلمانوں کے نمایندہ ہیں۔

ناگپور ۱۱ راگست ہز ایکسیلینسی وائسرائے کی کیبنٹ کے نامزد ممبر ڈاکٹر راگھویندر راؤ خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ اسی مہینے ہندوستان تشریف لارہے ہیں۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

جریب کی چوکی کے نزدیک کیو بلاک (Q. BLOCK) میں مسلمانوں کے قبرستان کی چہار دیواری بنانے کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جسکی لاگت کا تخمینہ ۹ ہزار ۲۵ روپیہ۔ -/Rs 9025 ہے۔

ٹنڈر ۲۶ اگست ۱۹۴۱ء کو ۳½ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔

ٹنڈر فارم کے دو کاپیوں کے ایک سٹ کی قیمت۔ /2 ہے جو میونسپل آفس سے ۲۶ اگست ۱۹۴۱ء کو ۳ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

دیگر اطلاعات کسی کام کے دن ۱۱ بجے دوپہر ۴ بجے شام کے دوران میں میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے معلوم کیجا سکتی ہیں۔

دستخط ایچ۔ ایم۔ سمیع
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

سیسہ مئو نالہ اسکیم کے نمبر ۵۵ کے ماتحت ہٹھورروڈ سے گوالٹولی روڈ تک ایس ڈبلو۔ ڈرائن (SW DRAIN) کے مغرب کی طرف ۱۰۰ فٹ روڈ کا ایک کنارہ (SIDE) کے بنانے کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ جس کی لاگت کا تخمینہ ۱۹ ہزار ۴ سو ۲۱ روپیہ -/19421 ہے۔

ٹنڈر کے لئے درخواستیں ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (ٹنڈر کے ہر فارم کی قیمت ایک روپیہ ہے) ٹرسٹ انجنیر صاحب کے دفتر میں ۲۶ اگست ۱۹۴۱ء سے پہلے یا اسی دن ۲½ بجے دن تک داخل کی جا سکتی ہیں۔

ہر ٹنڈر کے ساتھ ۲ سو ۴۲ روپیہ /242 کی نقد رقم بطور اگریمنٹ اور اسٹامپ کے خرچ کے لئے جمع کرنا ضروری ہے۔

سوبھا رام
ٹرسٹ انجنیر
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور مقام کانپور

نمبر اجراء ۲۸ بابت ۱۹۳۹ء

اودھسری لال برہمن ساکن فتح فلگنج چھاؤنی کانپور ڈگری دار — مدعی

بنام لال وغیرہ — مدعا علیہ

بنام لال وجینی لال پسران ردیکن قوم ملاح ساکن کاکوری علاقہ چھاؤنی کانپور مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان اودھسری لال ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ سولہ ۱۶ ماہ اگست ۱۹۴۱ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ جولائی ۱۹۴۱ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور
(مہر عدالت)

روس کا نیا ہتھیار

سٹاک ہالم ۱۲ اگست اخبار "ڈیلی کرنیس" نے لکھا ہے کہ فنی مورچہ پر روسی ایک نیا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ پیٹرول سے بھرے ہوئے بم کے گولے دو سو فٹ کی بلندی پر پھٹتے ہیں اور جنگلوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔ توپوں سے گولے پھینک کر آگ بجھانے والوں کو روک دیا جاتا ہے۔ فنی فوج نے بہت سے سپاہی جلنے سے زخمی ہو گئے ہیں۔

جرمن جہازوں پر قبضہ

بیونس ایریز ۱۴ اگست۔ حکومت ارجنٹائنا نے جرمنی اور اٹلی کے بیس جہازوں پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا وزن ۲ لاکھ ٹن ہے۔

لارڈ ولنگڈن کا انتقال

لندن ۱۳ اگست لارڈ ولنگڈن سابق وائسرائے ہند جن پر کہ نمونیہ کا حملہ ہوا تھا ۱۲ اگست کو لندن میں انتقال کر گئے۔

مسٹر متسو کا انڈوچائنا کے سفیر

لندن ۱۳ اگست روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت جاپان نے مسٹر متسو کو انڈوچائنا میں نیا سفیر مقرر کیا ہے۔

ترکی روس اور برطانیہ

لندن ۱۳ اگست برطانیہ اور روس نے ملکر ترکی کو ایک مشترکہ مکتوب بھیجا ہے جس کا آج لندن میں اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ ۱۰ اگست کو برطانی اور روسی سفیر ترکی کے دفتر خارجہ میں گئے اور وہاں وہ مکتوب پیش کیا جسمیں دونوں ملکوں نے یکساں رائے ظاہر کی ہے۔

برطانی اعلان میں لکھا ہے کہ ملک معظم کی حکومت مانٹرو کے معاہدہ کے ساتھ وفادار رہنے کا پھر اعلان کرتی ہے اور حکومت ترکی کو یقین دلاتی ہے کہ وہ ترکی پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور نہ وہ دردانیال کے متعلق کوئی دعوی کرتی ہے۔ حکومت برطانیہ اور حکومت روس دونوں ترکی کی آزادی کا احترام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حکومت ترکی کی لڑائی سے الگ رہنے کی خواہش کی پوری قدر کرتے ہوئے حکومت برطانیہ اور حکومت روس دونوں اعلان کرتی ہیں کہ اگر کسی یوروپین حکومت نے حملہ کیا تو وہ اس کی پوری پوری مدد کریں گی۔

صرف ایک ہی جواب

جس معینہ درجۂ حرارت بڑھنے لگتا ہے انسان کی جسمانی بے آرامگی بھی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ چند لوگ اس طرح کے حالات کی مطلق پرواہ نہیں کرتے لیکن ہم میں سے تمام تر آرام حاصل کرنے کا کوئی فرکوئی طریقہ تلاش کرتے ہیں۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ ہمارا صرف ایک ہی خیال ہے کہ موسم گرما میں اپنی جسمانی حرارت کو کس طرح کم کریں۔ اور اپنے آپ کو کیسے ٹھنڈک پہونچائیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جسمانی حرارت کو کم کرکے ٹھنڈک پہونچانے کا خیال نہایت ہی عمدہ اور پائدار ہے۔ ہم اس بارے میں ایک ڈاکٹر کی رائے پیش کرتے ہیں۔ اس میں انہوں نے جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کا طریقہ کے بارے میں حکیمی رائے دی ہے اور یہ انگلستان کے مشہور اخبار میں کچھ عرصہ ہوا شائع ہو چکی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ بہت زیادہ معلومات اور تجربہ کے بعد میں اس فیصلہ پر پہونچا ہوں کہ گرم چائے سے بڑھکر پینے کیلئے اور کوئی پینے کی چیز بہتر نہیں ہے۔ برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پینے کی چیز مثلاً شربت وغیرہ کو آپ سمجھتے ہوں گے کہ ٹھنڈک پہنچانے کیلئے مفید ہے۔ مگر عام کیمیا دی سے پتہ چلتا ہے کہ گرم چائے پینے سے پسینہ بڑھتا ہے۔ جس کی وجہ سے جسم کے اندر کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ ہر ایک چائے پینے والے کو اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ جونہی وہ گرم چائے کی ایک پیالی پیتا ہے۔ اس سے زوروں کا پسینہ آنے لگتا ہے اور اس کے بعد ایک عرصہ تک وہ اپنے جسم میں آرام اور ٹھنڈک محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ جسم کو ٹھنڈک پہنچانے کیلئے یہی طریقہ باثر اور قدرتی طریقہ ہے۔ لندن کے اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے بچوں کے مضمون والے حصہ میں ایک انگریز ڈاکٹر نے بیان کیا ہے۔ کہ اگر ہم تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے جسم کی حرارت ہمیشہ ہم ۹۸ درجہ فارن ہیٹ رہنی چاہئے موسم گرما میں ہمارے جسم کی حرارت بہت ہی گرم ہو جاتی ہے مگر قدرت نے ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ ہمارے جسم کے اندر ٹھنڈے پانی کی دو لگاتار چلتی رہتی ہے۔ یہ پانی تمام جسم میں گذرتا پھر جلد کے اوپر چھوٹے چھوٹے بے شمار سوراخوں سے پسینہ بنکر باہر نکلتا ہے اور گرم ہوا کی وجہ سے بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے۔

اس طرح پسینے کے بخارات بنکر اُڑ جانا ہمارے جسم کو اور جلد کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور جسم کو زیادہ گرم ہونے سے روکتا ہے گرم چائے ہم کو ٹھنڈک پہونچاتی ہے۔ اس سے جسم میں پسینہ پیدا ہوتا ہے اور جب پسینہ بخارات بنکر ہماری جلد سے اُڑتا ہے تو ہمارے جسم کی گرمی کم از کم پچاس دفعہ زیادہ دور ہو جاتی ہے۔ گرم موسم میں گرم چائے پینے سے لوگ قانون قدرت کے اصول کو عمل میں لاتے ہیں۔ جتنا ہی گرم دن ہو اتنا ہی پینے کی چیز بھی گرم ہونی چاہئے اس لئے موسم گرما کا جواب گرم چائے ہی ہو سکتا ہے۔

سیام نے منچوکو کی حکومت مان لی

ٹوکیو ۵ اگست سیام کے وزیر خارجہ نے ہینگ کانگ میں جاپانی سفارت خانہ کو مطلع کیا ہے کہ سیام نے باضابطہ طور پر منچوکو کی حکومت تسلیم کر لی ہے۔

فرانس کا کوئی علاقہ کسی کو نہیں دیا جائیگا

لندن ۵ اگست حکومت امریکہ نے حکومت فرانس کو جو یہ تنبیہ کی تھی کہ فرانس اپنی سلطنت کے علاقہ دوسرے ملکوں کے حوالے کر رہا ہے اس کی یہ پالیسی ٹھیک نہیں ہے۔ اس کے متعلق فرانس کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ انڈوچائنا میں جاپان کو اس لئے دخل دینے کی اجازت دینا پڑی کہ انڈوچائنا فرانس سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ وہاں وہ اس کا بچاؤ نہیں کر سکتا۔ امریکہ کو یقین دلایا گیا ہے کہ فرانس کا اب وہ علاقہ کسی ملک کو نہیں دیا جائیگا

ہم جمہوریت کے قابل ہیں

کراچی ۷ اگست سر غلام حسین ہدایت اللہ ہوم منسٹر نے لوکل سلطنت گورنمنٹ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پارلیمنٹ میں دیئے ہوئے اس چیلنج کو منظور کر لینا چاہئے۔ کہ ہندوستان جمہوریت حاصل کرنے کے نااہل ہے۔ ہمیں یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم جمہوریت کے قابل ہیں۔

پنجاب کے اخباروں کو ۹۰۹-۳۳ روپیہ دیا

شملہ ۵ اگست۔ پنجاب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی میٹنگ میں مسٹر اینڈرسن جائنٹ چیف سکریٹری نے اس امر کا انکشاف کیا کہ گذشتہ سال پانچ اخبار احسان۔ انقلاب۔ ہند۔ شہباز اور زمیندار کو آٹھ آٹھ خاص جنگی نمبر چھاپنے کیلئے ۹۰۹-۳۳ روپے چار آنے خرچ کئے گئے۔ ملک برکت علی نے اس خرچ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ پبلک اس قسم کے اخراجات کو برا سمجھتی ہے اس لئے گورنمنٹ کو اپنے مفاد کیلئے اس قسم کے اخراجات سے احتراز کرنا چاہئے۔ گذشتہ اجلاس اسمبلی میں بھی اسکے متعلق سوالات دریافت کئے گئے تھے۔ لیکن مکمل جواب نہیں ملا۔

شام کے گورنر کو نظر بند کر دیا گیا

لندن ۸ اگست بیروت میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی شام کے گورنر جنرل ڈینز اور ۱۳۵ فرانسیسی افسروں کو نظر بند کر دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے اب تک اتحادی افسروں کو رہا نہیں کیا اور ان کو نہ معلوم جگہ پر بھیجدیا گیا ہے۔

سویڈن کا سمندری بیڑا

لندن ۷ اگست۔ بی بی سی کی اطلاع ہے کہ سویڈن کا سمندری بیڑہ اپنے علاقائی سمندر میں مشق کر رہا ہے اور ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

مسٹر ولکی کو وزیر بنایا جائے گا

سیگان ۷ اگست۔ سیگان ریڈیو کو معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزارت میں چند تبدیلیاں ہونیوالی ہیں پریذیڈنٹ روزولٹ مسٹر وینڈل ولکی کو جو اس سال روزولٹ کے مقابلہ میں صدارتی امیدوار کھڑے ہوئے تھے وزارت میں لینا چاہتے ہیں۔

لندن میں دو شخاص کو پھانسی

لندن ۷ اگست۔ آج بدھ کو ۹ بجے ونڈزورتھ جیل میں دو اشخاص نامی مرج اور کارل ڈیبو روک کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ان کے خلاف ۱۹۴۰ء کے قانون غداری کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا تھا ان میں سے اول الذکر جرمن قومیت سے تعلق رکھتا تھا اور دوسرا اوہینی تھا وہ ربڑ کی کشتی پر سمندری ہوائی جہاز سے اترے اور انہوں نے کشتی کو غرق کرنے کی کوشش کی ان کے قبضہ سے وائرلیس کے ذریعہ کے ذریعہ پیغام بھیجنے کے آلے اور انگریزی روپیہ۔ خوراک کا سامان اور غیر ملکی پاسپورٹ اور جاسوسی کا دیگر سامان برآمد ہوا۔ دونوں انگریزی بولتے تھے۔

امریکہ کی روس کو امداد

لندن ۷ اگست آج واشنگٹن میں اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ نے اسلحہ جات کی پہلی قسط روس روانہ کر دی ہے

روس کا امریکہ میں سرمایہ

واشنگٹن ۷ اگست۔ امریکہ نے روس کا کئی کروڑ ڈالر کا وہ سرمایہ جو امریکہ میں لگا ہوا تھا۔ بالکل آزاد کر دیا ہے۔

فرقہ وارانہ اتحاد کی کوشش کرو

کراچی ۷ اگست۔ حکومت سندھ نے تمام سرکاری اداروں کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ ماسٹروں کو اپنے کام میں فرقہ وارانہ رجحان کا ذرا بھی مظاہرہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ فرقہ وارانہ اتحاد کا کام کرکے بے پڑھے لکھے لوگوں کے لئے مثال قائم کرنی چاہئے جو ماسٹر یا ہیڈ ماسٹر فرقہ وارانہ اتحاد کیلئے کام کریں گے حکومت ان کی خدمات کا اعتراف کرے گی۔ اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جائے گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ا/۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پہ زمزمی ہی رہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

سمیع — ہفتہ وار — احسن

قیمت سالانہ سے ششماہی ۲ — ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

نمبر ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۸ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۰ھ | جلد ۳۴

ادبیات

انتخاب مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

منعقدہ ۹ اگست سنہ ۱۹۴۱ء (قوافی غیر تقابل)

حسن اتفاق ہے کہ حضرت ناطق لکھنوی کی غزل ہم کو دستیاب ہوئی جس کو ہم نہایت شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں اور اسی کے ساتھ جناب عزیز کانپوری اور جناب بزمی بلندشہری کی غزلیں بھی شائع کر رہے ہیں جو کہ صداقت ۱۶ اگست سنہ رواں میں شائع نہیں ہو سکی تھیں علاوہ اس کے شعراء شریک مشاعرہ کے وہ اشعار بھی درج کئے جا رہے ہیں جو کہ قوافی غیر مقابل کی وجہ سے گذشتہ پرچہ میں شائع نہیں ہو سکے تھے امید ہے کہ ناظرین اس انتخاب سے لطف اندوز ہوں گے۔ (اڈیٹر)

جناب ناطق لکھنوی

اظہار سوز دل میں قاصر ہوئی بیاں سے — لو شمع نے لگائی ناطق مری زباں سے
ایسے میں کرلیں فرصت تعمیر آشیاں سے — جب تک بہار آئے بہلائیں دل خزاں سے
تسکیں نہیں ہوئی ہے قاتل کو امتحاں سے — اے مرگ اب دوبارہ لاؤں تجھے کہاں سے
حال اپنا کس سے کہئے سنتا ہے کون کس کی — فرصت نہیں کسی کو اپنی ہی داستاں سے
دیکھا تو روح گھٹ کر بیجان سی ہو چکی تھی — شرمندہ میں ہوا ہوں کیا مرگ ناگہاں سے
اس خاک میں نہ کیوں ہم ملجائیں خاک ہو کر — یہ گرد کارواں بھی کیا کم ہے کارواں سے
زخمی ہوا ہے جب سر ہر در پہ سجدہ کر کے — نسبت ہوئی جبیں کو اب اس آستاں سے
دل کا لہو تو ناطق پانی کیا ہے غم نے — رنگینیاں سخن میں لاؤں میں اب کہاں سے

جناب سخا شاہجہانپوری

نقش جبیں ملا ہے جو تیرے آستاں سے — پہچان لے گی دنیا مجکو اسی نشاں سے
اُس کے مسافروں سے پوچھا نہ یہ کسی نے — جاناتھیں کہاں ہے آتے ہو تم کہاں سے
ہر چند لے رہا ہوں میں بے ثبات سانسیں — اور مطمئن ہوں پھر بھی اس سعی رائگاں سے
موضوع گفتگو ہے شاید مری تباہی — کچھ کہہ رہے ہیں غنچے ہنس ہنس کے باغباں سے
مرگ و حیات کیسی وصل و فراق کیسا — دنیا مری الگ ہے تنظیم دو جہاں سے
اظہار غم کا حاصل کیا اے سخا بتائیں — دل میں چبھے وہ کانٹے نکلے جو تھے زباں سے

جناب فرخ کانپوری

دل پر نظر ہے اُن کی کیونکر کہوں زباں سے — مہماں کو تکلف ہوتا ہے میزباں سے
رشک و حسد ہے مجھ پر ہمراہیوں کو میرے — رہتا ہوں کارواں میں کچھ آگے کارواں سے
رکھتا ہوں ایک تنکا گرتے ہیں چار تنکے — تخریب آشیاں ہے تعمیر آشیاں سے

جناب قیصر کانپوری

روتا ہوں گر تو مشکل رہتا ہوں چپ تو مشکل — عاجز ہوں سخت عاجز کمبخت ازدال سے

جناب کلام بی۔ اے

اے چشم بد خدارا کترا کے آشیاں سے — تنکے چنے ہیں لاکر جانے کہاں کہاں سے
اک آہ سرد و لرزاں اک اشک گرم و سوزاں — یوں درد دل سنایا اُن کو دبی زباں سے
شرح مجاز یہ ہے جو آپ ہیں سو ہم ہیں — ماوشما کا پردہ اُٹھے تو درمیاں سے
عہد جنوں کا قصہ کیا آپ کو سنائیں — کچھ یاد ہے یہاں سے کچھ یاد ہے وہاں سے
دل میں بٹھا کے اُن کو یوں گدگدا رہے ہو — ہے ہے کلام شوخی گھر آئے میہماں سے

جناب عزیز کانپوری

وقت سخن یہ ڈر ہے سوز غم نہاں سے — شعلہ لپٹ نہ جائے کوئی مری زباں سے
ترتیب یوں ہوا ہے افسانہ دو عالم — کچھ میری داستاں ہے کچھ اُنکی داستاں سے
غش آگیا تھا مجکو کس واقعے پر اپنے — تم نے سنا کہاں تک اب میں کہوں کہاں سے
صیاد و باغباں کی نظریں بتا رہی ہیں — کچھ مجھ سے دشمنی ہے کچھ میرے آشیاں سے
چشم کرم کی کس سے اُمید ہو شب غم — آنکھیں چرا رہے ہیں تارے بھی آسماں سے
کچھ مجکو لذت غم محسوس ہو رہی ہے — گھبرا گیا ہے شاید وہ میرے امتحاں سے
سجدہ نہیں میسر کیا کم ہے ذوق سجدہ — نسبت تو ہے جبیں کو اُس بت کے آستاں سے
آنکھوں میں اے عزیز اب آنسو کھٹک رہے ہیں — دل ہو گیا ہے کانٹا ضبط غم نہاں سے

جناب شاکر ناطقی

پاس ادب ہے شاکر کیا ہم سخن ہوں اُس سے — آنکھوں سے کہہ رہا ہوں کہنا تھا جو زباں سے

جناب ثاقب کانپوری

ہستی مٹا کے ثاقب اپنی غم جہاں سے — میں انتقام لوں گا اس حسن بدگماں سے

راس آگئی ہے مجکو بربادیٔ نشیمن — نکلا ہے کام کچھ تو اس برق آشیاں سے
کیا اس سے بڑھ کے ہوگی مجبوریٔ محبت — کہنا پڑا ہے قصہ خود اپنی ہی زباں سے
جب اضطراب غم کو دولت سمجھ رہا ہوں — واقف ہو کوئی کیونکر بیتابیٔ نہاں سے
دنیا کی دلکشی میں، دل کش تھی بت پرستی — گمراہ کیوں نہ ہوتا اس فطرت عیاں سے

جناب سروش لکھنوی

تھی ضامن حفاظت موجوں کی سربلندی — ڈوبی وہیں یہ کشتی طوفاں گھٹا جہاں سے
اوجھل ہوا نظر سے جب کارواں کا سایہ — کیا کیا لپٹ کے روئے ہم گرد کارواں سے
یارب یہ عاشقی میں کیا انقلاب آیا — ہم اور بدگماں سے وہ اور مہرباں سے
ہستی کو میری اپنے جلووں میں جذب کر لے — یہ بھی حجاب اک دن اُٹھ جائے درمیاں سے

جناب سلیم ناطقی

بجلی کہاں گری ہے پھونکا ہے کس کو یارب — یہ کیا میں سن رہا ہوں صیاد کی زباں سے
آثار زندگی تھے ہر گوشۂ چمن میں — رونق تھی باغ بھر کی اک شاخ آشیاں سے
منزل کی راحتوں کا احساس ہے دلوں میں — اتنا پتا تو چلتا ہے گرد کارواں سے
جو مرغ ہے سو نالاں جو گل ہے سو پریشاں — بنتی نہیں کسی کی صیاد و باغباں سے
وہ پوچھتا نہیں کچھ میں کہہ رہا ہوں سب کچھ — ایسا بھی اک فسانہ چھیڑا ہے رازداں سے
بوئے چمن پریشاں رنگ چمن پریدہ — دل سہما جا رہا ہے انجام گلستاں سے

جناب ندرت کانپوری

نکلی تھی بات ایسی، منصور کی زباں سے — اب تک وہ بدگماں ہے ہر اک رازداں سے
اتنا نہ کہنے پائے، یاران رفتگاں سے — اس مشت خاک کو بھی نسبت ہے اس کارواں سے
پردہ میں رنگ و بو کے، وہ شوخ اگر نہیں ہے — پھولوں میں آگئی ہے، یہ زندگی کہاں سے
بزم ازل کا منظر، اب تک نگاہ میں ہے — آنکھوں میں لائے ہیں ہم اک پھول گلستاں سے
توہین ضبط غم ہے، دونوں طرح سے ندرت — آنکھوں میں اشک لائیں یا کام لیں زباں سے

جناب اثر کانپوری

ہے یہ دعا اثر کی جو میں کہوں وہ مانیں — تاثیر لائے ایسی اُس کی زباں کہاں سے

جناب بزمی بلندشہری

روشن ہے حال دل کا بے ربطیٔ بیاں سے — وہ نادم جفا ہیں فرمائیں کیا زباں سے
پردے ہزار ڈالے رنگینیٔ بیاں سے — انجام تھا نمایاں آغاز داستاں سے
کہہ کر چلی یہ بلبل ہر نخل گلستاں سے — کیا آشیاں بچے گا پامالیٔ خزاں سے
رنگ چمن اُڑے گا گرد و غبار بن کر — ظاہر یہ ہو رہا ہے نیرنگیٔ جہاں سے
کس کس طرح سے غم کا اظہار ہو رہا ہے — کچھ میری خامشی سے کچھ آپکے بیاں سے

جناب ازل کانپوری

روداد غم سناؤں میں اپنی ہی زباں سے — لاؤں جگر کہاں سے لاؤں وہ دل کہاں سے

جناب اختر شاکری

سب راز دل ہے ظاہر ضبط غم نہاں سے — خاموش ہوں مگر وہ پھر بھی ہیں بدگماں سے

جناب سحر جلالپوری

رہ جاتا جو میں تو آئی جنبش میں بزم امکاں — ملتا نظام عالم اک آہ ناتواں سے

جناب کیف کانپوری

دنیا جو کہہ رہی ہے میں خوب جانتا ہوں — واقف نہیں ہے کوئی راز غم نہاں سے

دنیائے اسلام

ایران۔ روس۔ برطانیہ اور جرمنی!

ماسکو۔ ۱۸ اگست۔ انقرہ سے روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ جرمنی نے حکومت ایران سے ہوائی اڈے اور ان جرمن جہازوں کے لئے تیل طلب کیا ہے جو کہ وہاں استعمال ہونگے۔ نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ایران میں جرمن وزیر نے حکومت ایران کو متنبہ کیا ہے کہ اگر ایران سے جرمن شہریوں کو نکالا گیا تو حکومت جرمنی ایران سے اپنے تعلقات توڑ دے گی۔ لندن کے مستند حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت روس نے حکومت ایران کو پھر ایک نوٹ بھیجکر حکومت ایران کی توجہ پھر اس جانب مبذول کراتی ہے کہ ایران میں ایک بڑی تعداد میں جرمنوں کی موجودگی سے برطانیہ اور روس کو بڑی تشویش ہے۔

طہران کے سرکاری اخبار ایران نے اس خبر کی پُرزور تردید کی ہے کہ کچھ ایرانی کچھ غیر ملکی ایجنٹوں سے ملکر حکومت ایران کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔

ان خبروں کو "من گھڑت" کہانی قرار دیتے ہوئے اخبار لکھتا ہے کہ یہاں ایک بھی ایرانی ایسا نہیں ہے کہ حکومت کے اصولوں کو نہ مانتا ہو اس قسم کی خبروں سے ایران کے باشندوں پر اتحاد کے خلاف کوئی اثر نہیں پڑیگا۔

عراق یروشلم۔ بغداد سے تار ملا ہے کہ عراقی رائل باڈی گارڈ کا سابق گارڈ اور کئی فوجی افسر جو کہ رشید علی کے ساتھ بغاوت میں شریک تھے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں اور انکے خلاف مقدمہ کی سماعت کرنیکے لئے ایک فوجی عدالت قائم کر دیگئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۴

جنگ کی موجودہ پوزیشن

مغربی یوکرین میں جرمن آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور روسیوں نے پیچھے ہٹ کر دریائے نیپر کے موڑ پر اچھے مورچے بنالئے ہیں۔ جرمنوں نے تو یہ دعویٰ کیا ہے کہ لوہے کی کانوں کے مشہور مرکز نکولیف کے علاوہ کئی دوسرے مقاموں پر اور اڈیسہ کی اہم روسی بندرگاہ پر بھی ان کا قبضہ ہوچکا ہے اور اڈیسہ میں دوسرا ڈنکرک بننے والا ہے مگر روسیوں نے اڈیسہ کے چھن جانے کی تردید کی ہے، اسمولنسک پر جرمنوں کا قبضہ مان لیا گیا ہے، مگر یہ شہر بالکل تباہ ہوچکا ہے کہا جاتا ہے کہ یہاں سے جرمن ابھی ماسکو کی طرف تو بڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ شمال میں جھیل لڈوگا کے شمالی کنارے پر فنوں کو کامیابی ہوئی ہے۔ اور لینن گریڈ کو خطرہ بڑھ گیا ہے۔ خبر ہے کہ اسمولنسک سے جنوب کو جانے والی جرمن فوجوں کا رُخ کاکیشا کی طرف ہے جہاں تیل پر جرمنوں کا دانت ہے۔

ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اب تک جرمنوں کے گیارہ ڈویژن برباد ہوچکے ہیں جن میں ایک لاکھ، ۸ ہزار سپاہی تھے۔ ان کے علاوہ چار موٹر ڈویژن (۶۰ ہزار سپاہی) پانچ ٹنک ڈویژن (۶۰ ہزار سپاہی) اور پندرہ ہزار سپاہیوں کا ایک اور ڈویژن برباد ہوچکا ہے۔ یکم اگست تک جرمن فوج کے نقصان کا تخمینہ ۳ لاکھ ۲۲ ہزار ہے۔

روسی اخبار پروداؔ نے روسیوں کو خبردار کیا ہے کہ روسیوں کو زہریلی گیس کی لڑائی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

برطانیہ امریکہ اور آسٹریلیا نے برما ملایا سنگاپور اور فلپائن میں جو فوجی تیاریاں کی ہیں انکا نتیجہ ہوا ہے کہ جاپان کا قدم اسوقت انڈوچائنا میں ہی رُک گیا ہے مگر یہ اندیشہ برابر لگا ہوا ہے کہ کہیں تھائی لینڈ یورپ کا پولینڈ نہ بن جائے۔ فرانس کے ساتھ جاپان کے سمجھوتہ میں یہ طے ہوا تھا کہ انڈوچائنا میں جاپان کی چالیس ہزار کے قریب فوج رہے گی مگر دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ انڈوچائنا میں پونے دو لاکھ کے قریب جاپانی فوج پہنچ گئی ہے کم سے کم یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ انڈوچائنا میں جتنا فوجی سامان جمع کیا گیا ہے وہ ڈیڑھ دو لاکھ سپاہیوں کو لیس کرنے کے لئے کافی ہے۔ جاپانی کے وزیر خارجہ مسٹر ٹویاڈا نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ جاپان کو گھیرے میں لینے کی جو کوشش کررہے ہیں ہم اس سے بےخبر نہیں رہ سکتے۔ ایک جاپانی نمایندے نے یہ دھمکی دی کہ برطانیہ اور امریکہ چاہے کچھ کریں جاپان کا قدم نہیں رکے گا یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسٹر متسوکا جو مسٹر ٹویاڈا سے پہلے جاپان کے خارجہ وزیر تھے انڈوچائنا میں جاپانی سفیر بنائے گئے ہیں۔

کچھ حلقوں میں یہ کہا جارہا ہے کہ جاپان دراصل مشرقی روس پر حملہ کرنیکا موقع تاک رہا ہے مگر جاپان میں اس خبر سے کھلبلی مچ گئی ہے کہ امریکہ سے فوجی سامان ولاڈی واسٹک کے راستے روس بھیجا جارہا ہے اور برطانیہ امریکہ اور روس میں فوجی سامان کی سپلائی کے بارے میں سمجھوتہ ہونیوالا ہے۔ مانچوکو میں اور کوریا کی شمالی سرحد پر جاپانی فوجیں بھاری تعداد میں جمع ہیں۔ جاپان نے اس خبر کی تردید کردی ہے کہ اُس نے روس سے کچھ مطالبے کئے ہیں۔

فرانس میں اب جمہوری حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ مارشل پٹان نے ایک تقریر فرانسیسیوں کے نام براڈکاسٹ کی جمیں اعلان کیا کہ فرانس کا مستقبل یورپ کے نئے نظام سے بندھا ہوا ہے اور اسکی یہ خواہش ہے کہ جرمنی اور اٹلی سے اسکی عارضی صلح کی جگہ مستقل صلح ہوجائے۔

چرچل اور روزویلٹ کا مشترکہ پیغام

۱۵ اگست کو برطانیہ کے وزیر اور لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے برطانی ریڈیو پر بتایا کہ برطانی وزیراعظم اور امریکی صدر نے ملاقات کے بعد دونوں ملکوں کے آیندہ ارادوں اور دنیا کے مستقبل کے بارے میں ایک مشترکہ اعلان کیا ہے۔ ملاقات میں دونوں ملکوں کے اعلیٰ بحری۔ برّی اور ہوائی افسر بھی شریک ہوئے۔ اور نازیوں اور فاشیوں اور اُن کے ساتھیوں کے خلاف لڑنے والے ملکوں کی موثر اور فوری مدد کے سوال پر سب پہلوؤں سے غور کیا گیا۔ فوجی اعتبار سے اس ملاقات کا فوری نتیجہ یہ ہے کہ مسٹر چرچل اور پریزیڈنٹ روزویلٹ نے موسیو اسٹالن کو مشترکہ پیغام بھیجا ہے جمیں یہ تجویز کیا ہے کہ مشترکہ دشمنوں کا اور زیادہ موثر مقابلہ کرنے اور لمبی لڑائی کا کامیابی سے سامنا کرنے کے لئے ماسکو میں تینوں ملکوں کے مشیروں اور ماہروں کی کانفرنس کی جائے۔ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ کانفرنس کے قطع نظر روس کی مدد اور بڑے پیمانہ پر جاری رہیگی۔ مگر ملاقات کا دوسرا پہلو اپنے دوررس سیاسی اور نفسیاتی نتیجوں کے لحاظ سے فوجی اور جنگی صلاح ومشورہ سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ یہی وہ پہلو ہے جس کا مسٹر اٹیلی نے ریڈیو پر اظہار کیا۔ برطانیہ کے وزیراعظم اور امریکہ کے صدر نے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا ہے کہ لڑائی کے بعد صلح کا قیام کن اصولوں پر ہوگا اور دنیا کا نیا نظام کن بنیادوں پر تعمیر کیا جائے گا۔ اس اعلان میں آٹھ نکتے پیش کئے گئے ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) برطانیہ اور امریکہ کی نگاہ کسی دوسرے ملک کے علاقوں پر نہیں ہے اور کوئی خودغرضی انکے سامنے نہیں ہے۔ (۲) دونوں ملک کسی ملک میں کوئی ایسی علاقہ وارانہ تبدیلی نہیں چاہتے جو متعلقہ قوموں کی آزادانہ مرضی کے مطابق نہ ہو (۳) دونوں ملک ہر قوم کے اس حق کا احترام کرتے ہیں کہ وہ خود اس بات کا فیصلہ کرے کہ اسے کیسے طرز حکومت کے ماتحت رہنا ہے۔ اور دونوں ملک یہ چاہتے ہیں کہ ان ملکوں میں آزادی اور خودمختاری بحال ہوجائے جنھیں جبراً ان چیزوں سے محروم کردیا گیا ہے (۴) اپنے موجودہ فرضوں کا مناسب خیال رکھتے ہوئے دونوں ملکوں کی یہ کوشش ہوگی کہ ہر ملک کو چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا اور چاہے فاتح ہو یا مفتوح دُنیا کی تجارت اور کچے مال میں یکساں شرطوں پر حصہ ملے۔ (۵) مزدوری کا معیار بڑھانے اور تمدنی ترقی کا بندوبست کرنے کے لئے سب ملکوں میں اشتراک عمل ہو (۶) نازی ظلم کے خاتمہ کے بعد ایسا امن قائم ہو کہ سب قومیں اپنی اپنی حدوں میں چین سے رہ سکیں اور سب لوگ خوف اور احتیاج سے آزاد ہوکر زندگی بسر کرسکیں۔ (۷) سمندروں کے راستے سب کے لئے بلے روک ٹوک کھلے رہیں (۸) حقیقی ضرورتوں اور روحانی اسباب کے لحاظ سے یہ لازمی ہوگیا ہے کہ دُنیا کی سب قومیں تشدد کا استعمال چھوڑ دیں۔

یہ اعلان جسے برطانی اور امریکی پریس میں عالمگیر آزادی امن اور انصاف کا نوشتہ قرار دیا گیا ہے اور جس کی تاریخی اہمیت کا امریکہ کے "اعلان آزادی" اور برطانی "میگنا کارٹا" سے مقابلہ کیا گیا ہے ہر ملک میں اس کو مخصوص قومی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ ہندوستان کے لئے اس کا تیسرا اور آٹھواں نکتہ خاص اہمیت رکھتا ہے تیسرے نکتہ کی حقیقت کی بہترین کسوٹی خود ہندوستان ہے۔

مسلم لیگ

جب سے وائسرائے ہند کی توسیع شدہ ایکزیکٹو کونسل اور ڈیفنس کونسل میں مسلم لیگ کے چند ممبروں کے شامل ہونیکا اعلان کیا گیا ہے اسوقت سے مسلم لیگ میں انتشار برپا ہے اور جوں جوں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس (۲۴ اگست) کے دن قریب آتے جاتے ہیں یہ انتشار اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے، سر سکندر حیات خاں خود تو خاموش ہیں مگر انکی پارٹی والے برابر کام کررہے ہیں، اور مخالف پارٹی والے بھی مصروف کار ہیں دونوں پارٹیوں کا ڈیپوٹیشن مسٹر جناح کی خدمت میں حاضر ہونیوالا ہے۔

مسٹر فضل الحق خاموش رہنے والے انسان نہیں ہیں۔ اُنہوں نے ۸ اگست کو ایک بیان اور شائع کردیا ہے جمیں مسٹر جناح کی پوزیشن کو غلط بتایا ہے اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں ہم لوگوں کا فیصلہ ہونا چاہئے ایک بیان نوابزادہ لیاقت علیخاں نے دیا ہے جمیں اپنے قائداعظم کے رویہ کو حق بجانب ثابت کیا ہے اور مسٹر فضل الحق کی پوزیشن مسلم لیگ کے آئین اور گزشتہ سالانہ اجلاس (مدراس) کے پاس شدہ ریزولیوشن کی رو سے غلط بتائی ہے۔

نواب چھتاری نے مسلم لیگ سے جو استعفٰے دیا تھا اسے مسٹر جناح نے منظور نہیں کیا اور یہ لکھ دیا ہے کہ اگرچہ آپ نے اپنے خط پر ۲۰ تاریخ ڈالی ہے لیکن مجھے ۲۴ تاریخ کو ملا اور لفافہ پر روانگی کی تاریخ ۲۲ پڑی ہے، میں اپنے احکام ۲۱ جولائی کو صادر کرچکا تھا اس لئے استعفٰے منظور نہیں ہوگا بلکہ باقاعدہ معاملہ ورکنگ کمیٹی میں پیش ہوگا۔

اسی سلسلہ میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے لیگی وزیروں کی صفائی میں مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے :-

"جن صوبوں میں آئین پر علدرآمد میں خلل نہیں پڑا ہے" ان کے وزیراعظموں کو وائسرائے نے انکی سرکاری حیثیت میں نیشنل ڈیفنس کونسل میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ اس دعوت کا ان کے ذاتی جماعتی یا فرقہ وارانہ تعلقات سے کچھ واسطہ نہ تھا۔ یہی نہیں کہ انھیں وزیراعظموں کی حیثیت میں دعوت دی گئی بلکہ اُنہوں نے اسی حیثیت میں اور صوبوں اور ان کے باشندوں کے متعلق مجموعی طور پر اپنی آئینی ذمہ داریوں اور فرضوں کی روشنی میں یہ دعوت قبول کی۔"

مسٹر ایمری وزیر ہند کے مندرجہ بالا بیان کو مسٹر ایم۔ اے۔ جناح صدر مسلم لیگ نے "گمراہ کن بیان" سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

"آج صبح کے اخبارات میں مسٹر ایمری کا جو بیان شایع ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلم لیگ کے وزیراعظموں کو وزیراعظم ہونے کی حیثیت میں نام نہاد قومی ڈیفنس کونسل میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی لیکن یہ بات بعد کی سوچی ہوئی ہے اور گمراہ کن ہے میں سردست اسکے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ ۲۴ اگست کو لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہورہا ہے جس میں سارے معاملہ پر غور ہوگا۔

---

۴ انتظامیہ کا ایک جلسہ ۱۹ اگست کو ہوا جمیں حضرت بیخود موہانی کے انتقال پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔ دوسرا جلسہ ۲۳ اگست کو ہوگا جمیں گرودیو رابندرا ناتھ ٹیگور کے انتقال پر بھی ایک ماتمی رزولیوشن منظور کیا جائیگا۔

انجمن وطن ۱۷ اگست کو انجمن وطن کا ایک جلسہ ہوا جمیں بالاتفاق مسٹر جمیل احمد وکیل آیندہ سال کے لئے صدر منتخب کئے گئے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ۱۹ اگست کو ہوا جو گرودیو رابندرا ناتھ ٹیگور کے انتقال پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنیکے بعد ملتوی کردیا گیا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی میٹنگ ۲۹ و ۳۰ اگست کو ہوگی۔

آئینہ کانپور

رجبی شریف کا جلوس ۱۷ اگست بروز اتوار ۲ بجے دن کو رجبی شریف کا جلوس نہایت شان وشوکت کے ساتھ اُٹھکر مقررہ راستوں سے گزرتا ہوا پھول باغ پہونچا جہاں نماز عصر ادا کی گئی اور اسکے بعد پریڈ گراونڈ واپس آیا۔ چوک و صرافہ اور ہٹن روڈ کی پیس کمیٹی کے ممبران مسٹر وحید احمد پریسیڈنٹ کمیٹی کی رہنمائی میں جلوس کے ہمراہ تھے۔

چونکہ اُس دن واٹر کنکشن کی ضرورت سے شہر کے پایپ ۴ بجے تک بند رہے لہذا پانی کی دقت تھی لیکن مسٹر محمد فاروق کرنیل نیلی کوشش کی جدوجہد سے پانی کے لئے اہل جلوس کو کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں اُٹھانی پڑی۔

رجبی شریف کے جلسے پریڈ پر ہورہے ہیں اور پنڈال وروشنی وغیرہ حسب معمول ہے۔

مولوی محمد عمر صاحب کے انتقال کے بعد اس اہم کام کو حکیم نواب علی صاحب نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور نہایت حسن وخوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔

کرسمس میں سپاہیوں کو تحفے کرسمس کے موقع پر سپاہیوں کو تحفے بھیجنے کے متعلق گورنر صاحب کی اپیل کے جواب میں مصراہوزری فیکٹری کے کام کرنے والوں کی ایک میٹنگ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی صدارت میں ہوئی جمیں ۳ ہزار روپیہ کی رقم اس فنڈ میں دینے کیلئے جمع ہوئی۔ کلکٹر صاحب نے ایک مختصر تقریر میں اس مل میں کام کرنے والوں کے جنگی جدوجہد کی تعریف کی۔

جوہی نوٹیفائڈ ایریا جوہی نوٹیفائڈ ایریا کو پانی کی سپلائی کی تجویز میونسپل بورڈ کے زیر غور ہے۔

ایک لڑکی اور نوکر گرفتار کانپور ریلوے اسٹیشن پر ایک نوجوان اور تعلیم یافتہ لڑکی جسکے پاس تقریباً ۴ ہزار کے زیورات ہیں معہ ایک نوکر کے بغرض تحقیقات گرفتار کرلیگئی ہے جو کہ ہوڑہ اکسپرس سے سفر کررہے تھے۔ یہ لڑکی دہلی کی رہنے والی ہے۔

سترہ گرہیوں کو سزا کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے پریسیڈنٹ لکشمی نراین ترپاٹھی اور مسٹر انند مادھو ترویدی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ۴۔ ۴ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن کا آیندہ مشاعرہ ۳۰ اگست ۸½ بجے رات کو جناب نواب سید قیصر حسین صاحب کی کوٹھی واقعہ رام نراین بازار میں ہوگا۔ براہ کرم ممبران انجمن ٹھیک وقت پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔

شادی خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب مرحوم بارایٹ لا رسی۔ آئی۔ ای کی نواسی کا عقد سید محمد منیر صاحب بارایٹ لا رسیشن جج کانپور کے صاحبزادے مسٹر سید احمد منیر کے ساتھ ۱۵ اگست ۱۹۴۱ء ۳ بجے دن کو ہوا اور اسی دن رات کو ایک شاندار دعوت طعام دی گئی۔ دونوں صحبتوں میں شہر کے معززین اور حکام نے شرکت کی۔

ماتمی رزولیوشن کانپور میونسپل بورڈ نے ۱۱ اگست کو مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے :-

"ایک طویل اور متواتر بیماری کے بعد ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کی وفات پر بورڈ کو بہت رنج و افسوس ہے وہ ملک الشعرا اور نوبل پرائز ر تھے انکے انتقال سے نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا کا ملک الشعرا اس دنیائے فانی سے اُٹھ گیا ہے۔ بورڈ کو انکے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے"

اسکے بعد میٹنگ برخاست کردیگئی۔

میونسپل بورڈ بورڈ کی منتخب کی ہوئی پٹرول کمیٹی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس راشنگ اسکیم کے مطابق بورڈ کے پٹرول کی سپلائی میں کمی نہ کرنے کے لئے جو درخواست بھیجی ہے اس پر غور کرنے کے لئے ۱۸ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر محمد سمیع (سینیر وائس چیرمین) کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جمیں ایکزیکٹو افسر۔ میڈیکل ہیلتھ افسر اور میونسپل انجینیر نے کوڑا کرکٹ وغیرہ کے بندوبست کے لئے بورڈ میں سوال اُٹھایا اور ایجوکیشن کمیٹی کی سپرنٹنڈنٹ لیڈی نے بھی لڑکیوں کے لانے اور لیجانے کے متعلق تجویزیں پیش کیں۔ اس بحث کو مسٹر ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن نے پسند کرتے ہوئے اس بات پر نکتہ چینی کی کہ کوڑا کرکٹ پھینکنے والی لاریاں ۴ میل سے ۱۰ میل تک کے لئے ایک گیلن خرچ کرتی ہیں جو خلاف عقل ہے لہذا اس پر مناسب چیک رکھنا چاہیئے چودھری بیشوری پرشاد نگم نے لاریوں میں سمپسن گیس پلانٹس لگانے۔ یکہ۔ تانگہ اور بیل گاڑیوں کی استعمال کی سفارش کی۔

مسٹر گوری پرشاد کپور نے بس سروس کے بند کرنے کی مخالفت کی۔

مسٹر نیوٹیا نے کہا کہ جبکہ گورنمنٹ نے اپنے اعلان میں پٹرول کے صرف ۲۵ فیصدی کی کمی کا اعلان کیا ہے تو کانپور میونسپل بورڈ کے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا جارہا ہے؟ اور آپ نے ایڈہاک کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا کہ بورڈ کی سالانہ ضرورتوں کے لئے ۲۷ ہزار گیلن پٹرول کافی ہے۔ ایڈہاک کمیٹی کی سفارشات جو کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھیجی جانیوالی تھی وہ منظور کرلی گئی اور بورڈ کو کمیٹی کی اس رائے سے کہ بس سروس بند کردی جائے اتفاق نہیں ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت نے بورڈ کی ایڈہاک کمیٹی کی سفارش کی وجہ سے بورڈ کو سالانہ ۲۷ ہزار گیلن پٹرول دینا منظور کرلیا ہے۔

ایڈہاک کمیٹی کی رپورٹ کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے مقرر کی ہوئی (۱۲ اگست)

ایڈہاک سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے جمیں لکھا ہے کہ ۴۲-۱۹۴۱ء کے لئے پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کا تجویز کیا ہوا پٹرول کا خرچ ۳۰ ہزار گیلن یعنی ڈھائی ہزار ماہوار ہے۔ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ ۲۲ سو گیلن پٹرول ماہوار خرچ کرے اور بلا اجازت اس سے زیادہ پٹرول خرچ کرنے کا حق اسکو نہیں ہے

ایڈہاک سب کمیٹی نے روزانہ کے اخراجات کا رجسٹر بھی معائنہ کرنے کے بعد یہ محسوس کیا کہ رجسٹر میں کل تفصیلات اخراجات کی نہیں ہیں جو کہ آیندہ سے ہونا چاہئیں علاوہ اسکے کمیٹی یہ بھی غور کرتی ہے کہ اگر کوئی ڈرائیور یا مہتمم پٹرول زیادہ خرچ کرے تو وہ سزا کا مستحق ہے اس سب کمیٹی کی یہ بھی تجویز ہے کہ پٹرول سب کمیٹی کو پٹرول راشنگ کے زمانہ میں ایک مستقل کمیٹی بنادینا چاہیے۔

تادیبی کارروائی ۲۱ اگست کو ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے صدر مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک جلسہ پریڈ پر ہوا جمیں سر سکندر حیات خاں وزیراعظم پنجاب اور مسٹر فضل الحق وزیراعظم بنگال کے وائسرائے ڈیفنس کونسل میں شریک ہونے کے خلاف اُنپر نکتہ چینی کیگئی اور ایک رزولیوشن منظور کیا گیا جمیں ایسے ممبروں کے خلاف جو نیشنل ڈیفنس کونسل میں مسلم لیگ کی منظوری کے بغیر شریک ہوئے ہیں ان پر تادیبی کارروائی کرنیکی تائید کیگئی۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن ۲۱ اگست کو کانپور اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی ایک میٹنگ میں کمیٹی کے صدر مسٹر سری رام جیلوٹے کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتاری پر مبارکباد دیگئی اور انکی جگہ پر مسٹر سیوم نراین سنہا پریسیڈنٹ منتخب کیے گئے۔

مارواڑی انٹر کالج ۱۷ اگست کو مارواڑی انٹر کالج کے پرنسپل مسٹر ایل۔ بی۔ بھر نے کالج کی انتظامیہ کمیٹی کی بیجا مداخلت کی وجہ سے استعفٰے دیدیا ہے، موصوف تقریباً ۲۰ سال سے اس انسٹی ٹیوشن کو چلا رہے تھے۔ کالج کے طلباء نے کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کردی ہے

بزم ادب بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کی مجلس

سبد گل

سر تیج بہادر سپرو نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس امر کے متعلق غور و بحث شروع کی جائے اور جانچ پڑتال کی جائے کہ ہندوستان کا آئندہ آئین کیا ہونا چاہئے۔ اس تجویز پر وزیر ہند مسٹر امیرے بہت خوش ہیں اور فرماتے ہیں "یہی ہمارا اندر ہے۔ یہی وہ کام ہے جسے کرنے کے لئے ہم نے ہندوستانیوں کو ایک سال پہلے دعوت دی تھی۔" یہاں پر ہمیں مسٹر امیرے سے اختلاف ہے۔ برطانی مدبر نے یہ دعوت ہندوستانیوں کو صرف ایک سال پہلے نہیں بلکہ کم از کم ایک سو برس پہلے دی تھی۔ اور امید ہے کہ یہی دعوت ابھی سینکڑوں یا ہزاروں برس تک جاری رہے گی!

برطانی پارلیمنٹ کے ایک "مدبر" نے اپنی تازہ تقریر میں یہ دعوت بھی دی ہے کہ ہندوستانی لیڈروں کو اب لندن آنا اور سیاسی صورت حال پر بحث کرنا چاہئے۔ اب امید ہے کہ وہ "ہوٹل والی خاتون" جنہوں نے سر ہری سنگھ گور کو اپنے ہوٹل میں ٹھہرانے سے انکار کر دیا تھا۔ اپنے یہاں زیادہ تعداد میں ہندوستانیوں کے قیام کی اجازت دے کر اپنے گناہ کا کفارہ کریں گی اور کبھی دعوت کے طور پر کھانا بھی مفت کھلا دیں گی۔

لیکن ہندوستانیوں کا ایک دوسرا خوش فکر طبقہ بھی ہے جو اس "دعوت" کو الٹی شکل میں پیش کر رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ پیاسے کو کنوئے تک نہیں جانا چاہئے چنانچہ وہ مسٹر امیرے ہی کو ہندوستان آنے کی دعوت دیتا ہے! غالباً وہ طبقہ یہ نہیں جانتا کہ دعوت تو ایک طرف مسٹر امیرے نے دنیا کی روشنی ہی ہندوستان میں دیکھی تھی، اور گورکھپور میں ایک افسر جنگلات کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ یہاں کی آب و ہوا، کا دودھ اُن کے لئے کوئی کم دعوت نہ تھی۔

بمبئی کا ہوائی تحفظ

بمبئی ۱۳ اگست گورنر بمبئی نے آج رات کو بمبئی اسٹیشن (آل انڈیا ریڈیو) سے براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص بھی جنگ کی خبروں کا تازہ بہ تازہ علم رکھتا ہو وہ ہوائی حملوں سے تحفظ کی ضرورت پر تنبیہ نہیں کر سکتا۔ یہ سچ ہے کہ لڑائی کو ایک سو ایک ہفتے ہو چکے ہیں اور اب تک بمبئی پر یا ہندوستان کے کسی مقام پر بم نہیں پڑا ہے۔ لیکن وسط یورپ میں روس میں اور یورپ بعید کے حالات کی وجہ سے ہوائی خطرہ ہندوستان کے زیادہ قریب ہو گیا ہے خطرہ ابھی بمبئی سے بہت دور ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہماری لڑنے والی فوجیں ہمارے اور دشمنوں کے درمیان حائل ہیں اور ان کی اعلیٰ ہمت اور روز افزوں بہتر سامان جنگ کو قریب تر آنے سے روک سکتی ہیں لیکن یہ ایک عاقلانہ صلاح ہے کوئی خطرہ بڑا ہو یا چھوٹا والا نہ ہو نہیں ہے کہ ہمیں خوب تیار رہنا چاہئے۔ گورنر موصوف نے ہوائی تحفظ کے کاموں کو تفصیل سے بیان کیا اور مزید والنٹیروں کے لئے اپیل کی اور کہا کہ میں اس لئے یہ مطالبہ نہیں کر رہا ہوں کہ کوئی فوری ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ اس ساحلی شہر کو ہر ہنگامی صورت کے مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

برطانیہ میں لوہے کی ٹوپیاں

لندن ۱۳ اگست برطانیہ میں لوہے کی مزید ٹوپیاں تقسیم کر دی گئی ہیں اب تین آدمیوں میں سے ایک کے پاس لوہے کی ٹوپی ہے یہ ٹوپیاں آگ سے بچنے میں کام دیتی ہیں۔

صحبت یہ نہ بتلایا کہاں رہی ہے روئی رات کی جس بیوی کو اپنے میاں کو "رات کی روٹی" تیار کرنے کی فکر نہیں۔ اس نے تعلیم کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کی عورتیں تعلیم بناؤ سنگھار اور لباس وغیرہ تمام بیرونی چیزوں کو زندگی کے اصلی نصب العین کی روشنی میں دیکھنا سیکھیں۔

ادب لطیف

ایک رات کی یاد

از جناب رام شرن شرما منشی فاضل

شام کے دھندلکے میں ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے آتش دان میں آگ بجھنے کو ہے۔ اور اس کی خفیف سی حرارت راکھ کے پردہ میں اپنی ہستی کی قربانی میں مصروف کار ہے۔

اے لو! رات بھی آپہونچی ستاروں نے فضائے آسمان کو سنہری کر دیا۔ روئے کائنات پر گہرا سکوت چھا گیا۔ بستی کے لوگ خواب غفلت کے مزے لے رہے ہیں اور پرمسرت خواب دیکھ دیکھ کر حظ اٹھا رہے ہیں۔ اسی عالم میں تو میرے زانو پر سر رکھے لیٹی ہے۔ تیرے چہرہ کی زردی ہر لحظ بڑھی جاتی ہے تیرے نازک اور قرمزی لب سفیدی مائل ہو رہے ہیں۔ نرم و نازک ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ آنکھوں کا نور اور رونق رخصت طلب کر رہی ہے آہ! گھڑی آہ! اسی گھڑی! تو اپنی بے نور آنکھیں میرے چہرے پر گاڑ دیتی ہے اور تسلی دیتی ہے کہ مجھے آنسوؤں کی ندی میں ڈوبنے سے بچائے جو میری چشم کے چشموں سے نکل کر تیزی کے ساتھ بہے جاتی ہے۔

نہیں مجھ میں اور طاقت نہیں کہ میں ان لمحات کا خیال کروں اور مجھے اس پریشان حال اور بے رونق مکھڑے کے ساتھ دیکھوں۔

میں چاہتا ہوں یاد کروں ان ایام کو جب ہوا لطیف تھی اور آسمان نورانی تھا۔ آفتاب عالمتاب پر چمکتا تھا۔ میں اور تو گھنے باغات میں مولسری کے پیڑوں تلے بیٹھا کرتے تھے ایک ایک خوبصورت ٹہنی جس میں نئے اور ننھے ننھے شگوفے پھوٹ رہے ہوتے ایک دوسرے کو دکھاتے اور ان کی چمک دمک اور خوبصورتی کے متعلق بات چیت کرتے۔

آج جب اس قسم کے تمام خیالات کلی طور پر مجھ سے مفارقت کر گئے ہیں صرف وہی تیری زندگی کے آخری لمحات ہی مجھ سے جدا نہیں ہوتے آج میں تیرے مزار پر آیا دیکھا سبزہ مرجھا چکا ہے۔ چھوٹے چھوٹے پودے جو پہلے ترو تازہ تھے سوکھ چکے ہیں مجھے تیری جوانی رعنائی۔ اور زیبائی یاد آئی۔ ان سوکھے بوٹوں کی جڑوں میں آنسو بہانے لگا کہ شاید اسی طرح ترو تازہ ہو جائیں۔

میں خاموش کھڑا تھا۔ پھر میں قبر کے سرہانے کے پتھر سے بات چیت کی خاطر مخاطب ہوا۔ اس سے بھی تسلی نہ ہوئی۔ میں اپنا منہ تیری خاک لحد پر رکھا تجھے پکارا۔ میرا گمان تھا کہ تو سن لے گی اور اپنے بازو پھیلا کر مسکراتی ہوئی میرا استقبال کرے گی۔ لیکن افسوس کوئی جواب نہ ملا۔ قبر کے پتھر میں بھی حرکت پیدا نہ ہوئی اسی وقت میں بیہوش ہو گیا اور جب آنکھ کھلی نہ تیری قبر تھی اور نہ تو خود۔ افسوس اس گھڑی پر کہ وہ تیری مفارقت سے بھی زیادہ پرالم تھی

× لیکن ایک مرد کا سہارا لے کر اس کے گھر میں بطور شریک زندگی اس کی پناہ لینے کے بعد اس کو تمام ہندوستانی مردوں کے مظالم کا ذمہ دار قرار دینا اور اس کے لئے عذاب جان ثابت ہونا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کون سی منطق سے درست ہو سکتا ہے۔

غرض ہماری مراد یہ ہے کہ لڑکی کالج گرل ہو یا نیم خواندہ اس کی زندگی کا مشن تو اپنے رفیق زندگی کی جہد حیات میں حصہ بٹانا اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی اور اس کے رنج کو اپنا رنج سمجھنا ہے۔ اگر کالج کی تعلیم اس میں حارج ہے تو ایسی تعلیم کو دور دور ہاتھوں سے سلام۔ لیکن اگر کالج کے تعلیم کے باوجود لڑکی اپنے اندر یہ وصف بھی پیدا کر سکتی ہے تو کالج کی تعلیم سونے پر سہاگہ ثابت ہو سکتی ہے۔ تعلیم جن لڑکیوں کو صحیح راہ سے منحرف کر دیتی ہے ان کے کیرکٹر کی تصویر اکبر الہ آبادی نے یوں کھینچی ہے۔

ان سے بیوی نے فقط اسکول ہی کی بات کی هوهم

عالم نسواں

کالج گرل یا نیم خواندہ لڑکی

(از جناب سلمہ قریشی)

لڑکے کے دوست نے کہا۔ واہ آپ کا لڑکا تو تعلیم یافتہ ہے۔ اور آپ اس کے لئے ان پڑھ بیوی ڈھونڈھ رہے ہیں۔"

لڑکے کے باپ نے جواب دیا۔ میاں تم تو ہو نا تجربہ کار نوجوان۔ پڑھی لکھی لڑکی کو کیا طاق میں رکھ کر پوجنا ہے۔ لڑکی چاہے کم ہی پڑھی ہو۔ مگر گھرداری کا سلیقہ رکھتی ہو اور خانداری سے واقف ہو تو وہ کالج گرل سے کہیں بہتر ہے۔"

لڑکے کے دوست خاصے سمجھدار اور معقول آدمی تھے۔ وہ اس بات کی معقولیت سے انکار نہ کر سکے۔ میرا اپنا خیال بھی یہی ہے کہ والدین اس معاملے میں بالکل حق بجانب ہوتے ہیں۔ انہیں کالج گھر لا کر کیا کرنی ہے۔ انہیں تو ایک "لائق" بہو درکار ہوتی ہے۔

اور یہ بات کچھ والدین ہی تک نہیں ہے۔ ہندوستان میں ننانوے فیصدی نوجوان یہی رائے رکھتے ہیں میں خود ایک کالج گرل رہ چکی ہوں اور چونکہ میں کالج کی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی رہی ہوں۔ اس لئے مجھے لڑکوں کے نشانہ بنتا نہ کام کرنے کا بھی موقع ملا ہے۔ میں نے ایسے لڑکے دیکھے ہیں۔ جنہوں نے صفائی کے ساتھ کہہ دیا کہ انہیں ان لڑکیوں سے نفرت ہے جو آزادی اور نوکری کرنے کی قائل ہیں ان کے خیال میں عورت کی جگہ اس کا گھر ہے۔ اور اس کا کام یہ ہے کہ گھریلو زندگی کو خوشنما بنا کر مرد کے لئے باعث تسکین ثابت ہو۔ مجھے اس ٹائپ کے لڑکوں کی جرأت کی داد دینی پڑی کہ انہوں نے صفائی سے اپنا خیال ظاہر کر دیا۔

مگر کالج کے لڑکوں کا ایک دوسرا خطرناک ٹائپ وہ ہوتا ہے۔ جو پلیٹ فارم سے چیخ چیخ کر یہ کہتا ہے کہ ہم عورتوں کیلئے آزادی نسواں پر یقین نہیں رکھتے۔ ہم عورتوں کے لئے آزادی اور مساوات چاہتے ہیں مگر خود آزادی نسواں پر یقین نہیں رکھتے اس قسم کے لڑکے کالج میں ہیرو تو بن جاتے ہیں مگر بہت برے شوہر ثابت ہوتے ہیں۔

کالج کے لڑکوں کی ذہنیت کا یہ خاکہ میں نے اس لئے پیش کیا ہے کہ اس مضمون کے پڑھنے والوں کو یہ معلوم ہو سکے کہ عورت کا کالج میں پڑھ لینا کوئی فضیلت کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ مرد خواہ اس بات کا اظہار کرے یا نہ کرے۔ بہرصورت یہ یقین رکھتا ہے کہ عورت کو شریک زندگی بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ شوہر کیلئے باعث راحت ثابت ہو۔ بد قسمتی سے ہمارے ملک میں اب تک جن پڑھی لکھی عورتوں نے آزادی اختیار کی اور مغرب کی دیکھا دیکھی مردوں کے لئے باعث راحت یا ان کی زندگیوں کی سچی شریک بن کر نہیں دکھایا۔ اب اگر اس صورت میں مرد عورتوں کے مطالبہ آزادی کا یہ مطلب نکالیں کہ وہ مردوں کے لئے باعث پریشانی بننا چاہتی ہیں اور کالج گرل سے شادی کرنے سے اس لئے گریز کریں کہ اس کے سر میں آزادی اور مرد کی برابری کرنے کا سودا بھرا ہوا ہوگا تو کون اچنبھے کی بات ہے۔ اسی لئے میں دیکھ رہی ہوں کہ ہندوستان میں جدید تعلیم یافتہ عورت کے خلاف ایک قسم کے ذہنی تعصب کی دیوار اٹھتی چلی جا رہی ہے۔

اس صورت حال کا تدارک کرنا بہت ضروری ہے سوال یہ ہے کہ آیا حصول تعلیم سے لڑکی خانہ داری کے ناقابل ہو جاتی ہے۔؟

ممکن ہے انگلستان کی عورتوں کے بارے میں یہ کہنا صحیح ہو کہ وہ تعلیم پا کر بہتر بیویاں بن جاتی ہیں لیکن ہندوستان میں تو ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ اسکولوں اور کالجوں کی اسد[illegible] فضا ہے۔ اس میں پل بڑھ کر فیشن پرستی اور [illegible]

نجومی دنیا

اڈیپس

یہ آج سے کئی ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ یونان کے شہر تھیبس میں ایک راجہ راج کرتا تھا۔ ایک دن دربار کے ایک نجومی نے یہ پیشین گوئی کی کہ راجہ اپنے بیٹے ہی کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ راجہ کو یہ سنکر بڑا دکھ ہوا۔ سچ پوچھو تو یہ دکھ کی بات بھی تھی۔

تھوڑے ہی دنوں کے بعد سچ مچ راجہ کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا۔ لڑکا بڑا خوبصورت اور تندرست تھا۔ لیکن راجہ نجومی کی پیشین گوئی بھولا نہ تھا۔ اس نے اپنے ایک وفادار نوکر کو حکم دیا کہ بچے کو دور کسی جنگل میں چھوڑ آئے مگر تقدیر کا لکھا کون مٹا سکتا ہے؟ ایک لکڑ ہارے نے اس جنگل میں ایک دودھ پیتے بچے کو دیکھا۔ پہلے تو اسے بڑا اچنبھا ہوا، لیکن چونکہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے بہت خوش ہوا۔ خوشی خوشی اسے اپنے وطن کو ر لے گیا۔ یہ لڑکا وہیں پلا اور پل کر جوان ہوا۔ یہ بہت بڑا بہادر طاقتور اور تلوار کا دھنی تھا۔ لکڑہارے نے اس کا نام اڈیپس رکھا۔

اُس زمانے میں یہ دستور تھا کہ ایک آدمی جسے بھی چاہتا لڑنے کی دعوت دے سکتا تھا۔ اڈیپس تو بڑا بہادر اور من چلا نوجوان تھا۔ اس کے دل میں خود راجہ سے لڑنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔ ایک دن تھیبس جا کر اس نے راجہ کو لڑنے کی دعوت دی۔ اس لڑائی میں یہ جیت ہی گیا۔ ایک دو دن کے بعد سنا گیا کہ راجہ مر گیا۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ یہ راجہ خود اس کا باپ تھا۔ نجومی کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔

تھیبس کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ تھیبس کا راج اب اسے دیا جائیگا۔ جو اسفنکس کے سوال کا جواب دے دے۔

اسفنکس ایک عجیب مخلوق تھی اس کا سر تو عورتوں کا سا تھا۔ لیکن جسم شیر کی طرح تھا۔ یہ تھیبس کے پاس ہی ایک پہاڑی پر رہتی تھی۔ یہ تھیبس کے لوگوں پر بڑا ظلم کرتی تھی۔ پہاڑی کی طرف سے جو شخص بھی گذرتا تھا اس سے وہ ایک سوال کرتی۔ لیکن کوئی بھی جواب نہ دے پاتا۔ اور اس لئے وہ اسے پہاڑی سے گرا کر ہلاک کر دیتی۔ اڈیپس نڈر اور دلیر تو تھا ہی اس نے سوچ لیا تھا کہ مجھے تھیبس کا راج جیتنا ہے۔ وہ بڑی دلیری سے اسفنکس کے پاس پہونچا۔ اسفنکس نے کہنا شروع کیا ایک عجیب مخلوق ہے۔ جس کی مثال دنیا میں نہیں ہے پہلے وہ چار پیروں سے چلتی ہے۔ پھر دو پیروں سے اور پھر تین پیروں سے۔ مجھے تم اس عجیب مخلوق کا نام بتاؤ۔ اڈیپس بڑا ذہین تھا۔ فوراً بولا۔ "وہ عجیب مخلوق آدمی ہے"، اسفنکس نے کہا کہ ثابت کرو،، اڈیپس نے ثابت کیا کہ آدمی بچپن میں دونوں پیر اور دونوں ہاتھوں سے چلتا ہے جسے تم نے چار پیروں سے چلنا کہا ہے۔ پھر آدمی جوان ہو جاتا ہے تو ہاتھوں کو پیر نہیں بناتا۔ صرف پیروں ہی سے چلتا ہے۔ اور جب یہ بڑھا ہو جاتا ہے تو تین پیروں سے چلتا ہے اور یہ اس طرح کہ دو پیروں کے علاوہ ایک لاٹھی بھی استعمال کرتا ہے جو ٹانگ ہی کا کام دیتی ہے۔

اسفنکس کو اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ اُس نے سوچا کہ اب دنیا میں میرا کام ختم ہو گیا۔ تو جینے سے کیا فائدہ؟ اس نے اپنے کو پہاڑی سے گرا کر ہلاک کر دیا۔

تھیبس کی رعایا بہت خوش ہوئی۔ یہ خوشی اور بھی بڑھ گئی۔ جب اڈیپس جیسے بہادر، نڈر، قوی اور اولوالعزم جوان کو تاج پنا کر لوگوں نے راجہ مان لیا۔ (پیام تعلیم)

شملہ ۱۸ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے دفاعی محکمہ کے دفتر ۱۸ اکتوبر سے شملہ سے دہلی آنے شروع ہو جائیں گے

پردۂ فلم

ہندوستان کس عظمت کا حامل تھا

ہندوستان کا ماضی کس عظمت اور شوکت کا حامل تھا! اس کا صحیح نقشہ مسٹر دا مووییٹون نے اپنے جدید فلم سکندر میں پیش کیا ہے۔ جس نے ہندوستان کے شاندار ماضی کو از سر نو زندہ کر دیا ہے۔

ہندوستان کے ہر فرد کے لئے یہ حقیقت کس قدر باعث فخر ہے کہ ایک زمانہ تھا جبکہ ما در ہند میں اتنی شکتی تھی کہ وہ زبردست سے زبردست دشمن کے حملے کا منہ توڑ جواب دے سکتا تھا۔ سکندر اعظم نے دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کو پاؤں تلے روند ڈالا۔ لیکن جب اس کی فوجوں نے ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو وہ دریائے جہلم کے کنارے رکنے پر مجبور ہو گئیں۔ زندگی میں پہلی بار دنیا کی فتح کا خواب دیکھنے والے سکندر کو اپنی ٹکر کا بہادر مہاراجہ پورس کی شخصیت میں ملا۔ جس نے میدان کارزار میں مردانگی کے وہ جوہر دکھائے کہ سکندر ایسا فاتح اس کی شجاعت کا لوہا ماننے پر مجبور ہو گیا۔

قدیم ہندوستان کی بے مثل شجاعت کا صحیح تصور "سکندر" فلم دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ جو در حقیقت ۳۲۷ سنہ قبل مسیح میں ہندوستان کی شوکت اور عظمت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

"سکندر" کو فلم آرٹ اور تفریح کا ایک مکمل نمونہ بنانے میں ڈائرکٹر سہراب مودی نے روپیہ اور محنت کسی چیز سے گریز نہیں کیا۔ اور انہوں نے اپنی انتہائی کوشش اس حقیقت کو ثابت کرنے میں صرف کر دی ہے کہ ہندوستان کا ماضی شاندار تھا۔ اور ہندوستان کی فلمی صنعت کسی ماہر فن اور جدت طراز ڈائرکٹر کی سرکردگی میں "سکندر" ایسی فلم تیار کرنے کی قابلیت رکھتی ہے۔

بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو نے کہا ہے کہ ہندوستان کا ماضی ہمارا بہترین سرمایہ ہے سہراب مودی اس سرمائے کا ایک آبدار موتی "سکندر" کی صورت میں ہندوستان قوم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہے

ہم آسانی کے سوا لڑکوں کو کچھ حاصل ہوتا ہے نہ لڑکیوں کو۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یا تو اسکولوں میں لڑکیوں کو کتابی علم کی جگہ گھریلو باتوں اور خانہ داری کا علم سکھایا جائے۔ یا مائیں اس بات کا لحاظ رکھیں کہ ان کی لڑکیاں دماغی اعتبار سے "گھریلو" ہی رہیں۔ شوقین مزاج نہ ہیں اور ان میں وہ تبدیلی نہ پیدا ہو جس کے بارے میں اکبر الہ آبادی کہہ گئے ہیں ؎

حامدہ چمکی نہ تھی تعلیم سے بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن پہلے چراغ خانہ تھی

لڑکی "شمع انجمن" بننے کی کوشش کرے گی۔ تو اس کی چمک دمک محفلوں ہی کے لئے وقف ہو جائے گی۔ وہ چراغ خانہ بن کر کسی کے گھر کو اپنی جلوہ ریزی سے منور نہ کر سکے گی۔ حالانکہ اس کا اصلی مقام گھر ہی ہے۔ اس کی اصلی جگہ کسی دل کی خلوت سبستاں ہے محفلوں اور انجمنوں کی گہما گہمی اُس کیلئے نہیں ہے۔

ہمیں یہ بات تسلیم ہے کہ ہندوستان میں جہالت کی وجہ سے مردوں نے عورتوں پر بہت سے ظلم کئے ہیں۔ ہم اس سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ آج بھی سماج اور رواج کے نام پر عورتوں پر ایسے ایسے زبردست ظلم ہو رہے ہیں کہ ان کا تصور کر کے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ شاید پڑھی لکھی لڑکیاں اپنی ہندوستانی بہنوں پر مظالم کے تذکرے سن سن کر ہی مردوں سے اتنی بدگمان ہو جاتی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کالج کی پڑھی لکھی جو لڑکی ایک مرد سے شادی کرتی ہے کیا وہ اس غریب سے تمام ہندوستانی مردوں کے مظالم کا بدلہ لینا چاہتی ہے؟ اگر کسی لڑکی کی ذہنیت اس قسم کی ہے تو اس کا میدان عمل دوسرا ہے۔ اسے شادی بیاہ کا خیال ترک کر کے پلیٹ فارم پر آنا چاہئے۔ اور نسوانی تحریک جاری کر کے مظلوم عورتوں کی حالت سدھارنی چاہئے ×

اقوال زریں

بڑے آدمیوں کے ساتھ رہنے سے چھوٹا آدمی بھی بڑی جگہ پہونچ جاتا ہے جس طرح پان کے ساتھ ڈھاک کا پتہ راجاؤں کے ہاتھ تک جا پہونچا ہے

سیدھی چال چلنے سے آدمی بڑے رتبہ کو جا پہونچتا ہے جیسے سطرنج کا پیادہ سیدھی چال چلتے چلتے آخر وزیر بن جاتا ہے۔

جو سمجھدار دل ہوتے ہیں وہ چھوٹے ہوکر بھی بڑے بڑے کام کر ڈالتے ہیں جیسے آنکھ کی پتلی کا تل یوں تو کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے تو بھی وہ آسمان کو اپنے اندر دکھا دیتا ہے۔

کسی کو حقیر سمجھ کر نفرت نہ کرو کون جانے کہ اس میں کوئی بڑا کام کر جانے کی خوبی ہو، دیکھو برگد کا بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس سے کتنا بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔

آدمی جب تک اپنی سمجھ کو دوسرے کی سمجھ سے نہ ٹکرائے تب تک اسے اپنی سمجھ کا نقص معلوم نہیں ہوتا۔ ہاتھی جب تک پہاڑوں کے پاس نہیں جاتا تب تک اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔

خود اپنی نگاہ میں دانشمند نہ بن

موج تبسم

گاہک :- (ہوٹل کے مالک سے) تم نے اپنی دوکان میں اتنا بوڑھا آدمی کیوں رکھ چھوڑا ہے اس سے تو اب کوئی کام نہیں ہوتا۔

ہوٹل کا مالک :- تاکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ ہم واقعی ایک سو سال سے بزنس کر رہے ہیں۔

سپاہی :- میرا خیال ہے کہ میں نے تمہاری بیوی کو تلاش کر لیا ہے۔

فریادی : واقعی وہ آپ سے کچھ کہتی تھی۔

سپاہی :- کچھ نہیں اس نے زبان تک نہیں ہلائی

فریادی :- زبان تک نہیں ہلائی تو میری بیوی ہرگز نہیں ہو سکتی۔

ایک خاندان سرکس دیکھنے گیا۔ واپسی پر ماں نے بچوں سے کہا دیکھو جانور تک فرمانبردار ہوتے ہیں تم لوگ ان سے زیادہ فرمانبردار ہو سکتے ہو۔ چھوٹی بچی بول اٹھی امی جان اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ ان کے سکھانے والے کیسے ہوتے ہیں

دوکاندار (گاہک سے)، جناب یہ صندوق بہت عمدہ ہے خرید لیجئے

گاہک :- کس کام کے لئے۔

دوکاندار :- کپڑوں کے لئے"

گاہک :- تو میں ننگا پھروں؟"

دلچسپ معلومات

دس کھرب ایک ملین چند حرفی لفظ ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس کا شمار کرنے لگے اور ایک منٹ میں ہندسوں کے حساب سے گنے اور بغیر دم لئے دن میں بارہ گھنٹہ تک کام کرے، تو ایک بلین یعنی دس کھرب گنے میں، تقریباً ۲۰ ہزار برس لگتے ہیں اور صحیح صحیح ۱۹۳۲۵ برس ۳۱۹ دن اس کام میں لگیں گے اب کو اور سنیں ایک کروڑ سنکھ کو لیجئے اگر اسے گننے کے لئے دس کروڑ آدمی مقرر کئے جائیں تو اسی حساب اور شرح سے، انہیں ایک کروڑ سنکھ گننے میں تقریباً دو کروڑ برس لگیں گے۔

ماسکو کا آنکھوں کا ایک ہسپتال جو ڈیڑھ سو برس ہوئے تعمیر ہوا تھا رولروں کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہے اور ۱۸۰ مریض اس وقت بھی اس میں تھے۔

سویڈن میں ایک شخص نے ایک درخت کی شاخوں میں ایک منزلہ مکان تعمیر کیا ہے جو تین فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ہے اور چڑھنے کے لئے رسہ کی سیڑھی ہے۔

یورپ میں سب سے لمبا دریا ڈینیوب ہے جو دو ہزار میل لمبا ہے جو کئی ملکوں کو نہ صرف سیراب کرتا ہے بلکہ کئی ملک جہاز رانی بھی کرتے ہیں۔

افسانہ

محبت کے مجرم

ایک دردناک معاشرتی افسانہ

(از محترمہ مہر پروین صاحبہ)

دولت اور ثروت ہرگز کسی عورت کی زندگی کا مقصد نہیں بن سکتی۔ عورت محبت چاہتی ہے صرف محبت۔ لیکن دنیا عورت کے جذبات سے ناآشنا ہے۔ یہ ہے مہر پروین صاحبہ کے اس جذبات سے لبریز افسانہ کا لب لباب مہر پروین صاحبہ کا یہ افسانہ فن افسانہ نگاری کا ایک قابل قدر نمونہ ہے۔

"آکاش میں کتنے تارے ہیں واسو؟"

کسم کا چہرہ موتیا کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔ واسو نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

کسم چپ کے سے اس کی داہنی جانب آرام کرسی کے کشادہ بازو پر آن بیٹھی تھی۔ وہ محبت اور شرارت سے لبریز نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظریں کہہ رہی تھیں کہ صرف تاروں ہی کی بابت سوال نہیں ہے۔ پوچھنا کچھ اور ہے۔ واسو کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"آکاش میں کتنے تارے ہیں؟" واسو نے کسم کا سوال دہرایا"

"بہت سے ہیں"

"بہت سے تو ہیں۔ مگر پھر بھی؟"

"پھر بھی کیا؟ بھلا تاروں کو کوئی گن سکتا ہے!"

"اور چاند کتنے ہیں" کسم نے پھر سوال کیا

"چاند؟" واسو نے پوچھا۔ آج تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا ہے کہیں؟"

ہاں اچھا خیر کچھ ہی ہے۔ ہمارے سوال کا جواب دو۔ "بھئی" چاند تو ایک ہی ہے"

"تو اتنے سارے تاروں کو چھوڑ کر لوگ ایک چاند کی زیادہ تعریف کیوں کرتے ہیں؟"

"اوہو اب سمجھا میں۔ یہ شاعری ہو رہی ہے"

"شاعری واعری کچھ نہیں۔ تم جواب دو"

"کیا جواب دوں؟"

"یہی ہے کہ چاند ستاروں کے مقابلے میں زیادہ تعریف کے قابل کیوں ہے؟"

"یہ تو بالکل سیدھی بات ہے۔ چاند زیادہ خوبصورت ہے اس کی خوبصورتی میں نور ہے۔ اچھا اب مجھے ایک جگہ جانا ہے۔"

"جانا تو سہی مجھے ایک بات کا جواب دیتے جاؤ"

"کس بات کا؟"

"تم اس چیز کو پسند نہیں کرتے جو خوبصورت نہ ہو؟"

"ہم" واسو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ بھی یہ کیا ہے جو خوبصورت نہ ہو اسے دنیا میں کوئی بھی پسند نہیں کرتا کسم"

ٹھیک ہے۔ بس اب میں اپنا آخری سوال کرتی ہوں تمہاری نظروں میں میں خوبصورت ہوں یا نہیں۔؟"

واسو پہلے تو دم بخود رہ گیا پھر اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ "تم؟"— تم کسم! میں نہیں جانتا۔"

اور وہ لڑکھڑاتا ہوا باہر نکل گیا۔

اب اس لڑکی کا کوئی بندوبست ہونا چاہئے۔" کسم کی ماں نے اپنے دیور سے کہا۔

دیور نے اپنا سفید سر کھجایا مگر انہوں نے بڑھیا کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

کسم کی ماں نے کہا۔ ایک خیال مجھے یہ بھی آتا ہے کہ کیوں نہ کسم کی شادی واسو کے ساتھ ہی کر دوں

"واسو کون؟" دیور نے پوچھا۔

وہی لڑکا۔ میری منہ بولی بہن کا۔ اس کی ماں پانچ برس کا چھوڑ کر مر گئی تھی۔ میں نے اسے اپنے ہاں رکھ لیا تھا۔ کسم کے باپ نے مرتے وقت اس سے کہا تھا کہ تم کسم کے کفیل ہو۔ بڑا سیدھا اور نیک لڑکا ہے۔

"نہیں جی" دیور نے کہا۔ کتنا ہی سیدھا اور نیک ہو گر دنیا کیا کہے گی۔ یہ ہی تم نے سوچ لیا ہے۔ بیٹی پر کلنک کا ٹیکہ لگ جائے گا۔

کسم کی ماں کو دنیا کی اس نکمنہ غیر معقول حرکت پر غصہ آیا۔ کہنے لگی دنیا تو یوں ہی ہے—"

دیور نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ نہیں جی۔ یونہی کیوں سماج میں کتنا بل ہے۔ یہ تمہیں ابھی پتہ نہیں لگا ہے۔ لوگ کہیں گے لڑکا گھر میں رہتا تھا۔ خبر نہیں کیا گڑبڑ گھوٹالا ہے۔ میں اس کا رشتہ ایک بہت اچھی جگہ کرا دوں گا۔ کلکتہ میں میری نظر میں ایک لائق اور سندر لڑکا ہے۔ اس کے کئی مل چلتے ہیں۔ تمہارا یہ لے پالک تو بس یہی کوئی پچاس ساٹھ کا نوکر ہوگا۔

دو سو کواڑوں کی اوٹ سے یہ ساری گفتگو سن رہا تھا جب کسم کے چچا اپنی موٹی سی لکڑی ٹیک کر اٹھے تو وہاں سے ہٹ گیا۔ کسم کے چچا لکڑی کو پتھروں کے فرش پر مارتے ہوئے چلے گئے۔

میں اپنے اور تمہارے دل کی حالت کو سمجھتا ہوں۔ مگر کسم ہمارے پاؤں میں سماج کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ باپ دادا کے ناموں پر بٹہ نہ لگنے دینا۔ ہمارا فرض ہے تمہارے چچا کا خیال ہے کہ ہماری شادی ہونے سے دنیا سمجھے گی کہ ہم بیاہ کے رشتہ سے پہلے پاپ کا رشتہ جوڑ چکے ہیں۔ میں تمہارے اوپر یہ کلنک کا ٹیکا لگتا نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ اس طرح اس نیک نیک انسان کے نام پر بدنامی کا دھبہ لگتا ہے۔ جس نے مجھے اپنے بیٹے کی طرح پالا پوسا اور پروان چڑھایا۔ اگر تمہارے پتا مجھے اپنے ہاں پناہ نہ دیتے تو خبر نہیں آج کہاں بھیک مانگتا پھرتا۔ میں یہاں سے جا رہا ہوں تاکہ تمہاری شادی کسی اچھی جگہ میں رکاوٹ نہ بن سکوں۔

زندگی رہی تو پھر ملنا ہوگا۔

کسم کی آنکھوں سے آنسو کی دھاریں بہ رہی تھیں۔ اس نے واسو کو حسرت بھری نظروں سے دیکھا اور آنچل میں منہ ڈھانپ کر رونے لگی۔

کسم کا بیاہ کلکتے میں اسی نوجوان جینت کے ساتھ ہو گیا جسے چچا نے پسند کیا تھا۔ جینت کی زندگی ایک مشین کی طرح تھی۔ رات دن مل اور روپیہ پیسہ — بس یہی دو اس کی زندگی تھے۔

زندگی کی شعریت ہنسی دلبستگی۔ ان چیزوں سے اسے کوئی تعلق نہیں تھا۔

چلئے نا آج مس نیکا کا ڈانس ہے دیکھیں گے۔"

جینت نے کھانا کھاتے کھاتے گردن اٹھائی۔ گویا کوئی عجیب سی بات کہی گئی ہے۔ بولا "آج تو میں کہیں نہیں جا سکتا۔ شیئر ہولڈرز کی میٹنگ ہے۔"

کسم حیرت میں رہ گئی۔ ایک ہفتے کے بعد تو آج درشن ہوئے۔ اور وہ بھی اس شان سے۔

بولی "ایک چیز دکھاؤں آپ کو"

جینت نے کسی قدر دلچسپی سے پوچھا "کیا"

اس مہینے کے مادھری میں میری ایک کویتا چھپی ہے

"کویتا!" جینت نے رحم آمیز ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ یہ دنیا شاعری اور انسانوں کی دنیا نہیں ہے۔ یہاں تو کامی دماغوں کی دوڑ ہو رہی ہے۔ سنسار کو تمہاری کویتا کی ضرورت نہیں ہے۔

کامی دماغوں کی دوڑ! کسم کے دل و دماغ کو صدمہ ایک جھٹکا سا لگا۔ اسکی آنکھوں واسو کی شکل پھرنے لگی۔ مسکراتا ہوا اس موہنا مکھڑا آنکھوں میں محبت بھری نرمی جو کامی دماغ کی دوڑ کا قائل نہ تھا جو کسم ہی کی طرح زندگی کی شعریت کا بھی احساس رکھتا تھا۔

کسم کی ماں نے بھرے ہوئے گلے سے کہا۔ "بیٹا کسم اپنے گھر کی ہو کر چھوٹ گئی تو دیش سیوا کیلئے جیل چلا۔ میں تو تیری بہو کا مکھ دیکھنا چاہتی تھی۔ تو کیسا کملا گیا ہے۔ کسم کے بیاہ کے بعد جانے کہاں کہاں پھرتا رہا اور اب واپس آئے ہوئے چار پانچ دن بھی نہ ہوئے ہوں گے کہ قید خانے کی کوٹھری بسانے چلا۔"

واسو نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے کسم کی ماں کی طرف دیکھا اور رو کر بولا۔ ماں ....." مگر وہ آگے کچھ نہ کہہ سکا۔

ساون کی ایک شام تھی۔ آکاش میں کالے کالے بادلوں کے گیسوؤں کی طرح بکھر رہے تھے ہوا ایک سونا پن لئے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہی تھی۔

کسم واسو کے سامنے کھڑی تھی۔ جیل کی اونچی اونچی دیواروں نے انہیں اس طرح گھیر رکھا تھا گویا سماج کے ظلم کی تاریخ مجسم ہو کر آن کھڑی ہوئی ہے۔

واسو نے کہا "کسم تم کتنی زرد پڑ گئی ہو!!!"

لیکن کسم کو اپنا کچھ بھی دھیان نہ تھا۔ وہ واسو کے مرجھائے ہوئے چہرے کی طرف دیکھ دیکھ کر کڑھ رہی تھی۔

"تم سکھی تو ہو" واسو نے پوچھا۔

کسم نے جواب میں اپنی ویران آنکھیں اس کی طرف اٹھا دیں۔

واسو ایک چیخ مار کر رو دیا۔ بولا "کسم میں خطاوار ہوں مگر......

کسم نے اپنی سلاخوں میں سے ہاتھ بڑھا کر آنچل سے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا "نہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ پریم کی سزا ہے۔ اچھا چلتی ہوں۔ اب شاید پھر جلنے جی ملنا نہ ہو۔

اور یہ کہکر وہ چل پڑی۔

واسو سلاخوں پر سر رکھکر رونے لگا۔ اس نے پکارا "کسم"

کسم نے چلتے چلتے اسے مڑ کر دیکھا۔ ملاقات کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

وہ واسو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائی اور چل پڑی۔"

واسو آنسوؤں کی جھلملیوں سے اسے دیکھتا رہ گیا"

اتحادی کس مقصد کیلئے لڑرہے ہیں

امریکہ اور برطانیہ کا اعلان

لندن۔ ۱۵ اگست پریذیڈنٹ روز ویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان جو اہم ملاقات ہوئی اس کے نتیجہ کے طور پر ایک اہم اعلان کیا گیا ہے۔ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ اتحادی کس مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور نازی ازم کا خاتمہ کرنے کے بعد دنیا میں کن اصولوں پر دائمی امن قائم کیا جائیگا۔ وائٹ ہاؤس نے انکشاف کیا ہے کہ اس کانفرنس میں امریکہ اور برطانیہ کے جنگی افسران بھی شریک ہوئے برطانیہ کی طرف سے بحری محکمہ کے وزیر ایڈمرل سر ڈڈلے پاونڈ برطانی جنرل اسٹاف کے چیف سر جان ڈل امریکہ کی طرف سے امریکن چیف آف اسٹاف جنرل جارج مارشل بحری محکمہ کے افسر ایڈمرل ہرلڈ نثارک مسٹر ہیری ہاپکنس۔ مسٹر ادیرل ہرمیین۔ امریکہ کے اٹلانٹک بیڑہ کے کمانڈر ایڈمرل ارنسٹ کنگ شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر سمنر ویلز اور دیگر فوجی افسر بھی شریک تھے مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے درمیان کئی روز تک برابر بات چیت رہی۔ اس میں تمام سورچوں کی حالت پر غور کیا گیا اور اسکیمیں تیار کی گئیں ملاقات کے متعلق فوٹوؤں سے پتہ چلتا ہے کہ کم سے کم ایک کانفرنس برطانی جہاز "پرنس آف ویلز" پر ہوئی لندن میں بیان کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں اٹلانٹک کی لڑائی اور پوربی ایشیا کے معاملوں پر بھی غور کیا گیا بیان کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں جو کچھ بات چیت ہوئی اس کے متعلق حکومت روس کو برابر مطلع کیا جاتا رہا مسٹر ایڈن نے پچھلے چند روز میں روسی سفیر موسیو میسکی سے کئی بار ملاقات کی۔

مختلف ملکوں میں امریکہ اور برطانیہ کے اس مشترکہ اعلان کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

لندن ۱۴ اگست آج کل ٹیلی ممبر جنگی وزارت نے ایک خاص براڈ کاسٹ تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر روز ویلٹ صدر امریکہ کے درمیان سمندر میں کسی مقام پر ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ملاقات کے دوران میں برطانیہ اور امریکہ کے ممالک کی طرف سے ایک اعلان مرتب کیا ہے جس میں ان مقاصد کو واضح کیا گیا ہے۔ جن کے لئے اتحادی جنگ کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اعلان میں ان بنیادی اصولوں کو بھی درج کیا گیا ہے۔ جن پر کہ مستقبل میں دنیا میں امن و امان کے قیام کی تجاویز کی بنیادیں رکھی جائیں گی۔

مسٹر اٹیلی نے مزید اعلان کیا ہے کہ ملاقات کے دوران میں خوراک۔ اسلحہ اور دیگر اشیاء کی بہم رسانی کے مسئلہ پر غور و خوض کیا گیا۔ ملاقات کے وقت لارڈ بیوربرک موجود تھے اور مزید تفاصیل پر بحث کرنے کے لئے واشنگٹن جائیں گے۔

اعلان کے سلسلے میں ریوٹر کا جو مکمل تار موصول ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ مسٹر روز ویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان کئی ملاقاتیں ہوئیں ذیل میں مکمل اعلان دیا جاتا ہے۔

(۱) دونوں ممالک کسی علاقائی یا دیگر دست اندازی کرنا نہیں چاہتے۔

صدر امریکہ اور وزیر اعظم برطانیہ جس میں ملاقات کرنے کے بعد ان مشترکہ اصولوں کا اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو کہ ان کے متعلقہ ممالک کی قومی پالیسیوں میں داخل کئے گئے ہیں۔ اور جن پر کہ دونوں ممالک کو اُمید ہے کہ دنیا کا مستقبل بہتر ہو جائے گا۔

(۲) دونوں ممالک کسی علاقائی تبدیلی کو دیکھنا نہیں چاہتے۔ جس کے حق میں متعلقہ اقوام کے لوگوں کی آزادانہ رائے نہیں ہے۔

(۳) دونوں ممالک مختلف اقوام کے اس حق کا احترام کرتے ہیں۔ کہ وہ جیسا چاہیں۔ طرز حکومت حاصل کریں۔ وہ ممالک چاہتے ہیں کہ ان ممالک کی حکومت خود مختاری بحال کر دی جائے۔

(۴) دونوں ممالک کوشش کریں گے کہ مختلف ممالک دنیا بھر کے خام مال کا برابر کا حصہ حاصل کریں اور تجارت کی شرائط بھی مساوی ہوں۔

(۵) دونوں ممالک چاہتے ہیں کہ تمام ممالک کے درمیان اقتصادی میدان میں مکمل تعاون ہو۔ تاکہ مزدوروں کی حالت بہتر ہو۔ اقتصادی ترقی ہو۔ اور مجلسی حفاظت کو تقویت ہو۔

(۶) دونوں ممالک کو اُمید ہے کہ نازیوں کے ظلم و ستم کی قطعی تباہی کے بعد دنیا میں اس قسم کا امن و امان قائم ہو جائے گا۔ جس کے طفیل تمام اقوام اپنی اپنی سرحدوں کے اندر حفاظت سے رہ سکیں

(۷) اس قسم کے امن و اماں کی موجودگی میں تمام لوگ کسی مزاحمت یا روکاوٹ کے بغیر سمندروں کو پار کر سکیں

(۸) وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک حقیقی اور روحانی وجوہات کی بنا پر طاقت کا استعمال کرنا ترک کر دیں کیونکہ جب تک بری بحری اور ہوائی اسلحہ استعمال کیا جاتا رہے گا اس وقت تک کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا دونوں ممالک کا خیال ہے کہ جب تک دنیا میں عام امن کا مستقل اور ہمہ گیر سسٹم قائم نہیں ہوتا۔ اس وقت تک تخفیف اسلحہ نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ وہ ان تمام ممالک کی امداد اور حوصلہ افزائی کریں گے۔ جو کہ اسلحہ کے کمر توڑنے والے بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اعلان کا مختلف ملکوں پر اثر

لندن میں مشترکہ اعلان پر زبردست اطمینان ظاہر کیا گیا ہے اور یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پروگرام عالمگیر جمہوریت کے لئے تیار کیا گیا ہے اور تمام دنیا اس پر خوب اچھی طرح غور کرے گی۔

امریکہ میں اثر

واشنگٹن ۱۵ اگست پریذیڈنٹ روز ویلٹ اور مسٹر چرچل نے ملکر جو اہم اعلان کیا ہے اس کے بارے میں بیان پر رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ ہٹلر ازم کا خاتمہ کرنے کے بعد صلح کی جن شرطوں کی امریکہ حمایت کریگا ان کا خاکہ کھینچا گیا ہے اور جن کے بارے میں امریکہ گارنٹی میں شامل ہوگا اس اعلان کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ ہٹلر قریب مستقبل میں صلح کی جو تجویزیں پیش کرنے والا تھا۔ اب اسکو موقع نہیں رہے گا۔ اس کے علاوہ اس کا ایک اثر یہ ہوگا کہ امریکہ میں اتحاد رائے پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ امریکہ میں ایک طبقہ ایسا ہے جو کہ یہ دریافت کرتا ہے کہ یہ سب کچھ کس لئے کیا جا رہا ہے۔ مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے بنیادی پالیسی کے اصولوں کو بیان کر دیا ہے

ترکی

استنبول ۱۵ اگست ترکی کے اخباروں میں اس بیان کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس سے اس قسم کی افواہیں بالکل لغو ثابت ہوں گی کہ برطانیہ اور روس ترکی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے والے ہیں۔

جرمنی

جرمنی میں سرکاری طور پر اس اعلان پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی گئی۔ اس بیان پر غور کیا جا رہا ہے۔ جرمنی میں رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ اس کانفرنس میں ایشیا میں نازک صورت حالات کے متعلق غور کیا گیا اعلان کی اس دفعہ کے متعلق کہ جن ملکوں نے دوسروں پر حملہ کیا ہے ان کو بے ہتھیار کر دیا جائے۔ برلن میں یہ کہا گیا ہے کہ یہاں آئیے اور ہتھیار لے جائیے۔

اٹلی

اٹلی میں بھی سرکاری طور پر ابھی تک کوئی رائے ظاہر نہیں کی گئی۔ اطالوی نیوز ایجنسی نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ دنیا کی قومیں اس اعلان پر کوئی بھروسہ نہیں کرینگی

اسپین

اسپین کے اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس اعلان سے یہ صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ لڑائی میں مداخلت کے لئے امریکہ نے ایک فیصلہ کن قدم اٹھا لیا ہے ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھدیا ہے کہ پریذیڈنٹ روز ویلٹ نے دراصل یورپ کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ہے

جاپان

جاپان کے محکمہ اطلاعات کے نمائندہ مسٹر اشی نے کہا کہ آج ہم اس اعلان پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرنا چاہتے یہ ایک بڑا اعلان ہے۔

سنگاپور میں مزید فوج

سنگاپور ۱۵ اگست یہاں سے ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ آسٹریلیا کی فوجوں کے لئے ملایا میں کمک پہونچ گئی ہے۔ اس سے ملایا کی پوزیشن اور بھی زیادہ مضبوط ہو جائیگی۔ اب تک اتنی بڑی کمک لے کر کوئی جہازی قافلہ یہاں نہیں پہونچا تھا۔

روس کو دھمکی

ٹوکیو ۱۷ اگست جاپان کا سرکاری اخبار ہوچی شیمبون روس اور جاپان کے تعلقات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اگر روس اور جاپان میں کوئی بگاڑ پیدا ہوا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری روس پر عائد ہوگی۔ اس امر کی اطلاع ملی ہے۔ کہ روس برطانیہ اور امریکہ میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ روس کو سامان جنگ کی امداد دی جائے۔ اگر یہ خبر درست ہے کہ روس نے محوری طاقتوں کے دشمنوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرے تو روس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر جاپان کو چین کے معاملات فیصل کرنے میں تاخیر ہوئی ہے تو اس کی وجہ برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے مزاحمت ہے۔ سیام کے برطانوی سفیر نے ایک انٹرویو کے دوران میں اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے سیام سے کوئی مطالبات نہیں کئے ہیں۔

شملہ ۱۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ جو ہندوستانی جاپان سے آنا چاہتے ہیں انہیں یہاں لانے جانے کے سوال پر حکومت بڑی توجہ کیساتھ غور کر رہی ہے

برما میں ہوائی اڈے

اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جاپان نے مانچوکو کی سرحدوں پر فوجیں جمع کر دی ہیں۔ اور چین کے ٹریفک کو بند کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چونکنگ کی اطلاع ہے کہ برطانیہ نے برما میں آٹھ مضبوط ہوائی اڈے بنائے ہیں تاکہ اگر جاپان چین کی ریلوے لائینوں پر بمباری کرے تو اسے امداد دی جا سکے اگرچہ جاپان سیام پر دباؤ ڈال رہا ہے لیکن چین کے باخبر حلقوں کا خیال یہ ہے کہ جاپان کا مقصد سوویٹ روس پر حملہ کرنا ہے۔ ہند چینی اور سیام میں اس کی سرگرمیوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کی ممکن مداخلت کو روکا جا سکے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان اس حملہ

کی تیاری کیلئے دو لاکھ فوج فراہم کرے گا۔

تھائی لینڈ سے مطالبہ نہیں کیا گیا

سنگاپور ۱۷ اگست جاپان سے اس قسم کی جو افواہیں اڑائی جا رہی ہیں کہ برطانی کمانڈر سر رابرٹ بروک پوپہم سے تھائی لینڈ کو طاقت استعمال کرنے کی دہمکی دی ہے۔ ان کے متعلق سر رابرٹ پوپہم نے کہا کہ محض خیالی پلاؤ ہے آپ نے سرکاری طور پر ان خبروں کی پُرزور تردید کی۔ آپ نے کہا کہ اس میں صداقت کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ میں تھائی لینڈ کے برطانی وزیر سر کرالبانی کے اس بیان کی تصدیق کرتا ہوں جس میں انہوں نے کہا کہ ہمنے حکومت تھائی لینڈ سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔

ہزایکسیلینسی وائسرائے کی لیڈروں سے ملاقات

بمبئی ۱۶ اگست آج ہزایکسیلنسی وائسرائے نے مسٹر ایم اے جناح سر وی ٹی کرشنماچاری سر پرشوتم داس ٹھاکرداس۔ سر کاؤس جی جہانگیر سر چینی لال۔ سر دینشا جی شاہ کوپر۔ مسٹر ایم۔ سی۔ گھیا صدر انڈین مرچنٹس چیمبر مسٹر ایم گنیس صدر بمبئی چیمبر آف کامرس مسٹر ٹی سنکلیر کنیڈی شیرف آف بمبئی۔ مسٹر اے سی جے بیلی انسپکٹر جنرل پولیس بمبئی۔ اور میجر جنرل آر ایچ کنیڈی سرجن جنرل حکومت بمبئی کو شرف ملاقات بخشا۔

امریکہ جنگ سے قریب تر نہیں ہوا

راک لینڈ ۱۷ اگست۔ پولٹمک جہاز پر ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے پریذیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ جنگ کی صورت حالات کے تمام پہلوؤں پر میرے اور مسٹر چرچل کے درمیان مکمل اتفاق ہوگیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کانفرنس کے نتیجہ میں امریکہ جنگ سے قریب تر نہیں ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ صرف تبادلہ خیالات ہی اگلا قدم ہوگا۔

پریذیڈنٹ نے کہا کہ روس کو ادھار اور پٹے کے قانون کے ماتحت مال نہیں دیا جائے گا کیونکہ وہ ہتھیاروں کی قیمت ادا کرسکتا ہے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ سارے موسم سرما میں روس دشمن کا مقابلہ کرتا رہے گا۔ آپ نے آخر میں فرمایا کہ نہ مسٹر چرچل امریکہ جا رہے ہیں اور نہ میرا ارادہ برطانیہ جانے کا ہے۔

ماسکو ۲۱ اگست روسی فوج کے کمانڈر مارشل ورشیلوف نے ایک بیان میں تبلایا ہے کہ شہر لینن گراڈ کی طرف پہونچنے والے تمام راستوں پر روسی فوج دشمن کا بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہی ہے۔ روسی جنگی جہاز اور ہوائی جہاز جرمن فوجوں کو بھاری نقصان پہونچا رہے ہیں۔ یہ بھی اعلان کیا ہے کہ شہر کی حفاظت کرنے کے لئے آپ نے اہل شہر سے اپیل کی ہے کہ جس طرح سپاہی میدان میں لڑ رہے ہیں اسی طرح اہل شہر بھی آخری دم تک لڑنے کے لئے تیار رہیں۔

انھیں اپنی تائید اور صفائی میں جو کچھ کہنا ہے وہ خود آکر فرما سکتے ہیں۔

چرچل روزویلٹ اعلان پر مہاتما جی کی رائے

واردھا ۱۷ اگست:۔ امریکہ اور برطانیہ نے تخفیف اسلحہ کرنے کی جو تدبیریں سوچی ہیں اس پر میں بڑی خوشی سے دلی مبارکباد دونگا اور اسے انسانیت کی فتح کہونگا۔"

یہ ہیں وہ الفاظ جو مہاتما گاندھی نے نمایندہ یونائیٹڈ پریس کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمائے۔ کہ چرچل روزویلٹ کے اعلان میں قوت کے خاتمہ اور تخفیف اسلحہ کی جو دفعہ ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔

باجلاس جناب خلیل الدین احمد صاحب منصف بہادر ہاتھرس ضلع علیگڈھ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵۲ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی ہاتھرس مقام ہاتھرس ضلع علیگڈھ

لالہ نتو مل ولد چھیلے راج قوم جیسوال ساکن ہاتھرس ضلع علیگڈھ — مدعی

بنام ہرنشن چند ولد برانگ داس قوم چتر ویدی سال حال کانپور نمبر ۳۱۳۹ ایم۔ ٹی۔ کمپنی۔ ایس۔ اے۔ آئی۔ آر۔ آئی۔ ڈی۔ سی۔ سی کنٹونمنٹ کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۳۵۸/۶ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبوت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت منصفی ہاتھرس

کانپور چھاؤنی کا ہر دلعزیز اگزیکٹو آفیسر

شرپسندوں کی بے معنی غوغا آرائی

کانپور چھاؤنی کے موجودہ اگزیکٹو افسر عالیجناب مسٹر پنا لال کمار صاحب بی۔ اے، ایل ایل۔ بی، نہایت نیک نفس خلیق ہر دلعزیز اور ملنسار واقع ہوئے ہیں، اور آٹھ ماہ کے قلیل عرصہ میں آپ نے اپنی مستعدی اور جانفشانی سے وہ نام پیدا کیا ہے جو قابل تعریف ہے آپ ایک پرانے تجربہ کار افسر ہیں اور عرصہ سات سال تک مختلف جگہوں پر اگزیکٹو افسری کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ آپ یہاں بھی رہے اپنے ماتحتوں کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ مشفقانہ رہا اور کبھی بھی کسی کو آپ کے خلاف شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

چند ایک شرپسندوں نے جنکا شیوہ ہی دوسروں کی پگڑی اچھالنا ہے اور جو آپکی بڑھتی ہوئی شہرت اور نیک نامی کو نہ دیکھ سکے۔ آپ کے خلاف لغو مہمل اور بے بنیاد باتیں لکھ کر اپنی دریدہ دہنی کا ثبوت دیا لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان باتوں کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں، سارا اسٹاف آپکی تعریف میں رطب اللسان ہے، صاحب موصوف میں تعصب کا مادہ نام کو بھی نہیں، چنانچہ آپ کی مرنجان مرنج پالیسی سے تمام اسٹاف آپ کا گرویدہ ہوگیا ہے۔

صاحب موصوف پبلک امور میں گہری دلچسپی لیتے ہیں، آپ نے باغات عامہ میں خاص اصلاحات فرمائی ہیں جس سے پبلک پہلے سے زیادہ فائدہ اٹھا رہی ہے اور ابھی اور اصلاحات کے متعلق آپ غور فرما رہے ہیں۔ پبلک کے ساتھ آپ کا برتاؤ نہایت قابل تعریف ہے۔ آپ ایک ملاقاتی سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں، جو شخص ایک بار بھی آپ سے مل لیتا ہے ہمیشہ کے لئے آپ کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔ غرض تمام پبلک آپ سے خوش ہے دعا ہے کہ خدا ایسے ہر دلعزیز افسر کو ہمیشہ قائم رکھے۔

خورشید مقبول ایم۔ آے۔
مال کانپور

مارشل پتاں برلن روانہ ہوگئے

دمشق ۲۰ اگست الفرہ دار پریس کے مطابق مارشل پتاں آج اپنے آبائی وطن دلوار روانہ ہوگئے جو مقبوضہ فرانس کی سرحد کے بالکل قریب سفیر کا بیان ہے کہ مارشل پتاں غالباً برلن جا رہے ہیں۔ کیونکہ ہر ہٹلر نے انہیں خاص بلا بھیجا ہے۔

لندن، ۲۰ اگست کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے بلجیم جرمنی اور اتری فرانس پر حملہ کیا اتری فرانس میں جرمنی کے ۱۲ ہوائی

مسٹر چرچل تقریر کریں گے

لندن ۱۸ اگست پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات کے بعد مسٹر چرچل برطانیہ پہونچ گئے۔ خیال ہے کہ پریذیڈنٹ سے ملاقات کے متعلق آپ قوم کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کریں گے۔

اب اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ واپسی کے وقت مسٹر چرچل آئس لینڈ بھی گئے تھے اور وہاں انہوں نے برطانی اور امریکن فوجوں کا معائنہ کیا۔

روس کی لڑائی لمبی چلیگی

واشنگٹن ۱۹ اگست۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کل امریکن کانگریس کے لیڈروں سے بات چیت کی۔ اور انہیں دنیا کی حالت کے بارے میں اپنا خیال بتایا اور مسٹر چرچل سے ملاقات کا حال سنایا۔ کانگریسی لیڈروں کا خیال ہے کہ روس لمبے عرصہ تک جرمنی کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ خیال ہے کہ جرمنی اس سال برطانیہ پر حملہ نہ کر سکے گا۔

برطانیہ میں حملہ کے مقابلہ کی تیاریاں

لندن ۱۸ اگست۔ روسی مورچہ کی لڑائی سے جو سبق ملے ہیں ان پر برطانیہ کے فوجی حلقوں میں بڑی توجہ کے ساتھ غور ہو رہا ہے۔ جنرل لارڈ برجیس ہیڈ ہوم گارڈ نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ "سب کچھ جلا ڈالنے" کی روسی پالیسی پر تفصیل کے ساتھ غور ہو رہا ہے۔ حکام یہ چاہتے ہیں کہ اگر برطانیہ پر حملہ ہوا تو ہم بھی اس قسم کی تدبیریں اختیار کریں۔ ہوم گارڈ کو لڑائی کے نئے طریقے سکھائے جا رہے ہیں۔

قومی ڈیفنس کونسل کا پہلا اجلاس

شملہ ۱۶ اگست۔ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں قومی ڈیفنس کونسل کا پہلا جلسہ ہوگا۔ ہز ایکسیلینسی وائسرائے صدارت کریں گے۔ ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں کے ناموں کا بہت جلد اعلان ہو جائے گا۔ مسٹر آر۔ اے۔ گوپال سوامی۔ آئی۔ سی۔ ایس کونسل کے سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔

مارشل تپاں کا حلف وفاداری

لندن ۱۷ اگست وشی گورنمنٹ کا ایک تازہ فرمان مظہر ہے کہ آج سے ہر ایک شخص کو فرانس کی بجائے مارشل پیتاں کی وفاداری کا حلف لینا چاہیئے۔ اور اسی کی وفادارانہ خدمت کرنی چاہیئے۔

لندن میں نئے تہ خانے

لندن ۱۸ اگست۔ لندن میں پچھلے دس ماہ سے جو گہرے تہ خانے بنائے جا رہے ہیں وہ نومبر میں عوام کے داخلہ کے لئے کھل جائیں گے۔ ان میں ۸۰۰۰ آدمیوں کے پناہ لینے کی جگہ ہے جب یہ تہ خانے بنکر تیار ہو جائیں گے۔ تو ان میں تقریباً ۱/۲ لاکھ آدمی پناہ لے سکیں گے۔

ان کو نہ صرف وزیراعظم کی حیثیت سے مدعو کیا گیا بلکہ انہوں نے وزیراعظم کی حیثیت سے ہی دعوت منظور کی ہے۔

جرمن فوجیں اسپین سے گذر رہی ہیں

میڈرڈ ۱۷ اگست معاملات خارجہ کی وزارت نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بتایا کہ غیر ملکی اخباروں کی یہ خبر بالکل ذہنی اور بے بنیاد ہے کہ جرمن فوجیں اسپین کے راستہ سے گذر رہی ہیں۔

شری اربندو گھوش

کلکتہ ۱۵ اگست شری اربندو گھوش کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر آج سر منمتھ ناتھ مکرجی نے البرٹ ہال میں پبلک لائبریری کا افتتاح کیا۔ شری اربندو گھوش کی تمام تصنیفات کو لائبریری میں رکھا گیا ہے تاکہ ان کا فلسفہ نوجوان طبقہ میں مقبول ہو

اسٹالن کو روزویلٹ اور چرچل کا پیغام

(٭)

لندن ۱۷ اگست۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے مسٹر موسیو سٹالن کے روبرو یہ تجویز پیش کی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے بڑے بڑے نمائندے ان سے ماسکو میں ملیں اور روس کو سامان جنگ کی سپلائی کے معاملہ پر بحث کریں یہ پیغام برطانی اور امریکن سفیروں نے موسیو سٹالن کو دیا۔ اس پیغام میں روسیوں کی بہادری کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ وہ نازی حملہ کا بڑے شاندار طریقہ پر مقابلہ کر رہے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ روس کو وہ سامان جنگ زیادہ سے زیادہ سپلائی کریگے۔ جس کی اس کو ضرورت ہے۔ روس کو سامان جنگ سے لدے ہوئے بہت سے جہاز روانہ ہوگئے ہیں اور مزید روانہ ہو رہے ہیں۔ موسیو سٹالن نے پریذیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل کی تجویز منظور کر لی ہے۔ اور ان کے پیغام کیلئے شکریہ ادا کیا ہے۔ واشنگٹن کے حالات جاننے والے حلقوں کا بیان ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے اپنے اعلان میں نازی ازم کو تباہ کرنے کا جو اعلان کیا ہے روس کو امداد دینے کا پیغام اس کی جانب ایک ٹھوس قدم ہے۔ اور اس پیغام سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کو پورا یقین ہے کہ روس جرمنی حملہ کو روک سکے گا لڑائی کے مورچہ بڑھنے کا پیغام میں جو ذکر کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کانفرنس میں یہ بھی فیصلہ کر لیا گیا ہے اگر جاپان نے آگے قدم بڑھایا تو اس کا کس طرح اور کب مقابلہ کیا جائیگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نازی ازم کو کچلنے کے لئے بھی ایک اسکیم تیار کر لی گئی ہے برطانیہ کے نائب وزیراعظم مسٹر اٹیلی نے کل کہا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل کی طرف سے مشترکہ جو اعلان کیا گیا ہے اسکا اطلاق ایشیائی اور افریقی ملکوں پر ہوگا

بہ اجلاس جناب مسٹر کیشو چند شکلا صاحب بہادر مہتمم نیلام کانپور

بعدالت مہتمم نیلام صاحب کلکٹر ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۸

منوہر سنگھہ ولد ملا سنگھہ قوم ٹھاکر ساکن موضع کیاسی خورد پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

بنام مسماۃ پاربتی کنور

اطلاعنامہ

بنام مسماۃ پاربتی کنور بیوہ گوردیال سنگھہ عرف جنگ سنگھہ قوم ٹھاکر ساکن موضع گدھیا دھیرج مل پرگنہ ڈیراپور وراجہ سنگھہ عرف راجہ سنگھہ ولد شیو دیال سنگھہ ٹھاکر ساکن حال مقیم و قلعدار ریاست دھار برمکان دھار لشکر ناکہ دار

چونکہ منصفی اکبرپور نے واسطے نیلام حقوق و موافق حقیقت زمینداری تم مدیون ڈگری واقع موضع ہرلورہ پرگنہ ڈیراپور کے ہدایت کی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹ ماہ اگست ۱۹۴۱ء واسطے سماعت ان عذرات کے جو تم کو نسبت ڈیٹ ریڈیمپشن ایکٹ کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے۔ اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہوگے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائیگا اور بعدازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائیگا آج تاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۹۴۱ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بہ اجلاس جناب مسٹر ابوالقاسم زیدی صاحب

سمن بغرض انفصال مقدمہ

حسب آرڈر ۵ ف ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب اڈیشنل جج خفیفہ لکھنؤ

مقدمہ نمبر ۴۴۲ بابت ۱۹۴۱ء

لالہ سری کشن ولد منشی ننھے لال قوم ویش ساکن محلہ دہلی دروازہ تھانہ سعادت گنج

بنام عیدو

بنام عیدو ولد رحمن قوم شیخ ساکن محلہ تلی بازار شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ ۷۵ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۵ ماہ اگست ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

(مہر عدالت) عدالت اڈیشنل جج خفیفہ لکھنؤ

سر ہومی مودی نے چارج لے لیا

بمبئی ۱۸ اگست۔ سر ایچ پی مودی نے آج سر محمد ظفر اللہ خاں سے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے سپلائی ممبر کے عہدہ کا چارج لے لیا۔

یوگوسلاویہ میں بغاوت

لندن ۱۹ اگست یوگوسلاویہ میں جرمنی کے خلاف بغاوت بڑھتی جا رہی ہے۔ خبر ملی ہے کہ انہوں نے چند روز میں کئی ہزار جرمنوں کو مار ڈالا۔ دو سو پل برباد کر دئیے ۳۰ تیل کے گوداموں کو تباہ کر دیا۔ اور ۱۷ ٹرینوں کو پٹری سے گرا دیا۔

پولینڈ پر حملہ کرنیوالا جرمن کمانڈر ہلاک ہوگیا

ماسکو ۱۶ اگست جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ ڈویژن نمبر ۹۴ کا کمانڈر روسی جنگ میں ہلاک ہوگیا ہے اس کمانڈر نے پولینڈ پر حملہ کرنیوالی جرمن فوجوں کی کمان سنبھالی تھی۔

آل انڈیا مسلم لیگ

بمبئی ۱۵ اگست۔ ۲۴ اگست کو بمبئی میں مسٹر جناح کے مکان پر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا جس میں ملک کی عام سیاسی صورت حالات اور مسلم لیگ کے ان ممبروں کے خلاف جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل اور قومی ڈیفنس کونسل میں شریک ہوئے ہیں تادیبی کارروائی کرنے کے مسئلے پر غور کیا جائیگا۔ فرقہ وارانہ صورت حالات اور انگریزی ہفتہ وار اخبار جاری کرنے کی تجویز بھی زیر غور رہیگی

ملکہ حبش واپس جا رہی ہیں

لندن ۱۹ اگست۔ ملکہ حبش جلد ہی حبش پہونچنے والی ہیں۔ اسوقت تک آپ انگلینڈ میں ہیں

تبروک میں سرگرمیاں

قاہرہ ۱۷ اگست تبروک میں برطانی فوجی دستے برابر سرگرم ہیں اور دشمن کے فوجی دستوں کو پیچھا رہے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۲ | کانپور شنبہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۶ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۵

ادبیات

کلام فروغی فرخ آبادی

از جناب مولانا تسلیم ناطقی صاحب سکرٹری انجمن جامعہ ادبیہ کان پور

رائے بہادر منشی رماکانت صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کان پور کے جد امجد جناب بانکے بہاری لال فروغی کے کلام کی یہ چوتھی قسط ناظرین صداقت کی خدمت میں پیش ہو رہی ہے دیگر اصناف سخن میں تو آپ کی قادر الکلامی اور کہنہ مشقی کا کافی ثبوت مل چکا ہے میدان غزل گوئی کے بھی آپ شہسوار نظر آتے ہیں طبیعت کی شوخی دکھاتے ہیں تو رند خرابات بن کر اور خیال کی پاکیزگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو پیر خانقاہ کی صورت، کہیں کہیں معاملہ بندی بھی کی ہے اور مقتضائے وقت کے مطابق چونچلے کے اشعار بھی کہے ہیں مگر وہاں بھی مذاق شعری کو پستی سے ابھارنے کی کوشش کی ہے اور کامیاب ہوئے ہیں دشوار گذار وادیوں میں اسی طرح قدم رکھتے ہیں گویا ان راہوں کے سالک اور منزل کے مالک ہیں اکثر مقام پر ردیف و قافیہ کے انتخاب سے طبیعت کی دقت پسندی کے ساتھ ساتھ پیچیدہ تخییل کو آسانی سے نظم کرنے کی قدرت بھی ظاہر ہوتی ہے اور یہی وہ شاعرانہ نکات ہیں جو ایک منجھے ہوئے سخن گو کے کلام کو اہل نظر اور ارباب فن کے سامنے استادانہ رنگ میں پیش کرتے ہیں انشاء اللہ آئندہ صداقت کی کسی اشاعت میں جناب فروغی کے فارسی رنگ تغزل پر کچھ روشنی ڈالوں گا۔

کسے نصیب ہو سودا ہمارے سر کا سا
کہ سود میں بھی ہے ہر دم گماں ضرر کا سا
پیام بر تو ہے تو پر صبا یہ ڈر ہے مجھے
ترا بھی حال نہ ہو مرغ نامہ بر کا سا
رہ عذاب میں خود غیر کو بھی ایذا دے
کسی کا حال نہ ہو سنگ رہ گزر کا سا
کسی کو زیست کا دنیا میں گیا بھروسا ہے
قبائے عمر گریباں ہے سحر کا سا
فروغیا ہے عبث عزم کعبہ باز آؤ
وہاں بھی سنتے ہیں ہے سنگ اُسکے در کا سا

ملا نہ قافلۂ رہروان ملک عدم
یہ خاک چھانی کہ میں صورت غبار بنا
فلک کے ہاتھوں سے کاسہ ہماری قسمت کا
ہزار بار بگڑ کر ہزار بار بنا
خراب میکدۂ بے خودی کو اے زاہد
بلا کے صومعہ میں مت گناہ گار بنا

ہم اور عندلیب ہیں ایک آشیانے کے
کوئی چمن میں کوئی بیاباں میں رہ گیا
میں کوچۂ صنم سے گیا ہمنشیں تو کیا
مذکور میرا کوچۂ جاناں میں رہ گیا
محشر کا کچھ گماں تری رفتار پر ہوا
غوغا سا اُٹھ کے شور خموشاں میں رہ گیا

بیاباں اپنا گر کون و مکاں ہوتا تو لازم تھا
مرے نالوں کی منزل آسماں ہوتا تو لازم تھا
نہ تھا جز خاکساری گر کوئی رتبہ مقدر میں
ولا خاک در پیر مغاں ہوتا تو لازم تھا
نہیں بھرتی کسی صورت طبیعت اپنی رونے سے
ہمہ تن گر میں چشم خونفشاں ہوتا تو لازم تھا
انھیں منظور جانبازوں کی شاید آزمایش ہے
ہمارا بھی خدا را امتحاں ہوتا تو لازم تھا
فروغی بہر وصف کاکل پر تاب گلرویاں
مرا ہر موئے تن شکل زباں ہوتا تو لازم تھا

جہاں بیٹھیں وہیں ہے اپنا کعبہ
حرم کیا دیر کیا اور رہ گزر کیا
متاع خود فروشی میں بھی ہم نے
نہ سمجھا سود کیا ہے اور ضرر کیا
اُٹھائے گی کوئی طوفاں جہاں میں
خدا جانے کرے گی چشم تر کیا
نہ سمجھے تھے کہ دنیا ہجر جاناں
دکھائے گا مرا دل اس قدر کیا
خدا رازق ہے جب ہر انس و جاں کا
ولا اندیشۂ زاد سفر کیا
سفر در پیش آثار سحر ہیں
پڑا سوتا ہے غافل بے خبر کیا
فروغی اس کے در کے ہیں سلامی
ملک کیا دیو کیا جن کیا بشر کیا

دنیائے اسلام

سابق شاہ امان اللہ خاں

بمبئی ۲۴ اگست۔ بمبئی کے اخبار "سینڈرڈ" میں جارج شیریڈن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے ابتدائی حصوں کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

سابق شاہ افغانستان کا تذکرہ پھر اخباروں میں ہو رہا ہے وہ روم سے برلن پہونچ چکا ہے اسے مشرق میں ہٹلر کی سازشوں کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ سابق شاہ افغانستان کو اس کا تخت دوبارہ دلانے کے لئے نازیوں نے اسے کوئی جھانسا دیا ہوگا۔ نازی ایران میں داخل ہو رہے ہیں اگر سابق شاہ کے برلن چلے جانے کی خبر درست ہے تو نئی دہلی سے افغانستان کی پوری طرح سے دیکھ بھال کی جائے گی۔ افغانستان کے موجودہ جنگ میں ناطرفداری کا اعلان کر رکھا ہے۔ اگر شاہ سابق افغانستان نے اپنے محوری ساتھیوں سے مل کر افغانستان میں کوئی سازش کرنی چاہیے تو اس کی ہر کوشش کا مقابلہ کیا جائے گا۔

جنگ میں افغانستان ناطرفدار رہے گا

پشاور ۲۴ اگست۔ آج کابل میں جشن آزادی کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے افغانستان کے بادشاہ کنگ ظاہر شاہ نے دنیا کی موجودہ خطرناک صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد اور منظم ہونے کی اپیل کی۔ آپنے کہا کہ دنیا کی صورت حالات قوم کے لئے ایک آزمایش پیش کر رہی ہے۔ ہم نے کبھی دوسروں کی حکومت نہیں مانی۔ اور ہم نے پکا ارادہ کیا ہوا ہے کہ ہم اپنی قومی آزادی اور مفاد کی حفاظت کریں گے۔ لڑائی چھڑتے ہی ہم نے اپنی ناطرفداری کا اعلان کیا تھا۔ اور اس وقت سے اب تک اسی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ آپ نے ایک بار پھر اعلان کیا کہ ہم ناطرفدار رہیں گے۔ اور اس پالیسی پر اس وقت تک عمل کیا جائے گا جب تک کہ ہماری آزادی خطرہ میں نہیں پڑتی اور ہمارے مفاد اور حقوق کو نقصان نہیں پہنچتا۔

مانع پرواز ہیں ہمدم قفس کی تیلیاں
کس طرح توڑوں نہیں ہیں اپنے بس کی تیلیاں
ہم کو مت چھوڑو بلا سے مشت پر نذر قفس
روک لیں گی روح کو بھی کیا قفس کی تیلیاں
فصل گل میں بھی رہائی گر نہ دی صیاد نے
پھونک دیں گے آہ سوزاں سے قفس کی تیلیاں
دونوں یکساں ہیں میں مرغ ناتواں ہوں مت ڈرو
چاہیے آہن کی قفس میں ہوں کہ خس کی تیلیاں
کس طرح تن کے قفس میں ہوتا مرغ روح بند
گر نہ ہوتیں ہمدمو تار نفس کی تیلیاں
یار کی چلمن میں باندھا آپ نے پائے مگس
باندھتے ہیں ہم پر روح القدس کی تیلیاں
دائیں بائیں کی فروغی دیں اڑا گھس گھس کے پر
اب قفس میں رہ گئی ہیں پیش و پس کی تیلیاں

صحن گلشن میں ہو لحد اپنی
کشتۂ عارض نگار ہیں ہم
عرش پر کیوں نہ ہو فروغی دماغ
در جاناں کے خاکسار ہیں ہم

جنت ہے تو ہو کوئی ستمگر تو نہیں ہے
طوبیٰ ہو تو ہو قامت دلبر تو نہیں ہے
طوبیٰ ہے تو کیا قامت دلبر تو نہیں ہے
جنت ہے تو ہو کوئی ستمگر تو نہیں ہے
زاہد ترے بہکانے سے کیوں جاؤں بھٹکنے
کعبہ در دلبر کے برابر تو نہیں ہے

ہے بد و نیک میں ترا جلوہ
رند کس کے ہیں پارسا کس کے
قتل کر کے ہمیں بھلا صاحب
آپ کہلائیں گے خدا کس کے

مژدہ قفس میں فصل چمن کا سنائے ہے
صیاد تو عبث دل بلبل جلائے ہے
بن تیرے کس کو سیر گلستاں خوش آئے ہے
آنکھیں چمن میں دیدۂ نرگس دکھائے ہے
چھاتی پہ لوٹ جاتا ہے ہر لحظہ ایک سانپ
زلف سیہ کا بل مجھے جب یاد آئے ہے
جوش جنوں میں حوصلۂ دل نکالئے
کب آدمی کے ہاتھ گیا وقت آئے ہے

ہم آئے تھے سمجھ کر ناشناسا بزم عالم کو
مگر یاں بھی غم و اندوہ و حرماں آشنا نکلے
جو دیکھا کھول کر آنکھیں تو اسباب پریشانی
مری جمعیت خاطر سے ہر گونہ سوا نکلے

THE SADAQAT CAWNPORE

مستقل مزاج ہفتہ وار
ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۵

برطانیہ۔روس اور ایران کی جنگ

نازیوں اور اُن کے مخالفوں کی سرگرمیوں میں سبب اور مقصد کے علاوہ نوعیت کا بھی فرق ہو سکتا ہے مگر ان کا نتیجہ قریب قریب یکساں ہے۔ جنگ کے خاتمہ پر کون فریق اپنے ساتھیوں سے وعدے کہاں تک نبھائیگا اور کس کی آزادی بحال کی جائیگی اور کس کی نہیں۔ یہ ابھی دور کا سوال ہے۔ جنگ کے دوران تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو جنگجوؤں کے درمیان کوئی چھوٹی موٹی طاقت صحیح سالم باقی نہ بچے گی۔ غیر جانبداری اس لڑائی میں ایک مہمل چیز بنکر رہ گئی ہے۔ یورپ کے تقریباً ایک درجن ملک اپنی غیر جانبداری کے باوجود نازی حملہ کا شکار ہو گئے، جو باقی ہیں ان کی آزاد ہستی کا چراغ ٹمٹما رہا ہے۔ سویڈن غیر جانبدار ہے مگر اس کی غیر جانبداری جرمنی کے رحم و کرم پر ہے۔ سوئٹزرلینڈ غیر جانبدار ہے کیونکہ وہ جرمنی اور اٹلی کی راہ میں کہیں بھی حائل نہیں ہے۔ اسپین غیر جانبدار ہے صرف اس معنی میں کہ وہ عملی طور پر لڑائی میں کود نہیں ورنہ اسپین کے مدبر جرمنی اور اٹلی کی کھلی حمایت کرتے ہیں اور برطانیہ اور اتحادیوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں، ترکی بھی غیر جانبدار ہے مگر ترکوں سے بہتر اور کون جانتا ہے کہ ان کی زندگی کس عذاب میں ہے۔ برطانیہ سے ترکی کی دوستی ہے اور جرمنی سے بھی ترکی کی دوستی ہے اور روس جب جرمنی کے ساتھ تھا ترکی کا دوست تھا اور آج برطانیہ کے ساتھ ہے تو بھی ترکی کا دوست ہے۔ تینوں بڑی طاقتوں کے توازن میں ترکی کی غیر جانبداری کے لئے جب تک گنجائش ہے وہ قائم رہے گی۔ کچھ معلوم نہیں کہ یہ گنجائش کب ختم ہو جائے۔ نازی فوجیں ایک سے زیادہ مرتبہ ترکی کی یوروپین سرحدوں پر جمع ہوئیں اور منتشر ہو گئیں۔ اسوقت بھی بحر اسود ایجین سمندر میں اور تھریس کے شمال اور مغرب میں ترکی کے لئے تشویش کا سامان موجود ہے۔

آج سے بیس برس سے ایران اور روس میں سمجھوتہ چلا آتا ہے جس کی رو سے ایران پر فرض ہے کہ وہ روس کے مخالفوں کی سرگرمی کا مرکز نہ بنے اور اگر کوئی دوسری طاقت اس پر حملہ کرے اور ایران اپنی حفاظت نہ کر سکے تو روسی فوجیں اس کا تحفظ کریں گی۔ عراق اور شام کی طرح ایران میں بھی نازی سرگرمی اور سازش کی خبریں مشتہر ہونے لگیں۔ پے درپے تین بار روس اور برطانیہ نے ایران کے شاہ اور ان کی حکومت کو خبردار کیا اور مطالبہ کیا کہ جرمنوں کو اپنی حدوں سے نکال دیں اور ان کی سرگرمی کا انسداد کریں مگر ایران کی حکومت نے اپنے دوستوں کی ہمدردانہ اور مخلصانہ بات پر کان نہیں لگایا۔ اس لئے مجبوراً روس اور برطانی فوجوں کو ایران میں داخل ہونا پڑا۔

ایران۔ برطانیہ اور روس کی مشترکہ طاقت کا کہاں تک مقابلہ کر سکے گا؟ کیا نازی سپاہی یا ہوائی جہاز ایران کی مدد کو آئیں گے؟ دونوں سوالوں کا جواب عراق اور شام کے حالات سے لیا جا سکتا ہے اور یہ پیشین گوئی بڑی آسانی سے کی جا سکتی ہے کہ نازی مدد کے بغیر ایران کا وہی حشر ہوگا جو عراق اور شام کا ہو چکا ہے۔

(لندن۔ ۲۶ اگست) کل رات طہران کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سوموار کے دن وزیر اعظم ایران نے ایران کی پارلیمنٹ کے غیر معمولی اجلاس میں تقریر کی وزیر اعظم نے کہا کہ "آپ سب جانتے ہیں کہ موجودہ جنگ کی ابتداء میں شاہ نے حکومت ایران کی منظوری سے ملک کی کامل غیر جانبداری کا اعلان کر دیا تھا، غیر جانبداری کا جو مفہوم ہے اس کے مطابق پورا پورا عمل کیا گیا ہے۔ اور ہم نے امکانی طور پر اس پالیسی کو قائم رکھا جن ملکوں کے ساتھ ایران کا تعلق ہے اور بالخصوص پڑوسیوں کے بارے میں ہم نے دوستی کی پالیسی قائم رکھی اسکے باوجود برطانوی حکومت نے حکومت روس کی منظوری سے ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں ایران سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک سے جرمنوں کی اکثریت کو نکال دو۔ حکومت ایران نے ان حکومتوں کو یقین دلایا کہ ایران ملک کے اندر تمام غیر ملکی باشندوں کی ہر نقل و حرکت پر نگاہ رکھتا ہے اور تھوڑے سے جرمنوں سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا برطانیہ اور روس کی تسلی کرنے کے لئے حکومت ایران نے جرمنوں کی تعداد کم کرنے کے لئے کارروائی شروع کی۔ اور حکومت روس اور برطانیہ کی تسلی کرنے کی پوری کوشش کی۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ امن برقرار رکھنے کی ایران کی تمام کوششوں کے باوجود حکومت برطانیہ اور حکومت روس کے نمایندے پُرامن طریقہ پر بات چیت کرنے کے بجائے آج (دوشنبہ) کو چار بجے ایک دھمکی آمیز میمورنڈم لیکر میرے مکان پر پہنچے جو خبریں میرے پاس پہنچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ برطانی اور روسی فوجیں ان کے نمایندوں کے میرے مکان پر پہنچنے سے پہلے ہی سرحد پار کر چکی تھیں۔ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت ایران نے ضروری تدبیریں اختیار کر لی ہیں۔

(لندن ۲۶ اگست) شاہ ایران بذات خود درمیان میں پڑ گئے اور اُنہوں نے موجودہ صورت کو حل کرنے کے لئے خود کوشش شروع کر دی ہے، ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کوشش کس نوعیت کی ہے۔

لندن کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ سوموار کو دن نکلنے سے پہلے جب برطانی اور روسی سفیروں نے ایران کے وزیر خارجہ کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ جرمنوں کو ملک سے خارج کرنے کے لئے دونوں ملکوں نے قدم اُٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور جب جرمنی کی ففتھ کالم کے خلاف کارروائی ختم ہو جائے گی۔ برطانیہ اور روس اپنی فوجیں واپس لے جائیں گے۔ اسوقت شاہ ایران نے دونوں ملکوں کے سفیروں سے خود ملاقات کرنے کی درخواست کی۔ بادشاہ کے ساتھ ان کی ملاقات صبح کے دس بجے ہوئی لیکن کیا بات چیت ہوئی اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ملی۔

شملہ ۲۸ اگست۔ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ایرانی فوجوں کو عام لام بندی کا حکم دیدیا گیا ہے لیکن طہران میں برطانی سفارت خانہ ابھی تک موجود ہے اور ملک معظم کی حکومت اور دیگر ملکوں سے اس کی لکھا پڑھی برابر جاری ہے۔

تمام مورچوں پر برطانی اور روسی فوجیں تیزی اور عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔

جنوبی علاقہ میں خرم شہر، بندر شاہپور اور ایرانیوں کی صفائی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ [illegible] ایرانی ہماری آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہماری دخانی کشتیاں دریائے کرون میں چل رہی ہیں جسمیں اہواز تک کشتیاں چل سکتی ہیں جو کہ بندر شاہپور سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ چونکہ بندر شاہپور میں برطانی باشندوں کے گرفتار کئے جانے کا خطرہ تھا اس لئے وہاں مزید فوج بھیجی گئی ہے۔ [illegible] روانہ [illegible] بڑھ رہا ہے [illegible] شاہ آباد (امپیریل [illegible] اسٹیٹ) اور [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے۔ [illegible] میں تقریباً ۲ ہزار ایرانی فوجوں کو بھگا دیا گیا۔ سڑک کی اینٹی ٹینک توپوں اور دیگر رکاوٹوں سے حفاظت کی ہوئی تھی۔ اس راستہ سے خانقین سے شاہ آباد کا سو میل کا راستہ ہے جو کہ ہماری فوجوں نے تین روز میں طے کر لیا۔ خانقین کا دوسرا راستہ درہ ٹیک کے راستہ بڑھا اور مقابلہ پر آنے والوں کا صفایا کر دیا اور کرند پہونچ گیا۔ جو کہ شاہ آباد سے ۱۲ میل مغرب میں ہے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں بغیر کسی خاص مقابلہ کے سیتا وینہ۔ اردبیل اور ہیر لائن تک پہونچ گئی ہیں۔

(لندن ۲۸ اگست) شاہ ایران نے حکومت برطانیہ اور حکومت روس کے روبرو پیشکش کی ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر تمام جرمنوں کو سوائے چند کاریگروں کے نکال دیں گے اور ان کاریگروں کو بھی نئے آدمی بھرتی کرنیکے بعد نکالدینگے اسپر ضرور ہمدردی کے ساتھ غور کیا جائیگا۔

برطانیہ کے نیم سرکاری اخبار "ٹائمز" نے لڑائی بند کرنیکی کئی شرطیں پیش کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ تمام جرمنوں کو جو اسوقت ایران میں ہیں ہماری حراست میں دیدیا جائے۔ تیل کے چشموں اور خلیج فارس کے تحفظ کی فوجی گارنٹی کی جائے جو کہ برطانیہ اور روس ہی کر سکتے ہیں۔ مقابلہ بند کر دیا جائے۔

(لندن۔ ۲۸ اگست) ماسکو سے جو تازہ خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سارے مورچہ پر جرمنوں کو آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے اور حملہ ٹھیما پڑ گیا ہے۔ روس کے تازہ سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ کنگ سپ، اسمولنسک، گومیل، نیپروپیٹرو کیٹ، اور اڈیسہ کے علاقوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے روسی فوجوں کی پوزیشن میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ بیچ کے مورچہ پر جوابی حملے کرکے روسیوں نے دو شہر واپس لے لئے ہیں اور روسی فوجیں اس علاقہ میں بڑے سخت حملے کر رہی ہیں۔ روسی بیان سے جرمنی کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں ہوتی کہ اُنہوں نے ویلکی موکی کے ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے اور لینن گریڈ اور ماسکو کے درمیان ریلوے لائن کاٹ دی ہے۔

ایران کی جنگ ختم ہو گئی

(لندن ۲۸ اگست) سابق وزیر اعظم ایران نے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا جسکو شاہ ایران نے منظور کر لیا اور مسٹر محمد علی کو ایران کا وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ آپ نے حکومت سے چارج لیتے ہی فوراً یہ کام کیا کہ ایرانی فوجوں کو لڑائی بند کر دینے کا حکم دیکر لڑائی بند کرادی۔ اسکے بعد آپ نے ایرانی پارلیمنٹ کا ایک جلسہ کیا جسمیں ایرانی پارلیمنٹ نے بالاتفاق نئے وزیر اعظم پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا اور جنگ بند کرنے کو پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنی منظوری دیدی۔

۲۵ اگست کو یہ جنگ شروع ہوئی تھی اور ۲۸ اگست کو بند ہو گئی یعنی صرف ۴ روز یہ جنگ قائم رہی۔

خدا کا شکر ہے کہ یہ جنگ جلد ختم ہو گئی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت روس اور برطانیہ اس اتفاقی ناگوار واقعہ سے حکومت ایران کے اثر و اقتدار میں کوئی فرق نہ آنے دیگی۔

نیشنل اسٹوڈیو

نیشنل اسٹوڈیو کے ڈائرکٹر محبوب کی جذباتی تصویر "بہن" کی نمائش آج (۲۹ اگست) سے نشاط ٹاکیز کانپور میں ہو گی۔

آج کل مسٹر مستری نشاط ٹاکیز کے انچارج ہیں آپ نے شہر کے اعلیٰ طبقہ کے لئے ایڈورٹائز کا نیا طریقہ اختیار کیا اور وہ یہ کہ نیشنل اسٹوڈیو کے نام سے لوگوں کے نام تار بھیجے کہ وہ بہن کا استقبال کریں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ لوگوں نے اس آئڈیے کو پسند کیا ہوگا

اکھنڈ ہندوستان

مسٹر کے ایم منشی لکھنؤ سے ۲۷ اگست کی صبح کو کانپور سے گذر ہی دہلی میل سے بمبئی کو روانہ ہو گئے اس دوران میں آپ نے ہندو لیڈروں سے ملاقات کر کے اکھنڈ ہندوستان کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔

کسان ویک۔ ڈسٹرکٹ کسان سبھا نے یکم ستمبر سے ۷ ستمبر تک کسان ویک منانے کا فیصلہ کیا ہے یہ ہفتہ روس کی ہمدردی میں منایا جائیگا۔

آئینہ کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۸ اگست کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ ڈاکٹر [illegible] ایل۔ ایل۔ ڈی ایم [illegible] کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں [illegible] نالہ وغیرہ کے ٹنڈر منظور کئے گئے۔ اور مسٹر ایچ۔ جی مصرا کو جنگ کا سامان بنانے کے لئے جنگ کے زمانہ تک کے لئے فیکٹری [illegible] برائے نام کرایہ پر ایک زمین دینا طے ہوا۔ اور وی بلاک ناج گھر پارک اسکیم کا نقشہ منظور کیا گیا اور اس زمین کی قیمت مقرر کی گئی۔

[illegible]

ٹرسٹ نے مسلم قبرستان کے لئے دس ایکڑ زمین گرانڈ ٹرنک روڈ پر میونسپل بورڈ کی سفارش پر دینا طے کیا ہے۔

۱۱ ۶ ۳۸ ارروپیہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دیگئی۔ شروع سال اس وقت تک زمین کی فروخت کی قیمت ۵ ۴ ۲ ۱ ۳ ۵ روپیہ ہو چکی ہے۔

ٹرسٹ کے خلاف جلسہ

۲۳ اگست کو حکیم سید نواب علی صاحب نائب صدر سٹی مسلم لیگ کی صدارت میں مسلم لیگ کی طرف سے مسلمانوں کا ایک جلسہ پریڈ گراؤنڈ میں ہوا جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے یہ درخواست کیگئی کہ وہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی اُن زیادتیوں کی جو مسلمانوں کے خلاف ہو رہی ہیں توجہ دے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ٹرسٹ کا آیندہ چیرمین کسی مسلمان کو بنایا جائے۔

مشترکہ جلوس

"جنم اشٹمی ڈے" کے سلسلہ میں فضل گنج میں گذشتہ اتوار کو ہندو و مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلوس نکالا گیا جسمیں اتحاد ملت اور چوک و صرافہ کی پیس کمیٹی کے ممبران بھی شامل تھے۔

مارواڑی کالج

مارواڑی کالج کی ہڑتال آج تک جاری ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلباء اس وقت تک ہڑتال جاری رکھیں گے جب تک کہ انکے مطالبات منظور نہ کر لئے جائیں اور مطالبات میں سکریٹری صاحب کا معزول کرنا اور مسٹر پیھر کے پرنسپل کو کل اختیارات کے ساتھ مقرر کرنا شامل ہے۔

منتظمات کالج نے کالج کو ۳۰ اگست تک بند کر دیا ہے الہ آباد ڈویژن کے انسپکٹر آف اسکولس حالات کا معائنہ کرنے کانپور آ گئے ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ وہ منتظمان کمیٹی مسٹر پیھر کے پرنسپل اور طلبار کے نمایندوں سے ملاقات کرینگے۔

انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جسمیں سکریٹری کے طرز عمل کو درست بتایا گیا ہے اسکے جواب میں مسٹر پیھر کے پرنسپل نے بھی بیان شائع کیا ہے جسمیں اس بیان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسکی تردید کیگئی ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کا ضمنی انتخاب

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ضمنی انتخاب میں حلقہ تیارا کے مسٹر برج باسی لال مسٹر سورج پرشاد کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے۔ دیگر تین حلقوں سے مندرجہ اصحاب بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں مسٹر بھگوانداس۔ سیٹھ نرائن سنگھ۔ اور رامیشٹر

مزدور سبھا

۲۴ اگست کو جنرل کونسل مزدور سبھا نے ایک رزولیوشن روس کی ہمدردی میں پاس کیا ہے۔

کونسل نے مزدور سبھا کو ٹریڈ یونین کے طریقہ پر منظم کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی بنائی ہے جو مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ہے۔ مولانا حسرت موہانی۔ ڈاکٹر مراری لال۔ مسٹر ایس۔ سی۔ مترا۔ مسٹر کے۔ بی نگم مسٹر آر۔ ڈی نگم

کانگریس کے دفتر کی تلاشی

۲۶ اگست کو پولیس نے سٹی اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے دفتروں کی ۳ گھنٹہ تک تلاشی لیکر چند پمفلٹوں کو لے لیا۔ اس سلسلہ میں ۳ کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

تحقیقات کا مطالبہ

۲۷ اگست کو نوبستہ میں راشٹریہ یا مجر سبھا کے ایک جلسہ میں لکھنؤ کیمپ جیل قیدیوں پر سختیاں کرنے کی وجہ سے جیل کے حکام کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

رجبی شریف

مولوی محمد ظہور صدیقی صاحب سالار نیلی پوشان یو۔ پی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:-

حسب معمول امسال بھی معراج مبارک کے سلسلہ میں عظیم الشان تاریخی جلوسوں کے انتظامات شرعی کر کے بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔ تقریباً پچاس ہزار حاضرین کے لئے نہایت وسیع اور خوشنما پنڈال بنایا گیا تھا اور اس پنڈال کے چاروں طرف مجاہدین اسلام کے واسطے خیمے نصب کئے گئے تھے اور پنڈال کے سامنے مجلس اتحاد ملت کانپور کا سب سے بڑا خیمہ نصب تھا جسکی چھت پر نیلگوں ہلال کا پرچم لہرا رہا تھا۔ مولانا حسرت موہانی اور مولانا کرم علی ملیح آبادی کی صدارت میں جلسے ہوئے جسمیں مولانا عبد الحامد بدایونی۔ مولانا جودت رامپوری غازی محمود دھرمپال مولانا مفتی سعید احمد کانپوری اور مجاہد ملت محمد فاروق صاحبان نے بصیرت افروز تقریریں کیں۔

رائے بہادر رما کانت کا تبادلہ

رائے بہادر رما کانت صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا تبادلہ بحیثیت اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس کو ہوا ہے۔ موصوف پورانی تہذیب اور اخلاق کے نمونہ تھے۔ اُردو اور فارسی ادب سے آپ کو کافی شوق تھا۔ کانپور میں آپ نے فرائض نہایت بے لوثی کے ساتھ انجام دیئے۔ ہمارا خیال ہے کہ اہل شہر کو آپ کے تبادلہ سے رنج ہوگا۔

اقبال لائبریری کمیٹی

سر محمد اقبال لائبریری کی انتظامیہ کمیٹی نے طے کیا ہے کہ [illegible] ڈاکٹر [illegible] جائے اور [illegible] کیا جائے جسمیں باہر سے شعرا کو بھی مدعو کیا جائیگا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ سے استعفیٰ

مسٹر جگجیون لال [illegible] اور بابو لال کریل نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے استعفیٰ دیا تھا جسکو [illegible] منظور کر لیا ہے۔

اُردو شعر و ادب کی ہمہ گیر سرپرستی

(بقیہ صفحہ ۴)

۴۔ آپ کے شہر میں اُردو کی ایک اچھی لائبریری کی بھی ضرورت ہے۔ کیا آپ کی انجمن اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں کر سکتی؟ اراکین تو ماشاء اللہ مجھے ایسے صاحبان استطاعت صاحبا حوصلہ موجود دکھائی دیتے ہیں جن کی ادنیٰ توجہ ایک نہیں کئی لائبریریاں کھولنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے میری عرض یہ ہے کہ آپ کی انجمن اس مسئلہ پر بھی ضرور غور کرے۔

۵۔ اگر ہو سکے تو ایک ایسا اُردو کلب گھر بھی کھلنا چاہیئے جہاں اُردو کے مصنفین، شعرا اور اُردو دوست اصحاب ہر شام کو مل سکیں، مبادلہ خیال کر سکیں اور مختلف طرح کے Indoor Games کھیل سکیں،

حضرات مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ اس نثر نگاری سے عاجز آ گئے ہیں اور بلبلان نظم کی نوا سنجیاں سننے کے لئے بیتاب ہیں۔ اس لئے میں اس سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں اور اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آج کے جلسہ کا صدر انتخاب فرما کر آپ نے مجھے بخشی ہے۔

لیجئے نثر کی خشک وادی ختم ہوئی، اور بوستان نظم کا باب کھلا۔ ہاں، مگر ذرا مجھ پر رحم فرماتے ہوئے!

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا!

سبد گل

بوسہ بظاہر محبت کا ذریعہ ہے لیکن بعض اوقات بوسوں کو تاریخی حیثیت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔
چنانچہ حال ہی میں انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر چرچل جب صدر روزولٹ سے ملاقات کے بعد لندن پہونچے تو آپ کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر بے پناہ ہجوم تھا۔ جوں ہی مسٹر چرچل ٹرین سے اترے مسز چرچل کی اہلیہ محترمہ بے تابانہ ان کی طرف دوڑیں اور انہیں گلے سے لگا کر کے تھا تھا بوسے لینے شروع کر دیئے۔
بیگم چرچل بڑھیاں کے بوسے لے رہی تھیں اور مجمع کھڑا ہوا اس تاریخی بوسہ بازی کو بڑے اطمینان سے دیکھ رہا تھا۔ اگر مسٹر چرچل اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور برطانیہ نے امریکہ سے مل کر ہٹلر کو شکست دیدی تو یہ بوسہ بازی نہ صرف انگلستان بلکہ دنیا کی تاریخ میں یادگار رہیگی۔

عاشق اسلام مسولینی جن کی خوشجمال صاحبزادی پچھلے دنوں غائب ہو گئی تھیں۔ سنا ہے کہ واپس آگئی ہیں۔ اور آجکل آپ کا بیشتر وقت ناچ کی تعلیم حاصل کرنے میں گذر رہا ہے۔
ایک اخباری نمایندہ کا بیان ہے کہ آپ نے کئی ماہرین رقص کو ملازم رکھا ہے۔ تاکہ وہ چند روز کے اندر ان کو بہترین رقاصہ بنا دیں۔
اس جنگ کے زمانہ میں مسولینی کی بیٹی کا رقص کی تعلیم حاصل کرنا بڑا ہی عجیب ہے چنانچہ اخبارات مسولینی کی بیٹی کے رقص پر نہایت ہی دلچسپ مقالات لکھ رہے ہیں۔
ہمارا خیال ہے کہ مسولینی نے شاید کوئی چھٹا کالم تیار کیا ہے جو سب کی سب ناچنے والی لڑکیوں پر مشتمل ہوگا۔ اور ان سب کی افسر مسولینی کی بیٹی ہوگی۔

پچھلے جرمنی کی طرح جاپان میں بھی بچے پیدا کرنے کی تحریک بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان نے خفیہ طور پر جاپانی عورتوں کو ہدایت کی ہے وہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کریں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی سہولت پیدا کر دی ہے کہ اگر کوئی لڑکی بچے پیدا کرنا نہ جانتی ہو تو وہ "سیکسول ایڈوائزر" سے مفت مشورہ اور امداد حاصل کر سکتی ہے۔
معلوم نہیں کہ یہ "سیکسول ایڈوائزر" یعنی مشیر صنفیات کیا بلا ہے۔ اور اس کی امداد کیا معنی رکھتی ہے۔

لکھنؤ کیمپ جیل

لکھنؤ ۲۳ راگست۔ لکھنؤ کیمپ جیل میں جہاں کہ ۱۵۰۰ ستیاگرہی قید ہیں۔ بڑے بڑے شدید واقعہ کی خبریں آرہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان ستیاگرہی قیدیوں کو جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے متعلق اور ان سیاسی قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اس کے بارے میں بڑی سخت شکایتیں تھیں۔
یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب قیدیوں نے خراب اور کم کھانے کے بارے میں پروٹسٹ کیا اور اس بات کی شکایت کی کہ ان کی درخواست پر کوئی دھیان نہیں دیا جا رہا ہے۔ تو پولس کانسٹیبلوں کے ایک بڑے دستے نے لاٹھی چارج کیا جس سے بہت سے قیدی زخمی ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ واقعات ۱۰ اگست کے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی سرکاری بیان شائع نہیں ہوا۔ اس سے عوام کے جذبات بہت بھڑک گئے ہیں اور جیل کے معاملات کے متعلق آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

ایران سے افغانی سفیر کی واپسی

پشاور ۲۳ راگست طہران سے افغان سفیر محمد نوروز خاں کل کابل پہونچ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جشن آزادی کے سلسلہ میں آیا ہے۔

ادب لطیف

انسانیت کا چراغ

(از جناب پی۔ این۔ شرما۔ ایم۔ اے۔ دہلی)

انسانیت کا چراغ مدھم پڑ گیا ہے۔
کچھ دھندلا دھندلا سا اُجالا۔
اور انسانیت کی لو میں لرزش آگئی ہے۔
کیوں؟
ریاکاری۔ فریب سازی۔ تباہ کن قوتیں پھونک مار مار کر انسانیت کے چراغ کو بجھا دینی چاہتی ہیں
خود غرضی، طاقت حاصل کرنے کا خیال اس کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہے۔
خود انسان مطلب پرستی۔ ہوس۔ ذاتی خواہشات کا شکار ہو کر انسانیت کے چراغ کو روشن نہیں دیکھنا چاہتا۔
دیکھو اس چراغ کی لو دیکھتے ہی دیکھتے مدھم پڑنی شروع ہو گئی ہے۔
یہ صرف چند لمحوں کی مہمان ہے۔
صرف چند ثانیہ ٹمٹما کر ہمیشہ کے لئے تاریکی میں جذب ہو جائے گی۔
اور دنیا میں تاریکی ہی تاریکی نظر آئیگی
جہالت اور گمراہی کی تاریکی۔
گناہ اور ہوس رانی کی تاریکی۔
انسان اس تاریکی میں ڈھونڈھتا پھرے گا ٹٹولتا پھرے گا۔ دیوانہ وار اپنی مطلب براری کی کوشش کرے گا۔
اور انسانیت ہمیشہ کے لئے صفحہ گیتی سے روپوش ہو جائے گی۔
اے بندگان خدا۔ نیکی کے فرشتو!
انسانیت کے چراغ کو بجھنے سے پہلے ہی زیادہ روشن کر دو۔
اس کو روغن کی ضرورت ہے۔
نیکی، رواداری، محبت، ہمدردی کے روغن کی بے پناہ ضرورت ہے۔
اسے اصولوں کے پھولوں کی اور تحمل کی بھینٹ چاہئے۔
یہ روغن اتحاد سے پرورش پانا چاہتا ہے۔
اے بندگان خدا! نیکی کے فرشتو!
کوشش کرو کہ دنیا اس جہالت کی گہرائی کو چھوڑ کر نیکی کی بلندی پر پہونچ جائے۔
اور انسانیت کے چراغ سے دنیا کا ہر ایک باشندہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھے، یہاں تک کہ دنیا کے انسانوں میں محبت کی لہر دوڑ جائے اور امن کی حکومت ہو جائے۔ ورنہ اے بندگان خدا نیکی کے فرشتو! انسانیت کا چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہو جائیگا دنیا تباہی کے غار میں گر پڑے گی۔ اور جہالت انسانیت پر غلبہ حاصل کرے گی۔

سنگاپور پر ہوائی چھتریوں سے حملہ

لندن ۲۴ راگست آسٹریلین نامہ نگاروں نے سنگاپور کا دورہ کرنے کے بعد یہ انکشاف کیا ہے کہ اگر سنگاپور پر ہوائی چھتریوں کے ذریعہ حملہ ہوا تو اسے ناکام بنا دیا جائے گا۔ مقابلہ کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔

تبروک میں فوجوں کو منتشر کر دیا

قاہرہ ۲۳۔۵ راگست۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ تبروک میں انگریزی فوجوں نے دشمن کی پیدل فوج دستوں کو منتشر کر دیا۔ ان کے دفت دشمن کے ہوائی جہازوں نے دو حملے کئے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لندن ۲۵ راگست، واشنگٹن کے فوجی حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ایران کی مدد پر آنے کے لئے ہم

عالم نسواں

شادی کے معاملے میں اولاد کو آزادی دو!

از محترمہ زبیدہ سلطان جہاں دہلوی

"بڑی بی نے اس غریب کی زندگی کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ پھینکا ہے انھوں نے اسے لڑکی سے شادی نہیں کرنے دی۔ جسے وہ اپنے پسند سے اپنی شریک زندگی بنانا چاہتا تھا۔
یہ اس دردناک خط کے الفاظ ہیں جو مجھے ایک بہن نے اپنے بھائی کی مصیبتوں سے آگاہ کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ اصل میں یہ ایک جگر خراش داستان ہے اور چونکہ ہم میں سے ہر عورت کو ایک نہ ایک دن ماں اور ساس بننا ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ لڑکے لڑکیوں کی شادیوں کے بارے میں مائیں اور باپ عام طور سے جو تلخ اور بعض اوقات تباہ کن رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آج اس پر گفتگو کی جائے مگر پہلے میں بہن کا پورا خط آپ لوگوں کو پڑھوا دوں۔ لکھا ہے:۔
"بھیا جب پڑھ پڑھا کے فارغ ہو گئے تو انہیں ایک فائدہ کے کاروبار میں لگا دیا گیا۔ اس میں دو برس تک وہ خوب پھلتے پھولتے رہے۔ وہ بچپن ہی سے خاندان کی ایک لڑکی کو اوروں سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ لڑکی بھی خوبصورت اور خوش سیرت ہے۔ پڑھی لکھی بھی ہے۔ مگر چونکہ خاندان کی اس شاخ سے ہماری اماں کی کچھ ان بن رہ چکی تھی اس لئے وہ لڑکی کو بھیا کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔ وہ لڑکی بھیا سے خط و کتابت کیا کرتی تھی۔ اماں نے یہ چال کی کہ اس کے خط بیچ میں سے اڑوانے شروع کر دئے۔ بھیا سمجھے کہ اس لڑکی نے ان کی طرف سے آنکھیں پھیر لیں۔ تب اب انہوں نے کاروبار کی طرف سے بھی توجہ ہٹالی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ شراب بھی پینی شروع کر دی ہے دیکھئے اب یہ تباہی کہاں تک جائے گی۔!!!"
مجھے اس خط کو پڑھ کر اتنا غصہ آیا کہ میں نے بہن صاحبہ کو صاف صاف لکھدیا کہ اگر تم نے اپنے بھیا پر اپنی اماں جان کے ان چلتروں کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر نہ کی تو تم ایک ایسا گناہ کروگی جسے خدا کبھی معاف نہ کرے گا۔ میں نے تو ان سے یہاں تک کہدیا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ تمہارے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط میرے قبضے میں ہے جس میں تم نے اپنی اماں جان کی اس اندھی چالاکی کا اعتراف کر لیا ہے۔ اگر تم نے یہ قدم نہ اٹھایا تو پھر مجھے تمہارے بھائی کو خط لکھنا ہوگا اور تمہارا یہ خط اپنے خط کے ساتھ منسلک کر دوں گی۔
سوال یہ ہے کہ آیا عمر رسیدہ ہونے کے بعد عورت کی عقل خراب ہو جاتی ہے؟ اسے آخر یہ بات کیوں نہیں سوجھتی کہ:۔
ایسی صورت میں جبکہ تعلیم اتنی ترقی کر گئی ہے اور زمانہ روشن خیالی پھیل جانے کی وجہ سے روز بروز آزادیٔ رائے کی اہمیت تسلیم کرتا جا رہا ہے یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ ایک عورت یا ایک مرد اپنی پسند کو اولاد کے دماغوں میں ٹھونسنے کی کوشش کرے۔
بیشک یہ اولاد کی عین سعادت ہے کہ وہ ماں باپ کی خوشنودی ملحوظ رکھے اور یہ بھی ماں باپ کا فرض ہے کہ اگر اولاد تباہی کے غار کا رخ کر رہی ہو یا نادانستہ طور پر غلطی کے کنوے میں گرنے والی ہو تو اسے معقول طریقے سے متنبہ کر دے۔ مگر جو ماں باپ اس بیگم صاحبہ کا سا وطیرہ اختیار کرتے ہیں۔ جن کا ذکر اوپر آیا ہے۔ انہیں انصاف سے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہئے کہ کیا اس طرز عمل کے یہ معنی نہیں کہ جس اولاد کو انہوں نے اپنے ہو سے سینچ کر پروان چڑھایا اسی کو اپنی ذہنی تعصب اور وہموں پر بھینٹ چڑھا دیا۔
ہر انسانی دل اپنی ضرورتوں کا خود ہی بہترین طریق پر احساس کر سکتا ہے۔ تندانہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ کر بیٹھے اس وقت بری بنے گی۔ جبر و دستی لینی ص

ص ہاتھا چانٹی سے پرہیز کرو۔ ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں "ہے حذر اے چیرہ دستو سخت ہیں فطرت کی تعزیریں"

بچوں کی دنیا

بم

از جناب عبدالحبیب۔ حیدرآباد دکن

پہلے دو دشمن ملکوں میں لڑائی اگر ہوتی تھی تو بس دونوں کی فوجوں میں ہوتی تھی۔ شہری و کاروباری لوگوں سے اسے کچھ مطلب نہ تھا۔ لیکن اب لڑائی کی شکل بدل گئی ہے۔ اب تو دشمن کے ہوائی جہاز زنزناتے ہوئے شہر کی طرف آتے ہیں اور شہری آبادی پر اپنے بازوؤں کے نچلے حصے سے ہزاروں بم گراتے ہیں۔ ہزاروں آدمی زخمی اور ہلاک ہوتے ہیں۔ اور بے شمار عمارتیں تباہ و برباد ہوتی ہیں۔ شاید اس کا مقصد یہ ہے کہ شہری آبادی میں بدحواسی پھیلے اور اس طرح ملک کو فتح کرنے میں آسانی ہو۔ یہ ہوائی جہاز سے گرنے والے لمبوترے بم بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کا وزن ۵۰ پونڈ سے لے کر ۲۰۰۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ کبھی اس سے بھی زیادہ ان بموں میں زہریلا دھواں یا آگ پھیلانے والا مادہ بھرا ہوتا ہے۔ زہریلے دھوئیں والے بم بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں۔ خصوصاً جہاں لوگ اس سے حفاظت کی تدبیریں نہ جانتے ہوں۔ آگ پھیلانے والا بم بھی بہت خطرناک ہوتا ہے۔ یہ عموماً دو پونڈ سے زیادہ وزنی نہیں ہوتا۔ ایک بم پھینکنے والے بڑے جہاز میں اس وزن کے چار ہزار بم لے جانے کی گنجائش ہوتی ہے۔ ایسے بم تمام گنجان آبادی میں آگ لگا دینے کے لئے کافی ہیں۔
جو بم ہوائی جہاز کے اڈوں فوجی بارکوں اور سمندری جہازوں کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ان میں ایک مشہور قسم کی بارود ٹی، ان، ٹی ہوتی ہے۔ ایک اور قسم کے بم فوجوں کو زخمی کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ ان بموں کے پھٹنے پر دھاتوں کے ٹکڑے تیزی کے ساتھ تیزی کے ساتھ بکھر جاتے ہیں۔ یہ چھوٹے ٹکڑے بندوق کی گولیوں کا اثر رکھتے ہیں۔ فوج کی نقل و حرکت کو چھپانے کیلئے دھوئیں کے بم خود ان کی اپنی فوج چھوڑتی ہے ایک بے ضرر بم ہے اس میں گھنٹی کی اور چیخنے کی زوردار آواز نکلتی ہے۔ ان بموں میں گھڑیوں کے سے کل پرزے لگے ہوتے ہیں ایسے بموں سے شرارت اور لوگوں کا پریشان کرنا مقصود ہوتا ہے۔
بم کلی کی مدد سے گرائے جاتے ہیں۔ ہاتھ سے جلد اور ٹھیک نشانے پر نہیں پھینکے جا سکتے۔ علاوہ اس کے بموں کو منہ کے بل گرانا پڑتا ہے، ورنہ بم اپنا کام نہ کرنے پائیں۔ منہ کے بل گرنے سے بارود سلگ جاتی ہے اور بم پھٹ جاتا ہے بعض بم ہوائی جہاز سے گرتے ہی یا مقررہ وقت کے بعد پھٹتے ہیں۔ بم جتنی بلندی سے پھینکا جائے، اتنی ہی تیزی سے زمین پر گرتا ہے۔ مثلاً ۱۶ ہزار کی بلندی سے پھینکا جائے تو پہلے سکنڈ میں ۱۶ فٹ نیچے آئے گا۔ دوسرے سکنڈ میں ۴۸ فٹ۔ اسی طرح نیچے آتے آتے اس کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے اور بم زوردار آواز کے ساتھ پھٹ جاتا ہے۔
کسی خاص نشانے پر بم پھینکنا مشکل اور خطرناک کام ہوتا ہے۔ ہوائی جہاز کو ایک ہی بلندی پر اڑانا پڑتا ہے جس سے خطرہ رہتا ہے کہ کہیں ہوا مار نہ دیں جہاز کو نیچے نہ گرا لیں۔ بم پھینکنے سے پہلے ہوائی جہاز کی رفتار، بلندی اور ہوا کی رفتار معلوم کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہوا تیز ہو تو بم سیدھا نشانے پر نہ گرے گا۔ بلکہ کچھ دور ہٹ کر گریگا۔ اس لئے بم گرانے سے پہلے ٹھیک طور پر آلات کے ذریعے معلوم کر لیا جاتا ہے کہ بم کہاں گریگا۔ جب ایک خاص حصے کو بہت سے ہوائی جہاز نشانہ بناتے ہیں ص

پردۂ فلم

سکندر

بہترین ستاروں کیساتھ فلمائی گئی ہے!

ناطق فلموں کے آغاز سے ابتک کسی فلمی خبر نے پبلک میں اس قدر دلچسپی اور اشتیاق پیدا نہیں کیا جتنا کہ سہراب مودی کے اس اعلان نے کہ منروا مودیٹون "سکندر" فلما رہی ہے۔ ہندوستان بھر میں لاکھوں اصحاب اس سنسنی خیز تاریخی جنگ کی کہانی سے واقف ہیں۔ جو دریائے جہلم کے کنارے سکندر اور پورس کی زیرکمان یونانی اور ہندوستانی فوجوں کے درمیان لڑی گئی تھی۔ دونوں خداوندان جنگ میں کتنا فرق تھا۔ ایک دنیا کے دور دراز خطوں میں یونانی شہنشاہیت کے جھنڈے گاڑنے کے لئے۔
جنگ کر رہا تھا اور دوسرا اپنے وطن کی حریت اور عظمت کو غیروں کے دست برد سے محفوظ رکھنے کے لئے برسرپیکار تھا۔ یہی وہ نقطہ ہے جس کے گرد منروا مودیٹون کے عدیم المثال تاریخی شاہکار سکندر کی کہانی گھوم رہی ہے، اس اعلان کے چھپتے ہی فلم میں طبقہ کی نگاہیں مسٹر سہراب مودی پر مرکوز ہو گئیں۔ کون کون سے اداکار سکندر کے اہم کرداروں کو پردہ پر پیش کر رہے ہیں۔ انکا اشتیاق سہراب مودی سے سوال کر رہا تھا۔ منروا کے اس شہرۂ آفاق ڈائرکٹر کو پبلک کا اعتماد حاصل ہے اور اسے وہ اپنا بہترین سرمایہ تصور کرتے ہیں۔ فلم سے دلچسپی رکھنے والے لاکھوں اصحاب کے ان احساسات اور سکندر کی تاریخی اہمیت سے باخبر مسٹر مودی اسے ہندوستانی فلمی صنعت کا شاہکار بنانا چاہتے تھے۔ اسی ارادہ کے ساتھ انہوں نے اداکاروں کے انتخاب کی عظیم مہم شروع کی اور جس میں انہیں غیرمعمولی کامیابی نصیب ہوئی۔ سکندر کے پارٹ کے لئے انہوں نے پرتھوی راج کو منتخب کیا اور لاتعداد اصحاب نے جنہیں گلوب بنگا میں سکندر کی فلمبندی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ مسٹر مودی کے اس خیال کی پرزور تائید کی کہ پرتھوی راج سکندر کے لئے بہترین انتخاب ہے۔
رخسانہ کے کردار کے لئے ان کی نظر انتخاب ونمالا پر پڑی رخسانہ ایک تاریخی شخصیت جس میں انسانی رومانیت و رنگینی پائی جاتی ہے۔ یہ دوشیزہ سکندر کو دل و جان سے چاہتی تھی اور اس کی زندگی کی حفاظت کے لئے اس کے پیچھے پیچھے ایران سے ہندوستان تک آئی۔ مہاراجہ پورس کا اہم پارٹ مسٹر مودی خود ادا کر رہے ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سکندر میں اپنی تمام گذشتہ تصویروں سے بہتر اداکاری کے جوہر پیش کریں گے۔ ان کے علاوہ سکندر میں صادق علی۔ شیلا، کے۔ این۔ سنگھا، جلّو۔ لالہ یعقوب۔ ظہور راجہ اور ابوبکر جیسے مشہور تمثیل نگار بھی ہیں جنہوں نے اپنے اپنے پارٹ غیر معمولی ذہانت اور خوبی سے پیش کئے ہیں۔ اس فلم میں آپ کو ایک بالکل نیا چہرہ بھی نظر آئے گا۔ یہ امینا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ سکندر میں مسٹر سہراب مودی اسے بھی اپنا ڈائرکشن کے سحر سے آسمان فلم کا ایک درخشاں ستارہ بنا دیں گے۔

ص ہوائی جہاز پھینک کر آگے بڑھ جاتا ہے اور دوسرا ہوائی جہاز دوسرا بم گراتا ہے۔ اس طرح ایک کے بعد دوسرا اسی مقام پر واپس آکر بم گرا جاتا ہے۔
اگر کسی خاص چیز کو نشانہ بنانا نہیں ہے تو اندھا دھند بم برسائے جا سکتے ہیں اور ہوائی جہاز جس سمت اور جتنی بلندی پر چاہے رہ سکتا ہے۔ بڑے بم گراتے وقت جہاز نشانے کے قریب آئے تو بم کے پھٹنے سے جہاز نیچے گر سکتا ہے۔ بموں کو ایک مقررہ بلندی ہی سے پھینکا جاتا ہے۔ یاں بلندی سے غوطہ لگا کر بم گرائے جاتے ہیں تاکہ جہاز ہوا مار توپوں کا نشانہ نہ بنایا جا سکے۔
دستی بم بہت زمانے سے رائج ہیں۔ یہ موجودہ زمانے میں بھی ضروری ثابت ہوئے ہیں۔ اسپین کی آپس کی لڑائی میں یہ بہت کام آئے۔ ایک ماہر دستی بموں کو تیس گز تک پھینک سکتا ہے۔

(پیام تعلیم)

اقوال زریں

زندگی کا ہر ایک دن کتاب ہستی کا ایک ورق ہے

عقلمند آدمی صبر کرتا ہے اور بیوقوف انتقام لینے پر تل جاتا ہے۔

وہ علم جو اپنے نفس اور روٹی کمانے کے لئے حاصل کیا جائے بیکار ہے۔

زندگی کا دوسرا نام محبت ہے۔

خدا کے سوا ہر ایک علم گویا متعلم ہے اور علم کے سوا ہر ایک چیز خرچ سے کم ہو جاتی ہے۔

دنیا کے سخت سے سخت مصائب قانع شخص کے لئے آسان ہیں۔

دنیا کی دولتمندی درحقیقت تنگدستی اور مفلسی ہے

موج تبسم

ایک عورت مدیم الوصت فلم ڈائرکٹر کے کمرہ میں داخل ہوئی اور بولی:-

"حضور میں"

ڈائرکٹر نے بات کاٹ کر کہا:-

کیا تم گانا جانتی ہو؟ اچھا ایک گیت گاؤ پھر تمہارا فیصلہ کروں گا۔

عورت نے اپنا گلا صاف کیا اور ایک بازاری گیت گانے لگی، ڈائرکٹر دل برداشتہ ہو کر بولا "بند کرو۔ بند کرو" تم تو موسیقی کی الف بے بھی نہیں جانتیں۔

عورت بولی: سرکار میں نے آپ سے یہ کب کہا کہ میں گانا جانتی ہوں۔ میں تو کمرہ صاف کرنے آئی تھی۔

پہلا:- ڈاکٹروں نے میرے دماغ کا ایکسرے کیا لیکن اس میں سے کچھ بھی نہ نکلا۔

دوسرا:- بھئی دماغ میں کچھ ہوتا تو نکلتا بھی

دلچسپ معلومات

بلگریا کی سلطنت آئرلینڈ سے کچھ بڑی ہے اور سوئزرلینڈ اس سے نصف ہے۔

جزائر برطانیہ آئرلینڈ سے ۵ گنا بڑا ہے۔

افغانستان اسکاٹ لینڈ سے سات گنا بڑا ہے۔

سویڈن انگلینڈ و ویلز سے تگنا ہے۔

سلطنت برطانیہ کی وسعت کل دنیا کی زمین کی ایک چوتھائی پر ہے اور کل آبادی میں ۱/۵ حصے پر

انگلستان ہر پیداوار کے لئے بیرونی دنیا کا محتاج ہے چنانچہ گیہوں صرف دو ماہ کے لئے پیدا ہوتی ہے اور گوشت آٹھ ماہ کے لئے کفایت کرتا ہے

عدن میں صاف شدہ پینے کا پانی پانچ روپے میں سو گیلن ملتا ہے۔

شعر و ادب

اُردو شعر و ادب کی ہمہ گیری

جناب سید علی عباس صاحب حسینی ایم۔ اے نے ۹ اگست ۱۹۴۱ء کو جامعہ ادبیہ کانپور کے جلسہ کی صدارت فرماتے ہوئے مقالۂ ذیل پڑھکر مشاعرے کا افتتاح کیا تھا آپ کی فسانہ نگاری محتاج تعارف نہیں "باسی پھول" ہی ایک ایسی شاہکارانہ تصنیف ہے، جس نے آپ کی ادبی حقیقت میں چار چاند لگا دیئے ہیں، تحریر کا اچھوتا پن جملوں کی سجاوٹ اور لفظوں کے بناؤ سنگار سے ظاہر و باہر ہے، زبان کا تو کہنا ہی کیا لطافت خیال کو نور کے سانچے میں ڈھال ڈھال کر نکال رہی ہے معلومات کا دفینہ ہے کہ دل و دماغ سے اُبلا پڑتا ہے اور محفل شعر و سخن ہر آن فورٹ ولیم کالج بنتی چلی جا رہی ہے، زبان کے چٹخارے کے ساتھ ساتھ ظرافت کی چاشنی تو اور بھی سننے والوں کے منہ کو لگ رہی ہے اہل ذوق بات بات پر جھوم رہے ہیں اور نکتے نکتے کی دل کھول کر داد دے رہے ہیں غرضیکہ جس نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے مقالہ کی ادبی جامعیت اور مصنف کے مطالعہ کی وسعت ہر جگہ نمایاں نظر آتی ہے ہم آپ کے بیحد ممنون ہیں کہ ناظرین صداقت کو بھی آج اس سے لطف اندوز ہونے کا موقع مل رہا ہے "یار زندہ صحبت باقی"۔ (اڈیٹر)

اراکین جامعہ ادبیہ!

جب حضرت سلیم ناطقی نے مجھے آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے پہلی دفعہ دعوتنامہ ارسال فرمایا تو میں نے اپنی معذوریوں کا ذکر کر کے ان سے معافی چاہی، لیکن اُنھوں نے میری مجبوریوں کو عذر لنگ تصور فرماتے ہوئے اصرار مزید فرمایا اور میں نے امتثال امر ہی میں مفر دیکھی۔ اس لئے کہ سودا کے مطالعے نے مجھے اتنی بات ضرور سکھا دی ہے کہ جب کوئی مشرقی حساس شاعر کسی امر پر اصرار کرے اور آپ یہ چاہتے ہوں کہ آپ ایک قصیدۂ ہجویہ کے ذریعہ غیر فانی نہ بنا دیئے جائیں تو بس سلامتی اسی میں ہے کہ سمعاً وطاعتاً کہکر "مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ" کے مقولے پر گامزن ہو جائے!

لیکن میرے لئے یہ مسئلہ اور بھی پیچیدہ اس لئے ہو گیا کہ میں غریب نثرنگار ہوں اور یہ جلسہ ہے نظم کے بادشاہوں کا۔ اس پر طرہ یہ حکم کہ ایک مقالہ بھی پڑھنا ہو گا۔ موضوع کیا ہو اب اسکی فکر دامنگیر ہوئی۔ کبھی قدیم شاعری اپنا جوبن کھاتی اور کنول سے پاؤں پر بال سے باریک کمر لچکاتی ہوئی غزالی و دنبالہ دار آنکھوں پر پلکوں کا غلاف ڈالے ہوئے آشفتہ موئی پر گھونگھٹ نکالے ہوئے خون بھرے ہاتھوں کے باوجود شرماتی اور لجاتی ہوئی پاس سے گزرتی اور اشاروں کنایوں میں اپنی طرف بلاتی!

کبھی جدید شاعری ہرن کھری پر سوار اپنے غانے اور لپ اسٹک سمیت کولھے مٹکا کر سامنے آ کر کھڑی ہو جاتی اور بڑی دیدہ دلیری سے گردن میں باہیں آویزاں کر کے کدکرتی کہ "دو گھڑی میری ہی صحبت میں گزار دو!"

کبھی افسانہ نویس، حقے اور سگریٹ کے دھوئیں کی ساری میں لپٹی ہوئی آپ بیتی اور پرائی بیتی کہانیاں سُناتی، اٹھکھیلیاں کرتی، آ کر پاس بیٹھ جاتی اور شکایتانہ لب و لہجہ میں کہتی "ساری عمر تو میرے عشق میں کاٹی، اب کیا علم و ادب کی محفل میں دوسروں کو بغل میں دبا کر نکلو گے؟"

اور کبھی علم کی دیوی اپنے پورے خدم و حشم کے ساتھ قریب آ کر خشمگیں آنکھوں سے دیکھتی اور بڑی تمکنت سے ڈانٹ کر کہتی "کوئی علمی مقالہ لکھ! میرے شیدائیوں کا مجمع ہے، انکے منھ کے لایق بات کر" غرض میرا سا بے بضاعت اور مختلف طرح کے "مستوراتی" حکم!

میرے لئے بڑی مشکلوں کا سامنا تھا، دل کچھ کہتا دماغ کچھ اور، عقل کا حکم جدا، جذبات کا فرمان جدا۔ پھر ناطقی صاحب کا حکم یہ کہ اُردو ہی سے متعلق ہو۔ میں نے علوم کی شاخ در شاخ پر نظر کی۔ فلسفہ میں افلاطون، ارسطو، بو علی سینا، طوسی، اسپنوزا، ڈی کارٹ، ہیوم، بارکلے، کانٹ، شوپنہار، نیٹشے، برگوسن، اور رادھا کرشنن، سبھی تو غیر دکھائی دیئے۔ اُردو کے پاس لے دے کے عبد الماجد ہی نکلے۔ وہ بھی فلسفہ جذبات و فلسفہ اجتماع کے بعد خاموش پچھلے نظریات سے تائب، فلسفی کی جگہ صوفی!

سائنس میں بطلیموس، بیکن، نیوٹن، گیلیلو، ڈارون اور ایڈیسن، مارکونی، بوس، رے اور رامن اُردو سے بالکل ناآشنا، بس ہمارا سارا سرمایہ سر سلیمان! وہ بھی اُردو میں ہمارے لئے کچھ چھوڑ جانے کے پہلے ہی فردوس سدھارے!

ریاضی میں بھی اقلیدس سے لیکر انیسٹین تک سب کے سب دوسرے، ہمارے پاس صرف ڈاکٹر ضیاء الدین اور ڈاکٹر رضی الدین۔ ان میں بھی اوّل الذکر نے مسجد کے چراغ کو گھر کے چراغ پر ترجیح دی یعنی بجائے اُردو تصنیف کے خانۂ ویراں کو روشن کرنے کے وہ سیاست کے میدان میں قندیل جلانے میں مشغول ہو گئے۔ اور آخر الذکر نوبل پرائز پانے کی خواہش میں جو کچھ لکھیں گے وہ انگریزی میں ہو گا نہ کہ اُردو میں۔ سو نتیجہ میں ہم تو خسارے ہی میں رہے اور اسی طرح تہی دامان جسطرح پہلے تھے!

یہی حالت تاریخ و جغرافیہ کی ہے۔ اُردو میں اب تک صرف گنتی کی تاریخیں صحیح معنوں میں لکھی گئی ہیں۔ مولانا آزاد کی دربار اکبری، مولانا ذکاء اللہ کی "تاریخ ہندوستان" لالہ لاجپت رائے کی "تاریخ ہند" مولانا شبلی کی "المامون" مولانا عبد الرزاق کی "البرامکہ" انکے علاوہ تاریخ اندلس، تاریخ جمو و کشمیر، فلسفہ تاریخ اور بس۔ باقی جو ہیں وہ صرف نصابی کتابیں ہیں یا دوسری زبانوں سے ترجمے سر جدو ناتھ سرکار مغلیہ بادشاہوں کا سلسلہ لکھتے ہیں تو انگریزی میں، سر شفاعت احمد برطانوی کمپنی کی سرگزشت تحریر فرماتے ہیں تو انگریزی ہی میں اور پروفیسر حبیب خسرو تک کی داستان سُناتے ہیں تو غیروں ہی کی زبان میں! جغرافیہ میں اتنی بھی پونجی نہیں۔ ممکن ہے ڈاکٹر عباد الرحمن صاحب اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ کر سکیں۔ فی الحال تو انھیں "بیسک ایجوکیشن" سے فرصت نہیں! اقتصادیات معدنیات، طبعیات، جمالیات، وغیرہ تمام سائنسیں سب کی سب، یونہی سونی پڑی ہیں۔ جامعہ عثمانیہ نے ان میں سے اکثر موضوعات پر کتابیں ترجمہ کرائی ہیں لیکن انکو نہ ہم اپنا سکتے ہیں اور نہ انکی تصنیف پر فخر کر سکتے ہیں۔ وہ دوسروں کے کام ہیں، ہمارے نہیں!۔

غرض علم کی جس شاخ پر نظر کی اُردو کے سلسلے میں وہ ٹھونٹھی نکلی، نہ کونپل ہے، نہ ٹہنیاں، نہ ہرے پتے، نہ کھلتی کلیاں، نہ بکسے پھول اور نہ رس بھرے پھل!

خیال ہوا آرٹ پر کچھ لکھوں۔ مجسمہ سازی اور مصوری پر نظر کی، گانے اور ناچ کی دنیا کو دیکھا۔ تو معلوم ہوا مانی و بہزاد، میکائل اینجلو، رفیل، گائیڈو، رمبرنڈ، رینالڈس، ٹیگور سب دوسروں ہی کے تھے، ہمارے لئے تو صرف چغتائی ہی ہیں۔ اور وہ بھی اپنی تصویروں کی انگلیاں، گردنیں اور آنکھیں ویسی بناتے ہیں جو دیدہ نہ شنید۔ اس پر اپنے فن کو اُردو میں سمجھانے کی نہ تو کوشش فرماتے ہیں اور نہ فن سے ناآشنا لوگوں کو کسی تصنیف کے ذریعہ نکات اور باریکیاں بتاتے ہیں۔ گانے اور ناچ میں بیتھوون، ویگنر اور ایزڈرا ڈنکن سے، اُستاد فیاض خاں، نرائن راؤ دیاس اور اُدے شنکر بڑھے چڑھے سہی، لیکن ہمارے ر

ص سوائے راجہ نواب علی مرحوم کی ایک تصنیف کے کوئی باوقعت کتاب ایسی نہیں جو ہم علمی طور پر ان فنون کے متعلق کچھ کہہ سکیں۔ معلوم ہوا تھا کہ اُستاد مرحوم پروفیسر مرزا محمد ہادی رسوا نے ایک بسیط کتاب اس موضوع پر لکھی تھی، لیکن وہ ہماری ناقدریوں سے شایع نہ ہو سکی اور غالباً اب دیمکوں کی نذر ہو چکی ہو گی۔ گھبرا کے اس صحرا سے ادب کی طرف بھاگا۔

یہاں نثر کے لہلہاتے باغ ملے اور نظم کے چمن در چمن ذرا ٹھہر کے دم لیا اور بنظر انتخاب گوشے گوشے پر نگاہ ڈالی۔ تحقیقی مضامین کا ایک جھنڈ دکھائی دیا، لیکن بالکل ہی خشک، کچھ کرم خوردہ اوراق، کچھ گلی سڑی تصانیف اور کچھ غیر اہم مصنفوں کے خطوط۔ ایسے جنگلے نظارے میں نہ فرحت کی گنجایش اور نہ جنکے مطالعے سے کسی فائدے کی امید۔ مگر اہل علم کا ایک انبوہ کثیر ہے کہ انکی ورق گردانی اور انکے شکستہ پرزوں کو سینت سینت کر رکھنے میں مشغول ہے۔ اس ہجوم سے پریشان ہو کر ادھر رُخ کیا، جدھر تخلیق کا گوشہ تھا۔ دکھائی دیا ڈرامے کی دنیا حشر کے بعد پھر صور اسرافیل ہی سے جگائی جا سکتی ہے، ناول نویسی بھی سرشار و نذیر، شرر و طبیب، رسوا و پریم چند کے بعد سے خواب غفلت میں ہے، ہاں اگر کہیں چہل پہل ہے تو فسانہ نویسی کے میدان میں، پرانے لکھنے والے تھک تھک کر بیٹھتے جاتے ہیں، نئے نئے لکھنے والے انکی جگہ لیتے اور آگے بڑھتے جاتے ہیں اور ادب اُردو کے خزانے کو طرح طرح کے کیسۂ زر سے بھرتے جاتے ہیں۔ ذرا ڈھارس بندھی فسانہ نویسی کی پری نے پھر لگاوٹ سے اصرار کیا "بس اسی دنیا کو بیان کرو" مگر بے لاگ نقد کے تصور اور ہم صفیروں کی چشمک کے ڈر نے سمجھایا "یہ ٹھہرنے کی جا نہیں!" میں لپ جب اُدھر ہو لیا جدھر نظم کے چمن تھے۔ یہاں دو قطعہ دکھائی دیئے۔ ایک پرانا، دوسرا نیا۔ پرانا تو ولی دکھنی کے وقت سے ایک ڈگر پر چلا آ رہا تھا اور نیا آزاد و حالی کی تقلید میں نئے نئے راستے تلاش کر رہا تھا۔ دونوں نظر افروز تھے۔ پرانے میں ذرا گرمی کم تھی، بالکل ویسی ہی جیسی دیر تک جلی ہوئی آگ میں جو خاکستر سے ڈھک گئی ہو۔ نئے میں سوزش و حرارت زیادہ تھی، ویسی ہی جیسی لہکتے ہوئے انگاروں میں!

جی چاہا پرانوں کی ٹھنڈی گرمیاں بیان کروں، لیکن شعلہ خو جوش کے ایک مضمون نے جو آج ہی اس مقالہ کے لکھتے وقت نظر سے گزرا، دامن پکڑ لیا وہ ہمارے قدیم ادب کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں اس میں شاعرانہ مبالغہ ضرور ہے، لیکن ایک حد تک صحیح بھی ہے۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ آپ انھیں کے الفاظ میں ان کے خیالات سُن لیں، وہ کہتے ہیں:-

"ہمارے ادبیات میں ہے کیا؟ وہی روایتی، مصنوعی اور بے سمجھے بوجھے حسن و عشق کے چٹخارے، وہی ناروا قناعت اور ترک دنیا کے چبائے ہوئے نوالے! وہی "اگر شہ روز را گوید شب است" کی غلامانہ تعلیم، وہی "ما مقیمان کوئے دلدار یم" کی لوریاں۔ وہی "گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے" کی بزدلی۔ وہی "رات بھر لاشہ پڑا رکھا مسیحا نے مرا" کی کفن فروشیاں، وہی "یار کا سر چڑھ کے لے لیا بوسہ" کی بولی ٹھولی۔ وہی "ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا" کی کاہلانہ بے پروائیاں۔ وہی "لے نقیب وصل غیر بھی کاٹی" کی بے غیرتیاں۔ وہی "ایسے میں کوئی چھم سے جو آ جائے تو کیا ہو؟" کی سوقیانہ بول چال۔ وہی "اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائینگے" کی زبوں ہمتی۔ وہی "کار ساز ما بفکر کار ما" کی نوم آور دوائیں اور وہی "بہت سعی کیجئے تو مر رہئے میر بس اپنا تو اتنا ہی مقدور ہے" کی نسائی ناچاریاں!

میں ذاتی طور پر اپنی قدیم شاعری کی قناعت، قنوطیت، یاسیت اور فراریت کا خود بھی شاکی ہوں، لیکن میں حضرت جوش کی طرح سے اسے یکسر بیکار اور مردہ ماننے سے معذور ہوں۔ پھر میرا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہمارے ادب نے اور مخصوص طور پر شاعری نے اس قسم کا بھی کافی سرمایہ جمع کر لیا ہے جس میں زندگی ہے، جس میں حرکت ہے، جس میں حرارت ہے اور جس میں رجائیت ہے! آخر حضرت جوش اور انکے سے معترضین اُردو کے اس ذخیرہ کو کیوں بھول جاتے ہیں جو نذیر نے، حالی نے، چکبست نے، اقبال نے، صفی نے اور خود جوش نے ہمارے لئے جمع کر دیا ہے۔ اُردو کے شاعر نہ تو اب صرف کنگھی چوٹی کے شاعر ہیں اور نہ ان میں قنوطیت محض پائی جاتی ہے۔ ان میں "گرنی تھی ہم پہ برق تجلی نہ طور پر، دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھکر" کی لن ترانیاں بھی ہیں، ان میں "سب پہ جس بار نے گرانی کی، وہ ترا ناتواں اُٹھا لایا" کی عظمت انسانیت کی نمائشیں بھی ہیں، ان میں "آگے کسو کے کیا کریں دست طمع دراز، وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے" کا استغنا بھی ہے، ان میں "سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں" کا سا حیات آفریں فلسفہ حرکت بھی ہے، ان میں "کیا اسیر شعاعوں کو برق مضطر کو" کی سی سائنس اور آرٹ کی تاریخ بھی ہے۔ ان میں "میں اس میخانہ ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں" کا سا فلسفۂ خودی بھی ہے۔ ان میں "ناظر گل، پاسبان رنگ و بو گلشن پناہ" کی سی چمن آرائیاں بھی ہیں۔ ان میں "میری سرحد میں فرشتے آنیوالے کون تھے؟" کی سی خود اعتمادی بھی ہے۔ ان میں "خاک پر بہتے ہی دونوں کا لہو مل جائے گا" کا سا امید افزا سبق بھی ہے، اور انھیں میں "ہم سر کا جھکانا کیا جانیں" کا سا نعرۂ مردانہ بھی ہے۔!

غرض اُردو شاعری پر اب بے مائگی کا اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں ہر رنگ و بو کے پھول ہیں اس میں ہر موضوع اور ہر مضمون کے شعر ہیں، اسمیں نفسیات بھی ہے، اقتصادیات بھی، انکشاف اسرار بھی ہے، اور اظہار حقیقت بھی، اس میں زندگی اپنی پوری آب و تاب کیساتھ جلوہ نما ہے، جہاں سرمایہ داری و جاگیردارانہ ذہنیت کا اظہار ہے، وہیں مزدور و کسان کی حوصلہ افزائیاں بھی، جہاں جمالیات کا لحاظ ہے، وہاں انقلاب کی تڑپتی ہوئی خواہشیں بھی، جہاں پرکاری و تصنع ہے وہاں سادگی و روانی بھی۔ وقت نہیں کہ تفصیل سے بحث کی جائے، اور نہ نثر نگار کو یہ حق کہ وہ شاعران شیریں مقال کو سامعہ نوازی سے زیادہ دیر روک سکے۔ میں اس وادی پُر خار سے نکلکر آپ سے چند کام کی باتیں عرض کروں۔

کانپور کا شہر اپنی تجارت کے لئے مشہور ہے اس لئے یہاں کے لوگوں کو زیادہ ترعلمی ہونا چاہیئے۔ میں آپ کی اس خصوصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دو چار ایسی تجویزیں پیش کرنا چاہتا ہوں جنکو عملی جامہ پہنانے سے آپ اردو اور اسکے ادب کی بہت بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔

۱۔ اوّل یہ کہ اُردو کے ادیبوں اور مصنفوں کی سرپرستی فرمائیے۔ اس سے یہ نہ سمجھئے گا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ انکے وثائق و وظائف مقرر کر دیں۔ میں ذاتی طور پر وظیفہ خواری کا مخالف ہوں۔ اسلئے کہ وثائق و وظائف تو آزادی ضمیر سے بہت بڑا بیر ہے۔ اور جب آزادی خیال نہ ہوئی تو تصنیف کی وقعت معلوم! میری مراد یہ ہے کہ آپ کی انجمن کا ہر رکن اس بات کا اپنے سے عہد کرے کہ وہ ہر مہینہ میں کم سے کم اردو کی ایک کتاب ضرور خریدے گا۔ خواہ وہ کتاب کسی موضوع پر ہو اور خواہ وہ کسی قیمت کی ہو۔ اس طرح آپ سال میں بارہ کتابیں خریدینگے اور بارہ دفعہ مصنفین اُردو کی ہمت افزائی فرمائیں گے۔

۲۔ آپ اپنی اپنی جگہ یہ بھی طے فرمالیں کہ آپ میں سے ہر فرد ہر سال کم سے کم ایک آدمی کو اتنی اُردو ضرور پڑھا دے گا کہ وہ خطوں کے پتے لکھ لے اور اخبار کی موٹی موٹی سرخیاں پڑھ لے۔ اسی سلسلے میں اگر آپ بالغان کو اُردو پڑھانے کا کوئی محلہ وار انتظام کر سکینگے تو وہ اور بھی بہتر ہو گا۔ یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ اُردو بولنے والوں کی تعداد خواہ کتنی بھی ہو، اُردو لکھنے پڑھنے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے، اور اس کمی کا دور کرنا ہر اردو دوست کا فرض اولیں ہے۔

۳۔ اُردو میں علمی مضامین پر سیدھی سادی زبان میں بہت کم کتابیں اب تک لکھی گئی ہیں، اگر آپکی انجمن ہمت سے کام لے اور اس غرض سے کوئی دار التصنیف کھول دے تو وہ بہت بڑی ادبی خدمت انجام دیگی اور تجارتی نقطۂ نظر سے بھی یہ چیز نفع بخش ہو گی۔

(باقی مضمون صفحہ ۷ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

ایران میں برطانیہ اور روس کی فوجی کارروائی

شملہ ۲۵ اگست۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت روس نے ایران میں فوجی کارروائی شروع کر دی ہے۔ یہ قدم محض اس وجہ سے اٹھایا گیا ہے کہ روس وسط مشرق اور ہندوستان کے تحفظ کو نازی حملہ کے خطرے سے محفوظ کیا جائے اور ایران کے تیل اور دیگر ذرائع کو نازیوں کے ہاتھ میں پڑنے سے روکا جائے۔ کیونکہ ایران میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ نازیوں کو ان پر قبضہ کرنے سے روک سکے۔ یہ قدم محض حفاظتی قدم ہے۔ اور ایران کی آزادی میں مداخلت کرنے کا قطعی کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ایران کے لوگوں کو جن کے ساتھ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ سامان رسد اور دیگر ضروری چیزیں سپلائی کرنے کے لئے انتظامات کئے جائیں گے۔ ایران کی لڑائی کی کمان ہندوستانی کمانڈر جنرل ویول کے ہاتھ میں ہوگی۔

ہندوستان میں ایرانی قنصل خانوں کے خلاف احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت ایران میں تقریباً تین ہزار ہندوستانی ہیں جن میں سے زیادہ تر تیل کے میدانوں اور مشہد کے علاقہ میں ہیں۔ ایران کے خلاف یہ قدم کیوں اٹھایا گیا اس کے متعلق میجر جنرل مولس ورتھ نے آج تیسرے پہر ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں آپ نے کہا کہ ایران کے خلاف جو قدم اٹھایا گیا ہے اس کا حکومت برطانیہ اور حکومت روس دونوں کو افسوس ہے لیکن محوری طاقتوں نے ان کو یہ قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔

میجر جنرل مولز ورتھ کا اعلان

شملہ ۲۵ اگست ایران پر انگریزی اور روسی فوجوں کے حملہ کے متعلق اعلان کرتے ہوئے ہندوستان کے جنرل اسٹاف کے ڈپٹی چیف جنرل مولز ورتھ نے کہا کہ ان ملکوں میں جن کو تباہ کیا جا چکا ہے۔ اور شام اور عراق میں محوری قوتوں کے پانچویں دستے کی سرگرمیوں کے تلخ تجربہ کی بنا پر ہم بہت دن سے خطرہ محسوس کر رہے تھے کہ ایران میں جرمنوں کی نہ صرف سوداگروں و کاروباری لوگوں سائنس دانوں اور نام نہاد سیاحوں کے بھیس میں تعداد بڑھ رہی ہے بلکہ وہ ایران کی صنعتوں اہم ریل و رسائل کے ذریعوں ڈاک وتار ریلوے وغیرہ پر قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔

ہفتے گذرے کہ ملک معظم کی حکومت نے بڑے دوستانہ انداز میں یورپ کی حکومتوں کے انجام کی طرف حکومت ایران کی توجہ دلائی تھی۔ یورپ کی ان حکومتوں نے نازیوں کی موجودگی کے خطرہ کو یا تو نظر انداز کیا یا حد سے زیادہ اعتماد کر کے یہ سمجھ لیا کہ اگر کوئی خطرناک صورت حالات پیدا ہو گئی تو اس پر وہ خود قابو پا لیں گے۔ نازیوں نے عراق اور شام میں پہلے اختیار و اقتدار کو کھوکھلا کرنے اور اس کے بعد قوت اپنے ہاتھ میں لینے کی جو کوششیں کیں اس پر ملک معظم کی حکومت نے خاص زور دیا اور بتایا کہ برطانوی حکومت کی فوری فوجی کارروائی نے ان دونوں ملکوں کو نازیوں کے ہاتھوں میں جانے اور غلام بننے سے کس طرح بچایا۔

حکومت ایران پر یہ امر قطعی طور پر واضح کر دیا گیا کہ روس پر نازی حملے کے نتیجہ میں اور اس کی وجہ سے کاکیشیا کو براہ راست خطرہ پیدا ہو جانے کی بنا پر ایران میں نازیوں کی سازش منظم سرگرمیاں نہ صرف ایران کے لئے خطرہ ہیں بلکہ عراق شام اور بالعموم مشرق وسطی کے مسلمان پڑوسیوں کو خطرہ ہے اور ہندوستان کے گلے پڑ رہا ہے اس کے علاوہ ایران میں نازیوں کی سازش کی وجہ سے ہمارے روسی حلیف کو جو اس قدر بہادری اور جانبازی کے ساتھ نازیوں کے شدید اور بلا اشتعال حملہ کی مدافعت کر رہا ہے پشت سے خطرہ پیدا ہو گیا یہ ایسی صورت حالات ہے جسے برطانوی حکومت صریحی طور پر قبول نہیں کر سکتی۔

ان تمام باوزن باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے حکومت ایران سے مخلصانہ اور دوستانہ مگر مضبوط نمائندگیاں کی گئیں جس میں مطالبہ کیا گیا کہ سب نازیوں کو نہیں بلکہ ان کی اکثریت کو فوراً ملک سے نکال دیا جائے برطانیہ اور روس کی حکومتوں نے مشترکہ طور پر یہ نمائندگیاں کی ہیں مگر سوائے اس کے کوئی جواب نہیں دیا گیا کہ ٹال مٹول کی گئی اور صورت حالات کے داخلی خطروں کو قطعی محسوس نہیں کیا گیا۔ جرمنوں کے داخلہ میں کمی ہونا تو کجا اس بات کا کافی ثبوت موجود ہے کہ ایران کے استحکام کو تباہ کرنے کے لئے نازی سرگرمیاں اور پراپیگنڈے

یوکرین میں اور کالے سمندر کی اتری بندرگاہوں کی طرف نازیوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے کاکیشش کو خطرہ اور بڑھ گیا اور معاملے زیادہ سنگین ہو گئے ظاہر ہے کہ برطانی حکومت یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ ایران کمزوری کا ثبوت دیکر اپنی طاقت پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کر کے اس تمام محنت اور قربانی کو بیکار کر دے، جو یہ یورپ کی حفاظت اور لڑائی کو ہندوستان کی سرحدوں سے دور رکھنے کے لئے کرنا پڑی۔ ایران کی حکومت کو آخری بار دوستانہ تنبیہ دی گئی مگر جواب میں کمزور حیلے کئے گئے اور کچھ مہمل اشارے کئے گئے کہ وقت آنے پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔ نہ وقت مقرر کیا گیا اور نہ یہ بتایا گیا کہ کیا کارروائی کی جائے گی۔ ایسے اہم مسئلے درپیش ہیں کہ اس قسم کا رویہ زیادہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایران کی حکومت کو ہوش میں لانے کے لئے فوجی کارروائی لازمی ہوگی۔

میں آخر میں کچھ باتیں صاف کر دینا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ایران یا کسی دوسرے ملک کے علاقہ پر برطانی اور روسی حکومتوں کا دانت نہیں ہے امریکہ کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل کے مشترکہ اعلان میں جو ۱۵ اگست کو دنیا کو سنایا گیا یہ بات صاف کہدی گئی تھی۔ اس اعلان میں کہہ دیا گیا تھا کہ ہمارے ملکوں کو اپنے لئے کچھ نہیں چاہئے۔ نہ کسی کا علاقہ اور نہ کچھ اور۔ دوسری بات یہ ہے کہ دونوں حکومتوں نے بدرجہ مجبوری فوجی کارروائی کی ہے جسے وہ ٹالنا چاہتی تھیں۔ اس کارروائی کا صرف یہ مقصد ہے کہ نازی کی طاقتوں کو روس یہ یورپ کے ملکوں اور ہندوستان کو خطرے میں ڈالنے کا مزید موقع نہ ملے اور ایران کا تیل اور دوسرا مال نازی ہاتھوں میں نہ پہونچ جائے۔ خود ایران چیزوں کی حفاظت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ایران کے لوگوں سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں۔ انہیں کھانے پینے کی دوسری چیزیں مہیا کرنے کا بندوبست کیا جائے گا۔ جرمنی اور اٹلی نے ایران میں تمام ضروری چیزوں کا صفایا کر دیا ہے اور ایران میں غریبی اور بھوک پھیلی ہوئی ہے۔

مسٹر چرچل کی اہم تقریر

لندن ۲۴ اگست مسٹر چرچل نے آج رات دنیا کے نام تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے روسی مورچہ کا ذکر کیا اور کہا کہ تقریباً ۱۵ لاکھ اور بیس لاکھ نازی روس کے لامتنا میدانوں میں توپ کا چارہ بن چکے ہیں۔ ہمارے جن جنرلوں نے روسی مورچہ کا دورہ کیا ہے وہ روس کی فوجی اسکیم اور ان کے ہتھیاروں کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ روس کو مدد پہونچانے کے لئے تمام مشکلوں پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑنا چاہئے۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ پانچ سال سے جاپانی فوجی طبقہ ہٹلر اور مسولینی کی تقلید کرتے ہوئے چین کے ۵۰ کروڑ انسانوں پر حملہ کر رہا ہے۔ اور ان کو پریشان کر رہا ہے اپنی نقل و حرکت سے جاپان نے سیام سنگاپور آسٹریلیا اور فلپائن کے ٹاپوؤں کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کو روکنا پڑیگا۔ معاملہ کو پر امن طریقہ پر طے کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

جاپان کے ساتھ امریکہ کی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ جاپان کے ساتھ فوراہی معاملہ کو مناسب طریقہ پر طے کرنے کی زبردست کوشش کر رہا ہے۔ جس کے ذریعہ جاپان کو پکا یقین دلایا جائے گا کہ اس کے جائز حقوق کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ بات چیت کامیاب ثابت ہوگی۔ لیکن اگر ہماری امید پوری نہ ہوئی تو ہم بلا کسی ہچکچاہٹ کے امریکہ کا ساتھ دیں گے۔ نازی ظلم کو مٹانے کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ آپ کو مدد پہونچ رہی ہے آپ کے لئے مضبوط فوجیں ہتھیار سنبھال رہی ہیں۔ آپ لوگوں کی نجات یقینی ہوگی۔ اس سوال کے جواب میں امریکہ لڑائی سے کتنا قریب ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ اس سوال کا جواب صرف ایک شخص دیکھتا ہے وہ ہے ہٹلر۔

مفصل تقریر

مسٹر چرچل نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ میرے اس سفر کے حالات معلوم کرنے کے خواہشمند ہونگے جو میں نے اپنے دوست اعظم پریزیڈنٹ امریکہ سے ملاقات کرنے کے لئے اختیار کیا تھا۔ کس جگہ ہماری ملاقات ہوئی۔ یہ ایک راز ہے لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کسی اٹلانٹک میں یہ ملاقات ہوئی۔ ایک کشادہ محفوظ کھاڑی میں ایک مضبوط امریکن جنگی جہاز جس کی حفاظت ہوائی جہاز اور دوسرے جہاز کر رہے تھے۔ ہماری آمد کا انتظار کر رہا تھا۔

تین روز میں نے پریزیڈنٹ روزولٹ کے ساتھ گذارے اور امریکہ اور برطانیہ کے چیف اسٹاف اور فوجی کمانڈروں کی بھی کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور سلطنت اور قوم کے تین صدر منتخب کئے جا چکے ہیں اور میں ملک معظم اور پارلیمنٹ کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ اور اس وقت معاملات کو چلانے کا کام میرے سپرد ہے۔ میں اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ میں وزیر اعظم کی حیثیت سے جو کچھ کہتا ہوں اور کرتا ہوں اس کو تمام برٹش کامن ویلتھ آف نیشن کی منظوری حاصل ہوتی ہے۔ البتہ یہ ملاقات بہت اہم تھی۔ ملاقات انگریزی بولنے والی قوموں کی تاریخ میں ایک یادگار ثابت ہوگی۔

آجکل بڑی بھیانک اور خوفناک واقعات پیش آ رہے ہیں مشینی ہتھیاروں کے ذریعہ اور نازیوں کے وحشیانہ جنون نے تمام یورپ کا نچوڑ نکال دیا ہے۔ لڑائی کے سب سے مہلک ہتھیار یعنی سائنس کے ساتھ دغابازی اور ظلم وستم کی وحشیات بنا لیا گیا ہے۔ ان سب کے جمع نے حملہ کی وہ خوفناک صورت اختیار کر لی ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ اس نے حقوق روایتوں اور بہت سی پرانی اور باعزت قوموں کو پامال کر ڈالا۔ اسٹرین ناک پولینڈ زیکوسلواکیہ روٹ، سرب اور فرانسیسی قوم کو روند دیا گیا ہے۔ اٹلی۔ ہنگری۔ رومانیہ اور بلغاریہ سے شیر سے گیدڑ بن کر شرمناک ذلت اختیار کر لی ہے۔ لیکن ان کی اصلی حالت کچھ مختلف نہیں ہے اور ان کا حال بھی تقریباً ویسا ہی ہے جیسا ان ملکوں کا ہے جنکو ہٹلر نے اپنا شکار بنا لیا ہے۔ سویڈن اسپین اور ترکی وغیرہ میں ان کو ڈر لگا ہوا ہے کہ آئندہ جو قدم کسی سے خلاف اٹھے گا۔ ایک زبردست گڑھا ہے جس میں یورپ کی تمام فوجوں کو دھکیل دیا گیا ہے۔ ہٹلر نے اس پر ہی صبر نہ کیا اس نے روس کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ کر لیا۔ جیسا کہ ترکی کے ساتھ کر لیا۔ تاکہ وہ اس وقت تک خاموش رہے جب تک اس پر حملہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائے اور اس کے بعد اس نے بلا کسی اشتعال کے روس پر ہی چڑھائی کر دی۔ اور اس نے اپنے لاکھوں سپاہیوں کو اپنے پڑوسی پر چڑھا دیا جس کو وہ اپنا دوست کہتا تھا۔

یہ خوفناک کارروائی اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہی ہے وہ ایک شیطانی ہے جس نے غلبہ حاصل کرنے کی اندھی خواہش کے زیر اثر بیس لاکھ اور تیس لاکھ اور ممکن ہے اس سے زیادہ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ "روس کو مٹا دو" اس کا نام باقی نہ رہے، اس قسم کے احکام وہ اپنی فوجوں کے اوپر جاری کرتا ہے۔

چنانچہ آرکٹک سمندر سے لے کر کالے سمندر تک ۶۰-۷۰ لاکھ سپاہی موت کی لڑائی میں جٹے ہوئے ہیں لیکن اس دفعہ جرمنوں کے لئے آسان کام نہیں۔ اس وقت یکطرفہ معاملہ نہیں ہے روسی فوج اور اس کے لوگ اپنے ملک کو بچانے کے لئے منظم ہو گئے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ نازی خون خوفناک سیلاب کی صورت میں بہہ رہا ہے تقریباً ۱۵ لاکھ اور شاید بیس لاکھ جرمن روس کے وسیع میدانوں میں آپ کا چارہ بن چکے ہیں دو ہزار میل لمبے مورچے پر بڑی بھیانک لڑائی ہو رہی ہے۔ ہمارے جو جنرل روس کے مورچے کا دورہ کر کے آئے ہیں انکا

شاہ ایران نے اپنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیدیا

طہران ۲۰ راگست شاہ ایران نے فوجی اسکول سے فوجی تعلیم کا کورس ختم کرنے والے سپاہیوں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایران کی فوجوں کو تیار رہنا چاہئے۔ اور ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ بادشاہ نے یہ بھی اعلان کیا کہ اس سال فوجوں کو سالانہ تعطیلات نہیں دی جائینگی اس کی وجہ بعد میں معلوم ہوگی اور ہمیں یقین ہے کہ یہ وجوہات فوجوں کے اندر قربانی کے جذبات کو مضبوط تر کر دیں گی۔ یہ وقت نہیں کہ آپ لوگوں کو صورت حالات سمجھائی جائے۔ اور بتایا جائے کہ یہ قربانی کا وقت ہے۔ اس لئے فوج اور اسکے افسران کو صورت حالات کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ اس تقریب میں بادشاہ کے علاوہ حکومت ایران کے وزراء بھی شامل ہوئے۔

اگرچہ ایران کی طرف سے تاحال برطانیہ اور روس کے مشترکہ نوٹ کے سرکاری جواب کے متعلق پتہ نہیں لگ سکتا مگر پشاور میں یہ افواہ گرم ہے کہ ایران اب بھی اس بات کو تسلیم نہیں کریگا کہ ایران کی حدود میں جرمنوں کی موجودگی کسی خطرے کا موجب ہو سکتی ہے۔ ایران کے اخبارات اور ریڈیو نہایت بلند آواز سے یہ اعلان کرنے میں مصروف ہیں کہ موجودہ جنگ میں ایران غیر جانبدار رہے گا۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا جا رہا ہے کہ اس کے اپنے ہمسایوں اور جنگی اقوام کے ساتھ نہایت خوشگوار تعلقات ہیں۔ ایک ماہر کا بیان ہے کہ اہل جرمنی ایران میں علاج کی غرض سے نہیں آئے۔ جرمنی کے قریب بہتر سے سخت افزا مقامات موجود ہیں مثلاً فرانس وہ محض تلاش روزگار اور ملازمت کیلئے بھی نہیں آئے۔ اس لئے کہ مقبوضہ یوروپ میں انہیں بے شمار آسانیاں مل سکتی ہیں ان کے آنے کی غرض یہ ہے کہ وہ سرحین کے آنے سے قبل آپریشن کے لئے تمام ضروری سامان جمع کر دیں۔

روس کی سرکاری ایجنسی کے نام القوہ کی طرف سے ایک پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے اس ماہر نے کہا کہ اگر ایران میں جرمنی کی طرف سے ہوائی اڈوں اور پٹرول کی سپلائی کا مطالبہ درست ہے تو شاہ ایران کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ جرمنی کے سازشوں کو بہت جلد اپنے ملک سے نکال دے۔ ایران کے کسی مقام پر اگر پٹرول کی سپلائی کا بندوبست ہو جائے تو روزانہ کے ہوائی اڈے دشمن کے ہوائی جہاز ۱۳ گھنٹہ سے کم عرصہ میں ہندوستان کی مغربی سرحد پر پہونچ سکتے ہیں۔

لندن ۲۰ راگست۔ لندن ریڈیو نے خبر دی ہے کہ ایران کے ایک نیم سرکاری اخبار نے لکھا ہے کہ ایران اور روس کے تعلقات حسب سابق دوستانہ رہیں گے۔ اور کوئی خارجی اثرات ان تعلقات کو کشیدہ نہیں کر سکیں گے۔ ایران گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ وہ اپنے تمام ہمسایہ ممالک سے دوستانہ تعلقات قایم رکھے گی۔

ہندوستان اور ایران کی سرحد

کوئٹہ ۲۶ راگست ہندوستان اور ایران کی سرحد کے ریلوے ٹرمنس سکندلی سے اطلاع ملی ہے کہ ہندوستان اور ایران کی سرحد کے دونوں طرف عام طور پر حالات پُرامن ہیں۔ کسی قسم کی فوجی یا قبائلی سرگرمیاں جاری نہیں ہیں۔

نان پارٹی لیڈرز کانفرنس

الہ آباد ۲۳ راگست نان پارٹی لیڈرز کانفرنس کی نئی سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا مندرجہ ذیل اعلان ہوا ہے۔

آنریبل سر تیج بہادر سپرو (صدر) رائٹ آنریبل ڈاکٹر جیکو اور سر این این سرکار (نائب صدر) جگدیش پرشاد (سکریٹری) سر مہاراج سنگھ، ڈاکٹر ایس پی مکرجی۔ ڈاکٹر آر پی پرانجپے آنریبل۔ ڈاکٹر ایچ این کنزرو۔ سر آر ونشر ولال۔ ڈاکٹر جینی لال جی لنتا اور سردار سنت سنگھ ممبران)

فرانس کا سونا

واشنگٹن ۲۲ راگست کئی دن سے اس کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ اسوقت فرانس ۱۸ ارب ۵۰ کروڑ فرینک کا سونا کہاں ہے اس کا کچھ حصہ ڈاکر میں تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنوں کے خوف سے مارشل پیتاں نے اسے سوڈرنیک میں منتقل کر دینے کا انتظام کیا۔ لیکن جرمنوں کو اس کا علم ہو گیا۔ انہوں نے سمندر میں فرانسیسی جہاز کو جس پر سونا جا رہا تھا۔ پکڑ لیا اور سونے پر قبضہ کرنے کے بعد جہاز کو غرق کر دیا۔

جہلم اکالی کانفرنس

جہلم ۲۲ راگست۔ جہلم ڈسٹرکٹ اکالی میں ماسٹر تارا سنگھ نے اپنی صدارتی تقریر میں یونینسٹ وزارت کی فرقہ دارانہ پالیسی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی ذمہ داری صرف سر سکندر پر ہی نہیں بلکہ برٹش سرکار پر بھی ہے جو خواہ مخواہ یونینسٹ وزارت کی حمایت کر رہی ہے برطانوی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ پنجاب کی ہندو اور سکھ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرے کیوں کہ یونینسٹ وزارت اپنے طرز عمل سے پنجاب کی اقلیتوں کا اعتماد کھو چکی ہے۔ ان اقلیتوں کی بے چینی کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گورنر تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لے۔

تحریک ستیہ گرہ کا حکومت پر بار

لکھنؤ۔ ۲۳ راگست تحریک ستیہ گرہ کی وجہ سے جیل کا کام بہت بڑھ گیا ہے اس لئے حکومت یوپی نے اسسٹنٹ انسپکٹر جیل خانہ جات مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹیپرو پیٹروکیف پر قبضہ

برلن ۲۶ راگست۔ جرمن ہائی کمانڈ نے ایک اسپشل اعلان میں بتلایا ہے کہ جنرل کیلسٹ کی فوج نے زبردست لڑائی کے بعد شہر ٹیپرو پیٹروکیف اور پل پر قبضہ کر لیا۔ اس طریقہ پر دشمن کے ہاتھ سے دریائے نیپر کے مغربی کنارے کی آخری مضبوط چھاؤنی نکل گئی ہے۔

بقیہ مسٹر چرچل کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۵)

بیان ہے کہ روسی فوج بڑی بہادری سے لڑ رہی ہے۔ نازیوں کو روسی مقابلے نے حیرت اور پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ ہٹلر کا یہ پہلا تجربہ ہے جس میں قتل عام ناکارہ ثابت ہوا ہے۔ وہ نہایت خوفناک مظالم سے انتقام لیتا ہے۔ جیوں وہ فوج آگے بڑھتی ہے تمام علاقوں کو روند دیا جاتا ہے۔ ہزاروں روسیوں کا خون بہایا جا رہا ہے یورپ پر منگولوں کے حملہ کے بعد سے اتنے بڑے پیمانہ پر بے رحمی کے ساتھ قتل عام نہیں ہوا۔ لیکن ابھی تو ابتدا ہے اس کے بعد قحط اور بیماری ہے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ اٹلانٹک کی اس تاریخی ملاقات میں امریکہ کے پریذیڈنٹ اور برطانیہ کے نمایندے نے نازی تحکم کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

مسٹر جناح کے انکشافات سے ورکنگ کمیٹی حیرت میں رہ گئی

مسلم لیگ [illegible] میں سر سکندر حیات خان [illegible] مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال [illegible] سر محمد سعد اللہ [illegible] اور مسلم لیگ کے دوسرے ممبروں کے خلاف [illegible] وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل اور قومی ڈیفنس کونسل کی ممبری قبول کر لی ہے۔ [illegible] کو مسٹر فضل الحق اور سر سعد اللہ [illegible] بیان پڑھنے کے بعد مسٹر جناح نے [illegible] تمام حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا [illegible] وائسرائے سے خط و کتابت کی [illegible] سر سکندر حیات خان اور دوسرے وزرائے اعظموں کو [illegible] کی حیثیت سے ڈیفنس کونسل میں [illegible] مسٹر جناح نے کہا کہ وائسرائے [illegible] ڈیفنس کونسل کی [illegible] سر سکندر حیات خان اور دوسرے لیگی [illegible] کے اس بیان کی بنیاد پر صفائی پیش کرتے تھے کہ انہیں وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے ڈیفنس کونسل میں شامل کیا گیا ہے لیکن جب مسٹر جناح نے [illegible] حالات کا تجزیہ کیا تو سر سکندر وغیرہ کے [illegible] باختہ ہو گئے۔

بمبئی ۲۶ اگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے آج مندرجہ ذیل ریزولیوشن منظور کیا ہے۔ [illegible] غور و خوض کے بعد ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ آنریبل سر سکندر حیات خان۔ آنریبل مسٹر فضل الحق اور آنریبل سر محمد سعد اللہ کو قومی ڈیفنس کونسل سے استعفا دیدینا چاہیے۔ کمیٹی خوشی سے اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ صدر نے جو حقیقتیں (جن میں وائسرائے کا ۳۱ جولائی ۱۹۴۱ء والا پیغام بھی شامل ہے) پیش کیں ان کا لحاظ رکھتے ہوئے آنریبل سر سکندر حیات خاں نے قومی ڈیفنس کونسل سے استعفے دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور کمیٹی کو بذریعہ ٹیلیفون مطلع کیا گیا ہے کہ آنریبل سر سعد اللہ بھی قومی ڈیفنس کونسل سے استعفے دینے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ لہذا سر سکندر حیات خاں و سر محمد سعد اللہ کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

آنریبل مسٹر فضل الحق نے مطلع کیا ہے کہ اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے انہیں کچھ وقت درکار ہے اگر انہوں نے بھی دس دن کے اندر اندر قومی ڈیفنس کونسل سے استعفے دیدیا اور اس کی صدر کو اطلاع دیدی تو مزید کارروائی کرنا ضروری نہیں ہوگا۔ مذکورہ وقت کے اندر اگر صدر کو مسٹر فضل الحق کا کوئی اطمینان بخش جواب موصول نہیں ہوا تو کمیٹی صدر کو اختیار دیتی ہے کہ وہ مناسب اور ضروری کارروائی کریں۔

بمبئی۔ ۲۶ اگست معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے نامزد ممبر سر سلطان احمد، نواب صاحب چھتاری اور بیگم شاہ نواز ممبران قومی ڈیفنس کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دس دن کے اندر اندر ان اداروں سے استعفا دیدیں۔

ریزولیوشن میں لیگ کے صدر مسٹر ایم اے جناح کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر یہ اصحاب ریزولیوشن کے مطابق تعمیل نہ کریں تو پھر وہ جو کارروائی ضروری اور مناسب سمجھیں کریں۔

بمبئی ۲۶ اگست آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے:۔

بیگم شاہ نواز کے وضاحتی بیان پر غور کرنے کے بعد ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی ممبر رہتے ہوئے انہوں نے نیشنل ڈیفنس کونسل کی نشست منظور کر کے مسلم لیگ کے صریحی فیصلے اور عام پالیسی کی خلاف ورزی کی ہے لہذا ورکنگ کمیٹی قومی ڈیفنس کونسل سے استعفا دینے کا ان سے مطالبہ کیا کرتی ہے۔

اگر بیگم شاہ نواز نے دس دن کے اندر اندر قومی ڈیفنس کونسل سے استعفے دیدیا اور صدر کو اس کی اطلاع دیدی تو کارروائی کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اگر بیگم شاہ نواز نے مقررہ مدت کے اندر قومی ڈیفنس کونسل سے استعفے نہ دیا تو آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ مناسب اور ضروری کارروائی کریں۔

ترکی میں اظہار تعجب

انقرہ ۲۷ اگست۔ گو برطانیہ اور روس ایران کے بارے میں واقعات کی تمام اطلاعات ترکی کو دیتے رہے ہیں لیکن اس خبر سے کہ برطانی اور روسی فوجیں سرحد پار کر کے اندر ایران میں داخل ہو گئی ہیں قدرے تعجب پیدا ہو گیا کیونکہ یہاں یہ توقع نہیں تھی کہ اتنی جلدی کارروائی کیجائیگی ابھی تک ترکی کے سرکاری حلقوں میں کوئی رائے نہیں ظاہر کیگئی۔ لیکن عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر لڑائی چھڑ گئی تو ترکی ناطرفدار رہنے کا اعلان کریگا۔

ایران کی دو بندرگاہوں پر قبضہ

لندن ۲۶ اگست۔ ایران میں برطانیہ اور روس نے مل کر جو قدم اٹھایا ہے اس کی سب سے پہلے خبر روس سے آئی ہے۔ کل رات ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا کہ روسی فوجوں نے آج سویرے ایران کی سرحد کو پار کر لیا اور وہ ۲۵ میل آگے بڑھ چکی ہیں اور برابر بڑھتی جا رہی ہیں وہ اردبیل اور تبریز کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ روسی فوجیں کاکیشیا سے دکھن کی طرف ایران میں داخل ہوئی ہیں۔ برطانی فوجوں نے ایران کی سرحد کو بہت سی جگہ پار کر لیا ہے اور اندر داخل ہو گئی ہیں۔ برطانی فوجیں عراق سے دکھن اور پچھم کے علاقوں میں داخل ہوئی ہیں۔ برطانی فوجیں ایران کی کھاڑی کے راستہ بندر شاہ پور میں بھی اتری ہیں۔ ایرانی فوجوں نے کہیں کہیں ان کا مقابلہ بھی کیا۔

شملہ سے آج کے تازہ کمیونک میں بتلایا گیا ہے کہ برطانی اور ہندوستانی فوجیں سوموار کو دن نکلنے سے پہلے تین جگہ داخل ہو گئیں۔ سمندری اور ہوائی جہازوں کی مدد سے آبادان میں برطانی فوج اتار دی گئی اور ہندوستانی فوج کا ایک دستہ بندر شاہ پور میں اتر گیا جہاں کہ وہ جہاز لوٹی ہوئی حالت میں تین اطالوی جہاز اور دو جرمن جہاز جو وہاں رکے کھڑے تھے مع جہازیوں کے پکڑ لئے گئے۔ اور ان پر قبضہ کر لیا گیا۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان علاقوں میں فوجیں اتاری گئیں جہاں اینگلو ایرانین آئل کمپنی میں ملازم برطانی لوگ اور ان کے گھر والے رہتے ہیں۔ تاکہ ان کی حفاظت کی جا سکے ہندوستانی اور برطانی فوجیں جن میں پیدل دستے اور ہتھیار بند گاڑیوں والی فوج بھی شامل ہے۔ ایک ساتھ خانقین سے ایران میں داخل ہوئی۔ نفت شاہ میں تیل کے کارخانوں اور قصر شیریں نامی ایک چھوٹے شہر پر بلا کسی خاص مقابلہ کے قبضہ کر لیا گیا۔

شہر ولگا پر جرمنوں کا قبضہ

لندن ۲۷ اگست۔ روس کے تازہ کمیونک میں بتلایا گیا ہے کہ کل تمام دن تمام مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔

روسی بیان سے جرمنوں کے اس دعوی کی تصدیق نہیں ہوتی کہ انہوں نے ولگا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر لینن گریڈ سے ۹۰ میل دکھن میں ہے۔ روسی بیان میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ پچھلے دو دن میں لینن گریڈ پر حملہ میں ۱۰۱ جرمن ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔

نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

واشنگٹن۔ ۲۶ اگست اخبار نیویارک ٹائمز نے ایران کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایرانی بڑے خوش قسمت تھے کہ برٹش وہاں پہونچ گئے۔ ورنہ جرمن اس ملک کو تباہ کر دیتے۔

نئے لاء ممبر سر سلطان احمد

پٹنہ ۲۵ اگست گورنمنٹ ہند کے نئے لاء ممبر سر سلطان احمد ۵ ستمبر کو شملہ میں اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

اس چکر سے نکلئے

(از ...)

کوئی ہندوستانی جس کے سینے میں دل ہو ایسا نہ ہوگا جس کا دل اپنے دیس اور دیس والوں کی تباہ حالت کو دیکھکر نہ کڑھتا ہو اور وہ اپنے آپ سے یہ نہ پوچھتا ہو "آخر ہماری حالت کب سدھریگی اور کیسے سدھرے گی؟"

جتنے منہ اُتنی باتیں۔ ایک کہتا ہے دیس کے سدھرنے کی ترکیب یہ ہے کہ آزادی حاصل کرو۔ دوسرا کہتا ہے افلاس کو دور کرو۔ تیسرا کہتا ہے تندرستی کو سنبھالو چوتھا کہتا ہے کہ اخلاق کو سنوارو۔ بے شک یہ سب چیزیں اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری ہیں لیکن ان سب کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ ہم دنیا کے ان تجربوں سے واقف ہوں جو ہزارہا سال سے آزادی، تندرستی، دولت اور اخلاق کی خاطر کئے جا رہے ہیں۔ ان تجربوں کو دنیا یاد رکھتی ہے اور اس یاد کو علم کہتی ہے۔ دنیا کا سارا علم کسی ایک شخص کے دماغ میں جمع نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ایک شخص کو یاد رہ سکتا ہے حافظے کی مدد کیلئے علم کتابوں میں لکھ لیا جاتا ہے۔ جو چاہے ان کتابوں کو پڑھکر علم سیکھ سکتا ہے۔ اور دنیا کے ہزار ہا سال کے تجربوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

غرض آزادی، دولت، تندرستی، اخلاق ان سب کے حاصل کرنے میں علم سے اور علم کے سیکھنے میں لکھنے پڑھنے سے بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔ اس لئے دیس کی حالت سدھارنے کی سب سے پہلی سیڑھی یہ ہے کہ سارے دیس واسطے لکھنا پڑھنا سیکھ جائیں۔

تم کہوگے اچھا تو پھر حکومت سے کہیں کہ سب لوگوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے۔ مگر جب تک ملک میں دولت نہ ہو حکومت روپیہ کہاں سے لائے کہ سب کے پڑھانے کا انتظام کرے۔ اور جب تک سب پڑھے نہ ہوں ان میں اتنی سمجھ کہاں سے آئے کہ دولت پیدا کرنے کی تدبیریں سوچیں۔ یہ تو ایک چکر ہوگیا جس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں سوا اس کے کہ ہم حکومت کا سہارا چھوڑ کر اپنے اوپر بھروسا کریں، خود اپنی کوشش سے علم سیکھیں اور سکھائیں۔

شاید تم اس پر ناک بھوں چڑھا کر کہو کہ میاں یہاں اپنی پریشانیوں سے فرصت نہیں آمدنی کم، خرچ زیادہ ہیوپار مندا، روزگار ناپید، پھر دکھ بیماری، لڑائی تم یہ کہاں کا قصہ لے دوڑے کہ علم سیکھو اور سکھاؤ۔ ہم کہتے ہیں کہ جب تک علم سیکھو اور سکھاؤگے نہیں یہ پریشانیاں دور ہونے کی نہیں۔ پھر وہی چکر! جب تک پریشانیوں سے نجات نہ ہو علم کا چرچا کیونکر کریں جب تک علم کا چرچا نہ کیا جائے پریشانی سے نجات کس طرح حاصل ہو۔ یہی بیٹھے سوچا کرو۔ جب تک مرغی نہ ہو انڈا کون دے۔ جب تک انڈا نہ ہو مرغی کیسے پیدا ہو۔

یقین جانو یہ چکر سوچنے سے نہیں کٹتے بلکہ ہمت سے ارادے کی مضبوطی سے اور کام کی دھن سے۔ دلیں ٹھان لو کہ ہزار فکروں اور پریشانیوں کے ہوتے ہوئے کسی نہ کسی طرح وقت نکال کر علم سیکھوں گا اور سکھاؤنگا تاکہ مجھے اور میرے دیس کو آزادی دولت، تندرستی اور اخلاق نصیب ہو۔ کام شروع کردو اور جم کر کرتے رہو۔ پھر دیکھو یہ پریشانی اور جہالت کا چکر کٹتا ہے یا نہیں سچ پوچھو تو نہ تم میں ملک و قوم کی محبت اور ہمدردی کی کمی ہے نہ ہمت کی، اور نہ عقل کی، خرابی کی جڑ یہ ہے کہ تمہارے حوصلے بہت اونچے ہیں۔ جب تم سوچتے ہو تو یہ سوچتے ہو کہ سارے ہندوستان میں مدرسوں کا ایک جال پھیلا دیا جائے۔ ایک بہت بڑی انجمن ہو اور اس کی شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں شاخیں ہوں کروروں کا سرمایہ لاکھوں آدمی کام کرنیوالے ہوں۔ بس اسی طرح کا خواب دیکھتے رہتے ہو۔ خواب دیکھنا اور ہاتھ پیر نہ ہلانا سوتوں کا کام ہے جاگتوں کا نہیں۔ اپنے حوصلے کو اتنا ہی رکھو جتنا تم کرسکتے ہو اور اسے کرکے دکھاؤ۔ خواب بہت دیکھ چکے اب جاگو اور جگاؤ۔ علم سیکھو اور سکھاؤ۔

اگر تم لے پڑھے ہو اور تمنے یہ اپیل پڑھوا کر سنا ہے تو عہد کرلو کہ ایک سال کے اندر پڑھنا لکھنا سیکھ لونگا۔ اگر پڑھے لکھے ہو تو عہد کرلو کہ سال بھر میں کم سے کم ایک شخص کو پڑھنا لکھنا سکھا دونگا۔ اس سے زیادہ حوصلہ اور فرصت ہو تو اپنے گھر یا محلے میں ۵ آدمیوں کا ایک حلقہ اپنے شہر یا ضلع میں ایک مرکز قائم کرکے اپنے ملک اور قوم کی ترقی کیلئے منظم کوشش کرو۔ ادارۂ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تجربہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اس کی کتابیں اور رسالے منگا کر پڑھو۔

بالغوں کی تعلیم کے اصول، طریقے، اور نصابات کے متعلق اور عام طور پر بستی کی تنظیم و ترقی کی تدابیر کے بارے میں ضروری معلومات آپ ادارۂ تعلیم و ترقی سے طلب کرسکتے ہیں۔

ناظم
ادارۂ تعلیم و ترقی
جامعہ ملیہ اسلامیہ، قرول باغ
(نئی دہلی)

بحکم جناب بابو اودھو بہاری لال صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵۴۹

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب گھاٹم پور مقام تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

مدن گوپال نمبردار موضع بلرام پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کان پور — مدعی

بنام ستیل پرشاد وغیرہ — مدعاعلیہ

بنام رتن لال ولد پراگ نرائن و چھمن لال ولد رام رتن اقوام کایستھ ساکنان لیدریس پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوجیے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

سوئس خاتون نے ستیہ گرہ کیا

مدراس ۱۲ اگست زیورچ (سوئزرلینڈ) کی ایک خاتون ہیلی زولنگر نے کل شام کو ستیاگرہ کیا جنکو فوراً گرفتار کرلیا گیا۔ اور آج آپ کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ عدالت نے ان کو چھ ماہ قید محض کی سزا دی اور اے کلاس میں رکھنے کی سفارش کی۔ انہوں نے اقبال جرم کرلیا۔ یہاں کی دوسری سزا ہے۔ ان کو اسی الزام میں سزا دی گئی تھی۔

شملہ۔ ۲۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ نیشنل ڈیفنس کونسل کا پہلا اجلاس وائسریگل لاج میں ۱۵ ستمبر کو لارڈ لنلتھگو کی صدارت میں ہوگا یہ اجلاس تین روز جاری رہے گا۔

روس اور جرمنی کا نقصان

روس کے ایک ضمنی بیان میں بتلایا گیا ہے کہ دو ماہ کے اندر جرمنی کے بیس لاکھ سپاہی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں اور پکڑے جا چکے ہیں جرمنی کے ۸۰۰۰ ہزار ٹینک۔ دس ہزار توپیں اور ۷۲۰۰ ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں روس کے ۱۵۰۰۰۰ ہلاک ۵۰۰۰۰۰ زخمی اور ۱۱۰۰۰۰ آدمی لاپتہ ہیں۔ یعنی روس کو ۷ لاکھ آدمیوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ روس کے ۵½ ہزار ٹینک۔ ۷½ ہزار توپیں اور ۴½ ہزار ہوائی جہاز کام آئے۔ ماسکو پر ۲۴ ہوائی حملے ہوئے۔ لیکن کسی فوجی ٹھکانے کو نقصان نہیں پہونچا ۷۳۶ آدمی ہلاک ہوئے اور ایک ہزار کے قریب شدید زخمی ہوئے۔ ۲۰۷۹ معمولی زخمی ہوئے۔

بہ اجلاس جناب مسٹر محمد عبدالجلیل صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۱۱

بعدالت تحصیلدار صاحب کانپور۔ مقام کانپور ضلع کانپور

ستیوپال سنگھ — مدعی

دیدار بخش — مدعاعلیہ

بنام دیدار بخش ولد امام بخش مسلمان ساکن بناجہار شہر کان پور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوجیے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ اگست ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

پٹرول راشن کے ماتحت پہلی گرفتاری

پونہ (بذریعہ ڈاک) بمبئی کے ایک سوداگر موہن داس گجراتی کو پٹرول راشن حکم کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کرلیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے قبضہ سے ۱۶۲ گیلن پٹرول ملا ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس انگلستان پہونچ گئے

لندن ۲۳ اگست لارڈ ہیلی فیکس آج صبح انگلستان پہنچ گئے اور وہ وار کیبنٹ کی میٹنگ میں بھی شریک ہوں گے۔

پچاس لاکھ روسی سپاہ کا نقصان

لندن ۲۳ اگست۔ جرمن روس کے نقصانات بہت مبالغہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں ان کا دعوی ہے کہ پچاس لاکھ روسی سپاہی ہلاک زخمی اور گرفتار ہو چکے ہیں روسیوں نے جرمنوں کی جزوی فتوحات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس کی مکمل فتح ناممکن ہے۔

شملہ۔ ۲۳ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ سر اکبر حیدری ۶ ماہ کے بعد وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے استعفا دیں گے اور بنگال کے وزیر خواجہ سر ناظم الدین ان کی جگہ مقرر کئے جائیں گے۔

سبزہ زار کی ملکہ

چائے کی خوبیوں کے متعلق لوگوں نے جو اظہار خیالات کئے ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو شاید ہی اس سے بڑھکر تعبیر کوئی کتاب دیکھنی ملے۔ جاپان کے ایک مشہور شاعر اور مضمون نگار اوکاکورا کاکوزو نے "چائے کی کتاب" تصنیف کی ہے۔ جو ذیل میں درج ہے چائے کا فلسفہ معمولی الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی خوبیوں کا اظہار تو مذہب اور انسانیت کے ساتھ منسلک ہے۔ جہاں کہ تمام تر نقطۂ خیال انسان اور قدرت کو ایک ساتھ وابستہ کرتا ہے۔ یہ حفظان صحت کا علم ہے۔ کیونکہ یہ صاف ستھرا رہنے کا راستہ بتاتا ہے۔ یہ علم اقتصادیات ہے۔ اس کی سادگی سے آرام ملتا ہے۔ کاٹھن اور فرانی اس کا شیوہ نہیں۔ یہ علم جیومیٹری ہے۔ کیونکہ یہ ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ دنیا میں رہ کر ہم اپنے ماحول کو کس طرح اپنے زاویہ نگاہ کے مطابق بنا سکتے ہیں۔ یہ تو مشرقی جمہوریت کی روحانیت کا نقشہ ہے جو اس کے عاشق ہیں۔

غیر لوگ یہ سنکر حیران ہوں گے اور شاید خیال کرنے لگیں کہ یہ بہت کچھ بے کار اور عبث ہے۔ وہ کہے گا کہ چائے کی پیالی اور اتنا طوفان۔ لیکن جب ہم غور کرتے ہیں کہ انسان کی خوشیوں کا پیالہ کتنا چھوٹا ہے۔ نوحتی کے مارے کس جلدی سے آنسوؤں کا پیالہ چھلکنے لگ جاتا ہے۔ ہماری نہ بجھنے والی پیاس کس قدر جلد اسے خشک کردیتی ہے۔ اس چائے کی پیالی کے بنانے کے لئے اپنے آپکو خطاوار نہ سمجھنا چاہیئے۔

انسان نے تو اس سے بڑھکر برے کام کئے ہیں۔ محبت کے دیوتا کی پرستش میں تو ہم نے دل کھول کر قربانی کی ہے۔ ہم نے مریخ کی تعریف میں اس کا بڑا مجسمہ تیار کردیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم لوگ اپنے خیالات کو "سبزہ زار کی ملکہ" کی طرف رجوع نہ کریں۔ اور اس کے آغوش میں بیٹھ کر ہمدردی کی گرم لہر جو اس کے آستانے سے بہ رہی ہے سرفراز نہ ہوں۔ ہاتھی دانت کی عمدہ پیالی میں مشک عنبری کے رنگ کا یہ عرق جو کنفوشس کے ہونٹوں کو چھو چکا ہو۔ جس نے لاؤ تسی کو مزہ چکھایا ہو۔ اور سکیا مونی کی سانس کو معطر کردیا ہو۔

موجودہ انسانیت کی بہشت دولت و ثروت حاصل کرنے کی جنگ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہے۔ دنیا خیر اور برائی کے سایہ میں اندھے کی طرح راستہ ٹٹول رہی ہے علم برائی کے لئے خرید اجا رہا ہے۔ اچھائی کو محض فائدے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ مشرق اور مغرب جو خوفناک اژدہاؤں کی طرح دشمنی کے سمندر میں زندگی کا جوہر حاصل کرنے کے لئے بیکار غوطہ لگا رہے ہیں۔ لیکن ہم اپنے بڑے اوتار کا انتظار کر رہے ہیں اس لئے اس اثنا میں آؤ۔ ہم پل کر چائے پیئیں۔ سہ پہر کی چمک بانسیوں کو روشن کر رہی ہے۔ خوشی سے چشمے ابل رہے ہیں۔ اور پہاڑی درختوں کی صدا ہماری کیتلی میں سنائی دے رہی ہے۔

جاپانی قبضہ تسلیم نہیں کیا جائیگا

واشنگٹن۔ ۲۲ اگست مسٹر کارڈل ہل نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پیسفک سمندر میں جاپان جن ٹاپوؤں پر قبضہ کریگا حکومت امریکہ ان کو تسلیم نہیں کرے گی۔ اور اس کے اس قدم کو تشویش کی نظر سے دیکھے گی۔

آہ! مرزا عظیم بیگ چغتائی کا انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دیتا ہوں کہ ملک کے نامور ادیب مرزا عظیم بیگ چغتائی مشہور ظرافت نگار نے جوان عمر میں بمقام جودھپور کئی سال کی تکلیف دہ علالت کے بعد ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء کو انتقال فرمایا اور اپنے پیچھے تمام اُردو۔ ہندی طبقہ کو ماتم گسار اور کنبہ کو اشکبار چھوڑ گئے۔ خدا مرحوم کی روح کو تسکین دے۔

(محمد ظفر قریشی بی اے دہلوی)

بہار اسٹوڈنٹ کانفرنس

پٹنہ۔ ۲۳ اگست آج صبح بہار اسٹوڈنٹ کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا سب سے پہلے مسٹر بی آر داس کی صدارت میں سر یادھا کرشنن نے تمدنی سیکشن کا افتتاح کیا۔ آپ نے تمدنی سیکشن کو سوشل اور سیاسی تحریکوں کے ساتھ وابستہ کرنے کے خیال کو خوش آمدید کیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

جاں پر وتق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

احسن — ہفتہ وار — سمیعی

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ شش ماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ شش ماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۳۲۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۶

ادبیات

مشاعرۂ جامعہ ادبیہ کانپور

انجمن کا مخصوص پندرہ روزہ مشاعرہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۱ء کو ۹ بجے شب میں جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر کے دولت کدہ پر منعقد ہوا جناب خواجہ عبدالسلام صاحب اڈیٹر صداقت نے مشاعرے کی صدارت فرمائی اور بعنوان موسیقی وشاعری، اپنا ایک دل کش مقالہ پڑھ کر بزم سخن کا آغاز کیا شرکا، بزم کا منتخب کلام بلقید قوافی درج ذیل ہے۔ مصرعہ طرح "میری ہستی ہے غیب کی آواز" جناب فانی بدایونی کا تھا اس تعلق سے آپ کے اشعار بھی زینت صفحۂ قرطاس ہیں:۔

(سلیم ناطقی سکرٹری انجمن)

مطلع ساز

جناب فانی بدایونی: میں ہی تھا ایک دُکھ بھری آواز ۔ اب نئے سر سے چھیڑ پردۂ ساز
جناب اثر کانپوری: غیب سے آرہی ہے کچھ آواز ۔ زیست میں بج رہا ہے موت کا ساز
جناب اختر شاکری: سُن رہا ہوں میں اب تری آواز ۔ بزم ہستی ہے اور دل کا ساز
جناب بزمی بلند شہری: میرے جینے کا اب یہ ہے انداز ۔ کوئی مونس نہ کوئی ہے دمساز
جناب سحر جلالپوری: کیا کرے شام غم وہ بندہ نواز ۔ جس کا ہمدم نہ ہو کوئی دمساز
جناب سخا شاہجہانپوری: نور ایماں ہے غرق رنگ مجاز ۔ الحذر او نگاہ کافر ساز
جناب سلیم ناطقی: دل کی لَے نے دل کا نغمہ ہے ممتاز ۔ بجنے کو بج رہے ہیں اور بھی ساز
جناب شاکر ناطقی: خود ہوں میں نغمہ خود ہی نغمہ نواز ۔ ہر نفس نغمہ ہر نفس ہے ساز
جناب صادق لکھنوی: ہیں حقیقت نما نقوش مجاز ۔ آئینوں میں ہے عکس آئینہ ساز
جناب فرخ کانپوری: بے اثر کیوں نہ دل کی ہو آواز ۔ ساز ہی کا مزاج ہے ناساز
جناب قیصر کانپوری: کوئی پہچانتا نہیں آواز ۔ پردۂ راز ہے کہ پردۂ ساز

آواز

جناب فانی بدایونی: ہوں مگر کیا ہوں کچھ نہیں معلوم ۔ میری ہستی ہے غیب کی آواز
جناب اثر کانپوری: ناتوانی میں کیا کروں فریاد ۔ کب پہونچتی ہے آپ تک آواز
جناب اختر شاکری: حال دل کہتے کہتے غش آیا ۔ دور پہونچی ہے اب مری آواز
جناب بزمی بلند شہری: ساز میں سوز جب ہوا شامل ۔ بڑھ گئی اور گرمی آواز
جناب تابش لکھنوی: دل ہے لیکن ہما ہمی وہ کہاں ۔ ساز تو ہے مگر ہے بے آواز
جناب سحر جلالپوری: اس طرح توڑ شیشۂ دل تو ۔ گرے پتھر پہ تو نہ ہو آواز
جناب سخا شاہجہانپوری: تو نے ایسا ملا دیا ہے ساز ۔ دل سے آنے لگی تری آواز
جناب سروش لکھنوی: ہر بن مو ہے ساز صد لبیک ۔ پردۂ دل سے کس نے دی آواز
جناب سلیم ناطقی: سن رہا ہوں میں گوش دل سے سلیم ۔ دے رہا ہے مجھے کوئی آواز
جناب شاکر ناطقی: راز دیر و حرم کا کھل نہ سکا ۔ آئی ہر جا سے ایک ہی آواز
جناب صادق لکھنوی: ہوا حا جب نہ کوئی پردۂ ساز ۔ ہم نے پہچان لی تری آواز
جناب فرخ کانپوری: لن ترانی سنائیے نہ مجھے ۔ پھونک دیتا ہے شعلۂ آواز

آغاز

جناب فانی بدایونی: دیکھئے کیا ہو عشق کا انجام ۔ دل کی ہستی ہے موت کا آغاز
جناب اثر کانپوری: عشق بھی ہے ازل سے حسن کے ساتھ ۔ کیسا انجام اور کیسا آغاز
جناب تابش لکھنوی: زندگی جس کی موت بن جائے ۔ اُس کا انجام کیا ہے کیا آغاز
جناب سحر جلالپوری: شام غم ختم جب سحر ہو گی ۔ روز محشر کا ہوگا وہ آغاز
جناب سخا شاہجہانپوری: دیکھئے کیا مآل دل ہو سخا ۔ روح فرسا ہے عشق کا آغاز
جناب سروش لکھنوی: ہائے کیا دور تھا وہ دور سروش ۔ جب ہوا درد عشق کا آغاز
جناب سلیم ناطقی: ہائے رے بدنصیبیاں دل کی ۔ موت انجام اور درد آغاز
جناب شاکر ناطقی: ہیں ہوں انجام عشق سے واقف ۔ زندگی کیا ہے موت کا آغاز
جناب صادق لکھنوی: ہے عدم سے کہاں مفر دمساز ۔ یہی انجام ہے یہی آغاز
جناب فرخ کانپوری: مختصر ہے یہ عشق کی روداد ۔ حشر انجام اور حشر آغاز

دنیائے اسلام

تمام اسلامی ملکوں نے رضا شاہ پہلوی کی امداد کی درخواست ٹھکرادی

لندن۔ ۳۱ اگست۔ انقرہ میں مقیم ڈیلی ایکسپریس کے اسپیشل نامہ نگار نے رضا شاہ پہلوی کی غلطیوں کے متعلق عجیب اطلاع بہم پہونچائی ہے۔

۱۲ اگست کو شاہ اور وزرا کی ایک میٹنگ ہوئی میٹنگ کے دوران میں ایک جرمن وزیر جرمن خفیہ سروس کے دو مشہور ایجنٹوں کے ساتھ وہاں پہونچ گئے ہٹلر کے یہ پیامبر فرداً فرداً ایران گورنمنٹ کے ممبروں سے طویل بات چیت کر چکے ہیں۔

دوسرے دن جرمن وزیر نے اکیلے شاہ سے ملاقات کی اور انھیں یقین دلایا کہ اگر برطانیہ یا روس نے ان کے ملک کے خلاف کوئی کاروائی کی تو وہ ان کی پوری پوری امداد کریں گے اس پر شاہ نے مصر کے بادشاہ کو امداد دینے کے لئے تار دیا لیکن اس کا نتیجہ ان کی مرضی کے خلاف برآمد ہوا شاہ نے ترکی سے بھی امداد کے لئے درخواست کی لیکن انھیں انقرہ کے ایرانی سفیر کی طرف سے تار موصول ہوا کہ کہ لندن کا ترکی سفیر لندن کے روسی عزائم میکی سے وعدہ کر چکا ہے کہ وہ برطانیہ کے خلاف ایران کی پالیسی میں امداد نہیں دیں گے شاہ کو یہ بھی اطلاع دی گئی کہ ترکی کی گورنمنٹ کا خیال ہے کہ شاہ کو تمام جرمن ایجنٹوں کو اپنے ملک سے نکال دینا چاہیئے۔

شاہ نے ابن سعود ٹرانس یورڈنیا کے امیر اور شاہ افغان کو تار دیئے اگر وہ ان کی امداد کریں تو وہ مفتی اعظم کو اپنے ملک سے نکال دیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انقرہ میں ہٹلر کے سفیر فان پاپن نے ایرانی سفیر سے کہا کہ وہ شاہ ایران کو مشورہ دیں کہ وہ اوڈیسہ کی فتح تک وہ جوں توں کر کے گذارہ کریں اوڈیسہ میں داخل ہونے کے بعد ایران کو فوجی مدد دی جائے گی۔

راز

جناب فانی بدایونی: ہے کہ فانی نہیں ہے کیا کہئے ۔ راز ہے بے نیاز محرم راز
جناب اثر کانپوری: خاک بیگانگی نہ کام آئی ۔ راز منکر ہوا ہوں واقف راز
جناب اختر شاکری: ایک اُلجھن سی دل میں رہتی ہے ۔ جب سے سمجھا ہوں میں حقیقت راز
جناب بزمی بلند شہری: کیوں نہ سینہ میں ہو مرے محفوظ ۔ راز ہے راز پھر تمہارا راز
جناب سحر جلالپوری: چشم تر کیا غضب کیا تو نے ۔ بن کے ہمدرد فاش کردیا راز
جناب سخا شاہجہانپوری: کس کو ترجیح زخم و تیر میں دیں ۔ ایک دل ہے تو ایک دل کا راز
جناب سروش لکھنوی: ہر نفس ہر نگاہ ہے غماز ۔ راز کب تک رہے گا عشق کا راز
جناب سلیم ناطقی: اشک آنکھوں میں ہیں لبوں پر آہ ۔ کس کو سمجھا رہا ہوں دل کا راز
جناب شاکر ناطقی: آگیا سامنے وہ نظروں کے ۔ اُٹھ گیا آج خود ہی پردۂ راز
جناب صادق لکھنوی: آپ سے کہہ چکی ہے بندہ نواز ۔ نگہ شوق میرے دل کا راز
جناب فرخ کانپوری: عارضی زندگی پہ کیا مرنا ۔ تو نہیں جانتا فنا کا راز
جناب قیصر کانپوری: غم کی صورت بدل نہیں سکتی ۔ کیا کریں کس طرح چھپائیں راز

انداز

جناب فانی بدایونی: صور و منصور و طور ارے توبہ ۔ ایک ہے تیری بات کا انداز
جناب اثر کانپوری: کیوں نظر وہ ملا کے بات کریں ۔ دل لبھانے کے ہیں بہت انداز
جناب اختر شاکری: صبح ہوتی نظر نہیں آتی ۔ درد دل کے ہیں اور ہی انداز
جناب تابش لکھنوی: نیچی نظروں کا اُٹھ کے جھک جانا ۔ بھول سکتا ہے کون یہ انداز
جناب سحر جلالپوری: کردیا انقلاب عالم میں ۔ ناوک ناز اُف ترے انداز
جناب سخا شاہجہانپوری: زخم دل پر پہونچ گئیں نظریں ۔ خندۂ گل کے دیکھ کر انداز
جناب سروش لکھنوی: مجھ سے پوچھے کوئی کہ کیا شے ہے ۔ اُس نگہ کے کلام کا انداز
جناب سلیم ناطقی: اُس کا کیا ذکر دل جو صید ہوا ۔ اُس نے چھوڑا تھا تیر بے انداز
جناب شاکر ناطقی: شورش قیس وجذبۂ منصور ۔ ہر جگہ اُس کا ہے نیا انداز
جناب صادق لکھنوی: ابھی شوخی ابھی حیا ابھی ناز ۔ کس سے سیکھے یہ آپ نے انداز
جناب فرخ کانپوری: لے گئیں دل مغالطہ دے کر ۔ وہ نگاہیں جو تھیں غلط انداز
جناب قیصر کانپوری: پاؤ گے عشق کی سزا قیصر ۔ یہ نہ ہوگی خطا نظر انداز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحش عزم مستقل ہیں جہاں
زمان پر لکھی ہی ہو جو نیر سے دل میں

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد | کانپور شنبہ ۶ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۶

ایڈیٹوریل نوٹ

...کے دو سال

۲ ستمبر ۱۹۴۱ء

...نیہ کو جنگ میں داخل ہوئے پورے دو سال ہوتے ...قعہ پر برطانیہ کے جنگی کیبنٹ کے ممبر مسٹر آرتھر ...وم سکریٹری مسٹر ہربرٹ مارکسن وزیر خوراک ...ن اور امیر البحر مسٹر الگزینڈر نے اپنے اپنے ...ہر کئے ہیں مسٹر گرین وڈ نے ہٹلر کی چار بڑی ...یاں گنائی ہیں ایک تو یہ کہ برطانیہ پر حملہ نہ ہو سکا ...وہ امریکہ کو جنگ میں امداد دینے سے باز نہ رکھ سکا ...ران شام اور عراق پر جرمنوں کا قبضہ نہ ہو سکا۔ ...یوں پر جرمنوں کو خاطر خواہ فتح حاصل نہ ہو سکی۔ ...لہ ہونے کا گزشتہ سال بڑا زبردست اندیشہ تھا ...یہ خیال تھا کہ فرانس کے زوال کے بعد برطانیہ ...اکھڑ جائیں گے یا کم از کم حوصلے پست ہو جائینگے ...س ہوا روس کو فتح کرنیکے متعلق ہٹلر کا اندازہ دو ہفتہ ...تھا مگر یہ اندازہ بھی غلط نکلا۔ مسٹر ہربرٹ مارسین ...ہوائی بیڑے کی بہت تعریف کی ہے اور اسمیں ...کہ برطانی ہوائی جہازوں کی تعداد جرمنی سے کم ...ے بھی انکے حملے بہت مؤثر ثابت ہوئے اور ...وگرام پر اس کا نمایاں اثر پڑا۔ بیشتر سیاسی مبصرین ...ال ہے کہ یہ لڑائی جتنا بھی طول کھینچے گی اتنا ہی ...فائدہ پہونچے گا۔

انتھونی ایڈن کی تقریر

...انتھونی ایڈن نے حال میں ایک تقریر کرتے ہوئے ...بھی ذکر کیا ہے اور جنگ کے بعد کے نظام کے متعلق ...رخیال فرمایا ہے، ایران کے متعلق انکا کہنا یہ ہے کہ ہمیں ...زمین بھی نہیں چاہئے جب حالات اجازت دینگے ...ہی ایران سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں گے ہم جانتے ...اد اور مضبوط ایران وسط یورپ کے استحکام اور ...ایک عنصر ہے۔ دنیا اُمید پر قائم ہے ہمیں مسٹر ...ایڈن کے وعدہ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور مسٹر ...نے جنگ کے بعد دنیا کے نئے نظام کا بھی ذکر کیا ...اس سلسلہ میں مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ ...کی ملاقات کو بہت اہمیت دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ...قائم کئے گئے ہیں ان کی بنیاد پر دنیا کی قوموں کے ...تعلقات قائم ہونگے۔ ہمیں یاد ہے کہ پریذیڈنٹ ...نے ۱۹۱۸ء میں چودہ نکات پیش کئے ان کے ...بھی لوگوں کی یہی خوش فہمی تھی جو معاہدہ ورسائی میں ...ثابت ہوئی۔ بقول آچاریہ کرپلانی کے لفظوں کی ...بلکہ عمل کی ضرورت ہے۔ ہندوستانی نواب اس بات کا ...دگیا ہے کہ برطانی مدبروں کی زبان سے میٹھی میٹھی ...سنے جائے لیکن ساتھ ہی ان کے عمل کو اکثر قول ...ن پاتا رہا ہے۔ مسٹر ایڈن کی تقریر کا سب سے ...یہ ہے کہ اسمیں پھر یورپ کے ہی نئے نظام کا ...گیا ہے۔ یہ یورپین کتنے کوتاہ نظر ہیں کہ ان کی ...ربار بار یورپ کے ملکوں کی آزادی کا تو ذکر آتا ...یشیا یا ہندوستان کا ذکر نہیں آتا حالانکہ روس کو ...تمام یورپ کی آبادی اکیلے ہندوستان کے ...

مسٹر روزویلٹ کی تقریر

پریذیڈنٹ روزویلٹ نے حال ہی میں لیبر ڈے کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے سیاسیات حاضرہ پر جو تبصرہ کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نازیوں کی فتوحات کی وجہ سے امریکہ کے حوصلوں میں کسی طرح کا فرق نہیں آیا ہے اور امریکہ۔ برطانیہ کو مدد دیکر نازی ازم کا خاتمہ کرنے پر تلا ہوا ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا نہ چاہئے کہ امریکہ جلد ہی لڑائی میں کودنے کے لئے تیار ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک تنبیہہ بھی کی ہے۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ روس کی لڑائی کی وجہ سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ جرمنی کے حوصلے پست ہو گئے ہیں یا اسکی حملہ آوری کی طاقت کم ہو گئی ہے۔ پریذیڈنٹ موصوف نے امریکہ کی تیاری کا بھی ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ آج امریکہ پہلے سے کہیں زیادہ تیار ہے لیکن دشمنوں نے یہ وطیرہ اختیار کیا ہے کہ وہ امریکہ کے اندر پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ آخر میں مسٹر روزویلٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ میں نازیوں سے صلح کی بات چیت کروں مگر میں اسکے لئے تیار نہیں ہوں بقول مسٹر فیڈن وزیر اعظم آسٹریلیا کے مسٹر روزویلٹ کی تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ صلح کی کوئی بات چیت نہ ہوگی اور جرمنی ابھی تک ایک طاقتور دشمن ہے۔

جاپان اور امریکہ

حال ہی میں ہیاڈ مابوچی نے اپنی تقریر میں یہ شکایت کی تھی کہ جاپان کو امریکہ برطانیہ چین اور ڈچ ایسٹ انڈیز ملکر گھیر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جاپان طاقت سے مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔ آج کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی کیبنٹ میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے اور اسمیں تبدیلیاں ہونے کا امکان ہے، ممکن ہے کہ مسٹر متسوکا سابق وزیر خارجہ جاپان کو پھر سے کیبنٹ میں لے لیا جائے۔ وزیر اعظم جاپان پرنس کنوئے عرصہ سے خاموش تھے اب جو وہ بولے ہیں تو یہ بولے کہ جاپان اسوقت بڑی دقتوں اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ ساتھ ہی اُنھوں نے اپیل کی ہے کہ جاپان کی تمام قومی طاقت کو جلد سے جلد منظم کیا جائے اُدھر امریکہ سے یہ خبر آئی ہے کہ پرنس کنوئے نے جاپانی سفیر مقیم امریکہ کے ذریعہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو جو پیغام بھیجا تھا اسمیں یہ بھی ذکر تھا کہ ہم آپ کر الکاہل میں کسی جگہ مل لیں، ابھی تک امریکہ نے اس بارے میں کچھ طے نہیں کیا ہے، جاپانیوں نے سیاست کا سبق یورپینوں سے اور بالخصوص برطانیہ سے لیا ہے اسلئے ایک ہی وقت میں ایک مدبر ایک بات کہتا ہے اور دوسرا مدبر دوسرے سُر میں بولتا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ جاپان کی اصل آواز کیا ہے۔ ہمارے خیال میں ستمبر کا مہینہ جاپان کی پالیسی کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگا۔

حضرت فانی بدایونی کا انتقال

ادب اُردو کے چمکتے ستارے ایک ایک کرکے ڈوبتے جا رہے ہیں جولائی کے آخر میں حضرت قمر بدایونی نے رحلت فرمائی۔ کچھ دن ہوئے کہ مرزا عظیم بیگ چغتائی نے طویل علالت کے بعد انتقال کیا اور اب حضرت فانی بدایونی نے اس جہان فانی کو الوداع کہا۔ فانی کے کلام میں سوز و گداز بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔ آجکل اُردو رنگ تغزل بہت کچھ بدل چکا ہے لیکن فانی جیسے اہل فن کو نظر انداز نہیں ... ناسلہ تا ہے جو کہتے ہیں کہ "اے اہل بزم ہے کوئی نقاد سوز دل، لایا ہوں دل کے داغ نمایاں کئے ہوئے" حضرت فانی کے ...

ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

شملہ ۳ ستمبر۔ "ہندوستان بیدار ہے وہ قوی اور ہیبتناک ہے اور اگر آپ پکا ارادہ کرلیں تو وہ ابھی اور قوی ہوگا" یہ ہیں وہ الفاظ جو ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے جنگ کی دوسری سالگرہ پر رات کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے فرمائے۔ دو سال ہوئے آج ہی کی رات کو میں نے نازک وقت میں خطاب کیا تھا اس وقت میں نے اعتماد کے ساتھ کہا تھا کہ اسوقت جدید دنیا کی تہذیب کی سب سے زیادہ بیش قیمت چیزیں خطرہ میں ہیں اور ہندوستان دنیا کی قوموں کے ساتھ اپنے رتبہ کے شایان شان حصہ لیگا۔ میں نے کچھ غلط نہیں کہا تھا جنگ دریا کے بہت بڑے بند کی طرح پھٹی اور تباہی کا پانی ساری دنیا میں پھیل گیا اس پانی کی آواز دور دور سنائی دی اور ہندوستان نے طوفان کا مقابلہ کرنے کی تیاری کرلی۔ دو سالوں میں اپنے مدافعتی مورچے مضبوط کرلئے اور قلعوں کے باہری حصوں کو مضبوط کرلیا۔ جنگ کی لہر ایک طرف سے نہیں بلکہ کئی طرف سے ہمارے ساحلوں کے قریب پہنچ چکی ہے لیکن ہندوستان مضبوطی کے ساتھ اپنے قدموں پر قائم ہے سمندر میں خشکی پر اور ہوا میں خدمات انجام دینے کیلئے ان کے نوجوان صدا کو لبیک کہنے کے لئے آگے بڑھے کارخانے اور ملز اور جہاز بنانے کے لئے یارڈ گولہ بارود اور ہتھیار تیار کرنے کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں، جنگ کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے لوگ خوشی خوشی چندہ دے رہے ہیں، گھروں کی حفاظت کرنے اور امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے لاکھوں کی تعداد میں شہری محافظ بھرتی ہو چکے ہیں اور دنیا یہ کبھی نہیں بھولے گی کہ اتحادی کا رستہ تاریک ترین دور کے بعد ہندوستانی سپاہی دسمبر کی ایک صبح کو مغربی صحرا میں بھالے کی نوک بن کر جنگ میں کود پڑے اور سیدی برانی میں ہماری پہلی فتح حاصل کی۔

آج ہندوستان قوموں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے مصر، سوڈان۔ جو شاندار تحفہ دے کر اپنے شکریہ کا اظہار کر چکا ہے۔ اریٹریا۔ ابی سینیا۔ عراق شام اور ایران میں اور دوسرے میدانوں میں ہندوستانی فوجوں نے جہاں شان و شوکت کی تلاش کی وہاں پائی اُنھوں نے وفاداری کے ساتھ اطالوی سلطنت کو جو مشرقی افریقہ میں تباہ و برباد ہو چکی ہے چوٹ پہنچائی، اُنھوں نے ہتھیاروں کے نئے رشتے قائم کئے ہیں اور بہت سی پڑوسی قوموں کو حملے کے نمایاں یا حقیقی خطرہ سے بچایا ہندوستان بیدار ہے وہ قوی اور ہیبتناک ہے اور اگر آپ پکا ارادہ کرلیں تو وہ اور قوی ہوگا۔

ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہل چلانے میں کوئی مدد کئے بغیر فتح کی فصل کاٹنا چاہیں گے اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں عوام میں پھوٹ جنگی کوششوں میں کمزوری پیدا کرنے اور اعتماد کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے شرم نہیں آتی لیکن ہندوستان کی اسپرٹ یہ نہیں ہے ان دیسی پانچویں دستے والوں کی سرگرمیوں سے اپنے ارادے کمزور نہ ہونے دو متحد رہو اور اپنے آپ کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھو۔

جنرل ویول کمانڈر انچیف کی تقریر

شملہ ۳ ستمبر ۱۹۴۱ء۔ آج رات کو جنرل ویول کمانڈر انچیف ہندوستان نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جو جنگ کی دوسری سالگرہ کے سلسلہ میں تھی اس میں اُنھوں نے جنگ کے حالات پر تبصرہ کیا اور یاد دلایا کہ ۱۹۳۹ء میں ۳۱ اگست کو جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا جو بغیر کسی اشتعال کے تھا، برطانیہ کی قوت صبر ختم ہو چکی تھی اگرچہ برطانیہ کی تیاریاں کافی نہ تھیں لیکن اسنے اس جد و جہد میں شمولیت قبول کرلی، اگرچہ اسے خوب معلوم تھا کہ یہ جنگ طویل اور سخت ہوگی لیکن اس نے اس جنگ آزادی میں اپنے فرض کا خیال کیا۔ اس دو سال کے عرصہ میں اگرچہ ہم نے بہت مصیبتیں اُٹھائی ہیں مگر ایسی علامتیں ظاہر ہیں کہ دشمن کی طاقت روز بروز کمزور ہو رہی ہے اور دشمن کے علقوں میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے جو کچھ عرصہ بعد مایوسی میں تبدیل ہو جائیگی کیونکہ اسے نظر آ جائیگا کہ ہماری تباہی بالکل قریب آ گئی ہے ایک زمانہ تھا کہ جب جرمنی اور اٹلی کے اعلانوں میں نمایاں فرق نظر آتا تھا کہ جرمنی کے اعلانوں میں حقیقتوں کا زیادہ لحاظ رکھا جاتا تھا جبکہ اٹلی والے بے پر کی باتیں اُڑایا کرتے تھے ہاں جرمنی کے بیان میں اس زمانہ میں بھی مبالغہ ہوتا تھا لیکن اسی حد تک کہ اپنا نقصان ادھا اور تہائی کرکے اور دوسرے کا نقصان دوگنا یا تگنا کرکے دکھایا جاتا تھا مگر اب نوبت یہ ہے کہ جرمنی والے دس بارہ گنا اضافہ کر دیتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے ایک اچھی علامت ہے۔

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ

۳۰ اگست کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایک میٹنگ رائے سردار سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی اور سکریٹری و افسر تشخیص ٹیکس کے جداگانہ تقرر کے سوال پر غور ہوا اور بحث کے بعد یہ طے ہوا کہ سکریٹری اور تشخیص افسر علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں۔

مسٹر ہیش پرشاد نے کہا کہ اگرچہ موجودہ سال کے بجٹ پر کمشنر صاحب کے دستخط نہیں ہوئے ہیں پھر بھی تعلیمی کمیٹی کے چیرمین نے اپریل اور مئی میں صرف سفر میں ۲۹۲ روپیہ خرچ کر دیئے ہیں جو کہ کمشنر کے حکم کے خلاف ہے۔

تعلیمی کمیٹی کے دو ممبروں کے انتخاب کے بارے میں مسٹر ہیش پرشاد نے ٹرانسفر ایبل ووٹ سسٹم کی سفارش کی لیکن بعض ممبران نے اسکی مخالفت کی اس لئے گورنمنٹ کے جنرل ایڈوکیٹ سے رائے کا لینا طے کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کا جلسہ ٹھاکر دھرمپال سنگھ کی زیر صدارت ہوا جسمیں تعلیمی کمیٹی کے چیرمین کے خلاف تعلیمی کمیٹی کے اسٹاف کے تبادلہ۔ معطلی۔ برخاستگی۔ ترقی اور تقرری میں اور حساب کی درستی کے بارے میں بیضابطگی کی شکایتیں پیش کی گئیں۔ چیرمین کے موافقین نے ان الزامات کو غلط بتایا اور بحث و مباحثہ کے بعد ایک سب کمیٹی تحقیقات کرکے رپورٹ کرنے کے لئے بنائی گئی جو حاجی قمر الدین۔ ایس۔ پی۔ دوبے۔ ایس۔ کے۔ سریواستوا پر مشتمل ہے۔

مارواڑی کالج کی ہڑتال ختم

بڑی خوشی کی بات ہے کہ مارواڑی انٹر کالج کے طلباء کی ہڑتال مسٹر کاظمی انسپکٹر آف اسکول کی کوشش سے ختم ہو گئی۔ کالج کے سکریٹری اور پرنسپل مسٹر کے۔ دی۔ کپھڑکے کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا۔

کالج کمیٹی نے اپنے اس رزولیشن کو منسوخ کرنا منظور کرلیا ہے جسکے ذریعہ مسٹر کپھڑکے کا استعفیٰ منظور ہوا تھا اور مسٹر کپھڑکے نے بدستور سابق پرنسپل رہنا منظور کرلیا ہے۔

مارواڑی کالج اور بورڈ

مسٹر ٹی۔ سی۔ کوریل نے مندرجہ ذیل رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جسکو وہ میونسپل بورڈ کی آیندہ میٹنگ میں پیش کرنیوالے ہیں کہ:-

"حقیقت میں بورڈ مارواڑی انٹر کالج کو بغیر کسی ذات کی پابندی کے تمام درجوں کی تعلیم کے لئے ایک سالانہ رقم دے رہی ہے اور اگر مجلس کسی قسم کی بیجا طرفداری کرے تو بورڈ کالج کی رقم فوراً بند کر دے گا۔"

ہم کو اُمید ہے کہ آیندہ کالج میں کسی ذات کے ساتھ کوئی خصوصیت نہ برتی جائے گی۔

وار کی جد و جہد کیلئے اپیل

جنگ کی دوسری سالگرہ کے موقع پر کانپور ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کے جائنٹ سکریٹری مسٹر آتما شنکر مہروترا نے پبلک سے اپیل کی ہے کہ اگرچہ صوبہ متحدہ کے دوسرے شہروں کی بہ نسبت کانپور میں وار فنڈ کے لئے سب سے زیادہ چندہ جمع ہوا ہے اور ڈیفنس لون میں امیر و غریب دونوں نے برابر اپنی رقمیں لگائی ہیں اور کانپور سامان بنانے میں اپنی پوری طاقت سے لگا ہوا ہے لیکن ہم اس سے زیادہ بھی جنگ میں امداد کر سکتے تھے۔ لہذا ہمکو اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ چندہ دینا چاہئے اسوقت تک وار فنڈ میں چندہ کی رقم صرف ۵ لاکھ ۴۴ ہزار ہوئی ہے سال کے اختتام تک یہ رقم دس لاکھ تک ہو جانا چاہئے۔

مزدور سبھا کی شکایات

نیشنل مل مزدور یونین نے یو۔ پی لیبر کمشنر کے جواب میں لکھا ہے کہ جن ٹھیکیداروں نے چھوٹے چھوٹے کارخانے کھول دیئے ہیں وہ مزدوروں کے ساتھ نہایت سختی کا برتاؤ کرتے ہیں اس لئے یونین نے ایسے طریقے پیش کئے ہیں جنمیں یہ چھوٹے کارخانے گورنمنٹ کنٹرول کے ماتحت ہو جائیں۔

پبلسٹی وار کمیٹی

۲ ستمبر کو ڈسٹرکٹ وار پبلسٹی کمیٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں ضلع میں جنگ کے پروپگنڈے کو تیزی کے ساتھ کرنے کے لئے صلاح و مشورہ کیا گیا۔

ہیومن سوسائٹی

ادب تہذیب کو پھیلانے پولٹیکل (سیاسی) اکنمک (اقتصادی) اور سوشیل برائیوں کو دور کرانے کے مقصد سے کانپور میں ایک ہیومن سوسائٹی کے نام (Human Society) سے ایک ایسوسی ایشن قائم ہوئی ہے، اس سوسائٹی کا ممبر ۱۸ سال سے زیادہ عمر کا ہر ایک آدمی ہو سکتا ہے۔

۲۳ میونسپل امدادی اسکول

کانپور کے ۲۳ امدادی میونسپل امدادی اسکولوں نے میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے چیرمین صاحب کے پاس مشترکہ درخواست بھیجکر استدعا کی ہے کہ ان انسٹی ٹیوشنوں کو میونسپل بورڈ سے امداد ملنے والی میں رقم جو ایک تہائی کی کمی کر دی گئی ہے وہ پوری کر دی جائے۔ پہلے کی طرح اُنکو پوری امداد دیجائے کیونکہ ان اسکولوں کے انتظام میں دقت و پریشانی ہو رہی ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ میونسپل بورڈ اس درخواست پر مناسب غور کرے گا۔

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل صوبجات متحدہ کا ایک جلسہ لیبر کمشنر صوبجات متحدہ کے دفتر واقع نواب گنج روڈ میں ۳۰ اگست ۱۹۴۱ء کو منعقد ہوا۔ اجمیر۔ مارواڑ اور دوسری ریاستوں۔ صوبہ متحدہ و صوبہ دہلی اور ریلوے اڈمنسٹریشن اور رزیڈنٹ ہندوستانی ریاستوں اور مختلف مالکان کی طرف سے آئی ہوئی سفارشوں پر غور ہوا۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کی بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۱۰ اشخاص کا انتخاب ہوا جسمیں سے سات آدمی اس اسکیم کے ماتحت ٹریننگ کے لئے تیسرے گروپ میں امریکہ بھیجے جاوینگے۔

فتح کیلئے دعا

بادشاہ سلامت نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ یکشنبہ ۷ ستمبر ۱۹۴۱ء کو آغاز جنگ کی دوسری سالگرہ کے بعد کا پہلا اتوار ہے۔ دعا کے لئے قومی دن منایا جائے۔ ہز اکسلنسی گورنر صوبہ کو اس بات میں ذرا بھی شبہہ نہیں ہے کہ عیسائیوں کے ہر فرقہ کے چرچ اس دن کو خاص دعا کے دن کے طور پر منائیں گے۔ آپ کو یہ بھی اعتماد ہے کہ اس صوبہ کے دوسرے مذاہب کی جماعتیں بھی اس دن دعا کرینگی۔ اور اس امن و امان کے لئے شکریہ ادا کرینگی جس میں وہ رہتی ہیں۔ امن و امان کی حفاظت کے ذمہ دار لوگوں کی بہادری اور فرمہ داری کی مشکور ہونگی اور اس جنگ عظیم سے فتح کے لئے خدا سے دعا مانگینگی۔ اُنکو اُمید ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ اس دن دعا کے لئے جلسے کرینگے۔

انجمن جامعہ ادبیہ

جناب مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن جامعہ ادبیہ کا آیندہ مشاعرہ جناب نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب کی کوٹھی واقعہ رام نراین بازار کانپور میں ۱۴ ستمبر بروز اتوار ۸ بجے رات کو منعقد ہوگا جس کی صدارت جناب سید فضل الرحمن صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی (گولڈ میڈلسٹ) ایکٹنگ پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج فرمائیں گے۔

مصرعہ طرح "مردہ دلوں کی زندگی موت ہی زندگی نہیں" (بقید قوافی)

امید کہ ممبران انجمن وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں گے۔

یکہ و تانگہ یونین

صوفی سید منصور علی حسرتی سکریٹری یکہ و تانگہ یونین اطلاع دیتے ہیں کہ ۲ ستمبر کو مسٹر مدن گوپال ایڈوکیٹ کی صدارت میں ایک اہم جلسہ ہوا جسمیں یہ کہا گیا کہ بعض ملازمان میونسپل بورڈ یونین کے ممبران کے ساتھ زیادتی سے کام لیتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ بعض قابو یافتہ اجرت کم دیتے ہیں اور اعتراض کرنے پر رپورٹ کر دیتے ہیں انجمن تدارک بیرحمی جانوران کے ملازمان کی شکایتیں پیش کرتے ہوئے ہڑتال کرنیکی تحریک بھی پیش کی گئی جسکو...

سبد گل

گذشتہ زمانہ کے اور موجودہ زمانہ کے عشق بازوں اور نفس پرستوں میں کس قدر فرق ہے۔ اس کا اندازہ حضرت سعدی کے اس شعر سے ہوسکتا ہے حضرت سعدی فرماتے ہیں ؎

چناں قحط سالے شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

یعنی پہلے زمانہ میں اگر دمشق یا کسی دوسرے مقام پر قحط پڑ جاتا تھا تو لوگوں کی ساری عشق بازی دفو چکر ہو جاتی تھی۔ لیکن موجودہ زمانہ کے نفس پرستوں اور عشق بازوں کی حالت یہ ہے کہ اگر آسمان سے بموں کے گولے ہی برستے رہیں تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کی اوباشی اور آوارگی اس مصیبت سے اور بھی زیادہ چمک جاتی ہے۔ چنانچہ ایک یوروپین ماہر تعلیم فرماتے ہیں۔

"یوروپ کے ملکوں میں اکثر لڑکیوں نے جنگی فضا سے اپنے جذبات میں خوب ہی ہیجان پیدا کر لیا ہے۔ ان کے نزدیک جنگ کے معنی ہیں۔ بھرپور اور زندگی اور تمام قیود کو توڑ پھینکنا۔

گویا ان لڑکیوں کے نزدیک جنگ کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کے جو لمحے باقی ہیں ان کو عیش میں گذارا جائے اور تمام اخلاقی بندشوں کو توڑ کر خوب رنگ رلیاں منائی جائیں۔ ملاحظہ فرمائیے کہ کسی زمانہ میں تو لوگ قحط سے ڈر جاتے تھے اب موت سے بھی نہیں ڈرتے۔

یہی ماہر تعلیم لڑکیوں کی جنگ کے زمانہ میں رنگ رلیوں پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

عورتوں کا جنگ کے اثرات سے خراب ہونے کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ فوجی سپاہی یہ سوچتے ہیں کہ موت تو سر پر آن ہی پہونچی کیوں نہ خوب گل چھرے اڑائے جائیں۔ چنانچہ یہ لڑکیوں کو خوب روپیہ دیتے ہیں اور یہ لڑکیاں بے دریغ روپیہ صرف کرنے والے سپاہیوں کو اپنا سب کچھ سونپ دینے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔

گویا موت کا خیال اس زمانہ میں اصلاح کی بجائے الٹا گناہ کی جانب راغب کرنے لگا ہے۔

یہ ہے زمانہ کا انقلاب اور مغربی تعلیم کے اثرات ؎
آج تو چین سے گذرتی ہے ۔۔ عاقبت کی خبر خدا جانے

اس کے معنی یہ ہیں کہ جوں جوں یوروپ پر تباہی نازل ہوگی۔ یوروپ میں عیاشی اور بدکاری بڑھتی چلی جائیگی اور یہ عیاشی اور بدکاری اگر اسی رفتار کے ساتھ ترقی کرتی ہیں۔ تو ایک زمانہ ایسا آجائیگا کہ یوروپین فوجیں میدان جنگ میں لڑنے کی بجائے شراب کے نشہ میں مدہوش عورتوں کے ساتھ برہنہ ناچتی ہوئی دکھائی دینگی۔

اللہ میاں نے جب اپنا دستور العمل بنایا تھا تو اس وقت گمراہ بندوں کو راہ راست پر لانے کے لئے عذاب کی سزا رکھی تھی۔ تاکہ وہ خوف سے راہ راست پر آجائیں۔ لیکن اب جب عذاب الٰہی گمراہ بندوں کو اور زیادہ گمراہ کئے دے رہا ہے۔ تو یوروپ کے "مہذب انسانوں" کی اصلاح کے لئے اللہ میاں کو شاید کوئی نئی سزا تجویز کرنی پڑے۔

روس کا پُراسرار مشن واشنگٹن کو

نوم (الاسکا) یکم ستمبر وہ جہاز جس میں ۱۴ آدمی سوار تھے لاسکا سے ایک پُراسرار مشن پر واشنگٹن جاتے ہوئے یہاں تیل لینے کے لئے اترے تمام لوگوں کے پاس سفارتی پاسپورٹ تھے ہوائی جہازوں کے ہوا بازوں نے کہا کہ ہم جمعرات کو ماسکو سے روانہ ہوئے تھے۔

برلن کیلئے پاسپورٹ بند

لندن یکم ستمبر جرمن قنصلوں نے حکومت سوئیزرلینڈ کو مطلع کیا ہے کہ برلن کیلئے تمام پاسپورٹ بند کردئے گئے ہیں

ادب لطیف

بحر حیات

(از آنسہ محمودہ رضویہ کراچی)

یہ زندگی جسے تم سا فردوس سے تشبیہ دیتے ہو میری نظروں میں آیا۔ غضبناک سمندر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی جس کی لہریں خود اپنی ہی روانی سے الگ الگ ہیں۔ آہ بحر حیات کی منتشر لہریں! جو کبھی مسرت وطمانیت کا سفید جھاگ روئی کے گالوں کی طرح اڑاتی ہیں اور کبھی آتش سیال بنکر دیباچہ گداز سے کم نہیں۔ اف اُف میں کیا بتاؤں کہ بحر حیات کبھی نصیب خفتہ کی طرح ساکت ہوتا ہے اور کبھی جانگداز خلشوں سے لبریز! میری پژمردہ روح اس بے پایاں تسلسل سے اور بھی مضطرب ہو رہی ہے اور کسی جذبۂ بے اختیار سے سرحد مات پر پہونچنے کو بے قرار کیوں کہ ؎

حیات سوز جگر کے سوا کچھ اور نہیں

بلا توبت جلد یہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ اور ان کے طوفانی سیلاب میں ہندوستان کے شرفاء کی آبرو بہتی پھرے گی۔

میرے اس لب ولہجے سے یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ مجھے ہندوستان میں کورٹ شپ کے رواج دیئے جانے کے خیال سے اختلاف ہے اور اوپر جو دو خط میں نے درج کئے ہیں ان سے میں ناظرین وناظرات پر یہ اثر ڈالنا چاہتی ہوں کہ اس سے عورت گھاٹے میں رہتی ہے اور واقعہ بھی یہی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان میں کورٹ شپ کو رواج دینے پر مجھے ٹھوس اعتراض کیا ہے؟

مجھے سب سے بڑا اعتراض تو یہ ہے کہ خود مغرب میں جہاں ایک عرصے سے کورٹ شپ کا رواج ہے۔ خالص نفسیاتی اصولوں کی وجہ سے اس کی مخالفت کی جارہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مجھے میرے بڑے بھائی صاحب نے اس مسئلے پر ایک انگریز مصنف کی رائے پڑھ کر سنائی تھی۔ انہوں نے انگریزی زبان میں لکھی ہوئی اس رائے کا جو ترجمہ کیا وہ ذیل میں درج کرتی ہوں۔

"مردوں کے مزاج قدرت نے کچھ اس قسم کے بنائے ہیں کہ جہاں تک عشق کرنے کا تعلق ہے اس میں وہ عورت کی ان اداؤں کو پسند کرتے ہیں جو بچپن کریں لیکن تسکین نہ دیں۔ چنانچہ عشق ومحبت کے دوران میں جو عورت اپنے آپ کو کلیتاً مرد کے حوالے کر دیتی ہے۔ وہ اپنے لئے تباہی کا سامان پیدا کرتی ہے۔ اس نفسیاتی اصول کی بنا پر کورٹ شپ جس کا آغاز عشق سے ہوتا ہے عورت کے لئے عموماً تباہ کن ثابت ہوتی ہے کیونکہ عورت کی فطرت ہی یہ ہے کہ وہ کسی پر اعتماد نہیں کرتی۔ لیکن جب اس پر اعتماد کرنے پر آتی ہے تو اپنے آپ کو کلیتاً اس کے حوالے کر دیتی ہے۔"

پھر اگر ایک لمحے کے لئے آپ اس سے قطع نظر بھی کرلیں کہ مغرب کورٹ شپ سے بیزار ہے یا نہیں ہے۔ اور اگر کچھ دیر کے لئے ہم صرف مندرجہ بالا رائے کی روشنی میں ہندوستان میں کورٹ شپ کے رواج کے سوال کو حل کرنا چاہیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی لڑکی خواہ کتنی ہی پڑھ لکھ جائے مگر وہ ہندوستانی عورت مزاج میں سمائی ہوئی نسوانی شرم وحیا سے بالکل عاری نہیں ہوسکتی۔ اور نہ سیتا اور ساوتری کی سرزمین کی بیٹیاں وفاپرستی کے جوہر سے عاری ہوسکتی ہیں۔ ایسی صورت میں کورٹ شپ کے رواج پا جانے کی صورت میں یہ خطرہ صاف صاف سامنے نظر آرہا ہے کہ عیاش طبع اور غیر ذمہ دار مرد دولت ورعنائی کی نمائش اور مکر وفریب کی مدد سے بھولی بھالی اور دوسروں پر اعتماد کرنے والی شریف ہندوستانی لڑکیوں کو کورٹ شپ کے بہانے سے جوہر عصمت سے محروم کرکے شریف رنڈیاں بننے پر مجبور کر رہے ہیں۔

مجھے یوروپ کی ہر چیز سے عداوت نہیں ہے اور نہ مجھے کورٹ شپ کے رواج دینے پر صرف اس لئے اعتراض ہے کہ یہ ولایتی چیز ہے۔ میرا کہنا تو یہ ہے کہ یہ ہندوستان کو راس نہیں آسکتی۔ ہماری صہ

عالم نسواں

ہندوستان میں کورٹ شپ کا رواج

(از زبیدہ سلطان صاحبہ دہلوی)

آج جس نازک مسئلہ پر میں قلم اٹھانا چاہتی ہوں اسے چھیڑتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھے بے حیا اور "بے شرم" کے خطابات نہ دیئے جائیں۔ مسئلہ کا تعلق کسی اخلاق سوز بات سے تو نہیں ہے۔ مگر ہمارے ہندوستان کی زندگی میں انگریزی تعلیم کا عمل دخل ہونے سے پہلے اس قسم کے واقعات سننے دیکھنے میں نہیں آتے تھے۔

انگریزوں کے ہاں تو کورٹ شپ کا رواج ہے۔ کورٹ شپ میں شادی سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک ساتھ اٹھ بیٹھ کر اور آپس میں بات چیت کرکے ایک دوسرے کو دیکھ پرکھ لیتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں نئی روشنی پھیلنے سے پہلے تک اس بات کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب کہیں دولت کے اثر سے اور کہیں مغربی تعلیم کی وجہ سے حالات بدلتے جارہے ہیں۔ اور بعض گھرانے ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کی لڑکیوں کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا اختیار بھی ہے گویا اب ہندوستانی عورتوں کو پردے وغیرہ کی آزادی دینے کے علاوہ یوروپین قوموں کے اس اصول پر بھی عمل شروع کر رہا ہے۔ کہ انہیں اپنے لئے اپنا شریک حیات منتخب کرنے کے معاملہ میں بھی پوری آزادی حاصل ہو۔ کیا ہندوستان کی فضا میں اس اصول پر کامیابی سے عمل درآمد ہوسکے گا؟ میں اسی مسئلہ پر چند خیالات پیش کرنے چاہتی ہوں۔

میرے سامنے ایک صاحبہ کا خط رکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی ایک سہیلی کا ایک واقعہ لکھ کر مجھ سے رائے طلب کی ہے۔ لکھتی ہیں:۔

"وہ میری پیلی سہیلی کو یقین دلاتا ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ مگر اس محبت کو ازدواج کی شکل دینے کے لئے نہ تو نوکری کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نہ مل جانے کے بعد جم کر یا جی لگا کر کام کرتا ہے۔ اس کی ماں بھی میری سہیلی سے نفرت کرتی ہے۔ مگر وہ ماں سے یہ نہیں کہتا کہ تم سے کے بارے میں ایسی سخت باتیں نہ کہو کیوں کہ میں اسے شریک حیات بنانا چاہتی ہوں۔

ادھر اس بچاری کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اس کے بغیر ایک بیکار چیز سمجھتی ہے۔ بتایئے اس مرض کا کیا علاج ہو۔"

آپ نے بیک نظر پہچان لیا ہوگا کہ یہ ہندوستان کے ایک لڑکے اور لڑکی کی کورٹ شپ کی روداد ہے۔

اب سے چند دن پہلے مجھے اسی سے ملتا جلتا ایک اور خط موصول ہوا تھا۔ اس کے چند فقرے بھی پڑھ لیجئے۔

"میرے نام کے ساتھ بی۔ اے کی ڈگری ہے مگر اپنی اس تعلیمی فوقیت کے باوجود میں اس بے رحم انسان سے چھٹ جانے کے رنج پر غالب نہیں آسکی ہوں۔ مجھے کتنا غصہ آتا ہے اپنے اوپر کہ میں کس قدر بیوقوف ثابت ہوئی۔ کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ میرے اس شخص کا تحفہ محبت قبول کر لینے کے باوجود اس نے مجھ سے کیوں بے وفائی کی؟"

اگر مجھے یہ خط موصول نہ ہوئے ہوتے تو سچ بات یہ ہے کہ مجھے اس قسم کی باتوں کا بڑی مشکل سے یقین آتا اور میں سمجھتی ہوں کہ جو مرد وعورت اس مضمون کو پڑھیں گے اول اول تو انہیں بڑی حیرت ہوگی کہ کیا ہندوستان میں بھی اس قسم کے واقعات ظہور پذیر ہونے لگے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اکثر سے کثر قسم کے انسان میری تحریر کو یہ کہہ کر ٹال دیں کہ بس جی یہ مضمون نگار عورتیں۔ پڑھنے والوں کی دلچسپی کے لئے یونہی مزید اور قصے گھڑ لیا کرتی ہیں۔ اجی یہ تو مضمون نگاری کی دکان کو چمکانے کی ترکیبیں ہیں اور یہ مضمون نگار صاحبہ اس ترکیب سے اپنا نام اچھالنا چاہتی ہیں۔"

مگر ان کے نظر انداز کرنے سے ہندوستانی سوسائٹی کی روزمرہ واقع ہونے والی تبدیلیوں کے اثرات زائل نہیں ہوسکتے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ ہماری معاشرت پر انگریزی تعلیم اور مغربی تمدن کے اثرات چھاتے جارہے ہیں ان میں اچھے اثرات بھی ہیں اور برے بھی۔ اور اگر ہم نے برے اثرات کی روک تھام کی طرف توجہ نہ کی بقیہ

بچوں کی دنیا

دلی کا لال قلعہ

بچو، تم نے دلی کا لال قلعہ کا نام سنا ہوگا آج ہم تم کو اس کے تفصیلی واقعات بتانا چاہتے ہیں۔ اس قلعہ کو شاہجہاں بادشاہ نے ۱۶۳۹ء میں پچاس لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کرایا تھا۔ اس قلعہ کا نام "لال قلعہ" اس لئے مشہور ہے کہ یہ سنگ سُرخ کا ہے۔ یہ قلعہ دریائے جمنا کے کنارے پر واقع ہے۔ پہلے تو اس میں بہت سے مقامات قابل دید تھے۔ لیکن انگریزوں نے اس کو توڑ تاڑ کر اپنے واسطے بارکیں بنالیں۔ فی الحال اس میں تین مقام دیکھنے کے لائق ہیں یعنی (۱) دیوان عام (۲) دیوان خاص (۳) موتی مسجد۔

دیوان عام سنگ سرخ کے ستونوں پر کھڑا ہے اور تین طرف سے کھلا ہے۔ تخت شاہی سطح زمین سے دس فٹ بلند ہے اور سنگ مرمر کے چار میناروں پر کھڑا ہے۔

دیوان عام کی جانب مشرق دیوان خاص ہے۔ یہ سنگ مرمر کا ہے اور سنگ مرمر کے میناروں پر کھڑا ہے۔ چھت میں سنہری کام سے بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ مشہور تخت طاؤس، جس کو ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ (بزمانہ محمد شاہ بادشاہ) اپنے ملک فارس کو اٹھالے گیا۔ اسی دیوان خاص میں ہوتا تھا۔ "تخت طاؤس" عجائبات عالم کا ایک دلکش نمونہ تھا۔ اس پر چھ کروڑ روپے خرچ آئے تھے۔ پشت کا تختہ جس پر بادشاہ تکیہ لگا کر بیٹھتا تھا۔ دس لاکھ روپئے کا تھا۔ اس کے پیچھے ایک درخت طلائی تھا۔ جو سبزہ دار الماس سے سرسبز اور لعل یاقوت سے گلرنگ تھا۔ اس کے دونوں طرف ایک ایک طاؤس رنگارنگ کے جواہرات سے مرصع چونچ میں موتیوں کی تسبیح لئے کھڑے تھے۔ تخت چھ فٹ لمبا اور چار فٹ چوڑا تھا۔ اور چھ پاؤں پر کھڑا تھا تخت معہ پایوں کے خالص سونے کا تھا۔ جس میں رنگارنگ کے جواہرات جڑے تھے۔ اوپر بارہ مرصع ستونوں پر مشرقی محرابیں اور جڑاؤ مینا کاری کی چھت تھی۔ تخت کے دونوں طرف ایک ایک شامیانہ تھا جو موتیوں سے آراستہ وپیراستہ تھے۔

دیوان خاص کے شمال میں سنگ مرمر اور سنگ سرخ کے حوض بنے ہوئے ہیں جو غسل کرنے کے لئے مخصوص تھے۔ ان میں شاہی بیگمات غسل کیا کرتی تھیں۔ غسل خانے کے قریب موتی مسجد ہے جو سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ یہ مسجد چھوٹی ہے لیکن بہت ہی خوبصورت ہے اور نہایت دلفریب گل بوٹوں سے آراستہ ومزین ہے۔ اس مسجد میں شاہی بیگمات نماز پڑھا کرتی تھیں۔ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کے صرفہ سے اس کو اورنگ زیب بادشاہ نے بنوایا تھا۔

صہ بہت سی پڑھی لکھی بہنیں اس پر چراغ پا ہونگی کہ ہندوستان کی سوسائٹی سوائے پرانی رسموں اور بندشوں اور پابندیوں کے مجموعے کے اور ہے ہی کیا ہیں ان کو یہ جواب دینا چاہتی ہوں کہ آپکا یہ غصہ بالکل بجا اور درست ہے لیکن اس کا کیا علاج کہ اسوقت جو حالات ہیں وہ ہیں اور جب تک ہم ان حالات کو پوری طرح نہ بدلدیں آگے قدم نہیں اٹھایا جاسکتا ہم اس کسان کو کبھی عقلمند نہیں کہہ سکتے جو زمین کو جوتنے سے پہلے ہی دانہ ڈالنے لگے۔

حالات کو بدلے بغیر اگر کورٹ شپ کو رواج دینے کی کوشش کیجائیگی تو نتائج وہی نکلیں گے جو اوپر درج کئے ہوئے دو خطوں سے ظاہر ہیں۔ اگر یہ لڑکیاں یوروپ میں ہوتیں تو یہ فوراً کسی دفتر میں نوکری کرلیتیں۔ اور اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہونے کے قابل بنجانے کے بعد زیادہ سوچ سمجھ کر اپنے لئے رفیق زندگی تلاش کرتیں۔ لیکن آپ ہی بتایئے کہ ہندوستان جیسے ملک میں ہوتے ہوئے جہاں زندگی کے ذرائع نہایت محدود اور مواقع نہایت کمیاب ہیں۔ یہ بیچاری صہ

پردۂ فلم

فلمی دنیا میں انقلاب

خبر ملی ہے کہ یکم جولائی ۱۹۴۱ء کو ٹیلی وژن کی ایجاد کی تکمیل کا اعلان ہوگیا ہے۔ ۶۔ راکتوبر ۱۹۲۹ء کو پہلی بار متکلم فلم کامیاب ہوکر عالم وجود میں آئی تھی۔ اور اس کے بعد بہت تھوڑے ہی عرصہ میں خاموش فلموں کا خاتمہ ہوگیا۔ بڑے بڑے کامیاب اداکار اور ڈائرکٹر جو خاموش فلموں میں جو پبلک کیلئے بیحد عزیز تھے میدان چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانے کے لئے مجبور ہوگئے۔ اور آج ان میں سے بہتوں کو دنیا بھول چلی ہے۔ چارلی چپلن۔ ہیرلڈ لائڈ اور ڈگلس فیر بنکس جیسے اداکار جو خاص فلموں میں عوام کی دلچسپی کے مرکز بنے ہوئے تھے۔ اب یا تو خود ہی اس میدان سے کاٹ گئے۔ اور یا ان کے لئے عوام کی دلچسپی کم ہو جانے کی باعث انہیں مجبوراً میدان سے ہٹ جانا پڑا۔ جو لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ابھی ٹیلی وژن کا تجربہ ہی کیا جارہا ہے۔ انہیں یہ معلوم کرکے یک گونہ حیرت ہوگی کہ یہ چیز اب عالم وجود میں آچکی ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ یکم جولائی کو ٹیلی وژن اسٹیشنوں کو تجارتی کاروبار کرنے کیلئے لائسنس دیئے گئے ہیں۔

ٹیلی وژن کے ذریعہ جیسا کہ اس کے متعلق دلچسپی رکھنے والے اصحاب بخوبی جانتے ہیں کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں ہی فلم وغیرہ سے لطف اندوز ہوسکیں گے۔ بلاشک شروع شروع میں ٹیلی وژن لگانے کے اخراجات بہت زیادہ ہوں گے اور لوگوں کی شروع شروع میں ٹیلی وژن تھیٹروں کی حوصلہ افزائی کرنے پر ہی اکتفا کرنی پڑیگی۔

جیسا کہ متکلم فلموں کے ابتدائی دنوں میں ہو چکا ہے۔ ٹیلی وژن تھیٹر قائم کرنیوالوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا کیونکہ ان کے قیام کے اخراجات بہت زیادہ ہوں گے۔ جو لوگ اس سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس کا بہت مختصر استعمال کرتے ہیں اور صرف مختصر خبریں سنانے پر ہی اکتفا کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ حال ہی میں آر۔ سی۔ اے کے منتظمین نے نیویارک تھیٹر میں بڑی اسکرین کے ٹیلی وژن کی نمائش کی تھی اور وہ پہلے نیویارک کے علاقہ میں اور بعد ازاں امریکہ کے دوسرے بڑے بڑے شہروں میں ٹیلی وژن کے آلات سپلائی کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ ٹیلی وژن کی علیحدہ علیحدہ دو سروس ہونگی۔ ایک گھروں کے واسطے اور دوسری تھیٹروں کے واسطے اور تھیٹروں کی جو آمدنی ہوگی اس کا ایک حصہ وہ کمپنی لے لیا کریگی۔ جو ٹیلی وژن لگائیگی۔ معلوم ہوا ہے کہ آر۔ سی۔ اے کے علاوہ امریکہ کی دوسری بڑی بڑی کمپنیاں بھی ٹیلی وژن کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ یہ تمام کمپنیاں بہت جلد پوری سرگرمی سے اپنا اپنا کام شروع کر دیں گی۔

آر۔ سی۔ اے نیویارک میں ٹیلی وژن لگا رہی ہے۔ دوسری کمپنی ایلن۔ بی۔ ڈومونٹ لیبوریٹریز جو پیراماونٹ پکچرز سے ملحق ہے۔ شکاگو میں ٹیلی وژن لگانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

ان کے علاوہ نیشنل براڈکاسٹنگ اور فلکو ٹیلی وژن بھی کام کر رہی ہیں۔ انگلستان میں جنگی حالات کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ٹیلی وژن کی ترقی رک گئی ہے۔ لیکن وہ وقت اب دور نہیں ہے کہ جب ٹیلی وژن سیٹ تمام دنیا میں پھیل جائیں گے اور ہندوستان میں بھی بہت جلد اس کی ترویج ہو جانے کا امکان ہے۔ (نگارستان)

صہ کیا کریں اور وہ تو خیریت ہوئی کہ ان دونوں نے اس تعلق کو اس حد تک نہیں بڑھنے دیا کہ جسمانی نتائج نمودار ہو جاتے ورنہ اس درجے کو پہونچ جانے کے بعد ہندوستانی عورت کیلئے شرفا کے گھروں کے دروازے بالکل بند ہو جاتے

اب جو لوگ ہندوستان میں کورٹ شپ کرنا چاہتے ہیں وہ ہمیں بتائیں کہ جب اس قسم کے حادثے ہوں گے تو اس انسانی ٹوٹ کی مرمت ہمارے ملک میں کیسے ہوگی۔ ملک ہی غلام ہے۔ علاوہ ازیں تو عورتیں مرد بھی اقتصادی سیاسی معاشرتی کسی اعتبار سے بھی خود مختار نہیں ہیں پھر ان حالات میں اس قدر صاحب بہادر بن جانا چہ معنی دارد؟ غرض میری رائے میں کورٹ شپ کا اصول ہندوستانی فضا میں بالکل ناموزوں ہے گو اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ۔

اقوال زریں

خوشی میں بھول نہ جاؤ اور مصیبت آنے پر گھبراؤ نہیں۔

گانا روح کی غذا ہے۔

بات کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ ہے۔

اگر تم دنیا میں عزت چاہتے ہو تو ان تین باتوں پر سختی سے عمل کرو۔ (۱) کم کھاؤ (۲) کم سوؤ۔ (۳) کم بولو۔

جس انسان سے کسی کو فیض نہ ہو اس سے اچھا تو مٹی کا کھلونا ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کو پھر بھی فائدہ پہونچتا ہے۔

کسی آدمی کو غیر آدمی کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

شیطان کے پاس پہونچنے کا سیدھا راستہ شراب ہے

موج تبسم

"ان اشتہار بازوں سے خدا بچائے"

"کیوں کیا ہوا؟"

"میں نے ایک اشتہار کی سرخی پر عمل کیا تو دو سال قید سخت کی سزا ہوئی۔"

"وہ کون سا عنوان تھا"

"گھر بیٹھے روپیہ کماؤ"

ایک یہودی موٹر پر سفر کر رہا تھا کہ اس نے دیکھا دیہات کے مکان پر لکھا ہوا ہے "برائے فروخت"

اس نے ایک دیہاتی سے پوچھا:

اس کی قیمت کیا ہے؟

ہم لوگ کسی یہودی کو اس دیہات میں لینے نہیں دیتے اسی لئے تو یہ دیہات ہے ورنہ شہر نہ بن جاتا"

مظفر: ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی چیز بتلایئے جس سے جسم میں طاقت پیدا ہو جائے۔

ڈاکٹر: ہر صبح کو تھوڑی سی فرنش (ترتازہ ہوا) نہایت مفید ہے

مظفر: بہتر جناب دوائی خانہ کا پتہ لکھ دیں۔

دلچسپ معلومات

حبش میں عام طور پر فیصلے پادری ہی کرتے ہیں

حبش میں دسمبر اور جنوری کے مہینہ میں ژالہ باری ضرور ہوتی ہے۔

موجودہ جنگ سے پہلے انگلستان میں چار ہزار سے زائد سینما (فلم گھر) تھے اور فلم تیار کرنے والوں کی تعداد ستر ہزار تھی۔

دنیا میں فلم سازی میں امریکہ نے سب سے بڑھ چڑھ کر ترقی کی ہے اس کام پر ۸۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ برطانیہ میں اس پر صرف ½ سرمایہ سے کام چل رہا ہے۔

عرب میں جو قافلے چلتے ہیں ان کی رفتار عام طور پر ۲ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

امریکہ کے ساحل پر ۲ فٹ تک لمبے کیکڑے پائے جاتے ہیں

افسانہ

محبت کی بربادیاں

(ایک گمنام فسانہ نگار کے قلم سے)

"تمہاری کیا رائے ہے؟"

"میں بھی بتا دوں گی پہلے تم بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟"

"میں بتاؤں! میں تو وہی تمہاری ہے"

اور تم منو کے بہنوئی نہیں ہو"

رماکانت بیوی کی اس بات پر ان کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے۔

پھر بولے۔ مجھے تو اس لڑکے میں کوئی خرابی دکھائی نہیں دیتی۔ جوان، تنومند، برسر روزگار۔ اور کیا چاہئے"

ان کی بیوی نے آگے سے کہا: "اور مالی حالت بھی اچھی ہی ہوگی جبھی گرمیوں کے دو مہینے گذارنے یہاں پہاڑ پر آیا ہوا ہے۔"

رماکانت بولے "ہاں۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ان چند ہی دنوں میں وہ اور منورما دونوں ایک دوسرے کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔

مگر میری ایک بات تو سنو۔" ان کی بیوی نے کہا۔ یہاں تو ہم اپنا منصوبہ گانٹھ رہے ہیں اور جو بابوجی نے وہاں منو کا بیاہ طے کر لیا ہو تو کیا ہوگا؟ بات چیت تو ہو رہی تھی نا اس سلسلے میں جب ہم پہاڑ پر آنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔"

رماکانت نے کہا "اس سے کیا ہونا ہے۔ تم تنہائی میں منو سے پوچھ لو۔ اور میں کمار بابو سے دریافت کئے لیتا ہوں۔ اگر دونوں رضامند ہوں تو بابوجی کو ایک خط ڈال دو کہ جب تک ہم لوگ نہ آجائیں اس وقت تک کسی سے وعدہ نہ کیا جائے"

پوچھنا کیا ہے"! ان کی بیوی بولیں "کیا اب بھی آپ کو اس میں کچھ شک ہے کہ یہ دونوں۔"

وہ رک کر مسکرائیں۔

پھر بولیں: "میں تو کہتی ہوں کہ اگر یہ شادی نہ ہوئی تو بڑا ظلم ہوگا۔"

"اچھا تو پھر لکھ دو" یہ کہہ کر رماکانت اخبار پڑھنے لگے۔

اتنے میں باہر سے آواز آئی۔ "خط لے لیجئے۔"

منو جو دروازے کی اوٹ میں کھڑی بہن بہنوئی کی یہ گفتگو سن رہی تھی اس نے ڈاکئے سے خط لے لیا اور کھول کر پڑھتی ہوئی بہن کی طرف آنے لگی۔ مگر دو چار سطریں پڑھتے ہی اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا آگیا اس نے خط اپنی بہن کے آگے پھینک دیا اور ایک تیر زدہ پرند کی طرح تڑپ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کی بہن نے خط پڑھا تو اس کے بھی ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ رماکانت نے پوچھا "کیا بات ہے۔ کس کا خط ہے؟

بیوی نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "بابوجی کا ہے۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا مجھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ منو کا بیاہ طے ہو گیا ہے۔ دوسری جون کو تلک۔ اور سات کو شادی جتنے جلدی ہو سکے گھر پہونچ جاؤ۔"

رماکانت کے چہرہ پر بھی ہوائیاں اڑنے لگیں۔ اب کیا ہوگا؟ ان کے منہ سے بار بار یہی نکلتا تھا۔

رماکانت کی بیوی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔ بولیں۔ "اب میں سمجھی کہ منو اس طرح خط پھینک کر کیوں گئی ہے۔ سنتے ہو جیسے بھی ہو اس شادی کو روکنا چاہئے۔"

کہاں طے ہوئی ہے؟ رماکانت نے بیوی سے پوچھا۔

"وہی بریلی والے سیٹھ جی کے ہاں" بیوی نے جواب دیا۔

"ہوں" رماکانت ماتھا ہتھیلی پر ٹکائے سوچ رہے تھے بولے۔ "تو پھر ایسا کرو۔ ابھی ایک خط ڈالو کہ یہ شادی ہمیں منظور نہیں ہے۔ ہم نے ایک لڑکا پسند کر لیا ہے۔ ہم فوراً روانہ ہو رہے ہیں اور اس لڑکے کو بھی ساتھ لا رہے ہیں ہمارے آنے تک سب انتظامات روک دیجئے۔"

منورما نے ایک کاغذ پر اپنا پتہ لکھا اور اسے مٹھی میں دبا کر کوٹھیوں کے درمیان کی مہندی کی باڑھ میں سے نکل کمار کی طرف پہونچی۔ اس کی بہن اور بہنوئی دونو بازار گئے ہوئے تھے۔ منورما کو سر میں درد ہونے کی وجہ سے گھر پر چھوڑ گئے تھے۔

سامنے کے کمرے میں کمار چارپائی پر دیوار کی طرف منہ کئے لیٹا تھا۔ منورما نے چوکھٹ پر کھڑے ہو کر آہستہ سے کہا آپ سو رہے ہیں؟

کمار نے جلدی سے آنکھیں پونچھ ڈالیں اور کروٹ بدل کر اٹھتے ہوئے کہا۔ "نہیں تو۔"

منورما اندر چلی گئی۔ اس نے دیکھا کمار کی آنکھیں لال ہیں اور آنسو سے بھیگ رہی ہیں۔ پوچھنے لگی طبیعت تو اچھی ہے؟ اس وقت کیسے لیٹے تھے؟

کمار نے سر جھکا کر اداس لہجے میں کہا "ہاں اچھی ہی ہے۔" "تو یہ آنسو کیسے تھے؟"

کمار نے کوئی جواب نہ دیا۔

"کمار"

وہ پھر بھی نہ بولا۔

منورما نے کہا۔ "تو تمہیں معلوم ہو چکا ہے۔"

کمار نے آہستہ سے کہا "ہاں" کانتا بابو نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔"

"جبھی تم اتنے اداس ہو" یہ کہکر اس نے کمار کے ہاتھ سے رومال کھینچ لیا۔

"ارے یہ تو آنسوؤں سے تر ہے۔ تم اپنی جان کیوں ہلکان کر رہے ہو، کمار؟"

"اب جان رہ کر ہی کیا کرے گی۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ آج ہماری تمہاری آخری ملاقات ہے۔ شاید پھر کبھی ملنا نہ ہو۔"

"نہیں کمار، پرماتما کے لئے ایسی بات نہ کہو۔"

"کیا اب بھی اس میں کوئی شبہ ہے منورما؟"

دنیا میں ناممکن تو کچھ بھی نہیں۔ آس تو آخری سانس تک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔"

"تو تمہیں اب بھی آس ہے۔ میں تو بالکل مایوس ہو چکا ہوں۔ تمہارے بابوجی کو جو خط بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں انہوں نے تار دیکر کہہ دیا ہے کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔"

"اتنے ناامید نہ ہو کمار۔ اسی لئے تو ہم لوگ یہاں سے جا رہے ہیں کہ بات آگے نہ بڑھے۔ میں خط لکھ کر تمہیں حالت بتاتی رہوں گی۔ اور ہاں! یہ تو میرا پتہ۔ تم بھی مجھے اپنا پتہ لکھ دو۔ جواب تو دو گے نا؟ بھول تو نہیں جاؤ گے؟

کہتے کہتے اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور وہ کا رومال اپنی آنکھوں پر رکھ کر رونے لگی۔

"ہاں میں کہتی ہوں کہ اگر تم منو کو سکھی دیکھنا چاہتی ہو تو اس شادی کو روک دو۔

منورما کی ماں نے دکھ میں ڈوبی ہوئی آنکھوں سے بڑی بیٹی کو دیکھا۔ بولیں۔ چار دن تو بیاہ کے رہ گئے ہیں اب کس منہ سے سمدھیانے والوں کو منع کیا جائے۔ ہماری اور ان کی دونوں کی ناک کٹ جائے گی۔"

راما کانت کی بیوی نے کہا۔ "یہ تو سب ٹھیک۔ مگر کیا تم ماں ہو کر منو کی زندگی برباد کر سکو گی؟"

"سنتے ہو یہ بیاہ ہماری منو کو پسند نہیں ہے۔ کوئی بہانہ کر کے بیاہ روک دو۔ کل ہی تار دیدو۔"

بابوجی نے جھنجھلا کر کہا۔ اب ان بیکار باتوں میں کیا رکھا ہے۔ شادی بیاہ کو بھی تم نے کوئی کھیل سم

سمجھ رکھا ہے کہ جب چار دن بیاہ کے رہ گئے تو انکار کر دیا! سینکڑوں روپیہ برباد ہو چکے۔ میرے بھی ان کے بھی۔ اب بیاہ روکنے کی سوجھی ہے۔ آخر ناپسند ہونے کی کوئی وجہ بھی!

وجہ کیا ہوگی۔" ان کی بیوی نے جواب دیا "اپنی اپنی پسند ہی تو ہے۔"

"اچھی پسند ہوئی یہ بھی" انہوں نے بگڑ کر جواب دیا۔ تم اسے ذرا ایک بار سمجھا دو تو سہی۔"

میں سمجھا چکی ہوں تمہارے کہنے سے پہلے ہی وہ کہتی ہے کہ اگر ماں باپ کو میری جان پیاری ہے تو یہ بیاہ روک دیں۔ منورما کا بیاہ رک گیا۔ لگن کی تاریخ گذر گئی۔ اور بیاہ کا دن بھی بیت گیا۔

اس کے دوسرے روز اسے دھیان آیا کہ میں نے ابھی تک کمار کو تو اطلاع ہی نہیں دی۔ اتنے دن گذر گئے نہ جانے وہ اپنے دل میں کیا سوچ رہے ہوں گے۔ منورما نے فوراً کمار کے نام خط لکھا جس میں اپنی ضد اور بیاہ کا رکنا وغیرہ سب کچھ بیان کر دیا۔

خط کو لفافے میں بند کر کے کمار کا پتہ ڈھونڈنے کے لئے سوٹ کیس کھولا ساری چیزیں الٹ پلٹ کر دیکھ لیں مگر کمار کا پتہ نہ ملا۔ منورما کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا۔ سوٹ کیس دیکھنے کے بعد اوز بھی سب جگہ دیکھا مگر وہ کاغذ کا پرزہ کہیں نہ ملا جس پر کمار کا پتہ لکھا ہوا تھا۔

منورما سر تھام کر بیٹھ گئی۔ سوچا کہ شاید دماغ پر زور ڈالنے سے پتہ یاد آ جائے۔ مگر دماغ نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک ہی دفعہ تو اس نے پتے پر سرسری نگاہ ڈالی تھی یا دیکھے رہتا! بڑی بہن سے پوچھا۔ ان کے پاس کمار کا پتہ نہ تھا۔ بنوئی کے پاس تھا۔ مگر وہ بھی اتفاق سے گم ہو گیا تھا۔ منورما نے اپنے کمرے میں آ کر سر پیٹ لیا۔

ایک روز منورما کی بڑی بہن کے نام ایک خط آیا جس میں لکھا تھا۔

پوجیہ بھائی جی پرنام۔

جب سے ہم بیاہ پر جدا ہوئے ہیں اس وقت سے اب تک آپ لوگوں کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی۔ اگر آپ لوگ مجھے بھول گئے ہوں تو میں کہہ نہیں سکتا۔ لیکن میں آپکو کبھی نہ بھول سکوں گا۔ اب تک خط کا انتظار کیا مگر جب مایوس ہو چکا تو آج خط لکھنے بیٹھا ہوں۔ منورما کے بیاہ کی تاریخ ۷ رجون تھی۔ آج ۷ رجولائی ہے۔ پورا ایک مہینہ ہو چکا ہے۔ اگر منورما کا بیاہ نہ ہوا ہوتا تو ناممکن تھا کہ وہ مجھے خط نہ لکھتیں۔ اس لئے مجھے یقین کرنا پڑتا ہے کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا۔ بڑی خوشی کی بات ہے پرماتما دولہا دلہن دونوں کو سکھی رکھیں۔

آپ پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اس کے بعد میری زندگی میں کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔ بزدلوں کی طرح خودکشی کر لینے کا میں قابل نہیں ہوں۔ اس لئے میں سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہو گیا ہوں۔ جو امیروں کا روپیہ لوٹ کر غریبوں اور مفلسوں کو تقسیم کرنا اپنا مقصد بتلاتے ہوئے ہے۔ اس پارٹی میں شامل ہو جانے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ کسی وقت بھی جان سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔ شاید میرا پہلا اور آخری خط ہو۔ اس لئے اگر مجھ سے کوئی بے ادبی ہو تو معاف کر دیجئے گا۔

آپ کا کمار

اس خط سے منورما کے ہاں تہلکہ مچ گیا۔ بابوجی نے رما کانت سے کہا کہ تم ابھی اسی گاڑی سے جاؤ اور جیسے بھی ہو کمار بابو کو اپنے ساتھ لے آؤ۔ رما کانت پہلی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔

وہ ریل سے اتر کر پتہ پوچھتے ہوئے کمار بابو کے مکان پر پہنچے۔ کمار کے بڑے بھائی نے انہیں عزت سے بٹھایا اور پھر پوچھا کہ آپ نے کیسے تکلیف کی۔ رما کانت نے پہلے تو اپنا تعارف کرایا پھر مطلب بیان کیا۔ کمار کے بڑے بھائی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ انہوں نے کہا وہ تو اس وقت جیل میں ہیں۔ پرسوں انہوں نے غریب راج پارٹی کے تین دوسرے آدمیوں کے ساتھ ایک سیٹھ کے ہاں ڈاکہ ڈالا تھا۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کسی پارٹی میں شریک ہو گئے ہیں۔ جب سے بیاہ پر سے

آئے تھے وہ چپ چاپ سے رہنے لگے تھے۔ ہمیں بار بار پوچھنے پر یہ نہ ہو سکا کہ ان کی اداسی کا کیا سبب ہے، ڈاکہ میں سیٹھ کا دو لاکھ روپیہ اور جان گئی۔ کمار بابو کے ایک ساتھی نے سلطانی گواہ بن کر راز کھول دیا، کمار اس وقت لکھنؤ سنٹرل جیل میں ہیں۔"

رما کانت کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔

سلاخوں کے اس طرف کمار بابو کھڑے تھے۔ اور اس طرف رما کانت، ان کی بیوی اور منورما۔

رما کانت نے درد بھرے لہجے میں کہا۔ "یہ آپ نے کیا کیا کمار بابو!" کمار سلاخوں پر سر لٹکائے ہوئے خاموش کھڑا رہا۔

رما کانت کی بیوی بولیں "آپ نے اپنی ہی نہیں منو کی زندگی بھی تباہ کر دی۔"

کمار نے سر جھکائے جھکائے کہا۔ "اگر مجھے صرف ایک خط لکھ دیا ہوتا تو۔"

"یہ دیکھو" رما کانت کی بیوی نے منورما کے ہاتھ سے خط جھپٹ کر کمار کی طرف پھینکا۔ "کب کا لکھا رکھا ہے۔ یہ بدنصیب پتہ کھو جانے کی وجہ سے نہ بھیج سکی۔"

کمار نے خط کو دیکھا اس کے آنسو نکل آئے۔ بولا میں قصوروار ہوں میں نے منورما کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اس کا پرائشچت (کفارہ) یہی ہو سکتا ہے کہ میں جیل میں گھل گھل کر مر جاؤں۔

جیل کا گھنٹہ بجا۔ سب واپس ہونے لگے۔ لیکن منورما وہیں کھڑی رہی۔ بہن کے بار بار کہنے پر بھی وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ جب بہن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھینچتی ہوئی لے چلی تو منورما نے مڑ کر ایک بار کمار کو دیکھا اور وہیں بیہوش ہو کر گر پڑی۔

اسی روز سے جیل کے افسروں نے یہ حکم جاری کر دیا کہ آیندہ قیدی نمبر ۔ سے کوئی ملاقات نہیں کر سکے گا۔

جنگ کے متعلق کس نے کیا کہا

مسٹر چیمبرلین

اس جنگ سے ہمارا جو عام مقصد ہے وہ سب کو معلوم ہے وہ یہ ہے کہ یورپ کو جرمن حملہ کے متواتر خطروں سے پاک کیا جائے اور یورپ کی قومیں اپنی آزادی کو قائم رکھنے کے لائق ہو جائیں (۲۰ ستمبر ۱۹۳۹ء)

ہر ہٹلر

"آج جو جنگ ہو رہی ہے وہ آئندہ ہزار سال کیلئے جرمنی کے مستقبل کا فیصلہ کریگی۔ (۱۰ رمئی ۱۹۴۰ء)

مسٹر چرچل

"ہم ہر جگہ لڑیں گے، سمندروں اور دریاؤں میں لڑیں گے ہم بڑھتے ہوئے اعتماد اور طاقت کے ساتھ ہواؤں میں لڑینگے ہم اپنے جزیرے کی ہر قیمت پر حفاظت کریں گے۔ ہم ساحلوں پر لڑیں گے۔ ہم میدانوں اور گلیوں پہاڑوں میں لڑیں گے۔ لیکن ہم اس وقت تک ہتھیار نہیں ڈالینگے جب تک کہ خدا کے لائے ہوئے اچھے وقت میں ایک نئی دنیا کو اس مصیبت سے نجات نہیں دلائے گی۔ (۴ رجون ۱۹۴۰ء)

مسولینی

"مغربی جمہوریت نے ہمیشہ اٹلی کے باشندوں کی ترقی کی راہ روکی ہے۔ اس ہیبت ناک جنگ کو روکنے کیلئے اٹلی جو کچھ کر سکتا تھا کر چکا (۱۰ رجون ۱۹۴۰ء)

پریذیڈنٹ روزولٹ

یہ کوئی معمولی جنگ نہیں ہے یہ ایک انقلاب ہے جو اسلحہ کی طاقتوں سے زبردستی لایا گیا ہے اور تمام انسانوں کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ یہ انقلاب انسانوں کو آزاد نہیں بلکہ ڈکٹیٹری کا غلام بنانے کی تیاری ہے۔ لیکن ہمارا مقصد قوموں کی ایک ایسی سوسائٹی قائم کرنا ہے جس کے مرکزی ارگنائزیشن کو یہ اختیار و طاقت حاصل ہو جو بنی نوع انسان کے تمام مفادات پر حاوی ہو سکے۔ اور آزاد قوموں میں آزادانہ تعلقات پیدا ہو جائیں (۳۱ رجولائی ۱۹۴۱ء)

لارڈ ہیلی فیکس

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ممکن ہے اس جنگ میں ہمیں سب کچھ قربان کر دینا پڑے۔ لیکن ہم جس چیز کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں وہ اس قدر بیش قیمت ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے ہر قربانی پر ہم فخر کر سکتے ہیں۔ (۲۱ رجون ۱۹۴۰ء)

ایم مولوٹوف!

سوویٹ روس کو ہندوستان مصر وغیرہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے مضحکہ انگیز طور پر منسوب کیا جاتا ہے یہ ایک ایسی ناممکن بات ہے کہ اس گپ کو بیوقوف ہی مان سکتا ہے۔ (۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء)

مارشل پیتاں

اہل فرانس اپنی شکست کو تسلیم کرتے ہیں تمام قوموں نے اچھے اور برے دن دیکھے ہیں۔ ہم اس جنگ سے ایک سبق حاصل کریں گے۔ ۱۹۱۸ء کی فتح کے بعد سے قربانی کی اسپرٹ پر ہماری عیش پسندی کی خواہش غالب آ گئی تھی۔ میں تمہارے عروج کے زمانہ میں تمہارے ساتھ تھا۔ میں تاریک دنوں میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا (۱۲ رجون ۱۹۴۰ء)

امریکہ میں غیر ملکی جہازوں پر قبضہ

واشنگٹن ۹ راگست۔ امریکہ کی ۱۲ ریاستوں نے فیصلہ کیا ہے کہ امریکن بندرگاہ میں جو غیر ملکی جہاز ٹھیرے ہوئے ہیں ان کو کام میں لایا جائے۔ برطانیہ وغیرہ کو جو جہاز دئے گئے ہیں ان کی کمی کو ان سے پورا کیا جائیگا

خاکسار لیڈر کی حکومت سے خط وکتابت

کلکتہ ۲۷ راگست۔ خاکسار لیڈر میاں ... شاہ آجکل یہاں مقیم ہیں اور خاکساروں پر سے پابندی اٹھانے کیلئے حکومت ہند سے خط وکتابت کر رہے ہیں

مسلم وزیر اعظموں کی سرکاری حیثیت

شملہ ۱۰ راگست۔ حکومت حکومت ہند کی طرف سے مندرجہ ذیل بیان شائع ہوا ہے۔

مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی حال کی کارروائی اور وزیر اعظم پنجاب کے بیان کی طرف جو انہوں نے قومی ڈیفنس کونسل سے استعفیٰ دینے کے بعد شائع کرایا ہے توجہ دلائی گئی۔ اس اہم معاملہ کے بارے میں جو بیانات دئے گئے ہیں ان کے پیش نظر پسندیدہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اس امر کو واضح کر دیا جائے کہ وزیر اعظم آسام، بنگال، پنجاب، اور سندھ کو کسی دوسری حیثیت سے نہیں بلکہ صوبوں کے وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے قومی ڈیفنس کونسل میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اسی حیثیت میں انہوں نے دعوت کو قبول کیا۔ اگر وہ اپنے صوبوں کے وزیر اعظم نہ رہتے تو منطقی نتیجہ کے طور پر قومی ڈیفنس کونسل میں از خود ان کی رکنیت بھی ختم ہوجاتی۔ اور بلا لحاظ پارٹی یا فرقہ ان کے جانشینوں کو کونسل میں خالی جگہ پیش کی جاتی۔

خلیج فارس میں سرنگیں

ماسکو ۵ ستمبر اگست۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ ایران کو محوری حملوں سے بچانے کے لئے بحرہ کیپین میں مضبوط روسی بیڑہ نقل وحرکت کرتا رہے گا۔ برطانیہ نے خلیج فارس میں بحری سرنگیں بچھا دی ہیں تاکہ کوئی جرمن یا اطالوی جہاز داخل نہ ہوسکے، گذشتہ سوموار کو اس خلیج میں ۷ جرمن اور اطالوی جہاز پکڑے گئے تھے۔

فرانس کا دار السلطنت

وشی ۳۰ راگست۔ خبر ملی ہے کہ مارشل پتاں نے فرانس کا دار السلطنت وشی سے اور کسی مقام کو تبدیل کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔

کینبرا ۲۹ راگست مسٹر منزیز نے گورنر جنرل کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے نئے وزیر اعظم مسٹر فیڈن نے آج حلف وفاداری اٹھایا۔

مسٹر جناح کا بیان

بمبئی ۲۷ راگست مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج صبح ایک پریس کانفرنس میں ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشنوں کی وضاحت کی۔

دریافت کیا گیا کہ جن وزیر اعظموں نے قومی ڈیفنس کونسل سے استعفیٰ دیدیا ہے اگر انہیں سرکاری حیثیت سے دوبارہ نامزد کر دیا جائے تو کیا پوزیشن ہوگی مسٹر جناح نے کہا کہ لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے سامنے بنیادی طور پر اصولی مسئلہ یہ تھا کہ جو ممبر وائسرائے کی توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل اور نام نہاد قومی ڈیفنس کونسل میں شریک ہوئے ہیں انہوں نے مسلم لیگ کی صریحی فیصلے کی خلاف ورزی کی ہے۔

وائسرائے نے مسلم لیگ کے سامنے اسی ڈھنگ کی جو اسکیم رکھی تھی اسے وہ ستمبر ۱۹۴۰ء میں مسترد کر چکی ہے۔ دوسرا نکتہ یہ تھا کہ ان ممبروں نے خفیہ خفیہ یہ کرلیا اور جماعت کے لیڈر یا ایگزیکٹو کو خبر تک نہ کی۔ ان دونوں مسئلوں پر غور کرنے کے بعد لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر رائے قائم کی کہ جو ممبر اس اسکیم میں شریک ہوئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ انہیں قومی ڈیفنس کونسل اور ایگزیکٹو کونسل سے استعفیٰ دیدینا چاہیئے۔

حکومت نے ایگزیکٹو کونسل کی از سر نو تشکیل اور توسیع نام نہاد قومی ڈیفنس کونسل کی ترتیب کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے متعلق اپنے رویہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ یہ بہت بڑی حماقت ہے۔ ملک میں عام طور پر اس کی مذمت ہوچکی ہے۔ اور اب اس کے حامیوں پر یہ ظاہر ہوجانا چاہیئے کہ جنگ کی کوششوں میں امداد کرنے کے بجائے (جو طے شدہ نقص ہے) اس سے دور تک اثر ڈالنے والی تلخی اور مخالفت پیدا ہوگئی ہے۔

نواب صاحب چھتاری کا استعفیٰ

حیدر آباد ۲۹ راگست نواب صاحب چھتاری نے ڈیفنس کونسل سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

تبروک کی لڑائی

قاہرہ ۳۱ راگست تبروک کے علاقہ میں برطانی فوج کے گشتی دستوں نے سنگینوں سے دشمن کی ایک فوجی چوکی پر حملہ کیا۔ اور دشمن کی فوج کو بھاری نقصان پہونچایا۔ رات کے وقت دشمن کی فوجوں نے گولہ باری کی۔ اور دشمن کے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا

محض پرسٹیج کیلئے قبضہ کیا گیا

نیویارک ۳۱ راگست۔ برلن سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ برلن کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جارہا ہے کہ ایران پر برطانیہ اور روس نے اپنا پرسٹیج اونچا کرنے کے لئے قبضہ کیا ہے۔ لیکن برلن کے ناطرفدار حلقوں کی یہ رائے ہے کہ ایران پر قبضہ سے مڈل ایسٹ میں برطانیہ کی پوزیشن بہت مضبوط ہوگئی ہے اور امریکہ سے روس کو ہوائی اور سمندری جہازوں کے ذریعے سامان سپلائی کرنے کا راستہ مل گیا ہے۔

انقرہ۔ یکم ستمبر ترکی میں فوجی رخصتیں اچانک منسوخ کر دی گئی ہیں۔

سر اکبر حیدری

حیدر آباد دکن سر اکبر حیدری مدار المہام ریاست حیدر آباد نے کل کونسل آفس میں کونسل کے وائس پریذیڈنٹ کو عارضی طور پر اپنے عہدے کا چارج دیدیا اور وہ نواب صاحب چھتاری کو مستقل طور پر اس عہدے کا چارج دیدیں گے۔

حضرت فانی بدایونی کا انتقال

حیدر آباد دکن۔ ۳۱ راگست ناظرین کو یہ خبر پڑھکر افسوس ہوگا کہ اردو کے نامور شاعر فانی بدایونی کا ۳۰ راگست کی سہ پہر کو انتقال ہوگیا آپ کی افسوسناک وفات پر ادبی حلقوں میں رنج وغم کا اظہار کیا جارہا ہے لکھنؤ میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس میں حضرت فانی بدایونی اور مرزا اعظم بیگ چغتائی کی وفات پر اظہار رنج وغم کیا گیا۔

ہندوستانی مصنفوں کی کانفرنس

لکھنؤ ۲۷ راگست ہندوستانی مصنفوں کی جو کانفرنس بمبئی میں ہونیوالی ہے وہ نومبر کے مہینے کے آخر سے پہلے نہ ہوسکے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ پروفیسر سید سہروردی (کلکتہ یونیورسٹی) صدر ہوں گے ابھی کانفرنس کی پالیسی پوری طرح طے نہیں ہوئی ہے لیکن خاص غرض یہ ہے کہ مختلف صوبوں کی زبانوں کے مصنف جمع ہوں اور ہر لٹریچر میں جو الگ تھلگ رہنے کی اسپرٹ پیدا ہوگئی ہے اسے دور [illegible]

ترکی کو حملہ کا خطرہ

انقرہ یکم ستمبر۔ پوربی یورپ میں جیوں جیوں لڑائی کے بادل گھرتے آرہے ہیں ترکوں کو صورت حالات میں دو نئے پہلو دکھائی دے رہے ہیں۔

ایک یہ کہ جرمنی کالے سمندر میں گھسنے کی تیاریاں کر رہا ہے اور دوسرے ترکی پر چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے کل رات جب کہ یوم فتح کی یاد منانے کے لئے ترکی کے شہر روشنی سے جگمگا رہے تھے۔ بڑی بڑی عمارتوں پر جھنڈے لہرا رہے تھے ماسکو نے ترکی کو خبردار کیا۔ "ہٹلر دھوکا کے ساتھ ترکی پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے اس نے ترکی کی سرحد پر فوجوں کے چار ڈویژن جمع کر دئے ہیں۔

اس خبر کے ساتھ ساتھ استنبول سے یہ خبر ملی ہے کہ نازی افسران یورپ سے ملے ہوئے ترکی کے علاقہ کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ اور فوجوں کو ہدایت کر رہے ہیں کہ قدرتی سرحدوں کو کس طرح پار کیا جاتا ہے۔

جرمنی کی مزید فوجیں سرحد پر جمع کی جا رہی ہیں اور استنبول کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ عنقریب ترکی کی سرحد پر جرمنی کی تین لاکھ فوج جمع ہو جائیگی ترکی بھی اس چیلنج کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ترکی کی صلاحیت کے بارے میں جس کو شبہ ہے وہ ترکی کے جنرل اسٹاف کے چیف مارشل چکمک کے الفاظ پر غور کر سکتا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ترکی کی فوج جو کہ جدید ہتھیاروں سے مسلح ہے اور مکمل طور پر تربیت یافتہ ہے اپنے ملک کی آزادی اور تحفظ کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہے۔ مارشل چکمک نے پریذیڈنٹ انونو کے پیغام کا جواب دیتے وقت یہ بیان دیا۔ اپنے پیغام میں پریذیڈنٹ انونو نے کہا تھا کہ اگر ترکی کی فوج کو اپنا فرض ادا کرنے کے لئے کہا جائے تو وہ اس کے لئے تیار رہے۔

روسیوں کی زبردست فوج

لندن ۴ ستمبر ماسکو سے ایک حکم جاری ہوا ہے جس کے ذریعہ شہر لینن گراڈ کے بچاؤ کے لئے ایک ڈیفنس کونسل بنادی گئی ہے۔ جو چھ فوجی افسروں پر مشتمل ہو گی۔ جس کے صدر روسی کمانڈر مارشل وروشلف مقرر کئے گئے ہیں۔ مارشل وروشلف نے فوجوں کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اور شہر کے باہری مورچہ پر ڈٹ گئے ہیں۔ روسی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجوں نے جرمن فوجوں کو تین میل پیچھے ڈھکیل دیا ہے۔ اس علاقہ میں روسی فوجوں نے بڑے سخت جوابی حملے شروع کر دئے ہیں۔ ستر جرمن ہوائی جہازوں نے شہر پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر روسی شکاری ہوائی جہازوں نے ان کو مار بھگایا۔ شہر کو بچانے کا انتظام مکمل کر لیا گیا ہے۔ اور لڑائی میں جن ہتھیاروں کی ضرورت پڑے گی وہ سب شہر ہی میں مل جائیں گے۔

بالٹک میں بڑے زور کی ہوائی لڑائی ہوئی جس میں تقریباً ۱۰۰ جرمن ہوائی جہازوں نے حصہ لیا روسی شکاری ہوائی جہازوں ساحلی توپوں اور جنگی جہازوں نے ان کو مار بھگایا۔ روسی جنگی جرمن فوج کے اتری بازو پر بڑے سخت حملے کر رہے ہیں۔

نازی لیڈروں سے ترکی کے متعلق مشورہ

استنبول ۳ ستمبر سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ جرمن سفیر ہر فان پاپن جو اپنی بیوی کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز منگل کو دفعتاً روانہ ہو گیا ہے۔ نازی لیڈروں کو ترکی کے رویہ کے بارے میں مطلع کرے گا وہ نازی لیڈروں کو بتلائے گا کہ ایران پر روس اور برطانیہ کے قبضہ کے بعد ترکی کے رویہ میں کیا تبدیلی ہوئی ہے اور پریذیڈنٹ انونو اور موسیو سراج اوغلو سے اس کی کیا بات چیت ہوئی۔ جرمن حلقوں کا بیان ہے کہ ہر فان پاپن دس روز کے اندر انقرہ واپس چلا جائے گا۔

چیکوسلواک گورنمنٹ تسلیم کر لی

لندن ۳ ستمبر۔ حکومت چین نے لندن میں چیکوسلواک گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا ہے۔

اٹلی سے مزید فوجوں کا مطالبہ

ماسکو ۳ ستمبر۔ ہٹلر اور مسولینی کے درمیان بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے موسیو لوزوسکی نے کہا کہ ان کے درمیان ملاقات کو مختصراً یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔ چند ہلکی پھلکی باتیں اور مزید ڈویژن مورچہ پر اور عقب میں ہٹلر کی فوجیں تھک گئی ہیں۔ اس ملاقات کی تہ میں یہ مقصد کام کر رہا تھا کہ اٹلی اس وسیع خلا کو پر کرے جو جرمن فوجوں کے کام آنے سے پیدا ہو گیا ہے۔ موسیو لوزوسکی نے سانفور گا کے اس بیان کا بھی ذکر کیا کہ ہٹلر اور مسولینی نے روس پر صرف یورال تک ہی حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مسولینی پوربی مورچہ پر نوبان کا راستہ دیکھنے نہیں بلکہ یہ دیکھنے گیا تھا کہ وہ اپنی فوجوں کو کس راستہ واپس لا سکے گا۔

ترکی میں لوہے کے کارخانے

انقرہ ۳ ستمبر عصمت انونو صدر جمہوریہ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے ان تمام لوہے کے کارخانوں پر حکومت کا عارضی قبضہ ہو جائے گا۔ جو مختلف کمپنیوں اور اشخاص کی نگرانی میں چل رہے ہیں۔ یہ کارخانے لوہے کی صنعت میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان کی تعداد ۱۰۴ بتائی جاتی ہے۔ ان کارخانوں میں ہوائی جہازوں کے پرزے تیار کئے جائیں گے تاکہ جہازوں کی مرمت آسانی سے ہو سکے۔ طرزوں اور قیصر کے طیارہ ساز کارخانے رات دن چل رہے ہیں۔

اسلامی ملکوں کے ترکی سفیر

انقرہ ۳ ستمبر۔ ترکی حکومت نے اسلامی ملکوں میں مقیم اپنے تمام سفیروں کو تعلیم دیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر انقرہ میں پہونچ جائیں۔ جہاں وزیر خارجہ مسٹر سراج اوغلو کی صدارت میں ان کی کانفرنس منعقد ہو گی۔ ترکی کے باخبر حلقے اس کانفرنس کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔

ایران میں صلح کی گفتگو

لندن ۳ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ایران کی لڑائی کے برطانی اور روسی کمانڈر کل کر دون میں ملے۔ کانفرنس کے نتیجہ کے بارے میں ابھی تک کوئی خبر نہیں ملی۔

لندن میں معلوم ہوا ہے کہ برطانی اور روسی وزیر اور حکومت ایران کے درمیان بات چیت کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اور اس وقت ممکن نہیں ہے کہ اس بارے میں کہ صلح کی بات چیت کس مرحلہ پر پہنچ گئی ہے اور یا صلح کی شرطیں کیا ہیں کوئی بیان دیا جا سکے۔ بات چیت کرنے میں برطانیہ اور روس نے اس مسئلہ کو پیش نظر رکھا ہے جس کے لئے وہ ایران میں داخل ہوئے تھے۔ یعنی ملک کے اندر سے جرمن خطرہ کا مکمل خاتمہ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی نمائندہ کو جو کہ روس کے ساتھ ملکر بات چیت کر رہا ہے جو ہدایت دی گئی ہیں وہ اس قسم کی ہیں کہ نازی خطرہ جلد سے جلد ختم ہو جائے۔

ایران پر اشتہار باری

روسی ہوائی جہازوں نے طہران پر اشتہارات پھینکے جن میں لکھا تھا کہ ایران میں تمام جرمن دشمن کے جاسوس ہیں وہ ایران کو غلام بنا دینا چاہتے ہیں۔ ان اشتہاروں میں ایرانی عوام کو تنبیہ کر دی گئی تھی کہ جرمن صرف اپنے مفاد میں ایران کو جنگ میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ایران کا اپنے دوستوں کے ساتھ بگاڑ ہو جائے اس لئے وقت آگیا ہے کہ ایران سے ہٹلر کی سازشوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ روس اور برطانیہ ان سازشوں کو ختم کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں۔ اس لئے یہاں ہٹلرازم کی موت ہو جانی چاہئے۔ جس نے کئی آزاد ملکوں کو نازی اقتدار کا غلام بنایا ہے۔ روس چاہتا ہے کہ ایران کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات قائم رہیں

واشنگٹن۔ ۲ ستمبر پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ ادھار پٹہ کا ایک نیا بل تیار ہو رہا ہے جو آئندہ ہفتہ پیش ہو جائے گا۔

واشنگٹن ۳ ستمبر امریکہ جانے والا روسی مشن الاسکا پہنچ گیا ہے

اب کہیں بوچڑ خانہ نہیں کھولا جائیگا

امرتسر۔ ۳۱ اگست رائے صاحب جی آر سیٹھی کو ڈیفنس سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا مسٹر اوگلوی کی طرف سے مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے:۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ پٹھان کوٹ میں بوچڑ خانہ کی تعمیر سے بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے پریس کو بھی مطلع کر دیا ہے۔ بوچڑ خانہ کی یہ تعمیر صرف پٹھان کوٹ ہی میں بند نہیں کی گئی بلکہ دوسرے کسی مقام پر بھی آئندہ بوچڑ خانہ نہیں بنایا جائیگا۔

ایران کے جرمن اور افغانستان

شملہ۔ ۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان ایران سے واپس ہوئے جرمنوں کا آنا پسند نہ کریگی۔

۵۰ ہزار کمیونسٹ گرفتار

لندن ۲۷ اگست فرانس میں گرفتاریاں دھڑا دھڑ ہو رہی ہیں ۵۰ ہزار اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ کمیونسٹ ہیں اور جرمنی کے خلاف پروپگنڈا کرتے تھے۔ فرانس کی پارلیمنٹ کے ممبروں کو وشی سے ۶۰ میل دور ایک پہاڑی مقام میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

سٹالن کا اعلان

ماسکو ۴ ستمبر فیکٹری ورکروں کے ایک بھاری جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایم سٹالن نے جرمن حملہ کا ذکر کیا اور اعلان کیا کہ تین ماہ کے مقابلہ نے جرمنوں کو پست کر دیا ہے۔ اور اب روسی فوجوں کی طرف سے ہر محاذ پر جوابی حملے شروع ہونے والے ہیں۔

حکومت کو ابھی کوئی استعفا نہیں ملا

شملہ۔ ۳۱ اگست۔ یہاں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک حکومت کے ذمہ داروں کو ڈیفنس کونسل سے سر سکندر حیات خاں اور دوسرے حضرات کا استعفا موصول نہیں ہوا ہے۔

اس اثنا میں وزیر ہند سے مشورے ہو رہے ہیں کہ جو جگہ خالی ہوں انہیں پر کرتے وقت آیا متعلقہ صوبجاتی حکومتوں کی نمائندگی کا لحاظ رکھا جائے یا دوسرے طریقے سے انہیں پر کیا جائے۔

ہندوستان کا غلہ ایران کو

شملہ ۴ ستمبر ایک ہندوستانی بندرگاہ سے پانچ ہزار ٹن گیہوں

ایران کی لڑائی کا خرچ

شملہ ۳۰ اگست ایک فوجی ترجمان نے بتلایا کہ ایران کی لڑائی میں جو کچھ خرچ ہوگا وہ سب حکومت برطانیہ برداشت کرے گی۔

جرمن افغانستان کی سرحد پر

شملہ ۳۰ اگست برطانیہ اور روس کے فوجی کارروائی کرنے سے پہلے ایران میں جرمنوں کا داخلہ کس حد تک بڑھ چکا تھا۔ اس کے متعلق ایک امریکن انجینیر نے خبر دی ہے جو کہ ایران میں موجود ہے۔ اس کا بیان ہے کہ جہاں کہیں وہ جاتا تھا اس کے پیچھے ایک سپاہی رہتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ ۸ جرمن جہاں چاہتے تھے چلے جاتے تھے۔ ان کے پاس ریڈیو کو جام کرنے کے اوزار تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شہد میں رہنے والے بہت سے جرمن افغانستان کی سرحد کے پاس ایک مقام پر پہونچ گئے ہیں۔

کسی ہندوستانی کو وایسرائے مقرر کیا جائے

ناگپور ۳۰ اگست۔ اخبار "ہتواد" نے برطانی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ ہندوستان کے عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اور جنگی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے کسی ہندوستانی کو وائسرائے مقرر کیا جائے۔

لارڈ لنلتھگو کے عہدہ کی میعاد ختم ہونیوالی ہے اس سے پیشتر ہندوستان کے سیاست داں ہاؤس آف لارڈز کے رکن رہ چکے ہیں اور ایک تو نائب وزیر ہند کے عہدہ پر بھی رہ چکا ہے۔ گذشتہ جنگ میں برطانیہ کی جنگی کیبنٹ میں ہندوستان کے آدمی شریک تھے اس لئے بہتر ہوگا کہ ہندوستان کے کسی آدمی کو وائسرائے مقرر کیا جائے۔

سر سپرو پاکستان کی مخالفت میں

الہ آباد ۳۱ اگست۔ اکھنڈ ہندوستان محاذ کانفرنس کے متعلق جو حال ہی میں لکھنؤ میں منعقد ہوئی سر تیج بہادر سپرو نے کلکتہ روانہ ہوتے وقت ایک بیان کے دوران میں کہا کہ اس میں شک نہیں کہ میں پاکستان کے حق میں نہیں ہوں تاہم میں لکھنؤ کانفرنس یا کسی اور کانفرنس کے ساتھ اپنا نام وابستہ نہیں کرنا چاہتا۔

لندن ۲ ستمبر جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے مسولینی کو ستارہ کے علم کی ایک بہت بڑی رصد گاہ دی ہے جو روم کے نزدیک تعمیر ہو رہی ہے اور اسی سال کے آخر تک

امریکی سفیر کی ترکی وزیر خارجہ سے ملاقات

لندن (بذریعہ بحری تار) اخبار "ڈیلی ٹیلی گراف" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار مطلع کرتا ہے کہ مسٹر جان اے میک، امریکی سفیر نے ایم سراج اوغلو ترکی وزیر خارجہ سے جو ملاقات کی ہے اس سے بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے اس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تبادلہ خیال معلومات کی ایک کوشش تھی لیکن یہ بات عام طور پر معلوم ہے کہ ترک امریکہ کی ان کوششوں سے بہت متاثر ہیں جن کے ذریعہ وہ جرمنی کے ساتھ لڑنے والی قوموں کو اُدھار پٹہ کے امریکن قانون کے ماتحت مدد دے رہا ہے۔ جرمن اس حقیقت کو نہیں چھپا سکتے کہ جہاں تک ان کا تعلق ہے مشرق وسطیٰ میں انہیں کامل طور پر ناکامی ہوئی ہے اسی کے ساتھ ساتھ ایران میں اتحادیوں کی کارروائی سے یقیناً نہ صرف ترکی میں بلکہ دنیائے عرب میں

بحکم جناب بابو ہر پرشاد صاحب گپتا منصف بہادر شہر کانپور

سمن بنا بر تنقیح

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۵ سنہ ۱۹۴۱ء　　　بعدالت منصفی سٹی کانپور

عبدالمجید ولد مولوی شبیر علی قوم مسلمان ساکن طلاق محل شہر کانپور　　مدعی

بنام دیدار بخش ولد امام بخش قوم شیخ ساکن بہنا جھا بر شہر کانپور　　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت -/1176 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ 9 ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا +

مہر عدالت

بحکم بسنت لال منصرم
عدالت سٹی منصفی کانپور

بہ اجلاس جناب مسٹر محمد سیف اللہ خانصاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بلہور ضلع کانپور

فارم نوٹس مطابق دفعہ ۱۷۵ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۴ دفعہ ۱۷۵

گجو ـــــــــــــــــــ مدعی

بنام بشمبھر دیال ـــــــــــــــــــ مدعا علیہ

منکہ گجو ولد ٹکو قوم چمار ساکن استھبا بذریعہ نوٹس اطلاع دیتا ہوں کہ تم بشمبھر دیال ولد کالکا پرشاد قوم ویشیہ اگروال ساکن شہر کانپور محلہ جنی گنج مندرجہ ذیل اراضی واقعہ سنہ ۱۳۵۰ف آئندہ تک یا کل اسکے خالی کردو اگر تم بیدخلی کے بابت کوئی عذر کرنا چاہتے ہو تو تحصیلدار صاحب کے اجلاس میں تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر حاضر آکر اپنا عذر پیش کرو برخلاف اُسکے اگر تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر حاضر ہو کر دعویٰ بیدخلی تسلیم کر دیگے تو تم پر کوئی خرچہ عائد نہ ہوگا۔

تم اراضی مندرجہ ذیل کے کاشتکار شکمی سال بسال کے ہو جو کہ برضامندی سائل ان اراضی نمبری ذیل پر قبضہ رکھتے ہو۔ اب اراضی نمبری ذیل شروع سنہ ۱۳۵۰ف سے تمہارے قبضہ کاشت میں رکھنا منظور نہیں ہے بلکہ بیدخلی مطلوب ہے۔

تاریخ پیشی 12 / ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء

پرگنہ	موضع	محال معتوک یا پٹی	نمبر کھیت	رقبہ کھیت	لگان اراضی	کیفیت
بھرگنی پور	استھبا	شجاعت خاں پٹی نمبرا	۱۴۸/۱	۱۴ ا ک	۸ ۸	
			۱۵۰	۱۹ ا ک	۱۲ ۶	
			۲۱۴	۱۹ ا ۱۰	۱۰ ۴	
			۴۲۶/۴	۱۹ ا ک	۲ ۹	
				۱۱ ۱۰ ا	۳/۹	
			۲۰۸	۱۹ ا		
			۲۰۴	۱۹ ا ۱۰	۲ ۳	
			۱۴۳	۱۵ ا	۱	
			۲۰۷/۴	۱۴ ا	[illegible]	
				۷ ۱۰	۸	

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵۲ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی ہاتھرس ضلع علیگڑھ اجلاس مسٹر خلیل الدین احمد صاحب بہادر منصف ہاتھرس

لالہ ننھوں مل ولد لالہ چھبیلے رام جیوارہ ساکن ہاتھرس ـــــــــــــــــــ مدعی

مدعا علیہ { Suresh chand son of Piragdas caste chaturvedi resident of cawnpore
43 M.T Coy R.I.A.S.C.C.D.I. Cantonment Cawnpore

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت مبلغ ۵ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جہاں پر توحقِ غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شششاہی ۲
ممالک غیر ۶
سالانہ ۳ شششاہی ۱۰/

رجسٹر نمبر ۱ دسمبر ۱۹۲۲ء

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۰ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۷

ادبیات

مئے دو آتشہ

از جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی سروش بی۔ اے لکھنوی

عشرت کدۂ گوش ہوا ورجنت دیدہ! — اے صورتِ نادیدہ وصورتِ نشنیدہ
دل کب سے تڑپتا ہے جراحت کی ہوس میں! — اے ناوکِ ناجستہ وتیغ نکشیدہ
آواز دے للہ محبت کا گھٹا دم! — اے غنچۂ لب بستہ و صبحِ ندمیدہ
اب ضبطِ غم عشق کی ہے لاج ترے ہاتھ! — اے دست نہادہ بہ دلِ شوق تپیدہ
اب ناخنِ رنگیں سے محبت کی گرہ کھول! — اے دست حنابستہ بخونِ دل و دیدہ
آ خلوتِ خاموش میں اور دھوم مچادے! — اے چارہ گرِ خاطرِ محزون وکبیدہ
موجِ مئے رنگیں میں ترا لوچ کہاں ہے! — اے سرو رواں غازہ برخسار کشیدہ
سیلابِ تمنا میں بہا جاتا ہے کوئی! — اے مست وغزل خواں بہ لبِ نہر چمیدہ
قربان ترے جھوم کے آغوش میں آجا! — بالیدہ بخود شاخِ گلِ تازہ دمیدہ
کیا فائدہ، کی پاؤں کے چھالوں سے اگر چھیڑ!؟ — اے وائے بہ خارے کہ سر از دل نکشیدہ
پھر دھوم مچاتی ہوئی گلشن میں بہار آئی! — صد حیف کہ دستے بگریباں نرسیدہ
کیا علم تجھے نشترِ مژگاں کی خلش کا!؟ — اے دردِ دل تو خارِ محبت نخلیدہ
دے اذنِ کشایش بھی کبھی چینِ جبیں کو! — اے تو کہ قلم برخطِ تقدیر کشیدہ
مست انکھڑیوں کے کیف کی تجکو بھی خبر ہے؟ — اے ساقیِ میخانہ وخود مے نچشیدہ
لبریز مئے حسن سے کر شیشۂ دل بھی! — اے مستِ نظر خلوتِ آئینہ گزیدہ

جس طرح کسی طفل کو ناگن نے ڈسا ہو! — لہریں یونہی لیتا ہے دلِ زلف گزیدہ
یہ کس کی تمنا میں جگر خوں ہے شفق کا!؟ — ہے کس کے لئے صبح چمن جیب دریدہ!؟
ہے چودھویں کا چاند کہ اترا ہوا چہرہ!؟ — فرقت کی شبِ ماہ ہے یا رنگِ پریدہ!؟
وحشت نے کیا چاک گریبانِ تحمل! — فریاد ہے اے یوسفِ دامن ندریدہ!
چمکا افقِ دل پہ تو ہو عیدِ شہادت! — یہ ماہِ نما خنجرِ ابروئے خمیدہ
دیکھے تو کوئی عشق کی رعنائی گریہ! — دامن میں گل ولالہ ہیں یا اشکِ چکیدہ

کس وادیِ دشوار میں لایا ہے مجھے عشق!؟
جادہ ہے جہاں وہم سے منزل کے دویدہ!!

دنیائے اسلام

دردانیال پر کنٹرول سے ترکوں میں ناراضگی

لندن۔ ۶ ستمبر۔ استنبول سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ آج صبح کے ترک اخباروں میں ایڈمرل سٹرلنگ، سابق چیف آف سٹاک امریکن بحری بیڑہ کے اس بیان پر ایک طوفان برپا ہوگیا ہے جس میں انہوں نے تجویز کیا تھا کہ جرمنی کو سمندر کے راستہ کاکیشیا پر حملہ کرنے سے روکنے کے لئے برطانیہ کو دردانیال پر قبضہ کر لینا چاہیئے۔ ترکی کے اخباروں نے اس امریکی اخبار کے آرٹیکل کے خلاف بھی کڑی نکتہ چینی کی ہے جس میں تجویز کیا ہے کہ استنبول اور آبنائے باسفورس کو بین الاقوامی علاقہ قرار دیدیا جائے۔ ترکی کے تمام اخباروں نے جن میں الوس بھی شامل ہے زبردست ناراضگی ظاہر کی ہے اور لکھا ہے کہ ایسے نازک وقت میں اس قسم کی باتیں نہیں لکھنا چاہئیں گو اس کی غیر ذمہ دارانہ رائے کا سرکاری رائے پر کوئی اثر نہیں پڑتا تاہم ترکی کے اخباروں نے مشورہ دیا ہے کہ امریکہ نے لڑائی کے متعلق اس وقت جو پوزیشن اختیار کی ہوئی ہے اس کے پیش نظر اہل امریکہ کو بین الاقوامی معاملات پر زیادہ احتیاط کے ساتھ رائے ظاہر کرنا چاہیئے۔

تبریز کے آس پاس جرمن!

ماسکو۔ یکم ستمبر۔ تبریز سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ شمالی ایرانی باشندوں سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ جب سے مشرقی محاذ پر جنگ چھڑی ہے۔ جرمن ایجنٹ اس علاقہ میں روسیوں کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہوگئے۔ ٹرانس کاکیشیا میں کئی مقامات پر قبضہ بھی کر لیا۔ اور روسیوں کے خلاف لوگوں کو ابھار نے میں ہر ممکن کوشش کی۔ پہلوی میں بندرگاہ کے افسروں نے سوویٹ فوجوں کو بتایا کہ جرمنوں نے یہاں جاسوسی کا جال بچھا رکھا تھا۔ اور اپنے آپ کو مختلف تجارتی اور کاروباری فرموں کا نمائندہ ظاہر کیا۔ اس لیبل کے ماتحت انھوں نے بھاری تعداد میں اسلحہ اور آتشگیر مادہ بھی فراہم کر لیا۔ یہ جرمن ایجنٹ کھلم کھلا طور پر خفیہ اطلاعات کی فراہمی میں مصروف تھے۔ انھوں نے روس کے کیپین کے بیڑے میں بھی گہری دلچسپی ظاہر کی۔

ماسکو۔ یکم ستمبر۔ ایران میں روسی فوجوں نے چھ اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے اور روسی فوجیں طہران کے قریب پہونچ گئی ہیں کیزدل۔ جہاں کہ برطانی اور روسی فوجیں ایک دوسرے سے آکر ملیں۔ تبریز سے طہران جانے والی سڑک پر ایک اہم مقام ہے جس پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اوردانی اور تاری ۲۰ میل کے فاصلہ پر دو چھوٹے شہر ہیں۔ روسیوں نے شہر شبزاد پر بھی قبضہ کر لیا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بہت آگے بڑھ گئی ہیں۔ پوربی ایران میں بھی روسی فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں اور انھوں نے شہر تربتی۔ حیدری اور تربتی شیخ جانی پر قبضہ کر لیا ہے یہ شہر سرحد افغانستان سے بھی کنارے پر واقع ہیں۔

انقرہ سے کولمبیا براڈ کاسٹنگ سسٹم کے نامہ نگار مسٹر ونسٹن برونے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اور روس نے ۳۱ اگست تک ایران کا فوجی اور سیاسی معاملہ طے کرنے کی جو اسکیم تیار کی تھی وہ تقریبًا مکمل ہو چکی ہے۔ طہران میں برطانی اور روسی وزیروں نے حکومت ایران کے روبرو صلح کی تجویزیں پیش کر دی ہیں۔ جن میں ایران کے خاص خاص فوجی ٹھکانوں پر قبضہ کرنے کا مطالبہ بھی شامل ہے۔ غیر ملکی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی اور روسی فوجیں تین علاقوں پر قبضہ کریں گی۔ اوّل ایران کے دکھن پچھم میں تیل کا علاقہ۔ کیپین سمندر پر ٹرانس ایرانین ریلوے کا ٹرمنس جو کہ روس کے کنٹرول میں رہے گا۔ تیسرا علاقہ تبریز کا ہے جو کہ اس ریلوے پر واقع ہے جو کہ طہران سے روسی کاکیشیا کو جاتی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ روسی فوج تبریز سے ترکی کو جانے والی سڑک پر اپنا کنٹرول رکھے گی تاکہ ترکی اور ایران کے درمیان سلسلہ رسل ورسائل پر کنٹرول رکھا جا سکے۔ یہ ممکن ہے کہ طہران کے کچھ حصہ پر بھی دونوں ملکوں کی فوجوں کا قبضہ رہے۔ جو جرمن اس وقت ایران میں ہیں وہ سب طہران میں گھرے ہوئے ہیں۔

ایران کی سمجھوتہ کی شرطیں!

برطانی اخبار اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ سمجھوتہ کی شرطیں کرتے وقت برطانیہ کو کمزوری یا نرمی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ شرطیں ابھی روشنی میں نہیں آئیں۔ خیال ہے کہ ان میں ذیل کی باتیں شامل ہوں گی۔

۱۔ روس کو ایران کے راستے لڑائی کا سامان جائے گا
۲۔ ایران کو تیل کے عوض خراج دیا جائے گا۔
۳۔ ایران کے لوگوں کو کھانا اور کپڑا دیا جائے گا۔
۴۔ فوجیں اس وقت ہٹائی جائیں گی جب فوجی حالت اجازت دے گی۔
۵۔ ایران کی آزادی اور علاقہ پر اتحادیوں کا دانت نہیں۔
۶۔ روس اور برطانیہ کو ایران کی نہیں بلکہ جرمنوں کی مخالفت منظور ہے۔
۷۔ جرمنوں کا داخلہ بند کر دیا جائے اور جو جرمن موجود ہیں انھیں نکال دیا جائے۔
۸۔ ایران کے خالص اندرونی معاملوں سے برطانیہ اور روس کو کچھ تعلق نہ ہوگا۔

شملہ۔ ۸ ستمبر۔ ایران میں مقبوضہ علاقوں کے باشندوں کو کھانا دانا پہونچانے کے لئے فوجی حکام انتظام کر رہے ہیں۔ اور سول حکام یہ وعدہ کر رہے ہیں کہ ایران میں جیوں ہی حالات بہتر ہو جائیں گے کھانے کا سامان پہونچا دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ پانچ ہزار ٹن سامان جس میں گیہوں۔ شکر۔ چار بھی شامل ہے ایران کے لئے لاد دیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں ہے — زمانہ پڑھتی ہی ہو تو سدا دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۳۲	کانپور شنبہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۱ء	نمبر ۴۷

اٹلانٹک کے اعلان آزادی کا اطلاق ہندوستان پر نہیں ہوگا

مسٹر چرچل کی صاف گوئی

برطانی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے ۹ ستمبر کو پارلیمنٹ میں ایک تقریر کرتے ہوئے لڑائی کا حال بیان کیا اور پریذیڈنٹ روزولٹ کے ساتھ اٹلانٹک میں اپنی ملاقات پر روشنی ڈالتے ہوئے ہندوستان کی آئینی پوزیشن کا بھی ذکر کیا۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ اٹلانٹک کی ملاقات کے بعد جو مشترکہ اعلان شایع کیا گیا تھا اسکا ان بیانوں پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا جو ہندوستان۔ برما اور سلطنت برطانیہ کے دوسرے حصوں میں آئینی حکومت کی ترقی کے بارے میں وقتاً فوقتاً جاری ہوتے رہے ہیں۔ ہم نے اگست ۱۹۴۰ء کا اعلان کر کے ہندوستان کو برٹش کامن ویلتھ میں آزاد اور برابری کی حصہ داری حاصل کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ شرط ہوگی کہ ہندوستان کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات سے جو فرائض ہم پر لاگو ہوگئے ہیں ان کو پورا کرنا ہوگا اور اس کے ساتھ ہی ہندوستان کے بہت سے مذہبوں، نسلوں اور مفاد کے ساتھ ہماری جو ذمہ داریاں ہیں ان کو بھی ہمیں پورا کرنا پڑے گا۔ اٹلانٹک کی ملاقات میں ہمارے ذہن میں صرف ان ریاستوں اور قوموں کی شہنشاہیت۔ حکومت خود اختیاری اور قومی زندگی تھی جو اسوقت نازیوں کا شکار بنی ہوئی ہیں اور وہ اصول تھے جو ان ملکوں کی سرحدوں کی تبدیلیوں پر لاگو ہوں گے۔ جو ان میں کرنا پڑیں گی۔ یہ مسئلہ ان ملکوں کی آئینی ترقی سے بالکل مختلف ہے جو کہ برطانی تاج کے ماتحت ہیں۔

ان معاملوں کے بارے میں ہم اعلان کر چکے ہیں جو کہ بذات خود مکمل ہے جو ابہام سے بالکل آزاد ہے اور جو ان علاقوں اور امن کے باشندوں کے متعلق ہے اس کے بعد وزیر اعظم نے اٹلانٹک کی لڑائی کا حوصلہ افزا حال بیان کیا اور کہا کہ ایک سال پہلے ہمارے سوائے سب کو ہماری پوزیشن بیکس اور مایوس نظر آتی ہے آج ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اپنی قسمت کے خود مالک ہیں۔ اور اپنی روح کے کپتان ہیں۔

ہندوستان پر اطلاق نہیں ہوگا

دوسرے اس مشترکہ اعلان سے ان مختلف بیانوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا جو کہ ہندوستان۔ برما یا سلطنت برطانیہ کے دوسرے حصوں کی آئینی ترقی کے بارے میں ہم وقتاً فوقتاً جاری کرتے رہے ہیں۔

اگست ۱۹۴۰ء کے اعلان کے ذریعہ ہم نے ہندوستان کو برٹش کامن ویلتھ آف نیشنس میں آزاد اور برابری کی حصہ داری حاصل کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے لیکن ایک شرط ہے وہ یہ کہ ہندوستان کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات سے ہم پر جو فرض عائد ہوتا ہے وہ ہمیں پورا کرنا ہوگا۔ نیز ہندوستان کے بہت سے مذہبوں نسلوں اور مفاد کے ساتھ ہماری جو ذمہ داریاں ہیں انکو پورا کرنا پڑے گا۔

اٹلانٹک کی ملاقات میں ہمارے ذہن میں یورپ کی ان ریاستوں اور قوموں کی شہنشاہیت۔ خود اختیاری اور قومی زندگی تھی جو کہ اس وقت نازیوں کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور وہ اصول ہمارے ذہن میں تھے جو کہ ان ملکوں کی سرحدوں میں تبدیلیوں پر لاگو ہونگے۔

اٹلانٹک کی لڑائی

مسٹر چرچل نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمارے آخری بار کے اجلاس کے بعد بحرہ اٹلانٹک کی لڑائی مسلسل جاری ہے دشمن نئی نئی چالیں بدل رہا ہے کبھی ہمارے جزیرہ کی طرف آتا ہے اس لئے دشمن کی مختلف حرکتوں کی کامیابی یا ناکامی کے متعلق اس وقت کچھ کہنا مناسب نہیں ہے اسی لئے جولائی اور اگست کے نقصان کے اعداد قصداً شائع نہیں کئے گئے البتہ ان دونوں مہینوں میں حالت بہتر ہوگئی ہے برطانیہ اور اتحادیوں کے جہازوں کا نقصان کم ہو رہا ہے اور ہمارے ساحل پر جو جہاز مال لیکر خیریت سے پہونچ رہے ہیں انکی تعداد زیادہ بڑھتی جا رہی ہے گذشتہ تین ماہ میں جرمن اور اطالوی جہازوں کی تباہی غیر معمولی طور سے بڑھ گئی ہے

ہماری آبدوزوں اور ہوائی جہازوں نے جو نقصان کیا ہے، برطانیہ اور اتحادیوں کا نقصان اس کے ایک تہائی سے بھی زیادہ نہیں ہے۔ آپ نے برطانیہ کی آبدوزوں کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ وہ دشمن کے ۱۰۵ سپلائی جہاز ڈبو چکی ہیں، اب دشمن کی بارودی سرنگوں کا ذکر بہت کم ہے لیکن قریب قریب ہر رات دشمن کے ۳۰۔۴۰ ہوائی جہاز ہمارے جہازوں کو پکڑنے کیلئے یہ بارودی سرنگیں پھینک ضرور جاتے ہیں۔

بحری نقصان

اگرچہ بحری نقصان کے متعلق ہماری حالت بہتر ہوگئی ہے لیکن یہ فرض کرنا بیوقوفی ہوگا کہ شدید خطرے ختم ہوگئے ہیں۔ دشمن نے جو کشتیوں اور دور مار ہوائی جہازوں کی تعداد پہلے کی نسبت بڑھا دی ہے ہمیں اس بارے میں بڑی مستعدی سے کام لینا ہے۔ امریکہ کے جہاز مغربی کرہ ارض کے دروازوں تک وسیع رقبہ میں گشت کرتے رہتے ہیں اور امریکہ کی زبردست بحری طاقت سے جھگڑا ہونے کے خوف سے جرمن امریکہ کے اٹلانٹک حصوں میں جانے سے رکے ہوئے ہیں اس سے ہمیں بہت امداد ملی ہے لیکن دشمن کی چال کا پتہ نہیں کہ کب بدل جائے اس میں شبہ نہیں کہ پہلے روس اور پھر برطانیہ کو ختم کرنے کے بعد ہٹلر امریکہ سے ٹکر لے گا جیسا کہ اس کا ڈھنگ ہے لیکن اس کی سب سے بڑی ضرورت اس قیمتی اسلحہ کی فراہمی کو روکنا ہے جو امریکہ سے لگاتار اٹلانٹک سے گزر کر ہمارے ساحلوں پر پہونچ رہا ہے اگر وہ ایسا کر پائے تو سارا سمندری علاقہ خطرناک ہو جائے گا۔ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اٹلانٹک کی لڑائی جیتی گئی ہے۔ آئس لینڈ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہاں کی ڈیفنس ہر طرح سے مضبوط ہے اور برطانی وامریکن فوجیں وہاں بجا ذکر رہی ہیں وہاں بحری اور ہوائی فوجیں بھی جمع ہیں۔

عراق

جنگ کے مشرقی تھیٹر میں بھی حالات ہمارے موافق اور حق میں رہے ہیں عراق کے ساتھ ہمارے معاہدہ کی رو سے جنگ یا ہنگامی حالات میں عراق یا برطانیہ کے مفاد کے تحفظ کے لئے وسیع اختیارات استعمال کرنے کا حق تھا۔ جرمنوں کے وہاں داخلہ اور راشد علی کی جنگ اور فرار ہونے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ راشد علی نے جرمنی سے امداد کیلئے مسلسل اپیل کی کہ اپنے وعدے پورے کرو لیکن جرمنی نے صرف ۳۰۔۴۰ ہوائی جہاز میسر یا بھیجے ہیر شوٹ سے اترنے والی جرمن فوجوں نے اگرچہ ہمیں کریٹ سے نکلنے پر مجبور کر دیا لیکن کریٹ کی لڑائی میں ہم نے انکا اتنا نقصان کر دیا تھا کہ وہ اس طرح عراق میں ہوائی جہازوں سے فوجیں اتار نہیں سکے۔ عراق کی حکومت اپنے سمجھوتہ پر دوستانہ طور پر عمل کر رہی ہے عراق میں اب بھی کچھ خطرہ ہے لیکن تشویش کی کوئی بڑی بات نہیں۔

شام

شام میں جرمنوں کی سازشیں بڑھ رہی تھیں اور وشی فرانس کا گورنر جنرل ڈینز کمینہ اور غدارانہ طریقہ پر جرمن مفادوں کو وہاں تقویت دینے کی کوشش کر رہا تھا ادھر اگرچہ عراق میں بغاوت فرو نہیں ہوئی تھی لیکن ہم نے آزاد فرانس کی فوجوں کے ساتھ شام پر حملہ کر دیا۔ آزاد فرانسیسی فوجوں کے علاوہ آسٹریلیا اور ہندوستان کی فوجیں بڑی بہادری سے لڑیں اور شام پر قبضہ کے ساتھ ہی سائپرس بھی محفوظ ہو گیا ہے، اب بحرہ روم کے مشرقی سرے پر ہمارا کنٹرول زیادہ موثر ہو گیا ہے اور اپنے ترکی دوستوں سے ہمارا براہ راست ربط ہو گیا ہے۔ شام میں ہماری کوئی خواہش نہیں ہم تو وہاں صرف لڑائی جیتنے کے لئے موجود ہیں۔ شام شامیوں کے حوالہ کر دیا جائیگا اور شام کی آزادی ہماری پالیسی کی امتیازی خصوصیت ہے۔

مغربی صحرا میں اطالوی اور جرمن فوجوں نے سرینیکا پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے، وہ تبروک کو تباہ کئے بغیر جسے آسٹریلیا اور برطانوی فوجوں نے بڑی مضبوطی سے سنبھال رکھا ہے۔ مصر پر آگے بڑھنے میں ناکام رہے ہیں اور اب وہاں جرمن فوجیں جمود میں پڑی ہوئی ہیں جرمنوں کی یہ گپ کہ وہ مئی کے آخر تک نہر سویز پر پہونچ جائیں گے لغو ثابت ہوئی۔ ہماری مزید زبردست کمک وہاں پہنچ گئی ہے اور مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ہم مصر کو جرمنوں کے حملے کامیابی سے بچا لیں گے اور اب تک کے حالات ہمارے موافق ہیں۔

جرمنی روس کی لڑائی

مشرقی مورچہ پر روسی فوجیں جرمنی سے بڑی بہادری سے لڑ رہی ہیں اور ہٹلر کی امیدیں کہ روس کی جنگ جلدی ختم ہو جائے ختم ہو جائیں گی تین ہی ماہ میں جرمنی کا اتنا خون بہہ گیا ہے جتنا گذشتہ جنگ کے کسی ایک سال میں بھی نہیں بہا، روس پر حملہ ہونے کے وقت سے ہی ہم نے اپنے نئے اتحادی کو ہر ممکن مدد دینے کا فیصلہ کیا اور فوجی تدبیروں پر بحث کرنا نقصان دہ ہے روس کو امداد پہنچانے کی ضرورت بہت اہم ہے۔ روس کا بہت سا اسلحہ اور لوہے اور فولاد کی پیداوار دشمن کے ہاتھ جا چکی ہے۔ اینگلو امریکن روسی کانفرنس کے مطابق روس کو امداد بھیجنے میں کوئی تاخیر نہیں کی جا رہی ہے روس کو امداد دینے کے سلسلہ میں ہمارا فوجی مشن پہلے ہی ماسکو میں ہے اور عنقریب ہی امریکن مشن کے برطانیہ پہونچنے پر ہمارا اور امریکہ کا مشن روس جائیگا جہاں روس کی امداد کے مسئلہ پر غور ہوگا۔ اسی اثنا میں بھی بہت اہم فیصلے ہو چکے ہیں اور بہت بڑی مقدار میں سامان جا رہا ہے ہمیں روس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اسلحہ اور ہتھیاروں کے میدان میں بڑی سے بڑی قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ (تالیاں) اور روس کو جو مال بھیجا جائیگا اس کا خلا بھی ہمیں پورا کرنا ہے، برطانیہ اور سلطنت میں مال کی پیداوار بہت سرعت سے بڑھ رہی ہے اور لڑائی کے تیسرے سال میں یہ پیداوار اپنی پوری انتہا پر پہنچ جائے گی۔

روس کو امداد پہونچانے کے صرف تین راستے کھلے ہیں (۱) آرکٹک سمندر کا راستہ جو سردیوں میں برف جمنے کی وجہ سے رک جائے گا (۲) براستہ ولاڈی واسٹک جس پر جاپانی اعتراض کر رہے ہیں، تیسرا راستہ ایران میں سے گزر کر جائیگا جرمن لوگ ایران میں اپنی چالیں چل رہے تھے اور ان کا پانچواں دستہ قائم ہو رہا تھا جو طہران کی حکومت پر غالب آ کر نہ صرف تیل کے چشموں پر قبضہ کر لیتا یا انہیں تباہ کر دیتا بلکہ ہمارا وہ راستہ بھی بند کر دیتا جس سے ہم آسانی سے روس پہنچ سکتے ہیں۔ اس لئے ہم نے طہران کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تمام جرمنوں اور اطالویوں کو ہمارے حوالے کر دے اور جرمن واطالوی سفارتخانہ کو نکال دے مگر ہمیں اُن کے سیاسی تعصب کا احترام ہے (تالیاں) بصرہ کی گرم پانی کی بندرگاہ سے بحیرہ کیسپین تک بلا دخل غیرے ہمارا قابو ہونا چاہئے۔ اسی راستہ سے امریکہ اور برطانیہ کو بلا روک سامان جا سکتا ہے۔ ایران پر قبضہ ہونے سے ہم روسی فوجوں کے جنوبی حصہ کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی ہماری یہاں موجودگی جرمن حملہ آوروں کی پیشقدمی کی راہ میں ڈھال کا کام دے گی۔ اس طرح ہندوستانی فوجیں جن کی فوجی صلاحیت ممتاز طور سے روشن ہے، جنگ کا خطرہ اپنے ملک سے ہزاروں میل پرے رکھیں گی۔ اب اتحادیوں کا مورچہ آرکٹک میں سپٹس برگن سے مغربی صحرا میں تبروک تک ہے اور سمندری راستے دشمن کے حملوں سے بچاؤ کے لئے اٹلانٹک اور بحر ہند میں ہماری خارجی بحری طاقت رہیگی۔ فرانس کی شکست اور اٹلی کے لڑائی میں آنے کے بعد اب وسط مشرق یا مشرق میں پوزیشن ہمارے حق میں بہتر ہو گئی ہے۔ اسوقت فرانس میں ہمارے بہترین آدمی ضایع ہونے کی وجہ سے نیروبی خرطوم، برٹش شمالی لینڈ، وادی نیل، فلسطین اور قاہرہ و یروشلم وغیرہ خطرے میں پڑ گئے تھے۔ اسوقت ہماری فوج وسط میں صرف ۸۰ ہزار تھی۔ لیکن اب یہ فوج ۷½ لاکھ ہے جو ہر قسم کے کیل کانٹے سے لیس ہے ہم نے ایک برس میں جس میں تمام اطالوی سلطنت اور ابی سینیا پر قبضہ کر لیا ہے اور ۴ لاکھ سے زیادہ اطالوی ہلاک یا قید کئے ہیں ہم نے مصر کی سرحد ایسی مضبوط کر دی ہے کہ اطالوی اب اس پر حملہ کر ہی نہیں کر سکتے۔ فلسطین اور عراق میں بھی اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے۔ شام پر قابو ہونے سے سائپرس محفوظ ہو گیا ہے۔ ایران میں ہم روسی فوجوں سے جا ملے ہیں۔ اور دشمن کی راہ میں دیوار کھڑی کر دی ہے مستقبل سے قطع نظر یہ ہماری کامیابیاں ہیں جنھیں تاریخ احترام سے یاد کریگی۔ آج گپ مارنے یا پیشنگوئی کرنے کا وقت نہیں لیکن ہم دنیا کے سامنے یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی قسمت

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۵ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع آفیشیٹنگ چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں رائے بہادر بابو رام نراین کے سوال پر اگزیکٹو افسر صاحب نے جواب دیا کہ شہر سے بندروں کی وبا کو دور کرنے کی کارروائی کے اچھے نتیجے کی چھ ماہ کے اندر امید کی جاتی ہے۔ بعد ازاں آئندہ پنج سالہ تشخیص افسر کے تقرر کے سلسلہ میں کافی بحث ہوئی اور یہ طے کیا گیا کہ بورڈ کے دونوں ڈویزنل ٹیکس سپرنٹنڈنٹوں سے یہ کام زائد کام کے طور پر لیا جائے اور انکو ایک ایک سو روپیہ زائد الاؤنس دیا جائے یہ بھی طے کیا گیا کہ دھوبیوں کے بائی لاز کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ مسٹر ٹیکوڈ کا بلڈنگ کمیٹی کی ممبری سے استعفیٰ منظور ہوا۔ بورڈ کا ایک جلسہ ۹ و ۱۰ ستمبر کو طلب کیا گیا تھا لیکن چند ہندو ممبروں کی درخواست پر جلسہ ملتوی کر دیا گیا، آئندہ بورڈ کا جلسہ ۲۲ ستمبر کو ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کانپور کے زمینداروں اور کسانوں کا ایک ڈیپوٹیشن گورنمنٹ صوبہ سے ملنے والا ہے اور نہر کے کنارے کی سڑکوں پر درخت لگائے جانے سے جو انکو شکایتیں ہیں وہ پیش کرے گا یہ زمینیں حکومت نے عمارتیں بنانے کے لئے حاصل کی تھیں۔

وار فنڈ ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کی اطلاع ہے کہ اگست کے مہینے میں ۲۰۱۰ روپیہ وصول ہوا ہے کل میزان ۵۷۴۸۳۴ روپیہ ہوتی ہے۔

الکشن پٹیشن ۱۰ ستمبر کو سرکٹ ہاؤس میں کمشنر صاحب کے سامنے (غیر مسلم وارڈ نمبر ۹) نیا گنج کے الکشن پٹیشن کی سماعت ہوئی جسمیں یہ ثابت کیا گیا کہ جو ووٹر مر چکے ہیں انکے نام سے بھی ووٹ ڈال دیئے گئے ہیں۔

انٹرنیشنل لیبر کانفرنس مسرا ہوزری کے مالک مسٹر ایچ۔ پی۔ مسرا بینٹوین انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کے لئے ہندوستانی ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے ہیں یہ کانفرنس نیویارک امریکہ میں آئندہ ماہ اکتوبر میں ہوگی۔

سویٹ ڈے ۸ ستمبر کو تلک ہال میں ڈسٹرکٹ کسان سنگھ اور کانپور اسٹوڈنٹ یونین کی طرف سے سویٹ ڈے کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا۔

اسٹوڈینٹ کرسچین ۱۸ ستمبر کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں اسٹوڈنٹ کرسچین کی طرف سے وار فنڈ کی امداد کے لئے ایک ارٹسٹ مظاہرہ کرنے والے ہیں۔

روسی قوم کو مبارکباد یو۔ پی اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی طرف سے آزادی کے لئے لڑنے والی روسی قوم اور فوج کو مبارکبادی کا ایک تار دیا گیا ہے۔

مسلم یتیم خانہ مسلم یتیم خانہ کے لڑکوں نے شب برات میں برطانیہ کی فتح کے لئے دعا مانگی۔

روسیوں کیلئے امداد کانپور کی مزدور سبھا نازیوں کے خلاف اور روسیوں کی امداد کے لئے ایک دن منانے کا خیال کر رہی ہے۔

ایٹ ہوم مسٹر و مسز اے ہون بارایٹ لا، اپنے بنگلہ موسومہ "لاہول ولا" واقعہ پھاؤنی میں ۱۳ ستمبر ۹ بجے رات کو ایک شاندار ایٹ ہوم اپنے بھتیجے لفٹنٹ پریمندرا سنگھ بھگٹ وی۔ سی (وکٹوریہ کراس) کو دے رہے ہیں جسمیں شہر کے ہر طبقہ کے معززین کو مدعو کیا گیا ہے۔

بزم ادب کا دوسرا سالانہ جلسہ پروفیسر جناب سید نواب حسین صاحب ایم۔ اے اطلاع دیتے ہیں کہ بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا دوسرا سالانہ جلسہ مسٹر ایس۔ ایم۔ منیر صاحب بارایٹ لا و سیشن جج کانپور کی صدارت میں ۱۴ ستمبر بروز سنیچر ۸ بجے رات کو کالج ہال میں منعقد ہوگا جسمیں ہندوستان کے مشہور و معروف مقرر اور زبان اردو کے بہترین ادیب و شاعر جناب مولوی کلب عباس صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ گورنمنٹ ایڈوکیٹ اردو شاعری پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائیں گے۔

بیون ٹریننگ اسکیم سرکاری طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت مندرجہ ذیل سات امیدواروں کو یونائیٹڈ کنگڈم میں تربیت حاصل کرنیکے لئے روانہ کرنیکی منظوری دیدی ہے یہ امیدوار ان امیدواروں میں سے منتخب کئے گئے ہیں جو یو۔ پی دہلی۔ صوبہ اجمیر۔ مارواڑ۔ اور قرب وجوار کی ریاستوں کیطرف سے نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور کے سامنے ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء کو انٹرویو کیلئے آتے تھے، یہ لوگ ستمبر ۱۹۴۱ء کے آخر میں روانہ ہو جائیں گے جنکے نام حسب ذیل ہیں:۔ (۱) مسٹر بیرت رام گوا تپنی آف کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹیڈ (۲) مسٹر ایم۔ سی۔ میمبرے آف ورک شاپ لوکو ای۔ آئی۔ آر۔ چار باغ لکھنؤ۔ (۳) مسٹر اے۔ کے بنرجی۔ آف الہ آباد ارسنل (۴) مسٹر سی۔ ڈی۔ راجپال آف کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ (۵) کرتار سنگھ آف لوکو ورک شاپ ای۔ آئی۔ آر۔ چار باغ لکھنؤ۔ (۶) مسٹر بی۔ جی۔ متھرا پرشاد آف الیکٹرک مشنری ڈپارٹمنٹ آف بیکانیر ریاست (۷) مسٹر ڈی مکرجی۔ آف یونائیٹڈ موٹرس لکھنؤ۔

تاتاریوں اور مسلمانوں کی جنگ

دنیائے اسلام کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تاتاریوں نے مسلمانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو بیحد پریشان کیا تھا لیکن مشیت ایزدی کو یہ منظور نہ تھا کہ اسوقت اسلامی حکومت تباہ و برباد ہو چنانچہ تاتاری مسلمان ہو گئے اور ایک دفعہ پھر اسلامی حکومت کا ڈنکا بج گیا۔ ترک تاتاری نسل سے ہیں اور گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے تک وہ خلیفۃ المسلمین تھے اسی زمانہ کے تاتاری اور مسلمانوں کی جنگوں کے تاریخی واقعات کی بنیاد پر موہن پکچرز نے ایک تصویر تیار کی ہے جس کا نام "شہزادی" ہے جو آج کل آپکے شہر کے مشہور ٹاکیز ہاؤس موتی محل میں چل رہی ہے اس تصویر میں مایا بنرجی۔ پرمیلا۔ ترلوک کپور اور مظہر خاں

سبدِ گل

معلوم ہوتا ہے کہ عشق و محبت کا دیوتا ہٹلر کی گولہ باری سے گھبرا کر یورپ سے ہندوستان چلا آیا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں آج کل حسن و عشق کے واقعات بڑی کثرت سے رونما ہو رہے ہیں۔ حسن و عشق کے ان واقعات کے سلسلہ میں میرٹھ کے ایک مولوی صاحب کے عشق کا واقعہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا جائے گا۔

ان مولوی صاحب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ خیر سے یہ بال بچے دار آدمی ہیں۔ اور عمر بھی پچاس ساٹھ کے درمیان ہے لیکن حسن اتفاق دیکھئے کہ یہ ایک ایسی کم سن لڑکی پر عاشق ہوگئے ہیں جس کی عمر مولوی صاحب کی پوتی کی برابر بتائی جاتی ہے۔ یعنی مولوی صاحب کی اس محبوبہ نے مشکل ہی سے عمر کی بارہ بہاریں دیکھی ہوں گی۔

لوگوں کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب لوگوں نے دیکھا کہ مولوی صاحب قبلہ فقہ اور حدیث کو چھوڑ چھاڑ ایک روز بلند آواز سے حضرت غالب مرحوم کا یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے۔

عشق کا برا ہو کہ مولوی صاحب کے سینہ کی آگ سلگتی ہی چلی گئی اور جب مولوی صاحب کا سینہ آتش فراق سے بالکل جلنے ہی لگا تو مولوی صاحب نے اس پیرانہ سالی میں کمسن لڑکی کے لئے شادی کا پیام دے ہی دیا۔ مولوی صاحب کو اندیشہ تھا کہ کہیں ان کو مایوسی نہ ہو۔ لیکن چند پراسرار مطالبوں کے بعد مولوی صاحب کامیاب ہوگئے۔ اور آج کل بڑے مزے کے ساتھ اس کمسن لڑکی کے ساتھ جو مولوی صاحب کی پوتی کی برابر ہے۔ برسات کا لطف اٹھا رہے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

مولوی صاحب کی اس بوالہوسی کی سرگزشت کے بعد بمبئی کی ایک مرہٹہ دوشیزہ کی بھی داستان محبت سن لیجئے۔ یہ دوشیزہ ایک نوجوان پر بری طرح لٹو ہوگئی ہے۔ اور اس نے اس نوجوان کی خاطر ماں باپ۔ بہن۔ بھائی سب کو چھوڑ دیا ہے۔ اور گھر چھوڑتے ہوئے پولیس کمشنر کو لکھا ہے۔

جناب عالی میں آپ کو مطلع کرتی ہوں کہ میں اپنی خوشی سے والدین کا گھر چھوڑ کر اپنے پریتم کے ہاں جا رہی ہوں۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں نے اپنے ساتھ کچھ نہیں لیا ہے یہ خط میں اس لئے لکھ رہی ہوں تاکہ میرے والدین مجھے پریشان نہ کریں۔

گویا خط لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ پولیس کمشنر صاحب سے گذارش فرمائی جا رہی ہے کہ پولیس کمشنر اس جوڑے کو عشق بازی کرنے کیلئے والدین سے ہمیشہ کے لئے خلاصی دلادیں۔ دیکھا آپ نے کہ ہندوستان میں عشق کا دیوتا کیسے کیسے گل کھلا رہا ہے۔

اسی طرح بمبئی کی ایک دوسری لڑکی وملا دیوی نے اپنے پسند کردہ نوجوان کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست مجسٹریٹ کے سامنے پیش کی ہے۔ اس درخواست میں مجسٹریٹ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ خدارا اسے والدین کے پنجہ سے نکالا جائے اور والدین کے پنجہ سے نجات دلانے کے بعد اسے عاشق کے پہلو میں بٹھا دیا جائے ان دلچسپ واقعات سے۔ اندازہ فرمایئے کہ ہندوستان کس تیزی کے ساتھ عشق بازی میں یورپ کو پیچھے چھوڑتا چلا جا رہا ہے۔

امریکہ میں ۱۹۱۸ کارخانے

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ اس وقت ریاستہائے متحدہ میں ۱۹۱۸ ایسے کارخانے ہیں جنہیں اسلحہ تیار ہوتا ہے یہ سب پرائیوٹ ہیں۔

ادبِ لطیف

شبِ وصال!

(از اظہر قادری)

ماہتاب کی پھیکی روشنی ایک بہت بڑے چٹیل میدان اور نیلگوں سمندر پر منتشر ہے۔

رات زیادہ ڈھل چکی ہے ایک تھکا ماندہ ملاح ننھی سی کشتی پر بیٹھا دونوں ہاتھوں سے چپوؤں کو چلا رہا ہے چپوؤں سے پانی میں لہریں پیدا ہو رہی ہیں گویا ابھی نیند سے بیدار ہوئی ہیں،

ملاح کشتی کا لنگر زنگ آلود کیچڑ میں ڈالتا ہے۔

اُف ...... !

اسے ابھی ساحل سے ایک میل کی مسافت کرنی ہے۔

بہرکیف " " وہ

تین میدانوں کو عبور کرتا ہوا دروازہ پر پہونچتا ہے پھر ایک ہلکی سی دستک،

دیا سلائی کی خراش " " بعدہٗ مدھم سی روشنی، اس کی رفیقۂ حیات دروازہ کھولتی ہے۔ تبسم زیر لب ہے۔ اور ایک آواز بہت ہی ہلکی جیسے دل دھڑکن!

ہماری ان ہندوستانی بہنوں کو جو نوکری کرنے پر ادھار کھائے بیٹھی ہیں ان الفاظ کو بڑے غور سے پڑھنا چاہئے ہم مانتے ہیں کہ ہندوستان بھی بڑی تیزی سے مغربیت کے سیلاب میں غرق ہو کر قدیم شرافت اور مشرقی اوضاع سے دست بردار ہوتا جا رہا ہے۔ مگر ہندوستان کی فضا پر ابھی قبضہ ان ہی لوگوں کا ہے جن کے خیال میں عورت کا "چراغ خانہ" بننا تو ٹھیک ہے مگر جب عورت "شمع انجمن" بنتی ہے تو وہ اپنے عورت پن کے سارے اوصاف کا جن سے وہ مردوں کی نظروں میں ایک بیش قیمت اور قابل قدر چیز ہے' بالکل خاتمہ کر بیٹھتی ہے۔

ان حالات میں جبکہ عورت کا "شمع انجمن" بننا ہی ہندوستان میں وقعت کی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا پڑھی لکھی عورتوں کے ایک قدم اور بھی غلط طور پر آگے بڑھا کر "زینت دفتر" بننے سے جو خوفناک نتائج نکلیں گے ان پر بھی ہماری نوکری کی شائق اور آزادی کی تمنائی بہنوں نے اپنی اس سمجھ اور اس واقفیت کی روشنی میں غور کر لیا ہے جو انہیں اسکولوں اور کالجوں کی جدید تعلیم سے حاصل ہوئی ہے؟

اب ذرا یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ نوکری کرنے والی یوروپین عورتیں اپنی کمائی کے بل بوتے پر کہاں تک آزادی کی زندگی گذارتی ہیں۔ مسٹر کاونٹن ہو لکھتے ہیں:۔

"جس نوکری پیشہ عورت کی آمدنی ساٹھ روپے ہوتی ہے اسے کم از کم آدھی تنخواہ اپنی ذاتی ضرورتوں پر یعنی ان ضرورتوں پر جنہیں پورا کرنے سے وہ دفتر میں کام کرنے کے قابل کہلائی جاسکتی ہے) خرچ کرنی پڑتی ہے"

اگر آپ کو ہماری اس بات کا یقین نہ آئے جو ہم نے خطوط وحدانی میں تشریح کے لئے لکھی ہے تو خود انگریز مضمون نگار کی زبانی ان ضرورتوں کی تفصیل سن لیجئے لکھتے ہیں:۔

"ہر ماہ دس روپے تو اسے صرف صابن پوڈر۔ کریم وغیرہ پر ہی خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ پھر پوشاک کے اعتبار سے اُسے ہر وقت اپ ٹو ڈیٹ (یعنی جدید ترین فیشن کے مطابق) رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے ذہنی معلومات میں اضافہ کرنے اور انگریزی زبان کے تلفظ اور لہجہ کی مشق بڑھانے کے لئے تازہ ترین ناول رسالے اور اخبارات کی کتابیں بھی ہر وقت زیر مطالعہ رکھنی پڑتی ہیں' اس پر مزید بیس روپئے خرچ ہو جاتے ہیں۔

ان مضمون نگار صاحب نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ جتنی تنخواہ زیادہ ہوتی ہے اسی نسبت سے لباس آرائش اور سامان مطالعہ کے اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ ※

عالمِ نسواں

عورتیں اور ملازمت

از جناب تیموری صاحبہ دہلوی

تیموری صاحبہ کا یہ بصیرت افزا مضمون اپنی اہمیت کی وجہ سے اس قابل ہے کہ ہر تعلیم یافتہ ہندوستانی عورت اپنے یا اپنی عزیزوں یا سہیلیوں کے فائدے کے لئے بڑے غور سے پڑھے ہمیں مسرت ہے کہ ہم ناظرین صداقت کے سامنے ایک ایسا اہم اور کار آمد مضمون پیش کر رہے ہیں۔

پڑھی لکھی ہندوستانی لڑکیوں کو" نوکری کر کے خود روپیہ پیدا کرتے ہوئے آزادی کے ساتھ زندگی گذارنے اور کسی کی دبیل بنکر نہ رہنے کا شوق بڑی تیزی سے لاحق ہوتا جا رہا ہے۔ جن الفاظ کو"...." کے درمیان لکھا گیا ہے یہ اس مضمون کی راقمہ کے اپنے الفاظ نہیں ہیں بلکہ قریب قریب ایک درجن پڑھی لکھی مسوں کی زبان سے ٹھیک یہی الفاظ سنے جاچکے ہیں جو بی ہند کی عورتوں میں یہ شوق کافی حد تک ان کے دماغوں میں سرایت کر چکا ہے اور اب شمالی ہند میں بھی عورتوں میں نوکریاں کر کے آزادی کی زندگی بسر کرنے کا کچا خیال پھیلتا جاتا ہے۔ ابھی وقت ہے کہ اس ذہنی مرض کا علاج کر لیا جائے۔ جب بیماری حد سے گذر کر لاعلاج ہو جائے گی تو اس وقت پچھتانے اور کف افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

جو عورتیں اس خیال سے نوکریوں اور ملازمتوں کی شائق ہیں کہ اس طرح وہ اپنی ذاتی محنت سے روپیہ پیدا کر کے دوسروں کی دست نگر بننے کی مجبوری سے بچ جائیں گی ان عورتوں نے شاید تصویر کے دوسرے رخ پر غور نہیں کیا ایک عورت کے نوکری کرنے سے اسے روپیہ تو حاصل ہو جائے گا مگر یہ بھی نہ بھولنا چاہئے کہ اس حالت میں جو ہندوستان کی آج کل ہے، ایک نوکری کرنے والی عورت کے لئے قدم قدم پر کیسے کیسے خطرات اور کیسی کیسی دشواریاں موجود ہیں ہندوستانی عورتیں تو ابھی اس میدان میں قدم رکھنے کے لئے سوچ ہی رہی ہیں۔ لیکن انگریز والی جس قوم میں عورتوں کو مردوں کے برابر آزادی ملی ہوئی ہے۔ اس قوم کی عورتوں کو اس میدان میں وہ وہ مشکلیں پیش آتی ہیں کہ وہ گھبرا کر الامان والحفیظ پکار اٹھتی ہیں۔ چنانچہ ایک انگریزی اخبار میں ایک انگریز مصنف مسٹر کاونٹن ہو کا ایک مضمون چھپا ہے جس میں انہوں نے بمبئی کے دفتروں میں کام کرنیوالی یوروپین لڑکیوں کی قابل رحم حالت کا نقشہ کھینچا ہے یہ واضح رہے کہ ان صاحب نے دور سے حالات کا مطالعہ کر کے یہ مضمون نہیں لکھ مارا بلکہ ایک پیرانہ سال عورت کے ساتھ جو خود بھی پہلے ایک دفتر میں ٹائپ کرنے کا کام کرتی تھی۔ دفتروں میں کام کرنے والی سینکڑوں یوروپین عورتوں سے منہ زبانی بات چیت کر کے سوالات کے ذریعے ان کے خیالات معلوم کرنے کے بعد یہ مضمون لکھ کر اخبار میں چھپوایا ہے۔ کسی دفتر میں ٹائپ کی جگہ پر کام کرنے کے لئے کس طرح انگریزی زبان کا علم، انگریزی الفاظ کا صحیح ترین تلفظ اور لہجہ جاننے اور فی منٹ کم سے کم پینتیس لفظ ٹائپ مشین پر چھاپ سکنے کی قابلیت درکار ہوتی ہے جس کیلئے ایک عورت کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے یہ بتانے کے بعد یہ مضمون نگار بتاتے ہیں کہ عورتوں کو صرف اس قابلیت کی بنا پر نوکر نہیں رکھا جاتا بلکہ ان میں کچھ اور بھی دیکھا جاتا ہے۔ وہ کیا ہے! یہ ان مضمون نگار ہی سے سنئے لکھتے ہیں:۔

یہ لازمی ہے کہ وہ خوبصورت ہو اور دفتر کے وقت میں نظر نواز پوشاک پہنے۔ کیونکہ دفتر کا روزمرہ کا کام کرنے کے علاوہ اس کا ایک بنیادی فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ دفتر کی زینت کا کام بھی دے۔ عورت کو اپنے حریف مرد نوکروں کے مقابلہ میں دو وجوہات سے فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ ایک تو وہ کام ستھرا کرتی ہے دوسرے اس سے دفتر کی زیبائش بڑھتی ہے۔ کم

بچوں کی دنیا

رسولِ خدا کی زندگی کے تین پہلو

از جناب محمد ظہور صاحب صدیقی سابق لائبریرین نیلی پوشاں یو۔ پی کانپور

نونہالانِ اسلام۔ آؤ آج تمہیں دنیا کے اُس محسن اعظم کی زندگی کے صرف تین پہلو بتائیں جن سے اُنھوں نے دنیا کے بڑے سے بڑے درندہ خصلت اور بربریت و دہریت کی زندگی گزارنے والوں کے دلوں کو مسخر کر لیا تھا۔

پیارے بچو! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بچے تھے تو آپ حضرت حلیمہ سعدیہ جو کہ آپ کی دایہ تھیں ان کے ہاں رہتے تھے۔ اور حضرت حلیمہ کے اور حضرت حلیمہ کے صاحبزادے بکریاں چرانے جاتے تھے۔ تو آپ نے دریافت کیا کہ ہمارے بھائی کہاں جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بکریاں چرانے۔ تو اس پر آپ نے بھی بکریاں چرانے پر آمادگی ظاہر کی۔ حضرت حلیمہ نے ہر ممکن طریقہ سے منع کیا۔ مگر آپ نے صاف طریقہ سے فرمایا کہ میں آپ کے ہاں کا کام کئے بغیر کچھ نہ کھاؤں گا۔ اور نہ پیوں گا۔ جب حضرت حلیمہ مجبور ہوگئیں تو جنگل میں اپنے صاحبزادے کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ اس دور کے بعد سرکار مدینہ جوان ہوتے ہیں اور اپنے اخلاق سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں تو قوم نے اپنی قیمتی اشیاء کو محفوظ رکھنے کے لئے آپ کے پاس رکھنا شروع کیا۔ اور ضرورت پڑنے پر جس وقت ضرورت پڑتی بجنسہٖ واپس لے لیا۔ ان واقعات کے علاوہ ذیل کا واقعہ اتنا اہم اور زبردست ہے جو ہمیشہ قابل یادگار رہے گا۔ اور وہ یہ کہ جب کعبہ کرمہ کی دیواریں بارش کی وجہ سے خراب ہوگئیں تھیں اور اُن کو درست کیا جا رہا تھا تو سنگ اسود کو اس کی جگہ رکھنے پر سخت اختلاف ہوا اور اندیشہ تھا کہ خونریزی تک نوبت نہ پہنچ جائے اس وقت اس اُمی آقا نے جس طرح فیصلہ کیا ہے شاید ہی بڑے سے بڑا فلاسفر یا انصاف پرور کرتا۔ آپ نے اپنی چادر مبارک کو زمین پر بچھا کر اس پر پتھر رکھدیا۔ اور پھر قوم کے ہر معزز حضرات کو ایک ایک کونہ پکڑ کر جائے قیام تک پہونچا دیا اور پھر اس کو اپنے دست مبارک سے نصب کر دیا۔ اس نصب کرنے اور ان معززین کو چادر کے کونے پکڑا کر خون ریزی جیسی بدترین چیز کو ہونے سے روک دیا۔ دیکھا تم نے کیا عجب رسول خدا پیغمبر نہیں ہوئے تھے اُس وقت بھی آپ نے کیسے کیسے کام کئے ہیں جو ہمارے واسطے راہ ہدایت ہیں لہذا اب تم اس وقت سے اقرار کرو کہ ہم کسی کی چیز مفت ہرگز نہ کھائیں گے۔ اور نہ پئیں گے۔ خواہ فاقہ ہی سے کیوں نہ ہوں۔ اور کسی کی امانت میں خیانت نہیں کریں گے۔ اور اس کی حفاظت اپنی عزیز جان سے زیادہ کریں گے۔ علاوہ ازیں جب کسی کو لڑتے دیکھیں گے فوراً میل کرا دیں گے۔ اور خود بھی اپنے بہن بھائیوں سے محبت کریں گے۔ جب تم اس پر عامل بنجاؤ گے تو پھر ہر شخص تم سے محبت کرے گا۔ اور ہر جگہ تمہاری تعریف کی جائے گی۔

※ اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی سن لیجئے کہ تنخواہیں کتنی زبردست ہوتی ہیں جن سے قارون کا خزانہ بنایا جاسکتا ہے۔ انگریز مضمون نگار لکھتے ہیں:۔

"یوروپین لیڈی اسٹینوگرافر کو سو سے ڈیڑھ سو روپے تک تنخواہ ملتی ہے جس اینگلو انڈین لڑکی نے سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کر رکھا ہے اسے شروع میں سو روپئے ملتے ہیں۔ ان سے نیچے درجے کی اینگلو انڈین لڑکی کو اسی ملتے ہیں' ہندوستانی لڑکیوں کے لئے پینتالیس سے لیکر ساٹھ روپئے تک ہی کی ملازمتیں ہیں اور اگر ملازم رکھنے والا یہ بھانپ لے کر ملازمت کی خواستگار عورت نوکری کی اشد ضرورت رکھتی ہے تو وہ تنخواہ اور بھی گھٹا دیتا ہے"

جن ہندوستانی عورتوں نے مذہب اور اخلاق کی کتابیں پڑھکر اپنی خانگی زندگیوں کو رشک فردوس بنایا ان کی بیٹیاں پوتیاں کالجوں میں لڑکوں کے ×

پردۂ فلم

چرنوں کی داسی آرٹ پکچرز کا مشہور فلم "چرنوں کی داسی"، جو ایک سنگدل ساس اور فرمانبردار بہو کا دلچسپ اور نتیجہ خیز افسانہ ہے۔ جسمیں پرنسپل آرٹسٹ نے اس مکالمہ کو بہت ہی موثر اور پر مذاق بنایا ہے اور سوسائٹی کے گھریلو حلقوں کی خوب نکتہ چینی کی ہے۔ ایک سنگدل اور حکمران ساس اور ایک نیک اور کمزور شوہر ہو مار۔ کے مظالم سے تنگ آکر بغاوت کرتا ہے اور اس کی فرمانبردار بیوی کی حالت قابل دید ہے۔

ڈھنڈورا ہندوستان کے مشہور مزاحیہ اداکار چارلی کے فلم ڈھنڈورا کا شمالی ہند کے ڈسٹری بیوٹروں اور شائقین فلم میں بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ چارلی خود اپنے فلم ڈھنڈورا کو ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ اب یہ فلم تکمیل کے قریب ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ سیزن کے بہترین فلموں میں اس کا شمار ہوگا۔

بمبئی کی سیر سدا ما پکچرز کی نئی فلم، ہالی ڈے ان بمبئی عرف بمبئی کی سیر، بمبئی میں ریلیز ہوگئی ہے اطلاعات مظہر ہیں کہ فلم بے حد کامیاب جا رہی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں پبلک کی تفریح کے لئے ہر قسم کا سامان موجود ہے۔ یہ فلم شمالی ہندوستان میں بہت جلد ریلیز ہوگی۔

"میناکشی" آج کل نیو تھیٹرز کے سٹوڈیو میں ڈائرکٹر مدھو بوس "میناکشی" کی شوٹنگ کر رہے ہیں یہ فلم ایک اہم معاشرتی مسئلہ لئے ہوئے ہے یعنی کیا نوجوان لڑکی کو شادی کے معاملے میں اپنے والدین کی خواہش کے سامنے سر تسلیم جھکا دینا چاہئے۔ یا نہیں۔

"روٹی" مسٹر محبوب کی تازہ ترین فلم اس فلم کا موضوع فلم میں ساؤدھنا بوس ہیروئن ہے اور ہیرو نجم بالکل نیا موضوع ہے۔ اور ہدایت کاری ایک خاص ندرت کی حامل ہے۔ فلم کا آغاز ایک ہولناک زلزلہ۔ ایک منہدم دیوار کے نیچے ایک ننھی سی جان۔ اور انجام۔ دو روحوں کا ملاپ۔ مسرت انگیز ترانوں کی گونج اور ایک ننھی سی جان۔ مسٹر محبوب نے اپنی فلم "روٹی"، کی فلم بندی شروع کر دی ہے۔ چند مناظر فلم بند ہو چکے ہیں۔

× ساتھ بیٹھکر تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب نوکری کی زندگی میں داخل ہونگی اور دن بھر دفتر میں تھکا دینے والا کام کرنے کے بعد وہ گھر واپس آئیں گی تو ان کا جی کس قسم کی کتابیں پڑھنے پر مائل ہوگا' اس کا اندازہ مسٹر کاونٹن ہو کے ان فقروں سے ہو سکتا ہے جو اُنھوں نے بمبئی کی یوروپین نوکری پیشہ عورتوں کے تفریحی مشاغل کے بارے میں لکھے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ "ان میں سے بہت کم عورتوں کو قدیم اور مستند ادبی کتابیں پڑھنے کا شوق ہے' مگر اکثر و بیشتر امریکہ کے ان ماہناموں پر جان دیتی ہیں جن میں عریانی لئے ہوئے عشق و عاشقی کے قصے ہوتے ہیں' انھیں حقیقی زندگی کے افسانے کہا جاتا ہے' اسکے علاوہ وہ سنسنی خیز اور نفسانی خواہشات اُبھارنے والے مضامین بھی بڑے شوق سے پڑھتی ہیں۔"

ان سب باتوں پر شاید یہ کہا جائیگا کہ اگر ہندوستانی عورتیں چاہیں تو ان باتوں سے پرہیز کر سکتی ہیں۔ بالکل بجا اور درست' لیکن ملازم رکھنے والوں کی نیتوں پر ہماری بہنیں کس طرح پہرے لگائیں گی جو اپنی ملازم عورتوں سے دل بہلانے کے لئے ان کی آبرو پر بھی ہاتھ ڈالدیتے ہیں' یا اس حالت میں ان کا طرز عمل کیا ہوگا جب انھیں ملازمتیں دینے کے بہانے سے طلب کر کے آبرو پر دھبہ لگوانے پر مجبور کیا جائیگا اور اس ناپاک مقصد کے لئے ہر طرح ان پر ڈورے ڈالے جائیں گے مسٹر کاونٹن ہو نے اس قسم کے کئی واقعات بیان کئے ہیں جو طوالت کے خیال نظر انداز کئے جاتے ہیں اُنھوں نے عورتوں کو ملازمتیں دلوانے والی ایسی کمپنیوں کا بھی ذکر کیا ہے جنھوں نے یوروپین لڑکیوں کو خطیر تنخواہوں کا لالچ دیکر بمبئی سے باہر ملازمت کے لئے بھیجا۔ مگر ملازم رکھنے والے اصل میں عیاش انسان تھے جنھوں نے ان عورتوں کو بے عصمت کرنے کے بعد دوسری سفید فام لڑکیوں کو پھانس پھانس کر لانے پر مجبور کیا۔

آزادی اور دولتمندی کے تصور میں نوکریاں کرنے کی خواہش رکھنا ہے تو بڑا پر لطف خواب۔ مگر ہماری پڑھی لکھی ہندوستانی لڑکیوں نے یہ بھی سوچ لیا ہے کہ اس خواب کی تعبیر کتنی خوفناک نکلے گی۔

اقوال زریں

پڑھنے کے بعد اس پر غور نہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کھانا کھا کر ہضم نہ کرنا۔

نیند کیا ہے؟ چند گھنٹوں کی موت۔ موت کیا ہے؟ ہزار سال کی نیند

نام وہ ہے جو انسان خود پیدا کرے۔ والدین کا رکھا ہوا نام فرضی ہوتا ہے

انسان جب دنیا میں آتا ہے تو سینکڑوں کو ہنساتا ہے اور جب جاتا ہے تو سینکڑوں کو رلاتا ہے۔

شادی مت کرو جب تک کہ تم اپنی بیوی بچوں کی پرورش کے قابل نہ ہو جاؤ۔

قرضہ خواب میں بھی نہ لو۔

روپیہ خرچ کرنے سے پیشتر روپیہ کما لو۔

دوسرے کی کمائی پر نظر نہ رکھو۔

جو شخص اپنے گھر اور کنبے کی خدمت سرانجام نہیں دے سکتا وہ ملک و ملت کی خدمات کس طرح سرانجام دے سکتا ہے۔

موج تبسم

گاہک: آپ کے اشتہار میں لکھا ہے کہ جو چیز پسند نہ ہو واپس کی جاتی ہے۔
دوکاندار: ہاں جناب!
گاہک: گذشتہ سال میں نے آپ سے ایک کوٹ خریدا تھا۔ اب مجھے یہ پسند نہیں ہے لہٰذا آپ دوسرا نیا کوٹ دیدیں

مسافر: میں اس گندے اور میلے تولیے سے ہاتھ نہیں پونچھوں گا۔
ہوٹل کا ملازم: رہنے ہی دو۔ اسی تولیے سے آج ستر آدمیوں نے منہ پونچھا ہے کسی نے شکایت نہیں کی۔

حمید: میں نے سنا ہے کہ آج کل تم شراب بہت پی رہے ہو۔
محسن: (غصہ سے) غلط، بہتان، جھوٹ تم سے کس شیطان نے شکایت کی۔
حمید: کل تمہارے والد کہہ رہے تھے۔

وکیل: (جرح کرتے وقت) میں بدمعاش آدمی کو چہرہ دیکھکر معلوم کر لیتا ہوں۔
گواہ: مجھے معلوم نہ تھا کہ میرا چہرہ آئینہ کا کام دیتا ہے۔

بیکار آدمی: رات میں نے ایک منحوس خواب دیکھا ہے
دوسرا: کیا دیکھا بتاؤ تو سہی۔

دلچسپ معلومات

خوبصورت عورتوں کی زندگی عام عورتوں کی بہ نسبت زیادہ غم انگیز ہوتی ہے

تبت میں سنتوں کی آبادی کے قریب ایک جھونپڑی میں تن تنہا رہتا ہے جس کی ناک ۱۰ انچ لمبی ہے۔

طوطے کا دل کھالینے سے درد سر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔

رومانیہ کے چڑیا گھر میں ایک ایسا طوطا موجود ہے جس کی تین آنکھیں ہیں۔

انسان کا دل اس کی مٹھی کے برابر ہوتا ہے۔

امریکہ میں ......۷ آدمی بیکار پھر رہے ہیں۔

حکومت امریکہ .... ہزار روپے کے سرمایہ سے ایک انشورنس کمپنی کھولنے والی ہے۔

برطانیہ کی وہ عورتیں جن کے بیٹے قیدی ہیں [illegible] سے ملاقات کرنے کے لئے ایک سو پچاس میل کا سفر کرتی ہیں۔

ہندوستان میں ۸ فیصدی لوگ تعلیمیافتہ ہیں اور ۹۲ فیصدی اجہل۔

افسانہ

مزاحیہ

مہمان کی رات

از جناب کوثر چاند پوری

مہمانوں کے متعلق ننانوے فی صدی مردوں کی یہ رائے ہے کہ وہ خدائی رحمت کے سوا اور کچھ نہیں البتہ عورتوں کا نقطۂ نظر اس سے مختلف ہے ان کے نزدیک دنیا کی کوئی مصیبت مہمان سے زیادہ تکلیف دہ نہیں بظاہر دونوں نظریوں میں کافی اختلاف ہے مگر جو لوگ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ہندوستان میں ننانوے فی صدی مردوں کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ان کے خیال میں نتیجہ بالکل ایک ہے سو میں ننانوے مرد تو عورتوں کے حق میں رائے دینے کے عادی ہیں اور پچاس فی صدی کم سے کم ہمیشہ اپنے گھر کی چہار دیواری میں حق رائے دہی سے قطعی محروم ہیں چنانچہ بہر ایسے مسئلہ میں جو مہمان یا اس کی خاطر تواضع سے متعلق ہو اکثریت اور غلبہ عورتوں کو حاصل ہوا کرتا ہے اور مہمان کی حیثیت ایسے گھروں میں بچوں کو ڈرانے والے ہوّے کی سی ہو جاتی ہے پھر جن خاندانوں میں باورچی رکھنے کا رواج یا استطاعت نہیں ہے اور جہاں لے دے کر دونوں وقت کے کھانے تک کا انتظام بے زبان یا زبان دراز عورتوں کے سپرد ہے۔ وہاں تو مہمان ہیضہ اور طاعون سے کسی طرح کم خیال نہیں کیا جاتا۔ اس قسم کے گھروں میں "مردوں" کے نام سے جو مخلوق سکونت پذیر ہوتی ہے وہ مزاج کی نزاکت کے اعتبار سے نہیں تو "بزدلی" کے زاویہ نگاہ سے ضرور نسوانی ساخت کی ہوتی ہے۔ مہمان کی آمد کے موقعہ پر اس کی بزدلی کے مظاہرے بہت ہی دلچسپ ہو جاتے ہیں ایک طرف اسے مہمان کے مقابلہ میں اپنے انسانی اور اخلاقی فرائض کے نباہنے کا خیال ہوتا ہے۔ دوسری طرف بیوی کا پاس خاطر بھی ہوتا ہے جو گھر کے مطلق العنان "ڈکٹیٹر" کی حیثیت سے اپنے شوہر کے مجاہدوں کو ایک اسی نگاہ گرم میں جلا دیتی ہے ایسے نازک موقعہ پر مرد ہمیشہ ایک مردہ یا نیم مردہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنے مہمان کی طرف کچھ حیرت اور کچھ خوف و ہراس کے ساتھ دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

کیسے مزاج تو اچھا ہے۔؟
کب آنا ہوا؟
قیام کہاں فرمایا؟
کب تک ٹھہریئے گا؟

مہمان تعجب سے اپنے میزبان کا منہ دیکھکر سوچنے لگتا ہے کہ قیام اور مدت قیام کے متعلق کیا جواب دے مجبوراً وہ دبی زبان سے کہتا ہے:

قیام تو آپ ہی کے دولت خانہ پر ہوگا اور غالباً تین چار دن ٹھہروں گا۔

یہ سنکر میزبان کی پیشانی پسینہ سے تر ہو جاتی ہے وہ اس بلائے ناگہانی کو بھگا تو نہیں سکتا۔ مگر اپنی سی کوشش ضرور کرتا ہے اور پہلو تہی کی کسی فوری تدبیر پر غور کرتے ہوئے کہتا ہے،

نہے قسمت، غریب خانہ حاضر ہے۔
آپ ہی کا گھر ہے۔
ضرور قیام فرمایئے۔
لیکن مردانے میں بیت الخلا نہیں ہے۔

اس موقعہ پر شریف قسم کے مہمان تو فوراً پوچھ بیٹھتے ہیں۔ اور زنانہ میں تو ہے! لیکن متین اور سنجیدہ قسم کے مہمان گفتگو کے اس تاریک رخ کو اس طرح نظر انداز کر دیتے ہیں گویا انہیں اسکی ضرورت ہی نہ ہوگی بہر حال مہمان ان ترکیبوں سے نہیں رکتا وہ جب آتا ہے تو آکر رہتا ہے، مہمان کو روکنے کی کوئی "اب تک ایجاد نہیں ہوئی نہ کوئی ایسا ٹیکہ جسے مولویانہ زبان میں "دبا بہ" کہتے ہیں معرض وجود میں آیا جو میزبان کی ...

پھر یہ ستم ظریفی مصیبت بالائے مصیبت ہے کہ بعض انگریزی قسم کے مہمان آنے سے پہلے ہی میزبان کو مطلع کر دیتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو پہونچوں گا مہربانی فرما کر جوش دیا ہوا پانی میرے لئے ضرور رکھئے گا۔ کچا پانی پینے سے مجھے زکام ہو جاتا ہے یا میں دن میں چار پانچ مرتبہ چائے پینے کا عادی ہوں۔

کچھ ہی زمانہ ہوا کہ ایک دن ہم بھی مہمان بنکر اپنے ایک دوست کے یہاں جا پہنچ گئے مہر چند کہ مہمان دو دن بنانے کی خواہش ہماری ... سب بدترین خواہش تھی لیکن بعض اوقات قدرت بطور انتقام مذاق کے ایسے حالات مہیا کر دیتی ہے جو ہمیشہ اس کی نگاہ میں مکروہ رہے ہوں۔ رات کا وقت تھا کھانے میں زیادہ دیر نہ تھی میزبان بڑے اخلاق سے پیش آئے فوراً گھر میں اطلاع کی، یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اہل خانہ سے انہوں نے کیا گفتگو فرمائی لیکن ان کی واپسی پر اتنا ہم نے ضرور محسوس کیا کہ وہ جس قدر خوش گئے تھے اتنے خوش واپس نہیں آئے۔ واپسی پر فرمانے لگے:۔

بستر لاؤں؟
اور کسی چیز کی ضرورت ہوگی؟
کیا کھانا کھائیگا؟

یعنی ہم نے آخری سوال کی وضاحت کے لئے بطور درخواست عرض کیا۔

یعنی کس وقت کھائیگا؟

جس وقت آپ مناسب خیال فرمائیں اس کام کے لئے آپ مجھے ہر وقت آمادہ پائیں گے۔

پھر دس بجے کھا لینا چاہئے!

بالکل درست ہے اور اگر کوئی ثقیل چیز ہو تو براہ کرم مدت ہضم میں دو گھنٹے کا اور اضافہ فرمائیے۔ ہم نے بھوک کی شدت پر نظر کرتے ہوئے عرض کیا۔

یعنی دو گھنٹے قبل کھائیں گے آپ، گو یا فوراً؟

واللہ میرے ادیبانہ جملوں کا مفہوم سمجھنے میں آپ کبھی غلطی نہیں کرتے۔

کھانے کے بعد ہم نے اپنے میزبان سے گذارش کی کہ ہمیں سونے دیں۔ انہوں نے اسے بہت غنیمت خیال کیا وہ خود زیادہ باہر نہ رہ سکتے تھے۔ چنانچہ وہ فوراً شب بخیر کہکر گھر میں چلے گئے بدقسمتی سے میزبان کو خواب گاہ ہمارے کمرے سے بالکل متصل تھی بس دیوار درمیان میں حائل تھی اس میں بھی چند روشندان تھے جو بہت آسانی سے آوازوں کو گذر جانے دیتے تھے۔ میزبان نے اپنی خوابگاہ کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ چوڑیوں کی جھنکار کے ساتھ آواز آئی،

آگئے!
جی ہاں آگیا۔
مہمان رخصت ہوگئے؟
نہیں وہ لیٹ گئے ابھی تو کئی دن قیام کریں گے!

سچ کہو ... بہت ہی دلچسپ اور رنگین لب ولہجہ میں پوچھا گیا۔

واقعی، یہ کہتے ہیں کہ تین چار دن ٹھہرونگا۔

یا میرے اللہ! صبح کو ناشتہ کی بھی تو ضرورت ہوگی؟

کیوں نہیں، ناشتہ ضرور پکنا چاہئے۔

کیا ہونا چاہئے؟

زیادہ تکلف تو نہ کیجئے گا بس تھوڑا حلوہ اور دو پراٹھے اور چند نمکین اور میٹھی ٹکیاں چائے کے ساتھ باہر بھجوا دیجیگا

یہ تو بے تکلفی نہ ہوئی آپ نے تو بڑی لمبی فہرست بنا دی میری تو نیند اڑ گئی اتنی چیزوں کے نام سنکر آخر پکائیگا کون۔ میرے سوا اور ہے کون گھر میں۔ اور میری حالت آپ دیکھتے ہیں کیسی ہے بخار اور سر کے درد ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ یہ کام تو تندرستی کے ہیں۔ ابھی کل ہولا لی ...

... م کانپنے لگا تھا۔ اور آپ ہیں کہ روز ایک نیا جانور باندھ لیتے ہیں کیا ہمارا ہی گھر رہ گیا ہے مہمانوں کے لئے؟

اب ان باتوں کو جانے دیجئے واقعی آپ کی تندرستی اچھی نہیں مگر میں بھی کچھ مدد کر دوں گا آپ کی؟

ہاں ایسی صورت میں تھوڑا بہت ناشتہ تیار ہو جائیگا اور یہ ہیں کون حضرت؟

میرے ایک دوست ہیں!

کوئی شریف آدمی ہیں یا یوں ہی کوئی چلتا پھرتا دوست ہے آپ کے دوستوں کی بھی کوئی حد نہیں!

نہیں بہت معزز آدمی ہے بیگم!

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بچی کے رونے کی آواز آئی جو غالباً سوتے سوتے اٹھ بیٹھی تھی۔ ایک دم سے اس نے گھر کو سر پر اٹھا لیا۔ دونوں میاں بیوی کوشش کر رہے تھے کہ چپ ہو جائے مگر وہ ایسے فیل مچا رہی تھی کہ محلہ بھر جاگ اٹھا ہوگا۔ آخر ہمارے میزبان کو حکم دیا گیا کہ باہر جا کر بچی کو بہلائیں۔

مہمان جاگ جائیں گے وہ بولے۔

مہمان ہے جی، کوئی نواب نہیں ہے ہماری میزبان کی قوت لعطلانے ڈانٹ کر کہا۔

آخر مجبور ہو کر وہ چار پانچ سال کی ایک بدصورت سی بچی کو گود میں لئے باہر آئے ہم بھی آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے میزبان کی مصیبت میں شرکت کی ہم نے چٹکیاں بجا کر بچی کو اپنی طرف متوجہ کر لیا وہ فوراً ہماری گود میں آگئی۔ اور نہایت خاموشی کے ساتھ ہمارے بستر پر بیٹھ گئی اور کھیلنے لگی۔ میزبان ہمارے اس اعجاز پر بہت متاثر ہوئے کہ ہم نے اتنی جلدی بچی کو مانوس کر لیا تقریباً نصف گھنٹہ تک بچی ہمارے پاس کھیلتی رہی اور ٹھیک اس وقت جب ان کے والد محترم نے انہیں گود میں لیا پتہ چلا کہ بچی نے ہمارے ساتھ کس ستم ظریفی سے کام لیا ہے درحقیقت بچی پیٹ کے درد کی تکلیف سے رو رہی تھی اور ہمارے بستر پر سبب تکلیف خارج ہو چکا تھا۔ جسے ہماری اور ہمارے میزبان کی قوت شامہ اچھی طرح محسوس کر رہی تھی۔ میزبان یہ دیکھکر بہت شرمندہ ہوئے۔ ہم نے دل میں کہا خدا کرے کمبل بچ گیا ہو۔ مگر وہ حادثہ ہی کیا جس میں کسی اچھی اور قیمتی چیز کو نقصان نہ پہونچے۔

بڑی شریر ہوگئی ہے تو! وہ یہ کہتے ہوئے اندر چلے گئے۔ کیا قیامت آگئی؟ اندر سے بیگم صاحبہ نے سوال کیا۔ میزبان نے پوری کیفیت بیان کی اور سفارش کے طور پر کہا۔ مات بھر سردی میں اکڑیں گے۔ وہ میری دلائی ... دے دو۔ (باقی ... صفحہ ... کالم ...)

جنگ کے زبردست اخراجات

فوج کا سالانہ خرچ (لاکھ میں)

انڈین کیوری رجمنٹ (مسلح)	۱۰،۱۵۰	روپیہ سالانہ
انڈین کیوری رجمنٹ (جسمیں گھوڑے ہیں)	۷،۵۰	″ ″
انڈین انفنٹری بٹالین	۷،۵۰	″ ″
طیارہ شکن بیڑی - ۳/۷ انچ (۲ توپوں والی)	۷،۰۰	″ ″
فیلڈ بیٹری آرائے (نئی تیار کردہ)	۸،۷۰	″ ″
میڈیم بیٹری آرائے	۵،۵۰	″ ″
ماونٹین بیٹری	۲،۵۰	″ ″
سیکشن آر آئی اے ایس سی (موٹر ٹرانسپورٹ)	۱،۶۰	″ ″
فیلڈ ایمبولینس	۲،۰۶	″ ″
سیکشن ایمبولینس (موٹر ٹرانسپورٹ)	۱،۱۵	″ ″

بعض ساز و سامان کی ابتدائی قیمت

کروزر ٹینک	۱۸۶۳۰۰ روپیہ
انفنٹری ٹینک	۱۸۶۳۰۰ ″
لائٹ ٹینک (پورے ہتھیاروں سے مسلح)	۶۰،۰۰۰ ″
ٹن ۳/۱ ٹن کی لاری	۶۲۴۰ ″
۳۰ کلوواٹ کی لاری	۴۹۰۰ ″
۱۵ کلوواٹ کی ٹھیلہ گاڑی	۴۱۲۰ ″
موٹر ایمبولینس	۴۰۰۰ ″
چار نشست والی موٹر کار	۴۰۰۰ ″
دو ″ ″	۳۰۰۰ ″
موٹر سائیکل	۱۱۳۰ ″
طیارہ شکن ۷ء۳ انچ والی توپ (حرکت کرنیوالی)	۲۷۵۰۰۰ ″
۶ء۳ انچ دہانیوالی توپ اور گاڑی	۳۴۰۰۰ روپیہ
۵ء۴ انچ دہانہ والی توپ اور گاڑی	۳۰۰۰۰ ″
۷ء۳ انچ ″ ″ ″	۲۳۲۰۰ ″
وائیکرز مشین گن	۱۸۰۰ ″
۳ انچ والی چھوٹی توپ	۹۵۰ ″
وائیکرز برتھیر توپ	۹۰۰ ″
بوائز اینٹی ٹینک رائفل	۷۰۰ ″
سنگین والی رائفل	۱۰۰ ″

مندرجہ ذیل کا ایک مکمل راونڈ:-

۶ء۳ انچ دہانیوالی توپ کا گولہ بارود	۱۱۵ روپیہ
۵ء۴ انچ ″ ″ ″	۵۰ ″
۷ء۳ ″ ″ ″ ″	۴۰ ″
.....ا راونڈ ۳ء۳ انچ اینٹی اے اے	۸۰ ″

فضائی طاقت

بھاری بمبار ہوائی جہاز

دستہ ریزروز	۴۵۰۰۰۰ روپیہ
مکمل ہوائی جہاز	۷۲۰۰۰ ″

درمیانہ درجہ کے بمبار ہوائی جہاز

۱۔ دستہ معہ ریزروز	۳۸۰۰۰۰ روپے
۲۔ مکمل ہوائی جہاز	۱۹۸۰۰۰ روپے

لڑنے والے ہوائی جہاز

۱۔ دستہ معہ ریزروز	۳۳۸۰۰۰ روپے
۲۔ مکمل ہوائی جہاز	۱۴۰۰۰ روپے

بری فوج کیساتھ تعاون کرنیوالے ہوائی جہاز

۱۔ دستہ مع ریزروز	۲۲۳۴۰۰۰ روپے
۲۔ مکمل ہوائی جہاز	۱۲۰۰۰ ″
فضائی مشین گن	۱۲۵۰ ″
فضائی بم (بہت کار آمد قسم کا)	۲۲۰ ″

شاہی ہندوستانی بحری بیڑہ

ذیل میں شاہی ہندوستانی بحری بیڑہ کے بعض دستوں اور ساز و سامان کی لاگت درج کی جاتی ہے:-

۱۔ ایکسورٹ جہاز	۵۵۰۰۰۰۰ روپے
۲۔ مائن سوئیپنگ ٹرالر	۸۰۰۰۰۰ ″
۳۔ موٹر تارپیڈو کشتی	۶۰۰۰۰۰ ″
۴۔ سالوئیج ٹگ	۶۰۰۰۰۰ ″
۵۔ موٹر اینٹی سب میرین جہاز	۲۵۰۰۰۰ ″
۶۔ موٹر مائن سوئیپنگ جہاز	۳۰۰۰۰۰ ″
۷۔ موٹر پٹرول لانچ	۲۵۰۰۰۰ ″
۸۔ طیارہ شکن گنوں کیلئے مکینکل ریکارڈ	۵۵۰۰۰ ″
۹۔ ایس ڈبلیو بی۔ ۸ وائرلیس ٹرانسمیٹر	۵۰۰۰۰ ″
۱۰۔ کریڈ ہائی سپیڈ وائرلیس ٹرانسمیٹر	۲۵۰۰۰ ″
۱۱۔ ویسٹرن سلیکٹو وائرلیس لائنز ہولڈ سیلیکٹر	۲۰۰۰۰ ″
۱۲۔ طیارہ شکن لوئس گن کا ایک جوڑا	۱۶۰۰۰ ″
۱۳۔ ہمبر لونڈ وائرلیس رسیور	۱۲۰۰۰ ″
۱۴۔ ۵ء۱ انچ طیارہ شکن ملٹی پائل مشین گن	۳۰۰۰ ″

اگر دشمن کے فوجی مصارف کا بھی تصور کیا جائے تو کل میزان کا عدد اتنا طویل ہوگا کہ غالباً ایک ریاضی دان بھی اسے بیک نظر پڑھنے سے قاصر ہوگا۔

نقصانات کے اعداد

۱۶ اگست ۱۹۴۱ء تک

جرمن جہازوں کا نقصان	۲۱۰۰۰۰۳۳۲ ٹن
اٹلی کے جہازوں کا نقصان	۳۳۰۰۰۰۱۵ ٹن
فنلینڈ کے جہازوں کا نقصان	۳۴۰۰۰ ٹن
دشمنوں کے دیگر کار آمد جہازوں کا نقصان	۱۱۹۰۰۰ ٹن

کل میزان چالیس لاکھ سات ہزار ٹن

۲۳ اگست ۱۹۴۱ء تک روس کی لڑائی میں

(جرمن نقصان)

گرفتار زخمی یا ہلاک	بیس لاکھ
ٹینک	۸ ہزار
توپیں	دس ہزار
ہوائی جہاز	سات ہزار دو سو

روسی نقصان

گرفتار زخمی و ہلاک	۱۵ لاکھ
ٹینک	ساڑھے پانچ ہزار
توپیں	ساڑھے سات ہزار
ہوائی جہاز	ساڑھے چار ہزار
ماسکو پر حملہ میں ہلاک	۷۳۶
زخمی	ڈیڑھ ہزار

جرمنی کے اندازہ کے بموجب { پچاس لاکھ روسی ہلاک و زخمی و گرفتار

برطانیہ پر ہوائی حملہ کی قیمت ۵۰۰۲۵ لاکھ پونڈ

۱۵ جولائی تک تجارتی جہازوں کا نقصان

جہاز	تعداد	مقدار
برطانی	۱۰۷۸	۴۶۰۵۱۳۲ ٹن
اتحادی	۳۳۴	۱۴۹۸۰۴۷ ″
غیر جانبدار	۳۲۶	۱۰۱۴۹۴۳ ″
میزان	۱۷۳۸	۷۱۱۸۱۲۲ ″

برطانیہ کے سب سے زیادہ بحری نقصان کا سال ۱۹۱۷ء

پہلی تماہی	۹۱۱۸۴۰
دوسری تماہی	۱۳۶۱۸۷۰
تیسری تماہی	۹۵۲۹۳۸
چوتھی تماہی	۷۸۲۸۸۷
میزان	۴۰۱۰۵۳۵

چین جاپان کی جنگ میں

(پچھلے سال تک)

چین کے سپاہی	۲۰ لاکھ
جاپان کے سپاہی	۱۰ لاکھ

اسپین کی خانہ جنگی میں

نقصان جان	۵ لاکھ
نقصان مالی	چالیس ارب روپیہ

گذشتہ جنگ میں

برطانی فوج کے سپاہی ہلاک	۸ لاکھ ۶۹ ہزار
زخمی و گم شدہ	۲۲ لاکھ ۴۸ ہزار سات سو تیرہ
فرانس کے ہلاک	۱۳ لاکھ ۹۸ ہزار پانچ سو پندرہ
جرمنی کے ہلاک	۲۰ لاکھ
جاپان	۳۱۶

جرمن ڈیلیگیشن استنبول پہونچ گیا

استنبول ۱۰ ستمبر۔ جرمنی کے اقتصادی ڈیلیگیشن کے لیڈر ڈاکٹر کلوڈیس آج یہاں پہونچے۔ آپ کل انقرہ کو روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں ترکی کے ڈیلیگیشن سے تجارتی بات چیت کریں گے۔ ترکی کی کانگریس وزارت کے چانسلر ایم کنتیز اپنے ملک کے ڈیلیگیشن کے لیڈر ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ معاہدہ کے ماتحت مال کے باہمی تبادلہ کے اصول پر تقریباً دو کروڑ اسٹرلنگ کا لین دین ہوگا یقین کیا جاتا ہے کہ بحری اور بری رسل و رسائل کی دقتوں کی وجہ سے جرمنی اس معاہدہ سے اپنی امید کے مطابق پورا فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ ڈاکٹر کلوڈیس کی قیادت میں جو جرمن ڈیلیگیشن آیا ہے اس میں ۵ تو اقتصادی ماہر ہیں اور ان کے علاوہ ممبروں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔

ہندوستان کا آیندہ وائسرائے

لندن ۹ ستمبر لارڈ لنلتھگو کے عہدہ کی میعاد آیندہ ماہ اپریل میں ختم ہو رہی ہے چنانچہ ایوننگ سٹینڈرڈ نے ان کی جانشینی کے لئے سر سیموئیل ہور اور لارڈ ہیلی فیکس کے ناموں کا ذکر کیا ہے لیکن ان دونوں ناموں کی ابھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ نائب وزیر ہند ڈیوک آف ڈیون شائر اور سکاٹ لینڈ کے سیکریٹری برل لارڈ کا نام بھی لیا جاتا ہے۔

ترکی تلوار اٹھائے گا؟

انقرہ ۸ ستمبر۔ انقرہ ریڈیو نے چند غیر ملکی اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب میں کہا کہ ترکی موجودہ جنگ میں بے طرف رہے گا۔ اور ہم اپنے دوستوں سے کئے ہوئے سمجھوتوں پر کار بند رہیں گے اگر ان سمجھوتوں کو کسی نے توڑنے کی کوشش کی تو ہم تلوار اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

پریذیڈنٹ انونو دردانیال کا معائنہ

انقرہ ۸ ستمبر۔ پریذیڈنٹ انونو کل سپیشل ٹرین پر دردانیال کے فوجی ٹھکانوں کا معائنہ کرنے کے لئے روانہ ہوگئے ان کے ہمراہ وزیر خارجہ ڈاکٹر رفیق بلرام بھی ہیں۔

ترکی میں کئی کارخانوں پر گورنمنٹ نے قبضہ کر لیا ہے۔

جنوبی چین میں چینیوں کی فتح

شنگھائی ۷ ستمبر۔ جنوبی چین میں صوبہ فوکیین کے سارے ساحل پر قبضہ کرنے کے بعد چینی فوجیں ساحل کے باہر کے جزیروں پر بھی قبضہ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔

دمشقی کیبنٹ کا اجلاس

لندن ۷ ستمبر ایڈمرل دارلاں نے فرانسیسی کیبنٹ کا اجلاس بلایا ہے جس میں نیا آئین منظور کیا جائے گا۔

فرانس کا جہاز پکڑ لیا

لندن ۷ ستمبر۔ انگریزی جہازوں نے فرانس کا ایک جہاز پکڑ لیا ہے جس کا وزن دو ہزار ٹن ہے۔ یہ اتری افریقہ سامان لیجا رہا تھا۔

مالٹا پر چھ ہوائی جہاز برباد

مالٹا۔ ۵ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل مالٹا پر دشمن کے چھ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔

تبروک پر ہوائی حملے

لندن۔ ۷ ستمبر۔ تبروک پر ہوائی حملوں میں چار ماہ کے اندر دشمن کے ۷۷ ہوائی جہاز برباد کئے جا چکے ہیں اور ۷۰ کو نقصان پہونچایا جا چکا ہے۔

جرمنوں کو پناہ نہ دی جائے

انقرہ ۷ ستمبر۔ ترکی کے وزیر خارجہ موسیو سراج اوغلو نے طہران کے ترکی سفارت خانہ کو ہدایت کی ہے کہ جرمنوں کو پناہ نہ دی جائے۔

ایران کے ڈیڑھ ہزار سپاہی

انقرہ ۸ ستمبر۔ ایرانی گھوڑ سوار فوج کے پندرہ سو سپاہی روسیوں سے بھاگ کر ترکی سرحد میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہیں عارضی طور پر وان میں بند کر دیا گیا انہیں اس وقت تک نظر بند رکھا جائے گا جب تک ان کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

امریکہ کا تیل روس کو

شنگھائی ۸ ستمبر۔ شنگھائی میں غیر ملکی ذرائع سے جو خبریں پہونچی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ روس کے لئے تیل لیکر امریکہ کے جو دو جہاز ولادی واسٹک پہونچے اُن کی آمد کی خبر جاپانی اخباروں میں شائع نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہاں سنسر لگا دیا گیا ہے۔

مختلف ملکوں کی فوجی طاقت قبل جنگ

ملک	فوجی طاقت
آسٹریلیا	چار کروزر ۲ تباہ کن جہاز اور ایک ہوائی بیڑہ
برطانیہ	فوج ۱۵ لاکھ ۱۵ جنگی جہاز ۶۷ کروزر، بحری ہوائی جہاز ۱۸۹ تباہ کن جہاز ۵۴ ڈبکنی کشتیاں ۔ بحری سپاہی ۲۔ لاکھ ۔ ہوائی جہاز ۱۸۴۷۵
نیوزیلینڈ	۲ کروزر
کناڈا	۶ تباہ کن جہاز اور ایک شاہی ہوائی بیڑہ تعداد فوج ایک لاکھ
فرانس	۸ جنگی جہاز، ۲۰ کروزر، ۶۰ تباہ کن جہاز، ۷۷ ڈبکنی کشتیاں ہوائی جہاز ۴۰ ۵۵
جرمنی	۳۰ لاکھ سے ۶۰ لاکھ تک فوج کا اندازہ ۱۵ ہزار سے ۳۰ ہزار تک ہوائی جہاز کا اندازہ ۲ جنگی جہاز تین چھوٹے جنگی جہاز ۶ کروزر ۳۱ تباہ کن جہاز ۶۵ ڈبکنی کشتیاں ہوائی جہاز ۲۲۵۵۰۔
ہندوستان	تین لاکھ فوج ...... عراق ..... ۲۸ ہزار فوج ۳۵ ہوائی جہاز
اٹلی	فوج ۵۰ لاکھ تک ۲ ہزار اعلیٰ درجہ کے ہوائی جہاز دو ہزار بحری طاقت ۴ جنگی جہاز ۲۲ کروزر ۵۶ تباہ کن جہاز ۷۲، تارپیڈو کشتیاں ۱۰۵ ڈبکنی کشتیاں ہوائی جہاز ۵۴۵۰
جاپان	فوج ۵۰ لاکھ۔ بحری طاقت ۹ جنگی جہاز ۴۳ کروزر ۱۲ تباہ کن جہاز ۲۰ ڈبکنی کشتیاں ۷۰ بحری ہوائی جہاز
پولینڈ	فوج ۶ لاکھ —— سوئزرلینڈ .... ۷ لاکھ فوج
روس	ہوائی جہاز ۱۷۳۴۳، ۲ کروڑ فوج ۔ ۶ ہزار اعلیٰ درجہ کے ہوائی جہاز اور دس ہزار سے زیادہ ٹینک
امریکہ	۱۱ لاکھ فوج، ۱۵ جنگی جہاز ۳۳ کروزر ۵ بحری ہوائی جہاز ۲۰۶ تباہ کن جہاز اور ۹۹ ڈبکنی کشتیاں، پانسو پونڈ وزنی بم ۱۱۲۸، ایک ہزار پونڈ وزنی بم ۳۴۲۶، ٹینک شکن گولے ۸۰۰۰ ۱۷۲۶ معمولی گولے ۲ کروڑ، ۱۲ لاکھ ۲۰ ہزار۔ ٹینک شکن گولے ۷۵ ہزار ۶ سو۔ ہوائی جہاز شکن گولے ۴۶ ہزار۔ بھاری گولے ۴۳ ہزار
ترکی	۱۰ لاکھ فوج —— ایران: فوج ایک لاکھ ہوائی جہاز ۱۲۵

جن ملکوں کے جو اعداد ملے وہی درج کئے گئے ہیں۔

دنیا میں تیل کی پیداوار

تیل موجودہ جنگ کی جان ہے۔ ذیل میں مختلف ملکوں میں تیل کی پیداوار کی مقدار درج کی جاتی ہے۔ کل دنیا میں تیل کی پیداوار تیس کروڑ ٹن ہے (ایک ٹن سوا ستائیس من کا ہوتا ہے)۔

ملک	پیداوار
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۱۷ کروڑ ٹن
روس	۳ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن
وینزویلا	۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن
ایران	ایک کروڑ ۰ لاکھ ٹن
ڈچ انڈیز	۷۴ لاکھ ٹن
رومانیہ	۶۰ لاکھ ٹن
میکسیکو	۵۰ لاکھ ٹن
عراق	۴۰ لاکھ ۴۰ ہزار ٹن
کولمبیا	۳۰ لاکھ ٹن
ٹرینیڈاڈ	۲۵ لاکھ ٹن
ارجنٹائن	۲۴ 〃 〃
پیرو	۲۱ 〃 〃
انگلستان	۲۰ 〃 〃
برما	۲۰ 〃 〃
کناڈا	۹ 〃 〃
پولینڈ	۵ 〃 〃
جرمنی	۵ 〃 〃
مصر	۲ 〃 〃

م

مہمان کی رات

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳)

دلائی کیسے دیدوں غیر مرد کو؟

کیا ہرج ہے اس میں؟

آپ کی نظر میں ہرج نہ ہوگا۔

اچھا کوئی اور چیز دیجیے، کمبل تو خراب ہوگیا ان کا اور بھی کوئی ایسی چیز نہیں ہاں نثر نو کی رضائی پڑی ہے کہئے تو وہ دیدوں!

ارے توبہ! وہ تو خراب ہوگی!

پھر اچھی کہاں سے لاؤں بال بچوں کے گھروں میں ایسی ہی چیزیں ہوا کرتی ہیں اور اس میں ایسی خرابی بھی کیا ہے؟

اس میں تو بو آتی ہوگی!

پھر کیا ہرج ہے جاڑے سے تو بچ جائیں گے وہ!

چار و ناچار میزبان اس متعفن رضائی کو اچھی طرح تہ کرکے آئے اور نہایت احتیاط سے پائینتی رکھ کر بولے اگر ضرورت ہو تو یہ رضائی رکھے دیتا ہوں اوڑھ لیجئے گا۔

بہت اچھا ، اس رضائی کی پوری تعریف ہم پہلے ہی سن چکے تھے اور ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ نثر نو ایک نیم مجذوب آدمی تھا جو ان کے یہاں پڑا رہتا تھا۔

میزبان کے جاتے ہی ہم نے نہایت سرعت کے ساتھ رضائی کو اس کی تہ میں لکڑی ڈالکر اٹھا لیا۔ اور دور کونہ میں لے جاکر رکھدیا۔ اتفاق سے اس رات میں سردی بھی کافی ہوئی چادر اور کمبل کو استعمال نہ کیا جا سکتا تھا۔ مجبور ہوکر گدا نکال کر اوڑھ لیا۔ اور رات بھر اپنے میزبان کی معصوم بچی کے لئے دعائے درازی عمر کرتے رہے۔ میزبان اور ان کی کفایت شعار بیوی طلوع آفتاب سے قبل بیدار ہوگئیں اور سب سے پہلا سوال جو انہوں نے اپنے نیاز مند شوہر کیا وہ ہماری ذات سے ہی متعلق تھا۔ فرمانے لگیں پھر کیا بتاؤں ناشتہ ضرور، ذرا جلدی کیجیے۔

جلدی کی ہمت نہیں میرے اندر، بھائی میں بیچ کے دیتی ہوں کہ اٹھنے سے پہلے کوئی ناشتہ نہ کی امید نہ رکھے۔

بہت اچھا دیر میں ہی سہی، اگر تیار تو کیجیے۔

اور آپ ذرا باہر جاکر وہ رضائی تو اٹھا لائیے۔ کہیں مہمان نے اسے دیکھ لیا دن کی روشنی میں تو کہیں گے کیسے لوگ ہیں؟

اب تو کچھ بھی ہو۔ میں ان کے اوپر سے اتار کر تو لانے سے رہا۔ نہ لائیے میرا کیا نقصان ہے،

ناشتہ کے بعد ہی ہم نے اپنا پروگرام تبدیل کر دیا اور قیام کا ارادہ فسخ کرکے اسی وقت چلنے کو تیار ہوگئے۔

اطالوی جہاز ڈبو دیا گیا

لندن۔ ۶؍ستمبر۔ برطانی جہاز نے اٹلی کا ایک گیارہ ہزار ٹن کا جہاز ڈبو دیا یہ پہلے حفاظتی جہاز تھا اور اب جنگی جہاز کی حیثیت سے استعمال ہو رہا تھا۔

پنڈت نہرو کی رہائی کا مسئلہ

دہلی ۹؍ستمبر "ہندو" مدراس کے نامہ نگار کو معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے کہ وائسرائے کی توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل میں سب سے پہلے سیاسی قیدیوں اور بالخصوص پنڈت جواہرلال نہرو کی رہائی

ترکی کی سرحد پر دونوں طرف فوجیں جمع ہو رہی ہیں

لندن ۱۰ ستمبر۔ نازی کمانڈر انچیف جنرل وان براخیش شاہ بورس سے ملاقات کرنے اور بلغاریہ میں جرمن فوجوں کا معائنہ کرنے کے لئے صوفیہ پہونچ گئے ہیں۔ یہ ہے وہ خبر جو القرہ سے نیشنل براڈکاسٹ کمپنی کے نامہ نگار مسٹر مارٹن اگرونسکی نے براڈ کاسٹ کی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی کی ہوائی فوج اور رومانیہ سے سمندری اور خشکی کی فوج کالے سمندر میں بلغاری بندرگاہ ورنا کی طرف برابر پہونچ رہی ہے تیل اور سامان جنگ ریلوں اور موٹروں کے ذریعہ برابر ورنا پہونچ رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رومانیہ کے بارستہ بلغاریہ میں تین جرمن ڈویژن پہونچ گئے ہیں لیکن فوج کی اس نقل و حرکت کے باوجود القرہ میں غیر ملکی مبصروں کا خیال ہے کہ ترکی پر جرمن حملہ کا کوئی فوری خطرہ نہیں ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جرمنوں کو یہ ڈر ہے کہ انگریز لیبیا میں جلد ہی کوئی کارروائی کرنے والے ہیں۔ اور ترکی کی سرحد پر فوجیں جمع کر کے جرمن یہ چاہتے ہیں کہ انگریزوں کی توجہ لیبیا سے ہٹا کر شام میں ہوائی جہاز اور فوجیں جمع کرنے کی طرف مبذول کر دی جائے۔ جرمنوں کا خیال ہے کہ اس سے لیبیا میں یا تو حملہ ملتوی ہو جائے گا ورنہ کمزور تو ضرور پڑ جائے گا۔

ڈاکٹر رفیق سیدام وزیر اعظم نے ترکی کی کیبنٹ کا ایک اجلاس بلایا جس میں عام صورت پر بحث کی گئی۔ اس کے بعد آپ نے ایک فوجی پریڈ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ترکی کو ہنگامی حالات کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ انقرہ ریڈیو کا کہنا ہے کہ ترکی میں پرائیویٹ کاروں اور ٹیکسی لاریوں کو پٹرول استعمال کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ترکی فوجوں کو سرحدوں پر بھیج دیا گیا ہے۔

ایران کے راستے روس کو سامان

شملہ ۱۱ ستمبر۔ حکومت ایران کے ساتھ جو شرطیں طے ہوئی ہیں ان میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ ایران میں ریلوں اور سڑکوں پر جن میں ٹرانس پرشین ریلوے بھی شامل ہے۔ برطانیہ اور روس کا کنٹرول ہوگا تاکہ اس راستے سے روس کو مال کی سپلائی ہوتی رہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے جرمنوں کو برطانیہ اور روس کے حوالے کرنے کا مطالبہ بھی مان لیا ہے ان کو وہاں نظر بند کر دیا جائے گا۔ ایران میں جرمن مردوں کی تعداد ایک ہزار سے کم نہیں ہے۔

روسیوں کے جوابی حملے

لندن ۱۱ ستمبر روس سے جو تازہ خبریں لندن پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بیچ کے مورچہ پر روسی فوجوں کے سخت جوابی حملے جاری ہیں۔ اس علاقہ میں گومیل سے لے کر سمولنسک تک ۲۰۰ میل کے اندر مارشل تموشنکو کی فوجیں تین جگہ جوابی حملے کر رہی ہیں۔ اسمولنسک سے اتر پورب میں روسی فوجیں بڑے سخت حملے کر رہی ہیں۔ پالنیا پر قبضہ کے بعد سے روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔

حمیدہ خانم کا معاملہ

مسماۃ حمیدہ خانم بنت عبد اللطیف مرحوم ساکنہ پیکاپور کانپور نے اپنے شوہر مسمی عبدالرشید ولد عبدالحمید سادیکار ساکن محمود نگر لکھنؤ کی پر کیے بعد دیگرے دو استغاثے سٹی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں دائر کیا۔ پہلے استغاثہ پر رائے صاحب بابو روپ چند جین صاحب کے اجلاس سے مبلغ عنہ ۲۰ روپیہ مسمی عبدالرشید پر جرمانہ ہوا اور سٹی مجسٹریٹ کی اجلاس میں ۲۵ اگست ۱۹۴۱ء ۴۸۸ میں مسماۃ نے بیان دیا کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ جانا چاہتی ہوں معزز عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا اور مسماۃ اپنے شوہر کے ساتھ چلی گئی۔ ماخوذ آواز وطن ۲۹ اگست ۱۹۴۱ء

کانپور

جرمنوں کا نقصان

روس کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ۲ ستمبر کو روسی ٹینکوں نے جرمنوں کے ۱۰۰ ٹینک اور ہتھیار بند گاڑیاں ۲۴۷ توپیں ۳۰۰ ٹرینچ مورٹریں، ۵۶۰ گاڑیاں اور کاریں ۲۲۵ موٹر سائیکلیں ۱۶ ریڈیو سٹیشن تین گھوڑا سوار دستے برباد کر دیئے اور ۷۰۰۰ آدمی مار ڈالے۔

پانسہ پلٹ گیا۔ روسی اخبار نے لکھا ہے کہ روسیوں نے لڑائی کا پانسہ پلٹ دیا ہے اور دشمن کو جاڑوں میں لڑنے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔

جاپان کا رخ پلٹنے لگا

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ جاپان کے مشہور اخبار "نیوز ویکلی" نے اپنے ساتھی جرمنی اور اٹلی کے خلاف ایک مضمون لکھا ہے جس پر بڑی حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے اپنے لکھا ہے کہ لڑائی کا تیسرا سال ہونے پر گو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ جرمنوں کی تمام اسکیم ناکام رہی لیکن حالات بتلا رہے ہیں کہ تیسرے سال کے آخر میں جرمن حملہ کا زور گھٹ جائے گا۔

اول تو ہٹلر کو برطانیہ پر ہوائی حملوں میں ناکامی رہی دوسری ناکامی یہ ہوئی کہ روس کو وہ جلد فتح نہ کر سکا۔

امریکہ میں ایک ماہ میں ۱۸۵۴ ہوائی جہاز

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ امریکہ کے فوجی ہوائی جہاز تیار کرنے والے کارخانوں نے اگست کے مہینہ میں ۱۸۵۴ ہوائی جہاز تیار کر کے حکومت کو ڈیلیور کیے یہ اعلان ہوائی جہاز تیار کرانے والے محکمہ نے کیا ہے۔ اس مہینہ میں جولائی کے مقابلہ میں ۳۹۴ ہوائی جہاز زیادہ تیار ہوئے اس سال کسی مہینہ میں اتنے ہوائی جہاز نہیں بنے تھے۔

ایران میں امن

شملہ ۸ ستمبر۔ ایران میں امن و امان ہے۔ تیل کے تمام چشموں پر اس وقت انگریزی افواج کا قبضہ ہے صلح کی آخری شرطوں پر کوئی فریق اس وقت تک تیار نہیں جب تک کہ ان پر دستخط نہیں ہو جائیں گے۔

ہندوستان سے جاپانیوں کی واپسی

بمبئی ۸ ستمبر ہندوستان سے ۶۲ جاپانی جہاز ذریعہ جاپان روانہ ہو گئے ہیں۔ حکومت نے ان کو جانے کی اجازت دیدی ہے۔

حقوق والے ملازموں کو گرانی کا الاؤنس دینے کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان کرنے والی ہے۔

نواب صاحب چھتاری

حیدر آباد دکن ۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم حیدر آباد کو ہائسرائے نے حیدر آباد کے نمائندہ کی حیثیت سے قومی ڈیفنس کونسل کا ممبر نامزد کیا ہے نواب صاحب نے حال ہی کونسل کی رکنیت

حکومت برما کا فیصلہ

رنگون ۹ ستمبر۔ حکومت برما اب خود چاولوں کی سول ایکسپورٹر بن گئی ہے اور آئندہ سال کی چاولوں کی فصل کو کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت یو۔پی گرانی کا الاؤنس دیگی

لکھنؤ ۸ ستمبر۔ حکومت یو۔پی بہت جلد ہی کم

یوپی کونسل کے ممبروں کی میٹنگ میں سیتارام کی تقریر

(ی پ)

الہ آباد۔ بذریعہ ڈاک۔ اخبار لیڈر میں سر سیتارام کی وہ تقریر مکمل شائع ہوئی ہے جو انہوں نے یوپی لیجسلیٹو کونسل کے ممبروں کی غیر رسمی میٹنگ میں فرمائی۔ اس تقریر میں انہوں نے کہا کہ عوام اور حکومت کے درمیان سیاسی ارتقا کے تین مدارج ہوتے ہیں - ہدایت۔ تعاون اور اثر آئین معطل ہونے کے بعد پہلی صورت تو ختم ہوئی اور دوسرے اسٹیج کے متعلق بہت کچھ شبہ اس وجہ سے ہے کہ ذمہ دار حکومت قائم کرنا یقینی نہیں ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ تیسری اسٹیج جس پر یہ صوبہ اب سے نصف صدی پہلے تھا۔ اب کیوں اختیار نہیں کیا جا سکتا وہ کیا بات ہے جو حکومت کے اس عمل میں مانع ہے کہ لیجسلیچر کے جو ذمہ دار ارکان حکومت کے کام میں حصہ بٹانے کو تیار رہیں ان کی کانفرنس یا کنونشن طلب نہ کیا جائے میں نے مانا کہ آج کل بھی حکومت کا انتظام ایک طرح پر سہولت اور کامیابی سے چل رہا ہے لیکن کیا یہ ہندوستان میں برطانی راج کے بار بار دہرائے ہوئے اصول کے خلاف نہیں ہے کہ ہندوستانی حکومت خود مختاری کی تربیت برطانی کامن ویلتھ کے ارکان کی حیثیت سے پائیں۔ میرے خیال میں ایسی مشاورت یا کنونشن سے جنگی کوششوں میں کوئی فرق نہیں آسکتا تھا۔

پہلی صف کے پیچھے

موجودہ جنگ میں ہر ایک شخص کی زبان پر یہ ہے "کہ جہاں کہیں ہی فوج ہے وہاں چائے کی گاڑیاں موجود ہیں"، جزیرہ برطانیہ کے طول و عرض میں آج اس طرح کی چائے کی گاڑیوں کی تعداد چار سو سے زیادہ ہے۔ ان میں سے کئی آئس لینڈ کے برفانی جزیرہ پر بھی کام کر رہی ہیں جب انگریزی فوج فرانس میں تھی اس وقت ہر جگہ چائے کی گاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں، اور مغربی صحرا کی لڑائی کے شروع ہی سے تمام سفر میں یہ گاڑیاں جنگی محاذ کے پیچھے فوج کے ساتھ بڑی جانفشانی سے اپنا کام کر رہی تھیں۔

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا ایک رکن جو مغربی صحرا میں سے چائے کی گاڑیاں لے کر پہونچا۔ اس نے ذیل کا پیغام بھیجا ہے۔ چونکہ یہ گاڑیاں صحرا اور ریگستان میں کام کرنے کے لئے خاص طور پر بنائی گئی ہیں۔ اس لئے جہاں کہیں بھی یہ گاڑیاں پہنچتی تھیں سپاہی حیرت انگیز طریقہ پر ان کا استقبال کرتے تھے۔

مجھے اس وقت تک اس بات کا علم نہ تھا کہ صحرا کی تپش میں جب کہ گلہ خشک اور ریت سے بھر جاتا ہے تو چائے کی پیالی اس تکلیف کو دور کر کے پھر نئے سرے سے جان پیدا کر دیتی ہے۔ میں نے ان تمام نو آبادیات کے سپاہیوں کے ساتھ مل کر چائے کا جام ختم کیا۔ یہ لوگ جوش و خروش کے ساتھ لڑائی میں جانے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔

لنکا کے اخبار "سیلون ٹائمس" میں لکھتے ہوئے ایک نامہ نگار نے تحریر کیا ہے۔ کہ میدان جنگ میں چائے کی گاڑیاں کس طریقہ پر فوجی خدمات انجام دے رہی ہیں میں نے ذاتی طور پر تحقیقات کر کے اس امر کا پتہ چلایا ہے کہ ٹی بورڈ انگلینڈ اور ہماری فوج کی کارروائیوں کو کامیاب بنانے کے لئے چائے نے کتنی بڑی مدد دی ہے میرا خیال ہے کہ اگر جرمنوں کو یہ معلوم ہو جائے تو انہیں بہت افسوس ہوگا کہ انہوں نے قیصر جرمنی کی کوششوں کو بیکار کر دیا جبکہ قیصر چائے پینے کی عادت کو جرمن فوج میں ترغیب دے رہے تھے۔

میدان جنگ میں چائے تقسیم کرتے وقت کئی بار چائے کی گاڑیاں توپوں کی زد میں آگئی تھیں۔ اور کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ چائے پینے والے نازیوں کے ہوائی بمباروں کے حملوں سے بچنے کے لئے محفوظ جگہوں میں بھاگ

سپاہیوں کی ضروریات پورا کرنے کیلئے جاتی ہیں۔ اور گرم گرم میٹھی چائے انہیں دیتی اور انگریزی سپاہی خوشی کے ساتھ چائے کو انگریزی سگریٹ کے ساتھ پیتے۔ جب کبھی ہی فوجی سپاہی گاڑیوں کے پاس پہونچتے انکا پہلا سوال "سگریٹ اور چائے دو"، کا ہوا کرتا۔

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا ایک رکن جس کی چائے کی گاڑی دشمن کے بم سے برباد ہو چکی تھی۔ خوش قسمتی سے اس وقت گاڑی میں کوئی شخص سوار نہ تھا۔ اس کا بیان ہے کہ چائے کی مانگ اس کثرت سے تھی کہ

ان کے پاس چائے کا ذخیرہ ہمیشہ کم ہو جاتا۔ بعض اوقات ایک ایک سفر میں کوئی چالیس گیلن چائے خرچ ہو جاتی۔

اس مذکورہ بالا مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے بھی اسی طرح کی سات چائے کی گاڑیوں کا انتظام کیا ہے۔ جو اس وقت تمام مشہور فوجی چھاؤنیوں میں پنجاب اور شمالی مغربی سرحد کی

علی گڈھ کی ادیبہ کی خودکشی

علیگڈھ۔ بذریعہ ڈاک۔ علی گڈھ کی مشہور ادیبہ مسٹر اختر ریحان نے اپنے خاوند سے جھگڑا ہونے کے بعد اپنے سینہ میں گولی مار کر خودکشی کر لی۔

چیف کورٹ لکھنؤ

لکھنؤ۔ ۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گورنر یو۔ پی نے مسٹر نصیر اللہ بیگ بار ایٹ لاء کو چیف کورٹ کا اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ مقرر کیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر توحی عزم مستقل میں رہے ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں بھری

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ ممالک غیر سالانہ ۔ ششماہی ۔

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۸

ادبیات

جامعہ ادبیہ کان پور کا مشاعرہ

انجمن کا مخصوص مشاعرہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۱ء کو بوقت ۹ بجے شب جناب نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب کے دولت کدہ پر منعقد ہوا مشاعرہ کی صدارت جناب سید فضل الرحمان صاحب ایم۔ اے، بی ٹی آفگنگ پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج نے فرمائی فاضل صدر نے نواب داغ دہلوی کی شاعری کے نفسیاتی پہلوؤں پر دل کش انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے اپنے مدلل اور پُر از معلومات مقالہ سے مشاعرہ کا آغاز کیا اور ۱۲ بجے شب کو یہ پُر لطف صحبت ختم ہوئی آغاز مشاعرہ سے قبل جناب فانی بدایونی اور مرزا عظیم بیگ چغتائی کے سانحات ارتحال پر انجمن کی جانب سے تعزیتی تجویز پاس ہوئی اور پس ماندگان سے ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی۔ شعرا کا کلام لقید قوافی درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

مطلع زندگی

جناب آثر کانپوری	میرا علاج دردِ دل چارہ گرد ہنسی نہیں	اُس کے بغیر زندگی موت ہے زندگی نہیں
جناب اختر بی۔ اے	راہ فنا پہ گامزن ہونا کوئی ہنسی نہیں	قابلِ ناز عشق میں موت ہے زندگی نہیں
جناب ثاقب کانپوری	عالم ہست و بود میں کوئی خوشی خوشی نہیں	زندگی ایک خواب ہے خواب کی زندگی نہیں
جناب سحر جلالپوری	سامنے تو اگر نہیں دل میں کوئی خوشی نہیں	زندگی میں مزہ نہیں زندگی زندگی نہیں
جناب سلیم ناطقی	وحشتِ دل بھی ہو رہی دردِ میں بھی کمی نہیں	تیرا خیال تو نہیں باعثِ زندگی نہیں
جناب شاکر ناطقی	اپنی ہنسی ہنسی نہیں اپنی خوشی خوشی نہیں	موت کی فکر کیا کروں زندگی زندگی نہیں
جناب صادق لکھنوی	زعمِ خودی میں خوش نہ ہو زہر ہے یہ دوئی نہیں	قطرے کا بحر سے فراق موت ہے زندگی نہیں
جناب فرخ کانپوری	دل میں بھی جلنا ہے مجھے جلنے کو رات ہی نہیں	عشق کی زندگی ہے یہ شمع کی زندگی نہیں

روشنی

جناب آثر کانپوری	اُس نے اُٹھائی کیا نقاب ہو گیا یہ انقلاب	مہر میں وہ ضیا نہیں ماہ میں روشنی نہیں
جناب اختر بی۔ اے	جدت دور حاضرہ مخرب طبع و خلق ہے	قلب میں وہ ضیا نہیں آنکھوں میں روشنی نہیں
جناب ازکی کانپوری	دونوں جہاں یار کے جلوے سے جگمگا اُٹھے	کون و مکاں میں کس جگہ حسن کی روشنی نہیں
جناب تابش لکھنوی	سینے میں دل ہے یوں خموش جیسے نہ ولولے نہ جوش	برق ہے اور تڑپ نہیں چاند ہے روشنی نہیں
جناب ثاقب کانپوری	لیکے چلا ہے تو کہاں اپنا نیاز ظاہری	سجدہ ہے ننگ آستاں دل میں جو روشنی نہیں
جناب سحر جلالپوری	عارضِ گل پہ ہے ترے نور کی وہ چمک مگر	شعلۂ برق طور میں دیکھ وہ روشنی نہیں
جناب سلیم ناطقی	عالمِ یاس جاگ اُٹھا پھوٹی کرن اُمید کی	دیدہ و دل کا نور ہے چاند کی روشنی نہیں
جناب شاکر ناطقی	دل کہ ادا شناس تھا تیری نگاہ لطف کا	جب سے یہ شمع بجھ گئی اب کوئی روشنی نہیں
جناب صادق لکھنوی	آئینہ تیرا کس طرح تجکو دکھائے حسنِ دست	آئینے میں جلا نہیں آنکھوں میں روشنی نہیں
جناب فرخ کانپوری	سوزِ نہاں کا ماجرا اور دل پہ کیا ہو منکشف	ایسی چمک ہے درد میں جسمیں کہ روشنی نہیں

بندگی

جناب آثر کانپوری	سجدے ہیں ایسے اور ہی حاصل دو جہاں جو ہوں	عشق میں قید بندگی ننگ ہے بندگی نہیں
جناب اختر بی۔ اے	قابلِ رشک بندگی وہ ہے کہ شک خدا کا ہو	ہم کو نصیب اصل میں منصب بندگی نہیں
جناب تابش لکھنوی	راہ پہ رہ کے بیخودی ہوش ہے بیخودی نہیں	جوش میں حکم بھول جائے جوش ہے بندگی نہیں
جناب ثاقب کانپوری	اپنے نیاز مند سے اور یہ بے نیازیاں	کوئی نہ کہدے یہ کہیں حاصل بندگی نہیں
جناب سحر جلالپوری	کعبہ سمجھ کے میں کروں گر ترا طوف آستاں	کیا یہ تری نگاہ میں طاعت و بندگی نہیں
جناب سلیم ناطقی	سینے سے دل نکال کے دلکو بھی نقش در بنا	سجدے میں سر جھکا ہوا داخل بندگی نہیں
جناب شاکر ناطقی	کھیل نہ تو اُمید سے بھول جا دل کی آرزو	جو کہ غرض کے ساتھ ہو کھیل ہے بندگی نہیں
جناب صادق لکھنوی	سجدے ہیں در در اگر طاعت معنوی نہیں	صورت بندگی کی نقل اصل میں بندگی نہیں
جناب فرخ کانپوری	میرے نیاز عشق سے چاہتا ہو وہ اور کچھ	سجدے تمام عمر کے حاصل بندگی نہیں

ہنسی

جناب آثر کانپوری	صدمے شب فراق کے ایسے اُٹھائے کچھ اثر	رونا بھی اب تو ہجر میں میرے لئے ہنسی نہیں
جناب اختر بی۔ اے	خندۂ زخم دل ہنسی دردِ دل حزیں خوشی	میری خوشی خوشی نہیں میری ہنسی ہنسی نہیں
جناب ازکی کانپوری	دعوت ترک مدعا دے کے نہ بار بار چھیڑ	عشق ہے ناصحا یہ عشق کھیل نہیں ہنسی نہیں
جناب تابش لکھنوی	حسن کی ضو میں طور دیکھ عشق میں پھر قدم بڑھا	آگ سے کھیل کھیلنا کھیل نہیں ہنسی نہیں
جناب ثاقب کانپوری	اُس کے حضور جاؤں کیا لیکے متاع رنج و غم	دل میں وفور گریہ ہے لب پہ مگر ہنسی نہیں
جناب سحر جلالپوری	پہلا سا جوش ہی نہیں پہلا سا ولولہ نہیں	پہلی سی وہ خوشی نہیں پہلی سی وہ ہنسی نہیں
جناب سلیم ناطقی	چھوٹی تسلیاں نہ دوان کا اثر بھی کیا اثر	دل میں تو گدگدی سی ہے لب پہ مگر ہنسی نہیں
جناب شاکر ناطقی	آئی بہار بھی تو کیا میں تو خزاں رسیدہ ہوں	ہنستے ہیں پھول سیکڑوں لب پہ مرے ہنسی نہیں
جناب صادق لکھنوی	خندۂ زخم کی طرح ہنستے ہیں ہم سے دلفگار	لب پہ ہنسی ہے دل ہے خوں رونا ہے یہ ہنسی نہیں
جناب فرخ کانپوری	اُس پہ اثر نہ کر سکیں دل کی شرر فشانیاں	ہنستے ہوئے چراغ کی صبح ہے کوئی ہنسی نہیں

کمی

جناب آثر کانپوری	حال تباہ دیکھنے آج وہ آرہے ہیں پھر	دردِ جگر میں شکر ہے کوئی ابھی کمی نہیں
جناب اختر بی۔ اے	حاجت خلق کے لئے حسن طلب ہی کیا ضرور	خالق بے نیاز کے فیض میں کچھ کمی نہیں
جناب ثاقب کانپوری	رنگ دوام دے ابھی اپنی جفا کو اور بھی	میری وفا ہے مستقل اسمیں کوئی کمی نہیں
جناب سلیم ناطقی	حسن ہی خود نما ہے اور حسن ہی خود نگر سلیم	گرمی بزم دیکھنا جیسے کوئی کمی نہیں
جناب شاکر ناطقی	نالۂ بے اثر سہی نشتر بے خلش سہی	چاہئے دل میں حوصلہ درد کی کچھ کمی نہیں
جناب صادق لکھنوی	حسن کے جلوہ زار میں جلوہ نگو ڈھونڈتا ہے کیا	اپنی نظر کی فکر کر جلوؤں کی کچھ کمی نہیں
جناب فرخ کانپوری	خانۂ دل میں اب بھی ہیں سر بسجود حسرتیں	اُس کے حریم ناز کو جلوؤں کی کچھ کمی نہیں

دنیائے اسلام

ہندوستان اور افغانستان کی تجارت

انڈین ٹریڈ ایجنٹ مقیم کابل نے اپنی سالانہ رپورٹ بابتہ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء میں جو ابھی شایع ہوئی ہے بتایا ہے کہ ہندوستان جاپان سے بھی نمبر لے گیا اور اب افغانستان کی منڈی میں تمام دوسرے ملکوں سے پیش پیش ہے۔ ہندوستان نے افغانستان کی سال گذشتہ کے ۵۰۷۰۰۰۰ روپیہ کے مقابلے میں اس سال ۷۲۷۹۰۰۰ روپیہ کا سامان فراہم کیا ہے۔ افغانستان میں ہندوستان اور جاپان دونوں ملکوں سے سوتی پارچہ جات کی آمد بڑھ گئی ہے۔ ہندوستان سے جو مال وہاں کو برآمد ہوا ہے اس کا ۳۹ فی صدی سوتی کپڑوں پر مشتمل ہے۔

جہاں تک ریشمی مصنوعات کا تعلق ہے افغانستان نے اس سال پچھلے سال کے مقابلے میں ہندوستانی ریشم تین گنا زیادہ درآمد کیا لیکن ابھی تک زیادہ تر ریشم جاپان ہی سے آتا ہے۔

سال گزشتہ کے ۱۲۱۰۷ روپیہ کے مقابلے میں اس سال ۲۳۳۶۸۸ روپیہ کے جوتے ہندوستان نے مہیا کئے۔ ٹریڈ ایجنٹ کا بیان ہے کہ اس میدان میں دوسرے ملکوں سے زیادہ مقابلہ بھی نہیں ہے۔

ہندوستان سے چمڑے کی درآمد بھی پچھلے سال کے ۱۵۰۰۶۳ روپے کے مقابلہ میں اس سال بڑھ کر ۱۸۶۷۸۱ روپے ہو گئی۔ بات یہ ہے کہ افغانستان کو زیادہ تر چمڑا ہندوستان ہی سے مہیا ہوتا ہے پچھلے سال ہندوستان سیمنٹ کی برآمد میں اضافہ ہوا تھا۔ اس سال مزید اضافہ ہوا ہے۔ ٹریڈ ایجنٹ کا بیان ہے کہ ایجنٹ نے کہا افغانستان میں سیمنٹ کی کھپت اور زیادہ ہو سکے گی۔

تانبے پیتل کے برتن۔ چاقو چھری اور دوسرے آہنی اور فولادی سامان کی ہندوستان سے درآمد سال گذشتہ کے ۷۰۸۴ روپیہ کے مقابلہ میں اس سال بڑھ کر ۱۹۱۰۳۶ روپیہ ہو گئی۔ خیال ہے کہ یہ اضافہ جنگی حالات کی بنا پر ہوا ہے۔

ہندوستان سے افغانستان میں کاغذ کی درآمد بہت بڑھ گئی ہے چنانچہ سال گزشتہ ۳۹۲۶۸ روپیہ کی درآمد ہوئی تھی مگر اس سال ۱۲۹۹۶۵ روپیہ کی درآمد ہوئی۔ جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے دوسرے بیرونی ممالک سے کاغذ کی درآمد قریب قریب بند ہو گئی ہے اسلئے افغانستان میں یہ چیز زیادہ تر ہندوستان ہی سے جاتی ہے۔

افغانستان نے ہندوستانی چائے بھی اب کے نسبتاً زیادہ خریدی ٹریڈ ایجنٹ کا بیان ہے کہ یہی نہیں کہ ہندوستان کی سیاہ چائے کی برآمد بڑھ گئی ہے جو تنہا ہندوستان ہی سے افغانستان جاتی ہے بلکہ سبز چائے مہیا کرنے میں بھی ہندوستان نے اپنے دو حریفوں چین اور جاپان کی تجارت کا کافی حصہ بٹا لیا ہے۔

افغانستان میں ہندوستان سے بھیجی جانے والی اشیائے خورد و نوش کی درآمد میں سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں سو فیصدی کا اضافہ ہوا۔ افغانستان میں ڈبوں اور بوتلوں میں بند اشیائے خورد و نوش اعلیٰ طبقہ کے لوگ اور یوروپی باشندے استعمال کرتے ہیں اور وہ عمدہ قسم کی چیزوں کے جو اچھی طرح بند ہوں خواہشمند رہتے ہیں۔ اچار مربوں اور رائی کے تیل میں محفوظ کی ہوئی دیگر چیزوں کی مانگ کچھ زیادہ نہیں ہے۔

سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء میں ہندوستان نے افغانستان کو دوائیوں اور خوشبویات کی ضروریات کا بھی اکتیس فی صدی حصہ بھیجا۔ اس طرح ہندوستانی برآمد سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء کی ۳۷۲۸۰ روپے کی برآمد سے بڑھ کر ۴۸۶۸۵ روپے کی ہو گئی مگر ان چیزوں نیز شیشہ اور شیشہ کے برتنوں کی ضروریات کا زیادہ حصہ بیرونی ذرائع سے فراہم ہوا۔

سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء میں زندہ جانوروں کی برآمد ۷۹۲۲۹ روپیہ کی ہوئی تھی۔ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء میں یہ بڑھ کر ۱۰۷۵۹۶۲ روپیہ کی ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تیرے ستم مستقل ہیں ہے زباں پہ بھی ہی ہو جو نہیں سکا نہ آشنا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۸

ایڈیٹوریل نوٹ

ایران اور برطانی اخبارات

رضا شاہ پہلوی کے تخت سے اُتر جانے پر تمام برطانی اور ہندوستانی اخباروں میں آرٹیکل شائع ہوئے ہیں، اس بارے میں حکومت ہند اور برطانیہ کی رائے میں بھی قدرے اختلاف نظر آتا ہے شملہ سے جو کمیونک جاری ہوتا ہے اس میں تو یہ کہا جاتا ہے کہ ایران کی حکومت جرمنوں اور اطالویوں کو اپنی مملکت سے نکالنے میں دیر لگنے کی چالیں چل رہی ہے اس سے برطانی اور سوویٹ فوجوں کے لئے مشترکہ کارروائی کی صورت میں طہران کی طرف بڑھنا ضروری ہوگیا۔ برطانوی اخبارات یہ لکھ رہے ہیں کہ صرف شاہ کا رویہ غلط تھا ایرانی حکومت اور ایرانی پارلیمنٹ کا رویہ بالکل صحیح ہے۔ صرف بات یہ ہے کہ جرمنوں اور اطالویوں کو ایران سے نکالنے میں دشواری پیش آرہی ہے اس لئے ایرانی فنڈ یا حکام کی امداد کے لئے برطانی اور روسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ ہندوستان اور برطانیہ کے سرکاری یا نیم سرکاری حلقوں کا یہ اختلاف سمجھ میں نہیں آتا رضا شاہ پہلوی سے اہل ایران کا خلاف ہو جانا ایک عجیب سی بات ہے کیونکہ داخلی طور پر اُنھوں نے ایران کی حالت کو بہت کچھ درست کیا تھا اور جن لائنوں پر مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکی میں کام کیا انہیں لائنوں پر اُنھوں نے ایران میں کام کیا۔

لارڈ ہیلی فیکس کا بیان

لارڈ ہیلی فیکس سفیر برطانیہ مقیم امریکہ نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے امریکہ میں سامان کی تیاری کا ذکر بڑے شاندار الفاظ میں کیا ہے اُنھوں نے خود امریکہ کے بہت سے مزدوروں سے بات چیت کی جو کارخانوں میں یا سمندروں پر لگے ہوئے تھے اُنھوں نے فرمایا کہ دن رات کام ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ امریکہ کی صنعتی صلاحیت کتنی زیادہ ہے ظاہر ہے کہ موجودہ حالت میں ایک برطانی سفیر کا امریکہ کی تعریف کرنا بالکل قدرتی بات ہے لیکن لارڈ ہیلی فیکس نے اپنے بیان میں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ یاد رکھئے امریکہ جو کچھ کر رہا ہے اپنے تحفظ کے لئے کر رہا ہے لیکن جو لوگ امریکہ کے کارخانوں کے اندر یا باہر اس تیاری کے سلسلہ میں کام کر رہے ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ سب ایک مشترکہ دشمن سے مقابلہ کے لئے ہے خود پریذیڈنٹ روزویلٹ بھی یہ بات بار بار کہہ چکے ہیں کہ اس وقت امریکہ جو کچھ کر رہا ہے اپنے تحفظ کے لئے کر رہا ہے اگر آج ہٹلر برطانیہ کے مقابلہ میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کل وہ امریکہ کو بھی نہ بخشے گا اس وقت برطانیہ کا تحفظ امریکہ کا تحفظ ہے۔ لارڈ ہیلی فیکس نے یہ اُمید بھی ظاہر کی ہے کہ امریکہ کی امداد میں ہفتہ بہ ہفتہ اضافہ ہوتا رہیگا۔ اسی لئے لوگوں کا یہ خیال ہوگیا ہے کہ روس کا خواہ کچھ بھی حشر ہو لیکن امریکہ کی بروقت امداد برطانیہ کو بچا لیگی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے جنگ کے بعد امریکہ اور برطانیہ کے تعلقات کا بھی ذکر کیا ہے مگر موجودہ موقع اس پیشگوئی کے لئے موزوں نہیں ہے۔

تبروک

تبروک میں پھر جنگی سرگرمیاں شروع ہوگئی ہیں ایک ہفتہ پہلے ہی یہ خبر آئی تھی کہ لیبیا کے علاقہ میں جرمن فوجوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ پرسوں کی خبر ہے کہ ان جرمن فوجوں نے حملہ کیا اور کچھ آگے بڑھ گئیں لیکن برطانی فوجوں نے انھیں پھر پیچھے ہٹا دیا۔ تبروک میں برطانی فوجیں جس بہادری سے ڈٹی رہی ہیں یہ واقعہ اس جنگ کی تاریخ میں یادگار رہے گا، اٹلی کی فوجوں کے تو کچھ بنائے نہ بنا جرمن فوجوں ہی نے لیبیا کے علاقہ میں برطانی فوجوں کو پیچھے ہٹایا تھا۔ اب چونکہ سردی کا زمانہ بھی قریب آرہا ہے اکتوبر کے آخری ہفتہ میں یوروپ میں برفباری ہونے لگے گی اور وقتی طور پر روس اور جرمنی کی لڑائی مقابلتاً ٹھنڈی پڑجائے گی۔ اس لئے ہٹلر نے غالباً یہی سوچا ہے کہ اس زمانہ میں افریقہ کا مورچہ گرم کیا جائے بہرحال برطانوی تیاری بھی بہت کافی ہے اور یہ مقابلہ کرنا روک فلینڈ رز یونان اور کریٹ سے زیادہ سخت ثابت ہوگا۔

روس کو برطانیہ کی امداد

جرمنی اور روس میں جنگ چھڑ جانے کے بعد پہلے برطانیہ نے اور پھر امریکہ نے روس کو امداد دینے کا وعدہ کیا تھا، پہلے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ امریکہ صرف چیزیں اور دستانے بھیجکر مدد کرے گا لیکن بعد کو جب اس جنگ نے زیادہ سخت صورت اختیار کی تو امریکہ نے تیل کی امداد کا وعدہ کیا اور ولاڈی واسٹک کے ذریعہ یہ تیل پہنچ بھی رہا ہے۔

اگرچہ جاپان اس پر ناک بھوں چڑھا رہا ہے اور یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ صورت حالات ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے اور برطانیہ نے اپنے ہوائی جہاز امریکہ کی امداد کے لئے بھیج دیئے ہیں۔ اسٹالن نے چونکہ یہ منظور کرلیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کا امدادی مشن روس میں آئے اس لئے یہ مشن بھی جلد ہی روس پہنچنے والا ہے اسکے امریکن ممبر اٹلانٹک پار کرکے امریکہ سے برطانیہ پہنچ گئے ہیں، ابھی یہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ یہ مشن کب تک پہنچے گا۔ روس میں جو ہوائی جہاز برطانیہ سے پہنچے ہیں اس میں سے چند پر روسی ہوا باز کام کر رہے ہیں۔

اب یہ مسئلہ درپیش ہے کہ یہ شاہی ہوائی بیڑہ اپنی انفرادی پوزیشن رکھے گا یا روس کے بیڑے کے جزو کی حیثیت سے کام کرے گا۔ ہمیں اُمید ہے کہ اکتوبر کے مہینہ کے آخر تک امریکہ اور برطانیہ کی امداد روس کو پوری طرح پہنچنے لگے گی۔ برطانی ٹینکوں کے متعلق تو صاف کہا گیا ہے کہ آیندہ ہفتے جتنے تیار ہوں گے سب کو روس بھیج دیئے جائیں گے۔

انڈو برما معاہدہ

ملک کے گوشہ گوشہ سے انڈو برما معاہدہ کے خلاف آواز بلند ہوئی ہے اس معاہدہ کی رو سے جس طرح برما میں ہندوستانیوں کے حقوق پامال کئے گئے ہیں ان میں سب سے تعجب خیز بات یہ ہے کہ جو مقام اتنے دنوں تک ہندوستان کا صوبہ رہا اس میں ہندوستانیوں کے خلاف اسقدر زبردست جذبہ پیدا ہوگیا کہ وہ انہیں دوسرے غیر ملکیوں سے بھی بدتر سمجھنے لگے معاملات پر ذرا گہرائی سے نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جذبہ اُن غیر ملکی مخصوص مفاد والے لوگوں کی بدولت پیدا ہوا جو ہندوستان کو نکال کر برما میں ان کی جگہ اپنا کاروبار جمانا چاہتے ہیں

ہر ہٹلر کی تقریر

ہر ہٹلر کی جو تقریر کا خلاصہ اس ہفتہ کے اخبارات میں شایع ہوا ہے وہ اسقدر مختصر ہے کہ اس پر وثوق کے ساتھ کوئی رائے زنی کرنا مشکل ہے۔

بہرحال جو چند جملے ہمیں رائٹر کی خبر رساں ایجنسی کے ذریعہ موصول ہوئے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر یہ سمجھتے ہیں کہ جرمن قوم پر ظلم ہوا ہے اور اس کے سامنے یہ سوال ہے کہ وہ اپنی ہستی قائم رکھے یا مٹ جائے۔ اگر اسے اپنی ہستی قائم رکھنا ہے تو موجودہ جنگ کو جرمنی کے لئے کامیاب بنانا ہوگا۔ ہر ہٹلر کی یہ بات اس صورت میں تو کچھ سمجھ میں آسکتی تھی کہ وہ صرف انھی علاقوں پر قبضہ کرنے پر مکتفی ہوتے جن سے معاہدہ ورسائی کی رو سے جرمنی ناجائز طور پر محروم کیا گیا تھا۔ یا صرف ان پابندیوں کے توڑنے پر ہی اکتفا کرتے جو اس معاہدہ کی رو سے غیر منصفانہ طور پر جرمنی پر عائد کی گئی تھیں۔ لیکن جب جرمن فوجوں نے تقریباً تین چوتھائی یوروپ کو روند ڈالا ہے اور تمام چھوٹی چھوٹی قوموں کی آزادی سلب کرلی ہے اس میں ہٹلر کی یہ بات ہرگز نہیں مانی جاسکتی کہ جرمن قوم مظلوم ہے اور وہ اپنے تحفظ کے لئے یہ لڑائی لڑ رہی ہے۔

ہندوستان کا آئندہ وائسرائے

آجکل ہندوستان کے آیندہ وائسرائے کے متعلق ۴ بہت کچھ قیاس آرائیاں کیجارہی ہیں اتنا تو یقینی معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو کے عہد میں مزید توسیع نہ کیجائیگی۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۶ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع اکٹنگ چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا جلسہ شروع ہوتے ہی چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے چیرمین صاحب سے دریافت کیا کہ ہندو ممبران کی اس درخواست کے باوجود کہ "بیٹر کیچہ" میں بورڈ کا جلسہ نہ بلایا جائے آج کیوں جلسہ بلایا گیا؟ چیرمین صاحب نے مسٹر نگم صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہا کہ آیا وہ اپنا پروٹسٹ لکھوانا چاہتے ہیں' اسکے بعد مسٹر نگم نے جلسہ ملتوی کرنے کا رزولیوشن پیش کیا لیکن چیرمین صاحب نے اس رزولیوشن کو منظور نہیں کیا۔ اس پر ہندو ممبران بطور پروٹسٹ جلسے سے اُٹھ گئے۔ اور جلسہ کورم نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوگیا۔

۱۷ ستمبر ۱۹۴۱ء کو ملتوی یہ جلسہ طلب کیا گیا تھا لیکن بعد کو وہ ملتوی کر دیا گیا۔ اب بورڈ کا آیندہ جلسہ ۲۲ ستمبر کو ہوگا۔

اناج کا سرکاری نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک نوٹس شائع کیا ہے جسکی رو سے غلہ کا نرخ تھوک اور خوردہ کا نرخ مقرر کیا گیا ہے۔ تھوک کا نرخ حسب ذیل ہے:-

گیہوں پنجابی	نمبر۱	فی روپیہ	۷ سیر ۴ چھٹانک
"	نمبر۲	"	۷ سیر ۸ "
گیہوں جناپاری	نمبر۱	"	۹ سیر ۴ "
آٹا پنجابی	نمبر۱	"	۶ سیر ۱۲ "
"	نمبر۲	"	۷ سیر
"	دیسی نمبر۱	"	۷ سیر ۴ چھٹانک
"	نمبر۲	"	۷ سیر ۸ "
دیسی چاول	نمبر۱	"	۸ سیر
"	نمبر۲	"	۸ سیر ۴ چھٹانک

انجمن جامعہ ادبیہ ۱۴ ستمبر کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ایک مشاعرہ جناب نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب کے دولتکدہ پر جناب سید فضل الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی (علیگ) ایکٹنگ پرنسپل حلیم مسلم کالج کی صدارت میں ہوا۔ سب سے پہلے جناب فانی بدایونی اور مرزا عظیم بیگ چغتائی کے انتقال پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔ بعدازاں جناب صدر نے داغ کی شاعری کی نفسیاتی خصوصیات پر ایک پرمغز مقالہ پڑھا۔ اسکے بعد شعرائے کرام نے غزلیں پڑھیں اور یہ پرلطف صحبت تقریباً ۱۲ بجے رات کو ختم ہوگئی۔

۱۸ ستمبر کو انجمن کا سالانہ جلسہ جناب نواب سید ابو حسین صاحب کے دولتکدہ پر مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ کی صدارت میں ہوا جسمیں جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری نے انجمن کی سالانہ رپورٹ پڑھی بعدازاں عہدہ داران اور ارکان انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا اور ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی کہ وہ ماہ نومبر میں ایک شاندار مشاعرہ کے منعقد کرنے کا انتظام کرے۔

عہدہ داران حسب ذیل ہیں:-

صدر۔ جناب پروفیسر نواب حسین صاحب۔
نائب صدر۔ مسٹر علی عباس حسینی ایم۔ اے۔ جناب سخا شاہجہانپوری۔ جناب ثاقب کانپوری۔ جناب نواب قیصر کانپوری۔ جناب نیر ایڈوکیٹ۔ جناب فرحت ایڈوکیٹ۔
سکریٹری۔ جناب مولانا سلیم ناطقی
جوائنٹ سکریٹری۔ جناب نواب سید مصطفےٰ حسین اختر
اسسٹنٹ سکریٹری جناب نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب
خزانچی:- خواجہ عبدالسلام

گیا پرشاد ٹرسٹ ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء کو گیا پرشاد ٹرسٹ لائف سیونگ ٹرسٹ کی کمیٹی کا جلسہ سرکٹ ہاؤس کانپور میں بصدارت مسٹر جی۔ ایم۔ ہاپر سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس سینیر ممبر بورڈ آف ریونیو منعقد ہوا۔ جسمیں جان بچانے کے لئے مندرجہ ذیل انعامات کمیٹی نے منظور کئے:-

۱۔ گنگا سنگھ ہیڈ کانسٹبل اور ۶ کانسٹبلوں کو ضلع بدایوں کے ایک جلتے ہوئے مکان سے بچوں کی جان بچانے کے لئے ایک نقرئی تمغہ اور ۱۰۰ روپیہ۔
۲۔ بُدھئی چمار کو ضلع پرتاب گڑھ میں ایک لڑکے کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ایک سند اور ۵۰ روپیہ
۳۔ غلام ربانی کانسٹبل کو ضلع ایٹہ میں ایک لڑکے کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ایک سند اور ۵۰ روپیہ
۴۔ آگ میں جلنے سے ایک لڑکے کو بچانے کے لئے فرخ آباد کے ضلع کے کلو کو ایک سند اور ۱۰۰ روپیہ
۵۔ بدل کو ضلع اعظم گڑھ میں مسماۃ بھگنی کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ایک سند اور ۵۰ روپیہ
۶۔ رحمت داد خاں چپراسی کو ضلع اعظم گڑھ میں ایک لڑکی کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ایک سند اور ۵۰ روپیہ
۷۔ پورن اور سکھئی کو دریائے گنگا میں پرمٹ گھاٹ کانپور میں ایک عورت کو بچانے کے لئے ۲۵ روپیہ فی کس اور ایک ایک سند۔
۸۔ سیتارام کانسٹبل کو ضلع اعظم گڑھ میں بابو بھان دت اور سیسر کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے ایک سند اور ۲۵ روپیہ

سودیشی نمائش اوناؤ سودیشی لیگ پہلی مرتبہ یکم اکتوبر سے ۲ اکتوبر تک اوناؤ میں بمقام رام لیلا گراؤنڈ ایک سودیشی نمائش کر رہی ہے جسمیں دستکاریوں کی نمائش کیجائے گی عورتوں اور بچوں کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔

سناتن دھرم کالج سناتن دھرم کالج کے طلباء نے ہوسٹل کی عمارت پر مستقل طور سے کانگریسی جھنڈا لگانے کے مطالبہ پر ہڑتال کر رکھی ہے متعلقہ افسران انکے مطالبہ پر غور کر رہے ہیں اور باہمی سمجھوتہ کی کوشش ہو رہی ہے۔

انکروچمنٹ دوکانوں پر خونچہ اور سامان وغیرہ کا رکھنا) کے سلسلہ میں حکام کے طرزعمل کے خلاف ۱۸ ستمبر کو بازاروں میں ہڑتال کیگئی اور ایک ڈپوٹیشن نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملکر اپنی تکالیف اور شکایات پیش کیں۔

چلڈرن ایسوسی ایشن ۱۸ ستمبر کو مسٹر سری رام باجپئی نیشنل ارگنائزنگ کمشنر نے بالکا ودیالیہ میں چلڈرن ایسوسی ایشن کے متعلق ایک پراز معلومات لکچر دیا۔

ستیہ گرہ مرلی چھوٹے لال اور شیر کمار کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

یکہ و تانگہ ہڑتال کا فیصلہ یکہ و تانگہ یونین نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۲ ستمبر کو یکہ و تانگہ کی ہڑتال کی جائے' اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ میونسپل بورڈ اور ایس۔ پی۔ سی۔ اے کے افسران کا برتاؤ یکہ و تانگہ والوں کے ساتھ نامناسب ہے۔

روسی امداد مسٹر رام نرائن ترپاٹھی سابق سکریٹری کانپور ڈسٹرکٹ کسان سبھا نے روس کی امداد کے لئے ہندوستان سے اپیل کی ہے۔

فلائنگ کلب ۱۴ ستمبر کو یو۔ پی۔ فلائنگ کلب کا ایک سالانہ جلسہ ہوا اور سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔

گرو نانک جی گرو نانک جی کی برسی کا جلسہ پریم نگر گوردوارہ میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔

سیوک گارڈ مسٹر مارشس آنمتو انسپکٹر جنرل نے لوکل سیوک گارڈ کے مظاہرہ کا معائنہ فرمایا۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے رام لیلا کے دوران میں شہر کا امن قائم رکھنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا ہے۔ جسکی رو سے ہتھیاروں کے لیجانے اور بھیجنے اور ۵ آدمیوں سے زیادہ ایک جگہ اکٹھا ہونے کی ممانعت ہے

بنو پہلے گورنر بمبئی سر ہے کا نام اس سلسلہ میں کئی بار آیا لیکن مسٹر جناح سے خط و کتابت کرکے اُنھوں نے حکومت ہند اور ...

سبد گل

ہم سمجھتے تھے کہ عشق بازی کے جملہ حقوق صرف زندہ انسانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ لیکن پتہ چلا کہ اس عشق و عاشقی کے دور میں بھوتوں نے بھی کثرت سے عشق بازی شروع کر دی ہے۔

ان بھوتوں کی عشق بازی کا یہ عالم ہے کہ کبھی کوئی بھوت کسی کی بیوی کو دبا بیٹھتا ہے۔ کبھی کوئی من چلا بھتنا کسی کی بیٹی کو اپنے اشاروں پر نچاتا ہے اور کبھی لوہا گڑ کا گڑ کسی بڑے بھوت کے اشارہ پر ناچنے لگتا ہے۔ غرضکہ ہندوستان میں بھوتوں نے بری طرح سے طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اور دشواری یہ ہے کہ ان بھوتوں کے خلاف نہ عدالت میں کوئی مقدمہ چل سکتا ہے، اور نہ پولیس ہی ان کے بھوت پن سے خوبصورت عورتوں اور لڑکیوں کو بچا سکتی ہے۔

سنا ہے کہ سکندرآباد دکن کا ایک بھوت وہاں کے کسی ڈاکٹر سے مطالبہ کر رہا ہے کہ ڈاکٹر اپنی خوبصورت بیوی کو اسے عطا کر دے۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ تیرے کیا باپ کا مال ہے جو میں تجھے دیدوں اس پر بھوت بری طرح سے خفا ہوتا ہے۔ اور دونوں میاں بیویوں کو بہت پریشان کرتا ہے۔

اس بھوت کا لفنگا پن ملاحظہ ہو کہ جب ڈاکٹر کی خوش جمال بیوی ڈاکٹر کے پہلو میں لیٹی ہوئی ہوتی ہے تو یہ اشارے سے بلاتا ہے اور اگر یہ غریب سو جاتی ہے تو بھوت اسے جگاتا ہے۔ ہاتھ جوڑ کر خوشامد کرتا ہے۔ انکار کرنے پر چلا چلا کر روتا ہے۔ غرضکہ اس بھوت نے ان دونوں کو بری طرح پریشان کر رکھا ہے

اسی طرح کاسگنج کی ایک نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ کاسگنج کے ایک بھوت کو ایک کنواری لڑکی سے عشق ہو گیا ہے۔ یہ روزانہ رات کو لڑکی کے پلنگ کے پاس آکر کھڑا ہو جاتا ہے اور لڑکی سے کہتا ہے کہ میرے ساتھ چل۔ لڑکی کے چیخنے چلانے پر یہ ظالم لڑکی کا پلنگ الٹ دیتا ہے۔ لڑکی کے والدین اگر لڑکی کی شادی کا ارادہ کرتے ہیں تو یہ ان کو قتل کی دھمکیاں دیتا ہے۔

لڑکی۔ لڑکی کے والدین اور لڑکی کے اعزا حیران ہیں کہ کیا کریں۔ آیا اس لڑکی کی بھوت کے ساتھ شادی کر دیں۔ یا اسے اسی طرح کنواری رہنے دیں

کئی سال کا قصہ ہے کہ ایک خوبصورت ترکن کے سر پر بھی ایک بھوت کھیلنے لگا تھا۔ اور یہ بھوت اکثر اوقات اس ترک کے مکان میں آتا جاتا بھی دکھائی دیتا تھا۔ ترک تو آخر ترک تھا وہ یہ تماشا کچھ دن تک تو دیکھتا رہا آخر ایک روز اس نے رات کی تاریکی میں اس بھوت کو پکڑ لیا۔ اور وہ مرمت کی کہ اس بھوت کا سارا عشق رفو چکر ہو گیا۔ اس کے بعد ترک بیوی کے پاس آیا۔ اور بال پکڑ کر گھسیٹتا ہوا بیوی کو دروازہ سے باہر لے گیا، تاکہ بھوت کا اثر بیوی پر بھی باقی نہ رہے۔ بیوی نے رو رو کر گڑگڑا گڑگڑا کر کہنا شروع کیا کہ مجھے معاف کیجئے۔ میں اس بناوٹی بھوت سے آئندہ بات ہی نہ کروں گی۔ کہیں ہندوستان میں بھی اسی قسم کے بناوٹی بھوتوں کی کثرت تو نہیں ہو گئی ہے۔

جلد۔ کیونکہ اگر اس کے علاوہ اور کوئی راستہ اختیار کیا جاتا ہے یا چالاکی نہ برتی گئی اور جھگڑے سے کام لیا جاتا ہے تو حالات اور بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔

جس وقت رقیبہ کے خلاف جنگ کا آغاز کیا جائے تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے کہ اپنی زبان سے پوری طرح کام لینا ہے۔ اس حالت میں عورت کس چیز کیلئے لڑتی ہے، اپنی خوشی کیلئے۔ اپنی گھریلو زندگی کی بقا کیلئے۔ کیا اس سے بڑھ کر بیش قیمت چیز عورت کے لئے کوئی اور بھی ہو سکتی ہے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ اس جنگ کو جیتنے کیلئے اپنی جان کی بازی نہ لگا دے؟ مگر ایک ہوشیار جرنیل جنگ شروع کرتے وقت براہ راست دشمن پر جا پڑنے کی جگہ اسے تدبیروں کے جال میں پھنسا کر ہرانے کی کوشش ص

ادب لطیف

جنگی شاعری

(از منصور نشکری)

ذیل کے مختصر مگر دلچسپ ادبی مضمون میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جنگ کے شاعری پر کتنے گہرے اثرات پڑ رہے ہیں۔

سر ہنری نیوبولٹ نے ایک نظم میں ان لوگوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ جن کے پیارے ان سے بچھڑ کر میدان جنگ کو جاتے ہیں کہتے ہیں :۔

"اے برادر جب میں دیکھتا ہوں
اپنے بچوں کو جاتے ہوئے
میدان کارزار کو
تو میرے دل میں محبت کی پیاس پیدا ہوتی ہے۔

ایسی کہ اس سے پہلے اتنی شدید کبھی محسوس نہ ہوئی تھی موجودہ کشمکش کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک انگریزی شاعر رچرڈ چرچ لکھتا ہے :۔

"زمیں ———— وہ دستوں کی ملکہ
خون ———— وہ وقت کا سردار
روح ———— ان کی آقا اور خالق
سب کو دھکیل کر گرا دیا گیا ہے۔
ان کے اونچے مقام سے۔
سب کو پامال کر ڈالا گیا ہے۔
مشین گنوں کے آہنی تلووں سے
سب کو خاک میں ملا دیا گیا ہے۔
نیست و نابود کر ڈالنے کے ارادے سے۔"

جنگ کی صعوبات جھیلنے کے بعد سپاہی اپنے وطن میں واپس آتا ہے۔ اس کی دلی کیفیت ہی شاعر کے الفاظ میں سنئے :۔

ہر چیز کو خون میں لال دیکھنے کے بعد اب اس کی آنکھوں کو
خون کا رنگ دیکھتے رہنے سے چکا چوند نہیں لگتی
وحشت کا پہلا حملہ جھیل لینے کے بعد
اب اس کا دل گوشت پوست کا نہیں رہا۔
بلکہ
سنگین ہو گیا ہے۔

مگر شاعر انہیں تلقین کرتا ہے کہ "انسانو" اے دکھ پانے کے بعد بھی تم "انسانیت" کو فراموش نہ کرنا، "سب سے زیادہ قیمتی شے کیا ہے؟
فراموش نہ کرنا
کیا فراموش نہ کرنا؟
یہ کہ روح کے چشموں سے جو پانی حاصل کیا جاتا ہے اس سے محبت اور زندگی کے پھول سیراب ہوتے ہیں۔ اور خواہ باغ کے اردگرد گاڑیوں کی آمد و رفت سے کتنی ہی خاک اڑے ——
مگر ——
پھول کھلتے اور مسکراتے رہتے ہیں۔

× پھسلے چلے جا رہے ہیں۔ یہ بیحیا عورت مسکینی بھولپن اور اترانے کی ادائیں دکھاتی ہے۔"

ہماری خط لکھنے والی بہن کو چاہئے کہ وہ دگنی مسکین بنیں تاکہ اگر رقیبہ کے معاملے میں ان کے "حضرت" پھسلے چلے جاتے ہیں تو ان کے سامنے وہ ایک جھٹکے کے ساتھ منہ کے بل نیچے گر پڑیں۔ میں تو یہاں تک جانے کیلئے تیار ہوں کہ ملا یہ جائے یہ طرز عمل اختیار کرنے میں ہماری خط لکھنے والی بہن کو کچھ نقصان ہی پہنچ جائے مگر وہ مخالف کو میدان سے بھگائے، بغیر چین نہ لیں یہ میں انہیں پہلے ہی سے بتا دوں کہ ان کی اس جنگی چال کا اثر کیا ہوگا۔ یا تو ان کے شوہر ان کی اس نئی کیفیت سے گھبرا کر مسکین اور بھولپن سے سدا کیلئے بیزار ہو جائیں گے یا اگر انہیں یہ ادائیں پسند ہیں تو وہ ادھر کی بہ نسبت ادھر زیادہ متوجہ ہوں گے۔ کیونکہ اس طرح انہیں گھر میں جو کمی محسوس ہو رہی تھی وہ کمی پوری ہو جائے گی۔

گویا میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس قسم کے معاملات میں گرم لوہے کو ٹھنڈے لوہے سے ہی کاٹا جاتا ہے۔ ×

عالم نسواں

"رقیبہ" کے خلاف جنگ

از زبیدہ سلطان دہلوی

سب سے اہم اور مشکل سوال ایک عورت کی زندگی میں اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی دوسری عورت اس کے شریک زندگی پر ڈاکہ ڈالتی ہے یا ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ اب تک میں نے عورتوں کی زندگی کے بارے میں جتنے مضمون لکھے ان میں کبھی اس موضوع کو نہیں چھیڑا گیا۔ یہ بات مجھے کل ہی میری ایک بہن نے بتائی۔ حقیقت میں عورت کی زندگی کے اس پہلو پر روشنی ڈالنے کی بڑی سخت ضرورت ہے اور ہندوستانی عورت کی زندگی میں تو ایک "رقیبہ" کے پیدا ہو جانے سے جتنی آفت آسکتی ہے اس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ ہندوستانی عورت ہر اعتبار سے مرد کی دست نگر ہوتی ہے۔ اور اس کا تمام دارومدار ہی اس پر ہوتا ہے کہ مرد کی نظریں اس سے نہ پھریں کہاں کہ وہ پوری طرح کسی دوسری عورت کا ہی ہو کر رہ جائے۔

آپ کو جاننے کی فکر ضرور پیدا ہو گئی ہو گی کہ وہ کونسی مصیبت ہے جس کا ان بہن کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ یہ آپ ان ہی کی زبان سے سنئے۔ وہ اپنے خط میں لکھتی ہیں :۔

میری ایک رشتے کی بہن ہیں جن کے شوہر باہر نوکر ہیں۔ وہ ابھی جوان ہی ہیں۔ میری سی عمر ان کی ہے۔ ان کی صرف ایک چھوٹی بچی ہے۔ ایک ہی اولاد ہوئی ہے وہ میری سہیلی بنی ہوئی تھیں۔ مجھے کیا خبر تھی کہ یہ اس طرح مار آستین ثابت ہوں گی۔ میرے شوہر کا ذاتی مکان ہے وہ بہت کافی بڑا ہے۔ اس کا ایک حصہ خالی ہی پڑا رہتا ہے۔ میری ان سہیلی عزیزہ نے چاہا کہ وہ اس میں آن رہیں۔ میں نے سوچا اچھا ہے دسراہٹ ہو جائے گی۔ لو وہ آن رہیں۔"

مگر وہ ایک ہی نشا نکلیں! انہوں نے تو کچھ اور ہی گل کھلانے کی سوچ لی۔ وہ میرے شوہر کے سامنے ہونے لگیں۔ خیر یہاں تک اس میں تو ہرج کی کوئی بات نہیں تھی۔ مگر یہ دیکھ کر تو میرے اوسان جاتے رہے کہ وہ میرے شوہر کے سامنے کچھ ایسی مسکین بنتی ہیں کہ یہ حضرت ان پر پھسلے چلے جا رہے ہیں! اب مجھے خیال آتا ہے کہ میں نے بھی کتنی کھلی حماقت کی تھی یہ بے حیا عورت مسکینی بھولپن اور اترانے کی ایسی ایسی ادائیں دکھاتی ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ یہ مجھ سے میرا مرد نہ چھین لے۔"

لیکن اب معاملہ ایسے مرحلے پر آن پہونچا ہے کہ اگر میں اپنی ان "کرم فرما" کو اپنے گھر سے نکال دوں تو میرے شوہر مجھ سے ضرور بگڑ بیٹھیں گے۔ اور کیا خبر ہے۔ اس طرح مجھے اپنے ہاتھوں آپ ہی مات ہو جائے۔ اس قسم کی احتیاط کرنے کا وقت تو میرے خیال میں اب رہا نہیں۔ میری سمجھ پر پتھر پڑ گئے تھے۔ کہ میں نے پہلے یہ نہ سوچا کہ یہ آتو رہی ہیں بہن اور سہیلی بن کر میرے سینے پر مونگ دلنے لگیں گی۔"

میری ہمیشہ سے یہ رائے ہے کہ اگر اپنی عورت یا اپنے مرد کے چھینے جانے کا خطرہ ہو تو جان کی بازی لگا کر مخالف سے جنگ کرنی چاہئے۔ اور جب تک اس کے قدم میدان سے نہ اکھڑ جائیں اس وقت تک چین نہیں لینا چاہئے۔

مگر جہاں تک شوہر کے خطرے میں ہونے پر بیوی کے جنگ کرنے کا تعلق ہے اس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ مخالف کو اسی کے ہتھیاروں سے زیر کیا جائے۔ مگر مگر اس نسخہ کو کارگر بنانے کے لئے ترکیب استعمال کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے کیونکہ اس نسخے کی تین چوتھائی تاثیر اس کی ترکیب استعمال میں ہے۔

اب جیسے مثال کے طور پر ہماری خط لکھنے والی بہن کی رقیبہ صاحبہ کا ہتھیار یہ ہے کہ وہ ان کے شوہر کے سامنے کچھ ایسی مسکین بنتی ہیں کہ وہ حضرت ان پر ×

بچوں کی دنیا

جامع مسجد دلی

بچوں تم نے جامع مسجد دلی کا نام سنا ہوگا آج تم کو ہم اس کے مفصل حالات بتاتے ہیں جو تمہاری معلومات میں کافی اضافہ کریں گے۔

یہ مسجد نئی شہر میں قلعہ سے جانب غرب جھجلا نامی پہاڑی پر واقع ہے لیکن اب پہاڑی نظر نہیں آتی ہندوستان میں یہ مسجد بے نظیر ہے ۱۰۶۰ھ میں شاہجہاں بادشاہ نے تعمیر کا حکم دیا تھا۔ یہ مسجد پانچ ماہ تک باہتمام سعد اللہ خاں وزیر اور بعدہ باہتمام روح اللہ خاں عرصہ چھ برس کے اندر بہ لاگت دس لاکھ روپیہ تیار ہوئی۔ روزانہ پانچ ہزار مزدور کام کرتے تھے۔ مسجد میں داخل ہونے کے لئے ۴۲ سیڑھیاں چڑھنا پڑتی ہیں۔ اس کے تین دروازے ہیں۔ جنوبی و شمالی دروازوں کے مقابلہ میں شرقی دروازہ زیادہ بلند اور خوبصورت ہے۔ باہر کی طرف مسجد میں سرتاپا سنگ سرخ لگا ہوا ہے اندر کی کیفیت یہ ہے کہ اس کے اوپر تین بڑے گنبد سنگ مرمر و سنگ موسیٰ کے ہیں۔ اندر کا فرش سنگ مرمر کا ہے اور صورت مصلے کی بطور محراب کے سنگ موسیٰ کی تراشی ہوئی ہیں۔ صحن کا فرش سنگ مرمر سرخ کا ہے صحن کے درمیان ایک مربع حوض ہے جس کے کنارے سنگ مرمر و سنگ موسیٰ کے ہیں۔ حوض کے بیچ میں ایک فوارہ ہے۔ مسجد کے چاروں طرف خوشنما ایوان فرحت افزا دالان۔ پسندیدہ حجرے و دل پسند مکانات ہیں جو سنگ سرخ کے ہیں۔ خاص مسجد کا طول ۲۰۱ گز اور عرض ۱۲ گز ہے۔ اور صحن کا طول ۱۱۸ گز اور عرض ایک سو گز ہے۔ مسجد کے گنبدوں کے دونوں طرف ایک ایک مینار سنگ سرخ و سنگ مرمر کا ہے جن کی بلندی ۱۳۰ فٹ ہے۔ میناروں پر چڑھنے کیلئے سیڑھیاں ہیں جو سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہیں۔ ایک دوسرے سے مساوی فاصلہ پر تین چھجے باہر کی طرف نکلے ہوئے ہیں سب سے اوپر برجی اور سنگ مرمر کی نہایت خوبصورت بارہ دری ہے۔ اس کے اوپر سے شہر کا عجب نظارہ پیش نظر ہوتا ہے دور دور کے مقامات یہاں سے صاف نظر آتے ہیں۔ قطب صاحب کی لاٹھ آسمان کو چھیدتی ہوئی اس جگہ سے معلوم ہوتی ہے۔ فتح گڑھ کا برج انگریزوں کی "فتح" گویا دکھلاتا ہے۔ ہمایوں بادشاہ کا مقبرہ بھی یہاں سے نظر آتا ہے۔ مسجد کی تاریخ حسب ذیل ہے۔

"مسجد شاہجہاں قبلۂ حاجات آمد"

آزادی کا نوشتہ نہیں محض کاغذ کا پرزہ

بمبئی۔ ۱۰ ستمبر کل مسٹر چرچل نے ہندوستان کے متعلق جو اعلان کیا ہے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے مسٹر کے ایم منشی سابق وزیر بمبئی نے کہا کہ چرچل اور روزویلٹ نے انسانی آزادی کا جو نوشتہ مرتب کیا ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی مغالطہ نہیں ہے۔ جہاں تک ہندوستانیوں کا تعلق ہے مسٹر چرچل نے اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ آزادی کا یہ نوشتہ جس کی اتنی شہرت اور چرچا تھا محض کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے۔

ص سے مقابلہ کر سکے۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ یہ بلند پایہ کمپنی جس نے آرٹ اور لٹریچر کی سب سے زیادہ خدمت انجام دی ہے زیادہ سے زیادہ ترقی کرے۔ تاکہ اس کی قابل تقلید مثال دوسری نئی کمپنیوں کیلئے شمع راہ ہو سکے۔ آخر میں ہم مسٹر بی این سرکار کو دلی مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے نیو تھیٹرس کے ذریعہ آرٹ اور لٹریچر کی خدمت انجام دے کر اپنے نام کو ہندوستان کی تاریخ میں غیر فانی بنا دیا ہے۔

پردۂ فلم

نیو تھیٹرس کی دسویں سالگرہ

دو ہفتے ہوئے کہ نیو تھیٹرس کی دسویں سالگرہ نہایت خاموش طریقہ پر منائی گئی تھی۔ نیو تھیٹرس کی دسویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ نیو تھیٹرس کی ان عظیم الشان فنی اور لٹریری خدمات پر ہلکی سی روشنی ڈالیں جو اس علمی ادارے نے فلمی صنعت کو ابھارنے کے لئے انجام دی ہیں۔

نیو تھیٹرس ہندوستان کا پہلا فلمی ادارہ ہے جس نے ہندوستانی فلموں میں افسانہ اور ڈائرکشن کا ایک ایسا بلند معیار پیش کیا ہے جو اس سے قبل فلمی صنعت میں مفقود تھا۔ نیو تھیٹرس کی معیاری تصاویر کے سامنے آنے سے قبل لایعنی افسانے فلمائے جاتے تھے۔ ڈائرکشن میں نفسیات کو کوئی دخل نہ تھا۔ لیکن نیو تھیٹرس نے اپنے نفسیاتی ڈائرکشن اور زندگی کے حقیقی افسانوں سے نہ صرف فلم کمپنیوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ بلکہ فلم بینوں کے مذاق کو بھی بدل ڈالا۔ ڈائرکشن اور فسانہ نگاری میں جدتیں پیدا کرنے کے علاوہ تھیٹرس نے موسیقی کی دنیا میں بھی ایک انقلاب برپا کر رکھ دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ نیو تھیٹرس کا ہندوستان کی فلمی صنعت کو ابھارنے میں اتنا بڑا حصہ ہے کہ اسے کسی حالت میں بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

نیو تھیٹرس نے اردو یعنی ہندوستانی لٹریچر کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ نیو تھیٹرس ہی ہندوستان کی وہ پہلی فلم کمپنی ہے جس نے آسان زبان سے پبلک کو روشناس کیا۔ جس نے لہجہ اور تلفظ کو اصلی حالت میں برقرار رکھنے میں اس قدر کوشش کی کہ نیو تھیٹرس کے ہر اداکار کو مکالمہ ادا کرتے وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ یا تو وہ دہلی کا باشندہ ہے یا لکھنؤ کا حالانکہ زیادہ تر اداکار بنگال کے رہنے والے تھے جن کو صحیح لہجہ اور تلفظ پر حاوی کر دینا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مگر نیو تھیٹرس نے ان اداکاروں کی زبان کو حیرت انگیز طریقہ پر بدل کر رکھ دیا نیو تھیٹرس کا یہ علمی اور ادبی کارنامہ اس قدر بلند ہے کہ ہندوستانی لٹریچر کی تاریخ میں نیو تھیٹرس کا نام ہمیشہ سنہری حرفوں میں لکھا جائے گا۔

فلمی صنعت اگرچہ کافی ترقی کر چکی ہے۔ لیکن آج بھی نیو تھیٹرس کے چنڈی داس۔ پورن بھگت۔ یہودی کی لڑکی۔ دیوداس۔ دھوپ چھاؤں۔ پریسیڈنٹ۔ ودیاپتی۔ بڑی دیدی کی یاد۔ ہمارے دماغوں میں محفوظ ہے۔ اور ان لاجواب اور کامیاب تصاویر کے دلکش مکالمے اور نغمے اب بھی ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں۔

نیو تھیٹرس کی ایک امتیازی خصوصیت یہ رہی ہے کہ اس نے اپنے ادارہ کو امریکن اور یوروپین تصاویر کی نقالی سے پاک رکھتے ہوئے اپنے لئے ایک نئی شاہراہ بنائی ہے۔ جو بعد کو بہت سی فلم کمپنیوں کے لئے شمع ہدایت ثابت ہوئی۔

نیو تھیٹرس کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ اس نے بے شمار نئے ڈائرکٹر اور اداکار اپنے ادارہ میں تیار کئے ہیں۔ نیو تھیٹرس کی توجہ سے قبل کوئی ان اداکاروں اور ڈائرکٹروں کو جانتا ہی نہ تھا۔ لیکن آج ہندوستان کے بچہ بچہ کی زبان پر ان لائق ڈائرکٹروں اور اداکاروں کا نام ہے۔

سہگل۔ پہاڑی۔ سانیال۔ تیمر۔ اوما شاشی۔ رتن بائی۔ نواب۔ ملینا۔ جمنا۔ کے سی ڈے۔ لیلا ڈیسائی۔ کلیش کماری۔ کائن بالا کو نیو تھیٹرس ہی کے طفیل میں اسٹارڈم اور شہرت حاصل ہوئی ہے۔ ورنہ نیو تھیٹرس میں آنے سے قبل کوئی ان سے واقف تک نہ تھا۔

اسی طرح دیوکی بوس۔ نیتن بوس۔ پیانی موجدار بروا اور دوسرے ڈائرکٹروں کے ابھارنے اور پبلک سے روشناس کرنے میں نیو تھیٹرس کا بہت بڑا حصہ ہے اس کے علاوہ نیو تھیٹرس نے بے شمار ساونڈ انجینئر۔ اور میوزک ڈائرکٹر بھی پیدا کئے ہیں غرضکہ نیو تھیٹرس کی فلمی خدمات اتنی زیادہ ہیں کہ شاید ہی ہندوستان کی کوئی فلم کمپنی نیو تھیٹرس کا اپنی وسیع خدمات کے لحاظ سے ص

اقوال زرین

محبت

محبت۔ گنہگاروں کی اصلاح کر دیتی ہے۔
محبت۔ دیکھنے سے پہلے محسوس کی جاتی ہے۔
محبت۔ انسانیت کا دوسرا نام ہے۔
محبت۔ نے سب کو اندھا کر رکھا ہے۔
محبت۔ کی زبان آنکھوں میں ہوتی ہے۔
محبت۔ قوت کو بھی شکست دے سکتی ہے۔
محبت۔ کا دیوتا حاکم ہے کبھی محکوم نہیں بن سکتا۔
محبت۔ ہمدردی کی جڑ ہے۔
محبت۔ جنت کا راستہ ہے۔
محبت۔ انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔
محبت کو زائل کرنے والی چیز خود غرضی ہے۔
محبت کی صحیح تعریف کسی نے آج تک نہیں کی۔
محبت۔ میں خاموشی ہی گویائی کا اثر پیدا کرتی ہے
محبت جتنی ہی چھپائی جاتی ہے اتنی ہی زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔
محبت۔ عورت کی زندگی کی تاریخ ہے اور مرد کی زندگی کا افسانہ۔

جاپان محور سے الگ ہوگا

ماسکو ۱۱ ستمبر ٹوکیو میں جاپانی دفتر خارجہ کے ایک اعلیٰ مدبر سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہٹلر حکومت جاپان پر یہ دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ محوری پا درز پیکٹ کو عملی جامہ پہنائے مدبر نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ اب بین الاقوامی صورت حال بدل چکی ہے جاپان اس معاہدہ کی شرائط کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ آئندہ واقعات کی روشنی میں کریگا۔

موج تبسم

پیٹرک: در عام طور پر ڈاکٹروں کے خط غلط ہوتے ہیں۔
جان: مگر وہ اپنے ہینڈ رائٹنگ سے یہ نقص ظاہر نہیں ہونے دیتے۔

نباتات کے ماسٹر نے طلبہ سے عام سوال کیا: موسم سرما میں درختوں کی پتیاں سرخ کیوں ہو جاتی ہیں۔؟
ایک لڑکا: جناب وہ یہ سوچکر شرما جاتی ہیں کہ سال کے باقی حصے میں کس قدر ہری تھیں۔ اور شرم سے سرخ ہو جاتی ہیں۔

پہلا: ڈاکوؤں کے چلے جانے کے بعد تم کو نجات مل گئی ہوگی۔
دوسرا: جی ہاں اپنے تمام مال و اسباب کی حفاظت کے عذاب سے۔

منیجر ہوٹل: جلدی اٹھئے ہوٹل میں آگ لگ گئی ہے۔
مہمان: ٹھہرو ابھی میں نے کھانا ختم نہیں کیا۔ اگر جلدی کروگے تو کھانے کی نصف قیمت ہی ادا کرونگا۔

دو وکیل آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ ایک پستہ قد تھا۔ اور دوسرا لمبا۔ جھگڑے کے دوران میں لمبے نے کہا:
اگر آپ نے زیادہ گڑبڑ کی تو میں آپ کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لوں گا۔
پستہ قد نے جواب دیا۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو آپکی جیب میں قانون اس قدر آجائیگا کہ جس قدر آپ کے دماغ میں کبھی نہ بھرا ہوگا۔

دلچسپ معلومات

روئے زمین کی کل آبادی کا ایک ثلث عیسائی ہیں

جنگ عظیم سے قبل جرمن نو آبادیات کا رقبہ گیارہ لاکھ مربع میل تھا۔ یہ اتحادیوں کے قبضہ میں ہیں۔

روئے زمین پر تانبہ کی پیداوار ۷۰۰۰۰۰ میٹرک ٹن سالانہ ہے۔ اس میں سے ۱۷ ہزار ٹن قلمرو برطانیہ میں سے نکلتی ہے۔ زیادہ مقدار آسٹریلیا و کینیڈا سے دستیاب ہوتی ہے۔

قبطی جو عام طور پر مصری باشندے ہیں مذہباً عیسائی ہیں ان میں مخصوص بات یہ ہے کہ وہ غیر قبطی عیسائیوں میں شادی نہیں کرتے۔

جنس میں چکی کا رواج نہیں ہے بلکہ اناج سل بٹے پر پیستے ہیں۔

انگلستان میں بیرونی فلموں پر دو پیسہ سے لے کر پانچ آنہ تک فی فٹ کے حساب سے محصول لیا جاتا ہے۔

بوائے اسکاوٹ کی طرح گرل گائیڈ کی تحریک بھی زور پکڑ رہی ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت دس لاکھ لڑکیاں گائیڈ کا کام کرتی ہیں۔ جن میں سے چھ لاکھ انگلستان اور اسکے مقبوضات میں ہیں۔

برطانیہ کی پندرہ انچ دہانہ کی توپ کا وزن ۹۶ ٹن ہوتا ہے۔ اور اس کے گولے کا وزن ۱۷۳۰ سے ۱۵۹۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ توپ جنگی جہازوں پر نصب ہوتی ہے۔

افسانہ

عشق و محبت کی ایک پُر کیف داستان

از جناب عبدالشہید خاں بی۔اے

اس افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ پورا افسانہ صرف ایک لڑکی کے عاشقانہ خطوط سے مرتب کیا گیا ہے اور ان خطوط کے ذریعہ ایک ایسی پر کیف داستان پیش کر دی گئی ہے جسے اردو ادب کا ایک اچھا نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

مورخہ ۱۸۔ جون۔ سہارنپور۔ پیارے دیا!
اگر آج جانے میں آپ کا کوئی خاص حرج نہ ہو۔ میرٹھ نہ جائیے نہ جائیں گے نا؟ (آپ کی بملا)

(۲)

مورخہ ۲۸ جون۔ سہارنپور۔ پیارے دیا
آپ کا خط پڑھا۔ خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ اس دن اماں نے ہم دونوں کو باتیں کرتے دیکھ لیا تھا نیچے آکر بہت ناراض ہوئیں۔ وہ وقت بھگوان ہی جانتا ہے۔ مگر آپ کو اس کا کچھ بھی افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ ہم کافی ہوشیار تھے۔ لیکن دنیا بہت چالاک ہے۔ آپ اس کا خواب میں بھی خیال نہ کریں کہ میں آپ سے ناراض ہوں۔ بلکہ اماں کے ڈر کی وجہ سے میں آپ سے بات چیت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ مجھ پر کافی نگرانی رکھتی ہیں آپ ہمارے ہاں آتے ہیں۔ اس وقت جتنی خواہش مجھے آپ سے بات کرنے کی ہوتی ہے وہ بس کچھ میں ہی جانتی ہوں۔ میں آپ کے سامنے اس لئے نہیں کھڑی رہتی کہ کہیں اماں کے سامنے نگاہوں نگاہوں میں اپنے دل کے پھپھولے نہ پھوڑ ڈالوں۔ یہی وجہ ہے دوسرے کمرہ میں چلی جاتی ہوں۔ معاف کیجئے گا۔ میری اس غلطی کو لیکن آپ ہی بتائیے کہ میں کروں کیا۔ میں واقعی لاچار ہوں۔ میری کسی بات سے بھی آپ کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں آپ سے ناراض ہوں۔ کبھی نہیں خواب کے ایک لمحہ میں بھی نہیں۔۔۔ دوسرے جیون میں بھی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں آپ سے ناراض ہی نہیں ہو سکتی۔

میں ہر وقت آپ کو دیکھنے کے لئے بے چین رہتی ہوں۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ دن میں اپنا ہنس مکھ چہرہ ضرور دکھا دیا کریں۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں گی۔ میں آپ کو پاکر بہت خوش ہوں۔ نہ جانے کون سی طاقت لگاتار مجھے آپ کی طرف کھینچے لئے جاتی ہے۔ آپ کی دلچسپ باتوں کو سن کر میں اور بھی کھچی چلی جا رہی ہوں۔ میں تو سوچا کرتی تھی کہ آپ صرف بچوں کے ساتھ ہی دنگا کرنے میں ماہر ہیں۔ مگر نہیں میری آنکھیں کھلیں۔ آپ جتنے شریر ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ آپ سنجیدہ بھی ہیں۔ میں نہیں سمجھتی تھی کہ آپ اتنی اچھی طرح باتیں کریں گے۔ نہ جانے آپ اپنا دل ہی کھول رہے ہیں۔ آپ کی محبت میری رگ رگ میں بسی ہوئی ہے۔ آپ کو اداس دیکھکر بہت دکھ ہوتا ہے۔ بتائیے دو ایک دن سے آپ اداس کیوں تھے۔ آپ کا ہر وقت ہنسی سی کھلا رہنے والا چہرہ کل غمگین کیوں تھا۔ ناامیدی سے کیوں جھکا ہوا تھا۔ میں ہر ایک کام کر رہی تھی۔ لیکن دل آپ ہی کی طرف تھا۔ جب آپ کو اتنی دیر دیکھے بغیر یہ حالت ہو جاتی ہے تو کہہ نہیں سکتی کہ جب آپ میرٹھ چلے جائیں گے۔ تو کیا ہوگا...... میری بے چینی کا ٹھکانہ نہ رہے گا۔ میں آپ کو ایک منٹ کو بھی نہیں بھولتی۔ کمرہ میں زیادہ وقت کھڑکی پر گذرتا ہے۔ اماں کے ڈر کی وجہ سے میں تصویروں میں آپ کو دیکھتی ہوں۔ کیونکہ گلی میں چلنے والوں کی ان میں پرچھائیاں نظر آتی ہیں۔ آپ نہ جانے مجھے اتنے کیوں اچھے لگتے ہیں۔ میں اب اوپر بھی نہیں آسکتی۔ صرف سونے وقت آتی ہوں۔ اس وقت پھر وہی بات یاد آجاتی ہے۔ ڈر کے مارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کوئی رات ایسی نہ جاتی ہوگی کہ جب میں دو ڈھائی بجے سے پہلے سو جاتی ہوں۔ تو یہ سب وقت آپ ہی کی یاد میں گذرتا ہے۔ خواب میں بھی آپ کو ڈھونڈتی ہوں۔ لیکن آپ نہیں ملتے

میں ایک طرح سے نظر بند ہوں کیونکہ آپ کے یہاں تو اب بالکل ہی نہیں جا سکتی۔ بہت جی چاہتا ہے کہ جاؤں لیکن مجبوری۔ اس دن میری بہت خواہش تھی کہ ناؤ میں کچھ رکھکر پھینک دوں۔ لیکن ہمت ہی نہیں ہوئی۔ میں دن میں بالکل ہی نہیں پڑھتی۔ صرف سامنے کتابیں رہتی ہیں۔ اب رات کا وقت ہے۔ خط لکھ رہی ہوں۔ لیکن ڈر ہے کہ کہیں اماں جاگ نہ پڑیں۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ سب گہری نیند سو رہے ہیں۔ صرف مسٹر جیل (کتے کا نام ہے) ہی جاگ رہے ہیں۔ وہ اور چوکیدار اتنی خاموش رات میں چلا کر ڈرا دیتے ہیں۔ اس وقت آپ بہت یاد آرہے ہیں۔ اس دن میں نے آپ کا پراٹھا اور آلو کا ساگ نہیں کھایا تھا۔ معاف کیجئے گا۔ من بہت چاہ رہا تھا کہ میں کھالوں اور آپ کا کہا توڑ دوں۔ لیکن شرم نے اتنا مجبور کر دیا کہ ہاتھ آگے کو نہ بڑھے۔ میں اپنی بیوقوفی کی آپ سے معافی مانگتی ہوں۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ آپ نے اس دن وہ کریم کی شیشی کیوں واپس کر دی ہے تو آپ کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہئے۔ اب آپ کو اسے ضرور لینا ہوگا۔ مجھے تو برا معلوم ہوا کہ آپ نے اسے واپس کر دیا۔
اب آپ کو بتانا چاہئے کہ آپ کب میرٹھ جا رہے ہیں۔ اس دن بہت افسوس تھا کہ آپ چلے جائیں گے۔ ہم دیکھ بھی نہ سکیں گے میری قسمت بہت دکھی ہے۔ اس رنج کی وجہ سے میں تو نیچے والے کمرہ سے باہر نہ نکلی تھی۔ سچ ہے کہ جسے جس کی تمنا ہوتی ہے۔ وہ اسے مل ہی جاتا ہے۔ مجھے آپ کی تلاش تھی تو آپ مل ہی گئے۔ میں ایشور کی بہت شکر گذار ہوں۔ اس دن میں نے آپ کا آم نہیں لیا تھا۔ معاف کر دیجئے گا۔ میں نے سمجھا کہ آپ نے مذاق میں کچا آم دیدیا ہے۔ اس لئے پھینک دیا تھا۔ اگر اب آپ دیں تو میں لے لوں گی۔ اور کچا ہی ہوگا۔ تو میٹھا سمجھ کر کھا لونگی!
(آپ کی بملا)

(۳)

مورخہ ۱۴ جولائی۔ سہارنپور پیارے دیا!
میں آپ کو تکلیف ہی دینے کے لئے ہوں اور شاید بھگوان نے پیدا ہی اسی لئے کیا ہے۔ اماں نے آج جو کچھ آپ کو کہا وہ میری ہی وجہ سے کہا گیا ہے مجھے اس بات کا بہت رنج ہے۔ نہ جانے میں کیسی بدقسمت ہوں۔ مجھے اس وقت بہت برا معلوم ہو رہا تھا۔ مگر میں کر ہی کیا سکتی تھی آپ اس بات کو بھول جائیے۔ آج دوپہر جب سب سو رہے تھے۔ میں اوپر چڑھ گئی اور دو ڈھائی گھنٹے بعد نیچے لوٹ آئی۔ تقریباً دو گھنٹہ تک میں دیوار پر کھڑی رہی لیکن افسوس دھوپ میں سوکھتی ہی رہی۔ میں دل میں طرح طرح کے خیالی پلاؤ پکا رہی تھی کہ شاید اب ہی آپ جائیں۔ لیکن نہیں...... گلی میں سب ہی آئے ایک کے بعد ایک...... لیکن آپ ہی نہ آئے مجھے آپ کے میرٹھ جانے کا بہت رنج ہے۔ کیا آپ سچ مچ ہی ۱۹ تاریخ کو چلے جائیں گے۔ کیا آپ کا ٹھہرنا بالکل ناممکن ہے۔ آپ کچھ دنوں اور ٹھہر جائیے نا! (آپ کی "بملا")

(۴)

مورخہ ۴ ستمبر۔ سہارنپور پیارے دیا
آپ شاید یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میں آپ کو بھول ہی گئی کیسے کہوں کہ آپ کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ آپ مجھ سے ایسی امید کبھی نہ رکھئے میں آپ کو خواب میں بھی فراموش نہیں کر سکتی۔ ہاں خط لکھنے میں دیر ضرور ہو گئی! جس کی معافی چاہتی ہوں۔ بات یہ ہوئی کہ آپ کا خط نہ معلوم کس طرح اماں کو مل گیا۔ انہوں نے پڑھ لیا۔ پھر کیا تھا غصہ میں آگ بگولا ہو گئیں۔ تیور چڑھے ہوئے تھے۔ غصہ میں چہرہ تمتما یا ہوا تھا۔ میں دیکھتے ہی ڈر گئی! لیکن خاموش

(باقی صفحہ ۶ پر)

مسٹر جناح نے فی الحال مسٹر فضل الحق کو معاف کر دیا

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ مسٹر جناح نے بہ حیثیت صدر آل انڈیا مسلم لیگ حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن مسٹر فضل الحق کے پاس بھیجا گیا۔ کہ وہ خط موصول ہونے کی تاریخ سے دس دن کے اندر نیشنل ڈیفنس کونسل سے استعفےٰ دیدیں یہ خط مسلم لیگ کے سکریٹری نے ۲۸ اگست کو بھیج دیا۔ ۱۰ ستمبر کو دس دن حصول خط کے لحاظ سے ختم ہو گئے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر فضل الحق نے نیشنل ڈیفنس کونسل سے استعفےٰ دیدیا ہے اور اس طرح پر ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کی تائید کی ہے۔ اس لئے مزید کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ابتک کافی نقصان پہونچ چکا ہے۔ میری توجہ ان کے اس خط کیجانب بھی دلائی گئی ہے۔ جو انہوں نے سکریٹری مسلم لیگ کو بھیجا اور جو آج اخباروں میں چھپا ہے۔ یہ غلط بیانیوں سے پُر ہے۔ اور بالکل نامناسب ہے۔ انہوں نے مجھپر اور دوسروں پر جیسے حملے کئے ہیں وہ ان کی پوزیشن کے آدمی کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ بلاشبہ ان کے اس خط پر مناسب موقعہ پر غور کیا جائے گا۔ میں فی الحال اصل مسئلہ سے ہٹنا نہیں چاہتا جو ہم سب کے لئے اتنا ضروری ہے اگر ابھی نہیں تو آگے چل کر مسٹر فضل الحق کی سمجھ میں آجائیگا کہ مسلم لیگ کیلئے کوئی اور چارہ نہ تھا کہ اپنی اور مسلم کی عزت برقرار رکھتی مجھے یقین ہے کہ جب مسٹر فضل الحق زیادہ پرسکون حالت میں ہونگے اور مجمع تصدیق خط پڑھینگے تو انہیں افسوس ہوگا کہ انہوں نے سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو ایسا خط کیوں لکھا۔

صوبجاتی اسمبلیوں کے انتخابات

لندن ۱۱ ستمبر۔ آج پارلیمنٹ میں ہندوستان اور برما کے انتخابات ملتوی کرنے کا بل منظور کر لیا گیا اور اس کی تیسری خواندگی پاس ہو گئی۔ اس بل کے مطابق برما کی اسمبلی اور ہندوستان کے گیارہ صوبوں کی لیجسلیٹو اسمبلیوں کے انتخابات جنگ کے ایک سال بعد تک ملتوی رہیں گے۔ مسٹر ایمری نے بل کی دوسری خواندگی پیش کرتے ہوئے اس کی خاص خاص دفعات بیان کیں اور کہا کہ ہاؤس کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بل کے پاس ہونے کا ضروری طور پر یہ مقصد ہے کہ اس سے پہلے انتخاب نہیں ہوں گے۔ یہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد ایک سال کی مدت کیوں رکھی گئی۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ جن لوگوں سے مشورہ کیا گیا ان کی یہ مستند رائے ہے کہ چونکہ جاڑے کے موسم میں ہی سہولت کے ساتھ انتخاب ہوسکتے ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ لڑائی سال کے کس حصہ میں ختم ہو اس لئے یہ مناسب ہے کہ انتخاب بارہ ماہ کیلئے ملتوی کر دئے جائیں۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے اس معاملہ پر گورنر جنرل اور متعلقہ حکومتوں سے اچھی طرح مشورہ کر لیا گیا۔ اور وہ اس فیصلہ پر پہونچی ہیں کہ اس وقت انتخاب کرنا مناسب نہیں ہے۔ لڑائی کے دنوں میں انتخاب کرنے سے لڑائی کی کوششوں میں ہرج پڑتا ہے اس کے علاوہ بدقسمتی سے ہندوستان کے چند حصوں میں فرقہ وارانہ جذبات بھڑکے ہوئے ہیں۔ انتخابات کے جلسوں اور تقریروں کی وجہ سے جذبات اور بھی بھڑک جائینگے۔ چند صوبوں میں یہ بھی پہلے ہے کہ کانگریسی وزارتوں اور ممبروں کے الگ ہونے سے آئین معطل ہے اور میرا خیال ہے کہ جب تک موجودہ پوزیشن برقرار ہے اس وقت تک انتخابات کرنا محض ایک مذاق ہوگا۔ کیونکہ اگر انتخابات کئے گئے تو اس سے مسٹر گاندھی کی منفی کی پالیسی کا مظاہرہ ہونے کا موقع مل جائیگا اور انتخاب کے بعد آئینی حکومت کے بحال ہونے کے کوئی آثار نہیں ہونگے یہ بیان کرنے کے بعد کہ بل کا سنٹرل لیجسلیچر پر اطلاق نہیں ہوتا مسٹر ایمری نے برما کا حوالہ دیا اور کہا کہ وہاں موسم خزاں میں انتخاب ہونے چاہئے تھے لیکن پوربی ایشیا کی صورت حالات غیر یقینی ہونے کیوجہ سے ملتوی کر دئے گئے۔

یو۔پی میں ستیہ گرہ کی رفتار

وارد ہا ۱۱ ستمبر شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے آج گاندھی سے ملاقات کرنے کے بعد الہ آباد کو روانہ ہوئیں نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں نے یو۔پی کی تحریک ستیاگرہ کی رفتار کے بارے میں باتیں کیں۔ اس سلسلہ میں مہاتما جی نے کچھ ہدایات بھی کی ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسٹر آر۔ ایس پنڈت اب اچھے ہیں۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو ابھی دہرہ دون جیل میں ہی ہیں۔ میرا مولانا آزاد سے ملاقات کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

امریکہ کا فوجی ماہر قاہرہ میں

قاہرہ ۱۱ ستمبر۔ فوجی ہوائی معاملہ میں امریکہ کی ایک خاص ہستی آج یہاں پہونچ گئی ہے جو کہ تمام جمہوریتوں کی جانب سے امریکہ کی جنگی کوششوں کو تیز کرنے میں مدد دیں گے۔ وہ ہیں جنرل بریٹ چیف آف دی امریکہ ہوائی کور۔ آپ واشنگٹن سے براہ راست بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہونچے ہیں۔ ان کے ساتھ پانچ افسر اور ہیں۔ اب چونکہ آرکٹک سے لیکر روس کو چھوتا ہوا تبروک تک ایک لمبا مورچہ بن گیا ہے اس لئے مڈل ایسٹ سپلائی کا ایک بہت بڑا اڈہ بن گیا ہے۔

ہوائی حملوں سے ہندستانی ریلوں کا بچاؤ

شملہ۔ ۱۱ ستمبر۔ ہوائی حملہ سے حفاظت کے انتظام کے سلسلہ میں ریلوں کو اپنی مخصوص دشواریوں کا سامنا ہوگا۔ مثلاً بہت سے جنکشن اور مارشلنگ یارڈز ہیں جو ریلوں کے لئے بے حد اہم ہیں حالانکہ شاید مقامی حکام کے نقطہ نظر سے وہ کچھ زیادہ اہم نہ ہوں۔ اس بنا پر صوبائی حکام کے مقابلے میں یہاں ہوائی حملہ کی حفاظتی تدابیر کو زیادہ وسیع پیمانہ پر منظم کرنا اور عمل میں لانا ہوگا۔

حکومت ہند میں ایک اور نیا محکمہ

شملہ ۱۲ ستمبر۔ حکومت ہند نے ایک نیا محکمہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا نام انفارمیشن اور براڈ کاسٹنگ ڈپارٹمنٹ ہوگا۔ اور رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری اس کے انچارج ہوں گے۔ محکمہ اطلاعات عامہ اور چیف پریس ایڈوائزر اور کنٹرولر آف فلم انڈسٹری کے دفاتر ابتک ہوم ڈپارٹمنٹ سے متعلق تھے۔ مگر اب اس نئے محکمہ کے ساتھ ملحق ہو جائیں گے۔ آل انڈیا ریڈیو کا محکمہ اس وقت محکمہ رسل و رسائل سے ملحق ہے۔ اور اس کے اس حصے کا (جس میں دشمن کے پراپگنڈہ کا جواب دیا جاتا ہے) فوجی محکمے سے تعلق ہے۔ اطلاعات کے موجودہ ڈائرکٹر جنرل مسٹر پکل نئے محکمے کے سکریٹری ہوں گے جس میں اکتوبر کے آخر تک کام شروع ہو جائیگا

مسٹر سرکار بھی مایوس ہو گئے

کلکتہ۔ ۱۲ ستمبر میں نہیں سمجھتا کہ پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تازہ تقریر اس موقع پر امداد کن ثابت ہوسکتی ہے۔ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے کہ جہاں تک لڑائی کی کوششوں کا تعلق ہے یہ غیر امدادی ثابت ہوگی" یہ ہے وہ رائے جو وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کے نامزد ممبر مسٹر نلنی رنجن سرکار نے ظاہر کی۔ جبکہ بنگال مل اونرس ایسوسی ایشن کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ ایڈریس کا آپ نے جواب دیا۔

مسٹر سرکار نے مزید کہا کہ اٹلانٹک کا چارٹر دو فریقوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔ ایک فریق کے ذریعہ اسکا مطلب بیان کرنا میرے خیال میں موزوں چیز نہیں ہے۔ ان حالات میں ایک فریق کے لئے یہ ضروری نہیں تھا کہ ایک فریق ایک مشترکہ بیان کا اپنی منشا کے مطابق مطلب نکالے ایسے وقت میں جب کہ برطانیہ کو ہندوستان کی پوری پوری مدد کی ضرورت ہے۔ اس قسم کا بیان دینا قطعی مناسب نہیں تھا۔ مسٹر چرچل جیسی بڑی پوزیشن کی زبان سے اس قسم کے الفاظ سن کر ہم جیسے ان لوگوں کا جوش ہی ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔ جو کہ اس وقت واقعی برطانیہ کی زیادہ مدد کرنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کے آئندہ وائسرائے

لندن ۱۱ ستمبر اخبار اسٹیٹسمین کے سابق ایڈیٹر سر الفریڈ واٹسن نے (جو اب "گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ" کے ایڈیٹر ہیں) ہندوستان کے آئندہ وائسرائے کے متعلق لکھا ہے کہ غالباً مسٹر آر۔ اے بٹلر وزیر تعلیم کو لارڈ لنلتھگو کا جانشین مقرر کیا جائیگا۔ انہوں نے وزیر ہند کے عہدے پر نمایاں کامیابی کے ساتھ کام کیا۔ مسٹر بٹلر ہندوستان کے مسئلوں سے واقف ہیں۔ اور ان میں یہ جوہر موجود ہے کہ صورت حالات کے مطابق اپنے ذہن کو ڈھال سکتے ہیں۔

ترکی میں خوفناک زلزلہ

وشی ۱۲ ستمبر۔ وشی نیوز ایجنسی کو انقرہ سے خبر ملی ہے کہ کل پوربی ترکی کے ایک بہت بڑے علاقہ میں زبردست زلزلہ آیا جس سے صرف شہر اگری ہی میں پانچ سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہو گئے۔ جس علاقہ میں زلزلہ آیا ہے اس کا قطر ۲۵۰ میل لمبا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شروع میں جتنا خیال تھا اس سے زیادہ تباہی ہوئی ہے۔ ابھی تک مرنے والوں کی پوری تعداد معلوم نہیں ہوسکی۔

سر سلطان احمد اور بیگم شاہنواز

بمبئی۔ ۱۲ ستمبر حال ہی میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا تھا اس پر عمل کرتے ہوئے مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے سر سلطان احمد اور بیگم شاہنواز کو مسلم لیگ سے خارج کر دیا ہے۔ یہ دونوں پانچ سال تک مسلم لیگ کے ممبر نہیں بن سکتے۔

ترکی کی ہوائی طاقت میں اضافہ

انقرہ ۱۰ ستمبر ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے کہ آج ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ میں اہم بات چیت ہوئی جس کے دوران میں ترکی کی ہوائی طاقت میں اضافہ کرنے کے سوال پر غور ہوا آج شام وزیر اعظم نے ہوا بازی کی ٹریننگ دینے والے کالج کا معائنہ کیا۔

تکمیل العلوم کانپور کی کہانی بقلم رہبر حقانی مولانا حسرت موہانی

مدرسہ تکمیل العلوم میں دور دراز ممالک کے عربی خواں طلباء بڑی تعداد میں علم حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ اصول۔ کلام۔ منطق۔ فلسفہ۔ ادب۔ طب۔ تصوف وغیرہ علوم عقلیہ و نقلیہ بکمال تحقیق حاصل کرتے ہیں بعض علما بھی بغرض مزید تحقیقات یہاں پڑھتے ہیں استفتے بھی بکثرت آتے ہیں جن کے جوابات نہایت صحیح بکمال تحقیق دئے جاتے ہیں یہاں کے فتوؤں پر مشاہیر اکابر علماء اور مفتیوں کو اعتماد ہے مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث (جن کی محققانہ تعلیم و حسن تفہیم و خوبی فتاویٰ مشہور و مسلم ہے) وہ اس مدرسہ کے صدر اعلیٰ ہیں اس مدرسہ کے فیضیافتہ علماء اپنی تعلیم سے علماء بناتے اور وعظوں اور فتوؤں سے خدمت دین کرتے رہتے ہیں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی و مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی مرحوم و مولانا شاہ وارث حسن صاحب مرحوم و مولانا شاہ ہدایت علی صاحب جے پوری و مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند و دیگر مشاہیر علماء و مشائخ بغرض معائنہ مدرسہ میں تشریف لائے اور مفتی سعید احمد صاحب کے درس حدیث و کلام و فلسفہ و منطق کو سنکر محققانہ تعلیم و حسن تفہیم سے بیحد مسرت ظاہر فرما چکے ہیں ممتحنین فرماتے ہیں اس مدرسہ کی حالت بلا مبالغہ صدر رشک ہے بارہا مدارس کا امتحان لیا لیکن عمر بھر ایسے عمدہ جوابات نہیں دیکھے آج کل عربی کے پانچ مدرس اپنے بہتر ین ذرائع معاش کو چھوڑ کر ایثار و روز خدمات مدرسہ میں مشغول ہیں اور ان کے اہل

مسلم لیگ کونسل اور ورکنگ کمیٹی سے استعفےٰ

کلکتہ ۱۰ ستمبر صدر کرامن نے اختیارات حاصل کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے اس کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے میں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی سے استعفےٰ دیتا ہوں۔ اور چونکہ اس طریقہ کار پر مجھے تمنا افسوس ہے اس کے پیش نظر میں محسوس کرتا ہوں کہ ایسی جماعت کا ممبر رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جو صوبجاتی لیڈروں کے ساتھ ذرا سا بھی اخلاق روا نہیں رکھتی۔ اور ناجائز طور پر ان کاموں کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہے جو صوبجاتی ایگزیکٹیو کے احاطۂ عمل میں ہونے چاہئیں۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے نواب زادہ لیاقت علی خاں سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کونسل اور قومی ڈیفنس کونسل سے استعفےٰ دینے کی اطلاع دیتے ہوئے لکھے ہیں۔

لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور کونسل سے استعفےٰ دیتے ہوئے مسٹر حق لکھتے ہیں۔ کہ حال ہی میں جو حالات پیش آتے ہیں ان سے یہ بات میرے دل نشین ہو گئی کہ آل انڈیا مسلم لیگ میں جمہوریت اور خود مختاری کے اصولوں کو ایک واحد فرد کی من مانی خواہشات کے تابع کیا جا رہا ہے۔ جو مطلق اختیار کے ساتھ صوبہ بنگال کے ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ مسلمانوں ——— جو ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسیات میں بنیادی پوزیشن رکھتے ہیں۔ کی قسمت پر حکمرانی کرنا چاہتا ہے۔"

(قومی ڈیفنس کونسل سے استعفےٰ دینے کا فیصلہ کرنے کے متعلق مسٹر حق لکھتے ہیں کہ تمام باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے لیگ کے صدر کی رائے اور ورکنگ کمیٹی میں اس کی تصدیق ہو جانے کے باوجود میں اس پوزیشن سے ہٹنے کا کوئی جواز نہیں پاتا جو قومی ڈیفنس کونسل کی رکنیت کے متعلق شروع میں اختیار کی تھی لیکن چونکہ دوسرے وزراعظم اپنی جگہوں کو خالی کر چکے ہیں۔ اس لئے میرے ممبر رہنے سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ لہٰذا میں نے گورنر بنگال کے وسیلے سے وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ وہ قومی ڈیفنس کونسل کی ممبری سے استعفےٰ دینے کی اجازت دیں۔

بیماری سے اُٹھنے کے بعد

اوولٹین برابر پیجئے۔ آپ کی صحت اور قوت پوری طرح لوٹ آئے گی۔ اس کی لذت آپ کو فرحت بخشے گی۔ اس کی غذائیت کا جوہر آپ کے جسم کی پرورش کرے گا۔ جسم سے کمزوری دور کر دے گی۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنائے گی اور اعصابی کمزوری دور کر کے آپ کو میٹھی نیند سلائے گی۔

اوولٹین خالص اور مکمل فطری غذا ہے آپ اپنی صحت قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اسے روز پیجئے۔ اس کا بدل کوئی چیز نہیں۔

نقلی چیزوں سے بچئے!

ہر دوا خانہ اور اسٹور سے مل سکتی ہے۔

عشق و محبت کی ایک پُرکیف داستان

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵)

کھڑی سب کچھ سنتی رہی۔ آخر ہماری ہی غلطی تھی نا وہ کہہ رہی تھیں کہ اب میں تیری ڈاک روز دیکھا کروں گی وہ یہ نہیں جانتیں کہ ہم اور بیٹے پر خط لگا سکتے ہیں۔ شانتی کو تو تم جانتے ہی ہو نا۔ تم اسی کے نام پر خط بھیج دیا کرو۔ وہ مجھے فوراً پہونچا دیا کریگی۔ کل رات کوئی بارہ ایک بجے میں اپنی چارپائی پر کروٹیں بدل رہی تھی۔ تمام دنیا اندھیرے میں ملفوف تھی۔ میں خاموش رات میں شاید اکیلی ہی جاگ رہی تھی۔ لیکن نہیں میرا خیال غلط تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد نیچے سے ہلکی ہلکی آواز آنے لگی پتا جی آہستہ آہستہ اماں سے کہہ رہے تھے کہ بڑے دن کی چھٹیوں میں ور ڈھونڈنے جاؤں گا۔ دیکھو کیا ہوتا ہے پرماتما کرے یوں ہی ناکام واپس لوٹ آئیں۔ کوئی ور ملے ہی نہ تو اچھا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ بملا تمہاری ہی ہے۔ اور تمہاری ہی رہے گی۔ لیکن جیون کے اس کٹھن راستہ میں تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا۔ اس دکھی سنسار میں تمہیں میرے ساتھ رہنا ہوگا۔ سماج کے بندھنوں کو توڑنے میں تمہیں ہی میری مدد کرنا ہوگا۔

دیا! سماج کے یہ بندھن کتنے غلط ہیں۔ جب ہم ایک دوسرے کو دل کی گہرائیوں سے پسند کرتے ہیں تو پھر اس کم بخت سماج کو ہماری محبت کی اس بہتی گنگا میں رکاوٹ پیدا کرنے سے کیا حاصل۔ دو دلوں کے دکھانے سے کیا فائدہ۔ کیا یہ اس لئے ہے کہ محبت کرنا سماج کی نظر میں گناہ ہے۔ آخر گناہ ہے کیسے۔ محض اس لئے کہ سماج اس کی اجازت نہیں دیتا یا اس لئے کہ ہم نے سماج سے شادی یعنی محبت کرنے کا لائسنس نہیں لیا۔ لیکن آخر اس میں قباحت ہی کیا ہے۔ سماج کی رنگین عینک کو اتار کر اگر اسے دیکھا جائے تو ضرور یہ اپنی اصلی رنگ میں نظر آ جائے گی۔

لیکن اتنا شور ہے کیسے۔ بہر حال ہمیں سماج کا مقابلہ کرنا ہی ہوگا۔ یہ کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے ——— تم اطمینان رکھو دنیا کی کوئی طاقت مجھے تم سے الگ نہیں کر سکتی۔ اور اگر تم خود ہی کنارہ کشی اختیار کر لو تو اس کا کچھ علاج نہیں۔ (آپ کی "بملا")

——— (۵) ———

مورخہ ۷ اکتوبر۔ سہارنپور

پیارے دیا!

اب میں کسی قدر ٹھیک ہوں مرض قریب قریب جاتا رہا ہے۔ بس کمزوری باقی ہے۔ وہ بھی آہستہ آہستہ دور ہو جائیگی پرہیز برابر کر رہی ہوں تبدیل آب و ہوا کی خاطر پتا جی گاؤں لے جا رہے ہیں۔ وہاں شاید آپ کی خیریت معلوم نہ ہو سکیگی۔ جب واپس آؤں گی تو فوراً خط بھیجوں گی۔ تم اس دوران میں کوئی خط نہ بھیجنا۔ کیونکہ مجھے مل نہیں سکتا۔ (آپ کی "بملا")

——— (۶) ———

مورخہ ۹ جنوری سہارنپور۔

پیارے دیا!

تمہاری آزمائش کا وقت قریب ہے، وہ مل چکا ہے اور لگنے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ وہ لکھنؤ میں وکیل ہے راج نرائن نام ہے۔ شاید شریف آدمی ہو۔ تم فوراً اس سے ملو۔ ممکن ہے ہماری تمہاری حالت پر رحم کھائے۔ تھوڑے لکھے کو بہت سمجھو اور اسمیں دیر نہ کرو۔ (آپ کی "بملا")

——— (۷) ———

مورخہ ۴ مارچ
۵۲ ارکنگ اسٹریٹ لکھنؤ۔

مسٹر دیا!

اب سانپ نکل چکا ہے اور اس کی لکیر کو پیٹنا بالکل بیکار ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر کام کا وقت ہوتا ہے اگر اس وقت ہم اس سے فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر ہاتھ ملنے پڑتے ہیں۔ جب لوہا گرم ہوتا ہے تو ہم جس شکل میں چاہیں اسے تبدیل کر سکتے ہیں لیکن وقت سے فائدہ نہ اٹھایا جائے تو یہ تو ہماری حماقت اور غلطی ہے۔ اب تم مجھ سے خط و کتابت ہی نہ کرو کیونکہ یہ سب بیکار ہے۔ میں نے تو تمہارے بھروسے پر اس جھوٹے سنسار میں ہر ایک کو اپنا دشمن بنا لیا تھا۔ والدین مجھ سے بیزار تھے۔ گھر والے پریشان تھے۔ ان کی بنی بنائی بات بگڑ رہی تھی۔ ان کی بات میں فرق آ رہا تھا۔ لیکن تمہارے سہارے میں اکیلی تمام دنیا کا مقابلہ کرتی رہی۔ میں نے تمہیں کتنی مرتبہ لکھا کہ آ کر مجھے جلد کہیں لے جاؤ۔ اور یہ کہ ہم کسی دور دراز شہر میں شادی کر لیں گے۔ تمہیں میں نے کیسے کیسے یقین دلایا تھا کہ تم ذرا مت گھبراؤ۔ میں تمہارے ساتھ ہر طرح اور ہر حالت میں خوش رہوں گی۔ لیکن تمہاری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ تمہیں نہ آنا تھا اور نہ آئے۔ پھر میں اکیلی کیا کرتی تم

وسطی ملایا میں فوجی کنٹرول

لنڈن ۱۰ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ شمالی ملایا میں جو علاقہ ممنوع قرار دیا گیا تھا اس میں چین سے ملنے والی سرحدوں تک توسیع کر دی گئی ہے۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

کانپور میونسپل انڈسٹریل اسکول واقع ویل پور وہ نمبر 91/125 کی پرانی بلڈنگ کی مرمت کے لئے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ یہ ٹنڈر ایگزیکیوٹو افیسر صاحب کانپور میونسپل بورڈ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء تک وصول کریں گے۔

کوئی ٹنڈر جو ۱۵۰ روپیہ سے کم کا ہوگا اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

محمد حبیب اللہ
بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
اگزیکیوٹو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

لینن گریڈ سے صرف دس میل

لندن ۱۹ ر ستمبر۔ روس کے تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سارے مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتر میں مرنسک کے علاقہ میں روسی فوجیں جرمنوں کا سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ ماسکو اور برلن سے لینن گریڈ کے بارے میں کوئی تازہ خبر نہیں ملی۔ مگر اطالوی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لینن گریڈ کے آس پاس گھمسان کی لڑائی میں ۲۵ لاکھ سپاہی شریک ہیں اور ایک جگہ جرمن فوجیں لینن گریڈ سے صرف دس میل رہ گئی ہیں۔ گھیرا زیادہ تنگ ہو گیا ہے پھر بھی روسی ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ دکھنی مورچہ سے خبر آئی ہے کہ روسیوں نے ایک گاؤں جرمنوں سے واپس لے لیا ہے۔ بیچ میں روسی فوجیں، اسمولنسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں نے جھیل الیمن کے دکھن میں اپنی جس بڑی کامیابی کا دعویٰ کیا تھا ماسکو کے محکمہ اطلاعات نے اس کی تردید کی ہے۔ محکمہ ہذا نے بتلایا ہے کہ اس علاقہ میں جرمنوں نے لینن گریڈ سے ماسکو جانے والی ریلوے لائن کاٹنے کی کوشش کی مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ جرمنی کے ۴۰ اور ۵۰ ہزار کے درمیان سپاہی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ روس کے ۳۰ ہزار سپاہی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اتری علاقہ میں جرمن فوجیں لینن گریڈ کے قریب ایک خطرناک مقام پر پہونچ گئی ہیں لیکن لینن گریڈ کو آنے والے راستوں پر روسی ایک ایک انچہ جگہ کے لئے لڑ رہے ہیں۔ بیچ کے مورچہ پر بریانسک کی لڑائی کے متعلق روسی محکمہ نے تبلایا ہے کہ اس علاقہ میں جرمنوں کو بھاری نقصان پہونچایا گیا اور ۳۰ ہزار جرمن ہلاک ہو گئے۔ اور ایک بہت بڑی تعداد میں توپوں اور دیگر سامان پر روسیوں کا قبضہ ہو گیا۔

شاہ ایران نے تخت کیوں چھوڑا

لندن ۱۷ ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سوموار کی رات کو شاہ ایران نے اپنے ایلچی کے ہاتھ برطانی وزیر کو ایک پیغام بھیجا جس میں اپنی مشکل پوزیشن واضح کی اور مشورہ مانگا۔ برطانی وزیر نے شاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ فوراً ہی تخت چھوڑ دیں چنانچہ بادشاہ نے تخت چھوڑنے کی دستاویز پر دستخط کر دئے۔

طہران ریڈیو کی خبر ہے کہ شاہ ایران نے جسمانی صحت کی وجہ سے تخت چھوڑا ہے۔ نئے شاہ ملر کے بائیسویں سال میں ہیں وہ ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۱۹ء کو طہران میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۵ ر مارچ ۱۹۳۹ء کو انہوں نے شاہ مصر کی سب سے بڑی لڑکی سے شادی کی ان کا نام شاہ پور محمد رضا ہے ان کے والد رضا خاں پہلوی ۱۹۲۵ء میں تخت پر بیٹھے تھے ان سے پہلے سلطان احمد تخت پر تھے۔ جنہیں ایران کی پارلیمنٹ نے قومی حفاظت کے خیال سے تخت سے اُتار دیا۔

سرکاری طور پر کہا گیا ہے کہ برطانیہ اور روس کی فوجیں برابر لگاتار طہران کی طرف بڑھ رہی ہیں اور دارالسلطنت صرف چند میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

جرمنی پر زبردست ہوائی حملہ

لندن ۱۸ ر ستمبر تین سو سے زیادہ انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے اُتری علاقہ میں چھاپہ مارا جرمنی کے سات ہوائی جہاز لڑائی میں برباد ہو گئے اور کو نقصان پہونچا۔ تیسرے پہر کو انگریزی جہازوں نے پھر چھاپہ مارا۔ ایک بجلی گھر برباد کر دیا گیا۔

روس کو بھاری قرض

لندن ۱۷ ر ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ روس کو امریکہ میں سامان جنگ خریدنے کے لئے ۱۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر قرض دے رہا ہے۔

دارجیلنگ ۱۷ ر ستمبر معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ اور مسٹر آر۔ کے سدھوا نے آج ص

پچاس کروڑ ڈالر کا سامان

واشنگٹن ۔ ۱۵ ر ستمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کانگریس کے روبرو رپورٹ پیش کی ہے جس میں تبلایا ہے کہ محوری طاقتوں کے خلاف لڑنے والے ملکوں کو ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت ۳۱ ر اگست تک امریکہ سے ۱۹۰۴۴۷۷۰ ڈالر کی قیمت کا سامان جنگ سپلائی کیا گیا۔

حلیم مسلم کالج کانپور

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ انسپکٹر آف اسکول چوتھے سرکل یو۔ پی الہ آباد نے حلیم مسلم ہائی اسکول میں نویں کلاس میں، سی (C) سکشن کھولنے کی اجازت دیدی ہے اس لئے جن اُمیدوار طالب علموں کو اس درجہ میں داخل ہونا ہو وہ اپنی درخواست ۲۰ ر ستمبر ۱۹۴۱ء تک پرنسپل صاحب حلیم مسلم کالج کانپور کے پاس بھیجدیں۔

پرنسپل حلیم مسلم کالج کانپور

ضرورت ہے

نواب سر مولوی محمد یوسف صاحب رئیس اعظم شہر جونپور کی ریاست میں چند ضلعداروں کی ضرورت ہے جو تجربہ کار اور دیانت دار ہوں ضمانت مبلغ دو ہزار روپیہ جائداد کی دیکھیں درخواستیں ۳۰ ر ستمبر ۱۹۴۱ء کے قبل آنا چاہیئے۔

منصرم ریاست نواب صاحب جونپور

جنرل تھے لیکن اب محکمہ اطلاعات کے سکریٹری ہو جائیں گے۔ اہم تبدیلی یہ ہوگی کہ آل انڈیا ریڈیو محکمہ رسل و رسائل سے محکمہ اطلاعات کے ماتحت آجائے گا۔

ضرورت ہے

سنٹرل آرڈیننس ڈپو کانپور میں مندرجہ ذیل کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔
کلرک - بڑھئی - رنگساز - حروف کش - موٹر ڈرائیور - کلینر - مزدور - ٹین ساز - اردلی - دفتری - چوکیدار (پنشنر)
درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ سے بھیجئے:-
لیبر بیورو سنٹرل آرڈیننس ڈپو
نمبر ۸۶ کنٹونمنٹ کانپور

Labour, Bureau, Central,
ORDNANCE DEPOT
No 86 Contonment
CAWNPORE

جہازی قافلہ برطانیہ پہونچگیا

لندن ۱۰ ر ستمبر اٹلانٹک سمندر کے راستہ جہازوں کا ایک بہت بڑا قافلہ حال ہی میں برطانیہ پہونچا ہے اس کا تمام سامان صحیح سلامت بندرگاہ پر اتار لیا گیا راستہ میں جہاز کے ایک آدمی کا بھی نقصان نہیں ہوا

امریکہ اور افریقہ کے درمیان ہوائی سروس

واشنگٹن ۱۰ ر ستمبر پان امریکن ایرویز نے امریکہ اور جنوبی افریقہ کے درمیان ہوائی سروس شروع کرنے کی درخواست دی ہے۔ جس پر بورڈ غور کر رہا ہے۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ کمپنی اس راستہ کے ذریعے وسط مشرق میں برطانی فوجوں کو ہوائی جہاز سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جرمنوں کا نقصان

روس کے ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ ۷ ر ستمبر کو روسی ٹینکوں نے جرمنوں کے ۱۰۰ ٹینک اور ہتھیار بند گاڑیاں، ۲۴ توپیں، ۳۰۰۰ ٹرک موٹریں، ۷۰ ۵ گاڑیاں اور کاریں ۲۲۵ موٹر سائیکلیں ۱۶ ریڈیو اسٹیشن، تین گھوڑا سوار دستے برباد کر دئے اور ۷۰۰۰ آدمی مار ڈالے۔

لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا

روسی اخبار پیرودا نے لکھا ہے کہ روسیوں نے لڑائی کا پانسہ پلٹ دیا ہے۔ ہٹلر کی طاقت روز بروز گھٹ رہی ہے اور اس کے دشمنوں کی طاقت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ روسیوں نے جرمنوں کو جاڑوں میں لڑنے کیلئے مجبور کر دیا ہے۔

ایران کے معاملات سے قبائیلیوں کو دلچسپی

شملہ ۱۱ ر ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایران میں جو حالات پیش آئے ہیں ان سے آزاد قبائل نے حیرت انگیز طریقے پر بہت کم دلچسپی لی ہے مشہور ملا پوندہ کے صاحبزادے ملا فضل دین نے ابھی ٹینشن برپا کرنے کی کوشش کا ہی

مگر ایران کے ہتھیار ڈال دینے سے اس کے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔

لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور ڈیفنس کونسل سے استعفا

کلکتہ ۹ ر ستمبر ایسوسی ایٹیڈ پریس کو ذمہ داری کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ آنریبل مسٹر اے۔ کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے قومی ڈیفنس کونسل کی رکنیت سے استعفا دیدیا ہے۔ اس کے ساتھ آپ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور کونسل سے بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر حق نے اس سلسلہ میں سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک طویل خط بھیجا ہے۔ جو غالباً کل بغرض اشاعت اخبارات کو دیدیا جائے گا۔

پنڈت سری کرشن دت پالیوال پھر گرفتار

آگرہ ۱۲ ر ستمبر پنڈت سری کرشن دت پالیوال ایم ایل اے (مرکزی) صدر یو۔ پی کانگریس کمیٹی کو کل صبح ڈیفنس آف انڈیا رولز کے دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت پھر گرفتار کر لیا گیا۔ آپ حال ہی میں نینی سنٹرل جیل سے رہا ہوئے تھے۔

واشنگٹن ۱۲ ر ستمبر۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کا جہاز ”مونٹانا“، جس پر پانامہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ تارپیڈو مار کر ڈبو دیا گیا۔ جب کہ وہ امریکہ سے آئس لینڈ جا رہا تھا۔

پنامہ نے جرمنی سے تعلقات توڑ لئے

پنامہ ۱۲ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پنامہ نے جرمنی اور اس کے ہتھیائے ہوئے علاقوں میں اپنے سفارت خانے بند کر دئے ہیں۔

جنرل ویول کا دورہ

شملہ ۱۰ ستمبر سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر آرچبالڈ ویول نے حال ہی میں عراق میں جنرل کوٹیاں کے ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کیا اور بصرہ، اہادان اور احواز ہی تشریف لے گئے۔

مسٹر ڈف کوپر کا بیان

سنگاپور ۱۰ ستمبر مسٹر ڈف کوپر نے سنگاپور میں بیان دیا کہ ہم امریکہ سے مل جل کر کام کر رہے ہیں۔ جاپان کو جارحانہ اقدام نہ کرنے دیا جائے گا۔ ہم بحرالکاہل میں جنگ نہیں چاہتے لیکن اگر جنگ چھڑ جائے تو مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

لندن ۱۲ ستمبر مسٹر چرچل نے کل پارلیمنٹ میں اس امر کا انکشاف کیا کہ برطانیہ روس کو سینکڑوں شکاری ہوائی جہاز بھیج رہا ہے اور انہیں سے بہت سے روس پہونچ چکے ہیں۔

مسٹر حق اور مسٹر خواجہ کی قیادت

کلکتہ ۱۴ ستمبر مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے قومی ڈیفنس کونسل سے استعفیٰ دینے کے سلسلے میں سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو جو خط بھیجا تھا اس پر غور کرنے کے لئے آج اجیلر لوئی کی یادگار کے پاس میدان میں پاس پاس دو جلسے ہوئے جس میں ایک دوسرے کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ اور آوازے کسے گئے۔

کلکتہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے زیر اہتمام جو جلسہ ہوا اس میں مسٹر فضل الحق کے خط پر نکتہ چینی کی گئی۔ اور اسے غیر منصف غیر ضروری اور اسلامی اتحاد کا زیر دہشت انگیز ضرب کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا۔

دوسرے جلسے میں مسٹر حق کے طرز عمل کی پر زور حمایت کی گئی۔ مسٹر عبدالمومن ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے جلسے کے صدر تھے۔ اور سر عبدالحلیم غزنوی ایم۔ ایل۔ اے مرکزی نے دوسرے جلسے کی صدارت کی۔

جلسے ختم ہونے کے بعد ہجوم کا بیشتر حصہ جلوس کی شکل میں وزیر اعظم کے مکان پر پہونچا۔ اور وہاں خوشی کے مظاہرے کئے اور ان کی قیادت اور رہنمائی پر اعتماد کا اظہار کیا۔

برلیسٹ پر انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۱۴ ستمبر ہوائی وزارت کا بیان ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات برلیسٹ پر بڑے زور کی بمباری کی۔ بندرگاہ کے علاقہ میں ایک بڑی بھاری تعداد میں بم گرائے گئے۔ اس علاقہ میں بم گرے جہاں جرمنی کے جنگی جہاز شارن ہورسٹ اور نیسنر ٹھہرے ہوئے ہیں کچھ ہوائی جہازوں نے بازرے پر بمباری کی۔

۳۵ ہزار ٹن کا جنگی جہاز

واشنگٹن ۱۴ ستمبر امریکہ نے دو سمندروں کے بیڑے کو تیاری کے متعلق جو پروگرام تیار کیا تھا اس کے مطابق جو جہاز سات ماہ تک تیار ہونا چاہئے تھا وہ تیار ہو گیا ہے۔ یہ جہاز ۳۵ ہزار ٹن کا ہے۔ اور اس پر ۷۰ ملین ڈالر خرچ آیا ہے۔ اس کا نام میسچوسٹس ہے۔ اور اسے عنقریب بحری بیڑے میں شامل کر لیا جائے گا۔

کلکتہ یونیورسٹی کو گرانٹ

کلکتہ ۱۴ ستمبر حکومت بنگال نے چار لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے مجموعی گرانٹ منظور کی ہے۔ اور دو ہزار ایک سو چھپن روپیہ یونیورسٹی اسٹوڈنٹس انفارمیشن بیورو کے لئے دینا طے کیا ہے یہ عطیہ سال حال کے لئے ہے۔

اسمبلی میں تحریک التوا اجلاس

شملہ ۱۳ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ سینٹرل اسمبلی کی نیشلسٹ پارٹی کے چند ممبر مسٹر چرچل کے بیان کے بارے میں ایک تحریک التوا اجلاس پیش کرنیکا نوٹس دینے کا

باجلاس جناب بابو جگدیش پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 2758

بعدالت مال تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

چودھری دولت رام سنگھ ———— مدعی

بنام تیجرام ———— مدعاعلیہ

بنام تیجرام ولد رکھا قوم برہمن پانڈے ساکن موضع بی بی پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا بذریعہ وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت کانپور

بحکم جناب مسٹر محمد سیف اللہ خاں صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بھوگنی پور مقام پکھرایاں ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۷۸۹ ۱۹۴۱ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر بھوگنی پور ضلع کانپور مقام پکھرایاں ضلع کانپور

کلو ———— مدعی

بنام چھدا وغیرہ ———— مدعاعلیہ

بنام۔ چھدا ولد ننھے و جگناتھ ولد بیتی اقوام کورمی ساکنان موضع مرگانوں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے مقام پکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] ممالک غیر سے سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۵ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳۹

ادبیات

زندۂ جاوید

اقبالؔ اور ٹیگور!

از جناب نیر الجعفری الہ آبادی (کانپور)

عالم ہے کہ ٹیگور کے مرنے سے حزیں ہے — ٹیگور کے مرنے کا یقیں مجھکو نہیں ہے

تم موت اسے کہتے ہو کیا بے خبری ہے — یہ موت حقیقت میں حیات ابدی ہے

شاعر کبھی پامال قضا ہو نہیں سکتا — یہ زندۂ جاوید فنا ہو نہیں سکتا

اشعار دل آویز وہ تابندہ گہر ہیں — تابش میں جو ہم مرتبۂ شمس و قمر ہیں

شاعر کی یہی جان ہیں شاعر کی یہی روح — قانون ہے قدرت کا مریگی نہ کبھی روح

شاعر کا ہر اک شعر ہے جذبات کی تفسیر — ہر شعر کے آئینہ میں ہے روح کی تنویر

صدیوں میں کہیں ایک ہوا کرتا ہے شاعر — اس راز سے آگاہ ہیں اسرار کے ماہر

قدرت نے مگر خاص کرم کر کے دکھایا — اقبال کو ٹیگور کو ہم عصر بنایا

دونوں نے وہ اسرار نہفتہ کئے ظاہر — یہ جان لیا خلق نے کیا چیز ہے شاعر

اسرار خودی ایک نے دنیا کو بتائے — اور ایک نے اخلاق دل آویز سکھائے

دل دادۂ مغرب کو کیا ایک نے ہشیار — مشرق کی لطافت کو کیا ایک نے بیدار

اک راہنما بن کے چلا قوم کے آگے — اک عقدہ کشا بن کے چلا قوم کے آگے

اخلاق کی ڈوبی ہوئی کشتی کو ابھارا — دونوں نے غرض قوم کی ہستی کو سنوارا

ہر پردۂ غفلت کو نگاہوں سے اٹھایا — انسان کو تعلیم سے انسان بنایا

کیا قوم بھلا سکتی ہے اقبال کی عظمت — کیا قوم بھلا سکتی ہے ٹیگور کی رفعت

ہر بزم میں رخشندۂ جاوید ہیں دونوں

دعویٰ ہے مرا زندۂ جاوید ہیں دونوں

دنیائے اسلام

انقلاب ایران

کچھ عرصہ سے ایران کے متعلق جو تشویش انگیز اطلاعات موصول ہو رہی تھیں اُنہوں نے تمام اسلامی دنیا کو بے چین کر رکھا تھا لیکن برطانیہ کے اس اعلان کے بعد کہ ہمارا مدعا ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنا نہیں ہے، بلکہ صرف جرمنوں کو ایران سے نکالنا اور ایران کو خطرے سے محفوظ رکھنا ہے، جیسے ہی یہ کام ختم ہو گیا ہم اپنی فوجیں واپس بلا لیں گے، کچھ سکون ہوا تھا لیکن ۱۶ ستمبر کو یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی شاہ ایران اپنے صاحبزادے شاہزادہ شاہ پور کو تخت نشین کرنے کے بعد ایران کے پایۂ تخت طہران سے تشریف لے گئے، کہا جاتا ہے کہ شاہ موصوف اصفہان گئے ہیں شاہ ایران ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کو تخت نشین ہوئے تھے، آپ کے دور حکومت میں ایران نے ہر شعبہ میں جو بیش از بیش ترقیاں کی تھیں ان سے تمام دنیا آگاہ ہے، آپ نے ایران کے باشندوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ہر امکانی کوشش کی اور موصوف کو اس کوشش میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی، تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے ملک کی صنعت و حرفت اور تجارت کو بھی کافی ترقی دی، کاسپین سی سے لیکر خلیج فارس تک آپ نے ریل جاری کی جس سے ایران کی تجارت کو زبردست فائدہ ہوا، آپ نے ملک کے ان جنگجو باشندوں کو جن کا پیشہ لوٹ مار اور غارت گری تھا پُرامن رہنے کی تعلیم دی اور وہ ملک جہاں دن رات مسافروں کو لوٹا جاتا تھا ہر قسم کے خطرات سے پاک ہو گیا، اب وہاں ہر شخص نہایت اطمینان کے ساتھ بلا خوف و خطر سفر کرتا ہے، آپ ایک بہادر فوجی افسر کے فرزند ارجمند ہیں اور ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے، آپ ایک معمولی فوجی افسر کے عہدہ سے ترقی کر کے ۱۹۲۱ء میں سپہ سالار اعظم مقرر ہوئے اور دو ماہ بعد وزیر فوج ہو گئے، ۱۹۲۳ء میں آپ کو وزیر اعظم بنا دیا گیا اور ۱۹۲۵ء میں ایران کے بادشاہ بنے، آپ کے صاحبزادہ شاہزادہ شاہ پور جو اب تخت نشین ہوئے ہیں آپ کی عمر اس وقت ۲۲ سال کی ہے، آپ بمقام طہران ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو پیدا ہوئے، ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء کو آپ کی شادی شہزادی فوزیہ شاہ مصر کی ہمشیرہ ہوئی، نہیں کہا جا سکتا کہ آپ کا دور حکومت کب تک جاری رہے گا، اور وہ حالات جنھوں نے آپ کے والد ماجد کو تخت چھوڑنے پر مجبور کیا آپ کے ساتھ کیسے رہیں گے، خدا سے دعا ہے کہ وہ اسلامی سلطنت کو ہر بلا سے محفوظ و مامون رکھے۔

ایرانی جواہرات

پشاور ۱۵ ستمبر۔ کل ایرانی پارلیمنٹ میں ڈپٹی فوزی نے حکومت سے دریافت کیا کہ شاہی تاج کے جواہرات کے بارے میں جو افواہیں مشہور ہیں اُن کی کیا اصلیت ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر مالیات نے بتایا کہ یہ جواہرات نیشنل بنک کے خزانہ میں موجود ہیں اور ان کا ہر وقت جائزہ لیا جا سکتا ہے اُنھوں نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جو جواہرات طہران کے عجائب خانہ یا قصر گلستاں میں موجود تھے وہ بھی ۲۶ اگست کو بنک کے خزانے میں منتقل کر دئے گئے۔ اس خزانہ میں دوسرے جواہرات ۱۹۳۹ء سے محفوظ ہیں۔

سابقہ اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایرانی شاہی تاج کے جواہرات کے بارے میں بہت زیادہ متفکر اور پریشان ہیں اور یہ افواہ مشہور ہے کہ ان جواہرات کو طہران سے بھیج دیا گیا ہے۔

ایرانیوں کے مطالبات

طہران ۱۵ ستمبر۔ ایرانی پارلیمنٹ کا جو جلسہ گذشتہ سنیچر کو ہوا تھا اسمیں یہ طے کیا گیا تھا کہ بارہ اشخاص کا ایک وفد ہز مجسٹی شاہ ایران سے اُن کی سرمائی قیامگاہ پر جو طہران سے چند میل کے فاصلہ پر ہے ملاقات کرے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وفد ایرانی وزرا اور مجلس کے بعض سرکردہ ممبران پر مشتمل ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اراکین وفد والی ایران سے یہ مطالبہ کریں گے کہ ڈپٹیوں کو حکومت کے نظم و نسق میں زیادہ اختیارات دئے جائیں اور اُن کی آواز کو زیادہ وقیع بنایا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ جس وقت سے ایران میں برطانیہ اور روس نے اپنی پیشقدمی بند کی ہے اُس وقت سے ایرانی باشندے اہم تبدیلیوں کا مطالبہ کر رہے ہیں اور وہ اصلاحات کے خواہاں ہیں۔

شاہ ایران کی دست برداری

لندن ۱۷ ستمبر۔ ایران کے اخبارات نے شاہ ایران کی تخت سے دستبرداری کی غیر متوقعہ خبر کا صدق دلی سے خیر مقدم کیا ہے کیوں کہ شاہ ایران نے ایران میں جرمن تسلط قایم کرانے کے لئے جو پارٹ ادا کیا تھا اس پر ہر طرف سے نکتہ چینی کی جا رہی ہے، اس کے علاوہ اس امر پر بھی اظہار خوشنودی کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ اور روس طہران کی طرف پیشقدمی کر کے جرمن سازشوں کا قطعی طور پر خاتمہ کر رہے ہیں۔

لندن کے اخبار "ٹائمز" نے لکھا ہے کہ شاہ ہی ایران کی تباہ کن پالیسی کے لئے ذمہ دار تھے۔ اس لئے جبتک طہران پر قبضہ نہ کر لیا جائے یہ ممکن نہیں کہ کمزور ایرانی حکومت جرمن سازشوں اور ایجنٹوں کا مناسب استیصال کر سکے۔ بہتر ہوا کہ برطانیہ اور روس ایران میں ذمہ داریاں اپنے کندھے پر لے لیں۔ جس وقت برطانیہ اور روس کی فوجیں ایران میں داخل ہوئیں تو طہران کو چھوڑ دینا اسی پالیسی کا نتیجہ تھا لیکن اب وہ وقت نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ وہاں طاقت کا مظاہرہ کیا جائے۔ آخر میں ٹائمز لکھتا ہے کہ ایران کے بچاؤ کے دو ہی طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ حکومت ایران مقبوضہ علاقہ کے روسی اور برطانوی افسروں کیساتھ تعاون کرے اور دوسرے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ نازیوں کو کسی شکل میں ایران کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

چھاں پے توحید بخشے ہم تم سنتل میں ہے
زمانہ ہر جگہ بھی تو جو ہر سے بے سر

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ کانپور شنبہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء نمبر ۳۹

ترکی سخت آزمائش میں

یوکرائن میں جرمنوں کی نئی کامیابیوں کے بعد روس کی لڑائی نازک شکل اختیار کرتی جارہی ہے یہ آسانی سے فرض کیا جاسکتا ہے کہ جرمنوں کا رخ اب کاکیشیا کی طرف ہے اور رومانیہ اور بلغاریہ کے ساحل سے لے کر ایجیئن سمندر تک جرمنی اور اٹلی کی ساری سرگرمی ترکی پر دباؤ ڈالنے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ کاکیشیا اور مغربی ایشیا کا مورچہ ترکی کی مدد کے بغیر سر ہونا مشکل ہے چاہے یہ مدد رضامندی سے ملے چاہے جبر سے۔ جرمنوں کے نئے رخ کا آخری مقصد ہندوستان ہوسکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ شام سے لے کر ایران تک اتحادیوں کی ہموار کی ہوئی زمین پھر زبردست لڑائی کا میدان بن سکتی ہے مگر سب سے زیادہ اور فوری خطرہ ترکی کو ہے جسے اب شاید اس بات کا دوٹوک فیصلہ کرنا ہوگا کہ نازیوں اور اتحادیوں میں کس کی دوستی قابل ترجیح ہے۔ اگر ترکی نازیوں کے موجودہ دباؤ کے باوجود دو کشتیوں پر سلامتی سے سوار رہ سکے تو اسے دنیا میں انتہائی خوش نصیب ملک سمجھنا چاہئیے۔

"ٹائمز" کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ جرمن فوجی ماہروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ لینن گریڈ کا مورچہ سر ہوکر رہیگا اس لئے وہ اب اپنی تمام توجہ سارے یوکرین کو ہتھیانے پر لگا رہے ہیں۔ نامہ نگار نے اس سلسلہ میں جو حالات بیان کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:-

"بلغاریہ کے شاہ بورس اور وزیر اعظم موسیو ڈرگنوف برلن میں ہٹلر سے ملاقات کرنے والے ہیں جہاں فان پاپان (جرمن سفیر مقیم ترکی) موجود ہونگے۔ کانفرنس میں اس بات پر غور ہوگا کہ ترکی کو اس بات پر کیسے رضامند کیا جائے کہ وہ اٹلی کے جہازوں کو دردانیال سے گذرنے کی اجازت دیدے۔ اب تک ترکی مونٹرکس کے سمجھوتہ کا پابند ہے جسکی رو سے وہ دردانیال کا کلی طور پر مالک ہے اور اسے لڑائی کے زمانہ میں کسی بھی جنگی جہاز کو راستہ نہ دینے کا اختیار حاصل ہے بحر اسود میں روسی بیڑے کا مقابلہ کرنے کے لئے نہ صرف اطالوی بیڑے کی مدد ضروری ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ بحر اسود کے مشرقی حصہ میں کچھ اڈے جرمنوں کے قبضہ میں ہوں۔ یہ اڈے ترکی سے ہی مل سکتے ہیں"۔ کاکیشیا کی طرف بڑھنے کے لئے ہی نہیں بلکہ اسے جیت لینے کے بعد بھی جرمنوں کو درہ دانیال کے راستہ کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ سردی میں ڈینوب دریا پر برف جم جاتی ہے اور وسطی یورپ کی ریلوں کا بار ہلکا کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہوگی کہ کاکیشیا کا تیل اور ڈونس کا کوئلہ دانیال کے راستہ جرمنی اور اٹلی کو بھیجا جائے۔ یہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اناطولیہ کی ریلوے لائن جو اگرچہ کاکیشیا کی طرف تو نہیں جاتی مگر موصل کے قریب تک پہنچتی ہے۔ اور شام اور عراق کے ریلوے سسٹم سے ملکر ایک طرف خلیج فارس اور دوسری طرف فلسطین تک کا راستہ کھول دیتی ہے۔ نازیوں کے منصوبوں کو پورا کرنے کیلئے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ ترکی کے جنوب اور شمال پورب میں اتحادیوں کی مضبوط پوزیشن ہے اور ترکی اتحادی مدد پر بھروسہ کرسکتا ہے مگر بحر اسود کا شمالی اور مشرقی کنارا اور ایجیئن سمندر کا مغربی کنارا نازیوں اور فاشیوں کے قبضہ میں ہے۔ رومانیہ، بلغاریہ، اور یونان جرمنی اور اٹلی کے قبضہ میں ہیں۔ جنوبی یوکرائن پر جرمنوں کا قبضہ بڑھتا جارہا ہے، بلغاریہ عملی طور پر لڑائی کے لئے تیار ہورہا ہے اور اس کے مدبر کنگڈم کی حمایت کا صاف اعلان کررہے ہیں۔ بلغاریہ میں روس کے لئے تو ہمدردی پائی جاتی ہے ترکی کے لئے نہیں اور بلغاریہ کو یہ لالچ بھی ہے کہ جرمنی اور اٹلی کی مدد سے اسے تھریس کا علاقہ مل سکتا ہے۔ ان تمام حالات سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ ترکی اسوقت زبردست آزمائش میں ہے اور ترکی کے آئندہ رویہ اور فیصلہ کا مغربی ایشیا کی قسمت پر گہرا اثر پڑے گا۔

روس اور جاپان

ہمارے خیال میں جاپان کسی اصول کی بناء پر خاموش نہیں بیٹھا ہے نہ اسے روس سے ہمدردی ہے اور نہ اس معاہدہ کا کوئی لحاظ ہے جو مسٹر متسوکا جاپان کی طرف سے کرکے آئے ہیں اگر اس نے اب تک روس کو نہیں چھیڑا یا ولاڈی واسٹک میں امریکہ کا تیل روس کے لئے اترنے دیا تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ جاپان کو یہ یقین نہیں تھا کہ جرمنی اور روس کی لڑائی میں اونٹ کس کل بیٹھے گا۔ تازہ ترین واقعات سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے ادھر یہ خبر آئی کہ کیف کا زوال ہوگیا اور لینن گریڈ اور اڈیسہ خطرہ میں ہیں ادھر یہ خبریں آنے لگیں کہ منچوریا اور منگولیا کی سرحد پر روسی اور جاپانی فوجوں میں چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئی ہیں اور تقریباً دس لاکھ جاپانی فوج منچوریہ کی سرحد پر جمع ہوگئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر لینن گریڈ پر جرمنوں کا قبضہ ہوگیا تو جاپان بھی موقعہ غنیمت جان کر روس پر حملہ کردے گا۔ یہ چھیڑ چھاڑ تو شروع ہی ہوگئی ہے کہ جاپان نے روس پر اپنے سمندر میں سرنگیں بچھانے کا الزام لگایا ہے۔

مسٹر کارڈل ہل کا بیان

مسٹر کارڈل ہل بھی اس بات کے حق میں ہیں کہ امریکہ کا غیر جانبداری کا قانون منسوخ ہونا چاہیئے۔ ایک عرصہ سے اس بات کا چرچا چلا آتا ہے۔ لیکن زیادہ توجہ اس وقت سے دی جانے لگی ہے جب سے جرمنی نے امریکہ کے جہاز ڈبونے شروع کردیئے ہیں۔ مسٹر کارڈل ہل نے اس تنسیخ کی ضرورت بتاتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ جبتک غیر جانبداری کا قانون موجود ہے اسوقت تک نہ تو ہم اٹلانٹک میں اپنے تجارتی جہازوں کو مسلح کرکے بھیج سکتے ہیں اور نہ برطانیہ وغیرہ کے ان جہازوں کا تحفظ کرسکتے ہیں جو ہمارے ملک سے اپنے ملک کو مال لیکر جائیں۔ برطانیہ کی کھلم کھلا امداد بھی اس قانون کے موجود رہتے ہوئے نہیں کیجاسکتی اور نہ کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے محاذ جنگ تک ہم سامان پہونچا سکیں۔ مسٹر کارڈل ہل کے اس بیان سے پوزیشن بہت صاف ہوجاتی ہے۔ لیکن اب تک تو یہی خیال کیا جاتا تھا بلکہ امریکہ مدبروں کی جانب سے یہ کہا جاتا تھا کہ اس ایکٹ کے موجود ہوتے ہوئے بھی یہ سب کچھ ہوسکتا ہے

میں رائے بڑھ رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس سال کے آخر تک روس پر زیادہ سخت وقت آیا تو دوراندیشی کی بنا پر امریکہ جنگ میں شریک ہوجائے گا۔

وائسرائے ہند کے عہدہ میں توسیع

لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کو بوجہ جنگ ایک سال کی توسیع تو پہلے ہی مل چکی تھی۔ اب ایک سرکاری اعلان کے ذریعے برطانوی حکومت نے ان کی میعاد میں ایک سال کا اور اضافہ کردیا ہے یعنی وہ پہلی اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو ریٹائر ہونے کے بجائے پہلی اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو ریٹائر ہونگے اس سے پہلے یہ خبر تھی کہ عہدہ میں توسیع نہ کیجائے گی اور وائسرائے کیلئے کئی ناموں کی قیاس آرائیاں بھی ہورہی تھیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوران جنگ میں حکومت برطانیہ ہندوستان کے وائسرائے کو تبدیل کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔

پچھلی جنگ کے دوران میں لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہوئے تھے اور ان کی جگہ لارڈ چیمسفورڈ آگئے تھے لیکن جب سے اب کے حالات بہت مختلف ہیں۔ اس جنگ کی صورت اور ہی ہے۔ خود برطانوی مدبر یہ کہتے ہیں کہ یہ لڑائی ہندوستان تک پہنچ سکتی ہے خواہ مشرق کی طرف سے ہو یا مغرب کی طرف سے۔

میڈیکل کالج لکھنؤ

لکھنؤ یونیورسٹی سے جو ادارے وابستہ ہیں ان میں سے ایک میڈیکل کالج لکھنؤ اور اس سے وابستہ ہسپتال بھی ہے۔ اس کالج اور ہسپتال کے متعلق ایک عرصہ سے شکایتیں چلی آتی تھیں چنانچہ لفٹنٹ کرنل بچلے کو حکومت کی طرف سے اس کالج اور ہسپتال کے انتظام کی جانچ کے لئے مقرر کیا گیا انہوں نے اپنی تفصیلی رپورٹ پیش کی ہے جس میں بہت سی شکایتوں کو حق بجانب ٹھہرایا ہے مثلاً یہ کہ غریبوں کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا اور غریبوں کو ہسپتال میں داخل ہونے میں بہت دشواری پیش آتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جو اسٹاف کام کرتا ہے اسکی قابلیت کا معیار نیچا ہے تیسرے اخراجات بہت زیادہ ہیں جن میں بآسانی کمی کی جاسکتی ہے۔ یہ سب کچھ سہی لیکن ڈاکٹر بچلے جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اس سے ہمیں اختلاف ہے۔ ان کی تجویز ہے کہ ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے کالج اور ہسپتال کا انتظام یونیورسٹی کے ہاتھوں سے نکالکر براہ راست حکومت کے ہاتھوں میں دیدیا جائے۔

لیکن ہماری رائے میں اس کا صحیح علاج یہ ہے کہ ایک سرکاری اور غیر سرکاری مشترکہ انتظام کے ماتحت اس کالج کو دیدیا جائے تاکہ یہ مشترکہ انتظام کالج اور ہسپتال صحیح اصولوں پر چلا سکے اور عوام کو اس سے زائد سے زائد فائدہ پہونچ سکے۔

نواب صاحب چھتاری کی تقریر

نواب صاحب چھتاری بحیثیت مدار المہام ریاست حیدرآباد عثمانیہ یونیورسٹی کا معائنہ کرنے گئے آپ نے وہاں کے انتظام پر اظہار پسندیدگی کیا اور ساتھ ہی طالبعلموں کے روبرو ایک مختصر سی تقریر بھی فرمائی۔ اس تقریر میں یہ کہا کہ میں اس عمارت کے دیکھنے سے بہت خوش ہوا ہوں، یہاں کے صناعوں نے ہندو آرٹ اور مسلم آرٹ کو ملاکر یہ عمارت بنائی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں ہندو اور مسلمان دونوں ملے ہوئے ہیں اور یہ ریاست ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی علمبردار ہوسکتی ہے۔

نواب صاحب چھتاری جسقدر سنجیدہ اور سلجھے ہوئے ہیں اس سے یہ پوری امید کیجاتی ہے کہ ان کا دور حیدرآباد کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کے لئے بہترین دور ثابت ہوگا۔

مسٹر فضل الحق

مسٹر فضل الحق نے کلکتہ سے شملہ کو روانہ ہونے سے پہلے اخباری نمائندوں کو جو بیان دیا ہے اس میں ایک بار اپنی پوزیشن پھر واضح کی ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نہ تو مسلمانوں کے استحکام میں کوئی پھوٹ ڈالنا چاہتا ہوں اور نہ مسلم لیگ کو کمزور کرنا چاہتا ہوں، میں ابتک مسلم لیگ کا ممبر اور بنگال صوبہ مسلم لیگ کا صدر ہوں مسٹر فضل الحق کے

آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی اور مسلم لیگ کونسل سے استعفیٰ دینے سے بہت لوگوں نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ وہ مسلم لیگ سے مستعفی ہوگئے ہیں یہ غلط ہے انہوں نے صرف مسلم لیگ کی مرکزی جماعت کی نمائندہ رکنیت سے استعفیٰ دیا ہے۔ مسٹر فضل الحق چونکہ وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے کے لئے شملہ تشریف لیجا رہے ہیں اس لئے مسلم لیگ کے حامیوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا کہ شاید ان سے اور حکومت سے مسلم لیگ کے خلاف کوئی سازباز ہوگیا ہے۔

مدراس میں فضل الحق جن جن اسٹیشنوں سے گذرے ہیں وہاں کی مقامی مسلم لیگ نے آپ کا استقبال سیاہ جھنڈیوں سے کیا ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۲ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ملتوی جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع (سینئر وائس چیرمین) کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں حاجی قمر الدین صاحب کا اس رزولیشن پر کافی زور دار مباحثہ ہوا جو فیل خانہ محال کے کچھ مکانوں کے درمیان کی گلی پبلک ڈکلیر کرنے اور وہ باغیچی پارک کے لئے راستہ کھولنے کے متعلق تھا اس کی تائید مسٹر گوبرشاد کپور نے اور اسکی مخالفت پنڈت شیو نرائن ویدی کی۔ مسٹر مصطفیٰ حسین نیّر کی یہ ترمیم منظور ہوگئی کہ گلی کے بند کرنے کی اجازت کے حکم کو منظور کرنے کے لئے اکزیکیوٹیو افسر صاحب سے درخواست کیجائے۔

بورڈ نے مسٹر بی۔ الف دلالی واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کو ایک سال کی مزید توسیع دینا منظور کرلیا ہے اور ساتھ ہی میں اسسٹنٹ واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کے معاملہ میں غور کرنے کے لئے واٹر ورکس کمیٹی سے درخواست کی ہے۔ بورڈ نے ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء سے ملازمان بورڈ کو غلہ کی گرانی کا الاؤنس دینا منظور کرلیا ہے۔ ۱۹ روپیہ ماہوار تک پانے والوں کو ۲ آنہ فی روپیہ ۲۰ روپیہ سے ۴۹ روپیہ تک پانے والوں کو ڈیڑھ آنہ فی روپیہ اور ۵۰ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ تک پانے والوں کو ایک آنہ فی روپیہ کا الاؤنس دیا جائے گا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو رائے بہادر ڈاکٹر بسیشر ناتھ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ کی صدارت میں ہوا بلاک اے گٹیا میں پارک بنانے اور مختلف انجینرنگ کاموں کے لئے ۴۹۳۶ روپیہ کے تخمینے منظور کئے گئے فیکٹری ایریا کے پی بلاک کے ایک حصہ کا ری الاٹمنٹ لے آؤٹ منظور ہوا۔

بینا جھا بر روڈ گراند ٹرنک روڈ کے درمیان زیڈ بلاک گٹیا کا لے آؤٹ منظور ہوا۔ جس میں ٹرسٹ کے نمونے کے طرز (Semi-Detached) دو منزلہ کالج بنانے کے لئے پلاٹوں کا انتظام کیا گیا۔ فیکٹری ورکس ایریا اسکیم میں ایک جھیل بنانے کے لئے ۴۰ ایکڑ زمین دینے کی استدعا کی بابت لالہ پدم پت سنگھانیا کا خط پیش ہوا۔ ٹرسٹ نے عام طور پر اسکیم کو پسند کیا لیکن یہ فیصلہ کیا کہ یہ معاملہ گورنمنٹ کے پاس سفارش بھیجنے کے لئے آئندہ جلسہ میں مفصل شرائط نامہ کے ساتھ پیش کیا جائے۔

مارواڑی اوشدھالیہ کو رعایتی شرائط پر ہسپتال اور دواخانہ بنانے کے لئے نالج گھر اور برہانہ اسکیم کی ۶۰ فٹ کی سڑک پر ۱۶۰۰ مربع گز زمین کا ایک پلاٹ پٹہ پر دینا منظور ہوا۔

ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹرسٹ کے مستریوں اور مزدوروں کو بھی گرانی کا الاؤنس دیا جائے۔ ٹرسٹ انجینر کی یہ تجویز منظور ہوئی کہ آئندہ سے بجائے اسفالٹ کے سیمنٹ کی سڑکیں بنائی جاویں۔ ۲۸۶۳۲۵ روپیہ ۹ آنہ قیمت کی زمین کی فروخت منظور ہوئی اور کل سال کی زمین کی فروخت شدہ کی قیمت ۹۳۵۴۶۰ روپیہ ۳ آنہ ۲ پائی ہے۔

یونین ٹریننگ اسکیم

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور کے چیرمین جے۔ ای۔ پیڈلے اسکوائر سنا۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ اے آئی۔ سی۔ ایس۔ ہیں جنہوں نے یونین ٹریننگ اسکیم کے ماتحت ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے تیسرے بیچ کیلئے مندرجہ ذیل اشخاص کا انتخاب ان امیدواروں کی فہرست سے کیا تھا جسمیں صوبہ متحدہ۔ دہلی۔ صوبہ اجمیر۔ میواڑ اور اسکے آس پاس کی ریاستوں کے امیدوار شامل تھے۔ یہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کانپور سے انگلینڈ کیلئے روانہ ہوگیا ہے روانہ ہونیوالوں کے نام یہ ہیں (۱) مسٹر برنٹ رام ترگین (۲) مسٹر ایم۔ سی۔ مجیٹھ (۳) مسٹر ایل۔ کے بنرجی (۴) مسٹر مینی ویدرا جیکل (۵) مسٹر کرتار سنگھ (۶) مسٹر پرکاش گورمد ماتھر (۷) مسٹر دھونجی مکرجی (۸) مسٹر ابھیکے دیبا

ہندوستانی برادری

۱۸ ستمبر ۶ بجے سے شام کو ہندوستانی برادری

پروپرائٹر باجپیی پریس مال روڈ کی طرف سے مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع سینئر وائس چیرمین میونسپل بورڈ کے بنگلہ واقع چھاؤنی میں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال دائی۔ ایم۔ سی۔ اے آنریری مجسٹریٹ پریسیڈنٹ برادری کی صدارت میں ہوئی جسمیں برادری کی میٹنگ گذشتہ کارروائی سننے کے بعد منظور کیگئی اور مختلف تجویزوں پر غور و فکر ہوا کہ کس طرح برادری کے اصولوں کو لوگوں کے ذہن نشین کیا جائے۔ برادری کا مقصد ہے کہ ہر شخص بلا تفریق فرقہ وارانہ جذبات اور ذات پات کے قیود سے آزاد ہوکر محض ایک انسان بنکر انسان کے ساتھ انسانی برتاؤ کرے۔

اس جلسہ میں مسٹر جوہری جنہوں نے حال ہی میں ایک یونین سوسائٹی قائم کی ہے وہ بھی تشریف لائے تھے اور آنہوں نے اپنی سوسائٹی کے قواعد و ضوابط پڑھکر سنائے لیکن مسٹر عابدی سکریٹری ہندوستانی برادری نے نہایت وضاحت کے ساتھ انکی سوسائٹی کے بعض نقائص پر روشنی ڈالی۔ بعدہ کہا کہ امید ہے کہ وہ انکو دور کرنے کی کوشش کرینگے اور ہندوستانی برادری کے پورے تعاون کا یقین دلایا۔

اس موقع پر مسٹر باجپیی نے ایک شاندار ٹی پارٹی دی۔ اور جناب صدر کے شکریہ کے بعد یہ میٹنگ تقریباً ۸ بجے رات کو ختم ہوئی۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ

جناب مولانا سلیم صاحب سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۵ ستمبر ۹ بجے دن کو جناب نواب سید انور حسین صاحب کے دولتکدہ پر انجمن جامعہ ادبیہ کے سالانہ جلسہ کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ جناب پروفیسر نواب حسین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں یہ طے ہوا کہ انجمن کا سالانہ اجلاس ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کیا جائے جو دو دن کا ہوگا۔ پہلے دن کے اجلاس میں نثر کے مضامین پڑھے جائینگے اور دوسرے اجلاس میں مشاعرہ ہوگا۔

ہر دو اجلاس کی شرکت کے لئے مشہور شعراء اور ادیبوں کو دعوت نامے بھیجے جائینگے اور دونوں نشستوں کی صدارت کے لئے معزز ترین اصحاب کے نام گرامی تجویز کئے گئے ہیں منظوری کے بعد ناموں کا اعلان عنقریب کردیا جائیگا

درگا پوجا

۲۶ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک درگا پوجا کا روزانہ جلسہ رام نرائن بازار کی رضا سرا میں ہوگا۔

یکہ و تانگہ ہڑتال

۲۰ ستمبر کو یکہ و تانگہ یونین کی طرف سے یکوں اور تانگوں کی مکمل ہڑتال منائی گئی۔ یہ ہڑتال میونسپل ملازمان کی زیادتیوں کے پروٹسٹ میں تھی۔

نقشہ اوقات افطار و سحر

جمعہ ۴ رمضان افطار ۶ بجکر ... منٹ سحر ۴ بجکر ... منٹ

سبدِ گل

دنیا میں "غیرت اور تہذیب" کس قدر ترقی کر گئی ہے۔ اس کا اندازہ اس دلچسپ واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ ایک ڈاکٹر صاحب کسی پری جمال طالبہ کو دل دے بیٹھے۔ اور لگے ٹھنڈی آہیں بھرنے لڑکی نے جب دیکھا کہ س ہ

ڈاکٹر صاحب بہت کمزور ہیں چت ہو گئے۔

تو اس نے ڈاکٹر صاحب کے دل بیتاب کی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے کہا کہ۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ سے شادی کر وں میں تو شادی سے پہلے ہی خراب ہو چکی ہوں۔ میرے ہم جماعت طالب علم نے میری عزت اور آبرو کو خاک میں ملا دیا ہے۔ ایسی حالت میں میرا شادی کا کرنا بے سود ہے کیونکہ آپ میری عزت کبھی نہیں کر سکتے"۔ لڑکی کو خیال تھا کہ ڈاکٹر صاحب اس واقعہ کے انکشاف کے بعد دل پر پتھر رکھ کر خاموش ہو جائیں گے۔ لیکن اس کا خیال غلط نکلا۔ ڈاکٹر صاحب تو بری طرح لٹو تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا، کوئی ہرج نہیں اس گناہ کا آسانی کے ساتھ کفارہ ہو سکتا ہے۔"

لڑکی نے پوچھا "کیسے"

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا: "وہی پرانا روما کے پادریوں کا طریقہ"

لڑکی بولی "وہ کیا ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے عالمانہ شان کے ساتھ جواب دیا۔ کہ بد کار کو کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ میں طالب علم کو بلائے لیتا ہوں۔ اور اس کو زبردستی برہنہ کر دوں گا۔ تم دست نازک سے کوڑے مارنا بس اس گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر صاحب کی تجویز کے مطابق طالب علم کو کسی بہانہ سے ڈاکٹر صاحب نے بلایا۔ اور ایک کمرہ میں لے جا کر پستول سے خوفزدہ کر کے اس کے کپڑے اتروا دیئے گئے اس کے بعد حکم دیا گیا کہ وہ اوندھا ہو کر فرش پر لیٹ جائے۔ برابر کے کمرہ سے ڈاکٹر صاحب کی منظور نظر لڑکی اور اس کی ایک سہیلی اسی کمرہ میں آگئیں جہاں یہ پردہ نشانہ منہ اوندھا پڑا ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک ہنٹر اپنی محبوبہ کو دیا۔ اور اشارہ کیا کہ وہ اپنا مقدس فرض "انجام دے۔ چنانچہ دست نازک سے پرانے عاشق پر ہنٹروں کی بارش ہونے لگی۔ جب ڈاکٹر کی محبوبہ مارتے مارتے تھک گئی تو اس کی سہیلی نے مارنا شروع کیا اور اس طرح اس گناہ کا کفارہ پوری طرح ادا ہو گیا۔ اور اب ڈاکٹر کے نزدیک اس خراب شدہ لڑکی سے شادی کرنے میں کوئی ہرج نہ تھا۔

ڈاکٹر صاحب شادی کی تیاریاں ہی کر رہے تھے کہ پولیس نے ڈاکٹر صاحب کو دھر لیا۔ اور دونوں لڑکیاں بھی گرفتار ہو گئیں۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ اس زمانہ میں گناہ کا کفارہ ادا کرنے کے لئے کیسی کیسی عجیب ترکیبیں دریافت ہو چکی ہیں لیکن ہم کو افسوس ہے کہ گناہ کے اس کفارہ کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب اپنی محبوبہ سے محروم ہی رہے۔ اور اب شاید ان تینوں کو کئی مہینے تک جیلخانہ میں چکیاں پیسنی پڑیں گی۔ یہ ہیں نئی تہذیب کی برکتیں۔

نقد و تبصرہ

× (۵) طنزیات۔ ان عنوانات کے تحت، مضامین ہیں جو اپنے طرز تحریر اور ظرافت کی چاشنی میں آپ اپنی نظیر ہیں۔

مکتبہ جامعہ دہلی نے اس مجموعہ کو چھوٹی تقطیع کے ۲۸۳ صفحات پر شائع کیا ہے۔ کتاب مجلد دیدہ زیب ہے قیمت ۱۲؍

رگبی کی زندگی

اسوقت تک ہماری زبان میں ایسی کتابوں کی بڑی کمی ہے جو ناول کے پیرایہ میں تعلیمی مسائل یا مدرسہ کے حالات پیش کر سکے۔ ص ص ص

ادبِ لطیف

یہ دنیا!

وہ ایک نوجوان تھا۔ اس کے نظریات شاعرانہ تھے۔ اس کی عملی زندگی کی تاریخ تمام حسین اسالیبوں سے خالی تھی۔ تخیل کی فریب کاریاں اس کی روح کا سرمایہ تھیں۔

وہ نظام عالم کو درہم کر دینا چاہتا اس کی روح کسی بلند انسان کی تلاش میں تھی۔

وہ انسان ملا۔ لیکن اس میں فریب تھا۔

آراستہ میز کے سفید میز پوش پر شیشے کے پھولدان میں سورج مکھی کے پھول اس کے سامنے برابر لہرا رہے تھے!

ریڈیو بج رہا تھا!

نغمے کا دریا اس کے سامنے بہہ رہا تھا۔

شراب۔ پھول اور نغمہ ——— یہ دنیا

شکستہ زندگی۔ رنج۔ ملال ——— یہ دنیا

محبت۔ جشن۔ کیف ——— یہ دنیا

فریب۔ انقلاب۔ حیات ——— یہ دنیا

شراب کی لہروں میں ڈوبتی ہوئی زندگی ——— یہ دنیا

نقد و تبصرہ

مضامین محمد علی مرحوم

مولانا محمد علی مرحوم کے مضامین کا یہ دوسرا حصہ پروفیسر محمد سرور صاحب جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مرتب کیا ہے اور مکتبہ جامعہ دہلی نے شائع کیا ہے اس مجموعہ مضامین میں (۱) ہندو مسلم منافشات (۲) ہندو مسلم اتحاد (۳) مسلم اقلیت کے تحفظ کی کشمکش (۴) ہندو مسلم سمجھوتہ کی کوشش (۵) کانگریس کی سیاست (۶) روداد چمن (۷) مسئلہ چین (۸) مسئلہ حجاز (۹) ہنگامہ افغانستان (۱۰) علامہ سر محمد اقبال اور انکی شاعری کے متعلق نہایت خوبی سے بحث کی گئی ہے جسکے مطالعہ سے سیاست میں کافی عبور حاصل ہو سکتا ہے۔

چھوٹی تقطیع ۵۰۰ صفحات کی مجلد کتاب دیدہ زیب، قیمت ڈھائی روپیہ ۲۸؍

اسلام کیسے شروع ہوا

مولوی عبدالواحد صاحب سندھی جامعی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے بچوں کے لئے یہ کتاب لکھی ہے جسمیں پروفیسر صاحب نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے "ہم مسلم بچوں کا یہ فرض ہے کہ اپنی اچھی زندگی کے نمونے سے اپنے غیر مسلم پردیسیوں پر یہ ظاہر کر دو کہ اسلام لوگوں کے لئے رحمت ہے۔ اور اسلام مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرنے کا دوسرا نام ہے۔"

پروفیسر صاحب نے بچوں کی ذہنیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نہایت سادہ زبان اور آسان طریقہ سے تقریباً تمام ضروری مسائل رسول اکرمؐ کی زندگی کے حالات اور صحابۂ کرام کے واقعات کو بیان کیا ہے اس کتاب کو مکتبہ جامعہ دہلی نے چھوٹی تقطیع کے ۳۰۸ صفحات پر شائع کیا ہے، کتاب مجلد اور دیدہ زیب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۸؍

خنداں

پروفیسر رشید احمد صدیقی نے اپنے ظرافت آمیز رنگ سے اردو ادب میں ایک خاص لطف اور کیف پیدا کر دیا ہے جسکی خوبی آپکے مضامین پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے موصوف نے وقتاً فوقتاً آل انڈیا ریڈیو دہلی سے جو مضامین براڈکاسٹ کئے ہیں انہیں مضامین کے مجموعہ کا نام "خنداں" ہے جو مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے:۔ (۱) ادھر ادھر کی باتیں (۲) چند معروف اور غیر معروف ہستیاں (۳) نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا (۴) چند خاکے ×

عالمِ نسواں

افغانستان کی عورتیں

جس قدر روح عسکریت افغانستان کی عورتوں میں پروردگار عالم نے پیدا کی ہے اس کا شمہ بھر بھی یورپ کی عورتوں میں نظر نہیں آتا۔ عام طور پر افغانستان کی عورتیں بہت توہم پرست ہوتی ہیں۔ تعویذ۔ گنڈے ان کی جان ہیں۔ پیروں اور ملاؤں کی نذر بھینٹ دینا ان کا روزمرہ کا مشغلہ ہے۔ عام طور پر یہ رواج ہے کہ عورتیں اپنے مکانوں میں بخورات جلا کر دھونی دیتی ہیں تاکہ خبیث ارواح کا اثر زائل ہو جائے۔

خوش قسمتی سے شادی بیاہ کا انتظام ابھی تک بزرگوں کے ہاتھ میں ہے۔ میرا مقصد ان ٹھیٹھ افغانوں سے ہے جو شہروں کی زق زق بق بق سے علیحدہ مضافات میں رہتے ہیں۔ افغانستان میں شادی و بیاہ کے قابل عمر عموماً ۱۹ اور ۲۱ سال کے درمیان خیال کیا جاتی ہے اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے دلہا دلہن برابر کے جوڑ تلاش کئے جاتے ہیں۔ جب کبھی کوئی مشاطہ۔ ادھر ادھر پھر کر کوئی مناسب اور معقول جوڑ تلاش کر لیتی ہے تو وہ لڑکے اور لڑکی کے والدین کو آگاہ کر دیتی ہے۔ جو اس بارہ میں خوب چھان بین کر کے دلہا کے گھر کی عورتیں ایک وفد بنا کر دلہن کے گھر جاتی ہیں۔ ان عورتوں کا یہاں نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ مگر جس مقصد کے لئے وہ جاتی ہیں اس کا ذکر درمیان نہیں آتا ان نئے مہمانوں کی نظروں سے مجوزہ دلہن کو دور رکھا جاتا ہے۔ الغرض بڑی شان کے بعد ان مہمانوں کی ضیافت ہوتی ہے جس کے بعد یہ وفد واپس آجاتا ہے۔ اس قسم کا آنا جانا اور تحفہ تحائف کا سلسلہ مہینوں رہتا ہے اور حرف مطلب زبان پر نہیں آتا۔ کچھ عرصہ بعد ربط ضبط بڑھتے بڑھتے فریقین کے دل مل جاتے ہیں اور معاملہ تیار ہو جاتا ہے۔

بالآخر کسی دن رات کو لڑکے کی والدہ اپنی ہونے والی سمدھن کے گوش گزار کر دیتی ہے کہ وہ یہ چاہتی ہے کہ کسی طرح اپنے لڑکے کو "بچائے" جو بڑا جنگلی اور وحشی لڑکا ہے۔ اس لئے وہ اپنے لڑکے کو اس لڑکی کی غلامی میں دیئے دیتی ہے اور سچ پوچھئے تو واقعی یہ ہے۔ یہی جوروکی غلامی۔ باوجود اس کے کہ افغانستان کے مرد اس قدر خونخوار مشہور ہیں،

اس کے بعد قبیلہ کا بڑا بوڑھا آدمی اس رشتہ کی نوید مسرت افزا لوگوں کو اس طرح سناتا ہے کہ مردوں میں بیٹھ کر مصری کا ایک کوزہ توڑ دیا جاتا ہے۔ دولہا دلہن کی جوڑی کے پروان چڑھنے کی دعا مانگی جاتی ہے۔ اور اس طرح شیرینی کی تقسیم کے بعد منگنی باقاعدہ تسلیم کر لی جاتی ہے۔ قبیلہ کے آدمی چاروں طرف سے "مبارک سلامت ہسلامت مبارک" کا غل مچا دیتے ہیں۔ جہاں یہ رسم ادا ہو گئی پھر اس کا فسخ ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ تمام کنبہ کا ناموس وابستہ ہے۔ اگر خدانخواستہ اس کے بعد بات میں کوئی فرق آجائے تو پھر شمشیر کھینچ لی جاتی ہے۔ اور خون خرابے ہو جاتے ہیں۔

شادی کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ نکاح کی تاریخ مقرر کر دی جاتی ہے۔ جو عموماً ایک سرخ خط بھیجکر عمل میں آتی ہے۔ اس کے بعد مقررہ روز قاضی کے پاس فریقین کی طرف سے دو دو گواہوں کے سامنے نکاحنامہ پر دستخط ہو جاتے ہیں جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ دلہا اور دلہن دونوں زناشوئی کی زندگی بسر کرنے پر رضامند ہیں دولہا اپنی بیوی کے نان و نفقہ اور خور و پرداخت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ اپنی بیوی سے محبت اور اخلاق کا برتاؤ کرے گا۔ اور بیوی وعدہ کرتی ہے کہ وہ اپنے شوہر سے محبت کرے گی۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔ اسکی خدمت کرے گی۔ اور ہمیشہ ایک نیک مزاج عورت کی طرح صبر کرے گی۔ اس تمام کارروائی میں دو گھنٹہ سے زیادہ صرف نہیں ہوتے مگر شادی سے پہلے اور مابعد جو رسمیں ادا ہوتی ہیں انہیں دو تین دن لگجاتے ہیں ص

بچوں کی دنیا

حضرت خواجہ نظام الدینؒ

بچوں آج کی صحبت میں ہم تم کو ہندوستان کے مشہور اولیا حضرت خواجہ نظام الدینؒ کے حالات سنا کر یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ ایک وقت وہ تھا کہ ہندوستان کے ہندو اور مسلمان دونوں انکی عزت اور تعظیم کرتے تھے۔ کیا ہم پھر وہ دور نہیں لا سکتے۔ اگر تم چاہو سب کچھ کر سکتے ہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کا لقب سلطان جی بھی ہے۔ یہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے صوفی اور ایسے بزرگ تھے کہ ہندو مسلمان سب ان کو مانتے اور ان کا ادب کرتے تھے۔ یہ پیدا تو ہوئے بدایوں میں مگر آخر دلی کو اپنا گھر بنا کر وہاں ایسے بیٹھے کہ مرنے پر ہی اٹھے۔ انہوں نے کئی بادشاہوں کا زمانہ اور بہت سے شاہی خاندانوں کا بننا اور بگڑنا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بادشاہوں کے علاوہ ہندوستان کے بہت بڑے شاعر امیر خسرو ان کے ایسے مریدوں میں سے تھے کہ مرنے کے بعد انہوں نے اپنے پیر کے قدم نہ چھوڑے اور ان کے ایسے مریدوں میں سے تھے کہ مرنے کے بعد انہوں نے اپنے پیر کے قدم نہ چھوڑے اور ان کے پاس ہی دفن ہوئے۔ خواجہ صاحب کا مزار موجودہ دلی سے چھ سات میل دکھن پر واقع ہے۔ یہاں پہلے سلطان علاء الدین خلجی نے ایک گنبد بنا کر خواہش کی تھی کہ سلطان جی اس میں دفن کئے جائیں۔ مگر انہوں نے مرنے پر آسمان کے سوا کسی اور سایہ میں رہنا پسند نہ کیا۔ اور جہاں آپ رہتے تھے اس کے قریب کے ایک تالاب کو پھر کر اس میں آپ کی لاش سپرد کر دی گئی۔ اور قبر بغیر سایہ کے مدتوں تک رہی۔ مگر اکبر کے زمانہ میں اس پر گنبد بنا دیا گیا اور وہ اب تک موجود ہے۔

سلطان جی کے مزار کی زیارت کو دور دور سے لوگ آتے اور اس پر فخر کرتے ہیں پہلے وہاں آنے جانے میں بہت دیر لگتی اور دشواری بھی تھی۔ ریل کی برکت سے اس مزار کے قریب ایک اسٹیشن نظام الدین نام بن گیا اور اس وجہ سے راستہ آسان اور وقت کا صرفہ کم ہو گیا ہے۔

اس مزار کے احاطہ کے اندر ایک باؤلی قابل دید ہے اسے خود سلطان جی نے بنوایا تھا۔ اسے وہ بہت عزیز رکھتے تھے۔ اس باؤلی کا جاڑوں میں گرم اور جوش کھا کر سفید ہو جاتا ہے۔ بیمار اس میں نہاتے اور اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس میں گندھک ہے اور اس وجہ سے کھال کے مرض میں بے حد مفید ہے۔

درگاہ کے اندر جاتے ہی داہنی طرف لال پتھر کی ایک مسجد ہے اس کا گنبد بھی عجیب ہے۔ یہ اکرا ہے۔ یعنی اس کے اندر کوئی ڈاٹ نہیں، اس پر اتنا مضبوط کہ چھ سو برس سے یہ اسی طرح کھڑا ہے مسجد کی پیشانی پر خواجہ صاحب کے وصال کی تاریخ کندہ ہے سہ نارادا د بالف شہنشاہ دیں۔ سے تاریخ نکالی گئی ہے جس کے ۷۲۵ ہجری ہوتے ہیں۔

ص اگرچہ یہ ممکن ہے کہ لڑکے نے اپنی دولہن کو اس سے پیشتر کبھی نہ دیکھا ہو۔ مگر لڑکے کی والدہ مہینوں سے لڑکی کی صورت اور سیرت کی نسبت تحقیقات کرتی رہتی ہے۔

شادی سے کئی ہفتے پیشتر لڑکی کے حسن و جمال کو ترقی دینے کی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ اس کو بہت ہلکی غذائیں کھلائی جاتی ہیں مغز بادام انڈے کی سفیدی اور چمیلی کے تیل کا مرکب بنا کر بطور ابٹنا مسلسل طور پر لڑکی کے جسم پر ملا جاتا ہے۔ چہرہ پر باریک اور ہلکے ریشم سے مالش کی جاتی ہے جس سے روواں اڑ جاتا ہے آنکھوں میں سرمہ اور چہرہ پر ہلکا گلابی رنگ دے کر سفیدہ کاشغری کا غازہ لگایا جاتا ہے۔ رخساروں پر سرخی بھی لگا دی جاتی ہے۔ تازہ حنا ہیں کر ہاتھوں اور پاؤں ×

پردۂ فلم

"بمبئی کی سیر"

صبر کر دنیا کی غافل زندگانی پھر کہاں،
زندگی گر کچھ رہی تو نوجوانی پھر کہاں،

سُدا۔ پونا کی ایک حسین دوشیزہ اپنی سہیلی دنیا کے ساتھ بمبئی کی سیر کو آتی ہے۔ اس وقت ہندوستان کی یہ دلہن بمبئی بنی جی اپنی جولانی کی بہاریں لٹا رہی ہے۔ چوپاٹی کے جلوے۔ تاج کے نظارے۔ کھلا بازار۔ آباد گلیاں۔ آئینہ پوش سڑکیں۔ باغ باغ میں چمن بندی اور سمندر کی لہروں سے کھیلتی ہوئی جوانیاں ایک الھڑ دوشیزہ کو نئی زندگی کا لالچ دے کر بیگانہ عقل و ہوش بنا رہی ہیں۔ سُدا کا دامن حسن و شباب بھی محبت کے آب حیات میں بھیگ گیا۔

رات کو سوتے وقت دنیا کے پیٹ میں درد اٹھا۔ دنیا کے شوہر شانتی لال نے ڈاکٹر کو فون کر کے فوراً آنے کو کہا۔ ڈاکٹر آیا لیکن دنیا کے بدلے وہ سُدا کے کمرے میں پہونچ گیا۔ اور اندھیرے میں اس کی نبض ٹٹولنے لگا۔ سُدا کے پیٹ میں درد تو تھا نہیں لیکن سدا کی اٹھتی جوانی کی بہاریں دیکھ کر ڈاکٹر کے دل میں درد ہونے لگا۔ سدا کی چیخ پکار پر سب لوگ جمع ہو گئے۔ اور بیچارہ ڈاکٹر بہت شرمندہ ہو گیا یہ تھا دنیا کا پلان جو فیل ہو گیا......

دنیا دل سے یہ چاہتی تھی کہ جس طرح یہ بمبئی بیاہ کر آتی ہوں۔ اگر میری سُدا بھی کوئی اپنا جیون ساتھی ڈھونڈ لے تو بچپن کی طرح جوانی بھی ایک تھالی میں رہے یہ سوچکر وہ سدا کو پونا سے بمبئی لائی تھی۔ اس لئے وہ سدا کو اس کا جیون پسند کرنے کے لئے بڑے بڑے جتن کرتی ہے۔ انہی دنوں میں ایک موٹر کمپنی کا مالک مسٹر جینت اپنی نئی ماڈل گاڑیوں کی بکری کے سلسلہ میں شانتی لال سے ملنے آیا بہت خوبصورت اور بات چیت میں ... اسکے جانے کے بعد دنیا نے شانتی لال سے کہا ویسا ہی رہیگا جیسا کہ دنیا نے جینت کو فون کیا کہ آپ گاڑی کے ایک نئے خریدار سے ملئے میرے بنگلے پر ارن بجانا ہوگا۔ تھوڑی دیر میں ہم ہی آجائیں گے۔ جینت جانے کی تیاری کرنے لگا۔ ادھر سُدا کو بھی دنیا نے سمجھا بجھا کر ارن بجا۔ بس یہ کہانی میں نئی زندگی پیدا ہوتی ہے۔ نوجوانی کی چھیڑ چھاڑ۔ ادہم دھما چوکڑی سنئے نئے واقعات۔ ہر قدم پر دلچسپ خطرہ۔ پہرا لشکر کا سناٹا۔ کھلی ہوئی چاندنی شباب کی امنگوں میں چور۔ ایک نوجوان جوڑے کی تنہائی کا نازک وقت قابل دید ہے۔ محبت کی زندگی اور پیام شوق کا پورا لطف پردۂ سیمین پیش کرتا ہے۔

یہ تصویر کانپور کے مشہور سنیما ہاؤس نشاط ٹاکیز کانپور میں ۲۶ ستمبر ۱۹۴۱ء سے دکھائی جائے گی۔

× میں ملی جاتی ہے۔ نزاکت پیدا کرنا وہ لوگ نہیں جانتے نہ کوئی اس بات کی پروا کرتا ہے۔ لمبا کرتا جو گھٹنوں تک ہوتا ہے۔ سر پر ایک جوڑا ریشمی دوپٹہ اور شلوار، ورزش کا زنانہ لباس ہوتا ہے۔ جو عورتیں گھروں میں بیٹھتی ہیں عورتوں کو کبھی پریشان نہیں کیا جاتا مگر وہ ہر وقت باحیا رہتی ہیں۔ ان کی نظریں ہمیشہ نیچی ہوتی ہیں اور سب سے بڑا جوہر افغان عورت میں یہ ہے کہ جب تک اس کا شوہر شکم سیر ہو کر گرم گرم کھانا نہیں کھا لیتا وہ اس وقت کوئی پریشان کن بات نہیں کہتی۔

ص ص ص آج سے ایک سو سال پہلے انگریزی زبان میں بھی یہ کمی محسوس کی جا رہی تھی لیکن رگبی کے پبلک اسکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر آرنلڈ کے شاگرد مسٹر طامس ہیوز نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ۱۸۵۷ء میں "ٹوم براؤنس اسکول ڈیز" نامی ایک کتاب لکھی جس میں انھوں نے اپنے مدرسہ کے حالات ناول کے پیرایہ میں لکھے جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا اور اس طرح مسٹر آرنلڈ کے بنیادی تعلیمی اصولوں سے سب لوگ واقف ہو گئے۔

اس کتاب کا ترجمہ مولوی غلام حسین صاحب نے بڑی خوبی سے کیا ہے جو آپ کے سامنے "رگبی کی زندگی" کے نام سے موجود ہے۔

کتاب بہت بلند پایہ اور اپنی نوعیت کی اردو میں پہلی

اقوالِ زرین

صداقت کو مخلوق ... ہے اس کے عادی بنو۔

مصیبت کے وقت دوست کی دوستی کا تجربہ ہوتا ہے۔

قدرتی تعلیم یعنی ذہن رسا اور آمدِ طبع تعلیم سے افضل ہے۔

ایسے امتحان کو جس کی کامیابی کی اُمید نہ ہو ہرگز یاد نہ کرو۔

محبت دولت کا داہنا ہاتھ ہے۔

وہ زندگی پیدا کرو جس میں تغیر نہیں۔

وہ تونگری حاصل کرو جس کو فنا نہیں۔

عدل برائیوں کو روکتا ہے۔

تجربہ علم کی ماں ہے۔

آدمی جب تک اپنی عقل کو دوسرے عقل سے نہ لڑائے تب تک اُسے اپنی عقل کا نقص نہیں معلوم ہوتا۔

انسانوں میں بہترین انسان وہ ہے جو عقل و ادراک کا مالک ہے۔

چھوٹی چھوٹی ... بھی نقصان دہ ہوتی ہیں۔

موجِ تبسم

خریدار: کیا ایک کالر دینا چاہتا ہوں۔
دوکاندار: کس قسم کا؟ جیسا آپ لگائے ہوئے ہیں۔
خریدار: نہیں میں صاف کالر چاہتا ہوں۔

مستری: دیکھو وہ آدمی ایک دفعہ میں بارہ اینٹیں لے جاتا ہے اور تم صرف چھ......
مزدور: جی وہ تو اول درجہ کا سست ہے بار بار آنے سے جی چراتا ہے۔

پہلی سہیلی: گذشتہ شب میرے شوہر نے ایسی بھدی باتیں کیں کہ مجھے ان پر غصہ آگیا۔ میں نے ان سے کہا۔
"میں تمہارا منہ نہیں دیکھنا چاہتی۔"
دوسری سہیلی: پھر تمہارے شوہر نے کیا کیا

بیوی عدالت سے: آپ مجھے یہ مشورہ دینگے کہ مجھے اپنے شوہر کے گھر واپس جانا چاہئے اور اس طرح اس کو ایک موقعہ اصلاح کا دینا چاہئے۔
عدالت: آپ کا خیال درست ہے۔
بیوی: لیکن آپ میرے شوہر کی بیوی تو نہیں ہیں۔

شوہر: مجھے یقین ہو چلا ہے کہ میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے کیونکہ بہت دنوں سے اخراجات کیلئے روپیہ طلب نہیں کیا۔

دلچسپ معلومات

انگلینڈ کی عورتیں فیشن پرستی پر ہفتہ وار دس لاکھ پونڈ صرف کرتی ہیں۔ اور امریکہ کی عورتیں یومیہ ۳۰ لاکھ پونڈ۔

روس کی زمام حکومت پانچ اشخاص کے ہاتھ میں ہے۔ اسٹالن۔ ایزوف۔ ہرسچف۔ درشیلوف اور لٹوینوف۔

دنیا کا عظیم ترین گنبد بیجا پور کا گول گنبد ہے۔ گول گنبد کی تعمیر بیجا پور کے سلطان محمد شاہ کے ہاتھوں سے ہوئی۔

دنیا کا سب سے بڑا بحری جہاز کوین ایلزبتھ ہے۔ جس کا وزن ۸۵۰۰۰ ٹن ہے۔

پرتگال کی قدیم آبادیات مڈگاسکر۔ سماٹرا۔ سیام۔ سیلون۔ ایڈن۔ اور مورشیش ہیں جن پر غیروں کا ابھی تسلط ہے۔

چین کے مشہور جنرل چیانگ کائی شک کی پیدائش ۱۸۸۷ء میں قصبہ ننگو اچیکیانگ میں ہوئی۔

... ہے۔

ٹڈی اپنی لمبائی سے دوسو گنا دور تک پھدک سکتی ہے

سانپ کچھ کھائے پئے بغیر مہینوں تک زندہ رہ سکتے ہیں

معلوماتِ عامہ

عدالتوں کے دلچسپ واقعات

وکیلوں اور ججوں کی حاضر جوابی کی دلچسپ مثالیں

قانونی موشگافیوں کے اکھاڑے ہونے کے اعتبار سے عدالتوں کو عام طور پر خشک، جگہیں سمجھا جاتا ہے۔ مگر آپ کو یہ سنکر حیرت ہو جائیگی کہ قانونی موشگافیوں اور خشکی کے اسی ماحول میں کبھی کبھی ایسے ایسے نفیس لطیفے بھی ہو جاتے ہیں جن پر ذوق سلیم سر دھنتا ہے۔ اور اکثر اوقات ججوں اور وکلا میں ایسی دلچسپ چونچلیں ہوتی ہیں کہ سامعین کے لئے کمرہ عدالت کی خشک فضا چند لمحات کے لئے فردوس گوش بن جاتی ہے۔

پنجاب ہائیکورٹ کا ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک جج صاحب تھے جن کا مزاج بہت درشت تھا اور جو یو پی کے وکلا سے خاص طور پر نفرت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کی بینچ میں یو پی کا ایک بہت بڑا بیرسٹر کھڑا تھا کہ آپ نے اس ٹیبل پر جو بیرسٹر مذکور کے آگے بچھا ہوا تھا۔ اس طرح اپنی ٹانگیں پیچھے سے اٹھا کر اوپر رکھیں کہ جوتوں کے تلوے ٹھیک بیرسٹر کے منہ کے سامنے آگئے۔ یہ بیرسٹر کی کھلی توہین تھی۔
بیرسٹر بحث شروع کرنے ہی کو تھا۔ اس نے جج صاحب سے خطاب کر کے کہا۔ "مائی لارڈ مجھے آپ کے کونسے سرے کو مخاطب کرنا چاہئے؟"
جج صاحب سمجھ گئے۔ انہوں نے مزاقیہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا "جس سرے کو آپ مخاطب کرنا چاہیں"
بیرسٹر نے سنجیدگی سے جواب دیا "درست ہے۔ آپ کے دونوں سرے ایک سے ہی ہیں"۔ کہا جاتا ہے کہ جج صاحب نے فوراً ٹیبل پر سے ٹانگیں اٹھا کر کھینچ لیں اور اس کے بعد وہ یو پی کے کسی بیرسٹر سے اکھڑ پن سے پیش نہیں آئے۔

الہ آباد ہائیکورٹ کے ایک جج صاحب نے ایک کتا پال رکھا تھا اور اسے کچھ ایسا سدھا رکھا تھا کہ عدالت میں وہ چپ چاپ ان کی کرسی کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ اکثر جج صاحب وکلا کی بحث سنتے سنتے کتے کی طرف مڑ کر اسے تھپکیاں دینے لگا کرتے تھے۔ اور وکیل رکتے تھے تو ان سے کہہ دیتے تھے "آپ بحث جاری رکھیے"۔ وکیل اس سے بہت جھنجھلاتے تھے۔ مگر انہیں کوئی ترکیب نہ سوجھتی تھی۔
ایک وکیل بڑا حاضر جواب تھا۔ ایک دن جج صاحب نے اسی طرح ... وکیل فوراً خاموش ہو گیا۔ جج صاحب نے کہا "آپ رک گئے؟" ... اور اس کی طرف دیکھ کر گردن ہلاتے ہوئے کہا "آپ بحث جاری رکھئے"۔
وکیل نے فوراً ... میں سمجھا تھا کہ آپ ... سے مشورہ کر رہے ہیں"۔
جج صاحب نے تو کتے کی طرف سے رخ پھیر لیا اور اس کے بعد پھر کبھی وہ کتا کمرہ عدالت میں نہیں دیکھا گیا

ایک جج صاحب اکثر بحث سننے کے دوران میں اس طرح سر ہلانے لگتے تھے گویا وہ کہہ رہے ہیں کہ جو کچھ وکیل بیان کر رہا ہے اس میں تو کوئی وزن ہی نہیں ہے۔ اکثر وکیلوں کو یہ بات بہت چبھتی تھی۔ آخر ایک وکیل نے ایک دن ان پر ایسا فقرہ چست کیا کہ پھر کبھی انہوں نے اس طرح گردن نہیں ہلائی ہوا یہ کہ ایک تیز طبع وکیل جیوری کو مخاطب کر کے اپنے موکل کی بیگناہی ثابت کر رہا تھا۔ جج صاحب عادتاً گردن ہلانے لگے۔ وکیل نے جیوری سے خطاب کر کے کہا۔ حضرات اگر معمولی طور پر دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ جیسے جج صاحب ... بہت دن تک یہاں رہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہز لارڈ شپ جب اس طرح گردن ہلاتے ہیں۔" تو بس یوں ہی ہلاتے ہیں۔

انگلستان کے مشہور سیاستدان لارڈ برکن ہیڈ جن کا اصلی اور قانونی نام الف۔ ای۔ اسمتھ تھا۔ وہ بھی حاضر جوابی میں بہت ماہر تھے۔ ایک لڑکے نے جو ٹریم کے نیچے آکر زخمی ہو گیا۔ ٹریموے کمپنی پر دعویٰ کر دیا۔ الف۔ ای اسمتھ کمپنی کی طرف سے پیش ہوئے کمپنی کے خلاف یہ الزام تھا کہ ڈرائیور نے اس قدر لاپروائی سے ٹریم چلائی کہ لڑکا زد میں آگیا۔ اور آنکھوں پر ضرب لگنے کی وجہ سے وہ اندھا ہو گیا ہے۔
جس جج کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا وہ اتفاق سے بہت رحم دل انسان واقع ہوا تھا۔ اور اس موقع پر اس نے رحم دلی ظاہر کرنے کے جوش میں عہدے کی ذمہ داریوں کی حدود سے آگے قدم بڑھایا۔ کہنے لگا۔ اوہو یہ بیچارہ اندھا ہو گیا ہے۔ افسوس۔ اسے کرسی ... کرسی پر۔ تاکہ ... اچھی طرح دیکھ سکیں۔"
کرسی عدالت میں ہونے کی صورت میں ایک جج کو اتنی یک طرفہ ہمدردی ظاہر نہیں کرنی چاہئے۔ الف۔ ای۔ اسمتھ نے فوراً احتجاج کیا۔ "مائی لارڈ اس لڑکے کو ہر ایک اسیسر کے پاس لے جا کر کیوں نہ دکھا دیا جائے۔"
جج اس پر بہت چراغ پا ہوا۔ اور ڈانٹنے کے طور پر بولا۔ "آپ کا یہ فقرہ بہت نامناسب ہے۔"
نوجوان بیرسٹر نے فوراً جواب دیا۔ "یہ ایک ... بات پر کہا گیا ہے۔"
جج کو اور بھی غصہ آیا۔ بولا۔ "مسٹر اسمتھ آپ نے شاید بیکن جیسے زبردست انسان کا وہ فقرہ تو سنا ہوگا۔ کہ جوانی اور مصلحت اندیشی کبھی ایک ساتھ نہیں دیکھی گئیں۔"
مسٹر اسمتھ بھی جواب دینے کو تیار تھے۔ بولے۔ "جی ہاں میں نے سنا ہے۔ لیکن تو پہلے بیکن جیسے زبردست انسان کا وہ فقرہ بھی سنا ہے کہ زیادہ باتیں بنانے والا جج بے سرا باجہ ہوتا ہے۔"
جج صاحب کی آتش غضب اب پوری طرح بھڑک اٹھی۔ انہوں نے چیخ کر کہا۔ "نوجوان بیرسٹر تم توہین کر رہے ہو!"
نوجوان بیرسٹر نے فوراً جواب دیا۔ "جی ہاں میں ایسا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور آپ ایسا کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔"
جج کو اس مرحلے پر بات کو ٹالدینا چاہئے تھا۔ مگر وہ نہ مانا بولا۔ "آپ کے خیال میں مجھے اس کرسی پر یونہی بٹھا دیا گیا ہے"۔
الف۔ ای سمتھ کو بڑا ہی اچھا موقع ہاتھ آیا۔ اس نے کہا۔ "یور آنر بھلا میں قدرت کی مصلحتوں کو کیا جانوں اس کی چیز ہے جس سے زیادہ سے زیادہ بیوقوف کو چاہے بخش دے۔"

مگر ہمیشہ وکیلوں اور بیرسٹروں ہی کی چڑھ نہیں بنتی۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان سے کوئی ایسی چوک ہو جاتی ہے۔ جس پر کمرہ عدالت قہقہوں سے زعفران زار بن جاتا ہے اور انہیں پسینے پسینے ہونا پڑتا ہے۔
بمبئی ہائیکورٹ میں ایک نوجوان انگریز بیرسٹر پریکٹس کرتے تھے۔ انہیں قانون سے تو پوری پوری واقفیت تھی۔ مگر ہندوستانی زبان سے اتنی زیادہ واقفیت نہیں تھی۔ گو وہ لوگوں کا مطلب زبان کی کھینچا کھینچی کے بعد سمجھ لیا کرتے تھے اور بس ٹوٹی پھوٹی ہی زبان سے کام چلاتے تھے۔
ایک مرتبہ یہ بیرسٹر صاحب ایک گواہ پر جرح کر رہے تھے کہ اس نے یہ کیسے معلوم کیا کہ اس جگہ کا فاصلہ

...مجسٹریٹ نے فوراً جواب دیا۔ "جی ہاں! آپ سے پہلے ہم اس کا مطلب نہیں سمجھ سکے تھے۔"

ممکن ہے کہ یہ فقرہ نادرستہ ہی کہا گیا ہو۔ مگر اس میں "چوٹ" اتنی واضح تھی کہ سامعین ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔

اسی طرح دہلی کی ایک عدالت میں ایک مرتبہ ایک مجسٹریٹ ... آنکھیں نکالتے ہوئے کہا "کیا تم ... عدالت میں سے جو ملزم کے پاس ... شناخت کر سکتے ہو؟"

... "جی ہاں ایک تو یہ رومال ہی ہے ... پر بی ... کڑھا ہوا ہے۔"

... "واہ! اس سے کیا ہوتا ہے۔ ایسا ہم ... کڑھا ہوا ایک رومال تو میری جیب میں بھی ہے۔" ... جواب دیا "حضور! میرے اس قسم کے دو رومال کھوئے گئے ہیں۔"

اسی طرح ایک مرتبہ ایک مجسٹریٹ نادرشاہ خود ہی ... کا نشانہ بن گئے۔ ہوا یہ کہ ان کی عدالت ... اور تکرار پر نوبت آگئی۔ ایک ... مجسٹریٹ کو مخاطب کر کے چلا کر کہا "میں نے تجھ سے بڑا بیوقوف آج تک نہیں دیکھا۔"

مجسٹریٹ صاحب نے فوراً ... ہوئے۔ اور گھبرا کر بولے "کیا آپ بھول گئے ہیں یہاں موجود ہوں۔"

غرض عدالتوں جیسی خشک جگہیں بھی بعض اوقات حاضر جوابی اور پر مذاق فقروں سے قہقہہ زار بن جاتی ہیں۔

اسپین اور مانچوکو میں معاہدہ

میڈرڈ۔ ۱۹ ستمبر۔ جمعرات کی صبح کو مانچوکو اور اسپین کے درمیان دوستانہ تجارتی اور بحری معاہدہ پر دستخط ہوگئے۔ سائنور سونئر نے اسپین کی طرف سے اور مسٹر کوان مادسوہرا وزیر خارجہ مانچوکو نے اپنے ملک کی طرف سے دستخط کئے۔

سامان خوراک

شملہ ۱۹ ستمبر۔ مندرجہ ذیل بحری تار سے طہران سے شملہ میں وصول ہوا کہ برطانوی حکام نے ۱۲ ستمبر کو ... کے علاقے میں ۷ سو ٹن آٹا پہونچایا۔

مندرجہ ذیل اشیاء ایران میں افسران مجاز کے ہاتھوں فروخت ہونے کے لئے ہندوستان سے بندرشاہ پور پہونچنے والی ہیں۔ ۱۵۰ ٹن گندم ۵۰۰ ٹن شکر۔ تقریباً ۵۰۰ ٹن چائے۔

شکر کے بڑے ذخیرے کے ہواز اور محرہ سے ایرانی حکام طہران میں منتقل کر رہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ۳۰ ہزار ٹن شکر کی ایک کھیپ جو برطانوی اور ولندیزی ہوپار ... ولندیزی جزائر شرق الہند سے منگوائی گئی تھی ...

لندن ۱۹ ستمبر۔ ... نے اپنے بیٹا ... کے رواج کو ختم کر دیا ہے۔

...وشمار شائع کئے ہیں وہ انتہا درجہ مضحکہ خیز ہیں جو سوسکی

پولینڈ کا علاقہ لاشوں سے اٹا پڑا ہے

لندن ۲۳ ستمبر۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ آج دوپہر کے بعد ماسکو میں سپنٹ سپریم کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ماسکو میں ہونے والی جنگی کانفرنس کے متعلق اہم فیصلہ کیا گیا۔

رائٹر کے نامہ نگار نے پولینڈ سے لکھا ہے کہ محاذ جنگ کے ساتھ ساتھ کا تمام علاقہ جرمنی اور روس کے لاکھوں سپاہیوں کی لاشوں سے اٹا پڑا ہے۔

بنگال ٹائم

کلکتہ۔ ۲۳ ستمبر۔ ایک پریس نوٹ کے ذریعہ حکومت بنگال نے اعلان کیا ہے کہ پہلی اکتوبر سے بنگال ٹائم کہا جائے گا۔ اس نوٹ میں لکھا ہے کہ کلکتہ اور اس کے مضافات میں روشنی کی پابندیاں ہونے کی وجہ سے حکومت چاہتی ہے کہ رات کی سواریوں میں زیادہ سے زیادہ کمی رہے۔

امریکہ کا ایک اور جہاز ڈوب گیا

واشنگٹن ۲۳ ستمبر۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آئس لینڈ کے سمندر میں امریکہ کا جہاز جو حکومت کی ملکیت تھا ڈوب گیا۔ اس جہاز پر پناما کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔

ترکی اور جرمنی میں تجارت

انقرہ۔ ۱۲ ستمبر۔ جرمنی کے اقتصادی مشن کے لیڈر ڈاکٹر کلاڈیس ترکی اور جرمنی کے درمیان زرعی مال کی مقدار طے کرنے کے معاملہ میں تو کامیاب ہوگئے ہیں لیکن کانوں سے جو چیزیں نکلتی ہیں ان کی مقدار مقرر کرنے کے سوال پر ابھی بات چیت جاری ہے۔

شام میں مشترکہ گورنمنٹ بنیگی

لندن ۲۳ ستمبر۔ بیروت کی ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ شام میں ایک کولیشن گورنمنٹ بنیگی ہے

پریسیڈنٹ روزویلٹ کا نمائندہ

لندن ۲۳ ستمبر۔ ویٹیکن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ صدر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ٹیلر روم میں پہونچے جہاں سے آپ ویٹیکن میں پہونچے اور پوپ سے ملاقات کی۔ مسٹر ٹیلر نے پوپ کو صدر روزویلٹ کا ایک خفیہ خط پیش کیا۔

مغربی افریقہ میں جرمنوں کا داخلہ

لندن ۲۳ ستمبر۔ فرانسیسی شمالی افریقہ میں حالات غیر معمولی صورت اختیار کر رہے ہیں ویشی گورنمنٹ کے انکار کے باوجود جرمن ڈیکار کے سامنے کا اور فرانس کی دیگر افریقی بندرگاہوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

مغربی افریقہ کی بندرگاہوں میں جرمن کافی تعداد میں ... ہیں۔ فرانس کے ایک افسر نے جو ... ہے ...

قومیں آگے بڑھ رہی ہیں۔

جس میں تمام پارٹیوں کو نمائندگی دی گئی ہے اس گورنمنٹ کے ممبروں کی اکثریت جنرل ڈیگال کے حامی اور آزاد فرانسیسی تحریک کے سرگرم کارندوں کی ہے۔

ایران کا تخت طاؤس

ایران (بذریعہ ڈاک) شاہان ایران کا قدیم محل میدان توپ خانہ میں ہے شاہی کمرہ بھی اسی محل میں ہے اور اسی جگہ تخت طاؤس بھی ہے۔ لیکن یہ نادرشاہ والا تخت طاؤس نہیں جو دہلی سے لایا گیا تھا۔ دوسرا بڑا اہم میدان مشق دپریڈ گراؤنڈ ہے۔

سابق شاہ ایران نے ساری دولت قوم کو دیدی

طہران ۲۳ ستمبر۔ حکومت نے سابق شاہ رضا خاں پہلوی کے پاس جو دو ایلچی اصفہان بھیجے تھے وہ ایک خط لیکر آئے ہیں جس میں سابق شاہ نے اپنی تمام ملکیت ایرانی قوم کی طرف منتقل کر دی ہے۔ شاہ کی بے شمار دولت جس کا اندازہ چار کروڑ پونڈ ہے غیر ملکی بنکوں اور بالخصوص امریکہ میں جمع ہے۔

فرانس ڈیکار کا بچاؤ کرے گا

لندن ۲۳ ستمبر۔ فرانسیسی شمالی افریقہ کے ویشی کے ہائی کمشنر نے ڈیکار کی حفاظت کے لئے جو نئی اسکیم تیار کی ہے اسے ویشی کیبنٹ نے منظور کر لیا ہے۔ ویشی میں ہائی کمشنر نے خود اس کی اطلاع دی۔ آپ نے کہا کہ حملہ خواہ کسی طرف سے ہو ہر حال اور ہر قیمت پر شہر کی مدافعت کی جائے گی۔

ایران کے حالات

لندن ۲۳ ستمبر۔ ایران کے سفیر جرمنی اٹلی اور رومانیہ سے واپس بلائے جا رہے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ ان ملکوں سے ایران کے تعلقات ٹوٹ گئے۔ سابق شاہ ایران اصفہان سے ہندوستان کی طرف آ رہے ہیں۔

بحری اڈے کی قلعہ بندیوں میں مصروف ہیں۔

امریکہ میں جہاں اس صورت حالات کے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے وہاں تشویش بھی پائی جاتی ہے۔ امریکہ والے ڈیکار کی اہمیت کو بھول نہیں سکتے۔ کیونکہ جرمنی اسے وسطی اور جنوبی امریکہ پر حملوں کے لئے استعمال میں لا سکتے ہیں۔

سندھ اسمبلی کی کانگریس پارٹی کو ہدایت

واردھا ۱۹ ستمبر۔ بابو راجندر پرشاد نے نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ سندھ اسمبلی کی کانگریس پارٹی کو ہدایت کی گئی ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس نے جو پالیسی مقرر کی ہے اس کو قائم رکھا جائے۔ یعنی اللہ بخش وزارت کی امداد جاری رہے۔ ہونکہ اب تک ایسے حالات پیش نہیں آئے ہیں جن کی وجہ سے اس پالیسی پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہو۔

ڈاکٹر حسین ظہیر رہا ہو گئے

لکھنؤ ۱۲ ستمبر۔ ڈاکٹر حسین ظہیر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی جو لکھنؤ یونیورسٹی کے سٹاف کے ممبر ہیں اپنی سزائے قید کی پوری میعاد ختم ہونے کے بعد رہا کر دئے گئے۔

امریکہ کے ٹینک روس کو

لندن ۱۲ ستمبر۔ واشنگٹن کی خبر ہے کہ امریکہ کے ٹینک ولاڈی واسٹک کے راستہ روس کو روانہ کر دئے گئے ہیں۔

ہندلنکا کانفرنس

کولمبو ۲۰ ستمبر۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندلنکا کانفرنس کی بحث میں دونوں ملکوں کے ... ہیں ... اہم نکتوں پر ... میں سے

... پہلے مشکل معلوم ہوتے تھے فیصلہ ہو گیا ہے ابھی چند نکتے اور باقی رہتے ہیں جن پر غور کیا جائے گا۔ لیکن امید ہے کہ ان میں کوئی مشکل نہ ہوگی۔

اڑیسہ میں کولیشن وزارت کے امکانات

برہمپور ۲۰ ستمبر۔ پنڈت گوداوری مشرا اور پنڈت نیلکنٹھ داس کل یہاں آئے اور اڑیسہ میں کولیشن وزارت بنانے کی کوشش کے متعلق مقامی لیڈروں سے مشورہ کیا۔ یہاں سے یہ دونوں مسٹر دیپ کریپانگ سے ملاقات کرنے چکاکل گئے اور وہاں سے واپس آکر راجہ بہادر کالی کوٹ سے مشورہ کیا۔ اس ملاقات میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے لیکن ... کولیشن وزارت کی تشکیل کے امکانات روشن ہیں۔

لندن ۲۳ ستمبر۔ ... نے اعلان کیا ہے کہ ... کانفرنس ... امریکی اور برطانوی

ترکی نے جرمنی کا الٹی میٹم مسترد کر دیا

(نیا بلٹن)

لندن ۲۱ ستمبر۔ یہ یقین کرنے کے لئے وجہ موجود ہے کہ جرمنی درۂ دانیال اور باسفورس پر آئندہ چند ہفتوں میں حملہ کرنے کی کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ اطلاع ایک سیاسی نامہ نگار کی ہے۔ نامہ نگار کا مزید بیان ہے کہ کریمیا۔ بلگیریا کی بندرگاہوں اور ابناؤں پر قبضہ کالے سمندر پر پورا بحری قبضہ کرنے کے لئے اہم قدم ہے اور اگر کاکیشیا (کوہ قاف) کے تیل کے کنوؤں اور وشاف کو جانے والی پائپ لائن کو جیتنا ہے تو کالے سمندر پر بحری اقتدار لازمی اور ناگزیر ہے۔

بلغاریہ پر قبضہ کے لئے جرمنی کے راستے میں ایک بڑی دشواری یہ ہے کہ وہاں کی رائے عامہ اس کی طرفدار ہے۔ دوسری طرف شاہ بورس سے لے کر نیچے تک گویا ساری بلغاری قوم روایتی طور پر ترکوں کی دشمن ہے۔

جرمنی نے جو اندازے لگائے ہیں ان میں یہ بات مشکوک ہے۔ کہ بلغاریہ کی رائے عامہ اس بات پر رضامند ہو جائے گی۔ کہ صرف کوہ قاف پر حملہ کرنے کی خاطر درۂ دانیال پر حملہ کیا جائے۔ درہ دانیال پر حملہ کرنے کے لئے تو بلغاری فوج کی سخت ضرورت ہے۔

پہلے معلوم ہوا تھا کہ جرمنی نے حکومت ترکی کو الٹی میٹم دیدیا تھا۔ کہ آبنائے باسفورس اور درۂ دانیال پر انہیں قبضہ دیدیا جائے۔ الٹی میٹم میں ایک دلیل یہ پیش کی گئی تھی کہ ایجین سمندر کے جزیروں پر جرمنی کنٹرول ہو جانے سے اب ترکی جرمنی کے رحم و کرم پر ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ترکی نے اس الٹی میٹم کو مسترد کر دیا ہے۔ لہذا اب جرمنوں کے پاس نعم البدل یہی ہے کہ وہ بلغار کے راستے ترکش تھریس پر حملہ کریں۔ شاہ بورس سے وعدہ کیا گیا ہے کہ صلح کا معاہدہ ہوتے وقت سارا تھریس کا حصہ استنبول بلغاروی علاقہ میں شامل کر دیا جائیگا

اب یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ بلغاریہ کی طرف سے جو خطرہ پیش آیا ہوا ہے۔ اس سے ترکی باخبر ہے یا نہیں۔ یہ امر واضح اور ظاہر ہے کہ بلغاریہ اور جرمنی کا مشترکہ حملہ آبنائے ریاستوں اور درہ دانیال تک ہی محدود رہیگا۔ اناطالیہ کی سرحد پر اتحادیوں کی جو فوجیں جمع ہیں ان کی اسوقت تک کوئی اہمیت نہیں تاوقتیکہ حکومت ترکی اتحادیوں سے مدد نہ مانگے۔ تاکہ یہ فوجیں تھریس کی سرحد پر بھیجدی جائیں۔ جہاں سارے معاملہ کا فیصلہ ہوتا ہے۔

پونڈ امریکہ میں اور اس سے زیادہ رقم برطانیہ میں کاروبار میں لگی ہوئی ہے۔ شاہی جواہرات کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے رپورٹ دی ہے کہ نیشنل بنک کے خزانہ میں تمام جواہرات محفوظ ہیں

ایرانی وزیر اعظم نے آج اپنی نئی کیبنٹ کو پارلیمنٹ میں پیش کیا کیونکہ نئے شاہ کی جانشینی کے بعد یہ ضروری تھا کہ امید کی جاتی ہے کہ ہر قسم کی ریاستی اجارہ داری کو ختم کر دیا جائے گا۔

جنگی مشاورتی کونسل توڑ دی جائے

شملہ۔ ۲۰ ستمبر۔ سردار سنت سنگھ ممبر مرکزی اسمبلی نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے کہ ان سب لوگوں کو جنہیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نظر بند یا قید کیا گیا ہے۔ اور جنہیں کسی تشدد کے جرم میں سزا نہیں ہوئی۔ انہیں رہا کر دیا جائے ایک اور رزولیوشن میں یہ تجویز کیا ہے کہ گورنر جنرل سے سفارش کی جائے کہ وہ جنگی مشاورتی کونسل توڑ دیں کیونکہ یہ نہ موجودہ حالات کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے نہ اسے رائے عامہ کا اعتماد حاصل ہے۔ سر ضیاءالدین نے ریلوے سروس کے حالات کے متعلق رزولیوشن پیش کیا ہے۔

ترکی کو برطانیہ کی تنبیہہ

لندن ۲۰ ستمبر اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے استنبول سے اطلاع دی ہے کہ چونکہ برابر یہ افواہ گرم تھی کہ بلغاریہ نے اٹلی کے تباہ کن جہاز خریدے ہیں اور ان کے آبنائے میں سے ہو کر کالے سمندر تک جانے کا امکان ہے۔ اس لئے ترکی کی حکومت کو جو تنبیہہ چند مہینے پہلے کی گئی تھی۔ وہ پھر دہرائی گئی ہے کہ بلغاریہ کو نہ لڑنے والا ملک نہیں سمجھا جاسکتا۔ کیونکہ یونان اور یوگوسلاویہ سے اعلان جنگ ہوا تھا اس لئے بلغاریہ کا جھنڈا لہراتے ہوئے جہازوں کا آبنائے میں سے گذرنا مانٹرو کے کنونشن کی خلاف ورزی متصور ہوگا۔

مصر میں محوری دستے تباہ

لندن ۲۲ ستمبر۔ تین دن کی لڑائی کے بعد دو محوری دستوں کو جو حال ہی میں مصر کی سرحد میں گھس گئے تھے۔ تہ و بالا کر دیا گیا۔ یہ اتوار کی رات کی باخبر حلقوں کی خبر ہے۔ اس لڑائی میں برطانی شاہی ہوائی بیڑے، بہادروں مسلح کاروں اور پیدل فوج نے مل جل کر کام کیا۔

روسیوں نے ایک جزیرہ واپس لے لیا

لندن ۲۲ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوج نے جزیرہ ہورسر ا پر جو چند ہفتوں سے جرمنی کے قبضہ میں تھا دوبارہ قبضہ کر لیا ہے

جرمنی کے ۸ ۱/۲ ہزار جہاز تباہ

لندن ۲۱ ستمبر روس سے سرکاری اعلان ہوا ہے کہ تین مہینے کی لڑائی میں جرمنی کے ۸۵۰۰ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۹ ستمبر کو لیننگراڈ پر کئی بار ہوائی حملے کرنے کی کوشش کی گئی جس کے دوران میں ۱۷ جرمن جہازوں کو تباہ کر دیا گیا۔

اہل تھائی لینڈ کو وزیر اعظم کی تنبیہہ

بنکاک۔ ۲۱ ستمبر۔ صورت حالات بہت کشیدہ ہوگئی ہے۔ اور جنگ جس میں تھائی لینڈ بھی شامل ہو کسی لمحہ بھڑک سکتی ہے یہ وہ تنبیہہ ہے جو تھائی لینڈ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل لونگ پیبل گنڈام نے کل رات ریڈیو سے تھائی لینڈ کے باشندوں کو دی۔

سابق شاہ ایران پر مقدمہ چلایا جائیگا

طہران ۲۰ ستمبر ایران کی پارلیمنٹ نے سابق شاہ رضا خاں پہلوی پر جو اصفہان میں اپنے مکان میں نظر بند ہیں۔ مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ دو عدالتی وزیر اصفہان گئے ہیں جو ریاست کی طرف تمام ملکیت منتقل کرنے دستاویز پر سابق شاہ سے دستخط کرائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ رضا خاں پہلوی کے ۱۰ لاکھ

چینیوں پر نیا حملہ

ٹوکیو ۲۱ ستمبر جاپان کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دریائے ینگ سی کے دائیں کنارے پر گذشتہ ہفتہ سے جاپانیوں نے باقی ماندہ چینی فوجوں پر نیا حملہ شروع کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مینگ تنگ کود۔ سنکونگ اور قالوم سے جاپانی فوجیں پنکھے کی صورت میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور چینی فوجوں کو دریائی سمت میں گھیرا جا رہا ہے۔

کیف کی حالت

کیف کے متعلق روسی اطلاع یہ ہے کہ جرمنوں نے کھنڈر پر قبضہ کیا ہے مگر سوئٹزرلینڈ سے وقتی نیوز ایجنسی کو جو اطلاع پہنچی ہے اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کیف سلاوی شہر ہے جو باہری علاقوں میں گھمسان کی لڑائی کے باوجود تباہی سے محفوظ اور بہت کم نقصان کے بعد جرمنوں کے قبضہ میں پہونچ گیا

بحکم جناب سشن اینڈ سول جج صاحب بہادر کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱۔ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱ اکیس سنہ ۱۹۴۱ء

عدالت۔ سشن اینڈ سول جج بہادر ضلع کانپور

ہر پرشاد و رام پرشاد عرف بالا پسران رام سرن قوم ویش اوپر ساکنان مکان نمبری ۱۲۱/۶۶ محلہ لاٹوش محال شہر کانپور نابالغان برفاقت متھرا پرشاد ولد بابو رام قوم ویش اوپر ساکن مکان نمبری ۱۰۷/۱۲۶ محلہ ڈھنکٹی شہر کانپور رفیق دوران مقدمہ پھوپھا حقیقی نابالغان مدعیان

۱۔ محمد عبدالمبین ولد عبداللطیف قوم مسلمان ساکن بیچ باغ شہر کانپور (۲) محمد رشید ولد حاجی محمد وزیر قوم مسلمان ساکن بیچ باغ شہر کانپور

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقراریہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت
بحکم سندر لال منصرم
عدالت سول اینڈ سشن ججی کانپور

بحکم جناب سول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت سول اینڈ سشن ججی کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۳ ـــ بابت سنہ ۱۹۳۲ء
متفرقہ نمبر ۵۵ ـــ بابت سنہ ۱۹۴۱ء

لالہ کیشو رام ولد رام گوپال قوم رستوگی ساکن اشرف آباد لکھنؤ

بنام۔ نواب محمد علی خاں ولد نواب ناصر علیخاں پٹھان ساکن گوالٹولی کانپور

بنام علا ۱ سردار نوازش علیخاں ولد سردار ہدایت علی خاں بھتیجہ نواب محمد علیخاں قوم پٹھان ساکن سید باڑا شہر بہرائچ۔

علا ۲ سردار علی رضا خاں ولد نواب محمد علی خاں محلہ موچی دروازہ شہر لاہور

علا ۳ سردار ہدایت علی خاں ولد سردار ناصر علیخاں برادر حقیقی نواب محمد علیخاں ساکن آغا میر ڈیوڑھی شہر لکھنؤ۔

چونکہ ڈگریدار سائل نے درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے کہ آپکو نواب محمد علی خاں وارث ہیں اور انکی جائداد پر قابض ہیں لہذا آپ لوگوں کے نام بجائے انکے مدیون ڈگری قرار دی جاوے۔

لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ یکم نومبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت
بحکم سندر لال منصرم
عدالت سول اینڈ سشن ججی کانپور

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کی سالانہ رپورٹ

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس جناب نواب سید انور حسین صاحب کے دولت کدہ پر ۱۸ ستمبر ۱۹۴۱ء کو زیر صدارت مسٹر گنگا دھرناتھ صاحب ایڈوکیٹ منعقد ہوا جس میں جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری انجمن مذکور نے انجمن کی سالانہ رپورٹ پڑھی اور آئندہ سال کیلئے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ مکمل کارروائی درج ذیل ہے:۔

حضرات! گذشتہ دو سال میں انجمن کے چھوٹے بڑے نثر و نظم کے تقریباً ۳۰ جلسے ہوئے آل انڈیا اردو ڈے نمایاں خصوصیات کا حامل تھا ۱۹۳۹ء-۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۰ء-۱۹۴۱ء میں علی الترتیب منشی کرشن سہائے صاحب ہنکاری دھسٹی ایڈوکیٹ اور مسٹر آر منوہر لال وائی۔ ایم۔ بی۔ اے آنریری مجسٹریٹ انجمن کے صدر رہے انجمن نے شہر کے مختلف حصوں میں شبینہ مدارس قائم کرنے کی بھی حتی الوسع کوشش کی مسٹر رشید احمد بی اے صہبائی کی نگرانی میں احاطہ کمال خاں میں سب سے پہلے مدرسہ کھولا گیا اور پڑھنے والوں کیلئے ضروری سامان مہیا کر کے اس نے چار ماہ کی قلیل مدت میں کم و بیش بیس ۲۰ ناخواندہ غریب انسانوں کو کسی حد تک خواندہ بنا دیا مگر افسوس ہے کہ عام دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے یہ سلسلہ کچھ زیادہ دنوں تک جاری نہ رہ سکا، انجمن نے کوشش کر کے شہر کی مختلف جماعتوں کے خوش فکر شعرا کو اپنا ممبر بنایا چنانچہ اسے بجا طور پر فخر ہے کہ وہ کانپور کے شعر و ادب کی صحیح نمائندگی کر رہی ہے۔ جناب منجا شاہجہانپوری جناب فرخ کانپوری۔ جناب نواب صادق شمس آبادی جناب شاکر ناطقی، جناب عزیز کانپوری، جناب نواب قیصر کانپوری، جناب ثاقب کانپوری جناب سرشار لکھنوی، جناب فرحت کانپوری، جناب نیر کانپوری، جناب نشتر کانپوری، جناب نشور واحدی، جناب وفا شاہجہانپوری، جناب دور ہاشمی، جناب ندرت کانپوری جناب نواب اثر کانپوری، جناب ضیا لکھنوی، جناب بزمی بلند شہری، جناب اختر بی اے، جناب ساجد امیٹھوی، جناب ازل کانپوری۔ جناب اختر شاکری جناب سحر جلالوی، جناب کیف کانپوری آسمان جامعہ ادبیہ کے درخشندہ ستارے ہیں اب بھی اسکی یہی کوشش ہے کہ چند دیگر خوشگو شعرا کو بھی رکنیت قبول کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ متذکرہ بالا حضرات کے علاوہ انجمن کے چند غیر شاعر حضرات بھی اراکین ہیں ان میں سے اصحاب ذیل کا ذکر نہایت ضروری ہے۔ نواب سید انور حسین صاحب، خواجہ عبدالسلام صاحب۔ (۱) مسٹر جی۔ سی نگم نمائندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس تو انجمن کی فلاح و بہبود کے دل سے خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ جناب علی عباس صاحب حسینی ایم اے کی تجویزوں پر جلد عمل کیا جائے، اور انجمن کی جانب سے ایک لٹریری کلب اور لائبریری کھولی جائے۔ نیز انجمن کا ایک ماہانہ رسالہ نکال کر شعر و ادب کی اشاعت اور زبان اردو کی تبلیغ کی جائے۔ انجمن کی ابتک تمام صحبتیں یا تو صداقت کے دفتر میں ہوئیں یا نواب صاحبان کے دولتکدہ پر ہر مشاعرے کا آغاز کسی ادبی مقالہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ پروفیسر سید نواب حسین صاحب جناب سید علی عباس صاحب حسینی ایم اے، خواجہ عبدالسلام صاحب مدیر صداقت، اور پروفیسر سید فضل الرحمن صاحب اپنے صدارتی تقاریر سے مستفیض فرما چکے ہیں۔

انجمن کی کارگذاریوں کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کا ہر مشاعرہ بتقابل قوافی صداقت میں شائع ہوتا ہے جس کی وجہ سے اراکین کی دلچسپیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور انشاء اللہ دیرپا اور ترقی پذیر ثابت ہوگا۔ اراکین کی تعداد تیس ۳۰ ہے اور اس وقت فنڈ میں ۵ نقد موجود ہیں۔

سکریٹری صاحب کی رپورٹ پڑھے جانے اور منظوری کے بعد آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا:۔

پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب (صدر)
جناب علی عباس صاحب حسینی ایم اے ص

۳) جناب منشی سخاوت حسین صاحب سخا شاہجہانپوری۔ جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر کانپوری، جناب سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری جناب گنگا دھرناتھ صاحب فرحت ایڈوکیٹ جناب مصطفی احسین صاحب نیر میونسپل کمشنر (نائب صدر)
جناب سلیم ناطقی صاحب (سکریٹری)
جناب نواب سید مصطفی احسین صاحب اثر کانپوری (جائنٹ سکریٹری) ۳ص

۴) جناب نواب سید مرتضیٰ احسین صاحب (اسسٹنٹ سکریٹری)
جناب خواجہ عبدالسلام صاحب (خزانچی)

اراکین مجلس عاملہ

جناب نواب سید انور حسین صاحب جناب نواب محمد صادق صاحب صادق شمس آبادی جناب منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی جناب ✕ نذیر الحسن صاحب ندرت کانپوری جناب مولوی حفیظ الرحمان صاحب نشور واحدی۔ جناب منشی فخر الدین صاحب فرخ کانپوری جناب جگیشور دیال صاحب بیسٹر ایڈوکیٹ، جناب پنڈت متھرا پرشاد صاحب باجپئی جناب سید الحسن صاحب دور ہاشمی جناب حافظ عبدالعلی صاحب ✕

رُوسی سُرنگیں جاپانی سمندر میں

ٹوکیو۔ ۱۹ ستمبر۔ حکومت جاپان نے روس سے اس بارے میں پروٹسٹ کیا ہے کہ روس کی بارودی سرنگیں جاپان کے سمندر میں بہہ آئی ہیں جس سے جاپان کے جہازوں کو خطرہ پیدا ہوگیا ہے اس کا انکشاف جاپان کے دفتر خارجہ نے کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ پہلی ستمبر کو روسی سرنگوں نے مچھلی پکڑنے والی جاپانی کشتی کو ڈبو دیا۔

لڑائی کے بعد صلح کا نظام

لندن ۱۹ ستمبر اتحادی کونسل کا جلسہ اگلے ہفتے لندن میں ہوگا۔ وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اسکی صدارت کرینگے برطانیہ کے ساتھی ملکوں کے نمائندے اس میں شریک ہوں گے۔ جلسہ میں لڑائی کے بعد پیش آنے والی مشکلو کے حل پر غور کیا جائے گا۔ اور یہ سوچا جائیگا کہ آیندہ امن کے قیام کے لئے آٹھ نکتوں کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس پر مختلف اتحادی ملک کس طرح عمل کریں گے۔

شاہی جائداد قوم کے حوالے

لندن ۱۹ ستمبر۔ ایران کے نئے شاہ نے طہران میں حکومت کا اختیار سنبھالنے کے بعد اپنے باپ (سابق شاہ) کی جائداد قوم کو دیدینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جائداد بہت بڑی ہے۔ کیبنٹ کو سنے پر بادشاہ کا فیصلہ سنایا گیا۔

پٹنہ ۱۹ ستمبر امریکہ کی فلم کمپنی پیراماونٹ کے تیار کردہ فلم "برما کا چاند" کو حکومت بہار نے غیر مصدقہ قرار دیدیا

نواب صاحب چھتاری کی تقریر

حیدرآباد ۱۸ ستمبر۔ ریاست حیدرآباد کے مدار المہام نواب صاحب چھتاری نے کل عثمانیہ یونیورسٹی میں طالب علموں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کا خاص مقصد مختصراً خود ضبطی ہے اور اگر ادبی ادارے یا یونیورسٹیوں میں یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا تو حقیقتاً ان کو دی ہوئی تمام تعلیم بے سود ہے۔ خود ضبطی سے مراد وہ طاقت ہے جو اپنے اوپر اتنا عبور حاصل کرا دے کہ ہم آزادی کا صحیح استعمال کرنے والوں میں سب سے بڑھکر وہ لوگ ہیں جو اپنے اوپر آپ پابندیاں عائد کرسکیں۔

نواب صاحب نے یونیورسٹی کے مختلف محکموں کا معائنہ کیا اور آرٹس کالج کے صناعوں کو ہندو اور مسلم صناعی ملاکر عمارت تیار کرنے پر مبارکباد دی اور کہا کہ ہندو اور مسلم دستکاری کا ملاپ ریاست نظام میں رہنے والے فرقوں کے باہمی اتحاد کی علامت ہے اور ریاست کا یہ نمونہ ہندوستان کی آیندہ نجات میں مدد دیگا۔

ڈپٹی کمشنر نے معافی مانگ لی

ناگپور۔ ۱۹ ستمبر۔ مسٹر بی جی آلف فاریئر۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر ناگپور نے اخباروں کے نام ایک بیان جاری کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے نمایاں حرفوں میں یہ بیان چھپا ہوا دیکھا (جو سلسلہ سے الگ ماخوذ کرلیا گیا تھا) کہ میں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو "ڈسگسٹنگ" (نفرت انگیز) کہا تو میں اس مفہوم پر دم بخود رہ گیا جو اس پر عائد کئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے میں جلد از جلد ہیں اُنکو نہایت خلوص اور صفائی کے ساتھ معافی مانگتا ہوں۔ میں نے ایک ہنگامہ خیز جلسہ کی گرماگرمی میں ایسا لفظ کہہ دیا جس کے یہ معنی لگائے جاسکتے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے استعمال کئے ہوئے لفظ سے جن لوگوں کو دکھ پہونچا ہے وہ میرے اس بیان اور معافی کو قبول فرمائینگے اور اس تنازعہ کو ختم کردیں گے۔

افغان سفیر کی انقرہ کو روانگی

کراچی۔ ۱۱ ستمبر۔ انقرہ کے افغانی سفیر سردار فیض محمد خاں اور طہران کے افغانی سفیر سردار محمد نوروز خاں اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوگئے۔ روانگی سے پہلے دونوں نے گورنمنٹ ہاؤس میں لنچ کھایا۔

جرمن نمائندہ انقرہ پہنچگیا

برلن ۱۱ ستمبر ٹرکی سے تجارتی معاہدہ کیلئے مزید بات چیت کرنے کے لئے جرمنی کا ایک نمائندہ انقرہ پہنچگیا ہے

لکھنؤ۔ ۱۸ ستمبر راجہ صاحب ہتھوڑا نے ہزایکسیلنسی گورنر یو۔ پی کی خدمت میں رحم کی جو درخواست کی تھی اُسکو منظور کرتے ہوئے ہزایکسیلنسی نے ان کی سزا ۱۴ سال سے گھٹا کر ۵ سال کردی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو بات دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ شش ماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۔ شش ماہی

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۰

ادبیات

طلوع آفتاب رسالت

ایک قصیدے کی تشبیب

از جناب پروفیسر عبد الرسول خاں صاحب مست اٹاوی گورنمنٹ انٹر کالج الموڑہ

جہاں میں دور دورہ تھا ہر اک سو دور ظلمت کا
نقاب روئے وحدت ہر طرف پردہ تھا کثرت کا

خداوند لقا سمجھے ہوئے تھا کوئی اپنے کو
کوئی بندہ تھا جاہ و دولت و اقبال و ثروت کا

کوئی لات و ہبل کو قادر مطلق سمجھتا تھا
کوئی پتلا بنا تھا بے وقوفی اور جہالت کا

کوئی پتھر کے ٹکڑوں پر بچھا دیتا تھا پیشانی
کوئی ہوش و خرد کو فرش کرتا تھا حماقت کا

کوئی تھا تر زباں سوکھے ہوئے چشموں کی مدحت میں
کوئی نغمہ سرا تھا اُن کی شوکت اور عظمت کا

کسی نے ظلم و استبداد کو مسلک بنایا تھا
کوئی راہی بنا تھا خود پرستی کی طریقت کا

کسی میں جلوہ فرما شانِ استکبار ہوتی تھی
کوئی خالق تصور کرتا تھا اپنے کو خلقت کا

تعیش اور تفاخر امتیازاتِ زمانہ تھے
کوئی وارث بنا تھا کارگاہِ عیش و عشرت کا

کہیں دختر کشی تھی اور کہیں آدم فروشی تھی
کوئی مظہر بنا تھا وصفِ اعلیٰ بربریت کا

خدا کے گھر میں پوجا ہوتی تھی آذر کی صنعت کی
بتوں سے کعبہ مدفن تھا خلیل اللہ کی خلت کا

صفاتِ آدمی منفک تھے اجسام عناصر سے
بشر تھا نام گویا دوسرا اجزائے وحشت کا

جہالت سر بسر پیرایۂ روئے ذہانت تھی
کسی نے چہرہ تک دیکھا نہ تھا علم اور حکمت کا

کہیں پانی کی صورت خوں بہا کرتا تھا پانی پر
تھا چشمہ کوئی منظر جاہلیت کی شجاعت کا

زمامِ سلطنت قبضہ میں تھی نا اہل ہاتھوں کے
قبائل کی حکومت ننگ تھی لفظ سیاست کا

غرض تھا اک عجب ہنگامۂ شورش بپا ہر سو
کسی میں حوصلہ ہوتا تو کیا ہوتا قیادت کا

اگر کچھ اور دن ایسی ہی حالت رہتی دنیا کی
تو عالم میں نظر آ جاتا عالم اک قیامت کا

ظہورِ شانِ قہاری ابھی ہونے ہی والا تھا
کہ جوشِ آخری آ ہی گیا دریائے رحمت کا

نگاہِ لطفِ خالق نے عجب کایا پلٹ کر دی
بتوں نے سنگدل ہو کر پڑھا کلمہ شہادت کا

حرا کے غار سے برقِ تجلی اس طرح تڑپی
کہ خرمن سوختہ کثرت بنی آوازہ وحدت کا

تجلیٔ حقیقی سے زمین و آسماں چمکے
نگاہیں خیرہ ہو کر بن گئیں طوفان حیرت کا

ہے لازم مست پڑھ اک مطلع پُر زور تو ایسا
کہ نقشہ کھنچ دے پورا ترے زورِ طبیعت کا

ازل سے ہے یہی قانون جاری مست فطرت کا
کہ نور آخر کو دامن پھاڑ ہی دیتا ہے ظلمت کا

محمد مصطفےٰ صلِ علیٰ ہادیٔ کل ٹھہرے
سرِ اقدس پہ آ کر سج گیا سہرا نبوت کا

دنیائے اسلام

تجدیدِ ایران

ایک ماہر تاریخ کے قلم سے

یہ مضمون اس وقت لکھا گیا تھا جب شاہ ایران رضا شاہ پہلوی تخت سے دستبردار نہیں ہوئے تھے۔ اس مضمون کے مطالعہ سے ایران کی تاریخ، اس کی جغرافیائی اور اقتصادی کیفیت اور موجودہ انقلاب کی ایک مکمل تصویر نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔

وہ ملک جسے باہر کے ملک فارس کہتے ہیں یا کہتے تھے سنہ ۱۹۳۵ء بدل گیا۔ اس کا نام جو اس کا قدیمی نام ہے ایران رکھ دیا گیا، لیکن ایران میں صدیوں سے یہی نام رائج ہے اور اہل ایران اپنے آپکو ایرانی ہی کہتے ہیں "ایران" دراصل "آرین" کی بگڑی ہوئی شکل ہے یعنی آریوں کا ملک "تاریخ یہ بتاتی ہے کہ سال ۱۸۰۰ قبل مسیح میں آریوں کے دو قبیلے ہو گئے ایک گروہ میں کئی قبیلے تھے، مشرقی گروہ۔ جنوب مغرب کی طرف چلے گئے اور آخر کار ہندوستان پہنچ گئے۔ دوسرا گروہ وہ تھا جس نے اپنا نام ایران "یا آرین" برقرار رکھا اور وہ اس سرزمین پر ہی آباد ہو گئے جہاں اسوقت ایران ہے۔ کچھ گروہ آگے بڑھے ان کے دو حصے ہو گئے "میڈس" اور "پرشین" کہا جاتا ہے کہ سنہ ۶۰۰ قبل مسیح میں میڈس قبیلہ نے ایک بہت عظیم الشان سلطنت ایران میں قایم کر لی تھی یہ سلطنت دریائے فرات کی وادی میں تھی اور بحر اسود تک اور ادہر خلیج فارس تک اس سلطنت کی وسعتیں پھیلی ہوئی تھیں۔

مورخ ہرودولس نے لکھا ہے کہ ایرانیوں کی سلطنت کو ایک "میڈی بادشاہ" ڈیافوز نے بہت تقویت دی اور تمام اجزاء کو ملا کر ایک مکمل قوم بنانے کی سعی کی، حدید کہ مسیح سے ایک ہزار سال قبل بھی اہل ایران کا ایک باقاعدہ مذہب تھا وہ زرتشت کے ماننے والے تھے۔

سلطنت ایران دارا کے عہد میں بہت عروج پر پہونچی مگر سکندر اعظم نے اسے شکست دیکر ایران کی عظمت کا چراغ ایک عرصہ دراز کے لئے بجھا دیا۔

اسلام کے عروج کے ساتھ ایران پر بھی اثر پڑا، مسلمان فاتحین نے ایران پر قبضہ کر کے اسے نہ صرف زیرنگیں کر لیا بلکہ ایران نے اپنا قدیمی مذہب بھی بدل دیا تھا۔ اس لئے ایران کا زیر اثر و اقتدار آجانا بھی قدرتی بات تھی، عربوں نے چند ہی سال میں ایران کی قدیم سلطنت کو اکھاڑ پھینکا اور مفتوحین نے فاتحوں کا مذہب اختیار کر لیا۔ لیکن ایک تبدیلی ضرور ہوئی ایران کے مسلمانوں نے "شیعہ" مذہب اختیار کیا۔

اٹھارہویں صدی کے آخر میں اس سلطنت ایران کا بھی خاتمہ ہوا۔ اور آخر شاہ قاچار کے زمانہ میں ایران بہت ابتری کی حالت میں پہونچ گیا۔ مستقلاً ایران کا دارالسلطنت "طہران" بنا دیا گیا۔ سلطان نصیر الدین نے اپنے عہد میں ہرات پر چڑھائی کی ٹھانی مگر انگریزوں نے اس کا مقابلہ کیا اور سنہ ۱۸۵۷ء میں خلیج فارس میں انگریزی فوجیں اتار دی گئیں، بوشہر بندرگاہ پر قبضہ کر لیا گیا۔ اس کے بعد روس اور انگلستان میں شاہ ایران کا مشیر و ہمراز بننے کی بڑی سخت کشمکش ہوئی، سنہ ۱۸۹۶ء میں سلطان نصیر الدین قتل ہوا۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء میں اس کے لڑکے مظفر الدین کے خلاف بھی بغاوت ہوئی اور اسے ایک پارلیمنٹ (مجلس) بنانی پڑی۔ اور ملک کو ایک دستور سیاسی عطا کرنا پڑا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں اس کا لڑکا اپنے باپ کی وفات کے بعد ملک کا والی ہوا۔ اس نئے بادشاہ نے جس کا نام محمد علی شاہ تھا اِس دستوری حکومت وغیرہ کو ختم کرنے کی کوشش کی اور قدیم مطلق العنانی کا جوا پھر ایران کے کندھوں پر ڈالنا چاہا۔ اس کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ روس اور انگلستان میں ایران کے حلقہ اثر علیحدہ علیحدہ قایم کرنے پر ایک سمجھوتہ ہو گیا طے یہ پایا کہ شمالی ایران روس کے زیر اثر رہے گا۔ اور برطانیہ کو جنوب مشرقی حصہ دیا جائے گا۔ یہ حصہ خلیج فارس تک پہونچ جاتا ہے ان دونوں حلقوں کے درمیان ایک بڑا علاقہ بالکل غیر جانبدار بھی رکھا گیا تھا۔ گذشتہ جنگ عظیم میں روس نے ایران پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جب روس کے اندر انقلاب ہوا تو زار کی فوجیں ایران چھوڑ کر چلی گئیں، اور سنہ ۱۹۱۸ء کی ابتدا میں برطانیوں نے ایران پر قبضہ کر لیا۔ مگر سنہ ۱۹۱۹ء میں ایک عمومی انقلاب ہوا اور نئی قومی زندگی وہاں پیدا ہوئی جس نے تاریخ کو ایک نئے سرے سے لکھنا شروع کر دیا۔

اگرچہ ایران کو اس کی آزادی دے دی گئی مگر ملک میں پھر بھی ابتری اور طوائف الملوکی کا دور دورہ رہا۔ اس وقت رضا خاں منظر پر آتے ہیں۔ وہ ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے ترقی کرتے ہوئے سلطنت کے اعلیٰ اقتدار پر پہونچ گئے سنہ ۱۹۲۵ء میں شاہ ایران کو تخت سے ہٹا دیا گیا اور رضا خاں نے شاہ رضا خان پہلوی کا نام اختیار کر کے ملک کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں فارس نے اپنے قدیمی نام ایران کو پھر قبول کر کے عام اعلان کر دیا کہ آیندہ ہمیں ایرانی اور ہمارے ملک کو ایران کہا جائے۔ فارس نہ پکارا جائے۔

ایران فرانس سے تگنا ہے چاروں طرف ایسے پہاڑوں کا سلسلہ ہے جو ۱۶ سے ۲۰ ہزار فٹ تک بلند ہیں، اور شمال سے مغرب کی طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ سطح مرتفع نصف کے قریب صحرائی ہے باقی حصہ میں کہیں کہیں کھیتی ہوتی ہے یا درخت بھی پائے جاتے ہیں اور اکثر جگہ چراگاہیں بھی آجاتی ہیں، جہاں خانہ بدوش گروہوں اور قبیلوں کے لئے آسایش میسر آجاتی ہے اس لئے ایران میں اگر ایک طرف برف پوش پہاڑ آپ کو نظر آئیں گے تو دوسری طرف چلچلاتی دھوپ سے تپتے ہوئے صحرا اور لہلہاتے ہوئے نخلستان بھی دکھائی دیں گے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تیرے پرچم پہ سرشار مستیاں ہیں بہم — زبان پر بھی ہی ہو جو سینے میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴۳ — کانپور شنبہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء — نمبر ۴۰

برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کی تقریریں

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ۳۰ ستمبر کو برطانوی پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورت حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ماسکو کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے جو نمایندے گئے ہیں انکو بخوبی معلوم ہے کہ ہم آیندہ روس کو ماہ بماہ کتنی مدد دے سکتے ہیں۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ میں ایک دم یہ بات کہہ دینا چاہتا ہوں کہ روس کو غیر معینہ عرصہ تک میدان جنگ میں ایک اول درجہ کی جنگی قوت کی حیثیت سے کھڑا رکھنے کے لئے بڑی زبردست قربانیاں کرنا پڑیں گی اور اہل برطانیہ کو بہت زبردست کوششیں کرنا چاہئیں اور امریکہ کو بہت بڑے پیمانہ پر کارخانہ کھولنا چاہیئے یا موجودہ کارخانوں کو بڑے بڑے کارخانوں میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔

مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ برطانیہ اور روس نے ایران کے ساتھ ایک نیا اور وفادارانہ اتحاد قائم کر لیا ہے جسکے ذریعہ لڑائی کی آیندہ رفتار میں اہل ایران ہمارا ساتھ دینگے۔ آپ نے اہل برطانیہ کو خبردار کیا کہ جاڑا اس بات کی گارنٹی نہیں ہے کہ جرمن دباؤ گھٹ جائے گا۔ یہ بھی دھیان رکھنا چاہئے کہ آنے والے موسم بہار میں یورپ میں بڑی گھمسان کی لڑائی ہوگی وہ لڑائی اتنی بھیانک ہوگی کہ اب تک دیکھنے میں نہیں آئی ہوگی اور جزائر برطانیہ کو بھی خطرہ بہت سنگین صورت اختیار کر جائیگا اسوقت ہال تالیوں سے گونج اٹھا جبکہ مسٹر چرچل نے روسی فوج کی بہادری اور چینی قوم کی انتھک سپرٹ کی تعریف کی۔ اس بارے میں تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہ ہٹلر کی آبدوز کشتیوں کی مہم ناکام رہی مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ جولائی۔ اگست اور ستمبر میں برطانیہ اتحادیوں اور ناطرفدار ملکوں کے سوداگری جہازوں کا نقصان اپریل۔ مئی اور جون کے مقابلہ میں صرف ⅓ ہوا۔ آپ نے یہ بھی تبلایا کہ اس عرصہ میں ہم نے دشمن کے جہازوں کو بہت بھاری نقصان پہنچایا ہمارے گولہ بارود لے جانے والے بہت کم جہازوں کو نقصان پہنچا۔

سر کنگسلی ووڈ وزیر خزانہ نے یکم اکتوبر کو برطانوی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے تبلایا کہ اسوقت برطانیہ ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ یعنی تقریباً ۱۸ کروڑ ۲۰ لاکھ روزانہ خرچ کر رہا ہے۔ آپ نے یہ تقریر اسوقت کی جبکہ ایک ارب پونڈ کے قرض کی تجویز پیش ہوئی اور ہاؤس اسکی منظوری حاصل کی گئی۔ آپ نے ہاؤس کو یاد دلایا کہ ہاؤس اس سال لڑائی کے خرچ کے لئے دو ارب پونڈ پہلے ہی منظور کر چکا ہے۔ آخر میں ایک ارب پونڈ کی جو رقم منظور کرائی گئی تھی اسمیں سے ۲۷ ستمبر کو صرف ۱۴ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ کی رقم باقی رہی ہے جو صرف پندرہ روز کا خرچ ہے۔

آپ نے بتایا کہ پچھلے جون میں ہم ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ روزانہ خرچ کر رہے تھے جس میں ۱۰ لاکھ پونڈ فوج پر خرچ ہوتا تھا۔ اسوقت ہم ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ روزانہ خرچ کر رہے ہیں پچھلی لڑائی میں برطانیہ کو روزانہ جو سب سے زیادہ رقم خرچ کرنا پڑی تھی وہ ستر لاکھ پونڈ تھی۔ اسوقت روزانہ کا کل خرچ دس لاکھ پونڈ تھا نئے قرضہ کے لئے جو منظوری حاصل کی جارہی ہے وہ دسمبر تک کے لئے کافی ہوگا۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ ۶ ماہ ہوئے لڑائی کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے میں نے جو طریقے ہاؤس کے روبرو پیش کئے تھے جس سے نرخ میں کمی بیشی نہ ہو وہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں لیکن ابھی تک خطرہ موجود ہے۔ لڑائی کے پہلے دو سال میں ۷ ارب ۱۸ کروڑ پونڈ خرچ کر چکے ہیں جسمیں ۴۰ فیصدی خرچ آمدنی سے پورا ہوا ہے۔ باقی خرچ کو پورا کرنے کے لئے آمدنی کے دوسرے ذرائع تلاش کرنے پڑے۔ قرض سے جو رقم وصول کی گئی اس میں ۲۱ فیصدی رقم بچت کے ذریعہ جمع ہوئی وہ رقم ایک ارب پونڈ ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ملک پر سود پر سود کا بہت زیادہ بار نہیں پڑنا چاہئے۔ لمبے سے لمبے عرصہ کے لئے جو رقم قرض لی گئی ہے وہ رقم کا سود تین فیصدی ہے۔ آپ نے اپیل کی کہ خرچ میں زیادہ سے زیادہ کمی کرنے کی کوشش کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ روپیہ حکومت کو دینا چاہئے۔

والیان ریاست اور مہاتما گاندھی

(بمبئی۔ یکم اکتوبر) "مجھے یقین ہے کہ اس بے رحمانہ خونریزی کے بعد (جو جنگ کے نام سے شاندار بن گئی ہے) جو نیا نظام بنے گا اسمیں والیان ریاست کے لئے اسی حالتمیں جگہ ہوگی کہ وہ عوام کے سچے خادم بنجائیں اور تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ عوام کی محبت اور رضامندی کے ذریعہ طاقت حاصل کریں" یہ ہیں وہ الفاظ جو مہاتما گاندھی نے ریاستی رعایا کو پیغام دیتے ہوئے فرمائے۔ مہاتما جی نے فرمایا کہ راجا اور رعایا کے تعلقات کے بارے میں فیصلہ کن نظریہ قائم کرو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔ مجھے یقین ہے کہ اس بے رحمانہ خونریزی کے بعد جو جنگ کا نام پاکر شاندار بن گئی ہے جو نیا نظام دنیا میں قائم ہوگا۔ اسمیں والیان ریاست کے لئے اسوقت تک کوئی جگہ نہ ہوگی تاوقتیکہ وہ اپنی رعایا کے سچے خادم بنیں اور تلوار کے ذریعے نہیں بلکہ رعایا کی محبت اور رضامندی کے ذریعہ طاقت حاصل کریں۔ یہ میرا پختہ خیال ہے اور میں ریاستی رعایا کو مشورہ دونگا کہ انہیں تعمیری کام کرکے قوت برداشت پیدا کرنی چاہیئے اور ذمہ داریوں کے بار کو سنبھالنے کے لئے تیار رہنا چاہئے اس کے یہ معنی نہیں کہ ظلم و ستم کے سامنے جسکے حالات مجھے موصول ہو رہے ہیں سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ لوگوں کو چاہئے کہ بہتر سے بہتر طریقہ سے ظلم کا مقابلہ کریں۔ میرے نزدیک اہنسا کا طریقہ ہی سب سے بہتر ہے۔

اس کا دوسرا نام شعوری اور بالارادہ ایثار ہے۔ انفرادی ظلم اور بے حرمتی کے واقعات میرے علم میں آئے ہیں۔ اگر یہ واقعات صحیح ہیں اور مظلوم لوگ اہنسا کے طریقہ سے ناواقف ہیں تو وہ ہر ممکن تشدد سے ان ظالموں کا مقابلہ کرینگے اور اسی کوشش میں مر جائینگے۔ بے رحم بلی سے چوہیا کے مقابلہ کی طرح یہ ہنسا بھی اہنسا ہی شمار ہوگی۔ میرے ذہن میں وہ نہتا آدمی ہے جس پر ظلموں کی ایک مسلح جماعت ظلم کر رہی ہو۔ اگر کوئی شخص مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اسمیں بہادری کے ساتھ مرنے کی صلاحیت ہے تو جسم خواہ کتنا ہی کمزور ہو اسے مشکلات کے سامنے اپنے آپ کو بے حس محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں والیان ریاست کا سچا دوست ہوں انہیں میرا یہ دعویٰ قبول کر لینا چاہئے۔ اسی طرح میں انہیں یہ بتانا پسند کرونگا کہ زمانہ کی علامتوں کو دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تلوار کی قطعی بے بسی کو محسوس کر لیا جائے۔ انجیل کا مندرجہ ذیل مقولہ ہماری امید سے جلد صحیح ثابت ہوگا۔

"جن چیزوں کے لئے وہ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے تباہ ہو جائیں گی!"

امریکہ کے بحری وزیر کی تقریر

(انڈیانا پولس یکم اکتوبر) "جب ہم ہٹلر کو ہرا چکینگے تو ہم امریکہ والے امن کے راستہ کی رہنمائی کا کام کرینگے۔" ان الفاظ میں امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے امریکن بار ایسوسی ایشن کے جلسہ میں تقریر شروع کی۔ آپنے مزید کہا کہ کسی وقت کسی جگہ ایسا بین الاقوامی نظام قائم ہو سکتا ہے جو کہ طاقت پر مبنی نہ ہو لیکن اس درمیانی علاقہ میں ایک امن پسند طاقت کو مداخلت کرنا چاہیئے جس سے کہ دنیا اپنی تباہی سے بچ جائے آپنے کہا کہ اس قسم کی طاقت کی بنیاد یہ ہونا چاہئے کہ سمندروں پر امریکہ اور برطانیہ کا کنٹرول ہو۔ ہم شمالی اٹلانٹک سے جرمن ڈاکوؤں کو بھگا رہے ہیں اور انگلینڈ کو اسلحہ گولہ سامان پہنچا رہے ہیں تاکہ ہم نے یہاں قائم کیا ہے ہم سمندری راستوں کو سنبھالے رکھیں گے اور بالآخر جرمنی کو سمندری طاقتوں کے آہنی پنجہ میں منتقل کر دینگے۔ جسکے اندر اسکا کچومر نکل جائیگا۔ جب ہٹلر کو ہرایا جائیگا تو ہم ایسے حالات پیدا کر دیں گے جس سے پھر کوئی نیا ہٹلر پیدا نہ ہو۔ یہ اعلان کرتے ہوئے کہ ڈکٹیٹروں کو شکست دینا ہماری قومی پالیسی کا جزو ہے کرنل ناکس نے کہا کہ امریکہ کو ہٹلر کے فوجی گروہ اور اٹلی اور جاپان میں اسکے حواریوں کو شکست دینے کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ لڑائی کے بعد کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ناکس نے کہا کہ ہمیں اپنی طاقت کو برطانیہ کے ساتھ ملا دینا چاہئے۔ ایک نئے حملے کی ابھی شروعات ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حالات ہمیں اس میں شامل ہونے پر مجبور کر دیں گے۔ امن کے لئے کوشش جاری رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کو ملکر سمندر پر اپنا کنٹرول رکھنا چاہئے آپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ تک ملک کی حفاظت کے لئے مزید سمندری جہازوں کی ضرورت ہے۔

ماسکو کانفرنس کا فیصلہ

(ماسکو ۲ اکتوبر) روس کو مدد دینے کے سوال پر غور کرنے کے لئے ماسکو میں برطانیہ۔ امریکہ اور روس کے نمایندوں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی وہ کل کامیابی کے ساتھ ختم ہوگئی۔ کانفرنس کے بعد لارڈ بیور برک اور مسٹر ہریمین نے مشترکہ طور پر ایک اعلان کیا کہ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ روس کی ہر شہری اور فوجی ضرورت پورا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت روس کچا مال سپلائی کرے گی۔ موسیو اسٹالن نے لارڈ بیور برک اور مسٹر ہریمین کی معرفت حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ کا شکریہ ادا کیا۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ تین ملکی کانفرنس کا کام طےشدہ وقت سے ۴۸ گھنٹے پہلے ہی ختم ہو گیا موسیو اسٹالن نے برطانیہ اور امریکہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کھلے دل سے روس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے جس کی وجہ سے روس میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کر سکے گا۔ مسٹر بیور برک اور مسٹر ہریمین نے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا ہے کہ روس جو کچھ سامان مانگے گا دیا جائے گا۔ اس کے بدلے میں روس کچا مال دے گا۔ راستوں کا ایسا انتظام سوچ لیا گیا ہے جس سے روس کو زیادہ سے زیادہ مال بھیجا جا سکے۔ بیان میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ نازیوں کو ختم کرنے کے بعد ایسا امن قائم ہو سکے گا جس میں دنیا کی ساری قومیں سلامتی سے رہ سکیں گی۔

روس کے جوابی حملے

(ماسکو ۲ اکتوبر) روسی انفرمیشن بیورو نے کل آدھی رات حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔ پہلی اکتوبر کو ہماری فوجیں سارے مورچہ پر دشمن سے لڑتی رہیں

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ ۴۱-۱۹۴۰ء پر ریویو کرتے ہوئے کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے اچھے طریقے سے کل سال بھر کام چلانے کے لئے چیرمین صاحب بورڈ کی تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ بورڈ نے تعلیمی طبی اور پارکوں کے تعمیرات کے سلسلہ میں اچھی ترقی کی ہے۔ دھوئیں کی خرابی روکنے کے سلسلہ میں کمشنر صاحب نے بورڈ کی طرف سے سرکاری خطوط کے جوابات دیر میں دیئے جانے کی شکایت کی ہے اور نئے ایکزیکیوٹو افسر صاحب کو اسکی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آخر میں بورڈ کی طرف سے ۲۵ ہزار روپیہ وار فنڈ میں دئے جانے کیلئے بورڈ کی تعریف کی گئی ہے۔

بورڈ کی تعلیمی کمیٹی میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کا ایک جلسہ ۲۶ ستمبر کو ہوا جسمیں مسٹر تلک چند کوریل اور پنڈت جگت نرائن شوکل کمیٹی کے وائس پریسیڈنٹ اور مسٹر منظور علی سکریٹری منتخب ہوئے۔ اور مسز سوشیلا سریواستوا لڑکیوں کی تعلیمی شعبہ کی سکریٹری منتخب ہوئیں۔ سکریٹری اور وائس پریسیڈنٹوں کے عہدے کے توڑ دینے کا رزولیوشن جو بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے پیش کیا تھا وہ منظور نہیں کیا گیا۔ اس سلسلہ میں بابو بھگت نرائن سریواستو چیرمین تعلیمی کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ انہوں نے ۲۵ ستمبر کو انتخاب عہدہ داران کیلئے ایک جلسہ بلایا تھا لیکن بعد کو چند ممبران کی درخواست پر اسکو ملتوی کر دیا تھا۔ انکو جلسہ کی کارروائی پڑھکر تعجب ہوا ہے۔ مسٹر تلک چند کوریل صدر جلسہ کمیٹی اور دیگر ممبران جو اس جلسہ میں شریک ہوئے تھے اس التوا سے اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا آیندہ جلسہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو ہوگا اس جلسہ کے ایجنڈے میں ہیڈ کلرک کی جگہ پر ایک کلرک رکھنے اور اسکی تنخواہ ۱۰۰ – ۵ – ۱۲۰ کی منظوری بھی درج ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا جو جلسہ ۶ ستمبر ۱۹۴۱ء کو ہونے والا ہے اسکے لئے ایک سب کمیٹی مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل بنائی گئی ہے:۔

جناب پروفیسر نواب حسین صاحب نواب۔ جناب سجاد حسین صاحب سحا شاہجہانپوری۔ جناب سید ابو محمد صاحب ثاقب۔ جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر۔ جناب مسٹر گنگا دھر ماتھر فرحت ایڈوکیٹ۔ جناب نواب سید مصطفے حسین صاحب اثر۔ جناب سید علی عباس صاحب حسینی ایم اے جناب منشی فخر الدین صاحب فخ۔ جناب منشی عبدالشکور صاحب فرخ۔ جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب۔ خواجہ عبدالسلام۔

دسہرہ دسہرہ کا تہوار بخیر و عافیت اور نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ۳۰ ستمبر کو ختم ہو گیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال صاحب انچارج کوتوالی سرکل انسپکٹر اور دیگر حکام نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے۔ جلوس کے سلسلہ میں پیس کمیٹی کے ممبران اور مسٹر دی۔ این درماں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔

دسہرہ ایٹ ہوم مسٹر وحید احمد پریسیڈنٹ پیس کمیٹی اور پریڈ دھرم شالہ میں دیگر ممبران کمیٹی کی طرف سے ۳۰ ستمبر ½ ۴ بجے شام کو اہل شہر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ جسمیں خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکس۔ مسٹر ای۔ ایف۔ جی۔ چیمین مسٹر شانتی سروپ۔ مسٹر جمیل احمد۔ مسٹر صدر السلام مسٹر عبدالمجید خانصاحب مسٹر بشیر احمد خاں صاحب مسٹر اصغر علی شاہ صاحب مسٹر کیشو چند شوکلا، مسٹر بھنڈاگر خانصاحب بشیر احمد خانصاحب۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ مسٹر رام بھروسے سیٹھو۔ نواب سید نواب علی۔ سردار اندر سنگھ صاحب۔ سید محمد رضا صاحب۔ مسٹر امیر چند مہرہ۔ مسٹر قدرت اللہ خاں صاحب۔

پروٹسٹ لالہ پدم پت سنگھانیا نے کرانہ بازار کے سوداگران کے ساتھ مجسٹریٹ کے برتاؤ کے خلاف پروٹسٹ کا اظہار کیا ہے اور گورنمنٹ سے سوداگران کی شکایات دور کرنیکی درخواست کی ہے۔ کمشنر صاحب نے کلکٹر صاحب سے اس معاملہ میں کارروائی کرنے کی درخواست کی ہے۔

سکھوں کا جلسہ یو۔پی۔ سنٹرل سکھ دیوان کا سالانہ جلسہ راجہ سردار رنجیت سنگھ آف بٹھور کی صدارت میں ہوا۔ جناب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ سکھوں کو متحد ہو کر ملک میں امن قائم رکھنے میں امداد دینا چاہیئے۔

مسٹر بینی سنگھ مسٹر بینی شنکر پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی اپنی بیوی کی علالت کے وجہ سے ۱۵ دن کے لئے رہا کر دیئے گئے ہیں۔

پنڈت سورج پرشاد اوستھی پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم ایل اے جنکو ستیہ گرہ کے سلسلہ میں سزا ہوئی تھی وہ اپنی سزا کی میعاد پوری کر کے رہا ہو گئے ہیں۔

جیل میں بیمار معلوم ہوا ہے کہ پنڈت رگھبر دیال بھٹ کانپور کے مشہور رہنما اور میونسپل کمشنر اور پنڈت بالکرشن شرما ایڈیٹر پرتاپ جیل میں سخت بیمار ہیں۔ ان کی تندرستی کے خیال سے گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ ان کو رہا کر دے تاکہ انکی صحت زیادہ خراب نہ ہونے پائے۔

مشاعرہ مہاتما گاندھی کی ۷۳ ویں سالگرہ کے پروگرام کے سلسلہ میں ۱۲ اکتوبر ۹ بجے رات کو تلک ہال میں ایک مشاعرہ ہوگا۔

انڈسٹریل نمائش ۸ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر تک پریڈ گراؤنڈ میں ایک آل انڈیا انڈسٹریل نمائش ہوگی۔ آنریری سکریٹری۔ ایچ۔ ملک ہیں۔

دلچسپ لکچر ۲ اکتوبر ½ ۶ بجے شام کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں میجر آئی۔ سی۔ ڈی سولی ڈلیمن اسٹرائٹ نے شام کی لڑائی کے حالات پر ایک دلچسپ لکچر دیا۔ آپ ہندوستانی بریگیڈ کے ساتھ دمشق کی لڑائی میں شریک تھے۔ اور آپ اس موقع پر گرفتار ہو گئے تھے لیکن عارضی صلح کے بعد آپ کو رہا کر دیا گیا تھا۔

مہاتما گاندھی کی سالگرہ کانپور ستیہ گرہ کمیٹی نے ۲۸ ستمبر کو مہاتما گاندھی کی ۷۳ ویں سالگرہ منائی، اس کے لئے ۸ دن کا پروگرام تیار کیا گیا ہے جسمیں کوئی مسلین شاعرہ۔ کھدر۔ چرخہ کا مقابلہ۔ ہریجن کام۔ ممبروں کی بھرتی وغیرہ شامل ہیں۔

رام کرشن مشن آشرم رام کرشن مشن آشرم کا سالانہ جلسہ ۲۹ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک ہوگا جسمیں سوامی رگھوانند پرنسپل بھیرو کے۔ اور پروفیسر چندر شیکھر کے لکچر ہونگے۔

حلیم مسلم کالج میں لکچر پروفیسر دیوراج نے حلیم مسلم کالج میں صحیح تاریخ اور تمدن پر ایک پر از معلومات لکچر دیا۔

فن موسیقی کا مظاہرہ معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ و ۱۷ اکتوبر کو پلازا ہال میں ہندوستان کے مشہور فن موسیقی و رقص کے ماہرین اپنے کمالات کا مظاہرہ کرینگے اور اسکے ذریعہ سے جو آمدنی ہوگی وہ وار فنڈ میں دیجائے گی۔

نقشہ اوقات افطار و سحر

دن	تاریخ رمضان	افطار	سحر
جمعہ	۱۱	۵ بجکر ۵۹ منٹ	۴ بجکر ۳۵ منٹ
سنیچر	۱۲	۵ بجکر ۵۸ منٹ	۴ بجکر ۳۶ منٹ
اتوار	۱۳	۵ بجکر ۵۷ منٹ	۴ بجکر ۳۷ منٹ
پیر	۱۴	۵ بجکر ۵۶ منٹ	۴ بجکر ۳۷ منٹ
منگل	۱۵	۵ بجکر ۵۵ منٹ	۴ بجکر ۳۸ منٹ
بدھ	۱۶	۵ بجکر ۵۴ منٹ	۴ بجکر ۳۸ منٹ
جمعرات	۱۷	۵ بجکر ۵۳ منٹ	۴ بجکر ۳۹ منٹ
جمعہ	۱۸	۵ بجکر ۵۲ منٹ	۴ بجکر ۳۹ منٹ

مسائل روزہ و رمضان نیت روزہ کی زبان سے کرنا ضروری نہیں صرف دل کا ارادہ کافی ہے البتہ بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ یا اسکا ترجمہ (میں نے کل کے روزہ کی نیت کی) زبان سے کہنا بھی بہتر ہے۔ افطار روزہ کھولتے وقت پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

سبد گل

ہز اکسیلنسی لارڈ لنلتھگو کے عہد وائسرائلٹی میں ایک سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے جب یہ خبر آئی تھی کہ مسٹر آر۔ اے بٹلر ہندوستان کے آئندہ وائسرائے ہونے والے ہیں تو یہ کہا گیا تھا کہ چونکہ ان کی عمر ۳۹ برس ہے اس لئے وہ سب سے کم عمر وائسرائے ہونگے۔ لیکن وائسرائلٹی ان کو بہت جلد بوڑھا بنا دے گی۔ اب معاملہ برعکس ہوگیا اور ہم خیال کرتے ہیں کہ لارڈ لنلتھگو اپنی توسیع شدہ کونسل میں مزید ایک سال تک کام کر کے جوان ہو جائیں گے۔

ایک اطلاع کہتی ہے کہ اب جرمنی کی امداد کے بغیر اٹلی ایک مزید جنگ لیبیا شمالی افریقہ میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب جرمنی کی مدد کے بغیر اٹلی سے کچھ نہ ہو سکا اور اتحادی فوجوں نے ہر حملہ میں اطالوی فوجوں کو مار بھگایا تو اب کیا ہو سکے گا۔ نتیجہ ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں اطالوی قیدیوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ اور ان قیدیوں کے لئے رسد سپلائی کرنے والے ٹھیکے داروں کی کمائی میں اضافہ ہو جائے گا!

معاصر "لیڈر" الہ آباد حیرت زدہ ہو کر یہ سوال کرتا ہے کہ "اٹلانٹک چارٹر" کے متعلق مسٹر چرچل کی تقریر پر انگلستان کی لبرل پارٹی اور لیبر پارٹی کے اخبارات کی نکتہ چینیاں ہندوستان میں کیوں شائع نہیں کی گئیں! کیا حقیقت میں معاصر موصوف کو معلوم نہیں کہ ایسا کیوں ہوا کرتا ہے اس "کیوں" کا جواب یہ ہے کہ ہندوستان میں صرف تعریفیں شائع ہو سکتی ہیں نکتہ چینیاں شائع نہیں ہو سکتیں۔

جرمنی کے پروپیگنڈا ڈپارٹمنٹ کے حساب کے مطابق روسی ۷۰ دنوں میں اٹھارہ لاکھ ہلاک اور تیرہ لاکھ زخمی ہوئے۔ گویا اکتیس لاکھ کا صفایا ہوگیا! اس حساب سے تو پوری روسی آبادی کے ختم ہونے میں صرف چند ہی روز باقی رہ گئے ہونگے۔

آسٹریلیا پر حملہ کا خطرہ

میلبورن ۲۴ ستمبر۔ آسٹریلیا اپنی تاریخ میں پہلی بار اس وقت تیلے کے خطرہ کے امکان سے دوچار رہے ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو بھرتی کے ڈائرکٹر لفٹننٹ کرنل ہیرٹ فیلڈ نے بھرتی کی ایک ریلی کا معائنہ کرتے ہوئے کہے۔ جو لوگ فوج میں آنے کے قابل ہیں ان سے آپ نے بھرتی ہو کر آسٹریلیا کی فوج کو مضبوط بنانے کی اپیل کی۔

حیدرآباد سول سروس کا نتیجہ

حیدرآباد دکن (بذریعہ ڈاک) حیدرآباد سول سروس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ جون ۱۹۴۱ء میں حیدرآباد سول سروس کلاس کا جو امتحان ہوا تھا اس میں حسب ذیل آٹھ امیدوار کامیاب ہوئے۔ مسٹر ولی ایم اوٹس مسٹر خورشید علی خاں مرزا افتخار الدین احمد خواجہ عبدالغفور مسٹر عبدالسلام خاں۔ سید درویش عالم قادری مسٹر مہدی علی اور سید خواجہ محمد محی الدین مسٹر خورشید علیخاں اول آئے۔ انہیں سر جارج کیسن واکر گولڈ میڈل دیئے گئے تمغہ ملا۔

لندن۔ ۲۴ ستمبر۔ آج لندن میں دوسری اتحادی کانفرنس ہوئی جس کی صدارت مسٹر ایڈن نے کی اٹلانٹک چارٹر پر بحث کی گئی مسٹر میسکی سفیر روس نے بھی اسکی تائید کی۔

---

۵ اپنی خزاں کے دنوں اور بہار کی راتوں کے شیریں ترین ثمرات،
اپنی تمام پونجی، اپنی زندگی کی تمام کاوشیں
ایام زندگی کے اختتام پر
میں تیرے قدموں میں رکھتا ہوں،
اے قاصد موت۔

ادب لطیف

قاصد موت کی دستک

ملک الشعراء رابندر ناتھ ٹیگور آنجہانی کی ایک لاجواب نظم کا بنگالی سے ترجمہ

مرسلہ آشالتا دیوی کلکتہ

شریمتی آشالتا دیوی نے آنجہانی ٹیگور کی ایک پر معنی نظم بنگالی سے ترجمہ کر کے شائع کی "موت پر" یہ دردناک نظم اس مایہ ناز شاعر کی ہے جسے ابھی حال میں موت نے ہم سے چھین لیا ہے اس لئے یہ اور بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ مرنے والا شاعر خود موت کے بارے میں کیا کیا کہتا ہے۔

اے موت! تیرا قاصد میرے در زندگی پر آ کھڑا ہوا ہے اس نے نامعلوم سمندروں کو عبور کر لیا ہے اور تیرا سندیسہ مجھ تک پہونچا دیا ہے۔

رات تاریک ہے اور میرا دل خوف سے لبریز ہے مگر میں چراغ عقیدت اٹھا کر اپنے در کا دروازہ کھولتے ہوئے مودبانہ اس کا خیر مقدم کرونگا۔ یہ تیرا ہی تو قاصد ہے جو میرے غریب کدے کے دروازے پر کھڑا ہے۔

اے موت! میں دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنم آنکھوں سے اپنے دل کے خزانے اس کے قدموں میں رکھ دونگا تیرا قاصد اپنا کام کر کے واپس ہوگا اے موت! وہ میری صبحیات پر اپنا تاریک سایہ چھوڑتا جائیگا اور میرے اجڑے ہوئے غم خانہ زندگی میں میرے پریشان وجود کی یاد اس طرح باقی رہ جائے گی۔ گویا یہ ہی میری طرف سے تیرے حضور میں آخری نذر تھی جسے تو نے تحفتہً دنیا کو دیدیا۔

میں جانتا تھا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب مجھ سے اس دنیا کو دیکھ سکنے کی طاقت چھین لی جائیگی اور زندگی آہستگی سے میرے پہلو سے اٹھ کر چلی جائے گی۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ وقت رخصت آہستہ سے آخری پردے میری آنکھوں پر چھوڑتی جائیگی میں جانتا تھا کہ میرے بعد بھی ستارے اسی طرح آنکھیں جھپکا جھپکا کر رات کا نظارہ کیا کرینگے۔ جیسے وہ اب تک کرتے ہیں۔

مجھے معلوم تھا کہ صبح اپنے معمول کے مطابق روز بستر شب سے اسی طرح اٹھا کرے گی۔ اور زندگی کی امواج تنفس ہمیشہ کی مانند میرے بعد بھی پانی کی لہروں کی طرح ہلکورے لیتی رہینگی جن کی جنبشوں سے دنیا میں رنج و راحت کا وجود ہوگا۔

جب میں اپنے لمحات زندگی کے اس اختتام کا خیال کرتا تھا تو مجھے لمحات کی دیواریں شکستہ ہو کر گرتی معلوم ہوتی تھیں اور خیال کی روشنی میں موت کی ابدی سرزمین کو دیکھنے لگتا تھا جو نا اندوختہ خزینوں سے لبریز نظر آتی تھی۔

اگر اب ان باتوں کو جانے دو اب ان چیزوں کا سوال ہی کیا جن کی میں نے خواہش کی یا جنہیں میں نے حاصل کیا اب تو ان چیزوں کو پانے کی توفیق عطا ہو۔ جنہیں میں نے ہمیشہ پامال اور نظر انداز کیا۔

میرا دل پوچھتا تھا ——
"اس روز جب موت تیرے دروازے پر دستک دیگی تو اسے کیا نذر کرے گا؟"
میرا جواب دیتا تھا ——
میں اپنے مہمان کے آگے رکھ دونگا اپنی زندگی کا حباب پیالہ، میں اُسے خالی ہاتھ نہ جانے دونگا"
ص ——

عالم نسواں

تربیت اولاد پر جدید خیالات

تربیت اولاد کے متعلق مغرب میں جو جدید خیالات پیدا ہوئے ہیں۔ گھروں اور مدرسوں میں ان کا چرچا ہو رہا ہے اور ان کے محاسن و معائب پر مباحثے عام ہیں۔ ان جدید خیالات کا لب لباب یہ ہے کہ تعلیم و تربیت میں بچے پر کوئی خارجی دباؤ نہیں ڈالنا چاہئے۔ بلکہ یہ کوشش کرنا چاہئے کہ اس کے دل میں خود بخود اپنی اصلاح و ترقی کا احساس پیدا ہو۔ چنانچہ ماہرین تعلیم کے مدنظر یہ بات رہتی ہے کہ بچے کا اٹھان ہی ایسے حالات میں ہو کہ بری عادت اس میں نہ پڑنے پائے۔ اچھی مثال مناسب طور پر اس کے سامنے پیش کر کے اسے خود صحیح راستہ منتخب کرنے کو آزاد چھوڑ دیا جائے۔ اور اسی طرح بتدریج اس کے دل و دماغ کی نشو و نما ہوتی رہے۔ مار پیٹ، جبر اور قوت کا تربیت اطفال میں مطلق دخل نہیں ہونا چاہئے۔ بچے اور اس کے معلم میں خواہ وہ والدین ہو یا کوئی اور شخص کسی قسم کی کشمکش ہونا نہایت مضر ہے۔ معلم کو چاہئے کہ وہ اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو بچہ بھی سمجھے اور بچے کی فطرت اور اس کے رجحانات کا پوری طرح خیال کرتے ہوئے اس کی مناسب رہنمائی کرے ظاہر ہے کہ مار پیٹ اور جبر و تشدد کے پرانے طریق کی نسبت اس نئے طریق پر عمل پیرا ہونا بہت دشوار ہے۔ اور اس کے لئے ضرورت ہے کہ صرف جماعت کمرہ یا ماں کی گود ہی بچے کی درسگاہ نہ ہو بلکہ اس کا دن رات جس جگہ گذرتا ہے اس سب کو ایسا بنایا جائے کہ بچہ اس سے سبق حاصل کر سکے، گھر بھر میں اطاعت، ایثار۔ اور دوسرے اعلیٰ اخلاق کا دور دورہ ہو اور بچہ ان حالات میں رہکر خود بخود ان اوصاف کو اختیار کرتا چلا جائے۔

اگر گھر میں اس قسم کا انتظام ہو اور خاندان بھر کے آدمی اپنی آئندہ نسل کی بہبودی و بہتری میں سرگرمی سے کوشاں ہوں تو اس طرح بچے کی عادات نہایت مناسب طور پر نشو و نما پائیں اور اسے اپنے اوپر اس قسم کا قابو حاصل ہو۔ جو قوانین و اصول جبراً اُس کے دماغ میں ٹھونسنے سے کسی طرح پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر بعد میں بھی جب ماں باپ کا قابو اس پر سے اُٹھ جائے گا۔ تو اعلیٰ اخلاق خود اختیار کرنے کے باعث اس کی طبیعت میں اس قدر راسخ ہو چکے ہوں گے کہ اب اس کے بگڑ جانے کا احتمال نہ رہے گا۔

کمانڈر انچیف ہند برطانیہ ہو آئے

لندن۔ ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل سر آرچیبالڈ ویول کمانڈر انچیف ہند امپیریل جنرل اسٹاف سے مشورہ کرنے کے لئے ہندوستان سے لندن گئے ہوئے تھے۔ وہ بذریعہ ہوائی جہاز گئے تھے اور واپس بھی آ گئے۔ دوران قیام انگلستان انہوں نے کئی بار مسٹر چرچل۔ جنرل ڈل کو چیف آف امپیریل جنرل اسٹاف) اور دوسرے اعلیٰ برطانوی فوجی افسروں سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ وہ روس اور نیز یورپ کے نئے مسئلوں کے متعلق بات چیت کرنے گئے تھے۔

اب گیہوں سستا ہو جائیگا

شملہ ۲۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند باہر سے آنیوالے گیہوں پر محصول کم کرنے کے سوال پر بڑی توجہ کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

کراچی۔ ۲۴ ستمبر۔ دسمبر ۱۹۴۱ء کے آخر تک سندھ اسمبلی کی نئی عمارت بنکر تیار ہو جائے گی۔ حکومت نے اس پر نو لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔

بچوں کی دنیا

ٹالسٹائے کی شہرت کا راز

ٹالسٹائے کی پیدائش ۱۸۲۸ء میں ہوئی تھی۔ ٹالسٹائے اپنے زمانہ کا بہترین معلم تھا۔ اور دنیا پر ابھی تک اس کی تعلیم کا بڑی اثر و اقتدار ہے۔

ٹالسٹائے ارادہ کا بہت مضبوط تھا۔ اس نے تمام ممالک یورپ کی سیاحت کی اور ان کی تہذیب و تمدن کا بغور مطالعہ کیا۔ اپنے آخری مستقر پر ٹالسٹائے اس تہذیب سے بالکل متنفر رہا۔

۱۸۶۱ء میں اس نے اپنی توجہ زراعت کیطرف مبذول کی اور ۱۸۶۷ء میں جب روس کے کاشتکار غلام آزاد کر دئے گئے تو ٹالسٹائے نے کسانوں کیلئے ایک اسکول قائم کیا۔ وہ ہمیشہ غریبوں سے محبت سے پیش آتا اور اپنے کاشتکاروں کو بہت خوش رکھتا تھا۔

۱۸۶۳ء میں اس نے اپنی مشہور کتاب "وار اینڈ پیس" لکھنی شروع کی۔ جس میں ۱۸۰۵ء تا ۱۸۱۵ء روسی زندگی کے حالات درج ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ روس اپنی مصائب کے جدید دور سے گذر رہا تھا۔ اس کتاب کی شہرت تمام تاریخی ناولوں پر غالب آگئی اس سے اسٹینڈ ہال کی حقیقت اور ذولا کے عام برتاؤ کا پورا پورا حال منکشف ہوتا ہے۔ یہ کتاب سچا عالی قوم اور اُن کے کارناموں سے پُر ہے اور ان حقائق کو ظاہر و آشکار کرتی ہے جو ٹالسٹائے کو بڑے تجربے کے بعد حاصل ہوئے۔

اس سے ہم کو سبق ملتا ہے کہ کس طرح انسان مصائب برداشت کرنے کے بعد اولوالعزم اور باہمت بنجاتا ہے۔ "وار اینڈ پیس" انسانی کارناموں کا مکمل خاکہ ہے جس کے مطالعہ سے ہر شخص کے دل میں انسانی ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اس میں زندگی کے وہ مختلف مدارج نمایاں طور پر دکھلائے گئے ہیں جن سے انسان کی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے۔

۱۸۷۵ء میں ٹالسٹائے نے اپنی دوسری کتاب "اینا کیرینینا" لکھنی شروع کی۔ یہ کتاب اسکی تمام کتابوں میں زیادہ مقبول ہے۔ اخلاقی اصول کے لحاظ سے یہ کتاب بے نظیر ہے اور زندگی اور اخلاق کا رقعہ پیش کرتی ہے۔ اس کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ ٹالسٹائے کو علم النفس پر بھی کافی عبور تھا۔ اس نے اس کتاب میں ہر چیز کا تصور، روحانی نقطہ خیال سے باندھا ہے۔

ٹالسٹائے روز بروز غریبوں کی طرف متوجہ ہوتا گیا۔ مصیبت زدہ کو مصیبتوں سے بچانا اور بے یار و مددگار کو مدد پہونچانا یہ اس کا معمول تھا۔

اس کی آخری اور سب سے زیادہ پر اثر کتاب "ڈیڈز و ریلیجن" (حیات تازہ) ہے کسی نے بالکل سچ کہا ہے کہ "مریم مگڈلینی کے زمانے سے اب تک عورت کی مصیبتوں کی تصویر اس سے عمدہ طریقہ پر نہیں کھینچی گئی تھی"۔ ٹالسٹائے کی انسانی خدمات کا شکریہ ہماری طاقت سے باہر ہے۔ اس کی نصیحتیں ہر انسان کیلئے ہمیشہ مفید ہیں۔ اس کے تجربات ہماری روحانی ترقی کی راہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ تمام دنیا اس کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور اس کی تعلیم کا اثر زندگی کے ہر شعبہ میں موجود ہے۔ موجودہ تہذیب سے ہم تنگ آ گئے ہیں ٹالسٹائے کی تعلیم سکھاتی ہے کہ ہم اس قدیم عمارت سے باہر آئیں جس میں اب گنجائش نہیں رہی۔ ہمیں اپنے لئے دوسری تعمیر کی بنیاد ڈالنی چاہئے۔

وائسرائے ہند آئندہ مہینے دہلی آئینگے

شملہ ۲۴ ستمبر وائسرائے ہند وسط اکتوبر میں شملہ سے روانہ ہوں گے اور اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے تک دہلی آجائیں گے۔

پردہ فلم

زندگی کی حقیقی تصویریں

(ایک فلمی مبصر کے قلم سے)

ایک ادیب اور شاعر سے کسی نے پوچھا تھا کہ شعر کی صحیح تعریف کیا ہے۔ اس نے جواب دیا:۔ سچا شعر وہ ہے جسے پڑھنے کے بعد ہم کو یہ محسوس ہو کہ شاعر نے ہماری ہی زندگی کا ایک واقعہ شعر کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔

بالکل یہی صورت ایک سچی تصویر کی ہے سچی تصویر وہی ہے کہ جسے دیکھنے کے بعد ہم کو یہ معلوم ہو کہ ہدایت کار نے ہماری زندگی کا حقیقی مرقع تصویر میں پیش کر دیا ہے۔ لیکن ہندوستان میں کتنی ایسی تصویریں بنتی ہیں جو اس معیار پر پوری اُتر سکیں۔ ہمارا خیال ہے کہ مشکل سے ایک فیصدی تصاویر ہی اس پائے کی نکل سکینگی۔

ہندوستان کی بدقسمتی سے ہندوستان کی فلمی صنعت جن ہاتھوں میں ہے ان میں بیشتر لوگ وہ ہیں جن کو نہ آرٹ سے کوئی تعلق ہے نہ لٹریچر سے۔ جو نہ نفسیات سے واقف ہیں۔ اور نہ جذبات نگاری سے ان کو کوئی لگاؤ ہے۔ وہ تو محض تجارتی اغراض کے لئے تصاویر تیار کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں تصاویر کا ایک سچے شعر کی طرح جذبات سے لبریز ہونا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

ہمارا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ اگر فلمساز حقیقی اور سچی تصاویر بنانے کی کوشش کریں تو وہ نہ صرف فنی اعتبار سے کامیاب ہوں گی۔ بلکہ تجارتی لحاظ سے بھی موجودہ تصاویر سے کہیں زیادہ نفع بخش ثابت ہونگی کیونکہ جب ان تصاویر میں حقیقی زندگی کے پہلو ہونگے۔ تو عوام اس سے زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں گے اور عوام جتنی زیادہ دلچسپی لیں گے اتنی ہی آمدنی بھی زیادہ ہوگی۔

ان فلمسازوں کو شاید اس کا پتہ نہیں کہ گذشتہ پانچ سال میں پبلک کا مذاق بڑی حد تک تبدیل ہو چکا ہے پبلک اب فرسودہ عاشقانہ کہانیوں کو دیکھنے کی بجائے جذبات سے لبریز ٹکڑے دیکھنا چاہتی ہے۔ پبلک کی خواہش ہے کہ اس کے سامنے حقیقی زندگی کی سچی تصویریں پیش کی جائیں۔

ہندوستانی ہمارے ساتھ ہیں

لندن ۲۳ ستمبر کرنل امیری وزیر ہند نے آج ایک تقریر کے دوران میں ایران کے راستے روس کو سامان بھیجنے کی اہمیت پر زور دیا۔

کرنل امیری نے کہا کہ داخلی مشکلات ہوتے ہوئے بھی ہندوستان ہمارے ساتھ ہے ہندوستان میں دس لاکھ فوج تیار کر لی گئی ہے۔ اور والیان ریاست سرگرمی کے ساتھ جنگی کوششوں میں امداد دے رہے ہیں۔ ہندوستانیوں کے بنائے ہوئے ہندوستانی جہاز اٹلانٹک کی لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں اور ہندوستان میں گولہ بارود کی تیاری کی رفتار تیز کر رہی ہے۔

برطانی فوجیں طہران میں

شملہ ۲۴ ستمبر۔ طہران کے باہر اتحادی فوجیں پروگرام کی منشا کے مطابق مرحلوں کی جاری ہیں۔ ایران روس اور برطانیہ کے افسر مل کر کام کر رہے ہیں یہاں معلوم ہوا ہے کہ برطانی فوجیں شہر کے باہر ایک صحت افزا مقام پر جمع ہو گئی ہیں انہوں نے شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک مشین گن فیکٹری پر قبضہ کر لیا ہے جو شہر کے شمال میں چھ میل کے فاصلہ پر ہے ایرانیوں نے ایک ہسپتال بھی برطانوی کے سپرد کر دیا ہے۔

مسٹر حق کی سر سکندر سے ملاقات

شملہ ۲۵ ستمبر مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے آج صبح سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب سے ملاقات کی

اقوال زریں

تین چیزوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے (۱) ابر کے سایہ پر (۲) عورت کی محبت پر (۳) مطلب کی دوستی پر

ملک اور قوم کی خدمت کرنا ہر شخص کا انسانی اور اخلاقی فرض ہے

اپنے راز سے دوسرے کو آگاہ کر کے اور اس کو کسی تیسرے سے نہ کہنے کی تاکید کرنا بیوقوفی کا ثبوت ہے

چھوٹوں سے ہمدردی رکھنا چاہیئے اور بڑوں کی عزت کرنا چاہیئے۔

قرض لے کر کھانے سے بھوکا رہنا بہتر ہے۔

روپیہ کمانے سے زائد خرچ کرنے کا سلیقہ مشکل ہے۔

موج تبسم

ماسٹر :۔ (لڑکوں سے) بتاؤ جب سکندر نے ہندوستان فتح کیا تو ایک کونے میں بیٹھ کر کیوں رونے لگا؟

ایک لڑکا :۔ گھر کا راستہ بھول گیا ہوگا

اُستاد :۔ دیکھو بچو دنیا میں بادشاہ سے بڑھکر کسی کی طاقت نہیں ہے۔

شیام :۔ واہ ماسٹر جی کل ہی میرے بھائی نے تاش کے بادشاہ کو یکہ سے کاٹا تھا۔

جج :۔ تم نے یہ کمینہ حرکت کیوں کی جبکہ ڈاکٹر نے تمہیں دوائی دی۔ تم نے اسکی گھڑی چرالی۔

ملزم :۔ ڈاکٹر صاحب نے ہی کہا کہ ایک گھنٹہ بعد دوائی پینا، میرے پاس گھڑی نہیں تھی۔

ماسٹر :۔ بچوں سے، کوئی بڑا لفظ بتاؤ۔

رمیش :۔ ربڑ۔

ماسٹر :۔ وہ یہ بہت چھوٹا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

برطانوی فوج کا ڈویژن۔ ۱۹۲۲۰ سپاہیوں ۷۰۴ افسروں ۵۰۸۲ گھوڑوں ۱۰۰ توپوں اور ۸۵ موٹروں اور موٹر سائیکل اور لاریوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان میں ۱۱۸ افسر ۲۲۷۲ سپاہی ۷۱ گھوڑے بیس یعنی محاذ کے پیچھے مرکز میں رہتے ہیں۔

ڈویژن کی ترتیب حسب ذیل ہوتی ہے۔

ہیڈ کوارٹرز۔ ۳ پیادہ رجمنٹ۔ توپ خانہ سو فیلڈ توپ خانہ بریگیڈ۔ اموزر رجمنٹ۔ ایک بھاری توپخانہ ایک گولہ بارود۔ کالم ۲۔ انجنیروں کی کمپنیاں۔ اسگنل کمپنی۔ ایک رسالہ سکواڈرن (سامان رسد والے) ۱۱ ہسپتالی موٹریں۔

ایک پیادہ بریگیڈ میں ۴ پلٹنیں ہوتی ہیں۔ اور ایک پلٹن تقریباً ۵۰۰ جوانوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ لیکن ڈویژن کی مندرجہ بالا ترتیب پرانی ہے۔ آج کل فوجوں کو مشین دار بنایا گیا ہے۔ اور گھوڑوں کی جگہ اب موٹریں اور موٹر سائیکل اور ٹینک دے جاتے ہیں۔ پرانے سست رفتار ڈویژنوں کی طرح آج کل تیز رفتار ڈویژن مرتب کئے گئے ہیں جن کی ترتیب حسب ذیل ہوتی ہے۔

بھاری ٹینک	۱۸۴	فوجوں کیلئے موٹریں	
درمیانے ٹینک	۴۸	توپیں	۹۶
ہلکے ٹینک	۲۵۲	بمبار طیارے	۲۷
مسلح موٹر سائیکل	۲۵۸		

ان کے علاوہ تیز رفتار ڈویژن میں انجینئر اور دیگر موٹریں وغیرہ۔ موٹر فوج کی چار پلٹنیں۔ انجینئر اور سگنلرز ہوتے ہیں موجودہ جنگ میں جو نئے سامان جنگ استعمال ہو رہے ہیں۔ ان میں پیراشوٹ یعنی ہوائی جہاز سے اترنے والی چھتری بھی ہے۔ پیراشوٹ والے ڈویژن کی زینت میں شامل نہیں ہوتے۔ بلکہ بوقت ضرورت ڈویژن کے ساتھ ملحق کر دئے جاتے ہیں۔

کپڑے کی قیمتوں پر کنٹرول

شملہ ۲۶ ر ستمبر۔ کپڑے کی قیمتوں پر کنٹرول کی تجویز گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر غور ہے گورنمنٹ کو اس سلسلہ میں عوام کی طرف سے جو شکایتیں موصول ہو رہی ہیں انکے پیش نظر یہ اُمید ہے کہ پرائس کنٹرول کانفرنس میں جو پندرہ دن کے اندر اندر شروع ہونیوالی ہے کپڑے کی قیمتیں مقرر کر دی جائینگی۔

ڈیوک آف ونڈسر واشنگٹن میں

واشنگٹن ۲۸ ر ستمبر۔ ڈیوک (سابق شاہ ایڈورڈ) اور ڈچز آف ونڈسر استقبال کے لئے واشنگٹن یونین اسٹیشن کو جانیوالے راستوں پر ہزاروں آدمیوں کی بھیڑ لگ گئی۔ نیشنل پریس کلب میں ان کا استقبال کیا گیا۔ جہاں تقریباً ۷۰۰ جرنلسٹ جمع ہوگئے۔ ڈیوک آف ونڈسر نے تقریر میں کہا کہ حکومت برطانیہ کی سطے شدہ پالیسی ہے کہ وہ یو۔ پی ساحل کا بچاؤ کرنے میں امریکہ کی زیادہ سے زیادہ مدد کرے۔

ڈیلی ہیلی فیکس امریکہ کو

لندن ۲۷ ر ستمبر برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس امریکہ جانے کے لئے کل برطانیہ سے لسبن کو روانہ ہوگئے ہیں۔

جرمنی کے پچاس جہاز ڈبو دئے

لندن ۲۶ ر ستمبر۔ کل رات ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جب سے لڑائی چھڑی ہے۔ روسی بیڑہ کے ہوائی جہاز بالٹک سمندر میں پچاس جرمن جہاز ڈبو چکے ہیں۔

افسانہ

دو گھڑی کی موج

از جناب رضا حسن برنی علیگڑھ

بارش بڑے زور شور سے ہو رہی تھی۔ اس کے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ وہ کوئی کرایہ کی سواری لے سکتا۔ اس کو بڑے زور کی بھوک لگ رہی تھی۔ اس لئے سوچا کہ پیدل ہی مکان چلا جائے۔ لیکن پھر اس کو خیال آیا کہ اگر اس کے کپڑے بھیگ گئے تو وہ بچوں کو پڑھانے کیسے جائیگا۔ اس کے پاس دوسرے کپڑے نہیں تھے۔ جو ان کو اتار کر بدل سکتا۔ مجبوراً وہ دیوار کا سہارا لیکر کھڑا ہوگیا۔ اس نے طبیعت بہلانے کیلئے فلسفہ کی ضخیم کتاب کھولی لیکن بھوک کے فلسفہ کے آگے ایک نہ چلی، وہ تنہا کھڑا کھڑا اکتا گیا۔ پاس ہی بورڈنگ سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ لیکن اُس نے وہاں جانا بیکار سمجھا، وہ وہیں کھڑا ہوا بارش کے رکنے کا انتظار کرتا رہا، گھڑی نے پانچ بجائے۔ خدا خدا کر کے بارش ہی رکی۔ اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گھر روانہ ہوا۔

جب وہ اپنے محلہ میں پہونچا تو اس نے احتیاطاً پاجامے کے پائینچے اوپر اٹھالئے۔ کیونکہ یہ ان محلوں میں سے تو تھا نہیں کہ جن پر سٹی فادرس کی توجہ اور عنایت ہوتی ہے۔ اس محلہ میں مفلس فاقہ کش اور تباہ حال مزدور رہتے تھے۔ میونسپلٹی جانتی تھی کہ غریبوں کو صفائی۔ انتظام اور روشنی کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے اُس نے اس کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ اور اس کے راستہ میں بارش کی وجہ سے اتنی کیچڑ تھی کہ قدم اٹھانا محال تھا۔ محمود بدقت تمام اپنی کوٹھری تک پہونچا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ سیلن کی تیز بو اس کے دماغ کو چڑھ گئی "اسے آج تو کوٹھری بری طرح ٹپکی ہے۔ آج تو سونے کا بھی ٹھکانا نہیں۔ بستر اور بکس سب بھیگ گئے"۔

اس نے اپنے ٹوٹے ہوئے بکس کو جو پانی میں تیر رہا تھا اٹھا کر دوسرے کونے میں رکھ دیا اور چارپائی کو جو متعدد بار بھیگنے کی وجہ سے کالی پڑ گئی تھی جسکے بان بوسیدہ اور سینے ڈھیلے تھے۔ دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا۔

"شکر ہے کتابیں بچ گئیں"، اس نے اپنے ہاتھ کی کتابیں بھی طاق پر رکھ دیں اور وہیں سے سالن کی رکابی اور اس پر رکھی ہوئی چار روٹیاں اٹھالیں روٹیاں پڑے پڑے سوکھ گئی تھیں۔ سالن قطعی بے رنگ تھا۔ اس کی آدھی بھوک کھانا دیکھ کر غائب ہوگئی۔ اس نے پانی اور بے رنگ سالن کی مدد سے دو روٹیاں پیٹ میں اتاریں اور بچوں کو پڑھانے چلدیا۔ محمود اسی ٹیوشن کے معاوضہ پر گذر اوقات کرتا تھا۔

اس کے سر میں درد تھا۔ آج پیٹ بھر کر کھانا بھی نہ کھایا تھا۔ دو گھنٹے کی دماغ پاشی میں وہ بالکل خستہ اور بے حال ہوگیا۔ ۔ ٹیوشن کے بعد تھکے تھکے قدم اٹھائے گھر کی طرف چلا جا رہا تھا کہ کسی نے لنبا نرم نازک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھدیا

"شاہناز"! اس کے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔

"ہاں میں ہوں"، شاہناز کے موتی جیسے دانت گلابی ہونٹوں کے درمیان چمک رہے تھے۔

"آپ!" محمود کو کس طرح اپنی آنکھوں پر یقین نہ آتا تھا کہ یونیورسٹی کی ملکہ حُسن اسکے سامنے کھڑی ہے۔ وہ کالج میں گوشہ نشین اور خاموش مشہور تھا۔ لڑکے اور لڑکیاں اس کی قابلیت کے ضرور معترف تھے۔ لیکن ایسے خاموش آدمی سے کوئی ملنا پسند نہ کرتا تھا۔

میں آپ سے ملنے کا کئی روز سے ارادہ کر رہی تھی۔ لیکن کلاس میں موقع نہ ملا"

"میرے لائق کوئی خدمت"، محمود کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ اس سے کیوں ملنا چاہتی تھی۔

"ہاں میں آپ کو ایک تکلیف دینے آئی ہوں۔"

"فرمائیے" محمود کی حیرت بڑھتی جا رہی تھی۔

"میں آپ سے فلسفہ پڑھنا چاہتی ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں فلسفے کے پیچھا رہی ہوں۔ اب امتحان سر پر ہے اور مجھے اس کا ایک لفظ نہیں معلوم" شاہناز دلفریب انداز سے مسکرائی۔

"بسر وچشم" محمود نے اطمینان کا سانس لیا۔

"یہ فلسفہ میری سمجھ میں ہی آجائیگا۔ میرا تو کانٹ اور اور ہیگل کے نام سے دل الجھتا ہے۔"

"فلسفہ بیحد آسان ہے۔ جب آپ پڑھیں گی تو لطف آنے لگے گا" محمود کی سمجھ میں نہ آیا کہ شاہناز جو کالج کا مقصد صرف سیر و تفریح اور ہنسی مذاق خیال کرتی تھی۔ امتحان میں اتنا کیوں انہماک دکھا رہی تھی۔ اُس نے مسکراتے ہوئے دریافت کیا۔

"اُس سال آپ کو خلاف معمول امتحان سے کیوں دلچسپی ہے"

"ثریا کہتی ہے کہ وہ امتحان میں مجھ سے زیادہ نمبر لائیگی۔ میں دکھانا چاہتی ہوں کہ وہ ذہانت میں میرے برابر نہیں۔

"چلئے میں آپ کو پہنچا دوں"، وہ کار کا دروازہ کھول کر کھڑی ہوگئی۔

"شکریہ ابھی ذرا ٹہلتا ہوا مکان واپس آجاؤنگا" اسے مکان کا پتہ بتلاتے ہوئے شرم آرہی تھی۔

"نہیں آپ کو میرے ساتھ چلنا ہی ہوگا۔ شاہناز نے لجاجت سے کہا۔

بات یہ ہے کہ میرے محلہ تک آپ کی کار نہیں جا سکتی۔ محمود نے مجبوراً اصلی بات بتادی۔

"یعنی؟ اچھا میں سمجھی۔ لیکن ایسا غلیظ محلہ تو انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں۔ آپ وہاں کیوں رہتے ہیں۔"

"وہاں سب آدمی رہتے ہیں" محمود نے آہستہ سے کہا۔

شاہناز اس کے طنز کو سمجھ گئی اور مسکرا کر بولی۔

"خیر لیکن میں آپ کو وہاں نہ رہنے دوں گی"

محمود نے انکار کرنا چاہا۔ لیکن شاہناز نے اپنا نرم و نازک ہاتھ اس کے منہ پر رکھدیا۔

ابھی چلئے میرے ساتھ،، وہ شیریں لیکن تحکمانہ لہجے میں بولی۔

میرا سامان؟" محمود نے اس وقت چھٹکارا پانے کے خیال سے کہا۔

"وہ کل آجائے گا"

محمود شاہناز کی کوٹھی میں چلا آیا لیکن اس کا سامان کبھی وہاں نہ آیا۔ شاہناز نے اس حسن وخوبی سے نیا سامان مہیا کیا کہ محمود کو زبان ہلانے کا بھی موقع نہ ملا۔

شاہناز اُن خواتین میں سے تھی جن پر مغربی تعلیم کم اور مغربی تربیت زیادہ اثر کرتی ہے۔ وہ کالجوں میں خواہ علم حاصل کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ لیکن اُن کو نقرئی قہقہے لگانا اور مصنوعی چخیں مارنا خوب آجاتا ہے۔ وہ نہ صرف اس سے اچھی طرح واقف ہوتی ہیں کہ غازہ، کریم اور پاؤڈر کس طرح انکے حسن کو دوبالا کر سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی اچھی طرح جانتی ہیں کہ وہ اپنے زلفوں کے پیچ و خم سے جادو کر لچک اور گفتگو کی لوچ سے کس طرح دوسروں کو دیوانہ اور مدہوش بنا سکتی ہیں۔ وہ زندگی میں بہت سے کھیل کھیلتی ہیں۔ اور کھیل ہی کیسے؟ وہ اکثر دوسروں کی زندگیوں، آرزوں اور جوانیوں سے کھیلتی ہیں۔

محمود ایک سیدھا سادھا نوجوان تھا۔ اتنا اس کی زندگی بے کیف اور اُجاڑ تھی۔ اب آرزوں کے دامن میں ایک پھول کھلا تھا۔ شاداب اور روشن۔ شاداب ایسا کہ اس کی زندگی کو رنگین بنا دیا۔ روشن ایسا کہ اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔

محمود نہ صرف اس کے حسن ظاہری کی پرستش کرتا تھا بلکہ اس کے حسن باطنی کا بھی مداح تھا۔ اس کو کیا معلوم کہ اُس کی نگاہ میں ایک

پردہ تھا اور پس پردہ اس کو کچھ نہ معلوم تھا۔

محمود کو کوٹھی میں آئے دوسرا مہینہ تھا۔ اس روز صبح کو شاہناز اپنی ایک سہیلی کے یہاں چلی گئی۔ اس دو مہینہ کے عرصہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ شاہناز اس سے علیحدہ ہوئی تھی محمود اس کے بغیر بے چین تھا۔ اس کو ہر لمحے شاہناز کی یاد ستا رہی تھی۔ اس کا کتابوں میں بھی دل نہ لگتا تھا۔ وہ تمام دن اپنے کمرے میں کروٹیں بدلتا رہا آج اسے پوری طرح احساس ہوا کہ شاہناز اس کی گہرائیوں میں اس طرح سما گئی ہے کہ اب اس کا وہاں سے نکلنا مشکل ہے۔

شام کو کمرے میں اندھیرا ہوگیا۔ محمود اپنے پلنگ سے اٹھا اور اس نے کمرے کا دریچہ کھول دیا۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آسمان پر اودے اودے بادل گھر آئے تھے گھنگھور گھٹا چھائی تھی۔ پرند قطار در قطار چہچہاتے اپنے اپنے آشیانوں کو واپس جا رہے تھے۔ دن بھر کے مرجھائے درخت جھوم رہے تھے۔ اور کملائے پھولوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ بادلوں کی ہلکی ہلکی گرج میں کوئل کی کوکو عجیب بہار دے رہی تھی۔

کسی درخت سے پپیہا بولا "پی کہاں"

محمود نے کہا "پی کہاں"، وہ پپیہے کی نقل نہ کر رہا تھا بلکہ اس کا دل پکار پکار کر کہہ رہا تھا "پی کہاں" چند منٹ کے بعد ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ محمود بے خود سا ہوگیا۔ اس کو شاہناز کی یاد ستانے لگی۔ اس نے آہستہ آہستہ گنگنانا شروع کیا ؎

زرد ہے رخسار گل، افسردہ ہے موج صبا
آکہ برہم ہے مزاج بوستاں تیرے بغیر

وقت گذرتا گیا، اور محمود بے خود اور مدہوش اپنے خیالوں میں محو گنگناتا رہا۔

"محمود" کمرے میں ایک شیریں نغمہ گونجا۔ شاہناز نے سوئچ دبا کر روشنی کر دی۔

"کہاں رہیں آج۔ دن بھر تم کو یاد کرتا رہا۔"

"کیوں یاد کیا"، شاہناز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یاد جو آتیں"، محمود بھی ہنس پڑا۔

شاہناز اس وقت ہلکے نیلگوں لباس میں ملبوس تھی۔ اس کی گوری گوری برہنہ باہیں بیحد خوبصورت معلوم ہو رہی تھیں اس کے بال منتشر سے تھے اور چہرہ بدر کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔

"بہار کی دیوی"، محمود تعریف کے بغیر نہ رہ سکا۔

"سچ"، شاہناز اٹھلاتے ہوئے بولی۔

بادل زور سے گرجے۔ بجلی تیزی سے کڑکی۔ شاہناز نے ڈر کی چیخ ماری اور وہ محمود کے آغوش میں تھی۔ یہ سب کچھ آناً فاناً میں ہوگیا۔

محمود اس غیر متوقع واقعہ سے مبہوت ہوگیا۔ اس کا دماغ ماؤف ہوگیا۔ وہ چند لمحے کے لئے تصویر کی طرح ساکت ہوگیا۔ اس کے بعد اس کو اپنے جسم میں بجلی دوڑتی ہوئی معلوم ہوئی اس کی آنکھیں جلنے لگیں۔ اس کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اس کی گرفت مضبوط ہوگئی۔ اس نے اپنے دہکتے ہوئے ہونٹ شاہناز کے گلاب جیسے نرم و نازک ہونٹوں پر رکھ دیئے۔

"شاہناز اس بندھن کو توڑ نہ دینا" اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

شاہناز اس کے آغوش میں مسکرا رہی تھی۔ محمود سوچتا تھا کہ آج وہ دونوں پریم کی مضبوط زنجیروں میں جکڑ گئے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت ان کو علیحدہ نہ کر سکے گی، اور شاہناز کے لئے یہ دو گھڑی کی موج تھی

محمود زندگی کے اس نرم اور رنگین آغوش میں تین مہینے تک مسرت اور شادمانی کے نغمے گاتا رہا۔ اس عرصہ میں اس نے شاہناز کو پڑھانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ امتحان آیا۔ شاہناز کے پرچے بہت عمدہ ہوئے۔ محمود نتیجہ کا منتظر تھا۔ ایک روز نتیجہ بھی آگیا۔

محمود نے بے چین دل اور کانپتے ہاتھوں سے اخبار کھولا۔ پہلے ورق پر حسب معمول جلی حروف میں اس کا نام تھا۔ لیکن اسے اپنی کامیابی پر اتنی مسرت نہ ہوئی۔ اس نے ورق الٹا اور لڑکیوں کی فہرست پر نگاہ ڈالی۔

شاہناز اول تھی۔ محمود خوشی سے ناچنے لگا۔ وہ بھاگا بھاگا شاہناز کے پاس پہنچا۔

"مبارک ہو"، اس کی آواز فرط مسرت سے کانپ رہی تھی۔

"تم بھی تو اول آئے ہو۔ مبارک ہو" شاہناز کا چہرہ جوش مسرت سے گلنار تھا۔

"ایک اور خوشخبری سناؤں"، اس نے شرمیلی انداز سے کہا۔

"کیا"، محمود نے اشتیاق سے دریافت کیا۔

"میری شادی ہو رہی ہے"، اس نے بڑی بڑی نیم وا مخمور آنکھوں سے محمود کو دیکھتے ہوئے کہا۔

محمود کو ایسا معلوم ہوا کہ اس کے جسم کا رُواں رُواں قہقہے لگا رہا ہے۔ فضا میں مسرت کے شادیانے بج رہے ہیں اس کا چہرہ سرخ ہوگیا اور زبان ساکت۔ اس نے سوالیہ نگاہوں سے شاہناز کو دیکھا گویا دریافت کر رہا ہے،

"کس سے"،

"ڈاکٹر نیازی سے"، شاہناز نے آہستہ سے کہا۔

محمود کے اوپر بجلی سی گری۔ اس کا چہرہ زرد ہوگیا۔ اس کا سانس رک گیا۔ اس نے گھٹی آواز میں دریافت کیا۔

"یہ تمہارا انتخاب ہے"،

"ہاں!"، شاہناز نے سنجیدگی سے کہا۔

محمود کو اپنے کانوں پر اعتبار نہ آیا،

محمود اس موقع پر تم مجھے کیا تحفہ دوگے۔ شاہناز نے گلدان کے پھول سنوارتے ہوئے کہا۔

"تحفہ؟"، محمود کی آنکھوں سے بڑے بڑے آنسو نکلکر زرد رخساروں پر بہنے لگے۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے باہر نکل گیا۔

× ہندوستان کے نظام حکومت کی شکل اور ہمسایہ نوآبادیوں کی طرح مکمل خود مختاری کی طرف بڑھنے کا ٹائم ٹیبل خود ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں ہے۔

کانگریس کی پالیسی

چوتھا سوال بھی کئی بار سامنے آچکا ہے بی بی سی نے مسٹر ایچ سامرٹن ار دف بارکلے کیلفور ینا صاحب کا یہ سوال پیش کیا ہے کہ برطانوی حکومت نے ایک طرف تو پنڈت نہرو کو قید کر رکھا ہے اور دوسری طرف وہ ہوم رول کیلئے راستہ بنا رہی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ کیسے موزوں ہو سکتی ہے۔

مسٹر ایمری۔ ہندوستانیوں کے آپس کے سمجھوتہ کے ذریعے ہمنے ہوم رول قائم کرنے کیلئے جو پالیسی اختیار کی ہے اس کا پنڈت نہرو کی سزایابی سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہندوستان کی کوشش جنگ میں رکاوٹ پیدا کرنے کے مقصد سے انہوں نے تشدد آمیز اور قصداً اشتعال انگیز تقریریں کی۔ اسی بنا پر ان کو سزا ہوئی۔ ان تقریروں کا جو مقصد تھا وہی اثر ہوا۔ ان کی سزایابی کا معاملہ ایگزیکٹو سے نہیں بلکہ قانون سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر کوئی جج حقیقت جرم کرنے والوں کو قانونی سختی کی روش لاتا اور پنڈت نہرو جیسے سیاسی اور سماجی معیار کے آدمی کو بغاوت پھیلانے کے لئے کھلی چھٹی دیدیتا تو آپ کے خیال میں کیا یہ اس کا منصفانہ فعل ہوتا۔ کیا ان جمہوری ہندوستانی کیبنٹوں کیلئے جو چار صوبوں کی اب بھی ذمہ وار ہیں اور وفاداری کے ساتھ کوشش جنگ میں امداد دے رہی ہیں۔ اور باغیانہ سرگرمیوں کو مضبوطی کے ساتھ دبا رہی ہیں یہ کوئی منصفانہ فعل ہوتا۔

آخری سوال پروفیسر ایلی اوٹ بلیک ویلڈ آف اسٹیفورڈ یونیورسٹی کیلیفورنیا نے دریافت کیا جو یہ ہے کہ برطانیہ کی مدافعتی کوششوں کی تائید یا مخالفت کے بارے میں جنگ کی وجہ سے ہندوستان میں کیا تبدیلیاں ہوئیں؟

مسٹر ایمری نازی نظام کی نوعیت جتنی آشکارا ہوتی جاتی ہے، "خطرہ ہندوستان کے قریب پہنچتا جاتا ہے اتنے ہی زیادہ جوش کے ساتھ تمام طبقوں اور فرقوں کے ہندوستانی مقصد یا جو ان کا اور ہمارا دونوں کا ہے۔ کامیابی ہونے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور زیادہ موثر ڈھنگ پر اس مقصد کی عملی حمایت کرتے ہیں ہندوستانی سیاستدانوں نے آپس میں جو چالیں چلی ہیں اور ہندوستان کے موجودہ نظام حکومت پر جو نکتہ چینی کی ہے اس کا امداد پر کوئی سنگین اثر نہیں پڑا۔

جب جنگ شروع ہوئی تو ہندوستان میں دو لاکھ فوج تھی۔ اب ۱۰ لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ ×

نقد و تبصرہ

عبدالحق نمبر

رسالہ جوہر طلبا ء کالج کی یونین "انجمن اتحاد" کا ارگن ہے جو مولانا محمد علی جوہر مرحوم کی یادگار میں جاری کیا گیا ہے۔

رسالہ جوہر کے خاص خاص نمبر بھی حسب ضرورت شایع ہوتے رہتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر رسالہ جوہر کا خاص نمبر "جوہر عبدالحق" شایع کیا گیا تھا۔ جسمیں مولانا سلیمان ندوی مولانا عبدالماجد دریا آبادی۔ ڈاکٹر سید عابد حسین پروفیسر ای۔ آئی اپیسٹ۔ مولوی سید ہاشمی فرید آبادی نواب منظور جنگ بہادر۔ پروفیسر حامد اللہ میرٹھی جیسے باکمال حضرات نے ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی زندگی کے مختلف عنوانات پر مضامین لکھے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ رسالہ کس پایہ کا ہوگا جو بڑے سائز کے ۲۰۲ صفحات پر شائع کیا گیا ہے۔ رسالہ مجلد دیدہ زیب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۸/ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ، دہلی۔

تعلیم بالغان کا سٹ

مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی نے تعلیم بالغان کے سلسلہ میں دلچسپ اور مفید کتابوں کا ایک سلسلہ شائع کیا ہے جس پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملک کی ناخواندگی دور کرنے کے لئے یہ سلسلہ نہایت مفید اور کار آمد ہے۔

اُردو قاعدے کو مبتدیوں کے لئے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ قاعدے کے بعد آسان اور سادہ زبان میں چھوٹی چھوٹی دلچسپ اور سبق آموز قصے کہانیاں لوکل بورڈوں کے حالات ہندوستان کی مختصر تاریخ اور جغرافیہ۔ خط و کتابت کے آسان طریقے اور بعض رہنمایان ملک کی زندگی کے حالات اس سلسلے میں لکھے گئے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں ایک ان پڑھ آدمی پڑھکر اچھا خاصا متمدن انسان بن سکتا ہے۔ قیمت ہر ایک کتاب کی ایک آنہ ہے ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی۔

بقیہ: اور بہت جلد تعداد دس لاکھ سے اوپر پہونچ جائے گی۔ ہندوستانی جبریہ نہیں بلکہ رضاکارانہ طور پر فوج میں بھرتی ہوا ہے۔ اور بہت بڑی تعداد میں لوگ بھرتی کے منتظر ہیں۔ ہندوستانی فوجیں بڑی بہادری سے لڑیں اور مشرق وسطیٰ کے ہر میدان جنگ میں اپنا سکہ جما دیا۔ ہندوستان کا نیا بحری بیڑہ اور ہوائی بیڑہ قابلیت کے ساتھ انجام دے رہا ہے۔ ہر قسم کے جنگی سامان کی تیاری کیلئے ہندوستان میں وسیع صنعتی نظام قائم ہوگیا ہے یہ حقیقتیں آپ کے سوال کے بہترین جواب ہیں۔

آل انڈیا تعلیمی کانفرنس

سرینگر۔ ۲۹ر ستمبر۔ آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کی بین الاقوامی صلح کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کرنل سرکے ہکسر نے کہا کہ مجھے پورا یقین ہے کہ ہماری ماں بہنوں۔ بیویوں اور ہماری دوستوں کے مقابلہ میں صلح کی جانب سے ہمارے مزاج کا رجحان اور کوئی زیادہ موثر طریقہ پر نہیں ڈھال سکتا ایک پرخلوص عورت کے داخلی فیصلہ کے سامنے ہر مرد کو سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے۔ دنیا کے انصاف اور صلح کی تنظیم کی رہنمائی عورت ہی کر سکتی ہے اگر ایسی انجمن خلوص سے کام کرے تو وہ آیندہ لیگ آف نیشنز کے ہر بین الاقوامی شعبہ سے زیادہ حاصل کر سکے گی۔ تعلیم کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ پچھلی صدی میں تعلیم کے جو اصول مقبول تھے ان پر نظر ثانی ہونی چاہیئے۔ مادی تعلیم کا تجربہ کیا گیا اور وہ ناکامیاب رہا۔ اب اس میں روحانیت داخل کرنی چاہیئے۔

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

علیگڈھ (بذریعہ ڈاک) ۲۱ر ستمبر کو ایگزیکٹو کونسل، مسلم یونیورسٹی کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں ایک لاکھ روپئے کی فراہمی کی اپیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

برطانیہ ہندوستان سے کوئی ٹیکس نہیں لیتا

ہم تو سب کچھ دینے کو تیار ہیں ہندوستانی خود فیصلہ نہیں کرتے

امریکن معترضوں کو مسٹر ایمری کا جواب

لندن۔ ۳۰ر ستمبر۔ ہندوستان کی طرف سے برطانوی رویہ کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے اور ہندوستان کی آئینی پوزیشن کی وضاحت کرنے کے لئے مسٹر ایمری وزیر ہند نے ایک براڈ کاسٹ تقریر میں اہل امریکہ اور کینیڈا کو مخاطب کرتے ہوئے امریکنوں کے چند سوالات کے مندرجہ ذیل جواب دیئے:۔

جج آسٹن گرفتھس آف اٹینلے (واشنگٹن) نے دریافت کیا کہ "ہندوستان برطانوی حکومت کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کتنے ٹیکس دیتا ہے۔"

مسٹر ایمری۔ مجھے خوشی ہے کہ آپنے اس غیر معمولی غلط تصور پر جو آپ کے سوال میں مضمر ہے۔ مجھے کچھ کہنے کا موقع دیا ہندوستان یا برطانوی سلطنت کا کوئی حصہ برطانوی حکومت کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی ٹیکس ادا نہیں کرتا۔ ہندوستان کی تمام آمدنی ہندوستان ہی کے فائدے پر خرچ ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے فوجی دستے کے لئے ہم ہر سال لاکھوں ڈالر دیتے ہیں

مسٹر ایمری۔ ڈبلیو جوفری آف ایسٹ کلیو لینڈ اوہایو نے دوسرا سوال دریافت کیا "کیا یہ صحیح ہے کہ وائسرائے ہند نے ہندوستانیوں سے پوچھے بغیر جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا؟ کیا یہ جمہوریت ہے؟"

مسٹر ایمری وائسرائے نے نہ اعلان جنگ کیا اور نہ کر سکتے تھے جب ملک معظم کی حکومت جنگ میں شامل ہوئی تو برطانوی سلطنت کے تمام حصے جنگ میں آگئے بالکل اسی طرح کہ جب ریاستہائے امریکہ جنگ میں شامل ہو تو الاسکا خود بخود جنگ میں آجائیگا۔ ۱۹۱۴ء میں کینیڈا کے بارے میں بھی یہی پوزیشن تھی اور ۱۹۳۹ء میں ہندوستان میں بھی ازروئے قانون یہی آئینی پوزیشن تھی باوجود اسکے وائسرائے اور برطانوی ہند کے صوبوں کے گورنروں نے ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کو حالات کی رفتار سے باخبر رکھنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا۔ اور ہندوستان کی زبردست رائے عامہ شروع دن سے اب تک نازی ظلم اور حملے کے خلاف جنگ میں برطانوی حکومت کی پشت پناہ ہے۔

جب ہندوستانی اپنے آئین کے بارے میں آپس میں سمجھوتہ کرلیں گے۔ (مجھے امید ہے کہ جنگ کے بعد انشاءاللہ ضرور ہوگا) تو ہندوستان پورے معنی میں آزاد ہو جائیگا۔ اور برطانوی دولت مشترکہ میں برابر کا حصہ دار بن جائیگا۔ اس وقت ہندوستان آئینی طور پر اور حقیقت میں بڑے بڑے اہم معاملوں کا خود فیصلہ کریگا۔

درجہ نوآبادیات

تیسرا سوال مختلف شکلوں میں پہلے ہی سامنے آچکا ہے بی بی سی نے مسٹر جے روم ہاپر آف فیرلان کا یہ سوال خاص طور سے کہ برطانیہ ہندوستان کو اسی وقت درجہ نوآبادیات کیوں نہیں دیتا۔ کیا برطانیہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے۔ اگر رکھتا ہے تو کیسا؟

مسٹر ایمری۔ ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ذریعہ ہندوستان کو فیڈرل آئین دیا گیا تھا جس کے ماتحت گیارہ صوبے ان تمام معاملوں میں جن کا معمولی شہری زندگی پر سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے۔ مکمل جمہوری حکومت سے لطف اندوز ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملات ہیں جو امریکہ کے آئین کے ماتحت مختلف ریاستوں کے دائرہ عمل میں ہیں چار صوبوں میں ہی جس کی آبادی دس کروڑ سے بھی آج جمہوری حکومت قائم ہے۔ دوسرے سات صوبوں کی حکومتوں کو کانگریس پارٹی کی مرکزی ایگزیکٹو نے ہڑتال کرنے کا حکم دیا چنانچہ گورنروں نے مجبور ہو کر صرف اس وقت نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

اگر حکومت کا فیڈرل پارٹ ادا ہو جاتا تو ہندوستان کی ساری زندگی پر ہندوستانی کنٹرول ہو جاتا اور لازمی طور پر درجہ نوآبادیات کی طرف جلد قدم بڑھتے۔

مجوزہ فیڈرل لیجسلیچر اور ایگزیکٹو قائم کرنے کے کام برطانیہ کے تامل کرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ مختلف اور بے نظیر وجوہ کی بنا پر آئین کا فیڈرل حصہ قائم نہیں ہوگا ہندوستان کی قومی زندگی کے مختلف بڑے عناصر نے اس آئین کو چلانے سے انکار کر دیا۔

لہٰذا ہم نے ہندوستانیوں سے کہا ہے کہ وہ آپس میں یہ سمجھوتہ کرکے اپنا آئین بنائیں جیسے امریکہ والوں نے اپنے اپنے خیالات و ضروریات کے مطابق اپنا آئین خود بنایا تھا۔ یہ بہت پیچیدہ اور مشکل کام ہے آپ بھی اس امر سے اتفاق کرینگے کہ موجودہ زندگی اور موت کے جنگ کے دوران میں یہ کام نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ آپس میں اب تک کوئی سمجھوتہ ہی نہیں ہوا ہے۔ لیکن ہمنے جنگ کے بعد فوراً اس معاملہ کی طرف توجہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اگر اس سلسلہ میں ہندوستانی لیڈر کام شروع کردیں تو ہم بہت خوش ہونگے۔ ×

پرنسپل عبدالشکور صاحب کا ورود مسعود

کانپور اسٹیشن پر شاندار استقلال

یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ پرنسپل عبدالشکور صاحب کے ورود مسعود سے حلیم مسلم کالج کانپور میں زندگی کے آثار دوبارہ نمایاں ہو گئے ہیں۔ کانپور اسٹیشن پر اساتذہ کرام، طلباء کالج اور بوائے اسکاؤٹس نے آپ کو گارڈ آف آنر دیتے ہوئے آپ کا انتہائی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اساتذہ اور طلباء کے جلسوں میں تقریر کرتے ہوئے آپنے فرمایا

" حلیم مسلم کالج کانپور کی قدیم شہرت اور نیکنامی کو جو نقصان عظیم پہنچ چکا ہے اسکی تلافی ہونا ضروری ہے اور وہ صرف اس صورت سے ہو سکتی ہے کہ اساتذہ اور طلباء اپنے اپنے فرائض کا احساس کرتے ہوئے پرنسپل سے تعاون کریں اور اپنی قومی درسگاہ کو عروج کمال تک پہنچانے میں ہر ممکن قربانی کریں۔ اساتذہ اور طلباء دونوں کو کالج کی بہبودی اور بہتری کے لئے "کام" کرنا ہوگا اور یہ کام مرد مسلمان کی طرح جو اپنے فرائض کی انجام دہی میں کبھی نہیں تھکتا وہ کالج میں اصلاحیت دیکھنا چاہتے ہیں اور طلباء کو ایک منظم اسلامی فوج کے مانند اپنا کام انجام دیتے ہوئے دوسروں کے لئے نمونہ بنانا چاہتے ہیں۔

جلسوں کے اختتام پر اساتذہ اور طلباء نے پرنسپل عبدالشکور صاحب کو اس امر کا یقین دلایا کہ وہ انکے ساتھ تعاون کرینگے اور کالج کو بام عروج پر پہنچانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

نیلی پوشان کانپور

مسٹر محمد ظہور صدیقی سالار نیلی پوشان یوپی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ :۔

مسٹر فضل حسین صاحب ساکن بھیتیسہ احاطہ کانپور نے مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنیل نیلی پوشاں کی خدمت میں ایک تلوار پیش کی ہے اور مسلم لیگ وجمعیۃ المومنین کو دس دس روپیہ عنایت فرمائے ہیں۔

امریکہ کے اخباروں کا مطالبہ

واشنگٹن۔ ۲۶ر ستمبر اخبار واشنگٹن ڈیلی نیوز نے اتحادی ملکوں کے اس فیصلہ پر کہ مسٹر چرچل اور روزولٹ اعلان کی تصدیق کرتے ہیں۔ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر مسٹر چرچل نیک نیتی پر ہیں تو انہیں ہندوستان کی بھی آزادی کا یقین دلا دینا چاہئے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کر دینا چاہیے۔"

برلن ۲۷ر ستمبر نیہرن خان نیو رتھ کو خود انکی ہی درخواست پر بوہمیا اور مراویا کے محافظ کے عہدے کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

کے ساتھ جرمن جنرل اسٹاف کے دو مقتدر ممبر صوفیہ سے بذریعہ ہوائی جہاز استنبول آئے ہیں۔ ہر فان پاپن کے پرائیوٹ سکریٹری نے آج کہا کہ جرمن سفیر اس ہفتہ ترکی کے تمام سیاسی لیڈروں کو ایک ڈنر پارٹی دے رہے ہیں۔

ٹیکہ لگانے کی فصل

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹیکہ لگانے کی فصل یکم اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء سے شروع ہو جاوے گی۔ بدنیوتہ بلاٹیکہ شدہ اطفال کے والدین یا سرپرست مابین ۸ بجے سے ۱۱ بجے دن تک ایام مقررہ پر اپنے وارڈ کے اسٹیشن ٹیکہ میں جا کر ٹیکہ لگوالیں۔ مقررہ ایام کے متعلق اسٹیشن ٹیکہ پر دریافت کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر آر۔ ڈی۔ بنرجی
میڈیکل افسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ
کانپور

جرمنی کے دوسرے کروڈ نوی ہیرہ ٹرکی میں

انقرہ ۲۷ر ستمبر نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار مسٹر رسل بروک کا بیان ہے کہ ہر فان پاپن

دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

انگریزی کمپنی ایکٹ (۱۸۶۲-۱۹۰۱) کے مطابق لندن میں انکارپوریٹیڈ

نوٹس

بجلی کے استعمال کرنے والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دیوالی کے موقع پر عارضی بجلی لینے کی درخواست الیکٹرسٹی ہاؤس کے دفتر میں ۱۰ر اکتوبر سے قبل بھیجدیں۔ عارضی بجلی کے متعلق کنیکشن فیس اور یا ضمانت ۱۵ر اکتوبر یا اس سے پہلے "الیکٹرسٹی ہاؤس" کے دفتر میں جمع کر دیں۔ اس کے علاوہ عارضی بجلی کے "ٹیسٹ فارمس" کا زیادہ سے زیادہ ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء تک دفتر میں پہونچنا بہت ضروری ہے۔

ان کو یہ واضح ہو

کہ اس سال چند ہی عارضی کنیکشن دیئے جا سکتے ہیں اور یہ امر درخواستوں کے پہلے پہونچنے پر منحصر ہے۔ اس سال سامان کی کمی ہونے کی وجہ سے کارپوریشن درخواستوں میں مانگ سے زیادہ بجلی دینے کا قیاس نہیں کرتی۔ لہذا اس موقع پر مانگ سے زیادہ کوئی غیر معمولی اور ناجائز استعمال سے اس کنزیومر کے گھر ہی میں نہیں بلکہ ایک بہت بڑے حلقہ میں گڑبڑی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ

ایجنٹس :۔ دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

روڈ نمبر ۶ کے چوراہے سے مال روڈ تک روڈ نمبر ایک کی سائڈ (SIDE.) کی پٹریوں پر خشک اینٹیں بچھانے کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں۔

جس کا تخمینہ ۷۹۰۲ روپیہ -/ Rs 7902 ہے

ٹنڈر ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء کے ۲½ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم کی دو کاپیوں کی ایک سٹ کی قیمت دو روپیہ -/2 Rs ادا کرنے پر ٹنڈر فارم میونسپل دفتر سے ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء کے ۲ بجے شام تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔

دیگر معلومات ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک کسی کام کے دن میں معلوم کیجا سکتی ہیں۔

دستخط ایچ۔ ایم۔ سمیع
چیرمین
میونسپل بورڈ۔ کانپور

بحر روم سے دشمن کے جہازوں کا صفایا

لندن ۲۸ر ستمبر رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار جو کہ مشرقی بحر روم میں ایک برطانی جنگی جہاز میں سفر کر رہا ہے لکھتا ہے کہ پانی کے نیچے یا پانی کے اوپر دشمن کا کوئی جہاز دیکھنے میں نہیں آیا جبکہ پوربی روم ساگر کے بیڑہ کے برطانی جنگی جہاز اور کروسروں اور تباہ کن جہازوں کے ساتھ سکندریہ

دورہ لگایا۔ بحر روم میں برطانی جہازوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ کچھ دنوں سے نہ تو مصر پر حملہ ہوا۔ اور نہ روم ساگر میں جرمنوں کی سرگرمیاں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ اس لئے ظاہر ہوتا ہے کہ نازی اور کہیں پھنسے ہوئے ہیں۔

طہران ۲۸ر ستمبر سابق شاہ ایران کل اپنے کنبہ کے لوگوں کے ساتھ بذریعہ جہاز بندر عباس سے روانہ ہو گئے آپ دکھنی امریکہ جا رہے ہیں۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

چند قطعات آراضی واقعہ ترمیم شدہ سی (C) بلاک گوٹھیا جن پر بنگلہ نما مکانات دو منزلہ تعمیر ہو سکتے ہیں۔ بتاریخ ۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء بروز اتوار بوقت ۸½ بجے صبح دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہونگے۔ نقشہ اراضیات و اسٹینڈرڈ ڈیزائن دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

ایس۔ ین۔ سکنڈ سکریٹری
امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

ایک اور امریکہ جہاز ڈبو دیا گیا

لندن۔ ۲۸ر ستمبر امریکہ کا ایک اور جہاز اٹلانٹک سمندر میں ڈبو دیا گیا ہے اس پر پنامہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کا نام ٹرانڈ اڈ تھا اس پر دو کشتی نے فائر کیا اس کے دس آدمی ایک اسپینی بندرگاہ میں اترے۔

۲۵ لاکھ روپئے روزانہ

شملہ ۲۷ر ستمبر گذشتہ نومبر میں اسپیشل بجٹ پیش ہوتے وقت ہندوستان ڈیفنس پر ۲۰ لاکھ روپیہ روزانہ خرچ کر رہا تھا۔ گذشتہ فروری میں جب مرکزی بجٹ پیش ہوا تو یہ خرچ ۲۳ لاکھ روپئے روزانہ تک پہونچ گیا لیکن اب چونکہ ملک میں ہتھیاروں کی تیاری بڑھ گئی ہے اور سامان جنگ کے بنانے کے کارخانہ قائم ہو گئے ہیں اسلئے ہندوستان ڈیفنس پر ۲۵ لاکھ روپیہ روزانہ خرچ کر رہا ہے۔

بحکم جناب مسٹر کیشو چند شوکلا صاحب مہتمم نیلام
بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت مسٹر کیشو چند شوکلا صاحب بہادر
مہتمم نیلام ضلع کانپور
مقدمہ نمبر ۵۶/۹۵ بابت سنہ ۱۹ء
مسماۃ جیوتی دیا دیوی بیوہ کنہیا لال ساکن
[illegible] ضلع فیض آباد مدعی

بنام شمبھو نرائن مدعا علیہ

بنام شمبھو نرائن [illegible] قوم برہمن ساکن
موضع ٹیٹیا پرگنہ [illegible] ضلع کانپور مدیون ڈگری
چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مسماۃ جیوتی
دیا دیوی ڈگریدار نے واسطے نیلام حقیت مدیون ڈگری
کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع
دیجاتی ہے کہ تاریخ ۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء واسطے
طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔
آج بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء بہ ثبت
میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

مصر میں کھانے پینے میں کفایت

لندن ۲۰ ستمبر۔ مصر کے وزیر اعظم مسٹری پاشا نے
کھانے پینے کی چیزوں اور کپڑے میں کفایت کرنے کی
اپیل کی ہے۔ شاہ فاروق نے مثال کرنے کے طور کھانے
پینے کے پروگرام میں کمی کر رکھی ہے اور صرف تین بار
کھانے کا پروگرام رکھا ہے اور شاہی دعوتوں کی تعداد
میں سے گھٹا کر چہہ کر دی گئی ہیں۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۹۸

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور
کنور جے نرائن سنگھ ولد کنور اودت نرائن سنگھ
ٹھاکر ساکن جنید وارہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعی
بنام گجراج سنگھ ولد گوردیو سنگھ و مسماۃ راج دولاری
بیوہ بھولا سنگھ و شیوراج علی سنگھ ولد بھولا سنگھ و
چھوٹے سنگھ ولد [illegible] و مسماۃ [illegible] کنور بیوہ
اندرپال سنگھ ٹھاکر ساکن [illegible] پرگنہ اکبرپور
ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت
بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ
آپ بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰
بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے
حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور
اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ
کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے
حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں از ہرگاہ وہی
تاریخ جو آپکے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال
قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ
اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز
تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید
میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔
آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر
نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور
فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ
۱۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بستادر ۲۰ ستمبر آج ایک بار سرکاری طور پر شائع ہوا ہے
جسمیں کہا ہے کہ سرحد پر ایک نقل میں [illegible]
نقل کو کوئی نقصان نہیں پہونچا اور حسب ضابطہ اسکا معاوضہ دیا گیا

نوٹس

اے۔ آر۔ پی۔ وارڈنس

مسٹر سی۔ ایچ۔ ڈیوڈ۔ اے۔ آر۔ پی انسٹرکٹر کانپور دوران ماہ اکتوبر میں اے۔ آر۔ پی۔ وارڈنس کے
انڈیویجول ٹریننگ درجہ اول کی تقریریں دیں گے۔
جملہ وارڈنس سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے مقررہ مقام پر صحیح وقت پر حسب ذیل تقریر میں حاضر ہوں
اس کورس کیلئے ہر ڈویژن کیواسطے مقررہ مقاموں میں ہفتہ میں ایک دن بموجب تاریخ ٹائم ٹیبل تقریریں دیجاویں گی

ٹائم ٹیبل

ڈویژن	مقام	مقررہ دن	وقت	تاریخ
کوتوالی	ڈسٹرکٹ بورڈ ہال	سوموار	۶ ½ بجے شام	۶ ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء
کرنل گنج و [illegible]	گورنمنٹ ٹکنیکل اسکول گوالٹولی	منگل	"	۷ ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء
کلکٹر گنج، بازار، [illegible]	مارواڑی			
چھاؤنی	اشرف مجیب کالج	بدھ	"	۸ ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء
سیسامئو	ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	جمعرات	"	۹ ر "
انورگنج	ٹاؤن ہال کوپرگنج	جمعہ	"	۱۰ ر "

برطانی فوجیں کاکیشیا میں

رسٹاک ہام۔ ۲۷ ستمبر ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول کاکیشیا میں لڑنے کیلئے ایک بہت زبردست فوجی مہم تیار کر رہے ہیں۔ یہ ہے وہ خبر جو سوئڈش اخبار سوشل ڈیموکریٹن کے نامہ نگار نے استنبول سے بھیجی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ فوجیں اور سامان جنگ خلیج فارس کی بندرگاہ پوریں متواتر جمع کیا جا رہا ہے اور وہاں سے ٹرانس ایرانین ریلوے کے راستے اتر کی طرف بھیجا جا رہا ہے جو فوجی سامان وہاں جمع ہو رہا ہے۔ اس میں ہتھیار بند گاڑیاں اور ہوائی جہاز بھی شامل ہیں یہ سامان درخیبر سے آیا ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ شام اور عراق سے بھی سامان اور فوجیں بھیجی جا رہی ہیں۔ جنرل ویول بہت جلد تفلس (روس) پہنچنے والے ہیں جہاں کہ اعلےٰ برطانی افسروں اور روسی افسروں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ترکی کے فوجی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ دکھنی روس کے تیل کے چشموں کے لئے برطانی کمانڈر جنرل ویول اور جرمن کمانڈر مارشل رنسٹیڈ کی فوجوں میں بڑی زبردست دوڑ شروع ہونیوالی ہے۔ تیل کے اس وسیع علاقہ کے لئے دونوں فریق بڑی زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔

روس میں برطانی ہوائی جہاز

لندن ۲۷ ستمبر ہوائی وزارت نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ روسی مورچہ سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ برطانی ہوائی جہاز لڑائی میں روسی جہازوں کی مدد کر رہے ہیں۔

جرمنی پر ہوائی حملہ

برلن ۲۷ ستمبر برطانی ہوائی جہازوں نے کل رات دکھن پچھمی جرمنی اور ساحلی علاقہ پر حملہ کیا۔

لبیا میں گولہ باری

لندن ۲۷ ستمبر یہاں کے مستند حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ لبیا میں کچھ گولہ باری ہوتی ہے دشمن کے ہوائی جہازوں نے ایک یا دو حملے کئے مگر ان سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

اپنے مرکزی اسمبلی کے لیڈر

شملہ ۵ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے مرکزی اسمبلی میں اور سر اکبر حیدری کونسل آف اسٹیٹ میں لیڈر آف دی ہاؤس ہوں گے۔

تعلیمی عجائب گھر قائم ہونا چاہیئے

سری نگر۔ ۲۵ ستمبر آج ڈاکٹر ذاکر حسین شیخ الجامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ساتویں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے سلسلہ میں ہندوستان کے ممتاز ترین ماہرین تعلیم کی موجودگی میں تعلیمی نمائش کا افتتاح کیا۔ سر گوپال سوامی آئنگر نے اس تقریب کی صدارت کی۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے وزیر اعظم کشمیر کو خراج تحسین پیش کیا۔ کہ انہوں نے ریاست میں بنیادی تعلیم کا تجربہ کرکے قومی اہمیت کا کام کیا ہے جس کے لئے سارے ملک کو ان کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان میں کسی جگہ مستقل تعلیمی عجائب خانہ قائم ہونا چاہیئے جس میں تعلیم سے دلچسپی رکھنے کو مطالعہ اور کام کی سہولتیں مل سکیں۔ سر گوپال سوامی آئنگر نے خوبصورت کشمیر میں ہندوستان کے ممتاز فرزندوں کا خیر مقدم کیا اور فرمایا کہ اس کانفرنس کے منتظموں کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں ہندوستان کی تعلیمی دنیا کی ممتاز ترین شخصیت ڈاکٹر ذاکر حسین کی خدمات حاصل ہو گئیں۔

نمائش میں ٹراونکور۔ پنجاب۔ بمبئی۔ مدراس۔ بنگال۔ دہلی۔ گوالیار۔ اودے پور کی تصاویر اور دوسری فنی چیزیں دکھائی گئیں۔

جرمنی اور ترکی میں تجارتی بات چیت

انقرہ ۲۷ ستمبر و بروار کو ترکی کی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں جرمنی اور ترکی کے درمیان تجارتی بات چیت سے پیدا شدہ مسائل پر غور کیا گیا۔

برما میں ہندوستانیوں پر پابندی

رنگون ۲۵ ستمبر حکومت برما نے کمونکے شائع کیا ہے کہ انڈو برما معاہدۂ ویسی بدل کی رو سے جو پابندیاں عائد ہوئی ہیں وہ یکم اکتوبر سے نافذ العمل ہوں گی۔ ویسی بدل افسر مقرر کرنے کیلئے ۱۲ آدمیوں کو چن لیا گیا ہے۔

مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا اجلاس

کلکتہ ۲۶ ستمبر مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی دن سر عبد الحلیم غزنوی انڈو برما معاہدہ کے خلاف تحریک التوا اجلاس پیش کرینگے

روسی سفیر کی تائید پر اظہار پسندیدگی

لندن ۲۵ ستمبر ایم میسکی سفیر روس متعینہ

برطانیہ نے اٹلانٹک چارٹر کی جو تائید کی ہے اس پر برطانی اخباروں میں اظہار پسندیدگی ظاہر کیا جا رہا ہے

ترکی کی جنگی تیاری

انقرہ ۲۵ ستمبر ترکی پارلیمنٹ نے ۵ کروڑ ستر لاکھ پونڈ کی مزید رقم ترکی کی حفاظت کے لئے منظور کی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]
ممالک غیر [illegible]

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۱

ادبیات

تیری منزل دور ہے

از جناب مولانا حامد اللہ افسر میرٹھی

راستہ پیچیدہ بھی ہے سخت بھی دشوار بھی
اونچی نیچی راہ پر بکھرے پڑے ہیں خار بھی
ہر قدم پر سنگریزوں کا ہے اک انبار بھی
تو تھکا ماندہ بھی ہے مجبور بھی ناچار بھی

* اے مسافر! اے مسافر! تیری منزل دور ہے *

مثل اژدر راستہ سارا ہے بل کھایا ہوا
چلنے والوں کی قدمبوسی کو ترسایا ہوا
پاس منزل کے مگر منزل سے بھٹکایا ہوا
گھپ اندھیرے میں کبھی کھویا کبھی پایا ہوا

* اے مسافر! اے مسافر! تیری منزل دور ہے *

راستہ گزرا ہے میدانوں سے بل کھاتا ہوا
گاہ دامن کھینچتا اور گاہ پھیلاتا ہوا
جھاڑیوں سے ہو کے نکلا خود کو الجھاتا ہوا
وادیوں میں ڈوبتا ٹیلوں سے ٹکراتا ہوا

* اے مسافر! اے مسافر! تیری منزل دور ہے *

دیکھ ہیں بھٹکے ہوئے مدت سے تیرے ہم سفر
ان کو رستہ کی نہ رہبر کی نہ منزل کی خبر
تو مسافر ہے تجھے رکھنی ہے ان پر بھی نظر
ان کو خطرے سے بچانا بن کے ان کا راہبر

* اے مسافر! اے مسافر! تیری منزل دور ہے *

ہوں گے مستقبل کے رہرو فکر مستقبل سے دور
وقت کے دریا میں ہوں گے غوطہ زن ساحل سے دور
اپنی ہر مشکل پہ شاداں تیری ہر مشکل سے دور
ان کی اک منزل نئی ہو گی تری منزل سے دور

* اے مسافر! اے مسافر! تیری منزل دور ہے *

تیرے نقش پا بنیں گے راہبر ان کے لئے
تیری منزل ہو گی سنگ رہگزر ان کیلئے
تیری ہر تاریک شب ہو گی سحر ان کیلئے
کھول دے گا سیکڑوں منزل کے در ان کیلئے

* اے مسافر! اے مسافر! تیری منزل دور ہے *

دنیائے اسلام

کیا نازی ترکی پر دباؤ ڈالیں گے؟

(لندن ۳۰ ستمبر) ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے:۔

افواہوں سے پتہ چلتا ہے کہ نازی عنقریب ترکی پر پھر شدید دباؤ ڈالنے والے ہیں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کے ملاقاتوں کے بعد کوئی نہ کوئی نیا جنگی شگوفہ کھلا ہے متعدد لوگوں کا یہ خیال ہے کہ فان پاپن کی ترکی سے ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر کو اس طمطراق کے ساتھ روانگی اس بات کا مزید پتہ دیتی ہے کہ عنقریب دباؤ ڈالا جانے والا ہے لیکن کسی عملی اقدام کا قطعی طور پر یقین نہیں ہے اگر ترکی سے ہو کر قفقاز کا راستہ نہیں ہوتا تو یکایک کرنے کی توقع کی جاسکتی تھی لیکن اس راستہ میں دوہری دقتیں ہیں ایک تو خود یہ راستہ دنیا کے زبردست کوہستانی راستوں میں شمار ہوتا ہے دوسرے ترکی کی فوج اس بات کو سمجھتے ہوئے کہ اس کا ساحلی عقبی علاقہ جس میں شام عراق اور ایران شامل ہیں اب اتحادیوں کے ہاتھ محفوظ ہے خوب اچھی طرح جنگ کرے گی ترکی جس کو مشرق وسطیٰ کی نام سے پکارا جاتا ہے اب تازے پشتوں سے اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔

جرمنوں کے منصوبوں کو دیکھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اب سے چند ہی ہفتہ پیشتر جبکہ ان کو قفقاز سے آسانی کے ساتھ گذر جانے کی توقع تھی تو انھوں نے یہ ترکیب سوچی تھی کہ وہ ترکی کو اس بات پر رضامند کرے گا کہ وہ جرمنی کے ان فوجوں کے لئے جو باطوم اور باکو پہونچ جانے والی تھیں اپنے ملک سے کھانے پینے کا سامان گزر جانے دے اسمیں کوئی شک نہیں کہ ان کو اپنی توقعات میں ناکامی ہونے کی وجہ سے ترکی کو رضامند کرنے کے ارادہ کو ترک کر دینا پڑا لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ وہ اپنے مقصد کو دوسرے ذرائع سے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ اب مشرق وسطیٰ کے دوسرے مقامات کی گرفت تو ان کے ہاتھ سے نکل گئی ہے ترکی کے اقتصادی میدان میں وہ خصوصیت سے ترکی کو دم کے خواہشمند ہیں۔

ایران میں اصلاحات

طہران۔ یکم اکتوبر۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار مقیم طہران ایک خاص تار میں لکھتا ہے کہ اگرچہ ایران کی نئی وزارت کے قیام کو صرف ایک ہی ہفتہ ہوا ہے۔ بہت سی اصلاحات کا نفاذ ہو چکا ہے۔ نئی وزارت عوام کی ہمدردی اور حمایت حاصل کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہی۔ ایرانی کمانڈر انچیف اور پولیس افسران کے علاوہ کئی اعلیٰ افسر موقوف کر دئے گئے ہیں۔ ایک ایسا قانون بنایا گیا ہے جس کے مطابق آئندہ پولیس افسران کے مقدمات کی سماعت بھی فوجی عدالت کی سول عدالت ہی کیا کرے گی۔ چونکہ پہلے پولیس اور فوج پہلے براہ راست رضا شاہ پہلوی کے ماتحت تھی۔ اس لئے ان کے خلاف مقدمات کی سماعت سول عدالتوں میں نہیں ہو سکتی تھی۔ اور خود شاہ مقدمہ دائر کر سکتے تھے۔ فوج کے خلاف متوقع کارروائی ابھی شروع نہیں ہوئی۔ ایرانی نوجوانوں پر سے دو سالہ لازمی فوجی خدمت کی پابندی ہٹالی جائے گی۔

سابق شاہ ایران کی تلاشی

بیونس ایریز۔ ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایران کے سابق بادشاہ رضا خاں پہلوی نے حکومت ارجنٹائنا سے ارجنٹائنا میں رہنے کی درخواست کی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے نام سے دوسرے ملکوں میں ایک بڑی تعداد میں روپیہ جمع کرایا ہوا تھا۔ ایران کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے پرانے بادشاہ نے ملک میں ایک چھوڑنے سے پہلے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ غیر ملکوں میں ان کے نام سے جو رقم جمع ہے وہ نئے بادشاہ کے حوالہ کر دیں گے۔ جس وقت رضا خاں پہلوی ملک سے جانے لگے تو یہ افواہ گرم تھی کہ وہ اپنے ساتھ بہت بڑی رقم اور جواہرات لیجا رہے ہیں۔ چنانچہ بندرگاہ پر ان کے سامان کی تلاشی لی گئی اور ایک فہرست تیار کر لی گئی جو کہ جلد ہی ایرانی پارلیمنٹ میں پیش کی جائے گی۔

عراق کی کھجوریں

بغداد۔ ۳۰ ستمبر اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ حکومت برطانیہ لندن کی منڈی کے لئے عراق سے کھجوروں کے بارہ لاکھ آٹھ ہزار بکس خرید رہی ہے۔ یہ مقدار پچھلے سال پچاس فی صدی زیادہ ہے۔ عام حالات میں اس زائد خرید کا کچھ حصہ برٹش بحری جہازوں میں بھیجا جانے کا انتظام کر رہی ہے۔

کھجوریں ان دو لاکھ بکسوں کے علاوہ ہیں جو آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے لئے خریدی گئی ہیں۔

شام کی آزادی کا اعلان

دمشق ۲۸ ستمبر۔ وسط مشرق کے آزاد فرانسیسی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل کترو نے شام کی آزادی کا اعلان کر دیا ہے اور وہ طریقے بھی مقرر کر دئے ہیں جن کے ذریعہ اس اعلان کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ لیکن کچھ پابندیاں بھی لگادی ہیں جن کی لڑائی کی وجہ سے ضرورت تھی۔ یہ اعلان دمشق میں کیا گیا۔ شام کے پریسیڈنٹ نے جنرل کترو کو یقین دلایا کہ شام برطانیہ اور آزاد فرانس کے یقین کو حق بجانب ثابت کرے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے — مستقل ہر بات ہے — بیٹا سا تو حق عزم

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۴	کانپور پنجشنبہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۴۱

ہندوستان کے معاملات میں گہری دلچسپی

پچھلے چند ماہ سے امریکہ کے اخبارات ہندوستان کے متعلق پر زیادہ جگہ خرچ کر رہے ہیں گو امریکن اخبارات ہندوستان کے سیاسی مطالبوں کے متعلق برطانیہ کے رویہ پر کڑی نکتہ چینی کر رہے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہی وہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے میں برطانیہ کی مشکلات بھی بیان کرتے ہیں۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع اور امریکہ میں سامان خریدنے کیلئے ہندوستانی کمیشن کے تقرر پر خاص رائے زنی کی گئی ہے۔

امریکہ کے اخباروں نے لکھا ہے کہ ہندوستان کو پچھم کی جانب سے جرمنی اور پورب کی جانب سے جاپان کا خطرہ ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے جنرل ویول کو ہندوستان کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ ہندوستان لڑائی میں جو مدد کر رہا ہے اسپر بھی رائے زنی کی جا رہی ہے۔

"شکاگو ٹائمز" نے ہندوستان کی لڑائی کی کوششوں کے بارے میں ایک آرٹیکل شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہندوستان حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنے میں جو لیت و لعل کر رہا ہے اس کی وجہ ہندوستان میں ... برطانیہ کی پالیسی ہے۔

اخبار "نیو یارک ورلڈ ٹیلیگرام" نے ایک ہندوستانی بیوپاری کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جو کہ حال ہی میں نیو یارک آیا ہے اس انٹرویو کا یہ عنوان ہے "ہندوستان میں برطانیہ کے ساتھ تصادم"

اخبار "ٹائمز" نے ایک خبر شائع کی ہے جس میں وائسرائے کی توسیع شدہ کونسل پر اظہار بے اطمینانی کیا گیا ہے۔

"اخبار نیو یارک ڈیلی مرر" نے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے کہ "ہندوستان لڑائی جیتے گا" اسمیں لکھا ہے کہ ہندوستان کی صنعتی ترقی کے بعد سیاسی آزادی لازمی ہے۔

ہندوستان کے متعلق میگزینوں میں بہت سے آرٹیکل شائع ہوئے ہیں اخبار "لک" میں مہاتما گاندھی کا ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے جسکا عنوان ہے "ہندوستان انگلینڈ سے کیا چاہتا ہے"۔ اس آرٹیکل میں مہاتما جی نے بھی اپنی پوزیشن کا اعادہ کیا ہے اور اسپر خاص زور دیا ہے کہ ہندوستان ایسی حالت میں برطانیہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا جبکہ وہ نازیوں کے ساتھ زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا ہے۔

اخبار "بار پر میگزین" نے ایک آرٹیکل شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے "ہندوستان میں برطانیہ کے لئے آخری موقع"۔ یہ آرٹیکل ایک سکھ نے لکھا ہے۔ اس آرٹیکل میں ہندوستان کی آزادی کے کاز کو بیان کیا گیا ہے۔ اسمیں لکھا ہے کہ مسٹر چرچل نے یہ بات محسوس نہیں کی ہے کہ اگر انہوں نے ہندوستان کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیابی حاصل کر لی تو نہ صرف لڑائی میں ہندوستان کی طرف سے امداد بڑھ جائے گی بلکہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان آیندہ تعلقات کی بنیاد قائم ہو جائے گی۔

"شکاگو ٹریبون" نے مسٹر امری کی تقریر کا توازن ہندوستان میں رہنے والے ایک امریکی کا انٹرویو شائع کر کے پورا کر دیا ہے۔ اس میں حکومت برطانیہ کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے اور لکھا ہے کہ اس پالیسی کا یہ نتیجہ ہے کہ مہاتما گاندھی کے سینکڑوں پیرو آج جیل میں بند کر دیئے گئے ہیں۔

قومی ڈیفنس کونسل کا اجلاس

(شملہ ۶ اکتوبر) جنگ کا جتنا زمانہ گذر رہا ہے اتنا ہی ہندوستان کا وہ مقام نمایاں ہو رہا ہے جو اس نے اپنے لئے دنیا میں پیدا کیا ہے۔ "آج وہ بہت بڑی مہم اور اہم فوجی نقل و حرکت کا مرکز ہے۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو ہز ایکسلنسی وائسرائے نے آج وائسرائیگل لاج میں قومی ڈیفنس کونسل کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمائے۔

ریاستوں اور برطانوی ہند کے نمایندے نہایت سادگی کیساتھ وائسرائے کے سامنے چار متوازی قطاروں میں بیٹھے تھے جن سے ہز ایکسلنسی کے ان الفاظ کی تصدیق ہوگئی کہ یہ کام چلانے والی جماعت ہے۔ ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر، گوالیار اور بھوپال اور بعض دوسرے فوجی لباس یا یورپین لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔

ہز ایکسلنسی وائسرائے کے دائیں بائیں ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بیٹھے تھے۔ ہز ایکسلنسی نے کہا کہ یہ کام کرنیوالوں کا اجتماع ہے میں آپ کے سامنے طویل تقریر نہیں کرونگا لیکن میں آپ کو قومی ڈیفنس کونسل کے پہلے جلسہ پر دلی مبارکباد دونگا اور کہونگا کہ آپ جو تکلیف اٹھا کر یہاں آئے ہیں اسکا مجھے دلی احساس ہے جنگ میں جو واقعات پیش آئے ہیں انہیں مختصراً بیان کرنے سے پہلے میں اس موقع کی اہمیت کے بارے میں بھی چند باتیں کہونگا۔

یہ پہلا موقع ہے کہ جنگ کی پوزیشن پر غور کرنے اور تبادلۂ خیالات کرنے، ان معاملات کے اہم پہلوؤں پر مجھ سے اور میرے مشیروں سے معلومات حاصل کرنے اور مجھے اور میرے مشیروں کو اپنی تجویزوں اور مشورہ سے فائدہ پہونچانے کے لئے ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی ہند کے نمایندے ایک جگہ جمع ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ جلسہ بہت سے جلسوں میں سے پہلا جلسہ ہوگا اور یہ جلسے تمام غلط فہمیاں دور کرنے اور مشترکہ کاز کو تقویت پہنچانے اور جنگی کوششوں میں جو پہلے ہی سے عام اور فیاضانہ ہیں مزید روح پھونکنے کے لئے بہت بڑا امداد ثابت ہونگے۔

قومی ڈیفنس کونسل والیان ریاست اور برطانوی صوبوں کے نمایندوں پر مشتمل ہے جو صحیح طور پر ہندوستان کی قومی زندگی کے عناصر کا نمائندہ ہے اور اسکا سارا مقصد یہ ہے کہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ آخر تک پہونچانے کیلئے کوششوں کو زیادہ سے زیادہ تیز کیا جائے۔ اسمیں میرا اور میری حکومت کا مقصد یہ ہوگا کہ کوشش جنگ کے اہم پہلوؤں کے بارے میں ڈیفنس کونسل کو ساری پوزیشن بتائی جائے۔ اس کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ آپس کے تعلقات کو بہتر بنایا جائے اور تقویت دی جائے۔

روس کی لڑائی کا نقشہ

میجر ایلین مرے نے روس کی لڑائی کے متعلق مندرجہ ذیل تبصرہ کیا ہے:۔ پچھلے ہفتہ جب ہٹلر نے اپنی تقریر میں لوگوں کو یہ بتلایا کہ پچھلے ۴۸ گھنٹے سے بڑی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے تو انہوں نے قدرے قبل از وقت بات کہہ دی۔ جرمن حملہ کا چوتھا وار اب شروع ہو رہا ہے جیسا کہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ کہہ چکا ہوں، میرا خیال یہ تھا کہ یہ حملہ ماسکو کے خلاف کیا جائیگا آج کی خبروں سے اس کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ہٹلر کی تقریر کے بعد سے روسیوں نے نازیوں کی دھمکی میں آنے کی کوئی علامت نہیں دکھلائی ہے

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کی بیماری کی وجہ سے آج کل مسٹر ایچ۔ ایم بسیح سینئر وائس چیرمین چیرمینی کے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔

کانپور میونسپل بورڈ نے ایک نیا قاعدہ بنایا تھا کہ جو لوگ تین سال سے کانپور میں رہتے ہیں اُن ہی کو بورڈ کی ملازمت دی جائے لیکن گورنمنٹ نے اس قاعدہ کو منظور نہیں کیا گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ کو لکھا ہے کہ اکزیکیوٹیو افسر کا تقرر صحیح ہے اس لئے اُنکی تنخواہ فوراً ادا کر کے ہم کو اطلاع دی جائے۔

۸ اکتوبر کو بورڈ کا ایک جلسہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کو ایڈریس دینے اور اکزیکیوٹیو افسر کے تقرر اور ادائیگی تنخواہ پر غور کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا لیکن کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔

۱۴ اکتوبر کے بورڈ کے جلسہ میں مسٹر مصطفیٰ حسین نیر کے اس رزولیوشن کو منظور کر لیا گیا کہ اکزیکیوٹیو افسر کا وہ بنگلہ کہ جسمیں ڈاکٹر ایس۔ این تواری رہتے تھے وہ مسٹر حبیب اللہ موجودہ اکزیکیوٹیو افسر کو ابھی کرایہ اور انہیں شرائط پر دیدیا جاوے۔

پٹرول سب کمیٹی کی سفارش کے مطابق رائے بہادر بابو رام نرائن خزانچی نے یہ تجویز پیش کی کہ نواب گنج کے لئے جو لاریاں چلتی ہیں وہ بند کردی جائیں۔ بورڈ نے اس تجویز کو کثرت رائے سے منظور کر لیا۔ اس تجویز کی منظوری پر پنڈت سورج پرشاد اوستھی بورڈ کے جلسہ سے اُٹھکر چلے گئے کیونکہ آپ نے اس تجویز کی مخالفت کی تھی اور آپ کے نزدیک اس سروس کے بند کرنے سے پبلک کو سخت تکلیف ہوگی۔

بورڈ نے تعلیمی کمیٹی کی ۲۵ ستمبر کی کارروائی کو منظور کر لیا جسمیں تعلیمی کمیٹی کے سکریٹری اور وائس پریسیڈنٹ وغیرہ کا انتخاب ہوا تھا۔

بورڈ نے نوجوان لائبریری کی امداد میں ۲۵ روپیہ ماہوار کا اضافہ منظور کیا ہے۔

بورڈ نے مسٹر مصطفیٰ حسین نیر مسٹر کاشی ناتھ بھلے اور پنڈت پرمانند مصرا پر مشتمل ایک کمیٹی بابو بخت نرائن سریواستوا چیرمین تعلیمی کمیٹی کے خلاف اس الزام کی تحقیقات کے لئے مقرر کی ہے کہ مسٹر دیوان چند ٹھیکہ دار پر ملبہ کے کرایہ کے مقدمہ میں اُن کی تساہلی سے بورڈ کا تقریباً ایک ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ آپ کے سپرد اس مقدمہ کی پیروی تھی لیکن کہا جاتا ہے کہ آپ نے اس پر کافی توجہ نہیں کی۔

مسٹر ڈیوڈسن کی تحریک پر مفلس اینگلو انڈین اور عیسائیوں کی تجہیز و تکفین کے لئے ۲۱ روپیہ فی کس منظور کیا گیا اور یہ درخواستیں مسٹر محمد مصطفیٰ حسین نیر کے پاس آئیں گی جو اس شعبہ کے چیرمین منتخب کیے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۴ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ رائے صاحب سردار سنگھ آف سیئی چیرمین بورڈ کی صدارت میں پیش ہوا جسمیں ملازمان بورڈ کو گرانی کا الاؤنس دینے کے مسئلہ پر غور کرنے کے بعد یہ طے ہوا کہ چونکہ بورڈ کی مالی حالت کسی مزید خرچ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے اسلئے مالی حالت کی درستی تک کے لئے اسکو ملتوی کر دیا جائے۔ بورڈ نے حاجی قمر الدین، مسٹر نین سنگھ، مسٹر ماجد علی، مسٹر دھرمپال سنگھ، مسٹر انور علی، مسٹر بدری سنگھ پر مشتمل ایک کمیٹی اس غرض سے بنائی ہے کہ وہ تشخیص افسر کے عہدہ کے لئے جو درخواستیں آئیں ان میں سے ۴ کا انتخاب کر کے بورڈ کے سامنے پیش کرے۔

مزدور سبھا

آجکل مزدور سبھا کے عہدہ داران اپنے وقار اور تسلط کے پھیر میں مبتلا ہیں اور دھڑ کی سرگرم کوشش ہو رہی ہے۔

کرائسٹ چرچ کالج

کرائسٹ کالج نے رمضان شریف کی وجہ سے ۲۵ اکتوبر تک کیلئے امتحانات کو ملتوی کر دیا ہے۔

کالج اسٹرائک

سناتن دھرم کالج کی اسٹرائک کے سلسلہ میں پرنسپل صاحب نے لڑکوں سے درخواست کی تھی کہ انتظامیہ کمیٹی کے فیصلہ تک کے لئے اسٹرائک بند کردیں۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کیلئے ۸ اکتوبر کو طلباء کا ایک جلسہ ہوا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ پریسیڈنٹ کانپور اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے طلباء سے اس وقت تک اسٹرائک جاری رکھنے کی اپیل کی ہے کہ جب تک منتظمان کالج اُسکے مطالبات منظور نہ کر لیں۔

سر سپرو کی صدارت

یہ اُمید کی جاتی ہے کہ انجمن جامعہ ادبیہ کے سالانہ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو قبول فرمائیں گے۔

چٹرجی۔ نواب کپ

انجمن بزم ادب کے زیر اہتمام ۸ نومبر ۷ بجے رات کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں ایک پراونشیل اُردو ڈبیٹ ہوگا جس کا موضوع یہ ہے۔

ہندوستانی زبان کو فروغ دینا اُردو اور ہندی دونوں کے لئے تباہ کن ہے۔

کیلاش پت کپ

انجمن آئینہ ادب کے زیر انتظام جو طلباء کے درمیان اُردو مباحثہ آخر نومبر میں ہونے والا ہے اسمیں کامیاب طلبا کو "کیلاش پت کپ" دیا جائے گا۔

یوم اُردو

اراکین "بزم ادب" حلیم مسلم کالج کانپور کی طرف سے ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء کو "یوم اُردو" حلیم مسلم کالج ہال میں منایا جائے گا۔ اس کا مقصد طلباء میں اُردو زبان کا ذوق پیدا کرنا اور انکو اپنی مادری زبان کے تحفظ اور بقا کے ذرائع بتانا ہے طلباء کے صوبجاتی انعامی مقابلے شعر گوئی، مضمون نویسی، گپ بازی، قصہ گوئی، بیت بازی اور تقاریر ہونگے اور انکو انعامات دیئے جائیں گے۔

ازاں بعد اسی روز ایک ادبی اجتماع ہوگا جسکو اگر اردو کانفرنس کہا جائے تو غالباً بیجا نہ ہوگا جسمیں ہندوستان کی مقتدر ادب نواز ہستیاں اپنے اپنے بلند پایہ مقالے پڑھیں گی۔ مقالوں کے بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء ہے۔ جو حضرات اپنے مقالے بھیجنا چاہیں وہ صدر شعبہ اردو حلیم مسلم کالج کے نام مقررہ تاریخ تک رجسٹرڈ بھیج سکتے ہیں۔ مشاہیر ملک و ملت زبان اُردو کے متعلق تقاریر کرینگے۔ مزید تفصیلات سکریٹری بزم ادب سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا سالانہ جلسہ جو ۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہو رہا ہے اسکے نثر و نظم کے دونوں اجلاسوں کی شرکت کے لئے حضرات ذیل کو دعوت نامے بھیجے گئے ہیں جوابات بھی امید افزا آنا شروع ہو گئے ہیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا سید عبدالسلام ندوی، مولانا عبدالماجد دریا آبادی، حضرت نیاز فتحپوری، حضرت ناطق لکھنوی، پروفیسر سید مسعود حسن رضوی، پروفیسر سید ضامن علی ضامن، پروفیسر رشید احمد صدیقی، حضرت مجنوں گورکھپوری، حضرت علی عباس حسینی، حضرت جگر مرادآبادی، حضرت جوش ملیح آبادی، حضرت سیماب اکبرآبادی، حضرت ساغر نظامی، حضرت احسان دانش، حضرت فراق گورکھپوری، حضرت ملا لکھنوی، حضرت رضا لکھنوی، حضرت آسی لکھنوی، حضرت بسمل الہ آبادی، حضرت سراج لکھنوی، حضرت قدیر لکھنوی، حضرت شوکت تھانوی، حضرت امین سلونوی، حضرت عمر لکھنوی، حضرت خمار بارہ بنکوی۔

(بقیہ) اسکے برعکس اُنہوں نے کئی جگہ مقامی طور پر جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں جن میں انکو زبردست کامیابی حاصل ہو رہی ہے سب سے زیادہ اہم جوابی حملہ بکرائن میں ہو رہا ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں کی صورت حالات روسی نقطۂ نظر سے سب سے کم اُمید افزا دکھائی دیتی ہے۔ یہاں مارشل ٹیموشنکو کی تھل گھاٹی پر حملہ کرنے والی جرمن فوج پر بغلی حملہ کر رہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مارشل بڈینی کی فوج اتنی منتشر نہیں ہوئی جتنا کہ نازی پروپگنڈا وزارت بنا کر بتلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مارشل بڈینی نے نہ صرف حملہ کیا بلکہ وہ بعض بعض جگہ ۴۰ میل آگے بڑھ گئے اور ۴۰ گاؤں پر قبضہ کر لیا اور بہت سے جرمنوں کو قید کر لیا اور بہت سے سامان جنگ پر قبضہ کر لیا۔ کریمیا پر ابھی تک حملہ نہیں ہوا۔

میونسپل بورڈ سے مطالبہ

سینہ نو ویسٹ ایریا ایسوسی ایشن نے اپنے رقبہ کے لئے ایک لڑکیوں کے اسکول اور بجلی کی روشنی کے لئے میونسپل بورڈ سے مطالبہ کیا ہے۔

رمضان کے فضائل

بزم ادب حلیم مسلم کالج کانپور کا ایک افتتاحیہ جلسہ ۱۱ اکتوبر ۱۱ بجے دن کو پرنسپل عبدالشکور صاحب کی صدارت میں ہوگا جسمیں جمال میاں فرنگی محلی طلبا کے سامنے فضائل رمضان مبارک پر لکچر دیں گے۔

کوی سمیلن و مشاعرہ

۱۱ اکتوبر کی رات کو مسٹر ودیا دتی "کوکل" کی صدارت میں کوی سمیلن (ہندی مشاعرہ) ہوگی اور ۱۲ اکتوبر کی رات کو خواجہ عبدالسلام صاحب اڈیٹر صداقت کی صدارت میں مشاعرہ ہوگا۔

جلسہ

۴ اکتوبر کو لالہ پدم پت سنگھانیا کی صدارت میں لکشمی رتن کاٹن ملس کا چھٹا سالانہ دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔

پارٹی

لوکل کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے ممبران کی طرف سے مسٹر سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے اور دوسرے حال میں رہا شدہ کانگریسی لیڈروں کو ایک ٹی پارٹی دی گئی

مسٹر دیال داس بھگت

مسٹر دیال داس بھگت ایم۔ ایل۔ اے۔ جھوتو کے نمایندہ ہیں جو کہ ستیہ گرہ کے سلسلہ میں سزایاب ہوئے تھے وہ اب رہا ہو کر آگئے ہیں۔

کمیونسٹ لیڈر

مسٹر کالی شنکر شکلا اور مسٹر نند کشور دکشت کمیونسٹ لیڈروں کو سکشن ۲۲۵ آئی۔ پی۔ سی کے ماتحت ۶۔ ۶ ماہ قید سخت اور ایک ایک روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

فائننگ کارپوریشن

۸ اکتوبر کو یو۔ پی انڈسٹریل فائننگ کارپوریشن کی تیسری سالانہ میٹنگ ہوئی جسمیں سیٹھ لال سنگھ ایم۔ ایل۔ اے ڈائرکٹر اور مسٹر رام رتن گپتا ڈپٹی ڈائرکٹر منتخب کئے گئے اور کارپوریشن نے حصہ داروں کو ۴ فیصدی کے ڈیویڈنڈ دینے کا اعلان کیا۔

مسٹر اقبال کرشن کپور

مسٹر اقبال کرشن کپور ایڈوکیٹ و کانگریسی لیڈر کو ڈیفنس انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک سال قید سخت اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی

مسٹر دکشت

مسٹر چیل بہاری ڈکشٹ کانگریسی لیڈر جو کہ ستیہ گرہ کے سلسلہ میں سزایاب ہوئے تھے انکو روک لیا گیا ہے

نقشہ افطار و سحر ماہ رمضان شریف

دن	تاریخ رمضان	افطار		سحر	
جمعہ	۱۸	۵ بجکر	۵۲ منٹ	۴ بجکر	۳۹ منٹ
سنیچر	۱۹	۵	۵۱	۴ بجکر	۴۰
اتوار	۲۰	۵	۵۰	۴ بجکر	۴۰
سوموار	۲۱	۵	۴۹	۴ بجکر	۴۱
منگل	۲۲	۵	۴۸	۴ بجکر	۴۱
بدھ	۲۳	۵	۴۷	۴ بجکر	۴۲
جمعرات	۲۴	۵	۴۶	۴ بجکر	۴۲
جمعہ	۲۵	۵	۴۵	۴ بجکر	۴۳

سبدِ گل

حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ چہرہ کا ناک نقشہ درست۔ مگر کسی قدر لنگی پائی جاتی ہے بڑے تنومند آدمی معلوم ہوتے ہیں جب دیکھو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بے چین ہیں اور سر تو اس طرح کندھوں پر رکھا ہوا ہے گویا ایک سانڈ ہے جو حملہ کرنے والا ہے۔ بعض صحافیوں نے چرچل کو یہ تشبیہ خوب سوجھی انگریزوں کو یوں ہی جان بل کہتے ہیں۔

رفتار تیز۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کودتے ہوئے چلتے ہیں گویا رفتار سے ہی قیامت خیزی ظاہر ہوتی ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی بیدھڑک ہیں۔ کسی معاملہ میں زیادہ پس و پیش نہیں کرتے۔ جو سوچا کر ڈالا۔

تقریر کا انداز یہ ہے کہ برطانی پارلیمنٹ میں سب سے بڑے مدبر مشہور ہیں جب تقریر کرتے ہیں تو کبھی کبھی اس طرح مٹھی باندھ لیتے ہیں گویا ہولناک تان رہے ہیں اور الفاظ ایسے نکلتے ہیں جیسے توپ سے گولے نکل رہے ہوں۔ برطانی سیاسیات میں دفعیں پیدا ہونے کی اتنی مجال خیال کیا جاتا ہے تمام اندازے سے یہ نظر آتا ہے کہ گویا للکار رہے ہیں۔ اور برطانی پارلیمنٹ میں بھی اس انداز میں تقریر کرتے ہیں گویا کسی انتخابی پلیٹ فارم سے تقریر کر رہے ہیں الفاظ کبھی کبھی قابو سے باہر نکل جاتے ہیں۔ چنانچہ ایکبار انہوں نے وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اسکوئتھ کو جن کے دور میں گزشتہ جنگ عظیم شروع ہوئی تھی ایک مسٹر گلا پارٹی کا کہہ دیا تھا اور لائیڈ جارج کو جو اس جنگ کے اختتام پر وزیر اعظم برطانیہ تھے۔ اور خوش قسمتی سے اب بھی زندہ ہیں ویلز والا گاودی کہہ دیا تھا اور ایک بار تو انہوں نے اپنا یہ جوہر دکھایا کہ ایک سیاسی جلسہ میں اپنے مخالف کو گھونسہ مار کر گرا دیا۔

ع - ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

یہ نہ سمجھئے گا کہ مسٹر چرچل آسانی سے برطانی پارلیمنٹ کے ممبر ہو گئے ایک بار الکشن لڑے اور ہار گئے دوبارہ پھر کھڑے ہوئے اور رگ گئے تیسری بار پھر مقابلہ کیا اور منہ کی کھائی۔ چوتھی بار پھر میدان میں آ گئے اور چت ہو گئے آخر کار پانچویں بار کامیابی نصیب ہوئی۔ اور آج وہ برطانی پارلیمنٹ کے معمولی ممبر نہیں بلکہ وزیر ہند ہیں۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب کی رہائی

مراد آباد ۷ اکتوبر حافظ محمد ابراہیم صاحب سابق وزیر یوپی گورنمنٹ کو جو مراد آباد ڈسٹرکٹ جیل میں قید تھے کل لوکل گورنمنٹ کے حکم سے اچانک ہی میعاد سزا پوری

جرمنی اور روس کا نقصان

ماسکو ۵ اکتوبر۔ روس کے محکمہ اطلاعات کے ڈائرکٹر کے ایک مضمون کے حوالہ سے ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جب سے جرمنی نے روس پر حملہ کیا ہے اس وقت تک جرمنی کے تیس لاکھ اشخاص ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں اس کا مزید بیان ہے کہ اس عرصہ میں ۲۳۰۰۰۰ روسی

ادبِ لطیف

گنگنا رہا ہوں

(از جناب شوکت علی صاحب وحید آسیونی)

ہرا بھرا جنگل۔ انوار و اضام کے گل بوٹے۔ چاندنی رات۔ چاند کی روپہلی کرنیں سطح آب پر تھرک رہی ہیں۔ دور۔ بہت دور۔ آبشار کا میٹھا۔ فضا موسیقیت کے لبریز ہے۔ میں۔ بےخودی کے عالم میں۔ گنگنا رہا ہوں۔

آسمان پر گھنگھور گھٹائیں۔ رات میرے بخت سیاہ کے مانند۔ بہت تاریک۔ ہوا کے جھونکے۔ بادلوں کی گرج۔ مور کے دل میں ہوک اٹھ رہی ہے۔ جگنو فضا میں چراغاں کر رہے ہیں۔ . . میں۔ کیف و سرور میں ڈوبا ہوا گنگنا رہا ہوں۔

صبح کا سہانا وقت۔ گجر بج رہا ہے۔ . . . اذان و ناقوس کی صدا۔ بانگ جرس کا کام کر رہی ہے تبسم کائنات کی غفلت پر۔ آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہے۔ ستارے دنیا کو۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ چڑیاں۔ پر پھیلائے۔ خدا کی حمد و ثنا میں رطب اللساں ہیں۔ دنیائے رنگ و بو کا ذرہ ذرہ۔ وجد میں ہے۔ میں۔۔ نہ معلوم کیوں۔ گنگنا رہا ہوں۔۔

ہونے سے پہلے رہا کر دیا گیا۔

ہندوستان سے روس کو امداد

لندن ۴ اکتوبر۔ لندن سے دفتر جنگ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ہندوستان سے جو سپلائی کی گئی تھی وہ روسیوں کے سپرد کر دی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ کوئٹہ سے ایرانی سرحد تک ایک ریلوے لائن جاتی ہے جہاں سے سامان سڑک کے راستہ مشہد تک لیجایا جاتا ہے اور وہاں سے یا تو ریل کے راستہ سپلائی روسیوں کو پہنچا دی جاتی ہے۔

بنک آف انگلینڈ کے نوٹ

شملہ ۴ اکتوبر ایک پریس کمیونک منظر ہے کہ جن اشخاص کے پاس بنک آف انگلینڈ کے نوٹ ہیں وہ انہیں ۴ دسمبر ۱۹۴۱ء تک ریزرو بنک آف انڈیا سے دیگر روپیہ حاصل کر لیں۔ اس تاریخ کے بعد بنک آف انگلینڈ نوٹ جس کسی کے پاس ہوں گے ضبط کر لئے جائیں گے۔

لندن ۴ اکتوبر۔ القدرہ کی ایک اطلاع ہے کہ روس نے ٹرکی کو مطلع کیا ہے کہ وہ اسے تیل مہیا کر سکتا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹرکی نے رومانیہ سے تیل مانگا تھا مگر اسکی طرف سے انکار ہو جانے پر ٹرکی نے روس سے دریافت کیا تھا

ہلاک اور ۰۰۰۰ ۲۷ زخمی ہوئے ہیں علاوہ ازیں روس کو ۹۰۰۰ توپوں، سات ہزار ٹینکوں اور ۵۳۱۶ ہوائی جہازوں کا نقصان ہوا ہے۔ جرمنی کو ۱۱ ہزار ٹینکوں ۱۳ ہزار توپوں اور ۹ ہزار ہوائی جہازوں کا نقصان ہوا ہے۔

عالمِ نسواں

نئے ہندوستان کی نئی عورتیں

(ایک عورت کے قلم سے)

اس نئی تہذیب میں اگر سب سے زیادہ تبدیلی اور انقلاب رونما ہوا ہے تو وہ عورتوں کی زندگی میں ہے بالخصوص ہندوستان کی عورتیں جس دور انقلاب سے گزر رہی ہیں وہ حیرت انگیز ہے اس وقت آپ جہاں جائیں ایسی ہندوستانی لڑکیاں ضرور پائیں گے جنہوں نے پرانے ڈھرے کو بالکل الگ چھوڑ دیا ہے۔ نئے زاویہ نگاہ قائم کر لئے ہیں۔ مغربی تہذیب اور جدید خیالات بلکہ مغربی اطوار اور رسوم بھی اختیار کر لی ہیں۔ اور پرانی دقیانوسی عادتوں اور رسموں۔ ریتوں کو بالکل دور کر دیا ہے۔ اگر اس وقت کوئی پردیسی ہندوستان آ کر جدید لڑکیوں کو دیکھے تو بعض حالتوں میں تو اسے یہ معلوم ہوگا کہ ہندوستانی لڑکیاں اپنی یوروپین اور امریکن بہنوں سے بھی آگے بڑھ گئی ہیں۔

اگر اس نئے پن کی حد اور اس کی رفتار اور رخ کا صحیح اندازہ لگایا جائے تو اسی قسم کے واقعات اور حقیقتیں معلوم ہوں گی کہ ایک اوسط درجہ کے ہندوستانی ذہن میں حیرت کا باعث بن جائے۔ ہماری عورتوں کی بڑی تعداد ابھی تک قدیم ریت، رسم اور رواجوں پر اور زندگی کے ڈھرے پر قائم ہے۔ صرف چند لڑکیاں حد سے زیادہ جدید ہو گئی ہیں اور وہ بزعم خود اس قدر ترقی کر گئی ہیں کہ ان کے اور دیگر ہندوستانی خواتین کے درمیان ہم کوئی چیز بھی مشترک نہیں پاتے۔ اس ترقی یافتہ گروہ کی لڑکیوں کو ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ ان کا رنگ کالا ہی ہے اور ابھی تک وہ ساڑھیاں استعمال کرتی ہیں، باقی چیزوں میں وہ مغرب کے لوگوں سے زیادہ مغربی ہو گئی ہیں۔ بالوں کو مصنوعی طریقہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گھونگھر یالے بنوانا۔ فرنچ قسم کی ایڑیاں۔ رنگین ابروئیں۔ مومی روغن سے مزین چہرے، جدید تراش کے ناخون اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو دیسی لڑکیوں نے مغرب سے لی ہیں۔ حد یہ کہ چلنے پھرنے بات چیت کرنے اور ہنسنے تک میں وہ یوروپین عورتوں کی طرز اختیار کرتی ہیں اس کے علاوہ مغربی اخلاق بھی انہوں نے قبول کر لیا ہے۔ ہندوستان کے معیار اخلاق کے نزدیک جو چیز کبھی بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی ایسی ایسی حرکتیں انہوں نے شروع کر دی ہیں۔ ان لڑکیوں میں سے بعض کے چہروں کی بناوٹ بالوں کا انداز اور چال ڈھال اس قدر مغربی ہو چکا ہے کہ اگر ان کے رنگ پر نہ جائیں تو مغربی عورتوں سے ان کو ممیز کرنا دشوار ہے۔

گزشتہ چند سال میں بالخصوص مغربی خیالات کے ان حملوں نے ہماری عورتوں پر بڑا اثر کیا ہے۔ آجکل بھی یہ رفتار تیزتر ہے اور بڑھ ہی رہی ہے یہ نہیں کہ میں "نئے پن" کو بری نظر سے دیکھتی ہوں بلکہ مجھے جو ڈر ہے وہ یہ کہ اس قسم کی انقلابی تبدیلیاں پرانی طرز کی ہندوستانی عورتوں پر کیا اثر ڈالیں گی۔ بدقسمتی تو یہ ہے کہ نئے پن کو لینے والی لڑکیوں نے مغرب کی عورتوں کی وہ باتیں سیکھیں جو سب سے کم قابل تعریف تھیں۔ چہرہ کو رنگ روغن سے روپ دینا لڑکوں کے ساتھ گھومنا پھرنا۔ آدھی رات کو پارٹیاں اس قسم کی چیزیں نہیں ہیں کہ جن کو تہذیب یا ترقی کے کسی خیال اور نئے پن کے ساتھ لازم قرار دیا جا سکے صدیوں میں ہندوستانی عورت جو چیز بنی تھی اسے انہوں نے ذرا سی دیر میں ختم کر کے رکھدیا ہے۔ ان روایات کو توڑ دیا ہے جن سے ہندوستانی عورت میں عورت پن تھا۔ اس کا نتیجہ صرف یہ ہوا ہے کہ اب ہماری سماج میں وہ ایک قسم کی بدیشی چیزیں کر رکھی ہیں جو کھپتی نہیں۔

شملہ ۴ اکتوبر ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول بیرونی ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد شملہ پہنچ گئے ہیں۔

بچوں کی دنیا

شوی دگون پگوڈا

بچو! آج کی صحبت میں ہم تمہارے سامنے "شوی دگون پگوڈا" جو کہ بدھ مذہب کا مقدس ترین مقام ہے اس کے کچھ حالات بیان کرنا چاہتے ہیں۔

رنگون میں شوی دگون پگوڈا سب سے زیادہ مشہور اور شاندار عمارت ہے۔ بدھ مذہب کے ماننے والے اسکو دنیا میں اپنا ایک مقدس ترین مقام سمجھتے ہیں کیونکہ عام روایات کے مطابق اس پگوڈا میں مہاتما گوتم بدھ کے سر کے چند بال دفن ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس پگوڈا کی ابتدائی تعمیر حضرت مسیح کی پیدائش سے ۵۸۸ برس پیشتر ہوئی تھی مختلف حکمرانوں نے وقتاً فوقتاً عمارت میں اضافہ کیا۔ سب سے آخر میں برہما کے آخری تاجدار شاہ تھیبا کے والد شاہ مینڈن نے اس کا خوشنما منارہ بنوایا تھا۔ جو ۷۶ فٹ بلند ہے پگوڈا رنگون سے دو میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کے اوپر بنا ہوا ہے۔ یہ پہاڑی ۱۷۰ فٹ بلند ہے پگوڈے کا شاندار گنبد مسلم اور ہندو دونوں انداز ہائے تعمیر سے بالکل مختلف اور نرالا ہے۔ پگوڈا کی کرسی شہر کی سطح سے ۲۳۶ فیٹ بلند ہے اور اس کے برج کی بلندی ۳۷۰ فیٹ سے زائد ہے۔ پگوڈا میں اوپر سے نیچے تک سونے کے پتر چڑھے ہوئے ہیں۔ رات میں جب پگوڈا کے اندر رنگ برنگی روشنی کی جاتی ہے تو اس کا نظارہ نہایت دلکش ہوتا ہے۔

شاہ میڈن نے اس پگوڈا کا جو منارا بنوایا ہے اس میں مختلف اقسام کے جواہرات نصب کئے ہیں جن میں ۴۳۴۳ ہیرے اور ۳۶۲۴ یاقوت بتلائے جاتے ہیں۔

شوی دگون پگوڈے کے گھنٹہ کا دنیا کے تین بڑے گھنٹوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ گھنٹہ ۱۴ فٹ بلند اور ۴۲ ٹن وزن میں ہے۔

شوی دگون پگوڈا کی سطح پر متعدد چھوٹے چھوٹے پگوڈے خانقاہیں وغیرہ ہیں۔ ان میں لکڑی کا جو باریک کام ہے اسکی نظیر بہت کم دستیاب ہوگی۔

پردۂ فلم

انجان

رانی ماں ادھیڑ عمر کی ایک سیدھی سادی نیک دل عورت تھیں۔ کیا اپنے اور کیا پرائے۔ سب ماں جی کی عزت کرتے تھے۔ ہول دل کی مریض تھیں لیکن اس کے باوجود زمینداری کے کاموں پر نظر رکھتی تھیں۔ حالانکہ رام ناتھ زمینداری کے کاموں کی دیکھ بھال کے لئے موجود تھے۔

رانی ماں کے دو بچے تھے۔ لڑکے کا نام تھا امل اور لڑکی کا رینو۔ ان کے علاوہ گھر میں ایک بچی اور تھی۔ موہنی یہ منیجر رام ناتھ کی بیٹی تھی جس کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا بچوں کی دیکھ بھال کیلئے اندرا دیوی کو ملازم رکھا گیا تھا۔ جن کا تعلق ایک شریف مگر غریب خاندان سے تھا۔

اس حویلی میں بنسی اور اجیت بھی رہتے تھے اس گھر کا پرانا خادم تھا۔ اور اجیت ڈاکٹر جو اسی گھر میں پلا بڑھا تھا۔ اندرا دیوی کی عادات و اطوار نے نہ بچوں کا بلکہ گھر کے اور لوگوں کا بھی دل موہ لیا۔ رانی ماں کی خواہش تھی کہ اندرا مستقل طور پر ان کے گھر کی ہو جائے۔ اس لئے وہ چاہتی تھی کہ اس کا گھر ہی کے کسی لڑکے سے بیاہ ہو جائے۔ رام ناتھ کی پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے سوچا کہ اگر رام ناتھ کے ساتھ یہ رشتہ ہو جائے تو بڑا اچھا ہو۔

رام ناتھ کی خود بھی خواہش تھی لیکن اندرا کو رام ناتھ کی بات چیت اور اطوار نہ بھاتے۔ اور جوں جوں وقت گزرتا گیا اندرا کے دل میں رام ناتھ کیلئے نفرت بڑھتی گئی رام ناتھ سے بالکل مختلف اجیت کی شخصیت تھی اس کی سادہ مزاجی ہر شخص کے دل میں جگہ کر لیتی۔ یہی وجہ تھی کہ بچے اور بوڑھے سب اسے دیکھ سکتے کی کہانی اس کو سنانے اندرا اور اجیت میں لگاؤ پیدا ہو گیا اور جلد ہی یہ لگاؤ محبت میں تبدیل ہو گیا اجیت [illegible] اپنے بیٹے کی طرح عزیز رکھتا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ اجیت اور اندرا کا بیاہ ہو جائے۔

رام ناتھ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اندرا اسکو پسند نہیں کرتی اس سے شادی کی خواہش ظاہر کی۔ اندرا نے انکار کر دیا۔ رام ناتھ جل ہی تو گیا۔ اس نے طے کر لیا کہ وہ اندرا کو کسی نہ کسی طرح حاصل ضرور کرے گا۔

سالانہ جشن کے موقع پر وہ اندرا کو بلاسپور لے گیا وہاں سے اسے بھگا لیجانے کے لئے اس نے سارے انتظامات کر لئے تھے۔ لیکن عین موقع پر وہاں اجیت نے پہونچکر رام ناتھ کے کئے دھرے پر پانی پھیر دیا۔ اس واقعہ کے بعد وہ اجیت کا سخت دشمن ہو گیا اور اجیت اور اندرا سے بدلہ لینے کی خاطر اس نے رانی ماں سے ان کی جھوٹی سچی شکایتیں کیں۔ انکو یقین دلایا دیا کہ اندرا ایک بدچلن لڑکی ہے اور وہ اجیت کو بگاڑ رہی ہے۔

رانی ماں یہ کب برداشت کر سکتی تھیں کہ اجیت جیسا نیک لڑکا اس طرح برباد ہو۔ چنانچہ انہوں نے اندرا کو فوراً گھر چھوڑ کر چلے جانے کا حکم دیا۔ اندرا کو اس بات کا بھی موقع نہ مل سکا کہ وہ رانی ماں کو صحیح حالات سے آگاہ کرتی۔ کیونکہ رام ناتھ اسے غلط ثابت کرنے کیلئے موجود تھا۔

پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا اجیت نے صحیح صحیح واقعات رانی ماں کو سنا دیئے۔ رانی ماں کو رام ناتھ کی بدمعاشیوں کا حال سنکر سخت دھکا لگا۔ اور اختلاج قلب کا ایک شدید دورہ پڑ گیا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکیں۔ حالانکہ اجیت نے انجکشن دیکر انہیں بچانے کی بیحد کوشش کی۔

اس حادثہ سے رام ناتھ نے فائدہ اٹھایا اور اس نے مشہور کر دیا کہ اجیت نے جان بوجھکر رانی ماں کو موذی انجکشن سے مارا ہے اور اس کا ثبوت بھی فراہم کر چکا تھا۔ اجیت رام ناتھ کے شکنجے میں آ چکا تھا۔ اندرا سب کچھ برداشت کر سکتی تھی لیکن اجیت کی تباہی اس کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ اسکو بچانے کیلئے ہر بھینٹ دینے کو تیار تھی۔ رام ناتھ معاوضے میں خود اندرا کی ذات چاہتا تھا۔ اندرا ص

صرف اس کے لئے ہی تیار ہو گئی۔

اجیت کو یہ باتیں مفصل طور پر نہ معلوم ہو سکیں رام ناتھ نے اسے صرف اس قدر بتایا تھا کہ اندرا نے اس سے شادی کرنے کا اقرار کر لیا ہے۔

اجیت کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ گھر چھوڑ کر شہر جانے لگا۔ اندرا کو جب اس کا حال معلوم ہوا تو وہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے رات کے وقت چھپ چھپا کر اسٹیشن پہونچی۔ چلتے وقت اجیت نے کہا تھا کہ شہر پہونچکر جلد از جلد اندرا کو وہ اپنے پاس بلا لے گا۔

رام ناتھ کو جب اس کا حال معلوم ہوا تو اس نے اندرا کو بہت سخت برا بھلا کہا۔ اندرا رام ناتھ کی جلی کٹی باتیں برداشت نہ کر سکی۔ اور اس نے صاف صاف کہدیا کہ میں اجیت سے محبت کرتی ہوں۔ رام ناتھ کیلئے اب یہ ضروری تھا کہ وہ اجیت کو اپنے راستے سے ہٹا دے۔ چنانچہ اس نے پولیس کو خبر کر دی۔ اجیت شہر پہونچتے ہی رانی ماں کو زہر دینے اور خزانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

اجیت کیسا تھا اندرا کے علاوہ بنسی اور بچوں کی ہمدردیاں تھیں لیکن یہ سب بےبس مجبور تھے۔ واقعات کچھ اس قسم کے تھے کہ اجیت کو بیگناہ ثابت کرنا ناممکن معلوم ہوتا تھا سچائی اور محبت کا راستہ طویل بھی ہے اور کٹھن بھی لیکن انسان منزل تک پہونچ کر رہتا ہے۔ چنانچہ یہی اجیت اور اندرا کیساتھ ہوا دو ہری کھٹے ہوئے دونوں دل بالآخر ملے۔ لیکن کس طرح . . . . ؟

اقوال زریں

مصیبت مصیبتیں ہی نہیں بلکہ ایک امتحان ہے جس میں کامیابی بھی ہوتی ہے ۔ اور ناکامیابی بھی۔ مگر کامیاب صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جو ان سے مغلوب نہیں ہوتے۔

دشمن کی کمزوری پر ترس مت کھاؤ ۔ اگر وہ طاقت پکڑ گیا تو تم پر ہرگز رحم نہ دکھائے گا۔

جو شخص دنیا علم وفضل بیچتا ہے وہ گویا فصل کاٹ کر جلا دیتا ہے۔

رحم بہت اچھی چیز ہے ، مگر ظالم کے گھاؤ پر مرہم مت لگاؤ ۔ جو سانپ پر رحم کرتا ہے وہ بنی نوع انسان پر ظلم کرتا ہے۔

ایک تنگ پیٹ ایک روٹی سے بھر سکتا ہے مگر حرص کی آنکھ سارے جہاں کی جاہ وحشمت سے مطمئن نہیں ہو سکتی۔

جو چیز جلدی پیدا ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں ٹھہرتی۔

حیوان تم سے بول نہیں سکتے تم ان سے خاموش رہنا سیکھو۔

بیوقوف کے حق میں خاموش رہنا بہتر ہے۔

موج تبسم

ایک بڈھا مصنف جو دوسروں کی کتابوں پر تنقید لکھتے لکھتے تھک گیا تھا ، اپنے کلرک کی طرف دیکھکر بولا کہ افسوس ، دنیا بڑی بیوقوف ہے۔ کلرک نے جواب میں کہا کہ حضرت بالکل درست ہے "دلی را دلی می شناسد"

ایک شخص تھیٹر کی طرف گیا اور تماشہ کا اشتہار مانگا ٹکٹ بیچنے والا "جناب اشتہار کیا کیجئے گا۔ اب تو تماشہ قریب قریب ختم ہو چکا۔

شخص - میں یہ جانتا ہوں ۔ مگر اشتہار اس وجہ سے لینا چاہتا ہوں کہ جس وقت گھر پہونچوں اپنی تنکی مزاج بیوی کی تسلی کردوں کہ میں اتنی رات تک کہاں رہا۔

وکیل ۔ امید ہے کہ تم میری جرح سے گھبرائے نہیں ہوگے ،،

"وکیل ۔" بالکل نہیں ۔ میں تین مرتبہ شادی کر چکا ہوں

ہوٹل کے دروازے پر پہونچکر ایک مغرور شخص نے حقارت سے دریافت کیا ۔

کیا یہ اول درجے کا ہوٹل ہے ؟

"ہاں جناب ،، نوکر نے جواب دیا ۔ مگر آپ تشریف لے آئیے ۔ یہاں دوسرے اور تیسرے درجے کا انتظام بھی ہے ۔

دلچسپ معلومات

سوائے گورکھوں کے ہندوستان میں اب کوئی ایسی پلٹن نہیں رہی جس میں صرف ایک ہی قوم کے افراد ہوں ۔ جنگ عظیم کے بعد تمام پلٹنوں کو از سر نو ترتیب دیا گیا تھا اور ان کے نمبر بھی تبدیل کر دیئے گئے تھے ۔

۱۸۷۰ء میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جو جنگ ہوئی تھی جرمنی نے اس کا تاوان ۲۰ کروڑ پونڈ وصول کیا تھا ۔

فوج میں سب سے بڑا اعزاز فیلڈ مارشل ہوتا ہے ۔ دوسرے درجہ پر جنرل کا عہدہ ۔ اس سے نیچے لفٹننٹ جنرل میجر اور بریگیڈیر جنرل ہوتے ہیں ۔

جنیوا کونشن میں ۱۸۶۴ء میں یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں کے نمائندے شامل ہوئے تھے اس میں سب نے بالاتفاق طے کیا تھا کہ ہسپتال ، حفظان صحت کے افسر سرکاری پادری ، زخمی اور مردے ڈھونے اور خدمت کرنے والے دوران جنگ میں غیر جانبدار شمار کئے جائیں گے ، ان کے لئے شرائط یہ تھی کہ ملازمان جنیوا کراس یا ریڈ کراس کا نشان استعمال کرینگے اور لڑاکا ان کا احترام کریں گے ۔

دنیا پانچوں سمندروں کی گہرائی کی اوسط ۲۱۵۰ فیدم (ایک فیدم ۶ فٹ کے برابر ہوتا ہے) یا تقریباً ڈھائی میل ہے ۔

افسانہ

ایک دلکش معاشرتی فسانہ

از جناب ظفر واسطی صاحب

(بقیہ)

ابھی میں نے کناٹ پلیس کے دو ہی چکر کاٹے تھے کہ دو خوبصورت لڑکیاں ، بہت ہی بھڑکیلی ساڑھیاں پہنے آتی ہوئی دکھائی دیں سب لوگوں کی نظریں اُن کی طرف اٹھ رہی تھیں ۔ میں نے بھی انہیں غور سے دیکھا ۔ ان میں سے ایک میری نظر میں اور پھر ملی ہی رہی ، نہ اُس نے نگاہ نیچی کی ۔ نہ میں نے ۔ وہ قریب آرہی تھی اور کچھ حیرت سے مجھے تک رہی تھی اور مجھے اس کے اس طرح دیدے پھاڑ کر دیکھنے پر تعجب ہو رہا تھا ۔ جب بہت ہی قریب آگئی تو اس کے قدم سست پڑ گئے میں نے بھی نہ جانے کیوں اپنی رفتار ہلکی کر لی ۔ وہ مسکرانے لگی ۔ میں بھی مسکرا پڑا ۔ پھر وہ ٹھہر گئی میں بھی ٹھہر گیا اس نے ایک دلکش تبسم کے ساتھ کہا شام بخیر ۔"

میں نے بھی اپنے چہرے پر خوشی کے آثار پیدا کرتے ہوئے جواب دیا ۔ "شام بخیر"

اُس نے پوچھا کب آئے ؟

میں نے کہا " کل ،،

اس نے پھر پوچھا

"کہاں ٹھہرے ہو ؟"

میں نے ہوٹل کا نام بتا دیا اور کمرے کا نمبر بھی اس نے اپنی ساتھی سے کہا ۔

اُن سے ملئے یہ میرے دوست ہیں "

اور پھر مجھ سے

"یہ میری سہیلی ہیں بہت ہی پیاری ۔"

اس کی سہیلی نے کہا

آپ سے ملکر بہت خوشی ہوئی ۔،،

اور میں بولا ۔

" آپ کے مزاج کیسے ہیں ؟ "

چند لمحوں کیلئے ہم خود بخود نہ معلوم کیوں خاموش ہوگئے ان چند لمحوں میں میں نے محسوس کیا کہ لوگوں کی نظریں ہم پر جم رہی ہیں جو کوئی ہمارے پاس سے گذرتا وہ تو ضرور ہی گھور کر دیکھتا ۔ چند ایک گستاخ نظروں پر تو مجھے غصہ بھی آیا ۔ گو شاید میں خود ہی بعض دفعہ ایسی ہی گستاخ نظر سے دوسرے کی عورتوں کو دیکھنے لگتا ہوں ۔

آپ کیا چھٹی لیکر آئے ہیں ؟ اس نے خاموشی کو توڑا ۔ مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ اُسے مغالطہ ہو گیا ہے ۔ اور جی میں آرہا تھا کہ اُسے اس کی غلطی کے متعلق بتا دوں ۔ لیکن اس میں کچھ ایسی بات تھی کہ اس سے باتیں ہی کئے جانے کو جی چاہتا تھا ۔ جب اس نے چھٹی کے متعلق سوال کیا تو اس وقت میں کہنے ہی لگا تھا ۔ کہ دراصل میں وہ آدمی نہیں ہوں جو آپ سمجھ رہی ہیں ۔ لیکن خیر اب جب کہ ہم اتنی باتیں کر چکے ہیں تو ہمیں ایک دوسرے سے متعارف ہو جانے میں کوئی حرج نہیں ۔

لیکن کسی اندرونی خواہش کی بنا پر میں یہ بات اس سے نہ کہہ سکا ۔ اگر کہا تو صرف اتنا ۔

" جی ہاں چار پانچ دن کی چھٹی لایا ہوں "

پھر اس نے ذرا منہ بنا کر کہا ۔

" آپ ہیں بڑے بے مروت کہ ہمیں اطلاع تک نہ دی ۔ اگر آج اچانک ملاقات نہ ہو جاتی تو آپ بغیر ملے ہی چلے جاتے "

یہ کیسے ہو سکتا تھا ۔ میں نے تہیہ کر رکھا تھا کہ کل آپ کو ضرور بالضرور اطلاع دوں گا ۔"

اسکی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ اس کا کوئی دوست میرا ہم شکل ہو گا اور اس نے مجھے اپنا دوست سمجھ لیا ہے ۔ میں نے بھی سوچ لیا کہ جہاں تک ممکن ہوگا ۔ اس بات کو نبھاؤں گا ۔ یعنی اسے اسکی غلطی کا احساس نہ ہونے دوں گا ۔ اور اگر میں اس بات کو نہ بھی نبھا سکا تو بھی بڑا دلچسپ انجام رہیگا جب اسے معلوم ہوگا کہ وہ شروع ہی سے غلط آدمی سے باتیں کرتی رہی تو کیسا لطف آئے گا ۔

پھر اس کی سہیلی نے پوچھا ۔

" آپ یونہی ٹہلنے نکل آئے تھے یا کچھ خریدنا تھا ؟ " میں نے کہا ۔

" جی ہاں ۔ یونہی چہل قدمی کو چلا آیا تھا " اس نے کہا ۔

" تو آیئے واپس چلیں "

میں انہیں اپنے ہوٹل میں لے گیا ۔ وہاں میں نے ان کیلئے چائے منگائی ۔ ذرا سی دیر میں وہ مجھ سے گھل مل کر باتیں کرنے لگیں ۔ لیکن یہ شکر ہے کہ کسی ایسی بات کا ذکر نہیں آیا ۔ جس کے متعلق میں کچھ نہ کہہ سکوں ۔ ابھی ہمیں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ گھڑی نے آٹھ بجا دیئے ۔ اس کی سہیلی اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی ۔

شاید آپ جانتے ہیں کہ ہمیں رات کو آٹھ بجے کے بعد کالج سے باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں ۔"

میں نے اس کی بات کے جواب میں " ہاں ہاں ،، تو کہہ دیا لیکن ایک دم ان کے جانے کی بابت سن کر بہت افسوس ہوا میں انہیں روک بھی نہ سکتا تھا ۔ تاہم میں نے کوشش ضرور کی

" میری خواہش تھی کہ آج آپ میرے ساتھ ٹھہرتیں "

جو لڑکی مجھے اپنا دوست سمجھ رہی تھی وہ اپنی سہیلی سے بولی ۔

آپ یہ کتنے دن کے بعد تو ملے ہیں اور ہم اتنی جلدی ان سے جدا ہو جائیں گے ۔"

اور سہیلی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

تو تم بیٹھی رہو میں برسرا( ) سے کہدوں گی کہ تمہارا ایک رشتہ دار مل گیا ہے ، وہ دیر میں آئے گی ۔"

پھر دونوں مسکرا پڑیں ۔

" اسکی سہیلی جانے لگی تو میں نے کہا ۔

" میں چاہتا تھا کہ آپ بھی ٹھہرتیں ۔

چاہتی تو میں بھی تھی ، مگر مجبوری ہے ۔ اس نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا ۔

وہ چلی گئی ۔

کچھ دیر ہم دونوں چپ چاپ بیٹھے رہے ۔ پھر میری مہربان نے کہا ۔

آپ کے نغمے سننے کو جی چاہتا ہے ۔ اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو آپ بہت اچھا گایا کرتے تھے ۔

ایک مرتبہ پھر جی میں آیا کہ اسے اصل بات بتا دوں مگر ایک مرتبہ پھر بھی کسی اندرونی طاقت نے ایسا کرنے سے باز رکھا لیکن گانے کے نام تو میں بالکل صفر تھا ۔ پھر بھی میں نے کہا

" کون سی چیز سنو گی "

ابھی وہ شاید سوچ ہی رہی تھی کہ کس غزل یا گیت کا نام لے کہ میں نے پھر کہا ۔

اور ہاں یہ تو آپ نے بتایا ہی نہیں کہ کس سنیما میں چلیں گی "

آپ کو تو انگریزی فلمیں پسند ہیں تو گون ود دی ونڈ

بہتر رہے گی ۔

میں نے گھڑی دیکھکر کہا ۔

ساڑھے آٹھ بجنے والے ہیں تو ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہیے

" جو فلم دیکھنے کے لئے اس نے کہا تھا وہ بہت لمبی فلم تھی اسلئے سنیما کے منتظمین اس کے دو شو کرتے تھے ۔ ایک ساڑھے تین بجے اور دوسرا ساڑھے آٹھ بجے ۔

سنیما پہونچکر میں نے ٹکٹ بیچنے والے سے فرسٹ کلاس کے دو ٹکٹ مانگے اور جب میں نے روپے نکالنے کیلئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو وہ بولی ۔

" پیسے میں دوں گی ،،

میں نے کہا

" یہ ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ ،،

مسکرا کر کہنے لگی ۔

" ہو کیوں نہیں سکتا ۔ آپ ہمارے مہمان ہیں ۔

روس کی طاقت مقابلہ ختم ہو چکی

ہر ہٹلر کا اعلان

برلن ۳۰ اکتوبر۔ کل ہر ہٹلر نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ پچھلے ۴۸ گھنٹے سے روسی مورچہ پر بڑی بھیانک لڑائی ہو رہی ہے اور یہ لڑائی دشمن کو یورپ میں ہرانے میں بڑی زبردست مدد کریگی۔ ہر ہٹلر نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اب تک ۲۵ لاکھ روسی قیدی کئے جا چکے ہیں، اور ۱۸ ہزار ٹینک ایک لاکھ ۴۵ ہزار ہوائی جہاز اور ۲۰ ہزار توپیں برباد کی جا چکی ہیں دشمن کی قوت مقابلہ توڑ دی گئی ہے روس پر حملہ کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ مئی میں اس بارے میں ذرا بھی شبہ نہیں رہا تھا کہ روس موقع ملتے ہی حملہ کر دیگا۔ جب میں نے روس کے خلاف پہلی مرتبہ قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا تو وہ میری زندگی کا سب سے زیادہ مشکل فیصلہ تھا۔ اس وقت سے دنیا کی تاریخ کی سب سے بڑی لڑائی شروع ہو گئی اور اب تک ہر کام اسکیم کے مطابق ٹھیک ٹھیک ہو رہا ہے۔ ... انگلینڈ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں جس میں انگلینڈ کا ہی قصور ہے۔ ... کہا کہ جرمنی اور جاپان کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔

نازی پارٹی کی سلگرہ — برلن ۳ اکتوبر۔

نازی پارٹی کے سالانہ اجلاس میں شریک ہونے کے لئے ہر ہٹلر اپنے جنگی ہیڈ کوارٹر سے خاص طور پر برلن آئے۔ اس جلسہ میں جاڑے کی مدد کیلئے اسکیم کا افتتاح کیا گیا ہر ہٹلر سے پہلے ڈاکٹر گوبلز نے تقریر کی۔ ڈاکٹر گوبلز نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ فیوہرر ایک روز کیلئے بہار، ... آئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کی کوششیں بالکل بے کار ہیں کہ جرمنوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے اس سے ان کو ہٹا دیا جائے۔ یا ان کے اور فیوہرر کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی جائے ڈاکٹر گوبلز نے اس امر کا انکشاف کیا کہ تقریباً ڈھائی لاکھ بچے اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی محفوظ مقامات کو بھیجدئے گئے ہیں ان کیلئے دو ہزار ہوائی جہازوں کی ضرورت پڑی۔

ہٹلر نے ۳ بجکر ۳۲ منٹ پر تقریر شروع کی اور ۴ بجکر ۷ منٹ پر ختم کی۔

ہٹلر کی تقریر ہر ہٹلر نے کہا کہ میں ان مدبروں کو جواب دینے نہیں آیا ہوں جن کو اس بات سے تعجب ہے کہ میں کیوں خاموش ہوں۔ بلکہ میں جاڑے کی مدد کیلئے اپیل کرنے آیا ہوں۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جرمنی دو سال سے ایک کے بعد ایک دشمن کو ختم کر رہا ہے۔ میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ پہلی لڑائی کے بعد میں نے اپنا ہاتھ روک لیا تھا لیکن ہر دفعہ لڑائی کے متوالے جرچل نے صلح کی میری پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ فیصلہ لڑائی سے طے ہوگا وہ فیصلہ دنیا کی سو سالہ تاریخ کیلئے اہمیت رکھتا ہے۔

ہر ہٹلر نے کہا کہ روس میں پچھلے ۴۸ گھنٹے سے بڑی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جس سے دشمن کو یورپ میں شکست دینے میں بڑی مدد ملے گی۔ میں ان لاکھوں آدمیوں کی طرف سے تقریر کر رہا ہوں جو کہ اسوقت لڑائی میں لڑ رہے ہیں میں یہ لڑائی نہیں چاہتا تھا۔ اپنا نام برقرار رکھنے کیلئے ہمیں اس لڑائی لڑنے کی ... ضرورت نہیں تھی جو کام ہم ان کے ساتھ کرتے وہ کافی ہوتا۔ ہم کبھی لڑائی نہیں چاہتے تھے۔ لیکن ایک بات یقینی تھی۔ ہم جرمن آزادی کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ اپنی اور نازی پارٹی کی کامیابیوں کو بیان کرنے کے بعد ہٹلر نے کہا کہ فیسٹ اٹلی کے لیڈر سے خاص طور پر میری گہری دوستی ہے۔ جاپان کے ساتھ اپنے تعلقات برابر بہتر ہو رہے ہیں۔ میں نے جو ترم اٹھایا ہے اگر اس سے انگلینڈ کی دوستی حاصل نہ ہو سکی۔ تو یہ بات صاف تھی کہ انگلینڈ کی دوستی کبھی حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر لڑائی چاہنے والوں نے یہ بات پہلے محسوس نہیں کی تو انگلینڈ کے لئے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ان کو اب معلوم ہو جائیگا کہ میں نے جو کہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ ہتھیار فیصلہ کریں گے۔

روس کی لڑائی روس کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے ایک مشکل فیصلہ کرنا پڑا۔ میں نے اپنے وزیر کو معاہدہ طے کرنے کے لئے ماسکو بھیجا۔ ہم اپنے وعدے پر قائم رہے۔ بالشوزم کے متعلق ایک بھی لفظ ہمارے اخباروں میں شائع نہیں ہوا۔ روس نے دردانیال میں فوجی چھاؤنیاں حاصل کرنے کی کوشش کی گو مولوٹوف نے اس سے انکار کر دیا تھا۔ ہم نے روس پر کڑی نگاہ رکھی اور مئی میں ہم نے یہ دیکھ لیا کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ روس موقع ملتے ہی حملہ کر دے گا۔ میں خاموش رہا تا وقتیکہ میں نے پہلا قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ میری زندگی میں یہ سب سے مشکل فیصلہ تھا۔ میں نے صرف اس وقت فیصلہ کیا جب کہ میں نے یہ دیکھ لیا کہ روس ہمارے خلاف چڑھائی کر رہا ہے۔ جب کہ اوپلی پرشیا میں ہماری فوج کے صرف تین ڈویژن تھے اور روس نے ۲۲ ڈویژن وہاں جمع کر دئے تھے۔ اور ایک کے بعد دوسرا ڈویژن روس کی لمبی چوڑی سلطنت سے وہاں پہونچ رہا تھا۔ تب مجھے فکر کرنا پڑی

ایک دلکش معاشرتی افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴)

بھلا یہ بھی کہیں ہوتا ہے کہ میزبان مہمان کو روپے خرچ کرنے دے۔

میرے سخت اصرار کے باوجود روپے اسی نے ادا کئے۔ تماشے میں امریکہ کی جنگ آزادی کے سین تھے۔ جب اس نے کشتوں کے پشتے دیکھے تو ہلکی سی چیخ مار کر مجھ سے لپٹ گئی۔ میرے سارے جسم میں بجلی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ اور میں بے قابو سا ہو گیا۔ لیکن ضبط کئے بیٹھا رہا۔ تماشے میں کئی دفعہ ایسے دل ہلا دینے والے سین آئے اور کئی دفعہ وہ مجھ سے لپٹ گئی۔ اور کئی دفعہ مجھے اپنے بدن میں بجلی سی دوڑتی معلوم ہونے لگی

آخر تماشہ ختم ہو گیا۔ گو فلم قریباً چار گھنٹے تک چلتی رہی تھی۔ پھر بھی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ بہت جلد ختم ہو گئی۔ خیر بادل ناخواستہ اٹھا۔ وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے اپنا بازو میرے بازو میں ڈال دیا اور ہم لوگوں کے ہجوم میں ٹھہرے ہوئے سینما ہال سے باہر نکل آئے بہت سے اکیلے نوجوان مجھے حسرت اور رشک کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

تانگے میں بیٹھتے ہوئے میں نے اس سے کہا۔ "اب تو بہت دیر ہو گئی ہے۔ اب کالج جا کر کیا کرو گی۔ علی الصبح چلی جانا۔"

اس نے ایک انگڑائی لی اور چپ بیٹھی رہی۔

میں نے پھر کہا۔

تو تانگے والے کو ہوٹل لے چلنے کیلئے کہوں۔"

"ہوٹل نہیں بلکہ ہوسٹل"۔

مجھے اس کے انکار پر تعجب ہوا لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری

"وہاں سب لوگ سو رہے ہوں گے۔ انہیں تکلیف دینی پڑیگی۔ اور پھر اگر دربان نے شکایت کر دی تو؟"

"تم بہت شریر ہو" اس نے اپنا منہ میرے منہ کے قریب لا کر کہا۔ قصہ مختصر میں اسے ہوٹل ہی میں لے گیا۔

اور جب میں سونے کے لئے کپڑے تبدیل کر رہا تھا۔ تو وہ انگڑائی لیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تم بدکار ہو ضد کر کے مجھے یہاں لے آئے"۔

دوسری صبح جب میں سو کر اٹھا تو وہ جا چکی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ صبح جلدی اسلئے گئی کہ صبح کی حاضری پر بھی غیر حاضری نہ لگ جائے۔ اور سوچنے لگا کہ کیا یہ واقعی مجھے اپنا کوئی دوست سمجھتی رہی لیکن ایک آدمی کی شکل و صورت دوسرے سے ایسی بھی کیا مشابہ ہوگی کہ بالکل پہچانی ہی نہ جائے۔ یہی سوچ رہا تھا کہ دروازے پر ہلکی سی کھٹ کھٹ ہوئی۔

میں نے کہا۔ آ جاؤ"

ہوٹل کے ملازم نے قریب آ کر دریافت کیا۔

"چائے لاؤں حضور"

"ہاں"

وہ چائے کی ٹرے لایا تو میز سرکا کر میرے پلنگ کے قریب کر دی اور اس پر چائے کی ٹرے رکھ کر چلا گیا۔

میں ابھی چائے بنا ہی رہا تھا کہ میز پر ایک چٹ آئی نظر اٹھا کر پڑھی۔ لکھا تھا۔

"میں جا رہی ہوں میں نے آپ کی جیب سے اپنی اُجرت لے لی ہے۔ آپ بہت سیدھے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ آئندہ ہوشیار رہئے۔ عورت اگر بیوقوف بنتی ہے تو دوسرے کو بنانے کیلئے۔ کیا اب ہی یہ بتلانے کی ضرورت رہ گئی ہے کہ میں کسی کالج کی طالبہ نہیں ہوں، بلکہ میرا پیشہ یہی ہے۔"

میں نے یک لخت کوٹ کی جیب سے بٹوا نکال کر دیکھا۔ دو سو روپے کے نوٹ غائب تھے۔

دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

انگریزی کمپنی ایکٹ (۱۹۰۰-۱۸۶۲) کے مطابق لندن میں انکارپوریٹڈ)

نوٹس

بجلی کے استعمال کرنے والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دیوالی کے موقع پر عارضی بجلی لینے کی درخواست الیکٹرسٹی ہاؤس کے دفتر میں ۱۰ اکتوبر سے قبل بھیجدیں۔ عارضی بجلی کے متعلق کنیکشن فیس اور یا ۱۵ اکتوبر یا اس سے پہلے "الیکٹرسٹی ہاؤس" کے دفتر میں جمع کردیں۔ اس کے علاوہ عارضی بجلی کے "ٹیسٹ فارمس" کا زیادہ سے زیادہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء تک دفتر میں پہونچنا بہت ضروری ہے۔

ان کو یہ واضح ہو

کہ اس سال چند ہی عارضی کنیکشن دئے جاتے ہیں اور یہ امر درخواستوں کے پہلے پہونچنے پر منحصر ہے۔ اس سال سامان کی کمی ہونے کی وجہ سے کارپوریشن درخواستوں میں مانگ سے زیادہ بجلی دینے کا قیاس نہیں کرتی۔ لہذا اس موقع پر مانگ سے زیادہ کوئی غیر معمولی اور ناجائز استعمال سے اس کنزیومر کے گھر ہی میں نہیں بلکہ ایک بہت بڑے حلقہ میں گڑبڑی پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ

دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

سر سکندر حیات خاں کی اپیل

لاہور۔ ۳ اکتوبر۔ اگر برطانیہ میں مدبر کا کوئی احساس ہے تو اسے فوراً میرا تجویز کردہ اعلان کردینا چاہئے اگر برطانیہ ایسا نہ کرے تو ہندوستان کو متحدہ محاذ پیش کرنا چاہئے۔ یہ ہے وہ لب لباب جو سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے شملہ سے واپسی پر نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے بیان کیا۔

مسٹر چرچل کے بیان کو ہندوستان کے لئے سب سے بڑی ٹھوکر کی بتلاتے ہوئے سر سکندر حیات خاں نے کہا کہ برطانیہ الجھاؤ کو صاف کرنے کے لئے غیر مبہم اعلان کرنے کو تیار نہ ہو تو ہر ملک کی تمام پارٹیوں کے لئے متحد ہونے کا سب سے زیادہ درست وقت ہے۔ مسٹر ایمری نے امریکیو کے سوالوں کا جواب دیا ہے اس سے حالات میں اور بھی زیادہ الجھاؤ پیدا ہوگیا ہے۔

وزیر اعظم نے آخر میں کہا کہ اگر دو یا تین ہفتے کے اندر مجوزہ اعلان نہ ہوا تو میں بلا لیت ولعل ہندوستان کی تمام پارٹیوں سے متحدہ محاذ پیش کرنے کی امید کرونگا۔

فنلینڈ الگ صلح نہیں کریگا

لندن۔ ۴ اکتوبر۔ سویڈن کی ایک اطلاع ہے کہ فن لینڈ کے وزیر صنعت موسیو تینر نے کل اسٹاک ہام میں بتایا کہ فن لینڈ جرمنی سے الگ ہوکر روس سے صلح نہیں کریگا۔

سندھ میں کورس کی کتابوں میں تبدیلی

کراچی۔ ۳ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی تعلیم کے کورس میں حکومت سندھ زبردست تبدیلی کرنے والی ہے کتابوں میں سے تاریخ کی غلطیاں اور قابل اعتراض حصے نکال دئے جائیں گے اور فرقہ وارانہ اتحاد کا سبق پڑھایا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے پرانی کتابوں کی مزید چھپائی بند کردی گئی ہے آئندہ سال نئی کتابیں رائج کی جائیں گی۔

لندن۔ ۴ اکتوبر سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اٹلانٹک سمندر میں برطانی جہاز دانوں نے جرمنی کا ایک سپلائی جہاز ڈبو دیا

جرمنوں کا خوفناک حملہ

لندن۔ ۷ اکتوبر لینن گراڈ کے دکھن سے لیکر کریمیا تک ۱۲۰۰ میل کے لمبے مورچہ پر جرمن فوجوں کا ایک بہت زبردست حملہ پورے زور وشور کے ساتھ جاری ہے غالباً ہٹلر نے اپنی تقریر میں اسی حملے کا ذکر کیا تھا، دکھن میں جرمن فوجیں خرکوف میں زبردست دباؤ ڈال رہی ہیں۔ آخر میں ولڈائی پہاڑیوں کے دکھن میں مورچہ کو توڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

لندن ۷ اکتوبر۔ وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ لڑائی کے لئے ڈیفنس کی مہم میں ایک ارب پونڈ کی رقم وصول ہوئی ہے

قیدیوں کا تبادلہ پھر رک گیا

لندن۔ ۷ اکتوبر۔ وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن ریڈیو نے قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق کل رات جو بیان دیا اس کے پیش نظر ہسپتالی جہاز روانہ نہیں ہوں گے۔

فلم "پڑوسی" پر تفریحی ٹیکس معاف

کراچی ۵ اکتوبر حکومت سندھ نے عوام کو تفریحی ٹیکس ادا کرنے سے بری کردیا ہے جب کہ وہ فلم "پڑوسی" دیکھیں۔ اس فلم میں ہندو مسلم اتحاد کی تلقین کی گئی۔

نیشنل لیگ آف ہندوستان

... اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جمنا داس مہتہ ... لیگ آف ہندوستان کی شاخیں کھولنے کیلئے ملک کے ... کردہ اصحاب سے خط وکتابت کررہے ہیں۔ مسٹر مہتہ مسٹر ایلے کے بعد سے اس لیگ کے صدر ہیں۔

ہندوستان کے طالب علموں کا شکریہ

نئی دہلی۔ ۳ اکتوبر ماسکو کے اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن نے آل انڈیا اسٹوڈنٹس فیڈریشن کو ایک بحری تار بھیجا ہے جس میں ... کے مقابلہ میں روسیوں سے ہمدردی کے لئے ہندوستان کے طالب علموں کا شکریہ ادا کیا ہے

انکم ٹیکس ایکٹ میں ترمیم

شملہ ۴ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ اور زائد منافع ٹیکس میں مزید ترمیم کی جائے گی اور خیال ہے کہ یہ ترمیم آئندہ ہفتہ گزٹ میں شائع ہوجائے گی۔

قومی ڈیفنس کونسل کیلئے ریاستی نمایندں کے ناموں کا اعلان ہو گیا

شملہ۔ ۹ر اکتوبر۔ جن ریاستوں نے قومی ڈیفنس کونسل میں اپنے نمایندے بھیجنا منظور کئے ہیں۔ ان کے ناموں کا سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل ریاستوں نے ہز ایکسلنسی وائسرائے کی دعوت منظور کی ہے۔

بھاولپور۔ بڑودہ۔ بھوپال۔ بیکانیر۔ کوچ بہار۔ دھولپور۔ فرید کوٹ۔ گوالیار۔ حیدرآباد۔ اندور۔ جے پور۔ جودھپور۔ جوناگڑھ۔ کپورتھلہ۔ کوٹہ۔ میسور۔ ڈانگر۔ پالن پور۔ پٹیالہ۔ رام پور۔ دیوا۔ تراونکور اور اودے پور۔

ہر اجلاس میں شریک ہونے والے ممبروں کی تعداد محدود کر دی گئی ہے۔ اس لئے مذکورہ ریاستوں کی نمایندگی باری باری ہوگی۔ چنانچہ ریاستی نمایندوں کی تین فہرستیں بنائی گئی ہیں جن کا باری باری دار آئیگا اس ترتیب کے مطابق کونسل کے پہلے اجلاس میں ہز ہائی نیس نواب صاحب بھوپال۔ ہز ہائی نیس مہاراجہ صاحب بیکانیر۔ (پرو چانسلر والیان ریاست) مہاراجہ صاحب کوچ بہار۔ مہاراجہ صاحب گوالیار۔ مہاراجہ جودھپور۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ نواب صاحب رامپور اور نواب سر محمد احمد سعید خاں چھتاری پریذیڈنٹ ایگزیکٹو کونسل نظام حیدرآباد او۔ برار شریک ہوں گے۔

لندن ۹ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگی قیدیوں کے تبادلے کے متعلق برطانیہ اور جرمنی کے درمیان گفت و شنید ٹوٹنے کی وجہ یہ ہے کہ حکومت جرمنی نے آخری موقعہ پر ہر ہیس کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا جسے حکومت برطانیہ نے منظور کرنے سے انکار کر دیا۔

اجلاس دہلی میں ۱۶ر اکتوبر اور اس کے بعد کی تاریخوں میں ہونیوالا ہے۔ اس کا ایجنڈا بہت طویل ہے۔ بمبئی میں جو رزولیوشن پاس ہوئے ہیں ان کی تصدیق کی جائیگی۔ اسکے علاوہ مسٹر فضل الحق کے اس طویل خط پر غور کیا جائیگا

ایران سے روس کا مطالبہ

لندن۔ ۸ر اکتوبر۔ کل جرمن ریڈیو اسٹیشن نے فارسی زبان میں خبریں براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ روس نے ایران سے شمال مغربی علاقوں کا مطالبہ کیا ہے تاکہ ان علاقوں کو سوویٹ روس میں شامل کر لیا جائے۔ الوسٹر نے کہا کہ جنرل ویول نے روس کے ان مطالبات کو مان لیا ہے مگر آج بی بی سی نے اعلان کیا کہ جرمنوں نے محض شرارت پیدا کرنے کی وجہ سے یہ خبر نشر کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

روس کیلئے ہندوستان میں چندہ

کلکتہ۔ ۲ر اکتوبر۔ مسٹر نہار بندو دت مزمدار جنرل سکریٹری ہر پارٹی حکومت ہند نے اخباروں کے نام ایک بیان جاری کیا ہے جس میں یہ اعلان کیا ہے کہ روس کی امداد کی پہلی قسط یعنی ایک ہزار روپے کی رقم ایم میسکی روسی سفیر مقیم لنڈن کے ذریعہ ایم مولوٹوف وزیر خارجہ حکومت روس کے پاس بھیجی جائیگی۔ تجویز یہ کیگئی ہے کہ ایک آل انڈیا سوویٹ ایڈ کنونشن طلب کیا جائے۔

مسلم لیگ کونسل کا آیندہ اجلاس

بمبئی۔ ۸ر اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا جو

قاہرہ۔ ۸ر اکتوبر۔ تازہ ترین بیان میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے بن غازی پر سخت حملہ کیا۔

روس میں مذہب کی آزادی

واشنگٹن ۳ر اکتوبر۔ وائٹ ہاؤس سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ روس میں مذہب کی مکمل آزادی ہونے والی ہے۔ ۳۰ر ستمبر کو پریس کانفرنس میں پریذیڈنٹ روزولٹ نے یہ کہدیا تھا کہ روس کا آئین مذہبی آزادی کی اجازت دیتا ہے اس پر بہت سے لوگوں نے کڑی نکتہ چینی کی۔ اس کے جواب میں یہ بیان شائع کیا گیا ہے اس بیان میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ نے ۳۰ر ستمبر کو پریس کانفرنس میں جو کچھ کہا تھا اس کے مختلف مطلب لگائے گئے ہیں۔ اسلئے اس روز جو سوال و جواب ہوئے ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جب روس میں مذہبی آزادی کا سوال اٹھایا گیا تو پریذیڈنٹ نے کہا کہ روس کے آئین کی دفعہ ۱۲۴ پڑھنا مفید ثابت ہوگا۔

سوال: مسٹر پریذیڈنٹ ہمیں کیا لکھا ہے؟ پریذیڈنٹ: میں نے اسکو ازبر تو کیا نہیں جو آپ کو بتلا دوں۔ مجھے اس کا بہت کم حصہ یاد ہے۔ لیکن ضمیر کی آزادی، مذہب کی آزادی اور اس حیثیت سے مذہب کے خلاف پروپگنڈا کرنے کی آزادی کو جو کہ اس ملک میں حاصل ہے ہم یکساں درجہ نہیں دیتے۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ نے بتلایا کہ امریکہ میں مذہب کے حق میں اور خلاف انفرادی حیثیت سے تقریر کرنے کی کتنی آزادی ہے۔

جرمنی کا بھاری نقصان

لندن ۸ر اکتوبر۔ اندازہ ہے کہ اتوار کو روس کی ہوائی لڑائی میں جرمنی کے ۴۴ اور روس کے ۲۷ ہوائی جہاز کام آئے۔ بالٹک سمندر میں جرمنی کا ایک اور فوجی جہاز جس کا وزن سات ہزار ٹن تھا ڈبو دیا گیا۔ پچھلے دس دن میں جرمنی کے فوجی جہاز ڈوبنے کا یہ تیسرا واقعہ ہے۔

سر فیروز خاں نون

کراچی۔ ۸ر اکتوبر وائسرائے کی توسیع شدہ کونسل کے نامزد ممبر سر فیروز خاں نون کل شام کو لندن سے یہاں تشریف لائے۔ اور گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کیا۔

ناطرفداری کا قانون

نیویارک۔ پہلی اکتوبر ۷۰ فیصدی امریکن کا خیال ہے کہ ناطرفداری کے قانون میں اس حد تک ترمیم کردی جائے کہ امریکن جہاز سامان جنگ لے کر برطانیہ تک جاسکیں۔ گذشتہ اپریل میں ۳۰ فیصدی اس تجویز کے حق میں تھے۔

امریکہ کا تیل کا جہاز ڈبو دیا گیا

واشنگٹن۔ ۸ر اکتوبر امریکہ کا ایک تیل لیجانیوالا جہاز ڈبو دیا گیا اس کا نام آئی۔ سی وائٹ تھا۔ اس جہاز کے ڈوبنے سے ان لوگوں کا مطالبہ اور بھی زور پکڑ گیا ہے جو ناطرفداری کے قانون میں ترمیم چاہتے ہیں۔ اس جہاز پر پنامہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔

نقد و تبصرہ

ہفتہ کی خبریں

اعلان جنگ کی دوسری سالگرہ کے خاص نمبر کو دیکھکر

لڑائی کا جن اپنی بھیانک اور ڈراؤنی صورت بے نقاب کرکے یورپ و ایشیا کو آسیب زدہ بنا رہا ہے دنیا کی چیخ پکار سے زمین لرز رہی ہے اور آسمان تھرا رہا ہے مگر ہٹلر کے سر پہ خون ریزی کا ابھوت سوار ہے کہ نہ کانوں سنتا ہے اور نہ آنکھوں دیکھتا ہے گویا جوش دیوانگی نے اس کی قوت احساس و تمیز ہمیشہ کے لیے سلب کر لی ہے، ہندوستان کی تمام قوتیں رفتہ رفتہ بروئے کار آرہی ہیں ملک کے ادیب و شاعر بھی تنگ آکر ہٹلری عفریب کو پچھاڑنے کے لئے یکے بعد دیگرے اکھاڑے میں اُتر رہے ہیں اور سینہ سپر ہوکر میدان داریوں پہ تلے ہوئے ہیں یہی وہ طبقہ ہے جو اپنی ایک جنبش زبان و قلم سے آبادی و بربادی کا یکساں نقشہ کھینچنے کی خداداد قوت رکھتا ہے ہر خطۂ ملک کی صحافتی دنیا میں ہل چل مچی ہوئی ہے جذبات و تاثرات کے چشمے دل و دماغ سے اُبل رہے ہیں اور اپنی رو میں اہل ہند کے افکار و خیالات کو بہائے لئے جارہے ہیں وہ دن دور نہیں کہ اس کی بڑھتی ہوئی لہریں آستان ہٹلر سے جاکر ٹکرائیں اور اُس کے یورپی نئے نظام کے ڈھانچے کو پاش پاش کرکے رکھ دیں۔

یوں تو ہمارے صوبہ کے اخبارات و رسائل کی پلٹنیں پوری طرح کیل کانٹے سے لیس ہوکر دشمن کے مقابلے پر صف بستہ نظر آرہی ہیں مگر جس میگزین کے آلات حرب کی ساخت، ترکیب اور آب و تاب کا بغرض ریویو ہم معائنہ کررہے ہیں وہ اپنی جگہ دنیائے جدید کا خوف ناک ترین آلہ ثابت ہورہا ہے یو پی گورنمنٹ سکرٹریٹ لکھنؤ وی میگزین اس توپ خانہ کا نام ہے اور ٹرانسلیشن ڈپارٹمنٹ کے کرتا دھرتا اس کے کمانڈر ہیں جن کی خدمات مقبول اور مساعی مشکور نظر آتی ہیں۔

مجاہدین کی پہلی صف میں مسٹر روز ویلٹ، مسٹر چرچل، لارڈ لنلتھگو، سر مارس ہیلٹ، سر تیج بہادر سپرو، پنڈت امرناتھ جھا، کنور سر مہاراج سنگھ، اور ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں نقابت و پیغامبری کا بگل بجاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں بگل کی آواز کتنی ہی مدہم سہی لیکن کانوں سے اُتر کر دلوں میں جگہ ضرور کررہی ہے، دوسری صف دلیش بھگتوں کی ہے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح ایک دوسرے کی طرف سے منھ پھیرے مگر شانہ سے شانہ جوڑے کھڑے ہیں اور بالشتے ڈنڈے لئے ہوئے طبل جنگ پر اُلٹے ہاتھوں سے چوٹ لگا رہے ہیں اُن کی ایک ایک ضرب پرسپوتوں کے دل بڑھ رہے ہیں اور مادر ہند کے نام پر مٹنے کو تن من دھن سے تیار ہیں، تیسری صف میں لندن ٹائمس ڈیلی میل، مانچسٹر گارڈین اور نیویارک ٹائمس منھ میں چھوٹی چھوٹی نفیریاں لگائے ہوئے اونچے سروں میں ترانہ جنگ الاپ رہے ہیں اُن کی الاپ میں کچھ ایسی دل کشی اور روح پروری ہے کہ مردے بھی خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کی آرزو کررہے ہیں، چوتھی صف جگت گرو اور مہاکویوں کی ہے حضرت اے اے صدیقی، حضرت حامد اللہ افسر میرٹھی، حضرت افقر موہانی، حضرت سراج لکھنوی اور حضرت آسی لکھنوی ہاتھوں میں تخئیل کی انی لئے ہوئے خاکستر میں دبی ہوئی چنگاریوں کو کرید کرید کر اُڑا رہے ہیں اور عبیر و گلال کی صورت گویا نازیوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں، پانچویں صف گھنگریا والے نوجوان لیکھکوں کی ہے زہریلی گیس کے اثر سے بچنے کے لئے چہروں پر غلاف چڑھائے ہوئے ہیں اُنگلیوں کے اشاروں سے بہت کچھ کہہ رہے ہیں جن کی سماعت تیز ہے اُن کے بول سنتے ہیں اور کوئک مارچ کرتے ہوئے اپنی راہ لگتے ہیں، چھٹی صف میں کچھ بگڑے تیور کے سورما اور دُھندلے خد و خال والے بیر بھی فروکش نظر آتے ہیں جن کی ہر جنبش قدم میدان جنگ کا ایک عبرتناک خاکہ کھینچکر دنیا کو دکھا رہی ہے اور جھنجوڑ جھنجوڑ کر اہل وطن کو خواب غفلت سے بیدار کررہی ہے، ساتویں صف کلے ٹھلے اور چہرے مُہرے والے بہادروں اور جواں مردوں کی ہے جو اپنے تدبر و فراست کا علم بلند کئے دنیا کو امن و سکون اور راحت و آرام کا پیام دے رہے ہیں آواز سننے والے ان کی ہر صدا پر لبیک کہہ رہے ہیں اور ایک جھنڈے

نازک کے افراد کمربستہ خدمت پر آمادہ ہیں سرول پر تیمارداری کے سامان کے گٹھر اور اسباب زندگی کے لپشتارے لادے ہوئے دل کو مسرت اور جان کو سرور بخشنے والے گیت گنگنا رہے ہیں۔ یہ ہیں ۳ر ستمبر ۱۹۴۱ء کے "ہفتہ کی خبریں" کے خاص نمبر کی چند خصوصیتیں، کاغذ نفیس کتابت و طباعت دیدہ زیب مضامین کی ترتیب سونے پر سہاگا ہے مرتب کی صوری و معنوی قابلیتیں لایق صد تحسین و آفریں، اور سچ تو یہ ہے کہ جس ڈھانچے کی کنور صاحب جیسے سنگھ کی سی شخصیت دست و بازو ہو وہ زور آزمائیوں میں پیچھے رہنا تو درکنار دو چار قدم پیش ہی نظر آئیگا۔ اور نہ مانئے تو اس میگزین کا نمونہ مطالعہ کرکے اطمینان کر لیجئے۔

سر شفاعت احمد خاں

شملہ۔ ۸ر اکتوبر سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے ہندوستان کی طرف سے جنوبی افریقہ میں ہائی کمشنر کے عہدہ پر تقرر کیلئے سر شفاعت احمد خاں کو منتخب کیا ہے۔

باجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۹۳۳

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور - ضلع کانپور

بابو دیبی دین نمبردار قابض — مدعی

بنام منٹیان — مدعا علیہ

بنام منٹیان ولد للتی ساکن موضع مالون پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بقایا لگان ۶/۶/۶ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۱۹

بعدالت مال مقام تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

سید عباس علی نمبردار موضع سولی پرگنہ گھاٹم پور — مدعی

بنام اماشنکر — مدعا علیہ

بنام اماشنکر ولد شیو منگل پرشاد برہمن ساکن موضع سولی پرگنہ گھاٹم پور ساکن موضع گوپالپور فرول پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1421

رجسٹر نمبر ۱۴۲۱

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ✱ زباں پہ جو ہو وہی جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۱۱ ششماہی ۱۲
ممالک غیر
سالانہ ۱۱ ششماہی ۱۱

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۲

ادبیات

حضرت فروغی کا فارسی کلام

از جناب مولانا تسلیم ناطق صاحب سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

رائے بہادر منشی راما کانت صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس کے جد امجد منشی بانکے بہاری لال صاحب المتخلص بہ فروغی فرخ آبادی کے کلام کی یہ آخری قسط شائع کی جا رہی ہے اُردو میں مختلف اصناف سخن کے نمونے پیش کئے جا چکے ہیں اس صحبت میں فارسی رنگ تغزل کی نظر فریبی ملاحظہ فرمایئے جذبات و خیالات کی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ انداز بیان کی سادگی اور طرز ادا کی صفائی نے کلام کو اور چمکا دیا ہے مصرعوں کی بیساختگی سلاست روانی کی علمبردار ہے زبان کی لطافت و شیرینی اور الفاظ کی ساخت و ترکیب سے مہارت و مشاقی ظاہر ہوتی اور شاعر کی قدرت نظم کا ثبوت ملتا ہے خدا کرے کہ جناب فروغی کا مجموعۂ کلام حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر مشتاقان شعر و ادب کی الماریوں کی جلد زینت بنے۔

نسیم صبح گشتم بوئے گل گشتم صبا گشتم
بہ چندیں جستجو ہا تا سر کویت رسا گشتم

جدا از ہمرہاں تا گشتہ ام در منزل عالم
غبار کارواں گشتم جرس گشتم صدا گشتم

گہے با جہل دیوانہ گہے با عقل فرزانہ
گہے درد دل خود گشتم و گاہے دوا گشتم

تعلقہائے دنیا را ز دل بر خاک افشاندم
ز مطلب ہا بریدم تا بہ مطلب آشنا گشتم

بشوق آنکہ روزے میل او سوئے چمن گردد
بہار باغ گشتم رنگ گل گشتم حنا گشتم

نگاہ شوخ افتد کا شکے بر حالت زارم
حریر خامہ گشتم نامہ گشتم مدعا گشتم

بطرز نو فروغی در مزاج یار جا کردم
ستم گشتم کرم گشتم جفا گشتم وفا گشتم

✱ ✱

تا بدام سر زلف تو گرفتار شدم
فارغ از سلسلۂ سبحہ و زنار شدم

سوئے بتخانہ گہے رفتم و گاہے بحرم
عمر ہا خاک رہ کافر و دیندار شدم

از ازل داشت جنوں شرط تعلق با من
ہمچو افسانہ بہر کوچہ و بازار شدم

چشم نکشادہ اسیر سر زلفش گشتم
طرفہ دامیست کہ نادیدہ گرفتار شدم

بسکہ از مشق تحیر شدم آئینہ صفت
زیں نمط بینش رخ آں بت عیار شدم

سر نوشتیست فروغی کہ بقول ناطق
تو شدی زاہد و من رند قدح خوار شدم

✱ ✱

سرو خرامان من رشک گلستان من
رشک گلستان من سرو خرامان من

در غم جانان من رفت دل و جان من
رفت دل و جان من در غم جانان من

دیدۂ گریان من در غم تست خونچکاں
در غم تست خونچکاں دیدۂ گریان من

چاک گریبان من آمدہ تا پائے من
آمدہ تا پائے من چاک گریبان من

رونق بستان من جلوۂ رخسار تست
جلوۂ رخسار تست رونق بستان من

مصحف ایمان من عارض جاں فزائے تو
عارض جاں فزائے تو مصحف ایمان من

دنیائے اسلام

افغانستان میں جرمن ایجنٹوں کی سرگرمیاں

لندن ۲۸ ستمبر۔ جب سے عراق اور ایران میں بغاوت فرو کی گئی ہے تب سے نازیوں کی دلچسپی ہندوستان کے پڑوسی ملک افغانستان میں بڑھ گئی ہے۔ سابق شاہ امان اللہ جو پچھلے کئی سالوں سے روس میں رہائش پذیر ہے جرمنوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔ اور افغانستان میں اُس کے حمایتی موجودہ بادشاہ اور گورنمنٹ کے لئے تکلیف کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

جرمن اُن ایجنٹوں میں آزاد طور پر روپیہ تقسیم کر رہے ہیں جو اُن کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے رضامند ہوں ان ایجنٹوں کی ادائیگی کا مرکز حال ہی تک طہران تھا۔ اگر افغانستان کے کچھ سابقہ علاقوں پر برطانیہ نے قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود برطانیہ سے اس کے تعلقات اچھے رہے ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے جرمن اور اطالوی اس پر اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں برلن اور کابل کے درمیان ہوائی سروس شروع کی گئی اور جرمن کابل میں بھیجے گئے۔ تاکہ وہ ضروری سروسوں پر کنٹرول کر سکیں سنہ ۱۹۳۹ء اور سنہ ۱۹۴۰ء میں جو تجارتی ڈیلیگیشن کابل بھیجے گئے۔ انہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس ایک سال ہوکہ افغانستان اور روس سے افغانستان کی تجارت میں بہت بہتری ہوگئی۔ روسی گورنمنٹ تاشقند سے کابل کو ہفتہ وار ہوائی ڈاک بھی بھیجی جاتی ہے۔

افغانستان پر نوجوان بادشاہ حکومت کرتا ہے اور وزیر اعظم اس کا چچا ہے۔ بادشاہ آئینی ہے وہاں ایک سینٹ ہے جس کے ۴۵ ممبر ہیں جنہیں تاحیات نامزد کیا جاتا ہے اس کے علاوہ ایک اسمبلی ہے جس کے ۱۰۹ ممبر ہیں۔ بیرونی دنیا سے ربط قایم ہونے کے نتیجہ کے طور پر ملک میں ایک ری پبلکن پارٹی قائم کی گئی ہے۔ جس میں وہ تاجر اور دوسرے عناصر شامل ہیں جو حکومت کی اقتصادی پالیسی سے مطمئن نہیں۔ اور جو شاہی خاندان کے ذاتی مخالف ہیں۔

ینگ افغان پارٹی بھی گورنمنٹ کے مخالفوں میں ہے۔ اس پارٹی میں وہ سب افغان شامل ہیں جنہوں نے یا تو جرمنی اور اٹلی کے اسکولوں میں تعلیم پائی ہے یا جو ان ممالک اور ان کے طریقوں کے زیر اثر ہیں۔ یہ نوجوان افغانستان کی ترقی کو تیز کرنا چاہتے ہیں اور تعلیم کو مغربی سانچہ میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ روس کے ذریعہ ہندوستان جانے والا جرمن راستہ ایران سے ہو کر افغانستان اور درۂ خیبر سے گذرے گا۔ جہاں سے کابل سے ہندوستان کو جانے والی سڑک سے گذرتی ہے۔ یہ درہ آفریدیوں سے تصادم کا مقام بنا رہا ہے۔ سنہ ۱۸۷۹ء کے معاہدہ کی رو سے خیبر کے قبائل کو برطانوی کنٹرول میں دیدیا گیا تھا۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوتا ہے کہ ترکی میں جرمنی کی حکمت عملی یعنی آشتی نما سختی کی پالیسی کامیاب ہوگئی ہے اور کم از کم مستقبل قریب میں جرمنی ترکی کے معاملے میں کوئی سختی نہیں برتے گا۔ جرمن پروپیگنڈہ کرنے والے چند دنوں سے جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ اس کے عین مطابق ہے۔

روسی مقاومت کو توڑنے میں جرمنی کی ناکامی سے ذرا سے عرصہ کے لئے جو خاموشی اور ضعف پیدا ہوگیا تھا اس کے بعد نازی فوجوں کی یوکرین میں پیشقدمی کی وجہ سے جرمن پروپیگنڈا کرنے والوں کی پھر ڈھارس بندھ گئی ہے اور انہوں نے اپنا پرانا اسلوب اختیار کر لیا ہے۔

چشمۂ حیوان من لعل لبش فروغیا
لعل لبش فروغیا چشمۂ حیوان من

✱ ✱

صحرا بہ فضا رشک گلستان شدنی نیست
گلزار ارم کوچۂ جانان شدنی نیست

چوں عارض خوبت مہ تابان شدنی نیست
چوں لعل لبت لعل بدخشاں شدنی نیست

زاہد چہ کنم کعبہ و بت خانہ کہ واقف
از رسم و رہ گبر و مسلماں شدنی نیست

محراب نمازم خم ابروئے بتان ست
محراب حرم مسجد رنداں شدنی نیست

دیوانہ زارت چہ کند جامۂ ہستی
کیں جامہ لباس تن عریاں شدنی نیست

اے بت بخدا ہمچو من زار و پریشاں
شیدائے تو در عالم امکاں شدنی نیست

بے برگ و نوا چوں شجر خشک فروغی
جز من بجہاں بے سر و ساماں شدنی نیست

✱ ✱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحفظ عزم مستقل ہیں رہے / زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل پر رہا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

نمبر ۴۲	کانپور شنبہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء	جلد ۳۴

اڈیٹوریل نوٹ

ترکوں کی ناطرفداری

ترکی کے متعلق شروع جنگ سے اب تک یہ قیاس آرائی ہوتی رہی ہے کہ وہ کس طرف جائیگا آیا برطانیہ کا ساتھ دیگا یا جرمنی کا دونوں جانب سے زبردست دلیلیں دیجا سکتی ہیں۔ جنگ شروع ہوئے دو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا لیکن ترکی نے ابھی تک اپنی غیر جانبداری برقرار رکھی ہے جنگ شروع ہونے کے ایک مہینہ بعد ہی ترکی برطانیہ اور فرانس سے ایک معاہدہ ہوا تھا اسی معاہدہ کے لحاظ سے برطانیہ نے ترکی کو مالی امداد پہنچائی اور فرانس نے اسکندرونہ سپرد کر دیا۔ یہ اُمید بندھی کہ ترکی ان دونوں ملکوں کا ساتھ دیگا لیکن گذشتہ جون میں جرمنی اور ترکی کا ایک معاہدہ ہوا جس سے اس امید پر پانی پڑ گیا اب خبر آئی ہے کہ ترکی اور جرمنی میں ایک اور تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے جو ۱۹۴۲ء کے آخر تک کے لئے ہے۔ جرمنی اس معاہدہ کی رو سے ترکی کو سامان جنگ سپلائی کرے گا اور ترکی جرمنی کو کروم بھیجے گا۔ اس معاہدہ سے یہ نتیجہ تو نہ نکالنا چاہئے کہ ترکی جرمنی کا طرفدار ہے، لیکن جیسا حال میں ترکی کی طرف سے کہا گیا۔ دونوں ملکوں کے تعلقات دوستانہ ضرور ہیں۔

بابو موہن لال سکسینہ کا بیان

بابو موہن لال سکسینہ نے بنارس جیل سے رہا ہونے کے بعد جو بیان دیا ہے اس میں اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مسٹر چرچل کے بیان نے کانگرس کی پوزیشن کو حق بجانب ثابت کر دیا ہے نیز یہ بھی خیال ظاہر کیا ہے کہ کانگریس کے پروگرام میں کسی بڑی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ مختلف صوبوں میں حکومت کی پالیسی مختلف ہونے کی وجہ سے الگ الگ صوبوں میں جزوی پروگرام میں تھوڑا فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد بیشتر لیڈروں نے ایسا ہی خیال ظاہر کیا ہے البتہ مسٹر ستیہ مورتی ڈاکٹر چوئیتھ رام گڈوانی اور ڈاکٹر ارجن کا اظہار خیال کسی قدر مختلف ہے، وارد ہا میں مختلف صوبوں کے لیڈروں کی مہاتما گاندھی سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ مہاتما جی اور ان دیگر قومی رہنماؤں کے مشورہ سے کانگریس کے پروگرام کو زیادہ موثر اور ہر دلعزیز بنانے کے ہر پہلو پر غور ہو گا۔

مالوی جی کی تقریر

پنڈت مدن موہن مالوی نے الہ آباد یونیورسٹی یونین میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان ہندوؤں مسلمانوں۔ پارسیوں۔ عیسائیوں اور سکھوں کی مادر وطن ہے ہندو راج یا مسلم راج کے دن گئے۔ اب تو ہندوستان میں ہندوستانی راج ہو گا۔ مالوی جی کے ان الفاظ سے ہندوستان کے فرقہ پرستوں کو سبق لینا چاہئے۔ مالوی جی کی یہ تقریر طالب علموں کے جلسہ میں ہوئی۔ طالبعلم ملک کے مستقبل کے امانت دار ہیں اسلئے اگر انکے دلوں سے فرقہ پرستی کی اسپرٹ نکل جائے تو ملک کا مستقبل بہت روشن ہو سکتا ہے

خان بہادر اللہ بخش کا بیان

خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے شملہ سے روانہ ہوتے وقت اس بات پر زور دیا ہے کہ اس وقت ملک کی تمام پارٹیوں کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ ہندوستان کے آئیندہ آئین کے متعلق چاہے ان میں اتفاق رائے نہ بھی ہو لیکن اس وقت تو مل جل کر چلنا ہی چاہیئے۔ ہمیں خان بہادر اللہ بخش کے خلوص کی قدر ہے لیکن فرقہ وارانہ انجمنوں کا رویہ کچھ ایسا ہے کہ کوئی سمجھوتہ ہونے ہی نہیں پاتا جہاں پاکستان اور ہندو راج کا تخیل ذہنوں میں کام کر رہا ہو وہاں اتحاد کی اپیل کیا اثر کر سکتی ہے۔ لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ اب وہ زمانہ قریب آ گیا ہے کہ عوام لیڈروں کے فریب سے واقف ہو چلے ہیں اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ مل جل کر کام کرنے والے لیڈروں کی رہنمائی قبول کرتے جائیں گے۔

سندھ میں مشترکہ انتخاب

سندھ میں جن مقاموں کے لوکل باڈیز میں مشترکہ انتخاب رائج کیا گیا تھا وہاں کے متعلق حکومت سندھ کی یہ رائے ہے کہ فرقہ وارانہ فضا بہتر ہو گئی ہے اور اس بنیاد پر یہ غور ہو رہا ہے کہ اور جگہوں میں بھی مشترکہ انتخاب رائج کیا جائے، خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ ذاتی طور پر اس کے حق میں بتائے جاتے ہیں غالباً نیشنل ڈیفنس کونسل کے اجلاس سے واپسی کے بعد وہ اس بارے میں کوشاں ہونگے موجودہ حکومت سندھ فرقہ وارانہ فضا کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے ہندو مسلم اتحاد کے لئے کمیٹیاں بھی قائم ہوئی ہیں کورس کی کتابوں میں اتحاد کے سبق رکھے جا رہے ہیں اور اتحاد کی تلقین کرنے والی فلموں پر سے تفریحی ٹیکس ہٹایا جا رہا ہے، ان سب کوششوں سے کہیں زیادہ مفید مشترکہ انتخاب ثابت ہو گا۔ کیونکہ وہ بنیادی طور پر ذہنیت تبدیل کر سکتا ہے۔

ہماری موجودہ تعلیم

آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کے اجلاس میں جو تقریریں ہوئیں ان میں سے بیشتر میں یہ تسلیم کیا گیا کہ ہمارا موجودہ طریق تعلیم ناقص ہے اور اسمیں ترمیم ہونے کی سخت ضرورت ہے۔ خود مسٹر سارجنٹ تعلیمی کمشنر حکومت ہند نے اپنی تقریر میں تسلیم کیا ہے کہ ہمارے طریق تعلیم میں زبردست تبدیلی ہونے کی ضرورت ہے انھوں نے تعلیم کے دو مقصد بتائے ایک تو یہ کہ تمدنی اعتبار سے ہمارے ہم میں خود اعتمادی اور خود کفالتی پیدا کرے اس معیار پر موجودہ تعلیم پوری نہیں اترتی۔ خوشی کی بات ہے کہ حکومت ہند کے سب سے بڑے تعلیمی افسر نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے۔ مسٹر سارجنٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر موجودہ جنگ آزادی اور انسانیت کے لئے لڑی جا رہی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہندوستان اسکے نتیجوں سے مستغنی رہے۔ مسٹر سارجنٹ کی بات تو نہایت معقول ہے لیکن سوال یہ ہے کہ انکی یہ بات بھی سکتی ہے یا نہیں اس کی تکمیل کے لئے ہمیں مسٹر چرچل کی طرف

چین اور جاپان کی جنگ

روس اور جرمنی کی جنگ نے اتنی اہمیت حاصل کر لی ہے اور اُسکے نتیجے اتنے دور رس ہیں کہ چین اور جاپان کی جنگ کی طرف توجہ بہت کم ہو گئی ہے اس میں شبہ نہیں کہ چین اور جاپان کی لڑائی میں دونوں طرف سے اتنی مبالغہ آمیز خبریں آئی ہیں کہ کوئی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا اب کچھ عرصہ سے بڑی عجیب خبریں آئی ہیں کہ جاپانی پہلے ایک مقام پر قبضہ کر لیتے ہیں اور پھر اسی کو خالی کر دیتے ہیں۔ حال میں چنگ شا کے متعلق بھی ایسا ہی ہوا، پہلے جاپانیوں نے اس پر قبضہ کیا اور پھر خالی کر دیا چینی ہر محاذ پر فتح کا دعوٰی کر رہے ہیں بات یہ ہے کہ جنگ اتنی طویل ہو گئی ہے کہ جاپانیوں کے تمام اندازے غلط ثابت ہوئے اور کوئی تعجب نہیں کہ چینیوں کا یہ دعوٰی صحیح ثابت ہو کہ جاپان اپنی اقتصادی موت مرنے والا ہے۔

مسٹر محمد یونس کی تقریر

بہار نیشنل ڈیموکریٹک یونین کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر محمد یونس سابق وزیر اعظم بہار نے فرمایا کہ مسٹر فضل الحق صوبہ بنگال میں آل پارٹیز گورنمنٹ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اگرچہ مسٹر یونس نے اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی راز کا انکشاف نہیں کر رہا ہوں لیکن اب تک یہ معاملہ صیغہ راز میں ہی تھا مسٹر فضل الحق کے ایک بیان سے اس کا اندازہ تو کیا جا سکتا تھا مگر اب تک کسی وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا تھا اگر یہ حقیقت ہے تو مسلم لیگ کی آل انڈیا کونسل کا جو اجلاس دہلی میں ہونے والا ہے۔ اسمیں مسٹر فضل الحق پر بڑا عتاب نازل ہو گا۔

مسٹر محمد یونس نے مسٹر چرچل کے اعلان کے متعلق یہ وضاحت کی ہے کہ مسٹر چرچل نے ہندوستان کو اپنے اعلان میں آزادی سے مستثنٰی نہیں کیا ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ یہاں تو جمہوری پیمانہ پر آئین کو آگے بڑھانا مقصود ہے ہم اُسے مسٹر محمد یونس کی خوش فہمی ہی کہہ سکتے ہیں۔

گیہوں کی ڈیوٹی میں کمی

کل حکومت ہند نے یہ اعلان کیا کہ گیہوں کی درآمدی ڈیوٹی ڈیڑھ روپیہ فی ہنڈریڈویٹ کی بجگہ دو آنہ فی ہنڈریڈویٹ کر دیگی۔ اس کمی کا بظاہر یہ اثر معلوم ہوتا ہے کہ بھاؤ کی گرانی رُک جائے گی لیکن قیمت میں کوئی نمایاں کمی ہونے کا امکان نظر نہیں آتا کیونکہ ہندوستان میں جہاں سے گیہوں کی زیادہ تر درآمد ہوتی ہے وہ خاص مقام آسٹریلیا ہے اور آسٹریلیا کے گیہوں پر کرایہ کا خرچہ اتنا پڑتا ہے کہ وہ ڈیوٹی کم ہونے کے بعد بھی یہاں کے گیہوں کے مقابلہ میں سستا نہیں پڑ سکتا اسلئے حکومت کے اس اعلان کے بعد بھی گیہوں کی قیمت کے کنٹرول ہونے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

امداد جنگ میں شو

مسٹر ایچ۔ ایم۔ سراج الدین آف نعیم آباد کانپور دار فنڈ کی امداد کے سلسلہ میں منرو اٹاکیز مال روڈ میں ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر کو ایک ورائٹی شو کر رہے ہیں اخراجات نکالنے کے بعد اس کی کل آمدنی دار فنڈ میں دی جائے گی

نقشہ افطار و سحر رمضان شریف

جمعہ ۲۵ رمضان افطار ۵ بجکر ۱۴ منٹ سحر ۴ بجکر ۴۴ منٹ
سنیچر ۲۶ ״ ״ ۵ بجکر ۱۲ ״ ۴ بجکر ۴۳ ״
اتوار ۲۷ رمضان وقت افطار ۵ بجکر ۱۳ سحر ۴ بجکر ۴۴ منٹ
پیر ۲۸ ״ ״ ״ ۵ بجکر ۱۲ سحر ۴ بجکر ۴۵ منٹ
منگل ۲۹ ״ ״ ״ ۵ بجکر ۱۲ سحر ۴ بجکر ۴۵ ״
بدھ ۳۰ ״ ״ ״ ۵ بجکر ۱۱ سحر ۴ بجکر ۴۶ ״

آئینہ کانپور

سوشل ڈنر

۱۲ اکتوبر سنہ ۴۱ء ۶ بجے شام (افطار) کو پنڈت متھرا پرشاد باجپئی خزانچی ہندوستانی برادری و مالک باجپئی پریس مال روڈ نے چہرہ راجیندر کالج کے پروفیسر رضوی کے اعزاز میں کانپور کے ہندو مسلمان اور عیسائیوں کو ایک شاندار سوشل ڈنر دیا۔ جس میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار بنانے کے مسئلہ پر غور ہوا۔ باجپئی جی نے کانپور کی ہندوستانی برادری کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد بیان کیے بعد ازاں پروفیسر رضوی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ فرقہ وارانہ انتخاب اور فرقہ وارانہ تحریکیں ہی، فرقہ وارانہ کشیدگی کے لئے ذمہ دار ہیں آپ نے تجویز کیا کہ با اثر ہندو اور مسلم لیڈروں کی ایک جماعت قایم کی جائے جو مشترکہ طور پر اپنے اثر کو استعمال کر کے ہر اُس جگہ جہاں فرقہ وارانہ کشیدگی ہو اس کو دور کرنے اور امن و امان کے دنوں میں دونوں فرقوں میں سوشل تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کرے اس سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

ڈنر میں شریک ہونے والوں میں سے خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

ڈاکٹر عبد الصمد صاحب۔ آر منوہر لال وائی ایم۔ سی۔ اے۔ حاجی محمد سمیع صاحب۔ مسٹر محمد حبیب اللہ۔ مسٹر سکنڈ۔ پرنسپل رام چندر شکل سید محمد جامع صاحب۔ مسٹر محمد انور۔ مسٹر مرتضٰی حسین عابدی۔ ڈاکٹر سری نواس۔ ڈاکٹر محمد معین مولانا تسلیم ناطقی۔ مسٹر نبی احمد خاں۔ مسٹر جی سی نگم۔ مسٹر ایس۔ پی۔ مہرہ

ڈومینین اسٹیٹس

گذشتہ ہفتہ قاضی محمد الیاس صدیقی ممبر پراونشل مسلم لیگ نے ڈومینین اسٹیٹس کے بابت سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق کے بیانات پر مولانا حسرت موہانی سے بات چیت کی مولانا نے اس بات پر زور دیا کہ بائیں بازو میں ان کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں ہے کیونکہ اس پارٹی اور سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق کے خیالات میں وسیع اختلافات ہیں۔ ہماری پارٹی کا نصب العین مکمل آزادی اور آزاد پاکستان ہے لیکن سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق کا نصب العین ڈومینین اسٹیٹس ہے جو اُن کے بیانات سے واضح ہے۔

سناتن دھرم کالج اسٹرائیک

پرنسپل سناتن دھرم کالج نے ہڑتال میں نمایاں حصہ لینے کے لئے ۸ طالب علموں کو کالج سے نکال دیا ہے اور ہوسٹل چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔

۱۴ اکتوبر کو تلک ہال میں طلبا کا جلسہ ہوا جس میں منتظمان کالج کی کارروائی کی مذمت کی گئی اور بلا خیال سیاسی اعتقاد کے پبلک آدمیوں کے بلانے سب جلسوں اور تہواروں میں کالج کی عمارتوں پر نیشنل جھنڈا لگانے اور ہوسٹل میں مستقل طور پر سہ رنگا جھنڈا لگانے کے حقوق کا مطالبہ کیا گیا۔

معلوم ہوا کہ یہ مطالبات کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء کی میٹنگ میں پیش ہوں گے۔

اس وقت اسٹرائک جاری ہے مسز پنڈت اسٹرائکس کے سلسلہ میں کانپور آنے والی ہیں۔

ضروریات زندگی پر کنٹرول

یو۔ پی مرچنٹ چیمبر نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے کہ تمام ضروریات زندگی کی چیزوں پر کنٹرول کر لیا جائے۔ تاکہ زیادہ منافع نہ حاصل کیا جا سکے۔

الکشن پٹیشن خارج

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے لالہ دھنی رام میونسپل کمشنر کے خلاف الکشن پٹیشن خارج کر دیا ہے کمشنر صاحب کی رائے میں بے عنوانی کی ذمہ داری لالہ دھنی رام پر نہیں آتی ہے کیونکہ اُن کے کسی ایجنٹ نے غیر قانونی ووٹروں کی تصدیق نہیں کی ہے۔

لالہ شنکر لال گپتا میونسپل کمشنر کے خلاف جو الکشن پٹیشن دائر تھا اس میں آپس میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

جدید اسلحہ جات کا مظاہرہ

۲۲ اکتوبر کو ۴½ بجے شام کو جاجمؤ میں جنگ کے اسلحہ جات کے استعمال کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ اور ہر قسم کے جدید اسلحہ جات کے استعمال دکھائے جائیں گے

۶۵ ہزار روپیہ کا عطیہ

مسٹر اے۔ ہارسمین نے آر۔ اے۔ ایف کے لئے "اسپٹ فائر" کی خریداری کے واسطے ۶۵ ہزار کا شاندار عطیہ دیا ہے۔ یہ رقم بذریعہ مار سکرٹری آنریری اسپٹ فائر فنڈ لندن کے پاس روانہ کر دی گئی ہے۔

ڈیفنس آف انڈیا رول

ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت مسٹر بہابیر ممبر کانپور مزدور سبھا کو ۴ ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ اور مسٹر اشرفی لال کو ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر اودھ بہاری لال ڈیکشٹ کو باغیانہ تقریر کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

اپیل خارج

گھاٹم پور میں جنگی بھرتی کے سلسلہ کے ایک جلسہ میں دخل اندازی کرنے کے الزام میں کچھ طالب علموں کو عدالت ماتحت سے سزا ہوئی تھی جسکی انھوں نے اپیل کی تھی جسکو خارج کرتے ہوئے فاضل جج نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں یہ بہت اہم بات ہے کہ لوگ لڑائی کے کام میں مداخلت کریں اس لئے میں اپیل خارج کرتا ہوں۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کے جو سالانہ نظم و نثر کے اجلاس ۲۰، ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہونے والے ہیں اس کے نثر کی اجلاس کی صدارت مولانا عبد السلام صاحب ندوی مصنف شعر الہند نے قبول فرما لی ہے۔

بزم ادب کالج

۱۱ اکتوبر کو بزم ادب حلیم مسلم کالج کا ایک جلسہ حافظ احمد اللہ سکرٹری مدرسہ الٰہیات کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں پروفیسر اویس احمد صاحب ادیب نے فضائل رمضان المبارک پر ایک مکالمہ "انجام" کے نام سے پیش کیا جسکو حاضرین نے بہت پسند کیا آخر میں جناب جمال میاں صاحب فرنگی محل نے فضائل و برکات رمضان المبارک پر بصیرت افروز تقریر کرتے ہوئے پورے پروگرام پر تبصرہ کیا۔

پرانسپل عبد الشکور صاحب اُردو ادب سے خاص ذوق رکھتے ہیں اور آپ متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سے آپ تشریف لائے ہیں کالج میں اُردو لٹریچر کا خاص طور سے چرچا شروع ہو گیا ہے۔

مشاعرہ

گاندھی جی کی ۷۳ ویں سالگرہ کے سلسلہ میں ۱۲ اکتوبر کی رات کو تلک ہال میں خواجہ عبد السلام کی صدارت میں مشاعرہ ہوا جس میں جناب احمق پھپھوندوی کے علاوہ مندرجہ ذیل شعرا نے طرحی و غیر طرحی غزلیں پڑھیں جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے

نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی۔ جناب فرحت صاحب۔ جناب راحت صاحب جناب دور صاحب جناب بزمی صاحب۔ جناب کیف صاحب جناب کلام صاحب۔ جناب نشور واحدی صاحب وغیرہ

انجمن آئینہ ادب

انجمن آئینہ ادب نے ۱۴ اکتوبر کی شام کو کانپور کی ادبی جماعتوں کو دعوت افطار دی اس کے بعد انجمن کا ایک جلسہ خواجہ عبد السلام کی صدارت میں ہوا جسمیں جناب فروغ علوی صاحب نے اُردو کانفرنس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کانپور کی کل ادبی انجمنوں سے تعاون کی اپیل کی شہر کے مختلف ادبی انجمنوں کی نمایندوں پر مشتمل ایک عارضی کمیٹی بنائی گئی ہے اور جس کے سکرٹری مسٹر حامد علی صاحب جنرل سکرٹری انجمن آئینہ ادب منتخب کئے گئے ہیں۔ مجلس استقبالیہ کی فیس ایک روپیہ اور طلبا سے ۸ ر رکھی گئی ہے۔ اُردو کانفرنس دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں ہو گی۔

دعوت طعام

۲۱ رمضان المبارک کو بسلسلہ فاتحہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسٹر وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر نے معززین شہر کو دعوت طعام دی

سبد گل

یورپ میں آگ اور خون کی بارش ہو رہی ہے اور ہندوستان میں گرانی کی وجہ سے لوگ بھوکے مر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی عشق و عاشقی کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ چنانچہ یورپ کا ایک اخبار جنگ کے زمانہ میں عشق و عاشقی کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ

پولینڈ میں عشق بازی بڑے زوروں پر ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کی گرمی نے پولینڈ کے باشندوں کی آتش عشق کو بُری طرح بھڑکا دیا ہے، چنانچہ ہر ہفتہ ہزاروں شادیاں عشق اور عاشقی کے نتیجہ کے طور پر ہو رہی ہیں۔

ان عشق بازوں کے بھی انداز ساری دنیا سے نرالے ہیں دنیا میں کچھ ہی ہوا کرے ان کو اپنی عشق بازی سے کام۔

آپ یہ نہ سمجھئے کہ یہ عشق بازی صرف یورپ ہی تک محدود ہے۔ ہندوستان میں بھی بڑے زور شور سے عشق بازی ہو رہی ہے۔ چنانچہ جبل پور کی ایک نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ جبل پور کے ایک وکیل صاحب منور نامی ایک لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو گئے۔

عشق رفتہ رفتہ اپنی منزلیں طے کرتا رہا یہانتک کہ لڑکی یہ محسوس کرنے لگی کہ اب وہ ایک عدد بچہ کی ماں بننے والی ہے اس نے وکیل صاحب سے ذکر کیا تو وکیل صاحب نے قانون کو باوا دادا کی میراث سمجھتے ہوئے فرمایا کہ حمل گرا دو۔ اور اس مقصد کے لئے دوا بھی لاکر دیدی۔

ایک ایسی لڑکی جو شادی سے قبل ہی حاملہ ہو گئی ہو بھلا اُس سے یہ عشق باز وکیل کیوں کر شادی کر سکتے تھے۔ وکیل صاحب نے اس لڑکی کو چھوڑ فوراً ایک دوسری لڑکی سے شادی کر لی۔ لڑکی بھی آخر وکیل کی محبوبہ تھی۔ وہ فوراً عدالت میں جا دھمکی اور وکیل صاحب کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حمل گرانے کی ناجائز کوشش کے جرم میں وکیل صاحب جیلخانہ بھیج دیئے گئے۔ اور لڑکی کی عصمت خراب کر کے اس سے شادی نہ کرنے کی سزا کے طور پر چار ہزار روپیہ کی ڈگری وکیل صاحب کے خلاف ہوئی۔ اور جیل کا دروازہ دکھائی دیا۔ تو وکیل صاحب کو معلوم ہوا کہ بعض اوقات عشق بازی کس قدر مہنگی پڑ جاتی ہے۔

رائے پور کے ایک من چلے عاشق نے پولیس میں رپورٹ لکھوائی ہے کہ ایک حسین و جمیل لڑکی جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا ایک رات کو گیارہ ہزار روپیہ کے نوٹ لیکر فرار ہو گئی۔

زمانہ کا انقلاب دیکھیے پہلے تو یہ حسین و جمیل لڑکیاں صرف دل پر ڈاکہ ڈالا کرتی تھیں لیکن اس زمانہ میں دل سے پہلے جیب پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ بہر حال اس جنگ اور افلاس کے زمانہ میں بھی عاشقانہ سرگرمیاں ہر جگہ پورے زور و شور کے ساتھ جاری ہیں۔ مرزا غالب نے بالکل سچ کہا ہے ؎

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

ادب لطیف

جان تمنا مکتوب جمیل کی مشکور ہوں

از جناب ضبط نارد ہی

آپکا محبت نامہ ملا... پڑھا.. اور پڑھکر آنکھوں سے لگایا... اور آنکھوں سے عقیدت کے چند پھول اسپر سے نچھاور کر دیئے... نگاہوں اور قلب کے مالک اپنی بیکس و بیاری ریحانہ کا سلام شوق قبول کرو۔

آہ میں کس طرح تحریر کروں کہ میرا چاند مجھ سے بچھڑ گیا..... آہ عندلیب چمن سے چھٹتے ہی قفس میں گرفتار ہو گیا.. آہ مہر عالمتاب کی درخشاں کرنوں کو بادلوں نے اپنے آغوش ناپید میں کر لیا..... آہ کلی کھلنے سے پہلے ہی بے رحم زمانے کے ہاتھوں کملادی گئی۔ میں جانتی ہوں کہ میرے آنے کا تم کو افسوس تھا لیکن ہم کر ہی کیا سکتے تھے۔ سوائے ہاتھ ملنے کے۔ اے کاش کہ آسمان پھٹ پڑتا۔ اور ان دنیا والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنی آغوش میں لے لیتا۔ اور پھر یہاں سوائے سبزہ۔ پہاڑ اور دریا کے علاوہ کچھ نہ ہوتا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلا کرتیں پپیہے پی کہاں۔ کے بجائے پی میاں کی رٹ لگاتے ہوتے۔ عنادل شوخیاں کرتی ہوتیں۔ یہاں ہر طرف اور وہاں صرف درمحبت کے شگفتہ پھول۔ ہم اور جان تمنا تم ہوتے۔ کیسے اچھے ہوتے وہ دن۔ جب تم مجھے کہتے...... آؤ۔ تنہائیے کہ کل کہ بیچاں کو سنوار دوں۔ تو میں شوخی سے کہتی ... جان من۔ میں تو خود چاہتی ہوں کہ تم کو اتنا سنوار دوں کہ تم دیوتا معلوم ہونے لگو۔ اور میں تمہاری پوجارن بن کے صرف تمہاری ہی پوجا کیا کروں۔ میرے اس کہنے پر تم کہتے۔ نہیں تم غلط کہہ رہی ہو۔ تم دیوی ہو پجاری۔ تو میں ہنس کر کہتی۔ نہیں۔ جان من۔ تم دیوتا میں پجاری۔ پھر ہم لوگ ہنسنے لگتے۔ اور میں اپنا سر تمہارے سینے پر رکھکر ابدی سکون حاصل کرتی۔ لیکن آہ۔ یہ سب میرے تخیلات تخیلات کے حد تک رہ گئے۔ آہ یہ دنیا والے ہی ... کہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ کاش کہ ان کی آنکھیں بے نور ہو جاتیں اور ہم تم ایک سنسان اور بیابان جنگل میں چلے جاتے جہاں صرف ہمارے اور تمہارے کوئی نہ ہوتا۔ کیسے اچھے ہوتے وہ دن جب برسات کے موسم میں جھولا جھولتے اور میں یہ شعر گنگناتی۔ ع

کسی نے بھیگے ہوئے بالوں سے جھٹکا پانی
جھوم کر آئی گھٹا ٹوٹ کر برسا... پانی

تو تم مجھے کہتے کہ ایسے شعر نہ گنگنایا کرو خدا کیواسطے۔ تو میں کہتی جیسا کہو میرے سرتاج۔ اور پھر ہم لوگ کھیلتے شوخی کرتے ایسی جگہ چلے جاتے جہاں محبت کرنا گناہ نہیں۔ اس وقت آنکھوں سے آنسو رواں آہ اب تم کس طرح تحریر کروں کاش کہ دنیا والے ہم لوگوں کو ایک ڈور میں بندھنے دیتے۔

عالم نسواں

حسن نسوانی اور بچہ کی پیدائش

از ڈاکٹر مسز پی۔ فریزر ایم۔ ڈی

میری مغربی بہنوں میں بدقسمتی سے یہ عام خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اولاد کی پیدائش سے ان کے حسن و شباب کا لہلہاتا گلشن وقف خزاں ہو جاتا ہے یورپین خواتین میں حسین بننے کا شوق جنون کی حد تک پہونچ گیا ہے وہ صرف ایک اس چیز پر جو چند روزہ اور عارضی ہے۔ زندگی کی بڑی سے بڑی مستقل مسرت بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ اولاد، خداوند کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ میں تو ازدواجی زندگی کا مقصد یہ سمجھتی ہوں کہ نہال تمنا بار آور ہو اور بچے کا دلفریب چہرہ خانگی مسرتوں میں چار چاند لگائے لیکن افسوس ہے کہ میری ہموطن بہنیں اپنے حسن و شباب کو قائم رکھنے کے خیال خام میں پیدائش اولاد سے عام طور پر متنفر ہوتی جا رہی ہیں۔ بعض منچلی لڑکیاں تو شادی سے پیشتر اپنے شوہروں سے یہ شرط کر لیتی ہیں کہ وہ اولاد نہیں پیدا کریں گی۔ اس افسوسناک طریقہ کار کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری تہذیب اپنی تمام موجودہ ترقیوں کے باوجود بھی بتدریج تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

نوجوان فیشن پرست لڑکیوں کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ پیدائش اولاد کی وجہ سے ان کی آزادی میں بہت فرق پڑ جائیگا۔ وہ اطمینان کے ساتھ تھیٹر، سنیما۔ اور رقص خانوں میں شریک نہیں ہو سکتی ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وہ عورت بھی کس قدر بد نصیب ہے جو ماں بننے کی حقیقی مسرت کو اپنی تفریح پر قربان کر دیتی ہے۔

ایک انسان کے لئے سب سے بڑی تفریح تھیٹر یا سینما نہیں بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ وابستگی ہے۔ میں سچ کہتی ہوں جو مسرت انسان کو اپنے بچوں کے ساتھ چند منٹ گذارنے میں حاصل ہوتی ہے وہ مکان کے باہر کئی گھنٹوں کی تفریح سے بھی نہیں حاصل ہو سکتی۔ بچوں کی پرورش سوہان روح نہیں بلکہ روحانی مسرت کا ذریعہ ہوتی ہے اور اس کی لذت وہی خوش نصیب خواتین واقف ہو سکتی ہیں جنکو خداوند کریم نے اس مسرت سے بہرہ ور کیا ہو۔

میں ایک ماہر طبیب ہوں اور مجھکو ہزاروں عورتوں کے علاج کا موقع حاصل ہوا ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر کہہ سکتی ہوں کہ جس قدر جلد آزاد منش عورتوں کا حسن و شباب ڈھلتا ہے اس قدر جلد ان خوش قسمت عورتوں کا باغ شباب تاراج خزاں نہیں ہوتا جو خانہ داری کو اپنا طرۂ امتیاز نہ سمجھتی ہوں اور جن کو خدا نے دولت اولاد سے مالا مال کیا ہو۔

حسن و شباب کو ضائع کرنے والی چیز بچوں کی پیدائش یا ان کی پرورش نہیں بلکہ حسن برباد ہوتا ہے شراب نوشی کی کثرت سے دو دو یا تین تین بجے رات تک تھیٹر میں جاگنے سے شرم و اخلاق کی زنجیروں کو توڑ دینے سے۔ لیکن افسوس ہے کہ مغربی خواتین اصل مرض کو پہچانتے نہیں بلکہ اپنی شباب کو قائم رکھنے کیلئے گمراہ کن طریقہ اختیار کرتی ہیں۔

روس کی نئی توپ

لندن ۱۳ اکتوبر رائٹر نیوز ایجنسی کو روسی مورچہ سے خبر ملی ہے کہ روسی فوجیں نئی قسم کی مشین گن والی توپ استعمال کر رہی ہیں نئے ہتھیار کے متعلق تفصیلات کچھ نہیں دی ہیں۔ ایک اطالوی ذرائع سے اس کے متعلق جو تفصیل ملی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ یہ ایک ایسی توپ ہے جو کہ ایک ساتھ ۴۰ گولے چھوڑتی ہے۔ جرمن ذرائع سے جو خبر ملی ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ یہ توپ ۴۰ باڑھ فی منٹ فائر کرتی ہے۔

روس نے تمام حصوں میں ایک بڑی تعداد میں ریزرو فوجوں کو ترتیب دی جا رہی ہے ماسکو میں ہزاروں آدمی جم

بچوں کی دنیا

قلعہ مانڈلے

بچوں آج ہم کو مانڈلے کے قلعہ کے حالات بتانا چاہتے ہیں جو تاریخی حیثیت سے ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔

رنگون کے بعد مانڈلے برما کا سب سے بڑا شہر ہے اسکو شاہ مینڈن نے اپنے ایک خواب کی بنا پر آباد کیا تھا۔ باوجودیکہ یہ شہر زیادہ پرانا نہیں۔ لیکن مرور زمانہ سے اس کا بڑا حصہ ویران ہو چکا ہے۔ مانڈلے میں متعدد قابل دید عمارتیں اور ان کے کھنڈر ہیں۔ ان میں قلعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ قلعہ کا رقبہ تو زیادہ نہیں لیکن بنا ہوا مستحکم ہے اس کے چاروں طرف خندق ہے۔ قلعہ کے تینوں کونوں میں زندہ انسان اس خیال سے دفن کئے گئے تھے کہ قلعہ اب ایک حوادث ہے جن مقامات پر زندہ لوگ دفن کئے گئے تھے وہاں نشانیاں قائم ہیں۔

قلعہ کے وسط میں وہ مشہور محل ہے جس کو شاہ منڈن نے ۱۸۵۷ء میں بمقام امرپور تعمیر کرایا تھا لیکن اسکو ۱۸۵۷ء اور ۱۸۵۹ء کے دوران میں حیرت انگیز کوششوں سے امرپور سے اٹھوا کر اس قلعہ کے اندر نصب کر دیا۔

یہ تاریخی محل تمام و کمال لکڑی کا بنا ہوا ہے اور اس کا نظارہ بہت دلکش ہے محل کافی وسیع ہے۔ اس بارہ کے لئے تو بڑے بڑے ہال اور متعدد دالان ہیں۔

مانڈلے کی تعمیر سے پیشتر امرپورہ شاہان برما کا پایہ تخت تھا۔ رنگون سے اٹھارہ گھنٹہ میں میل ٹرین مانڈلے پہونچتی ہے۔ اسٹیمر کے ذریعہ یہ فاصلہ پانچ چھ گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔

امریکہ سے روس کو ٹینک

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی بندرگاہوں سے روس کو برابر سامان جنگ روانہ ہو رہا ہے اور روس جس بہادری سے مقابلہ کر رہا ہے اس میں اس کی امداد کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ماسکو کانفرنس میں اکتوبر کے اندر جس سامان جنگ کا وعدہ کیا گیا۔ جس میں ٹینک ہوائی جہاز اور لاریاں بھی شامل ہیں۔ وہ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے ہی روس پہونچ جائیگا۔ فیکٹریوں۔ آفسوں اور دیگر جگہ حکما فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں فیکٹریوں میں ایک بڑی تعداد میں ٹینک بم اور دیگر سامان تیار کیا جا رہا ہے۔

پردۂ فلم

بمبئی ٹاکیز کی انجان تصویر

بمبئی ٹاکیز کی جدید تصویر انجان کی نمائش ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۱ء سے نشاط ٹاکیز کانپور میں شروع ہو گئی ہے۔

بمبئی ٹاکیز کی تصویروں میں کنگن۔ بندھن۔ پُنرملن اور نیا سنسار کی کامیابی کے بعد یہ پانچویں تصویر انجان بھی بہت کامیاب رہی اور پبلک نے اس تصویر کو بہت پسند کیا اور گراس بھی "انجان" مندرجہ بالا چاروں تصویروں سے زیادہ بنا رہی ہے اور یہ تصویر تمام خوبیوں سے لبریز اور دل کش ہے۔

مسٹر ہمنسو رائے کے انتقال کے بعد دیوکا رانی اس تصویر میں پہلی مرتبہ آئی ہے اور غالباً نہ صرف زیادہ سج دھج کے ساتھ بلکہ بالکل چولا بدل کر آئی ہے اس کی جذبات نگاری کا بہترین رنگ اس تصویر میں موجود ہے جس نے تصویر کو بلند سے بلند مرتبہ پر پہونچا دیا ہے۔

دیوکا رانی کے علاوہ اشوک کمار۔ ڈیسائی۔ سرلیش۔ گریش۔ پی۔ الیف بٹھاوالا۔ دیوڈ۔ جیتی پرشاد کی ادا کاری بھی لاجواب ہے (صداقت کانپور)

دیگر اخبارات نے بھی اس تصویر کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے جس میں سے بعض کی رائے حسب ذیل ہے:-

نیشنل ہیرلڈ لکھنو بمبئی ٹاکیز کی انجان تصویر نہایت عمدہ ڈرامیٹک موقعوں کے ساتھ بنائی گئی ہے جس کے آخری منظر تک کے دیکھنے کے لیے لوگوں کا دماغ بالکل اُسی طرف لگا رہتا ہے۔ مکالمے بہت حیرت انگیز اور اس تصویر کی جان ہیں اسکے علاوہ کانوں کو بھانے والے بہت سے عمدہ گانے ہیں۔

پائنیر لکھنو بمبئی ٹاکیز کی "انجان" تصویر میں افسانہ کی ایک دلفریب اور دلکش فضا ہے اور جو دل کش نغموں اور ڈانس سے آراستہ ہے اور پوری تصویر سنسنی خیز اور دل کش ہے۔

ہندوستان ٹائمس دہلی لوگ تھیٹر خوشی اور مسرت حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ بہترین اسٹوری اور اداکاری ان کے دیکھنے میں آئے اس معیار پر بمبئی ٹاکیز کی شہرۂ آفاق تصویر "انجان" پوری اُترتی ہے۔

موونیر دہلی "انجان" بمبئی ٹاکیز کی ایک مسلم الثبوت پکچر ہے اس کی اسٹوری نہایت پُر جوش اور بے عیب ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ تصویر شروع سے آخر تک نقایص سے خالی ہے۔

اس تصویر کے گانے۔ ڈانس یہ سب عمدہ ہیں اس میں محبت اور مذاقیہ جوش کی بہترین آزمائش ہے۔

اقوال زریں

زندگی مختصر ہے۔ علم بہت وسیع ہے اس کے حاصل کرنے کا نادر موقع گذرتا جا رہا ہے۔ کیا حاصل کروں اور کیا رہنے دوں اس کا فیصلہ کرنا ایک معمہ سا بن کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ میں سب کچھ حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

ہر انسانی زندگی کا واحد ترین نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ تمام تر طاقتوں کو ہر ممکن پہلو سے قدرت کے مطابق استعمال میں لایا جائے۔

اپنے آپ کو تقدیر پر چھوڑ کر مطمئن ہو جانا انسان کی شان کے شایاں نہیں ہے۔

خوشی کا تعلق دماغ سے ہے انسان اپنے ذاتی حالات پر قابو پالے تو وہ ہر حالت میں خوش رہ سکتا ہے۔

رنج و مصیبت کا خیر مقدم تعلیم عیسائیت کا لب لباب ہے۔

دشمنوں کے درمیان اس طرح گفتگو کرو کہ اگر وہ دوست ہو جائیں تو تمہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے

رحم بہت اچھی چیز ہے مگر ظالم کے زخم پر مرہم مت لگاؤ۔ جو سانپ پر رحم کرتا ہے وہ انسان پر ظلم کرتا ہے۔

تجربہ کا ایک کانٹا احتیاط کے چمن اور تنبیہہ کے صحرا سے زیادہ مفید کام کرتا ہے۔

موج تبسم

ایک شخص: (ڈاکٹر سے) ڈاکٹر صاحب کیا کوئی ایسی ترکیب ہے جس سے چشمہ لگانے کی عادت چھوٹ جائے۔

ڈاکٹر: ہاں ہاں ہے تو ضرور مگر اس میں دیر لگے گی۔

شخص: نہیں صاحب مجھے تو ایسی ترکیب بتلائیے جس سے فوراً اس مرض سے نجات مل سکے۔

ڈاکٹر: تو اس کا فوری علاج یہی ہے کہ آنکھیں پھوڑ دی جائیں۔

ایک انگریز پادری نے کہا:
لڑکو تم میں سے جو یہ بتادے گا کہ تاریخ میں سب سے بڑا آدمی کون تھا۔ اسے میں ایک شلنگ انعام دوں گا۔
ہسپانوی بچے نے کہا: "کولمبس"۔
امریکن لڑکا بولا: "جارج واشنگٹن"
ہندوستانی لڑکا: "شاہجہاں"
ایک یہودی لڑکے نے جواب دیا: "حضرت مسیح"
پادری نے شلنگ اس کے ہاتھوں میں دیدیا۔ اور پوچھا لیکن تم نے حضرت مسیح کا نام کس خیال سے لیا ہے۔
لڑکے نے کہا: جناب سچ پوچھئے تو میں حضرت موسیٰ کا نام لینا چاہتا ہوں لیکن آپ جانتے ہیں بیوپار تو بیوپار ہی ہے۔

ماں: (بچے سے) دیکھو جب تمہارے باپ سو رہے ہوں تو ہارمونیم نہ بجایا کرو۔

بچہ: امی جان کیوں؟

ماں: ہاتھ لگنے سے آواز پیدا ہوتی ہے وہ جاگ پڑیں گے

بچہ: آپ فکر نہ کریں دستانے پہن لیا کروں گا۔

دلچسپ معلومات

ذیل میں بعض بادشاہوں کی تنخواہیں درج کیجاتی ہیں

شاہ اٹلی	۴۴ لاکھ روپئے سالانہ
" انگلستان	۲۵ " " "
" جاپان	۱۲½ " " "
" بلجیم	۱۰ " " "

برطانیہ کے وزراء کی تنخواہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

وزیر اعظم	۶۰ ہزار روپئے سالانہ
" نوآبادیات	۶۰ " " "
" وزیر ہند	۶۰ " " "
" جنگ	" " " "
" پرواز	۳۶ " "
" تجارت	۶۰ " "
" تعلیم	۲۴ " "
" صحت	۶۰ " "
" زراعت	۲۴ " "

ہندوستان کے وائسرائے اور بعض گورنروں کی تنخواہ یہ ہے

وائسرائے ہند	۲ لاکھ ۵۶ ہزار روپئے سالانہ
گورنر بمبئی	ایک لاکھ بیس ہزار "
" بنگال	" " " "
" مدراس	" " " "
" صوبجات متحدہ	" " " "
" بہار	۹۹۹۹۶ " "
" برما	" " "
" پنجاب	" " "
" آسام	" " "

اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا میں سوت کاتنے کے تکلے ۱۴۰۰۰۰۰۰۰ کام کرتے ہیں جن میں سے ۵۵۰۰۰۰۰۰ تکلے جزائر برطانیہ میں ہیں۔

افسانہ

پاپ کا بھنور

شریمتی اندورانی کے ایک ہندی شاہکار کا ترجمہ

کشور کے اشارے کے باوجود لتا کرسی پر نہیں بیٹھی وہ خون دیدہ اس کی آنکھوں سے نگاہوں ہی نگاہوں میں کشور سے پوچھ رہی تھی "میرے سوال کا کیا جواب ہے؟"

کشور نے ہمت کرتے ہوئے اس کی نظر سے نظر ملانے کی کوشش کی۔ مگر اسے اپنی آنکھیں نیچی کرتے ہی بنی۔ لتا کی آنکھیں اپنی خاموش زبان سے فریاد کر رہی تھیں کہ لتا رحم کے قابل ہے اس کی امداد کرو۔ اسے بدنامی اور ذلت رسوائی کے بھنور میں ڈوبنے سے بچالو۔

مگر کشور —

اس میں پاپ کر گذرنے کی جرأت تو تھی لیکن دنیا کے سامنے اس پاپ کے نتائج کو سینہ تان کر جھیلنے کی ہمت نہ تھی۔

"میں" وہ بولا "میں"

اور پھر کچھ جھجکا۔

لتا نے منت وزاری کے لہجے میں کہا۔ جلدی کرو کشور میں بڑی مشکل سے آسکی ہوں۔ بولو کیا کہتے تھے۔

"لتا ...... میں جس مجبوری کی وجہ سے .... لتا میں اس مجبوری پر قابو نہیں پا سکا۔ تم جانتی ہو کہ ...... تم"

کشور فقرہ پورا نہ کر سکا۔ جیسے لتا کے ساتھ ناانصافی کرنے کے احساس نے اس کی زبان میں پھندا ڈال دیا ہو۔

لتا اس طرح کشور کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے کسی اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سے دھکیلا جانے والا ہے۔ اس کے منہ سے نکلا۔ بہت ہی دھیمی آواز میں۔ "یہی ہے تمہارا جواب؟"

اس کی نظروں کے سامنے اپنی آیندہ زندگی کی تباہی کی تصویریں پھرنے لگیں۔ اس کے عالی خاندان ماں باپ۔ اس خوفناک راز کا انکشاف جو ابھی تک اس کے شکم میں ایک ننھی سی جان کی شکل میں پوشیدہ تھا۔ ماں باپ کی پریشانی۔ راز کا افشا ہونا۔ سماج کی طرف سے لعنت کے تیروں کی بارش۔

لتا نے گھبرا کر روتے ہوئے بیقراری کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔

کشور کے دل کو شاید ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ اٹھ کر لتا کے قریب آیا۔ اور اس کی کمر کی گرد ہاتھ ڈال کر تسلی دینے کے لہجے میں بولا "تم جانتی ہو میں کتنا مجبور ہوں لتا۔ اگر"

لتا نے اس کا فقرہ کاٹتے ہوئے رو کر کہا۔ میں جانتی ہوں۔ خوب جانتی ہوں کہ تم مجھے اس بھنور میں دھکا دیکر الگ جا کھڑے ہوئے ہو تم بھی جانتے ہو کہ مجھ پر کیا بیت رہی ہے؟ یہ پہاڑ کی زندگی اور سماج کی ٹھوکریں۔ اُف۔ کشور"

ہلکی ہلکی چیخوں کے ساتھ اس کی خوبصورت بنفشی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی برس رہے تھے۔

مگر کشور کے دل پر محبت کے ان خوبصورت بیجوں میں سے ایک دانہ بھی نہ گرا جو بار آور ہوتا۔

وہ ایک پتھر کی مورت کی طرح خاموش کھڑا رہا۔ پھر بولا۔ اب میں سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم دونوں نے غضب کر ڈالا۔ اب اس کا پھل صرف لتا کو چکھنا ہوگا۔ اس کے منہ سے بات چھینتے ہوئے لتا نے کہا "تمہاری دی ہوئی اس منت کو جو اس وقت میرے شکم میں چھپی ہوئی ہے گود میں لے کر ماں باپ کے گھر سے نکلنا ہوگا در در کی ٹھوکریں کھانی ہوں گی۔"

وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی۔ مگر کشور بول پڑا "تم ہی بتاؤ میں اپنے پاپ کا (کفارہ) کیسے کر سکتا ہوں۔"

نہیں ہرگز نہیں کر سکتے" لتا نے طنزاً کہا "تمہارے ماں باپ اور خاندان کی آبرو پر دھبہ لگے گا۔ خود تمہاری نیک نامی خاک میں مل جائے گی۔ تم چاہتے ہو تو کیا پرائشچت کرنے کو تیار نہ ہو جاتے۔ مگر تم۔ کاش میں پہلے جانتی کہ یوں ذلیل ہونا پڑے گا۔ یہ تھے تمہارے وعدے۔؟"

اس کی آنکھوں سے آنسو امنڈنے لگے۔ رومال جیسی ہلکی چیز اسے اس زبردست طوفان کو روکنے کی ناکام کرتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

دن بھر اور رات بھر۔ کشور بے چینی سے تڑپتا رہا۔ وہ خاندان کے خلاف جانے سے لرزاں و ترساں تھا اسے سماج میں بدنامی کا ڈر تھا۔ مگر اسے لتا کے ساتھ ناانصافی کا احساس بھی تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کرے۔ پابندیوں کی بیڑیوں نے اور دل کی کمزوری نے اسے جکڑ رکھا تھا۔ اس میں کئے ہوئے پاپ کے نتیجے کو کھلم کھلا اپنا عمل کہنے کی ہمت نہ تھی۔ لتا کی بیکسی، لتا کی محبت، لتا کی فریاد نے اس کے دل کو جھنجھوڑا۔ مگر اس پر بزدلی کا بوجھ لدا ہوا تھا۔ کشور کا دل ہمت کی ایک جنبش بھی نہ دکھا سکا۔

رات بھر وہ بستر پر اس طرح بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا گویا وقت کے ایک ایک لمحے سے امداد کے لئے پکار رہا ہے۔ کہ وہ رحم کھا کر اسے بزدلی کی بیڑیوں سے چھڑا دے۔ بڑی کشمکش کی۔ بڑی شدید اور روح فرسا۔

جب صبح کی روشنی کھڑکیوں میں سے کرنوں کے آنسو اندر گرا رہی تھی تو کشور نے کوٹ کندھے پر ڈالا اور چلنے کی ٹھہرائی۔ لتا کے گھر کی طرف اس نے بڑی ہی مشکل سے یہ ٹھانی تھی کہ کچھ بھی ہو میں لتا کو اس بھنور میں اکیلا نہ ڈوبنے دونگا۔

جوں ہی اس نے کیواڑ کھولے۔ نوکر نے صبح کا تازہ اخبار دیا۔ کشور مڑ کر دروازے ہی میں سے اُسے کمرے کے اندر پھینک کر باہر نکل جانا چاہتا تھا۔ بغیر پڑھے ہی۔ مگر دفعتاً اُس کی نظر ایک سرخی پر پڑی۔ اس نے مضبوطی سے اخبار اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ اور غور سے اُس سرخی کی طرف دیکھا۔ اُسے اپنی آنکھوں کے آگے دنیا تاریکی میں تیرتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ وہ چکرا کر گرنے کو ہوا پھر کرسی کی پشت تھام کر سنبھلا۔ اس نے پھر غور سے اس خبر کو دیکھا نہیں کچھ اور نہ ہو۔ نہیں۔ خبر صاف لکھی ہوئی تھی۔

"مشہور مقامی وکیل۔ کی اکلوتی لڑکی بھاگ گئی۔"

مشہور مقامی وکیل وہ اکلوتی لڑکی لتا تھی۔ کیوں بھاگی اس کی تفصیل بھی تھی۔ مگر کشور کو یہ سب پڑھنے کی فرصت کہاں تھی۔ اس کا دل بیٹھا جاتا تھا۔

ٹرین بنارس سے کلکتے جا رہی تھی۔ لتا ایک ڈبے میں بیٹھی سوچ رہی تھی۔ دنیا کی ٹھوکریں۔ در در بھٹکنا کیا یہ ہوگی میری تقدیر؟

اس کا دل درد سے پھٹا جاتا تھا۔ مستقبل کی تشویش کے بھنور میں اسے اپنی زندگی کی بے سہارا کشتی ڈوبتی معلوم ہوتی تھی۔

وہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور کھڑکی سے باہر سر نکال کر وہاں کے لہلہاتے ہوئے کھیتوں کو دیکھنے لگی۔ سرسبز کھیتوں کے تراوٹ بخش نظاروں سے اس کا من ٹھہر اٹھا در در کی ٹھوکریں؟ نہیں تو پھر؟ پھر کیا! سب ٹھیک ہے یہ پاپ ہے! نہیں پاپ نہیں ہے کب تک؟ جب تک چلے۔ پھر؟ پھر کی پھر دیکھی جائے گی!

ماں کی حالت ہوگی۔ پتا جی کیا کہیں گے! سب ٹھیک ہے، ٹرین بھاگی جا رہی تھی۔ لتا کا دل کبھی دنیا کے خوف سے بیٹھنے لگتا اور کبھی امید کے چھینٹے سے اس کے دل کی کھیتی ہری بھری ہو جاتی وہ کچھ سوچ رہی تھی دفعتاً اُس کے چہرے پر خوشی کی ہلکی ہلکی سرخی دوڑ گئی اور اُس کی آنکھیں کسی خوش آیند توقع سے چمک اٹھیں۔

مسٹر ایمری کا جواب

لندن ۹ اکتوبر۔ پارلیمنٹ میں وزیر ہند مسٹر ایمری نے اٹلانٹک چارٹر کے متعلق مسٹر چرچل کے ۹ ستمبر والے بیان کی تصدیق کی۔ وزیر ہند نے کہا کہ مسٹر چرچل نے اپنے بیان میں یہ بات واضح کر دی کہ حکومت کا سابقہ اعلان بدستور قائم ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیبر ممبر مسٹر سورنسن نے مسٹر ایمری سے دریافت کیا آیا کہ ان کو اس بات کا علم ہے کہ پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں نے اٹلانٹک چارٹر کا آیندہ حکومت ہند سے تعلق کے بارے میں اپنی تشویش اور پریشانی ظاہر کی ہے۔ مسٹر ایمری نے جواب دیا میں نے خبریں پڑھی ہیں۔ میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے یہ بات دہرا سکتا ہوں کہ ۹ ستمبر کے وزیر اعظم کے بیان میں یہ بات کھول کر بیان کر دی گئی تھی کہ برٹش کامن ویلتھ میں آزادانہ اور برابری کا درجہ حاصل کرنے کے متعلق ہندوستان کے منزل مقصود کے بارے میں نیز ہماری اس خواہش کے بارے میں کہ لڑائی کے بعد جلد از جلد ایسا آئین ہندوستان کو حاصل ہو جائے جو کہ خود ہندوستانی ملکر اتفاق رائے سے بنائیں۔ حکومت نے جو پہلے اعلان کیا ہوا ہے وہ بدستور قائم ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

عارضی صلح کا سوال

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر پریس کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ مجھے اس قسم کی کوئی خبر نہیں ملی جس سے یہ ظاہر ہو کہ روس ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ گیا ہے جہاں کہ اس کو عارضی صلح منظور کرنا پڑے۔

ہٹلر کتاب لکھ رہا ہے

لندن ۹ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر روسی جرمن جنگ کے متعلق ایک ضخیم کتاب تیار کر رہا ہے جو کہ جنگ کے خاتمہ پر اس کی اپنی پبلشنگ فرم کی معرفت ہی شائع ہوگی۔ اس کتاب میں جنگ کی روزانہ رپورٹیں ہی شائع ہوں گی۔ اور انہی کتابوں کی بنیادوں پر اس جنگ کی مفصل تاریخ لکھی جائیگی۔ ہٹلر اس سے پہلے "مین کیمف" کتاب لکھ چکا ہے۔ یہ اس کی دوسری کتاب ہے۔

پٹہ اور ادھار کا بل منظور

واشنگٹن۔ ۱۰ اکتوبر امریکن پارلیمنٹ نے پٹہ اور ادھار کا بل ۷۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۲۸ ووٹوں کی کثرت سے پاس کر دیا ہے۔ اب یہ بل سنٹ میں جائے گا۔

بغداد ۱۰ اکتوبر عراق کی نئی کیبنٹ بن گئی ہے نوری سعید وزیر اعظم اور ڈیفنس منسٹر مقرر ہوئے ہیں

"تاریخ کی سب سے بڑی فتح"

برلن ۹ اکتوبر۔ روسی مورچہ پر آج جرمن فوج کے نام جو فرمان جاری کیا ہے اس میں ہٹلر نے لکھا ہے کہ "تین مختصر مہینوں میں تم ایک ہتھیار بند بریگیڈ کے بعد دوسرے بریگیڈ کو ہرانے میں بے شمار ڈویژنوں پر غالب آئے ہو۔ بے گنتی قیدیوں کو پکڑنے میں اور لامحدود علاقوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو جو کہ بنجر علاقہ نہیں بلکہ جہاں تمہارے دشمن رہتے ہیں۔ اور جہاں سامان جنگ تیار کرنے والے کارخانے ہیں۔ چند مہینوں میں دشمن کے تین بڑے صنعتی علاقے مکمل طور پر تمہارے ہاتھ میں ہوں گے۔ جرمن فوج کے سپاہیو تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے نام دنیا کی تاریخ کی سب سے بڑی فتح کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ تم نے ۲۴ لاکھ روسیوں کو پکڑ لیا ہے۔ ۱۷۵۰۰ ٹینک اور ۲۱۶۰۰ توپیں برباد کر دی ہیں یا پکڑ لی ہیں۔ ۱۴۲۰۰ ہوائی جہاز برباد کر دیئے ہیں۔ دنیا نے اب تک ایسا معرکہ نہیں دیکھا تھا۔ جرمنوں اور ان کے ساتھیوں نے روس کے جتنے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے اسکا رقبہ جرمن ریخ سنہ ۱۹۳۳ء کے علاقہ سے دوگنا ہے۔

حکومت پنامہ میں تبدیلی

لندن ۹ اکتوبر آج صبح پنامہ میں حکومت کا تختہ پلٹ گیا۔ حکومت کے سکریٹری اور جسٹس ایڈولف آئے لارڈیا نے بغیر کسی کشت و خون کے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی جبکہ پریذیڈنٹ ادیاس پراسرار طریقہ پر ملک سے غائب ہو گیا۔

ترکی اور جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدہ

۹ اکتوبر دلتی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ترکی اور جرمنی کے درمیان آج تیسرے پہر تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جرمن نمایندہ ڈاکٹر کلاڈیس نے برلن سے ہدایت ملنے پر کروم کے متعلق ترکی کی ترمیم شدہ تجویزوں کو مان لیا ہے۔ نئی تجویزوں کے مطابق ترکوں نے سنہ ۱۹۴۳ء اور سنہ ۴۴ء میں ۹۰ ہزار ٹن کروم سالانہ جرمنی کو فروخت کرنا منظور کر لیا ہے بشرطیکہ جرمن سنہ ۱۹۴۳ء سے پہلے ترکی کو ایک کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کی قیمت کے ہتھیار سپلائی کر دیں۔

امریکہ کو لڑائی میں آنا پڑیگا

واشنگٹن۔ ۱۴ اکتوبر وائٹ ہاؤس میں ادھار اور پٹہ کے نئے قانون کے متعلق کانفرنس ہوئی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ روس کو جلد سے جلد ٹینک بھیجے جائیں۔ مسٹر کارڈل ہل، مسٹر اسٹمسن اور کرنل ناکس نے امریکہ کے تجارتی جہازوں پر توپیں چڑھانے کی حمایت کی ان سب نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہٹلر سے لڑنے والوں کو پوری مدد دی جائے اور امریکہ کو لڑائی کے میدان میں آنا پڑے گا۔

تھائی لینڈ کی صورت حالات

ٹوکیو۔ ۱۳ اکتوبر جاپان کے وزیر اعظم پرنس کنو دے نے آج تیسرے پہر شہنشاہ جاپان سے ملاقات کی۔ اور ان کے روبرو رپورٹ پیش کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ینچی سیو کا می حکومت جاپان نے تھائی لینڈ میں جن کو اپنا پہلا سفیر مقرر کیا تھا۔ جاپان واپس آ رہے ہیں۔ جہاں وہ تھائی لینڈ کی حالت کے بارے میں حکومت کو رپورٹ پیش کریں گے۔

صر اور توپوں کی آواز میں کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اور دکھن میں ہنگرین، رومانی اور جرمن فوجیں ملکر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں روسی فوجوں نے جوابی حملے کرکے ان کو روک رکھا ہے۔ سنیچر و اتوار روسیوں نے جرمنوں کے ۱۲ ہوائی جہاز برباد کئے۔ نیپر ڈپٹروسک کے علاقہ میں روس کی گوریلو فوج بڑی سرگرمی دکھلا رہی ہے۔

اٹلی کو لمبی لڑائی کیلئے تیار رہنا چاہئے

برلن ۔ ۱۳ اکتوبر کریمونا میں تقریر کرتے ہوئے اطالوی فسطائی پارٹی کے سابق سکریٹری سائنور فرانیکی نے کہا کہ اٹلی کو لمبی لڑائی کا مقابلہ کرنا کیلئے تیار رہنا چاہئے فسطیوں کو پبلک کے روبرو بہانے نہیں بنانے چاہئیں اور نہ ہی خطرہ کو کم کرکے پیش کرنا چاہئے۔

ماسکو کو خطرہ بڑھتا جا رہا ہے

ماسکو ۱۴ اکتوبر آج ماسکو کے مورچہ پر مارشل ٹموشنکو کی فوج پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوگئی ہے لیکن وہ جرمن بکتر بند ڈویژنوں کو اپنے مورچہ میں کوئی بڑا درار کرنے سے روکنے میں کامیاب ہوگئے۔ دیازما اور برائنسک کے علاقوں میں خاص طور پر بڑی بھیانک لڑائی ہورہی ہے دیازما اور اس کے آس پاس صورت حالات ابھی صاف نہیں ہے۔ وہاں نہ کوئی مورچہ ہے اور نہ کوئی صف ہے۔ بلکہ تمام علاقہ میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ جس میں دونوں طرف کی فوجیں ایک دوسرے سے گتھی ہوئی ہیں۔ کبھی جرمن فوجیں آگے بڑھ جاتی ہیں اور کبھی روسی فوجیں آگے نکل جاتی ہیں۔ دونوں فریق ریزرو فوجوں کو لڑائی میں جھونک رہے ہیں ۱۲ روز سے جرمنی کا جو حملہ جاری ہے وہ اب دھیما پڑگیا ہے۔ دونوں فریق کو ہتھیاربند گاڑیوں کو بھاری نقصان پہونچا ہے۔ جس سے ٹریفک میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ لیکن روسیوں کو یہ فائدہ حاصل ہے کہ ان کے کارخانے نزدیک ہیں۔ اس لئے وہ مرمت کرا سکتے ہیں۔

ماسکو ریڈیو نے آج صبح اعلان کیا ہے کہ دشمن ایک بڑی تعداد میں ہوائی جہاز اور فوج میدان میں لا رہا ہے۔ جرمن فوجیں کئی علاقوں میں زبردست نقصان اٹھانے کے باوجود کچھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ کل دن بھر تمام مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ ایک ایک انچ زمین کیلئے لڑائی ہورہی ہے۔ دیازما کے علاقہ میں خاص طور پر زور کی لڑائی ہورہی ہے روسیوں نے اس شہر کو خالی کردیا ہے۔ یہاں صورت حالات بہت سنگین ہے جرمن فوجیں روسی صفوں میں داخل ہوگئیں اور روسی فوجوں نے پیچھے ہٹ کر مورچہ سنبھال لئے۔ جرمن فوجوں کو نئی کمک پہونچ گئی ہے اور وہ حملہ کا زور بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دن رات لڑائی ہورہی ہے اص

چنگنگ ۔ ۱۴ اکتوبر جاپانی ہوائی جہازوں کے سخت بمباری کرنے کی وجہ سے چینی فوجوں نے شہر اچانگ خالی کردیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۵ اکتوبر پریذیڈنٹ روز ویلٹ نے پریس کانفرنس میں کہا کہ روس کے مورچہ

پر ایسی کوئی بات نہیں ہے جس سے محوری طاقتوں سے لڑنے والی قوموں کی مدد دینے کے متعلق

امریکن پروگرام کی کامیابی پر مجھے کوئی شبہ ہو۔

ماسکو کی لڑائی نازک منزل پر

لندن ۱۵ اکتوبر ماسکو کی لڑائی سب سے نازک منزل پر پہونچ گئی ہے۔ اس وقت جرمن فوجیں ماسکو سے صرف ۶۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جہاں مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔ اس علاقہ میں بڑی بھیانک لڑائی ہو رہی ہے۔

دونوں طرف کی فوجیں جان توڑ کر لڑ رہی ہیں۔ یہ وہی میدان ہے جہاں نپولین کی فوجوں سے مقابلہ ہوا تھا۔ امریکہ کے اخباروں نے اس لڑائی کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ لڑائی بڑی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

ماسکو ۱۵ اکتوبر خبر رساں محکمہ کے نائب روسی افسر موسیو لیزاسکی نے روسیوں سے اپیل کی کہ وہ دشمن کیلئے ماسکو

باجلاس جناب سٹر آفتاب احمد صاحب منصف بہادر کاسگنج۔

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً

بغرض قرارداد اُمور تنقیح طلب
(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی کاسگنج

مقدمہ نمبر ۱۲۷ بابت ۱۹۴۱ء

لالہ لبنت رائے ولد منشی جوالا پرشاد قوم کایستھ ساکن قصبہ کاسگنج پرگنہ بلرام — مدعی

بنام عنایت خاں ولد بہادر خاں عرف کنور سیتی قوم پٹھان ساکن قصبہ کاسگنج حال موجود موضع ماکھی ڈاکخانہ الٹا ضلع اناؤ مدعا علیہ

بنام عنایت خاں مدعا علیہ ساکن موضع ماکھی ڈاکخانہ الٹا ضلع اناؤ۔

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت رہننامہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو۔ جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت منصفی کاسگنج

افغانستان کسی کے اثر میں نہیں ہے

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ بمبئی کے افغانی وزیر کا اخبار بمبئی کرانیکل میں مندرجہ ذیل مراسلہ شائع ہوا ہے۔ آپ کے اخبار کے لندنی نامہ نگار کی ایک خبر کی طرف میری توجہ دلائی گئی ہے جو آپ کے اخبار مورخہ ۵ / ۷ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں "افغانستان" میں جرمن" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ آپکی اور آپ کے ناظرین کے اطلاع کیلئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ افغانستان پر جرمنوں یا کسی اور کا کوئی اثر نہیں ہے۔ یہ خبر بھی بے بنیاد ہے کہ کچھ جرمن ایران سے بھاگ کر افغانستان میں داخل ہوگئے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 421

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۲۱

جماں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۵
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۳

ادبیات

مسلم اور ہلالِ عید

از مولانا آلم مظفر نگری

عید مبارک

مسلم

مبارک اے ہلالِ عید ذوقِ جلوہ فرمائی
سکھائی تو نے ہر نجم فلک کو بادہ پیمائی
شفق میں ہلکی ہلکی یہ ترے جلوؤں کی زیبائی
قدِ خم گشتہ ہے تیرا کہ یہ گردوں کے ہاتھوں میں
نگاہوں کو مری دھوکا ہے گویا بحرِ اخضر میں
تو صہباخانۂ فطرت کا کوئی جام ہے جس کو
خبر بھی ہے تجھے عالم کو دیوانہ بنا دے گا
ترے جلوے کی تابانی سراسر ہوش فرسا ہے
فقط عنوانِ عشرت تجھکو جو سمجھا وہ ناداں ہے

سرِ دوشِ فلک یہ اوج یہ شانِ تجلائی
فلک پر مستیاں برسا رہا ہے لیکر انگڑائی
رُخِ رنگینِ جاناں پر ہے گویا عکسِ رعنائی
ہے کوئی گوشۂ دامانِ برقِ طورِ سینائی
کوئی سونے کی کشتی ڈوب کر ہے پھر ابھر آئی
چُرا لایا ہے بہر بادہ نوشی چرخِ مینائی
سرِ شامِ تمنا یہ ترا اندازِ لیلائی
نہ ہو جائے کہیں رُسوا مرا رازِ شکیبائی
مری نظروں میں ہے تو اک نمودِ شانِ یکتائی

تو اک عنوانِ رنگیں ہے تجلی گاہِ فطرت کا
ترا جلوہ نہیں، مرکز ہے انوارِ حقیقت کا

کرم سے جس کے رہتا ہے ترا گردش میں پیمانہ
یہ سچ ہے رفعتیں حاصل ہیں تجھکو بامِ گردوں پر
تجھے تو یاد ہوگا وہ مرا دورِ نشاط آگیں
نہاں تھیں مستیاں میری حجابِ ذہنِ فطرت میں
ترا جلوہ مرا دل دونوں اک رنگیں حقیقت ہیں
چھپا رہتا تھا اکثر کوئی پردے میں تعین کے
مگر باقی نہیں اب سوز میرے گرم نالوں میں
کہاں ہے وہ مرا ذوقِ طلب جو چھین لیتا تھا
کہاں ہے عزمِ فاروقی کہاں زورِ یداللّٰہی

اُسی ساقی نے بخشا ہے جسے اندازِ رندانہ
مگر عرشِ بریں سے بھی پرے ہے میرا کاشانہ
فقط تھا زینتِ بزمِ ازل میرا ہی افسانہ
ابھی صہبائے خلقت سے نہ تھی تزئینِ پیمانہ
جو تو ہے شمعِ محفل میں ہوں سوزِ عشقِ پروانہ
مگر مجھ سے ملا کرتا تھا اکثر بے حجابانہ
مری آہیں مذاقِ درد سے ہیں آج بیگانہ
صراحی کہکشاں سے اور مہِ گردوں سے پیمانہ
کہاں ذوقِ خلیلانہ کہاں شوقِ کلیمانہ

چمن پیدا کئے جس وقت چاہا گردِ ہاموں سے
زمینِ پست کو ٹکرا دیا ایوانِ گردوں سے

ہلالِ عید

مری نظروں میں ہے مسلم ترا دورِ جہانبانی
مسلّم تھی جہاں میں شوکت و شانِ مسلمانی
فلک بھی دیکھتا تھا جھک کے شانِ بیتِ حرمی کو
نظر جمتی نہ تھی بغداد و غرناطہ کے ذرّوں پر
مری نظریں لرز جاتی تھیں دربارِ خلافت میں
مجھے ہے یاد اک اک حرف اس الہامِ رنگیں کا

تری درگاہ میں جھکتی تھی سلطانوں کی پیشانی
تری ٹھوکر سے وابستہ تھا اورنگِ سلیمانی
بلندی میں نہاں تھا جسکی اوجِ طورِ عرفانی
کوئی سورج تھا کوئی چاند کوئی لعلِ رُمّانی
میں جب آتا تھا شامِ عید بہرِ تہنیت خوانی
جو ماحولِ حرا میں نکلے برسا ابرِ نیسانی

ترے ایثار پر کیا کیا نہ حیرت مجھکو ہوتی تھی
زمین و آسماں کوہ و بیاباں وجد کرتے تھے
تری ہستی مگر اب صرفِ ننگِ آدمیت ہے

زمینِ نینوا میں پیش کی جب تو نے قربانی
تھی رشکِ نغمۂ زہراتری طرزِ حدی خوانی
حریفِ ضبط جوشِ عشق تیری چاک دامانی

سبب تو پوچھتا ہے مجھ سے اس تغیرِ حالت کا
بتاؤں آ تجھے دستور میں قانونِ فطرت کا

ہٹے بنیاد اگر مرکز سے ضبط و نظمِ دوراں کی
نہ سمجھا ارتقائے اتحادِ باہمی کو تو
شگفتِ غنچہ و گل رنگِ شبنم لالہ و سنبل
نہیں سینے میں جس کے جذبۂ خودداری ساحل
نہیں آگاہ جو آئینِ ضبطِ جوشِ الفت سے
توجہ سے نگاہِ حُسن کی رہتا ہے بیگانہ
تو ہٹکر اپنے مرکز سے ہوا بیگانۂ عرفاں
مقدم جانتا ہے فلسفے کو اہلِ یوناں کے
یہی ہے اصل میں باعث فقط تیری تباہی کا

تو اُڑ جائیں فضا میں دھجیاں ہستی کے داماں کی
فقط مجموعہ ذرات ہے ہستی بیاباں کی
یہی مِلکر تو کہلاتے ہیں سب دنیا گلستاں کی
مٹا دیتی ہیں اُسکو شورشیں امواجِ طوفاں کی
حفاظت کرا سکے گا کیا وہ اپنے جیب و داماں کی
وہ آنسو جو نہ زینت بن سکا دامانِ مژگاں کی
ہے اب الحاد و استکبار زینت تیرے ایماں کی
یہ کی توقیر تو نے نا سمجھ تعلیمِ قرآں کی
بُھلا بیٹھا حقیقت تو ازل کے عہد و پیماں کی

بیا از میکدہ گیریم تازہ جامِ صہبا را
بوجد آریم و گردانیم افلاک و ثریا را

دنیائے اسلام

ترکی اور جرمنی کے درمیان ایک اور معاہدہ

لندن۔ ۱۶ اکتوبر۔ امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز کے نمایندے نے یہ بتایا ہے کہ جرمنی اور ترکی کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا اس کی تفصیلات ترکی حکومت نے شائع کر دی ہیں اس معاہدہ کی رو سے ترکی تو کرطوبر ۶۰ لاکھ ترکی لیرا کا سامان جرمنی کو ہر سال دے گا۔ اس میں زیادہ تر زیتون کا تیل۔ کھالیں پھل۔ کھانے پینے کا سامان دودھ روئی ہوگی۔ اس کے بدلے میں وہ جرمنی سے لڑائی کا سامان مشینیں۔ چمڑے کی چیزیں اور بارود وغیرہ بنانے کا مسالہ حاصل کریگا۔ ترکی نے اناج اور گیہوں دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ترکی اور جرمنی کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کی رو سے جرمنی وہ تمام پلوں کے بنانے کے لئے جو ترکی اور بلغاریہ کے درمیان ریلوے لائین اور سڑکوں پر ہیں اور حال ہی میں جرمنی کے خطرے کو محسوس کرتے ہوئے ترکی نے تباہ کر دیا تھا۔ سامان مہیا کرے گا اور ترکی اپنے فرد و اور کاریگر اس کام کے لئے دے گا۔

ترکی سے تجارتی بات چیت

انقرہ۔ ۱۵ اکتوبر۔ انقرہ کے بیوپاری حلقوں میں اٹلی اور ترکی کے درمیان ساٹھ لاکھ ترکش پونڈ کی قیمت کے ایک تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں چرچا ہے۔ اٹلی ترکی کو شراب ادویات، کیمکل، ٹیوب سپلائی کرے گا اور ترکی روغن زیتون، انڈے، کھالیں اور ترکاریاں سپلائی کریگا۔ ہنگری کا ایک مشن بھی ترکی سے تجارتی معاہدہ کی بات چیت کر رہا ہے۔

ترکی کے لئے تیل

لندن۔ ۱۵ اکتوبر۔ برطانوی اور امریکی نامہ نگاروں نے انقرہ سے اطلاع دی ہے کہ تیل کے ۸۶۰ پیپے حیفہ سے ترکی آرہے ہیں۔ کیونکہ رومانیہ سے موٹروں کے ذریعہ استنبول تیل آنا بند ہوگیا ہے۔

طہران سے جاپانیوں کی روانگی!

طہران۔ ۱۲ اکتوبر۔ ۴۹ جاپانی جن میں مرد، عورتیں اور بچے شامل ہیں جو ایران اور عراق میں بیوپار کرتے تھے آج کو بندر شاہ پور کو روانہ ہوگئے۔ جہاں سے جاپان کو روانہ ہو جائیں گے۔ جاپان کے سفارت خانہ کے ممبر جن میں وزیر بھی شامل ہیں طہران میں رہیں گے۔

—— طہران ۱۴ اکتوبر۔ روسی اور برطانی فوج ایران کی راجدھانی واپس جارہی ہے کیونکہ اب وہاں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ خیال ہے فوجوں کا پڑاؤ جو جگہ سمجھوتہ کے مطابق قرار پائی ہے ڈالیں گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عز و جل مستقل ہیں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل پر ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

…لد | کانپور شنبہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۴۳

اڈیٹوریل نوٹ

…س ینگ ہسبینڈ

سر فرانسس ینگ ہسبینڈ ہندوستان کے
…ر ہمدرد انگریز افسروں میں سے ہیں جنہوں نے
…سے ریٹائر ہوکر وطن پہنچنے کے بعد اپنا رنگ
…ندوستان میں بھی وہ اس ملک کے ہمدرد سمجھے
…۔ اور ہندوستان سے واپس جانے کے بعد
…ی ملک کے خدمت کرتے رہے ہیں حال ہی میں
…اخبار لندن ٹائمز میں ایک مضمون شائع
…ہیں ہندوستان کے سیاسی جمود کے معاملہ
…ں کو مورد الزام ٹھہرایا ہے اُنہوں نے
…ہندوستانیوں کو کم سے کم یہ یقین دلادینا
…نگ ختم ہونے کے فوراً ہی بعد انھیں یہ حق
…کا وہ چاہے برطانی سلطنت میں رہیں یا نہ رہیں
…ں نے اس بہانہ کی مخالفت کی ہے کہ چونکہ
…ی اور مسلمانوں میں اتفاق رائے نہیں ہے
…ہندوستان کو آزادی نہیں دی جاسکتی۔
…ی فرماتے ہیں کہ ہندوستانیوں کا ہر ایک طبقہ
…ہندو ہو یا مسلمان برطانی حکومت کے
…و ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے ان کا یہ
…ہندوستان کے قومی لیڈروں کے کہنے کے
…، ہندوستان کے موجودہ سیاسی جمود کے لئے
…ی حد تک ذمہ دار ہے۔ آخر میں سر فرانسس
…ے کہ اگر سلطنت ہاتھ سے نکل بھی جائے تو
…برطانیہ کی روح زائل نہ ہونی چاہئیے یہ ایسی
…جو موجودہ وحشت کے دور میں کسی مغربی
…سمجھ میں نہیں آسکتی۔ خواہ وہ برطانیہ ہی
…ہو۔

…ظم برما کا جواب

اخبار لندن ٹائمز میں برما کے متعلق
…ن شایع ہوا ہے جس میں اس بات کی شکایت
…ہ برما والے موجودہ موقعہ پر سودابازی کر رہے
…ں اس خطرہ کا احساس نہیں ہے جو برما کو درپیش
…وقت برما کو غیر مشروط طریقہ پر جنگ میں مدد
…یئے۔ اور حکومت خود اختیاری کا معاملہ اُٹھا رکھنا
…مضمون ایسے زمانہ میں لکھا گیا ہے جبکہ وزیر اعظم
…رہے ہیں وزیر اعظم موصوف نے اس کا جواب
…ل خط دیا ہے جس کا مختصر سا خلاصہ یہ ہے۔
…ب میں اسکی پرزور تردید کی گئی ہے کہ برما والے
…کوئی سودابازی کر رہے ہیں۔ برما کی امداد
…ہے لیکن قدرتی طور پر اہل برما کے دل میں
…پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ کے ختم ہونے کے
…کی سیاسی اہمیت کیا ہوگی۔ برما کو یہ معلوم
…یے تشویش ہے کہ وہ جس لڑائی میں شریک
…دنیا کی آزادی کی لڑائی ہوتے ہوئے برما کی
…دی کی لڑائی ہے یا نہیں کیا جمہوریت کے
…تی برما کے لئے مکمل حکومت خود اختیاری
…ں گے۔ مکمل حکومت خود اختیاری کا مطالبہ

ہندوستان کی مردم شماری

۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں ہندوستان کی آبادی میں پانچ کروڑ کا اضافہ اور ہوگیا ہے یعنی اب آبادی ۳۹ کروڑ کے قریب پہنچ گئی ہے اس اضافہ آبادی کے مفید یا غیر مفید ہونے کے بارے میں آسانی سے دو رائیں ہوسکتی ہیں اگر کسی ملک کی مالی حالت اچھی ہو اور وسائل کافی ہوں تو اضافہ آبادی اس کے لئے مفید ہے اور اگر مالی حالت خراب ہو اور وسائل ناکافی ہوں تو اضافہ آبادی غیر مفید ہوتا ہے یا مصنوعی اعتبار سے اسے مفید بنانے کے لئے دوسرے ملکوں میں نو آبادیاں قائم کرنی ہوتی ہیں بدقسمتی سے ہندوستان کی مالی حالت خراب ہے لیکن ساتھ ہی اس کے وسائل کافی ہیں' البتہ انھیں منظم کرنے کی ضرورت ہے موجودہ حالت میں ہندوستان کی نو آبادیاں قائم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جنوبی افریقہ کی ہی مثال یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ جب تک ہندوستانی محکوم ہیں اس وقت تک دوسرے ملکوں میں بھی انکے لئے قابل عزت بود و باش کی گنجائش نہیں نکل سکتی ماہرین خصوصی کی یہ رائے ہے کہ چالیس کروڑ کے اندر تک ہندوستان کی آبادی میں اضافہ کسی خطرہ کا باعث نہیں ہوسکتا' اس لئے موجودہ اضافہ تشویشناک نہیں ہے اس کا یہ تقاضا ضرور ہے کہ ملکی وسائل کو منظم کیا جائے۔

مسٹر لائڈ جارج

مسٹر لائڈ جارج کو برطانی کیبنٹ میں لینے کا چرچا ایک بار پھر چھڑا ہے کچھ پارلیمنٹ کے ممبروں کے پاس ایسے خطوط پہنچے ہیں جن پر غور کیا جارہا ہے۔ مسٹر لائڈ جارج برطانیہ کی ان مشہور ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے گزشتہ جنگ عظیم میں تمام دنیا میں شہرت حاصل کی تھی' اس جنگ کے دوران وہ وزیر جنگ بھی رہے اور وزیر اعظم بھی' ان کے حسن انتظام کی بہت داد دی گئی' لیکن لڑائی جیتنا اور بات ہے اور لڑائی کے بعد کا نظام سنبھالنا بالکل دوسری بات ہے۔ اس دوسرے معاملہ میں مسٹر لائڈ جارج کا رویہ نہایت قابل اعتراض رہا' ترکی کے ساتھ اُنہوں نے جو سلوک کیا اس سے تمام دنیائے اسلام میں ہلچل مچ گئی اور آج تک اس کے اثرات ظاہر ہیں فلسطین میں اُنہوں نے ایسی پالیسی کی بنیاد ڈالی کہ وہاں کا سیاسی مسئلہ ناقابل حل ہوکر رہ گیا ہے۔ ہندوستان سے اُنہوں نے جو وعدے کئے تھے وہ پورے نہیں ہوئے موجودہ جنگ کے متعلق ان کا خیال غلط نکلا وہ فرماتے تھے کہ اس جنگ کی نوبت نہ آئے گی۔ جرمنی کی طرف سے انھیں بڑی خوش اعتقادی تھی بہرحال اسوقت تو برطانیہ کے سامنے سوال صرف لڑائی جیتنے کا ہے اگر مسٹر لائڈ جارج کی طرف سے وہ بدگمانی نہیں ہے جو اب سے ڈیڑھ سال پہلے تھی تو ممکن ہے کہ انھیں کیبنٹ میں

جاپان میں پھر سیاسی انقلاب ہوگیا۔ پرنس کنوے کی وزارت اچانک بدل گئی۔ یہ وزارت ٹھیک ایک سال تک چلتی رہی۔ پچھلی جولائی میں اسمیں کچھ تبدیلیاں ہوئیں۔ خاص تبدیلی یہ ہوئی کہ وزیر خارجہ مسٹر متسوکا جنہوں نے اس سال کے شروع میں جرمنی اور روس کے ساتھ دوستی کے معاہدوں پر دستخط کئے تھے اپنے عہدہ سے ہٹ گئے۔ پرنس کنوے اعتدال پسند تھے مسٹر متسوکا کے ہٹنے کے بعد اُنہوں نے کچھ امن پسندی کی پالیسی اختیار کی۔ چنانچہ امریکہ سے جاپان کی بات چیت چل رہی تھی۔ اب جاپان کی حکومت کی باگ ڈور جنرل ٹوجو کے ہاتھ میں آگئی ہے جو وزیر جنگ ہیں خیال ہے کہ ان کی وزارت خالص جنگی وزارت ہوگی۔ اب جاپان کوئی جارحانہ قدم اُٹھائے بغیر نہ رہے گا۔ جنرل ٹوجو ہی افسر ہیں جنہوں نے تین سال پہلے ٹانگسٹن کی ناکہ بندی کی تھی جہاں دوسرے بدیشی لوگوں کے علاوہ انگریز عورتوں کو ننگا کرکے ان کی تلاشی لی گئی۔ جنرل ٹوجو سے امن پسندی کی اُمید کرنا فضول ہے۔

امریکہ اور جاپان

جاپان کی کیبنٹ کی تبدیلی کا امریکہ میں یہ مطلب کہا جارہا ہے کہ اب دونوں ملکوں میں سمجھوتہ کا سوال خارج از بحث ہے۔ اور پیسفک میں لڑائی چھڑنے کا قریبی امکان ہے امریکہ میں بعض مدبروں کی تو یہ رائے ہے کہ امریکہ کو جاپان سے ٹکر لینا چاہئے۔ اور امریکہ آسانی سے جاپان کو نیچا دکھا سکتا ہے۔ ذمہ دار مدبروں اور فوجی افسروں کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کو جاپان کی خوشنودی نہیں چاہئے مگر جب تک امریکی مفاد پر حملہ نہ ہو امریکہ کو جاپان سے نہیں اُلجھنا چاہئے اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اگر جاپان نے روس پر حملہ کیا یا تھائی لینڈ کی طرف قدم بڑھایا تو یہ لازمی نہیں ہے کہ امریکہ جاپان سے لڑائی کا اعلان کردے۔

روس

روس کی لڑائی اب انتہائی نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ وسط کے علاقہ میں جرمنوں کا دباؤ اس درجہ بڑھ گیا ہے کہ دار السلطنت ماسکو خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ خبریں آرہی ہیں کہ روسی حکومت قزان چلی گئی ہے جو ماسکو سے مشرق میں ساڑھے تین سو میل دور ہے اور جرمن بمباروں کی پہنچ سے باہر ہے۔ بدیشی سفارتخانے ماسکو چھوڑ رہے ہیں۔ لینن گراڈ کا مورچہ جما ہوا ہے البتہ اڈیسہ کا مورچہ ٹوٹ گیا ہے روسیوں نے اسے خالی کردیا ہے اندوف سمندر کے کنارے جرمن ابھی تک رسٹوف نہیں پہنچ سکے ہیں۔

بروم کمیشن کی رپورٹ

جنوبی افریقہ کے یورپین باشندوں کو یہ شکایت تھی کہ ہندوستانی ہماری بستیوں میں گھستے آتے ہیں جسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اور حکومت کے ان قوانین کو اور زیادہ سخت کرنا چاہیے جن کی رو سے ایشیائیوں کو یورپین بستیوں میں داخل ہونے کی ممانعت ہے۔ جنوبی افریقہ کی یونین (حکومت) نے اس بارے میں ایک کمیشن بروم کمیشن کے نام سے مقرر کیا تاکہ وہ اس بارے میں رپورٹ کرے کہ ایشیائی بالخصوص ہندوستانی کس درجہ تک یورپین طبقہ کی بستیوں میں جاکر آباد ہوگئے ہیں اور اس کے انسداد کے لئے کن تدبیروں کی ضرورت ہے۔ اس کمیشن نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ نہ تو بڑے پیمانہ پر ایشیائی یوروپینوں کی بستی میں داخل ہوئے ہیں اور نہ اس بارے میں کسی قانونسازی کی ضرورت ہے صرف تجارتی بستیوں میں ان کا دخل ہوا ہے جو موجودہ قانون کی رو سے قابل اعتراض نہیں ہے اور اس بارے میں قانون بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے معلوم نہیں جنوبی افریقہ میں بسنے والے یورپین صاحبان اس کمیشن کی رپورٹ سے مطمئن ہونگے یا نہیں لیکن ہمیں تو تعجب اس بات پر ہے کہ یورپین حضرات ابھی تک غیر منصفانہ رُخ

آئینہ کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ ۱۶ اکتوبر کو رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ انجینیرنگ کے کاموں کی مختلف اسکیموں کے متعلق ۱۰۷،۸۷ روپیہ کے تخمینے منظور کئے گئے فیکٹری رقبہ اور جنوبی شہری توسیع کی اسکیم میں مین ٹرنک سیور بنانے کے سلسلہ میں ۹۶،۴۲۵ روپیہ کے تخمینے منظور کئے گئے اور یہ بھی طے کیا گیا کہ یہ تخمینے میونسپل بورڈ کانپور کے پاس بھی بھیجے جاویں کیونکہ ان کی تعمیر میں وہ بھی خرچ کا اپنا حصہ ادا کرے گا۔

ٹرسٹ نے طے کیا ہے کہ جنگی حالات کی وجہ سے عمارت بنانے کے سامان کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ناج گھر بر یانہ اسکیم کے پلاٹوں کے آیندہ خریداروں کو اپنے پلاٹوں کے بنانے کی مدت میں توسیع منظور کی جائے اور جنگ ختم ہونے کے ایک سال کے اندر انکو تعمیرات شروع کرکے اس کے دو سال کے اندر ختم کردینا ہوگا۔

ایک روپیہ کے برائے نام پٹہ کے کرایہ پر گرانڈ ٹرنک روڈ اور بیناجھابر روڈ کے چوراہے ایس۔ پی۔ سی۔ اے کے ہسپتال اور دواخانہ بنانے کے واسطے ایک ایکڑ زمین دینا ٹرسٹ نے منظور کرلیا ہے۔

ان بلاک میں سیسہ مئو میں غیر فروخت شدہ پلاٹوں کی قیمت $6\frac{1}{2}$ روپیہ سے گھٹا کر ۶ روپیہ کردی گئی ہے۔

ان روڈ سیسہ مئو نالا اسکیم کے ای بلاک اور فیکٹری ایریا کے پی بلاک کے ترمیمی نقشے منظور کئے گئے۔

۳۸۰۶۳ روپیہ ۱۲ آنہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دی گئی اور شروع سال سے اسوقت تک ۲۲۳۹۸۲۳ روپیہ کی زمین فروخت ہوچکی ہے

بیون ٹریننگ اسکیم

گورنمنٹ آف انڈیا کی بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت انگلستان میں تربیت حاصل کرنے کے لئے اُمیدواروں کی سفارش کرنے کے لئے نیشنل سروس لیبر ٹربیونل یو۔پی کانپور نے اپنے ماتحت علاقہ یعنی صوبہ متحدہ دہلی۔ اجمیر۔ اور میواڑ کے صوبجات معہ ملحقہ ریاستہائے کے کارخانہ داروں سے درخواست کی ہے۔ چوتھے امیدواروں کے گروہ کے انگلستان روانہ ہونے کی آخری تاریخ بعد کو شائع کیجائے گی۔

درخواستیں ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء تک ٹربیونل وصول کرے گا۔ اور لیبر کمشنر یو۔پی کے دفتر نواب گنج کانپور میں ۲۰ نومبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے اُمیدواروں سے انٹرویو کیا جائیگا۔ درخواست کا فارم اسکیم کی کاپی دفتر چیرمین نیشنل سروس لیبر ٹربیونل نواب گنج روڈ کانپور سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

نواب صاحب رام پور

نواب صاحب رام پور ۱۷ اکتوبر کو تشریف لاکر ۱۸ اکتوبر کی رات کو واپس تشریف لے گئے سر جوالا پرشاد سریواستوا کے یہاں آپ نے قیام فرمایا ہندوستان لاج کا آپ نے افتتاح فرمایا۔
۱۸ اکتوبر کو میونسپل بورڈ کی طرف سے آپ کو ایڈریس دیا گیا۔ کملا ٹاور اور سر جوالا پرشاد کی طرف سے ایٹ ہوم اور ڈنر دیئے گئے۔

شاستری جی

مسٹر ہری ہرناتھ شاستری ایم۔ ایل۔ سی۔ اپنی سزا کی میعاد پوری کرکے کانپور تشریف لاکر بغرض درستی صحت پہاڑ کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔

تیراکی کا مقابلہ

محکمہ لیبر ویلفیر صوبہ متحدہ نے ۲۶ اکتوبر بروز اتوار کو ۸ بجے صبح سے ۸ بجے شام تک اگریکلچرل کے باغات…

مسٹر بچن لال لیبر تیراک ویلفیر سینٹر گوالٹولی کانپور تیراکی کا مظاہرہ کریں گے جو لوگ تیراکی سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس مظاہرہ کو دیکھ سکتے ہیں۔

کایستھ ینگ مین ایسوسی ایشن

کایستھ ینگ مین ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ… میلاد ۲۲ اکتوبر بوقت ۴ بجے شام ہوگا۔ پروگرام میں گانا۔ تقریر۔ اور تقسیم انعامات بھی شامل ہے۔

۳۵ ہزار روپیہ لیکر غائب

مسرس جگی لال کملاپت فرم کا ایک چپراسی مسمی رام نرائن سنگھ ۳۵ ہزار روپیہ کی رقم لیکر فرار ہوگیا ہے اسکی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

شطرنج کا میچ

۱۹ اکتوبر کو مارواڑی کلب… کوٹھی میں شطرنج کا میچ…

میوزک کانفرنس

۲۵ و ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو میوزک کانفرنس… بارھواں اجلاس کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ہوگا… بیرونجات کے ماہران فن تشریف لائیں گے۔

جامعہ ادبیہ کا ایٹ ہوم

۲۴ اکتوبر کو دوسرے… ۴ بجے شام کو انجمن جامعہ ادبیہ کی طرف سے ممبران انجمن کو پروفیسر سید نواب حسین قواب' نواب سید… حسین قیصر' نواب سید اثر حسین' نواب سید مصطفیٰ… اثر' مولانا سلیم ناطقی اور خواجہ عبد السلام ایک… جناب نواب مصطفیٰ حسین صاحب اثر کے دولتکدہ… بازار رام نرائن میں دے رہے ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا… مشاعرہ منجانب مولانا سلیم ناطقی ان ہی کے دولتکدہ… ۹ نومبر بروز یکشنبہ بوقت ۸ بجے رات کو ہوگا… مصرع طرح :- خیال ہے کہ اُنھیں بے نقاب دیکھ…
قوافی تقابل

مطلع — انقلاب
دیگر — آفتاب۔ شراب۔ نقاب۔ خواب…

دعوت عام

شیخ محمد رفیق صاحب رائیڈر… نے اپنے صاحبزادہ محمد شریف… کے بیٹے محمد ادریس سلمہ کی روزہ کشائی کی تقریب… ۲۷ رمضان المبارک کو معززین شہر کو ایک پرتکلف… طعام دی حسین جناب تحسین صاحب نے ایک پُر… اور پرزور نظم بھی پڑھی۔

ہالی ووڈ امریکہ میں ایک دو نہیں بے شمار ایسے ادارے ہیں جہاں بوڑھی اور عمر سے اتری ہوئی عورتوں کو نئے سرے سے جوان بنایا جاتا ہے۔ ان اداروں کے دلچسپ واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ

ہالی ووڈ امریکہ کے ایک ایسے "حسن خانہ" میں جہاں بوڑھی عورتوں کو جوان بنایا جاتا ہے ایک اسی سالہ بڑی بی تشریف لائیں اور انہوں نے اعادہ شباب کے ایک ماہر سے مشورہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اس پیرانہ سالی میں ایک انیس سالہ نوجوان پر عاشق ہوگئی ہیں، لہٰذا ان کو نئے سرے سے جوان بنا دیا جائے تاکہ وہ اس نوخیز نوجوان کو اپنے اوپر فریفتہ کر سکیں۔"

معلوم نہیں کہ اس اعادہ شباب کے ماہر نے ان بڑی بی کا کایا کلپ کیا یا نہیں لیکن اس دلچسپ واقعہ سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ امریکہ کی بوڑھی اور سن رسیدہ عورتوں میں بھی۔ نوخیز لڑکیوں کی طرح عشق بازی کا مرض کس بری طرح سے پھیلا ہوا ہے۔

ہالی ووڈ امریکہ کی ایک خاتون کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اسے مالش کے ذریعہ جوان بنانے کا کچھ ایسا فن آتا ہے کہ یہ چالیس دن کی مالش کے بعد چہرہ اور بدن کی جھریوں کو دور کر کے بوڑھی سے بوڑھی عورتوں کو بھی اگر جوان نہیں تو خوشنما ضرور بنا دیتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں اس نے اخباری نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا:۔

"میری آمدنی کا بڑا حصہ زیادہ تر ان بوڑھی عورتوں پر موقوف ہے جو نوجوانوں سے شادیاں کرنا چاہتی ہیں، چنانچہ ہر سال سیکڑوں بوڑھی عورتوں کے جسم کی جھریاں دور کرنے میں اس وقت تک لاکھوں پونڈ پیدا کر چکی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ جب تک بوڑھی عورتوں کو نوجوانوں سے شادی کرنے کا مرض ہے۔ میری آمدنی برابر بڑھتی چلی جائے گی۔

گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ یورپ و امریکہ کی بوڑھی عورتوں میں نواسوں اور پوتوں کے ہم عمر نوجوانوں سے شادی کرنے کی وبا بہت عام ہے اور اسی وبا کی بنا پر یہ جوان بنانے والے ادارے بھی چل رہے ہیں۔

اعادہ شباب کے سلسلہ میں پچھلے دنوں حیدرآباد کے ایک ایسے ڈاکٹر صاحب نے کچھ پمفلٹ شائع کئے تھے جو مدتوں یورپ میں رہ کر اعادہ شباب کا فن سیکھ کر آئے تھے۔ ان ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ اعادہ شباب کا سہل ترین نسخہ یہ ہے کہ عورت کا دودھ پیا جائے۔ اس سے انسان نئے سرے سے جوان ہو جاتا ہے۔ یہ دریافت ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ہے۔

معلوم ہوتا ہے لکھنؤ کے کسی شخص نے ان ڈاکٹر صاحب کا یہ پمفلٹ دیکھ لیا ہے اور انہوں نے اعادہ شباب کے لئے یہ نسخہ بھی استعمال کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ لکھنؤ کی ایک عدالت میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے خلاف ایک استغاثہ دائر کرتے ہوئے بیان کیا کہ میرا شوہر افعال قبیحہ میں مبتلا ہو گیا ہے۔ وہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں بجائے بچہ کے اسے دودھ پلاؤں۔ لاحول ولاقوۃ ملاحظہ فرمایئے کہ ہندوستان میں بھی اعادہ شباب کا یہ جنون کس بری طرح سے بڑھ رہا ہے اور اس کے لئے اعادہ شباب کے شیدائی کیسی کیسی شرمناک تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

تھائی لینڈ کے باشندوں کو تنبیہ

سنگاپور ۱۸ اکتوبر۔ بنکاک ریڈیو نے تھائی لینڈ کی ملک کو تنبیہ کی ہے کہ وہ ہر صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔

اُس کی آواز

(از نذیر احمد ارکوی)

جنگلی مدھو مکھی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اڑ رہی ہے ...... اور ریشمی پروں والی مدھو مکھی!

ابھی کنول کی کٹوری میں اور ابھی ابھی نرگس کی آنکھوں کو چوم رہی ہے ....

اور نزدیک آ جاؤ میرے محبوب! مجھے خیال آتا ہے کہ یہیں پر میں نے وہ قسم کھائی تھی دو زندگیاں ایک ہوں گی۔

جب تک مرغابیاں پانی سے محبت کریں گی جب تک سورج مکھی کو سورج کی تلاش رہے گی۔ میں نے کہا تھا یہ اسی طرح رہے گا میرے اور تمہارے درمیان۔ اوپر دیکھو جہاں چنار کے درخت گرمی کی ہوا میں جھوم رہے ہیں۔

اوپر دیکھو وہ چڑیا چیخ رہی ہے، وہ کیسا دیکھ رہی ہے جو ہم نہیں دیکھ رہے ہیں۔؟

کیا یہ کوئی ستارہ ہے یا کوئی لیمپ؟ جو کسی جہاز پر روشن ہے۔

آہ کیا ہم نے ساری زندگی خوابوں کی سرزمین میں گذار دی؟ کتنا غم انگیز ہے یہ خیال!

ص ایک میاں بیوی کے لئے نفس پرستی کا دور دس پانچ سال سے زیادہ باقی نہیں رہتا اس کے بعد ان کی زندگی بالکل بدل جاتی ہے۔ اس دور کے گذرنے کے بعد صرف وہی میاں بیوی آرام کی زندگی گذار سکتے ہیں جو ایک دوسرے سے ہمدردی اور محبت کے رشتہ میں منسلک ہو چکے ہوں۔ لیکن نوجوانوں نے غلطی سے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہی نفس پرستی کا دوران کی شادی اور ازدواجی زندگی کا حقیقی مقصد ہے۔ ہندوستان کے ایک دو نہیں ہزاروں گھرانے نوجوانوں کی اس غلط روش کے شکار ہو رہے ہیں۔ ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ ابتدا میں نوجوانوں نے نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے اپنی بیویوں کو بازاری محبوبہ بنایا۔ لیکن بعد کو یہ رنگ لڑکیوں پر اس قدر غالب ہو گیا کہ ان کا کیرکٹر تک مشتبہ نظر آنے لگا۔

کون نہیں جانتا کسی ملک کے مستقبل کا دارومدار بڑی حد تک ازدواجی تعلقات اور نئی نسلوں پر ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں دیکھ رہی ہوں کہ اس تباہی اور بربادی کی جانب نہ لیڈر توجہ کرتے ہیں اور نہ اخبارات۔ اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو اگر ابتدا ہی میں نہ روک دیا تو ہندوستان گھرانوں کی زندگی جہنم بن جائے گی۔

لندن سے واپسی پر انٹرویو

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ میں صدق دل سے بھروسہ کرتا ہوں کہ محوری قوتوں کی دنیا پر غلبہ پانے کی خواہش کی وجہ سے ہندوستان کے لئے جو خطرہ بڑھتا جا رہا ہے اسے ہندوستان کے مختلف اہم فرقوں کے لیڈر متحد ہو کر محسوس کریں گے۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو وزیر ہند کے مشیر سر حسن سہروردی نے لندن سے واپسی پر نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمائے۔

سر حسن سہروردی نے فرقہ وارانہ مسئلہ حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ راستے میں میں نے تھوڑے عرصہ کیلئے مغربی افریقہ، سنٹرل افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ملکوں میں قیام کیا۔

مسٹر سہروردی آج شام کو کلکتہ پہنچے ہیں۔ آپ رخصت پر ہندوستان آئے ہیں۔ آئندہ سال کے شروع میں لندن کو روانہ ہو جائیں گے۔

بیوی کی بجائے محبوبہ کی تلاش

دہلی دنیا کی ایک خاتون مضمون نگار کے خیالات

(دہلی)

ایک مضمون نگار خاتون نے مغرب زدہ نوجوانوں کی غلط روش پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ نئی روشنی کے نوجوان کس طرح بیوی کو بھی محبوبہ کی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم اس مفید مضمون کو اپنے ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں۔

نئی روشنی کی لڑکیوں پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ سیدھی سادھی وضع کو چھوڑ کر بازاری حسینوں کے سے انداز اختیار کر رہی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لڑکیوں کے لئے یہ روش ہرگز پسندیدہ نہیں لیکن بہت کم لوگوں کو شاید یہ معلوم ہو کہ اس روش کے اختیار کرنے کی ذمہ دار لڑکیاں نہیں ہیں بلکہ وہ نوجوان ہیں جو اپنی بیوی کو بیوی کی بجائے محبوبہ کی شکل میں دیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی اس اخلاقی پستی کا سبب کسی زمانہ میں ان ناولوں کو قرار دیا جاتا تھا۔ جن کی ہر ایک ہیروئن ملکہ حسن کیا کرتی تھی ان ناولوں کا اثر نوجوانوں کے خیالات پر یہ پڑتا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو کسی متوقعہ ہیروئن کی شکل میں دیکھنے کے متمنی ہوتے تھے۔

ناولوں کے بعد فلمی دور شروع ہوا۔ اور اس فلمی دور کا اثر یہ ہے کہ ہر نوجوان یہ خواہش اور تمنا رکھتا ہے کہ اس کی بیوی فلمی حسینوں کی طرح شوخ اور طرار ہو۔ چنانچہ اسی جذبہ کے ماتحت نوجوانوں نے اپنی بیویوں کے لباس میں تبدیلی کر دی ہے۔ اور ان نوجوانوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ اپنی بیویوں کو فلمی اداروں کی طرح خوشنما بنا دیں۔

بعض لڑکیاں فطری طور پر بے حد سیدھی سادھی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح بھی اس چیز کو گوارہ نہیں کرتیں کہ ان کو بازاری حسینوں کے رنگ میں رنگا جائے۔ ایسی سیدھی سادھی لڑکیاں شکل و صورت کے لحاظ سے خواہ کتنی ہی حسین کیوں نہ ہوں۔ شوہر ان کی طرف التفات کرنا ضروری نہیں خیال کرتے۔

اس سلسلہ میں اپنی ایک سہیلی کا واقعہ بیان کر دینا چاہتی ہوں دو سال ہوئے کہ میری اس سہیلی کی شادی ایک تعلیمیافتہ نوجوان سے ہوئی۔ میری یہ سہیلی اس قدر حسین ہے کہ شاید ہزار دو ہزار عورتوں میں بھی اس کا جواب نہ نکل سکے۔ لیکن کیونکہ وہ انتہا درجہ کی سادہ مزاج اور بازاری وضع قطع سے نفرت کرتی ہے اس لئے اس کا شوہر اس غریب سے ہمیشہ خفا رہتا ہے۔ اس کے شوہر کی خواہش ہے کہ وہ ایک "معصوم صفت حسینہ" کی بجائے بازاری محبوبہ کے انداز اختیار کرلے۔ جو اس غریب کیلئے قطعی ناممکن ہے۔

اس افسوسناک واقعہ سے اندازہ فرما لیجئے کہ نوجوان لڑکیوں کو کس طرح بازاری حسینہ اور بازاری محبوبہ بننے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے اور ان کو کس طرح زبردستی اس تباہ کن تمدن کی طرف کھینچا جا رہا ہے۔ جو ہماری معاشرتی زندگی کے لئے زہر ہے۔

موجودہ زمانہ کے نوجوانوں کا نقطۂ نظر بیوی کے معاملہ میں اس سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ ان کی نفس پرستی کا ایک کھلونا بنی رہے۔ ورنہ درحقیقت جہاں تک بیوی کا تعلق ہے۔ اس کی ہستی اور ... نفس پرستی سے کہیں ... بلند ہے۔ ص

نواب صاحب چھتاری کی واپسی

حیدرآباد ۱۸ اکتوبر۔ نواب صاحب چھتاری سنہ میں نظام کی حکومت کی طرف نیشنل ڈیفنس کونسل میں شامل ہونے کے بعد آج صبح حیدرآباد واپس پہونچ گئے۔

نماز عید الفطر

مرتبہ ادارہ تعلیم و ترقی
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

(دہلی)

بچوں تمکو معلوم ہوگا کہ نماز عید سال میں دو مرتبہ ہوتی ہے۔ عید الفطر (روزہ کے بعد عید) اور عید الضحیٰ (بقر عید) چنانچہ عید الفطر غالباً ۲۲ اکتوبر بروز جمعرات کو ہوگی اور چونکہ عموماً بچے نماز کا طریقہ بھول جاتے ہیں اس لئے اس موقع پر نماز عید کی ترکیب ذیل میں درج کیجاتی ہے:۔

عید بڑی خوشی کا دن ہے اس میں سنت یہ ہے کہ جو اچھے کپڑے ہوں ان کو پہنے اور خوشبو لگا کر عیدگاہ جائے۔ عیدگاہ جاتے ہوئے راستے میں آہستہ آہستہ یہ تکبیر کہنا چاہئے:۔ "اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد"

عید کی نماز میں صرف دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ نماز پہلے ہوتی ہے اور اس کے بعد خطبہ ہوتا ہے۔ اذان اور اقامت نہیں ہوتی اور عید کی نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنا منع ہے۔

نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہو، صفیں سیدھی کر لی جائیں، پھر دو رکعت نماز اور چھ تکبیروں کی نیت کر کے تکبیر تحریمہ یعنی اللّٰہ اکبر کہے اور دونوں ہاتھ باندھ لے پھر ثنا یعنی سبحانک اللّٰہم ...... آخر تک پڑھے۔ اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے اس طرح کہ پہلی اور دوسری تکبیروں پر تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے۔ اور تیسری تکبیر پر ہاتھوں کو باندھ لے اور امام کے ساتھ عام نمازوں کی طرح پہلی رکعت ادا کرے۔ پھر دوسری رکعت میں امام کی قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں ہیں اور تینوں بار ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر پر بلا ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جانا چاہئے۔ اور باقی نماز حسب معمول پوری کرنا چاہئے۔

نماز کے بعد امام اپنے دونوں خطبوں میں جو احکام اور وعظ بیان کرے ان کو سننا چاہئے۔ اور نماز عید کے آداب کا تقاضا یہ ہے کہ جس وقت تک خطبہ ہوتا رہے کسی قسم کا نہ شور ہو اور نہ بات چیت کی جائے۔

صدقۂ فطر

جو روزہ دار نصاب کا مالک ہو اُس کو چاہئے کہ صدقۂ فطر یعنی انگریزی تول سے سوا سیر گیہوں یا ان کی قیمت نکالے اور نماز عید میں جانے سے پہلے محتاجوں کو دیدے۔ صدقۂ فطر عید کے دن صبح ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو عیدگاہ جانے سے پہلے یہ صدقہ محتاجوں کو پہونچا دیا جائے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو نماز کے بعد بھی ادا کیا جا سکتا ہے یا اگر کسی وجہ سے عید کے دن بھی نہ دیا جا سکے تو بعد میں اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔

صاحب خانہ کو گھر کے تمام آدمیوں اور بچوں کیطرف سے ہی صدقۂ فطر ادا کرنا چاہئے۔

اخبار نوئیگ کا افتتاح

کلکتہ ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر اے۔ کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے کل شام کو ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے اخبار نوئیگ کی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہم بنگال میں ایک نیا یگ لانا چاہتے ہیں ہم ایک بڑھتا اور زیادہ خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں کہ بنگال اپنی قسمت آپ بنا سکے اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ نوئیگ اس نئے یگ کے لانے میں معاون ثابت ہوگا۔

نئے موضوع کی تلاش

امریکہ کے کسی فلمساز سے جب ایک اخبار نویس نے پوچھا کہ فلم کے لئے بہترین موضوع کیا ہو سکتا ہے تو اس نے جواب دیا:۔

"جو انسانی قلب میں تیر کی طرح اتر جائے اور جسکے دیکھنے کے بعد انسانی زندگی کا کوئی نہ کوئی پہلو آنکھوں کے سامنے آ جائے۔"

اسی طرح ہندوستان کے ایک معزز فلمساز نے ایک اخباری نمائندے سے ہندوستان کی فلم سازی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

اب عاشقانہ فلموں میں کوئی کشش باقی نہیں رہی۔ پبلک عاشقانہ فلمیں دیکھتے دیکھتے تنگ آ چکی ہے، اب تو وہ فلمیں کامیاب ہونگی جو نئے موضوع کو سامنے رکھکر تیار کی جائیں گی۔

فلمساز کے مندرجہ بالا الفاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پبلک کا مذاق رفتہ رفتہ کس طرح بلند ہو رہا ہے اور پبلک کس طرح خود ہی اس غلط راستہ سے ہٹ رہی ہے جس پر ہندوستان کے بے اصول اور زر پرست فلمسازوں نے پبلک کو ڈال دیا۔

حقیقت میں اسی فلم کو کامیابی ہو سکتی ہے جس کا تعلق واقعات سے کہیں زیادہ جذبات سے ہو اور جو انسانی زندگی کے صحیح پہلو کو ہماری نگاہوں کے سامنے پیش کرے چنانچہ گذشتہ سال ڈیڑھ سال کے اندر ہندوستان میں جو فلمیں اچھی نظر سے دیکھی گئی ہیں وہ وہی ہیں جنمیں نفسیاتی پہلو کو بہت زیادہ نمایاں کر کے دکھایا گیا ہے اور جو نفسیاتی پہلو لئے ہوئے ہیں اور اب ہندوستان کے فلمساز اس چیز کے لئے مجبور ہیں کہ وہ ایسی تصویریں بنائیں جو حقیقی زندگی سے قریب تر ہوں۔

گزشتہ سال جب امریکہ میں فلمسازوں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی تو اس کانفرنس کے موقع پر ایک پرانے فلمساز نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا

گزشتہ دور میں تصاویر واقعات کی کثرت اور ہنگامہ آرائی سے کامیاب ہوئی تھیں اور اب جذبات کی فراوانی سے کامیاب ہو رہی ہیں اور ایک زمانہ آئیگا جب ہم تصاویر کو محض نفسیات ہی پر تیار کر سکیں گے نفسیات کے علاوہ جو کچھ بھی تصویر میں ہوگا وہ ہم کو کاٹ کر پھینک دینا ہوگا۔

امریکہ کے لائق فلمساز کے مندرجہ بالا خیالات ہندوستان کے فلمسازوں کی بھی بڑی حد تک رہنمائی کر رہے ہیں۔ اب انکو بھی واقعات اور صنفی اپیل ہی پر تصاویر نہیں تیار کرنی ہونگی بلکہ ان کو اپنی تصاویر میں سب سے زیادہ نفسیاتی پہلو پر زور دینا ہوگا۔

جرمن فوجیں ماسکو کے دروازہ پر

ماسکو ۱۸ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے آج صبح اعلان کیا گیا کہ جرمن فوجیں ماسکو کے دروازے تک پہونچ گئی ہیں۔ مگر ہم اپنے خوبصورت شہر میں انہیں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

سفیر نے مزید کہا کہ آج ماسکو کے مغرب میں ٹینکوں کے زبردست دستے حرکت کر رہے ہیں اور تمام اسلحہ جات سے لڑنے والے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ماسکو کے فرزند ایک فولادی دیوار کی مانند کھڑے ہو گئے ہیں اور ہٹلر کے ظالمانہ حملے اس دیوار سے ٹکرا کر پسپا ہو جائیں گے۔

امریکن جہاز مسلح ہونگے

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ امریکن پارلیمنٹ نے امریکہ کے جہازوں کو ہتھیار بند کرنے کا بل ۱۳۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۵۹ ووٹوں سے پاس کر دیا۔ ہاؤس نے مخالف پارٹی کے ممبروں کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ اس بل کو غیر کمیٹی کے پاس پھر غور کرنے کے لئے بھیجدیا جائے۔

اقوال زریں

سفید بال موت کی کلیاں ہیں۔

ہم اندھیری رات میں رینگتی ہوئی چیونٹی پکڑ سکتے ہیں۔ لیکن اپنے دل میں غرور کی حرکتوں کو نہیں دیکھ سکتے۔

موت دو بارہ [illegible] جو ہر دروازے پر [illegible]

[illegible] خرید تا ہے وہ عدالت فروخت کرتا ہے۔

[illegible] بہت سی دانائیوں کا گلا [illegible]

[illegible] سے پہلے اچھی طرح بند ہو سکتی ہے

غور کیا جائے تو زندگی ایک ایسا کھیل ہے جس کا انجام لازمی ہے اور احساس کیا جائے تو زندگی ایک سانحہ ہے۔

نیک لوگوں کو زندگی میں یا زندگی کے بعد کوئی داغ نہیں لگتا

موج تبسم

لڑکا: ابا بادشاہ کس کو کہتے ہیں۔
باپ: جس کی عدول حکمی پر سزا ملتی ہے۔
لڑکا: تو ابا جان کیا اماں جان بادشاہ ہیں

ماسٹر: بتاؤ تو تربوز کیسا ہوتا ہے۔
لڑکا: گول۔
ماسٹر: کوئی مثال؟
لڑکا: ایک مثال تو آپ کا سر ہی ہے۔

اقبال: قمر تم تو کہتے تھے کہ میں بڑا نشانہ باز ہوں۔ ہرن کے دل پر گولی مارتا ہوں۔ لیکن لگی ٹانگوں میں۔
قمر: بیوقوف اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہرن کا دل ٹانگوں میں ہوتا ہے۔

استاد: سب سے بہتر چھت آسمان کی ہے کھلی ہوئی وسیع۔ خوبصورت، سارے جہاں پر چھائی ہوئی۔
شاگرد: یہ سب صحیح ہے لیکن کبھی کم از کم سال میں تین مہینے برسات کے موسم میں بُری طرح ٹپکتی رہتی ہے۔

دلچسپ معلومات

۱۹۲۹ء میں سورج کو دوبارہ گرہن ہوا اور چاند کو مطلق نہیں ۱۹۳۱ء میں ماہتاب کو دو مرتبہ پورا گہن ہوا اور تین مرتبہ آفتاب کے کچھ حصہ کو ۱۹۳۲ء میں چار گہن ہوئے جن میں ایک شمسی اور ایک قمری سالم تھے۔

۱۸۸۹ء میں پیرس میں ایک مینار تیار کیا گیا جس کا نام ایفل ہے یہ ۹۸۵ فٹ بلند ہے اور اس پر ۲ لاکھ پونڈ لاگت آئی تھی۔

بڑے ہاتھی کا وزن سات ہزار پاؤنڈ تک تولا گیا ہے۔

پھانسی دینے کے دنیا میں مختلف طریقے ہیں۔ فرانس بلجیم۔ ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کے کچھ حصہ میں مشین سے گردن کاٹی جاتی ہے۔ اور امریکہ میں بجلی سے خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔

پروں میں سب سے مہنگے پر شتر مرغ کے ہوتے ہیں عام طور پر ایک پونڈ کے ایک چھٹانک فروخت ہوتے ہیں۔

افسانہ

پاپ کا بھنور

شریمتی اندورانی کے ایک ہندی شاہکار کا ترجمہ

(۲)

"پرمود ناٹک منڈل" کے نام سے دھوم مچی ہوئی تھی یہ ایک اعلیٰ درجے کی تھیٹریکل کمپنی تھی جو مسلسل سفر میں رہا کرتی تھی۔

کمپنی کے مشہور کھیل "رھا گنی" کو دیکھنے کے لئے خلقت ٹوٹ پڑی تھی۔ کھیل شروع ہو گیا۔ ایک جگہ ہیروئن کمنی نے سورج کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشک آلود آنکھوں کے ساتھ کہا "بھگوان جس ننھی سی جان کو تم نے جنم دیا ہے اسے لے کر میں کس منہ سے پیہر جاؤں۔ اپنی کنواری بیٹی کنتی کی گود میں پاپ کی اس نشانی کو دیکھ کر ماں باپ کیا کہیں گے۔ ہو بھگوان .... دفعتاً ہیروئن کی نظر فرسٹ کلاس کے ایک صوفے پر پڑی اس نے اپنے دل میں کہا "کون! کشور۔ ونیتا کے ساتھ اوہ اور اس گہنا ڈالے روپ میں۔"

کھیل ختم ہو جانے کے بعد ہیروئن اپنی قیام گاہ پر آئی مگر وہ کچھ کھوئی ہوئی سی تھی۔ وہ اپنے دل میں سوچ رہی تھی۔ کیا میرے مقدر کو زندگی بھر حسرت اور مایوسی کی چوٹیں ہی سہنی ہوں گی۔ میرا کشور، ہاں میرا کشور ایک ونیتا کے ساتھ اب کیا ہوا وہ بدنامی کا ڈر؟ اب کہاں گئے "وہ خاندان والے؟ کیا میں ایک ونیتا سے بھی گئی گذری تھی؟

شراب کی بوتل کھلی رکھی تھی۔ کشور جام پر جام خالی کر رہا تھا۔ وہ کسی کی یاد کو شراب کی طلائی تریں گہرائیوں میں غرق کر دینا۔ رات بے چینی سے کٹی تھی صبح سے وہ خود کو شراب میں ڈبونے کی کوشش کر رہا تھا۔

دفعتاً کچھ کھٹکا ہوا۔ کشور نے سر اٹھایا۔ اس کے منہ سے نکلا۔

"لتا تم!!!"

لتا نے وہیں کھڑے کھڑے ایک جھینپی سی مسکراہٹ سے جواب دیا "ہاں میں"

پھر وہ آگے بڑھی۔ اندر آئی۔ جس طرف نظر ڈالتی تھی گندگی اور ابتری دکھائی دیتی تھی۔

میز پر شراب کی بوتل اسے ایسی معلوم ہوئی گویا انگارے بھرے رکھے ہیں جن کے نظارہ سے دامن کی آنکھیں جلی جا رہی ہوں۔

کشور نے دیکھا کہ لتا رومال سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی ہے کشور نے کہا۔ "یہ دل سے غم کو دھونے کا نسخہ ہے۔"

"اور تمہارے پتاجی اور بھائی صاحب وہ سب ......"

کشور نے لتا کا فقرہ پورا ہونے سے پہلے ہی جواب دیا "سب چھوٹ گئے۔ خیر چھوڑو اس قصے کو۔ تم ادھر کیسے آن نکلیں؟

لتا کا جی چاہا کہ دوں آپ کی پیاری کے درشن کرنے" مگر اس کی نظر شراب کی بوتل پر جم گئی۔ بولی۔ "یوں ہی تمہیں دیکھنے"

اس کے بعد دیر تک خاموشی طاری رہی۔ لتا کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا ہے۔

پھر جانے کا ارادہ کرتے ہوئے لتا نے کہا۔ "اچھا اجازت ہے؟"

"کیا" کشور نے کہا "نہیں نہیں۔ ابھی تو مجھے بہت کچھ کہنا ہے۔"

لتا خاموش بیٹھی رہی۔

"میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا لتا۔ کشور نے کہا۔

"نہیں کشور اس وقت تم مجھے بھنور سے نہیں بچا سکتے تھے۔ اب میں تمہیں بھنور سے نہیں بچا سکتی۔ اس وقت ہم تم ایک دوسرے سے بہت دور ہیں۔"

"دور" کشور نے پوچھا "میں تو تم تک آنے کے لئے ہی اس جام میں غرق ہو گیا ہوں اور تم"

اس نے گردن اٹھائی تو لتا جا چکی تھی۔ کشور جلدی سے اٹھ کر دروازے پر پہنچا۔ اس نے چلا کر کہا۔ "لتا جس صبح تم گئی تھیں میں تمہیں اپنا بنانے کا تہیہ کر کے تمہارے گھر آ رہا تھا۔"

لتا سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے کشور کی آواز نہ سننے کی کوشش کی اور جلدی جلدی زینے سے اتر کر سڑک پر چلی گئی۔

کشور نے کمرے میں واپس آ کر بوتل اٹھائی اور زور سے فرش پر دے مارا۔ بولا اب یہ کھیل ختم۔ اسے ڈھونڈھنے کا راستہ آگے بند ہے" فرش پر بوتل کے ٹکڑے بکھر گئے۔ ان میں سے شراب کی بوندیں اس طرح ٹپک رہی تھیں جیسے سر بریدہ بوتل کا لہو قطرہ قطرہ ہو کر گر رہا ہو۔ کشور نے الماری سے اسپرٹ کی بوتل نکالی اور اسپرٹ جام میں انڈیل کر غٹاغٹ پی گیا

لتا نے بازار میں قدم رکھتے وقت کانوں میں گونجتے ہوئے الفاظ پر غور کیا۔ کہا کیا کشور نے "تمہارے گھر آ رہا تھا جس صبح تم گئیں؟

وہ الٹے قدموں لوٹی

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ۱ پر ملاحظہ کیجئے)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

مندرجہ ذیل شڈیول میں ہر ایک کام کے سامنے درج شدہ فیس کی ادائیگی پر ٹرسٹ کے دفتر سے حاصل ہونے والے ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ ٹنڈر فارم پر فیصدی شرح کے مہر بند ٹنڈر ارنسٹ منی (EARNESTMONEY) (زر بیعانہ) اور مندرجہ ذیل کے مطابق اسٹامپ کے خرچہ کے ساتھ مندرجہ ذیل شڈیول میں درج تاریخ پر مندرجہ ذیل کاموں کے واسطے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

نمبر	کام کا نام	صرفہ کا تخمینہ	ارنسٹ منی (زر بیعانہ) اور اسٹامپ کے خرچہ کی رقم	ٹھیکہ کے دستخط ہونے پر ادا ہونیوالی ضمانت	ٹنڈروں کے وصول ہونے کی تاریخ	ٹنڈر کی قیمت
۱	اے سے ڈی تک ۳½ سے ۴½ فٹ کے قطر کے سیوروں کی تعمیر	Rs 74717/- ۷۴۷۱۷ روپیہ	Rs 860/- ۸۶۰ روپیہ	Rs 2989/- ۲۹۸۹ روپیہ	۲۵ر نومبر ۱۹۴۱ء	Rs 10/- دس روپیہ
۲	ڈی سے کے تک ۴½ سے ۴½ فٹ قطر کے سیوروں کی تعمیر	Rs 102513/- ۱۰۲۵۱۳ روپیہ	Rs 1188/- ۱۱۸۸ روپیہ	Rs 4101/- ۴۱۰۱ روپیہ	۲۵ر نومبر ۱۹۴۱ء	Rs 10/- دس روپیہ
۳	کے سے آئی تک ۷ فٹ قطر کے سیور کی تعمیر	Rs 176023/- ۱۷۶۰۲۳ روپیہ	Rs 2030/- ۲۰۳۰ روپیہ	Rs 7041/- ۷۰۴۱ روپیہ	۲۵ر نومبر ۱۹۴۱ء	Rs 10/- دس روپیہ
۴	آئی سے ایم تک ۷ فٹ کے قطر کے سیور کی وی اور ڈبلیو پر ۳ × ۵ فٹ کے دو مادر قلو کے ساتھ تعمیر	Rs 309762/- ۳۰۹۷۶۲ روپیہ	Rs 3563/- ۳۵۶۳ روپیہ	Rs 12390/- ۱۲۳۹۰ روپیہ	۲۵ر نومبر ۱۹۴۱ء	Rs 10/- دس روپیہ

چیرمین صاحب کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے نام ادا ہونے والے ضروری رقوم کے کراس پوسٹل آرڈر کے ساتھ درخواست وصول ہونے پر رجسٹری کے ذریعہ ٹنڈر سپلائی کئے جاویں گے اس قسم کی درخواست وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۰ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء ہے۔

۲۷ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہونے والے ٹرسٹ کے جلسہ میں ٹنڈر کھولے جاویں گے۔

جب تک ارنسٹ منی (زر بیعانہ) اور اسٹامپ کی قیمت مذکورہ بالا شڈیول کے مطابق ساتھ میں نہ آئے گی کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

کسی یا سب ٹنڈروں کو بلا کسی سبب ظاہر کئے ہوئے منسوخ کرنے کا حق حکام (AUTHORITY) کو حاصل ہے۔

ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ ٹھیکہ کے فارم پر جو ٹنڈر کے ساتھ سپلائی کیا جائے گا۔ ہر ٹھیکہ کے دستخط کرتے وقت مذکورۂ بالا شڈیول کے کالم نمبر ۵ کے مطابق کامیاب ٹنڈر دینے والے کو مزید رقم جمع کرنا ہوگی۔

ہر ایک بل میں ادا کی ہوئی کام کی قیمت کی پانچ فیصدی کے برابر کی ایک مزید رقم بطور ضمانت کٹتی رہے گی جب تک کہ تخمینہ کے قیمت کی دس فی صدی کی کل ضمانت وصول نہ ہو جائے گی۔

اگر ٹنڈر کی منظوری کے بعد بلائے جانے پر ۱۵ دن کے اندر ٹنڈر دینے والا ٹھیکہ کی دستاویز پر دستخط نہ کرے گا تو ایسی حالت میں ٹنڈر کی منظوری منسوخ کر دی جائے گی اور ڈپازٹ جو ٹنڈر کے ساتھ آیا ہے وہ ضبط کر لیا جائے گا۔

(دستخط) کے۔ ال۔ سیٹھ
ٹرسٹ انجنیر
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

امریکہ کے جہازوں کو حکم

واشنگٹن ۱۷ر اکتوبر باختیار حلقوں میں بیان کیا گیا کہ جاپان اور چین کے سمندروں سے تمام امریکن بیوپاری جہازوں کو باہر آجانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ کیونکہ سمندری محکمہ کے خیال میں ایشیا میں صورت حالات ایسی پیدا ہو گئی ہے کہا جاتا ہے کہ پیسفک کے باقی حصوں میں جہازوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

منچوریہ میں جاپان کی دس لاکھ فوج

لندن ۱۸ر اکتوبر۔ لندن میں جو خبر ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ روس پر جرمن حملہ کے بعد سے منچوریہ میں جاپان نے اپنی فوج کو پانچ لاکھ سے بڑھا کر دوگنا کر دیا ہے۔ اگر جاپان کوریا یا جاپان سے مزید فوج منگانا پڑی تو وہ پانچ لاکھ اور فوج منگا سکے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن حملہ کے وقت پوربی سرحد پر روس کی تقریباً دس لاکھ فوج تھی۔

جاپان کی نئی کیبنٹ

ٹوکیو ۱۸ر اکتوبر۔ جاپان کی نئی کیبنٹ بن گئی ہے اور بڑے بڑے عہدوں کے وزیر یہ ہیں۔

جنرل ٹوجو وزیر اعظم اور وزیر جنگ
ایڈمرل ٹوگو وزیر خارجہ۔ ایڈمرل سماڈا سمندری وزیر۔

سرکاری ڈومی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کوئی کیبنٹ کو قوم کو امن یا جنگ کی طرف لے جانے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔

ہتھیار بند کرنے کا بل پاس

واشنگٹن ۱۸ر اکتوبر امریکن پارلیمنٹ نے امریکہ کے جہازوں کو ہتھیار بند کرنے کا بل ۱۳۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۵۹ ووٹوں سے پاس کر دیا

امریکہ کے بہت سے فوجی افسر نکال دیئے گئے

واشنگٹن ۱۴ر اکتوبر سکنڈ لفٹنٹوں سے میجر جنرلوں تک بہت سے بحری افسروں کو ان کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا گیا ہے کیونکہ حال ہی میں لوسیانہ میں جو بڑے پیمانہ پر بحری مشق ہوئی تھی۔ اس میں افسروں کی رہنمائی ناقص ثابت ہوئی تھی۔ جو افسر نالائق ثابت ہوئے ہیں ان کے ناموں کا اعلان نہیں کیا گیا۔ البتہ اس قدر معلوم ہوا ہے کہ وہ زیادہ تر نیشنل گارڈ اور رزرو افسر ہیں جنہیں بہت کم فوجی تجربہ تھا۔

اوڈیسہ پر قبضہ

لندن ۱۷ر اکتوبر جرمن ہائی کمانڈ نے ایک اسپیشل اعلان میں بتلایا ہے کہ رومانی فوجیں اوڈیسہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسیوں نے سمندری راستہ سے اوڈیسہ خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔

کوئٹہ ۱۷ر اکتوبر۔ ہندوستان اور ایران کی سرحد سے جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جنوب مشرقی ایران میں حالات پر امن ہیں اور سرحد کے دونوں جانب جو قبائل آباد ہیں انکے باہمی تعلقات بھی دوستانہ ہیں۔

سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی سے حکومت ہند کی بے رخی

(بمبئی)

بمبئی ۔ ۱۴ اکتوبر سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی نے اپنے دو رضعل لائن کے جہازوں کے بکنے کے بعد دیگر سے روانہ ہونے کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ شملہ میں گفتگو کے نتیجہ کے طور پر سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی نے حج کے مسافروں کے جہاز پہونچانے کے انتظامات شروع کردیئے اور بذریعہ تار حکومت ہند سے درخواست کی کہ وہ ان جہازوں کی نگرانی کے لئے مناسب انتظام کرے اور سامان رساں جہازوں کا انتظام کرے حکومت نے جواب دیا کہ فی الحال ایک ہی جہاز کا انتظام کیا جا سکتا ہے ۔ حکومت نے اس کے جواب میں ایک تار دیا کہ اس کے معنی ہیں کہ سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی ہمارے انتظام پر رضامند نہیں ہے ۔ لہٰذا حاجیوں کے پہنچانے کے لئے دوسرا انتظام کیا جا رہا ہے اس طرح پر قومی جہاز رانی کو ایک دفعہ پھر حاجیوں کی خدمت سے محروم کردیا گیا ۔ حکومت ہند کا یہ فیصلہ قومی جہاز رانی کے لئے سخت مضر ہے اگرچہ حکومت زبانی طور پر ہمیشہ جہاز رانی کا دم بھرتی رہتی ہے ۔

شروع کیا ہے ۔ قزان کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے ۱۹۲۷ء کی مردم شماری میں قزان کی آبادی ۲ لاکھ تھی ۔ یہاں زیادہ تر مسلمان آباد ہیں ۔

ترکی میں گھبراہٹ

انقرہ ۱۶ اکتوبر جرمنوں کی پے در پے فتوحات سے ترکی میں گھبراہٹ بڑھ گئی ہے ۔ انقرہ کے بڑے بڑے اخبارات اب صاف لکھ رہے ہیں ۔ کہ ترکی کو اپنا گھر محفوظ کرلینا چاہئے ۔ کیونکہ اب روس کی فتح کے بعد جرمنی کی نظر ہندوستان اور دوسرے مشرقی ممالک کی طرف جائے گی ۔

روس کی نئی راجدھانی

قزان ۔ ماسکو سے مشرق میں چار سو میل کے فاصلہ پر ہے یہ دریائے درگا کے معاون دریائے کزنگا کے کنارے پر واقع ہے اور تاتار خود مختار سوشلسٹ ری پبلک کا سب سے بڑا شہر ہے جو چنگیز خاں کے خاندان کا جس نے ۱۴ ویں اور ۱۵ ویں صدی میں روس پر حکومت کی پایہ تخت تھا ۔ زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ قزاق روس میں اسلامی تمدن کا مرکز تھا ۔ یہاں کے میلوں میں روس ایران اور ترکستان کے درمیان تجارت ہوتی تھی اور صدیوں تک یہ سلسلہ جاری رہا ۔ گذشتہ دو سال میں یہاں تانبے چمڑے اور موم کی صنعت خوب پھلی پھولی ۔ اسٹالن نے کئی بار ماسکو کو چھوڑ کر قزان کو روس کی راجدھانی بنانا چاہا ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب سے حکومت روس نے ایشیائی روس میں صنعت کو ترقی دینے کی پالیسی پر عمل

حیدر آباد میں قیمتوں کی کمی

حیدر آباد دکن (بذریعہ ڈاک) سرکاری قیمت کنٹرول کمیٹی کی وجہ سے ریاست کے سوداگروں نے کئی چیزوں کی قیمت کم کرنے پر رضامندی ظاہر کردی ہے ۔ چاول، گیہوں، جوار، گھی اور چنے میں دو روپیہ فی پلہ کی کمی اور پیاز پر دو روپئے فی پلہ کی کمی پہلی اکتوبر سے ہوگئی ہے جن دکانداروں نے قیمت کنٹرول کمیٹی سے فیصلہ کرلیا ہے حکومت نے عوام کی سہولت کے لئے ان کے ناموں کی تصدیق کردی ہے ۔

حیدر آباد ۔ بذریعہ ڈاک ۔ حیدر آباد میں انجمن ترقی اردو کے ماتحت ایک گشتی لائبریری قائم کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے اس سلسلہ میں ایک مشاورتی بورڈ بنا ہے جس میں شہر کے سر کردہ اصحاب شامل ہیں یہ بھی انتظام کیا جا رہا ہے غریب طالب علموں کے لئے کتابیں مفت مہیا

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱ سنہ ۱۹۴۱ء

دفعہ ۱۲ ایگریکلچرسٹ ریلیف ایکٹ

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

مسماۃ سلیمن النسا وغیرہ — مدعی

بنام لیاقت حسین وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مسماۃ سلیمن النساء

۲ ۔ مسماۃ نعیمن النساء } دختران وارثان ملک حشمت علی اقوام شیخ ساکنان قصبہ بلہور ضلع کانپور سا ملان ۔

بنام نمبر ۱ لیاقت حسین ولد پیر بخش قوم پٹھان ساکن محلہ کنواں پارہ قصبہ بلہور ضلع کانپور

نمبر ۲ ۔ سخاوت حسین عرف بابو خاں ولد پیر بخش قوم مسلمان حال مقیم ڈسٹرکٹ جیل کانپور

نمبر ۳ مسماۃ رشیداً

نمبر ۴ ۔ مسماۃ حبیباً } دختران لیاقت حسین اقوام پٹھان ساکن کنواں پارہ قصبہ بلہور پرگنہ بلہور

نمبر ۵ مسماۃ مقصودا زوجہ خورشید علی و دختر پیر بخش قوم پٹھان ساکن اکبر پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ سائلان نے تمہارے نام ایک نالش بابت فک رہن کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا ۔

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶

نوٹس حسب دفعہ ۳۶ یو ۔ پی ۔ ٹاون امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک عام ترقی و سلم کلیرنس (گندی احاطوں کی صفائی) کی اسکیم نمبر ۴۲ تیار کی ہے جس کا نام چند احاطہ جات واقعہ ہالسی روڈ و مَن لال اسٹریٹ کی ترقی کرنا ہے ۔

اس اسکیم کے حدود ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

"سڑک نمبر ۹ اور ہالسی روڈ نمبر ۳ کے ملنے کی جگہ سے چل کر جانب جنوب ہالسی روڈ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۳ اور سڑک نمبر ۶۱ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب جنوب سڑک نمبر ۶۱ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۶۱ اور سڑک نمبر ۲۳ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب مغرب سڑک نمبر ۲۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۲۳ اور سڑک نمبر ۶۳ کے ملنے کی جگہ تک ۔ تب جانب شمال سڑک نمبر ۶۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۶۳ اور سڑک نمبر ۹ کے ملنے کی جگہ تک ۔ تب جانب مشرق سڑک نمبر ۹ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۹ اور ہالسی روڈ نمبر ۳ کے ملنے کی جگہ تک ۔"

واضح ہو کہ سڑک نمبر ۳ و ۶۱ و ۲۳ و ۶۳ و ۹ اندر حدود اسکیم ہیں ۔

اس اسکیم کے نقشے اور دیگر حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں اور دریافت کئے جا سکتے ہیں ۔

اس اسکیم کے متعلق عذرداری اس نوٹس سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہو سکتی ہیں ۔

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم ۔ ایل ۔ سی

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

ریاست حیدر آباد کا اضافی بجٹ

حیدر آباد دکن ۹ اکتوبر حکومت حیدر آباد کا اضافہ کا بجٹ تیار ہوا ہے یہ بجٹ ۴۲-۱۹۴۱ء کے متعلق ہے ۔ اور اخباروں کو اس کی کاپی بھیج دی گئی ہے آمدنی کا اندازہ ۹ کروڑ ۵ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ اور خرچ کا اندازہ ۹ کروڑ ۱۳ لاکھ ۷۷ ہزار روپیہ ہے ٹیکسوں میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے لیکن گزٹ شدہ افسروں کی تنخواہیں کم کرنے کا سوال درپیش ہے بجٹ کے ساتھ جو بیان ہے اس میں سر اکبر حیدری کے حیدر آباد چھوڑنے کے وقت مملکت کی مالی حالت کا تذکرہ ہے اس بیان میں لکھا ہے کہ ۲ سال ہوئے سر اکبر حیدری نے

وزیر مالیات ہونے کے بعد چھ ریزرو فنڈ قائم کئے تھے ۔ جن کی کل رقم ۳۱ کروڑ ۶۳ لاکھ ۳۱ ہزار روپیہ ہے اس میں صنعتی ٹرسٹ فنڈ اور انسداد قحط کا فنڈ بھی شامل ہے اس میں سے ۱۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ۱۶ ہزار روپیہ نقد اور ۱۸ کروڑ ۳۳ لاکھ ۱۳ ہزار روپیہ سرکاری سکیورٹی اور کمپنیوں کے حصوں کی صورت میں ہے ساڑھے اٹھارہ کروڑ سرکاری روپیہ ریلوں میں لگا ہوا ہے ۔ جس سے ایک کروڑ ۵۳ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی ہے

لکھنؤ ۔ ۱۷ اکتوبر کانفرنس ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر کو زیر صدارت ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی لکھنؤ میں ہوگی ۔ ہندو سبھا کے دفتر میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس سال یو پی میں اب تک ہندو مہا سبھا کے ۲ ہزار ابتدائی ممبر بنے ہیں

لڑائی ختم ہونے کے ایک سال کے اندر ہندوستان اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے میں آزاد

لندن ۱۵ اراکتوبر "ہندوستان میں ہم نے بڑی طرح سخت غلطی کی ہے" یہ ہے وہ حقیقت جس کا اظہار سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے اخبار "ٹائمز" کو ایک خط کے دوران میں کیا ہے۔ خط میں مزید لکھا ہے کہ ہم نے ہر ملک کو آزاد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے لیکن ہم نے ہندوستان کو آزاد کرنے کے بارے میں خاص امتیاز روا رکھا ہے جس سے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں میں زبردست ناراضگی پیدا ہوگئی ہے۔

ہم کیوں ہچکچاتے ہیں؟ کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم اپنا قبضہ ڈھیلا کردیں تو ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے۔ لیکن ہمیں ایسا ڈر کیوں ہے؟ ہندوستانی بیوقوف نہیں ہیں۔ ان میں اتنا ہی سیاسی اور اور فوجی شعور ہے۔ جتنا کہ چینیوں، جاپانیوں اور روسیوں میں ہے۔ وہ بڑے حساس اور خوددار لوگ ہیں اور ان کو اس سے بڑی تکلیف پہونچی ہوگی کہ ہم ان سے مصریوں، شامیوں، عربوں اور حبشیوں سے کم درجہ کا سلوک کریں۔ یہ انگریز کی طبیعت کے خلاف ہے کہ وہ کسی ایسے بنی نوع انسان کو اپنی سلطنت میں رکھے جو کہ سلطنت میں رہنے پر فخر نہ کرتا ہو۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں ہندوستان ہی میں پیدا ہوا تھا اور ۵۹ سال تک ہندوستان سے میرا تعلق رہا ہے مجھے گو اس سے بڑا دکھ پہنچتا ہے کہ ہم ہندوستانیوں کے ساتھ وفادار ساتھیوں اور مہربان دوستوں کی طرح سلوک نہ کرکے اور کسی طرح کا سلوک کریں۔ ہندوستانی پر بھروسہ کرو وہ تازندگی آپکے ساتھ بندھا رہیگا ہندوستانی کو ناراض کردو وہ طوفان برپا کردیگا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اتنے بڑے آدمی ہیں کہ اس معاملہ کو نظر انداز نہ کریں گے۔ اور فراخدلی کا م کریں گے۔ اور ہندوستانیوں کے ساتھ پختہ وعدہ کریں گے۔ کہ عارضی صلح ہونے کے ایک سال بعد ہم ہندوستانیوں پر اس بات کا فیصلہ چھوڑیں گے۔ آیا وہ سلطنت میں رہنا چاہتے ہیں یا نہیں اسکے خلاف سینکڑوں اسباب بیان کئے جاسکتے ہیں لیکن اگر ایک ہزار وجوہات بھی پیش کئے تو ان کو محض انگلینڈ کے نیک نام کو برقرار رکھنے کے لیے نظر انداز کردینا چاہیئے۔ ممکن ہے اس سے ہندوستان ہمارے ہاتھ سے نکل جائے لیکن ہم اپنی روح کو حاصل کریں گے۔ انگلینڈ کی روح متحد ہندوستانیوں کے برابر ہے۔

پریذیڈنٹ روزولٹ کا بیان

واشنگٹن۔ ۱۵ اراکتوبر۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے آج پریس کانفرنس میں تبلایا کہ پٹہ اور ادھار کے قانون کے ماتحت ستمبر میں جو چیزیں بیجھی گئیں، ان کی قیمت پچھلے چھ ماہ کے ماہانہ اوسط کے مقابلہ میں تین گنی تھی۔ ستمبر میں ......۵۵ ڈالر کی قیمت کا مال بیجا گیا۔ جب کہ پچھلے ۷ ماہ میں کل ......۵۵ ڈالر کی قیمت کا مال بیجا گیا۔ پریذیڈنٹ نے مزید کہا کہ ستمبر میں اس قانون کے ماتحت کل سامان ....۲ ڈالر کا بیجا گیا۔ یہ امداد برطانیہ۔ چین۔ دکھنی امریکہ کے ملکوں، پولینڈ اور ناروے والوں کو دی گئی۔ آپ نے یہ بھی تبلایا کہ مارچ سے اس قانون کے ماتحت جو سامان بیجا گیا اس کا ماہانہ اوسط ....۷ ڈالر رہا۔ آپنے تبلایا کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہو برطانیہ کو ....۵ ڈالر کا سامان بیجا گیا۔ جس کی قیمت نقد ادا کردی گئی۔ اور اب بہت سا سامان نقد بیجا جارہا ہے۔

افغانستان میں جاپانی وزیر کا جنازہ

پشاور ۱۵ اراکتوبر۔ کابل کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ۱۱ اراکتوبر کو جاپان کے افغانی وزیر کا پورے اعزاز کے ساتھ جنازہ نکلا۔ جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے اور عام غم منانے کا حکم دیا گیا۔ وزیر خارجہ غیر ملکی نمایندے اور افغانی افسر بھی جنازہ میں شریک ہوئے۔

شاہ افغانستان کی ۲۸ ویں سالگرہ

پشاور ۱۵ اراکتوبر افغانستان میں کل کنگ ظاہر شاہ کی ۲۸ ویں سالگرہ منائی گئی۔ ملک میں بڑا جشن رہا۔ کابل میں افغانی وزیر غیر ملکی سیاسی کوروں کے ممبران سول فوجی اور ہوائی افسر اور بڑے بڑے رئیس دلکشا محل میں گئے اور بادشاہ کو مبارکباد دی۔ غیر ملکوں کے بادشاہوں سرداروں نے مبارکباد کے بے شمار تار بھیجے ہیں۔ سارے ملک میں خوشی رہی آج یوم آزادی کی ۱۲ ویں سالگرہ منائی گئی۔ آج ہی کے دن افغانستان کو بچہ سقہ کے چنگل سے نجات ملی تھی۔

مارواڑی فیڈریشن کی پہلی کانفرنس

جمشید پور ۱۵ اراکتوبر۔ چھوٹا ناگپور ڈویزن کی مارواڑی فیڈریشن کی پہلی کانفرنس ہوئی جس میں ہندوستان کے سیاسی جمود پر اظہار افسوس کرتے ہوئے

ظاہر کی گئی اور برطانی حکومت سے اپیل کی گئی کہ وہ کانگریس کے مطالبہ کو منظور کرے اور سیاسی جمود ختم کردیا جائے۔

تھائی لینڈ کے وزیر اعظم کی تقریر

بنگ کاک ۱۴ اراکتوبر۔ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم نے تھائی لینڈ میں رہنے والے غیر ملکیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ یہاں کسی قسم کا کوئی پروپگنڈہ نہ کریں۔ کیونکہ اس نازک صورت حالات میں اس قسم کے پروپگنڈا سے تھائی لینڈ کی سب ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کی پالیسی خطرہ میں پڑجائیگی

مسٹر ستیہ مورتی کو مہاتما جی کا خط

واردہا ۱۴ راکتوبر۔ مہاتما گاندھی نے مسٹر ستیہ مورتی ڈپٹی لیڈر کانگریس پارٹی مرکزی اسمبلی کو یہ خط لکھا ہے:۔

چونکہ آپ کے علاج کی میعاد معین نہیں ہے اور اسکی شرطیں بہت نازک ہیں۔ اس لئے میں صفائی سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی دوبارہ سول ملتوی ہوجانا چاہئے۔ اور آپ کو چاہئے کہ اپنے معالج کی ہدایتوں پر عمل کریں اور مکمل آرام کریں

ہندو ممبروں کے استعفے منظور

بریلی ۱۴ اراکتوبر کمشنر روہیلکھنڈ ڈویزن نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ تلہر میونسپل بورڈ کے ہندو ممبروں کے استعفے منظور کرلئے گئے ہیں کیونکہ وہ مسلم ممبروں کی اکثریت سے جو لیگ کی پالیسی پر چل رہے ہیں تعاون کرنے کو تیار نہیں تھے۔ جن ممبروں کے استعفے منظور ہوئے ہیں انکے نام یہ ہیں۔ شری مایا رام شری شیام لال اگروال شری سالک رام شری سیتا رام اور شری شمشیر بہادر یہ سب منتخب شدہ ممبر تھے۔

پنت جی رہا ہوگئے

الموڑہ ۱۷ اراکتوبر پنڈت گووند ولبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔ پی جو یو۔ پی کے پہلے ستیا گرہی تھے اپنی ایک سال کی سزا پوری کرنے کے بعد آج صبح الموڑہ ڈسٹرکٹ جیل سے رہا ہوگئے

پاپ کا بھنور

(بقیہ صفحہ ۴)

کشور اسپرٹ حلق سے نیچے اتارنے کے بعد دیوانہ وار کمرہ کے دروازہ کی طرف لپکا اور زینے میں منہ لگا کر چلایا۔ لتا میں سچ کہتا ہوں جس صبح تم گئی نہیں ہیں تمہارے گھر آرہا تھا تمہیں اپنا بنانے کے لئے۔ لتا۔۔

اسے ایک چکر سا آیا۔ لتا جھٹ پٹ سیڑھیاں طے کرتی ہوئی اوپر آگئی۔ اس نے گرتے ہوئے کشور کو اپنے بازوؤں میں سنبھال لیا۔

مگر کشور۔

وہ لتا کی جستجو میں منزل موت کے سفر پر روانہ ہوچکا تھا لتا کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ اس نے تکلیف اور دکھ سے کشور کو پلنگ پر لٹادیا۔ اسے اسپرٹ کی بو محسوس ہوئی، جام میں اسپرٹ باقی تھی۔ لتا نے وہ جام منھ کو لگا لیا اور یہ کہتی ہوئی کشور کے پہلو میں لیٹ گئی! "تو پریتم میں آگئی۔"

واردہا ۱۵ اراکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے مسٹر ستیہ مورتی کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی صحت

مشرق بعید میں جنگ ناگزیر ہے

ٹوکیو ۱۸ اکتوبر۔ نئے جاپانی وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے اپنی وزارت مکمل کر لی ہے۔ سنیچروار کو بعد دوپہر وزارت کی پہلی میٹنگ کے بعد جنرل ٹوجو نے کہا کہ جاپانی حکومت چین کے قضیہ کا تصفیہ کرنے کے لئے اپنی ابتدائی پالیسی پر کاربند رہے گی اور مشرقی ایشیا میں امن وامان قائم رکھے گی۔ لندن کے اخبار کا نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ نئی وزارت میں خواہ کسی طبقہ کو اہمیت حاصل ہو یہ امر طے شدہ ہے کہ جنگ ناگزیر ہے اور اب جنگ ٹل نہیں سکتی۔ صرف سوال یہ باقی رہ جاتا ہے کہ آیا جنگ کے بادل مغرب کی جانب یعنی سائبیریا میں اٹھتے ہیں یا جنوبی جانب یعنی تھائی لینڈ۔ سنگاپور اور ڈچ ایسٹ انڈیز کی طرف اپنا رخ کرتے ہیں۔ منچوریا میں جاپانی فوجوں کی تعداد بڑھ کر دس لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ لندن اور واشنگٹن میں مشرق بعید میں جنگ کے خطرہ پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے جو نئی جاپانی وزارت سے پیدا ہو گیا ہے۔

جنرل ٹوجو کی نئی وزارت

ٹوکیو ۱۸ اکتوبر۔ جنرل ٹوجو وزیر اعظم جاپان نے جو نئی وزارت بنائی ہے اسکے وزراء کے نام اور فرائض حسب ذیل ہیں:۔

جنرل ٹوجو	وزیر اعظم اور وزیر جنگ
ایڈمرل ٹوگو	وزیر محکمہ خارجہ
ایڈمرل شماڈا	وزیر بحری محکمہ
مسٹر ادکی نوری کایا	وزیر مالیات

مسٹر شن شو کی گنی۔ سابق وائس منسٹر آل وار کامرس۔

وزیر وائس ایڈمرل کین تراجمہ۔ وزیر رسل و رسائل و ریل۔

روس کی طاقت

روس کی فوجیں اگرچہ جرمن دھاوے کے سامنے بہت سے مقامات پر پیچھے ہٹ رہی ہیں لیکن تاہم یہ سمجھ لینا غلطی ہے کہ روس کا خاتمہ قریب آ گیا ہے۔

مختلف شہروں مثلاً کیو، یا لینن گراڈ وغیرہ پر نازی قبضہ ہو جائے اور یہاں تک کہ جرمن کاکیشس کے خطہ تک بھی پہنچ جائیں جب بھی اس سب سے بڑی لڑائی کا خاتمہ نہیں ہو سکے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ روس کا کے ذرائع بہت پیچھے کی طرف یورال تک پھیلے ہوئے ہیں اور روس میں تمام نقصانات کے باوجود اب تک سپاہیوں اور کام کرنے والوں کی کمی نہیں ہے۔

بحکم جناب ڈاکٹر ایل این مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر شہر کانپور

باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر شہر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۳۸ سنہ ۱۹۴۱ء

بمقدمہ سیتارام عمر تخمیناً ۴۰ سال ولد جانکی لال قوم ویش ساکن مینسٹری محال شہر کانپور قرضدار سائل:۔

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست منتشر قرار دئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت ہذا نے درخواست مذکور کے سماعت کیلئے بتاریخ ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء مقرر کی ہے المرقوم ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۱ء

بحکم گنگا سروپ نگم
(مہر عدالت) عدالت جج خفیفہ کانپور

مسٹر منشی واردھا پہونچگئے

واردھا۔ ۱۸ اکتوبر۔ مسٹر کے۔ ایم منشی سابق وزیر بمبئی آج یہاں تشریف لائے۔ آچاریہ کرپلانی اور بابو راجندر پرشاد سے ملاقات کی مسٹر منشی آج سہ پہر کو مہاتماجی سے ملاقات کر رہے ہیں۔

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ نہر گنگ جو کہ واٹر ورکس کو پانی دیتی ہے ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء سے تین ہفتہ کے واسطے بغرض صفائی کے بند کر دیگا۔ اور بھیروں گھاٹ پمپنگ اسٹیشن ۲۴ گھنٹہ چلایا جائیگا باوجود اسکے بھی ضرورت کے موافق پانی نہیں دسکیگا اسلئے پانی کا پریشر کم رہیگا تاہم صحیح پریشر پورا دینے کی کوشش کی جاویگی

سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس

آئس لینڈ پر حملہ کا مقابلہ

واشنگٹن۔ ۱۷ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر جنگ مسٹر اسٹمسن نے سینیٹر ز مڈبرگ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ اگر آئس لینڈ پر حملہ کیا گیا تو امریکہ اور برطانیہ کی فوجیں ملکر مقابلہ کرینگی۔ آپنے یہ بھی کہا کہ وہاں بالآخر برطانی فوجوں کی جگہ امریکن فوجیں لینگی

پریوی کونسل میں تقرر

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سر سی، مادھون نار سابق جج مدراس ہائیکورٹ کو رائٹ آنریبل مسٹر ایم آر جیکر کی جگہ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کا ممبر مقرر کیا ہے۔

دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹیڈ

انگریزی کمپنی ایکٹ (۱۹۰۰-۱۸۶۲) کے مطابق لندن میں انکارپوریٹیڈ

نوٹس

جائے تقسیم سے لوگوں کے گھروں تک بجلی پہونچانے کے لئے سامان کی کمی ہونے کی وجہ سے ہم لوگ نئے کنیکشن آئندہ نوٹس دینے کے وقت تک دینے سے مجبور ہیں۔

ہم کو جب سامان دستیاب ہو جاوے گا پھر نوٹس دیویں گے اور ایسی جگہ پر جہاں کہ سروس کنیکشن نہیں ہے وہاں بجلی دینے کے لئے عرضیوں پر ان کی وقت رسیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے غور کریں گے۔

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی

ایجنٹس دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹیڈ کانپور

بر ما کو لڑائی میں جمہوریتوں کی طرف ہونا چاہیے لیکن ہم یہ جاننے کے مشتاق ہیں کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد برما کو برٹش کامن ویلتھ میں کیا درجہ حاصل ہوگا۔ برما یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا دنیا کی آزادی کے لیے لڑائی لڑتے وقت اپنی آزادی کی لڑائی بھی لڑ رہے ہیں۔ کیا جمہوریتوں کی فتح کے معنی برما کے مکمل خود اختیاری کے ہوں گے۔ برما کے لیے مکمل حکومت خود اختیاری کا مطالبہ اہل برما کا متفقہ مطالبہ ہے۔

مہاتما گاندھی بیان شائع کرینگے

واردھا ۱۷ اکتوبر۔ آج سیلون اسٹیٹ کونسل اور سیلون انڈین کانگریس کے ممبر مسٹر وٹھی لنگم نے آج مہاتما گاندھی کے سامنے ہندوستان اور لنکا کا مسئلہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اور سر گرجا شنکر باجپئی کی تجویزوں کی تشریح کی۔ اس سلسلے میں مہاتما گاندھی کی خدمت میں عرضداشت پیش کی گئی۔ مسٹر وٹھی لنگم نے مہاتما جی سے درخواست کی کہ ہندوستان اور لنکا کی گفت و شنید پر بحث کے وقت کانگریسی ممبروں کو مرکزی اسمبلی میں شریک ہونے کی اجازت دیدی جائے۔ مہاتما جی نے فرمایا کہ یہ معاملہ کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں حکومت نے ہندوستان اور لنکا کی گفت و شنید کا جو حال شائع کیا ہے اس کے متعلق مہاتما جی عنقریب ایک بیان دیں گے۔ مسٹر وٹھی لنگم مسٹر سیا کے ساتھ واپس مدراس لنکا کو روانہ ہوں گے۔

بلوہ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا۔ اس کے علاوہ برار کے حلقہ سے مرکزی اسمبلی کا ضمنی انتخاب لڑنے کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔ آپ ۱۹ اکتوبر کو پھر گاندھی جی سے ملاقات کریں گے۔ اسی روز مسٹر روی شنکر شکلا سابق وزیر اعظم سی۔ پی اور مسٹر دوارکا پرشاد مصرا سابق وزیر سی۔ پی بھی گاندھی جی سے ملاقات کریں گے۔

ماسکو میں جرمن چھتری فوج

لندن ۲۰ اکتوبر۔ روسی کی خبر رساں ایجنسی کو اسٹاکہوم سے خبر آئی ہے کہ روسیوں نے شہر کالینن کو جرمنوں سے چھین لیا ہے۔ مگر اس خبر کی تصدیق ابھی تک روسی ذرائع سے نہیں ہوئی ہے۔ وسطی محاذ پر گھمسان کا رن پڑ رہا ہے جہاں روسی فوجیں بڑی بہادری سے حملہ آوروں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ بریانسک میں جرمنوں کا نقصان خاص طور پر بہت زیادہ ہوا ہے ایک ہی حملہ میں تین ہزار جرمن مارے گئے اور ان کے ۵۰ ٹینک اور بہت سا سامان ضائع ہوا ہے۔

اسٹاکہوم کے نامہ نگاروں کو برلن میں بتایا گیا ہے کہ جرمن فوجیں ماسکو سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر پہونچ گئی ہیں اور جرمن توپیں شہر پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ لیکن اس خبر کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

ماسکو ریڈیو جس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ بند ہو گیا آج پھر جاری ہوا اور اس نے بتایا کہ جرمن چھاتہ فوج کے سپاہی ماسکو کے مختلف مقامات میں اتارے گئے۔ جن کا شہری والنٹیروں اور فوجی سپاہیوں نے فوراً مقابلہ کیا اور دست بدست لڑ کر سب کا صفایا کر دیا تھوڑی دیر بعد شہر کے عقب میں پھر جرمن چھاتہ فوج اتاری گئی۔ اس کو فوراً دبوچ کر تیغ کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ شہر کے مغربی حصے میں بھی جرمنوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر کامیابی نہیں نہیں ہوئی۔

ماسکو ریڈیو سے بیان کیا گیا ہے کہ کالینن کے محاذ پر داہنی طرف روسی فوجوں نے جوابی حملہ کیا اور شہر کے گرد پانچ روز تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی صرف دو دن کے اندر آٹھ سو جرمن کھیت رہے روسی اخبار "ریڈ اسٹار" کو خبر پہنچی ہے کہ مغربی محاذ کی طرف ہٹلر کی فوجوں کو تین شہروں سے نکال دیا گیا۔ اور ریل کے محاذ پر بھی روسی فوجیں کامیاب جوابی حملے کر رہی ہیں۔ دریائے ... کے محاذ کے بائیں بازو پر دشمن نے سخت نقصان اٹھایا مگر وہ کے رقبہ میں روسی مورچے توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی محاذ پر ایک روسی دستے نے دشمن کی پیدل فوج کی دو جماعتوں کو ہلاک کر دیا ۷۰ سائیکل سوار جرمن ہلاک کیے گئے اور ٹینک توڑ دیے ہیں اور ۱۷ موٹر سائیکلیں تباہ کر دی گئیں۔

بنگال کانگریس کے لیڈر

کلکتہ ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر کرن شنکر رائے لیڈر مسٹر ... سابق چیف وہپ بنگال کانگریس پارلیمنٹری پارٹی مسٹر جے سی گپت ایم ایل اے مسٹر دھریندر ناتھ مکرجی ایم ایل اے اور مسٹر اسرکشن گپت ۱۹ اکتوبر کو واردھا پہنچیں گے۔ مہاتما گاندھی، سردار پٹیل اور بابو راجندر پرشاد سے بنگال کی موجودہ سیاسی صورت حالات اور بعض پارلیمنٹری معاملات کے متعلق تبادلۂ خیالات کریں گے۔

گاندھی جی کی سنتری بیانی کی ملاقات

واردھا گنج ۱۷ اکتوبر۔ آنریبل مسٹر برج لال بیانی صدر برار صوبہ کانگریس کمیٹی کل شام مہاتما گاندھی جی سے ملے اور امراؤتی کے فرقہ وارانہ

دہرہ دون ۱۷ اکتوبر۔ حال ہی میں ڈسٹرکٹ جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو کی کوٹھری میں دو زہریلے سانپ نکلے پہلی بار تو پنڈت جی نے ماہر ...

سپیرے کی ما... بوتل میں بند کر ... پر سانپ پنڈت ...

کلکتہ ۱۱ر اکتوبر - انڈین شوگر ملز ایسوسی ایشن نے حکومت ہند کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں حکومت پر اس بات کیلئے زور دیا ہے کہ وہ شکر کے متعلق بین الاقوامی معاہدہ کو اپریل ۱۹۴۲ء کے بعد جاری نہ رکھے کیونکہ ہندوستان میں شکر سازی کی پوزیشن بہت مشکل ہوگئی ہے کیونکہ پیداوار کھپت سے زیادہ ہے اور اب جنگ کی وجہ سے ہندوستان کو اپنی شکر کے لئے ملایا، لنکا، عراق، ایران اور وسط یورپ کے دوسرے ملکوں میں بہتر منڈیاں حاصل ہوسکتی ہیں۔

وزیر اعظم بنگال آل پارٹیز حکومت کے

بمبئی - ۱۱ر اکتوبر - مسٹر محمد یونس ممبر بہار اسمبلی سابق وزیر اعظم بہار نے بمبئی پراونشل کانفرنس نیشنل ڈیمو کریٹک کونسل کا افتتاحیہ ایڈریس پڑھتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اس وقت میں پارٹی گورنمنٹ نہیں بلکہ نیشنل گورنمنٹ کی ضرورت ہے جس میں سب پارٹیاں شامل ہوں۔ اس سے بہت سے مسئلوں کا قابل قبول حل نکل سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ گذشتہ تلخ تجربہ کی بنا پر تمام پارٹیاں اس پر رضامند ہو جائیں۔ ابھی میں کوئی راز ظاہر نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ میرے دوست مسٹر فضل الحق بنگال میں تمام پارٹیوں کی نیشنل گورنمنٹ بنانے کی کوشش کرکے تمام ہندوستان کو ایک بہترین راہ دکھا رہے ہیں۔

بمبئی ۱۰ر اکتوبر - رائٹر - ہندوستان کے پہلے ایجنٹ جنرل سر گرجا شنکر باجپئی اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے لئے حال ہی میں ہندوستان سے روانہ ہوگئے ہیں۔

روس کے اعلیٰ افسروں کی روانگی

واشنگٹن - ۱۶ر اکتوبر اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے انکشاف کیا ہے کہ امریکن سفیر مسٹر سٹین برسٹا اور امریکی سفارت خانہ کے ممبران، روس کے دفتر خارجہ کے اعلیٰ افسران امریکہ کے سپلائی مشن کے ممبران ماسکو سے یورپ میں کسی مقام کو روانہ ہوگئے ہیں مسٹر سٹین برسٹ کے ساتھ تقریباً تمام ممبران چلے گئے ہیں، صرف دو سکرٹری اور تین کلرک ماسکو میں رہ گئے ہیں۔

کرے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسمبلی اور کونسل میں ممبر ... مرزا منتخب کئے گئے ہیں۔ اسمبلی کے اس سیشن میں سات سرکاری بل پیش ہوں گے۔

نئی دہلی - ۱۰ر اکتوبر سابق شاہ ایران رضا خاں پہلوی ماریشس جزیرہ میں پہونچ گئے ہیں۔ جنگ کے حالات کی وجہ سے وہ عارضی طور پر رہیں گے جہاں ان کے ٹھہرنے کے لئے ہر سہولت کردی گئی ہے۔

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱
ممالک غیر ۵
سالانہ ۵
ششماہی ۲

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ یکم نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۰ شوال المکرم ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۲

ادبیات

موحدِ اعظم

از جناب مولانا سیماب اکبرآبادی

جناب سیماب اکبرآبادی کی ایک نظم بعنوان موحد اعظم رسالہ شاعر آگرہ کے جولائی نمبر میں شائع ہوئی ہے جس میں مولانا نے شیطان کو سب سے بڑا موحد قرار دے کر سجدۂ آدم کے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کی وجہ یہ بتائی ہے کہ شیطان ذات احدیت کے عشق ومحبت میں اس قدر سرشار تھا کہ اس نے غیر کو اپنا محبوب ومسجود بنانا گوارا نہیں کیا۔ چونکہ مولانا سیماب کا یہ نظریہ عقیدہ اسلام کے خلاف ہے اسلئے اس نظم پر متعدد اصحاب کی طرف سے اعتراضات ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک نظم مشرک اولی کے عنوان سے شیخ محمد ذاکر صاحب ذاکر نے لکھی ہے۔ بہر حال آج مولانا سیماب کی نظم موحد اعظم شائع کی جارہی ہے آئندہ اشاعت میں ذاکر صاحب کی نظم مشرک اولی شائع کی جائے گی۔ (ایڈیٹر)

وہ اک تنہا موحد، وحدت وکثرت کی محفل کا
وہ اک یکتا مبلغ، شعبۂ عرفانِ کامل کا
فرشتوں کا معلم، عالم ملکوت کا عالم
وہ عارف پیشہ، لاہوت کا ناسوت کا عالم
بشر سمجھا نہ اب تک مرتبہ دنیا میں ٹھیک اس کا
کہ ترکِ شرک و بدعت میں نہیں کوئی شریک اسکا
وہ صرف "اللہ" کو ارض وسما میں پوجنے والا
علی الرغم ملائک، جس نے حکم سجدہ کو ٹالا
وہ ناری جس کا سوز عشق میں کوئی نہیں ثانی
سراپا آگ جس کا جسم، لیکن روح نورانی
محبت، کب پرستش غیر کی تسلیم کرتی ہے
محبت اقتضائے حسن میں ترمیم کرتی ہے
محبت میں روا غیروں کو سجدہ ہو نہیں سکتا
سجودِ ماسوا ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا
یہی جذبہ رہا ہے فطرتِ عشق مجاز اب تک
کہ عاشق غیر کی تحریم سے ہے بے نیاز اب تک

"تمھیں چاہوں تمھارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں"
"مرا دل پھیر دو، مجھ سے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا"

تو پھر عشق حقیقی میں کہاں گنجائش شرکت
"حقیقت دوست" کو زیبا نہیں آلایشِ شرکت
عزازیل اور خدا میں واسطہ تھا حسن و الفت کا
ہوا عدوان سرزد، یہ تقاضا تھا محبت کا
جبینِ حسن پر بہم شکن آئیں ادا یہ ہے
مگر عاشق نہ اپنی وضع کو چھوڑے، وفا یہ ہے
خدا کے سامنے سجدہ بشر کو، نقص غیرت تھا
یہی فرضِ عبودیت، یہی حق محبت تھا

بہ ذہنِ عشق حکم سجدۂ آدم نمی گنجد
میانِ طالب و مطلوب سایہ ہم نمی گنجد

کبھی یہ بات آئی تیری تخئیل کہن میں بھی
کہ جو قوت ہے یزداں میں وہی ہے اہرمن میں بھی
کبھی پہنچا ہے تو شیطان کی حد محبت تک
جو اپنی قوتوں کے ساتھ زندہ ہے قیامت تک
خدا کے ساتھ "اعوذ" میں استحکام ہے اس کا
کلام اللہ میں سب سے زیادہ نام ہے اس کا
یقیناً قادر قدرت کے وہ ہے رازداروں میں
کہ آدم تک پہنچ جاتا ہے جنت کے حصاروں میں
یہ بنکر آگ، پانی، خاک بنکر اور ہوا بنکر
حکومت کر رہا ہے نفس پر تیرے خدا بنکر
تجھے گمراہ کرنا بھی تقاضائے محبت ہے
کرے کیوں اس سے الفت کوئی جس سے اسکو الفت ہے!
خلل انداز ہے وہ اسلئے تیری نمازوں میں
کہ شرکت تیری ہو جائے نہ اسکے خاص رازوں میں
خدا نے پیروی سے اسکی، تجھ کو منع فرمایا
کہ تجھ پر سوزِ شیطان کا نہ پڑ جائے کہیں سایا
کہیں تو بھی نہ دردِ عشق کی الجھن میں پڑ جائے
مبادا یہ شرر اڑ کر ترے ایندھن میں پڑ جائے
کہیں تو ہو نہ جائے مقصد ہستی سے بیگانہ
کہیں تو ہو نہ جائے عشق کی مستی میں دیوانہ
تجھے عشق مجازی کی گوارائی بھی مشکل ہے
کہاں تاب و تب عشق حقیقی تیرے قابل ہے؟

تو مشتِ خاک و سوز عشق از افلاک بالاتر
گداز عاشقی از ظرفِ مشتِ خاک بالاتر

دنیائے اسلام

ترکی ابھی خطرہ میں ہے - وزیر اعظم کا بیان

لندن ۲۸ر اکتوبر۔ "بین الاقوامی صورت حالات ابھی تک تاریک ہے اور خطرے سے خالی نہیں ہے"۔ یہ ہے وہ رائے جو ترکی کے وزیر اعظم سر ڈاکٹر سیدم نے ظاہر کی جبکہ آپ نے ترکی کے قومی دن کے موقع پر تقریر براڈ کاسٹ کی۔ یہ دن کل منایا جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ یوروپ، افریقہ اور ایشیا میں قومیں ایک دوسرے سے برسر جنگ ہیں اور انھوں نے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے اپنا سب کچھ جھونک دیا ہے خون کے دریا بہہ رہے ہیں اور تہذیب کی بے شمار یادگاریں مٹ رہی ہیں۔ اس وبال کا اثر ان ملکوں پر بھی پڑ رہا ہے جن کا لڑائی سے تعلق نہیں ہے۔ ہمارا ملک بھی ان میں شامل ہے۔ ہم ترکی کے ہر باشندے کو خبردار کر دینا چاہتے ہیں کہ خطرہ ابھی تک موجود ہے اور وہ دور نہیں ہوا ہے۔ ہماری بہادر فوج پہلے سے زیادہ مضبوط ہے اور آئندہ اور بھی مضبوط ہو جائے گی ہمیں اس پر پورا بھروسہ ہے۔

ترکی کے پریذیڈنٹ سنیچر کو ایک بیان دینے والے ہیں جس میں وہ قومی پالیسی واضح کریں گے۔

انقرہ ۲۷ر اکتوبر۔ آج ٹرکش ریڈیو گورنمنٹ کا یہ اعلان نشر کیا گیا کہ ترک اپنی آزادی اور غیر جانبداری کو قایم رکھنا چاہتے ہیں کسی سے جنگ نہیں چاہتے۔ لیکن اگر کوئی ہم پر حملہ کریگا تو ہم پوری قوت سے اس کا مقابلہ کریں گے۔ اس قسم کی اطلاع لڑنے والے ملکوں برطانیہ اور جرمنی کو دیدی گئی ہے۔ ریڈیو پر پریذیڈنٹ انونو اور قومی جمہوریت سے وفاداری کے حلف کا اعادہ بھی کیا گیا ہے۔

افغانستان میں عید

پشاور ۲۳ر اکتوبر۔ کل کابل اور افغانستان کے دوسرے شہروں میں عید الفطر منائی گئی اور کنگ ظاہر شاہ کا ایک دربار ہوا۔ جس میں ہز ایکسلنسی عبدالاحد خاں نے تقریر کرتے ہوئے ساری قوم کی طرف سے بادشاہ کی سلامتی کی دعا کی۔

سرشتاً تجھکو ہونی چاہئے شیطان سے نفرت
کہ تیرے باپ کو سجدہ نہ کرنا اسکی تھی نیت
مگر یہ کفر تھا اس کا ترے اسلام سے بہتر
ادائے خاص تھی اس کا شعار عام سے بہتر
یہ تیرا سجدۂ رسمی ہے اک نوع ریاکاری
اور اس کا سجدے سے "انکار" تھا شرکت سے بیزاری
ہے سر سجدے میں اور "سبحان ربی" گن رہا ہے تو
یہ سجدہ کر رہا ہے تو، کہ گنتی گن رہا ہے تو؟
ریاکاری میں سر مارا کرے تو فائدہ کیا ہے؟
جو ساری عمر یوں سجدا کرے، تو فائدہ کیا ہے

"وہ سجدہ کیا، رہے احساس جسمیں سر اٹھانے کا
عبادت اور بقید ہوش، توہین عبادت ہے"

خدا کو کر دیا محدود تو نے بام اور در میں
کبھی سجدے ہیں مسجد میں کبھی سجدے ہیں مندر میں
مگر شیطان کا صبح ازل یہ صاف منشا تھا
اشارہ ہو تو ذراتِ دو عالم پر کرے سجدا
ادھر یہ ضد کہ ہو مسجود خاکِ آدم اولی
ادھر یہ پیچ، کہ سجدہ ماسوا کو ہو نہیں سکتا
نیاز و ناز کا یہ راز سمجھا ہے کبھی تو نے؟
بغیر شمع، پروانے کو دیکھا ہے کبھی تو نے؟
وہاں اک ترک سجدہ سے ہوئی یہ برہمی پیدا
قضا کتنے ہوئے ہیں تیرے سجدے؟ کر حساب ان کا

"گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا"

ترے سجدے بہت ارزاں ہیں دنیا کے ریائی میں
میں واقف ہوں، خدا تیرے ہیں لاکھوں اس خدائی میں
کبھی سجدے ہیں تیرے آستانے پر حکومت کے
کبھی ہیں کعبہ و مسجد، دروازے قیادت کے
کبھی تو حسن کے قدموں پہ سجدہ ریز ہوتا ہے
ترا ہر ایک سجدہ معصیت انگیز ہوتا ہے
درخت و سنگ اور ابر و ہوا مسجود ہیں تیرے
ہیں جتنے اہل سرمایہ یہ سب معبود ہیں تیرے
وہی سجدہ خدا کو اور وہی سجدہ ہے انساں کو
ترے نقص پرستش پر ہنسی آتی ہے شیطاں کو
حکایات و روایات کہن میں مبتلا ہے تو
یہ تقلیداً فقط، شیطاں پہ لعنت بھیجتا ہے تو
کہ جب وہ یاد آجاتا ہے تو "لاحول" پڑھتا ہے
خدا کی یاد، اسکی یاد کا گویا نتیجا ہے
تو کہتا ہے کہ شیطاں باعث غفلت ہے یزداں سے
میں کہتا ہوں کہ ہے تمیز یزداں صرف شیطاں سے
سمجھ اس کے مراتب اسکا مشرب اور کام اسکا
تری اس لعنت و نفرت سے اونچا ہے مقام اسکا

تجھے انسان بننے کی ابھی توفیق حاصل ہے
مگر اے آدمی! شیطان بننا سخت مشکل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جہاں پہ توحق عزم مستقل میں رہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۳۲ | کانپور شنبہ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۴۲

اڈیٹوریل نوٹ

پریسیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر

(لندن ۲۹ اکتوبر) سمندری ڈے کے موقع پر پریسیڈنٹ روزولٹ نے جو تقریر کی تھی اس سے برلن کے سرکاری حلقے برافروختہ ہوگئے ہیں جیسا کہ برلن ریڈیو کے تبصروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ جرمن ریڈیو نے پریذیڈنٹ کو "بزدل لیڈر" کہہ کر خطاب کیا اور کہا کہ وہ بین الاقوامی یہودیوں کے ہاتھ میں مضحکہ خیز کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ اور ریڈیو سننے والوں سے کہا گیا کہ پریذیڈنٹ کی یہ تقریر سب سے پاجی پن کی تھی۔

جرمن نیوز ایجنسی کے ذریعہ ایک نیم سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ تقریر بے شرمی، بے غیرتی اور کمینہ پن کا ایک پلندہ ہے۔ جو کسی جدید قوم کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ اسمیں مزید کہا گیا ہے کہ احمقوں کی بکواس کی سرکاری طور پر تردید نہیں کی جایا کرتی۔ ان کی تقریر کا رد عمل سیاسی نہیں بلکہ طبی یا مجرمانہ تفتیش کی دنیا میں ہو سکتا ہے۔ پریذیڈنٹ نے دکھنی اور وسطی امریکہ کے متعلق خفیہ نقشوں کا جو ذکر کیا ہے اس کے متعلق سرکاری طور پر غیر ملکی نامہ نگاروں سے کہا گیا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ اور ان کے مشیر دکھنی امریکہ پر قبضہ کرنے کی اسکیموں پر غور کر رہے ہوں گے۔ پریذیڈنٹ روزولٹ اپنے بیان کو ثابت نہیں کر سکتے۔ جو نقشے انکے خیال میں ہیں وہ دکھنی امریکہ میں مزید اڈے حاصل کرنے کے متعلق ہوں گے۔

واشنگٹن کی خبر ہے کہ اندازہ کے مطابق پریذیڈنٹ کی تقریر کو امریکہ میں پانچ کروڑ آدمیوں نے سنا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پریذیڈنٹ نے گو اپنی تقریر میں جاپان کا براہ راست کوئی ذکر نہیں کیا لیکن سمندری طاقت بڑھانے اور جہازوں پر گولے چلانے کا جو ذکر کیا گیا ہے اس کا جاپان سے بھی تعلق ہے۔ واشنگٹن میں کہا جاتا ہے کہ یہ تقریر جرمنی اور امریکہ میں سیاسی تعلقات منقطع کرنیکا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ پریذیڈنٹ روزولٹ کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر ارلی نے کہا کہ پریذیڈنٹ کی تقریر کے متعلق اتنے بیانات آئے کہ ٹیلیفون اور تار کی لائنیں خراب ہو گئیں۔ جو پیغام آئے ہیں وہ تقریر کے حق میں ۸ اور ایک کے تناسب سے تھے۔

کریمیا میں جرمنوں کا داخلہ

یہ خبر تو کل ہی آ گئی تھی کہ جرمنوں نے روس اور کریمیا کا درمیانی سلسلہ توڑ دیا ہے۔ آج جرمنوں کا دعویٰ شائع ہوا ہے کہ جرمن فوجیں کریمیا میں داخل ہو گئی ہیں ا۔ سر ڈونٹز کے علاقہ میں بھی جرمنوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے یہ دیکھ کر کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے مرکزی اور شمالی تحفظ میں انکی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکتی اپنا زور جنوبی محاذ کی طرف بڑھا دیا ہے۔ لیکن برطانی بھی اس جانب سے غافل نہیں ہیں جنرل ٹموشنکو اور جنرل ویول کی ملاقات ہو چکی ہے جرمن فوجوں کو یہ موقعہ نہ دیا جائیگا کہ وہ کاکیشیا کا علاقہ پار کر کے آسانی کیساتھ وسط یورپ میں جنگ کا مورچہ قائم کر لیں۔ اخبار

بینکچ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ برطانی فوجیں اس بارے میں پہل کرنے کو تیار ہیں برطانیوں کے لئے مصلحت بھی اسی میں ہے کہ وہ کاکیشیا کے محاذ کو فیصلہ کن محاذ بنالیں اگر ڈیلی بینکچ کی اطلاع صحیح ہے تو جلد ہی کچھ ایسے واقعات ظہور میں آنے والے ہیں جن سے یہ ظاہر ہو جائیگا کہ روس اور جرمنی کی جنگ چھڑنے کے بعد سے برطانی بے عمل ہو کر نہیں بیٹھے رہے ہیں برطانیہ میں یہ مطالبہ ہی کیا جا رہا ہے کہ یہ وقت جرمنی پر حملہ کر دینے کے لئے موزوں ہے لیکن یہ معاملہ عوام کے مطالبہ کا نہیں بلکہ فوجی جرنلوں کے فیصلہ کا ہے جب تک مغربی محاذ پر برطانی فوج جرمن فوج سے زیادہ نہ ہو اس وقت تک حملہ کرنا مصیبت مول لینا ہے۔

ترکی کی پالیسی

ترکی کے صدر عصمت انونو کا بیان ہونے والا ہے جس میں ترکی کی غیر ملکی پالیسی بیان کی جائے گی۔ حقیقت ہے کہ شروع جنگ سے اب تک ترکی پالیسی کچھ ایسی رہی ہے کہ کوئی نتیجہ نکالا نہیں جا سکتا کہ انکا رخ کس طرف ہے کبھی یہ خبر آ جاتی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ سے جنگی سامان ترکی میں پہونچ رہا ہے۔ کبھی اطلاع ملتی ہے کہ جرمنی سے سامان جنگ ترکی میں آ رہا ہے۔ حال میں بھی جو خبریں آئی ہیں وہ عجیب متضاد نوعیت کی ہیں۔ ایک طرف تو ترکی کی ریلوے لائن کا سلسلہ شام اور عراق سے ملایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف ترکی کے جرنیل مشرقی محاذ کا معائنہ کرنے کے بعد ہر ہٹلر سے ملاقات کر رہے ہیں اس کے بعد وہ جرمنی کے جنگی کمانڈروں سے بھی ملاقات کریں گے۔ ترکی کے ابتک جنگ سے محفوظ رہنے کی ایک وجہ اسکی جغرافیائی پوزیشن ہی ہے دوسرے سیاسی اعتبار سے بھی وہ ایک کشمکش کے عالم میں ہے۔ حال میں برطانیہ نے ترکی پر کئی احسانات کئے ہیں۔ حالات سے یہ ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ناطرفداری قائم رکھیگا

مسٹر جناح کا بیان

کل مسٹر جناح کے بیان کے بعد مسلم لیگ پارٹی مرکزی اسمبلی کے اجلاس سے واک آوٹ کر گئی۔ اور جیسا طے ہوا ہے اب اس اجلاس میں یہ پارٹی شرکت نہ کریگی۔ کانگریس پارٹی بھی صرف ایک روز کیلئے شریک ہوگی۔ مسٹر جناح نے اپنے بیان میں حکومت کے اس رویہ پر سخت نکتہ چینی کی ہے کہ اس نے ایگزیکٹیو کونسل اور نیشنل ڈیفنس کونسل کے تقرر کے معاملہ میں مسلم لیگ کی پروا نہیں کی۔ ساتھ ہی مسٹر جناح نے یہ بھی واضح کر دیا کہ ہم اب بھی حکومت سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن مسٹر جناح کا مطالبہ محض مرکز کی ذمہ داری حاصل کرنے کے متعلق ہے۔ مسلم لیگ اور کانگریس پارٹی کے مرکزی اسمبلی سے الگ رہنے کا نتیجہ چاہے ایک ہی ہو کہ مرکزی اسمبلی کی نمائندہ حیثیت نہیں رہی۔ لیکن مقصد الگ الگ ہیں۔ کانگریس پارٹی کو تو یہ شکایت ہے کہ ہندوستانی کو بغیر اس کی مرضی معلوم کئے جنگ میں کیوں جھونکا گیا۔ لیکن مسلم لیگ کی خفگی اور ہی وجہ سے ہے۔ وہ مسلمانوں کیلئے کچھ مخصوص

آئینہ کانپور

اپیل ہندوستانی برادری کانپور کی طرف سے کانپور کے تمام جماعتوں اور طبقوں کے نام ایک خط بھیجا گیا ہے جس میں اُن سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ شہر کے فضا اور آپس کے تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے سیاسی تعلقات سے علیحدہ ہو کر ایک ایسی اسکیم تیار کریں جس سے شہر کے ہر طبقہ کے تعلقات میں برادرانہ میل جول پیدا ہو۔ اُمید ہے کہ کانپور کی تمام جماعتیں ہندوستانی برادری کے ساتھ اتحاد عمل کر کے شہری تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گی۔

عید ایٹ ہوم ۲۴ اکتوبر ۴ بجے شام کو حسب معمول سابق جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے اپنے بنگلہ پر شہر کے ہندو مسلم معززین کو ایک پر لطف ایٹ ہوم دیا جس میں شریک ہونے والے حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

ڈاکٹر مراری لال صاحب۔ ایم۔ ال۔ اے۔ ڈاکٹر جواہر لال صاحب ایم۔ ال۔ اے۔ پنڈت متھرا پرشاد صاحب باجپئی۔ مسٹر ٹی۔ ڈی کوچر صاحب کپتن گنگولی صاحب۔ ڈاکٹر بنواری لال صاحب۔ لالہ ہربلاس رائے صاحب۔ مسٹر بشیر احمد خاں صاحب۔ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع صاحب۔ مسٹر ایس۔ایم بشیر صاحب۔ مولوی غلام محی الدین صاحب۔ حاجی محمد حمزہ صاحب۔ حاجی دلدار خاں صاحب۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن کانپور چیلڈرن ایسوسی ایشن نے عید اور دیوالی کے تہوار کے موقع پر مسٹر ایچ ایم سمیع اور لالہ جگل کشور؟ کی صدارت میں جلسے کئے اور بچوں کو شیرینی تقسیم کی۔

جامعہ ادبیہ کا ایٹ ہوم ۲۴ اکتوبر عید کے دوسرے دن ۴ بجے شام کو انجمن کی طرف سے جناب پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب۔ جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر۔ جناب نواب سید انور حسین صاحب انور۔ جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب اثر۔ جناب مولانا سکیم ناطقی صاحب اور خواجہ عبدالسلام نے جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب اثر کے دولتکدہ واقعہ رام نراین بازار میں جامعہ ادبیہ انجمن کو عید کی خوشی میں ایک پر تکلف ایٹ ہوم دیا بعدازاں ایک پر لطف بزم طرح صحبت ہوئی جس میں تقریباً چالیس حضرات نے شرکت فرمائی بعض خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:- جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف۔ جناب مولانا حسرت موہانی صاحب۔ جناب سید علی عباس صاحب حسینی۔ ایم۔ اے۔ جناب پنڈت متھرا پرشاد صاحب باجپئی جناب مسٹر جی سی نگم۔ جناب ڈاکٹر سکسینہ صاحب جناب مسٹر ایس۔ بی ٹنڈن صاحب۔ جناب مسٹر ایس۔ پی نہرہ صاحب۔ جناب مولانا سید ابو محمد صاحب ثاقب۔ جناب مولانا حکیم سید اصغر حسین صاحب واسطی۔ جناب نواب صادق صاحب شمس آبادی۔ جناب سخا صاحب شاہجہانپوری۔ جناب حامد تحسین صاحب۔ جناب فرخ صاحب۔ جناب شاکر صاحب۔ جناب سید مرتضیٰ حسین صاحب۔ جناب ابن فرزند حسین

انجمن وطن کا ایٹ ہوم ۲۴ اکتوبر عید کے دوسرے دن ۸ بجے صبح انجمن وطن کانپور کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا جلسہ میں مختلف الخیال اصحاب نے شرکت فرمائی جن میں ممتاز حضرات یہ تھے۔ ڈاکٹر مراری لال ایم۔ایل۔ اے۔ ڈاکٹر جواہر لال ایم۔ایل۔ اے۔ مولانا اسمٰعیل ذبیح۔ مسٹر محمد فاروق۔ مسٹر محمد یونس۔ مسٹر راجندر نگم۔ مسٹر مصطفیٰ حسین نیر۔ مسٹر نریش چندر جس میں حسب ذیل تجویز بالاتفاق رائے سے پاس ہوئی:- "انجمن وطن کانپور کا یہ جلسہ ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ فضا کو ہندوستان کے حق میں سم قاتل خیال کرتے ہوئے اُمید کرتا ہے کہ اگر سیاست کو نام نہاد مذہبی جذبات سے علیحدہ رکھ کر اقتصادی پروگرام پر عمل کیا جائے تو ہماری ساری دقتیں ختم ہو جائیں اس لئے یہ جلسہ ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ طبقاتی تنظیم کو پیش نظر رکھیں اور ہندوستان کا مجوزہ دستور اسی بنیاد پر قایم کریں۔" بعد ازاں ایک پر لطف ٹی پارٹی دی گئی۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ۲۹ اکتوبر کی شام کو مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع کی صدارت میں ہوا جس میں سر اقبال لائبریری کو ڈیڑھ ہزار روپیہ کی یکمشت اور ۲۵ روپیہ ماہوار کی امداد دینے کا فیصلہ ہوا اور مسٹر تلک چند گوئیل کا یہ رزولیوشن بھی منظور ہو گیا کہ بورڈ جنگ کی امداد کے لئے دس ہزار روپیہ سالانہ گورنمنٹ کو دیا کرے۔

ضمنی الیکشن کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حلقہ ادرتھا کے انتخاب میں لالہ ہر پرشاد صاحب کامیاب ہوئے ان کے مقابلہ میں مسٹر رام ناتھ سنگھ تھے۔

جواہر ڈے کانپور ڈسٹرکٹ سیتہ گرہ کمیٹی نے ۸ نومبر ۱۹۴۱ء کو جواہر ڈے منانا طے کیا ہے۔

فہرست ووٹران یو۔پی لیجس لیٹو کونسل کے انتخابات کی فہرستیں زیر نظر ثانی ہیں جو لوگ ووٹر کی حیثیت رکھتے ہیں ان کو افسران متعلقہ کے پاس درخواست دینا چاہئیے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کے مربی ہونا مندرجہ ذیل حضرات نے منظور فرما لیا ہے: جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر جناب نواب سید انور حسین صاحب انور جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب اثر جناب شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر اور جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی۔

گیس کا مظاہرہ ۲۵ اکتوبر کو پولیس لائن میں آنسو گیس کا مظاہرہ کیا گیا جس سے ناجائز اور خلاف قانون اجتماع کو منتشر کیا جا سکتا ہے اس گیس کے استعمال سے عارضی طور پر مجمع اندھا ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں۔

میوزک کانفرنس ۲۵ و ۲۶ اکتوبر کو میوزک کانفرنس کا بارھواں اجلاس کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ہوا جس میں بیگم اعزاز رسول پریسیڈنٹ میوزک کانفرنس نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملک کی مختلف قوموں میں اتفاق پیدا کرنے کے لئے کلچرل پروگرام بہت ضروری ہے۔ آپ نے میوزک اور رقص کی ترقی کے خیال سے سنگیت سماج کی کاموں کی تعریف کی۔ کانفرنس کافی دلکش اور دلچسپ تھی اور ماہرین فن نے تشریف لا کر کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

سناتن دھرم کالج ۶ ہفتہ کی ہڑتال کے بعد سناتن دھرم کالج ڈاکٹر مراری لال صاحب کی کوشش سے کھل گیا طالب علموں نے اپنی طرف سے جھگڑے کا معاملہ طے کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کو اختیار دیا ہے اور کمیٹی نے پورے اختیارات بابو کرما جیت سنگھ کو دے دیئے ہیں۔

لوکل بورڈوں کے کانگریسی ممبر کانپور کانگریس سیتہ گرہ کمیٹی نے میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اُن ممبروں سے جو کہ کانگریس ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں اُن سے دریافت کیا ہے کہ کیا وہ ۸ روز کے اندر استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہیں۔

جنم اُتسو گورونانک جی حسب معمول امسال بھی سنگھ سبھا کی طرف سے ۲ و ۳ نومبر کو آنجہانی گورونانک جی کا جنم اُتسو گوردوارہ لاٹوش روڈ میں منایا جائیگا جس میں معززین شہر کو بلا قید مذہب و ملت مدعو کیا گیا ہے ۲ نومبر ۳ بجے دن کو جلوس اُٹھیگا جو شہر کے خاص بازاروں میں گشت لگائے گا۔ ۳ نومبر کی رات کو شاعرہ اور کوی سمیلن (ہندی مشاعرہ) ہوگا۔ جس میں شہر کے خوش گو شعرا کو دعوت شرکت دی گئی ہے۔

مشاعرہ جناب حکیم نثار احمد صاحب صدیقی قنوجی سکرٹری مشاعرہ کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ یکم نومبر ۸ بجے رات کو جناب مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں کرنیل گنج متصل رفاہ عام کلب لائبریری ایک مشاعرہ ہوگا۔

یوم اُردو کی تاریخ میں توسیع بزم ادب حلیم کالج کانپور کی طرف سے یوم اُردو ۱۳ اکتوبر کو منایا جانے والا تھا لیکن دیوالی اور عید کی تعطیلات کی وجہ سے اس کی تاریخ ۱۳ اکتوبر سے تبدیل کر کے ۶ نومبر ۱۹۴۱ء مقرر کی گئی ہے

بشیر غوری کپ ڈبیٹ ۱۵ نومبر ایک بجے دن کو حلیم مسلم کالج کا مباحثہ بشیر غوری کپ ڈبیٹ ہوگا جس کا موضوع بحث یہ ہوگا ہندو مسلمانوں کی آبائی ملکی اور قومی زبان صرف اردو ہے۔

مولانا مودودی ۳ نومبر کو مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی ایڈیٹر رسالہ ترجمان القرآن لاہور کانپور تشریف لا کر دفتر اتحاد ملت میں قیام فرمائیں گے (محلہ دلالی محل میں) اور اتحاد ملت کے زیر اہتمام جلسے ہوں گے جس میں جناب موصوف تقریر فرمائیں گے۔

یو۔پی۔ اسٹوڈینٹس فیڈریشن ۳۰ و ۳۱ اکتوبر کو الہ آباد میں یو۔پی اسٹوڈینٹس فیڈریشن کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہوا جس میں مجلس عاملہ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ سوویٹ روس پر جرمنی کے وحشیانہ حملہ کی پرزور مذمت کی اور یہ طے کیا گیا کہ ۵ نومبر سے ۱۲ نومبر تک پورے صوبہ میں ایک سوویٹ ہفتہ منایا جائے۔ یہ بھی طے پایا کہ کانپور میں ۲۲ و ۲۳ نومبر کو ایک کانفرنس کیجائے جس کی صدارت کے لئے میاں افتخار الدین صدر پنجاب پراونشل کانگریس کو لکھا گیا ہے۔

یو۔پی کلچرل کانفرنس کانپور میں یو۔پی کلچرل کانفرنس سر رادھا کرشن کی صدارت میں نومبر کے آخر ہفتہ میں ہونے والی ہے۔

عید کارڈ میاں محمد لطیف صاحب منیجنگ پروپرائٹر ایسٹرن انڈسٹری لمیٹڈ کانپور نے عید کے موقع پر معززین شہر کو خوبصورت عید کارڈ بذریعہ ڈاک بھیجکر اہل شہر کو عید کی مبارکباد دی۔

شادی کے سلسلہ میں ایٹ ہوم رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایڈوکیٹ ایم۔ ال۔ سی چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی بھتیجی (آنجہانی رائے بہادر آنند سروپ کی صاحبزادی) موتری دیوی کی شادی مسٹر پرکاش چند ایم۔ ایس۔ سی (ولد رائے صاحب پرتھی ناتھ رئیس و آنریری مجسٹریٹ فتحگڈھ) کے ساتھ ۱۳ اکتوبر کو ہوئی۔ یکم نومبر ۴ بجے شام کو رائے بہادر صاحب موصوف معززین شہر کو ایک پرتکلف ایٹ ہوم دے رہے ہیں۔

ہندوستانی برادری ۱ نومبر ۵ بجے شام کو مسٹر ایم ایچ عابدی سکرٹری ہندوستانی برادری کی طرف سے برادری کی ایک میٹنگ بنگلہ نمبر ۶۸ چھاؤنی میں ہوگی۔

ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ کمیٹی ۴ نومبر ۸ بجے صبح کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوگی۔

پٹرول راشن یکم نومبر سے ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء تک کے زمانہ کے لئے پٹرول راشن کی درخواستیں وصول کی جائیں گی فارم درخواست کلکٹری کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

سبد گل

امریکن جرنلسٹ گورڈن نیگ لکھتا ہے کہ ہٹلر سے ملاقات کے دوران میں جس چیز نے اسے زیادہ متوجہ کیا وہ اس کی ''ٹوتھ برش'' کی قسم کی مونچھیں نہ تھیں۔ بلکہ اس کا ایک سونے کا دانت تھا جو منہ کے اندر سامنے چمک رہا تھا اور جسے ہٹلر ہر وقت لگائے رہتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ چونکہ ہارلی اسٹریٹ کے طبی ماہروں کے خیال میں ہٹلر کو قالین چبانے کی بیماری ہے اس لئے اگر منہ میں ایک دانت کی کمی رہ جائے گی تو وہ قالین یا دری چبا نہیں سکے گا۔

سر فرانسس نیگ ہزبینڈ فرماتے ہیں کہ برطانی قوم کو ہندوستان کے مسئلہ میں بخل سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ کوئی بڑا اور قابل قدر کارنامہ پیش کرنا چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم ہندوستان کو کھو بیٹھیں لیکن ہم اپنی روح کو پھر سے حاصل کر سکتے ہیں سر فرانسس کا کہنا صحیح ہے لیکن برطانیہ کی روح کبھی کھوئی نہیں گئی تھی جو پھر سے حاصل کی جائے۔ جو چیز برطانی قوم میں سرے سے معدوم ہی ہے اسے وہ کھو کیوں کر سکتی تھی۔ رہا ہندوستان تو شاید برطانیہ اسے کھونے ہی پر تلا ہوا ہے۔

مسٹر ستیا مورتی کہتے ہیں کہ مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ووٹ کے وقت ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر کس لابی میں جاتے ہیں لیکن یہ تماشا تو وزیٹروں کی گیلری سے بھی دیکھا جا سکتا ہے!

ممالک اسلامیہ کے رزولیوشن

دہلی ۲۷ اکتوبر۔ آج سہ پہر کو چار بجے سے مسلم لیگ کی آل انڈیا کونسل کا اجلاس شروع ہوا جس میں یہ رزولیوشن واپس لے لیا گیا کہ ایران عراق اور شام سے برطانی حکومت اپنی فوجیں واپس بلالے اور یہ پاس ہوگیا کہ ہم مسلمانان ہند اسلامی ملکوں میں یورپین حکومتوں کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر حکومت برطانیہ نے اسلامی ملکوں کی جانب اپنا رویہ نہ بدلا تو ہم اس کی تبدیلی کے لئے مؤثر اقدامات پر مجبور ہوں گے۔ مسٹر جناح کو بہ حیثیت آل انڈیا مسلم لیگ اس رزولیوشن کے الفاظ میں مناسب تبدیلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

فرانسیسی سمالی لینڈ پر حملہ

دمشق ۲۶ اکتوبر۔ گورنر فرانسیسی سمالی لینڈ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی فوجوں کے دستوں نے دسنا یٹو پر قبضہ کر لیا ہے یہ مقام موڑا سے اتر پچھم میں ۲۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور موڑا جر بنی سے اتر پچھم کو ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

۳۰ لاکھ عورتوں کی بھرتی

لندن ۲۵ اکتوبر۔ برطانیہ میں ۲۹ سال سے لیکر ۴۰ سال تک عمر کی ۳۰ لاکھ عورتیں اس سال کے آخر تک نیشنل سروس میں بھرتی کی جائیں گی۔ لندن میں ہر ہفتہ ایک ہزار عورتوں کی بھرتی ہو رہی ہے

× سے زیادہ خوشنما اور دلفریب ہیں۔ دریائے جہلم میں اگر کشتی کے ذریعہ سفر کیا جائے تو دونوں پر شاہان مغلیہ کی بنوائی ہوئی جا بجا مختصر تفریحی عمارات اور باغات نظر آتے ہیں۔ جس طرح سطح سمندر سے تیرہ ہزار فٹ کی بلندی پر مرنجان میں ایک بہت شاندار باغ ہے لیکن اس مقام تک سیاح عام طور پر بہت کم جاتے ہیں

* موسم کی پروا کرتا ہے نہ کسی قزاقی یا رہزن کی بلکہ مہمان کو حتی الامکان بہت دور کسی دوسرے شہر کی آبادی تک پہنچا دیتا ہے۔ عورتیں آزادی اور خود مختاری اس حد تک موجود ہے کہ اپنے مہمانوں کی رہبری کی خدمات اکثر وہی انجام دیتی ہیں

ادب لطیف

خیالات!

(ترجمہ از ٹیگور)

آرزوئیں ہماری زندگی کی تاریکیوں کو توس و قزح کی رنگینیوں سے بدل دیتی ہیں ہم خود تو دنیا کو سمجھنے کی کوشش کرتے نہیں اور الٹا الزام دیتے ہیں کہ اس نے ہم سے دغا کی،

اے دوست میری شراب میرے جام میں ہے جب غیر کے پیالہ میں ڈالی جاتی ہے تو سرور ایک باقی نہیں رہتا۔ غم میرے دل میں اس طرح ہو گیا ہے جیسے خاموش درختوں میں شام۔ زندگی محبت میں کم ہو کر ہمیشہ دیت ہو گئی ہے۔ زندگی کو بہار کے پھولوں کی طرح کھلنے دو اور موت کو خزاں کی پتیوں کی طرح مرجھانے دو۔

(رحمتہ درد دہلوی)

ص ہی پارٹ ادا کرنے کے لئے پیدا ہوئی تھی، مینا، صادق علی۔ نیلا نظور راجہ۔ لالہ یعقوب اور کے این سنگھ وغیرہ بھی اپنی اپنی جگہ خوب ہیں ''سکندر'' ۱۶ اکتوبر سے دہلی اور ۱۷ اکتوبر سے لاہور میں پلازا اور رٹز میں بیک وقت دکھایا جا رہا ہے اسکے علاوہ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ میرٹھ امرتسر اور پٹنا وغیرہ میں بھی اسکی وسی تاریخ سے نمائش جاری ہے۔

ص ص سفید لباس اور شوخ اختیار اسکو دیا جاتا ہے۔ کوہ قاف کے بعض حصوں میں شادی کے دن دلہن کو ایک جگہ بلا کچھ کھلائے پلائے بٹھائے رکھتے ہیں تمام دن گذر جکنے کے بعد زیادہ رات گئے رسومات شروع کیجاتی ہیں۔ اسکے بعد سارے مہمان دلہا کے گھر روانہ ہو جاتے ہیں کسی خاندان میں شادی کے بعد ہی دلہن اپنے نئے گھر اور زراعت خانے کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے بعض گھرانوں میں مدتوں دلہن کا شدید پردہ رہتا ہے۔ دولھا کا کوئی عزیز اسے نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن یہ بندش اپنوں ہی سے ہوتی ہے۔ اجنبی لوگوں سے نہیں ہوتی۔ اگر وہ کسی طور سے ''اندرون خانہ'' جائیں تو دلہن کو دیکھ لیتے ہیں۔ یہ عورتیں شوہر کے اسلحہ کی حفاظت اور خبر گیری میں مشہور ہیں۔ جب کسی خاتون کے بہادر شوہر کو کسی مہم پر جانا پڑے۔ تو یہ ان کو غیرت دلا کر ہر امکانی کوششوں سے اس امر پر آمادہ کر دیتی ہیں کہ وہ اپنے خنجر آبدار کو یا تو غنیم کے خون سے رنگین کرکے بہادروں کی فہرست میں نام لکھائے، یا اپنے خون سے اس کے خونخوار ہتھیار کی پیاس بجھائے۔ یہ ہے وہ بہادرانہ اور فاتحانہ ذہنیت جو کوہ قاف کی پہاڑی عورتوں کو جوش وطنیت پر آمادہ کرنے اور ابھارنے کو کافی ہیں ان کے دعوتوں اور تہواروں میں خوب کھانے پینے اور خوشیاں منانے کی رسم ہے۔ عزیز دار اور دوست باہم ملکر بڑی رونق کا وقت گذارتے ہیں۔ تعزیہ داری کے وقت اتفاقاً کوئی مر جاتا ہے تو بے حد غم و اندوہ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جب شوہر مر جاتا ہے تو بیوی اسکے لاش کے قریب گر کر اور اس کا نام لے لیکر روتی اور سر کے بال نوچ ڈالتی ہے اور ماتم کرتے ہوئے انتہائی صدمے سے نڈھال ہو کر گر پڑتی ہے۔ جنازہ میں متوفی کے گھوڑے کو ساز و سامان سے آراستہ کرکے ساتھ رکھتے ہیں اور اس کے کل ہتھیار بھی کوئی ملازم اٹھائے رکھتا ہے۔ عزیز دار خوب زور شور سے آہ و بکا اور ماتم کرکے میت کو آخری منزل پہونچا دیتے ہیں اور یہ سوگ چھ ہفتے جاری رہتا ہے۔

اجنبی لوگوں کے ساتھ ان کی مہربانی اور سخاوت قابل تعریف ہے جب کوئی مہمان وارد ہوتا ہے تو خاندان کا بزرگ اس کو نہایت خندہ روئی سے ہاتھوں ہاتھ لیتا ہے۔ اسکی بیحد خاطر و تواضع کی جاتی ہے۔ یہ خدمت گھر کی لڑکیوں کے سپرد ہے کہ مہمان کے آرام و آسائش کا سامان کریں۔ جب یہ اجنبی مہمان رخصت ہوتا ہے تو میزبان خاص دور تک اسکو چھوڑنے کے لئے جاتا ہے۔ ایسے موقع پر نہ وہ اچھے برے ×

عالم نسواں

کوہ قاف کی عورتیں

کوہ قاف کی عورتیں دنیا میں سب سے حسین و جمیل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان کے حسن و جمال نے یہاں تک شہرت حاصل کی ہے کہ کوہ قاف کی عورتوں کو پریوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم ان خوبصورت عورتوں کے حالات درج کرتے ہیں۔ جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کا تمدن اور ان کی معاشرت کس قدر سادہ ہے۔

کوہ قاف کی خواتین کا مذہب طرز بود و ماند اور تمدن وسط ایشیا کے مسلمانوں سے ملتا جلتا ہے۔ ان کی معاشرتی حیثیت قدیم رسم و رواج کے مطابق چلی آتی ہے چنانچہ ہر امر میں سادگی کو ملحوظ رکھنا زیادہ بہتر سمجھتی ہیں۔ مہماں نوازی کا شوق بیحد ہے۔ عورتیں کسی مسافر کو پناہ دینا اپنا نصب العین سمجھتی ہیں۔ خصوصیت سے نوجوان کنواری لڑکیاں اس خدمت کو انجام دینے میں اپنی بہادری تصور کرتی ہیں تمام دنیا میں ان کی شہرت حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے ہو چکی ہیں۔ اعضا کا تناسب۔ آنکھوں کا شاعرانہ عمق۔ لانبی اور سیاہ مژگاں شمشیر بھویں۔ ستواں ناک۔ کشادہ پیشانی۔ ملائم اور دراز ریشمی بال۔ شفاف رنگ اور دلکش چہرے اس سرزمین کی عورتوں کو پریاں قرار دینے پر مجبور کرتے ہیں لیکن اس کے حسن کی شہرت بدقسمتی سے ہمیشہ ان کی تباہی کا باعث بن کر رہی ہے قرب و جوار کے لوگ کبھی انہیں بردہ فروشوں کے ہاتھ بیچ دیتے اور زر کثیر حاصل کرتے اور کبھی اپنے گھر میں ڈال لیتے تھے۔ اگرچہ فطرت نے انہیں بے حد حسن و دلکشی بخشی ہے۔ پھر بھی کوہ قاف کی عورتیں حسن کی افزائش کے لئے طرح طرح کی تدبیریں کام میں لاتی ہے۔ بلکہ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق اعضاء میں تبدیلیاں پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں۔

بچی پیدا ہوتے ہی اس کی کمر میں ایک چرمی کمربند باندھ دیا جاتا ہے اور اس کو خوب کس کر سی دیتے ہیں پھر وقتاً فوقتاً اس کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کمر کی ساخت نازک خوبصورت اور موزوں ہو جاتی ہے۔ یہ کمر شادی کے بعد ہی اتارنے کا دستور ہے۔

ان کی تعلیم اور گھر ہی پر شروع کرادی جاتی ہے۔ مائیں انہیں سینا پرونا میں ماہر کرا دیتی ہیں۔ پھر وہ بہت جلد اپنے اور گھر کے تمام لوگوں کے کپڑے سینے لگتی ہیں۔ اس کے بعد سوزن کاری اور کشیدہ کاریوں میں ان کی مشق اس طرح بڑھاتی ہیں کہ ان کا ثانی نہیں ملتا۔ چمڑے کی دست کاری بھی انہیں خوب آتی ہے۔ ان کی شادیاں والدین کی مرضی سے بارہ سال کی عمر میں کر دی جاتی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بردہ فروشوں اور ڈاکوؤں کا ڈر ان پر اس قدر مستولی رہتا ہے کہ کم سنی کے بیاہ میں نجات کی صورت نظر آتی ہے۔ بعض حصوں میں یہاں تک احتیاط برتی جاتی ہے کہ لڑکی پیدا ہوتے ہی منسوب کر دی جاتی ہے۔

نکاح کے وقت تک لڑکا لڑکی ایک دوسرے سے ناآشنا رکھے جاتے ہیں۔ یہاں نکاح کی رسم یوں ہوتی ہے کہ پہلے دلہن اپنے منگیتر کو اسلحہ اور ہتھیار ''تحفہ'' بھیجتی ہے۔ اس کے عوض بیش قیمت زیورات اور قیمتی لباس حسب حیثیت دلہا کی طرف سے آتا ہے۔ پھر شادی کے روز یہ لباس اور زیورات مذہبی پیشوا کو شگن اور دعا کے لئے دئے جاتے ہیں۔ دلہن کا باپ دلہا کے باپ سے خاندانی نسب نامے کا تبادلہ کرتا ہے جب تک سلسلۂ نسب اطمینان بخش ثابت نہ ہو۔ شادی بیاہ کا خیال ہی عموماً نہیں کیا جاتا۔ اس کے بعد دلہن کا باپ مہر کا ایک خاص حصہ ادا کر دیتا ہے بقیہ حصہ کی ادائیگی پہلے بچے کی پیدائش کے بعد ہوتی ہے اس وقت دلہن کو ایک معزز شادی شدہ خاتون کا اعزاز حاصل ہوتا ہے۔ اور سفید نقاب۔ ص ص

بچوں کی دنیا

کشمیر میں شاہان مغلیہ کے باغات

آج کی صحبت میں ہم کشمیر میں شاہان مغلیہ کے باغات وغیرہ کے مختصر طور پر حالات تمہاری معلومات کیلئے درج کرتے ہیں:

ترک مغل اور تاتار ایک ہی زنجیر خاندان کی چار عظیم الشان سلطنتیں قائم تھیں۔ عثمانیوں کی ٹرکی پر قاچاریوں کی ایران میں۔ مانچوؤں کی چین میں۔ اور چغتائیوں کی ہندوستان میں۔ چین میں خاندان مانچو کے علاوہ باقی تینوں خاندانوں کا مذہب اسلام رہا موخر الذکر چغتائی سلطنت جو ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کے نام سے صدیوں حکمراں ہوئی، اسکی جھلملاتی ہوئی شمع اقتدار ۱۸۵۷ء کے غدر میں گل ہو گئی۔ اور عثمانی۔ قاچاری اور مانچو خاندان کی حکومتیں جنگ یورپ کے زمانہ میں پوشیدہ ہو گئیں۔ ایران اب کسی تاتاری حکمراں کے قبضہ میں نہیں بلکہ رضا شاہ پہلوی ایرانی النسل ہے۔ چین اور ٹرکی میں جمہوری حکومتیں قائم ہو گئیں اور ہندوستان کی آزادی خاک میں مل گئی۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہ سمجھنا چاہئے کہ اب ترک یا تاتاری خاندان کی کوئی سلطنت دنیا کے پردہ پر موجود نہیں ہے۔ ترک مغل یا تاتاری خاندان سے شان ملوکیت ضرور مٹ گئی لیکن ان کی شاہانہ یادگاریں اب بھی قائم ہیں۔

ہندوستان میں چغتائی ترکوں کا شاہی خاندان عرصہ دراز سے حکمراں تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے رسم و رواج کو ترک نہیں کیا تھا۔ مغل حکمراں گرمیوں کے زمانہ میں میدانوں سے پہاڑ کی جانب ہمیشہ چلے جاتے تھے۔ آگرہ سے فتح پور سکری۔ فتح پور سکری سے دہلی۔ دہلی سے لاہور۔ اور لاہور سے کشمیر کا سفر ان کے معمولات میں شامل تھا عام طور پر فروری کے مہینے میں شاہی قافلہ کشمیر روانہ ہوتا تھا۔ اور شروع نومبر سے میدانوں کی جانب واپس آتا تھا۔ چنانچہ لاہور اور کشمیر میں چغتائی بادشاہوں کی وہ عمارتیں اور باغات جو انہوں نے اپنی سیر و تفریح کے لئے بنوائے تھے آج بھی موجود ہیں۔ لاہور میں شالامار باغ ایک قابل دید چیز ہے اور ایک کشمیری باغ کے نمونہ پر بنایا ہوا ہے۔ عہد مغلیہ میں کشمیر کا خطاب جنت نظیر تھا۔ اور شاہان مغلیہ کو یہاں کی آب و ہوا اور قدرتی مناظر سے غیر معمولی دلچسپی تھی۔ کشمیر کے پایہ تخت سرینگر کی ڈل جھیل اپنی دلفریبیوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ مغل بادشاہوں نے اس کے گرد نشیب کی جانب کئی باغات نصب کرائے تھے۔ ان میں سے ایک خوشنما باغ نشاط باغ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لاہور کے شالامار باغ کی طرز پر بنا ہوا ہے اور اس کے تختے بتدریج بلند ہوتے چلے گئے ہیں۔ اور یہاں کے قدرتی مناظر بدرجہ غایت دلفریب ہیں۔ باغ کے گوشوں پر چھوٹی چھوٹی عمارتیں بنی ہوئی ہیں جہاں بیٹھ کر شاہان مغلیہ قدرت کے روح پرور منظروں سے اپنا جی بہلاتے تھے۔ عہد سلطنت میں اس باغ کی بہار روضۂ رضواں سے کم نہ ہوگی۔

ڈل جھیل سے کسی قدر فاصلہ پر کشمیر کا مشہور شالامار باغ ہے جس کی نقل لاہور میں اپنے ناظرین سے خراج تحسین وصول کرتی ہے اس باغ میں سنگ مرمر کی متعدد اونچی سر ہاؤس بنے ہوئے ہیں۔ شالامار باغ کی دلفریبی کا مرقع قلم نہیں کھینچ سکتا۔ اسکو دیکھنے سے خدا کی قدرت معلوم ہوتی ہے۔

شالامار باغ کے قریب شاہان مغلیہ کا ایک اور شاندار باغ نسیم باغ کے نام سے مشہور ہے اس میں چنار کے درختوں کے جھنڈ بہت خوشنما ہیں اور خاص کوشش سے نصب کئے گئے تھے۔ وادی کے دوسری جانب اچھبل میں دریائے جہلم کے منبع کے قریب شاہان مغلیہ کی ایک اور شاندار تفریح گاہ ہے جس کے خوشنما فوارے خاص طور پر قابل دید ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نواح میں شالامار باغ کے بعد اور شاہانہ جائے تفریح ×

پردۂ فلم

سکندر کی ہندوستان میں بے پناہ مقبولیت

آج تک ہندوستان نے ایسی بلند پایہ فلم تیار نہیں کی آج تک کسی فلم کا اتنا شاندار خیر مقدم نہیں ہوا ہم میں سے کس نے پورس اور سکندر کی جنگ کا حال نہیں سنا۔ اب بھی جب ہم تاریخ کے اس باب پر انگلی رکھتے ہیں تو ہمارے سامنے کچھ روشنیاں لرزتی ہیں۔ آہستہ آہستہ ہماری آنکھوں سے زمانے کا تاریک پردہ سرکتا ہے اور ہم دو برس کا طویل فاصلہ طے کرکے تاریخ عالم کے اس زریں دور میں پہونچ جاتے ہیں جب سکندر فتح عالم کا ارادہ لیکر ایران پر حملہ آور ہوا، لیکن خود ایک ایرانی دوشیزہ کی محبت سے مغلوب ہو کر رہ گیا اس کے بعد ہندوستان کی باری آئی۔

ایران اور کئی دوسرے ممالک کی چھاتی میں یونانی حکومت کے جھنڈے نصب کرتا ہوا آخر جہلم تک آپہنچا جہاں پنجاب کے جانباز حکمراں مہاراجہ پورس نے تلواروں کی جھنکار اور تیروں کی بوچھار سے اس کا استقبال کیا یہ وہ وقت تھا جب ہندوستان کی عظمت کے آگے ہمالیہ کی بلند پروازیاں بھی سرنگوں تھیں اور ہمارا ملک بزرگی وعظمت، جاہ و جلال، [illegible] میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ یہ اس کہانی کا بہت مختصر سا اقتباس ہے جسے سکندر کی شکل میں پردۂ سیمیں پر منتقل کرنے کا جب ہندوستان کے مایہ ناز فلم ساز سہراب مودی نے اعلان کیا تھا تو فلمی دنیا میں حیرت و استعجاب کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔ اس کہانی کو فلم کی شکل میں پیش کرنے کے لئے لاکھوں روپے درکار ہوں گے۔ ... سکندر کون بنے گا؟ رخسانہ کون بنے گی؟ پورس کا کردار کون پیش کرے گا؟ جنگ کے مناظر کون [illegible] کیسے جائیں گے اس قسم کے ہزاروں سوالات تھے جو گرانڈیل چٹانوں کی طرح سکندر کی فلمبندی کے راستے میں حائل تھے۔ لیکن سہراب مودی کے مستحکم ارادے کے کبھی بھی پاؤں نہ ڈگمگائے۔ ان کی تمام مشکلیں آسان ہو گئیں اور انہیں اس عظیم کوشش میں عظیم کامیابی نصیب ہوئی جسے وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی مہم سمجھتے ہیں بمبئی میں منروا موویٹون کا یہ شاہکار بیک وقت تین سینماؤں میں ریلیز کیا گیا۔ وہاں سے آمدہ ایک ''تار مظہر ہے کہ سکندر کے پہلے ہفتہ کی آمدنی سے تقریباً دگنی ہے۔ سہراب مودی ہندوستان کے پہلے ڈائرکٹر ہیں جنہوں نے لڑکے اور لڑکی کی کہانی کی پگڈنڈی سے ہٹکر تاریخ کی عمیق سمندر سے قیمتی جواہر ریزے نکالے اور ہمیں پیش کئے۔ ہم جوہر اس چیز کو سونا سمجھتے ہیں جو مغرب کی پیداوار ہو'' پکار میں انہوں نے شاہان مغلیہ کے جاہ و جلال، عدل و انصاف اور اچھوتوں کی بہادری کا انتہائی اثر آفریں نقش پیش کیا تھا۔ اب کی بار انھوں نے ہندوستان کی قدیم تاریخ کے ایک سنہرے ورق کو سکندر کی شکل میں پردۂ اسکرین پر پیش کیا ہے۔

سہراب مودی نے جہاں اپنی ڈائرکشن کے اعجاز سے سکندر کو اتنا بلند پایہ فلم بنا دیا ہے۔ کہ ہندوستان بجا طور پر اس پر ناز کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ یہ میری صنعت شاہکار عظیم ہے۔ وہاں انہوں نے مہاراجہ پورس کا کردار بھی اس خوبی سے پیش کیا ہے کہ دیکھنے والوں کی زبان سے بے اختیار کلمۂ تحسین نکل جاتا ہے۔ ''سکندر'' میں ان کی اداکاری دیکھکر آپ اچھی طرح جائزہ کر سکیں گے۔ کیونکہ ایک کامیاب تمثیل نگار ماضی کے کسی انسان کی روح اپنے جسم میں منتقل کر لیتا ہے۔

پرتھوی راج سکندر کے روپ میں پیش کئے گئے ہیں۔ انہوں نے ''سکندر'' میں تمثیل نگاری کے ایسے جوہر پیش کئے ہیں جن کی مثال ہماری فلمی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ رخسانہ کے پارٹ کے لئے سہراب مودی نے ون مالا کو منتخب کیا جس نے اپنی تمام خوبیوں کو مجتمع کرکے اس پارٹ کو اس طرح نبھایا ہے کہ ایک نقاد کو بے اختیار کہنا پڑا۔ ون مالا ص

اقوالِ زرّیں

مصیبت خدا کی یاد دلاتی ہے اور انکساری کو پیدا کرتی ہے۔

عقلمند انسان بولنے سے پہلے اور بیوقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

عاقل شخص ہمیشہ بدگمان لوگوں سے بچ کر رہتا ہے

عقلمند آدمی صبر کرتا ہے اور بیوقوف انتقام لینا چاہتا ہے۔

خیرات کو بتا کر اور احسان کو جتا کر بیکار مت کرو۔

اگر کسی کے پاس بیٹھنے میں خرابی ہے تو دور رہنا بہتر ہے۔

مصیبت میں رنج نہ کرو کیونکہ وہ نہ مصیبت کو ٹال سکتا ہے اور نہ کم کر سکتا ہے۔

قانع آدمی کے لئے دنیا کے سخت سے سخت مصائب آسان ہو جاتے ہیں

موجِ تبسم

دیہات کی مسجد میں ایک ملا صاحب پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے لڑکوں کی ٹولی جا رہی تھی۔ ایک لڑکے سے اُنھوں نے پوچھا۔
ڈاک خانہ کا راستہ کدھر ہے؟
ایک لڑکا ان کے ساتھ ہو لیا اور ڈاکخانہ تک پہونچا آیا۔
ملا صاحب نے خوش ہو کر لڑکے سے کہا: بڑے اچھے لڑکے ہو۔ میرے پاس ضرور آیا کرو۔ تم کو بہشت میں جانے کا راستہ بتا دوں گا۔
ایک چھوٹے سے بچے نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر کہا۔ آپ ہم کو بہشت کا راستہ کیسے بتائیں گے جب کہ آپکو ڈاکخانہ کا راستہ معلوم نہیں۔

ڈاکٹر: سونے سے قبل تمہارے شوہر کو گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔
خاتون: اس سے تو مزاج کے ساتھ ان کا جسم اور دماغ سب گرم ہو جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب گرم پانی کے بدلے ٹھنڈے پانی سے کیوں نہ نہایا کریں

مصنف (کتب فروش سے) جناب والا یہ وہ زمانہ ہے کہ لائق مصنفوں کی کتابوں کو کوئی پوچھتا نہیں لیکن احمقوں اور گدھوں کی لکھی ہوئی کتابیں خوب مقبول ہو رہی ہیں۔

دلچسپ معلومات

سمندر کی زیادہ سے زیادہ گہرائی ۳۲۰۰۰ فٹ جزائر فلپائن (بحر الکاہل) اور گوآم کے مابین ہے

کابل کا حربی کارخانہ بیس ہزار کارتوس اور پندرہ بندوقیں ہر روز تیار کرتا ہے ان کے علاوہ ہر ہفتے دو توپیں بھی ڈھالتا ہے۔

قسطنطنیہ سے بغداد ۱۵۰۰ میل اور خلیج فارس سے ۱۸۵۰ میل ہے۔

ہوا ۱۰۰۳ مکعب فٹ میں ۷۱ پونڈ ہوتی ہے۔

توپ کے بعد سب سے زیادہ خطرناک مشین گن ہوتی ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جس میں بندوق کی گولی چلتی ہے۔ ایک بڑی ہوتی ہے۔ جس میں چھوٹے گولے چھوڑے جاتے ہیں بعض میں ایک منٹ میں پانچسو فیر ہوتے ہیں جو ایکہزار گز سے دو ہزار گز تک کے فاصلہ پر اپنا اثر دکھلاتے ہیں اب ایسی مشین گن کو ہوائی جہازوں پر بھی استعمال کرتے ہیں۔

کتب فروش جب ہی تو میں چاہتا ہوں کہ جناب کی کتابوں کی فروخت کے جملہ حقوق حاصل کروں۔

افسانہ

محبت کی ایک دلخراش ٹریجڈی

(از گمنام فسانہ نگار)

روزمرہ کے سادہ اور معمولی واقعات کس طرح ایک ٹریجڈی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اس کا اندازہ مندرجہ ذیل افسانہ سے ہو سکتا ہے جس کا پلاٹ ایک خط کے گرد بنایا گیا ہے۔

وہ اپنی چھوٹی سی کوٹھری میں مستانہ چال سے داخل ہوئی اور اٹھکھیلیاں کرتی ہوئی بادِصبا کے جھونکے کی مانند خراماں خراماں ایک بھدے سے پرانے صندوقچے کی طرف بڑھی جس کا رنگ جگہ جگہ سے اڑ جانے کی وجہ سے کوڑیالے سانپ کی طرح چتّوں دار ہو گیا تھا۔

وہ چالیس سے کچھ اوپر ہی ہو گی۔ اور پھر اس کا وہ بدنما اور کریہہ چہرہ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی اناڑی سنگتراش نے کند چاقو استعمال کرتے ہوئے کسی بہت ہی سخت اور کھردری لکڑی میں سے ایک بھیانک نسوانی چہرہ تراشنے کی کوشش کی ہے۔ موٹی اور چپٹی ناک۔ چوکور اور پھیلواں ٹھوڑی کلوں کی ہڈیاں بھیانک طور پر اُبھری ہوئی بڑا سا دہانہ۔

یہ خوفناک چہرہ۔ اور یہ لچکتی ہوئی چال۔ گویا کسی پُرشباب دوشیزہ کا ناٹک کر رہی تھی۔ اسکی پھیکی ڈرادنی آنکھوں میں شاید کسی وقت خوبصورتی کی کوئی معمولی سی جھلک ہو۔ مگر اب تو ان میں ایک دہشت دلانے والا سایہ لرزتا معلوم ہوتا تھا اس دہقانی عورت نے، جو بچپن ہی میں ماں باپ کے سائے سے محروم ہو گئی تھی۔ شادی نہیں کی تھی۔ ماں باپ نے اس کے لئے کھیت ۔ گائیں۔ گھوڑے اور کئی مکان چھوڑے تھے۔ اور پیدا بھی ایک ایسے علاقے میں ہوئی تھی جہاں شادی لڑکے کی لڑکی سے نہیں ہوتی بلکہ ایک کھیت کی شادی دوسرے کھیت سے ہوتی ہے۔ مگر پھر اس کی شادی نہ ہوئی۔

اس نے رنگ اُڑے ہوئے بکس کا قفل کھولا۔ اُس وقت اس کے بھیانک چہرے پر ایک عجیب حسن انگیز شادانی جھلک رہی تھی۔

شباب کے مناظر ایک ایک کر کے اس کی نگاہوں کے آگے اپنا ازلی رقص دکھا رہے تھے۔ بیس سال پہلے۔ شباب کے رنگین دور میں۔ وہ کھیت میں کام کرنے آیا تھا محض ایک مزدور کی حیثیت سے۔ مگر اس کا وہ بے پناہ۔ مردانہ حسن۔ سارا گاؤں حسد سے جل اٹھا کہ اس خوبصورت مرد کو پریم کور سے کیوں محبت ہے! اس نے گاؤں کی کسی دوسری عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ بس اسی پر گاؤں کی سب عورتیں اس کی دشمن بن گئیں۔

قفل کھول کر صندوقچے کا پٹ اٹھانے سے پہلے پریم کور نے عالم خیال میں اپنی گذری ہوئی داستان محبت کے چند مزید ورق الٹنے چاہے۔ وہ چمکتی ہوئی آنکھوں سے بدنما اور بھدے صندوقچے کے چتّیں پڑے ہوئے تختے پر اپنی یادداشت کی آنکھوں سے اپنی بیتی ہوئی زندگی کا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔ جگجیت نے شادی کرنے کا وعدہ کر لیا۔ دسہرے کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے جیون ساتھی بن جائیں گے۔ آہ وعدہ کرنے کے بعد خود کو پریم وچن کے بندھن میں باندھنے کے بعد وہ کیسا ہنسا تھا۔ جیسے کبھی چاند چکور بن کر چاندنی میں قہقہے مارنے لگے۔ مگر جب اُس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمودار ہوئے تو پریم کور نے اپنے جگجیت کے گلے میں باہیں ڈالکر اس تردد کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا۔ میں تجھے کیا بتاؤں پریا۔ میں مزدور نہیں ہوں۔ میں ایسا گرا ہوا آدمی نہیں ہوں جیسا دکھائی دیتا ہوں۔

میرا بھی۔ پریا نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ تو پھر کیا ہوا پیارے۔ تم میرے ہردے کے سنگھاسن پر براجمان ہونے کے بعد اس سب کے مالک ہو جو میرے پاس ہے۔ اس پر وہ بولا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میرے بھی عزیز اور رشتہ دار مالدار ہیں۔ مگر وہ یہاں سے بہت دور پردیس میں رہتے ہیں۔

صندوقچے کے کھردرے تختے پر گذری ہوئی رنگین زندگی کے جو واقعات ناچ رہے تھے، وہ پریم کور کی نظروں سے بالکل اوجھل ہو گئے۔ اب اس کے سامنے اپنے من کے راجہ جگ جیت کا من موہنا مکھڑا تھا جس پر خیال کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اس نے خیال کی آنکھ سے دیکھا۔ جگ جیت کہہ رہا تھا۔ اگر میرے پاس اتنا پیسہ ہو کہ ٹھاٹ باٹ کا آدمی بن کر ان کے پاس جاؤں اور ان سے یہ کہوں کہ میں اپنی شادی کر رہا ہوں لاؤ مجھے تم کچھ دو۔ تو وہ ضرور مجھے اس روپے پیسے میں سے کچھ دیں جو انہوں نے میرے ماں باپ کا دبا رکھا ہے۔ پھر یہ آس پاس کے کھیت بھی ہم خرید لیں۔

پریم کور کو آس پاس کی کھیتوں کی کیسی فکر نہیں تھی وہ تو اپنے جگ جیت کو اس دنیا میں سب سے زیادہ چاہتی تھی مگر جگ جیت نے اصرار کیا کہ اس سے بڑا فائدہ ہوگا پریم کور کسی بات میں اس سے "نہیں" نہ کہہ سکتی تھی۔ اس نے کھیت اور دو مکان بیچ ڈالے اور سونے کی زنجیر اور ماں سے ملے ہوئے زیورات بھی اونے پونے داموں پر بنئے کو دیدیئے گئے۔

پریم کور کو وہ سماں خوب اچھی طرح یاد تھا جب جگ جیت ٹھاٹ باٹ سے گاؤں سے جا رہا تھا۔ گاؤں والوں نے کتنا ہی تو پریم کو بھڑکایا۔ اری یہ تیرا مال لے کر چلتا بنے گا۔ اری یہ تجھے لوٹ کر لے جا رہا ہے۔ پریم کور ان کی سب حرکتیں ایک ایک کر کے یاد تھیں۔ اسی لئے تو اس نے گاؤں والوں سے ملنا جلنا ہی بند کر دیا تھا گاؤں بھر نے جگ جیت کے خلاف پریم کور کے کان بھرے مگر۔

صندوقچے کا پٹ اٹھا کر پریم کور نے اپنے بھدے بدنما اور جھریوں دار ہاتھوں سے کچھ ڈھونڈنا شروع کیا۔ اس کی نگاہیں زرد رنگ کے ایک کاغذ کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ اس کے ہاتھ دھڑکتے ہوئے دل کی دھڑکن انگلیوں کی پور پور میں لئے ہوئے جگ جیت کا خط تلاش کر رہے تھے۔

ایک زرد رنگ کے کاغذ کا گلا سا ورق۔ ہاں یہی تو ہے اس کا خط۔ اگر وہ مجھے لوٹ کر لے گیا تو اس نے پردیس سے یہ خط کیوں بھیجا۔ اسے وہ دن یاد آیا جب جگ جیت کا خط آیا وہ ان پڑھ تھی۔ اور گاؤں میں سے کسی کو اس قابل نہ سمجھتی تھی۔ کہ جگ جیت کا خط اس سے پڑھواتی۔ اس لئے وہ خط حفاظت سے رکھ دیا۔ یہ اسے بغیر پڑھے ہی معلوم تھا کہ پیارے جگ جیت کے پیارے خط میں کیا ہوگا۔ اس کے بھرے بول محبت میں ڈوبے ہوئے لفظ۔ آنے کا وعدہ جلد سے جلد گاؤں پہونچ کر اسے اپنی باہوں میں بھینچ کر پیار کرنے کا سہانا وچن۔ وہ جگ جیت کو جانتی تھی۔ خوب پہچانتی تھی۔ اس نے خط کے ایک ایک لفظ میں اپنا دھڑکتا ہوا محبت بھرا دل نکالکر رکھ دیا ہوگا۔

مگر ——

وہ دن اس کی آنکھوں میں پھرنے لگا جب یہ آرزو اس کے دل میں ایک اُمڈے ہوئے طوفان کی طرح اٹھی کہ میں جگ جیت کا خط پڑھوں۔ مگر پڑھوں کیسے؟ میں تو ان پڑھ ہوں۔ (باقی بر صفحہ ۸ کالم ۴)

ماسکو خالی کرنے کے انتظامات

لندن ۲۸ر اکتوبر سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ ماسکو کو خطرہ برابر بڑھتا جا رہا ہے اس کے پیش نظر روسیوں نے شہر کو خالی کرنے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ شہر کی تمام بڑی بڑی عمارتوں، کارخانوں، پلوں کے نیچے بم اور بارودی سرنگیں بچھائی جا رہی ہیں جو پل اور کارخانے استعمال نہیں کئے جا رہے ہیں ان کو اڑا دیا گیا ہے اور جو ابھی تک استعمال کئے جا رہے ہیں ان کے نیچے ڈائنامیٹ اور پٹرول رکھا جا رہا ہے۔ تاکہ شہر کو خالی کرتے وقت آگ لگا دی جائے۔ یہ بھی خبر ملی ہے کہ آس پاس کی بستیوں میں جو فصلیں کھڑی تھیں ان میں سے جتنی کاٹی جا سکی اسکو کاٹ لیا گیا ہے اور باقی کو آگ لگا دی گئی ہے شہر کے اندر اور شہر کو آنے والے تمام رستوں اور ریلوں کے نیچے اور شہر میں عمارتوں کے نیچے زمین دوز سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ جب جرمن فوجیں ماسکو کے قریب پہونچیں گی تو ان میں آگ لگا دی جائے گی۔ روسیوں نے آخر دم تک مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

سوئیڈن کے اخبار وں کا بیان ہے کہ ممکن ہے کہ روسی مقابلہ نہ کریں اور اگر ان کو گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو وہ شہر کو پہلے ہی خالی کر دیں۔

جاپان اور امریکہ میں جنگ

چنگکنگ۔ ۲۸ر اکتوبر چین کے وزیر خارجہ نے جاپان کی نئی وزارت کی ظاہرا خاموشی کا ذکر کرتے ہوئے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ جاپان کی پوزیشن ایک ایسے شخص کی سی ہے جو شیر کی پیٹھ پر سوار ہوتا ہے وہ اس سے نہ نیچے اتر سکتا ہے اور نہ ہی غیر معین عرصہ تک خاموش رہ سکتا ہے وزیر موصوف نے کہا کہ جمہوریتوں کو جاپان پر کڑی نگرانی رکھنی چاہئے اور انہیں موجودہ خاموشی سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ جاپان کے آئندہ اقدام سے بحر الکاہل کی تمام طاقتوں کا تعلق ہے۔ آخر میں چینی وزیر خارجہ نے یہ رائے ظاہر کی کہ امریکہ اور جاپان میں جنگ ناگزیر ہے۔

ایڈیٹرز کانفرنس کا گڈول مشن!

لکھنؤ ۲۰ر اکتوبر مسٹر فرلنسس لوایڈیٹر ٹائمز آف انڈیا بمبئی۔ سی آر سری نیواس ایڈیٹر سودیش مدراس اور رشین ساہنی ایڈیٹر نیشنل کال دہلی پر مشتمل ایڈیٹرز کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا گڈول مشن ۳ر نومبر کو لکھنؤ پہونچے گا۔ امید ہے کہ مشن ہز ایکسیلینسی گورنر یو۔ پی اور حکومت یو۔ پی کے دوسرے بڑے بڑے افسروں سے ملاقات کرے گا۔

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر کل دشمن کے ہوائی جہازوں نے شہر اور بندرگاہ پر معمولی ہوائی حملے کئے کوئی نقصان نہیں ہوا

مسلم لیگ کی پانچ سالہ اسکیم

نئی دہلی۔ ۲۸ر اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ مدراس سیشن میں ۵ سالہ اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو کمیٹی بنی تھی آج مسٹر جناح کی کوٹھی پر اس کا ایک جلسہ ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام ممبروں کو اپنی تجاویز کے متعلق ۲۵ر دسمبر سے پہلے پہلے نوٹ تیار کر کے کمیٹی کے ممبروں کے پاس بھیج دینے چاہئیں اس کے بعد کمیٹی کا ایک عام جلسہ ہوگا۔ راجہ صاحب محمود آباد کی جگہ چودھری خلیق الزماں جلسے کے کنوینر مقرر کئے گئے۔

کاکیشیا کی سرحد پر فوجیں

لندن ۲۸ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ روس نے اپنی فوجیں ایران سے ہٹا کر ایران اور کاکیشیا کی سرحد کے نزدیک جمع کر دی ہیں۔ خیال ہے کہ وہ فوجیں سے کاکیشیا کی طرف بڑھتی ہوئی جرمن فوجوں کا مقابلہ کریں گی۔

روس اور جاپان

ماسکو ۲۷ر اکتوبر ولاڈی واسٹک کے ایک سرکاری نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ اس روسی علاقہ میں جاپانی سپاہی داخل ہو گئے جس پر روسی سپاہیوں اور جاپانی سپاہیوں میں زسکنو کے قریب مقابلہ ہوا دونوں جانب کے آدمی مارے گئے اس کے بعد جاپانی سپاہی اپنے زخمیوں کو ساتھ لیکر واپس چلے گئے۔

شام میں جاپان کا سرمایہ ضبط

بیروت ۲۷ر اکتوبر۔ شام کے فرانسیسی کمانڈر جنرل کیٹرو نے شام میں جاپان اور چین کا تمام سرمایہ ضبط کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا

نئی دہلی ۲۷ر اکتوبر مسٹر این ایم جوشی نے دیولی کیمپ کے نظربندوں کی بھوک ہڑتال پر بحث کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

انکم ٹیکس ایکٹ میں مزید ترمیم

نئی دہلی ۲۷ر اکتوبر مزید بحث کے بعد سر گوردناتھ بہور کی سرکاری تحریک پاس ہو گئی جس کا یہ منشا ہے کہ ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کے لئے اسمبلی سے چھ ممبر منتخب کئے جائیں رائے شماری نہیں ہوئی۔ اس کے بعد سر رام سوامی مدالیار کی یہ تحریک بھی پاس ہو گئی ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ میں مزید ترمیم کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

سندھ میں پرائمری تعلیم کا نصاب

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ حکومت سندھ نے پرائمری تعلیم کا نصاب پانچ سال کے بجائے چار سال مقرر کیا ہے پرائمری نصاب کی کتابوں پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ یہ ترمیم شدہ کتابیں نئے تعلیمی سال میں جاری کی جائیں گی۔

بنارس ۲۷ر اکتوبر مسٹر سری پرکاش ممبر مرکزی اسمبلی اپنی ایک سال کی سزا پوری کر کے آج صبح مرزا پور جیل سے رہا ہوئے تھے۔ یہاں پہونچ گئے ہیں۔

پنجاب سوشلسٹ کانفرنس

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ نومبر میں مسٹر فرید الحق انصاری ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی صدارت میں گوجرانوالہ میں پنجاب سوشلسٹ کانفرنس ہوگی جس کے لئے انتظامات ہو رہے ہیں۔

موجودہ سیاسی حالت

وردھا ۲۴ر اکتوبر بابو راجندر پرشاد نے موجودہ سیاسی حالات پر ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ موجودہ حالت حکومت کی پیدا کی ہوئی ہے ہماری پیدا کی ہوئی نہیں ہے اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم اسے ختم کرنے کی تدبیر اختیار کریں راجندر بابو اپنے اس بیان میں زور دیتے ہیں کہ مہاتما گاندھی جو ستیاگرہ کی تحریک کے چارج میں ہیں اسکی رفتار اور نتیجوں سے بالکل مطمئن ہیں اسلئے وہ کانگریس کی موجودہ حالت میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہئے۔

ٹوکیو ۲۸ر اکتوبر جاپانی پارلیمنٹ کا اسپیشل اجلاس طلب کرنے کے لئے جاپانی کیبنٹ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ کیبنٹ ۱۵ر نومبر کو پارلیمنٹ کا اجلاس بلانا چاہتی ہے۔

ترکی کو ہوائی جہازوں کے پرزوں کی سپلائی

انقرہ ۲۳ر اکتوبر انگلینڈ سے ترکی کو ہوائی جہازوں کے انجنوں کو فالتو پرزے سپلائی کئے گئے ہیں۔ ترکی نے جرمنی سے طلب کئے تھے لیکن جرمنی نے انکار کر دیا۔ جب برطانیہ کو یہ معلوم ہوا تو برطانیہ نے پرزے سپلائی کرنے کی پیشکش کی ترکی نے یہ پیشکش منظور کر لی۔

ساٹھ ہزار قیدی دشمن کے ہاتھ میں

لندن۔ ۲۳ر اکتوبر۔ وزیر جنگ کپتان مارگیسن نے پارلیمنٹ میں بتلایا کہ سلطنت کے تمام حصوں سے لڑائی میں اب تک ساٹھ ہزار سپاہی پکڑے جا چکے ہیں دوسری قوموں کے کتنے لوگ پکڑے گئے ہیں اس کا کوئی علم نہیں ہے۔

یوپی اسمبلی کے ووٹروں کی فہرست

میرٹھ ۲۳ اکتوبر - صوبہ جاتی اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرست تیاری کی اطلاع ملی ہے - رٹرننگ افسر ضلع میرٹھ کی طرف سے نوٹس جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص علیحدہ یا جو عورت اپنے خاوند یا لڑکے کی فوجی خدمات کی بنا پر رائے دہندگان میں اپنا نام شامل کرانا چاہیں وہ ۵ نومبر تک ضلع مجسٹریٹ یا حاکم پرگنہ یا تحصیلدار کے یہاں اپنی درخواست دیدیں۔

ولاڈی واسٹک کا راستہ

لندن ۲۴ اکتوبر - جاپان اور امریکہ کے درمیان بات چیت کے سلسلہ میں یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ روس کی مدد کیلئے واسٹک کا جو راستہ اس وقت استعمال ہو رہا ہے کہیں جاپان کو خوش کرنے کیلئے اسے بند نہ کردیا جائے یہ امریکہ کے بدیشی وزیر مسٹر کارڈل مل نے اعلان کیا ہے کہ ولاڈی واسٹک کے راستہ روس کی مدد برابر جاری رہیگی۔

کلکٹر درجہ اول کانپور۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ تحت دفعہ ۱۸۰ ایکٹ ۳/۱۷ ۱۹۳۹
موضع توا پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور
بعدالت حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور
مسماۃ دروپدی کنور بیوہ لالہ بدل دہر قوم ویس اگروال ساکن ببل پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور — مدعی
بنام مسماۃ سرتی زوجہ دمی قوم لودھ ساکن موضع مکو کا پور وہ مزرعہ موضع بھاٹ پورا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ
نمبر ۲ ادھاری ولد ملی لودھ ساکن بھدنیا موضع توا پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۸۰ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں - آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بھوگنی پور ضلع کانپور
نوٹس حسب دفعہ ۲۵۱ ایکٹ نمبر ۱۷ ۱۹۳۹ء
بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بھوگنی پور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۲۸۵ ۱۹۴۱ء
دفعہ ۲۵۱ نیلام کھاتہ موضع چپرہٹہ
بالو سرستی پرشاد بنام بدری

نوٹس بنام بدری ولد شیو دیال قوم کماتی ساکن موضع موسی نگر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور
ہرگاہ تمہارے خلاف بالو سرستی پرشاد ڈگریدار سائل نے ڈگری نمبری ۱۵ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء مطالبہ مبلغ ۸۱/۶ لگان کے بابت کارروائی اجرائے کھاتہ نیلام آراضی ذیل حسب دفعہ ۲۵۱ ایکٹ نمبر ۱۷ ۱۹۳۹ء کی ہے لہذا تم بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن تحصیل بکھرایاں میں حاضر ہو کر روپیہ داخل کردو یا وجہ ظاہر کرو کہ کیوں نہ اراضی نیلام کی جاوے۔

نام موضع - نام محال	نمبر	رقبہ	لگان
چپرہٹہ	۲۸۹	ا ل	عـــہ
	۲۹۴	۱۱ ل	-
	۲۹۶	۱۶ ل	-
	۳۰۲	۱۵	-
	۴ قطعہ	[illegible]	[illegible]

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

برطانیہ کیلئے پچاس ہوائی جہاز

واشنگٹن ۲۳ اکتوبر ادھار اور پٹہ کا دوسرا بل غیر ملکی کمیٹی نے پاس کردیا ہے اور اب وہ سینٹ میں جائیگا اس بل کے ذریعہ ۳۲۵...... ڈالر کی رقم پچاس جہازوں کیلئے منظور کی گئی ہے۔ ہوائی برطانی قافلوں کی حفاظت کریں گے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶

نوٹس حسب دفعہ ۳۶ یو-پی- ٹاون امپرومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک عام ترقی کی اسکیم نمبر ۳۳ تیار کی ہے جس کا نام بیپٹ کھٹیک کا احاطہ مسلم کلیرنس اسکیم رکھا گیا ہے۔

اس اسکیم کے حدود ذیل میں درج کیے جاتے ہیں

"سڑک نمبر ۶۳ اور سڑک نمبر ۳۳ کے ملنے کی جگہ سے جانب جنوب مشرق سڑک نمبر ۳۳ کے کنارے کنارے چل کر سڑک نمبر ۳۳ و لاٹوش روڈ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب جنوب مغرب لاٹوش روڈ کے کنارے کنارے لاٹوش روڈ اور سڑک نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب شمال مغرب سڑک نمبر ۱۸ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۸ اور سڑک نمبر ۶۳ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب شمال مشرق سڑک نمبر ۶۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۶۳ اور سڑک نمبر ۳۳ کے ملنے کی جگہ تک"
واضح ہو کہ سڑک نمبر ۳۳ و لاٹوش روڈ ۱۸ اور ۶۳ اندر حدود اسکیم ہیں۔
اس اسکیم کے نقشے اور دیگر حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں۔
اس اسکیم کے متعلق عذرداری اس نوٹس سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہوسکتے ہیں۔

دستخط ڈاکٹر برجیندر سروپ ایل ایل ڈی- ایم- ایل سی

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

جاپان کا برطانیہ سے مطالبہ

لندن ۱۹ اکتوبر - لندن کے جاپانی سفیر نے جو حال ہی میں جاپان سے واپس آیا ہے - اپنی گورنمنٹ کی پوزیشن واضح کردی ہے - انہوں نے کل نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ جاپان کو بھی امریکہ اور برطانیہ کی طرح مشرقی ایشیا میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی اجازت دی جائے۔

بالٹک کے تمام ٹاپوؤں پر جرمنی کا قبضہ

برلن ۱۹ اکتوبر - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے بالٹک میں ڈاگو ٹی کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے - اس پر قبضہ کے بعد بالٹک کے تمام ٹاپوؤں پر جرمنوں کا قبضہ ہوگیا ہے یہاں تین ہزار روسی قید کرلئے اور ۲۰ ... [illegible] برباد کردی گئیں۔

لوکل باڈیز کے عام انتخابات

واردھا ۲۰ اکتوبر - آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کو لوکل باڈیز کے عام انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔

ہرہٹلر کا اعلان

لندن ۱۹ اکتوبر - بی- بی سی کے مطابق ہرہٹلر نے جرمن فوجوں کے نام پیغام بھیجا ہے کہ ان کی بہادری سے دارنا اور بریانسک کے محاذ میں روسیوں کا صفایا کردیا گیا ہے اور جنرل ٹموشنکو کی بہترین فوجوں کو ختم کردیا گیا ہے - ہٹلر نے مزید کہا کہ ہم نے اکتوبر سے جو جنگ شروع کی تھی وہ نومبر سے پہلے ہی کامیابی سے ختم ہو جائے گی۔

ہندوستانی طالبعلموں کو سرٹیفکیٹ دئے

لندن ۱۹ اکتوبر - نائب وزیر ہند ڈیوک آف ڈیون شائر نے ۱۴ ہندوستانیوں کو جنہوں نے اس ملک کی صنعت و حرفت کے مختلف حصوں میں ۶ ماہ کی تربیت حاصل کی ہے سرٹیفکیٹ دئے گئے۔

بھوپال ۲۰ اکتوبر - مسٹر ایم - اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی مسارعت میں ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ناگپور میں آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا

ترکی ہر مصیبت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے

انقرہ ۳۱ اکتوبر "ترکی ہر قسم کی مصیبت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے" ان الفاظ میں پریذیڈنٹ انونو نے ۲۵ ملکوں کے سفیروں کو خبردار کیا جو کہ کل یوم آزادی کے دربار میں جمع ہوئے تھے۔ پریذیڈنٹ انونو نے ملک سے زیادہ سے زیادہ سامان تیار کرنے کی اپیل کی تاکہ کسی ملک کو ترکی پر حملہ کرنے کی ہمت نہ ہو۔ کل ترکی میں فوجوں کا زبردست مظاہرہ ہوا۔

روس کی نئی راجدھانی پر ہوائی حملہ

ماسکو ۴ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ آج روس کی نئی راجدھانی میں ہوائی حملہ ہوا۔ نئی راجدھانی میں جرمن بمباری کا مقابلہ کرنے کے لئے بے شمار توپیں اور جنگی جہاز جمع کر دیئے گئے۔

فرانس کا نیا آئین

وشی ۴ اکتوبر۔ فرانس کا نیا آئین بنانے والی کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ رپورٹ میں تجویز کی گئی ہے کہ حکومت کے چیف کے عہدہ کی مدت ۱۲ سال رکھی جائے۔ حکومت کی شکل بدستور ریپبلکن رہے گی۔ چیف کا لقب "فیور" ہے (جرمنی زبان میں لیڈر کو کہتے ہیں اور ہٹلر کے ساتھ لگایا جاتا ہے) نہ رکھا جائے گا۔

جاپانیوں کی کلکتہ سے روانگی

کلکتہ ۳۰ اگست۔ کلکتہ سے جاپانیوں کی روانگی شروع ہو گئی ہے۔ ستر جاپانی چھوٹے چھوٹے جتھوں کی صورت میں بمبئی جا رہے ہیں وہاں وہ ہیسے مارو جہاز میں سوار ہو کر نومبر کے وسط میں جاپان روانہ ہوں گے۔ ان میں جاپانی قونصل جنرل اور کئی معزز جاپانی تاجر بھی شامل ہوں گے۔

ہندوستان میں فوجی ٹریننگ اسکول

لندن ۲۲ اکتوبر پارلیمنٹ میں میجر لائینس کے ہندوستان میں فرڈز کیلئے فوجی اور ہوائی ٹریننگ اسکول قائم کرنے کے بارے میں سوال کرنے پر مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا کہ ہم نے حکومت ہند سے اس بارے میں رپورٹ طلب کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہندوستان میں اس قسم کے اسکول کھولے گئے ہیں۔

علیگڈھ مسلم لیگ کانفرنس

علیگڈھ ۳۰ اکتوبر۔ یکم نومبر کو علیگڈھ مسلم لیگ کانفرنس ہوگی۔ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی وزیر مالیات بنگال صدارت کریں گے۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں افتتاح کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ اور ۲ نومبر کی رات کو مسٹر جناح تقریر فرمائیں گے۔

یو۔ پی ہندو سبھا کانفرنس

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ ۲۶ اکتوبر کو ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی صدارت میں لکھنؤ میں صوبہ ہندو سبھا کانفرنس ہونیوالی تھی۔ لیکن حکومت نے صدر کے جلوس پر پابندی لگا دی۔ اس لئے منتظمین نے سارا پروگرام منسوخ کر دیا۔ اور اب کانفرنس نہیں ہوگی۔

وزیرستان کا نیا ریذیڈنٹ

پشاور ۳۰ اکتوبر۔ مسٹر لے ڈی ایف ڈنڈس آئی سی۔ ایس چیف سکریٹری صوبہ سرحد کو وزیرستان میں لفٹنٹ کرنل ویم آر ہے کی جگہ وزیرستان کا نیا ریذیڈنٹ بنا دیا ہے۔

لندن ۳۰ اکتوبر۔ جاپان نے آج سے غیر ملکی ڈاک کو سنسر کرنا شروع کر دیا ہے۔

ماسکو کا نیا کمانڈر

لندن ۳۰ اکتوبر۔ لندن میں بیان کیا جا رہا ہے کہ جنرل زکوف کو روسی مورچہ کے مغربی علاقہ کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ مارشل تموشنکو کو جو کہ اس مورچہ کے کمانڈر تھے اور کسی جگہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔

اُدھار اور پٹہ کا دوسرا بل پاس ہوگیا

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ امریکہ کی سینٹ نے ادھار اور پٹہ کا دوسرا بل جس کی رقم ڈیڑھ ارب پونڈ ہے منظور کر لیا ہے یہ بل ۱۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں سے پاس ہوا۔

غیر ملکی ہندوستانیوں کے متعلق محکمہ

نئی دہلی۔ ۱۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۳ اکتوبر سے غیر ملکوں میں آباد ہندوستانیوں کا ایک محکمہ قائم ہو گیا ہے جو غیر ملکوں میں جانیوالے ہندوستانیوں کے حقوق جہاز چلانے والے جاجیوں اور دوسرے ملکوں سے آنیوالے ہندوستانیوں کے متعلق ہوگا۔ مسٹر جی ایس بوجپئی سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی ایس اس محکمہ کے سکریٹری ہوں گے۔

نیویارک ۸ اکتوبر۔ امریکہ نے نئی قسم کے اور سب سے تیز دو بیوپاری جہاز "اشوبا" وزن ۷۵۵ ٹن اور "سوانین" (۵۰۰ ٹن) برطانیہ کو دیئے ہیں

بحکم جناب تحصیلدار بلہور ضلع کانپور

نوٹس حسب آرڈر (۲۱) قاعدہ (۶۶) ضابطہ دیوانی

نمبر مقدمہ ۵۹۱ دفعہ ۲۵۱

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور

چودھری دولت رام سنگھ زمیندار ڈگریدار مدعی

بنام ملک محمد انصار وغیرہ مدیون

نوٹس بنام ملک محمد انصار و ملک محمد انوار و ملک محمد ذوالفقار پسران ملک محمد علی و محمد اخلاق و محمد آفاق نابالغان پسران محمد اوصاف بولایت محمد ذوالفقار چچا اقوام مسلمان ساکنان وکاشتکاران قصبہ بلہور

مدعی دولت رام سنگھ پرگنہ بلہور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ مذکورالصدر میں چودھری دولت رام سنگھ ڈگریدار نے درخواست بنام نیلام کا نشت کرائی ہے جس میں عدالت سے بنیران ذیل جنکی قیمت ولگان ذیل میں درج ہے۔ نیلام کئے جاویں گے اسمیں تم کو جو کچھ عذر ہو پیش کرو اور شرائط نیلام طے کرو۔

نام موضع	نمبر	رقبہ	لگان	قیمت
رقبہ بلہور محال دولت رام سنگھ	۲۱۳	۵	۱۰	32/13/

تاریخ پیشی ۴ نومبر ۱۹۴۱ء

مہر عدالت　　　دستخط حاکم عدالت

مرکزی اسمبلی کا بائیکاٹ کردیا

نئی دہلی۔ ۲۷ اکتوبر آج صبح مسٹر جناح کی صدارت میں مرکزی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا جلسہ ہوا جس میں اتفاق رائے سے فیصلہ ہوا کہ مرکزی اسمبلی کے موجودہ اجلاس کا بائیکاٹ کیا جائے۔ لیگ پارٹی آج اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوگی۔ کل شاید مسٹر جناح اسمبلی میں ایک بیان دیں گے اس کے بعد پوری پارٹی ہاؤس سے چلی آئے گی۔

ترکی کو برطانیہ سے ہوائی جہازوں کی سپلائی

انقرہ ۲۷ اکتوبر برطانیہ سے ترکی کو ہوائی جہاز برابر سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں تو ایک قسم کے شکاری ہوائی جہاز ترکی کو بھیجے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ترکی کو برطانیہ سے اسی قسم کے مزید ہوائی جہاز پہونچنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ ترکی ہوائی فوج کو تربیت دینے کے لئے متعدد انگریز افسر بھی کام کر رہے ہیں۔

نواب صاحب چھتاری کے لڑکے کی شادی

حیدرآباد دکن ۲۲ اکتوبر نواب صاحب چھتاری نے تقریباً ساڑھے چھ سو اصحاب کو جو تمام فرقوں طبقوں اور سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ عید اور دیوالی کے سلسلہ میں ایک مشترکہ ایٹ ہوم دیا جس میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو عید کی مبارکباد دی اور مسلمانوں نے ہندوؤں کو دیوالی کی مبارکباد دی نواب صاحب چھتاری آئندہ ہفتہ چھتاری روانہ ہو جائیں گے۔ ۱۹ نومبر کو ان کے لڑکے کی شادی ہے۔

ہٹلر کی کیانو سے ملاقات

برلن ۲۶ اکتوبر جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ کیانو نے ہر ہٹلر سے اس کے ہیڈ کوارٹر پر ملاقات کی۔ یہ بات چیت دوستی اور بھائی چارہ کی اسپرٹ میں ہوئی۔ جو دونوں قوموں میں پایا جاتا ہے۔ وان رین ٹروپ بھی اس بات چیت میں شریک تھے۔ اور ان کی دعوت پر کاونٹ کیانو چند روز اور جرمنی میں ٹھہریں گے۔

امریکہ کو جاپانی اخباروں کی دھمکی

لندن ۔ ۲۲ اکتوبر جاپان کے اخبار نشی نشی شمبن اور اشاہی شمبن نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر وہ جاپان کے ارادوں پر شبہ کریگا تو جاپان کو جلد کوئی قدم اٹھانا پڑے گا۔ اور بات چیت کا سلسلہ ختم کر دیا جائے گا۔

فریب محبت کی ایک دلخراش ٹریجڈی

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵)

ان پڑھ آخر وہ بھی تو انسان ہی ہوتے ہیں جو فر فر پڑھتے ہیں۔ میں بھی کیوں نہ پڑھنا لکھنا سیکھوں!

زرد رنگ کا کاغذ کئی تہوں سے بند تھا۔ عورت کے بھدے چہرے پر اُسے دیکھ دیکھ کر خوشی کی لہریں دوڑنے لگیں ــــ

آج میری تمنا بر آئے گی۔ برسوں کی آرزو۔ جسے سینے میں دبا رکھا تھا۔ کئی برس کی لگاتار محنت کے بعد میں نے پڑھنا لکھنا سیکھا۔ اب میں خود اس کا خط پڑھوں گی۔

اس نے بڑی دیر لگا دی۔ برسوں بیت گئے۔ اب تک آن کے نہ پھرا۔ خط میں ضرور کوئی نہ کوئی وجہ لکھی ہوگی۔ پڑھوں تو کیا لکھا ہے۔

اس نے اپنے بھدے اور بدڈھنگے جھریاں پڑے ہوئے ہاتھوں سے زرد کاغذ کے ورق کی تہیں کھولیں اس کی آنکھیں شوق سے چمک رہی تھیں۔

اس نے ملگجے زرد ورق کو صندوقچے کے کھردرے تختے پر پھیلایا۔

اس کی آنکھوں میں اشتیاق کی چمک دمک سے بجلیاں سی لہریں لینے لگیں۔ اس نے خط کی عبارت پر اس طرح نظریں جما دیں جیسے وہ ایک ایک لفظ کو اس میلے اور پرانے کاغذ پر سے اٹھا کر اپنے دل میں رکھ لینا چاہتی ہے۔

مگر ــــ

اے بیوقوف عورت ــــــــ

یہ کیا!!!

ایک ٹھنڈی لرزش اسے دلکو برف بنا گئی۔

"یہ تیری آنکھیں ہیں یا مکھیوں کے سر"

اس نے غور سے خط کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں ابلنے لگیں مگر وہ خاموشی سے پڑھتی رہی۔ کبھی کبھی وہ ابل ہی اٹھتی۔

"پلکیں سور کے بالوں جیسی سخت"

"جسم بدڈھنگا۔ ہڈیوں کا ڈھیر"

جس عورت کے ساتھ ... میں ... اس وقت بیٹھا ہوں ...... وہ ...... وہ ...... سندر سنو ہر ...... چاندنی جیسی رنگت ....

وہ ......

پریم کور سے اس کے آگے نہ پڑھا گیا۔

اس کے ہاتھ تھر تھر کانپ رہے تھے۔ اس کا سارا جسم اس طرح لرز رہا تھا جیسے نیم کی شاخ آندھی کے زور میں ایک پل بھی تھرتھرائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ وہ کھڑی نہ رہ سکی۔ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر زمین پر ڈھیر ہوگئی۔

خط کے الفاظ اس کے سامنے بھیانک شکلیں بنا بنا کر ناچ رہے تھے۔ وہ پریم کور کو منہ چڑا چڑا کر کہتے تھے۔

بیوقوف

آنکھیں مکھیوں کے سر۔

پلکیں سور کے بال

ہڈیوں کا پنجر

اور وہ عورت!

پریم کور نے ایک چیخ ماری اور کوٹھری کے باہر نکل گئی۔

آدھی رات کا وقت تھا۔ مگر سارا گاؤں اس ہل چل سے جاگ گیا۔ ہر شخص چیختا چلاتا۔ پریم کور کے گھر کی طرف چلا جا رہا تھا۔ شعلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گاؤں کے سارے کنویں خالی ہو جائینگے۔ مگر یہ آگ پھر بھی نہ بجھ سکے گی۔ کچھ لوگوں کو پریم کور کا خیال آیا۔ خبر نہیں وہ بدنصیب اس وقت کہاں ہے۔ سفید مکان کی فضا پر لال لال شعلوں کی چمک میں کچھ لوگوں نے آگے بڑھنا چاہا۔ مگر آگ کی چادریں اس قدر ناقابل عبور آتشیں دیوار بنائے کھڑی تھیں۔ کہ آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ان آتشیں چادروں کے پیچھے سے پریم کور کے قہقہوں کی آواز آرہی تھی۔ اس کی آواز آگ کے شور اور گاؤں والوں کی چیخ پکار سے بھی زیادہ اونچی معلوم ہوتی تھی۔

کچھ لوگوں نے کہا وا ہمہ ہے پریم کور بچاری تو ص

ابھی کب کی جل مر گئی ہوگی۔ مگر بعض گاؤں والوں کو اب بھی کبھی کبھی آدھی رات کے وقت اس مکان کیطرف سے پریم کور کے قہقہوں کی آواز سنائی دیتی ہے

۶۰ لاکھ ٹن جہاز

نیو ہیمپشائر (امریکہ) ۲۳ اکتوبر۔ نائب امیر البحر الموری لینڈ چیرمین امریکن بحری کمیٹی نے آج اخبارات کے نمائندوں کو بتایا۔ کہ اتحادیوں کے ۶۰ لاکھ ٹن جہاز ہر سال غرق ہو رہے ہیں اور ہم امریکہ میں اتنی تیز رفتار سے جہاز تعمیر کر رہے ہیں کہ اس نقصان کی تلافی کی جا سکے ہماری کوشش ہے کہ جتنے غرق ہوں ان سے زیادہ تعمیر کئے جائیں۔

آئس لینڈ کی حکومت مستعفی ہوگئی

ریکیاوک ۲۳ اکتوبر۔ آئس لینڈ کی حکومت نے کل استعفا دیدیا ہے۔ ریجنٹ کی درخواست پر حکومت اس وقت تک کام کریگی جب تک کہ نئی حکومت قائم نہ ہو جائے۔

لبیا میں لڑائی چھڑنیوالی ہے

لندن ۲۳ اکتوبر۔ سیلا سے جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی میں عام خیال یہ ہے کہ لبیا میں جلد ہی کوئی بہت بڑی لڑائی ہونیوالی ہے خواہ حملہ برطانیہ کرے یا محوری طاقتوں کی طرف سے حملہ کیا جائے۔

...ی ۲۲ اکتوبر۔ کانگریس اسمبلی پارٹی ۴ نومبر کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوگی۔

GD. No. 121

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۱۳۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ۲ ے ششماہی ... ممالک غیر ... سالانہ ... ششماہی ...

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۸ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۷ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۵

ادبیات

ترانہ

اسکول کی چھوٹی بچیوں کے لئے

از جناب خان قدرت اللہ صاحب دیوانہ بریلوی

جناب خان قدرت اللہ صاحب دیوانہ بریلوی "صداقت" کی صحبت میں آج پہلی بار نظر آرہے ہیں ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ ناظرین کی تفریح طبع کے لئے ہم ایسے حضرات کے تازہ ادبی شاہکار شائع کر رہے ہیں جو ادھر کچھ مدت سے اپنی ذمہ داریوں اور مطروفیتوں کی وجہ سے دنیائے صحافت سے کنارہ کش ہو رہے تھے اُن کی اس کرم فرمائی کا ہمیں صدق دل سے اعتراف ہے خاں صاحب موصوف ایک بلند پایہ کہنہ مشق ادیب شاعر ہیں آپ کی افسانہ نگاری اور ڈرامہ نویسی محتاج تعارف نہیں مذاق شعری اور انداز سخن گوئی کا صحیح نمونہ آپ کی مندرجہ ذیل نظم ہے حقیقتاً ملک قوم کو اب اسی قسم کی شاعری کی ضرورت ہے ہمیں اُمید ہے کہ خاں صاحب اپنے افکار و خیالات کی شمع سے اسی طرح بزم "صداقت" کی رونق بڑھاتے رہیں گے۔ (ایڈیٹر)

جگ کے پالن ہار ——— جگ کے پالن ہار

ہم ہیں تیری ننھی روحیں
تیری چھوٹی چھوٹی حوریں
شبنم کی ہوں جیسے بوندیں
گلوں پہ گوہر بار ——— جگ کے پالن ہار

تیری رحمت کے ہم واری
کردے دریا علم کے جاری
ہلکا ہو جو بوجھ ہے بھاری
کچھ نہ رہے دشوار ——— جگ کے پالن ہار

تارا سا ہم کو چمکا دے
چاند کی دیوی نے تو کہدے
علم کے زیور ہم کو دیدے
یہی گنے دو چار ——— جگ کے پالن ہار

سوئی سے سی کر کاج بنالیں
اون سے بنکر ڈھیر لگا دیں
ہر فن مولا ہم بن جائیں
ہو جائیں ہشیار ——— جگ کے پالن ہار

شان کریمی یوں دکھلا دے
سال میں دو درجے دلوا دے
شاگردی استاد بنا دے
گیان کی ہو بھرمار ——— جگ کے پالن ہار

دیوانہ کی بات تو دیکھو
کہتا ہے گا کر یہ سنا دو
تم بھی سکھی آواز ملا دو
گونج اٹھے سنسار ——— جگ کے پالن ہار

دنیائے اسلام

اندرونِ مصر

مترجمہ مسٹر شفقت اللہ صاحب کرمانی

"یورپ میں صرف ایک جگہ سے انگلستان پر حملہ کرکے اسے بُری طرح نقصان پہونچایا جاسکتا ہے اور وہ مصر ہے۔"
(ڈاکٹر پال روربیک جرمن ماہر جنگ)

جرمنوں کا نہر سوئز پر زغہ ہوا اور مصر بھی یورپین اور امریکہ کے اخبارات کی سرخیوں میں نمایاں نظر آنے لگا۔ اس سے پہلے بیشتر امریکی اسے ایک رنگین سرزمین خیال کرتے تھے جہاں سیاحت کرنا راحت فزا ہے۔ ابوالہول اور اہرام مصری، ریتیلی زمین، اونٹ ساحر، جہاز اور فرعونوں کے مقبرے اس سے متعلق ہیں اور پھر ایسی سرزمین میں جہاں مطلع ہمیشہ صاف اور دھوپ تیز رہتی ہو۔ ریگستان کا رومان اور مشرقی اجنبیت مل کر عجیب فضا پیدا کر دیتے ہیں۔

لیکن آج کل کا مصر عجیب متضاد چیزوں کا مجموعہ ہے سیّاح اب بھی گھومتے پھرتے ہیں اور آثار قدیمہ کے ماہر جستجو کرتے ہیں مگر اس کی ایک اور حیثیت بلند تر ہے۔ یہ بہت اہم فوجی مرکز ہے اور یہیں سے روئی پھل اور غلہ دستیاب ہوتے ہیں یہ بحرۂ روم کا دروازہ ہے اور یہاں سے مشرق وسطیٰ اور ہندوستان کے راستے کی نگہداشت کی جاتی ہے۔ اگر انگریز مصر سے باہر نکال دئے جائیں تو جرمنوں کی طاقت بحر شمالی سے لیکر ہمالیہ تک ناقابل شکست ہو جائے گی نیز دونوں ڈکٹیٹروں کو تیل کا اسقدر کافی ذخیرہ مل جائے گا کہ وہ دس کیا بیس سال تک جنگ جاری رکھ سکیں گے۔

تمام عملی مقاصد کے لئے مصر سے مراد نیل کی وادی لی جاتی ہے اسکا رقبہ ۳۵۰۰۰۰ مربع میل ہے جس میں ۲۷۰۰۰۰ مربع میل ریگستان ہے۔ دریائے نیل باقی بارہ سو میل کے باشندوں کے لئے خون زندگی کا کام کرتا ہے۔

نیل میں نشیبوں کا بہت وسیع سلسلہ ہے اور انھیں سے اسیر قابو رکھا جاتا ہے ...... ۸۵ ایکڑ مزروعہ زمین مستطیل کھیتوں میں منقسم ہے جن کے ارد گرد نہریں ہیں۔ یہ دریائے سیراب ہوتے رہیں ان جزیروں میں اگست میں (جو دریا کی طغیانی کا زمانہ ہے) چالیس دن کے لئے تین فیٹ اونچا پانی چھوڑا جاتا ہے اس کے بعد پانی نکال دیتے ہیں اور زمین پر جو لے صد زرخیز ہے بیج بو دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح گنّے، روئی، غلہ، پھل اور ترکاریوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ بیشتر دو فصلیں اور اکثر تین فصلیں حاصل کی جاتی ہیں۔

نیل مصری تجارت کی بھی جان ہے اس کے ذریعہ سے ملک کی بیشتر پیداوار ساحل سمندر پر اور ملکی ضروریات کے لئے پہونچائی جاتی ہے اس کے ذریعہ سے وسیع سپاٹ پیندے والی کشتیوں میں سامان لے جایا جاتا ہے۔ یہ کشتیاں پانی کیساتھ بہ کر نیچے پہونچتی ہیں اور پھر کسان انھیں رسیوں سے باندھ کر اوپر کھینچ لاتے ہیں۔ بہت سی دخانی کشتیاں بھی نیل میں چلتی ہیں مگر آدمیوں اور بادبانوں سے کشتی رانی ارزاں ہے۔

نیل کا ڈیلٹا مشرق کا آستانہ اور مغرب کی منزل رہا ہے یہاں مشرق اور مغرب قدیم اور جدید مل جل جاتے ہیں اور نسل زبان ... مذہب کی ترتیب میں جو دنیا بے نسبی اور حصے میں نہیں ملتا ان کا امتیاز رفتہ رفتہ فراموش ہو جاتا ہے۔

مصر میں دو تمدن نشو و نما پاتے ہیں۔ گھوڑا اور خچر گاڑی بھاپ سے چلنے والے اور پٹرول انجنوں کے باوجود باقی ہیں لوہے اور کنکریٹ نے کچے گھروں اور لکڑی کے یک منزلہ مکانوں کی لے لی ہے۔ مگر وہ بالکل معدوم نہیں ہوئے۔ مصریوں کا اعلیٰ طبقہ بانڈ اسٹریٹ لندن کے کپڑوں میں ملبوس گھومتا ہے۔ ادنیٰ لوگ اب بھی سوتی گلابیہ جو بوری کی طرح ڈھیلی ہوتی ہے پہنے ہوئے ننگے پیر شہر یا کھیتوں میں پھرتے رہتے ہیں۔

دارالسلطنت قاہرہ میں ہزار سالہ قدیم جامعہ ازہر ہے جو سنی اسلام دنیا کا علمی مرکز ہے۔ اسکندریہ میں .... مختلف اقوام کے لوگ بستے ہیں اس کی بنیاد دو ہزار سال ہوئے سکندر اعظم نے رکھی تھی اور اسوقت سے یہ دنیا کا سرسبز شہر ہے قاہرہ اور اسکندریہ میں وسیع اور عالیشان موسم اختیاری۔ دفاتر بنے ہوئے ہیں۔ جن کے درمیان جدید طرز کی سڑکوں پر لنکن، رولس رائس اور کیڈ موٹریں فٹن اور خچر گاڑیوں کے پہلو بہ پہلو چلتی ہیں۔ کنارے کی سڑک پر خاکی وردی پوش انگریز فوجی افسر، آسٹریلیا کے سپاہی اور یونانی تاجر اور منکسر شامی سوداگر بیمار اور کوڑھی فقیروں سے کندھے رگڑتے ہیں جو گندے چیتھڑے لپیٹے ہوئے نیم برہنہ گھوما کرتے ہیں۔

سنیچر یا اتوار کی شام فیشن پرست، ہیلی پولس گھوڑ دوڑ کا میدان ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جنگ سے پہلے ایپسم ڈاؤنس یا لانگ چیمپس تھے۔ بابیلیکا کا بازار الف لیلہ کا زندہ مرقع ہے۔ موٹے تازے، لپیٹے میں سُرخ بو مصری تاجر سفید مگر گندے گلابیہ اور لال شکستہ ترابوزیے سر کے قومی لباس میں اپنی چھوٹی چھوٹی دوکانوں کے آگے تختوں پر بیٹھے چلاتے رہتے ہیں یا آس پاس کی گلیوں میں زور شور سے کوئی سودا چکاتے ہیں۔ قاہرہ کے اس حصے میں جہاں مشہور شیرڈ ہوٹل ہے جہاں امن کے زمانہ میں یورپ کے مہذب اور شائستہ لوگ ٹھہرتے تھے نصف درجن کے قریب دیسی قہوہ خانے ہیں جہاں عجیب چہل پہل اور کافی رونق رہتی ہے ×

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۸ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵

جنگ ہندوستان کے قریب آرہی ہے

برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر چرچل اس پیشگوئی کے ذمہ دار ہیں کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں ہندوستانی فوجیں کیسپین سمندر سے دریائے نیل تک کے مورچہ پر لڑیں گی اور یہ لڑائی وسط یورپ کے ملکوں کے تحفظ کے لئے ہی نہیں بلکہ خود ہندوستانی سپاہیوں کے گھروں اور انکے بال بچوں کے تحفظ کے لئے ہوگی۔ تمام علامتیں بتارہی ہیں کہ برطانی وزیراعظم کی پیشگوئی ٹھیک ثابت ہوکر رہیگی دراصل لڑائی کی توسیع اور اس کی آئندہ رفتار کے بارے میں مسٹر چرچل نے وزیراعظم کے عہدہ پر آنے کے بعد جتنی پیشگوئیاں کیں قریب قریب سبھی ٹھیک ثابت ہوئیں۔ اسمیں کوئی معجزہ یا کرشمہ نہیں۔ مسٹر چرچل جو کچھ کہتے ہیں ان واقفات کی بنا پر کہتے ہیں جو انھیں برطانی اطلاعات کے وسیع ذرائع سے معلوم ہوتے ہیں۔ عام آدمی تک خاصکر ہندوستان کے لوگوں تک یہ واقعات نہیں پہنچتے۔ کریمیا اور جنوبی یوکرائن میں جرمنوں کی زبردست کامیابی اس بات کی علامت ہے کہ اُن کا آئندہ رُخ کاکیشیا کی طرف ہوگا۔ کاکیشیا کی منزل پار کرنے میں یہ سال ختم ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے۔ اگرچہ اب یہ فرض کرنے کا زیادہ موقعہ نہیں۔ کہ کاکیشیا میں جرمنوں کی اگلی بہار بھی ختم ہوجائے۔ پھر بھی جرمنوں کے بڑھنے کی رفتار اتنی تیز اور یقینی ضرور ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں کیسپین سمندر سے نیل دریا تک مورچوں پر لڑائی کا تصور کیا جاسکتا ہے اور یہ تصور ہندوستان کیلئے یورپ کی اب تک تمام لڑائیوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔

اسی طرح — گو مسٹر چرچل نے اس بارے میں اب تک کوئی واضح پیشگوئی نہیں کی ہے مگر برطانی اور امریکی حلقوں میں محسوس کیا جارہا ہے۔ وسط یورپ یعنی پیسفک سمندر سے جاپانی خطرہ بڑھتے بڑھتے ہندوستان کی مشرقی سرحدوں تک آنے والا ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ خبریں کہاں تک ٹھیک ہیں کہ جاپانی فوجوں نے تھائی لینڈ کی سرحد پار کرلی ہے اور وہ برما روڈ کی طرف اور خود برما کی سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ مگر یہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ انڈوچائنا میں جاپان کی فوجی سرگرمیاں اب تھائی لینڈ (سیام) اور برما کے لئے بہت زیادہ خطرناک بنتی جارہی ہیں اور سیام اور برما کی سرحدوں کو ہندوستان سے وہی نسبت ہے جو مغرب میں افغانستان اور ایران کی سرحدوں کو ہے۔ ڈھائی برس سے ہندوستان امریکہ کی طرح — گو اس سے بہت کمتر پیمانہ پر — جمہوریتوں کا ہتھیار گھر بنا ہوا ہے یعنی وہ برطانیہ اور برطانی سلطنت اور اسکے ساتھیوں کے لئے ہزاروں قسم کے ہلکے ہتھیار اور جنگی سامان سپلائی کررہا ہے۔ اب وقت آرہا ہے جب خود ہتھیار گھر خطرے میں پڑ سکتا ہے اور بجائے اسکے کہ وہ دوسروں کو سپلائی کی فکر کرے اسے خود اپنے تحفظ کی فکر کرنی ہوگی۔ کیا مسٹر چرچل یہ بتائیں گے کہ اُنھوں نے اس خطرناک صورت کے مقابلہ کے لئے کیا پیشبندی کی ہے +

مہاتما گاندھی کا بیان

مہاتما گاندھی نے مدت کے بعد ایک طویل بیان میں ستیاگرہ کی تحریک سے پیداشدہ صورت حالت کے مختلف پہلوؤں پر اپنے نقطۂ نظر سے مفصل تبصرہ کیا ہے۔ مہاتما جی کو بھروسہ ہے کہ اگر وہ ستیاگرہ کی شرطیں ڈھیلی کردیں تو انکی آواز پر کثیر تعداد لوگ جیلخانے بھرنے کو تیار ہوجائینگے

مگر مہاتما جی کی پختہ رائے ہے کہ لڑائی کے زمانہ میں اجتماعی سول نافرمانی شروع نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ اتحاد نہ ہونے کی حالت میں اس سے خانہ جنگی ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے حکومت کی مشکلوں میں اضافہ ہوجائے گا جو حکومت کو پریشان نہ کرنے کی موجودہ پالیسی کے خلاف ہے۔ تیسرے یہ ڈر ہے کہ حکومت پر موجودہ حالت میں زیادہ دباؤ ڈالا گیا تو وہ اپنا توازن کھو بیٹھے گی۔ مہاتما جی نے یہ صاف رائے ظاہر کی ہے کہ اسوقت پارلیمنٹری سرگرمی کی بحالی کا کوئی موقعہ نہیں۔ البتہ تعمیری پروگرام کو پورا کرنے پر جسقدر زور دیا جائے اچھا ہے۔ مہاتما جی کو ستیاگرہ کی موجودہ رفتار پر اطمینان ہے اور انھیں یقین ہے کہ اگر ان کی شرطیں پوری کیجائیں تو ملک کو کامل آزادی مل سکتی ہے۔

مہاتما جی نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ کانگریس میں بدنظمی عام ہوگئی ہے۔ تیسرے درجہ کے سیاسی قیدیوں سے سلوک کی مذمت کرنے کے بعد مہاتما جی نے یہ تجویز کیا ہے کہ رائے عامہ کو اس بارے میں حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہئے۔

باتیں ہی باتیں

امریکہ میں انٹرنیشنل لیبر کانفرنس ہورہی ہے اس موقعہ پر جنگ کے بعد کی دنیا کا بھی ذکر آیا۔ امریکہ کے نمائندہ مسٹر واٹ نے مسٹر روزویلٹ کے اعلان کا تذکرہ کرتے ہوئے چہارگونہ آزادی کا وعدہ دوہرایا یعنی خوف سے آزادی مذہب کی آزادی تقریر کی آزادی اور معاشی آزادی دنیا کا یہ نیا نظام اس وقت قائم کیا جائیگا۔ جب نازیوں کی ہار ہوچکے گی اس کانفرنس میں برطانیہ کے نمائندے مسٹر اٹیلی جو برطانی کیبنٹ کے بھی ایک رکن ہیں موجود۔ تھےاُنھوں نے فرمایا کہ ہم کو صرف لڑائی کی جیت نہیں بلکہ صلح کی بھی جیت کا خیال ہے۔ یہ لڑائی صرف قوموں کی ہی لڑائی نہیں بلکہ تہذیب کی بھی لڑائی ہے۔ بہ الفاظ دیگر وحشت کا جواب وحشت سے دے کر تہذیب کی حفاظت کی جائیگی اور جنگ کے بعد کی تشکیل پر ابھی سے سوچ بچار شروع ہوگیا ہے۔ مسٹر اٹیلی فرماتے ہیں کہ کہیں ہم سیاسی مسئلوں میں الجھکر عالمگیر مسئلوں کو نہ بھول جائیں۔ مگر اسی تقریر پڑھکر ہر ہندوستانی کے دل میں یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جنگ کے بعد جو دنیا قائم ہورہی ہے اس میں ہندوستان بھی ہوگا یا نہیں۔ اور عالمگیر مسئلوں میں اس چالیس کروڑ کی آبادی کے ملک کا بھی کوئی خیال ہے یا نہیں۔ جس میں ایک درجن یورپ کی حکومتیں سماسکتی ہیں۔ مسٹر واٹ بولیں یا مسٹر اٹیلی سب کی دنیا گورے رنگ والوں تک محدود ہے ہمیں کون پوچھتا ہے؟

مسٹر جناح کی تقریر

مسٹر جناح نے مسلم یونیورسٹی کے طالب علموں میں تقریر کرتے ہوئے مہاتما گاندھی کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا ہے جسمیں اُنھوں نے اپنے ستیاگرہ اندولن پر تبصرہ کیا ہے اور اسکے متعلق اعتراضوں کا جواب دیا ہے۔ مہاتما جی نے اس بیان میں سول نافرمانی کو عام نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی تھی کہ اس سے خانہ جنگی ہوجانے کا اندیشہ ہے جسے کانگریس بالکل نہیں چاہتی مسٹر جناح بیان کے اس حصہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر [illegible] مطالبات [illegible] مانی تو وہ کانگریس کے ہتھیار ڈالنے اور مسلم ہندوستان پر چھا جانے کی پالیسی کا نتیجہ ہوگی۔ مسٹر جناح کی منطق ہماری فہم سے بالاتر ہے۔ [illegible]

مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ اب مسلم ہندوستان کو زیادہ عرصہ قابو میں رکھنا بہت مشکل ہوگا۔ غالباً برطانی حکومت پر انھیں جو غصہ آتا ہے وہ کانگریس پر اُتارنا چاہتے ہیں کانگریس تمام ہندوستان میں ہندوؤں کا راج چاہتی ہے اس کے ثبوت کے لئے صرف سرحد کی کانگریسی حکومت کی مثال دینا کافی ہے۔ جہاں ۹۵ فیصدی آبادی مسلمانوں کی ہے۔

برما

برما کے مستقبل اور برما کے مطالبوں کے متعلق مسٹر ایمری نے جو وزیر ہند ہونے کے علاوہ سکریٹری آف اسٹیٹ فار برما بھی ہیں ایک پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر اوسا وزیراعظم برما کو مطمئن کرنے کی کوشش کی لیکن اُنھوں نے اپنی اس تقریر میں صاف کہدیا کہ دوران جنگ میں کسی آئینی تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ جنگ کے بعد برما کو حکومت خود مختاری حاصل کرنے میں مدد دی جائے گی۔ ڈومینین اسٹیٹس کے متعلق مسٹر ایمری نے کہا کہ یہ سب سے بڑا درجہ حکومت ہے جو تصور کیا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی اُنھوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ انگلستان دنیا کا بہترین ملک ہے۔ اور اس سے وابستہ رہنا بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ بظاہر مسٹر اوسا مسٹر ایمری کی اس تقریر سے مطمئن نہیں ہوئے اور انھوں نے اپنی بے اطمینانی کا بھی اظہار کیا ہے۔

کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا مباحثہ

"چھترجی نواب کپ پراونشل اردو ڈبیٹ" میں شرکت کی غرض سے علیگڈھ یونیورسٹی، "الہ آباد یونیورسٹی" لکھنؤ یونیورسٹی، شیعہ کالج لکھنؤ، گورنمنٹ کالج الہ آباد، ایونگ کرسچین کالج الہ آباد، شبلی جارج انٹرمیڈیٹ کالج اعظم گڈھ، سنٹ انڈریوز کالج گورکھپور اور صوبجات متحدہ کے دیگر کالج کے طلبا تقریر کرنے کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ جلسہ کی صدارت جناب کپتان ضامن علی صاحب صدر شعبۂ اُردو الہ آباد یونیورسٹی فرمائیں گے۔

موضوع بحث "ہندوستانی کی ترویج اور اشاعت ہندی اور اُردو دونوں کے لئے مضرت رساں ہے"۔ اُمید ہے کہ جملہ اہل ذوق حضرات بتاریخ ۸ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۷ بجے شب کرائسٹ چرچ کالج ہال میں تشریف لاکر ہندی اُردو اور ہندوستانی کے اُس اہم سوال کو سمجھنے کی کوشش کرینگے جو زبان والوں کے محدود حلقے سے نکل کر سیاست کی ایک پیچیدہ گتھی بن چکا ہے۔

سنٹرل بنک لمیٹیڈ کی برانچ

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹیڈ کے ایجنٹ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بنک کے منتظمین نے یہ طے کیا ہے کہ پبلک کی آسانی و سہولت کے خیال سے بنک کی ایک سب برانچ وسط شہر میں کھولی جائے۔ چنانچہ بنک کی ایک سب برانچ مسٹن روڈ میں بانکے لال اینڈ سنس کی دکان کے بلڈنگ کے اوپر کے حصہ میں کھولی جارہی ہے جس کا افتتاح ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء بروز منگل بوقت ۱ بجے دن کو ہوگا۔

سنٹرل بنک کی اس سب برانچ کھلنے سے شہر کے اس حصہ کو بہت فائدہ ہوگا اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس حصہ کے کاروباری حضرات اس سے پورا استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔

وار کمیٹی ۴ر نومبر کی شام کو ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کی میٹنگ مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں ضلع میں پبلسٹی کے پروپگنڈے کے طریق کار پر غور کیا گیا۔ اس جلسہ میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک وار فنڈ میں ۶ لاکھ ۴۲ ہزار ۹۱۳ روپیہ وصول ہوا ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ یکم نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ مسٹر ایچ ایم سمیع (سینئر وائس چیرمین) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں امپرومنٹ ٹرسٹ سے یہ درخواست کرنیکا رزولیوشن پاس ہوا کہ ٹرسٹ دھوئیں کی بُرائی روکنے کیلئے بائی لاز بنائے اور اُس پر کارروائی کا اختیار انسپکٹر آف اسموک نیوزینس کو دے جیسا کہ میونسپل بورڈ نے کیا ہے۔ یہ بھی طے ہوا کہ میونسپل مقدمات کی پیروی کے لئے وکیلوں کا ایک پینل بنادیا جائے۔

مولانا محمد علی میموریل اسکول کو ایکہزار روپیہ کی یکمشت رقم اور ۷۵ روپیہ ماہوار کی امداد دینا منظور ہوا۔

مسٹر ایچ۔ ایم۔ نیر نے پت کھٹک سلیم کلیرنس اسکیم پر دوبارہ نظرثانی کرنے اور دربانس منڈی کے سوداگران کی شکایات دور کرنے کے لئے ٹرسٹ سے درخواست کرنے کا رزولیوشن پیش کیا جس پر چیرمین صاحب نے کہا کہ ٹرسٹ سے یہ اسکیم آچکی ہے اُس کے ساتھ یہ رزولیوشن بورڈ کے سامنے آئندہ پیش کیا جائے گا۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا اجلاس انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس ۱۴ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کرائسٹ چرچ کالج اور پالکا ودیالہ کالج میں ہورہا ہے۔ نثر کے اجلاس کی صدارت جناب مولانا عبدالسلام صاحب ندوی مصنف شعرالہند اور مشاعرہ اجلاس کی صدارت جناب مہاراجکمار محمد امیر حیدر خانصاحب آف محمودآباد فرمائیں گے۔ مشہور شعراء اور ادیب شرکت کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ مندرجہ ذیل حضرات نے مربی ہونا منظور فرمالیا ہے۔

مسٹر لے ہونن بار ایٹ لاء۔ حاجی فہیم الدین آف فہیم آباد۔ مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب۔ نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب۔

اُردو ڈے انجمن بزم ادب حلیم مسلم کالج کے زیراہتمام ۱۵ر نومبر کو بشیر غوری کپ ڈبیٹ اور ۱۶ر نومبر کو یوم اُردو منایا جارہا ہے۔ یوم اُردو کے سلسلہ میں شعرگوئی۔ بیت بازی۔ خوشنویسی اُردو۔ مضمون نویسی۔ قصہ گوئی۔ گپ بازی۔ افسانہ گوئی۔ خوش الحانی کے مقابلے اور ادبی نمائش ہوگی۔ بشیر غوری کپ ڈبیٹ کے سلسلہ میں ایک مباحثہ ہوگا جسکا موضوع یہ ہے کہ "ہندوستان اور مسلمانوں کی آبائی ملکی اور قومی زبان صرف اُردو ہے۔ اور وہی ہندوستانی ہوسکتی ہے"۔

مرکز ادب ۵ر نومبر کی رات کو مرکز ادب لٹریری سوسائٹی کا افتتاح پروفیسر حامد اللہ افسر میرٹھی اور مولانا حسرت موہانی کی موجودگی میں ہوا۔

ہندوستانی برادری ۲ر نومبر ۵ بجے شام کو مسٹر مرتضیٰ حسین صاحب عابدی سکریٹری ہندوستانی برادری کے بنگلہ واقعہ نمبر ۶۸ چھاؤنی میں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے پریسیڈنٹ ہندوستانی برادری کی صدارت میں ہوئی جس میں علاوہ دیگر ضروری اُمور کے یہ بھی طے پایا کہ کرسمس۔ بسنت۔ دیوالی اور عید کے موقع پر ایٹ ہوم ہوا کریں جسمیں شہر کے ہر طبقہ کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا جائے بعد ازاں مسٹر عابدی کی طرف سے لائٹ ایٹ ہوم دیا گیا۔

مزدور یونین نیشنل مزدور یونین کی سہ ماہی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ۳۰ر ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء تک اُسکے ممبروں کی تعداد ۶۱۷۱ تک پہونچی ہے ۵۷ مزدوروں کی شکایتی درخواستیں وصول ہوئی ہیں جسمیں سے ۲۰ لیبر کمشنر صاحب کے پاس بھیجدی گئی ہیں۔ بیکار مردوں کی تعداد ۱۵۵ تھی جسمیں سے ۱۳۸ کو ملازمت ملگئی ہے ۲۰ آدمی جنگ کے سلسلہ میں ٹیکنیکل ٹریننگ کیلئے بھیجے گئے ہیں۔

مل مزدوروں کا جلسہ ۲ر نومبر کو مقامی مل مزدوروں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں انکی موجودہ حالت پر غور کیا گیا۔ پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے نے مزدوروں کو یقین دلایا کہ انکی شکایات لیبر کمشنر کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

آپ نے گورنمنٹ سے مزدور سبھا کو تسلیم کرنے کی اپیل کی اور مزدوروں سے اس کے ممبر ہونے کی درخواست کی۔

سوویٹ ہفتہ مزدور سبھا نے سوویٹ ہفتہ منانے کے سلسلہ میں جو پروگرام تیار کیا ہے اسکے مطابق ۶ر نومبر کو گوالٹولی کے میدان میں ایک جلسہ ہوا۔ ۸ر نومبر کو کوئنس پارک میں جلسہ ہوگا، ۹ر نومبر کو پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ ہوگا اور ۱۰ر نومبر کو تلک ہال میں سیاسی نظربندوں کی بھوک ہڑتال کی ہمدردی میں ایک عام جلسہ ہوگا۔ اور ۱۱ر نومبر کو مزدور سبھا کے ممبر بنائے جائیں گے، ۱۲ر نومبر کو سوویٹ روس کی امداد کے لئے چندہ جمع کرکے روسی سفیر کو انگلینڈ روانہ کیا جائے گا۔

جواہر ڈے ۴ر نومبر کو "جواہر ڈے" کے سلسلہ میں شہر کے خاص خاص بازاروں میں ہڑتال منائی گئی اور صبح کو خورد محل پارک (شردھانند پارک) میں سہ رنگا جھنڈا لہرایا گیا۔ ایک جلوس نکلا اور شام کو تلک ہال میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں پنڈت جواہر لال نہرو کو ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت گرفتار کرنے پر گورنمنٹ کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔

ڈگی پیٹنے والے اور اشتہارات تقسیم کرنے والے ۱۵ ستیہ گرہیوں کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔

ڈیولی ڈے یو۔ پی اسٹوڈینٹ فیڈریشن نے دیولی کے فاقہ کشی کی ہڑتال کرنے والے قیدیوں کے ساتھ ہمدردی کے اظہار کیلئے ۹ر نومبر کو دیولی ڈے منایا، جسمیں دیولی کے قیدیوں کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا۔

سروس لیگ ویمن وانٹیری سروس لیگ کی طرف سے ایک دوکان کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے جہاں بیکار پھینکی جانے والی چیزیں کو جنگ میں مدد کے لئے جمع کیا جائے گا۔

غلہ فروشوں پر جرمانہ کلکٹر صاحب کے مقررہ نرخ کے خلاف کلکٹر گنج کے غلہ فروش کرنے والے تین دوکانداروں کو ۵۱ - ۵۱ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے درصورت عدم ادائیگی ۳-۳ ماہ کی قید سخت کی سزا ہوگی۔

گورونانک ڈے ۲ر و ۳ر نومبر کو گورونانک ڈے منایا گیا جسکے سلسلہ میں جلوس نکالا گیا اور جلسہ ہوا جسمیں نوابہ سردار بیگم اختر حیدرآبادی نے ایک پُرعقیدت اور پُرزور نظم پڑھی جسکو حاضرین نے نہایت پسند کیا۔

یو۔ پی مسلم اسٹوڈنٹ یو۔ پی مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا دوسرا سالانہ اجلاس نومبر کے آخری ہفتہ میں ہونا طے کیا گیا ہے۔

آتشزدگی یکم نومبر کو لال املی کے اُون کے گودام میں آگ لگ گئی جو کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد بجھائی جاسکی۔ کہا جاتا ہے کہ کافی نقصان ہوا ہے

دعوت طعام مولوی حاجی شاہ سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری (خانقاہ شریف) مسٹر سید محمد وسید حسن زیدی کی ہمشیرہ زادگان کی شادی کی تقریب کے سلسلہ میں ۱۰ر نومبر کو معززین شہر کو۔

ولفیر ٹورنامنٹ ۳۰ر اکتوبر کو لیبر ولفیر ٹورنامنٹ کا آخری فٹ بال میچ گورنمنٹ ہائی اسکول کے میدان میں بی۔ آئی۔ سی اور انقرٹن ویسٹ ٹیموں کے درمیان ہوا۔

ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ۳۱ر اکتوبر ۴ بجے شام کو مسٹر امرناتھ جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی نے ایچ۔ بی۔ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے سالانہ کونوکیشن کی صدارت کرتے ہوئے ایک پرزور اور پرازمعلومات تقریر ارشاد فرمائی۔ بعد ازاں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن ۲ر نومبر کو منشی دیانارائن نگم ایڈیٹر زمانہ و آزاد کے دفتر میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کاغذ کی موجودہ گرانی کی وجہ سے اخبارات کی پریشانی پر غور کیا گیا اور یہ طے ہوا کہ اس سلسلہ میں گورنمنٹ سے درخواست کیجائے کہ وہ کاغذ پر کنٹرول کرکے اسکی مناسب قیمت مقرر کرے۔

مولانا مودودی ۲ر نومبر کو مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اڈیٹر رسالہ ترجمان القرآن

سبدِ گل

سندھ کے ایک پیر روشن ضمیر کے دلچسپ حالات دفتر میں موصول ہوئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس رہنمائے طریقت نے تزکیہ قلب کا وہ عجیب و غریب نسخہ دریافت کیا ہے جس کے استعمال سے چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔ آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ بھائی اگر تزکیہ قلب کی ضرورت ہو تو بھنگ پی لیا کرو۔"

پیر صاحب خود بھی اس نسخہ پر عامل ہیں۔ اور آپ نے بھنگ نوشی کا ایک ایسا ریکارڈ قائم کیا ہے جس کی مثال شاید ہی دنیا کے کسی حصہ میں مل سکے ایسی آپ روزانہ دو ڈھائی سیر بھنگ پی جاتے ہیں اور بھنگ پینے کے بعد "حقیقت و معرفت" کے وہ نکات بیان فرماتے ہیں کہ سننے کے بعد سامعین پر وجد ہی نہیں بلکہ ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

بھنگ کے استعمال کے ساتھ ساتھ آپ کا یہ بھی معمول ہے کہ آپ خوش حال مریدنیوں سے اپنے بدن پر تیل بھی ملواتے ہیں تاکہ بھنگ، روحانی قوت کو بڑھاتی اور عورتوں کی مالش سے جسم میں بھی برقی رو دوڑ جائے۔ غرضکہ آپ روحانیت اور جسمانیت کے سب سے بڑے ماہر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ میں ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ آپ کو دولت سے شدید نفرت ہے۔ چنانچہ مریدوں کی جیب کی ہوئی دولت کو اپنے گھر سے نکالنے کے لئے آپ جوا بھی کھیل لیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ہندوستان میں کیسے کیسے باکمال رہنمایان طریقت موجود ہیں۔

سندھ کے ان "مقدس" پیر صاحب کی طرح معلوم ہوا ہے کہ سیالکوٹ میں کوئی فقیر صاحب قیام فرما ہیں۔ ایک معاصر ان فقیر صاحب کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ ان فقیر صاحب کو اگر "سائیس ... شاہ" کہا جائے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ ان کے نزدیک "حقیقت و معرفت" کی آخری منزل ... ہے جس کے حصول کیلئے وہ رات دن مجاہدہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ کچھ مدت پہلے وہ مفلس و قلاش تھے لیکن آج ان کے فقر کی سنہری روپہلی جھلک ہم چشموں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔

ان فقیر صاحب نے اپنی مریدنیوں کو "حقیقت و معرفت" کا کیسا عجیب و غریب درس دیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے فرمائیے کہ ان کی ایک مریدنی نے باقاعدہ رنڈی خانہ کھول رکھا ہے۔ جہاں شریف عورتوں کو بلا کر ان کی عزت کا سودا کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس رنگین مزاج مریدنی کے خلاف پولیس میں بھی رپورٹ ہو چکی ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ یہ فقیر باندبیر حسن فروشی کے جواز میں کون سے جواہر ریزے دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنی مریدنی کے حق میں آواز بلند کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا شرمناک واقعات سے اندازہ فرمائیے کہ پیری اور فقیری کے پردہ میں ہندوستان میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس پیری اور مریدی کی بڑھتی ہوئی وبا کو نہ روکا گیا۔ تو پھر مسلمانوں کا ہندوستان کا خدا ہی حافظ ہے۔

برطانیہ کے سمندری بیڑہ کی طاقت

واشنگٹن۔ ۳۱ اکتوبر۔ برطانیہ کے پاس اس وقت ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن وزن کے جہاز ہیں جو کہ اس وقت سے ۴۰ لاکھ ٹن زیادہ ہیں جبکہ لڑائی شروع ہوئی تھی۔ یہ ہے وہ بیان جو سینیٹر لفٹ نے دیا جبکہ غیر جانبداری کے قانون میں رد و بدل کرنے کے سوال پر بحث ہو رہی تھی۔ سینیٹر لفٹ نے امریکہ کے جہازوں کو لڑائی کے علاقوں میں بھیجنے کی مخالفت کی۔

دہلی۔ ۲۹ اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر این۔ ایم جوشی کی وہ تحریک التوا اجلاس جو دیولی جیل کے نظربندوں کی بھوک ہڑتال کے متعلق تھی ہز ایکسیلنسی والسرائے نے نامنظور ...

ادبِ لطیف

فطرت نگاریاں

ذیل میں ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور آنجہانی کے چند مترجمہ اشعار درج کئے جاتے ہیں ان کی خوبی یہ ہے کہ ان میں بے جان اشیائے فطرت کی زبان سے انسانوں کو حقائق و معارف سمجھائے گئے ہیں۔

---(ص۔ن)---

سورج اور چراغ

ڈوبتے ہوئے سورج نے اپنے پھیکے چہرے پر ملال طاری کر کے کائنات سے پوچھا "میرا کام کون سنبھالیگا" ایک ٹمٹماتے ہوئے حقیر سے دیئے نے عاجزی سے کہا۔ "پربھو۔ جہاں تک میری بساط ہوگی آپ کا کام میں کروں گا۔"

پھل اور پھول

پھول نے طنز کے لہجے میں کہا۔ "ارے او پھل! سنتا ہے تجھ میں اور ہم میں بہت فاصلہ ہے۔ تو ہم میں سے نہیں ہے۔"

پھل نے جواب دیا "مہاراج میرا قیام تو آپ کے اندر ہی ہے۔"

چاند اور ذرہ صحرا

چاند چمک رہا تھا صحرا کی ریت کے ایک ذرے نے پوچھا "کیوں جی چاند تم اتنے اجلے اور اتنے چمکدار تو ہو۔ مگر تم میں یہ داغ کتنا برا لگتا ہے۔"

چاند نے مسکرا کر کہا "اے ذرہ صحرا میری چمک تمام کائنات کے لئے ہے اور یہ داغ صرف اپنے لیے۔"

آنکھوں کی تعریف

آنکھوں میں آنسو چھلکے ہوئے ستاروں کی طرح ٹمٹما رہے تھے۔

رحم نے ان سے پوچھا۔ "کیوں جی تم کون ہو؟ تم تو بولتے بھی نہیں۔"

آنسو آنکھوں سے چھلانگ مار کر باہر آئے اور بولے "یہ دل کی رازداں ہیں۔ ان کا وصف ہی خاموش رہنا ہے۔"

آرزوئے احترام یا شباب

کالے بالوں کو اس بات کا بڑا ملال تھا کہ پکے سفید بالوں کا ان کی بہ نسبت زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔

جب پکے بالوں کو ان کے اس ملال کا پتہ چلا تو انہوں نے کالے بالوں سے کہا۔ "بیٹا ہم اپنا سب احترام خوشی سے تمہیں دینے کو تیار ہیں اس کے بدلے میں ہم اور کچھ نہیں چاہتے۔ بس ہمیں اپنی طرح کالا بنا دو۔"

ذمہ داری کا بار

چھوٹی سی چڑیا اور حسین مور میں ایک دن کہا سنی ہو گئی ننھی سی شوخ چڑیا نے کہا "مور! میں تمہیں دیکھتی ہوں تو میری آنکھیں ہمدردی کے آنسوؤں سے چھلچھلانے لگتی ہیں۔"

مور نے پوچھا۔ "ارے رحم کی دیوی آخر اس کا سبب؟" پھدکتی ہوئی چھوٹی سی چڑیا بولی۔ "تمہارے جسم کی بہ نسبت تمہاری خوبصورت دم کتنی بوجھل ہے۔ یہ تم کو بوجھ معلوم ہوتی ہوگی؟"

مور نے ہنستے ہوئے کہا "تم اس کی فکر نہ کرو چھوٹی چڑیا! ذمہ داری کے ساتھ ہمیشہ بوجھ ہوا کرتا ہے۔"

ستارہ اور دیا

ستارے کو ٹوٹتا دیکھ کر روشن دیا بہت ہنسا اور کہنے لگا۔ "اتنی شان دکھانے کے بعد یہ انجام!"

رات بولی۔ "دو گھڑی ہنس لو۔ تمہارا آئیل ختم ہونے میں بھی تھوڑی ہی سی دیر ہے۔"

... کرتی رہیں تو مضائقہ نہیں ہے لیکن ورزش زیادہ نہ کرنی چاہئے۔ میرے خیال میں تو کھلی ہوا میں چہل قدمی کرنا اور گہرے گہرے سانس لینا حاملہ عورتوں کے لئے بہترین ورزش ہے۔

بمبئی۔ ۳۰ اکتوبر۔ عمارتوں میں پناہ گاہیں! حفاظتی کمرے بنانے کے طریقوں کے متعلق اطلاع شائع کرنے کے سوال پر حکومت بمبئی غور کر رہی ہے۔

عالمِ نسواں

عورتیں تندرست بچے پیدا کریں

از جناب ڈاکٹر بھیم سین صاحب دہلی

---(۱)---

کسی انسان کی جسمانی و دماغی تندرستی کا بنیادی پتھر ماں کے پیٹ میں رکھا جاتا ہے۔ لہذا انہوں کو یہ حقیقت پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جب وہ ایام حمل میں اصول حفظان صحت کی خلاف ورزی کر کے وہ اپنی صحت کو نقصان پہنچاتی ہیں تو اپنے پیٹ کے بچہ پر ظلم کرتی ہیں۔ اور ان کی غلطیوں کا خمیازہ ایک معصوم روح کو بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ یہ خواب میں بھی امید نہیں کی جا سکتی کہ جو چیز مال کے لئے مضر ہو اس سے وہ بچہ متاثر ہوگا جو ماں کے پیٹ میں ہے۔

موجودہ زمانہ کی تعلیم یافتہ لڑکیوں سے میں یہ عرض کروں گا کہ ایام حمل میں ایسی دماغی محنت جس سے تکان پیدا ہو سخت مضر ہے۔ ساتھ ہی میں ان کے شوہروں کو مشورہ دوں گا کہ انہیں حاملہ بیوی کی بہت حفاظت کرنی چاہئے۔ اور اس بات کا خیال ضروری ہے کہ وہ زیادہ جسمانی و دماغی محنت نہ کریں۔

حاملہ عورت کے لئے صاف ہوا اور دھوپ کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ حاملہ عورت کے جسمانی واعصابی نظام میں ابتری پڑ جاتی ہے۔ اس لئے انہیں کبھی ایسی دوائیں ہی استعمال کرنا چاہئیں جن سے معدہ کا فعل درست رہے۔ اور نہ تو اس میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو جو عورتیں تنگ و تاریک مکانوں میں رہتی ہیں ان کی صحت اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔ اور پیدا ہونے والے بچہ پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔

ایام حمل میں غذا کے متعلق بھی بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ غذا کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ بھوک کو رفع کر کے شکم پری کی جائے۔ بلکہ ہماری صحت کا انحصار بہت بڑی حد تک غذا پر ہے۔ اگر غذا اچھی ملے گی جسم کو قوت و نشو و نما حاصل ہوگی۔ اگر غذا اصول صحت کے خلاف ہوگی تو ہماری صحت لازمی طور پر برباد ہو جائے گی۔

بعض غذائیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں نشاستہ یعنی چربی کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ ان کے استعمال سے جسم میں چربی بڑھتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو ایسی غذاؤں سے احتیاط لازمی ہے۔ کیوں کہ ان کے استعمال سے پیٹ میں بچہ بہت فربہ ہو جاتا ہے۔ اور وضع حمل کے وقت دشواری ہوتی ہے ایسی غذا استعمال کرنی چاہئے کہ جو نہ تو چربی بڑھائے اور نہ بالکل کمی کر دے۔ حاملہ عورتوں کیلئے "اوٹ میل" بہترین غذا ہے اس میں مختلف اقسام کے نمک کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔ جن سے بچہ کی ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور پٹھوں کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ تازہ پھل خوب کھانے چاہئیں۔ اسی طرح ترکاریوں کا استعمال بہت مفید ہے۔ سبزیوں میں آلو کم استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ جسم کو فربہ بناتا ہے اسی طرح مونگ اور چاول کے استعمال میں بھی احتیاط لازم ہے غذا اتنی کھانی چاہئے جتنی بھوک ہو۔ غذا بھوک سے زیادہ نہ کھائی جائے۔ اور نہ حاملہ عورتوں کو بھوکا رہنا چاہئے۔

ایام حمل میں عورتوں کا جی چاہتا ہے کہ طرح طرح کی چیزیں کھائیں ان کے شوہروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی چیز ایسی نہ دی جائے جس سے حاملہ کی صحت پر برا اثر پڑے۔

عورتوں کو ایسا لباس نہ پہننا چاہئے جو تنگ اور پھنسا ہوا ہو۔ ایام حمل میں ایسی ڈھیلی ڈھالی پوشاک جس سے عورت آسانی کے ساتھ نقل و حرکت کر سکے۔ مناسب ہے۔ کمر میں پیٹی وغیرہ نہیں باندھنا چاہئے۔ کمر بند بھی کسی طرح نہ باندھنا چاہئے۔ حاملہ عورتوں کو ایسی پوشاک نہ استعمال کرنا چاہئے جس سے چھاتی پر دباؤ پڑے۔ اگر چولی۔ محرم یا جاکٹ وغیرہ کے بند یا بٹن کس کر لگائے جائیں تو پھیپھڑے آزادی سے پھیل نہیں سکتے۔ اور جنین کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

اگر حاملہ عورتیں کوئی آسان اور ہلکی ورزش روزانہ کام ...

بچوں کی دنیا

رابعہ دورانی کا مقبرہ

بچو! رابعہ دورانی کا مقبرہ ایک تاریخی عمارت ہے۔ جس کے حالات سے تمہاری معلومات میں اضافہ کا باعث ہوں گے لہذا اس مقبرہ کے حالات درج ذیل ہیں۔

یہ مقبرہ شاہزادہ ... معظم شاہ نے اپنی والدہ رابعہ دورانی بیگم محل اورنگ زیب کی یادگار میں بنوایا تھا۔ جو اورنگ آباد میں واقع ہے۔ اس عمارت پر چھ لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو تین روپیہ سات آنہ لاگت آئی ہے گو یہ عمارت تاج محل کی طرح شاندار نہیں ہے تاہم نہایت خوبصورت اور سڈول بنی ہوئی ہے۔ احاطہ کی دیوار میں باہر کے رخ محرابیں ہیں اور جابجا برجیاں اور چھوٹے چھوٹے مینارے قرینے سے بنے ہوئے ہیں۔ جنوبی دیوار میں ایک خوبصورت دروازہ ہے جس کے کواڑوں پر پیتل کی پتیاں چڑھی ہوئی ہیں۔ تین جانب وسیع بارہ دریاں ہیں۔ جن سے مقبرہ تک نفیس پتھروں کی چوڑی چوڑی سڑکیں گئی ہیں۔ مقبرہ ۲۵ مربع فٹ مرتفع سنگ سرخ کے چبوترہ پر بنا ہوا ہے۔ عمارت مثمن شکل کی ہے جس کے زاویہ پر مینارے ہیں اور ہر مینارہ دو دو کنگرہ دار ایک وسط میں اور دوسری سرے پر بنی ہوئی ہیں۔ ان کنگریوں کے اوپر برجیاں ہیں جن پر کلس چڑھے ہوئے ہیں۔ عمارت کے بیچوں بیچ شاندار سنگ مرمر کا گنبد جس کے نیچے نہایت خوشنما جالی کے اندر رابعہ دورانی بیگم سنگ مرمر کا مزار ہے۔ جنوب مشرقی گوشہ کے دروازہ میں محراب اور ستونوں پر بے نظیر پھول پتیوں کا کام بنا ہوا ہے۔ اور مقبرہ کے چاروں طرف چوکھنڈی ہے اس کی تین کھڑکیوں میں سنگ مرمر کی جالیوں اور گلکاری کا کام بالکل تاج محل کی طرح نفیس اور نازک ہے۔ مقبرہ کا فرش سنگ مرمر کا ہے نیچے کے حصہ کا بھی اکثر جگہ سنگ مرمر سے کام لیا ہے۔ استرکاری سوتی کے چونے سے کی گئی ہے۔ لیکن فرش پر تاج محل کی طرح پچیکاری کا کام نہیں بلکہ اس کی بجائے پھول پتیاں اور طرح طرح کی گلکاری کر دی گئی ہے۔

مسٹر جناح کا عجیب و غریب رویہ

لندن ۳۱ اکتوبر۔ "مسٹر جناح کا رویہ" اس عنوان سے گلاسگو ہیرلڈ نے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ مسٹر جناح اور ان کے ساتھیوں کی پوزیشن اس رویہ سے مضبوط نہیں ہوتی جو انہوں نے اسمبلی سے واک آؤٹ کر کے دکھلایا۔ مسٹر جناح نے جو یہ شکایت کی ہے کہ مسلم لیگ کو مرکز اور صوبوں کی حکومت میں حقیقی حصہ نہیں دیا گیا ان کی یہ شکایات واقعات سے صحیح ثابت نہیں ہوتی۔ چند صوبوں میں تو مسلمانوں کی اتنی کم آبادی ہے کہ دیانتداری سے ان کو صوبوں کی حکومت میں اختیار کا مطالبہ کرنے کا بھی حق حاصل نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر جناح نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ ان کا ایک قسم کا سیاسی ... جنگ کے ... میں اپنی پوزیشن مضبوط بنانے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ اگر مسٹر جناح ہندوستان کے تمام حصوں کی حکومتوں میں مسلمانوں کو حصہ دینے کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ ان کی اس پاکستانی اسکیم کے خلاف ہے جس کی وہ کچھ ماہ سے کر رہے ہیں مسٹر جناح اپنی پاکستانی اسکیم کے مطابق ہندوستان کو مسلم اور غیر مسلم ہندوستان میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ بلا لحاظ اس بات کے کہ ہندوستانی سیاسی اور جغرافیائی واقعات کیا ہیں مسٹر جناح کے خیال میں ہندوستان کے مسئلہ کا صرف یہی حل ہے۔ اس مطالبہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پوزیشن سے ہٹ گئے ہیں

... ۔ ۳۰ اکتوبر ... ثابت ہو گیا۔

پردۂ فلم

سکندر کی نمائش سے متعلق چند دلچسپ واقعات

دہلی ۱۷ اکتوبر۔ آج یہاں کے دو اہم سنیماؤں منروا اور پلازا میں منروا موویٹون کے تاریخی شاہکار سکندر کا بیک وقت افتتاح ہوا۔ ہجوم کے مارے ایک ہفتے میں چار مرتبہ پلازا سنیما کا بکنگ آفس ٹوٹا۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ دہلی کی طرح لاہور میں بھی سکندر کا دو سنیماؤں میں افتتاح ہوا۔ وہاں بھی ٹکٹ گھروں کی کھڑکیاں ٹوٹیں۔ ایک صاحب نے شائقین کا جم غفیر دیکھ کر کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آج یہاں مہاتما گاندھی یا مسٹر جناح کی تقریر ہونے والی ہے۔

شملہ۔ ۱۷ اکتوبر۔ سینکڑوں اصحاب جو موسم گرما کے اختتام پر دہلی آنے والے تھے۔ انہوں نے جب شملہ میں سکندر کے آنے کی خبر سنی تو اپنی روانگی کی تاریخ ملتوی کر دی۔

بنارس ۱۷ اکتوبر۔ بنارس کی صبح اپنی کشش اور جاذبیت کی وجہ سے اردو ادب میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ جب سے یہاں سکندر نمائش کے لئے پیش کیا گیا ہے یہاں کی شام میں بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔

یہاں کا نادرشاہ آجکل تمام فلم بین حضرات کی توجہ کا "مرکز" بنا ہوا ہے۔

آگرہ ۱۷ اکتوبر۔ آگرہ میں ایک صاحب نے سکندر کی یوں تعریف کی۔ ممتاز محل کے لئے شاہجہاں کی محبت تاج محل کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی۔ ہندوستان کی فلمی صنعت کو بام ترقی پر پہونچائے گا۔ سہراب مودی کا جذبہ سکندر کی صورت میں جلوہ گر ہوا۔ فلموں کی تاریخ میں سکندر کو وہی اہمیت حاصل ہے جو تاج محل کو شاہجہاں کی محبت کی تاریخ میں۔

الہ آباد ۱۷ اکتوبر۔ الہ آباد بھی ہندوستانی صنعت فلم سازی کے میر کارواں سہراب مودی کے اس کارنامۂ عظیم کی داد دینے میں کسی شہر سے پیچھے نہیں رہا۔ اس بات سے قطع نظر کہ سکندر نے یہاں مقبولیت کے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ کر ایک نئی روایت قائم کی ہے

ہندوستان کے ۷۶۰۰ آدمی ہلاک اور زخمی

کینبرا۔ ۳۱ اکتوبر۔ بروز ہر جگہ مسٹر فورڈ نے اعلان کیا کہ ۲۵ ستمبر تک آسٹریلیا کی فوج کے ۴۳۰ آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ مڈل ایسٹ، یونان، کریٹ، شام اور حبشہ میں برطانیہ اور تمام نو آبادیوں کے ۸۰، ۴۰ آدمی ہلاک اور ۱۵۱۸۰ زخمی ہوئے۔ ۸۲۴۷۷ لاپتہ ہیں۔ اور ۶۵۹۰ قیدی بنائے گئے۔ اس میزان میں برطانیہ کے ۲۹۱۷۶ آدمی مرے اور گھائل ہوئے۔ اور نو آبادیوں کے ۲۵۹۳۵ آدمی مرے اور گھائل ہوئے۔ دوسرے میدانوں میں برطانیہ کے ۷۰۰۰ آدمی مرے اور گھائل ہوئے۔ شاہی بیڑہ کے ۲۲۵۰۰ آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ اور ہوائی بیڑے کے ۸۵۰۰ آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ہندوستان کے ۷۶۰۰ آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے برطانیہ کی فوج کی تعداد جنہوں نے لڑائی میں حصہ لیا تمام نو آبادیوں کی فوج سے پانچ گنی تھی۔

مسٹر فورڈ نے کہا کہ ان اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ جرمنی اور اٹلی کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ برطانیہ لڑائی کا پورا بار برداشت نہیں کر رہا ہے۔

سر مارس ہیلٹ رامپور میں

رامپور۔ ۳۱ اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔ پی آج بریلی سے یہاں تشریف لائے ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے استقبال کیا۔ وزیر اعظم نے گورنر سے وزیروں، ہائی کورٹ کے ججوں اور دوسرے افسروں کا تعارف کرایا۔

شام کو آزادی مل گئی

لندن ۳۰ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے شام کی آزادی باضابطہ طور پر ... جنرل کیٹرو نے اعلان ... پریذیڈنٹ کو مبارکباد دی ...

اقوالِ زرّیں

غصہ کی آگ پہلے غصہ کرنے والے پر پڑتی ہے بعد ازاں دشمن پر پڑے یا نہ پڑے۔

اگر تم آگ بجھا سکتے ہو تو بجھا دو۔ ورنہ اگر وہ بڑھ گئی تو دنیا کو خاکستر کر دے گی۔

اگر زر سے کام نکلتا ہو تو اپنی زندگی خطرے میں مت ڈالو۔ جب کوئی اور تدبیر کارگر نہ ہو اس وقت تلوار کھینچنی چاہیے۔

نہ اس قدر سختی کرو کہ لوگ تم سے تنگ آ جائیں نہ اتنی نرمی سے کام لو کہ دھلے خون ہو جائیں۔ جراح کی طرح وقت پر نشتر دو اور وقت پر مرہم لگاؤ۔

جو دوسروں کے عیب کہنے میں گونگا، دوسروں کی عورتوں کو بُری نظر سے دیکھنے میں اندھا اور جو دوسروں کی دولت چرانے میں کمزور ہے وہی ایسا بزرگ ہو سکتا ہے جس کی پیدائش پر زمین فخر کرتی ہے۔

موجِ تبسّم

ایک دوست: کیا وجہ ہے کہ آپ آج کل تھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ڈاکٹر: "میں آج کل بہت سفر کرتا ہوں۔"

دوست: "مگر میں تو ہر روز آپ کو مطب میں دیکھتا ہوں"

ڈاکٹر: میں ہر رات خواب میں کلکتہ جاتا ہوں۔

ایک ڈاکٹر، انجینیر اور سیاست داں میں بحث ہو پڑی کہ ان میں سے کس کا پیشہ پرانا ہے؟

ڈاکٹر بولا: "جب سے انسان بنا ہے اسے ادویات کی ضرورت رہی ہے اس لئے ڈاکٹری کا پیشہ پرانا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے پرانا پیشہ ہے۔"

انجینیر: دنیا کی سب سے پرانی کتب میں ذکر ہے کہ دنیا بننے سے پہلے کوئی انتظام نہ تھا۔ سب گڑبڑ تھی اور بغیر انجینیر کے اس گڑبڑ سے دنیا کون بنا سکتا تھا۔

سیاست داں: مگر یہ گڑبڑ تو کسی سیاست داں نے پیدا کی تھی۔

بیوی: اس تصویر میں اپنا کوٹ تو دیکھو اس میں بٹن بھی نہیں ہے۔

شوہر: خدا کا شکر ہے آپ نے دیکھ لیا یہی دکھانے کے لئے تو میں نے تصویر کھینچائی ہے۔

دلچسپ معلومات

حبش میں بیس ہزار سے زائد گرجے ہیں جو شکل میں گول ہیں ان کا مشرقی دروازہ پادریوں کے لئے مخصوص ہوتا ہے، عوام کے لئے شمالی اور عورتوں کے واسطے جنوب، اس دروازے میں شیطان کی تصویر ہوتی ہے گرجے عبادت کے علاوہ دیگر دنیاوی اُمور کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

عمان میں اکثر راستہ بتانے والے مینار بنائے گئے ہیں ان کی سیدھ میں اکثر قافلہ چلتا ہے ان کی وجہ سے راستہ کا رخ معلوم ہوتا ہے برکتہ الموج سب سے بڑا مینارہ ہے یہ ۷۰ فٹ اونچا ہے۔

ترکی کی طرف سے مصر میں جو گورنر ہوتا تھا اُسے خدیو کہتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد اسمٰعیل پاشا نے ترکی حکومت سے ۱۸۶۷ء میں انتظام کیا کہ وہ نسلاً بعد نسلاً مصر کے باجگذار رہیں گے۔ چنانچہ جنگِ عظیم تک ہر حکمراں خدیو کے نام سے ملقب رہا اب خدیو کا لفظ متروک ہے اور موجودہ حکمران شاہ مصر کہلاتا ہے۔

ولایت میں لیبر پارٹی کے ممبر تیس لاکھ سے زائد ہیں۔

افسانہ

ملاقات

ایک امریکن افسانہ نگار کا ایک عجیب و غریب افسانہ

(از ڈاکٹر پرتھوی ...)

یہ افسانہ رومان کی ایک ہلکی سی لہر سے شروع ہو کر ایک پُراسرار کہانی کے انداز سے آگے بڑھتا ہے مگر انجام پہونچ کر خوفناک ترین انتقام کی لرزہ خیز داستان بن جاتا ہے افسانہ نگار نے یہ دکھایا ہے کہ مردانہ غیرت چیلنج کئے جانے پر کس قدر خوفناک انتقام لے سکتی ہے اور اس انتقام کی آتشیں رو کی لپیٹ میں آ کر خود انتقام لینے والا بھی اپنے کو برباد کر سکتا ہے۔

(پہلا)

خالی ہاتھ جام ہاتھ سے رکھتے ہوئے اس کی نظر شراب کے ان دو قطروں پر جا پڑی جو پینیدے میں رہ گئے تھے برقی قمقمے کی خیرہ کن روشنی میں یہ دونوں قطرے دو آبدار موتیوں کی مانند چمک رہے تھے۔ اسے ایسا محسوس ہوا گویا ایک موتی میں اس کا اپنا چہرہ دکھائی دے رہا ہے اور دوسرے میں اس کی ذہنی محبوبہ "اکاؤ۔ آہ! وہ رسیلی اور کھنچی ہوئی نرگسی آنکھیں، وہ آفتابی ماتھا۔ وہ سیدہ شہاب رنگ" ڈاکٹر نریس اس طرح ہونٹ چاٹنے لگا گویا شراب کی تلخی کی جگہ اس کے ہونٹوں پر شہد کی پپڑیاں جمی ہوئی ہیں۔ وہ اس میدان کا پرانا کھلاڑی تھا۔ ڈاکٹری اس کا پیشہ تھا۔ مگر حسین انسانی تتلیوں کو اپنے جال میں پھنسانے کو اس نے اپنے لئے ایک فن بنا لیا تھا۔ اسے یاد آیا۔ وہ! اس نے فوراً گھنٹے کی طرف دیکھا آٹھ بجے ہیں۔ اس نے ساڑھے آٹھ بجے کا وقت دیا تھا اپنی حیات افزا ملاقات کیلئے۔

ڈاکٹر نریش کا ہاتھ گھنٹی کی طرف بڑھا۔ وہ نوکر کو گاڑی منگوانے کیلئے حکم دینا چاہتا تھا۔ مگر وہ دفعتاً رک گیا۔ کسی نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی۔ باہر کا دروازہ کھل کر بند ہوا۔ کسی کے آہستہ آہستہ اندر کی طرف چلنے کی آواز سنائی دی دوسرے لمحے نوکر نے اندر آ کر کہا؟ حضور ایک مریض آپ سے صلاح لینے آیا ہے۔"

"اپنے لئے"۔

"جی نہیں۔ باہر لیجانا چاہتا ہے۔"

اس وقت بہت رات جا چکی ہے۔ میں اب باہر نہیں جاؤں گا۔"

"حضور، یہ دیکھئے۔ یہ اس کا کارڈ ہے۔"

ڈاکٹر نریش نے کاغذ لے کر پڑھا "حلیم عالی۔ کوئی ترک ہے، شاید"

"جی ہاں" نوکر نے جواب دیا۔ "ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی پردیسی ہے۔ اور اسکی چال ڈھال بھی کچھ عجیب سی ہے۔ شاید بڑی مصیبت میں ہے۔"

"مجھے ایک جگہ اور جانا ہے۔" ڈاکٹر نریش نے کہا۔ مگر اسکی سن لینی چاہئے۔ کہ کیا کہتا ہے۔ اسے اندر بلا لاؤ۔"

چنانچہ لمحہ بعد نوکر نے دروازہ کھول کر ایک پستہ قد انسان کو اندر جانے کا ادب سے اشارہ کیا۔ نووارد کمر جھکا کر چل رہا تھا اس کا چہرہ زرد مردہ سا تھا۔ اور اس کی داڑھی اور سر کے بال گہرے سیاہ تھے۔

"نمسکار،" ڈاکٹر نریش نے اسکے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔ "آپ انگریزی جانتے ہیں"

"جی ہاں،" نووارد نے جواب دیا۔ "میں ایشیا مائنر سے آیا ہوں۔ اگر آپ آہستہ آہستہ انگریزی بولیں گے تو میں سمجھ لوں گا۔"

ڈاکٹر نریش نے پوچھا۔ آپ مجھے باہر لیجانا چاہتے ہیں۔"

"جی ہاں،" نووارد نے جواب دیا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ فوراً چل کر میری بیوی کو دیکھ لیں۔"

"لیکن اس وقت مجھے ایک بہت ضروری کام سے جانا ہے۔ صبح ہی میں آپ کی بیوی کا معائنہ کرنے چلا چلوں گا۔"

ڈاکٹر کی اس بات کا جواب کبڑے ترک نے بہت ہی عجیب و غریب دیا۔ اس نے اپنا چمڑے کا بیگ کھولا اور اسے میز پر الٹ دیا۔ اشرفیوں کا ایک ڈھیر بجلی کی روشنی میں جگر جگر کرنے لگا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ میز سونے سے لدی ہوئی ہے۔ بولا "یہ لیجئے۔ ایک ہزار اشرفی۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا صرف ایک گھنٹہ خرچ ہوگا۔ اس سے ایک منٹ زیادہ نہیں۔ میری موٹر آپ کے دروازے پر کھڑی ہے۔"

ڈاکٹر نریش نے گھنٹے پر نظر ڈالی۔ اگر میں نے ایک گھنٹہ اس شخص کے کام میں خرچ کر دیا تو سنر گوداروی سے ملنے کے لئے تو پھر بھی وقت رہیگا ہی۔ ترک سے بولا۔ آپ کی بیوی کو کیا تکلیف ہے۔"

"اوہ! ترک نے کہا۔ یہ بڑی پُر درد داستان ہے، بہت ہی پُر درد۔ اس نے کبھی ایشیائی کے خنجر دیکھے ہیں"

"جی نہیں کبھی نہیں"

"میں ایک تاجر ہوں" کبڑے ترک نے کہا۔ میں اپنے وطن سے بیش قیمت چیزیں لا کر یہاں بمبئی میں فروخت کرتا ہوں۔ ابھی دو تین ہفتہ قبل میں سمرنا سے ایک قسم کا خنجر بھی لایا تھا۔

"اور ــــ"

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میرے پاس وقت تھوڑا ہے کیونکہ مجھے ایک اور ضروری جگہ بھی جانا ہے۔ اس لئے ذرا جلدی سے مطلب کی بات کہئے۔"

آپ کو مطلب کی بات سمجھانے کے لئے یہ سب باتیں بتانی ضروری ہیں۔" ترک نے جواب دیا۔ "آج میری بیوی کو میری دکان میں دفعتاً غش آ گیا۔ اور وہ کچھ اس طرح گری کہ اس کا ہونٹ اُس خنجر پر گر کر ایک جگہ سے کٹ گیا۔"

ڈاکٹر نریش نے بیتابی کے ساتھ کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا "تو آپ کو زخم ڈریسنگ کرانا ہے۔"

"جی نہیں،" ترک نے جواب دیا۔ "کام اتنا آسان نہیں ہے۔" "تو پھر اور کیا بات ہے؟"

"یہ ترکی خنجر زہر میں بجھا ہوا ہوتا ہے!"

"زہر میں بجھا ہوا؟"

"جی ہاں" آج تک کوئی ... بھی یہ نہیں معلوم کر سکا ہے کہ یہ کس قسم کا زہر ہے۔ جو اس خنجر میں پایا جاتا ہے۔ مگر اپنے والد مرحوم سے مجھے اس کے بارے میں اتنا ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ اگر اس خنجر سے زخم لگے تو کیا ہوتا ہے اور کیا کرنا چاہئے۔"

انھوں نے کیا بتایا تھا؟"

"زخم لگنے پر گہری نیند آ جاتی ہے اور تین گھنٹے بعد موت۔"

اور آپ کہتے ہیں کہ یہ زخم لاعلاج ہوتا ہے! پھر آپ مجھے اتنی بھاری فیس کیوں ادا کر رہے ہیں؟"

زہر کا اثر بہت آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور کئی گھنٹے تک زہر صرف زخم تک محدود رہتا ہے۔"

تو زخم دھونے سے زہر کا اثر دور ہو جائے گا؟"

"جی نہیں ضرورت یہ ہے کہ زخم کی جگہ کاٹ کر الگ کر دیا جائے۔ یہی میرے والد مرحوم نے مجھے بتایا تھا مگر دیکھئے۔ کیا میں آپ کو بتا چکا ہوں؟ نہیں میں نے ابھی آپ کو نہیں بتایا ہے۔ یہ زخم میری بیوی کے ہونٹ پر ہے"

ڈاکٹر نریش کو کیس بہت ہی دلچسپ معلوم ہوا۔

برطانیہ کو ہندوستان کو مطمئن کر دینا چاہیے

لندن ۔ سر نومبر اخبار "نیو اسٹیٹسمین" نے "لڑائی ہندوستان کے قریب پہونچ گئی" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں لڑائی کی روشنی میں ہندوستان کی سیاسی صورت حالات پر بحث کی گئی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ برما کے وزیر اعظم یو۔ سا نے جو یہ مطالبہ کیا ہے کہ صاف صاف الفاظ میں یہ وعدہ کر لیا جائے کہ لڑائی ختم ہونے کے فوراً بعد برما کو درجہ نوآبادیات حاصل ہو جائے گا۔ اس سے کسی کو کوئی تعجب نہیں ہوا۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ برما کے وزیر اعظم نے کہہ دیا ہے کہ اگر حکومت نے اس مطالبہ کو ٹالدیا یا انکار کر دیا تو اس کا نتیجہ بہت ناخوشگوار اور ممکن ہے کہ خطرناک نکلے۔ ان کے قول کے مطابق جاپان بہت چالاک ہے۔ اس حریف نے انہوں نے ہوشیاری کے ساتھ یہ یاد دہانی کرنے کی کوشش کی ہے کہ جاپانی بودھ دھرم کی بنا پر برما سے آبائی رشتہ جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جیسا کہ یو۔ سا کے خیالات سے نتیجہ نکلتا ہے۔ برما جاپان کے نئے نظام میں اتنا ہی خوش رہ سکتا ہے جتنا کہ وہ سلطنت برطانیہ میں شامل رہ کر خوش ہے۔ تاوقتیکہ ہم برما کو مکمل درجہ نوآبادیات دیکر برابر کا حصہ دار نہ بنائیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ برما کے وزیر اعظم نے جس بات کی طرف حکومت کی توجہ دلائی اگر اس کی وجہ سے ہماری حکومت سیاسی اور فوجی صورت حالات پر نظرثانی کرے تو یہ یاد دہانی سودمند ثابت ہو سکتی ہے۔

ہندوستان کے قریب لڑائی

یہ بتلاتے ہوئے کہ لڑائی ہندوستان نیز برما کے قریب پہونچ رہی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ اگر روس کو کاکیشیا اور کیسپین کے قریب اور زیادہ علاقہ سے ہاتھ دھونا پڑا تو ہندوستان کا رویہ اس جنگ کا انتظامی فیصلہ کرنے میں ایک خاص وزن رکھے گا اور اس کا وزن اتنا ہی بھاری ہوگا جتنا کہ بہت سی مسلح فوجی ڈویژنوں کا ہوتا ہے۔ یہ مطالبہ کرتے ہوئے کہ کوئی مصالحتی صورت نکالنا چاہیے اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ کو ہندوستان کے ساتھ سمجھوتہ کر لینا چاہیے اور اگر تاخیر کی گئی تو وہ تاخیر نہ صرف غیر مناسب ہوگی بلکہ خطرناک بھی ہوگی۔ لڑائی یورپ کو چھوڑ چلی گئی ہے اور ہندوستانی خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے نوجوان طبقہ میں جو کہ مہاتما گاندھی کے نظریہ کے مطابق عدم تشدد کا قائل نہیں ہے یہ خیال تقویت حاصل کرتا جا رہا ہے اور یہاں بازو میں بھی یہ ناقابل ... ہے کہ ہماری عظیم قوم ایسی حالت میں جبکہ لڑائی اس کے دروازہ پر پہونچ رہی ہے ایک ایسی لڑائی میں محض تماشائی بنی رہے جس سے اسکی قسمت اسی طرح وابستہ ہے جس طرح کہ ہماری۔

لندن کانفرنس

حال ہی میں انگلینڈ کے رہنے والے ہندوستانیوں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی جس میں زیادہ تر نوجوان تھے اور وہ کانگریس کے حامی ہیں اس میں تجویز کیا گیا تھا کہ ہندوستان کو لڑائی کی کوششوں میں امداد کرنا چاہیے بشرطیکہ یہ امداد خودداری کے ساتھ کی جا سکے۔ ان کا خیال ہے کہ ہمارے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ ہندوستان میں نیز کانگریس میں اس قسم کی تحریک زور پکڑتی جا رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اسمیں امید کا پہلو موجود ہے۔ اگر ہم لیڈری کے اہل ہیں جیسا کہ ہم دعویٰ کرتے ہیں تو اس کا خیر مقدم کرینگے۔ اور ان کے ساتھ معاملہ طے کر لیں گے۔

اسمیں ذرا ہی شبہ نہیں کہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اگر ہندوستان ہمارے لئے نیز اور نہ شہنشاہ کے لئے بلکہ اپنے لئے نازی ازم کے خلاف لڑنے کو تیار ہے تو وہ اپنی قومی حکومت کے ماتحت خوشی سے اور فخر سے لڑے گا۔ ہم یہ تجویز نہیں کرتے کہ لڑائی کے دوران میں باضابطہ طریقہ پر حکومت میں تبدیلی کر دی جائے۔ وائسرائے کی کونسل کو نیشنل کیبنٹ میں تبدیل کر کے معاملہ طے ہو سکتا ہے۔

صرف ایک اور قدم اٹھانا پڑے گا اور وہ یہ کہ یہ قومی حکومت لڑائی کے بعد کا کام اس ملک کے ساتھ جس نے ہندوستان کے فیصلہ کا احترام کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے بات چیت کر کے طے کریگی ہمیں امید ہے کہ اگر اس قسم سے معاملہ طے کیا جائے تو ہندوستان کے ساتھ سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ برطانیہ کو جتنی ضرورت روس کی ہے۔ اتنی ضرورت ہندوستان کی ہے۔

وزیر اعظم برما کا بیان

برما کے وزیر اعظم یو سا نے رائٹر سے دوران انٹرویو میں کہا کہ برما کے آئینی مسئلہ کے بارے میں حکومت برطانیہ سے جو بات چیت ہوئی ہے اس کے نتیجہ سے میں مطمئن نہیں ہوں اور پہلے برطانیہ آکر جو بھاری جوکھوں اٹھائی ہے۔ نتائج اس سے مطابقت نہیں رکھتے۔ تاہم میں مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے کوئی بار موقع دیا۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت برطانیہ اور اہل برطانیہ اب برما کی آئینی پوزیشن کے بارے میں اس وقت سے زیادہ جانتے ہیں جبکہ میں یہاں اسکی وضاحت کرنے کے لئے آیا تھا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میرے انڈیا آفس کے افسران سے ہندوستانیوں کے داخلہ کے بارے میں بحث کی ہے اس کا نتیجہ تسلی بخش نکلا ہے اور ... کونسل جلد ہی شائع کیا جائے گا۔ اسکے بعد آپ نے ... چاول کے مسئلہ پر روشنی ڈالی۔

جاپان کی فوجیں تھائی لینڈ میں

لندن ۸ر نومبر۔ نیویارک ریڈیو کا بیان ہے کہ روس میں برابر اس قسم کی افواہیں پھیل رہی ہیں گو انکی ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ جاپان کی ہتھیار بند فوجیں انڈوچائنا سے سرحد پار کر کے تھائی لینڈ میں داخل ہو گئی ہیں۔ پوربی ایشیا کے مختلف علاقوں سے لندن جو خبریں پہونچ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان کی فوجیں یا تو برما روڈ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہو رہی ہیں یا ممکن ہے کہ وہ تھائی لینڈ پر حملہ کریں۔ ہنوئی اور چنکنگ سے جو خبریں مل رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انڈوچائنا اور سنگاپور میں بڑے زور کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ پوربی ایشیا کی صورت حالات خراب ہوتی جا رہی ہے۔

روسیوں کے جوابی حملے

لندن ۸ر نومبر۔ ماسکو سے جو تازہ خبریں ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ماسکو کے مورچہ پر کئی جگہ روسی فوجوں نے سخت جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ روسی فوجیں ایک بڑی تعداد میں مورچوں پر پہونچ رہی ہیں ادہر سے جرمن فوجیں بھی دھڑا دھڑ وہاں پہونچ رہی ہیں۔ اڑچیم میں کالینن میں روسی فوجیں پھر داخل ہو گئی ہیں۔ اور وہاں ان کو سینکڑوں جرمنوں کی لاشیں ملیں۔ کریمیا میں جرمن فوجیں سیواستاپول کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ جرمنوں نے روسی فوجوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

کریمیا کی راجدھانی پر جرمنوں کا قبضہ

لندن ۸ر نومبر جرمن ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہفتہ کے دن میں برمن فوجوں نے کریمیا کی راجدھانی سمفروپول پر قبضہ کر لیا اور فوجیں چیلا کی پہاڑیوں تک پہونچ گئی ہیں۔ رومانوی اور جرمن فوجیں سیواستو پول کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

فقیر ایپی کا ایک ساتھی گرفتار

بنوں۔ یکم نومبر ضلع بنوں میں احمدزئی علاقہ کے قریب ایک علاقہ میں ایک درجن آدمیوں کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ان میں فقیر ایپی کا ایک حمایتی گل بھی شامل ہے

لکھنؤ میں سودیشی نمائش کا افتتاح

بریلی۔ پہلی نومبر پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔ پی۔ ۲۰ر نومبر کو لکھنؤ میں سودیشی کا افتتاح کریں گے۔

ایک لاکھ ہوائی جہاز سالانہ

نیویارک اسر اکتوبر۔ جرنل آف کامرس لکھتا ہے کہ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ ۱۹۴۳ء تک اگر ممکن ہوا تو ایک لاکھ ہوائی جہاز سالانہ تیار کرنے کی اسکیم بنا رہی ہے۔

کریمیا پر حملہ

لندن ۸ر نومبر۔ کالنس میں ہنگری آسٹریا اور رومانیہ کی فوجیں جرمنی کی طرف سے لڑ رہی ہیں کریمیا میں جرمن توپوں ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کے بڑے دستے نے حملہ کر دیا ہے۔

گیہوں کی قیمت مقرر

نئی دہلی۔ ۸ر نومبر۔ حکومت ہند نے گندم کی زیادہ سے زیادہ قیمت کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت ہند تمام حالات پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ اعلیٰ قسم کے گندم کی زیادہ سے زیادہ قیمت فی من ۴ روپیہ ۴ آنہ مقرر کی جائے دیگر اقسام کے نرخ میں مناسب تفاوت ہوگا۔

ملاقات

ایک امریکن افسانہ نگار کا ایک عجیب و غریب افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵)

اس نے کہا۔ آپ کی رائے ٹھیک ہے۔ بجائے اسکے کہ آدمی کو موت کے حوالے کیا جائے اس کا ایک ہونٹ کاٹ دینا زیادہ اچھا ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔" ترک نے ایک سرد آہ بھر کر کہا میں جانتا ہوں۔ اسی کو تقدیر کہتے ہیں۔ جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے پورا ہو کر رہیگا۔

ڈاکٹر نرنتیس نے فوراً اوزار سنبھالے اور کہا چلئے، میں تیار ہوں۔" ترک نے ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ یہ آپ نے اس سبز تھیلی میں کیا لیا ہے؟"

"اس میں کلوروفارم ہے۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"اوہ" ترک بولا۔ "مگر اسکی ضرورت ہی کیا ہے۔"

"کیا آپ اپنی بیوی کو بیہوشی کی دوا سنگھائے بغیر ہی انکا آپریشن کرنا چاہتے ہیں۔"

"جی ہاں" اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ زہر کے اثر میں ہونے کی وجہ سے خود ہی گہری نیند سو رہی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اسے سمرنا کی افیون بھی کھلادی ہے۔

آیئے چلئے"

ایک تنگ گلی کے سرے پر ایک مکان کے سامنے ترک سوداگر کی موٹر رک گئی۔ ڈاکٹر نرنتیس بمبئی سے خوب اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی مگر ماحول پہچاننے میں نہ آیا۔ ترک سوداگر نے اسے زیادہ دیر تک متعجب ہونے کا موقع نہ دیا گھر کا دروازہ کھلوا کر وہ ڈاکٹر کو لے کر اندر کی طرف چلنے لگا۔ مگر ڈاکٹر کی حیرت برابر بڑھتی جاتی تھی تمام عمارت غیر آباد اور کسی سائنسی سامان سے بالکل معرا معلوم ہوتی تھی آخر وہ کمرہ آگیا جس میں ترک سوداگر کی بیوی بستر پر دراز تھی۔ وہ قدیم ترکی لباس میں تھی۔ اور اس کا تمام جسم نقاب میں ملفوف تھا۔ صرف چہرے کا نچلا حصہ نظر آتا تھا۔ ڈاکٹر نرنتیس نے دیکھا کہ اس کے نچلے ہونٹ پر ایک نشان ہے۔

ترک نے کہا "معاف کیجئے گا۔ نقاب نہیں اتارا جاسکتا۔ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ ہم لوگ پردے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر اس کی بات کا کچھ خیال نہ کرتے ہوئے زخم کا معائنہ کرنے لگا۔ بولا "اس میں تو کسی قسم کے زخم کا بھی نشان معلوم نہیں ہوتا۔ جب تک لوکل سمپٹم ظاہر نہ ہوں۔ آپریشن ملتوی رکھنا چاہئے۔"

"نہیں نہیں۔" ترک نے بے چین ہو کر کہا۔ "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ بچئے نہیں۔ آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ معاملہ کیا ہے مجھے اسکے بارے میں سب کچھ معلوم ہے اور میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ آپریشن کرنا نہایت ضروری ہے۔ صرف نشتر کی تیز دھار ہی میری بیوی کو بچا سکتی ہے۔ پھر بھی میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ ابھی آپریشن نہ کیا جائے" ڈاکٹر نرنتیس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں" ترک نے بے قابو ہو کر بولا۔ "بس آپ معاف کیجئے۔ میں اپنی آنکھوں کے آگے اپنی بیوی کو موت کا لقمہ بنتا نہیں دیکھ سکتا۔ اگر آپریشن نہیں کرتے تو آپ کو اتنی تکلیف دینے کا شکریہ ادا کرکے میں آپ کو واپس بھیج دونگا۔ اور اس سے پہلے کہ وقت زیادہ گذر جائے میں کسی دوسرے سرجن کو تلاش کروں گا۔"

ڈاکٹر نرنتیس سوچ میں پڑ گیا۔ ایک ہزار اشرفیاں واپس کر دینا آسان کام نہ تھا۔ اس نے ترک سے پوچھا کیا آپ کو اس بات کا کامل یقین ہے کہ آپریشن کارگر ہوگا۔"

"جی ہاں"

"آپ کی بیوی کا چہرہ بدنما ہو جائے گا"

"میں جانتا ہوں" ترک نے کچھ اس طرح کہا کہ ڈاکٹر نے فوراً اسکی طرف دیکھا ترک کے لہجے میں طنز اور تمسخر کا ایک ہلکا سا شائبہ تھا۔ مگر اس پر غور کرنے کیلئے وقت نہیں تھا۔ ڈاکٹر اپنے اوزار نکال کر مریضہ کی طرف متوجہ ہوا۔

اس نے دیکھا کہ نقاب کے مہین غلاف میں سے دو آنکھیں جھکتی دکھائی دے رہی ہیں۔ اس نے ترک سے کہا۔ آپ کی بیوی پوری طرح بیہوش نہیں ہیں!"

ترک نے جواب دیا۔ میں نے اسے کافی افیون دی تھی مگر آپ جلدی کیجئے تاکہ اس کے پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے ہی آپریشن ہو جائے۔

ڈاکٹر نے فوراً قینچی سے زخمی ہونٹ کو گرفت میں لے لیا اور دوسرے اوزار سے ہونٹ کا ایک ٹکڑا تراش ڈالا۔ عورت ایک بھیانک چیخ مار کر واویلا کرتی ہوئی پلنگ سے اچھل پڑی اس نے بے تابی کے ساتھ نقاب اتار کر پرے پھینک دیا۔

ڈاکٹر نرنتیس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ اس نے پھر غور سے دیکھا۔ مسز گوداوری۔ ڈاکٹر کو ایسا معلوم ہوا گویا سارا کمرہ گھوم رہا ہے اور مسز گوداوری کی چیخیں اس کے کانوں میں پگھلا ہوا لوہا ڈال رہی ہیں۔ اس نے مڑ کر ترک کی طرف دیکھا۔ مسٹر گوداوری کی نقلی ڈاڑھی اور سر کے بال میز پر پڑے تھے۔ اس کے ایک ہاتھ میں پستول تھا۔ جس کی نال ڈاکٹر کی طرف تھی۔ وہ بولا میں جانتا ہوں۔ تم ہندوستان کے ایک بہت بڑے شہر کے ایک بہت بڑے سرجن ہو۔ تم نے انسانیت کے محسن کا جبہ اختیار کیا ہے مگر اصل میں انسانوں کو نیکی کی راہ سے بھٹکانے میں شیطان سے بھی آگے ہو کیونکہ تم نے دوسروں کی بہو بیٹیوں کو اپنے جال میں پھنسانے کو ایک آرٹ بنا رکھا ہے تمہارا خط جو تم نے میری بیوی کے نام لکھا تھا تمہاری خوش قسمتی سے مجھے ملگیا میں نے تمہاری ملاقات کرادی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنی نئی محبوبہ سے اس عجیب ملاقات کو کبھی نہ بھول سکوگے۔" ✻

✻ دوسرے دن لوگ یہ سنکر حیران رہ گئے کہ نئی سوسائٹی کی مشہور عورت مسز گوداوری بمبئی چھوڑ کر کسی نامعلوم مقام کو روانہ ہوگئی ہیں مگر اس سے بھی زیادہ عجیب خبر یہ تھی کہ مشہور سرجن ڈاکٹر نرنتیس جو بڑے مشہور دل گردے کے آدمی تھے۔ اور بڑے بڑے خطرناک آپریشن بڑی کامیابی کے ساتھ کرچکے تھے۔ انہی ڈاکٹر نرنتیس کو صبح ان کے نوکر نے اس حالت میں پایا کہ انہوں نے خود ہی اپنے دونوں ہونٹ آپریشن کرنے کا نشتر ڈالے تھے اور ہونٹوں سے ... لوگ ان دونوں واقعات کو الگ ہی سمجھے۔ مگر مسز گوداوری کی خودکشی کی خبر نے انہیں یہ سمجھنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ضرور یہ کسی پراسرار داستان کا ایک باب ہے۔

فلسطین کے مفتی اعظم اور امان اللہ خاں

لندن۔ ۲۸ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فلسطین کا مفتی اعظم ہوائی جہاز کے ذریعہ اٹلی پہنچ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سولینی اسے اپنے ماتحت اسلامی ممالک میں بھیجے گا۔ تاکہ اپنے حق میں پروپیگنڈا کرسکے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مفتی اعظم سابق شاہ افغانستان امان اللہ خاں سے بھی ملے گا۔ جو آج کل اٹلی میں ہے۔ اس پرخطر اتحاد کے معنے یہ لئے جاتے ہیں کہ اسلامی ممالک کے خلاف کوئی نئی شرارت ہونے والی ہے۔

سابق قیصر کا لڑکا روس کا ڈکٹیٹر

[illegible]

کا نڈر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سفید روس کے باشندے بالعموم اور یوکرین کے باشندے بالخصوص فرڈیننڈ کی مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کٹھ پتلی حکومت کی راجدھانی فی الحال کیف یا سمولنسک ہوگی۔ اور اس میں روس کے جملہ وطن سیڈلان کو نمایاں حصہ دیا جائے گا۔

"مانچسٹر گارڈین کا مشورہ"

لندن ۔ پہلی نومبر ۔ مسلم لیگ نے اسمبلی کا بائیکاٹ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے متعلق مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ اس کے ساتھ ہی ایسا ثبوت ملتا ہے کہ کانگریس پارٹی میں بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ ستیاگرہ اندولن کو بند کر دیا جائے ۔ اور صوبوں میں پھر سے پارلیمنٹری پروگرام پر عمل شروع کر دیا جائے یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ایسی کارروائی کرے جس سے جمود ٹوٹنے کی تحریک کو تقویت پہونچے ۔ حکومت کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا وہ سیاسی قیدیوں کی رہائی اور مرکز میں ہندوستانیوں کے مزید اختیارات بڑھانے کے لئے اس سے بہتر فضا پیدا نہیں کر سکیں ۔

کے ماتحت سپلائی کی روانگی کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ ہے اس کے رو سے برطانیہ سے مزید سمندری اڈے لئے جائیں گے ۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں صرف یہی کہا کہ اس معاہدہ کی تفاصیل کے متعلق ابھی بات چیت ہو رہی ہے اور اس میں آخری شرط کے متعلق میں کوئی پیشنگوئی نہیں کر سکتا ۔

یو ۔ پی میں دواؤں کی سرکاری خریداری

لکھنؤ ۔ ۹ر اکتوبر ۔ حکومت یو ۔ پی نے ۹۵ ہزار روپیہ صوبوں کے ہر قسم کی ہسپتالوں کی دواؤں کے لئے منظور کیا ہے کیونکہ امسال دواؤں کی قیمتیں چڑھ گئی ہیں ۔ آئندہ سال کے لئے یہ ہو رہا ہے

روسی بیڑہ باطوم روانہ ہو گیا

انقرہ ۴ر نومبر ۔ انقرہ ریڈیو کو معلوم ہوا ہے کہ سبسٹاپول کی بندرگاہ میں جو روسی جہاز جمع تھے وہ باطوم کی طرف روانہ ہو گئے ہیں ۔ جرمن فوجیں سبسٹاپول سے صرف ۲۱ میل دور رہ گئی ہیں ۔ کریمیا کے طول و عرض میں روسیوں نے بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں ۔

وزیر اعظم برما اور پریزیڈنٹ روزولٹ

لندن ۔ ۴ر نومبر ۔ برما کے وزیر اعظم یو ۔ سا امریکہ کینیڈا نیوفاؤنڈ لینڈ ، آسٹریلیا ملایا اور تھائی لینڈ ہوتے ہوئے برما واپس جائیں گے آپ پریزیڈنٹ روزولٹ سے ملاقات کرینگے ۔ اور برما اٹلانٹک چارٹر کے بارے میں بات چیت کریں گے ۔

برما کے ہندوستانیوں کا ڈیپوٹیشن

نئی دہلی ۔ ۴ر نومبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ برما کے ہندوستانیوں کا ڈیپوٹیشن ۷ر نومبر کو وائسرائے ہند سے ملے گا ۔

لندن ۴ر نومبر امریکہ نے جہاز رابن مور کے ڈوبنے کا ساڑھے سات لاکھ پونڈ کا مطالبہ کیا ہے اور مہینے بھر کی مزید مہلت دی ہے ابھی تک جرمنی نے کوئی جواب نہیں دیا ہے ۔

ترکی کا جرمنی کو راستہ دینے سے انکار

انقرہ ۔ ۴ر نومبر ۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ سپیچ کے روز ترکی پارلیمنٹ میں سرمائی اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر انونو نے جو تقریر کی اس میں محوری طاقتوں کو صاف صاف بتا دیا گیا تھا ۔ کہ ترکی کے خلاف کسی زور آزما سرگرمی کا اظہار کیا گیا ۔ تو ترک اس کا پوری طرح مقابلہ کریں گے ۔ بیان پر اطالوی ارادوں کے بارے میں کسی قسم کا شک اور شبہ نہیں پایا جاتا البتہ اس بیان میں جرمنی کو بھی صاف الفاظ میں انتباہ کیا گیا ہے کہ اگر جرمنوں نے ترکی کے راستے اپنی فوجیں جانے کا مطالبہ کیا ۔ یا کاکیشیا اور شمالی ایران پر حملہ کرنے کے لئے ترکی بحیرۂ اسود کے اڈوں کو استعمال کرنا چاہا ۔ تو اس کا سختی سے انکار کیا جائے گا ۔ جسکی پشت پر اگر ضرورت ہوئی تو ترکی تلوار بھی ہوگی ۔

جرمنی کا دعوی !

ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ کریمیا روسی فوجوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ایک حصہ اسپٹاپول کے راستہ اور دوسرا کیرچ کے راستہ بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ خارکوف کے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر کرسک پر قبضہ کر لیا گیا ہے ۔

کرسک اور یل دو خارکوف کے درمیان واقع ہے ۔ اس کی آبادی نوے ہزار ہے اور کئی کارخانے ہیں ۔

متحدہ قومیت اور اسلام

لکھنؤ ۔ ۲ر نومبر مولانا حسین احمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کی تصنیف کردہ کتاب "متحدہ قومیت اور اسلام" کو حکومت یو ۔ پی ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ضبط کر لیا ۔

جاپان اور برطانیہ

لندن ۴ر نومبر مسٹر کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا نے کہا ہے کہ برطانیہ اپنی نو آبادیوں سے جاپان کے رویہ کے متعلق مشورہ کر رہا ہے یہ مشورہ صرف یوروپ تک ہی محدود نہیں ہے مشرق بعید کے برطانی کمانڈر آئندہ ہفتہ آسٹریلیا کی وار کیبنٹ کے اجلاس میں شرکت کریں گے ۔

فوجی سپاہی کیا پیتے ہیں

اخبار اسٹیٹسمین کے مشہور نامہ نگار "کم" یہاں اور وہاں، کے مضمون میں چند دلچسپ خیالات کا اظہار ۲۲ رجون سنہ ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں کیا ہے جس کا تعلق انگلستان میں لڑائی کے وقت پینے کی چیز سے ہے۔ "کم" کے خیال کے مطابق ہر قسم کی پینے کی چیزوں کا مزہ انگلستان میں بڑی تیزی کے ساتھ بدل رہا ہے اور برٹش فوجوں سے اسکا انکشاف ہوا کہ انگریزی سپاہیوں میں چائے بہت مقبول ہوئی ہے۔ "کم" کا بیان ہے کہ "تقریباً ہر فوج کے سپاہی چائے کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اُن لوگوں کے لئے چائے کی خوراک جو تقسیم ہوتی ہے وہ معمولی طور پر ان کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ پھر بھی یہ لوگ چائے کے "کنٹین" میں جانے سے باز نہیں آتے۔ جس کا دیکھ بھال اختیاری انجمنوں کے ہاتھ ہے اور سرکار کی طرف سے چائے کم داموں میں حاصل ہوتی ہے۔ فوج کے لوگ "ایک پینی" میں ایک پیالی چائے خرید سکتے ہیں اور اس کا انتظام ہے کہ جتنی پیالی وہ چاہیں خریدیں۔ درحقیقت وہ زیادہ چائے کی پیالیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ ایک یا دو گلاس "بیر" کی پئیں۔ یہ واقعہ ہندوستان کے سپاہیوں کو تعجب انگیز معلوم ہوگا لیکن یہ حقیقت ہے"۔

اسی سلسلے میں "کم" کا بیان جاری ہے کہ ولایت میں فوج کے سپاہی جتنی چائے پیتے ہیں کسی کو اس سے اعتراض نہیں ہوگا لیکن بعض اوقات عورتوں سے جن کی زندگی کا دارومدار چائے ہی پر ہے اور جنہیں چائے کی قلیل خوراک پر قناعت کرنی پڑتی ہے یہ تجویز سنی ہے کہ یہ بہتر ہوگا کہ لڑائی میں حصہ لینے والے سپاہیوں کو کم چائے پینے کی عادت ڈالی جائے کیونکہ میدان جنگ میں چائے کم مقدار رکھنی دینی مشکل ہوگی۔ پھر بھی چائے پینے والوں کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ خواہ چائے کی وجہ سے یا ان کی محنت دکثرت وورزش دھوپ کی وجہ سے وہ اس قدر خوش وخرم اور تندرست معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ اور سب لوگ۔ ان کے چہرے سرخ اور گال پھولے ہوتے ہیں یقیناً ہر شخص کا جی چاہتا کہ چائے کا کیا اثر انسانی جسم ودماغ پر ہوتا ہے اس کی طبی رپورٹ حاصل کرے۔ یہ واقعی سچ ہے کہ آسٹریلیا کے باشندے زیادہ مقدار میں چائے پیتے ہیں اور جن لوگوں کو ہم نے انگلستان میں دیکھا ہے ان کے ڈیل ڈول ہم لوگوں کے آدمیوں سے بہتر ہیں۔ کیا پچھلے سے ان کا چائے پینا ان کی ذمہ داری ہے؟ انگریزی سپاہی زیادہ سے زیادہ گذشتہ دو سال سے چائے پینے لگے ہیں۔ اگر ان کی بھی پرورش آسٹریلیا والوں کی طرح چائے پر ہوتی تو غالباً وہ بھی ان سے زیادہ قد آور جوان ہوتے۔ لیکن جو فوج شمالی افریقہ میں رہ چکی ہے مجھے یقین ہے کہ زلانسد کے سپاہیوں میں جتنی چائے خرچ ہو رہی ہے اس سے بہت کم انہیں میسر ہو رہی ہے۔ کیا چائے کی اس قلیل مقدار کا اثر ان پر نہیں ہو رہا ہے اور کیا وہ بیتاب نہیں ہیں کہ چھٹی میں بمبئی اور انگلینڈ میں جاکر گیلن کے گیلن چائے پی جائیں۔

ترکی کے جرنیلوں کی ہٹلر سے ملاقات

برلن۔ ۲۹ر اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہٹلر نے اپنے ہیڈ کوارٹرز میں ترکی کے جرنیل علی فوید اور حسین ارفات سے ملاقات کی۔ یہ لوگ مشرقی محاذ کے دورہ سے واپس آئے تھے۔ ترک جرنیلوں نے جرمن فوجوں کے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل کیٹل اور بارشیس سے بھی ملاقات کی۔ اس ضمن میں یاد رہے کہ ترکی کا یہ خاص فوجی مشن جرمنی کی گورنمنٹ کے ایما پر مشرقی محاذ پر گیا تھا۔

کراچی ۷۰ر اکتوبر دیوالی کے روز سابق مسٹر حاتم علوی نے اپنے ہندو دوستوں کو قرآن شریف کی کئی جلدیں بطور تحفہ پیش کیں۔ اور عید کے دن کانگریس پارٹی کے سکریٹری ڈاکٹر بھوت لال نے اپنے مسلمان دوستوں کو گیتا کی جلدیں دیں۔

اخباروں کے کاغذ کا کنٹرول

دہلی یکم رنومبر حکومت ہند اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ کس بنیاد پر اخباری کاغذ کی درآمد پہلی دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کے بعد بھی کی جائے اور درآمد کے چیف کنٹرولر نے اخباروں میں کاغذ کی کھپت معلوم کرنے کے متعلق اخبار والوں کی توجہ نیوز پیپر کنٹرول آرڈر کی طرف دلائی ہے اور ان سے کہا ہے کہ وہ ۵ار نومبر سے پہلے اپنے اعداد داخل کریں کہ انھوں نے اگست۔ ستمبر اور اکتوبر میں کتنا کاغذ صرف کیا اگر کسی اخبار نے یہ اعداد داخل نہ کئے تو اندیشہ ہے کہ اُسے کچھ بھی کوٹہ نہ ملے۔

مصر اٹلی کے حوالہ کیا جائیگا

قاہرہ۔ ۳۱ر اکتوبر لیبیا میں گرفتار ہونیوالے اطالوی قیدیوں سے ایک پمفلٹ برآمد ہوا ہے جس نے مصر کے سیاسی حلقوں میں سنسنی پیدا کردی ہے اس پمفلٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ لیبیا میں مارشل گرازیانی کی شکستوں کے باوجود ہٹلر کی گورنمنٹ مصر کو اٹلی کی افریقی سلطنت میں شامل کرے گی۔ اور یہ صلہ اس وفاداری کا ہوگا جس کا ثبوت اٹلی نے اپنے طرز عمل سے جرمنی کو دیا ہے۔ مصری سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ اور مصری اخبارات نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ اطالویوں کے پست حوصلوں کو بلند کرنے کے لئے یہ پمفلٹ لیبیا میں اطالوی فوجوں میں تقسیم کیا گیا ہے مصر کو اطالوی سلطنت کا جزو بنانے کی تجویز پر المصری نے لکھا ہے کہ مسولینی لیبیا۔ اریٹریا اور حبش کو اپنی سلطنت میں شامل نہ رکھ سکا۔ مصر کے متعلق اس کے خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکیں گے۔

دہلی۔ ۹۰ر اکتوبر مولانا عبدالحلیم صدیقی ناظم جمعیۃ العلماء ہند نے اعلان کیا ہے کہ جمعیۃ کا آئندہ سالانہ اجلاس ۱۹ دسمبر اور اس کے بعد کی تاریخوں میں لاہور میں ہوگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۳۲۱/۱

جمال پر تو حق غرم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۳ ششماہی ۱

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۶

ادبیات

نظرِ محبت

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی

جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی نے ۳ نومبر کی رات کو مندرجہ ذیل نظم گرونانک جی کے یوم ولادت کے موقع پر پڑھی تھی جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ (ایڈیٹر)

محبت کے اوتار حق کی نشانی
مبارک ترے ذکر کی گلفشانی

کہوں کیا لطائف تری داستاں کے
ہیں گرویدہ سب تیری شیریں زباں کے
اُٹھائے مزے ترے طرز بیاں کے
سنا ذرّے ذرّے نے ہندوستاں کے
پیامِ حقیقت کو تیری زبانی

تری ہر ادا حسنِ فطرت کا عالم
تری ہر نظر میں حقیقت کا عالم
یہ مکتب میں تیری بصیرت کا عالم
یہ طفلی میں تھا علم و حکمت کا عالم
دیا خود معلّم کو درسِ بیانی

تجارت کو تونے عطا کی وہ عظمت
تجارت بھی ہے ناز فرمائے خدمت
تجارت کو تونے بنایا محبت
ملا مال و دولت جو بہرِ تجارت
فقیروں کی کی خوب ہی میزبانی

تجارت تری بے اثر ہی نہ کچھ تھی
دکاں تیری وقفِ ضرر ہی نہ کچھ تھی
ترے گاہکوں کو خبر ہی نہ کچھ تھی
وہ کیا دیکھتے؟ جب نظر ہی نہ کچھ تھی
ترے "تیرا" کہنے میں تھے صد معانی

تڑپتی رہی موج گرداب لیکن
حوادث رہے لاکھ بیتاب لیکن
پریشاں عزیز اور احباب لیکن
رہا تین دن غرق تالاب لیکن
تجھے مل گیا گوہرِ زندگانی

مجسّم تحمل سراپا مروت
کروں مدح تیری یہ کیا میری طاقت
یہی مختصر ہے تری شانِ سیرت
مساوات و احساں عقیدت محبت
یہی چار چیزیں ہیں تیری کہانی

ہر اک درد کو تیرے غم سے ہے نسبت
ہر اک آہ میں ہے ترا سوزِ اُلفت
محبت محبت محبت محبت
ہر اک سانس کو ہے ترا حکمِ طاعت
ہر اک قلب میں ہے تری راجدھانی

مصیبت نہ دل کو ستائے گی اک دن
حوادث کی جاں چین پائے گی اک دن
برس کر گھٹا پھر نہ چھائے گی اک دن
ہر اک چیز کو موت آئے گی اک دن
محبت مگر ہے تری غیرِ فانی

بہت وقت کم تھا مگر تری خاطر
کیا اپنے جذبات پنہاں کو ظاہر
عقیدت دکھاتی ہے کیا کیا مناظر
لکھی ہے بیک وقت یہ نظم طاہر
طبیعت میں اختر کے ہے کیا روانی
محبت کے اوتار حق کی نشانی

دنیائے اسلام

اندرونِ مصر

مترجمہ مسٹر شفقت اللہ صاحب کرمانی

گذشتہ سے پیوستہ

مصر سے یورپ کو روشناس کرانے کا ذمہ دار نپولین بونا پارٹ تھا۔ ۱۸۰۶ء میں اس نے چھ ہزار سپاہی مصر میں اتار کر میملوک سرداروں کو شکست دی۔ اس نے اپنی بھاری توپ سے اتفاقیہ ابوالہول کی ناک کا ایک حصہ اڑا دیا۔ اور بعد میں سائنس دانوں کی ایک جماعت کو ملک پیداوار اور وسیلوں کا اندازہ لگانے کے لئے چھوڑ گیا۔ جب اس کے بیڑے کو جنگ ٹرافلسگار میں شکست ہوئی تو اُسے مصر فتح کرنے کے خیال کو چھوڑ دینا پڑا اور پھر مصر عثمانیوں کے زیر نگیں ہوگیا۔ موقع شناس البانیوی سردار محمد علی نے جس کی اولاد سے موجودہ شاہ فاروق ہیں مصر کو دوبارہ فتح کرلیا اور ترکی خلیفہ کے نام سے حکومت کرتا رہا۔

لیکن نپولین ساحل سمندر پر اپنے نقوش پا چھوڑ گیا تھا۔ مصری امرا کی زبان فرانسیسی ہوگئی جواب بھی ہے جب خدیو اسمٰعیل کو اپنی فضول خرچیوں کے لئے روپیہ کی ضرورت پڑی تو فرانسیسی سرمایہ دار بلائے گئے اور جب فرڈیننڈ ڈی لس پاس نے نہر سوئز بنانے کی اجازت حاصل کی تو اس کے حصے بھی بیشتر فرانسیسی سرمایہ داروں نے خریدے۔

۱۸۷۵ء تک برطانیہ اس تصویر خانہ میں نہیں آیا۔ اس زمانہ میں ڈسرائیلی نے خدیو اسمٰعیل کے ہمیشہ دیوالیہ رہنے سے فائدہ اٹھایا اور نہر کے ...... ڈالر کے حصے خرید لئے اور اس کے بعد متواتر قرض دیتا رہا بالآخر برطانیہ اور فرانس اس پر مجبور ہوئے کہ وہ مصر کے مالیات پر دو عملی قابو رکھیں خدیو کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے سے زیادہ سمجھدار بھانجے توفیق کے حق میں مستعفی ہوجائے ٹیکس کے طریقے کی اصلاح ہوئی قومی قرضہ کم کیا گیا۔ برطانوی اور فرانسیسی افسروں کو مصری نظام میں عمدہ جگہیں دی گئیں اور مغربی طور طریقے رائج کئے گئے۔

ان اصلاحوں کے کچھ ہی عرصہ بعد ایک جانباز مصری افسر عربی پاشا نے مسلح بغاوت کی ۱۸۸۲ء میں عربی پاشا کو شکست ہوئی اور برطانیہ نے مصر پر تسلط جمانے کا فیصلہ کرلیا۔

۱۸۸۸ء میں سخت پیچیدگیوں کا سامنا تھا۔ فرانس مصر میں پھر سے دلچسپی لے رہا تھا۔ اور کرنل مرشیہ سوڈان میں نشوڈا پر نمکسدلے کر وارد ہوا۔ اس کے علاوہ ایک اور انتہا پسند شخصیت مہدی سے جو خود کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے بتلاتے تھے بڑی جرارت سے آزادی پھیلانے کی کوشش کی مگر ان کو جنگ عمدرمان میں افسوس ہے کہ شکست ہوئی۔ یہ جنگ ۲۱ لانسرس رجمنٹ کی وجہ سے مشہور ہے جس میں لفٹیننٹ ونسٹن چرچل نے حصہ لیا تھا۔ یہ لارڈ کرومر کا زمانۂ عروج تھا۔ جب جنگ چھڑ گئی تو برطانیہ نے مصر کے ماتحت حکومت زیر حمایت ہوئے کا اعلان کردیا۔

صلح نامہ میں پریسیڈنٹ ولسن نے قومی خودمختاری کا اصول مدنظر رکھا اس نے مصر میں سخت ہنگامہ بپا کردیا۔ ایک قومی تحریک پیدا ہوئی جس کا نعرہ "مصریوں کے لئے مصر" تھا اس نے بلوے اور طلباء کے مظاہرے کرائے اور دہشت انگیز تحریکوں میں بھی حصہ لیا۔ آخر میں برطانوی سردار (کمانڈر انچیف) سر لی سٹک کو سعد زاغلول پاشا کے رفقا نے قتل کردیا۔ تب برطانیہ نے مدافعتی تدبیریں اختیار کیں۔ دبابے اسکندریہ کی سڑکوں پر گھومتے رہے اور تھوڑی سی مار دھاڑ بھی ہوئی اور نظام از سر نو قایم ہوگیا زاغلول پاشا اور بیس اور نمایاں مصری لیڈر جلاوطن کر دیے گئے۔

آخر ۱۹۲۲ء میں برطانیہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوگیا کہ قوم پرستوں کے مطالبات حق بجانب تھے چند مستثنیات کے علاوہ مصر کے آزاد اور خود مختار ہونے کا اعلان کردیا گیا اور شاہ فواد اول اس کے پہلے حکمراں ہوئے۔

اس وقت تک برطانیہ نے تجارتی اور مالی اعتبار سے مصر میں پوری طور سے قدم جمالیے تھے۔ اس نے .... ڈالر ملک میں قومی قرض، نیشنل بنک مصر، کمپنیوں، کانوں، روئی کے کارخانوں اور سیاحی ایجنسیوں میں پھیلا رکھے تھے ۱۹۲۲ء کے صلحنامہ میں بہت سے مستثنیات تھے جن کی رو سے انگلستان کا مصر کی مالیات پر قابو باقی رہتا تھا۔ اسی سے اس کا سرمایہ محفوظ تھا۔ اور غیر ملکی ٹیکس اور مصری قانون کی زد سے باہر تھے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کا یہ حق بھی مسلم تھا کہ وہ سرزمین مصر پر تھوڑی سی مسلح فوج بھی رکھے۔

۱۹۳۰ء کے درمیانی مہینوں میں برطانیہ کو ڈکٹیٹروں کے عروج اور خاص طور سے اٹلی کی بحیرۂ روم میں روز افزوں طاقت کو دیکھ کر تشویش پیدا ہوئی اور اس وقت پھر مصر میں یہ تحریک ہوئی کہ غیر ملکیوں کا اقتدار بالکل ہٹا دیا جائے۔ خاص قومی انجمنوں کیساتھ دو فاشستی خیالات رکھنے والی جماعتیں بھی پیدا ہوئیں۔ نوجوان مصری پارٹی یا سبز قمیص والے جن کی مالی امداد اطالوی حکومت کرتی تھی۔ اور نیلی قمیص والے ہنگامی سپاہی جو جرمن طوفانی سپاہیوں کے نمونے پر تھے جنھیں جنگ عظیم میں خاص اور اہم خدمات کے لئے رکھا گیا تھا۔ اس کے لیڈر الوالعزم مدبر نحاس پاشا تھے۔ ڈکٹیٹروں کے یہ اثرات بہت جلد زائل کر دیے گئے مگر مصری وطن پرستوں نے برطانیہ کے خلاف احتجاج جاری رکھا۔ ۱۹۳۶ء میں برطانیہ نے مصر کی آزادی دوبارہ تسلیم کی اور دونوں ملکوں کے درمیان اتحاد اور امداد کے معاہدہ پر دستخط ہوگئے۔ اگلے سال ۱۹۲۲ء کے مستثنیات کو بھی رد کردیا گیا اور مصر جمعیۃ الاقوام میں بھی داخل کرلیا گیا۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۴۶

مسٹر چرچل کی تقریریں

مسٹر چرچل نے ۱۲ نومبر کو برطانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے جنگی حالات پر جو تبصرہ کیا اسمیں تفصیلات کا ذکر کرنے سے گریز کیا ہے اور اس کی یہ وجہ ظاہر کی ہے کہ اس سے دشمن کے فائدہ اُٹھانے کا اندیشہ ہے۔ مثلاً اُنھوں نے کہا کہ روس کو ہم جو امداد پہنچا رہے ہیں اگر اسے تفصیل سے بیان کریں تو دشمن کو اسکے انسداد کی تدبیر نکالنے کا موقعہ مل جائیگا۔ اسی طرح اگر مختلف محاذوں کی تفصیل بتائی جائے تو وہ بھی ٹھیک نہ ہوگا۔ لیکن مسٹر چرچل نے اتنا بتایا کہ ہمارے مقابلہ میں دشمن کا بحری نقصان زیادہ ہو رہا ہے اور روسی محاذ کے متعلق جرمنو کا اندازہ بالکل غلط ثابت ہوا۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی امید دلائی ہے کہ اگر ہم اسی طریقہ سے دشمن کو بحری نقصان پہنچاتے رہے اور امریکہ میں سامان جنگ بننے اور ہمیں سپلائی ہونے کی جو رفتار ہے وہ قائم رہی تو ہم ۱۹۴۲ء میں سمندر پار عظیم جنگی کارروائی کر سکیں گے۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی واضح کیا کہ اگرچہ برطانیہ والوں کو کھانے پینے کے معاملہ میں دشواریاں پیش آرہی ہیں لیکن دشمن کی یہ کوششیں بیکار گئیں کہ وہ ہمیں بھوکا مار سکے، برطانیہ میں غلہ بھی کافی ہے اور کوئلہ بھی، یہی دعوی جرمنوں کا اپنے ملک کے متعلق ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لڑائی بہت لمبی ہوگی، جلد ختم ہونے کے کوئی آثار نہیں ہیں مسٹر چرچل نے اگر اپنے بیان میں ہر ہیس کے اس بیان کا حوالہ صحیح دیا ہے کہ ہٹلر کا منصوبہ برطانیہ پر حملہ کرنے کے بجائے اسے بھوکوں مار دینے کا ہے تو اس سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ ہر ہیس نے ہٹلر کے ارادے اور اسکیمیں بھی مسٹر چرچل کو یا دوسرے ذمہ دار برطانی مدبروں کو بتائی ہونگی۔

مسٹر چرچل نے ۱۲ نومبر کو منیشن ہاؤس لندن میں لارڈ میئر کی طرف سے ایک دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جنگی حالات پر جو تبصرہ کیا اسے ہر ہٹلر کی اس تقریر کا جواب سمجھنا چاہیئے جو وہ ایک روز پہلے کر چکے تھے مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ کی ہوائی طاقت اب کم از کم جرمنی کے برابر ہوگئی ہے۔ دو ملکوں کی ہوائی بحری یا بری طاقت کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے، مسٹر چرچل کو برطانیہ کی جنگی قوت کا اندازہ جس وثوق کے ساتھ ہو سکتا ہے اسی وثوق کے ساتھ انھیں جرمنی کی قوت کا اندازہ نہیں ہو سکتا، پھر بھی اس بیان سے اتنا تو ظاہر ہی ہوتا ہے کہ اب برطانیہ اور جرمنی کی ہوائی طاقت میں وہ عدم تناسب نہیں رہا جو ۱۹۴۰ء میں پایا جاتا تھا اور مسٹر ونڈل ولکی کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ اگر اسی حساب سے امریکہ اور برطانیہ میں ہوائی جہازوں کی تیاری جاری رہی تو ایک سال میں برطانیہ کی ہوائی طاقت جرمنی سے دگنی ہو جائے گی۔ جاپان کی جانب مسٹر چرچل نے حکومت برطانیہ کی پالیسی بہت صاف لفظوں میں واضح کر دی ہے یعنی اگر امریکہ اور جاپان کے درمیان اعلان جنگ ہو گیا تو اسکے ایک گھنٹہ کے اندر حکومت برطانیہ بھی جاپان سے اعلان جنگ کر دے گی۔ اتنی صفائی سے بات برطانیہ کی جانب سے کسی نے اب تک نہیں کہی تھی بحری طاقت کے مضبوط ہونے کے متعلق

مسٹر چرچل نے جو کچھ کہا ہے اس کی تصدیق بحر روم میں اٹلی کے بیڑے کی تباہی سے ہوتی ہے جاپان نے اگر ابھی تک بحر الکاہل میں وہ اودھم نہیں مچایا ہے جس کا اندیشہ تھا تو اسکی وجہ یہی ہے کہ اُسے برطانیہ کی بحری طاقت کا خوف ہے مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ برطانیہ کے ملک اور برطانیہ کی حکومت کو چاہے اکیلے ہی کیوں نہ لڑنا پڑے لیکن کسی حالت میں ہٹلر سے صلح کی بات چیت نہ کی جائے گی اس ایک ہفتہ کے اندر سٹالن ہٹلر اور چرچل کی تقریریں ہوئیں اور سب سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان تینوں ملکوں میں سے کوئی صلح کرنے پر آمادہ نہیں ہے جنگ طویل عرصہ تک جاری رہیگی۔

ملک معظم کو ایڈریس اور اس کا جواب

پارلیمنٹ کے پرانے اجلاس کے خاتمہ کے موقعہ پر ملک معظم کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا گیا اسمیں موجودہ جنگ کو تمام دنیا کی آزادی بچانے کے لئے بتایا ہے اور ملک معظم نے بھی جو جواب دیا اس میں اٹلانٹک چارٹر کے متعلق یہ فرمایا کہ یہ چارٹر تاریخ میں روشنی کا منارہ ثابت ہوگا۔ جس سے بے نفس وطنی انصاف اور بے غرضانہ مقصد ظاہر ہوتا ہے۔ بادشاہ کو ایڈریس اور اس کا جواب برطانی پارلیمنٹ میں ایک پرانی رسم ہے۔ اس میں در اصل ملک معظم کے ذاتی خیالات ظاہر نہیں ہوتے بلکہ حکومت وقت کی ترجمانی ہوتی ہے۔ اگر واقعی اٹلانٹک چارٹر تمام دنیا کی آزادی کے لئے ہے تو مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اسکی دفعات سے ہندوستان کو کیوں مستثنی کر دیا۔ یا دنیا کی آزادی سے صرف یوروپین یا گوری قوموں کی ہی آزادی متصور ہے۔

وزیر بحر امریکہ کی تقریر

امریکہ کے متعلق سب سے پہلے مسولینی نے کہا تھا کہ ہم اس سے غیر اعلانی جنگ کر رہے ہیں اب امریکہ اور جرمنی کے جہاز ایک دوسرے کو بحر اٹلانٹک میں ڈبو رہے ہیں لیکن اندیشہ یہ ہے کہ یہ معاملہ صرف بحر اٹلانٹک تک ہی محدود نہ رہیگا بلکہ بحر الکاہل میں بھی جاپان اور امریکہ میں چھڑ جانیکا قوی امکان ہے کرنل ناکس وزیر بحر امریکہ نے پرسوں یوم صلح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فیصلہ کا وقت قریب آگیا ہے۔ کرنل ناکس نے گذشتہ چند سال کی پوزیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ امریکہ نے بہت کچھ ضبط سے کام لیا ہے اور امن و صلح کے لئے ناقابل برداشت باتیں بھی برداشت کی ہیں لیکن انسانوں اور قوموں کی زندگی میں ایسے وقت آتے ہیں کہ جب بنیادی حقوق کو نظر انداز کرنا بالکل غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ اور اب اٹلانٹک کی طرح بحر الکاہل میں بھی ہمارے اپنے تحفظ کا سوال ہے مسٹر سمز ویلز وزیر خارجہ نے بھی اسی سے ملتی جلتی باتیں کہی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم میں دیگرے نیست کا زعم رکھنے والا ہٹلر یا جاپان کسی وقت بھی ہمیں جنگ پر مجبور کر سکتا ہے امریکہ کو الگ کھڑے رہکر تماشہ نہ دیکھنا چاہیئے اصل بات تو یہ ہے کہ امریکہ اور جاپان میں نیز امریکہ اور جرمنی میں کئی ہزار میل کا فاصلہ ہے اگر یہ ملک ایک دوسرے کے قریب ہوتے تو ایسی باتیں ہوتے ہوئے جیسی جاپان جرمنی اور امریکہ کے مدبر کر رہے ہیں جنگ کب کی شروع ہو چکی ہوتی۔

مسٹر روزویلٹ کی تقریر

جمہور امریکہ کے صدر مسٹر روزویلٹ نے انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کے سامنے جو تقریر کی ہے اس سے کوئی شبہہ باقی نہیں رہتا کہ اگرچہ امریکہ جنگ میں نہیں ہے لیکن اتحادیوں کی امداد کے لئے امریکہ میں زبردست کوشش ہو رہی ہے جسمیں ہر طبقہ سے تعاون کی اُمید کیجاتی ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے یقین دلایا ہے کہ برطانیہ چین اور روس جس بہادرانہ انداز میں کھڑے رہے ہیں اُسے امریکہ کی عوام کی پوری امداد حاصل ہوگی ساتھ ہی مسٹر روزویلٹ نے دبی زبان سے یہ شکایت کی ہے کہ امریکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے ذاتی مفاد کو قوم کے عام مفاد پر ترجیح دیتے ہیں ممکن ہے ان کا اشارہ ایسے لوگوں کی طرف ہو جو امریکہ کو موجودہ یوروپین سیاسیات سے بالکل الگ تھلگ رکھنا چاہتے ہیں لیکن ایسا کرنا غیر ممکن ہے کیونکہ امریکہ ایک صنعتی اور تجارتی ملک ہے اور اس کی خاص منڈی یوروپ میں ہی ہے پریذیڈنٹ روزویلٹ ان لوگوں کے بھی خلاف ہیں جو قومی ڈیفنس کے معاملہ میں ذاتی فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں لیکن ان کی تعداد تھوڑی ہی ہے جہانتک امریکہ کی خبریں خبر رساں ایجنسی کے ذریعہ ہندوستان پہنچتی ہیں ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کا بیشتر حصہ مسٹر روزویلٹ کے ہی ساتھ ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے مخالفوں کو یہ بھی تنبیہ کی ہے کہ اگر وہ موجودہ تیاری سے مطمئن ہو کر بڑے وقت کے انتظار میں بیٹھے رہے تو ان کا حشر فرانس کا سا ہوگا اس لئے مدافعانہ کارروائی کو مضبوط کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑنی چاہئے اور نازیوں کو یہ موقعہ نہ دینا چاہیئے کہ وہ یوروپ میں کامیاب ہو جائیں۔

سیاسی اسیروں کی رہائی

سیاسی اسیروں کی رہائی کا سوال سارے ہندوستان میں عام دلچسپی کا مرکز بن گیا ہے اور انگلینڈ میں بھی اس سوال کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ مرکزی اسمبلی میں ہاؤس کے لیڈر مسٹر ایم۔ ایس اینے نے جو مختصر بیان دیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سیاسی اسیروں کی رہائی واقعہ کی شکل اختیار کر سکتی ہے مسٹر اینے نے یہ خواہش ظاہر کی کہ رہائی کا رزولیوشن سوموار تک ملتوی رکھا جائے تو حکومت کو اس بارے میں واضح فیصلہ کر لینے اور واضح جواب دینے کا موقعہ مل جائیگا۔ مسٹر جوشی نے حکومت کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنا رزولیوشن سوموار کو پیش کرنا منظور کر لیا مگر اس امید کے ساتھ کہ رزولیوشن پر خالی بحث نہ ہوگی بلکہ اس سے کوئی ٹھوس نتیجہ بھی نکلے گا۔ اُنکی اطلاع ہے کہ ہندوستان کے سیاسی اسیروں کی رہائی کے سوال پر حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں میں مشورہ ہو چکا ہے اور اب مدبر ہند اس کے سب پہلوؤں پر غور کر رہے ہیں اور آئندہ ہفتہ کے شروع میں حکومت کا قطعی جواب معلوم ہو جائیگا۔

طالب علم اور پالیٹکس

ہند و کالج میں طالب علم اور سیاسیات کے موضوع پر مسز ستیہ مورتی اور شری رانگو پال آچاری کی تقریریں ہوئی ہیں۔ ان دونوں لیڈروں نے طالبعلموں کو یہی مشورہ دیا کہ انھیں دوسرے مضمونوں کی طرح بلکہ ان سے زیادہ سیاسیات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ لیکن عملی سیاسیات سے گریز کرنا چاہیئے۔ ہمیں معلوم ہے کہ طالب علموں کا ایک بہت بڑا طبقہ اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ۔ لیکن تجربہ یہی بتاتا ہے کہ مسٹر ستیہ مورتی کے لفظوں میں طالب علموں کا سیاسیات میں حصہ لینا نہ طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اور نہ سیاسیات کے لئے، مہاتما گاندھی اس بات کو دوسری طرح پر کہہ چکے ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا ہے کہ جو طالب علم عملی سیاسیات میں قدم رکھیں انھیں اپنی ×

× تعلیمی مشغولیت کو خیرباد کہہ دینا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ ایک محکوم ملک کی سیاسیات کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ اسمیں صرف انھیں لوگوں کو قدم رکھنا چاہئے جو رضا کارانہ قربانیاں کرنے یا کم از کم نتیجے برداشت کرنیکے لئے تیار ہوں بہت سے طالبعلموں کا تعلیمی کیریکٹر ہنگامی اور ہنگامہ خیز سیاسیات میں حصہ لینے سے خراب ہو جاتا ہے اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ سال چھ مہینے بعد انھیں پھر کالج میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ بعض طالب علموں کو مغربی قسم کی تشدد آمیز اور خفیہ سیاسیات کا شوق پیدا ہو جاتا ہے جس کے نتیجوں کو وہ پوری طرح سمجھتے بھی نہیں۔ بدقسمتی سے اب طالبعلموں میں فرقہ پرستی کی لہر بھی دوڑنے لگی ہے۔ یہ سب باتیں اس دماغی سکون اور توازن کو زائل کر دیتی ہیں جو تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو طالب علم سیاسیات کا مطالعہ جاری رکھیں گے وہ اپنے زمانہ تعلیم کے خاتمہ پر بہتر سیاسی خدمت کر سکیں گے۔

اسٹوڈنٹ اور اسٹرائک

۱۳ نومبر کو یو۔پی اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے جنرل سکریٹری مسٹر ٹی۔ کے چترویدی اور مسٹر پیارے لال اگروال (کانگریس) کی مشترکہ اپیل سے آج تمام بازار بند رہا اور اسٹوڈنٹ اپنے اپنے کالج و اسکولوں میں چلے گئے۔ مسٹر پیارے لال و دیگر کانگریس مینوں نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں کانپور کے طالب علموں کے واقعات کے متعلق کی ذمہ داری تمام تر حکام ضلع کی ذمہ ڈالی گئی ہے۔ انکی رائے میں ۸ نومبر کو لڑکوں پر لاٹھی چارج کرنا نامناسب تھا۔

مسٹر ٹی۔ کے چترویدی نے بھی ایک اعلان کے ذریعہ کانپور کے طالبعلموں کے واقعہ کی پوری پوری ذمہ داری حکام ضلع کے اوپر عائد کی ہے۔

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ:-

کہ پولیس نے دفعہ ۱۴۴ عائد کر کے طالب علموں کے ۹ نومبر کے جلوس کو روک دیا تھا لیکن طالب علموں نے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس اُٹھایا جسکو روکنے کے لئے پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔

۱۰ نومبر کو بھی تقریباً دو ہزار طالبعلموں کا ایک جلوس نکالا گیا جس نے کوتوالی کی عمارت کے چاروں طرف چکر لگایا اور پھر مال روڈ سے گو رکھنگ ہال میں جلسہ کیا جسمیں پولیس لاٹھی چارج کے خلاف مذمت کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ اس جلسہ میں چند طلباء کو پولیس نے گرفتار کیا جسمیں مسٹر چترویدی بھی شامل تھے۔ حالات پر قابو پانے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو ۶ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک کیلئے کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا جو دو دن یعنی ۱۲ نومبر تک رہا۔ اسی دن جیل کے پھاٹک کے سامنے طالب علموں کا مجمع مسٹر ٹی۔ کے۔ چترویدی اور دیگر پچیس طلباء کے مقدمہ کا فیصلہ سننے کیلئے جمع تھا تو اس وقت ایک موٹر کار نے اسی مجمع سے ہو کر گزرنے کی کوشش کی جس میں کئی اشخاص موٹر کار سے کچل گئے۔ ان میں سے ایک ہلاک ہو گیا اور دو بہت بڑی طرح زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدہ شخص امر ناتھ ہے۔

مذکورہ واقعہ ہونے سے پہلے پولیس نے طالبعلموں اور پبلک کے مجمع کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج کیا تھا کیونکہ اس مجمع کو پولیس لائن کے نزدیک خطرناک خیال کیا جاتا تھا۔ یہ بیان جاتا ہے کہ اس مجمع نے پولیس پر اینٹیں وغیرہ پھینکی جسکی وجہ سے کئی اشخاص زخمی ہوئے جنمیں ایک سارجنٹ بھی شامل ہے۔

۱۲ نومبر کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۱ کے ماتحت تقریباً ایکسو آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ پولیس کیطرف سے جو مظاہرے ہو رہے ہیں اسکے پیش نظر دوسرے ضلعوں سے فاضل پولیس بلالی گئی ہے تاکہ اگر نازک صورت حال پیدا ہو تو اسپر قابو حاصل کر لیا جائے۔

مسٹر پاول پرنس ڈائرکٹر تعلیمات بھی ۱۲ نومبر کو کانپور تشریف لائے اور اُنھوں نے ہر اسکول و کالج کے ذمہ دار حضرات سے تبادلۂ خیالات

آئینہ کانپور

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا جو سالانہ اجلاس ۶ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جناب مولانا عبدالسلام ندوی مصنف "شعر الہند" اور جناب مہاراج کمار آف محمود آباد کی صدارت ہو رہا ہے اس سلسلہ میں انجمن ایک ڈونر بھی رکھ ہمکو یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت ہوئی کہ مسٹر محمد شریف مینیجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹینری لیمیٹڈ کانپور ادب نوازی اور اولوالعزمی سے یہ ڈونر انجمن بطور خود دے رہے ہیں۔ مسٹر شریف کی یہ ادب قابل ستائش ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۹ نومبر کی رات کو جناب مولانا تسلیم ناطقی سکریٹری انجمن مذکور کے مکان پر زیر صدارت جناب سخا شاہجہانپوری ہوا جسمیں جناب سید رشید احمد صاحب صہبا لکھنوی نے "اُردو غزلگوئی" پر ایک مدلل تقریر ارشاد فرمائی۔ بعد ازاں مشاعرہ شروع ہوا اور یہ پُر لطف صحبت تقریباً ۱۲ بجے کو ختم ہوئی۔

یوم اُردو

بزم ادب حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کانپور کے زیر اہتمام جو یوم اُردو ۱۵ و ۱۶ نومبر ۱۹۴۱ء کو منایا جا رہا تھا وہ منتظمان نے فی الحال آئندہ تاریخوں کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

تقریبات

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کی صاحبزادی کا عقد نکاح ۱۶ نومبر ۱ بجے دن اور دعوت طعام ۱۱ بجے دن کو ہوگی۔ جسمیں ڈاکٹر صاحب موصوف کے برادر مکرم جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب نے معززین شہر کو مدعو فرمایا ہے۔

۱۶ نومبر، ۷ بجے شام کو مسٹر وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر اپنی صاحبزادی کی شادی کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پر تکلف دعوت طعام دے رہے ہیں۔

کوئنس پارک میں جلسہ

۱۶ نومبر بروز اتوار ۴ بجے شام کو کوئنس پارک (پھول باغ) میں اے۔ آر۔ پی کے سلسلہ میں ایک عام جلسہ ہوگا جسمیں مسٹر آر۔ این۔ مارش اسمتھ ادبی۔ ای۔ آئی۔ پی انسپکٹر جنرل سیوک گارڈ اے۔ آر۔ پی ایک تقریر کرینگے ہر خاص و عام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہوں۔

مزدور سبھا

کانپور مزدور سبھا کی زیر نگرانی مل مزدوروں کا ایک جلسہ سویٹ ڈے کے سلسلہ میں ہوا جسمیں ۵۴ گھنٹہ کے بجائے ۶۰ گھنٹہ (فی ہفتہ) کام کرنیکے اضافہ پر غیر اطمینانی کا اظہار کیا گیا اور گورنمنٹ سے درخواست کیگئی کہ بجائے ۵۴ گھنٹہ کے ۴۸ گھنٹہ (فی ہفتہ) کا وقت مقرر کرے اور ۸ نومبر ۱۹۴۱ء کے دن پولیس کے اسٹوڈنٹ پر لاٹھی چارج کی کارروائی کی مذمت کی گئی۔

افسوسناک موت

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ جناب حاجی محمد حمزہ صاحب میونسپل کمشنر و پروپرائٹر ٹینری کانپور کی صاحبزادی ایک طویل علالت کے بعد ۹ نومبر ۱۹۴۱ء کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نعش کانپور لا کر دفن کیگئی۔ جنازہ میں ہر طبقہ کے لوگوں نے شرکت کی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار میں ۳ خورد سال بچے چھوڑے ہیں۔ ہمکو اس سانحہ عظیم میں حاجی صاحب موصوف کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالی مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

بیون ٹریننگ اسکیم

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور کے چیرمین مسٹر جے۔ اے۔ ڈی سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ سی۔ آئی۔ سی۔ ایس کی طرف سے سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی بیون ٹریننگ اسکیم کا چوتھا گروہ دسمبر ۱۹۴۱ء کے تیسرے ہفتہ میں یونائیٹڈ کنگڈم میں ٹریننگ کے لئے روانہ ہوگا۔

کانپور ممالک متحدہ کی نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کے چیرمین نے اپنے علاقے کے اندر مثلاً ممالک متحدہ کے صوبوں میں اور دہلی۔ اجمیر میوار کے صوبوں میں جسمیں آس پاس کی ریاستیں بھی شامل ہیں لائق اور موزوں امیدواروں کو ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء سے منظور کرنے کے لئے کام کرنیوالوں کی ایک تعداد کے لئے درخواست کی ہے۔ لیبر کمشنر۔

سبدِ گل

فرانس میں جن لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے پچھلے دنوں فرمایا ہے کہ ان جرائم کا انتقام لینا بھی اب اس جنگ کے مقاصد کی فہرست میں داخل ہوگیا۔ اب مسٹر روزولٹ کو چاہئے کہ اسکو بھی مشہور اٹلانٹک چارٹر میں شامل کرلیں۔ اور ہندوستان کی زرخیز مٹی میں یہ اعلان کر دیا جائے کہ اگرچہ اٹلانٹک چارٹر اس کے مسائل پر عائد نہیں ہوتا لیکن یہ نیا مقصد جنگ جو مسٹر چرچل نے فرمایا ہے اس کا بہترین بدل ہو سکتا ہے۔

لندن کے ایک رسالہ میں ایک مضمون نگار اس امر پر روشنی ڈالتا ہے کہ اسٹالن کی ماہانہ تنخواہ صرف تین سو روپیہ ہے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسٹالن میں اتنی بھی لیاقت نہیں ہے کہ ہندوستانی سکریٹریٹ میں کسی آفس سپرنٹنڈنٹ تک کے عہدے پر رکھا جاسکے۔ ایک رپورٹ کہتی ہے کہ آج کل اسٹالن ماسکو اور نئے دارالحکومت کے درمیان کثرت سے آمد و رفت میں مصروف رہتے ہیں غالباً دو غریب اپنے "ٹریولنگ الاؤنس" میں اضافہ کر رہا ہے۔

رائٹر کی خبر رساں ایجنسی کی شہرت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا سلسلہ ساری دنیا پر چھایا ہوا ہے اور اس کے کارنامے بھی آفتاب کی طرح روشن ہیں حضرت اکبر آبادی نے رائٹر کی کمپنی کے متعلق ایک شعر کہا تھا۔ ملاحظہ کیجئے۔

گھر سے خط آیا ہے کل ہوگیا چہلم ان کا
رائٹر لکھتا ہے بیمار کا حال اچھا ہے

یہ گویا ایک دلچسپ تبصرہ ہے۔ رائٹر کے طریقہ خبر رسانی پر — ابھی چند روز کی بات ہے کہ برطانی ہاؤس آف کامنز میں رائٹر کے مستقبل کے متعلق ایک بحث مباحثہ ہوا تھا جو انگریزی ضرب المثل کے رو سے چائے کی پیالی کے اندر طوفان کا ایک نمونہ تھا۔

اس سلسلہ میں لندن کے پریس لارڈوں نے برطانی صوبوں کے پریس لارڈوں کو اور جواب میں موخر الذکر نے اول الذکر کو بہت برا بھلا کہا۔ یہ ایک ایسا عمل تھا جیسے ڈاکو ڈھائی سے یہ کہے کہ تو کالی ہے۔ یا خود بہترین سوراخوں کی مالک چھلنی سوپ کو گالیاں دے بات یہ ہے کہ کسی خبر رساں ایجنسی کی اچھائی اس کمپنی کے حصوں کے کنٹرول سے ہوتی بلکہ اس کے طریق کار پر منحصر ہوتی ہے۔ رائٹر نے تمام اچھائیوں کو اسی وقت خیرباد کہہ دیا تھا جس روز سے اس نے ایک نصف سرکاری "نیوز ایجنسی" کی حیثیت اختیار کرلی تھی۔ ہندوستان کے لئے رائٹر بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ جو برطانی سامراج کو قائم رکھنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

سمندر پار سپاہیوں کیلئے کتابوں کی ضرورت

دہلی - ۸ر نومبر - سمندر پار لڑنے والی ہندوستانی فوجوں کے لئے کتابوں رسالوں اور اخباروں کی ضرورت ہے خواہ وہ نئی ہوں یا پرانی، اور انگریزی میں ہوں یا دیسی زبان میں جو اصحاب اس سلسلہ میں امداد کرنا چاہیں وہ ایسی کتابیں مقامی وار کمیٹی کو بھیجدیں۔

کاکیشیا اور ایران کی سرحد پر

سائیگان ، ۷ر نومبر سائیگان ریڈیو کو معلوم ہوا ہے کہ کاکیشیا اور ایران کی سرحد پر مستقل بلیک آوٹ جاری ہوگیا ہے۔ شمالی کاکیشیا کے کئی شہروں پر جرمن جہاز بمباری کر چکے ہیں۔ ایرانی سرحد پر ہوائی حملوں سے بچاؤ کی زبردست تیاریاں شروع ہوگئی ہیں

ادبِ لطیف

نغماتِ غیر فانی

ٹیگور، انجہانی کے چند شیریں اشعار کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

قربانی کی سعادت

بھیگی ہوئی لکڑی رات دن اسی فکر میں گھلتی جارہی تھی کہ جلتی ہوئی خشک لکڑی کتنی چمک دمک کی مالک ہے۔ بھلا میری زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ ایک کونے میں پڑی ہوں۔ کیا کبھی مجھے بھی سوکھی لکڑی کی طرح چمک دمک دکھانے کی سعادت نصیب ہوگی!

جلتی ہوئی سوکھی لکڑی بولی۔ بہن تم خواہ مخواہ دکھ میں پڑی ہوئی ہو۔ اگر میری جیسی چمک دمک دکھانے کی خواہش ہے تو جلنا قبول کرو۔

بھیگی لکڑی نے خوفزدہ ہو کر کہا "نہیں بہن میں باز آئی ایسی چمک دمک سے۔ بھلا جل کر راکھ کون بنے" جلتی ہوئی لکڑی نے کہا تو کونے میں پڑی آرام سے دیمک کی غذا بنتی رہو۔"

نقلی ہونے کا نشان

نقلی ہیرے نے غرور سے کہا "دیکھ میں کتنا بڑا ہوں" اصلی ہیرے کی کنی نے جواب دیا "تمہارا بڑا ہونا ہی تو تمہارے نقلی ہونے کا نشان ہے۔"

شاعر کی دولت

موت نے کہا "میں تیری اس کامیاب زندگی کا ایک دن خاتمہ کردوں گی۔"

چور نے کہا "میں تیری زندگی بھر کی کمائی دھوکہ سے اینٹھ لوں گا۔"

تقدیر بولی "میں تیرے کئے پر پانی پھیر دوں گی۔"

ذلت نے کہا "میں تیری عزت کو خاک میں ملادوں گی"

اس پر شاعر نے جواب دیا کہ تم سب کچھ لے لو۔ مگر مجھ سے مجھکو کون چھین سکتا ہے" میں ہمیشہ زندہ اور غنی رہوں گا۔"

تیر اور کمان

تیر نے اکڑ کر کہا "جو کچھ بھی ہوں میں ہی تو ہوں ہوا کے سینے کو چیرتا ہوا میں نشانے پر جا کر لگتا ہوں۔ یا کمان! اجی کمان تو نشانہ باز کے ہاتھ کا کھلونا ہے"

بادل اور تالاب

اپنے پانی کو کھیتی کے سینے پر چھڑک کر خشک ہو جانے کے بعد بادل ایک گوشے میں خاموش پڑا تھا۔

اس کا یہ حال دیکھکر بارش کے پانی سے بھرے ہوئے ایک تالاب نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا "بیچارہ بد نصیب بادل! اپنا سارا رس لٹا کر اب ایک کونے میں پڑا جھک مار رہا تھا۔ مجھے تو دیکھو کیسا چھلچھلایا پڑتا ہوں۔"

بادل نے جواب دیا۔ ٹھیک ہے بھائی۔ مگر مجھ جیسے نہ ہو تو تمہارا سارا بھرم کھل جائے۔"

عالمِ نسواں

ہم کو مردوں کی کوئی ضرورت نہیں

مغرب میں خصوصیت کے ساتھ اور مشرق میں عموماً عورتوں کا ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگیا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ ہم کو مردوں کی کوئی ضرورت نہیں، اس عجیب و غریب خیالات کی عورتوں کے متعلق "فری تھنکر" میں ایک خاتون کا نہایت ہی دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے۔ جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں۔

اس زمانہ میں عورتوں کے ایک طبقہ نے مردوں کے خلاف بغاوت برپا کر دی ہے۔ ان عورتوں کا کہنا ہے کہ جب ہم میں خود طاقت موجود ہے تو کیا ضرورت ہے کہ ہم مردوں کے محتاج بنیں ہم کو مردوں سے واسطہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آزادی اور خودداری کا تقاضا یہی ہے کہ ہم انڈپنڈنٹ طور پر زندگی گزاریں۔"

ایک دو نہیں سینکڑوں نو عمر لڑکیوں سے میں نے اس قسم کے الفاظ سنے ہیں، اور ایسی ایک دو نہیں ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ کہ عورتیں مردوں سے بے نیاز ہو کر الگ تھلگ نہایت آرام کے ساتھ زندگی گذار رہی ہیں۔ نہ ان کو شادی سے مطلب ہے، نہ بیاہ سے۔ نہ اولاد کی فکر ہے اور نہ خانہ داری اور کنبہ داری کے جھگڑے ہیں۔ بڑے اطمینان کے ساتھ یہ اپنی زندگی گذار رہی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کی آزاد زندگی ابتدا میں بڑی ہی خوشگوار نظر آتی ہے لیکن مشاہدہ اور تجربہ بتاتا ہے کہ عمر کے ساتھ ساتھ اس آزاد زندگی کی خوشگواریاں بھی کم ہوتی جاتی ہیں اور بعض اوقات تو ایسی آزاد خیال عورتوں کا انجام اس قدر دردناک ہوتا ہے کہ انسان اس کو دیکھکر کانپ جاتا ہے۔

لیورپول کے ہسپتال میں ایک نہایت ہی دولتمند عورت کو داخل کیا گیا۔ یہ آنتوں کی دق میں مبتلا تھی اس خاتون کے پاس لاکھوں کا سرمایہ تھا۔ تمام عمر اس نے خوب روپیہ پیدا کیا، اور کوئی اس روپے کا خرچ کرنے والا نہیں تھا۔ میری ایک سہیلی بھی اسی زمانہ میں لیورپول کے اسی ہسپتال میں تھی۔ میری سہیلی کے کمرہ ہی کے برابر کا کمرہ اس دولتمند خاتون نے لے رکھا تھا۔ خاتون کی عمر تقریباً پچاس سال کی تھی لیکن بیماری نے اس کو ضرورت سے زیادہ بوڑھا کر دیا تھا۔ کبھی کبھی میں بھی اس دولتمند خاتون کے کمرے میں چلی جاتی تھی رفتہ رفتہ اس دولتمند خاتون کی اور میری بے تکلفی ہوگئی۔ ایک روز اس خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "تمہاری محبت کا میرے دل پر بہت اثر پڑتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ دنیا میں مجھے ہر چیز میسر ہے۔ لیکن کوئی محبت کرنے والا نہیں۔" ان الفاظ کے ساتھ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور میں نے محسوس کرلیا کہ اب بڑھاپے میں وہ اپنی تنہائی محسوس کر رہی ہے۔ اگر اس نے شادی کی ہوتی تو نہ صرف اس کا شوہر آج اس کا بہترین مددگار ہوتا بلکہ اس کے بچے بھی آج اس پر قربان ہوتے نظر آتے۔

ایک دو نہیں میں نے بے شمار ایسی عورتیں دیکھی ہیں جنہوں نے جوانی تو آزادی کے نشہ میں گذار دی۔ لیکن جوانی کے گذرنے کے بعد ان کو شادی نہ کرنے اور اولاد پیدا نہ ہونے کا اس قدر غم تھا کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے۔

جوانی زندگی کا ایک ایسا دور ہوتا ہے جس میں ہر انسان مدہوش رہتا ہے۔ وہ کبھی برائی اور بھلائی کو نہیں سوچتا۔ نتائج جوان آدمی کے قریب نہیں آتے۔ لیکن جوانی کے گذرنے کے بعد لوگوں کو اپنی غلطیوں کا احساس اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب وقت گذر جاتا ہے۔

بلاشبہ عورتیں عالم جوانی میں بغیر شادی کے گزارہ ص

ص۴ کر سکتی ہیں وہ جس طرح بھی چاہے زندگی گذار لیتی ہیں جوانی کی ہر زندگی میں ایک کیف اور لطف ہوتا ہے لیکن جب جوانی ڈھل چکتی ہے۔ جب سوسائٹی میں عورت وقعت سے دیکھنے کے قابل نہیں رہتی۔ اس وقت اس کو اس سادہ گھریلو زندگی کا احساس ہوتا ہے۔ جو شادی کے بغیر کبھی میسر نہیں آسکتی۔

جوانی کے گذرنے کے بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے۔ جب ہم کو ایسے محبت کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ہم سے مادی نہیں بلکہ روحانی رشتہ رکھتے ہوں ایسے محبت کرنے والے اپنی اولاد کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتے۔ اور اولاد بغیر شادی کے کہاں سے آسکتی ہے اسلئے یہ خیال غلط ہے کہ ہم کو مردوں سے واسطہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

بچوں کی دنیا

چار مینار دولت آباد

بچوں! چار مینار دولت آباد ایک تاریخی مینار ہے لہٰذا آج کی صحبت میں ہم آج اس کے حالات درج ذیل کرتے ہیں۔

دولت آباد کا چار مینار بہمنی خاندان کی یادگار ہے دہلی کے قطب مینار کے دو برس کے بعد سلطان علاؤالدین بہمنی نے ۱۴۴۵ء میں تعمیر کرایا تھا۔ اسکی ساخت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی ایرانی صاحب کمال کے ذوق صحیح کا اعلیٰ نمونہ ہے مینار کی بالائی برجی ایرانی میناروں سے بہت ملتی جلتی ہے۔ اور اسکی ہر ہر منزل پر چھجے اور کٹہرے ہیں ان کا پھیلاؤ بھی شمالی ہند کے میناروں سے نہیں ملتا۔ مینار کا طول سو فٹ ہے۔ اور اس میں تین منزلیں ہیں بالائی منزل کا دور نچلی منزل سے کم ہے۔ اور مزید استحکام کیلئے اس کے گرد پندرہ فٹ اونچا چبوترہ بنایا گیا ہے۔ اس مینار کو دیکھئے تو قطب صاحب کی لاٹ کی کیفیت نظر آتی ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ وہ بہت بڑے پیمانہ پر ہے اور شکوہ و شوکت کا حامل ہے یہ نزاکت اور سلیقہ کا نمونہ ہے۔ تعمیر کے اعتبار سے یہ قطب مینار کے استحکام اور خوبی کو نہیں پہونچتا اور نہ اسکے عرض و طول میں وہ مناسب رکھا گیا ہے جو قطب مینار میں پایا جاتا ہے۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی تقریر

پٹنہ - ۸ر نومبر، شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے جو آج کل بہار کے دورہ پر ہیں کانگریس کے میدان میں عورتوں کے ایک بہت بڑے جلسے میں عورتوں کی سوشل ترقی کیلئے کام پر زور دیا آپ نے فرمایا کہ استریوں کو گھر سے باہر آنا چاہئے اور جو استریاں سوسائٹی کے نچلے درجہ میں جہالت کے اندھیرے میں پڑی ہوئی ہیں ان کو اٹھانا چاہئے۔ تعلیم ہمارے ملک میں مردوں اور عورتوں کے لئے خاص ضروری چیز ہے اگر تعلیم مردوں کے لئے ضروری ہے تو وہ عورتوں کے لئے اور زیادہ ضروری ہے کیونکہ ملک میں تعلیم یافتہ مائیں بچوں کو تربیت دیں گی اور وہ ملک کے مستقبل کی امید ثابت ہوں گے ہر ایک استری کو آل انڈیا ویمنز کانفرنس کا ممبر ہونا چاہئے۔

آسام کے دو زرعی بل

شیلانگ ۷ر نومبر، معلوم ہوا ہے کہ آسام اسمبلی اور آسام کونسل کے پاس کئے ہوئے گوالپاڑہ اور سلہٹ کے ترمیمی زرعی بل گورنر کی منظوری کے انتظار میں ہیں دونوں بلوں میں معمولی ترمیمیں ہوئی جو لفظی نوعیت کی ہیں۔ مفہوم پر کوئی اثر نہیں ڈالتیں

برطانیہ کی پوزیشن مضبوط ہوگئی

واشنگٹن ۸ر نومبر برطانیہ کے لارڈ پریوی سیل مسٹر اٹیلی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پچھلے پندرہ ماہ میں برطانیہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اس کی پوزیشن اب مضبوط ہوگئی ہے۔ اور برابر مضبوط ہو رہی ہے مسٹر اٹیلی نے امریکن فوجوں کی ضرورت کے متعلق بحث میں پڑنے سے انکار کردیا۔ آپ نے کہا کہ امریکہ اور انگلینڈ بڑی تعداد میں سامان جنگ تیار کرکے ہٹلر کو ہرا سکتے ہیں۔

روس کی ۱۷ لاکھ سپاہ کام آچکی

لندن۔ ۷ر نومبر۔ ٹاس ایجنسی کا بیان ہے کہ موسیو اسٹالن نے اپنی تقریر میں روس کی فوجوں کے نقصان کا جو ذکر کیا تھا اسکی تفصیل یہ تھی کہ ہلاک ۳۵۰,۰۰۰ لاپتہ ۳۷۰,۰۰۰ زخمی ۱۰۲۰,۰۰۰

برطانوی بیڑے کا بہت بڑا حصہ

القرہ - ۷ر نومبر۔ القرہ ریڈیو کو معلوم ہوا ہے کہ برطانوی بیڑے کا ایک بہت بڑا حصہ مشرق بعید کیطرف روانہ ہوگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اتنا بھاری بیڑہ آجتک مشرق کیطرف جاتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔ اس بیڑے میں بیشمار

پردۂ فلم

فرقہ وارانہ اتحاد کیلئے فلمیں بناؤ

بمبئی اور ڈھاکہ کے تازہ فرقہ وارانہ فسادات سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں کچھ ایسے شرارت پسند عناصر موجود ہیں جو ذاتی اغراض کے لئے جب چاہتے ہیں فرقہ وارانہ فساد کی آگ کو بھڑکا کر ملک کے امن کو برباد کر ڈالتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بے شمار بے گناہ مارے جاتے ہیں۔ تجارتیں برباد ہوتی ہیں۔ اور مکانوں کو آگ لگائی جاتی ہیں۔

یہ فرقہ وارانہ فساد جہاں دوسری تجارتوں کے لئے تباہ کن ہیں وہاں ہندوستان کی فلمی صنعت کو بھی اس سے زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ہندوستان کے فلمساز اس آگ کو دبانے کے لئے کوئی موثر قدم اٹھائیں۔

ہمارا خیال ہی نہیں ہے بلکہ یقین ہے کہ اگر ایسی چھوٹی چھوٹی فلمیں تیار کی جائیں جنمیں شرارت پسندوں کو بے نقاب کیا جاسکے اور جن کے ذریعہ یہ دکھایا جاسکے کہ امن پسند انہیں کس طرح دیدہ و دانستہ فرقہ وارانہ آگ کو بھڑکاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان چھوٹی چھوٹی فلموں میں ہندو مسلم اتحاد کے موثر سین دکھلائے جائیں تو فرقہ وارانہ فسادات میں بڑی حد تک کمی ہوسکتی ہے۔

فلمسازوں کو چاہئے کہ پانچ پانچ سو فٹ کی یہ مفید فلمیں تیار کرکے ان کی نمائش اپنی بڑی فلموں کے ساتھ لازمی قرار دیدیں۔ اور ڈسٹری بیوٹرس کو ہدایت کردیں کہ اگر کوئی سینما والا ہندو مسلم اتحاد کی فلموں کے بغیر ان کی بڑی فلم چلانا چاہے تو اسے نمائش کیلئے فلم نہ دیجائے۔ اگر فلمسازوں نے ہمارے اس مخلصانہ مشورہ پر عمل کیا تو وہ نہ صرف ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دینگے بلکہ ان کی اس جد وجہد سے صنعت فلمسازی کو بھی کافی فائدہ پہونچے گا۔ کیا ہندوستان کے فلمساز ہمارے اس مخلصانہ مشورہ پر ہمدردانہ غور کریں گے۔

ہٹلر نئے نظام کا اعلان کریگا

لندن ۱۰ر نومبر - اخبار "ٹائمز" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نیا سال شروع ہونے سے پہلے یورپین ملکوں کی ایک کانفرنس طلب کرنے والی ہے اور ممکن ہے کہ اس مہینہ کے ختم ہونے سے پہلے ہی طلب کرلی جائے۔ ابھی یقین کے ساتھ تو کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن مختلف ملکوں کے لندن جو خبریں پہنچ رہی ہیں ان سے اس بات کا ثبوت ضرور ملتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک یا دو ناطرفدار ملکوں کو بھی اس بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ دمشق سے خبر ملی ہے کہ یہ کانفرنس ویانا میں ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں ہٹلر نئے نظام کا اعلان کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے اٹلی جرمنی کے ساتھی دوسرے ملکوں اور ہتھیائے ہوئے ملکوں کو نیز وسط اور دکھن پچھمی یورپ کے باقی ناطرفدار ملکوں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر یہ کانفرنس چند ہفتے پہلے منعقد کرنا چاہتا تھا، وہ یہ کانفرنس کرملن روس کی راجدھانی میں منعقد کرنا چاہتا تھا۔ لیکن کرملن ابھی تک ہاتھ نہیں آیا۔

امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ اسکیم

نیویارک ۔ ۹ر نومبر واشنگٹن سے خبر ملی ہے۔ کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ نے مل کر پوربی ایشیا میں اپنی پوزیشن کو مضبوط بنانے کے لئے ایک اسکیم تیار کی ہے جسپر جلد ہی عمل شروع کردیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پروگرام کو اسوقت عملی جامہ پہنایا جائے گا جبکہ جاپانی ایلچی مسٹر کروسو یہاں پہونچے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ پوربی ایشیا کی صورت حالات اور اسکیم پر کل امریکہ کی کیبنٹ کے اجلاس میں غور کیا گیا ابھی تک اسکیم کی نوعیت معلوم نہیں ہوسکی۔

اقوال زرین

دولت ایک بہندہ ہے اور قناعت دشوکت ایک خزانہ (ارسطو)

عالم جاہل کو اس لئے پہچانتا ہے کہ وہ بھی جاہل رہ چکا ہے۔ اور جاہل عالم کو اس لئے نہیں پہچانتا کہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔ (ارسطو)

شر کو شر سے دفع کرنا بہادری ہے۔ اور شر کو خیر سے دفع کرنا فضیلت ہے۔ (ارسطو)

مرد قانون بناتے ہیں اور عورتیں اخلاق (کونڈرلیہ)

تم اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دشمن تم پر اعتبار نہ کرنے لگیں۔ (سقراط)

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار مت جانے دو۔ (اڈیسن)

محبت پھول ہے اور عورت اسکا کانٹا۔ (شوپنہار)

موج تبسم

ایک قفل ساز ایک کنجی بنا رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ گانا بھی گاتا جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک دریچہ سے ایک سر دکھائی دیا۔

جھانکنے والا: ارے او گدھے بھاگ جاؤ۔ کیوں غلط گھر میں گھسنے کی کوشش کر رہا ہے۔

قفل ساز: گدھے ہو تم، غلط دریچہ سے جھانک رہے ہو۔

انشورنش ڈاکٹر: (بیمہ کرنے والے سے) جب تمہارے والد کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر کیا تھی؟

بیمہ کرنے والا: (کچھ سوچکر) یہی ایک سو چار برس کی تھی۔

انشورنش ڈاکٹر: اچھا تو تمہارے والد کس مرض میں مرے ہیں؟

بیمہ کرنے والا: فٹ بال کھیل رہے تھے۔ چوٹ لگی اور ہسپتال ہونچتے ہونچتے مر گئے۔

دلچسپ معلومات

گذشتہ جنگ عظیم میں ہندوستان کے خزانہ سے برطانیہ کو ۱۱ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ دیا گیا اس کے علاوہ ہندوستان نے ۲۰ کروڑ ۳۲ لاکھ پونڈ اس بار لڑنے والی ہندوستانی فوجوں پر صرف کیا۔ اس لڑائی میں ۷۲ ہزار ہندوستانی ہلاک اور ۷۰ ہزار زخمی ہوئے۔

دنیا کی ہر قوم اور ہر طبقہ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ مرد تو جوانی سے گذرنے کے بعد عموماً گنجے ہو جاتے ہیں۔ لیکن عورتوں میں یہ مرض بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹر اس اہم مسئلہ پر مدتوں غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ چونکہ مرد عموماً تنگ ٹوپیاں پہنتے ہیں اس لئے دوران خون رک جانے کی وجہ سے بالوں کو پوری خوراک نہیں ملتی برخلاف اس کے عورتیں زیادہ تر سر کھلا رکھتی ہیں ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اگر مرد ٹوپیاں پہننا چھوڑ دیں تو گنج کی بیماری جاتی رہے گی۔

حکومت یو۔پی پر غور کر رہی ہے

لکھنؤ۔ ۷ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی الہ آباد ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس گنگا ناتھ کے اس فیصلہ پر بڑی توجہ سے غور کر رہی ہے ستیہ گرہ کرنے کے ارادہ کی محض اطلاع دینا ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جرم نہیں ہے فیصلے کی پوری نقل کا مطالبہ کرنے کے بعد حکومت اس سلسلہ میں آخری فیصلہ کرے گی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر یو۔ پی اور دوسرے سرکردہ کانگریس مینوں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو نوٹس دینے کے الزام میں سزا ہوئی تھی۔

بحکم جناب سید خادم علی صاحب بہادر منصف کھیری مقام لکھیم پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

بعدالت منصفی کھیری مقام لکھیم پور

مقدمہ نمبر خفیفہ ۱۳۹۳ سنہ ۱۹۴۱ء

گیا پرشاد ولد رگھو بر دیال قوم برہمن ساکن چندی پور پرگنہ اورنگ آباد ضلع کھیری — مدعی

بنام سوامید یال وغیرہ — مدعا علیہ

بنام سوامید یال ولد گوردین قوم برہمن ساکن محال شہر کانپور ملازم جوگی لال کملاپت ملس کانپور
شیام بہاری ولد گوردین قوم برہمن ساکن ڈھکیا دیہی پرگنہ اورنگ آباد ضلع کھیری — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ (رقم) کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز ان کو پیش کریں

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

آج بتاریخ ۸ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت منصفی کھیری مقام لکھیم پور

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک
نقل عرضی دعویٰ یا مختصر بیان نوعیت دعویٰ یا جیسی

افسانہ

آشاؤں کے دیپک
ہندوستان کی غربت کی دردناک کہانی

از جناب پرویز حسنی عشق آباد

ناظرین کو ہم مشہور افسانہ نگار حسنی سے متعارف کرنے کے لئے ان کا ایک نہایت دردناک افسانہ ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ پرویز صاحب کی تحریر میں انتہائی سادگی ہے لیکن وہ واقعات کو اس طرح قلم بند کرتے چلے جاتے ہیں کہ زندگی کا ہر واقعہ ایک افسانہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ ہم کو امید ہے کہ ناظرین کے حلقہ میں پرویز صاحب کے افسانوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

رامو اپنی میلی کچیلی بوسیدہ سی واسکٹ میں ہاتھ ڈالے پیسوں کو شمار کرتا آ رہا تھا۔ اس کے سوکھے ہوئے لب گرد آلود پیروں کی طرح تیزی کے ساتھ حرکت کر رہے تھے اس کا دل و دماغ مشینوں سے زیادہ عجلت کے ساتھ کام کر رہا تھا۔

آج دیوالی تھی ـــ سڑک کے ہر پیچ و خم اور بام و در چراغاں تھے۔ دور تک روشنی کا ایک سلسلہ تھا۔ جس میں لکشمی دیوی مسکرا رہی تھی۔ رامو کا دل بھی خفیف سی روشنی کے ساتھ ٹمٹما رہا تھا۔ اس کا ایک ایک مسام دیوالی کے دیوؤں کے مانند روشن تھا۔

"لکشمی نے سچ مچ آج میرے یہاں درشن دیے ہیں" وہ تخیلات کی رو میں سوچتا رہا اور چلتا رہا۔

"دیوی تیری دیا اسی طرح ہوتی رہی تو ......؟"

اس کی نظر ایک بوسیدہ مکان کی محراب پر پڑی جہاں ایک دیا ہوا کے جھونکوں سے جھلملا رہا تھا۔ رامو چونک گیا۔ کچھ سوچ کر جھجکا رکا اور پھر آگے بڑھا۔

"آج میری چندو اکیلی پڑی کراہ رہی ہوگی۔ ...... کہیں میری بیٹیا ناراض نہ ہو جائے مجھ سے ......!! اب تو بیماری نے اور بھی چڑچڑا کر دیا ہے۔"

راستہ میں ایک دوا فروش آواز لگا کر دوا بیچ رہا تھا۔ رامو کے خیالات کی باگ مڑ گئی۔

"چندو کا علاج ...... مگر کمپونڈر تو بیبہ بغیر ایک قطرہ دوا بھی نہ دیگا۔ ...... اجی نہ دے!! چہرہ شاہی لیکر تو دیگا۔"

"پتاجی! مٹھائی ...... ایک ننھے بچہ نے اپنے باپ سے کہا۔ رامو نے سنا اور بلا تامل مٹھائی والے کی دکان کی طرف بڑھا۔

"لاؤ اپنی چندو کے واسطے بھی تھوڑی بہت مٹھائی خرید لوں" اس نے دل میں سوچا" ...... لیکن چودھری صاحب اس دن کہہ رہے تھے کہ بخار میں مٹھائی مضر ہوتی ہے۔ ...... چلو کیا بات ہے! آج نہ سہی۔ ہفتہ بھر بعد ...... میری چندو اچھی ہو جائے ذرا ...... مٹھائی کی کیا کمی ہے" اسے فوراً خیال ہوا۔

رامو دکان سے لوٹا۔ راستہ پر ایک بھرپور نظر ڈالی۔ اک بچہ نے "ماں" کہہ کر پکارا۔ اس کا دل ہلکی پھلکی شاخ کی طرح لرز گیا۔

"کاش چندو کی ماں آج زندہ ہوتی ...... چندو کو رنگ برنگ کے کپڑے پہناتی۔ آنکھوں میں کاجل لگاتی اور میری چندو ...... کندھے پر بیٹھکر میلہ گھومتی۔

راستے میں ایک بچہ رو رہا تھا، رامو کے خیالات کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔

پیلا سا اک چہرہ اور دھنسی ہوئی نگاہیں اس کے سامنے تھیں۔ اب وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز چلنے لگا۔ اسکی چال میں آندھی کی سی شدت اور طوفان کی سی حرکت تھی۔ دن بھر کی تکان کی اسے ذرا بھی احساس نہ تھا۔ پچھلے سال چندو کی ماں نے سرخ جوڑا پہنا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں مہندی کتنی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ میں نے جب اس سے کہا ...... کہ تو سچ مچ پری ہے۔ چندو کی ماں ...... اس نے مجھے کیسی میٹھی میٹھی نظروں سے ترش ہو کر دیکھا تھا۔

چلو، ہٹو بھی ...... چندو کے ابا! ایسی باتیں اب مجھے اچھی نہیں لگتیں۔ تین چار سال بعد چندو جوان ہو جائے گی۔ ...... پھر بھی ایسی ہی باتیں کئے جاؤ گے ...... "

او ...... ہ! آہ!! اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔ بھائی ذرا ...... آہ ...... دیکھ کر چلا کرو ...... آہ ...... آ ...... ہ میرا تو پیر کچلا گیا۔"

"بدمعاش کہیں کا، اندھا ہو کر خود چلتا ہے۔ اور اوپر سے یہ دوش دیتا ہے شرم نہیں آتی تجھے" ایک شخص نے گرجدار آواز میں کہا۔

"اجی صاحب! کیا پوچھتے ہو ان لوگوں کی حالت۔ دو ٹکے کے مزدور اور شہزادوں سے اینٹھتے پھرتے ہیں" ایک دوسرے شخص نے کہا۔

"معاف کر دیجئے ...... سیٹھ صاحب جانے دیجئے ...... غلطی ہو گئی۔ درگزر کیجئے۔ جیج نے ایک آواز ہو کر کہا۔ آہ ...... بابو جی ہوں پر ذرا تو دیا کیا کرو۔" اس نے شکستہ آواز میں کہا۔

بھیڑ چھٹ گئی اور غریب رامو چپ چاپ کراہتا خون آلود انگلیوں کو دباتا رہا۔

"اتنی رات ہو گئی ...... چندو ابھی تک تنہا ہوگی۔"

وہ یہ سوچ کر کھڑا ہو گیا گویا اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ اس کی رفتار میں ذرا کمی نہ تھی۔ وہ اب چندو کے پاس جلد از جلد پہنچنا چاہتا تھا۔

"کھوں ...... کھوں ...... کھوں۔" جھونپڑی کے دروازے میں داخل ہوتے ہی اسے چندو کی کھانسی سنائی دی۔ وہ اک دم ایسے سہم گیا جیسے کوئی بچہ بادلوں کی گھور میں دم بخود ہو جاتا ہے۔

"چندو ...... بیٹیا!" اس نے سرہانے بیٹھے ہوئے کہا۔ "اچھی تو ہے نا"

"پتاجی آج اتنی دیر کہاں لگا دی۔ سورج چھپنے سے اب تک انتظار میں آنکھیں بھی دکھ گئیں۔" اس کا سانس اکھڑنے لگا۔ اور وہ چپ ہو گئی۔

"بیٹیا! لکشمی دیوی نے آج بڑی دیا کی۔ سویرے سے اب تک تین روپے کی مزدوری کی ہے ...... دیکھ تو بھی" رامو نے چندو کے سینہ پر پیسوں ہی پیسوں کا ڈھیر لگا دیا۔

"سویرے سے کچھ کھایا بھی ...... پتاجی" وہ نحیف آواز میں بولی۔

"ہاں ...... بیٹیا! ایک پیسے کے چنے چاب لئے تھے اب تک مگن ہوں۔" اس نے سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔

"صرف چنے کے دانے! پتاجی ...... بھلا اس سے کیا سہارا ہوگا" اس نے کہا۔

"نہیں بیٹیا! تیری جان کی قسم بڑے آنند سے ہوں۔ ...... مگر ہاں تیرے لئے دودھ ......!!

وہ یہ کہکر کھڑا ہو گیا۔

"پتاجی!" چندو نے نحیف ہاتھ اٹھا کر سیٹھ جی کے دو منزلہ پر چراغاں کی طرف اشارہ کیا۔

"ماتاجی تو ہر سال دئے روشن کرتی تھیں ...... زندہ ہوتیں تو یہ گھر سال کے سال اندھیارا نہ ہوتا" اس کی آواز بھرا گئی۔

"بیٹیا! ناحق اپنا جی دکھاتی ہے۔ جب تک میرے من کا دیا گھر میں ہے۔ اجیارا ہی اجیارا ہے۔" وہ جوش میں آکر چل دیا۔

رامو بازار کی طرف تیزی کے ساتھ جا رہا تھا۔ اسے تیل اور دیوں کی دھن کے سوا کچھ یاد نہ تھا۔

کتنے دے لینے چاہئیں......؟ یہ تو ایک ہی دیوار پر کھپ جائیں گے۔

رامو اسی حساب میں کھویا چلا جا رہا تھا۔ وہ خیالات کی رو میں تنکے کی مانند بہہ رہا تھا۔

"حرام زادہ (حرام زادہ) کہیں کا۔ روپیہ۔ زکر اب تک کبر (خبر) نہیں لی۔"

ایک سود خوار پٹھان کے ہاتھ میں رامو کا گریبان تھا گالیوں کی بوچھار تلے غریب دبا جا رہا تھا۔ اسکی حالت خوف زدہ بلی کی سی تھی۔

"خان بابا! آج تو معافی دو"، رامو عاجزی اور خوف سے پچھ بچھ گیا۔

"شیطان کا بچہ کہیں کا، لا دکا (دکھا) وہ گرج کر بولا۔

غریب رامو بے بس تھا۔ خان نے ذبح پرندے کی طرح اس کو دبوچ لیا۔ اور جیب سے کوڑی کوڑی نکال لی۔

خان! ...بال بچے ... تو ہارے..... لڑکی بیمار ... اس کی دوا دارو کیلئے جمع کئے ہیں۔ رامو کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس کی آواز بھاری ہو گئی رام کچھ نہیں جانتا...... ادھار کی بلا سے ... بچا یا دام لے لے گا۔ ابھی تو سود بھی پورا نہیں ادا ہوا، لیہ (پیسے) لا"

رامو خان کے پیروں پر ایسے گر پڑا جیسے سوکھی بیل اس نے پیر تھام لئے لیکن خان نے اپنے فولادی پیروں اور گرجدار آواز سے اس کی تمام توتیں سلب کر لیں۔ غریب رامو ایک طرف جا پڑا اور خان بے نیازی کے ساتھ چل دیا۔

رامو نے سر پکڑ لیا۔ اس کی نظروں میں زمین اور آسمان تاریکی اور خشکی کا ایک خلا تھا۔ جہاں اسکی تمام قوتیں گم ہو گئی تھیں۔ اس کے ہوش و حواس پہاڑوں کے بوجھ تلے دب گئے۔ اور وہ اپنی حالت سے بے خبر جانے کب تک یوں ہی بیٹھا رہا۔

رفتہ رفتہ اسے ہوش آیا...... پوتی جیسے پیاسے کو سراب۔ اس کی نگاہیں سنسان گلی کوچوں کا جائزہ لینے لگیں۔ شاید اسے کسی نامعلوم شے کی جستجو تھی۔ سڑکوں پر کتے زمین سونگھتے اکھڑے اور پیٹے جاتے۔ ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ کبھی وہ آواز ملا کر ایک ساتھ بھونکنے لگتے۔ لیکن رامو کو ان سے کوئی سروکار نہ تھا۔

ذرا دیر بعد اس کی نظریں دیوں پر جم گئیں۔ پُر حسرت نگاہیں اُٹھ آئیں۔ چندو کا نحیف سا ہاتھ اس کی نظروں میں پھر گیا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا تاروں کی روشنی دیوں کی طرح مدھم پڑ چکی تھی۔ اسے چندو کی بے نور آنکھوں کا خیال آ گیا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اس نے دھوتی کی جھول میں جلتے ہوئے دئے بھر بتیاں جیب میں رکھیں اور ایک چھوٹے آبخورے میں کڑوا تیل جمع کر کے جھونپڑی میں داخل ہوا۔ چندو شاید سو گئی تھی رامو نے اسے میٹھی نیند سے جگانا مناسب نہ سمجھا۔ وہ پھرتی سے دئے جلاتا رہا۔ اور دو منزلہ کے بجھے ہوئے دیوں کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔

دئے جل رہے تھے ــــ اور رامو دھڑکتے دل کے ساتھ چندو کی کھوئی ہوئی نبضیں پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

میونک میں ہر ہٹلر کی تقریر آخر تک لڑائی جاری رکھنے کا عزم

انگلینڈ کو جرمنی پر حملہ کرنے کی دعوت

لندن - ۹ر نومبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے آج ہر ہٹلر کی تقریر کا خلاصہ شائع کیا ہے جو کہ انہوں نے کل میونک میں کی تھی۔ ہر ہٹلر نے اپنی تقریر کے شروع میں فرانس کے ہارنے تک کے واقعات بیان کئے اور کہا کہ اسی وقت میں نے آخری بار انگلینڈ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا اور یہ کہا تھا کہ لڑائی کا جاری رکھنا بے معنی ہو گا اور کہ معقول صلح ہو سکتی ہے لیکن جو کچھ میں نے کیا اسکو کمزوری کی نشانی خیال کیا گیا۔ اسلئے جرمنی کے روبرو اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ لڑائی جاری رکھی جائے۔

ہر ہٹلر نے کہا کہ انگلینڈ پر بین الاقوامی یہودی طبقہ کا اثر ہے اور روس کی رہنمائی بھی یہودی ہی کر رہے ہیں اور یہی دو بڑے خطرہ ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ لڑائی زندگی اور موت کی ہے تاریخ میں شاید یہ پہلا موقع ہے کہ تمام یورپ ایک مشترکہ مقصد کے ساتھ منگول ریاست کے خلاف لڑ رہا ہے۔

ہیٹنے کے بعد کہ روس نے یورپ پر چڑھائی کرنے کی جو اسکیم تیار کی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے اپنی زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہٹلر نے کہا کہ لڑائی کا پہلا مقصد یہ ہے کہ اول دشمن کی طاقتوں کو تباہ کیا جائے اور دوسرے دشمن کی گولہ بارود اور کھانے پینے کی سپلائی پر قبضہ کیا جائے دونوں کیلئے کامیابیاں ہمارے لئے بڑے معنی ہیں۔ جرمنوں نے ۳۶ لاکھ روسیوں کو قید کر لیا ہے۔ ان میں اگر مرنے والوں اور زخمیوں کو شامل کر دیا جائے تو ۸ لاکھ اور ایک کروڑ کے درمیان روس کی فوج ناکارہ ہو گئی۔ اس میں معمولی طور پر زخمی سپاہی شامل نہیں ہیں۔ کوئی بھی فوج اس نقصان کو پورا نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ روس کے ۱۵۰۰۰ ہوائی جہاز، ۲۲۰۰۰ ٹینک اور ۲۷۰۰۰ توپیں برباد ہو گئیں۔ اب تک جرمنوں نے ۶۷۰۰۰۰ مربع میلو میٹر رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ رقبہ انگلینڈ کے رقبہ سے پانچ گنا بڑا ہے اور اس میں روس کے کارخانوں اور کچے مال کا ۶۰ سے ۷۵ فیصدی تک حصہ شامل ہے۔ اس سے پہلے تاریخ میں اتنی بڑی سلطنت کے اتنے کم عرصہ میں اس طرح ٹکڑے نہیں ہوئے تھے جتنے کہ اسبار روس کے ہو سکتے ہیں۔

جرمنی اور بغاوت جرمنی میں بدامنی اور بغاوت کے امکان کی تردید کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ اس بات کے سوائے ہر بات قابل یقین ہے کہ جرمنی کبھی ہتھیار ڈالے گا۔ لڑائی خواہ کتنے ہی عرصہ تک جاری رہے۔ لیکن میدان جنگ میں آخری فوج جرمنی ہی کی ہو گی۔

امریکہ امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ میں نے جرمنی جہازوں کو حکم دیا ہے کہ وہ امریکن جہازوں کو دیکھتے ہی ان پر گولی نہ چلائیں بلکہ جوں ہی ان پر حملہ کیا جائے وہ اپنا بچاؤ کریں۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے دکھنی امریکہ کو تقسیم کرنے اور مذہب کو مٹانے کے متعلق جس جرمن اسکیم کا ذکر کیا تھا اس کے متعلق ہر ہٹلر نے یہ کہا کہ یہ جھوٹ

والا اتحق پن اور بیہودگی ہے۔

لڑائی کے مقصد لڑائی کے مقصد بیان کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ ڈوشے (مسولینی) اور میں نے ایک عہد کر لیا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس عہد کو نہیں توڑ سکتی۔ تقریباً تمام دکھنی یورپ اسی وقت ہمارے ساتھ ہے۔ اور باقی یورپ کا ایک بڑا حصہ اگر بہ حیثیت ریاست نہیں تو بہ لحاظ نظریہ ہماری طرف ہے۔ اس سال کے آخر میں ہم کہہ سکیں گے کہ اس یورپین محاذ نے سب سے بڑا خطرہ ٹال دیا ہے۔ ہمیں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یورپ کی قسمت کا فیصلہ آنے والے ایک ہزار برس کیلئے ہو رہا ہے۔ ہمارا صرف ایک مقصد ہے۔ اور اس مقصد میں تمام یورپ ہمارا وطن اور وہ سب لوگ شامل ہیں جو ہماری طرح ناداری میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ برلن دنیا کی راجدھانی نہیں بننا چاہتا۔

لینن گراڈ لینن گراڈ کے مورچے کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ وہاں ہم اپنا بچاؤ کر رہے ہیں اور دوسرا فریق محاصرہ توڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ وہاں بھوکا مر جائے گا۔ میں انتہائی ضرورت سے زیادہ ایک آدمی کو بھی چھٹکارا نہیں دلا سکتا۔ اس پر ہمارا قبضہ ہو گا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ قبضہ اس وقت ہو گا جبکہ یہ کھنڈر بن جائیگا۔ تو میں یہ کہوں گا کہ مجھے بحیثیت شہر لینن گراڈ کی ضرورت نہیں بلکہ میں اسکو بہ حیثیت شہر تباہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر روسی اپنے شہروں کو خود تباہ کر دیں گے تو ہمارا کام بچ جائے گا۔ یہ کہنے کے بعد کہ جرمن فوجوں کی بڑھنے کی رفتار کا فیصلہ صرف جرمن ہی کرے گا۔ ہٹلر نے کہا کہ جب ہم سے دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ ہم آگے کیوں نہیں کوچ کرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت بارش ہو رہی ہے۔ یا برف پڑ رہی ہے اور نئے ایدریلوے لائن ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

انگریزوں سے خطاب اگر انگریز ناروے میں یا جرمنی کے ساحل پر یا ہالینڈ میں یا بلجیم میں یا فرانس میں اپنی فوجیں اتارنا چاہتے ہیں اور لڑنا چاہتے ہیں تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ "آئیے"، لیکن آپ اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ بھاگیں گے۔ جتنی تیزی کے ساتھ آئیں گے۔ آخر میں ہٹلر نے کہا کہ جن لوگوں نے جرمنی کے لئے جان دی ہے ان کی جان بے کار نہیں جائے گی۔

آئس لینڈ میں سمندری اڈہ

واشنگٹن۔ ۸ر نومبر سمندری محکمہ کے وزیر کرنل ناکس نے اعلان کیا ہے کہ آئس لینڈ میں سمندری اڈہ قائم کر دیا گیا ہے اور اس طریقہ پر آئس لینڈ سمندری محکمہ کا ایک نہایت اہم مرکز بن گیا ہے ایر ایڈمرل جیمز اس کے کمانڈر مقرر کئے گئے ہیں۔

نئی دہلی وائسرائے ہند کی خدمت میں ریاستوں کا ایک میمورنڈم پیش ہوتو الاہر کہ ہماری نیشنل ڈیفنس کونسل الگ ہونی چاہئے

برطانیہ کی طاقت بڑھ رہی ہے

لندن ۹ر نومبر۔ ہم میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس وقت لڑائی بند کرنے کا بگل بج جائے لیکن یہ ہمیں یقین ہے کہ بگل ضرور بجے گا۔ لڑائی خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ برٹش کامن ویلیتھ آف سٹیٹس اس سے متحد، نڈر اور بے داغ نکلے گی۔" ان الفاظ میں مسٹر چرچل نے آج شیفیلڈ میں مزدوروں کے جلسہ میں تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ ۱۵ ماہ پہلے ہم اکیلے تھے اور ہم بے ہتھیار تھے۔ لیکن آج ہماری طاقت بڑھتی جا رہی ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہادر سٹالن بہادر روسیوں کے سر پر ہے۔ امریکہ اپنے سمندروں سے ڈاکوؤں کا صفایا کرنے کے لئے اپنے جہازوں کو بھیج رہا ہے۔

کاکیشیا کا مورچہ

لندن۔ ۱۱ر نومبر۔ الفرڈ سے نیشنل براڈ کاسٹنگ کمپنی کے نامہ نگار مارٹن آگرہ نشکی نے خبر دی ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کاکیشیا میں برطانی فوجیں روسی فوجوں کے ساتھ مل کر جرمنوں سے لڑیں گی۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ کاکیشیا کے بچاؤ کا جہاں تک تعلق ہے اس بارے میں فیصلہ لندن ماسکو اور طہران میں کانفرنس کے بعد کیا گیا تھا۔ جنرل ویول کی کان کے برطانی افسروں کا سٹاف ... روسی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے ملحق کر دیا گیا ہے۔

روسی پہلے سے زیادہ مضبوط ہیں

لندن۔ ۷ ر نومبر۔ موسیو سٹالن نے ماسکو سوویٹ کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لڑائی کے پہلے چار ماہ میں جرمنی کے ۴۵ لاکھ آدمی مارے گئے، یا گھائل ہوگئے، اور پکڑے گئے۔ اس کے مقابلہ میں روس کے ۱۳ لاکھ ۵۸ ہزار آدمی مارے گئے، گھائل ہوئے یا پکڑے گئے۔ آج اکتوبر کے انقلاب کی ۲۴ویں سالگرہ منانے کے لئے یہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس موقعہ پر موسیو مولوٹوف اور مارشل بڈنی بھی موجود تھے۔

ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ موسیو سٹالن نے فرمایا کہ ۲۴ سال گذرے جبکہ روس میں سوشلسٹ انقلاب کے ذریعہ سوویٹ نظام قائم ہوا تھا۔ پُرامن طریقہ پر تعمیر کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اب جرمنوں کے خلاف جدوجہد کا وقت آگیا ہے۔ ہمارا کام ہے کہ ہم اپنی تمام کوششیں آزادی کی لڑائی میں صرف کر دیں۔ جرمن نے ستھونیا۔ لٹویا، استھونیا، اور سولڈویا پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن نسٹ ہمارے ملک کو لوٹ رہے ہیں۔ وہ ہمارے شہروں اور گاؤں کو برباد کر رہے ہیں۔ وحشی نسٹوں کے غول ہمارے وطن کے پُرامن لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ یہ ہے جرمن میں تہذیب۔ جرمنوں کا خیال تھا کہ وہ روس کی لڑائی کو ڈیڑھ مہینے میں ختم کر دیں گے اور وہ سب جگہ یہی شور مچا رہے تھے۔ لیکن ان کی اسکیم ناکام رہی۔ جرمن پچھم میں بھی ابھی لڑائی ختم نہیں کر سکے ہیں۔ اور یورپ میں بھی ان کی اسکیم کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ فرانس ڈرکر ہٹلر سے مل گیا جرمنوں کا خیال تھا کہ برطانیہ اور امریکہ بھی روس کا ساتھ نہیں دیں گے۔ لیکن ان دونوں ملکوں نے روس کے خلاف جرمنی کا ساتھ نہیں دیا بلکہ روس کے پکے ساتھی بن گئے۔ جرمنوں کا خیال تھا کہ مورچوں کے پیچھے روسی غیر منظم ہیں اور کہ وہاں گڑبڑ مچ جائے گی۔ ایسا خیال کرنا ان کی بھول تھی جو بدقسمتی روس پر آپڑی ہے۔ اس سے روس کمزور نہیں ہوا۔ بلکہ مضبوط ہو گیا ہے۔ کسان اور مزدور روسی فوج کی مدد کر رہے ہیں۔ روس کی فوج کے پچھلے حصے آج جتنے مضبوط ہیں اتنے کبھی نہیں ہوئے تھے۔

جیوش احرار اسلام صوبہ یو۔ پی کے عہدیدار

دہلی۔ ۵ ر نومبر یو۔ پی کے احرار عہدیدار حسب ذیل چنے گئے۔ مولانا عبدالقیوم کانپوری۔ سالار اعظم صوبہ یو۔ پی بابو محمد اکرام صاحب میونسپل کمشنر و صدر احرار اسلام سہارنپور نائب سالار اعظم صوبہ آگرہ قاضی غلام حسین خاں صاحب سابق سالار اعظم الہ آباد آگرہ ڈویژن نائب سالار اعظم صوبہ اودھ۔ راؤ محمد کامل خانصاحب سہارنپور سابق سالار اعظم یو۔ پی سالار اعلیٰ میرٹھ ڈویژن۔ نواب زادہ دو دعلی خاں صاحب آف کیلاش پور سالار اعلیٰ روہیلکھنڈ ڈویژن جناب حبیب احمد صاحب انصاری سابق سالار اعلیٰ الہ آباد ڈویژن۔

سائیگان۔ ۷ ر نومبر سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن اخبارات نے یہ پروپگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ روس سے نپٹنے کے بعد مشرق کی جنگ کو پھر تیز کیا جائیگا۔

ایک اور ہندوستانی جہاز ٹوٹ گیا

نئی دہلی۔ ۷ ر نومبر مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے :۔

حکومت ہند افسوس کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے کا ایک ہوائی جہاز جو بنگیم میں متعین تھا۔ ۵ نومبر ۱۹۴۱ء کو ٹوٹ گیا۔ انڈین ایئر فورس کا گیڈٹ افسر سوار جیت سنگھ اور اس کا سول انسٹرکٹر ایس بھیان ہلاک ہو گئے۔

ہندوستان میں گیہوں کم نہ ہونے دیا جائیگا

نئی دہلی۔ ۷ نومبر مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے :۔

"حکومت ہند کو بتایا گیا ہے کہ بازار میں یہ کہا جا رہا ہے کہ باہر اتنا گیہوں بھیجدیا جائے گا کہ ہندوستان میں کمی پڑ جائے گی۔ حکومت یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ گیہوں کی برآمد کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے اور ملک کی صلاحیت کے حدود کے اندر برآمد کو ضبط میں لانے کے سوال پر حکومت ملک معظم کی حکومت سے مشورے کر رہی ہے۔

ایڈیٹر ہیرلڈ کیخلاف توہین کا مقدمہ

لکھنؤ۔ ۷ ر نومبر۔ مسٹر سی۔ ایس بیڈلی سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ کیمپ جیل نے مسٹر کے۔ راما راؤ ایڈیٹر اخبار 'نیشنل ہیرلڈ' کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ کے ماتحت ازالہ حیثیت عرفی کا ایک مقدمہ دائر کیا ہے۔ آج سب ڈویژنل مجسٹریٹ سوہن لال گنج کے سامنے ان پر جرح کی گئی۔ مسٹر بیڈلی نے شہادت دیتے ہوئے 'نیشنل ہیرلڈ' مورخہ ۲۴ ر اگست کی ایک خبر کا حوالہ دیا جس کا عنوان یہ تھا لکھنؤ کیمپ جیل میں جنگل کا قانون اور کہا کہ اس خبر میں مجھ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ میں کیمپ جیل کے ستیاگرہی قیدیوں کے ساتھ سخت اور ظالمانہ سلوک کرتا ہوں۔ اور یہ کہ میں نے ۲۴ ر اگست کو ان پر درندگی کے ساتھ حملہ کیا۔" کمپلانٹ نے کہا کہ یہ الزامات بالکل بے بنیاد اور توہین آمیز ہیں۔

کمپلانٹ کا بیان قلمبند کرنے کے بعد مجسٹریٹ نے عدالت میں ملزم کی پیشی اور استغاثہ کے گواہوں کی شہادت کیلئے ۱۷ ر نومبر سوموار کا دن مقرر کیا ہے۔

تمام غیر ملکی طاقتوں سے دوستی رکھو

پشاور ۷ ر نومبر کل کابل میں افغان گرانڈ کونسل کا اجلاس ہوا جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت کی خارجہ پالیسی کو منظور کیا اور ملک کو تمام غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ دوستی قائم رکھنے کا مشورہ دیا۔ وزیر اعظم اور وزیر جنگ دونوں نے کل کونسل میں تقریر کی۔

مہاراجہ چرکھاری کا انتقال

نئی دہلی۔ ۷ ر نومبر آج دہلی میں مہاراجہ چرکھاری انتقال ہو گیا۔

امیر شرق اردن کا بیان

لندن بذریعہ ہوائی ڈاک۔ اخبار ڈیلی میل کے نامہ نگار مقیم قاہرہ نے بذریعہ بحری تار مطلع کیا ہے کہ :۔ شرق اردن کے امیر عبداللہ نے القدس سے بغداد روانہ ہوتے ہوئے ایک اہم بیان دیا ہے۔ آپ نے اپنے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اتفاق عرب کا مسئلہ جنگ کے بعد کیلئے اٹھا رکھنا چاہیئے۔ اور سردست عربوں کی یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس جنگ کے جیتنے میں برطانیہ کی مدد کیجائے۔" اس سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے جو پچھلے حال میں پہونچی تھی کہ امیر عبداللہ نازی حملہ کے خلاف عربوں کا ایک متحدہ محاذ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ قاہرہ میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عراقی وزیر اعظم نوری سعید امیر عبداللہ سے اپنی گفت وشنید ختم کرنے کے بعد شاید قاہرہ تشریف لائیں۔

بغداد کی ایک خبر مورخہ ۳۰ ر اکتوبر مظہر ہے کہ امیر عبداللہ اور عراق کے ایجنٹ آج شب کو حبانیہ میں ایئر وائس مارشل ڈ اسیا ٹامس کے یہاں مدعو تھے۔ امیر جنہیں خود بھی شاہی ہوائی بیڑہ میں "ایر کموڈور" کا عہدہ حاصل ہے عراق میں شاہی ہوائی بیڑہ کے صدر دفتر کو خاصکر دیکھنا چاہتے تھے۔

روس کا قومی دن

ماسکو ۷ ر نومبر آج روس کا قومی دن تھا یعنی انقلاب روس کی ۲۴ویں سالگرہ منائی گئی باوجود اس کے کہ جرمنوں کا سخت حملہ ماسکو کے ارد گرد ہو رہا ہے لیکن یوم انقلاب کی پریڈ ہوئی جسے ایم اسٹالن نے خود دیکھا پیدل فوج گھوڑ سوار فوج توپ خانہ اور اس کے پیچھے ٹینک تھے۔ ٹینکوں کو گذرنے میں کوئی آدھ گھنٹہ لگ گیا۔ ایم اسٹالن نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے وسیلے ان گنت ہیں۔ جرمنوں کو بالآخر شکست ہی نصیب ہوگی۔ اس موقعہ پر مسٹر ایڈن

وزیر خارجہ برطانیہ نے ایم اسٹالن کو سفیر روس کے ذریعہ ایک پیغام بھیجا جس میں برطانیہ کی پوری امداد کا یقین دلایا ہے۔

ایران پر حملہ کرنے کا پروگرام

قاہرہ۔ ۱۱ ر نومبر منگلوار کی رات کے عربی براڈکاسٹ میں اعلانچی نے یہ خبر دی ہے کہ ہٹلر نے ایران پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے جو یوں ہے (۱) پہلے ماسکو کو یورال سے کاٹ دینا (۲) بحیرہ کیسپین کے مغربی شہر استراخان پر قبضہ کرنا (۳) کریمیا کے رستہ کاکیشیا میں داخل ہونا اور (۴) ایران کی سرحد پر حملہ کر کے

برطانی سپلائی کو کاٹ دینا۔ ریڈیو پر یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ہٹلر کا مقابلہ کرنے کیلئے ہندوستانی فوجی کمانڈ کے افسر روسی سرحد پر پہونچ گئے ہیں۔

نظام دکن سے ملاقات

لاہور ۱۱ ر نومبر سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نظام دکن سے ملاقات کرنے کے لئے آج شام کو حیدرآباد تشریف لیگئے۔ معلوم ہوا ہے کہ واپسی میں آپ بھوپال اور گوالیار بھی جائیں گے۔ ۲۴ ر نومبر کو واپس آنے سے پہلے سر سکندر حیات خاں حصار رسونی پت اور ریواڑی میں جنگی کانفرنسوں کی صدارت کریں گے۔

بجکم ایس۔ ایم۔ بنیر اسکوائر سول وسشن جج صاحب بہادر کانپور

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈگری یکطرفہ

(آرڈر ۹ قاعدہ ۱۴۵)

بعدالت سول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کانپور۔ مقام کانپور۔ ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۱ (گیارہ) بابت ۱۹۴۱ء

مقدمہ نمبر ۵۶ بابت ۱۹۴۱ء

منی لال و سسر جو پرشاد پسران لالہ پیارے لال اقوام ولیس ساکنان کنال روڈ نیا گنج شہر کانپور

مدعا علیہ سائلان

بنام سماۃ جانکی وغیرہ

بنام سماۃ جانکی بیوہ رادھاکشن قوم مہیشری ساکن لاٹھی محال شہر کانپور و بالکشن ولد لالہ سرکشن قوم مہیشری ساکن لاٹھی محال شہر کانپور فریق ثانیان

ہرگاہ مدعا علیہ مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈگری یکطرفہ مورخہ اٹھائیس ۲۸ ر مئی ۱۹۴۱ء جو مقدمہ مذکور الصدر میں صادر ہو چکی ہے پیش کی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۱۳ ر (تیرہ) ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کریں کہ نام بردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جاوے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۷ ر ماہ نومبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم سندر لال منصرم عدالت سول وسشن جج کانپور

(مہر عدالت)

امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ اسکیم

لندن ۱۱ر نومبر - واشنگٹن سے نیویارک ایک تار پہونچا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ لڑائی سے علیحدگی کے حامی سینیٹر ٹافٹ نے اخباری نمایندوں سے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ نے سمجھوتہ کے متعلق جاپان کی تجویزوں کو نامنظور کر دیا ہے۔ کیونکہ جاپانیوں نے یہ وعدہ کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ ولاڈی واسٹک پر حملہ نہیں کریں گے۔ سینیٹر ٹافٹ سابق ریپبلکن پریذیڈنٹ کے لڑکے ہیں۔ انہوں نے یہ تبلانے سے انکار کر دیا کہ ان کو یہ خبر کہاں سے ملی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ معتبر ذرائع سے ملی ہے۔ اس تجویز پر حال ہی میں جاپانیوں اور امریکن افسروں کے درمیان بات چیت میں غور ہوا تھا۔

سینیٹر ٹافٹ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپان پانچ بڑے بڑے شہروں کے سوائے چین کو چھوڑنے کے لئے تیار تھا۔ ان پانچ شہروں میں وہ اپنی فوجیں رکھنا چاہتا ہے۔ جاپانیوں نے ولاڈی واسٹک کے تحفظ کی گارنٹی کرنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ان کو خطرہ ہے کہ اس بندرگاہ پر ہوائی اڈہ رہنے سے جاپان کے شہروں پر بمباری کا خطرہ موجود رہیگا۔ اب یہ امر بہت مشتبہ ہے آیا مسٹر کروسو اپنے مشن میں کامیاب ہو سکیں گے اور امریکہ اور جاپان کے درمیان سمجھوتہ ہو سکے گا۔

مسٹر چرچل کی تقریر

لندن - ۱۱ر نومبر وزیر اعظم مسٹر چرچل نے جاپان کے خلاف جو ولولہ انگیز تقریر کی - امریکہ اور چین میں اسکو بہت اہمیت دی گئی ہے - ان ملکوں میں اخبارات نے اس کو بڑی بڑی سرخیاں دیکر شائع کیا ہے - جاپان نے ابھی تک اس کا ذکر ہی نہیں کیا - اور ٹوکیو کی خبروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ان کو اس تقریر کا کوئی علم ہی نہیں ہے اس کے برعکس ٹوکیو کے سرکاری حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ امریکہ جاپان سے کسی حالت میں بھی لڑائی کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا اور ڈپلومٹیک بات چیت ہی میں جاپان اور امریکہ کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی - اور امریکہ جاپان کو خوش کرنے کے لئے برما روڈ کو بند کرنے کا اعلان کر دیگا - جاپان والوں کا یہ خیال ہے کہ امریکہ نے اگر یہ بات مان لی تو مشرق سے لڑائی کے بادل ٹل جائیں گے۔

ترکی کے وزیر جنگ مستعفی

لندن - ۱۳ر نومبر - انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی کے وزیر جنگ اور وزیر محکمہ ٹرانسپورٹ نے استعفیٰ دیدیا ہے اور ان کی جگہ نئے وزیر مقرر کر دیئے گئے ہیں - جنرل علی رضا آرتنکل وزیر جنگ اور ایڈمرل قاہری انجن وزیر ٹرانسپورٹ مقرر ہوئے ہیں - وزیر جنگ اور وزیر ٹرانسپورٹ نے بحر روم میں ترکی کے جہاز ڈوبنے کے سلسلہ میں استعفیٰ دیدیا ہے - وزیر جنگ ڈاکٹر ارمن اور وزیر ٹرانسپورٹ نے اپنے استعفیٰ کے ساتھ ایک بیان میں کہا ہے کہ استعفیٰ دینے سے اس واقعہ کی تحقیقات میں مدد ملے گی - اس معاملہ میں اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔

انقرہ سے نشیل براڈکاسٹنگ کمپنی کے نامہ نگار مارٹن اگر ونسکی نے خبر دی ہے کہ اگر حکومت ترکی نے بدھ کو حکومت روس سے ترکش جہاز کیا ندرسے ؟ کے کالے سمندر میں ڈوبنے کے خلاف باضابطہ پروٹسٹ کیا ہے۔ جہاز کے ۷۰ مسافر صحیح سلامت پہونچ گئے ہیں۔

ترکی میں زلزلہ

انقرہ - ۱۳ر نومبر - آج درزنان میں بڑے زور کا زلزلہ آیا جو ۲۸ سکنڈ تک رہا - ایک اسکول اور کئی مکان تباہ ہوگئے - اس علاقہ میں ۱۹۲۹ء میں زور کا زلزلہ آیا تھا۔

جاپانی وزیر اعظم کی تقریر

ٹوکیو - ۱۳ر نومبر - جاپانی پریوی کونسل کے اجلاس میں کل وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے بین الاقوامی صورت حالات پر تقریباً ۴۰ منٹ تک تقریر کی۔

جاپان کی کیبنٹ کا ایک اسپیشل اجلاس آج منعقد ہوگا۔ جسمیں ان تقریروں کا مسودہ تیار اور پاس کیا جائے گا۔ جو کہ جاپانی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم جنرل ٹوجو وزیر خارجہ مسٹر ٹوجو اور وزیر خزانہ مسٹر کایا کریں گے۔ جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس سنیچر سے شروع ہوگا اور پانچ روز تک جاری رہے گا۔ کیبنٹ فوجی اور دیگر معاملات سے متعلق بجٹ پر غور کرے گا۔

واشنگٹن - ۱۱ر نومبر - کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم نے اعلان کیا ہے کہ بحر اوقیانوس میں جرمنی اور امریکہ میں عملی طور پر جنگ چھڑ چکی ہے - اگرچہ اس کا باقاعدہ اعلان نہیں ہوا۔

الہ آباد ۱۰ نومبر جناب مہوا پادھیائے ڈاکٹر سر گنگا ناتھ جو سابق وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کا کل آدھی رات کے وقت انتقال ہو گیا۔ سر گنگا ناتھ کو عرصہ سے گردہ کی شکایت تھی دو دن پہلے سے انکی حالت تشویشناک تھی

مارشل چانگ کائی شک کا بیان

لندن۔ ۸ نومبر۔ مارشل چانگ کائی شک نے کہا کہ چینی بہت جلد جاپان پر حملہ کرنے والے ہیں انھوں نے برطانیہ روس اور امریکہ کے رویہ پر اظہار پسندیدگی کیا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶

نوٹس حسب دفعہ ۳۶۔ ٹاون امپرومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک عام ترقی کی اسکیم نمبری ۳۴ تیار کی ہے۔ جس کا نام پھمن پروہ مسلم کلیرنس اسکیم رکھا گیا ہے۔

اس اسکیم کے حدود ذیل میں درج کیے جاتے ہیں

"ہمیر پور روڈ نمبر ۶۳ اور کالپی روڈ نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ سے چلکر جانب مشرق سڑک نمبر ۱۸ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۸ اور سڑک نمبر ۳۱ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب جنوب سڑک نمبر ۳۱ کے کنارے کنارے۔ سڑک نمبر ۳۱ اور جی۔ ٹی روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب مغرب جی۔ ٹی۔ روڈ کے کنارے کنارے۔ جی۔ ٹی روڈ اور سڑک نمبر ۶۳ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب شمال سڑک نمبر ۶۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۶۳ اور سڑک نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ تک"

واضح ہو کہ سڑک نمبر ۶۳ و ۱۸ و ۳۱ اور جی ٹی روڈ اندر حدود اسکیم ہیں۔

اس اسکیم کے نقشے اور دیگر حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں اور دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

اس اسکیم کے متعلق عذرداری اس نوٹس سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۱۹۳ ۱۹۴۱ء

بعدالت مال اکبرپور ضلع کانپور

ہنو عرف باسدیو — مدعی

بنام چندر شنکر — مدعا علیہ

بنام چندر شنکر برہمن ساکن ٹھیا مزرعہ بریور نکسیا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جوابات ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے اظہار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب مسٹر ہر پرشاد گپتا صاحب منصف بہادر شہر کانپور

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ متفرقہ نمبر ۲۰۴ ۱۹۳۹ء

کانپور میونسپل بورڈ — ڈگریدار سایل

بنام مسیت اللہ وغیرہ — مدیون ڈگری فریق ثانی

(۱) مسیت اللہ (۲) ابراہیم (۳) محمد اسماعیل پسران مدار بخش اقوام مسلمان ساکن ٹڈکا پور شہر کانپور۔ نذیر احمد ولد وزیر احمد پیشہ نعلبند ساکن بیناجھابر بر مکان محمد بخش شہر کانپور بشیر احمد ولد وزیر احمد ساکن مکان نمبر ۲/۸۸ ٹڈکا پور شہر کانپور۔

مسماۃ منی دختر وزیر احمد زوجہ عابد حسین پینٹر ساکن کورسوان شہر کانپور مسماۃ خیر النساء دختر وزیر احمد زوجہ عاشق حسین پیشہ گاندی پھول بنانا ساکن نالہ ٹڈکا پور شہر کانپور۔ مسماۃ حفیظاً زوجہ وزیر احمد ساکن دکان نمبری ۲/۸۸ ٹڈکا پور شہر کانپور

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۲۰۴ ۱۹۳۶ء کہ جو بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ 116/9/9 گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۲۹ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۷ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم بسنت لال منصرم عدالت سٹی منصفی کانپور

بھاگلپور۔ بھاگلپور میونسپلٹی کے ضمنی انتخاب میں یہ عجیب اتفاق ہوا کہ سب کے سب نامزدگی کے پرچے ناجائز ہو گئے

۳½ لاکھ مزدور حصہ لیں گے

شکاگو۔ ۱۰ نومبر۔ پانچ ریلوں کے جنرل چیرمین نے اجرتوں میں ۷½ فیصدی اضافہ کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ ہڑتال کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا اس پر عمل کیا جائیگا اس ہڑتال سے ۳۵۰۰۰۰ مزدوروں پر اثر پڑیگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے * جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے

REGD. NO. A 1421

رجسٹرڈ نمبر ۱۱۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ے ششماہی ۲ ممالک غیر سالانہ ۸ ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۷

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۹ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کی شب میں ۸ بجے مولانا سلیم صاحب ناطقی کے دولت کدہ پر ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جناب سخا صاحب شاہجہانپوری نے صدارت فرمائی اور جناب سید رشید احمد صاحب صہبا لکھنوی نے اپنے پُر مغز ادبی مقالہ سے بزم سخن کا افتتاح کیا جناب احمق پھپھوندوی، جناب فرحت کانپوری، جناب وزر ہاشمی کے علاوہ چند دیگر شعرا نے اپنا غیر طرح کلام بھی سنایا۔ طرحی انتخاب بقید قوافی درج ذیل ہے۔

مطلع انقلاب

جناب نواب آذر کانپوری — ہم اپنا جذبۂ دل کامیاب دیکھیں گے / جو زندگی ہے تو اک انقلاب دیکھیں گے

〃 اختر بی-اے 〃 — کبھی تو عشق کو ہم کامیاب دیکھیں گے / کبھی تو آپ کی اُلٹی نقاب دیکھیں گے

جناب تحسین 〃 — جو اہل دید تمہارا شباب دیکھیں گے / جہان حسن میں اک انقلاب دیکھیں گے

جناب سحر جلالوی — اثر وہ آہ کا میری شتاب دیکھیں گے / نظام دہر میں اک انقلاب دیکھیں گے

جناب سخا شاہجہانپوری — سکون دیکھ لیا اضطراب دیکھیں گے / یہ انقلاب پس انقلاب دیکھیں گے

جناب شاکر کانپوری — وہ کہہ رہے ہیں ترا اضطراب دیکھیں گے / اُمید کب ہے کہ یہ انقلاب دیکھیں گے

جناب کیف 〃 — ہم اپنی ہستیٔ فانی کا خواب دیکھیں گے / فلک دکھائے گا جو انقلاب دیکھیں گے

〃 نواب قیصر 〃 — زمیں تو کیا ہے فلک زیر آب دیکھیں گے / ہے چشم تر تو کبھی انقلاب دیکھیں گے

جناب ندرت 〃 — کرم کا لطف اُٹھا کر عتاب دیکھیں گے / جہان عشق میں ہم انقلاب دیکھیں گے

آفتاب

جناب نواب آذر کانپوری — حرم سرا میں انہیں بے حجاب ہونے دو / زمیں پہ اہل نظر آفتاب دیکھیں گے

〃 اختر بی-اے 〃 — جب اُن کے ہاتھ میں جام شراب دیکھیں گے / اک آفتاب لب آفتاب دیکھیں گے

جناب تابش لکھنوی — ہٹے گی زلف تو ہم ماہتاب دیکھیں گے / کٹے یہ رات تو پھر آفتاب دیکھیں گے

جناب تحسین کانپوری — علی الصباح اُٹھا دو نقاب چہرے سے / طلوع ہوتے ہوئے آفتاب دیکھیں گے

جناب سحر جلالوی — وہ جگمگائیں گے جلووں سے کعبۂ دل کو / ہم آج آئینہ میں آفتاب دیکھیں گے

جناب سخا شاہجہانپوری — چلے گا دور مئے ناب بزم ساقی میں / طلوع ہوتے ہوئے آفتاب دیکھیں گے

〃 شاکر ناطقی کانپوری — رہا نظر میں جو اُس کے جمال کا پرتو / ہر ایک ذرے میں اک آفتاب دیکھیں گے

〃 نواب قیصر 〃 — سمجھ میں آئے گا ہوتی ہے کیا کشش دل کی / وہ سر پہ حشر میں جب آفتاب دیکھیں گے

جناب ندرت 〃 — یہ شوق ہے کہ اُسے بے نقاب دیکھیں گے / نہ ہو غروب جو وہ آفتاب دیکھیں گے

خواب

جناب نواب آذر کانپوری — خیال بدلیں گے کیا ناصحا نصیحت سے / وفا کے بندے محبت کا خواب دیکھیں گے

〃 اختر بی-اے 〃 — خدا دکھائے اگر خواب اُلفت جاناں / تو صبح حشر تلک ہم یہ خواب دیکھیں گے

جناب تابش لکھنوی — مسرتوں کی وہ راتیں رہیں نہ عیش کے دن / خبر نہ تھی ہمیں تابش کہ خواب دیکھیں گے

جناب تحسین کانپوری — سروں میں جن کے سمایا ہے زلف کا سودا / تمام عمر پریشاں وہ خواب دیکھیں گے

جناب سحر جلالوی — ہماری زیست خیالی ہے ایک افسانہ / سحر کو بھولیں گے جو شب کو خواب دیکھیں گے

جناب سخا شاہجہانپوری — سخا خیال عدم کہہ رہا ہے ہستی میں / یہ خواب دیکھ لیا اب وہ خواب دیکھیں گے

جناب شاکر ناطقی کانپوری — بس اب کے سوئے تو ہم اُٹھیں گے روز محشر کو / یہ خواب دیکھ کے تعبیر خواب دیکھیں گے

〃 نواب قیصر 〃 — خیال خام نہیں ہے یہ شوق نظارہ / جو آنکھ بند بھی ہوگئی تو خواب دیکھیں گے

جناب کیف 〃 — فلک ضرور مٹائے گا نقشۂ حسرت / ہم آرزوں کا اپنی جو خواب دیکھیں گے

جناب ندرت 〃 — نہ ہوں گی سیر نگاہیں جمال دنیا سے / ہزار بار جو یہ بزم خواب دیکھیں گے

شراب

جناب نواب آذر کانپوری — نہ واسطہ ہمیں ساغر سے ہے نہ مینا سے / تمہاری آنکھوں میں کیف شراب دیکھیں گے

جناب اختر بی-اے کانپوری — کسی کی نیند بھری انکھڑیوں کے متوالے / کبھی پلٹ کے نہ سوئے شراب دیکھیں گے

جناب بزمی بلند شہری — یہی جو پیر مغاں ہیں تو ایک دن بزمی / متاع زہد بھی غرق شراب دیکھیں گے

جناب تابش لکھنوی — کسی کی مست نظر نیم خواب دیکھیں گے / شراب تو نہیں رنگ شراب دیکھیں گے

جناب تحسین کانپوری — ہماری توبہ بھلا رہ سکے گی کیا قائم / جو بادہ خواروں میں دور شراب دیکھیں گے

جناب سحر جلالوی — کھنچے گا خون رگ جاں سے بد نصیبوں کا / جو تیری آنکھوں میں کیف شراب دیکھیں گے

جناب سخا شاہجہانپوری — لئے دئے ہیں جو اپنے کو حضرت واعظ / ہم ایک دن انہیں غرق شراب دیکھیں گے

جناب شاکر ناطقی کانپوری — پلٹ کے آئے گی پھر عمر رفتہ اے شاکر / جب اُس کی بزم میں دور شراب دیکھیں گے

〃 نواب قیصر کانپوری — تمہاری مست نگاہوں کے دیکھنے والے / نظر اُٹھا کے نہ سوئے شراب دیکھیں گے

جناب کیف کانپوری — جو جانتے ہیں حقیقت مآل دنیا کی / نظر اُٹھا کے نہ جام شراب دیکھیں گے

جناب ندرت 〃 — خدا ہی جانے کہ توبہ کا حشر کیا ہوگا / جب ان کے ہاتھ میں جام شراب دیکھیں گے

نقاب

جناب نواب آذر کانپوری — ہے دل کی اور ہی حالت سنا ہے جب سے / کہ روز حشر انہیں بے نقاب دیکھیں گے

جناب تحسین 〃 — انہیں یہ کد ہے کہ سایہ نہ دیکھ لے کوئی / ہمیں یہ ضد ہے کہ ہم زیر نقاب دیکھیں گے

جناب سحر جلالوی — سمجھ ہی جائیں گے خود وہ کہ حسن کیا شے ہے / جب آئینہ میں رُخ بے نقاب دیکھیں گے

جناب سخا شاہجہانپوری — نگاہ شوق کو دھوکے میں ڈالنے والے / کبھی ضرور تجھے بے نقاب دیکھیں گے

جناب شاکر ناطقی کانپوری — دیا نہ ساتھ جو دل نے تو وقت نظارہ / نظر سے کیسے اسے بے نقاب دیکھیں گے

جناب نواب قیصر — یہی جو شوق ہے دل میں یہی جو بیتابی / تو ایک روز انہیں بے نقاب دیکھیں گے

جناب کیف 〃 — جمال دوست کی توہین ہے مرے نزدیک / یہ کہنا اُس کو کہ ہم بے نقاب دیکھیں گے

جناب ندرت 〃 — شکن جو آگئی چہرے پہ شدت غم سے / تو راز عشق کو سب بے نقاب دیکھیں گے

دنیائے اسلام

اندرون مصر

مترجمہ مسٹر شفقت اللہ صاحب کرمانی

گذشتہ سے پیوستہ

اس کے معاوضہ میں برطانیہ کو مصر نے اس بات کا حق دیدیا کہ نہر سوئز کے علاقے میں دس ہزار فوج اور چار سو طیارے اور ہوا باز رکھے تاکہ ان سے رودبار کی حفاظت کی جاسکے۔

سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدے کے مطابق مصر نے اٹلی اور جرمنی سے سیاسی رشتے منقطع کرلئے ہیں۔ جرمن اور اطالویوں کا مال جس کا اندازہ ۵۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر کیا جاتا ہے حکومت نے ضبط کرلیا ہے اس سلسلے میں یہ ذکر دلچسپ ہوگا کہ مصر کا سالانہ بجٹ ۲۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر سے زیادہ نہیں بڑھتا۔ اس کے علاوہ ۰۰ ہزار جرمن اور اطالوی جو مصر میں رہتے تھے اور جن کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ اپنی اپنی حکومتوں کی امداد کرتے ہیں ان کو نظر بند کردیا گیا۔

گذشتہ جون سے مصر میں فوجی قانون نافذ کردیا گیا ہے اور اس کے علاوہ جنگ ہونے کا اعلان کردیا گیا ہے اسکندریہ اور قاہرہ کی بیس فیصدی آبادی سلامتی کی جگہوں میں لے جائی گئی اور فضائی حملوں سے بچنے کی تدابیر کی گئی ہیں۔ لیکن اس امر کے باوجود کہ مصر افریقہ میں جرمن اور اطالوی فوجوں کی منزل مقصود ہے مصری حکومت نے اپنی غیر مداخلتی پالیسی برقرار رکھی ہے۔

اس حکمت عملی کے وجوہات کچھ تو فوجی اور بیشتر سیاسی ہیں۔ اہم جنگی مسئلہ یہ ہے کہ مصر ایسا مسلح نہیں کہ پُر زور ہوائی حملوں کا مقابلہ کرسکے۔ اگر قدیم مصریوں پر فضائی حملہ ہوا تو ان میں دہشت پھیل جائے گی۔ اور جانوں کا بھی بہت نقصان ہوگا۔ کیونکہ وہ نہ تو ذہنی اور مادی طور پر اس طریقۂ جنگ کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ سارے قاہرہ میں جہاں ۳۰۰۰۰۰۰ کی آبادی ہے صرف تیس چالیس تہ خانے ہیں اور وہ بھی محض گڑھے کھود کر ان پر لکڑی کے تختے ڈال دیے گئے ہیں اور اوپر سے ریت بچھادی گئی ہے۔ اس میں صرف کھڑے رہنے کی جگہ ہے۔ ہوا اور روشنی کا کوئی انتظام نہیں اور فضا اسقدر گندی ہے کہ اب تک تہ خانوں میں اتنے حادثے ہوئے ہیں جتنے باہر نہیں ہوئے۔

جنگ ہی کے مسئلہ پر مصری جماعتوں اور سیاست دانوں میں اختلاف ہے۔ عدم مداخلت پسندوں کے لیڈر شاہ فاروق ہیں۔ گو شاہ فاروق محض برائے نام حکمراں ہیں مگر درحقیقت وہ بہت سے اختیارات عمل میں لاتے ہیں۔ شاہ موصوف اپنے باورچی موٹر ڈرائیوروں اور موٹر سائیکل سواروں محافظوں سے لے کر محل کے خاص انجینیر داکٹر دیرو کی تک بہت با اثر اطالوی جماعت سے گھرے ہوئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل پر رہا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۴۷

ایڈیٹوریل نوٹ

ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ

مرکزی اسمبلی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق مسٹر این ایم جوشی کے رزولیوشن کا جواب دیتے ہوئے حکومت ہند کے ہوم ممبر سر رجنالڈ میکسویل نے کہا کہ حکومت ہند کسی خاص عمل کے متعلق خود پابند ہونے یا صوبوں کو پابند کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ سارے معاملہ پر گہری نظر سے مزید غور وخوض کی ضرورت ہے ہوم ممبر نے کہا کہ رزولیوشن میں جو معاملہ اُٹھایا گیا ہے۔ اس سے صوبجاتی حکومتوں کا گہرا تعلق ہے۔ خود رزولیوشن میں صوبوں کی رضامندی سے قدم اُٹھانے کی درخواست کرکے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ تمام صوبوں میں حالات ایک جیسے نہیں ہیں۔ رزولیوشن میں جس عام سمجھوتہ کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ اسے نوعیت کے اعتبار سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مختلف مقامات میں حالت مختلف ہے۔ اور اگر یہ سمجھوتہ ہونا ہی ہے تب بھی کچھ وقت درکار ہے۔

ان حالات میں حکومت اس بحث کے نتیجہ میں ان مشوروں کے نتیجہ کی نہ کوئی پیشین گوئی کر سکتی ہے اور نہ کسی خاص عمل کے متعلق اپنے آپ کو یا صوبوں کو پابند بنانے کے لئے تیار ہے۔ میں حکومت ہند کی طرف سے ہاؤس کو یقین دلا سکتا ہوں کہ غیر ضروری تاخیر کے بغیر اور ہمدردانہ اسپرٹ میں غور کیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ میرے اس وعدہ کی روشنی میں مسٹر جوشی اپنے رزولیوشن پر زور دینا ضروری نہیں سمجھیں گے۔

مسٹر جوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہ امر باعث مایوسی ہے کہ عرصہ سے ریزولیوشن کا نوٹس دے دینے کے باوجود حکومت ہند اب تک اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے اگر حکومت اور وقت چاہتی ہے تو مجھے خوف ہے کہ ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔ ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ جتنا وقت ہم چاہتے ہیں اسکے اندر حکومت کو فیصلہ کرنے پر مجبور کر سکیں۔ ہوم ممبر نے فرمایا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر ہمدردی کے ساتھ غور کر رہے ہیں اور فیصلہ کرنے میں نامناسب دیر نہ ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ حکومت ہند کی ہمدردی وسیع ہوگی اور وہ دانشمندانہ فیصلہ کریگی۔ لہذا میں اپنا رزولیوشن واپس لیتا ہوں۔

سر مارس ہیلٹ کی تقریر

سر مارس ہیلٹ گورنر یوپی نے ہردوئی میں دیہات سدھار کے محکمہ کی جانب سے ایڈریس پیش ہونے پر چند کھری کھری باتیں کہی ہیں جن سے اس محکمہ کی کارروائیوں کی حقیقت کھل جاتی ہے اُنہوں نے فرمایا۔

میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں بہ حیثیت ایک گورنر ہونے کے گرام سدھار کے ایک گاؤں میں جو کچھ دیکھتا ہوں وہ اس کی معمولی کی حالت نہیں ہے۔ میں گاؤں میں گیا اور وہاں مجھے کھاد کے ایسے گڑھے دکھائے گئے جو بالکل تازہ بنے ہوئے ہیں اور جو شاید اسی موقعہ کیلئے کھودے گئے نہ ان میں کھاد پڑی ہے اور نہ شاید کبھی پڑے گی۔ میں نے گاؤں میں ایسی صفائی دیکھی جیسی پہلے کبھی نہ کی گئی ہوگی اور میں نے ایسے پنچایت گھر دیکھے جو کبھی اس مقصد کیلئے استعمال نہیں ہوئے جس کے لئے وہ بنائے گئے تھے اگر گاؤں والے یہ دیکھیں کہ گاؤں کی صفائی اسی حالت میں ہوتی ہے جب گورنر آتا ہے اور کھاد کے گڑھے محض گورنر کو خوش کرنے کیلئے کھودے جاتے ہیں اور کبھی استعمال نہیں ہوتے

تو وہ فوراً یہ محسوس کر لینگے۔ کہ گرام سدھار کا محکمہ خلوص سے دیہات کی بھلائی کے لئے کام نہیں کر رہا ہے۔

کاش گورنر صاحب پولیس جیلخانہ اور محکمہ مال کا بھی معائنہ اسی دور بینی کے ساتھ کرتے تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ ہر جگہ ڈھول میں پول ہے اور رعایا کی بہبودی مقصود نہیں بلکہ حکام اور افسران متعلقہ کی پسندیدگی حاصل کرنا ہے۔

مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی

آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں ایک رزولیوشن مسٹر فضل الحق کے متعلق پاس ہوا ہے جس میں ان کی یقین دہانی قبول کرکے یہ طے کیا گیا کہ اب اس معاملہ پر کوئی مزید کارروائی نہ کی جائے۔ مسٹر فضل الحق نے اپنے اس خط میں جو سر ناظم الدین کے ذریعہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں پیش ہوا اپنا کوئی بیان واپس نہیں لیا ہے صرف یہ وضاحت کی ہے کہ نواب زادہ لیاقت علی خاں کو میں نے جو خط لکھا تھا اس میں کسی کی توہین کرنا مقصود نہیں تھا۔ لیگ نے اسے کافی سمجھ لیا یہ کارروائی صرف مصلحت کی بنا پر ہوئی ہے اگر مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی یہ نہ دیکھ لیتی کہ بنگال میں سر ناظم الدین اور مسٹر سہروردی کی وزارتیں خطرہ میں ہیں تو وہ اتنی آسانی سے مسٹر فضل الحق کو معاف نہ کرتی کیونکہ مسٹر فضل الحق نے نہ کوئی معافی مانگی نہ کوئی غلطی تسلیم کی۔ بہرحال عارضی طور پر یہ معاملہ رفت گزشت ہو گیا ہے۔ دوسرا رزولیوشن پچھلے اثنائے کی اگز کٹو کونسل کے طریقہ کے خلاف اظہار خفگی کا ہے اس معاملہ پر مسٹر جناح پہلے ہی بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ انہیں جذبات کو رزولیوشن کی صورت میں قلمبند کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے آیندہ کانسٹی ٹیوشن کے بارے میں حکومت ہند سے پھر یہ کہا گیا ہے کہ وہ موجودہ آئین کے ڈھانچہ کا کوئی خاکہ نہ تیار کرے

انڈو سیلون معاہدہ پر بحث

مرکزی اسمبلی میں انڈو سیلون (ہندلنکا) معاہدہ پر طویل بحث ہوئی۔ اس بحث کے بعد جو ترمیمی رزولیوشن پاس ہوا اگرچہ وہ مسٹر جمناداس مہتہ کی پیش کردہ ترمیم سے بہت پیچھے ہے لیکن اس میں جو تعمیری نوعیت کی دو تجویزیں کی گئی ہیں وہ کافی اہم ہیں ریزولیوشن کا ایک حصہ ان ہندستانیوں کے متعلق ہے جو اس وقت لنکا میں آباد ہیں اور دوسرا حصہ ان ہندوستانیوں کے بارے میں ہے جو آیندہ لنکا میں داخل ہوں مسٹر جمناداس مہتہ کا یہ نظریہ ہے کہ لنکا میں آباد شدہ ہندوستانیوں پر جو سختیاں ہو رہی ہیں یا ان کے خلاف جو امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے وہ اہل لنکا کی طرف سے نہیں بلکہ حکومت لنکا کی طرف سے ہے لیکن یہ نہ بھولنا چاہئے کہ کسی ملک کی حکومت کے لئے یہ بہت آسان ہے کہ وہ رائے عامہ کو اپنے رویہ کے حق میں بنانے کے لئے مناسب فضا پیدا کرے۔ برما کی مثال ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ البتہ مسٹر اینے کی باتوں سے بہت کچھ ڈھارس بندھتی ہے کہ موجودہ صورت حالات عرصہ تک قائم نہ رہ سکے گی اور بہت جلد وہ زمانہ آئیگا کہ لنکا اور ہندوستان کے پرانے تمدنی اور تاریخی تعلقات مضبوط ہو جائیں گے ہمیں امید ہے کہ کل اسمبلی نے جس صورت میں رزولیوشن پاس کیا ہے وہ حکومت ہند اور حکومت لنکا دونوں کے سامنے قابل قبول ثابت ہوگا۔ مسٹر حسین بھائی لالجی کا پیش کیا ہوا ترمیمی ریزولیوشن جو مرکزی اسمبلی سے پاس ہوا ہے بڑی حد تک مہاتما گاندھی کے اس نظریہ کی ترجمانی کرتا ہے جو انھوں نے حال میں انڈو سیلون معاہدہ کے متعلق ایک بیان میں ظاہر کیا تھا۔

لیڈی وزیر حسن کا ایڈریس

آل انڈیا ویمنز کانفرنس کے سنٹرل پنجاب کے سالانہ اجلاس لاہور کی صدارت کرتے ہوئے لیڈی وزیر حسن نے فرقہ وارانہ اتحاد پر بہت زور دیا کیونکہ اسی کے ذریعہ ہندوستان کی خرابیاں دور ہو سکتی ہیں اور یہ ملک آزاد ہو سکتا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ لوگ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کا سر پھوڑتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہندستانی عورتیں اس ملک کی فرقہ وارانہ فضا کو بہتر بنانے کے لئے عظیم پارٹ ادا کریں گی میں آپ سے اپیل کرتی ہوں کہ آپ اپنے بچوں کو اسی طرح پالیں کہ وہ فرقہ وارانہ تعصبات سے پاک ہوں یہ بھی ضروری ہے کہ ہندوستانی عورتیں اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے مکمل اتحاد ہو۔

اٹلانٹک چارٹر

ہندوستان کے ہاؤس آف لارڈز یعنی کونسل آف اسٹیٹ میں اٹلانٹک چارٹر کے بارے میں مسٹر چرچل کے اعلان کی مذمت کا ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ رزولیوشن کے محرک مسٹر کالیکر نے بجا طور سے کہا کہ کانگریس پارٹی کو تو اس قسم کا کوئی مغالطہ نہ تھا کہ اٹلانٹک چارٹر کا ہندوستان پر نفاذ ہوگا مگر ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں یہ مغالطہ تھا۔ مسٹر ایٹلی نے مسٹر چرچل کی عدم موجودگی میں اٹلانٹک چارٹر کی جس فراخدلی سے تشریح کی اس سے ہندوستان کے خوش فہموں کا مغالطہ اور بڑھ گیا تھا۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو برطانیہ کی جنگی کوششوں میں شریک ہیں بظاہر یہ بھی ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ برطانی حکومت اپنے دوستوں اور مددگاروں کی خواہشوں کا بھی احترام نہیں کرتی مگر واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ وفادارانہ ذہنیت رکھتے ہیں حکومت جانتی ہے کہ وہ ہر حالت میں تعاون پر عامل رہینگے اس لئے ان کا پروٹسٹ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ پھر بھی کونسل آف اسٹیٹ کے ریزولیوشن سے برطانی حکومت کو یہ اندازہ لگانے میں مدد ملے گی کہ مسٹر چرچل کے سامراجی رویہ کا ناموافق باز اثر کیسے کیسے حلقوں میں ہو رہا ہے۔

اسمبلی میں مسٹر اینے نے مسٹر چرچل کے اعلان کو جائز ٹھہرانے کے لئے جو پارٹ ادا کیا کونسل میں وہی پارٹ سر اکبر حیدری نے ادا کیا حالانکہ دونوں ہی ہندوستانی مدبر یہ سمجھنے کے لئے کافی عقلمند واقع ہوئے ہیں کہ اگر اٹلانٹک چارٹر کے اصول ان اعلانوں سے کچھ بڑھکر نہیں ہیں جو برطانی حکومت ہندوستان کے بارے میں کرتی رہی ہے تو ہندوستان کو اس چارٹر سے محروم رکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی

کونسل آف اسٹیٹ کے صدر نے مسٹر ایٹلی کے اعلان کے بارے میں یہ ریمارک کیا کہ پارلیمنٹ کے ممبر غلطی کر سکتے ہیں ہم صدر کے کسی ریمارک پر بحث کرنا نہیں چاہتے۔

مسٹر کالیکر نے بجا طور سے یہ بتایا کہ مسٹر ایٹلی پارلیمنٹ کے معمولی ممبر نہیں بلکہ برٹش کیبنٹ کے ممبر اور ڈپٹی پرائم منسٹر ہیں۔ ہم اس میں اتنا اضافہ کریں گے کہ مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات میں معروف تھے تو ان کی غیر حاضری میں قائم مقام وزیر اعظم کی حیثیت سے مسٹر ایٹلی نے ہی برطانی ریڈیو سے اٹلانٹک چارٹر کا اعلان کیا۔ اور پھر انہوں نے ہی بعد میں ایک عام تقریر کے دوران اٹلانٹک چارٹر کی تشریح کی اور اعلان کیا تھا کہ دنیا کی سب قوموں پر بلا لحاظ رنگ اور نسل اس کا اطلاق ہوگا۔

لبیا پر برطانی حملہ

لبیا کا علاقہ شروع جنگ سے اب تک دو بار ہاتھ بدل چکا ہے پہلے یہ علاقہ اٹلی کا تھا برطانی فوجوں نے اٹلی سے چھین لیا اسکے بعد اٹلی والوں کا تو یہ حوصلہ نہ ہوا کہ وہ اس علاقہ کو برطانیہ سے واپس لیتے لیکن جرمن فوجوں نے حملہ کرکے یہ علاقہ انگریزوں سے واپس لے لیا صرف تبروک انگریزوں کے قبضہ میں ہے جہاں برطانی فوجوں نے اتنی زبردست حصار بندی کر رکھی ہے کہ مہینوں ہو جانے کے بعد بھی وہاں سے جرمن فوجیں انتہائی کوشش کے باوجود انھیں نکال نہ سکیں اب برطانی فوجوں نے پھر لبیا پر حملہ کر دیا ہے اور سرکاری طور پر

(بقیہ کالم آخر صفحہ ہذا)

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء کو مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا جلسہ ہوا سب سے پہلے مسٹر نیر نے ڈاکٹر گنگا ناتھ جہا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پیش کیا اور تحریک کی کہ آج کا جلسہ ملتوی کر دیا جائے لیکن لالہ ہری شنکر باگلا نے جلسہ ملتوی کرنے کی مخالفت کی اور بالآخر جلسہ صرف ۵ منٹ کے لئے ملتوی کیا گیا۔

بورڈ نے یہ طے کیا کہ رام لیلا گراؤنڈ بڑھایا جائے۔ اور چونکہ یہ مرکزی مقام ہے اس لئے اس کو کسی اور مقام پر نہ ہٹایا جائے۔

بورڈ نے طے کیا کہ پیشگی ٹیکس ادا کرنے والوں کو دو آنہ فی روپیہ کی چھوٹ یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے دینا منظور کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔

مسٹر نیر کا وہ رزولیوشن کہ جس میں گورنمنٹ سے بورڈ کو ضبط کرنے کی درخواست کیگئی تھی۔ زیر بحث آیا اور بحث کے بعد اس کو خارج کر دیا گیا۔

مسٹر نیر نے طویل علالت سے صحت پانے اور بورڈ کا چارج لینے پر مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کو مبارکباد دی۔

اپیل ۱۷ نومبر کو ایک عام جلسہ کوئنس پارک (پھول باغ) میں ہوا جس میں مسٹر آر۔ این۔ مارش اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل اے۔ آر۔ پی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گو کہ کانپور میں ہوائی حملہ ہونیکا کوئی خوف نہیں ہے لیکن ایسا حملہ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ کانپور انڈو چائنا کی سرحد سے ۹۰۰ میل اور انڈو افغان کی سرحد سے ۱۳۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور بمب پھینکنے والے ۱۵۰۰ میل تک کر واپس جا سکتے ہیں۔ آپ نے اہل شہر سے اسکے مقابلہ کیلئے تیار رہنے کی اپیل کی اور کہا کہ انگلستان کے مشہور شہر ہل (HULL) پر ہوائی حملے سے صرف ۲۰۰ آدمی مرے بخلاف اسکے روٹرڈم میں (ROTTERDAM) تیس ہزار آدمی ۲۴ گھنٹے میں مرے کیونکہ اول الذکر شہر مقابلہ کے لئے تیار تھا اور آخر الذکر شہر مقابلہ کے لئے تیار نہ تھا۔ آخر میں آپ نے اہل شہر سے والنٹیر ہونے کی اپیل کی اور کہا کہ گیارہ ہزار آدمی اے۔ آر۔ پی کیلئے اور ایکہزار آدمی سیوک گارڈ کیلئے درکار ہیں اور ایک ہزار عورتوں کی ضرورت ہے۔

تشخیص پنجسالہ کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ۱۹۴۳ء ۱۹۴۲ء کی بابت تشخیص زمین وعمارات کی نظر ثانی کا کام شروع ہو گیا ہے بورڈ نے مسٹر رام چندر سکسینہ اور مسٹر قدرت اللہ خاں ڈویژنل ٹیکس سپرنٹنڈنٹوں کو اپنے اپنے ڈویژن کے لئے میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۱۴۱ (۲) کے ماتحت تشخیص افسر مقرر کیا ہے

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم نیر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یہ طے ہوا کہ فروری ۱۹۴۲ء لکھن پور کے میلہ کے موقع پر پاکستان کانفرنس کیجائے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ سٹلمنٹ افسران کو مسلم قبرستان پر خاص طور پر توجہ دینے کی ہدایت کرے کیونکہ مواضعات میں اسکی بنیاد پر جھگڑے ہوتے ہیں۔

جلسہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے تعلیمی انتظامات کی بھی نکتہ چینی کی گئی اور کہا گیا کہ تعلیم ناکافی اور ناقص ہے۔

مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس یو۔ پی۔ مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس ۲۳ و ۲۴ نومبر کو حلیم مسلم کالج میں ہوگی۔ نواب صدیق علی خاں ایم ایل اے اور سر ناظم الدین ہوم ممبر بنگال جلسہ کے افتتاح کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور نواب زادہ لیاقت علیخاں پاکستان اسکیم پر تقریر کریں گے۔

درخواست نامنظور کلکٹر صاحب نے اہل شہر کے نمایندوں کے ڈپوٹیشن کی یہ درخواست نامنظور کر دی کہ اسٹرائک کے سلسلہ میں گرفتار شدہ طلبا اور دیگر لوگوں سے مقدمات اُٹھائے جاویں چنانچہ مسٹر چترویدی کے ساتھ گرفتار شدہ ۲۵ آدمیوں پر مقدموں کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔

بھوک ہڑتال پنڈت گنگا سہائے چوبے اور دوسرے ۲۴ قیدیوں نے چنار کیمپ جیل میں سی کلاس کے قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے خلاف بھوک ہڑتال ۱۰ نومبر سے کر رکھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پبلک کا ایک ڈپوٹیشن ان سے ملنے جانے والا ہے جو بھوک ہڑتال کو ختم کرنے کی انکو صلاح دے گا۔

بابو سمپورنانند بابو سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو۔پی ۱۹ نومبر کی صبح کو فتح گڑھ سنٹرل جیل سے رہا ہو گئے اور اسی دن شام کو کانپور اسٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

مشاعرے ۲۲ نومبر ۸ ½ بجے رات کو ملازمان الیکٹرک سپلائی کمپنی کانپور کی طرف سے مدرسہ فیض عام کھینا بازار میں ایک مشاعرہ ہوگا۔ جس کا مصرعہ طرح حسب ذیل ہے:۔

"آنا مجھے نہ محو تماشا بنایئے"

۲۹ نومبر ۸ بجے رات کو بی۔ این۔ ایس۔ ڈی کالج کانپور کی بزم ادب کی طرف سے کالج ہال میں نواب سید نواب علی خاں صاحب کی صدارت میں ایک مشاعرہ ہوگا جس کا مصرع طرح یہ ہے:

"لاکھ پردوں میں تجھے جلوہ نما دیکھا گیا"

۳۰ نومبر ۸ بجے رات کو بزم ادب ٹِکا پور کانپور کی طرف سے مسلم کلب ٹکاپور میں جناب حاجی مولوی محمد منیر صاحب کی صدارت میں ایک مشاعرہ ہوگا جس کا مصرعہ طرح حسب ذیل ہے:۔

"بزم حیا کی نازنیں مجھ سے نظر ملائے جا"

رزاق منزل کا افتتاح حافظ عبدالرزاق صاحب احسان منزل کانپور نے چمن گنج میں ایک کوٹھی موسومہ رزاق منزل بنوائی ہے۔ جس کا افتتاح ۲۲ نومبر ۸ بجے رات کو مولانا عبدالرزاق صاحب قاضی شہر کریں گے اسکے افتتاح کے سلسلہ میں جناب احسان دانش صاحب کانپور تشریف لا رہے ہیں اور حاضرین کو اپنے کلام سے محظوظ فرمائیں گے۔ دوسرے دن ایک بجے دن کو جناب مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ایک غیر طرحی مشاعرہ بھی ہوگا۔ جسمیں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔

(بقیہ لبیا پر برطانی حملہ) یہ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی فوجیں پچاس میل تک سرینکا کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں اس حملہ کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ برطانی فوجیں جرمنوں کی توجہ اس علاقہ کی جانب اسلئے کھینچنا چاہتی ہیں کہ جرمنی کی روس کے محاذ سے کچھ فوجیں اس محاذ پر منتقل کرنی پڑیں اس اعتبار سے جرمنی کے لئے یہ دوسرا محاذ ثابت ہو لیکن اس طریقہ پر اس مقصد کا پورا ہونا بہت مشکل ہے کیونکہ بحر روم کا علاقہ برطانی جہازوں کی وجہ سے محفوظ نہیں ہے اور جرمن یہ خطرہ اُٹھانا پسند نہ کریں گے

گیہوں کا سرکاری نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ دفعہ ۸۱ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت میونسپلٹی۔ چھاؤنی۔ جوہی نوٹیفائڈ ایریا کیلئے گیہوں کا مندرجہ ذیل نرخ مقرر کیا ہے جو شخص اسکی خلاف ورزی کریگا وہ سزا و جرمانہ یا دونوں کا مستحق ہوگا۔

گیہوں	قسم	درجہ		نرخ فی روپیہ تھوک		پھٹکر	
گیہوں	سفید پنجابی	درجہ اول	تھوک فی روپیہ	۶ سیر	۸ چھٹانک	پھٹکر ۶ سیر	۶ چھٹانک
"	"	درجہ دوم	"	۶ "	۱۲ "	۶ "	۱۰ "
"	دیسی	درجہ اول	"	۷ "	×	۶ "	۱۲ "
"	"	درجہ دوم	"	۷ "	۴ چھٹانک	۷ "	×
"	جمنا پاری	درجہ اول	"	۷ "	۴ "	۷ "	۱۲ "
"	بریلی	"	"	۱۱ "	۸ "	۱۱ "	×

ضلع کیلئے جو نرخ مقرر کیا گیا ہے وہ بقدر ایک سیر کے زیادہ ہے یعنی گیہوں سفید پنجابی درجہ اول کا بھاؤ شہر میں فی روپیہ ۶ ½ سیر ہے تو ضلع میں ۷ ½ سیر۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۷ نومبر ایک بجے دن کو کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی میٹنگ ہوگی اگر ایجنڈا ختم نہ ہوا تو دوسرے دن ۲ بجے دن سے میٹنگ ہوگی۔

گلدستہ

حضرت اکبر الہ آبادی نے ٹیلیفون کا سلسلہ رائج ہونے پر فرمایا تھا کہ اب بات چیت میں آنکھ کی مروت کا کام نہیں رہیگا کیونکہ اب ٹیلیفون پر بات چیت ہونے لگی ہے۔ لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ اگر کسی سے آپ کی سخت کلامی ہو جائے اور خدانخواستہ اس درجہ تک ہو کہ اس میں مارپیٹ کی نوبت آسکتی ہو تو کم ازکم اس وقت تک آپ بالکل محفوظ ہیں جب تک یہ بات چیت ٹیلیفون پر ہو رہی ہو۔ یہ اور بات ہے کہ کچھ عرصہ بعد ایسی ایجاد ہو جائے کہ ٹیلیفون پر بھی تھپڑ رسید کیا جا سکے۔

شریف آدمیوں میں خیر مارپیٹ کا تو ذکر ہی کیا تلخ کلامی بھی بہت بُری سمجھی جاتی ہے لیکن بعض اوقات نادانستہ طور پر بھی گفتگو کا اندازہ ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے کو ناگوار گذر جائے۔ ٹیلیفون میں گفتگو کرنے پر اکثر اس کا تجربہ ہوتا ہے۔ چند مثالیں نیچے درج کی جاتی ہیں۔

بعض حضرات کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ وہ بغیر صحیح نمبر معلوم کئے محض اپنی یادداشت کے سہارے ٹیلیفون کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً انہیں کسی دوست کے یہاں ٹیلیفون کرنا ہے۔ اور غلطی سے کسی مولوی صاحب کے یہاں ٹیلیفون مل گیا۔ اب وہ فرماتے ہیں: کیوں صاحب! آپ کل رات کو ناچ کی محفل میں تشریف نہیں لائے۔ آپ کے حصہ کی شراب بھی ہمیں دونوں کو پینی پڑی۔ اب بیچارے مولوی صاحب پریشان ہیں کہ یہ کون ملعون ہے اور کیا کہہ رہا ہے۔ سوائے اسکے کوئی چارہ نہیں کہ دو ایک صلواتیں سنا کر ٹیلیفون بند کر دیں۔

ٹیلیفون پر بات چیت کے متعلق سب سے بہترین قاعدہ یہ ہے کہ جس شخص کو آپ ٹیلیفون کر رہے ہیں اسے پہلے یہ بتائیے کہ میں کون ہوں۔ ہاں اگر وہ شخص ٹیلیفون پر آپ کی آواز سے واقف ہے تو اور بات ہے۔ لیکن بعض کیا اکثر اصحاب کا یہ وطیرہ ہے کہ ٹیلیفون ملانے کے بعد آپ سے پہلا سوال یہ کرینگے کہ آپ کون ہیں اور کہاں سے بول رہے ہیں۔ ایسی صورت میں مناسب جواب یہی ہو سکتا ہے کہ میں آدمی ہوں اور منہ سے بول رہا ہوں۔

اور بعض حضرات کی تو یہ کیفیت ہے کہ اگر آپ ان کا نام پوچھئے اور یہ قاعدہ بتائیے کہ ٹیلیفون ملانے والے کا فرض ہے کہ پہلے اپنا نام اور پتہ بتائے۔ تو وہ ناراض ہو کر اپنی توہین سمجھ کر ٹیلیفون بند کر دیں گے۔ مگر اپنا نام بتانا گوارا نہ کریں گے۔

روسی فوج کے ستر ڈویژن

لندن۔ ۱۸ر نومبر انقرہ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس نے کاکیشیا کی سرحد پر اپنی ستر ڈویژنیں جمع کر رہی ہیں۔ ان فوجوں میں ابھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ فوج کے علاوہ کاکیشیا کی سرحد پر بھاری مقدار میں اسلحہ اور سامان جنگ بھیجا جا رہا ہے۔ کاکیشیا کی سرحد کے ساتھ ساتھ حفاظتی استحکامات مضبوط کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ مستقبل میں اگر جرمن ادھر کا رخ کریں تو ان کی سخت مزاحمت کی جائے۔ روس اپنی طاقت کاکیشیا کے مورچوں کو مضبوط بنانے پر صرف کر رہا ہے۔

ادب لطیف

سپاہی

جذبات سے لبریز ایک ادبی شاہکار

(از جناب شجاع الرحمن صاحب اثر دہلوی)

آ! اے محبت کے دیوتا میرے مقابل آ۔ تاکہ — میں تجھپر اپنی پاک محبت کے پھول نچھاور کر سکوں — اور پھر اس حسین ترین ہستی کی کج اخلاقی اور بے اعتنائیاں دوہراؤں — جس کیلئے میں مدت سے تڑپ رہی ہوں — سُن —

چودھویں شب کا چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر جلوہ افروز تھا اور کائنات کا ذرہ ذرہ محو خواب تھا —

گاہے گاہے ہوا کی سرسراہٹ سے — پتے پھولوں سے ہم آغوش ہوتے تھے۔ — اور بھونرا گل نشگفتہ کا منہ چوم لیتا تھا —

چنبیلی کی بھینی بھینی خوشبو — بارہ دری کے شمالی دروازے میں حرکت ہوئی۔ اور وہ — اپنے اسی انداز دلربا سے داخل ہوا —

آہ! آج اس چہرے پر وہ خوشی وہ مسکراہٹ اور وہ شگفتگی نہیں تھی — میں نے بے قرار ہو کر دریافت کیا —؟

نصیب دشمناں آج یہ کیا حالت ہے —؟

اس نے جواب دیا: —

میں جنگ پر جا رہا ہوں —

اپنے وفادار اور ملک کی عزت کے واسطے لڑونگا

اور واپس آکر ہم تم دونوں شادی کر لیں گے —

اسوقت جنت کی حوریں ہم پر پھول برسائینگی۔

اپنے وقار اور ملک کی عزت کے واسطے —

مجھے خندہ پیشانی سے رخصت کرو —

اور دعا کرو کہ میں تمہارے واسطے بامراد اور صحیح سالم واپس آؤں — اور پھر آج ہی کی سی۔ کسی روپہلی رات کو ہم — ناصر کی کائنات بھلانے کی کوشش کریں —

میں نے کہا: —

میں تمہیں اپنے وقار اور ملک کی عزت کیواسطے بخوشی رخصت کرتی ہوں — میدان جنگ میں اپنی شمشیر کے وہ جوہر دکھانا کہ دشمن لرز جائیں۔

جنگ ختم ہوگئی — ملک میں امن امان ہوگیا لیکن وہ بے وفا کسی پری پیکر کے دام گیسو میں پھنس کر رہ گیا۔ — اور میں اس کی بے وفائی پر ماتم کرتی ہوئی جنگلوں کی خاک چھان رہی ہوں۔

لیکن — سنو — تمہیں غلط فہمی ہوئی —

جنگ ختم ہوگئی — ملک میں امن امان ہوگیا —

— ہر سپاہی خوشی و انبساط کے راگ الاپ رہا تھا

— وہ بہادر جرنیل زخموں سے چور — ایک گڑھے میں پڑا تھا —

کسان کے رحم دل ہاتھوں نے اُسے اٹھایا —

اور جھونپڑی میں اسکی تیمارداری کی — جب وہ صحتیاب ہوا تو — اپنے وطن واپس آیا —

اور جب اپنے دل کی ملکہ کو نہ پایا۔ تو اس کی تلاش میں جنگل جنگل بھٹکتا پھرا —

بالآخر ایک ڈراؤنی شام کو — وہ دونوں مل گئے —

بس — اے حسین ملکہ تو وہی ہے — کہ جس کی تلاش اور فراق میں میں نے فقیری لی۔

بس اب — تو آ — تاکہ انتظار کے یہ چند لمحات ختم ہو جائیں —

دو پرستار محبت ملے — اور — خوب گلے ملے —

ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے —

آہ! وہ بھیانک رات تھی —

ص اور موت کا بے پناہ چنگل —

دوسرے روز شہر پر چرچا ہوا —

کہ وہ دونوں دلبر و محبوب مل گئے —

لیکن — کس حالت میں —؟

ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے۔

اور بدن اینٹھ گیا تھا —

پھر کوئی بھی طاقت ان کو علیحدہ نہ کر سکی۔

اور اسی حالت میں وہ سپرد خاک کر دئے گئے —

عالم نسواں

بادشاگر عورتیں

از جناب نفیس احمد صاحب دہلوی

ڈکٹیٹروں اور سیاسی مدبروں کی خونریز سرگرمیوں سے ہر لمحہ ملکوں اور قوموں کی تقدیریں پلٹے کھا رہی ہیں۔ مگر بعض طاقتیں ایسی ہیں جو ان ڈکٹیٹروں اور مدبروں کو بھی اپنے سامنے سر جھکانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ یہ طاقتیں موجودہ دور کی وہ بادشاہ گر عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے حسن فہم و فراست سے بادشاہوں اور مدبروں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ ذیل کے مضمون میں ایسی عورتوں میں سے بعض کی اس جادوگری کا حال بیان کیا گیا ہے۔

جن کتابوں کے صفحات پر قدیم زمانے کی تاریخ کے حالات پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کتابوں میں تو ہمیں ایسی عورتوں کے تذکرے ملتے ہی ہیں جنہوں نے دنیا پر حکومت کرنے والے انسان کے دلوں پر حکومت کی مگر غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ دور کا یہ حصہ بھی جو اسوقت ہماری نظروں کے سامنے اپنی گھڑیاں پوری کر کے گذر رہا ہے۔ ایسی عورتوں سے خالی نہیں ہے۔

جب ہٹلر کی فوجوں نے رومانیہ پر قبضہ کرنے کے لئے عشق باز شاہ کیرول کی سرزمین کی طرف بڑھنا شروع کیا تو شاہ رومانیہ اپنا ملک چھوڑ کر پرتگال کی طرف بھاگا اس سفر جلاوطنی میں ایک بھورے بالوں والی عورت بھی اس کی شریک حال تھی۔ یہ وہی میڈم لوپیک تھی جس کیلئے کیرول نے اپنی بیاہتا بیوی کو طلاق دی۔ ایک مرتبہ پہلے تخت چھوڑا۔ اپنے وزیروں سے سیاسی عداوت مول لی۔ اور آخر میں جس کے مشورے پر عمل کر کے ہٹلر کا تابعدار بننے سے انکار کرتے ہوئے رومانیہ کا تخت و تاج چھوڑ کر پرتگال میں پناہ لی۔

اس بھورے بالوں والی ایک غریب یہودی عطار کی لڑکی کو بیس برس سے اپنے حسن اور تیز فہمی کی وجہ سے رومانیہ کے سابق بادشاہ کیرول کے دل و دماغ پر [illegible] اقتدار ہے پر دو مرتبہ رومانیہ کا تخت و تاج قربان کر دیا۔ اسے بھی کیرول سے عشق ہے۔ ایک سے زیادہ مرتبہ وہ اپنے عاشق کیلئے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال چکی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ہٹلر کی فوج کی یورش کی خبر پاکر میڈم لوپیک اپنے جواہرات اور اپنے بادشاہ سمیت رومانیہ سے فرار ہوئی ہے تو رومانیہ کے مخالف یہود سیاسی گروہ "آہنی گوش" نے اس کی جان لینے کی قسم کھائی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فرار کے وقت سابق شاہ رومانیہ اور اس کی محبوبہ کی ٹرین پر بم بھی پھینکا گیا۔ لوپیک کو معلوم تھا کہ کیرول کے ساتھ فرار ہونے میں جان جانے کا ڈر ہے مگر وہ اپنے عاشق کے ساتھ جلاوطن ہونے سے بالکل بھی نہیں ہچکچائی "جو حکومت بنانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ وہ حکومت بگڑتے وقت کیوں حوصلہ ہارے"۔ اس نے یہ کہا اور مسکراتی ہوئی کیرول کے ساتھ ٹرین میں بیٹھ گئی۔

اس سے پہلے بھی لوپیک اسی عزم و استقلال اور بے جگری کا ثبوت دے چکی ہے۔ یہی وہ حوصلہ ہے جس سے وہ عرصہ دراز تک تمام ریاست ہائے بلقان کی بے تاج ملکہ بنی رہی، بلقانی مدبر اور وزراء اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ کہ میڈم لوپیک ایک ایسی سیاسی طاقت ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا چنانچہ کسی سیاسی معاملے پر غور کرتے وقت وہ کیرول کی ملکۂ دل کے اثرات کیلئے ضرور گنجائش رکھتے تھے۔ اس کے اثر و رسوخ کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے خوبصورت زریں سر کی ایک جنبش سے ایک حکومت کا تختہ الٹ سکتی تھی۔ لوپیک کے اس گہرے رسوخ اور بے پایاں اثرات کا سبب اس کا حسن اور اس کی فراست تھی۔ مگر فرانس میں کومٹس دے پورتیز اس سے کہیں زیادہ کم حسین ہونے کے باوجود فرانس کے چوٹی کے سیاستدانوں کو اپنے اشاروں پر رقص کراتی ہوئے کابینہ بناتی اور توڑتی رہی۔ اس اقتدار سے عصر حاضر کے فرانس کی یہ سیاسی محبوبہ میڈم لوپیک سے بھی زیادہ اونچی نظر آتی ہے۔ پورتیز ×

× محبت میں گرفتار ہو کر پال رینیاں سابق وزیراعظم فرانس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تھی اور اس کی دماغی قابلیتوں کا اس قدر گرویدہ ہو گیا تھا کہ حکومت کا کوئی کام اس کی ہدایات حاصل کئے بغیر نہ کرتا تھا۔ مارسیلیز کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہونے والی اس تیز فہم عورت کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے مگر اس کی گفتگو اس قدر شیریں اور ذہن اس قدر رسا تھا کہ جو مرد ایک مرتبہ اس سے ملاقات کر لیتا تھا وہ اس کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جب اسکی رینیاں سے ملاقات ہوئی ہے۔ اس وقت یورپ کا شاید ہی کوئی ایسا مدبر ہوگا جو پورتیز کی طرف سے اپنے ہاں مدعو کئے جانے کو اپنے لئے باعث فخر خیال نہ کرتا ہو۔ پال رینیاں اس سے ملتے ہی اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا اور پورتیز نے بھی رینیاں کو فرانس کا سب سے بڑا آدمی بنا دینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی مگر یہ ماننا پڑیگا کہ پورتیز نے ذاتی اغراض کی پرورش میں اپنے وطن کو اپنی ذات پر بھینٹ چڑھا دیا۔ وہ کاونٹ سیانو اور رِبن ٹراپ کی باتوں میں آن کر محوری طاقتوں کی آلۂ کار بن گئی۔ اور چونکہ سارے فرانس میں تنہا وہی ایک ایسی عورت تھی جسے کابینہ وزارت کے اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت تھی۔ اسلئے فرانس کو رینیاں کی محبوبہ کے ذاتی نوتیع پر قربان ہو جانا پڑا۔ مورخین کہتے ہیں کہ فرانس کے قدیم قانون کی رو سے عورت کو فرانس کے تخت حکومت پر بٹھانے کی سخت ممانعت ہے۔ لیکن فرانس کو اپنے بزرگوں کا قانون توڑ کر ایک عورت کے اشاروں پر کابینہ وزارت کے بنتے یا ٹوٹنے کو منحصر کر دینے ہی سے تو فرانس کو ایک ذلت آمیز شکست سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔

کہتے ہیں کہ جوں ہی جنگ شروع ہوئی پورتیز نے محوری طاقتوں کی ہمنوائی کرنے والے فرانسیسی مدبروں لاول اور باؤڈوئن وغیرہ کو کابینۂ وزارت میں لا گھسانے کے لئے چالیں چلنی شروع کر دی تھیں۔ باخبر طبقوں کی یہ رائے ہے کہ پورتیز نے اپنے ان اثرات سے جو اُسے رینیاں کے دل دماغ پر حاصل تھے۔ بہت ناجائز فائدہ اٹھایا۔ گو رینیاں آخر تک محوری طاقتوں کے اثرات کی کاٹ ہی کرتا رہا۔ مگر پورتیز اپنے اور رینیاں کے گہرے تعلق سے فائدہ اٹھا کر "فرانس کی ملکہ" بن بیٹھنے کیلئے مسلسل سازشیں کرتی رہی۔ اس کا انجام ساری دنیا کے سامنے ہے۔ وہ موٹر کے حادثے میں ہلاک ہوگئی۔ رینیاں بھی اسی موٹر میں تھا۔ بعض لوگوں کی تو یہ رائے بھی ہے کہ رینیاں نے ایک منصوبے کے ماتحت موٹر کو درخت سے ٹکرایا تھا۔ شاید کسی دن اس راز کے چہرے سے نقاب اٹھے۔ بہر حال موجودہ دور میں بھی ایسی عورتیں موجود ہیں جنہیں بادشاہ گر کہہ سکتے ہیں۔ اور جو اپنے اثرات سے سلطنتوں کو بناتی اور بگاڑتی ہیں۔

بچوں کی دنیا

تاریخی مندر

بچو! آج کی صحبت میں تم کو اہلیا بائی اور ہنم کنڈہ کے مندروں کے حالات بتلانا چاہتے ہیں جو تمہاری معلومات میں اضافہ کا باعث ہوں گے:۔

اہلیہ بائی کا مندر

اجنٹا کے غاروں سے متصل ایک مندر نہایت خوبصورت سنگ سرخ میں تراشا ہوا ہے۔ اس مندر کی صناعی قابل دید ہے۔ یہ مندر رانی اہلیا بائی اندور نے بنوایا تھا۔ جو ایک عجوبۂ روزگار خیال کیا جاتا اور ہندو طرز تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ مندر جس چبوترہ پر بنایا گیا ہے اس کا دور ۸۳ × ۲۷ فٹ اور منڈپ سبھا کا ۲۷ فٹ اس مندر میں نہایت خوبصورت مورتیں کندہ ہیں۔ جو تناسب اعضا کے لحاظ سے بڑی خوشنما اور موزوں ہے۔ اس کے ستون بھی نہایت خوبصورت ہیں۔ بیرونی حصہ بھی خاص طور پر تعمیر کیا گیا ہے۔ جسکی دلفریبی اور نقاشی اگلے مصوروں کی موشگافی کی رہین منت ہے۔

ہنم کنڈہ کا مندر

ہنم کنڈہ (دکن) میں ایک مندر ہے جس کے ہزار ستون ہیں۔ اس مندر کی عجیب و غریب صناعی اور ساخت ہے۔ اگر کوئی یونان پرست اس کو دیکھ لے تو اسکی حیرت کی انتہا نہ رہے۔ سنگ خارا کو موم بنا دینے کے معاملہ میں مرمر تراشی ایک ادنیٰ درجہ کی چیز رہ جاتی ہے اکروپلس کے مناروں کی داستانیں چلی آتی ہیں۔ وہاں کی محیر العقول سنگ تراشی کے افسانوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں لیکن جب اس مندر کے اندرونی دروازہ کی چوکھٹ کو بھی دیکھ لیا جاتا ہے تو وہ سب ہیچ نظر آنے لگتی ہیں۔ دس دس۔ بارہ بارہ انچوں کے مربعوں میں مختلف قسم کے ارباب رقص و نشاط کی سنگ ابھاری تصویریں نوک پلک رنگ، خوبی، تناسب کا انتظام اور سب سے بڑی چیز باریک سے باریک نشیب و فراز کی رعایت غضب ہے اس چوکھٹ میں کوئی ستار چھیڑ رہا ہے کوئی ڈھول لئے ہوئے کھڑا ہوا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں چنگ و رباب ہے۔ سب کے سب الغوزہ بجانے میں مصروف ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ر نومبر برما کے وزیراعظم یوسانے لارڈ ہیلی فیکس کے ہمراہ کل امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈل ہل

پردۂ فلم

مرزا غالب پردۂ فلم پر

بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ بمبئی کی ایک فلم کمپنی مرزا غالب کے سلسلے میں مواد جمع کر رہی ہے تاکہ وہ مرزا غالب کی زندگی اور ان کی شاعری کو پردۂ فلم پر لاکر ہندوستان کے اس شاعر کو روشناس کرے جس نے اردو ادب میں انقلاب پیدا کر کے رکھدیا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مرزا غالب کو ہندوستان کے علم دوست طبقہ میں کس قدر مقبولیت حاصل ہے۔ ایسی حالت میں اگر مرزا غالب کی زندگی سے متعلق تصویر بنائی گئی تو وہ مقبولیت اور آمدنی کے لحاظ سے ایک نیا ریکارڈ قائم کردی،

ہم کو اُمید ہے کہ مرزا غالب کی تصویر تیار کرتے وقت اس چیز کا خیال رکھا جائیگا کہ جس افسانہ پر مرزا غالب کی زندگی پیش کی جائے۔ اسمیں زیادہ سے زیادہ کشش پیدا کی جا سکے۔ اور اس کے ساتھ ہی مرزا غالب کے کردار کیلئے کسی ایسے اداکار کو منتخب کیا جائیگا۔ جو صحیح طور پر مرزا غالب کے کردار کو ادا کر سکے۔

مرزا غالب اور ہندوستان کے دوسرے مشاہیر کی تصاویر کی تیاری ہندوستان کی بہت بڑی قومی خدمت ہے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مشاہیر سے متعلق زیادہ سے زیادہ تصاویر تیار کی جائیں۔

ماسٹر خلیل کا انتقال

مس نسیم کے برادر خورد مسٹر جمیل احمد۔ اور فضلی برادرس نے ہم کو یہ افسوسناک اطلاع بھیجی ہے کہ ۲۷ر اکتوبر کو ہندوستان کے مایۂ ناز اداکار مسٹر خلیل کلکتہ میں انتقال فرماگئے۔

مسٹر خلیل ان نامور اداکاروں میں سے ہیں جنہوں نے ہندوستان کی فلمی صنعت کو ابھارنے میں بہت زیادہ حصہ لیا ہے۔ آپ کا خاموش فلموں کے زمانہ ہی سے ممتاز اداکاروں میں شمار تھا۔ ٹاکی کے بعد آپ کی شہرت ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئی۔

آسام اسمبلی اور کانگریسی ممبر

شیلانگ ۱۷ر نومبر اطلاع ملی ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ نے آسام اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کو آسام اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو دسمبر میں شروع ہوگا۔ شامل ہونے کی اجازت دیدی ہے۔ شری گوپی ناتھ باردولوئی سابق وزیراعظم آسام لیڈروں سے مشورہ کرنیکے لئے وارد ہیں

لندن ۱۸ر نومبر انقرہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے نمائندہ ڈاکٹر اسمتھ اپنے سات مشیروں کے ہمراہ ترکی کی راجدھانی انقرہ پہونچنے والے ہیں ان کا مشن راز میں ہے۔

اقوال زریں

غصہ ہمیشہ حماقت میں شروع ہوتا ہے اور ندامت میں ختم

معصومیت مسرت کی بنیاد ہے۔

وقعت محبت سے پیدا ہوتی ہے۔

خاموشی بزرگی میں اضافہ کرتی ہے۔

مسکراہٹ اظہار تشکر کا ایک ذریعہ ہے۔

محبت کا راز مسکراہٹ میں پوشیدہ ہے۔

شکر گذاری شرافت کی جان ہے۔

موج تبسم

جج:۔ (ایک قیدی سے) تم نے نہ صرف روپیہ ہی چرایا بلکہ زیورات کا بکس بھی چرایا ہے۔

قیدی:۔ ہاں جناب! چونکہ سنڈے کلاس میں ہمارے ماسٹر صاحب نے بتایا تھا، کہ صرف روپیہ ہی انسان کو خوش نہیں کرسکتا بلکہ اس کے ساتھ دوسری چیز بھی ہونا ضروری ہے۔

شوہر:۔ (بیوی سے) جب میں باہر گیا ہوا تھا تو کیا تم مجھے بھول گئی تھیں۔

بیوی:۔ آپ تو یہی سوچیں گے۔ لیکن میں ہمیشہ رات کے وقت آپ کے کپڑوں کو فرش پر بچھا دیتی اور میلے پیروں سے اُس پر ٹہلا کرتی اور پھر ان سب کپڑوں کو کھونٹی پر لٹکا دیتی۔ معلوم ہوتا جیسے آپ گھر ہی میں ہیں۔

ترکی پر جرمنی نے پھر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا

لندن - ۱۵ ر نومبر - ترکی سے جو تازہ خبریں موصول ہو رہی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی نے نئے سرے سے پھر ترکی پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ اور ترکی کو بھی جو کہ ابھی تک ناطرفداری کی پالیسی اختیار کرتا جا رہا ہے لڑائی کے جال میں پھنسانے کی چالیں چلی جاری ہیں پچھلے ہفتے کے اندر اندر استنبول اور انقرہ میں بہت سے جرمن بطور سیاح آگئے ہیں یہ ایک جرمنی کا عام طریقہ ہے کہ کسی ملک پر سیاسی دباؤ ڈالنے سے پہلے اس ملک میں بدامنی پھیلانے کے لئے سیاح بھیجدئے جاتے ہیں جرمنی کے ایک اعلیٰ پروپیگنڈہ کے افسر مسٹر پال سمتھ پرسوں ہی بہت سا پروپیگنڈہ کا سامان فلمیں اور رسالے لیکر انقرہ پہونچے ہیں۔ اور اس وقت ترکی کے پریس ڈائرکٹر کے بطور مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جرمنی کی یہ پالیسی کسی اہم واقعات کے رونما ہونے کا پیش خیمہ ہے

امریکن ہوائی جہاز روسی مورچہ پر

لندن - ۱۶ ر نومبر روس کے مورچہ پر اسوقت امریکن ہوائی جہاز لڑ رہے ہیں، اس وقت ایک سالم دستہ لڑائی میں حصہ لے رہا ہے ان جہازوں کو روسی ہوابازوں نے بہت پسند کیا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں

کریمیا کی بندرگاہ تھیوڈوسیہ جن پر جرمنوں نے حال ہی میں قبضہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ کریمیا کی ایک مشہور تجارتی بندرگاہ ہے اسکی آبادی ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اس میں کریمیا کے تاتار خانی بادشاہوں کے محل کے کھنڈرات ہیں۔

کریلیا فنلینڈ اور روس کے درمیان گذشتہ ۲۰ برس سے جھگڑے کی جڑ بنا ہوا ہے اور اس پر دونوں ملکوں میں جنگ ہوئی تھی۔ جبکہ ۱۹۴۰ء میں ایک صلحنامہ ہوا اور مشرقی کریلیا روس کو دیدیا گیا۔
اس وقت کریلیا کا کچھ حصہ مشرقی فنلینڈ میں رہا۔ روسی کریلیا کا رقبہ ۲۸۶۰۰ مربع میل اور آبادی تقریباً ۱۵ لاکھ ہے۔

اپریل سے جون ۱۹۴۱ء تک ۳ ماہ میں حکومت برطانیہ کا جنگ اور دوسرے متعلقہ کاموں پر روزانہ ۱۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوا اسکے بعد وہ روزانہ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ ہوگیا اور اب ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ ہے۔ خیال ہے کہ گذشتہ اپریل سے آیندہ مارچ تک برطانیہ کا جنگی خرچہ ۵۷ ارب پونڈ ہوگا لڑائی کے پہلے دو برس میں حکومت کا جنگ پر ۷۰ ارب پونڈ روپیہ خرچ ہوا ہے اس میں چالیس فیصدی ٹیکس دہندوں نے دیا جو ہر مرد عورت اور بچہ پر ۲۶ پونڈ فی کس پڑا نیشنل سیونگ سرٹیفکٹوں اور ڈیفنس بانڈز سے ۱۰ ارب پونڈ جمع ہوئے جو اوسطاً ۲۰ پونڈ فی کس ہے اسطرح نصف سے زیادہ روپیہ جمع ہوا باقی رقم بڑے بڑے مالدار لوگوں کی بچت سونے کی فروخت اور تھوڑی میعاد کے قرضوں سے حاصل ہوا۔

افسانہ

محبت کا خون

(از گمنام افسانہ نگار)

حکومت کے مصالحے کے لئے کس بیداری سے محبت اور جوانی کو ان پر بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے یہ ہے گمنام افسانہ نگار کے اس ادبی نشتر کا لب لباب۔ ہمیں مسرت ہے کہ گمنام افسانہ نگار کا ہر تازہ افسانہ فنی خوبیوں اور تاثیر کے لحاظ سے پچھلے افسانوں سے بڑھ چڑھکر ہوتا ہے۔ اور یہی گمنام افسانہ نگار کے دلدوز افسانوں کی مقبولیت کا راز ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ادبی طبقوں میں گمنام افسانہ نگار کا یہ افسانہ بیحد مقبول ہوگا۔

"بین کے تار کب تک کھینچتے رہوگے کشور"

لمبے لمبے بالوں والے خوبصورت نوجوان نے بین کے تاروں کی کھونٹیاں اینٹھنے کی طرف سے توجہ نہ ہٹا کر سر جھکائے ہی جھکائے مسکراہٹ لئے ہوئے ہونٹوں سے جواب دیا "دل کے مطابق سر لگنے تک۔"

"معمولی سا سکھ بھی حاصل کرنا ہو تو کتنی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے! میں کروں تمہاری تھوڑی مدد؟"

یہ کہہ کر اٹھنے کے ارادے سے اس نے اپنے زانوؤں پر پڑا ہوا خوبصورت کشمیری دوشالہ ہٹایا۔ دوشالہ ہٹتے ہی اس کے کامنی بدن کے نازک اعضا کی جنبشیں ایسی معلوم ہوتی تھیں جیسے پھولوں کے بستر پر ایک مرمریں ناگن کروٹ لے رہی ہے۔

نوجوان نے محبت بھرے لہجے میں اضطراب کے ساتھ کہا "نہیں نہیں .... آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں رانی صاحبہ۔ بس دس پندرہ منٹ کے اندر اندر سُر لگائے لیتا ہوں۔ دیکھئے"

"اگر سر لگاتے لگاتے ہی آدھی رات آگئی تو پھر بین بجےگی کیا؟"

"کیوں۔ ساری رات جو پڑی ہے۔ آپ کے یہاں پہونچ جانے کے بعد تو رات اپنی ہی ہے۔"

"کیسے خبر ہے کہ ہے بھی یا نہیں۔"

"رانی صاحبہ آج آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں"

"تارا مینا کے جنگل تک ہماری موٹر کے پیچھے ایک دوسری موٹر بھی لگی چلی آ رہی تھی۔ دیکھا نہیں تم نے، دیکھا تھا۔ پھر........"

پھر یہ کہ میں یہاں کس لئے اور کس کے لئے آتی ہوں۔ کیا اس کی اطلاع مہاراج کو نہ ہوئی ہوگی۔

"ہوئی ہوگی تو پھر کیا ہے۔ مہاراج نے آپ سے جھگڑا ہونے پر آپ کے محل پر پولیس کا جو پہرہ لگایا تھا اس کے خلاف آپ نے سرکار انگریزی سے شکایت کی۔"

"ہاں اسی کا تو یہ نتیجہ ہے۔ کہ مہاراج میری اجازت کے بغیر میرے محل میں نہیں آسکتے اور میں مہاراج کی اجازت کے بغیر ریاست کے باہر نہیں جاسکتی۔ مگر ریاست کے باہر دو میل کی دوری پر اس بنگلے میں تو آپ آزادی کے ساتھ ہفتے میں دو دفعہ آسکتی ہیں......"

آ تو سکتی ہوں مگر کیوں آتی ہوں؟ اس کی مہاراج کو ضرور فکر ہوگی۔ وہ کل رات کو ٹھیک اسی وقت میرے محل میں آئے ہی تھے۔

"تعجب ہے! آپ کی اجازت کے بغیر وہ آپ کے محل میں کیسے آئے۔"

"انہیں اجازت کی ضرورت کیا ہے؟ وہ میرے پتی ہیں۔ ریاست کے مالک ہیں بڑے لاٹ کا حکم بھی ایسے وقت دلی کے دفتر میں ہی پڑا سڑا کرتا ہے وہ شراب کے نشے میں ایسے دھت تھے کہ ان میں ایک قدم آگے بڑھنے کی طاقت ہی نہ تھی ورنہ کل رات انہوں نے میری کھال ہی کھینچ لی ہوتی کچھ دیر تک کھڑے گالیاں دیتے رہے۔ پھر جو آدمی ان کے ساتھ تھے وہ سمجھا بجھا کر انہیں باہر لے گئے یہ دیکھو ہنٹر کا نشان"

یہ کہکر رانی نے داہنے ہاتھ کا دستانہ اُتار کر وہ ہاتھ کشور کے سامنے رکھدیا۔ اس ہاتھ پر ایک موٹی لال دھاری پڑی ہوئی تھی رانی کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔

کشور نے بین فرش پر رکھدی اور رانی کے قریب جاکر بولا۔ آپ اس غلام کو حکم دیں رانی جی۔ کل دن کے بارہ بجے سے پہلے اس کی گردن کاٹ کر آپ کے سامنے حاضر کر دوں گا۔"

اس میں مجھے ذرا بھی شک نہیں"! رانی نے کہا۔ لیکن ہم دونوں کو بھی ساری دنیا میں بدنام اور ذلیل ہوکر کتوں کی موت مرنا پڑے گا۔ نہیں ایسا خیال تو کبھی دل میں لانا ہی نہیں۔ میری زندگی تو اسی طرح کٹے گی۔ ہنٹر کی مار کھاتے کھاتے اور روتے روتے۔

رانی کی آنکھوں سے نکل کر آنسوؤں کے موتی مخملی رخساروں پر ڈھلکنے لگے۔

کشور رانی کے قدموں میں آ بیٹھا۔ بولا۔ کیا آپ اپنا نام بدل کر کسی اور ملک میں نہیں رہ سکتیں۔!

"نہیں۔" رانی نے روتے روتے رک کر افسردہ آواز میں کہا "میں ایک بڑی ریاست کی مہارانی ہوں کشور۔ میری ہر بات کی رپورٹ ہر ہفتے بڑے لاٹ صاحب کو جاتی ہوگی۔ اگر میں نام اور بھیس بدل کر باہر نکل بھاگنے کی کوشش کروں گی تو جہاز پر قدم رکھتے ہی پکڑی جاؤں گی۔ البتہ اگر میں ان بھاری ذمہ داریوں کا بوجھ نہ اٹھائے ہوئے ہوتی تو دنیا کے جس کونے میں تم کہتے چل کر تمہارے ساتھ چین اور آرام سے رہ سکتی تھی۔ مگر میں رانی ہوں مجھے یہ تکلیف زندگی بھر خاموشی کے ساتھ برداشت کرنی ہوگی۔ پتاجی نے میری اولاد کو ایک ریاست کا راجہ دیکھنے کے لئے مجھے شرابی، ظالم بوڑھے اور بیکار انسان کے گلے باندھ دیا۔

رانی نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور صوفے کی پشت پر اپنا ماتھا ٹکا دیا۔

کشور رانی کے برابر جا بیٹھا اور اس نے آہستہ سے رانی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھدیا۔

رانی نے ایک نوری بیتابی سے مڑ کر اپنی خوبصورت مرمریں باہیں کشور کے گلے میں ڈالدیں اور اسے اپنے نازک جسم کے قریب کھینچتے ہوئے پیار بھرے مگر دردناک لہجے میں کہا "کشور میرے کشور۔"

کشور نے رانی کے نرم پیکر کو اپنی باہوں کے حلقے میں باندھ لیا اور اسکی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے پونچھ کر بولا۔ چندرمن میری چندرمن"

اس وقت کھلی ہوئی چاندنی کی کرنیں صحن کے پھولوں کی نکہت کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے کھلی ہوئی کھڑکیوں سے اٹھکیلی۔ اندر آ رہی تھیں۔ ساری کائنات محو سکوت تھی۔ رانی کو ایسا محسوس ہوا گویا قدرت سے پریم کی لوری دے رہی ہے۔ اس نے کشور کے چوڑے سینے پر اپنا گال رکھدیا اور بیہوش سی ہوکر رہ گئی۔ کشور سہج سہج اس کی لال بھبوکا کنپٹی۔ اس کی گوری گوری صراحی دار گردن کے کسے ہوئے حصے اور پھولوں کی سی متوالی خوشبو چھوڑے ہوئے بالوں کو چوستا جاتا تھا اور اس کے کانوں میں بھیروں کی رسیلی تانیں گنگناتا جاتا تھا۔ بڑی دیر تک وہ دونوں اسی شغل میں محو رہے۔

پھر رانی کشور کے آغوش سے جدا ہوتے ہوئے بولی۔ مجھے اپنی کوئی فکر نہیں ہے اگر مجھ پر کوئی آنچ آئی تو مہاراج گدی سے اتار دئے جائیں گے۔ لیکن تمہارے جیون کے بارے میں مجھے بہت تشویش ہے۔ مگر برٹش انڈیا میں وہ تمہارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اچھا بین بجاؤ جس سے میں بھول جاؤں یہ سب کچھ۔"

مہارانی کے حاملہ ہوکر راج گدی کو ایک وارث دینے کی خبر کا اعلان کرکے مہاراج اپنے خلوت کدے میں واپس

اگر ہٹلر جیت گیا تو سب غلام ہو جائینگے

لکھنؤ۔ ۱۷ نومبر۔ سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔ پی نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے پیش کئے ہوئے ایک ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے یہ یقین دلایا کہ جہاں تک میرے اختیار میں ہے۔ میں ہندوستان کو مکمل خود مختار حکومت دلانے کے کاز کو تقویت ہونچانے کیلئے کوشش کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ بعض لوگوں کو ملک معظم کی حکومت کی طرف سے نیز گورنر جنرل اور وزیر اعظم برطانیہ کی طرف سے کئے گئے وعدوں اور بیانوں پر بہت بے اعتمادی ہے۔ لیکن میرے خیال میں بداعتمادی کا یہ رویہ اور طرز عمل صحیح اور منصفانہ نہیں ہے یہ بات بالکل واضح کی جا چکی ہے کہ برطانیہ حتی الامکان کم سے کم میعاد میں ہندوستان کو ایسا درجہ نوآبادیات دینے کا پابند ہے جس میں کہ وہ برٹش کامن ویلتھ میں رہے۔ اور یہ بھی صاف ہو چکا ہے کہ ملک کے آیندہ آئین کا فیصلہ کرنا خود ہندوستانیوں کا کام ہوگا۔ اس کے علاوہ دو باتیں بالکل واضح ہیں۔ اول یہ کہ جب تک ہم ہٹلر کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں مبتلا ہیں آئین میں کوئی انتہا پسندانہ تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ اور جب تک یہ لڑائی ختم نہیں ہو جائے گی۔ اور اس پریشان حال دنیا میں امن بحال نہیں ہوتا۔ ہم پیش بینی نہیں کر سکتے کہ اس وقت تک کیا صورت حالات ہو۔ لیکن پھر بھی چند مسئلے ایسے ہیں جو جنگ کی زمانہ میں ہی حل ہو سکتے ہیں۔ پہلی بات جو ہندوستان کے آیندہ آئین کے متعلق فیصل ہوئی ہے یہ ہے۔ کہ فرقوں ذاتوں اور جماعتوں کے متضاد اور متصادم مفاد کس طرح مصالحت پر آئیں گے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان کے مختلف فرقوں، جماعتوں۔ اور ذاتوں کی طرف سے آپس میں ملکر ان مسئلوں پر دوستانہ طریقوں سے غور کرنے کی کوشش کی علامت نہیں پائی جاتی۔ نیا آئین بنانے کے متعلق میں کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ کیونکہ پہلی بات جو سب سے زیادہ ضروری ہے اس لڑائی کو جیتنا ہے۔ کیونکہ اگر ہٹلر جیت گیا تو مختلف فرقوں، ذاتوں اور جماعتوں کے مفاد پر دھیان نہ دیا جائے گا۔ ہر شخص نازی دور کا غلام ہو گا۔

ہندوستان ٹائمز کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا

الہ آباد۔ ۱۴ نومبر آج الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس کولسٹر نے اخبار ہندوستان ٹائمز کے توہین عدالت کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جس میں مسٹر دیو داس گاندھی ایڈیٹر۔ مسٹر دیوی پرشاد شرما پرنٹر اور ہندوستان ٹائمز کے میرٹھ کے نامہ نگار مسٹر آر۔ ایل۔ سنگھل کو توہین کا مجرم قرار دیا گیا۔ مسٹر دیو داس گاندھی کو ایک ہزار روپے جرمانہ بصورت عدم ادائگی جرمانہ ایک ماہ قید محض، اور مسٹر دیوی پرشاد شرما کو پانچسو روپے جرمانہ یا بصورت عدم ادائگی جرمانہ ایک ماہ قید محض کی سزا ہوئی فاضل ججوں نے جرمانہ کی ادائیگی کیلئے دو ہفتہ کی مہلت دی ہے۔ میرٹھ کے نامہ نگار مسٹر سنگھل کو دو ماہ قید محض کی سزا ہوئی۔

جاپانیوں کو ملایا چھوڑنے کا حکم

سنگاپور۔ ۱۳ نومبر۔ ایک جاپانی اخبار کا بیان ہے کہ کوانٹن میں رہنے والے تمام جاپانی باشندوں کو دو ہفتے کے اندر شہر چھوڑنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ کوانٹن ملایا میں ایک بندرگاہ ہے۔

ترکی کے وزیر جنگ مستعفی

لندن۔ ۱۳ نومبر انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی کے وزیر جنگ اور وزیر محکمہ ٹرانسپورٹ نے استعفا دیدیا ہے اور ان کی جگہ نئے وزیر مقرر کر دئے گئے ہیں۔ جنرل علی رضا آرٹیکل وزیر جنگ اور ایڈمرل قاہری انجن وزیر ٹرانسپورٹ مقرر ہوئے ہیں۔ وزیر جنگ اور وزیر ٹرانسپورٹ نے بحر روم ترکی کے جہاز ڈوبنے کے سلسلہ میں استعفیٰ دیدیا ہے وزیر جنگ ڈاکٹر ارس اور وزیر ٹرانسپورٹ نے اپنے استعفا کے ساتھ ایک بیان میں کہا ہے کہ استعفا دینے سے اس واقعہ کی تحقیقات میں مدد ملے گی۔ اس معاملہ میں اعلی افسر بھی شامل ہیں۔

انقرہ سے نیشنل براڈکاسٹنگ کمپنی کے نامہ نگار مارٹن اگردنسکی نے خبر دی ہے کہ حکومت ترکی نے بدھ کو حکومت روس سے ترکش جہاز کیانٹے "کے کالے سمندر میں ڈوبنے کے خلاف باضابطہ پروٹسٹ کیا ہے، اس جہاز کے ۷۰ مسافر صحیح سلامت ہونچ گئے۔

ایک ایک روپے کے ڈیڑھ ہزار جعلی نوٹ

کلکتہ۔ ۱۲ نومبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پولیس نے آج ہوڑہ میں ایک مکان پر اچانک چھاپہ مار کر ایک ایک روپے والے ڈیڑھ ہزار جعلی نوٹ برامد کئے اور نوٹ بنانے کے تمام آلات اور چھاپنے کی مشین پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس معاملہ میں تقریباً دس آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

پنجابی کو ورنیکلر زبان تسلیم کر لیا

کلکتہ۔ ۱۲ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے ذمہ داروں نے ۱۹۴۴ء سے میٹریکیولیشن الف اے اور بی اے کے امتحانوں کے لئے پنجابی زبان کو ہندوستان کی ورنیکلر زبان تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جارج واشنگٹن جہاز برطانیہ کو ملگیا

واشنگٹن ۱۵ نومبر حکومت امریکہ نے جارج واشنگٹن جہاز برطانیہ کو دیدیا ہے اس کا وزن ۲۳ ہزار ٹن ہے یہ جہاز جرمنی کا تھا اور پچھلی لڑائی میں امریکہ نے اس کو پکڑ لیا تھا۔

سنگاپور امریکہ کے حوالہ جائے گا

بنگ کاک۔ ۱۵ نومبر ملایا کے وزیر محکمہ اطلاعات نے ایک بیان میں کہا ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اگر امریکہ لڑائی میں شامل ہو گیا تو سنگاپور کا سمندری اڈہ امریکہ کے سمندری بیڑہ کے حوالہ کر دیا جائیگا۔

انقرہ ۱۶ نومبر برطانیہ کے تجارتی نمایندہ لارڈ ڈیرے لائیل نے قاہرہ سے واپسی پر اعلان کیا کہ برطانیہ ترکی کو ۷۰ ہزار ٹن گندم بھیجیگا

محبت کا خون

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵)

آئے تو آخر یہ سوال ستا رہا تھا، کہ وہ ہے کون؟ میں اس سے بدلہ لونگا۔ بڑی دیر تک مہاراج ماتھے پر شکنیں ڈالے ہوئے منصوبوں کے سمندر میں غوطے لگاتے رہے۔ کبھی کہتے اچھا۔ یہ بات ہے۔ پھر خود ہی کہہ اٹھتے "نہیں نہیں اور بیتابی کے عالم میں اٹھ کر ٹہلنے لگتے"۔ دفعتاً انہوں نے زور سے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور تڑپ کر بولے۔ سمجھ گیا۔ ریاست کے باہر دو میل کے فاصلے پر وہ بنگالہ ٹھیک ٹھیک۔ اچھا مہارانی صاحبہ بہت اچھا دیکھوں گا۔"

آج کی رات رانی خود بین بجا رہی تھی۔ رات بیتی جا رہی تھی۔ چاند آسمان پر گشت کرتے "کرتے پیلا پڑ گیا اور اس کی زردی روشنی میں ساری دنیا پر اداسی کی ایک مہین چادر پڑی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ مگر رانی کا ہاتھ برابر بین کے تاروں پر اپنا حسین رقص کر رہا تھا۔ کشور کو حیرت تھی کہ آج رانی کو کیا ہو گیا ہے۔ یاد دہانی کرنے کے خیال سے دو ایک مرتبہ اس نے اس طرح حرکت بھی کی جیسے وہ بین رانی کے ہاتھ سے لینی چاہتا ہے۔ مگر رانی نے اس کی طرف توجہ ہی نہ کی آج بین بجانے میں رانی ایسی محو تھی کہ اسے کشور کا خیال نہ تھا۔ نہ اپنے تن بدن کی سدھ تھی۔ اس کا آنچل سر سے کھسک کر کچھ دیر شانوں پر پڑا رہنے کے بعد اب سر سے سینے تک سارے مرمریں جسم کو عریاں کرتا ہوا اسکی گود میں آ پڑا تھا۔ بین کی تانوں کی لہروں کے ساتھ ساتھ اس کے سینے کے ابھار میں بھی دلکش ہچکولے دینے والے مدو جزر اٹھ رہے تھے۔ کشور یہ بتانے کے لئے تو بے چین تھا ہی کہ آج رانی پر کوئی خاص کیفیت طاری ہے۔ مگر اس بیتاب کن نظارے سے اس کا دل اور بھی زیادہ مضطرب ہو کر زور زور سے تیزی کے ساتھ مچلنے لگا۔

اس نے بیقرار ہو کر کہا۔ "چندر من"

رانی کا بین کے تاروں پر تھرتھراتا ہوا ہاتھ فوراً رک گیا۔ اس نے دفعتاً مڑ کر اپنے محبوب کی طرف دیکھا گویا وہ کسی لذیذ خواب سے فوری طور پر بیدار ہوئی ہے۔

مگر وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ رانی کی خادمہ میرا گھبرائی ہوئی اندر آئی اور بولی۔ رانی جی۔ دھوکہ! مہاراج"، رانی نے اس فقرے کو مکمل اطمینان کے ساتھ سنا۔ کشور سے مخاطب ہو کر بولی۔ "تم اس پردے کے پیچھے ہٹ جاؤ۔

کشور کی پیٹھ پردے میں چھپی ہی تھی کہ مہاراج پانچ ہتھیار بند نوجوانوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی انھوں نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ رانی کی نظریں بھی ان کی نظروں کے ساتھ ساتھ تھیں اس نے آگے بڑھکر ادب سے پوچھا۔ "آج آپ ادھر کیسے تشریف لے آئے۔"

"تم لوگوں کی بین سننے"

اس کے لئے آپ نے اتنے بے وقت یہاں آنے کی کیوں تکلیف کی۔"

"سنا تھا کہ تمہارے بین بانسنے میں بڑا رنگ آتا ہے۔ یہاں حقہ تو دکھائی دے رہا ہے۔ مگر حقہ پینے والا نظر نہیں آتا۔

یہ کہکر مہاراج نے ایکبار پھر کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی اور اپنے ساتھی جوانوں سے کہا۔ "اس کمرے کی تلاشی لو، ایک ایک کونہ چھان ڈالا جائے۔

ٹھہرو۔" رانی نے کہا۔ "یہ بنگلہ میرا ہے۔ خبردار یہاں کی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔ مہاراج آپ بے فائدہ اس قسم کی حکمی حکمی کرکے میری توہین کر رہے ہیں۔ صاف صاف بتلایئے کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"میں تمہارے پریمی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"بس آپ نے یہ بات پہلے سے ہی کیوں نہ کہدی؟ کشور سنگھ باہر آ جاؤ۔ مہاراج تم سے بھینٹ کرنا چاہتے ہیں۔

دروازے کا پردہ ہٹا کر کشور سنگھ آگے آیا اور اس نے فوراً میان سے تلوار کھینچ لی۔

کشور سنگھ تلوار کو میان میں رکھو۔ رانی نے کہا۔ یہ میرا حکم ہے!"

مہاراج بولے"۔ اسے میں نے کہیں دیکھا ہے۔

"جی ہاں" رانی نے جواب دیا، میرے بیاہ پر انکے پہلے آپ کے سامنے بین بجائی تھی۔ اس وقت یہ انکے پیچھے بیٹھے ہوئے ان کا ساتھ دے رہے تھے۔ میں نے ان کے پتا سے ہی بین سیکھی ہے"، "تو تم ہفتے میں دو بار یہاں اپنے اس پریمی سے ملنے آتی ہو؟"

"جی ہاں"، مہاراج غصے میں بھر کر اپنے آدمیوں سے بولے۔ "پکڑ لو اس بدمعاش کو۔"

رانی نے آگے بڑھ کر کہا۔ آپ انہیں پکڑنا چاہتے ہیں تو شوق سے پکڑ لیجئے۔ مگر اسکے بعد میں زندہ نہ رہوں گی اور مرنے سے پہلے اس کی اطلاع سرکار انگریزی کو ضرور دونگی۔ جس پر شاید آپ کو گدی ہی سے نہیں اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں۔"

ان الفاظ سے مہاراج کے ہوش جاتے رہے۔ انکا غصہ بھی چوکڑی بھول گیا۔ بولے بہت اچھا۔ مگر اس کا نتیجہ بھگتنا ہو گا۔"

"کشور تم نے یہاں پہونچنے کی جرأت کیسے کی۔؟"

کشور نے رانی کی گود میں لیٹی ہوئی ننھی سی جان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی پیدائش کی خبر سنکر مجھ سے نہ رہا گیا۔ بالکل تمہاری ہی شکل ہے۔"

"نہیں تو" رانی بولی "تمہارا جیسا ہے ہو بہو۔ مگر تم یہ تو بتاؤ کہ کیا تم اپنی جان ہتھیلی ہی پر لئے پھرتے ہو جو یہاں تک آ گئے۔ کیا تمہیں اس دن کے الفاظ یاد نہیں ہیں۔ اس نے کہا تھا اس کا نتیجہ بھگتنا ہو گا۔

کشور صرف مسکراتا رہا۔

رانی نے کہا۔ "تم جلدی سے نکل جاؤ۔ اب کبھی اس طرف نہ آنا، پھر کبھی!"

"تو پھر تم سے ملنا کیسے ہو گا؟"

"صرف چار مہینے کی بات ہے۔ پھر وہی میں اور وہی تم"

کشور باہر جانے لگا۔ رانی نے بچے کو لٹا کر گردن گھمانے لگی۔ تاکہ اپنے محبوب کو جاتا دیکھے۔ دفعتاً اسے "تلوار سونتی" جانے کی آواز سنائی دی۔ مڑ کر دیکھا تو مہاراجہ "تلوار سونت کر کشور پر جا پڑے تھے۔ رانی اپنا کچھ خیال نہ کرتے ہوئے چیخ مار کر پلنگ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ پہونچ سکے مہاراج نے اچانک کشور کے سینے میں تلوار اتار دی۔

رانی اب رانی نہیں تھی۔ وہ ایک عورت تھی جس کے پریمی کو مار دیا گیا۔ اس نے کڑک کر کہا۔ "ظالم تو نے میرا دل چیر دیا۔ تجھے گدی کا وارث مل گیا۔ اب تجھے میری کیا ضرورت ہے۔!

اور فوراً ہی کشور ہی وہ تلوار جسے پوری طرح میان سے نکلنے کا موقع نہ ملنے پایا تھا اپنے سینے میں پیوست کر لی۔

جاپان کی پارلیمنٹ میں ریزولیوشن

ٹوکیو، ۱۸ نومبر۔ ادھر تو جاپان کے ایوان نمایندگان (پارلیمنٹ) میں اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن منظور کر کے امریکہ کے خلاف یہ الزام لگایا کہ چین میں اب جو لڑائی جاری ہے اس کا ذمہ دار امریکہ ہے اور جرمنی اٹلی، برطانیہ اور روس کے درمیان جو لڑائی ہو رہی ہے اس کے لئے بھی امریکہ ہی ذمہ دار ہے، ادھر واشنگٹن میں مقیم جاپانی سفیر ایڈمرل نومورا یہ امید ظاہر کر رہے ہیں کہ امریکہ اور جاپان کے درمیان سمجھوتہ ہونے کے امکانات موجود ہیں۔

جاپان کے ایوان نمایندگان میں جو ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے اس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی مقررہ قومی پالیسیوں پر ثابت قدمی کے ساتھ عمل کرے۔ چین کی مخالفت ختم ہونے میں سب سے بڑی رکاوٹیں ان مخالف قوموں کی کارروائیاں ہیں جو کہ امریکہ کی زیر سرکردگی کام کر رہی ہیں۔ یہ بات صاف ہے کہ محوری طاقتوں اور برطانیہ امریکہ اور روس کے درمیان موجودہ لڑائی کا بنیادی سبب امریکہ کی وہ غیر معقول خواہش ہے جو کہ وہ دنیا میں اپنا راج قائم کرنے کے متعلق رکھتا ہے۔ ریزولیوشن میں مزید لکھا ہے کہ حکومت امریکہ کی غیر معقول نوعیت اس بات سے ظاہر ہے کہ اس نے جاپان کے اس پروگرام کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس میں مداخلت کی جس کے ذریعہ جاپان اپنی ضروریات خود پورا کرنا چاہتا ہے ایشیا کی قوموں کے درمیان اقتصادی تعاون قائم کر کے فارغ البالی کا دور دورہ شروع کرنا چاہتا ہے۔ ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت کی پوری پوری امداد کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے، اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ اہل جاپان کو یقین ہے کہ اس لڑائی کو آخر تک لڑے بغیر ترقی کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶

نوٹس حسب دفعہ ۳۶۔ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک عام ترقی کی اسکیم نمبری ۴۲ تیار کی ہے۔ جس کا نام پچھمن پردہ مسلم کلیرنس اسکیم رکھا گیا ہے۔

اس اسکیم کے حدود ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

"ہمیر پور روڈ نمبر ۶۳ اور کالپی روڈ نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ سے چل کر جانب مشرق سڑک نمبر ۱۸ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۸ اور سڑک نمبر ۳۱ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب جنوب سڑک نمبر ۳۱ کے کنارے کنارے۔ سڑک نمبر ۳۱ اور جی۔ ٹی روڈ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب مغرب جی۔ ٹی روڈ کے کنارے کنارے جی۔ ٹی روڈ اور سڑک نمبر ۶۳ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب شمال سڑک نمبر ۶۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۶۳ اور سڑک نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ تک۔"

واضح ہو کہ سڑک نمبر ۶۳ و ۱۸ و ۳۱ اور جی۔ ٹی روڈ اندر حدود اسکیم ہیں۔

اس اسکیم کے نقشے اور دیگر حالات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں اور دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

اس اسکیم کے متعلق عذرداری اس نوٹس سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے اُن کہاروں اور ملاحوں کے مکانات بنانے کے لئے جن کے مکانات ٹرسٹ کی پرانہ کانپور اسکیم میں حسب قانون حصول اراضی لئے جاویں گے۔ ایک قطعہ زمین جو پرانے کانپور کی بستی کے دکھن میں ہے علیحدہ کر دیا ہے۔ اس زمین پر موزوں پلاٹ بنا کر اُن کو مکانات بنانے کے لئے لیز پر دیئے جاویں گے۔

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ

ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور

آل انڈیا نیشنلسٹ لیگ میں شامل ہوگئے

لکھنؤ، ۱۸ نومبر۔ مسٹر اکھل چند دت ایم ایل اے (مرکزی) ڈپٹی پریسیڈنٹ مرکزی اسمبلی نے مسٹر جمنا داس مہتہ کی دعوت قبول کر لی ہے اور آل انڈیا نیشنلسٹ لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں شامل ہوگئے ہیں۔

نواب چھتاری کی جگہ راجہ سلیم پور کا تقرر

نئی دہلی، ۱۸ نومبر۔ حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے کہ نواب صاحب چھتاری کے ہز اگزالٹیڈ ہائینس نظام کی ایگزیکٹو کونسل کے صدر مقرر ہونے کی وجہ سے فوجی ڈیفنس کونسل کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا تھا ان کی جگہ راجہ سید احمد علی خان سی۔ بی۔ ای سلیم پور لکھنؤ کو ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

نیو سندھ سے چھ ہزار روپیہ ضمانت مانگی گئی

کراچی ۱۸ نومبر۔ حکومت سندھ نے انگریزی کے ہفتہ وار اخبار نیو سندھ سے پریس ایکٹ کے ماتحت ۶ ہزار روپیہ ضمانت مانگی ہے۔

کونسل آف سٹیٹ

نئی دہلی۔ ۱۸ نومبر کونسل آف سٹیٹ میں راجہ یوراج دت سنگھ کے سوال کے جواب میں سر اکبر حیدری نے کہا کہ ہندوستان میں فرانس کے جو مضبوط علاقے ہیں۔ ان سے دوستانہ سلوک کیا جاتا ہے ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ حکومت ہند نے چار افسر امریکہ میں مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے دو ہندوستانی ہیں

انڈین ریلوے کانفرنس

نئی دہلی۔ ۱۷ نومبر انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کا موجودہ اجلاس ختم ہوگیا۔ مسٹر جی اسپیرو لائن ایجنٹ اور جنرل منیجر بمبئی۔ بڑودہ۔ اینڈ سنٹرل ریلوے کو ۱۹۴۲ء-۴۳ء کے لئے صدر منتخب کیا گیا ہے۔

مسٹر جوشی نے ریزولیوشن واپس لے لیا

نئی دہلی ۱۸ نومبر مرکزی اسمبلی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق جب بحث ختم ہو چکی تو مسٹر جوشی نے اپنا ریزولیوشن واپس لے لیا۔ اور کہا کہ اس کے علاوہ میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں کہ فیصلہ کرنے کا حکومت کو اور موقع دوں جیسی کہ ہوم ممبر نے خواہش کی ہے۔ آپ نے امید کی کہ حکومت صحیح فیصلہ پر پہونچیگی، اسکے بعد اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کیلئے ملتوی ہوگیا۔

انگریزی فوجوں کا لیبیا پر حملہ

لندن ۲۰ نومبر برطانوی فوجوں نے لیبیا پر ایک بار پھر چڑھائی کردی ہے۔ اس کے متعلق قاہرہ سے جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی فوجوں نے لفٹنٹ جنرل سرایلن کنگھم کی زیر سرکردگی جن کو وائس مارشل کوننگھم کی زیر سرکردگی ہوائی فوج کی مدد حاصل تھی۔ ۱۸ نومبر کو لیبیا پر حملہ کردیا اور سا وسلم سے لیکر جرابوب کے دکھن تک ۱۳۰ میل چوڑے علاقے میں بڑھنا شروع کردیا اور سائرنکا میں ۵۰ میل آگے تک گھس گئیں۔ جرمنی اور اٹلی کی جو فوجیں حلفیا سے لیکر سیدی عمر تک مورچے سنبھالے ہوئے تھیں ان پر بکتر بند گاڑیوں نے حملہ کردیا۔ انگریزی فوجیں جن کے ساتھ نیوزیلینڈ ہندوستان اور دکھنی افریقہ کی فوجیں بھی تھیں۔ سیدی عمر کے دکھن میں سرحد کو پار کرکے آگے بڑھ گئیں۔ کل رات ایک اور سپیشل بیان میں تبلایا گیا کہ سائرنکا میں انگریزی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں اور اس وقت پچھمی ریگستان میں بڑے پیمانہ پر لڑائی ہورہی ہے۔

رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ روس نے برطانیہ سے جرمنوں کے خلاف دوسرا مورچہ قائم کرنیکی جو اپیل کی تھی یہ حملہ اس اپیل کا جواب ہے اور اب لیبیا میں انگریزوں نے جرمنوں کے خلاف دوسرا مورچہ لگا دیا ہے۔ ایک بار ہوا جنرل ویول نے اس علاقہ کو فتح کرلیا تھا، مگر پھر جرمنی نے واپس لے لیا تھا۔

لینن گریڈ پر نیا حملہ

لندن ۲۰ نومبر تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ روس میں قریباً تمام مورچوں پر لڑائی ابھر زور پکڑ لیا ہے پورب میں روستوف کو دشمنوں نے گھیر لیا ہے اور جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ روستوف پر پوری طرح سے قبضہ کرنا اب صرف چند گھنٹے کا سوال ہے۔ ہٹلر کے ہیڈکوارٹر سے ایک تازہ اعلان ہوا ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ روستوف کی قسمت کا فیصلہ ایک دو دن میں ہی ہوجائے گا۔

ماسکو کے مورچہ پر جرمن نے روسی قلعہ بندیاں توڑ اور دکھن کے مورچے پر کئی جگہوں سے توڑ کر آگے بڑھ نکلے ہیں پچھلے ۵ روز کی لڑائی میں جرمن فوجوں کو کافی نقصان پہنچا ہے لیکن وہ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کررہے ہیں روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ کرچ کریمیا کے علاقے میں روسی فوجیں آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

کانپور ۱۹ نومبر بابو سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو۔ پی آج صبح فتح گڈھ سنٹرل جیل سے رہا ہوگئے۔ سنٹرل اسٹیشن کانپور پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو

الہ آباد ۱۹ نومبر۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر قانون یو پی آج نینی سنٹرل جیل سے رہا ہوگئے ان کی رہائی الہ آباد ہائیکورٹ کے اس فیصلہ کا نتیجہ ہے کہ محض ستیاگرہ کا نوٹس بھیجدینا بجائے خود ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت کوئی جرم نہیں ہے۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو یو۔ پی کے دوسرے نمبر کے ستیا گرہی تھے۔ ڈاکٹر کاٹجو کو اب بھی بخار رہتا ہے۔ ان کا وزن ۴۴ پونڈ کم ہوگیا ہے۔

نئی دہلی ۱۹ نومبر آج کونسل آف اسٹیٹ میں انکم ٹیکس ایکٹ ترمیم کرنے کا بل پاس ہوگیا۔ میونسپل مال پر ٹیکس لگانے کی حد مقرر کرنے کا بل اور انڈین کمپنی ایکٹ ترمیمی بل اور ٹریڈ مارک ایکٹ بھی منظور ہوگیا یہ سب بل اسمبلی میں منظور ہوچکے ہیں

لندن ۲۰ نومبر۔ مسٹر سیکورسکی نے دعویٰ کیا ہے کہ کرچ ابھی تک روسیوں کے ہاتھوں میں ہے۔

بحکم جناب مسٹر ہر پرشاد گپتا صاحب منصف بہادر شہر کانپور۔

سمن بنام قائم مقام قانونی مدیون متوفی

(آرڈر ۲۲۔ قاعدہ ۴)

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر منصفی سٹی کانپور

نمبر ابتدائی ۷۶ سنہ ۱۹۳۲ء

نمبر مقدمہ ۳۳۵ سنہ ۱۹۴۱ء

سری گنیش جی مہاراج براجمان مندر موسومہ نرائن پرشاد برمعہ بھٹ واقع گولا محال نیا گنج شہر کانپور ڈگریدار مدعی۔

بنام بھیروں چودھری مدیون مدعا علیہ

بنام ۱۔ ببن } ولد بھیروں چودھری قوم کہٹک
۲۔ لالہ } ساکن قلی بازار ٹھکانہ شہر کانپور

۳۔ برجا بالغ دہم۔ امیرے ۵۔ بچے نابالغان بولایت ببن پدر خود پسران ببن اقوام کہٹک ساکنان قلی بازار شہر کانپور

ہرگاہ سری گنیش جی مدعی نے ایک نالش اس عدالت میں بتاریخ ماہ سنہ ۱۹۳ء بنام بھیروں چودھری مدعا علیہ کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہوگیا اور ہرگاہ مدعی مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ تم بھیروں چودھری متوفی مذکور کے قائم مقام قانونی ہو اور چاہتا ہے کہ تم بجائے اس کے مدعا علیہ بنائے جاؤ۔

لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن اس عدالت میں حاضر ہوکر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کرو اور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم بسنت لال منصرم
عدالت سٹی منصفی شہر کانپور

(مہر عدالت)

بحکم جناب ڈاکٹر ایل این مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر شہر کانپور باختیار انسالوینسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

انسالوینسی نمبر ۵۲ سنہ ۱۹۴۱ء

بمقدمہ لالہ متھرا پرشاد عمر ۵۲ سال ولد لالہ بابورام قوم ویش ساکن دہنکوٹی کلکٹر گنج کانپور مالک فرم موسومہ بابورام متھرا پرشاد خاندان مشترکہ نیاگنج کانپور قرضخواہ سایل

بنام لالہ سورج نرائن عرف سورج پرشاد عمر تخمیناً ۵۴ سال ولد لالہ بہاری لال کھتری ساکن مونڈھا ٹولی رنجیت پوروہ کانپور قرضدار فریق ثانی

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ قرضخواہ سایل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست بنسبت اس امر کے گذرانی ہے کہ لالہ سورج نرائن عرف سورج پرشاد قرضدار فریق ثانی دیوالیہ قرار دئے جاویں اور عدالت نے بتاریخ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء بغرض سماعت درخواست مذکور کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

شخصی حکومت کا خاتمہ کیا جائے

لکھنؤ۔ ۱۶ نومبر۔ مسٹر سری رام سیٹھ جنرل سکریٹری یو۔ پی ہندو مہاسبھا ایک بیان میں لکھتے ہیں کہ اب جبکہ گاندھی جی کے بیان کے بعد کانگریس کے اپنے پارلیمنٹری پروگرام کو سنبھالنے کی کوئی امید نہیں رہی، کانگریس کے لیڈروں کو چاہئے کہ وہ حقیقت پرستی کی نگاہ سے واقعات اور حالات کو دیکھیں اور کانگریسی کارکنوں کو ہدایت کردیں کہ وہ اسمبلیوں سے اپنی نشستیں خالی کردیں تاکہ ووٹروں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا موقعہ مل سکے جو ان کے حقوق کی حفاظت کریں اور ساتوں صوبوں میں شخصی حکومت ختم کردیں۔

بنگ کاک۔ ۱۵ نومبر ملک کے بچاؤ کیلئے ایک سپریم کمانڈ قائم کردیا گیا ہے وزیر اعظم سپریم کمانڈر اور ڈیفنس منسٹر ڈپٹی کمانڈر مقرر ہوئے ہیں

کاکیشیا پر حملہ کی تیاریاں

سٹاک ہام۔ ۱۶ نومبر۔ سٹاک ہام کے اخبار "دانیکا ملاڈٹ" کا بیان ہے کہ جرمن ہائی کمان شمالی کاکیشیا پر حملہ کے انتظامات تیزی سے مکمل کر رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے جرمن کمانڈر انچیف جنرل فان براشش ٹلر کے ہیڈ کوارٹر میں پہونچا ہوا ہے جنرل گوئرنگ اور ہر فان رابن ٹروپ بھی اس جگہ پہونچے ہوئے ہیں جہاں کئی دن سے کانفرنسیں ہورہی ہیں۔ جنرل گوئرنگ کا یقین ہے کہ کریچ پر قبضہ کے فوراً بعد جرمن فوجیں ہوائی چھتریوں اور فوج بردار جہازوں کی مدد سے کاکیشیا پر اتر سکتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہوائی چھتریوں اور فوج بردار جہاز اکٹھے کئے جارہے ہیں۔

حبش کی ایک پہاڑی پر انگریزوں کا قبضہ

نیروبی۔ ۱۵ نومبر برطانی ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ برطانی فوجوں نے سخت لڑائی کے بعد گونڈار کے اتر پورب میں ۱۲ میل کے فاصلہ پر کانٹ کی پہاڑی پر قبضہ کرلیا ہے

جرمن فوجیں لیبیا کو

لندن ۱۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجیں لیبیا کو جانے کے لئے درہ برینر کی راہ سے دھڑا دھڑ اٹلی میں آکر برنڈسی نیپلز اور اٹلی کی دیگر بندرگاہوں میں جمع ہورہی ہیں۔ برطانی ہوائی جہاز ان بندرگاہوں پر بمباری کررہے ہیں۔ جرمنوں کی طرف سے اس امر کی کوشش بھی جاری ہے کہ جرمن فوجوں کو لیبیا میں ہوائی جہازوں کی مدد سے اتارا جائے۔

کلکتہ سے حاجیوں کے جہاز کی روانگی

کلکتہ۔ ۹ نومبر۔ آج کلکتہ سے بذریعہ جہاز ۱۳۵۱ زائرین حج روانہ ہوئے۔ ان میں ۳۳ چینی مسلمان بھی ہیں۔ جو تبت کے پہاڑی رستے پیدل طے کرکے ۹ مہینے میں ترکستان سے کلکتہ پہونچے تھے۔ زائرین میں تقریباً ۵۰ عورتیں بھی شامل ہیں۔

دیہاتی صنعتوں کیلئے سرکاری قرض

لکھنؤ ۱۸ نومبر۔ حکومت یو۔ پی نے دیہاتی صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے سستے سود کے قرضے دینا منظور کیا ہے ان کی ادائیگی کیلئے سات سال تک کی مہلت ہوگی۔

فوج کیلئے مزید سات ارب ڈالر

واشنگٹن۔ ۱۸ نومبر پریذیڈنٹ روزولٹ نے کانگریس سے فوج کے لئے ۶ ارب ۸۶ کروڑ ۷ لاکھ ڈالر کی رقم کا مطالبہ کیا ہے۔

سمندری بیڑہ کے لئے ایک ارب ۷۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا ہے۔

۶ کروڑ ۷ لاکھ ڈالر کی رقم فلپائنز کی فوج پر خرچ کیلئے طلب کی گئی ہے۔

ضخامت کے لحاظ سے اخباروں کی قیمت

نئی دہلی۔ ۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اخبارات کی ان کے حجم کے لحاظ سے قیمتیں مقرر کرنے کے سوال پر غور کررہی ہے۔ یہ تجویز انڈین نیوز پیپر سوسائٹی کے ڈیپوٹیشن نے ۵ نومبر کو کامرس ممبر کے سامنے پیش کی تھی۔ کیونکہ اخبارات کاغذ کی درآمد کرنے والوں کو نرخ آرڈر دینا چاہتے ہیں۔ اسی لئے سنہ ۱۹۴۰ء کے خرچ کی ۷۰ فیصدی کی بنیاد پر چھ ماہ کیلئے کاغذ کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ اخبارات نے اپنے خرچ کی جو تفصیلات بھیجی ہیں ان کو پرکھا جارہا ہے۔

قاہرہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس

قاہرہ۔ ۱۷ نومبر۔ مصر کی پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح پادشاہ کی تقریر سے ہوا جسے وزیراعظم نے پڑھکر سنایا انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت قلعہ بندیوں مسلح فوجوں اور آبادی کو محفوظ رکھنے کے معاملوں پر توجہ دے رہی ہے اور مصر برطانیہ کا شکرگذار ہے جسنے پناہ گاہیں بنانے کیلئے دس لاکھ پونڈ کا عطیہ دیا

گیہوں اور آٹا باہر بھیجنے کی ممانعت

دہلی۔ ۱۸ نومبر حکومت ہند نے آج گزٹ آف انڈیا میں اعلان کیا ہے جس کی رو سے ہندوستان سے دوسرے ملکوں کو جن میں برطانی سلطنت بھی شامل ہے گیہوں اور آٹا برآمد کرنے کی ممانعت کردی ہے۔ یہ برآمد صرف ایک اجازت نامے کے ماتحت ہی ہوسکے گی جو مرکزی حکومت سے حاصل ہوگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ے ششماہی ۱۲؍ ممالک غیر سالانہ ۳ے ششماہی ۱۲؍

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۹ ذی قعدہ سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۸

ادبیات

مشرکِ اولیٰ

مولانا سیماب کی ایک نظم کا جواب

از جناب مولانا محمد ذاکر صاحب ذاکر

جناب سیماب اکبر آبادی کی شہرۂ آفاق نظم "موحدِ اعظم" صداقت یکم نومبر ۱۹۴۱ء میں شائع ہو چکی ہے جس میں جناب سیماب نے شیطان کو سب سے بڑا موحد قرار دیا ہے اور سجدۂ آدم کے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کا سبب یہ بتایا ہے۔ کہ شیطان ذات احدیت کے عشق و محبت میں اس قدر سرشار تھا کہ اُس نے غیر کو اپنا محبوب و مسجود بنانا گوارا نہیں کیا یہ عقیدہ اسلامی نقطۂ نظر کے خلاف ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے شیطان کو راندۂ درگاہ کرنے کے بعد اس پر اس لئے لعنت کی اور انسان کو اس کی پیروی سے منع کیا ہے۔ انہی خیالات سے متاثر ہو کر جناب ذاکر صاحب نے "مشرکِ اولیٰ" کے عنوان سے ذیل کی نظم لکھی ہے جس میں انہوں نے اسلامی نقطۂ نظر سے شیطان کا صحیح مقام پیش کیا ہے جو ہم معصر مدینہ کے شکریہ کے ساتھ درج کر رہے ہیں"۔

یہ فرمایا خدا نے خلقتاً "ابلیس ناری ہے
یقیناً امرِ ربی سے ہے وابستہ وجود اس کا
بنا بر تنگ ظرفی علم کا اُس پر اثر یہ تھا
نہیں ہے جز خدا عالم کوئی عرفان کامل کا
سمجھتا تھا بزعمِ علم و طاعت، استعذ باللہ
سمجھتا تھا کہ مجھ پر خاتمہ ہے رب کی قدرت کا

فرشتوں کا معلم راندۂ درگاہ باری ہے"
دیا تھا رب نے اُس کو بادۂ عرفاں کا اک قطرا
کہ نخوت اور تکبر سے ہوا آلودہ سر اس کا
قسم اللہ کی، ابلیس ان معنوں میں جاہل تھا
نہ پیدا کر سکے گا مجھ سے افضل رب کوئی بندہ
خدا کو بھول کر عاشق بنا وہ اپنی فطرت کا

جوابِ قدرتِ حق چوں شمرداو ہستی خودرا
موحد از کجا شد؟ بود شیطاں مشرکِ اولیٰ

کیا جب حضرتِ آدم کو پیدا رب نے مٹی سے
ادا کر سجدۂ آدمؑ "ہمارا ہے یہی منشا"
نضیلت علم الاسماء سے ہی بخشی رب نے انساں کو
خدا کے سامنے بھی جب خودی کا آئینہ دیکھا
ضیائے عشق سے ہوتی جو اُس کی روح نورانی
کلام اللہ سے تعلیم یہ پائی مسلماں نے
عبادت اُس نے اُکی بہر عبادت کبر میں آکر

دیا ابلیس کو فرماں "آدم تجھ سے افضل ہے"
ثبوتِ انکساری دے اگر دعویٰ ہے الفت کا"
ملا اپنی جہالت کا ثبوت پختہ شیطاں کو
تو جسم اپنا نظر آیا اُسے آتش کا اک شعلا
تو عظمت پیکرِ خاکی میں بھی رب کی نظر آتی
بوجہ کبر و نخوت حکم ٹالا رب کا شیطاں نے
نہ بھولا وہ خودی کو بھی خدا کے آستانے پر

خلوصِ عشق اکنوں در دل شیطاں کجا باشد
بدیں صورت بگو او عاشقِ یزداں کجا باشد

صفات و ذاتِ حق ہیں لازوال و قائم و باقی
صفات و ذاتِ حق میں رشتۂ توحید قائم ہے
خدا کا حکم سجدہ بھی ادائے حسنِ کامل تھی
خدا کے روبرو آدم کو سجدہ امرِ ربی تھا
نہ تھا ترکیبِ آب و گِل کو سجدہ، سجدۂ آدمؑ
محض تھا اعترافِ شانِ ربی، سجدۂ آدمؑ
بغیر حکم خدا کے نیتِ سجدہ اگر کرتا

زمین و آسماں کون و مکاں ہیں بالیقیں فانی
خدا کا حکم بھی منسوب ہے ذاتِ خدا ہی سے
مگر مغرور شیطاں کی نظر میں یہ نہیں بھاتی
کہ ذاتِ حق سے تھا منسوب ان معنوں میں سجدا
طریقہ تھا اک تعظیم رب کا سجدۂ آدمؑ
فقط تھی آزمائش صدق دل کی، سجدۂ آدم
تو بیشک سجدۂ آدم بھی پھر اک شرکِ خالص تھا

چرا گوئی کہ خبطے بود حکم سجدۂ آدمؑ؟
تصدق دل بشو تائب، لبا شد نا خدا رحم

یہی تھا شرکِ شیطانی کہ حکم اللہ کا ٹالا
دلِ شیطاں سے غائب تھا وفا کا جذبِ کامل

یہ بدعت تھی کہ شیطاں کا ارادہ اس میں شامل تھا
محبت اور عبادت اس کی تھی اک سعیِ لاحاصل

دنیائے اسلام

اندرونِ مصر

مترجمہ مسٹر شفقت اللہ صاحب کرمانی

گذشتہ سے پیوستہ

ان کے والد شاہ فاروق نے اٹلی میں تعلیم پائی اور اطالوی فوج میں تربیت حاصل کی۔ ان کے مشیر خاص عرصے سے نرم رَد علی ہیر پاشا شاہی جماعت کے لیڈر رہے ہیں۔ حال ہی میں برطانوی سفیر سر مائلس لیمپسن نے ان پر دباؤ ڈالا کہ وہ اٹلی اور جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیں اور اسی مسئلہ پر انہوں نے گذشتہ جون میں استعفےٰ دے دیا۔

مصر میں بہت سے سیاستداں بھی ہیں جو جرمنوں کے تو خلاف ہیں مگر برطانیہ کے ساتھ بھی نہیں ہیں۔ سابق وزیر اعظم صابری پاشا بھی ان ہی میں سے تھے۔ پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس میں وہ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے انتقال کر گئے۔ موجودہ وزیر اعظم حسین سری پاشا بھی اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں مصر کی موجودہ سیاست میں محال مجسم یہ ہے کہ سعدی یا قومی جماعت جرمنوں اور اطالویوں کے خلاف اعلان جنگ کے لئے چلا رہی ہے اور یہی جمعیۃ برطانیہ کے سخت خلاف رہی ہے۔

نیاز و ناز میں قائم نہ رکھا امتیاز اُس نے
محض جو التہابِ کبر تھا رگ رگ میں شیطاں کی
نہیں جائز غرور و تمکنت ہرگز محبت میں
فقط خوشنودیٔ معشوق الفت کا تقاضہ ہے

"تکبر" کر کے زائل کر دیا سوز و گداز اُس نے
اُسے کیونکر سمجھ لیں تھی وہ سوزِ عشقِ یزدانی
تکبر آ نہیں سکتا کبھی عاشق کی فطرت میں
نیاز و عجز و تسلیم و رضا عاشق کا شیوہ ہے

بہ پیشِ نازِ خوباں نازِ عاشق ہیچ می باشد
درونِ قلبِ خود سر جذبِ عاشق ہیچ می باشد

قسم اللہ کی یکتا ہے جو خلاق دو عالم
قیامت تک فقط حکم خداوندی سے زندہ ہے
جو بندہ ہے وہ مالک کے برابر ہو نہیں سکتا
بھلانا چاہتا ہے یادِ حق ہر شخص کے دل سے
نہیں ہرگز مشیت میں خدا کی دخل شیطاں کا
بشر کو منع فرمایا ہے یوں تقلید سے اسکی
چلانا چاہتا ہے اس لئے راہِ ضلالت پر

وہ ہی ہے خالقِ شیطاں وہی ہی خالقِ آدم
مگر شیطان پھر مخلوق ہے اور رب کا بندہ ہے
حقیقت ہے کہ شیطاں رب کا ہمسر ہو نہیں سکتا
خدائے برتر و بالا کا بھی ابلیس دشمن ہے
ذریعہ ہے فقط توفیق رب تمیز یزداں کا
مشرف عشق سے اللہ کے ہو نسل انسانی
کہ رشک آتا ہے اسکو نسلِ آدم کی شرافت پر

بگیر از من کہ میدانم بخوبی شر شیطاں را
کہ ایں مردود در دنیا فریبد نسلِ انساں را

موحد بالیقیں تھا ہر نبی اللہ کا پیارا
محمد مصطفےٰ اصلِ علی، سردارِ دو عالم
ہے شاہد آج بھی سارا زمانہ اس حقیقت کا

مبلغ تھا ہر اک پیغامبر پیغامِ وحدت کا
قسم اللہ کی تھے آپ ہی "موحدِ اعظم"
کہ دنیا کو دیا اسلام ہی نے درسِ وحدت کا

چراغِ نورِ حق اسلام است ایں بالیقیں میداں
چہ نسبت نور را از ظلمت ردیابی شیطاں

مسلماں تو پجاری ہے فقط اللہ واحد کا
خدا کا شکر ہے "سبحان ربی" کہہ تو لیتا ہے
حضورِ قلب تو ہے منحصر توفیقِ ربی پر
فریضہ وہ ادا کرتا ہے ٹالا جسکو شیطاں نے
نیازِ بندگی اسلام نے اسکو سکھایا ہے
مسلماں کے لئے تو ساری دنیا ایک مسجد ہے
مگر یہ مصلحت مضمر ہے مسجد کی عبادت میں

پرستش ابر و باد و سنگ کی ہرگز نہیں کرتا
جو حق نے اسکو سکھلائی وہ گنتی گن تو لیتا ہے
کبھی اس کو عطا کرتا ہے یہ بھی خالقِ اکبر
فضیلت اسکو بخشی اسلئے شیطاں نے زرداں نے
دل اس کا پاک ہی ابلیس کے کبر و تکبر سے
جہاں چاہے خدا کے سامنے سجدہ ادا کر لے
کہ گوہر دل کے جڑ جائیں وہاں سلکِ محبت میں

بگیرم در سرائے دہر ہر لمحہ خدا کا رم
دلے ایماں را از غلبۂ شیطاں نگہدارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو جس عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۹ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۴۸

ایڈیٹوریل نوٹ

سر سکندر حیات خاں کی تجویز

سر سکندر حیات خاں نے سونی پت کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے آئینی کے متعلق جو تجویز بیان کی اسمیں صوبائی خود مختاری اور مرکز دونوں کو مانا گیا ہے۔ سر سکندر حیات خاں کا مجوزہ آئین مسٹر جناح اور مسلم لیگ کے پاکستان سے بہت مختلف ہے جہانتک صوبوں کی خود مختاری کا تعلق ہے کانگریس نے کبھی اس سے انکار نہیں کیا بلکہ وہ اس کی حامی رہی ہے۔ سر سکندر حیات خاں کا یہ طرز عمل پرانا ہو چکا ہے کہ پنجاب کے اندر وہ پاکستان کی حمایت نہیں کرتے اور پنجاب کے باہر اپنے آپ کو خالص مسلم لیگی روپ میں پیش کرتے ہیں سر سکندر حیات خاں اس رویہ سے چاہے اپنی وزارت کو مستحکم بنائے رکھیں لیکن وہ کوئی خاص مشن پورا نہیں کر سکتے مسلم لیگ اور مسٹر جناح کسی حالت میں مرکزی حکومت ملنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ سر سکندر ان سے صاف صاف اپنا اختلاف کیوں ظاہر نہیں کرتے جبتک انمیں یہ جرأت پیدا نہیں ہوتی پبلک جلسوں میں تجویزیں پیش کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

برطانیہ اور امریکہ کو دھمکی

(برلن ۲۶ر نومبر) جرمن ٹنک اور جھپکیلے بمبار یوروپ کو بغاوت سے بچائیں گے۔ یہ ہے وہ نکتہ جو ہر فان ٹروپ نے کمیونزم کے خلاف معاہدہ پر دستخط کرنے والوں کی پیج پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ رابن ٹروپ نے کہا کہ مسٹر چرچل کو معلوم ہونا چاہئے کہ ٹنکوں اور جھپکیلے بمباروں نے غیر مسلح علاقہ میں بغاوت کے تمام امکانات کو ختم کر دیا ہے اور اہل یوروپ بغاوت کی طرف ذرا بھی مائل نہیں ہیں۔ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ "ہمارے براعظم کی تعمیر تو ایک دن میں مکمل نہیں ہو سکتی پیدا ہوتے وقت تکلیف کا ہونا ناگزیر ہے۔ اہل یوروپ کی اکثریت اس نکتہ پر پوری طرح متفق ہے کہ اس براعظم پر آیندہ برطانیہ کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

پریذیڈنٹ روزولٹ پر شدید حملے کرتے ہوئے رابن ٹروپ نے کہا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ کی پالیسی کے نتیجہ میں امریکی قوم ہولناک مصائب میں گرفتار ہو جائے گی۔ ریاستہائے امریکہ کی امداد حاصل کرنے کے بعد بھی برطانیہ خشکی پر، سمندر میں اور ہوا میں جرمنی اور اس کے ساتھیوں کی برابری کو نہیں پہنچ سکتا۔ سارے امکانات برطانیہ کے خلاف ہیں۔ جب جرمنی اور اسکے ساتھیوں کی اصلی ہوائی، بری اور بحری فوجیں جزائر برطانیہ پر حملہ آور ہونگی تو برطانیہ کی ساری کوششیں بیکار ثابت ہوں گی اور اسے جلد یا بدیر شکست کھانی پڑے گی جرمنی نے کبھی صلح کی افواہ نہیں چھوڑی اسکا صلح کرنیکا نہ اب ارادہ ہے اور نہ آیندہ ہوگا۔

یوروپ میں بغاوت کے امکان کو ——— جو اٹلی پر عائد ہوتا ہے ——— نظر انداز کرتے ہوئے رابن ٹروپ نے کہا کہ اگر حالات یہ نہ ہوئے اور جرمنی کو شکست پر شکست ہوئی تو بھی جرمنی کی نیشنل سوشلزم ہرگز شکست نہ مانیگی تاریخ میں بھی پہلی بار یوروپ نے اتحاد کا راستہ اختیار کیا ہے

یوروپ میں اتنی گنجائش ہے کہ اگر ضروری ہوا تو وہ بلا کسی بڑے خطرے میں پڑے ۳۰ برس تک لڑائی جاری رکھ سکتا ہے۔

جاپان کا ذکر کرتے ہوئے رابن ٹروپ نے کہا کہ روس کی شکست کے بعد جاپان کو نکال کر بھی محوری قوتوں کے پاس برطانیہ اور امریکہ دونوں سے زیادہ ہتھیار ہوں گے جاپان اور اس کے دوستوں کی زیر نگرانی مشرق بعید میں نیا نظام ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ کوئی اس رفتار کو نہیں روک سکتا۔

روس کو تقسیم کرنا

مانچسٹر گارڈین (لندن) کا نامہ نگار ۱۶ر نومبر کو ایک اداریہ میں لکھتا ہے کہ ہٹلر نے "میری جدوجہد" میں مشرقی یوروپ کے موضوع پر جو کچھ لکھا تھا صرف اسی پر نہیں بلکہ جرمن افسروں، مدبروں اور اخبار نویسوں نے اس موضوع پر پہلے اور اب جو کچھ لکھا ہے اس پر اسوقت عمل کیا جا رہا ہے۔

ہٹلر کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ "اس کے مشرقی یوروپ کے ماہر" ڈاکٹر روزنبرگ کے فلسفیانہ خیالات طفلانہ ہیں اور یہ واقعہ بھی ہے مگر اس کے باوجود ہٹلر اس کو جرمنی تعلیمی پالیسی کا انچارج بنانے سے باز نہیں رہا۔ لطف یہ ہے کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ مشرقی یوروپ خاصکر روس کے متعلق خود ہٹلر کے خیالات ہمیشہ روزنبرگ سے ملتے جلتے رہے ان سب کی بنیاد جرمن شہنشاہیت کے مفاد کے لئے نسلی اصول برتنے پر رہی ہے۔

جرمنی کی جدید سرحد سے مشرق کی طرف کے تمام یوروپ کو نو آبادیاتی درجہ کا بنا دیا جائے گا اسی وجہ سے روزنبرگ کو مقبوضہ مشرقی سرحد کا وزیر بنایا گیا ہے۔ بالٹک کی ریاستیں لتھونیا اور لٹویا الگ الگ حکومتی حلقے بنائی جائیں گی۔ واضح رہے کہ روزنبرگ خود بھی بالٹک کے ممالک کا باشندہ ہے دوسرا حکومتی حلقہ پولینڈ اور روس کے دو تہائی اضلاع کا ہوگا اور یوکرین ایک جداگانہ حلقہ ہوگا۔ حالانکہ فی الحال کچھ دنوں تک پولینڈ اور روس کے یوکرین کے صرف وہی حصہ غیر فوجی جرمن انتظام کے تحت آئیگا جو حقیقی جنگی حلقہ کے باہر ہے۔

اس طرح ہٹلر کی اصل تجویز (یعنی روس کو مختلف آئینی قومیتوں میں تقسیم کر دینا) جیسی کہ "میری جدوجہد" میں بیان کی گئی ہے۔ واقعی صورت اختیار کر رہی ہے۔ گزشتہ جنگ میں بھی یہی کوشش کی گئی تھی کہ اور گزشتہ جنگ سے پہلے بھی متعدد بار جرمنوں کی یہی تجویز تھی۔

جمہوریت کی سچی بنیاد

مرکزی اسمبلی میں مسٹر جوشی کے رزولیوشن کے جواب میں حکومت ہند کی طرف سے جو بیان دیا گیا تھا اس پر گزشتہ ہفتہ لندن ٹائمز نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ذمہ داری میں براہ راست شرکت ہی جمہوریت کی سچی بنیاد ہے۔ اس کے جواب میں ٹائمز میں جو خطوط چھپے ہیں ایک مسٹر کارل ہیتھ چیرمین ہندوستانی مصالحتی گروپ کا ہے جنہیں ہندوستان کے مطالبہ کی حمایت کی گئی ہے اور دوسرے خط میں پارلیمنٹ کے کنزرویٹو ممبر سر الفریڈ ناکس نے کانگریس کی پالیسی پر نکتہ چینی کی ہے۔ مسٹر ہیتھ لکھتے ہیں کہ حکومت ہند نے مسٹر جوشی کی تحریک کے جواب میں جو نا رضامندی ظاہر کی ہے اس پر برطانیہ میں بھی ہندوستان سے کچھ کم مایوسی نہیں ہوگی۔ ہندوستان کے بعض لیڈروں کے رویہ کی بابت خواہ کچھ خیال کیوں نہ قائم کیا جائے لیکن موجودہ جمود کو توڑنے کی ذمہ داری حکومت پر ہے کیونکہ حکومت اصرار کے ساتھ یہ کہہ رہی ہے کہ اب بھی ہندوستان کی انتظامی ذمہ داری اسی پر ہے۔

حال ہی میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہندوستان کے مختلف مذہبوں، نسلوں اور معاہدوں میں اتحاد و تعاون پیدا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے گی۔ اسکا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر ہیتھ لکھتے ہیں کہ اس بات کا انتظار کرنا کافی نہیں ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ کب خود بخود حل ہو۔ افسوس کہ مسٹر ایمری نے اپنی مانچسٹر کی تقریر میں کسی نئی تعمیری کوشش کا ذکر نہیں کیا اور کسی ایسے عزم و ارادہ کا اظہار نہیں کیا جس سے مصالحت کا راستہ پیدا ہو جائے جسے فریقین دل سے چاہتے ہیں اور دونوں کو اس کی ضرورت ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

ہندو کے بمبئی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ مسٹر سی راجگوپال آچاریہ اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی سے چار روز تک تبادلہ خیالات کرنے کے بعد مہاتما گاندھی اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے رضامند ہو گئے ہیں کہ کانگریس کی موجودہ پالیسی اور پروگرام میں نظر ثانی ہونی چاہئے یا نہیں؟ اگر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا تو اس امر کا پورا امکان ہے کہ مہاتما گاندھی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بلانے پر رضامند ہو جائیں۔ ڈاکٹر پٹا بھی سیتا رامیہ جو واردھا میں گاندھی جی سے مل کر آئے ہیں انہوں نے بھی ایک انٹرویو میں کہا کہ مستقبل قریب میں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس ممکن ہی نہیں بلکہ یقینی بھی ہیں۔ اجلاس کب ہوں؟ اس کا دار و مدار سیاسی قیدیوں کی رہائی پر ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اس وقت واردھا میں لیڈروں میں جو بات چیت ہو رہی ہے وہ بالکل بے ضابطہ ہے۔ نیز مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو اس میں شریک نہیں ہیں اس لئے اس معاملہ پر کہ آیا کانگریس کی پالیسی میں تبدیلی ہوگی یا نہیں اس وقت کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

لیبیا کی لڑائی

لیبیا کے علاقہ میں برطانی حملہ ۱۹ر نومبر کو شروع ہوا تھا اس تاریخ سے لیکر کل تک کی جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اب تک پالا برطانی فوجوں ہی کے ہاتھ ہے اور بہت جلد یہ خبر آنے والی ہے کہ بڑھتی ہوئی برطانی فوجیں تبروک کی فوجوں سے جا ملیں۔ سدی عمر اور باردیا کے علاقے برطانی فوجوں نے فتح کر لئے ہیں اور بہت سے جرمن اور اطالوی سپاہی قید کر لئے گئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس علاقہ میں جتنے جرمن ٹنک تھے ان میں سے آدھے تباہ ہو چکے ہیں۔ یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ مقابلہ دراصل جرمن اور برطانی فوجوں کا ہے جہاں تک اطالوی فوجوں کا تعلق ہے جب سے اٹلی موجودہ جنگ میں شریک ہوا ہے انکا بودا پن ضرب المثل رہا ہے۔ اور مسٹر چرچل کی یہ بات بالکل ٹھیک ثابت ہوئی کہ جس طرح گزشتہ جنگ میں اٹلی ہمارا ساتھی ہونے کی حیثیت سے ہمارے گلے کا پتھر ثابت ہوا تھا۔ اسی طرح اس مرتبہ جرمنی کے لئے ثابت ہوگا۔

---

۴۴ سے تیار کی جا رہی ہیں۔ اس کام کے واسطے اہلکاران شہر میں گشت کر رہے ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ باشندگان شہر انکو معلومات ضروری کے مہیا کرنے میں امداد دیں گے۔ عموماً ایسے لوگ (مرد یا عورت) جنکی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو اور کانسٹی چوئنسی (constituency) کے اندر -/2 روپیہ ماہوار (یا -/8/- ماہوار اچھوت ذاتوں کے واسطے) کی حیثیت کے مکان کے مالک یا کرایہ دار ہوں ووٹر بننے کے مستحق ہیں۔

کچہری کلکٹری کانپور — کیشو چند شکلا
مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۴۱ء — ڈسٹرکٹ الکشن افسر

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۴ر نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ ۔ ایم ۔ تسیمی ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا اور مالی کمیٹی کا پاس شدہ بجٹ منظور کر لیا گیا۔ بعد ازاں مسٹر عبدالرزاق نے میڈیکل افسر آف ہیلتھ کے کام پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ کام خراب ہونے کی وجہ سے الاؤنس بند کر دیا جائے، بابو دوارکا پرشاد سنگھ، بابو گوپرشاد کپور وغیرہ نے اسکی مخالفت کی اور بالآخر یہ طے پایا کہ یہ معاملہ تحقیقات کے لئے چیرمین صاحب کے سپرد کر دیا جائے۔ اور وہ شہر کی صفائی کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریں۔ یہ بھی طے ہوا کہ میڈیکل افسر آف ہیلتھ شہر کے امدادی دواخانوں اور ہسپتالوں کے متعلق اپنی رپورٹ دیں کیونکہ بعض بالکل نمائشی ہیں۔ ایک رزولیوشن اس مفہوم کا بھی پاس ہوا کہ جن طلبا پر اسٹرائک کے سلسلہ میں مقدمات چل رہے ہیں انکے لئے حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ واپس کر لئے جائیں۔

مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس

۲۳ و ۲۴ر نومبر کو حلیم مسلم کالج میں یو۔پی مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس نواب صادق علی خاں صاحب ایم۔ایل۔اے (سنٹرل) سی۔پی کی صدارت میں ہوا۔ علاوہ جناب صدر کے بہت سے حضرات باہر سے بھی تشریف لائے تھے۔

حاجی محمد سمیع صاحب سینئر وائس چیرمین میونسپل بورڈ کانپور نے بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ اپنا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے کہا کہ مسلمان طلبا کو دنیا کا رنگ دیکھتے ہوئے اپنی تنظیم کی سب سے پہلے کوشش کرنا چاہئے۔ (پورا خطبۂ صدارت اخبار ہذا کے صفحہ ۹ پر درج ہے)

مسٹر ظہیر الحسن لاری - ایم - ایل - اے - چودھری خلیق الزماں ایم - ایل - اے - مسٹر محمد رفیق ایڈوکیٹ اور بیگم اعزاز رسول صاحبہ نے تقریریں کیں۔

بہت سے رزولیوشن پاس ہوئے جیمیں آل انڈیا مسلم لیگ پر اعتماد اور علامہ مشرقی کے رہا کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور کل صوبہ یو۔پی میں ۵ر دسمبر کو علامہ مشرقی ڈے منانے کا رزولیوشن بھی منظور کیا گیا ہے۔ اور ایک دوسرے رزولیوشن میں یونیورسٹی یونین کے خلاف مسلم اسٹوڈنٹ کی شکایات دور کرنے کی الہ آباد یونیورسٹی سے درخواست کی گئی ہے۔

جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہو رہا ہے جلسۂ نثر کی صدارت کے لئے مولانا عبدالسلام صاحب ندوی مصنف شعر الہند اور جلسۂ نظم کی صدارت کے لئے بہار اجکیا رآف محمود آباد تشریف لا رہے ہیں۔ مشہور ادیب اور شاعر حضرات بھی تشریف لا رہے ہیں۔ انجمن کی ورکنگ کمیٹی پوری جدوجہد کے ساتھ مصروف انتظامات ہے۔ اسکے علاوہ انتظامات کے لئے متعدد سب کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ ۶ر دسمبر ۴ بجے دن کو نثر کا اجلاس کرائسٹ چرچ اسکول کے ہال میں ہوگا اور ۸ بجے رات کو نظم کا اجلاس بالکاودیالیہ ہال میں ہوگا۔

مسٹر محمد شریف صاحب مینجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹکسٹری کی طرف سے ۶ر دسمبر ۷ بجے رات کو ڈنر ہوگا۔ مولانا عبدالسلام صاحب ندوی مصنف شعر الہند کا مرتبہ اردو ادب میں بہت بلند ہے لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر نثر کے اجلاس میں ضرور شریک ہو کر انکے خطبہ سے مستفید ہونگے۔

جانوروں کی نمائش

۲۹ر نومبر کو ہز اکسلنسی گورنر صاحب صوبہ نے مسٹر ایل۔پی۔ مئیکاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ساتھ مقامی ایس۔پی۔سی۔اے کی طرف سے قائم کی ہوئی جانوروں کی نمائش کا معائنہ کیا اور انعامات تقسیم کئے۔

سالگرہ

مارواڑی کالج کے اسٹاف اور انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے ڈاکٹر ایس این باجپائی بالکا ودیالیہ کالج کی ۵۰ ویں سالگرہ منائی گئی اور آپ کی خدمات کا ذکر کیا گیا۔

بورڈ کی فیاضی

کانپور میونسپل بورڈ نے مسٹر لیاقت اللہ سینیٹری انسپکٹر کی وفات پر ہاتمی رزولیوشن پاس کرنے کے علاوہ انکے صاحبزادہ کو ۴۰ روپیہ ماہوار کا تعلیمی وظیفہ دینا منظور کیا ہے اور ۳۰ سال کا پونشن منظور کرنے کے لئے کمشنر صاحب سے سفارش کی ہے۔

یو۔پی اسٹوڈنٹ کانفرنس

یو۔پی اسٹوڈنٹ کانفرنس کا اجلاس ۷ر دسمبر کو پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہوگا اسکی صدارت کے لئے سندھ پراونشل کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ ڈاکٹر چوتھرام منتخب ہوئے ہیں اور جلسہ کا افتتاح میاں افتخار الدین پریسیڈنٹ پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کرینگے۔ اس کے ساتھ یو۔پی کلچرل کانفرنس کا بھی انتظام ہو رہا ہے مس اندرا نہرو - مسٹر اسما - ایم - جوشی ایم۔ال۔اے اور سرلا دھاکشن نے شریک ہونے کا وعدہ کیا ہے۔

میونسپل ایمپلائز یونین

کانپور میونسپل ایمپلائز یونین میں یہ طے ہوا ہے کہ ایک ڈیپوٹیشن گرانی غلہ الاؤنس کے سلسلہ میں میونسپل حکام سے ملاقات کرے۔

سوشل ڈنر

وائی - ڈبلو - سی - اے کی طرف سے ایک جائنٹ کمیونل ڈنر دیا گیا جسمیں تقریباً ڈھائی سو ہندو مسلمان اور عیسائیوں نے شرکت کی اس موقع کے لئے ایک عمدہ پروگرام بنایا گیا تھا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۶ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بصدارت رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایل۔ایل ڈی ایم۔ایل سی۔ منعقد ہوا۔ اے بلاک ناچ گھر براتہ اسکیم میں ۳۰ فیٹ کی سڑک بنانے کے واسطے ۴۰،۳ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔ سی بلاک گوٹھیا میں اسٹارم واٹر نالی بنانے کے واسطے ۲،۸ روپیہ کا تخمینہ پاس ہوا۔

ٹرسٹ کے رقبوں میں انجنیرنگ کے کام کے واسطے اور گوٹھیا کے بلاک اے کے پلاٹ ۹۴ میں ایک پارک بنانے کے واسطے ٹنڈر منظور ہوئے۔

الہ آباد ٹرسٹ کے طرز پر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے بنائے ہوئے ملازمان کے ریٹائر کرنے کے بائی لاز گورنمنٹ بھیجنے کے لئے منظور ہوئے۔ ۹۰۰۰،۴ روپیہ کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔ سال بھر کا اسوقت تک کی فروخت ۷،۶۱۱۱۴ روپیہ کی ہوئی ہے۔

بچت کا ہفتہ

۲۹ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء سے ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء تک کانپور میں نیشنل ڈیفنس سیونگس ویک (بچت کا ہفتہ) منایا جائیگا آخر اکتوبر تک قرضہ جات و سیونگ سارٹیفکٹ کی صورت میں مبلغ ۶۸۲۴۷۰۸ روپیہ کانپور سے ہو چکا ہے لیکن یہ کانپور جیسے شہر کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس لئے وار کمیٹی کی طرف سے بچت کا ہفتہ منایا جا رہا ہے جسمیں اہل شہر سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ زائد سے زائد تعداد میں ڈیفنس سیونگ سارٹیفکٹ خریدیں جو ۱۰ روپیہ سے ۵۰ روپیہ ۱۰۰ روپیہ اور ۵۰۰ روپیہ تک ملتے ہیں۔ ہر دس روپیہ پر تین روپیہ ۹ آنہ دس سال میں منافع ملتا ہے جو انکم ٹیکس سے معاف ہے۔

اس ہفتہ محکمہ ڈاک نے جنرل گنج بزازہ اور دفتر وار کمیٹی میں بھی ڈیفنس سیونگ سارٹیفکٹ فروخت کرنیکا بندوبست کیا ہے۔

پانی بند رہیگا

۲۹ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء سنیچر کے دن ۸ بجے رات سے ۳۰ر نومبر اتوار کے دن ۸ بجے رات تک شہر میں پانی کی سپلائی بالکل بند رہیگی کیونکہ اس وقت پائپ کا نیا کنکشن ہوگا۔

اکز کیٹیو افسر صاحب پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ اس دوران کے لئے وہ پانی کا اسٹاک کر لیں تاکہ تکلیف نہ ہونے پائے۔

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ فہرست ہائے انتخاب کنندگان لوکل سیلف گورنمنٹ

سبد گل

مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے بچپن میں ہیرو اسکول میں تعلیم پائی ہے۔ اس لئے کبھی کبھی اس مادر علمی کی زیارت کے لئے جایا کرتے ہیں اور وہاں کے طلبہ کو کچھ نصیحتیں فرمایا کرتے ہیں۔ رپوٹر کی اطلاع ہے کہ ۳۰ اکتوبر کو آپ وہاں تشریف لیگئے اور طالب علموں کو مخاطب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا۔

"حال کے تجربات سے جو سبق حاصل ہوتاہے وہ یہ ہے کہ کبھی ہمت نہ ہارو، کبھی نہیں، ہرگز نہیں، کسی حال میں نہیں، خواہ کچھ کیوں نہ ہو جائے۔ مصیبت بڑی ہو یا چھوٹی، ہرگز مغلوب و مفتوح نہ ہو جاؤ۔ صرف یقین اور معقولیت کے آگے سر خم کرو، طاقت کے سامنے کبھی مت جھکو، دشمن کی بڑھتی ہوئی اور غالب قوت سے ہرگز مرعوب نہ ہو۔

مسٹر چرچل کی نصیحت بلاشبہ قومی اخلاق اور وطنی محبت کے بنیادی اصول کی ایک مجمل سی تشریح ہے اور چونکہ اس سے دماغوں میں خود اعتمادی اور خودداری ایثار اور سرفروشی اور قوم و وطن کی محبت اور احترام کا انتہائی جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو تھوڑی سی ترمیم و اضافہ کے ساتھ ہندوستانی طلباؤں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور مسٹر چرچل کی زبان سے کہلواتے ہیں کہ:۔

برطانی قوم کو دشمن کے مقابلے میں جو تجربات ہوئے ہیں ان سے ہندوستانی طلبا کو سبق لینا چاہئے اور وہ سبق یہ ہے کہ ہمت نہ ہارو، کبھی نہیں، ہرگز نہیں کسی حال میں نہیں، خواہ کچھ کیوں نہ ہو جائے۔ مصیبت بڑی ہو یا چھوٹی۔ ہرگز مغلوب و مفتوح نہ ہو جاؤ۔ صرف یقین اور معقولیت کے آگے سر خم کرو کسی طاقت کے سامنے کبھی مت جھکو۔ دشمن خواہ وہ کوئی ہو اس کی بڑھتی ہوئی اور غالب طاقت سے ہرگز مرعوب نہ ہو۔

اُمید کہ مسٹر چرچل اس نصیحت کو اٹلانٹک چارٹر بنانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اور اس کے ہندوستانی طلبا تک پہنچ جانے پر مسرت محسوس کرینگے۔

جاپان سے امریکہ کا مطالبہ

بنگ کاک۔ ۲۶ نومبر بنگ کاک ریڈیو نے آج اعلان کیا ہے کہ حالات ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ ممکن ہے کہ تھائی لینڈ کو اپنی ناطرفداری چھوڑنا پڑے اور اپنا بچاؤ کرنا پڑے۔ اس حالت میں وہ دوست قوموں کی امداد کا خیر مقدم کریگا۔ اعلانچی نے یہ بھی کہا کہ یہ امر ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ کہ تھائی لینڈ کو لڑائی میں شامل ہونا پڑے گا۔ گو اس کے متعلق اُمید کی ایک معمولی جھلک ابھی تک باقی ہے۔

حکومت تھائی لینڈ نے اعلان کیا ہے کہ ریزرو فوجوں کی چند جماعتوں کو طلب کرلیا۔

جاپان کیا چاہتا ہے

(۱) حکومت چین کو مزید فوجی اور مالی امداد دیجائے۔
(۲) جاپان کو چین سے نپٹنے کی مکمل آزادی ہو۔
(۳) فوجی بحری اور ہوائی اڈوں کے ذریعہ جاپان کے گرد اور گھیرا نہ ڈالا جائے۔
(۴) مشرقی ایشیا میں جاپان کے حلقۂ اثر کو تسلیم کیا جائے۔
(۵) چینی اور جاپانی سرمایہ کو بحال کیا جائے۔
(۶) تجارتی معاہدہ کو بحال کیا جائے۔
(۷) اور مانچو کو تسلیم کیا جائے۔

سی کلاس کے قیدیوں کا دن منایا جائے

لکھنؤ۔ ۲۵ نومبر بابو موہن لال سکسینہ قائم مقام صدر یو۔پی کانگریس کمیٹی نے اپیل کی ہے کہ ۳۰ نومبر کو اتوار کے دن سی کلاس کے قیدیوں کا دن منایا جائے اور اس دن عام جلسے کرکے لوگوں کو بتایا جائے کہ قیدیوں کو کیا کیا شکایت ہے

ادب لطیف

آنسوؤں کی یادگار

بنگالی زبان کے ایک تمثیل نگار کا اردو ترجمہ

آگرے کے پیلوں سے جھلملاتی اور بل کھاتی ہوئی بہتی چلی جارہی تھی۔ چاند اپنی کرنوں کے چپوؤں سے جمنا کی لہروں میں اپنی نورانی کشتی کھینچتا ہوا نیلے نیلے صاف شفاف آسمان میں سہج سہج آگے بڑھ رہا تھا۔ رات کافی جاچکی تھی۔ ساری دنیا نیند کی چادر تانے محو خواب تھی۔ مگر جمنا کی سطح پر ایک خوبصورت اور شاندار کشتی آہستہ آہستہ بہتی ہوئی جارہی تھی۔ جس میں ایک مرد اور ایک عورت بیٹھے ہوئے قدرت کے اس دلفریب نظارے کا لطف اٹھا رہے تھے۔

عورت نے مرد کی چھاتی سے چپٹے چپٹے کہا۔ آپ دیکھتے ہیں چاند اور تارے ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا ہمارے ہی لئے نکلے ہیں۔"

مرد نے جواب دیا: میں تو یہ کہوں گا کہ اگر تم دریا پر نہ آتیں تو چاند طلوع ہی نہ ہوتا۔ یہ تمہارے مکھڑے کا عکس ہی تو ہے جو آسمان پر چاند بن کر دمک رہا ہے۔

"آپ تو بناتے ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔ تم ذرا اپنے منہ کو رومال سے ڈھانپ کر دیکھو تو کہ کیا ہوتا ہے۔"

"اچھا لیجئے۔ اب بتایئے۔" "آسمان پر چاند دکھائی دیتا ہے"

"نہیں"

"اچھا رومال ہٹالوں۔ اب بتایئے۔"

"یہ رہا چاند" مرد نے عورت کے مرمریں گالوں کو آہستہ سے مس کرکے کہا۔

عورت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

مرد عورت کے لمبے لمبے بالوں سے کھیلنے لگا۔ عورت نے سہج سہج اپنی رسیلی کھنچی ہوئی آنکھیں اوپر اٹھائیں۔ مرد کی آنکھیں ایک غیر مرئی کشش سے کھنچ کر اس کی آنکھوں میں اُمنڈ گئیں۔ عورت کے مسکراتے ہوئے ہونٹوں نے مرد کے ہونٹوں پر تبسم کی خوبصورت ملمع کاری کردی۔

دفعتاً عورت کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔

مرد نے بے چین ہوکر پوچھا۔ "کیا بات ہے۔"

عورت نے جواب دیا۔ "کچھ نہیں۔ آنسوؤں نے آنکھوں کو رُلا دیا۔"

"مگر تمہاری آنکھوں میں تو ہمیشہ متبسم آنسو دکھائی دیا کرتے ہیں۔"

"آنسوؤں کی قیمت ہی کیا! ابھی کل کی بات ہے۔ زہرا اپنے شوہر کی یاد میں زار و قطار رو رو کر آنسو بہاتی تھی۔ آج اس کے وہ سب آنسو خشک ہوچکے ہیں۔"

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو" مرد نے تعجب سے پوچھا۔ "زہرا کیا ایک دنیا کے آنسو خشک ہوسکتے ہیں۔ مگر شاہجہاں کی چہیتی بیوی کے آنسو بیش قیمت ہیں۔ بتاؤ تم کیوں دل برداشتہ ہوئی تھی۔"

عورت نے مرد کے کان کے قریب منہ لاکر کچھ کہنا شروع کیا۔ کشتی آہستہ آہستہ بہتی رہی۔ بہت برس بعد۔ وہی آگرہ جمنا کا وہی کنارہ۔ وہی رات کا وقت دور وجیس ایک ناؤ میں دریا کی سیر کررہی تھیں۔ ایک مرد ایک عورت۔ عورت نے کہا "آپ کو یاد ہے وہ رات جب" مرد نے کہا۔ ہاں مجھے اس رات کی ایک ایک بات یاد ہے وہ تمہارے آنسوؤں کی رات۔"

عورت خاموش ہو رہی۔ پھر اس نے پوچھا "آپ کافی عرصہ بعد میرے پاس آئے۔"

مرد نے جواب دیا "میں دنیا کو تمہارے آنسوؤں کی قیمت کا احساس کرانے کے لئے تمہاری ایک یادگار بنا رہا تھا۔ دیکھتی ہو یہ تاج محل۔ یہ تمہاری ہی محبت کا مرمریں عکس ہے۔ یہ تمہارے آنسوؤں کی یادگار ہے۔ پیاری ممتاز یہ تمہاری محبت بھرے آنسوؤں کی جناب میں میرا نذرانہ ہے۔"

چاند مسکرا رہا تھا۔ کشتی آہستہ آہستہ بہتی رہی۔

عالم نسواں

خواتین اور مسئلہ تقدیر

عام طور پر دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ عورتیں اور مرد عموماً "تقدیر" کا رونا حد سے زیادہ رویا کرتے ہیں مردوں میں بھی کہ یہ عادت عام ہے کہ جب کوئی کام خراب ہوا اور ان کے بنائے کچھ نہ بن سکا تو جھٹ کہہ اُٹھے کہ "تقدیر کا کیا علاج"

لیکن مردوں سے زیادہ عورتوں میں یہ عادت بہت ہے۔ اس کا سبب غالباً عورتوں میں تعلیم کی کمی اور خیالات کی کمزوری ہی ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ مردوں کو صرف تقدیر کے سہارے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھے نہیں دیکھا جاتا۔ اس لئے عورتوں میں اس چیز میں عام دیکھکر یہی خیال کرنا پڑتا ہے کہ تعلیم کی کمی کے سبب خیالات و عقائد کی کمزوری انہیں مجبور کرتی ہے کہ تقدیر کا سہارا لے بغیر کچھ نہ کریں۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں یا یہ کہ جو کچھ ہوتا ہے صرف تدبیر سے ہی ہے۔ دنیا میں "تقدیر" کے بھروسہ پر رہنا ہی بیکار ہے۔ بلکہ بحث صرف افراط و تفریط کی ہے۔

مرد ہوں یا عورتیں اس شدت سے جو بھی تقدیر کا قائل ہے کہ تدبیر کوئی چیز ہی نہیں تقدیر ہی تقدیر ہے۔ اور اس خیال کو قائم کرکے بس کوئی کام ہی نہ کریں کہ جو کچھ تقدیر میں ہوگا ہو رہے گا خلاف عقل و حکمت ہے۔

تقدیر بے شک انسان کے ساتھ کار فرما ہے اور اس کے سہارے بہت کچھ بنتا بگڑتا ہے۔ مگر تدبیر پہلی چیز ہے جو انسانی زندگی میں بروئے کار لائی جانی چاہیئے۔ اور عقلمند لوگ اسی طرح عمل کرتے ہیں کہ پہلے تدبیر کرتے ہیں اور اپنی اس تدبیر کے نتیجہ کو تقدیر کے سہارے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہاں تک "تقدیر" کا بھروسہ کچھ بیجا نہیں۔

اب اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری مسئلہ زیر غور یہ ہے کہ اس تقدیر و تدبیر کے مسئلہ کی ہماری عورتیں رات دن کے دیگر امور سے زیادہ شادی بیاہ میں حد سے زیادہ پیروی کرتی ہیں اور اس معاملہ میں "تقدیر" کی اس قدر قائل ہوگئی ہیں کہ تدبیر ان کے خیال میں کوئی شے کارآمد ہی نہیں ہوسکتی۔ عام طور پر ہماری بہنوں کا خیال ہے کہ میاں بیوی کا جوڑا دونوں کی تقدیر ہی سے ملتا ہے۔ اس سے آگے بڑھئے۔ شادی ہونے کے بعد اگر میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار رہے تو کہا جاتا ہے کہ عورت اور مرد دونوں کی تقدیریں اچھی تھیں۔ اب چاہے اس خوشگواری میں مرد کے برتاؤ کی بھلائی شامل ہو خواہ عورت کا حسن سلوک۔ لیکن اسکو بھی تقدیر کی بہتری سے ہی تعبیر کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تقدیر اچھی نہ ہوتی تو کیوں ان دونوں کے برتاؤ آپس میں بھلے ہوتے اور اچھی طرح بسر کرتے۔

اس سلسلہ میں خاص بات غور طلب یہ ہے کہ بعض حالات میں ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات میں خوشگواری پیدا ہونے لگی اور آپس میں جھگڑے بکھیڑے بڑنے لگے۔ اب کوئی یہ غور نہیں کرتا کہ ان دونوں میں کس کی طرف سے برائی زیادہ ہے۔ اور اس ناخوشگواری کا اصل سبب کیا ہے۔ بلکہ سارا الزام "تقدیر" کے نام پر رکھدیا جاتا ہے۔ کہ "لڑکی" کی تقدیر خراب ہوئی" ورنہ اس کو یہ مصیبت بھگتنا پڑتی۔ اس کی تقدیر میں یہی بدا تھا۔"

ان صورتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیوی کی نادانی سے شوہر کو اس کے سلوک سے شکایت پیدا ہوجاتی ہے اور معمولی معمولی سی رنجشیں بڑھتے بڑھتے بڑھتے بڑی ناگوار حالت اختیار کرلیتی ہیں۔ ابتدائی حالات میں ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ "بیوی" کے اعزا و اقارب بجائے تقدیر کا ذکر کرنے کے معاملات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور دونوں میاں بیوی کے برتاؤ کا موازنہ و اندازہ کرکے اس کمی یا کمزوری کی اصلاح کی کوشش [illegible]

بچوں کی دنیا

گوشۂ محل

گوشہ محل ریاست حیدرآباد کی مشہور تاریخی عمارتوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کو سنہ ۱۶۷۲ء میں عبداللہ قطب شاہ نے بنانا شروع کیا تھا لیکن یہ گولکنڈہ کے آخری مشہور تاجدار ابوالحسن تانا شاہ کے عہد میں پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ تانا شاہ نے اس محل کی تیاری میں چار لاکھ روپیہ کے قریب صرف کئے تھے۔ اس میں پہلے ایک ہزار ہال تھے لیکن اب صرف چند ہال باقی رہ گئے ہیں۔ چونکہ اس محل میں شاہی بیگمات رہتی تھیں۔ اس لئے اس کا نام گوشہ محل پڑگیا۔

گوشہ محل کا جو کچھ حصہ گردش فلک کے ہاتھوں سے محفوظ رہا ہے وہ اب افواج ریاست کے کام آتا ہے۔ اس عمارت کے سامنے اس وقت بھی ایک عظیم الشان حوض ہے جس کو دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ گوشہ محل کی عمارت اپنے زمانہ شباب میں کس قدر شاندار اور وسیع ہوگی۔ عمارت کی وجہ تسمیہ ایک یہ بھی مشہور ہے کہ جس مقام پر محل تعمیر ہوا ہے وہاں پہلے ایک گاؤں گوشہ نامی آباد تھا۔ مگر تاریخی حیثیت سے یہ روایت مشتبہ ہے

گوشۂ محل کی قدیم بلندی ۸۰ فیٹ کے قریب تھی لیکن اب کچھ بالائی حصہ ہی شکست ہوگیا ہے۔

محل کے سامنے جو حوض ہے اس کا طول ۱۳۷۵ فٹ اور عرض ۱۲۳۰ فٹ ہے حوض تقریباً ساڑھے چار گز عمیق ہے۔ اور اس میں حسین ساگر سے پانی لایا جاتا ہے۔ محل میں "قلعہ گولکنڈہ" تک جانے کیلئے ایک زمین دوز راستہ بھی ہے لیکن موجودہ حکومت نے اسے اب بند کردیا ہے۔

گولکنڈہ کا جب آخری محاصرہ ہوا تو شہنشاہ عالمگیر کا فرزند اسی محل میں مقیم تھا۔

عمر بھر کے ساتھیوں میں پڑی یا پڑنے والی ہوتی ہے۔ جلد سے جلد سلجھا دیں۔ لیکن ایسا بہت کم کیا جاتا ہے بلکہ یہی ہوتا ہے کہ عورت کے عزیز تقدیر کو پیٹتے اور حالات سے بے خبر یک طرفہ کارروائی پر تلے رہتے ہیں۔ نتیجہ حد سے زیادہ مضر ہوتا ہے۔ مگر انہیں اس کا کوئی فکر نہیں۔ کیونکہ وہ تو اس پر مطمئن ہیں کہ "تقدیر کا کیا علاج" اب کریں تو کیا اور کیوں؟ حالانکہ ابتدائی تربیت و تعلیم کی بہت سی ایسی خامیاں ہوتی ہیں کہ عورتوں میں رہ جاتی ہیں۔ اگر تقدیر پر ہی بھروسہ نہ کرلیا جائے اور تدبیر بروئے کار لائی جائے تو وہ بہت آسانی سے دور ہوسکتی ہیں مگر کبھی مشکل سے ہی اس طرف غور کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اکثر مردوں کی خامیاں بھی ہوتی ہیں جن کے سبب آپس میں رنجش و نااتفاقی ہوتی ہے مگر عورتوں کی ناشائستگی و کمزوری کو کبھی تربیت کی خامی سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔ والدین ہرگز اس کے لئے آمادہ نہیں ہوتے کہ وہ اپنی چہیتی کے سر یہ الزام رکھدیں یا اپنی خامی تسلیم کرلیں۔ کیونکہ ان کے پاس تو مسئلہ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے۔"

ترکی کے فوجی مشن کا لیڈر ہلاک

انقرہ ۲۴ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی حکومت کی درخواست پر ترکی کا جو فوجی مشن محاذ جنگ پر گیا تھا۔ اس کا لیڈر جنرل الوزی مشرقی محاذ پر گولہ لگنے سے ہلاک ہوگئے ہیں۔ جنرل الوزی نے گذشتہ جنگ عظیم میں معرکہ گیلی پولی میں برطانوی فوجوں کا مقابلہ کیا۔

اڑیسہ کی نئی وزارت

کٹک۔ ۲۴ نومبر اڑیسہ میں وزارت بننے پر مہاراجہ پارلاکیمیڈی کو مبارکباد دیتے ہوئے گورنر اڑیسہ اور وزیر اعظم کو بذریعہ تار مبارکباد دی ہے۔ مہاراجہ پارلاکیمیڈی کو مبارکباد کے چند اور پیغام موصول ہوئے ہیں۔

حکومت اڑیسہ کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ صوبے کے انتظامی معاملات (سوائے نشر و اشاعت) سیلف گورنمنٹ۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کا صیغہ مہاراجہ پارلاکیمیڈی کے پاس رہیگا۔ پنڈت گوداوری مصرا نشر و اشاعت

پنڈت گوداوری مصرا نشر و اشاعت [illegible] زرعیات اور تعلیم کے انچارج رہینگے اور قانون کا صیغہ [illegible] کے پاس رہے

پردۂ فلم

غالب۔ ذوق و مومن پردۂ فلم پر

فضلی برادرس کلکتہ کا یہ کارنامہ فلمی اور علمی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگا۔ کہ فضلی برادرس کے لائق کارکن "مشاعرہ" کے نام ایک فلم تیار کررہے ہیں۔ جس میں مرزا غالب۔ استاد ذوق۔ مومن دہلوی۔ مولانا حالی۔ نظیر اکبرآبادی۔ حضرت اکبر آبادی جیسے ممتاز شعرا کو پردہ فلم پر پیش کیا جائے گا۔ اور اس طرح ان نامور شعرا کو پردہ فلم پر لاکر غیر فانی بنا دیا جائے گا۔

فضلی برادرس نے اس علمی اور شاعرانہ ذوق سے لبریز تصویر کیلئے کس قدر اہتمام کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ نامور شعرا کا کردار ادا کرنے کیلئے زمانہ حاضرہ کے مشہور شعرا اور ادیبوں کی خدمات حاصل کرلی ہیں گویا غالب، استاد ذوق، مومن دہلوی، مولانا حالی نظیر اکبرآبادی اور حضرت اکبر الہ آبادی کا کردار عام ایکٹر نہیں ادا کریں گے بلکہ وہ ادیب اور شعرا ادا کریں گے۔ جن کو اس وقت ہندوستان میں ایک امتیازی درجہ حاصل ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مرزا غالب کا کردار بنگال کے نامور شاعر مولانا رضا علی صاحب وحشت ادا کریں گے۔ مولانا عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے آپ کو مولانا حالی مرحوم کی تمثیل بنا کر پیش کریں گے۔ مومن دہلوی کا کام ہندوستان کے نوجوان شاعر ساغر نظامی کے سپرد کیا گیا ہے۔ حضرت خواجہ حسن نظامی۔ فقیر منش بزرگ حضرت نظیر اکبرآبادی کا کام کریں گے۔ اور جناب سید عقیل صاحب نبیرہ حضرت اکبر الہ آبادی اپنے دادا کی شکل میں دکھائی دیں گے۔

برلن میں کمیونزم مخالف مدبروں کی کانفرنس

برلن۔ ۲۵ نومبر جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ تیرہ ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس برلن میں ہوئی۔ جس میں اینٹی کمنٹرن پیکٹ (بالشوزم کے خلاف معاہدہ) کی میعاد میں پانچ سال کی توسیع کردی گئی ہر حال معاہدہ ۱۹۳۶ء میں جرمنی، اٹلی اور جاپان کے درمیان ہوا تھا۔ اب اس میں یورپ کے اور ملک بھی شریک ہوگئے ہیں جن پر اس وقت جرمنی کا قبضہ ہے۔ کانفرنس میں اٹلی، ہنگری جاپان، سلاواکیہ، رومانیہ، بلغاریہ فن لینڈ اور ڈنمارک کے نمائندے شریک ہوئے۔

سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت فن لینڈ نے اینٹی کمنٹرن میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ فن لینڈ کمیونسٹ انٹرنیشنل کے تباہ کن اثر کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ فن لینڈ کے وزیر خارجہ کو معاہدہ پر دستخط کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔

جاپان کا روس کو الٹی میٹم

انقرہ۔ ۲۴ نومبر انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ روس سے آمدہ غیر سرکاری اطلاعات سے اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ جاپانی سفیر نے روسی حکومت کو الٹی میٹم دیدیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کوریا کے سمندر سے روسی سرنگیں ہٹالی جائیں۔ روسی سرنگوں سے ٹکرا کر ڈوبے ہیں جاپانی جہازوں کا ہرجانہ ادا کیا جائے اور جاپان کو اس امر کی گارنٹی دیجائے کہ اگر امریکہ برطانیہ اور جاپان میں جنگ چھڑگئی تو روس غیر جانبدار رہے گا۔

جی۔ پی۔ سی کے بیان کے مطابق سنگاپور ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان امریکہ اور برطانیہ سے ٹکر نہیں لے گا۔ بلکہ مشرقی سائبریا پر دھاوا بول دیگا۔

اقوالِ زریں

کُفف آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

ناکامی، کامیابی کی قدر کو دوبالا کرتی ہے۔

پشیمانی نیکی کا احترام ہے۔

کوئی شے ایسی مضرت رساں نہیں جیسا کہ وقت کو فضول ضائع کرنا۔ (لقمان)

ناامیدی سے بڑھکر دنیا میں کوئی چیز نہیں یہ موت کا دوسرا نام ہے۔ (لینن)

کامیاب شخص وہی ہوتا ہے جو اپنے اخراجات سے آمدنی زیادہ پیدا کرے۔ (میکڈانلڈ)

کامیابی کا زینہ متواتر ناکامیوں کی سیڑھیوں سے حل کر لیتا ہے۔

موجِ تبسم

ان اشتہار بازوں سے خدا بچائے۔
کیوں کیا ہوا؟
میں نے ایک اشتہار کی سُرخی پر عمل کیا تو دو سال قید سخت کی سزا ہوئی۔
وہ کونسا عنوان تھا؟
"گھر بیٹھے روپیہ کماؤ"

ایک یہودی موٹر پر سفر کر رہا تھا کہ اُس نے دیکھا:۔ ایک دیہات کے مکان پر لکھا ہوا ہے "برائے فروخت"
اس نے ایک دیہاتی سے پوچھا۔ اسکی قیمت کیا ہے؟
ہم لوگ اس دیہات میں کسی یہودی کو بسنے نہیں دیتے
اسی لئے تو یہ دیہات ہے ورنہ شہر نہ بن جاتا۔

حمیدہ۔ میں نے سُنا ہے آج کل تم شراب بہت پی رہے ہو۔
محسن:۔ (غصہ سے) غلط۔ بہتان۔ جھوٹ تم سے کس شیطان نے شکایت کی۔
حمیدہ:۔ کل آپ کے والد کہہ رہے تھے۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں فیصدی تعلیم

دنیا میں فیصدی تعلیم کا مقابلہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

نام ملک	مرد	عورت	نام ملک	مرد	عورت
برطانیہ	۹۳½	۹۱½	جرمنی	۱۰۰	۱۰۰
امریکہ	۹۵½	۹۳	جزائر فلپائن	۷۰½	۶۱
ڈنمارک	۱۰۰	۱۰۰	جاپان	۹۸	۹۸
ہندوستان	۵	۱½			

× × ×

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں تعلیم کی حالت فی ہزار درج ذیل ہے:
بنگال ۹۵ مدراس ۹۳ ریاست میسور ۱۶۰
بہار اڑیسہ ۵۱ پنجاب ۴۴ آگرہ و اودھ ۴۲
ریاست بڑودہ ۱۸۵ ریاست ٹراونکور ۲۴۴
صوبہ جات متوسط ۵۴

مالی حالت مندرجہ ذیل ہے:۔
امریکہ میں سالانہ اوسط آمدنی فی کس ۳۳۳۵ روپے
فرانس " " " " ۱۲۹۲ "
جاپان " " " " ۱۱۸ "
برطانیہ " " " " ۱۴۵۵ "
اٹلی " " " " ۱۵۴ "
ہندوستان " " " " ۳۰ "

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

نوٹس حسب دفعہ ۱۶۳ (۲) ایکٹ ۱۷ قبضہ آراضی آگرہ ۱۹۳۹ء

بعدالت مال بمقام بلہور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۱۹۸

ہرگاہ سری ٹھاکر اودھ بہاری جی مہاراج سربراہ کاری بابو نراین داس زمیندار بٹہ دار موضع رامپور سکھر بیج پرگنہ بلہور ضلع کانپور نے تمہارے زمیندار ہونے کی حیثیت سے عدالت ہذا میں ایک درخواست پیش کی ہے کہ تم پھول کنور بیوہ رام لال قوم برہمن ساکن مسولی نواده مزرعہ رامپور سکھر بیج پرگنہ بلہور ضلع کانپور کے نام بابت ادائیگی بقایا لگان وبصورت عدم ادائیگی بابت بیدخلی نوٹس اجرا کی جاوے۔

اور ہرگاہ مبلغ 28/6/6 متدعویہ تمہارے ذمہ بوجہ بقایا لگان مصرحہ حاشیہ بابت جوت جس کی تفصیل ذیل میں دیجاتی ہے واجب الادا ہے

سال	لگان	رقم ادا کردہ	بقایا
ربیع و خریف [illegible] کی اقساط	سالانہ 9/3، 15/9، 15/9، 15/5		[illegible] 2/8، جملہ 6/6
	3/5 [illegible]		

لہٰذا ذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ رقم متفرقہ مبلغ 28/6/6 جو کہ تمہارے ذمہ بوجہ بقایا لگان واجب الادا ہے تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر عدالت ہذا میں ادا کرو یا عدالت میں حاضر ہوکر جوابدہی کرو۔ اگر تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر تم بقایا لگان مبلغ 28/6/6 جو کہ تمہارے ذمہ بابت بقایا لگان واجب الادا ہے ادا نہ کرو گے یا جوابدہی نہ کرو گے تو حسب ذیل جوت سے تمہاری بیدخلی کا حکم صادر کر دیا جاویگا۔

تاریخ پیشی ۲ دسمبر ۱۹۳۹ء

تفصیل جوت

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھاتہ	نمبر اراضی	رقبہ [illegible]
بلہور	رامپور سکھر بیج	[illegible]	۱۹۱ ۲۴۴	۲۴۹	[illegible]

میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۹ نومبر ۱۹۳۹ء
دستخط حاکم
مہر عدالت

افسانہ

بے وفا

ایک عبرت انگیز افسانہ

از جناب ابراہیم جلیس

انسان اپنے دوستوں اور ہموطنوں پر فخر کرتا ہے لیکن واقعات بتلاتے ہیں کہ اس دنیا میں نہ کوئی دوست ہے نہ ہم وطن۔ یہ دوستی اور وطن پرستی سب فریب ہے۔ یہ ہے وہ موضوع جس پر یہ افسانہ لکھا گیا ہے اور جس میں افسانہ سے کہیں زیادہ حقیقت جھلک رہی ہے۔

گرمی کی ایک لمبی سنسان دوپہر تھی۔ فیضو اپنے مکان کے آگے سڑک کی دوسری جانب ریلوے کیبا ونڈ کے سائے میں چارپائی پر ٹانگیں پھیلائے سُستا رہا تھا۔ سامنے برآمدے میں اسکی بیوی چرخہ کات رہی تھی۔ وہ خیالات کی گہرائیوں میں گم تھا۔ نیلے آسمان کی گہرائیوں میں اُڑتی ہوئی چیل کی طرح گم۔ وہ اپنی زندگی پر غور کر رہا تھا۔ غریب کی زندگی پیٹ خالی ہونے پر دماغ بہت بھر جاتا ہے۔ طرح طرح کے خیالات سے۔ قریب ہی قصاب کے دکان کے آگے ایک نوکر کسی بڑے آدمی کے خوبصورت کتے کو تازہ کچا گوشت کھلا رہا تھا اور نزدیک ہی ایک بیمار بھوکا کتا للچائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ بڑے آدمی کا خوبصورت کتا۔ بیمار بھوکا کتا۔ تازہ کچا گوشت بڑے آدمی۔ بھوکے غریب۔ زندگی بڑا اونچا فلسفہ تھا۔ فیضو کے دماغ میں کسی طرح نہ آتا تھا۔

اچانک وہ چونک پڑا۔ کوئی اسے پکار رہا تھا۔
"فیضو بھیا۔ ارے فیضو بھیا۔"
فیضو نے چارپائی سے اٹھ کر دیکھا۔ ایک دیہاتی کندھے پر کپڑوں کی گٹھڑی ہاتھ میں ایک موٹا سا لٹھ تھامے لمبے لمبے ڈگ بھرتا۔ فیضو کی طرف آ رہا تھا۔
"ارے کون رحیمو" فیضو کے چہرے سے خوشی ٹپکی پڑ رہی تھی۔
"بستی سے آ رہا ہے بھیا۔ راضی خوشی تو ہے اور سب تو اچھے ہیں۔ بیٹھ جا بھیا۔ یہاں بیٹھ۔"
ایک نامعلوم مسرت آگین جذبہ میں جو کسی اپنے کو دیکھنے پر پیدا ہوتا ہے۔ اس نے ایک ہی سانس میں سب سوالات کر ڈالے۔

رحیمو نے کپڑوں کی گٹھڑی چارپائی پر رکھدی لٹھ کیبا ونڈ کے سہارے کھڑا کر دیا۔ سامنے برآمدے میں فیضو کی بیوی چرخہ کاتنے میں مشغول تھی۔ رحیمو نے دیکھا۔ کچھ معنی خیز نظروں سے اور رومال سے پیروں کی گرد جھاڑتے ہوئے کہا۔
واہ بھیا فیضو! شادی کب کی۔ ہمیں خبر تک نہ کی۔ فیضو نے شرما کر اپنی بیوی کی طرف دیکھا اور بیوی نے یہ لمبا گھونگھٹ کاڑھ لیا۔ فیضو نے شرم ٹالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں بھیا تو نے تو بتایا ہی نہیں۔ بستی چھوڑ کر کیسے آنا ہوا۔ بستی کی کیا خبر ہے۔ کیا تجھے اپنی بستی سے نفرت ہوگئی ہے۔ رحیمو تو اچھا ہے اپنی بستی ان بڑے شہروں سے اچھی ہے۔ اپنے لوگ یہاں کے اچھے اچھے کپڑے پہننے والوں سے اچھے ہیں۔ بھیا اب بھی جب کبھی میں اپنی بستی اور اپنے لوگوں کو یاد کر لیتا ہوں تو بہت دیر تک میں کچھ سوچنے لگتا ہوں اور میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔"
"فیضو بھیا۔" رحیمو نے بات کاٹ کر کہا۔ "تو اپنی بستی اپنے لوگ کہہ رہا ہے۔ اب اپنی بستی میں کیا دھرا ہے۔ جہاں پیٹ بھر جائے اپنی تو وہی بستی ٹھیری۔ اب تو اپنے لوگ۔ اپنی بستی کہہ رہا ہے یہ تیری بھول ہے۔ دنیا میں اپنا کوئی نہیں۔ ایک کا رشتہ دوسرے سے کچا دھاگا ہے۔ سُنا بھیا" "اور سنو پچھلی وبا میں میرے ماں باپ دونوں مرگئے چاچا خدا بخش میت تک میں بھی شریک نہ ہوسکے۔ میرے پاس جو کچھ تھا سب کفن دفن فاتحہ زیارت میں خرچ ہوگیا۔ ابھی باپ کی لاش کا کفن بھی میلا نہ ہوا ہوگا کہ چاچا خدا بخش دو تین سوٹ بوٹ پہنے ہوئے بابوؤں کو ساتھ لئے لوٹے۔ ایک دن ایک بابو نے مجھ سے کہا۔ قانون کی رو سے ساری جائداد تمہارے چچا خدا بخش کی ہے۔" کچھ نہ پوچھو بھیا اس خیال کے ساتھ ہی میرے دل پر بجلی سی گری۔ عجیب نرالا قانون ہے یہ بھیا حقداروں کے گلے پر ہی چھری پھیرتا ہے۔
فیضو نے رحیمو پر اپنی شہریت کا رعب ڈالتے ہوئے جواب دیا۔
"ارے بھیا۔ یہ قانون مایا کا کھیل ہے۔ جس کی جیب گرم ہو۔ وہ قانون بیچ سکتا ہے۔ وہ قانون توڑ سکتا ہے مصیبت تو ہماری تمہاری ہے۔"
رحیمو پھر کہنے لگا۔
"چچا خدا بخش نے تیسرے ہی روز مجھے گھر سے بیدخل کر دیا۔ پنچ نے بھی اپنا یہ بڑا سر ہلا دیا۔ میں نے اپنا سر پیٹ لیا۔ لیکن کہیں سر پیٹ لینے سے پیٹ کی آگ بجھ سکتی ہے۔ چودھری نے شہر میں نوکری کرنے کو کہا۔ میں سمجھا تھا جس طرح تلسی کے باغ کے آم چرانا آسان ہے۔ اُسی طرح شہر میں نوکری حاصل کرنا بھی آسان ہے۔ لیکن آج چار روز سے نوکری کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہوں لیکن نوکری کا کہیں پتہ نہیں۔ تمہاری ہی تلاش تھی بھیا۔ اچھا ہوا تم مل گئے۔"
فیضو نے اپنی مہمان نواز طبیعت کا اس طرح مظاہرہ کیا۔ "ہاں ہاں بھیا۔ اب تو کہیں نہ جائیو۔ ارے تو کوئی غیر ہے۔ میرا گھر تیرا گھر ہے۔ یہیں رہیو۔"
دن گذرتے گئے۔

ایک دن شام کو فیضو کارخانے سے خوش خوش گھر کی طرف دوڑا جا رہا تھا۔ اس کی میلی چکٹ کالی نکر کی جیب میں آج ساڑھے آٹھ آنے تھے۔ ایک دم ساڑھے آٹھ آنے۔ آج وہ بہت خوش تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ رحیمو کے آگے اب کیسی ڈینگیں مارے۔ اپنی بیوی پر اپنے تموّل کا کیسے رعب ڈالے۔ اسی قسم کے کئی خوش آیند خیالات اس کے دماغ میں بے پناہ تیزی سے گھسے جا رہے تھے۔ لیکن جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوا اسے ایسا معلوم ہوا وہ کسی آسیب زدہ ویران مکان میں گھس آیا ہے مکان میں قبرستان کی سی خاموشی تھی۔ موت کا سناٹا۔ اس کی بیوی اور رحیمو کا کہیں پتہ نہ تھا۔ اُس نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے سامنے دیوار پر دیکھا۔ ایک مکڑی۔ ایک مکھی کو پکڑے اپنے جالے میں گھس رہی تھی۔
اب فیضو کی دنیا ہی بدل گئی تھی۔ اس کی زندگی میں نئی تبدیلی تھی۔ اُسے زندگی میں بربادیاں ہی بربادیاں نظر آ رہی تھیں۔ زندگی کی کانٹوں بھری سیج پر کانٹوں کی خلش سے وہ تڑپ رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اپنے وجود سے زندگی اور موت کا بخیہ کر دے۔ لیکن قدرت اسے زندگی کا ایک اہم مہرہ سمجھ کر موت کی گھات سے بچا رہی تھی۔

ایک دن تڑکے ہی وہ اپنے مکان کے آگے چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک میلا گندہ شخص اسکے سر کی چمپی کر رہا تھا۔ چمپی کرنے والے نے اُس کے سر پر چٹکی بجاتے ہوئے کہا:۔
"چاچا۔ کچھ سنا تم نے۔ جرمن کی جنگ پھر ہوگئی ہے۔ بھرتی ہو رہی ہے۔ بھرتی"
"بھرتی ہو رہی ہے" فیضو نے چونک پوچھا پھر گہری سوچ میں مستغرق ہوگیا۔ ×

× تھوڑی دیر بعد چمپی کرنے والے نے دور سے جمعدار کو آتے دیکھا اور کہا۔
"چاچا جمعدار آ رہا ہے۔ اب میں چلا"
چمپی کرنے والا تیل کی رنگین شیشیاں لئے دوڑا چلا جا رہا تھا۔ جمعدار اپنی گل مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کی نظریں فیضو کے مضبوط اور گٹھے ہوئے جسم پر پھسل رہی تھیں۔ قبل اس کے کہ جمعدار پہلے کوئی گالی اور بعد میں کوئی کام کی بات کہے۔ فیضو نے آگے بڑھ کر کہا۔
"حضور سُنا ہے۔ جرمن کی جنگ پھر ہو رہی ہے۔ میں بھی بھرتی ہونا چاہتا ہوں۔ میرا بھی نام لکھدیتا۔"
جمعدار نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور ایک بڑے رجسٹر میں فیضو کا نام لکھدیا اور فیضو نے اپنے نام کے آگے سیاہی میں بھیگا انگوٹھا لگا دیا۔

یورپ کی آئینہ جیسی شفاف سڑک پر فیضو اور اسکے ہندوستانی ساتھی جو بھرتی ہو کر آئے تھے فوجی جرنیلوں کی طرح اکڑتے پھر رہے تھے۔ فیضو ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے کسی نے اُسے دوزخ سے نکالکر جنت میں پہونچا دیا ہے۔ عجیب رنگین دنیا دیکھ رہا تھا۔ وہ حسین حسین عورتیں رنگ برنگ کے لباسوں میں گورے گورے مرد کالے کالے سوٹوں میں رنگ برنگ کی تیتریاں کالے کالے بھونرے لیکن اس خوش باش دنیا میں پہونچ جانے کے بعد بھی وہ ہندوستان کو نہ بھول سکا۔ وہ ایک اجنبیت محسوس کر رہا تھا۔ اس پر تصنع اور بناوٹی زندگی کو دیکھ کر اسے ہندوستان کی سادہ اور فطری زندگی یاد آ رہی تھی۔ اچانک اس کی نظر سامنے آئے ہوئے ایک خوش باش جوڑے پر پڑی۔ مرد ایک کالے سوٹ میں ملبوس تھا۔ اور اس کے سوٹ کا رنگ چہرے کے رنگ سے بڑا اچھا مقابلہ کر رہا تھا۔ اُس کا ایک ہاتھ ایک گوری میم کی پتلی کمر کے اطراف نصف دائرہ بنا رہا تھا۔ فیضو نے اپنے دیس کی وضع قطع کا پہلا آدمی یہاں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ اس نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔
"یہ بابو اپنے دیس کا معلوم ہوتا ہے"
اس کے ساتھی نے اسے مذاق میں ٹال دیا۔ لیکن فیضو نے ایسا محسوس کیا گویا وہ شخص ایک بڑا مقناطیس ہے جو بڑی قوت سے اسے اپنی جانب کھینچ رہا ہے۔ اس کے دل میں ایک نامعلوم جذبہ مچل رہا تھا۔ اس کا دل اس کی جانب کھنچا جا رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ دوڑ کر اس کے قریب جائے اور اس سے پوچھے کہ اس کے دیکھنے پر اس کے دل کا یہ حال کیوں ہو رہا ہے۔ اسے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور اس کے دیس کا رہنے والا ہے۔ اس نے آہستہ آہستہ قریب جا کر اسے سلام کیا اور کہا۔
"بابو صاحب کیا تم ہندوستانی ہو میں بھی ہندوستانی ہوں۔ جنگ کیلئے بھرتی ہو کر آیا ہوں۔ مجھے اپنے دیس سے دور آج اپنے دیس کے آدمی کو دیکھ کر کتنی خوشی ہوتی ہے۔ میں۔۔"
"بکواس۔ خاموش رہو۔" اس کالے سوٹ والے بابو نے اُسے جھڑک کر کہا۔ گوری میم فیضو کو اس کے خاکی لباس کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ کہہ رہا ہے کیا تم ہندوستانی ہو۔ ہاں ہندوستانی ہوں۔ مگر کیا تمہارے پیر پر سر رکھدوں۔ ڈیمٹ بھاگ جاؤ یہاں سے۔"
فیضو جھینپ گیا۔ میم ہنس پڑی۔ ایک عورت کے سامنے اس کی ہتک۔ اس کے ساتھیوں کے سامنے یہ بے عزتی۔ مگر فیضو نے جھینپ مٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
"بابو مجھے معاف کر دو۔ میں۔۔" "شٹ اپ یو فول" دونوں قہقہے لگاتے چلے گئے۔ اس کے ساتھی اس کا مذاق اڑانے لگے۔ مگر وہ سوچ رہا تھا کہ پردیس میں اپنے دیس والے کو دیکھکر جو خیالات اور جذبات فیضو کے دل میں پیدا ہوئے وہ کیوں۔ اس کالے سوٹ والے بابو کے دل میں پیدا نہیں ہوئے اس نے فیضو کو اپنا کیوں نہیں سمجھا فیضو اپنے فلسفے پر غور کرنے لگا۔

صبح ہو رہی تھی دھوئیں کے بادلوں کو چیرتی ہوئی سورج کی نظر نے دیکھا کہ زمین پر بڑی تباہی مچی ہوئی ہے۔ خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ لاشوں کے ڈھیر کے ڈھیر روندے جا رہے ہیں۔ زخمی اپنی کراہ سے فضا میں درد ملا رہے ہیں۔ فیضو بھی ایک ریت کے تھیلے کے پیچھے منہ کے بل لیٹا یہ بھیانک منظر دیکھ رہا تھا۔ اچانک دشمن کا ایک سپاہی بری طرح چوٹ کھا کر اس کے قریب گرا فیضو نے اپنی بندوق اٹھائی اور قریب تھا کہ وہ بندوق کی لبلبی دبا دیتا۔ مگر اس نے ایسا محسوس کیا کہ کوئی اس کے کان میں چیخ رہا ہے۔
"کیا کرتا ہے فیضو۔ ارے دیکھتا نہیں یہ تیرا بھائی ہے۔ انسان ۔۔ ایک باپ کی اولاد۔ رشتہ خون کا رشتہ۔"
فیضو کی بندوق ایک دم جھک گئی۔
دشمن کے سپاہی نے فیضو کی جھکی ہوئی بندوق کو دیکھا اور اپنی بندوق اٹھائی۔ اور دھڑ سے چلا دی فیضو نے ایک بڑی خوفناک چیخ ماری اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھا کہ:۔
گرمی کی ایک لمبی سُنسان دوپہر ہے۔ وہ اپنے مکان کے آگے ریلوے کیبا ونڈ کے سائے میں چارپائی پر ٹانگیں پھیلائے سُستا رہا ہے۔ اس کی بیوی برآمدے میں چرخہ کات رہی ہے۔ اس کی بستی کا رہنے والا رحیمو چارپائی پر بیٹھا اس کی بیوی کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔
"یہ تیری بھول ہے۔ فیضو بھیا۔ اپنا اس دنیا میں کوئی نہیں۔ ایک انسان کا رشتہ دوسرے سے گویا کچا دھاگا ہے۔"

امریکہ فرانسیسی گائنا اور ڈارننگ کے ٹاپو پر قبضہ کریگا

نیو یارک ۲۵ نومبر۔ سینیٹ کی غیر ملکی کمیٹی کے چیرمین مسٹر کنالی نے پیشین گوئی کی ہے کہ امریکہ جلد ہی فرانسیسی گائنا اور ڈارننگ کے ٹاپو پر قبضہ کرے گا۔ یہ دونوں مقامات دکھنی امریکہ میں برازیل کے قریب ہیں۔ واشنگٹن سے وائٹ ہاؤس نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی فوج ڈچ گائنا میں ہی جائیگی جہاں وہ قیمتی کانوں کی حفاظت کرے گی جن سے امریکہ کو الومینیم سپلائی ہوتا ہے۔ اس کے متعلق حکومت ہالینڈ اور امریکہ میں سمجھوتہ ہوگیا ہے اور حکومت برازیل نے بھی اس کو مان لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈچ گائنا کو ٹرنڈاد سے فوج بھیجی گئی اور وہاں سے پہنچا ماربو جائے گی۔ مسٹر ڈف کوپر نے جو انوقت برطانوی سرکار کی طرف سے نیوزیلنڈ کا دورہ کر رہے ہیں ایک بیان میں یہ بتایا ہے کہ کوئی وجوہات سے ضرورت محسوس کی گئی تو نیوزیلنڈ کے فوجی اڈے اور پوربی ایشیا میں برطانوی فوجی اڈے امریکہ کے حوالے کردئے جائیں گے۔

جاپانی اخباروں کا بیان ہے کہ حکومت چین کی فوجی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر امریکہ اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جائے تو چین اپنے فوجی اڈے امریکہ کے حوالے کردیگا۔

اڑیسہ کے نئے وزیروں کا حلف وفاداری

کٹک ۲۴ نومبر۔ آج اڑیسہ کی وزارت بن گئی گورنر اڑیسہ نے مہاراجہ پارلکیمڈی کو وزیر اعظم پنڈت گوداوری مصرا اور مولوی عبد السبحان خاں کو وزیر مقرر کردیا ہے۔ ان تینوں اصحاب نے آج گورنر اڑیسہ کے ہاتھوں حلف وفاداری لیا۔ گورنر اڑیسہ نے وہ اعلان واپس لیلیا ہے جس کی رو سے اڑیسہ کو گورنری راج کا صوبہ قرار دیا گیا تھا۔ مہاراجہ پارلکیمڈی کے سپرد نظم ونسق اور لوکل سلف گورنمنٹ کے محکمے ہوں گے۔ پنڈت گوداوری مصر ممبر مالیات ہوں گے۔ اور مولوی عبد السبحان خاں وزیر صحت ہونگے۔ پچھلی وزارت کو ٹوٹے آج دو سال سترہ دن ہوئے۔

انقرہ ۲۵ نومبر۔ چند ہفتہ ہوئے افغانستان سے جو جرمن اور اطالوی نکالے گئے تھے انکا پہلا دستہ استنبول پہونچگیا ہے۔

وزیر اعظم نیوزیلنڈ کا اعلان

ولنگٹن ۲۴ نومبر۔ نیوزیلنڈ نے اٹلانٹک چارٹر کو کلیتاً منظور کرلیا ہے۔ جس کے ذریعہ تمام لوگوں کی آزادی کا اعلان کردیا گیا ہے اور تمام قوموں کو کمال حاصل ہوسکے گا۔ لیکن اس سے پہلے کہ یہ حاصل ہو تمام قوموں کو کھیل کھیلنے کے لئے رضامند ہونا چاہیے اور وہ کھیل جمہوری کھیل ہے۔" ان الفاظ میں نیوزیلنڈ کے وزیر اعظم مسٹر فریزر نے تقریر شروع کی جبکہ مسٹر ڈف کوپر کے اعزاز میں لنچ دیا گیا۔ آپ نے مزید کہا کہ پیسفک میں رہنے والی تمام قوموں کو ہم میل ملاپ کے لئے مدعو کرتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ رضامند ہوجائیں ہم کسی کو مخالف بنانا نہیں چاہتے لیکن تمام متعلقہ قوموں کے درمیان ایک باعزت سمجھوتہ ہوجائے مسٹر فریزر نے مزید کہا کہ مجھے پوری امید ہے کہ پیسفک میں امن برقرار رکھا جائیگا۔ لیکن اگر بالفرض چیلنج دیا گیا تو ایک بات یقینی ہے وہ یہ کہ کسی قوم یا ملک کو یا کسی اصول کو قربان نہیں کیا جائیگا کیونکہ ہمارا یقین ہے کہ بے عزتی کے ساتھ جینے کی نسبت عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے۔

مسٹر ڈف کوپر نے مزید کہا کہ میں نے یہ بات اچھی طرح محسوس کرلی ہے کہ یہاں کے سو فیصدی آدمی لڑائی میں ساتھ ہیں۔

کانگریس کی شاندار کامیابی

امراوتی ۲۴ نومبر۔ مسٹر اینے کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر ہونیکے سنٹرل اسمبلی میں جو نشست خالی ہوگئی تھی اس کے ضمنی انتخاب میں کانگریسی امیدوار مسٹر وامن راؤ جوشی سابق پریذیڈنٹ برار پراونشل کانگریس کمیٹی منتخب ہوگئے ہیں۔

ٹینکوں سے ماسکو کو سر کرنے کی کوشش

لندن ۲۰ نومبر۔ لندن کے با اختیار حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ماسکو کے مورچہ پر جرمن فوجیں کچھ آگے بڑھ گئی ہیں۔ نازیوں کا دباؤ ابھی تک کم نہیں ہوا روسٹوف کے مورچہ پر پوزیشن کے متعلق اور کوئی مزید اطلاع نہیں ملی۔

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے ساتھ لڑائی میں روس کے اب تک ۲۱۲۲۰۰۰ آدمی ہلاک وزخمی اور گم ہوچکے ہیں جن میں سے ۴۹۰۰۰۰ ہلاک ۱۱۱۲۰۰۰ زخمی اور ۵۲۰۰۰۰ لاپتہ ہیں۔ جرمنوں کے تقریباً ۶۰ لاکھ آدمی کام آچکے ہیں اور جرمنی کے ۱۵ ہزار ٹینک ۱۳ ہزار ہوائی جہاز اور ۱۹ ہزار توپیں برباد ہوچکی ہیں اور روس کے ۷۰۰۰ ٹینک، ۴۶۰۰ ہوائی جہاز اور ۱۱۹۰۰ توپیں برباد ہوچکی ہیں۔

روس کے سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ کل تمام مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ ولوکولمسک، سٹالنور گورسک، اور روسٹوف میں خاص طور پر زوروں کی لڑائی ہوئی۔

ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ ماسکو کے مورچہ پر گو ابھی تک جرمن کہیں آگے نہیں بڑھ سکے ہیں۔ لیکن صورت حالات ابھی تک نازک ہے۔

امریکہ کیا چاہتا ہے؟

واشنگٹن کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ مسٹر کارڈل ہل نے مندرجہ ذیل چار نکتے پیش کئے ہیں جن پر ریاستہائے امریکہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہے:۔

(۱) جاپان محوری ملکوں کا ساتھ چھوڑدے

(۲) اسے کوئی اور جارحانہ قدم نہیں اٹھانا چاہیئے

(۳) اور چین اور ہند چینی سے اپنی فوجیں واپس بلالینی چاہئیں۔

(۴) مشرق کے تمام ملکوں کے لئے جاپان کو مساوی تجارتی حقوق تسلیم کرنے چاہئیں۔

ساٹھ لاکھ جرمن کام آگئے

لندن ۲۵ نومبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ روس کی لڑائی میں اب تک تقریباً ساٹھ لاکھ جرمن ہلاک۔ زخمی اور قید ہوچکے ہیں۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مندرجہ ذیل سائزوں کے موٹر کور (غلاف) سپلائی کرنے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں

(۱)	۱۸" × ۱۲"	۴ عدد
(۲)	۱۴" × ۹"	۵۶ عدد
(۳)	۱۲" × ۴"	۲۰ عدد

یہ غلاف پروفڈ کینوس (PROOFED CANVAS.) کے بنے ہوئے ہونا چاہیئے جسکے کنارے اور گوشے بھی مضبوط ہونا چاہیئے۔ ٹنڈر کے ساتھ میٹریل (چیزوں) کا نمونہ بھی آنا چاہیئے۔ ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۱ء ہے

سپرنٹنڈنٹ
میونسپل سنٹرل ورک شاپ اینڈ اسٹورس کانپور

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا بیان

لندن ۔ ۱۸ نومبر پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند مسٹر امیری نے کہا کہ ہندوستان میں ستیاگرہ کے سلسلہ میں جیل جانیوالوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ اور ستیاگرہی اسیروں کی رہائی کا سوال ہی زیر غور ہے مسٹر میکڈ انلڈ نے دریافت کیا۔ آیا مسٹر امیری تمام ستیاگرہیوں کو نہیں تو کچھ قیدیوں کو رہا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ جو کہ ہندوستان کا معاملہ حل کرنے کی جانب پہلا قدم خیال کیا جائے گا۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ راوت پور کا چورنگی گھر بنانے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں۔

تخمینہ لاگت ۵ ہزار ۸۰ روپیہ -/ Rs 5080 ہے

ٹنڈر ۱۹ دسمبر ۱۹۴۱ء کو ۳½ بجے شام تک وصول کیے جاویں گے۔ ٹنڈر فارم کی دو کاپیوں کے سٹ میں فی عدد دو روپیہ -/Rs 2 کے حساب سے میونسپل آفس سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

دیگر معلومات ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک کسی کام کے دن میونسپل انجینئر صاحب کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ایچ - ایم - سمیع
چیئرمین
میونسپل بورڈ کانپور

ترکش جہازوں پر روسی ڈبکنی کشتیوں کے حملے

انقرہ ۵ نومبر نیو یارک ٹائمز کے نامہ نگار لے بروک نے انقرہ سے ایک خبر دی ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ پچھلے تین ہفتوں میں ترکی کے دو چھوٹے جہازوں کو روس کی ڈبکنی کشتیوں نے کالے سمندر میں تباہ کر دیا ہے۔ یہ دونوں واقعات یکے بعد دیگرے ایک ہفتہ کے وقفے سے ہوئے ہیں اس سے ترکی یا روس کے حلقات کافی ناراضگی پیدا ہو گئی ہے ترکی نے یہ ہی فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ ترکی کوئی بھی جہاز اپنی ملکی بحری حدود کے باہر کلے

یوپی میں چار سو ستیاگرہی رہا ہونگے

لکھنؤ ۔ ۱۹ نومبر۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے حافظ نور الحسن صاحب کے مقدمہ میں جو فیصلہ دیا تھا کہ ستیاگرہ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اطلاع دینا کوئی جرم نہیں ہے اس فیصلہ کی رو سے حکومت یوپی ان تمام قیدیوں کو رہا کرنا چاہتی ہے۔ جو اسی قسم کے جرم میں سزایاب ہوئے [illegible] اس لئے رہائی میں دس دن کا وقت لگے گا۔

لیبیا میں جرمن کمک

قاہرہ ۔ ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن لیبیا میں اپنی فوجوں کی مدد کے لیے ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوج [illegible]

[illegible] ہیں فوج وہاں نہیں اتار سکتا۔ اور نہ ہی ہوائی [illegible] سے بڑے بڑے ٹینک وہاں پہونچائے جاسکتے [illegible] انگریزی ہوائی جہاز جرمنی ہوائی جہازوں [illegible] مقابلہ کر رہے ہیں۔

امریکہ اور جاپان [illegible]

[illegible] دوسرے مزید جارحانہ اقدام سے باز رہے چین اور انڈوچائنا سے اپنی فوجیں واپس بلالے چوتھے آزادانہ تجارت کا اصول مان لے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] بابو کے [illegible] محوری [illegible] روم [illegible] کرنا چاہئے [illegible] برلن روانہ [illegible] برطانیہ کے [illegible]

خطبۂ صدارت

حاجی محمد سمیع صاحب صدر مجلس استقبالیہ

پراونشیل مسلم اسٹوڈنٹس کانفرنس کانپور

۳۰ نومبر ۱۱ بجے دن کو حلیم مسلم کالج ہال میں جناب حاجی محمد صاحب ایکٹنگ چرمین (نشہر وائس چیرمین) میونسپل بورڈ کانپور و صدر مجلس استقبالیہ پراونشیل مسلم اسٹوڈنٹس کانفرنس نے مندرجہ ذیل خطبۂ صدارت پڑھا:۔

جناب صدر، معزز مہمانان اور حاضرین جلسہ!

بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی مجھے یہ عزت حاصل ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری پر مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی جانب سے مخلصانہ خیر مقدم اور دلی شکریہ پیش کروں۔

حضرات!

عرصہ سے انسانی زندگی میں ایک انقلابی حالت پیدا ہو چکی ہے۔ مبارک ہے وہ جو راز حیات اس کے سر گرم مناظر اور مقصود آخر کو سمجھ چکا ہے۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے جب کہ دنیا ضلالت و جہالت کی تاریکی میں فتنہ و فساد کی زندگی بسر کر رہی تھی کہ غیرت حق متحرک ہوئی اور عرب میں فاران کی چوٹیوں سے ایک درخشندہ و تابندہ آفتاب نمودار ہوا۔ جس نے نہ صرف عرب بلکہ تمام عالم کی کایا پلٹ کر دی۔

حضرات! دنیا میں جب اسلام آیا تو ہر شعبۂ حیات کا ایک مکمل ضابطۂ عمل اپنے ساتھ لایا اور یہی وجہ ہے کہ جب اسلامی باغ میں بہار آئی تو دنیا میں ہر طرف اسکی مہک اور زندگی بخش ہوائیں پھیل گئیں۔ غلام آقا بنا دئے گئے اور جاہل عالم، آج جبکہ موجودہ تہذیب علمی اکتسابات اور سائینس کے چرچے جا بجا ہو رہے ہیں، اپنی آنکھیں کھولئے اور تاریخ کا مطالعہ کیجئے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ جو کچھ ہے وہ صرف اسلامی تعلیمات کی خوشہ چینی ہے، ریاضی ہو یا سائینس، جغرافیہ ہو یا تاریخ علم اللغات ہو یا علم ادب، یہ سب اسلامی تعلیمات کے رہین منت ہیں۔

سپید و سیہ پر ہے احسان عرب کا
ہر اک گیا سب کو بامال عرب کا

حضرات! آج ہندوستان میں جو بین الاقوامی سیاست ہے اُس نے ہی خواہان قوم کو عجیب کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ برادران وطن کی جماعتیں اور سب سے بڑی جماعت کانگریس نے اپنے عقائد اور اعمال میں مسلمانوں کو ان کے جائز اور واجبی حقوق سے محروم کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اگر بار خاطر نہ ہو تو میں یہ عرض کرنے کی جرأت کروں کہ بطور رد عمل ہماری بھی ایک جماعت ہے جو مسلم لیگ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اندھیاری گھٹا ٹوپ و تاریکی شدید ہو تو ایسے وقت میں اگر دیا سلائی کی ایک تیلی بھی میسر آ جائے تو وہ ہزاروں برقی لیمپوں سے زیادہ بہتر ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ اگر مسلم لیگ اپنی روایات کو قائم رکھنا چاہتی ہے تو ہر مسلم لیڈر کا فرض ہے کہ وہ تمام مخالفانہ تحریکات کا بغور مطالعہ کرے اور ہر ممکن جد و جہد سے پہلو تہی نہ کرے۔

ہندو طلباء کی جماعت جو پروگرام اپنے سامنے رکھتی ہے وہ کانگریس کے پروگرام کا ایک شاخسانہ ہوتا ہے۔ مسلم طلباء اگر اب بھی بیدار نہ ہو سکے تو وہ وقت قریب ہے جس کی بھیانک تصویریں مستقبل کے پردے سے اپنا سر نکال کر جھانک رہی ہیں:۔

سنبھلو وگرنہ یارو! رہنا پڑے گا یوں ہی
گونڈا اور بھیل جیسے گمنام اور بے نشاں ہیں۔

حضرات! خداوند حق سبحانہ تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ مسلم طلباء میں بھی اب بیداری پیدا ہو چلی ہے۔ بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ مسلم طلباء بیدار ہو چکے ہیں۔ اور اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ آپ ایسے رہنمایان قوم کو اسی غرض سے تکلیف دی گئی ہے کہ آپ کے ارشادات گرامی اور ہدایات سے مستفید ہوں۔ اور مسلم اسٹوڈنٹس نے جن کا میں نمایندہ ہوں ارادہ کر لیا ہے کہ وہ مقاصد حیات کے جملہ شعبوں پر اسلامی نقطۂ نظر سے عمل پیرا ہوں گے نیز یہ بھی سمجھ لیا ہے کہ کوئی مقصد عظیم شاندار قربانیوں کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ باتوں کا وقت نکل چکا ہے اور کام کی گھڑیاں سامنے ہیں۔

جناب صدر و معزز حاضرین!

مسلم اسٹوڈنٹس کی جماعت مقاصد اور مقاصد کے اعتبار سے اس قابل ہے کہ اکابرین قوم اپنی پوری توجہ اس کی درستی اور رہنمائی میں صرف فرمائیں کیونکہ قوم کی آیندہ زندگی کا دار و مدار صرف اسی جماعت پر منحصر ہے۔

حضرات! سب سے پہلے اکابرین ملت کی توجہ موجودہ تعلیم کی طرف منعطف کرنے کی ضرورت ہے۔ "ودیا مندر اسکیم" اور "ہندوستانی زبان" کے مسئلہ کو برادران وطن نے عجیب رنگ آمیزیوں کے ساتھ ملک میں پیش کیا ہے۔ اکثر سادہ لوح مسلمان ودیا مندر اسکیم کے نہ صرف حامی ہیں بلکہ تصنیف و تالیف میں برابر کا حصہ لے رہے ہیں۔ یہ وہ فتنہ ہے جس سے اگر ×

× نوجوانوں کو نہ بچایا گیا تو اسلامی روایات کا قریب قریب خاتمہ ہو جائے گا۔

ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے انگریزی مدارس اور کالجوں کا اجرا کریں، اور اختیاری مضامین کے تحت میں صنعت و حرفت کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم کے ان تراجم کو بھی پڑھائیں جنھوں نے یورپ کو شاگرد بنایا تھا۔

خوش قسمتی سے عثمانیہ یونیورسٹی نے بہت قدیم اور نہایت ضروری عربی کتابوں کے تراجم اردو میں شائع کردئے ہیں۔ جن سے بخوبی استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرات!

میں نہیں چاہتا کہ آپ کا عزیز وقت زیادہ ضائع کیا جائے، لہذا خطبہ کے اختتام پر دوبارہ مخلصانہ خیر مقدم اور دلی شکریہ پیش کرتا ہوں۔

ماسکو ۲۵ نومبر دشمن ریڈیو کو اطلاع دی گئی ہے کہ فرانسیسی افریقہ کے تین بحری جہاز پرسوں دوپہر سے لاپتہ ہیں۔ فرانسیسی حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ یہ جنرل ڈیگال کے بیڑے میں شامل ہو گئے ہیں۔

شادمانی کی تحریک

تازہ ترین رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ "کوآرٹو کنٹین سسٹم"، کے منتخب انڈین ٹی مارکٹ اکسپنشن بورڈ نے کارخانوں میں جو چائے کے "اسٹال" قائم کئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ طریقہ جہاں بھی اختیار کیا گیا ہے انتہائی "کامیاب" ثابت ہوا ہے۔

بورڈ کی اس شاخ کا کام جو کہ موجودہ صورت پر ہو رہا ہے قائم ہوئے ایک سال سے کچھ زیادہ ہوا اور اس قلیل عرصے میں بورڈ نے ۴۶ کنٹین قائم کئے اور انکے سپرد کر دئے کہ وہ اپنے اپنے کارخانوں کے حلقے میں اپنا کام سرانجام دیں۔ ان کے علاوہ اور بھی ۲۷ کارخانوں میں آزمائش کی صورت پر کام ہو رہا ہے۔ اس لئے چائے کارخانوں کے مزدوروں کو آسانی سے اور سستے داموں یعنی ایک پیسہ پیالی کے حساب مل سکتی ہے اور انہیں اپنا کام بھی نہیں روکنا پڑتا ہے۔ مزدوروں کے لئے یہ ایک نعمت ہے کیونکہ اس بہترین پینے کی شے سے اُن کی تکان اور بیزاری دور ہو لیتی ہے۔ اور نئی قوت پیدا ہوتی ہے یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ چائے کی پیالی تمام دن کام کرنے والوں کے جسمانی اور دماغی ماندگی کو دور کرتی ہے۔ اور اس بات کا احساس ہندوستان کے ان مالکوں کو ہو چکا ہے جن کے ماتحت مزدور ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ کی مدد سے کارخانوں میں چائے کے کنٹین کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

بورڈ اس تحریک کو زیر نظر رکھتے ہوئے "دی ٹیکسٹائیل لیبر انکوائری کمیٹی" جسے بمبئی گورنمنٹ نے مقرر کیا ہے تاکہ اس صوبے میں بننے والی صنعت کی صورتوں کو چھان بین کریں۔ اُس کمیٹی کا بیان ہے۔ "دی مل اسر سیشن"، "بمبئی انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ کی مدد لیتے ہوئے ۱۹۳۹ء میں ایک تجویز پیش کی تھی وہ یہ کہ کارخانوں ہی کے ماتحت ہر کارخانے میں چائے کے اسٹال ہوں تاکہ اچھی اور سستی چائے لوگوں کو مل سکے۔ اس کا شمار لگایا گیا کہ اگر اس تجویز کو عمل کا جامہ پہنایا جائے ایسی صورت پر کہ مالکانہ کارخانہ چائے شکر اور دودھ ایک ساتھ خریدیں تو پانچ اونس والے پیالی کی چائے ایک پیسے میں بخوبی بک سکے گی۔ اور اس میں کافی نفع کی بھی گنجائش رہے گی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ اسی تجویز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سے کارخانوں نے چائے کی دوکان کھولی ہے۔

اسی رپورٹ میں ایک اہم سفارش مالکان کارخانوں کیلئے شامل ہے تاکہ وہ ان ممکنات پر غور کریں کہ وہ اپنے ملازموں کیلئے کیونکر اچھے کنٹین کھول سکیں۔ سفارش حسب ذیل ہے۔

ہم لوگوں کا خیال ہے کہ کارخانوں میں ہوٹل کنٹین اور چائے کی اسٹال کا چلانا ملازموں کے کوآپریٹو سوسائیٹی کے ہاتھ ہو یا کارخانوں کے مالک اس کا انتظام کریں اور اگر دونوں صورتیں نہ ہو سکیں تو کسی ٹھیکہ دار کو دیا جائے۔ مالکان کو لازم ہے کہ چائے اور ناشتہ جو اپنے ملازموں کو فروخت کریں تو اسمیں کوئی نفع نہ حاصل کریں اس لئے ہماری سفارش ہے کہ اگر کسی ٹھیکہ دار کے ذمہ یہ کام سپرد کیا جائے تو کرایہ برائے نام لیا جائے۔

اگر ہماری سفارش اس ملک نے تمام صنعت کے حامیوں کو منظور ہو تو نہ صرف چائے کی اچھی پیالی سستے داموں میں مہیا ہوگی بلکہ اس کا احساس کیا گیا ہے کہ اثر مزدوروں کی جسمانی و دماغی کمزوریوں پر بہترین ہوگا۔

لکھنؤ ڈویژن کے ڈسٹرکٹ بورڈ

لکھنؤ ۲۵ نومبر لکھنؤ ڈویژن کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی سالانہ رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کمشنر لکھنؤ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ قریب قریب ہر بورڈ کی مالی حالت خراب ہے اور فوراً کوئی حل "تلاش" نہ کیا گیا تو دیوالہ نکل جائیگا۔ کمشنر نے ان بورڈوں کو قرضہ دینے کی سفارش کی ہے۔ اور ممبروں کی پارٹی پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

لندن۔ ۲۵ نومبر ایک امریکن اخبار نویس کا بیان ہے کہ امید ہے کہ جاپان کے خلاف جنگ دو ہفتہ کے اندر شروع ہو جائے گی کیونکہ جاپان ہٹلر سے عہد کر چکا ہے اور وہ اپنے لفظوں پر قائم رہے گا۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶

نوٹس حسب دفعہ ۳۶۔ ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک عام ترقی کی اسکیم نمبری ۳۴ تیار کی ہے جس کا نام پچھمن پروہ مسلم کلیرنس اسکیم رکھا گیا ہے۔

اس اسکیم کے حدود ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

"ہمیر پور روڈ نمبر ۶۳ اور کالپی روڈ نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ سے چل کر جانب مشرق سڑک نمبر ۱۸ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۸ اور سڑک نمبر ۳۱ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب جنوب سڑک نمبر ۳۱ کے کنارے کنارے۔ سڑک نمبر ۳۱ اور جی۔ ٹی روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب مغرب جی۔ ٹی روڈ کے کنارے کنارے جی۔ ٹی روڈ اور سڑک نمبر ۶۳ کے ملنے کی جگہ تک تب جانب شمال سڑک نمبر ۶۳ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۶۳ اور سڑک نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ تک"

واضح ہو کہ سڑک نمبر ۶۳ و ۱۸ و ۳۱ اور جی ٹی روڈ اندر حدود اسکیم ہیں۔

اس اسکیم کے نقشے اور دیگر حالات دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں اور دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

اس اسکیم کے متعلق عذر داری اس نوٹس سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1427

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۶ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴۹

ادبیات

کاروانِ نمود

جہیز دیکھکر

جناب ظہور احمد صاحب رمزی اٹاوی

مضمحل ہو کر سمٹتا جا رہا ہے آفتاب
سو چلی ہے رفتہ رفتہ شورش دنیائے دوں
جلوہ گر ہیں کچھ جزیرے سے متاع و مال کے
اک مسہری پر سجا ہے کبر کا باطل وقار
صف بہ صف رنگین حلے ریشمیں و زر نگار
سرو سائے، گرم شالیں، کہکشاں گوں ساریاں
نازنیں مقیش، دامن میں سنہری جھالریں
نرم گدّے گدگدے، قالین، خواب آور لحاف
جنمیں تصویریں مناظر کی ہیں اور گلکاریاں
قد آدم آئینہ اک بھاری بھر کم پاندان
کانچ اور چینی کے ساغر سونے چاندی کے گلاس
فرش پر آراستہ ہیں، شوخ و رخشندہ ظروف
بزم مراج غنا کے جگمگاتے شمعدان
خوبصورت جانماز اک رحل سے لپٹی ہوئی
اک طرف ہے خوشنما جزدان میں قرآن بھی
بہر آرائش حسیں گلدان اور فانوس بھی
استری، بجلی کے پنکھے، پاؤں کی سنگر مشین
سینٹ، پاؤڈر، ونسلین، عینک گھڑی زیر بنات
اس اثاثہ کے سوا ہیں ساز و آلات طرب
وائلن، طبلے کی جوڑی بھی گراموفون بھی

نیند سے بوجھل ہو جیسے فاحشہ کی چشم خواب
جھٹ پٹا برسا رہا ہے اپنے جادو کا سکوں
نفس نے پھندے بچھائے ہیں سنہرے جال کے
ہنس رہی ہے زینت ہستی کی مصنوعی بہار
جیسے رومانی فضاؤں میں ہو پریوں کی قطار
جنمیں ہیں سلمہ ستارے کی خنک چنگاریاں
جھلملیں لٹکی ہوں جیسے حلقۂ قندیل میں
میز، کرسی، کوچ، صوفے، تہ نشیں پردے غلاف
بعض میں ماحول صحرا البعض میں مرغابیاں
خاصدان، منبر، سلفچی، عطرداں اور پیچوان
تشنگی بجھ جائے جس سے رنگ کا وہ الکاکس
چرخ کے صفحے پہ جیسے چاند تاروں کے حروف
خوشۂ پروین کی صورت اک لگن میں زیورات
ہے برائے بیت وہ بھی پائنتی رکھی ہوئی
تاکہ لوگوں کو یقیں ہو ہیں یہ با ایمان بھی"
رسم کے گندے صنم خانے میں ہیں ناقوس بھی
پھول سے رومال، مفلر، جسٹر و برقع حسیں
اک دوکاں کھولی گئی ہے حکم قدرت کے خلاف
مرثیہ مذہب کا ہے تفریح ہے جسکا لقب
رسم کی چوکھٹ پہ شرم آبرو کا خون بھی

میں یہ منظر دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا
میری غیرت کا پسینہ اشک بنکر بہہ گیا

یہ جہیز انبار حرص و آز کی تصویر ہے
خواب کے وہمی مناظر کا طلسمی سلسلہ
شوق کی گرمی سے بیہودہ رواجوں کا ابال

جس کا ہر نقش جلی اسراف کی تفسیر ہے
یا مسلسل حسرتوں کا ایک جھوٹا قہقہہ
یا کف افسوس پر آسودہ حالی کا اگال

ایک ناجائز نمائش شفقت و احساں کی ہے
برملا توہین گویا دختر انساں کی ہے

دیکھ کر خوش ہو رہا ہے اک رنگیلا آدمی
اس کے چہرے سے عیاں ہے غیر آسودہ فراغ
قلب تیرہ، ذہن ناقص جہل پروردہ دماغ

جس کی آنکھوں میں ہے افسردہ شرار زندگی
بتکدے میں مشتعل ہو جیسے بے روغن چراغ
سر میں شہرت کا جنوں ہے قرض کا سینے میں داغ

وائے دولت کا جنازہ مفلسی کے دوش پر
کیوں نہیں گرتی ہے بجلی انکے عقل و ہوش پر

اللہ اللہ! یہ سجاوٹ یہ غرور رائگاں!
ضو فشاں یہ سیمگوں سوغات کا انبار دیکھ
کس طرح دیتی ہے امت دعوت ادبار دیکھ
اس بہارستاں میں اٹھتے خزاں پاتا ہوں میں
بطن مستقبل میں آسیب گراں پاتا ہوں میں

منزل نالی میں آنکا یہ مزین کارواں
عرصۂ ہستی میں آب و رنگ کا بازار دیکھ
آنیوالی پستیوں کے دور سے آثار دیکھ
روح انساں کو شکار صد زیاں پاتا ہوں میں
خطرۂ افلاس پوشیدہ یہاں پاتا ہوں میں

دوسروں کو جو دیا کرتے تھے درس سادگی
خود انھیں گھیرے ہوئے ہیں ظلمتیں اسراف کی

دنیائے اسلام

اندرون مصر

مترجمہ مسٹر شفقت اللہ صاحب کرمانی

گزشتہ سے پیوستہ

سعدی کہتے ہیں کہ مصر کا آزاد قوم کی حیثیت سے وقار اور اس کا قومی مفاد اسباب کی ضرورت پیش کرتے ہیں کہ جلد از جلد مداخلت کی جائے۔

مصر میں گو عام رائے دہندگی ہے۔ مگر وہاں کے لوگ درحقیقت بالکل گونگے ہیں۔ اور حکومت کے لائحہ عمل بنانے میں کوئی دخل نہیں رکھتے۔ اہرام مصری بنانے والے غلاموں کی اولاد سے فلاحین ہیں اور یہ آبادی کا بیشتر حصہ یعنی ......۱۶ ہیں۔ ان میں سے نوے فیصدی ہی جاہل ہیں اور صرف دو فی صدی سیاسی احساس رکھتے ہیں۔

فلاحین کی حالت بھی بہت فرسودہ ہے۔ وہ مٹی کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ اپنے زمینداروں کا کام دس سنٹ روزانہ پر کرتے ہیں اور فطیری روٹیاں ہیم کھجور اور اکثر گوشت کھا کر زندگی کے دن کاٹتے ہیں۔ ان میں سے آدھے سے زیادہ آشوب چشم میں مبتلا رہتے ہیں۔

چونکہ وہ جاہل ہیں اس لیئے ان کی خبروں کا وسیلہ صرف ریڈیو ہے۔ شام کو وہ گاؤں کے قہوہ خانے میں بیٹھے نارجیل پیتے ہوئے چیختے چلاتے چوسر کی بازی پر بازی کھیلتے رہتے ہیں۔

خبروں کے وقت عقیدت مندانہ خاموشی طاری ہو جاتی ہے اور تمام حرکات بند ہو جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے جو خبریں اسوقت سنی جاتی ہیں وہ اطالوی نشرگاہ باری سے نشر ہوتی ہیں۔ ایک عربی مقرر وہاں سے برطانیہ کے خلاف پُرجوش پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے اور برطانیہ کی زبردست شکستیں سنا کر جذبات کو بھڑکاتا ہے۔ ۳ جنوری ۱۹۳۸ء سے B.B.C. نے عربی میں خبریں اور تقریریں نشر کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور نشرگاہ باری سے برسرپیکار ہے مصر کی نشریات کو مقبول بنانے کے لیئے اس نے ایک مشہور مصری گویئے کو نوکر رکھ لیا ہے جو خبروں کے درمیان رسیلے عشقیہ گانے سناتا ہے۔ یہ تدبیر بہت مجرب ثابت ہوئی ہے۔ مگر برطانیہ اور اٹلی کے متضاد دعوے فلاحین کو سرگرداں کر دیتے ہیں۔ دراں حالیکہ وہ جو کچھ ریڈیو پر سنتے ہیں اسی کو یقین کرنا بہتر سمجھتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ عرب اپنے بھائی کو ایسے نازک مسئلہ پر کیسے دھوکا دے سکتا ہے۔ اور باری اور لندن کے مقرر چاہے عقائد کیسے رکھتے ہوں لیکن سچے مسلمان تو ضرور ہیں۔

بہ حیثیت مجموعی مصر کے خیالات جرمنی اور اٹلی کے شدت سے خلاف ہیں اور یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ وہ برطانیہ کے بھی مخالف ہیں۔ مگر مصری اور خاص طور سے وہاں کے سمجھدار لوگ، ممبران پارلیمنٹ اور تعلیمیافتہ طبقہ جو آبادی کا دس فی صدی ہے سمجھتے ہیں کہ صرف برطانیہ کی فتح سے مستقبل امید افزا ہو سکتا ہے اور خوب سمجھے ہوئے ہیں کہ جرمنوں نے جو ممالک فتح کیے ہیں ان پر کیا گزر رہی ہے۔ وہ حکومت کی اس پالیسی کو کہ عربوں میں یہ فیاضانہ جذبہ قایم رکھا جائے کہ برطانیہ کیساتھ غیرجانبدار رہیں قدر کرتے ہیں۔ وہ برطانیہ کی عزت کرتے ہیں لیکن اتنی محبت نہیں کہ وہ ان کیساتھ لڑکر جان دینے پر آمادہ ہو جائیں۔

بہرحال مصر کی مداخلت افریقہ میں حکومتوں کے توازن قوت میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں پیدا کریگی۔

ترکوں کا جواب

اخبار ٹائمز کا خاص نامہ نگار مقیم استنبول بذریعہ بحری تار مطلع کرتا ہے۔

یہاں کی سیاسی صورت حالت میں ادھر کچھ عرصہ سے نسبتاً سکون تھا جو بلغاریہ سے آنیوالی صدائے بے ہنگام سے یکایک فوت ہو گیا۔ سوبرینیہ کی امور خارجہ کی کمیٹی کے صدر ایم ٹرائنو نے ایک عجیب و غریب تقریر کی ہے جسے اطالی خبر رساں ایجنسی "استفانی" نے نشر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ بلغاریہ اپنی ان موجودہ سرحدوں سے مطمئن ہے جو ان علاقوں سے متصل ہیں جو پہلے یوگوسلاویہ اور یونان میں شامل تھے لیکن ترکی کا رُخ ابھی تک "نامعلوم" ہے۔ دوران تقریر میں ترکی اور بلغاریہ کے دوستانہ تعلقات کا حوالہ دیتے ہوئے ترکی کی سرحدوں کے ٹھیک اس پار برطانی اور روسی فوجوں کی موجودگی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہو سکتا ہے کہ انقرہ میں جو ابھی حال میں کابینہ کی تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ سیاسی اسباب کی بنا پر ہوئی ہوں۔

اس تقریر کے بعد بلغاریہ کے وزیر جنگ نے تقریر کی اور فرمایا کہ بلغاریہ کی فوج گو چھوٹی ہی مگر وقت اپنے فرائض انجام دینے کے لئے تیار ہے۔

ترکوں کی یہ تقریر کسی حد تک بُری معلوم ہوئی خاصکر اسوجہ سے کہ یہاں ہر ایک کا یہی خیال ہے کہ ذمہ دار حیثیت رکھنے والے بلغاری سیاست داں اپنے جرمن آقاؤں کی منظوری یا حکم کے بغیر ایسی کوئی بات زبان سے نہیں نکال سکتے تھے بہت سے ترکی اخبارات نے یہ مسئلہ اُٹھایا ہے اور ایم ٹرائنو کے مبہم الفاظ پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔

"آرک رائل" کی غرقابی پر ترکی محافظ نگار ایم ٹیلس نے برطانی بیڑے کی پرجوش الفاظ میں تعریف کی اور ترکی کیطرف سے اس کے برطانی حلیف کیساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا ÷

شاد وارثی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحش مرا مستقل بنا ہے — زبان پر بھی ہی ہو جو بہر سیل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲	کانپور شنبہ ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۴۹

ایڈیٹوریل نوٹ

برطانی پالیسی کی مذمت

انڈیا لیگ کے ممبروں اور حامیوں کی کانفرنس نے پھر ایک دفعہ ہندوستانی کاز کے حق میں آواز بلند کی ہے انڈیا لیگ ایسے لوگوں کی جماعت ہے جو ہندوستان کے قومی جذبات سے دلچسپی رکھتے ہیں مگر لندن میں یا انگلینڈ میں اسکی آواز کو کیا اہمیت حاصل ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے شاید برطانیہ کے سامراجی مدبر یہ سمجھکر اس جماعت کی آواز کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ برطانی پبلک کس درجہ جمہوریت پسند اور آزاد خیال ہے۔ کانفرنس میں جو رزولیوشن پاس ہوئے انکا حسب ذیل خلاصہ رائٹر نے بھیجا ہے یہ ہے :۔

(۱) پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور تمام سیاسی اسیر اور ٹریڈ یونین کے کارکن رہا کیے جائیں۔ (۲) حکومت موجودہ جابرانہ پالیسی ترک کرے اور پوری شہری آزادی بحال کرے۔ بالخصوص تقریر، تحریر، جلسہ اور تنظیم کی پوری آزادی ہونی چاہئے (۳) ہندوستان کی صنعتی ترقی کے راستے سے تمام رکاوٹیں دور کیجائیں (۴) فوراً ایک عارضی حکومت قائم کیجائے جسے پالیسی اور انتظام کے معاملہ میں پورا اختیار حاصل ہو۔ اور ہندوستان کے لوگوں کو اس پر پورا بھروسہ ہو (۵) ہندوستان کے لوگوں سے دوستی کا رشتہ پیدا کیا جائے۔ یہ پانچوں مطالبے نہایت معقول اور قطعی جائز ہیں مگر ان سے ہندوستان کی آزادی کا قومی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ یہ مفاہمت کی فضا پیدا کرنے اور لڑائی کے زمانہ میں دونوں ملکوں کے درمیان رضا کارانہ تعاون کا رشتہ پیدا کرنے کی غرض سے محض عارضی تجویزوں کی حیثیت سے پیش کیے گئے ہیں اور ان کی نوعیت ہندوستان کے اعتدال پسند طبقہ کے مطالبوں سے ملتی جلتی ہے۔

یہ تاخیر کیوں

برطانی اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے مسٹر ایمری وزیر ہند کے اس جواب پر جو انھوں نے حال ہی میں حال ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق سوال کئے جانے پر برطانی پارلیمنٹ میں دیا تھا ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جمیں اس نے نہ صرف برطانی حکومت کی غیر معمولی تاخیری کارروائی پر تعجب ظاہر کیا ہے بلکہ نہایت سخت الفاظ میں مذمت بھی کی ہے مسٹر ایم۔ این جوشی نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق ۱۸ نومبر کو مرکزی حکومت میں رزولیوشن پیش کیا تھا اور ۲۰ نومبر تک اس کی رپورٹ بھی مسٹر ایمری تک نہیں پہنچی کارروائی کا خلاصہ پہنچتے پہنچتے بھی چار دن لگ گئے اس تمام تاخیر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانی حکومت سیاسی قیدیوں کی رہائی کو چنداں اہمیت نہیں دے رہی ہے اور اس کی پالیسی ٹال مٹول کی ہے نیشنل ہیرلڈ نے اسے تنبیہہ کی ہے یہ تاخیر خطرناک ہے جواب بھی اس نوعیت کا دیا گیا ہے کہ برطانی حکومت کو اس معاملہ میں چنداں دخل نہیں یہ دراصل حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں کا معاملہ ہے

جاپان کا قضیہ آخری منزل پر

مسٹر کارڈل ہل وزیر خارجہ امریکہ نے جاپانی نمائندے مسٹر کروسو کو جو کاغذات دیئے ہیں ان میں درج شرطوں پر جاپانی

کیبنٹ میں غور ہو رہا ہے۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ کیبنٹ کس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ لیکن دونوں ملکوں کے مدبروں کے لب ولہجہ سے کسی مصالحت کی امید نہیں پائی جاتی۔ ہم اپنی گذشتہ اشاعت میں یہ لکھ چکے ہیں کہ امریکہ کی پیش کردہ شرطیں جاپان کے لئے کیوں ناقابل قبول ہیں جاپان نے اتنا تو ظاہر ہی کر دیا ہے کہ محوری طاقتوں سے علیحدگی اسکے لئے غیر ممکن ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی خبریں آ رہی ہیں کہ انڈوچائنا میں تھائی لینڈ کی سرحد پر جاپانی فوجیں کثیر تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ اگرچہ جاپان نے تھائی لینڈ کو یہ یقین دلایا ہے کہ ہمارا ارادہ تھائی لینڈ پر حملہ کرنیکا نہیں ہے لیکن سامراجی حکومتوں کا وعدہ چنداں قیمت نہیں رکھتا۔ یہ وعدے صرف مصلحتاً کیئے جاتے ہیں اور انکا مقصد دوسری پارٹی کو بھلا دے میں رکھنا ہوتا ہے۔

سرسی وی رمن کی تقریر

ہندوستان کے مشہور ماہر سائنس سرسی وی رمن نے پٹنہ یونیورسٹی کے کنووکیشن ایڈریس میں اس غلط خیال کی تردید کی ہے کہ ہندوستان نے سائنس میں جو کچھ سیکھا ہے وہ مغربی ملکوں سے سیکھا ہے۔ دراصل یہ ذہنیت ہندوستانیوں میں جان بوجھ کر پیدا کی گئی ہے تاکہ وہ کبھی سر نہ اٹھا سکیں ہندوستان نے پرانے زمانہ میں جو یہ ترقی تھی اسکے بارے میں تھوڑی بہت ریسرچ ہوئی ہے۔

دریائے سندھ کی وادی مہنجوڈارو نامی مقام پر حکومت ہند کے محکمہ آثار قدیمہ نے جو کھدائی کی اسمیں ایسی تعمیری اور چیزیں برآمد ہوئیں جنکے متعلق ریسرچ سے یہ ثابت ہوا کہ وہ آج سے پانچ ہزار برس پہلے کی ہیں اور جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اس زمانہ کے باشندے اعلیٰ درجہ کی تہذیب کو پہنچے ہوئے تھے مگر ہندوستان کی تاریخ کے برطانی مورخ ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ اب سے ہزار برس پہلے ہندوستانی وحشی تھے۔

فرقہ پرستی کا بڑھتا ہوا زہر

فرقہ پرستی کا اثر ملک میں روز بروز بڑھتا جا رہا ہے ایک طرف ریلوے کے ملازموں کی کانفرنس ہوتی ہے تو دوسری جانب مسلم ریلوے کے مسلم ملازموں کی کانفرنس کی جاتی ہے ایک جگہ طالب علموں کی کانفرنس ہوتی ہے تو دوسری جگہ انھیں تاریخوں میں مسلم طالب علموں کی کانفرنس ہوتی ہے اور حال میں تو ہندو طالب علموں کی بھی ایک کانفرنس کی اطلاع ملی ہے۔ طالب علموں میں فرقہ پرستی کی اسپرٹ دیکھکر ہمیں بہت زیادہ دکھ ہوتا ہے کیونکہ اس سے ہندوستان کے مستقبل کے متعلق بھی بہت مایوسی پیدا ہوتی ہے طالب علموں سے ملک کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں اگر ان میں بھی فرقہ پرستی جڑ پکڑ گئی تو آیندہ نسل بھی ہماری موجودہ نسل کی طرح غلام ہی رہے گی یا اپنی آزادی قائم نہ رکھ سکے گی طالبعلموں کے حقوق و مفاد یکساں ہیں ان میں ہندو طالب علموں اور مسلم طالب علموں کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے دراصل فرقہ پرست اپنے نئے میدان تلاش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے طالبعلموں کو بھی نہیں بخشا۔ کانگریس والے تو طالبعلموں کو عملی سیاسیات سے الگ رکھنا چاہتے ہیں لیکن فرقہ پرست انہیں بھی اسی مرض کا شکار بنانا چاہتے ہیں جس میں وہ خود گرفتار ہیں۔

نواب صاحب ممدوٹ کی تقریر

نواب صاحب ممدوٹ نے لکھنؤ میں پاکستان کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ لکھنؤ میں دوران قیام انھیں میونسپل بورڈ کی طرف سے ایڈریس بھی پیش کیا گیا۔ نواب صاحب نے ان دونوں موقعوں پر جو تقریریں فرمائیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو بھی وہی فن آتا ہے جس میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کامل مہارت رکھتے ہیں۔ یعنی پاکستان کانفرنس میں انھوں نے جو صدارتی تقریر فرمائی اسمیں تو وہی نفرت کا وعظ تھا جو ایسے موقعوں پر عام طور سے ہوتا ہے۔ لیکن میونسپل بورڈ کے ایڈریس کے جواب میں انھوں نے جو تقریر کی اس میں اتحاد اور آزادی کا ذکر ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم متحد ہوکر آزادی کا مطالبہ کریں تو انگریز ہمیں آزادی دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انھوں نے اس بات پر خوشی ظاہر کی ہے کہ لکھنؤ میونسپل بورڈ کے ممبروں میں آپس میں فرقہ وارانہ نفاق نہیں ہے۔

پٹنہ یونیورسٹی کا کانووکیشن ایڈریس

"ہم ہندوستان میں عظیم الشان تہذیب کے وارث ہیں۔ ہمیں اپنے ان آبا و اجداد پر صحیح طور پر فخر ہے جو اس ملک پر قابض تھے۔ جنہوں نے اسوقت اعلیٰ ترین تہذیب کی تعمیر کی۔ جب باقی دنیا جہالت اور تاریکی کے غار میں تھی ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے مغربی سائنس سے ہی سب کچھ نہیں سیکھا ہے۔ ہماری پیاری تہذیب یونان مصر اور یوروپ کی تہذیبوں سے قدیم ہے۔ جس ملک کا کوئی ماضی نہ ہو وہ اپنے حال اور مستقبل کے متعلق کوئی امید نہیں کر سکتا۔ اس لئے ماضی کو نہ بھولیں کیونکہ ہم میں طاقت اور حوصلہ پیدا ہوگا۔"

یہ ہیں وہ الفاظ جو سر سی۔ وی رمن نے ۳۰ نومبر کی شام کو وہیلر سینٹ ہاؤس میں پٹنہ یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس پڑھتے ہوئے فرمائے۔ ڈاکٹر سچدانند سنہا نے اس تقریب کی صدارت فرمائی۔

سائنس کی اہمیت

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کے ڈائرکٹر مسٹر جی۔ سی گھوش نے یکم دسمبر کو بوس انسٹی ٹیوٹ کلکتہ میں سر جگدیش چندر بوس میموریل لیکچر (سائنس اور نئی زندگی) پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ غیر ترقی کن اور صنعتی اعتبار سے پھسڈی ہندوستان جس میں ایسے انسانوں کی ایک کثیر آبادی ہے جن کی محنت کو مفید بنایا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہٹلروں اور مسولینیوں کی للچائی ہوئی نظروں کو اپنی طرف کھینچنے کی وجہ سے بذات خود دنیا کے امن و سکون کے لئے ایک خطرہ بنا ہوا ہے اس لئے سائنس کی وسیع ترین تربیت اور ہندوستان کے معاشرتی معیار کو ابھارنے کیلئے اسکا استعمال وقتی ضرورتیں ہیں اور یہ ایک روشن دماغ حکومت کی پالیسی کے پیش نظر رہنی چاہئیں۔

سائنس نے ترقی کرنے میں انسانی تمدن کی جو کچھ مدد کی ہے اسکو بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر گھوش نے کہا کہ جدید سائنس کی کامیابی کا اظہار اس حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ اس نے تہذیب و تمدن کے لئے انسانی غلامی کو غیر ضروری بنا دیا ہے۔ اسکے علاوہ انھوں نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا کہ سائنس قدرت کے رازوں کو بے پردہ کرنے اور فطرت کی قوتوں پر قابض ہو جانے سے زیادہ کچھ اور ہے یہ ایک دماغی اور ذہنی تربیت ہے جو ہمیشہ غیر جانبدارانہ اور بے لاگ ایمانداری کی ہدایت کرتی ہے

سیاسی قیدیوں کی رہائی کا اعلان

ستیاگرہی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں حکومت ہند کے اعلان پر فوری عملدرآمد ہو رہا ہے۔ دہرہ دون سے ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو آج دوپہر کو بارہ بجے رہا ہو گئے پہلے کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائی کا حکم آج صبح پنڈت جی کو سنا دیا گیا تھا مگر پنڈت جی نے کہا کہ انھیں سامان باندھنے کے لئے وقت چاہیئے اسوجہ سے وہ دوپہر سے پہلے رہا نہ ہو سکے۔

یونائٹڈ پریس کو لکھنؤ سے اطلاع ملی ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے کانگریس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد کی رہائی کا حکم دیدیا ہے۔ اور وہ آج نینی سنٹرل جیل سے رہا ہو جائیں گے۔

یو۔ پی میں تقریباً تین ہزار ستیاگرہی اسیر حکومت ہند کے اعلان کی رو سے رہا کیئے جائیں گے۔

ملک کے قوم پرست اخباروں نے حکومت ہند کے اعلان کو ابتدائی مصالحانہ قدم قرار دیا ہے اور اسکا خیر مقدم کیا ہے

آئینہ کانپور

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس

۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس ہو رہا ہے پروگرام حسب ذیل ہے:۔

اجلاس نثر ۶ر دسمبر ۴ بجے شام کو کرائسٹ چرچ ہائی اسکول ہال میں ہوگا جسکی صدارت جناب مولانا عبدالسلام صاحب ندوی مصنف شعر الہند فرمائیں گے۔

اجلاس نظم ۶ر دسمبر ۱۰ بجے رات کو بالکاودیالہ انٹر کالج ہال میں ہوگا جس کی صدارت جناب مہاراجکمار آف محمود آباد فرمائیں گے۔

جسمیں حضرت نیاز فتحپوری۔ پروفیسر مسعود حسن رضوی حضرت افسر میرٹھی حضرت ذوقی علیگ، حضرت سلیم جعفری، پروفیسر طاہر فاروقی جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی اور جناب سید علی عباس حسینی ایم۔ اے۔ اجلاس نثر میں شعر و ادب پر مقالے پڑھیں گے۔

اجلاس نظم کی شرکت کے لئے حضرت احسان دانش، جناب بہزاد لکھنوی۔ جناب جگر مرادآبادی۔ جناب بسمل اکبر آبادی۔ جناب منتخب میرٹھی، وغیرہ تشریف لا رہے ہیں کانپور میں اجلاس نثر ایک خاص اہمیت رکھنے والا اجلاس ہوگا، امید ہے کہ اہل شہر اجلاس نثر سے پورے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں گے۔

اسٹوڈینٹ کانفرنس

یو۔ پی اسٹوڈنیٹ کانفرنس ۶ر دسمبر ۴½ بجے شام کو میاں افتخار الدین پریسیڈنٹ پنجاب پراونشیل کانگریس کمیٹی کی رہنمائی Inaugurated میں پریڈ گراؤنڈ میں ہوگی جسمیں ڈاکٹر سی۔ آر۔ گوڈوانی پریسیڈنٹ کانفرنس مس اندرا نہرو۔ پنڈت بال کرشن شرما اور ٹھاکر چندن سنگھ گرموال تقریریں کرینگے۔

۷ر دسمبر کو ۵½ بجے جلسہ شروع ہوگا جسمیں مولانا حسرت موہانی ڈاکٹر حسین ظہیر مسٹر سلیمان انصاری اور لیڈی ذوالقدر حسن تقریر کرینگی

اتحاد ملت

۲ر دسمبر کو مجلس اتحاد ملت کے زیر انتظام بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ ہوا جسمیں سنڈے نیوز کے اس مضمون کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا جسمیں اس اخبار نے پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہٹلر سے کیا ہے۔

ٹیچرس کانفرنس

۷ر دسمبر ۱۱ بجے دن کو تلک ہال میں مسٹر سمپورنانند سابق منسٹر ایجوکیشن یو۔ پی کی صدارت میں لوکل میونسپل بورڈ ٹیچرس کانفرنس ہوگی۔

اے۔ آر۔ پی اسکیم

نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی ۵ر دسمبر کو اپنے دولتکدہ واقع پیکاپور میں ایک میٹنگ کر رہی ہیں جسمیں وہ ایک اسکیم مرتب کرینگی تاکہ اے۔ آر۔ پی کے لئے والنٹیر منظم کیے جاویں اور انکا اشتراک عمل اے۔ آر۔ پی کے سرکاری حکام سے ہو سکے۔

نیشنل ڈیفنس لون

نیشنل ڈیفنس لون ویک ۲۹ نومبر سے شروع ہوکر ۶ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے جسمیں ڈیفنس بانڈ میں ۳۲ لاکھ ۲۳ ہزار ۷ سو روپیہ اور ڈیفنس سیونگ سارٹیفکٹس میں ۱۹ ہزار ۳۰ روپیہ جمع ہوا۔ ۲۹ نومبر تک ان دونوں میں کل ۵۸ لاکھ ۴ ۲ ہزار ۴ سو ۱۱ روپیہ تھا اور اب اسوقت کل تعداد ۹۰ لاکھ ۷ ہزار ایکسو ۱۴ روپیہ ہو گئی ہے

تعلیمی ہفتہ

کانپور میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو تعلیمی ہفتہ منا رہی ہے اور بیسک ایجوکیشن دن منایا جائیگا اسی روز نمائش کا افتتاح ہوگا۔ ۷ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ٹیچرس کانفرنس تلک ہال میں ہوگی۔ ۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو برجیندر سروپ پارک میں کھیل ہونگے۔ ۹۔ ۱۰ ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو علمی مقابلے ہونگے اور ۱۱ دسمبر کو ٹاؤن ہال میں تقسیم انعامات کا جلسہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں ٹاؤن ہال میں ۱۳ ر دسمبر کو ایک مشاعرہ بھی ہوگا۔

علامہ مشرقی ڈے

کانپور مسلم اسٹوڈنیٹ فیڈریشن کی کمیٹی کار نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو علامہ مشرقی ڈے منائے جانے کے سلسلہ میں طلباء اسکولوں سے غیر حاضر رہیں۔ اس روز روزہ رکھیں

اور شام کو مسلم لیگ ہال میں جلسہ ہوگا۔

رہائی

پنڈت بال کرشن شرما جنرل سکریٹری یو۔ پی۔ پراونشیل کانگریس کمیٹی اپنی سزا پوری کر کے نینی جیل سے رہا ہو کر آ گئے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد کمیٹی

۳۰ نومبر کو ہندو مسلم اتحاد کمیٹی فضل گنج کا ایک جلسہ ہوا جسمیں متعدد رزولیوشن پاس ہوئے اور یہ طے کیا گیا کہ والنٹیر بھرتی کیے جائیں اور محلے والوں کو جو شکایتیں ہوں وہ کمیٹی کے سامنے پیش کریں۔

ماتمی جلسہ

۲۸ نومبر کو حلیم مسلم کالج کانپور کے اساتذہ اور طلبار کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا:۔

"یہ جلسہ عالیجناب حاجی فضل حسین صاحب کے انتقال پر ملال پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور خداوند عالم سے دست بدعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور انکے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

یو۔ پی نظر والی بال

"یو پی نظر والی بال ٹورنامنٹ" کانپور کے دوسرے سالانہ مقابلے بتاریخ ۱۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء زیر نگرانی حلیم میموریل کلب شروع ہونگے۔ جسمیں تمام صوبہ کی ٹیموں کی شرکت کی امید ہے۔ داخلہ کی آخری تاریخ ۱۰ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء مقرر ہے۔

---

۴ ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت کو سمجھوتہ منظور ہے تو اور آگے قدم بڑھائے گی۔

برطانیہ کے مشہور اخبار "ٹائمز" نے رہائی کے اعلان کو حکومت کے دانشمندانہ قدم کے طور پر سراہا ہے مگر "نیوز کرانیکل" نے رہائی کے اعلان کو حکومت کی غلطی کے اقرار سے منسوب کیا ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کے بعد برطانی حکومت قلب کی تبدیلی کا ثبوت دے گی۔ بمبئی میں حکومت ہند کے اعلان کے ماتحت ۲۱۸ ستیاگرہی قیدی اور ۱۲۷ ستیاگرہی نظر بند رہا کر دیئے گئے ہیں۔

مسٹر فضل الحق کا بیان

مسٹر فضل الحق نے ایک بیان شائع کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر فضل الحق کی نئی پارٹی میں ۱۱۹ ممبر ہیں اور مرکزی کانگریس پارٹی کے ۲۵ ممبر بھی اگرچہ وہ اپنے اصول کی وجہ سے اس پارٹی میں شریک نہیں ہو سکتے اسکے برسر اقتدار آجانے پر اسکی حمایت کرینگے یعنی ان کی وہی پوزیشن ہوگی جو سندھ میں کانگریس پارٹی کی ہے۔ اس لئے بنگال اسمبلی کے ۲۵۰ ممبروں میں سے ایکسو چوالیس ممبر مسٹر فضل الحق کے حامی ہونگے۔ اس لئے اب کوئی شبہہ باقی نہیں رہ جاتا کہ نئی وزارت کے وزیر اعظم بھی مسٹر فضل الحق ہی ہوں گے۔ وہ کولیشن پارٹی جو سنہ ۱۹۳۷ء میں بنی تھی۔ اب ٹوٹ گئی۔ نئی کولیشن پارٹی کا نام پروگریسیو کولیشن پارٹی ہے۔ پچھلی کولیشن پارٹی کی طاقت اس کے شریک نہ تھی۔ اس لئے اسے یورو پین پارٹی کا منہ دیکھنا پڑتا تھا۔ نئی پارٹی کے لئے یہ مجبوری نہ ہوگی

روس کی لڑائی

روس کی لڑائی میں غیر متوقع تبدیلی پیدا ہو گئی یہ خیال تھا کہ جاڑے کے موسم میں مرکزی اور شمالی علاقہ کی لڑائی ٹھنڈی پڑ جائیگی جنوبی علاقہ میں زیادہ زور ہوگا کیونکہ جرمن کاکیشیا میں داخل ہونا چاہیں گے۔ ہوا یہ کہ مرکزی علاقہ میں ماسکو پر دباؤ اور زیادہ بڑھ گیا اور روسٹوف کے علاقہ میں روسیوں کو فتح ہو گئی اسکی وجہ یہ ہے کہ جنوبی محاذ سے ہٹ کر جرمن فوجیں لیبیا میں کمک پہونچانے جا رہی ہیں یا یہ سبب ہے کہ جرمنوں نے یہ طے کر لیا کہ ماسکو کو فتح کر کے روسیوں کے حوصلے توڑ دیئے جائیں تو بقیہ علاقہ کا فتح کر لینا آسان ہوگا۔ جرمنوں کا یہ دعوی ہے کہ انھوں نے ماسکو کے بچاؤ کی آخری لائن توڑ دی ہے اور اب وہ یہاں سے پچیس میل کے فاصلہ

پانی بند رہے گا

۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء سنیچر کے دن ۸ بجے رات سے اتوار کے دن ۸ بجے رات تک شہر میں پانی کی سپلائی بوجہ ایک نئے کنکشن کے بالکل بند رہیگی۔ لہذا اگزیکیوٹیو افسر صاحب کانپور میونسپل بورڈ اہل شہر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس دوران میں اپنے پانی کا انتظام کر لیں تاکہ تکلیف نہ ہونے پائے۔

سبد گل

جب لیبر پارٹی کے مسٹر ... نے مسٹر چرچل سے ہندوستان پر اٹلانٹک چارٹر کے اطلاق کے متعلق دریافت کیا تو مسٹر چرچل نے اپنے ۹ ستمبر والے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہیں اب ٹیس کوئی اضافہ نہیں کرنا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر مسٹر چرچل ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی میں آنریبل مسٹر ... کے بیان کا حوالہ دیتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ کیونکہ بہرکیف وہ ۹ ستمبر کے بعد کا بیان تھا۔

ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک فیلڈ مارشل کو بمبئی صوبہ کا آئندہ گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ بمبئی کی شہری زندگی پر اس تقرر کا اثر انداز ہونا ضروری ہے۔ جنگ کے دنوں میں اس قسم کا غیر معمولی ردوبدل خلاف توقع نہیں ہے۔ ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں بھی ڈیوک آف کناٹ کو ایک فوجی کام پر مامور کیا گیا تھا۔

برما کے وزیر اعظم یو سانے کہا ہے کہ وہ لندن جانے کے مشن میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں اب برما کے سگاروں کا کوئی پارسل لندن روانہ کردیں گے۔

"آرک رائل" کے ڈوبنے کی خبر پر برلن کے حلقوں میں حیرت کا اظہار نہیں کیا گیا۔ حیرت کیوں ہوتی۔ ڈاکٹر گوبلز نے تو گذشتہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم ایک درجن مرتبہ جنگی اعلانات کے ذریعہ آرک رائل کے ڈوبنے کی اطلاع دے چکا تھا۔

جنگی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر آرتھر ... ایڈیٹر اخبار "اسٹیٹسمین" نے دریافت کیا کہ ہمیں اس سلسلہ میں ابھی تک کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ حسرت "ملانگ چادر" کی ضرورت ہے خاب ذالا۔

یوپی کانگریس کمیٹی

لکھنؤ۔ (بذریعہ ڈاک) سکریٹری یو۔ پی کانگریس کمیٹی لکھتے ہیں کہ ۱۵ر نومبر تک یو۔ پی کی جیلوں میں تمام قسم کے جتنے سیاسی قیدی تھے ان کی ٹھیک ٹھیک تعداد درکار ہے۔ جو ایک ہفتہ کے اندر اندر صوبہ کانگریس کمیٹی کے دفتر میں پہونچ جانی چاہئے۔ تمام ... اور ... کانگریس کمیٹیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے ضلع کے تمام ... سیاسی قیدیوں کی جو جیلوں میں ہیں فہرست ... کانگریس کمیٹی کے آفس سکریٹری کے پاس بھیجدیں۔ الگ الگ نوٹس جاری کرنے کا وقت نہیں ہے۔

بنگال ہندو سبھا کانفرنس

بردوان، ۳ر نومبر۔ صوبہ ہندو سبھا کانفرنس کی آخری بیٹھک آج سہ پہر کو زیر صدارت ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی شروع ہوئی۔ صوبے کے ہندوؤں کے متعلق مختلف معاملات ملک کی سیاسی صورت حالات اور سماجی اور اقتصادی مسئلوں کے متعلق ۳۰ سے زیادہ رزولیوشن پاس ہوئے۔

کانفرنس نے تجویز کیا کہ بنگال میں مرکزی حکومت کے خالص کنٹرول میں از سر نو مردم شماری ہونی چاہئے دوسرے رزولیوشن میں یہ قرار دیا گیا کہ بنگال کی موجودہ وزارت کو ہندوؤں کا اعتماد حاصل نہیں ہے۔ بنگال کے تمام قوم پرور عناصر سے اپیل کی گئی کہ موجودہ وزارت کو اقتدار سے ہٹانے کے لئے متحد ہو جانا چاہئے۔ ہندو سنگٹھن۔ کمیونل ایوارڈ۔ اور اسکی منسوخی۔ لازمی کا مسئلہ حکومت بنگال کی تعلیمی پالیسی۔ پاکستانی اسکیم فوجی نظام کی اسکیم۔ مہا سبھا کے آل انڈیا سیشن پر پابندی مسجدوں کے سامنے باجہ۔ صوبہ پرستی کو دور کرنے اور دوسرے معاملات پر بھی رزولیوشن منظور ہوئے۔

لندن یکم دسمبر برطانی جہاز ڈوبونے ستارے اٹلانٹک پر ایک مسلح جرمن تجارتی جہاز کو ڈبو دیا گیا۔ ڈوبون بنا ہوا چودہ سال ہوئے جب بنا تھا وہ دس ہزار ٹن کا جہاز ہے۔

ادب لطیف

شام حیات

پیری آئی گویا دن گذر گیا، اور نہایت گہری شام ہو چلی بالوں نے موت سے ملنے کے لئے سفید جامہ زیب تن کر لیا ہے۔ بلکہ موت کی سواری نہایت دھوم دھام سے آتی، کانوں نے آوازیں پہنچائیں پشت کبڑی ہو چلی گویا جھک جھک کر ملکۂ موت کو سلام کر رہی ہے۔

(فارسی)

جوانی کی امنگیں

ہم کو بہار شہرت پر اونچے ہی اونچے چڑھتے جانا ہے تاکہ ہمارے نام وطن کی تاریخ میں تا ابد زندہ رہیں وطن کی بہبودی کی خاطر زندگی کا تمہید اور نتیجہ دونوں مسرت محسوس کرنے ہیں۔

علم کی کانوں میں ہمیں گہرا ہی گہرا کھودتے چلا جانا چاہئے۔ مکتب اور دار العلوم سے قدرتی سرمایہ اور علم کی لوٹ سے ہمیں مالا مال ہونا چاہئے۔

وہاں ہمیں تاج کے ہیروں سے بھی بیش قیمت جواہرات کی تلاش کرنی چاہئے۔

(امرت لال منشی فاضل راولپنڈی)

ڈچ ایسٹ انڈیز کی ہوائی طاقت

لندن ۲ر دسمبر۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کی ہوائی طاقت بہت مضبوط ہوگئی ہے۔ وہاں جیانہ باز ہوائی جہاز اڑن کشتیاں تو جیں لے جانے والے ہوائی جہاز اور بمباری کرنے والے ہوائی جہاز ایک بڑی تعداد میں جمع ہیں۔ اور امریکہ سے ایک بڑی تعداد میں ہوائی جہاز وہاں پہونچ رہے ہیں۔ وہاں ایک ہزار خفیہ ہوائی اڈے تیار کرائے ہیں۔

تھائی لینڈ میں تیاریاں

ہنگ کانگ ۲ر دسمبر اس قسم کی بے بنیاد افواہوں سے کہ جاپان نے تھائی لینڈ پر حملہ کر دیا ہے۔ تھائی لینڈ میں کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ نہیں پائی جاتی۔ اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ تھائی لینڈ نے مقابلہ کی پوری تیاری کرلی ہے۔ دوسرے اسکو دوست قوتوں سے امداد کی پوری توقع ہے۔

یوپی کانگریسی ممبروں کی میٹنگ

نینی تال ۳ر دسمبر۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت ۵ر دسمبر کو لکھنؤ کے لئے روانہ ہوں گے جہاں ۲ر دسمبر کو یو۔ پی کی اسمبلی اور کونسل کے کانگریسی ممبروں یو۔ پی سے مرکزی اسمبلی کے ممبروں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں یو۔ پی کے ممبروں کی ایک میٹنگ ہوگی۔ جس میں ملک کے موجودہ سیاسی حالات پر غور کیا جائے گا۔ یہ میٹنگ امین آباد پارک میں صوبہ کانگریس کمیٹی کے دفتر میں ۲ر دسمبر کو ہوگی۔ ۷ر دسمبر کو لکھنؤ یونیورسٹی یونین کی طرف سے پنڈت گوبند بلبھ پنت کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے گا۔

لندن، ۳۰ر نومبر آج مسٹر چرچل کی ۶۷ ویں سالگرہ منائی گئی۔ لیکن مسٹر چرچل آج کل کام میں مصروف ہیں۔

عالم نسواں

مردوں کو گرویدہ بنانیکی کوشش

مس میری فرنکلین جو نسوانی مضامین لکھنے کے اعتبار سے مغربی دنیا میں کافی شہرت رکھتی ہیں۔ ان کی ایک کتاب کا کچھ حصہ ہم ناظرین اور دنیا کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ یہ مضمون ہندوستانی عورتوں کیلئے بھی مفید ثابت ہوگا مس موصوفہ کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

جوانی میں ہر عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس میں اتنی جاذبیت پیدا ہو جائے کہ مرد اسے للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے لگیں۔ میں بہت کم ایسی عورتوں سے واقف ہوں۔ جنہوں نے ہمیشہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنانے کی کوشش نہ کی ہو۔

میری ایک دوست خاتون نے مجھے بتایا کہ صرف حسن و آرائش پر وہ ہر ہفتے پندرہ بیس پونڈ صرف کردیتی ہیں۔ بعض عورتیں اس سے زیادہ خرچ کرتی ہیں اور بعض کم لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر عورت اپنے آپ کو خوبصورت بنانے پر کچھ نہ کچھ ضرورت صرف کرتی ہے۔

اس جھوٹی اور مصنوعی خوبصورتی پر روپیہ کیوں برباد کیا جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ مردوں کو عورتوں سے دلچسپی پیدا ہو۔ غیر شادی شدہ لڑکیاں اگر اچھا شوہر تلاش کرنے کے لئے ایسا کریں تو کوئی تعجب نہیں۔ لیکن مجھے حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ غیر شادی شدہ لڑکیوں سے زیادہ شادی شدہ عورتیں اس مصنوعی خوبصورتی کی دلدادہ ہیں۔

کیا مصنوعی خوبصورتی دائمی مردوں کو عورتوں کا گرویدہ بنا سکتی ہے۔ یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے جس کو عامیانہ نظر سے نہیں بلکہ نہایت غور و خوض کے بعد ہم کو حل کرنا ہے۔ اور حل ہی نہیں کرنا ہے بلکہ اس کی زندہ مثالیں بھی تلاش کرنی ہیں۔ تاکہ اس نتیجہ پر پہونچ سکیں کہ آیا ہم کو سب سے زیادہ خوبصورتی کی ضرورت ہے۔ یا کوئی اور چیز ہمارے لئے درکار ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خوبصورتی کا پہلا اور ابتدائی نظارہ مردوں کو لڑکیوں کی جانب ضرور متوجہ کر لیتا ہے اور بعض اوقات یہ خوبصورتی شادی کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ لیکن ایسی شادیاں کس حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔ جو حسن و عشق کا نتیجہ ہوں یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے۔

ایک دو نہیں ہزاروں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے حسن و عشق کے اندھے جذبہ کے ماتحت شادیاں کیں اور ان کی ازدواجی زندگی سال ڈیڑھ سال سے زیادہ قائم نہ رہ سکی۔ آخر کار انکو طلاق لینی پڑی۔

اگر حسن و عشق ہی دنیا میں سب کچھ ہوتا تو آج طلاق کی یہ کثرت نہ ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ خوبصورتی ایک عارضی اور وقتی کشش ہے جو مردوں کو عورتوں کی جانب متوجہ کر دیتی ہے۔ لیکن یہ اصل جوہر نہیں ہے۔

اصل جوہر عورت کی نسوانی خصوصیات ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جو مرد کے دل میں عورت کی عزت اور ناقابل زوال محبت پیدا کر دیتی ہے۔ ایک دو نہیں ہزاروں مثالیں ایسی موجود ہیں کہ خوبصورت عورتوں کو چھوڑ کے مرد ان عورتوں کی جانب متوجہ ہوگئے جو کسی نہ کسی فن میں امتیازی درجہ رکھتی ہیں۔

گاربو کوئی خوبصورت عورت نہیں ہے۔ لیکن اس نے جو عروج اور ترقی حاصل کی ہے اس کا ہر متنفس گرویدہ ہے۔ بڑے بڑے بادشاہوں نے اسے شادی کے پیامات دئے لیکن اس نے ٹھکرا دئے۔ گاربو کے متعلق میں یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتی ہوں کہ وہ اپنے گھر میں ایک نہایت سیدھی سادی عورت ہے اس کو تفریحات سے زیادہ گھر کے معاملات سے دلچسپی ہے۔ وہ ایک سوسائٹی گرل ہونے کی بجائے گرہستی زندگی گذارنا زیادہ پسند کرتی ہے۔

ملکہ انگلستان کوئن الزبتھ ایک نہایت ہی سلیقہ شعار اور نیک خاتون ہیں۔ وہ سیاسی پارٹیوں کے علاوہ کبھی تفریحی جلسوں میں شرکت پسند نہیں کرتیں ان کو سب سے زیادہ جس چیز سے دلچسپی ہے وہ ان کے بچے اور شوہر ہیں۔

میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ جو عورتیں مصنوعی خوبصورتی کے ذریعہ مردوں کو گرویدہ بنانے کی فکر میں لگی رہتی ہیں۔ وہ نہایت ہی بیوقوف ہیں۔ ہر عورت کو چاہئے کہ وہ ظاہری ٹیپ ٹاپ کی بجائے فطری جوہر پیدا کرے۔ یہی ایک عورت کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔

بچوں کی دنیا

ہندوستان کی شمالی مغربی سلطنت

بچو! آج کی صحبت میں ہم تمہارے سامنے ہندوستان کے شمالی حصے کے حالات لکھتے ہیں۔ جس سے تمہاری معلومات میں اضافہ ہوگا:-

ایران کے بادشاہ دارا نے ہند کے شمالی حصہ پر حملہ کرکے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا جس کا پتہ ایک پتھر کے کتبے سے چلتا ہے اور جس پر پانچ سو دس قبل مسیح کی تاریخ پائی جاتی ہے۔ اس علاقے کا نام مہنجدارو ... تھا۔ دوسرا حال جو معلوم ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ۳۰۰۰ قبل مسیح میں بھی اس شہر کا وجود تھا۔ لیکن گذشتہ گیارہ برس سے محکمہ آثار قدیمہ نے اس علاقے میں معلومات کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ گو اس شہر کو بالکل نکال لینا صدیوں کا کام ہے۔ تاہم کافی حصہ اس زبردست آبادی کا مٹی سے صاف کر دیا گیا ہے۔ اس حصے نے امریکہ اور یوروپ کی تاریخ دانوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ اس سے ہند کی تواریخ میں ایک انقلاب ہوا چاہتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان لوگوں کو اب یقین کرنا پڑا ہے۔ کہ ہندوستان کی تواریخ کم از کم تین ہزار برس قبل مسیح بیشتر سے شروع ہے۔ جہاں اسی قدر والیان سلطنت اور بہادر ہو گذرے ہیں۔

علاقہ سندھ میں دریائے سندھ کے کنارے پر پایا گیا ہے جہاں پہونچنے کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ڈوکری اسٹیشن پر اترنا پڑتا ہے۔ جہاں سے یہ قدیم مسمار شدہ آبادی آٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔

آج سے دس گیارہ برس پہلے اس مقام پر ریت اور مٹی کے ٹیلے ہی ٹیلے نظر آتے تھے۔ جس میں سے ایک ٹیلے پر بدھ راج کنشک کا بنوایا ہوا ایک بدھ مت کا ستوپ تھا۔ مگر یہ تباہ شدہ حالت میں تھا۔ اسے دیکھ کر ہی مورخوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس ستوپ کا یہاں بنایا جانا ضرور کچھ معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ ان باتوں اور واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوشش کا نتیجہ آج مہنجدارو کا ایک حصہ دنیا کے روبرو موجود ہے کہ جو چار ہزار برس پیشتر کے واقعات کو آنکھوں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہنجدارو کبھی عظیم الشان شہر اور دار السلطنت ہوگا۔ جس کے مکانات پختہ اینٹوں سے بنائے گئے ہیں۔ اس جگہ کو دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ اس زمانے کے باشندوں کو فن تعمیر سے پوری واقفیت ہو چکی تھی۔

شہر کے درمیان میں راہگذر کا وجود ملتا ہے جس کے دونوں طرف عمدہ اور اونچی دوکانیں بنائی گئی تھیں اور دوکانوں کے چوباروں میں رہائش کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ سیڑھیوں کا رخ بازار کی طرف ہے۔ اس شاہراہ کے شمال اور جنوب میں گلیاں ہیں جو ایک دوسرے کے متوازی ہیں۔ اور پھر ان میں سے چھوٹی چھوٹی گلیاں نکلی ہیں۔ جو بڑی گلیوں پر دو زاویہ قائمہ بناتی ہیں جس سے اس زمانہ اقلیدس کا صاف پتہ چلتا ہے۔ اس شہر کے اندر وئے جو سیڑھی سیدھا اور صاف ہونے میں یورپ کا کوئی شہر مقابلہ نہیں کرتا۔ البتہ امریکہ میں جو موجودہ نئی تعمیرات ہوئی ہیں ان سے اس کی بناوٹ کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ یعنی جو علم و ہنر آج سے پانچ ہزار برس پیشتر اس ملک کے انجنیروں میں موجود تھا وہ آج امریکہ کے باشندوں میں پیدا ہوا ہے۔ جس کی مثال نو تعمیرات سے مل سکتی ہے۔ آبادی کے متعلق صاف معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی سے تھوڑی جگہ کا بھی معقول استعمال کیا گیا ہے اس بات سے دو ضروری امور پر روشنی پڑتی ہے۔

اول یہ کہ اس شہر کی گنجان آبادی تھی اور کثرت سے تجارت تھی۔ جس کی وجہ سے لوگ یہاں رہنا پسند کرتے تھے۔ یہ بات قیاس میں بھی آتی ہے۔ کیونکہ اس وقت بھی اس کا وجود ایسے مقام پر ملتا ہے جہاں سے لوگ فارس اور مصر کی تجارت کرتے تھے۔

رنگون ۔۔ ار دسمبر آج برما کے وزیروں کی کونسل کا آج پہلا جلسہ ہوا معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس ۱۲ر فروری ۱۹۴۲ء کو شروع ...

پردۂ فلم

تاریخی تصاویر سے غیر معمولی دلچسپی

سکندر کی غیر معمولی کامیابی نے پھر ایک بار یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان میں تاریخی تصاویر کے لئے بہت بڑا میدان موجود ہے۔ اور پبلک اس چیز کی بیحد مشتاق ہے کہ اس کے سامنے گذشتہ تاریخی واقعات کو فلم کی صورت میں پیش کیا جائے۔

تاریخی تصاویر سے پبلک کی اس غیر معمولی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے ہندوستان کے فلمساز پھر ایک بار تاریخی تصاویر کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ چنانچہ بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ بمبئی کے اکثر فلمساز یہ چاہتے ہیں کہ ایسے موضوع پر تاریخی تصاویر تیار کی جائیں جو ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں کیلئے یکساں کشش رکھتی ہوں۔

تاریخ اس قسم کے ایک دو نہیں سینکڑوں واقعات سے پُر ہے ہم کو امید ہے کہ اگر فلمسازوں نے پوری طرح توجہ کی تو وہ تاریخ سے متعلق ایسی تصاویر تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جو ایک طرف بیحد نفع بخش ہوں گی۔ اور دوسری جانب ہندوستان کی عظمت کو بھی دوبارہ زندہ کرسکیں گی۔

یو۔پی میں جنگی سامان کا نظام

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) صوبے کے ہر حصے کی دستیاب اطلاعوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگی سامان بہم پہونچانے کا نظام ہر مہینہ پھیلتا جا رہا ہے۔ کانپور کے گیہوں خریدنے کے دفتر نے جو جنوری ۱۹۴۱ء میں کھولا گیا تھا۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء تک ڈیڑھ کروڑ روپیہ سے کچھ زیادہ قیمت کا معاہدہ کر لیا ہے۔ اس دوران میں معاہدوں کی کل قیمت جو نئی دہلی کلکتہ اور کانپور کے خریدنے والے دفتروں سے اس صوبے میں کئے گئے تھے تمام ہندوستان کے ساتھ کئے ہوئے معاہدوں کی کل قیمت کی ۲۵ فیصدی ہے۔

چونکہ لوکل گورنمنٹ نے ہفتہ میں ۶۰ گھنٹے کام کرنے کی اجازت حال ہی میں دیدی ہے اس لئے یہ امید کی جاتی ہے کہ جہاں تک سوتی اور روئی کی اشیا کا تعلق ہے کانپور کی جنگی کوششوں میں قابل تعریف اضافہ ہو جائے گا قریب قریب تمام بوٹس یو۔ پی میں ہی تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کی لڑنے والی فوجوں کو اس ملک میں ضرورت ہوتی ہے اور ایک زبردست مقدار جس کی مشرقی گروپ میں شامل شدہ ملکوں کو ضرورت ہوتی ہے۔

اس وقت یو۔ پی دستی اوزار اور علم ریاضی کے آلات رڑکی میں تیار کر رہی ہے۔ میرٹھ نے علم موسیقی کے باجے بنانے کا قریب قریب ٹھیکہ لے رکھا ہے۔

جاپان کی اقتصادی تباہی

واشنگٹن ۲ر دسمبر امریکہ اور برطانیہ نے جاپان کی جو اقتصادی ناکہ بندی کی ہوئی ہے اس سے جاپان کو اسقدر نقصان ہو چکا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جاپان کی ۷۵ فیصدی درآمد بند ہوگئی ہے۔ سوتی مال تیار کرنے والے ۵۰ فیصدی جاپانی کارخانے بند ہوگئے ہیں۔

دہلی، پہلی دسمبر۔ حکومت برطانیہ نے بنگال اسمبلی کے صدر سر محمد عزیز الحق کو ملک سر فیروز خاں نون کی جگہ جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں لندن میں ہائی کمشنر برائے ہندوستان مقرر کیا ہے۔

شری راجہ رام شاستری کی گرفتاری

کانپور ۲ر دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حکم عدولی کرنے کی وجہ سے مزدور پارٹی کے لیڈر سری راجا رام شاستری ایم۔ ایل۔ اے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت آج گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتاری سے پہلے آپکو کانپور چھوڑ دینے کا نوٹس دیا گیا تھا۔

آج سہ پہر کو مولانا اکرم خاں کی صدارت میں صوبہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک رزولیوشن پاس کرکے اسمبلی کے مسلم لیگی ممبروں سے ۱۴ر دسمبر تک نئی پروگریسو پارٹی اور پروگریسو کولیشن پارٹی سے قطع تعلق ...

اقوالِ زرّیں

غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم۔

معصومیت مسرت کی بنیاد ہے۔

وقعت محبت سے پیدا ہوتی ہے۔

خاموشی بزرگی میں اضافہ کرتی ہے۔

مسکراہٹ اظہارِ تشکر کا ایک لطیف ذریعہ ہے۔

محبت کا راز مسکراہٹ میں پوشیدہ ہے۔

شکر گذاری شرافت کی جان ہے۔

چھ فٹ زمین ہر امیر و غریب کو یکساں کر دیتی ہے۔

کم بولنے والے نہایت طاقتور ہوتے ہیں۔

تندرستی مفت ملتی ہے اور بیماری لوگ خریدتے ہیں

جوانی "اچھلتے" خون کا نام ہے۔

موجِ تبسّم

بیوی نے اپنے شوہر کو خط لکھا کہ چار ہفتہ کے اندر میرا جسم آدھا رہ گیا ہے۔ اب میں کب تک میکہ میں پڑی رہوں۔"

شوہر جو بیوی سے بیزار تھا اُس نے جواب دیا "تم چار ہفتہ اور میکہ میں رہو۔ اس کے بعد میں تم کو فوراً بلا لوں گا۔"

شوہر:۔ مردوں کے مقابلہ میں عورتیں زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔"
بیوی۔ (خوش ہو کر) عورتیں قدرتی طور پر حسین ہوتی ہیں۔"
شوہر۔ "قدرتی طور پر نہیں مصنوعی طور پر۔"

بچہ (بائسکوپ دیکھتے ہوئے) "اب یہ چار آدمی ایک ساتھ مل کر کیوں گا رہے ہیں۔"
باپ۔ "اس لئے کہ کسی ایک پر بدنامی عائد نہ ہو۔"

ایک سہیلی، (دوسری سہیلی سے) مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ میرا شوہر ایک بیوقوف انسان ہے۔
دوسری سہیلی۔ اگر وہ بیوقوف نہ ہوتا تو تمہارے ساتھ شادی ہی کیوں کرتا۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں

مرحوم سر ایملے کارلے جرنلزم میں ایک ایسا ریکارڈ قائم کیا ہے جسے توڑنا ممکن نہیں ہے۔
آپ پچاس برس تک ورلڈ نیوز کے ایڈیٹر رہے اور اس کی اشاعت ۴۰ ہزار سے بڑھ کر دس لاکھ کر دی گذشتہ مئی میں آپ کی ایڈیٹوریل جوبلی منائی گئی۔ اور اس موقع پر ایک لنچ دیا گیا۔ جس میں ملک معظم نے اپنا پیغام بھیجا۔ اور مسٹر چرچل وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے ان دنوں کی یاد دہانی کرائی جب کہ وہ بھی اس اخبار کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں تھے۔ سر ایملے نے ۷۴ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد تمام پلٹنوں کو از سر نو ترتیب دیا گیا اور ان کے نمبر بھی تبدیل کر دیئے گئے۔

ایڈنبرگ کے قریب جو پل ہے وہ ڈیڑھ میل لمبا ہے اس پر چھبیس لاکھ پونڈ صرف ہوئے تھے۔

جبرالٹر کا رقبہ سوا دو میل ہے۔

افسانہ

گناہ کا بھنور

ایک نیکدل لڑکی کے لٹنے کی دردناک داستان

(ایک گمنام افسانہ نگار کے قلم سے)

جو گناہ سے دور بھاگنا چاہتے ہیں۔ ان کو گناہ کے بھنور میں وہ لوگ پھنسا لیتے ہیں جو شرافت کے ٹھیکیدار ہیں اور اعلیٰ النسبی کے مدعی یہ افسانہ جو گمنام افسانہ نگار کا ایک شاہکار ہے اس میں ایک لڑکی کی دردناک کہانی کے پردہ میں شرافت اور انسانیت کو دم توڑتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

آج تیسرا دن ہے "گوما نے سامنے کی دیوار کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے دل میں سوچا "وہ نہیں آیا"
کمرے کی دھیمی روشنی رات کی تاریکی سے جنگ کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ تاریکی دروازے میں سے اندر گھسی چلی آتی تھی۔ چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا قصبے کے سرے پر ہونے کی وجہ سے اس مکان میں سے دور تک پھیلا ہوا بھیانک اور کالا کالا جنگل نظر آ رہا تھا۔
اگر کوئی گھر میں گھس آئے تو کیا ہو" گوما نے اپنے دل میں سوچا۔ اس رات کی طرح تاریک اور دور تک پھیلے ہوئے جنگل کی طرح بھیانک خیال سے اسکا تن بدن لرز اٹھا۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
چراغ کے گرد ایک دبلا پتلا سا پتنگا چکر کاٹ رہا تھا۔ غالباً تھک کر وہ پتنگا دیوار پر جا بیٹھا۔ دفعتاً خبر نہیں وہ کہاں سے ایک چھپکلی نمودار ہو کر اس پر جھپٹ پڑی۔ دوسرے لمحے وہاں پتنگے کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔
گوما گھبرا کر پلنگ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کیا پتنگے کی موت اور چھپکلی کے جھپٹے میں میری زندگی کی داستان دہرائی گئی ہے۔ اس کے دل و دماغ میں ایک ہلچل مچ گئی۔
گذشتہ زندگی کی تصویریں اس کی آنکھوں کے تلے پھرنے لگیں شہر کا وہ چہل پہل والا بازار۔ رنگین مزاج نوجوانوں کے جھپٹے۔ گوما کی ماں کا کوٹھا اس کوٹھے کا وہ برآمدہ جس میں گوما کی ماں گوما کو نہلا دھلا کر سولہ سنگار کرا کے بغرض نمائش کے لئے بٹھاتی تھی۔ اس موقع کے لئے کپڑے خاص تھے۔ ان کپڑوں پر بہت کافی روپیہ خرچ ہوا تھا۔
گوما نے اس کمرہ پر ایک نظر ڈالی جس میں وہ اس وقت دیوار سے کمر لگائے اس طرح سہارا لئے کھڑی تھی گویا وہ زندگی کے بوجھ تلے دب کر تھک گئی ہے۔
اس کی نظروں کے سامنے اپنی ماں کے آراستہ و پیراستہ کمرہ کی تصویر پھرنے لگی۔ شام کو اس کمرہ کا دروازہ کھول دیا جاتا تھا۔ جو بازار کے رخ کھلتا تھا تاکہ دیکھنے کا شوق رکھنے والے پھولدار چھت گیری اور جھاڑ فانوس اور ہلکا ہلکا سبز روغن پھری ہوئی دیواروں پر لگی ہوئی دیدہ زیب تصویروں کی جھلک دیکھ سکیں۔ اسی دروازے کے آگے برآمدے میں گوما کو بنا سنوار کر کرسی پر بٹھایا جاتا تھا۔ اس چوکھٹے میں گوما اچھی ہی لگتی ہوگی۔ جبھی تو ایک دن استاد جی نے آکر کہا تھا کہ ہماری گوما تو کمرے کی سجاوٹ کے سامنے بیٹھی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کسی میم نے باغ میں بیٹھ کر تصویر کھنچوائی ہو۔
گوما کی ماں کا حکم تھا کہ راستہ چلنے والوں کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کرے۔ اور جو کوئی نظر ملائے تو ذرا سا مسکرا دینا۔ بس کھلکھلا نہ پڑنا کہیں۔ اور نہیں تو کھیل ہی بگڑ جائے۔
مگر گوما کو اس پیشے سے نفرت تھی۔ کیسا ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا اور کیسا مسکرانا!
کمرہ کے طاق میں جو ننھا سا گھنٹہ رکھا تھا اس نے ٹن ٹن کر کے گیارہ بجائے۔
گوما نے دروازے کی طرف دیکھا صرف تاریکی اور سناٹا اندر گھسے چلے آ رہے تھے۔ اس کا کہیں پتہ نہ تھا وہ ابھی تک نہیں آیا۔

گوما نے کواڑ بھیڑ کر کنڈی لگا دی۔ اور کمرہ میں آکر پلنگ پر گر پڑی۔ مگر کتنی کروٹیں بدلنے پر بھی اسے چین نہ پڑا۔ وہ بیکل ہو کر اٹھ بیٹھی۔ اس کی آنکھوں تلے اپنی ماں کی صورت پھرنے لگی۔ وہ کہہ رہی تھی۔ بیٹی ضد نہ کرو۔ شرم اور بے شرمی کا ہے کی، ہماری تو زندگی یہی ہے۔ بھلا کوٹھے کی بیٹھنے والی عورت کیسی ایسی باتیں ہی سوچا کرتی ہے۔ تم میری طرف دیکھو اگر میں نے یوں ناچ چنیں کی ہوتی تو اتنی دولت بھی جمع نہ ہوتی اور تمہارے پہننے اوڑھنے کیلئے بھی میرے پاس کچھ نہ ہوتا۔ اوروں کے ہاں تو لوگ جا کر جھلکتے ہی نہیں مگر تمہارے لئے لوگ آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں۔ انہیں ناامید نہ کرو۔ میرے حال پر ترس کھاؤ۔"
استاد جی نے گوما کی ماں کی بات بڑی کرتے جیسے کہا۔ "بیٹی اگر تم نے اپنی ماں کی بات نہ مانی تو بڑی جگ ہنسائی ہوگی۔ کہنا مان لو بیٹی۔ ہے نا میری پیاری بٹیا۔ دیکھنا بس ایسے مزے میں رہو گی کہ لوگ دیکھیں گے اور ترسیں گے کھانے پہننے کو بڑھاپے سے بڑھیا جیسے گی۔ اور پھر تم ابھی جوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ اپنی ادا کی نرالی ہو۔ بازار بھر میں۔ سینکڑوں تم پر نچھاور ہو جائیں گے۔ رانیوں کی طرح رہو گی
گوما کو ایسا معلوم ہوا گویا ماں اور استاد جی کی خیالی۔ تصویروں کے بولنے کی آوازیں اس کے کانوں میں آ رہی ہیں۔ اس نے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور دیوار کی طرف منہ کر کے لیٹ گئی۔ مگر اسے ایسا محسوس ہوا گویا دیوار پر اس کا اپنا چہرہ ناچ رہا ہے۔ اسے یاد آیا کہ میں نے کس بری طرح جھنجھلا کر تیوریاں چڑھا کر نتھنے پھلا کر سخت لہجے میں اپنی ماں اور استاد دونوں کو جھڑکا تھا۔ میں یہ قابل نفرت پیشہ نہیں کر سکتی۔ یہ رنڈی پنہ کرا پنے آپ کو بیچنے کی جگہ کوئیں میں چھلانگ مار کر مر جانا زیادہ اچھا سمجھتی ہوں۔"
ماں کی کلیجے میں گھاؤ ڈالنے والی دھمکیاں۔
اُستاد جی کی جھڑکیاں۔
گذشتہ زندگی کی تصویریں ایک ایک کر کے اسکی آنکھوں کے آگے سے گذر رہی تھیں۔
اس انکار کے بعد —
بے مزہ زندگی۔ روز بنا سنوار کر برآمدے میں بٹھایا جانا۔ باوجود بار بار کہے جانے کے۔ اس کا نگاہیں نیچی کئے بیٹھے رہنا۔ ہر ایک کو اُسی کو سخت ملامت کرنا کوئی ہمدرد نہیں، کوئی مددگار نہیں۔
مددگار! مددگار کا خیال آتے ہی اس کے دل کو ایک جھٹکا لگا۔ اب اسکی نظروں کے سامنے چندر موہن کی صورت تھی۔
لمبے لمبے سر کے بال خوشبودار تیل میں بھیگے ہونے کی وجہ سے بجلی کی روشنی میں جگمگاتے ہوئے۔ بڑی بڑی کھنچی ہوئی کٹاروں جیسی نشہ بھری آنکھیں۔ چوڑا چکلا سینہ۔ قد آور، بانکا سجیلا جوان۔
گوما نے بیقرار ہو کر پکارا۔ چندر — چندر
وہ اس طرح بیقرار ہو کر دیوار کی طرف جھپٹی گویا سچ مچ کا چندر موہن سامنے ہے اور وہ اپنا دکھی دل لئے ہوئے اس کے چوڑے چکلے مردانہ سینے سے جا چمٹنا چاہتی ہے۔
گوما نے ایسا محسوس کیا گویا چندر موہن کے کنول کی پتیوں کی طرح سلوٹ کھائے ہوئے ہونٹ کھلے اور وہ کہہ رہا ہے۔ "تم دیکھتی ہو اپنی ان بوڑھی بڑھیوں کو۔ ان جوانی اور حسن کو بیچ چکنے والی کھوسٹ بڑھیوں کو۔

پنجاب اسمبلی کی کارروائی

لاہور یکم دسمبر- سر شہاب الدین کی صدارت میں آج پنجاب اسمبلی کا موسم سرما کا اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے ویسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کے سلسلہ میں ایک تحریک التوا پیش کرکے بحث کرنے کی کوشش کی گئی مگر اسمیں کامیابی نہ ہوئی۔ سوالات کے بعد سردار لال سنگھ (انڈیپنڈنٹ) نے پبلک اہمیت کے ایک قطعی معاملہ کے متعلق ایک تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت چاہی جسکے الفاظ یہ ہیں۔

"وائسرائے کی توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل میں سکھ ممبر کی عدم شمولیت کی وجہ سے سکھوں میں شدید بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔

تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں نے صاف الفاظ میں کہا کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے نئے ممبروں کے تقرر میں میرا کوئی ہاتھ نہ تھا۔ اگر مجھ سے مشورہ کیا جاتا تو موزوں سکھ کو مقرر کرنے کی تجویز کرنے والا میں ہی پہلا شخص ہوتا۔ اس سلسلہ میں عرصہ تک جو بحث چلتا رہا اس کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ نہ صرف میں نے بلکہ میرے رفیقوں نے بھی کہا تھا کہ کسی فرد یا فرقہ کی حمایت کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔

فن لینڈ کی پارلیمنٹ کا فیصلہ

لندن ۲ر دسمبر- فن لینڈ کی پارلیمنٹ نے اپنے اجلاس میں طے کیا کہ پارسال روس اور فنلینڈ کی لڑائی کے بعد جو علاقہ روس کو دیا گیا تھا وہ معاہدہ فسخ سمجھا جائے اب وہ علاقہ فن لینڈ کا ہی مانا جائے گا۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دفتر باردولی جائیگا

واردھا ۲ر دسمبر- اطلاع ملی ہے کہ مہاتما گاندھی ۹ر دسمبر کو وارد ہا سے باردولی روانہ ہو جائینگے اور ان کا ارادہ وہاں ایکماہ قیام کرنیکا ہے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل جو اسوقت بمبئی میں ہیں باردولی ان سے آملیں گے۔

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دفتر عارضی طور پر وارد ہا سے باردولی منتقل ہونیوالا ہے۔

آخری مورچہ بھی توڑ دیا گیا

لندن ۳ر دسمبر- جرمنی نے دعویٰ کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے ماسکو کے بچاؤ کا آخری مورچہ بھی توڑ دیا ہے اور اس وقت جرمن فوجیں راجدھانی سے ۲۵- اور ۳۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ ماسکو کے سرکاری بیان میں یہ مان لیا گیا ہے کہ ماسکو ابھی خطرہ میں ہے۔ ماسکو ریڈیو نے آج ایک اعلان میں بتایا کہ مالر یارو سلویز کے علاقہ میں کبھی کچھ گاؤں پر روسیوں کا قبضہ ہو جاتا ہے اور کبھی وہ جرمنوں کے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں۔ موجیسک کے علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ... کے مورچہ پر روسی فوج جرمنوں کا برابر پیچھا کر رہی ہے اور اسوقت جرمن فوج ... روگ میں پہونچ گئی ہے۔ جرمنوں کو بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ موسیو ... نے ایک بیان میں تبلایا ہے کہ روسٹوف کی روسی فتح سے یہ ثابت ہو گیا کہ جرمن فوجیں ناقابل فتح نہیں ہیں۔ لیننگراڈ کے مورچہ پر جرمنوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ روسی گوریلا جرمنوں کو بھاری نقصان پہونچا رہے ہیں۔

جرمنوں نے سدی رزیغ اور بیر الحمید پر پھر قبضہ کر لیا ہے

لندن- ۔ر دسمبر تبروک کے دکھن پورب میں برطانی اور جرمن فوجیں ایک دوسرے سے گتھی ہوئی ہیں۔ اسکے متعلق ابھی تک صحیح حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ تبروک کے بچاؤ کا گھیرا توڑ دیا گیا ہے لیکن تبروک کا راستہ ابھی تک کھلا ہوا ہے۔ جرمنوں نے سدی رزیغ اور بیر الحمید پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمن جنرل رومیل اپنی ۲۱ ویں یا ۱۵ ویں بکتر بند ڈویژن کے ساتھ مورچہ پر ہیں۔ برطانیہ کے بڑے بڑے فوجی افسر بھی مورچہ پر اپنی فوجوں کے ساتھ ہیں۔

اسپین کا خاص نمائندہ جرمنی کو

القرہ ۲ر دسمبر- القرہ ڈائریس کے بیان کے مطابق میڈرڈ کی ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ نائب وزیر خارجہ اسپین سائنور سرلین بذریعہ اسپشل ٹرین کل رات ۸ بجے جرمنی روانہ ہو گیا جہاں وہ مارشل پتیان اور ہٹلر کی کانفرنس میں شرکت کرے گا۔

اطلاعاً کا بیان ہے کہ ہٹلر وشی گورنمنٹ کے ساتھ اسپین کی حکومت پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ جنگ میں شامل ہو جائے تاکہ برطانوی فوجوں کی توجہ لیبیا کے محاذ سے ہٹ جائے۔

سمندری بیڑہ تیار کھڑا ہے

لندن ۲ر دسمبر- ہنگ کانگ سے رائٹر کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اسوقت تھائی لینڈ میں پوربی ایشیا کی خطرناک صورت حالات کا ہی چرچا ہے اور سب کی توجہ اسی طرف لگی ہوئی ہے اور خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تھائی لینڈ خاموشی کے ساتھ پوری تیاری کر رہا ہے گو حکام مفصل حالات بتلانے سے انکار کرتے ہیں لیکن اُنھوں نے بچاؤ کے لئے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھکر تیاری کی ہے۔ تھائی لینڈ کا سمندری بیڑہ اپنے سمندروں میں گشت لگانے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ ہنگ کانگ میں خاص خاص جگہوں پر ہتھیار بند گارد تعینات کر دیئے گئے ہیں اور ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے تہ خانے بڑی تیزی کے ساتھ بنائے جا رہے ہیں۔ ادھر امریکہ، برطانیہ، چین اور ڈچ ایسٹ انڈیز بھی پوربی ایشیا میں مقابلہ کے لئے پوری تیاریاں کر رہے ہیں۔

برطانیہ نے چینی فوجوں کی کمان سنبھال لی

سائیگان ۲ر دسمبر- سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکن اور برطانی علاقوں میں برما روڈ پر جاپانی حملہ ہونے کا خطرہ اب تک محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے برما میں مزید فوجیں جمع کر دی گئی ہیں۔ ڈومی ایجنسی نے خبر دی ہے کہ برما روڈ کے رقبہ کی چینی فوجوں نے کمان انگریز افسروں نے سنبھالی ہے۔

امریکہ جاپان کی ناکہ بندی کی تیاریاں بھی کر رہا ہے

ٹوکیو یکم دسمبر۔ جاپان، چین اور منچوکو یا پوربی ایشیا میں نیا نظام قائم کرنے کی کوشش میں مکمل طور پر متحد ہیں۔ یہ ہے وہ اعلان جو جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے کیا۔ آپ نے یہ اعلان قوم کے نام اسوقت براڈکاسٹ کیا جبکہ جاپان نانکنگ گورنمنٹ اور منچوکو کے درمیان مشترکہ اعلان کی پہلی سالگرہ منائی جا رہی ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ اپنا مقصد حل کرنے کے لئے تینوں ملکوں کو آگے بڑھنا چاہیئے خواہ اس بڑے کام کو پورا کرنے کے راستے میں کتنی ہی مشکلیں پیش آئیں۔ کمیونزم کا جو کچھ اثر اور رسوخ باقی ہے نیز یورپ و امریکہ کی حکومتیں چنکنگ گورنمنٹ کی مدد کر کے پوربی ایشیا میں نیا نظام قائم کرنے میں رکاوٹیں ڈال رہی ہیں۔

امریکہ کا بیڑہ اٹلانٹک اور پیسفک دونوں ہی میں لڑ سکتا ہے

واشنگٹن ۱ دسمبر۔ جبکہ پیسفک میں تمام ملک خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں امریکہ خاموش تماشاہی نہیں ہے۔ امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے ایک خاص مضمون لکھا ہے جسمیں کہا ہے کہ امریکہ کے سمندری بیڑہ کی طاقت اس وقت اتنی ہے کہ وہ اٹلانٹک اور پیسفک دونوں سمندروں میں ہر خطرہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آپ نے بتلایا کہ پیسفک کے ساحلی اڈوں پر ۱۶ انچ والی نئی توپیں لگا دی گئی ہیں اور سرنگ بچھانے والے جہاز بڑے سرگرم ہیں۔ آپ نے امریکہ کی سمندری طاقت کا اندازہ بتلاتے ہوئے کہا کہ اسوقت امریکہ کے پاس ۱۷ بڑے جنگی جہاز ہیں اور ۱۵ زیر تعمیر ہیں۔ ہمارے پاس ہوائی جہاز لیجانے والے سات جہاز ہیں اور ۵ اور زیر تعمیر ہیں اور ۱۷۲ مارو جہاز ہیں اور ۱۹۲ مارو جہاز زیر تعمیر ہیں ۱۸ ڈبکنی کشتیاں ہیں اور ۷۳ ڈبکنی کشتیاں تیار ہونے والی ہیں اور ۵۸۰۰ جہاز ہیں۔

مسٹر فضل الحق بنگال کی نئی وزارت بنائیں گے

کلکتہ یکم دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ آج صبح بنگال کیبنٹ کے دس کے دس سب وزیروں نے گورنر کے سامنے اپنے استعفے پیش کر دیئے ۱۱ بجے سہ پہر کو گورنمنٹ ہاؤس سے ایک کمیونک شایع ہوا جسمیں اعلان کیا گیا ہے کہ آج وزیروں نے ہز ایکسیلنسی گورنر کے سامنے مجلس وزرا کی رکنیت سے استعفے پیش کر دیئے جب تک گورنر استعفوں کو منظور نہ کرنے کا فیصلہ کریں اسوقت تک یہ حضرات اپنے اپنے صیغوں کے انچارج رہیں گے۔

بنگال اسمبلی کی مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر سرت چندر بوس نے وزارتی جمود کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

"جمود پیدا ہو گیا ہے۔ بنگال کے وزیر مستعفی ہو گئے ہیں۔ اب ہز ایکسیلنسی گورنر کا فرض ہے کہ وہ اپنے وثیقہ ہدایات کے مطابق اس شخص کے مشورہ سے جس کو لیجسلیچر میں مستحکم اکثریت حاصل ہو وزیر منتخب کریں۔ اور جہاں تک قابل عمل ہو اقلیت والے اہم فرقوں کے افراد کو مقرر کریں جو مجموعی طور پر لیجسلیچر کا اعتماد حاصل کر سکیں گے مجھے امید ہے کہ گزشتہ چند دن کے واقعات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ وہ کون شخص ہے جسکی لیجسلیچر میں مستحکم اکثریت ہے۔ اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کا تجربہ کرنے کے بعد اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ نئی پروگریسو کولیشن پارٹی کو اسمبلی میں قطعی اکثریت حاصل ہے۔ جتنے ممبر اس پارٹی کے ساتھ ہیں ان کی تعداد ڈیڑھ سو سے کم نہیں ہو سکتی۔ یقین ہے کہ اس پارٹی کو دلی تائید حاصل ہے اور مندرجہ ذیل پارٹیاں اس میں شریک ہیں۔

(۱) دونوں کانگریس پارٹیاں (۲) کرشک پارٹی (۳) انڈیپنڈنٹ شڈولڈ کاسٹ پارٹی (۴) نیشنلسٹ پارٹی اس کا صرف ایک ممبر شریک نہیں ہو گا جو اتفاق سے اسمبلی کا ممبر نہیں ہے (۵) ایک ممبر کے سوائے یورپین گروپ جاگیرداروں کے انتخابی حلقوں کے نمایندہ ممبر (۷) ہندوستانی عیسائیوں اور اینگلو انڈینوں کے انتخابی حلقوں کے نمایندہ ممبر (۸) عورتوں کے انتخابی حلقوں کے سوائے ایک کے باقی سب ممبر (۹) انڈیپنڈنٹ شڈولڈ کاسٹ پارٹی کے علاوہ سوائے چار یا پانچ کے دلت ہانیوں کے دوسرے تمام ممبر (۱۰) ہوموجودہ کولیشن پارٹی (جو کچھ دن ہوئے مسٹر اے کے فضل الحق کی قیادت میں بنی تھی) کے بیشتر ممبر جن کی تعداد ۲۸ سے کم نہیں ہے (۱۱) میں نے اوپر جو کچھ لکھا ہے وہ میری رائے میں اس تائید کا محتاط اندازہ ہے جو اسمبلی میں پروگریسو کولیشن پارٹی کو حاصل ہو گی۔

فرقہ پرستی و صوبہ پرستی کیخلاف مہاراجہ اندور کی تقریر

اندور یکم دسمبر۔ ہلکر کالج کے جدید تعمیر شدہ "فونٹ ہال" کی افتتاحیہ رسم ادا کرتے ہوئے اندور کے مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اس ادارہ کے ہر طالب علم کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے درمیان سے ایسی خامیوں کو یا بالفاظ دیگر باہمی بدفہمی جنسی برائیوں، فرقہ پرستیوں اور دوسری باتوں کو جن پر صوبہ پرستی کا اطلاق کیا جاتا ہے نکال کر مٹیت و نابود کر دے ان کو مسخر کر نیکا تمہیں ایک نایاب موقع ملا ہوا ہے بشرطیکہ تم ہر مسئلہ پر غیر جانبدارانہ اور بے تعصبانہ دماغ سے غور کرو۔ ایک طالب علم کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی بات بھی باعث ذلت نہیں ہو سکتی کہ وہ متعصبانہ دماغ رکھتا ہو۔ میں اسکو پھر دوہرا رہا ہوں کہ ذہنی دیانتداری اور بے جانبداری ہے ایک متمدن اور مہذب انسان کا سب سے زیادہ اکتساب ہے۔

مہاراجہ صاحب نے مزید فرمایا کہ پہلے اپنے ملک ہندوستان پر غور کرو لیکن یہ مت بھول جاؤ کہ ہندوستان کو عالمگیر نظام میں پرامن طریقے سے موزوں ہو جانا چاہیئے۔ ہندوستان کی تشکیل جوانوں کے ہاتھ میں ہے اور اسکے لئے تم سب موزوں ہو سکتے ہو بشرطیکہ تم جماعتوں سے بالاتر ہو کر ایک مناسب اور معقول نظر سے اپنے ملک کا جائزہ لو"

جرمنی کا حملہ آور جہاز ڈبو دیا گیا ہے

لندن یکم دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کا ایک ہتھیار بند بیوپاری جہاز دکھنی اٹلانٹک میں ڈبو دیا گیا ہے۔ سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۲ نومبر کو صبح کے وقت برطانی جہاز "ڈیون شائر" کے ہوائی جہازوں نے دکھنی اٹلانٹک میں ایک بیوپاری جہاز دیکھا۔ برطانی جہاز نے اپنی رفتار تیز کر دی اور حالات معلوم کرنے کے لئے ایک ہوائی جہاز اوپر اڑا۔ اس نے معلوم کیا کہ ایک جہاز تیل سے بھرا ہوا تھا۔ ہے اور اس کی شکل و صورت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جرمنی کا حملہ آور جہاز ہے۔

برطانی جہاز نے جو سگنل دیئے جرمن جہاز نے ان کا تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ اس سے شبہ اور بھی بڑھ گیا۔ چنانچہ فوراً ہی گولہ باری شروع کر دی گئی۔ دشمن کے جہاز نے بچکر بھاگنے کی کوشش کی لیکن دس منٹ کے اندر ہی اسمیں آگ لگ گئی۔ جہاز کا میگزین پھٹ گیا اور وہ ڈوب گیا۔

فیلڈ مارشل گورنگ اور مارشل پتاں میں ملاقات

لندن ۲ دسمبر جرمنی کے ہوائی وزیر فیلڈ مارشل گورنگ نے کل فرانس کے مقبوضہ علاقہ میں کسی جگہ فرانس کے ڈکٹیٹر مارشل پتاں سے ملاقات کی مارشل پتاں کے نائب اور فرانسیسی بیڑے کے وزیر ایڈمرل ڈارلان بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملاقات کے دوران جرمنی اور فرانس کے مشترکہ مفاد سے تعلق رکھنے والے معاملوں پر غور کیا گیا۔

ایڈمرل ڈارلان کے سکرٹری نے ملاقات کے بعد بتایا کہ دونوں طرف سے کھلی بات چیت ہوئی اور جلد اہم نتیجہ نکلنے کی امید ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور

دہلی ۲ دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل شام کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ایک اہم میٹنگ ہوگی اور چونکہ وائسرائے اسکے بعد دہلی سے باہر چلے جائیں گے اس لئے باخبر حلقوں میں یہ قیاس آرائی کی جا رہی ہے کہ اسی میٹنگ میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر بھی غور کیا جائیگا۔ دہلی اور لندن میں کشمکش چل رہی ہے ابھی تک کوئی آخری پیام لندن سے نہیں آیا۔

پنجاب کانگریس سوشلسٹ کانفرنس

گوجرانوالہ ۲۸ نومبر۔ مسٹر فریدالحق انصاری نے چوتھی پنجاب کانگریس سوشلسٹ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کل شام کو کہا کہ اگر امن و آزادی حفاظت اور باسلیقہ زندگی سب کے لئے ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسا سوشل نظام قائم کریں جسمیں سب کے لئے مکمل سماجی انصاف اور برابری ہو موجودہ بین الاقوامی حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب انسانی زندگی نے اپنی قیمت کھو دی تو پھر حفاظت کہاں رہی۔ ہٹلر نے تمام یورپ

جرمن فوج میں بغاوت

ماسکو ۳۰ نومبر۔ ایک روسی کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ نے ایک جرمن دستے کو جو لِلی (فرانس) میں تعینات تھا مشرقی محاذ پر فوراً جانے کا حکم دیا۔ سپاہیوں نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا!

کو روند ڈالا ہے۔ روس کے خلاف ہولناک جنگ جاری ہے سینکڑوں ہیں اور ہزاروں بیگناہ قتل کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے ہندوستان کی انتہائی غریبی پر افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ اکثریت کا غلبہ انسانی سوسائٹی کا آدرش نہیں ہو سکتا۔

سرکاری تقررات

نئی دہلی یکم دسمبر دفتر جنگ کے مندرجہ ذیل تقررات گزٹ کر دیئے گئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد و برار آنریری جنرل بہاولپور کے نواب صاحب آنریری لفٹنٹ کرنل اور نابھہ کے مہاراجہ آنریری لفٹنٹ کے عہدے پر سرفراز ہوں گے۔

متحد ہو کر آزادی حاصل کرو

نواب صاحب آف ممدوٹ کو لکھنؤ یونیورسٹی کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا جسکے جواب میں آپ نے کہا کہ متحد ہو جاؤ اور آزادی حاصل کرو۔ آپ نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ لکھنؤ یونیورسٹی میں ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات اچھے ہیں۔ اگر ہندو اور مسلمان مل جائیں اور برطانی حکومت سے مطالبہ کریں تو وہ ہندوستان کو آزادی دینے سے گریز نہیں کر سکتی۔

رانی لکشمی بائی ہوٹل

ناسک ۱ دسمبر۔ بونسلا ملٹری اسکول جھانسی میں رانی لکشمی بائی کی یادگار میں جو نیا ہوسٹل بننے والا ہے اس کا سنگ بنیاد گورنر بمبئی رکھیں گے۔ یہ رسم کل ادا ہوگی۔ سیٹھ جگل کشور برلا (کلکتہ) نے اس ہوسٹل کی تمام تعمیر کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔

مہاراجہ پارلکمیڈی ڈیفنس کونسل میں

نئی دہلی ۳۰ نومبر پارلکمیڈی کے مہاراجہ کو اڑیسہ کے وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے نیشنل ڈیفنس کونسل کا ممبر بنا دیا گیا ہے امید کی جاتی ہے کہ وہ کونسل کے ہونیوالے اجلاس کے اختتام سے پیشتر ہی تشریف لے آئینگے۔

سنگاپور میں انگریزی فوجیں

سنگاپور ۲۹ نومبر۔ یہاں آج مزید برطانوی فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ یہ فوجیں براہ راست انگلستان سے یہاں آئی ہیں۔ راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

امریکہ میں ہٹلر کی پانچ لاکھ فوج

لندن ۳۰ نومبر۔ امریکن اخبار نیویارک ورلڈ ٹیلیگرام کے خاص نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ امریکہ میں اسوقت ہٹلر کی پانچ لاکھ کے قریب خفیہ فوج موجود ہے ان میں سے ۵۰ ہزار جرمن تربیت یافتہ ہیں دو لاکھ کے قریب اطالوی فاسسٹ ہیں۔ ایک لاکھ آئرش سلوواک اور دیگر یوروپین ہیں جو نازی ازم سے ہمدردی رکھتے ہیں باقی کے وہ جرمن ہیں جو گذشتہ کئی سال سے امریکہ میں مقیم ہیں۔

امریکہ میں ۹ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال کا خطرہ

واشنگٹن ۲۸ نومبر۔ ریلوے لائن پر کام کرنیوالے مزدوروں کی طرف سے بات چیت کرنیوالی کمیٹی نے تمام مزدور یونینوں کو مطلع کیا ہے کہ ۹ لاکھ ممبروں کی اگر ہڑتال شروع ہو جائے تو اسکے لئے پہلے سے انتظام کر لینا چاہیئے۔

محوری طاقتوں سے مفتی اعظم کا سمجھوتہ

ٹوکیو ۲۹ نومبر۔ جاپان کی نیم سرکاری خبر رساں ڈومی ایجنسی نے بیان کیا ہے کہ یروشلم کے مفتی اعظم جو اسوقت برلن میں ہیں۔ محوری طاقتوں سے ایک اہم سمجھوتہ کر چکے ہیں۔ اس سمجھوتہ کا مدعا یہ ہے کہ اگر محوری طاقتیں جیت گئیں تو وہ فلسطین کے یہودیوں کو نکال باہر کرینگی اور عربوں کو خود مختار کر دینگی۔

منہ پر جھریاں پڑی ہوئی ہیں۔ آنکھیں گڑھوں میں دھنس چکی ہیں جسم ایسا معلوم ہوتا ہے گویا عمر نے ان کے جسم کا سارا رس چوس ڈالا ہے۔ گالوں کی ہڈیاں ابھری چلی آتی ہیں یہی حالت تمہاری بھی ہوگی۔ جب جوانی لٹ چکے گی اس وقت تم بھی اپنا سوکھا اور روکھا پھیکا جسم لئے ان کی طرح پڑی رہا کروگی۔ گاہک اس وقت بھی آیا کریں گے۔ مگر تمہارے سوکھے پن پر ناک بھوں چڑھا کر الٹے قدموں واپس چلے جایا کریں گے۔ تم اس وقت ایک ایک پیسے کے لئے ترسوگی۔ اس وقت تمہاری زندگی موت بن جائے گی۔

کیسے اچھے خیالات تھے۔ گوما نے یہ باتیں سن کر سوچا تھا کہ ان کے خیالات مجھ سے کتنے ملتے ہیں۔ وہ چندر موہن پر ریجھ گئی تھی۔

وہ پہلا نوجوان تھا جسے گوما نے نظر بھر کے دیکھا اور دل سے دیکھا۔ وہ پہلا انسان تھا جس سے میٹھا میٹھا اس کے ساتھ بات کرنے کو جی چاہا۔

گوما کی ماں نے سمجھا اچھا ہے۔ شروعات تو ہوئی۔ ذرا رنگ جما جائے تو اس نوجوان کا آنا بند کر کے کسی اسامی کو لا بٹھائیں گے۔

مگر ـــ

گوما کو خیال آیا۔ چندر موہن سے ملنے کے بعد کس طرح اس کوٹھے کی زندگی ایک عذاب معلوم ہونے لگی تھی۔ وہ اب ایک پل بھی وہاں ٹھہرنا نہ چاہتی تھی۔

آخرکار ـــ

ایک رات ـــ

گوما اس طرح اپنی ماں کے ہاں سے بھاگنے کے منظر کو دیکھ رہی تھی۔ گویا کسی کا منظر نگاہوں کے سامنے ہے۔

آدھی رات۔ اندھیرا گھپ۔ گھر میں سب سو چکے تھے۔ گوما کا دروازے سے کان لگائے پلنگ پر چپ سادھے پڑا رہنا۔ دروازہ میں ہلکی سی آہٹ۔ گوما کا دبے پاؤں اٹھنا۔ کواڑ کھولنا بغیر ذرا سی آواز کئے۔ دونوں کا آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے نیچے اترنا۔ کوٹھے کے نیچے سڑک پر تانگا۔ سامان سے لدا ہوا۔ ریلوے اسٹیشن۔ لمبا سفر۔ یہ قصبہ۔ یہ مکان اور ـــ

"ظالم" گوما کی چیخ نکلتے نکلتے رکی۔

اسے یاد آیا۔ کسی طرح مسلسل تین مہینے تک چندر موہن نے آج کل آج کل کر کے شادی کو ٹالا۔

گوما نے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا لیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھاریں برس پڑیں۔

اس نے روتے روتے بلبلا کر کہا۔ "بھگوان میں لٹ گئی"۔

گوما کو ایسا نظر آیا گویا ـــ

ایک نامعلوم ہاتھ نے اسے دروازے سے باہر دھکیل دیا ہے وہ دروازہ کے باہر سڑک پر آ گری ہے۔ کوئی اسے بچانے والا نہیں ہے۔ کوئی اس سے ہمدردی کرنے والا نہیں دکھائی دیتا۔ لوگ آتے ہیں اور دانت نکوستے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ وہ کہتی ہے "مجھے لے چلو مجھے اپنے پاس رکھ لو" لوگ ہنستے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ وہ چلا کر کہتی ہے۔ میں رنڈی نہیں ہوں۔ میں بازاری عورت نہیں ہوں۔ میں نے ایک گھر گرہستی کی زندگی بسر کرنے کے لئے عیش و آرام پر لات ماری تھی۔ مگر مجھے دھوکہ دیا گیا۔ مجھ سے اور کوئی عیب نہیں۔ میں صرف لوٹ لی گئی ہوں۔ میرا دل پاک ہے۔ میری زندگی بے داغ ہے۔ مجھے لے چلو۔" مگر لوگ ہنستے ہوئے گزرے چلے جاتے ہیں۔

دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

گوما دوڑی ہوئی پہونچی۔ رات کا پچھلا پہر تھا۔ مگر وہ ابھی تک جاگ رہی تھی۔

اس نے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے کواڑ کھولے۔

مگر ـــ

وہ جھجک کر خوف سے پیچھے ہٹی۔

ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔ رات کے پچھلے پہر کے سناٹے میں قہقہوں کی آواز گونجی۔ کئی آدمی تھے۔

ایک نے کہا۔ "اندر چلو یار اندر"

گوما حیران و ششدر کھڑی تھی۔ اس کے منہ سے نکلا۔

"تم لوگ ......"

"ان میں سے ایک نے کہا۔ "ہاں ہاں بائی جی ہم لوگ یہیں کے ہیں۔ اسی قصبے کے۔"

گوما کی زبان تالو سے چپکی جاتی تھی۔ اس فوری حادثہ سے اس کے دل دماغ اور قوت گویائی پر فالج سا گر پڑا تھا۔ بڑی کوشش سے اس نے کہا۔ تم لوگ میرے گھر میں اس طرح ـــ

مگر بولنے والے نے فقرہ پورا نہ ہونے دیا۔ بولا۔ "اجی بائی جی۔ آپ کا گھر تو سبھی کا گھر ہے۔ ہمیں تو کل ہی پتہ لگا کہ اس قصبے میں ایک اچھی چیز آئی ہوئی ہے۔ وہ آپ کے آشنا تو جوئے میں پکڑے گئے نا۔"

گوما نے پوچھا۔ "جوئے میں پکڑے گئے۔"

جواب ملا۔ "ہاں۔ اب آخر آپ کا کسی طرح گزارا بھی چلے گا یا نہیں۔"

یہ کہہ کر ان میں سے ایک کالے سے موٹے مسٹنڈے آدمی نے گوما کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

گوما نے جھٹکا دے کر ہاتھ چھڑا لیا۔ کالے آدمی نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔ "اچھا نخرے بہت کرتی ہیں آپ۔"

اور گوما کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر اسے ہاتھوں پر اٹھاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"آؤ جی آؤ اندر آ جاؤ۔" صبح گوما کی لاش بے حس و حرکت پڑی تھی۔ پولیس اور گاؤں والے اسپر آوارگی کا الزام لگا رہے تھے۔ لیکن کسی کو کیا معلوم تھا کہ آوارہ اور بدچلن آرام سے گھروں میں بیٹھے ہوئے شرافت کا دم بھر رہے ہیں۔ اور شریف جذبات سے لبریز لڑکی بے گناہ ہونے کے باوجود مرنے کے بعد بھی شرافت کے ٹھیکیداروں کے طعنوں کا نشانہ بنائی جا رہی ہے۔

بنگال کی وزارت کا استعفے

کلکتہ یکم دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ بنگال میں وزارتی جمود مکمل ہو گیا ہے۔ یہ افواہ بہت گرم ہے کہ آج صبح کیبنٹ کی میٹنگ کے بعد وسول وزیروں نے استعفے دیدیئے۔ اگرچہ یہ اطلاع باخبر حلقوں کی ہے مگر سرکاری ذریعوں سے اسکی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

امریکہ کی حکومت کا بیان

واشنگٹن ۲۸ نومبر امریکہ کے سٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے ایک رسمی بیان دیا ہے کہ فن لینڈ کی تازہ حرکتوں اور فعل سے ہمارے ان خدشوں کی تصدیق ہوگئی ہے کہ وہ ہٹلر کی فوجوں سے پورا پورا تعاون کررہا ہے جب سے اس نے امریکہ کی اس آواز کو کہ وہ روس کے ساتھ لڑائی بند کردے ٹھکرا دیا ہے کانونٹ بھیجا ہے اس کے بعد اس کے بر فعل نے فنلینڈ کی پوزیشن صاف کردی ہے۔

تاج محل کی مرمت

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان کی تاریخی عمارت تاج محل میں بڑی دلچسپی لے رہا ہے۔ وزیر ہند نے حکومت ہند پر زور دیا ہے کہ وہ تاج محل کی مرمت کے لئے سب سے اچھے ماہرین کی خدمات حاصل کرلے۔ مرمت پر لاکھوں روپے خرچ ہونگے۔ عمارت کو جتنا نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لئے خاص کمیٹی بنائی گئی ہے اس کمیٹی کی میٹنگ اگلے ہفتہ ہوگی اور اسکی

تھائی لینڈ میں جنگ کی تیاری

بنگ کاک ۲۸ نومبر۔ تھائی لینڈ کی اسمبلی نے حکومت کے بچاؤ کا ایک بل منظور کیا ہے جو وزیر دفاع نے پیش کیا تھا۔ وزیر نے کہا کہ اس بل میں حکومت کو جنگ کے لئے تیاری کرنے اور ہنگامی صورت حالات پر قابو پانے کا اقدام کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

نیویارک ۲۷ نومبر سوموار کو نیویارک ٹائمز نے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی آزادی حاصل کرنا یا اسے قائم رکھنا آسان نہیں تاہم یہ اس ناقابل تقسیم آزادی کا ایک حصہ ہے جسکے لئے برطانیہ لڑ رہا ہے اور ریاستہائے امریکہ امداد دے چکا ہے۔

نیروبی ۲۷ نومبر۔ اٹلی کی بعض فوجوں میں جو اب تک حبش میں ہیں بغاوت پھیل گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گونڈر کے جنوب مشرق میں سات میل کے فاصلہ پر جب انگریزی فوج نے ٹاڈا کی چاڑی پر قبضہ کرلیا۔ تو اطالوی کمانڈر کرنل نے اپنی فوجوں کو جوابی حملہ کرنے کا حکم دیا لیکن فوجوں نے تعمیل کرنے سے انکار کردیا۔

معلوم ہوا ہے کہ سوز سر جارج سنگھ نے ۲۳ ویں لبرل فیڈریشن کانفرنس کی صدارت کرنے سے انکار کیا ہے جو ۲۶ دسمبر کو مدراس میں ہوگی

ترکی کا پروٹسٹ ٹھکرا دیا گیا

سائیگان ۲ر دسمبر۔ سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ بحر اسود میں ترکی کے دو جہازوں کو روسی بیڑے نے ڈبو دیا ہے۔ ترکی نے اس واقعہ کے خلاف روس سے پروٹسٹ کیا۔ روسی حکومت نے اپنے جواب میں اس پروٹسٹ کو رد کر دیا ہے اور جہاں یہ تسلیم کیا ہے کہ ترکی کے جہازوں کو روسی بیڑے نے ہی ڈبو دیا ہے وہاں اس نے یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ بحر اسود میں روسی بیڑے کو حکم دیا گیا ہے کہ جو جہاز نظر آئے اسے ڈبو دیا جائے۔ کیونکہ انٹرنیشنل قانون کی رو سے روس کے دشمن سے تجارت کرنے والے جہازوں کو ڈبونے کا حق حاصل ہے۔ سائیگان ریڈیو کے بیان کے مطابق بلغاریہ میں روس اور ترکی کے تعلقات کے بارے میں کافی چرچا ہو رہا ہے۔

امریکہ اور اتحادی ملکوں کے جہاز

واشنگٹن ۲ر دسمبر۔ غیر جانبداری کے قانون کی تنسیخ کے بعد ایک اہم تجویز حکومت امریکہ کے زیر غور ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اتحادی ممالک کے تجارتی جہاز اور امریکہ کے تجارتی جہاز ایک بین الاقوامی کمیٹی کی نگرانی میں دیئے جائیں اور یہ کمیٹی ان جہازوں کو بہترین مفاد اور اہم ترین ضروریات کے مطابق استعمال کریگی۔ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ضروریات فوراً پوری کی جا سکیں گی۔ اور اس میں کفایت بھی رہے گی، جب یہ جہاز مختلف بندرگاہوں کے لئے روانہ ہوں گے تو امریکہ کے مسلح تجارتی جہاز ان کی حفاظت کے لئے جایا کرینگے۔ اس طرح برطانیہ کے جنگی جہاز دیگر جنگی محاذوں پر فوجی خدمات سے فارغ ہو جائیں گے۔

آسٹریلین جہاز حملہ آور جہاز کو ڈبو کر ڈوب گیا

لندن ۲ر دسمبر۔ حکومت آسٹریلیا نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریلین کروزر "سڈنی" ایک بھاری حملہ آور جہاز سے لڑ رہا تھا۔ اور اس کو اس نے گولہ باری کرکے ڈبو دیا۔ اس کے بعد "سڈنی" کے متعلق کوئی خبر نہیں ملی۔ اس سے یہ نتیجہ نکال لیا گیا ہے کہ وہ ڈوب گیا ہے۔ ہوائی جہازوں اور دوسرے جہازوں کے ذریعہ اس کا پتہ لگانے کی کوشش کی گئی مگر اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے "سڈنی" کے ڈوبنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اسمیں ۲۴ افسر اور ۶۰۲ جہازی سوار تھے۔ ان میں سے کسی کا بھی پتہ نہیں اور ان کے رشتہ داروں کو ۲۶ر نومبر کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ لاپتہ ہیں ان میں کئی بڑے بڑے سمندری افسر بھی شامل ہیں۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی اسکیم نمبر ۳۲

بیت کھٹک کا احاطہ سلم کلیرنس اسکیم

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک عام ترقی کی اسکیم نمبر ۳۲ جس کا نام بیت کھٹک کا احاطہ سلم کلیرنس اسکیم (SLUM CLEARANCE SCHEME.) ہے شایع کی ہے اور جو صداقت ۱۸ و ۲۵ر اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۴۱ء میں شایع ہو چکی ہے۔ اسمیں غلطی سے بجائے لفظ سلم کے معلم کا لفظ چھپ گیا ہے یعنی س۔ ل۔ م کے بجائے م۔ س۔ ل۔ م چھپ گیا ہے صحیح لفظ سلم (SLUM.) ہے۔ ناظرین اسکی تصحیح فرمالیں۔

منیجر صداقت کانپور

اٹلی کے جہاز ڈبو دیئے گئے

لندن ۲ر دسمبر۔ سوموار کو بحر روم میں برطانوی جہازوں نے ایک اطالوی جہاز "الوسٹا سوشو" اور تیل لے جانے والا ایک جہاز "مونٹا وانی" اور ایک سپلائی جہاز "دسوره ایڈرائیگر" ڈبو دیئے۔

اخبار نیوز سنڈے امریکہ کے خلاف مسلمانان کانپور کا غم و غصہ

کانپور ۲۰ر نومبر ۱۹۴۱ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد ٹپکاپور میں مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام مسلمانان کانپور کا ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یو۔پی نے لارڈ رتھین اور اخبار نیوز سنڈے امریکہ کی اس گستاخی کا ذکر کیا جو کہ ان گستاخوں نے سرور کائنات صلعم کا اور ہٹلر کا مقابلہ کیا ہے۔ اور آپ کی فرضی تصویر شایع کی ہے۔ آپ کے بعد جناب صدر نے اخبار کرم لاہور کا وہ مقالہ جو گستاخ لوتھین کا تھا پڑھکر سنایا۔ آخر میں ذیل کی تجویز پیش کی۔ جسکی تائید قادری حافظ عبدالرحیم خانصاحب نے فرمائی۔

"یہ جلسہ ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کی توجہ سنڈے نیوز امریکہ کے اس مقالے کی جانب جو ہٹلر اور محمد کے نام سے لکھا گیا ہے اور شائع ہوا ہے مبذول کرتا ہے کہ وہ سنڈے نیوز کے اڈیٹر اور لوتھین کے متعلق بازپرس کرے جنہوں نے مسلمانوں کے پیشوائے اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بہت سی ناشایستہ توہین آمیز اور دل آزار جملے لکھے ہیں۔ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن وہ اپنے آقائے نامدار کی توہین و ذلت برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر گورنمنٹ کے عمال حکومت نے اس پر توجہ نہیں کی تو مسلمانوں میں سخت ہیجان برپا ہو جائیگا۔" اس لئے ہز اکسلنسی سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس کا سدباب جلد سے جلد فرمائیں۔

ترکی جرمن حملہ کا مقابلہ کرے گا

لندن ۔ ۴ر دسمبر۔ اب ترکی کو بھی پٹہ اور ادھار کے قانون کا فائدہ پہونچ سکے گا۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے اعلان کیا ہے کہ ترکی کو اس قانون کے ماتحت سامان سپلائی کیا جائے۔ ایک بیان میں پریذیڈنٹ نے کہا ہے کہ امریکہ کے بچاؤ کے لئے ترکی کا بچاؤ ضروری ہے۔ اس لئے ترکی کی ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔ اس اعلان پر لندن میں خوشی ظاہر کی گئی ہے اس سے پہلے ہی ترکی کو امریکہ سے سامان پہونچ رہا ہے۔ اور آیندہ زیادہ تعداد میں سامان پہونچے گا۔ پریذیڈنٹ روزولٹ کے اس اعلان سے باخبر حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ ترکی غالباً یہ یقین دلا چکا ہے کہ اگر اس کو مقابلہ کرنے کے ذرائع مہیا کر دیے جائیں تو جرمن حملہ کا مقابلہ کرے گا۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ٹنڈر نوٹس

ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ فارم پر جو مندرجہ ذیل شڈیول میں ہر ایک کام کے سامنے لکھی ہوئی قیمت ادا کرنے پر ٹرسٹ کے دفتر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ارنسٹ منی (زرِ پیشگی) (EARNEST MONEY.) اور مندرجہ ذیل شڈیول میں اندراج کے مطابق اگریمنٹ کے اقرارنامہ کے اسٹامپ کی قیمت کے ساتھ فی صدی کی شرح کے مہر بند ٹنڈر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے اسمیں لکھے ہوئے تاریخوں پر طلب کیئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	خرچ کا تخمینہ	ارنسٹ منی اور اسٹامپ کی قیمت کی رقم	ضمانت جو اقرارنامہ کے دستخط کرتے وقت جمع کرنا ہوگی	ٹنڈر وصول ہونے کی تاریخ	ٹنڈر فارم کی قیمت
۱	تار (TAR) اور جھانسی کے پتھر کے چپس (CHIPS.) کے سامان سے ایک کوٹ اور ۲ کوٹ اور ۲ انچ پرنکس تار (PRENIX TAR.) کارپٹ (CARPET) کی سڑکوں کی سطح ٹرسٹ کے رقبہ میں کام بنانے کے لئے	۳۶۰۰۰ روپیہ 36000/-	۴۳۰ روپیہ 430/-	۱۴۴۰ روپیہ 1440/-	۸ر دسمبر ۱۹۴۱ء	ایک روپیہ 1/-
۲	گوٹیہار قبہ کے سی (C) بلاک میں کلاک ٹاور کے ساتھ ایک بازار بنانے کے لئے	۳۹۴۵۸ روپیہ 39458/-	۴۵۵ روپیہ 455/-	۱۵۷۸ روپیہ 1578/-	۸ر دسمبر ۱۹۴۱ء	ایک روپیہ 1/-
۳	ایکسو فٹ روڈ سیمہ مئو نالہ ایک طرف بنانے کیلئے ۲- انچ سے ۴- انچ تک بلاک کنکریٹ سپلائی کرنے اور جمع کرنے کے لئے ½ انچ اور ¾- ۱½- انچ کے جھانسی کے پتھر کے ٹکڑے سپلائی اور جمع کرنے کے لئے گنگاجی اور کالپی کی بالو سپلائی کرنے اور جمع کرنے کے لئے بلاک کنکریٹ کی کٹائی	۱۴۹۱۱ روپیہ 14911/-	۱۹۴ روپیہ 194/-	۵۹۷ روپیہ 597/-	۸ر دسمبر ۱۹۴۱ء	ایک روپیہ 1/-
۴	۵۰ فٹ کی سڑک سیمہ مئو نالا اسکیم میں بنانے کیلئے ۲ سے ۴- انچ تک کا بلاک کنکر سپلائی کرنے اور جمع کرنے کے لئے ½ -۳½ - ۱½ انچ جھانسی پتھر کے ٹکڑے سپلائی کرنے اور جمع کرنے کے لئے گنگاجی اور کالپی کی بالو سپلائی کرنے اور جمع کرنے کے لئے بلاک کنکر کی کٹائی کے لئے	۵۸۹۶ روپیہ 5896/-	۶۳ روپیہ 63/-	۲۳۶ روپیہ 236/-	۸ر دسمبر ۱۹۴۱ء	ایک روپیہ 1/-

۱۰ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو یا اسکے نزدیک ہونے والے ٹرسٹ کے جلسہ میں ٹنڈر کھولے جائیں گے

کسی ٹنڈر پر غور نہ کیا جائے گا جب تک کہ مذکورۂ بالا شڈیول کے مطابق ارنسٹ منی (زرِ پیشگی) اور اسٹامپ کی قیمت کا روپیہ اُس کے ساتھ نہ ہوگا۔

بلا کسی وجہ بتائے ہوئے وصول شدہ مذکورہ بالا ٹنڈر میں کسی کو یا سب کو منسوخ کرنے کا اختیار رزرو (محفوظ) رہیگا۔

کامیاب ٹنڈر دینے والے کو مذکورہ بالا شڈیول کے کالم ۴ کے مطابق مزید رقم ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ اگریمنٹ کے فارم پر (جو ٹنڈر کے ساتھ سپلائی کیا جائیگا) دستخط کرتے وقت جمع کرنا ہوگی۔

دس فی صدی کی ضمانت تخمیناً خرچہ کی رقم بطور کل ضمانت جمع ہونے تک پانچ فیصدی کی رقم ادا کی ہوئی کام کی قیمت کے ہر ایک بل سے بطور ضمانت کٹتی رہیگی۔

اگر ٹنڈر دینے والا ٹنڈر کی منظوری کے بعد پندرہ (۱۵) دن کے اندر دستخط کرنے کے لئے بلائے جانے پر ٹنڈر کے اقرارنامہ پر دستخط نہ کرے گا تو ڈپازٹ جو ٹنڈر کے ساتھ جمع ہوں گے وہ ضبط کر لئے جائیں گے اور ٹنڈر کی منظوری واپس کر لیجائے گی۔

دستخط سوبھا رام ٹرسٹ انجینیر کانپور

فرانس کے سمندری بیڑہ حاصل کرنیکی کوشش

لندن ۲ر دسمبر۔ مارشل پتاں اور مارشل گورنگ کے درمیان بات چیت کے متعلق گو کوئی سرکاری بیان شائع نہیں ہوا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ بعد کو اور ملاقاتیں ہونگی ایک خبر سے پتہ چلتا ہے کہ بات چیت میں تین مسئلوں کا خاص ذکر آیا۔ اول بالشوزم کا خطرہ دوسرے برطانی ناکہ بندی اور تیسرے لڑائی میں امریکہ کی مداخلت۔ سٹاک ہام سے خبر ملی ہے کہ پتاں اور گورنگ کے درمیان ملاقات کا مقصد یہ ہے کہ عارضی صلح کی جگہ منتقل صلح کی ابتدائی شرطیں طے کر لیجائیں جسمیں علاقہ وارانہ معاملہ تو طے نہیں ہونگے لیکن فرانس کو کچھ اختیارات حاصل ہو جائینگے اور قیدیوں کا معاملہ طے ہو جائے گا واشنگٹن کی خبر ہے کہ پتاں گورنگ ملاقات کے نتیجہ کا خاص دلچسپی کے ساتھ انتظار کیا جا رہا ہے کیونکہ اس بات چیت سے جاپان کے معاملہ کا بھی گہرا تعلق ہے اگر جرمنی فرانس کا سمندری بیڑہ اور اتری افریقہ میں فوجی اڈے لینے میں کامیاب ہو گیا تو جاپان کا رویہ سخت ہو جائیگا اور ممکن ہے کہ وہ پوربی ایشیا میں جلدی کوئی کارروائی کر نہ بیٹھے۔

حکومت جاپان کی پالیسی

ٹوکیو۔ ۳ر دسمبر ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو اور وزیر خارجہ ٹوگو اور کیبنٹ کے دوسرے ممبران صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کی پالیسی کے متعلق ایک بیان دیں گے۔

امریکہ ہندوستان کے قریب اڈے قائم کریگا

واشنگٹن ۴ر دسمبر۔ امریکہ کے ایک نیم سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ بہت جلد بحر ہند میں اپنے کچھ سمندری اڈے قائم کرے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مطلب کے لئے برطانیہ کچھ ٹاپو امریکہ کے حوالے کر دیگا ان ٹاپوؤں میں نکوبار کا ٹاپو بھی شامل ہے جو کہ جزیرہ انڈمان (کالا پانی) کے قریب ہے۔

روس کو ترکی کی تنبیہہ

سائیگان ۳ر دسمبر۔ سائیگان ریڈیو نے رشین نیوز ایجنسی کے حوالے سے اعلان کیا ہے کہ روس کے بحر اسود کے جہاز بحر اسود سے بھاگ کر ترکی کی بندرگاہوں میں پناہ لے رہے ہیں۔ حال ہی میں سامان جنگ سے بھرے ہوئے آٹھ جہاز وہاں پہونچے ہیں اور ابھی اور آ رہے ہیں ترکی حکومت نے ان جہازوں کو اس بنا پر پناہ دینے سے انکار کر دیا ہے کہ اس سے اسکی غیر جانبداری میں فرق آتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس نے روسی حکومت سے پروٹسٹ بھی کیا تھا۔ مگر روس نے اس کے پروٹسٹ کو رد کر دیا ہے ترکی نے اس کے تمام پناہ گزیں جہازوں کو ضبط کر لیا ہے اور اپنے ساحلی دستوں کو حکم دیدیا ہے کہ روس کا جو جہاز ترکی کی طرف آتا دکھائی دے اس پر گولہ باری کی جائے۔ روسی حکومت کو بھی اس کے متعلق اطلاع دیدی گئی ہے۔ ترکی نے یہ فیصلہ اس وجہ سے کیا کہ روس نے ترکی کے ۲ جہاز غرق کر دیئے۔

دیولی میں یو۔پی کے نظر بند

بریلی۔ ۴ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ دیولی کیمپ میں صوبہ یو۔پی کے جو آدمی نظر بند ہیں انہیں تحکدہ سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا جائے گا۔

یو۔پی اور کوشش جنگ

لکھنؤ ۲۰ نومبر۔ ۳۱ اکتوبر تک یو۔پی وار فنڈ کی کل وصولیابی ۳۸۵۹۵۰۰ روپے تھی اور خرچہ ۵۴۳۸۰۷۹ روپے تھا۔ اسی تاریخ سے ۲۶ نومبر تک کا خرچہ ۲۸۰۰۰ روپے سے زیادہ تھا۔ لندن کی ہوائی وزارت کو ایک بمبار دستہ رکھنے کے لئے جو صوبے کے نام سے منسوب ہوگا ۵۲۰۰۰ روپے کا ایک عطیہ دیا جائیگا اس دوران میں انڈین ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن یو۔پی کی شاخوں نے کل ۲۴۹۸۵ روپے اکٹھے کیئے۔ سینٹ ڈن اسٹن کی کل میزان ۲۶۰۷ ہوگئی جاں بازوں کے لئے کنگ جارج فنڈ کی وصولیابی ۶۵۰۰ روپے سے زائد اور ملٹری ٹریننگ فنڈ کے لئے قریب ۲۸۰۰ روپئے اکٹھے کیئے۔

یو۔پی وار کمیٹی کا خفیہ اجلاس

لکھنؤ ۲۷ نومبر۔ آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں یو۔پی کے گورنر کی زیر صدارت یو۔پی وار کمیٹی کا ایک خفیہ اجلاس ہوا اس موقعہ پر نیشنل ڈیفنس کونسل کے صوبائی نمایندوں نے کونسل کی گذشتہ میٹنگ کے متعلق اپنے تاثرات اور اطلاعات کو ممبروں کے سامنے بیان کیا۔

ہز ایکسیلنسی نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا "چونکہ ہمارے اردگرد طاقتور فوجوں کا ایک حلقہ ہے اور سمندر پار ہمارے بہادر سپاہی دشمن کی روک تھام کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم یہاں ہندوستان میں امن وامان کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ انکو مضبوط بنانے اور انکو ہر ضروری سامان پہنچاتے سے ہم بالآخر ان بڑی طاقتوں کو مغلوب کرنے کی امید کر سکتے ہیں جو ہم پر یہ حملہ کر رہی ہیں۔

ہز ایکسیلنسی نے صوبے میں جنگی کوششوں کو تقویت اور ہوائی حملہ سے بچاؤ کے کاموں کو فروغ دینے کی ضرورتوں پر زور دیا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نازی طاقت ناقابل تسخیر نہیں ہے بلکہ یہ پوری طرح محسوس کر لینا چاہئے کہ یہ اب بھی ایک زبردست قوت رکھتی ہے اور ہماری مزید زبردست کوشش کے بغیر اس طاقت کو فیصلہ کن شکست نہیں دیجا سکے گی۔

بھوک ہڑتال ترک کردی گئی

چنار ۲۹ نومبر۔ چنار سے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چنار کیمپ جیل کے ستیاگرہی قیدیوں نے کل شام بھوک ہڑتال ترک کردی ہے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی اور بابو موہن لعل سکسینہ قائمقام صدر یو۔پی کانگریس کمیٹی نے قیدیوں سے بذریعہ تار بھوک ہڑتال ترک کرنے کی اپیل کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل مسٹر مرادی لال (کانپور) نے قیدیوں سے ملاقات کی اس کے بعد سب نے ہڑتال ترک کردی۔ ہڑتال ۱۹ دن جاری رہی۔ کل بھوک ہڑتالیوں کی تعداد ۲۰ تھی۔ صوبہ کانگریس کمیٹی کے ایک پریس نوٹ سے بنارس کی اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ یو۔پی کے سی کلاس کے قیدیوں کی شکایتوں کا تحقیقات کرنیکے لئے ایک چھوٹی سی کمیٹی [illegible] گورنر کے سامنے رپورٹ پیش کرے گی۔

لیبیا سے فوج واپس بلاؤ

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ روم میں عام جلسے کرکے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ لیبیا سے اطالوی فوجوں کو واپس بلاؤ۔ جرمن فوجیں ان جلسوں کو منتشر کر رہی ہیں۔ برطانوی حملے کی خبر سے عام بے چینی پھیل گئی ہے اور جگہ جگہ ہجوم جمع ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسولینی کے ہیڈ کوارٹر پلازو وینز کے سامنے ایک بہت بڑا ہجوم ہوگیا جسے منتشر کرنے کے لئے مشین گن چلائی گئی۔ کئی اطالوی ہلاک بھی ہوگئے۔

ہندوستان کے ۱۸۸۔ اخبارات

لندن ۲۹ نومبر۔ آج پارلیمنٹ میں مسٹر کارٹن میکڈانلڈ نے سوال دریافت کیا کہ ہندوستان کے کتنے اخبارات ہیں جنھیں غیر ممالک کو بھیجے جانے کی ممانعت ہے؟ مسٹر ایمری نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ گذشتہ جون میں ۱۸۸۔ اخبارات کو غیر جانبدارانہ ممالک میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ میں نہیں جانتا کہ اس ممانعت کی کیا وجہ ہے لیکن غالباً اسکی وجہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ چلانا ہوگا۔

مسٹر میکڈانلڈ نے یونائٹیڈ پریس کے نمایندہ کو بتایا کہ میں نے پارلیمنٹ میں یہ سوال اس لئے اٹھایا تھا کہ بعض ہندوستانی اخبارات کے نامہ نگاروں نے مجھ سے شکایت کی تھی کہ ان کے اخبارات مجھے نہیں مل رہے ہیں۔ خاص طور پر یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیسری اخبار پر جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مسٹر انیے کا اخبار ہے اس قسم کی پابندی کیوں ہے۔ میں اسکے متعلق پارلیمنٹ میں سوال کروں گا۔

وائسرائے کی کونسل کا اجلاس کلکتہ میں

دہلی ۲۹ نومبر۔ وسط دسمبر تک وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر کلکتہ چلے جائیں گے جہاں وائسرائے کرسمس منائیں گے اور ایگزیکٹیو کونسل کے اجلاس وہاں ہوا کریں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۱۴۲۳ھ

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ے ششماہی ۱۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ے ششماہی ۱۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۵۰

ادبیات

تبرکاتِ شمیم

از جناب مولانا عبدالاسلام صاحب ندوی مصنّف شعر الہند

مولانا عبدالسلام صاحب ندوی انجمن جامعہ ادبیہ کے سالانہ جلسہ نثر کی صدارت کرنے کانپور تشریف لائے تھے اسس موقع پر ۷ر دسمبر ۳ بجے شام کو جناب نواب سیّد انور حسین صاحب (نواب دولہ اسٹریٹ کانپور) نے ۷ر دسمبر ۳ بجے شام کو مولانا موصوف اور دیگر مقامی شعرا کو ایک پُر تکلف ایٹ ہوم دیا بعد ازاں شعراء کرام نے اپنا کلام سُنایا آخر میں جناب مولانا نے بھی حاضرین کے اصرار سے اپنے کلام سے حاضرین کو مستفید ہونے کا موقع دیا۔ جو جناب مولانا کے شکریہ کیساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

بغیر وعدہ بھی یہ انتظار یار میں ہے
نگاہِ شوق مری خود ہی انتشار میں ہے

عجیب رنگ، عجب کیف بزم یار میں ہے
کہ زہد خشک بھی تر دامن بہار میں ہے

اجل سے کہدو کہ تا حشر وہ نہ نکلے گا
ذرا سا دم جو مری چشمِ انتظار میں ہے

ہمیشہ کوچہ جاناں کی خاک اڑائیگا
مرا نوشتۂ قسمت خطِ غبار میں ہے

کہیں وہی نہ دلِ سوختہ ہمارا ہو
بجھی ہوئی سی جو اک شمع بزم یار میں ہے

جو زندگی میں لگائی تھی روئے روشن سے
یہ لو وہی ہے جو شمعِ سر مزار میں ہے

چراغ خانہ جو بجھ بجھ کے جل رہا ہے آج
ہمارے ساتھ مگر یہ بھی انتظار میں ہے

تجھے خبر نہیں زاہد کہ رحمت حق بھی
شریک صحبتِ رندانِ بادہ خوار میں ہے

ہمارے دل کو جو دیکھا تو بیکسی بولی
ہمارا گھر اسی اجڑے ہوئے دیار میں ہے

ابھی جگاؤ شبِ وصل بخت خفتہ کو
کہ نیند ٹوٹ چکی ہے مگر خمار میں ہے

جنونِ عشق میں ہو پختگی اگر تو شمیم
خزاں میں بھی ہے وہی رنگ جو بہار میں ہے

دنیائے اسلام

اسلامی ممالک کی متفرق خبریں

میں کانگریس بغداد کی "عرب نیوز ایجنسی" نے اس خبر کے متعلق جو قاہرہ کے بعض اخباروں میں شائع ہوئی ہے حسب ذیل الفاظ میں تذکرہ کیا ہے:-

عراق کے بعض اخباروں میں بیان کیا گیا ہے کہ مکہ میں ایک مسلم کانگریس منعقد کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان اخباروں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ انکو یہ خبر "عرب نیوز ایجنسی" سے ملی ہے۔

عرب سعودی حکومت کے بغداد کے سفارت خانہ نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے "عرب نیوز ایجنسی" یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اسنے کبھی کوئی ایسی خبر مشتہر نہیں کی۔ شاید ایجنسی کا نام لکھنے میں غلطی ہو گئی ہے

فلسطین میں اصلاحات حال میں بعض اصلاحی قیدخانوں میں جو صورت پیش آئی ہے اسکی بنا پر حکومت فلسطین نے نوجوان قیدیوں کی اصلاح کے لئے حال میں کچھ موثر اقدامات کئے ہیں۔ چنانچہ ان قیدیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد تجرباتی فارموں میں منتقل کر دیگئی اور دوسرے قیدیوں کو بعض ایسے محکموں میں بھیج دیا گیا ہے جہاں وہ فائدہ مند ہنر سیکھ سکتے ہیں اور ان نوجوان قیدیوں سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے دل لگا کر کام کیا اور اپنی قابلیت کا ثبوت پیش کیا تو انکو اجرت بھی دی جائے گی۔

عراق کے لئے سامان میٹھے آلوؤں اور سوکھائے ہوئے پھلوں کی کثیر مقداریں بغداد بھیجی گئی ہیں اور ہزاروں ٹن سیم۔ آلو اور مکھن ایران سے درآمد کیا گیا ہے۔ چونکہ ایران میں مویشی بہت سستے ہیں لہذا عراق کے تاجروں کو اسبات کی ترغیب دیگئی ہے کہ وہ مویشی ایران سے درآمد کریں۔ گزشتہ چند مہینوں کے دوران میں ایکہزار سے زیادہ مویشی رایات کی طرف سے لائے گئے۔

مصر میں گوشت نہ ملنے والے دن حالانکہ کابینہ نے اس امر کی منظوری دے دی ہے کہ ہفتہ میں ۲ دن گوشت نہ فروخت کیا جائے اور اسکے ضروری فوجی اعلان کا مسوّدہ بھی تیار ہو گیا ہے لیکن چونکہ اس کا اعلان ابتک نہیں ہوا ہے لہذا آج حسب معمول گوشت فروخت ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اعلان آج کیا جائے گا۔ گوشت نہ فروخت ہونیوالے دنوں میں کا پہلا دن پیر کا ہوگا۔ ہفتہ کے وہ ۲ دن جس دن گوشت فروخت ہوگا پیر اور منگل ہونگے۔

وزیر اعظم مثالی قایم کرنے کے لئے پیر کے دن کابینہ کے اراکین کو دعوت دے رہے ہیں۔ اس دعوت میں گوشت کی بجائے مچھلی پیش کی جائے گی۔

غیر ملکی اسکول اور مصری حکومت ایک میٹنگ میں جو مصر کے ان غیر ملکی اسکولوں کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی جسکو مالی دشواریاں ہیں اور جسکی صدارت وزیر مالیہ نے کی تھی یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان اسکولوں کو امدادی رقم دیدی جائے تاکہ یہ اسکول اس وقت تک چل سکیں جبتک حالات معمولی صورت اختیار کریں۔

فرانس میں مصری طلبا حکومت نے ۴۰۰۰ پونڈ کے قرضہ کی منظوری دیدی ہے جسکی وجہ سے ان مصری طالب علموں کو جو فرانس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں روپیہ بھیجا جائیگا۔

آئندہ ہفتہ میں شاہی تقریر اس شاہی تقریر پر جو پارلیمنٹ کے نئے اجلاس کے افتتاح کے موقعہ پر آئندہ بدھ کو پڑھی جائیگی کابینہ کی ایک مخصوص نشست میں بحث کی گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سال کی تقریر بہت مختصر ہوگی جس میں محض عام صورت حال پر تبصرہ اور عام مباحث مثلاً رہنے سہنے کے اخراجات کی گرانی اور سامان کی فراہمی کا اجمالی ذکر ہوگا۔

مکہ جانیوالے شاہی حجاج حکومت شام نے شاہی عازمین حج کو مکہ کا سفر اختیار کرنیکی مکمل آزادی دیدی ہے اور یہ بھی اختیار دیدیا ہے کہ چاہے وہ بحری راستہ اختیار کریں چاہے برّی دونوں راستوں سے سفر کرنیکی شرائط کا اعلان عنقریب کیا جائیگا۔

جزیرہ میں چاول کی کاشت لیبانان کے ڈائرکٹر آف سپلائیز سیّد انطون عیدی دمشق میں وارد ہوئے اور وزیر اعظم اور دمشق کے گورنر سے لیبانان کیلئے سامان خورد و نوش کی فراہمی کے سوال کے متعلق تبادلۂ خیال کیا۔

جزیرہ کے گورنر بھی دمشق میں وارد ہوئے اور انہوں نے اخبارون کے نامہ نگاروں سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ چاول کی فصل دو ہفتے کی مدت میں کٹنا شروع ہو جائے گی۔ اس فصل کا تخمینہ ۱۰۰۰ ٹن کا لگایا گیا ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہنچ کے قدم مستقل ہیں ہے - زبان پر مری ہی جو تیرے لئے کہا ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵۰

جاپان کا اعلان جنگ

بالآخر پیسفک (بحر الکاہل) میں بھی جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ برسوں سے آگ اندر ہی اندر سلگ رہی تھی اور دھواں اٹھ رہا تھا۔ مہینوں سے چنگاریاں اڑ رہی تھیں اور مشرق کے خرمن امن کو دھمکا رہی تھیں مگر جاپان کے جارحانہ اور امریکہ اور برطانیہ کی مدافعانہ مصلحتیں دونوں فریقوں کو روک رہی تھیں۔ ہر شخص جو پورب کے حالات کو غور سے دیکھ رہا تھا سمجھ رہا تھا کہ جوں ہی یہ مصلحتیں ختم ہو جائینگی چنگاریاں شعلوں میں تبدیل ہو جائیں گی کسی کو یہ سنکر حیرت نہ ہوگی کہ جاپان نے ۸ر دسمبر کو سویرے امریکہ اور برطانیہ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ حیرت کی بات صرف اتنی ہے کہ واشنگٹن میں جاپانی سفیروں کی سیاسی سرگرمیاں اسوقت جاری تھیں اور امریکہ کے بدیشی دفتر سے ان کی بات چیت چل رہی تھی جب یہ اطلاع آئی کہ جاپان نے سنگاپور سے لے کر ہوائی تک قریباً سات ہزار میل لمبے مورچے پر لڑائی چھیڑ دی ہے اور جاپانی بمبار سنگاپور کے برطانی اڈے اور منیلا۔ گوام ویک، مڈوے اور ہونولولو کے امریکی اڈوں پر بم برسا رہے ہیں اور جاپانی آبدوز کشتیوں نے امریکی اور برطانی جہازوں کو اپنا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں۔ جاپانی جنگی جہاز انڈوچائنا کے دکھن میں سیام کی خلیج میں پہنچ رہے ہیں جہاں سے ملایا کا پوربی کنارا صرف ۳۰۰ میل ہے جاپانیوں نے شنگھائی کے تمام بین الاقوامی سمندری علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے اور جاپان پر ہرگز یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ اس نے جو کچھ کیا اچانک کیا۔ امریکہ اور برطانیہ اور ان کے تمام ساتھی جنکا پیسفک سے تعلق ہے۔ جاپان کے منصوبوں سے اچھی طرح واقف تھے اور وہ جاپان کے طریق عمل سے بھی بے خبر نہیں تھے اُنہوں نے اپنے اپنے بچاؤ اور جاپان کا مشترکہ مقابلہ کرنے کی تیاریاں بھی کر لی تھیں۔ بلکہ خیال تو یہ تھا کہ جاپان اپنے یورپی دوستوں کی طرح بلا اعلان لڑائی چھیڑ دے گا۔ اٹلی نے حبش پر حملہ کرنے سے پہلے اعلان جنگ نہیں کیا تھا اور جرمنی نے بھی پولینڈ پر چڑھائی کر دینے کے بعد لڑائی کا اعلان کیا۔ جاپان اس معاملہ میں اپنے دوستوں سے بڑھکر ریکارڈ قائم کر چکا ہے، وہ ساڑھے چار سال سے چین کو روند رہا ہے مگر اس نے آج تک چین سے لڑائی کا اعلان نہیں کیا۔ اس لئے یہ بہت غنیمت ہے کہ پیسفک میں لڑائی چھیڑنے سے پہلے نہیں تو بعد کو جاپان نے ایک رسمی اعلان کرنا ضروری سمجھا جس بڑے پیمانہ پر ہوائی اور سمندری لڑائی ہو رہی ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جاپان کی جارحانہ تیاریاں مدت سے جاری تھیں۔ خشکی کی طرح ہوا یا سمندر پر بھی تیاری کے بغیر لڑائی نہیں لڑی جا سکتی۔ سمندری جہاز اپنے اڈوں سے بہت دور جا کر مسلسل لڑائی نہیں لڑ سکتے تاوقتیکہ درمیان میں انہیں تیل اور ایندھن لینے کے لئے مرکز نہ ہوں۔ یہ مرکز ایک دن یا ایک ہفتہ میں قائم نہیں کئے جا سکتے اور ہوائی جہاز تو مستقل اور مضبوط اڈوں سے ہی ایک خاص فاصلہ تک حملہ کر سکتے ہیں جو جاپانی بمبار اسوقت پیسفک کے امریکی اور برطانی اڈوں پر حملے کر رہے ہیں وہ براہ راست جاپان سے اڑکر نہیں آ رہے ہیں، جاپان سے لے کر انڈوچائنا تک اور فارموسا سے لے کر پیسفک کے دور دراز علاقوں تک۔ جاپان نے اپنے اڈے بنانے میں کافی وقت صرف کیا ہوگا۔ جرمنی کی طرح جاپان بھی تلوار کی نوک پر سمجھوتہ کی بات چیت کرنا پسند کرتا ہے اور اب تک یہ ڈھنگ حملہ آوروں کے لئے بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔

جاپان کی لڑائی کا اعلان اتنی طویل گفت و شنید کا انجام ہے کہ اب کسی فریق کو یہ ملال نہیں ہو سکتا کہ سمجھوتہ کا کوئی امکان باقی تھا جسے آزمایا نہیں گیا۔ صورت بالکل صاف ہے، یہ دوسری بات ہے کہ سیاسی چالوں نے اسے بلاوجہ پیچیدہ بنا رکھا تھا۔ آج سے نہیں کم سے کم دس برس سے جاپان پورب میں نئے نظام کا خواب دیکھ رہا ہے منچوریا جاپان کا حملہ اور قبضہ نئے نظام کا بنیادی پتھر تھا۔ چین پر دھاوا کر کے نئے نظام کی دیواریں کھڑی کی گئیں، فقط چھت تعمیر ہونا باقی تھی۔ امریکہ اور برطانیہ جاپان کے نئے نظام کی بنیاد اور دیواروں کی تعمیر پر خاموش رہے اس لئے کہ انہیں خیال تھا کہ جاپان کا نیا نظام محض ایک خواب ہے یا یقین تھا کہ جاپان کے نئے نظام کا دامن اتنا وسیع ہوگا کہ اسمیں پچھمی طاقتوں کے پوربی مفاد سما سکیں گے۔ یورپ میں دوسری لڑائی چھڑنے اور جاپان، جرمنی اور اٹلی کا ہمدم بن جانے کے بعد امریکہ اور برطانیہ نے یہ محسوس کیا کہ جاپان کے نئے نظام کا کیا مطلب ہوگا۔ اس لئے انہیں پچھم کی طرح پورب میں بھی آزادی اور امن کی حفاظت ضروری معلوم ہوئی اُنھوں نے چین کی مدد کرنا اور پیسفک میں اپنے علاقوں اور مفادوں کے بچاؤ کا مضبوط بندوبست کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لفظوں میں اُنھوں نے جاپان کے نئے نظام کی عمارت کی چھت تعمیر ہونے سے روک دی، جاپان کے لئے یہ بات ایک چیلنج سے کم نہ تھی۔

پیسفک کی لڑائی سے اتحادیوں کا بار بہت بڑھ گیا برطانیہ جرمنی اور اُس کے ساتھیوں سے اُلجھا ہوا ہے اور یہ کھلی حقیقت ہے کہ امریکہ کی مدد اسے اپنے پاؤں پر کھڑا رکھنے کے لئے لازمی ہے۔ روس بھی امریکہ کی مدد کے بغیر جرمنی کا غیر معین عرصہ تک مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پیسفک کی اتحادی طاقتیں مثلاً ڈچ ایسٹ انڈیز، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ چھوٹی چھوٹی ہیں۔ امریکہ اب خود اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں پھنس گیا۔ قدرتی طور پر وہ دوسروں کی مدد کرنے سے پہلے خود اپنی مدد کرے گا۔ مگر امید کا پہلو یہ ہے کہ اٹلانٹک سے لیکر پیسفک تک لڑائی کا سلسلہ ایک ہی ہے اور اب امریکہ لڑائی میں برطانیہ کا مددگار ہی نہیں بلکہ اتحادی ہے۔

پرنس آف ویلز اور ریپلز

(لندن ۱۰ر دسمبر) پارلیمنٹ میں "پرنس آف ویلز" اور "ریپلز" کے ڈوبنے کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میرے پاس آپ لوگوں کو سنانے کے لئے ایک بہت بڑی خبر ہے اور میں اس کو جلد از جلد آپ تک پہنچا دینا چاہتا ہوں مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ اگلے اجلاس میں میں لڑائی کی صورت حالات کے متعلق ایک بیان دونگا جو کہ جہاں ہمارے موافق رہی ہے وہاں غیر موافق بھی رہی ہے اور پچھلے چند روز میں اسمیں بڑی اہم تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ "پرنس آف ویلز" اور "ریپلز" کے ڈوبنے کے متعلق ابھی تک مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے لیکن مسٹر ڈف کوپر نے سنگاپور سے جو تقریر براڈکاسٹ کی ہے اسمیں بتلایا ہے کہ جان کا بھاری نقصان ہوا ہے۔

جاپانی ریڈیو کا بیان ہے کہ برطانیہ کا سمندری بیڑہ آج صبح ملایا کے اتری ساحل کے قریب دیکھا گیا تھا۔ فوراً ہی جاپانی ہوائی جہازوں نے اس پر بمباری شروع کر دی "ریپلز" پر بم گرے اور وہ تین گھنٹہ کے اندر ڈوب گیا "پرنس آف ویلز" پر بھی بم گرے وہ پیچھے ہٹنے لگا اس پر پھر بمباری کی گئی اور وہ بھی ڈوب گیا۔ "پرنس آف ویلز" کے ڈوبنے کی خبر سنکر لندن والے حواس باختہ ہو گئے اخباروں میں پریذیڈنٹ روزولٹ کی تقریر جس اہمیت سے شایع کی جا رہی تھی اس خبر کے آگے اس کی اہمیت گھٹ گئی۔ "پرنس آف ویلز"۔ "کنگ جارج ففتھ" کا جوڑی دار تھا اور سمندری بیڑہ میں اس کی خدمات کا ایک سال ہی سے لوگوں کو علم ہوا تھا۔ اسکا وزن ۳۵۰۰۰ ٹن تھا اور اسکا ڈیزائن بہترین تھا اس میں بہت سے خفیہ ہتھیار لگے ہوئے تھے۔ اس پر ۱۴-۱۴-انچ دہانہ کی توپیں چڑھی ہوئی تھیں۔ اسکا فولادی ڈھانچہ بہت مضبوط تھا۔ اس کی رفتار ۳۰ ناٹ تھی۔ اس نے جرمن جہاز "بسمارک" کو ڈبونے میں بھی حصہ لیا تھا اور "ریپلز" کا وزن ۳۲۰۰۰ ٹن تھا۔ یہ جنگی کروزر تھا اور سنہ ۱۹۱۶ء میں بن کر تیار ہوا تھا اسمیں ۱۲۰۰ آدمیوں کے سوار ہونے کی جگہ تھی اس میں پندرہ پندرہ انچ کی توپیں چڑھی ہوئی تھیں۔ اسمیں ہوائی جہاز بھی تھے اس کی رفتار ۲۹ ناٹ تھی۔

رائٹر کا سمندری نامہ نگار لکھتا ہے کہ "پرنس آف ویلز" اور "ریپلز" کے ڈوبنے سے نہ صرف برطانی بیڑے کو بھاری نقصان پہنچا ہے بلکہ پوربی ایشیا میں سمندری پوزیشن کو بھی زبردست دھکا لگا ہے۔ یہ دونوں جنگی جہاز اتنے بڑے اور مضبوط تھے کہ جاپان کے کسی بھی جہاز کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ جاپان نے ان کا مقابلہ جنگی جہازوں سے نہیں کیا بلکہ ہوائی جہازوں سے بمباری کی۔ امید ہے کہ ان کے جہازیوں کا بڑا حصہ امدادی جہازوں نے بچا لیا ہوگا۔ برطانیہ میں ان جہازوں کے ڈوبنے پر زبردست ماتم کیا جا رہا ہے واشنگٹن میں برطانیہ سے ہمدردی ظاہر کیجا رہی ہے "پرنس آف ویلز" میں ۱۵۰۰ آدمیوں کے سوار ہونے کی جگہ تھی۔

مسٹر فضل الحق نے نئی وزارت بنالی

مسٹر اے۔ کے فضل الحق سابق وزیر آسام اور نئی پروگریسیو کولیشن پارٹی کے لیڈر نے بنگال میں نئی کیبنٹ بنالی۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی ورکنگ پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا اور بنگال اسمبلی کی ہندو نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر کے ہمراہ مسٹر حق ۱۱ر دسمبر کو ۱۰ بجکر ۵۰ منٹ پر گورنمنٹ ہوس میں داخل ہوئے اور گورنر سے ملاقات کر کے ایک گھنٹے کے بعد باہر آئے اور نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ میں نے نئی کیبنٹ بنالی ہے جس کا میں وزیر اعظم ہوں۔ ڈاکٹر شیام پرشاد اور نواب بہادر ڈھاکہ وزیر ہیں۔ باقی وزیروں کے ناموں کا کل یا پرسوں اعلان کر دیا جائے گا۔

وزارت کی تشکیل کے متعلق گورنمنٹ ہاؤس سے ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ "آج ہز ایکسلنسی گورنر نے مسٹر اے۔ کے فضل الحق کو اس بات کی سفارش کرنے کے لئے بلایا کہ کن کن لوگوں کو وزیر مقرر کیا جائے جن میں اہم اقلیتوں کے ایک یا اس سے زائد افراد شامل ہوں جنہیں ان کی رائے میں مجموعی طور پر لیجسلیچر کا اعتماد حاصل ہے مسٹر اے۔ کے فضل الحق نے ہز ایکسلنسی گورنر کا بلاوا قبول کر لیا اور سفارش کی کہ جب تک دوسرے وزیروں کے ناموں کا اعلان نہ ہو خود انہیں ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی اور نواب خواجہ حبیب اللہ بہادر آف ڈھاکہ کو مقرر کر کے وزیروں کی کونسل بنا دینی چاہئے۔ ہز ایکسلنسی گورنر نے بڑی خوشی سے یہ سفارشات منظور کر لیں۔ اور نامزد وزیر کل ۱۲ر دسمبر کو صبح کو پونے دس بجے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اُٹھائیں گے۔

وزارت بنانے کا اعلان کرنے کے بعد مسٹر فضل الحق نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعہ اہل ملک کے نام مندرجہ ذیل پیغام شایع کیا ہے:۔

"قوم کا خطرہ کے اس انتہائی نازک وقت میں بلا لحاظ ذات مذہب فرقہ تمام اہل ملک سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہمارے گرد جمع ہو جائیں اور ہم بنگال کو زیادہ بہتر اور زیادہ خوشحال بنانیکا جو مشن لیکر اُٹھے ہیں اسے کامیاب بنانے کے لئے ہمارے حوصلے بڑھائیں اور قوت بخشیں۔!!"

آئینہ کانپور

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ

۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا سالانہ جلسہ ہوا ۳½ بجے شام کو باہر کے معزز مہمانوں اور اراکین مجلس انتظامیہ کے علیحدہ علیحدہ فوٹو گروپ ہوئے اسکے بعد ۴ بجے کرائسٹ چرچ ہائی اسکول ہال میں بصدارت مولانا عبد السلام صاحب ندوی مصنف شعر الہند اجلاس نثر منعقد ہوا جسمیں جناب صدر کے ایک پرمغز خطبہ ارشاد کرنے کے بعد جناب سلیم جعفر، سید احتشام حسین صاحب پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی اور سید علی عباس صاحب حسینی ایم۔ اے نے اپنے دلچسپ اور پر از معلومات ادبی مقالوں سے سامعین کو محظوظ کیا بعد ازاں ۸½ بجے شب میں مسٹر محمد شریف منیجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹیزی لمیٹڈ کانپور کی جانب سے انجمن کا ایک شاندار انٹر کیمونل ڈنر ہوا جس میں معززین شہر و مقامی شعراء کے علاوہ مشاہیر بیرونجات نے شرکت فرمائی۔ ۱۰ بجے شب کو ہالکا وردیالہ کالج ہال میں بصدارت جناب محمد امیر حیدر خانصاحب بہادر حکیم (راجہ آف محمود آباد) بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری نے انجمن کی سالانہ رپورٹ پڑھی اسکے بعد صدر انجمن جناب پروفیسر سید نواب حسین صاحب نے صدر مشاعرہ کا تعارف کرایا اور سکریٹری کی ایک غیر طرح غزل سے مشاعرہ کا آغاز ہوا۔ مختلف مقامی اور غیر مقامی شعراء نے اپنا طرحی اور غیر طرحی کلام سنا کر اہل ذوق کو محظوظ کیا۔ مقامی شعراء کے علاوہ مولانا حسرت موہانی، حضرت جگر مرادآبادی، حضرت حفیظ جالندھری۔ حضرت احسان دانش، حضرت سیماب اکبرآبادی، حضرت سراج لکھنوی، حضرت قدیر لکھنوی، حضرت سرشش لکھنوی۔ حضرت جذبی، حضرت منتخب جارچوی، حضرت مخدوم محی الدین حیدرآبادی حضرت ملا غازی پوری، حضرت نائک لکھنوی، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انجمن کے ہر دو جلسے نہایت کامیاب ہوئے اور مجموعی حیثیت سے کانپور میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا ادبی اجتماع ہے۔ جسکے لئے ہم تمام اراکین انجمن کو اور خصوصاً جناب پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب صدر انجمن اور جناب سلیم صاحب ناطقی سکریٹری انجمن کو اس غیر معمولی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پریزیڈنٹ روزولیٹ کی تقریر

پریزیڈنٹ روزولٹ نے امریکہ میں جو تقریر فرمائی اور جو دنیا کے ہر حصہ کو براڈکاسٹ کی گئی اسمیں اُنہوں نے بتایا کہ ایک طرف تو جاپان امریکہ سے صلح کی بات چیت کرتا رہا اور دوسری طرف جنگ کی تیاریاں بلکہ انتظامات کرتا رہا۔ اور ایک دم سے اعلان جنگ کر دیا یعنی ابھی جاپانی نمائندے نے کارڈل ہل کو امریکہ کے جواب میں مراسلہ دیا ہی تھا کہ جاپان کا اعلان جنگ ہو گیا۔ اسی لئے وہ اسقدر تیزی سے کارروائی کرنے کے قابل ہوا مگر امریکہ بھی مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ پریزیڈنٹ روزولیٹ نے یہ بتایا کہ اس جارحانہ حملہ کی مخالفت اور مدافعت میں تمام امریکہ متفق ہے۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ کرنل لنڈبرگ جیسی ہستی بھی جس نے امریکہ کے جنگ میں داخل ہونے کی نہایت مخالفت کی اب اس بات کے حق میں ہے کہ چونکہ امریکہ پر حملہ کیا گیا ہے اسے پورے زور سے مقابلہ کرنا چاہئے اور امریکن کانگریس میں جنگ کے متعلق رزولیوشن صرف ایک ووٹ کی مخالفت سے پاس ہو گیا۔ ابھی تک امریکہ کے مقبوضات پر جاپان نے جو حملے کئے ہیں انکی کسی موثر مدافعت کی خبر نہیں آئی ہے۔ دیکھئے آیندہ کیا ہوتا ہے۔

مسٹر چرچل کی تقریر

مسٹر چرچل نے برطانوی پارلیمنٹ میں جو تقریر کی تھی اسی سے ملتی جلتی براڈکاسٹ تقریر بھی کی ہے۔ ان تقریروں میں ایک ہندوستانی کو جو بات سب سے پہلے کھٹکنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اُنہوں نے ہر جگہ انگریزی بولنے والی قوموں کا ذکر کیا ہے گویا اُنہوں نے اپنے ذہن میں ہندوستانیوں کو ہم پیچان نہیں سمجھا ہے انکے نزدیک جاندار حصہ صرف انگریزی بولنے والا طبقہ ہے۔ چرچل صاحب نے ایک جانب تو برطانی سلطنت کی تیاریوں کا ذکر کیا ہے دوسری جانب یہ بھی تنبیہ کی ہے کہ ہمیں خطرہ کو چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے۔ مسٹر چرچل نے اس بات کو بہت غنیمت کہا ہے کہ جاپان نے اس زمانہ میں برطانیہ سے اعلان جنگ نہیں کیا جبکہ برطانی فوجیں ڈنکرک سے پیچھے ہٹ رہی تھیں کیونکہ اس زمانہ میں برطانیہ مقابلہ کے لئے بالکل تیار نہ تھا۔ مسٹر چرچل کے بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ برطانیہ اب مقابلہ کے لئے تیار ہے اور انکا کہنا صحیح بھی ہوگا کیونکہ ان سے زیادہ برطانیہ کی تیاری کے متعلق علم ہو سکتا ہے۔

ایٹ ہوم

۷ر دسمبر ۳ بجے دن کو جناب نواب سید انور حسین صاحب آف رام نرائن بازار نے جناب مولانا عبد السلام صاحب ندوی مصنف شعر الہند و صدر جلسہ نثر انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جسمیں شہر کے شعراء و اہل ذوق حضرات نے شرکت کی اور آخر میں حضرات شعراء نے اپنے کلام سے حاضرین کو مستفید ہونے کا موقع دیا۔ اور یہ پر لطف صحبت قریب شام کے اختتام پذیر ہوئی۔

اسٹوڈینٹ کانفرنس

۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ایک اسٹوڈینٹ کانفرنس کا جلسہ بصدارت ڈاکٹر حسن ظہیر آف لکھنؤ یونیورسٹی منعقد ہوا۔ جلسہ میں تقریباً ۳ ہزار طلبا اور دو سو باہر کے ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ مس اندرا نہرو اور مسٹر کے۔ ایم احمد نے خاص لکچر دئے اور کچھ رزولیوشن بھی پاس ہوئے اسکے بعد جلسہ دوسرے دن کے لئے ملتوی ہوا۔

۹ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کانفرنس کا دوسرا سشن بصدارت مسٹر کے۔ ایم جنرل سکریٹری آل انڈیا اسٹوڈینٹ فیڈریشن منعقد ہوا۔ مسٹر امرناتھ مہیشوری کی وفات پر ماتم کا رزولیشن پاس ہوا۔ اور دہلی کے فاقہ اسٹرائک کرنیوالوں کی ہمدردی میں کانپور کے طالب علموں کے پُرامن جلوس پر لاٹھی چارج کی مذمت کی گئی۔ گورنمنٹ سے یہ بھی درخواست کی گئی کہ جلوس کے سلسلہ میں چلنے والے مقدمات کو واپس کر لے اور اگر وہ ایسا ۱۵ دن کے اندر نہ کرے تو فیڈریشن اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کرے۔ کانفرنس نے کانگریس کی موجودہ تحریک ستیہ گرہ کی مخالفت کی اور شہنشاہیت کے ساتھ کسی سمجھوتہ کرنے سے انکار کا اظہار کیا۔ اور کانفرنس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ موٹر کے حادثہ کے شکار مسٹر امرناتھ مہیشوری کی یادگار قائم کی جائے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو معہ مس اندرا نہرو لکھنؤ جاتے ہوئے کانپور اسٹیشن سے گذرے۔ آپ نے اسٹیشن پر مختصر تقریر میں موجودہ تحریک میں کانپور کی خدمات کی تعریف کی اور کہا کہ اُن کو امید ہے کہ اہل کانپور آیندہ کی جدوجہد کے لئے تیار رہینگے۔

تعلیمی کمیٹی کی نمایش

مسٹر اے کاظمی انسپکٹر آف اسکولس نے کانپور میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے زیر انتظام قائم کی ہوئی نمایش کا افتتاح کیا

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

شہر اور ضلع کی کانگریس کمیٹی کی طرف سے آیندہ ہونے والی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو کانپور میں اجلاس کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

ہندوستانی برادری

۱۴ر دسمبر ۵ بجے شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ ہوگی جس میں مسٹر برجیندر ناتھ کی طرف سے ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

ذاتیات

۱۴ر دسمبر ۱ بجے صبح کو چودھری محمد امیر محمد امین صاحبان اپنے صاحبزادہ و صاحبزادی کی تقریب شادی کے سلسلہ میں معززین شہر کو دعوت طعام دے رہے ہیں۔

۱۵ر دسمبر کو ۱۰ بجے صبح کو حافظ عبد القادر صاحب تحسین اپنے صاحبزادہ شیخ عرفان احمد صاحب کے صاحبزادگان یعنی مسٹر برکات احمد اور التفات احمد کی تقریب شادی کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک دعوت طعام دے رہے ہیں۔

سبدِ گل

جاپان بیچارہ اپنی ارزاں فروشی کے لئے بُری طرح بدنام ہے۔ چنانچہ جاپان کے بارے میں ایک دلچسپ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک دیہاتی کسی ڈاکخانہ میں پہونچا اور اس نے پوری شان بے نیازی کے ساتھ ایک پیسہ ڈاکخانہ کے بابو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "اے بابوجی کمت لکھنے کا کارڈ دیدو۔" بابو حیرت سے دیہاتی کو، دیکھتے ہوئے بولا۔ احمق کہیں ایک پیسہ کا کارڈ ملتا ہوگا تین پیسے نکال" دیہاتی نے بے ساختہ جواب دیا۔ "اجی بلاتی نا چاہئے تم ایک پیسہ والا جاپانی دیدو۔" دیہاتی کے اس دلچسپ لطیفہ پر سارا ڈاکخانہ قہقہوں سے گونج گیا۔

جاپانی ٹکٹ تو خیر ابھی تک بنا نہیں لیکن کلکتہ میں جو جاپان کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ جعلی یعنی نقلی سیٹھ بہت سے پیدا ہوگئے ہیں چنانچہ حال ہی میں ایک سرکاری بلیٹن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پبلک ایسے نقلی یعنی جاپانی سیٹھوں سے ہوشیار رہے جو سیٹھ بنکر سیکڑوں آدمیوں کو ٹھگ چکے ہیں۔ چنانچہ پولیس ان جاپانی سیٹھوں کی گرفتاری کے لئے دوڑی دوڑی پھر رہی ہے۔ تاکہ ان کو جیل بھیجنے کے بعد ان پر۔ "میڈ ان جاپان" کا ٹریڈ مارک ہمیشہ کیلئے لگ جائے۔

سُنئے! روس میں پھر بچہ پیدا کرنے کی مہم شروع ہوگئی ہے۔ روسی حکومت نے آرڈر جاری کر دیا ہے کہ ہر وہ عورت اور مرد جس کی عمر ۲۰ سال سے لے کر پچاس سال تک ہو بچوں کی پیدائش کا کام پوری تیزی کے ساتھ جاری کردے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ ۲۰ سال سے لیکر پچاس سال کی عمر تک کے جو مرد اور عورتیں بچے نہیں پیدا کرینگے ان پر ٹیکس لگا دیا جائے گا۔

سنا ہے کہ اس ٹیکس سے بچنے کے لئے ہر روسی اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ایک دو بچے پیدا کرکے اس جدید ٹیکس کی مصیبت سے چھوٹ جائے۔

روس کی اس بچے پیدا کرنے کی تحریک کی طرح جاپان میں بھی بچے پیدا کرنے کی تحریک بڑی زور و شور کے ساتھ جاری ہے۔ چنانچہ ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ جاپانی حکومت نے درجنوں کنواری لڑکیوں پر اسلئے جرمانہ کر دیا ہے کہ وہ بچے نہیں پیدا کرسکیں۔ جب ان لڑکیوں نے شادی نہ ہونے کا عذر پیش کیا تو ان سے کہا گیا کہ وہ اس معاملہ میں حکومت سے مدد حاصل کرسکتی تھیں۔ یعنی حکومت ان کے لئے آزیری شوہر فراہم کرسکتی تھی۔

× لیلا کا کیا انجام ہوا۔ یہ میری عیسائی سہیلی ہی کی زبان سے سنئے۔ وہ لکھتی ہیں کہ:-

پہلے تو ہم سب لوگ لیلا کی قسمت پر رشک کرنے لگے لیلا امیر کبیر بن گئی۔ لاکھوں کی مالک ہوگئی۔ اب وہ موٹروں میں سیر کرنے لگی۔ عالیشان کوٹھی میں رہنے لگی۔ اور کہاں تو بیچاری کو گھر کا سارا کام خود کرنا پڑتا تھا۔ کہاں اب اس کے آگے درجنوں نوکر ہوگئے۔ مگر نہیں معلوم ہے کہ اب اسکی حالت کیا ہے۔ اس کی وہ ساری خوبصورتی دو تین برس ہی میں ختم ہو چکی ہے وہ گلاب کی پتی کی طرح تروتازہ تھی مگر اب سوکھے ہوئے پتوں کی طرح روکھی پھیکی ہوگئی ہے۔ اس کا موجودہ خاوند اس سے بہت بری طرح پیش آتا ہے۔ اور اسے دوسروں کے سامنے حرب ضرب ذلیل کرتا رہتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شادی سے پہلے تو وہ لیلا کا اتنا گرویدہ تھا اب وہ اتنا فرنٹ کیوں ہوگیا۔"

دیکھا آپ نے! یہ ہے محض شان و شوکت پر جان دینے کا انجام آپنے یہ معلوم کریں کہ عورت کے لئے صرف مرد کی شان شوکت پر لٹو ہو جانا کیوں اسکے لئے تباہ کن ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں مرد عورت سب ہی شان شوکت سے متاثر ہوتے ہیں۔ مگر سمجھدار صص

ادبِ لطیف

اَلوداع

گاڑی کے آنے کا وقت ہوگیا۔ قلی سامان سنبھالنے لگے۔ آشا کی آنکھیں روتے روتے بھیگ گئی تھیں۔ وہ رومال سے بار بار اپنے آنسو پونچھتی تھی۔ دھیرج امتحان دیکر ہوسٹل چھوڑنے کے بعد گھر جا رہا تھا۔ آشا کی محبت کا وہ سنہری محل جو کئی برس کے عرصے میں تیار ہوا تھا۔ اس اندیشے سے لرز رہا تھا کہ کہیں اس کا دیوتا اسے بھلا نہ دے۔

گاڑی آگئی۔ دھیرج گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اب چند منٹ میں گاڑی روانہ ہوجائے گی۔ آشا کا دل دھڑک رہا تھا۔ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی۔ مگر زبان نہ کھلتی تھی۔ آخر بڑی کوشش کے بعد اس نے اتنا کہا۔ "بھول جائیگا ہم نے آپ کو...." کے وہ کچھ نہ کہہ سکی۔

دھیرج بولا "آشا تم میرے دل کی روانی ہو۔ ادھر کی دنیا ادھر ہوجائے۔ مگر کوئی تمہیں جدا نہ کرسکے گا۔ میں جاتے ہی پتاجی سے کہوں گا کہ......"

انجن نے سیٹی دی۔ آشا جلدی سے نیچے اترنے لگی۔ چلتے چلتے اس نے مسکراکر دونوں ہاتھ جوڑکر کہا "نمستے"

میرے دیوتا۔ نمستے!!

پتاجی میری بات کہیں اور ٹھہرا رہے ہیں۔ میں خواب میں بھی کسی دوسرے مرد کا خیال نہیں کرسکتی۔ پرسوں شام کی گاڑی سے میں آپ کے پاس آرہی ہوں۔ ضرور اسٹیشن پر آجایئے۔

آپ کی آشا

رات کا وقت تھا۔ فضا خاموش تھی۔ کالے کالے بادل کاجل کے پہاڑوں کی طرح اُڑے چلے جا رہے تھے ٹرین ایک کالے دیو کی طرح ہانپتی ہوئی اپنی پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی۔

دفعتاً ایک دھماکا ہوا۔ انجن الٹ گیا۔ بہت سے ڈبے لڑھک گئے۔ مسافروں کے دب کر مرنے اور زخمی ہونے سے چیخ پکار اور آہ و فریاد کا ایک محشر برپا ہوگیا

گاڑی صبح پانچ بجے الہ آباد پہونچنے والی تھی۔ دھیرج بڑی بے چینی کے عالم میں پلیٹ فارم پر ٹہل رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون آیا۔ گاڑی الٹ گئی ہے لائن بند ہے۔ دھیرج کی آنکھوں تلے اندھیرا آگیا۔ وہ دیوانوں کی طرح اسٹیشن سے باہر نکل کر ایک ٹیکسی کی طرف دوڑا حادثہ کا منظر دیکھ کر دھیرج کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اس کی آنکھیں کسی کو ڈھونڈھ رہی تھیں۔ سکنڈ کلاس کے ایک ٹوٹے پھوٹے ڈبے کے نیچے پڑی ہوئی آشا کراہ رہی تھی۔ دھیرج کا دل اسے دیکھکر پھٹنے سا لگا۔ اس نے زمین پر بیٹھ کر آشا کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ اور روتے ہوئے کہا۔ "آشا، آنکھیں کھولو۔ دیکھو میں آگیا۔ دھیرج"

بہت دیر کے بعد آشا نے آنکھیں کھولیں۔ بڑی مشکل سے اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور انہیں جوڑتے ہوئے کہا۔ آپ کے درشنوں کیلئے جان اٹکی ہوئی تھی۔ اب رخصت دیجئے۔ نمستے۔"

انسان ہمیشہ سطحی یا اوپری باتوں سے نہیں بلکہ گہری باتوں سے اور اصلیت سے اثر لیتے ہیں۔ ہر عورت کو یہ بات اپنی گرہ میں باندھ لینی چاہئے کہ ایک مرد کا صاف ستھرا اور معقولیت کی حد تک عمدہ لباس میں ملبوس رہنا کوئی عیب نہیں مگر جو مرد بننے سنورنے کی حد تک اپنی آرائش کرتا ہے اور اپنی دولت اور وجاہت کی نمائش کی کوشش کرتا ہے وہ اس سانپ کی طرح ہوتا ہے جو اپنی پرکشش ٹکٹکی سے پرندوں اور حیوانات کو ہل جل نہ سکنے کی حد تک اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور انہیں ڈس لیتا ہے۔ ایسے مردوں کے یہ حربے دوسروں کو شکار بنانے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور خاص کر عورتوں کو صص

عالمِ نسواں

عورت کا روحانی قتل

از جناب زبیدہ بیگم دہلوی

اس مفید مضمون میں زبیدہ صاحبہ نے جو کارآمد نکتہ بتایا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر پڑھی لکھی لڑکی اور ہر وہ ماں باپ جو اپنے گھر لڑکیاں رکھتے ہیں اس کو اپنے ذہن کی لوح پر کندہ کریں۔

ایک انگریزی اخبار میں ایک مضمون چھپا ہے جسمیں مضمون لکھنے والے نے یہ لکھا ہے کہ اس وقت تک دنیا میں حوا کی کوئی ایسی بیٹی پیدا نہیں ہوئی ہے جو شان شوکت اور چمک بھڑک سے متاثر نہ ہوتی ہو۔

میں نے یہ سنکر کہا کہ شاید ان مضمون نویس کی بات ٹھیک ہو۔ مگر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اکثر اوقات عورت مرد کی شان شوکت کی گرویدہ ہوکر اس طرح تباہی کا شکار ہو جاتی ہے جس طرح ایک پرندہ سانپ کی ٹکٹکی پر مبہوت ہوکر اس کے سامنے گر پڑتا ہے اور سانپ اسے ڈس لیتا ہے۔

بالکل اتفاق کی بات ہے کہ جس روز میں نے یہ رائے ظاہر کی تھی اس کے دوسرے ہی دن مجھے اپنی ایک عیسائی سہیلی کا خط ملا ہے۔ اس خط میں انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اور اس خط کی تحریر سے اس بات پر کس طرح روشنی پڑتی ہے جو میں نے اوپر لکھی ہے۔ یہ دکھانے کے لئے میں اپنی عیسائی سہیلی کے خط کے ضروری حصے نیچے لکھے دیتی ہوں وہ لکھتی ہیں کہ:-

تم لیلا رامداس کو جانتی تو ہوگی۔ وہ گوری چٹی خوبصورت لڑکی مگر یہ بھی پتہ ہے کہ آج کل اسکی کیا حالت ہے۔ بھئی سچ جاننا مجھے تو اس کی حالت پر رونا آتا ہے تم پوچھوگی آخر ہوا کیا؟ بس ہوا یہ کہ دو تین برس تک تو پہلے اپنے میاں کے ساتھ زندگی گذارتی رہی۔ لیلا کا خاوند اسے چاہتا تھا اور مزاج کا بھی ایسا کچھ برا نہیں تھا۔ مگر بیچارے کی مالی حالت کچھ ایسی زیادہ اچھی نہیں تھی کہ لیلا کو رانیوں کی طرح رکھتا۔ لیلا کے مزاج سے تم زیادہ واقف نہ ہوگی۔ کیونکہ تم تو دو تین مرتبہ ہی میرے مکان پر اس سے ملی ہو۔ میں اس کے مزاج سے واقف ہوں۔ وہ ہے ٹھاٹ باٹ پر جان دینے والی عورت"

"اس ٹھاٹ باٹ پر جان دینے" کے دماغی مرض نے لیلا کو کیا دن دکھایا۔ اس کا حال بیان کرتے ہوئے میری سہیلی نے لکھا ہے کہ:-

اب سے دو تین سال پہلے کی بات ہے کہ لیلا رامداس کا ایک مالدار نوجوان سے میل جول ہوگیا جو عمر میں اس سے کئی برس چھوٹا ہے۔ لیلا کے خاوند کی عقل پر پتھر پڑگئے کہ وہ اتنے برسوں تک لیلا کے ساتھ زندگی گذارنے کے بعد بھی اس کے مزاج اور طبیعت کے رنگ کو نہیں پا سکا۔ اس نے اس نوجوان کو بلاتکلف گھر میں آنے جانے کی اجازت دیدی۔"

جب پیاسا اور پانی دونوں ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت پیاسے کو پانی کی طرف بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ لیلا کا شوہر بیچارہ لگی بندھی آمدنی کا آدمی تھا۔ وہ الٹے تلّلے سے کیسے خرچ کرسکتا۔ لیلا شان شوکت پر جان دیتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس مالدار نوجوان اور لیلا رامداس میں گاڑھی چھننی شروع ہوئی۔ مگر یہ چیز کھلے بغیر تو رہ نہیں سکتی۔ آخر میری عیسائی سہیلی کے الفاظ میں ایک دن لیلا کے خاوند نے ایک خطرناک خط پکڑ لیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہدیا کہ اگر یہ بات ہے تو تم جلد فیصلہ کرلو کہ تم کس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو۔ اور اس امیر نوجوان سے بھی کہدیا کہ اگر لیلا رضامند ہوگی تو تم کو اس سے شادی کرنی پڑے گی۔ لیلا اور اس نوجوان کی شادی ہوگئی۔"

غالباً اس مضمون کو پڑھنے والے یہ سوال کریں گے کہ یہ تو کوئی برا انجام نہیں ہے۔ لیلا کو تو منہ مانگی مراد مل گئی۔ مگر ابھی جلدی نہ کیجئے شادی تو اس انجام کی ابتدا تھی۔ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے ×

بچوں کی دنیا

جامع مسجد گلبرگہ

بچو! آج کی صحبت میں ہم تمکو ریاست حیدرآباد کی دو تاریخی عمارتوں کے حالات بتلانا چاہتے ہیں جو تمہاری معلومات میں اضافہ کا باعث ہونگے:-

جامع مسجد گلبرگہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ہندوستان کی ایک نہایت شاندار قابل دید مسجد ہے یہ مسجد ہندوستان یا کسی دوسرے ملک کی عام مساجد کے طرز پر نہیں بنی ہے بلکہ اس کا انداز تعمیر بالکل علٰحدہ ہے جامع مسجد گلبرگہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں صحن نہیں ہے پوری عمارت مسقف ہے۔ دوسری خاص چیز اس کی قبہ دار چھت ہے۔ سجدہ گاہ کا قبہ سب سے بڑا ہے باقی تمام چھت چھوٹے چھوٹے قبوں سے بنی ہوئی ہے۔ ٹرکی میں بھی اکثر مسجدوں کی چھتیں اس طرز کی نظر آتی ہیں لیکن وہ خوشنمائی میں جامع مسجد گلبرگہ کی چھت کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اس مسجد کی کمانیں سب نکیلی ہیں اور دکن کی بیشتر عمارتوں میں اسی قسم کی کمانیں نظر آتی ہیں جامع مسجد کے دروازے میں ایک شمال کی جانب اور دوسرا جنوب کی سمت۔ مشرق کی جانب جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ کوئی دروازہ نہیں ہے۔

خانقاہ حسینی علم

حیدرآباد دکن میں حسینی علم کی خانقاہ [illegible] ایک مشہور عمارت ہے۔ قطب شاہی تاجداران دکن [illegible] میں ایک شخص بغرض زیارت مدینہ منورہ گیا تھا۔ وہاں اس کو حضرت امام جعفر صادق کی ایک تلوار دستیاب ہوئی۔ ہندوستان ہونچکر اس نے ایک آہنی علم بنوایا اور اس متبرک تلوار کو قبضہ سے علٰحدہ کرکے علم کے وسط میں نصب کر دیا۔ قطب شاہی تاجدار حیدرآباد کو جب اس علم کا حال معلوم ہوا تو اس نے اس شخص کو باصرار تمام اپنے پایۂ تخت میں طلب کیا۔ علم مذکور جب حیدرآباد کے قریب پہونچا تو بادشاہ نے شہر پناہ سے باہر نکل کر اسکا استقبال کیا۔ اور اس حسینی علم کے لئے ایک خوشنما عمارت تیار ہوئی۔ اور نذر ونیاز وغیرہ کے لئے متوسلین کی وجہ کفاف مقرر ہوئی مختلف بادشاہوں کے عہد میں اس عمارت کی برابر توسیع ہوتی رہی۔ اب اس کے دو جانب خانقاہ ہے ایک جانب شاندار نقار خانہ حسینی علم اور اس کی عمارت کے لئے موجودہ حکومت حیدرآباد کی جانب سے بھی معافی مقرر ہے اور ہر سال عشرہ محرم میں ہزاروں آدمی یہاں لنگر چڑھاتے ہیں۔

صص بعض کتوں میں یہ علت ہوتی ہے کہ وہ شکار کا پیچھا تو کرتے ہیں مگر اسے مارتے وقت جھجک جاتے ہیں۔ ان کتوں کی طرح ان شان شوکت والے مردوں کا ارادہ بھی کبھی کسی عورت سے شادی کرنے کا نہیں ہوتا بلکہ یہ عورتوں سے کھیلتے رہنا ہی اپنی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔

اگر کہیں کسی وجہ سے ان شان شوکت والے مردوں کو شادی کرنی ہی پڑ جاتی ہے جیسے مالدار نوجوان کو لیلا رامداس سے شادی کرنی پڑگئی۔ کیونکہ اس کا خط پکڑا جا چکا تھا۔ اور بزدل ہونے کی وجہ سے وہ لیلا کے خاوند کی دھمکی سے مرعوب ہوگیا تھا۔ اگر ان مردوں کو شادی کرنی پڑ جاتی ہے تو پھر ان کی محبوبہ بیویوں" کا وہی حسرتناک انجام ہوتا ہے جو اس مالدار نوجوان کے ہاتھوں بیچاری بیوقوف لیلا رامداس کا ہو رہا ہے

اس اعتبار سے یوں کہنا چاہئے کہ جو عورتیں صرف مردوں کی شان شوکت پر مرمٹتی ہیں وہ اگر اس قسم کے "شاندار" مردوں سے شادی کرلینے میں کامیاب بھی ہوجائیں تو انہیں ویسے تو دنیا کا ہر عیش و آرام حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر انہیں اس قسم کے مردوں کے ساتھ زندگی گذارنے میں دلی اذیتوں کے زخم لگا لگا کر اپنی روح کو قتل کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جس مرد کو عورت نے زندگی بھر کے لئے اپنا بنایا وہ اس کی کچھ بھی صص

پردۂ فلم

مسز سروجنی نیڈو اور سکندر

جس کے متعلق سروجنی نیڈو نے یوں رائے زنی کی ہے۔

"سہراب مودی نے سکندر بنا کر ہندوستان کی غیرت کو جھنجھوڑا اور اس کے سر پر تاج رکھدیا ہے۔" یا یوں سمجھئے کہ سکندر دو بادشاہوں کی جنگ کی کہانی نہیں بلکہ آج کے ہندوستان کا کل کے ہندوستان کو مودبانہ سلام ہے۔

آج جبکہ اس بھیانک جنگ کے شعلے جن سے یورپ کا بدن جھلس کر رہ گیا ہے۔ ہندوستان کی سرحد سے ٹکرا رہے ہیں۔ سکندر ہندوستانیوں کو اپنی مدافعت کیلئے تیار ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ سکندر آپ کے سامنے آپ ہی کی تاریخ کا ایک ورق پیش کرتا ہے۔ اور آپ کو بتاتا ہے۔ کیونکر دو ہزار سال پہلے ہندوستان نے ایک غیر ملکی حملہ آور کا مقابلہ کیا اس وقت کے ہندوستانیوں کو کوئی غیرت اور آزادی سے زیادہ عزیز نہ تھی۔ اور وہ انہیں غیروں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دیسکتا تھا۔ سکندر ہندوستان کو بہادری کا وہ سبق یاد دلاتا ہے جسے وہ ایک مدت سے فراموش کرچکا ہے لہٰذا سکندر آپ کو صرف تفریح ہی نہیں بلکہ موجودہ مسائل کا ایک حل بھی پیش کرتا ہے۔

سکندر اور مسٹر ستیہ مورتی

مسٹر ستیہ مورتی پچھلے دنوں جب منروا اسٹوڈیوز میں تشریف لائے تو انہوں نے مسٹر سہراب مودی کو مشورہ دیا کہ وہ سکندر کی [illegible] حب الوطنی کے جذبات سے معمور اور فلمیں بنائیں۔

ان تمام [illegible] کے علاوہ [illegible] موجود ہیں جو عام فلموں میں [illegible] نظر آتی ہیں [illegible] انتہائی دلچسپ [illegible] مناظر [illegible] ہے۔ اس میں ایسے نغمے ہیں جو آپ کے دل کو اس طرح چھیڑ دیتے ہیں جیسے ہوا ساز کے تاروں کو چھوتی ہوئی نکل جائے۔ اس میں ایسے مکالمے ہیں جن میں حب الوطنی کی آگ اور جوش و ولولہ کی بجلیاں موجود ہیں۔ اس میں ایسے جنگی مناظر ہیں جن کی نظیر ہالی وڈ بھی آسانی سے پیش نہیں کرسکتا۔ اس میں سہراب مودی اور پرتھوی راج نے پورس اور سکندر کا کردار اس خوبی سے پیش کیا ہے کہ لمحہ بھی معلوم ہوتا ہے گویا منروا مودی ٹون کسی سحر کے اعجاز کے ہمیں دو ہزار سال پہلے کے ہندوستان میں لے گئی ہے جہاں ہم اپنی آنکھوں سے دنیا کی تاریخ کے ان دو بہادروں کو جنگ آزما دیکھ رہے ہیں۔

صص پرواہ نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ اس عورت کو ایک غیر ضروری بوجھ خیال کرتا ہے۔ وہ تو اپنی عادت کے موافق اس عورت کو اپنی شان و شوکت کا شکار بنا کر اس سے وقتی طور پر کھیلنا چاہتا تھا۔ یہ عورت اپنی بیوقوفی سے ہمیشہ کے لئے اس کے گلے پڑگئی۔ اب وہ اس سے نفرت نہ کرے تو اور کیا کرے۔ اسی لئے لیلا کا شوہر اب اسے ہر ممکن موقع پر ذلیل کرتا ہے۔ غالباً اب میری عیسائی سہیلی اور دوسری عورتیں جو اس مضمون کو پڑھیں گی۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینگی کہ شادی سے پہلے وہ مالدار نوجوان لیلا کا اتنا گرویدہ کیوں تھا اور اب کیوں اسے ذلیل کرتا ہے۔ وہ اس تعلق کا خواہاں ہی کب تھا؟ وہ تو لیلا کو اپنی مالی شان شوکت کا شکار بنا کر قصے کو وہیں ختم کر دینا چاہتا تھا۔

غرض ایک عورت کا مرد کی صفات حسنہ کی جگہ پر اس کی ظاہری شان شوکت پر گرویدہ ہونا اپنے ہاتھوں اپنی روح کو قتل کرنا ہے۔

ایک ٹاپو پر جاپان کا قبضہ

جاپانی فوجوں نے پیسفک کے ٹاپو ویک پر قبضہ کرلیا ہے۔

امریکہ کیخلاف جرمنی کا اعلان جنگ

واشنگٹن ۸ دسمبر۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ جرمنی اور اٹلی بھی امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کرنے والے ہیں

لندن ۸ دسمبر۔ ڈچ گورنمنٹ نے ہالینڈ اور جاپان کے درمیان جنگ کی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔

اقوال زریں

خدا محبت ہے۔ اس سے جو شخص محبت نہیں کرتا وہ درحقیقت خدا کو نہیں پہچانتا۔

محبت کا سب سے زبردست ثبوت قربانی ہے۔

محبت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

محبت نہ خریدی جاسکتی ہے اور نہ فروخت کی جاسکتی ہے۔ بس اس کی قیمت صرف محبت ہے۔

محبت اپنے ملک پر بغیر تلوار کے حکومت کرتی ہے

زندگی کی سب سے بڑی مسرت محبت میں مضمر ہے

محبت سب نیکیوں کی جڑ ہے۔

حقیقی محبت کبھی پرانی نہیں ہوتی۔

موج تبسم

خاوند: - آج تم اداس ہو۔
بیوی: - میں آج شام کو اپنی ایک سہیلی کے ساتھ بازار گئی تھی اور وہاں کئی نئی نئی اور عمدہ چیزیں دیکھی ہیں۔

پہلا: - کیوں یار یہ گورنر جنرل کو وائسرائے کیوں کہتے ہیں
دوسرا: - کیونکہ وہ حکومت شاہی کے تمام عیبوں کو چھپاتا ہے۔

زنانے جوتوں کا سوداگر۔ بیگم صاحبہ آپ کے جوتے کا نمبر کیا ہے۔"
بیگم صاحبہ۔ میرے جوتے کا نمبر تو پانچ ہے۔ لیکن چھ نمبر کے جوتے میں مجھے اس قدر آرام ملتا ہے کہ میں ہمیشہ چھ کی بجائے ہی سات نمبر استعمال کرتی ہوں۔
جوتوں کا سوداگر۔ اس نمبر کا جوتا آپ کو کسی مردانہ جوتوں کی دوکان سے مل سکتا ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر - نوٹس

ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ فارم پر جو فی سٹ دس روپیہ ادا کرنے پر ٹرسٹ کے دفتر سے حاصل ہوسکتے ہیں۔ ارنسٹ منی (زر بیشگی) EARNEST, MONEY اور ایگریمنٹ کے اقرار نامہ کے اسٹامپ کی قیمت کے لئے ۲ ہزار ۳۰ روپیہ RS 2030/- کے ساتھ فیصدی کی شرح کے مہر بند ٹنڈر ساوُدرن سٹی اکسٹنیشن اسکیم SOUTHERN CITY EXTENSION SCHEME) میں کے سے آئی (FROM POINT K TO i) مقام تک ۷۔ انچ قطر کا سیور (7" diaMETERSEWER) بنانے کے واسطے طلب کیئے جاتے ہیں۔

جو ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو وصول کیئے جاوینگے۔

کام کے تخمینہ کا اندازہ ایک لاکھ ۷۶ ہزار ۲۳ روپیہ RS 176023/- ہے۔ چیرمین صاحب کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو ادا ہونے والے دس روپیہ کے کراس پوسٹل آرڈر کے ساتھ درخواست آنے پر ٹنڈر بذریعہ رجسٹری پوسٹ بھیجے جاویں گے، ایسی درخواستوں کی وصول کی آخری تاریخ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء ہے ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو ہونے والے ٹرسٹ کے جلسہ میں ٹنڈر کھولے جاوینگے لیکن کسی ایسے ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا کہ جب تک اسکے ساتھ مذکورہ بالا کے مطابق ارنسٹ منی (زر بیشگی) اور اسٹامپ کی قیمت کا روپیہ اسکے ساتھ نہ آئے گا۔ بلا کسی وجہ بتلائے ہوئے وصول شدہ ٹنڈروں میں سے کسی کو یا سب کو منسوخ کرنے کا اختیار محفوظ رہے گا۔

کامیاب ٹنڈر دینے والے کو ۷ ہزار ۴۱ روپیہ RS 7041/- کی مزید رقم ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ اگریمنٹ کے فارم پر (جو ٹنڈر کے ساتھ سپلائی کیا جائے گا) دستخط کرتے وقت جمع کرنا ہوگا۔

اس فیصدی کی ضمانت تخمیناً خرچہ کی رقم کل زر ضمانت جمع ہونے تک پانچ فیصدی کی رقم ادا کی ہوئی کام کی قیمت کے ہر ایک بل سے بطور ضمانت کٹتی رہیگی اگر ٹنڈر دینے والا ٹنڈر کی منظوری کے بعد پندرہ (۱۵) دن کے اندر دستخط کرنے کے لئے بلائے جانے پر ٹنڈر کے اقرار نامہ پر دستخط نہ کرے گا تو ڈپازٹ جو ٹنڈر کے ساتھ جمع ہوگا وہ ضبط کرلیا جائے گا اور ٹنڈر کی منظوری واپس کرلی جائے گی۔

سوبھا رام
کانپور ٹرسٹ انجینیر

بنگال میں قومی حکومت بننی چاہیئے

کلکتہ ۹ دسمبر۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسلنسی گورنر نے آج صبح دوران ملاقات میں مسٹر اے۔ کے فضل الحق اور سر ناظم الدین سے تجویز کیا کہ مشرق بعید کی صورت حالات کے پیش نظر قومی کیبنٹ بننی چاہیئے جو تمام پارٹیوں کے لیڈروں پر مشتمل ہو۔ سر ناظم الدین نے آج بعد دوپہر گورنر سے ملاقات کی۔ اور گورنمنٹ ہاؤس سے آنے کے بعد مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک جلسہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پارٹی نے تمام پارٹیوں کے لیڈروں کی کیبنٹ کی پیشکش منظور نہیں کی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ناظم الدین نے آج سہ پہر کو گورنر سے ملاقات کرنے کے پہلے ٹیلیفون پر مسٹر جناح سے بات چیت کی۔ مسٹر فضل الحق نے گورنمنٹ ہاؤس سے واپس آنے کے بعد ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی اور مسٹر سرت چندر بوس سے مشورہ کیا۔

دلچسپ معلومات

پونا کے مسٹر سی اسکیٹس نے ایک ریل گاڑی ایجاد کی ہے۔ جو صرف ایک پٹڑی کے سہارے چل سکتی ہے۔ لوہے کی پٹڑی تین فٹ چوڑی سمنٹ کی سڑک کے عین درمیان میں لگی ہوئی ہے اور اس کے اوپر یہ گاڑی جس کو گائیڈ وے کہتے ہیں باسانی چل سکے گی۔ ابھی یہ گاڑی کاروباری پیمانہ پر تیار نہیں ہوسکی۔ تاہم امید کی جاتی ہے کہ گائیڈ وے سے بہت فائدہ اٹھایا جاسکے گا۔

اس خطرہ کے ازالہ کیلئے کہ گاڑی مڑتے وقت پٹڑی سے پھسل نہ جائے۔ پہیوں کے ربڑ ٹائروں پر گراریاں لگی ہوئی ہیں۔ جو گاڑی کو پٹڑی پر قائم رکھتی ہے۔

انگلستان میں نبض دیکھنے کی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ یہ مشین وزن معلوم کرنے والی مشینوں کی طرح ہے اس مشین پر باز ورکھکر مقررہ سوراخ میں انگلی ڈال کر دیکھیں تو نبض کی رفتار فوراً معلوم ہوجاتی ہے۔ اس مشین کے ذریعہ سے خون کا دباؤ بھی معلوم ہوسکتا ہے۔

سنگاپور پر فوجوں کا حملہ

لنڈن ۹ دسمبر۔ جاپانی امپیریل ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں سنگاپور کے علاقہ پر حملہ کررہی ہیں اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز ملایا میں برطانوی ہوائی اڈوں پر حملہ کررہے ہیں۔ اسمیں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ جاپانی جنگی جہازوں نے ڈروے کے ٹاپو پر بمباری کی اور وہاں ہنگروں اور تیل کے گوداموں کو آگ لگادی۔ سنگاپور سے ایک سرکاری بیان میں جاپان کے اس دعوے کی تردید کیگئی ہے کہ جاپانی فوجیں سنگاپور کے علاقہ پر حملہ کررہی ہیں۔

ہندوستان نے بھی اعلان جنگ کردیا

دہلی ۱۰ دسمبر حکومت ہند نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے کہ ملک معظم اور جاپان میں جنگ چھڑگئی ہے۔

ہندوستانی فوج

اسوقت ہندوستانی فوج کا ایک مشہور دستہ لڑائی میں حصہ لے رہا ہے۔

میکسیکو اور پنامہ کا اعلان جنگ

نیویارک ۱۰ دسمبر۔ نیشنل براڈکاسٹنگ کمپنی کا بیان ہے کہ میکسیکو اور پنامہ نے جاپان کیخلاف لڑائی کا اعلان کردیا ہے

کولمبیا کا اعلان جنگ

بوگوٹا ۱۰ دسمبر۔ حکومت کولمبیا نے جاپان کے سیاسی تعلقات توڑ لئے ہیں۔ حکومت نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ نہر پنامہ کے تحفظ کے انتظامات مکمل کرلئے گئے ہیں۔

کیلنٹان پر انگریزی فوجوں کا قبضہ

سنگاپور ۱۰ دسمبر۔ اتری ملایا کی ریاست کیلنٹان کے سلطان نے جن کے علاقہ میں کوٹا باہرو کا ہوائی اڈہ ہے جہاں کہ اسوقت سخت لڑائی ہورہی ہے۔ اپنے علاقہ کا انتظام برطانوی افسر کے سپرد کردیا ہے۔ برطانی افسر نے بچاؤ کی تمام ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی ہے۔

سلطان نے اعلان کیا ہے کہ میں ریاست سے جانا تو نہیں چاہتا لیکن انتظام سپرد کردیا ہے تاکہ تیزی کے ساتھ کارروائی ہوسکے۔

افسانہ

غیرت کی چنگاری

از جناب خلیل احمد بی۔ اے۔

بے گناہ کی مورتیاں جو بازار میں حسن کی دکان لگائے بیٹھی ہیں کسی کو کیا معلوم کہ کس طرح ان کو ضمیر کشی کیلئے مجبور کیا جاتا ہے۔ جناب خلیل احمد نے "معصیت کی دنیا" کو اس افسانہ میں بے نقاب کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہوس کے بندے کس طرح فرشتوں کو شیطان بنا رہے ہیں۔

"مجھے واپس بھیجدو" اس نے روتے ہوئے کہا۔

کلکتہ کی وہ بستی جس میں دن بھر زندگی سوئی سی رہتی ہے۔ مگر جہاں شام ہوتے ہی زندگی ایک عیاشانہ انگڑائی لے کر بیدار ہوجاتی ہے۔ جہاں دن کے وقت سنسان اور ویران سی سڑکوں پر ہوا کے جھونکے درختوں سے گرے ہوئے پتوں سے کھیلتے پھرتے ہیں مگر جہاں آدھی رات کے وقت سڑکوں پر چہل پہل ہوتی ہے۔ جہاں شام ہوتے ہی ہر بالاخانہ پر ایک تیز روشنی اور ایک بی سنوری حسینہ نظر نمودار ہوتی ہے۔

اس بستی کا ایک کمرہ ——— دروازے اور کھڑکیاں بند ایک نوجوان لڑکی رونی صورت بنائے ہوئے عمر مشکل سے اٹھارہ سال کی ایک نوجوان میلے کچیلے کپڑوں میں ایک بوڑھی عورت جس کا چہرہ لاتعداد جھریوں کی وجہ سے بے شمار شکنیں پڑے ہوئے کپڑے کی طرح دو مزید عورتیں بھرے بھرے جسم اور سینے لئے ہوئے۔

"رجنی۔ بیوقوف نہ ہو۔" ان میں سے ایک نے کہا۔ "بڑے مزے کے ساتھ زندگی کٹے گی۔" "ابھی بچی ہو۔ رفتہ رفتہ عادی ہو جاؤ گی۔"

دوسری نے تنک کر کہا۔ "شادی کرکے ایک کی ہو کر رہنے میں بھی کونسی جنت مل جاتی ہے۔ میری بھی تو شادی ہوئی تھی۔ شوہر صاحب لگے مار کر بھرتا بنانے۔ پھر فاقوں کی نوبت آئی۔ اور آخر میں جی بھر گیا۔ تو چھوڑ چھاڑ کر چلے بنے۔ مجھے تو مرد کی شکل سے نفرت ہے نفرت۔"

میلے کچیلے کپڑوں والا نوجوان ایک قدم آگے بڑھا۔ "تم کوئی پہلی عورت تو ہو نہیں جو یہ کام شروع کرے گی سینکڑوں ہنسی خوشی یہ زندگی گذار رہی ہیں۔ انہیں تو کوئی بھی گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ ایک تم ہی دنیا سے انوکھی ہو۔ کسی طرح بس ہی میں نہیں آئیں!"

رجنی خاموش کھڑی رہی۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی ہلکی سی نمی کے ساتھ تکلیف بھی جھلک رہی تھی۔

"مجھے واپس بھیجدو۔" اس نے ایک درد بھری التجا کے ساتھ کہا میرے باپ مجھے بہت چاہتے ہیں۔ وہ تمھیں انعام دیں گے۔

"انعام" نوجوان مرد نے ایک کڑوا قہقہہ لگایا۔ اور ایک قدم آگے بڑھا جیسے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے کو ہو رجنی پیچھے ہٹ گئی۔ تنفر کے ساتھ۔

"مجھے بھجوا دو ماں،" اس نے بوڑھی عورت سے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے قدموں پر سر رکھدیا۔

بوڑھی عورت فوراً پیچھے ہٹ گئی۔ نوجوان لڑکی کی گوری گوری پیشانی کو ٹھنڈے ٹھنڈے پتھر کے فرش پر چھوڑ کر۔

رات کے تین بج رہے تھے۔ بالاخانوں سے اتر کر جانے والے بھی ایک ایک کرکے جاچکے تھے۔ اور بالاخانوں کی روشنیاں بھی یکے بعد دیگرے ٹھنڈی ہوتی جارہی تھیں۔ گانے اور ہنسنے وغیرہ سے تھک جانے کے بعد بالاخانوں کی بیٹھنے والیاں اپنی رات بھر کی کمائی سنبھال رہی تھیں تاکہ کاروبار کے اس آخری مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے جسموں کو سونے کے لئے بستر کے حوالے کرسکیں بازار کی مدہم روشنی میں پولیس والا ایک سائے کی طرح اپنے لٹھ سے زمین کو بجاتا ہوا ٹہل رہا تھا۔

دفعتاً رات کے آخری حصے کا سکوت ایک عورت کی چیخوں سے درہم برہم ہوگیا۔ چیخ پر چیخ سنائی دینے لگی۔ گویا کوئی عورت جان لیوا تکلیف میں مبتلا ہے۔ پھر زور سے کھڑکی بند ہونے کی آواز ہوئی اور فضا دوبارہ ساکت ہوگئی اونگھتے ہوئے نیم خوابیدہ پولیس والے کو یہ چیخ ایسا جھنجھوڑ گئی کہ اس نے دفعتاً اپنے جسم کو اس طرح چست کیا جیسے خرگوش خطرے کی آہٹ پاکر فرار ہونے سے پہلے تیاری کرتا ہے اور پھر جس طرف سے چیخوں کی صدائیں سنائی دی تھیں۔ اسی طرف کو دوڑنے لگا۔

مگر بالاخانے کے زینے پر اندھیرے میں چڑھتے ہوئے وہ حیران تھا کہ یہاں تو خاموشی ہی خاموشی ہے اور تاریکی ہی تاریکی۔

پولیس والے نے دیاسلائی کا بکس نکالنے کے لئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جیب میں بکس نہ پاکر اس نے غصے سے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔ اور اپنے دل میں کہا۔ عجیب عورت ہے۔ روز کہتا ہوں خدا کی بندی اس جیب میں سے دیاسلائی کا بکس نکالنے کے بعد وہیں رکھدیا کر مگر نہیں رکھتی۔ پھر اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی محبت بھری مسکراہٹ آگئی، اسے یاد آگیا بیوی میرے چرس پینے کے خلاف ہے۔ اس طرح عادت چھڑائی چاہتی ہے۔

اندھیرے میں ہاتھوں اور پاؤں سے راستہ ٹٹولتا ہوا پولیس والا اوپر چڑھنے لگا۔ نہ کوئی آواز نہ کہیں روشنی۔ دروازہ آگیا۔ کواڑوں پر ڈنڈے بجانے کے باوجود اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔ کیا اندر کوئی نہیں ہے! چارپائی پر کسی کے حرکت کرنے سے آواز پیدا ہوئی۔ کسی نے اٹھ کر کچھ ڈھونڈا۔ شاید دیاسلائی کا بکس بھاری قدم دروازے کی طرف آنے کی آواز۔ دروازہ کھلا۔ ایک بڑھیا نیم خوابیدہ حالت میں چلا کر کہا۔ اب تو کوٹھا بند ہوچکا۔ جاؤ۔"

"روشنی کرو" پولیس والے نے ڈانٹ کر کہا اور بڑھیا کو ہٹا کر اندر کمرے میں داخل ہوگیا۔

"روشنی دوشنی یہاں کچھ نہیں ہے" بڑھیا نے چلا کر کہا۔ "جاؤ۔ جاؤ۔"

پولیس والے نے بلاتکلف بڑھیا کا گلا پکڑ لیا۔ روشنی کرو نہیں تو بند ھوا دوں گا۔

روشنی ہوگئی۔

دو تین عورتیں فرش پر سوئے ہوئے شرابیوں کی مانند پھیلی پڑی تھیں۔ پولیس والے کی ڈانٹ ڈپٹ اور بجلی کی روشنی نے ان کی نیند اچاٹ کردی تھی۔ بھنچی بھنچی آنکھوں سے وہ پولیس والے کو اس طرح دیکھ رہی تھیں گویا سمجھنا چاہتی ہیں کہ کیا مصیبت آگئی۔

چارپائی پر سویا ہوا ایک نوجوان بھی اٹھ بیٹھا تھا۔ وہ پولیس والے کو گھبرائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

پولیس والے کو خیال آیا۔ کہیں میں نے غلطی تو نہیں کردی۔ کچھ کچھ اپنے آنے پر شبہ کرتے ہوئے بولا میں نے چیخ سنی تھی۔ اسی عمارت میں سے آواز آئی تھی۔ کیوں بڑھیا۔"

"یہاں کون چیختا۔" بڑھیا نے بڑبڑا کر کہا "ہم تو کبھی کے سوئے ہوئے ہیں۔"

پولیس والے نے ڈانٹ کر کہا۔ "میں کہتا ہوں کہ آواز یہیں سے آئی تھی۔

نوجوان مرد بولا۔ سنتری جی آپ خود دیکھ لیجئے۔ حرج ہی کیا ہے۔!

پولیس والا ٹھنڈا پڑا۔ اس نے اپنے دل میں سوچا۔ شاید میرا وہم ہی ہو۔ مگر وہ چیخیں تو بالکل صاف تھیں اور اسی بالاخانے سے آرہی تھیں۔ مگر یہاں تو میدان صاف معلوم ہوتا ہے۔ پر یہ بڑھیا کانپ کیوں رہی ہے۔ اور یہ نوجوان مرد گھبرایا ہوا کیوں ہے؟

دفعتاً پولیس والے کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اس نے کڑک کر کہا۔ وہ دروازہ کھولو۔ اور ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف اشارہ کیا جو نوجوان مرد کی چارپائی کی پشت پر تھا۔

"یہ تو ہمارا باورچیخانہ ہے۔" بڑھیا نے کہا۔ آپ دیکھنا چاہیں تو دیکھ لیجئے۔ اور اس نے وہ دروازہ کھول دیا۔

پولیس والے نے دیکھا۔ چند برتن پڑے ہیں۔ اور ایک

اور ایک چارپائی ہے جس کے نیچے کپڑوں کی ایک گٹھری سی ہے، اس نے چارپائی کو غور سے دیکھا۔ کپڑے ہی رکھے تھے اس کے نیچے اور کچھ نہیں تھا۔

پولیس والا پوری کوشش سے اپنے وقار کو سنبھالے ہوئے چلا گیا۔ جب اسے گئے ہوئے دیر ہوگئی، تو جو عورتیں فرش پر سوئے شراہوں کی طرح پھیلی پڑی تھیں۔ وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں۔ نوجوان مرد بھی بجلی کی طرح چھلانگ مار کر چارپائی سے اتر آیا۔ بڑھیا بھی اب نیم خوابیدہ معلوم نہیں ہوتی تھی۔ یہ سب فوراً اندر کے کمرے میں گھس گئے۔ چارپائی کے نیچے سے کپڑوں کی گٹھری کھینچ کر باہر لائی گئی۔ رجنی بیہوش تھی۔ اسے ہوش میں لانے کے بعد بڑھیا نے کہا۔ "رجنی تو کیوں دیوانی ہو رہی ہے؟ کوئی تجھے مارے ہتوڑے ہی ڈالتا ہے۔ اب اگر تجھے تیرے گھر بھیج بھی دیں تو تیرا باپ تجھے گھر میں رکھنے پر راضی نہ ہوگا۔ سمجھی؟"

"مجھے میرے گھر... بھیج دو۔" رجنی نے روتے ہوئے کہا۔ "میں تمہاری جیسی زندگی نہیں گذار سکتی۔"

نوجوان مرد غصے میں بھرا ہوا رجنی کے قریب آیا اور دبدبے سے جھک کر بولا۔ "بس رجنی بہت مت خوشامد کرلی اب بھی اگر تو نہ مانی تو سمجھ لے ——"

رجنی ایک لمحہ کے لئے خاموش رہی، پھر اس نے اپنی آنکھیں نوجوان مرد کے چہرے کی طرف اٹھائیں۔ اور مردہ آواز میں کہا۔

"بدمعاش تو مجھے محبت کے دھوکے میں پھانس کر اس لئے میرے گھر سے لایا تھا کہ اس جہنم میں جھونکا مارے گا اور جوتیاں لگوائے گا۔ اب تو مجھے مار ڈال۔ میری یہی سزا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے رجنی کراہتی ہوئی اٹھی اور اس نے نفرت کے ساتھ نوجوان مرد کے منہ پر تھوک دیا۔

تین ماہ بعد ——

آدھی رات کا وقت۔ وہی بستی۔ وہی ناچ گانا اور قہقہے وغیرہ ——

بالاخانوں کے آگے انتخاب کے ارادے سے ٹہلتے ہوئے رنگین مزاجوں کے غول ——

بالاخانوں سے حیاناآشنا مسکراہٹوں کی بوچھاڑیں نیچے سے بے شرمی میں رنگے ہوئے آوازے اور فقرے بعض بالاخانوں کے بام خالی۔ مگر نیم دروازوں میں سے اوباشانہ چیخ پکار کی آوازیں —— ص

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

لندن - ۸ دسمبر - آج جب مسٹر چرچل دارالعوام میں داخل ہوئے تو ان کا زور دار تالیوں سے خیر مقدم کیا گیا اور جب انہوں نے تقریر شروع کی تو پھر تالیاں بجائی گئیں۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ کل رات جب میں نے سنا کہ جاپان نے امریکہ پر حملہ کردیا ہے تو یہ ضروری سمجھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس فوراً بلانا چاہیے۔ ہمارے طریقۂ حکومت میں یہ امر لازمی ہے۔ تمام اہم معاملوں میں اور جنگ کے تمام نازک موقعوں پر پارلیمنٹ کو اپنا پورا حق ادا کرنا چاہیے۔ ایک مہینہ ہوا میں نے قوم اور سلطنت کی پوری منظوری کے ساتھ برطانیہ عظمیٰ کی طرف سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر امریکہ سے جاپان کی جنگ چھڑ گئی تو برطانیہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر اعلان جنگ کردیگا۔ لہذا جوابی اعلانات کا وقت طے کرنے کے خیال سے کل رات میں نے پریذیڈنٹ روزولٹ سے ٹیلیفون پر گفتگو کی۔ پریذیڈنٹ نے کہا کہ میں آج کل صبح کانگریس کو ایک پیغام بھیجوں گا جو قدرتی طور پر ریاستہائے امریکہ کی طرف اعلان جنگ ہو سکتا ہے۔ میں نے اپنی طرف سے یقین دلایا کہ آپ کے بعد ہم بھی فوراً اعلان جنگ کر دیں گے۔ بہرحال جلد ہی یہ معلوم ہوا کہ ملایا میں برطانی علاقہ پر بھی جاپان نے حملہ کیا۔ اور بعد میں ٹوکیو سے اعلان ہوا کہ جاپان ہائی کمانڈ نے امپیریل جاپانی حکومت نہیں بلکہ جاپانی ہائی کمانڈ برطانیہ اور ریاست ہائے امریکہ کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا ہے اس صورت حالات میں کانگریس کے اعلان کا انتظار کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ امریکہ کا وقت ہمارے وقت سے تقریباً چھ گھنٹے پیچھے ہے اس لئے آج ۱۲½ بجے پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا جس نے جاپان کے خلاف فوراً اعلان جنگ کرنے کا اختیار دیدیا۔ ملک معظم کے سفیر مقیم ٹوکیو کو اس مطلب کی ہدایات بھیجی گئیں اور آج ۱ بجے جاپانی وزیر کو بھی اس امر کی اطلاع دیدی گئی۔ ۷ دسمبر کی شام کو برطانیہ ملک معظم کی حکومت کو معلوم ہوا کہ کسی تنبیہہ یا مشروط اعلان جنگ کے ساتھ کسی الٹی میٹم کے بغیر جاپانی فوجوں نے ملایا کے ساحل پر اترنے کی کوشش کی اور سنگاپور اور ہانگ کانگ پر بمباری کی۔ اس بلا اشتعال حملہ کے ان وحشیانہ اقدامات کے پیش نظر جو بین الاقوامی قانون اور بالخصوص جنگ چھیڑنے کے متعلق ہیگ کنونشن جس کے جاپان اور برطانیہ دونوں فریق ہیں، کے آرٹیکل (۱) کی صریحی خلاف ورزی کر کے گئے ہیں۔ ٹوکیو میں مقیم ملک معظم کے سفیر کو ہدایات کردی گئی کہ امپیریل جاپانی حکومت کو ملک معظم کی حکومت کے نام سے یہ اطلاع دیدے کہ دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔

سر سعد اللہ کی وزارت بھی ٹوٹ گئی

شیلانگ ۹ دسمبر آنریبل مسٹر روہنی کمار چودھری وزیر تعلیم نے سر سعد اللہ کی کیبنٹ سے استعفیٰ دیدیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ابتک استعفیٰ منظور نہیں ہوا ہے۔ نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر چودھری نے کہا کہ میں اپنے استعفیٰ کے متعلق ابھی کوئی بیان دینا نہیں چاہتا۔ آپ نے صرف اتنا بتایا کہ میری قیادت میں اسمبلی کے ممبروں کی ایک نئی پارٹی بن چکی ہے سر محمد سعد اللہ نے آج صبح اسمبلی میں اعلان کیا کہ مسٹر روہنی کمار چودھری کے استعفیٰ کے پیش نظر ۱۲ دسمبر کو کیبنٹ استعفیٰ دیدیگی۔ اسی دن گورنر شیلانگ واپس آجائینگے گورنر آج کل آسام کی سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔

"کشمیرن" ہے۔ ایک مرد نے دوسرے سے کہا۔ ایک ہوس آلود سسکاری کے ساتھ۔

"دوسرے نے کہا اشارہ دو۔"

"وہ دیکھتی نہیں" پہلے نے جواب دیا۔

"ابھی اس کے تو اچھے بھی دیکھیں۔ ان بے عزت آبرو بیچنے والیوں کو کاہے کی شرم۔"

کیا لوگی؟ —— دروازے میں منہ ڈالکر ایک نے کہا

جواب ملا اشارے سے۔

"ارے" مرد نے ابھر کر کہا۔ "اتنے میں تو ایک بیوی آسکتی ہے۔"

کشمیرن ایک لمحہ کیلئے اپنی پیشہ ورانہ حیثیت کو بھول گئی تو "بھاگ جاؤ یہاں سے۔"

مرد نے چلتے چلتے کہا۔ ابے تین چار مہینے پہلے تو اتنے دام ٹیکسے تھے۔ جب ——"

کشمیرن نے چلاکر "اُتر جاؤ نیچے"

کشمیرن کا خیال بجلی کی سی تیزی کے ساتھ تین مہینے کی طرف دوڑ گیا۔ ماں باپ بھائی بہن۔ گھر —— اور پھر اس کے ساتھ بھاگنا۔ ...ن نے اس جہنم میں لا ڈالا۔ "او رجنی" —— اس نے ایک دردناک آہ کھینچ کر کہا "یہ کیا ہوگیا"

اسے اپنے نام لینا ایسا معلوم ہوا گویا کوئی گم ہوتی ہوئی چیز دوبارہ مل جائے —— رجنی —— اب تمہیں کون بیٹی رجنی کہتا ہے۔ اب تمہیں کون بہن رجنی کہکر پکارتا ہے۔ اب تو تم کشمیرن ہو

رجنی گھبرا کر بالاخانے کے بام سے اٹھی اور اندر چلی گئی۔

دوسرے دن صبحکو اس خبر سے تمام بازار میں سنسنی پھیل گئی کہ کشمیرن نے زہر کھا لیا۔

واشنگٹن - ۸ دسمبر سینٹ نے ۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۸۲ ووٹوں سے جنگ کا رزولیوشن منظور کرلیا۔ سینٹ نے بے مثال سرعت کے ساتھ کام کیا۔

"آسام جنگی علاقہ میں"

کلکتہ - ۸ دسمبر، سرکاری طور پر معتبر اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ برماسے منیچر کی صبح کو آسام میں اطلاع ملی تھی کہ ایک جاپانی جہاز آسام کی طرف اڑتا ہوا دیکھا گیا۔ آسام کے اہم علاقوں میں مستقل بلیک آوٹ کا حکم دیدیا گیا ہے۔ آسام کو جنگی علاقہ میں شمار کیا گیا ہے۔

امریکہ کا جاپانی بنکوں پر قبضہ

واشنگٹن ۹ دسمبر مسٹر مورگن تھاؤ وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ تمام جاپانی بنکوں اور کاروبار پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔

لکھنؤ یونیورسٹی یونین میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

لکھنؤ - ۸ دسمبر - آج شام کو پنڈت جواہر لال نہرو کو لکھنؤ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کی طرف سے سینٹ ہال میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا جس کا جواب دیتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ سیاسی قیدیوں کے رہا ہو جانے سے ہندوستان کی جانب برطانی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔ گذشتہ دو سال میں یہ ثابت ہوگیا ہے کہ برطانیہ طاقت سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہے اس لئے کانگریس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس سے زیادہ اس بارے میں پنڈت جی نے کچھ کہنا پسند نہیں کیا تاکہ ساتھیوں سے بے انصافی نہ ہو۔ پنڈت جی نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستانیوں کو دم دے کر برطانیہ کے خلاف ہندوستانی ذہنی انقلاب میں فرق نہیں ڈالا جا سکتا۔ لیکن پھر بھی نظریہ حالت میری ہمدردی تمام اختلافات کے باوجود برطانیہ کے ساتھ ہے کیونکہ میرے خیال میں محوری طاقتوں کے غالب آجانے سے ہندوستان کی حالت اور زیادہ خراب ہو جائے گی۔ پنڈت جی نے طوطے جیسی رٹ لگانے کی مخالفت کی کیونکہ نعروں سے دنیا کے مسئلے حل نہیں ہو سکتے۔ میں چاہتا ہوں کہ طالب علم دنیا کے واقعات کا صحیح مطالعہ کریں مجھے طالب علموں کے تفرقہ پر افسوس ہے۔ بین الاقوامی حالات کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ گذشتہ بیس سال سے یورپ میں ترقی پسند قوتیں پیچھے ہٹتی رہیں فیسزم بڑھتا رہا۔ طالب علموں کو یورپ کی تاریخ سے سبق لینا چاہیے۔ جاپان کے اعلان جنگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس اعلان سے اس جنگ کا نیا دور چھڑ گیا ہے۔ اب یہ لڑائی صحیح معنی میں عالمگیر جنگ بن گئی ہے۔ پنڈت جی نے گذشتہ دو سال کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے کانگریس کی پوزیشن کو حق بجانب ثابت کیا اور کہا کہ مہاتما گاندھی کی لیڈری لطیف اور لاثانی ہے۔ کانگریس نے ہمارے مقصد میں وحدانیت پیدا کردی ہے اور یہ ملک کی اعلیٰ ترین خدمت ہے۔ میری ہمدردی روسی فوج کے ساتھ ہے۔ روس کا سوشل انقلاب باوجود اپنی خامیوں کے صحیح راستہ پر تھا اور دنیا کو جلد یا بدیر اسی راستہ پر آنا پڑے گا۔ اگر اسے ناکامیابی ہوئی تو مجھے افسوس ہوگا۔ آخر میں آپ کے طالب علموں کو مشورہ دیا کہ وہ لگی بندھی لائینوں پر نہیں بلکہ اپنے آپ خیال قائم کریں۔

مسٹر جناح کو مسٹر حق کا جواب

مسٹر جناح نے مسٹر فضل الحق کو نئی کولیشن پارٹی بنانے کے سلسلہ میں ۴۸ گھنٹہ کا جو الٹی میٹم دیا تھا اس کا مسٹر حق نے مندرجہ ذیل جواب بھیجا ہے۔

"آج آپ کا تار ملا جسے پڑھ کر مجھے انتہائی تعجب کے ساتھ حیرت ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں متفرق گروپوں کے ساتھ شریک ہوگیا ہوں۔ جن کا واحد مقصد بنگال کے مسلمانوں کے اتحاد اور یکجہتی کو تباہ کرنا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ میرا عمل صوبہ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف ہے۔ موجودہ پارٹیوں کا اتحاد ویسا ہی ہے۔ جیسا ۱۹۳۷ء میں ہوا تھا۔ اور ۱۹۳۹ء میں ترمیم ہوئی اس وقت صرف فارورڈ بلاک کا اضافہ ہوا ہے۔ جو انیس بنیادوں پر ہے۔ جیسے کہ کلکتہ کارپوریشن میں لیگ اور فارورڈ بلاک میں اتحاد ہوا ہے۔ خود غرض لوگ اپنے مقصدوں کیلئے لیگ کو بہکا رہے ہیں کیونکہ آپ صدر ہیں۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ غیر جانبدارانہ طور پر صورت حالات کا جائزہ لیجئے اور میرا پورا بیان سننے سے پہلے کوئی کارروائی نہ کیجئے۔"

ہندوستان کا جہاز ڈوب گیا

نئی دہلی ۱۰ دسمبر۔ حکومت ہند نے افسوس کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی بحری بیڑے کا ایک جہاز اتفاقی طور پر ڈوب گیا۔ جہاز میں جو لوگ سوار تھے ان میں سے بیشتر کو بچا لیا گیا ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے رشتہ داروں کو اطلاع دیدی گئی ہے۔

جاپان کا جنگی جہاز تباہ

منیلا ریڈیو (لندن ۱۱ دسمبر) نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کے جنگی جہاز "ہرونا" پر تین بم گرائے گئے۔ وہ بری طرح جل رہا ہے۔ اس کا وزن ۲۹ ہزار ٹن ہے سولہ ۷-۶ انچ کی آٹھ ۵-۵ انچہ کی توپیں چڑھی ہوئی ہیں۔ ۱۴۰۰ آدمی سوار ہیں۔ یہ جہاز ۱۹۱۳ء میں سمندر میں ڈالا گیا تھا

جرمن پارلیمنٹ کا اجلاس

(لندن ۱۱ دسمبر) جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج ایک بجے دوپہر کو ریشٹاغ کا اجلاس ہوگا جسمیں حکومت جرمنی ایک اعلان کریگی۔ اس سے پہلے خبر آئی تھی کہ ہٹلر برلن پہونچ گئے ہیں جہاں وہ گورنگ

جاپان سے لڑائی کا اعلان کردیا

لندن۔ ۸ر دسمبر۔ پوربی ایشیا بھی اب میدان جنگ بن گیا ہے۔ اور ایکبارہ پھر عالمگیر جنگ چھڑ گئی ہے۔ ادھر واشنگٹن میں جاپانی ایلچی امریکہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اُدھر جاپانی فوجوں نے بحر الکاہل میں امریکہ اور برطانیہ کے علاقوں پر حملہ کر دیا۔ حملہ سے پہلے کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ حملہ کرنے کے بعد ٹوکیو سے اعلان کیا گیا کہ جاپان نے برطانیہ اور امریکہ کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس وقت جاپان کا جنگی بیڑہ اور ہوائی جہاز بہت سرگرمی دکھلا رہے ہیں۔ بحر الکاہل میں کئی جگہ جاپانی سمندری بیڑہ حملہ کر رہا ہے۔ امریکہ کے پچھمی ساحل سے لے کر سنگاپور اور شنگھائی تک شہروں اور بندرگاہوں پر حملے کئے جا رہے ہیں جہازوں اور کشتیوں کو ڈبویا جا رہا ہے۔ جاپانی ہوائی جہاز آناً فاناً میں ہوائی کے ٹاپو اور فلپائنز پر پہونچ گئے ہیں۔ اور وہاں بمباری شروع کر دی۔ ہونولولو اور ہوائی میں بڑا زبردست نقصان ہوا ہے۔ ہونولولو کے قریب امریکہ اور جاپان کے جنگی جہازوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ ہوائی کا گورنر پریذیڈنٹ روزولٹ سے ٹیلی فون پر بات ہی کر رہا تھا کہ ماجد ہالی پر بم برسنے شروع ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں ۱۵۰ ہوائی جہازوں نے حملہ میں حصہ لیا۔ امریکن ہوائی جہازوں اور توپوں نے ان کا مقابلہ کیا جاپانی جہازوں نے ہانگ کانگ اور ملایا پر بمباری کی۔ ڈچ ایسٹ انڈیز، کنیڈا اور کاسٹ ریکا نے جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا اور آسٹریلیا اعلان کرنے والا ہے۔ واشنگٹن میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی اور اٹلی بھی امریکہ کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے والے ہیں۔ امریکہ میں فوجوں کو لام پر بلایا گیا ہے۔ اور پریذیڈنٹ نے سمندری بیڑہ اور فوجوں کو ملک کی خاطر لڑنے کا حکم دیدیا ہے۔

جاپان کو امریکہ کی شرطیں

واشنگٹن ۸ر دسمبر پریذیڈنٹ روزولٹ نے جو آخری شرطیں امریکہ کی طرف سے جاپان کو پیش کی تھیں وہ شائع کر دی ہیں انہوں نے لکھا تھا کہ امریکہ برطانیہ روس اور ہالینڈ کا جاپان سے ایک غیر جارحانہ معاہدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ :-

۱۔ جاپان چین سے فوجیں ہٹالے۔

۲۔ جاپان انڈو چائنا سے فوجیں ہٹالے۔

۳۔ جاپان محوری طاقتوں سے رشتہ توڑ لے۔

۴۔ حکومت نانکن سے قطع تعلق کر لے۔

انہوں نے یہ یقین دلایا تھا کہ تھائی لینڈ اور چین کی فوجیں انڈو چائنا کی سرحد سے ہٹالی جائیں گی۔

چین کا اعلان جنگ

لندن۔ ۹ر دسمبر۔ چین نے جاپان جرمنی اور اٹلی کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ہے۔

نیوزیلینڈ نے اعلان جنگ کر دیا

ولنگٹن۔ ۹ر دسمبر۔ نیوزی لینڈ نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ وار کیبنٹ کے جلسے میں سائرل نیوول گورنر جنرل شریک تھے۔ پارلیمنٹ کا جلسہ آیندہ ہفتے کے بجائے جمعرات کو ہوگا۔

اطلاع ملی ہے کہ ہانگ کانگ میں ٹائمز (لندن) کا نامہ نگار غائب ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جاپانیوں کے ہوائی حملہ میں ہلاک ہو گیا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

کلکتہ۔ ۹ر دسمبر۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مطلع کیا گیا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس نے آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۹ر دسمبر کو بارڈولی میں بلایا ہے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل شریمتی مہادیو دیسائی اور گجرات کے دوسرے کانگریسی نیتا بارڈولی پہونچ گئے ہیں۔ آپ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ہنگامی اجلاس کیلئے ابتدائی تیاریاں کریں گے۔ گاندھی جی دس دسمبر کو بارڈولی پہونچ رہے ہیں۔

ہندوستان میں گیہوں کا راشن

نئی دہلی۔ ۹ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت گیہوں کی قیمتوں کے کنٹرول کے سلسلہ میں پابندیاں زیادہ کڑی کرنے والی ہے۔ اور عنقریب ہی ہندوستان میں گیہوں کا راشن ہونے کا امکان ہے۔ جاپان کے لڑائی میں آنے سے چاول اور گیہوں کی تجارت پر بہت اثر پڑا ہے۔ برما کی طرف سے چاول کی درآمد لڑائی کی وجہ سے بند ہو جائے گی۔ اسی سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے اقتصادی مشیر مسٹر گریگوری ایک خفیہ مشن پر سنگاپور گئے ہوئے ہیں۔ وہ وہاں کی فوجی ضرورتوں کا مطالعہ کرنے کے بعد جب ہندوستان واپس تشریف لائیں گے تو اس کے بعد ہندوستان میں گیہوں کا راشن شروع کر دیا جائے گا۔ خیال ہے کہ آیندہ دو تین ہفتہ تک شروع ہوگا۔

وزیر اعظم برما کا بیان

رنگون۔ ۸ر دسمبر برما کو جاپان کے اعلان جنگ سے کوئی اچنبھا نہیں ہوا ہے کیونکہ اس ملک میں اس کی پہلے سے ہی اُمید تھی۔ عارضی وزیر اعظم سر پا ٹون نے ایک پیغام میں فرمایا کہ برما تیار ہے اور مجھے یقین ہے کہ برما دشمن کی جارحانہ کارروائیوں کی مخالفت میں پیچھے نہ رہے گا۔ جاپان کے اعلان پر کوئی تعجب نہیں ہے۔ خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے لیکن پھر بھی میں امید کرتا ہوں کہ جاپان اتنی بڑی لڑائی میں نہ کودے گا۔ جس کے معنی دو یورپ میں بڑی تباہی اور خونریزی کے ہوں گے۔ برسوں میں اب بھی اپنے باپ دادا کی جنگی اسپرٹ موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے تمام بری سپاہی جہاز ران اور ہوا باز وقت آنے پر جوہر ظاہر کریں گے۔

ڈومنکین ریپلک نے اعلان جنگ کر دیا

واشنگٹن ۹ر دسمبر ڈومنکین ریپبلک کے وزیر اعظم واشنگٹن نے کہا کہ میرے ملک نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

نوٹس بابت نیلام

نمبر مقدمہ	قسم مقدمہ	نام موضع
۱۱	دفعہ ۲۵۱	بہری ماہ

نام فریقین

مسماۃ احمدی بیگم بنام سر منیاں

نوٹس بنام سر منیاں ولد کلیین قوم نداف ساکن دکاشتکار موضع بہری ماہ پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ہرگاہ بنام سے خلاف مسماۃ احمدی بیگم ڈگریدار سائل نے بابت ڈگری نمبر ۸۰۲ حسب دفعہ ۲۵۱ منفصلہ ۲ ستمبر ۱۹۴۱ء جس کا مطالبہ ۹ہ ہے کارروائی اجرا کیا تھا نیلام آراضی ذیل ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۳۶ء لاگی ہے۔ لہذا تم تاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۱ء وقت ۱۱ بجے دن حاضر تحصیل ہو کر وجہ ظاہر کرو کیوں نہ کہاتہ نیلام کیا جاوے۔

نام موضع	نام محال	نمبر	رقبہ	لگان
بہری ماہ	x	۵۸۴	۲ ب ۲ ہو	۴ہ ۳ر
		۶۱۲	۲ ر	۱ ر ۹

نمبر	رقبہ	لگان
۶۱۳ / ۳ قطعہ	۱ ر / ۲ ب ۶ ر	۹ ار / ۶ ع ۷
۴۹۳	۱ ر	۸ ع ۹

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

کنیڈا نے جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ہے۔

ہندوستان نے بھی اعلان کر دیا

دہلی۔ ۷ر دسمبر۔ ہز اکسیلنسی گورنر جنرل نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ ملک معظم اور فن لینڈ، ملک معظم اور ہنگری اور ملک معظم اور رومانیہ میں لڑائی چھڑ گئی ہے۔

روسی فوجوں نے ٹخوین پر قبضہ کر لیا

ماسکو ۱۰ر دسمبر۔ روسی فوجیں جرمن فوجوں کو ازوف سمندر کے ساتھ ساتھ پیچھے دھکیل رہی ہیں اخبار "ازوستا" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ٹاگن روڈ کے راستوں پر بڑی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے جہاں جرمنوں نے خندقیں کھود لی ہیں۔ دریائے میوس پر جرمن پیچھا کرنے والی روسی فوجوں کو روکنے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں روسی فوج کے ہراول دستے ایک کے بعد ایک گاؤں کو دشمن کو چھٹکارا دلا رہے ہیں۔ بھاگتے وقت جرمن تمام مویشیوں کو مشین گنوں سے مار ڈالتے ہیں اور گھروں کو جلا ڈالتے ہیں۔ جرمن فوج کے ۱۲ ویں اور ۳۳ ویں مشینی ڈویزن کے باقی بچے ہوئے سپاہیوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ اور جرمنوں کو بھاری نقصان پہونچ رہا ہے۔ موضع آر میں جرمن پانسو آدمیوں کو مردہ چھوڑ کر چلے گئے روسیوں نے ۱۷ ٹنکوں اور ۲۱ لاریوں پر قبضہ کر لیا۔

واشنگٹن۔ ۸ر دسمبر۔ ریاست چلی میں حفاظتی انتظام کئے جا رہے ہیں۔

انقرہ۔ ۱۰ر دسمبر۔ حکومت ترکی نے پوربی ایشیا کی لڑائی میں ناطرفدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عمارتیں خالی کرانیکا اختیار

کلکتہ ۱۰ر دسمبر۔ آج ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ "ہوائی حملے کے خبر دینے" اور حملہ آور کے چلے جانے" کا پتہ دینے کے سوائے اور کسی مقصد کے لئے خطرہ کی گھنٹی یا سیٹی نہیں بجائی جائے گی لیکن جہازوں کی آمد و رفت کی سیٹی پر اس کا اطلاق نہیں ہوگا۔ ایک حکم کے ذریعہ کلکتہ کے پولیس افسروں کو اور حکام ضلع کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کو ہنگامی وقت میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے کام کے لئے وہ اپنے اپنے علاقوں میں جو عمارت چاہیں خالی کرا سکتے ہیں۔ عام جگہوں، پرائیوٹ مکانوں، سڑکوں، جگہوں اور دریاؤں کے دہانوں، یا چلنے والے جہازوں کی روشنیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

ہندستانی فوج برما پہونچ گئی

رنگون۔ ۹ر دسمبر۔ ہندوستانی فوجوں کی مزید کمک یہاں پہنچ گئی ہے۔ تمام سپاہی دراز قد مضبوط اور جوان ہیں اور سب جدید قسم کے آلات حرب سے مسلح ہیں۔ اس فوجی دستے کے حوصلے بلند ہیں۔ انکے ساتھ سب سے جدید قسم کے ہتھیار ہیں اور بار برداری کی بعض خاص موٹریں بھی ہیں اور ان میں پنجاب کے مسلمان، سکھ، جاٹ اور پٹھان سب شامل ہیں۔ ان میں سے بیشتر ایسے سپاہی ہیں جو ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر لڑتے رہے ہیں۔ سمندری سفر میں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔

ترکی ناطرفدار رہیگا

لندن۔ ۹ر دسمبر۔ خیال ہے کہ بحر الکاہل کی لڑائی میں ترکی ناطرفدار رہے گا۔ اس سلسلہ میں موسیو سراج اوغلو وزیر خارجہ جاپان نے پریذیڈنٹ انونو سے ملاقات کی۔ انہوں نے برطانی اور روسی سفیروں سے بھی ملاقات کی۔

جاپانی فوجیں ہارورڈ کی طرف

لندن۔ ۹ر دسمبر۔ برلن ریڈیو کا بیان ہے کہ تھائی لینڈ سے جاپانی فوجیں ہارورڈ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاید ایسا ہو۔

حکومت ایران کا پروگرام

پشاور ۹ر دسمبر۔ گذشتہ روز ایران کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم الفروغی نے ایک درجن دفعات پر مشتمل پروگرام پیش کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کے دن اس پروگرام پر بحث ہوگی اور پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کی جائے گی۔
خارجہ پالیسی کے متعلق دفعہ میں درج ہے کہ ان طاقتوں سے جنکے ساتھ ایران کے مفاد وابستہ ہیں تعلقات برقرار رکھنا عدالتی قانون میں اصلاح۔ کھانے کے سامان کی فراہمی کے حالات کو بہتر بنانے، زراعت کو ترقی دینے، اجارہ داری کو ختم کرنے کا بھی پروگرام میں ذکر ہے۔

اسلامی ملکوں کو گھیرنے کی کوشش

یوروشلم کے مفتی اعظم جن کے متعلق پچھلے دنوں یہ خبر ملی تھی کہ وہ نازیوں کے ساتھ ساز باز کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں روم گئے۔ انہوں نے مسولینی سے ملاقات کی اسکے بعد وہ پھر برلن واپس آئے اور ہٹلر سے جب دوبارہ ملاقات کی تو اس ملاقات کے موقعہ پر جرمنی کے وزیر خارجہ ہرفان ربن ٹروپ اور دیگر فوجی افسران موجود تھے۔
جرمنی کا یہ دعویٰ ہے کہ محوری طاقتوں اور مصر کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے وسط شرقی اسلامی ممالک کو ہٹلر جلد ہی گھیرنے کی کوشش کرے گا۔

برما مقابلہ کے لئے تیار ہے

رنگون۔ ۹ر دسمبر۔ لفٹننٹ جنرل ڈی۔ کے میکلوڈ برٹش افیسر کمانڈنگ برما نے ایک عام اعلان میں کہا کہ شمالی ملایا میں اور سیام میں داخل ہونیوالی جاپانی فوجوں سے برطانوی فوجیں لڑ رہی ہیں اور برما ہوا میں۔ سمندر میں اور خشکی میں دشمن کو پسپا کرنے کے لئے تیار ہے۔ اپنی دوگنی طاقت کے ساتھ اور تنہا ہی برٹش اور رائل ایئر فورس برما ... دشمنوں کی مدد ... ہم حملہ آور دل کو ... بچنے

اور برما ہمیشہ کے لئے خطرے سے آزاد ہو جائے گا۔ اعلان میں مذکور ہے کہ "برما کے تمام نسلوں کے لوگ ملک کے بچاؤ کے مشترکہ کام میں متحد ہیں۔ برمیوں کے ساتھ ساتھ متعدد برطانوی اور ہندستانی دستے بھی ہماری سرحدوں کی حفاظت کرنے کے موجود ہیں۔

نان پارٹی لیڈر کانفرنس

دہلی۔ ۱۰ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نان پارٹی کانفرنس کا آیندہ اجلاس ۱۷ اور ۲۲ر جنوری کو نئی دہلی میں سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں ہوگا۔

بنگال کی وزارت کی تشکیل کا فیصلہ

کلکتہ۔ ۱۰ر دسمبر۔ ہز اکسلنسی گورنر بنگال ۱۲ر دسمبر کو وزارت کی تشکیل کے متعلق فیصلہ کرینگے۔ اس دن اسمبلی کا اجلاس ہوگا۔
کل مسٹر فضل الحق اور سر ناظم الدین نے گورنر سے دو گھنٹے تک ملاقات کی۔

روسیوں کا سرکاری بیان

لندن۔ ۸ر دسمبر۔ رات کے وقت جو روسی اعلان شائع ہوا اس میں لکھا ہے کہ دن بھر تمام محاذوں پر جنگ ہوتی رہی۔ روسیوں نے کئی جگہ جوابی حملوں میں دشمنوں کو بہت ہی نقصان پہنچایا اور کئی جگہوں سے نکال دیا۔

مہاتما گاندھی کا پیغام

کراچی۔ ۸ر دسمبر۔ مہاتما گاندھی نے آل سندھ مضافاتی کمیٹی کی کانفرنس کو یہ پیغام بھیجا ہے "اگر تم سندھ کے دیہاتوں کی صفائی کا مسئلہ حل کر سکو تو یقینی طور پر سوراج حاصل کرنے کے مستحق بن جاؤ گے۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

ڈچ ایسٹ انڈیز کا اعلان جنگ

سپیشل براڈ کاسٹنگ کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز نے جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ہے۔

مذہبوں کی کانفرنس میں سر فرانسس کی تقریر

آج مذہب پر ہر طرف سے وحشیانہ حملہ کیا جا رہا ہے ہماری نظریں ہندوستان کی طرف ہیں کیونکہ وہ مذہب کا گھر ہے یہ ہیں وہ الفاظ جو سر فرانسس ینگ ہز بینڈ نے دنیا کے تمام مذہبوں کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستانی اپنا مذہب کو اس کی صحیح جگہ پر پہونچانے کے لئے کاش ہندو مسلمانوں کے ساتھ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ اور عیسائی دونوں کے ساتھ شیر و شکر ہو جاتے۔ اور اس تاریک وقت میں ہندوستان ہمارے لئے ایک روشنی ہوتا۔

جاپان کی چار ڈبکنیاں برباد

نیو یارک۔ ۸؍ دسمبر۔ امریکن فوجوں نے چھ جاپانی ہوائی جہاز اور چار جاپانی ڈبکنی کشتیاں برباد کر دیں۔

سو امریکن ہوائی جہاز برباد

ٹوکیو۔ ۸؍ دسمبر۔ ٹوکیو کے بیان کے مطابق فلپائن کی لڑائی میں امریکہ کے تقریباً سو ہوائی جہاز کام آئے۔

سمن بنام قائم مقام قانونی مدعا علیہ متوفی

(آرڈر ۲۲۔ قاعدہ ۴)

بعدالت منصفی مہابن ضلع متھرا

نمبر مقدمہ ۳۱۹ سنہ ۱۹۳۶ء

نمبر اجرا ۳۳ سنہ ۱۹۴۱ء

لالہ ہونی لال برہمن لالہ جرنجی لال قوم ویش ساکن قصبہ رام گڈھ ضلع متھرا

بنام لالہ رام سروپ ولد لالہ گلزاری لال قوم ویش ساکن ریاست اندور سیسئی بازار گنگا گنج بر مکان ہیرا لال کوٹھی نمبر ۸ ولالہ گلزاری لال ولد لالہ چمن لال قوم ویس ساکن پنڈراول تحصیل وضلع بلندشہر

ہرگاہ مدعی نے ایک نالش اس عدالت میں بتاریخ ۵ رماہ اگست سنہ ۱۹۳۶ء بنام چمن لال مدعا علیہ کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہوگیا اور ہرگاہ مدعی مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ تم وارثان متوفی مذکور کے قائم مقام قانونی ہو اور چاہتا ہے کہ تم بجائے اس کے مدعا علیہ بنائے جاؤ۔

لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ رماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کرو اور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ رماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

بحکم درشن نگم منصرم
(مہر عدالت)　عدالت منصفی مہابن متھرا

باجلاس جناب مسٹر محمد سیف اللہ خاں صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۹

بعدالت مال تحصیل و مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

دھنپالی سنگھ　مدعی

بنام بھکھریا وغیرہ　مدعا علیہ

بنام بھکھریا ولد جھنکوا و شیو درشن ولد جگراج و مسماۃ سہو دریا زوجہ بھگو اندین اقوام برہمنی کاشتکار موضع کتری پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ رماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ رماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ایٹہ۔

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی مقام ایٹہ ضلع علیگڈھ

مقدمہ نمبر ۱۱۳۱ بابت سنہ ۱۹۴۱ء

نندن لال پسر نابالغ پیارے لال برفاقت مسماۃ جوالا دیبی مادر خود ولیس بارہ سی ساکن ایٹہ ڈگری دار

بنام ۱۔ پران ناتھ سنگھ ولد دوارکا ناتھ سنگھ ۲۔ مسماۃ سرستی کنور بیوہ بھولا ناتھ اقوام کائستھ ساکن قصبہ ایٹہ حال موجودہ شہر لکھنؤ محلہ مولوی گنج گلی بعثش پرشاد مکان نمبر ۷ منصفی و ضلع لکھنؤ مدیونان

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ہیں ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد معروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۶ رماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔ آج بتاریخ ۴ رماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
(مہر عدالت)　عدالت منصفی ایٹہ

واشنگٹن۔ ۸؍ دسمبر۔ ادھر کے ٹاپو میں امریکہ کے تین ہزار آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ان میں مرنے والوں کی تعداد آدھی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۵ ششماہی ۳

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

نمبر ۵۱ | کانپور شنبہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھ | جلد ۳۴

ادبیات

ہفتۂ تعلیم

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب زمی بلند شہری

ہے تعلیمی ہفتہ ہے تعلیمی ہفتہ

ہمیں آج ساقی وہ ساغر پلا دے
جو سوئی ہوئی قسمتوں کو جگا دے
ہے تعلیمی ہفتہ

جو غفلت کے پردوں کو دل سے اٹھا دے
کہ جو محفلِ علم کو جگمگا دے
ہے تعلیمی ہفتہ

کمالِ ترقی کا دور آگیا ہے
جو ہے آج مستِ معارف بنا ہے
ہے تعلیمی ہفتہ

کہ سامانِ علم و عمل جا بجا ہے
پھریرا مدارس پہ لہرا رہا ہے
ہے تعلیمی ہفتہ

کہیں صنعتی کام کی ہے نمائش
کہیں قصر اور بام کی ہے نمائش
ہے تعلیمی ہفتہ

کہیں کاغذی جام کی ہے نمائش
تصاویر میں شام کی ہے نمائش
ہے تعلیمی ہفتہ

یہ اب فیض بیسک کے چشمے ہیں جاری
کہ تصویر خانہ نمائش ہے ساری
ہے تعلیمی ہفتہ

نمائش میں بچوں کی ہے دستکاری
نقل میں نمایاں حقیقت نگاری
ہے تعلیمی ہفتہ

کہیں بیل بوٹے چمن کے مناظر
ہمالہ کے گنگ و جمن کے مناظر
ہے تعلیمی ہفتہ

کہیں اپنے پیارے وطن کے مناظر
کہیں علم کی انجمن کے مناظر
ہے تعلیمی ہفتہ

کہیں صنعتیں ہیں کہیں حرفتیں ہیں
نمایاں یہ ہر رنگ میں حکمتیں ہیں
ہے تعلیمی ہفتہ

یہ علم و عمل ہی کی سب برکتیں ہیں
کہ بیدار ہوتے ہی کہ اب قسمتیں ہیں
ہے تعلیمی ہفتہ

مناظر کی رنگیں پھلواریوں میں
رواں نہر پانی کی ہے کیاریوں میں
ہے تعلیمی ہفتہ

عجب دلفریبی ہے گلکاریوں میں
بڑی جاں سبزہ کی بیداریوں میں
ہے تعلیمی ہفتہ

ضیا بار نیر کی پہلی کرن تھی
حقیقت میں وہ مظہرِ علم و فن تھی
ہے تعلیمی ہفتہ

درخشندہ یا تجت کی انجمن تھی
جو کوشش تھی انکی جہالت شکن تھی
ہے تعلیمی ہفتہ

بھلے بھولے دنیا میں سعی تمامی
عدوِ جہل کا علم و حکمت کا حامی
ہے تعلیمی ہفتہ

ہے بزمی بھی تعلیم کا اک پیامی
قبول اہل جلسہ کریں اب سلامی
ہے تعلیمی ہفتہ

دنیائے اسلام

ایران کی اقتصادی مشکلات اور معاہدہ ہونے میں تاخیر

تہران۔ ۵ر دسمبر۔ "جنرل دی تہران" کے ایک مضمون میں بیان کیا گیا ہے کہ ایران میں علاوہ پڑنے قحط کے زمانہ کے خوراک کے مسئلہ کی دشواری کبھی پیش نہیں آئی لیکن قحط کے زمانہ میں بھی عام طور پر یہ مسئلہ مقامی ہوا کرتا تھا۔

گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں خوراک کی بالکل کمی نہیں ہوئی۔ اس زمانہ میں ایران نے "آزادانہ تجارت" کی پالیسی پر عمل درآمد کیا تھا اور مغرب سے تجارتی تعلقات قائم رکھے تھے۔ اس پالیسی کی بنا پر تاجروں کو محفوظ سامان خورد و نوش اکٹھا کرنے کا موقعہ مل گیا تھا اور شریک جنگ ممالک کو زراعتی پیداوار برآمد کی گئی تھی۔

موجودہ جنگ میں صورت حال بالکل برعکس ہو گئی۔ اندرونی رسل و رسائل کے ذریعوں میں ترقی ہو گئی لیکن ملک نے خود کفیل بننے کی پالیسی اختیار کر لی جو فنی تجربے زراعت اور ملک کی فلاح کے لئے تباہ کن ثابت ہوئے اور یورپ کے بعض ممالک سے جو لین دین کے حامی ہوئے تھے وہ بدیہی طور پر ایران کے لئے مضر ثابت ہوئے۔ مصنوعات کی پیداواروں کی کمی اور انکی قیمتوں کی زیادتی کا سبب اجارے رہے ہیں۔ ایران کی حرفتوں کو محفوظ رکھنے کے بہانہ سے مصنوعات کی درآمد پر پابندیاں عائد کرنے کی پالیسی شدید نقصان دہ ثابت ہوئی اور مغربی جمہوریتوں سے تجارتی تعلقات قطع ہونے کا سبب ہوئی۔

حکومت اجاروں کے بار کو کم کرنے اور تجارتی سرگرمی کی تجدید کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن موجودہ حالات کی بدولت دشواریاں بڑھتی ہی رہیں۔ خوراک کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوئی پرائیویٹ زراعتی۔ تجارتی یا حرفتی تنظیم اٹھا نہیں رکھی گئی۔ سابق دور حکومت سے اس کا کوئی تدارک نہ ہو سکا اور نئی حکومت اسکو درست کرنے میں کوشاں رہی۔

ہندوستان سے پندرہ ہزار ٹن گیہوں درآمد کیا جا چکا تھا اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جو اختتام شاہریوار پر محسوس کی گئی تھی تھوڑے ہی دن بعد نوے ہزار ٹن گیہوں اور درآمد کیا جانے والا تھا اور کوپن کے ذریعہ شکر ملنے کے نئے قاعدہ کی وجہ سے شکر کی تقسیم کا مسئلہ کافی قابل اطمینان طریقہ پر طے ہو گیا تھا۔

حکومت کو چاہیئے کہ بعض مصنوعات کو برآمد کرنے کی ممانعت کرے اور کارخانوں سے زیادہ سے زیادہ کام لے اور ہر طرح سے ملک کو فائدہ پہونچانے کی صورتیں اختیار کرے۔

لندن۔ ۶ر دسمبر "ٹائمز" اپنے ایک افتتاحیہ میں لکھتا ہے۔ بظاہر ایران میں حکمت عملی کی رفتار اس سے بھی زیادہ سست ہے جس رفتار سے اتحادیوں کی مشینی فوجوں نے حرکت کی تھی۔ وزیر اعظم نے ۳۰ر ستمبر کو جنگ کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ بہت جلد ایران کے سامنے ایک جدید اور وفادارانہ معاہدہ پیش کیا جائے گا جو برطانیہ عظمیٰ اور روس قدیم سلطنت فارس اور اسکے باشندوں کے ساتھ کرینگے" اور دفتر خارجہ کی اس بات کی تعریف کی تھی کہ اسنے اس مشکل مسئلہ میں کامیاب کارکردگی دکھائی اتحادیوں نے گذشتہ ستمبر والی تجویزات میں جنکو ایک مہینہ قبل مسٹر محمد فروغی قبول کر لینے پر آمادہ نظر آتے تھے کسی نئی تجویز کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

اسبات کے یقین کرنے کے وجوہ موجود ہیں کہ ٹال مٹول کرنے کے پرانے طریقے ابھی تک چھوڑے نہیں گئے ہیں اور حکومت ایران جو ابھی حال تک ہر معاملہ میں برلن سے لاسلکی کے ذریعہ گفت و شنید کرتی رہی ہے اسوقت تک دستخط کر کے ذمہ داری لینے پر آمادہ نہیں ہے جبتک اسکو معقول طور پر اسبات کا یقین نہ ہو جائے کہ روس کی جنوبی فوجیں جرمنوں کے قفقاز اور بحر خضر کی طرف کے حملہ کا کامیاب مقابلہ کرتی رہیں گی۔ اسے اس قسم کا اطمینان رسٹوف کی مہم سے مل سکتا ہے۔

چاہے اس کا سبب کچھ بھی ہو اس گفتگو کے کسی قابل اطمینان نتیجہ تک پہونچنے میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس سے اس ملک میں بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے۔ اور امکان پایا جاتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں برطانیہ اور روس کی سطوت پر اس کا نقصان دہ اثر پڑے۔ ممکن ہے کہ اتحادیوں کو اپنے ایران کی سرزمین کے اس بار کے اہم رسل و رسائل کے متعلق جنگی درستی کی وہ امکانی کوشش کر رہے ہیں کسی فوری خطرہ کا اندیشہ نہ ہو لیکن جنگ کی صورت حال میں کسی عارضی تغیر یا جرمنوں کے کسی جدید اقدام سے محوریوں کے مشرق وسطیٰ کے حامیوں کے لئے اسبات کا موقع پیدا ہو جائیگا کہ وہ حکومت طہران کے دستخط کرنے کے متعلق ظاہرا تذبذب سے اور اس واضح بات کو دیکھتے ہوئے کہ اتحادیوں کی حکمت عملی حکومت طہران کو دستخط کرنے پر آمادہ نہ کر سکی غلط لیکن ناخوشگوار نتائج نکال لیں۔ اگر دفتر خارجہ ان تعریفوں کا اب بھی مستحق قرار دیا جائے جو مسٹر چرچل نے اسکی ایرانی پالیسی کے متعلق ستمبر کے آخر میں کی تھیں تو یہ بات اس ملک میں عام طور پر محسوس کی جائے گی کہ اس معاملہ میں کافی تاخیر ہو چکی ہے۔

عراق کی خبریں

یہ پہلا موقع ہے کہ عربی زبان میں تار کے ذریعہ خبریں بغداد ترسیل کی جا رہی ہیں۔ اس سروس کا تعلق "عرب انفارمیشن بیورو" سے ہے جو حال ہی میں قائم ہوا ہے اور جو قاہرہ سے ان ملکوں کے متعلق خبریں باہر بھیجتا ہے جہاں عربی زبان بولی جاتی ہے۔ ابتک معمولی پیام عربی زبان میں ترسیل کرنے کے لئے قبول ہوتے رہے ہیں ڈائرکٹر جنرل آف پوسٹس اینڈ ٹیلیگراف نے مکمل طور پر اسبات کے انتظامات بھی کر دیئے ہیں کہ کافی کم خرچ پر شام اور لبنان تار بھیجے جا سکیں ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۵۱

ہندوستانیوں سے اتحاد کی اپیل

ہز اکسیلنسی وائسرائے نے ۱۵ر دسمبر کو اسیڈ آف کامرس کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے باشندگان ہند سے پرجوش اپیل کی کہ گھریلو جھگڑوں کو بھول جاؤ۔ اور بنی نوع انسان کی تاریخ کے اس نازک دور میں مشترکہ مقصد کے لئے بلکر کام کرو۔ ہز اکسیلنسی نے کہا کہ ہم انسانی تاریخ نازک دور سے گذر رہے ہیں ساری دنیا میں بڑی بڑی قوتیں زبردست جنگ میں مصروف ہیں جس کا نتیجہ صدیوں تک مشرق بعید کے ملکوں کے رہنے والوں کے مستقبل پر اثر انداز ہوتا رہے گا۔ مشرق بعید میں عرصہ سے جو بادل جمع ہو رہے تھے وہ طوفان کی صورت میں پھوٹ پڑے ہیں اور جنگ کا خطرہ اس ملک سے اور زیادہ قریب آگیا ہے۔ ہندوستان اب ان ہولناک واقعات کا محض تماشائی نہیں ہے بلکہ وہ اس پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور ان میں وہ نمایاں حصہ لے رہا ہے ان حالات میں اپنے گھریلو جھگڑوں کو بھول کر مشترکہ مقصد کے لئے مل جل کر کام کرنا چاہئے اس مقصد کا حصول ہندوستان کے لئے بنیادی طور پر ضروری ہے اور تمام اہل ہند اس کے لئے مضطرب ہیں۔

۸ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء کے اعلان کا جواب دیتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ مجھے جس جواب کی امید تھی وہ اپیل سے حاصل نہیں ہوا اور میں نے جو ڈھنگ تجویز کیا تھا اس کے مطابق اگرچہ آگے قدم نہیں بڑھا سکا لیکن میں پھر کہونگا کہ ہندوستان کی آئندہ آئینی ترقی اور اس کے حصول کے نظام عمل کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے جو ارادے اور رویہ رہا ہے اور جو ضمانتیں اور شرائط اور عہد پیش کئے جا چکے ہیں وہ آج بھی اسی طرح موجود ہیں جیسے اعلان کرتے وقت تھے۔ ایگزیکیو کونسل میں شعبوں کا اضافہ کرنے کا حوالہ دیتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس قدم کی اہمیت محسوس کی وہ اس سے بہت زیادہ اہم ہے۔ کونسل اپنی تشکیل کے اعتبار سے بڑی مستند اور ممتاز جماعت ہے یہ مضبوط موثر اور بارسوخ جماعت ہے اور ہندوستان کو مطمئن رہنا چاہئے کہ اس کے حالات کی رہنمائی کے لئے اس پایہ کے لوگ موجود ہیں بعض صوبوں کے نظام حکومت اور بعض صوبوں کے آئینی تعطل پر اظہار خیال کرتے ہوئے لارڈ لنلتھگو نے امید ظاہر کی کہ وہ دن آنے والا ہے جب ہم دیکھیں گے کہ جن صوبوں میں وزارتی حکومتیں نہیں رہیں گی وہاں جنگ جیتنے کی بنیاد پر وزارتیں ہوں گی اور وہ آمادگی کے ساتھ اپنی بے پایاں قوت کو استعمال کریں گی۔ پارٹیوں کو متحد کرنے ان کے درمیان سمجھوتہ اور معاہدہ کرنے کے لئے مواد فراہم کرنے اور حصول مقصد کے لئے ہندوستان کا راستہ صاف کرنے کی کوشش میں ہم نے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ آج بین الاقوامی معاملات جس نازک مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں اس کو سامنے رکھتے ہوئے میں پھر دریافت کرونگا کہ ناخوشگوار اختلافات کی جو خلیج موجود ہے کیا اس کا پر کرنا ممکن نہیں ہے اور کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہندوستان جس نے جنگ میں بے پایاں امداد کی ہے اور کر رہا ہے اور جس کا دنیا کی تاریخ میں اتنا بڑا پارٹ ہے۔ متحد ہو کر ان آدرشوں کی حمایت کرنے کے لئے جن پر ہم جانتے ہیں کہ وہ یقین رکھتا ہے اور عام طور پر ان کا حامی ہے آگے نہیں بڑھ نہیں سکتا۔ میں خلوص دل کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔ ہم جن قابل نفرت بد معاشی کے خلاف لڑ رہے ہیں اس کا داخلی سیاسی میدان میں سمجھوتہ ہونے پر اثر پڑے جس کی ہم نے ہمیشہ امید کی ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ "ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جب جنگ چھڑی تو ہندوستان میں صوبجاتی خود مختاری کی ابتدا ہوئی تھی۔ دوسری نوآبادیوں کے درجہ پر جس کا حصول ہمیشہ ہمارا مقصد رہا ہے پہنچنے کے راستہ پر یہ بہت اہم قدم تھا فیڈریشن قایم ہونے پر عمل ہوتا مگر جنگ چھڑنے تک اس کے رد یہ کار نہ آنے کا مجھے ہمیشہ دلی رنج رہا ہے۔

جاپان نے برطانوی سلطنت اور ریاست ہائے امریکہ کے خلاف جو بے رحمانہ اور بلا استعمال حملہ کیا ہے اس کی طرف سے ہم سب کی ساری توجہ مرکوز ہے۔ نازیوں نے دھوکہ بازی اپنے رکھی اور گذشتہ وعدوں کو فراموش کرنے اور بہت دور تک دیکھا جائے تو یہ اندیشہ کی جو مثال قایم کی تھی اس پر جاپانیوں نے فوقیت حاصل کر لی ہے۔

ماضی میں جاپان جن اصولوں کا دعویدار تھا ان کی ایسی خلاف ورزی کی ہے کہ مثال ملنی مشکل ہے ہم سب کے لئے اور چھوٹی چھوٹی قوتوں کے لئے یہ واضح انتباہ ہے۔ ہماری ذمہ داریوں میں یہ اس قدر زبردست اضافہ ہے کہ اس پر قابو پانے کے لئے ہمیں پورا زور صرف کر دینا چاہئے۔ اور مجھے یقین ہے کہ بحیثیت مجموعی ہندوستان کی ہمدردیاں امداد اور خیر خواہی اس کام کی انجام دہی میں ہمارے ساتھ رہینگی جیسا کہ جنگ کے گذشتہ دوروں میں ہوتا رہا ہے۔

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

۱۱ر دسمبر کو پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے لڑائی کی صورت حالات پر روشنی ڈالی اور جاپان کے لڑائی کا اعلان کرنے کے بعد برطانیہ امریکہ اور ان کے ساتھیوں کی جو پوزیشن ہو گئی ہے وہ بیان کی۔

لیبیا میں پوزیشن بیان کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ لیبیا کی لڑائی نے توقع کے مطابق راستہ اختیار نہیں کیا۔ لیکن جنرل آکن لیک نے جرمنی اور اٹلی کی فوجوں کو برباد کرنا شروع کر دیا ہے۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ لیبیا کی لڑائی کا پہلا دور ختم ہو گیا ہے برطانی فوجی کمک وہاں برابر پہنچ رہی ہے۔ اٹلانٹک کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ نومبر اور دسمبر کے پہلے دس روز میں پہلے چار ماہ کے مقابلہ میں بہت کم نقصان ہوا۔

روس کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ نہ صرف ہٹلر کو ہر جگہ روک دیا گیا بلکہ اسکو بھاری نقصان بھی پہنچایا گیا ہے اور ابھی جاڑہ شروع ہی ہوا ہے۔ اب روسیوں نے مورچہ کے بہت بڑے حصوں پر ہوا میں غلبہ حاصل کر لیا ہے روس پر حملہ ہٹلر کی سب سے بڑی تاریخی غلطی تھی۔ لیکن ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ جرمنی سے روس کی سامان جنگ تیار کرنیکی طاقت کو بھاری نقصان پہنچا ہے اور ہم سنڈرس کو ٹینک اور ہوائی جہاز بڑی تعداد میں سپلائی کرنے کا وعدہ کیا ہے جسکو ہم پورا کریں گے۔

جاپان کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جاپان نے بڑے دھوکہ کے ساتھ برطانیہ اور امریکہ پر حملہ کر دیا ہے۔ اسکو جرمنی اور اٹلی کی امداد پر بھروسہ ہے۔ مارشل چیانگ کائی شک نے مجھے پوری پوری مدد کا یقین دلایا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ پر جاپان کے حملہ سے ہمارے سمندری بیڑے کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ میری تمام زندگی میں مجھے اتنا تلخ تجربہ کبھی نہیں ہوا جتنا کہ "پرنس آف ویلز" اور "ریپلز" کے ڈوبنے سے ہوا ہے۔ یہ دونوں طاقتور جہاز جاپان کا مقابلہ کرنے کی ہماری اسکیم کا خاص جزو تھے۔

سمندری طاقت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کی سمندری طاقت جاپان۔ اٹلی اور جرمنی کی ملی جلی طاقت سے کہیں زیادہ ہے لیکن ملایا اور ہوائی میں ہمارا جو نقصان ہوا ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ سلطنت برطانیہ، امریکہ روس اور چین اپنی زندگی کے لئے لڑ رہے ہیں۔

وزیر ہند کا بیان

اوورسیز لیگ کی جانب سے ہندوستانی فوج کے افسروں کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے وزیر ہند مسٹر ایمری نے لیبیا کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب یہ لڑائی ہماری زبردست اور فیصلہ کن فتح کی جانب رخ اختیار کر رہی ہے۔ مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ موجودہ لڑائی میں ہندوستان کی صورت حالات میں پچھلی لڑائی کی نسبت یہ بڑا فرق ہے۔ اس وقت ہندوستان اپنے بچاؤ کے لئے لڑ رہا ہے۔ اسوقت ہندوستان کو دو طرف سے خطرہ ہے۔ اگر سنگاپور پر جاپان نے قبضہ کر لیا تو بحر ہند کے ساحلی علاقوں پر جاپانی حملے ہو سکیں گے۔ جب تک سنگاپور پر ہمارا قبضہ ہے بحر ہند سے ملے ہوئے ملکوں کو کوئی خاص خطرہ نہیں ہے۔ اور ہر یا سویر سے ہم آگے بڑھنا شروع کر دینگے اور ہم اسی وقت رکیں گے جب کہ جاپان صلح کی درخواست کرے گا۔

ہندوستان کے شاہی بحری بیڑہ کو بحر ہند میں ویسی ہی خوفناک لڑائی لڑنا پڑے گی جیسی کہ اٹلانٹک سمندر میں ہمیں لڑنا پڑ رہی ہے۔

مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ ہندوستان کو یورپ کی طرف بحر ہند سے آنے والی سپلائی کو جو نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے ہندوستان کی صنعتوں کو ترقی دینے کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

حقیقی معنی میں اسوقت ہندوستان بحر روم لیوربی ایشیا کے میدان جنگ کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ لارڈ لنلتھگو نے اہل ہند سے اتحاد کی موزوں اپیل کی ہے۔ میں اسمیں کچھ اضافہ نہیں کرنا چاہتا، صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کو اتحاد سے پولیٹکل آزادی حاصل ہو سکتی ہے اور طاقت سے وہ برقرار رکھی جا سکتی ہے۔ آزادی ایسی چیز نہیں ہے جو کسی اعزاز کے طور پر دی جائے۔ آزادی وہ چیز ہے جو اخلاقی اتحاد سے حاصل ہوتی ہے اور یہی اسکو اندرونی اور بیرونی خطرہ سے محفوظ رکھتی ہے۔ مسٹر ایمری نے ہندوستانی فوجوں کی تعریف کی۔

بنگال کی وزارت

بنگال کی نئی وزارت بن گئی مسٹر فضل الحق نے پہلے صرف تین ناموں کا اعلان کیا تھا یعنی خود بحیثیت وزیر اعظم کے دو وزیروں کے ناموں کا اعلان کیا تھا ایک تو ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی دوسرے نواب صاحب ڈھاکہ اب چھ اور وزیروں کے ناموں کا اعلان ہوا ہے۔ جنہیں گورنر بنگال نے منظور کر لیا ہے۔ اور جو اس نوٹ کے شائع ہونے سے پہلے حلف وفاداری لے چکیں گے اب وزارت بنگال کے نو ممبر ہوں گے چار ہندو اور پانچ مسلمان۔ اس وزارت میں کانگریس کی مرکزی جماعت اور مسلم لیگ کی مرکزی جماعت والی پارٹیاں نہیں شامل ہیں لیکن اس وزارت کو ایوان کا اعتماد حاصل ہے اور اگر کسی غیر کانگریسی وزارت کو بنگال میں کانگریس کی حمایت حاصل ہو سکتی ہے تو وہ یہی وزارت ہے جسکی طاقت ڈھائی سو ممبروں کے ایوان میں ایکسو چونتیس ۱۳۴ ممبروں کی ہے۔ بنگال کا معاملہ تو طے ہو اب دیکھئے آسام کی وزارت کا معاملہ کیونکر طے ہوتا ہے۔

آئینہ کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ ۱۰ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک خاص جلسہ بصدارت رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایل۔ ایل۔ ڈی، ایم۔ ایل۔ سی، منعقد ہوا۔ سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کے سال کا ریوائزڈ بجٹ منظور ہوا۔ ریوائزڈ بجٹ کی آمدنی معہ اوپننگ بیلنس کے ۲۳۹۴۸۴۱ روپیہ ہے۔ سالانہ بجٹ میں ۱۳،۰۸،۱۳۰۸ روپیہ تھی اور خرچ ۵۳،۵۷،۰۷ روپیہ کا ہے۔ سالانہ بجٹ میں ۵،۰۷،۴۵،۱۲۳ روپیہ تھا۔ مختلف انجینئرنگ کے کاموں کے واسطے ۶،۲۶۴ روپیہ کے تخمینے پاس ہوئے۔ سی بلاک گوٹیا میں ایک کلاک ٹاور اور بازار بنانے کے واسطے ۳۹۴۵۸ روپیہ کا تخمینہ دوسری تجاویز کے ساتھ غور کرنے کے لئے آرٹس کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ مہاراشٹر بھون سوسائٹی کانپور کو رعائتی شرائط پر سیسہ مؤ نان اسکیم میں تقریباً نصف ایکڑ زمین کا پلاٹ دیا گیا۔

بیون ٹریننگ اسکیم بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت ۴ گروپ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے برطانیہ میں بھیجنے کے لئے ۹ امیدوار کا انتخاب ہوا ہے۔ یہ انتخاب نیشنل سروس لیبر ٹریبونل نے ۲۰ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کیا ہے۔ یہ لوگ دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں روانہ ہو جائیں گے۔ ۲۲ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کے دوسرے جلسہ میں ۱۲ دوسرے امیدوار منتخب ہوئے ہیں جو چوتھے گروپ کے ہمراہ بھیجے جائینگے۔

مزدور سبھا پنڈت راجہ رام شاستری اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ ان لوگوں نے زبردستی مزدور سبھا پر قبضہ کر لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ باقاعدہ منتخب شدہ عہدہ دار ہیں۔

جرمانہ معاف کرانے کیلئے ہڑتال ویولی ڈے کے سلسلہ میں طالب علموں کی جو ہڑتال ہوئی تھی اس دن غیر حاضر طالب علموں پر جرمانہ بعض اسکولوں میں ہوا تھا اسکو معاف کرانے اور دیگر مطالبات منظور کرانے کیلئے وی۔ اے۔ وی۔ گورنر این کھتری اسکول۔ بی۔ این۔ ایس ڈی۔ اور کانیکج انٹر کالجوں میں ہڑتال جاری ہے۔ طالب علموں کے تنک ہال کے ایک جلسہ میں طے ہوا ہے کہ جبتک پورے مطالبات منظور نہ ہوں ہڑتال برابر رکھی جائے تین ہزار طالبعلموں نے اسٹرائک کر دی ہے۔

پولیس پریڈ ۲۰ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء بروز شنبہ کو کوئینس پارک میں پولیس پریڈ کا جلسہ ہوگا۔ اس جلسہ میں ہز اکسیلنسی سر موریس ہالیٹ گورنر صوبہ متحدہ تشریف لائینگے اور تقریر فرمائیں گے۔ ۴۰ پولیس اور ۲۰ فوجی پنشنروں کو آپ شرف ملاقات بخشیں گے۔

گرانی روکنے کی درخواست کانپور میں ہندو مسلمانوں کے ایک جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس ہوا ہے کہ سہارنپور اور لاہور کی طرح گیہوں کی گرانی کے روکنے کے لئے کارروائی کرنے کی کلکٹر صاحب سے درخواست کی جائے۔

اے۔ آر۔ پی مسٹر لے الڈرڈ لے۔ آر۔ پی افسر نے ایک نوٹ شایع کیا ہے جسمیں اے۔ آر۔ پی اسکیم کی پوری تفصیل درج ہے۔ کل شہر کو ۵ رقبوں پر تقسیم کیا گیا ہے ہر ایک مرکز میں اے۔ آر۔ پی۔ مشینری کا انتظام رہے گا۔ یہ رقبہ کوتوالی۔ کلکٹر گنج ہاجی گنج کرنلگنج نواب گنج سیسہ مؤ انور گنج ہیں۔ ہر ایک رقبہ کے مرکز میں ایک مجسٹریٹ ایک پولیس افسر رکھا جائے گا۔ وارڈن کا عہدہ اس اسکیم میں بہت اہم ہے۔ وہ ہوائی حملہ کی رپورٹ کرینگے۔ وہ باشندوں کو بتلائیگا کہ ہوائی حملہ کی حالت میں کیا برتاؤ کرنا چاہئے۔ ہر ایک رقبہ میں دس ہزار کی آبادی کا حلقہ بنایا گیا ہے۔ جسمیں ۸ سے ۱۰ وارڈن رہیں گے۔

ستیہ گرہ ۴۴ آدمیوں نے ستیہ گرہ کرنے کے لئے ضلع مجسٹریٹ کو نوٹس دیا ہے کہ وہ مختلف مواضعات میں ستیہ گرہ کریں گے۔

نمائش ہاکی میچ مولا ایف۔ بی چیپ مین آئی پی سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۱ دسمبر بروز اتوار پولیس لائنس گراؤنڈ کانپور پر جھانسی پولیس اور کانپور پولیس کے مابین ایک نمائش ہاکی میچ ۳½ بجے شام کو ہوگا۔ کھیل کے درمیانی وقفہ میں جو ۳ بجکر ۲ منٹ پر ہوگا۔ جناب پی۔ ایچ میزرس سی۔ بی۔ ای۔ آئی۔ پی ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (جنوبی حصہ) کانپور کے نئے پولیس کلب کا سنگ بنیاد رکھینگے۔ ۴½ بجے ہاکی میچ کے اختتام پر لکھنؤ۔ الہ آباد اور کانپور کا اجتماعی بینڈ ریٹریٹ بجائے گا۔

رل کمیٹی میموریل ۱۳ر دسمبر کی شام کو میموریل کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مہنگائی کے الاؤنس کیلئے مل مالکوں اور حکومت سے اپیل کی گئی اور ایک دوسرے رزولیوشن میں مزدوروں سے اپیل کیگئی کہ وہ ۳۱ر دسمبر تک زیادہ سے زیادہ تعداد میں مزدور سبھا کے ممبر بن جائیں۔

سلطان ٹیپو ڈے زیر اہتمام انجمن وطن کانپور سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کے پہلے ہفتہ میں سلطان ٹیپو ڈے منانے کی تیاریاں کیجارہی ہیں۔

محمد علی میموریل اسکول جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کے پہلے ہفتہ میں محمد علی میموریل اسکول کا تعلیمی ہفتہ منایا جائیگا۔ اس سے مقصد مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنا اور تعلیم کو عام بنانا ہے اسکی صدارت بیگم صاحبہ مولانا محمد علی کرینگی دیگر لیڈران قوم بھی تشریف لا رہے ہیں۔

اُردو نیوز پیپر ایسوسی ایشن گذشتہ ہفتہ مقامی اُردو اخبارات کے قائمقاموں کا ایک جلسہ مومن گزٹ کے دفتر میں ہوا اور اُردو اخبارات کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اُردو نیوز پیپر ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔ جسکے کنوینر حکیم بشیر احمد صاحب اڈیٹر مومن گزٹ بنائے گئے

تعلیمی ہفتہ میونسپل بورڈ کا تعلیمی ہفتہ ۳ر دسمبر سے شروع ہو کر ۱۱ر دسمبر کو ختم ہوا جسمیں میونسپل اسکول کے طلبا نے ڈرل۔ اسکاؤٹنگ۔ ڈبیٹ۔ مکالمے۔ نظم خوانی۔ اور بیت بازی وغیرہ کے مقابلوں میں شرکت کی۔ ۱۱ر دسمبر کو مڈل اسکول پریڈ میں بیک نمائش بھی ہوئی جسکا افتتاح مسٹر کاظمی ڈویژنل انسپکٹر الہ آباد نے ایک حوصلہ افزا تقریر کے ساتھ فرمایا اس ہفتہ کے سلسلہ میں ٹیچرس کانفرنس۔ کوی سمیلن اور مشاعرہ ہوا۔

مشاعرہ ۱۳ر دسمبر کی رات کو ٹاؤن ہال میں مسٹر محمد منیر صاحب بار ایٹ لا سشن جج کی صدارت میں ہوا جسمیں مقامی شعرا کے علاوہ جناب آسی لکھنوی اور جناب ساغر نظامی نے بھی اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

یوم اُردو بزم ادب حلیم مسلم کالج کانپور کے زیر اہتمام ۳ر و ۴ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو یوم اُردو اور رشید غوری کپ صوبجاتی مباحثہ اُردو ہوگا۔ اہل قلم حضرات اسمیں شریک ہونگے جناب حفیظ جالندھری بھی تشریف لائیں گے۔ صوبہ کے مختلف اسکولوں نے بھی شرکت کا وعدہ فرمایا ہے جو حضرات مقالے پڑھنا چاہیں وہ جناب پروفیسر اویس احمد صاحب ادیب سکریٹری بزم ادب حلیم مسلم کالج سے خط و کتابت کریں۔

غلہ کی تلاشی اور گرفتاریاں جھانسی سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی پولیس نے افسروں کی امداد سے غلہ کے گوداموں کی تلاشی لی اور بہت سا غلہ برآمد کیا نیز تین تاجروں کو اس الزام میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا ہے کہ انہوں نے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے لئے غلہ چھپا کر رکھا تھا اور خریداروں کے ہاتھ بیچنے سے انکار کر دیا تھا کانپور کے غلہ کے بیوپاریوں کو بھی ان تلاشیوں اور گرفتاریوں سے سبق لینا چاہئے۔ دور اندیشی اور مصلحت کا یہ تقاضا ہے کہ نقصان اور شماتت ہمسایہ سے بچنے کی کوشش کیجائے۔

یو۔ پی کی نان پارٹی کانفرنس

یو۔ پی کی نان پارٹی کانفرنس کا اجلاس کنور مہاراج سنگھ کی صدارت میں ہوا جسمیں بمبئی والے رزولیوشن دہرائے گئے جو آل پارٹیز کانفرنس کے پونہ کے اجلاس سے پاس ہوئے تھے مثلاً اس بات پر زور دیا گیا کہ وائسرائے ہند کی اگزیکٹو کونسل کے تمام محکمے ہندوستانیوں کے سپرد ہونے چاہئیں اور فی الحال وہ ہندوستانی تاج برطانیہ کے ملازمین ہی ذمہ دار ہوں گے اگرچہ موجودہ حالت سے یہ حالت ضرور بہتر ہوگی لیکن انڈین نیشنل کانگریس کا مطالبہ اس سے بالکل مختلف ہے اسکی منزل مقصود تو آزادی کامل ہے لیکن دوران جنگ وہ جب عارضی انتظام پر رضا مند ہے اسمیں بھی یہ لازمی شرط ہے کہ مرکز پر نیشنل گورنمنٹ قائم ہو یعنی جو لوگ وائسرائے ہند کی اگزیکٹو کونسل میں ہوں وہ تاج برطانیہ کے سامنے نہیں بلکہ مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ممبران کے سامنے ذمہ دار ہوں کانگریس یا تجربہ

سبد گل

موجودہ جنگ کا ایک نہایت ہی دلچسپ پہلو یہ ہے کہ تقریباً تمام حکومتوں کے جو نمایندے تقریر کرتے ہیں وہ ایسی تقریریں ہوتی ہیں جنہیں غالباً سب نے ہی ایک ہی کتاب میں سے رٹ رکھا ہے۔ مثلاً ہم مشکلات میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ ہم کو دشواریوں کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ ہمارے نقصانات بھی ہوں گے لیکن بالآخر فتح ہماری ہی ہوگی۔" چنانچہ جاپان کے وزیر اعظم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ ہم کو امریکہ اور برطانیہ نے بالجبر جنگ میں گھسیٹا ہے ہم مشکلات میں مبتلا ہوگئے ہیں، ہم دشواریوں کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ ہم کو نقصانات بھی اٹھانے ہوں گے لیکن بالآخر فتح ہماری ہی ہوگی۔"

سوال یہ ہوتا ہے کہ جب دنیا کی ہر حکومت کو بالآخر فتح حاصل ہوگی تو پھر شکست کسے ہوگی۔

مسٹر انتھونی ایڈن فرماتے ہیں: راج ہندوستان میں کروڑوں آدمی آباد ہیں لیکن سفید فام افسر مٹھی بھر ہیں اور ایسی ریاستیں موجود ہیں جہاں سفید آدمی دکھلائی تک نہیں دیتا۔" لیکن اس کا کیا جواب ہے کہ وہ ہر وقت پردے میں چھپا رہتا ہے اور وہیں سے کٹھ پتلیاں نچانے کے لئے تار کھینچتا رہتا ہے۔

مسٹر آر تھر مور کہتے ہیں کہ انسانوں کو کھانا، کپڑا، ایندھن اور جائے پناہ ضرور ملنی چاہیے۔" ہم ہندوستانیوں کے لئے پہلی دو چیزیں یعنی کھانا اور کپڑا تو پہلے ہی سے کم تھا، اب جنگ نے اسے اور بھی کم بلکہ تقریباً ناپید کر دیا ہے۔ جہاں تک ایندھن کا تعلق ہے لکڑی اور کوئلہ کی ہندوستان میں کمی نہیں ہے، پھر بھی دونوں کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ لیکن اگر ایندھن موجود ہو اور آٹا یا چاول موجود نہ ہو تو یہ بات ضرور دریافت طلب ہو جاتی ہے کہ اس ایندھن پر کونسی چیز پکائی جائے؟ اور اگر فاقہ مستی کے ایام میں رات کو آگ سے جسم سینکا جائے اور دن کو دھوپ کھائی جائے تو غالب کا یہ شعر صادق آجاتا ہے

رات کو آگ اور دن کو دھوپ
بھاڑ میں جائیں ایسے لیل و نہار

بند اخبار میں چھپا ہے وہ کچھ شریف ہی معلوم ہوتی ہے ورنہ اسکی دوسری ہزاروں بہنیں تو اپنا رنگ بدلکر بھیڑ چال کی پیروی کرتے ہوئے اپنی آلات سے مسلح ہو بھی چکیں جو نوجوانوں کے دلوں پر فتوحات حاصل کرنے کیلئے مغربی قوموں میں ضروری سمجھے جانے لگے ہیں۔

اس مرض کا کیا علاج ہو؟ مجھے مغربی قوموں کی حالت سے بحث نہیں وہ کچھ ہی کیا کریں۔ سوال اپنے ہندوستان کا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ابھی یہاں یہ مرض زیادہ نہیں پھیلا ہے مغرب جس حد تک اس مرض کا شکار ہو چکا ہے اسے دیکھتے ہوئے بڑے بڑے عاقل و فرزانہ علاج تجویز کرنے سے عاجز آگئے ہیں۔ لیکن چونکہ ہندوستان میں حالات ابھی قابو سے باہر نہیں ہوئے ہیں اور گنتی کی ایسی لڑکیاں ہیں جو انگریزی تعلیم کے اثر سے آزاد زندگی بسر کرنے کیلئے تشویش پا رہی ہیں اس لئے یہاں اس بلا کو آسانی سے سر سے ٹالا جا سکتا ہے۔ آخر کس ترکیب سے اس بلا کو ٹالا جائے؟ میرے خیال میں اسکا آسان نسخہ یہ ہے کہ ہر ماں باپ، استاد اور رہبر استانی ہمارے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے دماغوں میں یہ بات بٹھا دے کہ عشق و محبت کی بنیاد پر شادی کرنے کا جو رواج مغربی قوموں میں رائج ہے اس سے سوائے اسکے اور کچھ نتیجہ نہیں نکلا کہ لڑکے آوارہ اور لڑکیاں بیحیا ہوگئی ہیں۔ شادی کی صحیح ترین بنیاد لڑکے اور لڑکی یکسانیت مزاج اور طبعی ہم آہنگی ہے۔ اگر لڑکے لڑکی کے والدین یا بڑے بوڑھے جو مزاجوں کو سمجھنے میں لڑکے لڑکی سے یقیناً زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے ہاتھوں میں شادی بیاہ کے معاملے چھوڑ دئے جائیں تو شادیاں زیادہ کامیاب ثابت ہونے لگیں گی۔ بڑے بوڑھوں کے ہاتھوں میں یہ معاملہ چھوڑ دینے پر ہمارے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو کچھ اعتراض بھی ہیں انکا جواب میں پھر کبھی دونگی۔ البتہ اتنا عرض کر دوں کہ انہیں بعض عزرخفات برتتے ہیں۔ بڑے بوڑھوں کو اپنے طرز عمل میں تھوڑی سی اصلاح کرنی چاہیے پھر نوجوانوں کو کچھ شکایت [illegible]

ادب لطیف

"بدلہ!"

(از جناب چاند شرما برنلسٹ)

میرے آقا میں رات بھر تیری یاد میں روتا رہا۔ آنسو میری آنکھوں میں سے نکل نکل کر زمین میں جذب ہوتے رہے میری سرد آہیں فضا میں گم ہوتی رہیں اسی طرح صبح ہوگئی۔

لیکن میں نے تیری سرد آہ (باد نسیم) محسوس کی اور گلاب کی پتیوں پر اس کے قطروں کو جھلملاتے دیکھا تو میں نے سمجھ لیا کہ میرا رونا بیکار نہیں گیا۔

میرے آقا، میری آہوں کا جواب تو نے آنکھوں سے آنسو رلا کا جواب آنسوؤں سے دیا!

عالم نسواں

ہندوستان میں مغربی شادی کا رواج

(از جناب زبیدہ سلطان دہلوی)

کیا نوجوان مردوں اور عورتوں کو آزادانہ پسند سے شادیاں کرنے کی اجازت دیدی جائے۔ وقت کے اس اہم ترین مسئلے پر زبیدہ صاحبہ کا یہ مضمون یقیناً دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

آپ میں سے بہت سی بہنوں کو معلوم ہوگا کہ مغربی قوموں میں عورتیں بھی اسی طرح آزاد ہیں جس طرح مرد اور وہ مردوں کے دوش بدوش کام کرتی ہیں۔ چنانچہ ان کے ہاں شادی بیاہ کے طور طریق اور قاعدے بھی ہمارے ہاں کے قاعدوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ہمارے ہاں کا قاعدہ یہ ہے کہ دونوں طرف کے ماں باپ یا بڑے بوڑھے لڑکے لڑکی کے مزاجوں اور رشتوں کا اندازہ لگا لینے کے بعد لڑکے لڑکی کو حلقۂ عقد میں باندھ لیتے ہیں۔ مغربی قوموں میں اس کے برعکس لڑکا لڑکی خود ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور بڑے بوڑھوں کی رضامندی برائے نام ہی لی جاتی ہے۔

ان دونوں طریقوں میں سے کونسا اچھا یا برا ہے؟ اس پر میں یہاں کوئی بحث نہیں کرنی چاہتی۔ مگر میں اس کا ایک پہلو دکھانا چاہتی ہوں کہ شادی بیاہ کے اس ڈھنگ سے عورت کی نسوانیت (یا عورت پن) پر کیا اثر پڑتا ہے۔ یہ ڈھنگ اچھا ہے یا برا۔ اس کا فیصلہ تو کیجئے گا۔ آپ خود۔ میں تو ایک کام کی بات کہنی چاہتی ہوں جو میری سمجھ میں آئی ہے۔ لیجئے سنئے۔

انگریزی کے ایک اخبار میں ایک نوجوان عورت کا ایک خط چھپا ہے اس خط میں وہ عورت لکھتی ہے:۔

میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں کیا کروں۔ میں لڑکوں میں مقبول نہیں ہو سکی ہوں۔ میں شرمیلی بہت ہوں اور میری عادتیں بھی گھریلو ہیں۔"

شرمیلی اور گھریلو عادتیں والی اس لڑکی کو اس کی وجہ سے کیا نقصان پہنچ رہا ہے۔ ذرا اس کی تفصیل بھی اسی لڑکی کی زبانی سنئے وہ لکھتی ہے کہ:۔

میرا خیال ہے کہ اس شرمیلے پن کی وجہ سے مجھ میں وہ بات نہیں ہے جس کی طرف لڑکے کھنچتے ہیں۔ برائے خدا مجھے بتائیے کہ جو لڑکیاں مردوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں اور جن سے مرد اپنے جذبات سے مجبور ہو کر شادیاں کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان لڑکیوں میں ایسی کون سی خاص بات ہوتی ہے۔"

اس شرمیلی لڑکی کو یہ معلوم ہے کہ صرف حسن ہی سے مرد عورت کی طرف نہیں کھنچتا۔ چنانچہ وہ لکھتی ہے کہ:۔

اس قسم کی لڑکیاں (جن کی طرف مرد متوجہ ہوتے ہیں) سب ہی تو حسین اور خوبصورت نہیں ہوتیں میں شادی شدہ عورتوں کو دیکھا کرتی ہوں۔ ان میں سے بہت سی تو ایسی بھی ہوتی ہیں کہ حسین تو کجا ناک نقشے کی بھی درست نہیں ہوتیں۔"

گویا اس شرمیلی اور گھریلو عادتوں والی لڑکی کو یہ شکایت ہے کہ چونکہ مغربی قوموں میں شادی کی مارکیٹ میں بڑا زبردست مقابلہ ہے اور ہر لڑکی صحیح یا غلط طریقوں سے گاہکوں کو اپنے حسن کی دوکان کی طرف متوجہ کر لینے کے درپے ہیں۔ اس لئے ان لڑکیوں کو اس بازار میں کوئی ٹھکانا نہیں ملتا جو مختلف طریقوں سے مردوں کو پھانسنے کے فن میں طاق نہیں ہوتی ہیں۔

اب ہندوستانی بہنیں مجھے یہ بتائیں کہ آیا آپ کے نزدیک ایک لڑکی کا شرمیلا اور گھریلو عادتوں کا مالک ہونا اس کا ایک ایسا وصف ہے کہ اس وصف کی بنا پر وہ بہترین شریک زندگی ثابت ہو سکتی ہے یا ایک لڑکی کا شرمیلا اور گھریلو عادتوں کا مالک ہونا اس کے کردار کا ایک ایسا عیب ہے کہ اس عیب کی سزا میں اسے شوہر نہیں ملنا چاہیے۔

انگریزی میں چھپا ہوا جو خط میں نے اوپر درج کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مغربی ملکوں اور قوموں میں شرمیلی اور گھریلو عادتوں کی لڑکیوں کو آجکل شوہر ملنے ✕

✕ دشوار ہوگئے ہیں۔

کبھی آپ نے سوچا کہ ایسا کیوں ہے؟

مغربی قوموں میں یہ صورت حال پیدا ہو جانے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں لڑکے لڑکی کو شادی کے معاملے میں آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔ چونکہ عنفوان شباب میں انسان کی عقل خام ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر عقل و حکمت کی جگہ جذبات اور جوش کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے۔ جب مغربی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یہ دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل آزاد ہیں تو وہ اپنے معاملات کی باگ جذبات کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور شادی بیاہ کا رشتہ بھی جس کی بنیاد عقل اور سمجھ بوجھ سے کئے ہوئے انتخاب پر رکھی جانی چاہیے۔ اس اہم رشتے کی بنیاد بھی وہ جذبات ہی پر رکھ دیتے ہیں۔

اب غالباً آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ عقل کی رو سے جس لڑکی کو سب سے پہلے شوہر ملنا چاہیے۔ مغربی قوموں میں اسی کی شادی کیوں نہیں ہوتی۔

میں نے اپنے مضمون کی ابتدا میں یہ عرض کی تھی کہ میں لڑکے لڑکی کے آزادانہ طور پر شادی کرنے کے اس رواج کا صرف ایک پہلو پیش کروں گی جو مغربی قوموں میں رائج ہے۔ اور یہ دکھاؤں گی کہ اس رواج کا عورت کے عورت پن پر کیا اثر پڑتا ہے۔ میں نے اپنا پہلا وعدہ پورا کر دیا ہے یعنی میں نے اس رواج کا وہ پہلو پیش کر دیا ہے جس سے مغربی قوموں کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ مغربی قوموں کو اس رواج سے کیا نقصان پہونچ رہا ہے۔

جہاں تک عورت کی شرم و حیا اور اس کی گھریلو عادات کا تعلق ہے ہم ہندوستانیوں ہی کا نہیں بلکہ مغربی ملکوں کے سمجھداروں کا بھی خیال ہے کہ حیا عورت کا زیور ہے اور گھریلو عادات اس بات کی ضمانت ہیں کہ جو عورت ان عادات کی مالک ہے وہ بہترین شریک زندگی بن سکے گی۔

مگر چونکہ مغربی قوموں میں یہ رواج پڑ گیا ہے کہ لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو خود ہی پسند کر کے شادی کرتے ہیں۔ اور اس طرح دلہن اور دولہا کو پسند کرنے کا اختیار سمجھدار اور ثابت ملئے رکھنے والے بڑے بوڑھوں کے ہاتھوں سے نکل کر جذبات پرست اور عارضی حسن پر جان دینے والی نئی نسل کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ اس لئے مغربی قوموں میں ان عمدہ اصولوں کو بری طرح روندا جا رہا ہے۔ اور اس کی مثال آپ کو انگریزی اخبار کے خط سے مل ہی گئی ہے۔

اب آپ سمجھیں یہ قاعدہ ہے کہ جہاں جس چیز کی مانگ ہوتی ہے وہاں اسی چیز کی کثرت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب مغربی قوموں کی لڑکیوں نے دیکھا کہ شادی ہونے کیلئے ان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ حیا دار اور گھریلو عادات کی مالک ہوں بلکہ ان لڑکیوں کی زیادہ قدر ہے جو چاہے حیا دار ہوں یا نہ ہوں اور جن کے پاس چاہے حسن ہو یا نہ ہو مگر موجودہ دور کے تاجرانہ نوجوانوں کو اپنی طرف کھینچنے کے ہتھیاروں سے مسلح ہوں تو مغرب کی نسوانی دنیا کی ہوا پلٹنے لگی۔ اور آج یہ حالت ہے کہ شرمیلی اور گھریلو عادات والی لڑکیاں اس بات کی شاکی ہیں کہ انہیں کوئی نہیں پوچھتا۔ میں تو کہتی ہوں کہ جس بیچاری نے یہ خط [illegible]

بچوں کی دنیا

قلعہ نلدرگ

بچو! آج کی صحبت میں ہم تم کو قلعہ نلدرگ عثمان آباد دکن کے حالات بتلانا چاہتے ہیں:۔

ریاست حیدرآباد کے ضلع عثمان آباد میں نلدرگ ایک مشہور تاریخی قصبہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسے ہندوستان کے مشہور راجہ نل نے جن کی دمینتی یا دمن کے داستان عشق اب تک زبان زد عام ہے اپنے نام پر آباد کیا تھا "درگ" زبان ہندی میں قلعہ کو کہتے ہیں نلدرگ عرصہ دراز تک مختلف ہندو راجاؤں کے قبضہ میں رہنے کے بعد سلاطین بہمنیہ کے دور میں مسلمانوں کے زیر نگیں ہوا۔ نلدرگ میں ہندو راجاؤں اور مسلمان راجاؤں نے متعدد قلعے بنوائے۔ اسی طرح نلدرگ میں صرف ایک قلعہ نہیں بلکہ سات قلعے ایک دوسرے کو محصور کئے ہوئے ہیں موجودہ زمانہ میں ان تمام قلعوں کی حالت بالکل زار و نزار ہو رہی ہے۔

قصبہ نلدرگ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک ندی بورتی ہے اس کے پانی کے روکنے کیلئے مسلمانوں نے ایک بہت شاندار بند بنوایا ہے۔ قلعہ کے اندر ان کے عالیشان دروازے سے داخل ہونے کے بعد یہ سنگ بستہ بند ملتا ہے۔ جو ندی کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بنایا گیا ہے۔ اس بند کے وسط میں نیچے کی طرف جانے کے لئے ایک تنگ زینہ ہے جس سے نیچے اتر کر ایک چھوٹا سا خوشنما محل ملتا ہے جو عرف عوام میں "پانی محل" کے نام سے مشہور ہے۔

اس محل میں ایک دالان اور متعدد کمرے ہیں۔ دالان میں دوسری جانب کمانیں بنی ہوئی ہیں جن میں بیٹھ کر ندی کی سیر کی جاتی ہے۔ کیونکہ ندی کا پانی رکا ہوا ہے اس لئے محل کی دیواروں سے عجیب دلفریب انداز سے ٹکراتا ہے۔

جس وقت ندی میں طغیانی ہوتی ہے تو پانی اس محل کی چھت پر سے گذر کر آبشار کی صورت میں ندی کی دوسری جانب گرتا ہے۔ اور یہ سماں حقیقت میں قابل دید ہوتا ہے موسم برسات میں اس کا نظارہ اپنے گزشتہ صناعوں کی قابلیت کا عدیم النظیر ثبوت پیش کرتا ہے۔ محل کے اندر دیوار پر ایک منظوم فارسی کتبہ موجود ہے جو حسب ذیل ہے۔

از حضرت شاہ دیں پناہ منصور
شد میر محمد عماد دیں مامور
در بستن ایں شدہ بہ توفیق اللہ
سدے شدہ چنانکہ سد سکندر مشہور
از بہر دو چشم جہاں روشن
ہیگر دد و چشم دشمناں گردد کور
از دل کردم سوال تاریخ گفت
کایں سد بہ لطف شاہ ماند معمور

اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلعہ نلدرگ کی یہ خوشنما عمارت ۱۱۲۳ ہجری میں تعمیر ہوئی تھی۔

یہ کتبہ ڈھائی فٹ لمبا اور دو فٹ چوڑا ہے۔ اور سبز زمین طلائی حروف ہیں۔

جاپان سے ساز باز

نئی دہلی۔ ۱۱ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند کو یقین ہے کہ مسٹر سرت چندر بوس اور جاپانیوں کے درمیان ایسا تعلق قائم ہے کہ ان کو گرفتار کرنا ضروری ہوگیا۔ چنانچہ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ان کی نظر بندی کے احکام جاری کر دئے اور ان کو آج سہ پہر کو کلکتہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ سرت بابو کو اپنے مکان پر نظر بند رکھا گیا ہے۔

روحوں کو جنگ کی خبریں سنائیں

ٹوکیو۔ ۱۰ دسمبر کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ جاپان نے شنٹو لباس (جاپان کا قدیم مذہبی لباس) پہنکر اپنے بزرگوں کی روحوں کو جنگ کی خبریں سنائیں۔

پردۂ فلم

ستارۂ مریخ کا فلم

امریکہ کے فلم ساز جو اپنی جدت طرازیوں کیلئے مشہور ہیں ان کی تازہ جدت طرازی پر روشنی ڈالتے ہوئے امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ:۔

بعض ممتاز فلم سازوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ستارۂ مریخ کا ایک ایسا فلم بنایا جائے جس میں ستارہ مریخ کے متعلق جو دریافتات علم ہیئت نے کئے ہیں ان کو دکھلا دیا جائے۔ تاکہ پبلک کو زیادہ سے زیادہ مریخ کے متعلق معلومات حاصل ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے مختلف فسانہ نگاروں سے سائنٹفک تحقیقات کی روشنی میں افسانے لکھوائے جا رہے ہیں۔ اس فلم میں مریخ کی عجیب و غریب دنیا کے باشندوں کو پہلی مرتبہ ہماری دنیا سے روشناس کیا جائے گا اور مریخ کے ان پہاڑوں کو، اور آبادیوں کو دکھایا جائے گا جن کو سائنس کئی صدی کی جد و جہد کے بعد دریافت کر سکی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ امریکہ کے فلمسازوں کی تو یہ کیفیت ہے کہ وہ اس دنیا کے علاوہ دوسری دنیا کا فلم تیار کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ یہاں کے فلم ساز عوام کے بازاری مذاق کو تسلی دینے کے علاوہ کوئی نیا قدم اٹھانے کے لئے تیار ہی نہیں۔ اور ان کے نزدیک سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ کوئی فلم بس دو چار ہفتے چل جائے اور ان کی تجوری میں کسی نہ کسی طرح روپیہ آجائے۔

ہندوستان کی حالت تو یہ ہے کہ یہاں اگر دھارمک تصویریں بننی شروع ہوں گی تو ہر فلم کمپنی دھارمک ہی تصویر بنائیگی۔ اگر سنت اور سادھوؤں کی تصویروں کا سلسلہ بندھیگا تو ہر اسٹوڈیو میں ایک نہ ایک سنت تیار ہو رہا ہوگا۔ اگر مذاقیہ تصاویر کی طرف توجہ ہوگی تو تقریباً ہر فلم میں ایک آدھ مسخرا ناچتا ہوا دکھائی دیگا۔ اگر سوشل تصاویر کا دور چلے گا تو ہر اسٹوڈیو سے سوشل ہی سوشل تصاویر نکلنی شروع ہو جائینگی۔ غرضکہ یہاں تقلید اور نقالی کے سوا جدت کا ذرہ برابر نام نہیں۔ اس کے برخلاف امریکہ کی حالت یہ ہے کہ وہاں سینکڑوں آدمیوں کا محض یہی کام ہے کہ وہ الوکھی فلموں کا موضوع تلاش کر کے فلمسازوں کو بتائیں اور اس کے لئے ان مفکروں کو ہزاروں ڈالر ماہانہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی جد و جہد کا یہ نتیجہ ہے کہ کبھی تو امریکہ کنگ کانگ، جیسی تصویر تیار کرتا ہے۔ کبھی "الوئیر بیل" جیسی عجیب و غریب تصویر تیار کر کے دنیا کو حیرت میں ڈالدیتا ہے اور کبھی امریکہ کے مفکر دنیا کی معلومات میں اضافہ کرنے کی غرض سے ستارۂ مریخ تک پرواز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جرمنی اور جاپان کے معاہدہ کی شرطیں

روم ۱۲ دسمبر۔ اٹلی جرمنی اور جاپان میں جو جنگی معاہدہ ہوا ہے اسکی تین بڑی بڑی شرطیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ اٹلی۔ جرمنی اور جاپان مشترکہ جنگ لڑیں گے۔ جو ان پر ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے ٹھونسی گئی ہے۔

۲۔ جاپان جرمنی اور اٹلی یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ پورے باہمی معاہدہ کے بغیر امریکہ برطانیہ سے کسی قسم کی صلح یا امن نہیں کرینگے۔

۳۔ جاپان جرمنی اور اٹلی لڑائی کے فتحیاب خاتمہ کے بعد بھی اتحاد ثلاثہ کے مطابق ایک نئے منصفانہ نظام کی تکمیل کیلئے باہمی قریبی تعاون جاری رکھیں گے۔

اقوال زریں

محبت اور وفا کا پتہ کام سے چلتاہے نہ کہ زبانی باتوں سے

محبت وفا کی جویاہے اور وفا استقلال کی۔

جب محبت میں بدگمانی قدم رکھتی ہے تو محبت رخصت ہو جاتی ہے۔

محبت کرنا اور ساتھ ساتھ عقل و ہوش سے کام لینا دو متضاد چیزیں ہیں۔

انسان محبت کا بھوکا ہے نہ کہ عبادت کا۔

محبت خدا کا عکس ہے...... بلکہ محبت خود خدا ہے۔

بڑے آدمیوں کی تعمیر غلطیوں سے ہوتی ہے (شکسپیر)

وہ لوگ بہت کم ترقی کرتے ہیں جن کے سامنے نقل کرنے کے واسطے صرف اپنا ہی نمونہ ہوتاہے۔ (سمتھ)

اگر چاہتے ہو کہ محبت کئے جاؤ تو خود کو دلنواز بناؤ (اوڈر)

جتنا کام مشکل ہوگا اتنا ہی اس کا انجام سزاوار عظمت ہوگا۔ ماہر ملاح طوفان سے مشہور ہوتے ہیں۔ (شکسپیر)

موج تبسم

بیوی۔ میاں میں نے رات ایک بہت اچھا خواب دیکھا ہے

شوہر۔ کیا دیکھا "

بیوی۔ میں نے دیکھا کہ تم مجھے سو روپیہ دے رہے ہو۔ اور یہ کہہ رہے ہو کہ اس کی ساڑھیاں خرید لاؤ"

شوہر۔ خواب کا کیا اعتبار خواب ہمیشہ جھوٹے ہوتے ہیں

آقا۔ "میں تم سے تنگ آگیا ہوں۔ ذرا کمرہ کی حالت تو دیکھو کرسیوں پر کس قدر گرد جم گئی ہے۔ آخر اس کا سبب؟

ملازم۔ حضور کئی دن سے ان کرسیوں پر کوئی بیٹھا نہیں ہے اس لئے گرد ہے۔"

پہلی سہیلی۔ تمہارے کڑوں کی جوڑی خوبصورت ہے۔ کتنے میں بنوائے ہیں۔"

دوسری سہیلی۔ "کچھ نہیں سستے ہی ہیں۔ صرف دو مرتبہ روکر اور ایک مرتبہ بیہوش ہوکر بنوائے ہیں۔

ایک خاتون موٹر چلا رہی تھیں۔ ایک پیدل شخص موٹر سے ٹکراکر گر پڑا۔ مگر چوٹ نہ آئی۔ اس پر خاتون نے جھلاکر کہا۔ تم نہایت بے احتیاطی سے راستہ چلتے ہو۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ موٹر سے ٹکر لگتی۔ میں کوئی نئی موٹر چلانے والی نہیں ہوں۔ پچھلے چار سال سے موٹر چلا رہی ہوں۔

راہ گیر۔ "مگر بیگم صاحبہ میں راستہ چلنے میں آپ سے کہیں زیادہ تجربہ کار ہوں۔ آپ تو چار سال سے موٹر چلانے کی مشق کر رہی ہیں۔ اور میں برابر گذشتہ پچاس سال سے پیدل چل رہا ہوں۔ اسلئے غلطی آپ ہی کی ہے۔

دلچسپ معلومات

جاپان نے پہلے پہل ۱۸۵۸ء میں یورپین ممالک سے تجارتی معاہدہ کرکے ۱۸۶۷ء سے اپنی بندرگاہوں کو ان کے لئے کھول دیا۔

ہوا ۲۰۰ مکعب فٹ میں ۱۷ پونڈ ہوتی ہے۔

قسطنطنیہ سے بغداد ۱۵۰۰ میل اور خلیج فارس سے ۱۸۵۰ میل ہے۔

کابل کا حربی کارخانہ بیس ہزار کارتوس اور پندرہ بندوقیں ہر روز تیار کرتا ہے۔ ان کے علاوہ ہر ہفتہ دو توپیں بھی ڈھالتاہے۔

سمندر کی زیادہ سے زیادہ گہرائی ۳۲۰۰۰ فٹ جزائر فلپائن (بحر الکاہل) اور گوآم کے مابین ہے۔

زار کا لقب پہلے پہل ایوان چہارم نے ۱۵۴۷ء میں اختیار کیا تھا۔

جزائر غرب الہندیہ در جزائر ٹرینیڈاڈ ہس کے سینٹ ٹامس گرجا میں ایک مشہور سیڑھی ہے جس کے ۹۹ زینے ہیں، اس سیڑھی سے متعلق یہ روایت عام ہے کہ جو کوئی کنوارا اسپر چڑھا عمر بھر اس کی شادی نہ ہوسکی۔ اس لئے کنوارے اس سیڑھی پر چڑھتے نہیں بلکہ اس سے اترنے کا کام لیتے ہیں۔

افسانہ

دھوکہ

ایک لاجواب روسی افسانہ کا آزاد ترجمہ

روسی لٹریچر میں افسانہ کو بہت بڑا درجہ حاصل ہے کیونکہ روس میں افسانوں ہی کے ذریعہ انقلاب کی لہر دوڑائی گئی تھی۔ ذیل کا افسانہ روسی لٹریچر کا ایک نایاب اور دلچسپ نمونہ ہے جسے اُردو کا جامہ پہناکر ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ اسمیں ایک ہوس پرست انسان کو بڑی خوبی کے ساتھ بے نقاب کیا گیا ہے۔

"یوں آپ کو پتہ نہیں چلے گا کہ آپ نے کیا جرم کیاہے۔ جب میں بچے کو آپ کی بیوی کے سامنے لیجاکر رکھ دوں گی اور ان سے سب حال کہدوں گی اس وقت سب خبر ہو جائیگی"

نوجوان عورت کی آواز میں غصے کی سختی" اور دھمکی کا زور تھا۔ مرد نے گھبراکر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

وہ دونوں گلی کی ایک چھوت میں کھڑے تھے۔ عورت نے مرد کے کوٹ کا دامن مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں تھام رکھا تھا وہ بولی۔ "یہ بھی آپ نے کسی اور کو سمجھا ہوگا۔ وہ اور ہوں گی جو آپکے بہلانے پھسلانے سے اپنی عزت آپ کو دے بیٹھیں اور خود جنم بھر آپ کی کرنی کا پھل بھگتا کریں۔"

مرد نے کپکپاتے ہوئے ہاتھ سے اپنی پیشانی کا پسینہ پونچھا۔ وہ بولا "تو میں.... بھئی... میں بھلا"

عورت دبی آواز میں مگر جوش اور زور سے بولتی رہی۔ اس طرح جیسے وہ مرد کی اس لڑکھڑاتی ہوئی گفتگو کو آگے چلنے دینے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو عدالت میں بلواؤں گی اور وہاں پہلے تو میں آپ کی گھروالی سے سب حال کہوں گی۔"

مرد نے اٹک اٹک کر پوچھا "تو.... تم چاہتی کیا ہو"

غالباً عورت کے دل میں مخالف کے اس طرح ہتھیار ڈالنے سے خوشی کی ایک زبردست لہر اٹھی کیونکہ اس کے ہونٹ آپ ہی آپ مسکراہٹ سے کھلنے کو ہوئے۔

مگر اس نے مصنوعی غصے سے اس مسکراہٹ کو روک لیا۔ اور پہلے ہی کی طرح کڑے لہجے میں بولی۔ "اگر آپ اپنی عزت رکھنی چاہتے ہیں تو بینک میں میرے نام دو ہزار روپیہ جمع کرادیں۔"

مرد نے اطمینان کا سانس لیا جیسے ایک بھاری بوجھ سر سے اترا۔ اس کی نظر اپنے کوٹ کے دامن کی طرف گئی۔ عورت کی مضبوط گرفت سے شکنیں نمودار ہوگئی تھیں۔

اس نے بیت سے زمین کو کریدتے ہوئے کہا۔ بھلا یہ عورت نے ایک طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ میں یہ نہیں جانتی۔ روپیہ بینک میں جلدی جمع کرادیجئے۔ ورنہ اس سپولئے کو لاکر آپ کے ہاں پھینک جاؤنگی۔ ہاں۔"

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ مرد نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا جیسے سوچتا ہے کہ کہیں یہ سب کچھ میرا واہمہ تو نہیں تھا۔ اس کی نظر اپنے کوٹ کی شکنوں پر پڑی۔ پرانی خادمہ اگویا کی گرفت کے نشانات سلوٹوں اور شکنوں کی صورت میں دامن پر موجود تھے۔ وہ انہیں دیکھتا رہ گیا۔

پونے دس کا وقت تھا۔ میگنوف" صاحب" سینما دیکھکر چاندنی رات میں سیٹی بجاتے ہوئے اپنے بنگلے کی طرف جارہے تھے۔ چاندنی کا لطف اٹھانے کے لئے انہوں نے موٹر سے گھر آنے کی بجائے پیدل آنے کا فیصلہ کیا تھا۔

بنگلے میں سب سو چکے تھے۔ میگنوف" صاحب" اپنے کمرہ میں پہونچکر کپڑے اتارنے سے پہلے ذرا آرام لینے کیلئے کوچ پر بیٹھ گئے۔ داہاں ہاتھ کوچ پر رکھا تو انہوں نے محسوس کیا کمبل کی وضع کا جو کپڑا کوچ پر پڑا ہے۔ اس کے نیچے کوئی نرم نرم اور گدگدی سی چیز ہے۔ انہوں نے کمبل اٹھاکر دیکھا تو "ہائیں" کہکر اچھل کر کوچ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جیسے ان کے سامنے کوئی سانپ اپنا پھن اٹھائے کھڑا ہے۔

انہوں نے گھبراکر ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی دیکھتا تو نہیں اور فوراً اٹھکر کمرے کے کواڑ بند کئے اور دروازے کا سیاہ پردہ کھینچ دیا کہ کوئی شیشوں میں سے نہ دیکھ لے۔

ان کی حرکات و سکنات سے یہ معلوم ہوتا تھا گویا وہ کسی کو قتل کرتے ہوئے خون سے رنگے ہوئے ہاتھوں سمیٹ پکڑے گئے ہیں۔ صاف اور ہموار فرش پر ان کے قدم اس طرح بھٹکے بھٹکے اور ڈگمگاتے سے اٹھ رہے تھے۔ گویا فرش پر گڑھے ہی گڑھے ہیں۔ اور پتھر ہی پتھر بکھرے پڑے ہیں۔

جس چیز کو دیکھکر" صاحب" کی یہ حالت ہوئی تھی وہ ایک مختصر سے پوتڑے میں لپٹی ہوئی بے خبری کی نیند سو رہی تھی۔

میگنوف نے پھٹے پھٹے دیدوں سے اس کی طرف دیکھا اور مٹھائیاں بھینچکر دانت پیستے ہوئے کہا۔ کم بخت آخر کو وہ مردار گنویا اس بچے کو یہاں ڈال ہی گئی۔"

پھر انہوں نے غصے سے تھرا کر ایک بل کھایا اور خود سے پرغیض لہجے میں کہا۔" ایک ہفتہ ہوگیا۔ ابھی تک روپیہ بینک میں جمع نہ کرایا۔"

"صاحب" سوتے ہوئے بچے سے کئی قدم دور ہی کھڑے رہے گویا پاس جاتے ہی وہ انہیں کاٹ کھائے گا۔

"اب کیا ہوگا" ــــ وہ سوچ رہے تھے۔ آج تک کسی معاملے میں اس قسم کی الجھن پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اب کیا ہوگا۔ بیوی الگ روٹھ جائے گی۔ دفتر میں الگ پوزیشن دو کوڑی کی ہوجائے گی۔ ماتحت کہیں گے۔ لو جناب دیکھا۔ یہ ہیں ہمارے افسران کے لچھن! دوست احباب۔ افسران بیوی۔ نوکر چاکر، ابھی "تک تو سب سے میرے کرتوت چھپے رہے۔ چھپ چھپاکر ادھر ادھر سے کام نکلتا رہا دے دلاکر منہ بند کر دیا جاتا تھا۔ مگر اب تو ایسا پردہ اٹھے گا کہ مجھے منہ دکھانے کو جگہ نہ رہے گی۔"

دفعتاً وہ اپنے ان خیالات سے چونکے ــــ جو کچھ کرنا ہے جلد کرنا چاہیئے۔ اگر بچہ جاگ اٹھا تو رو رو کر سب بھید کھول دیگا۔"

انھوں نے آہستہ سے بچے کو اس کے پوتڑے اور کمبل کے ٹکڑے سمیت اٹھالیا۔ بچہ کلبلایا۔ مگر فوراً ہی پھر چین سے سو رہا۔

سنسان سڑک پر میگنوف" صاحب" بچے کو اپنے ہاتھوں پر لئے چلے جارہے تھے۔ وہ سوچ رہے تھے۔ کیسی عجیب مصیبت آن پڑی ہے مجھ پر! یہ ہوتا ہے کمینوں کو منہ لگانے کا انجام...... اگر کوئی جان پہچان کا آدمی مل جائے اور معلوم کرلے کہ میری گود میں کیا ہے۔ تو کیسی مٹی خراب ہو۔ وہ تو خیر گذری کہ میری بیوی سو رہی تھی۔ ورنہ ــــ"

دفعتاً ایک خیال بجلی کی تیزی سے ان کے دماغ میں پیدا ہوا۔ اس وبال کو کسی گڑھے وڑھے میں کیوں نہ پھینک دوں قصہ ختم ہو جائے گا۔"

مگر پھر انہوں نے سوچا ــ "کیا اس طرح وہ نابکار میرا پیچھا چھوڑ دے گی۔ ہرگز نہیں..... تو پھر اب کیا کردوں؟ انھوں نے گھبراکر خود سے سوال کیا۔ "بس جی میں اس وبال کو پھینکے دیتا ہوں۔ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ میں صاف مکر جاؤں تو کوئی میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ میں ایک ذی حیثیت آدمی ہوں۔ افسرانہ پوزیشن رکھتا ہوں۔"

مگر دفعتاً میگنوف" صاحب" کے دل میں بچے کے لئے جذبۂ رحم پیدا ہوگیا۔ انہوں نے سوچا۔ یہ تو میرا انتہائی کمینہ پن ہوگا۔ بھلا اس سے بڑھکر کمینہ پن اور کیا ہو سکتا ہے کہ میں ایک بیگناہ معصوم بچے سے ایک عورت کی تکلیف دہ حرکت کا بدلہ لوں۔ اس کے دنیا میں لانے کا ذمہ دار یا تو میں ہوں یا وہ عورت۔ اس بچے کا اس میں کیا قصور ہے۔ ہم سب مرد عورت کتنے لچے اور بدمعاش ہیں۔ ہم اپنی لذت پرستی اور ہوس کا ڈنڈ ہمیشہ کمزوروں اور بے گناہوں سے وصول کرتے ہیں۔ میگنوف" صاحب" نے بچے کو بغل میں دبا لیا اور چل پڑے۔ وہ سوچ رہے تھے ــ اگر میں ایک سچا اور

الماند اسا آدمی ہوتا تو فوراً اپنی بیوی کے پاس جاکر یہ بچے کو اس کے سامنے رکھدیتا۔ اور ہاتھ جوڑ کر اس سے کہتا مجھے معاف کر دو۔ میں نے گناہ کیا ہے۔ مجھ میں اس معصوم کو برباد کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ہمارے آگے کوئی بچہ نہیں ہے ہم اس کو گود لے لینے کے بہانے سے اپنے پاس ہی کیوں نہ رکھ لیں۔"

میگنوف نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ "ہاں مجھے یہی کرنا چاہیئے۔"

ان کے قدم بنگلے کی طرف تیز تیز اٹھنے لگے۔

میگنوف کی بیوی نے جگائے جانے سے فوراً آنکھیں کھولدیں اور بستر سے اٹھنے لگی۔ دفعتاً وہ سلیپر میں پاؤں ڈالتے ڈالتے رک گئی۔ "یہ کیا"، اس کے منہ سے نکلا۔

میگنوف خاموش کھڑے رہے۔

"یہ کس کا بچہ ہے"! بیوی نے پوچھا۔

میگنوف نے بچے کو اس کی گود میں رکھدیا اور جواب دئے بغیر رونا شروع کر دیا۔

بیوی نے حیرت سے اس کے منہ کی طرف دیکھا۔

میگنوف نے، روتے روتے کہا "پہلے میری بات سن لو میں ....،، میگنوف کی بیوی بچے کو پلنگ پہ رکھ کر حیرت سے کھڑی ہوگئی اور شوہر کا ہاتھ تھام کر بولی۔ کیا بات ہے؟ آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟"

میں ....،، میگنوف نے کہا۔ میں گنہگار ہوں۔ یہ میرا بچہ ہے۔ تمہیں یاد ہے وہ نوکرانی ..... وہ، گویا ہچکی پڑتی ہے وہ آگے کچھ نہ کہہ سکے۔

شرم اور بیوی کے غصے کے خوف کے مارے ان کی زبان بند ہوگئی۔ اور وہ بیوی کے کمرے سے نکل کر اپنے م

ہٹلر کی تقریر

(لندن ۱۱ دسمبر) جب ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کی تو جاپانی اور اطالوی سفیر کے علاوہ یورپ کے بہت سے ملکوں کے سفیر اور فلسطین کے مفتی اعظم وہاں موجود تھے فیلڈ مارشل گوئرنگ نے پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کیا۔ ہر ہٹلر نے ایک بجے کے قریب ہندوستانی وقت کے مطابق ۵ بجے شام) تقریر کرتے ہوئے کہا۔ تاریخی واقعات کا ایک سال گذر چکا ہے۔ اور اب جو سال ہمارے سامنے ہے اس میں ہمیں بہت بڑے فیصلہ پر عمل کرنا ہے۔ میری رہنمائی میں جرمن قوم ایک شاندار فرض کا سامنا کر رہی ہے جو خدا نے اسے سونپا ہے۔ شروع سے ہی یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ لڑائی کو آخری نتیجہ تک پہونچانا ہوگا۔ ہم صرف اپنے لئے نہیں لڑ رہے ہیں بلکہ سارے یورپین براعظم کیلئے لڑ رہے ہیں۔ میرا یہ پکا عزم ہے کہ یورپ کا جو محاذ میں نے تیار کیا ہے اسے اتنا مضبوط بنا دوں کہ کوئی دشمن اسے نہ توڑ سکے۔

روس کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ اگر جرمن روس کے خلاف کھڑے نہ ہوتے تو ایک طوفان اٹھتا۔ جو یورپ کو ہمیشہ کے لئے اپنے دامن میں سمیٹ لیتا۔ میں ایسے زمانہ میں جرمن قوم کی رہنمائی کا ذمہ دار ہوں جبکہ نہ صرف جرمنی بلکہ یورپ اور ساری دنیا کی تاریخ کا فیصلہ ہوگا۔ روسیوں نے یہ سمجھا کہ وسطی یورپ پر حکومت کرنے کے لئے ۱۹۴۱ء سب سے موزوں سال ہے۔

روس کے نقصان کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ یکم دسمبر تک روس میں ۳۸ لاکھ ۶ ہزار ۸۶۵ قیدی بنائے جا چکے ہیں یا پکڑے جا چکے ہیں۔ روس میں جرمنی کے ۱۶۲۳۱۴ آدمی ہلاک ہوئے۔ ۳۳۳۴۰ لاپتہ ہیں اور ۵۷۱۷۶۷ زخمی ہوئے۔

امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ میرے اور پریذیڈنٹ روزولٹ کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ میں نے لاکھوں کی تعداد میں عام انسانوں کے ساتھ زندگی کے تجربے کئے ہیں۔ اور پریذیڈنٹ روزولٹ صرف X

X بالائی طبقہ کے دس ہزار لوگوں کی زندگی میں شریک ہیں مگر ہم دونوں کے درمیان ایک بات یکساں ہے۔ دونوں ایسی حکومتوں کے سردار ہیں جنہیں اپنی بربادی کے لئے جمہوریت کا مشکور ہونا چاہیئے۔ اس میں کچھ بھی شبہ نہیں کہ امن کی حالت میں پریذیڈنٹ روزولٹ کی اقتصادی پالیسی تباہی کا سبب بن جاتی۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے یورپ کے معاملوں میں دخل دیا۔ حالانکہ وہ انہیں نہیں سمجھتے کہ انہیں یورپ کے معاملوں میں دخل دینے کا اس سے زیادہ کیا حق ہے جیسا کہ جرمنی کو امریکہ کے معاملوں میں دخل دینے کا حق ہے۔

محوری فوجی معاہدہ

آگے چلکر ہٹلر نے اعلان کیا کہ آج جرمنی اٹلی اور جاپان نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں کہ تینوں ملکر لڑائی جاری رکھیں گے۔ جبتک کہ فتح حاصل نہ ہو جائے گی۔ لڑائی ختم ہونے پر تینوں طاقتیں نیا نظام بنانے کیلئے ملکر کام کرینگی

مسولینی کی تقریر

[illegible]

وینزیہ محل سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اٹلی کی تاریخ میں آج کا دن ایک اور تاریخی فیصلہ کا دن ہے اٹلی اور جرمنی امریکہ کے خلاف پہلے سے کہیں زیادہ متحد ہیں اور میں توکہتا ہوں کہ جاپانیوں کے ساتھ مل کر لڑنا

ایک فخر کی بات ہے۔ نہ محوری طاقتیں اور نہ ہی جاپانی لڑائی میں توسیع چاہتے ہیں۔ یہ صرف ایک ہی آدمی چاہتا ہے۔ مسولینی نے آخر میں کہا کہ اطالوی مرد اور عورت اہم ضرور جانیں گے۔

ھا کمرے کی طرف چل پڑے۔ جب تک بیوی مجھے خود نہیں بلائے گی میں وہیں پڑا رہوں گا۔"

وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی کو تھے کہ ان کا نوکر پریشان باہر آتے ہوئے، ان سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ وہ فوراً پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوگیا۔ آقا کو راستہ دینے کے لئے اور پھر ان کے پیچھے پیچھے کمرے میں آ گیا۔ باہر جانے کی بجائے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتا ہے، مگر کہتے جھجک رہا ہے۔ آخر تڑ بڑاتے ہوئے بولا۔ صاحب میں عجیب پریشانی میں ہوں ابھی ایک دوسرے کوارٹر کی ایک عورت اکسینیا میرے پاس آئی تھی۔ آپ کے آنے سے پہلے اس نے بیوقوفی سے اپنے بچے کو یہاں آپ کے کمرے میں لٹا دیا۔ گدھی کہیں کی! پھر دیکھا تو وہ بچہ ندارد۔"

میگنوف نے حیرت سے پوچھا "کیا"؟

"صاحب"، کے اس طرح بوکھلانے پر مول گھبرا سا گیا۔ اپنا سر کھجاتے ہوئے بولا صاحب کیا کروں۔ آپ جانتے ہیں کہ نہیں۔ بغیر..... آپ جانتے ہیں کہ بغیر عورت ....."

یہ کہتے ہوئے اس نے دیکھا کہ آقا کی آنکھوں سے غصہ اور حیرت ٹپکی پڑتی ہے۔ وہ ایک مجرم کی طرح کہنے لگا۔ میں جانتا ہوں کہ حضور یہ گناہ ہے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ..... کیا کیا جائے حضور..... مجھے پتہ ہے۔ کہ آپ نے کسی غیر عورت کے بنگلے میں آنے کی ممانعت کر رکھی ہے مگر جب اکنویا یہاں نوکر تھی تو مجھے باہر کی کسی عورت کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اگر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ...... اکنویا جب یہاں تھی تو کبھی ایسی گڑبڑ نہیں ہوئی۔

میگنوف نے کڑک کر کہا۔ "باہر نکل جا یہاں سے بدمعاش۔" اور اب وہ ہنس کر اپنی جگہ سے اٹھے۔ اور ہنستے ہوئے اپنی بیوی کے کمرہ میں داخل ہوئے۔

انہوں نے دیکھا کہ بیوی حیرت اور غصے کی نظروں سے بچے کو دیکھ رہی ہے۔ "میگنوف" صاحب نے مسکرا کر بیوی سے کہا۔ بس کھا گئیں دھوکہ۔ ارے یہ میرا بچہ وچہ نہیں ہے۔ بابا۔ یہ تو ایک دوسرے کوارٹر کے سائیس کا بچہ ہے۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ لے بھئی پریموں لے دے آ۔"

لندن۔ ۱۴ دسمبر۔ بادشاہ نے اپنا ۴۶ واں یوم [illegible]

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بکھرایاں ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۵

بعدالت مال تحصیلدار صاحب مقام بکھرایاں ضلع کانپور

راج اندر کمار — مدعی

بنام ظہور خاں — مدعا علیہ

بنام ظہور خاں ولد مجید خاں قوم مسلمان ساکن بستیا پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت باقی لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بکھرایاں ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۴۵

بعدالت مال مقام بکھرایاں ضلع کانپور

لالہ کندن — مدعی

سندر گر — مدعا علیہ

بنام سندر گر ولد گیان اندر گر قوم گوسائیں ساکن دیوان پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت باقی لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

نیویارک۔ ۱۲ دسمبر۔ کیوبائی شیف سے ایک تار ملا ہے کہ ایک روسی افسر نے بیان کیا کہ جرمنی کی طرف سے روس کیساتھ صلح کا شوشہ چھوڑا گیا تھا۔ لیکن روس جرمنی کے ساتھ امریکہ اور برطانیہ سے مل کر ہی صلح کر سکتا ہے۔

روسیوں نے سات شہر واپس لے لئے

لندن ۱۳ دسمبر روس کے ایک سرکاری بیان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ماسکو کے مورچہ پر روسیوں کو بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے روسیوں نے اس علاقہ میں سات شہروں پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں راچیف، سولنوگورسک کریٹرا، سٹالنوگورسک، ڈنکو اور یپگیہ لوت بھی شامل ہیں شہر کلن کو گھیر لیا گیا ہے یہاں ۱۷ نومبر سے حملہ شروع ہوا تھا ۶ دسمبر کو دشمن کو پیچھا ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس دوران میں ۸۰ لاکھ جرمن مارے گئے ۳۵۰۰ گاڑیاں اور ۱۰۰ توپیں اور مشین گنیں اور دوسرا سامان جنگ برباد کر دیا گیا۔

شیلانگ ۱۳ دسمبر۔ آج سر محمد سعد اللہ کی کیبنٹ نے استعفےٰ دے دیا۔

گوام اور مڈوے پر جاپان کا قبضہ

واشنگٹن ۱۲ دسمبر۔ واشنگٹن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گوام اور مڈوے کے ٹاپو پر اسوقت جاپانیوں کا قبضہ ہے۔

سمندری محکمہ کا بیان ہے کہ ان دونوں ٹاپوؤں میں دشمن نے ایک ہزار مزدور پکڑ لئے ہیں۔

دیک کا ٹاپو جو کہ ہونولولو سے پچھم میں ۲۴۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے ابھی تک دشمن کا مقابلہ کر رہا ہے۔

نازی کمانڈر برخاست کر دیا گیا

واشنگٹن ۱۲ دسمبر "نیویارک ٹائمز" کو کیوبائی شیف سے خبر ملی ہے کہ ماسکو کے مورچے کے نازی کمانڈر جنرل فان بوک کو علٰحدہ کر دیا گیا ہے۔

سرت بابو کو صفائی پیش کرنیکا موقع دیا جائے

کلکتہ ۱۲ دسمبر مولانا ابوالکلام آزاد صدر انڈین نیشنل کانگریس نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ کل شام کو مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ مسٹر سرت چندر بوس کو اچانک نظر بند کر دیا گیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ حکومت ہند نے کن باتوں کا لحاظ رکھکر یہ اچانک اور پر اسرار قدم اٹھایا ہے اگر ان کے خلاف الزام ثابت کرنے کیلئے حکومت کے پاس کوئی شہادت موجود ہے تو اسے عوام کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ ورنہ عوام کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہونگی اور کوئی حکومت کے فعل کو جائز نہیں کہیگا۔

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ مسٹر سرت چندر بوس کو آج صبح سنٹرل جیل علی پور پہنچا دیا گیا۔ کل سے آپ اپنے مکان میں نظر بند تھے۔

تازہ ضروری خبریں

شیلانگ۔ ۱۳ دسمبر۔ آج آسام اسمبلی میں سر سعد اللہ کی وزارت کے خلاف مسٹر نابا کمار دت نے عدم اعتماد کی تحریک پیش کی اور وہ بلا مخالفت پاس ہوگئی۔

واشنگٹن۔ ۱۳ دسمبر۔ امریکہ نے ان تمام فرانسیسی جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے جو امریکی بندرگاہ ہوں میں موجود ہے

لندن کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کو جو بھاری سمندری نقصان پہونچا ہے اسکی وجہ سے جاپانیوں کو بڑے پیمانہ پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا ہے اس کے علاوہ انہوں نے کوٹا بھارو اور وکٹوریہ پوائنٹ کے ہوائی اڈوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے جس سے ان کے لئے اور زیادہ سہولت پیدا ہوگئی ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۷ دسمبر۔ امریکن کانگریس نے پریذیڈنٹ روزولٹ کو لڑائی کے متعلق وسیع اختیارات دیدیئے ہیں جن کی رو سے وہ حکومت کے نظم و نسق میں جو تبدیلی چاہے کرسکتے ہیں۔

سنگاپور۔ ۱۷ دسمبر ملایا پر حملہ کرنے والی جاپانی فوجیں کرنسی نوٹ پھینک رہی ہیں جو جاپان میں اسی مقصد سے چھاپے گئے ہیں پولیس نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ ان نوٹوں کی کوئی قیمت نہیں ہے اور انہیں نہ لیا جائے۔ جن لوگوں کے پاس یہ نوٹ برآمد ہوں گے انہیں دشمن کا ایجنٹ سمجھا جائیگا

لندن ۱۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت ایران کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے جس کی رو سے برطانیہ کو ایران کے تمام سلسلہ رسل و رسائل اور فوجی ٹھکانے استعمال کرنا اور ایران میں فوج رکھنے کا اختیار دیدیا ہے حکومت برطانیہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ایران کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیگی۔ اور لڑائی ختم ہونے کے بعد ایران سے اپنی فوجیں واپس بلالے گی۔

لندن۔ ۱۶ دسمبر۔ پارلیمنٹ میں "پرنس آف ویلز" "ریپلز" اور "سڈنی" کے ڈوبنے کے متعلق سوالات کیے گئے لیکن حکومت کی طرف سے مزید روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا گیا۔

تازہ ضروری خبریں

سنگاپور۔ ۱۶ دسمبر اور جنوبی حملہ ہونے کے بعد سے لوگوں نے آپ سے آپ کلکتہ خالی کرنا شروع کر دیا ہے ہاوڑہ اور سیالدہ اسٹیشنوں پر جانیوالی ٹرین مسافروں سے کھچاکھچ بھری ہوتی ہے۔ لیکن پبلک میں کوئی خوف و ہراس نہیں ہے۔ حکام مدافعت کے ضروری انتظامات کر رہے ہیں۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ کا کام کرنیوالے والنٹیروں کی جلد جلد بھرتی ہو رہی ہے۔ کلکتہ کے لئے تقریباً ۶۰ ہزار والنٹیر بھرتی کئے جائیں گے۔

کلکتہ۔ ۱۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اب بنگال کی وزارت مندرجہ ذیل تو وزیروں پر مشتمل ہو گی۔

مسٹر اے کے فضل الحق۔ نواب بہادر آف ڈھاکہ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی۔ مسٹر سنتوش کمار باسو۔ خان بہادر ایم عبدالحکیم۔ مسٹر پی این بنرجی۔ خان بہادر ہاشم علی خاں۔ سر شمس الدین احمد اور مسٹر اوپیندر ناتھ

قاہرہ۔ ۱۵ دسمبر۔ قاہرہ کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ گہرے بادلوں اور بارش سے موسم خراب ہونے کے باوجود برطانی فوجیں گزالا کے کچھ پیچھی علاقہ سے اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

وشی۔ ۱۵ دسمبر۔ حکام جرمنی نے مقبوضہ فرانس کے ایک سو یہودیوں کو جو کہ کمیونسٹ اور انارکسٹ بتلائے جاتے ہیں گولے سے اڑانے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ مقبوضہ فرانس کے یہودیوں کو دس کھرب فرنک جرمانہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم کے متعلق حکومت فرانس نے ایک حکم شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جرمن حکام نے انتقام لینے کے لئے جو نیا حکم جاری کیا ہے اس سے حکومت فرانس کے جذبات کو زبردست ٹھیس لگی۔

لندن۔ ۱۴ لڑائی چھڑنے کے وقت جاپان کے سمندری بیڑہ کی کیا طاقت تھی۔ اس کے بارے میں جو خبر ملی ہے وہ یہ ہے کہ جاپان کا پہلا اور دوسرا بیڑہ دس بڑے جنگی جہازوں۔ ہوائی جہاز لے جانے والے ۹ جہازوں ۳۸ کروزروں ۱۲۶ حملہ آور جہازوں اور ۸۶ ڈبکنی کشتیوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ اتری سمندر میں ایک چھوٹا سا بیڑہ ہے جس میں چند حملہ آور جہاز شامل ہیں۔ کچھ جہاز جاپانی ٹاپوؤں میں ہیں۔ جاپان کے پاس کوئی الگ ہوائی فوج نہیں ہے۔ اور اس کی سمندری ہوائی فوج ۱۵۰۰ ہوائی جہازوں پر مشتمل ہے۔

لندن۔ ۱۵ دسمبر ماسکو کے تمام مورچوں پر روسیوں کو فتح ہو رہی ہے روسی فوجیں ازوف سمندر کے کنارے بڑھ رہی ہیں۔ جنوب ماسکو میں ان کا رخ اوریل کی طرف ہے جرمن کالنن سے ہی ہیٹ رہے ہیں کلنن کے علاقہ میں انہیں بہت نقصان پہونچا۔

ناگپور۔ ۱۳ دسمبر۔ نواب صدیق علی خاں ممبر مرکزی اسمبلی وصدر ناگپور مسلم لیگ کو ڈیفنس رولز میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ انہوں نے ایران کے مسئلہ پر چند قابل اعتراض تقریریں کی تھیں۔

لندن۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء میں سہ شاہ جارج پنجم نے جاپان کے بادشاہ کو نائٹ آف دی گارٹر کا خطاب دیا ہے۔ اسے فہرست میں سے کاٹ دیا جائے گا۔

ڈیوک آف گلوسٹر نے اسپیشل مشن پر ٹوکیو جا کر بادشاہ کو اس اعلیٰ ترین برطانوی اعزاز سے نوازا تھا۔

نئی دہلی۔ ۱۳ دسمبر آل انڈیا مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ ۲۶ دسمبر کو ناگپور میں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا جسمیں ملک کی سیاسی صورت حالات اور بین الاقوامی صورت حالات پر غور ہوگا۔

کلکتہ۔ ۱۷ دسمبر ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے شہر کے بہت سے ہسپتال لونیس کچھ بستران سپاہیوں کیلئے خالی کر دئے ہیں جو بہت جلد میدان جنگ سے کلکتہ لائے جائیں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ شششاہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۵۲

ادبیات

باغی تتلیاں

از جناب ابو الاسرار عرشی اٹاوی

بے حجابی کا مرقع، کفر کی تصویر دیکھ شرم کی بگڑی ہوئی اس بزم میں تقدیر دیکھ
اسطرف کرسی نشینوں کی صفوں پر غور کر انکی پوشش اور گلے کے کالروں پر غور کر
غیر محرم جمگھٹے ہیں اور خواتین وطن بجلیاں نظروں میں جنکی، چتونوں میں بانکپن
یہ خواتین کون ہیں؟ اور کون ہیں یہ بیبیاں نوجوان کالج کی دوشیزہ مہذب لڑکیاں
سر سے پا تک مغربی پوشاک میں ملبوس ہیں بے نیاز دیں نئی تہذیب سے مانوس ہیں
جسم پر جمپر، فراکیں، جگمگاتی ساریاں پاؤں میں رنگین چپل، فینسی گرگابیاں
از پئے اظہار زینت، خوبصورت عینکیں ریشمیں فیتے، پروں کی کلغیاں، رخشاں بٹن
"دختِ آدم" کی جلو میں دختِ رز کی بوتلیں سرخیِ باطل لبوں پر، انگلیوں میں سگریٹین

اس طرح بل کھا رہا ہے اڑ کے ہونٹوں سے دھواں
جیسے بوڑھے سود خواروں کی جبیں پر جھریاں

جھانکتا ہے جنکی آنکھوں سے شرارت کا فسوں کر چکا ہے جنکو پاگل دیو مغرب کا جنوں
روح میں محلول جنکی بادۂ طاغوتیت جنکی گندی سانس سے آتی ہے بوئے معصیت
جنکے سینے بھی کھلے ہیں جنکے بازو بھی کھلے بال بھی کترے ہوئے ہیں نصف زانو بھی کھلے
عالم جذبات و ہستی کے بھیانک سلسلے باعث ہیجان خاطر جن کے فاخر قہقہے
ساحرانہ گنگناہٹ ہلکی ہلکی سیٹیاں کر رہی ہیں سازشیں بہکی ہوئی رعنائیاں
بے سبب سعی تبسم بے محل انگڑائیاں کوندتی جاتی ہیں پیہم معصیت کی بجلیاں
جرم آلودہ نگاہیں، ذہن مشغول خطا قلب کی تاریکیوں میں اہرمن ہنستا ہوا
جنکے انداز خراماں سے تکبر ہے عیاں گفتگو سے جنکی انداز تبختر ہے عیاں

بعض فقرے بول جاتی ہیں زبان خاص میں
آگ روشن کر رہی ہیں خرمن اخلاص میں

سر برہنہ دلویاں، یہ نیم عریاں لڑکیاں پتھروں میں آ پڑی ہیں کیوں یہ نازک شیشیاں
آہ! گلزار تمدن کی یہ باغی تتلیاں" جنکی بیباکی سے لرزاں زاہدوں کی نیکیاں
عظمت اسلاف اور ناموس سے منہ موڑ کر آگئی ہیں خارزاروں میں گلستاں چھوڑ کر

ماتم اے ناموس، یہ کیا پر خطر نظارہ ہے
حد فطری چھوڑ کر اب حسن یوں آوارہ ہے

کالجوں میں پارکوں کے مست گہواروں میں دیکھ کھیل کے میدان تھیٹر اور گلزاروں میں دیکھ
خوبصورت سیکڑوں ہوٹل کے میخواروں میں دیکھ "ہونیوالی حور" کو کوچے بزاروں میں دیکھ
حسن ہے بکھرا ہوا ہر سمت بازاروں میں دیکھ خلد سے نکلی ہوئی حوا کو انگاروں میں دیکھ
روشنی ابتک وہی ہے عرش کے تاروں میں دیکھ ہیں وہی آثار عظمت سخت کہساروں میں دیکھ
ہاں اسی انداز سے قایم ہیں اجرام فلک انقلاب آیا نہیں انکی روش میں آج تک
ایک ہی رفتار پر پابند قانون خدا بندگی کرتے چلے جاتے ہیں بے چون و چرا

تتلیاں باغوں کی ابتک باغ کے پہلو میں ہیں
اور گھر کی تتلیاں، ظلمات کے جھولو میں ہیں

دنیائے اسلام

ایران کے معاشرتی حالات

ایران کے اقتصادی نظام میں ہم آہنگی کا پہلو خاص طور پر نظر آتا ہے۔ نئے دور کے آغاز سے اب تک حکومت کے جتنے نظام بھی قایم ہوئے سب نے یکے بعد دیگرے اس طریقہ پر عمل کیا کہ پہلے آزمایش کے طور پر احکام صادر کئے اور اگر ان احکام کا حالات پر اطلاق مناسب و موزوں ثابت ہوا تو انہیں قانون قرار دے دیا۔

مشرق و مغرب کے تمام دیگر ملکوں کے اقتصادی نظاموں سے ایران کے اس اقتصادی نظام کی ساخت بالکل مختلف ہے کیونکہ ایران میں نہ بڑے دولتمند لوگ ہیں اور نہ مصیبت زدہ مفلس۔ حکومت کے فرایض میں ایک یہ فرض بھی شامل ہے کہ سوسائٹی کے تمام طبقوں میں دولت تقسیم ہونے کا انتظام کرتی رہے۔ زمین کا بھی یہی حال ہے۔ زمیندار بکثرت ہیں لیکن ان میں ایسے بہت کم ہیں جن کے پاس بڑے بڑے علاقے ہیں۔ زرعی بینک سے باقاعدہ امداد ملتی ہے۔ غیر مزروعہ زمینوں کی قیمت لگائی جاتی ہے اور ذرائع آبرسانی باقاعدہ اور منظم ہو گئے ہیں۔ اسلئے ہزاروں چھوٹے چھوٹے کاشتکار اور خانہ بدوش ہر سال چھوٹے پیمانے پر زمیندار بن رہے ہیں۔ یہ لوگ دل لگا کر زراعت میں مصروف ہیں اور ان سے ملک کی اقتصادی حالت بہتر اور مستحکم ہو رہی ہے۔

قومی آمدنی کو نسبتاً سب پر برابر تقسیم کرنے سے سوسائٹی کے مختلف طبقوں کے معیار زندگی پر اچھا اثر ہوا ہے اور کاشتکاروں اور مزدوروں کے بچے بھی ذہنی و علمی تحریک کے احیا سے سوسائٹی کے اعلیٰ طبقوں کے نوجوانوں کی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن اور ملکوں کے مقابلے میں ایران میں تنخواہیں کم ہیں کیونکہ حکومت کے مقرر کردہ پلان پر سختی سے عمل درآمد ہونے کیوجہ سے تنخواہوں میں قدرے اضافہ تو ضرور ہو گیا ہے لیکن ضروریات زندگی پر اوسط صرفہ کافی زیادہ ہے اور بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے ملکوں کے اوسط کے مقابلہ میں ایران میں معیار معاشرت اتنا کم ہے کہ کہیں نہ ہوگا۔

تاہم اس الم انگیز وقت میں جب تہذیب و تمدن کی بربادی کا اندیشہ ہے اور باقی تمام ملکوں کے معاشرتی اور اقتصادی نظاموں کو شدید صدمہ پہونچ چکا ہے ایران کی سرزمین میں کاروبار۔ ترقی اور امن کا دور دورہ ہے۔ ایران آج کل فردوس امن و اطمینان ہے۔

کاریگروں کے کام کے گھنٹوں۔ مزدوروں کے معاوضوں اور مالکوں اور ملازمین کے باہمی تعلقات کے متعین کرنے کے لئے خاص قوانین ہیں۔ حکومت کے اس انتظام کی وجہ سے ملک کی پیداوار بڑھ گئی ہے اور اس طبقے میں سے بے اطمینانی نہ صرف کم ہو گئی ہے بلکہ مٹ گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس ملک میں نہ کبھی ہڑتالیں ہوتی ہیں اور نہ کبھی لوگ کام سے دستکش ہوتے ہیں۔ کارخانوں اور فیکٹریوں میں باقاعدہ کام ہو رہا ہے اور یہ اسکا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ ایران کا طریق حکومت روشن خیالی پر مبنی ہے کیونکہ اس طریقے میں مالک اور مزدور دونوں کے حقوق کی نگہداشت ہو سکتی ہے۔

حکومت محتاجوں کی ضروریات کا انتظام کرتی ہے لیکن ایسے بہت سے خیراتی ادارے بھی ہیں جو لوگوں کے چندے سے چل رہے ہیں۔ ان اداروں میں سے ایک غریب ماؤں کے لئے قیام گاہ ہے جو ہر امپریل ہائینس شہزادی فوزیہ کی سرپرستی میں قایم ہوئی ہے۔ اس ادارے کے لئے چاروں طرف سے بکثرت ہدیے وصول ہوتے ہیں جو اسبات کا ثبوت ہے کہ لوگوں کی مالی حالت اچھی ہے کیونکہ ہدیے اسوقت دئے جا سکتے ہیں جبکہ انکے مہیا کرنے کے ذرایع موجود ہوں۔ یہ صورت حالات اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ حکومت نے بڑے غور و تدبر سے کام لیکر اقتصادی پلان بنائی ہے۔

ایران کا آدمی سکون پسند، محنتی اور کفایت شعار ہے جیسا کہ لوگوں کی زندگی کے مطالعہ سے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیوہاروں اور تعطیلوں کے معاملے میں حکومت کا براہ راست یا بالواسطہ ہاتھ ہوتا ہے اور سیونگ بینک کے ادارے نے حیرت انگیز ترقی کر لی ہے۔ ایرانی اپنے وعدوں کا اور اپنے الفاظ کا پاس رکھتا ہے۔ قانون کا احترام کرتا ہے اور سب سے زیادہ محبت اپنے شاہ اور اپنے وطن سے رکھتا ہے۔

ایران کی اجتماعی زندگی کی بنیاد قومی جذبات پر قایم ہے۔ اسوجہ سے جب سے نئی حکومت برسر اقتدار آئی اسوقت سے ایران میں کوئی بدامنی نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے اصلاحات پر بغیر کسی کشیدگی کے جوش و شوق کے ساتھ اور امن و باہمی رواداری کی فضا میں عمل ہو رہا ہے۔

مصر کی خبریں

دمشق سے پریس بیورو نے مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے۔

"عوام میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ حکومت جبری فوجی خدمت جاری کرنا چاہتی ہے تاکہ شامیوں کو فوج میں بھرتی کر کے لڑنے کے لئے باہر بھیجا جائے۔ یہ افواہ محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ یہ صرف انہیں لوگوں کے دماغوں میں ہے جنہوں نے اسے پھیلایا ہے"

٭ ٭ ٭

ایک لبنانی نوجوان ناصف الیاس شبلی نے جو ہوین واقع ورجینیا امریکہ میں رہتا ہے ایک اڑنے والی عجیب مشین ایجاد کی ہے جو زمین سے عموداً اونچی اڑ سکتی ہے۔ اسے اڑنے سے پہلے آجتک کے دوسرے طیاروں کے خلاف زمین پر رینگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ مشین اسیطریقہ سے ہوا سے زمین پر اتر بھی آتی ہے ٭ ٭ ٭

جلال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ نوح عزم مستقل میں ہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵۲

ایڈیٹوریل نوٹ

مسٹر چرچل کا بیان

(واشنگٹن ۲۴ر دسمبر) ایک پریس کانفرنس میں پریزیڈنٹ روزولٹ کے ساتھ مسٹر چرچل بھی شریک ہوئے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ سنگاپور کا اسوقت تک تحفظ کیا جائیگا جبتک اتحادی فوجیں مشرقی ایشیا میں حملہ کرنا شروع نہ کردیں۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ روس میں جرمنی کے سامان جنگ کو جو نقصان پہنچا ہے وہ جرمنی کی حملہ کرنے کی طاقت میں مانع نہیں ہوگا۔ آپنے یہ بھی کہا کہ اتحادیوں کی یہ کوشش ہونا چاہئے کہ جرمنی کو لڑائی میں شکست دی جائے۔ اس امید میں نہیں بیٹھنا چاہئے کہ جرمنی کے اندر پھوٹ پڑجائے اور بغاوت ہوجائے تو ہم جیت جائیں۔ جب ایک رپورٹر نے یہ دریافت کیا آیا مسٹر چرچل کا یہ خیال ہے کہ پچھلے چندماہ میں لڑائی نے اتحادیوں کے موافق رخ اختیار کرلیا ہے مسٹر چرچل نے جواب دیا کہ میں اپنے اس اطمینان کو ظاہر کرنے سے قاصر ہوں جو مجھے روس کی فتوحات اور امریکہ اور برطانیہ کے متحد ہونے سے حاصل ہوا ہے۔

وہائٹ ہاؤس میں مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ دونوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ لڑائی میں ہم فتح پائیں گے مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ اتحادی فوجوں کے لئے ایک سپریم فوجی کمانڈر کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ لڑائی تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے ایسا انتظام بہت مشکل ہے۔

ہٹلر کی اپیل

(لندن۔ ۲۲ر دسمبر) ہٹلر نے جرمن فوج کی سپریم کمانڈ اپنے ہاتھ میں لینے کے موقعہ پر فوجی سپاہیوں اور بیڑے کے نام مندرجہ ذیل اپیل جاری کی ہے۔ ہماری قوم کی آزادی اور اس کی آیندہ ہستی کو برقرار رکھنے اور اپنے ملک کو ۲۰۔۲۵ سال بعد حملے کے خطرے سے بچانے کے لئے جنگ اب فیصلہ کن طور پر ایک نئے مرحلے میں داخل ہوگئی ہے۔ جرمنی۔ اٹلی اور ان تمام اقوام کی جو ہمارے ساتھ متحد ہیں قسمت جاپان کے ساتھ جو دنیا کی ایک زبردست طاقت ہے وابستہ ہے۔ جاپان ہمارا ایک نیا دوست اور شریک جنگ ہے۔ ان ہی باتوں سے اس کا گلا بھی گھونٹا جاتا تھا۔ جیسا کہ ہمارا۔

اب ہمیں ایک نہایت اہم فیصلہ کرنا ہے جس کا تمام دنیا پر اثر ہوگا۔ مشرق میں ہماری فوجیں ایک نہایت خطرناک دشمن کے مقابلہ میں دنیا کی تاریخ میں لاثانی فتوحات حاصل کرنے کے بعد اب موسم سرما کے شروع ہوجانے کی وجہ سے ترقی کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے رک گئی ہیں۔ اب ان فوجوں کا کام یہ ہوگا کہ ہماری قربانیوں سے انہوں نے جو علاقہ فتح کیا ہے موسم بہار کے شروع ہونے تک پہلے کی طرح جوش و خروش سے اسکی حفاظت کریں۔ اسکے علاوہ مزید فوجی دستے تیار کئے جائینگے اور نئے اور تیز ہتھیار بنائے جائیں گے۔ ڈیفنس کے سلسلہ میں مزید تدابیر اختیار کی جائینگی۔ ان حالات میں میں نے جرمن مسلح فوجوں کے سپریم کمانڈر کی حیثیت میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ فوج کی لیڈر شپ خود سنبھال لوں۔ میں نے سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک جنگ عظیم کے حالات دیکھے ہیں۔ اس وقت آپ پر جو مصائب نازل ہوئیں وہ مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ برکانیز سے لے کر اسپین کی سرحد تک مغربی محاذ کی ڈیفنس کو مضبوط کیا جائے گا۔

برطانی کمانڈر انچیف کا بیان

(سنگاپور ۲۳ر دسمبر) برطانی فوجوں کو پیچھے ہٹنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ اگر ہمارے پاس بڑی تعداد میں فوجیں اور جنگی سامان ہوتا۔ یہ ہے وہ رائے جو ملایا کے کمانڈر انچیف

آئر چیف مارشل سر رابرٹ بروک پوہم نے اخباری نمایندوں اور سرکردہ شہریوں کی کانفرنس میں بات چیت کے دوران میں ظاہر کی۔

برطانی کمانڈر انچیف نے مزید فرمایا کہ ہمارے پاس کبھی اتنی کافی تعداد میں ہتھیار نہیں ہوئے کہ تمام دنیا کی مانگ کو پورا کرسکیں۔ آپنے مزید کہا کہ ہمیں ایک بہت بڑی تعداد میں ہوائی جہاز اور دوسرا سامان جنگ روس کو سپلائی کرنے کی ضرورت پڑی۔ اسکے علاوہ لیبیا میں بھی ہوائی جہاز اور دوسرا سامان جنگ بھیجا گیا۔ وہاں بھی سخت ضرورت تھی۔ یہ علاقے ایسے تھے جہاں پہلے سے لڑائی ہورہی تھی۔ اور وہاں سامان کا بھیجنا ضروری تھا۔ شمالی ملایا کا ایک حصہ چھوڑنا پڑا لیکن یہ صرف عارضی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ سامان جنگ کی پوزیشن کے متعلق ایک وسیع نظریہ اختیار کرنے کی ضرورت تھی۔ اگر روس کو سامان جنگ نہ بھیجا جاتا تو کوئی نہیں جانتا کہ روس کی لڑائی کا کیا حشر ہوتا۔ ہمیں ان لوگوں پر یقین رکھنا چاہئے جو فوجوں اور سامان جنگ کی تقسیم کررہے ہیں اور مشرقی ایشیا کے مسئلہ کا مقابلہ کرنے کے لئے انتظامات کررہے ہیں۔

ویک پر جاپانیوں کا قبضہ

(واشنگٹن ۲۵ر دسمبر) مشرقی ایشیا کے امریکن کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ محکمہ جنگ کو اطلاع ملی ہے کہ لیوزون کے ٹاپو میں جاپان نے دو جگہ اور فوجیں اتاردی ہیں۔ محکمہ جنگ نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ جاپانیوں نے فلپائن پر حملہ کرنے کے لئے فوج لیجانیوالے سو جہاز جمع کررکھے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قافلوں میں بٹے ہوئے ہیں جنگی جہاز اور ہوائی جہاز ان کی حفاظت کررہے ہیں۔ امریکہ کا محکمہ جنگ اس سوال پر غور کررہا ہے۔ آیا فلپائن کی راجدھانی سے حکومت کے دفتروں اور فوج کو ہٹا لیا جائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ منیلا کو کھلا شہر قرار دیدیا جائیگا۔ کل جاپانی جہازوں نے منیلا کی بندرگاہ پر حملہ کیا اور کئی بم گرائے۔ جاپانی ہوائی جہاز بہت اونچے اڑتے رہے۔ حملہ آوروں نے انکو نیچے نہیں آنے دیا۔ جاپان نے لیوزون میں جن دو جگہ فوج اتاری ہے ان میں ایک مقام منیلا سے صرف ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ واشنگٹن میں سرکاری طور پر یہ مان لیا گیا ہے کہ ویک کے ٹاپو پر جاپان کا قبضہ ہوگیا ہے۔ ہانگ کانگ میں برطانی فوجیں ابھی تک جاپانیوں کا مقابلہ کررہی ہیں۔

انوار عالم جنتری

جناب حاجی محمد رفیع صاحب مالک فرم حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ و مالک مجیدی پریس ٹپکاپور کانپور کی فرمایش سے چند سالوں سے انوار عالم جنتری شایع ہورہی ہے جو اپنی خصوصیات کے لحاظ سے تمام جنتریوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے انوار عالم جنتری سنہ ۱۹۴۲ء موجود ہے جو ۹۶ صفحات پر رنگین ٹائٹل پیج کے ساتھ شایع کیگئی ہے۔ جسمیں یورپ ایشیا کے حکمران ہندوستان کے یورپین و ہندوستانی افسران اور ممبران ایگزیکٹو کونسل کے فوٹو شایع کئے گئے ہیں مضامین کے لحاظ سے یہ جنتری حقیقی معنوں میں دریا کو کوزہ میں بند کرنے کے مصداق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جنتری میں انسان کی تمام ضروریات کو مہیا کیا گیا ہے قیمت ۳ر اور مع محصولڈاک ۵ر مندرجہ بالا پتہ یا کسی کتب فروش کی دکان سے آپ جنتری خرید سکتے ہیں۔

اڈلفی ریسٹورنٹ

مسٹر سیتا رام نگم ایک اولوالعزم ہوٹل کے کاروبار میں خاص تجربہ رکھنے والے بزرگ ہیں چند مہینوں سے آپ نے مال روڈ کانپور میں اڈلفی کے نام سے ایک ریسٹورنٹ کھولا ہے جس نے اپنی شان و شوکت کے لحاظ سے کانپور کے تمام ہوٹلوں کو مدھم کردیا ہے۔ سامان کی عمدگی اور سروس کی نفاست نے اسمیں چار چاند لگا دئیے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جو حضرات اڈلفی میں جائینگے

آئینہ کانپور

گورنر صاحب کی تقریر

۲۰ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو کوئین پارک میں پولیس پریڈ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسلنسی سر موریس ہیلٹ گورنر صوبہ متحدہ نے کانپور پولیس کے افسران اور آدمیوں کو برداشت اور انتظام کے لئے مبارک باد دی۔ اور کہا کہ موجودہ زمانہ میں جب کہ کانپور ہندوستان کا جنگی سامان کا بہت بڑا حصہ تیار کررہا ہے یہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ امن و امان اور سکون قائم رکھا جائے۔ آپنے کہا کہ ان کو معلوم ہے۔ پولیس اور مجسٹریٹوں کی مدد کے ذریعہ اور اس پر اثر کارروائی جو وہ کرسکے تھے گزشتہ سال بہت بڑے بڑے جھگڑے روکے جاسکے ہیں۔ کانپور کمیونل جھگڑوں سے رجحان کی بڑی سہولت رکھتا ہے اور کمیونل تعلقات کی اصلاح کے کوئی نشانات نہیں پائے جاتے ہیں جس سے پولیس کا کام آسان ہوسکتا ہے۔ کانپور کی صنعتی توسیع کی وجہ سے پولیس کے کام میں اور اضافہ ہوگیا ہے کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں مزدور باہر سے آئے ہیں جنکی دیکھ بھال اور نگرانی اسکو کرنا پڑتی ہے۔ اسکو سرمایہ داروں اور مزدوروں میں جھگڑے کرانے والے لوگوں پر نگاہ رکھنا پڑتی ہے۔ دوسرے ضلعے کے مقابلہ میں کانپور کو ستیہ گرہ کی تحریک کا بھی مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ طالبعلموں میں بدنظمی کا حوالہ دیتے ہوئے اُن لوگوں کی کارروائی کی آپ نے مذمت کی جو ملک کے نوجوانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور انکی تعلیم میں خرابی پیدا کرتے ہیں اور امن و امان میں خلل پیدا کرتے ہیں۔ ان سب باتوں سے پولیس کو کافی محنت پڑی ہے۔ جس نے ان مشکلات کے باوجود قابل تعریف مستعدی سے کام کیا ہے۔ ان زائد فرائض اور مشکلات کے باوجود یہ زیادہ قابل تعریف بات ہے کہ ضلع کی وارداتوں کی فہرست میں کافی کمی ہوئی ہے۔

جاپان کا برطانیہ اور امریکہ پر حملہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ لڑائی خود ہندوستان کے کنارے آگئی ہے اس لئے یہ وقت خاص مضبوطی اور کوشش کرنیکا وقت ہے اور جسمیں پولیس کا خاص حصہ ہے۔

آخر میں آپ نے یہ اعتماد ظاہر کیا کہ پولیس اپنی محنت اور فرض شناسی سے یہ یقین دلائے گی کہ کانپور جو سپلائی کی خاص بنیاد ہے۔ بلاکسی مداخلت کے اور رکاوٹ کے کام کرتا رہیگا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی کے زیر صدارت کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہواری میٹنگ ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ٹرسٹ کے دفتر میں منعقد ہوئی۔ ٹرسٹ کے حلقوں میں مختلف انجنیرنگ ورکس کے لئے تخمیناً ۱۵۸۶۰۶ روپیہ کی قیمت کے تخمینے منظور ہوئے اس میں سیسہ مؤ تالاب اسکیم میں ستر (۷۰) کام کرنے والوں کے واسطے کوارٹرس بنانے کے لئے ۲۹۹۶۰ روپیہ کا تخمینہ بھی شامل ہے۔

دھوئیں کی خرابیوں کو روکنے کے لئے میونسپل بورڈ نے جو قاعدے منظور کئے تھے انکو ٹرسٹ نے بھی منظور کرلئے ہیں اور انکی روک تھام کے لئے قانون اختیار فیکٹری اور بائلرس کے چیف انسپکٹر کے سپرد کردینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ٹرسٹ نے "سی" بلاک اور گھٹیا میں کلاک ٹاور اور مارکٹ بنانے کا نقشہ منظور کیا گیا۔

ناج گھر میں "اے" بلاک کا ایک اور نقشہ بنانے کے لئے منظور ہوا ہے۔

برائے نام ایک روپیہ پٹہ کے کرایہ پر ایک بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فیکٹری ورک مین ایریا میں ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ کمیٹی کو تقریباً ایک ایکڑ زمین دینے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔

۱۲۵۰۲۹ روپیہ ۷ آنہ کی قیمت کی زمین کی فروخت منظور کیگئی اور اس سال میں اسوقت تک کل زمین کی فروخت کی میزان ۱۵۸۶۴۴۷ روپیہ ہوتی ہے۔

پولیس کلب کا سنگ بنیاد

۲۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ڈاکٹر جیب مین پولیس کلب کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے مسٹر پی۔ ایچ۔ میز ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے کہا کہ اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ جب یہ عمارت بن جائے گی تو کانپور پولیس کے سب انسپکٹروں کی بہت بڑی ضرورت پوری ہوجائے گی۔ اس عمارت کی تعمیرات میں کانپور کے کارخانجات نے کافی امداد دی ہے۔ وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ مسٹر ڈاڈ نے اس کلب کو قائم کیا تھا لیکن ابھی تک یہ کرایہ کی عمارت میں تھا اب اُسکی اپنی عمارت بنانے کا موقعہ آیا ہے۔ سنگ بنیاد رکھتے ہوئے آپنے کہا کہ میں کلب کی کامیابی چاہتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ اس سے پولیس افسران کو بہت آرام ملیگا اُمید ہے کہ جلد ہی یہ عمارت تعمیر ہوکر استعمال کے لئے کھول دی جائے گی۔

مجلس احرار

مجلس احرار نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو جاپان کے شریک جنگ ہونے سے عوام میں پیدا ہونے والے خوف و فکر کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ کمیٹی حکام کو گرانی کی روک تھام کے کام میں بھی امداد دیگی۔

مسٹر مصرا کی اپیل

مسٹر ایچ۔ پی۔ مصرا پروپرائٹر مصرا ہوزری فیکٹری نے ملک کی مختلف پولیٹکل پارٹیوں سے اپیل کی ہے کہ جاپان کے شریک جنگ ہونے سے جو انٹرنیشنل حالت پیدا ہوگئی اُسکو مدنظر رکھکر گورنمنٹ کی جنگی کوششوں میں امداد کریں۔

مارواڑی انٹر کالج

مارواڑی انٹرمیڈیٹ کالج کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا اُنیسواں سالانہ جلسہ ۹۔۱۰۔۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو ہوگا۔

۲ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ کا عطیہ

مسٹر فار ایئر کرافٹ پروڈکشن لندن کی طرف سے ہز ایکسلنسی گورنر صوبہ متحدہ کو جو تار وصول ہوا ہے اُسمیں ۲ لاکھ ۸۰ ہزار پاؤنڈ کے شاندار عطیہ کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بلنہم یا میرا سکوارڈن کا نام صوبہ متحدہ رکھا جائیگا جو صوبہ متحدہ کے لوگوں کی فیاضی کو قابل فخر جنگی یادگار رہے گا۔ اور دوسرے لڑائی کے جہازوں کے ساتھ کام کرے گا۔

کرسمس ایٹ ہوم

۲۷ر دسمبر ۴ بجے شام کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی طرف سے جناب نواب مصطفےٰ حسین صاحب اثر کے دولتکدہ پر ممبران انجمن کو کرسمس کے سلسلہ میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جا رہا ہے۔

ہر سہائے اسکول

۱۹ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہر سہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول کا تیرھواں سالانہ جلسہ بصدارت رائے بہادر رامیشور باگلا منعقد ہوا۔ مسٹر باگلا نے طالبعلموں کو انعامات تقسیم کئے اور ایکسو روپیہ لڑکوں کو مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے دیا۔ اسکول کی طرف سے طلبار کے سرپرستوں کو ایک ٹی پارٹی دی گئی۔

راجہ رام شاستری

پنڈت راجہ رام شاستری ایم۔ اے پر جو رہائی کے بعد پابندیاں لگائی گئی تھیں انکی خلاف ورزی کا مقدمہ ان پر قائم ہوا ہے

طلبار کی ہڑتال ختم

طلبار کی ہڑتال کا خاتمہ خوشگوار ہوگیا ہے اور ۱۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے یہ اسکول کھل جائیں گے۔ طلبار کے مطالبات منظور کرلئے گئے ہیں۔

ٹیپو سلطان ڈے

انجمن وطن کی سرپرستی میں ۱۰ و ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو "ٹیپو سلطان ڈے" منایا جائیگا

اے۔ آر۔ پی کا مظاہرہ

کانپور کی والنٹیر عورتوں کے ایک مجمع میں مسٹر آلڈرڈ آئی۔ سی۔ ایس۔ اے۔ آر۔ پی افسر نے لال املی کلب میں ایک لکچر دیا اور آخر میں یہ اعلان کیا کہ ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ساڑھے دس بجے کچہری کے پاس اپنے دفتر کے سامنے ایک مظاہرہ کریں گے۔

مدرسہ تکمیل العلوم

جناب مولانا مفتی سید احمد صاحب محدث کی زیر نگرانی مدرسہ تکمیل العلوم جو دینی خدمات انجام دے رہا ہے وہ اہل شہر سے پوشیدہ نہیں عید الضحیٰ کے موقع پر اہل شہر کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ قربانی کی کھالیں مدرسہ کو دیکر اسکی امداد کریں اور اپنے فرض سے سبکدوش ہولیں۔

خطرہ سے آگاہی

۱۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہوائی حملوں کے خطرہ سے آگاہی دینے کے طریقہ کی آزمایش ہوگئی۔ اس کا انتظام تمامی ملوں کی غیر معمولی سیٹی کے ذریعہ کیا گیا تھا۔

لیڈی ہیلٹ کی اپیل

۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو سوا سات بجے شام کو لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن سے لیڈی ہالٹ گورنرس متحدہ نے مندرجہ ذیل اپیل براڈکاسٹ کی تھی:۔

"اس صوبہ کی عورتوں سے میری یہ اپیل ہے کہ وہ اپنی جنگی کوششوں کو ہر طرح سے ترقی دیں۔ ہم ابھی بہت کچھ کرچکے ہیں اور ہمارے یہاں کی عورتوں کی کام کرنے والی ٹولیوں نے پچھلے برسوں بہت ہی اچھا کام کیا ہے۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم اور بھی کام کرسکتے تھے۔ خاصکر اس وقت جبکہ جاپان نے ہم پر حملہ کردیا ہے ہم کو اور بھی زیادہ کام کرنا چاہئے ہم کو نہ صرف ان بہادر سپاہیوں کے لئے جو لیبیا۔ عراق۔ ایران اور اب ملایا اور سنگاپور میں ہندوستان کی سرحدوں کی حفاظت کررہے ہیں آرام کی چیزیں اور ہسپتالوں کا ضروری سامان بھیجنا چاہئے بلکہ سنگاپور اور ملایا کے رہنے والوں کی مدد کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے جو اس وقت جاپانی حملوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ ہم کو اس کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے کہ ہم ہندوستان میں بھی ان سب لوگوں کی مدد کرسکیں جو اس مصیبت کا شکار بنیں۔

اس نئی لڑائی کی پہلی منزل میں یہ ٹھیک ٹھیک کہنا آسان نہیں ہے کہ کن کن باتوں کی ضرورت پڑیگی لیکن اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری کام کرنے والی ٹولیوں کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ جہاں تک ہوسکے زیادہ سے زیادہ سامان تیار کریں اب سے گورنمنٹ ہاؤس میں کام کرنے والی ٹولیاں ہفتہ میں دوبار ہر بدھ اور جمعہ کو کام کیا کریں گی اور مجھے امید ہے کہ صوبہ متحدہ کی سب کام کرنے والی ٹولیاں ایسا ہی کریں گی۔ ہوسکتا ہے کہ بہت سی عورتیں ان ٹولیوں میں شریک نہ ہوسکیں ان کو اون اور دوسرا سامان آسانی کے ساتھ دیا جاسکتا ہے تاکہ وہ اپنے خالی وقت میں چیزیں تیار کرسکیں۔ کچھ عورتیں ایسی بھی ہونگی جو بننا اور سینا نہ جانتی ہوں۔ انکے لئے میری رائے یہ ہے کہ وہ درزی لگاکر یہ کام کرائیں۔ اگر میرے پاس چندے بھیجے جائیں وہ کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں وے درزیوں پر خرچ کئے جائیں گے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک تھوڑا بہت جو بھی اس سے ہوسکے کرے تو کل ملا کر بہت کچھ ہو جائیگا۔

دھواں زیادہ تعداد میں

سر نیوراس سالٹ فیکٹری جوہی کے مالک پر ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا ہے فیکٹری سے دھواں زیادہ تعداد میں خارج ہورہا تھا اور پابندی قواعد نہیں کی جاتی تھی۔

حلقہ ادبیہ کا مشاعرہ

۲۷ر دسمبر ہفتہ کے دن ۸ بجے شام کو حلقہ ادبیہ کی طرف سے ایک بزم مشاعرہ مولانا محمد علی میموریل انگلش اسکول میں مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوگا جسکا مصرعہ طرح "میری ہر شام صبح شادمانی ہوتی جاتی ہے"

اتحاد ملت

۱۸ر دسمبر ۱۰ بجے دن کریلی پوشان کانپور کا ایک اجتماع ظفر آباد (چمن گنج) میں ہوا جس میں جناب سید امجد علی صاحب وکیل اور مسٹر محمد فاروق صدیقی کرنیل نیلی پوشان وغیرہ نے پرزور تقریریں کیں

سندیں

۲۰ر دسمبر کو پولیس پریڈ کے دن گورنر صاحب نے پولیس کو امن و امان کے برقرار رکھنے کی امداد دینے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اصحاب کو اپنے دست مبارک سے سندیں عطا فرمائیں۔ مسٹر وحید احمد صاحب مسٹر محمد شفیق صاحب، مسٹر موہن چند صاحب۔ مسٹر کرونا شنکر صاحب، مسٹر ہربنس لال صاحب اگروال۔ مسٹر رشید اللہ خانصاحب اور علاوہ انکے سب انسپکٹر پولیس۔ چیف۔ کانسٹبل اور چوکیدار وغیرہ کو سندیں ضلع کے ڈاکوؤں وغیرہ کی گرفتاری اور پولیس کو امداد دینے کے سلسلہ میں دی گئیں۔

بیون ٹریننگ اسکیم

بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت ٹریننگ پانیوالوں کا چوتھا گروہ جنمیں مندرجہ ذیل اشخاص شامل ہیں اور جنکو نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور نے ممالک متحدہ۔ دہلی۔ اجمیر کے صوبوں۔ میواڑ اور آس پاس کی ریاستوں سے منتخب کیا ہے۔

۲۵ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو یونائیٹڈ کنگڈم کے واسطے کانپور سے روانہ ہوگیا۔

(۱) ایچ۔ ایس فیکٹری کانپور کے مسٹر ٹی۔ ایف۔ ولکنیا

۲۔ جے۔ کے کاٹن مل کانپور کے مسٹر اے۔ بی۔ چکرورتی

۳۔ واٹر ورکس میونسپل بورڈ بنارس کے مسٹر جی۔ ڈی۔ بنرجی

۴۔ الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ جرکھاری سی۔ آئی کے مسٹر اے۔ مہترا

۵۔ لوکو ورکشاپ ای۔ آئی۔ ریلوے چارباغ لکھنؤ کے مسٹر ایس۔ کے۔

۶۔ ای آئی آر (لوکو ورکشاپ) چارباغ لکھنؤ کے مسٹر محمود حسین۔

سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بیون ٹریننگ کے لئے بھیجا ہوا تیسرا گروپ صحیح سلامت انگلستان پہنچ گیا ہے جسمیں شامل

سبدِ گُل

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی پر اظہار رائے کرتے ہوئے معاصر اسٹیٹسمین نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ ان کے لئے اب ممکن ہے کہ وقت ضائع کئے بغیر روسی محاذ جنگ پر جائیں اور برطانی سفیر متعینہ روس سر اسٹافورڈ کرپس سے بھی ملاقات کریں۔ سر اسٹافورڈ کرپس سوشلسٹ ہیں اور پنڈت جواہر لال نہرو کے دوست ہیں پچھلی مرتبہ جب اول الذکر ہندوستان آئے تھے تو پنڈت جواہر لال نہرو کے مہمان ہوئے تھے۔ اس موقع پر اسٹیٹسمین نے جو آرٹیکل لکھا تھا اس کا عنوان تھا۔ مسٹر کرپس کو آخری سلام۔ اس مضحکہ انگیز عنوان کا مطلب یہ تھا کہ جب مسٹر کرپس پنڈت جواہر لال نہرو جیسے شخص کے مہمان ہوئے تو گویا وہ کھوئے جا چکے اور ان سے اب کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ اب خود پنڈت جواہر لال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ سر اسٹافورڈ کرپس سے ملاقات کریں! یہ ہیں اس جنگ کے کرشمے۔

ولایات متحدہ امریکہ کے خلاف اٹلی نے جن الفاظ میں اعلان جنگ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ کنگ امپرر اعلان کرتے ہیں کہ آج سے اٹلی خود کو ولایات متحدہ امریکہ سے برسر جنگ خیال کرتا ہے،، لیکن سوال یہ ہے کہ کنگ ایمانوئل اب کنگ امپرر، کس قاعدے سے ہیں؟ ان کی شہنشاہیت تو ختم ہو چکی ہے جب مسولینی نے حبش پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا، تو اٹلی کے اعتبار سے بننے کا اور کنگ ایمانوئل کے شہنشاہ،، ہو جانے کا اعلان کر دیا گیا تھا اور جنرل بوڈگلیو کو وائسرائے بنا کر حبش بھیجا گیا تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ خود شہنشاہ ہیل سلاسی اپنے ملک حبش میں دندنا رہے ہیں! ایسی صورت میں کنگ ایمانوئل کو کنگ امپرر،، نہیں کہا جا سکتا۔ ایک ملک میں دو شہنشاہوں کی گنجائش اسی طرح نہیں ہو سکتی جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔

جاپانی ویک ٹاپو میں

نیویارک ۲۴ر دسمبر۔ فلپائن کے ٹاپو نے جاپان نے دو اور کئی جگہ فوجیں اتار دی ہیں۔ سرکاری طور بتلایا گیا ہے کہ جاپان نے ایک بہت بڑی تعداد میں انیتی مونن کے قریب ساحل پر اپنی فوجیں اتار دیں یہ مقام منیلا سے دکھن مجہم ہے۔ ۷ میل کے فاصلہ پر ہے منیلا کے اتر میں بڑی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے جاپان یہاں بڑا سخت دباؤ ڈال رہا ہے۔ لنگا کی کھاڑی میں بھی لڑائی بہت زور پکڑ گئی ہے۔ منڈوں میں ڈورو کے علاقہ میں زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے بہت سرگرمی دکھلائی۔ جاپان کے فوج لے جانے والے جہاز کئی جگہ بٹانگ کے ساحل کے قریب دیکھے گئے۔ امریکہ کے محکمہ جنگ نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ لنگائن کے کھاڑی کے پوربی ساحل پر جاپانی حملہ کا زور بڑھ گیا ہے۔ اور حملہ آور اس علاقہ میں آگے کے دکھن میں ہلکے ٹنک استعمال کر رہے ہیں۔

ہانگ کانگ کو خطرہ

کنیڈا کے محکمہ پبلسٹی نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ برطانی سفارت خانہ کے ذریعہ سے ایک خبر ملی ہے کہ ہانگ کانگ میں حالت خطرناک ہے۔ ہانگ کانگ میں جو کنیڈی ہندوستانی اور برطانوی فوجیں لڑ رہی تھیں ان کو بہت زبردست نقصان پہونچا اور ان کی مرنے والوں اور زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جاپان وہاں مزید فوجیں اتارنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور وہ برطانی مورچوں پر متواتر حملے کر رہا ہے۔ ہلاک شدگان میں کنیڈا کی فوج کا کمانڈر بھی شامل ہے۔ کنیڈا کی فوج نے دو جوابی حملے کئے مگر ناکام رہے۔ برطانی فوج اس وقت تین جگہ ڈٹی ہوئی ہے۔

لندن ۲۴ر دسمبر۔ سوموار کی رات کو دشمن کے ہوائی جہازوں نے مالٹا پر بڑی سرگرمی دکھلائی۔ کئی جگہ بم گرائے لیکن کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ منگل کی صبح کو پھر حملہ کیا کئی جگہ بم گرے۔

ادبِ لطیف

پریم

(از جناب درگا پرشاد سرد ستوکھ صاحب)

کیا پریم تجربہ تہا چیز ہے؟
کیا پریم کا راگ گانا برا ہے؟
نہیں ——— کبھی نہیں!

تو پریم کا پجاری بن - پریم مندر میں پریم کے بیٹھے
سُر الاپ کیونکہ پریم ہی تیرے دل کے مندر کا دیوتا ہے
ہاں ایک بات یاد رکھ ———،
پریم دل سے کرنا ——— درد والے دل سے -

عالمِ نسواں

نئی تانتی کی ہندوستانی لڑکی

(از شگفتہ سلطان صاحبہ دہلی)

یہ مضمون جو وقت کے تازہ ترین نسوانی مسئلے پر لکھا گیا ہے یہ اس قابل ہے کہ ہر ہندوستانی عورت خود بھی اسے غور سے پڑھے اور دوسری عورتوں کو بھی اس کا مطلب سمجھائے۔

کبھی کبھی جب ہندوستانی عورتوں کے حل طلب مسائل سامنے آتے ہیں تو ان پر غور کرنے کے دوران میں قدرتی طور پر یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان میں موجودہ دور میں عورت کا تصور کیا ہے اس سے ہماری مُراد یہ ہے کہ موجودہ ہندوستان کے ذہن میں عورت کی ملکی و قومی حیثیت کے بارے میں کیا خاکہ ہے۔

عورتوں کے کسی حل طلب مسئلے پر غور کرتے وقت اس سوال کے ذہن میں پیدا ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اگر موجودہ ہندوستانی عورت کی قومی و ملکی حیثیت کے بارے میں ہمارے سامنے کوئی معین اور واضح تصور موجود ہو تو اس کے مقابل رکھ کر ہر مسئلہ کو آسانی سے سمجھا یا جا سکتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت بہت کچھ تلاش و جستجو کے باوجود ہمیں یہ نظر نہیں آتا کہ ہندوستان عورت کا کچھ قومی و ملکی وجود کہیں سمجھا یا تسلیم بھی کیا جاتا ہے،

جب ہم دوسرے ملکوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہر متمدن ملک کی عورتوں کی اس ملک کی زندگی میں ایک واضح حیثیت دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً امریکہ کی عورت کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ:—

،، (وہ امریکن عورتیں) حیرت انگیز مخلوق ہیں۔ امریکہ مردوں کا ملک نہیں ہے۔ یہ عورتوں کا بنایا ہوا ملک ہے اور اس میں تعجب یا حیرت کی کوئی بات نہیں،۔ امریکہ عورتیں اپنے دل و دماغ اور اپنی زبان پر پورا پورا قابو رکھتی ہیں۔ بچہ پالنے سے لیکر فنون لطیفہ تک میں ہر امریکن عورت ایک ماہر سے کم نہیں ہوتی امریکن عورتیں جانتی ہیں کہ انھیں کن باتوں پر غور و فکر کرنا چاہئیے اور کن باتوں پر کس انداز سے رائے ظاہر کرنی چاہئیے

امریکن عورت کے بارے میں یہ فقرے مشہور مصنف سی۔ وی آر تھامین کی ایک اہم ترین کتاب سے لئے گئے ہیں جو اس نے امریکہ میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں لکھی ہے۔ ان فقروں سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ داری کے انتظام اور اسلوب زندگی کی اصلاح میں عورت کا بڑا ہاتھ ہے۔

اسی طرح جاپان کی عورت کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات یہ ہیں کہ:—

،، جاپان میں عورت کو عنفوان شباب ہی سے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ عورتوں کے لئے بہتری اسی میں ہے کہ انہیں خانہ داری کے علاوہ دیگر علوم و فنون کی تعلیم دی جائے کیونکہ ایک عورت کو زندگی بھر اطاعت گذار مخلوق بن کر زندگی گذارنی چاہئیے اور یہی اس کا فرض بھی ہے۔ عورت کے لئے نجات کا راستہ تین قسم کی اطاعتوں میں سے ہو کر گذرتا ہے۔ کنوار پنے میں باپ کی اطاعت، ازدواجی زندگی میں شوہر کی اطاعت اور بیوہ ہو جانے پر بیٹے کی اطاعت۔

یہ سطریں ایک مشہور جاپانی ماہنامے کے ایک مضمون سے لی گئی ہیں۔ اس مضمون میں آگے چلکر راقم مضمون نے یہ بھی کہا ہے کہ:—

،، بیوی کو اپنے شوہر کو ایسا سمجھنا چاہئیے، گویا اس کے قبضے میں بیوی کی جنت کی کنجی ہے۔ اُسے اپنے شوہر کو ہمیشہ خوش رکھنے سے کبھی نہیں اکتانا چاہئیے اس کے شوہر کا طرز عمل خواہ کچھ ہی ہو مگر عورت کو غصہ کو اپنے اوپر کبھی غالب نہیں آنے دینا چاہئیے اور غصہ کا اظہار کرنے کی تو جرأت ہی نہیں کرنی چاہئیے۔

اس مضمون میں اصولی طور پر ہی نہیں عملی طور پر بھی جاپانی عورت کو مرد کی خادمہ ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ راقم مضمون نے لکھا ہے کہ جاپان کو اس بات پر فخر ہے جاپانی عورت اپنے شوہر کے کام پر سے گھر واپس ※

※ آتے ہی تین مرتبہ جھک جھک کر اسے سلام کرتی ہے پھر اس کے کپڑے اس سے لیکر انہیں مناسب جگہ پر رکھتی ہے۔ اور جب وہ غسل خانہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کے جانے سے پہلے ضرورت کی تمام چیزیں غسلخانہ میں رکھ آتی ہے۔ جب خاوند کھانا کھانے بیٹھتا ہے تو بیوی اُسے کھانا کھلاتی ہے۔ اور جب سب کھا چکتے ہیں تو وہ اکیلی بیٹھ کر باورچی خانہ میں کھانا کھاتی ہے۔ کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد اگر شوہر کا دل اپنی بیوی کی صحبت میں نہ بہل سکے تو وہ قانونی طوائفوں یا گیشاؤں کے ہاں جا سکتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ جب تک وہ گھر واپس نہ آجائے بیوی کو اس کے انتظار میں بیدار رہنا چاہئیے۔ یہ ہے جاپانی عورت کا درجہ۔

اسی طرح ہر ملک کی عورت کی اس ملک کی زندگی میں ایک معینہ پوزیشن ہے۔ کیا ہندوستان کی زندگی میں بھی ہندوستانی عورت کی کوئی پوزیشن ہے پہلے پہلے تو یہ سوال دور از کار سا معلوم ہوگا۔ کہا جائیگا کہ ہندوستان میں بھی عورت ایک مرد کی شریک زندگی بنتی ہے۔ اس کا گھر سنبھالتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہی ہندوستانی کی پوزیشن ہے۔

مگر غور سے دیکھا جائے تو اتنا کہہ دینے سے میرے سوال کا جواب نہیں ملتا۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہندوستان میں عورت کی کوئی ایسی معینہ اور واضح پوزیشن ہے جو عورتوں کے مسائل کے تصفیے کے لئے کسوٹی کا کام دے سکے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہم اس ضروری سوال کے جواب میں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ہندوستان میں عورت کی کوئی معین اور واضح حیثیت نہیں ہے۔

ہندوستان میں عورت کی کوئی معین اور واضح پوزیشن کیوں نہیں ہے۔ یہ بتانے کی تو یہاں گنجائش نہیں ہے البتہ ہم اس سے بحث کرنا چاہتے ہیں کہ ایسا نہ ہونے سے ہندوستان کی نئی نسلوں پر کتنا خراب اثر پڑ رہا ہے اور اس خرابی کا کس طرح سدباب کیا جا سکتا ہے۔

جب تک عورتوں میں جدید تعلیم نہیں پھیلی تھی اس وقت تک ہندوستان کے ہندو مسلمان، عیسائی، سکھ سب فرقوں کی عورتوں کے ذہن میں زندگی کا وہ تصور تھا جو خالص ایشیائی تھا اور جس پر ان کی ماؤں نے اور ماؤں کی ماؤں نے اور ماؤں کی ماؤں کی ماؤں نے کامیابی کے ساتھ عمل کر کے دکھایا تھا جب سے زندگی کا وہ تصور تباہ و برباد ہوا ہندوستان کی عورت کے سامنے نسوانی زندگی کا کوئی مفید نصب العین نہیں رہا۔ اس اثر نئی تانتی کی لڑکیوں پر یہ پڑ رہا ہے کہ وہ نئے سے نئے فیشن کی پیروی کرنا اور کھانا پہننا اور بننا سنورنا ہی زندگی کا سب سے بڑا نصب العین سمجھتی ہیں۔ پرانی ہندوستانی عورت کو ہوش سنبھالتے ہی یہ سکھایا جاتا تھا کہ عورت کا فرض اچھی بیٹی اچھی بیوی اور اچھی ماں بننا ہے۔ اس نصب العین کو سامنے رکھ لینے سے اس کی زندگی خوبی اور عمدگی کے سانچے میں ڈھلتی چلی جاتی ہے۔ لیکن آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ موجودہ دور کی ہندوستانی لڑکیوں کی زندگی کا اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں۔ نہ انھیں قومی ضرورتوں کا احساس ہے نہ ملک کی حالت کی خبر ہے، نہ انھیں اپنوں کا درد ہے نہ پرایوں سے ہمدردی ہے۔ زندگی کی گہری اور ٹھوس حقیقتوں کو سمجھنا اور ان سے کام لینا تو کجا وہ کبھی ان کے پاس ہو کر بھی نہیں نکلتیں۔ ص

بچوں کی دنیا

امام باڑہ گلشن علی

—— (※) ——

بچو! آج کی صحبت میں ہم تم کو امام باڑہ گلشن علی کے حالات بتلانا چاہتے ہیں۔

یہ امام باڑہ جونپور سے پانچ میل پر موضع بگلاؤں میں واقع ہے۔ اس عمارت کو مولانا گلشن علی نے جو مہاراجہ بنارس کے دیوان تھے تعمیر کرایا تھا۔ اس عمارت کو دیکھنے سے امام باڑہ حسین آباد کا نقشہ نظر میں آجاتا ہے۔ اس میں ایک شہ نشین و بڑا گرد و دالان ہے اور بغل میں دو لمبے کمرے ہیں اور ایک تہ خانہ اس عمارت کے نیچے ہے اس کے سامنے ایک پتھر کا چبوترہ اور اس کے آگے وسیع صحن ہے۔ اس عمارت سے ملے ہوئے متعدد کمرے اور کوٹھا ہے۔ یہ سنگین عمارت ہے۔ اور پتھر پر گنا ڈ کا کام ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ بڑے کمرہ میں رنگ سے گلکاریاں بنائی گئی ہیں جو بہت خوبصورت ہیں ان پر سنہرا کام ہے اور باوجود ایک زمانہ گذر جانے کے ابتک قائم اور روشن ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کونسا رنگ ہے جو ابتک خراب نہ ہوا۔ یہ امام باڑہ بہت درست حالت میں ہے۔ کیونکہ مولانا مرحوم کی اولاد اس پر اب تک متصرف ہے اس سے بہتر کوئی امام باڑہ ضلع جونپور میں نہیں ہے۔

مارشل پتان نے استعفےٰ دیدیا

لندن ۲۴ر دسمبر رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ جرمن دباؤ کی وجہ سے مارشل پتان نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ ان کی جگہ ایڈمرل دارلاں مقرر ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایڈمرل دارلاں بالکل نازی ہاتھوں میں ہیں

یونان میں نازی فوجوں کا جمگھٹ

لندن ۲۴ر دسمبر۔ استنبول سے ،،ٹائمز،، کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یونان سے خبر آئی ہے کہ جرمن فوجیں ایک بڑی تعداد میں پیلوپونز میں جمع ہیں۔ غالباً وہ بذریعہ ہوائی جہاز یا سمندری راستہ لیبیا بھیجی جائینگی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک بڑی تعداد میں ہلکے ٹینک سالونیکا پہونچ گئے ہیں لیکن ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں جائیں گے۔

ہندو سبھا کے لیڈروں کی گرفتاری

دہلی ۲۴ر دسمبر۔ ہندو مہا سبھا کے بھاگلپور کے اجلاس پر حکومت کی پابندی اور ہندو سبھا کے لیڈر ویرساورکر ڈاکٹر دھو راجلو نائیڈو مسٹر چٹرجی اور دوسرے لیڈروں اور کام کرنے والوں کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کرنے کیلئے پراونشل ہندو سبھا نے کل دہلی میں ہڑتال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

رنگون پر بمباری

نئی دہلی۔ ۲۴ر دسمبر سرکاری طور پر اطلاع پہونچی ہے کہ منگل کی صبح رنگون پر بمباری کی گئی حملہ تھوڑی دیر رہا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔

پردۂ فلم

ہمایوں اور اکبر

ہم کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ فضل برادران ہمایوں اور اکبر کی زندگی سے متعلق چند تصاویر بنانا چاہتے ہیں فضلی برادران کا یہ اقدام بلاشبہ مستحق مبارکباد ہے کیوں کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تاریخی فلموں کی ضرورت ہے تاکہ مسلمان قوم شاہان اسلام کے اُن کارناموں سے واقف ہو سکیں جن سے پوری تاریخ رنگی ہوئی ہے۔

دیوداس کے بعد ڈاکٹر

نیو تھیٹرس کی جدید تصویر ڈاکٹر کے متعلق لاہور سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر دیوداس کے بعد نیو تھیٹرس کی دوسری تصویر ہے۔ جس کو نیو تھیٹرس کی بہترین تصویر قرار دیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر لاہور میں غیر معمولی رس لے رہی ہے ڈاکٹر کے افسانہ کے متعلق تو یہاں تک کہا جا رہا ہے کہ ڈاکٹر کا افسانہ ایک ایسا افسانہ ہے جسے غالباً نیو تھیٹرس کی تاریخ میں بہترین افسانہ کہا جا سکتا ہے۔

رنجیت کی فلم بیٹی

کون نہیں جانتا کہ جینت ڈیسائی کی تصویر شادی جس میں خورشید نے کام کیا تھا کس قدر کامیاب ہوئی ہے شادی نے آمدنی کے لحاظ سے تمام گذشتہ تصاویر کا رکارڈ توڑ دیا ہے۔ اب شادی کے بعد جینت ڈیسائی کی جدید تصویر بیٹی آرہی ہے جس میں شادی کی طرح خورشید کا کام سب سے زیادہ نمایاں ہے

معلوم ہوا ہے کہ یہ تصویر بہترین سوشل افسانہ پر تیار کی گئی ہے جس میں جابجا خورشید کے دلکش نغموں سے رنگ بھرا گیا ہے۔ خورشید کے علاوہ وستنی کا کام بھی بہت نمایاں ہے

ص ایسی حالت میں کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ جو نسلیں ان جیسی ماؤں کی گودوں میں پلیں گی وہ ملک کے لئے باعث فخر و ناز ثابت ہوں گی یا جن مردوں کو اپنی بدقسمتی سے ان جیسی بیویوں کے شوہر بننے اتفاق ہوگا۔ ان کی زندگیاں سکھ سے کٹ سکیں گی۔ اور انہیں قوم و ملک کے ہونہار فرزند بن سکنے کے لائق سکون دماغ حاصل ہوگا۔

یہ نتیجہ ہے ہندوستان میں عورت کی واضح پوزیشن متعین نہ کرنے کا۔

اس خرابی کا سدباب کیونکر ہو؟

اسکولوں اور کالجوں سے ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ ہماری لڑکیوں کے دل میں ہندوستانی عورت کی صحیح تہذیبی زندگی کا تصور پیدا کریں گے۔ انگریزیت کے اثر سے اس وقت ہر تعلیمی ادارہ بیکار ہے۔ یہ کام ماؤں کو گھروں پر کرنا ہوگا ہر عورت اپنے اوپر فرض کرے کہ وہ اپنی ہر لڑکی کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح جما دے کہ ہر قسم کی نسوانی ترقی کی بنیاد عورت کے اچھی بیٹی، اچھی بیوی اور اچھی ماں سے ماں بننے ہے۔ کوئی ایسی ترقی جو عورت کو اس نصب العین سے ہٹائے ترقی نہیں کہی جا سکتی۔ ہندوستان کو عورت کا یہ واضح درجہ مقرر کرنا پڑے گا۔ کہ وہ تو جاپانی عورت کی طرح اپنے شوہر اور اہل و عیال کی خادمہ ہے اور نہ ایک امریکن عورت کیطرح مردوں کی حکمران ہے۔ بلکہ وہ مرد کی انیس زندگی اور شریک حیات اور اپنے اہل و عیال کی غمخوار اور ان کی بہی خواہ ہے۔

کیا اس طرح ہم ہندوستان میں عورت کی پوزیشن کا ایک واضح اور معین تصور پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے؟ یقیناً آج بھی یہ تصور بالکل ناپید نہیں ہے۔ مگر مغربیت کی نقل کا جو سیلاب اکثریت کو اپنی زد میں بہائے لئے چلا جا رہا ہے اس کی طرف سے یہ اندیشہ ہے کہ یہ سیلاب ان طبقوں کے اثرات کو بھی مٹا دے گا جو ابھی تک صحیح تصور کو لئے ہوئے ہیں۔ اس سیلاب کو گھر کے محاذ پر روکا جا سکتا ہے۔ اور اسی وقت روکا جا سکتا ہے جبکہ لڑکی نے گھر کے باہر کے ماحول سے کچھ بھی واقفیت پیدا نہ کی ہو۔ بلکہ اس کا ذہن گھر ہی کے ماحول سے متاثر ہو۔ اگر لڑکی کی ابتدائی زندگی میں اس کے ذہن و دماغ پر یہ کندہ کر دیا جائے گا ۴۴

۴۴ کہ عورت کی زندگی کا سب سے بڑا فرض اچھی بیٹی، اچھی بیوی اور اچھی ماں بننا ہے۔ اور باقی تمام چیزیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں تو پھر کوئی ماحول بھی اس نصب العین کو اس کے ذہن سے نہ مٹا سکے گا اور آج جو ہمیں ہندوستان میں عورت کا درجہ قائم کرنے میں دشواری نظر آتی ہے یہ دشواری خود بخود ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ پھر کسی اور کو درجہ مقرر کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ ہندوستان کی عورت خود ہی اپنا درجہ مقرر کر لے گی۔ وہ بہترین بیٹی بہترین بیوی اور بہترین ماں ہوگی۔ یہی عورت کی وہ بلند ترین پوزیشن ہے جس سے زیادہ واضح اور مناسب کوئی پوزیشن ممکن نہیں ہے اور ہماری گذشتہ ہندوستانی نسوانی نسلیں اس پوزیشن کو نبھا کر دکھا بھی چکی ہیں

اقوال زریں

بلاناغہ صبح ورزش کرو اور اپنی صحت قایم رکھو

اپنی ہستی کو فضول اور بے کار نہ جانو۔ دنیا میں کچھ کر کے دکھاؤ۔

کسی کام کو ادھورا نہ چھوڑو۔

کسی بزرگ کی بات کو رد نہ کرو۔

وعدہ خلافی نہ کرو۔

نفس پر قابو پانے کی کوشش کرو۔

محنت سے محبت کرو۔ کیونکہ محبت کا ثمر ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔

سندھ مسلم لیگ کا فیصلہ

کراچی ۱۰ دسمبر۔ کل سندھ صوبہ مسلم لیگ کے جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال، سر سلطان احمد اور بیگم شاہ نواز کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ کمیٹی نے آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ ان لوگوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی مہم کو شروع کیا جائے۔

واشنگٹن میں جنگی افسروں کی کانفرنس

واشنگٹن ۱۰ دسمبر کل رات پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اپنے جنگی افسروں کی ایک اہم کانفرنس کی جس میں بحر روم کے نئے کمانڈر ایڈمرل چسٹر ڈبلیو نمٹز

موج تبسم

افسر پولیس: "آپ پریشان نہ ہوں ہم آپ کے شوہر کو تلاش کر دیں گے۔ تمام تھانوں میں اطلاع کر دی ہے"

بیوی: "میں اپنے شوہر کے لئے پریشان نہیں ہوں اصل بات یہ ہے کہ مجھے ایک دوست کے ہاں نئی ساڑھی پہن کر جانا تھا وہ ساڑھی لینے گئے ہیں اور ابھی تک واپس نہیں آئے۔ مجھے تو محض اپنی نئی ساڑھی کی فکر ہے اس کے بعد وہ جہاں چاہیں چلے جائیں"

ریڈیو کا ایجنٹ: (ایک انگریزی خاتون سے) یہ بہترین ریڈیو ہے۔ اس ریڈیو کے خریدنے کے بعد آپ ہٹلر کی آواز اس طرح سن سکیں گی۔ گویا آپ کے گھر ہی سے"

انگریز خاتون: "اپنا ریڈیو واپس لے جائیے مجھے ایسے ریڈیو کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں اپنے گھر کو دوسرا پولینڈ نہیں بنانا چاہتی"

عیسائی لڑکا: (اپنے چھوٹے بھائی سے) اتوار کے دن کام نہیں کرنا چاہئے۔ اتوار کے دن کام کرنا گناہ ہے۔ جو لوگ اتوار کو کام کرتے ہیں ان کے لئے آسمانی بادشاہت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں"

چھوٹا بھائی: "مگر ریلوے والے تو اتوار کو بھی کام کرتے ہیں"

عیسائی لڑکا: "اسلئے کہ ان کو آسمانی بادشاہت میں جانا نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں ریلوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

نئے امریکی بیڑہ کے کمانڈر۔ سمندری لڑائیوں کے سب سے بڑے افسر اسٹارک۔ وزیر جنگ مسٹر سٹمسن اور سمندری وزیر کرنل ناکس شامل ہوئے

دلچسپ معلومات

ہوائی جہاز پہلے پہل ۱۹۰۳ء میں امریکہ میں ایجاد ہوا اسے خاندان رائٹ نے ایجاد کیا تھا۔

فاونٹین پن واٹرمین نامی ایک امریکن نے ۱۸۸۴ء میں ایجاد کیا۔

جرمنی کے رئیس جمہوریت وان ہنڈن برگ کا دستور تھا کہ وہ اپنی جیب سے ہر ایک اس خاندان کو ایک گنی دیتا تھا جس میں ساتویں اولاد نرینہ پیدا ہو۔ اس وقت تک چودہ ہزار خاندان برلن میں ایسے ہیں جن کو ہنڈن برگ نے اپنے عہد کے مطابق اشرفیاں تقسیم کی ہیں۔ اور اس وقت چودہ ہزار بچوں کا باپ تسلیم کیا جاتا ہے۔ غرض کہ یہ بھی نسل بڑھانے کا ایک طریقہ ہے منجملہ ان جذبات کے اس وقت جرمنی کی ترقی کے ہیں اکابر ملک کے دلوں میں موجزن نظر آتے ہیں۔

آئرلینڈ میں ایک جھیل ہے جس کے پانی میں یہ خصوصیت ہے کہ جو چیز بھی اس میں ڈالی جائے وہ پتھر بن جاتی ہے حقیقت میں وہ چیز پتھر نہیں بن جاتی بلکہ اس پتھر کی تہ جم جاتی ہے۔

ماہرین سائنس کا نظریہ ہے کہ ہوا میں ہمیشہ آوازیں گونجتی رہتی ہیں چنانچہ ارباب علم کے ایک مجمع میں اس ایجاد کی آزمائش بھی کی گئی تھی۔ سامعین کمرے کے اندر بیٹھے ہوئے تھے ایک انجینیر نے اپنے نو ایجاد ریڈیو اے کے رسیور کو فی سکنڈ ایک ہزار تیس کی رفتار سے گردش دی تو کمرہ مختلف آوازوں سے گونجنے لگا۔ ان غیبی آوازوں میں اس قدر تنوع تھا کہ ان کی آسانی سے تشخیص نہیں کی جا سکتی تھی۔ ان میں نغمات موسیقی شور ماتم وغیرہ کی آوازیں تھیں

افسانہ

شادی

محبت کی دنیا کا ایک دلکش سانحہ

(از جناب آغا محمد شریف صاحب پانی پتی)

انور کی شرافت اور محبت کو دیکھتے ہوئے یہ شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ اپنی محبوبہ کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اگر اس نے اپنی جان سے زیادہ عزیز زہرہ سے ابتک شادی نہیں کی تھی تو اس کی وجہ شاید وہ بے بنیاد اندیشے تھے جو عشقیہ شادیوں سے رونما ہوتے ہیں اور اُن سے بڑھ کر اندوہ ناک انجام جو شاید خاندانی جھگڑے اور اسی قسم کی دوسری باتیں معلوم کر کے اس کے دل میں پیدا ہو گئے تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ تمام دنیاوی جھگڑوں سے دُور ایک گوشہ میں رہ کر محبت کے لئے محبت کرتا ہوا زندگی کے ایام گزار دے۔ وہ زہرہ کو دیوانہ وار چاہتا تھا ایک پل کے لئے بھی اس کی جدائی اسے گوارا نہ تھی۔

وہ سوسائٹی کی تمام دلچسپیوں سے ایک کمسن اور شرمیلی دوشیزہ کی طرح دُور دُور رہتا۔ اور ہمیشہ سایہ زہرہ کے ساتھ رہا کرتا بعینہ ایک کتے کی طرح جو بار بار دھتکارے جانے کے باوجود بھی اپنے مالک سے جدا نہیں ہونا چاہتا۔ وہ اُس کی خواہشات کا دل سے احترام کرتا۔

زہرہ جس کا نازک جسم کبھی حسن کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ اپنی جاذبیت اور رعنائی کو خیرباد کہہ کر آہستہ آہستہ فربہی کی جانب مائل ہو رہا تھا۔ اس کے گلاب شگفتہ پھولوں کو شرمانے والے چہرے پر شکنیں پڑ رہی تھیں۔ اور اس کی آنکھوں کا افسوں بھی اپنا اثر زائل کر رہا تھا۔ مگر یہ غیر معمولی جسمانی تغیر اس کی محبت میں کوئی فرق پیدا نہ کر سکا۔ اس کی نظروں میں زہرہ کا خزاں رسیدہ حسن اب بھی ویسا ہی دلکش تھا جیسا کہ آج سے تین سال پہلے۔ نازک اندام زہرہ!

اس وقت سے اب تک ان کے تعلقات ایک شادی شدہ جوڑے کے سے تھے۔ زہرہ نے کئی بار اس سے شادی کے متعلق کہا متعدد بار اُس سے لڑی اور ناراض بھی ہوئی۔ لیکن انور یہ جانتے ہوئے بھی کہ زہرہ بھی اس سے محبت کرتی ہے۔ اس کی یہ خواہش پوری کرنے پر آمادہ نہ ہوتا تھا۔ زہرہ کی اس فرمائش کو رد کرنے سے اگرچہ اسے روحانی کوفت ہوتی تھی لیکن وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی عذر تراش کر بات ٹال دیا کرتا۔ کبھی کہتا کہ آخر اس سے حاصل کیا ہوگا؟ کیا اب ہم میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہتے؟" جب زہرہ اس کے جواب میں تند و تلخ کٹی سناتی تو وہ نہایت خاموشی سے سن لیتا بعض اوقات وہ اسے سمجھاتا کہ شادی کے دو بول پڑھنے کے بغیر بھی دنیا انہیں ایک دوسرے کے رفیق حیات کی حیثیت سے جانتی ہے۔ جائز بیوی بننے سے اس کی عزت میں کونسا اضافہ ہو جائیگا کیا سوسائٹی اس حقیقت کو نظر انداز کر دیگی کہ شادی سے پہلے وہ اس کی داشتہ تھی۔ کیا لوگ اس کی گزشتہ زندگی کو بھول جائیں گے۔ جب وہ شکم پروری کے لئے حسن کی دوکان لگانے پر مجبور تھی۔

زہرہ اُس کے مزاج سے بخوبی واقف تھی۔ اس کی مدلل تقریر سے مرعوب ہو کر خاموش ہو جایا کرتی وہ جانتی تھی کہ انور حد سے زیادہ ضدی واقع ہوا ہے۔ دلیلوں اور التجاؤں سے وہ قائل ہونے والا نہیں مرد کی محبت کا جوش کس قدر جلد اتر جاتا ہے۔ وہ یہ سوچ کر خاموش ہو جاتی۔ اس نے شادی کے متعلق کہنا سننا ہی چھوڑ دیا۔ بظاہر اس کے رویہ میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ لیکن دل ہی دل میں وہ انور سے انتقام لینے کا ارادہ کر چکی تھی۔ عورت کیا نہیں کر سکتی! اس کی محبت اور انتقام دونوں حد سے بڑھ جاتے ہیں زہرہ کا طبی مشیر ڈاکٹر رفیق ان خود ساختہ اطباء میں سے تھا جو ہمہ دانی کے مدعی ہوتے ہوئے وقت پر ایک گمنام دیہاتی حکیم سے بھی مات کھا جاتے ہیں مطب کے ظاہری ٹھاٹھ سے مریضوں کی آنکھوں خیرہ کر کے بیدردی سے ان کی جیبوں کا صفایا کرتے ہیں اور جنہیں ہمیشہ ایسے مریضوں کی تلاش رہتی ہے جو شرم کی وجہ سے اپنے عوارض کا اظہار نہیں کرتے۔ جن کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ جلد رعب میں آجاتے ہیں اور علاج کے منہ مانگے دام خوشی سے دیدیتے ہیں۔

ان حضرت کو اکثر لوگوں کے خاندانی رازوں سے اپنے پیشہ کی وجہ سے آگاہی ہوتی ہے۔ جن سے بوقت ضرورت انکار کی صورت میں افشائے راز کی دھمکی دیکر یہ اچھی خاصی رقم بور لیا کرتے ہیں۔

پہلی ہی نظر میں اس نے بھانپ لیا تھا کہ ادھیڑ عمر کی حسینہ اس سے کیا چاہتی ہے۔ بعض اوقات اس قسم کی عورتوں سے وہ اپنی فیس زکوٰۃ حسن کی صورت میں وصول کیا کرتا تھا۔ کیونکہ خزاں رسیدہ حسن اکثر مجبور ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس موقع پر فطری بوالہوسی کی بنا پر اپنی مریضہ کا عاشق بننے میں تامل نہ کیا۔

موسم سرما کے آتے ہی زہرہ کی صحت میں ایک تغیر رونما ہوا۔ اور وہ روز بروز کمزور ہونے لگی۔ یہاں تک کہ چند ہی دنوں میں چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئی۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر اور ڈاکٹر صاحب کے کہنے سے انور کو یقین ہو گیا کہ اس کی محبوبہ چند ہی کی مہمان ہے۔ وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ جب ڈاکٹر رفیق نے تبختر انہ انداز سے کہا۔

"میرے دوست! میں جانتا ہوں کہ تم ایک مضبوط دل کے انسان ہو۔ اس لئے مجھے آزادانہ اپنی رائے کے اظہار میں کوئی اندیشہ نہیں۔ بیچاری زہرہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے۔ کوئی معجزہ ہی اب اس کو بچا سکتا ہے۔ غریب چند ساعت کی مہمان ہے"

"میری تو زندگی تباہ ہو جائیگی۔ اب میں کیا کروں ڈاکٹر صاحب؟ اس نے رفیق سے ملتجیانہ لہجہ میں سسکیاں لیتے ہوئے کہا "مجھے اُس سے عشق ہے۔ خدا را کوئی ترکیب بتلائیے؟"

"خدا پر بھروسہ رکھو میرے دوست! رونے دھونے سے کیا فائدہ؟" ڈاکٹر نے اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا "مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔ ابھی ابھی مجھ سے مریضہ نے تمہارے تعلقات کا اظہار کیا ہے آخری وقت میں وہ چاہتی ہے کہ اپنی گناہوں سے توبہ کر کے اطمینان سے اپنی روح جان آفریں کے سپرد کرے۔ اگر اب بھی تم اس سے شادی کر لو تو گزشتہ بداعمالیوں کی تلافی ہو جائیگی اور اس کی زندگی کے باقی ماندہ چند لمحے بھی سکون سے بسر ہو جائیں گے"

انور کی حالت دیوانوں کی سی تھی۔ ڈاکٹر کے انکشافات نے اُسے کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہ رکھا تھا بے ساختہ بول اٹھا "بہت اچھا! ایسا ہی ہوگا۔ زہرہ کے لئے میں ہر امکانی کوشش کرنے کو تیار ہوں۔ میں اس کے پاس جاتا ہوں آپ نکاح کا انتظام کیجئے!"

ایجاب و قبول کی رسم چند گواہوں اور قاضی کی موجودگی میں اُسی تاریک اور خاموش کمرے میں عمل میں آئی۔ جو اس وقت دوائیوں کی ناگوار اور تیز بو سے بھرا ہوا اور ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق چند ساعت کے بعد موت کا کمرہ بننے والا تھا۔ زہرہ ضعف و نقاہت کا مجسمہ بنی بستر پر لیٹی تھی۔ اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ ایک ہاتھ انور کے دونوں ہاتھوں کے درمیان دبا ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ کی نبض نہایت متین چہرہ بنائے ڈاکٹر صاحب دیکھ رہے تھے۔ جس کے ساتھ شاید وہ انور کے دل کی دھڑکن بھی سن رہی تھی!

عوام کو مہاتما گاندھی کا مشورہ

باردولی - ۱۹ر دسمبر - مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے -

جنگ جتنی ہندوستان کی سرحد کے قریب آتی جاتی ہے اتنے ہی لوگ خوفزدہ ہوتے جاتے ہیں - میرے پاس آسام اور ملک کے مختلف حصوں سے بہت سے خط آئے ہیں جن میں اس طرف اشارہ موجود ہے - انہوں نے مجھے جنگ کا مخالف اور ستیہ گرہ کا رہنما سمجھتے ہوئے مجھ سے رہنمائی کی اُمید ہے - آسام اور اس کے دوسرے علاقہ میں ذمہ دار کانگریس مینوں کو ستیہ گرہ نہ کرنا چاہئے - بلکہ جو لوگ کانگریس کے زیر اثر ہیں انہیں سنبھالے رکھنے پر ساری توجہ صرف کرنی چاہئے - جو لوگ کانگریس یا میری بات مانتے ہیں ان کی رہنمائی کا جہاں تک تعلق ہے تو کانگریس ورکنگ کمیٹی کی ہدایت سامنے آجائیں گی - مجھے تو اپنی جگہ اس امر میں شک نہیں کہ اگر بمباری بھی ہو جائے " لوگوں کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے -

سردست صرف بڑے بڑے شہروں میں خطرہ ہے جو لوگ کسی خطرہ میں نہیں پڑنا چاہتے انہیں خاموشی کے ساتھ شہروں سے چلا جانا چاہئے - ہر خیالی خطرہ پیدا ہونے پر ہلڑ مچانا اور ریلوے اسٹیشنوں پر بھیڑ بھاڑ کرنا ٹھیک نہیں ہے - ریلوے اسٹاف اچانک رش پر قابو نہیں پا سکتا - اپنی جان بچانے کے لئے رش کرنا آدمیت نہیں ہے - دانشمند اور بہادر آدمی وہ ہے جو اس وقت تک انتظار کرسکے تا وقتیکہ ایک ایک آدمی سلامتی کے ساتھ باہر نہ آجائے - جو صورت حالات پیش آئے اس کا ہمیں بہادری کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہئے - جو کانگریسمین جنگ کے مخالف ہیں وہ اپنی اپنی جگہ رہیں گے - اور عوام کی ہر ممکن امداد کریں گے - اور زخمیوں کی امداد کرنے کیلئے ہر خطرہ مول لیں گے -

اے - آر - پی میں کانگریسیوں کی شرکت کا میں مخالف رہا ہوں - اور اب بھی ہوں - مگر میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ کانگریسیوں کو خطرہ کی جگہوں اور خدمت کے میدانوں سے چلا آنا چاہئے - بدلہ یا تعریف کی اُمید کئے بغیر موثر خدمت کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی سرکاری سنگھٹا سے تعلق پیدا کیا جائے - اصل چیز ہے کہ چاہے کوئی خطرہ پیش آئے ہمیں مکمل طور پر سکون قلب قائم رکھنا چاہئے - یہ ان لوگوں کیلئے اور بھی ضروری ہے جو جنگ کے مخالف ہیں اور کسی دشمن سے نہیں ڈرتے -

اخباری کاغذ پر حکومت کو قبضہ

کلکتہ - ۱۸ر دسمبر دوسرے ملکوں سے اخباری کاغذ لے کر جو جہاز روانہ ہوتے ہیں ان کا ساحل ہند تک پہنچنا یقینی نہیں ہے - ان حالات کے پیش نظر ایڈیٹرز کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ کاغذ کے بیوپاریوں کے پاس ریل یا شیٹ کی صورت میں کاغذ کا جتنا اسٹاک ہے اسے حکومت اپنے قبضہ میں لے لے - اور جن اخباروں کو ضرورت ہے انہیں مقررہ مقدار کے مطابق معقول نرخ پر دیا جائے - کمیٹی نے یہ بھی طے کیا کہ چونکہ کاغذ کے بیوپاری ہندوستان کے ملوں کے بنے ہوئے کاغذ کو فروخت کرنے میں بہت نفع بازی کے ساتھ کام لے رہے ہیں - اس لئے حکومت کو ملوں کو یہ حکم دینا چاہئے کہ وہ اخباروں کے استعمال کیلئے کاغذ کی ایک معقول مقدار مخصوص کر دیں - اور اخباروں کیلئے جو مقدار مقرر ہوئی ہے اس کے تناسب سے سرکار کے مقرر کئے ہوئے نرخ پر براہ راست اخباروں کے ہاتھ کاغذ فروخت کریں -

---

بہ اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲۴

بعدالت مال تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

چودھری دولت رام سنگھ — مدعی

بنام حافظ علی — مدعا علیہ

بنام حافظ علی ولد بندے علی قوم مسلمان ساکن موضع قصبہ بلہور پرگنہ بلہور - ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے لئے تجویز ہوئی ہے - پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے -

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ر ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بقیہ افسانہ صفحہ ۴

بقیہ افسانہ صفحہ ۴

شادی کے دوسرے ہی روز سے زہرہ کی طبیعت سنبھلنے لگی اور وہ چند ہی دنوں میں پہلے کی طرح تندرست ہوگئی اب وہ انور کے دل میں اپنی محبت پہلے سے زیادہ محسوس کرتی ہے -

اس فتح یابی کا سہرا انور نے ڈاکٹر صاحب کے سر باندھا اور عالی کی طریقہ سے ان کا شکریہ ادا کرنے کیلئے اب وہ ہر شخص سے ان کے طبی کمالات کی داستانیں دہراتا ہے - اس واقعہ نے ڈاکٹر رفیق کی شہرت میں چار چاند لگا دئے ہیں - اور انھیں امید ہے کہ اس سال ضرور وہ لکھپتی انور کی مخلصانہ کوششوں سے اکاڈیمی آف میڈیشن کے ممبر منتخب ہو جائیں گے -

---

واشنگٹن - ۱۹ر دسمبر - امریکہ کی ایک ڈبکنی کشتی نے جاپان کا فوج لے جانے والا ایک جہاز ڈبو دیا -

نوٹس

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ!

ضرورت

۱- دو سو روپیہ (۲۰۰) ماہوار پر ایک اسسٹنٹ انجنیر کی عارضی طور پر ضرورت ہے درخواست دینے والے کو ایک سول انجنیر ہونا چاہیے جس نے یا تو تھامسن سول انجنیرنگ کالج رڑکی سے امتحان پاس کیا ہو یا اسکے پاس ہندوستان کی کسی اور تسلیم (RECOGNISED) کی ہوئی انجنیرنگ انسٹی ٹیوٹ کی ڈگری ہو یا وہ اس کے مساوی لیاقت رکھتا ہو۔
درخواست دینے والے کا عملی تجربہ کم سے کم تین سال کا مندرجہ ذیل کاموں کے متعلق ہونا ضروری ہے :-
میونسپل انجنیرنگ ورکس مثلاً سڑکوں۔ نالیوں۔ واٹر سپلائی کے نالوں۔ عمارتوں کی تعمیر اور گندے حلقوں کی صفائی کی اسکیم کے متعلق

۲- ۸۰-۴-۱۲۰ روپیہ کی گریڈ کا عمارتوں کے نقشہ نویس (DRAFTSMAN) کی ضرورت ہے۔
درخواست بھیجنے والے کے پاس نقشہ نویسی کی سند یا تو تھامسن سول انجنیرنگ کالج رڑکی کی ہونی چاہیے یا کسی اور تسلیم (RECOGNISED) کیئے ہوئے انجنیرنگ انسٹی ٹیوٹ کی ہونا چاہیے۔ عمارتوں کے متعلق نقشہ کھینچنے میں کم سے کم دس سال کا عملی تجربہ ہونا ضروری ہے۔ درخواستوں میں لیاقت۔ تجربہ۔ عمر۔ اور اگر کہیں کام کرتا ہو تو موجودہ تنخواہ کی پوری پوری تفصیلات ہونا چاہیے اور اسکے ساتھ ٹیسٹی مونیلس (TESTIMONIALS) کی کاپیاں بھی ہونا چاہیے جو واپس نہیں کیجائیں گی
درخواستیں ۵ جنوری ۱۹۴۲ء سے پہلے ہی دفتر میں آجانی چاہیے
درخواست بھیجنے والے اپنے خرچ پر ذاتی ملاقات (PERSONAL INTERVIEW) کے لئے طلب کئے جانے کے ذمہ دار ہیں۔

رائے بہادر برجندر سروپ ال۔ال۔ڈی۔ایم۔ال۔سی
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر

بمبئی - ۱۹ر دسمبر۔ اس وقت ملک کے سامنے تشدد اور عدم تشدد کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی حکومت کا رویہ سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جب تک یہ رویہ نہیں بدلیگا ہم بھی اپنے طریقہ کو تبدیل نہیں کریں گے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس نے آج شام کو چوپاٹی میں ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔ شری بھولا بھائی ڈیسائی صدر بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی جلسے کے صدر تھے۔ مولانا نے کہا کہ برطانوی حکومت کے اس کٹر رویہ کے سامنے کسی خوددار ہندوستانی کے دماغ میں اپنا رویہ بدلنے کا خیال تک نہیں آسکتا۔ گذشتہ ۱۵ مہینوں میں دنیا میں اتنے بڑے بڑے انقلاب ہوئے ہیں کہ صدیوں کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ مگر ہماری پوزیشن نہیں بدلی۔ ہم وہاں رہیں جہاں ۱۵ مہینے پہلے تھے۔ جب ہم گرفتار ہوئے تو کوئی رنج نہ تھا۔ اور جب رہا ہوئے تو کوئی خوشی نہ ہوئی۔ جب ہم نے جیل جانے کا فیصلہ کیا تو جیل کے دروازوں کو کھولنا مقصد تھا۔ بلکہ بڑے جیل۔ ہندوستان کا دروازہ کھولنے یعنی ملک کی آزادی حاصل کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کانگریس کی پوزیشن قطعی طور پر واضح رہی ہے اور ہے۔ ۲۳ر دسمبر کو ہم بارڈولی میں جمع ہورہے ہیں۔ اس جلسہ میں ہمیں اپنے رہنمائے اعظم مہاتما گاندھی سے ملنے اور ان سے صورت حالات کے تمام پہلوؤں پر بات چیت کرنے کا موقع ملے گا۔ ابھی میں اس بارے میں حتمی اور صاف طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارا آئندہ قدم کیا ہوگا۔ البتہ میں آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ۱۵ ماہ پیشتر کانگریس کی کیا پوزیشن تھی۔ تشدد اور عدم تشدد کے سوال پر اتنی بار بحث ہوچکی ہے کہ اس کی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے وارد ہا کے بیان میں اس مسئلہ پر اپنے رویہ کی وضاحت کردی تھی۔ وہی پوزیشن بدستور قائم ہے۔

برطانیہ پر حملہ

لندن۔ ۱۸ر دسمبر۔ آج پارلیمنٹ میں ہوم گارڈ سروس میں ترمیم کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر جنگ کپتان مارگیسن نے کہا کہ دنیا کے واقعات نے اس ٹاپو پر حملہ کے امکان کو پھر بڑھا دیا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے بچاؤ کیلئے پوری طرح تیار رہنا چاہیے۔ اس خطرہ کے پیش نظر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر شہری کو بچاؤ میں لازمی طور پر حصہ لینا چاہیے اور جب اس کو طلب کیا جائے اسکو کام کرنا چاہیے ملک کے بچاؤ کے لئے ہوم گارڈ بڑا ضروری ہے یہ ہمارے بچاؤ کی دوسری لائن ہے۔ وزیر جنگ نے مزید کہا کہ برطانیہ پر حملہ کا نتیجہ بہت ہفتوں میں نہیں بلکہ چند ہفتوں میں نکل آئے گا۔

لندن۔ ۱۸ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ ہنگ کانگ یا کو رنگونے پر واقع پر شہر سنگاپور جو ہیں ناملائی گورنمنٹ کی فوج نے تجارت کردی ہے۔

برطانیہ امریکہ روس اور چین

لندن۔ ۱۸ر دسمبر۔ چنگنگ کی اطلاع ہے کہ مشرق بعید میں لڑائی کو زیادہ اچھی طرح چلانے کے لئے سامان جنگ کی سپلائی کے لئے ملی جلی کونسل بنانے کی تجویز ہورہی ہے۔ یہ کونسل بہت جلد بن جائے گی۔ خیال ہے کہ کونسل کا ہیڈکوارٹر واشنگٹن میں ہوگا۔ اس میں برطانیہ۔ امریکہ۔ روس اور چین کے نمائندے شامل ہوں گے۔ بعد میں ممکن ہے کہ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور دوسری برطانوی نوآزادیوں کے نمائندے بھی شریک ہوجائیں۔

ماسکو کی تاریخی عمارتیں صحیح سالم ہیں

کیوبائی شیف ۱۷ر دسمبر۔ اخبار پرودا نے ۱۵ر دسمبر کو ملن کا ایک بہت بڑا فوٹو شائع کیا ہے جس میں دکھلایا گیا ہے کہ کسی تاریخی عمارت کو نقصان نہیں پہونچا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں کے سخت حملوں کے باوجود ماسکو کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا۔

رات کو سنگاپور میں جہازوں کی بلندی

سنگاپور ۲۲ر دسمبر سنیچر کو ایک اعلان کے ذریعہ اتحادی جہازوں کو تنبیہ کردی گئی ہے کہ رات کے وقت سنگاپور میں کسی جہاز کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ جو جہاز رات کے وقت سنگاپور کی طرف آئیں گے ان پر فائر کیا جائیگا

جنگی خطروں کے بیمہ کا آرڈیننس

نئی دہلی ۲۰ر دسمبر ایک آرڈیننس شائع ہوا ہے جس میں جنگی خطروں کے بیمہ کے آرڈیننس میں کچھ ترمیمیں کی گئی ہیں۔

واشنگٹن میں جنگی کونسل کا اجلاس

واشنگٹن ۲۴ر دسمبر برطانیہ اور امریکہ کی جنگی کونسل کا اجلاس کل واشنگٹن میں منعقد ہوا جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس میں پریذیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل کے علاوہ برطانیہ کے جنگی افسران جن میں سر جان ڈل بھی شامل تھے اور امریکہ کے جنگی افسران جن میں کرنل ناکس اور مسٹر سٹمسن نے کہا کہ کانفرنس تسلی بخش رہی۔

امریکی جہازوں پر حملہ

سان فرانسسکو۔ ۲۴ر دسمبر تیل لیجانیوالا ایک امریکن جہاز "مونٹیلو" (۸۴۴۴ ٹن) کو آج صبح ایک ڈبکنی کشتی نے کیلیفورنیا کے ساحل کے قریب ڈبو دیا اس کے بچے ہوئے مسافروں کو لیکر چار کشتیاں یہاں پہونچ گئی ہیں دشمن کی ڈبکنی کشتیوں نے تیل لیجانیوالے ایک اور امریکی جہاز پر حملہ کیا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

بارڈولی - ۲۴ر دسمبر۔ آج سہ پہر کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ اور سیاسی صورت حالات پر غور و خوض جاری رہا۔ سوراج آشرم کے سامنے بہت بڑا ہجوم ہوگیا۔ شام کو پرارتھنا کے وقت بہت ہجوم ہوجاتا ہے کل شام بہت ہجوم ہوگیا۔ اور آشرم کے دروازے تک ٹوٹ گئے۔ آئندہ کے لئے اس کا انتظام کردیا گیا ہے۔

ایران کی ناطرفداری ختم

طہران ۲۲ر دسمبر برطانیہ اور ایران کے درمیان معاہدہ پر جسپر اتوار کو دستخط ہوجائینگے کل ایرانی پارلیمنٹ میں بحث کیگئی یہ معاہدہ بھی اسی قسم کا ہوگا جیسا کہ مصر اور عراق کیساتھ ہوچکا ہے بحث کے دوران میں ایک ڈپٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس معاہدہ سے ایران کی ناطرفداری ختم ہوجائیگی اسکے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ آجکل ناطرفداری ناممکن ہے انہوں نے سویڈن

ترکی اور مصر کو خطرہ

لندن ۲۴ دسمبر رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہٹلر کے فوجوں کی کمان سنبھالنے کا یہ مطلب ہے کہ ہٹلر جو نیا حملہ کرنے والا ہے۔ دوسرے نازی جنرلوں نے اس کی ذمہ داری لینے سے انکار کر دیا۔

نیویارک سے خبر آئی ہے کہ واشنگٹن میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ جرمنی ترکی اور اسپین پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور مصر کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

کلکتہ میں بمباری کا خطرہ

کلکتہ ۲۴ دسمبر شہر پر بمباری کا خطرہ ہے اس لئے عجائب خانے کی نادر چیزیں محفوظ مقامات پر پہونچائی جا رہی ہیں۔ کلکتہ یونیورسٹی کے عجائب خانہ کے پتھر کے مجسموں کیلئے محفوظ ایک گہرا غار کھودا جا رہا ہے جسمیں پانچسو مجسمے سما جائیں گے باقی کو دوسرے محفوظ مقامات پر پہونچایا جائے گا۔ یونیورسٹی کی کتابوں کو بھی جس کی تعداد ڈھائی لاکھ ہے محفوظ مقام پر پہونچا دیا جائے گا۔

تازہ خبریں

(بھاگلپور ۲۵ دسمبر) آنریبل ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی وزیر بنگال و ورکنگ پریذیڈنٹ ہندو مہا سبھا اور مسٹر پدم راج جین کول گنج میں گرفتار کر لئے گئے کل بھاگلپور اور آس پاس کے اسٹیشنوں پر ہندو مہا سبھا کے ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں کی گرفتاریوں کا بہت زور رہا۔ اب تک تقریباً ایکہزار گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

لانگ بیچ (کیلیفورنیا) ۲۵ دسمبر۔ سمندری افسروں نے اعلان کیا ہے کہ مال لے جانے والے جہاز "اسبروکا" پر ایک ڈبکنی کشتی نے دکھنی کیلیفورنیا کے قریب حملہ کیا جس سے وہ ڈوب گیا۔ ساحل کے لوگوں نے اس کے بعد ایک جاپانی ڈبکنی کشتی سطح پر دیکھی ان کا بیان ہے کہ ڈبکنی کشتی ٹوٹی پھوٹی حالت میں تھی۔ اور اس کے ۳۵ آدمی کشتی میں سوار ہو رہے تھے۔

واشنگٹن ۲۵ دسمبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ کرسمس میں ہمیں دو باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ ایک تو یہ کہ ہٹلر نئے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس کے لئے ہمیں روس اور مڈل ایسٹ کے مورچوں کو مضبوط کرنا چاہئے۔ دوسرے پورب ایشیا میں ہمیں سنگاپور کا اس وقت تک بچاؤ کرنا کرنا چاہئے جب تک کہ ہم پورب ایشیا میں حملہ شروع نہ کر دیں۔ اس لڑائی میں امریکہ اور برطانی فوجوں کی کمان ایک آدمی کے ہاتھ میں نہیں ہوگی یعنی سپریم کمانڈر مقرر نہیں کیا جائے گا بلکہ علاقوں کے مطابق کمانڈر مقرر ہوں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا اظہار خیال

بمبئی ۱۷ر دسمبر۔ گذشتہ چند مہینے سے جو میں نے جیل میں گذارے ہیں میں برطانی حکومت کی پالیسی اور ہندوستان میں اس کے افسروں کی سرگرمیوں کو دیکھ رہا ہوں اور میرا یہ یقین ہزار گنا پختہ ہو گیا ہے کہ ان حالات میں ہندوستان سامراج کیخلاف محض تجارت ہی کر سکتا ہے برطانوی حکومت اپنے افسروں کے ذریعہ گت خانہ اور بے باکانہ طور پر اخلاقی، روحانی اور سیاسی قدر وقیمت کا ذکر کر چکی ہے۔ جبکہ اس نے خود دنیا پر ظاہر کر دیا ہے کہ ان میں سے اسے کچھ حاصل نہیں ہوا تک کہ اس میں جنگ یا امن کے زمانے کے انتظام کی معمولی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر امیری کی تقریر پر جو آج کے اخباروں میں شائع ہوئی ہے تبصرہ کرتے ہوئے فرمائے پنڈت جی نے کہا کہ مسٹر امیری پبلک اسٹیج پر بار بار جو پارٹ ادا کرتے ہیں مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے انہیں اور برطانوی حکومت کو میرا جواب صرف اولیور کرومویل (جن کا حوالہ خود مسٹر امیری نے دارالعوام میں دیا تھا) کہ یہ الفاظ ہیں کہ "تم سے ہمارا دل بھر گیا ہے نکل جاؤ"۔

نئی بنگال کیبنٹ کا پہلا جلسہ

کلکتہ ۱۸ر دسمبر آج گورنر بنگال کی صدارت میں گورنمنٹ ہاؤس میں بنگال کی نئی کیبنٹ کا پہلا جلسہ ہوا جس میں نو کے نو وزیر شریک تھے۔

بہ اجلاس جناب مسٹر سید حسین کاظمی صاحب بہادر منصف بدایوں۔

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۸ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی بدایوں ضلع بدایوں

رگھوناتھ سنگھ ولد بھولو سنگھ ٹھاکر ساکن جھٹری پرگنہ سلیم پور — مدعی

بنام ہسماۃ بھولستی بیوہ جودہا سنگھ قوم ٹھاکر جس نے اب دوسری شادی کر لی ہے جو اسوقت جہانتک کہ پتہ چلا ہے بمقام موضع کونیا گونٹیا منصفی تلہر ضلع شاہجہانپور بر مکان بھینی سنگھ ونراین سنگھ کے ہے۔ — مدعاعلیہ

ہرگاہ رگھوناتھ سنگھ وغیرہ نے آپکے نام ایک نالش بابت دخل کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ر ماہ جنوری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — بحکم منصرم، عدالت منصفی بدایوں

پریزیڈنٹ روزولٹ کی تقریر

واشنگٹن۔ ۱۸ر دسمبر "لڑائی لمبی چلے گی" یہ ہے وہ رائے جو پریزیڈنٹ روزولٹ نے بدھ وار کو لیبر اور انڈسٹری کانفرنس میں ظاہر کی۔ یہ کانفرنس ہڑتالوں کو بند کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ پریزیڈنٹ نے مزید کہا کہ ہمیں اپنی پیداوار کا پروگرام بڑھانا چاہیئے۔ ہم ایک طرح سے اب بھی دنیا کا ہتھیار گھر ہیں۔